فہرست جلد سیوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوۃ المصابیح

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح
نحمدک یا من جعل النجوم مصابیح ونصلی من کان حدیثہ فی مشکوٰۃ صدور الصحابۃ کالمصابیح علی طبع الکتاب الشریف
مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح للعالم الکامل تذکرۃ المتقدمین تکملۃ المتاخرین الذی اشار الیہ لبنان نائب
ربع ثالث مظاہر حق
رسول الرحمن رجعت الیہ رکائب الاستفتاء والاستفسار وانتہت الی جنابہ ریاسۃ الحدیث والفقہ فی الاقطار وعطنہ
بلیں ما نقلہا لقایسہ مجلستہ بجمیع المجموع الدانیۃ والقاصیۃ مولانا المولوی محمد قطب الدین الدہلوی دامت برکاتہ

رب یسّر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وتمّم بالخیر

کتاب البیوع

کتاب ہی بیچ بیان بیعون کی **ف** اول مصنف نی ذکرکیی حقوق اللہ تعالی کی کہ وہ عبادات ہین بعدازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا کہ وہ معاملات ہین و منجملہ ہیں ایک بیع ہی اور بیع کی معنی ہین بیچنا اور کبھی معنی اسکی خریدنی کی بہی آتے ہین اور کہا فخر الاسلام نی کہ بیع شرع ہین کہتی ہین مال کی بدلے کو ساتہہ مال کی آپس کی رضامندیی اور شرعیۃ بیع کی ثابت ہی کتاب اللہ سے احل اللہ البیع وحرم الربوا اور حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیی سے ثابت ہی چنانچہ وہ حدیثین آگی آتی ہین اور بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہی کہ طرفین ہین مال ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکھتے ہون یعنی عاقل ہون و بیع کرین اصالۃ یا وکالۃ یا ولایۃ اور بیع موقوف وہ ہی کہ غیر کی چیز بلا اجازت اور بلا ولایت بیچی اور فاسد وہ ہے کہ باصلہ درست ہو اور بوصفہ نہ درست ہو اور بیع باطل وہ ہی کہ نہ باصلہ صحیح ہو اور نہ بوصفہ بیان مفصل بیع فاسد و باطل کا مع مثالونکی باب المنہی عنہا من البیوع مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مقایضہ صرف مسلم بیع مطلق بیع مقایضہ وہ ہے کہ بیچی عین کو بدلی عین کی جیسی بیچی کپڑا بدلی کتاب کے اور بیع صرف وہ ہے کہ بیچی نقد کو بدلی نقد کی مثلا روپیا بدلی روپی کی یا اشرفی بدلی روپی کی یا بالعکس اسکے اور سلم بیچنا دین کا بدلے عین کی مثلا غلہ مول لیا بوعدہ بدلے روپونکی اور بیع مطلق یہہ ہے کہ بیع کری ایک چیز کو مقابلہ نقد کی اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مرابحہ تولیت وضیعت مساومت مرابحہ وہ بیع ہی کہ خرید پر نفع لیکے بیچی اور تولیت وہ کہ جتنی کو لیا اوتنی ہی کو بیچی اور وضیعت یہہ کہ جتنی کو لیا اوس سے کم کو بیچی اور مساومت وہ بیع ہے جو ثمن بایع مشتری رضی ہون ہمیں لحاظ پہلی ثمن کا نہین ہوتا شرح درمختار یا مولانا

باب الکسب و طلب الحلال

اسمین بیان کسب کے اور طلب کرنی روزی حلال کی **ف** کسب کے معنی ہین ڈہونڈنی رزق کی اور اس باب مین بیان کی ہی فضیلت کسب کے اور یہہ بیان کیا ہی کہ اچھا کسب کونسا ہی اور برا کونسا ہی اور فقہ مین تفصیل اسکی یون لکھی ہے کہ افضل کسب جہاد ہی پہر تجارۃ پہر زراعت پہر دست کاری اور کسب فرض ہی اور مستحب ہے اور مباح ہی اور حرام ہے فرض تو اسقدر ہی کہ کفایت کری کسب کنیوالی کو اور اوسکی عیال کو اور ادا ہو قرض اوسکا اور مستحب ہے زیادہ اسی بابن نیت کہ خبرگیری کرونگا سبب اوسکی فقیرونکے

اور واقربا کی اور مباح ہی زیادہ کسب کرنا ساتھہ نیت تجمل کی اور حرام ہی اس نیت سی کسب کرنا کہ اس سی مال جمع کرونگا واسطی فخر وتکبر کی اگرچہ حلال ہو اور
کسب کر کہ خرچ کری اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر بغیر اسراف وتنگی کی اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہی اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہی اوسکو
سوال کرنا پس اگر سوال نہ کیا یہان تلک کہ مر گیا ماری بہوک کی تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سے تو فرض ہی اوسکی حال جاننی والی پر یہہ کہ کہلاوی
اوسکو یا سفارش کردی ایسی سی کہ کہلاوی اوسکو شرح ملتقی اور مولانا عبد العزیز نے نی یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم کی تفسیر مین لکہا ہے
کہ بہترین کسب جہاد ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ وقت قصد کرنی جہاد کی ہرگز خیال غنیمت کی لینی کا دلمین نہ لاوی اور نیت اپنی خالص رکہی اور بعد ازان تجارۃ ہی
خصوصًا وہ تجارۃ کہ سبب لانی حاجت کی چیزون مسلمانونکی ہو ایک ملک سے دوسری ملک مین اور ایک شہر سی دوسرے شہرون مین پس اگر اس طرح کا تاجر نیت خدمت
مسلمانونکی اور حاجت روائی اونکی کری تجارۃ اوسکی حکم عبادۃ کا پیدا کرتی ہی بعد ازان زراعت ہی کہ اوسمین بہی نیت خیر یعنی نیت حاصل کرنی قوت آدمیون
اور جانورون کی ہوتی ہی اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہی رحمت الہی پر کہ وہ مینہہ اور ہوا ہی بعد ان تین کسبونکی اور کسب آپسمین چندان فضیلت نہین رکہتی مگر ان کسبت
کہ اوسمین علوم دینی اور احکام شرعی اور احوال انبیا اور بزرگونکی یاد ہوتی ہین بہتر معلوم ہوتی ہی بعد ازان اور حرفی کہ تعلق ساتہہ بقاء عالم کی رکہتی ہین مانند معمار
اور بیلداری اور پکانی اینٹون اور چونی کی اور گہی اور تیل نکالنی کی اور روئی بیچنی اور سوت کاتنی اور سینی اور آٹا پیسنی کی یہہ کسب بہتر ہین اون کسبونسی
کہ محض واسطی تکلف اور تزین اور تفاخر اور رونق دولت کی ہوتی ہین مانند ستاری اور نقاشی اور زردوزی اور شیرینی بنانی اور عطر بیچنی اور رنگریزی پہر
یہہ صنعتین بہی جو اپنی موقع پر ہون کچہہ کراہیت نہین رکہتی ہین بخلاف اون کسبونکی کہ اونمین ہو آلودگی نجاست کے یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الہی پر یا
دین فروشی یا اہت جہوٹ بولنا اور فریب دغا لازم ہو مانند شاخ کشی اور قصابی کی اور جاروب کشی اور دباغی اور احتکار غلہ اور حمامی اور مردہ شوئی اور کفن
فروشی اور کٹنائی اور ناچنی اور نقالی اور جرہ بازی اور دلالی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرۃ تلاوۃ قرآن وتعلیم قرآن کی کہ
یہہ سب مکروہ ہین اہتی اور مغنی الطالبین مین لکہا ہی کہ حدیثونمین فضیلت کسب کے اور کسب کرنی والیکی بہت آئی ہین اور وعید وارد ہوئی ہی بیچ حق اوسکی کہ ترک کری کہ
کسب کو از راہ کسل کی اور بہیک مانگتا پہری لیکن جو کوئی کہ سوال نکری اور بسبب اعتماد کی رزاقی خدا پر اور بسبب نقصان عقل دینی کی اور خلل پڑنیکی اذکار و عبادتمین کسب
نکری تو داخل وعید مین نہین ہوگا بشرطیکہ تعلق دلی اور توقع صدقہ کی خلق سی نرکہتا ہو کہ اوسکو سوال دل کہتی ہین اور وہ بدتر ہی سوال زبان کیسی اور جو کوئی
کہ مال بقدر کفایت کی رکہتا ہو یا بقدر کفایت کی اوقاف سے پاوی اور جگہہ ہی بہم پہنچ سکتا ہی اوسکو بلا خلاف عبادت افضل ہی کسب کرنیسی اور اسیطرح تعلیم کرنی
والی علوم دینی اور قاضی اور مفتی اور مانند اونکی اگر بقدر کفایت کی معین رکہتی ہون تو اونکو اپنی امور مین مشغول رہنا چاہی نہ کسب مین اور جو کوئی کسب کرنا اختیار
کری تو فرض ہی اوسکو طلب کرنا حلال کا اور بچنا حرام سی اور پیشیہ وہنر مین رعایت احکام شرعی کی ضرور کری اور لازم ہی کہ باوجود کسب کے توکل خدا پر کری
کہ رزاق مطلق اللہ تعالی ہی اور کسب اسباب ظاہری کسب کو رازق نہ جانی کہ یہہ شرک خفی ہی اور تمام حلال اور حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجارت اور کسب کے
فقہ مین مذکور ہین پس یعنی مال حرام اور کسب حرام سی پرہیز کی رسول علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی مال حرام مین سے صدقہ دی تو قبول نہین ہوتا اور نہین چہوڑتا مال
حرام پیچہی اپنی یعنی بعد مرگ کی مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہنچانی والا طرف آگ دوزخ کی اور جانی کہ اگر تہوڑا سا مال حرام حلال مین ملجاویگا تو سب شبہ ہو جایگا
اور اسیطرح سے مال اور کسب مشتبہ سی بہی باز رہنا اولی ہی اور اگر کوئی کسیکو کچہہ دی اور اوس چیز مین شبہہ ہو تو چاہی کہ اوسکو ساتہہ حیلہ ونرمی کی پہیری اور اگر اوسکی
پہیرنی مین دینی والا آزردہ ہو تو نہ پہیری اور اسیطرح ہی حال تحقیق کرنی مشکوک کا کہ اگر دینی والا رنجیدہ نہو تو تحقیق کری والا نہ کری اس لیے کہ آزردہ کرنا دل
مسلمانکا حرام ہے اور تحقیق کرنا اوسکا ورع ہی وہ نہ ہی مرتکب حرام کا نہونا چاہی مگر یہہ کہ حرام محض ہو اور ظاہر ہو تو اوسکو پہیر دی لیکن اگر جانی کہ پہیرنی
مین فتنہ برپا ہوگا تو نہ پہیری اور لوٹتی لیکی مضطر کو دیدی اور اگر آپ ہی مضطر ہو تو کہا لیوی اور جس بازار مین کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اوسمین خرید وفروخت

نکرے اور بغیر علم حرمت اور شبہ کے ہر چیز سے تحقیق مین پڑنا وسوسہ ہے اور مزدوری کسب نامشروع کی بہی حرام ہے جیسے بُنی کپڑا ریشمی یا زیور بنادے مرد
کی لیے اور عقد نامشروع سے جو حاصل ہو حرام ہے جیسے بیچی غلہ محتکرہ اور تجارتون مین بہتر تجارۃ بزازی ہے اور پیشون مین بہتر پیشہ سینا مشک کا ہے اور
مانند اسکی اور خرید وفروخت مین روپی شیشی تانبی کی اور کہوٹی مروج نکرے اور اگر شیشی تانبی کی روپی ہاتہہ لگین تو کوئی مین ڈال دے اور معاملہ مین ورق
نکرے اور قسم نہ کہاوے اور عیب سامان کا خریدار سے پوشیدہ نکرے اور تعریف اپنے اسباب کے جیسا کہ ہے اوس سے زیادہ نکرے اور کوئی چیز ایسی کی ہاتہہ نہ بیچے
کہ لینے والا اوسکو بیچ فعل حرام کی کام مین لاوے جیسے انگور بیچتے ہین شراب بنانے والے کی ہاتہہ اور ہتیار قزاق وامانند اسکی کے ہاتہہ اور اسیطرح سے پیشون مین آمیزش
کہوٹ اور بری چیز کی اور دغا اور فریب نکرے کہ مزدوری اوسکی حرام ہوتی ہے اور ناپ تول مین کمی نکرے اور غبن نکرے اور جانے کہ سبب ایک
دانگ غیر کی جنت کی جانے سے رکا رہیگا اور مستحب ہے کہ تہوڑے نفع پر اکتفا کرے اور تجارتون اور حرفون مین بہت حریص نہووے جبکہ بقدر کفایت کی
حاصل ہو کار آخرت مین مشغول ہووے

الفصل الاول فصل پہلی

عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داود علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیہ رواہ البخاری ت روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہایا کسی نے کوئی کہانا کبہی بہتر
اس سے کہ کہاوے کسب ہاتہہ اپنی کے سے اور تحقیق نبی اللہ کی داود علیہ السلام تہے کہاتے عمل ہاتون اپنے کے سے نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی کسب کرنا انبیا کی
سنت ہے چنانچہ داود علیہ السلام اپنی ہاتہہ سے زرہ بنا کر بیچتے تہے پس تمہی طریقہ اونکا اختیار کرو منقول ہے کہ حضرت داود علیہ السلام اپنی خلافت
مین تجسس کرتے تہے لوگون سے ادہر اودہر پوچہتے تہے اوس سے کہ نہ پہچانتا ہوتا اونکو کیسی سیرت ہے داود کی تم مین پس ایک روز اللہ تعالی نے ایک فرشتہ بہیجا
آدمی کی صورت مین اوس سے بہی اونہون نے یہی پوچہا اوسنے کہا کہ داود بہلا شخص ہے مگر یہہ کہ کہاتا ہے وہ بیت المال مین سے پس دعا کی داود
علیہ السلام نے اپنے رب سے کہ بے پروا کردے مجکو بیت المال سے پس سکہایا اونکو اللہ تعالی نے بنانا زرہ کا اور لوہا اونکی ہاتہہ مین مانند موم کی تہا پس زرہ
بناتے اور چار ہزار درہم کو بیچتے اور بعضون نے کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتے اور بیچتے اوسکو چہہ ہزار درہم کو پہر خرچ کرتے دو ہزار اپنی نفس پر
اور اپنی عیال پر اور چار ہزار للہ دیدیتے فقرا بنی اسرائیل کو پس اس حدیث مین رغبت دلائی ہے کسب حلال کی کرنے پر اس لیے کہ اوسمین بڑی بڑی فائدے
ہین کہ کسب کرنیوالیکو بہی نفع اوسکا پہنچتا ہے اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتے ہین اونکو بہی نفع حاصل ہوتا ہے اور کسب کرنیوالا بسبب مشغولی کے بچتا ہے
بری باتون اور لہو ولعب سے اور کسر نفسی بہی ہوتی ہے اس سے پس کم ہوتی ہے سرکشی نفس کی اور بچتا ہے بسبب اسکی ذلت سوال سے اور محتاج
کسیکا نہین ہوتا شرح ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا وان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایہا الرسل کلوا من الطیبت واعملوا صالحا وقال یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبت ما رزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک رواہ مسلم ت روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی پاک ہے یعنی نقصانون اور عیبون سے نہین قبول کرتا یعنی صدقات اور اعمال سے مگر پاک
کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سے اور غرضون فاسدہ سے نیت مین اور تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مومنونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ حکم کیا ساتہہ اوسکی رسولونکو
کو یعنی کہانا حلال کا اور اچہے اعمال کرنے پس فرمایا اے رسولون کہاو رزقون حلال سے اور عمل اچہے اور فرمایا اے مومنو کہاو کہانا
پاک وحلال سے جو کچہہ کہ دیا ہمنے تمکو پہر ذکر کیا حضرت نے حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہے سفر پراگندہ حال وغبار آلودہ دراز کرتا ہے دونون

تا ہے اپنی طرف آسمان کی کہتا ہے ای رب میرے ای رب میرے یعنی یہہ دعا دے اور کہانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام اور پہنا اوسکا حرام اور پرورش کیا گیا ساتہہ حرام کی یعنی چہوٹی عمر سی بڑی عمر تک حرام ہی غذا اوسکی رہی پس کہانسی قبول کیجاوی دعا اوس شخص کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین قبول کرتا الخ یعنی جبکہ اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو بسبب پاک ہونی اوسکی نجاست حرمت سی جناب پاک اوسکی مین ایک نسبت ہی قابل اسکی ہی کہ اوس سی بندہ نزدیکی اوسکی جناب پاک مین حاصل کری اور حرام قابل اسکی نہین اور دراز کرتا ہی سفر یعنی حج کی لیی یا اور عبادات کی لیی اور پہنچتا ہی مشقت کہ مظنہ اور جگہہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ دعای مسافر مقبول ہی حاصل یہہ کہ سب حال اچہا ہی لیکن کہانا وغیرہ جو حرام ہی دعا نہین قبول ہوتی اس سے یہہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی اسی لیی کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو ہین اکل حلال اور صدق مقال ح ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہین پروا کریگا آدمی ساتہہ اوس چیز کی کہ لیویگا مال سی کہ آیا حلال سی لیا ہی یا حرام سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی تمیز نہین کریگا درمیان حلال و حرام کی **بیت** ہرچہ آمد بدہان شان خورند ہرچہ آمد بزبان شان گفتند ح **وعن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِكُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال و حرام کی چیزین ہین مشتبہ نہین جانتی اونکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہہ کی چیزونسی پاک کیا اوسنی اپنی دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنہ والونکی طعنی سی بچا اور جو پڑا شبہہ کی چیزون مین پڑیگا حرام مین مانند چرواہی کی کہ چراتا ہی گرد رونہ کی قریب ہے کہ چرین اوسمین جانور خبردار ہو کہ واسطی ہر بادشاہ کی رونہ ہی خبردار ہو کہ رونہ اللہ کی حرام چیزین ہین خبردار ہو تحقیق آدمی کی بدن مین ایک ٹکڑا ہی گوشت کا جسوقت کہ درست ہوتا ہی وہ یعنی روشن ہوتا ہی بسبب ایمان اور عرفان اور یقین کی تو درست ہوتا ہی سارا بدن اوسکا یعنی بسبب کرنی اعمال خیر کی اور اچہی ہونی اخلاق و احوال کی اور جسوقت کہ بگڑتا ہی وہ ٹکڑا بگڑتا ہی سارا بدن اوسکا خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حلال ظاہر ہی کہ ساتہہ نص کی حلال ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسی کہانیکی چیزین کہ متعارف ہین اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکہنا اون چیزونکو کہ دیکہنا اونکا درست ہی اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذلک اور حرام ظاہر ہے کہ ساتہہ نص کی حرام ہونا اوسکا معلوم ہو جیسی شراب و سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جہوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنی حرف امرد اور عورۃ اجنبیہ کی اور غیر ذلک اور چیزین مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہی کہ حرام ہین یہہ یا حلال ہین بسبب تعارض دلیلونکی پس اونکی حقیقت بہت لوگ نہین جانتے اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعضی لوگ جانتی ہین کہ وہ مجتہدین ہین اور بڑی عالم کہ وہ جانتی ہین انکو ساتہہ قوۃ دینی ایک کی دلیلون سے اور اسمین علما کی تین مذہب ہین صحیح تر تو یہہ ہے کہ نہ حکم کیا جاوی ساتہہ حلال ہونی اور حرام ہونی اور مباح ہونی اوسکی اور دوسرا مذہب یہہ ہے کہ اوسکو حرام ہونیکا دیوی اور تیسرا یہہ کہ مباح ہی اور مثال مشتبہ کی یہہ ہی کہ مثلا ایک شخص نی ایک عورۃ سی نکاح کیا اور ایک اور عورۃ نی آنکر کہا کہ مینی ان دونونکو دودہ پلایا ہی تو وہ عورۃ منکوحہ اس شخص کی حق مین مشتبہ ہی اولی یہہ ہے کہ اوسکو نکاح مین نرکہی یا ایک مال ہی کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سے جمع ہوا ہی تو وہ مال مشتبہ ہی اوس سے

پرہیز کری اور مانند چرواہی کی الخ تشبیہ دی حرام چیزونکو ساتہہ روند کی کہ منع کیا گیا ہی آدمیونکی کرنیسی اور واجب ہے پرہیز کرنا اوسی آور تشبیہ دی پڑنیکو
شبہاتمین ساتہہ چرانیکی گرد روندکی یعنی چرواہیکو چاہیی کہ روندسی دور چراوی تا روندمین چلا نہ جاپڑی اور اگر گرد اونزدیک اوسکی چراویگا تو احتمال ہی
کہ روندمین جانور جاپڑینگے اسیطرح آدمی کو چاہیی کہ شبہات سے دور رہی تا محرمات مین نہ پڑی بعد ازان واسطی بیان کرنی تشبیہ کو کہ کی فرمایا خبردار ہو
کہ تحقیق واسطی ہر بادشاہ کی الخ یہہ بیان تاکید ہے کہ بادشاہونکا ہی وہ روند روکتی تہی با خبر دی اہل اسلام کی ظالم بادشاہونکی اسلیی کہ روند روکنی درست
نہین اور روند اللہ کی حرام چیزین ہین جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنی مرتکب ہوا حرام چیزونکا مستحق ہوا عذاب کا پہر ان حرام چیزونمین بعضی چیز ایسی ہی کہ بخشی نہین
جاتی وہ شرک ہی اور اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہی بخشی چاہی بخشی اور توبہ سی سب بخشی جاتی ہین اور حضرت شیخ علی متقی رح
نی اس بابمین ایک جدول لکہی ہی اور لکہا ہی کہ جب بندہ اکتفا کری قدر ضرورۃ پر کہ اوس سی بقا اوسکا ہووی سلامت رہتا ہی اور جب حد ضرورۃ
سی گذرا اور مباح مین پڑا اور وسعت کی اوسمین مکروہاتمین پڑیگا اور مکروہات سے ارتکاب محرمات مین پڑیگا اور محرمات سی کفر مین نعوذ باللہ من ذلک ضرورۃ مباح
مکروہ حرام کفر اور جسوقت پکڑتا ہی دل کو ظلمت یعنی تاریک ہوتا ہے بسبب انکا و شک کفر کی تو پکڑتا ہی تمام بدن یعنی سلطہ کرتی گناہ کی پس لازم ہی مکلف کو کہ متوجہ ہو
دل کیطرف اور روکے اوسکو منہمک ہونیسی شہوتمین یہانتک کہ نہ مبادرت کری طرف شبہات کے اور اسحدیث مین اشارۃ ہے طرف اسکی کہ صلاح بدن موقوف ہی
غذا حلال پر اسلیی کہ اوس سے صفائی حاصل ہوتی ہی دلکو اور دل کے صفائی سی تمام بدن صلاحیت پاتا ہی کہ اچہی عمل صادر ہوتے ہین اوس سی یہہ خلاصہ ہے کلام
بعضی محققین کا اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ اسحدیث مین بڑی بڑی فائدی ہین اور جن حدیثون پر کہ مدار اسلام کا ہی وہ تین ہین ایک یہی انما الاعمال بالنیات
اور دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہی الحلال بین الخ ع ح **وعن** رافع بن خدیج قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ثمن الكلب خبيث ومهر البغي خبيث وكسب الحجام خبيث رواه مسلم
اور روایت ہے رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مول کتی کا پلید ہی اور خرچی عورۃ زنا کار کی حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی
والیکی زبون ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دلیل پکڑی ہے ساتہہ اسکی امام شافعی نی اسپر کہ بیچنا کتی کا غیر جائز ہی معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابو حنیفہ اور امام
محمد اور بعضی اماموں نی جائز رکہا ہی بیچنا کتی کا اور چیتی کا اور اور درندونکا کہ اونمین منفعت ہو خواہ معلم ہون وہ یا غیر معلم اور اسحدیث کا جواب اونہون
نی یہہ دیا ہی کہ لفظ خبیث کا نہین دلالت کرتا ہی حرمت پر اسلیی کہ اسی حدیث مین ہے کہ کسب حجام خبیث ہا وجودیکہ وہ حرام نہین ہے بالاتفاق پس خبیث کے
معنے یہہ ہین کہ وہ طیب نہین ہی اور مکروہ ہی حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی والیکی زبون ہی یعنی مکروہ تنزیہی ہی اسلیی
کہ حضرت نی مزدوری سینگی کہینچنیکی دی ہی اگر حرام ہوتی تو حضرت کاہیکو دیتی ع ح **وعن** ابى مسعود الانصاري رض ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن متفق عليه اور روایت ہی ابی مسعود انصاری
سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کیسی اور خرچی عورۃ زانیہ کیسی اور اجرت کاہن کیسی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف**
منع کیا مول کتی کیسی ہمارے نزدیک یہہ محمول ہی اسپر کہ یہہ منع جب ہوا تہا کہ حضرت نی کتونکی مارنی کو فرمایا تہا اور نفع لینا اوسی اون ایام مین
حرام ہوگیا تہا پہر اجازت دیدی اونسی نفع لینی کی یہانتک کہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا بیچ کتی شکاری کی کہ مارا تہا اوسکو ایک شخص نے
ساتہہ دینی چالیس درہمونکی اور حکم فرمایا بیچ مال کتی ریونکی ساتہہ دینی دنبی کی اور کہا طیبی نی کہ جمہور اسپر ہین کہ نہین درست بیچنا کتی کا اور نہین قیمت ہی
اوسکی تلف کرنیوالی پر برابر ہی کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہی کہ جائز ہو پالنا اوسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکہا ہی امام ابو حنیفہ رح نی بیچنا اوس کتی کا
کہ اوسمین منفعت ہو اور واجب کی قیمت اوسکی تلف کرنیوالی پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکا اور کاہن اوسکو کہتی ہین کہ جو خبر دی

اور چیزکی کہ زمانہ آیندہ مین ہوگی اور جو کوئی خبر دینی پر مٹھائی یا کپڑا یا کہانا یا نقدی دیوی یہہ سب حرام ہی اور ان سکو عربی مین حلوان کہتی ہین
اور حلوان کی معنی ہین شیرینی کی اسکو حلوان اسلیی کہتی ہین کہ دینا اوسکا اچھا لگتا ہی لینی والیکو جیسی شیرینی کہانی اچھی لگتی ہی اور بے رنج ومشقت حاصل
ہوتا ہے اور عراف نجومی ہی یہہ حکم کاہنونکی ہین اور اونکی پاس جانا اور خبر پوچھنی اور تصدیق اونکی کرنی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور تحقیق اور تفصیل اسکی باب
السحر والکہانۃ مین آویگی انشاء اللہ تعالی ✤ع ح ✤ وَعَنْ اَبِی جُحَیْفَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ
الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْبَغِیِّ وَلَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَالْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ وَالْمُصَوِّرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی جحیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مول کتی کیسی اور خرچی عورۃ زانیہ کیسی اور لعنت کی سود کی لینی والیکو اور سود کی دینی والی
کو اور گودنیوالیکو اور گدوانی والیکو اور مصور کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مول خون کیسی یعنی خونکی بیچنی سی منع فرمایا اسلیی کہ وہ نجس ہے بیچنا اوسکا
درست نہین اور بعضون نی حمل کیا ہی اوسکو اجرۃ حجام پر اسصورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتی کی مول کا اور زنا کار کی خرچی کا اوپر ہو چکا اور
گودنا یہہ ہے کہ سوئی سی بدن کو گود کر سرمہ یا نیل بہر دیتی ہین پس نیلی یا سبز داغ ہو جاتی ہین اسے اسلیی منع فرمایا کہ یہہ کام فاسقون اور بدچالون
کا ہی اور تغیر خلقت الہی کی ہوتی ہی اور تعلیق القرار مین لکھا ہی کہ مٹائی جاوین داغ گودی ہوئی ساتہہ کسی تدبیر کی پس اگر نہ مٹ سکین بغیر
زخم کرنیکی تو زخم نہ کیا جاوی اور نہین گناہ اوسپر بعد توبہ کرنیکی اور مصور سے وہ مصور مراد ہی کہ تصویر جاندار کی کہینچی یا بناوی یا گاڑہی اور تصویر غیر
جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کی بنانی اور کہینچنی اور کاڑہنی درست ہے اور خطابی نی لکھا ہی کہ تصویر دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو وہ ہوتی
ہی کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہی وہ چیز تابع اوسکی ہوتی ہی اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہی جیسی تصویر کاغذ پر کہینچی جاتی ہی اور دوسری وہ ہی
کہ جس چیز پر ہوتی ہی وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہی اور تصویر تابع اوسکی جیسی تصویر ظروف کی اور دیوارون اور چہتون اور قالینون اور پردون
وغیرہ کی پس اول قسم کا بیچنا تو نہین درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہی اور بنانا دونون کا منع ہی ✤ع ✤ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِمَکَّۃَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ
وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَۃِ فَاِنَّہٗ تُطْلٰی بِھَا السُّفُنُ
وَیُدَّھَنُ بِھَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِھَا النَّاسُ فَقَالَ لَا وَھُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِکَ
قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَھَا اَجْمَلُوْہُ ثُمَّ بَاعُوْہُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ اوسنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سال فتح مکی کی اور حضرت تہی مکی مین یہہ کہ اللہ نی اور
رسول اوسکی نی حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتونکا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مردار کی چربی کی حال سی پس تحقیق
وہ ملی جاتی ہین ساتہہ اوسکی کشتیان اور چکنی کئی جاتی ہین ساتہہ اوسکی چمڑی اور چراغ جلاتی ہین ساتہہ اوسکی لوگ پس فرمایا نہین جائز یہہ نفع اوٹہانا
ساتہہ اوسکی حرام ہی یہہ فرمایا نزدیک اسکی کہ لعنت کری اللہ یہود پر تحقیق اللہ نی جبکہ حرام کین چربیان جانورون کی پگلائی چربی کو پہر بیچی
اوسکو پہر کہائی مول اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکھا ہی علمانی کہ شراب وغیرہ کی حکم مین ہی باجا کہ اوسکا بہی بیچنا درست نہین اور ضمان
یعنی قیمت اوسکی نہین دینی آتی اوسکی تلف کرنی مین اور نفع اوٹہانا اور امام شافعی کی نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور نفع اوٹہانا یعنی
اور کام مین لانا سوای کہانی اور آدمی کی بدن پر ملنی کی درست ہی خواہ چراغ مین جلاوی خواہ کشتی پر ملی یا کچہہ اور کام مین لادی اور
اسیطرح گہی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہو گیا ہو بسبب پڑنی نجاست کی اوسکو چراغ مین جلانا یا اوسکا صابون بنانا درست ہی اونکی

نزدیک اور جمہور کی نزدیک نہین جائز نفع اوٹھانا ساتھہ مردار کی کسیطرح واسطی عام ہونی نہی کی سوای چمڑی دباغت کیی گئی کی کہ خاص کیا گیا ہی اور جائز کہا
ہی ابو حنیفہ نی اور علماء اونکی نی بیچنا زیت نجس کا جبکہ بیان کر دی اور جلانا تیل نجس کا چراغ مین مکروہ ہی اونکی نزدیک خصوصاً مسجد مین اور کہاتی
مول اوسکا یعنی حیلہ کرتی تہی کہ نہی چربی کی کہانیسی کی ہی اور ہم چربی نہین کہاتی بلکہ مول اوسکا کہاتی ہین اور پگلاتی تہی اوسکو بقصد تغییر اور تبدیل کی کہ
گویا حقیقت اوسکی اور ہوگئی اور اسحدیث مین دلیل ہی اوپر بطلان اوس حیلہ کی کہ پہنچی بسبب اوسکے حرام کو اور دلیل ہی اسپر کہ مول ہر چیز کا بیع حکم اوسکی
کی ہوتا ہی شرح **وعن** عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قاتل الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فجملوها
فباعوها متفق عليه اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئین اونپر چربیان
پس پگلایا اونکو یعنی تاکہ زائل ہو اوسی نام چربیکا اور بیچا اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نهى عن ثمن الكلب والسنور رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کیسی اور بلا کیسی نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ نہی بیچنی بلی کی تنزیہی ہی اور بیچنا اوسکا ہبہ کرنا اور عاریت دینا اوسکا جائز ہی جمہور کی نزدیک مگر ابو ہریرہ نی اور ایک جماعت
نی تابعین مین سے نہین جائز کہا اوسکو دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتھہ ظاہر اسحدیث کی شرح **وعن** انس قال حجم ابو طيبة رسول الله
صلى الله عليه وسلم فامر له بصاع من تمر وامر اهله ان يخففوا عنه من خراجه متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ
کہا سینگی کہینچی ابو طیبہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر حکم کیا حضرت نی اوسکی لیی ساتھہ دینی ایک صاع کی کہجور اوسکی اور حکم فرمایا اوسکی مالکون کو
یہہ کہ تخفیف کرین اوس سی یعنی کم لیوین کمائی اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عادت ہی عرب کی کہ غلامون اور لونڈیون سی کچہہ کسب
کرواتی ہین اور کہدیتی ہین کہ اسقدر ہمکو دیا کرنا اور باقی تم لینا پس جب ابو طیبہ نی کہ غلام تہی بنی بیاضہ کی خدمت گذاری حضرت کی کی تو حضرت اوسسی
خوش ہوئی اور اونکی مالکونسی فرمایا کہ جسقدر ابو طیبہ کی کمائی مین سے ہر روز لیا کرتی ہو اوس سی کچہہ کم لیا کرو اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حلال
ہی کسب حجام کا یعنی شاخ کش کا اور حلال ہی اجرت دینی اوسپر اور یہہ بہی اتی معلوم ہوا کہ مباح ہی علاج کا کرنا اور دینا اجرة کا معالجہ پر
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی مالک کو کہ غلام سی کچہہ کسب کرواوی اور اپنی لیی اوسمین سی کچہہ ٹہیرالی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سفارش
کرنی حق والون اور دین والون سی شرح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عائشة قالت قال النبي صلى الله
عليه وسلم ان اطيب ما اكلتم من كسبكم وان اولادكم من كسبكم رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة وفي رواية
ابي داود والدارمي ان اطيب ما اكل الرجل من كسبه وان ولده من كسبه روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ تحقیق بہترین اوسچیز کی کہ کہاتی ہو تم وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب تمہارسی اور تحقیق اولاد تمہاری کسب تمہارسی سے ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی
اور ایک روایت ابو داود اور دارمی کی مین یہہ ہے کہ بہترین اوسچیز کی کہ کہاتی آدمی نی وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب اوسکی سی اور تحقیق اولاد اوسکی کسب اوسکی سے ہی **ف**
اسلئے کہ وہ پیدا ہوتی ہین بسبب نکاح کرنی تمہاری کی پس جائز ہی تمکو کہانا اپنی اولاد کی کسب مین سے جبکہ ہو تم محتاج اور نہین تو نہین مگر یہہ کہ خوش
معلوم ہو اولاد کو کہانا تمہارا تو بہر حال کہانا درست ہی اسیطرح لکہا ہے علماء ہمارے نی وطیبی نی لکہا ہی کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہے جبکہ ہون وہ محتاج اور عاجز
ہون کسب سے نزدیک شافعی کی اور سوای شافعی کی اور علماء نی شرط نہین لگائی ہی یہہ شرح **وعن** عبد الله بن مسعود عن
رسول الله صلى الله عليه قال لا يكسب عبد مال حرام فيتصدق منه فيقبل منه ولا ينفق منه فيبارك له فيه
ولا يتركه خلف ظهره الا كان زاده الى النار ان الله لا يمحو السيئ بالسيئ ولكن يمحو السيئ بالحسن ان الخبيث لا يمحو الخبيث

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَکَذَا فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کماتا بندہ مال حرام
پہر صدقہ دی اوس سے پہر قبول کیا جاوی اوس سی یعنی مال حرام مین سے اگر صدقہ دی تو مقبول نہین ہوتا اور ثواب نہین ملتا اور نہین خرچ کرتا مال حرام مین سے
سی یعنی اپنی نفس پر پہر برکت دیجاوی واسطی اوسکی اوس مال مین یعنی مال حرام مین سے جو خرچ کری برکت نہین ہوتی اوسمین اور نہین چہوڑتا مال حرام پیچہی اپنی یعنی
بعد مرگ کی مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہنچانیوالا طرف آگ کی تحقیق اللہ تعالیٰ نہین دور کرتا برائی کو ساتہہ برائی کی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتہہ بہلائی کی
تحقیق پلید مال نہین دور کرتا پلید کو یعنی بلکہ پاک یعنی حلال مال دور کرتا ہی پلید کو یعنی برائی کو نقل کی یہہ احمد نی اور اسیطرح شرح السنہ مین **ف** توشہ
اوسکا الخ یعنی جب وہ گنہگار ہوا بسبب جمع کرنی مال کی وجہ حرام سی اور پہر مرگیا اور چہوڑ گیا وہ مال وارثونکی لیی تو ہوگا اوسپر گناہ اوسکا قیامت تک یا
کہ اوسکی سبب سے اور مرتکب گناہ کی ہوئی اور تحقیق اللہ تعالیٰ نہین دور کرتا الخ یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بمنزلہ تعلیل عدم قبول کی اور معنی یہہ ہین کہ تصدق
کرنا مال حرام کو برائی ہی اور نہین دور کرتا اللہ تعالیٰ بری اعمال کو ساتہہ برائیونکی بلکہ کہا ہی بعضی علماء ہماری نی کہ جو کوئی تصدق کری مال حرام
اور امید رکہی ثواب کے کافر ہوتا ہی اور اگر فقیر لینی والی کو معلوم ہو کہ یہہ حرام ہی اور وہ دعا کری اوسکی لیی تو وہ بہی کافر ہوتا ہی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو
ساتہہ بہلائی کی یعنی ساتہہ صدقہ دینی کی مال حلال ہی اسمین اشارہ ہی اس آیۃ پر اِنَّ الحسنات یذہبن السیئات اور یہہ سب جملی مقدمہ اور تمہید مین اس
عبارت کی اِنَّ الخبیث الخ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ
مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ گوشت کہ اوگا ہی حرام کہانیسی اور جو گوشت کہ اوگا حرام کہانیسی ہوگی آگ دوزخ کی نزدیک تر ساتہہ اوسکی نقل
کی یہہ احمد اور دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** وہ گوشت یعنی جسکا گوشت حرام کہانیسی پیدا ہوا ہے وہ بہشت مین نہین داخل ہونی کا
یعنی اول نجات پائی ہوؤنکی ساتہہ نہین داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونی کی بقدر کہانی حرام کی یا نہین داخل ہوگا جنت کی منازل عالیہ مین یا مراد
یہہ ہے کہ نہین داخل ہونگی وہ بدن کہ اعتقاد کرتی ہین حرام کو حلال یا مراد اس سے زجر اور تہدید اور وعید شدید ہی اور جسوقت کہ توبہ کری یا مغفرت کیجاوے
اوسکی بغیر توبہ کی اور راضی کیی جاوین دشمن اوسکی یا پہنچی اوسکو شفاعت کسیکی پس وہ خارج ہی اس وعید سی **وَعَنْ** الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ
حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِیْنَۃٌ
وَاِنَّ الْکِذْبَ رِیْبَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہی حسن
بن علی رضہ سی کہ کہا یاد رکہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی بلا واسطہ یہہ حدیث چہوڑ اوس چیز کو شک مین ڈالی تجکو اور میل کر طرف
اوس چیز کی کہ نہ شک مین ڈالی تجکو اسواسطی کہ حق باعث اطمینان دل کا ہی اور باطل باعث شک اور تردد کا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی
اور روایت کیا دارمی نی پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک فقط **ف** مقصود یہہ ہے کہ پرہیز کری شبہات سی یا معنی یہہ ہین کہ جب پاوے تو اپنی
دل کو کہ شک کرنیوالا ہو ایک چیز مین قسم اقوال و اعمال سی تو چہوڑ اوسکو اور انتقال کر اوس چیز کیطرف کہ شک نرکہتا ہو اوسمین اسلیی کہ شک ہونا ایک
چیز مین علامت اوسکی باطل ہونیکی ہی اور اطمینان علامت حقانیت کی ہی پس یہہ قاعدہ ہے واسطی پہچاننی حسن و قبح اور حل و حرمت ایک چیز کی
ولیکن یہہ متحقق نہین ہوتا مگر اچہی نفوس مین کہ جو آراستہ ہین ساتہہ تقوی اور عدالت کی شرح **وَعَنْ** وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا وَابِصَۃُ جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَہٗ فَضَرَبَ بِہَا صَدْرَہٗ
وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَکَ اسْتَفْتِ قَلْبَکَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ

وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روايت ہى وابصہ بن معبد سى يہہ كہ رسول خدا صلى اللہ عليہ وسلم نى فرمايا اى وابصہ آيا تو پوچھتا نيكى سى اور گناہ سى كہا مينى البتہ كہا راوى نى پس جمع كين حضرتؐ نى اونگلياں اپنى اور مارا ساتہہ اونگليونكى سينى ميرىكو اور فرمايا فتوى پوچھہ اپنى نفس يعنى ذاتسى فتوى پوچہہ دل اپنى سى تين بار فرمايا نيكى وہ چيز ہى كہ قرار پكڑى اور مائل ہو طرف اوسكى جى اور آرام پكڑى طرف اوسكى دل اور گناہ وہ چيز ہى كہ كہپى دلمين اور شك تردد كرى سينہ مين اگرچہ فتوى دين تجكو لوگ نقل كى يہہ احمد اور ترمذى نى **ف** آيا تو پوچہتا الخ يہہ دليل ہى نبوۃ كى كہ حضرتؐ نى بغير اوسكى بيان كرنيكى از راہ مكاشفہ كى اوسكى دلكى بات بيان فرمادى اور اونگلياں حضرتؐ نى سينہ پر اشارہ كى ليى مارين كہ دل يہاں ہى اس سے فتوى پوچہہ اور تاكہ حاصل ہو بسبب دست مبارك كى سمجہہ كامل كلام كى سمجہنى كے ليى اور حاصل حديث كا يہہ ہى كہ اپنى دلسى فتوى پوچہہ ليے نيكى وہ ہے كہ جس سے خاطر جمع رہى اور دل مين خلجان نہو كہ يہہ برى ہى اور گناہ وہ كہ دلمين خلجان رہى اوس سى اگرچہ لوگ تجكو فتوى دين كہ يہہ حق ہى پس اونكى كہنى پر عمل نكر مثلاً اگر دلكہى كسى كو كہ اوس پاس مال حلال اور حرام ہى پس لى اوس سى كچہہ بخوف اسكى كہ كہاوى تو حرام اگرچہ فتوى دى ہى تجكو مفتى اسليى كہ فتوى اور ہے اور تقوى اور اور يہہ حكم دلسى فتوى پوچہنى كا اچہى لوگونكى ليى ہى كہ جنكى دل صاف ہين كدورت خواہشوں نفسانيہ سى اور آراستہ ہين ساتہہ تقوى كى اسليى اونكى قلوب اور نفوس مائل ہوتى ہين طرف خير كى اور بيزار ہوتى ہين برائى سى والا برى لوگ كہ گرفتار ہين خواہش نفسانى مين امر خير سى نفرت ركہتى ہين اور برائى سى رغبت اور جانا چاہيى كہ دلسى فتوى پوچہنا اوس صورت مين ہى كہ دليل شرعى نہو جب دو آيتين متعارض ہون تو واجب ہى رجوع كرنا طرف سنت كے اور دو حديثين متعارض ہون تو واجب ہے رجوع كرنا طرف اقوال علماكى اور اگر اقوال علماكى متعارض ہون تو فتوى دلسى چاہيى اور اختيار كرى اونكى قولونمين سے وہ قول كہ فتوى دى ساتہہ اوسكى دل صحيح وسليم اور آرام پكڑى اوس پر ع ح + **وعن** عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَأْسٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روايت ہى عطيہ سعدى كى كہا فرمايا رسول خدا صلى اللہ عليہ وسلم نى نہين پہونچتا بندہ متقيون يعنى كامل متقيون كے درجہ كو يہانتك كہ چہوڑدى ايسى چيز كو كہ نہين قباحت اوسمين واسطى بچنى اوس چيز كى كہ اوسمين ہے قباحت نقل كى يہہ ترمذى اور ابن ماجہ نى **ف** شرع مين متقى وہ ہى كہ بچاوى نفس اپنى كو اوس چيز كى كہ نسبى كہ مستحق ہو بسبب اوسكى عذاب كا خواہ وہ چيز كرنيكى ہو يا چہوڑنيكى اور بعضون نے كہا كہ تقوى كى تين مرتبى ہين ايك تو يہہ ہى كہ شرك سى بچى بسبب اوسكى بچتا ہى ہميشگى عذاب سے چنانچہ اس آيت مين وہى مراد ہى اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى اور دوسرا يہہ ہے كہ بچى ہر گناہ سى يہانتك كہ صغائر سى بہى بعضونكے نزديك يہہ تقوى متعارف شرع كا ہى اور اس آيتمين يہى مراد ہى وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا اور تيسرا تقوى يہہ ہى كہ خوب احتياط كرى حرام مين اور بعضى مباح كو بہى ترك كرى بنا بر مصلحت كے اور باطن اپنا مشغول غير اللہ مين نركہى لو لگوسى انقطاع كر كر رجوع اوسى كيطرف ہووے چنانچہ آيۃ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ مين يہى مراد ہى اور اس حديث مين بہى يہى تقوى مراد ہى اور حاصل حديث كا يہہ ہى كہ بندہ پورا متقى نہين ہوتا جبتك كہ مباح چيزين نچہوڑى بخوف گرفتار ہونيكى حرام اور مكروہ اور مشتبہ مين مثلاً جس دن كى بہوكے نہووى تو پيٹ بہر كر نہ كہاوى اور خوشبوئين لگاوى بخوف غلبہ شہوت كے اور واقع ہونيكى حرام مين اور يہہ نہايت تقوى ہى بعد پرہيز كرنيكى حرام اور مكروہات اور مشتبہات سى منقول ہى حضرت عمر بن الخطاب سى كہ ہم ترك كرتى تہى حلال كے نو حصى اس حصو نمين سے بخوف واقع ہونيكى حرام مين اور حضرت ابو بكر صديق سى منقول ہى كہ كہا ترك كرتى تہى ہم ستر باب مباح سى بخوف پڑنى كى حرام مين ح ع + **وعن** أَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِي لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شراب کے مقدمہ مین دس شخصونکو شراب کے بچوڑنیوالی اور بچڑوانیوالیکو اور پینی والیکو اور اوٹہانیوالیکو اور اوسکو کہ اوٹہالی گئی طرف اوسکی یعنی اوسنی حکم کیا کسیکو اوٹہا لانیکا اور پلانیوالیکو اور بیچنی والیکو اور اوسکی مول کہانیوالیکو اور اوسکی مول لینی والیکو یعنی بیچنی والیکی لیی یا تجارت کے لیی بطریق وکالت یا ولایت کے مول لی یا سوای انکیکی اور اوسکو کہ مول لی گئی واسطی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** بچوڑنیوالیکو یعنی جو کہ شیرہ انگور کا بچوڑی شراب بنانی کی لیی خواہ اپنی لیی بچوڑی خواہ اور کے لیی اور اسیطرح بچڑوانیوالا خواہ اپنی بچڑوای خواہ اور کے لیی اور بیچنی والیکو اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور جو کہ انگور بیچی بچوڑنیوالیکی ہاتہہ اور جو کچھہ کہ لیوی اوس سے یعنی مول اوسکا پس وہ لایق ترین ساتہہ لعنت کے ہی ع

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن الله الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة اليه رواه ابو داود وابن ماجة

اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کی اللہ نی شراب کو اور اوسکی پینی والیکو اور اوسکی پلانیوالیکو اور اوسکی بیچنی والیکو اور اوسکی خریدنیوالیکو اور اوسکی بچوڑنیوالیکو اور بچڑوانیوالیکو اور اوسکی اوٹہانیوالیکو اور اوسکو کہ اوٹہالی گئی طرف اوسکی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** لعنت کے شراب کو اسلیی کہ ام الخبائث ہی اور احتمال یہہ ہی کہ مراد شراب سی شراب کا مول کہانیوالا ہو ع

وعن محيصة انه استاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في اجرة الحجام فنهاه فلم يزل يستاذنه حتى قال اعلفه ناضحك واطعمه رقيقك رواه مالك والترمذي وابو داود وابن ماجة

اور روایت ہی محیصہ سی کہ تحقیق اوسنی پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مزدوری سینگی کہینچنی والیکی پس منع کیا حضرت نی اوسکو پس ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرت سی یہانتک کہ فرمایا کہلا اوسکو اپنی اونٹ کو اور کہلا اوسکو اپنی بردی کو نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** محیصہ نے پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کہینچنی والیکی کہ کہانا اوسکا حلال ہی یا نہین پس حضرت نی اونکو منع کیا پہر وہ اذن مانگتی رہی امید سکی کہ حضرت اوسکی کہانیکا حکم دین اسلیی کہ اکثر صحابہ کی ہان غلام بہت تہی اور بعضی انمین سینگی بہی کہینچتی تہی اور صحابہ انکی کمائی کہایا کرتی تہی وہ جانتی تہی اسکو بہت اچہی کمائی پس جب حضرت نی اس سی منع فرمایا اونپر دشوار ہوا یہہ امر بار بار پروانگی مانگی اس مقدمہ مین یہانتک کہ حضرت نی فرمایا کہ اوسکی کہانیوالیکر اپنی اونٹ کو کہلا دی اور لونڈی غلام کو کہلا از بسکہ یہہ کمائی خون کہینچنے کی تہی حضرت نے کہانا اوسکا اشراف کی لیی مکروہ جانا اور رغبت دلائی عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلامونکی لیی اجازت دی اسلیی کہ وہ شرف ایسا نہیں رکہتی کہ منافی ہو اوس شرف کی دنارۃ اس کسب کے بخلاف حر کی پس یہہ نہی تنزیہی ہی الاصول کو یہہ نہین پہنچتا کہ جانور اور لونڈی غلام کو حرام کہلاکر حاصل یہہ کہ کہانا اسکا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام مو ع

وعن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وكسب الزمارة رواه في شرح السنة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتی کی مول سی اور کمائی گانیوالیونکی سی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** اور بعضونے کہا کہ مراد زمارہ سے عورۃ زانیہ خوبصورت ہی اور بعضونے کہا کہ لفظ زمارہ زمر سی بمعنے اشارہ کے ساتہہ چشم وابرو کی کہ زانیات مردونکو ساتہہ اشارہ چشم ابرو کی فریفتہ کر لیتی ہین ہ ح

وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا القينات ولا تشتروهن ولا تعلموهن وثمنهن حرام وفي مثل هذا انزلت ومن الناس من يشتري لهو الحديث رواه احمد والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وعلي بن يزيد الراوي يضعف في الحديث

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو لونڈیوں گانیوالیوں کو اور نہ خریدو اونکو اور نہ سکہلاؤ لونڈیوں کو گانا اور مول اونکا

حرام ہی اور بیچ مانند اسکی یعنی خرید نیکی واسطی گانیکی نازل کی گئی ہی یہہ آیت اور بعضی آدمیون مین سے وہ ہین کہ مول لیتی ہین کہیل کی بات نقل کی یہہ احمد
اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **ف** مول اونکا حرام ہی کہا
بعضون نی کہ نہین صحیح ہی بیچنا لونڈیون گانیوالیونکا موجب ظاہر حدیث کی اور جمہور کی نزدیک بیچنا اونکا صحیح ہی اور حدیث باوجود ضعیف ہونیکی تاویل کی
گئی ہی کہ لینا مول کا اونپر حرام ہی مانند لینی مول انگور کی شراب فروش سی اپسی کہ وسیلہ حرام کا ہی نہ اسلیی کہ بیچنا غیر صحیح ہی اور کہیل کی بات یعنی گانا اور
آوازین حرام کہ باز رکہین ذکر اللہ سی پس داخل ہین اسمین کہانیان اور جہوٹی باتین اور خرافات بکنا اور ٹہٹی کی باتین اور سیکہنا موسیقی کا اور مانند
انکیکی یعنی کلام فضول آور اوتری یہہ آیت نضر بن حارث کی حقمین کہ وہ خریدتا تہا گانیوالی لونڈیان تا گمراہ کری لوگونکو اللہ کی راہ سی اور بعضون
نی کہا کہ نضر بن حارث کی حق مین اوتری کہ اوسنی کتابین عجمیونکی لی تہین اور اونکی کہانیان قریش کی آگی بیان کرتا اور کہتا کہ محمد بیان کرتی ہین
تمہاری آگی قصی عاد وثمود کی اور مین بیان کرتا ہون تمہاری آگی قصی رستم اور اسفندیار کی اور بادشاہون کی ع **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ
جَابِرٍ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ فِيْ بَابِ مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی نہی عن اکل الہر بیچ باب ما یحل
اکلہ کی اگر چاہیگا اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہی بعد فرض کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی طلب کرنا کمائی حلال
کا فرض ہی لیکن جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز و روزہ اور سوای انکیکی اول درجہ اونکا ہی بعد اونکی طلب کرنا کمائی حلال کا اور کمائی کرنی فرض اوسپر
ہی کہ محتاج ہو اوسکا اپنی نفس کی لیی یا اونکی لیی کہ جنکا نفقہ اسپر فرض ہی اور مراد حلال سی غیر حرام یقینی ہی تا کہ شامل ہو شبہ کو بہی اسیی کہ حدیثون سے
معلوم ہوتا ہی کہ احتراز کرنا شبہ سی احتیاط ہی نہ فرض پہر ساتہہ اس فرضیت کی نہین خطاب کیا جاتا ہی ہر شخص بذاتہ اپنی کہ بہت لوگ ایسی ہین کہ اونکا
نفقہ اور پر واجب ہوتا ہی ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَاِنَّهُمْ
اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ وہ پوچہی گئی مزدوری لکہنی قرآن
کیسی پس فرمایا کچہہ مضائقہ نہین سوا اسکی نہین کہ وہ نقش کہینچنی والی ہین اور تحقیق وہ نہین کہاتی مگر اپنی ہاتونکی کام سی نقل کی یہہ رزین نی **ف**
گویا پوچہنی والی نی بعید جانا تہا اسپر مزدوری لینی کو پس حضرت عباس نی جواب دیا کہ کاتب لفظونکی صورتون کی نقش کہینچتی ہین اور محنت کرتی ہین اوسپر مزدوری
لیتے ہین اپنی کام کی قطع نظر اس سی کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ع **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ قَالَ
عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا کہا گیا یا رسول اللہ کونسا کسب پاکیزہ ہی یعنی افضل ہی فرمایا کام کرنا
آدمی کا اپنی ہاتہہ سی اور جو بیچنا ہو مقبول نقل کی یہہ احمد نی **ف** اپنی ہاتہہ سی یعنی افضل کسب وہ ہی کہ ہاتہہ سی کیا جاتا ہی جیسی زراعت اور کتابت
وغیر ذلک اور جو بیچنا ہو مقبول یعنی صحیح شرع مین یعنی پاک کرتا ہے سی کسب کری تو تجارت کری کہ اوسمین دیانت اور امانت ہو یہہ بہی کسب طیب ہے ح ع
وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ
سُبْحَانَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَاْسٌ بِذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی بکر بن ابی مریم تابعی سی کہ کہا تہی مقدام بن معدیکرب صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تہی دودہ یعنی مقدام کی گہر کی جانورونکا اور قبض کرتا تہا

مقدام مول اوسکا پس کہا گیا واسطی مقدام کی سبحان اللہ کیا بیچتی ہی لونڈی دودہ اور لیتا ہی تو مول پس کہا مقدام نی کہ ہان اور نہین اسکا مضائقہ سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ آویگا لوگونپر زمانہ نہین فائدہ دیگا اوسمین مگر دینار و درہم نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی لوگون نے مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہارے سامنی دودہ بیچتی ہی تم اوسکا مول لیتی ہو حالانکہ دودہ واسطی تصدق کرنی فقرا کی اور واسطی صرف کرنیکی دوستون اور متعلقہ پر ہی بہیجنا اور راضی ہونا سپر اور اوسکا مول لینا مناسب حال تم جیسی کی نہین اونہون نی کہا کہ اسکا کچہہ مضائقہ نہین اسلیے کہ اسمین کچہہ نقصان شرعی نہین نہ حرمت ہی اسمین اور نہ کراہت اور مینی حضرت سے سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ لوگونپر ایک زمانہ آویگا کہ اسمین نہین نفع دیگی کا مگر دینار و درہم یعنی مال اسلیے کہ اوس زمانی کی لوگونپر ازبسکہ نقصان غالب ہوگا نہین قدر کرینگی اہل کمال کی اور قدر کرینگی مال داروںکی کہتی تہی صحابہ رضہ کہ تجارۃ کرو اور کسب کرو اسلیے کہ تم ایسی زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا تو اول اپنی دین ہی کو کہا دیگا ح ۶

وعن نافع قال كنت اجهز الى الشام والى مصر فجهزت الى العراق فاتيت ام المؤمنين عائشة فقلت لها يا ام المؤمنين كنت اجهز الى الشام فجهزت الى العراق فقالت لا تفعل ما لك ولمتجرك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا سبب الله لاحدكم رزقا من وجه فلا يدعه حتى يتغير له او يتنكر له رواه احمد وابن ماجة اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین سامان درست کرتا یعنی بہیجتا اپنی وکیلونکو ساتہہ مال و اسباب تجارۃ کی طرف شام کی اور طرف مصر کی پہر سامان درست کیا مینی طرف عراق کی پس آیا مین ام المومنین عائشہ کی پاس پس کہا مینی اونکو اے ام المومنین سامان لیجاتا تہا مین تجارت کا طرف شام کی یعنی پہلی اس سے پس ارادہ سامان لیجانیکا کرتا ہون طرف عراق کی پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہی واسطی تیری اور واسطی تجارت تیری کی یعنی کیون چہوڑتا ہی تجارت اپنی کو کہ پہلی کرتا تہا پس تحقیق مینی سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسوقت کہ ایک سبب کردی اللہ واسطی کسیکی تم مین سی روزیکا ایک طرح پس نہ چہوڑدی اوسکو یہانتک کہ متغیر ہو واسطے اوسکی یا نقصان ہو واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** ایک سبب کردی الخ یعنی مثلا کہین مال تجارت کا بہیجتا ہی اور اوسکی نفع سی رزق حاصل ہوتا ہی تو اوسکو چہوڑی نہین یہانتک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال مین تو اس صورت مین اوسکو چہوڑدی حاصل یہہ کہ بلا سبب نہ چہوڑی اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی پہنچی امر مباح سی خیر کو تو لازم ہی اوسپر ملازمت اوسکی اور نہ عدول کری اوس سی طرف غیر اوسکی مگر بسبب کسی عذر قوی کی ۱۲ ع

وعن عائشة قالت كان لابي بكر غلام يخرج له الخراج فكان ابو بكر ياكل من خراجه فجاء يوما بشيء فاكل منه ابو بكر فقال له الغلام تدري ما هذا فقال ابو بكر وما هو قال كنت تكهنت لانسان في الجاهلية وما احسن الكهانة الا اني خدعته فلقيني فاعطاني بذلك فهذا الذي اكلت منه قالت فادخل ابو بكر يده فقاء كل شيء في بطنه رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہا واسطی ابو بکر صدیق رضہ کی ایک غلام دیتا تہا واسطی ابی بکر کی خراج یعنی کچہہ مال کہ مقرر تہا اوسکی ذمہ اوسکی کمائی مین سی جیسیکہ معمول ہی عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سے کچہہ مال لیا کرتا ہی مالک پس تہی ابی بکر کہاتی کمائی اوسکی سی پس لایا غلام ایکدن ایک چیز پس کہایا اوسمین سے ابو بکر نی پہر کہا واسطی اونکی غلام نی جانتی ہو کیا ہی یہہ پس کہا ابو بکر نی کیا ہی یہہ کہا غلام نی تہا مین خبر غیب کی بتاتا واسطی ایک آدمی کی جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین حالانکہ نہین اچہی جانتا تہا مین یہہ خبر دینی لیکن مین فریب دیتا تہا اوسکو پس ملا مجہسی وہ یعنی اب پس دی مجکو بدلی اوس خبر بتانیکی یعنی یہہ چیز پس یہہ وہ چیز ہی کہ کہائی تمنی اسمین سی کہا حضرت عائشہ نی پہر ڈالا ابو بکر نی ہاتہہ اپنا یعنی اپنی حلق مین پس قی کی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اونکی پیٹ مین تہی یعنی ازراہ ورع کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی ازبسکہ حرمت اوسمین مغلظہ تہی بسبب اسکے کہ جمع ہوئی تہی کہانہ اور فریب خوب طرح نکالا ۱۲

اوسکو اور اس سے یہہ نکالا ہی امام شافعی نی کہ جو کوئی کہاوی حرام اور وہ جانتا ہتا اوسکو نہ جانتا ہتا اور پہر جانا تو لازم ہی اوسکو یہہ کہ قی کری جو کچہہ کہ کہایا ہی فی الفور اور امام غزالی نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ یہہ ورع کی قبیلہ سی ہی اور کہا کہ حکم ورع کا یہہ ہی کہ نہ کہاوے تو کچہہ کسی سے یہانتک کہ نہایت تحقیق کری اوسکو پہر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہہ ہی اوسمین کسی حال مین والا پہیر دی اوسکو ہرع + **وعن** اَبِی بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِّیَ بِالْحَرَامِ روایت ہی ابی بکر رضی سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کی اچہی لوگونکی ساتہہ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتہہ مال حرام کی **وعن** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّہٗ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاَعْجَبَہٗ فَقَالَ لِلَّذِیْ سَقَاہُ مِنْ اَیْنَ لَکَ ھٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ وَرَدَ عَلٰی مَاءٍ قَدْ سَمَّاہُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَۃِ وَھُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِیْ مِنْ اَلْبَانِہَا فَجَعَلْتُہٗ فِیْ سِقَائِیْ وَھُوَ ھٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ یَدَہٗ فَاسْتَقَاءَہٗ رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ مولی ہتا حضرت عمر رضہ کا یہہ کہ اوسنی کہا کہ پیا عمر بن الخطاب رضی نی دودہ اور اچہا لگا اونکو وہ کہا واسطی اوس شخص کے کہ پلایا ہتا اوسنی کہانسی ہاتہہ لگا تجکو یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ وہ یعنی مین گیا ہتا ایک پانی پر یعنی کنوی یا چشمہ پر کہ نام لیا اوسکا پس ناگہان کتنی چارپائی ہتی یعنی اونٹ بکری وغیرہ چارپایون زکوۃ کیسی اور وہ پلاتی ہتی یعنی دودہ لوگونکو پس دوہا اونہون نی میری لیی دودہ اونکی سی پس ڈال لیا مینی وہ بیچ مشک اپنی کی اور یہہ دودہ وہی ہی پس ڈالا حضرت عمر نی ہاتہہ اپنا یعنی مونہہ مین پہر قی کی نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کہا سید جمال الدین محدث نی کہ یہہ حدیث اکثر نسخون مین نہین ہی اور تہی بیچ اصل سماع ہمارے کی لکہی ہوئی حاشیہ مین اور صواب حذف اسکا ہی واسطی اسکی کہ کتاب الزکوۃ مین یہہ حدیث لکہی جا چکی ہی ساتہہ اختلاف ایک دو لفظون کی پس جن نسخون مین یہہ نہین ہی تو پہلی حدیث کی بعد لکہا ہی رواہ البیہقی الخ اور جن نسخون مین ہی اونمین اسکی بعد رواہما البیہقی الخ ہی ہرع ح + **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی ثَوْبًا بِعَشَرَۃِ دَرَاھِمَ وَفِیْہِ دِرْھَمٌ حَرَامٌ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ صَلٰوۃً مَادَامَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَالَ صُمَّتَا اِنْ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جو شخص کہ خریدی ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلاً اور اوسکی مول مین ہو ایک درہم یعنی کچہہ مال حرام کا نہین قبول کرتا اللہ تعالی واسطی اوسکی نماز جب تک ہو وے کپڑا اوسپر پہر داخل کین ابن عمر نی دونون انگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنی کانونمین اور کہا بہرے ہوجیو دونون کان اگر نہ سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اسکو نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** نہین قبول کرتا یعنی اوسکی نماز لائق ثواب دینی کی نہین ہوتی اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہی مانند نماز کی زمین غصب کے مین اور اخیر عبارت کی یہہ معنی ہین کہ مینی اپنی کانونسی یہہ حدیث حضرت سی سنی ہی کہ نہ سنی ہو تو بہری ہون میری کان یعنی مقرر سنی ہی ہرع + **باب المساہلة فی المعاملة**

باب ہی بیچ بیان نرمی کرنی کے معاملات مین **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ نرمی کرتا ہی جبکہ بیچتا ہی اور جبکہ خریدتا ہی اور جبکہ تقاضا کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَہٗ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْہِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُہٗ عَنْ عُقْبَۃَ

ابن عامرٍ وَاَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ

اور روایت ہے حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص تہا پہلے اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی آیا اوسکی پاس فرشتہ تاکہ قبض کری روح اوسکی پس کہا گیا واسطی اوسکی آیا کیا تو نی کچہہ عمل نیک کہا نہین جانتا مین یعنی نہین پاتا اپنی مین کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطی اوسکی سوچ کہا نہین جانتا مین کچہہ سوا اسکی کہ تحقیق مین معاملات کرتا تہا لوگونسی دنیا مین اور احسان کرتا تہا مین اونپر وقت تقاضی کی یعنی وقت مانگنی مول وغیرہ کے پس مہلت دیتا تہا مین غنی کو اور معاف کرتا تہا مفلس کو یعنی سارا حق یا کچہہ اوسمین سے پس داخل کیا اوسکو اللہ تعالی نی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین مانند اسکی ہی عقبۃ بن عامر اور ابی مسعود انصاری سی یعنی معنی دونون روایتونکی ایک ہی ہین اور لفظونمین اختلاف ہی اوسمین یون ہی کہ پس فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین تجہسی زیادہ لایق ہون ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ معاف کرنیکی اور فرمایا فرشتونکو درگذر کرو میری بندیسی **ف** آیا اوسکی پاس فرشتہ یعنی عزرائیل یا کوئی تابعدار اوسکا لیکن صحیح یہی ہے کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض کرتی ہین جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ اور پہر ملائکہ رحمت کے یا عذاب کے لیلیتی ہین روح کو اونسی اور حقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالی ہی جیسیکہ اس آیت مین فرمایا اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالی نی فرمایا یا کسی فرشتہ نی کہا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ سوال اسکی روح قبض کرنیکی پہلی کیا جیسا کہ اول حدیث سی معلوم ہوتا ہے اور مظہر نی کہا کہ یہہ سوال قبر مین کیا طیبی نے کہا احتمال یہہ ہے کہ قیامت کو ہوا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہی معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینی غنی کو ہرع + **وعن** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو بہت قسم کہانیسی بیچنی کہو بیچنی مین اسلیکی بہت تحقیق قسم کہانی بیچنی مین رواج دیتی ہی پہر کہو دیتی ہی برکت کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ بہت قسم کہانیسی بالفعل بکری خوب ہوتی ہی لیکن انجام کار مین باعث کہوئی برکت و خیر کے ہوتی ہی اسلیے کہ جسکو عادت ہوگی بہت قسم کہانیکی اوسسے جہوٹی قسم بہی صادر ہو جاےگی ہرع + **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی قسم سبب ہے رواج کے واسطی اسباب کے اور سبب ہے مٹنی برکت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قسم یعنی کثرۃ قسم کی یا جہوٹی قسم اور سبب ہی مٹنی برکت کے کمائی مین برکت نہین رہتی یا تو بسبب تلف ہونے مال کی یا بسبب خرچ کرنیکی ایسی جگہہ کہ نہ دنیا مین فائدہ ہو اور نہ آخرۃ مین ثواب + **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اونسی اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی کلام مہربانی و عنایت کا نہین کرنیکا اور نہ دیکہیگا اونکی طرف یعنی بنظر رحمت و عنایت کی نہین دیکہیگا اور نہ پاک کریگا اونکو یعنی گناہونسی اور واسطی اونکی عذاب ہی درد دینی والا کہا ابوذر نی محروم ہوئے خیرسی اور ٹوٹا پایا کون ہین وہ یا رسول اللہ فرمایا ایک تو پاینچے دراز کرنیوالا دوسرا احسان کہنیوالا یعنی بعد دینی کسی چیز کی تیسرا رواج دینی اسباب کا ساتہہ جہوٹی قسم کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پاینچی دراز کرنیوالا یعنی ٹخنونسی نیچی از راہ تکبر کی اور اسمین داخل ہی دامن دراز کرنیوالا اور جو دیکر احسان جتاتا ہی ثواب سی محروم رہتا ہی اور جو رواج دینی والا اسکا مثلا ایک چیز لی تہی نوی روپی کو اور مول لینی والیسی جہوٹی قسم کہا کر کہا کہ قسم خدا کی یہہ چیز سو روپی کو مینی لی ہی تا وہ جانی کہ یہہ اتنی کی مالیت ہی یا زیادہ کی ہرع

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سوداگر بڑا سچا یعنی قول مین اور فعل مین بڑا امانت دار ساتھہ نبیون اور صدیقون اور شہدا کی ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی اور دارقطنی نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** سوداگر یعنی جو کہ مشغول بیچنی کہو بجنی اور اجارہ مین ہو اور افضل قسم سوداگری مین کپڑا بیچنا ہی پہر عطاری اور ساتھہ نبیون الخ یعنی جو سوداگر کہ متصف ساتھہ ان دو صفتون ذکر کی گئی کی ہوگا وہ متصف ہوگا ساتھہ تمام صفتون کمال کی پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اوسکا یا حیثیت مین ہو ساتھہ نبیون کی بسبب اطاعت اونکی کی اور ساتھہ صدیقون کی بسبب موافقت کی بیچ صفت اونکیکی اور ساتھہ شہید ونکی بسبب شہادت اونکیکی اوپر صدق و امانت اوسکیکی ۲ع وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَۃَ قَالَ کُنَّا نُسَمّٰی فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَۃَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ ھُوَ اَحْسَنُ مِنْہُ فَقَالَ یَامَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَیْعَ یَحْضُرُہُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْہُ بِالصَّدَقَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی قیس بن ابی غرزہ سی کہا ہی ہم یعنی گروہ تجار کی نام رکہی جاتی تہی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سماسرہ پس گذری ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکہا ہمارا ساتھہ ایک نام کی کہ وہ بہتر ہی پہلی نام سی پس فرمایا ای معشر تجار یعنی گروہ سوداگرونکی تحقیق بیع حاضر ہوتا ہی اوسکو بی فائدہ اور قسم یعنی درمیان بیع و شرا کی اکثر باتین بی فائدہ اور قسمیں بہت قسمین یا جہوٹی قسم پیش آجاتی ہین پس ملاؤ بیع کو ساتھہ صدقہ کی نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** سماسرہ جمع سمسار کی ہی یعنی دلال کی پس پہلی سوداگرونکو سمسار کہتی تہی حضرت نی اس سی بہتر نام رکہا تجار یہ نام بہتر اسلیے ہی کہ اللہ تعالی نی ذکر کیا ہی تجارت کا قرآن مین بر سبیل مدح کی کئی جا ایک تو اس آیہ مین ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم اور دوسری تجارۃ عن تراض اور تیسری تجارۃ لن تبور آور ملاؤ بیع کو ساتھہ صدقہ کی یعنی کچھہ صدقہ دیا کرو تا کفارہ ہو اوسکا اسلیے کہ کلام بیفائدہ اور قسم باعث غضب پروردگار کی ہی اور صدقہ دفع کرتا ہی غضب رب کو ۳ع وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تاجر حشر کیی جاوینگی دن قیامت کی فاجر یعنی دروغ گو اور نافرمان مگر جس شخص نی پرہیزگاری کی یعنی خیانت و فریب وغیرہ نکیا اور نیکی کی یعنی لوگون سی تجارت مین یا عبادۃ اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین براء سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ الْخِیَارِ

باب ہی بیچ بیان خیار کی **ف** خیار اسم ہی اختیار سی اور معنی اوسکی ہین دو امرون مین سی اچہا امر طلب کرنا یا جائز رکہنا بیع کا یا فسخ کرنا اوسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہی خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین فقہ کی کتابون مین معانی اور احکام انکی اور اختلاف کہ انمین ہین مذکور ہین اور یہان ایک قسم اور ہی کہ اوسکو خیار مجلس کہتی ہین وہ یہہ ہی کہ جب عقد تمام ہوا ساتھہ ہونی ایجاب و قبول کی ہر ایک بایع اور مشتری کو اختیار باقی ہی جب تک کہ مجلس مین بیٹھی ہین اور جب اوٹھی اختیار جاتا رہا اور اس اختیار مین اختلاف ہی امام شافعی اور اور بعضی عالم قائل ہین اسکی اور امام ابو حنیفہ اور اور بعضی عالم نہین قائل اسکی اور کہتی ہین کہ جب ایجاب و قبول تمام ہوا اختیار نرہا مگر یہہ کہ شرط کیا ہو خیار کو کہ اوسکو خیار شرط کہتی ہین اور وہ تین روز تک ہوتا ہی اور زیادہ اس سی نہین

الفصل الاول

۱ع فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَایِعَانِ

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِىِّ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا وَفِى الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اخْتَرْ بَدَلَ اَوْ يَخْتَارَا روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی والا اور مول لینی والا ہر ایک اونمین سی اختیار رکہتا ہی اوپر صاحب اپنی کی یعنی اسکا ثابت رکہی بیع کو یا فسخ کری جبتک کہ جدی نہون یعنی جب ایک مجلس سے اوٹہہ کہڑی رہین گی اور جدا ہونگی اختیار نرہیگا مگر بیع خیار مین یعنی جس بیع مین شرط کی ہوگی کہ اختیار ہی مجہی چاہونگا رکہونگا او بیچیز کو اور چاہونگا نہ رکہونگا تو اوسمین باوجود جدا ہونیکے بہی اختیار باقی رہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ جسوقت خرید و فروخت کرین بایع اور مشتری پس ہر ایک اونمین سی اختیار رکہتا ہی اپنی بیع مین جب تک کہ نہ جدی ہووین یا ہو بیع اونکی بشرط خیار کی پس جسوقت کہ ہوگی بیع انکی بشرط خیار کی پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ بایع مشتری ساتہہ اختیار کی ہین جب تک کہ نہ جدی ہون مگر یہہ کہ شرط کرین اختیار کی یعنی اگر شرط کرین گی اختیار کی جیسیکہ اوپر مذکور ہوئی تو بعد جدا ہونی کی بہی اختیار باقی رہیگا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون ہی کہ مگر کہی ایک اونکا واسطی صاحب اپنے کی شرط کر اختیار کی یعنی اور دوسرا کہی قبول کیا مینی کہنا تیرا یہہ عبارت بدلی اور یختارا کی واقع ہوئی ہی **ف** ظاہر اس حدیث کا ثابت کرنیوالا اخیار مجلس کا ہی ولیکن جو کہ قائل نہین خیار مجلس کی وہ کہتی ہین کہ مراد جدا ہونیسی جدا ہونا از روی قول کی ہی یعنی جب تک کہ مجتمع ہین قول مین کہ ایجاب و قبول تمام نہین ہوا اختیار رکہتی ہین چاہین لین اور چاہین فسخ کرین بیع کو اور جب ایجاب و قبول تمام ہوا یعنی ایک نی کہا بیچا مینی اور دوسری نی کہا لیا مینی خیار نرہا اور سند اونکی یہہ آیت ہی وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ اسمین مراد جدا ہونیسی جدا ہونا مرد و عورت کا ہی ساتہہ طلاق کی نہ جدا ہونا مجلس سے ۱۲ع ۞ و

اور اگر جدا ہوئیں دونوں بے پروا کردیگا اللہ ہر ایک کو اپنی فضل سے

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِىْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بائع اور مشتری ساتہہ خیار کی ہین جب تک کہ نہ جدی ہون اور اگر سچ کہین بائع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن اوسکی اور بیان کری عیب مبیع اور ثمن کی برکت دیجاتی ہی واسطی اون دونون کی بیچ معاملہ بیچنی کہوچنی اونکی اور اگر چہپایا عیب اور جہوٹ بولی دور کیجاتی ہے برکت اونکی بیچنی کہوچنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی و عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اُخْدَعُ فِى الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق مین فریب دیا جاتا ہون بیچ معاملہ بیع کی پس فرمایا جسوقت کہ بیع کرے تو پس کہہ نہین ہے فریب یعنی دین مین پس تہا وہ شخص کہتا اوسکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہہ نہین فریب اختلاف کیا ہی علما نی بیچ مقصود کی اس قول سی کسینی کچہہ لکہا ہی اور کسینی کچہہ چنانچہ شروح مین وہ قول مذکور ہین اور تورپشتی نی یہہ لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اوس شخص کو کہ کہی وقت بیع کی یہہ بات تا آگاہ کری لینے والی کو کہ مجہی واقفیت نہین ہی بیع مین چاہیی کہ مجکو فریب و نقصان نہ دیوی تو اور لوگ وسوقت مین دیندار و خیرخواہ خلائق کی تہی دوست رکہتی تہی مسلمان بہائیون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتی تہی اپنی لیی خصوصاً وقت آگاہ کرنیکی پس اس کہنی سی وہ خیرخواہی اسکی ملحوظ رکہی گا طیبی نی اسی قول کو پسند کیا ہی ۱۲ع

الفصل الثانى فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ

وَلَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْیَةَ اَنْ یَّسْتَقِیْلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ
روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچنی والا اور مول لینی والا مختار ہین
جب تک کہ نہ جدی ہون مگر یہہ کہ ہو بیع خیار یعنی جب جدا ہوئی تو زہا خیار دونونکو مگر جس بیع مین خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونیکی بہی اختیار رہتا ہی
اور روا نہین یعنی ورع مین بایع یا مشتری کو یہہ کہ جدا ہو صاحب اپنی سی یعنی اوٹہہ کہڑا ہی مجلس سے بخوف اسکی کہ طلب کری وس سی اقالہ کو یعنی فسخ
کرنی بیع کو نقل کے یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَفَرَّقَنَّ
اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ جدا ہوین بایع اور مشتری
آپسمین مگر رضا سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی جب تک بایع اور مشتری آپسمین راضی نہون ساتہہ اپنی مول کی اور قبض کرلی بیع کی
جب تک کہ جدا نہون والا ضرر رسانی ہوگی اور روہ منع ہی شرع مین یا مراد یہہ ہی کہ بایع اور مشتری مین سی جسکا ارادہ جدا ہونیکا ہو وہ مشورہ
کری اپنی صاحب سے کہ آیا تجکو رغبت ہی بیع مین پہر اگر وہ ارادہ فسخ کرنی بیع کا کری تو فسخ کری پس اس صورت مین یہہ حدیث موافق ہی پہلی
حدیث کی معنون مین اور یہہ نہی تنزیہی ہی اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ حلال ہی جدا ہونا بغیر اذن دوسری کی + اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْبَیْعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ
صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا ایک اعرابی کو پیچہی بیچنی کی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث صحیح غریب ہی بَابُ الرِّبٰوا باب ہی بیچ بیان سود کی ف سود شرع مین کہتی ہین زیادتی کو کہ خالی ہو
عوض سی اور شرط کیجاوی زیادتی درمیان عقد کی بیع مسئلہ ربوا حرام ہی بیع اور قرض مین اور گناہ کبیرہ ہی منکر حرمت سودکا کافر ہی
مسئلہ ربوا دو قسم پر ہی ایک تو ربوا النسیہ کا یعنی نقد کو ساتہہ وعدہ کی بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنی تہوڑیکو بدلی بہت کے بیچنا پہر اگر دونون
چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور دوسرے اتحاد قدر تو امام اعظم کی نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا النسیہ بہی اور ربوا
فضل بہی اور قدر عبارت ہی کیل سی یا وزن سی کہ معیار شرعی ہی کیل ہی یا وزن اور جس چیز کو شارع نی کیلی کہا ہی وزنی نہوگی ساتہہ عرف
لوگونکی اور جس چیز کو وزنی کہا ہی وہ کیلی نہین ہوگی ساتہہ عرف لوگون کی پس بیچنا گیہونکا بدلی گیہونکی ساتہہ وزن کی جائز نہ ہوگا اور اسیطرح
بیچنا سونی یا چاندیکا ساتہہ جنس اپنی کی ساتہہ کیل کی اگرچہ برابر ہون اسلیے کہ نص شارع قوی تر ہی عرف سی اور جس چیز مین نص نہین ہی
یعنی شارع نی نہ اوسکو کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اوسمین اعتبار عرف کا ہی اور ابو یوسف رح سی عمل ساتہہ عرف لوگونکی مطلق روایت کیا
گیا ہی اور ترجیح دی ہی اسکو کمال نی اور بنا براسی قول کی جائز کہا ہی قرض لینا نقود مسکوکہ کا ساتہہ گنتی کی اور بیچنا آٹیکا ساتہہ وزن
کے اور کافی مین فتوی اوپر عادت لوگونکی دیا ہی مطلقًا کذا فی بحر الرائق اور اگر ان دونون چیزون مین سی یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر
سی ایک پائی جاوی تو ربوا النسیہ کا حرام ہی نہ ربوا فضل کا پس اگر گیہون بدلی گیہون یا چنی بدلی چنونکی یا چونہ عوض چونیکی یا سونا عوض سونی کی
یا لوہا عوض لوہی کی بیچا جاوی تو فضل اور نسیہ دونون حرام ہین کہ دونون چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہین اور اگر گیہون عوض
چنون کی یا سونا عوض چاندی کی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو فضل حلال ہی لیکن نسیہ یعنی وعدی پر بیچنا حرام ہی کہ گیہون اور چنی ساتہہ
ایک کیل کے بیچی جاتی ہین اور لوہا اور تانبا ساتہہ ایک ترازو اور بٹون کی اور سونا اور چاندی ساتہہ ایک ترازو اور بٹون کی بیچی جاتی ہین
لیکن جنس ایک نہین اور تکڑہی گزہی کیکو ساتہہ تکڑہی گزہی کی یا گہوڑی کو عوض گہوڑیکی بیچا جاوی تو بہی فضل حلال ہے اور نسیہ حرام

یہاں اتحاد جنس موجود ہی اور کیل اور وزن نہیں اسلیے کہ معیار شرعی کیل ہی یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہیں اور اگر دونوں چیزیں یعنی
اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاویں تو فضل بھی حلال ہوگا اور نسیہ بھی مثلاً گیہوں کو عوض چاندی کی یا عوض لوہیکی بیچی تو فضل اور نسیہ دونوں
جائز ہیں اسلیے کہ یہاں نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ گیہوں کیلی ہیں اور سونا اور لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونیکو عوض لوہیکی یا بالعکس بیچی یہاں
بھی دونوں چیزیں نہیں ہیں نہ اتحاد جنس ہی ورنہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹ سونیکی اور ہیں اور ترازو اور بٹ لوہیکی اور اسیطرح اگر گیہوں کو عوض جو کی
بیچی کہ کیل گیہوں کا اور ہی اور کیل جونکا اور + مالابد + درمختار + **الفصل الاول** فصل پہلی عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم سواء رواہ مسلم روایت ہے جابر سے کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیاج لینی والیکو اور دینی والیکو اور لکھنی والیکو اور گواہونکو اور فرمایا وہ برابر ہیں یعنی اصل گناہ میں اگرچہ مختلف ہوں مقدار میں نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
یعنے لکھنی والی وغیرہ کو لعنت کے بسبب مدد کرنی اونکی امر نامشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہی مسک لکھنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا
ع وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب والفضۃ بالفضۃ
والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء یدا بید فاذا اختلفت ھذہ الاصناف
فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید رواہ مسلم اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیچا جاوے سونا بدلی سونیکی اور چاندی بدلی چاندی کی اور گیہوں بدلی گیہوں کی اور جو بدلی جو کی اور کھجور بدلی کھجور کی اور نمک بدلی نمک کے در
حالیکہ مانند ہوں ساتھہ مانند کی یعنی برابر ہوں مقدار میں جیسا کہ تاکید و بیان کی لیے کہا کہ برابر ہوں ساتھہ برابر کی دست بدست پس جبکہ مختلف
ہوں یہہ قسمیں پس بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی اسی مجلس میں پہلی جدا ہونیکی بایع اور مشتری
مول کو اور وہ چیز کو قبض کر لیں یہہ نہیں درست کہ ایک چیز وعدی پر ہو اور ایک چیز نقد اور اس حدیث میں چھہ چیزوں کی ربوا کا ذکر ہی سونا چاندی گیہوں
جو کھجور نمک اور سوای انکی اور چیزونکو مانند لوہی اور چونی اور اقسام دالونکی علمانی انہیں پر قیاس کیا ہی لیکن ساتھہ اختلاف کی اور اختلاف اس سبب
سی ہی کہ علت ربوا کی چھہ چیزوں میں کیا ہی امام مالک نے علت ربوا کی ان چھہ چیزوں میں یہہ سمجھی ہی کہ ثمنیت سونی چاندی میں اور قوت مدخر ہونا
باقی چار چیزوں میں ہی پس جسمیں قوت مدخر متحقق ہوگا یا ثمنیت ہوگی اوسمیں ربوا حرام ہی پس انکی نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانیکی چیزیں
کہ ذخیرہ نہیں ہوسکتیں اونمیں ربوا یعنی زیادہ لینا دو کا بدلی ایک کی یا دینا ایک اور لینا دو درست ہی اور نزدیک امام شافعی کی علت ربوا کی
ثمنیت ہی سونی چاندی میں اور قوت ہونا ہی باقی چار چیزوں میں انکی نزدیک ترکاری اور میوی اور ادویات میں ربوا جاری ہی کا برابر لینا دینا
تو درست ہی اور زیادتی کمی ہم جنس میں نادرست اور لوہی اور تانبی اور پیتل اور اور دہات اور چونہ اور مانند انکی میں انکی نزدیک ربوا جاری
نہوگا مثلاً ایک پیمانہ چونہ کا بدلی دو پیمانہ چونی کی لینا دینا درست ہی اسیطرح سی لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا
درست ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہی اور مراد قدر سی کیل اور وزن ہی پھر علۃ ربوا کی سونی چاندی
میں وزن ہی پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی چیز میں مانند تانبی اور لوہی وغیرہما کی اور باقی چار چیزوں میں علت ربوا کی کیل ہی پس
جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں مانند چونہ اور اشنان وغیرہما کی اور کیلی اور وزنی ہونا جسمیں منصوص ہی اوسمیں تبدیل نہیں مثلاً سونا چاندی
شرع میں وزنی ہیں اوسکو حکم وزن کا ہی اگرچہ عرف میں خلاف اوسکی جاری ہو اور گیہوں جو کھجور نمک یہہ شرع میں کیلی ہیں
اگرچہ عرف میں کیلی نہ ہوں پس بیع درست ہونی ان چیزوں کی در وقتیکہ ہم جنس ہوں اعتبار وزن اور کیل کا ہی سونے

کو سونیکی ساتھہ بیچنی مین برابر وزن چاہیی اور چاندی کو چاندی کی ساتھہ بیچنی مین برابر وزن چاہیی کمتی بڑہتی وزن درست نہین اور چار چیزون
باقی مین کیل کا اعتبار ہی اگرچہ عرف مین رواج ان چیزون مین کیل کا نہو شرعا کیلی ہین پس اگر کوئی من بھر گیہون بدلی من بھر گیہون کی
بیچی تو درست نہین جب تک کہ پیمانہ مین برابر نہون اور یہی حکم ہی جو اور کہجور اور نمک کا اور جس چیز مین وزنی اور کیلی ہونا منصوص نہین
ہوا اوسمین اعتبار عرف کا ہی اگر عرف مین وزنی ہی تو اوسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیی اور اگر عرف مین کیلی ہی تو اوسکو حکم کیلی
کا ہی کیل مین برابر چاہیی گو کہ وزن مین تفاوت ہو مثلا چونا عرف مین کیلی ہی کیل مین برابر چاہیی زیادتی کمی کیل مین درست نہین بشرطیکہ
بیع بجنسہ ہو اور لوہا تانبا عرف مین وزنی ہی اسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیی کمتی بڑہتی وزن مین ہم جنس کی ساتھہ موجب ربوا
کی ہوگی ٭ ح ٭ ع ٭ مولانا **وعن** اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذَّہَبُ بِالذَّہَبِ وَالْفِضَّۃُ
بِالْفِضَّۃِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیرُ بِالشَّعِیرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ یَدًا بِیَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبَی الْاٰخِذُ
وَالْمُعْطِی فِیہِ سَوَاءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سونا بدلی سونیکی
اور چاندی بدلی چاندی کی اور گیہون بدلی گیہون کی اور جو بدلی جو کی اور کہجور بدلی کہجور کی اور نمک بدلی نمک کی مانند ساتھہ مانند کی ہاتھہ باتھہ
بیچنا درست ہی پس جسنی کہ زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا اور لیا پس کیا اوسنی معاملہ بیاج کا لینی والا اور دینی والا اوسمین برابر ہے نقل کی یہہ مسلم
نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیعُوا الذَّہَبَ بِالذَّہَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَہَا عَلٰی بَعْضٍ
وَلَا تَبِیعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَہَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیعُوا مِنْہَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِی رِوَایَۃٍ لَا تَبِیعُوا
الذَّہَبَ بِالذَّہَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچو
سونا بدلی سونی کی مگر برابر ساتھہ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی بدلی چاندی کی مگر برابر ساتھہ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض
کو بعض پر اور نہ بیچو انمین سی غائب کو بدلی حاضر کی یعنی نہ بیچو بوعدہ بدلی نقد کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ نہ بیچو
سونے کو بدلی سونی کی اور نہ چاندیکو بدلی چاندیکی مگر برابر ہون تول مین **ف** احدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچی زیور سونیکا بدلی سونیکی یا چاندیکا
بدلی چاندیکی تو برابر ہی ہون دونو وزن مین بنوائی اوسکی لینی جائز نہین اسلیی کہ زیادتی لازم آویگی ٭ ع ٭ **وعن** مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ
کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معمر بن عبد اللہ سے
کہ کہا تہا مین سنتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچو طعام بدلی طعام کی برابر ساتھہ برابر کی یعنی بیچنا غلہ کا ساتھہ جنس اوس غلہ کی برابر
چاہیی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذَّہَبُ بِالذَّہَبِ رِبًا اِلَّا ہَاءَ وَہَاءَ
وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا ہَاءَ وَہَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا ہَاءَ وَہَاءَ وَالشَّعِیرُ بِالشَّعِیرِ رِبًا اِلَّا ہَاءَ وَہَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا
اِلَّا ہَاءَ وَہَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سونا بدلی سونیکی بیاج ہی یعنی اگرچہ دونون
برابر ہون مگر دست بدست یعنی اگر دونون برابر ہون اور بیع دست بدست ہو تو بیاج نہین اور چاندی بدلی چاندیکی بیاج ہی مگر دست بدست اور
گیہون بدلی گیہون کی بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلی جو کی بیاج ہی مگر دست بدست اور کہجور بدلی کہجور کی بیاج ہی مگر دست بدست نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچنا ایک جنس کا اوسکی ہم جنس کے ساتھہ تین طرح سی ہوتا ہی یا تو دونون طرف وزنی ہون یا کیلی ہون دونون
چیزین موجود ہون یا دونون نہون یا ایک طرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچھہ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست ہی بشرطیکہ برابر

ہون کیل مین یعنی پیمانی مین یا تول مین کیلی چیز کیل مین برابر ہو تولنی کی چیز تول مین برابر ہو اور دوصورتین اخیر کی یعنی دونون طرف وعدہ سے ہو یا ایک طرف
ایک چیز موجود ہو اور دوسری طرف وعدہ ہو تو یہہ دونون صورتین درست نہین اگرچہ برابر ہون دونون جنس ۞ مولانا ۞ **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ
وَاَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَہٗ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ ھٰکَذَا
قَالَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ ھٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ
بِالدَّرَاھِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاھِمِ جَنِیْبًا وَقَالَ فِی الْمِیْزَانِ مِثْلَ ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سے
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرت کی پاس کہجور اچہی پس فرمایا حضرت نی کیا سب کہجورین خیبر
کی ایسی ہی ہوتی ہین کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ لیتی ہین ایک صاع اچہی مین سے بدلی دو صاع کی یعنی ناکارہ مین سی
اور دو صاع بدلی تین صاع کی پس فرمایا حضرت نی نہ کر بیچ جمع کو یعنی جمیل کو کہ جسمین ہر طرح کی کہجور ہو بدلی درہمونکی پہر خرید کر بدلی درہمونکی اچہی
کہجورین اور فرمایا ترازو مین مانند اسکی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہجور اور مانند اوسکی کیلی ہین کہ پیمانی مین ماپ کر بیچتی ہین
اور اور جو چیزین کہ ترازو مین تول کر بیچتی ہین جیسی سونا اور چاندی اونکا بہی یہی حکم ہی کہ اچہی کو بدلی بری کی ساتہہ زیادتی کی نہ بیچین بلکہ بریکو
بدلی درہمونکی بیچین اور اون درہمون کی اچہی لیلی اور گیہون اور جو عرف شرع مین کیلی ہین اگرچہ اس دیار مین تول کر بیچتی ہین اور اچہی اور
بری باب ربا مین برابر ہین ۞ ح ۞ **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ
لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ ھٰذَا قَالَ کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْہُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ اَوَّہْ
عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا لائی بلال طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہجور اچہی قسم کی پس فرمایا واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانسی
لایا یہہ کہا تہین نزدیک میری کہجورین ناکارہ پس بیچین مین نی اوسی دو صاع بدلی ایک صاع کی یعنی اچہی کی پس فرمایا آہ عین سود ہی نہ کر یعنی اس
طرح ولیکن جسوقت کہ ارادہ کری خریدنیکا یعنی اچہی کہجورونکی خریدنیکا کہ سالم ہو ربوا سی پس بیچ کہجور یعنی بری ساتہہ اور بیع کی یعنی بدلی درہم
کی یا غلکی پہر خرید کر بدلی اوسکی اچہی کہجور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ عَلَی الْھِجْرَۃِ وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّہٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُہٗ یُرِیْدُہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْہِ فَاشْتَرَاہُ بِعَبْدَیْنِ
اَسْوَدَیْنِ وَلَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدَہٗ حَتّٰی یَسْاَلَہٗ اَعَبْدٌ ھُوَ اَمْ حُرٌّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی ہجرت پر یعنی عہد کیا حضرت سی کہ اپنی وطن سی نکلکر خدمت بابرکت مین حاضر ہونگا اور نہ معلوم ہوا حضرت کو کہ یہہ غلام ہی پہر آیا
مالک اوسکا ڈہونڈتا ہوا اوسکو پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیچ میری ہاتہہ اوسکو پس خریدا اوسکو بدلی دو غلامون سیاہ رنگ کی اور نہ
بیعت کی کسی سی پیچہی اسکی یہانتک کہ پوچہہ لیتی اوس سے کہ غلام ہی یا آزاد نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے
دو غلامونکی جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربوا کا اسطرح کہ ایک دوسری سی زیادہ ہو جائز ہی اور شرح السنتہ مین لکہا ہی کہ اسی
سے اہل علم نی یہہ نکالا ہی کہ جائز ہی بیع حیوان کی بدلی دو حیوانونکی نقد برابر ہی کہ ایک جنس کی ہون یا دو جنس کی اور اختلاف کیا ہی علمانے
بیع بیچنی حیوانکی بدلی حیوان کی وعدہ پر پس منع کیا ہی اسکو ایک جماعت نی صحابہ رضا مین سی آور قول عطا ابن ابی رباح اور ابی حنیفہ
اور علما انکی کا بہی یہی ہی اور دلیل اونکی یہہ کہ منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا بیچنی حیوان کیسی بدلی حیوانکی

وعدی پر اور بعضی صحابہ رضی اللہ عنہم اسکو جائز رکہا ہی اور یہی قول شعبی کا ہی +م ع +ح + **وعنہ** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی تودہ کہجور کیسی کہ نہ معلوم ہو مقدار اوسکی بدلی پیمانہ معین کے کہجور سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایسی طرح کی بیچنی سی منع فرمایا کہ ایک طرف تودہ کہجور کا ہو کہ اوسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانی معین ہون مثلا بیس یا دس اسلیے کہ اوس تودہ کا حال نہین معلوم کہ کسقدر ہی شاید کہ ان پیمانون سی زیادہ ہو یا کم پس ربوا لازم آوی اور یہہ حکم اوس صورت مین ہے کہ دونون طرف ایک جنس کے چیزین ہون اور اگر دونون مختلف جنس کے چیزین ہون تو جائز ہی اسطرح بیچنا اسلیے کہ اونمین زیادتی حرام نہین +م ع +ح + **وعن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی فضالہ بیٹے عبید سی کہ کہا خریدا مینی دن خیبر کی یعنی سال خیبر کی ایک ہار بارہ دینار کو اوسمین تہا سونا اور نگینی پس جدا کیا مینی اوس ہار کو یعنی سونی مین سی نگینی نکال ڈالی پس پایا مینی اوسمین سونا زیادہ بارہ دینار سی پس ذکر کیا مینی یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہ بیچا جاوی ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوی یعنی سونا اوسکا جدا کیا جاوی نگینون وغیرہ سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچی مال ربوا ساتہ جنس اوسکی کی اور مبیع اور ثمن کی ساتہ یا ایک کی ساتہ انہین سی کوئی اور چیز ہو تو نہین جائز پس اگر بیچی سونیکا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلی سونی کی خواہ اشرفیان ہون یا اور کچہہ تو نگینہ وغیرہ اوسکی جدا کر کر برابر سونی کی تول کر بیچی اسیطرح اگر بیچی چاندیکی چیز بدلے چاندی کی خواہ روپی ہون یا اور کچہہ تو اوسکا بہی یہی حکم ہی تاکہ کمی زیادتی سی ربوا نہ لازم آوی اور اگر بیچی سونیکی چیز جڑاؤ بدلی چاندی کی خواہ روپی ہون خواہ اور کچہہ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلی سونیکی خواہ اشرفیان ہون خواہ اور کچہہ تو اوکہاڑنا اسکی نگینون وغیرہ کا ضرور نہین اسلیے کہ خلاف جنس مین کمی زیادتی درست ہی اسمین کمی یا زیادتی سی ربوا لازم نہین آتا +م ع + مولانا

الفصل الثانی فصل دوسرا

عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَوا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیون پر ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہانیوالا سود کا پس اگر نہ کہاویگا سود پہونچیگا اوسکو بخار اوسکا اور روایت کیا جاتا ہی یعنی بجای من بخارہ کی من غبارہ یعنی غبار اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** بخار اوسکا یعنی اثر اوسکا پہونچیگا کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا تمسک لکہنی والا ہوگا یا درمیان مین پڑیگا ربوا کی معاملہ مین یا معاملہ کریگا ساتہہ سود خور کی اور ملیگا مال اوسکا ساتہہ مال اسکی +ح + **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیچو سونا بدلی سونیکی اور نہ چاندی بدلے چاندیکی اور نہ گیہون بدلے گیہون کے اور نہ جو بدلے جو کی اور نہ کہجور بدلی کہجور کے اور نہ نمک بدلے نمک کی مگر برابر ساتہہ برابر کی نقد بدلی نقد کی ہاتہہ بہ ہاتہہ ولیکن بیچو سونیکو بدلی چاندی کی اور چاندیکو بدلی سونی کی اور گیہونکو بدلی جو کی اور جو کو بدلی گیہون کی اور کہجور کو بدلی نمک کے اور نمک کو بدلی کہجور کی

ہاتہہ بہ ہاتہہ جسطرح چاہو نقل کی یہہ شافعی نی **ف** حاصل یہہ کہ دونون چیزین ایک جنس کے ہون تو برابر ہون اور دست بدست اور اگر مختلف ہون توجس طرح چاہئے بیچی چاہی کم چاہی زیادہ چاہی برابر لیکن ہون دست بدست ؛ مرع + **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَی التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَہَاہُ عَنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھی گئی خریدنی کہجور خشک کیبی بدلی کہجور تازی کی فرمایا کیا کم ہوجاتی ہی کہجور تازی جسوقت کہ خشک ہو کہا ہان پس منع کیا اوسکو اس سے نقل کی یہہ مالک ور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** منع کیا اوسکو اسلیے کہ دونون برابر نہین ہونگے پس ربوا لازم اویگا اور اسپر عمل کیا ہی مالک ور ابو یوسف ور محمد اور شافعی اور احمد اور اکثر علمانی اور جائز رکہا اسکو ابو حنیفہ نی جبکہ دونون برابر ہون میانی مین ور حمل کیا ہی اسحدیث کو بیع نسیہ پر یعنی بیہہ منع فرمایا تو اوس صورت مین کہ ایک جانب سی بالفعل ہی بلکہ وعدہ کری اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی اس اوسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنی کہجور ترکیبی بدلی کہجور خشک کی از راہ نسیہ کی اور اسی قیاس پر ہے بیع انگور تر کی بدلی خشک کے اور گوشت تازی کی بدلی گوشت خشک کی + ع + **وعن** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ اللَّحْمِ بِالْحَیَوَانِ قَالَ سَعِیْدٌ کَانَ مِنْ مَیْسِرِ اَہْلِ الْجَاہِلِیَّۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی سعید بن المسیب سی بطریق ارسال کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بیچنی گوشت کیبی بدلی حیوان کی کہا سعید نی تہا بیچنا گوشت کا بدلی حیوان کے جوئی جاہلیت کیبی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** جوئی جاہلیت کیبی مراد یہہ ہی کہ جیسی جوئیبی باطل لوگونکا ساتہہ باطل کی کہا جاتا ہی ویسی ہی اسمین اگرچہ طریقہ کہانیکا دونون مین مختلف ہی اوسمین بسبب کہیل کی کہا یا جاتا ہی ور اسمین بسبب عقد کی اور کہا شافعی نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر حرمت بیع گوشت کی بدلی حیوان کے برابر ہی کہ ہو وہ گوشت جنس اوس حیوان سی یا غیر جنس اوسکی سی اور وہ حیوان کہا یا جاتا ہو یا نکہا یا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی یہہ اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ یہہ بیع موزون کی ساتہہ غیر موزون کے ہی اور مراد ساتہہ نہی کی حدیث مین یہہ ہی کہ ہو ایک دن دونون مین سی نسیہ یعنی وعدی پر + مرع + **وعن** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے سمرۃ بن جندب سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنی حیوانکو بدلی حیوانکی بطریق وعدی کی نقل کے یہہ ترمذی ور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** تحقیق اسکی اوپر گذر چکی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یُّجَہِّزَ جَیْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ عَلٰی قَلَائِصِ الصَّدَقَۃِ فَکَانَ یَاْخُذُ الْبَعِیْرَ بِالْبَعِیْرَیْنِ اِلٰی اِبِلِ الصَّدَقَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسکو کہ سامان درست کرے لشکر کا یعنی سواری اور ہتیار وغیرہ پس تمام ہوئی اونٹ یعنی اکثر لوگون کو اونٹ دیی اور بعضی لوگ بغیر سواری کی رہگئی پس حکم کیا اوسکو یہہ کہ لیوی اونٹ عوض اونٹ کی پس تہی عبد اللہ لیتی ایک اونٹ بدلی دو اونٹون کی تا زمانی آنی اونٹون زکوۃ کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اونٹ عوض اونٹ کی یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لی کہ جب آوینگی اونٹ زکوۃ کے تو ادا کرینگی کذا ذکر علی جانا چاہیی کہ در مختار مین لکھا ہی کہ امام اعظم رح کی نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہین اور اونٹ ہی غیر مثلی ہی لہذا اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اور حضرت شیخ رح نی حمل کیا ہی اسکو بیع پر کہ لکھا ہی کہ اسحدیث سے علوم

ہوا کہ جائز ہی بیع حیوان کی بدلی حیوان کی وعدہ پر اور ہماری علمانی منع کیا ہی اسکو بسبب پہلی حدیث کی کہا توربشتی نی کہ حدیث عبداللہ
بن عمرو کی ضعیف ہی اور حدیث پہلی سمرہ بن جندب کی قوی تر ہی یا یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی سی کیا ہو پہر منسوخ ہوا ؛

الفصل الثالث

فصل تیسری عن اسامة بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الربوا في النسيئة وفي رواية قال لا ربوا
فيما كان يدا بيد متفق عليه روایت ہی اسامہ بن زید سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیاج ہی وعدی مین اور ایک روایت مین
فرمایا نہین بیاج اوس چیز مین کہ ہووی دست بدست نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیاج ہی وعدی مین یعنی بیاج تحقیق ہوتا ہی وعدی مین
اگرچہ دونون جنسین مختلف ہون یا برابر ہون مثلا چنا گیہون کا بدلی جو کی ساتہہ زیادتی کی درست ہی اگر دست بدست ہوا اور اگر بطریق وعدی
کی ہو تو نہین درست اور نہین بیاج الخ یعنی اگر دونون چیزین ایک جنس کی ہون ہون برابر اور قبض کیجاوین ایک ہی مجلس مین تو ربوا نہین
ہی اور خلاف جنس مین ساتہہ کمی زیادتی کی ہی ربوا نہین لازم آتا ؛ ع ؛ وعن عبد الله بن حنظلة غسيل الملئكة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم درهم ربوا ياكله الرجل وهو يعلم اشد من ستة وثلثين زنية رواه احمد و
الدارقطني وروى البيهقي في شعب الايمان عن ابن عباس وزاد وقال من نبت لحمه من السحت فالنار اولى به
اور روایت ہی عبداللہ بن حنظلہ سی کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتی ہین یعنی فرشتون نی اونکو غسل دیا تہا کہا عبداللہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی ایک درہم سود کا کہ کہاوی اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہہ سود کا ہی بہت زیادہ ہی گناہ مین چہتیس زنا سی نقل کی یہہ احمد اور دارقطنی
نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عباس سے اور زیادہ کیا بیہقی نی ابن عباس سے اس عبارۃ کو کہ اور کہا حضرت نی جو شخص کہ پیدا ہوا
گوشت اوسکا مال حرام سی یعنی سود اور رشوت وغیرہ سی پس آگ دوزخ کی لایق تر ہی ساتہہ اوسکی **ف** اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا
نہو لیکن اوسنی قصور کیا اسکی معلوم کرنی مین اور لکہا ہی علمانی کہ سود اشد زنا سی اسلیئی کہ سود کہانیوالی کی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی فاذنوا
بحرب من الله ورسوله یعنی خبردار ہو ساتہہ لڑائی کی اللہ اور رسول اوسکی کی طرف سی اور جس سے اللہ اور رسول اوسکا لڑی یا وہ اللہ اور رسول
اوسکی سی لڑی اوسکا کہان ٹہکانا ہی اور اور سبب اسکا یہہ ہی کہ پہچاننا سود کا مشکل ہی پس اکثر حلال جانتی ہین اوسکو جاہل پس کافر ہوتی
ہین بخلاف امر زنا کی کہ وہ مشہور ہی جاہلیت اور اسلام مین اور سر اس عدد مخصوص کا شارع ہی کو معلوم ہی ؛ ع ح ؛ وعن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الربوا سبعون جزءا ايسرها ان ينكح الرجل امه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ بیاج کا ستر جزء ہی ادنی اونمین سی یہہ ہی کہ صحبت کری آدمی اپنی
ماں سی ؛ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الربوا وان كثر فان عاقبته تصير الى قل
رواهما ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان وروى احمد الاخير اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتہہ سود کی اگرچہ ہو بہت لیکن انجام اوسکا رجوع کرتا ہی طرف کمی کی یعنی بی برکتی ہوتی ہی نقل کین یہہ دونون حدیثین
ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی احمد نی اخیر کی ؛ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتيت ليلة اسري بي على قوم بطونهم كالبيوت فيها الحيات ترى من خارج بطونهم فقلت من هؤلاء يا جبرئيل قال هؤلاء
اكلة الربوا رواه احمد وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا مین شب معراج مین ایک قوم پر کہ پیٹ اونکی مانند
گہرونکی تہی اونمین سانپ تہے معلوم ہوتی تہی باہر پیٹون اونکی سی پس کہا مینی کون ہین یہہ لوگ ای جبرئیل کہا یہہ ہین کہانیوالی سود کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی

وعن عليٍّ انّه سمع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم لعن اكل الربوا ومؤكله وكاتبه ومانع الصدقة وكان ينهى عن النوح رواه النسائى اور روایت ہی علی رض سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ لعنت کرتی تہی سود کی لینی والیکو اور دینی والیکو اور سود کی تمسک در حساب لکہنی والیکو اور صدقہ کی منع کرنیوالیکو اور تہی حضرت منع فرماتی نوحہ کرنیسی نقل کی یہہ نسائی نی ف صدقہ کی منع کرنیوالیکو یعنی جو شخص مطلق صدقہ دینی سی منع کری اوسکو لعنت کی یا منع کرنیوالی صدقہ کیسی مراد ہی ترک کرنیوالا صدقہ واجب کا خواہ زکوۃ ہو یا اور اور نوحہ کہتی ہین چلا کر رونیکو ساتہہ بیان کرنی اوصاف اوسکیکی ۞ ع وعن عمر بن الخطاب انّ اخر ما نزلت اية الربوا وانّ رسول الله صلّى الله عليه قبض ولم يفسّرها لنا فدعوا الربوا والريبة رواه ابن ماجة والدارمى اور روایت ہی عمر بن الخطاب رض سی یہہ کہ آخر چیز کی کہ اوتری آیۃ ربوا کی ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کیی گئی اور نہین کہولا اوسکو واسطی ہمارے پس چہوڑ دو ربوا کو اور ریبہ کو یعنی جس چیز مین شک شبہہ ہو ربوا کا وہ بہی حکم ربوا کا رکہتی ہی اوسکو بہی چہوڑ دو نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف آخر اوس چیز کی کہ اوتری الخ یعنی معاملات مین جو آیتین اوترین ہین ان مین سی یہہ سبکی پیچہی اوتری ہی نہ مطلق آخر مراد ہی اسلیی کہ سب آیتون کی بعد یہہ آیۃ اوتری ہی الیوم اكملت لكم دينكم اور نہین کہولا الخ یعنی بعد اسکی اونکی حضرت زندہ نہین رہی مگر تہوڑی دنون مشغول رہی اور امور ضروری مین پس بیان مفصل اسکا نہین کیا کہ تمام جزئیات ربوا کی ذکر کرتی بلکہ بیان کیا چند چیزونمین اور سوای انکیکی کو موقوف کہا قیاس و اجتہاد پر پس چاہیی کہ ترک کرو ربوا صریح کو اور اوس چیز کو کہ اوسمین شبہہ ربوا کا ہی واسطی تورع اور احتیاط کی ۞ ع ۞ ح ۞ وعن انس قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم اذا اقرض احدكم قرضا فاهدى اليه او حمله على الدابّة فلا يركبه ولا يقبلها الّا ان يكون جرى بينه وبينه قبل ذلك رواه ابن ماجة والبيهقى فى شعب الايمان اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیوی ایک تمہارا قرض یعنی کسیکو پہر تحفہ بہیجی قرض لینی والا طرف اوسکی یعنی قرض دینی والیکی یا سوار کیو دی اوسکو جانور پس نہ سوار ہو اوسپر اور نہ قبول کری تحفہ مگر یہہ کہ جاری ہو تحفہ بہیجنا اور سواری بہیجنی درمیان قرض لینی والی اور درمیان قرض دینی والیکی پہلی اس سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف۱ نہ قبول کری تحفہ مار بوا نہو اسلیی کہ جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو پس وہ ربوا ہی مگر یہہ کہ عادت ہو قرض لینی کی پہلی سی کچہہ بہیجنی بہجانیکی تو کچہہ مضائقہ نہین اسلیی کہ وہ قرض کی جہۃ سی نہین ہی بلکہ بسبب عادت پہلی کی ہی منقول ہی امام ابو حنیفہ رح سی کہ ایک شخص کو اونہون نی قرض دیا تہا ایک روز اوسکی ہان تقاضی کی لیی گئی اور اوسوقت گرمی بہت تہی اوسکی دیوار کی سایہ مین نہ تہیری دہوپ مین کہڑی رہی تاکہ نہ حاصل ہو آرام دین کی جہۃ سی یہانتک کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کی یہہ بات امام صاحب نی بسبب کمال احتیاط کی کی ع ف۲ حدیث شریف مین آیا ہی جو قرض کہ قرض دینی والی کو باعث نفع ہو حکم ربوا کا رکہتا ہی پس قرض دینی والا قرض لینی والیسی ضیافت نہ قبول کری مگر بسبب عادت قدیم کی بلکہ اوسکی دیوار کی سایہ مین بہی بیٹہنا مکروہ ہی ۞ ما لابد منہ ۞ وعنه عن النبىّ صلّى الله عليه وسلّم قال اذا اقرض الرجل فلا ياخذ هديّة رواه البخارى فى تاريخه هكذا فى المنتقى اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ قرض دیوی کوئی کسیکو پس نہ لیوی اوس سی تحفہ نقل کی یہہ بخاری نی بیچ تاریخ اپنی کی اسیطرح سی ہی منتقی مین ۞ وعن ابى بردة بن ابى موسى قال قدمت المدينة فلقيت عبد الله بن سلام فقال انّك بارض فيها الربوا فاش فاذا كان لك على رجل حقّ فاهدى اليك حمل تبن او حمل شعير او حبل قتّ فلا تاخذه فانّه ربوا رواه البخارى اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی سی

کہ کہا آیا مین مدینہ مین پس ملا مین عبداللہ بن سلام سی پس کہا اونہون نی کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کے ہی کہ اوسمین بہت رواج ہی سود کا پس
جسوقت کہ ہووی واسطی تیری کسی پر حق یعنی قرض پہر تحفہ بہیجی وہ طرف تیری ایک بوجہ بہس کا یا بوجہ جو کا یا گہہا گہاس کا پس نلے تو اوسکو سلیی
کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ** باب ہی بیچ بیان بیعونکی کہ منع کیا گیا ہی
اونسی **ف** نہی بیع سی کبہی ہوتی ہی اسطی حرمت کے جیسی نہی بیع باطل اور فاسد سی اور کبہی ہوتی ہی نہی واسطی کراہت کے جیسی نہی بیچنی سی
وقت آذان جمعہ کی او بیع حرام حنفیہ کی نزدیک دو قسم پر ہی فاسد اور باطل ۔ح **ف** کچہہ مسائل متعلق اس باب کی کہ جاننا اونکا ضرور ہی
مالابدا و ردرمختار مین سی لکہی جاتی ہین تا بہائی مسلمانونکو مفید ہون **مسئلہ** اگر مبیع مال نہو مانند مردار یا خون یا حر یا ام الولد یا مکاتب یا مدبر
کی بیع اوسکی باطل ہی ور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہو مانند شراب اور سور کی اگر عوض روپونکی بیچی جاوین بیع باطل ہوگی اور اگر عوض
اسباب کی بیچی جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی و بیع شراب و سور کی باطل بیع باطل سی مشتری مالک مبیع کا نہین ہوتا اور فاسد سی بعد
قبض کی مالک ہو جاتا ہی و قیمت وسکی نقود سی دینی ذمہ اوسکی واجب ہوگی لیکن فسخ اوسکا واجب ہی **مسئلہ** بیچنا دودہ کا تہنونمین
باطل ہی کہ شک ہوتا ہی اوسکی ہونی مین احتمال ہی کہ ریح ہو پس فریب ہوگا **مسئلہ** نہین جائز بیچنا جانور کا ہوا مین اگر عادت پہر آنیکی
نہ رکہتا ہو اور اگر عادت پہر آنیکی رکہتا ہو مانند کبوتر کی تو بیچنا اوسکا اوڑنیکی حالت مین بہی درست ہی اور نہین جائز بیچنا مچہلی کا کہ نہین پکڑی
گئی ہی یعنی دریا وغیرہ سی یا پکڑی گئی ہی لیکن پہر ایسی حوض مین ڈالدی ہی کہ نہین پکڑی جاتی اوس سی بدون جال کی اور نہین جائز
بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور موتی کا سیپ مین اور گوشت کا بکری مین او بیچنا سور کی بالونکا درست نہین لیکن انتفاع اوٹہانا اس سی
مانند سینی گون کی جائز ہی و بیچنا آدمی کی بالونکا اور نفع اوٹہانا اونسی جائز نہین **مسئلہ** جو بیع کہ باعث نزاع آپسکی ہو فاسد ہی جیسی کہ
بیع ریشم کی او پر پیٹہ بکری وغیرہ کی یا بیع کڑی کی چہت مین یا بیع ایک گز کی تہان کپڑی مین سی یا بیع کرلی ساتہہ مدت مجہول کی مثلاً مشتری کہی جس روز
مینہہ برسیگا یا تند ہوا چلیگی اوسروز مول اسکا دونگا پس اگر مشتری نی بیع کو فسخ نہ کیا او ربایع نی کڑی چہت مین سی جدا کر دی او رگز بہر کپڑا
بڑی کپڑی مین سی جدا کر دیا یا مدت مجہول کو مول لینی والی نی موقوف کیا بیع صحیح ہو جائیگی **مسئلہ** بیع ساتہہ شرط فاسد کی فاسد ہی
او رشرط فاسد وہ ہی کہ مقتضای عقد نہو اور اوسمین منفعت ہو بیچنی والیکو یا مول لینی والیکو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو شرط کرنا ملک مشتری
کا مقتضای عقد ہی پس فاسد نہین او رہہ شرط کرنا کہ اس کپڑیکو مول لینی والا بیچی نہین اگرچہ مقتضای عقد نہین لیکن اسمین منفعت کسیکی نہین
پس فاسد نہین او رہہ شرط کرلی کہ اس گہوڑی کو مشتری فربہ کری اس مین منفعت مبیع کی ہی لیکن مبیع انسان نہین کہ مستحق نفع کا ہو پس
فاسد نہین ایسی شرط کرلی لغو ہی و بیع صحیح او رہہ شرط کرلی کہ بیچنی والا ایک مہینی تک گہر بیچی گئی مین سکونت کری اسمین نفع بائع کا ہی
پس شرط فاسد ہی و رہہ شرط کرنے کہ بیچنی والا اس کپڑیکی پوشاک سیدی اسمین نفع مول لینی والی کا ہی یہہ بہی فاسد ہی اور یہہ شرط
کرلی کہ غلام بیچے گئی کو مشتری آزاد کری اسمین نفع مبیع کا ہی یہہ بہی فاسد ہی ایسی شرطونسی بیع فاسد ہو جاتی ہی ور زیادہ تفصیل
بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابونمین ہے ایسی بیوع سی پرہیز کرنا واجب ہی **مسئلہ** کم کرنا بائع کا بیچ وزن مبیع کی یا کم کرنا مشتری کا
قیمت مین حرام ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی ویل للمطففین الخ او ربیچ ادا کرنی قیمت بیع کی اور ادا دیون معجلہ کی اور مزدوری مزدور
کی بی عذر تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیر کرنا غنی کا ظلم ہی اور مزدور کو مزدوری دو پہلی اس سے کہ عرق اوسکا
خشک ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دین ادا کرتی تو زیادہ قدر واجب سی دیتی بجای آدہی وسق کی ایک وسق اور بجای ایک وسق کے

دروسو دیتی اور فرمائی کہ اسقدر حق تیرا ہی اور اسقدر زیادتی میری طرف سی ہی زیادہ دینا بغیر شرط کی ربوا نہین جائز ہی بلکہ مستحب ہی عہد شکنی اور فریب اور جہوٹ کسب حلال کو حرام کردیتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مین تودہ گیہونکا دیکہا جب دست مبارک اون گیہون مین ڈالا تو اندر سی تر تہی فرمایا کہ یہہ کیا ہی بیچنی والی نی کہا کہ مینہ اسکو پہنچا تہا فرمایا کہ تر گیہون اوپر تودہ کی کیون نرکہی تو نی جو کوئی فریب دے مسلمانونکو وہ ہم مین سی نہین ہی **مسئلہ** بیچ بیع مرابحہ کی کہ بائع خرید پہلی سی ساتہہ اضافہ سوایہ کی مثلاً بیچی اور بیچ بیع تولیہ کے کہ ساتہہ قیمت پہلے کی بیچی قیمت پہلے بلا تفاوت کہدینی واجب ہی اور اگر مبیع پر سوائی قیمت کی مانند مزدوری اوٹہانیوالیکی یا ڈہلائی کی خرچ ہوا اوسکو قیمت کے ساتہہ ملالی اور کہیکہ اسقدر روپی اس اسباب پر میری خرچ ہوئی ہین اور یہہ نہ کہی کہ اتنی روپیونکو مین نی خریدا ہی تا جہوٹا نہو **مسئلہ** اگر ایک شخص نی ایک کپڑا مثلاً دس روپے کو بیچا اور ہنوز لینی والی نی روپی بیچنی والیکو نہین دیی تہی کہ بیچنی والی نی پہر وہی کپڑا مول لینی والیسی پانچ روپی کو خرید لیا یا اوس کپڑیکو ساتہہ ایک اور کپڑیکی دس درہم کو خریدا یہہ بیع صحیح نہوگی کہ بیچ حکم ربوا کی ہی **مسئلہ** بیچنا منقول کا پہلی قبض کرنیکی صحیح نہین **مسئلہ** اگر ایک چیز کیلی بشرط کیل کی خریدی اور مول لینی والی نی بیچنی والی سی کیل کرلی پہر اوسکے ہاتہہ بشرط کیل کے بیچی دوسری مول لینی والی کو طعام بیچی کیلی مین سی کہانا یا اور کی ہاتہہ بیچنا جائز نہین جب تک کہ پہر کیل نکری اور کیل پہلا کافی نہین ہی احتیاطاً اسلیے کہ مبادا کیل مین کچہہ زیادہ نکلی اور مال بائع کا ہو **مسئلہ** اگر ایک مسلمان کچہہ خریدتا ہی اور نرخ مشخص کرتا ہی یا پیغام ایک عورة کا کسی نے دیا تو دوسری کو اوسپر پیغام دینا مکروہ ہی تاوقتیکہ معاملہ پہلی شخص کا درست ہو یا موقوف کری **مسئلہ** بیچنا وقت آذان جمعہ کی مکروہ ہی **مسئلہ** اگر دو بردے چہوٹی آپسمین قرابت محرمیت کی رکہتی ہون بیچنا اونکو علیحدہ علیحدہ مکروہ و ممنوع ہی اور اسیطرح سی اگر ایک اون مین سی چہوٹا ہو اور دوسرا بڑا اور بعضون کے نزدیک یہہ بیع جائز نہین **مسئلہ** بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور بیچنا تیل نجس کا امام ابوحنیفہ کی نزدیک جائز ہی اور اماموں کی نزدیک جائز نہین اور بیچنا انسانکی گندگی کا اگر کچہہ اوسمین ملا ہو نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی اور اگر راکہہ وغیرہ ملی ہوے ہو تو امام اعظم کی نزدیک جائز ہی اور بیچنا گوبر کا ہی اونکی نزدیک جائز ہی اور اکثر اماموں کی نزدیک بیچنا کسی چیز کا انمین سی جائز نہین اور جس چیز کی بیع جائز نہین نفع اوٹہانا ہی اوس سی جائز نہین **مسئلہ** بادشاہ و حاکم کو نرخ ٹہیرانا مکروہ ہی مگر جبکہ بیچ گرانی غلہ کے بہت تعدی کری تو اوسصورت مین ساتہہ مشورہ داناؤنکی نرخ مقرر کری

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَكَانَ عِنْدَ مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُؤُسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ روایت ہے ابن عمر سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سی اور مزابنہ یہہ کہ بیچی میوہ باغ اپنی کا اگر ہو میوہ کہجور بدلے خشک کہجور کے بطریق پیمائی کی یعنی مثلاً دس پیمانی پہر تازی کہجورین درخت پر اندازہ کرکر بدلے دس پیمانی پہر خشک کہجورونکے کہ لینی والے پاس ہین بیچی اور اگر ہو میوہ انگور بیچی اوسکو بدلے انگور خشک کے از روے پیمائی کی حاصل یہہ کہ بیچی میوہ تر کہ درختونپر ہی بدلے میوہ خشک کے کہ زمین پر ہے یا ہوا اور کتاب مسلم مین ہی اور اگر ہو باغ کہیتی بیچی اوسکو بدلے پیمائی غلہ کی یعنی بیچی گیہون اور جو وغیرہ کہ کہیتی مین ہین بدلے گیہون وغیرہ کی کہ لینی والی پاس ہون منع کیا اس سب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کیمین یون ہے کہ منع کیا حضرت نی مزابنت سی فرمایا اور مزابنت بیچنا میوہ کا ہی کہ اوپر درختون کہجور کی ہو بدلی کہجورون خشک کی ساتہہ پیمانی معین کی بیچی بائع یہہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلی میوہ درخت کا یعنی پیمانی معین سے پس اسطی میری ہی اور اگر کم نکلی پس مجہپر ہی یعنی پورا کردونگا اوسکو تیری لیئی ای مشتری **ف** مزابنہ مشتق ہی زبن سے

اور زبن کی معنی ہین دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازہ پر ہی اور احتمال زیادتی اور نقصان کا رہتی ہی جای اسکی ہی کہ مشتری اور بائع مین نزاع پڑی اور ایک دوسریکو دفع کری اور فرق ان دونون روایتون مین یہہ ہے کہ پہلی روایت مین ثمر ساتہہ ثا مثلثہ کی ہی اور دوسری مین ساتہہ تا فوقانیہ کی اور مقصود یہان یہی عام ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہی ح **وعن جابرٍ** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَبِيْعَ الثَّمَرَ فِي رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَالْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مخابرہ سی اور محاقلت سی اور مزابنت سی اور محاقلت یہہ ہی کہ بیچی آدمی کہیتی کو بدلی سو فرق گیہون کی اور مزابنت یہہ ہی کہ بیچی کہجور کو درختون پر بدلی سو فرق کہجور کی کہ زمین پر ہو اور مخابرہ کرایہ کو دینا زمین کا ہی حصہ معین پر جیسی تہائی یا چوتہائی پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فرق ساتہہ زبر ری کی نام ہی پیمانی کا کہ اوسمین سولہ رطل غلہ آتا ہی یعنی آٹہہ سیر اور فرق ساتہہ جزم ری کی ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہی اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کی ہی مقصود بیچنا کہیتی کا ہی بالون مین بدلی گیہوون کی جیسا کہ بیع بیان مزابنت کی گذرا لیکن مزابنت عام ہی استعمال اسکا میوون مین بہی آتا ہی اور کہیتی مین بہی اور کبہی خاص میوی ہی مین آتا ہی اور استعمال محاقلہ کا کہیتی ہی مین آتا ہی اور مخابرہ کرایہ کو دینا الخ یعنی ایک شخص زمین کسیکو دی باین شرط کہ اسمین بووی جوتی اور جو اسمین پیدا ہو اوسمین سی تہائی یا چوتہائی مجکو دینا اس سی منع فرمایا واسطی جہالت اجرۃ کی اور واسطی ہونی اوسکی معدوم اور مخابرۃ کو مزارعت بہی کہتی ہین لیکن مخابرت مین تخم بونی والی کا ہوتا ہی اور مزارعت مین مالک کا اور مزارعت درست نہین ابوحنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک درست ہی او فتوی بہی اسی پر کہ احتیاج پڑتی ہی لوگونکو اوسکی ح **وعنه** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محاقلت اور مزابنۃ سی اور مخابرۃ سی اور معاومت سی اور ثنیا سی اور رخصت دی بیع عرایا کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** معنی محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کی پہلی معلوم ہو چکی اور معنی معاومت کی یہہ ہین کہ بیچنا میوی کا درخت پر ایکسال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سی پہلی نمودار ہونی میوی کی اور ثنیا یہہ ہی کہ میوہ درخت پر موجود ہی اور اوسکو بیچی اور ایک قدر غیر معین اوسمین سی استثنا کر لی یعنی نہ بیچی اور معنی رخصت دینی کی عرایا مین یہہ ہین کہ بعضی شخص اپنی باغ مین سی ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کہانیکی لیی دیتی اور معمول تہا کہ اپنی اہل و عیال کی ساتہہ کر باغمین بیٹہتی تہی پس اوس فقیر کی آنیسی اونکو رنج ہوتا تو اوسکو اپنی پاس سی میوہ اوسکی بدلی مین دیتی اور درخت پر کا میوہ آپ لے لیتی اوسکو درست رکہا اور یہہ پانچ وسق سی کم مین درست ہی اور اوس سی زیادہ مین نہین درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کیمین آگے مذکور ہی ع **وعن سهلِ بنِ ابي حثمة** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میو کیسی درخت پر بدلی خشک کہجورون کی مگر یہہ کہ رخصت دی عریہ مین یہہ کہ بیچا جاوی میوہ درخت پر ساتہہ اندازہ کرنی اسکی حالت خشک ہونی مین یعنی اندازہ کری کہ بعد خشک ہونیکی کسقدر رہیگا اوسقدر خشک کہجور بدلی کہا وین اوس میو کو اہل اوسکی تازہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابي هريرة** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَرْخَصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِہَا مِنَ التَّمْرِ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رخصت دی بیع بیچنی عرایا کی یعنی پہلون عرایا کی ساتھہ اندازہ کرنی اوسکیکی خشک کہجوروںسی بیع اوس چیز کی کہ کم پانچ وسق سی ہی یا پانچ یا پانچ وسق کی شک کیا داؤد بن حصین راوی نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیع کم پانچ وسق کی اسلیی کہ اجازت اوسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کی تہی اور اسقدر کافی ہی اور پانچ وسق سی کم مین بیع جائز ہی سبکی نزدیک دریانچ وسق ہی یا زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہی صحیح عدم جواز ہی اسلیی کہ راویکو اوسمین شک ہی احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ اوسپر عمل نہ کیا جاوی اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ رخصت خاص فقیرون ہی کی لیی ہی یا اغنیا کی لیی بہی اور صحیح یہہ ہے کہ دونون کی لیی ہی اور وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع مین قریب چار سیر کی غلہ آتا ہی شرح ع ÷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُھَا نَھَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ نَھٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْھُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَاْمَنَ الْعَاھَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پہل کسی یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اوسکی منع کیا بیچنی والیکو اور لینی والیکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین منع فرمایا بیچنی پہل کہجور کسی یہان تک کہ سرخ و زرد ہو اور منع کیا بیچنی خوشہ کہیتی کی سی یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سی **ف** بیچنی والیکو اسلیی منع کیا کہ تا مال مول لینی والیکا بغیر عوض کسی چیز کی نہ لیوی اور مول لینی والیکو اسلیی منع کیا تا مال ضائع نہ کری بسبب ہونی خوف ہلاک کی شرح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْھِیَ قِیْلَ وَمَا تُزْھِیَ قَالَ حَتّٰی تَحْمَرَّ وَقَالَ اَرَاَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰہُ الثَّمَرَۃَ بِمَ یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوہ کیسی یہانتک کہ خوشرنگ ہو کہا گیا کیا معنی ہین خوشرنگ ہونیکی فرمایا یہانتک کہ سرخ ہو اور فرمایا خبر دو جسوقت کہ منع کری اللہ تعالی میوی کو یعنی پکنی سی کس سبب سے لیوی ایک تمہارا مال بہائی اپنی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی پہلی پختہ ہونیکی محل خطر ہی شاید کہ آفت پہنچی اور میوہ جہڑ جاوی پس مال کہ بیچنی والا لیویگا مول لینی والیسی مفت لیگا پس چاہیی کہ پکنی تک صبر کری شرح ÷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی سالہا کیسی یعنے میوہ درخت کا ایکسال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے نہ بیچی اور حکم کیا ساتھہ موقوف کردینی آفتونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر مثلا میوہ خریدا اور اوسکو آفت پہنچی کہ جہڑ گیا بائع کو چاہیی کچھہ مول مین سے کم کری یا مشتری کو پہیر دی اگرچہ بیع تمام ہوی اور یہہ امر استحبابی لیے اسلیکی جو آفت مبیع کو پہنچی بعد قبض کرنیکی وہ بیع ضمان مشتری کی ہی یعنی بعد قبض کرنیکی جو کسی آفت سی مبیع ہلاک ہوگی تو مشتری کی ہلاک ہوگی بائع پر کچھہ نہین شرح ع ÷ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِیْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ فَلَا یَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیْكَ بِغَیْرِ حَقٍّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بیچا تونی اپنی بہائی کی ہاتہہ میوہ پس پہنچی اوسکو آفت کہ ہلاک کیا اوسکو پس نہین حلال ہی تجکو لینا اوس سی کچھہ کس سبب سے لیتا ہی مال بہائی اپنی کا بغیر حق کی یعنی ناحق لیتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین حلال ہی الخ یہہ حکم بر تقدیر مطلق ہلاک ہونیکی ہی اور اگر آفت ایسی پہنچی کہ کچھہ ہلاک ہو تو کچھہ مول مین سی چہوڑ دی جیسیکہ اوپر گذرا کہا ابن ملک نی کہ اگر ہوا ہلاک پہلی سپرد کرنیکی مشتری کو تو ہلاک بائع ہی کا ہوا اور اگر ہلاک ہوا بعد سپرد کرنیکی تو معنی یہہ ہین کہ نہین حلال بیع تقوے اور ورع کی شرح ع ÷

وعن ابن عمر قال کانوا یبتاعون الطعام فی اعلی السوق فیبیعونه فی مکانه فنهاهم رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیعه فی مکانه حتی ینقلوه رواه ابوداود ولم اجده فی الصحیحین اور روایت ہے ابن عمر سے کہا خریدتے لوگ غلہ بیچ جانب بلندی بازار کی پھر بیچتے اوسکو اوسی جگہہ یعنی پہلے قبض کرنے کی پس منع کیا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اوسکی سے اوسی جگہہ میں یہانتک کہ نقل کریں اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نے اور نہیں پایا مینے اسکو صحیحین میں ف نقل کریں یعنی قبض کریں اور قبض کرنا منقول کا یہہ ہی کہ اسکو اوسکی جگہہ سے اوٹھا کر اور جگہہ رکھ لے اگرچہ پاس اوسکی ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہی کیل کر کر اوٹھا لی اور اگر بغیر شرط کیل کے لیا ہے تو نہیں اوٹھا کر اور جگہہ رکھ لے اور نہیں پایا مینے اسکو صحیحین میں یعنی بیچ ایک کے اون دونوں میں سے یہہ اعتراض ہے مصابیح والے پر کہ اس حدیث کو اول فصل میں ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین میں نہیں ہے ۱۲ ح وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعه حتی یستوفیه وفی روایة ابن عباس حتی یکتاله متفق علیه اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خریدے غلہ پس نہ بیچے اوسکو یہانتک کہ پورا لے اوسکو اور بیچ روایت ابن عباس کے کی یہانتک کہ کیل کر لے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پورا لے یعنی قبض کر لے اور بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کے جائز نہیں نزدیک شافعی اور محمد کے خواہ وہ چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالک کی نزدیک جائز نہیں بیچنا غلہ کا اور اور چیزونکا بیچنا جائز ہی اور امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کی نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہی نہ منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور یہانتک کیل کرے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ اگر کیل کرے غلہ کو رو برو مشتری کے تو نہیں کفایت کرتا ہی بلکہ ضرور ہے مشتری کو کیل اور کرے بعد قبض کرنیکے لیکن صحیح یہہ ہے کہ کفایت کرتا ہی اسلیے کہ کیل بایع کا روبرو مشتری کی اسکا بھی کیل ہے ۱۲ ع وعن ابن عباس قال اما الذی نهی عنه النبی صلی الله علیه وسلم فهو الطعام ان یباع حتی یقبض قال ابن عباس ولا احسب کل شیء الا مثله متفق علیه اور روایت ہے ابن عباس سے کہا وہ چیز کہ منع کیا اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس وہ غلہ ہے کہ منع کیا ہے بیچنے اوسکی سے یہانتک کہ قبض کیا جاوے کہا ابن عباس نے اور نہیں گمان کرتا میں ہر چیز کو مگر مانند غلہ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنی پہلے قبض کرنیکی بیچنا کسی چیز کا درست نہیں مانند غلہ کی اور یہہ قیاس ابن عباس کا ہی کہ قیاس کیا ہی غیر غلہ کو غلہ پر ۱۲ ح وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبع حاضر لباد ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد ذلك فهو بخیر النظرین بعد ان یحلبها ان رضیها امسكها وان سخطها ردها وصاعا من تمر متفق علیه وفی روایة لمسلم من اشتری شاة مصراة فهو بالخیار ثلثة ایام فان ردها رد معها صاعا من طعام لا سمراء اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آگے جا ملو تم قافلہ سے کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطے مول لینے کی اور نہ بیچے بعض تمہارا اوپر بیچنے بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کی اور نہ جمع کرو دودھ اونٹ اور بکری کی تھنوں میں اور جو شخص خریدے اوس جانور کو بعد دودھ جمع کرنیکے پس وہ مختار ہی کہنے اور پھیر دینے میں بعد دوہنے اوسکے اگر راضی ہوا اوس سے تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو پھیر دے اوسکو اور دیوے چار سیر کھجوریں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہے کہ جو کوئی خریدے بکری مصراۃ کو یعنی جسکی تھنوں میں دودھ جمع ہو پس وہ اختیار رکھتا ہی تین دن تک پھر اگر پھیرے اوسکو تو پھیرے ساتھ اوسکی چار سیر کھجور نہ گیہوں ف نہ ملاقات کرو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہی تو نہ جا ملو اونسے سستا خریدنے کی لیے پہلے اسکی کہ شہر و بازار میں آویں اور نرخ معلوم کریں بازار کا اس سے منع اسلیے کیا کہ اسمیں فریب دینا اور ضرر پہونچانا ہی بیچنے والیکو اور نہ بیچے الخ یعنی ایک شخص نے ایک چیز مع خیار کر لی اور ایک شخص کہے لینے والیکو کہ فسخ کر اس بیع کو میں تیری ہاتھ ایسی ہی چیز اس سے سستی مول کم دونگا اس سے منع فرمایا کہا ہی بعضوں نے کہ یہہ نہی مخصوص ہے ساتھ اوس چیز کی کہ نہو اوسمیں غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہی اوسکو فسخ کرا دینا

اس بیع کا اور بیچنا اوسکی ہاتہہ سستی مول کو واسطی دفع ضرر کی اوسکی یا بیع اسجگہہ بمعنی خریدنی کی ہی یعنی ایک شخص کچہہ خریدتا ہی اور بیچنی والا اور لینی والا
راضی ہین ایک مول پر اور ایک شخص آنکر زیادہ مول لگا کر اونکی معاملہ کو بگاڑ دیوی اور آپ لیلیوی یہہ برا ہی اور اگر قصد خرید نیکا نہ رکہتا ہو بلکہ معاملہ
بگاڑنا ہی انکا منظور ہو تو پہلا اوس سے بہی برا ہی اور نہ بخش کرو بخش اسکو کہتی ہین کہ ایک شخص کچہہ خریدتا ہی اور ایک آیا اوسنی تعریف کی اوس جنس
کے یا مول زیادہ لگایا اوسکا اور خریدنا منظور نہین منظور یہی ہی کہ لینی والا میری دیکہا دیکہی زیادہ رغبت کری اسکی لینی مین اس سی منع
فرمایا کہ لینی والیکو فریب دیتا ہی اور نہ بیچی شہری الخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا شہر مین اس ارادہ سی کہ آجکی نرخ پر بیچ جاوے ایک شخص شہر
کی نی آنکر کہا کہ میری سپرد کر جا اس غلہ کو مین بسہولیت مہنگا بیچ رکہونگا اس سی منع فرمایا کہ اسمین روکنا نفع کا ہی مخلوق خدا سی اور یہہ حرام ہے
امام شافعی کی نزدیک اور مکروہ ہی حنفیہ کی نزدیک اور نہ جمع کرو دودہ الخ یعنی بیچنی سی پہلی ایک دو روز دودہ اونٹنی کا یا بکری کا نہ دوہی
تاکہ دودہ بہت سا جمع ہو جاوی تہنونمین اور گمان کری لینی والا کہ بہت دودہ کی ہی پس زیادہ مول دیوی اس سی منع فرمایا کہ فریب ہے اسمین اور
اگر کوئی اسطرح کا جانور لیوی اور بعد دوہنی کی معلوم ہو کہ دودہ کم ہی تو مختار ہی چاہی رکہی اور چاہی پہیر دیوی اور پہیری تو اوسکی ساتہہ
چار سیر کہجورین عوض مین دودہ کی دی ایلیے کہ کچہہ دودہ پیدا ہوا ہی بیچ پہلی مشتری کی اور کچہہ تہا بیچا گیا پس واسطی نہ تمیز ہونی اسکی ممتنع ہوا
پہیرنا دودہ کا اور دینا قیمت اوسکا پس واجب کین شارع نی چار سیر کہجورین واسطی دفع خصومت کے اور نظر نہ کی طرف قلت دودہ کے اور کثرت اسکی
جیسیکہ مقرر کی دیت نفس کے سو اونٹ باوجود تفاوت نفسونکی اور عمل کیا شافعی نی اس حدیث پر اور ثابت کیا ہی خیار اسطرح کے جانور مین اور کہا ابو حنیفہ
نے کہ نہین خیار اسمین اور اس حدیث پر عمل کرنا ترک کیا گیا ہی ایلیے کہ یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی تہا کہ اسطرح کی چیزین جائز تہین معاملات مین پہر منسوخ کیا گیا
اور کہجور نہ گیہون کہا ابن حجر شافعی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز کچہہ دینا اس جگہہ سوای کہجور کی اگرچہ راضی ہو ساتہہ اوسکی بیچنی والا ایلیے کہ طعام
اونکا تہا کہجور اور دودہ بس قائم کیا کہجور کو مقام دودہ کے اور بعضون نی کہا کہ جائز ہی دینا سوای کہجور کے ہی ساتہہ رضا بیچنی والی کی + ح ح + **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاہُ فَاشْتَرٰی مِنْہُ فَاِذَا اَتٰی سَیِّدُہُ السُّوْقَ فَھُوَ بِالْخِیَارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی جا ملو تم قافلی سی کہ لایا ہو غلہ وغیرہ پہر جو ملا اوس سے اور خریدا اوس سی
پس جسوقت کہ آوی مالک اوسکا بازار مین پس وہ مختار ہی درمیان پہیرنی اور رکہنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** معنی لفظ جلب کے اور لفظ رکبان کی
کی اوپر گذرا ابو ہریرہ کی حدیث مین ایک ہی ہین اور حل مطلب اسکا بہی وہین کیا گیا ہی اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ منع اوسصورت مین ہے کہ خریدنا اسکا
ضرر کری شہر والونکو اور نرخ شہر کا قافلہ والونسی چہپاوی اور فریب دی اونکو اور اگر ضرر نکری اسکا خریدنا اور نرخ چہپاوی نہین اور فریب دیوی
اونکو تو کچہہ مضائقہ نہین اسکا اور خیار کا حکم اسمین یہہ ہی کہ شافعیہ تو کہتی ہین کہ جب مالک شہر مین آوی اور دیکہی کہ مشتری نی بہ نسبت شہر کے
سستا لیا تو اوسکو خیار ہوگا اور اگر دیکہی کہ گران لیا شہر کی بہاو سی یا شہر کی بہاو لیا تو خیار بائع کو نہین ہوگا اور مذہب حنفی کی فقہ کی کتابونسی
معلوم ہوتا ہی کہ اگر بائع بعد آنیکی شہر مین غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہوگا اور نہین تو نہین مح + طیبی + مولانا **وعن** ابن عمر قال قال
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰی یُھْبَطَ بِھَا اِلَی السُّوْقِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آگی جا ملو اسباب
سی یعنی قافلہ سی کہ اوپر ندکور ہوا یہانتک کہ اوتارا جاوی اسباب طرف بازار کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْہِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ لَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی آدمی اوپر بیچنی بہائی اپنی کے اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بہائی اپنی

کی مگر یہہ کہ پروانگی دی واسطی اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ بہیجی الخ بیان اسکا حدیث ابوہریرہ کیمین اوپر ہوچکا اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا الخ یعنی ایک
شخص نے کسی عورت کو پیغام نکاح کا بہیجا تہا اوسپر اور کو نہ چاہیی پیغام بہیجنا اور یہہ اوس صورتمین منع ہی کہ طرفین ایک قدر معلوم مہر کی پر راضی ہوگئی تہی
اور کچہہ نہ باقی رہا تہا مگر عقد ہونا مگر یہہ کہ اذن دی بہائی اوسکو کہ مین نہین لیتا یہہ چیز تو ہی لیلی یا مین نہین نکاح کرنیکا اس عورۃ سی تو پیغام بہیج تو اس
صورت مین لینا اوس چیز کا یا پیغام نکاح کا بہیجنا درست ہوگا ٭ س ٭ ح **وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یسم الرجل علی سوم اخیہ المسلم رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ چکاوی آدمی اوپر چکانی بہائی
مسلمان اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ بائع اور مشتری راضی ہوگئی ہی ایک مول پر تو اور کو نہ چاہیی کہ ارادہ
لینے کا کری اور زیادہ مول لگا کر معاملہ انکا خراب کری پس یہہ مکروہ ہی اور بیع صحیح ہی اور کہا ابن حجر نی کہ مسلمان کی حکم مین ذمی اور معاہد اور
مستامن بہی ہین ٭ ع **وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد دعوا الناس یرزق اللہ بعضہم من بعض
رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی شہری واسطی جنگلی کی چہوڑ دو لوگونکو کہ روزی دی اللہ بعض
انکی کو بعض سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی چہوڑ دو جنگلیونکو کہ غلہ باہر سی لاوین اور شہر مین سستی مول کو بیچین اور باعث فراخی رزق کا ہو شہر
والونپر اور باقی بیان اسکا ابوہریرہ کی حدیث مین گذر چکا ٭ ح **وعن ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم عن لبستین وعن بیعتین نھی عن الملامسۃ والمنابذۃ فی البیع والملامسۃ لمس الرجل ثوب الاخر بیدہ باللیل او بالنھار
ولا یقلبہ الا بذلک والمنابذۃ ان ینبذ الرجل الی الرجل بثوبہ وینبذ الاخر ثوبہ ویکون ذلک بیعھما عن غیر نظر ولا تراض
واللبستین اشتمال الصماء والصماء ان یجعل ثوبا علی احد عاتقیہ فیبدو احد شقیہ لیس علیہ ثوب واللبسۃ الاخری
احتباءہ بثوبہ وھو جالس لیس علی فرجہ منہ شیء متفق علیہ**
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو طرحکی پہناوی سی اور دو طرحکی بیچنی سی منع کیا ملامسہ سی اور
منابذہ سی بیچنی مین اور ملامسہ یہہ ہی لگانا آدمی کا اپنا ہاتہہ دوسری کی کپڑیکو راتمین یا دنمین اور نہ اولٹی اوسکو مگر بسبب اسکے اور دوسری بیع منابذہ
وہ یہہ ہے کہ پہینکی ایک شخص طرف دوسری شخص کے کپڑا اپنا اور پہینکی دوسرا اپنا کپڑا اور ہووی یہہ بیع اونکی بغیر دیکہنی اور تامل کی اور بغیر رضامندی کی آخر تک
بیع ہی جاہلیت مین کرتی تہی اسکو پس منع فرمایا حضرت نی اور دو طرحکی پہناو دینی جو منع کیا ایک تو پہننا کپڑیکا ہی بطریق صماء کی اور صماء یہہ ہے کہ ڈالی
کپڑا ایک مونڈہی پر اور ظاہر ہووی ایک جانب اوسکی نہو اوسپر کوئی کپڑا اور دوسرا پہناوا یہہ ہے گوٹ مارنی کپڑی سی اس حال مین کہ وہ بیٹہا ہو نہو اوسکی شرمگاہ
پر اوس کپڑی مین سی کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ اولٹی اوسکو مگر بسبب اسکے یعنی نہ چہووی اوسکو مگر بسبب بیع کی بغیر اسکی کہ جاری ہو درمیان
بائع اور مشتری کی ایجاب وقبول لفظ مین اور تعاطی فعل مین یعنی نہ تو منہ سی کہی بائع کہ یہہ چیز مینی بیچی اور مشتری کہی مینی لی اور نہ لین دین موافق
ہو کہ بائع خوشی سی مبیع دی اور مشتری مول دی اور کہا طیبی نے کہ نہ اولٹی کپڑیکو اور نہ کہولی اوسکو مگر ساتہہ چہونیکی یعنی حق یہہ تہا کہ کہولتا کپڑی کو
اور دیکہتا اوسکو اور اوسنی نہ کہولا اور نہ دیکہا سوا چہونیکی اور چہونیسی کہولنا اور دیکہنا حاصل نہین ہوتا حاصل یہہ ہی کہ بیع ملامسہ ایام جاہلیت مین
یہہ تہی کہ جہان ایک نی دوسری کی کپڑیکو ہاتہہ لگایا پس وہی بیع ہوگئی دیکہتی بہالتی اوسکو کچہہ نہ تہی اور نہ شرط خیار کی کرتی تہی کہ بعد دیکہنی کی جانچ
لے رکہین گی اور چاہینگی پہیر دینگی اور بیع منابذہ یہہ کہ جہان آپسمین ایک نی دوسریکو طرف کپڑا ڈال دیا پس یہی بیع ہوگئی حاجت دیکہنی کے
اور رضامندی کی کچہہ نہ تہی اور صماء کی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اور مشہور معنی یہہ ہین کہ ایک کپڑا سر سی پاؤن تک بدن پر لپیٹ لی کہ

ہاتہہ یہی اوسمین لپٹی رہین اور کہین سے کہلا رہی اور دوسری پوشش یہہ منع ہی کہ کو تیر بیٹھی اور دونون زانون کو کہڑی کر کر کپڑا اپنی زانون اور کمر کی گرد لپٹی اسطرح کہ ستر کہلا رہی پس اسطرح کی لباس سے اسلیی منع کیا کہ ستر کہلا رہتا ہی اور اگر اسطرح بیٹھی کہ ستر ڈہکا رہی تو مشروع ہی اور ہاتونسی گرد زانو کی حلقہ کر کر بیٹھنا مسنون ہی ❊ ح ع ❊ **وعن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الحصاۃ وعن بیع الغرر رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیع حصاۃ کیسی اور بیع غرر کیسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** بیع حصاۃ یہہ ہی کہ مول لینی والا بیچنی والیکو کہی کہ جب تیری چیز پر کنکری پہینکون واجب ہو بیع یا کہی بیچنی والا لینی والیکو کہ بیچی مینی تیری ہاتہہ اسباب سے وہ چیز کہ پڑی اوسپر کنکری تیری جب پہینکی تو اوسکو یا زمین مین سے اتنی زمین بیچی کہ جہان تک تیرا کنکر جاوی یہہ بیع ایام جاہلیت مین کیا کرتی تہی اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنی والیکی قدرت مین نہو جیسی مچہلی دریا مین بیچنی اور جانور ہوا مین اور غلام بہاگی ہوئی کو بیچنا ❊ ع **وعن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع حبل الحبلۃ وکان بیعا یتبایعہ اھل الجاھلیۃ کان الرجل یبتاع الجزور الی ان تنتج الناقۃ ثم تنتج التی فی بطنھا متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی حمل حمل کی سی اور تہی یہہ بیع ایک بیع کہ کرتی تہی اوسکو اہل جاہلیت تہا آدمی کہ خریدتا تہا اونٹ کو یہانتک کہ بچہ لی جاوی اونٹنی پہر بچہ لی جاوی وہ کہ بیچ پیٹ اوسکی کی ہی یعنی اس وعدہ پر اونٹ خریدتا تہا کہ جب اونٹنی بچہ دیوی اور پہر بچہ اوسکا بچہ دیوی تب مول اسکا دونگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچنی حمل حمل کیسی یعنی ایک اونٹنی کی پیٹ مین بچا ہی ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اسکی مادہ اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دیگی اس بچہ کو مینی بیچا اس بیع سی منع فرمایا اسلیی کہ بیع معدوم کی ہی کہ ہنوز پیدا نہین ہوا اگر پیٹ کی بچی کو بیچی اوسکا بہی یہی حکم ہی چہ جائی بچی کی بچی کو بیچنا اور بعضون نی کہا کہ مراد بیچنی حمل حمل کیسی یہہ ہی کہ بیچی ساتہہ تاخیر مول کی یہانتک کہ بچہ دیوی وہ بچہ کہ پیٹ مین اونٹنی کی ہی چنانچہ ابن عمر نی بہی یہی تفسیر اسکی کی ہی ساتہہ اس عبارت کی وکان بیعا الخ ❊ ح **وعنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل رواہ البخاری** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جست کروانی نر کی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گہوڑا خواہ اور کچہہ کسیکو دی مادہ پر چہوڑنیکی لیی اور اوسکی اجرت لی اس سے منع فرمایا اسلیی کہ اسمین جہالت ہی نر کبہی جست کرتا ہی اور کبہی نہین اور مادہ کبہی بار آور ہوتی ہی اور کبہی نہین اور اکثر صحابہ اور فقہا کی نزدیک حرام ہی یہہ اور اگر عاریۃ دی نر مادہ پر چہوڑنیکی لیی مستحب ہے اور اگر بعد عاریۃ دینی کی کچہہ وہ اپنی طرف سی بطریق انعام کی دیوی درست ہی قبول کرنا اوسکا ❊ ح **وعن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع ضراب الجمل وعن بیع الماء والارض لتحرث رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرایہ جست کرنی اونٹ کیسی یعنی مادہ پر اور بیچنی پانی اور زمین کیسی تا کہ کہیتی کیجاوی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی دیوی کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اوس زمین کی ہی کسیکو تا کہ ہو زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت کہیتی کرنیکی اوسکی اور لیوی زمین والا بعض غلہ کو اور اوسکو مخابرۃ کہتی ہین اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی اوپر ذکر کیا گیا ❊ ع **وعنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پانی کیسی کہ زیادہ ہو حاجت سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر پانی اسکی حاجت سے زیادہ ہو اور لوگونکو احتیاج ہو تو جائز نہین ہے روکنا اوسکا اونسی اور بیچنا اونکی ہاتہہ بلکہ یونہین دیوے اونکو اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ کوئی آپ پیا چاہی یا جانورونکو پلاوی اور اگر کہیتی مین یا درختون مین کوئی پانی دیا چاہی تو جائز ہی پانی کی مالک کو کہ نہ دیوی اوسکو مگر بعوض ❊ ع **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یباع**

فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیچا جاوے
زیادہ پانی تاکہ بیچی جاوے بسبب اوسکے گھاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی لازم آتا ہے بیچنے پانی کے سے بیچنا گھاس کا اسلیے کہ کوئی چاہتا ہے
چراوے جانور کسی کے پانی کے گرد اور وہ جانوروں کو پانی نہیں پینے دیتا بغیر عوض کے مضطر ہوگا ساتھ خریدنے اوسکے پس بیچنا پانی کا بیچنا گھاس کا
ہوگا اور گھاس کا بیچنا منع ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ یہہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی اور ظاہر یہہ ہے کہ تنزیہی ہے ۱۲ ح ع \+ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ
قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر تودے غلہ کی پس داخل کیا ہاتھ اپنا تودے میں پس پایا اونگلیوں حضرت نے کچھ
تراوت کو پس فرمایا کیا ہے یہہ تری اے مالک غلہ کی یعنی کہاں سے یہہ تری پہونچی اور کیوں تر کیا کہا پہنچا تھا اسکو مینہہ یا رسول اللہ یعنی مینہ سے تر نہیں کیا
مینہہ سے تر ہو گیا فرمایا کیوں نہ کیا تو نے تر کو اوپر کی جانب غلہ کی تاکہ دیکھتے اوسکو لوگ جو فریب دے پس نہیں مجھسے یعنی میری طریقہ پر نقل کی
یہہ مسلم نے الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُّعْلَمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے جابر سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا استثنا کرنے سے مگر یہہ کہ جانا جاوے نقل کی یہہ ترمذی نے
ف یعنی کہے کہ بیچی میں نے یہہ چیز مگر بعض اسمیں سے نہیں بیچی اس سے منع فرمایا بسبب جہالت مبیع کی مگر جس صورت میں معلوم ہو کہ اسقدر نہیں بیچی مثلاً تہائی
یا چوتھائی یا دس کیل تو درست ہے ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَ
عَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَهِيَ قَوْلُهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى
تَزْهُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے انس سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے انگور کے سے یہانتک کہ سیاہ ہو جاوے یعنی پک جاوے اور منع کیا بیچنے غلہ کے سے
یہانتک کہ سخت ہو جاوے یعنی قابل انتفاع کے ہو اسیطرح سے روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے انس سے اور زیادتی کہ مصابیح میں ہے وہ قول اوسکا کہ منع
کیا بیچنے کھجور کے سے یہانتک کہ خوشرنگ ہو یہہ زیادتی ثابت نہیں ہوئی ہے بیچ روایت ترمذی اور ابو داؤد کی مگر ابن عمر سے یعنی انس سے اسطرح کہ کہا ابن عمر
نے کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے کھجور کے سے یہانتک کہ خوشرنگ ہو اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** اسمیں دو اعتراض ہیں بغوی
مصابیح کی مولف پر ایک تو یہہ کہ زیادتی مذکورہ انس سے روایت کی اور وہ ہے ابن عمر سے اور دوسرا اعتراض یہہ کہ اسنے بیع التمر نقل کیا اور ہے بیع النخل ۱۲ ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ
اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے نسیہ کے ساتھ نسیہ کے نقل کی یہہ دار قطنی نے **ف** یعنی بیچنے دین کے ساتھ دین کے
اور لفظ کالی ساتھ ہمزہ کے اور بغیر ہمزہ کے بھی آیا ہے کلا سے معنی تاخیر کے اور صورت نسیہ کے ساتھ نسیہ کے یہہ ہے کہ خریدے ایک نے دوسرے سے ایک چیز مدت معلوم تک اور
جب آوے مدت اور نہ پاوے مول لینے والا مول کہ ادا کرے پس کہے بیچنے والا کہ بیچ اسکو میرے ہاتھ ساتھ اور مدت کے کچھہ زیادہ مول کو مثلاً دس روپے کو وہ
چیز لی تھی اسنے کہا گیارہ روپے کو میرے ہاتھہ بیچ ڈال ایک مہینے کے بعد اسکا مول دونگا پس بیچے اوسکو بغیر قبض کرنیکے اسمیں اس سے منع فرمایا اسلیے کہ بیچ
اوس چیز کی ہے کہ قبض نہیں کی اور بعضوں نے کہا کہ صورت اوسکی یہہ ہے کہ ہو زید کا عمرو پر ایک کپڑا اور بکر کا عمرو پر دس درہم پس کہے زید بکر کو کہ بیچا میں نے تیرے
ہاتھہ کپڑا اپنا کہ عمرو پر ہے عوض ان دس درہم کے کہ تیرے عمرو پر آتے ہیں پس کہا بکر نے کہ قبول کیا میں نے یہہ بیچ بھی جائز نہیں اسی سبب سے کہ بیع اوس چیز

کی ہی کہ قبض نہین کی ہو ح * وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
بیع العربان رواه مالک وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی نقل کی اپنی
دادا سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیع عربان کیسی نقل کی یہہ مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **ف** تفسیر عربان کے یہہ ہی کہ خریدے
کوئی ایک چیز اور دیوے بیچنی والیکو ایک روپیا یا کمتی بڑہتی اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اسکو مجرا رکہینگی مول مین اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو رہیگا
تیری پاس نہین لونگا مین اوسکو ہندی مین اوسکو بیعانہ اور سائی کہتی ہین شریعت مین یہہ بیع باطل ہی چاہیی یون کہ اگر بیع ہوئی تو وہ حق بیچنی والیکا
ہی اوسکی کہ مول مین مجرا ہوتا ہے اور اگر بیع نہوئے تو حق مول لینی والیکا ہی واپس ہو اور جائز رکہا ہی اسکو ابن عمر رضی نی اور امام احمد نی ع وعن
علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع المضطر وعن بیع الغرر وعن بیع الثمرة قبل ان تدرک رواه ابو داود
اور روایت ہے حضرت علی رضی سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی مضطر کیلی و بیچنی غرر کیلی و بیچنی میوہ کیسی پہلی پختہ ہونیکی نقل کی
یہہ ابوداود نی **ف** بیچنی مضطر کیسی مراد بیچنی سی یہان خریدنا ہی یعنی منع فرمایا اس سے کہ کسی سی زبردستی کچہہ خریدی اور یہہ بیع فاسد ہے نہین
منعقد ہوتی یا مراد مضطر سی محتاج ہی کہ مضطر ہو ساتہہ بیچنی کی ساتہہ قرضداری کی یا مصیبت کی کہ اوسپر پڑے ہو اور بیچی کوئی چیز اپنی اموال مین سے از راہ
بنا بر ضرورة کی پس مروت یہہ ہے کہ اوس سے نہ خریدی سستی لیکن مدد اوسکی کری ساتہہ اور قرض دینی کی یا خریدی اوسکو ساتہہ قیمت اوسکیکی اور یہہ عقد
صحیح ہی لیکن ساتہہ کراہت کے اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہی اسی باب مین ع * وعن انس ان رجلا من کلاب سال النبی صلی
الله علیه وسلم عن عسب الفحل فنهاه فقال یا رسول الله انا نطرق الفحل فنکرم فرخص له فی الکرامة رواه
الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ ایک شخص نی قوم کلاب مین سی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی باجرة دینی نر کیسی داہ پر
چہوڑنیکی لیی پس منع فرمایا اوسکو پہر عرض کیا اوسنی یا رسول اللہ ہم عاریة دیتی ہین نر کو پہر انعام دیی جاتی ہین ہم یعنی کچہہ اجرت ہم نہین ٹہہراتی ہین یون
ہین بطریق انعام کی ہمین دیتی ہین پس اجازت دی حضرت نی اوسکو بیچ یعنی انعام کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن حکیم بن حزام قال نهانی
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابیع ما لیس عندی رواه الترمذی وفی روایة له ولابی داود والنسائی قال قلت
یا رسول الله یاتینی الرجل فیرید منی البیع ولیس عندی فابتاع له من السوق قال لا تبع ما لیس عندک اور روایت ہے حکیم بن حزام
سی کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بیچون مین وہ چیز کو کہ نہین نزدیک میری نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور ابوداود اور نسائی کی یون ہے
کہ کہا حکیم نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ آتا ہی میرے پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ہی مجسی خریدنی ایک چیز کا اور نہین ہوتی وہ نزدیک میرے پس خرید دیتا ہون مین واسطی اوسکی بازار
سی یعنی اوسکی ہاتہہ ایک چیز بیچتا ہون اور بازار سے مول لا کر حوالے کر دیتا ہون فرمایا نہ بیچ اوس چیز کو کہ نہین نزدیک تیری **ف** نہین نزدیک تیرے یعنی وہ چیز تیری
ملک مین نہین وقت بیچنی کی پہر اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ نہ وہ چیز ملک مین ہی اور نہ پاس موجود ہی پس اسکے بیع صحیح نہین اور دوسری یہہ صورت ہے کہ
ملک مین تو نہین اسکی مال غیر کا ہی لیکن ہی پاس اسکے پس اسکو بہی بیچنا چاہیی بغیر اذن مالک کی لیکن اگر بیچی گا بغیر اوسکی اذن کی تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک
کی اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالک اور احمد کی اور نزدیک امام شافعی کی اسکی بہی بیع صحیح نہین ہوگی اور پہلی صورت کے حکم مین داخل ہی بیچنا اوس چیز کا کہ قبض
نہین کی ہی یا گم ہو گئی ہی یا بہاگ گئی ہی مانند غلام وغیرہ کی یا قادر نہین اوسکی حوالہ کرنی پر جیسی جانور ہوا مین اور مچہلی پانی مین اور یہہ نہی بیع غیر صورت سلم کے
ہی کہ وہ جائز ہی بالاتفاق ساتہہ شرطون معلومہ کے کہ بیان انکا باب السلم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی * ح ع وعن ابی هریرة قال نهی
رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیعتین فی بیعة رواه مالک والترمذی وابو داود والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو بیعون سی بیچ ایک بیع کی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** اس حدیث کی دو تفسیرین ہین ایک یہہ کہ کہی ایک شخص مثلاً کہ بیچا مینی تیری ہاتہہ اپنا غلام بدلی ہزار روپی کی بشرط اسکی کہ بیچی تو میری ہاتہہ گہر اپنا بعوض سو روپی کی یہہ درست نہین اور دوسری یہہ کہ کہی بیچا مینی غلام اپنا تیری ہاتہہ دس روپی نقد کو یا بیس روپی قرض کو یہہ بہی نادرست ہی ؛ ع **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو بیعونسی بیچ ایک عقد کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** اس حدیث کی معنی اور اس سے اوپر کی حدیث کی ایک ہی ہین ؛ ح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ** اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال قرض اور بیع اور نہین درست ہین دو شرطین کرنین بیع مین اور نہین درست نفع اوٹہانا اوس چیز کا کہ نہین ضمان مین آئی اوسکی اور نہین درست بیچنا اوس چیز کا کہ نہین نزدیک تیرے یعنی نہین تیری ملک مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** نہین حلال قرض اور بیع یعنی کسیکی ہاتہہ کچہہ بیچنا اور اوس سی شرط کرنی کہ اسقدر روپی وغیرہ مجکو قرض دینا یہہ درست نہین یا معنی یہہ ہین کہ ایک شخص کسکو قرض دی اور کچہہ چیز اپنی اوسکی ہاتہہ بیچی اوسکی قیمت سی زیادہ کو یہہ بہی حرام ہی اسلیے کہ اسکی قرض دینی سی وہ زیادہ قیمت دیتا ہی اور جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو وہ حرام ہی پس یہہ حیلہ سود خورونکا نکالا ہوا ہی بچی اس سے اور نہین درست ہین دو شرطین کرنین بیع مین یعنی ایک بیع مین دو بیعین نہ کری جیسا کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ نہ بیچی ایک چیز ساتہہ دو شرطونکی مثلاً کہی کہ بیچا مینی تیری ہاتہہ یہہ کپڑا اتنی کو باین شرط کہ دہلا ہی دونگا اور سلوا ہی دونگا اور لکہا ہی عمانی نی کہ قید دو شرطونکی اتفاقی ہی ایک شرط بہی بیع مین نہین جائز اسلیے کہ وارد ہوئی نہی بیع اور شرط سی اور نہین درست نفع اوٹہانا الخ یعنی مثلاً ایک شخص نے ایک چیز مول لی اور ابہی اوسکو قبض نہین کیا اور بیچنی والی نی اوسکا کرایہ لیا اور چاہی مول لینی والا کہ بیچنی والی سی کرایہ لیلی تو درست نہین اسواسطی کہ اگر وہ چیز ضائع ہو جاتی تو بیچنی والیکی ضائع ہوتی مول لینی والیکی کچہہ نجاتی اسیطرحسی اگر نفع اوسکا حاصل ہوا تو حق بیچنی والی کا ہی مول لینی والیکا نہین ؛ ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَاَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا مین بیچا کرتا تہا اونٹونکو بدلی دینارونکی نقیع مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی پہر لیتا مین بدلے دینارونکی درہم اور بیچتا مین اونٹونکو بدلی درہمونکی اور لیتا مین بدلے درہمونکی دینار پہر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا مینی یہہ واسطے اونکی پس فرمایا نہین مضایقہ یہہ کہ لیوی تو دینارونکو بدلی درہمونکی یا درہمونکے بدلی دینارونکی موافق نرخ اوس دنکی یعنی وقت بیع کی جب تک نہ جدی ہو تم ایک دوسری سی اسحال مین کہ درمیان تمہاری ہو کوئی چیز نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نی **ف** درہمین چاندی کی ہوتی ہین اور دینار سونیکی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بدلی روپونکی لی اور روپونکی بدلے اشرفیان دیدی یا بدلے اشرفیونکی لی اور اونکی بدلی روپی دیدی تو درست ہے اور نرخ اسدنکی جو قید لگائی بنا بر استحباب کے ہی ورنہ جس نرخ سی چاہی لی جائز ہی اور درمیان تمہاری ہو کوئی چیز یعنی قبض نہ کیا ہو مبیع یا مول کو یا دونونکو یعنی یہہ بدل کرنا دینار و دراہم کا آپسمین باین شرط جائز ہی کہ بیچ مجلس کے قبض آپسمین کرین یا مبیع نقد کی ساتھ

نسیہ یعنی وعدہ کی لازم نہ آوی اور ربا نہ ہو منقول ہی کہ حضرت شیخ علی متقی مکہ معظمہ مین جب خادم کو بازار مین بہیجتی تو نصیحت کر دیتی کہ ہشیار رہنا
معاملہ دست بدست کرنا اسکی قبض کرنی مین فرق درمیان مین نہ واقع ہو اور کہا ابن ہمام نی کہ درہمین متعین نہین ہوتین یہانتک کہ اگر دکہا دی بیچنی
والیکو ایک درہم کہ بدلی اسکی یہہ چیز لیتا ہون پس بیچی اوسنی وہ چیز پہر وہ تو ندی اور دی اوسکو اور درہم جائز ہی جبکہ ہون دونون مالیہ مین یکسان
ح ع **وعن** العدّاء بن خالد بن هوذة اخرج كتابا هذا ما اشترى العدّاء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه
وسلم اشترى منه عبدا او امة لا داء ولا غائلة ولا خبثة بيع المسلم المسلم رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی عداء بن خالد بن ہوذہ سی کہ نکالا ایک خط کہ اوسمین لکہا تہا کہ یہہ خط خریدنی عداء بن خالد بن ہوذہ کا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سی خریدا اونسی غلام یا لونڈی نہین ہی بیماری اور نہین ہی بدی اور نہین ہی برائی اسمین خریدا مانند خریدنی مسلمان کی مسلمان سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب
ہی **ف** یا لونڈی یہہ شک راوی کی ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ غلام لکہا تہا یا لونڈی آور نہین بیماری مراد بیماری سی یہان جنون و جذام اور کوڑہ اور
مانند انکیکی ہی آور مراد بدی سی وہ عیب ہے کہ موجب ہلاک مال مشتری کا ہو مانند ہونی غلام کی چور یا بہگوڑا آور نہین برائی یعنی اوسکی اصل مین کہ پیدا ہوا
اوس سے افعال و اخلاق بری مانند ہونی اوسکیکی ولد الزنا یا فاسق یا جواری یا جہوٹا آور خریدا الخ یہہ اشارہ ہی ساتہہ رعایت خیرخواہی اور حقوق اسلام
کی اس بیع مین طرفین سے حاصل یہہ کہ یہہ غلام اچہا ہی عیب دار نہین اور اس بیع مین طرفین سے دغا اور فریب نہین اور یہہ حدیث غریب ہے نہین
پہچانتا مین اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سی اور عباد ضعیف ہی اور کچہہ نہین اور لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بعد ہجرت کی بیع نہین واقع
ہوئی مگر نادر اور پہلی ہجرت سی بیع اور شرا دونو ہوئی ہین اور بخاری مین یہہ حدیث یون ہے ہذا ما اشتری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عداء بن خالد بن
اوس سے معلوم ہوا کہ مول لینی والی حضرت تہی اور بیچنی والی عداء اور اس حدیث سی عکس اسکا معلوم ہوا ع ح **وعن** انس ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم باع حلسا وقدحا فقال من يشتري هذا الحلس والقدح فقال رجل اخذهما بدرهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم
من يزيد على درهم فاعطاه رجل درهمين فباعهما منه رواه الترمذي وابو داود وابن ماجه
اور روایت ہی انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچا ٹاٹ اور پیالہ یعنی ارادہ کیا انکی بیچنی کا پس فرمایا کون خریدتا ہی اس ٹاٹ اور پیالہ
کو پس کہا ایک شخص نی لیتا ہون مین ان دونونکو ایک درہم کو پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہی کہ زیادہ دی ایک درہم پر پس دین اونکو ایک شخص نے
دو درہمین پس بیچا اون دونون چیزونکو حضرت نی اوس شخص کے ہاتہہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** قصہ اس بیچنی کا یہہ ہے کہ ایک شخص
نی مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ پس فرمایا حضرت نی اوسکو کیا ہی تیری پاس کچہہ کہا اوسنی کہ نہین ہے میری پاس مگر ٹاٹ اور ایک پیالہ پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیچ اون دونونکو اور کہا مول اونکا پہر جبکہ نہو تیری پاس کچہہ پس مانگ صدقہ پس وہ لے آیا اور حضرت نی اونکو بیچ دیا جسطرح
کہ ذکر کیا گیا اور اسطرح کی بیچنی کو عربی مین بیع من یزید اور حراج کہتی ہین یہہ بیع شرع مین درست ہی اور یہہ جو آیا ہی کہ ایک کی چکانی پر دوسرا نہ چکاوی
تو وہ اوس صورت مین ہی کہ بیچنی والا اور لینی والا ایک مول پر راضی ہوگئی ہون تو اور کو نہ چاہیے کہ اوسکو چکاوی اور اسمین وہ بات نہین ہے بلکہ بیچنی
والیکو منظور یہی ہوتا ہی کہ جو زیادہ مول دیگا اوسکو دونگا اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ معاطاۃ یعنی دینا بائع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت کو کافی
ہی بیع مین اگرچہ منہ سی کچہہ نہ کہین ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن واثلة بن الاسقع قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من باع عيبا لم ينبه لم يزل في مقت الله او لم تزل الملئكة تلعنه رواه ابن ماجة
روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ بیچی عیبدار چیز کہ نہ خبردار کیا یعنی اوسکی عیب پر ہمیشہ رہتا ہے

غضب الہی کی یاد فرمایا ہمیشہ فرشتی لعنت کرتی ہین اوسکو قتل کی یہہ ابن ماجہ نی نقل ہی **باب** یہہ باب ہی متعلق پہلی باب کے

الفصل الاول

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان یشترط المبتاع رواه مسلم وروی البخاری المعنی الاول وحده روایت ہے ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص خریدی درخت کھجور کا بعد تابیر کی پس میوہ اوسکا واسطی بیچنی والیکی ہی مگر یہہ کہ شرط کری خریدنیوالا اور جو شخص کہ خریدی غلام اور واسطی اوسکی ہو مال پس مال اوسکا واسطے بیچنی والیکی ہی مگر یہہ کہ شرط کری خریدنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی اور روایت کیا بخاری نی پہلا جملہ فقط یعنی من ابتاع نخلا الخ **ف** تابیر اسکو کہتی ہین کہ رکہتی ہین پہول نر کھجور کی درخت کا بیچ پہول مادہ درخت کھجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہی حکم الہی سی پس فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کی درخت کھجور کا مول لے اور اوسمین میوہ لگا ہو تو پہل اوسکا بیچنی والی ہی کا ہوتا ہی مگر جس صورت مین کہ مول لینی والا شرط کر لی یعنی کہی کہ لیا مینی درخت کھجور کا ساتہہ اس پہل کے تو مول لینی والیکا ہوتا ہی اور یہی حکم بغیر تابیر کے ہولی کا ہماری نزدیک اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نی کہ بغیر تابیر کیی ہوئی کا ہوتا ہی پہل مول لینی والیکا مگر یہہ کہ شرط کری بیچنی والا ایسی تو اوسکا ہوتا ہی اور جو کوئی غلام لی اور اوسکی لیی مال ہو یعنی بحسب ظاہر کی کہ اوسکی ہاتہہ مین ہی لا غلام الکا مال کا نہین ہی بلکہ مال بائع کا ہی مگر جس صورت مین کہ شرط کر لی مول لینی والا تو اوسکا ہوتا ہی اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ کپڑی غلام کے پہنی ہوئی ہو نہین داخل ہوتی بیع مین مگر جبکہ شرط کر لی لینی والا اور بعضی ہماری عالمون نی کہا ہی کہ داخل ہوتی ہین اور بعضون نی کہا کہ کپڑا بقدر ستر ڈہکنی کی داخل ہی اور زیادہ نہین اور صحیح یہی ہی کہ نہین داخل ہوتا کچہہ موجب ظاہر حدیث کی ع ح **وعن** جابر انه کان یسیر علی جمل له قد اعیی فمر النبی صلی الله علیه وسلم به فضربه فسار سیرا لیس یسیر مثله ثم قال بعنیه بوقیة قال فبعته فاستثنیت حملانه الی اهلی فلما قدمت المدینة اتیته بالجمل ونقدنی ثمنه وفی روایة فاعطانی ثمنه ورده علی متفق علیه وفی روایة للبخاری انه قال لبلال اقضه وزده فاعطاه وزاده قیراطا اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ وہی چلتی اپنی اونٹ پر کہ تحقیق تہک گیا تہا یعنی ایک سفر مین کہ مدینہ کو آتی تہی پہر گذری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جابر پر پس مارا حضرت نی اونٹ کو یعنی لکڑی سی یا کوڑی سی کہ دست مبارک مین تہا پس چلا چلنا کہ نہین چلتا تہا مانند اوسکی یعنی دست مبارک کی برکت سی ایسا تیز رفتار ہوگیا کہ پہلی ایسا نہ تہا پہر فرمایا حضرت نی کہ بیچ میری ہاتہہ اوسکو ساتہہ وقیہ کی کہا جابر نی پس بیچا مینی اوس اونٹ کو اور استثنا کی مینی سواری اوسکی اپنی گہر تک پہر جب آیا مین مدینہ مین لایا مین حضرت کی پاس اونٹ اور دیا مجکو مول اوسکا اور ایک روایت مین ہی کہ پس دیا مجکو مول اوسکا اور پہیر دیا اونٹ مجہے یعنی مول بہی دیا اور اونٹ بہی عطا کیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت بخاری مین یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی بلال کو کہ دی جابر کو مول اونٹ کا اور زیادہ دی کچہہ پس دیا بلال نی اونکو اور زیادہ دی اونکو ایک قیراط کہ نام چہٹی حصہ درہم کا ہی **ف** وقیہ کہ اوسکو اوقیہ بہی کہتی ہین چالیس درہم کا ہوتا ہی اور استثنا کی مینی الخ یعنی شرط کی یعنی کہ مدینہ تک اس اونٹ پر سوار چلونگا یا اسباب لادونگا پس ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بیچنا جانور کا ساتہہ شرط کرنی بائع کی سواری اوسکی اپنی لیی ایک مدت تک چنانچہ امام احمد کا مذہب یہی ہی اور امام مالک کی نزدیک جائز ہی کرنا شرط کا اگر مسافت نزدیک ہو چنانچہ یہان ایسا تہا اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی جائز نہین کہتی ہین بیع کرنی ساتہہ اوس شرط کی کہ اوسمین نفع بیچنی والیکا یا مول لینی والیکا ہو خواہ مسافت قریب ہی یا بعید دلیل اونکی وہ حدیث ہے کہ منع کیا حضرت نی بیع اور شرط سی اور اسحدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ بات خاص جابر کی لیی جائز ہولی اور کو نہین جائز یا یہہ کہ یہہ شرط بعد ہونی بیع کی ہولی ہو ع ح **وعن** عائشة قالت جاءت بریرة فقالت انی کاتبت علی تسع اواق فی کل

عَامٍ وُقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي
فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ
مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ مکاتبت کی تہی مینی نو اوقیہ پر کہ ہر سال مین ایک وقیہ دونگی پس مدد کرو میری پہر کہا حضرت عائشہ
نے بریرہ کو کہ اگر چاہین مالک تیرے یہہ کہ دون مین اوقیے اونکو ایک مرتبہ سبکی سب اور آزاد کرون مین تجکو تو کرون مین اور رہے حق ولا تیریکا مجکو پس گئی بریرہ طرف مالکون
اپنی کی پس مانا اونہون نے اور کہا کہ نہین بیچینگی ہم مگر اسطرح سے کہ ہو حق ولاکا ہمارے لیے پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ کو کہ لے
اوسکو اور آزاد کر اوسکو یعنی اور ولا تجکو پہنچیگی پہر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون مین پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسکی پہر
فرمایا جیسے اسکی کیا حال ہے اون لوگونکا کہ کرتے ہین شرطین کہ نہین وہ کتاب اللہ مین یعنے نامشروع ہین جو شرط کہ نہین کتاب اللہ مین پس وہ باطل ہے اگرچہ ہون
سو شرطین یعنی اگر شرط کرے سو بار پس حکم اللہ کا لائق تر ہے کہ عمل کیا جاوے اوسپر اور شرط اللہ کے مضبوط تر ہے اور سوا اسکی نہین کہ ولا واسطے اوسکی
ہے کہ آزاد کرے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بریرہ حضرت عائشہ کی لونڈیکا نام ہے پہلے وہ ایک یہود کے لونڈی تہین اونہون نے کتابت اپنی
مالکون سے اور کتابت اسکو کہتے ہین کہ مالک آزاد کرے بردیکو اس شرط پر کہ اس قدر روپیا مجکو ادا کرنا اور وہ قبول کرے پہر اگر اوسنے ادا کیا وہ آزاد ہوا اور
نہین تو ویسا ہی اوسکی ملک مین ہا پس وہ حضرت عائشہ پاس آئین اور کہا کہ مینی کتابت کے ہے نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک وقیہ دیا کرونگی اور اوقیہ چالیس
درہم کا ہوتا ہے پس میری مدد کرو یعنی کچہہ دو کہ مین اپنی بدل کتابت مین ادا کرون حضرت عائشہ نے کہا کہ تیرے مالک اگر چاہین یہہ نو اوقیہ یکمشت
دون یعنی تیری قیمت مین اور خرید لون تجکو اور آزاد کرون تجے کرون پہلے و بیچنا مکاتب کا بیچ صورت عاجز ہونے اوسکے ادا کرنے بدل کتابت سے جائز
ہے اور ولا کہتے ہین حق آزاد یکو کہ کوئی شخص اپنی غلام کو آزاد کرے اور غلام آزاد مرجاوے اور مال چہوڑ جاوے اور اوسکا کوئی عصبہ نہو تو آزاد کرنیوالیکو
مال اوسکا پہنچیگا پس بریرہ کی مالکون نے چاہا کہ عائشہ لین بریرہ کو تو ولا اوسکا ہمارے لیے ہو یہہ شرط کرنی اونکی نادانی تہی اور نامشروع کہ عائشہ آزاد
کرین اور ولا اونکی لیے ہو ولا اوسکی لیے ہوتا ہے کہ جو آزاد کرے پس یہہ بات حضرت عائشہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اوسپر حضرت
خفا ہوئے اور کلام مذکور فرمایا ۱۲ ح + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے ولا کیسے اور ہبہ کرنے اوسکی سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنے ایک شخص نے غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولا اوسکی لیے ثابت ہوا اب چاہے کہ اوس حق کو کسیکے ہاتہ بیچے یا بخشے تو درست نہین اسلیے کہ ولا مال
نہین ہے کہ اوسکو بیچے یا بخشے سب علما کا مذہب ہے یہی +

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا
فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ
فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرُوحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَأُخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي مِثْلِ هٰذَا
أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضَى لِي أَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
روایت ہے مخلد بن خفاف سے کہ کہا خریدا مینی ایک غلام پس لے مینی کمائی اوسکی پہر مطلع ہوا مین اوس سے عیب پر یعنی عیب قدیم پر پس جہگڑا لیگیا مین اوس
غلام کے مقدمہ مین طرف عمر بن عبد العزیز کی کہ خلیفہ تہی پس حکم کیا واسطے میری ساتہہ پہیر دینی غلام کے اور حکم کیا مجہہ پر ساتہہ پہیر دینے کمائی اوسکی کے آیا مین عروہ

بن زبیر کی پاس کہ کبار تابعین اور فقہاء سبعہ سی تہی اور خبر دی مینی اونکو یعنی عمر بن عبد العزیز کی اس حکم کرنیکی پس کہا عروہ نی جاونگا مین طرف عمر بن عبد العزیز کی آخر روز یا وقت شام کی اور خبر دونگا مین اونکو یہہ کہ حضرت عائشہ نی خبر دی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم دیا بیچ مانند اس قصہ کی یہہ کہ منفعت بدلی ضمان یعنی تاوان بہرنیکی پس گئی طرف عمر بن عبد العزیز کی عروہ پس حکم کیا عمر بن عبد العزیز نی واسطی میری یہہ کہ لون مین کمائی غلام کی اوس شخص سے کہ حکم کیا تہا ساتہہ اوسکی مجہپر واسطی اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** بدلی ضمان بہرنیکی یعنی اگر غلام اسحالت مین مرجاتا یا ناقص ہوجاتا تو مول لینی والی کا نقصان ہوتا بیچنی والی پر کچہہ نہ تہا پس اگر منفعت حاصل ہو تو وہ بہی مول لینی والی کی ہی مولانا من المرقاۃ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهٖ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری پس قول قول بیچنی والیکا ہی اور لینی والا مختار ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی بیچنی والا اور لینی والا جسوقت کہ اختلاف کرین اور وہ چیز کہ بکی ہی قایم ہو جونکی تون اور نہ ہون درمیان اون دونوں کے شاہد پس قول وہ ہی کہ کہا بیچنی والی نی یا پہیر دین دونون بیع کو **ف** جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری یعنی قدر مول مین یا شرط خیار مین یا مدت مین یا سوای انکی اور شروط مین تو قول قول بیچنی والی کا ہی یعنی ساتہہ قسم کی کہ قسم دیجاوے کہ تو نی نہین بیچا ہی اتنی قیمت کو اور مول لینی والا اختیار رکہتا ہی اگر چاہی راضی ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ قسم کہائی ہی اوس پر بائع نی اور اگر چاہی قسم کہاوے کہ مینی نہین خریدی ہی مگر اسی کو پہر اگر دونون نی قسم کہائی پس اگر راضی ہوا ایک ساتہہ قول دوسرے کی فبہا اور اگر راضی نہوا فسخ کری قاضی عقد کو خواہ مبیع قایم ہو یا نہ قایم ہو یہہ مذہب شافعی کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کے قسم کہاوین دونون وقت ہلاک ہونی مبیع کی بلکہ قول اسصورت مین قول مشتری کا ہی ساتہہ قسم کی اور روایت المبیع قایم مویدی ان دونوں کی مذہب کے اور قول وہ ہی کہ کہا بیچنی والی نی یعنی جس صورت مین کہ مبیع قائم ہو تو بیچنی والیکو قسم دیجاوے پس جب قسم کہا ویگا تو لینی والی کو اختیار ہوگا چاہیکہ درگذرے یا دونون رد کرین بیع کو اور اگر نہ ہو مبیع قایم وقت نزاع کی تو قول قول مشتری کا ہی ساتہہ قسم کی اور نہ قسم دیجاوی بیچنی والیکو یہہ مذہب بوحنیفہ اور مالک کا ہی ذکرہ المظہر شرح یہہ مسئلہ یہان مجمل لکہا گیا ہی ہدایہ مین مفصل ہی جسکو تفصیل اسکی دیکہنی منظور ہو ہدایہ مین دیکہی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہیر دی بیع مسلمان کو بخشیگا اوس سے اللہ تعالی گناہ اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور شرح السنۃ مین یہہ حدیث مذکور ہی ساتہہ ان الفاظ کی کہ مصابیح مین ہے شریح شامی سی بطریق ارسال کی **ف** شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اقالہ بیع مین اور سلم مین جایز ہی پہلی قبض کرنیکی اور بعد اسکی اور اقالہ کہتی ہین فسخ کرنی بیع کو اور ابن ماجہ نی یعنی دونون نے متصل روایت کی ہی یہہ اور اسیطرح حاکم نی ابی ہریرہ سی اور مصابیح مین یہہ حدیث یون ہی من اقال اخاہ المسلم صفقۃ کرہہا اقال اللہ عثرتہ یوم القیمۃ اور بطریق ارسال کی یہہ اعتراض کیا مصنف نی بغوی پر کہ اونی ترک کیا اولی کو کہ ذکر کی منفصل اور نہ ذکر کی متصل ۱۲ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِّنْ رَّجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْاَرْضِ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوْا مُتَّفَقٌ

اوس

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خریدی ایک شخص نی اون لوگون مین سی کہ تہی پہلی تمسی زمین ایک شخص سی پس پائی اوس شخص
نی کہ خریدی تہی زمین بیچ زمین اپنی کی ایک ٹہلیا کہ اوسمین تہا سونا پس کہا بیچنی والیکو اوس شخص نی کہ لی تہی زمین لی سونا اپنا مجسی نہین خریدی تہی مگر
زمین اور نہین خریدا مینی تجسی سونا پس کہا بیچنی والی زمین کی نی کہ نہین بیچی مینی تیری ہاتہہ مگر زمین اور جو چیز اوسمین ہے پس قصہ لی گئی دونون طرف ایک
شخص کی پس کہا اوس شخص نی کہ قصہ لیگئی تہی طرف اوسکی کیا ہی تم دونون کی اولاد پس کہا ایک نی اونمین سی کہ میری ہان لڑکا ہی اور کہا دوسری نی کہ
میری ہان لڑکی ہی پہر کہا اوس شخص نی کہ نکاح کر دو اوس لڑکیکا لڑکیسی اور خرچ کرو اوپر اوس سونیسی اور صدقہ دو یعنی جو بچ رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** کہا ہی بعضون نی کہ وہ فیصلہ کرنیوالی حضرت داؤد تہی اور کہا نووی نی کہ اسحدیث مین دلیل ہی اوپر فضیلت صلح کروانی کی درمیان جہگڑنی
والی اور لینی دالی کی اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصون مین جیسیکہ مستحب ہے غیر اوسکیکو ۞ **باب السلم والرھن** باب ہے بیچ بیان بیع سلم
کی اور گرو کی **ف** سلم نام ہی اوس بیع کا کہ بالفعل مول روپیا یا اشرفی دی اور مبیع یعنی ایک جنس ٹہرالی کہ اتنی مدت مین لونگا ایک مہینی مین یا دو مہینی
مین مثلا سو روپی ایک شخص کو دیئی اور اوس سے ٹہیرالیا کہ دو مہینی مین گیہون سومن اس قسم کی تجسی لینگی اسکو عربی مین بیع سلم کہتی ہین اور کبہی سلف بہی کہتی ہین
اور ہندی مین بدنی بہی کہتی ہین جو اسکی سات شرطین پائی جاوین تو یہہ بیع درست ہی اور سب شرطین بارہ ہیں سو چہہ راس المال مین اور چہہ مسلم فیہ مین۔ چہہ
شرطین راس المال مین یہہ ہین بیان کرنا جنس کا کہ یہ درہم ہین یا دینار ہین یا روپی ہین یا اشرفیان ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ یہہ بخاری روپی یا درہم یا دینار ہین یا سمرقندی
یا کلدار یا حالی یا ڈیک کی اور بیان کرنا صفت کا کہ روپی کہری ہین یا کہوٹی اور معلوم کروا دینا قدر راس المال کا مثلا یہہ سو ہین یا دو سو ہین اور روپی اشرفی نقد کی
وعدی پر نہ رکہنا اور قبض کرنا اوسی مجلس مین یعنی مجلس عقد کمین اور دس شرطین مسلم فیہ مین یہہ ہین بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلا گیہون ہین یا جو ہین یا چنی ہین اور بیان
کرنا نوع کا کہ کہادر کہین یا بانگر کی اور بیان کرنا صفت کا کہ اچہی ہین یا بری اور جتنا مسلم فیہ کی قدر کا مثلا دس سیر یا دس من ہی اور مسلم فیہ اوس قسم سی ہو کہ متعین ہو جاتا
ہی تعین کیسی سی پس نہین درست سلم روپی اور اشرفی مین اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت مین لینگی دو مہینی مین یا چار مہینی مین اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ
ہی اور نہ موقوف ہو وہ چیز عالم مین سی یعنی جسوقت سی عقد کی ہی اوسوقت سے لینی وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اسعرصہ مین نہو پیدا تو اسمین سلم نہین درست اور ہووے
عقد بیع سلم کی بدون خیار کی یعنی شرط کرنا خیار کا اسمین نہین چاہیی اور بیان کرنا مکان کا کہ اس جگہہ مسلم فیہ مین دونگا اگر ہو مسلم فیہ مین بوجہہ اور ہونا مسلم فیہ کا
مضبوط یعنی بیان کرنی جنس اور نوع اور صفت کیسی وہ چیز معلوم ہووے پس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنا جنس اور نوع اور صفت کیسی معلوم و متعین نہو مانند حیوان اور بعض
اقسام کپڑی وغیرہ کی اوسمین سلم نہین درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی ۞ مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عباس قال
قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ
فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی مکہ سی ہجرت کر کر مدینہ مین اور مدینہ کی لوگ بیع سلم کرتی تہی میوہ دینی مین ایکسال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی زر دیتی تہی اور شرط کرتی تہی کہ بعد ایکسال
یا دو سال یا تین سال کی میوہ پہنچا دینا پس فرمایا حضرت نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس چاہیے کہ سلم کری کیل معلوم مین یعنی مثلا دس کیل یا بیس کیل اور
وزن معلوم مین مدت معلوم تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وزن معلوم مین یعنی جو کوئی بیع سلم کری اوس چیز مین کہ بیچی جاتی ہی تُل کر جیسی زعفران وغیرہ
تو سلم کری وزن معلوم مین مثلا چار تولی یا پانچ تولی اور مدت معلوم تک جیسی ایک مہینا یا ایک برس اور مانند اسکی اور ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اوپر
کہ مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط ہی اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کی نزدیک مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط نہین ۞ وعن عائشۃ
قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا لَّهٗ مِنْ حَدِيْدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا خریدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کچہہ غلہ ایک یہودی سی بوعدہ ایک مدت معلوم کی اور گرو رکہی اوسکی پاس اپنی زرہ لوہی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی بیچ مول لینا بنسیہ یعنی بوعدہ اور جائز ہی کچہہ گرو رکہنا بدلی دین کے اور جائز ہی گرو رکہنا حضر مین یعنی شہر مین اگرچہ کتاب اللہ مین قید سفر کی ہی یعنی اس آیت مین وان کنتم علی سفر فرہان مقبوضۃ قید سفر کی اسمین اتفاقی ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی معاملہ کرنا ساتہہ اہل ذمہ کی اسلیے اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ جائز ہی معاملہ کرنا اہل ذمہ سی اور اور کفار سی جبکہ نہ ثابت ہو حرام ہونا اوس مال کا اونکی ہاتہہ مین ہی لیکن نہین جائز ہی مسلمانونکو بیچنا ہتیار کا اور اور اسباب لڑائی کا حربیونکی ہاتہہ اور نہین جائز مطلق کفار کے ہاتہہ بیچنا اوس چیز کا کہ باعث تقویت اونکی دین کے ہی اور نہین جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمان کا اونکی ہاتہہ اور کہا نووی نی کہ اسمین بیان ہی اوسکا کہ حضرت دنیا مین قلت مال کی رکہتی تہی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی گرو کرنا اسباب لڑائیکا اہل ذمہ کی پاس اور حضرت نی جو معاملہ گرو کا یہودی سے کیا اور صحابہ سی نکیا تو کہا ہی بعضون نے کہ شاید یہہ بیان جواز کے لیے کیا اور بعضون نے کہا کہ اسلیے کیا کہ وہان غلہ زیادہ حاجت سی کسی پاس نہ تہا سوا یہود کے

ع ✱ **وَعَنْهَا** قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا وفات کیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت مین کہ زرہ اونکی گرو تہی نزدیک یہودی کے بدلی تیس صاع جو کے نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور سواری کا سواری کیا جاوی بدلے خرچ کرنی اوسکی جسوقت کہ ہووہ گرو اور دودہ جانور شیردار کا پیا جاوی بدلے خرچ کرنی اوسکی جسوقت کہ ہووہ گرو اور جو سواری کری اور دودہ پیوی اوسپر ہے خرچ نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ملا علی رح نی اول جملہ حدیث کی تحت یہہ لکہا ہی کہ یعنی جائز ہی گرو کرنیوالیکو سوار ہونا اور اسباب لادنا اوس جانور پر کہ گرو کیا ہی بسبب اسکی کہ اسپر ہی دانا گہانس ہوگا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور شافعی کا انتہی اور حضرت شیخ رح نی اخیر جملہ کی تحت یہہ لکہا ہی کہ یعنی جو کوئی سوار ہوتا ہے اور دودہ پیتا ہی اوسپر نفقہ ہی راہن ہو یا مرتہن یعنی اگر مرتہن گرو کی جانور کو دانا گہانس دیتا ہی وہ سوار ہو اور دودہ پیوی اور اگر راہن دانا گہانس دیوی اوسکو جائز ہی سوار ہونا اور دودہ پینا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی مرتہن کو نفع اوٹہانا ساتہہ گرو کی اور خرچ کرنا اوسپر اور جمہور علما برخلاف اسکی ہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین جائز ہی مرتہن کو کہ نفع لی ساتہہ رہن کے اور نفقہ رہن کا راہن پر ہے اسلیے کہ جو قرض حاصل کری نفع کو حرام ہی اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ منسوخ ہی ساتہہ حدیث آیندہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِيْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلًا وَرُوِيَ مِثْلُهٗ اَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهٗ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا روایت ہے سعید بن مسیب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین منع کرتا گرو رکہنا چیز گروی کہی ہوئی کو مالک اوسکی سی جسنی گروی کہا ہی اوسکو یعنی گروی کہنی سے تو وہ چیز اوسکی ملک سی نہین نکل جاتی اوسکی لیے ہے فائدہ اور زیادتی اسکی اور اوسپر ہی تاوان اوسکا نقل کی یہہ شافعی نی بطریق ارسال کے اور روایت کیی مثل اس حدیث کے یعنی موافق اسکی لفظا و معنا مین یا مثل معنی اسکی یعنی موافق معنی مین مخالف لفظون مین مخالف نہین ہے اسکی معنی مین سعید بن مسیب سے کہ اونہون نے روایت کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کے **ف** فائدہ اسکا اسکا یعنی گروی چیز کا کرایہ لینا یا گرو کی جانور پر سوار ہونا اور زیادتی اوسکی یعنی اگر بچی وغیرہ ہون گرو کی چیز کی تو حق راہن کا ہی اور اگر ہلاک ہو مرتہن کے ہاتہہ مین تو تاوان راہن پر ہی یعنی نقصان راہن کا ہوا مرتہن کے حق مین سی کچہہ ساقط نہین ہوئیگا راہن کو سب قرض دینا ہوگا

حواشی

اور بعضے نسخون مین لفظ سوے کا ساتھ صیغہ حروف کی ہی یا ہی اس صورت مین فاعل شافعی ہوگا اور لفظ مثلاً اور مثل منصوب ہی ہونگی + ح + **وعن ابن عمر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَالْمِیْزَانُ مِیْزَانُ اَهْلِ مَکَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ**
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پیمانہ پیمانہ اہل مدینہ کا ہی اور تول تول اہل مکہ کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **ف** یعنے حقوق شرعیہ مین مانند زکوۃ اور مانند اسکیکی اعتبار مدینہ والونکی پیمانون کا ہی اور مکہ والون کی تول کا بیان اس اجمال کا یہہ کہ نہین واجب ہوتی زکوۃ درہمون مین جبتک کہ نہو دو سو درہمین موافق تول مکی کی اور صدقۃ الفطر مین اور اور صدقات واجبہ مین صاع معتبر ہی اہل مدینہ کا اسلیکہ مدینہ والے اہل زراعت ہین وہ خوب جانتی ہین حال پیمانونکا اور مکی والی اہل تجارت ہین وہ احوال تولونکا خوب جانتی ہین کذا قال القاضی البغوی + ع **وعن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ هَلَکَتْ فِیْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَکُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ناپنی والون اور تولنی والون کی کہ تحقیق تم والی کیی گیی ہو دو کامونکی یعنی ناپنی اور تولنی کی کہ ہلاک ہوئین اونمین امتین گذری ہوئی پہلی تم سی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مانند قوم شعیب وغیرہ کی کہ لیتی تہی لوگونسی پورا اور دیتی تہی کم اور حاصل یہہ کہ تم کم ناپنی اور کم تولنی سی بہت پرہیز کرو تا اونکی طرح تم بہی ہلاک ہو جاؤ + ع + **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عن ابی سعید الخدری قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ قَبْلَ اَنْ یَقْبِضَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ**
روایت ہی ابی سعید خدری کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس نہ پھیری وسکو طرف غیر اپنی کی پہلی قبض کرلی اوسکی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** نہ پھیرے الخ یعنی نہ بیچی ہاتہہ بیچی اور نہ ہبہ کری پہلی قبض کرنیکی یا یہہ کہ تبدیل نکری وس چیز کو ساتھ غیر وسکیکی یعنی جو چیز لینی کی ہی وسکی بدلے اور چیز نہ لی پہلی قبض کرنیکی + ع + **بَابُ الْاِحْتِکَارِ** باب ہی بیچ بیان احتکار کی **ف** شرع میں احتکار کہتی ہین بند کر رکہنی قوتون کو بانتظار گرانی کی بایطور کہ وقت گرانیکی کہ لوگ احتیاج غلہ وغیرہ کی رکہتی ہون مول لیکر بند کر رکہی اس نیت سی کی جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہہ حرام ہے ہان اگر وسکی زمین سی آیا ہو یا وقت ارزانی کی خرید کر رکہا ہو اور گرانی مین بہی تو یہہ حرام نہین اور اسیطرح حرام نہین ہے بند کر رکہنا اون چیزونکا کہ قوت نہین ہین ہاں ح ع + اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی احتکار بیچ قوتون آدمیون اور جانور کے جبکہ ہو یہہ احتکار بیچ ایسی شہر کے کہ ضرر کری شہر والونکو یعنی شہر چہوٹا ہی اسکی احتکار سی گرانی زیادہ ہو جائیگی اور ضرر پہنچیگا لوگونکو اور اگر شہر بڑا ہی پہر احتکار کریگا تو ضرر لوگونکو نہین ہوگا وہان کچہہ مضائقہ نہین اوسکا اور جسنے احتکار کیا غلہ زمین اپنی کا یا خریدی ہوئی غلہ کو اور شہر سی لیکن نہین ہے وہ احتکار کرنیوالا + **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عن معمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہے معمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ احتکار کری پس وہ ہی گنہگار نقل کی یہہ مسلم نی **وسنذکر حدیث عمر کانت اموال بنی النضیر فی باب الفیء ان شاء اللّٰه تعالٰی** اور ذکر کرینگی ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی کانت اموال بنی النضیر بیچ باب فی کی اگر چاہی گا اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسرے **عن عمر عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ** روایت ہی عمر رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سوداگر رزق دیا گیا ہی اور احتکار کرنیوالا ملعون ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی جو کوئی غلہ وغیرہ شہر مین لاوی تا بیچی بموجب نرخ حال کی برخلاف احتکار کرنیوالے کے وہ رزق دیا گیا ہی یعنے حاصل ہوتا ہی اوسکو فائدہ بغیر گناہ کی اور برکت دی جاتی ہی وسکی رزق مین اور احتکار کرنیوالا کہ معنی اسکی

اور یہ مذکور ہوئی گنہ گار اور دور خیر سی ہی جب تک کہ اس فعل مین ہی نہین حاصل ہوئی اوسکو برکت ۱۲ ح ۱۲ ع وعن انس قال غلا السعر
علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سعر لنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ہو المسعر
القابض الباسط الرازق وانی لارجو ان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمۃ بدم ولا مال رواہ الترمذی وابو داود
وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی انس سی کہ کہا مہنگا ہوا نرخ غلہ کا زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس کہا صحابہ نی یا رسول
اللہ نرخ مقرر کیجئی واسطی ہماری یعنی حکم کیجئی لوگونکو کہ اس بہا و بیچا کرو پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ وہ ہی نرخ مقرر کرنیوالا تنگ کرنیوالا
فراخ کرنیوالا روزی دینی والا اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون یہہ کہ ملون پروردگار اپنی سی اسحالت مین کہ نہ ہو کوئی تم مین سی کہ طلب کری مجہسی
کچہہ حق بسبب خونکی یا مال کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف وہی نرخ مقرر کرنیوالا الخ یعنی نرخ اللہ تعالی
کی ہاتہہ ہی کہ ساتہہ اوسکی روزی لوگونپر تنگ اور فراخ کرتا ہی یہہ جو کہتی ہین کہ نرخ آسمانی ہی اوسکی یہی معنی ہین اور امید رکہتا
ہون مین الخ اسمین نہی ہی نرخ مقرر کرنیسی اسلیے کہ وہ تصرف کرتا ہی لوگونکی مال مین بغیر اذن اونکی اور ظلم کرتا ہی اونکی حق مین اور نرخ
مقرر کرنیسی کبہی لوگ بیچنا چہوڑ دیتی ہین اور یہہ باعث ہوتا ہی قحط کا اور مراد یہہ ہی کہ تکلیف نہ دیجاوی لوگونپر ساتہہ نرخ مقرر کرنی کی اور لازم
نہ کیا جاوی اونپر نرخ ولیکن حکم کیے جاوین ساتہہ انصاف اور شفقت کی خلق پر اور خیر خواہی خلق کی ۱۲ ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احتکر علی المسلمین
طعامہم ضربہ اللہ بالجذام والافلاس رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ
روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی بند کر رکہی مسلمانون سی غلہ اونکا پہنچاتا ہی اللہ اوسکو
جذام اور افلاس نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین ف اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی
ارادہ کرتا ہی ضرر پہنچانیکا مسلمانونکو تو مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بلا بدنی اور مالی مین اور جو کوئی ارادہ کرتا ہی نفع پہنچانیکا اونکو پہنچاتا ہی
اللہ تعالی اوسکی نفس اور مال مین خیر اور برکت ۱۲ ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر
طعاما اربعین یوما یرید بہ الغلاء فقد برئ من اللہ وبرئ اللہ منہ رواہ رزین
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بند کر رکہی غلہ چالیس دن ارادہ رکہتا ہو ساتہہ اوسکی مہنگی
ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سی اور اللہ بیزار ہوا اوس سی نقل کی یہہ رزین نی ف بیزار ہوا اللہ سی یعنی توڑا عہد اوسکا کہ بیچ بجا آوری حکم
اور سنت کریکی خلق پر باندہا ہی اور بیزار ہوا خدا اوس سی یعنی حفظ و عنایت اپنی اوس سے اوٹہالی ۱۲ ح وعن معاذ قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد المحتکر ان ارخص اللہ الاسعار حزن وان اغلاہا فرح رواہ البیہقی فی شعب الایمان
ورزین فی کتابہ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی برا ہے بندہ احتکار کرنی والا
اگر سستا کری اللہ نرخون کو تو غمگین ہو اور اگر مہنگا کری نرخون کو تو خوش ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین
وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتکر طعاما اربعین یوما ثم تصدق بہ لم یکن لہ
کفارۃ رواہ رزین اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بند کر رکہی غلہ چالیس دن
پہر صدقہ دی اوسکو نہو گا واسطی اوسکی کفارہ نقل کی یہہ رزین نی ف چالیس دن کی غلہ بند رکہنی کا یہہ حکم و سزا ہی اور اگر کم اس سی رکہی اوسکی

بہی نزاہی ولیکن کمتر اس سی ہوح **بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ** باب ہی بیچ بیان مفلسی کے اور مہلت دینی کی معاملہ مین ف یعنی
اگر کسی پر حق اسکا ہوا اور وہ مفلس ہو گیا اور بالفعل نہین ادا کر سکتا اوسکو مہلت دی نہ ح ؛ **الفصل الاول** فصل پہلی عن
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مفلس ہو ایس پایا ایک شخص نی مال اپنا بعینہ یعنی اوسکی پاس پس وہ لائق
تر ہی ساتہہ اوس مال کی غیر اپنی سی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مثلاً ایک شخص نی کچھ خریدا اور مول اوسکا دیا نہ تہا وہ کہ مفلس ہو گیا
قاضی نی حکم اوس کی مفلس ہونیکا کر دیا اور بائع بیچنی والی نی وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک نہ ہوئی تہی وہ حسا یا معنی ساتہہ تصرفات شرعیہ کی مانند ہبہ بعد
وقف کی تو اوسکو پہنچتا ہی کہ فسخ کری بیع کو اور لیلی وہ چیز اپنی بہ نسبت قرض خواہونکی وہ مقدم ہی اور اگر کچھ مول لیلیا تہا بائع نی اور کچھ مشتری
پر رہا تہا کہ وہ مفلس ہو گیا لیوی مال اپنا بقدر اوس چیز کی کہ باقی رہا ہی مول مین سی یہی مذہب ہے امام شافعی اور مالک کا اور ہماری نزدیک نہین پہنچتا ہی
بیچنی والیکو فسخ کرنا بیع کا اور لی لینا اوسکا بلکہ وہ مثل اور قرض خواہونکی ہی اور حمل کیا ہی ہمنی حدیث کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تہی کہ خیار بائع کی لیی
تہا پہر ظاہر ہوا اوسکو بیچ مدت خیار کی کہ مول لینی والا مفلس ہو گیا پس اس سبب سے اسکو یہہ کہ اختیار کری فسخ کو ؛ ع ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ
فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَیْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْهِ فَتَصَدَّقَ
النَّاسُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا
مَا وَجَدْتُمْ وَلَیْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا پہنچایا گیا نقصان ایک
شخص بیچ زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ میوونکی کہ خریدا تہا اوسکو پس بہت ہوا دین اوسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونکو صدقہ دو اوسکو
یعنی تاکہ دین اپنا ادا کری پس صدقہ دیا لوگون نی اوسکو پس نہ پہنچا وہ صدقہ موافق دین اوسکی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی قرض
خواہون کو لو جو پایا تم اور نہین واسطی تمہاری مگر یہہ نقل کی یہہ مسلم نی ف پہنچایا گیا الخ یعنی حضرت کی زمانی مین ایک شخص نی درخت میوہ کا
لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح نہ پکا تہا آفت کی سبب سے جھڑ گیا اور مول اوسکا دیا نہ تہا پس بیچنی والی نی طلب کیا مول اوسکا یعنی والی نی لوگونسی
قرض لیکر ادا کیا مول اوسکا اس جہت سی اوسکی ذمہ پر دین بہت سا ہو گیا اور آخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ نہین پہنچتا تمکو تنبیہ کرنا اور قید کرنا
اوسکو سبب ظاہر ہونی افلاس اوسکی پس واجب ہے مہلت دینی اوسکو جب کچھ اوس پاس دیکھو گی پہر لینا یہہ کہ حق بیچنی والی کا اوسکی ذمہ سی
ساقط ہوا ؛ ح مولانا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَكَانَ یَقُوْلُ
لِفَتَاهُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہا ایک شخص معاملہ کرتا تہا لوگونسی دین کا اور تہا کہتا واسطی گماشتی اپنی کی کہ جب آوی تو تنگدست کی پاس
درگذر کر اوس سی شاید کہ اللہ تعالی درگذر کری ہمسی فرمایا حضرت نی پس ملاقات کی اوسنی اللہ تعالی سی یعنی مرا پس درگذر کیا اللہ تعالی نی
اوس سے یعنی گناہون پر مواخذہ نہ کیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہہ کہ نجات دی اوسکو اللہ تعالی سختیون دن قیامت کیسی پس چاہیی کہ تاخیر کری طلب کرنی دین مین
مفلس سے یا موقوف کر دی اوس سے یعنی سارا حق اپنا معاف کر دی یا کچھ اوس مین سے نقل کی یہہ مسلم نی ف فرض افضل ہے نفل سی ستر درجے مگر چند مسائل

مین ایک تو معاف کر دینا حق کا کہ تنگدست پر ہو مستحب ہے لیکن وہ افضل ہے اسکی مہلت دینی سے کہ وہ واجب ہے دوسری ابتدای سلام سنت ہے
لیکن افضل ہے اوسکی جواب سے کہ وہ فرض ہے تیسرے وضو پہلے وقت کی مستحب ہے لیکن افضل ہے وضو سے کہ بعد داخل ہونے وقت کی کرے کہ وہ
فرض ہے ۱۲ + وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ
مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مہلت دے مفلس کو یا معاف
کرے اوس سے یعنی سب حق یا کچھ نجات دیگا اوسکو اللہ سختیون دن قیامت کے سے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِي الْيَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی الیسر سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص مہلت دے تنگدست کو یا موقوف کر دے اوس
سے جگہہ دیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ سایہ عنایت اپنے کی یعنی محفوظ رکھیگا گرمی روز قیامت کیسے اور آسان کریگا اوسپر شدت اوسکی نقل کی یہہ مسلم
نے **ف** اور روایت کی احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوع کہ جو کوئی مہلت دے تنگدست کو پس واسطے اوسکے بدلے ہر دن کی مانند دین کے
ثواب صدقہ کا ہے پہلے اسکے کہ وقت آوے ادای دین کا پس جب آوے وقت ادای دین کا پہر مہلت دے اوسکو پس واسطے اوسکی بدلے ہر دن کے مانند اوسکے
ثواب صدقہ کا ہے پہلے اسکے کہ آوے وقت ادای دین کا پہر جب آوے وقت ادای دین کا پس مہلت دے اوسکو پس واسطے اوسکی بدلے ہر دن کے دو مثل اوسکی ثواب
صدقہ کا ہے ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِيْ
اَنْ اَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا قرض لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان پس آئے حضرت کے پاس اونٹ زکوۃ کے کہا ابو رافع نے
پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ دون مین اوس شخص کو مانند اونٹ اوسکے کہ قرض لیا تھا حضرت نے اوس سے پس کہا مینے نہین پاتا مین مگر اونٹ اچھا کہ ساتوین
برس مین لگا ہے یعنی اونٹ اوسکا جوان تھا بجای اوسکے یہہ کیونکر دون کہ یہہ افضل ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اوسکو
اونٹ اچھا پس بہترین لوگون کا وہ ہے کہ بہت اچھا ہو ادا کرنے مین قرض مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ قرض لینا
حیوان کا جائز ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جائز نہین وہ کہتے ہین کہ یہہ حدیث منسوخ
ہے اور اخیر جملہ سے یہہ معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچھی چیز کا بہ نسبت اوسکی کہ قرض لی ہے مستحب ہے اور عالی ہمتی ہے بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی ہو ۱۲ +
۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا
وَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک شخص نے تقاضا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تھا پس سخت کہا حضرت کو پہر
قصد کیا حضرت کی یارون نے اوسکی ایذا دینے کا پس فرمایا حضرت نے چہوڑ دو اوسکو اسلیے کہ صاحب حق کو جگہہ ہے کہنے کی اور خرید کرو اوسکی لیے
اونٹ پس دو اوسکو اونٹ عرض کیا صحابہ نے نہین پاتے ہم یعنی اس عمر کا اونٹ کہ اوس سے لیا تھا مگر زیادہ تر اوسکی عمر سے یعنی اوسکا اونٹ
چہوٹا اور ضعیف تہا اور یہہ بڑا اور اچھا فرمایا حضرت نے خرید دو اوسکو یعنی اوسی اونٹ کو کہ پاتے ہو اگرچہ اوس سے زیادہ عمر کا ہو پہر دو اوسکو اونٹ اسلیے کہ
تحقیق بہتر تم مین وہی جو اچھا ہو تم مین ازروی ادا کرنے قرض کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** وہ تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہود مین سے
یا غیر اونکے مین سے اور بعضون نے کہا کہ شاید اعرابی تھا گنوارون مین سے تھا اور صاحب حق کو جگہہ کہنے کی کہا ابن ملک نے کہ مراد حق سے یہان دین ہے

لیے جبکہ کسی پر قرض آتا ہو پھر وہ تاخیر کرے ادا کرنے میں تو پہنچتا ہے قرض خواہ کو یہہ کہ شکوہ کرے اوس سے اور لیجاوے اوسکو حاکم کے پاس اور غصہ کرے اوس پر ع ۔ **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے پس جبکہ حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کرلے حوالہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کے مول دینے کا اور پہر نہ دے یا قرضدار کو مقدور ہے قرض کے ادا کرنیکا اور وہ تاخیر کرتا ہے یہہ ظلم ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہہ فسق ہے اور رد کیجاتی ہے اس سبب اسکی گواہی اوسکی اگرچہ ایکبار ہوا اور بعضوں نے کہا اگر مکرر کرے اور عادت کرے اوسکی او جسوقت کہ حوالہ کیا جاوے الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہو کسیکا اور وہ مقدور نہیں رکہتا ادا کرنیکا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرضخواہ کو کہ اس بات کو جلدیسی قبول کرلے تا کہ اوسکا مال ضایع نہو اور یہہ امر استحباب کے لیے ہے اور بعضوں نے کہا وجوب کے لیے اور بعضوں نے کہا اباحت کے لیے ہے ع ح **وعن** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ تَقَاضٰی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا لَہٗ عَلَیْہِ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُہُمَا حَتّٰی سَمِعَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْہِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِہٖ وَنَادٰی کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ یَا کَعْبُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَیْنِکَ قَالَ کَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ قُمْ فَاقْضِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہہ کہ اونہوں نے تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اپنے دین کا کہ تہا اوس پر بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں پس بلند ہوئیں آوازیں دونوں کی یہانتک کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازوں کو اور حضرت تہے گہر اپنے میں پس نکلے طرف اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ کہولا پردہ اپنے حجرے کا اور پکارا کعب بن مالک کو فرمایا اے کعب عرض کیا کعب نے حاضر ہوں یا رسول اللہ پس اشارہ کیا حضرت نے اپنے ہاتہہ سے یہہ کہ موقوف کر آدہا اپنے دین سے کہا کعب نے تحقیق کیا میں نے یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے ابن ابی حدرد کو کہڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے تقاضا کرنا دین کا مسجد میں اور سفارش کرنے صاحب حق سے اور صلح کروا دینے جہگڑنے والوں میں اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت میں ع ۔ **وعن** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْہَا فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰی عَلَیْہَا ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ اُخْرٰی فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قِیْلَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تَرَکَ شَیْئًا قَالُوْا ثَلٰثَۃَ دَنَانِیْرَ فَصَلّٰی عَلَیْہَا ثُمَّ اُتِیَ بِالثَّالِثَۃِ فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَۃُ دَنَانِیْرَ قَالَ ھَلْ تَرَکَ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ صَلِّ عَلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَیَّ دَیْنُہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا تہے ہم بیٹہے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہ نے نماز پڑہیے اوسپر فرمایا حضرت نے آیا ہے اوسپر دین کہا صحابہ نے کہ نہیں پہر نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا ایک اور جنازہ پس فرمایا کیا ہے اوسپر دین کہا گیا ہاں پس فرمایا کیا چہوڑ گیا ہے کچہہ عرض کیا صحابہ نے کہ چہوڑ گیا ہے تین دینار پس نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہے اوسپر دین کہا صحابہ نے تین دینار فرمایا کیا چہوڑ گیا ہے کچہہ عرض کیا نہیں فرمایا پڑہو نماز اپنے یار پر کہا ابو قتادہ نے کہ نماز پڑہیے اوسپر یا رسول اللہ اور میرے ذمہ ہے دین اوسکا پس نماز پڑہی حضرت نے اوسپر نقل کی یہہ بخاری نے **ف** احتمال ہے کہ یہہ تینوں جنازے ایک دن اور ایک مجلس میں آئے ہوں یا کئی دنوں اور کئی مجلسوں میں اور دوسرے شخص پر وہی تین دینار کا قرض ہوویگا جو اسکے پاس سے نکلیں اسلیے حضرت نے اوسپر نماز پڑہی اور تیسرے پاس جو مال ادا ہی دین کے لیے نکلا اور حضرت نے اوسپر نماز نہ پڑہی یہہ یا تو اسلیے تہا کہ لوگ پرہیز کریں دین سے اور باز رہیں تاخیر و تقصیر کرنے سے ادا میں یا مناسب جانا

حضرت نے اونکے لیے دعا کرنی موقوف رکھی تھی اور وہ موقوف رہی یعنی قبول نہو بسبب اسکی کہ اسپر حق لوگون کی ہین اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ضامن
ہونا میت کیطرفسے جایز ہی برابر ہی کہ چہوڑا ہو مال واسطے دین کی لیے یا نہ چہوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اکثر علما کا بخلاف امام ابو حنیفہ کی
کہ اونکی نزدیک یہہ نہین درست ذکرہ الطیبی اور ہمارے بعضی علما نے لکہا ہی کہ دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسحدیث کی ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی اور
احمد نے اسپر کہ صحیح ہی کفالہ اوس میت کیطرفسے کہ نہین چہوڑا مال اور ہوا وہ سپرد دین اسلیے کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑہتی اور امام ابو حنیفہ
نے کہا کہ نہین صحیح ہی کفالت میت مفلس کیطرفسے اسلیے کہ کفالت میت مفلس کیطرفسے کفالت ہی دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہے
اور حدیث مین احتمال ہی یہہ کہ ہوا قرار ساتہہ کفالت پہلی کی اور احتمال ہے یہہ ہی کہ ہو وعدہ نہ کفالت ع ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لی مال لوگونکا ارادہ رکہتا ہو ادا کرنیکا
یعنی قرض لی احتیاج کی لیے اور وہ ارادہ رکہتا ہو اوسکی ادا کا اور کوشش کرتا ہو اوسمین ادا کریگا اللہ تعالی اوسسے یعنی مدد کریگا اوسکی اسکی ادا پر
دنیا مین اور راضی کر دیگا حق والی کو عقبی مین اور جو شخص کہ لی مال ارادہ رکہتا ہو ضائع کرنی اوسکا یعنی قرض لی بغیر احتیاج کی اور نہ قصد ہو
اوسکی ادا کرنیکا ضائع کریگا اوسکو اللہ اوسپر یعنی نہین مدد کریگا اوسکی اور نہین فراخ کریگا اوسپر رزق اوسکا بلکہ تلف کریگا مال اوسکا اسلیے کہ قصد
کیا اوسنے مسلمانکی مال تلف کرنیکا نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ
فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا
اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِئِيْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجہکو
اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی اسحالمین کہ ہوؤن مین صبر کرنیوالا اور ہوؤن ڈہونڈہنیوالا ثواب کا یعنی نہ قصد کرنیوالا ناموری اور دکہائی کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹہہ
دینیوالا کیا اوتار دیگا اللہ تعالی مجہسی گناہ میری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان پس جب پیٹہہ پہیری اوس شخص نے پکارا حضرت
نے اوسکو پہر فرمایا ہان یعنی اللہ تعالی سب گناہ بخشتا ہی لیکن دین نہین بخشتا اسیطرح سی کہا جبرئیل نے اور وحی لائے نقل کی یہہ مسلم نے ف
اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بندونکی حقوق مین بڑی تنگی اور دشواری ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا [illegible] جبرئیل حضرت سی کچہہ باتین سوای قرآن
کی بہی کہہ جاتی تہی م ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ
اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشی جاتی ہین واسطے
شہید کی تمام گناہ مگر دین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سی مراد ہین حقوق آدمیون کی خواہ مال کسیکا اسکی ذمہ
ہو خواہ خون کسیکا کیا ہو خواہ آبروریزی کی ہو کسیکی یعنی برا کہا ہو کسیکو یا غیبت کی ہو کسیکی وغیر ذلک یہہ نہین بخشی جاوینگی بسبب شہادت کے
اور کہا ابن ملک نے کہ کہا ہی بعضون نے کہ یہہ بیچ حق شہدا بر یعنی جنگل کی ہی اسلیے کہ روایت کیا ہی ابن ماجہ نے ابو امامہ سی بطریق مرفوع کی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید دریا کی بخشی جاتی ہین تمام گناہ اور دین بہی ق ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً
صَلّٰى وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اونکی پاس

آدمی مردہ اسحال مین کہ ہوتا اوسپر دین پس پوچہتی کہ کیا چہوڑا ہی واسطی ادای دین اپنی کی مال پس اگر بیان کیا جاتا یہہ کہ وہ چہوڑ گیا ہی مال
اسقدر کہ دین ادا ہوجا ویگا تو نماز پڑہتی اوسپر اور اگر نہ چہوڑ گیا ہوتا کچہہ فرماتی واسطی مسلمانونکی کہ پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی آپ نماز
نہ پڑہتی اور انکو فرماتی کہ تم پڑہو پس جب کہولین اللہ تعالی نی حضرت پر فتوحین یعنی غنیمتین ہاتہہ لگین کہڑی ہوئی یعنی خطبہ کی لیی پس
فرمایا کہ مین لائق تر ہون ساتہہ مسلمانونکی اونکی جانونسی پس جو کوئی مری مسلمانونسی اور چہوڑ جاوی دین یعنی اور نہ ہو کچہہ اوسکا مال پس میری
ذمہ پر ہی اداکرنا دین اوسکیکا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی مال پس وہ واسطی وارثون اوسکیکی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
لائق تر ہون الخ یعنی ہر چیز مین امور دین اور دنیا سی پس واجب ہے مومنوپر یہہ کہ ہون حضرت محبوب تر طرف اونکی جانون اونکی سی
اور حضرت کی حکم کو مقدم کرین اپنی نفسون کی حکم سی اور حضرت کی حق کو مقدم جانین اپنی نفسون کی حق سی اور شفقت اونکی حضرت پر زیادہ
ہو بہ نسبت شفقت اونکیکی اپنی نفسونپر اور اسیطرح شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائق تر ہی شفقت اونکی سی اپنی نفسوںپر پس جب حاصل
ہوئی حضرت کو غنیمت تو ہوئی لائق تر ساتہہ اداکرنی دین اونکیکی جیسا کہ فرمایا فمن توفی الخ آور واسطی وارثون اوسکی کی یعنی بعد اداکرنی دین
اوسکی کی آور کہا بعضون نی کہ تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اداکرتی قرض مردونکا بیت المال مین سی اور یہہ ظاہر ہی آور بعضون نی کہا کہ
حضرت اپنی مال مین سی اداکرتی تہی پہر کہا بعضون نی کہ تہا یہہ اداکرنا دین کا واجب حضرت پر اور بعضون نی کہا کہ تہا یہہ تبرعاً یعنی از راہ احسان

کی ۛ ع ۛ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِی خَلْدَۃَ الزُّرَقِیِّ قَالَ جِئْنَا اَبَاهُرَیْرَۃَ فِیْ صَاحِبٍ لَنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ
هٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ
بِعَیْنِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی خلدہ زرقی سی کہ کہا آئی ہم پاس ابو ہریرہ کی بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ تحقیق مفلس ہوگیا تہا یعنی
اور اوسکی پاس اسباب لوگونکا تہا کہ نہین دیا تہا مول اوسکا پس پوچہا ہمنی کہ کیا حکم ہی اوسکا پس کہا ابو ہریرہ نی کہ یہہ مانند اوس شخص کے ہی کہ حکم فرمایا اوسکی
مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص مری یا مفلس ہوجاوی پس مالک اسباب کا لائق تر ہی ساتہہ اسباب اپنی کی جسکہ پاوی جونکا تون
نقل کی یہہ شافعی اور ابن ماجہ نی **ف** بیان اسکا اسی باب کے پہلی فصل مین ہوچکا ہی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روح مومن کی لٹکائی جاتی ہی بدلی دین اپنی کی یعنی نہین داخل ہوتی
جنت مین اور نہین پہنچتی بیچ جماعت بندگان صالح کی یہانتک کہ اداکیا جاوی دین اوسکا نقل کی یہہ شافعی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور
دارمی نی **ف** کہا ہی بعضون نی کہ دین جو جنت سی روکیگا یہانتک کہ بدلہ لیا جاوے وہ وہ دین ہے کہ روپیہ قرض لیکر خرچ کیا واہیات مین اور
اسراف کیا اور جسنی قرض لیا ہی حق واجب کے اداکرنیکی لیی بقدر ضرورت کی اور مال بقدر اداکرنیکی نہ چہوڑا تو اللہ تعالی اوسکو روکنی کا نہین جنت سی
انشاء اللہ تعالی مگر سلطان یعنی حاکم کو چاہیی کہ اداکری اوسکی طرفسی اور وہ نہ اداکریگا تو اللہ تعالی اوسکی قرض خواہونکو راضی کر دیگا ۛ ع ۛ
وعن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّیْنِ مَاْسُوْرٌ بِدَیْنِهٖ یَشْکُوْ اِلٰی رَبِّهِ
الْوَحْدَةَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا کَانَ یَدَّانُ فَاَتٰی غُرَمَاؤُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَبَاعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ کُلَّهٗ فِیْ دَیْنِهٖ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَلَمْ اَجِدْهُ
فِی الْاُصُوْلِ اِلَّا فِی الْمُنْتَقٰی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِیًّا وَ

كَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِي الدَّيْنِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهٗ
فَلَوْ تَرَكُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهٗ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ
رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِي سُنَنِهٖ مُرْسَلًا اور روایت ہی براء بن عازب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرضدار قید
کیا جاویگا بسبب دین اپنی کی یعنی جنت کی داخل ہونی سی اور صالحین کی صحبت مین پہنچنی سی روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنی کی تنہائی
کا دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور روایت کی گئی ہیہ کہ معاذ بن جبل تہی لیتی قرض پہر آئی قرض خواہ اونکی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنے طلب دین کی لیی پس بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مال اونکا سارا اونکی دین مین یعنی اونکی دین ادا کرنیکی لیی یہانتک ہوگئی معاذ مفلس یہہ حدیث
مرسل ہے اور یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور نہین پائی مینی یہہ حدیث اصول مین یعنی صحاح ستہ وغیرہ مین مگر منتقی مین اسطرح اور روایت ہے عبد الرحمن بیٹی
کعب بن مالک کیسی کہا تہی معاذ بن جبل جوان سخی اور نہین پاس رکہتی اپنی کوئی چیز یعنی مال مین سی بسبب سخاوت کے پس ہمیشہ قرض لیا کرتی تہی
یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض مین پہر آئی معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بات کی حضرت سی تاکہ کہین اونکی قرض خواہون یعنی یہہ
قرض چہوڑ دین سب یا بعض پر فرمایا حضرت نی اونہون نی کچہہ نہ چہوڑا پس اگر چہوڑتی قرض کسیکی لیی تو البتہ چہوڑتی معاذ کی لیی واسطی خاطر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرض خواہونکی لیی مال معاذ کا یہانتک کہ ہوگئی معاذ مفلس نقل کی یہہ سعید
نے اپنی سنن مین بطریق ارسال کے **ف** شکوہ کریگا الخ یعنی اپنی پروردگار سی شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قید کا یعنی صالحین جنت
مین جاوینگی اور یہہ اونکی پاس جانیسی محروم رہیگا اور نہ کوئی سفارشی نظر آویگا کہ چہٹا وی اوسکو تنہائی سی یہانتک کہ حق دین سی چہٹکارا پاوی
ساتہہ دینی نیکیون اوسکی کی قرض خواہ کو یا لینی گناہون قرض خواہ کی اوسپر یا ساتہہ راضی کرنی اللہ تعالی کی قرض خواہ کو اپنی فضل سے
پس یہہ تنہائی ہی اوسکی لیی عذاب ہوگی کہ بڑا رنج پاویگا اوس سی عیاذًا باللہ منہ اور ایک روایت مین آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بدلی اپنی
دین کے اپنی قبر مین شکوہ کریگا طرف اللہ تعالی کی تنہائی کا اور نہین پائی مینی یہہ اصول مین الخ اصول اون کتابونکو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین مع
سند کی لکہی گئی ہین اور منتقی نام ہی کتاب ابن تیمیہ کا یعنی مولف مشکوۃ کا کہتا ہی کہ یہہ لفظ مصابیح کے ہین اور نہین پایا مین اسکو اصول مین مگر منتقی
مین ساتہہ اون الفاظ کی وعن عبد الرحمن الخ کہا طیبی نی کہ یہہ عبارت ہی کتاب منتقی کی لایا اسکو مولف تاکہ معلوم ہو کہ یہہ حدیث اگرچہ ان اصول مین
نہین ہے کہ دیکہا اونکو مولف نی لیکن موجود ہی منتقی مین پس اگر نہوتی یہہ بعض اصول مین تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب مین انتہی پس
چاہیی کہ لفظ وعن بیچ عبارت وعن عبد الرحمن کی سیاہی سی لکہا جاوی نہ سرخی سی فتامل ہ ح ع ** وَعَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ يُغْلَظُ لَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ يُحْبَسُ لَهٗ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے شرید کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیر کرنا غنی کا حلال کرتا ہی آبروی اوسکیکو اور سزا دینی
اوسکیکو کہا ابن مبارک نی حلال کرنا ہی آبروی اوسکیکا یہہ کہ سخت کہا جاوی اوسکو اور سزا یہہ ہی کہ قید کروایا جاوی اوسکو نقل کی یہہ ابو داود
اور نسائی نی **ف** یعنی غنی ہو کر جو قرض خواہ کا قرض ادا کری تو مباح ہوتی ہی آبرو ریزی اوسکی اور سزا دینی اوسکی کہ کلام سخت کہا جاوی اوسکو
اور قید کری اوسکو حاکم کی حکم سی لیکی کہ دیر کرنا اوسکا ظلم ہی ع ** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهٗ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ
قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ

فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ
اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا لایا گیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ تاکہ نماز پڑہیں اوسپر پس فرمایا آیا ہے تمہارے یار پر قرض کہا لوگوں نے ہان فرمایا کیا چہوڑ گیا ہے واسطے قرض اپنے کے
کچھ مال بقدر اداکی عرض کیا کہ نہیں فرمایا پڑہو نماز اپنے یار پر یعنی میں نہیں پڑہنے کا کہا علی بن ابی طالب نے کہ میرے ذمہ پر ہے ادا کرنا دین
اوسکا اے رسول خدا پس آگے بڑہے حضرتؐ اور نماز پڑہی اوسپر اور ایک روایت میں معنے اس حدیث کے ہیں یعنی ساتھ الفاظ مذکورہ اور یہہ زیادہ ہے فرمایا
حضرتؐ نے یعنی حضرت علی کو کہ خلاص کیا یا خلاص کرے اللہ تعالی نفس تیرے کو آگ دوزخ سے جیسا کہ خلاص کیا تو نے نفس بہائی مسلمان اپنے کا
نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کرے اپنے بہائی کیطرف سے پر اوسکا مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اوسکے کو دن قیامت کے نقل کی یہہ شرح السنۃ
میں **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ
دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ مرے اس حال میں کہ وہ پاک ہو تکبر سے اور خیانت سے اور قرض سے داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتھ مقبولوں کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ
بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَاءً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہوں میں نزدیک اللہ کی یہہ ہے کہ ملے اللہ تعالی سے ساتہہ
گناہوں کے بندہ پیچھے کبیرہ گناہوں کی کہ منع کیا اللہ تعالی نے اونسے یہہ ہے کہ مرے آدمی اس حال میں کہ اوسپر ہو دین کہ نہ چہوڑے مال واسطے اوسکی بقدر اداکی
نقل کے یہہ احمد اور ابوداود نے **ف** پیچھے کبیرہ گناہوں کی اسلیے کہا کہ نفس دین کبائر سے نہیں ہے بلکہ وہ مستحب ہے جیسا کہ آیا ہے بعض احادیث
میں وہ نہی جو آئی ہے وہ اس سبب عارض کی ہے کہ وہ ضایع کرنا حقوق لوگوں کا ہے بخلاف کبائر کے کہ وہ منع کیے گئے لذاتہا میں طیبی نے ایک توجیہ
خوب یہہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہیں مانند شرک اور زنا وغیرہما کے انکے بعد درجہ اسکا ہے بسبب اس توجیہ کی یہہ بہی در کبیرہ گناہوں میں داخل ہا مولانا
وعن عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ
اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ شُرُوْطِهِمْ اور روایت ہے عمرو بن عوف مزنی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صلح جائز ہے درمیان
مسلمانوں کی مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں یعنے شرطیں کرنا آپس میں کے ہیں صلح و جنگ میں درست ہے اونکو لازم ہے
رعایت اونکی مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداود نے اور تمام ہوئی روایت ابوداود کی
لفظ شروطہم تک **ف** مگر وہ صلح الخ مثلا صلح کرے اسپر کہ نہیں صحبت کرنیکا بیوی کی سوکن سے تو یہہ صلح نہیں درست کہ اسمیں حرام سمجہا حلال کو اور اسیطرح وہ
صلح بہی نہیں درست ہے کہ حلال کرے حرام کو مثلا صلح کرے شراب اور سور پر اور وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو مثلا شرط کرے اپنی بیوی کی لیے کہ نہیں صحبت
کرنیکا اپنی لونڈی سے اور یا حلال کرے حرام کو مثلا یہہ شرط کرے کہ نکاح کرونگا بیوی کی بہن سے ساتہہ بیوی کی تو ایسی شرطیں نہیں درست مناسبت
اس حدیث کی ساتہہ عنوان باب کی غیر ظاہر ہے مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ صلح بیع و شرا میں وقت افلاس کے ہوتی ہے واللہ اعلم لمعات ح

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَاَتَيْنَا

بِهٖ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَاَرْجِحْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

روایت ہی سوید بن قیس سی کہ کہا لایا مین اور مخرمہ عبدی کپڑا ہجر کی لیی ہجر سی کہ نام ہی ایک مکان کا قریب مدینہ کی پس لائی ہم اوسکو مکہ مین پہر آئے ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ پیادہ پا چلتی تہی یعنی سوار نہ تہی پس چکایا ہمسی پایجامہ پس بیچا ہمنی اوسکو اور اوس جگہہ ایک شخص تولتا تہا مول بدلی مزدوری کی یعنی تولنی پر مزدوری لیتا تہا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تول دی تو یعنی مول دے اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹہیرا ہی اوس سی کچہہ زیادہ تول دی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ابو یعلی نی مسند مین ابو ہریرہ سی لایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پائجامہ چار درہم کو خریدا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی پایجامہ خریدا اور پہننا پایجامہ کا ثابت نہین ہوا اور اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی تواضع کا کہ بیادہ پا اونکی پاس تشریف لائی اور پایجامہ چکایا اور اسمین بیان ہی حضرت کی خلق و کرم کا کہ قیمت سی زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی ہی ساتہہ عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہہ کہ کہین کہ زیادہ دینا قیمت کا سبب افلاس بیچنی والی کی ہوتا ہی شرع شرح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس دیا مجکو اور زیادہ دیا مجکو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ جو شخص دین ادا کری اور کچہہ زیادہ دی اپنی طرف سی کہ شرط درمیان مین نہ آئی ہو سرسری سی تو یہہ درست ہے اسکو حکم سود کا نہین ملا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی ربیعہ سی کہ کہا قرض لیی مجسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چالیس ہزار یعنی درہم پس آیا حضرت کی پاس مال بہت پس دیا سب مال اپس دی وہ چالیس ہزار درہم اوسمین سے مجکو اور فرمایا برکت دی تجکو اللہ تعالی بیچ اہل تیری کی اور مال تیری کی نہین ہے بدلہ قرض کا مگر شکر و ثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہہ نسائی نی وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهٗ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کسی شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کری اوسکو یعنی اپنی حق کی طلب کرنی مین تاخیر کری ہوگا واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی صدقہ نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِيْ وَتَرَكَ ثَلٰثَمِائَةِ دِيْنَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِيْ دِيْنَارَيْنِ وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی سعد بن اطول سی کہ کہا مرا بہائی میرا اور چہوڑ گیا تین سو دینار اور چہوڑ گیا لڑکی چہوٹی پس چاہا مینی یہہ کہ خرچ کرون مین اونپر یعنی اور قرض اوسکا نہ ادا کرون پس فرمایا واسطی میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہائی تیرا قید کیا گیا ہی بدلے دین اپنے کی یعنی عالم برزخ مین قید ہی کہ نہین پہنچ سکتا وہ انکی نعمتونکو اور صالحین کے پاس پس ادا کر اوسکی طرف سی کہا سعد نی پس گیا مین اور ادا کیا مینی قرض اوسکی طرف سی پہر آیا مین اور عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ تحقیق ادا کیا مینی اوسکے طرف سی اور نہین باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہی دو دینار کا اور نہین واسطی اوسکی گواہ فرمایا دی اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سچی ہے نقل کی یہہ احمد نی **ف** یا تو حضرت کو حال اوسکی قرض کا بعنیہ جو کے

معلوم ہوگا پس حکم کیا اوسکو دینی کا اسلیے کہ جائز ہے حاکم کو یہہ کہ حکم کرے ساتھہ علم اپنی کی اور یا حضرت کو وحی سی حال اوسکی قرض کا معلوم ہوا ہوا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہی ٭ ط ٭ ح وعن مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتّٰى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوُهُ

اور روایت ہی محمد بیٹی عبد اللہ بیٹی جحش کیسی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیٹہی ہوئی بیچ صحن متصل مسجد کی اوسجگہ کہ رکہی جاتی تہی جنازی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی درمیان ہماری پس اوٹہائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر اپنی طرف آسمان کی پس دیکہا پہر جہکائی نظر اپنی اور رکہا ہاتہہ اپنا اوپر پیشانی اپنی کی کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی از راہ تعجب کے کہ کسقدر اوتری سختی کہا راوی نی پس چپ رہے ہم یعنی سوال ہی اوسدن اور رات پس نہ دیکہی ہمنی مگر بہلائی یعنی سختی اور عذاب دیکہا ہمنی یعنی اونہون نی خیال کیا تہا کہ مراد سختی سی عذاب ہے کہ بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکہا یہانتک کہ صبح کی ہمنی کہا محمد بن عبد اللہ راوی نی پس پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا سختی ہی جو کہ اوتری فرمایا بیچ مقدمہ دین کی سختی اوتری ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتہہ اوسکی ہی اگر کوئی شخص مارا جاوی اللہ کے راہ مین پہر زندہ ہوپہر مارا جاوی اللہ کی راہ مین پہر زندہ ہوپہر مارا جاوی اللہ کے راہ مین پہر زندہ ہوا اور اوسپر ہو دین نہین داخل ہوگا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا یعنی اگر کئی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوے تو بہی کفارہ دین کا نہین ہوتا نقل کی یہہ احمد نی اور شرح السنہ مین مانند اسکی ہی یعنی مطلب ہی اور لفظ اوسکی اور ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ جنازہ و نیز نماز مسجد مین نہ پڑہتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ع

باب الشرکۃ والوکالۃ

باب ہی بیچ بیان شرکت اور وکالت کی ف شرکہ دو قسم پر ہے شرکت ملک و شرکت عقد شرکت ملک تو یہہ ہی کہ مالک ہون دو شخص عین کے یعنی ایک چیز کی از راہ ارث کی یا خریدنیکی یا کوئی ہبہ کری اون دونون کو کچہہ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلا شکار کرین دو شخص وغیر ذلک یا مل جاوی مال دو شخصون کا اسطرح کہ نہ متمیز ہو سکی یعنی ایک جنس کا مال دونو پاس تہا وہ مل گیا جیسی دودہ ایک کا دوسرے کی دودہ مین ملجاوے یا دونون قصدا اوس مال کو ملا دیوین پس اس شرکت کا حکم یہہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کی حصہ مین اجنبی ہی اور جائز ہی بیچنا اپنی حصہ کا اپنی شریک کی ہاتہہ اور غیر شریک کی ہاتہہ بہی بیچنا جائز ہی اپنی حصہ کا بغیر اذن شریک کی سوائے دونون قسمون اخیر کی یعنی دونون نی مال ملا دیا ہو یا آپہی مل گیا ہو تو اسکا بیچنا بغیر اذن شریک کی درست نہین اور شرکت عقد یہہ ہے کہ کہی ایک دوسری سی کہ شریک کیا مینی تجکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرلی اور رکن شرکہ عقد کا ایجاب و قبول ہی اور شرط اوسکی یہہ ہی کہ نہو اسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کری شرکہ کو مانند شرط کرنی معین روپیون کی فائدہ مین سی واسطی ایک کی اون دونون مین سی یعنی اگر دو شریکون مین سی ایک یہہ شرط کرلی کہ جو فائدہ ہوگا اوسمین سے پانچ روپی مین لونگا مثلا پس ایسی شرط شرکہ کو قطع کر دیتی ہی نہ ہونا اسکا شرط ہی اس شرکہ کی اور یہہ شرکہ عقد چار قسم پر ہی شرکہ مفاوضہ اور شرکہ عنان اور شرکہ صنائع والتقبل اور شرکہ وجوہ شرکہ مفاوضہ تو یہہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون دونون تصرف مین اور دین مین اور مال مین اور نفع مین اور متضمن ہی تو یہہ شرکہ وکالۃ اور کفالۃ کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی پس نہین جائز ہی یہہ شرکہ درمیان مسلمان اور ذمی کے

اسلیے کہ دین مین مساوی نہین اور نہ درمیان غلام اور آزاد کی اور نہ درمیان بالغ اور لڑکیکی اسلیے کہ تصرف مین مساوی نہین اور ضرور ہی اسمین لفظ مفاوضۃ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات کا ویسکیکا اور نہین شرط ہی اسمین دینا مال کا اور نہ ملانا مال کا وقت عقد کی اور اون دونون مین سے جو کوئی کچھہ مول لیویگا سوائے طعام اور لباس اپنی اہل کے پس وہ دونونکا ہوگا اور نہین صحیح شرکۃ مفاوضۃ اور عنان مگر ساتھہ روپی یا اشرفی یا پیسونکی کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کی اور ساتھہ ڈلی سونی اور چاندی کی اگر معاملہ کرتی ہون لوگ ساتھہ اونکی اور اگر ایک دونون شریکو مین سے مالک ہوا بسبب ترکی یا اور جہۃ کر ایسی مال کا کہ جسمین مفاوضۃ درست ہوسکتی ہی مانند روپی اشرفی کی تو شرکۃ مفاوضۃ جاتی رہی اور شرکۃ عنان ہوگئی اور اگر وارث ہوا ایک دونو شریکون مین سے ایسی چیز کا کہ جسمین شرکہ مفاوضۃ نہین ہوسکتی مانند اسباب اور مکان و زمین کی باقی رہی شرکت مفاوضۃ اور شرکۃ عنان یہہ ہے کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون چیزون ذکرکی گئی مین یعنی تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہون اور یہہ شرکۃ متضمن ہوتی ہی وکالت کو نہ کفالت کو اور نہ شرکۃ صنائع و التقبل یہہ ہی کہ شریک ہون دو حرفی والی مثلاً دو درزی ہون یا ایک رنگریز اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون اور ہو کسب درمیان دونون کے یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنی مین آدہون آدہ کی اور نفع مین یہہ شرط کرین کہ دو تہائی ایک لی اور ایک تہائی ایک تو جائز ہی اور جو کام کہ ایک لیگا دونومین سی لازم ہوگا دونو پر کرنا اوسکا پس ہر ایک سی طلب کیا کام کا پہونچتا ہی اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور بری ہو جاویگا دینی والا مزدوری کا ساتھہ دینی کی ایک کو اون دونو مین سے اور کمائی درمیان دونون کی ہوگی اگرچہ کام کری ایک اون دونو مین سی فقط اور شرکۃ وجوہ یہہ ہے کہ دو شخص کہ اون پاس مال ہو نہین شریک ہون اسطرح کہ اپنی وجاہت کی رو سے اسباب مول لاکر بیچینگے اور نفع درمیان دونونکی ہو جسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونون اسمین بطور مفاوضۃ کی تو صحیح ہی اور اگر مطلق رکہین تو بطور شرکۃ عنان کی ہوگی اور متضمن ہے یہہ شرکۃ وکالت کو بیچ اوس چیز کی کہ مول لین یعنی ایک دوسری کا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کرین دونون آدہون آدہ ہونا چیز خریدکی گئی کا آپسمین یا تہائی ایک کی لیے اور دو تہائی ایک کیلیے تو نفع بہی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور نہین جائز ہی شرکۃ اوس چیز مین کہ نہین صحیح ہی وکالۃ اوسمین مانند کاٹنی لکڑیونکی اور گہاس کے اور شکار کرنی اور پانی لانی کی جو جمع کریگا وہ اوسیکا ہوگا اور اگر مدد کی دوسری نی وہ مزدوری اپنی لی بحسب معمول عرف کی اور وکالۃ کی معنی مین قائم کرنا غیر کا جگہہ اپنی تصرف مین اور شرط وکالۃ کی یہہ ہی کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو عقد کو یہہ ملتقی الابحر مین سی مختصر کر لکہا ہی جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اسمقام کو وہ ملتقی مین سے یا اور فقہ کی کتاب مین سے دیکہہ لی

الفصل الاول فصل پہلے

عن زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی زہرہ بن معبد سی یہہ کہ وہ تہی لیجاتی اونکو دادا اونکی عبداللہ بن ہشام طرف بازار کے پس خریدتی دادا اونکی غلہ پہر ملتی اونسی ابن عمر اور ابن زبیر پس کہتی وہ دونون اونکو کہ شریک کرلی ہمکو اسلیے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا کی ہی اسطی تیری ساتھہ برکت کی پس شریک کرتی دادا میری اونکو پس اکثر پاتی دادا میری فائدہ مقدار بوجہہ اونٹ کی غلہ بی نقصان یعنی بہ برکت دعا حضرت کی پہر بہیجتی اوسکو طرف مکان اپنی کی اور تہی عبداللہ بن ہشام کہ لی گئی تہی اونکو ماں اونکی یعنی زینب طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہاتہہ پہیرا سر پر اوسکی اور دعا کی واسطی اوسکی ساتھہ برکت کی نقل کی یہہ بخاری نی ف اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی شرکت عقود مین ؛؛ ع ؛؛ وعن أبي هريرة قال قالت

الانصار للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اقسم بیننا وبین اخواننا النخیل قال لا تکفوننا المؤنۃ ونشرککم فی الثمرۃ
قالوا سمعنا واطعنا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا کہا انصار نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تقسیم کرو درمیان
ہماری ور درمیان بہائیون ہماری کی درخت کہجور کے فرمایا نہین تقسیم کرتا مین کفایت کرو تم ہمسی یعنی مہاجرون نی محنت کو یعنی فقط تمہین
محنت کرو ہم نہین کرتی اور شریک ہونگی ہم تمہاری میوہ مین کہا انصار نی سنا ہمنی اور مانا ہمنی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی جب مہاجر
ہجرت کر کر آئی مدینی مین اور مال اپنا مکی وغیرہ مین چہوڑ آئی تو اوسوقت انصار نی یہہ بات عرض کی کہ درخت کہجور کے ہماری ہم مین اور ہمارے بہائیون مہاجرون
مین تقسیم کر دیجیی اوسکی جواب مین حضرت نی فرمایا کہ مین درخت نہین تقسیم کرتا ہون تمہین محافظت کرو اونکی اور پانی وغیرہ دینی کی محنت اپنی ذمہ رکہو
ان بیچارونسی محنت نہین ہو سکتی کی جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونون فرقون مین بانٹ دونگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے مدد کرنی بہائی
مسلمانونکی اور دور کرنا مشقت کا اونسی اور اسمین بیان ہی صحت شرکۃ کا ہرع + وعن عروۃ بن ابی الجعد البارقی ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اعطاہ دینارا لیشتری لہ شاۃ فاشتری لہ شاتین فباع احدھما بدینار واتاہ بشاۃ ودینار فدعا
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیعہ بالبرکۃ فکان لو اشتری ترابا لربح فیہ رواہ البخاری
اور روایت ہی عروۃ بن ابی الجعد بارقی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اوسکو ایک دینار تا کہ خریدی واسطی اونکی ایک بکری پس خریدین
اوسنی واسطی حضرتؐ کی دو بکریان پہر بیچی ایک اونمین سی ایک دینار کو اور لائے حضرتؐ کی پاس ایک بکری اور ایک دینار پس دعا کی واسطی عروہ کے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی بیچ بیع اوسکی ساتہہ برکت کے پس تہی عروہ اگر خریدی مٹی البتہ فائدہ اوٹہاتی اوسمین نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا ابن ملک نی کہ اس سے معلوم ہوا کہ
جائز ہی وکیل کرنا معاملات مین اور تمام ایسی چیزون مین کہ جاری ہوتی ہی اوسمین نیابۃ اور جو کوئی بیچی مال غیر کا بغیر اذن اوسکی منعقد ہو جاتی ہے بیع لیکن موقوف ہوتی
ہی صحت اوسکی اوپر اذن مالک کے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور کہا شافعی نی کہ نہین جائز ہی اگرچہ راضی ہو مالک بعد اوسکی ہرع +

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ رفعہ قال ان اللہ عز وجل یقول انا ثالث الشریکین ما لم یخن احدھما صاحبہ فاذا خانہ خرجت
من بینھما رواہ ابو داؤد وزاد رزین وجاء الشیطان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پہنچائی حدیث حضرتؐ
تک فرمایا حضرت نی تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہی مین تیسرا ہون دو شریکونکا جب تک نہین خیانت کرتا ایک اونکا شریک اپنی سی پس جسوقت خیانت کرتا ہی اوسکی
نکلتا ہون مین درمیان دونونکی سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور زیادہ کیا رزین نی اور آتا ہی شیطان ف تیسرا ہون الخ یعنی ہمراہ اونکی ہون ساتہہ
محافظت و برکت کی کہ محفوظ رکہتا ہون مال اونکا اور دیتا ہون اون دونونکو رزق و خیر اونکی معاملات مین اور مدد کرتا ہون اون دونونکی اور نکلتا
ہون مین الخ یعنی جاتی رہتی ہی برکت بسبب نکلنی حفاظت کے اون دونونسی اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی شرکت کرنی اسلیی کہ برکت و ترقی ہی اللہ تعالی
کی طرف سی اوسمین بخلاف اسکی کہ اکیلا ہو اسلیی کہ ہر ایک دونون شریکونمین سی سعی کرتا ہی بیچ حفاظت مال شریک اپنی کے اور اللہ تعالی مددگار رہتا ہی بندی کا
جب تک کہ بندہ اپنی بہائی مسلمان کے مدد مین ہوتا ہی ہرع ۔ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اد الامانۃ الی من ائتمنک
ولا تخن من خانک رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہنچا امانت
کو طرف اوس شخص کے کہ امانت رکہی تجکو اور نہ خیانت کر تو اوس شخص کی کہ خیانت کری تیری نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نی ف کہا
قاضی نی کہ مراد یہہ ہی کہ نہ معاملہ کر خائن سی مانند معاملہ اوسکی یعنی ویگا تو مثل اوسکی اور نہین داخل ہی اسمین وہ کہ لیوی مانند حق اپنی کی مال جاحد یعنی
منکر کی سی اسلیی کہ یہہ حق اپنا لیتا ہی اور نہین ہی عدوان یعنی زیادتی اور خیانت عدوان ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہے کہ اگر کسیکا کچہہ کسی

ذمہ آتا ہو اور حقدار اوسکی مال پر قادر ہو تو اوسکی مال مین سی بقدر اپنی حق کی لیلی بشرطیکہ جس مال پر قادر ہوا ہی وہ جنس اوس مال سی ہو کہ
اوسکی ذمہ ہی مثلا دس روپی اوسکی کسیکی ذمہ تہی اور یہہ اوسکی روپون پر قادر ہو تو دس روپی اپنی لی لی کذا یفہم من الہدایۃ ۱۲ ع ۱۲ مولانا **وعن**
جابرٍ قَالَ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَقُلْتُ اِنِّیْ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَقَالَ اِذَا
اَتَیْتَ وَکِیْلِیْ فَخُذْ مِنْہُ خَمْسَۃَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰی مِنْکَ اٰیَۃً فَضَعْ یَدَکَ عَلٰی تَرْقُوَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا مینی نکلنی کا طرف خیبر کی پس آیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی بارادہ رخصت ہونیکی پس
سلام کیا مینی اونپر اور کہا مینی تحقیق مین چاہتا ہون نکلنا طرف خیبر کی پس فرمایا جسوقت کہ پہنچی تو میری وکیل کی پاس پس لی اوس سی پندرہ وسق پہر اگر مانگی
تجہسی کوئی نشانی پس رکہہ ہاتہہ اپنا اوپر حلق اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** پندرہ وسق یعنی کہجورین اور وسق ہوتا ہی ساٹہہ صاع کا اور
حضرت نی اوس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرف سی کچہہ مانگنی آوی اور تو اوس سی نشان دلوانیکا طلب کری اور وہ ہاتہہ تیری حلق پر رکہہ
دی تو بان لینا کہ مینی بہیجا ہی اوسکو پس حضرت نی وہی نشانی سکہا کر اوسکو بہیجا تا وکیل اس پی سی دیوی مولانا **الفصل الثالث** فصل
تیسری **عن** صُہَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ فِیْہِنَّ الْبَرَکَۃُ اَلْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَۃُ
وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِیْرِ لِلْبَیْتِ لَا لِلْبَیْعِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی تین چیزین ہین کہ اونمین برکت یعنی خیر کثیر ہی بیچنا بوعدہ یعنی مہلت دینی مشتری کو مول مین اور مضاربہ اور ملانا گیہون کا ساتہہ جو کی
واسطی خرچ گہر کی نہ واسطی بیچنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مضاربہ یہہ ہی کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کی لیی کسیکو دی اور وہ محنت کری
اور اسمین نفع ٹہیرالین آدہون آدہ یا کم وبیش اور جو ملاوی گیہون مین گہر کی خرچ کی لیی تا بہت سے ہو جاوین اور بیچنی کی لیی نہ ملاوی کہ یہہ گناہ و دغا
ہی ۱۲ ع ۱۲ **وعن** حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَہٗ بِدِیْنَارٍ لِیَشْتَرِیَ لَہٗ بِہٖ اُضْحِیَۃً فَاشْتَرٰی
کَبْشًا بِدِیْنَارٍ وَبَاعَہٗ بِدِیْنَارَیْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰی اُضْحِیَّۃً بِدِیْنَارٍ فَجَاءَ بِہَا وَبِالدِّیْنَارِ الَّذِی اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰی فَتَصَدَّقَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالدِّیْنَارِ فَدَعَا لَہٗ اَنْ یُّبَارَکَ لَہٗ فِیْ تِجَارَتِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی حکیم بن حزام سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ساتہہ اونکی ایک دینار تاکہ خریدی واسطی حضرت کی ساتہہ اوس دینار کی قربانی
پس خرید یہہ حکیم نی ایک مینڈہا دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پہرا یعنی اپنی گہر کو یا پہرا اوس خریدنی سی اور شروع اور معاملہ مین کیا پس خریدی قربانی
ایک دینار کو پہر لایا اوسکو اور دینار کو کہ بچ رہا دوسری سی یعنی قیمت اوس قربانی کی سی کہ بیچا اوسکو پس لیدیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ دینار
اور دعا کی واسطی حکیم کی یہہ کہ برکت دیجاوے واسطی اوسکی بیچ سوداگری اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **باب الغصب والعاریۃ**
یہہ باب ہی بیچ بیان غصب کے اور عاریت کی **ف** غصب چہین لینا مال کسیکا از راہ ظلم کی بغیر چوریکی اور عاریہ کو سب جانتی ہین حاجت بیان
نہین ۱۲ ح ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ
شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّہٗ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی سعید بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی بالشت بہر زمین مین سی از راہ ظلم کی پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کی پہنائی جاویگی اوسکی گردن مین دن قیامت کی
ساتون زمینون مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتون طبق زمین سی لیکر اوسکی گردن مین ڈالین گی اور شرح السنۃ میں
لکہا ہی کہ معنی طوق پہنانی کی یہہ ہین کہ دہنسا دیگا اوسکو اللہ تعالی زمین مین پس ہوگا ٹکڑا غصب کیا اوسکی گردن مانند طوق کی ۱۲ ح ۱۲ ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحلبن احد ماشیة امرئ بغیر اذنه ایحب احدکم ان یؤتی مشربته فتنکسر خزانته فینتقل طعامه وانما یخزن لهم ضروع مواشیهم اطعماتهم رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خداصلی الله علیه وسلم نی نہ دودودہی کوئی شخص کسی شخص کی جانور کا بی اذن اوسکیکی یعنی بدون حکم و رضا اوسکیکی کیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا یعنی نہین دوست رکہتا ہیہ کہ آوی کوئی خزانہ اوسکیمین پس توڑا جاوی خزانہ اوسکا اور اوٹہا لیا جاوی غلہ اوسکا اور سوای اسکی نہین کہ حفاظت کرتی ہین واسطی اونکی تہن مواشی اونکیکی طعامون اونکیکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی تہن اونکی مواشی کی بیچ حفاظت کرنی دود کی بمنزلہ خزانون تمہاریکی ہین جوکہ محفوظ رکہتی ہین غلہ تمہاری کو پس جو شخص اونکی مواشی کا دودہ دوہی گویا اوسنی توڑی خزانہ اونکی اور چرا لیا اونمین سی کچہہ اور شرح السنة مین لکہا ہی کہ اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ نہین جائز ہی دوددوہنا کسیکی مواشیکا بغیر اذن اوسکیکی مگر جب کہ بیقرار ہو بہوک سی تو بقدر ضرورت کی پی لی و رضمان دی یعنی قیمت اوسکی ذکر اوسکی پاس ہوا وسیوقت دیکو والاجب وس ما پس ہو تب دی ۱۲ ع **وعن** انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم عند بعض نسائه فارسلت احدی امهات المؤمنین بصحفة فیها طعام فضربت التی النبی صلی الله علیه وسلم فی بیتها ید الخادم فسقطت الصحفة فانفلقت فجمع النبی صلی الله علیه وسلم فلق الصحفة ثم جعل یجمع فیها الطعام الذی کان فی الصحفة ویقول غارت امکم ثم حبس الخادم حتی اتی بصحفة من عند التی هو فی بیتها فدفع الصحفة الصحیحة الی التی کسرت صحفتها وامسك المکسورة فی بیت التی کسرت رواه البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی الله علیه وسلم نزدیک بعضی بیبیون اپکی یعنی حضرت عائشہ کی پس بہیجی ایک نی بیبیون مین سے یعنی زینب یا صفیہ یا ام سلمہ نی رکابی کہ اوسمین تہا کہانا پس مارا اون بی بی نی کہ نبی صلی الله علیه وسلم تہی اونکے گہر مین یعنی عائشہ نی خادم کے ہاتہہ کو پس گری رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کیی نبی صلی الله علیه وسلم نی ٹکڑی رکابی کی پہر اکٹہا کیا ٹکڑون مین کہانا کہ تہا رکابی مین و فرمایا کہ غیرت کی ماں تمہاری نی پہر ٹہیرا رکہا خادم کو یہان تک کہ لائی گئی رکابی اوس بی بی کی پاس سی کہ حضرت اوسکی گہر مین تہی پس بہیجی رکابی ثابت طرف اوس بی بی کی کہ توڑی گئی تہی رکابی اوسکی اور رکہہ لی ٹوٹی ہوئی رکابی اونکی گہر مین کہ توڑی تہی جنہون نی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** خادم لونڈی کو بہی کہتی ہین اور غلام کو بہی اور یہان لونڈی ادہی اور حضرت نی جو کہانا اکہٹا کیا اسی معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور خوش گذرانی بی بیونکی ساتہہ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی اور ماں تمہاری نی یہہ خطاب عام ہی اس قصہ سننی والی کو حضرت نی عذر بیان کیا اون بی بی کی طرفسی کہ یہہ بات صادر ہوئی بسبب غیرت کی کہ جبلت مین ہی عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہی اسطرح کا رشک نہین دفع کرسکتی اوسکو اپنی نفس سے یہ اس لیی بیان فرمایا کہ تا لوگ اس فعل کو حمل برائی پر نہ کرین بلکہ جان لین کہ باقتضای بشری یہہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نی اسحدیث کو اس باب مین اس لیی لائی کہ ایک طرح کا غصب تہا توڑنا رکابی کا اس لیی کہ تلف کرنا مال غیر کا تہا اگرچہ کسی سبب سے ہو یا یہہ کہ بہیجنا طعام کا بطور تحفہ کی تہا اور جس رکابی مین کہ طعام آیا تہا وہ بطریق عاریة کی تہی ۱۲ ع مولانا **وعن** عبد الله بن یزید عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن النهبة والمثلة رواه البخاری اور روایت ہی عبد الله بن یزید سی کہ نقل کی نبی صلی الله علیه وسلم سی یہہ کہ منع کیا آپنے لوٹنی سی اور مثلہ کرنیسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لوٹنا مال مسلمان کا حرام ہی اور مثلہ یعنی کان ناک کا اور ہاتہہ پانون کا اور مانند انکیکا اور یہہ حرام ہی ۱۲ ع **وعن** جابر قال انکسفت الشمس فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم مات ابراهیم بن رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات فانصرف

وَقَدْ اَضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ تُوعَدُوْنَہٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُہٗ فِیْ صَلٰوتِیْ ھٰذِہٖ لَقَدْ جِیْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِکُمْ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْ نَفْحِھَا وَحَتّٰی رَاَیْتُ فِیْھَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَکَانَ یَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِہٖ فَاِنْ فُطِنَ لَہٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِیْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْہُ ذَھَبَ بِہٖ وَحَتّٰی رَاَیْتُ فِیْھَا صَاحِبَةَ الْھِرَّةِ الَّتِیْ رَبَطَتْھَا فَلَمْ تُطْعِمْھَا وَلَا تَدَعْھَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِیْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِکُمْ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰی قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ یَدِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِھَا لِتَنْظُرُوْا اِلَیْہِ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ لَا اَفْعَلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا گہا سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسدن کہ مری ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی حضرت نے لوگونکو چہہ رکوع ساتھہ چار سجدونکی یعنی دو رکعتیں پڑہیں ہر رکعت میں تین تین رکوع کیی اور دو دو سجدی پہر پہرے نماز سی اسحالمیں کہ ہو گیا تہا آفتاب جیساکہ تہا اور فرمایا نہیں کوئی چیز کہ وعدہ دی جاتی ہو تم اوسکا مگر کہ تحقیق دیکہی مینی وہ بیچ اس نماز اپنی کے البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہہ وسوقت تہا کہ دیکہا تمنی مجکو پیچہی ہٹتی اوس ڈر سی کہ پہونچی مجکو گرمی وسکی اور یہانتک دیکہا مینی وسمیں کہجدار سر کی لاٹہی والیکو یعنی عمرو بن لحی کو اسحالمیں کہ کہینچتا ہی ٹرہان اپنی دوزخ میں اور تہا وہ چراتا حاجیونکی چیزیں ساتہہ لاٹہی کہجدار اپنی کی پس اگر جانا جاتا ساتہہ اوسکی کہتا کہ اٹک گئی تہی میری لاٹہی میں بیبے آپ سی اور اگر نہ جانا جاتا ساتہہ اوسکی لیجاتا اوس چیز کو اور یہانتک کہ دیکہا مینی دوزخمیں ایک عورة بلی والی کو کہ باندہ رکہا تہا اوسنی بلی کو پس کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض یعنی چوہی وغیرہ یہانتک کہ مرگئی ماری بہوک کی پہر لائی گئی بہشت یعنی حضرت کی پاس اور یہہ وسوقت تہا کہ دیکہا تمنی مجکو آگی بڑہا یہانتک کہ کہڑا ہوا میں اپنی جگہہ کہڑی ہونیکی میں اور تحقیق دراز کیا مینی ہاتہہ اپنا حال انکا ارادہ رکہتا تہا میں یہہ کہ لوں میوی اوسکی سی تاکہ دیکہو تم طرف اوسکی پہر عقل میں آیا میری یہہ کہ نکروں میں یعنی تاکہ ایمان تمہارا ساتہہ غیب کے ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ بہشت و دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور موجود ہیں اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ ہٹ جانا ہلاک و عذاب کے جگہہ سی سنت ہی اور تہوڑا سا عمل نہیں باطل کرتا نماز کو اور بعضی لوگ عذاب دیے جاتی ہیں دوزخ میں اب بہی ۴ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ کَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِیْ طَلْحَةَ یُقَالُ لَہُ الْمَنْدُوْبُ فَرَکِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَیْنَا مِنْ شَیْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاہُ لَبَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سنا مینی انس سی کہتی تہی تہی مدینہ میں گہبراہٹ و خوف یعنی بسبب سننے کے لشکر کفار قریب آگیا تہا پس عاریۃً مانگا نبی صلی اللہ علیہ سلم نی گہوڑا ابو طلحہ سی کہ کہا جاتا تہا اوس گہوڑیکو مندوب یعنی سست پس سوار ہوئی حضرت یعنی اوسپر اور نکلی مدینہ سی تحقیق خبر کی لیی پس جبکہ پہری فرمایا نہیں دیکہی مینی کچہہ خوف کی چیز اور تحقیق پایا مینی اس گہوڑیکو کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ابو طلحہ کا گہوڑا پہلی نہایت سست تہا حضرت کی سواری مبارک کی برکت سی تیز رو ہو گیا اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی عاریۃً مانگ لینا جانور کا اور جائز ہی نام رکہنا جانور کا اور اسیطرح نام رکہنا سامان لڑائی کا اور جائز ہی کوشش کرنی بیچ دریافت کرنی خبر دشمن کے اور مستحب ہے خوش خبری دینی لوگونکو بعد خوف کی جبکہ جاتا رہی خوف اور اسمیں بیان ہے حضرت کے شجاعت کا ۴+

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَحْیَا اَرْضًا مَیْتَةً فَھِیَ لَہٗ وَلَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاہُ مَالِکٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت ہے سعید بن زید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ فرمایا جو شخص کہ زندہ کری زمین مردہ کو پس وہ واسطی اوسکی ہی اور نہیں واسطی رگ ظالم کی حق نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی یعنی متصل اور روایت کیا مالک نے

عروہ سی بطریق ارسال کی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** زندہ کری الخ یعنی جو شخص کہ آباد کری زمین ویران کو پس وہ مالک
اوسکی ہی بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتہہ کاموں مصلحت شہر کی یا گاؤنکی جیسیکہ مواشی کی بیٹہنی کی جگہہ ہی یا دہوبی کپڑی
دہان دہوتی ہین وغیر ذلک اور امام اعظم کی نزدیک اذن ہونا امام کا بہی شرط ہی صاحبین اور شافعی اور احمد کی نزدیک نہین شرط دلیلین سبہون
فقہ کی کتابونین اور مرقات مین مذکور ہین اور نہین واسطی رگ ظالم کی حق یعنی جو کوئی کہیتی کری یا درخت لگاوی بیچ زمین بادکی ہوئی کسیکی
وہ بسبب اسکی مستحق اوس مین کا نہین ہوتا ع + **وعن** اَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى
اور روایت ہی ابی حرہ رقاشی سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو نہ ظلم کرو خبردار ہو نہین حلال مال کسی شخص کا
مگر ساتہہ خوشی اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور دارقطنی نی مجتبی مین **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ کہا نہین ہی جلب اور نہ جنب اور نہین ہی شغار اسلام مین اور جو شخص کہ
لوٹی لوٹنا پس نہین ہی ہم مین سی یعنی ہماری جماعت مین سی نہین یا ہماری طریقہ پر نہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جلب اور جنب ایک تو
سباق مین ہوتے ہین اور ایک صدقہ مین اور سباق اوسکو کہتی ہین کہ دو شخص آپسمین گہوڑی دوڑاوین کہ دیکہین کون آگی نکل جاوی پس سباق مین
جلب یہہ ہے کہ گہوڑا دوڑانیوالا ایک آدمی اپنی گہوڑی کی پیچہی رکہی کہ گہوڑیکو ماری اور آواز کری اور ہانکی اور جنب اسمین یہہ ہے کہ گہوڑا اپنی ساتہہ
رکہی کہ اگر سواری کا گہوڑا تہک جاوی تو اوسپر سوار ہو کر آگی نکل جاوی اور صدقہ مین جلب یہہ ہے کہ صدقہ لینی والا کہ صدقات اور زکوۃ لینی کو
جاوی تو ایک جگہہ اوتری اور مال والون کے پاس آدمی بہیجی کہ اپنی مکانونسی زکوۃ لیکر یہان آوین اور جنب اسمین یہہ ہی کہ مال والا اپنی مکان
سی دور کہین چلا جاوی اور زکوۃ لینی والی کو تکلیف دیوی کہ یہان آن کر زکوۃ لیوی چنانچہ بیان انکا کتاب الصدقات مین گذرا پس انسی منع فرمایا
کیونکہ چاہیی آور شغار یہہ کہ ایک شخص نکاح کر دی اپنی بیٹی یا بہن کا کسیکے ساتہہ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کر دی اس سی اور مہر کچہہ
نہو یہہ شرط ہی بمنزلہ مہر کی ہو اور یہہ عقد فاسد ہی اکثر علما کی نزدیک مگر ابوحنیفہ اور سفیان کہتی ہین کہ صحیح ہی اور مہر مثل واجب ہوتا ہی لیکن
کرنیوالا اسکا گنہگار ہوتا ہی نہ کرنا چاہیی ح + **وعن** سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْخُذُ
اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرِوَايَتُهٗ اِلٰى
قَوْلِهٖ جَادًّا اور روایت ہے سائب بن یزید سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہ لیوی ایک تمہارا لاٹہی اپنی
بہائیکی کہیلتی ہوئی قصد کرنیوالا پس جو شخص کہ لیوی لاٹہی بہائی اپنی کی پس چاہیی کہ پہیر دی اوسکی طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی
اور روایت ابوداود کی لفظ جادا تک ساتہہ ہے **ف** کہیلتی ہوئی الخ یعنی لیوی لاٹہی ظاہر مین ہنسی سی اور قصد ہوا اوسکا اسمین یہہ کہ رکہہ چہوڑونگا اس سے منع
فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا مبالغہ کی لیی ہے کہ ایسی چیز حقیر کی لی لینی کو منع فرمایا تو اس سی زیادہ مین بطریق اولی منع ہوگا ش + **وعن** سَمُرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سمرہ سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ پاوی بعینہ اپنا مال نزدیک کسیکی پس وہ سزاوار
ہے ساتہہ اوسکی اور پیچہا کری مول لینی والا اوس شخص کا کہ بیچا ہی اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی **ف** حاصل معنی حدیث کے یہہ ہیں

اور اگر کسی نے غصب کیا یا چرایا مال کسیکا یا جاتا رہا مال کسیکا اور دوسرے کی تہہ پڑا اور اوس سے کسی اور نے خرید لیا پس وہ مالک مال کا کہ مال اپنا خریدنے والے کے پاس پاوے لیلیوے اور وہ خریدنیوالا پیچھا اوس بیچنے والیکا پکڑے اور مول پھیر لیوے اوس سے ۔ شرح ؛ **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال على اليد ما اخذت حتى تؤدي رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر ہاتھ کے ہے وہ چیز کہ لی یہانتک کہ ادا کرے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** اوپر ہاتھ کے یعنی صاحب ہاتھ کے یعنی لینے والے کے ہے پہنچا دینا اوس چیز کا کہ لی ہے یہانتک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہے حاصل یہہ کہ جو شخص مال کسیکا لے بطریق چھین لینے کے یا چرانیکے یا عاریت کے یا امانت کے اوسپر ہے مال پہنچا دینا پس واجب ہے دیدینا چھینی ہوئی مال کا اگرچہ نہ مانگے مالک اور واجب ہے دینا عاریت کا جبکہ پوری ہوچکے مدت اگر ایک مدت معین کی ہے اور امانت کا دینا نہیں لازم ہے مگر جبکہ طلب کرے مالک ۔ ع **وعن** حرام بن سعد بن محيصة ان ناقة للبراء بن عازب دخلت حائطا فافسدت فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان على اهل الحوائط حفظها بالنهار وان ما افسدت المواشي بالليل ضامن على اهلها رواه مالك وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے حرام بیٹے سعد بیٹے محیصہ کے سے کہ اونٹنی براء بن عازب کی گھس گئی ایک باغ میں اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ باغ والونپر ہے نگہبانی باغونکی دنکو اور تحقیق وہ باغ کہ خراب کرے اونکو مواشی رات کو ضمان یعنی بدلہ دینا آتا ہے مواشی کے مالکونپر نقل کی یہہ مالک اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل یہہ کہ اگر مواشی تلف کرے باغ کسیکا دنکو مالک چارپایہ کو بدلہ دینا اوسکا نہیں آتا اسلیے کہ دنکو محافظت کرنی باغ کی باغ والے پر ہے پس تقصیر اوسکی طرف سے ہوا اور اگر رات کو تلف کرے تو بدلہ مالک چارپایہ پر ہے بسبب تقصیر اوسکی کہ رات کو محافظت کرنی جانورکی اوسپر ہے اور یہہ اوس صورت میں ہے کہ مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکے نہو اور اگر ہمراہ ہو تو بدلہ دینا آویگا اوسکو برابر ہے کہ سوار ہو اوسپر یا ہانکتا ہو اوسکو یا کھینچتا ہو اوسکو اور برابر ہے کہ تلف کرے چارپایہ اپنے ہاتھ سے یا پاؤنسے یا مونہہ سے اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہے اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہے کہ اگر مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکے نہو بدلہ دینا اوسکو نہیں آتا دن ہو یا رات ۔ ح ع **وعن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الرجل جبار وقال النار جبار رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پاؤں جو ہے معاف ہے اور فرمایا آگ بھی معاف ہے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی اگر جانور کے پاؤں سے کوئی چیز تلف ہوجاوے تو اوسکے مالک پر ضمان یعنی بدلہ نہیں بشرطیکہ مالک ساتھ اوسکے نہو اور یہطرح جسے کسی نے آگ جلائی بغیر قصد ظلم اور ایذا رسانی کی اور اوس میں سے کسی کی اسباب پر چنگاری ہوا سے جا پڑی اور جلا دیا تو جلانیوالے آگ کے پر ضمان نہیں بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی ہے اوسوقت ہوا ٹھیری ہوئی تھی اور بھی اور اگر ہوا چلنے کی وقت جلائی ہے تو ضمان آویگا ۔ ع **وعن** الحسن عن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اتى احدكم على ماشية فان كان فيها صاحبها فليستاذنه وان لم يكن فيها فليصوت ثلثا فان اجابه احد فليستاذنه وان لم يجبه احد فليحتلب وليشرب ولا يحمل رواه ابو داود اور روایت ہے حسن سے یہہ کہ نبی صلی اللہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آوے کوئی تم میں سے مواشی پر پس اگر ہو اوس میں مالک اونکا پس پروانگی مانگے اوس سے یعنی دودھ لینے کی اور اگرچہ نہو مالک پاس اوسکے پس چاہیے کہ آواز کرے تین بار پس اگر جواب دیا اوسکو کسی نے پس پوچھہ لے اوس سے اور اگر نہ جواب پاوے اوسکو کسی نے پس دودھ دوہے اور پیلے یعنی بقدر ضرورت کے اور نہ اوٹھا کر لیجاوے اوس میں سے کچھہ نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یہہ دودھ دوہ کر پی لینا اوسوقت درست ہے کہ حالت اضطرار ہو یعنی بھوک کی مارے مرا جاتا ہو اور یا یہہ محمول ہے عادت پر یعنی جہاں رسم و عادت ہو کہ مسافر کو دودھ پینے کو منع نہ کرتے ہوں اوس جگہہ اسقدر پی لینا درست ہے ۔ ح ؛ **وعن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من دخل حائطا فليأكل ولا يتخذ خبنة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ جاوی کسی
باغ مین پس چاہیی کہ کہاوی اور نہ لی جہولی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** یہہ حکم ہی مضطر کی لیے
ہی یا موافق عادت کی ۱۲ع **وَعَنْ** اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرَاعَهُ يَوْمَ
حُنَيْنٍ فَقَالَ اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی امیہ بیٹی صفوان کی سی
کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عاریت لین اوس سی کتنی ایک زرہین دن جنگ حنین کی پس کہا صفوان نی آیا چہینی کی راہ لیتی
ہو ای محمد فرمایا بلکہ عاریت لیتا ہون کہ پہیر دیجاوین گی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** صفوان اوس زمانی مین کافر تہا پہر مسلمان ہوا اور شریح اور حسن
اور نخعی اور ثوری اور ابوحنیفہ کی نزدیک عاریت امانت ہوتی ہی عاریت لینی والی پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہین آتا مگر جبکہ تعدی کری اور ابن
عباس اور ابوہریرہ اور شافعی اور احمد کی نزدیک بدلہ دینا آتا ہی یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی پس وہ لفظ مضمونۃ کی معنی یہہ لیتی ہین کہ بدلہ دی گئی ہین
اگر جاتی رہین ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ
مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی عاریت ادا کیجاوی یعنی واجب ہے عاریت لینی والی پر پہنچا دینا اوسکا مالک کے تئین اور منحہ پہیر جاوی
اور دین ادا کیا جاوی یعنی واجب ہے ادا کرنا اوسکا اور ضامن ضمان بہرنیوالا ہی یعنی جو کوئی کسیکی قرض وغیرہ کا ضامن ہو لازم ہی اوسکو ادا کرنا اوسکا نقل
کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** منحہ میم کی زیر سی اوسکو کہتی ہین کہ دودہ کا جانور کسیکو دی تا وہ دودہ پیوی یا زمین یا باغ دی میوی وغیرہ کی کہانی
کی لیی پس منحہ مین مالک کرنا منفعت کا ہوتا ہی نہ اصل وہ چیز کا پس بعد انتفاع کی واجب ہے پہیر دینا اوسکا ۱۲ع **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ
قَالَ كُنْتُ غُلَامًا اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ اٰكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ
وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِيْ اَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی رافع بن عمرو غفاری سی کہا تہا مین لڑکا پہینکتا پتہر درخت کہجورون انصار کی پر پس لایا گیا مجکو یعنی لائی مجکو انصار روبرو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرمایا کہ ای لڑکی کیون پہینکتا ہی پتہر کہجورون پر کہا مینی کہاتا ہون مین کہجورین یعنی کہجورون کی کہانیکی لیی پتہر پہینکتا ہون
فرمایا پس نہ پہینک پتہر اور کہا جو گر پڑا ہو نیچی اوسکی پہر ہاتہہ پہیرا میری سر پر اور کہا یا الہی بہر تو پیٹ اسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود
ابن ماجہ نی **ف** اور کہا جو گر پڑا ہو الخ یعنی اسلیی کہ اکثر عادت جاری ہی کہ گری ہوئی میوی کی کہانیکو کوئی منع نہین کرتا خصوصا لڑکونکو ترکاری کی
کہانی کیطرف بہت رغبت ہوتی ہی اور کہا طیبی نی اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پرسی ہی توڑنیکی اجازت دیتی ۱۲ع **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ بَابِ اللُّقَطَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث عمرو بن شعیب کے بیچ باب لقطہ کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ
شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سالم سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی زمین سی کچہہ ناحق یعنی از راہ ظلم کی دہنسایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی سات زمینون تک نقل کی
یہہ بخاری نی **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ
اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ لی زمین ناحق

یعنے از راہ ظلم کی تکلیف دیجاویگا یعنی حکم کیا جاویگا اوسکو یہہ کہ اوٹھاوی مٹی اوسکی سر پر محشر مین نقل کی یہہ احمد نی **ف** پہلے فصل
مین کہا کہ طوق کر کر زمین اوسکی گردن مین ڈالی جاویگی اور یہان کہا کہ دھنسایا جاویگا اور مٹی کی اوٹھانیکا حکم کیا جاویگا یہہ قسمین عذاب کے ہین
بعضے اسطرح عذاب دیے جاوینگے اور بعضے اسطرح ۱۲ ح + **وعنه** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ايما
رجل ظلم شبرا من الارض كلفه الله عز وجل ان يحفره حتى يبلغ اخر سبع ارضين ثم يطوقه الى يوم القيمة حتى
يقضى بين الناس رواه احمد اور روایت ہے یعلی بن مرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جو شخص
کہ لیوی از راہ ظلم کی بالشت بھر زمین سی تکلیف دیویگا اوسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قبر مین یہہ کہ کھودے اوسکو یہانتک کہ پہنچے آخر ساتوین زمین تک پھر
طوق کر کر ڈالی جاویگی وہ زمین اوسکی گلی مین قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگونکی نقل کی یہہ احمد نی

باب الشفعة

باب ہے بیچ بیان شفعہ کے **ف** شفعہ ساتھہ پیش شین کے مشتق ہی شفع سی بمعنی ملانی اور صفت کرنیکی یہہ نام اسکا اسلیے کہا گیا کہ اسمین ملانا ہی زمین خریدی
ہوئی کا ساتھہ زمین شفیع کی اور شفعہ ثابت ہی شریک کے لیے تینون اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کی لیے نہین اونکی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور بیچ روایت صحیحہ کے
امام احمد کی ثابت ہی ہمسایہ کیلیے ہی اور حدیثین بیچ شفعہ ہمسایہ کے وارد ہوئے ہین اور صحت کو بعضی ہین اور حسنی کر اوسمین کلام کیا ہی بے حجت کلام
کیا ہی + ح +

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** جابر قال قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل ما لم يقسم
فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة رواه البخاري روایت ہے جابر سی کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ ثابت
ہونے شفع کی بیچ ہر چیز کی کہ نہ بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول کہ شراکت مین ہو پس جسوقت کہ واقع ہوں حدین یعنی تقسیم کیجاوی ملک مشترک اور پھیرے
جاوین راہین یعنے ہر ایک کی حصے کی راہ جدے ہو جاوے پس نہین شفع نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی بسبب باقی رہتی شرکت کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی
ہے اسپر کہ شفعہ شریک کیلیے ہی نہ ہمسایہ کیلیے اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور امام اعظم رح کے نزدیک کہ شفعہ ہمسایہ کی لیے ہے دلیل اونکی اور حدیثین ہین اور حدیث
مین وہ تاویل کرتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ شفعہ شرکت کا نہین ہے پس اس سے نفی شفعہ جوار کی یعنی ہمسائگی کی نہین لازم آتی ۱۲ ح + **وعنه** قال قضى رسول
الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل شركة لم تقسم ربعة او حائط لا يحل له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان
شاء اخذ وان شاء ترك فاذا باع ولم يؤذنه فهو احق به رواه مسلم اور روایت ہے جابر سی کہ حکم فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ شفعہ کی بیچ ہر زمین مشترک کی کہ نہ تقسیم کیگئی گھر ہو یا باغ ہو نہین حلال ہے مالک بائع کو بیچنا یہانتک کہ خبر کری اپنی شریک کو
پس اگر چاہی لے اور اگر چاہی چھوڑ دے پس جسوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اوسکو پس وہ لائق تر ہی ساتھہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ شفعہ نہین
ہی مگر اوس چیز مین کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کی نہ اوس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند اسباب اور جانور کی اور یہی مذہب ہے سب علما کا
یہہ شفعہ خاص نہین ہے ساتھہ مسلمانون کے بلکہ مسلمان اور ذمی بیچ اوسکی برابر ہی اور نہین حلال بیچنا الخ اس سی معلوم ہوا کہ واجب ہے آگاہ کر دینا شریک کو جبکہ ارادہ
کرے بیچنی کا ۱۲ ع + **وعن** ابي رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجار احق بسقبه رواه البخاري
اور روایت ہے ابی رافع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمسایہ سزاوار تر ہی بسبب نزدیک ہونے اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی
ہمسایہ لائق تر ہی ساتھہ شفعہ کی اور شفعہ اوسکو پہنچتا ہی جسوقت کہ نزدیک اور متصل ہو اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ثابت ہونی شفعہ کی ہمسایہ کے
لیے ۱۲ ح + **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنع جار جاره ان يغرز خشبة في جداره متفق عليه
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کری ہمسایہ اپنی ہمسایہ کو گاڑنی لکڑی کے بیچ دیوار اپنی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنے جسصورت مین کہ ضرر نہ کری گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کری یہہ امر وجوب کی لیے ہی نزدیک امام احمد اور محدثین کی اور مستحب ہے لیکن نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ کی ❊ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کی تو ٹہیرایا جاوی چوڑاو اوسکا سات ہاتہہ کا نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** یعنی اگر ہو درمیان زمین افتادہ ایک قوم کی راہ اور چاہین وے عمارت بنانی اوسمین اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو فبہا اور اگر اختلاف کرین بیچ مقدار اوسکی کی تو مقرر کیجاوی سات ہاتہہ اور یہی مراد حدیث سی تو یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر ہو ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتہہ سی تو روا نہین کسیکو کہ لیوی کچہہ اوسمین سی اور کہی کہ راہ سات ہاتہہ کی کافی ہی ❊ ❊

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا اَوْ عَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَا يُبَارَكَ لَهُ اِلَّا اَنْ يَجْعَلَهُ فِيْ مِثْلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی سعید بن حریث سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ بیچی تم مین سی گہر یا زمین لائق ہی یہہ کہ نہ برکت دیجاوی واسطی اوسکی یعنی اوسکی مول مین مگر یہہ کہ گروانی اوسکو بیچ مانند اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی بیچنا زمین کا اور مکانات کا بلاضرورت اور صرف کرنا مول اوسکا منقولات مین غیر مستحب ہے اسلیے کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہی کہ نہین چرایا جاتا اوسکو چور بخلاف منقولات کے پس اولی یہہ ہی کہ نہ بیچی غیر منقولات کو اور اگر بیچی تو خرچ کری مول اوسکا زمین و مکانات مین ❊ ❊ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمسایہ لائق تر ہی ساتہہ شفعہ اپنی کی انتظار کیاجاوی اوسکا بسبب شفعہ کی اگرچہ ہو وہ غائب جسوقت کہ ہو راہ اون دونون کے ایک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ اور روایت ہے ابن عباس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاتی ہی شفیع ہی اور شفعہ بیچ ہر چیز کی ہی یعنی غیر منقولات مین مانند زمین اور باغ اور مانند انکی نقل کی یہہ ترمذی نے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق ارسال کے اور وہ صحیح تر ہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِيْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِيْ فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيْلِ وَالْبَهَائِمُ عَبَثًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهُ فِي النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن حبیش سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کاٹی درخت بیر کا اوندھا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا دوزخ مین نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا یہہ حدیث مختصر ہی جو شخص کہ کاٹی بیر کو جنگل مین کہ سایہ پکڑتی ہین ساتہہ اوسکی مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کی ساتہہ غیر حق کی کہ ہووے واسطی اوسکی اوس درخت مین تو اوندھا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا آگ مین **ف** لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہین لفظ عبثا کی یا حق سی مراد شفعہ ہی اور ابو داود کی مرقات الصعود مین لکھا ہی کہ طبرانی نی اپنی کتاب وسط مین زیادہ کیا ہے کہ جو درخت بیر کا حرم مین کاٹی اوسپر یہہ وعید ہی اور بعضون نے کہا کہ بیری مدینہ کی مراد ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہی کہ مسافر اور حیوانات اوسکی سایہ مین آرام پاتی ہون اور بعضون نی کہا کہ مراد وہ بیری ہی کہ ملک کسیکی ہو اور یہہ اوسکو از راہ ظلم کی کاٹ ڈالے ❊

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عُثمانَ بنِ عفّانَ قالَ اِذا وَقعتِ الحُدُودُ فِی الاَرضِ فَلا شُفعةَ فِیھا وَلا شُفعةَ
فِی بِئرٍ وَلا فَحلِ النَّخلِ رَوَاہُ مَالِکٌ روایت ہی عثمان بن عفان رضسی کہا جسوقت کہ واقع ہوں حدین زمین مین پس نہین شفعہ یعنی شرکت
کا اوسمین اور نہ شفعہ ہی بیچ کوین کی اور نہ بیچ درخت کہجور کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** نہ شفعہ ہی کوئی مین اسلیی کہ شفعہ وس زمین مین ہی کہ احتمال تقسیم کا
رکہی اور کوا احتمال تقسیم کا رکہتا ہی نہین اور یہی ہی مذہب شافعی کا اور ہماری نزدیک شفعہ ثابت ہی ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نرکہی مانند کوئی اور
حمام اور چکی کی اور دلیل ہماری یہہ حدیث انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی الشفعۃ فی کل شئی یعنی شفعہ ہر چیز مین ہے یعنی غیر منقول مین آو نہ بیچ درخت
کہجور کی یعنی جسوقت کہ وارث ہوئی کتنی شخص کہجور کی درختونکی اور آپسمین بانٹ لیی درخت اور اونمین سے ایک درخت نرکہ ڈالتی ہین اوسمین سے اپنی کہجور ونپر
پہول اوسکا پس جسوقت کہ بیچی ایک شخص اونمین سی اپنا حصہ ساتہہ حقوق اوسکیکی درخت نر سے اور غیر اوسکی سی تو نہین ہے شفعہ نر کو نکو درخت نر مین اسلیی
کہ وہ زمین نہین ہی اور نہ ممکن ہی بانٹنا اوسکا شرح **باب المساقاۃ والمزارعۃ** باب ہی بیچ بیان مساقات کی اور مزارعت کی بد
ف مساقات یہہ ہی کہ اپنی درخت کسیکو دی اور یہہ کہدی کہ انہین پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپسمین بانٹ لین گی دہون آدہ یا
تہائی یا چوتہائی یا مانند اونکی اور مزارعۃ یہہ کہ کسیکو زمین دی کہ اس زمین مین بووی جو آمین پیدا ہو آپسمین بانٹ لین گے آدہون آدہ وغیر ذلک حاصل یہہ کہ مساقاۃ درختون
مین ہوتی ہی اور مزارعۃ زمین مین اور حکم دونون کا ایک سے ہی اور مساقاۃ اور مزارعۃ فاسد مین امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور نزدیک صاحبین اور تینون اماموں
اور اور علما کی جائز ہی دلیل امام ابو حنیفہ کی یہہ ہی کہ یہہ اجارہ ساتہہ اجر مجہول کی اور معدوم کی ہی پس درست نہین اور حدیث مین جو آیا ہے واقع ہوئی ہی مخابرت سے
اور فتوی صاحبین کے قول پر ہی شرح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَھُودِ خَیبَرَ نَخلَ خَیبَرَ وَاَرضَھَا عَلٰی اَن یَعتَمِلُوھَا مِن اَموَالِھِم وَلِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ شَطرُ
ثَمَرِھَا رَوَاہُ مُسلِمٌ وَفِی رِوَایَةِ البُخَارِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَعطٰی خَیبَرَ الیَھُودَ اَن یَعمَلُوھَا وَ
یَزرَعُوھَا وَلَھُم شَطرُ مَا یَخرُجُ مِنھَا روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضسی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیی
یہود خیبر کو درخت کہجور خیبر کی اور زمین اوسکی اس شرط پر کہ محنت کرین اوسمین اپنی مالونسی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہو آدہا میوہ اوسکا نقل
کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت بخاری کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا خیبر یعنی درخت و زراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کرین اوسمین
اور کہیتی کرین اوسمین اور یہود کی لیی آدہا اوس چیز کا کہ نکلی اوس سی **ف** خیبر نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یہہ حدیث دلیل ہی سب علما کی سوا
امام ابو حنیفہ کی بیچ جائز ہونی مساقات کی اور مزارعت کی اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ یہہ اوس قبیلہ سی نہین ہے اسلیی کہ درخت اور زمین حضرت کی ملک سی
تہی کہ اونکو بطریق مساقات اور مزارعت کی دی بلکہ اونہین کے درخت اور زمین کو اونپر مسلم رکہا اور اونپر خراج رکہا اور خراج دو قسم پر ہی خراج موظف اور
خراج مقاسمت خراج موظف یہہ کہ امام ہر سال کچہہ مال اونسی لینا مقرر کری جیسیکہ اہل نجران سے ہر سال ایک ہزار اور دو سو حلی یعنی جوڑی لیتی تہی اور خراج
مقاسمت یہہ کہ تقسیم کری آپسمین پیداوار کو کہ زمین سے نکلی جیسیکہ اہل خیبر سی کیا شرح **وعنہ** قالَ کُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِکَ بَاسًا حَتّٰی
زَعَمَ رَافِعُ بنُ خَدِیجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنھَا فَتَرَکنَاھَا مِن اَجلِ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ سی کہ کہا تہی ہم مخابرت کرتی اور نہ دیکہتی اوسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع
کیا اس سی پس چہوڑ دیا ہمنی مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مخابرہ اوسی مزارعۃ کو کہتی ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہہ دلیل امام ابو حنیفہ
کی ہی شرح **وعن** حَنظَلَةَ بنِ قَیسٍ عَن رَافِعِ بنِ خَدِیجٍ قَالَ اَخبَرَنِی عَمَّایَ اَنَّھُم کَانُوا یُکرُونَ الاَرضَ عَلٰی عَھدِ النَّبِیِّ

صلی اللہ علیہ وسلم بما ینبت علی الاربعاء اوشیء یستثنیہ صاحب الارض فنہانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقلت لرافع فکیف ہی بالدراہم والدنانیر فقال لیس بہا باس وکان الذی نہی عن ذلک ما لو نظر فیہ ذوالفہم بالحلال والحرام لم یجیزوہ لما فیہ من المخاطرۃ متفق علیہ اور روایت ہی حنظلہ بن قیس سی کہ نقل کی رافع بن خدیج سی کہ کہا خبر دی مجکو دو چچا نے میری نی یہہ کہ صحابہ کرایہ کو دیتی تہی زمین بیچ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اوس چیز کی کہ پیدا ہو نالیوں پر یعنی کرایہ کو دیتی تہی زمین اس شرط پر کہ زراعت کری عامل ساتہہ تخم اپنی کی اور جو کچہہ کہ نالیوں کی کنارو نپر اگی مالک کی لیی ہو اجرۃ زمین اوسکی اور سوا اوسکی عامل کی لیی ہو یا کرایہ کو دیتی تہی زمین ساتہہ اوس چیز کی کہ جدا کری اوسکو مالک زمین کا یعنی کرایہ کو دیتی تہی زمین بایں شرط جو کچہہ کہ اگی قطعہ معین مین مالک کی لیی ہو اور جو کچہہ سوا اوس قطعہ کے اگی عامل کی لیی ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے یعنی اسلیی کہ اسمین خطر اور فریب ہی شاید کہ وہان کچہہ نہ اگی کہا حنظلہ نی پس کہا مینی واسطی رافع کی پس کیا حکم ہی مزارعت کا بدلی درہمون اور دیناروں کی پس کہا نہیں ساتہہ اسکی مضائقہ اور گویا کہ وہ چیز کہ منع کیا گیا ہی اوس سی وہ چیز ہی کہ اگر دیکہی اوس مین صاحب فہم کا ساتہہ حلال اور حرام کی تو نہ جائز رکہی اوسکو واسطی اوس چیز کی کہ اوسمین ہے مخاطرہ سی کہ ہو وی یا نہ ہووی یعنی جیسی صورتون ذکر کیی گئی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس منع کیا ہمکو ان صورتین ذکر کی گئی محل نہی کی ہین نزدیک جائز کہنی والون مزارعت کی اور جاننا چاہیی کہ حدیثین بیچ مقدمہ مزارعت کی مختلف آئی ہین اور دروازہ تاویل کا بابنین سے کہلا ہوا ہی اور جمہور آئمہ کی نزدیک مزارعت جائز ہی اور فتوی ہماری مذہب مین ہی جواز ہی پر ہی واسطی دفع حاجت کی **وعن** رافع بن خدیج قال کنا اکثر اہل المدینۃ حقلا وکان احدنا یکری ارضہ فیقول ہذہ القطعۃ لی وہذہ لک فربما اخرجت ذہ ولم تخرج ذہ فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا تہی ہم اکثر مدینہ والو نمین کہیتی کرنی کر اور تہا ایک ہمارا کرائی کو دیتا تہا زمین اپنی اور کہتا تہا اسقدر ٹکڑا زمین کا واسطی میری ہی یعنی جو کچہہ اسمین پیدا ہو میری لیی ہی اور یہہ واسطی تیری پس اکثر نکلتی کہیتی اس قطعہ زمین مین یعنی دونو مین سے ایک کے قطعہ مین کہیتی ہوتی اور نہ نکلتی اوس قطعہ مین یعنی دوسری کی قطعہ مین پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اس معاملہ سی اسلیی کہ ایک کے ہاتہہ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسری کا حق بالکل ضایع ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عمرو قال قلت لطاؤس لو ترکت المخابرۃ فانہم یزعمون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہ قال ای عمرو انی اعطیہم واعینہم وان اعلمہم اخبرنی یعنی ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینہ عنہ ولکن قال ان یمنح احدکم اخاہ خیر لہ ان یاخذ علیہ خرجا معلوما متفق علیہ اور روایت ہی عمرو بن دینار تابعی سی کہ کہا کہا مینی واسطی طاؤس تابعی کی اگر چہوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تہا اسلیی کہ کہتی ہین علما یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اوس سی کہا طاؤس نی ای عمرو تحقیق مین دیتا ہون لوگو نکو یعنی زمین کہیتی کرنیکی لیی اور مدد کرتا ہون مین اونکی اور تحقیق بڑی عالم اونکی نی یعنی ابن عباس نی خبر دی مجکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین منع فرمایا اس سی ولیکن یہہ فرمایا ہی کہ دینا ایک تمہارے کا زمین کو اپنی بہائی کی تئین بہتر ہی واسطی اوسکی اس سی کہ لیوی اوسپر کرایہ معین کر کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مزارعت مین یہہ ہوتا ہے کہ کچہہ دیتی ہین اور کچہہ لیتی ہین پس اگر احسان کری اور بغیر کچہہ لینی کی زمین بطریق عاریت کی دی کہ اوس سے لینی والا فائدہ اوٹہاوی تو بہتر ہی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی

فلیمسک ارضہ متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زمین پس چاہیی
کہ کہیتی کری اوسمین یا دیوی اپنی بہائی کو عاریت پس اگر نہ مانی مالک دونون باتین پس چاہیی کہ رکہی اپنی پاس زمین اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف کہا مظہر نی کہ یعنی لائق ہی آدمی کو کہ حاصل کری نفع اپنی مال سی پس جسکی پاس زمین ہو چاہیی کہ کہیتی کری اوسمین تا حاصل ہوا اوسکو نفع اوس سی یا دیوی
اوسکو اپنی بہائی مسلمان کے تئین تا کہ حاصل ہو اوسکو ثواب پس اگر دونون چیزین نکرے تو رہنی دی زمین اپنی پہلا امر توبیخ یعنی تنبیہ کی لیی ہی یعنی توبیخ ہی اوپر ترک کرنی
دونون امر ذکر کیی گئی کی اور اختیار کرنی مزارعت کے اور توبیخ ہی اوس شخص پر کہ اپنی مال سی آپ منتفع ہوا اور نہ اور کو نفع پہنچاوی اور بعضون نی کہا کہ
معنی یہہ ہین کہ اگر انکار کری بہائی اوسکا قبول کرنی عاریہ سی تو رہنی دی ملک اپنی پس امر اباحت کی لیی ہی +ع وعن ابی امامة ورای سکة
وشیئا من الة الحرث فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل ہذا بیت قوم الا ادخلہ اللہ الذل
رواہ البخاری اور روایت ہی ابی امامہ سی اس حال میں کہ دیکہا اونہون نی ہل اور کچہہ اسباب کہیتی کا پس کہا کہ سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی
تہی نہین داخل ہوتا یہہ کسیکی گہر مین مگر کہ داخل کرتا ہی اللہ تعالی اوس گہر مین ذلت کو نقل کی یہہ بخاری نی ف اسمین علت ذلالی ہی جہاد کرنی پر کہ زراعت مین
مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کر دین اور اگر واسطی حاصل کرنی قوت حلال کے زراعت کرین تو ظاہر یہہ ہی کہ اوس وعید مین داخل نہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہہ اونکی
حق مین ہی کہ قریب دشمن کے ہون ایسی کہ اگر مشغول ہونگی زراعت مین ترک کرینگی جہاد کو تو ذلیل ہونگی بسبب غالب ہونی دشمن کے اوپر اونکی +ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم فلیس لہ
من الزرع شیء ولہ نفقتہ رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
روایت ہی رافع بن خدیج سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ کہیتی کری کسی قوم کی زمین مین بغیر اذن اونکی یعنی بغیر حکم اور رضا انکی
پس نہین واسطی اوسکی کہیتی مین کچہہ اور واسطی اوسکی ہی خرچ اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی کہیتی زمین
کے مالک کی ہوگی اور تخم بونیوالی کی لیی کچہہ نہین ہی سوای اوسکی تخم کی اور یہی ہی مذہب امام احمد کا اور اورون نی کہا ہی کہ کہیتی تخم والی کی ہوگی اور اوسکو
نقصان زمین کا دینا ہوگا یہہ ذکر کیا ہی بعضی عالمون ہمارے نی اور کہا ابن ملک نی کہ اوسپر اجرۃ زمین کی ہی جن قبض کرنی اوسکی دن فارغ ہونی
اوسکی تک اور جو کچہہ کہ حاصل ہوگا کہیتی سی پس وہ تخم والی کی لیی ہی +ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن قیس بن مسلم
عن ابی جعفر قال ما بالمدینة اہل بیت ہجرة الا یزرعون علی الثلث والربع وزارع علی وسعد بن مالک وعبد اللہ بن مسعود
وعمر بن عبد العزیز والقاسم وعروة وال ابی بکر وال عمر وال علی وابن سیرین وقال عبد الرحمن بن
الاسود کنت اشارک عبد الرحمن بن یزید فی الزرع وعامل عمر الناس علی ان جاء
عمر بالبذر من عندہ فلہ الشطر وان جاءوا بالبذر فلہم کذا رواہ البخاری
روایت ہی قیس بن مسلم سی کہ نقل کی ابی جعفر سی یعنی امام محمد باقر سی کہ کہا نہین مدینہ مین کوئی اہل بیت ہجرۃ کی یعنی مہاجر مگر کہ زراعت کرتی تہائی اور
چوتہائی پر اور زراعت کی حضرت علی اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص نی اور عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم اور عروہ اور اولاد ابی بکر
اور اولاد عمر اور اولاد علی اور ابن سیرین نی اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نی کہ تہا مین شراکت کرتا عبد الرحمن بن یزید سی مزارعت مین اور معاملہ کیا حضرت
عمر نی لوگون سی یعنی ساتہہ مزارعت کے اس شرط پر کہ اگر لاوی عمر بیج اپنی پاس سی پس واسطی اوسکی آدہا اور اگر لاوین لوگ بیج پس واسطی اونکی
اتنا یعنی آدہا یا مانند اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا میرک شاہ رح نی کہ سمجہا جاتا ہی بخاری سی اور اوسکی شارحون سی کہ کلام

ابی جعفر کا تمام ہوا ہی لفظ والربع پر اور باقی کلام بخاری کا ہی اور تمام یہہ آثار معلق ہین کہ لایا ہی انکو بخاری بغیر اسناد کی پس لی یہہ تہا کہتا مصنف
رواہ البخاری تعلیقا ۱ **باب الاجارۃ** باب ہی بیچ بیان اجارہ کی **ف** اجارہ کی معنی ہین کرائی دینا کسی چیز کو اور شرع مین اجارہ کی معنی
ہین مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہہ چاہتا تہا کہ اجارہ جائز نہو واسطی ہونی منفعت کے معدوم ولیکن جائز رکہا اوسکو لوگونکی احتیاج کیلیی اور ثابت
ہی اجارہ احادیث و آثار سی ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عبد اللہ بن مغفل قال زعم ثابت بن الضحاک ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المزارعۃ وامر بالمواجرۃ وقال لا باس بہا رواہ مسلم روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہا کہا ثابت بن ضحاک نی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مزارعت سی اور حکم کیا ساتہہ اجارہ کی اور کہا نہین مضائقہ ساتہہ اسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** منع کیا مزارعت سی
یعنی اوس مزارعت سی کہ جانا گیا عدم جواز اوسکا ہی **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم فاعطی الحجام اجرہ واستعط
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہری ہوئی سینگی کہچوائی اور دی سینگی کہینچنی والیکو مزدوری اوسکی اور
ناک مین دوا ڈالی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مباح ہی اجارہ اور کسب شاخ کشی کا اور جائز ہی دوا کرنی ہی **وعن**
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت قال نعم کنت ارعی علی قراریط
لاہل مکۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین بہیجا اللہ نی کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین بکریان
پس کہا اونکی صحابیون نی اور آپ نی بہی چرائی ہین فرمایا کہ ہان تہا مین چراتا اوپر اجرت چند قیراط کی واسطی اہل مکہ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنی نوکر رکہا مجکو اہل مکہ نی اوپر چرانی بکریونکی ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت مہینی کی اور قیراط کہتی ہین آدہی دانق کو اور
دانق چہٹا حصہ درہم کا اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بکریان چراتی تہی اسلیی کہ تا حاصل ہو شفقت نگہبانی امت کی اور صبر کرنا اونکی مشقت
پر اور حاصل ہو خلوۃ اور نسبت بادشاہ کو رعیت کے ساتہہ ایسی ہی جیسی چرواہیکو ساتہہ بکریون کی ہی + **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی ثلثۃ انا خصمہم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل
استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی
نی تین شخص ہین کہ مین جہگڑونگا اونسی دن قیامت کے ایک وہ کہ دیا عہد ساتہہ نام و سوگند میری کی پہر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اوسنی ایک آزاد کو
پہر کہایا مول اوسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدوری کو لگایا ایک مزدور پہر کام لیا اوس سی پورا یعنی جس کام کیلیی لگایا تہا وہ تمام کروایا اور نہ دی اوسکو مزدوری
اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پہر کہایا مول اوسکا یہہ قید واسطی زیادتی تنبیہ کی ہی اگر نہ کہاویگا تو بہی گنہگار اور داخل اس عید مین ہی
وعن ابن عباس ان نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا بماء فیہم لدیغ او سلیم فعرض لہم رجل من اہل
الماء فقال ہل فیکم من راق ان فی الماء رجلا لدیغا او سلیما فانطلق رجل منہم فقرا بفاتحۃ الکتاب علی شاء فبرا فجاء
بالشاء الی اصحابہ فکرہوا ذلک وقالوا اخذت علی کتاب اللہ اجرا حتی قدموا المدینۃ فقالوا یا رسول اللہ اخذ علی کتاب
اللہ اجرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ رواہ البخاری وفی روایۃ
اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم سہما اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ ایک جماعت صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک گانون
پر کہ اوسمین تہا لدیغ یا سلیم یعنی کاٹا ہوا بچہو کا یا سانپ کا پس موجود رہا واسطی اونکی ایک شخص بستی والون مین سی پس کہا کیا ہی تم مین کوئی منتر
پڑہنی والا تحقیق بستی مین ہی ایک شخص کاٹا ہوا بچہو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص اون مین سی یعنی صحابیون مین سی اور پڑہی سورہ

فاتحہ پڑہی یعنی بکریونکی یعنی اس شخص نے اونسی کہا کہ مین منتر پڑہتا ہون اس شرط پر کہ دو تم مجکو انہی بکریان پس وہ راضی ہوئی پہر اونہون نی پڑہی فاتحہ بنابر اسکی کہ آیا ہی فاتحہ ملکتا شفاء من السم پس اچہا ہوگیا وہ پہر لایا یہہ بکریان اپنی یارونکی پاس پس مکروہ جانا یارون نی اس لینی اوسکیکو اور کہا اونہون نے کہ لی تو نی کتاب اللہ پر مزدوری یہان تک کہ آئی وہ صحابہ مدینہ مین اور کہا یا رسول اللہ فلانی شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق لائق ترین اوس چیز کی کہ لو تم اوسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اچہا کیا تمنی تقسیم کرو یعنی بکریون کو اپسمین اور حصہ لگاؤ واسطی میری ساتہہ اپنی **ف** لفظ اوسلیم شک راوی ہی لفظ مین کہ لدیغ کہا یا سلیم اور لدیغ اور سلیم کی ایک ہی معنی ہین کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نی کہا معنی اکثر اطلاق لدیغ کا بچہو کی کاٹی ہوئی پر آتا ہی اور سلیم کا سانپ کے ڈسی ہوئی پر اس سورتمین شک راوی ہی معنومین اور بعضون نی لکہا ہی کہ نام اون صحابی منتر پڑہنی والیکا ابو سعید خدری تہا اور جماعت صحابہ کہ مین تیس آدمی تہی اور بکریان بہی اون پڑہنی والی تیس تہین آور حضرت نی اپنا حصہ لگانیکو اسلیئی فرمایا کہ تا وہ خوش ہون اور جانین کہ بی شک و شبہہ یہہ حلال ہی اور اسسے معلوم ہوا کہ منتر کرنا ساتہہ قران اور ذکر اللہ کی اور اوسپر مزدوری لینی درست ہی اور قران کو پڑہ کر مزدوری لینی نہین درست اور فرق ان دونو مین یہہ ہی کہ پڑہنا قرآن کا عبادت ہے اور عبادت پر مزدوری لینی نہین درست اور کسی دکہی پر پڑہ کر دم کرنا اور اوس سے اچہی ہو جانا اوسکا عبادت نہین پس اوسپر لینا درست ہی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اوسکا اور لکہوائی کو لکہنا مصحف ورا اور کتابون دین کا جائز ہی اور متاخرین نی تعلیم کتاب اللہ کو بہی اسپر قیاس کر کر کہا ہی کہ جائز ہی اجرت لینی اوسپر اور متقدمین نی مانند ابو حنیفہ وغیرہ کی تعلیم قران پر اجرت لینی کو حرام کہا ہی شرح مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** خارِجَةَ بنِ الصَّلتِ عن عَمِّهٖ قالَ اَقبلنا مِن عِندِ رَسُولِ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَسلَّمَ فَاَتَینا علی حَیٍّ مِنَ العَرَبِ فَقالَ اِنَّا اُنبِئنا اَنَّکُم قد جِئتُم مِن عِندِ هٰذا الرَّجُلِ بِخَیرٍ فَهَل عِندَکُم مِن دَواءٍ اَو رُقیَةٍ فَاِنَّ عِندَنا مَعتُوهًا فِی القُیُودِ فَقُلنا نَعَم قالَ فَجاءُوا بِمَعتُوهٍ فِی القُیُودِ فَقَرَاتُ عَلَیهِ بِفاتِحَةِ الکِتابِ ثَلٰثَةَ اَیّامٍ غُدوَةً وَعَشِیَّةً اَجمَعُ بُزاقِی ثُمَّ اَتفُلُ قالَ فَکَاَنَّما اُنشِطَ مِن عِقالٍ فَاَعطَونِی جُعلًا فَقُلتُ لَا حَتّٰی اَساَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقالَ کُل فَلَعَمرِی لَمَن اَکَلَ بِرُقیَةٍ باطِلٍ لَقَد اَکَلتَ بِرُقیَةٍ حَقٍّ رَواهُ اَحمَدُ وَاَبُو داؤدَ روایت ہی خارجہ بیٹی صلت کیسی نقل کی اپنی چچا سی کہ کہا جب ہم اپنی وطن کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سے پس گذری ہم ایک قوم پر عرب مین سی پس کہا اوس قوم نی یعنی بعضون نی اونمین سے یہہ کہ ہم خبر دی گئی ہین کہ تحقیق تم لائی ہو اس شخص کے پاس سے یعنی آنحضرت کی پاس سے بہلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ پس کیا ہی تمہاری پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہماری پاس ایک دیوانہ بیڑیون مین پس کہا کہ ہان ہماری پاس منتر ہی پہر لائی وہ دیوانہ کو بیڑیون مین پس پڑہی مینی اوسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح اور شام اور جمع کرتا مین تہوک اپنا پہر تہوکتا مین اوسپر کہا چچا میری نی پس گویا کہ کہول لگیا وہ رسی بندہی ہوئی سی یعنی وہ اچہا ہوگیا جلدی پہر دی اونہون نی مجکو مزدوری پس کہا مینی کہ نہین لیتا مین مزدوری یہان تک کہ پوچہون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی پہر پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا حضرت نی پس قسم ہی زندگی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کہاتا ہی ساتہہ منتر باطل کی برا کرتا ہی تحقیق کہایا تو نی ساتہہ منتر حق کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** منتر باطل وہ ہی کہ جسمین ذکر ہو ستارونکا اور مدد مانگنی ستارون اور جنات سے اور اور دونسی سوا اللہ تعالی کی اور منتر حق وہ ہی کہ جسمین ذکر اللہ اور کلام الہی ہو اور اگر کوئی کہی کہ قسم ساتہہ غیر نام خدا تعالی کی کہانی منع ہی پہر حضرت نی کیونکر یہہ قسم کہائی جواب یہ کہ مراد اس سے قسم نہین ہے بلکہ جاری ہو گئی تہی یہہ لفظ اونکی کلام مین بسبب عادت اونکیکی یا یہہ قسم پہلی منع ہونی قسم غیر نام خدا کی کہائی ہو اور طیبی نے کہا کہ حضرت کو شاید اجازت تہی ایسی قسمونکے

کہا ئیگی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی تہی ع مولانا وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا
الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مزدور کو مزدوری
اوسکی پہلی خشک ہونی پسینی اوسکی یعنی بعد کام کر چکنی کی مزدور کو مزدوری بہت جلدی دو دیر نکرو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وعن الحسین
بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للسائل حق وان جاء علی فرس رواہ احمد وابوداود وفی المصابیح مرسل
اور روایت ہی حسین بن علی رضی اللہ عنہما سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی مانگنی والیکی حق ہی اگرچہ آوی گہوڑی پر نقل کی یہہ
احمد اور ابو داود نی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ حدیث مرسل ہی ف یعنی خالی نپہیر سائل کو اگرچہ گہوڑی پر چڑہکر آوی مانگنی کو اور کہا قاضی نی کہ
نپہیر سائل کو اگرچہ آوی تیری پاس ایسی حال سی کہ دلالت کری اوسکی غنا پر یہہ گمان کرکہ اگر اسکو حاجت سوال کی نہوتی تو کاہیکو ذلیل کرتا اپنی
آگی اپنی تئین اور گویا دینا اجرت ہی اوسکی سوال کی اس سبب سے باب الاجارہ مین اس حدیث کو لائی اور اس حدیث کی اسناد مین کلام ہی کہ بعضی محدثین نے
کہا ہی امام احمد نی کہا کہ کچہہ اصل اسکی نہین اور کہا کہ یہہ حدیث بازار مین پہرتی ہی اور ابو داود نی اس سے سکوت کیا ہی پس اسکی نزدیک قابل دلیل
پکڑنی کی ہی اور کہا مصابیح مین کہ یہہ حدیث مرسل ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مسند ہی اور بعضی مصابیح کی نسخو مین لفظ مرسل کا ہی ہی نہین ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

وعن عتبۃ بن المنذر قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ طسم حتی بلغ قصۃ موسی
قال ان موسی علیہ السلام اجر نفسہ ثمان سنین او عشرا علی عفۃ فرجہ وطعام بطنہ رواہ احمد وابن ماجۃ
روایت ہی عتبہ بن منذر سی کہ کہا تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پڑہی طسم یہان تک پہنچی قصہ حضرت موسی تک فرمایا تحقیق
موسی علیہ السلام نی مزدوری مین دیا ذات اپنی کو آٹہہ برس یا دس برس واسطی بچانی شرمگاہ اپنی کی اور طعام پیٹ اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے
ف سورہ طسم یعنی سورہ قصص مین ذکر ہی حضرت موسی علیہ السلام کی جانیکا مدین مین اور ملاقات کرنی اونکا حضرت شعیب علیہ السلام سی اور نکاح ہونی
حضرت موسی کا اونکی بیٹی سی اور مزدوری مین دینا حضرت موسی کا اپنی تئین پس جب حضرت اس قصہ تک پہنچی تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانی شرمگاہ
سے نکاح ہی حاصل یہہ کہ اونہون نی اونکی بیٹی سی نکاح کیا اس شرط پر کہ مین آٹہہ برس یا دس برس تک بکریان تمہاری چرایا کرونگا اوسکو مہر ٹہرایا اور ہماری
شریعت مین درست تہا کہ خدمت آزاد کو مہر ٹہیراوین اور یا مہر اور ہووی اور یہہ خدمت بطریق احسان کی ہو اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی حنفیہ تو
کہتی ہین کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی خاوند آزاد اوسکا برس دن تک مثلا اور یہہ درست ہی کہ نکاح کری
عورت سی عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی غلام خاوند کا برس دن تک اور امام شافعی کی نزدیک درست ہی نکاح کرنا عوض مزدوری کی واسطی
بہیجنی کا مونکی اور خدمت کی جبکہ ہو مستاجر لہ یا مخدوم فیہ امر معلوم ح ع وعن عبادۃ بن الصامت قال قلت یا رسول اللہ رجل اہدی
الی قوسا ممن کنت اعلمہ الکتاب والقرآن ولیست بمال فارمی علیہا فی سبیل اللہ قال ان کنت تحب ان تطوق
طوقا من نار فاقبلہا رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ
ایک شخص نے بطریق تحفہ کی بہیجی طرف میری کمان اون شخصون مین سی کہ تہا سکہلاتا اونکو کتاب و قرآن و نہین ہی کمان مال پس تیر انداز کرونگا مین اوس
سی راہ خدا کی فرمایا اگر تو دوست رکہتا ہی یہہ کہ طوق پہنایا جاوی طوق آگ کا پس قبول کر اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف نہین ہے کمان
مال یعنی کمان ایسی چیز نہین ہے کہ شمار کیجاوی مال اور اجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیر اندازی کرونگا اوس سے جہاد مین پس جواب یا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ نہین وہ تیری لیی اجرۃ کلام اللہ کی لیکن وہ باطل کر یگی تیری اخلاص کو پس لی تو اوسکو اور جو حرام کہتی ہین اجرت یعنی کو تعلیم علوم دین پر وہ دلیل

پکڑی ہین ساتھہ ظاہر حدیث کی پس **باب احیاء الموات والشرب** باب ہی بیچ بیان آباد کرنی زمین خراب کی اور یہہ حق پانی پلانیکی **ف** نہایہ
مین لکھاہی کہ موات اوس زمین کو کہتی ہین کہ جسمین نہ زراعت ہو اور نہ مکان اور اوسکا کوئی مالک نہو اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتی ہین کہ
فائدہ نہ اوٹھایا جاوی اوس سی بسبب منقطع ہونی پانی کی اوس سے یا بسبب غلبہ پانیکی اوسپر یا کوئی اور چیز اوسمین ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سی ایسی جو زمین کہ
عادی ہی یعنی قدیم ہی کہ مالک نہین کوئی اوسکا یا مملوک ہی اسلام مین کہ معلوم نہین مالک اوسکا اور دور ہی بستی سی اسقدر کہ اگر کہڑا رہی آدمی کنارہ بستی
پر اور آواز کری تو آواز اوسکی اوس زمین تک نہ پہونچی پس وہ زمین موات ہی انتہی اور احیاء موات سی مراد ہی آباد کرنا اوسکا اور آباد کرنا ساتھہ مکان
بنانیکی ہوتاہی یا درخت بونیکی یا کھیتی کرنیکی یا پانی دینی کی یا ہل چلانیکی کذا فی الدر المختار اور حکم اسطرحکی زمین کے آباد کرنیکا یہہ ہی کہ آباد کرنیوالا مالک
اوسکا ہوجاتاہی پہر آباد کرنی مین اذن لینا امام کا شرط ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک اذن لینا شرط نہین اور شرب
ساتھہ زیر شین کے حصہ پانیکو کہتی ہین اور شریعت مین عبارۃ ہی نوبت انتفاع سی ساتھہ پانیکی کہ دیوی پانی کہیتی مین اور جانورونکو پلاوی اور لوگونکا حق
ہی پانی مین کہ منع نکرنا چاہیی انکو اوس سی اور یہان تفصیل ہی درمیان بڑی دریا اور نہرون اور نالون اور اون پانیونکی کہ باسنون مین بہر گئی ہین
اور احکام اونکی مذکور ہین فقہ مین اور مذہب بڑا یہہ ہی کہ دریا کی پانی مین سب لوگونکا حق ہی بیچ پینی کی اور زمین مین پانی دینی کی اور نہرین کہودکر
پانی لیجانی مین اپنی زمینون مین نفع لینا پانی دریا کیسا ہی مانند نفع لینی کی ہی آفتاب و چاند و ہوا سی کہ خصوصیت کسیکی ساتھہ نہین رکہتی سب اوسمین
شریک ہین اور کنوؤن اور ندیون مین بہی سبہونکا حق ہی لیکن اگر کوئی چاہی کہ اوس پانی سی زمین کو احیا کری یعنی افتادہ زمین مین زراعت کری
تو اہل نہر اوس سی منع کر سکتی ہین نقصان کری اونکو یا نکری پانی لینا اوسکا اسلیی کہ اوسمین خالص اونہین کا حق ہی اور جو پانی کہ باسنو مین
بہرا جاتا ہی مملوک ہوجاتاہی اور حق غیر اوس سے منقطع ہوتاہی جیسیکہ شکار کسینی پکڑا تو اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور اگر کنوان اور نہر اور چشمہ کسیکی ملک مین ہو
تو پہنچتا ہی اوسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونیسی اپنی ملک مین جسوقت کہ اور پانی پاوی نزدیک اوس پانی کی بیچ غیر ملک کسیکی اور اگر نہ پاوی پانی تو کہا جاوی
مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لاوی یا اجازت دی اوسکو تا آوی اور پانی لی بشرطیکہ کنارہ کنوی کو نہ توڑ ڈالی اور اگر کہودا ہو کنواں بیچ زمین موات کی تو منع
کرنا پانی کی لینی سی نہین پہنچتا اور جبتکہ زمین ملک اوسکی ہوتی ہی پانی نہین ملک ہوتا ہے اور اگر وہ منع کری اور یہہ شخص ڈرتا ہی اپنی ہلاک ہونیسی اور سواری کی
ہلاک ہونیسی تو پہنچتا ہی اوسکو کہ لڑی ہتیار سی اور پانی کنوی مین مباح ہی غیر مملوک بخلاف اوس پانیکی کہ باسن مین بہرا ہو کہ اگر ڈرتا ہو ہلاک سی تو لڑی
بغیر ہتیار کی اور اسیطرح طعام حالت مخمصہ مین اور بعضون نی کہا کہ ادنی یہہ ہی کہ کنوی کی پانی نہ دینی سی بہی لڑی بغیر ہتیار کی اسلیی کہ وہ مرتکب گناہ
کا ہوا اور یہہ قایم مقام تعذیر کی ہی یہہ سب مسائل مذکور ہین ہدایہ مین ٭ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضَى بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ٭ روایت
ہی عائشہ رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ آباد کری زمین کو کہ نہین کسیکی پس وہ لائق تر ہی ساتھہ اوسکی کہا عروہ نی کہ حکم کیا
ساتھہ اسکی حضرت عمر نی بیچ خلافت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی انکی حکم کرنیسی معلوم ہوا کہ یہہ حدیث منسوخ نہین ٭ **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ٭ روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ
صعب بن جثامہ نی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین ہی روندگاہ مگر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
حمی ح کی زیر سی اوس زمین کو کہتی ہین کہ گہاس اوسمین رکہ چہوڑی جاتی ہی جانورونکی لیی جسکو یہان روند کہتی ہین پس معنی حدیث کے یہہ ہین کہ نہین لائق
کسیکو یہہ کہ کری یہہ کام بغیر اذن اللہ کی اور رسول اوسکی کی ایام جاہلیت مین عادت تہی کہ سردار عرب کی گہیر لیتی تہی اپنی مواشی کیلیی اوس زمین کو کہ جسمین گہاس

اور پانی ہوتا پس حضرتؐ نے منع کیا اوس سے مگر اجازت دی واسطی اون گہوڑون اور اونٹونکی کہ جہاد کی لیے تہی ور واسطی جانورون کوہ کی اور نہین جائز
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا حاکم کو کہ روکی روندا پنی لیے اور اختلاف کیا ہی بیچ روکنے اوسکی واسطے اکثر مسلمانونکی پس بعضون نی تو کہا کہ درست ہے جیسکہ حضرتؐ نے کیا
اور بعضون نے کہا کہ نہین درست جسکہ باعث تکلیف شہر والونکا ہو روکنا اوسکا ہو ع ح **وعن** عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ
فِيْ شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنَ
عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا جہگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص نے انصار مین سی بیچ نالیون پانیکی زمین سنگستان سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پانی
دی تو اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پہر چہوڑدے پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنی کی پس کہا انصاری نے کہ یہہ حکم اسلیے کرتے ہو کہ ابن زبیر بیٹا پہپہی تمہاری کا ہے
پس متغیر ہوا چہرہ حضرتؐ کا پہر فرمایا پانی دے اے زبیر پہر روک رکہہ پانی یعنی مت چہوڑ پانی اوسکی زراعت مین یہانتک کہ پہونچے منڈیر تک یعنی پہنچے
پانی تمام زمین میں اندازہ کیا ہی اوسکو ساتہہ پہنچنی پانیکی پاشنہ تک پہر چہوڑدے پانی طرف ہمسایہ اپنی کی پس پورا دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زبیر
کو حق اونکا بیچ صریح حکم کی اوسوقت کہ غصہ لایا حضرتؐ کو انصاری نے اور تہی حضرتؐ کہ مشورہ دیا تہا اون دونونکو پہلی مرتبہ ایک امر کا کہ واسطی اون دونونکی
تہی اوسمین فراخی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** عروہ بن زبیر بن العوام کبار تابعین سے ہین اور سات فقیہ جو مدینہ مین تہی اونمین سی ایک یہہ ہین اور ماں
انکی اسماء بیٹی حضرت ابوبکرؓ کی ہین اور باپ انکی زبیر حضرتؐ کی پہپہی کی بیٹی تہی کہ نام اونکا صفیہ بنت عبد المطلب تہا اور زبیر قدیم الاسلام ہین سولہ برس کی تہی کہ اونکی
چچا نی عذاب دیا اونکو ساتہہ دہوین کے تاکہ چہوڑدیوین اسلام کو پس نچہوڑا اور حضرتؐ کے ساتہہ حاضر رہی ہین سب لڑائیون مین اور عشرہ مبشرہ مین سی ہین پس ایک روز اور ایک
انصاری ایک نالی سے پانی کہیتونکو دیا کرتی تہی پس ایکبار دونون جہگڑی اوسنی کہا میں پہلے پانی دون کہیت کو انہون نے کہا مین پہلی دون پہر دونون
حضرتؐ کے پاس حاضر ہوئی فیصلہ کی لیے پس حضرتؐ نے فرمایا کہ اے زبیر تو پانی اپنی کہیت کو دے پہر ہمسایہ کی زمین مین چہوڑدے زبیر کی زمین اونچی تہی اوسکی زمین
سی اور متصل تہی نالی سی پس اوس انصاری نی کہا کہ زبیر آپکی پہپہی کی بیٹی ہین اسلیے یہہ حکم دیا حضرتؐ خفا ہوئی اور زبیر کو فرمایا کہ تو اچہی طرح پانی اپنی کہیت
کو دے جو کہ حق تیرا ہی پہر اپنی ہمسایہ انصاری کی طرف چہوڑ اور یہہ صریح حکم کی یعنی صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق اپنا لیلی اور تہی حضرتؐ نے یعنی اول حضرتؐ
نے زبیر کو حکم کیا تہا کہ کچہہ حق اپنا از راہ احسان کرنیکی ہمسایہ پر چہوڑدے بغیر اسکی کہ واجب ہو یہہ امر اوسپر پہر جب انصاری نے از راہ جہل کی قبول
نکیا تو حضرتؐ نے حکم کیا زبیر کو ساتہہ پورا حق لیلینی اپنی کی رہا یہہ کہ گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس سبب سے تہی بعضون نے
کہا کہ وہ منافق تہا اور انصاری اوسکو اسلیے کہا کہ انصار کی قبیلہ مین سی تہا انصار کی قبیلونمین بعضی منافق بہی تہی مانند عبد اللہ بن ابی وغیرہ کی اور قتل اوسکو
اسلیے نکیا کہ تالیف اونکی منظور تہی یا واسطی صبر کرنیکی ایذای منافقون پر تا لوگ نکہین کہ محمدؐ اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین اور بعضون نی کہا کہ وہ مومن
تہا از راہ غصہ کے اسطرح کی گستاخی کر بیٹہا واللہ اعلم مو ع ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ
لِتَمْنَعُوْا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کرو تم زیادہ پانی کو تاکہ منع کرو بسبب اوسکی زیادہ
گہانس کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مواشی کو گہانس وہان چرائے مین جہان پانی ہوتا ہی پس اگر پانی پلانیسی جانورونکو منع کروگی تو کوئی گہانس کا ہی کو
چراویگا پس پانی سی کیا منع کیا گویا گہانس سے منع کیا اور گہانس کے احتیاج مواشیکو پڑتی ہی منع کرنا اوس سی درست نہین پس پانی پلانیکو نہ منع کرتا اوس سے
بار رکہنا گہانس سے نہ لازم آوی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ

اللّٰهم رجلٌ حلف على سلعةٍ لقد أعطى بها أكثر مما أعطي وهو كاذبٌ ورجلٌ حلف على يمينٍ كاذبةٍ بعد العصر ليقتطع بها
مالَ رجلٍ مسلمٍ ورجلٌ منع فضل ماءٍ فيقول الله اليوم أمنعك فضلي كما منعت فضل ماءٍ ما لم تعمل يداك متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین بولیگا اونسی اللہ دن قیامت کے یعنی بولنا رحمت کا نہ
ہوت کا اور نہ دیکھی گا طرف اونکی یعنی نظر عنایت سے نظر غضب سے ایک وہ شخص کہ قسم کہاتا ہی اوپر اسباب کے کہ تحقیق دیا جاتا تہا وہ شخص یعنی مین بدلی
اوس اسباب کے زیادہ اوس چیز سی کہ دیا گیا یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہی اور خریدار مول دیتا ہی اور بیچنی والا قسم کہاتا ہی کہ مجکو زیادہ اس سے ملتا تہا اور
حال آنکہ وہ شخص ہی جہوٹا یعنی اس قسم مین اور دوسرا وہ شخص کہ قسم کہائی ایک چیز پر قسم جہوٹی پیچہی نماز عصر کی تاکہ لیوی بسبب اوس قسم کی مال مرد
مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اوسنی زیادہ پانی کو پس فرماویگا اللہ تعالی بیچ دن قیامت کی کہ آج کی دن منع کرونگا مین تجکو فضل اپنی سی
جیسا منع کیا تونی زیادہ پانی کو جسکو نہین نکالا تہا ہاتون تیری نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیچہی نماز عصر کی تخصیص وقت عصر کے اسلیے
ہی کہ قسمین مغلظہ اوس وقت کہائی جاتی ہین یا ذکر کیا اسکو اسلیے کہ وہ وقت بزرگ ہی پس ہوگی قسم جہوٹی اوس وقت بہت برا اور مال مرد مسلمان کا
اور ذمی حکم مین مال ذمی کا ہی اور ہاتون تیری نی یعنی تیری قدرت سے نہین نکلا تہا بلکہ محض میری قدرت سے نکلا تہا اگرچہ کہووا اور نہر آدمی کی مشقت
سی بنتی ہین لیکن نکلنا پانیکا محض اللہ ہی کی قدرت سے ہی ع ح **وذكر حديث جابر في باب المنهي عنها من البيوع** ع
اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب المنهي عنها من البيوع کی **ف** وہ حدیث یہہ ہے نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء
صاحب مصابیح نی یہان ذکر کی تہی اور ہمنی وہان ع

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** الحسن عن سمرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال من أحاط حائطا على الأرض فهو له رواه أبو داود   روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہ اوسنی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ گہیری دیوار زمین پر پس وہ واسطی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کوئی زمین موات پر
دیوار گہیری تو وہ زمین اوسکی ملک ہو جاتی ہی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی کہ دیوار کہینچنے کافی ہی بیچ مالک ہونی زمین موات کے اور یہہ امام
احمد کا ہی بیچ مشہور تر روایتونکی اور تینون اماموں کی نزدیک شرط ہی احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اوسکا ابتدا باب مین ہوچکا اور دیوار کہینچنی کو احیا مین دخل
ہی نہین اور مراد حدیث مین دیوار کہینچنا واسطی سکونت کی ہی ع ح **وعن** أسماء بنت أبي بكر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أقطع للزبير نخيلا رواه أبو داود   اور روایت ہی اسما بیٹی ابی بکر کی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر کر دی واسطی زبیر کی درخت
کہجورون کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** احتمال ہے کہ یہہ درخت خمس مین سی تہی کہ حق اوسکا تہا یا زمین موات تہی کہ آباد کیا اوسکو ع ح +
وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم أقطع للزبير حضر فرسه فأجرى فرسه حتى قام ثم رمى بسوطه فقال أعطوه
من حيث بلغ السوط رواه أبو داود   اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی زبیر کو بقدر دوڑنی گہوڑی اوسکی یعنی ایک دوڑ مین گہوڑا جہان
جا ٹہیرے وہان تک ہی پس دوڑایا زبیر نی گہوڑا اپنا یہانتک کہ ٹہیرا پہر پہینکا کوڑا اپنا پس فرمایا حضرت نی دو زبیر کو اسجا تک کہ پہنچا ہی کوڑا نقل کی یہہ
ابوداود نی **وعن** علقمة بن وائل عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم أقطعه أرضا بحضرموت قال فأرسل
معي معاوية قال أعطها إياه رواه الترمذي والدارمي   اور روایت کی علقمہ بن وائل نی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی اوسکو ایک زمین حضر موت مین کہا وائل نی کہ بہیجا حضرت نی ساتہہ میری معاویہ کو تاکہ ناپ دیوین وہ زمین مجکو
فرمایا حضرت نی معاویہ کو دی وہ زمین وائل کو نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** حضر موت نام ایک شہر کا ہی اور وائل بن حجر وہین سے آئی تہی

وعن ابیض بن حمال المأربی انه وفد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستقطعه الملح الذی بمأرب فاقطعه ایاه فلما ولی قال رجل یا رسول الله انما اقطعت له الماء العد قال فرجعه منه قال وسأله ماذا یحمی من الاراک قال ما لم تنله اخفاف الابل رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی اور روایت ہی ابیض بیٹی حمال ماربی سی کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سوال کیا حضرت سی یہہ کہ جاگیر دین اوسکو کان نمک کی وہ کہ تہی مارب مین پس جاگیر دی حضرت نی کان نمک اوسکو پس جبکہ پہرا ابیض کہا ایک شخص نی یعنی اقرع بن حابس تمیمی نی کہ یا رسول اللہ سوای اسکی نہین کہ دیا آپ نی اوسکو پانی تیار کہا راوی کہا روایت کرنیوالی ابیض سے پس پہیر لیا حضرت نی اوسکو ابیض سی کہا راوی نی اور سوال کیا اوس شخص نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی زمین پیلو ونکی گہیری جاوی فرمایا وہ کہ نہ پہنچین اوسکو پانو اونٹونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مارب نام ایک جگہہ کا ہی یمن مین اور پانی طیار یعنی طیار بہت ہمیشہ رہنیوالا کہ نہ منقطع ہو مادہ اوسکا اور پہیر لیا الخ یعنی حضرت نی اول گمان کیا تہا کہ وہ قطعہ مانند اوس کان کی ہی کہ حاصل ہوتا ہی اوس سے نمک ساتہہ محنت ومشقت کی جب جانا کہ وہ طیار ہی بغیر محنت ومشقت کی نمک موجود ہی مانند پانی اور گہاس کی پہیر لیا اوسکو واسطی متعلق ہونی حق سب لوگونکی ساتہہ اوسکی پس صلاح کار اور رعایت حق پہیر لینی مین دیکہی حاصل یہہ کہ جب ظاہر ہوا حضرت کو کہ وہ مانند پانی طیار کی ہی پہیر لیا اوسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانون کا جائز ہی جبکہ ہون پوشیدہ کہ نہ حاصل ہوا اونسی کچہہ مگر ساتہہ رنج ومحنت کی اور جو کہ ہون ظاہر کہ حاصل ہو مقصود اونسی بغیر تدبیر ومحنت کی نہین جائز ہی جاگیر کر دینا اونکو بلکہ لوگ ونمین شریک ہین مانند گہاس اور پانی نالون کی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم کری پہر ظاہر ہو کہ حق اوسکی خلاف مین ہی تو چاہی ہی کہ توڑ ڈالی اپنی حکم کو اور رجوع کری اوس سی اور گہیری جاوی یعنی احیا یعنی آباد کیجاوی اور نہ پہنچین اوسکو پانون اونٹون کی یعنی جو کہ الگ ہو چراگاہ اور عمارات سی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ احیا نہین جائز ہی قریب عمارت کی اسلیی کہ وہان چنیا چر پڑتی ہی جانورونکی چرانیکی ٭ ع ٭ ح

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المسلمون شرکاء فی ثلث فی الماء والکلاء والنار رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان شریک ہین تین چیزون مین پانی اور گہاس اور آگ مین نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** مراد پانی سی کنوئی اور مانند اوسکی کا ہی نہ پانی بہرا ہوا پاس مرد چنانچہ بیان مفصل اسکا ترجمہ لباب مین ہو چکا ہی اور گہاس سے وہ گہاس مراد ہی کہ جنگل مین اوگی ہو اور آگ یعنی اگر کسی کی پاس آگ ہو تو نہین چاہیے اوسکو کہ منع کری کسیکو آگ لینی سی اور چراغ جلانی سی اور اوسکی روشنی مین بیٹہنی سی اور مانند اسکی لیکن اوسکو جائز ہی کہ منع کری اوس شخص کو کہ لی اوسمین سے سلگتی ہوئی لکڑی اسلیی کہ اس سے آگ ناقص ہو جاویگی اور بجہہ جاویگی اور بعضون نی کہا کہ مراد آگ سی سنگ چقماق ہی یعنی نہ منع کری کسیکو اوس پتہر کی لینی سی جبکہ ہو زمین موات مین ٭ ح ٭ ع

وعن اسمر بن مضرس قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فبایعته فقال من سبق الی ماء لم یسبقه الیه مسلم فهو له رواه ابو داود اور روایت ہی اسمر بن مضرس سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بیعت کی مینی حضرت سی یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کری یعنی پہنچ جاوی طرف اوس پانی کی کہ نہ پہنچا طرف اوسکی کوئی مسلمان پس وہ واسطی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جو کوئی لیوی پانی مباح مین سے پس وہ پانی لیا ہوا ملک اوسکی ہو جاتا ہی اور وہ پانی کہ باقی رہا اوس جگہہ وہ اوسکی ملک مین نہین آتا اور ایسا ہی حکم اور مباح چیزونکا ہی مانند گہاس اور لکڑی وغیرہ کی ٭ ع

وعن طاؤس مرسلا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احیی مواتا من الارض فهو له وعادی الارض لله ولرسوله ثم هی لکم منی رواه الشافعی وروی فی شرح السنة

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ عِمَارَۃِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُھْرَۃَ نَکِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِذًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُقَدِّسُ اُمَّۃً لَا یُؤْخَذُ لِلضَّعِیْفِ فِیْھِمْ حَقُّہٗ اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کی ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ آباد کرے زمین خراب کو پس وہ واسطے اوسکے ہے اور قدیم زمین واسطے اللہ کے اور رسول اوسکے کے ہے پھر واسطے تمہارے ہے میری طرف سے نقل کی ہیہ شافعی نے اور روایت کیگئی شرح السنہ میں ہیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دئی واسطے عبداللہ بن مسعود کے گھر مدینہ میں اور وہ گھر تھے درمیان آبادی انصار کی یعنی درمیان مکانوں اور کھجوروں اونکی کے پس کہا بیٹوں عبد بن زہرہ کینے کہ دور رکھو ہمسے ام عبد کی بیٹے کو یعنی عبداللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطے اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں بھیجا ہے مجکو اللہ نے اسوقت تحقیق اللہ تعالی نہیں پاک کرتا اوس امت کو کہ نہ لیا جاوے واسطے ضعیف کے اونمیں حق اوسکا **ف** قدیم زمین کہ نہ معلوم ہو مالک اوسکا نسبت کیا اوسکو طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کی بسبب قدیم ہونے زمانی اونکی کے واسطے مبالغہ کی اور مراد اوس سے زمین خراب ہے اور رسول اوسکی کے الخ یعنی میں تصرف کرتا ہوں اسمیں جسطرح چاہتا ہوں اور دیتا ہوں جسکو چاہتا ہوں اور اذن دیتا ہوں اوسکی آباد کرنیکا اور کہا قاضی نے کہ جملہ ثم ہی الخ سے معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہے واسطے ذکر رسول کے اونکی تعظیم شان کی لیے اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا ہے اور گھر جو حضرت نے عبداللہ کو دیے واقع تھے وہ درمیان عمارتوں اور کھجور کے درختوں انصار کے پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبداللہ بن مسعود کا درمیان مکانوں اونکی ہوا اور مسعود باپ عبداللہ کے حلیف تھے بیٹوں عبد بن زہرہ کی ایام جاہلیت میں اور ام عبد ماں عبداللہ کی ہے اونکی خادمونمیں سے تھی پس بیٹوں عبد بن زہرہ کینے کہا کہ بیٹے ام عبد کو یعنی عبداللہ بن مسعود کو ہمسے الگ کہو اور اسطرح جو اونہوں نے کہا از راہ حقارت کی کہا پس حضرت نے جواب دیا کہ پھر مجکو اللہ نے کیوں بھیجا ہے یعنے جبکہ میں تقویت ضعیفونکی اور مددگاری مسکینونکی نکروں تو بھیجنا میرا کاہیکی لیے ہوگا اور حکمت میرے بھیجنے میں کیا ہوگی اللہ تعالی پاک نہیں کرتا گناہوں سے اوس جماعت کو کہ حق ضعیفونکا انمیں نہیں لیا جاتا ہے یعنی عبداللہ بن مسعود ضعیف ہے تم میں پس مجکو لازم ہے کہ تقویت اوسکی کروں ٭ ع ح

وعن عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی السَّیْلِ الْمَھْزُوْرِ اَنْ یُّمْسَکَ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ یُرْسِلُ الْاَعْلٰی عَلَی الْاَسْفَلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بیچ پانی مہزور کی ہیہ کہ بند کیا جاوے یہاں تک کہ پہونچے ٹخنوں تک پھر چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر نقل کی ہیہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** مہزور نام ایک پانی کا تھا بنی قریظہ میں کہ وہاں سے آتا تھا کھیتوں اور باغوں میں اونکی پس حضرت نے حکم فرمایا کہ جسکی زمین تر دیکی نالے سے اول اوسکا حق ہے پانی دینے کا یہاں تک کہ ٹخنوں تک پہنچ جاوے پھر چھوڑ دے پانی کہ پہنچے اوس زمین تک کہ نیچے اوس سے ہے اور یہی حکم ہر نہر کا ہے کہ جاری ہوا از خود بغیر عمل و محنت کسیکی کہ جسکی زمین جانب بلند میں ہے وہ تا پہنچنے پانی کی پاشنہ تک یعنے ٹخنوں تک رکہے اور جب پانی اسقدر ہو جاوے تو چھوڑ دے تا جو زمین نیچے اوس سے ہو اوسمیں پہنچے ٭ ح ٭ **وعن** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّہٗ کَانَتْ لَہٗ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِیْ حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَھْلُہٗ فَکَانَ سَمُرَۃُ یَدْخُلُ عَلَیْہِ فَیَتَاَذّٰی بِہٖ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَطَلَبَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ لِیَبِیْعَہٗ فَاَبٰی فَطَلَبَ اَنْ یُّنَاقِلَہٗ فَاَبٰی قَالَ فَھَبْہُ لَہٗ وَلَکَ کَذَا اَمْرًا رَغَّبَہٗ فِیْہِ فَاَبٰی فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِیِّ اِذْھَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وذکر اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے ہیہ کہ تھی واسطے اوسکی کتنی ایک درخت کھجوروں کی بیچ باغ ایک شخص کے انصار میں سے اور ساتھ اوس شخص کے اہل اوسکے تھے یعنی بال بچے اوسکے ساتھ اہل و عیال تھے اوسکے رہتی تھی پس تھے سمرہ کہ آتے تھے باغ میں پس ایذا پاتا تھا انصاری بسبب اوسکی پھر آیا انصاری نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہہ روبرو حضرت کی پس طلب کیا طرف مجلس شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سمرۃ کو تا کہ پہنچی انصاری کی ہاتہہ یعنی درخت
کہجور کے تا کہ نہو ایذا اوسکو پس مانا سمرۃ نے پہر طلب کیا حضرت نی یہہ کہ بدل کی ان درختون کو ساتہہ درختون انصاری کی کہ اور جای تہی پس مانا سمرۃ نی
فرمایا حضرت نی پس بخش تو یہہ درخت واسکو اور واسطی تیری ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتین ملین گی یہہ امر ہی کہ رغبت دلائی اوسمین یعنی یہہ امر
بطریق سفارش اور رغبت دلانیکی ہی یا ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نی ایک امر رغبت کا یعنی ثواب سے ذکر کیا پس مانا سمرۃ نی پہر فرمایا حضرت
نی سمرۃ کو کہ تو ضرر پہنچانیوالا ہی یعنی انصاریکو اور جو کوئی ضرر کسیکو پہنچاوی واجب ہوتا ہی دفع ضرر کا اوس سی پس فرمایا انصاریکو کہ جا اور کاٹ
ڈال اوسکی درخت کہجورونکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا بعضون نی کہ نام اوس انصاریکا مالک بن قیس تہا اور حضرت نی جو سمرۃ کو حکم درخت
کاٹنی کا کیا اور انہون نے نہ مانا تو سبب اسکا یہہ ہی کہ وہ امر وجوب کی لیئی تہا بلکہ بطریق سفارش تہا اسلیی حضرت نی رغبت دلانی ثواب مین ولا
کیونکر متصور ہو سکتا ہی کہ سمرۃ کہنا حضرت کا نہ مانتی اور شاید کہ حضرت نی حکم کیا انصاریکو درخت کاٹنی کا اسلیی کہ معلوم ہوا حضرت کو کہ سمرۃ
ضرر پہنچاتا ہی اوسکو کہ درخت بعاریت لگایا تہا اور وارث بیچتا ہی نہ بدلتا ہی نہ ہبہ کرتا ہی + ح + ع + **وَذُكِرَ** حَدِيثُ جَابِرٍ مَنْ أَحْيَى
أَرْضًا فِي بَابِ الْغَصَبِ بِرِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي صِرْمَةَ مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللّٰهُ بِهِ فِي بَابِ مَا يُنْهَى
مِنَ التَّهَاجُرِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من احیی ارضا باب غصب کے مین ساتہہ روایت سعید بن زید کی
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی صرمۃ کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من ضار اضر اللہ بہ بیچ باب ما ینہی من التہاجر کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا
الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ أَعْطٰى نَارًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا أَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ أَعْطٰى مِلْحًا فَكَأَنَّمَا
تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً
مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہی کہ نہین درست
ہے نہ دینا اوسکا فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت عائشہ نی کہا مینی یا رسول اللہ یہہ پانی تحقیق جانا ہمنی اوسکو یعنی پہچانا ہمنی حال پانیکا اور
احتیاج لوگونکی اور حیوانات کی ساتہہ اوسکی اور ضرر پہنچتا انکو دینی سی پس کیا ہی حال نمک اور آگ کا یعنی یہہ چیزین مثل پانی کی ہین نہین یہہ حقیر
چیزین ہین دینا اور نہ دینا انکا کیا اعتبار رکہتا ہی فرمایا ای حمیرا جو شخص کہ دیوی آگ کسیکو پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ پکایا اوس
آگ نی اور جس شخص نے کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ اچہا کر دیا اس نمک نے اور جسنی پانی پلایا مسلمانکو ایکبار پلانا اوس جاگہ کہ پایا
جاتا ہی پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنی پلایا کسی مسلمانکو پانی ایکبار پلانا اوس جاگہ کہ نہین پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ زندہ کیا اوسکو نقل
کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** زندہ کیا اوسکو یعنی نفس مسلمانکو اور حضرت عائشہ نی جو دعوی کیا تہا پانی کی حال جاننی کا اس دعوی کی رد کرنیکی
لیی حضرت نی پانی کی دینی کا ثواب خیر کو بیان کیا یعنی تو نہین جانتی ہی حال پانی کا اسطرح مفصل + ع +

باب العطایا

باب ہی بیچ بیان بخششون کی **ف** اس باب مین بیان کئے ہین قسمین بخشش کے مانند وقف اور ہبہ اور عمری اور رقبی کی کذا ذکرہ الشیخ رح
اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ عطایا سی مراد بخششین امرا کی اور انعام اونکی ہین کہا امام غزالی نی منہاج العابدین مین کہ بیچ جائزون یعنی بخششون
سلاطین کی اختلاف کیا ہی علما نی بعضون نی تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اوسکی حرام ہونیکا لینا اوسکا درست ہی اور بعضون نی کہا کہ اولی
نہ لینا اوسکا ہی جب تک کہ نہ یقین ہو اوسکی حلال ہونیکا اسلیی کہ اس زمانہ مین سلاطین کی پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ

صلہ بادشاہونکی حلال نہین غنی اور فقیر کیلیے جبکہ نہ مستحق ہو کہ یہہ حرام ہی اور وبال دینیوالی پر ہے دلیل اونکی یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول
کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہودی سی باوجود فرمانی اللہ تعالی کی اونکو اکالون للسحت اور بعضون نی کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو
اوسکی حرام ہونیکا پس وہ حلال ہی فقیر کی لیے غنی کی لیے اور نہین حرج ہی فقیر پر یہہ کہ لیوی مال سلطان کیسی سے لیے کہ اگر وہ مال ملک سلطان سے ہی تو
لینا اوسکا اوسکو درست ہی بلا ریب اور اگر ہی وہ مال فیی یا خراج یا عشر کیسی تو فقیر کی لیے اوسمین حق ہی اور اسیطرح اہل علم کی لیے ہی اوسمین
حق ہی فرمایا حضرت علی رضی نی کہ جو کوئی داخل ہوا اسلام مین برغبت اور یاد کری قرآن پس واسطی اوسکی بیت المال مین ہر سال دو سو درہم ہین اور اگر
نہ لیگا وہ اونکو دنیا مین لیویگا اونکو عقبی مین پس جبکہ ہوا ایسا تو لی فقیر اور عالم حق اپنی یمین سے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابن عمر ان
عمر اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا
قط انفس عندی منہ فما تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا فتصدق بہا عمر انہ لا یباع اصلہا ولا یوہب
ولا یورث وتصدق بہا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف او یطعم
غیر متمول قال ابن سیرین غیر متاثل مالا متفق علیہ** روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ حضرت عمر نی پائی ایک زمین خیبر مین یعنے غنیمت مین سے انکی حصہ مین آئی اور اوسمین کھجور ہر
ہوتی تہین پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی پائی ہی ایک زمین خیبر مین کہ نہین پایا مینی کوئی مال کبھی کہ بہت نفیس ہو
نزدیک میرے اوس زمین سے پس کیا حکم کرتی ہو مجکو اوسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون مین اوسکو واسطے اللہ کے اور مین جانتا ہون نہین کہ کسطرح
مقرر کرون آپ فرماوین طور اوسکا فرمایا اگر چاہی تو وقف کر اصل اوس زمین کو اور تصدق کر حاصل اوسکی پس تصدق کیا اوس زمین کو حضرت عمر نی
اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اصل اوسکی اور نہ ہبہ کیجاوی اور نہ میراث کیجاوی اور تصدق کیا حاصل اوسکا فقیرونمین اور قرابتیونمین اور بیچ ازاد کرنی بردونکے
یعنی جیسیکہ زکوۃ مکاتبون کو دیتی ہین بدل کتابت دیکر ازاد ہون اور بیچ راہ خدا کی یعنی غازیون اور حاجیون کے لیے اور بیچ مسافرون کی یعنی اگرچہ گھر انکے
مین مال رکھتی ہون اور بیچ مہمانونکی نہین گناہ اوس شخص پر کہ متولی ہو اوس زمین کا یعنی تدبیر کری اوسکی اور پہنچاوی حاصل اوسکا مصارف مذکورہ مین یہہ
کہ کہاوی اوسمین سی موافق عرف کی یعنی بقدر قوت کی لیوی یا کھلاوی یعنی اہل اپنی کو جو کہ مالدار نہو اوسحالت مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اوسکی
حاصل مین سی کہا ابن سیرین نی یعنی بیان کیے معنی غیر متمول کی کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اوپر
صحت وقف کی اور اجماع ہی اسپر سب مسلمانون کا اور دلیل ہی اسپر کہ وقف نہ بیچا جاوی اور نہ ہبہ کیا جاوی اور نہ میراث جاری ہو اوسمین اور اسمین
فضیلت وقف کی ہی اور وہ صدقہ جاریہ ہی اور خیبر فتح کی گئی تہی عنوۃ یعنی از راہ غلبہ کی اور غانمین یعنے غنیمت لینی والے مالک ہوے تہی اوسکی
اور تقسیم کیا اونہون نی اوسکو اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی وقف کرنیوالی کو یہہ کہ نفع اوٹہاوی ساتہہ وقف اپنی کی ایسی کہ
مباح کیا حضرت نی کہانا اوسکی لیے کہ متولی ہو اوسکا اور وقف کرنیوالا متولی ہوتا ہی اور ایسی کہ فرمایا حضرت نی کہ کون لیتا ہی بیر رومہ پس ہو ڈول
اوسکا اوسمین مانند ڈولون مسلمانون کی پس خریدا اوسکو حضرت عثمان رضی ع **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
العمری جائزۃ متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمری جائز ہی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** عمری اوسکو کہتی ہین کہ ایک شخص مکان اپنا کسیکو دی اسطرح سی کہ یہہ مکان تجکو تیری عمر تک دے یا مینی یہہ جائز ہی
اور جب تک کہ وہ شخص زندہ ہی اوس سے یہہ نہین لی سکتا رہا یہہ کہ بعد اوسکی اوسکی وارثونکو بہی پہنچتا ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی اور
تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ یہہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مالک کہے یہہ کہ مکان تیرا ہے اور تجکو دیا مینی جب تک کہ تو زندہ ہی اور جب تو مریگا تو تیری

وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین سب علما اتفاق رکھتی ہین کہ یہہ ہبہ ہی اور مالک کی ملک سی وہ مکان نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اوسکی ملک مین
آجاتا ہی اور بعد اوسکی وارث اوسکی مالک ہوتی ہین اور اگر وارث نہون تو داخل بیت المال مین ہوگا۔ دوسری یہہ کہ کہی یہہ مکان
تیرا ہی تیری مدت عمر تک جمہور کہتی ہین کہ حکم اسکا حکم اول ہی کا سا ہی اور مذہب ہمارا بھی یہی ہی اور صحیح یہہ ہی کہ قول شافعی کا بھی یہی ہی اور
بعضی علما کی نزدیک اس صورت مین بعد اوسکی مرنیکی وارثون کو نہین پہنچتا اور پہر مالک کی طرف رجوع کرتا ہی اور تیسری یہ ہی کہ کہی کہ یہہ تیری
لیے ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مری تو میری ملک مین اور میری وارثون کی ملک مین ہو صحیح یہ ہی کہ یہ بھی حکم اول کا رکھتا ہی اور
ہماری نزدیک شرط فاسد ہی اور ہبہ ساتھہ شرط فاسد کی فاسد نہین ہوتا اور صحیح قول شافعی کا بھی یہی ہی اور امام احمد کی نزدیک عمری اس
طرح کا فاسد ہی بسبب شرط فاسد کی اور کہا امام مالک نی کہ عمری سب صورتون مین مالک کرنا منافع کا ہی ؛ ح **وعن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ اونہی نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق عمری میراث ہوتا ہی واسطی اہل اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جسکو مکان بطور عمری
مذکورہ کی دیا وہ اوسکی ملک ہوتا ہی اور بعد اوسکی میراث اوسکی اولاد کی ہوتا ہی ظاہر اس حدیث کا بھی موید ہی مذہب جمہور کا ؛
ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَا
يَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهُ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا عمری واسطی اوسکی اور واسطی وارثون اوسکی پس تحقیق وہ عمری
واسطی اوس شخص کی ہی کہ دیا گیا عمری اوسکو یعنی ملک اوسکی ہوتا ہی نہین پہرتا طرف دینی والیکی یعنی مالک کی اس واسطی کہ
دینی والی نی دیا دینا کہ واقع ہوتی ہی اوسمین میراث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جسکو دیا اوسکی ملک ہوجاتا ہی پس
پہنچیگا بعد اوسکی مرنیکی اوسکی وارثون کو اور دینی والی کیطرف رجوع نہین کریگا اور ابوہریرہ کی جو حدیث اہی اوپر گذری اوسکی
فائدہ مین تین قسمین جو عمری کی ذکر کین اس حدیث مین قسم اول ہی اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سی وہان ذکر کیا گیا ؛
ع ؛ **وعنه** قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِيْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ
فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نہین ہی عمری کہ جائز رکہا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مگر یہہ کہ کہی مالک کہ یہہ عمری تیری لیے ہی
اور تیری وارثونکی لیے پس جسوقت کہ مطلق کہی کہ یہہ عمری تیری لیے ہی جب تک کہ جیتا ہی تو پس تحقیق وہ عمری پہر آتا ہی طرف
دینی والیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حدیث خلاف ہی مذہب جمہور کی اور مذہب جمہور کا صحیح فائدہ حدیث ابو
ہریرہ کی ذکر کیا گیا پس اسحدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ قول جابر کا ہی بموجب رای اور اجتہاد اپنی کی نہ حدیث
مرفوع ہی ؛ ح ؛

الفصل الثانی فصل دوسری

عن جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا نہ رقبی کرو اور نہ عمری پس جو کہ رقبی کیا گیا کچھہ یعنی کوئی زمین یا عمری کیا گیا پس ؛ ؛

وہ واسطی وارثون اوسکیکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** رقبی یہہ ہے کہ کوئی کہی کسیکو کہ تم مکان تجکو دیتا ہون باین شرط کہ اگر مین مرون پہلی تجہی تو یہہ مکان تیری ہی پاس رہی اور اگر تو مجہی پہلی مری تو پہر آوی طرف میری اور رقبی مشتق ہی رقاب سی بمعنی مراقبہ کی یعنی ہر ایک منتظر رہتا ہی موت دوسری کا پس اس حدیث مین منع کیا رقبی اور عمری سی اور تعلیل کیا اوسکو ساتہہ اسکی کہ وہ اوس کیلئے ہوتا ہی کہ رقبی اور عمری کیا گیا واسطی اوسکی اور نکل جاتا ہی تمہاری ملک سی اور پہونچتا ہی اوسکی وارثون کو پس ضائع نکرو اموال اپنی اور نہ نکالو اپنی ملک سی ساتہہ رقبی اور عمری کی پس یہہ نہی پہلی جائز ہونی انکیکی ہو یا مراد یہہ ہی کہ مخالف مصلحت کے ہی ولیکن بعد کرنیکی صحیح ہوتی ہین اور رہوتی ہین اوسکی لیئی اور اوسکی وارثون کیلئے پس حاجت اسکی نہین کہ قائل ہون نسخ کی کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ رقبی نہین صحیح ابو حنیفہ اور محمد رح کی نزدیک اور صحیح ہی ابو یوسف رح کے نزدیک اور کہا بعضی شارحین نی ہماری علما سی کہ یہہ نہی ارشادی ہی یعنی نہ ہبہ کرو اموال اپنی ایک مدت تک پہر لیلو اوسکو بلکہ جب ہبہ کی تمنی ایک چیز تو زائل ہوئی تمسی اور نہین رجوع کریگی طرف تمہاری برابر ہی کہ ہو ساتہہ لفظ ہبہ کی یا عمری کی یا رقبی کی **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا عمری جائز ہی واسطی عمری والونکی یعنی جنکو بطور عمری کی دیا اور رقبی جائز ہی واسطی رقبی والونکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ أُعْمِرَ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَّلِعَقِبِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہو تم اپنی مالون کو اپنی پاس خراب کرد انکو پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ دیتا ہی کسیکو بطریق عمری کی پس عمری یعنی زمین کہ جسمین کیا گیا عمری واسطی اوس شخص کے ہی کہ عمری کیا گیا واسطی اوسکی حالت زندگی مین اور حالت موت مین اور واسطی اولاد اوسکیکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تاویل اسکی وہی ہی کہ جو دوسری فصل مین ذکر کی گئی ہی ۔

باب

یہہ باب متعلق ہی پہلی باب کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیا جاوی پہول خوشبودار پس نہ پہیر دی اوسکو اسلیے کہ وہ سبکبار ہی یعنی احسان اوسکا کم ہی اور اچہی ہی بو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایسا ہی حال ہر تحفہ کا ہی کہ ہو وہ کم اور نافع تو اوسکو پہیر ندی تاکہ بہیجنی والیکو رنج نہو ۔ **وعن** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہیرتی تہی خوشبو کو نقل کی یہہ بخاری نی + **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہیرنیوالا اپنی ہبہ مین یعنی ایک چیز کسیکو دیکر پہیر لینی والا مانند کتی کی ہی کہ جاٹتا ہی قی اپنی نہین لایق ہمکو مثل بری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی لایق نہین ہماری اہل ملت کو کہ کری ایسی چیز کہ تمثیل بری دیا جاوی بسبب اسکی اور جانا چاہیی کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقہ سی بعد قبض کرنیکی جائز ہی ہماری نزدیک لیکن مکروہ ہی مگر کئی ایک صورتون مین نہین جائز چنانچہ وہ فصل دوسری کی پہلی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہونگی اور ایک حدیث ہی اس باب مین آئی ہی اور یہہ حدیث واسطی بیان کراہت اور بی مروتی کی ہی اور تینون امامون کی نزدیک جائز نہین رجوع کرنا بسبب اسی حدیث کی کہ اونہون نی اسکو حرمت پر حمل کیا ہی نزدیک شافعی کی اور ہیچ ایک روایت کی احمد سی جائز ہی رجوع کرنا والد کو اوس چیز سی کہ ہبہ کی ہی اپنی فرزند کو چنانچہ بعضی حدیثین کہ

اُنکی اُنکی ہین یہہ دلالت کرتی ہین اور امام ابوحنیفہ نی جو اُن حدیثون کی معنی لیی ہین اُنکی مذکور ہونگی ۔۔۔ ۱۔ح ۔۔۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ
وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَعْطَانِي اَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ
رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ
بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِي اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ
فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا اُشْهِدُ عَلٰى جَوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی نعمان بن بشیر سی یہہ کہ باپ اوسکا لایا اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور کہا کہ تحقیق بخشا مینی اس بیٹی اپنی کو یعنی نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرت نی کہ کیا اپنی سب فرزندونکو دیا ہی تونی مانند اس بیٹی کی کہا کہ نہین فرمایا
پس پہیر لے اوسکو اور ایک روایت مین ہے یہہ کہ فرمایا حضرت نی اوسکو آیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ ہووین سب فرزند طرف تیری نیکی مین برابر یعنے کیا چاہتا ہو کہ سب فرزند
تیری سلوک کرین اچھی اور فرمان برداری اور تعظیم کرین تیری کہا ہان فرمایا پس نہین ہی اسوقت یعنی اگر تو یہہ چاہتا ہی تو نہ دی اکیلی اس بیٹی کو
غلام اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ نعمان نی کہا کہ دی مجکو باپ میری نی ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی نی کہ بیوی تہی بشیر کی نہین راضی
ہوتی مین یہانتک کہ گواہ کری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق دی
مینی اپنی بیٹی کو کہ عمرہ بنت رواحہ سی ہی ایک چیز پس کہا مجکو عمرہ نی یہہ کہ گواہ کرون مین آپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نی کہ دیا تونی اپنی ساری فرزندونکو
مانند اس بیٹی کی کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی پس ڈرو اللہ سی اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کی کہا نعمان نی پس پہر آیا بشیر اور پہیر لی بخشش اپنی
اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی نہین گواہ ہوتا مین ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سب فرزندونکو اس سی معلوم ہوا کہ مستحب
ہی برابر دینا بیٹون اور بیٹیون کو اور پہیر لے یہہ امر بنا بر اولویت کی ہی یعنی اولی ہی پہیر لینا اور کہا شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ نی کہ اگر اولاد مین
سے بعضونکو دے اور بعضونکو نہ دی تو یہہ ہبہ صحیح ہی لیکن ساتہہ کراہت کی اور کہا احمد اور ثوری اور اسحق وغیرہم نی کہ یہہ حرام ہی اور دلیل پکڑی
ہی وہون نی ساتہہ قول حضرت کے لا اشہد علی جور اور دلیل پکڑی ہی پہلون نی ساتہہ اسکی کہ ایک روایت مین آیا ہی فاشہد علی ہذا غیری یعنی
اگر یہہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیون فرماتی حضرت یہہ ۔ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِي هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ رجوع کری کوئی ہبہ اپنی مین یعنی لائق نہین ہے کہ رجوع کری مگر باپ بیٹی
اپنی سی نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ اونکی نزدیک رجوع کرنا ہبہ سی درست نہین مگر باپ کو درست ہے بیٹی کی
ہبہ سی رجوع کرنا اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹی کیسی یہہ معنی لینی اور خرچ کرنی اوسکی ہی اپنی نفقہ مین وقت حاجت کے مثل تمام اموال
اوسکی کی ۔ح ۔۔۔ **ف** امام اعظم کی نزدیک رجوع کرنا ہبہ سی درست ہی مع الکراہۃ مگر سات جگہہ اونکی ہان یہی نہین درست چنانچہ اون
سات جگہونکی طرف اشارہ ہی ان حرفون مین دمع خزقہ دال سی مراد زیادتی متصلہ ہی یعنی جو زیادتی ہو متصل ہبہ مین رجوع نہین کرسکتا
مثلاً کسینی کسیکو زمین بی عمارت اور بے درختون کی ہبہ کی وہ جسکو ہبہ کے اوسنی اوسمین عمارت بنائی یا درخت لگائی تو ہبہ کرنیوالا اسحالت مین
نہین پہیر سکتا اور میم سی اشارہ موت واہب یا موہوب لہ کیطرف ہی یعنی اگر کسینی کسیکو کچہہ ہبہ کیا اور ہبہ کرنیوالا مر گیا تو ہبہ کرنی والیکی وارثونکو
موہوب لہ سی دعوی کچہہ نہین پہونچتا بابت اس ہبہ کی یا موہوب لہ مر گیا تو واہب کو موہوب لہ کے وارثون سی بابت اس ہبہ کی کچہہ

جو نہیں پہنچتا ہی ت دسرع سی اشارہ ہی ہبہ یا بعوض کیطرف کہ اگر کوئی کسیکو کچھہ ہبہ کری عوض کسی چیز کی تو واہب کو رجوع کرنا ہبہ مین نہین پہنچتا اور
ت سی اشارہ ہی طرف خروج کی یعنی چیز موہوب موہوب لہ کی ملک مین سے نکل گئی یا اوسنے بیچ ڈالی یا کسیکو دی ڈالی تو واہب تقاضا کرکر موہوب سے
نہین لے سکتا اور ز سی اشارہ ہی طرف زوجین کی یعنی اگر خاوند بیویکو کچھہ بخشی یا بیوی خاوندکو تو ایک دوسری سی نہین لے سکتا اور ق سی اشارہ
ہی طرف قرابت کی وہ قرابت کہ جسمین محرمیت ہو مثلا باپ بیٹے کو بخشی کچھہ یا بیٹا باپ کو یا مان کو بخشی یا دادا یا ناناکو یا بھائی یا بہن کو یا سوای انکیکو کہ
جسمین قرابت ہی محرمیت کی تو رجوع نہین کرسکتا اور ہ سی اشارہ ہی طرف ہلاک ہونی موہوب کے یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہوگئی یعنی جاتی رہی
تو واہب کو رجوع کرنا موہوب سی نہین پہنچتا۔ مولانا وعن ابن عمر وابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل
للرجل ان یعطی عطیۃ ثم یرجع فیہا الا الوالد فیما یعطی ولدہ ومثل الذی یعطی العطیۃ ثم یرجع فیہا کمثل الکلب
اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وصححہ الترمذی اور روایت ہی
ابن عمر اور ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین حلال یعنی نہین لائق از رہ مروۃ کی واسطی آدمی کی یہہ کہ دیوی کچھہ پہر رجوع کری
اوسمین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے اوس چیز مین کہ دی بیٹی اپنی کو اور مثل اوس شخص کے کہ دیتا ہی کچھہ پہر رجوع کرتا ہی اوسمین مانند مثل کتی کی ہی کہ
کہایا یہان تک کہ جسوقت پیٹ بہرا قی کرڈالی پہر چاٹنی لگا اپنی قی کو نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور صحیح کہا ہی اسکو
ترمذی نی وعن ابی ہریرۃ ان اعرابیا اہدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرۃ فعوضہ منہا ست بکرات
فتسخط فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان فلانا اہدی الی ناقۃ فعوضتہ منہا
ست بکرات فظل ساخطا لقد ہممت ان لا اقبل ہدیۃ الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی رواہ
الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک گنوار بطریق تحفہ کی لایا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی
جوان پس بدلی اوس اونٹنی کی دین حضرت نی اوس گنوار کو چھہ اونٹنیان جوان پہر بہی خفا رہا وہ گنوار پس پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حمد کی
اللہ کی اور ثنا کی اوسپہ یعنی جیسیکہ عادت تہی حضرت کے وقت شروع خطبہ و کلام کی پہر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص بطریق تحفہ کی لایا تہا طرف میری ایک اونٹنی
اور بدلی اوسکی دین مینی اوسکو چھہ اونٹنیان جوان پہر بہی رہا وہ خفا تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ نہ قبول کرون مین کوئی تحفہ مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی
کا یا دوسی کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف اوسکی یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی حضرت کو اوس سبب یہہ فرمایا اور ثقفی اور دوسی نام
دو قبیلون کی ہین اور خاص ان قبائل کو ذکر کیا واسطی عالی ہمتی اور سخی ہونی انکیکی ۱۲ ع ح وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من اعطی عطاء فوجد فلیجز بہ ومن لم یجد فلیثن فان من اثنی فقد شکر ومن کتم فقد کفر ومن تحلی بما لم یعط
کان کلابس ثوبی زور رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی جابر کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ دیا جاوی کوئی چیز پس پاوی
مقدور بدلے کا پس چاہیے کہ بدلا دی اوسکا اور جو شخص کہ نہ پاوی مقدور پس چاہیی کہ تعریف کری دینیوالیکی اور ظاہر کری عطا اوسکی اس لیی کہ جسنی تعریف کی اوسکی
محسن کے پس تحقیق شکر ادا کیا یعنی فی الجملہ بدلہ ادا کیا اور جسنی چہپایا احسان کسیکا یعنی نہ اوتارا بدلہ اوسکا ساتہہ دینی کی یا تعریف کرنیکی پس تحقیق کفران نعمت کیا
اور جو شخص کہ آراستہ کری اپنی کو ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین دیا ہوگا مانند پہننی والی دو کپڑون جہوٹ کی نقل کے یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف شکر ادا کیا اسلیے
کہ تعریف ادا شکر سی ہی کہ شکر کی معنی مین محبت رکہنی دل سی اور تعریف کرنی زبان سی اور خدمت کرنی ہاتہہ پانوسی اور جو شخص کہ آراستہ کری الخ یعنی جو شخص کہ
اظہار کری کمال دینی یا دنیوی کو کہ نہو اوسمین مانند پہننی والی دو کپڑون جہوٹ کی ہی مراد اس سے وہ شخص ہے کہ لباس زاہدون و صالحین کا پہنی اور واقع مین ایسا نہو

اور بعضون نے کہا کہ اوسکی ساتھہ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنی اور لگادی اوسمین دو آستینین اور نیچی آستینونکی تاکہ لوگ جانین کہ گویا دو پیراہن پہنے ہین اور بعضون نی کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تہا تا اوسکو عزت و شرف ہو اور جہوٹی گواہی دیتی کو کوئی جہوٹی نجانی اوسکی ساتھہ تشبیہ دی اوسکو ؛ ح ۳۹ وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صنع الیہ معروف فقال لفاعلہ جزاک اللہ خیرا فقد ابلغ فی الثناء رواہ الترمذی اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا جاوی طرف اوسکی احسان اور کہی احسان کرنیوالی کو بدلہ دی تجکو اللہ تعالی بہتر پس تحقیق بہت کامل کے اوسنی تعریف نقل کی ترمذی نی ف یعنی مبالغہ کیا اوسکی ادای شکر مین اسلیے کہ اوسنی اقرار کیا اپنی قصور کا اور عاجز ہونیکا اوسکی بدلہ اوتارنیسی اور اوسکی تعریف کرنیسی پس سونپا بدلا اوسکا طرف اللہ تعالی کی کہ بدلہ دی اوسکو پورا دنیا اور آخرت مین شیخ بزرگ قدر عبد الوہاب متقی رح فرماتی تہی کہ صوفی کو چاہیی کہ دینی اور نہ دینی خلق کیمین دائرہ استقامت سے باہر نہ نکلی اور قدم راہ حق سی باہر نرکہی جب کوئی فاسق و نا اہل کچہہ دیوی تو اوسنی تعریف کری کہ اوسکو صالح اور ولی کہی بلکہ کہی کہ خدا اوسکو جزای خیر دیوی اور اگر کسی صالح سی رنج پاوی تو نفی اوسکی صلاح کی نہ کری اور برا کہی بلکہ کہی غفر اللہ لہ و لنا یہہ طریقہ اہل استقامت کا ہی ؛ ع ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہین شکر کرتا ہی لوگونکا نہین شکر کرتا ہی اللہ تعالی کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف اسلیے کہ شکر اللہ تعالی کا تمام ہوتا ہے ساتہہ تابعداری اسکی کی اور بجالانی حکم اوسکی کی بیچ شکر کرنی لوگونکی کہ وہ واسطہ ہین بیچ پہنچانی نعمتون اللہ کیطرف اوسکی پس جسنی نہ تابعداری کی اوسکی اسمین نہوا اداکرنیوالا شکر اوسکی نعمتون کا یا مراد یہہ ہے کہ جو کوئی شکر نہ اداکریگا لوگونکا اور اقرار نکریگا اونکی نعمتونکا وہ خدا تعالی کا بہی شکر نہین اداکریگا بسبب عادت پکڑنیکی ساتہہ کفران نعمت کی ؛ ع ۳ ح وعن انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اتاہ المہاجرون فقالوا یا رسول اللہ ما راینا قوما ابذل من کثیر ولا احسن مواساۃ من قلیل من قوم نزلنا بین اظہرہم لقد کفونا المؤنۃ واشرکونا فی المہنا حتی لقد خفنا ان یذہبوا بالاجر کلہ فقال لا ما دعوتم اللہ لہم و اثنیتم علیہم رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین یعنی ہجرۃ کرکر حاضر ہوئی حضرت کے پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین دیکہا ہمنی کسی قوم کو بہت خرچ کرنیوالا مال بہت سی اور نہ نیک تر مدد کرنی مین مال تہوڑی سی اوس قوم سی کہ اوتری ہم درمیان اونکی یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سے اور شریک کیا ہمکو منفعت مین یہان تک تحقیق ڈری ہم یہہ کہ لیجاوین وہ تمام ثواب پس فرمایا نہین یعنی تمام ثواب نہین لیجاینگی جب تک کہ دعا کروگی تم اللہ سے اونکی لیے اور تعریف کروگی تم اونپر یعنی شکرانہ نعمت ادا کروگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کیا اسحدیث کو ف حضرت جب مدینہ مین تشریف لائی تو انصار نی مہاجرین کی بہت خدمتگذاری کی کہ باغ وغیرہ آدہون آدہ اونکو بانٹ دیی اور طرح طرح کی خاطرداریان کین اوسپر مہاجرین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکی برابر کسیکو بہت خرچ کرنی والا ہمنی نہین دیکہا کہ خبرگیری ہماری کی تہوڑے اور بہت مال سی جیسا کسیکو مقدور تہا اوسنی دریغ نکیا اور غمخواری ہماری کی کہ بار کہا ہمکو محنت سی یعنی خبرگیری درختونکی اور بنانا مکانات کا وغیر ذلک اپنے ذمہ کیا اور شریک کیا ہمکو منفعت مین کہ جو کچہہ درختونمین سے حاصل ہوتا ہے آدہا ہمین بانٹ دیتی ہین پس ڈرتے ہین ہم کہ سارا ثواب یہ لیجاوین یعنی دیوی اونکو صمد ثواب ہماری ہجرۃ کا اور ہمارے سارے عبادت کا بسبب کثرۃ احسان اونکی پہر حضرت نے فرمایا کہ تمہارا سارا ثواب نہین لیجاینگی اللہ کا فضل واسع ہی تمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اونکو ثواب دیگا جب تک کہ تم دعا کروگی اونکے لیے بہلائی کی تو دعا تمہارے بدلا اونکی احسان کا ہوگی اور ثواب تمہارے عبادت کا تمکو ملیگا ؛ ع وعن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تہادوا فان الہدیۃ تذہب الضغائن رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپس مین اسلیے کہ تحفہ بہیجنا دور کرتا ہی کینونکو نقل کی یہہ ترمذی نی

ف یعنی بغض و عداوت اس سے جاتی رہتی ہے اور الفت و محبت پیدا ہوتی ہے اور اصل نسخہ مشکوٰۃ کیمین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چھوٹی ہوئی ہے پچھے سے کسی نے لفظ الترمذی کا لاحق کر دیا ہے مع + **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپس میں کہ تحفہ دور کرتا ہے کدورت سینے کی یعنی بغض و عداوت اور نہ حقیر جانے ہمسایہ واسطے ہمسائی اپنی کے اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کے کھر کا بھیجے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی ہمسائی بھیجنے والی کو نہ چاہیے کہ تھوڑی چیز بھیجنی کو ہمسایہ کی نہ تحقیر سمجھے بلکہ بھیج دے گو کہ تھوڑی ہو اور اسیطرح ہمسائی لینی والی کو نہ چاہیے کہ حقیر جانے ہمسائے تحفہ کو بلکہ لے لیوے اگرچہ تھوڑی ہو اور بری چیز ہو مع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ قِیْلَ اَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّیْبَ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں کہ نہ پھیری جاوین تکیہ اور تیل اور دودھ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے کہا گیا کہ ارادہ کیا حضرت نے ساتھ تیل کے خوشبو کی ف یعنی کوئی مہمان کی تواضع کرے ساتھ تکیہ دینے کی یا تیل یا دودھ دینے کی تو لائق نہیں ہے پھیر دینا انکا اور بعضوں نے دہن سے خوشبو مراد لی ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد دہن سے مطلق تیل ہے اسلیے کہ عرب لگاتے ہیں تیل سر میں مع **وعن** اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُکُمُ الرَّیْحَانَ فَلَا یَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیا جاوے ایک تمہارا پھول خوشبودار نہ پھیرے اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ نکلا ہے بہشت سے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف یعنی اصل پھول کی بہشت سے نکلی ہے مراد یہ ہے کہ آئی ہے اوس سے خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکی سکبار ہے یعنی احسان اسکا کم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر گذرا مع ..

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَاَةُ بَشِیْرٍ انْحَلِ ابْنِیْ غُلَامَكَ وَاَشْهِدْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَاَلَتْنِیْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِیْ وَقَالَتْ اَشْهِدْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَهٗ اِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَکُلَّهُمْ اَعْطَیْتَهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَیْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَیْسَ یَصْلُحُ هٰذَا وَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے جابر سے کہ کہا کہا عورت بشیر صحابی کی یعنی بشیر کو کہ بخش تو بیٹے میرے کو اپنا غلام اور گواہ کر واسطے میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق بیٹی فلانے کی نے یعنی عمرہ بنت رواحہ نے کہ بیوی میری ہے سوال کیا مجھ سے یہ کہ بخشوں میں اوسکی بیٹے کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کرو واسطے میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہیں واسطے اوس بیٹے کی بھائی کہا کہ ہاں فرمایا کیا سبکو دیا ہے تو نے مانند اوس چیز کے کہ دیا تو نے اس بیٹے کو کہا کہ نہیں فرمایا پس نہیں لائق یہ اور تحقیق میں نہیں گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہ مسلم نے ف حق پر یعنی حق خالص پر کہ نہ کراہت ہو اوسمیں یا حق پر نہ باطل پر اور مفصل بیان اسکا فصل اول میں گذر چکا ہے مع + **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِبَاکُوْرَةِ الْفَاکِهَةِ وَضَعَهَا عَلٰی عَیْنَیْهِ وَعَلٰی شَفَتَیْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ ثُمَّ یُعْطِیْهَا مَنْ یَکُوْنُ عِنْدَهٗ مِنَ الصِّبْیَانِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت کہ دیے گئے نیا پھل کہ رکھا اوسکو اپنی آنکھوں پر اور اپنے ہونٹوں پر اور کہا یا الٰہی جیسا دکھلایا تو نے ہمکو اول اسکا پس دکھا ہمکو

آخر اسکا پہر دیتی میوہ اوسکو کہوتا پاس حضرت کی لڑکون مین سی نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین ف حضرت آنکہون پر رکہتی نئی پہل کو واسطی تعظیم نعمت تازہ الله تعالی کی اور آخر اوسکا یعنی دنیا مین پہونچی گی دعا عمر درازی کی اور یا عجب نہین کہ اس صورت مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دنیا کی کیا حقیقت ہی آخرت کی آگی بڑی نعمت آخرت کی ہی ہمین نصیب کرے ع

باب اللقطة

باب ہی یہہ بیان لقطہ کی ف لقطہ لام کی پیش سی اور قاف کے زبر اور جزم سی آیا ہی لیکن محدثون کی نزدیک قاف کی زبر سی مشہور ہی اور لقطہ اوس چیز کو کہتی ہین کہ پڑی ہوئی پاوی اور مالک اوسکا معلوم نہو اور اوٹہا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنی نفس پر اوسکی تعریف کرنیکا والا ترک کرنا اوسکا اولی ہی اور واجب ہی اوٹہانا اوسکا اگر خوف ہو اوسکی ضائع ہونیکا پس اگر چہوڑ دیگا اوسکو یہانتک کہ وہ ضائع ہوگا تو گنہگار ہوگا ع ح ** درمختار ** ف لقطہ امانت ہی اگر اوٹہانیوالی نی کسیکو گواہ کر لیا ہو کہ مین مالک کی دینی کی لیی لیتا ہون پس اس صورت مین ہلاک ہو جاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہین دینا آنیکا اور اگر گواہ نہ کیا کسیکو اور وہ ہلاک ہوگیا تو ضمان دینا آویگا اگر مالک انکار کریگا کہ میری دینی کی لیی اسنی نہین لیا تہا اور تعریف کیا جاوی یعنی معلوم کروایا جاوی لقطہ اور جگہہ کہ پایا گیا ہی اور لوگونکی جمع ہونیکی جگہہ اتنی مدت تک کہ جانی کہ نہین طلب کریگا مالک بعد اوسکی اور صاحبین کے نزدیک برس روز تک تعریف کری اور جو چیز کہ نہ رہ سکی اوسکو تعریف کری یہانتک کہ خوف ہو اوسکی خراب ہو جانیکا پہر صدقہ دیدی پس جب آوی مالک اوسکا چاہی اجازت دی ثواب ہوگا اوسکو اور چاہی ضمان لے مالک سی یا فقیر سی جبکہ جانور پایا ہوئی کا حکم ہی اور جو کچہہ خرچ کری جانور پر بغیر اذن حاکم کی احسان ہی اوسکا یعنی مالک سی کچہہ نہین لینا پہنچتا اور اگر حاکم کی اذن سی خرچ کری ساتہہ شرط کرنی لینی خرچ کی مالک سی تو دین ہی اوسکی مالک پر اور کمائی کروالی قاضی اوس چیز سی اگر اوسمین منفعت ہی مانند غلام بہاگی ہوئیکی اور خرچ کری اوسپر اوسمین سی اور جو چیز ایسی ہو کہ نہین ہو منفعت اوسمین اذن دی قاضی ساتہہ خرچ کرنیکی اوسپر اور شرط کری لینی اوس چیز کی مالک اوسکی سی اگر مالک کی حق مین یہہ بہتر ہو والا بیچ ڈالی اوسکو اور رکہہ چہوڑی مول اوسکا اور خرچ کرنیوالیکو روک رکہنا اوس چیز کا پہنچتا ہی واسطی لینی خرچ اپنی کی پہر اگر بیان کری مدعی اوسکا علامت اوسکی تو جائز ہی دیدینا اوسکا واجب نہین بغیر گواہ ہونے کے اور نفع اوٹہاوی ساتہہ لقطہ کی اگر فقیر ہو والا صدقہ دیدی اگرچہ اپنی اصول کو دی یا فروع کو یا بیوی کو اگر ہون وہ فقیر اور مستحب ہی پکڑ لینا بردی بہاگی ہوئی کا اوس شخص کو کہ پکڑ سکی اوسکو اور اسیطرح مستحب ہی راہ بہولی ہوئی بردیکا رکہہ لینا اور بردی بہاگی ہوئی کی لی آنی والیکو مدت سفر سی چالیس درہم دیئی جاوین اگر گواہ کر لیا تہا کہ مینی پکڑا ہی مالک کی دینی کی لیی اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور اگر ایسی جگہہ سی لاوے کہ حد سفر سی کم ہو تو موافق اوسکی اس حساب سے دی مثلا ڈیڑہ منزل سے لاوے تو بیس درہم دی پہر اگر بہاگ جاوی اوس سی تو نہین ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہین کیا کسیکو تو کچہہ نہین دینا آتا اوسکو اور ضمان دی اگر بہاگ جاوی اور لقیط یعنی بچہ کسیکا پڑا ہوا پاوی تو اوٹہا لینا اوسکا مستحب ہی اور اگر خوف ہو اوسکی ہلاک ہو جانیکا تو واجب ہی اور وہ حر ہی مگر جبکہ ثابت ہو مملوک ہونا اوسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اوسکا بیت المال مین سی دیا جاوی اور میراث اوسکی بہی بیت المال مین رکہی جاوی اور نہ لیا جاوی لقیط اوس سی کہ لیوی اوسکو اور نسب اوسکا اوس سی ثابت ہوگا کہ دعوی کری اوسکا اگرچہ دو شخص دعوی کرین معا اور اگر ایک ان دونون مین سی نشانی بیان کری اوسکی مثلا کہی کہ اوسکی پیٹہ پر مسہ ہی اور وہ سچ ہو یا ایک اون مین کا دعوی کری تو اولی وہ ہی اور اگر غلام دعوی کریگا اسکی نسب کا تو ثابت ہوگا اوس سی لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اوس سی بہی نسب اوسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہی اگر ذمیونکی بستی مین نہین رہتا اور اگر اونکی بستی مین رہتا تو یہہ ذمی ہوگا اور جو کچہہ لقیط پر زیور وغیرہ ہو اوسپر خرچ کری بحکم قاضی اور بعضون نی کہا بغیر حکم کی خرچ کری اور واسطی اوٹہانیوالیکی جائز ہی سپرد کرنا اوسکا حرفہ کی لیی نہ نکاح کر دینا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسکی مال مین اور نہ مزدوری کروانی اوس سی

سبب صحیحہ روایت کی مسئلہ ایک شخص نے رکھین جوتیان اپنی ایک جگہہ پس آیا ایک اور شخص اور رکھین جوتیان اپنے اوسی جگہہ پھر آیا پہلا اور لیلیین جوتیان
دوسرے کی پس آیا جائز ہی دوسرے کو یہ کہ لیلیوی جوتیان پہلے کی مختار یہہ ہی کہ نہین جائز ہی جبکہ ہون جوتیان پہلی کی مانند جوتیون اوسکی یا بہتر اونسی
اور اگر ناقص ہون اوسکی جوتیونسی تو جائز ہی اوسکو انتفاع اوٹہانا اونسی بلا تکلف کذا فی الظہیریۃ مسئلہ آدمی جو پاتا ہی مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہی ایک تو
اسطرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی یہہ کہ نہین طلب کریگا اوسکو مالک اوسکا مانند گٹہلیون کے بیچ متفرق جگہونکی اور مانند چہلکون انار کی بیچ متفرق جگہونکی پس
جائز ہی اوسکو یہہ کہ لیلیوی اونکو اور نفع اوٹہاوی اونسی اور نہین ہوتی ہین وہ ملک لینی والیکی اور پہنچتا ہی اونکے مالک کو لی لینا اونکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام
نی کہ وہ ہو جاتی ہین ملک لینی والیکی اور ایک مال اس طرحکا ہوتا ہی کہ جانتا ہی کہ مالک اوسکا طلب کریگا اوسکو مانند سونی چاندیکی اور تمام اسبابکی پس چاہیے اوسکو
یہہ کہ لیوی اور رکہہ چہوڑے اوسکو اور تعریف کری یہان تک کہ پہنچاوی طرف مالک اوسکیکی اور اگر پاوی روٹی یا کم اوسکی تو مباح ہی کہا لینا اوسکا حالت
فراخی مین اور اگر پیسی گیہون کسیکی چکی مین اور مل جاوی اوسکی آٹی مین وہ آٹا کہ باقی رہتا ہی چکی مین عادۃ تو نہین مضایقہ ہی اوسکا اور اگر لیوی کسیکی چہپر
مین سے خلال اپنی دانتونکی لیی تو نہین مضایقہ ہی اسکا اور لید وغیرہ جو جانور کرتی ہین سفر مین تو بعد چلی جانی مالک اونکیکی وہ ملک میں نی ہی اوسکی کہ لی اوسکو صاحب
کی؛ مولانا شیخ عبد العزیز متقی۔

الفصل الاول فصل پہلی

عن زید بن خالد قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن اللقطۃ فقال اعرف عفاصہا ووکاءہا ثم عرفہا سنۃ فان جاء صاحبہا والا فشانک بہا قال فضالۃ الغنم قال ہی لک او لاخیک او للذئب قال فضالۃ الابل قال ما لک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاہا ربہا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف وکاءہا وعفاصہا ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پوچھا حضرت سی احوال
لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکہہ ظرف اوسکا یعنی جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑی مین ہو خواہ کپڑی مین اور پہچان رکہہ سربند اوسکا پھر تعریف
کر اوسکی ایک برس پس اگر آوی مالک اوسکا دیدی اوسکو اور اگر نہ آیا مالک اوسکا پس اپنی کام مین لا اوسکو کہا اوس شخص نے پس گم ہوئی بکری کا
کیا حکم ہی فرمایا کہ وہ واسطی تیری ہی یا واسطی بہائی تیری کی یا واسطی بہیڑیی کی کہا اوسنی پس گم ہوئی اونٹ کا کیا حکم فرمایا کیا کام ہی تجہی اوس سے یعنی
پہیر کے اوسکو اور نہ لی کہ حاجت اوسکی لینی کی نہین وہ ضایع نہین ہوتا اوسکی ساتہہ مشک اوسکی ہی اور موزی اوسکی وارد ہوتا ہی پانی پر اور کہاتا ہی
درخت مین سے یہان تک کہ ملی اوسی مالک اوسکا نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نی تعریف کر اوسکی ایک برس تک
پہر پہچان رکہہ سربند اوسکا اور ظرف اوسکا پہر خرچ کر اوسکو پس اگر آیا مالک اوسکا پس دے اوسکو یعنی بدل اوسکا یعنی اگر وہ چیز باقی ہو ورنہ قیمت اوسکی دیدے ف کہا ابن ملک نے
ظرف اور سربند پہچان رکہنی کو اس لیے فرمایا تا معلوم ہو جہوٹہ سچ اوسکا کہ دعوی کری اوسکا شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانی اسمین کہ اگر ایک شخص
آیا اور اوسنی پہچانا ظرف اپنا اور سربند اوسکا تو واجب ہے دینا اوسکا یا نہین امام مالک اور احمد تو کہتی ہین واجب ہے دینا اوسکا بغیر گواہ کی اس لیی کہ یہی مقصود ہے
پہچاننی ظرف اور سربند کی سے اور کہا شافعی اور حنفیہ نی کہ جب پہچانی آدمی ظرف اور سربند اور عدد اور وزن اور واقع ہوا اوسکی نفس مین یہہ کہ سچا ہی
تب جائز ہی اوسکو دینا اوسکا اور جبر کرنا نہین پہنچتا بغیر گواہون کی اس صورت مین پہچان رکہنی کا فائدہ یہہ ہے کہ تا وہ لقطہ اوسکی مال مین اس طرح مل
نجاوی کہ تمیز کر سکی جبکہ آوی مالک اوسکا اور پھر تعریف کر الخ یعنی آگاہ کر لوگونکو اوسکی حالسی اوس جگہہ کہ پایا گیا ہی بازار مین اور مسجد مین
اور اور جگہون مین کہ جہان لوگ جمع ہوتی ہون اور طریقہ تعریف کا یہہ ہے کہ پکاری کہ جسکی کچہہ چیز گئی ہو آوی اور صفت اوسکی ذکر کری اور سال بہر
تک تعریف کرنا قول شافعی اور محمد اور مالک اور احمد کا ہی عمل کیا ہی اونہون نے ظاہر اس حدیث پر اور صحیح تر نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہہ ہے کہ قید مدت معین کی

نہین ہی اور حدیث مین ذکر سال کا بسبیل اتفاق کی واقع ہوا ہی باعتبار غالب کے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر کم دس درہم سی ہو تعریف کری چند روز
اور اگر دس ہون ایک مہینی تک اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کری اور یہہ ایک روایت ہی ابو حنیفہ سی اور بعضون نی کہا صحیح یہہ ہے کہ
ان مقدارون مین سے لازم ایک بھی نہین اور موقوف ہی لقطہ اوٹھانیوالی کی رای پر پس تعریف کری یہان تک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی نہین آنیکا اور نہین طلب
کریگا بعد اس مدت کی دلیل اونکی حدیث مسلم کی ہی کہ اوسمین مطلق عرفہا آیا ہی بلا قید سنہ کی اور تعریف کہانون مین اور میوون مین یہانتک ہے کہ خراب ہون اور اگر کچھ
چیز حقیر ہو مانند گٹھلی اور چھلکون انار کی اور خوشہ انا جکی بعد کاٹنی کی تو فائدہ اوٹھاوی ساتھہ اونکی بدون تعریف کی اور پہنچتا ہی مالک کو لی لینا انکا
اور اگر پاوی مالک اوسکا تو دیدی اگر گواہ گذاری تو واجب ہے دیدینا اوسکا والا جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنی کام مین لاوی
اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا بعد تعریف کی مالک ہو جاتا ہی غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہ کا اور شافعی کا یہی ہی اور بعضی صحابہ نی کہا کہ غنی تصدق
کری اور وہ مالک نہین ہوتا اور قول ابن عباس اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور حنفیہ کا یہی ہی بعد ازان اگر مالک آوی تو اختیار رکہتا ہی
چاہی جائز رکہی تصدق کو اور ثواب اوسکی لیی ہوگا اور اگر چاہی ضمان یعنی بدلا لیوی یا فقیر سی اگر وہ چیز ہلاک ہو جاوی اور جونسا دونون مین سے ضمان دیوے
دوسری پر نہ رجوع کری یعنی دعوی دوسری پر نہین پہنچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی لی حاصل یہ کہ ضمان اوس صورت مین لینا پہنچتا ہی کہ وہ چیز ہلاک ہو جاوے
اور اگر وہ موجود ہو تو وہی لی اور بعضی حواشی شرح وقایہ مین نہایہ سی نقل کیا ہی کہ تصدق بعد تعریف کی جائز ہی اور رکہہ چہوڑنا اوسکا غنیمت ہی
اور وہ واسطی تیری ہی الخ یعنی اگر پکڑی تو نی بکری اور تعریف کیا اوسکو اور نہ پایا اوسکی مالک کو تو جائز ہی تجکو منتفع ہونا اوس سے یا واسطی بہائی تیری کی یعنی
اگر تو نی پکڑی اور اوسکا مالک آگیا تو وہ لی لیگا اوسکو یا چہوڑ دیگا تو اوسکو اور پالیگا اوسکو مالک اوسکا تو یہی وہ لیلیگا یا معنی یہہ ہین کہ تو نہ لیگا تو اور کوئی
تیرا بہائی مسلمان لی لیگا اور اگر ان صورتون مین سے ایک بہی نہ پائی جاویگی تو بہیڑیا لیلیگا مقصود آگاہ کرنا ہی اوپر جائز ہونی لی لینی اور منتفع ہونیکی
ساتھہ اوسکی تا ضائع نہو اور بہیڑیا نہ کہا جاوی اور یہہ حکم عام ہی ہر جانور کی لیی کہ بغیر چرانیوالی کی ضائع ہو اور مشک اوسکی ہی یعنی پیٹ اوسکا بمنزلہ مشک کے ہی
کہ اوسمین رطوبت ہوتی ہی کہ کفایت کرتی ہی بہت دنونکو یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہی کئی روز کی پیاس کا کہ اور جانور وسی متحمل نہین ہو سکتی چنانچہ مشہور ہی کہ دس
روز تک متحمل ہو سکتا ہی اور موزی اوسکی یعنی قوی ہین تلوی اوسکی کہ قدرت رکہتی ہی اوپر پانی اور گہانس کہانیکی لیی جانیکی اور بچنی کی درندون سے خوب کہاتا ہی
اس تشبیہ دی اوسکو ساتہہ اوس مسافر کی کہ سامان سفر کا اپنی ساتہہ رکہتا ہی اور لکہا ہی علمائی کہ یہی حکم اونٹ کی ہر حیوان کا ہی کہ ضائع نہین ہوتا بغیر چرانیوالیکی مانند گہوڑی
اور گائین اور گدہی کی اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی امام مالک اور شافعی نی بیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑ لینی اونٹ اور گائین کی جنگل مین اور اگر پائی جاوین یہہ جانور
دیہات مین اور شہرون مین تو جائز ہی التقاط اونکا اور ہمارے نزدیک مستحب ہے التقاط اور تعریف سب جانورون کی ہر جگہہ واسطی محافظت مال لوگونکی اور جواب دیا گیا ہی
اس حدیث کا یہہ کہ یہہ حکم اوس زمانی مین تہا بسبب غلبہ اہل صلاح و امانت کی کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تہا تو تہہ کسی خائن کا اون تک پہنچتا تہا اور ہمارے زمانی مین نہ پکڑنے
پس پکڑ لینی مین محافظت ہی مال مالک کی ۞ متفق علیہ ۞ **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اوی ضالۃ فہو ضال ما لم یعرفہا** رواہ مسلم
اور روایت ہے زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جگہ دیوی گم ہوئی چیز کو پس گمراہ ہی جب تک نہ تعریف کری اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جب
تک تعریف کری اوسکو اور بغیر تعریف کی نہ رکہہ چہوڑی کہ اسمین خیانت اور گمراہی ہے ۞ **وعن عبد الرحمن بن عثمان التیمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم نہی عن لقطۃ الحاج رواہ مسلم اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا حاجیونکی لقطہ لینی سی نقل کی یہہ مسلم نی
ف یعنی حرم مکہ مین نہین حلال ہی مالک ہونا لقطہ کا بعد تعریف کی بلکہ واجب ہے اوٹھانیوالیکو کہ رہنی دی اوسکو یہان تک کہ مالک اوسکا آوی
اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ہماری نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہی چنانچہ بیان اسکا باب حرم مکہ مین مفصل ہو چکا ہی ۞

الفصل الثانی

فصل دوسرا عَنْ عمرو بن شعیب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ غَیْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَیْءٍ مِنْهُ فَعَلَیْهِ غَرَامَةُ مِثْلَیْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَیْئًا بَعْدَ اَنْ یُّؤْوِیَهُ الْجَرِیْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْهِ الْقَطْعُ وَذَکَرَ فِیْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ کَمَا ذَکَرَ غَیْرُهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا کَانَ مِنْهَا فِی الطَّرِیْقِ الْمِیْتَاءِ وَالْقَرْیَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَیْهِ وَاِنْ لَّمْ یَاْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا کَانَ فِی الْخَرَابِ الْعَادِیِّ فَفِیْهِ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰی اٰخِرِهٖ

روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ آپ سوال کیی گیی میوی لٹکی ہوئی سی یعنی درخت مین پس فرمایا حضرتؐ نی کہ جو صاحت حاجت کا پہونچی اوس سی اسحال مین کہ نہ بہر لیوا لاہو جہولی کو پس نہین کچہہ گناہ اوسپر اور جو شخص کہ نکالی کچہہ میوی سی یعنی کہاوی اور جہولی باندہ کر نکلی پس اوسپر بدلہ ہی دو مثل اوسکی اور سزا اور جو شخص کہ چراوی میوی مین سی کچہہ بعد اسکی کہ ٹہکانا دیا ہو اوسکو کہلیان نی یعنی کہلیان مین پڑا ہو پس پہونچی سپر کی مول کو پس اوسپر ہی ہاتہہ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نی بیچ گم ہوئی اونٹ اور بکری کی جیسا ذکر کیا اور راویون نی کہا راوی نی اور سوال کیی گیی حضرتؐ حکم لقطہ کیسی پس فرمایا کہ جو لقطہ ہو بیچ راہ آمد و رفت کی اور گانون آبادکی کہ لوگ وہان رہتی ہون پس تعریف کر اوسکی برس روز تک پہر اگر آوی مالک اوسکا حوالہ کر لقطہ کو طرف اوسکی اور اگر نہ آیا پس وہ واسطی تیری ہی یعنی تو اپنی کام مین لا اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کی پس اوسمین اور مال گڑی ہوئی ہین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین نقل کی یہہ نسائی نی اور روایت کی ابوداود نی عمرو بن شعیب سے قول اوسکی سی وسئل عن اللقطة آخر تک **ف** صاحب حاجت کا مراد صاحت حاجت سی یا تو فقیر ہی اگرچہ حد اضطرار کو نہ پہونچی یا مضطر ہی یعنی جو کہ بہوک کی ماری مرا جاتا ہو حاصل یہہ کہ جو کوئی بضرورت میوہ درخت کا کہاوی اور جہولی بہر کر نہ نکلی اوسپر کچہہ گناہ نہین اور کہا ابن ملک نی مراد یہہ ہی کہ گنہگار نہین ہوتا لیکن ضمان یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی اور یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور جو شخص کہ نکالی کچہہ میوی پس اوسپر بدلہ ہی دو مثل اوسکی یعنی دوچند قیمت اوسکی دیوی کہا ابن ملک نی کہ یہہ بطریق تنبیہ کی فرمایا والا اوسکی بدلیمین زیادہ قیمت اوسکی سی نہین دینا آتا اور حضرت عمرؓ دوچند ہی قیمت کا حکم کرتی تہی بحسب ظاہر حدیث کے اور امام احمد کا مذہب یہی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور اوسپر ہے سزا یعنی تعذیر اور ہاتہہ کاٹنا نہین آتا اسلیی کہ اوس مالی مین باغ محفوظ اور محرز یعنی گہری ہوئی نہتی اور جو کوئی چراوی میوی مین سے بعد پڑنیکی کہلیان میں اور ہووی وہ بقدر قیمت سپر کی تو اوسکا ہاتہہ کاٹنا آتا ہی اور قیمت سپر کی تین درہم یا چار درہم تہی اور یہہ نصاب چوریکی ہی نزدیک شافعی کے اور ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہا شمنی نی کہ قیمت سپر کی اوس مالی مین دس درہم تہی اور جو لقطہ بیچ راہ آمد و رفت کے الخ یعنی جو لقطہ پایا جاوی آبادی کی راہ مین کہ اوسپر اکثر لوگ چلتی ہون تو واجب ہے تعریف اوسکی اسواسطی کہ غالب یہہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کا ہو اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے الخ مراد یہہ ہی کہ جو لقطہ پایا جاوی گانون ویران اور زمین قدیم مین کہ نہ پائی جاوی وسپر عمارت اہل اسلام کی اور نہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کے ملک مین برابر ہی کہ وہ لقطہ سونا ہو یا چاندی یا سوای انکی قسم ظروف اور زیور سی پس اوسمین اور مال گڑا ہوا جو نکلی اوسمین پانچوان حصہ بیت المال مین دینا آتا ہی شرح ع

وعن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَدَ دِیْنَارًا فَاَتٰی بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَکَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَکَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتِ امْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَدِّ الدِّیْنَارَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ علی بن ابی طالب رض نی پایا ایک دینار یعنی راہ مین سی بطریق لقطہ کے پس لائی اوسکو حضرت علی رض فاطمہ رض کی
پاس پہر پوچہا حضرت علی نی حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ رزق ہے اللہ کا پس کہایا اوس سے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا علی اور فاطمہ رض نی یعنی اوسکا کچہہ لیکر کہایا پس جبکہ ہوا بعد اسکی آئی ایک عورۃ ڈہونڈتی ہوئی دینار کو
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی دے تو دینار نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اس سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت علی رض
نے بغیر تعریف کی وہ دینار کہایا ہو احتمال ہی کہ تعریف کی ہو پہر کہایا ہو اور حضرت صلعم نی جو فقط اوس عورۃ کی کہنی سی دینار اوسکو دلوا دیا تو اوسنے
علامت اوسکی بیان کے ہوگی یا حضرت کو معلوم ہو گا کہ اوسکی ہی م ع ح + **وعن** الجارودِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ضَالَّۃُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جارود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گم ہوئے چیز مسلمان کے شعلہ ہی آگ کا
نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر لیوی کوئی لقطہ کو اس ارادہ سی کہ مالک ہونگا اوسکا اور نہ رعایت کری اوسمین وہ احکام کہ مشروع ہین اوسمین
قسم تعریف غیرہ سی تو وہ لقطہ پہنچاتا ہی اوسکو آگ دوزخ مین ۔ طیبی + **وعن** عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَۃً فَلْیُشْہِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوَیْ عَدْلٍ وَلَا یَکْتُمْ وَلَا یُغَیِّبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَہَا فَلْیَرُدَّہَا عَلَیْہِ وَاِلَّا فَہُوَ
مَالُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ پاوی لقطہ پس چاہیی کہ گواہ کری صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چہپاوی لقطہ کو یعنی ساتہہ ترک کرنی تعریف کے
اور نہ غائب کر ڈالی اوسکو یعنی کسی اور مکان مین نہ بہیجدے پہر اگر پاوی اوسکی مالک کو پس پہیر دی لقطہ کو مالک پر اور اگر نہ پایا مالک کو پس وہ
مال ہی اللہ کا دیتا ہی وہ مال جسکو چاہتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور دارمی نی **ف** گواہ کری کہ یہہ چیز مینی پائی ہی تا نائی اتحال
تہمت اور دعوی زیادتی کا نکری اور اسمین یہہ بہی حکمت ہی بغیر گواہ کرنیکی کبہی اپنا نفس طمع کرتا ہی کہ گواہ تو کوئی ہی ہی نہین مالک کو
دینا کیا ضرور ہی اور گواہ کرلی سی یہہ طمع نہین ہوتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہی اور یہہ بہی اسمین حکمت ہے کہ ساتہہ موت ناگہانی کی وارث اوسکو
داخل ترکہ مین نکرین اور یہہ امر گواہ کرنیکا بعضی کہتی ہین کہ بطریق استحباب کی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ بطریق وجوب کے ہی اور اس حدیث مین کہا کہ وہ
مال ہی اللہ کا اور اوپر کی حدیث مین کہا کہ رزق اللہ کا ہی مراد ان دونون لفظوں سی حلال ہے یعنی وہ مال حلال ہے منتفع ہو اوس سے اگر غنی ہی ہیچا
اور پہر اگر مالک آوی دیوی اوسکو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا م ع + **وعن** جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی
الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاہِہٖ یَلْتَقِطُہُ الرَّجُلُ یَنْتَفِعُ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا رخصت دی
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاٹہی مین اور کوڑے مین اور رسی مین اور مانند انکی مین کہ عرف مین انکو قلیل جانتی ہین کہ اوٹہا لیوی اوسکو آدمی
فائدہ لی اوس سے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی لقطہ اوٹہانیوالا ان چیزون سی منتفع ہو بغیر تعریف کی اگر فقیر ہو اور شرح السنۃ مین لکہا
ہے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ قلیل مال نہ تعریف کیا جاوی لیکن اسمین کلام ہی اور حد قلیل کی کیا ہی بعضون نے کہا دس درہم سی کم قلیل
ہے اور بعضون نے کہا کہ دینار اور کم دینار سی قلیل ہی بموجب حدیث حضرت علی رض کی م ع **وذکر** حَدِیْثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ
اَلَا لَا یَحِلُّ فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ اور ذکر کی گئی حدیث مقدام بن معدیکرب کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی لا لا یحل
بیچ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی

بَابُ الْفَرَائِضِ

باب ہی بیچ بیان فرائض کی **ف** یعنی اس باب مین بیان ہے
حصونکا کہ معین ہین قرآن مین یا حدیث مین بیچ میراث کی اور لکہا ہی علمائی کہ متعلق ہوتی ہین ساتہہ ترکہ میت کے چار حق اس ترتیب سے کہ اول

تو میت کو تکفین و تجہیز کری یعنی پہلی اوسکو غسل دی پہر کفن دی پہر نماز پڑہوا کر اوٹہا کر مقبری مین لیجاوی اور قبر مین دفن کری اور ان سب چیزون مین کہ حاجت
خرچ کرنی مال کی ہو بغیر تنگی و اسراف کی خرچ کری بعد اسکی اگر میت کی ذمی دین ہو تو دین ادا کری بعد اسکی جو مال بچی اوسمین سے تہائی تک وصیت جاری
کری اگر وصیت کی ہو پہر بعد اسکی مال کو درمیان وارثونکی بانٹی اسطرح سی کہ پہلی اصحاب فرائض کو دی یعنی جنکا حصہ قرآن یا حدیث مین معین ہی پہر
بعد اسکی جو بچی تو میت کی عصبات نسبی کو دی کہ جو کچہہ اصحاب فروض سے بچتا ہی وہ لیتی ہین اور اگر اصحاب فروض ان لوگون مین نہین ہوتی ہین تو سب ترکہ عصبات
نسبی کو پہنچتا ہی اور اگر عصبات نسبی نہون تو جو کچہہ اصحاب فروض سی بچی میت کی آزاد کرنیوالیکو دی اگر میت بردہ آزاد ہو اور اگر آزاد کرنیوالا
نہو تو آزاد کرنیوالیکی عصبونکو دی جو عصبہ کہ مرد ہین اور اگر یہہ بہی نہون تو رد ہو اصحاب فروض پر سوائی زوجین کی کہ انپر رد نہین اور رد یہہ ہے
کہ جو کچہہ بچی اصحاب فروض کی حصون معین سی وہ پہر ہر ایک کو بقدر حصہ اوسکی کی دی اور اگر نہ اصحاب فرض ہون اور نہ عصبات نسبی اور نہ سببی ہون
تو ذوی الارحام کو دی اور وہ بہی نہون تو مولی موالات کو دی اور صورت مولی موالاۃ کی یہہ ہے کہ ایک شخص لاوارثی نی کہا کسی سے کہ تو مولی میرا ہے وارث
ہونا تو میرا جب مرونگا اور خون بہا دینا تو میری طرفسی اور اوسنی قبول کیا تو یہہ عقد ہمارے نزدیک درست ہی اور قبول کرنیوالا مولی موالاۃ کہلاتا ہی اور اگر
دوسرا شخص لاوارثہ تہا اور اوسنی بہی اسیطرح کہا اور اوسنی قبول کیا تو انمین ایک دوسریکا وارث ہوگا اور وہ بہی نہون تو اوسکو دی کہ جسکی نسب کا
اقرار کیا میت نی غیر پر یعنی کہا کہ یہہ بیٹا میری باپکا ہی اور اوسکا اسطرح نسب ثابت نہو سوای اسکی اقرار کی اور اگر وہ بہی نہو تو جسکی لیے تمام مال کی وصیت
کی ہو اوسکو دی اور وہ بہی نہون تو بیت المال مین مال اوسکا رکہا جاوی اور اگر بیت المال ہی نہو تو مصرف بیت المال مین صرف کری یعنی فقرا
وغیرہ کو دی اور اصحاب فروض بارہ ہین باپ اور دادا اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بہائی اخیافی اور بہائی اخیافی وہ ہی کہ مان اوسکی اور
اوسکی ایک ہو اور باپ دو اور جورو اور خاوند اور مان اور جدہ یعنی دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور
بہن سوتیلی اور بہن اخیافیہ پس باپکا چہٹا حصہ ہے اگر اوسکی ساتہہ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچی کی درجیکا ہو اور اگر یہہ دونون نہون اور اوسکے ساتہہ ہو بیٹی یا پوتی میت
کی اگرچہ نیچی کی درجیکی ہو تو چہٹا حصہ بہی لیگا اور عصبہ بہی ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کی اور میت کی بیٹی کی اگرچہ نیچی درجیکی ہو حاصل یہہ کہ پہلی صورت مین باپ نرا صاحب فرض
ہی اور دوسری صورت مین صاحب فرض ہی اور عصبہ ہی اور تیسری صورت مین نرا عصبہ ہی دادا بیچ صورت نہونی باپکے تینون احوال مذکور مین مانند باپکے ہی اور باپ میت کی
ہوتی ہوئی دادا محروم ہے اور بہائی اخیافی اور بہن اخیافیہ کا چہٹا حصہ ہے اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہے کہ مرد و عورت پر برابر بانٹا جاوی اور یہہ بہائی
اور بہن اخیافی ساتہہ اولاد میت کی اور ساتہہ اولاد بیٹی میت کی کی اور ساتہہ باپ دادا میت کے محروم ہین اور خاوند کا چوتہائی حصہ ہے اگر میت کی اولاد ہو اور اگر
اولاد نہو تو آدہا ہی اور بیویکا آٹہوان حصہ ہے ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کی ہو اور اگر اولاد نہو تو چوتہائی ہی اور مان کا چہٹا حصہ ہے اگر اسکی ساتہہ اولاد
میت کی ہو یا اولاد میت کی بیٹی کی ہو یا ایک بہائی اور ایک بہن یا دو بہائی یا دو بہن یا زیادہ دو سے ہون عام ہی کہ سگی ہون یا سوتیلی یا اخیافی اور اگر انمین
سی کوئی نہو تو تہائی حصہ ہے کل مال مین سے اور جس صورت مین کہ مان کی ساتہہ باپ اور خاوند یا بیوی میت کی ہون تو حصہ خاوند یا بیوی کو دی کہ تہائی باقی کی
وارث ہوگی اور اگر اس مسئلہ مین دادا بجای باپکے ہو تو حصہ اسکا تہائی سب ترکہ کا ہوگا کہ دادا اسمین بجای باپکے نہین اور حصہ جدہ کا ایک ہو یا کئی باپکی طرف کی ہو
یا مانکی طرف کی یا دونو طرفکی چہٹا حصہ ہے کہ سب برابر لین بشرطیکہ درجی مین برابر ہون اور اگر درجہ مین تفاوت ہون تو دور کے بسبب قریب کے محروم ہوگی اور سب جدات یعنی
دادیان اور نانیان ماں سے محروم ہوتی ہین اور اسیطرح جدات پدری ہونی جد کے ساقط ہوتی ہین مگر بیوی دادا کی نہین ساقط ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اوسکا
حصہ آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ دو سے ہون تو دو تہائی ہین جس صورت مین کہ اوسکی ساتہہ سگا بہائی یا سوتیلا بہائی نہو اور بہائی کی ہوتی ہوئی عصبہ ہوتی ہی پس حصہ
اوسکا بہ نسبت بہائی کی حصہ کے آدہا ہوگا اور اگر بیٹی اور بیٹیان میت کے متعدد ہون تو تقسیم انکی اسطرح ہی کہ بیٹی کی دو حصے اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی

اگر ایک ہو تو حصہ اوسکا آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ ہون دوسی تو دو تہائی ہی اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور ایک بیٹی میت کی ہوئی ہوئی پوتی کا چھٹا
حصہ ہے اور دو بیٹیون میت کی ہوتی ہوئی پوتی محروم ہوگی مگر کہ پوتی کی ساتہہ پوتا میت کا ہو تو اوس صورت مین باوجود ایک بیٹی یا دو بیٹیون میت
کی وہ پوتی عصبہ ہوگی اگرچہ پوتا پوتیکی درجی سی نیچی ہو پس حق عصوبت کا سب پوتا پوتیکو پہنچی گا کہ تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی یعنی پوتیکو
دو حصی اور پوتیکا ایک حصہ اور یہہ پوتا سگا بہائی اوس پوتی کا ہو یا سوتیلا بہائی یا چچا کا بیٹا بہائی اور یہہ پوتی میت کی بیٹا ہوئی ہوئی
محروم محض ہی بہر حال اور بیچ صورت نہونی اولاد میت کی اور نہ ہوتی اولاد بیٹی میت کی پڑوتی میت کی قایم مقام پوتیکی ہی سب
باتون ذکر کی گئی ہین اور اولاد پوتی سے پوتی کی ہونی اوس اولاد بیٹی کی بیٹی کی ہونی سی محروم ہین اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین اخیافی
بسبب ہونی اولاد میت کی اور میت کی بیٹی کی اولاد کی ہونی سی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور باپ اور دادا کی ہونی سی بہی محروم
ہوتی ہین اور سگی بہن بیچ صورت نہونی بیٹی کی اور نہونی پوتی کی اور نہونی پڑوتی کی سب حال مین قایم مقام بیٹی کی ہی یعنی ایک
کو آدہا اور دو کو یا دو سی زیادہ کو دو تہائی اور بہن سوتیلی بشرط نہونی سگی بہن کی یہی حکم رکہتی ہی اور عصبہ ہوتی ہی بہن سگی اور سوتیلی
ہوتی ہوئی بیٹی میت کی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور اسیطرح سگی بہن سگی بہائی کی ساتہہ عصبہ ہوتی ہی اور سوتیلی بہائی
کے ساتہہ صاحب فرض ہوتی ہی اور بہائی اور بہنین سوتیلی ہوتی ایک بہائی سگی کی ساقط ہوتی ہین اور حصہ سوتیلی بہن کا ہوئی ہوئی
ایک سگی بہن کے چہٹا ہی ایک ہو یا زیادہ ایک سی اور دو سگی بہنون کی ہوتی ہوئی سوتیلی بہن ساقط ہوتی ہی مگر کہ سوتیلی بہن کی ساتہ
بہائی سوتیلا بہی ہو پس بیچ صورت ہونی ایک بہن یا دو بہنون سگی کی اور بیچ صورت نہونی سگی بہن کی سوتیلی بہن ساتہہ بہائی سوتیلی کی
عصبہ ہوتی ہی اور حصہ درمیان اونکی بطور عصوبت کی تقسیم ہوتا ہی اور جبکہ سگی بہن ساتہہ بیٹی یا پوتی یا پڑوتی وغیرہ میت کی عصبہ ہوگی تو
بہائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگی اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین سگی اور سوتیلی بسبب ہونی بیٹی اور پوتی کی اگرچہ نیچی کی درجی
کا ہو اور بسبب ہونی باپ اور دادا کی **مسئلہ** عصبات چار قسم پر ہین اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون دوسرے باپ اور دادا
اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون تیسری بہائی سگی اور سوتیلی اور بیٹی اونکی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون چوتہی چچا میت کی اور چچا میت کی باپ
کی اور چچا میت کی دادا کی اور بیٹی اور پوتی ان تینون چچاؤنکی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور مقدم انمین ہین بیٹی پہر پوتی اگرچہ نیچی کی درجی کے
ہون پہر باپ پہر دادا اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون پہر بہائی پہر بہتیجی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون پہر چچا پہر اولاد اونکی پس جہان کہین کہ ایک
قسم اول مین سی ہوگا تو باقی تین قسمون کی لوگ بالکل محروم ہونگی اور اسیطرح بسبب ہونی ایک قسم دوسری مین سی باقی دو قسمون کی لوگ محروم
ہونگی اور بسبب ہونی ایک کی قسم تیسری مین سے چوتہی قسم کی لوگ محروم ہونگی اور بیچ ہر قسم کی ان قسمون مین سی قریب بعید سے اولی ہی یعنی بسبب
ہونی قریب کی بعید کو کچہہ نہین پہنچیگا اور سگا سوتیلی سی اولی ہی اور پوتی میت کی چچاؤن کی چچاؤن باپ میت کی سی اولی ہین اور پوتی باپ کے چچا
چچاؤن دادا کی سی اولی ہین **مسئلہ** ذوی الارحام بہی چار قسم پر ہین اول اولاد بیٹی کی اور اولاد پوتی کی اور اولاد پڑوتی کی اگرچہ نیچی
کی درجی کی ہون دوسری اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جد فاسد اوسکو کہتی ہین کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کے
عورت داخل ہو مانند نانا میت کی اور باپ نانی یا دادی میت کی اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کی جد فاسد آوی مانند نانا
کی ماں کی اور دادی اور نانی کی باپ کی ماں کی کہ یہہ ذوی الارحام سی ہین اور جد صحیح وہ ہی کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کی عورت
داخل نہو مانند دادا اور پردادا کی اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جدہ صحیحہ وہ ہی کہ جد فاسد بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کے نہو

مانند دادی اور پردادی اور نانی اور پرنانی کی اگرچہ اوپر کے درجیکی ہوں اور یہہ ذوی الفروض سے ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کی گئین اور تیسرے قسم
ذوی الارحام سے اولاد سگی بہنونکی اور سوتیلی بہنونکی اور بہنون اخیافیہ کی اور اولاد بہائی اخیافی کی اور بیٹیان سگی بہائی اور سوتیلی بہائی کی
ہین چوتہی پہپیان مطلق یعنی سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور چچا اخیافی اور ماموں اور خالا ئین پس اگر ایک قسم اول سے یا اولاد اونکی سے اگرچہ نیچیکی
درجیکا ہو موجود ہو تو لوگ تینون قسمون باقی کی سب محروم ہونگی اور بسبب ہونے ایک کی قسم دوسرے تین سے لوگ قسم تیسری اور چوتہی کی محروم
ہونگی اور بسبب ہونے ایک کے قسم تیسرے مین سے سب لوگ چوتہی قسم کی محروم ہونگی اور قریب بعید سے بہہ سب قسمونکی اولی ہین اور باقی تفصیل اسکی فرائض
مین دیکہنی چاہیے **مسئلہ** موانع ارث کی چار ہین یعنی ایسی وارث نہین ہوتا ایک تو رق یعنی بردہ ہونا کہ نہ بردہ کا وارث آزاد ہوتا ہے اور نہ بردہ
آزاد کا وارث ہوتا ہے اور دوسرے قتل مانع ہے ارث سے وہ قتل کہ جس سے واجب ہوتا ہے قصاص یا کفارہ بطور مجمل اسکا یہہ ہے کہ قتل کے پانچ قسمین ہین
چنانچہ برمحل بیان مفصل اونکا ہوگا انشاء اللہ تعالی اونمین سے چار قسمین تو ایسی ہین کہ کسی مین قصاص لازم آتا ہے اور کسی مین کفارہ اور دیۃ پس اون
چارون صورتونمین محروم ہوتا ہے قاتل میراث سے ہماری نزدیک جبکہ ناحق قتل کرے اور اگر اپنی مورثکو از راہ قصاص کے یا حد یا دفع کرنیکی نفس اپنی
سے مارے تو اصلا محروم نہین ہوتا اور ایک قسم اونمین قتل بالتسبیب کہلاتی ہے اوس سے قصاص لازم آتا ہے نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہے پس اوس
قتل سے قاتل نہین محروم ہوتا اور قتل بالتسبیب یہہ ہے کہ کہود ے ایک شخص کوا یا رکہے پتہر غیر ملک اپنی مین بلا اذن پس ہلاک ہوجاوے اوس سے انسان اور
اسیطرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہین محروم ہوتا مقتول کی میراث سے ہماری نزدیک اور تیسرے اختلاف دو دینونکا مانع ہے ارث سے یعنی نہ مسلمان کافر کا
وارث ہوتا ہے اور نہ کافر مسلمانکا اور چوتہے اختلاف دارین ہے یعنی ایک شخص دارالاسلام مین ہو اور ایک شخص دارالحرب مین تو نہ وہ اسکا وارث
ہوگا اور نہ یہہ اوسکا اور یہہ حکم کافرونکی لیے ہے اہل اسلام کی لیے نہین اگر اہل اسلام اختلاف دارین رکہتے ہون تو آپسمین ایک دوسرے کا وارث ہوگا
منیۃ الطالب + سراجی + شریفی + بسیط + مولانا **الفصل الاول** فصل پہلے عن ابی هریرة عن النبی صلی اللّٰه علیه و
سلم قال انا اولی بالمؤمنین من انفسهم فمن مات وعلیه دین ولم یترک وفاء فعلی قضاؤه ومن ترک مالا
فلورثته وفی روایة من ترک دینا او ضیاعا فلیأتنی فانا مولاه وفی روایة من ترک مالا فلورثته ومن ترک کلا فالینا متفق علیه
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مین نزدیک تر اور لایق تر ہون ساتہہ مسلمانونکی جانون اونکی سے یعنی ہر چیز مین امور
دین و دنیا سے شفقت میری اوپر بہت ہے شفقت اونکی سے اپنی جانون پر پس ہون مین لایق تر ساتہہ ادا کرنے قرضون اونکیکی پس جو شخص کہ مرے اور
اوسپر ہو دین اور نہ چہوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین اوس سے ادا ہو سکے پس مجہپر ہے ادا کرنا اوسکی دین کا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوے مال پس وہ اوسکی وارثونکے
کے لیے ہے یعنی بعد ادا کرنے دین و وصیت اوسکی کی اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص چہوڑ جاوے قرض یا عیال پس آوے میرے پاس یعنی وکیل یا وصی اوسکا
پس مین ہون کارساز اوسکا یعنی قرض اوسکا ادا کرونگا اور غمخواری کرونگا اوسکی عیال کی اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص چہوڑ جاوے مال
پس وہ اوسکی وارثونکی لیے ہے اور جو شخص کہ چہوڑ جاوے چیز بہاری یعنی دین و عیال پس وہ رجوع کرنیوالی ہے طرف میرے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہے کہ اگر کوئی مرتا اور اوسپر ہوتا قرض اور مال چہوڑ نہ گیا ہوتا تو حضرت اوسکی جنازیکی نماز نہ پڑہتے
اور آخیر مین جب فراغت ہوئے تو ایسا ٹہیرایا کہ دین اوسکا اپنی ذمے کرلیتے اور نماز پڑہتے چنانچہ یہہ مطلب حدیث ابی ہریرہ کی سے کہ باب الافلاس و الانظار
کے پہلی فصل مین گذری سمجہا جاتا ہے اور یہہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کی تہی امت پر صلی اللہ علیہ وسلم + ح وعن ابن عباس
قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر متفق علیه

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے میراث کے کہ کتاب اللہ میں معین ہیں حصے اونکو پہر جو کچہہ بچے پس وہ واسطے
اوس شخص کے ہی کہ بہت نزدیک ہے میت کے مردونمیں سے کہ اوسکو عصبہ کہتے ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جنکا حصہ معین ہے کتاب اللہ میں
کہ اونکو ذوی الفروض کہتے ہیں اول اونکو دو پہر جو کچہہ بچے اوسکو عصبونکو دو اور عصبونمیں جو قریب تر ہے وہ مقدم ہے پس نہیں وارث ہوتا عصبہ بعید
عصبہ قریب کے ہوتے اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبونکا ابتداء باب میں تفصیل سے ہو چکا اور شرح السنہ میں لکہا ہے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ بعضے
وارث حاجب یعنی روکنے والے ہوتے ہیں بعضونکو اور حجب دو قسم پر ہے حجب نقصان و حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض میں ہے اور لفظ
ذکر واسطے تاکید کے اور احتراز کرنیکے خنثی سے ہے ع وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرث المسلم
الكافر ولا الكافر المسلم متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وارث ہوتا مسلمان کافر
کا اور نہ کافر مسلمانکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اجماع ہے مسلمانونکا اسپر کہ کافر نہیں وارث ہوتا مسلمانکا اور اسمیں اختلاف ہے کہ مسلمان
کافر کا وارث ہوتا ہے یا نہیں جمہور تو کہتے ہیں کہ وہ بہی نہیں وارث ہوتا اور بعضے صحابہ اور تابعین نے کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور امام مالک کا بہی یہی
مذہب ہے اور مرتد نہیں وارث ہوتا مسلمانکا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہے یا نہیں اسمیں ہے اختلاف ہے نزدیک امام مالک اور شافعی اور ربیعہ اور ابن ابی لیلی وغیرہم کے
مسلمان نہیں وارث ہوتا اوسکا اور کہا ابوحنیفہ نے کہ جو کچہہ کمایا ہے حالت مرتد ہونیمیں پس وہ بیت المال کیلیے ہے اور جو کچہہ کمایا ہے اسلام میں پس وہ واسطے وارثون مسلمان
اوسکیکے ہے ع وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مولى القوم من انفسهم رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا مولے قوم کا اوس قوم میں سے ہے نقل کی یہہ بخاری نے ف مولے سے مراد یہان آزاد کرنیوالا ہے یعنی آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہے غلام آزاد کا اگر اوسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف
غلام آزاد کی کہ وہ وارث آزاد کرنیوالیکا نہیں ہوتا اور بعضون نے کہا کہ مولی سے مراد ہے غلام آزاد کیا ہوا یعنی جس قوم نے کسیکو آزاد کیا ہو حکم اوسکا حکم اوس
قوم کا سا ہے مثلا بنی ہاشم نے آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بیچ مقدمہ زکوۃ کی حکم بنی ہاشم کا سا رکہتا ہے جیسکہ بنی ہاشم پر زکوۃ حرام ہے اسیطرح بنی ہاشم
کے غلام آزاد کیے ہوئے پر بہی زکوۃ حرام ہے ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن اخت القوم منهم متفق
عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہانجا قوم کا اونہیں میں سے ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
یعنے بہانجا وارث ہوتا ہے ماموںکا اور ذوے الارحام سے ہے اور نہیں وارث ہوتے ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابوحنیفہ رح اور احمد رح کی اور ذوے الارحام
جب وارث ہوتی ہیں کہ نہوں سب کے ذوی الفروض اور نہ عصبات اور ذوی الارحام کا بیان ابتدای باب میں تفصیل سے ہو چکا ہے اور دلیل پکڑی
ہے ساتہہ اس حدیث کی حنفیہ نے اوپر وارث ہونے ذوی الارحام کے ط طیبی ع ح سنذكر حديث عائشة انما الولاء في باب قبل باب
السلم وسنذكر حديث البراء الخالة بمنزلة الام في باب بلوغ الصغير وحضانته ان شاء الله تعالى
اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی کہ سرا اوسکا انما الولاء ہے بیچ باب کی کہ پہلی باب السلم سے ہے اور ذکر کرینگے ہم حدیث برا کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے الخالة
بمنزلة الام بیچ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کی اگر چاہیگا اللہ تعالی ف بمنزلة الام یعنی خالہ بمنزلہ ماں کی ہے میراث میں پس اگر جمع ہو خالہ ساتہہ بہنونکے
تو دو ثلث بہنیں کو ملینگی اور ایک ثلث خالہ کو ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عبد الله بن عمرو
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتوارث اهل الملتين شتى رواه ابو داود وابن ماجة
ورواه الترمذي عن جابر روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں وارث ہوتے
ہیں درمیان دو دینوالون مختلف کے نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے جابر سے ف یعنے نہ کافر مسلمانکا وارث ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا

ش ح **وعن** اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا یَرِثُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنیوالا نہین وارث ہوتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی جو شخص کہ اپنی مورث کو مار ڈالی
تو وہ اوسکی میراث سی محروم ہی اور بیان مفصل اسکا ابتدای باب مین گذر چکا ہی ش ح **وعن** بُرَیدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّۃِ
السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَکُنْ دُونَھَا اُمٌّ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ ٹھیرایا واسطی جدہ کی چھٹا حصہ جسوقت کہ نہو حائل
اوسکو ماں نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی اگر ماں میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی محروم کریگی جدہ کو حصہ سے اور جدہ سی مراد عام
ہی نانی ہو یا دادی ش ح مولانا **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَھَلَّ الصَّبِیُّ صُلِّیَ عَلَیْہِ وَوُرِّثَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آواز کری لڑکا نماز پڑہی جاوی اوسپر اور وارث کیا جاوی نقل کی یہہ ابن
ماجہ اور دارمی نی **ف** مراد آواز سی علامت زندگی کی ہی یعنی اگرچہ پیدا ہونیکی وقت آواز سی زیادہ نکلا اور اوسمین علامت زندگی کی معلوم ہوئی
خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ چھینکا خواہ کوئی عضو ہلا اور پہر مرگیا تو اوسپر نماز جنازہ کی پڑہیے اور اوسکو وارث بہی ٹھیراوی اور اوسکا ورثہ بہی بانٹے بس اگر مری
ایک شخص اور وارث اوسکا پیٹ مین ہو تو رکہہ چھوڑی جاوی اوسکی لیی میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اوس سے اوسکی وارثون کی طرف نقل کریگی میراث اور
اگر زندہ نہ پیدا ہوا اور وارث لیلینگی ش ح **وعن** کَثِیرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیہِ عَنْ جَدِّہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْھُمْ
وَحَلِیفُ الْقَوْمِ مِنْھُمْ وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی کثیر بن عبد اللہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ اونہون نی نقل کی دادا کثیر
کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مولی قوم کا اوس قوم مین سے ہی اور حلیف قوم کا اوس قوم مین سے ہی اور بہانجا قوم کا اوس قوم مین سے ہی نقل کی یہہ دارمی
نی **ف** مولی قوم کا الخ بیان اسکا فائدہ حدیث انس کے بیچ مین ہوچکا اور حلیف قوم کا الخ عرب مین پہلی عادت تہی کہ آپسمین قسمیں کہاتی تہی اسپر کہ خون تیرا خون
میرا ہے اور صلح تیری صلح میری ہی اور جنگ تیری جنگ میری ہی اور مین وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد ازان یہہ حکم منسوخ ہوا ساتہہ آیۃ مواریث کی اور بہانجا
قوم کا الخ بیان اسکا ہی بیچ فائدہ حدیث انس کی گذر چکا ش ح **وعن** الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ
مِنْ نَفْسِہٖ فَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیْعَۃً فَاِلَیْنَا وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَاَنَا مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَہٗ اَرِثُ مَالَہٗ وَاَفُکُّ عَانَہٗ وَالْخَالُ
وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَہٗ یَرِثُ مَالَہٗ وَیَفُکُّ عَانَہٗ وَفِی رِوَایَۃٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَہٗ اَعْقِلُ عَنْہُ وَاَرِثُہٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا
وَارِثَ لَہٗ یَعْقِلُ عَنْہُ وَیَرِثُہٗ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ اور روایت ہی مقدام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین لائق تر ہون ساتہہ ہر
مومن کے جان اوسکی سی پس جو شخص کہ چھوڑ جاوی دین اپنی ذمی یا عیال پس طرف میری ہی ادا کرنا اوسکا اور پرورش کرنا اوسکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوی مال پس واسطی
وارثون اوسکی کی ہی اور مین کارساز اوسکا ہون کہ نہین کوئی کارساز اوسکا وارث ہوتا ہون اوسکی مال کا یعنی رکہتا ہون اوسکو بیت المال مین واسطی انبیا وارث نہین
ہوتے کسیکی ورنہ کوئی اونکا وارث ہوتا اور چہڑاتا ہون قیدی اوسکی کو یعنی اوسپر جو خون بہا دینا لازم آیا تہا اور بسبب اوسکے قتل اوسکا مقید و معذب ہے عالم برزخ مین اوس
طرفسی دیکر اوسکو چہڑاتا ہون عذاب سے اور ماموں وارث اوس شخص کا ہی کہ نہین کوئی وارث اوسکا یعنی ماموں کہ ذوی الارحام سے ہی وارث ہوتا اوسکا کہ جسکی ذوی الفروض و عصبہ
نہین ہے جو وارث ہوتے اوسکی مال کا اور چہڑاتا ہی قیدی اوسکی کو اور ایک روایت مین ہی کہ مین وارث ہون اوسکا کہ نہین وارث اوسکا خون بہا ادا کرتا ہون اوسکی طرفسی اور وارث ہوتا
ہون اوسکا اور ماموں وارث ہے اوسکا کہ نہین کوئی وارث اوسکا خون بہا بہرتا اوسکی طرفسی اور وارث ہوتا ہی اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحُوزُ الْمَرْاَۃُ ثَلٰثَ مَوَارِیثَ عَتِیقَھَا وَلَقِیطَھَا وَوَلَدَھَا الَّذِی لَاعَنَتْ عَنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُو دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیتی ہی عورت تین شخصون کے میراث اپنی آزاد کیی ہوئی کی

اور اپنی پای ہوی کی او بچی اپنی کی کہ لعان ہوا اوس سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** میراث آزاد کی ہوئی کی یعنی ایک عورت بردہ آزاد
کری اور وہ بردہ مرجاوے اور اوس بردہ کا کوئی عصبہ نسبی ہووے نہین تو وہ عورت وارث اوسکی ہوتی ہی مانند مرد کی اور پائی ہوئی کی یعنی ایک عورت نی بچا راہ مین
پڑا ہوا پایا اور پالا اوسکو اوسکی عورت وارث ہوتی ہی بعد مرنے اوسکی اور یہہ مذہب اسحق بن راہویہ کا ہی اور اور علما کا مذہب یہہ ہے کہ نہین وارث ہوتی ہی ملتقط یعنی بچہ کو
راہ مین سے اوٹھانیوالا نہین وارث ہوتا اسلیی کہ خاص کیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ولاء کو واسطی آزاد کرنی والیکی ساتھ قول اپنی کی لا ولاء الا ولاء العتاقة پس شاید
کہ یہہ حدیث منسوخ ہی اونکی نزدیک اور قاضی نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ مال اوسکا بیت المال کی لیی ہی اور یہہ عورت اولی اور احق ہی بہ نسبت اور مسلمانوں کی
ساتھ اسکی کہ صرف کیا جاوے واسطے اوسکی وہ مال کہ چھوڑا ہی لڑکی نی اور لعان اوسکو کہتی ہین کہ مرد اپنی بیوی کو تہمت زنا کی کری یا انکار کری بچی پیدا ہونے کا کہ یہہ میرا نہین
اور اسمین ایک دوسری کو لعنت کری چنانچہ بیان مفصل اسکا باب اللعان مین ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جس بچی کے پیدا ہونے مین لعان ہوئی اوس بچہ کا نسب باپ سے ثابت
نہین ہوتا اور نہ اسمین ایک دوسری کا وارث ہوتا اسلیی کہ توارث بسبب نسب کے ہوتا ہی اور وہ منتفی ہوا اور نسب اوسکا ماں سے ثابت ہے پس وہ اسمین وارث ہی بچے ہوں اور یہی حکم
ولد الزنا کا ہی ترمذی ع **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل عاهر بحرة او امة فالولد ولد زنا لا
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ زنا کری ساتھ عورت
آزاد کی یا لونڈی کی پس فرزند کہ پیدا ہوا اوس سے ولد الزنا ہوتا ہی نہ وارث ہوتا وہ اور نہ میراث لیجاتی ہی اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی لڑکا نہین وارث ہوتا زنا کرنیوالیکا
اور اوسکے اقربا کا اسلیی کہ وراثت بسبب نسب کی ہوتی ہی اور نسب ہی نہین میان اوسکے اور درمیان زنا کرنیوالیکی ورنہ زنا کرنیوالا وارث ہوتا اوس لڑکیکا اور نہ اقربا زنا کرنیوالیکی بخلاف ماں کی
کہ وہ اوس لڑکی کی وارث ہوتی ہی اور لڑکا اوسکا ع **وعن** عائشة ان مولى لرسول الله صلى الله عليه وسلم مات وترك شيئا ولم يدع حميما ولا ولدا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطوا ميراثه رجلا من اهل قريته رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہے عائشہ سی یہہ کہ غلام آزاد کیا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرگیا کچھ
مال مرتے چھوڑا کوئی ناتیدار اور نہ فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو میراث اسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والون مین سے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** چونکہ اوسنی کوئی
وارث چھوڑا نہین مال اوسکا واسطی بیت المال کی تہا اور مصرف بیت المال کے فقرا وغیرہ ہین پس آنحضرت نی اوسکی بستی والیکو دینا مناسب جانا بسبب مصلحت کی جو اونکی کی یا حضرت کو
یعنی درانہ اوسکی اہلی نہ پہنچی کہ نہ انبیا وارث کسیکی ہوتی ہین اور نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہے ع **وعن** بريدة قال مات رجل من خزاعة فاتي النبي صلى الله عليه وسلم
بميراثه فقال التمسوا له وارثا او ذا رحم فلم يجدوا له وارثا ولا ذا رحم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطوه الكبر من خزاعة رواه ابو داود وفي رواية
اور روایت ہے بریدہ سے کہا مرگیا ایک شخص خزاعہ مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میراث اوسکی پس فرمایا کہ تلاش کرو واسطی اوسکی وارث کو یعنی
ذوی الفروض یا عصبات یا ذوی رحم کو پس نہ پایا اوسکا وارث اور نہ ذوی رحم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دو میراث اوسکی بڑی کو خزاعہ مین سے نقل کی یہہ ابو داود نی اور ایک
روایت ابو داود کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نی دیکھو بڑے شخص کو خزاعہ مین سے یعنی اور دو اوسکو **ف** اسکی ہی تاویل وہی ہی جو اوپر کی حدیث مین گذری کہ ترکہ اوسکا داخل
بیت المال کے ہوتا حضرت نی مناسب یون جانا کہ ایک شخص بڑے کو اونمین سے دیجیے بنظر اسکی کہ وہ بہی مصرف بیت المال کے ہی اور باعتبار ہم قبیلہ ہونیکی زیادہ اسکی حق ہی ح **وعن**
علي قال انكم تقرءون هذه الاية من بعد وصية توصون بها او دين وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالدين قبل
الوصية وان اعيان بني الام يتوارثون دون بني العلات الرجل يرث اخاه لابيه وامه دون اخيه لابيه رواه الترمذي وابن ماجه
وفي رواية الدارمي قال الاخوة من الام يتوارثون دون بني العلات الى اخره اور روایت ہے حضرت علی سے کہا تحقیق تم پڑہتی ہو اس آیت کو من بعد وصیة توصون بہا او دین اور تحقیق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھ ادا کرنی دین کے پہلی وصیت کی اور حکم کیا حضرت نی کہ حقیقی بہائی وارث ہوتی ہین نہ سوتیلی یعنی باوجود ہونے حقیقی بہائیوں کی سوتیلی
کو نہین پہنچتا آدمی وارث ہوتا ہی اپنی سگی بہائی کا نہ سوتیلی بہائی کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت دارمی کی مین یون ہے

کہ فرمایا حضرت علی نے کہ بہائی کہ مان مین بہی شریک ہون یعنی مان اور باپ مین شریک ہون یعنی سگی بہائی وارث ہوتی ہین نہ بہائی کہ فقط باپ
مین شریک ہون یعنی سوتیلی تا آخر حدیث کے مذکور ہولی **ف** پڑہتی ہو اس آیت کو الخ حاصل آیت کا یہہ ہی کہ میراث بعد جاری کرنی وصیت کے
ہے کہ وصیت نے کی ور بعد ادا کرنی دین میت کے ہی اور مراد حضرت علی کی یہہ ہے کہ تم اس آیۃ کو پڑہتی ہو اور معنی بہی اسکی سمجہتی ہو بیان اسکا یہہ ہی کہ
آیۃ کریمہ مین وصیت دین پر مقدم واقع ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادای دین کو مقدم رکہا اجراء وصیت پر پس یہہ گمان نکرین
لوگ کہ درمیان آیۃ کی اور فعل آنحضرت کی منافات ہی بلکہ جانین کہ دین مقدم ہی حکم مین اگرچہ موخر ہی ذکر مین اور وصیت کو مقدم ذکر مین اسلیے
کیا کہ ورثہ پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہی وسکو سہل نہ جانین بلکہ اوسکی اجرا مین اہتمام خوب طرح کرین اور آدمی وارث ہوتا ہی الخ یہہ تفسیر اور
تاکید پہلی کلام کی ہی مح ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ
لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى
عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ
وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنی دونون بیٹیونکو کہ سعد بن ربیع سی تہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
کہا یا رسول اللہ یہہ دونون بیٹیان سعد بن ربیع کی ہین مارا گیا باپ انکا آپکی ساتہہ دن احد کی شہید اور تحقیق چچا انکی نے لیا مال انکا یعنی جو
مال کہ انکو پہنچا سعد کے بہائی نے لیلیا بسبب رسم جاہلیت کے کہ عورتونکو محروم کرتی تہی میراث سی اور نہ چہوڑا انکی لیی مال اور نکاح نہین کیے جاتین یہہ مگر
کہ ہو واسطی انکی مال فرمایا حضرت نے حکم کریگا اللہ تعالی بیچ مقدمہ انکیکی یعنی صبر کرتا وحی آوی انکی مقدمہ مین پس اتری آیۃ میراث کی یعنی یوصیکم اللہ
فی اولادکم الخ پس بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو اونکی چچا کی پاس اور فرمایا کہ دی سعد کی دونون بیٹیونکو دو تہائی اور دی اونکی ماں کو آٹہوان
حصہ اور جو کچہہ کہ بچ رہی پس واسطی تیری ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی
مال کی چوبیس حصے کرکریون تقسیم کرین <u>میت مسئلہ ۲۴ زاید</u> **وعن** هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَاُخْتٍ
بنت بنتین زوجہ عم
فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَاْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ
اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ
الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ہزیل بیٹے شرحبیل کیسے کہ کہا سوال کیی گئی ابو موسی اس مسئلہ سی کی ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن یعنی
ایک شخص مرے یہہ یہہ وارث چہوڑ کر تو اوسکی میراث کیونکر بٹی پس جواب دیا ابو موسی نے کہ بیٹی کو آدہا اور بہن کو آدہا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابو موسی نے
پوچہنی والیکو جا عبداللہ بن مسعود کے پاس بہی اور پوچہہ اوس سے بہی یہہ مسئلہ پس موافقت کریگا میرے یعنے یہی جواب دینگی پس سوال کیی گئی ابن مسعود اور خبر دیے
گیے ساتہہ جواب ابو موسی کے پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق مین گمراہ ہون اوسوقت یعنی مین اگر ایسا فتوی دون تو گمراہ ہون اور نہو نگا راہ پانیوالونسی حکم کرونگا
مین اس مسئلہ مین موافق اوسکی کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ یہہ ہے بیٹی کو آدہا اور پوتیکو چہٹا حصہ واسطی پورا کرنی دو تہائی کی یعنی حق دو
بیٹیونکا یا زیادہ کا دو تہائی تہا جب ایک بیٹی نے آدہا پایا تو چہٹا حصہ پوتیکو دیکر دو تہائی پورے کردینگی اور جو باقی رہی پس واسطے بہن کے ہی یعنی بموجب

اوس حدیث کی کر کر وہنونکو ساتہہ بیٹیونکی عصبہ اور مذہب جمہور کا بہی یہی ہی پس آئی ہم ابو موسی کے پاس اور خبر دی ہمنی اونکو ساتہہ کہنی ابن مسعود کے پس کہا ابو موسی نے کو نہ پوچہا کرو مجہسی جبتک کہ یہہ عالم ہی بیچ تمہاری یعنی ابن مسعود نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جہہ حصی کر کر یون بانٹ +

مسئلہ ۶ بکر — میت: بنت، بنت الابن، اخت ۲ **وعن** عمران بن حصین قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فما لی من میراثہ قال لک السدس فلما ولی دعاہ قال لک سدس اخر فلما ولی دعاہ قال ان السدس الاخر طعمۃ لک رواہ احمد والترمذی وابو داود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا آیا ایک شخص پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق پوتا میرا مر گیا پس کیا پہنچتا ہی مجکو میراث وسکی سی فرمایا واسطی تیرے ہی چہٹا حصہ پس جب پہرا وہ بلایا وسکو حضرت نے اور فرمایا واسطی تیری ہی چہٹا حصہ اور پس جب پشت پہیر چلا بلایا وسکو فرمایا تحقیق چہٹا حصہ خیر کا رزق ہی واسطی تیرے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** رزق ہی یعنی دوسرا چہٹا حصہ بطریق عصبیت کے تجہی پہنچا اور پہلا بطریق فرضیت کے اور تہائی حصہ یکبارگی ہی اوسی نہ دیا تا وہ یہہ گمان نکری کہ فرض تہائی ہی اور صورت اس مسئلہ کی یہہ ہے کہ ایک شخص مرا چہوڑ کر دو بیٹیان اور یہہ دادا کہ سائل ہی پس اسکی مال مین سے اوسکی دو بیٹیونکو دو تہائی پہنچا اور باقی رہا تہائی اوسمین سی چہٹا حصہ تو دادا کو بطریق فرضیت کے پہنچا اور چہٹا بطریق عصبیت کے مرع +

مسئلہ ۶ خالد — میت: بنت ۲، بنت، جد **وعن** قبیصۃ بن ذؤیب قال جاءت الجدۃ الی ابی بکر تسالہ میراثہا فقال لہا ما لک فی کتاب اللہ شیء وما لک فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیء فارجعی حتی اسال الناس فسال فقال المغیرۃ بن شعبۃ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہا السدس فقال ابو بکر ہل معک غیرک فقال محمد بن مسلمۃ مثل ما قال المغیرۃ فانفذہ لہا ابو بکر ثم جاءت الجدۃ الاخری الی عمر تسالہ میراثہا فقال ہو ذلک السدس فان اجتمعتما فہو بینکما وایتکما خلت بہ فہو لہا رواہ مالک واحمد والترمذی وابو داود والدارمی وابن ماجۃ

اور روایت ہی قبیصہ بیٹی ذویب کیسی کہا آئی جدہ پاس ابو بکر صدیق کی اسحالمین کہ مانگتی تہی اونسی میراث اپنی پس کہا واسطی اوسکی نہین واسطی تیری بیچ کتاب اللہ کے کچہہ اور نہین واسطی تیری بیچ سنت یعنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہہ یعنی جو حدیثین کہ مجہی یاد ہین اونمین یہہ حکم نہین پاتا پس پہر جا یہانتک کہ پوچہون لوگونسی یعنی علماء صحابہ سی شاید کہ اونمین کوئی جانتا ہو یہہ حکم پہر پوچہا ابو بکر نی لوگونسی پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لوایا جدہ کو چہٹا حصہ پس کہا ابو بکر رضی نی مغیرہ کو کہ آیا ہی ساتہہ تیری کوئی سوا آپکی کہ یہہ سنا یا دیکہا ہو حضرت صلعم سی یعنی احتیاطا اونہون نی یہہ پوچہا پس کہا محمد بن مسلمہ نی مانند اوسچیز کی کہ کہا تہا مغیرہ نی پس جاری کیا اوس حکم کو واسطی اوس جدہ کی حضرت ابو بکر نی پہر آئی جدہ دوسری پاس حضرت عمر رضی کی اسحال مین کہ طلب کرتی تہی اونسی میراث اپنی پس کہا حضرت عمر نی وہی چہٹا حصہ ہی پس اگر جمع ہو تم دونون پس وہ چہٹا مشترک ہی درمیان تم دونونکی اور جونسی تم دونونسی کہ تنہا ہو ساتہہ اس چہٹی حصہ کے پس وہ چہٹا حصہ اوسکی لیے ہی نقل کی یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی اور ابن ماجہ نی **ف** جدہ کہتی ہین دادی کو بہی اور نانی کو بہی پس حضرت ابو بکر رضی کی پاس جو آئی تہی نانی تہی اور حضرت عمر رضی کی پاس جو آئی دادی تہی وسی ہی ہے چنانچہ ایک روایت مین اسیطرح آیا ہی اور آخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ میراث جدہ کی چہٹا حصہ ہی خواہ ایک ہو یا کئے ہون پس حضرت صدیق نی حکم کیا چہٹی حصہ کا ایک جدہ کے لیے تنہا اسلیے کہ دوسری کا ہونا معلوم نہ تہا اور حضرت عمر رضی کو جب معلوم ہوا دوسری کا ہونا تو حکم کیا کہ دونون چہٹی حصہ مین شریک ہین مرع + **وعن** ابن مسعود قال فی الجدۃ مع ابنہا انہا اول جدۃ اطعمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدسا مع ابنہا وابنہا حی رواہ الترمذی والدارمی والترمذی ضعفہ

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا بیچ مسئلہ جدہ کی ساتہہ بیٹی اوسکی کی یہہ بات کہ وہ یعنی جدہ کہ ذکر کی گئی مسئلہ مین اول جدہ ہی کہ دلوایا تہا اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہٹا حصہ ساتہہ بیٹی اوسکی اور بیٹا اوسکا زندہ تہا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور ترمذی نی ضعیف کہا ہی اس حدیث کو **ف**
یعنی ایک شخص مرا دادی اور باپ چہوڑکر حضرت نی دادی کو چہٹا حصہ دلوایا باوجود اوسکی بیٹی ہونیکی کہ باپ تہا میت کا اور مذہب علما کا یہہ ہی کہ باوجود زندگی
باپ میت کی اوس میت کی دادیکو کچہہ نہین پہنچتا یعنی دادی پوتی کی مال سی محروم ہی ساتہہ اپنی بیٹی کی کہ باپ ہی میت کا اور اس حدیث پر علما رنی
عمل سلی نہین کیا کہ یہہ حدیث ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی نہین دلیل پکڑنیکی لیی حدیث صحیح چاہیی یا یہہ کہ حضرت نی جدہ کو اس صورۃ مین تبرعاً یعنی
از راہ احسان کی دلوایا نہ بطریق میراث کی ع دمولانا **وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ
أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ**
اور روایت ہی ضحاک بن سفیان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا طرف اوسکی یہہ کہ وارث گردان یعنی میراث دی اشیم ضبابی کی عورت کو خون
بہا خاوند اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اشیم ضبابی حضرت کی حیات مین مارا گیا خطاءً
اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دیت واجب ہوتی ہی واسطی مقتول کی اول پہر انتقال کرتی ہی اوس سے طرف وارثون مقتول کی مانند
تمام املاک اوسکی کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور آیا ہی کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رض فرماتی تہی کہ وارث نہین ہوتی ہی عورت خاوند کی دیت سی
پس بیان کی انکی آگی ضحاک نے یہہ حدیث ۃ طیبی ۃ ح **وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ
فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی تمیم داری سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا حکم ہی شرع کا بیچ مشرک کی کہ اسلام لایا
ساتہہ ہاتہہ ایک شخص مسلمان کی یعنی وہ مسلمان مولی اس نومسلم کا ہوتا ہی یا نہین پس فرمایا وہ شخص یعنی جسکی ہاتہہ پر مسلمان ہوا ہی لائق تر ہی ساتہہ زندگی اوسکی
کی اور مرنی اوسکی کی یعنی مولی اوسکا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** تمیم داری مشہور صحابی ہین اول نصرانی تہی پہر مسلمان
ہوئی نوین سال ہجری مین اور وہ شب بیدار تہی رات کو ایک رکعت مین ختم قرآن کرتی تہی اور کبہی ایک آیۃ صبح تک بار بار پڑہتی رہتی اور ایک رات نماز سے سو گئے
اونسی تہجد اوسکی کفارہ مین برس روز تک سوئی اور مسجد مین چراغ اول اونہون ہی نی روشن کیا تہا اور موالی کی بیچ مین وارث ایک دوسری کی ہوتی تہی
ابتدای اسلام مین پہر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ وہ لایق تر ہی ساتہہ مدد کرنی اوسکی کی زندگی مین اور ساتہہ نماز پڑہنی کی اوپر بعد مرنی اوسکی
کے ۃ ح طیبی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ
قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ**
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ ایک شخص مرگیا اور نہ چہوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا ہی واسطے اوسکی
کوئی وارث عرض کیا صحابہ نی کہ نہین کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس دلوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی میراث اوس میت کی اوس غلام آزاد
کو نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ دلوانا میراث کا از راہ تبرع یعنی احسان کی تہا جیسا کہ گذرا حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ دی میراث
اوسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والون سے بیان مفصل اسکا وہان گذرچکا ہی اور کہا شریح اور طاؤس نی بموجب ظاہر اس حدیث کی کہ غلام آزاد وارث ہوتا ہی
اپنی آزاد کرنیوالی کا جیسا کہ وارث ہوتا ہی آزاد کرنیوالا غلام آزاد کا ۃ ع **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ**

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وارث ہوتا ہی ولا کا جو وارث ہوتا ہی مال کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث اسنا د اسکی نہین قوی **ف** ولا کہتی ہین غلام آزاد کی مال کو یعنی مثلا بعد مرنی باپ کے مرا غلام آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کی غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اوسکا بیٹا اوسکی مال کا اور یہہ مخصوص ہی ساتہہ عصبہ کی یعنی جو عصبہ بنفسہ کہ وارث ہوتا ہی مال میت کا وہ وارث ہوتا ہی ولا غلام آزاد کا بس نہین وارث ہوئی ولا کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہی مال کی اسلیے کہ بیٹی عصبہ نہین ہے عصبہ بنفسہ مرد ہی ہوتی ہین عورتین حاصل یہہ کہ عورت وارث ولا کی نہین ہوئی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کری یا اوسکا آزاد کیا ہوا کسیکو آزاد کری تو اونکی اولاد کی وارث ہوتی ہی شرح شرع طیبی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت مین پس وہ اوپر بانٹنی جاہلیت کی ہی اور جو میراث کہ پایا اوسکو اسلام نی پس وہ اوپر بانٹنی اسلام کی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت مین بٹی اگر کسیکو زیادہ پہنچ گیا واپس کرنا اوسکو نہین پہنچتا اور اگر کسیکو کم پہنچا اوسکو دعوی باقی کی لی نی کا نہین پہنچتا اور اگر بعد اسلام لانیکی تقسیم ہووی گی تو بحسب حکم اسلام کی بانٹی جاویگی شرح مولانا

وعن مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی محمد بن ابی بکر بن حزم سی یہہ کہ اوسنی سنا اپنی باپ سے کہ اکثر کہتی تہی کہ تہی حضرت عمر بن الخطاب فرماتی کہ تعجب ہے واسطی پہپی کی کہ وارث ہوتا ہی اوسکا بہتیجا اور نہین وارث ہوتی وہ بہتیجی کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** یہہ تعجب از راہ قیاس و عقل کی ہی اور جبکہ دیکہی طرف بجا آوری حکم کی اور طرف اسکی کہ حکمت اوسکی اللہ تعالی ہی جانتا ہی تو یہہ عجب نہین اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اگر پہپی مرجاوی کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا ہی اوسکا اور اگر وہ شخص مرجاوی تو پہپی اوسکی وارث نہین ہوتی اور یہہ مبنی ہی اوپر نہ وارث ہونی ذوی الارحام کی والا پہپیاں ذوی الارحام سی ہین وارث ہوتی ہین نزدیک اونکی کہ وارث کرتی ہین ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کی کہ مذکور ہی علم فرائض ہین طیبی شرح

وعن عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَاِنَّهُ مِنْ دِيْنِكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عمر رضہ سی فرمایا سیکہو احکام فرائض کی اور زیادہ کیا ابن مسعود نی یہہ کہ سیکہو احکام طلاق و حج کے کہا حضرت عمر اور ابن مسعود نی اسلیے کہ یہہ علم ضروریات دین تمہارے سی ہی نقل کی یہہ دارمی نی

باب الوصایا باب ہے بیچ بیان وصیتوں کی **ف** وصایا جمع وصیت کی ہی جیسی خطایا جمع خطیہ کی اور وصیت اسکو کہتی ہین کہ کوئی شخص زندگی مین کہہ جاوی کہ بعد مرنیکی عہد یون کرنا اور کبہی استعمال کیجاتی ہی وصیت بمعنی نصیحت کی اور وصیت کرنی علمای ظواہر کی نزدیک واجب ہے اور مالدار و اونکے نزدیک مستحب ہے نہ واجب اور پہلے نازل ہونی میراث کے وصیت واجب تہی جب میراث واجب ہوئی تو وجوب ما وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ ایسی وصیت وارث کی لیی درست نہین اور لکہا ہی علمانی کہ جسپر قرض کسیکا آتا ہو یا امانت رکہی ہو تو لازم ہی اوسکو کہ وصیت اوسکے ادا کی کرجاوی اور لکہکر اوسپر گواہان کرواوی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق مرد مسلمان کو کہ واسطی اوسکے ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کی کہتی ہو قابل اور معاملہ کے ساتہہ لوگونکی کہ گذاری دو راتین مگر کہ وصیت اوسکی لکہی ہو اوسکی پاس نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی کسیکا حق رکہتا ہووے ذمہ یا کچہہ معاملہ ہو لوگونسی تو چاہیے کہ دو راتین گذرنی پاوین مگر کہ اوسکی پاس وصیت نامہ لکہا ہی اور مراد دو شب سے زمانہ قلیل ہی اور کئی ہین علما ظاہر طرف وجوب تمون وصیت کے بحسب حدیث کے اور نہین دلالت ہے اسپر وجوب تمون پر لیکن اگر ہو کسی پر دین یا اوسکے پاس امانت ہو کسیکی تو لازم ہے وصیت کرنی اور اوسکی مستحب ہے جلد کرنی وصیت اور لازم ہی کہ اوس وصیت کو لکہکر دو گواہیان وصیت نامہ پر کرواوے حرح

وعن سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر
قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق
نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی اللقمۃ ترفعہا الی فی امراتک متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا بیمار ہوا مین وسال فتح
ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پہنچا مین کنارہ موت پر پس آئی میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق واسطی میری مال
ہے بہت اور نہین وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کرون مین ساتھ تمام مال اپنی کی فرمایا کہ نہین کہا مینی پس دو تہائی مال کی وصیت کرون
فرمایا کہ نہین کہا مینی پس آدہی مال کے وصیت کرون فرمایا کہ نہین کہا مینی پس تہائی کی وصیت کرون فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بہی بہت ہے تحقیق تو یہہ کہ چہوڑ
کر جاوے اپنی وارثونکو غنی بہتر ہی اس سے کہ چہوڑے اونکو مفلس سوال کرین ہاتھ پہیلاوین آگے لوگونکی تنگی کیلیے و تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب ہی تو ساتھ اوس
خرچ کرنیکی رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب پاویگا تو بسبب اوسکی یہانتک کہ لقمہ وہ اوٹھاوے تو اوسکو طرف منہ بیوی اپنی کی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے ف
نہین وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض مین سے یا ایسی وارثون مین سی کہ خوف اونکی ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہین سوا بیٹی کی یہہ تاویل اسلیے
کہ وارث اونکی بہت عصبات تہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مباح ہے جمع کرنا مال کا اور فضل کی وارثونکی حق مین اور اتفاق ہی سب علما کا اسپر کہ
جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہین جاری ہوتی ہے وصیت اوسکی تہائی مال سی زیادہ مین مگر جبکہ وارث جائز رکہین وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ سارے مال کے جائز رکہین اور
جس میت کا کوئی وارث نہو تو بہی مذہب جمہور علما کا تو یہی ہے کہ زیادہ تہائی مین سی نہین جاری ہونیکی اور جائز رکہا ہی اوسکو ابو حنیفہ اور علماء انکی
نے اور اسحق اور احمد نی ایک روایت مین اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی ناتیدارونسی سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثون پر اور یہہ بہی اس سے
معلوم ہوا کہ قرابتیونسی سلوک کرنا افضل ہے غیرونکی دینی سے اور یہہ ہے معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنی عیال پر ثواب پایا جاتا ہے جبکہ ارادہ کرے اللہ تعالی کی رضامندیکا اور
یہہ بہی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کری رضامندی اللہ تعالی کا تو وہ طاعت ہو جاتی ہی بیوی کہ حظ دنیوی ہے اور نوالہ اوسکی منہ مین دینا وقت خوشی کے عادۃ ہے اور وہ
بہت دور ہی طاعت سے اور امور آخرۃ سی اور باوجود اوسکی حضرت نے خبر دی کہ اگر نوالہ دینی مین ارادہ رضامندی اللہ تعالی کا ہو تو اوسمین بہی ثواب ملتا ہے پس غیر اسکی
مین بطریق اولی ثواب ملیگا۔ طیبی۔

الفصل الثانی فصل دوسری

عن سعد بن ابی وقاص قال عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وانا مریض فقال اوصیت قلت نعم قال بکم قلت بمالی کلہ فی سبیل اللہ قال فما ترکت لولدک قلت ہم اغنیاء بخیر فقال اوص
بالعشر فما زلت اناقصہ حتی قال اوص بالثلث والثلث کثیر رواہ الترمذی روایت ہے سعد بن ابی وقاص نے کہا خبر پوچھی کو میرے آئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مین تہا بیمار پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہی تونی کہا مینی ہان فرمایا کسقدر مال کی وصیت کا ارادہ کیا ہے تو نے کہا مینی اپنی سارے مال کی وصیت کرنیکا
ارادہ کیا ہی بیچ اللہ کے راہ مین فرمایا پس کیا چہوڑا تو نی واسطی اولاد اپنی کی کہا مینی وہ غنی ہین ساتھ مال کے پس فرمایا وصیت کر دسوین حصہ کے پس ہمیشہ رہا مین کہ کم گنتا تہا اوسکو
کہ فرماتی تہی حضرت یہانتک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتھ تہائی کی اور تہائی بہت ہی نقل کی یہہ ترمذی نے وعن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث رواہ ابو داود
وابن ماجہ وزاد الترمذی الولد للفراش وللعاہر الحجر وحسابہم علی اللہ ویروی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا وصیۃ
لوارث الا ان یشاء الورثۃ منقطع ہذا لفظ المصابیح وفی روایۃ الدارقطنی قال لا تجوز وصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ
اور روایت ہے ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیچ خطبہ اپنی کی سال حجۃ الوداع مین کہ تحقیق اللہ تعالی نی دیا ہر صاحب

حق کو حق اوسکا پس نہیں ہے وصیت واسطی وارث کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ترمذی نی کہ فرزند واسطی صاحب فراش کی ہی اور واسطی
زناکرنیوالیکی محرومی ہی اور حساب انکا اللہ پر ہی اور روایت کیگئی ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا نہیں وصیت واسطی وارث کی مگر یہہ
کہ چاہیں وارث یہہ حدیث منقطع ہی یہہ لفظ مصابیح کے ہیں اور بیچ روایت دارقطنی کی یہہ لفظ ہیں کہ فرمایا حضرتؐ نی نہیں جائز ہوتی وصیت واسطی وارث کی
مگر یہہ کہ چاہیں وارث **ف** اللہ تعالی نی دیا الخ یعنی وارثوں کی لیی اللہ تعالی نی حصہ معین فرمایا ہی صاحب فرض ہو یا عصبہ پس وارث کو حاجت وصیت
کی نہیں اگر میت وصیت کر بہی جاوے کسی وارث کیلیئی اور دوسرے وارثونسی حصہ زیادہ دلایا جاوی تو شرعا اوسکا اعتبار نہیں مگر سب وارث کہ بالغ ہوں اور وہ
ایک وارث کیلیئی زیادہ اوسکی حصہ سی دیں بموجب وصیت میت کی تو مضائقہ نہیں اور پہلی اوترنی آیت میراث کی وصیت اقربا کی لیی فرض تہی پہر جب آیت
میراث کے اوتری تو فرض ہونا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو ایسی کہا کہ پڑی رہتی ہے نیچی اپنی خاوند کی مانند فرش کے اور مراد فرش سی یہاں صاحب فرش
ہے یعنی کوئی شخص کسی عورت سی زنا کرے اور اوس سے بچہ پیدا ہو تو منسوب ہوتا ہی طرف صاحب فراش کے خواہ خاوند ہو خواہ سید یعنی مالک اوسکا صحبت
کرنیوالا ساتہہ شبہ کی اور زانی کیلیی پتہر ہی یعنی وہ محروم ہی کہ نسب لڑکے کا اوس سے ثابت نہیں ہونیکا اور میراث اسکی اسکو نہیں پہنچیگی یا مراد پتہر سی سنگسار
کرنا ہی اور حساب انکا اللہ پر ہے کہ ہر ایک کو موافق کرتوت اوسکی کی جزا دیگا اس عبارت کو دوسرے معنوں سی بہت مناسبت ہی یعنی ہم زنا کرنیوالوں پر حد قائم
کرتی ہیں اور حساب انکا خدا تعالی پر ہے چاہی مواخذہ کرے اور اگر چاہی بخشدے اور احتمال ہے کہ یہہ مراد ہو اس سے کہ جو کوئی زنا کرے یا کوئی اور گناہ کرے اور
حد قائم ہو اوس پر پس حساب اوسکا اللہ پر ہے اگر چاہی بخشدے اوسکو اور چاہے عذاب کرے طیبی ٭ **وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق مرد اور عورت البتہ بندگی کرتی ہیں اللہ تعالی کی ساٹہ برس پہر آتی ہی انکو موت یعنی علامت
موت کی پس ضرر پہنچاتی ہیں وصیت کرنیمیں پس واجب ہوتی ہی انکی لیی دوزخ پہر پڑہے ابوہریرہ نے یہہ آیت میراث لین پیچھی وصیت کے کہ وصیت کیجاوے یا ساتہہ اوسکی یا پیچھے
دین کے درحالیکہ نہ ضرر پہنچانیوالا ہو پڑہے یہہ آیۃ اس قول تک اور یہہ مراد بانی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** ضرر پہنچاتی ہیں یعنی
وارثونکو بسبب وصیت کرنیکی واسطی اجنبی کی زیادہ تہائی سی یا ہبہ کردیتی ہیں تمام مال اپنا ایک وارث کو تاکہ پہونچے اور وارث کو کچہہ مال انکی سی پس یہہ مکروہ ہے اور
اللہ حکم سی بہاگنا ہوتا ہے اسکی سبب سے لائق عذاب دوزخکی ہوتی ہیں پہر ابوہریرہ نے واسطی تائید اس حدیث کے اور بیان کرنی اوسکی یہہ آیۃ پڑہی من بعد وصیۃ الخ کہ اوس سے بہی
معلوم ہوتا ہے کہ وصیت میں ضرر نہ پہنچاویں بسبب وصیت کرنیکی زیادہ تہائی سی ٭ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن جابر قال قال رسول**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ
روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مرا وصیت پر یعنی وقت مرنیکی وصیت کرکے کچہہ مال دیکے فقرا کو مرا طریق مستقیم پر اور طریقہ
پسندیدہ پر اور مرا تقوی پر اور شہادت پر یعنی داخل مقتولوں اور شہیدوں میں ہوا اور مرا اس حالت میں کہ بخشش کیگئی اوسکیلیی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن**
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ
خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَاِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ
رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ سی یہہ کہ عاص بن وائل نی وصیت کی یہہ کہ آزاد کیجاویں میری طرف سی سو بردے پس آزاد کیی اوسکی بیٹی ہشام نی پچاس بردے پہر ارادہ کیا بیٹی اوسکی عمرو نی یہہ کہ آزاد کری اوسکی طرفسی پچاس بردے باقی یعنی سو میں سے جو باقی رہی تہی پہر کہا عمرو نی یعنی اپنی دلمین کہ نہیں آزاد کرونگا مین یہانتک کہ پوچہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یہہ کہ اوسکی طرفسی آزاد کرنا بردونکا روا اور مفید ہی یا نہیں پس آیا عمرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میری نی یعنی عاص نے وصیت کی تہی یہہ کہ آزاد کیی جاوین اوسکی طرفسی سو بردے اور تحقیق ہشام نی کہ بہائی میرا ہے آزاد کیی اوسکی طرفسی پچاس بردے اور باقی رہی اوسپر یعنی مجہپر یا عاص پر یعنی بموجب وصیت کی پچاس و بی کیا پس بردے آزاد کرون مین اوسکی طرفسی یعنی پچاس باقی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتی تم بردی اوسکی طرفسی یا صدقہ دیتی اوسکی طرفسی یا حج کرتی اوسکی طرفسی پہنچتا اوسکو یہہ نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** عاص بن وائل نے پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہیں ہوا اور اوسکی دو بیٹی تہی ہشام بن عاص اور عمرو بن عاص یہہ دونون مسلمان ہوئی تہی اور صحابہ مین سے تہی رضی اللہ تعالی عنہم اور حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہی کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اوسکو پہنچتا چونکہ وہ مسلمان تہا نہیں اوسکو کچہہ ثواب اوسکا نہ پہنچیگا پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہیں کافر کی لیی اور اوسکو چہٹکارا عذاب سے بسبب اسکے نہیں ہوتا اور مسلمان کے لیی مفید ہی ؛؛ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِیْرَاثَ وَارِثِہٖ قَطَعَ اللّٰہُ مِیْرَاثَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کاٹی میراث اپنی وارث کی کاٹیگا اللہ تعالی میراث اوسکی بہشت سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ابی ہریرہ سے **ف** یعنی اللہ تعالی نی جو مومنونسی وعدہ فرمایا ہی وارث ہونی بہشت کا اس آیت مین یرثون الفردوس پس جو کوئی اپنی وارث کو محروم کریگا میراث سے اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے بہشت کی وراثت سی محروم رکہیگا یعنی بہشت مین نہین داخل کریگا اول وہلہ مین نجات پانی ہوا ونکی ساتہہ ؛ **کتاب النکاح**

کتاب ہے بیچ بیان نکاح کی **ف** نکاح کی معنی ہین ملنا اور جمع ہونا اور اطلاق نکاح کا صحبت کرنی پر اور عقد پر بہی آیا ہی کہ انمین بہی جمع ہونا پایا جاتا ہی علماء حنفیہ کی نزدیک نکاح کرنا واجب ہے وقت توقان کی یعنی غلبہ شہوت کی اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کی زنا مین گرفتار ہو جاونگا تو فرض ہی اور یہہ واجب اور فرض اوس صورت مین ہے کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر و نفقہ کا تو گناہ نہین ہے ترک کرنا اوسکا اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرت رکہتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینی کی پس گنہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنی نکاح کی اور ثواب دیا جاتا ہی اگر نیت کری بچنی کی زنا سی اور بچی ہونیکی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہے کہ مشروع ہو حضرت آدم کی وقت سی اب تک اور پہر جنت مین بہی باقی رہی سوائے نکاح اور ایمان کی اور نکاح مکروہ ہی وقت خوف ظلم کی یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا ایسا ہی بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبرگیری اوسکی نہین کر سکنی کا تو مکروہ ہی اور اگر یقین ہو ظلم کرنیکا تو حرام ہی نکاح کرنا اور مستحب ہے اعلان کرنا نکاح کا اور پڑہنا خطبہ کا پہلی نکاح کی اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعہ کی اور مستحب ہے کہ نکاح باندہنی والا نجیب ہو اور گواہ عادل ہون اور دیکہہ لی بیوی کو پہلی نکاح کی اور مستحب ہے کہ ہو بیوی کم عمر مین بہ نسبت خاوند کی اور حسب مین اور عزت مین اور مال مین اور زیادہ ہو خاوند سی خلق مین اور ادب مین اور جمال مین اور ورع مین اور منعقد ہوتا ہی نکاح ساتہہ ایجاب قبول کی کہ دونو ساتہہ لفظ ماضی کی ہوویں جیسی عورت کہی کہ نفس اپنا تیری بیوی کر مین دیا اور مرد کہی کہ مینی بخشی نکاح کیا اور عورت کہی قبول کیا یا ایجاب و قبول مین سی ایک ساتہہ لفظ ماضی کی ہو جیسی عورت کہی کہ نکاح کیا مینی یا عکس اسکی اور اگر کہی مرد کہ دیا تونی نفس اپنا یا قبول کیا تونی اور عورت کہی دیا یا قبول کیا بغیر لفظ مینی کی تو بہی درست ہی اور اگر کہی آگی گواہونکی کہ ہم جورو خاوند ہین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہی ساتہہ لفظ نکاح اور تزویج کی

اور اون الفاظ کی کہ موضوع ہین واسطی تملیک عین کی فی الحال مانند ہبہ وشرا اور ہبا اور صدقہ اور تملیک کی نہ ساتہہ اجارہ اور اعارہ اور اباحۃ اور وصیت کی
اور شرط ہی نکاح کی یہہ کہ سنی ہر ایک عاقدین ہین سی لفظ دوسری کا اور گواہ ہون دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتین اور ہون دونون
گواہ مکلف مسلمان اور سنین دونو گواہ معا لفظ عاقدین کی پس نہین صحیح ہوئیگا نکاح اگر دونو گواہ سنین متفرق اور جائز ہی ہونا دونو گواہونکا فاسق
یا حد لگا لی گئی قذف مین یا دونو اندہی ہون یا دونو بیٹی ہون عاقدین کے یا دونو بیٹی ہون ایک کی اون دونون مین سے اور اگر ایک نی کسیکو حکم کیا کہ
میری چہوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کردی پس وسنی نکاح کیا اوسکا سامنی ایک مرد کی اور باپ اوسکی کی تو جائز ہوگا اور باپ کی پیٹہہ پیچہی سوا
دو گواہون کی درست نہین شرح درمختار شرح ملتقی الابحر **ف** فوائد نکاح کی پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور بند وبست ہونا گہر کا اور کثرت کنبہ کی
اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری کرنی بیوی اور عیال کی اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی چہہ ہین عاجز ہونا طلب حلال سی اور فراغی
کرنی حرام مین اور قصور ہونا ادا حقوق عورتونکی مین اور صبر کرنا عورۃ کی بداخلاقی پر اور اوٹہانا ایذا کا عورۃ سی اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد
کی حقوق اللہ تعالی کی سے یعنی پس اگر نہ موجود ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہون دونون امر یعنی فوائد وآفات
برابر ہون جس چیزسی دین کی باتونمین زیادتی ہو اوسکو ترجیح دیجاوی مثلا نکاح کیی سی شہوۃ کم ہوتی ہی اور نکاح کرنی مین خلل دینی یہہ ہے کہ صبر
نہین ہوسکتی کا عورۃ کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اہلی کہ نکاح نہ کریگا تو زنا مین گرفتار ہوگا اور خصلتین پسندیدہ منکوحہ مین آٹہہ ہین دین اور خلق
نیک وحسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہہ کہ نہو بہت قریب آپس سی یہہ خصلتین احیاء العلوم سی نقل کی گئی
ہین ۱۲ مولانا عبد العزیز رح

الفصل الاول

فصل ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْسَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای گروہ جوانونکی جو کوئی طاقت رکہے تم مین سی اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کی
پس چاہیی کہ نکاح کری پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈہانکتا ہی نظر کو کہ اجنبی عورۃ پر نظر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکہتا ہی ستر کو یعنی حرام کاری سی اور جو شخص کہ نہ طاقت
رکہی اسباب جماع کی پس اوسکو چاہیی روزی رکہنی سی تحقیق روزہ رکہنا اوسکی لیی خصی کرنا ہی یعنی جیسی فوطی کوٹنی سی شہوۃ جاتی رہتی ہی ایسی ہی روزے رکہنی سی جاتی
رہتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آدمی بعد بالغ ہونیکی جوان کہلاتا ہی اور حد جوانی کی امام شافعی کی نزدیک تیس برس کی عمر تک ہے اور امام اعظم کی نزدیک چالیس
برس کی عمر تک ہی

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا رد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عثمان بن مظعون پر نکاح کی ترک کرنیکو اور اگر اذن دیتی اونکو البتہ خصی ہوتی ہم نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تبتل کی معنی ہین انقطاع کرنا عورتونسی اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل نصاری کی دین مین تہا پس عثمان بن مظعون صحابی نی جو تبتل کی اجازت چاہی
حضرت نی منع فرمایا تاکہ بہت ہو نسل اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہی اسپر سعد بن ابی وقاص راوی نی کہا کہ اگر عثمان کو حضرت اجازت تبتل کی دیتی تو ہم سب آپکو خصی کر ڈالتی تا
متیل طرف عورتون کے نہ رہی کہا طیبی نی کہ حق ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتی عثمان کو تو ہم ہی تبتل کرتی پس یہہ نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتی یہہ مبالغہ کہا
یعنی اگر حضرت اونکو اذن دیتے تو ہم مبالغہ کرتی تبتل مین یہان تک کہ خصی ہوجاتے اور نہین ارادہ کیا ساتہہ اسکی حقیقۃ خصی ہونا اسلیکی وہ غیر جائز ہی اور کوئی کہا کہ
سعد نی یہہ کہا گمان اسکی کہ جائز ہی خصی ہونا اور یہہ گمان اونکا موافق وقع کی نہ تہا اسلیکی خصی ہونا آدمی کے لیی حرام ہے چہوٹا ہو یا بڑا ہو اور اسیطرح خصی کرنا حیوان غیر ماکول
کا حرام ہے اور جو جانور کہایا جاتا ہے اوسکا خصی کرنا درست ہے چہوٹی عمر مین اور حرام ہے بڑی عمر مین اور امام شافعی کی نزدیک بغیر نکاح کی رہنا افضل ہے بعد ملا علی رح نے مرقات مین دلیل شافعی
کی نقل کرکر نقل کی ہین بہت سی دلیلین امام ابو حنیفہ کی کہ اونکی نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہی اور نووی شافعی نی تو جانور کی خصی کرنی مین

یہ نسل لکھی ہی جو ذکر کی گئی اور درمختار اور ہدایہ مین بدون تفصیل کے ذکر کی لکھا ہی کہ خصی کرنا حرام ہے اور نکاح جائز ہی وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدینها فاظفر بذات الدین تربت یداک متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیجاتی ہی عورت بسبب چار چیزون کی بسبب مال اوسکی کے اور بسبب حسب
اوسکی کے اور بسبب جمال اوسکی کے اور بسبب دین اوسکی کے پس مطلب یاب ہو ساتھ دین والی کے خاک آلودہ ہون دونون ہاتھ تیری نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے
ف بسبب حسب اوسکی کے یعنی بسبب بزرگی اور شرف کی اوسکی ذات مین اور اوسکی قوم مین یعنی لوگ اوسکی طالب ہوتے ہین کہ عورت ہو قوم اشراف
سے کہ بیچ نسب فرزندونکی اوس سے شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ عادۃ لوگونکی یہہ ہی کہ عورتونکی نکاح کرنے مین رغبت کرتے ہین بسبب
چار چیزون ذکر کی گئی کی پس دیندار کو لائق یہہ ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ ہون ہاتھ یعنی خوار و ہلاک ہو جیو یہہ بد دعا ہی لیکن یہان معنی منظور
نہین ہے بلکہ مراد رغبت دلانی ہی اوپر کوشش کرنے کی بیچ طلب کرنے عورۃ دیندار کی مع ح ع + وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الدنیا کلها متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دنیا تمام متاع ہے اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہی نقل کیے یہہ مسلم نے ف متاع ہی یعنی دنیا فائدہ اوٹھانا قلیل ہے اور نفع ہی جاتا رہنے
والا عنقریب اور بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹھاتے ہین ساتھ اوسکی دنیا مین عورت نیکبخت ہے اسلیے کہ مددگار ہوتی ہی اوپر امور آخرۃ پر + ع وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی
زوج فی ذات یدہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عورتونکی کہ سوار ہوتے ہین اونٹونپر نیکبخت عورتین
قریش کی ہین بہت شفیق ہوتے ہین جنس عورتونسے اولاد پر بیچ چھوٹی عمر اونکی کے اور بہت حفاظت کرتی ہین جنس عورتونسے خاوند پر بیچ مال اوسکیکی کہ اونکی
قبضہ مین ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سوار ہوتی ہین اونٹ پر مراد عورتین عرب کے ہین کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری کی رکھتی ہین پس
گویا کہ فرمایا بہترین عورتین عرب کے نیکبخت عورتین قریش کے ہین مع ح ع + وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء متفق علیہ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین چھوڑا مین پیچھے اپنے کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردونکو عورتونسے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ طبیعتین مردونکی اکثر
خواہش کرتی ہین طرف عورتونکی پس پڑتی ہین حرام مین اور سعی کرتی ہین قتال اور عداوت مین بسبب عورتونکی اور ادنی درجہ یہہ ہے کہ رغبت لاتی ہین
عورتین مردونکو دنیا مین اور دنیا سے زیادہ اور کونسی چیز مضر ہی کہ اوسکی حق مین فرمایا ہی حضرت نے حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور جو یہہ فرمایا کہ
پیچھے میرے اس سے معلوم ہوا کہ ظہور عورتونکی فتنہ کا بعد حضرت کی بہت ہوا حضرت کے زمانہ مین ایسا نہ تھا اسلیے کہ اوس وقت مین غلبہ حق کا تھا اور بعد
حضرت کے غلبہ باطل کا ہوا مع ع + وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا حلوۃ خضرۃ وان
اللہ مستخلفکم فیها فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا شیرین سبز ہے اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکھتا ہی کسطرح عمل
کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتونسے پس تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل کا تھا بسبب عورتونکی نقل کی یہہ مسلم نے ف دنیا شیرین ہے یعنی جیسی کہ مرغوب الطبع ہی اور سبز چیز
آنکھونمین اچھی معلوم ہوتی ہی ایسے ہی دنیا دلونمین پیاری ہی اور آنکھونمین اچھی معلوم ہوتی ہی اور اللہ خلیفہ کرنیوالا الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہی دنیا مین یعنی تم بمنزلہ وکیلونکی ہو
بیچ تصرف کرنیکی دنیا مین اور حقیقت مین دنیا ملک اللہ تعالی کی ہی پس دیکھتا ہی اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتے ہو یا معنی اسکی یہہ ہین کہ اللہ تعالی کیا ہی تمکو خلیفہ

اون

ان لوگونکا کہ تہی پہلی امتی پس یاتمکو جو کچہہ کہ اونکی پاس تہا پس دیکہتا ہی کہ کیونکر عبرۃ پکڑتی ہو ساتہہ حال ذلیلی اورکیونکر تدبر کرتی ہو اونکی مال مین
اور بچو دنیا سی یعنی دنیا کی مال و جاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونیوالی ہی اور اوسکی حلال پر حساب ہونا ہی اور اوسکی حرام پر عذاب اور ڈرو عورتونسی یعنی بسبب
عورتونکی میل نکرو ممنوع چیزونکی طرف اور اول فتنہ بنی اسرائیل کا الخ منقول ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب
الدعوات تہا اور اسم اعظم اوسکو یاد تہا جبکہ حضرت موسے علیہ السلام بقصد جنگ جبارونکی ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کے اوترے تو قوم بلعم کی پاس آئی اور کہا
موسی علیہ السلام بہت سا لشکر لیکر ہماری نکالنی اور قتل کرنیکی لیے آئی ہین ہماری لیے دعا کرو کہ یہانسی پہر جاوین بلعم نی کہا کہ مین جو کچہہ جانتا ہون تم نہین
جانتی پیغمبر خدا پر اور مومنونپر کیونکر بد دعا کرون اور اگر مین دعای بد کرون تو دنیا اور آخرۃ میری دونون جاتی ہین اونکی قوم نی بہت الحاح و تکرار کی
بلعم نی کہا کہ مین استخارہ کرتا ہون اللہ تعالے سی دیکہون کیا حکم ہوتا ہی اور وہ بغیر استخارہ کے کوئی کام نہ کرتا تہا جبکہ استخارہ کیا تو خواب مین دیکہا کہ پیغمبر اور مومنون
پر بد دعا مت کر بلعم نی اپنی قوم کی آگی یہہ خواب ظاہر کیا قوم اوسکی اوسکیلیی تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اوسکو فتنہ مین ڈالا
اور بلعم بقصد بد دعا کی اپنی گدہی پر سوار ہوکر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبانی کی کہ قریب لشکر موسی علیہ السلام کے تہا راہ مین کئی بار اوسکا گدہا زمین پر گرا اور وہ بہت
مارکر اوسکو اوٹہاتا تہا آخر الامر گدہا ساتہہ حکم الہی کے بولا اور کہا ای بلعم نہین دیکہتا ہی تو کہ کہان جاتا ہی اور ملائکہ میری آگی آنکر مجکو پہیرتی ہین بلعم نی گدہی کو
چہوڑکر پیادہ پا ہوکر پہاڑ پر چڑہا اور دعا کی جو کلمہ برا کہ بنی اسرائیل کے حق مین بانسی نکالنی کا ارادہ کرتا تہا قدرۃ الہی سی بجای بنی اسرائیل کی نام قوم بلعم کا زبان
نکلتا تہا قوم نی کہا کہ ہمپر بد دعا کرتی ہو بلعم نی کہا کہ حق تعالے مجسی کہلواتا ہی یہہ بغیر ارادہ میری کی بعد ازان زبان بلعم کی منہ سی نکل کر سینہ پر آپڑی اور کہا
کہ دنیا اور آخرۃ میری دونون برباد گئیں اب ایک حیلہ کرنا چاہیی کہ اپنی عورتونکو آراستہ کرکر کچہہ چیزین اونکی ہاتہہ مین دیکر بہیجو بنی اسرائیل کے لشکر مین اون
چیزونکی بیچنی کی حیلہ سی اور اونکو کہدو کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل مین سے کسیکو تم مین سی بلاوی تو انکار نکرنا اگر ایک شخص بہی اونمین سے زنا مین مبتلا ہوگا تو ہم
تمہاری سر ہوجاویگی قوم بلعم نی ایسا ہی کیا جبکہ عورتین اونکی لشکر بنی اسرائیل مین آئین تو ایک عورۃ تہی کہ نام اوسکا کستی بنت صور تہا وہ گذری آگے ایک سردار بنی
اسرائیل کے کہ زمزم بن شلوم اوسکا نام تہا وہ اوس عورۃ کو دیکہکر فریفتہ اوسکی جمال کا ہوا اور ہاتہہ اوسکا پکڑکر حضرت موسی علیہ السلام پاس لیگیا اور کہا کہ اسکو مجہپر حرام
کہتی ہو حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا ہان ہرگز اسکی پاس نجانا زمزم نی کہا اس امر مین مطیع تمہارا نہین ہونیکا اور اوس عورتکو خیمہ مین لیجاکر اوس سے زنا کیا حق تعالے
نی اوسکی شامت سے وبا لشکر بنی اسرائیل پر بہیجی ایک ساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہو گئے فنحاص لیوی تا حضرت ہارون کا کہ مرد قوی اور داروغہ حضرت موسی ع کا تہا اس سی خبر
پاکر حربہ اپنا لیکر زمزم کی خیمہ مین آیا اور زمزم کو اور اوس عورتکو مار ڈالا اور کہا الہی ہمکو بسبب معصیت اس شخص کے ہلاک کرتا ہی تو اوسی وقت وبا دفع ہوگئی پس یہہ جو حدیث
مین فرمایا کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا بسبب عورتونکی تہا وہ یہہ تہا کہ جو مذکور ہوا من عین بحر العلوم **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
الشؤم فی المرأۃ والدار والفرس متفق علیہ وفی روایۃ الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نحوست عورت مین اور گہر مین اور گہوڑے مین ہوتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہے کہ نحوست تین چیزونمین ہوتی ہی عورتونمین اور مکانونمین اور جانورونمین
ف شوم ضد یمن ہے یعنی بے برکتی کہ اوسکو نحوست ہے کہتی ہین ہوتی ہی ان تین چیزونمین اور مراد نحوست سے کیا ہی بعضون نی تو کہا کہ نحوست گہر کی یہہ ہی کہ تنگ ہو
اور ہمسائے بری ہون اور نحوست عورتکی یہہ ہے کہ بہت ہو مہر اوسکا اور بدخلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجہ ہو اور نحوست گہوڑی کی یہہ ہے کہ شوخ ہو اور منہا ہو قدم
اوسکا اور نہ جہاد کیا جاوی اوسپر اور بعضون نی کہا کہ مراد نحوست سے ہونی اونمین یہہ ہے کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو ان تین چیزونمین ہوتی پس معلوم ہوا
کہ نحوست کسی چیز مین نہین ہے یہہ تین چیزین قابل نحوست کی نہین جیسی اور حدیث مین فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑہ جاتی تقدیر سی تو عین تہی یعنی نظر لگنا اور بعضون
نی کہا یہہ تعلیم ہے حضرت کے طرف سی امت کو کہ جسکی لیی گہر ہو کہ مکروہ جانتا ہو رہنا اوسکا یا عورۃ ہو کہ ناگوار ہو اوسکو صحبت اوسکی یا گہوڑا ہو کہ اچہا نہ معلوم ہوتا ہو اوسکو

توجدا کری اپنی سی کہ اوس گہر سی اوٹہہ جاوی اور طلاق دیگا اوس عورت کو اور بیچ ڈالی گہوڑی کو پس نہین ہی یہہ قبیلہ طیرہ منہی عنہا سی یعنی شگون بد ماننا جو منع ہی یہہ اس قبیلہ سی نہین حاصل یہہ کہ لوگون مین جو مشہور ہی کہ یہہ مکان نامبارک ہوا یا قدم اس گہوڑی کا یا عورۃ کا نامبارک ہوا وہ یہان مراد نہین ہی ۱۲ع مولانا ؒ **عن** جابرٍ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃٍ فلما قفلنا کنا قریبًا من المدینۃ قلت یا رسول اللہ انی حدیث عہدٍ بعرسٍ قال تزوجت قلت نعم قال ابکرٌ ام ثیبٌ قلت بل ثیبٌ قال فہلا بکرًا تلاعبہا وتلاعبک فلما قدمنا ذہبنا لندخل فقال امہلوا حتی ندخل لیلًا ای عشاءً لکی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جہاد مین پس جبکہ پہری ہم تو ہم نزدیک مدینہ کی کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین نیا بیاہا ہوا ہون یعنی اگر حکم ہو تو مین آگی جا کر گہر مین فرمایا حضرتؐ نی نکاح کیا ہی تونی کہا مینی ہان فرمایا کواری ہی وہ یا خاوند کر چکی ہوئی ہی کہا مینی کواری نہین ہے بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہی فرمایا کیون نہ نکاح کیا تونی کواری سی کہ کہیلتا تو اوس سے اور کہیلتی وہ تجہسی پس جب آئے ہم یعنی مدینہ مین ارادہ کیا ہمنی کہ داخل ہون ہم اپنی گہرون مین فرمایا حضرتؐ نی ٹہیر جاؤ تاکہ داخل ہووین ہم رات کو یعنی وقت شام کی تا کنگہی کری عورت پراگندہ بالون والی اور بال زیر ناف کی لی لی وہ عورۃ کہ غائب تہا خاوند اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہیلتا تو الخ یعنی کمال لطف اور بی تکلفی ہوتی ہی اسمین ایسی کہ جو عورت خاوند کر چکی ہی اوسکا دل کبہی متعلق ہوتا ہی ساتہہ پہلی خاوند کی اور تکلف کرتی ہی صحبت اور مخالطت مین اگر نہین پاتی ہی دوسرے خاوند کو مانند اول کی بخلاف کواری کی کہ اوسمی یہہ باتین نہین ہوتین اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ ٹہیری رہو تاکہ دلہنین عورتین بناو اور سنگار کر لین اور مستعد تمہاری صحبت کرنیکی لیی ہون اگر کہا جاوی کہ اور حدیث مین منع فرمایا ہی کہ سفر سی آوی تو رات کو گہر مین نہ جاوی اور اسمین فرمایا رات کو جاوین جواب اسکا یہہ ہی کہ منع اوس صورت مین ہے کہ بغیر خبر کیی یکایک گہر مین چلا جاوے اور اگر خبر ہو جاوی جیسیکہ انکی آنی مین تہا تو منع نہین ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ حقٌ علی اللہ عونہم المکاتب الذی یرید الاداء والناکح الذی یرید العفاف والمجاہد فی سبیل اللہ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہی اللہ تعالی پر مدد اونکی یعنی بمقتضای وعدہ اسکی کی ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ کرتا ہی ادا کرنی بدل کتابت کا اور دوسری وہ نکاح کرنیوالا جو ارادہ رکہتا ہو بچنی کا زنا سی اور تیسری جہاد کرنیوالا خدا کی راہ مین نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکا کہدی کہ اسقدر روپئی تو مجہی کما دیگا تو آزاد ہی اور وہ جو روپیا اوس سے لینا مقرر کیا اوسکو بدل کتابت کہتی ہین **و عنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ ان لا تفعلوہ تکن فتنۃٌ فی الارض وفسادٌ عریضٌ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پیغام بہیجی نکاح کا طرف تمہاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اوسکی سی اور خلق اوسکی سی پس نکاح کر دو اوس سے اگر نہ کروگی تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین مین اور فساد بڑا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ خطاب ہے ہو لیا ء عورت کو کہ جب پیغام نکاح کا بہیجی اور طلب نکاح کی کری تمہاری بیٹی یا بہن یا مانند اونکی سی کوئی شخص نیک اور اچہی خلق کا تو اوس سے نکاح کر دو اوسکا اور اگر ایسی شخص سے نکاح نکروگی بلکہ نظر کروگی مال و جاہ پر جیسیکہ عادۃ دنیادارون کی ہی تو اکثر عورتین رہین گی بغیر خاوند کی اور اکثر مرد بغیر بیویونکی پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرۃ اولیا کو پس ہلاک کرین گی اوسکو کہ عار دلاویگا اونکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ و جدل اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی واسطی امام مالک کی کہ وہ کہتی ہین کہ نہ رعایت کرین کفائت مین مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ رعایت کرین چار چیزونکی دین اور حریۃ اور نسب

صنعتہ کی پس نہ نکاح کیا جاوی مسلمان عورۃ کا کافر سی اور نہ نیکبخت کا فاسق سی اور نہ حرہ کا غلام سی اور نہ مشہورۃ النسب کا گمنام سی اور نہ سوداگر
ہو اور اچھی حرفی والیکی بیٹی کا اوس سے کہ حرفہ اوسکا حرام یا مکروہ ہو پہر اگر راضی ہو عورت اور ولی اوسکا ساتھہ نکاح کرنیکی غیر کفو سی تو صحیح
ہو جائیگا نکاح ٭ ع وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم
رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکاح کرو اوس عورۃ سی کہ دوست
رکہی خاوند کو اور بہت جننی والی ہو اس لیی کہ تحقیق مین فخر کرونگا بسبب بہتایت تمہاری کی اور امتون پر نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی ف دو قیدین ذکر
کی گئین اسلیی لگائین کہ اگر عورۃ بہت جننی والی خاوند کو دوست نہ رکہتی ہو تو خاوند کو اوس سی رغبت نہین ہوتی اور دوست رکہنی والی اگر
بہت جننی نہو تو حاصل نہین ہوتا مطلوب کہ وہ کثرۃ امت کی ہی بسبب بہت ہونی بچونکی اور یہہ دونون صفتین اکثر کواریون مین کہ اسکی قرابت مین ہون
پائی جاتی ہین اسلیی کہ طبیعتین اقربا کی ایک کی دوسرے مین سرایت کرتی ہین اور عادت اور خو مین ایک دوسرے کا شریک ہوتا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ
مستحب ہے نکاح کرنا عورت بہت محبت والی اور جننی والی سی اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہی اسلیی کہ حاصل ہوتا اس سے مقصود حضرت کا کہ وہ فخر کرنا ہی
بسبب کثرۃ امت کی اور احتمال ہی کہ مراد نکاح کرنیسی ساتہہ انکی یہہ ہی کہ جنمین یہہ صفتین پائی جاوین ثابت ہوا ونکی نکاح پر واللہ اعلم ع طیبی وعن
عبد الرحمن بن سالم بن عتبۃ بن عویم بن ساعدۃ الانصاری عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم علیکم بالابکار فانہن اعذب افواھا وانتق ارحاما اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی سالم بیٹی عتبہ بیٹی عویم بیٹی ساعدہ انصاری کی سی نقل
کی اپنی باپ سے یعنی سالم سی سالم نی نقل کی دادا عبد الرحمن کیسی یعنی عتبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تمکو نکاح کرنا ساتہہ کواریونکی
اسلیی کہ وہ شیرین ہوتی ہین از روی منہ کی یعنی خوش کلام ہوتی ہین اور بدزبان اور فحش گو نہین ہوتین اور بہت بچی جننی ہین اور بہت راضی ہوتی ہین ساتہہ
تہوڑی کی یعنی تہوڑسی مال دینی اور جماع کرنیسی راضی رہتی ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی بطریق ارسال کی ف کواری عورۃ کا رحم نطفہ اکثر قبول کرلیتا ہی اسلیی
کہ حرارۃ انکی رحم مین بہت ہوتی ہی لیکن اسبابکو تاثیر نہین ہوتی بدون حکم الہی کی اور تہوڑسی مال وغیرہ پر راضی رہتی ہین اسلیی کہ اور خاوند کا کچہہ دیکہا نہین ہوتا ہی کہ
زیادہ طلبی کرین ٭ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم تر للمتحابین
مثل النکاح روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکہی تو نی یعنی ای دیکہنی والی وہ چیز کہ زیادہ کری محبت کو واسطی محبت
کرنیوالونکی مانند نکاح کی ف یعنی جیسیکہ درمیان خاوند اور بیوی کی بسبب نکاح کی محبت ہو جاتی ہی بغیر علاقہ قرابت کی اسکی برابر کسیکو نہین دیکہا ٭ مولانا ع وعن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان یلقی اللہ طاھرا مطھرا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ارادہ کری
یہہ ملاقات کری اللہ سے پاک یعنی نجاست زنا سے اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیی کہ نکاح کری آزاد بیویونسی ف اسلیی کہ آزاد بیبیان پاک پاکیزہ ہوتی ہین نسبت لونڈیونکی
پس سرایت کرتی ہی پاکیزگی انکی بسبب صحبت اور مخالطت انکی کی اور آزاد بیبیان ادب سکہاتی ہین اولاد کو اور لونڈیونمین یہہ بات نہین وہ خود ذلیل آوارہ ہوتی ہین یہہ بات
اکثر کی ہی ٭ طیبی ٭ وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقول ما استفاد المؤمن بعد تقوی اللہ خیرا لہ من زوجۃ صالحۃ ان امرھا
اطاعتہ وان نظر الیھا سرتہ وان اقسم علیھا ابرتہ وان غاب عنھا نصحتہ فی نفسھا ومالہ روی ابن ماجۃ الاحادیث الثلثۃ
اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین حاصل کی مومن نی بعد تقوی خدا تعالی کی کوئی چیز بہتر واسطی اپنی بیوی نیکبخت خوبصورت سے ایسی بیوی کہ اگر حکم کری اوسکو
فرمانبرداری کری اوسکی اور اگر دیکہی طرف اوسکی خوش کری اوسکو اور اگر قسم دے اوسکو پورا کری اوسکو اور اگر غایب ہو خاوند اوس سے خیر خواہی کری اوسکی بیچ نفس اپنی کی کہ نگاہ کسی نامحرم
سے اور خیر خواہی کری بیچ مال خاوند کی کہ ضائع نکری اور خیانت نکری اوسمین نقل کین ابن ماجہ نی یہہ تینون حدیثین ف تقوی کہتی ہین احکام الہی کے

بجا لانیکو اور بچنی کو ممنوعات سی اور فرمان بردار ہی کرے یعنی اوس چیز مین کہ نہین گناہ ہی اوسمین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ نہین طاعت چاہیے مخلوق کی بیچ
معصیت خالق کے اور خوش کرے اوسکو ساتھ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کی اور اگر قسم دی اوسکو بیچ ایک امر کی کہ وہ عورۃ اوسکی کرے یا نکرے تنکو مکروہ جانتی ہو
اور یہہ چاہتا ہو اوسکی کرنی یا نکرنیکو تو وہ اوسکی قسم کو پورا کرے یعنی بسبب شوہر اور قسم دینی اوسکیکی اوسکو کرے یا ترک کرے + وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی نصف الباقی اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا بندی نے پس تحقیق پورا کیا آدھا دین پس چاہیے کہ تقوی کرے اسی بیچ آدھی باقی کے ف یعنی
اکثر فساد دین مین بسبب شرم اور پیٹ کے ہوتا ہی پس جب بسبب نکاح کے فساد شرم کیسی خلاصی پائے چاہیے کہ بیچ دفع کرنی فساد پیٹ کے تقوی کرے تا اسکو دین
پورا حاصل ہو مرح + وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ رواھما البیھقی
فی شعب الایمان اور روایت ہے عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑی برکت والا نکاح وہ ہی کہ آسان ہو محنت مین نقل کین
یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف مراد آسان ہونی محنت سے یہہ ہی کہ بیوی کا مہر کم ہو اور وہ روٹی کپڑا بہت مانگے بلکہ جو کچھ دے اوسمین راضی
رہی مرع +

باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات

باب ہی بیچ بیان نظر کرنیکی طرف مخطوبہ کی یعنی جس سے پیغام نکاح
کا دیا ہو اور بیچ بیان اوس چیز کے کہ واجب ہے چھپانا اوسکا یعنی ستر کرے اور ستر کا ہی ف جائز ہی دیکھنا مخطوبہ کو پہلی نکاح کرنیسی نزدیک ہمارے اور امام
شافعی اور امام احمد اور اکثر علما کے خواہ مخطوبہ اذن دے یا ندی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی دیکھنا مخطوبہ کو ساتھ اذن اوسکیکی اور ایک روایت مین اونسی
ممنوع ہی دیکھنا مطلق اور اگر بھیجی ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہی مرح +

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ھریرۃ قال جاء
رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی تزوجت امراۃ من الانصار قال فانظر الیھا فان فی اعین الانصار شیئا رواہ مسلم
روایت ہے ابوہریرہ سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ مین ارادہ رکھتا ہون نکاح کرنی ایک عورت کا انصار مین سے فرمایا دیکھ لے تو طرف
اوسکی اسواسطی کہ انصار کے یعنی بعض انصار کی آنکھون مین کچھ خلل ہوتا ہی نقل کی یہہ مسلم نے ف کچھ خلل ہوتا ہی کہ نفرت کرتی ہی اوس سے طبیعت اور کہا
نووی نے یعنی کیری یا کرنجی ہوتی ہین آنکھین اونکی اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ذکر کر دینا عیب کا واسطی خیر خواہی کی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا
عورتکو پہلی بھیجنی پیغام نکاح کی اور اگر نہ ممکن ہو دیکھنا تو مستحب ہے یہہ کہ بھیجی ایک عورۃ کو کہ وہ دیکھکر حال اوسکا بیان کرے اس لی اور مباح ہی اوسکو دیکھنا
اوسکی منہ اور ہتھیلیونکا فقط اسلیے کہ وہ اوسکی حق مین ستر نہین ہیں + وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر
المراۃ المراۃ فتنعتھا لزوجھا کانہ ینظر الیھا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدن نہ لگاوی عورۃ عورۃ
سی ننگا کرکے پھر بیان کرے اوس عورۃ کا حال واسطے خاوند اپنی کی گویا کہ دیکھتا ہی خاوند اوس عورتکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی عورۃ بدن ننگا کر کر
لگاوی عورتسی اور پھر خاوند سی اوسکی بدن کی نرمی وغیرہ کا حال بیان کرے اس سے منع فرمایا اسلیے کہ خاوند کا دل پھر پھرا ہوگا اور اس سے فتنہ برپا ہوگا وعن
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المراۃ الی عورۃ المراۃ ولا یفضی الرجل
الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المراۃ الی المراۃ فی ثوب واحد رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھی مرد طرف ستر مرد کی اور نہ دیکھی عورت طرف ستر عورت کے اور نہ جمع ہو مرد ساتھ مرد کی ننگی ہو کر ایک کپڑی مین اور نہ جمع
ہو عورت ساتھ عورتکی ننگی ہو کر ایک کپڑے مین نقل کی یہہ مسلم نے ف ستر مرد کا زیر ناف سے گھٹنونکی نیچی تک ہی اس کو دیکھنا بی ضرورۃ درست نہین مرد کو
نہ عورتکو مگر اوسکی بی بی یا لونڈی کو دیکھنا اوسکا درست ہی اور سوا اسکی مرد کا باقی بدن دیکھنا جائز ہی مرد کو بھی اور عورتکو بھی بشرطیکہ عورۃ امن مین ہو شہوۃ سی

اور اگر امن نہو بالکل دیکھی اور اسیطرح ستر عورتکا بیچ حق عورت کی زیر ناف سی زانون تک ہی یعنی عورۃ کو بہی عورتکا یہہ ستر دیکھنا درست نہین اور
ستر عورۃ حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کی سارا بدن ہی مگر چہرہ اور دونون ہاتہہ اور دونون قدم بموجب ایک روایت کے پس دیکھنا ان عضا کا جائز ہی اگر امن
ہو شہوت سی اور اگر امن نہو شہوت سی تو نہین جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت کے اور حاکم کو وقت حکم کی دیکھنا ان عضا کا بہرحال جائز ہی اور نہین جائز ہی
چہونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سی اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑہیا ہو کہ خواہش رسیدہ نہین آتی یا مرد بڈہا ہو کہ امن ہو کہتا ہو اپنی نفس پر اور اوسکی نفس پر تو جائز ہی
چہونا ان عضا کا اور اپنی بیوی اور لونڈی کا کہ جس لونڈیسی حلال ہے صحبت کرنی تمام بدن دیکہنا درست ہی اور ستر عورۃ کا بہ نسبت محرم کی مانند ستر
مرد کی ہی اور پیٹہ اور پیٹ پس اسکو دیکھنا اور چہونا اسکا درست نہین اگرچہ امن ہو شہوۃ سی اور پنڈلی اور بازو اور سینہ اور چہرہ اور سر ستر نہین نسبت
محرم کی پس دیکھنا انکو درست ہے اگر امن ہو شہوۃ سی اور اسیطرح مس کرنا ہی ان عضا کا اسکو جائز ہی اگر امن ہو شہوۃ سی اور ستر غیر کی لونڈیکا ہی مانند ستر
محرمہ کی ہی پس اسکی دیکھنی اور مس کرنیکا حکم مانند حکم دیکھنی اور مس کرنی محرمہ کی ہی اور امرد خوبصورت کہ دیکھنا ساتہہ شہوۃ کی حرام ہے اور جائز ہی دیکھنا اور
ہاتہہ لگانا عورۃ کو باوجود خوف شہوۃ کی وقت ارادہ خریدنی یا نکاح کرنی کی اور غلام سی پردہ کرنا اوسکی مالکہ یعنی بیوی کو مانند پردہ کرنی کی اجنبی سی ہی
اور خواجہ اور ہیجڑہ مانند مرد کی ہی اور دیکھنا عورت بیگانہ کو حرام ہی خواہ بشہوہ ہو یا بی شہوۃ اور نہ جمع ہو مرد الخ جمع ہونا مرد کا مرد کی ساتہہ ایک کپڑے مین
ننگی ہوکر اور جمع ہونا عورۃ کا ساتہہ عورۃ کے ننگی ہوکر اگرچہ بحسب عادت کے محل آفت نہین لیکن باوجود اسکی حرام ہے اور مکروہ ہو ح مرع منتقی + مولانا + و
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو کہ نہ شب گذاری مرد نزدیک عورت ثیب کی مگر یہہ ہو نکاح کرنیوالا یعنی خاوند
یا محرم نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد رات گذارنی سی یہان خلوت کرنی ہی یعنی تنہا ایک مکان مین مرد و عورت ثیب جمع نہون رات ہو یا دن اور ثیب کہتی
مین اوس عورت کو کہ خاوند کرچکی ہو اور یہان مراد ثیب سی عورت جوان ہی اور محرم سی مراد وہ ہی کہ جس سی نکاح حرام ہی ہمیشہ کو اگرچہ بسبب علاقہ
دودہ کی ہو مع ح + وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بچو تم داخل ہونیسی عورتون پر یعنی اجنبی عورتون پر بطریق تخلیہ کی یا جبکہ ننگی کہلی بیٹہی ہون پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ خبر دو مجکو داخل ہونی حمو کو عورتون پر
پر فرمایا کہ حمو موت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حمو کہتی ہین خاوندکی قرابتی کو سوا باپ اور بیٹی خاوندکی اور حمو موت ہے یعنی داخل ہونا اوسکا مانند
موت کی ہلاک کرنیوالا ہی یعنی فتنہ اوس سی بہت برپا ہوتا ہی بسبب اسکی کہ لوگ اوسکو سہل جانتی ہین اور وہ بہت داخل ہوتی ہین اور خلا ملا رہتی ہین
اور قادر رہنا اونکو آسان ہوتا ہی بسبب مخالطت کے اور یہہ کلمہ عرب مین مقام خوف دلانیمین بولتی ہین جیسی کہتی ہین شیر مرگ ہی اور سلطان آگ ہی یعنی قرب
انکا مانند موت اور آگ کی ہی یعنی پرہیز چاہی کہ بچو موت سے مع ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَّحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ام سلمہ نے پروانگی مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سینگی کہچوانی کی پس حکم کیا ابو طیبہ کو یہہ کہ سینگی کہینچی ام سلمہ کی کہا جابر
نے کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ ابو طیبہ بہائی تہی ام سلمہ کے دودہ شریک یا لڑکی ہی نابالغ نقل کی یہہ مسلم نی ف کہنا جابر کا کہ گمان کرتا ہون مین
الخ دلالت کرتا ہی سپر کہ ام سلمہ کو حاجت سینگی کہچوانیکی ضرور نہ تہی والا وقت ضرورت کے اجنبی کو بہی جائز ہی یہہ کہ سینگی کہینچی اور فصد کہولی اور واسطے علاج
کیلیے دیکہی طرف تمام بدن عورتکی مرع طیبی وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی حکم نظر ناگہان کا کہ یکایک عورۃ بیگانی پر پڑی پس حکم کیا مجکو یہہ کہ پہیر ونمین نظر اپنی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نظر کہ ناگہان جا پڑے معذور ہی لیکن پہر نہ
دیکہتا رہی بلکہ جلد اپسی نظر پہیر لے اور پہر دوبارہ نہ دیکہی اسلیی کہ پہلی نظر جبکہ بہ قصد نہو معاف ہے پہر اگر دیکہتا رہی گنہگار ہوگا اور واجب ہے کہ فی الفور نظر پہیر لے چنانچہ یہہ
وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا قُل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم اور کسی غرض کی لیی مانند نکاح وغیرہ کی دیکہنا جائز ہی اور اگر کسی عورت کی زخم ہو یا فصد
کہلواوی یا کچہہ ضرورت ہو دکہانیکی تو بدن بقدر ضرورت کی دکہاوی اور باقی بدن کپڑے سی چہپالی ۱۲ ع طیبی **وعن** جابرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي
قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق عورت آتی ہی بیچ
صورت شیطان کی اور جاتی ہی بیچ صورت شیطان کی جسوقت کسیکو تم مین سے خوش لگی ایک عورۃ پس آوے محبت اوسکی بیچ دل اوسکی کی پس چاہیی کہ قصد کری طرف عورۃ
اپنی کی پس صحبت کری اوس سے پس تحقیق یہہ یعنی جماع کرنا دور کردیگا اوس چیز کو کہ اوسکی دل مین ہے یعنی خواہش اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مشابہت دی عورت کو شیطان کے
ساتہہ وسوسہ ڈالنی اور گمراہ کرنی مین یعنی جیسی شیطان وسوسہ ڈالتا ہی دلمین اور گمراہ کرتا ہی ویسیہی دیکہنا عورۃ کا باعث وسوسہ اور فساد کا ہی اور اس
سی استنباط کیا جاتا ہی کہ لائق ہی عورۃ کو یہہ کہ نہ نکلی مگر بضرورت اور بناؤ کرکر نہ نکلی اور لائق ہی مرد کو یہہ کہ نہ دیکہی طرف عورت کی اور نہ طرف کپڑون اوسکی کے
اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نہین مضائقہ ہی داسطی مرد کی یہہ کہ بلاوی بیوی اپنی کو جماع کرنیکی لیی دنکو اگرچہ ہو بیوی مشغول ایسی کام مین کہ ممکن ہو ترک
کرنا اوسکا اسیی کہ کبہی غالب آتی ہی مرد پر شہوۃ پس ضرر کرتی ہی شہوۃ بسبب تاخیر کرتی جماع کی اوسکی بدن مین یا دلمین ۱۲ ع **الفصل الثانی** فصل
دوسرے **عن** جابرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا
فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب چاہی ایک تمہارا کہ پیغام نکاح کا بہیجی طرف ایک عورۃ کی پس اگر کرسکی یہہ کہ
نظر کری طرف اوس چیز کی یعنی اعضا اوسکی کی کہ باعث ہو اوسکو طرف نکاح اوسکی کی وہ منہ اور ہاتہہ ہین پس چاہیی کہ کری نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** دیکہہ لینا مخطوبہ
کو مباح یعنی پیغام نکاح کی مستحب ہے اسیی کہ مرغوب الطبع ہوگی تو بعد نکاح کی اوسکی سبب سے زنا سی بچا رہیگا اور یہی مقصود اصلی نکاح سی ہی اور یہہ جو وارد ہوا ہے
کہ نکاح نہ کیجیو ی عورت بسبب جمال اوسکی کی تو اس سے یہہ غرض نہین ہی کہ رعایت جمال کی نکری بلکہ غرض یہہ ہی کہ رعایت نری جمال کی باوجود فساد
دین کے نکری ۱۲ ع **وعن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا قُلْتُ لَا
قَالَ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا ارادہ کیا مینی
منگنی کا ایک عورت سی پس کہا واسطی میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دیکہا تونی طرف اوس عورت کی کہا مینی نہین فرمایا پس دیکہہ تو طرف اوسکے پس تحقیق دیکہنا
لائق تر ہی ساتہہ اسکی کہ الفت ڈالی جاوی درمیان تمہارے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی بعد دیکہنی کی
جو نکاح کریگا تو محبت و الفت ہوگی آپسمین اسلیی کہ جب نکاح بعد دیکہنی کی ہوتا ہی تو ندامت نہین ہوتی غالباً ۱۲ ع **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَأَتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ
ثُمَّ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک عورۃ کو پس خوش لگی وہ حضرت کو پس آئی حضرت سودہ کی پاس کہ بی بی تہین حضرت کی اوس حال مین کہ وہ بنا رہی تہین خوشبوئی
اسحال مین کہ اونکی پاس تہین عورتین پس خلوۃ کردی عورتون نی حضرت کی لیی یعنی باہر چلی آئین اوسجگہہ سے پس پوری کی حضرت نی حاجت

اپنی یعنی صحبت کی بی بی سی وہی پہر فرمایا حضرت نی جو مرد کہ دیکہی کسی عورۃ کو کہ خوش لگی وسکو پس چاہیی کہ آوی طرف بیوی اپنی کی یعنی اوس صحبت کری
تاکہ منقطع ہو شہوۃ اوسکی اور جاتا رہی وسوسہ اوسکا اسلیی کہ تحقیق ساتہہ بیوی اوسکی کی ہی مانند اوس چیز کی کہ ساتہہ اوس عورت کی ہی یعنی شرمگاہ ہی مانند شرمگاہ
اوسکی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** خوش لگنا اوس عورۃ کا حضرت کو مقتضای طبیعت کی تہا اور یہہ پہلی نظر مین تہا کہ اوسکا مضائقہ نہین ہی ع **وعنہ**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطان رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرمایا کہ عورۃ ستر ہی پس جبکہ نکلتی ہی یعنی اپنی پردی سی اچہا کر کر دکہاتا ہی اوسکو شیطان مردونکی نظر مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** عورت کا ستر سی یعنی
پردی مین رہنا چاہیی عورۃ کو جیسی ستر کو پردی مین کہتی ہین اور لوگونکی سامنی ہونا اوسکو برا ہی جیسی کہولنا ستر کا برا ہی ع **وعن** بریدة قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا تتبع النظرة النظرة فان لك الاولی ولیست لك الآخرة رواہ احمد والترمذی وابوداود والدارمی
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی ای علی نہ ڈال نظر پیچہی نظر کی یعنی ایکبارگی نظر ناگہان جا پڑی عورۃ اجنبیہ پر
دوبارہ پہر نہ دیکہہ اوسکو اسلیی کہ جائز ہی واسطی تیری پہلی نظر یعنی جبکہ بغیر قصد کی ہو اور جائز نہین تیری لیی نظر دوسری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور
ابوداود اور دارمی نی **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج احدکم عبده امته فلا ینظر
الی عورتها وفی روایة فلا ینظرن الی ما دون السرة وفوق الركبة رواہ ابوداود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی
نقل کی اپنی دادا سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت نکاح کر دی ایک تمہارا اپنی غلام کا اپنی لونڈی سی پس دیکہی طرف ستر لونڈی کی یعنی اسلیی
کہ وہ حرام ہو گئی اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ پس دیکہی طرف اوس چیز کی کہ نیچی ناف کی اور اوپر زانو کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اپنی غلام کی ساتہہ نکاح کر دینی
کا جب یہہ حکم ہوا تو غیر اپنی غلام کی ساتہہ نکاح کرنی مین بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دی تو حرام ہی دیکہنا اوسکی
اوس بدن کا کہ درمیان ناف اور زانو کی ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہی کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دی تو وہ آقا کی حق مین مانند اجنبی کی لونڈی کی ہو گئی
اور بیان اوسکی ستر کا ابی سعید کی حدیث کی فائدہ مین ہو چکا اور امام شافعی کی نزدیک ستر اوسکا مانند ستر مرد کی ہی لیکن ہر ایک کی فقہ کی بڑی کتابون مین
موجود ہین مولانا ع **وعن** جرهد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اما علمت ان الفخذ عورة رواہ الترمذی وابوداود
اور روایت ہی جرہد سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق ران ستر ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** کتاب
الغایہ مین لکہا ہی کہ گذری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد مین اور ران اونکی کہلی ہوئی تہی پس فرمایا حضرت نی کہ ڈہانک ران اپنی کہ ران
ستر ہی اور اسمین حجت ہی اوپر کہ جو کہتی ہین ران ستر نہین اور یہہ ایک روایت ہی امام مالک اور امام احمد سی ع ع **وعن** علی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال له یا علی لا تبرز فخذك ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت رواہ ابوداود وابن ماجة اور روایت ہی حضرت علی سی
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی کی ای علی نہ کہول اپنی ران کو اور نہ دیکہہ طرف زندی کی ران کی اور نہ مردی کی ران
کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ زندہ اور مردہ برابر ہین بیچ حکم ستر کی ع **وعن** محمد بن
جحش قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی معمر وفخذاه مکشوفتان قال یا معمر غط فخذیك فان الفخذین عورة
رواہ فی شرح السنة اور روایت ہی محمد بن جحش سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معمر پر اسحال مین کہ دونون رانین اوسکی کہلی ہوئی
تہین فرمایا ای معمر ڈہانک اپنی رانون کو اسلیی کہ تحقیق رانین ستر ہین نقل کی یہہ شرح السنہ مین ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل

اِلٰی اَھْلِہٖ فَاسْتَحْیُوْھُمْ وَاَکْرِمُوْھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم ننگی ہونیسی یعنی اگرچہ تنہا ہو اسلیی کہ تحقیق ساتھہ تمہاری وہ ہین کہ نہین جدے ہوتی تمسی یعنی فرشتی نگہبانی کرنیوالی اور کرام کاتبین مگر وقت پاخانی کی اور اوسوقت کہ صحبت کری بیوی اپنی سی پس حیا کرو اونسی اور تعظیم کرو اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی ستر ڈہکا رکہو اور اچہی کام کرتی رہو اور بری ورلغویات باتونسی بچتی رہو کہ یہہ چیزین باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اونکی کی ہین اور کہا ابن ملک نی کہ اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کہولنا ستر کا بغیر ضرورة کی مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیر ذلک کے ہ ع + **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ** اَنَّھَا کَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَیْمُوْنَۃُ اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْہُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ ھُوَ اَعْمٰی لَا یُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ وہ اور میمونہ تہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آئی ابن ام مکتوم کہ صحابی تہی نابینا پہر آئی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اون دونون بیبیونکو کہ پردہ کرو اس سے ام سلمہ کہتی ہین پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا نہین وہ اندہا کہ نہین دیکہتا ہمکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا پس اندہی ہو تم دونون کیا نہین دیکہتین تم دونون اوسکو یعنی اگر وہ اندہا ہی تو تم دونون تو اندہی نہین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جیسی دیکہنا مرد کو عورة کا حرام ہی ویسیہی دیکہنا عورة کو مرد کا لیکن لکہا ہی علمانی کہ یہہ محمول ورع اور تقوی پر ہی اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی عورة کو دیکہنا مرد کا اوپر ناف کی اور نیچی زانون کی اسلیی کہ حضرت عائشہ سی منقول ہی کہ مین دیکہتی تہی حبشیونکو اسحالمین کہ وہ نیزہ بازی کرتی تہی اور یہہ دیکہنا سنہ نو ہجری مین تہا اور ان ایام مین حضرت عائشہ سولہ برس کے تہین اور حکم پردہ کرنیکا آچکا تہا پس اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی عورتکو دیکہنا مرد کا سوای ستر مذکور کی اور یہہ وسصورت مین ہے کہ امن ہو شہوة سی الا بالکل دیکہی مرد کو ع + **وَعَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ** عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْفَظْ عَوْرَتَکَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِکَ اَوْ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ خَالِیًا قَالَ فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیٰی مِنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی بہز ابن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی حکیم سی اور حکیم نی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی معاویہ بن حیدہ سی کہ کہا اوسنی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈہانک تو ستر اپنی کو مگر اپنی بی بی سی یا لونڈیسی کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو مجکو جسوقت کہ ہو آدمی تنہا ہان ہی ڈہانکی پس فرمایا اللہ تعالی لایق تر ہی کہ شرم کیجاوی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگرچہ وہان کوئی نہو لیکن حق تعالی دیکہتا ہی پس ہی معلوم ہوا کہ واجب ہے ستر کا چہپانا خلوت مین بہی مگر بضرورة کہولنا جائز ہی اور یہیہ جو اوپر لکہا کہ اپنی بی بی سی اس سی معلوم ہوا کہ مالک اور نکاح مباح کر دیتی ہین نظر کرنیکو طرف ستر کی جانبین سے + ع + **وَعَنْ عُمَرَ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُھُمَا الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمر رضی سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہین خلوت مین جمع ہوتا کوئی مرد ساتھہ عورت اجنبیہ کی مگر ہوتا ہی تیسرا اونکا شیطان نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی شیطان اون دونونکی ساتھہ ہوتا ہی جوش مین لاتا ہی اونکی شہوتکو یہانتک کہ ڈالتا ہی دونونکو زنا مین + ع + **وَعَنْ جَابِرٍ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَمِنِّیْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ داخل ہو وان عورتون پر کہ اونکی خاوند غائب ہین اسلیکی شیطان جاری ہوتا ہی جیسا کہ جاری ہوتا ہی رگونکی جگہہ جاری ہونی خون کی یعنی تصرف اور وسواس اونکا سرایت کرتا ہی تمام رگ و پوست آدمی کی مین کہا

ہہنی اور آپ مین بہی جاری ہوتا ہی یا رسول اللہ فرمایا اور مجہہ مین بہی جاری ہوتا ہی لیکن اللہ نی مدد کی ہی میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہون نقل
کی یہہ ترمذی نی **ف** جن عورتونپر کہ خاوند اونکی غائب ہون خاص اونکو اسلیی ذکر کیا کہ وہ مشتاق جماع کے بہت ہوتے ہین خوف فتنہ کا وہان زیادہ ہی اور لفظ مجری
الدم کا ترجمہ شیخ رحمہ نی تو یہی کیا ہی جو مولانا رزاد اللہ شرفا نی کیا اور ملا علی رح نی یہہ کیا ہی مانند جاری ہونی خون کے درمیان تمہاری اسطرح کہ نہین دیکہتی
ہو تم یعنی شیطان مسلط ہی تمپر اسطرح کہ تم نہین دیکہتی جیسی خون تمہاری بدن مین جاری ہوتا ہے اور تم نہین دیکہتی تا آل دونون عبارتونکا ایک ہی ہے اور لفظ
اسلم ساتہہ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کی آیا ہی اور دونون روایتین صحیح مین مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہہ ہے کہ مسلمان ہو گیا ہی شیطان میرا **وعن**
أَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا وَعَلٰى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَاْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَاِذَا غَطَّتْ
بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَاْسَهَا فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰى قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَاْسٌ اِنَّمَا هُوَ اَبُوْكِ وَغُلَامُكِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی حضرت فاطمہ کے پاس ساتہہ لیکر اونکی پاس غلام کہ بخشا تہا غلام حضرت نے فاطمہ کو اور حضرت
فاطمہ پر کپڑا تہا یعنی چہوٹا جسوقت کہ ڈہانکتین اوس سے سر اپنا تو نہ پہنچتا اونکی پاؤن تلک اور جسوقت کہ ڈہانکتین ساتہہ اوسکی پاؤن ہی نہ پہنچتا اونکی سر تلک پس جب
دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مشقت کو کہ پاتی ہین فاطمہ یعنی بدن ڈہکنی مین بسبب حیا کی فرمایا تحقیق نہین ہے تجہپر مضائقہ سوا اسکی نہین کہ وہ یعنی جس سے تو حیا
کرتی ہی باپ تیرا ہی اور غلام تیرا نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اس حدیث سی امام شافعی نی دلیل پکڑی ہے کہ عورۃ کا غلام محرم اوسکا ہی اور امام ابو حنیفہ کی
نزدیک غلام مانند اجنبی کی ہی جائز نہین اوسکو نظر کرنی طرف بیوی اپنی کی مگر اوسقدر کہ اجنبی کو جائز ہی اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ اسسے یہہ بات کہ تم کہتی
ہو نہین ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہو

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا
وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ اَخِي اُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّي اَدُلُّكَ عَلٰى ابْنَةِ
غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی اونکے پاس اور گہر مین ایک مخنث تہا پس کہا اوسنی واسطی عبد اللہ بن ابی امیہ کے کہ بہائی تہا ام سلمہ کا اے عبد اللہ اگر فتح کیا اللہ نی
واسطی تمہاری کل کو طائف پس تحقیق مین بتلا دونگا تجکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہی ساتہہ چار کی اور جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ نہ داخل ہوا کرین تمپر یہہ مخنث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مخنث ساتہہ زبر نون اور ساتہہ زیر نون کی ہی اور زیر فصیح تر ہی اور زبر مشہور تر اور مخنث اوسکو
کہتی ہین کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتونکی اخلاق مین اور کلام مین اور حرکات اور سکنات مین جسکو یہان زنانا اور زنخا کہتی ہین اور یہہ مشابہ ہونا کبہی تو خلقی
ہوتا ہی پس وہ برا اور باعث گناہ نہین اور کبہی یہہ مشابہ ہونا بتکلف ہوتا ہی یہہ برا ہی اور موجب لعن حدیث شریف مین آیا ہی کہ لعنت کری اللہ اون عورتونکو
کہ مشابہ ہوتی ہین مردونکی اور لعنت کری اللہ اون مردونکو کہ مشابہ ہوتی ہین عورتونکی اور پہلی جو مخنث امہات المومنین یعنی حضرت کے بیبیونکے پاس آتا تہا سبب
یہہ تہا کہ وہ گمان کرتی تہین کہ اسکو حاجت اور رغبت عورتونکی طرف نہین اور قسم غیر اولی الاربۃ ہی کہ جو قرآن مجید مین مذکور ہی کہ اوس سی عورتونپر پردہ واجب نہین پس
جب حضرت نے کلام اوسکا سنا تو معلوم کیا کہ یہہ اولی الاربۃ سے ہے منع فرما دیا کہ یہہ مخنث عورتونکی پاس آیا کرین اور حکم خصی اور مجبوب کا بہی یہی ہے اور اس مخنث کی کلام
مین جو مذکور ہوا کہ آتی ہی ساتہہ چار کے الخ مراد اس سے بیان کرنا اوس عورت کی فربہی کا ہی کہ فربہی کی پیٹ مین چار شکن پڑتی ہین پس جب آتی ہی تو وہ معلوم ہوتے
ہین اور جب پیٹہہ پہیرتے ہی تو اون شکنونکی سر دونون پہلوؤنکی طرفسی معلوم ہوتے ہین چار ایک طرفسی اور چار ایک طرفسی پس یہہ جو کہا کہ جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کی مراد
اوس سے یہی ہے کہ جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو وہ آٹہہ شکن کہ سرے ہین پیٹ کے شکنونکے معلوم ہوتی ہین حاصل یہہ کہ وہ بڑی فربہی اور عرب مین فربہ عورت کے طرف
بہت میلان ہوتا ہے مردونکو اسلیی اوس مخنث نے بیان اوسکی فربہی کا کیا اور نام اوس عورت کا بادیہ تہا بیٹی غیلان کی اور نام اوس مخنث کا ہیت تہا

۱۲ ح وعن المسور بن مخرمة قال حملت حجرا ثقيلا فبينا انا امشي سقط عني ثوبي فلم استطع اخذه فراني رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال لي خذ عليك ثوبك ولا تمشوا عراة رواه مسلم روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا اوٹہایا مینی ایک بہاری پتہر پس اوس وقت
مین چلتا تہا گر امیری بدن سی کپڑا میرا یعنی اور ستر میرا کہل گیا پس نہ پکڑ سکا مین اوسکو پس دیکہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ننگی پس فرمایا مجکو
لی اپنی اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگی یعنی یہہ عام خطاب کیا سکو نقل کی یہہ مسلم نی وعن عائشة قالت ما نظرت او ما رايت فرج رسول
الله صلى الله عليه وسلم قط رواه ابن ماجة روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین نظر کی مینی یا کہا نہین دیکہا مینی ستر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کبہی
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یا کہا الخ یہہ راوی کو شک ہوا کہ حضرت عائشہ نی لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رایت معنی دونون کی ایک ہین اور اور روایت
مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی کہا کہ نہ حضرت نی میرا ستر دیکہا اور نہ مینی حضرت کا اس سی معلوم ہوا کہ ادب یہہ ہی کہ مرد و عورة آپسمین ایک دوسری کا ستر
دیکہین ۱۲ ح وعن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم ينظر الى محاسن امراة اول مرة ثم يغض بصره
الا احدث الله له عبادة يجد حلاوتها رواه احمد روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ نظر جا پڑی
اوسکی طرف حسن ایک عورة کی پہلی بار یعنی اول نظر بلا قصد پہر پہیرے اوس سی نگاہ اپنی مگر کہ پیدا کریگا اللہ تعالی واسطی اوسکی ایک عبادت کہ پاویگا مزا اوسکا
نقل کی یہہ احمد نی **ف** پاویگا مزا اوسکا یعنی پاوی اپنی دل مین بسبب فرمانبرداری امر رب اپنی کی یہہ مزا بدلہ اوس تلخی کا ہی کہ صبر مین کہینچی ۱۲ ع وعن
الحسن مرسلا قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الناظر والمنظور اليه رواه البيهقي في شعب الايمان
اور روایت ہی حسن بصری سی بطریق ارسال کی کہ کہا پہنچی مجکو یعنی صحابہ سے یہہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لعنت کری اللہ دیکہنی والی
کو اور اوسکو کہ دیکہا گیا طرف اوسکی یعنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی لعنت کرے اللہ اوسکو جو نظر کری قصدا
اوس چیز کیطرف کہ نہین جائز نظر کرنی طرف اوسکی خواہ وہ عورة اجنبی ہو یا ستر کسیکا یا او... اور لعنت کری اوسکو جسکی طرف دیکہا گیا یعنی جس عورتنی
اوسنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کی قصدا دکہایا ۱۲ ح

باب الولي في النكاح واستيذان المراة

باب ہی ولی کا نکاح مین اور پروانگی
لینی عورة کا مقدمہ نکاح مین **ف** ولی کہتی ہین کار ساز کو کہ کام کسیکا ذمہ اپنی لی اور یہان مراد وہ ہی کہ متولی امر نکاح کا ہی یعنی جسکو اختیار ہے
عورتکی نکاح کرنیکا اور اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اس مضمون کی کہ نکاح مین اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سے ضروری ہی اور ولایت
نکاح مین عصبات کو ہی اوپر ترتیب میراث کی کہ بیان مفصل اوسکا باب الفرائض مین ہو چکا ہی اور اگر عصبات نہون تو ولایت ماں کو ہی پہر دادی کو اور قنیہ مین
عکس ہے ہی پہر ولایت بیٹی کو ہی پہر پوتی کو پہر نواسی کو پہر پوتی کی بیٹی کو پہر نواسی کی بیٹی کو پہر نانا کو پہر سگی بہن کو پہر سوتیلی بہن کو پہر انکی اولاد کو برابر ہی کہ مرد ہون یا
عورة پہر انکی اولاد کو پہر ذوی الارحام کو اسطرح کہ اول پہپہیونکو ولایت ہی پہر ماموونکو پہر خالاؤن کو پہر چچاؤنکی بیٹیونکو اور اسی ترتیب سے اونکی اولاد
کو پہر مولی الموالات کو پہر سلطان کو پہر قاضی کو اگر اوسکی فرمان مین ہو ولایت نکاح کی پہر قاضی کی نایبونکو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کر دینی کی اور نہین تو
نہین اور حریت اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت مین شرط ہی پس نہین ہے ولایت غلام کو اور نہ چہوٹی کو اور نہ دیوانہ کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور اسیطرح مسلمان
کو بہی کافر پر ولایت نہین ہی مگر ساتہ سبب عام کی جبکہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو ۱۲ در مختار

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنكح الايم حتى تستامر ولا تنكح البكر حتى تستاذن قالوا يا رسول
الله وكيف اذنها قال ان تسكت متفق عليه روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکاح کیجاوی عورة شوہر
دیدہ بالغہ یہان تک کہ طلب کیا جاوے حکم اوسکا اور نہ نکاح کیجاوی عورة کواری یعنی کواری بالغہ یہان تک کہ طلب اذن کیجاوی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ

اسطرح ہی اذن اوسکا یعنی باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیا رکہتی ہی فرمایا یہہ کہ چپکی رہی یعنی اگرچہ چپکی رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایم کہتی ہین
اوس عورة کو کہ خاوند نہ رکہتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا تہا وہ مرگیا یا طلاق دی اوسکو اور یہان ایم سی مراد ثیب بالغہ ہی اور ثیب کے نکاح
مین طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ کی نکاح مین طلب اذن کا اسلیے کہ ثیب امر کرتی ہی اور اشارہ کرتی ہی صریحا اور شرم نہین کرتی اسمین بخلاف
باکرہ کی کہ وہ شرم رکہتی ہی امر کرنی اور اشارہ کرنیسی بلکہ اذن دیتی ہی اور رضی ہوتی ہی اگرچہ ساتہہ سکوتکی ہو اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی
کہ جائز نہین نکاح بغیر امر اور اذن عورة کی ولیکن فقہا کو یہان تفصیل ہی کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اوسمین اتفاق رکہتی ہین
علما کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکی کی بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سی ہو جائیگا اور دوسری باکرہ
صغیرہ اور اسمین ہی اتفاق ہی علما کا کہ حاجت اوسکی اذنکی نہین ہے بغیر اوسکی اذنکی نکاح اوسکا کردے سکتا ہی تیسری ثیب صغیرہ اوسکا ہی نکاح بغیر اوسکی
اذن کی جائز ہی حنفیہ کی نزدیک شافعیہ کی چوتہی باکرہ بالغہ اوسکا نکاح ہماری نزدیک جائز نہین بغیر اوسکی اذن کی اور امام شافعی کی نزدیک جائز ہی
پس مدار ولایت کا حنفیہ کی نزدیک صغر پر ہی باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کی نزدیک مدار بکارت پر ہی صغیرہ ہو یا کبیرہ پس یہہ حدیث محمول ہی ہماری
نزدیک بالغہ پر خواہ ثیب ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولا تنکح البکر حتی تستاذن حجت ہے شافعی پر ﴿شرح﴾ **وعن ابن عباس**
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ
بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا
صُمَاتُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عورة شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر
ہی ساتہہ نفس اپنے کی اپنی ولی سی اور لڑکی کواری یعنی بالغہ طلب اذنکی کیجاوی بیچ ذات اپنی کی یعنی نکاح اور اذن اوسکا چپ رہنا ہی یعنی احتیاج نہین
ہی اذن صریح کی بلکہ کفایت کرتا ہی سکوة اوسکا بسبب کثرة حیا اوسکی کی اور ایک روایت مین ہی فرمایا عورة شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ نفس اپنے کی ولی
اپنی سی اور لڑکی کواری طلب اذن کی کیجاوی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی اور ایک روایت مین یوں ہی کہ فرمایا عورة شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ
نفس اپنی کی ولی اپنی سی اور عورة کواری طلب اذن کری اوس سی باپ اوسکا بیچ نکاح کرنی اوسکی کی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** لائق تر ہی الخ یعنی لائق تر ہی ساتہہ رضی ہونی کی یہان تک کہ نکاح کیجاوی مگر یہہ کہ اذن دی زبان سی بخلاف باکرہ کی
اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث مین ذکر ہوچکی ہی اور یہہ سب روایتین اسمین قریب المعانی ہین ﴿شرح﴾ **وعن** **خنساء بنت خذام**
اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِیَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ اَبِيْهَا اور روایت ہی خنسا بیٹی خذام کی سی یہہ کہ باپ اوسکی نی
نکاح کردیا اوسکا اسحالمین کہ وہ شوہر دیدہ تہی یعنی اور اذن نہ چاہا اوس سی اور وہ تہی بالغہ پس مکروہ جانا اوسنی اوس عقد کو پہر آئی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پہیر دیا نکاح اوسکا یعنی نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت ابن ماجہ کی یوں ہی کہ رد کیا نکاح
کیا ہوا باپ اوسکی کا **وعن** **عائشة** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِیَ بِنْتُ
تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِیَ بِنْتُ ثَمَانِیَ عَشَرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیا اونسی اسحالمین کہ
وہ سات برس کے تہین اور بہیجی گئین وہ حضرت کی گہر مین اسحالمین کہ وہ نو برس کے تہین اور کہلونی کہیلنی کے ساتہہ اونکی تہی اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور جدا ہوئی عائشہ
سی اسحالمین کہ عائشہ تہین اٹہارہ برس کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سات برس کے تہین کہا نووی نی کہ اور اکثر روایتون مین آیا ہی کہ چہہ برس کی تہین تطبیق ان

روایتون مین یون آئی ہی کہ حضرت عائشہ کچہہ اوپر چہہ برس کے تہین پس اون روایتون مین تو اختصار کیا چہہ پر اور کسر کو حذف کر دیا ور اس
روایت مین کسر کو یعنی اوس سال کو بہی گنی تہین اسمین یعنی سالوین برس مین شمار کر لیا آور بسبب اسحدیث کے اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ جائز ہی باپ اور دادا
کو نکاح کر دینا باکرہ صغیرہ کا اور نہین اختیار ہی اوسکو بعد بالغ ہونیکے اوس نکاح کی فسخ کرنیکا مگر نزدیک بعضی عراقین کے اور سوای باپ اور دادا کی اور اولیا
کو نہین جائز ہے نکاح کر دینا اوسکا نزدیک شافعی اور مالک کے اور کہا ابو حنیفہ اور اوزاعی اور اورون نے کہ جائز ہی اولیا کو بہی نکاح کر دینا اوسکا لیکن
اوسکو اختیار ہی بعد بالغ ہونیکے اور ابو یوسف نی کہا کہ اسصورت مین بہی اوسکو اختیار نہین ہے اور مراد کہیلونسی گڑیا ہین اور اور حدیث مین آیا ہی
کہ حضرت نے دیکہا اونکو اور انکار نکیا اونپر یعنی برا نہ جانا اونکو پس اس سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا گڑیونکا اور مباح ہی لڑکیونکو کہیلنا گڑیونسی اور
لکہا ہی علما نے کہ سبب اسکا یہہ ہے کہ لڑکیان گڑیون کی کہیلنی سی سیکہتی ہین تربیت اولاد کی اور سینا پرونا اور درستی کرنی گہر کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہو
یہہ قصہ ابتدا ہجرۃ مین پہلی حرام ہونی تصویر کی آور بعضون نے کہا کہ اون گڑیون کے صورتین نہی ہوئی تہین جلسی تصویرین ہوتی ہین کہ جو
حرام ہین بلکہ یون ہین جیسے پتہرون و پتہرون کے بنالین تہین ع طیبی ح +

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی موسٰی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نکاح الا بولی رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی
روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور
دارمی نی **ف** یعنے نہین ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کی ہماری نزدیک یہہ غیر بالغہ اور غیر عاقلہ کی حق مین ہے یعنی نکاح صغیرہ اور دیوانیکا نہین ہوتا
بغیر اذن ولی کی اور امام شافعی اور امام احمد نی ظاہر اسحدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتی ہین کہ نہین ہوتا نکاح مگر ساتہہ عقد کرنی ولی کی اور نہین ہوتا نکاح ساتہہ
عبارت عورتونکی برابر ہے کہ عورۃ اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نی کہ حمل کیا ہی اسکو جمہور نے اوپر نفی صحت کے اور ابو حنیفہ نی اوپر نفی کمال کے ع ح

وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امراۃ نکحت نفسہا بغیر اذن ولیہا فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل
فان دخل بہا فلہا المہر بما استحل من فرجہا فان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ
والدارمی اور روایت ہے عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورت کہ نکاح کری اپنا بے اذن ولی اپنی کے پس نکاح اوسکا باطل ہے پس نکاح اوسکا باطل
ہی پس نکاح اوسکا باطل ہے پہر اگر صحبت کے ساتہہ اوس عورت کے پس واسطے اوسکی ہی مہر بسبب اوسچیز کی کہ فائدہ اوٹہایا شرمگاہ اوسکی سی پہر اگر اختلاف کرین ولی پس
بادشاہ ولی ہی اوسکا کہ نہین اوسکا کوئی ولی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** پس نکاح اوسکا باطل ہے تین بار فرمایا تاکید اور
مبالغہ کی لئے اور یہہ حدیث اور مانند اسکی معارض ہین اسحدیث کی الایم احق بنفسہا من ولیہا اسلیے حنفیہ اسمین تاویل کرتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ جو عورۃ غیر کفو سی نکاح
کری بغیر اذن ولی کی یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کرین بغیر اذن ولی کی تو نکاح اونکا باطل ہی اور اسحدیث کے اوپر اور کئی حدیث کے صحت مین کلام
ہی اور حاصل اخیر جملہ حدیث کا یہہ ہے کہ اولیا نی جب منع کیا نکاح کرنی سی تو وہ کالعدم ہوئی پس ہو گا بادشاہ ولی اوسکا والا نہین ہے ولایت بادشاہ کو
ولی کی ہوتے ہوئے ع ح +

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البغایا اللاتی ینکحن انفسہن بغیر بینۃ والاصح انہ
موقوف علی ابن عباس رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا زنا کرنیوالیاں وہ عورتین ہین کہ نکاح
کرتی ہین بنا گواہون کی اور صحیح تر یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی ابن عباس پر یعنی قول ابن عباس کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اس سی
معلوم ہوا کہ نکاح بغیر گواہونکی نہین ہوتا اور یہی مذہب ہے اماموںکا اور یہی منقول ہی صحابہ اور تابعین سی ع ح

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الیتیمۃ تستأمر فی نفسہا فان صمتت فہو اذنہا وان ابت فلا جواز علیہا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی ورواہ الدارمی عن ابی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورت کواری بالغہ پوچھی جاوی بیچ نکاح اپنی کی پہر اگر چپ رہی پس
وہی ہے اذن اوسکا اور اگر انکار کیا پس نہین جبر اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی دارمی نی ابی موسی سے **وعن** جابر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما عبد تزوج بغیر اذن سیدہ فھو عاھر رواہ الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت ہے جابر
سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو غلام کہ نکاح کری بغیر اذن مالک اپنی کی پس وہ زانی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** یعنی
نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کی صحیح نہین پس اگر صحبت کریگا اوس نکاح کی بعد حرام ہوگی اور وہ زناکار ہوگا اور یہی ہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا کہ نکاح
غلام کا بغیر اذن آقا کی نہین جائز اور نہین ہوتا ہی عقد صحیح ساتھ اجازت دینی کی بعد اسکی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نکاح ہو جاتا ہی لیکن نافذ یعنی صحیح
ہونا اوسکا موقوف ہی اذن آقا پر جب وہ اذن دیگا تو نافذ ہو جاویگا مانند نکاح فضولی کی ہر طرح ۔۔ **الفصل الثالث** فصل تیسرے

عن ابن عباس قال ان جاریۃ بکرا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داود روایت ہے ابن عباس سے کہا تحقیق ایک لڑکی کواری یعنی اور تہی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہہ کہ باپ اوسکی نی نکاح کر دیا اوسکا اور وہ تہی ناراض پس اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ ابوداود
نے **ف** اختیار دیا کہ چاہ نکاح رکہہ چاہ فسخ کر ڈال اس سی معلوم ہوا کہ نہین جبر کرنا پہنچتا ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ
کا ہر طرح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزوج المرأۃ المرأۃ ولا تزوج المرأۃ نفسھا فان الزانیۃ ھی
التی تزوج نفسھا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکاح کری عورت کسی عورت کا اور
نہ نکاح کری عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا آپ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** نہ نکاح کری عورۃ الخ یہہ نہی تنزیہی
ہے ہمارے نزدیک اسلیے کہ مستحب یہہ ہے کہ نکاح کری عورت کا ولی اوسکا اور جسکا کوئی ولی نہین تو قاضی اوسکا ولی ہی اور نہ نکاح کری عورۃ کسی سی اپنا
ہمارے نزدیک مراد یہہ ہی کہ بغیر گواہونکی یا غیر کفو سی نکاح نکری اور امام شافعی کی نزدیک مراد یہہ ہے کہ عورۃ اپنا نکاح بغیر ولی کی نکری اسلیے کہ
زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا یعنی بغیر گواہونکی ہمارے نزدیک اور بغیر ولی کی شافعی کی نزدیک یعنی عقد کرنیکی ولایت عورۃ کو اپنی
عقد کرنیکی یا غیر کی عقد کرنیکی نہین ہے یعنی عبارت عورتونکی سی نکاح صحیح نہین ہوتا نزدیک امام شافعی کی ہر طرح مولانا ہو **وعن** ابی سعید وابن
عباس قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ فاذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ ولم یزوجہ
فاصاب اثما فانما اثمہ علی ابیہ اور روایت ہے ابی سعید اور ابن عباس سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ پیدا کیا جاوی واسطی اوسکی لڑکا پس چاہیی کہ اچہا رکہی نام اوسکا اور ادب نیک سکہاوی اوسکو یعنی تعلیم کری آداب واحکام شریعت و معیشت کی کہ دنیا اور
آخرت مین مفید ہون پہر جب بالغ ہو پس چاہیی کہ نکاح کر دی اوسکا پس اگر بالغ ہوا لڑکا یعنی اور ہو وہ فقیر اور نہ نکاح کری اوسکا یعنی باپ اوسکا باوجود ہونی
قادر نکاح کر دینی پر پہر پہونچے لڑکا گناہ کو یعنی زنا کری یا مقدمات زنا کی پس سوا اسکی نہین کہ گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی **ف** اسلیے کہ اوسنی
قصور کیا اوسنی اور سبب ہوا گناہ کا اور یہہ محمول ہی اوپر تہدید کی واسطی مبالغہ اور تاکید کی اور فرزند کی حکم مین لونڈی و غلام بہی ہین ہر طرح **وعن**
عمر بن الخطاب وانس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی التوراۃ مکتوب من بلغت ابنتہ اثنتی عشرۃ
سنۃ ولم یزوجھا فاصابت اثما فاثم ذلک علیہ رواھما البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عمر بن خطاب اور
انس بن مالک سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا توراۃ مین لکہا ہوا ہی کہ جو شخص کہ پہونچی بیٹی اوسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کری اوسکا

یعنی باوجود پانی کفو کی پہر پہنچی وہ بیٹی گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو پس گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

باب اعلان النكاح والخطبة والشرط

باب ہی بیچ بیان آشکارا کرنی نکاح کی اور بیان خطبہ نکاح کی اور بیچ بیان منگنی کی اور بیچ بیان شرط نکاح کی **ف** آشکارا کرنا نکاح کا مستحب ہے اور آیا ہی کہ آشکارا کرو نکاح کو اگرچہ ساتھہ دف بجانیکی ہو اور دف بجانی مین علما نی اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ وہ حرام ہی یا مکروہ مطلقاً اور بعضونکی نزدیک مباح ہی مطلقاً اور صحیح یہہ ہے کہ مباح ہی بعض وقات مین جیسے عیدین اور وقت آنی مسافر کی اور وقت نکاح کی اور سوائے انکی حرام ہی اور خطبہ ساتھہ پیش خ کی اور زیر خ کی دونو طرح صحت کو پہنچا یا ہی علمانی زیر سی جو خطبہ ہی اوسکی معنی ہین پیغام نکاح کا بہیجنا اور پیش سی یعنی خطبہ کی کہ نکاح مین پڑہتی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان پیش سی ہی اور قاموس مین لکہا ہی کہ خطبہ کہتی ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ ونصیحت کو اور خطبہ پڑہنا سنت ہی نکاح مین اور نزدیک امام شافعی کی ہر عقد مین سنت ہی مانند بیع اور شرا اور سوائے انکی کی اور مراد شرط سی وہ شرطین ہین کہ ذکر کیجاوین نکاح مین فاسد یا صحیح شرح **ف** یہہ معنی خطبہ کی جو نقل کیی گئی بموجب مذہب شافعی کی ہین اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہی اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مانند انکی اور صاحبین کی نزدیک خطبہ ذکر طویل کو کہتی ہین اور ادنی درجہ اوسکا بقدر تشہد کی ہی کذا فی الدر المختار آور نہین مضائقہ نری راگ کا اور بجانی دف کا نکاح مین اور شادی مین اور اسیطرح سی نہین مضائقہ نری گانی اور بجانی دف کا عیدین مین محققونکی نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام نی کہ یہہ سب مکروہ ہین ہمارے علما کی نزدیک یعنی حضرت امام اعظم رح اور امام ابو یوسف اور امام محمد کی اور نہین جائز سننا نری راگ کا ہی عورۃ اجنبیہ سے اور امرد سی اور جس راگ مین ذکر ہو شراب کا یا عورتون یا امردون کی خط وخال وغیرہ کا یا ذکر ہو کلمات کفر کا تو وہ حرام ہے یعنی نری راگ مین بہی اگر یہہ باتین ہون تو وہ حرام ہوجاتا ہی اور نکاح کی بدعتونمین سی ہی ظاہر کرنا باجونکا اور مزامیر کا اور کہیل کی چیز ونکا اور ظاہر کرنا کہیل کہیلنی والونکا یعنی نٹ بیلیون وغیرہ اور ڈہانکنا گہر کی دیوار ونکا ساتھہ کپڑونکی واسطی زینت کی اور سوائے کرنی گہوڑونکی اور پہرانا شہر مین بغیر حاجت کی فرمایا اللہ تعالی نی نہو وتم مانند اون لوگونکی کہ نکلی اپنی گہرونسی اتراتی ہوی اور واسطی دکہلانی لوگونکی اور نہین درست یہہ کہ ہو بیچ نکلنی براتون کی گانیوالی اور گانی والیان پس تحقیق یہہ ہے بہت بیحیائی یا ہو ساتھہ دولہ کی ڈہول اور باجا اور ضائع کرنا مال کا ساتھہ جلانی باروت اور کاغذ کی یعنی آتش بازی اور یہہ کہ ہو بیچ اوسکی جلوہ دینا برو مردون کی پس تحقیق یہہ سب حرام ہی اور اسیطرح سی ظاہر کرنی چیزین بردونکی نکاح کی مجلس مین اور بٹہانا دولہ کا مسند ریشمی پر اور باندہنا دور یکا ساتھہ پگڑی دولہ کی یا قد دولہ کی پہر دینا اوسکو ساحر کی تئین تاکہ سحر کری واسطی محبت خاوند جورو کی اور پہنانا سونی چاندی کی سلونمین اور بہت تعریف کرنی خاوند اور جورو کی قرابتیونکی اور باتین بیان کرنی محض جہوٹی ہین فرمایا اللہ تعالی نی چاہتی ہین یہہ کہ تعریف کیی جاوین ساتھہ ایسی کی کہ نہین کیے اور اسیطرح سی حرام ہی پہنانا دولہ کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا یہہ شادی اور غیر شادی دونون مین حرام ہین اور اسیطرح سی حرام ہی اوتارنا پگڑی کا دولہ کی سر سے اور رکہدینا اوسکا دولہن کے سر پر اور اسیطرح سی پہرنا دولہ کا دولہن کے گرد سات بار اور چلنی آنا عورتون اجنبیہ کا دولہ کی سامنی اور باتین کرنی اوس سے اور ہاتہہ لگانا اوسکی ناک کان کو اور ذکر کرنا بیحیائی باتون کا اور دلوانا انگوٹہا مرد کا ساتھہ ویسی عورۃ کے سی اور کہلانا شکر اور پلانا دودہ کا دولہ کو اور رکہنا نبات کا دولہن کے بدن پر اور کہنا دولہ کو کہ اوٹہالی اپنی موٹہہ سے اور گہیر لینا دولہ اور دولہن کو عورتونکا وقت خلوت کی یہہ سب باتین بدعت کے نکاح مین حرام ہین واجب اور ضروری بچنا انسی اسیطرح سی لکہا ہی بیچ بعضی رسالون تصنیف کی ہوئی قاضی ضیاء الدین سنامی کی رحمت کری اونکو اللہ اور حضرت سید آدم بنوری رح نی اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سی نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزین ایسی ہین کہ خوف کفر ہی انمین اور بعضی چیزین بدعت ہین پس جو کوئی وہ رسوم بجا لاوے علاقہ زوجیت کا درمیان انکی ٹوٹ جاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا سا نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہوتا ہی نسب

اوسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ ایک قوم مین رسم ہی کہ تہوڑی سی سرسون اور اسپند دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹہی لوہی کی کپڑی
مین باندہ کر دولہ دولہن کی ہاتہہ مین باندہ دیتی ہین اور اوسکو اہل ہند کنگنہ کہتی ہین یہہ کفر صریح ہی کرنیوالا اور راضی ہونی والا اس عمل کا کافر
ہوتا ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ مشکی ٹہلیا پر پہول باندہتی ہین اور صندل پیس کر اوپر لگاتی ہین یہہ رسم گبرونکی ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ جلوہ دیتی ہین دولہن
کو کہ اوسمین طرح طرح کی فضیحتین اور رسوائیان ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی سر پہ پان رکہتی ہین اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولہن کی سر پہ دستار رکہتی ہین
دونون ملعون ہوتی ہین اسلیے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لعنت خدا کی اوس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتونکی اور لعنت خدا کی ہی اوس عورة
پر کہ مشابہ ہو ساتہہ مردونکی اور اور یہہ رسم ہی کہ انگوٹہا دولہن کا ساتہہ دودہ اور پانی کی دہوتی ہین اور دولہ کو پلاتی ہین یہہ بہی گبرونکی رسمون سے ہی اور خوف
ہی اسمین کفر کا اور اور یہہ رسم ہی کہ ڈلیان مصری کی عورة کی بدن پر رکہتے ہین اور مرد اوسکو اپنی مونہہ سے اوٹہاتا ہی جسکو یہان نبات
چنا کہتی ہین ان افعال سی فاسق ہوتا ہے اور یہہ گبرونکی رسمون سے ہی اور مشابہہ ساتہہ چارپایونکی ہوتی ہی اور اور یہہ رسم ہے کہ وقت جلوہ کی نائن لاتی ہین اور
مشاطہ دولہ کو تخت پر بٹہا کر اعضا اوسکی بلکہ شرمگاہ اوسکی ملتی ہین اور عورتین دیکہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سی سب لعنت کیے جاتے ہین اور اور یہہ رسم ہے
کہ گالیان نقری بند دیتی ہین یہانتک کہ حقارة مسجد و محراب و شملہ کی اون گالیون مین ہوتی ہی اور حقارة ان چیزونکی کفر ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ گرد دولہن
کی سات بار پہرتا ہے یہہ رسوم کفار سی ہی اور خوف کفر کا ہی اسمین اور اور یہہ رسم ہے کہ شرمگاہ عورة کی شربت سی دہوتی ہین اور عورة اوسمین شراب ہی کر دیتی ہی اور
مرد کو وہ پلاتی ہین اسمین ہی خوف کفر کا ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ کاجل مرد کی لگاتی ہین یہہ بالاتفاق مکروہ ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ گاتی ہین یا دف اور سہاگ
اور شہنا وغیرہ اور تالیان بجاتی ہین اور ناچ اور گانا کرتی ہین یہہ چیزین ہیے سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہہ ایک راہ اور مذہب ہے کافر ہوتی ہین اور
یہہ رسم ہی کہ دولہ کی ہونی بند باندہتی ہین یہہ ہیے بالاتفاق حرام ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ کاغذ کی جہاڑ اور پہول اور چیزین بناتی ہین یہہ بہت برا ہے اسلیے کہ
کاغذ کو قرطاس کہتی ہین اور قرطاس علم اللہ عزوجل کا ہی پس بنانیوالی اوسکی اور راضی ہونیوالی اوسکی دونو گرفتار عذاب قیامت ہوتی ہین اور اور یہہ رسم ہی
کہ پہول اور تمامی کی پٹی دولہ کی سر پر باندہتی ہین یہہ بدعت ہی بعضون نے لکہا ہی کہ یہہ گبرونکی رسمون سی ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی گلی مین ہار چاندیکا
اور بعضی لباس عورتونکی پہناتی ہین یہہ بدعت سیہ ہین

الفصل الاول فصل پہلی

عن رُبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے ربیع معوذ بیٹی عفرا کی سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئی یعنی ہمارے گہر مین اوس وقت کہ لائی گئی مین خاوند کی
گہر مین پہر بیٹہی میری بچہونی پر مانند بیٹہنی تیری کی بہ نسبت میرے یعنی جیسی تو میری بچہونی پر بیٹہا ہی اسیطرح حضرت بیٹہی یہہ خطاب کیا اوسکیطرف کہ جسنی روایت
کی حدیث اوسنی کہ وہ خالد بن ذکوان ہین پس شروع کیا چہوکریون نی کہ تہین ہمارے قوم مین بجانا دف کا اور بیان کرنا خوبیون اور شجاعت اونکا کہ ماری
گئی تہی ہماری باپون مین سی دن بدر کی ناگہان کہا ایک نے اون چہوکریون سے اور بیچ ہماری نبی ہین کہ جانتی ہین اوس چیز کو کہ ہونیوالی ہی کل کو پس
فرمایا حضرت نی کہ چہوڑ دی اسکو اور کہہ وہ چیز کہ کہتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** عفرا نام ہی معوذ کی مان کا اور معوذ شہدا بدریسے ہین اور کشندہ
ابوجہل لعین کی اور مراد چہوکریونسی بیٹیان انصار کی ہین کہ حد شہوة کو نہ پہنچی تہین نہ لونڈیان اور کہا اکمل الدین نی کہ اسمین دلیل ہے
اوپر جائز ہونی دف کی وقت نکاح اور زفاف کی اعلان کی لیے اور لاحق کیا ہی نکاح کی ساتہہ بعضی علما نی ختنہ کرنی کو اور عیدین
کو اور سفر سے آنیکو اور مجمع احباب کو خوشی کی لیے یعنی انمین ہی جائز ہی مانند نکاح کی اور دف سے مراد دف ہ

بغیر حاجت کی ہی اور حاجت دار مکروہ ہی بالاتفاق اور کہہ وہ چیز کرتی کہتی یعنی ذکر شہداء بدر کا کرتین تہیں وہی کرو اوسکو منع حضرت ؐ نی اسلیے کیا
کہ اسمیں نسبت علم غیب کے حضرت ؐ کی طرف کی حضرت ؐ کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اسلیے کہ غیب کوئی نہیں جانتا سوای اسکی مگر ہان جو کچہہ اللہ تعالی
چاہتا ہی وہ معلوم کروا دیتا ہی اپنی رسولونکو غیب کے باتونمین سی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی پڑہنا شعرونکا کہ ہوا ونمین فحش اور جہوٹ ٭
ع **وعن** عائشۃ قالت زفّت امراۃ الی رجل من الانصار فقال نبیّ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما کان معکم لھو فانّ الانصار
یعجبھم اللّھو رواہ البخاری　اور روایت ہی عائشہ رضی کی کہا لائی گئی بعد بیاہ کی ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تہا انصار مین سے
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین ہی ساتہہ تمہاری کہیل یعنی بجانا دف کا اور گانا کہ اوسمین گناہ نہو پس تحقیق انصار خوش لگتا ہی انکو
گانا نقل کی یہہ بخاری نی **وعنہا** قالت تزوّجنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی شوّال وبنی بی فی شوّال فایّ نساء رسول
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان احظی عندہ منّی رواہ مسلم　اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکاح کیا مجسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مہینی شوال کی
اور گہر مین لائے مجکو بیچ مہینی شوال کی یعنی تین برس کے بعد پس کون عورتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرت ؐ کی مجسی نقل
کی یہہ مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ یہہ جو جہلا شوال کی مہینی مین نکاح کرنیکو نحس جانتی ہین یہہ عقیدہ باطل ہے بلکہ مستحب ہے اسمین نکاح کرنا اور
زفاف کرنا جیسی پہلی ہی جہلا کا عقیدہ ہی ایسا ہی اہل جاہلیت کا تہا چنانچہ حضرت عائشہ نی اونہین کا عقیدہ رد کرنیکی لیی کلام مذکور فرمایا ٭ ح
ع **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم احقّ الشّروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج
متّفق علیہ　اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائق ترین شرطون کی کہ وفا کرو تم اونکو وہ شرط ہی کہ
حلال کین تمنی ساتہہ اوسکی شرمگاہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مراد شرط سی مہر ہی یا تمام حقوق بیوی کی یعنی مہر بیبیونکی ادا کرو اور خرچ دو
کہانی پینی کی لیی اور مکان و رہنی کی لیی اور اچہی طرح گذران کرو اونسی انکو شرط اسلیے کہا کہ چونکہ خاوند نی التزام کیا ہی ان چیزونکا اپنی پر گویا کہ
شرط کی ہی ٭ ح ٭ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یخطب الرّجل علی خطبۃ اخیہ حتّی ینکح او یترک
متّفق علیہ　اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیغام بہیجی مرد نکاح کا اوپر پیغام اپنی بہائی مسلمان کی
تا کہ نکاح کر دیوی وہ یا چہوڑ دی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یہہ پیغام بہیجنا منع اس صورت مین ہے کہ جب دونون راضی ہو گئی ہون اور مہر بہی مقرر
ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اوس عورت سے بغیر اذن اول کی کریگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہگار ہوگا ٭ ح ع **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی
اللّٰہ علیہ وسلم لا تسال المراۃ طلاق اختھا لتستفرغ صحفتھا ولتنکح فانّ لھا ما قدّر لھا متّفق علیہ　اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سوال کری عورت یعنی کسی شخص سی طلاق اپنی بہن دینی کی یعنی دینی بہن کے تا کہ خالی کری پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوی
حق اوسکا اپنی لیی اور تا کہ نکاح کری اوسکی خاوند سی پس تحقیق واسطی اوسکی ہی جو مقدر کیا گیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی مثلاً ایک شخص ایک عورت نکاح
مین رکہتا ہی اور ایک عورت سے نکاح کیا چاہتا ہی وہ عورت کہتی ہی کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدی یا دو عورتین ایک شخص کے نکاح مین ہین ایک چاہتی ہی کہ دوسری کو
طلاق دیدی خاوند اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اپنی تقدیر اپنی ساتہہ ہے کیونکہ حارج ہوتی ہی اور تا کہ نکاح کری یہہ ترجمہ باعتبار معنی اول کی ہی اور
باعتبار معنی دوسری کی یہہ ترجمہ ہوگا کہ تا کہ نکاح کری سوکن اوسکی خاوند سی ٭ ح ع **وعن** ابن عمر انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نھی
عن الشّغار والشّغار ان یزوّج الرّجل ابنتہ علی ان یزوّجہ الاخر ابنتہ ولیس بینھما صداق متّفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال لا شغار فی الاسلام
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شغار سی اور شغار یہہ ہے کہ نکاح کر دی آدمی اپنی بیٹی کا یعنی مثلاً کسی شخص سے اس شرط پر

اونكاح كردى اس سى وه دوسرا بيٹى اپنى كا اور نهو آپسمين كچهه مهر نقل كى يهه بخارى اور مسلم نى اور بيچ ايك روايت مسلم كى يون هى كه فرمايا حضرت نى
نهين نكاح شغار اسلام مين **ف** شغار اسكو كهتى هين كه كوئى اپنى بيٹى يا بهن كا نكاح كرى كسى سے باين شرط كه وه اپنى بيٹى يا بهن كا نكاح اس سے كردى اور
نهو دونو نكا مهر بهى بدل كرنا آپسمين مهر هو اسطرح كا نكاح ايام جاهليت مين كيا كرتى تهى اسلام مين منع كيا گيا اسے اور اسطرحكا نكاح امام اعظم كى نزديك
هوجاتا هى اور لازم آتا هى مهر مثل دينا ليكن چاهيى نهين كرنا اور امام شافعى كى نزديك يهه نكاح هوتا هى نهين اور دليلين طرفين كى فقه مين مذكور هين ١٢ منه ع

وعن علىٍّ انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء يوم خيبر وعن اكل لحوم الحمر الانسية متفق عليه
اور روايت هے حضرت على رضى سے يهه كه رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى منع فرمايا متعه عورتونكى سى دن خيبر كى اور منع كيا كهانى گوشت گدهونكى سى گهرو
مين رهتى هين نقل كى يهه بخارى اور مسلم نى **ف** متعه اسكو كهتى هين كه عورت سى نكاح كرى اسطرح كه فائده اوٹهاونگا تجهسى اتنى دنون تك مثلا مهينا
بهرتك عوض اتنى روپونكى سو يهه ابتداى اسلام مين درست تها بعد ازان حرام هوا اور تحقيق يهه هى كه حلال هونا اور حرام هونا متعه كا دوباره واقع هوا اور
پهلى حلال تها پهر دن خيبر كى پهر حرام هوا پهر مباح هوا روز فتح مكه كى بعد ازان حرام هوا ابدالآباد كو اور منسوخ هونا اوسكا احاديث صحيحه سى ثابت
هى اور ذكر كيا گيا هى بيچ حديث ابن عمر كى كه متعه كى اجازت ابتداى اسلام مين تهى اوسكى ليى مضطر هو اوسكى مانند مردار اور مانند اسكى پهر اجماع هوا صحابه
كا اسپر كه جب كوئى نكاح متعه كا حكم كيا جاوى ساتهه باطل هونى اوسكى اور اجماع هے سب علما كا اسكى حرام هونى پر نهين خلاف كيا هى اسمين كسى نے مگر ايك رافضيون
نے اور ابن عباس سے جو مشهور هے كه وه اسكى اباحت كى قائل تهى ثابت هوا هے رجوع كرنا اونكا اس سے اور هدايه مين جو امام مالك سى جواز متعه كا نقل كيا هى
ابن همام نى لكها هى كه نسبت كرنى اسكى طرف مالك كى غلط هى اور نووى نے شرح مسلم مين اس مسئله كو بهت طويل لكها هى اور پهى گدهى جو گهر مين رهتى هين
اونكى گوشت كها نيسى منع فرمايا وه حرام هى اور جنگل كے گدهى كا گوشت كهانا درست هے جسكو گورخر كهتى هين ع

وعن سلمة بن الاكوع قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم عام اوطاس فى المتعة ثلثا ثم نهى عنها رواه مسلم
اور روايت هے سلمة بن اكوع سى كه كها اجازت
دى رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى سال جنگ اوطاس كے متعه مين تين دن پهر منع كيا اوس سے نقل كى يهه مسلم نے **ف** اوطاس نام ايك جنگل كا هى
متعلقات هوازن سى كه تقسيم كى اسمين آنحضرت صلى الله عليه وسلم نى غنيمت هوازن كى اور يهه بعد از فتح مكه كى هى متصل اوس سے باعتبار اس اجازت
كو نسبت كيا طرف دن فتح مكه كى جيسا كه اوپر كى حديث كى فائده مين ذكر كيا گيا ١٢ منه

الفصل الثانى فصل دوسرى

**عن عبد الله بن مسعود قال علّمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد فى الصلوة والتشهد فى الحاجة قال التشهد فى الصلوة التحيات لله
والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان
لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله والتشهد فى الحاجة ان الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من
شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله
ويقرأ ثلث ايات يا ايها الذين امنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون يا ايها الذين امنوا اتقوا الله الذى تساءلون
به والارحام ان الله كان عليكم رقيبا يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع
الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما رواه احمد والترمذى وابو داود والنسائى والدارمى وابن ماجة وفى جامع الترمذى فسر الايات
الثلث سفيان الثورى وزاد ابن ماجة بعد قوله ان الحمد لله نحمده وبعد قوله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا والدارمى
بعد قوله عظيما ثم يتكلم بحاجته وروى فى شرح السنة عن ابن مسعود فى خطبة الحاجة من النكاح وغيره**

روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا سکھلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تشہد پڑہنی نماز مین اور تشہد پڑہنی حاجت مین کہا عبد اللہ بن مسعود نی
تشہد نماز مین یہہ ہی عبادتین زبان کی واسطی اللہ کی ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی ہی واسطہ اللہ کے ہین سلام ہی تمپر ای نبی اور رحمت اللہ کی
اور برکتین اوسکے سلام ہی ہمپر اور اوپر نیکبخت بندون اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کے
ہین اور رسول اللہ کی اور تشہد حاجت مین یہہ ہے کہ سب تعریف واسطی اللہ کے ہی مدد چاہتی ہین ہم اوس سے اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سے اور پناہ مانگتی ہین ہم
ساتہہ اللہ کی برائیون نفسون اپنی کی سی جسکو ہدایت کری اللہ یعنی توفیق دی ہدایت کی پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو یعنی نہ شیطان اور نہ نفس
اور نہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کری اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون
مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور رسول اوسکی اور پڑہتی حضرت یہہ تین آیتین ایک آیہ یہہ ہی ای لوگو جو ایمان لائی ڈرو اللہ سی حق ڈرنی اوسکیکا
اور نہ مرو مگر حال یہہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیہ یہہ ہی ای لوگو کہ ایمان لائی ڈرو اللہ سی ایسا اللہ کہ مانگتی ہو تم آپسمین بوسیلہ نام پاک اوسکیکی یعنی
کہتے ہو مانگتی ہین تجسی یہہ چیز واسطی اللہ کی اور ڈرو توڑنی ناتی کی سی تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان اور تیسری آیہ یہہ ہی ای لوگو کہ ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سے
اور کہو بات مضبوط درست کریگا واسطی تمہاری عمل تمہارے یعنی قبول کریگا نیکیان تمہاری اور بخشیگا واسطی تمہاری گناہ تمہارے اور جو کوئی فرمانبرداری
کری اللہ اور رسول اوسکیکی پس تحقیق مطلب پایا بیچ مطلب بڑی ہونا بڑا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور جامع
ترمذی مین یہہ عبارۃ ذکر کی گئی ہی کہ بیان کیا ان تینون آیتونکو سفیان ثوری نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی بعد کہنی ان الحمد للہ کی لفظ نحمدہ کا
اور زیادہ کیا بعد کہنی من شرور انفسنا کی ومن سیئات اعمالنا کو اور زیادہ کی دارمی نی بعد کہنی عظیما کی یہہ عبارت پہر کلام کری ساتہہ حاجت
اپنی کی یعنی ذکر عقد کا کری اور روایت کی شرح السنہ مین ابن مسعود سی بیچ خطبہ حاجت کی کہ نکاح ہی اور سوائے اوسکی یعنی بیان کرنی حاجت کیلئے عبارۃ
من النکاح وغیرہ بڑہا دی ہی **ف** تشہد کی معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نے کہا کہ مراد تشہد سی یہان ایک عبارۃ ہی کہ واسطی
تعریف اللہ تعالی کی اور دونون کلمہ شہادت کی ہون اور تشہد پڑہنی حاجت مین یعنی خطبہ پڑہنا نکاح وغیرہ مین اور نزدیک امام شافعی کی خطبہ سنت ہی
تمام عقود مین اور دوسری آیہ مین جو لفظ یا ایہا الذین آمنو کا سب مشکوۃ کی نسخونمین ہے شاید ابن مسعود کی مصحف مین اسطرح ہوگا والا اس مصحف مجید مین واتقوا اللہ الذی
ہی بدون یا ایہا الذین آمنو کی اور یہہ آیہ ابتدا سورہ نسا مین ہی اور حصن حصین سے سمجہا جاتا ہی کہ ابو داؤد نی یہہ ہی زیادہ کیا ہی بعد لفظ ورسولہ کی ارسلہ بالحق
بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فلا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا اور جو نکاح باندہنی بیٹہی اول یہہ خطبہ پڑہی بعد ازان ایجاب وقبول
کروادے جسطرح کہ ابتدا ہی کتاب النکاح مین ذکر کیا گیا **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل خطبۃ لیس فیہا**
تشہد فہی کالید الجذماء رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو خطبہ یعنی کہ نکاح
کرنہو اوسمین تشہد یعنی حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتہہ کٹی ہوئی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی جیسی ہاتہہ کٹا
ہوا بیفائدہ ہی کہ ہاتہہ والیکو اوس سی کچہہ فائدہ نہین اسطرح سی نکاح بغیر خطبہ کے بیفائدہ ہی کہ خالی ہی خیر وبرکت سی ہ ع ؛ ملا علی قاری نی لفظ خطبہ
کا ساتہہ زیر خ کی ضبط کیا ہی اور معنی اوسکی لکہی ہین تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا زاد اللہ شرفانی فرمایا کہ مینی اپنی استادونسی ساتہہ پیش خ کی سنا ہی
اور ایسا ہی سمجہا جاتا ہی کلام حضرت شیخ رح کی سی **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امر ذی بال لا یبدء فیہ بالحمد للہ فہو**
اقطع رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کام صاحب شان اور اعتبار کا کہ نہ شروع کیا جاوی اوسمین ساتہہ
حمد خدا کے پس وہ کام بی برکت ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا ہذا النکاح**

واجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالدفوف رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روايت هى عائشه سى كه كها فرمايا رسول
خدا صلى الله عليه وسلم نى ظاهر كيا كرو تم اس نكاح كو اور كيا كرو اوسكو مسجدونمين اور بجايا كرو وقت نكاح كى دف نقل كى يهه ترمذى نى اور كها يهه حديث
غريب هے ف ظاهر كرو يعنى ساتهه گواهونكى پس امر واسطى وجوب كے هوگا يا ظاهر كرو ساتهه شهرت دينى كى پس امر استحباب كے ليى هوگا اور مستحب هے نكاح كرنا مسجد مين
اور اسيطرح هونا نكاح كا دن جمعه كى اور نكاح كرنى سى مسجدمين اور دن جمعه كى بركت حاصل هوتى هى ع وعن محمد بن حاطب الجمحي عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال فصل ما بين الحلال والحرام الصوت والدف في النكاح رواه احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة اور روايت هى محمد بيٹى حاطب
جمحى كى سى كه نقل كى نبى صلى الله عليه وسلم سى فرمايا فرق درميان حلال اور حرام كى آواز كرنى اور دف بجانا نكاح مين هے ف مراد آواز كرنى سى گانا هى يا
ذكر كرنا اور مشهور كرنا نكاح كا لوگونمين اور غرض اسحديث سى يهه نهين كه بغير آواز دف كى نكاح هوتا هى نهين اسليى كه نكاح دو گواهونكى سامنى بهى هوجاتا هى
بلكه مراد اسحديث سى رغبت دلانى هى طرف ظاهر كرنى نكاح كى اور مشهور كرنى اوسكى كى اور حد مشهور كرنيكى اس سے معلوم هوئى كه جس مكان مين نكاح هو دوسرى مكان مين
ظاهر هوجاوى دايره بجانى اور آواز كرنى سى معلوم هوجاتا هى اور يهه حد نهين هے ظاهر كرنيكى كه محلونمين اور شهرونمين معلوم هو ساتهه بجانى نوبت اور اور باجونكى غ
مولانا من الشرح وعن عائشة قالت كانت عندي جارية من الانصار زوجتها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة
الا تغنين فان هذا الحي من الانصار يحبون الغناء رواه ابن حبان في صحيحه اور روايت هى عائشه سى كه كها تهى نزديك ميرى ايك لڑكى انصار
مين سى كه نكاح كرديا مينى اوسكا يعنى كسى سى پس فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى اى عائشه كيا نهين گانيكو كهتى هى تو اسليى كه تحقيق يهه قوم انصار كى دوست
ركهتى هى گانيكو نقل كى يهه ابن حبان نى بيچ كتاب صحيح اپنى كى ف لڑكى حضرت عائشه كى پاس يا توانكى قرابتيونمين كى تهى جيسيكه آگى كى حديث مين هے
يا يتيمه تهى كه پرورش كى تهى انهون نى اور اصل كتاب مشكوة مين بعد لفظ رواه كى سفيدى چهوٹى هوئى هى اسواسطى كه مولف كو نام كتاب كا نهين معلوم هوا
اور عالمون نى اوسكى پيچهى حاشيه پر يهه عبارة لكهدى هى ابن حبان في صحيحه ع وعن ابن عباس قال انكحت عائشة ذات قرابة لها من
الانصار فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اهديتم الغناة قالوا نعم قال ارسلتم معها من تغني قال لا فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الانصار قوم فيهم غزل فلو بعثتم معها من يقول اتيناكم اتيناكم فحيانا وحياكم رواه ابن ماجة
اور روايت هى ابن عباس سے كها كه نكاح كرديا حضرت عائشه نى ايك عورة كا اپنى قرابتيون مين سى كه تهى انصار مين سى پس آئى پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم
اور فرمايا كيا بهيجا تمنى لڑكيكو كه بياهى گئى خاوندكى پاس كها گهركى لوگون نى كه هان فرمايا كيا بهيجا تمنى ساتهه اوسكى اوسكو كه گاوى كها عائشه نى كه نهين
پس فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى كه تحقيق انصار ايك قوم هى كه اونمين ميل هى طرف گانيكى پس كاش كه بهيجتى تم ساتهه اوسكى اوس شخص كو كه كهتا آئى هم
تمهارے پاس آئى هم تمهارى پاس پس الله تعالى باقى اور سلامت ركهى همكو اور باقى اور سلامت ركهى تمكو نقل كے يهه ابن ماجه نى ف اور بعد اسكى تهى ولولا الحنطة
السمراء لم تسمن عذاراكم يعنى اگر نهوتى گيهون سرخ نه موٹى هوتين بيٹيان كوارى تمهارى اور بعضون نى كها كه بعد اوسكى يهه هے ولولا العجوة السوداء ما كنا
بواديكم يعنى اور اگر نهوتين كهجورين سياه نه رهتى هم بيچ مكانون تمهاريكى يعنى بهوكونكى مارى كهين نكل جاتى يهه گيت هى كه عرب مين شاديون مين گاتى
هين ع مولانا وعن سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة زوجها وليان فهي للاول منهما ومن باع بيعا
من رجلين فهو للاول منهما رواه الترمذي وابوداود والنسائي والدارمي اور روايت هى سمره سى يهه
نبى صلى الله عليه وسلم نى فرمايا جو عورت كه نكاح كردين اوسكا دو ولى پس وه عورت واسطى اول كى هى اون دونون مين سے اور جو كوئى بيچى كوئى چيز دو آدميون
كے هاتهه پس وه چيز بيچى گئى واسطى پهلى كى هى اون دونون مين سى نقل كى يهه ترمذى اور ابوداود اور نسائى اور دارمى نى ف نكاح كردين دو ولى

یعنی دو شخصون سی سطرح کہ پہلی ایک نے ایک شخص سی کیا بعد اوسکی دوسری نی کسی اور سی کیا تو وہ عورۃ واسطی اول کی ہی یعنی جس کی پہلی ولی نی نکاح کر دیا وہ اوسکی بیوی ہو گئی اور یہہ حکم اوس صورتین ہی کی دو ولی ایک درجہ کی ہون اور اگر ایک درجہ کے نہون تو ولی اقرب یعنی جو قرابت قریبہ رکہتا ہی وہ مقدم ہوگا دورکی ناتی والی پر اور اگر دو ولی برابر کی درجہ کی نکاح باندہین معا یعنی ایک ہی وقت مین ایک ولی ایک سی نکاح باندہ دی اور دوسرا ولی ایک دوسری باندہ دی تو وہ نکاح باطل ہی بالاتفاق ١٢ مترجم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن مسعودٍ قال كنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس معنا نساء فقلنا الا نختصي فنهانا عن ذلك ثم رخص لنا ان نستمتع فكان احدنا ينكح المرأة بالثوب الى اجل ثم قرأ عبد الله يايها الذين امنوا لا تحرموا طيبت ما احل الله لكم متفق عليه

روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ہم جہاد کرتی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالانکہ نہین ساتہہ ہماری عورتین یعنی بیبیان اور لونڈیان اور ہم خواہش اونکی رکہتی تہی پس کہا ہمنی کیا نہ خوجا ہو وین ہم یعنی تا کہ چہٹکارا پاوین شہوۃ نفس اور وسوسہ شیطان کے سے پس منع کیا ہمکو حضرت نے خوجا ہونی سی پہر رخصت دی ہمکو متعہ کرنیکی پس تہا ایک ہمارا کہ نکاح کرتا تہا عورۃ سی بدلے کپڑی کی ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تہا پہر پڑہی عبد اللہ بن مسعود نے یہہ آیۃ ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزونکو اون چیزونسی کہ حلال کے ہین اللہ تعالی نی واسطی تمہاری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کے معلوم ہوتی ہی تو یہہ رخصت ابتدای اسلام مین تہی پیچہی منسوخ ہولی چنانچہ اگلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور اس سی پہلی بہی حدیثین گذرین اونسی منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعود نی کہ آیۃ مذکورہ پڑہا اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ معتقد تہی مباح ہونے متعہ کے مانند ابن عباس کے لیکن ابن عباس کا پہرنا اس اعتقاد سی بسبب کہنے سعید بن جبیر کے ثابت ہوا ہی چنانچہ اگلی آویگا بیان اوسکا اور ابن مسعود سے شاید کہ پہر ہون اس اعتقاد سی بعد اسکی یا اسی اعتقاد پر رہی ہون بسبب نہ پہونچنی نص کے اونکو یعنی حکم صریح نسخ کا اونکو نہ پہونچا ہو ١٢ مترجم

وعن ابن عباسٍ قال انما كانت المتعة في اول الاسلام كان الرجل يقدم البلدة ليس له بها معرفة فيتزوج المرأة بقدر ما يرى انه يقيم فتحفظ له متاعه وتصلح له شيئه حتى اذا نزلت الاية الا على ازواجهم او ما ملكت ايمانهم قال ابن عباسٍ فكل فرجٍ سواهما فهو حرام رواه الترمذي

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہ تہا متعہ مگر اول اسلام مین تہا مرد کہ آتا ایک شہر مین نہوتی واسطی اوسکی اوس شہر مین شناسائی یعنی لوگونسی کہ ٹہکانا دی اوسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سی مقدار اوس مدت کے کہ جانتا کہ ٹہرونگا اس شہر مین پس نگہبانی کرتی وہ عورت واسطی اوسکی اسباب اوسکی کی اور پکاتی واسطی اوسکی کہانا اوسکا یہانتک کہ اوتری یہہ آیۃ مگر اوپر بیبیون اپنی کی یا اوپر لونڈیون اپنی کی کہا ابن عباس نے جو شرمگاہ ہی سوا ان دونون کے یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کی سوا پس وہ حرام ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حاصل آیۃ کا یہہ ہے کہ جو نگاہ رکہتی ہین اپنی سترونکو سوا اپنی بیبیون اور اپنی لونڈیونسی وہ ملامت نہین کی گئی ہین اور جو کوئی سوا اسکی ڈہونڈہی وہ تجاوز کرنیوالی ہین یعنی حلال سی طرف حرام کے کہا طیبی نے کہ مراد ابن عباس کے یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی وصف کیا اونکا ساتہہ اسکی کہ وہ محافظت کرتی ہین سترون اپنی کی سب عورتونکی شرمگاہ ہونسی مگر اپنی بیبیون اور لونڈیونسی نہین محافظت کرتی یعنی اونسی صحبت کرتی ہین اور متعہ کی عورۃ بیوی نہین ہوتی ہی اسطی نہین توارث کی یعنی میراث کی آیۃ میراث کے اسمین اجماعا اگر ہوتی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہی بلکہ وہ اجرت کو دینی والی ہی نفس اپنی کی تئین چند روز کو پس نہین داخل ہی وہ بیچ حکم کی اور کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ متعہ کی عورۃ نہین ہے بیوی اوسکی پس واجب ہی یہہ کہ نہ حلال ہو وہ اور تعجب ہی شیعہ سی کہ عمل کرتی ہین قول ابن عباس کے پر اور ترک کرتی ہین حضرت علی کی مذہب کو کہ صحیح مسلم مین ہی حضرت علی نی سنا ابن عباس کو کہ متعہ کو جائز کہتی ہین پس فرمایا حضرت علی نے کہ نہ کہہ اسطرح اے ابن عباس اسلیے کہ مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سی دن خیبر کے اور پالے ہوی گدہونکی گوشت سی ١٢

وعن عامر بن سعد قال دخلت على قرظة بن كعب وابي مسعود الانصاري في عرس واذا جوار يغنين فقلت اي صاحبي رسول الله صلى الله عليه وسلم واهل بدر يفعل هذا عندكم فقالا اجلس ان شئت فاسمع معنا وان شئت فاذهب فانه قد رخص لنا في اللهو عند العرس رواه النسائي اور روایت ہی عامر بن سعد سی کہا داخل ہوا مین اوپر قرظہ بن کعب کے اور ابو مسعود انصاری کی بیچ ایک شادی کے پس ناگہان کئی ایک چھوکریان گاتی تہین پس کہا مینی ای دو صحابیو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی و اہل بدر کی کیا جاتا ہی یہہ نزدیک تمہاری یعنی گانا چہوکریونکا پس کہا دونون صحابیون نی بیٹھہ تو اگر چاہی تو پس سن ساتھہ ہمارے اور اگر چاہی تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دیگئی ہی واسطی ہمارے بیچ گانیکی وقت شادی کی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** اس سے معلوم ہوتا ہی اوس زمانی مین بہی مشہور حرمت و کراہت راگ کی تہی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند انکی بعضونکو معلوم تہی اور بعضونکو نہین معلوم تہی واللہ اعلم ۔

باب المحرمات

باب ہی بیچ بیان ان عورتونکی کہ حرام ہین مرد پر **ف** جو عورتین کہ حرام ہین مرد پر تفصیل انکی فتاوی عالمگیری مین خوب لکہی ہی ترجمہ اوسکا لکہا جاتا ہی انکی تو قسمین ہین اول تو وہ ہین کہ جو حرام ہین بسبب نسب کی وہ مائین ہین اور بیٹیان اور بہنین اور پہپیان اور خالائین اور بہتیجیان اور بہانجیان پس انسی نکاح بہی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور وہ چیزین کہ باعث صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماؤنسی مراد اوسکی ماں ہی اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بیٹیونسی مراد بیٹی اوسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچیکی درجہ مین ہون اور بہنین تین طرحکی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بہتیجیان و بہانجیان اگرچہ نیچیکی درجہ کے ہون اور پہپیان بہی تین طرحکی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اسکی باپکے پہپیان اور دادونکی پہپیان اور اسکی مانکے پہپیان اور دادیون کی اور نانیون کے پہپیان اگرچہ اوپرکے درجہ مین ہون اور پہپی کی پہپی سکو دیکہین گے اگر پہپی قریب کے سگی یا سوتیلی ہی اوسکی وہ پہپی تو حرام ہی اور اگر قریب کے اخیافی ہی تو اسکی پہپی نہین حرام اور خالائین بہی کئے ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپونکی خالائین اور ماؤنکے خالائین اور خالا کی خالا کو دیکہین گے اگر قریب خالا سگی یا اخیافی ہی اوسکی وہ خالا ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کے خالا سوتیلی ہی تو اوسکی خالا نہین حرام اور دوسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب صہریت کے یعنی سسرال کے علاقہ سی انکی چار فرقی ہین اول ساسین اور دادیا ساسین و نانیا ساسین اگرچہ اوپرکی درجہ مین ہون اور دوسری بیٹیان بیویونکی اور بیٹیان بیویکی اولاد کی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون بشرطیکہ صحبت کے ہو بیویونسی برابر ہی کہ وہ بیٹی اسکی پرورش مین پا ہو اور ہماری علمائی نہین قایم کیا ہی خلوت کو مقام صحبت کے بیچ حرام ہونے بیٹیون کی اور تیسری بہو اور پوت بہو اور نواس بہو اگرچہ نیچیکی درجہ مین ہو صحبت کے ہو اونسی بیٹی وغیرہ نی یا نکی ہو اور نہین حرام ہوتی ہی بیوی لے پالک کی اور چوتہی بیویان باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپرکی درجہ مین ہون پس یہہ حرام ہین ہمیشہ کو نکاح بہی انسی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرہ کی یعنی سسرال کی بسبب نکاح صحیح کی نہ فاسد کی پس اگر نکاح کیا فاسد ایک عورت سی تو نہین حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی نری عقد سی بلکہ بسبب وطی کی حرام ہوتی ہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرہ کی بسبب صحبت کرنیکے حلال ہو صحبت یا شبہ سی ہو یا زنا کی ہو پس جسنی زنا کیا ساتہہ ایک عورت کے حرام ہوئی اوسپر ماں اوسکی اگرچہ اوپر کے درجہ کی ہو اور حرام ہوئی بیٹی اوسکی اگرچہ نیچیکی درجہ کے ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہی وہ عورت کہ جس سی زنا کیا زنا کرنیوالیکی باپ دادونپر اگرچہ اوپرکی درجہ مین ہون اور اسکی بیٹونپر اگرچہ نیچیکی درجہ مین ہون اور اگر صحبت کے ایک عورۃ سی پس لگا بیچہا اوسکا ایک ہوگیا تو نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اسلیئے کہ یقین نہین ہے صحبت فرج مین ہونیکا مگر جبکہ حمل رہ جاوی اوسکو اور معلوم ہو کہ اوسیکا ہی اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی یہہ حرمت بسبب وطی کی ثابت ہوتی ہی بسبب چہونے اور بوسہ لینی کی اور نظر کرنیکی طرف فرج کے ساتہہ شہوۃ کے برابر ہی کہ ہو چہونا وغیرہ ساتہہ نکاح کی یا ملک کے یا فجور کے نزدیک ہماری اور لکہا علما ہماری نی کہ شبہ اور غیر شبہ اسمین برابر ہی اور مباشرہ شہوۃ سی بمنزلہ بوسہ لینی کی ہی اور اسیطرح گلی لگانا اور اسیطرح اگر کاٹا اوسکو ساتہہ شہوۃ کی اور اگر دیکہا ایک عورت نے طرف ستر مرد کے یا چہوا مرد کو ساتہہ شہوۃ کی

یا بوسہ لیا اوسکا ساتھہ شہوۃ کی متعلق ہوئی ساتھہ اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ ساتھہ نظر کرنیکی طرف تمام اعضا کی مگر ساتھہ
شہوۃ کی اور نہ ساتھہ چھونی تمام اعضا کی مگر شہوۃ سی بلا خلاف اور معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل کی ہی لکھاہی علمانی کہ اگر دیکھا مرد نی طرف فرج عورت کی
اس حال مین کہ وہ کھڑی ہی تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی اسلئی کہ طرف فرج داخل کے نظر نہین پڑتی ہی نظر طرف فرج داخل کی جبکہ بیٹھی ہو تکیہ لگائی
ہوئی اور اگر دیکھی طرف فرج عورۃ کی ساتھہ شہوۃ کی باریک پردی کی پیچھی سی یا شیشی کی پیچھی سی معلوم ہوتی ہو اوسمین سی فرج اوسکی تو ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی
اور اگر دیکھا آئینہ مین پس دیکھی فرج عورۃ کی اور نظر کی شہوۃ سی تو نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اور بیٹی اوسکی اسلئی کہ نہین دیکھی اسنی فرج اوسکی بلکہ دیکھا
عکس اوسکی فرج کا اور اگر ہو عورۃ کنارہ حوض پر یا پل پر اور دیکھی مرد پانی مین پس دیکھی شہوۃ سی فرج عورت کی نہین ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر ہو عورۃ پانی
مین پس دیکھی مرد فرج عورۃ کی اور نظر کری شہوت سی تو ثابت ہوتی ہی حرمت پھر جیسی ثابت ہوتی حرمت ساتھہ چھونیکی نہین ہے فرق اسمین کہ چھوئی قصدا یا بھول
کر یا از راہ جبر کی یا از راہ خطا کی یا سوتی مین پس اگر جگانی لگی اپنی بیوی کو جماع کرنیکی لیی پھر پہنچ جاوی ہاتھہ اوسکا طرف بیٹی اپنی کی کہ اوس سی ہو پس چٹکی لی اوسکی ساتھہ
شہوۃ کی بگمان اسکی کہ یہہ ماں اوسکی ہی اور وہ ہو مشتہاۃ تو حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی ہمیشہ کو اور اگر چھوئی بال عورۃ کی ساتھہ شہوۃ کی وہ بال کہ متصل ہین
سر کی تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر لٹکی ہوئی بالونکو چھوئی تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور ناطفی نی مطلق چھونیکو باعث حرمت لکھاہی بغیر اس تفصیل کے اور اگر چھوئی
ناخن عورۃ کی ساتھہ شہوۃ کی تو ثابت ہوتی ہی حرمت پھر چھونا جو واجب کرتاہی حرمت مصاہرۃ کو وہ چھونا ہی کہ ہو درمیان مرد و عورۃ کی کپڑا اور جبکہ کپڑا درمیان دونوں کی ہو
اگر کپڑا ایسا صفت ہو کہ نہ پاوی چھونیوالا حرارت چھوئی گئی کی تو نہین ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ کھڑا ہو جاوی ستر مرد بسبب اسکے اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کہ
کہ پہنچی حرارت چھوئی گئی کی چھونیوالیکی ہاتھہ کو تو ثابت ہوتی ہی اور اسیطرح ثابت ہوتی ہی حرمت اگر چھوئی موزی کی بیچکی جانب کو ہو جبکہ چمڑا لگا ہوا اوسکو نہ پاوی
نرمی قدم کی تو اوسکی چھونیسی حرمت نہین ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوی مرد عورۃ کا اس حال مین کہ میان دونوں کی کپڑا ہو پس اگر پاوی ٹھنڈک دانتوں کی یا ٹھنڈک ہونٹوں کی
تو بوسہ لینا اور چھونا ہوا اور ملاقات کرنی چھونی پر نہین ہے شرط واسطی ثابت ہونی حرمت کی یہانتک کہا گیا ہی اگر پھیلاوی کوئی ہاتھہ اپنا طرف بیوی کی ساتھہ شہوۃ کی درحالیکہ
ہاتھہ اوسکا اوسکی بیٹی کی ناک پر پڑا زیادہ ہو شہوۃ اوسکی تو حرام ہوتی ہی اوسپر بیوی اوسکی اگرچہ اوٹھالیوی ہاتھہ اوسیوقت اور شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ مشتہاۃ اور فتوی
اسپر ہے کہ عورۃ نو برس کی مشتہاۃ ہی نہ کم اس سے پس اگر جماع کری صغیرہ غیر مشتہاۃ سی تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑھی ہو جاوی عورۃ یہانتک کہ حد مشتہاۃ سی نکل
جاوی تو باعث حرمت ہوتی ہی اسلئی کہ وہ داخل ہو چکی ہی تحت حرمت کے پس نہین نکلی بسبب بڑھاپی کی اور صغیرہ ایسی ہی نہین اور اسیطرح شرط کی گئی ہی شہوۃ ذکر مین یہانتک
کہ اگر جماع کری چار برس کا لڑکا مثلا اپنی باپ کی بیوی سی تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکی حرمت مصاہرۃ کی اور جماع کرنا ایسی لڑکیکا کہ جماع کرسکتاہی مانند اوسکی بمنزلہ جماع کی
بالغ کی ہی اس باب مین لکھاہی مثلا لڑکا جماع کرسکتاہی مانند اوسکی وہ ہے کہ جماع کرسکی اور خواہش کری عورۃ کی اور حیا کری عورت مثل اوسکی سی اور شہوۃ معتبر
وقت چھونی اور نظر کرنیکی یہانتک کہ اگر پائی جاوین یہہ دونو چیزین بغیر شہوۃ کی اور پھر شہوت ہو بعد چھوڑ دینی کی تو نہین متعلق ہوتی بسبب اسکے حرمت اور حد شہوۃ
کی مرد مین یہہ ہے کہ کھڑا ہو ستر اوسکا یا زیادہ کھڑا ہو یعنی تندی ہو اگر پہلی سی کھڑا تہا وہ ہو اصحیح وعلیہ الفتوی پس جسکا کھڑا ہو ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل
کیا ستر کو درمیان دونوں رانوں بیٹی اپنی کی پس نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی جبتک کہ نہ زیادہ کھڑا ہو اور یہہ حد شہوت کی جب ہے کہ ہو وہ جوان قادر جماع
پر اور اگر ہو بڈھا یا نامرد تو اوسکی حد شہوۃ کی یہہ ہی کہ حرکت کری دل اوسکا ساتھہ خواہش کرنیکی اگر نہ ہو حرکت کرنیوالا پہلی اسکی اور اگر تہا حرکت کرنیوالا پہلی
سے تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتوں کی شہوت اور ستر کٹی ہو اون کی شہوت کی یہہ ہی کہ خواہش ہو دلمین اور لذت حاصل ہو ساتھہ چھونی وغیرہ
کی اگر نہ تہی خواہش وغیرہ پہلی سی اور اگر تہی پہلی سی تو زیادہ ہو اور ہونا شہوۃ کا ایک کو دونوں مین سی کفایت کرتاہی حرمت مین اور چھونی وغیرہ
سی جو حرمت ثابت ہوتی ہی شرط اوسمین یہہ ہی کہ نہ منزل ہو یہانتک کہ اگر منزل ہو وقت چھونی کی یا دیکھنی کی تو نہین ثابت ہوگی ساتھہ اوسکی

حرمت مصاہرۃ کی وعلیہ الفتوی ایسی کہ ظاہر ہوا ساتھہ منزل ہونی کی کہ یہہ چہونا باعث نہین ہوئی جماع کا اور اگر دیکہی مقعد عورۃ کی نہین ثابت ہوتی ساتہہ اوسکی حرمت
مصاہرۃ کی اور اسیطرح اگر بدفعلی کری عورۃ کی پیچہی سی نہین ثابت ہوتی ساتہہ اسکی حرمت وہو الاصح وعلیہ الفتوی اور اگر جماع کری مردہ سی نہین ثابت
ہونی ساتہہ اوسکی حرمت اور اگر اقرار کیا ساتہہ حرمت مصاہرۃ کی اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کرا دی جاویگی درمیان دونون میان بیوی کی اور اسیطرح
اگر نسبت کری اوسکو طرف ماقبل نکاح کی یعنی اگر کہی اپنی بیوی سی کہ جماع کیا تہا مینی تیری ماں سی پہلی نکاح تیری کی تو اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق
کروا دیجاوی گی دونون مین ولیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین یہانتک کہ واجب ہوگا مہر معین اور مداومت کرنی اس اقرار پر نہین شرط یہانتک
کہ اگر رجوع کری اس سی اور کہی جہوٹ کہا تہا مینی تو قاضی نہ سچ جانی اوسکو ولیکن اگر جہوٹا ہوگا اپنی اقرار مین تو عند اللہ نہین حرام ہونگی بیوی اوسکی اور اسیطرح
اگر کہی آدمی ایک عورت کو کہ یہہ ماں میری ہی دودہ پلائی پہر ارادہ کری نکاح کرنیکا اوس سی بعد اسکی اور کہی کہ خطا کی مینی اسمین تو اوسکو جائز ہی نکاح
کرنا اوس سے استحسانًا اور اگر بوسہ لیا ایک عورۃ کا پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوۃ سی یا چہوا اوسکو یا نظر کی طرف فرج اوسکی کی اور پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوۃ سی تو بوسہ لینی
مین فتوی دیا جاوی ساتہہ ثابت ہونی حرمت کی جب تک نہ ظاہر ہو کہ اوسنی بوسہ لیا بغیر شہوۃ کی اور چہونی اور نظر کرنی مین طرف فرج کی نہین فتوی دیا جاوی ساتہہ
حرمت کی مگر کہ ظاہر ہو یہہ کہ اوسنی کی ہین یہہ چیزین ساتہہ شہوۃ کی اسلیکی اصل بوسہ لینی مین شہوۃ ہی بخلاف چہونی اور نظر کرنیکی اور یہہ جب ہے کہ چہوا ہو غیر فرج کو اور
اگر فرج کو چہوا تہا تو نہ سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اگر پکڑی چہاتی عورت کی اور کہا کہ نہ تہا یہہ شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوی اور اسیطرح اگر سوار ہوا ساتہہ
عورۃ کی جانور پر تو نہ سچ جانا جاوی بخلاف اوسکی کہ چڑہا عورت کی پیٹہہ پر اور گذرا ساتہہ اوسکی پانی سی یعنی اوس صورتمین سچ جانین اوسکی کہنی کو اور
قبول کیجاوی گواہی اوپر اقرار کرنیکی ساتہہ چہونی کی اور بوسہ لینی کی ساتہہ شہوۃ کی اور قبول کیجاوی گواہی اوپر نفس چہونی اور بوسہ لینی کی ساتہہ شہوۃ
کی ایسی کہ شہوۃ ایسی چیز ہی کہ معلوم ہو جاتی ہی فی الجملہ یا تو ساتہہ حرکت کرنی عضو کی اوس شخص سے کہ حرکت کرتا ہی عضو اوسکا یا ساتہہ اور علامتون کی اوس شخص سے
کہ نہین حرکت کرتا عضو اوسکا اور کہا قاضی علی سعدی نی کہ ایک نشئی والی نی بدن لگایا اپنا ساتہہ بدن بیٹی اپنی کی اور بوسہ لیا اوسکا اور قصد جماع کا کیا
پس کہا اوسکی بیٹی نی کہ مین بیٹی تیری ہون پہر چہوڑ دیا اوسنی اوسکو تو حرام ہو جاتی ہی ماں اوسکی اور کہا گیا ایک شخص سے کہ کیا کیا تونی اپنی ساس سے کہا اوسنی
کہ جماع کیا مینی اوس سے ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ دونون نی از راہ ہنسی کی کہا تہا پس بعد اسکی اگر وہ کہیگا کہ مینی جہوٹ کہا تہا تو نہین
سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور ایک شخص کے ملک مین لونڈی تہی پس کہا اوسنی کہ صحبت کی مینی اس سے تو نہین حلال وہ اوسکی بیٹی کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تہی
اور اوسنی کہا کہ مینی صحبت کی اس سے تو جائز ہی اوسکی بیٹی کو کہ جہٹلاوی اوسکو اور صحبت کری اوس سے اور اگر حرام کیا چاہی لونڈی میراث باپ اپنی کی کو تو جائز ہی
اوسکو صحبت کرنی اوس سے یہانتک جانی یہہ کہ باپ نی صحبت کیے اوس سے ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورۃ سی اس شرط پر کہ وہ باکرہ ہی پہر جب ارادہ کیا صحبت کرنی کا اور
سی پایا اوس کو غیر باکرہ پس کہا اوس سے کہ کسنی توڑا ابکر تیرا کہا اوسنی کہ تیری باپ نے اگر تصدیق کیا اوسکو خاوند نی جدی ہو گئی وہ اوس سی اور نہین ہے مہر واسطی اوسکی اور
اگر جہٹلایا اوسکو پس وہ بیوی اوسکی ہی اگر دعوی کیا ایک عورۃ نی یہہ کہ چہونا خاوند کی بیٹی کا تہا شہوۃ سی تو نہ سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کی
بیٹی کی قول کا ایک شخص نی بوسہ لیا اپنی باپ کی بیوی کا ساتہہ شہوۃ کی یا بوسہ لیا باپ نے اپنی بیٹی کی بیویکا ساتہہ شہوۃ کی اور بیوی جبر کی گئی ہی اور انکار کیا خاوند
نی ہونی اوسکی کا ساتہہ شہوت کی تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند اوسکی واقع ہوگی فرقت اور واجب ہوگا مہر خاوند پر اور پہر لی خاوند
مہر اوس سے کہ کی یہہ حرکت اگر قصد کیا تہا اس فعل کی کرنیوالی نی فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا تو نہ لی اور صحبت کرنی مین مہر لی اگرچہ قصد
کیا تہا ساتہہ صحبت کرنی کی فساد کا ایسی کہ اس صورتمین واجب ہوتی حد اور حد اور مال نہین جمع ہوتی نکاح کیا ایک شخص نی کسی
کی لونڈی سی پہر لونڈی نی بوسہ لیا اپنی خاوند کی بیٹی کا پہلی دخول کی ساتہہ اسکی پس دعوی کیا خاوند نے کہ اسنی بوسہ ب

لیا شہوة سے اور چہنا یا اوسکو لونڈی کے مالک نے تو وہ جدی ہو جاویگی اپنی خاوند سے بسبب کہنی خاوند کی کہ اسنی بوسہ لیا شہوة سے اور لازم ہوگا خاوند پر آدہا
مہر بسبب جہٹلانی مالک کے اوسکو اور نہین قبول کیا جاوے گا قول لونڈیکا یہین اگر کہا کسی نے بوسہ لیا مینی اوسکا ساتہہ شہوة کے اور اگر پکڑا ایک عورة نے ستر داماد
کا لڑائی مین اور کہا کہ تہا یہہ بغیر شہوة کے تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور نکاح نہین جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرة کے اور دودہ پلانی کی بلکہ فاسد ہو جاتا ہی یہانتک
کہ اگر صحبت کیے اوس سے خاوند نے پہلی تفریق کی از راہ اشتباہ کے یا بغیر اشتباہ کے تو نہین واجب ہوتی اوسپر حد اور اگر بدکاری کی ایک عورة سے یا چہوا اوسکو
وغیر ذالک پہر توبہ کی تو ہوگا محرم اوسکی بیٹی کے لیے اسلیکی حرام ہوا اوسپر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے ہمیشہ کو اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہے ساتہہ جماع
حرام کے اور ساتہہ اوس چیزکے کہ ثابت ہوتی ہی اوس سے حرمت مصاہرة کی نہین مضائقہ اسکا کہ نکاح کرے مرد ایک عورة سے اور نکاح کرے اوسکا بیٹا اوس عورت
کے بیٹی سے یا اوسکی ماں سے اگر لپیٹا اپنی ستر کو کپڑے مین اور جماع کیا عورة سے اگر تہا کپڑا ایسا کہ نہین منع کرتا تہا پہونچنی حرارة کو طرف ستر اوسکی کی تو حلال ہو گی
عورة خاوند اول پر اور اگر کپڑا ایسا تہا کہ بسبب اوسکی حرارة نہین پہونچتی تہی تو نہین حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب دودہ پینی کی جو عورتین کہ حرام
ہوتی ہین بسبب قرابة اور صہریة کی حرام ہوتی ہین بسبب علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگی آتا ہی اور تہوڑا دودہ پینا اور بہت پینا جب ہو عمر
شیر خوارگی مین تو متعلق ہوتی ہے ساتہہ اوسکی حرمت اور تہوڑی کی حد یہہ ہے کہ معلوم ہو پیٹ مین پہنچ جانا اوسکا اور عمر شیر خوارگی کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک تیس
مہینی ہین اور صاحبین کے نزدیک دو برس اگر دودہ پینا موقوف کیا لڑکی نے عمر شیر خوارگی کی اندر پہر بعد اوسکی عمر شیر خوارگی ہی مین تو وہ بہی دودہ پینا ہو
اسلیکی پایا گیا دودہ پلانا اوسکی مدت مین اور جب تمام ہو چکی عمر شیر خوارگی کی تو نہین متعلق ہوتی حرمت ساتہہ دودہ پینی کے اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ مدت شیر خوارگی کی
جو مستحق ہوتی اجرة دودہ پلانیکی اندازہ کی گئی ہی ساتہہ دو برس کے یہانتک کہ اگر مانگی مطلقہ لڑکی کی باپ سے بعد دو برس کے اجرة دودہ پلانیکی اور باپ انکار کرے اسکے
دینی کا تو جبر کرنا نہین آتا اوسپر اور دو برس مین جبر کیا جاویگا اور یہہ حرمة جیسیکہ ثابت ہوتی ہی ماں رضاعی یعنی دودہ پلانیوالیکی جانب مین ویسی ہی
ثابت ہوتی ہی باپ رضاعی کی جانب مین اور باپ رضاعی وہ ہی کہ دودہ اوترا بسبب صحبت کرنی اوسکی یعنی خاوند دودہ پلانی والیکا حرام ہین رضیع
پر ماں باپ رضاعی اوسکی اور اصول اونکی اور فروع اونکی خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی یہانتک کہ ماں رضاعی نی اگر بچہ جنا اوسکی باپ رضاعی سے
یا غیر اوسکی سے پہلی اس دودہ پلانیکی یا بعد اسکی یا دودہ پلایا کسی لڑکیکو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کی غیر ماں رضاعی اوسکی سے پہلی اس دودہ پلانی
کے یا بعد اوسکی پس سب بہائی اور بہن ہین رضیع کے اور اولاد اونکے بہتیجے اور بہانجے اوسکے ہونگی اور بہائی رضاعی باپ کا چچا اوسکا ہوگا اور بہن اوسکی پہوپی اوسکی
اور بہائی ماں رضاعی کا ماموں اوسکا اور بہن اوسکی خالہ اوسکی اور اسیطرح دادا اور دادی اور نانا نانی رضاعی ہین اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرة
کے دودہ پینی مین یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہی رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہی اوسکی باپ رضاعی پر اور اسی پر قیاس کر اور ونکو
مگر دو مسلو مین ایک تو یہہ کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بیٹی کی بہن سے اور دودہ کی علاقہ مین یہہ درست ہی اسلیکی کہ اسکی نسبی
بیٹی کی بہن اگر اس سے ہوگی تو بیٹی اوسکی ہوگی اور اگر اس سے نہوگی تو ربیبہ اوسکی ہوگی اور دودہ کے علاقہ مین یہہ باتین نہین جمع تہین یہانتک کہ اگر نسب مین
بہی یہہ بات اندونون باتون مین سے نہین پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلا ایک لونڈی تہی دو شریکونمین اوسنی بچہ جنا اور دونون شریکون نی دعوی
کیا اوسکا یہانتک کہ ثابت ہوا نسب دونون سے اور ہر ایک شریک کی ایک ایک بیٹی ہے اور عورت سے تو جائز ہی ہر ایک شریک کو یہہ کہ نکاح کرے دوسری
کے بیٹی سے اسلیکی ان باتون مین سے ایک بہی پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی نسبی بیٹی یا بہن سے اور دوسرا مسئلہ یہہ ہے کہ
نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بہائی کی ماں سے اور دودہ کی علاقہ مین جائز ہی اسلیکی کہ نسب مین اگر دونون بہائی ہونگی اخیافی
تو ماں بہائی کی ماں اوسکی ہوگی اور اگر دونون [illegible] اوسکی باپ کی بیوی ہوگی اور یہہ باتین دودہ کی علاقہ مین نہین

ہوتین اور حلال ہوتی ہی بہن دودہ شریک بہائی کی جیسیکہ حلال ہوتی ہی نسب مین مثلاً زید کا سوتیلا بہائی عمرو ہی اور عمرو کی ایک بہن ہی اخیافی یعنی
اوسکی باپ کی نطفہ سی نہین ہے کسی اور سی ہی اور مان دونون کی ایک ہی تو اوس سے حلال ہی نکاح کرنا عمرو کی سوتیلی بہائی کو کہ زید ہی اور حلال ہی
مان دودہ شریک بہائی کی اور حلال ہی مان چچا اور پہپہی اور ماموں اور خالہ رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا ساتہ مان پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہ
دادی اور نانی فرزند رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا فرزند رضاعی کی پہپہی سی اور اوسکی بہن کی مان سی اور اوسکی بہانجی سی اور اوسکی پہپہی کی
بیٹی سی اور اسیطرح عورتکو جائز ہی نکاح کرنا ساتہ باپ بہن رضاعی اپنی کی اور ساتہ بہائی بیٹی رضاعی اپنی کے اور ساتہ باپ پوتی رضاعی اپنی کی اور
ساتہ دادا اور ماموں فرزند رضاعی اپنی کی اور نہین جائز ہیہ سب نسب سی جب طلاق دی مرد ایک عورتکو اور وہ دودہ والی ہو پہر وہ نکاح کری دوسرے خاوند
سی بعد گذرنی عدت کے اور صحبت کی اوس سے خاوند دوسرا تو اجماع ہی علما کا اسپر کہ جب وہ جنی گی بچہ دوسرے سی تو دودہ دوسرے کا ہوگا اور منقطع ہوگا
دودہ اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسری سی تو دودہ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسری سی لیکن بچہ نہوا تو کہا ابو حنیفہ رح نی کہ دودہ ہوگا
اول کا یہانتک کہ جنی دوسرے سی ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورت سی اور نہ جنی اوس سی کبہی پہر اوترا اوسکی دودہ اور پلایا اوسنی ایک لڑکیکو تو ہوگا وہ
دودہ عورۃ کا نہ اوسکی خاوند کا یہانتک کہ نہین حرام ہوگی اوس لڑکی پر اولاد اوس شخص کے کہ غیر اس عورت سی ہو ایک شخص نی زنا کیا ایک عورت سی پس جنی اوس سے اور
دودہ پلایا ایک لڑکیکو تو نہین جائز اوس زانیکو اور اوسکی باپ دادونکو اور اوسکی اولاد کو نکاح کرنا اوس لڑکی سی اور جائز ہی اوسکی چچا کو اور اوسکی ماموں کو نکاح کرنا اوس لڑکی
سی مانند اوس لڑکیکی کہ زنا سی ہو اور اگر جماع کیا ایک عورت سی ساتہ شبہ کی اور حاملہ ہوئی وہ اوس سے پہر دودہ پلایا اوسنی ایک لڑکیکو تو وہ بیٹا ہی رضاعی جماع کرنیوالیکا
اور اسی قیاس پر جہان کہ ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالی سی ثابت ہوگا اوس سے علاقہ دودہ کا اور جہان کہین کہ نہین ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنی
والی سی ثابت ہوگا دودہ مان کے طرف سی ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورت سی پہر جنی اوس سی بچہ اور دودہ پلایا اپنی لڑکیکو پہر خشک ہوگیا دودہ اوسکا پہر اوترا
دودہ اوسکی بعد اوسکی پہر پلایا اوسنی ایک لڑکیکو تو جائز ہی اس لڑکیکو نکاح کرنا اوس شخص کی اولاد سی کہ غیر اس دودہ پلانیوالی سی ہو ایک باکرہ عورۃ
نی نکاح نہ کیا تہا اور اوسکی اوترا دودہ پہر پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو ہوئی وہ مان رضاعی اوس لڑکیکی اور ثابت ہونگی تمام احکام
دودہ کے درمیان دونونکی یہانتک کہ اگر نکاح کریگی وہ باکرہ کسی مرد سی پہر طلاق دیدیگا وہ اوسکو پہلی صحبت کرنیکی اوس سی تو جائز ہوگا اوسکو
نکاح کرنا اوس لڑکی سی اور اگر طلاق دیگا اوسکو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکیسی اور اگر ایک لڑکی نہ پہونچی تہی
نو برس کے عمر کو اور اوترا اوسکی دودہ پہر پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو نہین متعلق ہوتی بسبب اوسکی حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہی
کہ اوترے نو برس کے عمر میں یا زیادہ اور اسیطرح اگر اوترا باکرہ عورۃ کی چہاتیوں مین پانی زرد تو نہین ثابت ہوتی اوسکی پلانی سی حرمت اگر ایک عورت نی
چہاتی دی بچہ کی منہ مین اور معلوم نہوا اوسکو چوسنا دودہ کا تو نہین حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کی لیکن ازراہ احتیاط کی ثابت ہوگی حرمت
گیا پانی بچہ کی منہ مین پانی زرد چہاتی سی ثابت ہوگئے حرمت دودہ پینی کی اصلی کہ وہ دودہ ہی کہ بدل گیا ہی رنگ اوسکا اگر اوترا ایک مرد کے دودہ پس
پلایا اوسنی ایک بچہ کو تو نہین ثابت ہوگی حرمت بسبب اوسکی دودہ پینی کی اور دودہ عورت زندہ اور مردہ کا برابر ہی اس حرمت مین اور اگر دودہ
لڑکی ایک جانور کا دودہ پیوین تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکی حرمت اور دودہ پینا دارالاسلام مین اور دارالحرب مین برابر ہی یہانتک کہ اگر دودہ
پلایا گیا دارالحرب مین اور اسلام لائی وہ یا نکلی طرف دارالاسلام کی ثابت ہونگی احکام دودہ پینی کی آپسمین اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی حرمت
ساتہ دودہ پینی کی چہاتی سی ثابت ہوتی ہی ساتہ دودہ ڈالنی کی منہ مین اور ناک مین سیچوڑنیکی اور نہین ثابت ہوتی حرمت ساتہ دودہ
ڈالنی کی کان مین اور حقنہ مین اور [illegible] زخم [illegible] اگرچہ پہونچ جاوی حلق مین اور پیٹ مین

یہہ ظاہر الروایت ہی اور امام محمد کی نزدیک حنفیہ سی ہی ثابت ہوجاتی ہی اور اگر مل جاوی دودہ کہانی مین پس اگر آگ پر پکا گیا کہانا اور پک گیا یہانتک کہ متغیر
ہوگیا دودہ پس نہین حرام ہوتا برابر ہی کہ ہو دودہ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نہ پکایا گیا تو اگر ہوگا طعام غالب نہین ثابت ہوویگی اوس سے بہی حرمت اور اگر دودہ
غالب ہوگا تو بہی نہین ثابت ہوگی حرمت امام ابوحنیفہ کی نزدیک اسلیی کہ جب پتلی چیز ملی ایک بستہ چیز مین ہوگئی پتلی تابع اوس بستہ کی پس نکل گئی اوس سے کہ ہو مشروب
یعنی پینی کی لایق نہ رہی یہانتک کہا ہی علمانی اگر ہو کہانا تہوڑا اور باقی رہی دودہ لایق پینی کی ثابت ہوتی ہی بسبب اسکی حرمت دودہ کی اور اگر مل گیا
دودہ آدمی کا ساتہہ دودہ بکری کی اور دودہ آدمی کا غالب ہے ثابت ہوگی حرمت اور اسیطرح اگر بہگوئی عورۃ نی روٹی اپنی دودہ مین اور جذب کرلیا روٹی
نی دودہ کو یا گہولی ستو اپنی دودہ مین اگر پایا جاوی گا اوسمین مزا دودہ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہہ جب ہے کہ کہاوی طعام لقمہ لقمہ پس اگر گہونٹ گہونٹ
پیوی ثابت ہوگی حرمت اور اگر ملا دودہ عورتکا ساتہہ پانی کے یا دوا کی یا دودہ جانور کی پس اعتبار غالب کا ہی اور اسیطرح اگر ملی دودہ ہر پتلی چیز مین اور بستہ
مین تو اعتبار غالب کا ہی اور تفسیر غلبہ کے یہہ ہی کہ معلوم ہو اوس سے مزا اوسکا اور بو اوسکی اور رنگ وسکا ایک چیز ان چیزون مین سے اور اگر برابر ہو دودہ اور دوسری
چیز تو واجب ہی ثابت ہونا حرمت کا اسلیی کہ دودہ مغلوب نہوا اور اگر ملی دودہ دو عورتون کا تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ غلبہ والی کی نزدیک
امام ابوحنیفہ اور ابویوسف کی اور کہا محمد رح نی کہ متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونون کی بہر کیف اور یہہ ایک روایت ابوحنیفہ سی بہی ہے اور یہی روایت
ظاہر تر اور بہت احتیاط کی ہی اور اگر دونو عورتون کی دودہ برابر ہون تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونو کی باجماع اور اگر کیا جاوے دودہ جہاچ یا دہی
یا چکا یا پنیر یا مانند انکی کی اور کہاوی اوسکو لڑکا تو نہین ثابت ہوتی حرمت اسلیی کہ اسکو دودہ پینا نہین کہتی اور ایک لڑکی کو دودہ پلایا کسی عورۃ نی گانو
والون سے لیکن معلوم نہین کہ کس نی پلایا پہر نکاح کیا اوس سی ایک مرد نی اوس گانون والیون مین سے تو درست ہی اور واجب ہے عورتون پر یہہ کہ نہ دودہ پلایا کرین
ہر لڑکیکو بغیر ضرورۃ کی اور اگر کرین یہہ تو یاد رکہین یا لکہہ رکہین اور نہین فرق حرام ہونی مین درمیان دودہ پلانی بالفعل کی اور پرانی کی اگر ایک شخص نے
نکاح کیا ایک لڑکی شیرخوار سی پہر آئی مان خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اوسکی یا بیٹی اوسکی اور دودہ پلایا اوس لڑکیکو تو وہ حرام ہوگئی اوسپر اور واجب ہوا
واسطی اوسکی خاوند پر آدہا مہر اور خاوند پہر لیوی مہر مرضعہ سی اگر قصد کیا تہا اسنی فساد کا اور اگر قصد نہین کیا تہا فساد کا تو نہ لیوی اور اگر نکاح کیا دو چہوٹی
لڑکیون دودہ پیتی ہوئیون سی پس آئی ایک اجنبیہ عورت اور دودہ پلایا اون دونون کو معا یا آگی پیچہی حرام ہوئین دونون اوسپر اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا
ایک سے ان دونون مین جس سے چاہی اور اگر ہون تین اور دودہ پلادی اونکو معا حرام ہونگی اوسپر تینون اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سے انمین سے جس سی چاہی
اور اگر دودہ پلاوی اون تینون کو آگی پیچہی تو حرام ہونگی وسپر دو پہلی اور رہوگی تیسری بیوی اسکی اور اسیطرح اگر دو کو دودہ پلایا معا پہر تیسریکو حرام ہوئین دونون اوسپر
بیوی اوسکی ہی اور اگر دودہ پلایا پہلی کو پہر دو کو معا حرام ہوئین تینون اور واجب ہوگا خاوند پر واسطی ہر ایک کی انمین سے آدہا مہر اور پہر لیوی مہر مرضعہ سی
اگر قصد کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر چار لڑکیان نکاح مین تہین اور اونکو دودہ پلایا معا یا آگی پیچہی فاسد ہوا نکاح سبکا اور اسیطرح اگر دودہ پلایا ایک کو
پہر تین کو معا حرام ہوئین چارون اور اگر دودہ پلایا تین کو اونمین سے معا پہر دودہ پلایا چوتہی کو نہین حرام ہوی چوتہی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چہوٹی لڑکی سی
اور ایک بڑی سی پہر دودہ پلایا بڑی نی چہوٹی کو حرام ہوئین دونون خاوند پر پہر اگر نہین صحبت کے تہی بڑی سی نہین مہر دیناآویگا اوسکو اور چہوٹی کو آدہا مہر دیناآویگا اور پہر
لیوی خاوند آدہا مہر بڑی سی اگر ارادہ کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر نہین ارادہ کیا تہا فساد کا تو نہین لینا آویگا اوس سے کچہہ اگرچہ جانتی تہی بڑی یہہ کہ چہوٹی بیوی
اوسکی ہی اور دودہ پلانا ثابت ہوتا ہی ساتہہ ایکہ کی دو امر و نمین سی ایک تو اقرار سی اور دوسرا گواہی سی اور نہین قبول کیجاتی گواہی دودہ کی مقدمہ مین
مگر دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون کی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت مگر ساتہہ تفریق قاضی کی اور جبکہ گواہی دین دودہ پینی کی دو مرد عادل
یا ایک مرد اور دو عورتین اور تفریق کردی قاضی درمیان انکی پس اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنیکی عورت سی تو نہین ہے واسطی عورت کی کچہہ اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہوگا

جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر گواہی دین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کی سامنی بیوی کی نہین لایق ہی
بیوی کو رہنا پاس خاوند کی اصلی کہ یہہ گواہی اگر قایم ہوئی نزدیک قاضی کی تو ثابت ہوجاتا وہ دودہ پینا پس اسیطرح جبکہ قایم ہوئی نزدیک عورت کی اور اگر ایک خبر دی
اور اوسکی دلمین آوی کہ یہہ سچا ہی تو اولی ہی پرہیز کرنا واجب نہین پائی جاوی خبر دینی پہلی عقد کی پیچھی عقد کی اور اگر نکاح کیا ایک عورت سی پس کہا ایک
اور عورۃ نی کہ مینی تم دونونکو دودہ پلایا ہی تو اوسکی چار صورتین ہین اگر سچ مانا کہنا اوس عورۃ کا میان بیوی نی تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطی بیوی کی اگر
صحبت نہین کیے ہی اوس سے اور اگر جہٹلایا دونون نی اوسکو تو نکاح قایم ہی لیکن اگر وہ خبر دینی والی عادلہ ہی تو اولی یہہ ہے کہ چہوڑ دی اوسکو اور جب چہوڑ دی تو اولی یہہ ہے
کہ دیوی اوسکو آدہا مہر اگر ہو یہہ امر پہلی صحبت کرنیکی اور اس عورۃ کو افضل یہہ ہے کہ نہ لی اوس سے کچھہ اور اگر ہو یہہ بعد صحبت کرنیکی تو افضل خاوند کو یہہ ہے کہ دیوی اوسکو پورا مہر
اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور عورتکو افضل یہہ ہے کہ لیوی جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور نہ لیوی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اوسکو طلاق نہین دی ہی تو جایز ہی
اوسکو رہنا پاس خاوند کی اور اسیطرح اولی ہی چہوڑ دینا اوسکو اگر گواہی دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورۃ یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر
سچ مانا کہنا اوسکا مرد نی اور جہٹلایا اوسکو عورۃ نی تو فاسد ہوا نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ مانا عورۃ نی کہنا اوسکا اور جہٹلایا اوسکو مرد نی تو نکاح قایم ہی لیکن لازم ہی
عورۃ کو کہ قسم دی خاوند کو اور تفریق کیجاوی اگر انکار کری خاوند قسم سی اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سی پہر کہا بعد نکاح کی کہ یہہ بہن میری ہی رضاعی یا مانند اسکی کہا پہر
کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو کہ جو کہا مینی اسطرح نہین ہے تو نہ تفریق کیجاوی درمیان انکی بنا در استحسان کے اور اگر ثابت رہا اس کہنی پر اور کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی تفریق کیجاوی
درمیان انکے اور اگر مکر جاوی بعد اسکی تو نہین نفع دیگا اوسکو مکرنا اوسکا اور اگر عورۃ نی تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطی اوس عورتکی اور اگر جہٹلایا عورۃ نی اوسکو تو
عورتکو آدہا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت کی تہی اوس سے تو اوسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنیکی اگر جہٹلایا تہا عورۃ نی اوسکو اور اگر تصدیق کی تہی عورۃ نی اوسکی
تو اوسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور نہین واسطی اوسکی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اقرار کیا خاوند نی اسکا پہلی نکاح کی پس کہا کہ یہہ بہن یا مان میری
رضاعی پہر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین تو جایز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس عورت سے اور اگر کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی نہین جایز نکاح کرنا اوس سے اور اگر کری نکاح
تو تفریق کیجاوی میان بیوی مین اور اگر مکر گیا اقرار سی اور گواہی دی دو شخصون نی اقرار کی تو تفریق کیجاوی میان بیوی مین اور اگر اقرار کیا عورۃ نی کہ یہہ باپ میرا ہی
رضاعی یا بہائی میرا ہی رضاعی یا بہتیجا میرا ہے رضاعی اور انکار کیا مرد نی پہر جہٹلایا عورۃ نی اپنی تئین اور کہا چوک گئی مین پہر نکاح کیا مرد نی اوس سے تو نکاح جایز ہوا اور
اسیطرح جایز ہی اگر نکاح کری اوس عورۃ سی پہلی اس سے کہ وہ جہٹلا دی اپنی تئین اور اگر کہا عورۃ نی ایک مرد کو کہ یہہ بیٹا میرا ہی رضاعی اور اصرار کیا عورۃ نی اسپر جایز ہی
مرد کو نکاح کرنا اوس سے اور اگر اقرار کیا مرد نی نسب کا پس کہا کہ یہہ بہن ہے میری نسبی یا مان میری ہی یا بیٹی میری ہی اور نہین واسطی عورت کی نسب معروف اور صلاحیت
رکہتا ہی مرد اسکی کہ ہووی عورتین مان یا بیٹی اوسکی تو وہ مرد پوچہا جاوی دوبارہ پس اگر کہا اوسنی کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مینی تو نکاح دونونکا
بدستور رہیگا از راہ استحسان کی اور اگر کہا مرد نی کہ اقرار وہی ہی جو کہ کیا تہا مینی تو تفریق کیجاوی درمیان دونونکی اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورۃ کی نہین
پیدا ہوسکتی واسطی مثل اوسکی تو نہین ثابت ہوگا نسب اور نہ تفریق کیجاوی مرد و عورتین اور اگر کہا مرد نی واسطی عورۃ اپنی کی کہ یہہ بیٹی میری ہی نسبی اور ثابت رہا اوس
کہنی پر اور واسطی عورۃ کی نسب معروف ہی تو نہین تفریق کیجاوی گی درمیان انکے اور اسیطرح اگر کہا مرد نی کہ یہہ مان میری ہی اور واسطی اوسکی مان معروف ہی
اور ثابت رہا وہ اسپر نہ تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور چوتہی قسم وہ عورتین ہین کہ حرام ہین ساتہہ جمع کرنی کی اور جمع کرنا دو قسم پر ہی جمع کرنا اجنبی عورتونکا اور جمع
کرنا محرمونکا جمع کرنا اجنبیانکا بیان تو یہہ ہی کہ نہین درست مرد کو یہہ کہ جمع کری زیادہ چار عورتونسی اور نہین جایز غلام کو یہہ کہ نکاح کری زیادہ دو عورتونسی
اور جایز ہی مرد آزاد کو یہہ کہ حرم کری جتنی لونڈیونکو چاہی اگرچہ بہت ہون اور غلام کو نہین جایز ہی حرم کرنا اگرچہ اذن دی مالک اوسکا اور مرد آزاد کو جایز ہی
نکاح کرنا چار عورتونسی آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور غلام کو جایز ہی نکاح کرنا دو عورتونسی آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور

اگر نکاح کری حر آزاد پانچ عورتوں سی اگلی پچھی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کری پانچ سی ایک عقد مین فاسد
ہوگا نکاح سبکا اور اسیطرح غلام جبکہ نکاح کری تین سی اور اگر نکاح کری حربی پانچ سی پہر مسلمان ہووین میان بیویان تو اگر نکاح کیا تہا اونسی اگلی
پچھی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاویگی درمیان سکی اور درمیان پانچوین کی اور اگر نکاح کیا تہا اونسی اکہٹی تفریق کیجاوی درمیان
اوسکی اور درمیان سبکی اور جبکہ نکاح کیا ایک سی پہر چار سی جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اورونکا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نی دو خاوندونسی ایک
عقد مین پس اگر تہین واسطی ایک کے اونمیں سے چار بیویان تو جائز ہوا نکاح دوسریکا اور بیان جمع کرنی محرمونکا یہہ ہی کہ نہ جمع کیجاوین دو بہنین ساتہہ
نکاح کی اور نہ صحبت کرنیکی ساتہہ ملک یمین کی برابر ہی کہ ہون دونون بہنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہے کہ جو دو عورتین ایسی ہون کہ اگر
ایک کو انمین سے مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو نکاح درمیان دونکی بسبب دودہہ یا نسب کے تو اون عورتونکا جمع کرنا نہین جائز پس نہین جائز جمع
کرنا ایک عورت کا اور اوسکی پہوپہی کا نسبی ہو پہوپہی یا رضاعی اور اسیطرح نہین جائز جمع کرنا ایک عورۃ کا اور اوسکی خالہ کا اور مانند انکیکا اور جائز
ہی جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی خاوند کی بیٹی کا اسلیے کہ اگر عورت کو مرد فرض کرین تو حلال ہوگی اوسکی لیے بیٹی اوسکی خاوندکی بخلاف
عکس کے یعنی اگر بیٹی کو مرد فرض کرین تو اوسکی لیے نہین حلال ہوگی بیوی اوسکی باپ کی اور اسیطرح جائز ہی جمع کرنا ایک عورۃ کا اور اوسکی لونڈی
کا بشرطیکہ لونڈیسی پہلی نکاح کیا ہو پس اگر نکاح کری دو بہنونسی ایک عقد مین تفریق کیجاوی درمیان دونکی اور درمیان مرد کی پہر اگر ہو
تفریق پہلی دخول کی تو نہین دینا آتا اونکو کچہہ اور اگر ہو تفریق بعد دخول کی تو واجب ہوگا ہر ایک کی لیی دونین سی جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین
مین سی اور اگر نکاح کیا دو بہنونسی دو عقدونین تو نکاح پچہلی کا فاسد ہی اور واجب ہے خاوند پر یہہ کہ الگ ہوجاوی اوس سی اور اگر قاضی کو
اسکا علم ہو تو وہ تفریق کروادی اونمین پس اگر تفریق کری اس سی پہلی صحبت کرنیکی تو نہین ثابت ہوتی کوئی چیز احکام مین سی اور اگر تفریق
کری اس سی بعد صحبت کرنیکی تو اوسکی لیی مہر ہی اور واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور لازم ہوگی اوسپر عدۃ اور ثابت ہوگا
نسب اور الگ رہی مرد اپنی بیوی سی یہانتک کہ تمام ہو عدۃ اسکی بہن کی اور اگر نکاح کیا دو بہنونسی دو عقدونین اور معلوم نہین کہ کس سی پہلی
کیا تو حکم کیا جاویگا خاوند کو اسکی بیان کرنیکا پس جو کچہہ بیان کری موافق اوسکی حکم کیا جاوی اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی تفریق کری درمیان
خاوندکی اور اون دونون کی اور اون دونون کی لیی آدہا مہر ہی جبکہ ہو مہر اون دونونکا برابر اور ہو مہر معین عقد مین اور ہو طلاق پہلی
دخول کی اور اگر ہون دونون مہر مختلف تو حکم کیا جاوی واسطی ہر ایک کی اون دونون مین سی ساتہہ چوتہائی مہر اوسکی کی اور اگر نہو مہر معین
عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطی دونون کی بدلی آدہی مہر کی اور اگر ہو فرقت بعد دخول کی تو واجب ہوگا واسطی ہر ایک کی مہر کامل کہا ابو جعفر
ہندوانی نی کہ صورت مسئلہ کی یہہ ہی کہ جب دعوی کری ہر ایک بیوی پہلی نکاح بندہنی کا اور گواہ ہووین نہین دونکی لیی تو حکم کیا جاوی واسطی
دونون کی آدہی مہر کا اور اگر کہوین کہ نہین جانتی ہم کہ کسکا عقد پہلی ہوا تو نہ حکم کیا جاوی کچہہ یہانتک کہ صلح کرین دونون اور صورت صلح
کرنیکی یہہ ہے کہ کہوین دونون بیویان آگی قاضی کی کہ واسطی ہماری خاوند پر مہر ہی اور یہہ حق ہم دونون سی باہر نہین ہی پس صلح کرتی ہین
ہم اوپر لینی آدہی مہر کی تو حکم کری قاضی اور اگر گواہ گذرانی ہر ایک بی بی اوپر پہلی نکاح ہونیکی تو خاوند پر آدہا مہر لازم ہوگا درمیان دونون
کے بالاتفاق اور یہہ سب احکام کہ ذکر کیی گیی درمیان دو بہنون کی ثابت ہین درمیان ہر عورت کی کہ نہین جائز جمع کرنا اوسکا محرمون
مین سی اگر ارادہ کری خاوند نکاح کرنیکا ایک سی اون دونونمین سی بعد تفریق کی تو جائز ہی واسکی لیی یہہ اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنیکی اور اگر
ہو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز اوسکو یہہ یہانتک کہ گذر جاوی عدۃ دونون کی اور اگر ہو چکی عدۃ ایک کی اون دونون مین سی دوسرے

کی تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس عورۃ سی کہ عدۃ مین ہی نہ دوسری سی جب تک کہ نہ ہوچکی عدۃ اوسکی کہ عدۃ مین ہی اور اگر صحبت کی ایک سی
اون دونون مین سے تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس سی دوسری سی جب تک نہ ہوچکی عدۃ اوسکی کہ جس سے صحبت کی تہی اور اگر ہوچکی عدۃ اوسکی
تو جائز ہی خاوند کو یہہ کہ نکاح کری جس سی چاہی ان دونون مین سی اور نہین جائز جمع کرنا دو بہنون کا ازروی فائدہ اوٹہانیکی جیسیکہ نہین جائز
جمع کرنا اونکا ازروی نکاح کرنیکی پس جبکہ مالک ہووی دو بہنونکا تو جائز ہی اوسکو فائدہ اوٹہانا ایک سی ان دونون مین سی پس جبکہ فائدہ اوٹہایا
ایک سی تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا دوسری سی بعد اسکی یہانتک کہ حرام کری اوسکو اپنی پر اور اسیطرح اگر خریدی ایک لونڈی اور
صحبت کی اوس سی پہر خریدی بہن اوسکی تو جائز ہوگا اوسکو یہہ کہ صحبت کری پہلی سی اور نہین جائز ہوگا یہہ کہ صحبت کری دوسری سی جب تک
کہ نہ حرام کری پہلی کو اپنی پر اور حرام کرنا اوسکو یا تو یوں ہی ساتہہ نکاح کر دینی کی کسی سے یا ساتہہ نکال دینی کی اپنی ملک سی یا تو ساتہہ آزاد کر دینی کی یا ہبہ
کر دینی کی یا بیچ ڈالنی کی یا مدبر کر دینی کی یا مکاتب کر دینی کی اور آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد کرنی کل کے ہی اور اسیطرح ملک کر دینا بعض کا مانند
ملک کر دینی کل کی ہی اور اگر کہا کہ وہ مجہپر حرام ہی تو نہین حلال ہوتی واسطی اوسکی دوسری مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کی اور اگر صحبت
کی دو بہنونسی کہ اوسکی ملک مین ہین تو نہین جائز اوسکو صحبت کرنی ایکسی اون دونون مین سی یہانتک کہ حرام کری دوسریکو جسطرح کہ کہا ہمنی
اور اگر بیچا ایک کو اون دونون مین سی یا نکاح کر دیا یا ہبہ کر دیا پہر پہیری گئی وہ طرف اوسکی بسبب عیب کے یا رجوع کی ہبہ مین یا طلاق دی
منکوحہ کو خاوند اوسکی نی اور ہوچکی عدۃ اوسکی نہ صحبت کری ایک سی اون دونون مین سی یہانتک کہ حرام کری دوسریکو اپنی پر اور اگر نکاح کیا
ایک لونڈیسی پس صحبت کی اوس سے یہانتک کہ خریدا اوسکی بہن کو تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا خرید کی ہوئی سی اسلیے کہ فراش ثابت ہوتا
ہے واسطی اوسکی ساتہہ نفس نکاح کی پس اگر صحبت کے اوس سی کہ خریدا ہتا اوسکو ہوا جمع کرنیوالا دونونکو فراش مین پس اگر نکاح کیا اپنی لونڈیکی
بہن سے ایسی لونڈی کہ صحبت کی تہی اوس سی صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح نہ صحبت کری لونڈیسی اگرچہ نہ صحبت کی منکوحہ سی اور نہ صحبت کری
منکوحہ سی مگر جبکہ حرام کری لونڈی کو اپنی پر ساتہہ کسی سبب کے اسباب کورہ سی تو اوسوقت صحبت کری منکوحہ سی اور صحبت کری منکوحہ سی اگر نہ صحبت کی
تہی لونڈیسی اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈیکی بہن سی تو نہین حرام ہونیکی اوسپر لونڈی اوسکی کہ صحبت کرتا ہتا اوس سی مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ
سی تو اوسوقت حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا ہتا اوس سی دو بہنون نی کہا ایک مرد سی کہ نکاح کیا ہمنی اپنا تجسی بدلی اتنی مہر کی اور نکلی دونون کلام
اون دونونسی معاً پس قبول کیا مرد نی نکاح ایک کا اون دونون مین سی تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوند نی پس کہا کہ نکاح کیا مینی تم دونون سی
ہر ایک سی بدلی ہزار درہم کی پس کہا ایک نی کہ راضی ہوئی مین اور انکار کیا دوسری نی تو نکاح دونون کی باطل ہوئی کہا امام محمد نی کہ ایک مرد نی
وکیل کیا ایک شخص کو اسپر کہ نکاح کری اوسکا ایک عورت سی اور وکیل کیا ایک دوسری شخص کو اسپر پس نکاح کیا اوسکا ہر ایک نی اون دونون مین سی ایک
ایک عورت سے بغیر امر اون عورتون کی اور وہ دونون بہنین تہین رضاعی اور نکلی دونون کلام معاً پس دونون نکاح باطل ہوئی اور اسیطرح اگر ہوا
ایک دونونکا حون کا ساتہہ رضا عورت کے یا ہوئی دونون نکاح ساتہہ رضا دونونکی نکاح کیا دو بہنونسی اور ایک ان دونون مین سی عدۃ مین تہی
کسیکی یا منکوحہ تہی کسیکی صحیح ہوگا نکاح فارغہ کا اور نہین صحیح نکاح کرنا بہن بیوی اپنی کی سی اسحالمین کہ بیوی عدۃ مین ہو برابر ہی کہ عدۃ طلاق رجعی کی ہو
یا بائن کی یا تین طلاقون کی یا نکاح فاسد کی یا شبہ کی وجہ سیکہ نہین جائز نکاح کرنا بیوی کی بہن سی بیوی کی عدت مین اسیطرح نہین جائز نکاح کرنا کسی محرم
سی نہین جائز جمع کرنا اون دونونکا اور اسیطرح نہین حلال نکاح کرنا چار سی سوای اسکی اور اگر آزاد کری اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اوسکو نکاح کرنا
اوسکی بہن سے یہانتک کہ ہوچکی عدۃ اوسکی اور حلال ہین چار سوای اوسکی امام اعظم رح کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک حلال ہی بہن ہے اگر کہا خاوند نی کہ خبر دی

تہی مجکو ہوی نی کہ ہو چکی عدۃ اوسکی پس اگر ہو یہہ ایسی مدت مین کہ نہین تمام ہو سکتی بیچ مثال اسکی کے عدۃ تو نہ قبول کیا جاوے قول خاوند کا اور نہ قول بیوی کا اگر خبر
دی تہی اوسنی مگر یہہ کہ بیان کری بیوی اوسکو ساتہہ ویسی چیز کی کہ محتمل ہی وہ چیز گذرنی عدۃ کو مانند اسقاط حمل کی کہ بچہ اوسمین پورا ہو گیا ہو اور اگر ہو یہہ ایسی مدت
مین کہ تمام ہو سکی بیچ مثل اوسکی کی عدۃ اگر تصدیق کی عورۃ نی اوسکی یا چپ رہی یا غائب تہی پس جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوروسکی یا بہن اوسکی سی اگر چاہی
یہہ اور اسیطرح اگر جہٹلاوی عورۃ اوسکو ہماری علما کی نزدیک اور مرتدہ جبکہ چلی جاوی دار الحرب مین تو جائز ہی اوسکی خاوند کو نکاح کرنا اوسکی بہن سے پہلی تمام
ہونی عدۃ اوسکی کی جیسیکہ بعد مرنی اوسکی کی یہہ جائز ہی پہر اگر وہ آوی مسلمان ہو کر بعد نکاح کرنیکی اوسکی بہن سے نہین فاسد ہو یگا نکاح بہن کا اور اگر پہلی نکاح
کرنیکی اوسکی بہن سے آوی تو بہی نہین فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور نزدیک صاحبین کے نہید جائز اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے اور نہین جائز جمع کرنا اون دو
عورتونکا کہ ہر ایک ونن دونون مین سی پہپی ہو دوسری کی اور نہین جائز جمع کرنا اون عورتونکا کہ ہر ایک اونمین سے خالہ ہو دوسریکی اور صورت اوسکی یہہ ہے
کہ نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی مان سی نکاح کری اور وہ اوسکی مان سی اور ان دونون کی ہان پیدا ہووین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کے
پہپی ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی بیٹی سی نکاح کری اور وہ اوسکی بیٹی سی اور انکی ہان پیدا ہووین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک
دوسری کی خالہ ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سی کہ ملی ہوئی ہی ساتہہ محرمہ کی اور صورت اوسکی یہہ ہی کہ نکاح کیا دو عورتون سی ایک اون دونون
مین سی ایسی تہی کہ نہین حلال تہا اوس سی نکاح بسبب اسکے کہ محرمہ تہی یا خاوند والی تہی یا بت پرست تہی اور دوسری ایسی تہی کہ حلال تہا نکاح اوس
سی تو صحیح ہوگا نکاح اوسکا کہ حلال تہی اور باطل ہوگا نکاح دوسریکا اور مہر معین سارا اوسکی لیی ہوگا کہ جائز ہوا نکاح اوس سے اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رح کی
ہی اور اگر صحبت کی اوس سی کہ حلال نہین تہی تو اوسکو مہر مثل دینا آویگا جسقدر کہ ہو اور مہر معین سارا اوسکی لیی ہوگا کہ حلال تہی اور پانچوین قسم لونڈیان
ہین کہ نکاح کی جاوین آزاد عورتون پر یا ساتہہ اونکی نہین جائز نکاح کرنا لونڈی سی آزاد عورۃ پر اور نہ ساتہہ اوسکی اور ویسا ہی حال مدبرہ اور ام
ولدکا ہی اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورۃ کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈیکا اور یہہ جب ہے کہ صحیح ہو نکاح آزاد
عورۃ کا تنہا پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اوسکا بہی ساتہہ لونڈی کی نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سی پہر آزاد سی تو صحیح
ہوا نکاح دونونکا اور اگر نکاح کیا لونڈی سی آزاد عورۃ پر کہ ہو وہ عدۃ مین طلاق بائن کی یا تین طلاقون کی تو نہین جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ
رح کا اور نزدیک صاحبین کے جائز ہوگا اور اگر آزاد عدۃ مین تہی طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈی سی اور آزاد عورتسی
اور آزاد عورۃ عدۃ مین تہی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کے تو جائز ہوگا نکاح لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک شخص نی آزاد عورتسی بیچ عدۃ لونڈیکی کہ وہ عدۃ مین تہی
طلاق رجعی کی پہر رجوع کی لونڈی سی تو جائز ہی ایک غلام نی نکاح کیا آزاد عورۃ سی اور صحبت کی اوس سے بغیر اذن مالک اپنی کی پہر نکاح کیا لونڈی سی بغیر اذن
مالک اپنے کی پہر اجازت دے مالک نے دونون کی نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سی بغیر اذن مالک اوسکی کی اور صحبت نہین کی اوس
سی پہر نکاح کیا آزاد عورۃ سی پہر اجازت دی مالک نے تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سی بغیر اذن اوسکی مالک کے پہر نکاح کیا لونڈی کی بیٹی سی
اور وہ تہی آزاد پہر اجازت دی مالک نے لونڈی کی نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اوسکی بیٹی کا نہ اوسکا ایک شخص کے بیٹی ہی بالغہ اور لونڈی ہی بالغہ پس کہا اوسنی ایک شخص سے
کہ تجسی مینی دونونکا نکاح کر دیا بدلی اتنی مہر کی اور قبول کیا خاوند نی نکاح لونڈیکا تو ہوگا باطل پہر اگر قبول کیا بعد اسکی نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا اور جائز ہی نکاح کرنا لونڈی سی
مسلمان ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کی نکاح کرنی پر لیکن اگر قدرت رکہتا ہو آزاد کی نکاح کی تو لونڈی سی نکاح کرنا مکروہ ہی اور اگر نکاح کیا چار لونڈیون سی اور پانچ آزاد
عورتون سی ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیونکا اور چہٹی قسم وہ عورتین حرام ہین کہ متعلق ہی ساتہہ اونکی حق غیر کا نہین جائز مرد کو نکاح کرنا کسیکی بیوی سی یا اوس سے کہ عدۃ
مین ہو خواہ عدۃ طلاق کی ہو یا وفاۃ کی یا نکاح فاسد کے کہ صحبت ثابت ہوئی اوسمین یا عدۃ ہو شبہہ نکاح کی اگر نکاح کیا منکوحہ غیر سی انجانی مین پہر صحبت کی اوس سے واجب ہوگی عدۃ

اور اگر جانتا تہا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہی تو نہین واجب ہوگی عدة یہانتک کہ نہین حرام ہوگی خاوند پر صحبت کرنی اوسی اور جائز ہی صاحب علت کی لیے نکاح کرنا اوس سے یہ
اوس صورت مین ہے کہ نہو وہان کوئی مانع سواے عدت کی ۞ اور جائز ہی نکاح کرنا اوس عورت سے کہ حاملہ ہو زنا سے لیکن صحبت اور جو چیزین کہ باعث صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ
نکری اوس سے یہانتک کہ جنے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اوس شخص نے کہ زنا کیا تہا اوس نے اوس سے اور ظاہر ہوا تہا اوسکو حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت بہی کرے اوسکو
درست ہی اور مستحق ہوتی ہی عورت نفقہ کی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پہر عورت نے حمل گرا اور بچہ ایسا نکلا کہ اوسکی خلقت ظاہر تہی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے
چار مہینے مین یا زیادہ اسمین تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینے سے کم مین گرا تو نہ جائز ہوا اس لیے کہ خلقت بچہ کی نہین ظاہر ہوتی مگر ایک سو بیس روز مین اور حاملہ
ثابت النسب سے نہین جائز نکاح اجماعاً اور ابو حنیفہ رح سے روایت ہی کہ اگر ہو حمل حربی سے جیسی کوئی عورت ہجرت کر کے آوی دار الحرب سے یا بندی مین آوی تو جائز
ہی نکاح اوس سے لیکن صحبت نکری اوس سے یہانتک کہ وہ جنی نقل کی ہی یہ روایت ابو یوسف رح نے اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی نے اور امام محمد رح نے
روایت کیا ہی کہ نہین جائز نکاح اوس سے اسپر اعتماد کیا ہی کرخی نے اور یہ صحیح تر اور قابل اعتماد کی ہی ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسیسے اس حال مین
کہ وہ حاملہ تہی اوس سے پس نکاح اوسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نہی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا ایک شخص نے صحبت کی اپنی لونڈی سے پہر نکاح کر دیا اوسکا جائز ہوا نکاح مگر یہ کہ
اسکی مالک کو مستحب ہے کہ استبرا کروادی اوسی واسطے محافظت نطفہ اپنی کی اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہی اوسکی خاوند کو صحبت کرنی اوس سے پہلی استبرا کی نزدیک
ابو حنیفہ اور ابو یوسف رح کی اور کہا امام محمد رح نے کہ نہین دوست رکہتا مین یہ کہ صحبت کرے اوس سے یہانتک کہ استبرا کرے اوسی اور کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ قول محمد رح کا قریب ہی
طرف احتیاط کی اور اسی پر عمل کرتی ہین ہم اور یہ خلاف اوس صورت مین ہے کہ نکاح کیا اوسکی مالک نے پہلی استبرا کی پس اگر استبرا کیا تہا اوس نے پہلی نکاح کرنی اوسکی تو جائز
ہوگی صحبت کرنی خاوند کو بغیر استبرا کی اتفاقاً اور اگر دیکہا ایک عورت کو زنا کرتی ہوئی پہر نکاح کیا اوسی حلال ہوگی صحبت کرنی اوسی پہلی استبرا اوسکی کی نزدیک
ابو حنیفہ اور ابو یوسف رح کی اور کہا امام محمد رح نے کہ نہین دوست رکہتا مین اوسکی لیے یہ کہ صحبت کرے اوس سے جبتک کہ نہ استبرا کرے ۞ باپ نے اگر نکاح کیا اپنی بیٹی کی لونڈی سے
جائز ہوا ہماری نزدیک اور جائز ہی نکاح کرنا بندی سے یعنی بندی پکڑی ہوئی اسکو اگر وہ بندی مین آئی تہی تنہا بدون خاوند کی اور نکالی گئی طرف دار الاسلام کی اور نہین عدت
اوسپر اور اسیطرح جو عورت ہجرت کر کے آوی جائز ہوگا نکاح اوسکا اور نہین عدت اوسپر نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور صاحبین کے نزدیک اوسپر عدت ہی اور نہین جائز نکاح اوسکا اور نہین
خلاف اسمین کہ نہین حلال ہی صحبت کرنی اوس سے پہلی استبرا کی ساتہہ ایک حیض کی اور ساتوین قسم حرام ہین عورتین بسبب شرک کی نہین جائز نکاح کرنا مجوسیات سے اور بت
پرستون سے اور برابر ہین اسمین آزاد اور لونڈیان اونکی اور داخل ہین بت پرستون مین پوجنی والیان سورج کی اور ستارونکی اور صورتونکی کہ اچہا جانتی ہین اونکو اور معطلہ
اور زنادقہ اور باطنیہ اور اباحیہ اور ہر ایسی مذہب والی کہ اعتقاد اوسکا سبب ہو کفر کا اور نہ صحبت کرے اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہی مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ
سے آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اولی یہ ہے کہ نہ نکاح کرے اونسے اور نہ کہایا جاوے جانور ذبح کیا ہوا اونکا مگر بضرورت پہر جبکہ نکاح کرے مسلمان کتابیہ سے تو پہنچتا ہی اوسکو منع کرنا
کتابیہ کو نکلنے سے طرف عبادت خانون اونکی کی اور بنانی شراب کے اپنی گہر مین اور نہ جبر کرے اوسکو غسل پر بعد حیض و نفاس اور جنابت کی اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ
حربیہ سے دار الحرب مین جائز ہوا نکاح لیکن مکروہ ہی پس اگر نکلا ساتہہ اوسکی طرف دار الاسلام کی نکاح باقی رہا اور اگر نکل آیا مسلمان دار الحرب سے اور اوسکو وہین چہوڑ آیا واقع
ہوئی فرقت بسبب تباین دارین کی اور جو شخص کہ معتقد ہو دین آسمانی کا اور اوسکی واسطی کتاب آسمانی ہو مانند صحیفون ابراہیم ع اور شیث ع کی اور زبور داود ع کی پس وہ اہل کتاب
سے ہی پس جائز ہی نکاح کرنا اونسے اور کہانا اونکی جانور ذبح کیے ہوئی کو اور جسکی ماں باپ مین سے ایک کتابی ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اوسکا حکم اہل کتاب
کا سا ہی ۞ اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ سے پہر وہ مجوسیہ ہو گئی تو حرام ہو گئی وہ اسپر اور فسخ ہوا نکاح اوسکا اور اگر نکاح کیا یہودیہ سے پہر وہ نصرانیہ ہو گئی
یا نصرانیہ سے نکاح کیا پہر وہ یہودیہ ہو گئی نہین فاسد ہوتا نکاح اوسکا اور اصل اسمین یہ ہی کہ ایک میان بیوی مین سے جب ایسا ہو جاوے کہ اگر از سر نو نکاح کیا
جاوے تو نہ جائز ہو تو نکاح باطل ہوتا ہی پہر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونیکی اگر ہوا فساد عورتونکی جانب سے تو ہو جاتی ہی تفریق اور عورت کو مہر ۞

دینا آتا ہی اور نہ متعہ اگر ہو پہلی صحبت کرنیکی اوس سے اور اگر بعد صحبت کرنیکی فساد ہوا سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد کیسی تو اگر ہوا پہلے صحبت
کرنیکی پس اوسکو آدہا مہر دینا آویگا اگر تہا مہر معین اور اگر مہر معین نہین تہا تو واجب ہے گا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہوگا مہر سارا
اور نہین جائز ہی مرتد کو نکاح کرنا مرتدہ سی اور نہ مسلمہ سی اور نہ کافرہ اصلیہ سی :: اور اسیطرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتہہ کسیکی :: اور نہین جائز نکاح
مسلمہ کا مشرک سی اور نہ کتابی سی :: اور حلال ہے عورۃ بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کیلیی مگر مرتد کیلیی نہین جائز اور جائز ہی نکاح ذمیونکا بعض کا بعض سی
اگرچہ مختلف ہون ملتین اونکی :: اور جائز ہی نکاح کتابیہ کا مسلم سے اور مسلمہ کا کتابیہ سے اور یہہ دونون نوبت مقرر کرنے مین برابر ہین :: اور آٹہوین قسم حرام ہین عورتین
بسبب ملک کے نہین جائز عورتکو نکاح کرنا اپنی غلام سی اور نہ اوس غلام سی کہ مشترک ہو درمیان اوسکی اور درمیان غیر اوسکیکی اور باطل ہو گا نکاح اگر آجاوی
ملک مین نکاح پر اسطرح کہ مالک ہو جاوی میان بیوی مین سے ایک دوسرکا یا بعض اوسکیکا :: اگر نکاح کری مرد اپنی لونڈیسی یا اوس لونڈیسی کہ مالک ہے بعض اوسکیکا تو نہین
ہوتا یہہ نکاح :: لکہا ہی علمانی کہ اس زمانہ مین اولی یہہ ہے کہ نکاح کرلیا کری اپنی لونڈیسی کیلیی کہ شرائط لونڈی گری کی پائی جانا اس زمانہ مین مشکل ہی اگر ہوگی
حرہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب نکاح کی :: اور اگر خریدا مرد آزاد نی اپنی بیوی کو ساتہہ شرط خیار کی نہین باطل ہوگا نکاح اوسکا نزدیک ابو حنیفہ کی :: اور نوین قسم حرام
ہین عورتین بسبب طلاق کی نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس عورۃ آزاد کی ساتہہ کہ تین طلاقین دی ہون اوسکو پہلی صحبت کرنی دوسری خاوند کی :: اور نہین حلال
نکاح کرنا اوس لونڈیکی اوسکو دو طلاقین دی ہون اور جبکہ نہین جائز ہی اوسکو نکاح کرنا اوس سے نہین درست اوسکو صحبت کرنی اوس سے ساتہہ ملک یمین کے :: اور اگر
نکاح کیا لونڈیسی پہر دو طلاقین دین اوسکو پہر خریدا اوسکو اور آزاد کیا اوسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس سے یہانتک کہ نکاح کری غیر اوسکا اور صحبت کری اوس سی
اور طلاق دی اوسکو اور گذر جاوی عدۃ اوسکی :: **مسائل متفرقہ** :: نکاح متعہ کا باطل ہی نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہوگی اوسپہ طلاق اور نہ ایلا اور
نہ ظہار اور نہ وارث ہونگے میان بیبی مین :: اور نکاح متعہ یہہ ہے کہ کہی مرد اوس عورۃ کو کہ خالی ہو موانع سی تمتع یعنی فائدہ اوٹہاؤنگا ساتہہ تیری مدۃ دس روز تک
مثلا یا کہی چند روز یا کہی متمتع یعنی بہرہ مند کر مجکو نفس اپنی سی چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کری دونو نکا عوض اپنی مال کی :: اور نکاح موقت بہی باطل ہی
اور نہین ہے فرق درمیان مدۃ درازکی اور کم مدۃ کی اور نہ درمیان مدۃ معلومہ کے اور مجہول کی :: اور اگر ذکر کرین دونون ایسی مدۃ کہ یقین ہے اوس مدۃ تک دونون نہ
جینیکے مثلا ہزار برس کے قید لگاوین تو صحیح ہو جاویگا نکاح اور باطل ہو گی شرط جیسیکہ اگر نکاح صحیح کرتا اوس سے قایم ہونی قیامت تک یا نکلنی دجال تک یا اوترنی
عیسے تک :: اور اگر نکاح کیا ایک عورتسی مطلق اور اوسکے نیت مین یہہ ہے کہ رہیگا اوسکی ساتہہ ایک مدۃ تک کہ نیت مین ہے تو نکاح صحیح ہوا :: اور اگر نکاح کیا ایک عورتسی اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اوسکو
بعد ایک مہینی کی پس یہہ جائز ہی :: اور نہین مضائقہ ساتہہ نکاح کرنی نہاریات کی اور یہہ ہی کہ نکاح کری ایک عورتسی اس شرط پر کہ بیٹہونگا ساتہہ
تیری دن کو نہ راتکو :: اور جائز ہی مرد و عورۃ احرام باندہی ہوؤنکو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسی ہی جائز ہی ولی محرم کو نکاح کردینا اوس عورۃ کا کہ
بیٹی ہی اوسکا اور جو عورۃ کہ دعوی کری ایک مرد پر اپنی نکاح کا اور گذاری گواہ پس کردی اوسکو قاضی بیوی اوسکی اور واقع مین اوسنی نکاح کیا
نہتا تو نہین مضائقہ اوسکو یہہ کہ رہوی ساتہہ مرد کی اور اگر عورۃ طلب کری مرد سی کرنا جماع کا جماع کری اوس سی اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رح کی ہی
اور یہہ قول ابو یوسف رح کا بہی ہی ابتدا مین اور ابو یوسف کی قول آخر مین اور یہی ہی قول محمد رح کا نہین جائز اوسکو صحبت کرنی اوس سی پس
ایجاد کی قضا حکم قاضی کی سلیی شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ محل انشا کی یہانتک کہ اگر ہو عورۃ خاوندوالی یا غیر کی عدۃ مین یا اسی اوسکو تین طلاقین
دی ہون تو نہین جاری ہی :: اونکی قضا قاضی کی اور شرط کیا گیا ہی حاضر ہونا گواہونکا وقت قضا کی اکثر کی نزدیک اور اگر مرد دعوی کری عورت
پر نکاح کا تو اوسکا بہی حکم ایسا ہی ہی اور اسیطرح اگر حکم کری قاضی طلاق کا ساتہہ گواہی جہوٹی کی باوجود جاننی عورۃ کی تو حلال ہوگا عورتکو نکاح
کرنا اوس سی بعد عدۃ کی اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اوس سے اور حرام ہوگی عورۃ خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسف کے نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اول

کیلیے اور نہ دوسری کیلیے ور نزدیک محمد رح کی حلال ہوگا نکاح اول کیلیے جب تک نہ صحبت کریگا اوس سی دوسرا پس جبکہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا
حرام ہووےگی اول پر واسطی و اجب ہونیکے عدہ کے رہا دوسرا اوسکی لیے نہین حلال ہوگا نکاح کبھی دعوی کیا ایک مرد نی ایک عورۃ پر نکاح کا اور انکار کیا عورۃ نی پس
صلح کی مرد نی عورۃ سے سو روپیہ پر مثلا باین شرط کہ اقرار کری عورۃ نکاح کا پہر اقرار کیا عورۃ نے پس یہہ مال لازم ہوگا اور یہہ اقرار بمنزلہ ابتدا نکاح کے ہوگا پس اگر ہوا یہہ اقرار
روبرو گواہونکی صحیح ہوگا نکاح اور جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتہہ خاوند اپنی کی عند اللہ بہی اور اگر نہوا اقرار روبرو گواہونکی نہین منعقد ہونیکا نکاح اور نہین
جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتہہ خاوند اپنی کی ہو تصحیح للہ الحمد تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوی عالمگیری سی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجمع بین المرأۃ وعمتھا ولا بین المرأۃ وخالتھا متفق علیہ** روایت ہی
ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ جمع کیا جاوی درمیان عورۃ کی اور پہوپی اوسکی کی اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورۃ کی اور خالہ اوسکی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہوپی اور خالہ سی عام پہوپی اور خالہ مراد ہین خواہ حقیقی ہون خواہ مجازی یعنی اوپر کی درجہ کی جیسی دادا کی بہن یا نانی کی بہن مثلا اسیطرح
اور اوپر کے درجے اور تخصیص ہے پہوپی اور خالہ کی اتفاقی ہی اسلیے کہ اونہین کا حال پوچھا ہوگا اوسکی جواب مین یہہ فرمایا والا جمع کرنا اور بعضی عورتونکا بہی حرام ہے چنانچہ
بیان اسکا بڑی فائدہ مین ہوچکا مع ح + **وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرم من الرضاعۃ ما یحرم
من الولادۃ رواہ البخاری** اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام ہوتی ہی بسبب دودہ پینی کی وہ چیز کہ حرام ہوتی ہی جنم
سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی دودہ کے پینی سی حرام ہوتی ہین جو کہ بسبب نسب کے حرام ہوتی ہین مگر کتنی ایک مسائل استثنا کیے گیے ہین اسے یعنی کئی
ایک صورتونمین فرق ہی میان نسب کے اور علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اسکا بڑی فائدہ مین ہوچکا اور کہا نووی نے کہ اسمین دلیل ہی سیر کہ علاقہ
دودہ سے حرام ہوتا ہی نکاح اور حلال ہوتی ہی نظر اور خلوۃ اور مسافرۃ لیکن نہین مترتب ہوتے اوسپر تمام احکام نسب کے پس نہین ارث ہوتی دونون آپسمین اور نہین
واجب ہوتا کسی ان دونونمین سی نفقہ دوسری کا اور نہین آزاد ہوتا اوسپر ساتہہ ملک کی اور نہین قطع ہوتا دودہ پلانی والیسی قصاص ساتہہ مار ڈالنی دودہ پینی
والیکی پس وہ دونون مانند اجنبیون کی ہین ان احکام مین + ع **وعنھا قالت جاء عمی من الرضاعۃ فاستاذن علی فابیت ان اذن لہ حتی اسال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ فقال انہ عمک فاذنی لہ قالت فقلت یا رسول اللہ انما ارضعتنی
المرأۃ ولم یرضعنی الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ عمک فلیلج علیک وذلک بعد ما ضرب علینا الحجاب متفق علیہ**
اور روایت ہے عائشہ سی کہا آیا چچا میرا دودہ کے ناتی کا اور پروانگی مانگی میری پاس آنیکی پس انکار کیا مینی اذن دینی کا یہانتک کہ پوچہونمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
آنا اوسکا میرے پاس درست ہے یا نہین پس تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پوچہا مینی حضرت سے پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہی پس اذن دی اوسکو انیکا
کہا حضرت عائشہ نے پس کہا مینی یا رسول اللہ سوا اسکی نہین کہ دودہ پلایا مجکو عورۃ نی اور نہین دودہ پلایا مجکو مرد نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
وہ چچا تیرا ہی پس چاہیے کہ داخل ہو تجہپر یعنی آوی تیری پاس اور یہہ آنا اوسکا بعد اوسکی تہا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنی اجنبیونسی نہ قرابتیونسی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** چچا میرا نام اونکا افلح تہا بہائی ابو القعیس کے کہ وہ تکیہ تہی حضرت عائشہ کی اور دودہ پلایا مجکو عورۃ نی یعنی حاصل ہوا ہی دودہ پلانا جانب
عورۃ کیسی جانب دکیسی پس گویا کہ گمان کیا تہا حضرت عائشہ نی کہ دودہ پلانا عورۃ کا نہین سرایت کرتا طرف مردونکی اوسپر حضرت نی پہر وہی فرمایا کہ
چچا تیرا ہی شوق سی تیری پاس آوی اسی سی معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودہ پینی کی دودہ پلانیوالی کی جانب مین ثابت ہوتی ہی ویسی ہی اوسکی خاوند
کے جانب مین ہوتی ہی ع + **وعن علی انہ قال یا رسول اللہ ھل لک فی بنت عمک حمزۃ فانھا اجمل فتاۃ فی قریش فقال لہ اما
علمت ان حمزۃ اخی من الرضاعۃ وان اللہ حرم من الرضاعۃ ما حرم من النسب رواہ مسلم** اور روایت ہی حضرت علی

سی کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا ہی خواہش آپکو بیچ بیٹی چچا اپنی کی کہ حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت ہی جوان عورتون قریش کیمین پس فرمایا حضرت نی
حضرت علی کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بہائی میرا ہی دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالی نی حرام کی بسبب دودہ پینی کی وہ چیز کہ حرام کی بسبب نسب کے نقل کے
یہہ مسلم نی **ف** حضرت حمزہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ شریک بہائی یون ہوئی کہ ثوبیہ لونڈی تہی ابولہب کی اوسنی اول دودہ حضرت حمزہ کو پلایا اور
بعد چار برس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا اور ثوبیہ نی جب خبر دی حضرت کی پیدا ہونیکی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہونی بہتیجی کیمین اوس
لونڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا بسبب اسی خوشی کی کرنیکی ابولہب کو پیر کی دن عذاب مین تخفیف ہوتی ہی اسلیے کہ تولد حضرت کا پیر ہی کی دن ہوا تہا اور دودہ حضرت کو
چار عورتون نی پلایا حضرت کی والدہ نی اور حلیمہ نی اور ثوبیہ نی اور ام ایمن نی کہ حضرت کی باپ کے لونڈی تہین ۲ع ۹ مولانا **وعن** ام الفضل قالت ان نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا تحرم الرضعۃ او الرضعتان وفی روایۃ عائشۃ قال لا تحرم المصۃ والمصتان وفی الاخری لام الفضل قال لا تحرم الاملاجۃ
او الاملاجتان ہذہ روایات لمسلم　اور روایت ہی ام فضل سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین حرام کرتا یعنی نکاح کو ایک
بار دودہ پی لینا یا دو بار دودہ پی لینا یعنی ایکبار چوسنا اور دو بار چوسنا جیسا کہ کہا اور بیچ روایت عائشہ کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین حرام کرتا ایکبار چوسنا
اور دو بار چوسنا اور اور روایت ام فضل سی یون آئی ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چہاتی کا یا دو بار داخل کرنا یہہ روایتین ہین مسلم
کی **ف** ظاہر ان روایات سی سمجہا جاتا ہی کہ دو بار دودہ چوسنی سی نکاح نہین حرام ہوتا تین بار یا زیادہ چوسی تو حرام ہوتا ہی اور بعضی علما نی عمل ہی اسپر
کیا ہی اور ہماری نزدیک اور اکثر اہل علم کی نزدیک یہہ ہے کہ برابر ہی قلیل اور کثیر دودہ کا بشرطیکہ بیچ مدت دودہ پینی کی ہووی کہ وہ دو برس ہین اکثرونکی نزدیک
اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک اڑہائی برس اور دلیل ونکی یہہ ہی کہ آیہ کلام اللہ کی وامہاتکم اللاتی ارضعنکم مطلق وارد ہوئی ہی اور خبر واحد صلاحیت اسکی رکہتی نہین
کہ مقید کری اطلاق کتاب کو اور دلیل انکی حدیث حضرت عائشہ کی ہی کہ وہ بہی مطلق وارد ہوئی ہی یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ اور امام شافعی نی کہا کہ پانچ بارسی کم
پیوی تو حرام نہین ہوتا انکی دلیل حدیث بعد کی ہی ۲ع ۹ **وعن** عائشۃ قالت کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم
نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی فیما یقرأ من القرآن رواہ مسلم
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا بیچ اوس چیز کی کہ اوتاری گئی قرآن میں یہہ کلام کہ دس بار دودہ پینا کہ یقینا معلوم ہو وجود اوسکا حرام کرتا ہی پہر منسوخ ہوا یہہ حکم ساتہ پانچ بار دودہ
پینی کے کہ معلوم ہو یعنی بعد اسکی یہہ حکم ہوا کہ پینا پانچ بار کا کہ معلوم ہو حرام کرتا ہے پہلا حکم منسوخ ہوا پہر وفات کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حال آنکہ یہہ آیہ پڑہی جاتی
تہی قرآن مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی حکم ہی تہا کہ دس بار دودہ پیوی تو حرام ہو پہر یہہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بہی منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے
پہر یہہ رہا قرآن مین حضرت عائشہ کی قراءۃ مین اور منسوخ ہوا پڑہنا اسکا اور صحابہ کی نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک حکم اسکا باقی ہی اور تلاوت منسوخ ہی
اور امام اعظم اور اور علما کی نزدیک حکم بہی اسکا منسوخ ہوا ساتہ آیۃ وامہاتکم اللاتی ارضعنکم کی کہ مطلق وارد ہوئی ہی ۲ع ۹ مولانا **وعنہا** ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم دخل علیہا وعندہا رجل فکانہ کرہ ذلک فقالت انہ اخی فقال انظرن من اخوانکن فانما الرضاعۃ من المجاعۃ متفق علیہ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اور نزدیک اونکی تہا ایک شخص بیٹہا پس گویا کہ مکروہ جانا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس
کہا حضرت عائشہ نی کہ تحقیق یہہ شخص بہائی ہی میرا دودہ شریک فرمایا حضرت نی دیکہو یعنی سوچو اور پہچانو کہ کون ہی بہائی تمہارا پس سوا اسکی نہین کہ معتبر شرع
مین دودہ پینا وقت بہوک کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دودہ پینا شرع مین وہ معتبر ہی کہ قائم مقام طعام کی ہو اور بہوک کو دفع کری اور
یہہ بات خوردسالی مین ہوتی ہی پہلی تمام ہونی دو برس کی اکثرونکی نزدیک اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک پہلے تمام ہونی اڑہائی برس کے کہ اس مدت مین بچہ طعام سی سیر نہین
ہوتا سوا دودہ کی حاصل یہہ کہ حرمت دودہ پینی کی بڑی عمر مین نہین ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت عائشہ کی پاس بیٹہا تہا اور اوسکو اونہونے دودہ شریک بہائی کہا

تہا اوسنی بڑی عمر مین دودہ پیا تہا اور کہتی ہین کہ مذہب عائشہ کا یہہ تہا کہ حرمت دودہ پینی کی بڑی عمر مین بہی حاصل ہو جاتی ہی ❊ع ❊ح **وَعَنْ** عُقْبَةَ
بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِیْ اِهَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَاَتَتْ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا
اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَاَرْسَلَ اِلٰی اٰلِ اَبِیْ اِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عقبہ بیٹی حارث کیسی یہہ کہ اوسنی نکاح کیا بیٹی ابواہاب بیٹی عزیز کیسی پہر آئی ایک عورة اور کہا کہ تحقیق دودہ پلایا مینی عقبہ کو اور
اس عورت کو کہ نکاح کیا عقبہ نی اوس سے یعنی پس وہ عورة دودہ شریک بہن ہوئی عقبہ کی اور نکاح اونکا باطل ہوا پس کہا اوسکو عقبہ نی کہ نہین جانتا مین کہ تحقیق تونی
دودہ پلایا ہو مجکو اور نہ خبر دی تونی مجکو یعنی پہلی اسی پس بہیجا عقبہ نی ایک شخص کو طرف لوگون اپنی اہا کے پس پوچہا اونسی کہ تمہاری لڑکیکو دودہ پلایا ہی اس
عورة نی پس کہا اونہون نی نہین جانتی ہم کہ دودہ پلایا ہو اس عورة نی ہماری لڑکیکو پس سوار ہو کر چلی عقبہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مدینہ مین اور پوچہا حضرت
سی حکم اس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کسطرح نکاح مین رکہیگا اسکو حالانکہ تحقیق کہا گیا ہی کہ دودہ شریک بہن تیری ہی پس جدا کر دیا
اوس عورة کو عقبہ نی اور نکاح کیا اوس عورة نی اور خاوند سے سوا اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام احمد نی کہ ایک
عورة کی گواہی دودہ کی مقدمہ مین قبول ہی اور امام اعظم اور اکثر علما کی نزدیک ثبوت دودہ پلانیکا دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون عادل سی ہوتا ہے
اور جواب اس حدیث کا وہ یہہ دیتے ہین کہ حضرت نی بنا بر احتیاط کی اور تقوی کی فرمایا کہ جمع رہنا ان دونو کا مناسب نہین ❊ح ❊ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِ
الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ
وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَیْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی
سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حنین کی بہیجا ایک لشکر طرف اوطاس کے کہ نام ہی ایک جگہہ کا نزدیک طائف کی پس ملی دشمنونسی اور لڑی
دشمنونسی پس غالب آئے یہہ دشمنو پر اور پائے واسطی اپنی بندی پس گویا کہ بعضی آدمیون نی صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پرہیز کیا صحبت کرنی اون لونڈیوں سے
بسبب انکی خاوندون اونکی کی کہ مشرک تہی پس اوتاری اللہ تعالی نی اس مقدمہ مین یہہ آیة اور حرام کی گئی ہین تمپر عورتین خاوند والیان مگر وہ عورتین کہ مالک ہوئی ہین
تمہاری تمہارے یعنی وہ لونڈیان کہ دار الحرب سے پکڑلائی ہو لڑائی مین اور اونکی خاوند دار الحرب مین موجود ہین پس وہ لونڈیان واسطی تمہارے حلال ہین جسوقت کہ گذر جاوی عدة
اونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عورة جو کسیکی نکاح مین ہو اوس سے اور کسیکو نکاح کرنا اور اپنی تصرف مین لانا درست نہین مگر کافرونکی بیبیان کہ بندیمین پکڑی
آوین اور خاوند اونکی دار الحرب مین موجود ہون تو اونکو اپنی تصرف مین لانا درست ہی جبکہ عدة اونکی گذر جاوی اور مراد عدة سی استبرا ہی یعنی اگر حاملہ ہو تو بچہ جن
لی اور اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذر جاوے اگر حیض آتا ہو اور اسکو والا ایک مہینا گذر جاوے پہر کہا طیبی نے گئی ہین ابن عباس طرف اسکے کہ لونڈی خاوند والی جبکہ بیچی
جاوی تو ٹوٹ جاتا ہی نکاح اوسکا اور حلال ہوتی ہی مول لینی والیکو صحبت کرنی اوسی بعد استبرا کی بسبب عموم ہونی اس آیة کی اور اور سب علما کہتی ہین
کہ نکاح اوسکا نہین ٹوٹتا ہی اور آیة خاص بندیکی حقمین نازل ہوئی ہی ❊ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰی بِنْتِ اَخِيْهَا وَالْمَرْاَةُ عَلٰی خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰی
عَلَی الْكُبْرٰی وَلَا الْكُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرِوَايَتُهُ اِلٰی قَوْلِهٖ بِنْتِ اُخْتِهَا
روایت ہی ابوہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوے عورة اوپر پہوپہی اپنی کی یا پہپہی اوپر بہتیجی اپنی کی اور منع فرمایا اس سے کہ

نکاح کیجاوی عورۃ اپنی خالہ پر یا خالہ اپنی بھانجی پر نہ نکاح کیجاوی چھوٹی نانی والی بڑی نانیوالی پر اور نہ بڑی نانیوالی چھوٹی نانیوالی پر نقل کی یہہ ترمذی
اور ابوداود اور دارمی اور نسائی نی اور روایت نسائی کی لفظ بنت اختہا تک ہی **ف** نہ نکاح کیجاوی چھوٹی نانیوالی الخ یہہ تاکید ہی پہلی حکم کی اور
مراد چھوٹی نانیوالی سی بھتیجی اور بھانجی ہین اور مراد بڑی نانیوالی سی پھپی اور خالہ حاصل یہہ کہ خالہ کو بھانجی پر اور بھانجی کو خالہ پر اور بھتیجی کو پھپی پر اور پھپی کو بھتیجی
پر جمع کرنا نکاح مین درست نہین لیکن بعد طلاق دینی ایک کے اونمین سی اور بعد گذرنی اوسکی عدۃ کی یا بعد مرنی اوسکی کی دوسری سی نکاح کرنا درست ہی ۱۲ مولانا
وعن البراء بن عازب قال مرّ بي خالي ابو بردة بن نيار ومعه لواء فقلت اين تذهب فقال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم الى رجل تزوج امرأة ابيه آتيه برأسه رواه الترمذي وابوداود وفي رواية له وللنسائي وابن ماجة والدارمي فامرني ان اضرب عنقه واخذ ماله وفي هذه الرواية قال عمي بدل خالي
اور روایت ہی برا ابن عازب سی کہ کہا گذرا مجھپر ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور ساتھہ اوسکی نشان پس کہا مینی کہاں جاتی ہو پس کہا بہیجا مجھکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے طرف ایک شخص کے کہ نکاح کیا ہی اوسنی اپنی باپ کے بیوی سی لاؤنمین حضرت کی پاس سر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی و ابوداود نے اور ابوداود کی ایک روایت مین
اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت مین یون آیا ہی کہ پس حکم کیا مجھکو حضرت نی یہہ کہ مارونمین گردن اوسکی اور لی آؤنمین مال اوسکا اور اس روایت
مین کہا چچا میرا بدلے ماموں میری کی **ف** پس اختلاف ہوا کہ ابو بردہ بن نیار ماموں ہی برا ابن عازب کا یا چچا اوسکا اور تہا نشان ساتہہ اوسکی علامت کیلیئی تا لوگ
معلوم کرین کہ حضرت کا بہیجا ہوا جاتا ہی کام ذکر کی گئی کیلیئی اور کہا طیبی نے کہ حضرت نی جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد رکھتا تہا حلال ہونی
نکاح کا باپ کی بی بی کے ساتہہ جیسیکہ اعتقاد تہا اہل جاہلیت کا پس جو کوئی کہ اعتقاد کری حلال ہونے ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہی اور جائز ہوتا ہی قتل
کرنا اوسکا اور اوسکی مال کا ہو **وعن** ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء في الثدي وكان
قبل الفطام رواه الترمذي اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حرام کرتی دودہ پینی سی کوئی قسم اوسکی مگر وہ قسم کہ کہولی انتڑیونکو بیچ
پینی چہاتیکی اور ہووی پہلی وقت دودہ چہڑانی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** کہولی انتڑیونکو یعنی لڑکیکی انتڑیونکو مانند طعام کی ہو اور واقع ہو اوسمین جگہہ غذا کی
اور یہہ نہین ہوتا مگر بیچ عمر شیرخوارگی کی کہ دو برس یا اڑہائی برس ہین مراد یہہ ہے کہ حرمت بسبب دودہ پینی کی بڑی عمر مین یعنی بعد دو برس یا اڑہائی برس کی عمر کی ثابت نہین
ہوتی بلکہ چہوٹی عمر مین یعنی دو برس یا اڑہائی برس کی عمر تک پیوے تو ہوتی ہی اور یہہ جو کہا کہ بیچ پینی چہاتیکی مقصود اس سے بیان کرنا واقع کا اور صورت دودہ پلانیکا ہی کیونکہ چہاتی
سی دودہ پلایا کرتی ہین الا شبہہ نہین ہے کہ ثابت ہونی حرمت دودہ پینی کے کہ چہاتیونسی دودہ پیوے یعنی برابر ہے کہ چہاتیسی دودہ پلاوے یا کسی چیز مین لیکر پلاوے مانند چمچہ وغیرہ کی
حرمت اسطرح ثابت ہو جاویگی اور پہلی وقت چہڑانی دودہ کی یعنی شرع مین جو وقت چہڑانیکا مقرر ہی اوس سے پہلی ہو یہہ جملہ تاکید ہی بیان اوپر کے کلام کا اور فقہ مین لکہا ہی
کہ نہین اعتبار ہے دودہ چہڑانیکا پہلی وقت معین کے یہانتک کہ اگر دودہ چہڑا دیوی بچہ کا پہلی وقت معین کے اور پہر دودہ پلاوی اوس مدت مین تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور دودہ
پلانا بعد مدت معین کے درست نہین اسلیئی کہ دودہ آدمی کا جزو آدمی کا ہی پس نفع اوٹہانا جز آدمی کیسی بغیر ضرورۃ کی حرام ہی اور ضرورۃ اب دفع ہو گئی اور بنابر اسکی نہین جائز ہی
بطور دوا کی استعمال کرنا آدمی کے دودہ کا اور اہل طب نے ثابت کیا ہی کہ بیٹی کا دودہ فائدہ کرتا ہی آنکہہ کو اور مشائخ نے اسمین اختلاف کیا ہی بعضون نے
تو کہا کہ نہین جائز اور بعضون نی کہا جائز ہی جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سے رمد جاتا رہیگا یہہ در مختار **وعن** حجاج بن حجاج الاسلمي عن ابيه انه قال يا رسول
الله ما يذهب عني مذمة الرضاع فقال غرة عبد او امة رواه الترمذي وابوداود والنسائي والدارمي اور روایت ہی حجاج بیٹی حجاج اسلمی کی نقل کی اوس
نی باپ سی کہ تحقیق اوس نی کہا یا رسول اللہ کیا چیز دور کرتی ہی مجہسی حق دودہ کو پس فرمایا مملوک یعنی بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی
اور دارمی نی **ف** یعنی پوچہنے والے نے یہہ پوچہا کہ کونسی چیز ہی کہ اوسکی دینی سی حق دودہ پلانیوالیکا ادا ہو حضرت نی فرمایا کہ بردہ دینی سی دودہ پلانیوالیکو حق
اوسکے دودہ پلانیکا ادا ہوتا ہے چونکہ دودہ پلانیوالی نے خدمت کی ہی وہ بیٹی والیکی اوسکی بدن مین سو اوسکو بھی خادم دیجیے تا خدمت کری اوسکی ہو **وعن** ابي الطفيل الغنوي قال كنت

جالسا مع النبي صلى الله عليه وسلم إذ أقبلت امرأة فبسط النبي صلى الله عليه وسلم رداءه حتى قعدت عليه فلما ذهبت قيل هذه أمه أرضعت النبي صلى الله عليه وسلم رواه أبو داود اور روایت ہی ابی طفیل غنوی سی کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آئی ایک عورۃ یعنی حضرت حلیمہ پس بچہادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چادر اپنی یعنی اونکی تعظیم اور خوش کرنی کیلیے یہانتک کہ بیٹہہ گئی وہ چادر پر پس جب چلی گئی وہ کسی جگہہ یعنی اور تعجب کیا لوگون نی بسبب تعظیم کرنے اوسکیلے اور بچہانے اسکیلیے چادر کے پر کہا گیا کہ اس عورۃ نی دودہ پلایا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن ابن عمر أن غيلان بن سلمة الثقفي أسلم وله عشر نسوة في الجاهلية فأسلمن معه فقال النبي صلى الله عليه وسلم أمسك أربعا وفارق سائرهن رواه أحمد والترمذي وابن ماجة اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حال مین کہ اوس پاس تہین دس عورتین جاہلیت مین اور عورتین بہی مسلمان ہوئین ساتہہ اوسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ تو چار عورتونکو یعنی اپنی نکاح مین اور جدا کر تو باقیونکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ نکاح کافرونکا صحیح ہی یہانتک کہ جب مسلمان ہوں تو حکم نکیی جاوین ساتہہ تجدید نکاح کی مگر جبکہ اونکی نکاح مین ایسی عورتین ہون کہ جائز نہین ہے جمع کرنا اونکا نکاح مین اور یہہ بہی معلوم ہوا اس سے کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا زیادہ چار عورتونسی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک کا مرد وعورۃ مین سی موجب تفرق کا نہین بشرطیکہ مرتد ہوں جیسیکہ مذہب حنفیہ کا ہی ۱۲

وعن نوفل بن معاوية قال أسلمت وتحتي خمس نسوة فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال فارق واحدة وأمسك أربعا فعمدت إلى أقدمهن صحبة عندي عاقر منذ ستين سنة ففارقتها رواه في شرح السنة اور روایت ہے نوفل بیٹی معاویہ کیسی کہا مسلمان ہوا مین اور تہین نکاح میری مین پانچ عورتین پس پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی حکم اونکا پس فرمایا چہوڑدی ایک کو اور رکہہ چار کو پس قصد کیا مینی طرف پہلی نکاحی پانچ کی کہ سب سے پہلی تہی صحبت مین رہکی میری ساتہہ ساٹہ برس سے پس جدا کر دیا مینی اوسکو نقل کی یہہ شرح السنہ مین

وعن الضحاك بن فيروز الديلمي عن أبيه قال قلت يا رسول الله إني أسلمت وتحتي أختان قال اختر أيتهما شئت رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة اور روایت ہی ضحاک بیٹی فیروز دیلمی کیسی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی فیروز سی کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا اور نکاح میری مین دو بہنین ہین فرمایا اختیار کرلی اون دونومین سی ایک کو جسکو چاہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** کہا مظہر نی کہ مذہب شافعی اور مالک اور احمد کیمین یہہ ہے کہ اگر اسلام لاوی ایک شخص اور اوسکی نکاح مین دو بہنین ہون کہ وہ بہی اسلام لائی ہون ساتہہ اوسکی تو جائز ہی اوسکو کہ اختیار کری ایک کو اون دونومین سے خواہ پہلی نکاحیکو خواہ دوسریکو اور کہا ابو حنیفہ نی کہ اگر نکاح کیا تہا اون دونوسی ساتہہ تو نہین جائز ہی یہہ کہ اختیار کری ایک کو اون دونومین سے اور اگر نکاح کیا تہا اون دونوسی آگی پیچہی تو جائز ہی اوسکو کہ اختیار کری اوس عورتکو کہ جس سی نکاح اول کیا تہا نہ دوسریکو ۱۲

وعن ابن عباس قال أسلمت امرأة فتزوجت فجاء زوجها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني قد أسلمت وعلمت بإسلامي فانتزعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من زوجها الآخر وردها إلى زوجها الأول وفي رواية أنه قال إنها أسلمت معي فردها عليه رواه أبو داود وروي في شرح السنة أن جماعة من النساء ردهن النبي صلى الله عليه وسلم بالنكاح الأول على أزواجهن عند اجتماع الإسلامين بعد اختلاف الدين والدار منهن بنت الوليد بن مغيرة كانت تحت صفوان بن أمية فأسلمت يوم الفتح وهرب زوجها من الإسلام فبعث إليه ابن عمه وهب بن عمير برداء رسول الله صلى الله عليه وسلم أمانا لصفوان فلما قدم جعل له رسول الله صلى الله عليه وسلم تسيير أربعة أشهر حتى أسلم فاستقرت عنده وأسلمت أم حكيم بنت الحارث بن هشام امرأة عكرمة بن أبي جهل يوم الفتح بمكة وهرب زوجها من الإسلام حتى قدم اليمن فارتحلت أم حكيم حتى قدمت عليه اليمن فدعته إلى الإسلام فأسلما فثبتا على نكاحهما رواه مالك عن ابن شهاب مرسلا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورۃ پہر نکاح کیا یعنی ایک شخص سے پہر آیا پہلا خاوند اوسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہو تہا اور جانتی تہی اسلام میرا

یعنی ہور باوجود اسکی نکاح کیا پس نکالا اوس عورۃ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوسری خاوند کی نکاح سی اور حوالہ کیا اوس عورت کو طرف خاوند پہلی وسکی کی اور
ایک روایت مین یہہ ہی کہ اوس پہلی خاوندنی کہا کہ وہ عورۃ مسلمان ہوئی ساتھہ میری پس حوالہ کی حضرت نی وہ عورۃ اوسکو نقل کی یہہ ابو داودنی اور روایت
کی گئی شرح السنۃ مین کہ تحقیق کتنی ہی عورتونکو پہیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب پہلی نکاح کی ونکی خاوندونپر نزدیک جمع ہونی اسلام خاوند اور بی بی کی
جبکہ مختلف ہوئی دین کی اور ملک کی اونمین سی یعنی اون عورتون مین سی کہ پہیرا اونکو حضرت نی اونکی خاوندونپر بسبب پہلی نکاح کی بیٹی ولید بیٹی مغیرہ کی تہی
نکاح صفوان بیٹی امیہ کی مین پس اسلام لائی وہ دن فتح مکہ کی یعنی خاوندکی پہلی اور بہاگ گیا خاوند اوسکا اسلام لانی سی پس بہیجا حضرت نی طرف اوسکی بیٹی
چچا اوسکیکو کہ نام اوسکا وہب بن عمیر تہا ساتہہ چادر شریف اپنی کی رحمت ہو اللہ کی اوپر اور سلام واسطی امان دینی صفوان کی یعنی قتل و تعرض سی پس جب
آیا صفوان مقرر کیا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیر کرنا چار مہینی کا یہانتک کہ مسلمان ہوا صفوان یعنی بیوی کی مسلمان ہونیکی دو مہینی بعد
پس پہیری بیٹی ولید کی کہ بیوی اوسکی تہی اوسکی نکاح مین اور اون عورتون مین سی مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹی ہشام کی عورۃ عکرمہ بیٹی ابو جہل کی
دن فتح مکہ کی مکہ مین اور بہاگا خاوند اوسکا یعنی عکرمہ اسلام لانی سی یہانتک کہ آیا یمن مین اوسکی ام حکیم یعنی بیچ طلب خاوند کی ساتہہ حکم آنحضرت کی یہانتک
کہ آئی خاوند کی پاس یمن مین پس بلایا خاوند کو طرف اسلام کی پس مسلمان ہوا پس رہی دونو اپنی نکاح پر نقل کی یہہ مالک نی ابن شہاب سی بطریق ارسال کی ف
جبکہ مختلف ہوئی دین اور ملک کی کہا مظہر نی کہ یعنی جب اسلام لائی خاوند اور بیوی پہلی گذرنی عدۃ کی تو ثابت رہتا ہی نکاح دونونمین برابر ہی کہ ہوجاوی
ایک دین پر جیسی دونون کتابی ہوئی یا بت پرست ہوئی یا ایک دن دونونمین سی ہوتا ایک دین پر اور دوسرا اور دین پر اور برابر ہی کہ ہوتی دونون دار الاسلام
مین یا دار الحرب مین یا ایک دن دونونمین سی ہوتا بیچ ایک کے اون دونونمین اور دوسرا اور مین اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین
حاصل ہوئی فرقت دونونمین مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزونمین سی یا تو عدۃ ہوچکی یا عرض کری اسلام جو کہ مسلمان ہو دوسری پر اور وہ نہ قبول کری یا انتقال کری
ایک دن دونونکا دار الاسلام سی طرف دار الحرب کے یا دار الحرب سی طرف دار الاسلام کی اور برابر ہی اونکے نزدیک اسلام لانا پہلی دخول کی اور بعد دخول کی اور
سیر کرنا چار مہینی کا یعنی حکم کیا کہ چار مہینی تک با امن زمین مین پہرا کری درمیان مسلمانونکی تاکہ دیکہی خصلتین اونکی پس پہرا کیا اونمین چند روز پہر نصیب
فرمایا اوسکو اللہ تعالی نی اسلام ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابن عباس قال حرم من النسب سبع ومن الصهر سبع ثم قرأ
حرمت عليكم امهاتكم الاية رواه البخاري روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا حرام کی گئین نسب سی سات عورتین اور مصاہرت سی سات پہر پڑہی یہہ آیت حرام کی گئین اوپر
تمہاری آخر آیت تک نقل کی یہہ بخاری نی ف نسب سی سات عورتین یہہ حرام ہین ماں اور بیٹی اور بہن اور پہپہی اور خالہ اور بہتیجی اور بہانجی اور مصاہرت کہتی ہین
اوس قرابت کو کہ بسبب نکاح کی حاصل ہو پس مصاہرت کے علاقہ سی چار عورتین تو ہمیشہ کو حرام ہین ماں بیوی کی اور سوتیلی بیٹی اور پوتیکی اگرچہ نیچیکی درجہ مین ہون اور
باپ دادا کی بیویان اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اوس بیوی کی کہ صحبت کی ہو اوس سی اور تین عورتین ہین مصاہرت کے علاقہ مین کہ ہمیشہ کو حرام نہین ہو بلکہ
بہن اور پہپہی اور خالہ اور آیہ مذکورہ سند کی لی ہی کہ اسمین جو عورتین کہ بسبب نسب کے حرام ہین سب کو بہی اور علاقہ مصاہرہ سی جو حرام ہین اکثر اونکی اسمین مذکور ہین
اور ساری آیہ یون ہی حرمت عليكم امهاتكم وبناتكم واخواتكم وعماتكم وخالاتكم وبنات الاخ وبنات الاخت وامهاتكم اللاتي ارضعنكم واخواتكم من الرضاعة
وامهات نسائكم وربائبكم اللاتي في حجوركم من نسائكم اللاتي دخلتم بهن فان لم تكونوا دخلتم بهن فلا جناح عليكم وحلائل ابنائكم الذين من اصلابكم وان تجمعوا بين الاختين
الا ما قد سلف ان الله كان غفورا رحيما ع **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل نكح امرأة
فدخل بها فلا يحل له نكاح ابنتها وان لم يدخل بها فلينكح ابنتها وايما رجل نكح امرأة فلا يحل له ان ينكح امها دخل بها او لم يدخل بها رواه
الترمذي وقال هذا حديث لا يصح من قبل اسناده وانما رواه ابن لهيعة والمثنى بن الصباح

عن عمرو بن شعیب وہما یضعفان فی الحدیث اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونی نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ سے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ نکاح کری کسی عورة سی پہر صحبت کری اوس سے پس نہین درست اوسکو نکاح کرنا اوسکی بیٹی سی اور اگر نہین صحبت کی اوس
پس جائز ہی نکاح بیٹی اوسکی سی یعنی بعد طلاق دینی اوس عورة کے یا بعد مرنی اوسکی کی اور جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہین اور جو شخص کہ نکاح کری کسی عورت سی
پس نہین حلال ہی نکاح کرنا ماں اوسکی سی صحبت کیے ہو اوس عورة سی یا نہ صحبت کیے ہو اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین صحیح بسبب سند کی سوا اسکی نہین کہ
روایت کیا اسکو ابن لہیعہ نے اور مثنی بن الصباح نی عمرو بن شعیب سے اور وہ دونون نسبت طرف ضعف کیے کی جاتی ہین یعنی نقل کرنی حدیث کی **ف** بیٹی
کی مقدمہ مین جو اس حدیث مین فرمایا یہہ مضمون اس آیہ سی ثابت ہے و ربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم اور ماں
کی مقدمہ مین جو فرمایا بسبب مطلق وارد ہونی اس آیہ کی فرمایا وامہات نسائکم اور بسبب سند کی یعنی بسبب راویون کی یہہ صحیح نہین ہے اگرچہ صحیح ہی باعتبار معنو کے
بسبب مطابق ہونیکی ساتہہ آیہ مذکورہ کی ۝ ع

باب المباشرة

باب ہے بیچ بیان صحبت کرنیکی عورتونسی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** جابر قال کانت
الیہود تقول اذا اتی الرجل امراتہ من دبرہا فی قبلہا کان الولد احول فنزلت نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم متفق علیہ روایت ہی جابر سے
کہ کہا تہی یہود کہتی جسوقت کہ صحبت کری مرد اپنی عورت سے پیچہی کی طرفسی اوسکی اگلی جانب مین تو ہوتا ہی لڑکا بہینگا پس اوتری یہہ آیہ کہ عورتین تمہاری یعنی بیویان اور
لونڈیان کہیتی مین تمہاری پس آؤ اپنی کہیتی مین جسطور سی چاہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی یہود کہتی تہی کہ اگر آدمی عورة سے صحبت اسطورسی کری کہ اوسکے
پیچہی کہڑا ہو کر یا بیٹہہ کر ستر اپنا اوسکی اگلی ستر مین داخل کری تو اوس جماع سے لڑکا بہینگا پیدا ہوتا ہی پس اونکی اس وہم کی دور کرنی کی لیے یہہ آیت اوتری کہ تمہاری بیویان
تمہاری کہیتیان ہین یعنی جگہہ پیدا ہونی اولاد تمہاری کی ہین جیسی زمین کہیتی پیدا ہونی کی جگہہ ہی اور جگہہ اوسکی شرمگاہ ہی نہ مقعد اسلیے کہ مقعد جگہہ پاخانہ
کی ہی نہ جگہہ کہیتی کی پس آؤ تم اپنی کہیتی مین جسطرح چاہو کہڑی یا بیٹہی یا لیٹی یا پیچہی سے آگی کی ستر مین یا آگی ہی آگی کی ستر مین حاصل یہہ کہ جسطرح
صحبت کرو درست ہی اور یہہ مضر نہین بشرطیکہ آگی کی جانب مین ہو اور پیچہی کی ستر مین یعنی اغلام کرنا سب دینون مین حرام ہی ۝ ع **وعنہ**
قال کنا نعزل والقرآن ینزل متفق علیہ وزاد مسلم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینہنا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا
ہم عزل کرتی اور حال یہہ کہ قرآن اوترتا تہا یعنی حضرت کی زمانہ مین کہ وحی اوترتی تہی ہم عزل کرتی تہی اور نہی نہ آئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ
کیا مسلم نی پس پہنچی خبر اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نہ منع کیا ہمکو **ف** معنی عزل کی یہہ ہین کہ مرد عورة سی صحبت کری اور جب منزل ہونی لگی تو ستر
اپنا عورة کی شرمگاہ مین سی نکال کر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نی کہ عزل جائز ہی نزدیک اکثر علما کی اور مکروہ رکہا ہی اسکو ایک جماعت نی صحابہ وغیرہم
سے اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی اور در مختار مین لکہا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈیسی بغیر اذن اوسکی کی اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اوسکی اذن
سی جائز ہی اور اگر کسیکی لونڈی ہو تو اوسکی مالک کی اجازت سی جائز ہی اور سید نی لکہا ہی کہ جائز رکہا ہی شافعی نی عزل کو لونڈیسی برابر ہی
کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورة سی صحبت کرنی مین عزل کری تو اذن لیلی اوس سے اور کہا نووی نی کہ ہماری نزدیک عزل مکروہ ہی اسلیے کہ سبب ہے
قطع نسل کا ۝ ع **وعنہ** قال ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی جاریۃ ہی خادمتنا وانا اطوف علیہا واکرہ
ان تحمل فقال اعزل عنہا ان شئت فانہ سیاتیہا ما قدر لہا فلبث الرجل ثم اتاہ فقال ان الجاریۃ قد حبلت فقال قد اخبرتک
انہ سیاتیہا ما قدر لہا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری
پاس ایک لونڈی ہی کہ وہ خدمت کرتی ہی ہماری اور مین صحبت کرتا ہون اوس سے اور مکروہ جانتا ہون یہہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرت نی
عزل کر اوس سے اگر چاہی تو پس تحقیق پیدا ہوگا اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہی پس درنگ کی اوس شخص نی ایک مدت پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی پس فرمایا کہ تحقیق

خبر دی تہی منی تجہکو کہ تحقیق پیدا ہوگی وس سے وہ چیز کہ مقدر ہے اسکی وسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اسمین دلالت ہے اوپر لاحق کرنے نسب کے
باوجود عزل کے انتہی اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر عزل کرے باذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل آیا جائز ہے نفی کرنی اوس حمل کی یا نہین کہا علماء نے کہ اگر نہ عود کیا تہا طرف
عورت کی یا عود کیا تہا بعد پیشاب کرنیکے تو جائز ہے نفی اوس حمل کی اور اگر پیشاب نہین کیا تہا پہلے عود کرنیکے تو نہین جائز اسیطرح منقول ہے حضرت علی رضی سے
اسلیے کہ بقیہ منی کا ذکر مین رہا وہ گر پڑا رحم مین اور اسیطرح کہا ابو حنیفہ نے اوس شخص کے حق مین کہ غسل جنابت کیا پہلے پیشاب کرنیکے پہر پیشاب کیا پہر نکلی منی تو
واجب ہے پہر غسل کرنا۔ع **وعن** ابي سعيد الخدري قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة بني المصطلق
فاصبنا سبيا من سبي العرب فاشتهينا النساء واشتدت علينا العزبة واحببنا العزل فاردنا ان نعزل وقلنا نعزل ورسول الله
صلى الله عليه وسلم بين اظهرنا قبل ان نسأله فسألناه عن ذلك فقال ما عليكم ان لا تفعلوا ما من نسمة كائنة الى يوم القيمة
الا وهي كائنة متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ غزوہ بنی المصطلق کے پس پائی ہمنے بندی بندے
عرب کے یعنے ہاتھ لگائی لونڈی غلام پس رغبت کی ہمنے عورتونکی یعنی صحبت کرنیکی عورتونسے اور سخت مشکل ہوا ہمپر مجرد رہنا اور چاہا ہمنے عزل کرنا یعنی لونڈیونکے
بخوف حمل ہونے کے پس ارادہ کیا ہمنے عزل کرنیکا اور کہا ہمنے یعنے اپنے دلونمین یا آپسمین کہ عزل کرین ہم اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے
ہین پہلے اسسے کہ پوچہین ہم اونسے کہ آیا جائز ہے یا نہین پہر پوچہا ہمنے اونسے حکم اسکا پس فرمایا نہین نقصان تمکو یہہ کہ نہ کرو عزل کو نہین کوئی جان پیدا ہونیوالی
قیامت تک مگر وہ ہونیوالی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سبی عرب کہا نووی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ عرب پر بہی جاری ہوتا ہے رق یعنے
وہ لونڈی غلام ہوجاتے ہین جبکہ وہ مشرک ہون اسلیے کہ بنی المصطلق قبیلہ ہے خزاعہ مین سے اور وہ عرب ہین اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہے اور کہا ابو حنیفہ
نے اور شافعی نے قول قدیم مین کہ نہین جاری ہوتا ہے اونپر رق بسبب شرافت اونکے اور لفظ ان لا تفعلوا مین ساتھ زبر اور زیر ہمزہ کے ہے کہا نووی نے کہ
معنی اسکے یہہ ہین کہ نہین تمپر ضرر بیچ ترک کرنے عزل کے اسلیے کہ جو نفس کہ مقدر کیا ہے اللہ تعالی نے پیدا کرنا اوسکا پیدا کریگا اوسکو برابر ہے کہ عزل کرو یا نکرو
پس نہین فائدہ ہے تمہارے عزل کرنے مین اور بعضونے کہا کہ حرف لا ان لا تفعلوا مین زائد ہے اس صورت مین معنی یہہ ہونگے کہ نہین مضائقہ تمکو یہہ کہ عزل
کرو بسبب اسکے جائز ہوا عزل۔ع **وعنه** قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن العزل فقال ما من كل الماء يكون الولد واذا اراد الله خلق
شيء لم يمنعه شيء رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم عزل کرنیکی کہ آیا جائز ہے یا نہین
پس فرمایا نہین ہوتا ہر آب منی سے فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی پیدا کرنے کسی چیز کا تو نہین باز رکہتی اوسکو کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اگر
کوئی کہے کہ یہہ جواب مطابق سوال کے کیونکر ہوا تو جواب یہہ ہے کہ معنی سوال کے یہہ ہین کہ لوگونے اذن مانگا عزل کرنیمین بخوف فرزند ہونیکے پس جواب دیا گیا
کہ تم گمان کرتے ہو کہ گرنا آب منی کا سبب ہے پیدایش کا اور عزل کرنا سبب ہے نہ پیدا ہونیکا اور یہہ اسطرح نہین اسلیے کہ نہین ہوتا فرزند ہر آب منی سے اکثر منی
گرتی ہے اور بچہ اوس سے نہین پیدا ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتے ہین اور بچہ پیدا ہوجاتا ہے پس پیدا ہونا بچہ کا موقوف ہے ارادہ اللہ پر نہ گرانے منی پر اور
اسیطرح نہونا ہے موقوف ہے اوسکے ارادہ پر نہ عزل پر لیکن عادت اللہ یون جاری ہوئی ہے کہ فرزند نطفہ سے پیدا ہوتا ہے پس ہوسکتا ہے کہ بیچ صورت
عزل کے بے اختیار کچہہ نطفہ رحم مین جا پڑے اور بچہ بن جاوے اور اگر تقدیر الہی مین پیدا ہونا ہے اوسکا تو بغیر نطفہ کے بہی وہ پیدا کرسکتا ہے اور ان حدیثونسے
رخصت عزل کی سمجہی جاتی ہے لیکن اشارہ ہے اسپر کہ مکروہ ہے کرنا اوسکا اور مذہب ہمارا اور اکثر علماء کا جو اسمین ہے بیان اوسکا بہ فائدہ حدیث جابر کے گذر چکا طیبی
وعن سعد بن ابي وقاص ان رجلا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني اعزل عن امرأتي فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم لم تفعل ذلك فقال الرجل اشفق على ولدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان ذلك ضارا ضر فارس والروم رواه مسلم

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مین عزل کرتا ہون عورۃ اپنی سی پس کہا
واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون کرتا ہی تو یہہ پس کہا اوس شخص نے کہ ڈرتا ہون مین اوپر لڑکی اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ اگر یہہ ضرر کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ڈرتا ہون مین یعنی بیوی لڑکی کو دودہ پلاتی ہی تاہون کہ اگر عزل نکرون اوس سے تو حاملہ
ہوجائیگی اور درصورت حمل کے دودہ پلانا بچہ کو ضرر کریگا یہہ وسنی ایسی کہا کہ اعتقاد قوم کا یہہ تہا کہ جماع کرنا حالت دودہ پلانی مین اور حمل رہ جانا ضرر کرتا ہی
اوس بچہ کو کہ دودہ پلاتی ہی عورۃ بسبب فساد دودہ کی اور دودہ ہی حمل کی وقت کم ہوجاتا ہی پس حضرت نے فرمایا کہ اگر یہہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی
فارس اور روم کو کہ عادت اونکی ہی ایسی کرنیکی چونکہ اونکو ضرر نہین کرتی معلوم ہوا کہ یہہ ضرر نہین پس عزل مت کر بجہت خوف حاملہ ہونی عورۃ کی اور اسمین مبالغہ
ہی بیچ نہی کی عزل سی + س ح **وعن** جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ
اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَاْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَاِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جدامہ بیٹی وہب کی سی کہا حاضر ہوئی
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ کتنی لوگونکی اس حال مین کہ وہ فرماتی تہی تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ منع کرون مین غیلہ سی پہر دیکہا مینی بیچ حال
روم اور فارس کے کہ وہ غیلہ کرتی ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اونکی اولاد کو یہہ کچہہ پہر پوچہا لوگون نے حضرت سے حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ یہہ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہی بچہ کا پوشیدہ اور یہہ خصلت بیچ داخل ہی اس آیۃ کریمہ مین اور جسوقت جیتی گاڑی پوچہی جاویگی نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** غیلہ ساتہہ زیر غین کے کہتی ہین دودہ پلانیکو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکہا ہی کہ غیلہ یہہ ہے کہ جماع کری آدمی اپنی بیوی سی حالت دودہ
پلانی مین پس عرب احتراز کرتی تہی غیلہ سے گمان اسکی کہ یہہ ضرر کرتا ہی بچہ کو پس حضرت نی بہی چاہا کہ منع کرین اس سے ایسی پہر دیکہا فارس اور روم کو کہ وہ یہہ
کرتی ہین اور کچہہ ضرر اونکی اولاد کو نہین پہنچتا پس نہ منع کیا اس سے اور واد کہتی ہین جیتا بچہ گاڑ دینی کو عرب جیتی بیٹی کو گاڑ دیتی تہی بخوف تنگدستی اور
لاحق ہونے عار کی پس حضرت نی فرمایا کہ عزل کرنا واد پوشیدہ ہی اور یہہ دلیل آئے اونکی کہ نہین جائز رکہتی عزل کو اور جو کہ جائز رکہتی ہین وہ کہتی ہین کہ یہہ منسوخ ہے
ساتہہ حدیث بیان اول کی اور مروی ہی اونکی یہہ کہ بیٹہی حضرت عمر کی پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سی پہر ذکر کیا اسمین عزل کا پس کہا اصحاب نی کہ نہین مضایقہ اسکا پہر کہا ایک شخص نے اونمین سی کہ لوگ کہتی ہین کہ یہہ موءودہ صغری
ہے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ نہین ہوتا موءودہ یہانتک کہ پڑی جان بچہ مین یعنی بعد پڑنی جان کے اسقاط حمل کری یا آپ سی پیدا
ہو جیتا جاگتا اور اوسکو گاڑ دے تو وہ موءودہ ہے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا تمنی عمر دراز کری اللہ تعالی تمہاری جبتک کہ بچہ مین جان نہ پڑی اسقاط
حمل جائز ہی اور جان پڑتی ہی بچہ مین ایکسو بیس روز مین بعد حمل رہنی کی اور بعضون نے کہا کہ یہہ نہین دلالت کرتی ہی حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہی کراہت اوسکی
کہ نہین ہے یہہ بیچ حکم واد حقیقی کے اسواسطی کہ اسمین ہلاک کرنا جان کا ہوتا ہے بلکہ مشابہ ہی اسکی اسلیے ساتہ واد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضایع کرنی نطفہ کی کہ مہیا کیا ہے
اسکو اللہ تعالے نے فرزند پیدا ہونیکی لیے مشابہ ہی ہلاک کرنی فرزند اور گاڑ دینی اوسکی جیتا اور کہا ابن ہمام نی کہ صحت کو پہنچا ہے ابن مسعود سے کہ اونہون نے فرمایا کہ عزل موءودہ صغری
ہی اور ابی امامہ سی کہ وہ پوچہے گئی حکم عزل سے پس کہا اونہون نے کہ نہین دیکہا مینی کسی مسلمان کو کہ کرتا ہو یہہ اور ابن عمر سے ہی کہ حضرت عمر نے مارا عزل کرنی پر بعضی شخصونکو اور حضرت عمر اور حضرت
عثمان سے بہی منع کرتی تہی عزل سے انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی محمول ہے تنزیہ پر ش ع + **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ
الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِيْ اِلٰى امْرَاَتِهِ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی امانت نزدیک اللہ تعالی کے دن قیامت کے اوپر ہے ایک روایت کے تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک خدا کی

باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی وہ شخص ہے کہ پہنچی طرف عورة اپنی کی یعنی صحبت کری اوس سے اور پہنچی عورة طرف اوسکی پہر ظاہر کری بہید اوسکا فعل کے یہہ مسلم
ف تحقیق بڑی امانت الخ کہا طیبی نی کہ یعنی بہت بڑے امانت کہ خیانت کرینگے اوسمین آدمی پوچہا جاویگا دن قیامت کی امانت اوس شخص کے ہی کہ صحبت کری
اپنی بیوی سی پہر افشا کری بہید اوسکا اور کہا اشرف نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کی خیانت اوس شخص
کی ہی کہ صحبت کری اپنی بیوی سی پہر افشا کری اوسکی بہید کو اور افشا کرنی بہید سے مراد یہہ ہے کہ کہتا پہری لوگوں سی جو کچہہ کہ گذرا ہی اوسمین اور اوسکی بیوی مین قسم
کلام اور افعال سی جیسی عادت ہے زنا لوگونکی یا افشا کری کسی عیب کو اوسکی عیبونمین سی یا ذکر کری اوسکی خوبیونمین سے اوس چیز کو کہ واجب ہے شرعا یا عرفا چہپانا اوسکا
اور کہا ابن ملک نے کہ مراد یہہ ہی کہ افعال و اقوال ہر ایک کے خاوند و بیوی میں سے امانت رکہی گئی ہین دوسرے کی پاس پس جو کوئی افشا کری اون دونونمین
سی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہی وسکو دوسرا پس خیانت کی اوسنی اوسکی کہا ایک ادیب نے کہ ارادہ کرتا ہونمین طلاق دینی بیوی اپنی کا لوگون نی کہا کیون کہا
کیونکہ ذکر کرونمین عیب اپنی بیوی کا پہر جب طلاق دی اوسکو تو لوگون نی کہا کیون طلاق دی تو نی کہا کیونکر ذکر کرونمین عیب عورة اجنبیہ کا پہر کہا ہی بعض علما
نی کہ یہہ مکروہ جب ہے کہ نہ مترتب ہو اوس پر کچہہ فائدہ اور جبکہ فائدہ مترتب ہو کہ عورة دعوی کری خاوند پر عاجز ہونیکا وقت جماع کی یا شکوہ کری بیزار ہونی خاوند
کا اپنی سی یا مانند اسکی تو نہین کراہیت ہی اوسکی ذکر کرنی مین فرمایا اللہ تعالی نی لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم شرع **الفصل الثانی** فصل

دوسرے **عن** ابن عباس قال اوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم الایۃ اقبل و ادبر و اتق الدبر و الحیضۃ
رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و الدارمی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ عورتین تمہاری کہیتیان ہین واسطی تمہاری پس
آؤتم اپنی کہیتونمین آخر آیت تک کلی جانب مین اگلی طرف سی او پچہلی طرف سی اگلی جانب مین اور پرہیز کرو دخل کرنی سی مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی وقت حیض کے اگلی جانب مین ہے صحبت نکری کہ حرام ہے اور مقعد مین کبہی نکری یہہ حرام ہے اور لفظ اقبل و ادبر تفسیر و بیان
ہین فاتوا حرثکم انی کا مولانا ع **وعن** خزیمۃ بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یستحیی من الحق لا تاتوا النساء
فی ادبارہن رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجۃ و الدارمی اور روایت ہی خزیمہ بیٹی ثابت کی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق اللہ تعالی
حیا نہین کرتا بیان کرنی حق کی سی نہ آوتم عورتونکی پاس یعنی بدفعلی نکرو مقعدون اونکی مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
ف حیا کہتی ہین تغیر کو کہ لاحق ہو آدمی کو بسبب خوف عیب لگنی کی اور برا کہی جانیکی اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہی پس یہہ مجاز ہی ترک
سی کہ وہ مقصود ہی حیا سی یعنی اللہ تعالی نہین چہوڑتا ہی حق کہنی کو اور اوسکی اظہار کو اس بات کو جو مقدمہ ہتی مابعد کا کیا اسمین تاکید اور تنبیہ ہے
اوپر نہایت بری اور حرام ہونی اس فعل بد کی یعنی یہہ کلام ایسا ہی کہ مکروہ ہی ذکر کرنا اوسکا اور زبان پر نہ لانا چاہیی اگرچہ بطریق منع و نہی
کے ہو لیکن چارہ نہین ہی ذکر کرنی حکم شرعی سی کہ وہ یہہ ہی نہ بدفعلی کرو عورتون سی اونکی مقعد مین پس عورتون سی جب
منع ہوئی تو مردونسی بطریق اولی منع ہوگی اور کہا طیبی نے کہ ظاہر یہہ تہا کہ فرماتی حضرت مین نہین حیا کرتا حق سی لیکن منسوب کیا
اوسکو طرف اللہ تعالی کی واسطی زیادتی مبالغہ کی انتہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ پیچہی سی بدفعلی کرنی بیویونسی اور لونڈیونسی حرام ہی اور
جنہی جائز رکہا اوسکو بڑی خطا کی اور کہا طیبی نی کہ اگر یہہ حرکت کری اجنبی عورت سی تو حکم اوسکا حکم زنا کا ہی اور اگر اپنی بیوی سی یا اپنی لونڈی سے
کری تو حرام ہی لیکن سنگسار نکیا جاوے اور نہ حد لگایا جاوی لیکن تعذیر دیا جاوے اور کہا نووی نی کہ اگر اغلام کری اپنی غلام سی تو وہ مانند اغلام
کرنیکی ہی اجنبی سی اور جس سی کہ فعل بد کری اگر وہ چہوٹا ہو یا دیوانہ ہو یا مکرہ ہو یعنی زبردستی اوس سی یہہ فعل کیا تو نہین حد ہی اوسپر
اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک اس فعل بد پر تعذیر ہی موافق حال فاعل و مفعول کی شرع شرح مولانا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امرأتہ فی دبرہا رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کیا گیا ہی وہ شخص کہ آئی اپنی عورت کی پاس بیچ مقعد اوسکی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی یاتی امرأتہ فی دبرہا لا ینظر اللہ الیہ رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ آوی عورۃ کی پاس مقعد اوسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالی
یعنی نظر رحمت وعنایت کی نہین کرتا طرف اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
ینظر اللہ الی رجل اتی رجلا او امرأۃ فی الدبر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکھتا اللہ تعالی
یعنی دیکھنا رحمت کا طرف اوس شخص کے کہ آوی مرد کی پاس یا عورۃ کی پاس مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نی وعن اسماء بنت یزید قالت سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک الفارس فیدعثرہ عن فرسہ رواہ ابو داود
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل پا لیتا ہی سوار کو
پس پچہاڑتا ہی اوسکو گہوڑی اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتہہ غیلہ کی اور غیلہ کی معنی اوپر گذر چکی ہین کہ دودہ
پلانا بچی کو حالت حمل مین یا صحبت کرنی کو حالت دودہ پلانی مین کہتی ہین یعنی باقی رہتا ہی اثر غیل کا لڑکی مین بیچ فساد مزاج اور ضعف قوی کی
تا پہنچنی لڑکی کی حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہی لڑائی مین سست ہوتا ہی اور گر پڑتا ہی گہوڑی کی پیٹہ سی اور ہوتا ہی یہہ مانند قتل کی حاصل
یہہ کہ غیلہ نہ کیا کرو کہ یہہ باعث ہلاک لڑکیکا ہوتا ہی اس حدیث مین معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہی غیلہ کا بچہ مین اور اوپر کی حدیث سی معلوم ہوا کہ غیلہ کچہہ اثر نہین
کرتا کہا طیبی نے کہ نفی کرنی اثر غیل کے اوپر کی حدیث مین تہی واسطی باطل کرنی اعتقاد جاہلیۃ کی کہ وہ موثر حقیقی اوسکو جانتی تہی اور اثبات اوسکا
یہان اسلیی ہی کہ وہ سبب فی الجملہ ہی اور موثر حقیقی اللہ تعالی ہی انتہی یا یون کہا جاوی کہ یہہ نہی تنزیہی ہی اور قول سابق اشد ہمت ان انہی حمل کیا
جاوی تحریم پر پس نہین منافات دونون مین یا یون کہا جاوے کہ نہی اور ترک نہی دونو بہ اجتہاد تہین اول نہی کی بسبب متعارف قوم کی بعد ازان حال فارس
اور روم کا دیکہکر کہ اونکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا ہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہی اسپر واللہ اعلم ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عمر بن الخطاب قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعزل عن الحرۃ الا باذنہا رواہ ابن ماجۃ
روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عزل کرنی حرہ کی سی بدون اذن اوسکی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی آزاد عورۃ سی
صحبت کری تو بدون اذن اوسکی کی عزل نکری واسطی متعلق ہونی حق اوسکی کی یا تو بسبب لذۃ جماع کی حق اوسکا متعلق ہی یا واسطی بچہ کی اور اس سے سمجہا جاتا ہی کہ
جائز ہی عزل کرنا آزاد عورۃ کی صحبت کرنی مین باذن اوسکی کی اور لونڈیکی صحبۃ کرنی مین بغیر اذن اوسکی کی جیسا کہ مذہب ہمارا ہی

٧٦ باب

باب بیچ بیان حدیثونکی کہ متعلق ہین بیچ اس باب کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا فی بریرۃ
خذیہا فاعتقیہا وکان زوجہا عبدا فخیرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختارت نفسہا ولو کان حرا لم یخیرہا متفق علیہ
روایت ہی عروہ سے کہ نقل کی حضرت عائشہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا واسطی اونکی بیچ مقدمہ بریرہ کی کہ لی اوسکو پہر آزاد کر اوسکو اور تہا خاوند بریرہ کا غلام
پس مختار کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اختیار کیا بریرہ نے اپنی نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بریرہ اول لونڈی
تہی ایک یہود کی بعد ازان حضرت عائشہ نے اوسکو خریدا چنانچہ قصہ اسکا کتاب البیوع مین گذر چکا ہی پس حضرت نی وقت خریدنے اوسکی کے حضرت عائشہ کو فرمایا کہ تو خرید اوسکو اور اوسکی ملک کو شرط
اور آزاد کر پس حضرت عائشہ نے اوسکو لیکر آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تہا حضرت نے اوسکو بعد آزاد ہونی اوسکی کی اختیار دیا کہ چاہے اوس نکاح مین رہے اور چاہے فسخ کر نکاح کو اسکو خیار عتق کہتی

ہین کہ اگر لونڈی کسی کے نکاح مین ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکہتی ہی چاہی خاوندکی نکاح مین رہی چاہی نرہی پس اختیار کیا بریرہ نے نفس اپنا اور
جدا ہوئے خاوند سی اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد البتہ ظاہر ایہہ کلام عروہ کا ہی اور یہی قول تینون اماموںکا ہی کہ اختیار کہ عورت کو ثابت ہی بعد آزاد ہونی
کے اوس صورت مین ہی کہ خاوند اوسکا غلام ہو واسطی دفع عار کے کہ آزاد غلام کی نکاح مین کیونکر ہو اور اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو اوسکو اختیار نہین ہے
اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اختیار اوسکو ثابت ہی اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلین اونکی فقہ مین مذکور ہین اور اگر میان بیوی دونون ساتہہ
آزاد ہون تو اختیار ثابت نہین ہی کیونکہ اگر خاوند آزاد کیا جاوی تو اختیار نہین ہی اوسکو خواہ بیوی اوسکی آزاد ہو یا لونڈی ہو ع ح + و

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تہا اوسکو مغیث گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اوسکی پہرتا تہا پیچہی بریرہ کے
مدینے کی کوچون مین روتا اور آنسو اوسکی بہتی اوسکی داڑہی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے ای عباس کیا نہین تعجب کرتا تو چاہنی
مغیث کیسی بریرہ کو اور دشمن رکہنی بریرہ کیسی مغیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بریرہ کو کاشکی رجوع کری تو مغیث سے یعنی نکاح کری اوس سے
پس عرض کیا بریرہ نی کہ یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو مجکو یعنی وجوبا فرمایا سوا اسکی نہین کہ سفارش کرتا ہون نہین یعنی حکم کرتا ہون تجکو استحبابا کہا بریرہ
نے نہین حاجت مجکو اسکی رجوع کی نہین یعنی مجکو اوسکی پاس رہنا منظور نہین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ کی تہا بدصورتی
مین یا اول غلام تہا پہر آزاد کیا گیا پس ہو گیا آزاد پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ وہ تہا آزاد اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ امام کو سفارش
کرنی رعیت سے اچہی بات ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہین اور اوسکی نہ ماننی پر امام کو مواخذہ بہی نہین پہنچتا اور یہہ بہی
معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور بدسلوکی کی جائز ہی ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

روایت ہے عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی ارادہ کیا آزاد کرنی دو مملوک اپنی کا کہ آپسمین تہی خاوند بیوی پہر پوچہا عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی
پس حکم فرمایا حضرت نے عائشہ کو یہہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلی عورت کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنی تاکہ عورت کو اختیار نرہی بیچ نکاح کی
یعنی اگر عورتکو پہلی آزاد کرینگی تو آزاد غلام کی نکاح مین ہوگی اس صورت مین اوسکو اختیار رہتا چاہی نکاح مین رہتی چاہی نرہتی جیسا کہ مذہب تینوں
اماموںکا ہی چنانچہ بیان فصل اولکا ابہی ہو چکا ہی پس اسلیی فرمایا کہ مرد کو پہلی آزاد کرین تا عورتکو اختیار نرہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اول مرد کے آزاد کرنیکو
اسلیی فرمایا کہ وہ کامل اور افضل ہی یا اسلیی فرمایا کہ اکثر بیزار ہوتی ہی عورت اس سے کہ ہو خاوند اوسکا غلام بخلاف عکس کے واللہ اعلم ہ ع + وَعَنْهَا

اَنَّ بَرِيْرَةَ عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيْثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ بریرہ آزاد ہوئی اس حالمین کہ وہ تہی نکاح مین مغیث کے پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی نکاح رکہنی نرکہنی کا اور فرمایا اوسکو
اگر نزدیکی کریگا تجسی یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہنی کا واسطی تیری یعنی واسطی حاصل ہونی رضا کی ساتہہ زوجیت اوسکی نقل کی یہہ
ابو داود نی **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر نکاح کری لونڈی ساتہہ اذن مولے اپنی کی یا نکاح کردی اوسکا مولے اوسکا ساتہہ رضا اوسکی کی یا بغیر رضا اوسکی
کے اور پہر وہ لونڈی آزاد ہو تو اوسکو اختیار ہی نکاح مین رہنی نرہنی کا آزاد ہو خاوند اوسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح اپنی آپ

اگر بغیر اذن مولی کی پہر آزاد کری مولی اوسکو تو نافذ ہوتا ہی یعنی صحیح ہوجاتا ہی نکاح اوسکا ساتہہ آزاد کرنی کی اور نہین اختیار ہوتا اوسکو اور تینون امام اسمین مخالف ہین ہمارے کہ اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ سبب خلاف کا یہہ ہی کہ بریرہ کے خاوند کی حق مین دو روایتین متعارض آئی ہین صحیحین مین ثابت ہوا ہی حدیث عائشہ سی کہ حضرت صلعم نے اختیار دیا بریرہ کو اسحال مین کہ تہا خاوند اوسکا غلام اور صحیحین مین یہہ ہی روایت ہی کہ اوسکا خاوند آزاد تہا جبکہ وہ آزاد کی گئی اور اسیطرح سنن اربعہ مین ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے پس اور اماموں نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہے اور امام ابوحنیفہ نی روایت دوسریکو ترجیح دی ملا علی قاری نی قول امام ابن ہمام کا تفصیل سے مرقات مین لکھا ہی بخوف درازی کی خلاصہ اوسکا یہان لکھا گیا

باب الصداق

باب ہی بیچ بیان مہر کی **ف** ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابوحنیفہ کی دس درہم ہین اور امام مالک کے نزدیک چہتائی دینار اور امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک ہر چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونیکی رکہی ساتہہ اوسکی مہر باندہنا جائز ہی **ف** شرح وقایہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دس درہم وزن مین سات مثقال بہر ہوتے ہین اور مثقال ساڑہی چار ماشہ کا ہوتا ہے پس دس درہم ساڑہی اکتیس ماشہ بہر ہوئے پس اگر روپیا بارہ ماشہ کا ہو جیسی کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل وپتلی دار تو دس درہم کے دو روپیہ اور دس آنی ہوئے اور دینار ہوتا ہے دس درہم کا اور مہر حضرت صلعم کے سب بیبیونکا سواے ام حبیبہ اور مہر حضرت کے سب بیٹیونکا سواے حضرت فاطمہ کے رضی اللہ تعالی عنہن پانسو درہم کا ہی پس پانسو درہم کے حساب کو ہی ایکسو اکتیس روپے اور چار آنی ہوئی اگر روپی بارہ بارہ ماشہ کے ہون جیسی کلدار سیدہی کل کا یا ڈبل یا پتلی دار اور اگر روپیا ساڑہی گیارہ ماشہ کا ہو جیسی لکہنؤ وغیرہ کا تو ایکسے چہتیس روپے و پندرہ آنی تین پائی اور پندرہ ٹکری پائی کے تیئس ٹکرون مین سے ہوئی اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تہا جسکی ایک ہزار پچاس روپے ہوئی اگر روپی کلدار سیدہی کل کے یا ڈبل یا پتلی دار ہون اور اگر روپی لکہنؤ کے ہون تو ایک ہزار پچانوین روپی و دس آنی پانچ پائی اور پانچ جز پائی کی ۲۳ جز مین سے ہوئے اور مہر حضرت فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی کا ہی جسکی ڈیڑہ سو روپے ہوئی اگر روپے کلدار سیدہی کل کے یا ڈبل یا پتلی دار ہون اور اگر لکہنؤ وغیرہ کی ہون تو ایکسو چہپن روپی آٹہہ آنہ چار پائی اور چار جز پائی کی تیئس جزون مین سی ہوئی

مہر ازواج مطہرات کا سواے ام حبیبہ اور مہر حضرت کی صاحبزادیون کا سواے حضرت فاطمہ رض کی		مہر حضرت ام حبیبہ رض کا		مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
درہم	۵۰۰	درہم یا دینار	۴۰۰۰ / ۴۰۰	مثقال نقرہ	۴۰۰
ماشہ	۱۵۷۵	ماشہ	۱۲۶۰۰	کلدار وڈبل وپتلے دار	۱۵۰
کلدار وڈبل وپتلی دار	۱۳۱ ۴	کلدار وڈبل وپتلی دار	۱۰۵۰	لکہنؤ وغیرہ کی	۱۵۶ ۸ ۴ پائی ۴ جزو من ۲۳
لکہنؤ کے	۱۳۶ ۱۵ ۳ پائی ۱۵ جزو من ۲۳	لکہنؤ کے	۱۰۹۵ ۱۰ ۵ پائی ۵ جزو من ۲۳		

روپیا کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل وپتلی دار بوزن ۱۲ ماشہ کا اور لکہنؤ ۱۱ ماشہ کا اور پائی نام ہی آنیکی بارھوین حصہ کا اور آنہ ہی سولہوان حصہ روپے کا مولانا رفیع الدین

الفصل الاول

فصل پہلے عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءته امراة فقالت يا رسول الله اني وهبت نفسي لك فقامت طويلا فقام رجل فقال يا رسول الله زوجنيها ان لم تكن لك بها حاجة فقال هل عندك من شيء تصدقها قال ما عندي الا ازاري هذا قال فالتمس ولو خاتما من حديد فالتمس فلم يجد شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل معك من القران شيء قال نعم سورة كذا وسورة كذا فقال قد زوجتكها بما معك من القران وفي رواية قال انطلق فقد زوجتكها فعلمها من القران متفق عليه روایت ہے سہل بن سعد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی ایک عورت اور کہا اوسنی یا رسول اللہ

تحقیق بخشی مینی جان اپنی واسطی آپکی اور کہڑی رہی دیر تک یعنی اور انحضرت ساکت رہی کچھہ جواب بہت دیت کا ندیا پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح
کر دو میرا اس سی یعنی حکم کرو اوسکو نکاح کرنیکا مجہسی اگر نہین ہے آپکو اوسمین کچھہ حاجت پس فرمایا حضرت نی کیا ہی تیری پاس کچھہ چیز کہ مہر مین دیوی تو اوسکو
کہا اوس شخص نی کہ نہین میری پاس کچھہ مگر تہبند میرا یہہ فرمایا حضرت نی پس ڈہونڈہا یعنی کوئی چیز اور اگرچہ ہوا یک انگوٹہی لوہی کی پس ڈہونڈا اوسنی
اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی ساتہہ تیری قرآن سی کچھہ یعنی تجکو قرآن یاد ہی یا نہیں آتا کہا اوس شخص نی کہ ہان سورہ فلانی
اور سورہ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا مینی تیرا اوس سے اسبب اوس چیز کی کہ ساتہہ تیری ہی قرآن سی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جا پس تحقیق نکاح کر دیا مینی تیرا
اوس سے پس سکہلا اوسکو قرآن سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بخشی مینی الخ یہہ حکم تہا کہ اگر کوئی عورت بخشی نفس اپنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو تو حلال ہی اور مہر نہین واجب حضرت پر اور یہہ اور کو درست نہین حضرت ہی کی خصائص سے تہا چنانچہ آیۃ قرآن کی دلالت کرتی ہی اسپر
وامراۃ مومنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحہا خالصۃ لک من دون المومنین یعنی حلال کی ہنی تیری لیی صحبت کرنی اوس مومنہ
عورت سی کہ بخشی تیری لیے نفس اپنا اور نہ مانگی مہر اگر چاہی نبی نکاح کرنا اوس سے یہہ خاص تیری لیی ہی نہ اور مومنو کی لیی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ امام شافعی کی نزدیک نکاح
ساتہہ لفظ ہبہ کی بغیر مہر کی یہہ خاص حضرت ہی کی لیی تہا اور کی لیی نہین درست اور ہماری نزدیک لفظ ہبہ سی اسکو نکاح کرنا جائز ہی مگر نہ واجب ہونا مہر کا
اس صورت مین یہہ خاص حضرت ہی کی لیی تہا اور کی لیی نہین پس سوا حضرت کی اور و نپر مہر مثل واجب ہوتا ہی اگرچہ نہ نام لی مہر کا یا نفی کری مہر کی پس ہمارے
نزدیک معنی خالصۃ لک لفظ کی اس آیۃ مین یہہ ہین کہ بغیر واجب ہونی مہر کی وہ عورۃ خاص تیری ہی لیی درست ہے اور کی لیی نہین درست اور اگرچہ ہوا یک انگوٹہی لوہی کی
اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کم مہر باندہنا ساتہہ ہر چیز کی کہ قسم مال سی ہو جبکہ دونون راضی ہون اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام اعظم اور امام
مالک کے نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہی بیان اوسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیکی یہہ حدیث جابر کی ہی کہ آگاہ ہو نکاح کرین عورتون کا اولیا پس
نہ نکاح کرین وہ مگر ہمکفو سی اور نہین ہی مہر کمتر دس درہم سی نقل کی یہہ دارقطنی اور بیہقی نی اور مروی ہی اسکا قول حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کہ نہین ہے
مہر کمتر دس درہم سی یہہ بہی نقل کی دارقطنی اور بیہقی نی اور اس حدیث سہل کو حمل کیا ہی انہون نی مہر معجل پر یعنی کہ عادت تہی ونکی کہ کچھہ مہر مین سے
جلدی دیتی تہی پہلی صحبت کرنیکی یہان تک کہ گئی ہین بعضی علما طرف اسکی کہ نہ صحبت کری دولہا یہانتک کہ پہلی کچھہ دی لی اوسکو چنانچہ ابن
عباس اور ابن عمر اور زہری اور قتادہ کا یہی مذہب تہا دلیل ونکی یہہ ہی کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سی نکاح کیا تو چاہا
کہ صحبت کرین اونسی پس منع کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ دیوین فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھہ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہا یا رسول اللہ نہین
میری پاس کچھہ پس فرمایا حضرت نی دی اوسکو زرہ اپنی پس دی حضرت علی نی اونکو زرہ اپنی پہر صحبت کی اونسی اور یہہ معلوم ہی ہی کہ مہر
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا چارسو مثقال چاندی کا تہا پس اونمین سے اسقدر دینی کا حکم کیا اور یہہ دینا اونکی نزدیک واجب ہے اور ہماری نزدیک مستحب اور
کیا ہی تیری ساتہہ قرآن سی کچھہ اس سے ظاہر یہہ ہے کہ تعلیم قرآن کو مہر ٹہرایا اور جائز رکہا ہی اسکو بعضی اماموں نی اور ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ نہین جائز
وہ کہتی ہین کہ واجب ہے اس صورت مین مہر مثل اور حرف ب یہان مقابلہ کی لیی نہین ہی بلکہ واسطی سببیت کے ہی یعنی نکاح کر دیا مینی اسبب اوس چیز کی
کہ ساتہہ تیری قرآن سی ہی اور سبب جمع ہونی تیریکا ساتہہ اسکی وجود قرآن کا ہی جیسیکہ آویگا نکاح کرنا ابو طلحہ کا ام سلیم سی اسلام پر اور سکہلا
اسکو قرآن سی یہہ امر استحباب کیلیی ہی پس نہین دلالت ہی اسمین اسپر کہ تعلیم مہر ہی شرح **وعن** اَبِی سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ کَمْ
کَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُهٗ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ اُوْقِیَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا
النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَّةٍ فَتِلْکَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِیْ جَمِیْعِ الْاُصُوْلِ

اور

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ کہا پوچہا مینی عائشہ سی کہ کتنا تہا مہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ تہا مہر حضرت کا واسطی بیویون اونکی
کی بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہ نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی نش کہا مینی نہین کہا حضرت عائشہ نی آدہا اوقیہ پس یہہ سب ہوئی پانسو
درہم نقل کی یہہ مسلم نی اور لفظ نش ساتہہ دو پیشیون کی ہی شرح السنۃ مین اور یہہ سب کے بون اصول کی **ف** دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسحدیث
کی شافعیہ نی اسپر کہ مستحب ہے مہر باندہنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہی کہ مہر ام حبیبہ کا کہ وہ بہی بیوی تہین حضرت کی چار ہزار درہم کا تہا یا چارسو دینار
کا تو جواب سکا اسکی آگی کی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی اور اصول اون کتابون کو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین مع سندکے لکہی گئی ہین ۞ ع **الفصل**
الثانی فصل دوسرے **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوًى عِنْدَ
اللّٰهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى
أَكْثَرَ مِنْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے عمر بن الخطاب رضی سی کہ کہا خبردار نہ بہاری مہر باندہو عورتونکا پس تحقیق بہاری
مہر باندہنا اگر ہوتا سبب بزرگی کا دنیا میں اور موجب تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی تو البتہ لائق تر ہوتی ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی سے عورتون اپنی مین سے اور نہ نکاح کر دیا کسیکا بیٹیون اپنی سی زیادہ بارہ اوقیہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی یعنی موجب زیادہ بزرگی کا آخرۃ مین بموجب قول اللہ
تعالی کی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اور بارہ اوقیہ کی چارسو اسی درہم ہوتی ہین اور آگی ایک حدیث آئی ہی کہ مہر ام حبیبہ کا چار ہزار درہم کا تہا وہ مستثنی ہی قول
عمر رضی کی سی اسلیی کہ انکا اسقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی باندہا تہا حبشہ مین واسطی تعظیم وتکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت عائشہ
نی اوپر روایت کیا کہ حضرت کی بیویونکا مہر ساڑہے بارہ اوقیہ کا تہا اور اسمین آیا کہ بارہ اوقیہ کا تہا تطبیق انمین یہہ ہی کہ حضرت عمر نی محض اوقیہ ذکر کیی اور
التفات طرف کسور کی نہ کیا معہذا حضرت عمر نی نفی کی زیادتی کی اپنی علم مین شاید کہ اونکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ نی روایت کی نہ پہنچی ہو اور حضرت عمر نی
بیان افضل اور اولی کا کیا والا اس سے زیادہ کی جائز ہونی مین کلام نہین ۞ ع **وعن** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى
فِي صَدَاقِ امْرَأَتِهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی دیا بیچ مہر
عورۃ اپنی کی بہر کر دونون ہاتہہ ستو یا کہجور سی یعنی مہر معجل پس تحقیق حلال کیا اوسنی اوس عورت کو نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ
امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَضِيتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَأَجَازَهُ
اور روایت ہی عامر بیٹی ربیعہ کی سی یہہ کہ ایک عورۃ نی بنی فزارہ مین سے نکاح کیا اوپر دو جوتیونکی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا راضی
ہوئی تو بدلی نفس اپنی کی باوجود ہونی مال اپنی کی ساتہہ دو جوتیون کی یعنی اپنی نفس کو بدلی ان دو جوتیونکی دیا تونی اور راضی ہوئی تو ساتہہ اونکی
باوجود مالدار ہونیکی کہا ہان پس روا رکہا آنحضرت نی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ محمول ہی مہر معجل پر واسطی دفع تعارض کے اور ظاہر یہہ ہے کہ جب
اس عورۃ نی نکاح کیا بدلی دو جوتیون کی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا اور ہوا اوسکو مطالبہ مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ ساتہہ دو جوتیونکی اور ساقط کیا
حق اپنا کہ زائد تہا جوتیونسے جائز رکہا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اسکی جائز ہونی مین اختلاف نہین یہہ دلیل شافعی وغیرہ کی نہین ہوسکتی اور
یہہ حدیث ضعیف ہی ۞ ع **وعن** عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا
حَتَّى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی علقمہ سی کہ نقل کی ابن مسعود سے یہہ کہ وہ پوچہی گئی حکم ایک شخص کیسی کہ نکاح کیا ایک عورۃ سی اور نہ معین کیا واسطی اوسکی کچہہ مہر اور نہ دخول کیا تہا اوس کی
یعنی صحبت کے اور نہ خلوۃ صحیحہ یہانتک کہ مر گیا پس کہا ابن مسعود نے یعنی بعد ایک مہینے کے اجتہاد کر کر واسطی اوس عورت کے ہی مانند مہر عورتونکی کہ اوسکی قوم کی ہین یعنی مہر
مثل دینا ہوگا نہ کم اور نہ زیادہ اور اوسپر ہے عدۃ یعنی وفات کے اور واسطی اوسکی میراث ہی ہے پس کہڑی ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بنت واشق کی کہ ایک عورت تہی ہم مین سے مانند اوس چیز کے کہ حکم کیا تمنے پس خوش ہوئے ساتہہ اس بات کے ابن مسعود نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی
اور دارمی نے **ف** ابن مسعود خوش ہوئے اسلیے کہ حکم انکا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مذہب حضرت علی رض کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ مین یہہ ہے
کہ مہر نہین ہے اوس عورت کی لیے بسبب عدم دخول کے اور اوسپر ہے عدۃ اور میراث دیسکو پہونچے گی اور امام شافعی کے اسمین دو قول ہین ایک تو موافق قول حضرت علی رض کی اور دوسرا موافق
قول ابن مسعود کے اور مذہب امام ابو حنیفہ اور احمد رح کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہی اور مہر مثل کہتی ہین باپ کے قوم کی مہر کو مانند بہنیوں اور بہنوں اور چچا کی بیٹیوں کی بشرطیکہ
مساوی ہون دونون عمر مین اور جمال مین اور مال مین اور عقل مین اور دین اور بکارۃ مین اور ثیابت مین اور ایک عصر اور ایک شہر مین ہونے مین متقی

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** اُمِّ حَبِیْبَةَ اَنَّهَا کَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِیُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا
عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے
ام حبیبہ سے یہہ کہ وہ تہین نکاح مین عبد اللہ بن جحش کے پس مر گئی عبد اللہ بیچ زمین حبش کے پس نکاح کر دیا اونکا نجاشی بادشاہ حبش کی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے
ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سی چار ہزار اور ایک روایت مین چار ہزار درہم یعنی اس روایت مین لفظ درہم کا صریح مذکور ہی اور پہلی روایت مین نہین اور مراد وہی ہے اور بہیجا ام حبیبہ کو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتہہ شرحبیل بیٹی حسنہ کے نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** مشکوٰۃ کی نسخوں مین عبد اللہ بن جحش ہے اور یہی غلط صواب عبید اللہ بن جحش ہے ساتہہ
تصغیر کے چنانچہ سنن ابو داؤد مین اور اصول وغیرہ مین یون ہی ہے اور یہہ عبید اللہ اسلام لایا تہا اور مکہ ہجرت کر کر حبشہ کو گیا ام حبیبہ ساتہہ لیکر پہر وہان جا کر مرتد ہو گیا کہ نصرانی ہوا اور وہین مرا اور
ام حبیبہ اسلام پر ثابت رہین پہر بہیجا حضرت نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کی پاس کہ لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا کہ پیغام نکاح کا بہیجے ام حبیبہ کو حضرت کے طرف سی پہر نجاشی نے ام حبیبہ
کا نکاح حضرت سے کیا اور چار سو دینار کا مہر باندہا اور قصہ نکاح انکا یون منقول ہے کہ نجاشی نے بہیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈیکو کہ ابرہہ نام تہا اوسنے جا کر کہا کہ بادشاہ یہہ کہتا ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہے مجہکو کہ نکاح کر دون تیرا اوسنے ام حبیبہ نے یہہ سنکر بہیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور وکیل کیا اونکو اور دئے ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کڑے اور انگوٹہی چاندی کی اس خوشخبری سنانیکی عوض
مین پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے جعفر بن ابی طالب کو اور اور مسلمانونکو کہ وہان تہے پس وہ حاضر ہوئے اور خطبہ پڑہا نجاشی نے الحمد للہ الملک القدوس السلام المومن المہیمن
العزیز الجبار اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون واما بعد پس تحقیق قبول کیا مینے جو بہیجا کو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا مینے چار سو دینار سونیکی پہر حاضر کین دینارین آگے قوم کی پس کہا خالد بن سعید نے الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ و
رسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا مینے وہ چیز کو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا مینے اوسی ام حبیبہ بیٹی
ابی سفیان کی کا پس مبارک کری اللہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوٹہائی گئین دینارین طرف خالد بن سعید کے اونہونے لی لین پہر ارادہ کیا لوگون نے اوٹہنی کا
پس کہا نجاشی نے بیٹہی ہو سنت نبیوں کی یہہ ہے کہ وقت نکاح کی کہانا کہلایا جاتا ہے پہر منگایا کہانا پس کہایا سبہونے اور متفرق ہوئے اور یہہ نکاح سنہ ساتہ ہجری مین ہوا اور خالد بن سعید کو
ام حبیبہ کے باپ کے چچا کا بیٹا تہا اور ابو سفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کی مشرک تہا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازان مسلمان ہوا **وعن** اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ
اُمَّ سُلَیْمٍ فَکَانَ صَدَاقَ مَا بَیْنَهُمَا الْاِسْلَامُ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ قَبْلَ اَبِیْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَکَحْتُکَ فَاَسْلَمَ فَکَانَ صَدَاقَ مَا
بَیْنَهُمَا رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا نکاح کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے پس ہوا مہر انکے بیچ اسلام لانا مسلمان ہوئی تہی ام سلیم پہلے ابو طلحہ کے پہر پیغام نکاح کا بہیجا ابو طلحہ نے
ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نے کہ تحقیق مین مسلمان ہوئی ہوں اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کرونگی مین تجہسی یعنی اور نہین لینے کی تجہسی مہر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر

آپسمیں نقل کیے یہہ نسائی نے ف ام سلیم بیٹی ملحان کی ماں ہیں انس بن مالک کے اول انہوں نے نکاح کیا مالک بن النضر سے اوس سے انس پیدا ہوا پہر مارا گیا مالک حالت شرک
میں پہر اسلام لائی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بہیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نے اور ابو طلحہ مشرک تہا ام سلیم نے انکار کیا اور بلایا ابو طلحہ کو طرف اسلام کی پس اسلام لایا وہ لیکن کہا ام سلیم نے
میں نکاح کرتی ہوں تجہسے اور نہیں لونگی تجہسے مہر سبب اسلام تیرے کی پس نکاح کیا ام سلیم سے ابو طلحہ نے اور ہوا اسلام لانا الخ یعنی واقع ہوا نکاح ساتہہ مہر اوسکی کے اور بخشدیا اونے
مہر ابو طلحہ کو بسبب اسلام لانے اوسکے کے بموجب وعدے اپنی کی پس گویا کہ اسلام مہر ہوا آپسمیں یہہ کہ مہر اسلام تہا علما حنفیہ تو یوں کہتی ہیں اور امام حمل ظاہر پر کرتی ہیں واللہ اعلم

باب الولیمۃ

باب ہے بیچ بیان ولیمہ کے ف ولیمہ اوس کہانیکو کہتی ہیں کہ نکاح میں کہلایا جاتا ہے اور ولیمہ مشتق ہے التیام سے یعنی اجتماع کی چونکہ وقت
اجتماع زوجین کے کہلایا جاتا ہے اسلیے اسکو ولیمہ کہتی ہیں اور اکثر علما اسپر ہیں کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضوں نے کہا مستحب ہے اور بعضوں نے کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضوں
نے کہا بعد دخول کے ہے اور بعضوں نے کہا وقت عقد کے اور بعضوں نے کہا وقت عقد کے بہی اور بعد دخول کے بہی اختلاف کیا ہے علمانے بیچ تکرار اوسکی کے زیادہ دو روز ایک جماعت
علمانے مکروہ رکہا ہے اسکو اور مستحب کہا ہے اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک اور مختار یہہ ہے کہ ہووے بقدر حال خاوند کی اور مجمع البحار میں لکہا ہے کہ ضیافت آٹہہ قسم پر ہے ولیمہ واسطے نکاح کی اور
خرس ساتہہ پیش خ کے واسطے پیدا ہونے لڑکے کی اور اعذار ساتہہ عین کے واسطے ختنہ کیلیے اور وکیرہ مکان بننے کی لیے اور نقیعہ مسافر کی آنی کیلیے خواہ مسافر تیار کروادے یا اوسکی لیے کوئی
اور تیار کرے اور وضیمہ ساتہہ ضاد معجمہ کے مصیبت کے لیے اور عقیقہ واسطے نام رکہنے بچہ کے اور مادبہ ساتہہ ہمزہ کی اور پیش دال کے اور بلا موجب اوس کہانیکو کہتی ہیں
کہ تیار کیا جاوے ضیافت کیلیے بے سبب اور یہہ سب اقسام مستحب ہیں مگر ولیمہ بعضوں کی نزدیک واجب ہے توضیح زین العرب

الفصل الاول فصل پہلی عن انس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم رای علی عبد الرحمن بن عوف اثر صفرۃ فقال ما ہذا قال انی تزوجت امراۃ علی وزن نواۃ من ذہب قال بارک اللہ
لک اولم ولو بشاۃ متفق علیہ روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا عبد الرحمن بن عوف پر نشان زردی کا
یعنے اوسکی بدنکو یا کپڑیکو زعفران لگی ہوئی تہی پس فرمایا کیا ہے یہہ کہا عبد الرحمن نے تحقیق میں نے نکاح کیا ایک عورت سے اوپر وزن نواۃ کی سونے سے فرمایا حضرت نے برکت کرے
اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر یعنی کہانا پکا کر کہلا لوگونکو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کیا ہے یہہ یعنی کیا سبب ہے اسکا اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتہہ اسکی
انکار اسلیے کہ حضرت منع کرتی تہی لگانی خلوق کیلیے اور خلوق نام ایک خوشبو کا ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے پس جواب دیا اوسنے کہ میں نے لگائی نہیں ہے بلکہ لگ گئی ہے بسبب
مخالطت دلہن کے بغیر قصد کے یا بغیر اطلاع کے اور کہا قاضی نے کہ نواۃ نام ہے پانچ درہم کا جیسے کہ نش نام ہے بیس درہم کا اور اوقیہ نام چالیس درہم کا حاصل یہہ کہ مہر اوسکا
پانچ درہم بہر سونیکا باندہا جسکی پونے سولہ ماشہ ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتہہ نواۃ کی نواۃ تمر ہے یعنی گٹہلی کہجور کے انتہی اور ظاہر اور متبادر لفظ سے اخیر ہی معنی
ہیں یعنی بقدر گٹہلی کہجور کے سونیکا مہر باندہا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو اسطرح کے عبارت بیان تقلیل کیلیے ہے آتی ہے اور تکثیر کیلیے ہے آتی ہے اور لکہا ہے علمانے کہ یہاں مراد
تکثیر ہے یعنی اگرچہ زیادہ بہی خرچ ہو کر اسلیے کہ بکریکا کم ہونا اوس زمانہ میں بعید ہے جیسا کہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کرتی تہی ساتہہ ستووں کے اور مانند اسکی اور
عبد الرحمن اوس زمانہ میں غنی بہی تہی بہ ع ح **وعنہ** قال ما اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم
بشاۃ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہیں ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کسیکی اپنی عورتوں میں سے اوسقدر کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح میں ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتہہ بکری کی بہت ہے **وعنہ** قال اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بنی بزینب بنت جحش
فاشبع الناس خبزا ولحما رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصرف میں لائے زینب جحش کی بیٹی کو پس سیر کیا
لوگونکو روٹی اور گوشت سے نقل کی یہہ بخاری نے **وعنہ** قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ وتزوجہا وجعل عتقہا صداقہا واولم
علیہا بحیس متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کیا اونسے یعنی بعد آزاد کرنیکی اور ٹہیرایا آزادی اونکی
مہر اونکا اور ولیمہ کیا اونکی نکاح میں ساتہہ حیس کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف صفیہ جنگ خیبر میں ہاتہہ لگی تہیں اور بیٹی تہیں حیی بن اخطب کی اور سردار تہیں قریظہ اور نضیر کے اور اختلاف

کیا ہی اہل علم نی اسمین کہ اگر آزاد کری کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کری اوس سے اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹھیراوی تو آیا جائز ہی یا نہین پس گئی ہی ایک جماعت اصحاب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی بعضی علما طرف جواز اسکی کی بموجب ظاہر حدیث کی اور نہین جائز رکہا اسکو ایک جماعت نی اور حنفیہ بہی نہین مانتی ہین اور تاویل کیا
ہی انہون نی اس حدیث کو کہ یہہ خواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی تہا اور کو نہین درست اور شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر آزاد کری کوئی لونڈیکو اور اوسکی آزادی کو
مہر اوسکا ٹھیراوی کہی آزاد کیا مینی تجکو اس شرط پر کہ نکاح کرے تو مجہسی عوض آزادی کی پس قبول کیا اوسنی تو صحیح ہوا آزاد کرنا اور اوسکو اختیار ہی نکاح کرنی مین اوس سے
پہر اگر نکاح کیا اوسنی اوس سے پس واسطی اوسکی مہر مثل اوسکا ہی اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل حلوی کی ہوتا ہی بنتا ہی کہجورون اور اقط اور گہی سی اور اقط اوسکو
کہتی ہین کہ دہی کا پانی نکال کر مانند پنیر کی ٹکیان بناتی ہین اور اوسکو قروط بہی کہتی ہین ۶ **وعنه** قال اقام النبي صلى الله عليه وسلم بين
خيبر والمدينة ثلث ليال يبنى عليه بصفية فدعوت المسلمين الى وليمته وما كان فيها الا ان امر بالانطاع فبسطت فالقي عليها التمر والاقط
والسمن رواه البخاري اور روایت ہی انس سے کہ کہا ٹہیری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینہ کی تین رات لائی گئین حضرت کی پاس
صفیہ یعنی حضرت کی تصرف مین آئین پس بلایا مینی مسلمانونکو طرف ولیمہ آپکی کی اور نہ تہی اوسمین روٹی اور نہ گوشت اور نہ تہا اوسمین مگر یہہ کہ حکم کیا حضرت نی ساتہہ
بچہانی دسترخوان چمڑی کی پس بچہائی گئی دسترخوان اور ڈالی گئین دسترخوانونپر کہجورین اور اقط اور گہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اوپر کی حدیث مین جو گذرا لفظ حیس کا
اسحدیث مین بیان اوسکا ہی کہ کہجورون اور اقط اور گہی سی بنتا ہی اور معنی اقط کی اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کئی گئی ۶ **وعن** صفية بنت شيبة
قالت اولم النبي صلى الله عليه وسلم على بعض نسائه بمدين من شعير رواه البخاري اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی عورتون اپنی
کا ساتہہ دو سیر جو کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** شاید کہ وہ عورت ام سلمہ تہین ۶ **وعن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا
دعي احدكم الى الوليمة فلياتها متفق عليه وفي رواية لمسلم فليجب عرسا كان او نحوه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
جسوقت بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام شادی کی پس چاہیے کہ حاضر ہو اوس طعام شادی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ پس چاہیے کہ قبول
کری دعوۃ نکاح کی ہو یا مانند اسکی **ف** مانند اسکی یعنی مثل عقیقہ اور ختنہ کی پس گویا کہ مراد ولیمہ سی ان روایتونمین مطلق طعام شادی ہی اور کہا ہی بعضون نی کہ قبول کرنا دعوۃ
نکاح کا واجب ہی پس گنہگار ہوتا ہی قبول نکرنی والا اوسکا بغیر عذر کی بموجب حدیث حضرت کی من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ اور بعضون نی کہا مستحب ہی اور یہہ واجب یا مستحب حاضر
ہونا ہی اور کہانا اوسکا مستحب ہی اگر روزہ دار نہو اور سوای نکاح کی دعوۃ اور دعوتونکا قبول کرنا مستحب ہی یہہ ذکر کیا طیبی نی اور ابن ملک نی اور کہا ان دونون نی کہ ساقط ہو جاتا ہی وجوب یا استحباب دعوۃ
کا کسی چیز مینچی یا تو کہانا شبہہ کا ہو یا تخصیص اغنیا کی ہو اوس دعوۃ مین یا وہان وہ شخص ہو کہ ایذا پاوی بسبب حاضر ہونی کی اوسکی یا نہ لائق ہو ساتہہ اوسکی بیٹہنا اوسکا یا واسطی دفع شر اوسکی
کی دعوۃ اوسکی کیجاتی ہو یا واسطی طمع جاہ اوسکی کی یا دعوۃ اوسکی اسلیی کرین کہ مدد کری باطل پر یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا ناچ رنگ کی یا ساتہہ کہیلونکی کہ اونکا
بچانیکی یا فرش حریر کی وغیر ذلک انتہی پوشیدہ نہین ہی کہ اس زمانہ کی مجلسین ایسی چیزون سی خالی نہین اگر سب نہین ہوتین تو بعضی انمین سی اکثر جگہہ پائی جاتی ہین اسلیی
کہا ہی صوفیہ نی کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ واجب ہوئی عزلت پس جو اختیار کری عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کری ۶ **وعن**
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم الى طعام فليجب فان شاء طعم وان شاء ترك رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی یعنی طعام نکاح کی مانند اسکی کے پس چاہیی کہ قبول کری یعنی حاضر ہو پہر اگر چاہی کہاوی اور اگر چاہی
نہ کہاوی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس سنت یا واجب حاضر ہونا ہی نہ کہانا اور اگر روزہ سی نہو تو مستحب ہی کہانا اور کہا ابن ملک نی کہ امر اسمین وجوب کی لیی ہی اور یہہ اوس شخص کی حق مین
ہی کہ نہو اوسکو عذر اور جو کہ معذور ہو مثلا راہ دور ہو کہ لاحق ہو اوسکو مشقت تو ان کی جانی مین پس نہین ہی مضایقہ اوسکی قبول نکرنی مین ۶ **وعن** ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الاغنياء ويترك الفقراء ومن

تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہانا وہ کہانا نکاح کا ہی کہ بلائی جاوین
اوسمین اوسکی دولتمند اور چہوڑی جاتی ہین محتاج اور جو شخص نہ قبول کری دعوت یعنی بغیر عذر کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی
ف برا کہانا الخ یعنی بری سی کہانو نمین سے ایک یہہ بہی ہی ایسکی بعضی کہانی اس سے بہی زیادہ برے ہین اور یہی مراد شر الناس من اکل واحدۃ سی ہی اور مراد یہہ نہین ہے کہ مطلق کہانا
نکاح کا برا ہی اسلیے کہ حکم کیا ہی اسکے اکرنی کا اور قبول کرنیکا اور نہ قبول کرنی پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہہ ہے کہ جو کہانا نکاح کا ایسا ہو کہ اوسمین اغنیا بلائی جاوین اور فقرا نہ بلائی
جاوین تو وہ برا ہی عادت تہی اون لوگونکی کہ اسی کہانی مین اغنیا ہی کو بلاتی تہی اور بہت اچہی اچہی کہانی کہلاتی تہی اور فقیرون بیچارونکی بات بہی نہ پوچہتی تہی پس اسطرح کی
رسم کو منع فرمایا اور دعوۃ کی نہ قبول کرنی مین بیٹہ رہنی کو نافرمانی یون فرمایا کہ جسمین مخالفت ہے امر رسول اللہ کی اور جسمین مخالفت ہے اللہ تعالی کی امر اور جو کہ دعوۃ قبول کرنیکو واجب کہتے ہین اونہونے
دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اور جمہور نی حمل کیا ہی اسکو اوپر تاکید استحباب کی ع وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُکْنٰی
اَبَا شُعَیْبٍ کَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِیْ طَعَامًا یَکْفِیْ خَمْسَةً لَعَلِّیْ اَدْعُو النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ
لَهٗ طُعَیِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا شُعَیْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَکْتَهٗ
فَقَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہا ایک شخص انصار مین سے کنیت کیا جاتا تہا ابو شعیب تہا اوسکا غلام بیچتا تہا گوشت پس
کہا اوس شخص نے غلام کو کہ تیار کر بموجب کہنی میری کی کہانا کہ کفایت کری پانچ آدمیونکو تاکہ بلاؤن مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالمین کہ آنحضرت پانچوین ہون یعنی پانچ مین
سے یعنی ایک پیغمبر خدا ہون اور چار اونکی ساتہہ رہون پس تیار کیا غلام نی بموجب کہنی اوسکی کی واسطی حضرت کی تہوڑا سا کہانا پہر آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس اور دعوۃ
کی حضرت کی یعنی اور حضرت کی چار اصحاب کے پس ساتہہ لگ لیا اونکی ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی وقت پہنچنی کی اوسکی گہر پر کہا ای ابو شعیب ساتہہ ہو لیا
ہماری ایک شخص پس اگر چاہی تو اذن دی اوسکو آنیکا اور اگر چاہی تو چہوڑ دی اوسکو یعنی دروازی پر یعنی نہ اذن دی آنیکا کہا ابو شعیب نے نہین چہوڑتا مین اوسکو
بلکہ اذن دیا مینی اوسکو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ کہ آدمی بیچ ضیافت ایک قوم کی بغیر اذن مانگنی کی اور نہین جائز ہی
مہمان کو یہہ اذن دی کسیکو آنی کا اپنی ساتہہ مگر ساتہہ امر صریح کی یا اذن عام کی یا جانی رضامندی ضیافت کرنیوالیکی اور یہہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ کہ جاوے کسی کے
گہر مین مگر باذن اوسکی اور یہہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کے کری اور اوسکی ساتہہ کوئی ہو لیوی تو مستحب ہے مہمانکو کہ اوسکی لیے اذن چاہی صاحب خانہ
سی مستحب ہے صاحب خانکو کہ اوسکو منع کرنی مگر یہہ کہ ہو اوسکی آنی سی مفسدہ کہ ایذا پاوین حاضرین اور اگر پہیری اوسکو تو ساتہہ نرمی کی پہیری اور اگر اوسکو کچہہ کہانی چیز سے دیوی اسطرح کہ
لائق اوسکی ہو تو یہہ چاہی اور شرح سنۃ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ نہین حلال ہی کہانا ضیافت کا اوسکی لیی کہ نہ بلایا جاوی اور بعضی عالمون نی کہا ہی کہ جب
ایک شخص کے آگی کہانا رکہدی اور اوسکی مالک کردی تو وہ مختار ہی چاہے آپ کہاوی اور چاہے اور کو کہلاوی اور چاہے اپنی گہر کو اوٹہا لاوی اور اگر بیٹہی دسترخوان پر تو چاہی
کہ کہاوے موافق عرف کی اور نہ اوٹہاوی اوسمین سے کچہہ اور نہ کہلاوی اور کو اوسمین سے اور اچہا جانا ہی بعضی اہل علم نی یہہ کہ دیوین دسترخوان والی بعضی بعضونکو کچہہ کہانی
مین سے اور اگر دو دسترخوان پر ہون تو نہین جائز ہی یہہ نوع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّةَ
بِسَوِیْقٍ وَتَمْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ولیمہ کیا یعنی کہانا نکاح کا وقت نکاح صفیہ کے ساتہہ ستو اور کہجور کی نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف اوپر کی حدیث مین گذرا کہ ولیمہ صفیہ کیا حضرت نے ساتہہ حیس کے اور اسمین آیا کہ ساتہہ ستو اور کہجور کی وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ
دونون چیزین ہونگی ولیمہ مین حیس بہی اور ستو اور کہجور بہی جسنی جو دیکہا سو روایت کیا ع وَعَنْ سَفِیْنَةَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا
فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاَی الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ
فِیْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ قَالَ فَاطِمَةُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَدَّکَ قَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ اَوْ لِنَبِیٍّ اَنْ یَدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے سفینہ سی یہہ کہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس پس تیار کیا حضرت علی نی اوسکی لیے کہانا اور کہا فاطمہ نے اگر بلاوین ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کہاوین وہ ہماری ساتہہ تو بہتر ہی پس بلایا حضرت کو اور آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکہی دونون ہاتہہ ہپنی اوپر دونون بازوؤن دروازیکی پس دیکہا پردہ پڑا ہوا بیچ کونی گہر کے پس پہر گئی حضرت کہا حضرت فاطمہ نے پس پیچہی پیچہی گئی مین حضرت کے اور کہا مینی ای رسول خدا کی کس چیز نے پہیرا آپکو فرمایا نہین واسطی میرے یا واسطی کسی نبی کے یہہ کہ داخل ہو گہر زینت کیے مین نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** فرام پردہ باریک منقش اور بعضون نے کہا کہ منقش تہا لیکن ڈہانکا تہا اوس سے دیوار کو مانند چہپر کہٹ دولہا دولہن کے اور یہہ عادت متکبرین کے ہی اور حضرت اوسکو دیکہکر پہر گئی آگاہ کرنیکی لیے اسپر کہ یہہ بہتر نہین ہے کہ زینت دنیا کی ہے اور وہ باعث نقصان آخرۃ کی ہی ہے **وعن عبد اللّٰہ بن عمر** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص دعوت کیا جاوے پہر نہ قبول کرے ہی پس بیشک نافرمانی کی اللہ اور رسول اسکی کے اور جو آدمی آیا مجلس کہانی کی مین بن بلائے آیا چور اور نکلا لوٹ کر نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** آیا چور بسبب اسکی کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کی پس گویا چہپ کے آیا مانند چور کی پس گنہگار ہو جیسی گنہگار ہوتا ہی چور بسبب جانی کی کسی کی گہر مین حاصل یہہ کہ حضرت نے اپنی امت کو تعلیم کیے اچہی اخلاق اور منع کیا اونکو بُری خصلتوں سی کہ نہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہی تکبر نفس اور رعونت اور عدم الفت پر اور جانا کسیکے ہان بغیر دعوت کے دلالت کرتا ہی حرص نفس اور حاصل کرنی ذلت پر ہے **وعن رجل من اصحاب النبی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِیَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَہُمَا بَابًا وَاِنْ سَبَقَ اَحَدُہُمَا فَاَجِبِ الَّذِیْ سَبَقَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ تہا صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت اکہٹی ہو جاوین دو دعوت کرنیوالی پس قبول کر دعوۃ اوسکی کہ بہت نزدیک ہو اون دونون مین سی از روی دروازیکی اور اگر پہلی کی ایک نی اون دونون مین سی پس قبول کر دعوت اوسکی جسنی پہلی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ صورت یہ ہے کہ جمع نہین کرسکتا ہی یعنی دونون کی دعوۃ نہین کہا سکتا ہی بسبب ایک ہی وقت ہونیکی اور مانند اسکیکی اگر جمع کرسکتا ہی دونو کی دعوۃ قبول کری اور یہہ حکم تو ہمسایہ کا ہی اور اگر اہل شہر دعوۃ کرین تو وہان ترجیح اور جہت سے ہوگی مثل معرفت و صلاح اور حقوق کی یعنی اگر اہل شہر مین سے سوای ہمسایہ کی دو آدمی اسکی دعوۃ کرین تو اوسکی دعوۃ قبول کری کہ جو جان پہچان ہو یا نیکبخت ہو و غیر ذلک اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچہنی والا عالم کے پاس پہلے آوی تو سبق اور فتوی پہلی آنیوالیکو پڑہاوے اور دیوے **وعن ابن مسعود** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّۃٌ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَۃٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا پہلی دن کا حق ہی اور کہانا دوسری دن کا سنت ہے اور کہانا تیسری دن کا سنانا ہے اور جو کوئی سنادے سنا ویگا اللہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** حق ہے یعنی نکاح مین پہلی دن کہانا کہلانا اور قبول کرنا اوسکا واجب ہے یا سنت مؤکدہ ہے بحسب اختلاف علماء کے اور دوسری دنکا کہانا سنت و مستحب ہے اور تیسری دنکا اسلیئے ہوتا ہی تا لوگ سنین اور تعریف کرین اور جو کوئی سنادے یعنی مشہور کری اپنی تئین ساتہہ سخاوت کے فخر کیلیئے مشہور کریگا اوسکو اللہ تعالی میدان محشر مین کہ اسنی سنانی اور دکہانیکی لیئے پایا تہا یہہ جہوٹا اور مفتری ہے پس رسوا ہوگا لوگون مین کہا طیبی نے کہ جب اللہ تعالی بندیکو کچہہ نعمت دے تو لازم ہے اوسکو کہ شکر ادا کری اور مستحب ہے یہہ دوسری دن اسطی پورا کرنی نقصان کے کہ اول روز مین واقع ہوا ہو اسلیئے کہ سنت کامل کرتی ہی واجب کو اور تیسری دن سنانی اور دکہانیکی لیئے ہوتا ہی اور جسکو کہلانیکی لیئے بلاوے تو واجب ہے اسکو قبول کرنا اول روز مین اور مستحب ہے دوسری دن اور مکروہ ہی بلکہ حرام ہی تیسری دن انتہی اور بعضی روایتون مین تصریح ہے مالکیہ کہ مکروہ کہتی ہین مستحب ہے ولیمہ کرنا سات دن تک ہے **وعن عکرمة عن ابن عباس** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِیَیْنِ اَنْ یُّؤْکَلَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ مُحْیِی السُّنَّۃِ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی طعام دو شخصون فخر کرنیوالون کی آپس مین نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا محی السنۃ نے کہ صحیح یہہ ہے کہ عکرمہ نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے بطریق ارسال کے **ف** یعنی صحیح یہہ ہے کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند میں نہیں و متبارین دو شخص کہ آپسمین مقابلہ کرین طعام مین اور چاہین کہ ایک دوسری کی ضد پر
بہت پکاوی کہانا تا غالب آوے دوسرے پر یعنی اگر فخر اور ریا سے اور دکہانیکی لیے پکاوین اور دعوۃ کرین دعوۃ اونکی قبول نکرے اور کہانا اونکا نکہاوے اگلی بزرگ دعوۃ فخر
کے نہ قبول کرتی تہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتباریان لا یجابان ولا یؤکل طعامہما قال الامام احمد
یعنی المتعارضین بالضیافۃ فخرا و ریاءً روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کہانا از راہ فخر و مقابلہ کی تیار کرین دعوۃ انکی
دعوۃ قبول نہ کیجاوے اور کہانا اونکا نہ کہایا جاوے کہا امام احمد نے یعنی یہہ تفسیر متباریان کی مراد حضرت کے متبارین سے یہہ ہے کہ دو شخص بطریق مقابلہ کی
ضیافت کرین از راہ فخر و ریا کی **وعن عمران بن حصین** قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اجابۃ طعام الفاسقین اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا
منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنی دعوۃ فاسقین کے سے **ف** فاسق سے مراد مطلق فاسق ہے کسی طرح کا ہو اور سبب اسکی منع کا یہہ ہے کہ اکثر
فاسق احتیاط نہیں کرتے ہین کہانے مین اور کہاتے ہین حرام اور فاسق کبہی ظالم بہی ہوتا ہے اور کہانا ظالم کا کہ مال لوگونکا از راہ ظلم کی لیتا ہے بالاتفاق حرام
ہے اور یہہ ہے کہ فاسق کی دعوت قبول کرنیمین خوش کرنا اوسکا اور تکریم اوسکی لازم آتی ہے **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فلیاکل من طعامہ ولا یسأل ویشرب من شرابہ ولا یسأل روی الاحادیث الثلثۃ البیہقی فی شعب الایمان
وقال ہذا ان صح فلان الظاہر ان المسلم لا یطعمہ ولا یسقیہ الا ما ہو حلال عندہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ
داخل ہوے کوئی ایک تمہارا بہائی مسلمان کے پاس چاہیے کہ کہاوے کہانا اوسکا مین سے اور نہ پوچہے یعنی حال طعام کا کہ کیسا ہے اور کہانا اوسکا بہی پیوے پانی اوسکا اور نہ پوچہے اوس سے
کہ کیسا ہے اور کہانسے لایا ہے روایت کین تینون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے یہہ حدیث یعنی خبر اگر صحیح ہو تو وجہ اوسکی یہہ ہے کہ ظاہر حال مسلمان کا یہہ ہے کہ نہین کہلاتا
مسلمان انکو اور نہین پلاتا اوسکو مگر وہ کہ حلال ہوتا ہے نزدیک اوسکی **ف** مسلمان سے مراد مسلمان کامل ہے یعنے غیر فاسق لیس اوسکی کہانیکا حال نہ پوچہے بسبب نیک گمانیکی اور نیز جسے
اوسکو ایذا ہو ویگی مگر ہان جبکہ معلوم ہو کہ کہانا اوسکا وجہ حرام سے ہے تو نہ کہاوے اور اگر ایک شخص کا کہانا اکثر حرام کا ہے تو بہی نہ کہاوے ۴۴ **باب القسم** باب ہے یہہ بیان حکم تقسیم کے **ف** یعنے
اس باب مین بیان ہے نوبت مقرر کرنیکا بیویونکے لیے یعنی بیویونکے پاس باری باری سے رہنے راتکو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیویونکے لیے اور زیادہ کیلیے اور ایک کے نوبت مین دوسری کی گہر مین راتکو
رہنا جائز نہین ہے نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک راتمین جائز ہے مگر باذن اور رضا اونکی جائز ہے اور صحبت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویونسے ایک راتمین پہلے واجب ہونے نوبت کے
تہا یا اونکی اذن سے تہا اور مذہب حنفیہ یہہ ہے کہ نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب تہی لیکن حضرت نے از راہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکہی تہے واللہ اعلم اور نہین ہے حق عورت کیلیے بیچ نوبت کے
حالت سفر مین خاوند جس بیوی کو چاہے اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اولی یہہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان بیویونکے جسکا نام قرعہ مین نکلے اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کے حق مین رات ہے اور دن تابع
ہے راتکا اور اگر ایک شخص راتکو کسی کام مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیدار وغیرہ کے تو اوسکی حق مین اصل دن ہے اور باقی احکام و مسائل نوبت کے فقہ مین مذکور ہین ۷ ہدایہ **ف** واجب ہے برابری
کرنی راتکی رہنے مین بیویونکے پاس رہنا اور کہلانا نہ کہ صحبت مین نہ جماع کرنیمین اور محبت مین بلکہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہے حق عورتکا ساتہہ ایکبار جماع کرنیکی اور واجب ہے
جماع کرنا کبہی کبہی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدۃ ایلاء کے مگر ساتہہ رضای عورت کے اور اگر ضرر کرے بیویکو کثرت جماع کے تو نہین جائز ہے صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکیسی اور
رہوے ہر ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایک دن لیکن لازم برابر کرنی رات مین ہے یہانتک کہ اگر آوے ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے اور دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کی اوسنی
قسم یعنے نوبت اور نہ جماع کرے بیوی غیر نوبت اوسکی مین اور اسیطرح نہ جاوے بیوی کے پاس راتکو غیر نوبت اوسکی مین مگر واسطے عیادۃ اوسکیکی اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضائقہ یہہ کہ رہے
اوسکی پاس یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مر جاوے اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ نہو اوسکی پاس کوئی غمخوار اور اگر خاوند بیمار ہے گہر مین رہے بلاوے ہر ایک کو اوسکی نوبت مین در مختار **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض عن تسع نسوۃ وکان یقسم منہن لثمان متفق علیہ روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے وفات کیی کہ نو بیویان چہوڑ کر اور تقسیم کرتے تہی اون مین سے واسطے آٹہہ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی بیویان حضرت کے اگرچہ نو سے زیادہ تہین لیکن وقت
وفات کے نو موجود تہین عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت جحش جویریہ رضی اللہ تعالی عنہن انمین سے آٹہہ کیلیے نوبت مقرر تہے اور ایک کے لیے نہیں سودہ کے لیے نوبت تہی اسلیے کہ اونہونے

اپنی نوبت حضرت عائشہ کو بخشدی تہی اونکی نوبت مین حضرت عائشہ کی پاس رہتی تہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہی شرح **وعن عائشۃ** ان سودۃ
لما کبرت قالت یا رسول اللہ قد جعلت یومی منک لعائشۃ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لعائشۃ یومین یومہا ویوم سودۃ متفق علیہ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ سودہ جبکہ بوڑہی ہوئین تو کہا یا رسول اللہ تحقیق گردانا مینی اپنا دن یعنی اپنی نوبت کو آپ سے کہتی تہی واسطی عائشہ کی
پس تہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نوبت کرتی واسطی عائشہ کی دو دن ایکدن تو اونکی نوبت کا اور ایکدن حضرت سودہ کی نوبت کا نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی
ف نکاح سودہ کا مکہ مین ہوا تہا بعد خدیجہ کی اور پہلی عائشہ کی لکہا ہے فقہا نی کہ اگر بخشی ایک بی بی نوبت اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہی بشرطیکہ نہو یہہ بخشنا بطور رشوہ کی جاوند کی
طرف سی اور جائز ہی واسطی عورۃ بخشنی والی نوبت کی یہہ رجوع کری جب چاہی شرح **وعنہا** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسأل فی مرضہ الذی
مات فیہ این انا غدا این انا غدا یرید یوم عائشۃ فاذن لہ ازواجہ یکون حیث شاء فکان فی بیت عائشۃ حتی مات عندہا رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ سے
سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچہتی اپنی بیماری مین جسمین وفات ہوئی کہان ہونگا مین کل کو کہان ہونگا مین کل کو یعنی ہر روز بیبیون سے یہہ پوچہتی تہی ارادہ کرتے تہی دن نوبت عائشہ کا یعنی
بسبب زیادتی محبت اونکی کی پس اذن دیا حضرت کو اونکی بیبیون نے کہ رہین جہان چاہین اور تہے حضرت بیچ گہر حضرت عائشہ کے یہانتک کہ وفات ہوئی اونکی پاس نقل کی یہہ بخاری نے **ف**
ارادہ کرتی تہی یہہ تفسیر ہے پہلی قول کی پس تہا پوچہنا اذن چاہنے کی لیے ہو یونہی کہ اذن دین حضرت کو حضرت عائشہ کی پاس رہنے کا اور دلالت کرتا ہی اوپر یہہ حملہ کہ
اذن دیا الخ **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ فایتہن خرج سہمہا خرج بہا معہ متفق علیہ
اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی سفر کا قرعہ ڈالتے درمیان بیبیون اپنی کی پس جسکا اونمین سے نکلتا حصہ لیجاتی اوسکو ساتہ اپنی سفر
مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابی قلابۃ** عن انس قال من السنۃ اذا تزوج الرجل البکر علی الثیب اقام عندہا سبعا وقسم واذا تزوج الثیب
اقام عندہا ثلاثا ثم قسم قال ابو قلابۃ ولو شئت لقلت ان انسا رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے ابی قلابہ سے کہ نقل کی انس سے
کہ کہا سنت سے ہی جسوقت کہ نکاح کری مرد عورۃ باکرہ ہی ثیب پر رہے باکرہ کی پاس سات رات پہر تقسیم کری یعنی نوبت درمیان انکے اور برابری کی اور جسوقت نکاح کری ثیب سے
رہی اوسکی پاس تین رات پہر تقسیم کری کہا ابو قلابہ نے اگر چاہتا مین کہتا کہ انس نے پہنچائی ہی یہہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** باکرہ سے ثیب الخ
باکرہ کہتی ہین کواری عورۃ کو اور ثیب کہتے ہین اوس عورۃ کو کہ خاوند کرچکی ہو اور امام شافعی نے اس حدیث پر عمل کیا ہی کہتی ہین کہ اگر ایک شخص کے نکاح مین کئی عورتین ہون یا ایک عورۃ
ہو اور پہر نکاح کری ایک اور عورت سے اگر وہ عورۃ باکرہ ہی تو اوسکی پاس سات رات رہے اور اگر ثیب ہو تو اوسکی پاس تین رات رہے پہر تقسیم برابر کیا کری اور امام اعظم کی نزدیک
باکرہ اور ثیب نئی اور پرانی تقسیم مین برابر ہین اونہون نی عمل کیا ہی دو حدیثون پر کہ دوسری فصل مین آتی ہین کہ وہ مطلق ہین اور اس حدیث کی معنی اونکے نزدیک یہہ ہین کہ باکرہ
کی پاس سات رات رہے اور دوسریونکی پاس بہی سات سات رات رہے اور ثیب کے پاس تین رات رہے اور اور وں کے پاس بہی تین تین رات رہے اور ابو قلابہ کی قول کی یہہ معنی ہین کہ اگر مین چاہتا
تو مرفوع کہتا اس حدیث کو لیکن کہتا صحابی کا کہ سنت سے ہی یہہ حکم مرفوع کی ہی اور معنی حدیث مرفوع کی سند اکتاب مین لکہی گئی ہین تو مولانا حرج **وعن ابی بکر بن عبد
الرحمن** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین تزوج ام سلمۃ واصبحت عندہ قال لہا لیس بک علی اہلک ہوان ان شئت سبعت عندک وسبعت
عندہن وان شئت ثلثت عندک ودرت قالت ثلث وفی روایۃ انہ قال لہا للبکر سبع وللثیب ثلث رواہ مسلم اور روایت ہی ابی بکر بیٹی عبد الرحمن کی سے کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سی اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کی پاس فرمایا اونکو کہ نہین ہے بسبب تیرے اوپر اہل تیرے کی ذلت اگر چاہی تو سات رات رہون مین
تیری پاس اور سات سات رات رہون سب بیبیونکے پاس اور اگر چاہی تو تین رات رہون تیرے پاس اور دورہ کرون مین کہا ام سلمہ نی تین راتین رہیے میرے پاس اور ایک
روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا واسطی ام سلمہ کی نزدیک باکرہ کی رہنا سات رات اور ثیبہ کے پاس تین رات نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین ہے بسبب تیرے الخ یعنی میرے
جو مین رات تمہارے پاس ہونگا تو تمہارے کنبی قبیلہ کو اس سبب سے حقارت نہین لاحق ہوگی اسلیے کہ یہہ بسبب بیقدری تمہاری صحبت سے نہین ہے بلکہ اس سبب سے ہی کہ حکم شرع

اسیطرح پرہی اور یہہ تمہید عذر کی ہے بیچ اقتصار کی تین رات رہنی پر اور اگر چاہی تو سات رات تیری پاس ہون جیسکہ حکم باکرہ کا ہی ولیکن بیاہ ساتھ سات رات رہون
اور سب بیبیونکی پاس اور اگر چاہی تو تین رات تیرے پاس ہون جیسکہ حکم ثیب کا ہی اور دورہ کرون مین یعنی تین تین رات اونکی پاس رہون ؛ ح ع

الفصل الثانی فصل دوسرے **عن** عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم كان يقسم بين نسائه فيعدل ويقول اللهم هذا قسمی فيما املك فلا تلمنی فيما تملك ولا املك رواه الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجة والدارمی روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تہی تقسیم کرتی درمیان بیبیون اپنی کی یعنی نوبت مقرر کرتی ازراہ تفضل کی اور بعضون نی کہا ازراہ وجوب کے اور عدل کرتی یعنی برابری کرتی درمیان
اونکی راتکی رہنی مین اور کہتی یعنی ہہندا یا الہی یہہ تقسیم کرنا میرا بیچ اوس چیز کی ہی کہ مالک ہون مین پس نہ ملامت کر مجکو بیچ اوس چیز کی کہ مالک ہے تو اور نہین مالک مین نقلکی
یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی نوبت مقرر کرنی کا اور دینی نفقہ کا مین مالک ہون اسمین برابری کرتا ہون اور دلکی
محبت کا مین نہین مالک تو مالک ہے اسمین برابری نہین کرسکتا کسی سے زیادہ محبت ہے کسی سے کم پس معلوم ہوا کہ برابر رات کی رہنی اور نفقی مین چاہیے نہ محبت مین اور
صحبت کرنی مین اور بوسہ لینی مین ؛ ع **وعن** ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا كانت عند الرجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقه ساقط رواه الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجة والدارمی
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ہون نزدیک ایک شخص کے دو بیبیان یعنی مثلا پہر نہ انصاف کری درمیان اونکی
آویگا دن قیامت کی اسحالت مین کہ آدہا دہڑ اوسکا گرا ہوا ہوگا نقل کیے یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہہ سزا دوے عورتونکی ابی انصاف
کرنی پر نہین موقوف ہے اگر تین ہونگی یا چار اور اونمین انصاف نکریگا تو بہی یہی سزا ہوگی دلکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کی رہنی کی صحبت
کرنیکی اور باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ اسمین برابر ہین اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولدکی لیے نوبت آدہی ہی بہ نسبت عورۃ
آزاد کے یعنی اگر اسکی نکاح مین لونڈی وغیرہ کسیکی ہی اور عورۃ آزاد بہی ہی تو لونڈی وغیرہ کی پاس ایک رات رہی اور عورۃ آزاد پاس دو راتین اور حرم کی
لیے نوبت نہین ؛ ع ملتقی مولانا

الفصل الثالث فصل تیسرے **عن** عطاء قال حضرنا مع ابن عباس جنازة ميمونة بسرف فقال هذه زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رفعتم نعشها فلا تزعزعوها ولا تزلزلوها وارفقوا بها فانه كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم تسع نسوة كان يقسم منهن لثمان ولا يقسم لواحدة قال عطاء التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقسم لها بلغنا انها صفية وكان اخرهن موتا ماتت بالمدينة متفق عليه وقال رزين قال غير عطاء هي سودة وهو اصح وهبت يومها لعائشة حين اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم طلاقها فقالت له امسكني وقد وهبت يومي لعائشة لعلي ان اكون من نسائك في الجنة روایت ہی عطاء بن رباح تابعی سی کہ کہا حاضر ہوئی
ہم ساتہہ ابن عباس کے میمونہ کی جنازہ پر مقام سرف مین پس کہا ابن عباس نے یہہ ہین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ اوٹہاو تم
جنازہ انکا پس نہ بہت ہلاؤ اوسکو اور نہ جنبش دو اوسکو اور اٹہاؤ اوسکو آہستہ سی اور تعظیم کرو انکی اسلیے کہ تحقیق تہین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نو عورتین تہی حضرت تقسیم کرتی یعنی نوبت کرتی تہی اونمین سے واسطی آٹہہ کی اور نہ تقسیم کرتی تہی واسطی ایک کی کہا عطا نی وہ عورت
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تقسیم کرتی تہی واسطی اوسکی پہنچی ہی ہمکو خبر یہہ کہ وہ تہین صفیہ اور تہین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنی مین کہ مری
تہین مدینہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور کہا رزین نی کہ ائمہ حدیث سی ہی کہ کہا غیر عطا نی کہ وہ عورۃ کہ نہ تقسیم کرتی تہی اوسکے
لیے سودہ تہین اور یہی بہت صحیح ہی کہ بخشدیا تہا اونہون نی دن اپنا یعنی نوبت کا واسطی عائشہ کی جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا ؛

صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طلاق کا پس کہا اونہون نے واسطے حضرت کے کہ رہنی دو مجھکو اپنی نکاح میں اور تحقیق بخشدیا مینی دن اپنا واسطی عائشہ کی بامید اسکی کہ ہون مین تمہاری بیویون سی بہشت مین **ف** حضرت میمونہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سی ہین اور خالہ تہین ابن عباس کے اور سرف نام ایک جگہہ کا ہی کہ ایک منزل ہے مکہ سی کہ قبر حضرت میمونہ کی وہین ہی اور نکاح اور زفاف بہی اونکا وہین ہوا تہا اور انتقال بہی وہین ہوا اور اسلیے یہ تعلیل ہے نہی کی یعنی نہ ہلاؤ اسلیے کہ ہیں وان بیویون مین سے ہی کہ حضرت نے نوبت مقرر کرکہی تہی اونکی اور کہا خطابی نے کہ یہہ کہنا کہ وہ عورۃ کہ نہین تقسیم کرتی تہی حضرت واسطی اوسکی صفیہ تہین وہم ہی کہ کسی راوی سی واقع ہوا ہی بلکہ وہ سودہ ہے تہین اور تہین صفیہ آخر سب عورتونکی مرنی مین انسے جاننا چاہیے انتقال ہوا صفیہ کا رمضان کے مہینی مین سنہ پچاس ہجری مین اور بعضون نے کہا سنہ باون یا چپن مین بیچ زمانہ معاویہ کے اور دفن کی گئین بقیع مین اور مرین میمونہ سنہ اکیاون مین اور بعضون نے کہا سنہ چہیاسٹھ مین اور بعضون نے کہا سنہ تریسٹھ میں اور حضرت عائشہ مرین مدینہ مین سنہ ستاون مین اور بعضون نے کہا سنہ اٹھاون میں اور مرین سودہ سنہ چون مین اور حفصہ سنہ پچاس مین اور ام سلمہ سنہ ۵۹ مین اور ام حبیبہ سنہ چوالیس مین اور زینب بنت جحش سنہ بیس مین اور جویریہ سنہ پچاس مین کذا ذکرہ صاحب المواہب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا پہلی ہجرۃ کی اور زینب بنت خزیمہ کا بہی انتقال حضرت کی سامنی ہوا پس جب یہہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہ کا مرنا سب سے پیچہے اونکی بعد غیر صحیح ہی اور اگر ضمیر لفظ کانت کے میمونہ کے طرف پہیرین تو نہین مناسب ہی یہہ اس قول کی بات بالمدینۃ اسلیے کہ وہ مرین ہین سرف مین پس نہین خالی ہی یہہ کلام اشکال سی اللہ اعلم بالحال ؎

باب عشرة النساء وما لكل واحدة من الحقوق

یہہ باب ہی بیچ بیان اون حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین بیچ صحبت اور اختلاط کی ساتہہ عورتونکی اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورۃ کی **ف** ہر ایک عورۃ جو کہا گویا باعتبار ارادہ کرنی اقسام عورتون کے کہا یعنی باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور بدخلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند انکی و الاظاہر یہہ تہا کہ یون کہتی بیچ بیان حقوق عورتون کی طرح

الفصل الاول

فصل پہلی عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استوصوا بالنساء خيرا فإنهن خلقن من ضلع وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل أعوج فاستوصوا بالنساء متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتونکی بہلائی کی اسلیے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئین ہین پسلی سی کہ وہ ٹیڑہی ہی اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر ارادہ کریگا تو کہ سیدہا کری پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور اگر چہوڑی تو پسلی کو اپنی حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑہی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتونکی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑہی ہوتی ہی پس اونکی اصل مین ٹیڑہا پن ہی کوئی اوسکو متغیر نہین کرسکتا اور ٹیڑہی پسلی کا حال یہہ ہے کہ اگر تو سیدہا کیا چاہی تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اوسکو چہوڑی بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑہی رہیگی اسیطرح حال عورتون کا ہی کہ اونکی اصل خلقت مین کجی اعمال اور اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست و درست کرین اونکو توڑ ڈالینگے کہ مراد ساتہہ اوسکی طلاق ہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی پس ممکن نہین ہی فائدہ اوٹہانا ساتہہ عورتونکی مگر ساتہہ چہوڑنی اونکی ٹیڑہا پن جبتک کہ اوس چہوڑنے مین گناہ نہ لازم آوی اور اگر گناہ لازم آوی تو تغافل مناسب نہین حاصل یہہ کہ معاملہ انسی اچہی طرح رکہو اور صبر کرو اونکی ٹیڑہا پن اور یہہ توقع دل سے دور کرو کہ سب باتین تمہاری مرضی موافق کام کرینگی طرح ح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن المرأة خلقت من ضلع لن تستقيم لك على طريقة فإن استمتعت بها استمتعت بها وبها عوج وإن ذهبت تقيمها كسرتها وكسرها طلاقها رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورۃ یعنی اصل اور ماں سب کی حضرت حوا پیدا کی گئی پسلی سے یعنی حضرت آدم کی پسلی سی ہرگز نہین سیدہی ہوگی واسطی تیری دیر ایک راہ کی پس اگر چاہی تو کہ فائدہ اوٹہاوی تو ساتہہ اوسکی فائدہ

اوٹھاوے تو ساتھہ اوسکی اسحالت میں کجی ہوا وسمین کجی ہے اور اگر چاہی تو سیدہا کرنا اوسکا توڑیگا تو اوسکو اور توڑنا اوسکا طلاق دینا اوسکا ہی نقل کی یہہ مسلم نی
ف ہرگز نہین سیدہی ہوگی واسطی شیر او پرا ایک اہ کی یعنی ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہین رہی گی بلکہ حالتین بدلتی جاوینگے شکر سی طرف ناشکری کی اور
اطاعت سی طرف نافرمانی کی اور قناعت سی طرف طمع کی و غیر ذلک شرع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَفْرَکْ
مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَۃً اِنْ کَرِہَ مِنْہَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْہَا اٰخَرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بغض
رکہی مرد مسلمان عورۃ مسلمان سے اگر ناخوش رکہی گا اوسکی ایک فعل و خو کو تو خوش رکہی گا اوسکی فعل و خوی دوسری کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسلیے کہ
آدمی تمام اخلاق و افعال بری نہین ہوتی اگر بعضی بری ہوتی ہین تو بعضی اچہی بہی ہوتے ہین پس نظر اوسکی افعال و اخلاق نیک کرنی چاہیے اور
راضی ہونا چاہیے اور اوسکی افعال و اخلاق بد پر صبر کری مقصود رغبت دلانی اور مبالغہ ہی بیچ خوش گذرانی کی ساتھہ عورتونکی اور صبر کرنیکی اونکی ایذا
پر اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ یار بی عیب نہین ہاتہہ لگتا پس اگر کوئی شخص بے عیب یار ڈہونڈہی تو رہیگا بدون یار کے اور نہین خالی ہوتا ہی انسان
خصوصا مومن بعضی اچہی خصلت سی پس لایق ہی کہ رعایت اوسکی کری اور چشم پوشی کری سوائی اوسکی سی شرح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَاءِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَہَا الدَّہْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتی بنی اسرائیل سڑتا گوشت اور اگر نہوتی حوا نہ خیانت کرتی کوئی عورۃ اپنی خاوند کی کبہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین بنی اسرائیل پر جنگل مین من و سلوا اوترتا تہا اللہ تعالی کی طرف سی اور حکم تہا بقدر ضرورت
لیلین اور ذخیرہ نکرین وہ نہایت حرص سی ذخیرہ کرنی لگی یہانتک کہ سڑجاتا پس وہ سڑنا گوشت کا سزا تہی اونکی فعل کی یعنی ذخیرہ کرنی کی کہ بسبب حرص
اور ترک توکل کرنی کی خدا تعالی پر ذخیرہ کرتی تہی بعد ازان سڑنا گوشت کا مقرر رہا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نی اگر بنی اسرائیل نہ جمع کرتی گوشت کو تو
سڑا نکرتا اور خیانت کی معنی ہین نار استی یعنی کجی پس کجی حضرت حوا کی یہہ تہی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کہانی درخت معلوم کی برخلاف امر
اللہ تعالی کی پس فرمایا کہ کجی حضرت حوا سی سرزد ہوئی اگر وہ یہہ کجی نکرتین تو کوئی عورۃ اپنی خاوند سی کجی نکرتی شرح **وعن عبد اللّٰہِ بن زمعۃ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْلِدُ اَحَدُکُمْ امْرَاَتَہٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ یُجَامِعُہَا فِیْ اٰخِرِ الْیَوْمِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ
فَیَجْلِدُ امْرَاَتَہٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّہٗ یُضَاجِعُہَا فِیْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ ثُمَّ وَعَظَہُمْ فِیْ ضَحِکِہِمْ مِنَ الضَّرْطَۃِ فَقَالَ لِمَ یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن زمعہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نمارے ایک تمہارا اپنی بیوی کو مارنا غلام کا
یعنی بہت پہر صحبت کریگا اوسی آخر دن میں اور ایک روایت مین ہے قصد کرتا ہی ایک تمہارا پس مارتا ہی عورۃ اپنی کو مارنا غلام کا پس شاید کہ وہ ہمخواب
ہو اوسی بیچ آخر دن اپنی کی پہر نصیحت فرمائی حضرت نے صحابہ کو بیچ ہنسنی اونکی ریح نکلنی پر پہر فرمایا کیون ہنستا ہی ایک تمہارا اوس چیز سی کہ آپ بہی کرتا ہی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہر صحبت کریگا یعنی کیا مناسب ہے کہ جسکی ساتہہ ایسا معاملہ ہوا اوسی ایسا سلوک کری اگر چہ بیوی کو کچہہ نافرمانی پر مارنا آیا
ہے نہ کہ ایسا اسی یہہ معلوم ہوا کہ ساتہہ بیوی کی اتفاق و سلوک سی رہے اور کیون ہنستا ہی الخ یعنی ہنسنا اچہا نہین معلوم ہوتا ہی مگر امر عجیب کہ نہ پایا جاتا
ہو عادۃ پس جب ایک چیز اپنی ہی مین موجود ہو تو غیر سی سرزد ہونے پر تو کیون ہنسی اسی معلوم ہوا کہ اگر کسی سی گوز سرزد ہو تو تغافل کری تا کہ اوسکو رنج نہو چنانچہ
حاتم اصم کا حال لکہا ہی کہ یہہ بہرے نہ تہی ایکبار ایک عورۃ کوئی مسئلہ پوچہنی کو آئی انکی پاس اور اثنا پوچہنی مین اوسی گوز سرزد ہوا اونہون نے اوسکی رفع خجالت
کیلیے اوسی کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اوسی جانا کہ یہہ بہرے ہین پہر اونہون نی اوس بات کے پورا کرنی کی لیے اپنی کو بہرا بنا رکہا اور کہا طیبی نے کہ اسمین
تنبیہ ہے اسپر کہ لائق ہے مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کری ہہائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول اپنی نفس مین تامل کری آیا مجہمین یہہ عیب یا مانند اسکی پایا جاتا ہے

یا تہین پس اگر اپنی کو ادنی باکت بادی تو باز رہنا ہو سکی عیب گیری سی بہتر ہے کیا خوب کسینی کہا ہی کہ دیکہتا ہو نہین اکثر لوگون کو کہ دیکہتی ہین عیب اور ونکی
اور اندہی ہین اپنی عیبون سی ع **وعن عائشة** قالت كنت العب بالبنات عند النبي صلى الله عليه وسلم وكان لي
صواحب يلعبن معي فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل ينقمعن منه فيسربهن الي فيلعبن
معي متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی مین کہیلتی ساتہہ گڑیون کے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہین میری ہمجولیان
کہیلتے ساتہہ میری اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لاتی چہپ جاتی ہمجولیان میری حضرت سے یعنی بسبب شرم کی پس حضرت بہیجتی انکو
طرف میری پس کہیلتین ساتہہ میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس مین بیان خوش گذرانی کا ساتہہ بوبی کی اور حکم لڑکیون کے کہیلنی کا گڑیونسی
باب اولی مین گذر چکا ؛ ع **وعنها** قالت والله لقد رايت النبي صلى الله عليه وسلم يقوم على باب حجرتي والحبشة
يلعبون بالحراب في المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسترني بردائه لانظر الى لعبهم بين اذنه وعاتقه ثم يقوم
من اجلي حتى اكون انا التي انصرف فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی ہوئی اوپر دروازی حجری میری کی اور حبشی کہیلتی تہی
ساتہہ برچہیون کی مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کر رہی تہی میرا ساتہہ چادر اپنی کی تاکہ دیکہون مین طرف کہیل انکی کی درمیان کانون اور مونڈہی
حضرت کیسی پہر کہڑی رہی واسطی خاطر میری کی یہانتک ہوتی ہین وہ کہ پہری مین آپ یعنے آنحضرت استقدر ٹہیری رہی کہ جبتک مین نہ پہری اور بس کیا آپ
نہ پہری پس اندازہ کرو زمانہ سی متعدد کہڑی رہنی لڑکی کی کہ صغیر سن حرص کرنیوالی کہیل پر ہو یعنی خیال کرو کہ لڑکیان خورد سال کسقدر حریص ہوتی
ہین کہیل دیکہنی پر او سقدر کہڑی رہی مین اور حضرت ہی میری خاطر کہڑی رہی حاصل یہ کہ حضرت دیر تک تماشا دکہلایا کیی نقل کی یہ بخاری اور مسلم
مسجد مین یعنی رحبہ مسجد مین کہ وہ ایک چبوترا تہا متصل مسجد کی نفس مسجد مین اس لیے کہ کہیلنا انکا برچہیونسی سامان جہاد تہا پس ہوا وہ عبادۃ مانند
تیر اندازی کی اور نظر کرنی انکی طرف ظاہر یہی کہ یہ تہا پہلی نزول حجاب کے کذا ذکرہ التورپشتی اور اس سے حضرت کی خوش خلاقی اور خوش گذرانی اور
محبت وعنایت حضرت عائشہ پر معلوم ہوئی ع **وعنها** قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعلم اذا
كنت عني راضية واذا كنت علي غضبى فقلت من اين تعرف ذلك فقال اذا كنت عني راضية فانك تقولين
لا ورب محمد واذا كنت علي غضبى قلت لا ورب ابراهيم قالت قلت اجل والله يا رسول الله ما اهجر الا
اسمك متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین البتہ جانتا ہون جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہسی
اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجپر خفا یعنی بسبب کسی امر دنیوی کی جیسیکہ میان بیوی مین خفگی ہوتی ہی پس کہا مینی کاہی سی پہچانتی ہو یہ فرمایا جسوقت کہ ہوتی
ہی تو مجہسی راضی پس تحقیق تو کہتی ہی نہین ہے اس طرح قسم ہے پروردگار محمد کی اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجپر خفا کہتی ہی نہین ہی اس طرح قسم ہے پروردگار
ابراہیم کی یعنی نام میرا نہین لیتے اور پروردگار ابراہیم کہتی ہی کہا حضرت عائشہ نی کہا مینی کہ ہان یعنی اسیطرح سی ہی قسم ہے اللہ کی ای رسول خدا کی نہین
چہوڑتی ہین مگر نام تمہارا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حالت غضب مین کہ مسلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہوتا تمہاری
محبت مین ہی ع **وعن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعى الرجل امراته الى فراشه
فابت فبات غضبان لعنتها الملئكة حتى تصبح متفق عليه وفي رواية لهما قال والذي نفسي بيده ما من رجل
يدعوا امراته الى فراشه فتابى عليه الا كان الذي في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بلاوے کوئی مرد اپنی عورۃ کو طرف بچھونے اپنے کی ہو پس انکار کرے وہ اور گذارے خاوند رات غصے مین لعنت
کرتے ہین فرشتے عورۃ کو صبح تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان
میرے بیچ ہاتھ یعنی قبضہ تصرف اوسکی کی ہے نہین کوئی شخص کہ بلاوے اپنی عورۃ کو طرف بچھونے اپنے کی پہر انکار کرے اوسے مگر ہوتا ہے وہ کہ آسمان مین ہے خفا اوسپر
یہان تک راضی ہو خاوند اوسکا اوسی **ف** انکار کرے یعنی بغیر عذر شرعی کی اور بعضون نے کہا کہ حیض عذر نہین ہے انکار کرنے مین اس لیے کہ خاوند کو جائز
ہے فائدہ اوٹھانا اوسی ساتھہ وسیجیز کی کہ اوپر ازار کی ہے نزدیک جمہور کی اور بعضی علما کی نزدیک سوا شرمگاہ کی اور بدن سے فائدہ اوٹھانا جائز ہے اور صبح تک باعتبار
غالب کے فرمایا کہ اکثر ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہے اگر دنکو اسیطرح انکار کرے گی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان مین ہے یعنی حکم اوسکا آسمان مین ہے یا وہ کہ معبود
ہے آسمان مین یعنی اللہ تعالی اور اللہ تعالی معبود آسمان مین بہی ہے اور زمین مین بہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وھو الذی فی السماء اله و فی الارض اله پس حدیث مین
اور وہ ایسا ہے کہ آسمان مین معبود ہے اور زمین مین معبود ہے
فقط معبود آسمان کا کہا اس لیے کہ اکتفا کیا ساتھہ ذکر کرنے اشرف کی اور احتمال ہے کہ مراد اوس سے فرشتے ہون اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ خفگی خاوند کی باعث
ہے پروردگار کی خفگی کی اور جب قضا شہوۃ کی خفگی کا یہ حال ہو تو اگر خفگی امر دین مین ہو تو کیا حال ہوگا ؛ ع **وعن اسماء ان امرأة قالت**
يا رسول الله ان لي ضرة فهل علي جناح ان تشبعت من زوجي غير الذي يعطيني فقال المتشبع بما لم يعط
كلابس ثوبي زور متفق عليه اور روایت ہے اسما سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہے ایک سوکن
پس کیا ہے مجہپر گناہ اگر اظہار کرون مین اپنی خاوند کی طرف سے یعنی سوکن کے آگے غیر اوس چیز کا کہ دیتا ہے مجکو یعنی جو کچھہ دیتا ہے اوس سے زیادہ اظہار کرون سوکن
کی جلانے کی لیے کہ دیکھہ مجھسے زیادہ مجکو دیتا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ اظہار کرنیوالا ساتھہ وسیجیز کی کہ نہین دیا گیا مانند پہننے والے دو کپڑون جہوٹ کی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو کپڑون سے مراد چادر اور تہبند ہین اور جہوٹے کپڑے پہننے والے سے مراد وہ شخص ہے کہ کپڑے عاریت یا امانت کے پہنے اور
اسطرح دکہاوے کہ گویا اوسکے ہی ہین یا وہ شخص مراد ہے کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنے اور واقع مین ایسے نہین اور بعضون نے کہا کہ اوسکی
ساتھہ تشبیہ دی کہ پیرہن پہنے اور لگاوے اوسمین دو آستینین اور نیچے آستینون کی تا لوگ جانین کہ دو پیرہن پہنے ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب
مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تا اوسکو عزت و شرف ہو اور جہوٹی گواہی دینے کو کوئی جہوٹ نجانے اوسکی ساتھہ تشبیہ دی اوسکو ؛ ع ؛
وعن انس قال آلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسائه شهرا وكانت انفكت رجله فاقام في مشربة
تسعا وعشرين ليلة ثم نزل فقالوا يا رسول الله آليت شهرا فقال ان الشهر يكون تسعا وعشرين رواه البخاري
اور روایت ہے انس سے کہ کہا ایلا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویون سے ایک مہینے کا اور تہی کہ موچ آگئی تہی حضرت کی پاؤن مین پس ٹہیرے رہے بالا
خانہ مین انتیس راتین پہر اوترے پس عرض کیا لوگون نے کہ اے رسول خدا کے ایلا کیا تہا ایک مہینے کا اور مہینا تیس دن کا ہوتا ہے پس اونتیس دن کے
بعد کیون اوتر آئے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مہینا ہوتا ہے اونتیس دن کا ہے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ایلا لغۃ مین کہتے ہین قسم کہانے کو
اور شرع مین ایلا اسکو کہتے ہین کہ قسم کہاوے کہ مین بیوی کی پاس چار مہینے یا زیادہ چار مہینے سے نہین جاونگا یعنی صحبت نہین کرونگا پس اگر قسم پوری
کی تو طلاق بائن پڑجاتی ہے اور اگر قسم توڑ ڈالی تو ساقط ہوجاتا ہے ایلا اور لازم آتا ہے کفارہ یا جزا اور اگر لونڈی کسی کی اسکی نکاح مین ہو اوسنے ایلا
کری تو اوسکی مدت دو مہینے ہین پس اگر ان مدتون سے کم کی قسم کہاوے تو وہ ایلا شرعی نہین ہے پس اس حدیث مین ایلا لغوی مراد ہے یعنی قسم کہائی
کہ مین مہینا بہر تک بیویونکی پاس نہین جاونگا اور سبب اسکا یہ تہا کہ بیویان حضرت کی کچھہ نفقہ زیادہ مانگتی تہین حضرت نے قسم کہائی کہ مین انکی پاس ایک مہینے
بہر تک نہین جاونگا اور انہین دنون مین حضرت کی پاے مبارک مین چوٹ لگ گئی تہی بسبب گر پڑنے کی گہوڑے پر سے پس حضرت بالاخانہ پر سے اونتیس دن بعد اوتر آئے

اور تری شاید کہ وہ مہینا اونتیس دن کا تہا اسی لیی اونتیس دن پر اکتفا کیا۔ع **وعن** جابر قال دخل ابو بکر یستاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد الناس جلوسا ببابہ لم یؤذن لاحد منہم قال فاذن لابی بکر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن فاذن لہ فوجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا حولہ نساؤہ واجما ساکتا قال فقال لاقولن شیئا اضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ لو رایت بنت خارجۃ سالتنی النفقۃ فقمت الیہا فوجات عنقہا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہن حولی کما تری یسالننی النفقۃ فقام ابو بکر الی عائشۃ یجا عنقہا وقام عمر الی حفصۃ یجا عنقہا کلاہما یقول تسالین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لیس عندہ فقلن واللہ لا نسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ابدا لیس عندہ ثم اعتزلہن شہرا او تسعا وعشرین ثم نزلت ہذہ الایۃ یایہا النبی قل لازواجک حتی بلغ للمحسنت منکن اجرا عظیما قال فبدا بعائشۃ فقال یا عائشۃ انی ارید ان اعرض علیک امرا احب ان لا تعجلی فیہ حتی تستشیری ابویک قالت وما ہو یا رسول اللہ فتلا علیہا الایۃ قالت افیک یا رسول اللہ استشیر ابوی بل اختار اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ واسالک ان لا تخبر امراۃ من نسائک بالذی قلت قال لا تسالنی امراۃ منہن الا اخبرتہا ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولا متعنتا ولکن بعثنی معلما میسرا رواہ مسلم

اور روایت ہے جابر سی کہ کہا آئی ابو بکر درحالیکہ طلب پروانگی کی کرتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی آپ کی پاس آنیکی پس پایا ابو بکر نی لوگونکو بیٹہا حضرت کے دروازی پر کہ نہ پروانگی دی گئی کسیکو اونمین سی داخل ہونیکی کہا جابر نی پس پروانگی ہوئی واسطی ابو بکر صدیق کی پس داخل ہوئی پہر آئی حضرت عمر اور پروانگی طلب کی پس پروانگی دی گئی اونکو پس پایا عمر نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹہی اسحال مین کہ گرد حضرت کی تہین عورتین اون کے اور حضرت تہی غمگین خاموش کہا جابر نے کہ کہا حضرت عمر نی یعنی اپنی دل مین البتہ کہون مین کچہہ کہ ہنساؤن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر کہا عمر نی یا رسول اللہ اگر دیکہو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی ونکی تہی طلب کی مجہسی خرچ روٹی پانی کا یعنی زیادہ عادت سی تو کہڑا ہوؤن مین طرف اوسکی اور کوٹون اوسکی گردن پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہہ عورتین کہ گرد میری بیٹہی ہین جیسا کہ دیکہتا ہی تو طلب کرتی ہین مجہسی خرچ یعنی زیادہ عادۃ سی پس کہڑی ہوی ابو بکر طرف عائشہ کی کوٹنی لگی گردن عائشہ کی اور کہڑی ہوئی عمر طرف حفصہ کے کوٹنی لگی گردن حفصہ کے حضرت ابو بکر اور عمر دونون نے کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوس چیز کو کہ نہین حضرت کے پاس پس کہا عورتون نی قسم ہی خدا کی نہین مانگینگے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ کبہی کہ نہو اونکی پاس پہر الگ ہوئی حضرت بیویون سی ایک مہینا یا اونتیس دن یعنی بنا بر قسم سابق کی اور یہہ شک راوی ہی پہر اوتری یہہ آیۃ ای نبی کہہ اپنی عورتون سی یہان تک کہ پہونچی اس لفظ تک للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابر نی پس شروع کیا حضرت نی کہنا اس بات کا حضرت عائشہ رض سی یعنی اس لیی کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تہین سب بیویون مین پس فرمایا ای عائشہ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ بیان کرون روبرو تیری ایک بات کہ چاہتا ہون کہ نہ جلدی کری تو اوسمین یعنی اوسکی جواب دینی مین آپ ہی یعنی یہان تک کہ مشورہ کری تو ماں باپ اپنی سی کہا عائشہ نی کیا ہی وہ ای رسول خدا کے پس پڑہی حضرت نی روبرو عائشہ کے آیۃ مذکورہ کہا عائشہ نی کیا تمہاری مقدمہ میں ای رسول خدا کی مشورہ کرون اپنی ماں باپ سی یعنی مشورہ اوس امر مین کرتی ہین کہ اوس مین کچہہ تردد ہوتا ہی اور مجہی اسمین کچہہ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مینی اللہ کو اور رسول اوسکیکو اور گہر آخرۃ کو اور سوال کرتی ہون مین آپ سی

یہہ کہ

یہہ کہ نہ خبر دو کسی عورۃ کو اپنی عورتون مین سی ساتہہ اوسچیز کی کہ کہا مینی فرمایا حضرتؐ نی نہین پوچہی گی مجہسی کوئی عورۃ اونمین سی مگر کہ
خبر دونگا مین اوسکو تحقیق اللہ تعالی نی نہین بہیجا مجکو کسیکی رنج دینی کو اور نہ خواہ مخواہ کسیکی تکلیف دینی کو ولیکن بہیجا ہی مجکو احکام دین سکہانی
کو اور آسانی کرنیکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پایا عمرنے الخ شاید کہ یہہ قصہ پردی کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی اور ہنساؤن الخ یعنی کوئی بات
خوش طبعی کی کہون تا حضرتؐ کا ملال رفع ہو اور خوش ہون اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے آدمی کو کہ جب اپنی دوست کو غمگین دیکہی تو ایسی
بات اوسکی آگی کہی کہ وہ ہنسی اور خوش ہو اور مشغول ہو اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ جب حضرتؐ اپنی کسی صحابی کو غمگین دیکہتی تو خوش کرتی اوسکو ساتہہ
خوش طبعی کی اور آیۃ مذکورہ ساری یون ہی یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن
سراحا جمیلا٭ وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما٭ حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ کہدی ای محمدؐ اپنی بیبیون
کو کہ مین نی تو اختیار کیا ہے فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی ہو میری فقر پر تو خبر دو مجکو اور آدمیری پاس فائدہ مند کرون مین تمکو اور رخصت کرون
تمکو رخصت کرنا اچہی طرح اور اگر راضی ہوگی میری فقر پر اور ارادہ کروگی رضامندی خدا اور رسول کا اور ملنی جنت کا تو تمکو اللہ تعالے
عوض اس مشقت کی ثواب دیگا بڑا اور مشورہ کرتیو الخ حضرتؐ نی یہہ اسلیے فرمایا کہ عائشہ صغیر سن تہین مبادا باقتضا اس سن کے دنیا اختیار
کرین اور آخرۃ نہ اختیار کرین اور راضی ہون مجہسی جدا ہونی پر تو اونکو بہی ضرر ہوئیگا اور اونکی ماں باپ کو بہی اور اگر اپنی ماں باپ سی پوچہین
گے تو وہ وہی صلاح دینگی جو اونکی حق مین بہتر ہوگی اور حضرت عائشہ نی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچہہ مینی جواب دیا ہی
اوسکی خبر اور کسی بیوی کو نکیجیگا سبب اوسکا یہہ تہا کہ منظور اونکو یہہ تہا کہ شاید کوئی بیوی دنیا کو اختیار کری اور حضرتؐ کی نکاح سی نکل جاوی اور یہہ بات
اونہون نی بسبب نہایت محبت کی حضرتؐ سی اور غیرت کرنی کی سوکنون پر کہی پس حضرتؐ نی فرمایا کہ یہہ مجہسی نہین ہونیکا جو کوئی پوچہیگی مین کہہ دونگا
کہ اسمین بہلا اونکا ہی اگر مین نکہون تو بی شفقتی ثابت ہوتی ہی مجکو اللہ نی کسیکی رنج اور تکلیف دینی کی لیی نہین بہیجا ہی بلکہ مجکو تعلیم خلایق
اور آسان کرنی امور اونکی لیے بہیجا ہی ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّائِي وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ
تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہی مین عیب کرتی اون عورتون پر کہ بخشتین نفس اپنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتی مین کہ
کیا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا پس جب اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ کہ الگ کر تو جسکو چاہی اون مین سی اور ٹہکانا دی اپنی طرف جسکو چاہی اور جسکو طلب
کرتیو اون عورتون مین سی کہ الگ کیا تو نی پس نہین گناہ تجہپر کہتی ہین عائشہ کہ کہا مینی نہین دیکہتی مین پروردگار تیرے کو مگر کہ جلدی کرتا ہی بیچ رضا
وخواہش تیری کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے **ف** حضرت عائشہ اسلیے عیب کرتی تہین کہ ہبہ کرنا عورتونکا اپنی نفس کو دلالت کرتا ہی اونکی
حرص پر اور قلۃ حیا پر اور در واقع مین یہہ بات اچہی تہی کہ حضرتؐ کو اپنا نفس ہبہ کرتی تہین زہی طالع اونکی اور کہتی مین یعنی از راہ انکار کی کہ آیا
بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آیا نہین حیا کرتی عورۃ اس سی کہ بخشی نفس اپنا مرد کو اور الگ کر تو الخ یعنی ترک کر دی تو ساتہہ
سلانا جسکا چاہی تو اونمین سی اور ٹہکانا دی یعنی ساتہہ سلا جسکو چاہی تو یا طلاق دی تو جسکو چاہی اور نکاح مین رکہہ جسکو چاہی یا معنی آیۃ
کے یہہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنا جسکا چاہی تو عورتون امت اپنی کی سی اور نکاح کر جسکا چاہی تو کہا نووی نی صحیح یہہ ہی کہ یہہ ناسخ ہی اس آیۃ کے
لایحل لک النساء من بعد اسلیے کہ صحیح یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ مباح کی گئین اونکی لیی عورتین سواے

بیویوں اونکیکی اور کہا بغوی نی کہ مشہور تر قولون کا یہی کہ یہ آیت حضرتؐ کی بیویونکی نوبت کی مقدمہ مین اوتری ہی کہ پہلی حضرتؐ پر نوبت ٹھیرانی بیویونکی
لیی واجب تہی جب یہہ اوتری تو ساقط ہوئی حضرتؐ سی نوبت اور حضرتؐ کو اختیار ہوا کہ جسکی پاس چاہین رہین اور جسکو طلب کری تو او رارادہ کریتو
اپنی ساتہہ سلانیکا ادن عورتون مین سی کہ الگ کیا تونی نوبت سی پس نہین گناہ تجہپر پس مباح کیا اللہ تعالی نی حضرتؐ کی لیی واسطی بزرگی دینی اونکی کی
سب مردو نپر ترک کرنا نوبت کا واسطی بیویونکی کہ جسکو چاہین بغیر نوبت مین ساتہہ سلادین اور جسکو چاہین روز نوبت مین نہ سلاوین اور نہین دیکہتی ہین الخ
ایسے نہین گمان کرتی مین پروردگار تیرے کو مگر جلدی پہنچاتا ہی اوسچیز کو کہ خواہش کرتا ہی تو اور کہا نووی نی کہ یعنی تخفیف کرتا ہی تجسی اور فراخی کرتا ہی
تجہپر امور مین اور اسلیی اختیار دیا تمکو انتہی پہر یہہ کہ بخشنے والی نفس اپنی کو واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضون نے کہا کہ میمونہ تہین اور بعضون نی کہا ام شریک
اور بعضون نی کہا زینب بنت خزیمہ اور بعضون نی کہا کہ خولہ بنت حکیم اور اسحدیث سی یہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون کیسی ۱۲ ع و

حدیث جابر اتقوا اللہ فی النساء ذکر فی قصۃ حجۃ الوداع اور حدیث جابر کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی بیچ قصہ حجۃ الوداع کی

الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشۃ انہا کانت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت
فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی قال ہذہ بتلک السبقۃ رواہ ابوداود
روایت ہی عائشہ سی یہ کہ وہ تہین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین کہا عائشہ نی پس دوڑی مین ساتہہ حضرتؐ کے اپنی پانو نپر پس بڑہ گئی
مین حضرتؐ سی پس جب فربہ ہوئی مین دوڑی مین حضرتؐ کی ساتہہ پس بڑہ گئی حضرتؐ مجہسی فرمایا یہ بڑہ جانا بدلی اوس بڑہ جانی کی ہی یعنی پہلی کہ تو مجہسی
بڑہ گئی تہی نقل کی یہ ابوداود نی ف اپنی پانون پر یعنی نہ سواری پر اور کہا طیبی نے کہ اس کلمہ سی تاکید منظور ہی جیسی کہ کہتی ہین کہ لکہا مینی اپنی ہاتہ
سی اور دیکہا مینی اپنی انکہون سی اور اسمین بیان ہی حضرتؐ کی حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویون پر تاکہ پیروی کی جاوی حضرتؐ کے اور کہا قاضی خان
نی کہ جائز ہی مسابقت چار چیزون مین اونٹ مین اور گہوڑی مین اور تیراندازی مین اور پیادہ پا چلنی مین اور جائز ہی جبکہ ہو بدل ایک جانب سے اسطرح
کہ کہی اگر بڑہ جاوُ مین تجہسی تو میری لیی اسقدر ہی اور اگر تو بڑہ جاوی مجہسی تو نہین ہی کچہہ تیری لیی اور اگر شرط کرین بدل کی جانبین سے تو یہ حرام ہے
اسلیی کہ یہ جوا ہی مگر یہ کہ جب داخل کرین دونو ایک محلل کو یعنی حلال کرنیوالی کو درمیان اپنی پس کہی ہر ایک اگر بڑہ جاوی تو مجہسی تو واسطی تیری اسقدر
ہی اور اگر بڑہ جاوین مین تجہسی تو میری لیی اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاوی تیسرا تو نہین ہی کچہہ اوسکی لیی پس یہ جائز ہی اور حلال اور مراد جائز
ہونی سی یہ ہی کہ وہ مال حلال طیب ہے نہ کہ استحقاق رکہتا ہی اوسکا اسلیے کہ استحقاق نہین ہوتا اور امراء جو گہوڑ دوڑ والون سی کہدیتی ہین کہ جو تم
مین سے اگی نکل جاوی اوسکی لیی اسقدر ہی پس یہ جائز ہی اور جائز ہی دوڑنا ان چارون چیزون مین اسلیی کہ وارد ہوئی ہین انمین احادیث
اور سوائے انکی اور کسی چیز مین کوئی حدیث آئی نہین ۱۲ ع وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم
لاہلہ وانا خیرکم لاہلی واذا مات صاحبکم فدعوہ رواہ الترمذی والدارمی ورواہ ابن ماجۃ
عن ابن عباس الی قولہ لاہلی اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین تمہارا بہتر ہون تمہارے واسطی
اہل اپنی کی اور مین بہترین تمہارا ہون واسطی اہل اپنی کی اور جسوقت کہ مرجاوے صاحب تمہارا پس چہوڑ دو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور
نقل کی یہ ابن ماجہ نی ابن عباس سی لفظ لاہلی تک ف اول جملہ حدیث کی معنی یہ ہین کہ تم مین بہتر نزدیک خلق و خدا کی وہ ہی کہ جو اپنی اہل کے
ساتہہ بہلائی اور سلوک کرتا ہی اس لیی کہ یہ بات دلالت کرتی ہی اوسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سی مراد یہان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور
صاحب تمہارا یعنی کوئی شخص تم مین سے مر جاوی تو چہوڑ دو ذکر کرنا برائیون اوسکا مراد یہ ہی کہ مردونکی غیبت نکرو جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی

کیا

کہ یاد کرو موتی اپنی کو ساتھ بھلائی کی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ جب کوئی مر جاوی تو چھوڑ دو محبت اوسکی اور رونا اوسپر اور تعلق ساتھ اوسکی اور
بعضون نی کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نی اپنی ذات مبارک کہی ہی یعنی جب مین انتقال کرون تو تاسف و تحیر مجھ پر نکرو کہ اللہ کا رسول تہا راہی اور
بعضون نی کہا کہ یہ معنی ہین اسکی کہ جب مین مرون تو چھوڑ دو مجھکو اور نہ ایذا دو مجھکو بسبب ایذا دینی کی اہل بیت میرے کو اور صحابہ میری کو اور متبع
شریعت میری کو یعنی علما اور اولیا کو ۞ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَ
صَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ
فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عورة جسوقت پڑہی پانچون نمازین یعنی اوقات طہارت اپنی
مین اور روزی رکہی ماہ رمضان کی یعنی ادا اور قضا اور نگاہ رکہی شرمگاہ اپنی کو یعنی باز رکہی نفس اپنی کو حرام سے اور فرمان برداری کری اپنی
خاوندکی یعنی او سچیز مین کہ فرمان برداری کرنی چاہی پس چاہیی کہ داخل ہو جس دروازی بہشت کی سی چاہی نقل کیا ہے یہ ابو نعیم نی حلیۃ الابرار مین ۞
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ
اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر حکم کرتا مین
کسیکو یہ کہ سجدہ کری واسطی کسیکی تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی سجدہ کرنا کسیکو درست نہین
سوای رب معبود کی اگر درست ہوتا کسیکو سجدہ کرنا تو بیوی کو کہتا کہ اپنی خاوند کو سجدہ کری اس لیی کہ حقوق خاوند کی بہت مین بیوی پر اور
وہ عاجز ہی ادا کرنی شکر حقوق اوسکی سی اور اسمین نہایت مبالغہ ہی بیچ واجب ہونی اطاعت خاوند کی بیوی پر ۞ ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو عورت کہ مری اس حال مین کہ خاوند اوسکا اوس سی
راضی ہو داخل ہوگی جنت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف جو خاوند کہ عالم اور متقی ہو اوسکی رضامندیکا یہ ثواب ہی نہ فاسق جاہل کی رضامندی
کا ۞ ع وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ
وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی طلق بن علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کوئی شخص
بلاوی اپنی بیوی کو اپنی حاجت کی لیی یعنی جماع کرنی کی لیی پس چاہیی کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی اگرچہ مشغول ہو شغل
ضروری مین اور احتمال ضائع ہونی مال کا ہو جیسیکہ روٹی تنور مین پکاتی ہو اور خاوند بلاوی صحبت کرنیکی لیی تو اطاعت اوسکی کری ۞ ع
ح وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِيْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ
لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی معاذ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
نہین ایذا دیتی عورة اپنی خاوند کو دنیا مین مگر کہتی ہی بیوی اوسکی حور بڑی آنکھون والی نہ ایذا دی اسکو مارے تجکو اللہ یعنی دور کری تجکو
اپنی رحمت و جنت سی پس سوای اسکی نہین کہ وہ نزدیک تیری مہمان ہی قریب ہے کہ وہ جدا ہوگا تجسی اور آوی گا طرف ہماری یعنی بہشت مین
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے ف اور ایک روایت مین آیا ہی لعن الملائکۃ لعاصیۃ الزوج ان دونون
حدیثون مین دلالت ہے اسپر کہ ملاء اعلیٰ یعنی آسمان کی رہنی والے مطلع ہوتی ہین اوپر اعمال اہل دنیا کی ۞ ع وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ

عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَہَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْہَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبَ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہے حکیم بن معاویہ قشیری سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا حق ہی بیوی ایک ہمارے کا اوسکی خاوند پر فرمایا یہہ کہ کہلاوے تو اوسکو جسوقت کہ کہاوے تو اور پہناوے اوسکو جسوقت کہ پہنی تو اور نہ مار مونہہ پر اور نہ کہہ برا اور نہ کہہ کہ برا کرے تجکو اللہ اور نہ جدائی کرا اوسے مگر گہر مین نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **ف** نہ مار مونہہ پر اس لیے کہ وہ سب اعضا مین افضل ہی اور اسی سمجہا جاتا ہی کہ اگر سوای مونہہ کی اور جگہہ مارے بر تقدیر ظاہر ہونے فاحشہ کی یا ترک کرنی فرائض کے یا واسطی مصلحت تادیب کے تو جائز ہو اور مونہہ پر مارنا منع ہی بہرحال اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ خاوند کو جائز ہی یہہ کہ مارے عورت کو چار باتون پر ایک تو ترک کرنی زینت پر جبکہ چاہی خاوند زینت کرانا اوسکا اور دوسرے جبکہ خاوند ارادہ کرے صحبت کرنیکا اور وہ نہ مانی باوجود نہونی عذر کے اور تیسری ترک کرنی نماز پر اور نہ نہانا جنابت سی اور حیض سے بمنزلہ ترک صلوۃ کی ہی یعنی اسپر ہی مارے اور چوتہی نکلنی پر گہر سی بغیر اذن خاوند کی اور نہ جدائی الخ یعنی اگرچہ مصلحت ہو اوسکی جدائی مین تو جدائی نکر مگر بچہونی مین اور گہر مین رات کو نہ رہ بموجب قول اللہ تعالی کی وَاللّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَہُنَّ فَعِظُوْہُنَّ وَاہْجُرُوْہُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْہُنَّ

ع وعن لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ امْرَاَۃً فِیْ لِسَانِہَا شَیْءٌ یَعْنِی الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْہَا قُلْتُ اِنَّ لِیْ مِنْہَا وَلَدًا وَلَہَا صُحْبَۃٌ قَالَ فَمُرْہَا یَقُوْلُ عِظْہَا فَاِنْ یَّكُ فِیْہَا خَیْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِیْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَیَّتَكَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہے کہ اوسکی زبان مین ہی کچہہ یعنی زبان درازی اور فحش بکتی ہی فرمایا طلاق دے اوسکو یعنی اگر اوسکی ایذا پر صبر نہین کرسکتا ہی تو طلاق دیدے یہہ امر اباحت کی لیے ہی کہا مینی تحقیق واسطی میری اوس سی اولاد ہی اور واسطی اوسکی صحبت ہی یعنی موافقت قدیمی فرمایا امر کر اوسکو مراد اسی یہہ ہے کہ نصیحت کر اوسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اوسمین کچہہ بہلائی قبول کرے گی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈیکا سا نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** لفظ یقول کلام راوی کیسے ہے کہ ساتہہ اسکی مراد حضرت کی بیان کی ہی کہ لفظ مرہا سی مراد حضرت کی یہہ ہے کہ نصیحت کر اوسکو اور اخیر جملہ حدیث مین کچہہ اشارہ ہی طرف اسکی کہ اگر نصیحت مانی تو مار کچہہ تہوڑا سا ع وعن اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰہِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰی اَزْوَاجِہِنَّ فَرَخَّصَ فِیْ ضَرْبِہِنَّ فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِیْرٌ یَشْكُوْنَ اَزْوَاجَہُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِیْرٌ یَشْكُوْنَ اَزْوَاجَہُنَّ لَیْسَ اُولٰئِكَ بِخِیَارِكُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ایاس بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مارو خدا کی لونڈیون کو یعنی اپنی بیویون کو پس آئی عمر رض پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ دلیر ہوگئین عورتین اپنی خاوندون پہ یعنی بسبب آپ کی منع کرنی مارنی سی پس رخصت دی حضرت نے انکی مارنیکے پہر جمع ہوئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیویون کی پاس بہت سے عورتین اسحال مین کہ شکوہ کرتی تہین اپنی خاوندونکا یعنی بسبب مارنی اونکی اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئین محمد کی بیویون کی پاس بہت سی عورتین شکایت کرتی ہین اپنی خاوندونکی نہین یہہ لوگ بہتر تم مین نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** نہین بہتر لوگ یعنی جو لوگ مارتے ہین اپنی عورتونکو بہت یا مطلق بہتر تم مین بلکہ بہتر وہ ہوگئے نہین مارتی اونکو اور تحمل کرتی ہین اونکی ایذا

یا کچہہ تہوڑا سا مارتی تہین از راہ ادب کی اور نہین مارتی اونکو بہت کہ باعث اونکی شکایت کا ہو شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسّی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ مارنا عورتونکا بسبب منع کرنی حقوق نکاح کے مباح ہی مگر چاہیی یہہ کہ بہت ماری اور حکیم بن معاویہ سے جو حدیث گذری اوسکی فائدہ مین جو آیۃ لکہی گئے اوس معلوم ہوتا ہی کہ ماری عورتونکو از راہ تادیب کے اور اسحدیث سی منع معلوم ہوتا ہی مارنا وجہ تطبیق کی یا نہین یہہ ہے کہ احتمال ہی کہ حضرت صلعم نی منع کیا ہو عورتونکی مارنی سی پہلی اوترنی آیۃ مذکورہ کی پہر جبکہ دلیر ہوئین عورتین اذن دیا حضرتؐ نی اونکی مارنیکا اور اوتری آیۃ موافق حضرتؐ کے حکم کی پہر جبکہ مبالغہ کیا لوگون نی مارنی مین خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اونکی بدخلقی کی شکایت پر لیکن تحمل و صبر کرنا اونکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل مرغوب ہی اور یہہ معنی امام شافعی سی نقل کی گئی ہین ٭ **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجھا او عبدا علی سیدہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہماری تابعدارون مین سی وہ شخص کہ بدراہ کری کسی عورۃ کو اوسکی خاوند پر یا غلام کو اوسکی مالک پر نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنے ہماری تابعدارون سی نہین ہی وہ کہ کسی عورۃ کا دل برا کر دی اوسکی خاوند کی طرف سی اس طرح کہ ذکر کری اوسکی آگی برائی اوسکی خاوند کی یا خوبیان اجنبی کی اور بہکاوی کہ زیادہ طلبی کری اپنی خاوند سی اور اوسکی خدمت مین قصور کرے یا غلام کو بہکاوی کہ تو بہاگ جا یا مالک کی خدمت مین کوتاہی کیا کر اور اسیکی حکم مین ہی بہکانا خاوند کو بیوی کی طرف سی اور بہکانا لونڈیکو اوسکی مالک کے طرف سی اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرف سی ٭ **وعن عائشۃ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا والطفھم باھلہ رواہ الترمذی

اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بتحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان مین وہ ہی کہ بہت اچہا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اپنی اہل و عیال پر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہی خوش اخلاقی کا اور احسان کرنیکا تمام خلائق پر خصوصا اپنی اہل و عیال پر ٭ **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح ورواہ ابوداؤد الی قولہ خلقا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل ترین مومنون کا ایمان مین وہ ہے کہ بہت اچہا ہو اون مین از راہ خلق کی یعنی تمام خلائق کی ساتہہ خوش خلقی کری اور بہتر تمہاری وہ ہین کہ بہتر ہون واسطی عورتون اپنی کی یعنے اسلیی کہ وہ قابل رحم کی ہین بسبب ضعف و عجز کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور نقل کی یہہ ابوداود نی لفظ خلقا تک ٭ **وعن عائشۃ** قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ تبوک او حنین وفی سھوتھا ستر فھبت ریح فکشفت ناحیۃ الستر عن بنات لعائشۃ لعب فقال ما ھذا یا عائشۃ قالت بناتی ورای بینھن فرسا لہ جناحان من رقاع فقال ما ھذا الذی اری وسطھن قالت فرس قال وما ھذا الذی علیہ قالت جناحان قال فرس لہ جناحان قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلا لھا اجنحۃ قالت فضحک حتی رایت نواجذہ رواہ ابوداؤد

اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی یا حنین سی اور عائشہ کی گہر کی شہ نشین مین پردہ پڑا ہوا تہا پس چلی ہوا اور کہول دیا کونا پردی کا گڑیون پرسی کہ تہین عائشہ کی کہیلنی کی پس فرمایا حضرتؐ نی کہ کیا ہی یہہ ای عائشہ کہا عائشہ نی یہہ گڑیان ہین میری اور دیکہا حضرتؐ نی درمیان گڑیون کے ایک گہوڑا کہ اوسکی ہین دو پر کپڑی کی یا کاغذ کی پہر فرمایا حضرتؐ نے

کیا ہی یہ وہ چیز کہ دیکہتا ہون مین درمیان گڑیون کی کہا عائشہ نی یہ گہوڑا ہی فرمایا حضرت نی بطریق تعجب کی کہ گہوڑا ہی اوسکی دو پر ہین کہا عائشہ
نی کیا نہین سنا آپ نی کہ واسطی سلیمان کی گہوڑی تہی کہ اونکی پر تہی کہا عائشہ نی پس ہنسی حضرت یہانتک دیکہین مینی کچلیان حضرت کی نقل
کی یہہ ابو داودنی **ف** تبوک نام ایک جگہہ کا ہی متعلقات شام سی اور غزوہ تبوک سنہ ۹ نوہجری مین ہوا اور یا حنین یہ شک راوی ہی حنین نام
ایک جگہہ کا ہی کہ چند منزل ہی مکہ سی غزوہ حنین کا سنہ اٹہہ مین ہوا جن ایام مین کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکیونکی کہیلنی کا گڑیون سی باب اولی مین
گذر چکا ہی ح ؛

الفصل الثالث فصل تیسری

عن قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُہُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّہُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَہٗ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُہُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّہُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ یُّسْجَدَ لَکَ فَقَالَ لِیْ اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ یَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِہِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰہُ لَہُمْ عَلَیْہِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

روایت ہی قیس بن سعد سی کہ کہا آیا مین حیرہ مین کہ نام ہی ایک شہر کا کوفی کی پاس پس دیکہا مین نی وہانکی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین واسطی
سردار اپنی کی پس کہا مینی یعنی اپنی دل مین کہ البتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین ساتہہ اسکی کہ سجدہ کیا جاوی اونکو پہر آیا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا مینی کہ تحقیق مین گیا تہا حیرہ مین پس دیکہا مینی وہان کی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین اپنی سردار کو پس آپ
لائق تر ہین ساتہہ اسکی کہ سجدہ کیا جاوی واسطی آپکی پس فرمایا حضرت نی مجکو کہ خبر دی مجکو اگر گذری تو میری قبر پر کیا سجدہ کری تو قبر کو پس کہا مینی نہین
پس فرمایا نکرو اگر مین حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کری واسطی کسیکی تو حکم کرتا عورتون کو کہ سجدہ کرین اپنی خاوندون کو بسبب اسکی کہ مقرر کیا اللہ نی مردونکا
عورتون پر حق نقل کی یہ ابو داودنی اور نقل کی یہ احمد نی معاذ بن جبل سی **ف** فرمایا نکرو یعنی حالت حیات مین، یہی اسیطرح نہ سجدہ
کرو کہ فرمایا اللہ تعالی نی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون ع ر ح ؛

وعن عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُسْاَلُ الرَّجُلُ فِیْمَا ضَرَبَ امْرَاَتَہٗ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی عمر رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سوال کیا جاتا مرد بیچ اوس چیز کی کہ مارا اپنی عورۃ کو اوس چیز پر نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف**
نہین سوال کیا جاتا مرد یعنی کچہہ گناہ نہین لازم آتا اپنی بیوی کی مارنی سی کہ بازپرس ہو دنیا اور آخرۃ مین بشرطیکہ رعایت کری شرائط مارنی کی
اور حد سی نہ تجاوز کری اور ضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ مین جو ہی پہرتی ہی طرف حرف ما کی کہ مراد اوس سی نشوز ہی جو کہ اس آیۃ مین آیا ہی واللاتی تخافون
نشوزہن الخ پس حاصل معنی اس جملہ کی یون ہونگی کہ گنہگار نہین ہوتا اپنی بیوی کی مارنی سی نافرمانی پر ؛ ع ر ح ؛

وعن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَتْ زَوْجِیْ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ وَیُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ وَلَا یُصَلِّی الْفَجْرَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَہٗ قَالَ فَسَاَلَہٗ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا قَوْلُہَا یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ فَاِنَّہَا تَقْرَاُ بِسُوْرَتَیْنِ وَقَدْ نَہَیْتُہَا قَالَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَتْ سُوْرَۃً وَّاحِدَۃً لَکَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَاَمَّا قَوْلُہَا یُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّہَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ امْرَاَۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِہَا وَاَمَّا قَوْلُہَا اِنِّیْ لَا اُصَلِّیْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَہْلُ بَیْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاکَ لَا نَکَادُ نَسْتَیْقِظُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَاِذَا اسْتَیْقَظْتَ یَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ ہم پاس حضرت کی تہی پس کہا
اوس عورت نی کہ خاوند میرا صفوان بن معطل مارتا ہی مجکو جبکہ نماز پڑہتی ہون اور افطار کرا دیتا ہی مجکو جب روزہ رکہتی ہون اور نہین
نماز پڑہتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہی سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنی کی ہوتا ہی کہا راوی نی اور صفوان تہا پاس حضرت کی کہا راوی نی پس
پوچہا حضرت نی صفوان سی اوس چیز سی کہ کہا عورۃ اوسکی نی پس کہا صفوان نی ای رسول خدا کی کہنا اوسکا کہ مارتا ہی مجکو جس وقت
نماز پڑہتی ہون مین پس تحقیق وہ پڑہتی ہی دو سورتین یعنی دراز ایک رکعت مین یا دو رکعتون مین حالانکہ مین نی منع کیا ہی اسکو یعنی قرارۃ
دراز پڑہنی سی کہا راوی نی پس فرمایا واسطی تصدیق اوسکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی قرارۃ ایک سورۃ یعنی بعد سورۃ فاتحہ کی تو
البتہ کفایت کرتی لوگون کو کہا صفوان نی اور کہنا اوس عورۃ کا کہ افطار کرا دیتا ہی مجکو جب روزہ رکہتی ہون پس تحقیق یہ روزی رکہتی چلی
جاتی ہی یعنی ہمیشہ رکہتی ہی نفل روزی اور مین ہون مرد جوان پس نہین صبر کر سکتا یعنی جماع کرنی ذکی سی اور رات کو کام مین مشغول
رہتا ہون جیسا کہ آگی مذکور ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ روزہ رکہی کوئی عورۃ یعنی نفل روزی مگر باذن خاوند اپنی کی اور کہنا
اوس عورۃ کا کہ مین نماز نہین پڑہتا یہانتک کہ نکلتا ہی سورج پس سبب اسکا یہ ہی کہ ہم کام والی ہین یعنی بڑی رات تک کہیتون اور باغون کو
پانی دیتی ہین سونا میسر نہین ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہی واسطی ہماری یہ یعنی عادت ہمارے قوم کی کہ ایسی ہی پڑ رہی ہی کہ نہین جاگتی ہم یعنی
جبکہ سوتی ہین اخیر رات مین یہان تک نکلتا ہی سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنی کی ہوتا ہی فرمایا حضرت نی پس جسوقت کہ جاگی تو ای صفوان پس پڑہ
نماز نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** صفوان جو پانی دیتا تہا زراعت و باغات مین بڑی رات تک نہین پڑ کر سو رہتا تہا اور وہان کوئی
جگانیوالا تہا نہین پس وہ معذور تہا واللہ علم ۱۲ ع **وعن** عائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهٰجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِیْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ
فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا
اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْیَضَ كَانَ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی ساتہ ایک جماعت کی مہاجرین اور انصار مین سی پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ
کیا حضرت کو پس عرض کیا حضرت کی یارون نی ای رسول خدا کی سجدہ کرتی ہین آپکو چارپائی اور درخت یعنی باوجود ناسمجہی ورنہ مکلف ہونی
کی ساتہ تعظیم آپکی پس ہم لائق تر ہین یعنی اولی یہ کہ سجدہ کرین آپ کو پس فرمایا عبادۃ کرو اپنی رب کو اور تعظیم کرو اپنی بہائی کی یعنی میرے اور اگر مین
حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ کری کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورۃ کو یہ کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو اور اگر حکم کری خاوند اوسکو یہ کہ لیجاوی پتہر پہاڑ زرد سی طرف
پہاڑ سیاہ کی اور پہاڑ سیاہ سی طرف پہاڑ سفید کی تو لایق ہی اوس عورۃ کو کہ بجا لاوی حکم اوسکا نقل کی یہ احمد نی **ف** عبادۃ کرو الخ اسمین اشارہ
ہی طرف اس آیۃ کی کہ ما کان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین اور سجدہ
کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادۃ کی تہا کہ واقع ہوا تہا حکم بسبب مسخر کرنی اللہ تعالی کی اور حضرت کو اللہ تعالی کی فعل مین دخل تہا نہین
اور اونٹ معذور تہا اس لیے کہ حکم کیا گیا تہا پروردگار کی طرف سی مانند حکم کرنی اللہ تعالی کی فرشتون کو یہ کہ سجدہ کرین آدم ع کو واللہ سبحانہ
اعلم اور تعظیم کرو الخ یعنی میری محبت دلمین رکہو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن مین اور پہاڑ زرد سی الخ بیچ ذکر کرنی رنگ پہاڑون کی منظور
مبالغہ ہی بیچ دور ہونی ان پہاڑونکی ایک دوسری سی اس لیے کہ پائی نہین جاتی ہین اس طرح کی پہاڑ پاس ایک دوسری کی کہ اگر پہاڑ ایک دور ہو ۔

دوسری پہاڑ سی اور خاوند حکم کری کہ اسپر سی پتھر اوسپر لیجا تو تا فی کہنا اوسکا غرض یہہ ہے کہ اگر حکم کری ایسا مشکل اپنی عورة پر تو بہی لائق ہی کہ حکم
بجالاوی اوسکا ہو ع ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة لا تقبل لہم صلوة ولا تصعد لہم حسنة
العبد الآبق حتی یرجع الی موالیه فیضع یده فی ایدیهم والمرأة الساخط علیها زوجها والسکران حتی یصحو رواه البیهقی
فی شعب الایمان اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی واسطی ونکی کوئی نماز
یعنے کامل قبول نہین ہوتی اور نہین چڑہتی واسطی ونکی نیکی یعنی طرف اللہ تعالی کی ایک غلام بہاگا ہوا یہانتک کہ پہر آوی طرف مالکون اپنی کی پس رکہی ہاتہہ اپنا
بیچ ہاتہون کی یعنی اطاعت کری اونکی اور دوسری وہ عورة کہ خفا ہوا اوسپر خاوند اوسکا اور تیسری نشی والا یہانتک کہ ہوش مین آوی نقل کی یہہ بیہقی نی
شعب الایمان مین **ف** مالکون جمع جو کہا گویا اشارہ ہے طرف مالک کے اور اولاد اوسکیکی اون سی بہی وفاداری کری اور بعد لفظ زوجہا کی ایک روایت
مین حتی یرضی عنہا ہی یا ہی یعنی جس عورت کا خاوند اوس سے خفا ہو اوسکی نماز نہین قبول ہوتی اور عمل نہین چڑہتی یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوسکا
اوس سے اور اس روایت مین یہہ لفظ نہین ذکر کیا اسلیئی کہ ظاہر ہی اور مراد یہہ ہی کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دی اوسکو ہو ع **وعن** ابی ہریرة
قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای النساء خیر قال التی تسره اذا نظر وتطیعه اذا امر ولا تخالفه فی نفسها ولا فی مالها بما یکره
رواه النسائی والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہ کہا عرض کیا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کونسی عورة بہتر ہی
فرمایا وہ عورة کہ خوش کری اپنی خاوند کو جسوقت کہ دیکہی خاوند طرف اوسکی اور بجالاوی حکم اوسکا جسوقت کہ کچہہ فرماوی یعنی بشرطیکہ خلاف شرع
نہو اور نہ خلاف کری اوسکا بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال اپنی کی ساتہہ اس طرحکی کہ ناخوش رکہی مرد اوسکو نقل کی یہہ نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف**
جسوقت کہ دیکہی یعنی اوسکی خوش اخلاقی دیکہکر خاوند اوسکا خوش ہو اور اگر صورة سیرة دونون اچہی ہون تو نور علی نور اور سرور علی سرور ہے اور خلاف
کری مال اپنی کی اسلیئی کہ یعنی جو مال حقیقت مین اوسکا ہو اوسکو بہی خلاف مرضی خاوند کی نہ خرچ کری اور یا مال اوسکی سی مراد مال مجازی ہی یعنی
مال ہی وہ اوسکی خاوند کا لیکن ہے اوسکی قبض تصرف مین اور وہ مین خیانت نکری اور خاوند کی خلاف مرضی نہ خرچ کری اوسکو ہو ع ہو مولانا **وعن**
ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من اعطیهن فقد اعطی خیر الدنیا والآخرة قلب شاکر
ولسان ذاکر وبدن علی البلاء صابر وزوجة لا تبغیه حوبا فی نفسها ولا ماله رواه البیهقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے ابن عباس سی کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار چیزین ہین جو شخص دیا گیا وہ چار چیزین پس تحقیق دیا گیا بہلائی دنیا اور آخرت
کے دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالی کا اوسکی نعمتون پر اور زبان یاد کرنیوالی یعنی اللہ تعالی کو حالت خوشی ناخوشی مین اور بدن بلا اون پر
صبر کرنیوالا اور جورو کہ نہ ڈہونڈہی واسطی خاوند کی خیانت بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال خاوند کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الخلع والطلاق

باب بیچ بیان خلع اور طلاق کی **ف** خلع ساتہہ پیش خ کی اسم ہی خلع سی کہ ساتہہ زبر خ کی ہی
جسکے معنی نکالنا ایک چیز کے اور اکثر استعمال اسکا آتا ہی بیچ اوتارنی پہنی ہوئی چیز کے بدن سی مانند کپڑی اور موزی وغیرہ کے
اور خلع شرع مین کہتی ہین مال کی لینی کو عورة سی مقابلہ ملک نکاح کی ساتہہ لفظ خلع کی اور لکہا ہی مظہر نی کہ اختلاف کیا گیا
ہے اسمین کہ اگر کہی مرد کہ خلع کیا مین نی تجہسی عوض اتنی مال کی اور کہی بیوی قبول کیا مینی اور حاصل ہووی فرقة درمیان
میان بیوی کی تو آیا وہ طلاق ہی یا فسخ ہی پس مذہب ابوحنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا یہہ ہی کہ وہ طلاق بائن ہی
اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہہ ہی کہ وہ فسخ ہی اور مکروہ ہی خاوند کو لینا کسی چیز کا مینی بدلی خلع کی اگر زیادتی

اوسکی طرفسی ہوا اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہی خاوند کو لینا زیادہ اوس سے جو کچھہ کہ دی ہی اوسکو یعنی اوسکا مہر جو دیا ہی زیادہ اوس سی بدلی بدل خلع اور طلاق کی معنی لغت مین کہولنی اور چہوڑنی کی ہین اور شرع مین چہوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سی ۱۲ ح ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا اے رسول خدا کی ثابت بن قیس پر نہین غصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اوسکی خلق مین اور نہ دین مین ولیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پہیر دیگی تو اوسپر باغ اوسکا یعنی وہ باغ کہ مہر مین دیا تہا تجکو کہا اوسنی کہ ہان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو کہ لیلی تو باغ اپنا اور طلاق دی اوسکو ایک طلاق نقل کی یہہ بخاری نے **ف** نہین غصہ ہوتی الخ یعنی جدائی اوسکی مین اسلیی نہین چاہتی کہ وہ بدخلق ہی اور اوسکی دین مین کچہہ نقصان ہی ولیکن مکروہ رکہتی ہون کفر کو یعنی ان نعمت کو یا گناہ کو یعنی مجہہ مین اور اوسمین محبت نہین ہے اور بالطبع مجکو برا معلوم ہوتا ہی پس ڈرتی ہون کہ مجہہ سی بسبب اوسکی کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام کی یعنی نافرمانی وغیرہ کہتی ہین کہ ثابت بن قیس رض بہت بدصورت اور ٹہگنی تہی اور اونکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تہا اون کا نہایت خوب صورت تہین اسلیی وہ اونکو بری معلوم ہوتی تہی پس بموجب انکی عرض کرنیکی حضرت نے ثابت کو مصلحۃً حکم ایک طلاق دینی کا کیا اس سی معلوم ہوا کہ اولی ہی طلاق دینی والیکو کہ ایک طلاق دی تاکہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کرلی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہی نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نے ایک حدیث بہی نقل کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الخلع تطلیقۃ بائنۃ ۱۲ ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ انہون نے طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض مین پس ذکر کیا یہہ حضرت عمر نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس غصی ہوئی بسبب اس کام کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا کہ رجوع کری عبد اللہ ساتہہ اوس عورت کی یعنی کہی مثلا کہ پہیر لیا مینی اوسکو طرف نکاح اپنی کی تاکہ تدارک کری اس گناہ کا پہر رکہی اوس عورت کو اپنی پاس یہان تک کہ پاک ہو وہ پہر حائضہ ہوا ور پاک ہو حیض دوسری سی پہر اگر چاہی طلاق دینا اوس کا طلاق دی اوسکو حالت پاکی مین پہلی اسکی کہ صحبت کری اوس سی پس یہہ ہی وہ عدہ کہ حکم فرمایا اللہ تعالی نی کہ طلاق دیجاوین وقت اوس عدت کی عورتین اور ایک روایت مین اسطرح سی ہی کہ فرمایا حضرت نے عمر کو کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کری ساتہہ اوسکی پہر طلاق دی اوسکو پاکی کی حالت مین یعنی اگر حیض ہوتا ہوا وسکو یا حالت حمل مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** غصہ ہوئی الخ اسمین دلیل ہی اوپر حرام ہونی طلاق کی حالت حیض مین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ غصی ہوتی بغیر حرام ہونیکی اور سبب اسکی حرام ہونیکا یہہ ہی کہ مبادا طلاق بسبب کراہت طبع کی دی ہو نہ واسطی مصلحت کے

کر دیکھی ہی اوسمین اور حالت طہر مین یہ احتمال نہین ہوتا اور باوجود حرام ہونی کی اگر طلاق دی تو پڑ جاتی ہی اسی لیے حضرت نے فرمایا کہ رجوع کرے ساتھ
اوسکی رجوع کرنا بعد طلاق کی ہوتا ہی اور لکھا ہی علمانی کہ فائدہ تاخیر کا دوسری طہر تک کیا ہی پہلی طہر مین کیون نہ طلاق دی اوسکی کئی وجہین لکھی ہین
ایک تو یہ کہ تا رجوع کرنا غرض طلاق کی لیے نہووے بلکہ چاہیے کہ رہنی دے ایک مدت تک حلال ہی اوسمین طلاق دوسری یہ کہ یہ سزا ہی اوسکی فعل بد کی یعنی طلاق
دینی کی حالت حیض مین تیسری یہ کہ طہر اول ساتھ حیض کی کہ طلاق دی ہی اوسمین بیچ حکم ایک شی کی ہی پس اگر طلاق اول طہر مین دے
تو گویا حیض ہی مین دی اور ان وجہون سی معلوم ہوتا ہی کہ باز رہنا طلاق سی دوسری طہر تک واجب نہین بلکہ اولی ہی واللہ اعلم پہر جاننا چاہیے کہ
طلاق کی تین قسمین ہین احسن اور حسن اور بدعی احسن اور حسن کو سنی بہی کہتی ہین اور بدعی احسن تو یہ ہی کہ ایک طلاق دی اوس طہر مین کہ جماع نہ کیا ہو اوسمین اور
چہوڑ دی اوسکو یہانتک کہ گذر جاوی عدۃ اوسکی اور حسن یہ ہی کہ تین طلاقین دی تین طہر مین کہ نہ جماع کیا ہو اونمین اگر ہو وہ عورۃ مدخول بہا اور غیر
مدخول بہا کی لیے ایک طلاق حسن ہی اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہی کہ ہر مہینی مین ایک طلاق دیجاوی اور جائز ہی
انکو طلاق دینی بعد جماع کی ہی اور طلاق بدعی یہ ہی کہ تین طلاقین دی یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہو اوسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اوس
طہر مین کہ جماع کیا ہو اوسمین یا اسطرح طلاق دی اوسکو حیض مین یعنی یہ بہی بدعی ہی اور واجب ہی رجوع کرنا ساتہہ اوسکی صحیح روایت مین اگر ہو وہ مدخولہ
بہا اور بعضون نی کہا کہ مستحب ہی رجوع کرنا پس جب پاک ہو پہر حائضہ ہو پہر پاک ہو تو طلاق دی اوسکو اگر چاہی اور ایک تقسیم طلاق سے یہ ہی
کہ طلاق رجعی ہی اور بائن ہی طلاق رجعی تو یہ ہی کہ کہی ایک بار یا دو بار انت طالق یا طلقتک یا مانند اسکی پس اسطرح کی طلاق دینی سی ایام عدۃ مین
بغیر نکاح کی رجوع کر لینا جائز ہی یعنی اگر کہی کہ رجوع کی مینی تجہسی یا ہاتہہ لگا لی یا مساس یا جماع کری تو رجوع اسی سی ہو جاتی ہی حاجت نکاح
جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہی ساتہہ الفاظ کنایات کی سوائی تین الفاظ کی کہ وہ فقہ مین مذکور ہین پس طلاق بائن سی عورۃ نکاح
مین سی نکل جاتی ہی جبتک کہ پہر نکاح نکری حق مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق کے یہ ہی کہ طلاق مغلظہ ہی اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہی کہ تین طلاقین
ایکبارگی دی یا متفرق اس طلاق سی نکاح کرنا درست نہین ہوتا جب تک بعد اسکی عدۃ کی اور خاوند سی نکاح نکری اور وہ صحبت نکری اور
طلاق ندی اور عدۃ نہ گذر لی اوسکی اور طلاق مخففہ مقابلہ مین اوسکی ایک یا دو ہین اور واقع ہوتی ہی طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی اگرچہ کسیکی
جبر کرنیسی دی یا نشہ مین دی یا گونگا ہو کہ ساتہہ اشارہ معہودہ کی دی اور نہین واقع ہوتی طلاق لڑکیکی اور دیوانی کی اور سوتی کی اور
مالک کی اپنی غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق مین عورۃ کا ہی پس طلاق آزاد عورۃ کی تین ہین اگرچہ غلام کی نکاح مین ہو اور طلاق
لونڈی کی دو ہین اگرچہ مرد آزاد کی نکاح مین ہو شرع متفق مولانا **وعن عائشة قالت خيرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاخترنا الله ورسوله فلم يعد ذلك علينا شيئا متفق عليه** اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا مختار کیا ہمکو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی پس اختیار کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکیکو پس شمار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکو ہمپر کچہہ یعنی اقسام طلاق سی نہ ایک نہ تین
نہ بائن نہ رجعی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مختار کیا ہمکو کہ اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتی ہو تو آؤ تا فائدہ دیکر تمکو چہوڑ دون اور اگر خدا
اور رسول خدا کو اور دار آخرۃ کو چاہتی ہو تو تمہاری لیے اللہ کی پاس ثواب عظیم ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو
کہ اختیار کر اپنی نفس کو یا مجکو اور اختیار کری وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوتی طلاق کسی طرحکی اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رح
کا اور اگر اپنی نفس کو اختیار کری تو واقع ہوتی ہی طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد رح کی اور طلاق بائن نزدیک امام ابو حنیفہ رح کی اور تین طلاقین نزدیک
مالک رح کی اور منقول ہی بعضی صحابہ جو حضرت امیر المومنین علی رض سی کہ واقع ہوتی ہی ایک طلاق رجعی بمجرد اختیار دینی خاوند کی بیوی کو اگرچہ اختیار کری وہ

وہ خاوند کو اور زید بن ثابت کی نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہی پس حضرت عائشہ رضی نی رد کیا اونکی قول کو ساتھہ بیان کرنی اس حدیث کی

ح **وعن ابن عباسٍ قال فی الحرام یکفر لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ متفق علیہ**

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا بیچ حرام کرنیکی کفارہ دی البتہ تحقیق ہی تمکو آپس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر کوئی حرام کری ایک چیز کو اپنی پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اوسپر لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہین ہوتی اور یہ مذہب ابن عباس کا ہی اور ہمارا مذہب بھی یہی ہی کہ اگر حرام کری کسی چیز کو اپنی پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی ہو جیسیکہ کہی شراب مجھپر حرام ہی یا مال فلانی کا مجھپر حرام ہی تو یہ قسم ہی اگر نہ ارادہ کری خبر دینی کا پس جب کہا ویگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور سا اگر تصدق کر دیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنی توڑنی والا قسم کا نہین ہونی کا پھر ابن عباس نی اپنی مذہب کے تقویت کی لیی یہ آیۃ پڑہی لقد کان لکم الخ یعنی حضرت کی پیروی کرنی تمکو خوب ہے حضرت نی جب حرام کیا تہا شہد اپنی پر تو حکم کفارہ دینی کا نازل ہوا اس آیۃ مین یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الایۃ چنانچہ بیان اسکا حدیث آیندہ مین ہی پس لازم کرو تم متابعت حضرت کی اور اگر کہی سب حلال مال مجھپر حرام ہین یا کہی سب حلال خدا کی مجھپر حرام ہین تو فتوی اسپر ہی کہ اس کہنی سی طلاق پڑ جاتی ہی اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کی اور اگر کہی بیوی کو کہ تو مجھپر حرام ہی تو ہوتا ہی یہ ایلا اگر نیت کری حرام کرنیکی یا نہ نیت کری کچھہ اور ظہار ہوتا ہی اگر نیت کری ظہار کی اور دروغ ہی یعنی لغو ہی اس کہنی سی کچھہ نہین ہوتا اگر نیت کری جھوٹ کی اور یہ عند اللہ ہی اور عالم کی نزدیک ایلا ہوگا اور اس کہنی سی طلاق بائن پڑتی ہی اگر نیت کری طلاق کی اور اگر تین طلاقون کی نیت کری تو تین طلاقین پڑتی ہین اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق بائن پڑتی ہی اگرچہ نہ نیت کری طلاق کی شرح درمختار **وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمکث عند زینب بنت جحش وشرب عندھا عسلا فتواصیت انا وحفصۃ ان ایتنا دخل علیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلتقل انی اجد منک ریح مغافیر اکلت مغافیر فدخل علی احدٰھما فقالت لہ ذلک فقال لا باس شربت عسلا عند زینب بنت جحش فلن اعود لہ وقد حلفت لا تخبری بذلک احدا یبتغی مرضات ازواجہ فنزلت یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک الایۃ متفق علیہ**

اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی توقف فرماتی نزدیک زینب بنت جحش کی کہ بیوی تہین حضرت کی اور پیتی نزدیک اونکی شہد پس ٹھیرایا آپسمین مینی اور حفصہ نی کہ جس کسیکی پاس ہم مین سی تشریف لاوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہی کہ تحقیق مین پاتی ہون تم مین سی بو مغافیر کی کیا کہایا ہی آپنی مغافیر پھر تشریف لائی حضرت ایک کی پاس اون مین سی یعنی عائشہ کی پاس یا حفصہ کی پاس راوی کو یاد نہین رہا کہ کسکی پاس آئی پس کہا ایک نی اونمین سی واسطی حضرت کی یہ پس فرمایا حضرت نی کچھہ مضائقہ نہین پیا ہی مینی شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کے پس ہرگز مین پھر نہین پیونگا شہد اور تحقیق مین نی قسم کہالی ہی اوسکی خبر کرنا ساتھہ اسکی کسیکو یعنی تاکہ نہ شکستہ خاطر ہون زینب بسبب باز رہنی حضرت کی شہد پینی اونکی سی چاہتی تہی حضرت یعنی بسبب حرام کرنی شہدکی خوشی اپنی بیویونکی یعنی بعضی بیویونکے پس اوتری یہ آیۃ ای نبی کیون حرام کرتا ہی اوس چیز کو کہ حلال کی اللہ نی واسطی تیری چاہتا ہے تو خوشی اپنی بیویونکی آخر آیۃ تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** توقف فرمانی الخ یہ انکی روز نوبت کا ذکر نہین ہے بلکہ مراد یہ ہی کہ جب دورہ کرتی حضرت اپنی بی بیون پر اور آتی زینب رض کی پاس تو ٹھیر جاتی اور مغافیر ایک درخت کی میویکا نام ہی کہ مشابہ گوند کی ہوتا ہی اور بو اوسکی بری ہوتی ہی اور ایک گونہ مشابہ بوی شہدکی ہوتی ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ حضرت کو شہد مرغوب تہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب پاس تشریف لیجاتی دورہ مین تو وہ شہد پلایا کرتی نہین اور بسبب اسکی

حضرت اونکی پاس ٹھیرتی تہی یہہ بات حضرت عائشہ کو ناگوار گذرے اونہون نی حضرت حفصہ سی کہ وہ بہی بیوی حضرت کی تہین ملا حضرت عائشہ
سی اتفاق رکہتی تہین مشورہ کر کر کلام مذکور حضرت سی عرض کرنا ٹہیرایا کہ تا حضرت شہد پینا اور اونکی پاس ٹہیرنا موقوف کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا
جیسا کہ ذکر کیا گیا ۱۲ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایما امرأة سالت زوجہا طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیہا رائحة الجنة رواہ احمد
والترمذی وابوداود وابن ماجة والدارمی روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو عورة کہ مانگی
اپنی خاوند سی طلاق بلا ضرورت پس حرام ہی اوسپر بو جنت کی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبون کو بو جنت کی موقف مین پہنچیگی تو یہہ محروم رہینگے
اوس سی نقل کے یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ابغض الحلال الی اللہ الطلاق رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مبغوض ترین
مباح مین طرف اللہ کی طلاق ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک مبغوض و مکروہ ہی
بہت چیزین ہین کہ مباح ہین اور ہین مکروہ جیسیکہ ادا کرنا نماز فرض کا گہر مین بغیر عذر کی اور پڑہنا نماز کا غصب کے زمین مین مباح ہی یعنی فرض
ادا ہو جاتا ہی لیکن مکروہ ہی ۱۲ ح **وعن** علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا طلاق قبل نکاح ولا عتاق الا
بعد ملک ولا وصال فی صیام ولا یتم بعد احتلام ولا رضاع بعد فطام ولا صمت یوم الی اللیل رواہ
فی شرح السنة اور روایت ہے حضرت علی رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین طلاق پہلی نکاح سی اور نہین آزاد
کرنا غلام کا مگر پیچہی مالک ہونیکی اور نہین جائز طی کی روزی رکہنی یعنی پی درپی روزی رکہتی چلی جانا کہ رات کو افطار نکری جائز نہین اور حضرت کو
یہہ جائز تہا اونکی خصائص سے تہا اور نہین یتیم ہونا بعد بالغ ہونیکے یعنی بعد بالغ ہونیکی یتیم نہین کہلانی کا اور نہین ہی شیرخوارگی بعد مدت دودہ چہڑانی کی یعنی
دودہ چہڑانی کی مدت دو برس یا اڑہائی برس ہین اوسکی بعد دودہ پلاوی تو حرمت نکاح کی کہ سبب دودہ پینی کی ہوتی ہی وہ نہین ہوتی اور
نہین جائز یا ثواب چپ رہنا دن کو رات تک نقل کی یہہ شرح السنة مین **ف** نہین طلاق الخ یعنی پہلی نکاح کی طلاق دی تو وہ طلاق
نہین پڑتی اصلی کہ طلاق فرع نکاح کی ہی بغیر نکاح کی کیونکر ہو اور اسیطرح بردی کو پہلی مالک ہونی کی آزاد کری تو نہین آزاد ہوتا یہہ حدیث
دلیل ہی امام شافعی اور احمد کی اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ جب اضافت کری طلاق کو طرف سبب ملک کے تو درست ہی جیسیکہ اجنبی عورة کو کہی
اگر نکاح کرون مین تجہسی تو تجہی طلاق ہی یا کہی کہ جس عورت سی مین نکاح کرون اوسکو طلاق ہی پس واقع ہوتی ہی طلاق وقت نکاح
کرنیکی اور اسیطرح اگر آزادی کو اضافت کری طرف ملک کے جیسیکہ کہی اگر مالک ہوؤن مین اس غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہی پس بعد ملک مین آنی
اسکیکی وہ آزاد ہو جاتا ہی پس یہہ حدیث ہماری نزدیک محمول ہی نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنی کی طلاق نہین پڑتی ہی پس نفی تعلیق طلاق کی نہوئی
اور چپ رہنا بعضی اگلی امتون مین عبادة تہا اور ہماری شریعت مین یہہ درست نہین اور کچہہ ثواب اسمین نہین حاصل ہوتا مگر ہان بری اور لایعنی کلام کرنیسی
چپ رہنا ضرور بہتر ہی ۱۲ ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر
لابن آدم فیما لا یملک ولا عتق فی ما لا یملک ولا طلاق فیما لا یملک رواہ الترمذی وزاد ابوداود ولا
بیع الا فیما یملک اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کے اپنی دادا سی
یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صحیح ہوتی نذر واسطی بنی آدم کی اوس چیز مین کہ نہین مالک وہ اور نہین آزاد کرنا اوس چیز مین کہ

نہین مالک ورنہین طلاق اوسچیز مین کہ نہین مالک نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداودنی اور نہین بیچنا مگر اوسچیز مین کہ مالک ہی یعنی اوسکی
عقد کا اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً **ف** نہین صحیح ہوتے نذر الخ یعنی اگر کہی واسطی اللہ کی ہی مجہپر یہہ کہ آزاد کرون مین اس غلام کو حالانکہ وہ غلام وقت
نذر کرنی کی اوسکی ملک مین نہین ہی تو نہین صحیح ہوئی کی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا بعد اسکی تو وہ آزاد نہین ہونیکا اور بیان طلاق اور
آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا م ع **وعن** رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا
اَرَدْتَ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ
فِيْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ اور روایت ہی رکانہ بیٹے عبد یزید کیسی کہ اوسنی طلاق دی اپنی عورۃ کو کہ نام اوسکا سہیمہ تہا طلاق
بتہ پس خبر دی رکانہ نی ساتہہ اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا مینی مگر ایک طلاق کا پس
پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا تونی مگر ایک کا پس کہا رکانہ نی قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا مینی مگر ایک
کا پس پہیر دی وہ عورۃ طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر دوسری طلاق دی رکانہ نی اوسکو بیچ عہد حضرت عمر رض کی اور تیسری طلاق
دی بیچ عہد حضرت عثمان کی نقل کیے یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی نہین ذکر کیا دوسری
اور تیسری کا **ف** طلاق بتہ یعنی کہا انت طالق البتۃ البتہ بت سی ہی معنی قطع کی یعنی یہہ طلاق ایسی ہی کہ لگا و نہین کہتی بالکل نکاح
سی نکال دیتی ہی عورۃ کو اور پہیر دی الخ یعنی حکم کیا ساتہہ رجعت کی یعنی پہر لائی گئی نکاح مین ساتہہ اس قول کی راجعہا الی نکاحی یہہ معنی بموجب
مذہب شافعی کے ہین کہ طلاق بات ان کی نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتے ہی اور اگر نیت کری ساتہہ اسکی دو کی یا تین کی تو موافق نیت کے ہوتے
ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہوتے ہی ساتہہ اس لفظ کے ایک طلاق بائن برابر ہی کہ نیت کری ایک کی یا دو کی یا کچہہ نہ نیت کری اور اگر نیت کری تین
کے تو تین پڑتی ہین پس انکی نزدیک لفظ رد ہا کی معنی یہہ ہین کہ پہیر دیا اوسکو ساتہہ نکاح جدید کی م ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ قصد کرنا اونکا بہی قصد ہی اور ہنسی کی راہ سی کہنا بہی قصد ہی نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت
نقل کیے یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** معنی جد کی ہین کوشش کرنی ایک کام مین اور یہان
مراد یہہ ہے کہ لفظ جن معنون کی لیے وضع کیا گیا ہی وہی معنی مراد رکہی جیسیکہ لکہت یا طلقت کہے اور معنی اوسکی مراد رکہے اور ہزل یہہ ہے کہ وہ لفظ کہی اور معنی
اوسکی مراد نرکہی پس یہہ تین چیزین ایسی ہین کہ معنی انکی مراد رکہی یا نرکہی واقع ہو جاتی ہین پس اگر ہنسی ہنسی مین درمیان مرد و عورت کے ایجاب قبول
ہو جاوی روبرو دو شاہد ونکی تو بہی نکاح ہو جاتا ہی اسیطرح سی طلاق ہنسی مین دینی سی پڑجاتی ہی اور اسیطرح سی بعد طلاق رجعی کی رجوع کرنا
ہنسی مین ہنسی سی رجوع ہو جاتی ہی بخلاف اور چیزون کی مانند بیع و شراء وغیرہ کی کہ وہ ہنسی سی نہین لازم ہو جاتین م ح ع **وعن** عَائِشَةَ
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ قِيْلَ مَعْنَى الْاِغْلَاقِ الْاِكْرَاهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہے

ہنین طلاق اور نہین آزادی بیچ حالت زبردستی کی نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی کہا گیا کہ معنی اغلاق کی ہین اکراہ **ف** اکراہ کی معنی ہین
زبردستی کرنی یعنی اگر کوئی زبردستی کسی سی طلاق دلوادی یا دستی غلام کو آزاد کروادی تو نہ طلاق پڑتی ہی اور نہ غلام آزاد ہوتا ہی ساتھہ
اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی تینون اماموں نی کہ اونکی نزدیک یہ دونون چیزین از راہ زبردستی کی نہین واقع ہونین اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک
واقع ہو جاتی ہین انہون نی قیاس کیا ہی ان کو ہزل پر اور دلیلین ایکے اصول فقہ مین دیکھنی چاہئین اور جو چیزین کہ ثابت ہوتی ہین ساتھہ اکراہ کی احکام اونکی
وہ سب گیارہ ہین نکاح اور طلاق اور رجعت اور ایلا اور فی اور ظہار اور عتاق اور عفو قصاص سی اور قسم اور نذر اور اسلام ۞ ح ۞ ع

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل طلاق جائز الا طلاق المعتوہ والمغلوب علی عقلہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وعطاء بن عجلان الراوی ضعیف ذاھب الحدیث

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر طلاق واقع ہوتی ہی مگر طلاق بی عقل کی اور مغلوب العقل کی نقل
کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور عطاء بن عجلان روایت کرنیوالا حدیث کا ضعیف ہی نہین یاد رکھنی والا حدیث کا **ف**
اور یہی امام ابو حنیفہ رح کا موافق ہی ساتھہ اس حدیث کی اور مراد معتوہ سی دیوانہ ہی کہ اوسکی عقل مین نقصان و خلل ہو کبھی بیہوش ہو اور کبھی
ہوشیار قاموس مین لکھا ہی کہ عتہ بمعنی نقصان عقل اور مدہوش ہونی کی ہی اور سراج مین لکھا ہی کہ معتوہ کہتی ہین دل رفتہ ہوئی اور بی عقل کو
اور فقہ کی کتابون مین بھی یہی معنی بیان کیی ہین اسکی پس قول والمغلوب علی عقلہ عطف تفسیری ہوگا چنانچہ بعضی روایت مین المغلوب بغیر واو
کی آیا ہی پس جب طلاق معتوہ کی نہ واقع ہوئی تو طلاق مجنون مطلق کی کہ اصلا شعور نہ رکھی بطریق اولی نہین واقع ہونیگی اور کہا زین ابن امیر
نی کہ معتوہ ناقص العقل اور مغلوب العقل کو کہتی ہین شامل ہی یہ مجنون اور سونیوالی کو اور مریض کو کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی بسبب مرض
کی اور غش والی کو پس ان سبھونکی نزدیک طلاق نہین پڑتی اور اسیطرح لڑکی کی طلاق نہین پڑتی انتہی اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ہی بعضونی
کہ معتوہ وہ ہی کہ کم ہو سمجھہ اوسکی اور ملا ہوا ہو کلام فاسد اوسکا ساتھہ تدبیر کی لیکن نہ مارتا ہو اور نہ گالیان دیتا ہو بخلاف مجنون کی اور یہ راوی اس حدیث
کا اگرچہ ضعیف ہی لیکن موید ہی اسکی یہ روایت کہ حضرت علی رض سی منقول ہی کل طلاق جائز الا طلاق المعتوہ ۞ ح ۞ ع **وعن** علی قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن المعتوہ حتی یعقل رواہ الترمذی وابوداؤد ورواہ الدارمی عن عائشۃ وابن ماجۃ عنھما

اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹھایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصون سی یعنی قول و فعل انکی معتبر نہین
اور لکھی نہین جاتی ہین اعمال انکی تا مواخذہ کرین بسبب اونکی ایک تو سونی والی سی یہان تک کہ جاگی اور دوسرا لڑکی سی یہان تک کہ بالغ ہو اور تیسری
بیعقل سی یہان تک کہ عاقل ہو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی یہ دارمی نی عائشہ رض سی اور ابن ماجہ نی حضرت علی رض اور
حضرت عائشہ سی **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال طلاق الامۃ تطلیقتان وعدتھا حیضتان رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی

اور روایت ہی عائشہ رض سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
طلاق لونڈی کی دو طلاقین ہین اور عدۃ اوسکی دو حیض ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی لونڈی
دو طلاقون سی حرام ہو جاتی ہی جیسیکہ آزاد عورت تین طلاقون سی حرام ہوتی ہی پس دو طلاقین اوسکی حق مین بمنزلہ تین طلاقونکی ہین اور عدت
اوسکی دو حیض ہین جیسیکہ عدت حرہ کی تین حیض ہین اگر حیض نہ آتا ہو تو عدۃ اوسکی آزاد عورت کی تین مہینی ہین اور لونڈی کی ڈیڑہ مہینا اور

دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ اعتبار طلاق اور عدۃ مین عورۃ کا ہی نہ مرد کا پس اگر عورۃ آزاد ہوگی تو طلاقین اوسکی تین ہونگی اور عدۃ اوسکی تین
حیض اگرچہ غلام کی نکاح مین ہو اور اگر لونڈی ہو تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو مذہب امام ابو حنیفہ رح کا
یہی ہی اور امام شافعی کی نزدیک طلاق وعدۃ مین اعتبار عورۃ کا ہی اگر مرد آزاد ہوگا تو اوسکی بیوی کی طلاقین تین ہونگی اور عدۃ تین حیض
اگرچہ بیوی اوسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہی اسپر
کہ عدۃ ساتھہ حیض کی ہی نہ طہر کی جیسیکہ مذہب ہمارا ہی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد قول اللہ تعالی کی سی ثلاثۃ قروء مین حیض ہین نہ طہر ۞

ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المنتزعات والمختلعات ہن المنافقات رواہ النسائی** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عورتین نافرمانی کرنی والین اپنی خاوندونکی
اور خلع طلب کرنیوالین وہ ہین منافق نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی جو عورتین کہ طلب کرتی ہین خلع اور طلاق اپنی خاوندونسی بلا سبب منافق
ہین یعنی عاصی ہین باطن مین اور مطیع ہین ظاہر مین ۞ ع **وعن نافع عن مولاۃ لصفیۃ بنت ابی عبید انہا اختلعت من زوجہا بکل شیء لہا فلم ینکر ذلک عبد اللہ بن عمر رواہ مالک** اور روایت ہی نافع سی کہ روایت کی ایک عورۃ آزاد کی ہوئی
صفیہ بنت ابی عبید کیسی یہ کہ صفیہ نی خلع کیا اپنی خاوندسی یعنی ابن عمر سی بدلے ہر چیز کی کہ تہی اوسکی پاس پس نہ انکار کیا اسکا عبد اللہ بن عمر نی نقل
کی یہ مالک نی **ف** انکار نہ کیا اسکا بسبب جائز ہونی خلع کی اگرچہ اس طرح مکروہ ہی ۞ ح **وعن محمود بن لبید قال اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امرأتہ ثلث تطلیقات جمیعا فقام غضبان ثم قال ایلعب بکتاب اللہ عز وجل وانا بین اظہرکم حتی قام رجل فقال یا رسول اللہ الا اقتلہ رواہ النسائی** اور روایت ہی محمود بیٹی لبید کیسی کہا خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کیسی کی طلاق دی اپنی بی بی کو تین
طلاقین اکٹھی پس کھڑی ہوئی حضرت غصی مین پھر فرمایا کیا کھیلا جاتا ہی ساتھہ کتاب اللہ عزوجل کی حالانکہ مین درمیان تمہارے ہون یہانتک کہ کھڑا
ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرون مین اوسکو نقل کی یہ نسائی نی **ف** کھیلا جاتا ہی یعنی ٹھٹھا کیا جاتا ہی ساتھہ کتاب اللہ کی اور مراد کتاب
اللہ سی یہ قول اللہ تعالی کا ہی الطلاق مرتان و لا تتخذوا آیات اللہ ہزوا یعنی طلاق شرعی طلاق دینی ہی بعد طلاق کی متفرق نہ اکٹھی اور امام ابو
حنیفہ رح کی نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی حرام و بدعت ہین چنانچہ اس حدیث سی ہی معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاقین اکٹھی دینی حرام ہین اسلیے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئی تھی مگر ساتھہ کرنی گناہ کی اور امام شافعی رح کی نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی خلاف اولی ہی اور فائدہ متفرق طلاقین
دینی مین یہ ہی کہ شاید بعد طلاق کی اللہ تعالی خاوند کی دل کو مائل کر دی بیوی کی طرف اور وہ رجوع کرلی اور خلاف کیا ہی علمانی اوس شخص کی حق
مین کہ کہی اپنی بیوی کو انت طالق ثلاثا پس کہا مالک و شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علمانی کہ تین طلاقین پڑتی ہین اور کہا طاوس اور بعضی اہل
ظاہر نی کہ ایک طلاق پڑتی ہی اور کیا نہ قتل کرون مین اسلیے کہ کھیلنا ساتھہ کتاب اللہ کی کفر ہی یہ اسنے اسلیے کہا کہ نہ معلوم کیا کہ مراد آنحضرت کی زجر و
توبیخ ہی اور حقیقت کلام کی مراد نہین ۞ ع ح ۞ **وعن مالک بلغہ ان رجلا قال لعبد اللہ بن عباس انی طلقت امرأتی مائۃ تطلیقۃ فماذا تری علی فقال ابن عباس طلقت منک بثلث وسبع وتسعون اتخذت بہا آیات اللہ ہزوا رواہ فی الموطا** اور روایت ہی مالک سی پہنچی اوسکو یہ بات کہ ایک شخص نی کہا عبد اللہ بن عباس کی روبرو
کہ تحقیق مینی طلاق دی اپنی بیوی کو سو طلاقین پس کیا دیکھتی ہو مجھپر یعنی کیا حکم دیتی ہو طلاق ہوئی یا نہ ہوئی پس کہا ابن عباس نے کر جدی

ہوئی وہ عورۃ بجنسی ساتھہ تین طلاقونکی اور ستائوی طلاقین کہ باقی رہین سو مین سی پکڑا تونی ساتھہ اونکی اللہ تعالی کی آیتونکو ٹھٹھا نقل کی یہہ
موطا مین **ف** اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا اور بیان اسکا اوپر کی حدیث مین گذر
چکا ؂ وعن معاذ بن جبل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ ما خلق اللہ شیئا علی وجہ الارض احب الیہ
من العتاق ولا خلق اللہ شیئا علی وجہ الارض ابغض الیہ من الطلاق رواہ الدارقطنی اور روایت ہی معاذ بن جبل
سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای معاذ نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز یعنی موجود روی زمین پر یعنی مستحبات مین
سے کہ بہت پیاری ہو طرف اوسکی آزاد کرنی سی اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز روی زمین پر یعنی حلال چیزون مین سی کہ بہت بری
ہو طرف اوسکی طلاق دینی سی نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** بردیکا آزاد کرنا اسلیی بہت پیارا ہی اللہ کی نزدیک کہ سبب اوسکی خلاصی ہوتے ہی
بندگی مخلوق کیسی کی مثل اوسکی سی اور فارغ ہوتا ہی عبادت مولا کی لیی اور سبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی اوسکی مالک کو آگ دوزخکی سی اور طلاق دینی وہ
بری ہی اللہ کی نزدیک کہ بغیر حاجت کی اور بدون ضرورت کی ہو کہا ابن ہمام نی کبہی ہوتی ہی طلاق دینی مستحب یعنی اوس عورتکو کہ نماز نہ پڑہتی
ہو اور بدکار ہو اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ کسیکی بیوی نماز نہ پڑہتی ہو تو لائق ہی اسکو یہہ کہ طلاق دی اوسکو اگرچہ نہو اوسکی پاس مال کہ ادا کری
مہر اوسکا اور منقول ابو حفص بخاری سی ہی کہ کہا اونہون نی اگر ملی بندہ اللہ تعالی سی کہ مہر ہو بیکا اوسکی گردن پر ہو تو محبوب تر ہی طرف میری اسی
کہ صحبت کری ایسی بیوی سی کہ نہ نماز پڑہتی ہو اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ نکاح افضل ہی گوشہ نشینی سی عبادۃ کی لیی ؂ باب

المطلقۃ ثلثا

باب ہی بیچ بیان اوس عورۃ کی کہ تین طلاقین دی گئی **ف** یعنے اس باب مین حکم ہی اوس عورۃ کا کہ
جسکو تین طلاقین دی گئین کہ وہ نہین حلال ہوتی پہلی خاوندکی لیی بغیر جماع کرنی دوسرے خاوندکی اور بعضی نسخون مین بعد لفظ ثلثا کی یہ
عبارت بہی ہی وفیہ ذکر الظہار والایلا یعنی اس باب مین ذکر ظہار اور ایلا کا بہی ہی اور معنی ظہار اور ایلا کی اور کچہہ مسائل اونکی آگی مذکور ہونگی
انشاء اللہ تعالی ؂

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشۃ قالت جاءت امراۃ رفاعۃ القرظی الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی کنت عند رفاعۃ فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت بعدہ عبد الرحمن بن الزبیر
وما معہ الا مثل ھدبۃ الثوب فقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ فقالت نعم قال لا حتی تذوقی
عسیلتہ ویذوق عسیلتک متفق علیہ روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ کہا آئی عورۃ رفاعہ قرظی
کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا تحقیق مین تہی نزدیک رفاعہ کی یعنی اوسکی نکاح مین پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقین
دین مجکو اور نکاح کیا مینی بعد از رفاعہ کی عبد الرحمن بن زبیر سی اور نہین تہا اوسکی یعنی ستر اوسکا مگر مانند ہیندنی کپڑی کی یعنی عبد الرحمن
نامرد ہی پس فرمایا حضرت نی کیا ارادہ رکہتی ہی تو پہر جانیکا طرف رفاعہ کی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی نہ رجوع کر طرف اوسکی یہان تک
چکہی تو مزا اوسکا اور چکہی وہ مزا تیرا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہان زبیر ساتہہ زبر زی کی اور ب کی زیر کی ہی اور سوا اسکی سب جگہہ ساتہہ پیش
زی کی اور ب کی زبر کی ہی اور یہان تک کہ چکہی تو مزا اوسکا الخ یعنی جب تک کہ دوسرا خاوند صحبت نکری پہلی خاوند سی نکاح کرنا حلال نہین
اور یہہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ حلال ہونی عورت کی پہلی خاوند کی لیی فقط ہونا نکاح کا کافی نہین بلکہ ضرور ہے
ہونا صحبت کا اور صحبت کرنی مین فقط دخول کافی ہی انزال شرط نہین ؂

الفصل الثانی

فصل دوسری عن
عبد اللہ بن مسعود قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المحلل والمحلل لہ رواہ الدارمی ورواہ ابن ماجۃ عن

عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محلل کو اور محلل لہ
کو نقل کی ہیہ دارمی نی اور نقل کی ہیہ ابن ماجہ نی حضرت علی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر سی راضی ہوا اللہ اون سی **ف** محلل وہی کہ جسنی نکاح
کیا ایسی عورت سی کہ اوسکو تین طلاقین دی گئین تہین بقصد یا بشرط اسکی کہ طلاق دی اوسکو بعد صحبت کرنیکی تا حلال ہو جاوی طلاق دینے
والیکو نکاح کرنا اوسی اور محلل لہ خاوند اول ہی پس ان دونون کو لعنت کی اور اس حدیث سی ہیہ معلوم نہین ہوتا کہ عقد باطل ہوتا ہی
بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ صحیح ہوتا ہی اسلیے کہ اس نکاح کرنیوالیکو محلل کہا اور محلل جبہی ہوتا ہی کہ عقد صحیح ہو عقد فاسد سی محلل نہین ہوتا
اور شیمنی نی کہا محلل کو کہ خاوند دوسرا ہی لعنت اسلیے کی کہ اوسنی نکاح کیا بقصد فراق کی اور نکاح مشروع ہوا ہی دوام کی لیے پس ہیہ بیچ حکم
بکری مستعار کی ہوا جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی اور محلل لہ کو یعنی پہلی خاوند کو لعن اسلیے کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونون
کے خساست کا ہی کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہی اس فعل قبیح سی حقیقت لعن کی نہی اور ہدایہ وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر شرط ہو حلال کرنی
کے زبانی اسطرح کہی محلل وہ عورۃ طلاق دینی کو کہ نکاح کرتا ہون مین تجہی اسلیے کہ حلال کرون تجکو تیری خاوند طلاق دینی والیکی لیے یا
کہے عورۃ کہ نکاح کرتی ہون مین تجہی اسلیے کہ حلال ہوون مین اپنی خاوند کی لیے تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور اگر زبانی ہیہ نکہین اور نیت مین ہیہ بات ہو
تو محلل ماخوذ اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اسلیے کہ اوسکو اصلاح منظور رہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر نکاح کیا اوس عورۃ نی کہ تین طلاقین دی
گئے تہی غیر کفو سی بغیر اذن ولی کی اور پہر صحبت کے اوسنی اوسی تو وہ عورۃ اول خاوند کی لیے حلال نہین ہوتی فتوی اسی پر ہی ❊ **وَعَنْ**
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُوْلُوْنَ يُوْقَفُ
الْمُوْلِيْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ کہا پایا مینے دس اور کتنی ایک صحابیون پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی کو کہ سب کہتی تہی کہ ٹہرایا جاوی ایلا کرنیوالا نقل کی ہیہ شرح السنۃ مین **ف** ایلا ہیہ ہی کہ مرد قسم کہاوی کہ مین اپنی عورت
سی صحبت نہین کرونگا چار مہینی یا زیادہ اس سی پس اگر صحبت نکی اور گذر گئی چار مہینی نہین پڑتی طلاق بمجرد گذر جانی چار مہینی کے نزدیک
اکثر صحابہ کے بلکہ ایلا کرنی والیکو ٹہرائی یا تو رجوع کری اپنی عورۃ سی اور کفارہ دی اپنی قسم کا اور یا طلاق دی ہی مذہب امام مالک و شافعی
اور احمد کا ہی اور کہا امام شافعی نی کہ اگر وہ نہ طلاق دے تو حاکم اوسکو ایک طلاق دی اور امام اعظم رح کی نزدیک ہیہ ہی کہ اگر صحبت کی چار مہینی
کے اندر تو لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور ساقط ہو جاتا ہی ایلا اور اگر صحبت کی اور چار مہینی گذر گئی تو اسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہی اور
اور مسائل ایلا کے فقہ مین دیکہنی چاہئین مح س ❊ **وَعَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَيُقَالُ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ
جَعَلَ امْرَاَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ
عَمْرٍو اَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ امْرَاً اُصِيْبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيْبُ غَيْرِيْ وَفِيْ
رِوَايَتِهِمَا اَعْنِيْ اَبَا دَاوُدَ وَالدَّارِمِيَّ فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا اور روایت ہی ابی سلمہ سی ہیہ کہ سلمان

ابن صخر نے اور کہا جاتا تہا اوسکو سلمہ بن صخر بیاضی گردانا اپنی عورۃ کو اپنی پر مانند پیٹہ ماں اپنی کی یعنی کہا کہ تو مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کی ہی کہ اسکو
ظہار کہتی ہین یہانتک کہ گذری رمضان یعنی سارا مہینہ رمضان کا پس جبکہ گذرا آدہا مہینا رمضان کا گرا سلمان اوپر
ایک رات یعنی صحبت کی اوسکی پہر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نے نہین پاتا مین اوسکو یعنی مجکو اوسکا مقدور نہین فرمایا پس روزی رکہہ دو مہینی کی پی در پی کہا نہین طاقت
رکہتا مین یعنی اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ روزی رکہی دو مہینی کی پہلی جماع کرنیسی اور دو مہینی تک رک نہین سکتا بسبب کثرۃ شہوت کی فرمایا کہلا
ساٹہہ مسکینون کو کہا نہین پاتا مین یعنی طعام ساٹہہ مسکینون کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی فروۃ بن عمرو صحابی کی کہ دی اوسکو
وہ عرق کہجور وہ کہ کوئی لایا تہا اور عرق ایک تہیلا ہوتا ہی کہجور کی پتونکا کہ سماتی ہین اوسمین کہجورین پندرہ سیر یا سولہ سیر تاکہ کہلا وی ساٹہہ مسکینونکو
نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے سلیمان بن یسار سی کہ اونی نقل کی سلمہ بن صخر سی مانند اسکی کہا تہا میں
ایک شخص کہ پہنچتا تہا عورتونکو اسقدر کہ نہین پہنچتا غیر میرا یعنی قوۃ جماع کی بہت رکہتا تہا اس سبب سے نہ رک سکا صحبت کرنی سی اور بیچ روایت
ان دونون کی یعنی ابو داود اور دارمی کی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے پس کہلا ایک وسق کہجور کا ساٹہہ مسکینون کو **ف** ظہار اسکو
کہتی ہین کہ تشبیہ دی اپنی بیوی کو یا اوسکی اوس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہی کل ساتہہ اوس عضو کی یا تشبیہ دی اوسکو جزو شائع کو ساتہہ اوس عضو محرم کے
کہ حرام ہی اوسکو دیکہنا اوسکا جیسی کہی بیوی کو کہ تو مجہپر حرام مانند پیٹہ ماں میری کی ہی یا سر تیرا اور مانند اوسکی یا نصف تیرا مانند اوسکی کی مانند پیٹہ
یا پیٹ ماں میری کی ہی یا مانند ران ماں میری کی یا مانند پیٹہ بہن میری کی یا پہپی میری کی یا مانند انکی پس اس عورت کی کہنی سی حرام ہوجاتی ہی صحبت کرنی بیوی سے
اور اسباب صحبت کی یعنی مساس وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دے پس اگر صحبت کری تو پہلی کفارہ دینی کی تو نہین لازم آتا اوسپر کچہہ سوای استغفار
کی اور پہلی کفارہ کی اور پہر صحبت نکری اوسی یہانتک کہ کفارہ دی اور ظہار بیوی سی ہوتا ہی نہ لونڈی سی اور باقی مسائل اوسکی فقہ مین
دیکہنی چاہیین اور یہانتک کہ گذری رمضان کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر صحیح ہونی ظہار موقت کی اور کہا قاضی خان نے کہ اگر
ظہار موقت کری تو ہوجاتا ہی ظہار کرنی والا فی الحال اور جبکہ گذر جاوی وہ وقت تو باطل ہوجاتا ہی ظہار اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر ظہار
کری اور استثنا کری دن جمعہ کو مثلا تو نہین جائز اور اگر ظہار کری ایکدن یا ایک مہینی کو تو صحیح ہی قید لگانی اسکی اور نہین باقی رہتا ظہار
بعد گذرنی مدت کی آور کہلا ساٹہہ مسکینونکو یعنی پیٹ بہر کر دونون وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کی یا قیمت اوسکی دی پہلی صحبت کرنیسی مانند
آزاد کرنی بردی کی اور رکہنی روزی کی آور تاکہ کہلا وی ساٹہہ مسکینون کو ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین واجب ہی ایک ایک صاع بلکہ
یا ساٹہہ دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ کہجورین دی تو ایک ایک صاع دی مانند فطرہ کی پس معنی اسکی یہ ہین کہ استعانت
کری ساتہہ اسکی یعنی اسمین اپنی پاس سی ملا کر ساٹہہ کو کہلا دی پس یہ اسی نہین لازم آتا کہ اسکو اسمین سی کہلا وی اس لیئی کہ اسکی بعد کی روایت
مین آیا کہ کہلا ایک وسق اور وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہی پس ہر مسکین کو ایک ایک صاع آیا ع **وَعَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ انہون نے نقل کی سلمہ بن صخر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی بیچ حق ظہار کرنی والی کی کہ صحبت کری پہلی کفارہ دینی سی فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
نے **ف** اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر صحبت کری کفارہ سی پہلی تو واجب ہوتی ہین اوسپر دو کفارے آور جو کوئی

کوئی اپنی کئی بیویونکو کہی کہ تم مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کی ہو تو ہوتا ہی ظہار کرتی والا اون سب سے بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کی ہی پس
ہماری نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک واجب ہوتی ہین کئی کفاری یعنی اونمین سی جسکی ساتہہ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اوسپر پہلی
اسکی ادا کرنا کفاری کا اور یہی کہا حسن اور زہری اور ثوری وغیرہم نی اور کہا مالک و احمد نی کہ ایک کفارہ لازم آتا ہی ۱۲ ع **الفصل**
الثالث فصل تیسری **عن** عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ وَقَعْتُ
عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
نَحْوَهٗ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ
روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سی یہ ایک شخص نی ظہار کیا اپنی عورت سی پہر صحبت کی اوسی پہلی کفارہ دینی سی پہر آیا وہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس فرمایا حضرت نی کونسی چیز باعث ہوئی تجکو اسپر عرض کیا اونی یا رسول اللہ
دیکہی مینی سفیدی پازیب اوسکی کی چاندنی مین پس نہ روک سکا مین نفس اپنی کو صحبت کرلی اوسکی پس ہنسی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور حکم کیا اوسکو یہ کہ نہ صحبت کری اوسی پہر یہانتک کہ کفارہ دی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور نقل کی ترمذی نی مانند اسکی یعنی معنی
اسکی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور نقل کی ابو داود اور نسائی نی مانند اسکی مسند اور مرسل اور کہا نسائی نی مرسل نزدیک تر
ہی ساتہہ صحت کی مسند سی **باب** یہ باب ہی متعلق پہلی باب کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ
تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ
بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَاُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ
فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ
وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ قِبَلَ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا
الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا وَاَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ
لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ
عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُعْتِقُهَا فَقَالَ ائْتِنِيْ بِهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ
لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ
روایت ہی معاویہ بن الحکم سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ایک لونڈی میری چراتی تہی ریوڑ
میرا پس آیا مین اوسکی پاس اس حالمین کہ نہ پائی مینی ایک بکری ریوڑ مین ہی پس پوچہا مینی اوسی حال بکری کا کہ کیا ہوئی کہا اوسنی کہا گیا اوسکو
بہیڑیا پس غصہ ہوا مین اوسپر اور ہو مین بنی آدم مین سی کہ بحکم بشریت کی غصہ ہوتی ہین پس مارا مینی طمانچہ اوسکی منہ پر اور واجب ہی مجہپر آزاد
کرنا بردی کا یعنی بسبب ظہار کی یا قسم کی یا کسی اور سبب سی کیا آزاد کردون مین اوسکو یعنی تاکہ وہ کفارہ ہی ادا ہو جاوی میری ذمہ سی

اور سبب مارنی طپانچہ کی کہ پشیمانی اور شرمندگی رکہتا ہون اوس سے ہی خلاصی پاؤن پس فرمایا اوس لونڈی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ کہان ہے اللہ پس کہا اوسنے آسمان مین پہر فرمایا حضرتؐ نے مین کون ہون پس کہا اوسنے تم ہو رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر اسکو نقل کی یہہ مالک نے اور مسلم کی روایت مین یون ہے کہ کہا معاویہ نے تہی میری لونڈی چراتی تہی ریوڑ میرا جانب
پہاڑ احد کے اور جوانیہ کی کہ نام ایک جگہہ کا ہے قریب احد کی پس دیکہا مینے ایکدن ریوڑ پس ناگہان بہیڑیا لی گیا تہا ایک بکری میری ریوڑ مین
سے اور مین ہون مرد اولاد آدم مین سے غصہ ہوتا ہون جیسے غصے ہوتی ہین اولاد آدم کی یعنی ارادہ کیا مینے کہ مارون اوسکو بہت جیسکہ
مقتضا غصہ کا ہے لیکن مارا مینے اوسکو ایک طپانچہ پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اور بیان کیا مینے روبرو حضرتؐ
کے یہہ ماجرا پس بڑا جانا یہہ امر مجہپر اور فرمایا کہ تونے بڑا گناہ کیا پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا نہ آزاد کرون مین اوسکو پس فرمایا بلا لا میری پاس
اوسکو پس لایا مین حضرتؐ کی پاس اوسکو پس فرمایا اوسکو کہان ہے اللہ کہا اوسنے آسمان مین فرمایا کون ہون مین کہا اوسنے تم ہو رسول
خدا کی فرمایا آزاد کر اسکو اسلیے کہ یہہ مسلمان ہے **ف** کہان ہے اللہ نہین ارادہ کیا حضرتؐ نے اسی سوال کرنا مکان سے اسلیے کہ
اللہ تعالی پاک ہے مکان اور زمان سے بلکہ مراد حضرت کی یہہ تہی کہ کہان ہے جگہہ امر اوسکی اور جگہہ ظاہر ہونی بادشاہت اور
قدرۃ اوسکی کے اور اسطرح سوال حضرتؐ نے اس لیے کیا کہ اوسوقت مین کفار عرب بتون کو معبود جانتے تہے اور جہلا سوای انکی اور کسیکو
معبود نجانتے تہے پس حضرتؐ نے چاہا کہ معلوم کرین کہ آیا وہ موحدہ ہے یا مشرکہ ہے حاصل یہہ کہ مراد حضرتؐ کی اسی نفی معبودون زمین
کے تہی کہ وہ بت ہین نہ ثابت کرنا آسمان کو جگہہ واسطے اللہ تعالی کی جب اوسنے جواب مذکور دیا تو معلوم کیا حضرتؐ نے کہ وہ موحدہ
ہے اور مسلم کی روایت مین جو کہا کیا آزاد کرون مین اوسکو اگر کوئی کہے کہ دونون روایتون مین تطبیق کیونکر ہو کہ اوپر کی روایت
مین تو کہا کہ واجب ہے مجہپر آزاد کرنا بردی کا کسی سبب سے کیا آزاد کرون مین اوسکو تاکہ وہ کفارہ بہی ادا ہوجاوے اور پشیمانی کہ اوسکی مارنی کی
سبب سے حاصل ہوئے وہ بہی دفع ہو اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ فقط بسبب اس مارنی کی آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہہ ہے کہ پہلی روایت مین تو
صریح آگیا کہ مجہپر آزاد کرنا بردی کا ہے کسی سبب سے اور اس مارنی کی سبب سے آزاد کرنا مجکو ضرور پڑا آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا واسطی
دونون امرون کی اور روایت دوسری مطلق ہے محتمل دونون امرونکو پس مطلق محمول ہے مقید پر یعنی یہان بہی وہی مراد ہے کہ آیا کفایت
کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا واسطی دونون امرون کی اور مراد مصنف کی اسحدیث کی لانی سے اس باب مین یہہ ہے کہ کفارہ ظہار مین بردہ مومن
آزاد کرنا چاہیے مذہب شافعی یہی ہے اور حنفیہ نے حمل کیا ہے اسکو فضلیت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کی بڑی کتابون مین دیکہنی چاہیے پہر بیان
کفارہ کا موجب مذہب حنفیہ کی یہہ ہے کہ اول تو آزاد کرنا بردیکا لازم ہوتا ہے اور جائز ہے اسمین بردہ مسلمان اور کافر اور مرد اور عورت اور
چہوٹا اور بڑا اور کانا اور بہرا ایسا بہرا کہ جب پکارا جاوے تو سن لے اور ایک ہاتہہ کٹا ہوا اور ایک پاؤن کٹا ہوا جانب مخالف سے یعنی
مثلا داہنا ہاتہہ کٹا ہو تو پاؤن بائیان کٹا ہو اور جائز ہے مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچہہ اور نہین جائز ہے اندہا اور ایسا بہرا کہ نہ سنے اصلا
اور گونگا اور دونون ہاتہہ کٹا ہوا یا دونون انگوٹہے دونون پاؤن کی کٹی ہوت یا دونون پاؤن کٹے ہون یا ہاتہہ اور پاؤن ایک ہی
طرف کی کٹی ہون اور نہین جائز ہے مجنون مطبق یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہین جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ کچہہ بدل کتابت
مین سے ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیے اور اگر بردہ نہ ملے تو روزے رکہے دو مہینے کی پے در پے کہ نہ ہوا دن مہینون
مین رمضان اور وہ دن کہ جن مین روزے رکہنی منع ہین یعنی ایام تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کری بیوی سی ان دونون مہینون

مین رات کو قصدًا یا دن کو بہول کر تو از سر نو روزی رکہنی شروع کری اور اگر افطار کری بعذر یا بلا عذر تو بہی از سر نو رکہی اور
اگر روزی نرکہہ سکی تو دیوی وہ یا نائب اوسکا ساٹہہ مسکینون کو ہر مسکین کو مانند فطرہ کی یعنی دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو یا کہجور
یا قیمت اونکی اور صحیح ہی دینا سیر بہر گیہون کا ساٹہہ دو سیر جو یا کہجور ون کی اور صحیح ہی اباحت کفارات مین اور فدیہ مین نہ صدقات
واجبہ مین اور اباحت اسکو کہتی ہین کہ کہانا پکا کر روبرو فقیر کی رکہدی جسقدر وہ چاہی کہالی پس یہہ کفارات اور فدیہ مین جائز ہی اور
صدقات واجبہ مین مانند زکوۃ وغیرہ کی بدون ملک کر دینی کی نہین جائز پس اگر پیٹ بہر کر کہلا دی دن کو اور رات کو یا دن ہی کو کہلادی
دو روز تک یا رات ہی کو کہلاوی دو راتین تو جائز ہی اگرچہ تہوڑی سی کہانی مین اونکا پیٹ بہر جاوی اور ضرور ہی سالن ساتہہ جو
کے روٹیون کے نہ ساتہہ گیہون کے روٹیون کے اور اگر کہلاوی ایک فقیر کو ساٹہہ روز تک تو جائز ہی اور اگر دیوی ایک کو طعام ساٹہہ کا ایک
ہے دن تو نہین درست اور اس صورت مین ایک ہی دن کا ادا ہوگا اور اگر صحبت کری بیوی سی درمیان مین کہلانیکی تو پہر از سر نو کہلانا
نہ شروع کری اور اگر دو ظہار ون کے کفاری مین ساٹہہ فقیر ونکو مثلاً گیہون دی ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہین صحیح ہی اگر دیگا تو ایک ہی ظہار
کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار مین اسیطرح دی تو دونون کفاری ادا ہو جائین گی اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہی

باب اللعان

لعان اور ملاعنت کی معنی ہین ایک دوسری کو لعنت کرنا اور شرع مین لعان اوسکو کہتی ہین کہ جب مرد
اپنی عورت کو تہمت زنا کی کری اور عورت اوسکی انکار کری کہی کہ تو مجہپر تہمت کرتا ہی تو قاضی کی پاس جاوی اور قاضی اوسکی خاوند کو بلاوی پس خاوند
اگر چار گواہ اونسی ثابت کر دی تو قاضی حد قائم کری اوسکی بیوی پر اور اگر گواہ اونسی ثابت نکری تو قاضی حکم کری کہ اول مرد چار بار گواہی دی
اسطرح کہ گواہی دیتا ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ بیشک مین سچون مین سی ہون بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کی مینی اسکو زنا کی اور پانچوین دفعہ کہی کہ لعنت خدا
کی اوس شخص پر اگر ہو جہوٹا بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کی اسکو زنا کی اور اشارہ کری طرف عورۃ کی ہر بار پہر کہی عورۃ چار بار گواہی دیتی ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ یہہ جہوٹا ہی
بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور پانچوین بار کہی کہ غضب خدا کا اوس یعنی عورت پر اگر ہو یہہ مرد سچا بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور اشارہ کری طرف مرد
کی ہر بار پس جب ملاعنت کی مرد عورت نی تو تفریق کری قاضی درمیان اونکی اور ہوتی ہی یہہ طلاق بائن اور حرام ہو تی ہی عورۃ ہمیشہ کو مگر جسوقت جہٹلاوی
خاوند اپنی تئین تو حد لگائی جاوی اوسکو اور نکاح کرنا اوسی درست ہو جاویگا اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہمیشہ کو حرام ہو گئی اگرچہ خاوند اپنی
تئین جہٹلاوی مترجم عفی عنہ

الفصل الاول

فصل پہلی عن سهل بن سعد الساعدی قال ان عويمر العجلاني
قال يا رسول الله ارايت رجلا وجد مع امراته رجلا ايقتله فيقتلونه ام كيف يفعل فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم قد انزل فيك وفي صاحبتك فاذهب فات بها قال سهل فتلاعنا في
المسجد وانا مع الناس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما فرغا قال عويمر كذبت عليها يا رسول
الله ان امسكتها فطلقها ثلاثا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروا فان جاءت
به اسحم ادعج العينين عظيم الاليتين خدلج الساقين فلا احسب عويمرا الا قد صدق
عليها وان جاءت به احيمر كانه وحرة فلا احسب عويمرا الا قد كذب عليها فجاءت به على النعت الذي
نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصديق عويمر فكان بعد ينسب الى امه متفق عليه

روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نی کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو حکم اوس شخص کی جسکی پاوی ساتہہ عورۃ

اپنی کی ایک شخص اجنبی کو یعنی اور یقین کری کہ اسنی زنا کیا ہی اوسکی عورۃ سی کیا قتل کری اوسکو یعنی جائز ہی قتل اوسکا پس قتل کرینگی وارث مقتول
کی اس قاتل کو یا کیا کری یعنی آیا صبر کری ساتہہ بانکی یا اور کری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیری کی اور
عورۃ تیری کی پس جا اور بلا لا عورۃ اپنی کو کہا سہل نی پس لعان کی دونون نی یعنی میان بیوی نی مسجد مین اور مین تہا ساتہہ اور لوگون کی
نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب فارغ ہوئی دونون لعان سی کہا عویمر نی جہوٹ بولا مین اوسپر یا رسول اللہ اگر رکہون مین اوسکو
پہر طلاق دی اوسکو تین بار پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہو اگر لاوی یہ عورت بچی کو یعنی جو اسکی حمل مین ہی سیاہ رنگ اور بہت
کالی ہون آنکہین اوسکی اور بڑی ہون کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا اوسنی اوپر
یعنی جس شخص کیطرف نسبت زنا کی کی تہی وہ ایسا ہی تہا پس اگر بچہ اسطرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوسکی نطفہ سی ہی اور اگر لائی بچہ سرخ رنگ
گویا کہ وہ سنی کی رنگکا ہی پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جہوٹ بولا اوسپر یعنی عویمر سرخ رنگ تہا کہ اگر بچہ سرخ رنگ ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس
معلوم ہوگا کہ جہوٹا ہی بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اوس صفت پر کہ بیان کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سچی کرنی عویمر کی سی یعنی اوس ابی
کی صورت کا جنا پس تہا لڑکا پیچہی اسکی نسبت کیجاتا تہا طرف ماں اپنی کی یعنی بموجب فرمانی حضرت کے الولد للفراش وللعاہر الحجر نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نی **ف** کیا قتل کری اوسکو علما نی اختلاف کیا ہی بیچ حکم اوس شخص کی کہ مار ڈالا ایک شخص کو کہ پایا اوسکو اپنی بیوی کی ساتہہ زنا کرتی ہوئی
جمہور اسپر ہین کہ قتل کیا جاوی اوسکو مگر یہ کہ چار گواہ گذرانی زنا پر یا اقرار کرین اسپر وارث قتیل کے تو نہ قتل کیا جاوی لیکن اللہ کا گنہ
گار نہین اگر سچا ہوگا اور وحی اوتاری گئی الخ یعنی یہ آیتین اوتریں والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم خمس آیات تک کہا
بعضون نی کہ اوتریں یہ آیتین بیچ ماہ شعبان کی سنہ نو ہجری مین اور کہا ابن ملک نے کہ ظاہر اسی حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آیۃ لعان کی اوتری
عویمر کی حق مین اور اول لعان اسلام مین یہی ہوا اور بعضی عالمون نی کہا کہ آیۃ لعان کی اوتری ہلال بن امیہ کی حق مین اور اول جو لعان
کیا اسلام مین اسنی کیا چنانچہ حدیث ابن عباس کی آگی آتی ہی اوسمی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی پس اس صورت مین معنی اس قول کی کہ وحی اوتاری
گئی بیچ قضیہ تیری کی الخ یہ ہونگی کہ تیری سی قضیہ مین یہ آیۃ اوتری اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ دونون کی مقدمہ مین اوتری ہو وی شاید
کہ سوال کیا ہو دونون نی بیچ دو وقتون متغائر کی پس اوتری ہو دونونکی حق مین اور سبقت کی ہو ہلال نی بیچ لعن کی اور جہوٹ بولا مین
اسپر الخ یہ کلام مفید ہی اسکی تین طلاق دینی کی یعنی اگر رکہون مین اس عورۃ کو اپنی نکاح مین اور طلاق نہ دون اسکو تو لازم آتا ہی مجہپر
جہوٹ بیچ نسبت کرنیکی اوسکو ساتہہ زنا کی اس لیی کہ رکہنا میرا اسکو نکاح مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ گویا مینی جہوٹ کہا وہ پاک ہی زنا سی ۞
وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعن بین رجل وامرأتہ فانتفی من ولدہا ففرق بینہما والحق الولد بالمرأۃ
متفق علیہ وفی حدیثہ لہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا
اہون من عذاب الآخرۃ ثم دعاہا فوعظہا وذکرہا واخبرہا ان عذاب الدنیا اہون
من عذاب الآخرۃ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کی اور
بیوی اوسکی کی پس دور ہوا وہ شخص فرزند اوس عورۃ کیسی یعنی ملاعنت کی سبب سے نسب لڑکیکا اوس شخص سی جاتا رہا اور جدائی کی حضرت
نی درمیان مرد و عورۃ کی اور ملا دیا لڑکیکو ساتہہ عورۃ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ حدیث ابن عمر کی کہ بخاری اور مسلم مین ہی یہ ہی کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نصیحت کی اوس شخص کو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرۃ کا یعنی تا جہوٹ نہ کہی اور اقرار نہ کری عورت پر اور

اور خبر دی اوسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت کی سی پہر بلایا عورت کو اور نصیحت کی اوسکو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرت کا اور
خبر دی اوسکو یہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہی عذاب آخرۃ کی سی **ف** جدائی کی یعنی حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جدائیکا درمیان میان بیوی
کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ فرقہ درمیان میان بیوی کی بسبب تفریق حاکم کہ ہوتی ہی نہ نفس لعان سی اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ کا اور دلیل
اونکی یہ ہی کہ فرقۃ اگر واقع ہوتی نفس لعان سی تو تین طلاقین کیون دیجاتین جسطرح اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئین اور عذاب دنیا مراد عذاب
دنیا سی قائم کرنا حد کا ہی کہ مرد نی عورت کو بہتان کیا زنا کا اور بخوف حد لگنی کی ساتہہ جہوٹی گواہیونکی اثبات اوسکا کری یا عورت نی زنا کیا اور
بخوف قایم کرنی حد کی اقرار اوسکا نہ کری اور ملاعنت کرین پس حضرت نی فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہی بہ نسبت عذاب آخرت کی بخوف یہان
کی عذاب کی خلاف حق نکرو سچ سچ کہدو اور یہان کا عذاب سہل اختیار کرو تا وہان کی عذاب شدید سی بچو ۔ ع ح **وعنہ** ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال للمتلاعنین حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیہا قال یا رسول اللہ مالی
قال لا مال لک ان کنت صدقت علیہا فھو بما استحللت من فرجہا وان کنت کذبت
علیہا فذاک ابعد وابعد لک منہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا واسطی مرد و عورۃ لعان کرنیوالون کی کہ حساب تمہارا اللہ پر ہی ایک تم دونون مین سی جہوٹا ہی یعنی نفس الامر مین اور ہم
حکم کرتی ہین بحسب ظاہر کی نہین راہ واسطی تیری اسپر یعنی نہین جائز تجکو یہ کہ رہی تو ساتہہ اس عورت کی بلکہ یہ تجپر ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا یا
رسول اللہ مال میرا یعنی دیا ہوا مہر میرا کیا جاتا رہیگا فرمایا نہین مال واسطی تیری یعنی پہیر لینا مہر کا تجکو نہین پہنچتا اس لیی کہ دو حال سی خالی نہین
اگر سچ بولتا ہی تو اوسپر پس وہ مال بدلی شرمگاہ اوسکیکی ہی کہ حلال کی تو نی اور اگر تو جہوٹ بولتا ہی اوسپر تو پہیر لینا مہر کا اوس سی بہت دور ہی بہت
دور ہی واسطی تیری یعنی جب حالت صدق مین نہ پہیرنا پہنچا تو حالت کذب مین بطریق اولی نہ پہیرنا چاہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حساب
یعنی محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہارا کی اور جزا دینی اسپر اللہ پر ہی اور بدلی شرمگاہ اوسکیکی الخ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لعان کرنیوالا نہ پہیرلے مہر اگر دخول
کیا ہی ساتہہ اوس عورۃ کی اور اسپر اتفاق ہی علما کا کہ اور اگر دخول نکیا ہو ساتہہ اوسکی تو کہا ابوحنیفہ ور شافعی اور مالک نی کہ اوسکی لیی آدہا
مہر ہی ۔ ع **وعن** ابن عباس ان ھلال بن امیۃ قذف امرأتہ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشریک بن سحماء
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینۃ او حدا فی ظھرک فقال یا رسول اللہ اذا رأی احدنا علی امرأتہ رجلا ینطلق
یلتمس البینۃ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول البینۃ والا حد فی ظھرک فقال ھلال والذی بعثک بالحق انی
لصادق فلینزلن اللہ ما یبرئ ظھری من الحد فنزل جبرئیل وانزل علیہ والذین یرمون ازواجھم فقرأ حتی بلغ ان کان
من الصدقین فجاء ھلال فشھد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعلم ان احدکما کاذب فھل منکما تائب
ثم قامت فشھدت فلما کانت عند الخامسۃ وقفوھا وقالوا انھا موجبۃ قال ابن عباس فتلکأت ونکصت
حتی ظننا انھا ترجع ثم قالت لا افضح قومی سائر الیوم فمضت وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابصروھا
فان جاءت بہ اکحل العینین سابغ الالیتین خدلج الساقین فھو لشریک بن سحماء فجاءت بہ کذلک فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لولا ما مضی من کتاب اللہ لکان لی ولھا شان رواہ البخاری
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ ہلال بن امیہ نی تہمت زنا کی کی اپنی عورۃ کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ شریک بن سحماء صحابی کی

یعنے کہا کہ اسنی زنا کیا اس شخص کے بیولیسی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ہلال سی کہ گواہ لا یا حد ماری جاویگی تہمت کے تیری پیٹہ پر پس
عرض کیا ہلال نی یا رسول اللہ جسوقت کہ دیکہی ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوی کہ ڈہونڈہی گواہ یعنی ایسی وقت مین کہان ایسی
فرصت ہے کہ گواہ کری کسیکو اور یہہ کیا جگہہ ہی گواہ کرنیکی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی گواہ قائم کرو گرنہ حد لگی گی تیری پیٹہ پر
پس کہا ہلال نی قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آپ کو ساتہہ حق کی تحقیق مین سچا ہون پس البتہ اوتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کری پیٹہ میری کو حد
تہمت سی پس اوتری جبرئیل اور اوتارین حضرت پر یہہ آیتین اور وہ لوگ کہ تہمت کرتی ہین اپنی بیویون پر پس پڑہین یعنی اسکی بعد کی آیتیں
یہان تک کہ پہونچی ان کان من الصادقین تک پس آیا ہلال اور گواہی دی یعنی لعان کیا کہ اوسمین پانچ گواہیان ہین جیسا کہ بیان مفصل
اسکا اوپر ہوچکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ بیشبہ اللہ تعالی جانتا ہی کہ ایک تم مین سی جہوٹا ہی پس آیا ہی تم مین سی کوئی توبہ کرنی
والا پہر کہڑی ہوئے عورت ہلال کی اور لعان کیا پس جب پہنچی نزدیک پانچوین گواہی کی روکا اوسکو یعنی صحابہ نی اور کہا تحقیق یہہ پانچوین گواہی
واجب کرنیوالی ہی یعنی تفریق کو درمیان تمہاری یا واجب کرنیوالی ہی یعنی عذاب کو اگر جہوٹی ہوگی کہا ابن عباس نی پس ٹہیر گئی وہ
عورۃ اور ہٹی یعنی تردد کیا کہ اوسکی حال سی معلوم ہوتا تہا کہ پانچوین گواہی نہین دینی کی یہان تک کہ گمان کیا ہمنی کہ وہ پہر جاویگی اپنی
کہنے سی پہر کہا اوس عورت نی کہ نہین فضیحت کرتی میں اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکی لعان سی اور رجوع کرنیکی طرف تصدیق
خاوند کی پہر گذری یعنی پانچوین گواہی بہی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرت نی حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہتی
رہو اس عورۃ کو پس اگر لائی لڑکا سرمہ گین آنکہون کا بہاری سرینونکا موٹی پنڈلیونکا پس وہ شریک بن سحماء کا ہی کہ وہی ایسا ہی تہا پس لائی وہ عورۃ
لڑکا اسطرح کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتا حکم کہ گذرا کتاب اللہ سی کہ حد و تعزیر متلاعنین کی لیی نہین ہی تو البتہ ہوتا واسطی
میرے اور واسطی اوس عورۃ کی ایک کام یعنی دیکہتی کسطرح تنبیہ کرتا اوسکو بسبب مشابہ ہونی بچہ کی ساتہہ زانی کی تا کہ عبرۃ ہوتی دیکہنی
والونکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اول لعان اسلام مین یہہ ہوا اور اسمین آیہ مذکورہ اوتری اور تحقیق
اسکی بیچ فائدہ حدیث سہل کی گذر چکی اور بے شبہ جانتا ہی الخ ظاہر تر یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ قول بعد فارغ ہونی اون
دونوکی لعان سے اور مراد یہہ ہے کہ لازم ہی جہوٹے کو توبہ کرنی اور بعضون نی کہا کہ حضرت نی یہہ قول کہا پہلی لعان کے واسطی ڈرانی اون دونون کے لعان
سے اور اس حدیث مین دلالت ہی یہہ کہ حاکم کو مظنہ اور علامتون اور قرائن پر التفات کرنی چاہیی اور حکم کری ساتہہ ظاہر اوس چیز کی کہ مقتضے ہون
اوسکو دلیلین شرع ✽ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهُ
بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ
سَیِّدُكُمْ اِنَّهُ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا کہا سعد بن
عبادہ نی اگر پاؤن مین ساتہہ اپنی عورۃ کی کسیکو نہ ہاتہہ لگاؤن اوس شخص کو یعنی نہ مارون اور نہ قتل کرون اوسکو یہانتک کہ لاؤن مین چار گواہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان کہا سعد نے یون نہین قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپ کو ساتہہ حق کی تحقیق مین البتہ جلدی سے مارون اوسکو ساتہہ
تلوار کی پہلی اسکی کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنو طرف اوس چیز کے کہ کہتا ہی سردار تمہارا یعنی سعد تحقیق وہ البتہ غیرۃ مند
ہے اور مین زیادہ غیرۃ مند ہون اوس سی اور اللہ زیادہ غیرۃ مند ہی مجہہ سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سعد نی جو کلام مذکور کہا تو یہہ

کیہہ حضرتؐ کی قول کو رد نہین کیا اور مخالفت حضرتؐ کی حکم کی اونکو منظور نہین تہی بلکہ اونہون نی یہہ خبر دی حال نفس اپنی کی کہ میرا حال تو یہہ ہے اور غیرۃ اور غضب میرا اس مرتبہ کو پہنچا ہی اور حکم شرع یہہ ہے مین کیا کرون اسیلیی حضرت نی فرمایا کہ سنو طرف اوسچیز کی کہ کہتا ہی سردار تمہارا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کلام سی تعریف کرنی اونکی اس صفت کے ہی اور اشارہ ہی اسپر کہ یہہ صفات بزرگون اور عادات سردارون سے ہی اگرچہ حکم شرع مین وہ حاصل ہے کہ حضرتؐ نے سعد کا عذر بیان فرمایا کہ یہہ کلام سبب غیرۃ کی اونسی صادر ہوا پس اسی تقریر اور اثبات اونکی کلام کا منظور نہین ہی اور کہا مظہر نی کہ جواب بنا سعد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا بطمع اسکی کہ اجازت ہو قتل کرنی کی نہ از راہ رد کرنی قول حضرتؐ کی پس جب حضرتؐ نے انکار کیا اسکا تو اونہون نے سکوت کیا اور غیرت کہتی ہین تغیر حالت کو کہ پیدا ہوا آدمی مین وقت دیکہنی ایک چیز ناگوار کی اپنی اہل مین اور یہہ بہ نسبت اللہ تعالی کے محال ہے پس اللہ تعالی کی غیرت ناک ہونیکی معنی یہہ ہین کہ وہ منع فرمانی والا ہی بندونکو گناہون سی تا جنا قرب اوسکی سی دور نہ پڑین ہر ع ح + وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّيْ وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِيْنَ وَالْمُبَشِّرِيْنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نی اگر دیکہون مین کسی شخص کو ساتہہ بیوی اپنی کی البتہ مارون مین اوسکو ساتہہ تلوار کی نہ ساتہہ جانب پشت تلوار کی بلکہ جانب تیزی سی پس پہنچی یہہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا یعنی صحابہ سے کیا تعجب کرتی ہو تم کمال غیرۃ سعد کیسی قسم ہی خدا کی البتہ مین زیادہ غیرت مند ہون اوسی اور اللہ بہت غیرت مند ہی مجہسی اور سبب غیرۃ اللہ تعالی کے حرام کیے اللہ نے گناہ جو ظاہر ہین اونمین سی اور جو پوشیدہ ہین اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہوا وسکو عذر کرنا اللہ تعالی سی اسیلیی بہیجا ڈرانیوالونکو اور خوشخبری دینی والونکو یعنی انبیاؤنکو اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہوا وسکو تعریف کرنی اللہ تعالی سی اور سبب اسیکے وعدہ کیا اللہ تعالی نے بہشت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور سبب غیرۃ اللہ تعالی کی الخ یہہ تفسیر ہی غیرت اللہ کی بمعنی اسکی کہ منع کیا لوگون کو حرام چیزون سی اور مرتب کیا اونپر عذاب اسیلیی کہ غیرت اصل مین یہہ ہی کہ مکروہ رکہی اور غصی ہووی آدمی اوس سی کہ تصرف کری کوئی اوسکی ملک مین اور مشہور معنی غیرت کی یہہ ہین کہ غصی ہووی آدمی اوسپر کہ کری اوسکی بیوی سی فعل بد یا دیکہی اوسکی بیوی کو پس اللہ کی غیرت یہہ ہی کہ غصہ ہووی اوسپر کہ کری گناہ اور کہا نووی نی کہ عذر یہان بمعنی اعذار کی ہی یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالی عذر کی کرنیکو دوست رکہتا ہی ایسا اور کوئی نہین کہتا ہی اسیلیی اللہ تعالی نی پیغمبرونکو بہیجا تا بندونکو عذر نرہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لِئَلَّا يَكُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ اور اللہ کی برابر تعریف کرنی کسیکو محبوب نہین اسیلیی وسی تعریف کی اپنی نفس کے اور اپنی دوستون کی اور اسیلیی وعدہ کیا اللہ تعالی نی جنت کا اوسکی لیی کہ تعریف کری اوسکی اور اطاعت کری اوسکی ہر ع + وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تبارک وتعالی غیرت مند ہی اور تحقیق مومن غیرت مند ہی یعنی غیرت صفت اللہ تعالی کی ہی کہ بندہ مومن ہی وہ صفت کہتا ہی اور مقتضا غیرت اللہ تعالی کا یہہ ہے کہ نکری مومن اوسچیز کو کہ حرام کی اللہ تعالی نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَأَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْکَرْتُهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰی تُرٰی ذٰلِکَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهٗ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَهٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ ایک اعرابی آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہی ایک لڑکا کالا اور تحقیق مینی انکار کیا اوسکا یعنی مینی کہا کہ میرا نہیں بسبب نہونی اوسکیکی ہم رنگ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا ہین واسطی تیری کچھہ اونٹ کہا ہان فرمایا کیا ہین رنگ ونکی کہا سرخ فرمایا کیا ہی اون مین کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اونمین البتہ ہین خاکستری رنگ کی فرمایا کہان سی گمان رکہتا ہی تو کہ یہ آیا اونمین یعنی کہان سی آیا اون مین یہ رنگ حالانکہ ماباپ ونکی نہین ہین اس رنگ کی کہا کوئی رگ ہی کہ کہینچ لیا اونکو یعنی اونکی اصل مین اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہ بہی اوسکی مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید کہ یہ لڑکا کالا بسبب رگ کی ہوا کہ کہینچ لیا اوسکو اور مشابہ کیا اپنی یعنی اسکی بہی اصل مین کوئی کالا ہوگا یہ مشابہ اوسکی ہوا اور رخصت ندی آنحضرت نی اوس اعرابی کو بیچ نفی کرنی لڑکی کی اپنی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نے کہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ منع ہی نری علامتون ضعیفہ سی نفی کرنا لڑکی کا اپنی سی یعنی یہ کہنا کہ میرا نہیں ہے بلکہ ضروری ہی اسمین پایا جانا دلیل قوی کا جیسیکہ بیوی سی صحبت نکی تہی اور بچہ پیدا ہو یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنی کی چہہ مہینی سی پہلی بچہ پیدا ہوا تو اوسکو نفی کرنا جائز ہی ☆ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ اِلَیْکَ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّهُ ابْنُ اَخِیْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِیْ کَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَکَ یَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ هُوَ اَخُوْکَ یَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا عتبہ بن ابی وقاص وصیت کی تہی اپنی طرف بہائی اپنی سعد بن ابی وقاص کی یہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجسی ہی پس لے لینا اوسکو طرف اپنی پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا لیا اوسکو سعد نی اور کہا کہ تحقیق یہ بہتیجا میرا ہی اور کہا عبد بن زمعہ نی یہ بہائی میرا ہی پس گئے دونون پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا سعد نی یا رسول اللہ تحقیق بہائی میری نی وصیت کی تہی مجکو بیچ حق اس لڑکی کی کہ تو لینا اوسکو اور کہا عبد بن زمعہ نی کہ بہائی میرا ہی اور بیٹا ہی میری باپ کی لونڈیکا پیدا کیا گیا ہی اوسکی فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ واسطی تیری ہی ای عبد بن زمعہ لڑکا واسطی صاحب بچھونیکی ہی اور واسطی زانی کی ہی محرومی یعنی میراث ونسب سے یا سنگساری پہر فرمایا حضرت نی واسطی سودہ بیٹی زمعہ کی پردہ کر تو اوسی بسبب اوسچیز کی کہ دیکہی مشابہت اوسکی ساتہہ عتبہ کی پس نہ دیکہا اوس لڑکی نی سودہ کو یہان تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی مرگیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ وہ بہائی تیرا ہی ای عبد بن زمعہ بسبب اسکی کہ وہ پیدا کیا گیا ہی اوپر بچھونے باپ اوسکیکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عتبہ کافر مرا اور اوسنی دندان مبارک حضرت کا شہید کیا تہا جنگ احد مین اور زمعہ باپ تہے حضرت سودہ کی کہ ہوی تہین حضرت کی پس عتبہ مذکور نی زنا کیا زمعہ کی لونڈی سی اور اوس سے بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا عتبہ نے کہ نسب

ورد اوسکا ثابت ہوتا ہی زانی سی جبکہ دعوی کری وہ جیسکہ معمول تہا ایام جاہلیت مین پس وصیت کی اوسنی مرتی وقت اپنی بہائی سعد کو کہ وہ لڑکا جسی
ہوا ہی تو اوسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ مین سعد نی اوس لڑکی کو بسبب وصیت بہائی اپنی کی لیا اور کہا کہ یہ بہتیجا میرا ہے اور عبد بیٹی
زمعہ کی نی کہا کہ یہ بہائی میرا ہے اس لیی کہ میری باپ نی اپنی لونڈی سی جنایا غرض کہ یہ قصہ حضرت کی آگی جا کر عرض کیا حضرت نی فرمایا
کہ ای عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیری ہی لیی ہی اور تیرا بہائی ہی اس لیی کہ لڑکا واسطی صاحب بچہونی کی ہی یعنی اور معنی اس جملہ کی باب الوصایا
کی پہلی فصل مین ہیچ فائدہ حدیث ابی امامہ کی تفصیل سی ذکر کیی گئی ہین اور پردہ کر تو اسی الخ یعنی اگرچہ وہ بحکم شرع بہائی تیرا ہوا اور مشابہت
اور قیافہ کو شرع مین اعتبار نہین لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کی ہی تورع اور احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ تو سامنی اوسکی نہو اگرا ور بسبب اسکی کہ وہ
پیدا کیا گیا الخ یہ کلام راوی کا ہی یعنی حضرت نی یہ حکم واسطی عبد بن زمعہ کی بسبب اسکی کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اوپر بچہونی باپ اوسکی کی ؛ ع ح
وعنہا قالت دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم وھو مسرور فقال ای عائشۃ الم تری ان
مجززا المدلجی دخل فلما رای اسامۃ وزیدا وعلیہما قطیفۃ قد غطیا رءوسہما وبدت
اقدامہما فقال ان ھذہ الاقدام بعضہا من بعض متفق علیہ اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا داخل ہوئی
مجہ پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اسحالت مین کہ وہ خوش تہی پس فرمایا ای عائشہ کیا نہین جانتا تو نی یہ کہ مجزز مدلجی
آیا یعنی مسجد مین پس جب دیکہا اسامہ اور زید کو اس حال مین کہ اوڑہی ہوئی تہی وہ دونو چادر اور ڈہانکی ہوئی تہی سر اپنا اور ظاہر
تہی قدم اونکی پس کہا مجزز نی کہ تحقیق یہ قدم بعض اونکا بعض سی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ان دونوں پاؤن والون
مین نسبت پدری اور پسری کی ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ زید بن حارثہ کہ متبنی تہی آنحضرت کی گوری اور خوبصورت تہی اور اسامہ بیٹا
اونکا کالا تہا وہ ہم رنگ اپنی مانکی تہا کہ وہ لونڈی تہی کالی اور نام اوسکا ام ایمن تہا پس منافق اسامہ کی نسب مین طعن کرتے تہی کہ ایسی
باپ کا ایسا بیٹا کیونکر ہو پس جب مجزز مدلجی قیافہ شناس نی کہ یگانہ روزگار تہا اور آدمی کی صورت سی صفات و احوال اوسکی معلوم کر لیتا
تہا دیکہا اور حکم کیا کہ عقل یون چاہتی ہی کہ یہ دونون باپ اور بیٹی ہون تو حضرت خوش ہوئی اس لیی کہ عرب کی نزدیک قول قیافہ شناس
کا معتبر تہا سند سی ثابت ہوا نسب اسامہ کا ساتہہ زید کی اور اسی یہ نہین لازم آتا کہ قول قیافہ شناس کا معتبر ہو احکام شرع مین اور اثبات
نسب مین اور یہ مذہب ہمارا ہی اور تینون امام معتبر رکہتی ہین قول قیافہ شناس کا حتی کہ اگر لونڈی مشترک درمیان دو شریکون کی بچہ جنی
اور دونون دعوی نسب کا کرین تو اونکی نزدیک رجوع ساتہہ قول قیافہ شناس کی کرین اور ہماری نزدیک وہ بچہ دونون کا ہوگا
حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہوا اور وہ لونڈی ام ولد دونوں کی ہوگی ؛ ع ح وعن سعد بن ابی وقاص وابی بکرۃ
قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلم فالجنۃ علیہ حرام متفق علیہ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نسبت کری اپنی تئین
طرف غیر باپ اپنی کی حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہین پس بہشت اوسپر حرام ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حرام ہی یعنی اگر اعتقاد
کری حلال ہونی اوسکا یا حرام ہی پہلی اسکی کہ عذاب دیا جاوی بقدر اس گناہ کی یا محمول ہی زجر پر یعنی از راہ تنبیہ اور روکنی کی اسی
اس طرح فرمایا ؛ ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترغبوا عن آبائکم فمن رغب
عن ابیہ فقد کفر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہ اعراض کرو اپنی باپون سی یعنی ساتھہ ترک کرنی نسبت کی طرف اونکی پس جس شخص نی اعراض کیا اپنی باپ سی پس تحقیق کفران نعمت کیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ایام جاہلیت مین اپنی باپون سی اعراض کرتی اور اور ونکو اپنا باپ ٹھیراتی پس منع فرمایا حضرتؐ نی اسی اور نسبت کرنا اپنی تئین طرف غیر باپ کی جان بوجہ کر حرام ہی پس جسنی اعتقاد کیا مباح ہونی اسکیکا وہ کافر ہوا واسطی مخالفت اجماع کی اور جسنی نہ اعتقاد کیا مباح ہونی اسکیکا پس معنی کفر کی دو ہین ایک تو یہہ کہ مشابہت کے اوسنی ساتھہ فعل کفار کی اور دوسری یہہ کہ کفران نعمت کیا ۱۲ ع

وَقَدْ ذُكِرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فِيْ بَابِ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث عائشہ کے مامن احد اغیر من اللہ باب صلوۃ الخسوف مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَیْءٍ وَلَنْ يُّدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فِی الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جب اوتری آیۃ لعان کی جو عورت کہ داخل کری ایک قوم پر اوسکو کہ نہین اون مین سی یعنی عورۃ نے زنا کر کر بچہ جنا اور لگا دیا اپنی خاوند کی طرف پس نہین وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کی کہ قابل اعتماد کی ہو دین خدا سی اور رحمت اوسکی سی اور ہرگز نہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی اپنی بہشت مین یعنی ساتھہ مقربون اور نیکون کی اور جو شخص کہ انکار کری اپنی بیٹی کا یعنی اوسکی بیوی نی بچہ جنا اور وہ کہتا ہی کہ میرا نہین حرامی ہی حالآنکہ وہ دیکھتا ہی طرف اوسکی یعنی جانتا ہی کہ یہہ میرا ہی بیٹا پردہ کریگا اللہ تعالی اوسی یعنی اوسکو خدا کا دیدار نہوگا اور رسوا کریگا اوسکو روبرو خلایق کی اگلی پچہلون مین یعنی روز محشر کی میدان قیامت مین کہ تمام خلائق اگلی پچہلی وہان موجود ہونگے اون مین اوسکو رسوا کریگا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** حاصل یہہ کہ نہ عورت کو چاہیی کہ بدکاری کری اور حرام کی بچہ کو اپنی خاوند کی طرف نسبت کری اور نہ مرد کو چاہیی کہ دیدہ و دانستہ اپنی بچہ کا انکار کری اور عورت پر تہمت زنا کی رکہی ۱۲ ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ امْرَاَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّهَا قَالَ اَمْسِكْهَا اِذًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ النَّسَائِیُّ رَفَعَهٗ اَحَدُ الرُّوَاةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق واسطی میری ایک عورۃ ہی کہ نہین پھیرتی چہونی والی کی ہاتہہ کو یعنی جو کوئی اوسنی بدکاری کا ارادہ کرتا ہی اوسکی انکار نہین کرتی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دیدی اوسکو پہر کہا اوسنی کہ مین محبت رکہتا ہون اوس سی فرمایا نگہبانی کر اوسکی اسوقت نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور کہا نسائی نی کہ پہنچایا اوسکو ایک نی راویون مین سی ابن عباس تک ور وصل کیا ہی اسکو اور ایک نی راویون مین سی نہین پہونچایا اسکو اور وصل نہین کیا کہا نسائی نی کہ یہہ حدیث نہین ثابت ہی یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہی **ف** نگہبانی کر اوسکی تا کہ نہ کری بدکاری اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولی ہی اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مقدم کیا طلاق دینی کو محافظت کرنی پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اوسکا بسبب اسکی کہ محبت رکہتا ہی اوسی یا واسطی اسکی کہ اوسکی فرزند ہی کہ شاق ہی مفارقت فرزند کی ماں کو یا ہی عورۃ کا دین اسپر اور نہین ادا کر سکتا ہی اوسکو تو اس صورت مین جائز ہی کہ

نہ طلاق دی اوسکو ولیکن بشرط اسکی کہ منع کری اوسکو بدکاری سی پس اگر نہ منع کرسکی اوسکو بدکاری سی تو گنہگار ہوگا بسبب طلاق
دینی اوسکی ٭ع٭ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان کل مستلحق استلحق
بعد ابیہ الذی یدعی لہ ادعاہ ورثتہ فقضی ان من کان من امۃ یملکہا یوم اصابہا فقد لحق بمن استلحقہ ولیس
لہ مما قسم قبلہ من المیراث شیء وما ادرک من میراث لم یقسم فلہ نصیبہ ولا یلحق اذا کان ابوہ
الذی یدعی لہ انکرہ فان کان من امۃ لم یملکہا او من حرۃ عاہر بہا فانہ لا یلحق ولا یرث
وان کان الذی یدعی لہ ہو الذی ادعاہ فہو ولد زنیۃ من حرۃ کان
او امۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی دادا اپنی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرمایا یعنی ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہہ کہ جو فرزند کہ لاحق کیا گیا بعد مرنی باپ وسکیکی وہ باپ کہ نسبت کیا گیا یہ فرزند طرف اوسکی دعوی کیا
اوسکا وارثون باپ وسکی نی یعنی ایک شخص مرا بعد اوسکی مرنی کی اوسکی وارثون نی ایک لڑکیکو کہا کہ یہہ بیٹا اوسکا ہی تاکہ وارث ہین اسکو نند
اپنی پس حکم فرمایا حضرت نی یہہ کہ جو فرزند ہو وی ایسی لونڈیسی کہ مالک تہا اوسکا باپ فرزند کا اوسدن کہ صحبت کی تہی اوسنی یعنی یہہ جماع
وجہ حلال پر واقع ہوا پس تحقیق مل گیا نسب مین ساتہہ اوس شخص کی کہ ملایا اوسکو یعنی جن وارثون نی ملایا تہا اونکی ساتہہ مل گیا اور وارث
ہوتا ہی اونکی حق مین اگر سبہون نے ملایا تہا سبہون کے حق مین وارث ہوتا ہی اور شریک ہوتا ہی اور اگر بعضون نی ملایا تو اون بعض ہی کے
حق مین وارث ہوتا ہی اور نہین واسطی اوسکی کچہہ حصہ اوس میراث مین سی کہ تقسیم کی گئی پہلی ملانیکی اور رہ وہ چیز کہ پائی اوسنی میراث
سی کہ نہین تقسیم کی گئی پس واسطی اوس لڑکی کی لاحق کیی گئی کی حصہ اوسکا ہی اور نہین لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ ہو باپ وسکا کہ نسبت کیا جاتا
ہے طرف اوسکی انکار کرتا تہا اوسکا یعنی جیتے زندگی مین اگر اوسنی انکار کیا تہا تو بعد اوسکی مرنی کی وارثون کی ملانی سی نہین ملنی کا
اور وارث نہین ہونیکا پس اگر ہو اوس لونڈی سی کہ نہین مالک تہا اوسکا اوس وقت کہ صحبت کے تہی اوسنی بلکہ غیر کی لونڈی سی زنا
کیا تہا اوسنی پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ سی کہ زنا کیا تہا اوسی پس تحقیق وہ لڑکا نہین لاحق ہوگا باپ کی ساتہہ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ
ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی خود دعوی کیا اوسنی اوسکا پس وہ بچہ زنا کا ہی حرہ سی ہو یا لونڈی سی نقل کی یہہ ابو داؤد نے
ف اگرچہ ہو وہ شخص الخ یہہ تاکید ہی پہلی حکم کی کہ جائز نہین لاحق کرنا بیچ صورت زنا کی یعنی درصورت ہونی ولد زنا کی اگر زانی آپ
دعوی کری حالت حیات مین تو وارث نہین ہوتا چہ جای آنکہ وارث اوسکو لاحق کرین اور کہا خطابی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نی یہہ احکام ابتدای اسلام مین فرمائی تہی کہ ایک شخص جب مرا تو لاحق کیا ساتہہ اوسکی وارثون اوسکی نی ایک لڑکیکو پس جسکی طرف کہ
نسبت کیا گیا لڑکا اگر اوسنی انکار کیا تہا حالت حیات مین کہ یہہ میرا نہین ہی تو نہین لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتہہ اوسکی اور نہ وارث ہوگا اوسکا
اور اگر اوسنی انکار نہین کیا تہا اور ہوا اوسکی لونڈی سی تو لاحق ہوگا ساتہہ اوسکی اور وارث ہوگا اوسکا لیکن اوسکی اوس مال کا کہ نہین
تقسیم کیا گیا ہنوز اور نہین وارث ہوگا اوسکی اوس مال کا کہ بٹ گیا پہلی لاحق کرنی اوسکی کی اور اگر غیر کی لونڈی سی ہوگا جیسے
بیٹا زمعہ کی لونڈی کا کہ بیان اوسکا اوپر ہوچکا یا ہوگا آزاد عورت سی کہ زنا کیا تہا اوستی تو نہین لاحق ہونیکا ساتہہ اوسکی اور نہین
وارث ہوئیگا اوسکا بلکہ اگر صحبت کرنیوالا خود لاحق کرنا چاہی گا تو بہی نہین لاحق ہوی گا اس لیی کہ زنا سی نسب نہین ثابت ہوتا
ح ع وعن جابر بن عتیک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من الغیرۃ

مَا یُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا یُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِیْ یُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَیْرَةُ فِی الرِّیْبَةِ وَاَمَّا الَّتِیْ یُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَیْرَةُ فِیْ غَیْرِ رِیْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُیَلَاءِ مَا یُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا یُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُیَلَاءُ الَّتِیْ یُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِیَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِیَالُهٗ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِیْ یُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِیَالُهٗ فِی الْفَخْرِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الْبَغْیِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی غیرۃ یعنی اپنی اہل پر وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ اور بعضی غیرۃ وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ وہ غیرت ہی کہ ہو مقام شک و شبہ مین یعنی جیسی بیوی یا لونڈی اوسکی بیگانونکی آگی آتی تہی یا بیگانی اوس پاس آتی تہی اور ہنستی ہین اوس سی اور مانند اسکی اور وہ غیرۃ کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس غیرۃ کرنی بغیر مقام شک و شبہ مین ہی یعنی جبسی اسکی خاطر مین بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے اور تحقیق بعضا تکبر وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور بعضا تکبر وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا ہی وقت لڑائی کی یعنی جہاد مین جب کفار سی مقابلہ ہو تو خوب اکڑی و اعلی اظہار قوت اپنی کی اور حقیر جانی اونکی اور اپنی شجاعت بیان کری اور تکبر کرنا اوسکا نزدیک اللہ دینی کی یعنی وقت دینی کی خوشی دل سی اور بی پروائی سی دی اور بہت دینی کو تہوڑا جانی اور وہ تکبر کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس تکبر کرنا اوسکا بیچ فخر کرنیکی یعنی نسب مین اور ایک روایت مین بجای فی الفخر کی فی البغی آیا ہی یعنی تکبر کرنا ظلم مین یعنی تکبر کرنا بغیر حق کی اور اسکی بہت سی قسمین ہین نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی **ف** تکبر کرنا فخر نسب مین یہ ہی کہ کہی مین اشرف ہون نسب مین اور بزرگ ہین باپ دادا میرے حالانکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اور ایک نسخہ مین فی الفقر ہی بدلی فی الفخر کی یعنی تکبر کرنا اوسکا حالت فقر مین یہ بدتر ہی اوس تکبر سی کہ حالت غنا مین ہو اور یہ تکبر کرنا حالت فقر مین برا جب ہی کہ ہو تکبر فقرا پر اور تکبر کرنا اغنیا پر اچہا ہی اسلیے کہ تکبر کرنا متکبر پر صدقہ ہی **ع**

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِیْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِی الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِیَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا کہ اٹہا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہی زنا کیا تہا مینی اوسکی ماں سی زمانی جاہلیت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دعوی کرنا اسلام مین گئی بات جاہلیت کی یعنی اوس زمانی مین جو بچہ زنا سی پیدا ہوتا تہا اوسکا دعوی زانی کرتا تہا اوسی نسب ثابت ہوتا تہا اور اسلام مین یہ نہین درست بچہ واسطی صاحب فراش کی ہی اور زنا کرنیوالی کی لیے ہی محرومی یا سنگساری نقل کی یہ ابو داود نی **ف** صاحب فراش یعنی عورۃ کسیکی نکاح مین ہو یا ملک مین اور اوسکی بچہ پیدا ہو زنا سی تو نسب اوسکا اوسکی خاوند یا مالک سی ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہو تو بچہ ماں ہی کیطرف منسوب ہوگا **۶** مولانا **۶** علی

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَیْنَهُنَّ النَّصْرَانِیَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْیَهُوْدِیَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا چار قسم کی عورتین ہین کہ نہین لعان درمیان اونکی یعنی اون بیوی اور اونکی خاوندوں مین ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کی نکاح مین ہو اور دوسری عورۃ یہودیہ کہ مسلمان کی نکاح مین ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کی نکاح مین ہو اور چوتہی لونڈی کہ آزاد کی نکاح مین ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح مین عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اوسکا اوسکو تہمت کری زنا کی اور وہ انکار کری تو اس صورۃ مین لعان نہین

آتا اور اسیطرح اگر عورت آزاد ہو غلام کی نکاح مین یا لونڈی ہو آزاد کی نکاح مین اونمین بہی لعان نہین اور حاصل اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ لعان گواہی
ہی پس ضروری ہی کہ مرد و عورت دونون اہل شہادۃ سی ہون اور مملوک و کافر اہل شہادۃ مین نہین اسیسی کہ انمین لعان نہین ۞ مولانا ہر **وعن ابن عباس**
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَّتَلَاعَنَا اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ایک شخص کو اوسوقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالون کو لعان کرنیکا یہہ کہ رکہدی ہاتہہ اپنا
نزدیک پانچوین گواہی کی اوسکی منہ پر اور فرمایا تحقیق پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی دو مرد و عورۃ کہ ارادہ لعان کا
رکہتی تہی اونکو حضرت نی جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اوسوقت ایک شخص کو فرمایا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پہنچی تو اوسکی منہ پر ہاتہہ رکہدینا تا وہ
پانچوین گواہی دیکر لعان کو پورا نکردی کیونکہ اہیہ لعنت ہے اوسکو کہ تاہم رکہنی سی باز رہی گا اس کہنی سی ۞ **وعن عائشة** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَالِيْ لَا يَغَارُ
مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَعِيْ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ اَعَانَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی
اونکی پاس سی ایک رات یعنی شعبان کی پندہروین شب کو جیسا کہ احادیث مین آیا ہی کہا عائشہ نی پس غیرت کی مینی حضرت پر پہر آئی حضرت اور دیکہا
اوسچیز کو کہ کرتی تہی مین پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری ای عائشہ کیا غیرت کی تونی پس کہا مینی کیا ہے واسطی میری کہ نہ غیرت کری مجہہ جیسی تم جیسی پر پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق آیا تیری پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نی تجکو وسواس مین ڈالا کہا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ کیا میری ساتہہ
شیطان ہے فرمایا کہ ہان کہا مینی اور آپکی ساتہہ بہی ہی یا رسول اللہ فرمایا کہ ہان ولیکن مدد دی ہی اللہ نی مجکو اوسپر یہانتک کہ سالم رہتا ہون مین یعنی
اوسکی وسوسہ سی یا وہ مسلمان ہوگیا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** غیرت کی مینی حضرت پر کہ اور بیبیون کی پاس نجاوین اور متغیر ہوا حال میرا
اور گہبرا کر حضرت کی پیچہی پیچہی گئی اور حضرت کو جنت البقیع مین پایا کہ استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت وہانسی چلنی لگی تو مین دوڑکر
آگی چلی آئی اور بسبب دوڑنیکی میرا دم چڑہ گیا پس دیکہا حضرت نی اوسچیز کو کہ کرتی تہی مین یعنی دم چڑہا ہوا اور گہبراہٹ میری دیکہی اور مجہہ جیسی الخ یعنی
آپ مجہسی بکمال محبت رکہتی ہین اور سوکنین میری بہت ہین اور آپ متصف بہ جمال و کمال ظاہر و باطن ہین پس مین کیونکر نہ آپ پر رشک لیجاؤن

باب العدۃ

یہہ باب ہے بیچ بیان عدۃ کی **ف** عدۃ کی معنی لغۃ مین ہین گنتی کی اور شرع مین عدۃ کہتی ہین عورتکی ٹہیرنی کو بعد مرنی خاوند
کی یا بعد زوال نکاح کی کہ اوسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال اوسچیز کی کہ مشابہ نکاح کی ہی ایام مقررۃ تک یعنی اگر آزاد عورۃ کو خاوند نی
طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اوسکو حیض آتا ہی تو تین حیض تک ٹہیری ہے کہ کسی سی نکاح نکری اور ایسی ہی جس عورۃ سی صحبت ساتہہ شبہہ کی واقع ہو
یا ساتہہ نکاح فاسد کی مانند نکاح موقت وغیرہ کی اور تفریق کی گئی یا مرگیا مرد یعنی بغیر تفریق کی اور ام ولد جبکہ آزاد کیجاوی یا مرجاوی مولی اوسکا تو اونکی
بہی عدۃ تین حیض ہین بشرطیکہ حیض کی اور نہین گنتی مین آویگا وہ حیض کہ طلاق دی گئی اوسمین اور اگر حیض نہ آتا ہو بسبب صغر سن کے یا بانجہ
ہونیکی یا بڑہاپی کی تو عدۃ اوسکی تین مہینی ہین اور اگر خاوند مرجاوے تو عدۃ اوسکی چار مہینی اور دس دن ہین اور اگر لونڈی کو طلاق دی خاوند نی
اور حیض آتا ہو اوسکو تو عدۃ اوسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑہ مہینا اور خاوند اوسکا مرجاوی تو دو مہینی اور پانچ دن ہین
اور حاملہ عورۃ کی عدۃ جننی تک ہی مطلقا یعنی خاوند نی طلاق دی ہو یا مرگیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو جب جنی کی عدۃ سی نکل آوی گی اگرچہ
بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑی سی دیر مین جنی اور باقی مسائل عدۃ کی فقہ مین دیکہنی چاہیئن شرح ۞ ملتقی **الفصل الاول** فصل پہلی

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ الشَّعِيرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَ فَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا

روایت ہی ابی سلمہ سی کہ نقل کی فاطمہ بنت قیس سے کہہ ابوعمرو بن حفص نے تین طلاقین دین فاطمہ بنت قیس کو کہ بیوی تہی اوسکی اور ابوعمرو تہا غائب یعنی
لکہہ بہیجا ایکسکے زبانی کہلا بہیجا یعنی طلاق دی پس بہیجی طرف فاطمہ کے وکیل ابوعمرو کی نی جو یعنی نفقہ کی لیے پس کم جانا فاطمہ نے اون جوؤن کو اور ناراض
ہوئے اوسنی پس کہا وکیل نے قسم ہی اللہ کی کہ نہین تیرا ہمپر کچہہ حق یعنی اسلیے کہ تجکو تین طلاقین دی ہین اور تین طلاقون والیکی لیے نفقہ کا حکم ہی نہین
پس یہہ جو ہی بطریق سلوک و احسان کی دیے ہین ہمنی تجکو پہر آئی فاطمہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا یہہ ماجرا حضرت سی پس فرمایا حضرت
نی نہین واسطے تیری کچہہ نفقہ اور حکم فرمایا فاطمہ کو یہہ کہ عدۃ بیٹہی بیچ گہر ام شریک کے پہر فرمایا حضرت نے کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورۃ ہی کہ آمد و رفت کرتی ہین اوسکی گہر مین
میرے یار یعنی جو کہ اوسکی اقربا اور اوسکی اولاد مین ہین وہ اوس پاس آتی جاتی ہین پس اوسکا گہر لائق عدۃ بیٹہنے کے نہین عدۃ بیٹہہ نزدیک ابن ام مکتوم کے اسلیے تحقیق وہ شخص ہے اندہا
رکہیگی تو کپڑی اپنی پس جس وقت کہ حلال ہو تو یعنی نکلے عدۃ سی خبر کرنا مجکو یعنی تا کہ فکر کرون تیرے نکاح کی کہا فاطمہ نے پس جبکہ حلال ہوئی مین ذکر کیا مینی حضرت کے روبرو کہ معاویہ بن
ابی سفیان اور ابوجہم نی پیغام نکاح کا بہیجا ہے مجہے پس فرمایا حضرت نے ابوجہم نہین رکہتا لاٹہی اپنی کندہی اپنی سی اور معاویہ پس مفلس ہے نہین مال واسطی اوسکی نکاح کر اسامہ
بن زید سی پس کہا فاطمہ نے کرنا خوش جانا مینی اوسکو پہر فرمایا حضرت نی کہ نکاح کر اسامہ سی پس نکاح کیا مینی اوس سے پس کر دی اللہ نی اوسمین یعنی اوس نکاح مین اور اسامہ کے
صحبت مین بہلائی اور رشک کی گئی مین یعنی مجہہ پر اور اسامہ مین کمال موافقت آئی کہ لوگ مجہپر رشک لیجاتی تہی اور ایک روایت مین فاطمہ سی یون آیا ہی
کہ فرمایا حضرت نی ابوجہم مرد ہی بہت مارنیوالا عورتونکو نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فاطمہ کی خاوند نی تین طلاقین دین
تہین اوسکو پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا حضرت نی نہین نفقہ واسطی تیری مگر یہہ کہ ہو تو حاملہ **ف** رکہیگی تو الخ یعنی احتیاج پردہ کی
وہان نہین ہوگی اسلیے کہ وہ اندہا ہی اور اوسکی گہر مین کوئی آتا نہین یا معنی یہہ ہین کہ رکہدی یعنی نہ پہن کپڑی زینت کی عدۃ مین یا یہہ کنایہ ہے اس سے
کہ نہین جائز نکلنا ایام عدۃ میں گہر رکہا تو وہی حکم کر دلیل پکڑی ہی بعضے لوگون نی ساتہہ اس حدیث کی اسپر کہ جائز ہی عورۃ کو دیکہنا طرف مرد اجنبی کی اگر مرد نہ دیکہے
اوسکو اور یہہ دلیل اونکی ضعیف ہی اور صحیح وہ ہی جو جمہور نی کہ حرام ہی عورۃ کو دیکہنا مرد اجنبی کا جیسا کہ مرد کو حرام ہے دیکہنا عورۃ اجنبیہ کا بموجب فرمانے
اللہ تعالی کی قل للمؤمنین یغضوا آخر آیۃ تک اور قل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن آخر آیۃ تک اور بموجب حدیث ام سلمہ کی افعمیاوان انتما اور اس حدیث فاطمہ
کی سی بہی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت نی جائز کر دیا اوسکی لیے دیکہنا ابن ام مکتوم کا بلکہ مقصود یہہ تہا کہ تو امن مین ہیگی ابن ام مکتوم کی پاس کہ کوئی تجکو
دیکہنی کا نہین اور ممانعت دیکہنی اجنبی کے اوسکو خود معلوم تہی کتاب اللہ سی وہ کاہیکو دیکہتی ہوگی ابن ام مکتوم کو اور حنفیہ کی نزدیک جائز ہی عورۃ
کو دیکہنا مرد اجنبی کا سوائی زیر ناف سی زیر زانو تک اگر امن مین ہو شہوۃ سی والا تمام بدن دیکہنا حرام ہے اور ابوجہم نہین رکہتا لاٹہی الخ یعنی درشت
خو ہی کہ مارتا ہی عورتونکو اس سی معلوم ہوا کہ جسکو عیب معلوم ہو مرد کا یا عورت کا تو وقت منگنی کی بیان کر دی اوسکو تا ضرر و مشقت مین پڑین اور نا خوش مجانا

مینی اوسکو یعنی اسامہ کو اسلیی کہ وہ حضرتؐ کی غلام کا بیٹا تہا سیاہ رنگ اور یہہ فاطمہ قریشی تہین اور خوبصورت لیکن ازبسکہ اسامہ محبوب مقرب تہے حضرتؐ
کی اونکی سفارش مکرر کی اور فاطمہ نے بموجب حکم حضرتؐ کے نکاح کیا اوس سے اسی سبب سے چین وآرام پایا اوس سے اور جس عورۃ غیر حاملہ کو طلاق بائن دیوی ہوا اوسکی نفقہ
اور سکنی میں ایام عدت تک اختلاف کیا ہے علما نی کہا حضرت عمرؓ نے اور امام ابوحنیفہ نی اور اور بعضی علما نی کہ اوسکی لیی نفقہ اور سکنی ہی سکنی تو اس آیت سی
ثابت کیا ہے اسکنوہن من حیث سکنتم من وجدکم اور نفقہ اسلیی ہی کہ وہ رکی ہوئی ہی اوسکی سبب سے اور فرمایا حضرت عمرؓ نی کہ نہین چہوڑینگی ہم اپنی رب کے کتاب
کو اور اپنی نبی کی سنت کو بسبب کہنے ایک عورۃ کی یعنی اس فاطمہ کی شاید کہ وہ بہول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اوسکو سنا ہی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
فرماتی تہی اسکی لیی سکنی اور نفقہ ہی اور کہا ابن ملک نی کہ ہوا یہہ امر روبرو صحابہ کے یعنی پس یہہ بمنزلہ اجماع کی ہوا اور امام احمد نی کہا کہ نہ اسکی لیی سکنی ہے اور
نہ نفقہ بموجب حدیث کی اور کہا مالک اور شافعی اور اور بعضی علما نی کہ اوسکیلیی سکنی ہی بموجب قول اللہ تعالی کی اسکنوہن الخ اور نفقہ نہین مگر یہہ کہ ہو حاملہ
بموجب حدیث کے مرح ۶ **وعن عائشۃ قالت ان فاطمۃ کانت فی مکان وحش فخیف علی ناحیتہا فلذلک رخص لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی النقلۃ وفی روایۃ قالت ما لفاطمۃ الا تتقی اللہ تعنی فی قولہا لا سکنی ولا نفقۃ رواہ البخاری** سے
اور روایت ہی عائشہ سی کہا تحقیق فاطمہ بنت قیس تہی بیچ مکان ویران کے پس خوف کیا گیا اوس پر اسلیی رخصت دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی
بیچ اوٹہہ آنیکی مکان ہی اپنی کی سی بیچ وقت عدۃ کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت عائشہ نی کہ کیا ہی فاطمہ کو کہ نہین ڈرتی اللہ سی
مراد رکہتی تہین حضرت عائشہ بیچ کہنی اوسکی کی کہ نہین ہے سکنی اور نہ نفقہ ہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** تہی بیچ مکان ویران کی الخ یعنی جس مکان
مین فاطمہ رہتی تہین اوسمین بسبب ویرانہ کی خوف تہا چور وغیرہ کا اسلیی حضرتؐ نی وہان سی اوٹہہ آنیکا حکم کیا بیچ مکان ابن ام مکتوم کی غرض انکی اس
بیانسی یہہ تہی کہ وجہ عدۃ بیٹہنی بیچ غیر گہر خاوند اپنی کی تو اوس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ تین طلاقون والی عورت کی لیی سکنی نہین ہے اور جہان چاہی ان
عدۃ بیٹہی بلکہ سبب یہہ تہا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہہ ہی کہ فاطمہ بنت قیس نقل کرتی تہین پیغمبر خدا سی کہ جو عورت طلاق بائن کے
عدۃ مین ہو اوسکی لیی سکنی ہی اور نہ نفقہ ہی سو حضرت عائشہ انکار کرتی تہین اور فرماتی تہین خدا سی نہین ڈرتی کہ نقل کرتی ہی کہ پیغمبر خدا سی کہ نہین
ہے سکنی اور نہ نفقہ اسطرحسی حضرت نے نہ فرمایا ہوگا حضرت عائشہ کا مذہب اسمین مثل مذہب حضرت عمر کی تہا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہی ہے موید ہی
مذہب امام ابوحنیفہ کا کہ طلاق بائن ایکی لیی سکنی ہی ہے اور نفقہ بہی مرح **وعن سعید بن المسیب قال انما نقلت فاطمۃ لطول لسانہا علی احمائہا
رواہ فی شرح السنۃ** اور روایت ہی سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکی نہین کہ اوٹہائی گئی تہی فاطمہ یعنی عدۃ مین اپنی خاوند کی گہر سی بسبب زبان
درازی اپنی کی بیچ خاوند کی قرابتیونپر نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** یہہ دوسرا سبب ہے فاطمہ کے اوٹہنی کا سوای ویرانہ کی اوپر ذکر کیا گیا مرح **و
عن جابر قال طلقت خالتی ثلاثا فارادت ان تجد نخلہا فزجرہا رجل ان تخرج فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بلی
فجدی نخلک فانہ عسی ان تصدقی او تفعلی معروفا رواہ مسلم** اور روایت ہے جابر سی کہا تین طلاقین دی گئی خالہ میری یعنی اور عدۃ مین بیٹہی پس ارادہ کیا کہ
جاوی وہاں کاٹنی میوہ کہجور کے درخت کے پس منع کیا اوسکو ایک شخص نے نکلنے سی پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اور یہہ احوال بیان کیا پس
فرمایا حضرتؐ نی کہ ہان نکل اور کاٹ میوہ درخت کہجور اپنی کا پس تحقیق شاید کہ صدقہ دیوی تو یا کری تو احسان نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر پہونچیگا مال تیرا
قدر نصاب کو دیگی تو زکوۃ اوسکی والا احسان کریگی کہ تصدق کریگی ہمسایون وغیرہ پر بطور نفل کی اور بطریق تحفہ کی بہیجی گی لوگون کو اور اس سی معلوم ہوا
کہ اگر تصدق نکرتی تو نہ جائز ہوتا اوسکو نکلنا اور کہا نووی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عورۃ کو عدۃ طلاق بائن کی مین جائز ہی نکلنا اپنی حاجت کیلیی
اور مذہب امام ابوحنیفہ کا بیچ فائدہ حدیث ام عطیہ کی بیان ہوگا ۴ مولانا **وعن المسور بن مخرمۃ ان سبیعۃ الاسلمیۃ نفست بعد وفاۃ**

زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی یہہ کہ سبیعہ اسلمیہ جنی بچہ جنی مرنی خاوند اپنی کی کتنی دنون بعد پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ سلم کی پاس اور پروانگی طلب کی حضرت سی نکاح کرنی کی پس اذن دیا حضرت نی اوسکو پس نکاح کیا اوسنی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی سبیعہ حاملہ تہی جب اوسکا خاوند مرا پہر جنی وہ بعد چند روز کی پس حضرت نی اوسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور خاوند سی لکہا ہی علمانی کہ اگر جنی عورۃ بعد وفات خاوند کی یا بعد طلاق دینی کی تو عدت سی نکل آتی ہی اور جائز ہوتا ہی اوسکو نکاح کرنا اور خاوند سی اگرچہ جنی بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑی سی دیر مین ÷ ع وعن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مرگیا خاوند اور تحقیق دکہتی ہین آنکہین اوسکی کیا سرمہ لگاوین اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دوبار پوچہا یا تین بار ہر بار فرماتی تہی نہ پہر فرمایا سوا اسکی نہین کہ عدت چار مہینی اور دس دن ہی اور تحقیق تہی ایک تمہاری جاہلیت مین پہینکتی مینگنیان برس روز پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی امام احمد کی لیی کہ اونکی نزدیک نہین جائز سرمہ لگانا ساتہہ تمد کی اوس عورت کو کہ مرجاوی خاوند اوسکا نہ آنکہہ دوکہنی ہین نہ بغیر آنکہہ دوکہتی کی اور ہماری نزدیک اور امام مالک کی نزدیک جائز ہی سرمہ لگانا آنکہہ دوکہنی مین اور کہا شافعی نی کہ سرمہ لگادی رات کو آنکہہ دوکہنی مین اور پونچہہ ڈالی آدہی دن کو اور کہا بعض علما ہماری نی شارحین سے کہ احتمال ہی کہ اوس عورۃ نی ارادہ زینت کا کیا ہو اور بہانہ کیا ہو آنکہہ دوکہنی کا پس حضرت کو معلوم ہوا آپنی منع کیا اوسکو اور اخیر حدیث کا مطلب یہہ ہے کہ جاہلیت مین رسم تہی کہ جس عورت کا خاوند مرجاتا تو وہ ایک گہر تنگ مین بیٹہی رہتی اور برسی کپڑی مانند ٹاٹ وکمبل کی پہنتی اور زینت کی چیز اور خوشبوئی لگانی چہوڑ دیتی برس روز تک پہر لاتی اوسکی پاس گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ رگڑتی ساتہہ اوسکی شرمگاہ اپنی اور نکلتی گہر سی اور دیجاتین اوسکی ہاتہہ مین چند مینگنیان پس پہینکتی مینگنیونکو اور نکلتی ساتہہ اوسکی عدۃ مین پس اس حدیث مین اشارہ اوسکی طرف فرمایا کہ مدۃ عدۃ کی اسلام مین تہوڑی ہی یعنی چار مہینی اور دس روز اور اتنی تنگی نہین اور آگی یہہ بہت بہاری اور دشوار بات نہین پس باوجود اسکی یہہ اضطراب کیون ہی ع ح وعن اُمِّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم سی فرمایا نہین درست کسی عورۃ کو کہ ایمان رکہتی ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ سوگ رکہی کسی مردہ پر زیادہ تین روز سی مگر اپنی خاوند پر چار مہینی اور دس دن سوگ رکہنا چاہیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوگ رکہی یعنی ترک کری زینت کو اور خوشبو لگانیکو اور چار مہینی الخ ابتدا مدت خاوند کی موت سے ہی اور حضرت علی رضی کی نزدیک ابتدا مدت کی وقت جاننی عورۃ کی سی موت خاوند کی کو یہانتک کہ اگر مرگیا خاوند سفر مین اور نہ پہنچی خبر عورت کو یہانتک کہ گذرگئی چار مہینی دس روز تمام ہوئی عدۃ نزدیک جمہور کی اور نزدیک علی رضی کی نہین تمام ہوتی یہانتک گذرین چار مہینی اور دس دن وقت جاننی اوسکی سی ع وعن اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَا تَخْتَضِبُ اور روایت ہی ام عطیہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ سوگ رکہی کوئی عورۃ کسی مردہ پر زیادہ تین

دن

تین دن ہی مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے یعنی عدة مین کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جس وقت کہ پاک ہووے
حیض سے کچھ استعمال کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اور نہ رنگے یعنی بالونکو اور نہ ہاتہونکو ساتہہ مہندی کے ف کپڑا رنگین
سے کسنبا یا زعفرانی یا گیرو کی رنگ کا یعنی جو کہ نہایت شوخ رنگ ہو اور کافی مین لکہا ہے کہ اگر نہو عورة کی پاس کپڑا سوای رنگین کے تو نہین مضائقہ پہننے رنگین کا واسطے
ضرورة ستر عورة کی لیکن نہ قصد کیجاوے زینت اور عصب قسم چادر سے ہے کہ سوت کو جمع کر کر باندہ کر رنگتے ہین پہر اوسکو بنتے ہین تو وہ سرخ ایسا ہوتا ہے کہ سفید
خطے اوسمین رہتے ہین اسیسبب سے کہ اوسکی سوت کو جو باندہ کر رنگتے ہین تو جہان بندہا ہوتا ہے وہانسے سفید رہتا ہے جیسے بندہنو مین اور نہی معتدہ کی لیے
اوس کپڑی سے ہے کہ رنگا جاوے بعد بننے کی کذا قال بعض الشارح من علمائنا والطیبی اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پہنے عورة عصب کو ہمارے نزدیک اور
جائز رکہا ہے شافعی نے مہین اور موٹے عصب کو اور منع کیا ہے مالک نے مہین کو نہ موٹے کو اور نہ سرمہ لگاوے کہا ابن ہمام نے مگر عذر ہو تو لگاوے اور
اختلاف مذاہب کا جو اسمین ہے ہیچ فائدہ حدیث ام سلمہ کی ذکر ہوچکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو سے ہین کہ عرب مین عورتین بعد پاک ہونے کی حیض سے شرمگاہ مین
استعمال کرتی ہین بدبو دور ہونیکی لیے پس استعمال خوشبو سے منع فرمایا مگر دور کرنی بدبو کی لیے حائضہ کو بعد پاک ہونے کی حیض سے اجازت دے ان دو چیزونکی استعمال کرنے
کی اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر واجب ہونے سوگ کی اوس عورت کو کہ عدت مین ہو بعد مرنے خاوند کی اور اسپر اجماع ہے سب علما کا اگرچہ اختلاف کیا ہے انہون
نے اسکی تفصیل مین پس گئی ہین شافعی اور جمہور طرف اسکی کہ برابر ہے اسمین مدخول بہا اور غیر مدخول بہا خواہ چہوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو یا ثیبہ آزاد ہو
یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہ کی نزدیک نہین سوگ ہے سات عورتونپر کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور معتدہ عتق پر یعنی اوس ام ولد پر کہ آزاد
کیا اوسکو مولی اوسکا یا مرجاوے مولی ام ولد کو چہوڑ کر اور نہین عدة اوس عورت پر کہ عدت مین ہو نکاح فاسد کی یا وطی بشبہ کی یا طلاق رجعی کی
اور عورت کو سوگ رکہنا تین دن سے زیادہ کسی قرابتی کی مرجانیکی بعد حلال نہین سوا خاوند کی کہ اوسکی مرنے کی بعد چار مہینے اور دس دن تک
سوگ رکہنا واجب ہے اور سوای خاوند کی اور قرابتیون کی مرنیکی بعد سوگ رکہنا تین دن تک مباح ہے واجب نہین اور بعد تین دن کی حلال
ہی نہین پس اگر خاوند تین دن کی سوگ کو بہی منع کرے تو پہنچتا ہے اوسکو اسلیے کہ زینت کرنا حق خاوند کا ہے کہ اگر خاوند ارادہ کرے کہ بیوی زینت
کرے اور وہ نہ کہنا مانے تو خاوند کی تئین مارنا بیوی کا جائز ہے پس سوگ رکہنے مین اوسکا حق فوت ہوتا ہے ع ۂ درمختار ف سوگ کرے
جو عورت کہ عدت مین ہو طلاق باین کی اور موت کی اگر ہو مکلفہ مسلمہ ساتہہ ترک کرنے زینت کی اور پہننے زعفرانی اور کسنبی کی اور ترک کرے
استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کی مگر بسبب عذر کے جائز ہے استعمال کرنا اونکا اور نہ سوگ کرے وہ عورت کہ عدت مین ہو
آزادی کی اور نکاح فاسد کی اور نہ بہیجا جاوے پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہین مضائقہ ہے کنایہ کرنے نکاح کا اوس سے کہ وفات کی عدة
مین ہو نہ اوس سے کہ طلاق کی عدة مین ہو اور نہ نکلے معتدہ طلاق اپنے گہر سے اصلا اور معتدہ موت نکلے دن کو اور کچہہ رات مین اور رات کو نہ رہے
غیر مکان اپنے مین اور لونڈی نکلے حاجت مولی کی لیے اور عدت بیٹہے معتدہ اوس مکان مین کہ رہتی ہو اوسمین وقت فرقت کی اور موت کی مگر یہہ
کہ نکالی جاوے جبرا یا خوف کرے اپنے مال کا یا گر پڑنے مکان کا یا نہ قادر ہو اوسکی کرایہ پر تو ان صورتون مین اور مکان مین عدة بیٹہنا جائز ہے اور
نہین مضائقہ ہے یہہ کہ ساتہہ رہین میان بیوی ایک مکان مین اگرچہ ہو طلاق باین کی عدة مین بشرطیکہ ہو درمیان دونون کی پردہ مگر یہہ کہ خاوند
ہو فاسق تو باوجود پردی کی بہی اکٹہے نرہین پس اگر ہو خاوند فاسق یا گہر تنگ ہو تو نکلے عورت اور اولی ہے نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر کرین
مرد و عورت درمیان اپنی ایک عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حائل ہونے پر تو خوب ہے اور اگر طلاق باین دے خاوند عورت کو یا مرجاوے سفر مین اور درمیان
عورت کی اور درمیان شہر اوسکی کی کم ہو مدت سفر سے یعنی تین روز سے کم ہو تو پہر آوے اپنے شہر مین اور اگر اوسمین اور اوسکی شہر مین ج

مدت سفر ہو اور درمیان مقصد اوسکے یعنی جہان جاتی تہی کم ہو تو وہان چلی جاوی اور اگر دونون طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکہتی ہی چاہی وہان جاوی چاہی وطن کو پہر آوی اوسکی ساتہہ ولی ہو یا نہو اور پہر آنا خوب ہی تا کہ عدت بیٹہی خاوندکی گہر مین لیکن اگر ہو یہہ کسی شہر مین تو نہ نکلی اوس سی جبتک کہ عدت بیٹہہ لی پہر نکلی اگر ہو اوسکی لیی محرم اور کہا صاحبین نے کہ اگر ہو عورت کی ساتہہ محرم تو جائز ہی اوسکو نکلنا پہلی عدت کی بہی + ملتقی الابحر + درمختار

الفصل الثانی فصل دوسری

عن زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهٗ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَمْلِكُهٗ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ فَقَالَ اُمْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی زینب بیٹی کعب کے سی یہہ کہ فریعہ بیٹی مالک بن سنان کے نی اور وہ ہی بہن ابی سعید خدری کی خبر دی اوسکو یعنی زینب کو یہہ کہ فریعہ آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس سوال مین کرتی تہی حضرت سی یہہ کہ پہر جاوی طرف کنبہ اپنی کی کہ قبیلہ بنی خدرہ مین تہی سو اسطی کہ خاوند اوسکا نکلا تہا واسطی ڈہونڈنی غلامون اپنی کی کہ بہاگ گئی تہی پس مار ڈالا غلامون نی اوسکو یعنی اور مجکو عدة بیٹہنا چاہی کہا فریعہ نی پس پوچہا مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ پہر جاؤن مین طرف کنبی اپنی کی اسواسطی کہ میری خاوند نی نہین چہوڑا مجکو مکان مین کہ مالک ہو وہ اوسکا یعنی جس مکان مین رہتی ہون وہ اوسکی ملک نہین اور نہ نفقہ ہی میری پاس پس کہا فریعہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان چلی جا اپنی کنبہ مین پس پہری مین یہانتک کہ جب پہونچی مین صحن یا مسجد نبوی مین بلایا مجکو حضرت نی اور فرمایا ٹہیری رہو اپنی گہر مین یعنی جس گہر مین خاوندکی مرنی کی خبر آئی ہی اگرچہ وہ خاوندکی ملک نہین یہانتک کہ پہونچی کتاب اپنی مدت تک یعنی عدة پوری ہو جاوی کہا فریعہ نی پس عدة بیٹہی مین اوس گہر مین چار مہینی اور دس دن نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ معتدہ کو اوٹہہ جانا ایک مکان سی دوسری مکان مین درست نہین بلا ضرورة اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی سکنی مین معتدہ وفات کی لیی اور امام شافعی کی ہین اس مین دو قول مین صحیح تو یہہ ہی کہ اوسکی لیی سکنی ہی اور یہی مذہب ہے عمر اور عثمان اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر رض کا اور کہا اونہون نی کہ اذن دینا حضرت کا فریعہ کو اول ہو گیا منسوخ ساتہہ قول حضرت کی ٹہیری رہو اخ اور دوسرا قول شافعی کا یہہ ہی کہ نہین سکنی اوسکی لیی بلکہ عدة بیٹہی جہان چاہی اور یہی قول ہی علی اور ابن عباس اور عائشہ رض کا اسلیی کہ حضرت نی اذن دیا فریعہ کو نقل مکان کرنیکا اور پہر جو ٹہیری رہنی کو فرمایا یہہ امر استحباب کے لیی ہی + ع + اور مذہب امام اعظم کا بیچ دوسری فائدہ باب النفقات کی تفصیل سی ذکر کیا جاوی گا انشاء اللہ تعالی +

وعن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ اِنَّهٗ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهٖ رَاْسَكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ بیوی مین حضرت کی کہا آئی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کہ وفات کی گئی ہی ابو سلمہ یعنی اونکی خاوند کہ پہلی حضرت کی تہی اسحال مین کہ لگایا تہا مینی اپنی مونہہ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نی کیا ہی یہہ یعنی یہہ کیا لگایا ہی تونی عدت مین ای ام سلمہ کہا مینی نہین ہے یہہ مگر ایلوا نہین اسمین خوشبو

کر ممنوع ہی سوگ مین پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق یہہ جوان کرتا ہی چہرہ کو یعنی اس سی چہرہ چمکنی لگتا ہی اور رنگ چہرہ کا اچھا ہوجاتا ہی پس نہ لگا اسکو مگر رات کو یعنی اسلیی کہ یہہ بعید تر ہی قصد زینت سی اور چہیا ڈال اسکو دن کو اور نہ کنگہی کر ساتہہ خوشبولی کی یعنی نہ کر کنگہی خوشبو آلودہ اور نہ کنگہی کر ساتہہ مہندی کی اسلیی کہ مہندی رنگ ہی یعنی سرخ رنگ ہوتا ہی اوسکا اور وہ سوگ مین ممنوع ہی اور مہندی مین خوشبو بہی ہوتی ہی کہامین نی ساتہہ کسچیز کی کنگہی کرون مین یا رسول اللہ فرمایا کنگہی کر ساتہہ بیری کی پتون کے غلاف کر تو ساتہہ اوسکی سرا پنی کو یعنی بہت ڈال وہ بالونپر حتی کہ ڈہانپ لے تیری بالونکو جیسا کہ غلاف ڈہانپ لیتا ہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** اجماع ہے علما کا اسپر کہ نہ لگاوی عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور اختلاف کیا غیر خوشبودار مین مانند تیل تلون اور زیت وغیرہ کی پس ہمارے نزدیک اور شافعی کی نزدیک وہ بہی نہ لگاوی مگر بضرورۃ اسلیی کہ انسی بہی زینت حاصل ہوتی ہی اور جائز رکہا ہی انکو دونون اماموں نی اور علما ظاہریہ نی ۔ ع **وعنها** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے ام سلمہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو عورت کہ مرجاوی خاوند اوسکا نہ پہنی کپڑا کسنبا اور نہ رنگا ہوا گیرو کا اور نہ پہنی زیور اور نہ رنگی بال اور ہاتہہ پانون مہندی سی اور نہ سرمہ لگاوی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** نہین مضائقہ ہی ساتہہ پہننی سیاہ اور خاکستری رنگ کے اور کسنبی پرانے کی کہ خوشبو نہ آتی ہو اوسمین کذا فی الدر اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جائز ہی عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑے کا بسبب عذر کی مانند کہجلی اور جوؤن اور بیماری کے ۔ ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ

روایت ہی سلیمان بن یسار سی یہہ کہ احوص مر گیا تہا شام مین اوسوقت کہ داخل ہوی عورت اوسکی بیچ خون تیسری حیض کے اور تحقیق طلاق دی تہی اوسکو احوص نے یعنی پہلی مرنی کی پس لکہا معاویہ بن ابی سفیان نی طرف زید بن ثابت کی پوچہتی تہی زید سی یہہ مسئلہ پس لکہا طرف معاویہ کے زید نی یہہ کہ تحقیق وہ عورت جسوقت کہ داخل ہوئے بیچ خون کی تیسرے حیض سی پس تحقیق وہ الگ ہوگئی احوص سے اور الگ ہوا وہ اوس سے نہ وارث ہوا احوص اوسکا اور نہ وارث ہو وہ احوص کے نقل کی یہہ مالک نی **ف** طلاق دی تہی احوص نے اور عدۃ بیٹہی تہی وہ ساتہہ تین حیضونکی جیسا کہ حکم عدۃ طلاق کا ہی اور اب خاوند مر گیا عدۃ موت ساتہہ چار مہینی اور دس دن کی بیٹہنی چاہیی پس یہہ مسئلہ معاویہ نے زید سی پوچہہ بہیجا کہ آیا اس عورت کو عدۃ وارث خاوند کی ہوگی یا نہین زید نی جواب لکہا معاویہ کو کہ اس عورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا بمجرد دیکہنی خون تیسری حیض کی الگ ہوگئی اور خلاص ہوئے قید مرد کی سی اور وہ مرد الگ ہوا اوس سے یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار گذرنی اکثر عدت کی یا شروع ہونی تیسری حیض کی اور عدت وفات ساقط ہوئی وارث نہین ہوگا وہ مرد اوس عورت کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مرجاتی اور وارث نہین ہوگی وہ عورت اوس مرد کی اگر مرد مرا جیسا کہ صورت مذکورہ مین ہی اور اس حدیث مین مقصود سوال کرنا میراث سی تہا اس صورت مین اور احتمال ہی کہ سوال عدت سی ہو کہ عدت طلاق کہینچے یا عدت وفات کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی رحمہ نے لکہا ہی کہ کہا طیبی نے کہ اس سے صریحاً معلوم ہوتا ہی کہ مراد قروء ثلثۃ سی بیچ قول اللہ تعالی کی والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء طہر مین کہتا ہون مین کہ یہہ مذہب صحابی کا ہی حال آنکہ نقل کیا گیا ہی انسی خلاف اسکی بہی اور یہہ نہین معلوم ہوا کہ معاویہ نے عمل کیا انکی قول پر یا نہین کیا اور ہمارے نزدیک مراد قروء سی حیض ہین چنانچہ خلفائی راشدین کا اور اکثر صحابہ کا یہی قول ہی اور تیرہ صحابیون سے منقول ہی کہ وہ کہتے تہی کہ آدمی احق ہی ساتہہ اپنی بیوی کا یہانتک کہ نہاوی تیسری حیض سی پس اس سے بہی یہی معلوم ہوا کہ مراد قروء سے حیض ہین اور اور بہت سے دلیلین اپنی مذہب کے

لکہی ہین ملا علی ہروی نی مرقاۃ مین **وعن سعيد بن المسيب قال** قال عمر بن الخطاب ايما امراة طلقت فحاضت حيضة او حيضتين ثم رفعتها حيضتها فانها تنتظر تسعة اشهر فان بان بها حمل فذلك والا اعتدت بعد التسعة الاشهر ثلثة اشهر ثم حلت رواه مالك

اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہا فرمایا عمر بن خطاب نی کہ جو عورۃ طلاق دی گئی پہر آیا اوسکو ایک حیض یا دو حیض پہر موقوف ہوگیا حیض اوسکا پس تحقیق انتظار کرے وہ عورت نو مہینی پہر اگر ظاہر ہوا اوسکو حمل پس حکم اوسکا ظاہر ہی کہ جب جنے گی عدۃ تمام ہوگی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدۃ کہینچی بعد نو مہینی کی تین مہینی پہر حلال ہو یعنی عدۃ سی نکلی نقل کی یہہ مالک نے

باب الاستبراء

باب ہے بیچ بیان استبراء کی **ف** استبراء شرع مین کہتی ہین طلب پاکی کرنی رحم لونڈی کو حمل سی جو کوئی مالک ہو لونڈی کا بسبب خریدنی کی یا ہبہ کی یا وصیت کی یا میراث کی حرام ہی اوسپر صحبت کرنی اوس سی اور لوازمات صحبت کی مانند مساس کرنی اور بوسہ لینی وغیرہ کی یہانتک استبراء کری ساتہہ دیکہنی حیض کی اگر حیض آتا ہو اوسکو یا ساتہہ گذرنی ایک مہینی کی اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتہہ جنی کی اگر حاملہ ہو اور استبراء ہر حال کری اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت سی خریدی ہو یا محرم سے یا مال لڑکی کی سی ہو اگرچہ قیاس یہہ چاہتا تہا کہ ان صورتون مین استبراء واجب نہو اسلیکی حکمت استبراء مین یہہ ہے کہ معلوم ہوجاوی پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کی سی تا اختلاط اوسکی نطفہ کا غیر کی نطفہ کی ساتہہ نہو اور ان صورتون مین احتمال نطفہ غیر کا ہی نہین لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب نص کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوطاس کی بردون کی حق میں فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نہ کیجاوی حاملہ یہانتک جنی اور غیر حاملہ یہانتک دیکہی حیض کو اور یہہ ضرور ہی کہ انمین عورتین باکرہ اور مانند اونکی کی ہون گی ؏

الفصل الاول فصل پہلی **عن ابي الدرداء** قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بامراة مجح فسال عنها فقالوا امة لفلان قال ايلم بها قالوا نعم قال لقد هممت ان العنه لعنا يدخل معه في قبره كيف يستخدمه وهو لا يحل له ام كيف يورثه وهو لا يحل له رواه مسلم

روایت ہی ابی درداء سے کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ قریب تہی جنی کی پس پوچہا احوال اوسکا یعنی یہہ آزاد ہی یا لونڈی ہی پس کہا صحابہ نے کہ لونڈی ہی فلانی کی فرمایا کہ کیا صحبت کرتا ہی وہ اس سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان فرمایا کہ تحقیق قصد کیا تہا مینی کہ لعنت کرون مین اوسکو ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتہہ اوسکی اوسکی قبر مین کسطرح خدمت کو لیگا فرزند اپنی کی تئین حال آنکہ خدمت کو لینا فرزند کی تئین اور غلام کرنا اوسکی تئین حلال نہین اوسکو یا کس طرح سی وارث گردانیگا فرزند غیر کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کی تئین حلال نہین اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** داخل ہو الخ یعنی وہ لعنت ہمیشہ رہی کہ اثر اوسکا اوسکی مرنی کی بعد تک باقی رہی اور حضرت نی قصد لعنت کرنیکا اوسپر اسلیی کیا کہ جب وسنی صحبت کی اپنی ایسی لونڈی سی کہ مالک ہوا اوسکا حالت حمل مین ہوا ترک کرنیوالا استبراء کا حال آنکہ وہ فرض ہی اوسپر بعد ازان اشارہ کیا طرف سبب لعن کے بیچ ترک کرنی استبراء کی ساتہہ اس قول اپنی کی کہ کسطرح خدمت کو لیگا الخ حاصل اسکا یہہ ہے کہ جب صحبت کری گا لونڈی سی بغیر استبراء کی اور پیدا ہوگا اوس سے فرزند بیچ زمانی مین کہ احتمال رکہی کہ اوسکی خاوند سی ہو جیسیکہ چہہ مہینی مین جنی پس اگر اقرار کری گا یہہ صحبت کرنیوالا ساتہہ نسب اوسکی کی تو وارث ہوگا وہ اوسکا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہہ حرام ہی پس مستحق ہوگا لعنت کا اور احتمال رکہی ہے کہ اس صحبت کرنی والی سی ہو پس اگر انکار کریگا اوسکی نسب کا غلام رہے گا اور لازم آویگی خدمت لینی فرزند سی اور قطع ہونا نسب کا اور یہہ بہی حرام ہی پس مستحق ہوگا لعنت کا پس ضرور ہی استبراء واسطی تحقیق حال کی ۲ع

الفصل الثاني فصل دوسری **عن ابي سعيد الخدري** رفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم قال في سبايا اوطاس لا توطا حامل حتى تضع ولا غير ذات حمل حتى تحيض حيضة رواه احمد وابو داود والدارمي

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچایا اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا بیچ حق بندی پکڑی ہوئی اوطاس کی کہ نہ صحبت کیجاوے کوئی عورت حاملہ یہانتک کہ جنی اور نہ صحبت کیجاوی بن حمل والی بہی یہانتک کہ آجکی ایک حیض نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور دارمی نی **ف** اور اگر حیض نہ آتا ہو اوسکو بسبب صغر سن کے یا بڑی عمر کے

تو استبرا کری ساتھ ایک مہینی کی اور یہہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور نادر ہونی اسکیکی اور اگر مالک ہووی لونڈیکا حالت حیض میں تو نہ شمار کری
اس حیض کو یہانتک کہ استبرا کری ساتھ اور حیض پورے کی اور اسمین دلیل ہی سپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈی میں واجب کرتا ہی استبرا کو اور یہی مذہب ہے چارون اماموں کا
اور دلیل ہے اسمین اسپر کہ بندی پکڑی آئی سے جاتا رہتا ہی نکاح پہلا اور ظاہر اس حدیث کا مطلق ہی کہ خاوند اوسکی ساتھ ہووے یا نہووی اور یہہ مذہب مالک اور
شافعی کا ہی اور ہماری نزدیک اگر دونون میان بیوی معا بندی کرکرلائی جاوین تو باقی رہتا ہی نکاح اونکا م ع **وعن** رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ
الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ لَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ
یَسْقِیَ مَاءَهٗ زَرْعَ غَیْرِهٖ یَعْنِیْ اِتْیَانَ الْحَبَالٰی وَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَقَعَ عَلَی امْرَاَةٍ مِنَ السَّبْیِ حَتّٰی
یَسْتَبْرِئَهَا وَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَبِیْعَ مَغْنَمًا حَتّٰی یُقْسَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ زَرْعَ غَیْرِهٖ
اور روایت ہی رویفع بیٹی ثابت انصاری کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حنین کے کہ نہین درست واسطی کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتھ
اللہ کے اور دن قیامت کے یہہ کہ پلاوی اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کہیتی غیر اپنی کی میں یعنی صحبت کری عورت حمل والی سی کہ حمل غیر اوسکی کا ہو نہین درست ہے نہین درست
واسطی اوس شخص کے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ صحبت کرے سی عورت بندی پکڑی ہوئی سی یہانتک کہ استبرا کری اوسکو یعنی ساتھ ایک
حیض کی یا ایک مہینی گذرنی کی اور نہین درست واسطی اوس شخص کے کہ ایمان رکہتا ہو ساتھ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ بیچی غنیمت کے چیز کو یہان تک کہ
بٹ نہ لی یعنی تصرف وخیانت نکری غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور نقل کی ترمذی نی قول زرع غیرہ تک **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَیْضَةٍ اِنْ کَانَتْ مِمَّنْ
تَحِیْضُ وَثَلٰثَةِ اَشْهُرٍ اِنْ کَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِیْضُ وَیَنْهٰی عَنْ سَقْیِ مَاءِ الْغَیْرِ روایت ہی مالک سی کہ کہا پہونچا مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی ساتھ
پاک کرنی لونڈیون کی ساتھ ایک حیض کی اگر ہو حیض والی اور ساتھ تین مہینی کی اگر ہوون عورتون میں سے کہ نہین حیض والیان اور منع کیا پانی پلانی غیر کی سی
ف یعنی داخل کرنی نطفہ اپنی سی اوپر نطفہ غیر کی یعنی جو کہ حمل رکہتی ہو کسیکا اوس سے صحبت نکری اور مذہب جمہور کا یہہ ٹہیرا ہی کہ اگر لونڈی کو حیض نہ آتا
ہو تو استبرا حاصل ہوتا ہی ساتھ ایک مہینی کی اور بعضون کا بسبب اس حدیث کی یہہ مذہب ہی کہ ساتھ تین مہینی کی حاصل ہوتا ہی + ع ح **وعن**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِیْدَةُ الَّتِیْ تُوْطَاُ اَوْ بِیْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَیْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَاُ الْعَذْرَاءُ
رَوَاهُمَا رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی کہا جسوقت کہ بخشش کیجاوی لونڈی کہ صحبت کیجاتی تہی یا بیچی جاوی یا آزاد کیجاوی پس چاہیے
کہ پاک کری رحم اپنی کو ساتھ ایک حیض کی اور نہ پاک کری کواری نقل کین یہہ دونون حدیثین رزین نی **ف** اس حدیث پر ابن شریح نی عمل کیا ہی کہ وہ
کہتی ہین واجب نہین استبرا باکرہ کی لیے اور جمہور کہتی ہین کہ اوسکی لیے بہی استبرا ہی بسبب عام ہونی حدیث بندیون اوطاس کے جیسیکہ اوپر کہا گیا
اور کہا صاحب ہدایہ نی کہ جب مرجاوی مولی ام ولدکا یا آزاد کر دی وسکو تو عدۃ اوسکی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینی کہا ابن ہمام نی
یعنی اگر حاملہ نہو اور نہ کسیکے نکاح میں ہوا ور نہ کسیکی عدۃ میں ہو لیکن ہوگی حاملہ تو عدۃ اوسکی ساتھ جننی کی ہوگی اور اگر کسیکے نکاح مین یا کسیکی عدۃ
مین ہوگی تو نہین واجب ہوگی اوسپر عدۃ مولی کی بسبب ظاہر ہونی فراش کی مولی سی اور یہہ ہماری نزدیک ہی اور امام شافعی کی نزدیک عدۃ ام ولد
کی ایک حیض ہی اور یہی قول امام مالک اور امام محمد کا ہی + ع ح **باب النفقات وحق المملوك** باب ہی بیچ بیان نفقون کی
اور لونڈی غلام کی حق کے **ف** نفقات جمع نفقہ کی ہی اور نفقہ نام ہی اوس چیز کا کہ خرچ کیجاوی اور جمع اوسکی باعتبار انواع اوسکیکی ہی جیسیکہ
نفقہ بیویونکا اور اولاد کا اور والدین اور اقارب کا مثلا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان نفقہ عام مراد ہے واجب اور غیر واجب اور مراد لونڈی غلام کی حق سی کہلانا اور پہنانا

اونکا ہی اور نہ تکلیف دینی اوسکام کی کہ نہ طاقت رکھین اوسکی جبکہ سمجھا جاتا ہی حدیثونسی مو ف واجب ہی نفقہ اور لباس ور مکان بہنی کا
بیویکیلیی اوسکی خاوند اگرچہ خاوند چھوٹا ہوا اور بیوی مسلمان ہو یا کافرہ ہو بڑی ہو یا چھوٹی کہ صحبت کیجاوی بشرطیکہ سپرد کردیا ہو بیوی نے خاوند کو نفس اپنا
بیچ مکان خاوند کی یا نہ سپرد کیا ہو بسبب حق اپنی کی یا بسبب طلب کرنی خاوند کی اور مقرر کیا جاوی نفقہ ہر مہینی کا اور سپرد کردیا جاوی بیوی کو اور
مقرر کیا جاوی لباس ہر چھہ مہینی کا اور مقرر کیا جاوی نفقہ اور لباس وسقدر کہ کفایت کری عدۃ کو بغیر اسراف اور تنگی کی اور معتبر ہی اسمین حالت
میان بیوی کی پس اگر دونون تونگر ہین تو نفقہ تونگرونکا سا واجب ہوگا اور اگر دونون محتاج ہون تو نفقہ محتاجونکا سا واجب ہوگا اور اگر بیوی محتاج
ہی اور خاوند تونگر یا خاوند محتاج بیوی تونگر تو بین بین اوسکی چاہی یعنی تونگری کم اور فقیری سی زیادہ اور بعضون نی کہا کہ اعتبار خاوند ہی کی حال کا ہی فقط
اور اگر اختلاف ہو میان بیوی مین بیچ تنگدستی اور وسعت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہونگی بیوی کی اور معین کری خاوند نفقہ بیوی کی ایک خادم
کا اگر تونگر ہو اور اگر مفلس ہو تو نہین لازم اوسپر نفقہ خادم کا صحیح تر روایت مین اور اگر معین کیا گیا نفقہ حالت افلاس خاوند کی مین پہر وہ تونگر ہو گیا پس جھگڑا کیا
بیوی نے اوس سے تو پورا کردی اوسکی لیی نفقہ تونگری کا اور اگر تونگری کی حالت مین مقرر ہوا اور پہر مفلس ہو گیا تو نفقہ مفلسونکا سا لازم ہوگا اور نہین نفقہ واسطی
بیوی نافرمانی کی نکل جاوی خاوند کی گہر سی ناحق اور نہ اوسکی لیی ہی کہ قید کی گیی ہو عوض دین کی یا بیمار ہو کر نہ بہیجی گیی ہو بعد بیاہ کی خاوند کی گہر یا کسی
نے غصب کیا ہو اوسکو یا ایسی چھوٹی ہو کہ نہ صحبت کیجاتی ہو اوس سے یا حج کو گیی ہو بغیر خاوند کی اور اگر حج کو گیی ہو خاوند کی ساتھ تو اوسکی لیی نفقہ حضر کا ہی سفر کا اور
نہ کرایہ سواری کا اور اگر بیمار ہو خاوند کی گہر تو اوسکی لیی نفقہ ہی اور اگر بیمار ہو اپنی گہر مین پہر بہیجی گیی بیمار بعد نکاح کی تو نہین نفقہ اوسکی لیی اور خاوند پر لازم
ہے یہہ کہ رکھی بیوی کو ایک مکان مین کہ خالی ہو اہل اوسکی سی اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی دوسری اور خالی ہو اہل بیوی کے سی اور کفایت کرتا ہی عورت کو ایک
الگ حجرہ گہر مین سی جبکہ ہوا اوسمین اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہونچتا ہی کہ منع کری بیوی کی لوگونکو اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سی
داخل ہونی سی بیویکی پاس نہ نظر کرنی سی طرف بیوی کی اور کلام کرنی سی ساتھہ بیوی کی جب چاہین وہ اور صحیح یہہ ہی کہ خاوند نہ منع کری بیوی
کو جانی سی اپنی ماں باپ کے پاس اور آنی ماں باپ کی بیوی کی پاس سے ہر ہفتہ مین ایک بار اور سوای ماں باپ کی اور قرابتی محارم کی آنی جانی سی نہ منع
کری برس دن مین ایک بار لو روا جب ہے نفقہ اور سکنی واسطی اوس عورت کی کہ عدۃ مین ہو طلاق رجعی کی یا بائن کی اور اوسکی لیی کہ جدی ہو بغیر
معصیت کے مانند خیار عتق کی اور بالغ ہونی کے اور تفریق کی بسبب نہونی کفویت کی اور نہین نفقہ اور سکنی واسطی اوس عورت کی کہ عدۃ مین ہو موت
کے اور نہ اوسکی لیی کہ جدی ہو بسبب گناہ کی مانند مرتد ہوجانی کی اور بوسہ لینی خاوند کی بیٹی کی اور اگر مرتد ہوجاوی وہ عورت کہ تین
طلاقین دی گیی ہو ساقط ہوجاتا ہی نفقہ اوسکا نہ اگر صحبت کروالی خاوند کی بیٹی سی اور نفقہ لڑکی فقیر کا باپ پر واجب ہی اگرچہ فقیر ہو
اور نہ جبر کیجاوی ماں اوسکی دودہ پلانی پر مگر جبکہ معین ہو ماں یعنی اور کا دودہ نہ پیوی بچہ یا اور دودہ پلانی والی سوا ماں کی نہ ملی تو
اوس صورت مین ماں پر جبر کیا جاوی اور باپ دودہ پلانی والی نوکر رکھی اور وہ ماں پاس رہکر دودہ پلاوی اور اگر باپ نوکر رکھی لڑکی
کی ماں کو تاکہ دودہ پلاوی بچہ کو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہو یا اوسکی عدت مین ہو طلاق رجعی سی تو نہین جائز اور عدۃ مین طلاق بائن
کے ہو تو دو روایتین ہین اسمین یعنی بعضون نی کہا جائز اور بعضون نی کہا نہین جائز اور بعد عدۃ کی جائز ہی بلکہ وہ احق ہی اگر نہ طلب کری زیادہ
بہ نسبت غیر کی اور اگر نوکر رکھی اوسکو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہی واسطی دودہ پلانی بیٹی اپنی کی کہ غیر اوسکی سی ہو تو صحیح ہی اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ
کا اور نفقہ بیٹی فقیر جا ماندہ یعنی اپاہج کا باپ ہی پر واجب ہے فتوی اسی پر ہی اور بعضون نی کہا کہ دو تہائی باپ پر ہی اور ایک تہائی ماں پر
اور نفقہ اصول کا یعنی باپ اور ماں اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون اگر وہ محتاج ہون تو اولاد پر واجب ہی بشرطیکہ اولاد

تونگر

تونگر ہو اسطرح کی کہ صدقہ لینا اونکو حرام ہو پس یہہ بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہے اور معتبر ہی اسمین قرب وجزئیت نہ ارث پس اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتہ تو نفقہ
بیٹی پر ہی باوجود اسکی کہ ارث دونونکو پہونچتے ہیں اور اگر ہو نواسی اور بہائی تو نفقہ اوسکا نواسی پر ہی باوجود اسکی کہ کل ارث وسکی بہائی کو پہونچتی ہی
اور واجب ہے تونگر پر نفقہ ہر ذی رحم محرم اوسکیکا اگر ہو ذی رحم فقیر چہوٹا یا عورت یا جاماند یعنی اپاہج یا اندہا یا خوب نکر جانتا ہو کسب بسبب نادانی
کے یا بسبب بے ہوائی وسکیکی خاوندانونمین سی یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوی دہ نفقہ پر اور یہہ نفقہ واجب ہوتا ہی بقدر میراث کی یہانتک کہ اگر
ہون وسکی بہنین متفرقات تو نفقہ اوسکا اونپر واجب ہوگا اخماسا جیسیکہ وہ وارث ہوتی ہین اوسکی اور معتبر ہی اسمین اہلیۃ ارث کی نہ حقیقت ارث کے
پس نفقہ اوس شخص کا کہ اوسکا ماموں ہی اور چچا کا بیٹا ہی ہی ماموں پر لازم ہوتا ہی اور نفقہ باپ کی بیوی کا اوسکی بیٹی پر ہی اور نفقہ بہو کا سسر پر ہی اگر
ہو بیٹا چہوٹا یا اپاہج اور نہین واجب ہے نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہین واجب ہے نفقہ ساتہہ اختلاف دین کی مگر واسطی بیوی کے اور قرابہ ولادۃ
کی ہی یعنی ماں باپ اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون ونکا نفقہ باوجود اختلاف دین کے بہی واجب ہے اور جائز ہی
باپ کو بیچنا اسباب بیٹے اپنی کا اپنی نفقہ کی لیی اور نہین جائز بیچنا عقار یعنی زمین باغات وغیرہ اوسکیکا اور نہین جائز بیچنا اسباب کا واسطی دین اپنی کی کہ
بیٹی پر آتا ہو سوائے نفقہ کی اور نہین جائز ماں کو بیچنا بیٹی کی مال کا اپنی نفقہ کی لیی اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بہی نہین جائز اور مالک پر واجب
ہے نفقہ غلام کا پہر اگر انکار کری مالک نفقہ کا تو کسب کرین غلام اور خرچ کرین اپنی پر اور اگر نہو اونکی لیی کسب تو جبر کیا جاوی مالک اونکی بیچنی پر اور
جانوروں کے نفقہ مین حکم کیا جاوی دیانۃ منتقی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشۃ ان ہندا بنت عتبۃ قالت یا رسول**
اللّٰہ ان ابا سفیان رجل شحیح ولیس یعطینی ما یکفینی وولدی الا ما اخذت منہ وہو لا یعلم فقال خذی ما یکفیک وولدک
بالمعروف متفق علیہ روایت ہے عائشہؓ سی یہہ کہ ہندؓ بیٹی عتبہ کی نی کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو سفیان یعنی خاوند اوسکا مرد بخیل حریص
ہے اور نہین دیتا مجکو اسقدر کہ کفایت کری مجکو اور میری اولاد کو کہ اوس سے ہی لیکن کفایت کرتا ہی مجکو دیا ہوا اوسکا اور وہ چیز کہ لوں مین مال اوسکی سی اسحال
مین کہ وہ نجانی یعنی لیلوں ورا وسکو خبر نکرون پس فرمایا لی لی اوسقدر کہ کفایت کری تجکو اور تیری اولاد کو موجب شرع کی یعنی اوسط کی درجہ کا نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کے واجب ہے اور سب علما کا اجماع ہی اسپر اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین بہت
فوائد ہین ایک تو یہہ کہ نفقہ بیوی کا اور چہوٹی اولاد محتاج کا واجب ہے اور دوسرا یہہ نفقہ بقدر حاجت کے ہو اور تیسرا یہہ کہ جائز ہی سننا کلام اجنبی عورۃ کا وقت فتوی لینے
اور حکم دینی کی اور چوتہا یہہ کہ جائز ہی ذکر کرنا انسانکا اسطرح کہ ناگوار ہو اوسکو جبکہ ہو فتوی طلب کرنے کی لیی اور پانچواں یہہ کہ جسکا کچہہ حق کسی پر ہو اور وہ دیتا نہو تو
جائز ہی اوسکو لی لینا مال اوسکی مین سے بقدر حق اپنی کی بغیر اذن اوسکیکی اور چھٹا یہہ کہ عورۃ کو بہی دخل ہی بیچ کفالۃ اولاد اپنی کی اور خرچ کرنیکی اونپر اونکی
باپ کے مال مین سے اور ساتواں یہہ کہ جائز ہی بیوی کو نکلنا اپنی گہر سی اپنی حاجت کی لیی جبکہ اذن دی خاوند یا جانی رضا خاوند کی ساتہہ اوسکی اور آٹھواں یہہ
قاضی کو پہنچتا ہی یہہ کہ حکم دی ساتہہ علم اپنی کی اسلیی کہ حضرتؐ نی گواہ اوس سے طلب نکیی اور اپنی علم پر حکم دیا **وعن جابر بن سمرۃ قال**
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اعطی اللّٰہ احدکم خیرا فلیبدأ بنفسہ واہل بیتہ رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی یہہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ دیوی اللہ تعالی ایک تمہاری کو مال تو چاہیی کہ اول اپنی پر خرچ
کری اور اپنی گہر کی لوگوں پر یعنی بیوی بچوں پر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم للمملوک طعامہ**
وکسوتہ ولا یکلف من العمل الا ما یطیق رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی بردہ کی کہ غلام
اوسکی مالک کے روٹی کپڑا اوسکا ہی اور نہ تکلیف دیا جاوی کام سی مگر اوسقدر کہ طاقت رکہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی واجب ہے مالک پر کہ اپنی بردی کو

روٹی کپڑا بقدر حاجت اوسکی اور موافق عرف شہر اپنی کی دی یعنی جیسی رسم ہو اوس شہر مین اکثر بردون کی روٹی کپڑا دینی کی موافق اوسکی
یہہ بہی دی اور نہ تکلیف دیا جاوی یعنی نہ حکم کیا جاوی کام کرنی کا مگر اوسقدر کہ طاقت رکہی یعنی مداومت کرنی کی اوسپر نہ یہہ کہ طاقت رکہی کرنی
کے ایک دن یا دو دن یا مانند انکی کی اور پہر عاجز ہو جاوی حاصل یہہ کہ ایسا کام کرنیکو نہ کہی کہ اوسکی بدن کو ضرر ظاہر ہو پہنچی خیال تو کری کہ مالک حقیقی
بندون کو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر طاقت اونکی کی پس بندون کو بہی کہ مالک مجازی ہین چاہیی کہ اپنی مملوکو نہ کہ مانند اونکی اور ہم جنس اونکی ہین
یہی طریقہ جاری رکہین اور ابن عباس سے حدیث مرفوع منقول ہی کہ بردی کی لیی مالک پر تین امر ہین جلدی کری اوسپر نماز اوسکی مین اور وقت طعام
اوسکو کہانا کہانی مین سی اور پیٹ بہر دی اوسکا خوب طرح ع ح وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اخوانکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن جعل اللہ اخاہ تحت یدیہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا
یکلفہ من العمل ما یغلبہ فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بردی
تمہاری بہائی تمہاری ہین یعنی مانند تمہاری یعنی بسبب دین کے اور خلقت کی کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی زیردست یعنی زیر حکم تمہارا امتحان کے لیی پس جو
شخص کہ کری اللہ تعالی بہائی اوسکی کو زیردست اوسکا پس چاہیی کہ کہلاوی اوسکو اوس چیز سی کہ آپ کہاوی اور پہناوی اوسکو اوس چیز سی کہ آپ پہنی اور نہ تکلیف
دی اوس کام کی کہ نہو سکی اوس سے پہر اگر تکلیف دے اوسکو اوس کام کی کہ نہین ہو سکتا اوس سی تو چاہیی کہ مدد کری اوسکی اوسکام پر نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی ف کہا نووی نی کہ امر ساتہہ کہلانی اور پہنانی مملوک کی اوس چیز سے کہ کہاتا اور پہنتا ہی مالک محمول ہی استحباب پر اور نفقہ واجب مملوک کا
مالک پر موافق عرف شہرون اور اشخاص کے ہی برابر ہی کہ ہو جنس کہانی اور لباس مالک کی سی یا کم اوس سی یا زیادہ اوس سی یہانتک کہ اگر تنگی کری مالک
اپنی نفس پر اسطرح کی تنگی کہ خارج ہو عادت ہم جنسون اوسکی سی خواہ از راہ زہد کی تنگی کری یا از راہ بخل کی تو نہین درست اوسکو ایسی تنگی کرنی اپنی مملوک
پر اور مدد کری اوسکی یعنی آپ یا اور سی مدد کرواوی بعضی بزرگونسی منقول ہی کہ لونڈیون کی چکی پیسنی مین مدد کرتی تہی اور شریک ہوتی تہی اونکی ہاتہہ
ع ح وعن عبد اللہ بن عمرو جاءہ قہرمان لہ فقال لہ اعطیت الرقیق قوتہم قال لا قال فانطلق فاعطہم فان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کفی بالرجل اثما ان یحبس عمن یملک قوتہ وفی روایۃ کفی بالمرء اثما ان یضیع
من یقوت رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ آیا اونکی پاس مختار اونکا پس کہا عبد اللہ نی اوسکو دیا تونی غلام لونڈیون کو قوت
اونکا کہا اوسنی کہ نہین کہا عبد اللہ نی پس جا اور دی اونکو یعنی قوت اونکا پس تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ
ہونی مین یہہ کہ نہ دی اپنی مملوک کو قوت اوسکا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ ہونی مین یہہ کہ ضایع کری قوت اوسکا کہ لازم
ہے اوسپر قوت اوسکا یعنی اہل عیال لونڈی غلام نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا صنع لاحدکم خادمہ طعامہ ثم جاءہ بہ وقد ولی حرہ ودخانہ فلیقعدہ معہ فلیاکل فان کان الطعام مشفوھا
قلیلا فلیضع فی یدہ منہ اکلۃ او اکلتین رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت کہ تیار کری واسطی ایک کی تمہاری خادم اوسکا
کہانا اوسکا پہر لاوی اوسکی پاس کہانا حالانکہ اوٹہائی ہی اوس نے گرمی اوسکی اور دہوان اوسکا پس چاہیی کہ بٹہاوی اوسکو اپنی ساتہہ اور کہاوی
پس اگر ہو کہانا مشفوہ یعنی کہانیوالی اوسکی بہت ہون حالانکہ ہو وہ تہوڑا پس چاہیی کہ رکہدی اوسکی ہاتہہ مین اوس سی ایک لقمہ یا دو
لقمہ نقل کی یہہ مسلم نی ف کہاوی یعنی کہانا ساتہہ اوسکی عار نکرے اس سی جیسا کہ عادت متکبرون کی ہی ایسی کہ وہ بہائی اوسکا ہی
اور یہہ آیا ہی کہ اشتمل طعام وہ ہی کہ بہت پڑین اوسمین ہاتہہ اور یہہ امر استحباب کی لیی ہے ع وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا نصح لسیدہ واحسن عبادۃ اللہ فلہ اجرہ مرتین متفق علیہ

اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق غلام جسوقت کہ خیر خواہی کرتا ہی اپنی مالک کی اور اچہی کرتا ہی بندگی اللہ کی پس واسطی اوسکی ہی دہری ثواب اوسکا دو ثواب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک ثواب تو بسبب خدمت مالک کے ہوتا ہی اور ایک بسبب عبادت خدا کی اس سی معلوم ہوا کہ خیر خواہی مالک کی بہی عبادت ہی کہ اوس پر ثواب ملتا ہی اور حقیقت میں وہ بہی عبادت خدا کی ہی کہ اوسکی فرمانبرداری کرتا ہی جیسی اطاعت اور فرمانبرداری ماں باپ کی اور بعضی تاویل کرتی ہین کہ اوسکی لیی ہر عمل مین دو ثواب ہی الخ **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعما للمملوک ان یتوفاہ اللہ یحسن عبادۃ ربہ وطاعۃ سیدہ نعما لہ متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا ہی واسطی مملوک کی یہہ کہ وفات دی اوسکو اللہ ساتھہ اچہی کرنی عبادت پروردگار اپنی کی اور ساتھہ اچہی کرنی فرمانبرداری مالک اپنی کی یعنے اچہا ہی مملوک کی لیی یہہ کہ مری اللہ تعالی کی اچہی طرح عبادت کرنی مین اور مالک کی اچہی طرح فرمانبرداری کرنی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابق العبد لم تقبل لہ صلوۃ وفی روایۃ عنہ قال ایما عبد ابق فقد برئت منہ الذمۃ وفی روایۃ عنہ قال ایما عبد ابق من موالیہ فقد کفر حتی یرجع الیھم رواہ مسلم** اور روایت ہی جریر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بہاگتا ہی غلام نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی کوئی نماز اور ایک روایت مین جریر سی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی جو غلام کہ بہاگا بری ہوا اوس سی ذمہ اور ایک روایت مین جریر سی یون ہی کہ جو غلام کہ بہاگا اپنی مالکون سی پس تحقیق کافر ہوا یہانتک کہ پہر آوی طرف اونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ذمہ یعنی اہل اسلام کا اور رہا ہدر اوسکا یعنی جب بہاگا طرف شہرون کفار کے اور مرتد ہوگیا تو الگ ہوگیا اوس عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اوسکا اور اگر بہاگا طرف کسی شہر اہل اسلام کی بغیر مرتد ہونیکی تو نہین جائز قتل اوسکا اور یہہ حدیث اوسکی حق مین محمول ہوگی تہدید و مبالغہ پر یہہ جائز ہونی ارتداد اوسکی اور کافر ہوا یعنی اگر حلال جانا بہاگنی کو یا معنی یہہ ہین کہ قریب کفر کی ہوا یا خوف ہی اوسپہ کفر کا یا عمل کیا کافرونکا سا یا کفران نعمت کیا اپنی مالک کا الخ **وعن ابی ھریرۃ قال سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قذف مملوکہ وھو برئ مما قال جلد یوم القیمۃ الا ان یکون کما قال متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو کوئی تہمت زنا کی کری اپنی بردی پر اور وہ ہو پاک اوس چیز سی کہ کہا مارے جاوینگی کوڑی مالک کو دن قیامت کی مگر یہہ کہ ہو غلام جیسا کہ کہا مالک نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دن قیامت کے یعنی اگرچہ دنیا مین بسبب بہتان زنا کرنیکی مملوک کی حد نہین مارا جاوی گا لیکن آخرۃ مین روبرو لوگون کے اوسکی یہہ فضیحت ہوگی کہ کوڑی لگینگے اوسکو اور مگر یہہ کہ ہو غلام الخ یعنی اگر واقع مین وہ ایسا ہی تہا جیسا مالک نی کہا تو اوس صورۃ مین مالک پر کوڑی نہین پڑینگی پس افسوس ہی اونپر جو اپنی لونڈی غلام کو گالیان دیتی ہین اور وہان کی ایسی عذاب سی نہین ڈرتی ہین ع **وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ضرب غلاما لہ حدا لم یاتہ او لطمہ فان کفارتہ ان یعتقہ رواہ مسلم** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ مارے اپنی غلام کو حد کہ نہین کام کیا جسکا یعنی بی گناہ مارے نہ از راہ تادیب کی یا طمانچہ مارے اوسکو پس تحقیق کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ آزاد کرے اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** طمانچہ مارنا ہر کسیکو حرام ہے ع **وعن ابی مسعود الانصاری قال کنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا اعلم ابا مسعود للہ اقدر علیک منک علیہ فالتفت فاذا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ھو حر لوجہ اللہ فقال اما لو لم تفعل للفحتک النار او لمستک النار رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہا مین مارتا اپنی غلام کو پس سنے مین نی پیچہی سے آواز خبردار ہو اے ابو مسعود البتہ اللہ تعالی کے زیادہ قادر ہی تجہپر تجہہ سی غلام پر یعنی جیسی تو قدرت رکہتا ہے غلام پر اس سے

زیادہ ہی اللہ تعالیٰ قادر ہی تجہپر بہ نسبت تیری قادر ہونیکی اسپر کہا میں نی پہر دیکہا میں نی پیچہی اپنی پس ناگہان وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پس کہا میں نی یا رسول اللہ وہ آزاد ہی واسطی اللہ کی پس فرمایا اگر نہ آزاد کرتا تو تو البتہ جلاتی تجہکو آگ دوزخکی یا فرمایا لگتی تجہکو آگ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لگتی آگ اگر مارا تو نی اوسکو از راہ ظلم کی اور معاف کرتا وہ قصور تیرا کہا نووی نی کہ اسمین عتبہ لائی ہی اوپر نرمی کرنی کی مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا عوض مارنیکی واجب نہین مستحب ہی بامید اسکی کہ کفارہ ہوا وس گناہ کا ۰

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی مالا وان والدی یحتاج الی مالی قال انت ومالک لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم کلوا من کسب اولادکم رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ اونسی نقل کی اپنی باپ سی اونسی اپنی دادا سی یہہ کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق میری پاس مال ہی اور تحقیق باپ میرا محتاج ہی طرف مال میری کی فرمایا تو اور مال تیرا واسطی باپ تیری کی ہی سو اسطی کہ اولاد تمہاری بہترین کمائی تمہاری سی ہی کہاؤ کمائی اولاد اپنی کی سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** تو اور مال تیرا الخ یعنی واجب ہی تجہپر کہ خرچ کری مال اپنا باپ پر اور رفع کری حاجت اسکی اور جائز ہی اسکو کہ تصرف کری تیری مال مین اور اسحد سے دلیل لی ہی اوپر واجب ہونی نفقہ باپ کے بیٹی پر اور باپ اگرچہ جماع کری بیٹی کی مال مین سی یا صحبت کری اسکی لونڈی سی تو نہین حد آتی اسپر بسبب شبہ ملک کے اور اولاد تمہاری الخ یعنی اولاد تمہاری تمہاری کمائیون مین حلال اور افضل کمائی ہی اپنی جو کچہہ کماوی اولاد تمہاری وہ حلال ہی تمہاری لیی اور اولاد کو کمائی باپ کی اسلیی کہا کہ حاصل ہوتی ہی سبب جود باپ کی اور فعل و سعی اسکی کی ۰ وعنہ عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی فقیر لیس لی شیء ولی یتیم فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی وسنی اپنی دادا سی یہہ کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق مین ہوان فقیر نہین میری پاس کچہہ چیز پرورش مین ہی ایک یتیم یعنی اور اوسکی مال ہی کہا اون پس فرمایا کہا اپنی یتیم کی مال مین سے اسحال مین نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت سی نہ خرچ کر اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** نہ جلدی کرنیوالا یعنی پہلیی کی مال اسکی مین سی پہلی اسکی کہ محتاج ہو طرف اسکی بخوف اسکی کہ بالغ ہوگا لڑکا تو چہین لیگا مال اوس سی اس سے معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالیکو جائز ہی کہ کہاوی مال یتیم کی مین سی اگر فقیر ہو اور غنی کو نہین ہی سزاوار فقیر بھی بقدر حاجت کے کہاوی بلا اسراف اور یہہ مضمون قرآن شریف سی بہی ثابت ہوتا ہی ۰ وعن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی مرضہ الصلوۃ وما ملکت ایمانکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی احمد وابوداود عن علی نحوہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ تہی فرماتی اپنی مرض الموت مین کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق انکا کہ مالک ہوئی ہاتہہ تمہاری یعنی لونڈی غلام نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور نقل کی احمد اور ابوداود نی حضرت علی سی مانند اسکی **ف** لازم پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو نماز اور حقوق اونکی خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی غلام کا یہہ ہی کہ کہلاوی اور پہناوی اونکو اور ناحق ماری نہیں اور برا کہی نہیں اسیطرح جانوروں کا بہی حق ادا کری لکہا ہی علماء نی کہ خصومت لونڈی کے اور جانوروں کی دن قیامت کی اشد ہوگی خصومت مسلمانوں کی سی ۰ وعن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ سیء الملکۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی بکر صدیق سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ابتداء نجات پاکر ہونگی ساتہہ برائی کرنیوالا اپنی مملوک سی نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نی ۰ وعن رافع بن مکیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن الملکۃ یمن وسوء الخلق شوم رواہ ابوداود ولم ار فی غیر المصابیح ما زاد علیہ فیہ من قولہ

وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ اور روایت ہی رافع بن مکیث سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نیکی اور خوش
خلقی کرنی مملوکونسی باعث برکت ہے اور بدخلقی مملوکونسی کرنے سبب ہے بی برکتی کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور کہا مشکوۃ کی مصنف نی اور نہین لکھی ہین
غیر مصابیح مین وہ چیز کہ زیادہ کے صاحب مصابیح نی اس حدیث پر مصابیح مین یعنی یہہ قول اوسکا اور صدقہ دینا باز رکہتا ہی بری طرحکی مرنیکو اور نیکی کرنی سبب زیادتی کی ہی عمر
مین ف نیکی اور خوش خلقی کرنی الخ یعنی اکثر یہہ ہوتا ہے کہ جب مالک بہلا اور خوش خلقی کرتا ہی مملوک کی ساتھہ تو وہ تابعدار اور خیرخواہ ہوتی ہین اوسکی اور سب سے
محنت کرتی ہین اوسکی کام مین پس یہہ چیزین باعث مین برکت کے ہوتی ہین اور بدخلقی باعث بغض اور نفرۃ کی ہوتی ہی پس ملک تباہ کرتی مین جان و مال اور
بری طرحکی مرنیسی مراد مرگ مفاجات ہے یا مرنا ساتھہ غفلت کے توحید یا دحق سی اور مرگ مفاجات بری اسلیے ہے کہ یکایک جاتی ہی آدمی تو یہ نہین کر سکتا او نیکی
کرنی یعنی احسان کرنا خلق پر یا طاعت کرنی خالق کی اور زیادتی عمر مین یا تو حقیقۃ ہوتی ہے کہ معلق کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہ عمر فلانیکی اتنی برس کی ہی اور
اگر نیکی یعنی طاعت اللہ تعالی کی اچہی طرح کریگا یا خلق سی اچہی طرح سلوک کریگا تو اتنی برس زیادہ ہوجائینگی اوسکی عمر مین پس جب نیکی کرتا ہی تو بڑہ جاتی ہی عمر
اسقدر اور زیادتی معنوی مراد ہی کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہی عمر مین یا اوسکی مرنیکی بعد لوگ بہلائی سی یاد کرینگی پس یہہ زیادتی ہی عمر مین حکما اور کہا میرک
نے کہ سمجہا جاتا ہے کلام شیخ جزری کے سی کہ یہہ حدیث جسطرح کہ مصابیح مین ہے روایت کیا ہی اسکو احمد نی بتمامہ واللہ اعلم انتہی پس اعتراض صاحب مشکوۃ کا
صاحب مصابیح پر غیر صحیح ہے ؏ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ
فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ لٰكِنْ عِنْدَهٗ فَلْيُمْسِكْ بَدَلَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ اور روایت ہے ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب مارے ایک تمہارا اپنی خادم کو پس یاد کرے وہ اللہ کو یعنی کہی مثلا کہ خدا کی واسطی معاف کر مجکو پس ہٹا او تم ہاتہہ اپنی یعنی مت مارو اسکو نقل
کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین لیکن نزدیک بیہقی کی لفظ فلیمسک ہے بدلی فارفعوا ایدیکم کی کہ مطلب دونون لفظ کا ایک ہی ہے ف
او ہٹاؤ تم الخ کہا طیبی نے کہ یہہ اوس صورت مین ہے کہ مارتا ہو ادب سکہانیکی لیی اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اوٹہاوی ہاتہہ ؏ وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ جدائی ڈالی درمیان ماں
اور بیٹی اوسکی کے جدائی ڈالیگا اللہ درمیان اوسکی اور درمیان محبوبون اوسکی کے دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف جدائی ڈالی یعنی
ساتھہ بیچنی کی اور ہبہ اور سوا انکے یعنی مثلا ماں کو بیچی اور چہوٹی بیٹی کو رہنی دے یا چہوٹی بیٹی کو بیچی اور ماں کو رہنی دی یا ایک کو کسی کے ہاتہہ بیچی دوسرےکو
کسیکے ہاتہہ پس جو کوئی جدائی ڈالیگا اونمین تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالی اوسمین اور اوسکی محبوبونمین یعنی اولاد اور ماں باپ وغیرہما مین دن قیامت کے اوس
موقف مین کہ جمع ہونگے اوسمین احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسرےکی رب الارباب سی اور لکہا ہی علما نی کہ خاص ماں اور بیٹی کو جو ذکر کیا اتفاقا ذکر
کیا ہی حکم ہی جدائی کرنی ہر چہوٹی بڑی کا اوسکی ذی رحم محرم سی خواہ ماں ہو یا باپ دادا یا دادی یا بہن یا بہائی یا سوا انکی اور چہوٹی کی قید سی
بڑا نکل گیا مثلا بڑی بیٹی کو اوسکی ماں سے جدا کرنا مکروہ نہین اور جائز رکہا ہی حنفیہ نے جدائی ڈالنی کو درمیان دو چہوٹے بہائیونکی اور اگر ہو ایک اون
دونون مین سی چہوٹا تو نہین جائز اور اختلاف کیا ہی علما نی حد بڑی ہونے مین کہ بڑا کتنی عمر مین کہلاتا ہی امام شافعی کی نزدیک تو سات برس
یا اٹہہ برس کا بڑا کہلاتا ہی اور ہماری نزدیک جب بالغ ہوا اور اسطرح کا بیچنا مکروہ ہی امام ابوحنیفہ اور محمد رح کے نزدیک اور امام ابو یوسف کی
نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہین بیچنا بتفریق اور ایک روایت اونسی یہہ ہی کہ جائز نہین کل مین ؏ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ
وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا

فَعَلَ غُلَامُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہی علی رض سی کہ کہا بخشی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو غلام کہ بہائی تہی آپس میں پس بیچا مینی ایک کو دونوں مین سی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی کیا ہوا غلام تیرا یعنی غائب پس خبر دی مینی حضرت کو یعنی اوسکی بیچ ڈالنی کی پس فرمایا پہیر لی اوسکو پہیر لی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** پہیر لے یعنی فسخ کر بیع کو اور لے لی وسکو جدائے دو بہائیوں مین نہ واقع ہو اور لفظ پہیر لی دو بار تاکیدا فرمایا اشارہ ہی اسمین طرف اسکی کہ یہہ امر وجوب کی لیے ہی اور بیع مکروہ تحریمی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ یہہ حکم مخصوص ساتہہ ماں بیٹوں ہی کے لیے نہیں ہے **وعنہ** اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُنْقَطِعًا اور روایت ہی حضرت علی رض سی یہہ کہ اونہوں نی جدائی کی درمیان ایک لونڈی کی اور بیٹی اوسکی کی یعنی ایک کو ان دونوں مین سی بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی پس فسخ کیا اونہوں نی بیع کو نقل کی یہہ ابو داود نی بطریق انقطاع کی **ف** امام ابو یوسف نے دلیل پکڑی ہی ساتہہ ان دونوں حدیثوں کی اوپر نہ جائز ہونی بیع انکی کی **وعن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تین چیزیں ہیں جس شخص مین ہوں وہ آسان کرتا ہی اللہ تعالی مرنی اوسکی کو اور داخل کریگا اوسکو بہشت میں وہ تین چیزیں یہہ ہیں نرمی کرنی ساتہہ ضعیف کی اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور احسان کرنا طرف اپنی مملوک کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** ضعیف زار جسم کی ہو یا حال کی یا عقل کی اور احسان کرنا یعنی جو کچھہ واجب ہے مالک پر اوس سے زیادہ سلوک کرنا **وعن** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَقُطْنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشا واسطی علی کی ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اوسکو یعنی بی حکم شرعی اسواسطی کہ مین منع کیا گیا ہوں یعنی میری رب نے منع کیا ہی مارنی نمازیوں کی سی اور دیکہا ہی مینی اوسکو نماز پڑہتی یہہ یعنی جو کہ مذکور ہی مشکوۃ مین لفظ مصابیح کی ہیں اور کتاب مجتبی مین کہ تصنیف دارقطنی کی ہی یہہ ہی کہ عمر بن خطاب نی کہا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارنی نمازیوں کے سی **ف** نہی مارنی نمازیوں کی واسطی شرافت وبزرگی انکی ہی نزدیک خدا کی اور واسطی رعایت اکرام وتوقیر اونکی کی نزدیک لوگوں کی اور کہا طیبی نے کہ جب اللہ تعالی نی منع کیا نمازیوں کی مارنی سی دنیا مین تو امید ہی اوسکی لطف کرم سی کہ رسوا نہیں کریگا اونکو آخرت مین ساتہہ عذاب کے انشاء اللہ تعالی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رض سی کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگذریں ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام اپنی کی سی پس چپکی رہی حضرت یعنی کچھہ جواب ندیا پہر عرض کیا حضرت سی کلام مذکور پس چپ ہی پہر جب تیسری بار پوچہا تو فرمایا معاف کرو اوس سے ہر روز ستر بار نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبداللہ بن عمرو سی **ف** ستر بار مراد اس سی کثرت ہی نہ یہہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہے اس عدد مین اور سبب چپ رہنا حضرت کا جواب سوال وسکی سی یہ سبب کا کہ اس سوال کی تہا کہ عفو مستحب ہے ایسا ہی مطلقا مقید ساتہہ عدد معین کے نہیں اور یہ بہی ہو سکتا ہی کہ خاموشی واسطی انتظار وحی کے ہو **وعن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَائَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُ مِمَّا تَكْسُونَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کری تمہاری لونڈی غلامون تمہاری
سے یعنی موافق مزاج تمہارے ہووی اور خدمت کری تمہاری جیسیکہ چاہیے ہو پس کھلاؤ اوسکو اوسمین سے کہ جو آپ کہاتی ہو اور پہناؤ اوسکو اوسمین سی کہ جو آپ
پہنتی ہو یعنی جب وہ تمکو راضی کرین تو تم بہی راضی کرو اونکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمہاری لونڈی غلامونمین سے پس بیچ ڈالو اوسکو اور نہ عذاب دو
مخلوق خدا کو نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **وعن** سَہلِ بنِ الحنظلیۃ قال مَرَّ رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلم بِبَعِیرٍ قد لَحِقَ
ظَہرُہ بِبَطنِہٖ فقال اتقوا اللہَ فی ہٰذِہِ البہائمِ المُعجَمۃِ فارکبُوہا صالحۃً واترکُوہا صالحۃً رواہ ابوداود
اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی تہی پیٹہہ اوسکی پیٹ اوسکی سی یعنی بسبب شدت
بہوک و پیاس اور کثرت سواری کی پس فرمایا ڈرو اللہ تعالی سی بیچ ان چارپایون بی زبان کی پس سوار ہوو اونپر اسحال مین کہ قوی اور قابل سواری کی ہون
اور چہوڑ دو اونکو اسحال مین کہ اچہی ہون اور تہکی نہون نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ان چارپایون بی زبان کی الخ یعنی بول نہین سکتی مین کہ حال اپنا
بہوک و پیاس وغیرہ کا مالک سی کہین اور اسمین دلیل ہی اوپر واجب ہونی خوراک دواب کی اور سوار ہوو الخ مقصود اس سی رغبت دلانی ہی طرف خبر
گیری انکی کی دالی گہاس سی تا قوی اور لایق سواری کی ہون اور چہوڑ دو انکو پہلی تہکنی کی اور دانہ گہاس دو تا فربہ ہون اور سواری کیجا دی اون پر
بعد اوسکی ہو ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابنِ عباسٍ قال لَمّا نَزَلَ قولُہ تعالٰی ولا تَقرَبُوا مالَ الیتیمِ اِلّا
بِالَّتی ہِیَ احسنُ وقولُہ تعالٰی اِنَّ الذین یأکلون اموالَ الیتٰمٰی ظُلمًا الآیۃَ انطلقَ مَن کان عندَہ یتیمٌ فعزلَ طعامَہ
من طعامِہ وشرابَہ من شرابِہ فاذا فضلَ من طعامِ الیتیمِ وشرابِہ شیءٌ حُبِسَ لہ حتی یأکلَہ او یفسدَ فاشتدَّ ذٰلک
علیہم فذکروا ذٰلک لرسولِ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلم فانزلَ اللہُ تعالٰی ویسئلونک عن الیتٰمٰی قل اصلاحٌ لہم خیرٌ
وان تخالطوہم فاخوانکم فخلطوا طعامَہم بطعامِہم وشرابَہم بشرابِہم رواہ ابوداود والنسائی
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا جب اوترا قول اللہ تعالی کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کی مگر ساتہہ اوس خصلت حالت کی کہ وہ نیک ہی یعنی بدیانت و
امانت اور اوترا قول اللہ تعالی کا تحقیق وہ لوگ کہ کہاتی ہین مال یتیمونکا از راہ ظلم کی آخر آیۃ تک شروع کیا ان لوگون نی کہ تہی نزدیک اونکی یتیم یعنی
پرورش کرتی تہی یتیمون کی پس الگ کردیا کہانا اونکا کہانی اپنی سی اور پینا اونکا پینی اپنی سی پس جب بچ رہتا کہانا یتیم کی سی اور پینی اوسکی سی کچہہ
رکہہ چہوڑتی واسطی اوسکی یہانتک کہ کہاتا اوسکو یتیم پہر یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہہ یتیم کی پالنی والون پر پہر ذکر کیا اونہون نی یہہ یعنی دشوار ہونا امر مذکور
کا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور پوچہتی ہین تجہسی حال یتیمونکی سی کہہ درستی کرنی یعنی ساتہہ صلاح رکہنی مال کے واسطی
یتیمون کے بہتر ہے یعنی ملا دینی سی اور اگر ملا لو اونکی مالکو اپنی مال مین پس بہائی تمہاری ہین یعنی اور بہائی کا مال اگر بہائی کی مال مین مل جاوی اور ایک کے مال
مین سے دوسرے کے مال مین کچہہ چلا جاوی مضائقہ نہین پس ملا دیا پرورش کرنیوالون نے کہانا اونکا ساتہہ کہانی اپنی کی اور پینا اونکا ساتہہ پینی اپنی کی نقل کی
یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** بعد لفظ ظلما کی باقی آیۃ یون ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا + اور بعد لفظ فاخوانکم کی باقی آیۃ یون ہی +
واللہ یعلم المفسد من المصلح ولو شاء اللہ لاعنتکم حاصل یہہ کہ لوگونپر دشوار تہا اپنی مال کی جدا رکہنا یتیمونکی مال سے اللہ صاحب نے اجازۃ دی مالکی ملانیکی اور اشارہ فرمایا واللہ
یعلم المفسد الخ مین طرف اسکی کہ مال ملا دو لیکن خیر خواہ یتیمونکے رہو دغا فریب کرکر اونکی مال خراب کرو اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالی اور سنوارنیوالیکو منقول ہے کہ امام محمد کا ایک
شاگرد مر گیا اونہون نے اوسکی کتاب بیچ کر اوسکی تجہیز و تکفین مین خرچ کی لوگون نے اونسی کہا کہ اوسنی اسکی وصیت تو کی ہی نہین تہی کیون تمنی ایسا کیا اونہون نے یہی آیۃ پڑہی
واللہ یعلم المفسد من المصلح + ع **وعن** ابی موسٰی قال لعنَ رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلم مَن فرّقَ بینَ الوالدِ وولدِہٖ وبینَ الاخِ

بَیْنَ اَخِیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابی موسی سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کہ جدائی ڈالی درمیان باپ ور اوسکی بیٹی کی اور درمیان دو بہائیونکی نقل کی ہیہ ابن ماجہ اور دارقطنی نے **ف** مراد جدائی ڈالنی سی ہی بیچڈالنا یا بخشدینا ایک کو دونوں میں سے بشرطیکہ چہوٹا ہو بیٹا یا ایک بہائی چہوٹا ہو اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو کہ ایک کو دوسرے کی طرف سے بہن لگا کر آپسمین جنگ اور جدائی ڈلوائی مولانا **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِالسَّبْیِ اَعْطَی اَھْلَ الْبَیْتِ جَمِیْعًا کَرَاھِیَۃً اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَھُمْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائی جاتی بندی یعنی ایک ہمارکو سارا گہر کا گہر یعنی بندمین ایک گہر کی جتنی ہوتی وہ سبکی سب ایک کو ہم مین سے دیتی واسطے مکروہ رکہنی اسکی کہ جدائی ڈالین درمیان ونکی نقل کی ہیہ ابن ماجہ نی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِشِرَارِکُمُ الَّذِیْ یَاْکُلُ وَحْدَہٗ وَیَجْلِدُ عَبْدَہٗ وَیَمْنَعُ رِفْدَہٗ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بُرونکی تم مین سے یعنی معلوم کروا دون تمکو کہ برا فریق تم مین کون ہے وہ فریق ہی کہ کہاوی تنہا اور مارے اپنی غلام کو یعنی ناحق اور نہ دی بخشش اپنی انکے یہہ رزین نے **ف** یعنی نہ دی کسیکو کچہہ حاصل یہہ کہ بری لوگ وہ ہین کہ بدخلق وبخیل ہون اور جامع صغیر مین روایت ہے ابن عساکر نی معاویہ سے کہ کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتہہ بُری لوگونمین وہ وہ ہی کہ کہاوی تنہا اور نہ دی بخشش اپنی اور سفر کری تنہا اور مارے اپنی غلام کو کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتہہ بُری اسکی وہ وہ ہے کہ بغض رکہی لوگونسی اور بغض رکہین لوگ وس سے کیا نہ خبر دونمین تجکو ساتہہ بُری اسکی وہ وہ ہے کہ ڈرین لوگ اوسکی برائی اور نہ امید رکہین وسکی بہلائی کی کیا نہ خبر دونمین تجکو ساتہہ بُری اس سے وہ وہ ہی کہ بیچی آخرۃ اپنی غیر کو دنیا کیلیے کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتہہ بُری اس سے وہ وہ ہی کہ کہاوے دنیا کو بوسیلہ دین کے **وعن** اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ سَیِّئُ الْمَلَکَۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ اَکْثَرُ الْاُمَمِ مَمْلُوْکِیْنَ وَیَتَامٰی قَالَ نَعَمْ فَاَکْرِمُوْھُمْ کَکَرَامَۃِ اَوْلَادِکُمْ وَاَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْیَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُہٗ تُقَاتِلُ عَلَیْہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَمْلُوْکٌ یَکْفِیْکَ فَاِذَا صَلّٰی فَھُوَ اَخُوْکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین برا کرنیوالا اپنی غلام لونڈیسی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا نہین خبر دی آپنے ہمکو یہہ کہ یہ امت آپکی بہت ہے اگلی امتونسی باعتبار لونڈی غلام او یتیمونکی یعنی باوجود اس کثرت کی مشکل ہی سبہو نسے خوش خلقی کرنی اور بدخلقی نکرنی فرمایا ہان یعنی البتہ بہت ہے باعتبار لونڈی غلام کے اور حسن خلق باوجود اس کثرت کے مشکل ہی لیکن اگر تم چاہتی ہو داخل ہونا جنت مین تو احسان کرو اونپر اوس طرح تا بدلہ بدخلقی کا ہو کر وہ یہہ ہے پس عزیز رکہو اونکو مانند عزیز رکہنی اولاد اپنی کی یعنی رحم کیا کرو اونپر اور کہو کر کام لو کہ نہونسکی او ظلم وزیادتی نکرو اونپر اور کہلاؤ اونکو اوس چیز سی کہ کہاتی ہو تم کہا صحابہ نی پس کونسی چیز نفع کرتی ہی ہمکو دنیا مین فرمایا ایک گہوڑا کہ باندہ رکہی تو اوسکو لڑائی کری تو اوسپر اللہ کے راہ مین ور ایک مملوک کہ کفایت کری تجکو یعنی تیری امور دنیا کی سرانجام کری تا امور آخرۃ کی با فراغ ادا ہون پس جب نماز پڑہی مملوک پس وہ بہائی تیرا ہے یعنی مسلمان بہائی ہے مانند بہائی تیری کی ہی پس ایسا سلوک کر اوس سے جیسا بہائی بہائی سی کرتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ جو فرمایا کہ اس امت مین لونڈی غلام اور یتیم بہت ہونگے سبب اسکا یہہ ہے کہ اس امت مین جہاد بہت ہوگا بندی بہت سے پکڑی آوینگی اور لڑکونکی باپ شہید ہونگی وہ یتیم رہ جاوینگی ۔ مولانا

باب بلوغ الصغیر وحضانتہ فی الصغر

باب ہی بیچ بیان بالغ ہونیکے چہوٹی لڑکیکی اور بیچ بیان پرورش دینکی صغرسن مین **ف** یعنی اسمین بیان ہے اسکا کہ علامت وحد لڑکی اور لڑکیکی بالغ ہونیکی کیا ہی اور بیان ہے اسکا کہ بچہ کی پرورش کرنیکا حق کسکو پہنچتا ہی جاننا چاہیی کہ بالغ ہونا لڑکیکا ہوتا ہی ساتہہ احتلام ہونیکی او حمل رکہوانیکی او منزل ہونیکی اور بالغ ہونا لڑکیکا ہوتا ہی ساتہہ احتلام کی او حیض آنیکی اور حمل رہ جانیکی پہر اگر یہہ چیزین نہ پائی جاوین تو جب پندرہ برس کا ہوگا لڑکا یا لڑکی تو بالغ کہلاوینگی فتوی اسی پر ہے اور ادنی مدت بلوغ ہونیکے

ہونی کی مرد کیلیے بارہ برس اور عورت کے لئے نو برس ہین پہر اگر قریب بلوغ ہونیکی ہون دونون اور کہین کہ بالغ ہوئی ہم تو تصدیق کیجاوی دونونکی
اور یہہ دونون مانند بالغ کی ہین حکم مین اور حق لڑکیکی پرورش کرنیکا اوسکی مان کیلیے ہے بغیر جبر کرنیکی اوسپر طلاق دیگئی ہو یا نہ طلاق دیگئی ہو پہر اوسکے نانی کیلیے اگرچہ
اوپر کے درجہ مین ہو پہر اوسکی دادیکے لیے ہی پہر اوسکی بہن کیلیے پہر اخیافی بہن کیلیے پہر سوتیلی بہن کیلیے پہر اوسکی خالہ کیلیے اسیطرح پہر اوسکی پہپی کیلیے
اسیطرح اور بہانجیان اولے ہین بہتیجیون اور بہتیجیان اولے ہین پہپیون اور شرط ہی اسمین آزاد ہونا اور نکاح نہین ہی حق اسمین لونڈیکیلیے اور ام ولدکیلیے اور
ومثل اسکی ہی یہانتک کہ سمجہنے لگے لڑکا دین کو اور جو کہ نکاح کری لڑکی کی غیر محرم سی ساقط ہوجاتا ہے حق اوسکا اور محرم سی کری تو نہین ساقط ہوتا جیسی مان
نکاح کری لڑکیکی چچاسی اور عود کرتا ہی حق بسبب زائل ہونے اس نکاح کی کہ ساقط ہوا تہا بسبب اوسکی حق اور رہوی لڑکا نزدیک کرکی یہانتک کہ کہانی
پینی لگی اور کپڑی پہنی اور استنجا کری آپ اور اندازہ کیا گیا ہی اسکا ساتہہ نو برس یا سات برس کی پہر زبردستی لیوی اوسکو باپ اور لڑکیکی مان اور نانی پاس
رہی یہانتک کہ حائضہ ہو اور نزدیک محمد کی یہانتک کہ خواہش ہو اوسکو طرف مرد کی جیسیکہ غیر مان اور نانی اور دادی کی پاس رہنی مین شرط ہی یہہ اور
فتوی اسی پر ہی بسبب فساد زمانیکی پہر اگر عورۃ نہو تو حق پرورش ہی عصبات کو بحسب ترتیب کہ مذکور ہی میراث مین لیکن نہ دیجاوی لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند
مولے عتاقہ کے اور چچا کی بیٹی کی اور نہ دیجاوے فاسق بی پرواکو۔ مولانا عبدالعزیز رح ملتقی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمرؓ قال عُرضتُ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام اُحُدٍ وانا ابن اربع عشرۃ سنۃً فردّنی ثم عُرضتُ علیہ عام الخندق وانا ابن خمس عشرۃ سنۃً فاجازنی فقال عمر بن عبد العزیز ھذا فرقٌ بین المقاتلۃ والذُّرّیۃ مُتّفقٌ علیہ روایت ہے ابن عمرؓ سی کہا روبرو کیا گیا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہاد مین جانیکی لیے سال جنگ احد کی کہ سنہ تین مین ہوئی اس حال مین کہ تہا مین چودہ برس کا پس لی گئی مجکو یعنی جہاد مین
بسبب عمر سن کے پہر روبرو کیا گیا مین حضرتؐ کی سال جنگ خندق کی اس حال مین کہ مین پندرہ برس کا تہا پس اجازت دی مجکو یعنی جہاد مین جانیکی اسلیے کہ پندرہ برس
حد بلوغ ہین پس کہا عمر بن عبدالعزیز نے کہ یہہ عمر فرق کرنیوالی ہی درمیان لڑنی والونکی اور لڑکونکی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے **ف** عمر بن عبدالعزیز نے
جب یہہ حدیث سنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اونکی یہہ ہے کہ جب پہنچے لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو بیچ جماعت مجاہدین کے اور لکہا جاوے نام اوسکا دفتر مین اور جو اوس
عمر کو نہ پہنچی وہ شمار کیا جاوے لڑکونمین اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بالغ ہونیکی پندرہ برس ہین ہو ع ح وعن البراء بن عازبٍ قال صالح النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ علی ثلثۃ اشیاء علی ان من اتاہ من المشرکین ردّہ الیہم ومن اتاہم من المسلمین لم یردّوہ وعلی ان یدخلہا من قابلٍ ویقیم بہا ثلثۃ ایامٍ فلما دخلہا ومضی الاجل خرج فتبعتہ ابنۃ حمزۃ تنادی یا عمّ یا عمّ فتناولہا علیٌّ فاخذ بیدہا فاختصم فیہا علیٌّ وزیدٌ وجعفرٌ فقال علیٌّ انا اخذتہا وھی بنت عمی وقال جعفرٌ بنت عمی وخالتہا تحتی وقال زیدٌ بنت اخی فقضی بہا النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لخالتہا وقال الخالۃ بمنزلۃ الامّ وقال لعلیٍّ انت منی وانا منک وقال لجعفرٍ اشبہت خَلقی وخُلقی وقال لزیدٍ انت اخونا ومولانا متفقٌ علیہ
اور روایت ہے براء ابن عازب سی کہ کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حدیبیہ کی تین چیزون پر اسپر کہ جو آجاوی حضرتؐ کی پاس مشرکونمین سی پہیرین اوسکو
اونکی طرف اور جو آوی مشرکونکی پاس مسلمانونمین سی نہ پہیرین مشرک اوسکو اور صلح کی اسپر کہ آوین حضرتؐ مکہ مین اگلی سال یعنی مدینہ سی واسطے قضا کرنی عمرہ اپنا
اور ٹہیرین اوسمین تین دن یعنی طاعت اور استراحت کے لیے پس جب داخل ہوے حضرت مکہ مین یعنی سال آیندہ اور رہ چکے مدت معینہ یعنی تین روز ارادہ کیا نکلنی کا حضرتؐ نے یعنی
مکہ سی پس لگے اونکی پیچہی بیٹی حمزہ کے پکارتی ہوئی ای چچا میرے ای چچا میرے پس ارادہ کیا پکڑنی اوسکی کا حضرت علی رض نی پس پکڑ لیا ہاتہہ اوسکا بیچ جہگڑی بیچ پرورش کرنی بیٹی حمزہ کی
علی اور زید اور جعفر پس کہا حضرت علی نے مین نے پہلے لیا ہے اسکو اور وہ بیٹی میرے چچا کی یعنی پس مین حقدار ہون اسکا اور کہا حضرت جعفر نے کہ یہہ بیٹی ہی میرے چچا کی اور خالہ اسکی میرے نکاح مین ہے اور کہا زید نے کہ بہتیجی ہے

پس حکم فرمایا ساتھ لینی بیٹی حمزہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی خالہ اوسکی کی کہ جعفر کی نکاح مین تہین اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ مان کی ہی اور فرمایا واسطے
حضرت علی کے کہ تو مجھسی ہے اور مین تجھسی ہون یعنی مجھہ مین اور تم مین کمال اخلاص ہے اور فرمایا واسطی جعفر کی کہ مشابہ ہی تو پیدائش میں میرے اور خلق میرے مین
اور فرمایا زید کو کہ تو بہائی ہمارا ہی اور محب ہمارا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیبیہ نام ہی ایک جگہہ کا قریب مکہ کی جدہ کے طرف نو کوس یا دس
کوس ہی حضرت بہ نیت عمرہ کی مکہ کو تشریف لی چلی تہی جب حدیبیہ مین پہونچے تو مشرکون نی مکہ مین آنی دیا اور صلح اسطرح ہوئی جیسیکہ ذکر کی گئی اور بیان
مفصل اسکا باب جہاد مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حضرت حمزہ چچا تہی حضرت کی اور دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ حضرت اور حضرت حمزہ نی ثویبہ ابولہب
کی لونڈیکا دودہ پیا تہا اسلیے حضرت حمزہ کی بیٹی نی حضرت کو چچا کہا اور حضرت جعفر بہائی تہی حضرت علی کی دس برس بڑی تہی عمر مین اور زید بن ثابت
غلام آزاد اور متبنی تہی حضرت کے اور حضرت نی حضرت حمزہ اور زید مین بہائی چارہ کروایا تہا مانند اور صحابہ کی اسلیے زید نی حضرت حمزہ کی بیٹی کو بہتیجی
کہا پس یہہ سب صاحب جہگڑتی تہیں کہ ہر ایک چاہتا تہا پرورش کرنا حضرت حمزہ کی بیٹی کا پس حضرت نے اوسکی پرورش کرنیکی لیے خالہ کو حکم فرمایا اور ان تینون صاحبون کے
تسلی اور خوش کرنیکی لیے کلمات مذکورہ فرمائی تا آزردہ نہون **مع** **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ ان ابنی ھذا کان بطنی لہ وعاء وثدیی لہ سقاء وحجری لہ
حواء وان اباہ طلقنی واراد ان ینزعہ منی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بہ مالم تنکحی رواہ احمد وابو داود
روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اونسی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ ایک عورۃ نی کہا
یا رسول اللہ تحقیق بیٹا میرا تہا پیٹ میرا واسطی اوسکی باسن یعنی مدت تک پیٹ مین رہا اور تہی چہاتی میری واسطی اوسکی مشک یعنی مدت تک دستی دودہ
پیتا رہا اور گود میری اوسکو لیے رہتی گہیرے ہوئی یعنی مدت تک گود مین پلا اور تحقیق باپ اوسکی نی طلاق دی مجکو اور ارادہ رکہتا ہی چہین لینی اوسکا
مجھسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تو لائق تر ہی ساتہہ پرورش کرنی اوسکے جبتک کہ نہ نکاح کری تو کسی سے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف**
کہا طیبی نی کہ شاید یہہ لڑکا سن تمیز کو نہ پہنچا ہوگا اسلیے مان کو حکم کیا اوسکی پرورش کرنیکا اور حدیث بعد مین جو لڑکیکو اختیار دیا تہا وہ سن تمیز کو پہونچ چکا تہا
اور جبتک کہ نہ نکاح کری تو اخیر یہہ حدیث مطلق ہی اور علماء نی مقید کیا ہی ساتہہ نکاح کرنی غیر محرم کی یعنی لڑکیکی غیر محرم اگر مان غیر سے نکاح کرلی تو پہر اوسکو حق پرورش نہین
رہتا اور اگر محرم سی کری جیسی لڑکی کی چچا سی تو اوسکو حق پرورش رہتا ہی بسبب قیام شفقت کی **مع** ح + **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خیر غلاما بین ابیہ وامہ رواہ الترمذی **و** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا لڑکی کو
درمیان اوسکی باپ کے اور مان اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اختیار دیا کہ چاہی باپ پاس رہ اور چاہے مان پاس اور یہہ لڑکا سن بلوغ کو پہونچ
گیا تہا اسلیے اوسکو اختیار دیا اور یہہ حضانہ کی قبیلہ سی نہ تہا اور پہلی حدیث مین جو ذکر لڑکیکا گذرا وہ صغیر سن تہا اور تمیز نہ رکہتا تہا اور وہ حضانت
کے قبیلہ سی تہا اس مقدم کیا مان کو حضانت مین اور حضانت مین لڑکیکو اختیار نہین ہماری نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک ہی + ح + **وعنہ**
قال جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان زوجی یرید ان یذھب بابنی وقد سقانی ونفعنی فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ابوک وھذہ امک فخذ بید ایھما شئت فاخذ بید امہ فانطلقت بہ رواہ
ابو داود والنسائی والدارمی **و** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ خاوند میرا
ارادہ رکہتا ہی کہ لیجاوی بیٹی میریکو اور حال یہہ ہے کہ پلاتا ہی مجکو اور نفع دیتا ہی مجکو یعنی اس عمر کو پہنچا ہی کہ منتفع ہوتی ہون اوسکی خدمت سی پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ باپ تیرا ہی اور یہہ مان تیری ہی پس پکڑلی ہاتہہ ان دونون مین سی جسکا چاہی پس پکڑا ہاتہہ مان اپنی کا پس لی گئے

اوسکو

اوسکو نقل کی ہیہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلَى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَادَّعَيَاهُ فَرَطَنَتْ لَهُ تَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ رَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُحَاقُّنِي فِي ابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا أَنِّي كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

روایت ہی ہلال بن اسامہ سی کر نقل کی ابی میمونہ سی کہ نام اوسکا سلیمان آزاد کیا ہوا کسیکا مدینہ والونمین سی تہا کہا اوسوقت کہ مین بیٹہا ہوا تہا ساتہ ابو ہریرہ کے آئی اونکی پاس ایک عورۃ فارس کے رہنی والے اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا حال آنکہ طلاق دی تہی اوسکو اوسکی خاوند نی پس دعوی کیا خاوند بیوی نی اوس لڑکیکا پس کہا عورت نی فارسی مین ابو ہریرہ سے کہتی تہی ای ابو ہریرہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی ہیہ کہ لیجاوی میری بیٹی کو پس کہا ابو ہریرہ نے قرعہ ڈالو اسپر فارسی مین کلام کیا ابو ہریرہ نے اوس عورۃ سی ساتہہ اس مطلب کے پہر آیا خاوند اوسکا اور کہا کون جہگڑتا ہی مجہسی بیچ مقدمہ بیٹی میری کے پس کہا ابو ہریرہ نے یا الہی تحقیق مین نہین کہتا ہیہ یعنی اپنی طرفسی مگر کہ تحقیق تہا مین بیٹہا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آئی حضرت کی پاس ایک عورۃ اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی ہیہ کہ لیجاوی بیٹی میرے کو حال آنکہ نفع دیتا ہی مجکو اور پلاتا ہی مجکو پانی ابو عنبہ کی کنوئین سی اور کتاب نسائی مین کنوئین کا پلاتا ہی مجکو میٹہا پانی کہ باہر شہر کی دور ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرعہ ڈالو اسپر پس کہا خاوند اوسکی نی کون ہی جہگڑتا مجہسی میری لڑکیکی مقدمہ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوس لڑکیکو کہ ہیہ ہی باپ تیرا اور ہیہ ہی ماں تیری پس پکڑلی ہاتہہ اون دونومین سی جسکا چاہی پس پکڑا اوسنی ہاتہہ اپنی ماں کا نقل کی ہیہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** ابو ہریرہ نے جو فارسی مین کلام کیا اس سی معلوم ہوا کہ بعضی صحابہ بسبب اختلاط عجمیوں کے کچہہ زبان اونکی سیکہہ گئی تہی اور ہیہ لڑکا ہی بالغ تہا اور بالغ کو اختیار ہی چاہی الگ رہی چاہی ماں باپ کی پاس پس اوسکو حضرت نے اختیار دیا اوسنی ماں کے پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اوسکی بالغ ہونی پر ہیہ ہے کہ وہ دوری پانی لاتا تہا اور غیر بالغ نادان ہوتا ہی اوسکو کنوی پر جانی سی منع کیا کرتی ہین اکثر کہ خوف ہوتا ہی اوسکی گر پڑنیکا واللہ اعلم ۱۲

کتاب العتق

کتاب ہی بیچ بیان آزاد کرنی غلام کی + **ف** شرط آزاد کرنیکی ہیہ ہی کہ آزاد کرنیوالا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب ہے اور کبہی ہوتا ہی گناہ جیسیکہ جب ظن غالب ہو اوسکو کہ آزاد کرونگا اوسکو تو دار الحرب مین چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری اور رقصا فی کرنیکا اور کبہی ہوتا ہی آزاد کرنا واجب مانند کفارہ کی اور کبہی ہوتا ہی مباح مانند آزاد کرنیکی زید کی خاطر سی یا زید کی ثواب پہنچانی کی لیی اور عبادۃ وہ آزاد کرنا ہوتا ہی کہ ہو خالص اللہ ہو ۱۲ +

الفصل الاول فصل پہلی عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری بردہ مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلی ہر عضو بردی کی عضو آزاد کرنیوالیکا آگ دوزخ سی یہانتک کہ ستر اوسکیکو بدلی ستر اوسکیکی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نے **ف** بردہ مسلمان قید اسلام کی اسلیی لگائی کہ تا ثواب اوسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیی ذکر کیا کہ وہ جگہہ زنا کی ہی کہ وہ اکبر کبائر ہی

بعد شرک کی پس فرمایا کہ اوسکو بہی اللہ تعالی نجات دیتا ہی اور بعضی عالمون نی لکہا ہی کہ اس سی سمجہا جاتا ہی کہ غلام جو آزاد کری چاہیی کہ خصی یا ستر
کیا ہوا نہو اور عورۃ عورۃ کو آزاد کری اور مرد مرد کو پس دلیل یہ ہے + وعن ابی ذر قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل
قال ایمان باللہ وجہاد فی سبیلہ قال قلت فای الرقاب افضل قال اغلاہا ثمنا وانفسہا عند اہلہا قلت فان لم افعل
قال تعین صانعا او تصنع لاخرق قلت فان لم افعل قال تدع الناس من الشر فانہا صدقۃ تصدق بہا علی نفسک متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ذر سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتہہ اللہ کی اور جہاد کرنا اوسکی راہ مین
کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی کونسا بردہ آزاد کرنا بہتر ہی فرمایا وہ کہ مہنگا ہو مول مین اور بہت پیارا ہو نزدیک مالک اوسکی کی کہا مینی اگر نہ کر سکون مین یعنی از راہ
عجز کی نہ آزاد کر سکون فرمایا مدد کر کام کرنیوالی کی یا بنادی اسطی اوسکی کہ نہین بنا جانتا کہا مینی پس اگر نہ کر سکون مین فرمایا چہوڑ تو لوگونکو برائی سی پس تحقیق
یہہ خصلت خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتہہ اوسکی اپنی نفس پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہی کہ بغیر اوسکی کوئی عمل مقبول
نہین اور جہاد بہتر ہی باعتبار اسکی کہ سبب ہے تقویت دین اور غلبہ مسلمانونکا اور نماز اور روزہ افضل ہی اور وجہ کہ یا مراد جہاد سی مطلق مشقت اوٹہانی ہی
کہ شامل ہے اوس جہاد کو بہی اور طاعات کو بہی یعنی نفس پر مشقت اوٹہاوی ساتہہ کرنی ماموروات کی اور بچنی منہیات کی کہ اوسکو جہاد اکبر فرمایا ہی پس حاصل
جواب کا یہہ ہوگا کہ بہتر اعمال کی ایمان لانا اور عمل کرنا بمقتضای اوسکی جیسیکہ فرمایا قل آمنت باللہ ثم استقم اور مدد کر کام کرنیوالی کی مراد
کام سی یہان وہ چیز ہی کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو داخل ہی اسمین حرفہ اور تجارۃ یعنی مدد کر اوس کام کرنیوالی کی کہ نہ کافی ہو کسب اوسکا اوسکی
عیال کو یا ضعیف و عاجز ہو کام کرنی مین اور یا بنادی الخ یعنی کاروپیشہ کر اوسکی لیی کہ کاروپیشہ نہین کر سکتا اور چہوڑ تو الخ یعنی کسیکو برائی نہ
پہنچا کہ یہہ برائی نہ پہنچانا بہی خیر کرنی ہی خصوصا وقت قدرت کی بدی پر ہ مرا زخیر تو امید نیست شر مرسان ہ اور ظاہر عبارت یون تہا کہ فرماتی یہہ بہی
خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتہہ اوسکی لوگون پر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگونسی حقیقت مین خیر کرنی اپنی پر ہی کہ فائدہ اوسکا اوسکو پہونچتا ہی اسطرح فرمایا کہ خیر کرتا ہی
ساتہہ اوسکی اپنی نفس پر

الفصل الثانی فصل دوسری

عن البراء بن عازب قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال علمنی عملا یدخلنی الجنۃ قال لئن کنت اقصرت الخطبۃ لقد اعرضت المسئلۃ اعتق النسمۃ وفک
الرقبۃ قال اولیسا واحدا قال لا [illegible] ان تفرد بعتقہا وفک الرقبۃ ان تعین فی ثمنہا والمنحۃ الوکوف والفیء علی ذی
الرحم الظالم فان لم تطق ذلک [illegible] اسق الظمان وامر بالمعروف وانہ عن المنکر فان لم تطق ذلک فکف
لسانک الا من خیر رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی براء ابن عازب سی کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور کہا سکہلا دیجی مجکو کوئی عمل کہ داخل کری مجہی بہشت مین یعنی ابتدا نجات پانی والوں کی ساتہہ فرمایا اگر کوتاہی کی تونی بیان کرنی مین بتحقیق
پہیلا دیا تونی سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا ولیکن سوال اور طلب بڑی لنبی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچہی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہی بعد ازان
تعلیم کیا اوسکو وہ عمل آزاد کر جانکو یعنی بردہ کو اور خلاص کر بردہ کو کہا اعرابی نی کیا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا بردہ کا کیا ایک
نہین فرمایا نہین آزاد کرنا جان کا یہہ ہے کہ تنہا اور مستقل ہووی تو ساتہہ آزاد کرنی اوسکی اور خلاص کرنا بردہ کا یہہ ہے کہ مدد کری تو اوسکی مول مین
اور دی منحہ شیردار اور مہربانی اور احسان کرنا تندا رظالم پر کہ تجہہ پر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کر سکی تو یہہ پس کہلا کہانا بہوکی کو اور پلا پیاسی کو اور حکم کر ساتہہ اچہی
چیز کی اور منع کر بری چیز سی پہر اگر نہ کر سکی تو یہہ پس بند کر اپنی زبان کو یعنی سب چیزون سی سوا بہلائی کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف**
فرمایا نہین اسکا حاصل یہہ کہ آزاد کرنا جان کا یہہ ہی کہ تو خود اپنی بردی کو آزاد کری اور خلاص کرنا بردہ کا یہہ کہ اور کی بردی کی آزاد ہونی مین

سعی کری کرمدد کری اوسکی مول دینی مین یعنی ایک غلام کو اوسکی مالک نی لکهدیا کہ جب تو اتنی روپے مجکو ادا کر دیگا تو آزاد ہی اوس غلام کو کہتی ہین مکاتب اوس غلام کو پیسا دینا تاکہ اپنی مالک کو ادا کری ہیہ ہے سعی کرنی اور کی بردے کے آزاد ہونی مین اور منحہ سی مراد ہی اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتی ہین تاکہ اوسکی دودہ و پشم سی منتفع ہوا و روکوف کہتی ہین بہت دودہ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی الخ اور مانند اسکی ہی یہہ حدیث من کان یومن (جو کوئی ایمان رکہتا ہو) باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت اور مراد بہلائی سی وہ چیز ہی کہ جسمین ثواب ہو پس اس صورت مین مباح بہلائی ہنین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد بہلائی سی یہان وہ چیز ہی کہ مقابل ہی برائی کی پس اس صورت مین بہلائی شامل ہی مباح کو بہی والا نہین مستقیم ہوگا حصر ۴۲ مولانا **وعن عمرو بن عبسة** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من بنی مسجدا لیذکر اللہ فیہ بنی لہ بیت فی الجنۃ ومن اعتق نفسا مسلمۃ کانت فدیتہ من جہنم ومن شاب شیبۃ فی سبیل اللہ کانت لہ نورا یوم القیمۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بناوی مسجد یعنی چہوٹی یا بڑی تاکہ ذکر کیا جاوی اللہ کا اوسمین یعنی نہ نام و نمود کیلئی بنایا جاتا ہے اوسکے لئے محل بڑا بہشت مین اور جو شخص کہ آزاد کری ایک نفس مسلمان کو ہوگا وہ نفس فدا اوسکا آگ دوزخ سی یعنی سبب خلاصی اوسکی کا آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا اللہ کے راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسیکہ ایک روایت مین ہے ہوگا وہ بڑہاپا اوسکی لئے نور دن قیامت کے یعنی نجات پاویگا بسبب اوسکے تاریکیون اوسدن کی سی نقل کی یہہ صاحب مصابیح نی شرح السنۃ مین **ف** یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مشکوۃ کے مصنف نے نہین پائی یہہ حدیث سوای شرح السنۃ کی اور حدیث کی کتابون مین

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن الغریف بن الدیلمی** قال اتینا واثلۃ بن الاسقع فقلنا حدثنا حدیثا لیس فیہ زیادۃ ولا نقصان فغضب وقال ان احدکم لیقرأ ومصحفہ معلق فی بیتہ فیزید وینقص فقلنا انما اردنا حدیثا سمعتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صاحب لنا اوجب یعنی النار بالقتل فقال اعتقوا عنہ یعتق اللہ بکل عضو منہ عضوا منہ من النار رواہ ابوداؤد روایت ہی غریف بیٹی دیلمی کے سی کہ کہا آیا مین واثلہ بیٹی اسقع کی پاس اور کہا مینی کہ بیان کر مجہسی ایک حدیث کہ نہ ہو وسمین زیادتی اور نہ کمی پس غصہ ہوئے واثلہ اور کہا کہ تحقیق ایک تمہارا پڑہتا ہی قرآن یعنی شب و روز حالانکہ قرآن اوسکا لٹکا ہوا ہوتا ہی اوسکی گہر مین یعنی جب شبہ واقع ہو کہین تو دیکہہ سکتا ہی اوسمین اور باوجود اسکے پس زیادتی کمی ہو جاتی ہی یعنی پڑہنی مین از راہ سہو و غلطی کے پس ہونا کمی زیادتی کا ضروری ہی کہ واقع ہوتی ہی باوجود ضبط و تکرار کے کہا ہمنی سوای اسکی نہین کی ارادہ کیا تہا ہمنی حدیث کا کہ سنا ہو تمنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا واثلہ نی کہ آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ واجب کیا تہا اپنی نفس پر یعنی آگ دوزخ کو بسبب قتل کرنی کی یعنی ایسے تہین ہ کسی کو عمدا پس فرمایا حضرت نے آزاد کرو اوسکی طرف سی بدلی غلام آزاد کریگا اللہ بدلی ہر عضو غلام کی عضو اوس قاتل کا آگ سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** غصہ ہولی واثلہ الخ واثلہ رض یہہ سمجہی تہے کہ مراد غریف کی یہہ ہے کہ الفاظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعینہ روایت کرین وسیرو وغصہ ہولی اور کلام مذکور کہا پس غریف نی کہا کہ مراد ہماری یہہ ہی کہ روایت کرو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اوسکی متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچہہ کمی زیادتی ہو جائی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی روایت کرنا حدیث کا ساتہہ معنون کی گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو ۱۲ ہ ح ر ع **وعن سمرۃ بن جندب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ الشفاعۃ بہا تفک الرقبۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی سمرہ بیٹی جندب کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہی کہ بسبب اوسکی خلاصی کے جاوی گردن نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی کسی کی غلام کو آزاد کروا دینا سفارش کر کر یا کوئی اپنی غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا ہو دہائی ہو اوسکو

بچا دینا اور چہڑا دینا سفارش کر کر بہترین صدقہ کا ہی +

۶ باب اعتاق العبد المشترک وشری القریب والعتق فی المرض

باب ہے بیچ بیان آزاد کرنی غلام شترک کے اور خرید کرنی قرابتی کی اور آزاد کرنیکی بیماری کی حالت مین **ف** آزاد کرنی غلام مشترک کی یعنی اگر ایک غلام شریک ہو دو آدمیوں مین مثلا اور ایک شریک حصہ اپنا آزاد کر دی تو دوسرا کیا کری اور اختلاف ہوا ہی اسمین درمیان ابو حنیفہ اور صاحبین کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہی یا نہ جیسیکہ آدہا آزاد ہووا اور آدہا غلام رہی یا نہین امام ابو حنیفہ تو کہتی ہین کہ متجزی ہوتا ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتی ہین اس اختلاف پر احکام کہ مذکور ہونگی آگی اور خرید کرنی قرابتی کی کہ قرابتی بمجرد خرید کرنی کی آزاد ہو جاتا ہی بغیر اسکی کہ پہر آزاد کری لیکن اختلاف اسمین ہے کہ مراد قرابتی سی کون سے بیان اسکا بہی آگی آویگا اور آزاد کرنیکی بیماری مین کہ بیماری مین آزاد کری تو حکم اوسکا کیا ہی اسکا بیان بہی آگی ہوگا +

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق شركا له في عبد وكان له مال يبلغ ثمن العبد قوم العبد عليه قيمة عدل فاعطى شركاؤه حصصهم وعتق عليه العبد والا فقد عتق منه ما عتق متفق عليه

روایت ہی ابن عمر رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطی آزاد کرنیوالی کی مال کہ پہونچتا ہو مول غلام کو یعنی قیمت باقی اوسکیکو قیمت کیا جاوی غلام یعنی باقی غلام اوسپر قیمت انصاف کے یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کی پس دیجاوین واسطی شریکون کو حصی اونکی اور آزاد ہووا اوسپر غلام اور اگر نہین مال واسطی پاس پس تحقیق آزاد ہووا اوس سے جو کہ آزاد ہووا یعنی اور حصی شریکون کی ملوک ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ پہیر دی شریک کا اور آزاد ہو جاویگا غلام اوسپر اور اگر معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہی اور جو کچہہ نہ آزاد ہوا غلام ہی اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہین اور تکلیف نہ دیا جاوی شریک ساتہہ آزاد کرنی حصی اپنی کی اور اسعا نکیا جاوی غلام اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور مذہب امام اعظم کا باوجودیکہ قائل ہین وہ ساتہہ تجزی آزادی اور بندگی کی یہہ ہے کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پہیر دی یا استسعا کری شریک غلام سی یا آزاد کر دی غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہین پہیرنا آتا لیکن شریک یا استسعا کری یا آزاد کر دی آور ولا دونون کی لیی ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ حالت تونگری مین معتق حصہ پہیر دی شریک کا اور حالت مفلسی مین استسعا کری شریک غلام سی اور ولا معتق کی لیی ہوتا ہی بسبب متجزی ہونی آزادی کی اور معنی استسعا کی یہہ ہین کہ غلام تکلیف دیا جاوی ساتہہ کمانی مال کی اور حاصل کرنی قیمت کی شریک کی لیی اور بعضون نی کہا کہ خدمت کری غلام شریک کی بقدر اوس چیز کی کہ اوسکی ملک ہی اوسمین +

وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شقصا في عبد اعتق كله ان كان له مال فان لم يكن له مال استسعي العبد غير مشقوق عليه متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام مین آزاد کیا گیا کل اوسکا یعنی معتق پر اگر ہو واسطی اوسکی مال یعنی اسقدر کہ پہونچی قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پہیر دیگا اوسکا پس اگر نہو واسطی اوسکی مال کر وایا جاوے غلام یعنی بیچ عوض اوس چیز کی کہ آزاد ہوئی اسحالت مین کہ نہ مشقت ڈالی جاوی اوسپر یعنی نہ تکلیف دیا جاوی ساتہہ اوس چیز کی کہ دشوار ہووی اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صاحبین کا عمل اسی پر ہے وعن عمران بن حصين ان رجلا اعتق ستة مملوكين له عند موته لم يكن له مال غيرهم فدعا بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فجزاهم اثلاثا ثم اقرع بينهم فاعتق اثنين وارق اربعة وقال له قولا شديدا رواه مسلم ورواه النسائي عنه وذكر لقد هممت ان لا اصلي عليه بدل وقال له قولا شديدا وفي رواية ابي داود قال لو شهدته قبل ان يدفن لم يدفن في مقابر المسلمين اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک شخص نی آزاد کیی چہہ غلام اپنی وقت مرنی اپنی کی نہا واسطی اوسکی مال سوای اون غلامون کی پہر بلایا اون غلامون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حصی کیی اونکی تین پہر قرعہ ڈالا درمیان اونکی پس آزاد

اپنی دو او رغلام رکہی چار او رفرمایا آزاد کرنیوالیکی حق مین کلام سخت یعنی عتاب کا نقل کی یہہ مسلم نی اور نقل کی یہہ نسائی نی عمران سی اور ذکر کیا اس عبارتکو کالبتہ تحقیق قصد کیا تہا مینی یہکہ نہ پڑہون مین نماز جنازہ اوسپر بجای اس عبارت کی وقال لہ قولا شدیدًا اور یہہ روایت ابی داود کی یون ہے کہ فرمایا حضرت نی یعنی واسطی تہدید وتنبیہ کی کہ اگر حاضر ہوتا مین اوسکی جنازہ پر پہلی دفن کی تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانونکی مقبری مین **ف** آزاد کیی دو اسنے یعنی حکم کیا کہ دو انمین آزاد ہین اور چار غلام ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہی تہائی مال مین بسبب متعلق ہونی حق وارثون کی ساتہہ مال اوسکی اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند انکیکی جاری ہوتی ہین تہائی مال مین اور کہا زین العرب نے یہہ حکم حضرت نی اسلیی کیا کہ اکثر غلام اونکی زنگی ہوتی تہی اور وہ مساوی ہوتی تہی قیمت مین کہا نووی نی کہ کہا ابو حنیفہ نی کہ آزاد ہوگا ہر ایکسی تہائی حصہ اور سعی کروایا جاوی باقی مین اور حضرت نے اوس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننی اس فعل اوسکی کی کہ کسواسطی سب غلامونکو آزاد کیا اور رعایت وارثونکی نکی اسلیی جاری کیا اوسکو تہائی سی بسبب شفقت و رحم کی یتیمون پر اور اس سی معلوم ہوا کہ میت کو فعل نامشروع وظلم پر بددعا کہہ سکتی ہین اور یہہ جو وارد ہوا ہے اذکروا موتاکم بالخیر یہہ غیر مستوجب کے ہی

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَهٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین بدلا اوتار سکتا کوئی لڑکا اپنی باپ کی احسان کا مگر اسطرح سی کہ پاوی اوسکو غلام پس خرید کری اوسکو اور آزاد کردی اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ باپ بمجرد خریدنی کی آزاد نہین ہوتا جب آزاد کری تو آزاد ہوتا ہی اصحاب ظواہر کا یہی مذہب ہی اور جمہور اسپر ہین کہ بمجرد ملک مین آنی کی آزاد ہو جاتا ہی اور حدیث کہ اول دوسری فصل مین آتی ہی صریح ہی اسمین اور اس حدیث کی بہی یہی معنی ہین کہا مظہر نی کہ فا فیعتقہ مین سببیہ کیلیی ہی یعنی آزاد کری اوسکو بسبب خریدنی اوسکی کے پس نہین احتیاج ہی بعد خریدنیکی اس کہنی کی کہ آزاد کیا مینی بلکہ آزاد ہو جاتا ہی ساتہہ نفس خریدنیکی

وعن جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْکًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ مَالٌ غَیْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْهِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِیُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَاْ بِنَفْسِکَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَهْلِکَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِکَ شَیْءٌ فَلِذِیْ قَرَابَتِکَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِکَ شَیْءٌ فَهٰکَذَا وَهٰکَذَا یَقُوْلُ فَبَیْنَ یَدَیْکَ وَعَنْ یَّمِیْنِکَ وَعَنْ شِمَالِکَ

اور روایت ہے جابر سی یہہ کہ ایک شخص نے انصار مین سے مدبر کیا غلام کو اور نہ تہا اوسکی پاس کچہہ مال سوا اوس غلام کی پس پہونچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہے کہ خریدی اوسکو مجہسی پس خرید لیا اوسکو نعیم بن نحام نی بعوض آٹہہ سو درہم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہے پس خرید لیا اوسکو نعیم بن عبداللہ عدوی نی آٹہہ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹہہ سو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیی حضرت نے وہ درہم اوس شخص کو پہر فرمایا خرچ کر پہلی اپنی جان پر یعنی اب حاصل کر سبب اوسکی پہر اگر بچ رہی کچہہ پس خرچ کر اپنی اہل و عیال پر پس اگر بچ رہی اہل و عیال تیری سی کچہہ پس واسطی ناتی دارون تیری کی ہی پہر اگر بچ رہی ناتی دارون تیری سی کچہہ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہی راوی یعنی تفسیر کرتا ہی اسطرح اور اسطرح کے کہ خرچ کر آگی اپنی اور داہنی اپنی اور بائین اپنی یعنی سمر دی سائلونکو کہ آگی اور داہنی اور بائین تیری جمع ہون **ف** مدبر اوسی کہتی ہین کہ کوئی شخص اپنی غلام کو کہی کہ بعد مرنی میری کی یہہ آزاد ہی پس ایسی غلام کا بیچنا امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک جائز ہی بنا بر ظاہر اس حدیث کے اور امام اعظم رح فرماتی ہین کہ مدبر دو طرح کا ہوتا ہی ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ بعد مرنی میری کی یہہ آزاد ہی اور مدبر مقید وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ اس بیماری مین اگر مین مرگیا تو یہہ آزاد ہی پس مدبر مطلق کا حکم یہہ ہی کہ نہین جائز مالک کو نکالنا اوسکا اپنی ملک سے مگر ساتہہ آزاد کرنیکی یعنی نہ بیچنا اوسکا درست ہے اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اوسکا درست ہی اور جائز ہی خدمت کروانی اوس سی اور

اور لونڈی ہو تو جائز ہی اوس سی صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اوسکا بغیر رضا اوسکی اور جب مالک مرجاوی تو وہ آزاد ہو جاتا ہی مالک کی تہائی مال مین سے اور اگر نہ نکل سکی تہائی مین سی تو بحساب تہائی کی آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہے اور اگر پائی جاوی شرط یعنی وہ مرجاوی اوسی مرض مین تو وہ آزاد ہو جاتا ہی مانند آزاد ہونی مدبر مطلق کی پس حدیث مین وہ یہہ تاویل کرتی ہین کہ اس مدبر کو کہ حضرتؐ نی بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخون مین ابن نحام ہی لکہا ہی علمانی کہ یہہ غلط ہی اور صواب فاشتراہ النحام ہی یعنی کہ مشتری نعیم ہی اور وہی نحام ہی یہہ نام اوسکا ایسلیے ہوا کہ فرمایا تہا حضرتؐ نے کہ داخل ہوا مین جنت مین پس سنی مینی اوسمین نحمہ نعیم کی اور نحمہ کہتی ہین آواز کو + مولانا والمتقی ورع

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن الحسن عن سمرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر رواه الترمذي وابن ماجة روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہؓ سی کہ نقل کی سمرہؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتی دار محرم کا یعنی بسبب خریدنیکی یا ہبہ کی یا ارث کی پس وہ آزاد ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** مثلاً باپ نے بیٹی کو مول لیا کہ بیٹی کی ملک مین آیا یا بیٹی نی باپ کو مول لیا یا بہائی نے بہائی کو مول لیا بمجرد مول لینی کی آزاد ہو جاتا ہی اور ذی رحم وہ ہی کہ قرابت ولادت کے رکہتی ہو ساملت رحم کی ہی اور یہہ شامل ہے بیٹی کو اور باپ کو اور بہائیکو اور چچا کو اور بہتیجیکو اور سوا انکیکو اور محرم وہ کہ نکاح اوس سی جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اوسکی نکل گئی اس قید سی اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ آزاد ہونی اقربا کی جبکہ ملک مین آوین پس کہا اہل ظاہر نی کہ نہین آزاد ہوتا کوئی ان مین سی بمجرد ملک مین آنیکی بلکہ ضروری ہی آزاد کرنا اور دلیل پکڑی ہی اونہون نے ساتہہ حدیث ابی ہریرہؓ کے اور گذری اور جمہور علما کہتی ہین کہ حاصل ہوتی ہی آزادی اصول مین اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور فروع مین اگرچہ نیچی کی درجہ کی ہون بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہی سوائی انکی مین پس کہا شافعی نی اور علما اونکی نی کہ نہین آزاد ہوتی سوا انکی ساتہہ ملک کے اور کہا مالک نے کہ آزاد ہو جاتی ہین بہائی بہی اور ایک روایت ونسی ہی کہ آزاد ہوتی ہین سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت ونسی مانند مذہب شافعی کے ہی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ آزاد ہو جاتی ہین سب ذوی الارحام محرم ہو لانا ورع وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ولدت امة الرجل منه فهي معتقة عن دبر منه او بعده رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عباس رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ جنی لونڈی کسی مرد کی اوس مرد سی یعنی مالک ہی سی پس وہ لونڈی آزاد ہو جاوی گی پیچہی مرنی اوسکی یا فرمایا بعد مرنی اوسکی کی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی جس لونڈی کی اولاد اوسکی مالک سی ہوئی بعد مرنی مالک کی وہ آزاد ہو جاتی ہی اور اوسکی زندگی مین آزاد نہین ہوتی لیکن اوسکو بیچ بہی نہین سکتا اور نہ بخش سکتا ہی اور اسپر اجماع ہی علما کا اور جو روایت کہ برخلاف اسکی آئی ہی منسوخ ہی اور تفصیل اسکی حدیث آئندہ مین آویگی + مولانا ح وعن جابر قال بعنا امهات الاولاد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر فلما كان عمر نهانا عنه فانتهينا رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بیچین ہمنی مائین لڑکون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت مین پہر جبکہ خلیفہ ہوئی حضرت عمر رض منع کیا ہمکو بیچنی اونکی سی پس باز رہی ہم نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** لڑکونکی ماؤن سی مراد ہین لونڈیان کہ اپنی مالکون سی بچی جنین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب حضرتؐ کی عہد مین اور حضرت ابو بکر رض کے عہد مین اونکو بیچتی تہی تو حضرت عمر نی کیون منع کیا جواب اسکا یہہ ہی احتمال ہی کہ منسوخ ہونا اسکا حضرتؐ کی زمانہ مین عوام کو نہ پہنچا ہوگا اور حضرتؐ کو اونکی بیچنی کی خبر نہ پہونچی ہوگی پس بیچنا اونکا دلیل نہین ہو سکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرتؐ کو معلوم ہوتا اور حضرتؐ جائز رکہتی اوسکو اور احتمال یہہ بہی ہی کہ بیچنا اونکا حضرتؐ کی زمانہ مین ہو پہلی نسخ ہونی اوسکی کی اور حضرت ابو بکر رض ہی بسبب کم ہونی مدت خلافت کی اور مشغول ہونی کی مہمات مین اوسپر مطلع نہوئی بعد ازان منع کیا حضرت عمر نی اوس سی بسبب اسکی کہ پہنچی تہی اونکو نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سی ع ح + وعن ابن عمر قال قال

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عمرسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری غلام کو اور غلام کی پاس ہو مال پس مال غلام کا اوسکی مالک
کے لیی ہی مگر یہہ کہ شرط کرلی مالک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** غلام مالک مال کا تو ہوتا ہی نہین وسکا مال کیا ہوگا مراد یہہ ہی کہ مالک کی
اذن سی جو اوسنی کسب تجارت کی ہی اور اوسی مال حاصل ہوا وہ ملک مالک کی ہی سلیی کہ غلام اور جو کچہہ کہ اوسکی پاس ہی ملک مولی کی ہی یعنی یہہ
گمان نکری کہ مال کہ غلام کی پاس ہی اور وہ آزاد ہوا اور مستحق مالکیت کا ہوا اوسکی ملک ہو پس فرمایا کہ مال ملک مالک کی ہی اور غلام کو اوس سی
بہرہ نہین مگر یہہ کہ کہدی مالک وقت آزاد کرنی کی کہ مال ملک غلام کی ہی پس مال تصدق اور یہہ ہوگا مالک کی طرف سی غلام کی لیی بعد آزاد ہونیکی ۷

وَعَنْ اَبِی الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ فَاَجَازَ عِتْقَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابی الملیح سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ ایک شخص نی آزاد کیا ایک حصہ غلام مین سی پس
ذکر کیا گیا یہہ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہین واسطی خدا کی کوئی شریک پس جارنت دی حضرتؐ نی آزاد ہونی اوسکی کی یعنی حکم کیا ساتہہ
آزاد ہونی ساری غلام کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کام کہ خدا کی لیی کرین وجنس عبادت سی ہو اوسمین اپنا حصہ شریک نہ کرنا چاہیی پس آزاد
کرنا بعض غلام کا اور بردہ رکہنا بعض وسکیکا مناسب نہین اور آزاد ہونی الخ یہہ بظاہر دلالت کرتا ہی اوپر نہ متجزی ہونی اعتاق کی اور امام ابوحنیفہ رح
کی نزدیک معنی اسکی یہہ ہین کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرتؐ نی ساتہہ آزاد کرنی ساری غلام کی + ح

وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی سفینہ سی کہ کہا تہا مین ملک مین ام سلمہ کے یعنی ابتدا مین پس کہا ام سلمہ نی کہ آزاد کرتی ہون مین تجکو یعنی ارادہ کرتی ہون تیری آزاد کرنی
کا اور شرط لگاتی ہون تجہہ پر یہہ کہ خدمت کری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جبتک کہ زندہ رہی پس کہا مینی اگر نہ شرط کرتی تو مجہپر تو بہی نہ جدا
ہوتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی جبتک کہ جیتا رہتا مین یعنی تیری شرط کرنی کی کیا حاجت ہی میں آپ حضرتؐ کی خدمت کرنی سعادت
جانتا ہون پس آزاد کیا ام سلمہ نے مجکو اور شرط لگا دی مجہپر خدمت حضرتؐ کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** سفینہ غلام آزاد تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعضون نی کہا غلام آزاد تہی حضرت ام سلمہ کی کہ بیوی تہین حضرتؐ کی اونہون نی آزاد کیا شرط مذکور لگا کر اور سفینہ لقب تہا
اونکا اور نام اونکا تہا مہران یا رومان یا رباح اور سفینہ حضرتؐ کی اور حضرت کی یارون کی خدمت کرتی تہی اور سفر اور غزوات مین بوجہ لوگون کی اپنی پیٹہہ
پر اوٹہاتی تہی اسی سبب سے سفینہ لقب اونکا ہوا کہ معنی کشتی کی ہی یعنی جیسی کشتی بوجہہ اوٹہاتی ہی ویسی ہی یہہ بہی بوجہہ اوٹہاتی تہی اکبار رہا ایک لشکر مین
تہی کہ جنگل مین راہ بہول گئی ایک شیر پیدا ہوا اور انکی آگی آیا سفینہ نی کہا یا ابا الحارث مین سفینہ ہون مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی
اونکی کرنی لگا اور آگی انکی ہو لیا تا منزل ونکو پہنچا دیا لوح ح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ
سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی اور اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ مکاتب غلام ہی جبتک کہ باقی رہی بدل کتابت اوسکی
سی ایک درہم یعنی مثلا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکو لکہدی کہ اسقدر روپیا جب تو ادا کریگا تو آزاد ہی پس فرمایا جبتک ایک
درہم اوسپر باقی رہیگی غلام ہے جب سب روپیا باق کریگا تب آزاد ہوگا یہہ نہین ہی کہ بحساب روپون کی کہ پہنچائی ہین بعض اوسکا آزاد ہو جاتا ہی + ح

وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان عند مكاتب احدكن وفاء فلتحتجب منه رواه الترمذى وابوداود وابن ماجة ۔ اور روايت ہى ام سلمہ سى كہ كہا فرمايا رسول خدا صلى اللہ عليہ وسلم نى يعنى عورتونسى جسوقت كہ ہو نزديك مكاتب ايك تمہارى كے اسقدر روپيا كہ تمام بدل كتابت دے سكى پس چاہيى كہ پردہ كرى اوس سے يعنى ايک تمہارى كہ وہ مالك اوسكى ہى نقل كى يہہ ترمذى اور ابوداود اور ابن ماجہ نى ف اگرچہ مكاتب نى جبتك كہ تمام بدل كتابت نہيں ادا كيا ہى غلام اور محرم ہى پردہ كرنا اوس سے لازم نہيں ليكن اسقدر مال كہتا ہى كہ بدل كتابت ادا كرسكتا ہى تو اوس سى پردہ كرنا چاہيى از راہ تورع اور احتياط كى اسليى كہ جب قدرت كہتا ہى ادا كى تو گويا بالفعل ادا كرچكا اور ظاہر يہہ ہے كہ يہہ خاص حضرت نے اپنى بيويون كى ليى فرمايا اسليى كہ پردہ اونكا بڑا بہا بنسبت اور عورتون كى فرمايا اللہ تعالى نى لستن كاحد من النساء يعنى نہين تم مانند اور عورتون كى ۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كاتب عبده على مائة اوقية فاداها الى عشرة اواق او قال عشرة دنانير ثم عجز فهو رقيق رواه الترمذى وابوداود وابن ماجة ۔ اور روايت ہى عمرو بن شعيب سے كہ نقل كى اپنى باپ سى يعنى شعيب سے اور شعيب نے نقل كى اپنى دادا سى يہہ كہ رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم نى فرمايا جس شخص نے كہ مكاتب كيا اپنى غلام كو سو اوقيہ پر پس ادا كيى وسنى سب مگر دس اوقيہ نہ ادا كيى يا كہا دس دينار نہ ادا كيى يعنى بجاى دس اوقيہ كى كہا دس دينار يہہ شك راوى كا ہى پہر عاجز ہوگيا ادا باقى سى پس وہ مكاتب غلام ہى نقل كى يہہ ترمذى اور ابوداود اور ابن ماجہ نى ف كہا ابن ملك نے كہ يہہ دلالت كرتا ہى اسپر كہ عاجز ہونا مكاتب كا ادا كرنى بعض بدل كتابت كے سى مانند عاجز ہونى اوسكى ہى كل سى پس پہونچتا ہى مالك كو فسخ كرنا كتابت اوسكى كا پس ہو جاويگا غلام جيسا كہ تہا اور دلالت كرتا ہى مفہوم قول فهو رقيق كا اسپر كہ جو كچہہ ادا كيا اوسنى اپنى مالك كو وہ اوسكى مالك ہى كا ہى ۔ وعن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا اصاب المكاتب حدا او ميراثا ورث بحساب ما عتق منه رواه ابوداود والترمذى وفى رواية له قال يودى المكاتب بحصة ما ادى دية حر وما بقى دية عبد وضعفه ۔ اور روايت ہى ابن عباس سے كہ نقل كى نبى صلى اللہ عليہ وسلم سى فرمايا جسوقت كہ مستحق ہو مكاتب ديت كا يا ميراث كا وارث ہوتا ہى مقدار اوس چيز كے كہ آزاد ہوا اوس سى نقل كى يہہ ابوداود اور ترمذى نى اور ايک روايت ترمذى كى مين يون ہى كہ فرمايا حضرت نے ديت ديا جاى مكاتب ساتہہ حصہ اوس چيز كى كہ ادا كيا ہى بدل كتابت سے ديت آزاد كى اور مابقى ديت غلام كى اور ضعيف كہا اسكو ترمذى نى ف مستحق ہو مكاتب حد معنى اسكى يہہ ہين كہ جب ثابت ہو مكاتب كے ليى ديت يا ميراث تو ثابت ہوگى واسطى اوسكے موافق اوس چيز كى كہ آزاد ہوا اوس سى جيسيكہ اگر ادا كيا آدہا بدل كتابت پہر مر گيا باپ اوسكا اس حال مين كہ وہ آزاد تہا اور كوئى اور وارث اوسنى چہوڑا نہين سوا بيٹى مكاتب كى تو وارث ہوگا آدہا مكاتب اوسكى آدہى مال كا يا آدہا بدل كتابت مكاتب نے ادا كيا تہا كہ اوسكو كسى نى مار ڈالا تو قاتل ادا كرى آدہى ديت آزاد كى اوسكى وارثون كو اور اوسكى مالك كو آدہى ديت غلام كى كہ آدہى قيمت اوسكى ہى مثلا كتابت كى تہى ہزار درہم پر اور قيمت اوسكى سو درہم ہى پس ادا كيى اوسنى پانسو درہمين بعد ازان وہ مارا گيا تو غلام كے وارثون كى ليى دے پانسو درہم كہ آدہى ديت آزاد كى ہى اور اوسكى مالك كو پچاس درہم دى كہ آدہى قيمت اوسكى ہى اور اس حديث سى معلوم ہوتا ہى كہ مكاتب آزاد ہى بمقدار اوس چيز كى كہ ادا كى بدل كتابت سى اور اسپر عمل كيا ہى نخعى نى فقط اور كسى نے اسپر عمل نہين كيا اور يہہ حديث باوجود ضعيف ہونى كے معارض ہے ساتہہ دونون حديثون صحيحہ كے كہ عمرو بن شعيب سے اوپر گذرين كہ اونسى معلوم ہوا كہ وہ غلام ہى جبتك كہ باقى ہى اوسپر كچہہ بہى ۔ شروع الفصل الثالث مصل تيسرى ۔ عن عبد الرحمن بن ابى عمرة الانصارى ان امه ارادت ان تعتق فاخرت ذلك الى ان تصبح فماتت قال عبد الرحمن فقلت للقاسم بن محمد اينفعها ان اعتق عنها فقال القاسم اتى سعد بن عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان امى هلكت فهل ينفعها ان اعتق عنها فقال رسول الله صلى الله ۔ روايت ہے عبد الرحمن بن ابى عمرہ انصارى

سی یہہ کہ اوسکی مان نی ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پہر دیر لگائی آزاد کرنی مین صبح تک پس مرگئی کہا عبدالرحمن نی پس کہا مینی قاسم بن محمد کو کہ کیا نفع کریگا میری مان کو یہہ کہ آزاد کرونمین اوسکی طرف سی پس کہا قاسم نی کہ آئی سعد بن عبادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق مان میری مرگئی یعنی یکایک جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی پس کیا نفع کریگا اوسکو یہہ کہ آزاد کرون مین بردہ اوسکی طرف سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان نفع کریگا نقل کی یہہ مالک نی **ف** قاسم پوتی ہین حضرت ابو بکر رض کی سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تہی اونمین سی ایک یہہ بہی ہین اور ہان نفع کریگا یعنی ثواب اوسکا اوسکو پہنچیگا اور اتفاق ہی علما کا کہ عبادۂ مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہی اور عبادۂ بدنی کی ثواب پہنچنی مین اختلاف ہی اور صحیح یہہ ہی کہ اوسکا بہی ثواب پہنچتا ہی ☆ **وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ نَامَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ اُخْتُهٗ رِقَابًا كَثِيرَةً رَوَاهُ مَالِكٌ** اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا وفات کیی گیی عبدالرحمن بن ابی بکر وقت سونی کی کہ سوتی تہی اوسمین یعنی ناگہان مرگئی پس آزاد کیی بہت سی بردی اونکی طرف سی حضرت عائشہ رض نی کہ بہن اونکی تہین نقل کی یہہ مالک نی **ف** سبب بردی آزاد کرنیکا یا تو یہہ تہا کہ اونہون نی بردی آزاد کرنی تہی فرصت وصیت کی نپائی پس حضرت عائشہ رض نی اونکی طرف سی آزاد کیی اور یا یہہ کہ ناگہانی موت مین ایکطرح کا نقصان ہے حضرت عائشہ غمگین ہوئین اور بہت سی بردی آزاد کیی تا تدارک اوس نقصان کا ہو ☆ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهٗ فَلَا شَيْءَ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اوسکا یعنی جو اوسکی ساتہہ تہا پس نہین حق اوسمین مول لینی والی کا یعنی ایسی کہ مال جو اوسکی ساتہہ ہی وہ ملک مالک کی ہی نقل کی یہہ دارمی نی **باب الایمان والنذور** باب ہی بیچ بیان قسمون اور نذرون کے **ف** قسم کی تین قسمین ہین ایک تو کہلاتی ہی غموس اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر گذشتہ پر یا حال پر جہوٹ قصدا جیسیکہ کہی قسم ہی مینی یہہ کام کیا تہا یا نہ کیا تہا یا کہا کہ زید کی مجہہ پر ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اوسکا جہوٹ ہوا اور حکم اوس قسم کا یہہ ہی کہ گنہگار ہوتا ہی اوسکا کہانیوالا اور نہین کفارہ آتا اوسمین مگر یہہ کہ توبہ کری اور دوسری لغو وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر ماضی پر یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کری کہ وہ امر اسیطرح ہی جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف اوسکی مثلا کہی واللہ کیا مینی اسطرح حال آنکہ نہ کیا تہا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہی کہ کیا ہی یا دیکہا ایک شخص کو دور سی پس کہا واللہ کہ یہہ زید ہی پس گمان کیا اوسکو خیال آنکہ وہ عمر تہا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ امید ہی کہ نہین ماخوذ ہوگا اس قسم کا کہانیوالا اور تیسری ہی منعقدہ اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ کفارہ واجب ہوتا ہی اگر خلاف قسم کی کری اور منعقدہ مین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہی پورا کرنا اونکا جیسیکہ قسم کہاوی کرنی فرائض پر یا ترک کرنی گناہون پر مثلا کہی قسم ہے اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑہونگا یا زنا کرنا چہوڑ دونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہین کہ توڑنا اونکا واجب ہوتا ہے جیسیکہ قسم کہاوی کرنی گناہ پر یا ترک کرنی واجبات پر تو اوسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہی توڑنا اونکا جیسیکہ قسم کہاوی کہ مین کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرون گا اور مانند اسکیکے اور سوا انکی اور قسمونکا پورا کرنا افضل ہی واسطی محافظت قسم کی اور برابر ہی واجب ہونی کفارہ مین قصدا قسم کہانیوالا ہووی یا کہ قسم کہانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوی قسم کہانی مین یا قسم کی توڑنی مین اور کفارہ قسم کا یہہ ہی کہ بردہ آزاد کری یا کہانا کہلاوی دس مسکینون کو مانند آزاد کرنی بردی ظہار کی اور کہلانی اوسکیکی یا لباس دی دس مسکینون کو ہر ایک کو اسطرحکا کپڑا دی کہ ڈہانک لی اکثر بدن کو صحیح یہی ہی پس نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پہر اگر عاجز ہوا ایک اونکی سی یعنی تینون چیزون مین سی ایک بہی نہ کرسکی وقت ادا کرنی کفارہ کی تو تین روزی رکہی پی در پے اور نہین جائز ہی کفارہ دینا پہلی توڑ ڈالنی قسم کی اور نہین کفارہ ہی بیچ قسم کافر کی اگرچہ قسم توڑی حالت اسلام مین اور نہین صحیح ہی قسم لڑکی کی اور دیوانہ کی

اور سولی کی اور حروف قسم کی یہہ ہین و ب ت جیسیکہ کہی واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبہی یہہ حروف مقدر ہوتی ہین یعنی لفظون مین نہین ہوتی جیسی
اللہ فعلہ یعنی واللہ فعلہ اور قسم ہوتی ہی ساتہہ لفظ اللہ کے یا ساتہہ کسی نام کی نامون وسکی سی مانند رحمن اور رحیم اور حق وغیر ذلک کے اور نہین احتیاج ہی نیت کے
مگر اون نامون مین احتیاج نیت کی ہی کہ وہ سوا اللہ تعالی کی اور کی بہی نام ہوتی ہین مانند علیم اور حکیم کی یا قسم ہوتی ہی ساتہہ ایسی صفت کی
صفات اللہ تعالی کی سی کہ قسم کہائی جاتی ہو ساتہہ اوسکی عرفا مانند عزت اللہ اور جلال اللہ اور کبریا اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کے
نہ ساتہہ اوس صفت کی کہ نہین قسم کہائی جاتی ساتہہ اوسکی عرفا مانند رحمت اور علم اور رضا اور غضب اور عذاب اللہ تعالی کی اور نہین جائز ہے
قسم کہانی غیر اللہ کی مانند باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ اور حرم اور زمزم اور تمام شرائع کی اور مانند انکی
اور لعمر اللہ قسم ہی اور اسیطرح قسم ہی یہہ سوگند خدا اور سوگند کہاتا ہون خدا کی اور اسیطرح عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کہاتا ہون اور حلف کرتا
ہون اور اشہد اگرچہ نکہی لفظ اللہ کا اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا مجہپر نذر ہی یا یمین ہی یا عہد ہی اگرچہ نہ اضافت کری طرف اللہ کی اور اسیطرح قسم ہی یہہ
کہنا کہ اگر کرون یہہ کام تو وہ شخص کافر ہی یا یہودی ہی یا نصرانی ہی یا بری ہی اللہ تعالی سی اور نہین ہوتا ہی یمین کافر ساتہہ خلاف قسم ہونیکی برابر ہی
کہ قسم کہائی زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آیندہ کی اگر ہوجانتا کہ یہہ قسم ہی اور اگر ہو نزدیک اوسکی یہہ کہ یہہ کفر ہی ہوجائیگا بسبب اوسکی کافر واسطی راضی ہونے
اوسکیکے ساتہہ کفر کی اور نہین ہے قسم یہہ کہنا کہ اگر کری وہ شخص یہہ کام تو اوسپر غضب اللہ کا ہی یا لعنت اوسکی ہی یا وہ شخص زانی ہی یا چور ہی یا
شراب پینی والا ہی یا کہانیوالا بیاج کا ہی اور اسیطرح یہہ کہنا حقا یا وحق اللہ نہین قسم لیکن اسمین خلاف کیا ہی ابو یوسف نی اور نہین ہے یہہ قسم سوگند
کہائون مین ساتہہ خدا کی یا ساتہہ طلاق بیوی کی اور جو کوئی حرام کری اپنی ملک کو حرام نہین ہوتی لیکن اگر مباح کر لیگا اوسکو تو اوسپر کفارہ آویگا
مثلا یہہ کہا کہ روٹی مینی حرام کی اپنی پر تو وہ حرام نہین ہوتی لیکن جب کہاویگا تو کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہہ کہنا کہ سب حلال مجہپر حرام ہین واقع
ہوتا ہی کہانی اور پینی پر اور فتوی اسپر ہے کہ طلاق ہوجاتی ہی اوسکی بیوی پر اس کہنی سی بغیر نیت کی اور اسیکی مانند ہی یہہ کہنا کہ حلال اوسپر
حرام ہی اور یہہ کہنا کہ جو کچہہ داہین ہاتہہ مین لون وہ اوسپر حرام ہی اور جو کوئی ملاوی ساتہہ قسم کی لفظ انشاء اللہ کا تو نہین حنث اوسپر یعنی قسم نہوئی
اوسکی توڑنی سی کفارہ نہین دینا آتا کذا فی الملتقی الابحر اور نذر اوسکو کہتی ہین کہ واجب کری اپنی نفس پر اوس چیز کو کہ نہین واجب لکہا ہی بعضی علماء نی کہ
اجماع کیا ہی مسلمانون نی اسپر کہ صحیح ہی ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہین منعقد ہوتی نذر اوسکی نزدیک
شافعی اور جمہور علماء کی اور کہا امام ابو حنیفہ اور امام احمد نی کہ لازم آویگا اوسمین کفارہ قسم کا بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لا نذر فی معصیۃ
وکفارتہ کفارۃ یمین کذا فی المرقات اور ملتقی مین لکہا ہی کہ جسنی نذر کی مطلق یا معلق ساتہہ ایسی شرط کی کہ ارادہ کرتا ہی ہونے اوسکیکا جیسی کہے ان شفی اللہ
مریضی ورہائی جاوی شرط لازم ہی پورا کرنا اوسکا اور اگر معلق کری نذر کو ساتہہ ایسی شرط کی کہ نہ ارادہ کری ہونی اوسکیکا تو اختیار رکہتا ہی چاہی
کفارہ قسم کا دی اور چاہی پورا کری اوسکو مثلا کہا ہتا کہ اگر زنا کرون تو بردہ آزاد کرون پس چاہی کفارہ قسم کا دی اور چاہی بردہ آزاد کری انتہی
اور مسائل نذر کی فتاوی عالمگیری مین مفصل مذکور ہین جسکو تفصیل اوسکی دیکہنی منظور ہو اوسمین سی دیکہی اب ایک بات بڑی فائدی کی لکہی جاتی
ہے کہ جاننا اوسکا ہر ایک کو ضرور ہی وہ یہہ ہی کہ نذر یعنی منت ماننی کسی کی سوا اللہ کے جائز نہین نہ نبی کی نہ فرشتی کی نہ ولی کی نہ اور کسی کی چنانچہ
مولانا محمد اسحق صاحب نے اربعین مسائل مین پچاسوین سوال کا جواب کتابون معتبرہ کی لکہا ہی از بسکہ کثیر المنفعت اور مشتمل ہی اثبات
حرمت نذر لغیر اللہ کو وہ سب یہان نقل کیا جاتا ہی کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالی برلاوی تو فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد
اور جنس طعام پکی ہوئی سی پہونچائونگا مین درست نہین سلیکہ یہہ نذر کرنی خدا تعالی کی کتنی ایک شرطین ہین اگر سب متحقق ہون تو نذر صحیح ہوتی ہی والا نہین

صحیح ہوتی ایک تو یہہ کہ جو چیز کہ اپنی ذمہ پر نذر کرتا ہی شرعا جنس اوسکی سی واجب ہو پس اسلیی اگر کوئی نذر کری مریض کے عیادة کرنیکی نذر نہین صحیح ہوتی اسلیی کہ اوسکی جنس سے شرعًا واجب نہین دوسرے یہہ کہ جو چیز نذر کری قسم عبادت مقصودہ سی ہو نہ وسیلہ عبادت دوسرے کا جیسی وضو وغیرہ کہ نذر اسکی بہی صحیح نہین ہوتے تیسری یہہ کہ فی الحال یا ثانی الحال وہ چیز واجب وسپر نہو جیسی نماز پنجگانہ چوتہی یہہ کہ جو چیز نذر کری وہ گناہ نہو چنانچہ یہہ شرطین فتاوی عالمگیری مین لکہی ہین پس اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح نذر کرنی کہ فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد یا کہانا پکا کر پہونچاونگا صحیح نہین اسلیی کہ پہنچانا نقد وطعام کا کسی جگہہ عبادت نہین لیکن ہان اگر اسطرح کہیگا کہ اگر حاجت میری خداتعالی بر لاویگا تو فلانی ولی کی مزار کی خدام فقرا کو کہلاونگا نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اوسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقرا مزار ولی کی بیچ وفا نذر کی لازم نہین جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہو جائیگی اور اگر اسطرح کہی کہ اگر حاجت میری بر آویگی تو واسطی فلانی ولی کی یا بنام فلانی ولی کی اسقدر طعام یا اسقدر نقد ہی پس اسطرح نذر کرنی باطل ہی بالاجماع اور کہانا اوس طعام کا حرام ہے چنانچہ بحر الرائق مین لکہا ہی

وَاَمَّا النَّذْرُ الَّذِیْ یَنْذُرُہٗ اَکْثَرُ الْعَوَامِ عَلٰی مَا ھُوَ مُشَاھَدٌ کَاَنْ یَکُوْنَ لِاِنْسَانٍ غَائِبٌ اَوْ مَرِیْضٌ اَوْ لَہٗ حَاجَۃٌ

اور نذر جو مانتی ہین اکثر عوام اسطرح پر کہ دیکہی جاتی ہی جیسیکہ ہو واسطی آدمی کی غائب یا بیمار یا اوسکو ہو حاجت

ضُرُوْرِیَّۃٌ فَیَاْتِیْ بَعْضَ مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَیَجْعَلُ سِتْرَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ فُلَانُ اِنْ رُدَّ غَائِبِیْ اَوْ عُوْفِیَ

ضروری پس آوی بعضی مزارات صلحا مین پہر کرد آنی پردہ اوسکا اپنی سر پر اور کہی یا سید میری فلانی اگر آوی غائب میرا یا عافیت پاوی

مَرِیْضِیْ اَوْ قُضِیَتْ حَاجَتِیْ فَلَکَ مِنَ الذَّھَبِ کَذَا اَوْ مِنَ الْفِضَّۃِ کَذَا اَوْ مِنَ الطَّعَامِ کَذَا اَوْ مِنَ الْمَاءِ کَذَا اَوْ مِنَ الشَّمْعِ کَذَا اَوْ مِنَ الزَّیْتِ

بیمار میرا یا روا کیجاوی حاجت میری پس واسطی تیری سونا اسقدر ہی یا چاندی اسقدر یا طعام اسقدر یا پانی اسقدر یا شمع اسقدر یا زیت

کَذَا فَھٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ لِوُجُوْہٍ مِنْھَا اَنَّہٗ نَذْرٌ لِمَخْلُوْقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ لِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا یَکُوْنُ

اسقدر پس یہہ نذر باطل ہے بالاجماع کئی سبب سے ایک تو یہہ کہ نذر مخلوق کی ہی اور نذر مخلوق کے جائز نہین اسلیی کہ نذر عبادة ہے اور عبادة نہین ہوتی

لِمَخْلُوْقٍ وَمِنْھَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَہٗ مَیِّتٌ وَالْمَیِّتُ لَا یَمْلِکُ وَمِنْھَا اِنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ فَاعْتِقَادُہٗ

واسطے مخلوق کے اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ جنکی نذر مانی ہی میت ہے اور میت مالک ہوتا نہین اور تیسرا سبب یہہ ہے کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہی امور مین سوا اللہ تعالی کی تو اعتقاد کرنا اوسکا

بِہٖ ذٰلِکَ کُفْرٌ اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یُّقَالَ یَا اَللّٰہُ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ اِنْ شَفَیْتَ مَرِیْضِیْ اَوْ رَدَدْتَ غَائِبِیْ اَوْ قَضَیْتَ حَاجَتِیْ

میت کے حق مین یہہ اسکی کفر ہے یا الہی کچہہ نہین مگر یہہ کہا جاوی اے میرے اللہ نذر مانی تیری اگر شفا دیگا تو بیمار میرے کو یا پہیرے گا تو غائب میرے کو یا روا کریگا تو حاجت میری

اَنْ اُطْعِمَ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ السَّیِّدَۃِ نَفِیْسَۃَ اَوِ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ الْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ اَوِ الْاِمَامِ اَبِی اللَّیْثِ اَوْ اَشْتَرِیَ

کہلاونگا مین ان فقیرونکو کہ دروازہ پر بی بی نفیسہ کے ہین یا کہلاونگا ان فقیرونکو کہ دروازہ پر ہین امام شافعی کی یا امام ابی اللیث کی یا خریدونگا مین

حُصُرًا لِمَسَاجِدِھِمْ اَوْ زَیْتًا لِوُقُوْدِھَا اَوْ دَرَاھِمَ لِمَنْ یَّقُوْمُ بِشَعَائِرِھَا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا یَکُوْنُ فِیْہِ النَّفْعُ لِلْفُقَرَاءِ فَالنَّذْرُ لِلّٰہِ

بوریے اونکی مسجدونکے لیے یا تیل واسطے اونکی روشنی کیلیے یا درہمین دونگا اونکی مسجد کے شعائر قائم کرنیوالونکو اور سوا اسکی اور جو چیز کہ ہووی اسمین نفع واسطی فقرا کی پس نذر واسطی اللہ

عَزَّ وَجَلَّ وَذِکْرُ الشَّیْخِ اِنَّمَا ھُوَ لِبَیَانِ مَحَلِّ تَصَرُّفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّیْہِ الْقَاطِنِیْنَ بِرِبَاطِہٖ اَوْ مَسْجِدِہٖ اَوْ جَامِعِہٖ

عز وجل کے ہے اور ذکر کرنا شیخ کا نہین ہے مگر واسطی بیان جگہہ خرچ کرنی نذر کے واسطی مستحقون نذر کہ رہنی والے ہین شیخ کی خانقاہ مین یا مسجد مین یا جامع مسجد اوسکی مین

فَیَجُوْزُ بِھٰذَا الْاِعْتِبَارِ اِذْ مَصْرِفُ النَّذْرِ الْفُقَرَاءُ وَقَدْ وُجِدَ الْمَصْرِفُ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُّصْرَفَ ذٰلِکَ لِغَنِیٍّ غَیْرِ مُحْتَاجٍ

پس جائز ہی باین اعتبار اسواسطی کہ جگہہ خرچ کرنی نذر کی فقرا ہین اور تحقیق پائی گئی جگہہ خرچ کرنیکی اور نہین جائز ہیہ کہ خرچ کری یہہ واسطی تونگر غیر محتاج کے

وَلَا لِشَرِيفِ النَّسَبِ لِأَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ الْأَخْذُ مَا لَمْ يَكُنْ مُحْتَاجًا وَلَا لِلَّذِي نَسَبٌ لِأَجْلِ نَسَبِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا وَلَا لِذِي

اور نہ واسطی شریف النسب کے اسلیے کہ نہین حلال واسطی اوسکی لینا اسکا جبتک کہ نہو محتاج اور نہ واسطی صاحب نسب کے بسبب نسب اوسکیکی جبتک کہ نہو فقیر اور نہ واسطی صاحب

عِلْمٍ لِأَجْلِ عِلْمِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا وَلَمْ يَثْبُتْ فِي الشَّرْعِ جَوَازُ التَّصَرُّفِ لِلْأَغْنِيَاءِ لِلْإِجْمَاعِ عَلَى حُرْمَةِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوقِ وَلَا يَنْعَقِدُ

علم کے بسبب علم اوسکیکے جبتک کہ نہو فقیر اور نہین ثابت ہوا شرع مین جائز ہونا تصرف کا اغنیا کیلیی واسطی اجماع کی اوپر حرام ہونے نذر کی مخلوق کیلیی اور نہین منعقد ہوتی وہ نذر

وَلَا يَشْتَغِلُ الذِّمَّةُ بِهِ وَإِنَّهُ حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ فَلَا يَجُوزُ لِخَادِمِ الشَّيْخِ أَخْذُهُ وَلَا أَكْلُهُ وَلَا التَّصَرُّفُ فِيهِ بِوَجْهٍ

اور نہین مشغول ہوتا ذمہ ساتہہ اوسکی درتحقیق وہ حرام ہے بلکہ سحت پس نہین جائز خادم شیخ کو لینا اوسکا اور نہ کہانا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسمین کسی طرح

مِنَ الْوُجُوهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا وَلَهُ عِيَالٌ فُقَرَاءُ عَاجِزُونَ عَنِ الْكَسْبِ وَهُمْ مُضْطَرُّونَ فَيَأْخُذُونَهُ عَلَى

مگر یہہ کہ ہو خادم فقیر اور واسطی اوسکی عیال و اطفال ہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بیقرار بہوک کی مارے پس لیوین اوسکو بر

سَبِيلِ الصَّدَقَةِ الْمُبْتَدَأَةِ وَأَخْذُهُ أَيْضًا مَكْرُوهٌ مَا لَمْ يَقْصِدْ بِهِ النَّاذِرُ التَّقَرُّبَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَصَرْفَهُ

سبیل صدقہ نئے کے اور لینا اوسکا بہی مکروہ ہی جبتک کہ نہ قصد کری نذر ماننی والا نزدیکی حاصل کرنی طرف اللہ تعالیٰ کے اور خرچ کرنا اوسکا

إِلَى الْفُقَرَاءِ وَيَقْطَعُ النَّظَرَ عَنْ نَذْرِ الشَّيْخِ فَإِذَا عَلِمْتَ هٰذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَغَيْرِهَا وَيُنْقَلُ إِلَى ضَرَائِحِ

طرف فقیرون کے اور قطع نظر کری نذر شیخ کیسے جب جانا تو نے یہہ کو تو جو کچہہ کہ لیا جاتا ہی درہمونسی اور شمع سے اور تیل وغیرہ سی اور نقل کیا جاتا طرف قبور

الْأَوْلِيَاءِ تَقَرُّبًا إِلَيْهِمْ فَحَرَامٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَقْصِدُوا بِصَرْفِهَا الْفُقَرَاءَ الْأَحْيَاءَ قَوْلًا وَاحِدًا انْتَهَى كَذَا فِي النَّهْرِ وَالدُّرِّ

اولیا کی از راہ نزدیکی حاصل کرنیکی پس حرام ہے ساتہہ اجماع مسلمانوں کے جبتک کہ نہ قصد کرین خرچ کرنا اونکا فقرا زندونپر اتفاق ہے علما کا اسپر تمام ہوا کلام بحر الرائق والیکا اور اسیطرح

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب مین مولوی رشید الدین خان مرحوم نے لکھا ہی وہ بہی بہت مفید ہی مع سوال کے لکہا

جاتا ہی **سوال** طعام کہ نذر و نیاز بزرگون کی مقرر کرتے ہین کرنا اور کہانا اوسکا درست ہی یا نہین اور درست ہے تو کسطرح درست ہے اور بعضی

نذر بشرط بر آمد کار کی اور بعضی بلا شرط کرتے ہین اسمین کچہہ فرق ہی یا نہین **جواب** بیچ نذر و نیاز کی کہ لوگ بنام بزرگون کی دیتے ہین فرق ہی

نذر تو شرع مین عبارت ہی واجب کرنی ایک چیز غیر واجب کے سی اوپر نفس اپنی کی چنانچہ جامع الرموز مین لکھا ہی النذر ایجاب علی النفس ما لیس علیہا

بالقبول و امام رازی نے تفسیر کبیر مین بیچ تفسیر کریمہ او نذرتم من نذر کی فرمایا ہی النذر ما الزمہ الانسان علی نفسہ انتہی تفسیر مختصر نذر کی تو یہہ ہی اور

تفصیل اوسکی کتب فقہ اور اصول فقہ مین ہی اور نیاز لفظ فارسی ہے اوسکی کتنی معنی ہین از انجملہ ایک معنی اوسکی ہین تحفہ درویشان کذا فی البرہان

القاطع اور جب معنی دونون لفظون کے دریافت ہوی تو اب حکم شرعی ان دونون کا سنا چاہیی پس جاننا چاہیی کہ نذر غیر خدا کی لیی جائز نہین اور اگر کوئی

نذر غیر خدا کی مانی تو منعقد نہین ہوتی اور لینا اور کہانا اوسکا بموجب روایات فقہ کی ناروا ہے یہہ ہی حکم نذر بغیر اللہ کا آمدم بر بیان نیاز بزرگان

پس جو نکہ یہی معلوم ہوچکا کہ لفظ نیاز کی معنی تحفہ درویشان ہین اور وہ بر وصلہ ہی پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو کچہہ بطریق نیاز یعنی بر وصلہ اور

تحفہ کی دیوی تو وہ نیاز جائز اور اوس بزرگ کہ کہانا اوس چیز کا جائز ہی اسیطرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کری کہ بمعنی فاتحہ اور پہونچانی ثواب

اوس چیز کے اوسکو ہی یہہ نیاز جائز اور بیچ کہانی اوس چیز کی تفصیل ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر دینی والی نیاز کی نے بزرگون مردہ کو پہونچانا ثواب صدقہ

ماکولی کا اونکو ارادہ کیا ہی تو کہانا اوس چیز کا اغنیا کو جائز نہین اور اگر پہونچانا ثواب اباحت ماکولی کا واسطی عام مومنون کی ارادہ کیا ہی

تو کہانا اوسکا ہر ہوکی کو جائز ہی غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ لوگ نذر بزرگون کی از راہ نزدیکی حاصل کرنی کی اونسی یا اوپر بر آنی

ایک کام کی معلق کرکر کرتی ہین بموجب روایات مرقومۃ الصدر کی وہ نذر ناجائز اور کہانا اوسکا ناروا ہی اور جو کچھ کہ نیاز اولیا بطور نزدیکی حاصل کرنیکی
اونسی اور نہ معلق ساتہہ کسی کام کی کرتی ہین بلکہ اول اوس چیز کو از راہ نزدیکی حاصل کرنیکی اللہ تعالی سی دیتی ہین اور ثواب اوسکا کسی بزرگ کو بخشتی ہین کہانا اوسکا
اغنیا کو در صورتیکہ نیت پہنچانی ثواب صدقہ ماکولی کی کسی بزرگ کو ہو جائز نہین اور در صورتیکہ نیت اوسکی پہنچانی ثواب باحت ماکولی کی کسی بزرگ کو ہو
کہانا اوسکا اغنیا اور فقرا کو جائز ہی اور اس تفصیل سی معلوم ہوا کہ نیاز بزرگون کی محض بطور پہونچانی ثواب کی اونکو جائز ہی اور ساتہہ نیت نزدیکی حاصل
کرنی اونسی جائز نہین واجب کرنا ایک چیز کا اونکی لیی اپنی نفس پر خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتہہ ایک کام کی ہو اور خواہ بدون اوسکی اسلیی کہ یہہ نذر
ہے اور نذر سوائے خدا کی کسی کی لیی روا نہین پس واضح ہوا کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطی غیر خدا کی اپنی نفس پر خواہ معلق ساتہہ کسی کام کی ہو خواہ بدون
اوسکی یہہ واجب کرنا دونون طرح جائز نہین اور نیاز بزرگون کی کہ واجب کرنا ایک چیز کا اوپر اپنی نفس کے واسطی اون بزرگ کی نہو جائز ہی بلکہ مستحسن اور اوسکا
کہانا ہین جو تفصیل ہی اوپر ذکر کی گیی تہی اور دلیل الضالین مین لکہا ہی کہ نذر نہین ہوتی مگر واسطی اللہ سبحانہ کی پس جینی نذر کی واسطی کسی نبی کی انبیا مین
مین سی یا کسی ولی کی اولیا مین سی نہین لازم آتا اوسپر کچھہ پہر اگر دیوی وہ چیز کسی کو آدمیون مین سی اسی نیت پر تو نہین جائز ہی لینا اوسکا
اور اگر ہو طعام نہین حلال کہانا اوسکا اور اگر ہو جانور ذبح کیا ہوا پس وہ مردار ہی اور اگر کہا وین وہ بسم اللہ کر کر کافر ہون سب اور اگر نذر کری اللہ تعالی
کے پہر کہا وین لوگ اور بخشین ثواب اوسکا کسی آدمی کو تو یہہ جائز ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال اکثر ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحلف لا و مقلب القلوب رواہ البخاری
روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کہا اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کہاتی یون نہین قسم ہی پہیرنیوالی دلون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف دلالت کرتی ہی
یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی قسم کہانی ساتہہ صفات اللہ تعالی کی ہو ع وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ینہٰکم
ان تحلفوا بآبائکم من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہی تمکو اس سی کہ قسم کہاؤ تم اپنی باپون کی جو شخص ہو قسم کہانیوالا پس چاہیی کہ قسم کہاوی اللہ کی یعنی
ساتہہ نامون اور صفتون اوسکی یا چپ رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف باپ کی قسم سی منع کرنا بطریق مثال کی ہی اور مراد یہہ ہی کہ سوا
اللہ تعالی کی اور کی قسم نہ کہایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیی کیا کہ عادۃ ہی لوگون کی کہ باپ کی قسم بہت کہایا کرتی ہین اور سوا اللہ تعالی کی اور
کے قسم کہانی سی اسلیی منع کیا کہ قسم مختص ہی ساتہہ ذات باری تعالی کی بسبب کمال عظمت اوسکی کی پس نہ مشابہ کیا جاوی ساتہہ اوسکی غیر اوسکا آیا
سنا ابن عباس سے کہ قسم کہا اون مین اللہ تعالی کی سو بار پہر توڑ ڈالون اوسکو بہتر ہی اس سی کہ قسم کہاؤن مین غیر اللہ کی پہر پورا کرون اوسکو اور اللہ سبحانہ
کو سزاوار ہی یہہ کہ قسم کہاوی جسکی چاہی اپنی مخلوقات مین سے واسطی آگاہ کرنی کی اپنی بزرگی پر پہر اگر کہا جاوی کہ یہہ حدیث مخالف ہی اس قول
حضرت کی افلح وابیہ یعنی اس سی ثابت ہوا کہ حضرت نی باپ کی قسم کہائی ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ واقع ہوا پہلی وارد ہونی نہی کی یا بحسب عادۃ
کے بغیر قصد کی زبان سی نکل گیا ہو وعن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا
بالطواغی ولا بآبائکم رواہ مسلم اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قسم کہاؤ بتون کی
اور نہ اپنی باپون کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ایام جاہلیت مین لوگ بتون کی اور اپنی باپون کی اکثر قسم کہایا کرتی تہی بعد اسلام لانی کی حضرت نی منع کیا
اس سی تاکہ ہوشیار رہین اور بسبب عادت قدیم کی انکی زبان پر وہ قسمین جاری نہون ہو ع وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی اور کہی اپنی قسم مین کہ قسم کہاتا ہون لات و عزی کی کہ نام تہی
ہین بتون جاہلیت کی تو چاہیئے کہ کہی لا الہ الا اللہ اور جس شخص نے کہا واسطی یار اپنی کی کہ آؤ جوا کہیلین ہم تجہی پس چاہیئے کہ تصدق کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
کہی لا الہ الا اللہ یعنی توبہ کری طرف اللہ تعالی کی اور اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ اگر جاری ہون نام لات و عزی کی کسی نومسلم کی زبان پر ازراہ
سہو کے بحسب عادت سابق کی تو وہ کہی لا الہ الا اللہ ازراہ کفارہ اون الفاظ کی اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اِنَّ الحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ پس یہہ توبہ ہوگی
غفلت سے اور دوسرے یہہ کہ جاری ہون نام لات و عزی کی زبان پر بقصد تعظیم اونکی تو یہہ کفر اور مرتد ہونا صریح ہے پس کہی لا الہ الا اللہ واسطی تجدید
ایمان کے پس یہہ توبہ معصیت سے ہوگی اور تصدق کری یعنی کچہہ اپنی مال مین سی دیدی تا کفارہ اوس کہنیکا ہو اور بعضون نی کہا کہ دیدی اوس
مالکو کہ ارادہ رکہتا ہی جوا کہیلنی کا ساتہہ اوسکی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی بلاوی کسیکو طرف کہیل کے تو کفارہ اوسکا تصدق ہی پس کیا ہی حال
اوسکا کہ جو کہیلی مع **وعن** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ
كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَعَنَ
مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا قِلَّةً
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی کسی دین پر کہ سوا اسلام کہی
جہوٹے پس وہ ہوتا ہی جیسا کہا اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر نذر اوس چیز مین کہ نہین مالک اور جو شخص کہ مار ڈالی اپنی تئین ساتہہ کسی چیز کی یعنی چہری وغیرہ کی دنیا
مین عذاب کیا جاویگا ساتہہ اوس چیز کی دن قیامت کے یعنی مثلا چہری سے مارا تہا تو قیامت کو چہری اوسکی ہاتہہ مین دینگی اور وہ مارےگا اپنی تئین اوس سے ہمیشہ
جبتک کہ چاہیگا اللہ تعالی اور جو شخص کہ لعنت کری کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنی اوسکی ہی یعنی اصل گناہ مین اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مرد مسلمان کو
ساتہہ کفر کی پس وہ مانند قتل اوسکی ہی یعنی اسلیے کہ تہمت کرنی ساتہہ کفر کی اسباب قتل سے ہی پس ہوگی تہمت کرنی ساتہہ کفر کی مانند قتل کی اور جو
شخص کہ کری دعوی جہوٹا تا کہ حاصل ہو سبب اوسکی مال بہت نہین زیادہ کرتا اوسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کسی دین پر الخ جیسیکہ کہی
اگر مین یہہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سی یا پیغمبر سی یا قرآن سی اور جہوٹ اسمین یہہ ہے کہ مثلا پہر کری اوس
کام کو اسلیے کہ قسم واسطی منع کرنیکی فعل سی ہوتی ہی کہ نکری پس پہر تو اوسکا یہہ ہی کہ نکری وہ کام اور اگر کری تو جہوٹا ہوگا پس جہوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا
کہ جو کہا ہی یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین اسلام سی ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اسطرحکی قسم کہانیوالا کافر ہوجاتا ہی بمجرد قسم کہانی
کے یا بعد قسم توڑنی کی بسبب ساقط کرنی حرمت اسلام کی اور راضی ہونیکی ساتہہ کفر کی اور شاید کہ مراد ساتہہ اسکی تہدید اور مبالغہ ہی وعید مین نہ حکم
اوسکا کہ ہوجاتا ہی یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب کا ہوتا ہی مانند یہود وغیرہ کی اور نظیر اسکی یہہ قول حضرت کا ہی مَن تَرَکَ الصَّلٰوۃَ فَقَدْ
کَفَرَ اسکی بہی یہی معنے ہوتی ہین کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہی عذاب کافر کا پہر اسطرحکا کلام عرف شرع مین قسم ہوتا ہی اور لازم آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنی قسم
کے یا نہین پس مذہب ابی حنیفہ رح اور بعضی علما کا تو یہہ ہی کہ یہہ قسم ہی اور واجب آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنی اوسکی کی اور دلیل انکی ہدایہ وغیرہ مین لکہی ہین
اور مالک اور شافعی نے کہا کہ یہہ قسم نہین ہے اور نہ لازم آتا ہی کفارہ اسمین لیکن کہنی الا اوسکا گنہگار رہوتا ہے چاہو اسمین سچا ہو یا جہوٹا اور در المختار مین لکہا ہی کہ صحیح
یہہ ہے کہ اسطرحکا قسم کہانیوالا کافر نہین ہوتا برابر ہی کہ معلق کری اوسکو ساتہہ زمانہ گذری ہوئی کے یا زمانہ آئندہ کے اگر ہو اوسکی اعتقاد مین یہہ قسم اور اگر ہو وہ جاہل اور اوسکی
اعتقاد مین یہہ ہے کہ کافر ہوجاتا ہی جہوٹی قسم کہانیوالا زمانہ گذشتہ کی یا ساتہہ مباشرت شرط کی زمانہ آئندہ مین تو کافر ہوجاتا ہی دونون صورتون مین واسطی
راضی ہونی اوسکی کی ساتہہ کفر کی انتہی اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر الخ جیسیکہ کہی اگر شفا پاوی بیمار میرا تو فلانا غلام آزاد کرون اور وہ غلام اوسکی

ملک مین بھی نہین تو لازم نہین ہوتا پورا کرنا اوس نذر کا اگرچہ داخل ہوا وسکی ملک مین بعد اوسکی بخلاف اوسکی کہ معلق کری آزادی کو ساتھہ ملک کی کہ
کہی اگر خرید ون مین یا مالک ہون اوسکا تو وہ آزاد ہی پس اس صورت مین آزاد ہو جاویگا غلام بعد خریدنی کی اور ملک مین آنی کی اور تاکہ حاصل ہو
بسبب اوسکی مال بہت یہہ اشارہ ہی طرف علت دعوی کی باعتبار اکثر کی اور قید نہین ہے کہ جزا مترتب ہو اوسپر بغیر قصد تکثیر کی اور یہی بات جاری ہوتی
ہی بیچ دعوی کرنی احوال و رفضائل و کمالات کی بقصد تکثیر جاہ و مرتبہ کی نزدیک لوگون کی جیسیکہ بعضی متشبہ اور متصنع طریقت کی کرتی ہین اعاذنا
اللہ من ذلک **متفق علیہ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی
یمین فاری غیرھا خیرا منھا الا کفرت عن یمینی واتیت الذی ھو خیر متفق علیہ** اور روایت ہی ابی موسی کی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین قسم خدا کی اگر چاہی اللہ نہ قسم کہاونگا کسی چیز پر پہر دیکہون مین خلاف اوسکا بہتر اوس سی مگر کہ کفارہ دون مین قسم
اپنی سی اور کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ اگر قسم کہاون مین ایک کام پر کہ نہ کرون گا اوسکو حالانکہ کرنا اوسکا
بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالون گا اور کرون گا اوس کام کو اور کفارہ قسم کا دونگا اور مثال اوسکی آگی مذکور ہوگی **وعن عبد الرحمن بن سمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ لا تسأل الامارۃ فانک ان اوتیتھا عن مسألۃ وکلت الیھا وان
اوتیتھا عن غیر مسألۃ اعنت علیھا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا منھا فکفر عن یمینک وائت الذی ھو
خیر وفی روایۃ فائت الذی ھو خیر وکفر عن یمینک متفق علیہ** اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی ای عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کہ کہین کا تجہی حاکم کرین پس تحقیق تو اگر دیا جاویگا سرداری مانگنی سی تو سونپا جاویگا طرف اوسکی اور اگر
دیا جاویگا سرداری بن مانگی مدد دیا جاویگا اوسپر اور جسوقت قسم کہاوی تو کسی چیز پر پہر دیکہی تو خلاف اوسکا بہتر اوس سی پس کفارہ دی قسم اپنی کا اور کر تو وہ
چیز کہ وہ بہتر ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور کفارہ دی قسم اپنی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ مانگ سرداری الخ یعنی
سرداری امر دشوار ہی نہین ادا کر سکتی حق اوسکا مگر بعضی آدمی پس نہ مانگ اوسکو حرص نفس کی سببی کہ اگر تو مانگی گا اوسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اوسکی
اور نہین مدد کرینگا تیری اللہ اوس سرداری پر اور اس صورت مین تمام شر و فساد برپا ہونگی اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگی تو مدد کریگا اللہ تیری اوسپر
پس اس صورت مین درستی تیری سب امور کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اگر قسم کہاوی گناہ پر مثلا کہی نماز نہین پڑہونگا یا فلانیکو مار ڈالونگا
یا اپنی باپ سی کلام نہین کرونگا تو واجب ہی کہ قسم کو توڑ ڈال اور کفارہ دی قسم کا اور اگر قسم کہاوی ایک چیز پر کہ خلاف اوسکا اولی ہو اوس سی
جیسی قسم کہاوی کہ مین اپنی بیوی سی صحبت نہین کرونگا ایک مہینی یا مانند اسکی کی تو توڑ ڈالنا اوسکا افضل ہی اور باقی احکام اسکی ابتدای باب
مین ذکر ہو چکی ہین اور پہلی اور دوسری روایت مین فرق یہہ ہی کہ پہلی روایت سی سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ پہلی دی قسم توڑنیسی اور دوسری روایت کی
سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ بعد قسم توڑنیکی دی اور تینون امام جائز کہتی ہین دینا کفارہ کا پہلی قسم توڑنی سی لیکن شافعی یہہ کہتی ہین کہ اگر کفارہ ادا کری ساتہہ روزون
کے پہلی قسم توڑنی کی نہین جائز اور اگر غلام آزاد کری یا کہانا کہلاوی یا لباس دی پہلی قسم توڑنی کی تو جائز ہی اور امام اعظم کی نزدیک پہلی قسم توڑنی سی مطلق
کفارہ دینا نہین جائز وہ کہتی ہین کہ جن حدیثون مین تقدیم کفارہ کی سمجہی جاتی ہی وہ مین واو مطلق جمع کیلیے ہے **وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فرای خیرا منھا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل رواہ مسلم**
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی قسم کہاوی کسی چیز پر پہر دیکہی یعنی خلاف اوسکا بہتر اوس سی تو چاہیی کہ کفارہ
دی اپنی قسم کا اور کری یعنی خلاف اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یلج احدکم**

بِیَمِیْنِہٖ فِیْ اَھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِیْ افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا ایک تمہاریکا اپنی قسم پر در مقدمہ اہل اپنی کی گناہ دینوالی والا زیادہ
ہے وسکو نزدیک اللہ کی قسم توڑنی اور کفارہ دینی اوسکی سی جو کہ فرض کیا اللہ نی اوسپر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ قسم توڑنی مین بہی عتاب
ظاہر کے بسبب حرمت نام خدا تعالی کی ہی و ریج گمان قسم کہانیوالی کی یہی ہی یہی گناہ ہے لیکن یہہ اصرار قسم کی کہ لازم کری فوت ہونی حق اہل و عیال کو گناہ زیادہ
ہے حاصل مضمون اس حدیث کا ہی مانند مضمون پہلی حدیثون کی ہی کہ بر تقدیر یہ ہونی بہلائی کی خلاف قسم مین قسم کا توڑنا اور کفارہ کا دینا لازم ہی + ح +
وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُکَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُکَ عَلَیْہِ صَاحِبُکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم تیری واقع ہوتی ہی اوس چیز پر کہ سچا جانی تجکو صاحب تیرا یعنی قسم دینی والا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی معتبر بیچ
ہونے قسم کے نیت اوس شخص کے ہی کہ قسم دٹی تجکو اور ارادہ رکہی وہ اور معتبر نہین اوسمین نیت قسم کہانیوالی کی اور توریہ اور تاویل اوسکی اور یہہ اس صورت
مین ہے کہ قسم دینی والا صاحب حق ہو کہ باطل ہو تا ہو حق اوسکا بسبب توریہ کے جیسیکہ یہہ صورت قسم دینی قاضی اور نائب اوسکی کی مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو
یا کوئی قسم دینی والا نہو تو مضائقہ نہین ہے توریہ مین خصوصاً کہ اوسمین نفع کسیکا ہو مانند کہنی خلیل الرحمن علیہ السلام کی سارہ کو کہ یہہ بہن میری ہی اور ارادہ
بہن اسلام کی تا بادشاہ و ظالم کی سی اوسکو خلاص کرین ہو ح + وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی نِیَّۃِ
الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہوتی ہی اوپر نیت قسم دینی والیکی نقل کی
یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ فِیْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰہِ وَبَلٰی وَاللّٰہِ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ وَقَالَ رَفَعَہٗ بَعْضُھُمْ عَنْ عَائِشَۃَ اور روایت ہی
عائشہ رضی سی کہ کہا اوتاری گئی یہہ آیۃ نہین پکڑتا تمکو اللہ ساتہہ لغو کی بیچ قسمون تمہاریکی بیچ حق کہنی آدمی کی لا واللہ و بلی واللہ نقل کی یہہ بخاری نی اور
شرح السنۃ مین روایت کی گئی ہی یہہ ساتہہ لفظ مصابیح کی اور کہا شرح السنۃ مین کہ پہنچائی ہی یہہ حدیث بعضی لوگون نی حضرت عائشہ سی حضرت تک **ف**
یعنے عادت عرب کے ہی اثنا کلام کرنی مین اکثر کہتی ہین لا واللہ یعنی قسم ہی اللہ کی نہی یہہ کام نہین کیا اور قسم ہی اللہ کے ہنی یہہ کام کیا ہی اور اسکی کہنی مین ارادہ
قسم کا نہین کہتی بلکہ بقصد تاکید کلام کی اسطرح اونکی زبان پر جاری ہوا کرتا ہی پس اس قسم نہین منعقد ہوتی اور اسکو قسم لغو کہتی ہین لغو کی معنی ہین لغت مین
کلام بیہودہ کہا امام شافعی نی اسپر عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ صادر ہو بلا قصد زمانہ ماضی کی یا مستقبل کی اور ہماری نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ
قسم کہاوی ایکچیز پر گمان اسکی کہ وہ حق ہی اور واقع مین ایسا ہو نہین چنانچہ بیان مفصل اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ہو ح **الفصل الثانی**
فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِکُمْ وَلَا بِاُمَّھٰتِکُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا
بِاللّٰہِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قسم کہاؤ تم اپنی
باپون کی اور نہ اپنی ماؤن کی اور نہ بتون کی اور نہ قسم کہاؤ تم اللہ کی مگر اسحال مین کہ ہو تم سچے یعنی زمانہ گذشتہ مین یا آیندہ مین نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی
نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابن عمر رضی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسنی قسم کہائی غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اوسنی نقل کی یہہ ترمذی نے
ف یعنی جسنے قسم کہائی غیر اللہ کے اسحال مین کہ اعتقاد رکہتا ہی اوسکی تعظیم کا اوسنی کیا شرک جلی یا خفی ایسی کہ اوسنی شریک کیا اوسکو ساتہہ اللہ تعالی کی بیچ
تعظیم کی کہ مخصوص تہی ساتہہ اوسکی اور یہہ جو یہان رسم ہی کہ ازراہ محبت اور عزیز ہونی کسی کے اوسکی قسم کہاتی ہین مانند قسم کہانی بیٹی کی یا اوسکی سر یا جان

کی یہہ بہی خالی گناہ سی نہین اگرچہ شرک نہوا اور اگر قسم نکل گئی زبان سی بلا قصد بحسب عادۃ کی مانند لاوابی کی تو شرک و گناہ نہین ہو ع مولانا وعن
بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَۃِ فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی امانت کی پس نہین وہ ہم مین سی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے
ف یعنی جسنی قسم کہائی نری امانت کی بغیر اضافت کرنی کی طرف اللہ تعالی کی پس وہ ہماری تابعین مین سی نہین ہے اسلیی کہ یہہ اہل کتاب کے عادات سی ہے
اور قسم غیر اللہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد رکہی حضرت نی امانت سی فرائض یعنی نہ قسم کہاوی تم نماز و حج اور مانند انکیکی اور بہر تقدیر نہین کفارہ ہی اس
قسم مین سبکی نزدیک اور اگر قسم کہاوی امانت اللہ کی تو اکثرون کی نزدیک اسمین بہی کفارہ نہین اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ قسم ہی واجب ہوتا ہی کفارہ اسکا
قسم کی توڑنی سی اسلیی کہ یہہ اللہ تعالی کی صفات سے ہی سوا اسکی کہ امین اسماء الہی سی ہی یا مراد امانت اللہ سی کلمہ توحید ہی ہو ع وعنہ قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ کَانَ کَاذِبًا فَہُوَ کَمَا قَالَ وَاِنْ کَانَ صَادِقًا فَلَنْ یَّرْجِعَ اِلَی
الْاِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی مین بیزار ہون
اسلام سی یعنی اگر کیا ہو مینی ایسا یا نہ کیا ہو مینی ایسا پس اگر ہو جہوٹا پس وہ ایسا ہی جیسا اوسنی کہا اور اگر ہی سچا پس ہرگز نہ پہریگا طرف اسلام کے ثابت
نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگر کوئی قسم کہاوی اسطرح کہ اگر مینی یہہ کام کیا ہو تو مین اسلام سی بیزار ہون پس اگر وہ شخص ایسا
جہوٹ کہتا ہی یعنی واقع مین وہ بات کی تہی پس ہو گیا وہ اسلام سی بیزار اسمین مبالغہ ہی بیچ منع کرنی کی اس قول سی اور اگر وہ سچا ہی یعنی واقع
مین اوسنی نہین کی تہی وہ بات تو اسصورت مین بہی خالی گناہ سی نہین کہ ایسی قسم کہائی مسلمان کو بیجا ہی + مولانا وعن ابی سعید الخدری
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَہَدَ فِی الْیَمِیْنِ قَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مبالغہ کرتی قسم کہانی مین فرماتی نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان ابو القاسم کی اوسکی ہاتہہ مین ہے نقل کی یہہ ابو داود نے ف نہین یعنی نہین غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابو القاسم
کنیت شریف حضرت کی ہی اور اس عبارت مین تاکید و مبالغہ اس سبب سے ہی کہ یہہ عبارت دلالت کرتی ہی اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی اور مسخر ہونے نفس
مبارک حضرت کی ہو ع وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَتْ یَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کہاتی لا واستغفر اللہ نقل کی یہہ ابو داود
اور ابن ماجہ نی ف قسم کہنا اس عبارت کا بسبب مشابہت قسم کی ہی اسلیی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی اگر ہو امر برخلاف اسکی چونکہ
یہہ کہنا مضبوط کر دیتا ہی کلام و مطلب کو بیچ حکم قسم کی ہی ہو ع وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ
عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا حِنْثَ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَذَکَرَ التِّرْمِذِیُّ
جَمَاعَۃً وَقَفُوْہُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر اور کہی انشاء اللہ تعالی یعنی متصل قسم
سی پس نہین ہے حنث اوسپر نقل کی یہہ ترمذی و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ ٹہیرائی ہی اونہون نے
یہہ حدیث ابن عمر پر ف حنث کی معنی ہین گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کی انشاء اللہ کہی تو وہ قسم نہین ہوتی تا حنث اوسپر مترتب ہو
حاصل یہہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہی اور نہ اوسکی توڑنی سی کفارہ لازم آتا ہی اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہی منعقد ہونی تمام عقود کی سے یہی مذہب
اکثر علما کا اور مذہب امام ابو حنیفہ کا اور ابن عباس کے نزدیک کہنی انشاء اللہ منفصل کا بہی یہی حکم ہی اور حد متصل ہونیکی یہہ ہی کہ اور کلام مین مشغول نہو جب بعد

قسم کے اور کلام مین مشغول ہو اور پھر انشاء اللہ کہا تو متصل نہوا وہ منفصل ہی اور بعضون نے حد الفصال کی ورا رہی کچھہ بیان کی ہی جو چاہی مرقات مین دیکھ لے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی الاحوص عوف بن مالك عن ابيه قال قلت يا رسول الله أرأيت ابن عمي اتيه اسأله فلا يعطيني ولا يصلني ثم يحتاج الي فياتيني فيسألني وقد حلفت ان لا اعطيه ولا اصله فامرني ان اتي الذي هو خير واكفر عن يميني رواه النسائي وابن ماجة وفي رواية قال قلت يا رسول الله ياتيني ابن عمي فاحلف ان لا اعطيه ولا اصله قال كفر عن يمينك روایت ہی ابی الاحوص عوف بن مالک سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی مالک سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو حال چچا کی بیٹی میرے کیسی آتا ہون مین اوسکی پاس اسحال مین کہ مانگتا ہون مین اوس سے یعنی کچھہ مال پس نہین دیتا وہ مجکو اور نہین سلوک کرتا مجھسی پھر محتاج ہوتا ہی وہ طرف میرے اور آتا ہی میرے پاس اور مانگتا ہی مجھسی اور تحقیق قسم کہا لی مینی یہہ نہ دونگا مین اوسکو یعنی کچھہ اور نہ سلوک کرونگا اوس سے یعنی واسطی جزاء عمل اوسکی کہ آپ نہین دیتا اور مجھسی مانگتا ہی پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اوسکو دون ہی اور سلوک ہی کرون اوس سے اور کفارہ دون اپنی قسم کا نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی اور ابن ماجہ کی روایت مین یون ہے کہ کہا مالک نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ آتا ہی میری پاس بیٹا چچا میرے کا پس قسم کہاتا ہون مین یہہ نہ دونگا مین اوسکو اور نہ سلوک کرونگا مین اوس سے فرمایا کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد توڑنی قسم کے

باب في النذور

یہہ باب ہی بیچ بیان نذرونکے ف پہلی باب مین مصنف حدیثین قسمون و نذرونکی لایا اور اس باب مین حدیثین فقط نذرونکی لایا ہی اور لفظ نذر کا جمع باعتبار اقسام نذر کے لایا ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابي هريرة وابن عمر قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنذروا فان النذر لا يغني من القدر شيئا وانما يستخرج به من البخيل متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سے اور ابن عمر رضی سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نذر مانو تم اسلیے کہ نذر نہین دور کرتی تقدیر سے کچھہ چیز کو اور سوای اسکی نہین کہ نکالا جاتا ہی سبب نذر کے بخیل سے یعنی کچھہ مال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی سخی دیتا ہی خدا کی نام پر باختیار خود بلا واسطہ نذر کے بخیل کا یہہ کام ہی کہ کہتا ہی اگر خدا مجکو یہہ چیز دیگا تو اوسکی نام پر یہہ قدر دونگا اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہے کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہی کہا قاضی نے کہ عادت لوگونکی یہہ ہے کہ معلق کرتی ہین نذرکو اوپر حاصل ہونے منافع کی اور دور ہونے ضرر کی پس منع کیا حضرت نے اس سے اسلیے کہ یہہ کام بخیلونکا ہی سو سخی کہ جب ارادہ کرتا ہی نزدیکی حاصل کرنیکا اللہ تعالی سی تو جلدی کرتا ہی بیچ اوسکی اور کرتا ہی اوسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہین چاہتا کہ ہاتھہ سے اپنی کچھہ دیوی مگر مقابلہ مین عوض کے دیتا ہی کہ اول وہ حاصل ہو تب اوس چیز کو معلق کرتا ہی اوپر حاصل ہونے نفع اور رفع ضرر کے اور یہہ تقدیر کو رد کرتا نہین ولیکن نذر کبھی موافق ہو جاتی ہے تقدیر کے پس نکالتی ہی بخیل سے وہ چیز کہ نہین ارادہ کرتا تہا نکالنی اوسکی کا اور بعضون نے کہا کہ غرض منع کرنی نذر کی سی یہہ ہے کہ نذر کرکے سستی نکیا کرے اوسکی ادا کرنی مین کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اوسکی ذمہ ادا کرنا اوسکا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ ساتھہ اس گمان کی نذر نہ مانے کہ جو اللہ تعالی نی مقدر نہین کیا ہے وہ نذر سی ہو جاویگا پس حقیقت مین نہی نذر سی باین غرض ہے نہ مطلق نذر سی ۱۲ ح وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من نذر ان يطيع الله فليطعه ومن نذر ان يعصيه فلا يعصه رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ نذر کری یہہ کہ اطاعت کری اللہ کی پس چاہیی کہ اطاعت کری اوسکی اور جو شخص کہ نذر کری اوسکی نافرمانی کی پس گناہ کری اوسکا نقل کی یہہ بخاری نی وعن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا وفاء لنذر في معصية ولا فيما لا يملك العبد رواه مسلم وفي رواية لا نذر في معصية الله اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور نہین پورا کرنا نذر کا بیچ اوس چیز کی کہ نہین مالک ہوتا بندہ نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالی کی ف نہین جائز الخ یعنی اگر نذر مانی گناہ کرنیکی تو نہین جائز ہی پورا کرنا اوسکا اور نہین لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور حنفیہ کی نزدیک اوسمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہی اور نہین مالک

ہوتا یعنی مثلاً کوئی کہی غیر کی غلام کو یا کسی اور چیز کو کہینی لازم کیا اپنی پر اسکو خدا کی راہ مین آزاد کرنا یا دینا تو اوسکی ذمہ لازم نہین ہوتا بسبب صحیح ہونی
نذر کی ؁ طیبی مولانا **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ　اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یعنی جو کوئی مطلق نذر مانی کہی مجہپر نذر ہی اور نام نہ لی کسی چیز کا تو اوسپر کفارہ قسم کا ہی اور اگر نیت کری روزون کی بغیر عدد کی لازم ہوتی ہین
اوسپر تین روزی اور اگر نیت کری صدقہ کی تو کہلانا دس مسکینون کا مانند فطرہ کی لازم ہوتا ہی ؁ در المختار **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ
وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ　اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی تہی ناگہان دیکہا ایک شخص کہڑی
ہوئی کو پس پوچہا نام و احوال اوسکا پس کہا لوگون نی کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہی نذر مانی ہی اسنی یہہ کہ کہڑا رہی اور نہ بیٹہی اور نہ سایہ مین آوی اور نہ بولی یعنی
مطلقاً اور روزہ رکہی یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہو اس سے کہ بولی اور سایہ مین آوی اور بیٹہی اور پورا کری روزہ اپنا نقل کی یہہ
بخاری نی **ف** پورا کری روزہ اور ہمیشہ رکہتا رہی روزی اسلیی کہ نذر ماننی طاعت کے لازم ہی اور رکہنا روزونکا ہمیشہ اچہا ہی اوسکی لیی کہ قدرة
رکہی اوسکی اور استثنا کیی جاتی ہین اس سے پانچ روزی جو رکہنی منع ہین شرعاً اور عرفاً اور اگر نیت کری اون پانچ دنون کی بہی تو واجب ہے اوسپر
افطار کرنا اونکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنی اونکی کی ہمارہی نزدیک و حضرت نی اوسکو بولنی کا اسلیی حکم کیا کہ بولنا کبہی واجب ہوتا ہی مانند
قراۃ کی یعنی نماز مین اور جواب دینی سلام کی پس ترک کرنا اوسکا گناہ ہی اور نہ بیٹہنا اور سایہ مین نہ آنا طاقت بشری سی باہر تہا اسلیی بیٹہنی اور سایہ مین آنیکا
حکم کیا ؁ **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ
يَمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ارْكَبْ اَيُّهَا
الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ　اور روایت ہے انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک بوڑہی کو کہ راہ چلتا ہی درمیان
دو بیٹون اپنی کی یعنی تکیہ کیی ہوئی اونپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نی کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نی کہ نذر مانی ہی اس شخص نے یہہ کہ پیادہ پا
جاوی یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کرنی اسکی سی اپنی جان پر البتہ بی پرواہی اور حکم کیا اوسکو سوار ہونیکا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ سی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی سوار ہو جا ای بڈہی اسلیی کہ اللہ تعالی بی پرواہ ہی تجہسی اور تیری
نذر سی **ف** سوار ہونیکا حکم کیا حضرت نی اوسکو بسبب عاجز ہونی اوسکی کی پیادہ پا چلنی سی کہا ابن ملک نی کہ عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر امام شافعی نے
کہ سوار ہونی سی کچہہ لازم نہین آتا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ لازم آتا ہی اوسپر جانور ذبح کرنا اسلیی کہ داخل کیا اوسنی نقصان بعد التزام کی اور یہی ایک
قول شافعی کا ہی دو قولون مین سی اور کہا مظہر نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کی حق مین کہ نذر مانی یہہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ
کی پس کہا شافعی نی کہ پیادہ پا جاوی اگر طاقت رکہتا ہی پیادہ پا چلنی کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کری اور سوار ہولی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ سوار
ہو اور جانور ذبح کری برابر ہی کہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا چلنی کی یا نہ طاقت رکہتا ہو انتہی اور کہا علما ہمارے نی کہ اگر کوئی کہی کہ مجہپر ہی پیادہ
پا چلنا طرف بیت اللہ کے تو واجب ہوتا ہی اوسپر حج یا عمرہ جو چاہی اور بیان موقوف اوسپر ہی اور کہی کہ مجہپر ہی پیادہ پا چلنا طرف حرم کی یا
طرف مسجد الحرام کی نہین آتا اوسپر کچہہ نزدیک ابی حنیفہ کے اور صاحبین کے نزدیک لازم ہی اوسپر حج یا عمرہ اور اگر کہی کہ مجہپر ہی جانا طرف بیت اللہ تعالی

کی تو نہیں صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانی حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہی اوسپر کہ گھر سی پیادہ پا چلی اور سوار نہو یہانتک کہ کری طواف الزیارہ اور اگر نذر
مانی عمرہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈاوی پہر اگر سوار ہو تمام راہ مین یا آدہی راہ سی زیادہ مین بعذر یا بلا عذر تو لازم آویگا جانور ذبح کرنا
اور اگر سوار ہوا آدہی راہ سی کم مین تو تصدق کری بقدر اوسکی بکری کی قیمت مین سے ہو ح وعن ابن عباس ان سعد بن عبادة
استفتى النبي صلى الله عليه وسلم في نذر كان على امه فتوفيت قبل ان تقضيه فافتاه ان يقضيه عنها متفق عليه
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ سعد بن عبادہ نی فتوی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ نذر کی کہ تہی اونکی ماں پر اور وہ مر گئی پہلی
ادا کرنی اوسکی کی پس فتوی دیا حضرت نی سعد کو یہہ کہ ادا کری نذر کو اوسکی طرف سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی علما نی بیچ
نذر سعد کی ماں کی بعضون نی تو کہا ہی کہ نذر مطلق مالی تہی اور بعضون نی کہا روزہ نذر ماناتہا اور بعضون نے کہا غلام آزاد کرنا اور بعضون نی
کہا صدقہ اور ظاہر تر یہہ ہی کہ تہی نذر مالی یا نذر مبہم اور مؤید ہی اسکی یہہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پلا اوسکی طرف سی پانی
اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ نہیں لازم ہی وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہو اور ترکہ میت نے چہوڑا نہو تو بہی لازم
نہیں وارثون پر ادا کرنا اوسکا و لیکن مستحب ہے اور علما ظاہر کہتی ہین بموجب اس حدیث کی کہ لازم ہی اور دلیل ہماری یہہ ہی کہ وارث نی نذر لازم نہیں کی
ہی کہ اوسپر ادا کرنا اوسکا لازم ہوا اور اس حدیث سعد کا جواب یہہ ہے کہ احتمال ہی کہ اوسکی ماں نی ترکہ چہوڑا ہوا اوسمین سے اوسنی ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعد کی طرف
سی اور اس حدیث مین دلالت وجوب پر نہیں ہی ع ح وعن كعب بن مالك قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
من توبتي ان انخلع من مالي صدقة الى الله والى رسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك بعض
مالك فهو خير لك قلت فاني امسك سهمي الذي بخيبر متفق عليه وهذا طرف من حديث مطول
اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سی یہہ ہی کہ الگ ہو جاؤن مین ساری مال اپنی سی اور تصدق کرون
مین اوسکو طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ تو کچہہ مال اپنا پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مینی پس تحقیق رکہتا
ہون مین حصہ اپنا جو کہ خیبر مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور یہہ ٹکڑا ہی حدیث دراز کا **ف** جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف
لے گئی تو کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ حضرت کی ساتہہ نہ گئی جب حضرت تشریف لائی تو خفا ہوئی اونپر اور لوگونکو منع فرما دیا
کہ کوئی اونسی کلام نہ کیا کری یہہ بہت تنگ ہوئی اور دعا دراز کی اور توبہ جناب غفار سی کیا کرتی بعد چندی کی توبہ اونکی مقبول ہوئی اور اونکی حق
مین یہہ آیت اتری وعلی الثلاثة الذین خلفوا الایہ پس جب مالک نی جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوۃ سی عرض کیا کہ مین اس شکرانہ مین اور کامل کرنی
توبہ اپنی کی لیی چاہتا ہون کہ سب مال اللہ کی راہ مین دیدون حضرت نی فرمایا کہ کچہہ مال رہنی دی ظاہر یہہ ہے کہ دو تہائی مال رکہنی کو فرمایا ہوا اور حضرت نی یہہ حکم اسلیی
کیا کہ مبادا اونکو حاجت ہو کچہہ اور صبر نکر سکین اور حضرت ابو بکر نی جو سارا مال اللہ کی راہ دیدیا او حضرت نی منع نکیا سبب یہہ تہا کہ وہ صابر اور راضی برضا
ہوئی تہی اور یہہ حدیث شاید مصنف نی باب میں اسلیی لایا کہ یہہ مشابہ نذر کی تہا اسمین کہ کعب نی واجب کی اپنی نفس پر وہ چیز کہ نہ واجب تہی بسبب جاری ہونی
ایک امر کی ++

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر
في معصية فكفارته كفارة اليمين رواه ابو داود والترمذي والنسائي روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں جائز پورا
کرنا نذر کا گناہ مین اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی امام اعظم رح کی اور اونکا یہی مذہب
اور حجت ہی امام شافعی رح ع + وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من نذر نذرا لم يسمه

فکفارتہ

فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ
كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابن عباس سے
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مانی نذر غیر معین یعنی جیسی کہی کہ خدا کی لیے مجہپر نذر ہے اور تعین نکری اوسچیز نذر کی گئی کو کہ روزہ ہے یا صدقہ ہے
مثلا پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص مانی نذر گناہ میں تو کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص مانی ایسی نذر کہ نہ طاقت رکہی اوسکی پورا کرنیکی یعنی مثلا نذر
مانی پہاڑ کی اوٹہانیکی یا پیادہ پا چلنیکی طرف بیت اللہ کے اور مانند اوسکی پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص کہ مانی ایسی نذر کہ طاقت رکہی اوسکی پس چاہیی کہ پورا
کری اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے اور موقوف کیا اسکو بعضوں نے ابن عباس پر **وعن** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سے کہ کہا نذر مانی
ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہہ کہ ذبح کری اونٹ بوانہ میں کہ نام ایک جگہہ کا ہی اسفل مکہ میں پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور خبر دی حضرت کو یعنی اپنی نذر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ کیا تہا اوسمین کوئی بت بتون جاہلیت کے سے کہ پوجا جاتا تہا کہا صحابہ نے
کہ نہین فرمایا پس کیا تہی اوسمین کوئی عید عیدون کفار سے کہا کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی متوجہ ہوکر طرف اوس شخص کے کہ پوری کر نذر اپنی اسلیے کہ
تحقیق نہین جائز پورا کرنا واسطی نذر کی کہ گناہ میں ہو اور نہین لازم ہوتی ہی نذر اوسچیز میں کہ نہین مالک بیٹا آدم کا نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** کوئی عید یعنی وہان
کوئی میلہ اونکا ہوتا تہا کہ وہان جاکر سیر و تماشی میں مشغول ہوتی تہی ان باتونکی پوچہنی سے غرض یہہ تہی کہ مشابہت کفار کی ساتہہ نہو ہوے **وعن**
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ
وَزَادَ رَزِينٌ قَالَتْ وَنَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذٰلِكِ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ
أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهِ عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالَتْ لَا قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبداللہ بن عمر سے یہہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے
نذر مانی ہی یہہ کہ بجاؤن مین دف آپکی سر پر یعنی روبرو آپکی وقت آنی آپکی کی جہاد سے فرمایا پوری کر لے اپنی نذر نقل کی یہہ ابوداود نے اور زیادہ کیا رزین نے
کہ کہا اوس عورت نے اور نذر مانی ہی مینی یہہ کہ ذبح کرون میں بیچ مکان فلانی اور فلانی کی وہ مکان کہ ذبح کرتی تہی اوسمین جاہلیت کی لوگ پس فرمایا کیا تہا
اوس مکان مین کوئی بت جاہلیت کے بتون میں سے کہ پوجا جاتا تہا کہا اوس عورت نے کہ نہین فرمایا کیا تہا اوسمین کوئی میلہ میلون اونکی سے کہا اوسنے
کہ نہین فرمایا پوری کر تو اپنی نذر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہی اور جو کہتی ہین کہ نذر کرنی خاص طاعت کے چیز چاہیی وہ کہتی ہین کہ بجانا دف کا
اگرچہ طاعت نہین مباح ہی لیکن چونکہ اوسنی نذر مانی تہی کہ حضرت تشریف لاوینگے خیر و عافیت سے تو مین دف بجاونگی بجانا اوسکا حکم طاعت
سے ہوا ہے **وعن** أَبِي لُبَابَةَ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا
الذَّنْبَ وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابی لبابہ سے یہہ کہ اونہون
نے کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سے یہہ ہی کہ چہوڑ دون میں گہر قوم اپنی کا وہ جو پہنچا میں اوسمین گناہ کو اور یہہ کہ الگ ہو جاؤن
سارے مال اپنی سے واسطی تصدق کرنی کی فرمایا حضرت علیہ السلام نے کفایت کرتا ہی تجہسی تہائی مال یعنی نقل کی یہہ رزین نے **ف** چہوڑ دون مین گہر الخ کہا ابولبابہ نے یہہ واسطی

بہاگنی کی اس جگہہ سی کہ غالب ہوا اوسپر شیطان کہ گناہ کروا دیا اوسمین اور گناہ کرنا اونکا یہہ تہا بسبب محبت بنی قریظہ کی اسلیے کہ عیال اموال ابو لبابہ کی تہی
اونکی قبضہ مین اور قصہ ابو لبابہ کا یہہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی محاصرہ کیا تو اونہون نی حضرتؐ سی عرض
کروا بہیجا کہ ابو لبابہ صحابی کو ہماری پاس بہیجیے تا اونسی ہم مشورت کرین اپنی مقدمہ مین پس آنحضرتؐ نی بحسب عرض اونکی کی ابو لبابہ کو اونکی پاس
بہیجا جب اونہون نی ابو لبابہ کو دیکہا تو مرد و عورت اور چہوٹی اور بڑی اونکی ابو لبابہ کی آگی روئی اور زاری کی حتی کہ ابو لبابہ کو اونپر رحم آیا پہر اونہون
نے ابو لبابہ سی کہا کہ ای ابو لبابہ خبر دی ہمکو کہ اگر اوتریگے ہم حکم محمدؐ پر تو کیا کرین گی وہ ساتہہ ہمارے ابو لبابہ نی اپنی ہاتہہ سی اشارہ کیا اپنی حلق پر یعنی
ذبح کرینگی تم کو ابو لبابہ کہتی ہین کہ یہہ بات مینی کہی اور ہنوز قدم وہانسی مینی نہ اوٹہایا تہا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تو نی خیانت کی خدا اور رسول
خدا کی اور یہہ آیت اوتری اونکی حق مین یا ایہا الذین امنوا لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم بعد ازان گئی ابو لبابہ مسجد مین اور باندہا اپنی تئین
ستون مسجد سی اور کہا کہ نہین جگہہ سی کا مین دانا پانی یہانتک کہ توبہ کرون مین اور اللہ قبول کری توبہ میری وقت نماز کی اونکی بیٹی آتی اور کہولدیتی جب
وہ نماز پڑہ لیتی تو پہر باندہ دیتی اور جب لوگ آتی اونکی کہولنی کی لیے تو وہ راضی نہوتی اور کہتی کہ جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو آن کر نہ کہولین
گے مین اپنی تئین نہین کہولنی کا پس سات دن وہ وہین بندہی رہی یہانتک کہ ماری بہوک اور پیاس کے غش کہا کر گر پڑی پہر توبہ قبول کی اللہ نی اونکی
پس کہا گیا اونکو اللہ نی توبہ قبول کی تمہاری کہولدو اپنی تئین اونہون نے کہا کہ واللہ مین اپنی تئین نہین کہولنی کا یہان تک کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہولین مجکو پس تشریف لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہولا اونکو اپنی دست مبارک سی پہر اونہون نے عرض کیا کہ مین پوری توبہ اپنی اسمین
دیکہتا ہون کہ اپنی ساری مال سی نکلجاؤن تصدق کرنی کی لیے حضرتؐ نی فرمایا تمام مال دینی کی حاجت نہین تہائی مال کافی ہی اور حدیث مین
جواب قوم کی گہر چہوڑ دینی کا نہ ذکر کیا گیا ظاہر اوسکو حضرتؐ نی روا رکہا ہو کہ وہ قسم طاعت سی تہا ۱۲ ع ح + **وعن** جابر بن عبد اللہ ان
رجلا قام یوم الفتح فقال یا رسول اللہ انی نذرت للہ عز وجل ان فتح اللہ علیک مکۃ ان اصلی فی بیت المقدس رکعتین قال
صل ھھنا ثم اعاد علیہ فقال صل ھھنا ثم اعاد علیہ فقال شانک اذا رواہ ابو داؤد والدارمی اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی یہہ کہ ایک شخص
کہڑا ہوا دن فتح مکہ کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر مانی ہے واسطی اللہ عز وجل کے کہ اگر فتح کریگا اللہ تمپر مکہ یہہ کہ نماز پڑہونگا مین بیت المقدس
مین دو رکعت فرمایا حضرتؐ نے نماز پڑہ اس جگہہ یعنی مسجد الحرام مین اسلیے کہ یہہ افضل ہی وجوہ ہونی اسکی کی پہر دوبارہ وہی بات پوچہی اوسنی حضرتؐ سی پہر
فرمایا حضرتؐ نی نماز پڑہ اس جگہہ پہر سہ بارہ وہی بات پوچہی حضرتؐ سی پس فرمایا حضرتؐ نی مختار ہی تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہی تو یہاں کے نماز پڑہنی
سے تو تو جان اختیار رکہتا ہی کہ جو کچہہ نذر مانی ہی تونی یعنی بیت المقدس مین پڑہنے کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نی **ف** شرح السنہ مین لکہا ہی
کہ اگر نذر کری نماز پڑہنی مسجد نبوی مین تو نکلتا ہی نذر اپنی سی اگر پڑہی مسجد الحرام مین اور نہین نکلتا اگر پڑہی مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین اور اگر
نذر کری نماز پڑہنی مسجد اقصی مین پہر پڑہی مسجد الحرام مین یا مسجد نبوی مین تو نکلیا تا ہی نذر سی اور کہا علما ہماری نی کہ ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ
جو کوئی نذر کری نماز پڑہنی ایک مکان مین پہر نماز پڑہی اور مکان مین کہ وہ کم ہو اوس سے تو جائز ہی ۱۲ ع **وعن** ابن عباس ان اخت عقبۃ
بن عامر نذرت ان تحج ماشیۃ وانہا لا تطیق ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لغنی عن مشی اختک فلترکب
ولتہد بدنۃ رواہ ابو داؤد والدارمی وفی روایۃ لابی داؤد فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ترکب وتہدی ہدیا وفی
روایۃ لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک شیئا فلتحج راکبۃ وتکفر یمینہا
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ بہن عقبہ بن عامر کی نی نذر مانی یہہ کہ حج کری پیادہ اور تحقیق وہ طاقت کہتی ہی نہین اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نی کہ بیشک اللہ تعالی بی پرواہی پیادہ چلنی بہن تیری کی سی پس چاہیی کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکی اور ذبح کری بدنہ یعنی اونٹ یا گائیں
ہماری نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعی کی نقل کی ہیہ ابوداود اور دارمی نی اور بیچ ایک روایت ابوداود کی یون آیا ہی کہ پس حکم کیا اوسکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ سوار ہو اور ذبح کرہدی اور ایک اور روایت ابوداود کی مین یون ہی کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیتا
ساتہہ مشقت بہن تیری کی کچہہ یعنی اس طرح کی مشقت کہینچنی مین کچہہ ثواب نہین ہوتا پس چاہیی کہ ہو کری سوار یعنی اگر نہ چل سکی پیادہ اور کفارہ دی اپنی قسم
کا **ف** ہدی کہتی ہین اوس جانور کو کہ حرم مین بہیجا جاوی ذبح کرنی کی لیی اور ادنی درجہ اوسکا بکری ہی اور اعلی اوسکا بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور
حکم ساتہہ بدنی کی واسطی استحباب کے ہی کہا قاضی نی کہ جبکہ تہا پیادہ پا چلنا حج مین قبیلہ طاعات سی واجب ہوا ساتہہ نذر کی اور لاحق ہوا ساتہہ تمام
ایسی اعمال کی کہ نہین جائز ہی ترک اونکا مگر اوسکی لیی کہ عاجز ہوا اور متعلق ہوتا ہی ساتہہ ترک اوسکی کی فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہی واجب مین کہ کیا
واجب ہوتا ہی پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہ واجب ہوتا ہی بدنہ بسبب اس حدیث کی اور کہا بعضون نی کہ واجب ہی بکری جیسی بیچ تجاوز کرنی کی
میقات سی اور حمل کیا ہی اونہون نی امر کرنیکو ساتہہ بدنہ کی استحباب پر اور یہی قول مالک کا اور ظاہر تر قول شافعی کا ہی اور کفارہ دی اپنی قسم کا یعنی
توڑنی قسم کا اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد کفارہ سی کفارہ جنایت کا ہی کہ وہ ہدی ہے یا روزہ کہ قایم مقام ہدی کی ہی جو کہ آگی مذکور ہی تا کہ مطابق ہو جاوی یہہ اور روایتون
کے نہ کفارہ قسم کا **ع** **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ
حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عبداللہ بن مالک سی یہہ کہ عقبہ بن عامر نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تہی یہہ کہ حج کری پیادہ ننگی پانون ننگی
سر پہر فرمایا حضرت نی کہ حکم کرو اوسکو کہ سر ڈہانپی اور سوار ہوا اور چاہیی کہ روزی رکہی تین دن نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور
دارمی نی **ف** سر ڈہانکنی کا اسلیی حکم کیا کہ کہلا رکہنا سر عورت کو گناہ ہی اسلیی کہ عورت کا سر اور بال اوسکی ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیی کیا
کہ عاجز تہی پیادہ چلنی سے اور مشقت اوٹہائی تہی اوسمین اور روزی رکہی الخ یعنی وقت عاجز ہونی کی ہدی سی کہ اس سے پہلی حدیث مین گذری
بدلی ہدی کی روزی رکہی یا اسلیی روزونکو فرمایا کہ کفارہ قسم کا ہین کسی قسمین جو کفارہ کی ہین انمین سی ایک یہہ بہی ہین پس اگر عاجز ہوا وقسمون کفارہ کی تو
روزی رکہی اور تین دن یعنی پی درپی اگر ہون کفارہ قسم کا وا لا جسطرح چاہی **ع** **وعن** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ
كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِيْ الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ
اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی سعید بن المسیب سے یہہ کہ دو بہائی انصار مین سی تہی اونکی درمیان مین میراث یعنی اون دونونکو میراث کسی کی پہونچی تہی کہ بانٹنی
چاہی تہی پس طلب کیا ایک بہائی نی اون دونون مین سی اپنی دوسری بہائی سی بانٹنا میراث کا پس کہا اوس دوسری بہائی نی کہ اگر پہر طلب کریگا
تو مجہسی بانٹنا میراث کا تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اوسکو حضرت عمر نی کہ تحقیق کعبہ بے پرواہ ہی تیری مال سی یعنی حاجت نہین رکہتا
وہ کہ مال بنا نذر اوسکی کری اور یہہ امر واجب و ضروری نہین کفارہ دی اپنی قسم کا اور بول اپنی بہائی سی یعنی اگر پہر طلب کری تجہسی بانٹنا میراث
کا جواب دے اوسکی سوال کا دی اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین واجب تجہپر یعنی مثل تیری پر لازم کرنا
اس قسم کا یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیی تجکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کی یعنی نہین پورا کرنا چاہیی اس نذر کو اور نہ بیچ کاٹنی ناتی کی اور نہ بیچ اوس چیز کی کہ نہین مالک اوسکا

نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** رتاج کہتی ہین بڑی دروازی کو اور یہان رتاج کعبہ سی نفس کعبہ مراد ہی نہ دروازہ کعبہ کا ہو ع **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ
فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
روایت ہی عمران بن حصین سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ نذر کرنی دو طرح ہی پس جو شخص کہ نذر کری طاعت مین یعنی بیچ
بندگی اللہ کے پس بیچ واسطی اللہ کی ہی اس طرح کی نذر مین پورا کرنا چاہیی یعنی واجب ہی پورا کرنا اوسکا اور جو شخص کہ نذر کری گناہ مین پس یہہ نذر واسطی شیطان کی
ہے نہ پورا کرنا چاہیی اس نذر کو اور کفارہ دے اوسکا جو کہ کفارہ دیتا ہی قسم کا نقل کی یہہ نسائی نی **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ
يَنْحَرَ نَفْسَهُ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ
فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ
فَاِنَّ اِسْحَاقَ عَ خَيْرٌ مِنْكَ وَفُدِيَ بِكَبْشٍ فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ
اور روایت ہی محمد بن منتشر سی کہا تحقیق ایک شخص نے نذر مانی یہہ کہ ذبح کری اپنی تئین اگر نجات دی اوسکو اللہ دشمن اوسکے سی پس پوچھا ابن عباس سے یعنی حکم
اس مسئلہ کا پس کہا اوسکو پوچھہ مسروق سی پس پوچھا اوسنی پس کہا مسروق نی اوسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی جان کو اسلیئی کہ تحقیق تو اگر ہی مسلمان قتل کیا تونی جان
مسلمان کو اور اگر ہی تو کافر جلدی کی تونی طرف دوزخ کی اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر تو اوسکو واسطی مسکینون کی کیونکہ حضرت اسحق علیہ السلام بہتر تہی تجہسی
اور بدلا دئی گئی وہ ساتہہ ایک دنبہ کی پس خبر دی اوس شخص نے یعنی مسروق کی فتوی کی ابن عباس کو پس کہا ابن عباس نے اسطرح سی تہا مین ارادہ رکہتا کہ فتوی
دون تجکو نقل کی یہہ رزین نے **ف** اگر نجات دی الخ اس شخص کو دشمن کے ہاتہہ مرنا اشد اور فضیحت ناک معلوم ہوتا تہا پس اوسنی کہا کہ خداوندا اصل
موت مجہپر سخت نہین مین اختیار خود جان اپنی تجکو سونپتا ہون لیکن مرنا دشمن کے ہاتہہ مجہپر شاق ہی اگر نجات دیگا تو مجکو اوسکی ہاتہہ سی تو مار ڈالونگا مین اپنی
تئین تیری لیئی اور یہہ اوسنی نہ جانا کہ قتل نفس اپنی ہاتہہ سی اشد اور حرام ہی اور مسروق ابن اجدع کبار تابعین اور بڑی علماء وفقہا سی ہین اسلام لائی تہی پہلی وفات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن عباس نے اس مسئلہ کی پوچہنی کو مسروق سی اسلیئی کہا کہ مسروق نی تحصیل علم خلفاء اربعہ اور عائشہ صدیقہ سی
کیا تہا اور یہہ بسبب نہایت احتیاط اور دیانت اور صبر ابن عباس کے تہا پس اوسنی جب مسروق سی یہہ مسئلہ پوچہا تو اونہون نی منع کیا کہ اپنی تئین ذبح
مکر اسلیئی کہ تو اگر اللہ کی نزدیک مسلمان ہی اور اپنی تئین مار ڈالیگا تو مار ڈالیگا نفس مسلمان کو اور جو قتل کرنی نفس مومن کے وعید ساتہہ ہمیشہ رہنی کی دوزخ
مین وارد ہوا ہی اس آیۃ مین لا تقتلوا انفسکم ومن قتل مومنا متعمدا الخ اور اگر تو کافر ہی تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کی بہر تقدیر مارنا اپنی تئین نامشروع
و نامعقول ہی اور یہہ جو کہا کہ بدلا دئی گئی اسحق ساتہہ دنبہ کی تو یہہ مبنی ہی اوپر قول بعضون کی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نی جو خواب مین دیکہا کہ
مین اپنی بیٹا کو ذبح کرتا ہون تو وہ اسحق تہی اور قول مشہور اور مختار یہہ ہی کہ وہ حضرت اسمعیل علیہ السلام تہی اور جلال الدین سیوطی نی لکہا ہی کہ حضرت
اسحق کی حق مین یہہ کہنا تحریف اہل کتاب کی سی ہی واللہ اعلم کذا ذکرہ الشیخ رح اور در مختار مین ہی کہ اگر نذر کی ایک شخص نی یہہ کہ ذبح کری اپنی بیٹی
کو پس اوسپر ہی ذبح کرنا بکری کا واسطی قصہ خلیل علیہ السلام کی اور لغو کہا ہی اسکو ابو یوسف اور شافعی نی اور لغو ہی نذر اگر ہو ساتہہ ذبح کرنی نفس
اپنی کی یا غلام اپنی کی اور واجب ہی امام محمد کی نزدیک بکری اور اگر نذر کری ساتہہ ذبح کرنی باپ اپنی کی یا دادا اپنی کی یا ماں اپنی کی تو لغو
ہی اجماعا **کتاب القصاص** کتاب ہی بیچ بیان قصاص کی **ف** قص اور قصص کے معنی ہین کسیکی پیچہی چلنا چونکہ ولی مقتول پیچہا پکڑتا ہی
قاتل کا تا ماری اوسکو بدلی مین مقتول کی اسلیئی اسکو قصاص کہتی ہین اور مقاصات کی معنی مساوات کی ہی اور ہین قصاص لینے سی برابر ہو جاتی ہین دلی

اور قاتل یا قاتل اور مقتول اسلیے کر کیا جاتا ہی قاتل سی مثل اوس چیز کی کر کیا قاتل نی مقتول سی ۱۲ ح

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ یَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمَارِقُ لِدِیْنِہٖ التَّارِکُ لِلْجَمَاعَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا مگر بسبب ایک بات کی تین مین سے ایک تو قتل کرنا عمداً کہ مارا جاوی نفس بدلی نفس کے یعنی قصاص لینا اور یہہ حق ولی مقتول کا ہی وسطرح کہ شرع مین مقرر ہوا دوسری زنا ہی کہ سنگسار کیا جاوی زنا بیاہا ہوا یعنی ہو وہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسری نکلنا دین اپنی سی چھوڑ دینی والا جماعت کو نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گواہی دیتا ہو الخ یعنی گواہی دیتا ہو الوہیت خدا تعالی کی اور میری رسالت کی یہہ تاکید اور بیان ہی مسلم کا اور اشارہ ہی اسپر کہ کہنا شہادتین کا کافی ہی یہہ بارہ اہونی کی خون کی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہین مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزون مین سی تو مارنا کہ مار ناحق یعنی جو کوئی کسیکو ناحق قتل کری اوسکا قتل کرنا روا ہی اور یا زنا کرنا کہ اگر بیاہا ہو مکلف مسلمان آزاد زنا کری تو اوسکو سنگسار کرنا روا ہی اور یا نکلنا دین اپنی سی یعنی جو کوئی مرتد ہو جاوی اوسکو بہی قتل کرنا روا ہی اور چھوڑ دینی والا الخ یہہ صفت موکدہ ہی مارق کی یعنی جو کہ چھوڑ دی جماعت مسلمانونکی اور الگ ہو جاوی اونسی بسبب مرتد ہونیکی کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہی نہ روی قول کی یا فعل کی یا اعتقاد کی تو واجب ہے قتل کرنا اوسکا اگر نہ توبہ کری اور اوسکو مسلمان کہنا مجازاً ہی باعتبار حالت پہلی کی اور حنفیہ کے نزدیک اگر عورت مرتد ہو جاوی تو اوسکو قتل نہ کرین ۱۲ ع

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِیْ فُسْحَۃٍ مِّنْ دِیْنِہٖ مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی مومن بیچ کشادگی اور فراغت کے دین اپنی سی جب تک نہین پہنچتا خون حرام کو نقل کیے یہہ بخاری نی **ف** یعنی جبتک کسیکا خون ناحق نہین کیا تو اللہ تعالی کی امید رحمت و بخشش کی مین بیچ وسعت کے ہی اور جب اسنی خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا اونکی زمرہ مین کہ نا امید مین رحمت اللہ تعالی کی سی ۱۲ ع

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الدِّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگون کی حکم کرنا خونون مین ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بندون کی حقوق مین جو حکم کیا جاوی گا تو اول حکم در مقدمہ خون ہی کی کیا جاویگا اور اللہ تعالی کی حقوق مین جو سوال کیا جاویگا تو اول در مقدمہ نماز کی سوال کیا جاویگا اور ظاہر یہہ ہے کہ منہیات مین جو حکم کیا جاویگا تو اول در مقدمہ خون کی حکم کیا جاویگا اور مامورات کا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ۱۲ ع

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ لَقِیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْکُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰی یَدَیَّ بِالسَّیْفِ فَقَطَعَہَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّیْ بِشَجَرَۃٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمَّا اَہْوَیْتُ لِاَقْتُلَہٗ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَقْتُلُہٗ بَعْدَ اَنْ قَالَہَا قَالَ لَا تَقْتُلْہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ قَطَعَ اِحْدٰی یَدَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْہُ فَاِنْ قَتَلْتَہٗ فَاِنَّہٗ بِمَنْزِلَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَہٗ وَاِنَّکَ بِمَنْزِلَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ کَلِمَتَہُ الَّتِیْ قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی مقداد بن اسود سی یہہ کہ اونسی کہا یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر مین ملاقات کرون ایک شخص کافر سی پہر لڑین ہم آپس مین پہر اوس کافر ایک تہہ پر میری دونون ہاتھون مین سی تلوار اور کاٹ ڈالی اوس ہاتھ کو پہر پناہ پکڑی کافر مجہسی ساتہہ ایک درخت کے اور کہی مسلمان ہوا مین واسطی اللہ کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ جب قصد کیا مینی کہ قتل کرون مین اوسکو کہا لا الہ الا اللہ کیا مار ڈالون مین اوسکو بعد کہنی کلمہ کے فرمایا نہ قتل کر اوسکو پس کہا مقداد نی یا رسول اللہ تحقیق اوسنی کاٹ ڈالا ہی

ایک ہاتھ میرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قتل کر اوسکو پس اگر قتل کریگا تو اوسکو پس تحقیق وہ بیچ مرتبہ تیری کی ہے پہلی اوسکی کہ قتل کرے تو اوسکو اور تحقیق تو ہو ویگا بیچ مرتبہ اوسکی پہلی کہنی کلمہ اوسکی کے کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسا تو معصوم الدم تہا پہلی مارنے اوسکی کی آپ ہو گیا معصوم الدم بسبب اسلام لانے کی اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مارنے اوسکی کی جیسا وہ تہا پہلی کہنی کی یعنی پہلی کہنی کلمہ کی اوسکا مارڈالنا درست تہا بسبب کفر کی اور اب تیرا مارڈالنا درست ہو بسبب قتل کرنے اوسکی کی + مولانا **وعن** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَتَيْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ أَطْعَنُهُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَقَتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَهُ مِرَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگون جہینہ کی یعنی اونکی لینی واسطی اور جہینہ نام ہے ایک قبیلہ کا پس آیا مین ایک شخص کے پاس ونمین سے اور ارادہ کیا مینے یہہ کہ ماروںمین اوسکو نیزہ پس کہا اوسنے لا الہ الا اللہ اور مارا مینے اوسکو نیزہ پس مارڈالا مینے اوسکو پہر آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی مینے آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تونے اوسکو حالانکہ پڑہا اوسنے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا مینے یارسول اللہ سوا اسکی نہین کہ کیا اوسنے یہہ بچاؤ کی قتل سے فرمایا پس کیون نہ چیرا تونے دل اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور بیچ روایت جندب بن عبد اللہ بجلی کی یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جسوقت کہ آویگا یہہ کلمہ جہگڑتا ہوا دن قیامت کے کہنے والے کی طرف سے فرمایا حضرت نے یہہ کئی بار یعنی واسطی خوف دلانی کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کیون نہ چیرا تونے دل اوسکا اور نہ دریافت کیا تونے حال دل اوسکا یعنی ناجانتا کہ اوسنے بسبب مان جان اپنی کی کہا ہے یا بطریق اخلاص صدق کی اور یہہ چیرنا دل کا اور جاننا حقیقت باطن اوسکی کا ممکن نہ تہا پس چاہیے تہا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اوسکو حکم مومن ہونیکا دیتا اور اسامہ نے گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت مین نہین نفع دیتا پس حضرت نے بیان فرمایا کہ تمکو خطا ہوئی اجتہاد مین اور مجتہد خطاء اجتہادی مین معذور ہوتا ہے اسلیے اسامہ پر دیت نہ لازم ہوئی اور حضرت اسامہ پر خفا اسلیے ہوئے کہ لازم تہا اونکو توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اوسکا مع ح **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے عہد والیکو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہے چالیس برس کے راہ سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** عہد والے سے مراد ہے وہ کافر کہ عہد کیا ہو ساتہہ امام کی اوپر ترک کرنے لڑائی کی ذمی ہو یا غیر ذمی اور چالیس برس کی راہ ہے اور ایک روایت مین ستر برس آئی ہے اور ایک روایت مین سو برس اور موطا مین پانسو برس اور فردوس مین ہزار برس اور یہہ تفاوت بحسب اختلاف اشخاص و اعمال و تفاوت درجات کے ہے کہ بعضونکو ہزار برس کے مسافت سے آویگی وہ بو اور بعضون کو پانسو برس کے مسافت سے وغیر ذلک اور احتمال ہے کہ مراد ان سب سے طول مسافت ہے نہ تحدید اوسکی اور مراد نہ پانے بو بہشت کے سے یہہ ہے کہ اول جو مقربین و صالحین بو بہشت کے پاوینگی پہلے وہ سوقت محروم رہیگا نہ یہہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے تغلیظ و تہدید ہے مع ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے گرایا اپنی تئین پہاڑ سی اور مار ڈالا اپنی جان کو بسبب اوسکی پس وہ بیچ آگ دوزخ کی ہی گرتا رہیگا اوسمین ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنی پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اوسکا اوسکی ہاتھہ مین ہوگا پیویگا اوسکو بیچ آگ دوزخ کی ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنی مار ڈالی جان اپنی ساتھہ تیز چیز کی یعنی چھری وغیرہ کی پس تیز چیز اوسکی اوسکی ہاتھہ مین ہووےگی بھونکی گا اوسکو اپنی پیٹ مین بیچ آگ دوزخ کی ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہمیشہ اسم لفظ مخلدا ہو اور ابدا تاکید مین لفظ خالدا کی اور حاصل یہہ کہ جو کوئی اپنی تئین کسی چیز سی مار ڈالیگا وہ اوسی چیز سی عذاب پاویگا ہمیشہ اور مراد یہہ ہی کہ جو حلال جان کر ان چیزونکو کرینگی وہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگی یا مراد ہمیشہ رہنی سی رہنا ہی مدۃ دراز تک ۱۲ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ گلا گھونٹی اپنا اور مار ڈالی اپنی تئین گلا گھونٹیگا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ ماری اپنی تئین نیزہ ماریگا اپنی تئین آگ مین نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہا بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی ایک شخص اوسکی لگا تہا زخم پس بے صبری کی اوسنی اور لی ایک چھری اور کاٹ ڈالا ساتہہ چھری کی اپنا ہاتہہ یعنی جو زخمی تہا پس نہ تہما خون یہانتک کہ مر گیا فرمایا اللہ تعالی نی جلدی کی مجھسی بندی میری نی ساتہہ ہلاک کرنی نفس اپنی کی پس حرام کی مینی اوسپر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہی مستحل پر یعنی اپنی ہلاک کرنیکو حلال جانتا اوسنی اسلیے حرام ہوا داخل ہونا بہشت کا اوسپر یا یہہ مراد ہی کہ حرام ہوا اوسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتہہ صالحین کے یہانتک کہ چکھی سزا اپنی کردار بدکی اور قتل نفس شرع مین حرام ہی اور گناہ کبیرہ اور حقیقت مین وہ تصرف کرنا ملک غیر مین ہی کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک پروردگار کی ہی اسکو کیا یارا کہ اوسکی ملک مین تصرف کری اور اپنی کو ہلاک کری ۱۲ ع ح **وعن** جَابِرٍ اَنَّ طُفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف مدینہ کی تو ہجرت کی طفیل بن عمرو نی طرف حضرت کی اور ہجرت کی ساتہہ طفیل کے ایک شخص نے اونکی قوم مین سی پس مریض ہوا وہ شخص اور بے صبری کی پس لین اپنی پیکانین تیرون کی اور کاٹ ڈالی ساتہہ ایک پیکانکی جوڑ اپنی انگلیون کی پس جاری ہوا خون دونون ہاتون اوسکی سی یہانتک کہ مر گیا پس دیکہا اوسکو طفیل بن عمرو نی اپنی خواب مین اسحالت مین کہ ہیئۃ اوسکی اچھی ہی اور دیکہا اوسکو اسحال مین کہ ڈہانکی ہوئی ہی دونون ہاتہہ اپنی پس کہا طفیل نی اوسکو کہ کیا معاملہ کیا ساتہہ تیری رب تیری نی پس کہا اوسنی کہ بخشدیا مجھکو رب میری نی بسبب ہجرت کرنی میری کی طرف نبی اوسکی کی رحمت بہیجو اللہ کے اوپر اور سلام پہر کہا طفیل نے کیا ہی واسطی میری کہ دیکھتا ہون تجھکو ڈہانکی ہوئی دونون ہاتہہ اپنی کہا اوس شخص نے کہ کہا گیا واسطی میری یعنی اللہ تعالی نی فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگی ہم تجھ سی وہ چیز کہ خراب کی تو نی پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی اوسکو اور دونون ہاتون اوسکی کو بخشدی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ

ببرکت ہجرت کرنی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوتی تہی رحمت ومغفرت الہی اور اگر ہجرت کرنیوالا مبتلا ہو کسی گناہ مین بخشا جاتا تہا
بسبب استغفار حضرتؐ کی اور صحیح حدیثون سی ثابت ہوا ہی کہ زیارت کرنی حضرتؐ کی قبر شریف کی بعد از وفات حضرتؐ کی مانند زیارت کرنی اونکی
کے ہی حالت زندگی مین پس حاصل ہولی اس نعمت کا امیدوار رہنا چاہیی اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کرنا کبیرہ گناہ کا باعث کفر اور ہمیشہ رہنی
کا دوزخ مین نہین جیسا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی **وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ
یَا خُزَاعَۃُ قَدْ قَتَلْتُمْ ھٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ ھُذَیْلٍ وَاَنَا وَاللّٰہِ عَاقِلُہٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَہٗ قَتِیْلًا فَاَھْلُہٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا
وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِاِسْنَادِہٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّہٗ لَیْسَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ
عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاہُ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَعْنِیْ بِمَعْنَاہُ** اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی فرمایا پہر تم ای خزاعہ تحقیق قتل کیا تمنی اوس قتیل کو قبیلہ ہذیل سی اور مین قسم ہی خدا کی خونبہا دینی والا ہون اوسکا جو شخص کہ قتل کری پیچہی
اوسکی کسیکو پس وارث اوسکی مختار ہین درمیان دو امرون کی اگر چاہین مار ڈالین قتل کرنیوالی کو اور اگر چاہین پہر لین اوس سی خون بہا نقل کی یہہ
ترمذی اور شافعی نی اور شرح السنۃ مین ساتہہ اسناد شافعی کی مذکور ہی اور صریح بیان کیا ہی بغوی شرح السنۃ کی مصنف نی کہ یہہ حدیث نہین ہے بخاری
اور مسلم مین ابی شریح سی اور کہا بغوی نی کہ روایت کیا ہی بخاری ومسلم نی اس حدیث کو ابی ہریرہ سی یعنی ساتہہ معنی اسکی کی **ف** یعنی صحیحین مین معنی حدیث
کے ہین اور الفاظ اسکی اصلا نہین شریح سی ورنہ ابی ہریرہ سی یہہ اعتراض ہی بغوی پر کہ پہلی فصل مین حدیثین صحیحین کے لاتا ہی اور یہہ صحیحین مین ہی نہین چنانچہ
خود بغوی نی کہا ہی کہ یہہ صحیحین مین نہین اور ابتدا حدیث مین جو فرمایا کہ پہر تم ای خزاعہ تو یہہ تتمہ ہی خطبہ کا کہ پڑہا حضرتؐ نی روز فتح مکہ کی اور ابتدا
اوسکی مذکور ہی بیچ باب حرم مکہ کی اور خزاعہ نی مارا تہا اون ایام مین ایک شخص کو ہذیل مین سی بدلے مین اپنی ایک قتیل کی کہ ایام جاہلیت مین مارا گیا تہا
پس دلوایا حضرتؐ نی خون بہا اوسکا واسطی دفع فتنہ کی درمیان دونو قبیلون کی جیسکہ فرمایا اور مین قسم ہی اللہ کی اسکے بعد اسکی بیان کیا حضرتؐ نی
قاعدہ شرع کا اس باب مین جو شخص کہ قتل کری اسکو اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اختیار قتیل کی وارثون کو ہی چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین
اور یہہ مذہب ہی شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ ومالک کے نزدیک ثابت نہین ہوتی دیت مگر ساتہہ رضا قاتل کی اور امام شافعی کا بہی ایک قول ہی
ہے اونکی نزدیک تاویل اس حدیث کی یہہ ہے کہ وارث قتیل کے اختیار رکہتی ہین چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اگر دی جاوی دیت اونکو ۲۷ **وَعَنْ
اَنَسٍ اَنَّ یَھُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَۃٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَھَا مَنْ فَعَلَ بِکِ ھٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْیَھُوْدِیُّ فَاَوْمَأَتْ بِرَاْسِھَا
فَجِیْءَ بِالْیَھُوْدِیِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُہٗ بِالْحِجَارَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے انس سے یہہ کہ ایک یہودی نی کچلا سر ایک لڑکی کا درمیان
دو پتہرونکی یعنی ایک پتہر سر کی نیچی رکہا اور ایک سی مارا پس کہا گیا لڑکی سی کہ کسنی کیا ساتہہ تیری یہہ کیا فلانی نی کیا فلانی نی یعنی جن جن پر گمان تہا اور اونکا نام لیا
جاتا تہا یہانتک کہ نام لیا گیا اوس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نی ساتہہ سر اپنی کی کہ ہان اوسی نی کیا ہی پہر حاضر کیا گیا یہودی پس اقرار کیا اوسنی کہ مینی یہہ کیا ہی پس حکم کیا بسبب اسکے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کچلنی سر یہودی کی پس کچلا گیا سر اوسکا ساتہہ پتہرونکی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** ساتہہ پتہرون کے ظاہر یہہ ہے کہ درمیان دو پتہرونکی سر کچلا ہو
مانند اوس لڑکی کی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ مرد قتل کیا جاوی بدلے عورت کی جیسکہ قتل کیجاتی ہی عورت بدلے مرد کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور دلیل ہی اسپر کہ
قتل کرنا ساتہہ پتہر بہاری کی کہ حاصل ہو ساتہہ اوسکی قتل غالبا موجب ہی قصاص کا اور یہہ قول ہے اکثر اہل علم کا اور تینون اماموں کا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
قصاص نہین آتا اوسمین اور دلیل اونکی اور حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کی تہا ۲۷ **وَعَنْہُ
قَالَ کَسَرَتِ الرُّبَیِّعُ وَھِیَ عَمَّۃُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ثَنِیَّۃَ جَارِیَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ**

فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا توڑی ربیع نی کہ وہ پہوپی ہین انس بن مالک کی دانت ایک لڑکی کی انصار مین سی پس لی قرابتی اوس لڑکی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس حکم فرمایا حضرتؐ نی ساتہہ بدلی کی کہ ربیع کی بہی دانت توڑی جاوین پس کہا انس بن نضر چچا انس بن مالک کی نی یون نہین قسم ہی خدا کی نہ توڑی جاوینگی دانت اوسکی ای رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای انس حکم اللہ کا بدلا لینا ہی پس رضامند ہوئی قوم اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضی بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین اللہ پر تو البتہ پورا کری اللہ اونکی قسم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مالک کی باپ کا نام نضر ہی اور ربیع بیٹی تہین نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس کا بیٹا تہی نضر کی پس یہہ دونون بہائی ہوئی ربیع کے اور انس بن نضر نی جو کہا قسم ہی اللہ کی الخ تو یہہ اونہون نی از راہ رد اور انکار کرنی حکم حضرتؐ کی نہین کہا بلکہ کہا یہہ از راہ توقع اور امید کی فضل اللہ تعالی سی کہ راضی کردیگا اوسکی مدعیون کو اور ڈالدیگا اونکی دل مین یہہ کہ معاف کرینگی قصاص اوسکی چنانچہ اسی لیی حضرتؐ نی کلام مذکور انکی حق مین فرمایا جبکہ راضی ہوئی مدعی اوسکی دیت لینی پر اور حکم اللہ کا بدلا لینا ہی یہہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس تا والسن بالسن اور پورا کری یعنی تصحیح کری اوسکی قسم کو اور سچا کری اوسکو نہ حانث مقصود اس کلام سی تعریف کرنی انس بن نضر کی ہی کہ وہ ایسا شخص ہے کہا نووی نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی قسم کہانی اوس چیز مین کہ گمان کری واقع ہونی اوسکی واقع ہونیکا اور جائز ہی تعریف کرنی اوسکی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا اوسپر بسبب تعریف کرنی کی اور مستحب ہی عفو کرنا قصاص سے * ع ح

وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ لَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِی الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا یُّعْطٰی رَجُلٌ فِیْ كِتَابِهٖ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت علیؓ سی کہ کیا ہے تمہاری پاس کوئی چیز سوا قرآن کی پس کہا حضرت علیؓ نی قسم ہی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین میری پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہے مگر سمجہہ کہ دیا جاتا ہی کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہماری پاس ہے وہ چیز کہ کاغذ مین لکہی ہوئی ہی کہا مینی کیا ہی کاغذ مین لکہی ہوئی فرمایا حضرت علی نی کہ خون بہا اور مقدار اور حکم اوسکا اور چہڑانا قیدی کا یعنی ثواب اوسکا لکہا تہا اور یہہ کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی یعنی سوا ذمی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مگر سمجہہ الخ یعنی اللہ نی مجکو سمجہہ دی ہی کہ استنباط کرتا ہون اوس سی معانی قرآن کی اور دریافت کرتا ہون اوس سی اشارات اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتی ہین علما راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہہ کہ سمجہہ مجکو عطا ہوئی ہی کہ اوس سی مسائل وغیرہ نکالتا ہون قرآن مین سی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اس سی فہم لوگون کی اور وہ چیز کہ کاغذ مین الخ یعنی ایک کاغذ پر کچہہ احکام خون بہا کی وغیر ذلک لکہکر بیچ غلاف شمشیر کے رکہی تہی اور لکہا ہی علما نی کہ اوس کاغذ مین سوا ان تین چیزون ذکر کی گئی کی اور بہی بہت احکام تہی لیکن یہان بیان اونکا نہین کیا اسلیی کہ مقصود اس باب مین ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہی اور چہوڑنا بندی کا مناسب اوسکی ہی بسبب ہونی اوسکیکی قریب قتل کی اور نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینون اماموں کا یہی ہی کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور اور اکثر علما کا یہہ ہی کہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر ذمی کی اور دلیل انکی اور حدیث ہے چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہی اور سوال مذکور ابو جحیفہ نی اسلیی کیا کہ شیعہ کہتی تہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خاص اپنی اہل بیت کو خصوصاً حضرت علی کو کچہہ اسرار علم وحی کی بتائی ہین کہ نہین خبر کی وہ غیر اونکی سی یا اسلیی پوچہا کہ حضرت علی کی زمانہ مین حضرت علی کی

علم اور فہم حق کسی مین نہین پائی جاتی تہی پس فہم کہا ہی حضرت علی رضی نے کہ یہہ بات نہین ہی یعنی حضرت نے نہین خاص کیا ہی مجکو ساتہہ تبلیغ وارشاد کی سوای
اور لوگون کی میری پاس نہین ہی سوا قرآن کی اور اس کاغذ لکہی ہوئی کی اور واقع ہوا ہی تفاوت سمجہ کی جہت سی اور بسبب استعداد و استنباط کی
پس جو کوئی دیا گیا سمجہہ اور ادراک اور سوجہہ معانی قرآن مین کہولی گئی اوسپر ابواب علوم کی ع ح وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَاتُقْتَلُ نَفْسٌ
ظُلْمًا فِي كِتَابِ الْعِلْمِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی نہ ماری جاوے کوئی جان از راہ ظلم کی کتاب العلم مین

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْاَصَحُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا البتہ جاتا رہنا دنیا کا بہت سہل ہی نزدیک اللہ کی قتل کرنی مرد مسلمان کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور موقوف بیان کیا ہی
اسکو بعضے راویون نے اور وہ صحیح تر ہی یعنی موقوف ہونا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے براء بن عازب سی یعنی نہ عبد اللہ سی **ف** اللہ تعالی نے زمین آسمان وغیرہ
دنیا کی چیزین مسلمانون کی لیی پیدا کی ہین تا عبادت کرین اور ان چیزون کو دیکہکر اللہ تعالی کی قدرت پر یقین کرین پس جسنی قتل کیا مسلمان
کو کہ دنیا اوسکی لیی پیدا ہوئی ہی اوسنی گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اسکی طرف اشارہ ہی اس آیت مین من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض
فکانما قتل الناس جمیعا یعنی جسنی قتل کی جان بغیر جان کی یا بغیر فساد کی زمین مین پس گویا کہ قتل کیا سب لوگونکو **ع** وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر تحقیق آسمان
والے اور زمین والے شریک ہوون بیچ خون کرنی ایک مرد مسلمان کی تو البتہ اولٹا ڈالیگا اونکو اللہ دوزخ مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
غریب ہی **ف** بعض شارحین نے لکہا ہی کہ لفظ اکبہم لازمی ہی وکبہم متعدی پس کسی اوسکو سہو ہو گیا ہی کہ کبہم کو اکبہم نقل کیا لیکن ملا علی قاری نے
لکہا ہی کہ لفظ اکبہ قاموس مین لازمی اور متعدی دونون طرح نقل کیا گیا ہی پس نسبت خطا کی طرف بعض اہل لغت کی بلکہ سبکی اولی اور احوط ہی نسبت
کرنی خطا کی سی طرف راویون ثقہ اور عادلون کی پس تحقیق اس مقام کی یہہ ہی اور جامع صغیر مین لکبہم اللہ عز وجل فی النار آیا ہی واللہ اعلم بالصواب
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَاْسُهُ بِيَدِهِ وَاَوْدَاجُهُ
تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کی اس حال مین کہ پیشانی قاتل کے اور سر اوسکا مقتول کے ہاتہہ مین ہوگا اور
رگین اوسکی بہتی ہونگی خون سی کہیگا ای پروردگار میری قتل کیا ہی مجکو یعنی اس شخص نے فریاد رسی کر میری یہانتک کہ نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کی
نقل کی یہہ ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہہ کنایہ ہی اس سی کہ مقتول اپنا پورا حق طلب کریگا اور کنایہ ہی اس سی کہ راضی کر دیگی اللہ تعالی کی اوسکو ساتہہ
عدل اپنی کی **ع** وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللهِ اَتَعْلَمُونَ اَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ كُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ
بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيثِ
اور روایت ہے ابی امامہ بن سہل بن حنیف کی سی یہہ کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چڑہی مکان بلند پر دن دار کی اور کہا قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی آیا جانتی ہو تم یہہ کہ

رسول

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین حلال ہوتی ہی خون ریزی شخص مسلمان کی مگر بسبب ایک بات کی تین باتون مین سی زنا کرنا پیچھے نکاح کرنی کی یا کفر کرنا پیچھے اسلام کی یا جان مارنے ناحق پس مارا جاویگا بدلی اوسکی پس قسم ہی خدا کی نہین زنا کیا مینی جاہلیت مین ورنہ اسلام مین ورنہ مرتد ہوا مین جب سے کہ بیعت کی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہ قتل کیا مینی کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالی نی قتل کرنا اوسکا پس کس سبب سے قتل کرتی ہو تم مجکو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور واسطی دارمی کی ہین لفظ حدیث کی **ف** دن دار کی دار کہتی ہین گہر کو یعنی جن دنون مین کہ بلوائیون نے حضرت عثمان رض کو گہیرا اونکی گہر مین ون دنون کو کہتی ہین یوم الدار پس انہین دنون مین حضرت عثمان نی اوپر گہر کی چڑہ کر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا الخ یعنی زنا کری محصن ہو کر تو اوسکو سنگسار کرنا آتا ہی اور محصن اوسکو کہتی ہین کہ حر مسلمان مکلف جماع کری عورۃ سی ساتھہ نکاح صحیح کی اور لفظ حدیث کی یعنی لا یحل دم امرء مسلم الخ ہین قصہ عثمان رض کا یعنی اشرف یوم الدار۔ انتہی مولانا وحید **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ رہتا ہی مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کی ادا کرنیوالا حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق بندون اوسکی جبتک کہ نہ ہو پہنچی خون حرام کو پس جب ہو پہنچا خون حرام کو تہک جاتا ہے نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** یعنی مومن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہی کرنی بہلائیونکی و جلدی کرنیکی طرف بہلائیون کے جبتک کہ خون ناحق نہین کرتا جب خون ناحق کرتا ہی تو باز رہتا ہی حاصل کرنی بہلائیون کیسے سبب شومی اس گناہ کے اور قتل کرنیکی خاصیت ہی کہ دل سیاہ ہو جاتا ہی قاتل کا اور توفیق خیر سی محروم رہتا ہی اگرچہ حال سب گناہ ہونکا یہی ہی لیکن یہہ اشد ہی بہ نسبت اور گناہون کی م ع ح **وعنہ** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّغْفِرَہٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِکًا اَوْ مَنْ یَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو گناہ ہی امید ہی اللہ تعالی سی یہہ کہ بخشدی اوسکو مگر گناہ اوس شخص کا کہ مری مشرک یا گناہ اوس شخص کا کہ قتل کری کسی مسلمان کو جان کر نقل کی یہہ ابو داودنی اور نقل کی یہہ نسائی نی معاویہ سی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ گناہ قتل کا بہی نہین بخشا جاتا مانند شرک کی لیکن مذہب اہل سنت جماعت کا یہہ ہی کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا بعد عذاب شدید ہونے کی مدت دراز تک اور دلیل اونکی یہہ آیت ہی ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اس حدیث سی جو نہ بخشا جانا اوسکا سمجہا جاتا ہی یہہ محمول ہی تشدید و تغلیظ پر یا یہہ مراد ہی کہ قتل کری مومن کو حلال جانکر تو نہین بخشا جاویگا یا متعمداً کی یہہ معنی ہین کہ قصد کری قتل کرنی مومن کا بسبب ہونے اوسکی کی مومن ۶ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدون مین اور نہ قصاص لیا جاوی بدلی اولاد کی باپ سی یعنی بلکہ دیت دیگی باپ نقل کی یہہ ترمذی و دارمی نی **ف** حدین مانند حد زنا او چوری اور مانند انکی کی مسجدون مین نہ ماری جاوین اور قصاص بہی داخل اس حکم مین ہی کہ وہ بہی مسجد و مین نہ لیا جاوی اسلیے کہ مسجدین نہین ہین مگر واسطی نماز فرض اور نوافل اوسکی کی کہ نفل نمازین ہین اور ذکر اور پڑہنا پڑہانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوی الخ اتفاق ہی اماموںکا اس پر کہ بیٹا اگر ماں کو یا باپ کو مار ڈالی تو اوسکو قتل کیجیی اور اسمین اختلاف ہی کہ باپ بیٹی کو مار ڈالی امام ابو حنیفہ اور امام شافعی او احمد رح تو کہتی ہین کہ باپ قتل کیا جاوی اور امام مالک کہتی ہین کہ اگر ذبح کری باپ بیٹی کو تو قتل کیا جاوی اور اگر تلوار سی مار ڈالی تو نہ قتل کیا جاوی اور ماں مانند باپ کی ہی اور دادا اور دادی اور نانی مانند باپ کے ہین م ح ع **وعن** اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِیْ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا الَّذِیْ مَعَکَ قَالَ ابْنِیْ اشْھَدْ بِہٖ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ فِیْ اَوَّلِہٖ قَالَ دَخَلْتُ

مَعَ أَبِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى أَبِي الَّذِي بِظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي أُعَالِجُ الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي طَبِيبٌ فَقَالَ أَنْتَ رَفِيقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيبُ اور روایت ہی ابی رمثہ سی کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اپنی باپ کی ساتھہ پس فرمایا کون ہی یہہ تیری ساتھہ کہا کہ یہہ بیٹا میرا ہی گواہ رہو ساتھہ اسکی فرمایا خبردار رہ کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجہہ پر اور نہ تو گناہ کریگا اسپر نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین بیچ اول اس حدیث کی اس عبارت کو کہ کہا ابو رمثہ نی کہ گیا مین ساتھہ باپ اپنی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس دیکھی میری باپ نی مہر نبوت کہ پشت پر تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میری نی کہ چہوڑ دو مجکو یعنی اذن دو مجکو علاج کرون مین اوس چیز کا کہ تمہاری پشت مین ہی پس تحقیق مین طبیب ہون پس فرمایا حضرت نی کہ تو رفیق ہی اور اللہ طبیب ہی **ف** گواہ رہ ساتھہ اسکی یعنی گواہ رہ کہ یہہ بیٹا صلبی میرا ہی مقصود اس گواہ کرنی سی یہہ تہا کہ اگر مجسی کچہہ گناہ مانند قتل وغیرہ کی ہو جاوی تو مواخذہ اسکی کیا جاوی بحسب رسم جاہلیت کی کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسری سی ہوتا اسی سبب سی حضرت نی فرمایا کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجہہ پر الخ یعنی اگر تیری بیٹی نی کچہہ گناہ کی بات کی تو تجکو پکڑا اور تجسی پرسش نہین ہونی کی دنیا و آخرت مین اور اسیطرح سی تجکو ئی گناہ ہوا تو تیرا بیٹا نہین پکڑا جاویگا دنیا اور آخرت مین حاصل یہہ کہ جاہلیت مین جو رسم تہی کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تہا تو ایک کا مواخذہ دوسری سی ہوتا تہا وہ بات اب موقوف ہوئی اور مین طبیب ہون الخ چونکہ اس کلام مین دعوی کرنا طب دانی کا تہا حضرت کو جہالت اور بی تمیزی اوسکی خوش نہ آئی اعتراض کیا اسپر کہ تو رفیق ہی یعنی نرمی و مہربانی کرتا ہی مریض پر علاج کرنی مین اور نگاہ رکہتا ہی اوسکو اوس چیز سی کہ ظاہر ضرر کری اوسکو کہ نہ شفا دیتا ہی تو اوسکو حقیقت مین اور خدا طبیب ہی یعنی وہی جانتا ہی حقیقت مرض اور دوا کی اور نہین کوئی شفا دی سکتا سوا اللہ واحد کی کہ موصوف ہی ساتھہ تعالی مولانا شرح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيدُ الْأَبَ مِنِ ابْنِهِ وَلَا يُقِيدُ الِابْنَ مِنْ أَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی وہنون نی نقل کی اپنی دادا سی اونہی نقل کی سراقہ بن مالک سی کہا حاضر ہوا مین نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس قصاص لیتی تہی باپ کا بیٹی اوسکی سی اور نہ قصاص لیتی تہی بیٹی کا باپ اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کیا اسکو **ف** یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا بیٹی کو اوسکی قصاص مین مار ڈالتی اور باپ بیٹی کو مارے تو قصاص لینی بدلہ خون بہا لیتی تہی

وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَمَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قتل کری اپنی غلام کو قتل کرینگی ہم اوسکو اور جو شخص کاٹی اعضا یعنی ناک کان یا ہاتہہ یا پاون وغیرہ تو اعضا کاٹینگی ہم اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا نسائی نی اور روایت مین جو کوئی خوجہ کری اپنی غلام کو خوجہ کرینگی ہم اوسکو **ف** جو شخص کہ قتل کری اپنی غلام کو الخ یہہ بطریق زجر و تشدید کی فرمایا تا باز آوین لوگ اپنی غلام کی مار ڈالنی سی جیسا کہ چوتہی یا پانچوین بار شراب پینی والی کی حق مین حضرت نی فرمایا کہ مار ڈالو اوسکو حالانکہ نہ مارا حضرت نی اوسکو جبکہ لایا گیا وہ حضرت کی پاس بعض کہتی ہین کہ مراد حدیث مین وہ غلام ہی کہ آزاد کیا ہو اوسکو غلام باعتبار اول کی کہا اور بعضون نی کہا کہ یہہ منسوخ ہی اس آیت سی الحر بالحر والعبد بالعبد اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ آزاد قتل کیا جاوی سبب قتل کرنی غلام غیر کی نہ اپنی غلام کی اور تینون امام کہتی ہین کہ نہ قتل کیا جاوی آزاد بدلے غلام کی اگرچہ ہو وہ غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالی کی الحر بالحر آخر آیت تک اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتی ہین کہ آزاد قتل کیا جاوی بدلی غلام کی اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کاٹی اعضا الخ شرح السنہ مین لکہا ہی کہ کسی نی نہین سب اہل علم طرف اسکی کہ اعضا آزاد کی نہ کاٹی جاوین بدلی اعضا غلام کی پس ثابت ہوا

اس اتفاق سی کہ یہہ حدیث محمول زجر و منع پر ہی یا منسوخ ہی م ح ر ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال من قتل متعمدا دفع الی اولیاء المقتول فان شاؤا قتلوا وان شاؤا اخذوا الدیۃ وھی ثلثون حقۃ وثلثون
جذعۃ واربعون خلفۃ وما صالحوا علیہ فھو لھم رواہ الترمذی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی وہ نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری جان بوجھہ کر حوالہ کیا جاوی طرف وارثون مقتول کی پس اگر چاہین مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا
اور دیت یہہ ہے تیس اونٹنیان کہ چوتھی برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین
پس وہ واسطی اونکی ہی یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کے وارثون کا ہی یہہ ہے جو ذکر کی گیی اور اگر صلح کرین وارث اس سی کم پر وہی واجب ہوگا نقل کی یہہ مذکور
نے **ف** امام شافعی اور امام محمد کا یہی مذہب ہے دیت مین اور امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نزدیک سو اونٹ چار قسم کی ہین پچیس بنت مخاض (یکسالہ) پچیس بنت لبون (دوسالہ) پچیس
حقہ (سہ سالہ) پچیس جذعہ (چارسالہ) اور دلیل اونکی حدیث سائب بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرت نی ساتھہ سو اونٹون چار قسم کی اور یہہ حدیث کہ دلیل شافعی کی ہی غیر
ثابت ہی بسبب اختلاف صحابہ کی دیت مین م ح **وعن** علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلمون تتکافأ دماؤھم ویسعی
بذمتھم ادناھم ویرد علیھم اقصاھم وھم ید علی من سواھم الا لا یقتل مسلم بکافر ولا ذو عھد فی عھدہ رواہ ابوداؤد
والنسائی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عباس اور روایت ہی علی رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص ہی مین اور دیت مین اور سعی کرتا ہی ساتھہ ذمہ اور عہد اونکی کی ادنی اونکا اور رد کرتا ہی اونپر جو بہت
دور ہو اونسی اور مسلمان حکم ایک ہاتھہ کا رکھتی ہین یعنی مدد کرنی اور اتفاق رکھنی اور اختلاف نکرنی مین اوپر اون لوگون کی کہ سوا اونکی ہین یعنی کافر
یعنی جیسیکہ بیچ آجزا ایک ہاتھہ کی خلاف اور جدائی نہین ہی ہلنی مین اور پکڑنی مین ایسا ہی مسلمانون کو چاہیی کہ آپسمین ایک دوسری کی مدد کرتا رہی
وقت مقابلہ کی کفار سی خبردار رہو کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی اور نہ مارا جاوی عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی
نے اور نقل کی ابن ماجہ نی ابن عباس سے **ف** مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچھہ فرق نہین درمیان رزالی اور اشراف کی اور چھوٹی اور بڑی کی اور عالم اور
جاہل کی اور مرد اور عورت کے ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کی لینی دینی مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہی وہی دیت جلاہی کی ہی اور اگر سید جلاہی
کو مار ڈالی جلاہی کی بدلے سید کو مار ڈالی اسیطرح باقیون کو سمجھہ لے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اوس وقت مین اگر اشراف رزالیکو مار ڈالتا تو اوسکو قصاص مین نہ
مارتی بلکہ اوسکی بدلی چند آدمی اوسکی قبیلہ مین سی کہ کم رتبہ ہوتی اونکو مار ڈالتی اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان نی مانند عورت یا غلام
کی کسی کافر کو امن دی یا تو چاہیی کہ اوسکو سب مسلمان مانین اور اوس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کی دو معنی ہین ایک یہہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور
ہو کافرون کی ملک سی جسوقت کہ کسی کافر کو امن دی یا نہین پہنچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اوس سی توڑنا اوسکا اور دوسری یہہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر
کافرون کی ملک مین اور امام بھیجی ایک فوج اوس لشکر مین سی کسی طرف پہر لاوین غنیمت مار کر تو وہ فقط اونہین کا حق نہین ہے بلکہ ساری لشکر کو بانٹین اور
عہد والا بیچ عہد اپنی کی یعنی جبتک کہ ذمی ہی اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اوسکو نہ ماری پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہے
پس اگر اوسکو کوئی مسلمان قتل کری تو اوس مسلمان کو اوسکی قصاص مین مارنا چاہیی جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی پس یہہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوی مسلمان
بدلی کافر کی مراد کافر سی حربی ہی نہ ذمی حاصل یہہ کہ امام اعظم کی نزدیک حربی کی بدلی مسلمان کو نہ ماری اور ذمی کی بدلی ماری اور امام شافعی
کے نزدیک مسلمان بدلی کسی کافر کی نہ مارا جاوے نہ حربی کی بدلی نہ ذمی کی بدلی ٭ مولانا من الشروح ٭ **وعن** ابی شریح الخزاعی
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اصیب بدم او خبل والخبل الجرح فھو بالخیار بین احدی ثلث

فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ بَیْنَ اَنْ یَّقْتَصَّ اَوْ یَعْفُوْ اَوْ یَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِکَ
فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی شریح خزاعی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
جو شخص کہ مصیبت زدہ ہو ساتہہ خون کی یعنی قتل نفس کے یا زخم کی یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوی یا کوئی عضو اوسکا کٹ جاوی پس وہ یعنی وارث مختار
ہی میان ایک کے تین چیزون مین سے پس اگر چاہی چوتہی چیز یعنی تین سی زائد پس پکڑو ہاتہہ اوسکا یعنی منع کرو اوس سی بیان ان تین چیزونکا یہہ ہی بدلہ لی یا معاف
کری یا لیوی دیت پس اگر لی اون چیزون مین سے کوئی چیز پہر زیادتی کی پیچھی اوسکی یعنی مثلا معاف کیا بعد ازان طلب کی دیت یا قصاص پس واسطی اوسکی ہی آگ ہمیشہ رہنی
والا ہوگا اوسمین ہمیشہ کہا گیا کبہی نہین نکلنی کا نقل کی یہہ دارمی نی **ف** تاکید بعد تاکید کی واسطی زجر اور وعید شدید کی اور بیان ہمیشہ رہنی کا پہلی فصل مین
بیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہ کے ہو چکا ۴ وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّةٍ
فِیْ رَمْیٍ یَکُوْنُ بَیْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّیَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ
حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهٗ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی
طاؤس سی کی نقل کی ابن عباس سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ مارا جاوی بیچ اندہا دہندکی یعنی ایسی حال مین کہ مشتبہ ہو امر اوسکا اور
معلوم نہو قاتل اور یہہ حال قاتل کا بیچ پتہراو کی کہ ہووی درمیان اونکی ساتہہ پتہرونکی یا مارا جاوی ساتہہ مارنی کوڑونکی یا ساتہہ مارنی لکڑیون کی پس یہہ قتل
بیچ حکم قتل خطا کی ہی یعنی نہ گناہ ہونی مین اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور جو شخص کہ مارا گیا جان بوجہہ کر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہی اور جو
شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص لینی کی پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور غضب اوسکا نہ قبول کیا جاویگا اوس سی نفل اور نہ فرض نقل کی یہہ ابوداود اور
نسائی نی **ف** ساتہہ پتہرون کی یعنی آپسمین لڑتی تہی اور پتہر مارتی تہی ناگاہ ایک پتہر کسی کی جا لگا اور مر گیا مقصود یہہ کہ ساتہہ پتہر کی مارا گیا بلکہ
قید لگانی پتہر کی ہی اتفاقی ہی اور مراد یہہ ہی کہ قتل ساتہہ مثقل کی موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور دیت اوسکی دیت خطا کے ہی اور فقہا اسکو شبہ
عمد کہتی ہین اسلیی کہ قتل کرنا ساتہہ غیر تیز چیز کی اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا شبہ عمد ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور
نزدیک صاحبین اور شافعی کی شبہ عمد وہ ہی کہ قصد قتل کا کری ساتہہ ایسی چیز کی کہ نہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل
ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا وہ جملہ عمد سی ہی پس پتہر اور عصا کہ حدیث مین مذکور ہین نزدیک ابوحنیفہ کی مطلق ہین یعنی ہلکی ہون یا بہاری
اور نزدیک صاحبین اور شافعی کی محمول ہین ہلکی پر حاصل یہہ کہ بیچ قتل کے ساتہہ مثقل کے امام ابوحنیفہ کی نزدیک قصاص نہین اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک
یہہ تفصیل ہے جو مذکور کی گئی اور جو شخص کہ حائل ہوا الخ یعنی مقتول کی وارث تو اونکو قصاص لینی دی تو اوسپر لعنت ہے الخ یہہ اور ما بعد اسکی جو جملہ ہی مراد اوس سی زجر شدید اور
تہدید و وعید ہے ہو ع **ف** قتل کے پانچ قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہہ ہے کہ ماری ساتہہ ایسی چیز کی کہ جدا کر دی اعضا کو
خواہ وہ قسم ہتیار سی ہو یا تیز چیز ہو قسم پتہر یا لکڑی یا کہپاچ یا شعلہ آگ سی اور صاحبین کی نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ ماری ایسی چیز سی کہ قتل کیا جاتا ہو اوس سے غالبا
اور اس قتل سی گنہگار ہوتا ہی آدمی اور لازم آتا ہی قصاص فقط مگر یہہ کہ عفو کیا جاوی یا راضی ہون وارث دیت پر اور نہین کفارہ ہی اسمین اور شبہ عمد یہہ ہے کہ ماری
قصدا ساتہہ غیر چیزون ذکر کی گئین کے اور اس قتل سی بہی گنہگار ہوتا ہی اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہی قصاص اور اسمین یہ ہے جان مارنی سی کم مین قصاص
لازم آتا ہی یعنی اگر قطع عضو اس سبب سے ہوا تو عوض اوسکی اوسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمین ہین ایک تو خطا قصد مین ہوتی ہی وہ یہہ ہے کہ ایک شخص کو
تیر مارا شکار گمان کر کر یا حربی گمان کر کر اور تہا وہ مسلمان اور دوسری خطا فعل مین ہوتی ہی وہ یہہ ہی کہ تیر مارتا تہا نشانہ پر اور وہ لگ گیا ایک آدمی کی اور جاری مجری خطا یہہ ہی کہ
ایک شخص سوتا ہوا جا پڑا کسی پر اور مار ڈالا اوسکو اور دونون میں کفارہ لازم آتا ہی اور دیت عاقلہ پر اور موجب گناہ کا ہوتا ہی باعتبار ترک عزیمت کے اور قتل بسبب یہہ ہے کہ ایک شخص

کنوا کہودا یا کہا ایک پتہر غیر کی ملک مین بغیر اذن اوسکی کی اور اوس سی ہلاک ہو گیا کوئی آدمی یعنی کنوی مین گر کر مر گیا یا ٹہوکر لگی اوس پتہر کی اور مر گیا پس اس سی دیت آتی ہی عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمون پہلی قتل کی سی قاتل محروم ہوتا ہی میراث سی مقتول کے اور پانچوین قسم قتل کسی محروم نہین ہوتا ملتقے وہدایہ **وعن** جابرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْفِي مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چہوڑونگا مین اوس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اوس سی کہ قتل کری پیچہی لینی دیت کے نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچہہ بیچ بدن اپنی کی پہر معاف کیا زخمی کرنیوالی سی یعنی بدلا نہ لیا اور بخشدیا اوسکو اور صبر کیا تقدیر الہی پر مگر بلند کرتا ہی اوسکا اللہ سبب اوسکی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سی ایک گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ روایت ہے سعید بن مسیب سے یہہ کہ عمر بن خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تہی یا سات تہی بدلے قتل کرنی ایک شخص کے کہ قتل کیا تہا سب اوسکو قتل خفیہ فریب مکر اور فرمایا حضرت عمر نی اگر حملہ کرتی اوسپر اور مدد کرتی صنعا روالی تو البتہ قتل کرتا مین اون سبکو نقل کی یہہ مالک نی اور نقل کی بخاری نی ابن عمر سی مانند اسکی **ف** صنعا نام ایک شہر کا ہی شہرون یمن کے سی اور خاص صنعا کو بیان کیا کر یا تو وہ قتل کرنیوالی وہان کے رہنی والے تہی یا یہہ مثل ہی نزدیک عرب کے کثرت میں اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر ایک شخص کے قتل کرنی مین کئی آدمی شریک ہون تو سبکو قتل کرنا چاہیے ۱۲ ح **وعن** جُنْدَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ سَلْ هٰذَا فِيمَا قَتَلَنِي فَيَقُولُ قَتَلْتُهُ عَلَى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدَبٌ فَاتَّقِهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی جندب سی کہ کہا حدیث کی مجکو فلانی نی یعنی ایک صحابی نی کہ نام اوسکا نہ لیا یا لیا لیکن راوی بہول گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لاویگا قتل کیا گیا اپنی قاتل کو دن قیامت کے اور کہیگا یعنی اللہ تعالی کی پوچہہ اسسے کہ کس سبب سے قتل کیا مجکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا مینی اسکو فلانی شخص کے سلطنت مین کہا جندب نی کہ پس بچ تو اسی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** قتل کیا مینی اسکو الخ اگر کوئی کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کے کسطرح ہوا اسلیے کہ اوسنی پوچہا تہا سبب قتل کا جواب یہہ کہ مراد اس قول سی کہ فلانیکی سلطنت مین قتل کیا یہہ ہی کہ فلانی بادشاہ کی عہد مین بسبب دولت اوسکی مینی اسکو قتل کیا یہہ معنی اسصورت مین ہونگی کہ جو لفظ ملک کا ساتہہ پیش میم کی روایت مین اور اگر ساتہہ زیر میم کے ہے تو معنی یہہ ہین کہ قتل کیا مینی اسکو بیچ جہگڑی کی کہ درمیان میرا اور درمیان اوسکی تہا اوپر ملک فلانی شخص کے کہ زید ہی مثلا اور مراد اس سے بیان واقع ہی اور بچ تو اس سی یعنی قتل کرنی سی یا پہر کر مدد کرنی سی یا جہگڑنی سی کہ باعث ہی قتل کا اور کہا طیبی نی کہ جندب نصیحت کرتا تہا ایک بادشاہ کو تا کہ مدد کری کسی ظالم کی ۱۲ ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مدد کری اوپر قتل کرنی مومن کے ساتہہ آدہی کلمہ کے یعنی مثلا اقتل پورا نہ کہا اق کہا ملاقات کریگا اللہ تعالی سی اسحال مین کہ لکہا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کے یہہ ناامید ہے اللہ کے رحمت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ناامید ہے الخ یہہ کنایہ ہی کفر سی بموجب قول اللہ تعالی کی لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون یعنی اسکی یہہ ہین کہ فضیحت ہوگا خلائق کی روبرو ساتہہ اس نشانی مذکورہ کے اور یہہ مبنی ہی تغلیظ پر یا محمول ہے حلال جاننی پر ۱۲ ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جس وقت کہ پکڑی کوئی شخص کسو اور قتل کری اوسکو اور شخص تو قتل کیا جاوی وہ شخص کہ جسنی قتل کیا اور قید کیا جاوی وہ شخص کہ جسنی پکڑا نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** جیسی اگر پکڑی ہی ایک شخص ایک عورت کو اور زنا کری اوس سی دوسرا تو حد نہین ہی پکڑنیوالی پر اسیطرح قصاص نہین ہی پکڑنیوالی پر بلکہ قید ہے بطریق تعزیر کی اور مقدار قید کی موقوف ہی رای حاکم پر جسقدر مناسب جانی قید رکھی پس بعض شارحین نی تو یہہ لکہا ہی لیکن معلوم کیا چاہیی کہ یہہ مدد کرنی ہی قتل پر اور بیچ مدد کرنی کی قتل پر بسبب اونکی احادیث کی قصاص ہی پس یہہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نی کہ ملتقی مین ہی کہ اگر ڈالدوی ایک شخص کسیکو آگی شیر کی یا اور درندی کی اور وہ مارڈالی اوسکو تو ڈالنی والی پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت لیکن تعزیر دیا جاوی اور مارا جاوی مارنا دردہندہ اور قید کیا جاوی یہانتک کہ توبہ کری ۞ ۞

باب الدیات

باب ہی بیچ بیان دیتون کی **ف** دیات جمع دیت کی ہی دیت اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاتا ہی بدلی قتل کرنی نفس کی یا ناقص کرنی کسی کی اعضا کی اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کی لائی کہ دیت نفس کی ہی اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہی مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہہ ہی کہ سو اونٹنیاں ہون چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہی اور امام محمد اور امام شافعی کی نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہون اور یہہ دیت بیچ قتل شبہ عمد کی دینی آتی ہی اور دیت مخففہ یہہ ہی کہ اگر سونی کی قسم سی دی تو ہزار دینار دی اور چاندی کی قسم سی دی تو دس ہزار درہم دی اور اونٹ دی تو پانچ طرح کی دی بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہہ دیت لازم آتی ہی قتل خطا مین اور جاری مجری خطا مین اور قتل بسبب مین ۞ ملتقی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہذہ وہذہ سواء یعنی الخنصر والابہام رواہ البخاری روایت ہی ابن عباس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہی یعنی اشارہ کیا حضرت نی طرف چھنگلیا اور انگوٹھی کی جیسا کہ بیان کیا راوی نی یعنی چھنگلیا کی اور انگوٹھی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جاننا چاہیی کہ بیچ کاٹنی تمام اونگلیون دونون ہاتھ کی یا دونون پانون کی تمام دیت لازم آتی ہی بسبب فوت کرنی جنس منفعت کی پس کاٹنی ہر اونگلی کی دسوان حصہ دیت کا لازم آتا ہی کہ وہ دس اونٹ ہین پس فرمایا کہ دیت چھنگلیا کی اور انگوٹھی کی برابر ہی اگرچہ انگوٹھی کی دو پوریان ہین اور چھنگلیا کی تین اسلیی کہ دونون برابر ہین اصل منفعت مین پس نہ دیکہی زیادتی اور نقصان کا اعتبار نہین جیسی داہنی اور بائین مین فرق نہین اور جبکہ ہر اونگلی مین دسوان حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند اونگلی مین بحساب اسکی ہی یعنی ہر بند اونگلی مین تہائی دسوین حصہ کا ہی اور بیچ بند انگوٹھی کی آدہا دسوین حصہ کا اسلیی کہ اوسکی دو بند ہین اور انگلیون کی تین تین بند ۞ **وعن** ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیہا بالغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان میراثہا لبنیہا وزوجہا والعقل علی عصبتہا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچی پیٹ ایک عورۃ بنی لحیان مین سی اگر گر پڑا مردہ ہوکر ساتھ غرہ کی یعنی اوس عورۃ کی عاقلہ پر اور مراد غرہ سی غلام یا لونڈی ہی پہر تحقیق وہ عورۃ کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر یعنی اوسکی عاقلہ پر ساتھ غرہ کی مرگئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث اوسکی اوسکی بیٹون کی لیی اور اوسکی خاوند کی لیی ہی اور حکم فرمایا کہ دیت اوسکی عصبون پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دو عورتین آپسمین لڑین پس ایک نی اونمین سی پتہر مارا دوسری عورت کو کہ وہ حاملہ تہی وہ پتہر اوسکی پیٹ پر لگا اور بچہ مرکر پیٹ مین سی نکل پڑا پس حکم فرمایا آنحضرت نے ساتھ غرہ کی اوس عورت مارنیوالی کی عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سی بعد اوس کی مرجاتا تو تمام دیت آدمی کی دینی ہوتی اور جاننا چاہیی کہ غرہ کی معنی مین از جملہ غلام اور لونڈی پر ہے اطلاق کرتی ہین اور فقہا کی نزدیک مراد غرہ سی بیسوان حصہ دیت کا ہی یعنی پانسو درہم اور اوسکی عصبون سے مراد عاقلہ ہی عصبہ

یعنی دیت عاقلہ پر ہی اور وہ وارث نہین ہوتی اور دیت سی ارث لازم نہین آتی وارث اور لوگ ہین اور تخصیص بیٹون کی اور خاوند کی اس سبب سے ہوگی
کہ وارث ہی ہونگی واقع مین اور الاظاہر یہہ ہے کہ میراث وارثون کی لیی ہو جو کہ ہون جیسا کہ حدیث آیندہ مین ہی ورثہا ولدہا ومن معہم ح **وعنہ**
قال اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت احداهما الاخرى بحجر فقتلتها وما في بطنها فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان دية
جنينها غرة عبد او وليدة وقضى بدية المرأة على عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم متفق عليه اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا
لڑین دو عورتین قوم ہذیل مین سی پس مارا ایک نے اون مین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی پس جان سی مار ڈالا اوسکو اور بچہ کو کہ اوسکی پیٹ مین تہا پس حکم کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت بچہ اوسکیکی کہ بیچ پیٹ وسکی کی مرا غرہ ہی غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتہہ دیت عورت کی کہ قتل کی گئی اوپر قوم اوس
عورت کے کہ قتل کیا اوسنی اور وارث کیا دیت اوسکیکا اولاد اوسکیکو اور اونکو کہ ساتہہ اولاد کی تہی یعنی اور وارث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ظاہر یہہ ہے کہ پہلی حدیث مین قضیہ اور عورۃ کا ہی اور اسمین اور کا پہلی حدیث مین قتل کرنیوالی مرگئی اور مقصود بیان کرنا حال وفات وسکی کا اور حکم اوسکی کا
تہا اور اس حدیث مین عورۃ مجنیہ بچہ سمیت مرگئی اور حکم اوسکا ذکر کیا گیا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قتل کرنا ساتہہ پتہر کے موجب دیت کا ہی قصاص
کا اور قبیلہ عمدی نہین بلکہ شبہ عمد ہی جیسی کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور اور حمل کرتی ہین چہوٹی پتہر پر ح **وعن المغيرة بن شعبة** ان امرأتين
كانتا ضرتين فرمت احداهما الاخرى بحجر او عمود فسطاط فالقت جنينها فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في
الجنين غرة عبدا او امة وجعله على عصبة المرأة هذه رواية الترمذي وفي رواية مسلم قال ضربت امرأة ضرتها بعمود
فسطاط وهي حبلى فقتلتها قال واحداهما لحيانية قال فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم دية المقتولة على عصبة القاتلة وغرة لما في بطنها
اور روایت ہی مغیرۃ بن شعبہ سی یہہ کہ دو عورتین تہین سوکنین پس مارا ایک نی اون دونون مین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی یا چوب خیمہ کی پس گرا دیا
اوسکی پیٹ کی بچہ پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچہ کی غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اوسکو اوپر عصبہ یعنی عاقلہ عورت مارنی
والی کی یہہ روایت ترمذی کی ہی یعنی یہہ اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحاح مین لایا اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی کہ کہا مغیرہ نی کہ مارا
ایک عورت نی اپنی سوکن کو ساتہہ چوب خیمہ کی اور وہ تہی حاملہ پس مار ڈالا اوس عورت نی اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بہی مرگیا کہا مغیرہ نی اور ایک ون
مین سی تہی لحیان مین سے کہ لحیان ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی کہا پس مقرر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر عاقلہ عورت
مار ڈالنی والیکی اور غرہ واسطی اوس چیز کی کہ بیچ پیٹ اوسکیکی تہی یعنی بچہ کی دیت یہہ ٹہرائی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر مذہب امام ابوحنیفہ کی
اسلیی کہ چوب خیمہ سی واقع ہوتا ہی قتل عادۃً اور شافعیہ کہتی ہین کہ یہہ محمول ہی اوپر چوب اور پتہر چہوٹی کی کہ قصد نہین کیا جاتا ہی اونسی قتل غالباً

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن عبد الله بن عمرو** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا ان
دية الخطاء شبه العمد ما كان بالسوط والعصا مائة من الابل منها اربعون في بطونها اولادها رواه النسائي وابن ماجة والدارمي
ورواه ابو داود عنه وعن ابن عمر وفي شرح السنة بلفظ المصابيح عن ابن عمر روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خبردار
ہو کہ تحقیق دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہی کہ ساتہہ کوڑی اور عصا کی ہو سو اونٹ ہین اونمین چالیس ایسی ہون کہ اونکی پیٹون مین بچی اونکی ہون نقل کی یہہ
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نقل کی ابو داود نی ابن عمرو سی اور شرح السنہ مین لفظ مصابیح کے ہین ابن عمر سے **ف** لفظ مصابیح کی یہہ ہین الا ان قتل
العمد الخطا بالسوط والعصا مائة من الابل مغلظة منها اربعون خلفة في بطونها اولادها اور گویا کہ مراد ساتہہ قتل عمد خطا کی قتل خطا شبہ بعمد ہی جاننا چاہیے
کہ قتل عمد ہی یا شبہ عمد یا خطا محض مراد ساتہہ عمد کی یہہ ہے کہ قصداً قتل کرے ساتہہ ایسی چیز کی کہ جدا کردی اور شبہ عمد یہہ ہے کہ قتل کری قصداً ساتھ

غیر چیز ذکر کی گئی کی خواہ واقع ہوتا ہو اوس سی قتل غالبًا یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہہ ہی کہ چوک کر قتل کری چنانچہ بیان مفصل انکا اوپر گذر چکا ہی اور یہہ نزدیک امام ابوحنیفہ کی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصا کو مطلق عصا پر خفیف ہو یا ثقیل اور اور کہتی ہین کہ قتل ساتہہ بہاری چیز کی کہ واقع ہوتا ہو ساتہہ اوسکی قتل غالبًا قبیلہ عمد سی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصا کو خفیف پر کہ واقع نہوتا ہو ساتہہ اوسکی قتل غالبًا اور بعضی روایات مین مغلظہ واقع ہوا ہے اور تغلیظ بیچ شبہ عمد کی نزدیک ابن مسعود اور ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور احمد کی یہہ ہی کہ واجب ہون چار طرحکی اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی اور نزدیک شافعی اور محمد کی یہہ ہی کہ تین طرحکی اونٹ ہون چنانچہ بیان انکا ہی ابتدا باب مین ہو چکا ہی اور خطا محض مین دیت مغلظہ نہین ہوتے ہی اور واجب ہوتے ہین اوسمین پانچ طرحکی اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکی ہین اور یہہ باتفاق ہی اور یہہ حدیث دلیل شافعی اور محمد کے ہی اور ہم کہتی ہین کہ یہہ حدیث معارض ہی اوس حدیث کی کہ روایت کی گئی ابن مسعود اور سایب بن یزید سی پس عمل کیا ہمنی ساتہہ متفق کے ہو

وعن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی اہل الیمن وکان فی کتابہ ان من اعتبط مؤمنا قتلا فانہ قود یدہ الا ان یرضی اولیاء المقتول وفیہ ان الرجل یقتل بالمراۃ وفیہ فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل وعلی اہل الذہب الف دینار وفی الانف اذا اوعب جدعہ الدیۃ مائۃ من الابل وفی الاسنان الدیۃ وفی الشفتین الدیۃ وفی البیضتین الدیۃ وفی الصلب الدیۃ وفی العینین الدیۃ وفی الرجل الواحدۃ نصف الدیۃ وفی المامومۃ ثلث الدیۃ وفی الجائفۃ ثلث الدیۃ وفی المنقلۃ خمس عشرۃ من الابل وفی کل اصبع من اصابع الید والرجل عشر من الابل وفی السن خمس من الابل رواہ النسائی والدارمی وفی روایۃ مالک وفی العین خمسون وفی الید خمسون وفی الرجل خمسون وفی الموضحۃ خمس

اور روایت ہی ابی بکر بیٹی محمد بیٹی عمرو بیٹی حزم کیسی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسکی باپ نی نقل کی اوسکی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نامہ لکہا طرف یمن والونکی اور تہا بیچ نامہ حضرت کی یہہ کہ جو شخص مار ڈالی بی تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنی عمدًا پس مستحق وہ قصاص کا تہا اپنی کا بی عوض قتل کیا جاوی بدلی فعل اوس تقصیر کی کہ ہاتہہ اپنی کی کے مگر یہہ کہ راضی ہو جاوین وارث مقتول کے یعنی ساتہہ لینی دیت کی یا معاف کر دین تو نہ قتل کیا جاوی اور اوس نامی مین یہہ بہی تہا کہ قتل کیا جاوی مرد بدلی عورت کی اور اوسمین یہہ بہی تہا کہ بیچ مار ڈالنی جان کی دیت ہی سو اونٹ یعنی جسکی پاس اونٹ ہون سو اونٹ دی بحسب تفصیل مذکور کی اور اوپر سونا رکہنی والون کی ہزار دینار اور بیچ ناک کے جسوقت کہ پوری کاٹی جاوی دیت ہی سو اونٹ اور بیچ دانتون کی کہ سب توڑی جاوین دیت پوری ہی اور بیچ ہونٹون کی کہ کاٹی جاوین پوری دیت ہے اور بیچ دونون خصیون کے کہ کاٹی جاوین دیت ہی اور بیچ کاٹنی آلت کی دیت ہے اور بیچ توڑنی پیٹہ کی ہڈی کی دیت ہی اور بیچ پہوڑنی دونون آنکہون کے دیت ہی اور بیچ کاٹنی ایک پانون کی آدہی دیت اور بیچ زخم پہونچی پوست مغز سر کے تہائی دیت اور بیچ زخم پیٹ کے تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کی کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہین اور بیچ ہر انگلی کی انگلیون ہاتہہ اور پانون کیمنی سی دس اونٹ ہین اور بیچ ہر دانت کی پانچ پانچ اونٹ ہین نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی اور بیچ روایت مالک کے یہہ ہی اور بیچ ایک آنکہہ کے پچاس اونٹ ہین اور بیچ ایک ہاتہہ کی پچاس اور بیچ ایک پانونکی پچاس اور بیچ زخم کی کہ ہڈی کہل گئی ہو پانچ اونٹ ہین **ف** بیچ مار ڈالنی جان کے دیت ہی یعنی قتل عمد مین جبکہ قصاص سی گذر کرین وارث مقتول کے اور راضی ہوان دیت لینی پر تو دیت ہی اور قتل خطا اور شبہ عمد مین دیت ہی اور سونی والون پر ہزار دینار ہین اور چاندی والون پر دس ہزار درہم ہین اور اسکو ذکر نکیا بسبب اکتفا کرنی کی ساتہہ قیاس کے مراد یہہ ہے کہ اونٹ والون سی واقع مین بحسب اتفاق کی اونٹ لین اور زر دارونسی زر نہ یہہ کہ واجب ہو کہ غیر اوسکا مقبول و محسوب نہو جانا چاہیے کہ اختلاف کیا ہے علمانے بیچ دراہم و دنانیر کی آیا لیے جاوین بیچ دیت مین یا نہین پس کہا ابوحنیفہ اور احمد نی کہ جائز ہی لینا اونکا دیت مین باوجود ہونی اونٹونکی اور کہا

شافعی کی کہ عدول کری اونٹون سی جبکہ پائی جاوین اونٹ مگر برضا طرفین اور یہہ جو کہی دونون آنکھون کی الخ اصل بیچ باب قطع اعضا کی
یہہ ہی کہ اگر زائل کری تمام وکمال جنس منفعت کو یا زائل کری تمام جمال کو کہ مقصود ہے تو واجب ہوتی ہی تمام دیت اسلئے کہ یہہ حکم تلف کرنی نفس کی ہے
پس ملحق ہی ساتہہ تلف کرنی نفس کے بسبب تعظیم آدمی کے اور اصل اسکی حکم کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ساتہہ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور پیدا
ہوتی ہین اس اصل سے فروع بہت اور حکم کیا حضرت عمر رض نے ساتہہ چار دیتون کے بیچ ایک ضرب کے کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسیطرح اگر داڑہی
کسیکی کوئی مونڈ ڈالی اور وہ پہر نہ نکلی تو دیت آتی ہی اسلیئے کہ فوت کرنیوالا جمال کا ہوا اور اسیطرح سر کے بالون مین کذا فی الہدایہ **وعن عمرو بن شعیب**
عن ابیه عن جده قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المواضح خمسا خمسا من الابل وفي الاسنان خمسا خمسا من
الابل رواه ابو داود والنسائي والدارمي وروى الترمذي وابن ماجة الفصل الاول اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی ہی باپ
سی اور اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ زخمون کے کہ کہل جاوی ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہین اور بیچ دانتون کے پانچ پانچ اونٹ ہین
یعنے ہر دانت مین پانچ پانچ اونٹ نقل کے یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نی پہلا جملہ یعنے جسمین ذکر زخمون کا ہی **ف** اگر
کوئی کہی جب بیچ تمام دانتون کی دیت پوری آتی ہی تو ایک دانت مین پانچ اونٹ کیونکر آوینگے دانت بتیس ہوتی ہین یا اٹہائیس جواب یہ ہے کہ یہہ تقدیرات
بحکم شارع ہین عقل کو اسمین دخل نہین لیکن ہان بعضی مقام مین جیسی کہ ساری دیت دونون آنکھون مین اور آدہی دیت ایک آنکہہ مین ہے مثلا وجہ معقول ہے معلوم کر سکتی
ہین اور اصل ہی حکم شارع ہی ہی **وعن ابن عباس قال** جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم اصابع اليدين والرجلين سواء رواه ابو داود
والترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونگلیان دونون ہاتہون اور دونون پانون کی برابر نقل کے یہہ ابو داود
اور ترمذی نی **ف** یہانتک کہ انگوٹہا اور چہنگلیا اگرچہ ہین دونون مختلف جوڑون مین جیسیکہ پہلی گذرا **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الاصابع سواء والاسنان سواء الثنية والضرس سواء هذه وهذه سواء رواه ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیان برابر ہین اور دانت برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ بعضی بڑی ہین بعضون سی جیسی آگلی دانت اور ڈاڑہین برابر ہین یعنی
دیت مین اگرچہ ڈاڑہین بڑے ہین آگلی دانتون سی یہہ اور یہہ یعنی چہنگلیا اور انگوٹہا برابر ہین نقل کے یہہ ابو داود نے **وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن**
جده قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح ثم قال ايها الناس انه لا حلف في الاسلام وما كان من حلف
في الجاهلية فان الاسلام لا يزيده الا شدة المؤمنون يد على من سواهم يجير عليهم ادناهم ويرد عليهم اقصاهم ويرد
سراياهم على قعيدتهم لا يقتل مؤمن بكافر دية الكافر نصف دية المسلم لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتهم الا في دورهم وفي رواية
قال دية المعاهد نصف دية الحر رواه ابو داود اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سی کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی سال فتح مکہ کی پہر فرمایا یعنی بعد خطبہ کے کہ مشتمل تہا حمد و ثنا پر ای لوگون تحقیق نہین ہے پیدا کرنا عہد اور قسم کا اسلام مین اور وہ عہد اور قسم کہ تہی جاہلیت
مین پس تحقیق اسلام نہین زیادہ کرتا اوسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتہہ کا رکہتی ہین یعنی اتفاق کا ٹہیرین اون لوگون کے سوا اونکی ہین یعنی کافر پناہ دیتا ہی
اونپر ادنی اونکا اور پہیرتا ہی اونپر جو بہت دور ہی اونسی اور پہیرتی ہین لشکر اونکی بیٹہی رہنی والون پر نہ قتل کیا جاوی مومن بدلی کافر کی یعنی کافر حربی کی اور نزدیک
شافعی کی اگرچہ ذمی ہو اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدہی دیت مسلمان کی ہی نہین ہی کہینچ منگانا زکوۃ کی مواشی کو اور نہ الگ جا رہنا مواشی والون کو
اور نہ لیجاوی زکوۃ اونکی مگر اونہین کی گہرون مین ہے اور ایک روایت مین کہا دیت عہد والی کی آدہی دیت حر کی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** نہین ہے
پیدا کرنا قسم کا الخ اصل مین حلف کی معنی ہین عقد کرنا اور عہد باندہنا اہل جاہلیت آپسمین عہد کرتی تہی کہ ایک دوسری کا وارث ہو اور ایک دوسری کی مدد

کری لڑائی مین اور فتنہ انگیزی مین اور ادای ضمانت واجبہ مین وغیر ذلک پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اسطرح کی عہد کرنیسی اسلام مین ساتہہ قول
اپنی کی لاحلف فی الاسلام اور ایک عہد کرتی تہی جاہلیت مین مظلوم کی مدد کرنی پر اور رشتہ دارون کی سلوک کرنی پر اور محافظت حقوق پر اسکو ثابت جائز
رکہا ساتہہ قول اپنی کی ما کان من حلف الخ اور پہیرتی ہین لشکر ونکی الخ یہہ تفسیر کلام سابق کی ہی اور شرح اسحدیث کی بیچ فائدہ حدیث حضرت علی رض کی دوسری
فصل کتاب القصاص کے مین گذر چکی اور نہ قتل کیا جاوی مومن الخ بیان اسکا بہی اسی حدیث کی فائدہ مین گذرا اور دیت کافر کی آدہی دیت مسلمان کی ہی
امام مالک نی اسپر عمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور ایک روایت مین امام احمد سی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہماری نزدیک دیت ذمی کی مانند
دیت مسلمان کی ہی اور ہدایہ مین ایک حدیث نقل کی ہی کہ دیت ہر ذمی عہد کی بیچ عہد اوسکی ہزار دینار ہین اور کہا کہ اسیطرح حکم کیا ابو بکر اور عمر اور
عثمان رض نی اور جب زمانہ معاویہ کا ہوا تو آدہی کردی اور حضرت علی رض سی روایت کیا کہ کہا نہ دیا ذمیون نی جزیہ کو مگر اسلیئی کہ ہوویں خون انکی مانند خون
ہماری کے اور اموال ونکی مانند اموال ہماری کے اور کہا جو کچہہ کہ برخلاف اسکی صحابہ سی روایت کیا ہی معارض انکی آثار مشہورہ کے نہین ہوسکتا اور نہین ہی کہینچ لانا
الخ مراد جلب سے یہہ ہی کہ زکوۃ لینی والا کہ زکوۃ لینی کو جاوی مواشی والونکی گہرونسی بہت دور اوترے اور اونکو اپنی پاس بلوا بہیجی اور صدقات لیوی اور
جنب یہہ کہ مواشی والی زکوۃ لینی والے سے دور تر جا رہوین وطلب اور حاضر کرنا اونکا زکوۃ لینی والی پر شاق ہووی پس ان دونون باتونسی منع فرمایا اسلیئی
کہ پہلی بات مین مشقت مواشی والونکو لاحق ہوتی ہی اور دوسری بات مین زکوۃ لینی والیکو اور بیان مفصل اسکا کتاب الزکوۃ مین ہو چکا ہی اور نہ لیجاوی زکوۃ الخ یہہ
تفسیر و تاکید پہلی کلام کی ہی ع **وعن** خشف بن مالك عن ابن مسعود قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في دية الخطأ
عشرين بنت مخاض وعشرين بن مخاض ذكور وعشرين بنت لبون وعشرين جذعة وعشرين حقة رواه الترمذي وابو داود
والنسائي والصحيح انه موقوف على ابن مسعود وخشف مجهول لا يعرف الا بهذا الحديث وروى في شرح السنة ان النبي صلى
الله عليه وسلم ودى قتيل خيبر بمائة من ابل الصدقة وليس في اسنان ابل الصدقة ابن مخاض انما فيها ابن لبون
اور روایت ہے خشف بن مالک سے کہ نقل کی ابن مسعود نے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ دیت خطا کی بیس اونٹنیان کہ دوسرے برس مین لگی ہون اور
بیس اونٹ کہ دوسرے برس لگی ہون اور بیس اونٹنیان کہ تیسرے برس مین لگی ہون اور بیس اونٹنیان کہ پانچوین برس لگی ہون اور بیس اونٹنیان کہ چوتہی برس مین لگی ہون نقل کی
یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی اور خشف مجہول ہے نہین پہچانا جاتا مگر ساتہہ اسحدیث کے اور روایت
کیا بغوی نی شرح السنہ مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیت دی اوس شخص کی کہ مارا گیا تہا خیبر مین ساتہہ سو اونٹونکی دانتون زکوۃ کی مین سے حال آنکہ نہ تہی درمیان اونٹون زکوۃ
کے اونٹ برس روز کا سوا اسکی نہین کہ تہین نر دو برس کے اونٹ **ف** بیچ دیت خطا کی الخ اس سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی اخماس ہے یعنی پانچ طرح کی اونٹنی آتی
ہین اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا لیکن اختلاف انکی تقسیم مین ہے مذہب حنفی مین تو اسیطرح دیجاتی ہین جو حدیث مین مذکور ہوئے اور امام شافعی کی نزدیک بیس ابن لبون
جگہہ ابن مخاض کے دیا جاوی یہہ حدیث حجت ہے اونپر اور اسحدیث مین جو کلام کیا گیا ہی اسکی خوب جواب دی ہین ملا علی رح نی جو حاشیہ انکی شرح مین لکہی ہی خلاصہ اسکا یہہ کہ
حضرت نی جو دیت دی تہی بطور احسان کے نہ بطور حکم کی اور روایت کیا بغوی نی الخ اسمین وہ حدیث ہی کہ اسمین اثبات بنت مخاض کا ہی اور اسمین اثبات ابن لبون کا اور اسپر عمل کیا ہی شافعی نی اسکا
جواب ملا علی رح نی خوب لکہا ہی ع **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كانت قيمة الدية على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثمان مائة دينار او ثمانية الاف درهم ودية اهل الكتاب يومئذ النصف من دية المسلمين قال فكان كذلك حتى استخلف
عمر فقام خطيبا فقال ان الابل قد غلت قال ففرضها عمر على اهل الذهب الف دينار وعلى اهل الورق اثني عشر الفا وعلى اهل البقر مائتي
بقرة وعلى اهل الشاء الفي شاة وعلى اهل الحلل مائتي حلة قال وترك دية اهل الذمة لم يرفعها فيما رفع من الدية رواه ابو داود

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونہوں نے نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا تھی قیمت دیت کی یعنی قیمت اونٹوں دیت کے کہ سو ہین نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے زمانہ مین آٹھہ سو دینار یا آٹھہ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کے اون دنون مین تہی آدہی دیت مسلمان کی کہا راوی نے پہر تہا حکم اسی طرح یہانتک کہ

خلیفہ ہوئے عمر اور کہڑے ہوئے حضرت عمر خطبہ فرمانے کو پس کہا تحقیق اونٹ مہنگی ہو گئی کہا راوی کہ مقرر کی دیت حضرت عمر نے اوپر دولتمند سونا رکہنے والوں کی ہزار

دینار اور اوپر دولتمند چاندی والونکی بارہ ہزار درہم اور گائین والونپر دو سو گائین اور بکری والونپر دو ہزار بکریان اور جوڑی والونپر یعنی جو کپڑے کے جوڑے سوداگری کرتے

ہین دو سو جوڑے کہا راوی نے کہ نہ کم کیا حضرت عمر نے دیت ذمیون کی یعنی اوسی حال پر رکہی جو حضرت کے زمانہ مین تہی یعنی چار ہزار درہم نہین زیادہ کیا اوسکو اون دیتون

مین کہ زیادہ کی نقل کی ہے ابوداود نے **ف** آٹھہ ہزار درہم کہا بعضون نے کہ دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین اور یہہ چیزین مختلف ہوتی ہین بسبب اختلاف

قیمت کے جیسیکہ مذہب شافعی کا ہی قول جدید مین اور کہا ابن ملک نے کہ جوڑی سے مراد تہبند اور چادر ہے جبکہ کپڑے کی ہون اور نہین زیادہ کیا الخ کہا طیبی نے یعنی

جبکہ ہوئی قیمت دیت مسلمان کے بارہ ہزار درہم تک اور رہی دیت ذمی کی جیسیکہ تہی یعنی چار ہزار درہم ہوئی دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کے مطلقاً انتہی اسپر

دلیل پکڑی ہے امام شافعی اور ان اور بعضون نے کہ موافق انکی ہی کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہماری نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کی ہے

اور کہا شمنی نے کہ دیت سونیکی ہزار دینار ہین اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹوں کی سو اونٹ اور امام شافعی کی نزدیک چاندی کی بارہ ہزار درہم + +

وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ جعل الدیۃ اثنی عشر الفا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی والدارمی

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ حضرت نے ٹہرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم دیۃ الخطاء علی اہل القری اربعمائۃ

دینار او عدلہا من الورق ویقومہا علی اثمان الابل فاذا غلت رفع فی قیمتہا واذا ہاجت رخص نقص من قیمتہا وبلغت علی عہد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین اربعمائۃ دینار الی ثمان مائۃ دینار وعدلہا من الورق ثمانیۃ الاف درہم قال وقضی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اہل البقر مائتی بقرۃ وعلی اہل الشاء الفی شاۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العقل میراث

بین ورثۃ القتیل وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عقل المرأۃ بین عصبتہا ولا یرث القاتل شیئا رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل

کی اپنی باپ سے اور اونہی نے اپنی دادا سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہراتے دیت خطا کی بستیوں والونپر چار سو دینار یا برابر اونکی یعنی قیمت مین چاندی سے یعنی

چار ہزار درہم اور قیمت ٹہراتے دیت خطا کی اوپر مول اونٹوں کے پس جس وقت مہنگی ہوتے اونٹ تو زیادہ کرتے بیچ قیمت دیت کے اور جب ظاہر ہوتے ارزانی اونٹونکی قیمت مین کم

کرتے قیمت دیت سے اور پہنچی دیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین مابین چار سو دینار کی آٹھہ سو دینار تک اور برابر انکی چاندی بہی آٹھہ ہزار درہم کہا راوی

نے اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گائین والون پر دو سو گائین اور بکریان والونپر دو ہزار بکریان اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق

دیت میراث ہوتی ہی درمیان وارثون قتل کیے گئے کی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت عورۃ کی بانٹی گئی ہی درمیان عصبون اوسکے

کے اور نہین وارث ہوتا قاتل مورث کا کسی چیز کا یعنی دیت کا اور نہ اور کسی چیز کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** آٹھہ ہزار درہم کہا طیبی نے کہ یہہ دلالت

کرتی ہی اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین اگر نہ ملین اور جب ہوتی ہی قیمت اونکی جسقدر کہ ہو جیسیکہ کہا شافعی نے قول جدید مین اور دیت عورت کی الخ یعنی ایک عورت

نے کہ جنایت کی اور مار اکسیکو تو ادا کرین دیت اوسکی عصبات اوسکی کہ مددگار اوسکی تہی جیسیکہ حکم مرد کی دیت کا ہی یعنی عورت غلام کی مانند نہین ہے کہ متعلق ہوتی ہی

دیت اوسکی ساتہہ رقبہ یعنی ذات اوسکی کے نہ ساتہہ عصبی اوسکی کی **وعنہ** عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عقل شبہ العمد

مغلظ مثل عقل العمد ولا یقتل صاحبہ رواہ ابوداود اور روایت ہے عمرو سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہی نے اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی

سخت ہی مانند دیت عمد کی اور بنا را جاوی صاحب شبہ عمد کا نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** صاحب الخ یعنی جسنی کہ قتل کیا بطریق شبہ عمد کی اسکو قصاص مین قتل کیجی یہہ کلام فرمایا واسطی دفع توہم جائز ہونے قصاص کے شبہ عمد مین یعنی اگر کوئی یہہ توہم کری کہ جب یہ مشابہ عمد کی ہوا تو چاہیے کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہو تو اس توہم کی دفع کیلیی اسطرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہ عمد کا اوپر ہو چکا ہی ۱۲ ح **وعنه** عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہے عمرو سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مقدمہ آنکھ کے کہ ٹہیری ہوئی اپنی جگہہ اور جاتی رہی روشنی اوسکی ساتھ تہائی دیت کی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی کسی کی آنکھ زخمی ہوئی کہ بینائی اوسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہہ سی نکلی اور بیچ جمال کے نہ اوسکی خلل پڑا اور پہلی گذر چکا کہ دونون آنکھونکی تلف ہونے مین تمام دیت ہے کہ سو اونٹ ہین اور ایک آنکھ کے تلف ہونے مین پچاس اونٹ ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ تلف ہونے آنکھ کے اسطرح تہائی دیت ہے اور بعضے علما کا مذہب یہی ہی اور اکثر علمانے واجب کی ہی اس صورت مین حکومت عدل کے اسلیی کہ منفعت بالکل نہین جاتی رہی پس بیچ حکم اوس دیت کے ہوگی کہ سیاہ ہوگیا ہو اور معنی حکومت کے یہہ ہین کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب اس زخم کی اوسکی قیمت مین سے پس واجب ہوگا اوسکی دیت مین اسقدر اور اس حدیث کو بہی اوپر معنی حکومت کے حمل کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہان ساتھ تہائی دیت کے حکم فرمایا بطریق حکومت کے نہ کہ بطریق قاعدہ کلیہ کے اور کلام توربشتی کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بیچ صحت اس حدیث کی کلام ہے واللہ اعلم **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ الْوَاسِطِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرَا اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ

اور روایت ہے محمد بن عمرو سی کہ نقل کی ابی سلمہ سی اور اوسنی ابوہریرہ سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچی کی کہ پیٹ مین مر گیا ساتھ غرہ کی کہ غلام یا لونڈی یا گہوڑا یا خچر نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور کہا روایت کی یہہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سی اور نہین ذکر کیا ہر ایک نے دونون مین سے لفظ او فرس او بغل کا یعنی یہہ یادتی نہین ذکر کی پس معلوم ہوا یہہ یادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** کہا نووی نے کہ غرہ نزدیک عرب کے کہتی ہین بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہی اسکا اسجگہہ انسان پر اسلیی کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے انسان کو احسن تقویم مین اور کہا بعضون نے کہ ذکر فرس اور بغل کا وہم ہے راوی سی اسلیی کہ غرہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی مگر انسان مملوک صورت پر ۱۲ ح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹہیراوی اپنی تئین بتکلف حالانکہ نہین جانی گئی اوس سے طب یعنی مشہور نہین ہے ساتھ طب کے اور مہارت نہین کہتا اوسمین پس مر گیا کوئی اوسکی علاج سی پس وہ ضامن ہے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی جو شخص کہ علم طب کا نہ رکہتا ہو اور اوسکی قواعد سی واقف نہو پہر کسیکا علاج کری اور علاج عام ہی کہ آپ اپنی ہاتہہ سی کری مانند کہولنی فصد وغیرہ کی یا ساتہہ تجویز کرنی نسخہ کی کری اور وہ مریض اس سے تلف ہو جاوی تو وہ ضامن ہے یعنی اوسکی دیت اوسکی عاقلہ پر لازم آتی ہی سب علما کی نزدیک اور نہین لازم آتا قصاص اوسپر بسبب اذن اور رضا ی مریض کے ساتہہ اوسکی ۱۲ ح **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتٰى اَهْلُهُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ

اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک لڑکی فقیرون کی نی کان کاٹ ڈالا ایک لڑکی دولتمند کی کا پس آئی لوگ تابیدار اوس لڑکی کی کان کاٹنی والیکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عرض کیا کہ ہم ہین محتاج پس مقرر کی حضرت نی اونپر کوئی چیز نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اسلیی کہ عاقلہ اوسکی بہی محتاج اور

جنایت لڑکی کی عاقلہ پر ہوتی ہی اسلیے کہ وہ جنایت خطا ہی کیونکہ نہین صادر ہوئی اختیار صحیح سی چنانچہ اسیلیے نہین قصاص لیا جاتا لڑکی سی قتل
مین اور فقرا نہین متحمل ہوتے دیت کے اور ظاہر یہہ ہے کہ کاٹنی والا کان کا تہا لڑکا آزاد اسلیے کہ اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت اوسکی ساتہہ رقبہ یعنی ذات اوسکی
او فقر مالک اوسکا نہ دفع کرتا اوسکو کذا ذکرہ ابن الملک وغیرہ من علمائنا **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن علیؓ انہ قال دیۃ**
شبہ العمد اثلاثا ثلث وثلثون حقۃ وثلث وثلثون جذعۃ واربع وثلثون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہا خلفات
وفی روایۃ قال فی الخطاء ارباعا خمس وعشرون حقۃ وخمس وعشرون جذعۃ وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون
بنات مخاض رواہ ابوداود روایت ہے علی رضی سی یہہ کہ اونہون نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی مین تین طرح کی اونٹ ہین آتی ہین تینتیس اونٹنیان اس طرح کی
کہ چوتہی برس مین لگے ہون اور تینتیس اونٹنیاں اس طرح کی پانچوین برس مین لگے ہون اور چونتیس اونٹنیان اس طرح کی کہ چہٹی برس مین لگے ہون آٹہہ برس تک کہ نوین برس مین لگے ہون وے
ہون حاملہ اور ایک روایت مین حضرت علی سی یون آیا ہی کہ بیچ قتل خطا کے چار قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین پچیس تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کے اور پچیس دو دو برس کی
اور پچیس ایک ایک برس کے نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن مجاہد قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلاثین حقۃ وثلثین جذعۃ واربعین خلفۃ**
ما بین ثنیۃ الی بازل عامہا رواہ ابوداود اور روایت ہے مجاہد سی کہ کہا حکم فرمایا حضرت عمر رض نی بیچ قتل شبہ عمد کی تیس اونٹنیان تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کے
اور چالیس اونٹنیان حاملہ یا مین پانچ برس پورے کیے اور آٹہہ برس پورے کیے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی **وعن سعید بن المسیب**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ عبد او ولیدۃ فقال الذی قضی علیہ کیف
اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل ومثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا
من اخوان الکہان رواہ مالک والنسائی مرسلا ورواہ ابوداود عنہ عن ابی ہریرۃ متصلا
اور روایت ہے سعید بن مسیب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا بیچ لڑکی کی کہ مارا جاوی اپنی ماں کے پیٹ مین ساتہہ غرہ کی غلام ہو یا لونڈی پس کہا
اوس شخص نے کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر کسطرح تاوان بہرون مین اوس شخص کا کہ نہ پی اوسنی کوئی چیز اور نہ کہائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کی ساقط
کیا جاتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ یہہ کاہنون کی بہائیون مین سے ہی نقل کی یہہ مالک ورنسائی نی مرسل یعنی ساتہہ حذف
صحابی کی اور نقل کی یہہ ابوداود نی سعید سی اور اوسنی نقل کی ابی ہریرہ سی بطریق اتصال کی **ف** کاہن اوسکو کہتی ہین کہ خبرین غیب کے
بتاتا ہی اور حضرت نے اوسکو کاہن کا بہائی اسلیے فرمایا کہ وہ بہی بنی جہوٹی باتونکو ساتہہ عبارت مسجع اور مقفی کی بیان کرتی ہین لوگون کی فریفتہ کرنی کی لیے اور
مطلق عبارت مسجع اور مقفی مذموم نہین ہے اسلیے کہ حضرت کی عبارۃ مسجع اکثر لوہین جیسی کہ اس عامین ہے اللہم انی اعوذ بک من علم لاینفع ومن قلب لایخشع الخ بلکہ عبارت
مسجع وہ مذموم ہی کہ جو بہ تکلف ہو اور غرض اوس سی رواج دینا باطل کا ہو جیسیکہ اس شخص نی کیا اور کہا شمنی نی کہ جو کوئی ماری عورت کی پیٹ پر
اور اوسکی پیٹ سی بچہ نکل پڑی مردہ تو واجب ہوتا ہی غرہ یعنی پانسو درہم مارنی والی کی عاقلہ پر اور یہی تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیے کی کہ اکثر روایتو مین
آئی ہی اور جیتا بچہ پیٹ مین سے نکلی اور پہر مرجاوی تو پوری دیت آتی ہی ہرع **باب مالا یضمن من الجنایات** باب ہی بیچ بیان
اون چیزون کی کہ نہین تاوان دیا جاتا ہی اون مین بسبب قصور کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والمعدن جبار والبئر جبار متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چارپائی زخم کردینا اوسکا معاف ہی اور کان بہی معاف ہی اور کوین مین کوئی گر کر مری معاف ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** چارپائی الخ یعنی جانور کے مونہہ سی یا دم سی یا پاؤن سی کوئی شخص جاوی یا کوئی چیز ضائع ہوجاوی تو اوسکا بدلہ کچہہ نہین بشرطیکہ اوسکی

ساتھہ کوئی آدمیون مین سے نہو اور اگر اوسکی ساتھہ ہی ہانکنی والا یا کھینچنے والا یا اوسپر سوار ہی وہان جانور سی کوئی چیز ضائع ہوئی اوسکی ساتھہ والی پر تاوان دینا آتا ہی نزدیک امام اعظم رح کی اور امام شافعی کے نزدیک اگر دن مین کوئی چیز اوس سی ضائع ہوگئی تو اوسکی مالک کو کچھہ دینا نہین آتا اور اگر رات کو کوئی چیز تلف ہوگئی تو اوسکی مالک پر تاوان آتا ہی سو اسطی کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہی اور دن کو محافظت کرنی چیزون اور باغون کی اونکی مالکون پر لازم ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ ہانکنی والا تاوان دیوے اوس چیز کا کہ تلف ہو جانور کی ہاتہہ سی یا پانوسی اور کھینچنی والا تاوان دے اوس چیز کا کہ تلف ہو ساتھہ ہاتہہ کی نہ ساتھہ پانو کی اور سوار تاوان دے اوس چیز کا کہ تلف ہو ساتھہ ہاتہہ یا پانوون یا سر جانور کے اور اگر سوار اور ہانکنی والا یا سوار اور کھینچنی والا دونون ساتھہ ہون تو تاوان دونون پر آتا ہی اور کان بھی معاف ہی یعنی اگر کوئی کان مین جاوی یا اوسکی اوپر کھڑا ہوا اور کان گر پڑی اور وہ ہلاک ہو جاوی تو نہین آتا تاوان اوسپر کہ کہودی ہی کان یا کسیکو کان کی کہودنی کی لیے مزدور کر لگایا تھا اور کان اوسپر گر پڑے اور ہلاک ہو گیا نہین ہی تاوان صاحب کان پر اور یہہ وجہ مخصوص ساتھہ کان ہی کی نہین ہے اور اجارون مین بھی جاری ہی اور وجہ اول موافق ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ یہہ معنی قول البیر جبیر کی کہا یعنی کسی نے کہ کنوا کھودا اپنی زمین مین یا زمین مباح مین اور اوسمین کوئی گر کر مرگیا تو تاوان نہین ہے اوپر کہودنے والی کنوین کی ✦

وعن یعلی ابن امیۃ قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیش العسرۃ وکان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدھما ید الاخر فانتزع المعضوض یدہ من فی العاض فاندر ثنیتہ فسقطت فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاھدر ثنیتہ وقال ایدع یدہ فی فیک تقضمھا کالفحل متفق علیہ

اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکر تنگی کی مین یعنی غزوہ تبوک مین اور تھا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سی پس کاٹ کھایا ایک نی اون دونون مین سے ہاتہہ دوسری کا پس کھینچ لا اوس شخص نی کہ کاٹا گیا تھا ہاتہہ اوسکا کاٹنی والی کی موںہہ سی پس گرا دی دانت اوسکی پس جھڑ پڑی پس گیا وہ کہ جسکی دانت گری تھی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تاوان اوسکی دیوین حکم فرما دین اوسکی حق مین پس معاف کیا حضرت نی بدلا اوسکی دانتون کا اور فرمایا کیا چہوڑ دیتا ہاتہہ اپنا تیری موںہہ مین کہ چبا ڈالتا تو اوسکو مانند چبانی اونٹ کی اونٹ کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یہہ اشارہ ہی طرف سبب ساقط کرنی بدلہ کی کہ وہ معذور ہی اپنی ہاتہہ بچانی کی لیے موںہہ مین سی ہاتہہ کھینچا اور شرح السنہ مین ہی کہ اسیطرح اگر ارادہ کری کوئی مرد کسی عورت سی بدکاری کا پس دفع کری وہ اوسکو اپنی نفس سے پس مارڈالی تو نہین لازم آتا ہی عورت پر کچھہ چنانچہ حضرت عمر رض کی پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیان کاٹ رہی تھی پس پیچھا کیا اوسکا ایک شخص نے اور ارادہ کیا بدکاری کا اوس سی پس اوس لڑکی نی ایک پتھر مارا اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پس کہا حضرت عمر رض نی کہ یہہ قتل کیا ہوا اللہ کا ہی قسم ہی اللہ کی کہ نہین دیت اوسکی دیجاوےگی کبھی اور یہی قول شافعی کا ہی اور اسیطرح جو شخص کہ قصد کری کسی کے مال لینی کا اور خون ریزی کا اور اوسکی اہل کا پس اوسکو جائز ہی دفع کرنا مقصد کرنیوالی کا اور قتل کرنیوالی کا اور لایق ہی یہہ کہ دفع کری رسا رسا مین پس اگر نہ باز رہی سوای قتال کرنی کی اور قتل کری اوسکو تو خون اوسکا ساقط ہی ✦

وعن عبداللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قتل دون مالہ فھو شھید متفق علیہ

اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جو شخص کہ قتل کیا جاوی اسطرح مال اپنی کی پس وہ شہید ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی مال کی حفاظت کرتا تھا اور کسی نے مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل کی محافظت مین مار جانی کا ہی

وعن ابی ھریرۃ قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان جاء رجل یرید اخذ مالی قال فلا تعطہ مالک قال ارایت ان قاتلنی قال قاتلہ قال ارایت ان قتلنی قال فانت شھید قال ارایت ان قتلتہ قال ھو فی النار رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو اوسکی کہ اگر آوے ایک شخص ارادہ رکھتا ہو لینی مال میرے کا یعنی دوان مین اوسکو یا نہ دون فرمایا پس نہ دی تو اوسکو مال اپنا کہا اوسنی خبر دیجی مجکو اوسکی کہ اگر لڑی مجسی یعنی لڑنے لگا کرون فرمایا کہ لڑ تو اوس سی کہا اوسنی

خبر دیجیی مجکو اسکی کہ اگر مار ڈالی مجکو فرمایا پس تو شہید ہی کہا اوسنے خبر دیجیی مجکو اسکی کہ اگر مین مار ڈالون اوسکو یعنی تو اوسکا کیا حال ہی فرمایا وہ دوزخ مین ہی
نقل کی ہیہ مسلم نی ف یعنی نہین کچھہ تجہپر اور اسحدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اوسکا دفع مین مباح ہی ح ع **وعنه** انه
سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لو اطلع فی بیتک احد ولم تاذن له فخذفته بحصاة ففقات عینه ما کان علیک من جناح متفق علیه
اور روایت ہے ابیہریرہ سی ہیہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر جہانکی تیری گہر مین کوئی یعنی دروازہ و بند ہو اور اوسکی دراز
مین سی جہانکی اسحال مین کہ نہین پروانگی دی ہی تونی اوسکو یعنی گہر مین آنی کی پس ماری تو اوسکو ساتہہ کنکری کی پس پہوڑی تو آنکہہ اوسکی نہین تجہپر گناہ نقل
کی ہیہ بخاری و مسلم نی ف ظاہر اسحدیث پر عمل کیا ہی شافعی نی کہ ساقط کیا اوسنے ضمان آنکہہ کا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ اوسپر ضمان ہی اور حدیث
محمول ہی مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم ح ع **وعن** سهل بن سعد ان رجلا اطلع فی جحر فی باب رسول الله صلی الله علیه وسلم
ومع رسول الله صلی الله علیه وسلم مدری یحک به راسه فقال لو اعلم انک تنظرنی لطعنت به
فی عینک انما جعل الاستئذان من اجل البصر متفق علیه اور روایت ہی سہل بن سعد سی
ہیہ کہ ایک شخص نی جہانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پشت خار تہا کہ کہجلاتی تہی وسے
سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا مین یعنی یقینا کہ تو دیکہتا ہی مجکو یعنی قصدا البتہ چبہوتا مین اسکو تیری آنکہہ مین نہین مقرر کی گئی ہی شرع مین پروانگی مانگنی یعنی وقت
آنی کی بیچ گہر بیگانہ کی مگر واسطی بچنی کی نظر کرنی سی طرف غیر محرم کی نقل کی ہیہ بخاری و مسلم نی ف پس نظر کرنی بغیر اذن کی مانند داخل ہونی بغیر اذن
کے ہی ح + **وعن** عبد الله بن مغفل انه رای رجلا یخذف فقال لا تخذف فان رسول الله صلی الله علیه
وسلم نهی عن الخذف وقال انه لا یصاد به صید ولا ینکا به عدو ولکنها قد تکسر السن وتفقا العین متفق علیه
اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی ہیہ کہ دیکہا اونہون نی ایک شخص کو کہ پہینکتا ہے کنکر ساتہہ انگوٹہی اور انگلی شہادت کی پس کہا اونہون نی کہ نہ پہینک
تو کنکر اسلیے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی اسطرح کی کنکر پہینکنی سی اور فرمایا کہ تحقیق نہین شکار کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی شکار اور نہ
زخمی کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی دشمن یعنی دشمنان دین سی یعنی نہ اسمین فائدہ دنیا کا ہی اور نہ دین کا محض لہو و لعب ہی اور باوجود اسکی لوگون کو ضرر ہی اس سے
پہنچتا ہی جیسیکہ فرمایا ولیکن یہہ پہینکنا توڑ ڈالتا ہی دانت کو اور پہوڑ دیتا ہی آنکہہ کو نقل کی ہیہ بخاری و مسلم نی ف کہا ابن ملک نی کہ منع کیا حضرت نی
اس سی اسلیے کہ مصلحت نہین ہی اسمین اور خوف ہی فساد کا اور یہی حکم ہی ہر چیز کا کہ اوسمین یہہ بات پائی جاتی ہی ح ع + **وعن** ابی موسی
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مر احدکم فی مسجدنا وفی سوقنا ومعه نبل فلیمسک علی نصالها ان یصیب
احدا من المسلمین منها بشیء متفق علیه اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گذری ایک تمہارا
بیچ مسجد ہماری کی اور بیچ بازار ہماری کی اور ساتہہ اوسکی ہون تیر پس چاہیی کہ بند کری یعنی ہاتہہ رکہہ نی اونکی پیکانون پر اسلیے کہ نلگی کسیکو مسلمانون
مین سی اونسی کچہہ نقل کی ہیہ بخاری و مسلم نی ف بیچ مسجد ہماری کی یعنی مسلمانون کی مسجدون اور بازارون مین اور جتنی جگہہ مسلمانون
کے جمع ہونی کی ہین وہ بہی اسی حکم مین ہین اور مانند تیرون کی اور لوہیکی ہتیار وغیرہ ہین کہ اونکو بہی مجمع مین اسطرح استعمال نکری کہ لوگون کو
ایذا ہو ح ع **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یشیر احدکم علی اخیه بالسلاح فانه لا
یدری لعل الشیطان ینزع فی یده فیقع فی حفرة من النار متفق علیه اور روایت ہی ابیہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہ اشارہ کری ایک تمہارا اوپر بہائی اپنی کی ساتہہ ہتیار کی اسلیی کہ تحقیق وہ نہین جانتا شاید کہ شیطان کہینچ لی ہتیار کو اوسکی ہاتہہ سی یعنی جا لگی

اوسکی پس جا پڑی بیچ گڑہی آگ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی شیطان ہاتہہ اوسکی سی ہتیار لگوادی کسی بہائی مسلمان کو اور اوسکی سبب
سے مستحق دوزخ کا ہو وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملئکۃ تلعنہ
حتی یضعہا وان کان اخاہ لابیہ وامہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
اشارہ کری طرف بہائی اپنی کی ساتہہ لوہی کی پس تحقیق فرشتی لعنت کرتی ہیں اوسکو یہانتک کہ رکہدی اوسکو اگرچہ ہو اشارہ کرنیوالا بہائی اوسکا
حقیقی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی سگا بہائی بہائی کی قتل کرنیکا قصد نہیں کرتا ہی اکثر پس یہہ اشارہ کرنا از راہ ہنسی کی ہوگا اور باوجود اسکی
لعنت ہوتی ہی اوسپر مقصود مبالغہ ہی بیچ نہی کی اوس سے ۲ح وعن ابن عمر وابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من حمل علینا السلاح فلیس منا رواہ البخاری وزاد مسلم ومن غشنا فلیس منا
اور روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ اوٹہاوی ہمپر ہتیار یعنی اگرچہ از راہ ہنسی کے کہینچے ہتیار ہمپر
نہیں ہم میں سی یعنی نہیں ہمارے طریقہ پر نقل کی یہہ بخاری نی اور زیادہ کیا مسلم نی اور جو شخص کہ فریب دی ہمکو یعنی چہپاوی عیب بیع کا مثلا پس نہیں ہم میں سی
وعن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سل علینا السیف فلیس منا رواہ مسلم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہینچے ہمپر تلوار یعنی اگرچہ نہ قصد کری کسیکی قتل کرنیکا پس نہیں وہ ہم میں سے نقل کی یہہ مسلم نی وعن
ہشام بن عروۃ عن ابیہ ان ہشام بن حکیم مر بالشام علی اناس من الانباط وقد اقیموا فی الشمس وصب علی رؤسہم
الزیت فقال ما ہذا قیل یعذبون فی الخراج فقال ہشام اشہد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعذب الذین
یعذبون الناس فی الدنیا رواہ مسلم اور روایت ہی ہشام بن عروہ کی نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ ہشام بن حکیم گذرا شام میں اوپر کتنی آدمیوں کی قوم نبطیوں میں سی اس حال میں کہ تحقیق وہ کہڑی
کیئی گئی تہی دہوپ میں اور ڈالا گیا تہا اونکی سر پر تیل گرم کرکر پس کہا ہشام بن حکیم نی کہ کیا ہی یہہ یعنی کیا سبب ہی اس امر کا کہا گیا کہ عذاب کیے جاتے ہیں یہہ بسبب خراج کی کہ مال
اوپر انکے تہا نہیں دیتے ہیں پس کہا ہشام نی گواہی دیتا ہوں میں کہ البتہ سنا ہی میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کریگا اون لوگونکو کہ عذاب کرتی ہیں لوگونکو دنیا
میں نقل کی یہہ مسلم نی ف عذاب کرتی ہیں یعنی ناحق اور ساتہہ اوس چیز کی کہ عذاب کریگا اللہ تعالی ساتہہ اوسکی عقبی میں مانند گرم تیل اور آگ کی چاہیئے ۲ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان طالت بک مدۃ ان تری قوما فی ایدیہم مثل اذناب البقر یغدون فی غضب اللہ ویروحون
فی سخط اللہ وفی روایۃ ویروحون فی لعنۃ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی اگر دراز ہووی تیری مدت عمر یہہ کہ
دیکہیگا تو ایک گروہ کو کہ اونکی ہاتہوں میں ہونگی مانند دمونکی گایونکی یعنی کوڑی صبح کرینگی بیچ غضب اللہ کی اور شام کرینگی بیچ ناخوشی اوسکی یعنی ہمیشہ امر کیے غضب میں ہیں اور ایک روایت
میں ہی کہ شام کرینگی بیچ لعنت اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ ظالموں کی دروازوں پر موجود رہتے ہیں ہمیشہ آگی اونکی چلتی ہیں مارتی ہیں ردی دیتی ہیں لوگونکو اور برا کہتی ہیں حاکم کی حکم
سے کہ کتے ہیں ۲ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اہل النار لم ارہما قوم معہم سیاط کاذناب البقر یضربون بہا الناس
ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسہن کاسنمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحہا وان ریحہا لتوجد من مسیرۃ کذا
وکذا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو گروہ ہیں دوزخیوں سی نہیں دیکہا میں نی انکو یعنی بالفعل دیکہونگا ایک وہ قوم ہی کہ وہ ہیں کہ اونکی پاس کوڑی
ہیں مانند دموں گایوں کی مارینگی ساتہہ اونکی لوگونکو یعنی ناحق اور دوسری قسم عورتیں ہیں کہ پہنتی ہیں کپڑی ظاہر میں ننگی ہیں حقیقت میں مائل کرنیوالیاں اور مائل ہونیوالیاں سر اونکی مانند
کوہانوں اونٹوں بختی کی ہلتی ہوئی نہیں داخل ہونگی بہشت میں اور نہیں پاوینگی بو اوسکی حالانکہ بو جنت کی پائی جاتی ہی مسافت اتنی اور اتنی سی یعنی بہت دور سے مثلا سو برس کی
راہ سی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہی ہیں بہت سی یعنی مہین کپڑی پہنتے ہیں کہ بدن انکی ان میں سی معلوم ہوتی ہیں پس اگرچہ ظاہر میں پہنی ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہیں

کچھہ بدن ڈھانکتی ہیں اور کچھہ کھلا رکھتی ہیں جیسے کہ دوپٹا پیٹھ پر ڈال لیتی ہیں اور سینہ اور پیٹ کہ جگہہ شہوۃ کی ہیں برہنہ رکھتی ہیں یا پہنتی ہیں دنیا میں لباس فاخرہ
اور ننگی ہیں لباس تقوی سے کی آخرۃ میں سبب بے تقوی کی لباس بہشت کے نہ پہنینگے اور میل کرانیوالیاں الخ یعنی ایسی سج دھج بناتی ہیں کہ لوگونکو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور میل کرنیوالیاں یعنی
آپ ہی رغبت کرتی ہیں مردونکی طرف یا میلات کے یہہ معنی ہیں کہ اوڑہنیاں سر پر سے اوتار ڈالتی ہیں تا دیکھیں لوگ موتہہ اونکا اور مائلات سے لٹک چال چلتی ہیں تا دل لوگونکی فریفتہ کریں
اور اور بہی کئی معنی انکی لکھی ہیں شرح میں اور سر اونکی الخ یعنی چوٹیونکو سر پر باندھ لیتی ہیں یعنے جوڑا ہوتا ہی اونکی سر پر کہ سر اونکی مانند کوہان اونٹون بختی کی ہیں کہ مائل ہوتے ہیں
وہ کوہان بسبب کثرۃ فربہی کے جیسے کہ معمول عورتون مصر کا ہی اور دو قسم مردونکی اور سطرح کی عورتین بیچ زمانہ حالی رسالتمآب حضرت کے اصلا نہیں پس خبر انکی بیچ قبیلہ معجزات کے ہی
اور نہیں داخل ہونگے الخ یہہ صفت عورتونکی ہی اور ذکر کی صفت دو گنے کی مانند اسکی واسطے اختصار کے اور کہا قاضی عیاض نے کہ معنی اسکے یہہ ہیں کہ نہیں داخل ہونگے جنت میں اور نہیں پاوینگی بو جنت
کے اوسوقت کہ داخل ہونگے اوسمین ابرار و نیکی یا اوسکی عورتین پارسا اور پرہیزگار نہ یہہ کہ کبھی نہیں داخل ہونگی یہہ محمول ہے حلال جاننی پر یا مراد اوس سے زجر و تغلیظ ہی ۱۲ م ح ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجہ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ متفق علیہ اور روایت ہی
ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ مارے ایک ہتا یعنی کسیکو پس چاہیے کہ بچاوے موتہہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی
کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوپر صورت اپنی کی یعنی صفات اپنی کی اور کیا اوسکو مظہر صفات جلالیہ و جمالیہ اپنی کا یا پیدا کیا آدم کو اوپر صورت خاصہ کے کہ اختراع کیا اوسکو اور
پیدا کیا اور اضافت واسطے تشریف و تکریم کے ہے جیسے کہ نفخت فیہ من روحی میں اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر عاید طرف آدم کی ہی یعنی پیدا کیا اسکو اوپر صورت کہ مخصوص ساتہہ آدم کی ہی
ممتاز تمام مخلوقات سے مشتمل اوپر خصایص و کرامات کے پس حاصل معنے کا یہہ ہوگا کہ حق تعالی نی آدم کو اشرف سب مخلوقات میں کیا اور موتہہ اوسکا اشرف اعضا اوسکی کا اور
محل ظہور صورت کمال اوسکیکا ہی پس پرہیز کرنا چاہیے اوسکی موتہہ پر مارنی سی اور لکھا ہی علمانے کہ یہہ امر استحباب کے لیے ہے ح

الفصل الثانی　فصل دوسری

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کشف سترا فادخل بصرہ فی البیت قبل ان یؤذن لہ فرای عورۃ اھلہ فقد اتی
حدا لا یحل لہ ان یاتیہ ولو انہ حین ادخل بصرہ فاستقبلہ رجل ففقا عینہ ما عیرت علیہ وان مر الرجل علی باب لا ستر لہ غیر مغلق
فنظر فلا خطیئۃ علیہ انما الخطیئۃ علی اھل البیت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولے پردہ اور داخل
کرلے اپنی نگاہ گھر میں پہلے اس سے کہ اذن دیا جاوے اوسکو یعنی پردہ کھولنی کا اور داخل ہونیکا پس دیکھے اہل اوسکیکو پس تحقیق آیا ایک حد کو یعنی کی ایک چیز کو جو سبب حد کو یعنی
تقدیر کو نہیں درست اوسکو کرنا اوسکا یعنی آنا بی اذن اور دیکھنا پردہ کھولکر اور اگر تحقیق داخل کے اوسنے اپنی نگاہ اور سامنے آگیا اوسکی کوئی شخص گھر والون میں سے پس پھوڑ ڈالی آنکھہ
اوسکی نہیں سرزنش کرونگا میں اوسپر ورنہ میں لازم کرونگا اوسپر کچھہ اور اگر گذرے مرد دروازے پر کہ نہیں پردہ اوسکی لیے اسحال میں کہ بند نہیں کیا گیا ہے وہ پس جا پڑی نظر اوسکی
گھر والونپر پس نہیں گناہ اوسپر سوا اوسکی نہیں گناہ گھر کے لوگونپر ہے کہ کیون دروازہ نہ بند کیا اور پردہ نہ ڈالا اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** نہیں درست
اوسکو الخ یہہ استیناف ہے متضمن واسطے علۃ کے یعنے یہہ جملہ جملہ ہے کہ اوسمین معنے علۃ کے ہیں اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہے بند رکھنا دروازے کا یا ڈالنا پردہ کا دروازے پر ۱۲ ع

وعن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتعاطی السیف مسلولا رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے جابر کی کہا منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑنی تلوار کو ننگی کے کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** ننگی تلوار کے پکڑنی سی منع فرمایا واسطے خوف اسکی کہ گر پڑے ہاتہہ سی خطا یا کوئی زخم

وعن الحسن عن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقد السیر بین اصبعین رواہ ابو داود اور روایت ہے حسن سے کہ نقل کی سمرہ سے یہہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دونون انگلیون کے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** سبب منع فرمانیکا اس سے یہہ ہے کہ زخمی نہو جاوین انگلیان
اور ان دونون چیزون میں سے تیز ہی اور شفقت کے ہی ۱۲ ع

وعن سعید بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون دینہ فھو شہید
ومن قتل دون دمہ فھو شہید ومن قتل دون مالہ فھو شہید ومن قتل دون اھلہ فھو شہید رواہ الترمذی وابو داود والنسائی

اور روایت ہی سعید بن زید سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت دین اپنی کی پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوی
واسطی محافظت جان اپنی کی پس وہ بھی شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت مال اپنی کی پس وہ بھی شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت اہل اپنی کی
پس وہ بھی شہید ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** واسطی محافظت دین اپنی کی یعنی کوئی کافر یا مبتدع اوسکی دین کی حقارت کرتا ہو اوس سی اوسکا
مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علما اسپر ہین کہ اگر کوئی شخص قصد کری کسی کے مال یعنی کا یا مار ڈالنی اوسکی کا یا تعرض کری اوسکی اہل و عیال پر تو پہنچتا ہی اوسکو دفع کری
اوسکی قصد کرنیوالی کو ساتہ طریقہ سہل اور اچھی کے پہر اگر وہ باز نہ آوی بغیر قتل و قتال کی اور پہر مار ڈالی اوسکو تو نہین لازم آویگا اوسپر کچہہ اور اگر یہہ مارا جاویگا تو شہید ہوگا ۱۲

وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لجهنم سبعة ابواب باب منها لمن سل السیف علی امتی او قال علی امة محمد رواہ الترمذی وقال هذا
حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر رض سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دوزخ کی سات دروازے ہین ایک دروازہ اوسمین واسطی اوس شخص کے ہی کہ کہینچی
تلوار اوپر امت میری کی یعنی ناحق یا فرمایا اوپر امت محمد کی نقل کی یہہ ترمذی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی وحدیث ابی هریرة الرجل جبار ذکر فی باب الغصب اور حدیث
ابوہریرہ کی کہ مسلم اوسکا یہہ ہے الرجل جبار ذکر کی گئی باب الغصب مین

باب القسامة

یہہ باب ہی بیچ بیان قسامت کے **ف** قسامت ساتہہ فتح قاف کے معنی قسم کی ہی سوگند کہانا
اور شرع مین قسامت اسکو کہتی ہین کہ محلہ مین ایک شخص قتل کیا گیا پایا اور اوسکا قتل کرنیوالا معلوم نہین پہر محلہ کی لوگون مین سے پچاس آدمی قسم کہاوین کہ ہم نہین مارا ہی اسکو اور نہ ہم مارنیوالی
کو جانتی ہین نزدیک امام ابوحنیفہ کا ہی بسبب حدیث مشہور کی البینة علی المدعی والیمین علی من انکر یعنی گواہی اوپر مدعی کی ہی اور قسم اوپر منکر کی آئیگا تیسری فصل مین رافع بن خدیج سی اور نزدیک شافعی
اور احمد کے اگر ہو درمیان اہل محلہ کی اور قتیل کی عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت اور ظن غالب ہو اسکا کہ انہون نی مارا ہی جیسے کہ پایا گیا اونکی محلہ مین تو سوگند دیجاوی اولیاء مقتول
کو وہ قسم کہاوین کہ قسم ہی خدا کی انہون نی مارا ہی اگر وہ انکار کرین سوگند کہانی سی تو سوگند دیجاوی اونکو کہ انہون نی قتل نہین کیا دلیل حدیث اول رافع بن خدیج ہے اور واجب نہین ہوتا قسامت مین قصاص
اگرچہ دعوی قتل عمد کا ہو بلکہ واجب ہین دیت خواہ قتل عمد دعوی کری یا خطا کا اور امام مالک کہتی ہین کہ اگر دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتہہ قصاص کی کرنا چاہیے اور قول قدیم شافعی کا بہی یہی ہے اور
تمام مسائل فقہیہ کے اور دلائل اوسکی کو ہین کتب فقہ مین اور قسامت احکام جاہلیت سے تہی پس حضرت نی اوسکو مسلم رکہا اور حکم کیا ساتہہ اوسکی درمیان جماعت کے انصار سی کہ دعوی قتل کا کیا اوپر یہود
خیبر کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** رافع بن خدیج وسهل بن ابی حثمة انهما حدثا ان عبد الله بن سهل ومحیصة بن مسعود اتیا خیبر
فتفرقا فی النخل فقتل عبد الله بن سهل فجاء عبد الرحمن بن سهل وحویصة ومحیصة ابنا مسعود الی النبی صلی الله علیه وسلم فتکلموا فی امر صاحبهم
فبدأ عبد الرحمن وکان اصغر القوم فقال له النبی صلی الله علیه وسلم کبر الکبر قال یحیی بن سعید یعنی لیلی الکلام الاکبر فتکلموا فقال النبی صلی الله
علیه وسلم استحقوا قتیلکم او قال صاحبکم بایمان خمسین منکم فقالوا یا رسول الله امر لم نره قال فتبرئکم یهود فی ایمان خمسین منهم فقالوا
یا رسول الله قوم کفار ففداهم رسول الله صلی الله علیه وسلم من قبله وفی روایة تحلفون خمسین یمینا وتستحقون قاتلکم او صاحبکم
فوداه رسول الله صلی الله علیه وسلم من عنده بمائة ناقة متفق علیه روایت ہی رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سی کہ دونون نی حدیث کی یہہ کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود
آئی دونون خیبر مین اپنی حاجت ہوگی کہجور کے درختون مین یعنی ایک طرف چلا گیا اور ایک طرف سیر کرتی ہوئی پس مار ڈالی گئی عبداللہ بن سہل پہر آئی عبدالرحمن بن سہل یعنی بہائی مقتول کا اور حویصہ اور محیصہ
بیٹی مسعود کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کلام کیا انہون نی بیچ شان رفیق اپنی کے کہ قتل کیا گیا تہا پس شروع کیا یعنی کلام کرنی مین عبدالرحمن نی کہ بہائی تہا مقتول کا اور رہا وہ چہوٹا تینون سی پس کہا اوسکو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نی بڑائی کہہ بڑی کی یعنی جو بڑا ہی تمہاری مقدم کر اوسکو کلام کرنی مین کہا یحیی بن سعید نی کہ راوی ہی اس حدیث کی کہ مراد رکہتی تہی حضرت اس سی متولی ہو کلام کرنیکا بڑا پس کلام کیا اونہون نی یعنی اونکی
بڑی نی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مستحق ہو دیت یا قصاص قتیل اپنی کی یا فرمایا یعنی بجای قتیل اپنی یار اپنی کے ساتہہ قسمون پچاس مرد کے تم مین سی عرض کیا انہون نی یا رسول اللہ یہہ ایک چیز ہی
کہ نہین دیکہا ہمنی اوسکو یعنی نہین جانا کس نی مارا اوسکو فرمایا حضرت نی پس پاک کرینگی تمکو یعنی بری کرینگی اپنی تئین یہود بیچ قسمون پچاس کے یعنی وہ قسم کہاوینگی کہ ہمنی نہین مارا ہی اوسکو اور رفع تہمت کرینگی
اپنی کہا انہون نی یا رسول اللہ یہہ قوم کافر ہین یعنی وہ قسم کہانیکا کیا اعتبار ہی پس دیا یعنی دیت دیا مقتول کی ولیون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی طرف سی یعنی رفع فتنہ کیلئی اور ایک

روایت میں ہے کہ کہا اونہوں نے کہ تم پچاس قسمیں کہاؤ اور مستحق ہو دیت قاتل اپنے کی یا فرمایا صاحب اپنے کی پس دیت دی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹ
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف متولی ہوا عبد الرحمن اسپر کہ بولا اول تو یہہ ساتھہ اکرام اور ابتدا کرنی کلام کی اور جائز ہی وکالت ... اور دین میں سے جائز ہے وکالت حاضر کی سلیکی کوئی
ہوئے عبد الرحمن بن سہل تھے کہ بھائی ہیں قتیل کے اور حویصہ و محیصہ اوسکے چچا کی بیٹے ہیں اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ قسامہ میں پہلی قسم دینی مدعی پر آتی ہے اور ہمارے نزدیک ابتدا
کیجاوی قسم دینی میں ساتھہ مدعی علیہ کے + وهذا الباب خال عن الفصل الثاني اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسرے سے الفصل الثالث فصل تیسرے عن رافع بن خديج قال
اصبح رجل من الانصار مقتولا بخيبر فانطلق اولياؤه الى النبي صلى الله عليه وسلم فذكروا ذلك له فقال الكم شاهدان يشهدان على قاتل
صاحبكم قالوا يا رسول الله لم يكن ثم احد من المسلمين وانما هم يهود وقد يجترؤن على اعظم من هذا قال فاختاروا منهم خمسين
فاستحلفوهم فابوا فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده رواه ابو داود روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا ہو گیا ایک شخص انصار میں سے یعنی عبد اللہ
بن سہل مقتول بیچ خیبر کے پس گئے وارث اوسکے یعنی بیٹا اوسکا اور دونوں بیٹے چچا اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیا
تمہارے پاس ہیں دو شاہد کہ شاہدی دیں اوپر قتل کرنیوالے یار تمہارے کی کہا وارثوں نے یا رسول اللہ نہ تہا وہان کوئی مسلمانوں میں سے اور نہیں ہیں وہ مگر یہود یعنی مشہور ساتھہ ظلم اور فساد اور قتل اور حیلہ گری
کے اور تحقیق دلیری رکہتے ہیں وہ اس سے بہت بڑے کام پر یعنی قتل کرنی انبیا پر اور تحریف کلام اللہ پر اور نہ ماننی احکام خدا پر فرمایا حضرت نے پس اختیار کرو تم اونمیں سے پچاس شخصوں کو پس
قسم لو اونسے پس انکار کیا وارثوں نے یعنی قسم لینی یہود سے پس دیت دی اوس مقتول کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے نقل کی یہہ ابو داود نے ف کہا ملا علی قاری نے
ظاہر اس حدیث کا صریح بیچ دلیل ہونے مذہب ہمارے کی اور بعد اسکے اختلاف مذاہب کا اور دلیلیں اپنی مذہب کے خوب بیان ہیں

باب قتل اهل الردة والسعاة

باب بیچ بیان قتل کرنی مرتدوں کے اور اون لوگوں کے کہ سعی کرتے ہیں فساد کرنیمیں ف مرتد اوسکو کہتے ہیں کہ جو اسلام سے پہر جاوے اور مسلمان جب اسلام سے پہر جاوے اعیاذا
باللہ منہ عرض کیا جاوے اوسپر اسلام اور اگر اوسکو شبہہ ہو تو دور کیا جاوے شبہ اوسکا اور عرض اسلام اور دور کرنا شبہ کا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اسلیے کہ دعوۃ اسلام پہنچ چکی اوسکو اصحاب دعوت
حدیث کے نہیں اور مستحب ہے کہ حبس کریں اوسکو تین دن اور اگر مسلمان ہو فبہا والا قتل کریں اور بعضوں نے کہا کہ اگر وہ مہلت طلب کرے تو مہلت دیں والا حاجت نہیں اور امام شافعی کے
نزدیک واجب ہے کہ مہلت دے اوسکو امام تین روز اور ظاہر ہے قول اللہ تعالی کی سے اقتلوا المشرکین اور حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے من بدل دینہ فاقتلوہ معلوم ہوتا ہے کہ مہلت
دینی واجب نہیں اور سعی کرتی ہیں فساد کرنیمیں مراد اون سے یہان قطاع الطریق ہیں یعنی قزاق جیسے کہ فرمایا انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادا ان يقتلوا الخ
ف فتاوی عالمگیری میں مسائل مرتد کی ایک باب میں خوب تفصیل سے لکھی ہیں ترجمہ اوسکا سوا چند مسائل نادر الوجود کے لکھا جاتا ہے تا بہائی مسلمانوں کے کام آوے کہ جاننا ان
مسائل کا بہت ضرور ہے باب بیچ بیان احکام مرتدوں کے مرتد عرف میں کہتے ہیں پہر جانیوالے کو دین اسلام سے اور رکن مرتد ہونیکا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہے زبان پر بعد وجود ایمان کے اور شرط
صحت اسکی عقل ہے پس نہیں صحیح ہے مرتد ہونا مجنون کا اور نہ لڑکے بےعقل کا اور جو شخص کہ جنون اوسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہو وہ حالت جنون میں نہیں صحیح اور اگر مرتد ہو حالت
افاقت میں صحیح ہے اور اسیطرح نہیں صحیح مرتد ہونا ایسے نشے والے کا کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی اور بالغ ہونا نہیں شرط ہے واسطے صحت اسکے اور اسیطرح مرد ہونا نہیں شرط ہے اسکی صحت کے
اور اور شرط صحت اوسکی کے رغبت ہے پس نہیں صحیح ہے مرتد ہونا اوسکا کہ زبردستی کیا جاوے مرتد ہونے پر اور لڑکا عاقل وہ ہے کہ پہچانے اسکو کہ اسلام سبب نجات کا ہے اور تمیز کرے اچھے بری میں
اور میٹھے اور کڑوے میں اور بعضوں نے اندازہ کیا ہے اسکا یہہ کہ پہنچے سات برس کی عمر کو اور جسکو ہو بیماری برسام کی یا کہلایا جاوے کچہہ پس جاتی رہی عقل اوسکی اور ہذیان بکنے لگے پہر مرتد ہو جاوے
تو نہیں ثابت ہوتا ہے مرتد ہونا اوسکا اور اسیطرح اگر ہو مجنون یا وسوسے والا یا مغلوب العقل کسی وضع کا ہو پس وہ بھی نہیں ہوتا ہے مرتد اور مرتد پر عرض اسلام اور رفع شبہہ کیا جاوے چنانچہ بیان
اوسکا اوپر فائدہ میں ہو چکا اور مسلمان ہونا اوسکا یہہ ہے کہ پڑہے کلمہ شہادۃ کا اور بیزار ہو سب دینوں سے سوا دین اسلام کے اور اگر بیزار ہو اوس دین سے کہ انتقال کیا ہے طرف اوسکی کافی ہے
اگر توبہ کی مرتد نے اور رجوع کی طرف اسلام کے پہر رجوع کی طرف کفر کی یہانتک کہ کیا یہہ تین بار اور ہر بار طلب کی امام سے تاخیر پس امام تاخیر دے اوسکو تین دن پہر اگر وہ دوڑے طرف کفر کی چوتہی
بار طلب کی تاخیر تو تاخیر دے اوسکو امام پس اگر اسلام لاوے فبہا والا قتل کرے اور جبکہ مرتد ہو لڑکا عاقل والا پس مرتد ہونا اوسکا معتبر ہے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہ کے جبر کیا جاوے اسلام لانے پر

اور قتل کیجاوی اور اسیطرح جبکہ مرتد ہوا لڑکا کہ قریب بالغ ہونیکی ہی آور نہ قتل کیجاوی عورۃ مرتدہ بلکہ قید کیجاوی یہانتک کہ مسلمان ہو اور مارا جاوی اوسکو ہر تین دن میں واسطے مبالغہ کے بیچ لانی اسلام کی اور اگر مار ڈالی اوسکو کوئی تو نہین واجب ہوگا اوسپر کچھہ واسطے شبہہ کے اور لونڈی مرتدہ پر جبر کری مالک اوسکا کہ اپنی گھر مین قید کری اوسکو اور سونپ جاوی مالک کیطرف واسطی باوجود لبسی رہنے خدمت اپنی کی اوتی اور صحبت کیی اوسی مالک اوسکا اور لڑکی عاقلہ مانند بالغہ کی ہی اور خنثی مشکل مانند عورت کے ہی اور نہ بندی کیجاوی حرہ مرتدہ جبتک کہ دار الاسلام مین ہے پس اگر لاحق ہو دار الحرب مین لونڈی کیجاوی جب پکڑی آوی اور امام ابو حنیفہ رحمہ سے نوادر مین ہی کہ بندی کیجاوی دار الاسلام مین بھی کہا بعضون نے کہ اگر فتوی دیا جاوی ساتھہ اس روایت کے تو نہین مضائقہ ہی بیچ حق اوس عورت کی کہ ہو خاوند والی اور لائق ہی کہ درخواست اوسکی لونڈی کر کے کری خاوند امام سی یا ہبہ کری اوسکو امام خاوند کی تئین جبکہ ہو خاوند مصرف پس مالک ہو جائیگا اور اوسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنی اور مارنی اوسکیکا اسلام پر جسوقت کہ انکار کری مرتد مرتد ہونیکا اور اقرار کری توحید کا اور معرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام کا پس یہ اوسکی طرف سے توبہ ہے اور زائل ہوجاتی ہی ملک مرتد کی مال اوسکی سی بسبب مرتد ہوجانی اوسکیکے زائل ہونا موقوف پس اگر اسلام لاوی عود کر آتی ہی ملک اوسکی اور اگر مرجاوی یا قتل کیا جاوی حالت ردۃ پر وارث ہوتی ہے کسب اسلام اوسکیکی اوسکی وارث مسلمان بعد ادا کرنی دین اسلام اوسکیکی اور کسب ردۃ اوسکیکا فئی ہوگا بعد ادا کرنی دین ردۃ اوسکیکی اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ کی ہی اور صاحبین کے نزدیک نہین زائل ہوتی ملک مرتد کی بہہ مختلف ہوئے ہین روایتین ابو حنیفہ سی اوسکی حق مین کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نی امام ابو حنیفہ سی یہہ کہ معتبر ہے ہونا اوسکا وارث نزدیک موت مرتد کے یا قتل ہونی اوسکیکی یا حکم ہونی کی ساتھہ لاحق ہونی اوسکیکے دار الحرب مین اور یہہ صحیح ہی اور وارث ہوتی ہی اوسکی مسلمان بیوی اوسکی جبکہ مری یا قتل کیا جاوی یا حکم ہوا اوسپر ساتھہ لاحق ہونیکی اسحال مین کہ وہ عدت مین ہے اسلیکہ مرتد ہوا ہا گنی والا اسبب ردۃ کی اسلیی کہ ردۃ بمنزلہ مرض کے ہی اور مرتدہ کا نہین وارث ہوتا ہی خاوند اوسکا مگر یہہ ہو مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اوسکا خاوند اوسکا اور وارث ہونگے اوسکی اقربا سارے مال اوسکیکی یہانتک کہ جو مال کمایا گیا ہی حالت ردۃ اوسکی مین اگر لاحق ہوا کوئی دار الحرب مین مرتد ہوکر یا حکم کیا حاکم نی ساتھہ لاحق ہونی اوسکیکے آزاد ہوجائیگا غلام مدبر اوسکا اور امہات الاولاد اوسکی اور وقت ہونی حال دینی اوسکی یون ہوجاوی اوسکی اور نقل ہو کہ وہ مال اوسکا کمایا ہے حالت اسلام مین طرف مسلمان وارثون اوسکیکی باتفاق تینون علما ہمارے کی اور جو کچھہ وصیت کی تہی مرتد نی حالت اسلام مین پس وہ مذکور ہی ظاہر روایت مین یعنی مبسوط وغیرہ مین کہ وہ باطل ہی مطلقا بغیر فرق کرنیکی درمیان اوسکی کہ وہ قربت ہو یا غیر قربت اور بغیر ذکر کرنی خلاف کی مرتد جبتک کہ چلتا پہرتا ہو دار الاسلام مین پس قاضی حکم کری کچہ اوسکی احکام مین سے تصرف مرتد کا اوسکی ردت مین چار طرح پر ہے ایک تو وہ کہ نافذ ہوتا ہی سبکی نزدیک مانند قبول کرنی ہبہ کے اور ام ولد کرنیکی اور جب جنی لونڈی اوسکی بچہ اور وہ دعوی کری نسب کا تو ثابت ہوگا نسب اوسکا اوس سے اور وارث ہوگا وہ لڑکا ساتھہ وارثون اوسکیکی اور ہوگی وہ لونڈی ام ولد اوسکے اور نافذ ہوا اوس سے تسلیم شفعہ کے اور حجر غلام ماذون اپنی کی اور دوسرا تصرف وہ ہے کہ باطل ہے بالاتفاق مانند نکاح کی نہین جائز اوسکو یہہ نکاح کری کسی مسلمان عورۃ اور نہ مرتدہ اور نہ ذمیہ نہ حرہ سے اور نہ مملوکہ سی اور حرام ہے ذبح کیا ہوا اوسکا اور شکار اوسکا ساتھہ کتی کی اور باز اور تیر اور تیسرا تصرف وہ ہی کہ موقوف ہوتا ہی نزدیک سبکی وہ شرکت مفاوضہ ہے پس جب شرکت مفاوضہ کری ند کسی مسلمان کی تو وہ موقوف رہتے ہی اگر مسلمان ہو مرتد نافذ ہوجاتی ہی شرکت مفاوضہ اور اگر مرجاوی وہ یا قتل کیا جاوی ردۃ پر یا لاحق ہو دار الحرب مین اور حکم کردی قاضی ساتھہ لاحق ہونی اوسکیکے تو باطل ہوجاتی ہی شرکت مفاوضہ اور ہوجاتی ہی شرکت عنان سرخسی نی کہا صاحبین کے نزدیک ابو حنیفہ کی نہین باطل ہوتی اصلا چوتہا تصرف وہ ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانی بیچ موقوف ہونی اوسکیکی وہ بیچ ہے اور شرا اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور کتابۃ اور وصیت اور قبض یون نزدیک ابو حنیفہ کے یہہ تصرفات موقوف ہوتی ہین اگر اسلام لاوی نافذ ہوجاتی ہین اور اگر مرجاوی یا قتل کیا جاوی یا حکم کری قاضی ساتھہ لاحق ہونی اوسکیکی دار الحرب مین باطل ہوجاتی ہین اور تصرف مکاتب کا بیچ ردت اوسکیکے نافذ ہی سبکی نزدیک اور اگر بیچی آدمی نی غلام مرتد کو یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جائز ہی مرتد جب پہر آوے تائب ہوکر طرف دار الاسلام کی اگر ہو پہر پاتا اوسکا پہلی حکم کرنی قاضی کے ساتھہ لاحق ہونی اوسکیکی باطل ہوجاتا ہی حکم مرتد ہونیکا بیچ مال اوسکی کی پس ہوجاتا ہی گویا کہ وہ ہمیشہ مسلمان ہے رہا اور نہین آزاد ہوتی کوئی امہات الاولاد اور مدبر اوسکی سی اور اگر پہر آیا بعد حکم کرنی قاضی کے تو جو چیز پاوی بیچ ہاتہہ وارثون اپنی کی لی لیوی اوسکو اور جو چیز کہ نکال ڈالی وارث اپنی ملک سی ساتہہ بیع یا ہبہ یا اعتاق وغیرہ کی تو اوسپر دعوی نہین پہنچتا اوسکو اور نہ بدلہ لینا آتا ہی اوسکی اسلیے کہ وہ شخص کہ

تھا اسلام اوسکا بتبعیت ماں باپ کی تھی کی جب بالغ ہوا مرتد ہو کر پس قیاس تو یہہ چاہتا ہی کہ قتل کیا جاوی لیکن از راہ استحسان اوسکے نہ قتل کیا جاوی ایسا ہی حال
اوسکا ہی کہ مسلمان ہوا جبکہ عمر میں تھا پھر بالغ ہو کر مرتد ہو کر جو زبردستی اسلام لایا تھا اگر وہ مرتد ہو جاوے تو نہ قتل کیا جاوے از راہ استحسان کے اور ان سب صورتوں میں جبر کیا جاوے اسلام پر اور
اگر مار ڈالا اوسکو کسی نے قبل اسلام کے تو نہیں لازم آویگا اوسپر کچھہ اور تعنیط دار الاسلام میں حکم کیا جاوے ساتھہ اسلام اوسکے اور اگر بالغ ہو حالت کفر میں جبر کیا جاوے اسلام
پر ولیکن قتل نہ کیا جاوے موجبات کفر یعنی جن باتوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہے وہ کئی قسم پر ہیں بعضے تو ایسی ہیں کہ متعلق ہیں ساتھہ ایمان و اسلام کے جبکہ کہے آدمی کہ نہیں جانتا میں کہ آیا صحیح ہے ایمان
میرا یا نہیں پس یہہ خطاء عظیم ہے مگر جبکہ ارادہ کرے اوس سے نفی شک کا تو نہیں خطا جسنے شک کیا اپنے ایمان میں اور کہا کہ میں مومن ہوں انشاء اللہ پس وہ کافر ہے مگر جبکہ تاویل کرے اس کہے
کہ نہیں جانتا میں کہ نکلونگا دنیا سے مومن پس اس صورت میں نہیں کافر ہونیکا جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہے یا کہا کہ ایمان مخلوق ہے پس کافر ہے اور جسنے اعتقاد کیا کہ ایمان و کفر ایک ہے پس وہ
کافر ہے اور جو کہ نہ راضی ہو ساتھہ ایمان کے پس وہ کافر ہے جو کوئی راضی ہو ساتھہ کفر نفس اپنے کی پس کافر ہوا اور جو کوئی راضی ہو ساتھہ کفر غیر اپنے کی تو اوسمیں اختلاف کیا ہے مشائخ رحمہم نے اور فتوی اسپر ہے کہ اگر راضی
ہو ساتھہ کفر غیر اپنے کے تاکہ عذاب میں رہے وہ ہمیشہ کو تو نہیں کافر ہوا اور اگر راضی ہوا ساتھہ کفر اوسکی تاکہ کہے اللہ کے حق میں وہ چیز کہ نہیں لایق ہے ساتھہ صفات اوسکی کے کافر ہوتا ہے جسنے کہا
کہ نہیں جانتا میں صفت اسلام کے پس وہ کافر ہے اور ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی نے اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا ہے اسمیں پس کہا کہ یہہ شخص ایسا ہے کہ نہ اسکی لیے دین ہے اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ
طاعت اور نہ نکاح اور اولاد اوسکی اولاد زنا کی ہے ایک مسلمان نے نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سے اور اوسکی ماں باپ تھے نصرانی ہیں اور بڑی ہوئی وہ اس حال میں کہ نہیں جانتی کسی دین
کو ادیان میں سے یعنی نہیں پہچانتی دین کو دل سے اور نہ بیان کر سکتی ہے اوسکو زبان سے اور وہ دیوانی بھی نہیں ہے تو وہ جدا ہو جاتی اپنے خاوند سے اور اسیطرح صغیرہ مسلمہ جب بالغ
ہو حالت عقل میں اور وہ نہ جانتی ہو اسلام کو دل سے اور نہ بیان کر سکتی ہو اور وہ دیوانی ہو نہیں تو جدی ہو جاتی ہے اپنے خاوند سے پوچھا گیا ایک عورت سے کہ توحید جانتی ہے اوسنے کہا کہ نہیں
لیکن مراد اسکی یہہ ہے کہ میں نہیں یاد رکھتی وہ توحید کہ کہتے ہیں لڑکے مکتب میں تو نہیں ضرر کرتا اوسکو اور اگر ارادہ کیا اوسنے یہہ کہ میں نہیں پہچانتی وحدانیت اللہ تعالی کی تو نہیں ہے وہ مومن
اور نہیں صحیح نکاح اوسکا جو کوئی مرا اسحالت میں کہ نہیں پہچانتا تھا کہ میرا کوئی خالق ہے اور نزدیک اللہ عز وجل کے کوئی اور بھی گھر ہے سوا اس گھر کے اور ظلم حرام ہے تو وہ نہیں تھا مومن
ایک شخص گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے مسلمانی آشکارا کرنی چاہیے کافر ہو جاتا ہے ایک شخص نے کہا کسی سے کہ میں مسلمان ہوں پس اوسنے کہا کہ لعنت تجھپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہو جاتا ہے ایک نصرانی
اسلام لایا پھر مر گیا باپ اوسکا پس کہا اوسنے کاشکے میں نہ مسلمان ہوتا اسوقت تک یہانتک کہ لیتا میں مال باپ کا کافر ہوتا ہے ایک نصرانی آیا ایک مسلمان کے پاس اور کہا کہ عرض کر مجھپر اسلام تاکہ
مسلمان ہوں پس کہا اوسنے کہ جا تو طرف فلانے عالم کی یہانتک کہ عرض کرے تجھپر اسلام پس مسلمان ہو تو نزدیک اوسکی کہنے میں اختلاف کیا ہے علمائے کہا ابو جعفر نے کہ
کافر نہیں ہوتا ایک کافر مسلمان ہوا پس کہا اوسکو ایک شخص نے کہ تجھکو کیا برا معلوم ہوتا تھا اپنے دین سے کافر ہوتا ہے کہنے والا اور بعضی موجبات کفر وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھہ ذات اللہ تعالی کے اور
صفات اوسکی وغیرہ ذلک کافر ہوتا ہے آدمی جبکہ وصف کرے اللہ تعالی کا ساتھہ اوس چیز کے کہ نہیں لایق ساتھہ اوسکی یا ٹھٹھا کرے ساتھہ کسی نام کی ناموں اوسکی سے یا ساتھہ امر کی اوامر
اوسکی سے یا انکار کرے وعدہ اور وعید اوسکی کا یا ٹھیراوے اوسکا کسیکو شریک یا فرزند یا بیوی یا نسبت کرے اوسکی طرف جہل کی یا عجز کی یا نقصان کی اور کافر ہوتا ہے جو کہنے
کہ جائز ہے یہہ کہ کرے اللہ تعالی ایک فعل کہ نہ حکمت ہو اوسمیں اور کافر ہوتا ہے اگر اعتقاد کرے یہہ کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہے ساتھہ کفر کی اگر کہے کہ اگر حکم کرے مجھکو اللہ تعالی
اس بات کا تو نکرونگا نہیں کافر ہوتا ہے جو کچھہ کہ قرآن میں آیا ہے ید اور وجہ واسطے اللہ تعالی کی اور نہیں وہ جارحہ آیا جائز ہے اطلاق ان اشیاء کا ساتھہ فارسی کے کہا بعض مشائخ رحمہم اللہ
نے کہ جائز ہے جبکہ نہ اعتقاد کرے اعضاء کا اور کہا اکثر علمائے کہ نہیں صحیح و علیہ الاعتماد اگر کہا کہ فلانا میری آنکھہ میں ایسا ہے جیسے یہودی بیچ آنکھہ اللہ تعالی کی کافر ہوتا ہے اور اوسپر جمہور
مشائخ ہیں اور کہا بعضوں نے کہ اگر مراد رکھے ساتھہ اوسکی برا فعل اوسکے نہیں کافر ہوتا اگر مرا ایک انسان پس کہا دوسرے نے کہ وہ خدا کو چاہیے تھا کافر ہوتا ہے جبکہ کہا واسطے دشمن
اپنے کی کہ میں ساتھہ تیری بحکم خدا کار کرتا ہوں پس کہا دشمن اوسکی نے کہ میں حکم خدا کا نہیں جانتا ہوں یا کہا کہ اسجگہہ حکم نہیں چلتا یا کہا اسجگہہ حکم نہیں ہے یا کہا خدا کی کیلیے
نہیں لایق یا کہا اسجگہہ دیو ہی حکم کریگا پس یہہ سب کفر ہے پوچھے گئے حاکم عبد الرحمن حال اوس شخص کے سے کہ کہا اوسنے ساتھہ رسم کی کار کرتا ہوں ساتھہ حکم کی نہیں آیا یہہ کفر ہے
کہا اگر ہے مراد اوسکی فساد حق کا اور ترک شرع کا اور اتباع رسم کی نہ رد کرنا حکم کا تو نہیں کافر ہوتا اگر کہا واسطے ایک شخص کے کہ نہیں ڈر ہوتا ہے یہہ شخص ہے بھولا اللہ تعالی

کا یا کہا کہ رہیا وہیں سے بچکی بہول گیا اونکو اللہ تعالی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ خدا تیرا زبان سی پس نہیں آیا مین کیونکر پس آؤنگا کافر ہوتا ہی اگر کہا اپنی بڑہاپی کو زیادہ پہیکا ہی
طرف میری اللہ تعالی سی کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ واسطی فلانکی قضا یہہ بہی نہیں یہہ خطا عظیم ہی کافر ہوتا ہی ساتہہ ثابت کرنی مکان کی واسطی اللہ تعالی کی اگر کہا کہ خدا اسکی ایسی مکان خالی
نہیں کافر ہوتا ہی اگر کہا اللہ تعالی آسمان مین ہے پس اگر قصد کیا ساتہہ اسکی حکایت ظاہر کی جو آئی ہیں بیچ ظاہر اخبار نہیں کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا ساتہہ اسکی مکانکا کافر ہوتا ہے اور اگر نہو واسطی
اوسکی کچہہ نیت کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر کی اور یہی اصح ہی و علیہ الفتوی کافر ہوتا ہی جو کہنی کہ اللہ تعالی مطہا انصاف کی یعنی کہ موصوف انصاف کی ساتہ صفت کی اوسکی اللہ تعالی کو نشانہ
فوق و تحت کی اگر کہا کہ میری لیلی سما تک طہا ہی زمین پہلانا کافر ہوتا ہی جو وقت کہ کہا خدا نیچی دیکہتا ہی آسمان سے یا کہا دیکہتا ہی یا کہا عرش سے دیکہتا ہی پس یہہ کفر ہی نزدیک اکثر
علما کی مگر یہہ کہ ہی عربی مین لطلع اور اگر کہا کہ خدا اوپر عرش سی جانتا ہی پس یہہ نہیں کفر اور اگر کہا زیر عرش سی جانتا ہی پس یہہ کفر ہی جسنی نسبت کیا اللہ تعالی کو طرف ظلم کی
پس کافر ہوا ایک شخص نی کہا یا رب یہہ ظلم مت پسند کر کہا بعضی عالمون نی کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر انصاف کریگا اللہ عزوجل دن قیامت کی تو انصاف پاونگا تجہ سی
کافر ہوتا ہی اور اگر کہی لفظ جو وقت کی جگہہ اگر کی نہیں کافر ہوتا اگر کہی کہ اگر حکم کریگا اللہ تعالی دن قیامت کی ساتہہ حق اور عدل کی تو لونگا مین تجہ سی حق اپنا پس یہہ کفر ہی اگر کہا جس
کہ ظلم کرتا ہی کہ یہہ ظالم ہی پس جس سے یہہ ظلم مت قبول کر اگر تو قبول کریگا مین نہین قبول کرونگا یہہ کفر ہی گویا کہ اوسنی کہا اگر راضی ہوا تو پس مین نہین راضی ہونگا ایک شخص نی
کہا یا خدا روزی مجہہ فراخ کر یا سوداگری مجہہ پہ حرام کر مجہہ پر ظلم مت کر کہا ابو نصر دبوسی حرام کر کافر ہوتا ہی وساتہہ اسکی ایک شخص نی کہا کسیکو کہ جہوٹ مت کہہ پس کہا اوسنی کہ
جہوٹ کس لیے ہی کہنی کی کیلئے تو ہی کافر ہوا اس حال اگر کہا گیا ایک شخص کو طلب کر رضا اللہ تعالی کی پس کہا اوسنی کہ مجہکو نہیں چاہیی یا کہا اگر خدا مجہکو بہشت مین داخل کری خالی
کرون یا کہا گیا کہ نہ نافرمانی کر اللہ کی اسلیے اللہ تعالی داخل کریگا تجہکو آگ مین پس کہا کہ مین دوزخ سی نہین اندیشہ کرتا یا کہا گیا کہ مت کہا بہت اسلیے کہ اللہ نہیں دوست رکہیگا
تجہکو پس کہا کہ مین کہا کرتا ہون جو چاہی دوست کہی چاہی دشمن کافر ہوتا ہی ساتہہ ان سب کے اور اسیطرح اگر کہا گیا اوسکو کہ بہت مت ہنس یا بہت مت سو پس کہا اتنا کہاونگا اور اتنا
سوونگا اور اتنا ہنسونگا کہ جو چاہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نی کہا کسیکو کہ گناہ مت کر اسلیے کہ عذاب بڑا ہی کہا اوسنی کہ میں عذاب ساتہہ ایک ہاتہہ کی اوٹہا لونگا کافر ہوتا
اور اگر کہا کسیکو کہ ماں باپ کو مت ستا پس کہا کہ نہیں ہی مجہپر حق نہیں کافر ہوتا ولیکن گنہگار ہوتا ہے ایک شخص نی کہا بلکہ کمال ہی بلکہ میرا اپنا جو کچہہ فرمائی تو کرو نہیں ماں باپ ستا وو نہیں
اور جو کچہہ فرمائیں تو کرو نہیں کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر خدا دونون جہان بنا تو حق اپنا تجہسی لیتا مین کافر ہوتا ہی ایک شخص نی کہی کلمات جہوٹ پس اوسی ایک شخص نی اور کہا کہ خدا میرا اس جہوٹ
تیری کو سچ کری یا کہا خدا ساتہہ اس جہوٹ تیری کی برکت کری کہا بعضی علما نی کہ یہہ قریب کفر کی ہی ایک شخص نی جہوٹ بولا پس کہا کہ برکت دی اللہ تیری جہوٹ مین کافر ہوتا ایک
شخص نی کہا کسیکو کہ فلانا ساتہہ تیری سیدہا نہیں چلتا ہی پس کہا اوسنی کہ خدا تعالی بہی ساتہہ اوسکی سیدہا چلیگا کافر ہوتا ہے کہا ایک شخص نی کہ خدا زکو دوست کہتا ہی مجہکو نہیں ویا ہی
اگر قصد کیا ساتہہ اس کلام کی نسبت کرنا بخل کا طرف اللہ تعالی کی تو کافر ہوتا ہے اور تیرا اس کہنی سی کہ دوست کہتا ہی سونیکو نہیں کافر ہوتا اگر کہا انشاء اللہ تعالی یہہ کام کرونگا پس کہا کہ مین
بغیر انشاء اللہ کی یہہ کام کرونگا کافر ہوتا ہے کہا مظلوم نی کہ یہہ ساتہہ تقدیر اللہ تعالی کی ہی پس کہا ظالم نی کہ کرتا ہون بغیر تقدیر اللہ سبحانہ کی کافر ہوا اگر کہا کہ اگر خدا رحمت دی مجہسی لیو نیز
پس یہہ الفاظ کفر سی ہی جبکہ دراز ہوا قصہ میان خاوند و بیوی کی پس کہا خاوند نی اپنی بیوی کو کہ ڈر تو اللہ تعالی سی اور تقوی کر اوسی پس کہا عورت نی اوسکی جواب مین کہ نہیں ڈرتی مین اللہ سی
پس اگر خاوند نی عتاب کیا تہا اوسکو معصیت پر اور ڈراتا تہا اوسکو اللہ تعالی سی در جواب کو اوسنی پایا اس ڈرانی پر تو ہوتی ہی عورت اوسکی مرتدہ اور جدا ہو جاتی ہی خاوند
سے اور اگر تہی وہ چیز کہ عتاب کیا اوسکو اوسمین ایک امر کہ نہیں خوف کیا جاتا اللہ تعالی سی نہیں کافر ہوتی مگر یہہ کہ ارادہ کری ساتہہ اوسکی استخفاف تو جدا ہو جاتی ہی خاوند سی ایک
شخص نے ارادہ کیا یہہ کہ مارے کسیکو پس کہا اوسکو اوسنی کہ کیا نہیں ڈرتا تو اللہ تعالی سی پس کہا اوسنی کہ نہیں پس اسی کافر نہیں ہوتا اسلیے کہ سمجہتا ہی اوسکو کہ تقوی اس چیز مین ہے کہ
کرتا ہون مین اور اگر دیکہا کسیکو گناہ مین پس کہا اوسکو کیا نہیں ڈرتا تو اللہ سی پس کہا اوسنی نہیں جاتا ہی کافر اسلیے کہ نہیں ممکن ہے اسمین تاویل اور اسیطرح کہا گیا ایک
شخص کو کیا نہیں ڈرتا تو اللہ سے پس کہا اوسنی حالت غضب مین نہین ہو جاتا ہی کافر اگر حکم خدا کو یا شریعت پیغمبر کو نہ پسند کری جیسیکہ کوئی کہی اسکو کہ خدا نی چار بیویاں حلال کی ہین کہی مین اس
حکم کو نہیں پسند کرتا یہہ کفر ہی جو کوئی کہی کہ خدا ہی عزوجل اور کوئی چیز نہو پس کافر ہوتا اگر کہی کہ خدا نی میری حق مین تمام بہلائی کی ہی بد مجہسی ہی کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو باری ساتہہ

بیوی کی پاس آیا تو پس کہا کہ خدا ساتھہ عورتون کی پاس نہین آتا مین کیونکر پاس آؤنگا کافر ہوتا ہی اگر کہا خدا سی دیکھتا ہون اور تجہسی یا خدا سی امید رکھتا ہون اور تجہسی پہر
تو بہتر ہی قسم ہی اور اگر کہا کہ خدا سی دیکھتا ہون اور سبب تجکو جانتا ہون پس یہہ اچہا ہی طلب کی کسی شخص سے قسم پس کہا دشمن نے قسم کہاتا ہون اللہ کی پس کہا قسم طلب کرنیوالے
نے کہ نہین چاہتا مین قسم اللہ کی بلکہ چاہتا ہون قسم ساتھہ طلاق کی یا عتاق کی پس کافر ہوا بعضی علما کی نزدیک اور اکثر کی نزدیک نہین ہوا اور یہی اصح ہی اگر کہا کسی سے کہ خدا جانتا
ہی کہ ہمیشہ تجکو ساتھہ دعا کی یاد کرتا ہون پس اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکی کفر مین اگر کہا کہ من خدا ایم بطریق ہنسی کے یعنی خود ایم پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجکو
حق ہمسایہ نہین چاہیے اوسنی کہا کہ نہین پس کہا خاوند نے کہ تجکو حق خاوند کا نہین چاہیے اوسنی کہا کہ نہین پہر کہا خاوند نے کہ تجکو حق خدا کا نہین چاہیے اوسنی کہا کہ نہین پس
کافر ہوئی وہ عورۃ ایک شخص نے کہا اپنی بیماری مین اور تنگی معاش مین بار جاتا مین کہ خدا تعالی نی مجکو کیون پیدا کیا ہی جبکہ لذتون دنیا سی مجکو کچہہ نہین ہے پس کہا
بعضون نے کہ نہین کافر ہوتا ہی ولیکن یہہ کلام خطا عظیم ہی ایک شخص نے کہا کہ اللہ عذاب دیگا تجکو ساتھہ برائیون تیری کی پس کہا اوسنی کہ خدا کو بٹہایا ہی تو نی کہ تا خدا وہی کری
کہ جو تو کہی کافر ہوتا ہی ایک نے کہا کہ خدا کیا کر سکتا ہی کچہہ بہی نہین کر سکتا سوائے دوزخ کی پس کافر ہوا ایک شخص نے دیکہا ایک حیوان قبیح کو پس کہا کہ خدا کا کوئی پیشہ کاریگری کا
پرداز نہین ہے کہ ایسا پیدا کیا کافر ہوا ایک شخص فقیر نی کہا شدۃ فقر مین کہ فلانا ہی بندہ ہی ساتھہ اتنی نعمتون کے اور مین ہی بندہ ہون اتنا رنجون مین بارے یہہ عدل ہی
کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسیکو خدا سی ڈر پس کہا اوسنی خدا کہان ہے کافر ہوا اور اسیطرح اگر کہا کہ پیغمبر کو مین نہین مانتا یا کہا کہ علم خدا کا قدیم نہین ہی یا کہا کہ معدوم نہین
معلوم ہے اللہ کو کافر ہوتا ہی اور کافر ہوتا ہی ساتھہ داخل کرنی کاف کے بیچ آخر لفظ اللہ کی وقت پکارنی اوسکی کہ نام اوسکا عبد اللہ ہی اگر ہی پکارنیوالا عالم اور کافر ہوتا ہی
ساتھہ تصغیر خالق کے عمدا اگر ہی عالم اگر کہا کسیکو کہ خدا تیری بخشش کری میرے دلیر نہین اگر مراد رکہی اوسنی اس سی استغنا رحمت سے کافر ہوا اور اگر مراد اوس سی یہہ رکہی کہ میرا
دل ثابت ہے ساتھہ اثبات اللہ تعالی کی نہ مضطرب نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ قسم ہی خدا کی اور قسم ہی خاک پاؤن تیری کی کافر ہوا اور اگر کہا قسم ہی خدا کی اور قسم جان اور سر تیری کی
تو اسمین اختلاف ہے اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے جسنے اقرار کیا بعضی انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا یا راضی ہوا ساتھہ
کہ سنت کی سنتون مرسلین کے سی پس کافر ہوا پوچہی گئی ابن مقاتل حال اوس شخص کی کہ انکار کیا نبوۃ خضر اور ذی الکفل کا کہا کہ جو شخص ایسا ہو کہ نہ جمع ہوئی ہو امت
اوسکی نبوۃ پر نہین ضرر کرتا ہی اوسکی نبوۃ کا انکار کرنا اور اگر کہا کہ اگر ہوتا فلانا نبی تو ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جعفری ہی اگر کہا کہ ایمان لایا مین سب انبیا اوسکی پر اور نہین
جانتا مین کہ آدم نبی ہی یا نہین کافر ہوتا ہی پوچہی گئے جعفر حال اوس شخص کی کہ نسبت کی ہی طرف انبیا کی فواحش کو مانند عزم کرنی اونکی کی زنا پر اور مانند اونکی جیسیکہ کہتی ہین
حشویہ حضرت یوسف علیہ السلام کی حق مین کہا کافر ہوتا ہی اسلیکی یہہ برا کہنا ہی اونکو اور استخفاف ہے اونکا کہا ابو ذر نی جسنی کہا کہ کل معصیت کفر ہی اور کہا با وجود اسکی کہ انبیا
علیہم السلام نے نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیکی اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیکی اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی حالت نبوۃ مین اور نہ
پہلے اوسکی کافر ہوا اسلیکی کہ اوسنی رد کیا نصوص کو سنا مینی بعضی علما سی کہ جب نہ پہچانی آدمی یہہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہین علیہم وعلی نبینا السلام پس
نہین وہ مسلمان جسنی ارادہ کیا اپنی دل سی بغض نبی کا کافر ہوا اور اسیطرح جسنی کہا اگر ہوتا نبی راضی نہوتا مین ساتھہ اوسکی اور اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہوتا تو مین ساتھہ اوسکی نہ
گرویدہ ہوتا لیکن ارادہ کیا ساتھہ اوسکی یہہ کہ اگر فلانا رسول اللہ کا ہوتا نہ ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جیسیکہ کافر ہوتا ہی اس کہنی کی اگر حکم کرتا اللہ مجکو ساتھہ ایک امر
کے نہ کرتا مین اگر کہا کہ اگر ہوتا جو کچہہ کہا انبیا نی صدق و عدل نجات پاتی ہم کافر ہوا اگر کہا کہ مین رسول اللہ کا ہون یا کہا فارسی مین کہ من پیغمبرم ارادہ کیا ساتھہ اوسکی
کہ مین پہونچانیوالا ہون کافر ہوتا ہی اور جسوقت اوسنی یہہ بات کہی اور کسی نے اوس سی معجزہ طلب کیا کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی اور متاخرین نے کہا کہ اگر غرض
طالب کی عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اوسکا ہی تو نہین کافر ہوتا اور اگر کہا آنحضرت کی بال کو چہوٹا سا بال تو کافر ہوتا نزدیک بعضے کے اور نزدیک اورون کی نہین ہوتا مگر جبکہ
کہے بطریق اہانت کے جسنے کہا کہ مین نہین جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تہی یا جن کافر ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہی حق اپنا اوس سی لونگا نہین ہوتا کافر اگر
کہا کہ محمد درویشک تہی یا کہا کہ کپڑا پیغمبر کا بدبودار اور میلا کچیلا تہا یا کہا کہ حضرت کی ناخن بڑہ رہی تہی تو بعضون نے کہا کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور بعضون نے کہا

کر جبکا فر ہوتا ہی کہ یہہ بطریق اہانت کی اگر بُرا کہا ایک شخص کو کہ نام اوسکا محمد یا احمد ہی یا کنیت اوسکی ابو القاسم ہی اور کہا اوسکو یا ابن الزانیۃ پس اگر ہو اوہ ذکر
کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو گناہ ہی کبیرہ ہے مگر گناہ انبیا کے صغیرہ ہیں نہیں کافر ہوتا ہی جسنی کہا کہ ہر کام قصد کرنا گناہ کبیرہ ہے اور فاعل
اوسکا فاسق ہی اور کہا ساتہہ اسکی کہ معاصی انبیا کی تہی قصدا پس کافر ہوا اسلیے کہ اوسنی برا کہا اونکو اور اگر کہا کہ معاصی انبیا کی نہیں تہے قصدا ہیں نہیں کفر رافضی
جسوقت کہ برا کہی شیخین کو اور لعنت کری اونکو عیاذا باللہ منہ پس وہ کافر ہے اور اگر فضیلت دیتا ہو حضرت علی رض کو اوپر ابوبکر رض کی نہیں ہوتا کافر مگر یہہ وہ
مبتدع ہے اور معتزلے بہی مبتدع ہی مگر جبکہ کہی دیدار خدا کا محال ہے تو اوسوقت کافر ہوتا ہی اگر بہتان لگایا زنا کا حضرت عائشہ رض کو کافر ہوا ساتہہ اللہ کے اور اگر بہتان
لگایا اور بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیکو نہیں کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہی اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہیں تہی اصحاب نہیں کافر ہوتا اور مستحق لعنت
کا ہوتا ہی جسنی انکار کیا امامت ابی بکر صدیق رض کا پس وہ کافر ہی بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہی کافر نہیں اور صحیح یہہ ہے کہ وہ کافر ہی اور اسیطرح جسنی انکار کیا خلافت
عمر رض کا وہ بہی کافر ہی بسبب قول اصح کے اور لازم ہی کافر کہنا انکا بسبب کافر کہنی عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عائشہ رض کی اور واجب ہے کافر کہنا تمام
زیدیہ کا بسبب اسکے کہ منتظر ہیں وہ اوسکی کہ نبی عجم سی آویگا کہ نسخ کریگا دین نبی ہمارے کا اور سید ہمارے کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عیاذا باللہ من ہذا القول اور واجب ہے
کافر کہنا روافض کا بسبب اسکے کہ کہتی ہیں کہ رجوع کرینگی اموات طرف دنیا کی اور بسبب کہنے تناسخ ارواح کی اور انتقال روح کے طرف ائمہ کی اور نکلینگے امام باطن اور
معطل ہیں امرونہی یہانتک کہ نکلی امام باطن اور جبرائیل علیہ السلام نے غلطے کی وحی لانی میں طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ علی بن ابی طالب رض کی اور یہہ قوم
خارج ہیں ملۃ اسلام سی اور احکام اونکی احکام مرتدین کے ہیں جبکہ جبر کیا گیا ایک آدمی پر کہ برا کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس یہہ تین طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ کہی
نہیں خطرہ گذرا میرے دل مین کچہہ اور سواے اسکی نہیں کہ برا کہا مینی محمد کو جیسیکہ طلب کیا اونہونے مجہسی اور مین راضی نہیں تہا ساتہہ اسکی پس نہیں کافر نہیں ہوتا اور دوسرا
جیسیکہ جبر کیا جاتا اسپر کہ بولی کلمہ کفر کا پس بولا اور دل اوسکا مطمئن تہا ساتہہ ایمان کی اور دوسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ گذرا میری دل مین ایک شخص کا نصاری سی
کہ نام اوسکا محمد ہے پس ارادہ کیا مینی ساتہہ برا کہنے کے وہ نصرانی پس یہہ نہیں ہے کافر نہیں ہوتا اور تیسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ گذرا میرے دل مین ایک شخص کا نصاری سے
کہ نام اوسکا محمد ہے پس برا کہا مینی اوس نصرانی کو اور برا کہا مینی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس یہہ کافر ہوتا ہی قضا مین ہی اور عند اللہ بہی جسنی کہا کہ مجنون تہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کافر ہوا اور جسنی کہا کہ بیہوش ہو گئی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے اگر نہ کہاتی آدم گیہون تو نہ ہوتی ہم اشقیا کافر ہو جسنی انکار کیا
متواتر کا پس کافر ہوا اور جسنی انکار کیا مشہور کا کافر ہوا بعضون کے نزدیک اور صحیح یہہ ہے کہ گمراہ ہوتا ہی کافر نہیں ہوتا اور جسنی انکار کیا خبر واحد کا نہیں کافر ہوتا منکر اوسکا
مگر گنہگار ہوتا ہے بسبب قبول کرنی کی جبکہ آرزو کری ایک شخص واسطی کسی نبی کی انبیا میں سے یہہ نہوتا وہ نبی کہا علمانے کہ اگر مراد اوسکی اس کہنے سی یہہ ہے کہ اگر نبی ہوتے تو نہوتا
خارج حکمت سے نہیں کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا استخفاف عداوۃ کا ہوا کافر اگر کہا ایک شخص نے کسی سے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہی اوسکو مثلا کہا کہ حضرت
کدو کو دوست رکہتی تہی پس کہا اسی والے نے کہ مین نہیں دوست رکہتا ہوں اوسکو پس یہہ کفر ہی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابو یوسف رح سی ہی اور بعضی متاخرین نے
کہا کہ اگر یہہ بطریق اہانت کی کہا تو کفر ہی اور بدون اسکی کفر نہیں ایک شخص نے کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام نے بنا تہا کپڑا پس ہم سب جولاہے بچے ہیں پس یہہ کفر ہی ایک شخص
نے کہا کسی سے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہانا کہاتی تہی تو چاٹ لیتی تہی اپنی تینوں انگلیان پس کہا اوس شخص نے کہ یہہ بے ادبی ہی پس یہہ کفر ہی جب کہ کہا گیا
عجب رسم ہے دہقان میں کہ طعام کہاتے ہیں اور ہاتہہ نہیں دہوتی اگر یہہ از راہ حقارت سنت کے کہا کافر ہوتا ہی اور اگر کہا یہہ کیا رسم ہی مونچہین پست کرنی ہیں اور دستار نیچی گلی
کے لانی بطریق طعن کے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں کافر ہوا ایک شخص نے کچہہ کلام کیا پس کہا اوسکو دوسری نے کہ جہوٹ کہتا ہی اگر سب پیغمبر ہی لازم آتا ہی اوسکو کفر اور
اسیطرح اگر کہا کہ کلام اوسکا نہین سنونگا مین اگر سب پیغمبر ہی یا کہا اگر سب رسل ہے یا سب فرشتہ مقرب ہے گران جان ہی کافر ہوا فی الحال ایک شخص نے ارادہ کیا یہہ کہ مارے اپنی غلام
کو پس کہا اوسکو ایک شخص نے کہ نہ مار اوسکو پس کہا اوسنی اگر محمد مصطفے کہین کہ مت مار تو بہی چہوڑونگا نہیں یا کہا کہ اگر آسمان سے آواز آوی کہ مت مار تو بہی رہونگا نہیں لازم آتا ہی اوسکو کفر ایک شخص نے

پڑہی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثون مین سی پس کہا ایک شخص نے ہمہ روز خلشہا خواند پس اگر نسبت کیا اوسکو طرف قاری کے نہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
تو دیکہی اگر تہی حدیث کہ تعلق رکہتی تہی ساتہہ دین کے اور احکام شرع کے کافر ہوتا ہے اور اگر حدیث ایسی تہی کہ تعلق ساتہہ دین کے نہین رکہتی تہی نہین کافر ہوتا اور حمل کیا جاویگا قول اوسکا
اسپر کہ مراد اوسکی یہہ ہے کہ پڑہنا اسکی غیر کا اولی ہی ایک شخص نے کہا بحرمت جوانک عربی کہ مراد رکہتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فر ہوا ایک شخص نے کہا پیغمبر وقتی بود کہ
پیغمبر بود وقتیکہ بود نبود یا کہا کہ مین نہین جانتا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر مین ہین یا کافر کا فر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی کی کہ خلاف مت کہہ پس کہا عورت نے
کہ پیغمبرون نی بہی خلاف کہا ہی یہہ کلمہ کفر کا ہی توبہ کری اور نکاح تازہ کری جبکہ کہا کسی نے کہ دیکہنا میرا انکو مانند دیکہنے ملک الموت کے ہی پس یہہ خطا عظیم ہے اور اسکی کہنے والے کے
کفر مین اختلاف کیا مشایخ نی بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور اکثرون نے کہا نہین کافر ہوتا ہی ورخانیہ مین ہے کہ بعضون نے کہا کہ اگر کہا یہہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کے تو ہوتا
ہے کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ منہ فلانیکا دشمن کہتا ہون مانند موہہ ملک الموت کے اکثر مشایخ اسپر ہین کہ وہ کافر ہوتا ہے اگر کہی نہین سنتا
مین گواہی فلانیکی اگرچہ جبرائیل میکائیل ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتہ کو فرشتون مین سے کافر ہوا اگر کہی مین فرشتہ ہون نہین کافر ہوتا اور اگر کہی مین
نبی ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سی حال مین کہ نہین حاضر تہی گواہ کہا کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مینے یا کہا خدا کو اور فرشتونکو گواہ کیا مینے کافر ہوا
اور اگر کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا مینے نہین کافر ہوتا اور بعضی موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ قرآن کی جسنی کہا کہ قرآن مخلوق
ہے پس وہ کافر ہوا جسوقت انکار کیا ایک آیت قرآن کا یا ٹہٹہا کیا ساتہہ ایک آیت قرآن کی یا عیب کیا کافر ہوا جسوقت کہ پڑہی قرآن اوپر بجانی دف کی اور ڈنڈونکی پس کافر ہوا
ایک شخص پڑہتا ہی قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہہ کیا بانگ طوفان ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ پڑہا مینی قرآن بہت پس عفو کیا گیا گناہ ہم سی کافر ہوتا ہی جسنی کہا
کسی سے کہ قتل ہو اللہ را پوست باز کردی یا کہا کہ الم نشرح را گریبان گرفتہ یا کہا اوس شخص کو کہ پڑہتا ہی یٰس کو نزدیک بیمار کے کہ یٰس در دہان مردہ منہ یا کہا کسی
ای کو تاہ ترا زانا اعطیناک یا کہا اوس شخص سی کہ پڑہتا ہی قرآن در نہین پایا دآتا ایک کلمہ والتفت الساق بالساق یا بہرا پیالہ اور لایا اوسکو اور کہا کاسا دہاقا یا
کہا فکانت سرابا بطریق مزاح کے یا کہا نزدیک نا ہی اور تولنی غلکی وا ذا کالوہم او وزنوہم یخسرون بطریق مزاح کی یا کہا کسی سے کہ دستار الم نشرح بستہ یعنی ظاہر
کیا تونی علم یا جمع ہوئی ایک جگہہ کی رہنی والے اور کہا فجمعناہم جمیعا یا کہا وحشرناہم فلم نغادر منہم احدا یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑہتا ہی تو والنازعات نزعا آیا
زبر نون کی یا پیش نون کی اور ارادہ کیا ساتہہ اوسکی ٹہٹہا کا یا کہا واسطی ایک شخص گنجی کی کہ پڑہتا ہون مین تجکو اسلیکی اللہ تعالی نی فرمایا ہی کلا بل ران یا بلایا
کیا طرف نماز جماعت کے پس کہا کہ مین نماز پڑہتا ہون تنہا اللہ تعالی نی فرمایا ہی ان الصلوۃ تنہا کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین اور جبکہ کہا کسی سی کہ ایسا
پاک کیا ہی تونی جیسی والسماء والطارق بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور کہا امام ابوبکر بن اسحق رحمہ اللہ نے اگر ہی کہنی والا جاہل تو نہین کافر ہوتا اور اگر عالم ہی تو کافر
ہوتا ہی اور جسوقت کہ کہا قاعا صفصفا ہو گیا ہی پس یہہ مخاطرہ عظیمہ ہے اور جسوقت کہ دیگ مین کچہہ لگا رہا اور کہا والباقیات الصالحات پس یہہ بہی مخاطرہ عظیم ہے
اور جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہے کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن مین ایک کلمہ عجمی ہے پس بیچ حکم اوسکیکی تامل ہی اگر کہا گیا کہ کیون نہین پڑہتا ہی تو قرآن پس کہا بیزار ہوا
مین قرآن سی کافر ہوا اگر ایک شخص ایک سورت قرآن کی یاد رکہتا ہی اور اس صورت کو بہت پڑہتا ہے وہ اور کسی نے اوسکو کہا کہ اس سورت کو زبون پکڑا ہی تونی
کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی مین قتل کیا جاوی اسلیے کہ وہ کافر ہی اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ نماز اور روزہ اور زکوۃ کی
اگر کہا ایک بیمار کو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی واللہ نہین نماز پڑہونگا مین کبہی اور نہ نماز پڑہی یہانتک کہ مر گیا کافر ہوتا ہی اور کہنا آدمی کا کہ نہین نماز پڑہتا مین محتمل ہے چار
وجہونکو ایک تو یہہ کہ مین نماز نہین پڑہتا اسلیکی کہ پڑہ چکا ہون اور دوسرے یہہ کہ نہین نماز پڑہتا تیری حکم سی اسلیکی کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو ساتہہ نماز کی اوسنی کہ وہ بہتر ہی تجہسے اور تیسری یہہ کہ
نہین نماز پڑہتا مین باعتبار فسق کے بازکانہ پس یہہ تین وجہین نہین کفر اور چوتہی یہہ کہ نہین نماز پڑہتا مین اسلیکی کہ نہین واجب مجہپر نماز اور نہین حکم کیا گیا مین ساتہہ اوسکی پس یہہ
کافر ہوتا ہے اور اگر مطلق کہا کہ نہین نماز پڑہتا مین نہین کافر ہوتا واسطی احتمال ان وجوہ کی جب کہا گیا کسیکو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی کہ ٹہیر واسکو کہ نماز پڑہلی اور کاہی

پرواز کری یا کہا دیر ہوئی کہ بیکار نہین کی مینی یا کہا کون طاقت رکہی کہ یہہ کار سب بجا وی یا کہا خرد مند دکاری نباید کہ سپر خود اندر برد یا کہا کہ لوگ میری اسطی
کرتی یا کہا نماز پڑہتا ہون کچہہ سر بلند نہین آتا یا کہا کہ تونی نماز پڑہی کیا سر پر لایا تو یا کہا کسواسطی کرون ماں باپ میری مرگئی یا کہا کہ نماز پڑہنی نہ پڑہنی ایک سے ہی یا کہا کہ
اتنی نماز پڑہی مینی کہ میرا دل پکڑ لیا یا کہا کہ نماز چیزی نیست کہ اگر باند گندہ شود یہہ سب کفر ہی اگر کسیکو کہین کہ آو تا نماز پڑہین ہم اوس حاجت کے لیی پڑہو کہ مینی بہت
نماز پڑہی کوئی حاجت میری روا نہوئی اور یہہ بطریق استخفاف وطنز کے کہی کافر ہوتا ہی اگر کہی ایک فاسق نمازیونکو کہ آؤ مسلمانی دیکہو اور اشارہ کری طرف مجلس فسق
کے کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہی خوش کام ہی نمازی پن یہہ کفر ہی جسوقت کہ کہی کوئی کسیکو کہ نماز پڑہ تا کہ پاوی تو حلاوت طاعت کے یا کہی فارسی مین نماز بخوان تا حلاوۃ
نماز بیابی پس کہا اوس شخص نے جواب مین کہ تو بھی نہ پاتا حلاوت بی نمازی مینی کافر ہوتا ہی جسوقت کہا کسی غلام کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ نہین نماز پڑہتا مین اسلیی کہ ثواب مولی
سے کو ہوگا کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ اسنی ناقص کیا مال میری مین سی پس مین ناقص کرتا ہون اوسکی حق مین سے پس یہہ کفر ہی ایک شخص نماز
پڑہتا ہی رمضان مین اور پہر نہین پڑہتا اور کہتا ہی کہ اینہم ولبسیار است یا کہتا ہی کہ زیادہ ہی آید اسلیی کہ ہر نماز رمضانکی برابر ستر نمازونکی ہی کافر ہوتا ہی نماز پڑہی طرف
غیر قبلہ کی معتمدا پس موافق پڑہی اس قبلہ کی کہا ابو حنیفہ رح نی کہ وہ کافر ہی اور اسیپر عمل کیا فقیہ ابو اللیث نی اور اسیطرح اگر نماز پڑہی بغیر طہارت کی یا نماز پڑہی ساتہہ
کپڑی نجس کے اور اگر نماز پڑہی بغیر وضو کی قصدا کافر ہوتا ہی تحری کی اور واقع ہوئی تحری اسکی ایک جہت پر پہر چہوڑدی اوسی وہ جہت اور نماز پڑہی طرف اور
جہت کے روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ رح سی کہ خوف رکہتا ہون مین اوسپہ کفر کا واسطی اعراض اوسکی کی قبلہ تحری سے اختلاف کیا ہی مشایخ رح نی اوسکی کفر مین کہا شمس الائمہ
حلوائی نی کہ ظاہر تر یہہ ہے کہ اوسی جب نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کی بطریق استہزا و استخفاف کی کافر ہوتا ہی اور اگر مبتلا ہوا انسان اسمین بسبب ضرورۃ کی اسطرح کہ نماز
پڑہتا تہا ساتہہ قوم کی پس حدث کر دیا اور حیا کی یہہ کہ ظاہر کری اور چہپایا اوسکو اور نماز پڑہی یا اسیطرح پاتا تہا قریب دشمن کے پس کہڑا ہوا اور نماز پڑہی غیر طاہر کہا بعض
مشایخ رح نے کہ نہین ہوتا کافر اسلیی کہ استہزا کرنیوالا نہین ہی اور جو کوئی مبتلا ہو ساتہہ اسکی بسبب ضرورۃ کے یا حیا کی لایق ہی یہہ کہ نہ قصد کری ساتہہ قیام کے قیام نماز کا اور
نہ پڑہی کچہہ اور جب جہکاوی پیٹہہ نہ قصد کری رکوع کا اور نہ تسبیح پڑہی تا کہ نہووی کافر بالاجماع اور جب نماز پڑہی نجس کپڑی پر تو کہا بعضی علمانی کہ نہین ہوتا ہی کافر
کہا نماز فرض ہی لیکن رکوع اور سجود اوسکا نہین فرض نہین کافر ہوتا اسلیی کہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار کیا فرضیت رکوع وسجود کا مطلق کافر ہوتا ہی یہانتک کہ اگر انکار
کری دوسرے سجدہ کی فرضیت کا تو بہی کافر ہوتا ہی بسبب رد کرنی اوسکی اجماع و تواتر کو اگر کہا کہ اگر کعبہ قبلہ نہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو مین نماز کعبی ہی کے طرف پڑہتا
اور بیت المقدس کیطرف نہ پڑہتا یا کہا اگر فلانا قبلہ ہو تو مونہہ طرف اوسکی نکرونگا یا کہا اگر فلانی جانب کعبہ ہو مونہہ طرف اوسکی نکرونگا کہا کہ قبلی دو مین یعنی
کعبہ و بیت المقدس کافر ہوا کہا ابراہیم بن یوسف نے اگر نماز پڑہی ریا نہین ثواب اوسکی لیی اور اوسپر گناہ ہی اور بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ نہ ثواب ہے اوسکی لیے
اور نہ گناہ اور وہ مانند اوسکی ہی کہ نہین نماز پڑہی ایک شخص آیا مشرکین کے پاس اور ترک کی ایک نماز یا دو نمازین پس اگر ہوا یہہ فعل بسبب تعظیم اونکی کی کافر ہوا اور نہین اوسپہ قضا نماز کی
اور اگر کیا یہہ فعل بسبب فسق کی کافر ہوا اور قضا کری نماز ترک کی ہوئی ایک شخص مسلمان ہوا دار الاسلام مین پہر بعد ایک مہینی کی پوچہا گیا پانچون نمازون سی پس کہا کہ
نہین جانتا مین کہ وہ فرض مین ہم پہ کافر ہوا اگر یہہ کہتا ہو کہ جب تو مسلمانونکی ایک شخص نے کہا موذن کو وقت اذان دینی کی کہ جہوٹ کہا تونی کافر ہوا ایک موذن نے اذان
دی پس کہا ایک شخص نے یہہ بانگ غوغا ہی کافر ہوا اگر کہا یہہ بطریق انکار کی اگر سنی اذان پس کہا یہہ آواز گہنٹی کے ہی کافر ہوا کہا گیا ایک شخص کو کہ ادا کر زکوۃ اوسنی
کہا کہ نہین ادا کرتا مین کافر ہوتا ہی بعضون نے کہا مطلقا اور بعضون نی کہا کہ اموال باطنہ مین نہین کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ مین کافر ہو جاتا ہی اور لایق ہی
یہہ کہ یہہ مسئلہ زکوۃ کا بموجب ان قولون کی کہ گذری نماز مین کذا فی الفصول العمادیہ اگر کہا کاشکی رمضان نہ ہوتا فرض اوسکی کفر مین اختلاف کیا ہی مشایخ
نے اور صواب یہہ ہے کہ یہہ اوسکی نیت پر موقوف ہی اگر اس نیت سی کہا کہ حقوق اوسکی مجہسی نہین ادا ہو سکتی کی نہ کافر ہوا اگر کہا وقت آنی مہینی رمضان
کے کہ آیا وہ مہینا بہاری یا کہا آیا مہمان بہاری کافر ہوا جسوقت کہا وقت داخل ہونی رجب کی کہ بعد اسکی حرام مین پڑینگی اگر کہا یہ سہلہ زراہ حقارت

مہینون بزرگ کی کافر ہوا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اوسکی رنج نفس اپنی کا نہ کافر ہوا اور لایق ہی یہہ کہ ہو جواب پہلے مسئلہ کا ہی اسیطرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ رمضان
جلدی جاوے پس بعضون نی کہا کہ وہ کافر ہوتا ہی اور کہا بعضون نی نہین کافر ہوتا اور اگر کہا چندان این روزہ کہ مرا دل بگرفت یعنی یہہ کفر ہی اور اگر کہا کہ ان طاعات کو
واسطے ہمارے کیا ہی عذاب بیماری لیے اگر تاویل کی اوسکی نہین کافر ہوتا اور اسیطرح اگر کہا کہ اگر نہ فرض کرتا اللہ ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہمارے لیے نہین کافر ہوتا اگر تاویل
کری اوسکی اگر کہی کہ نماز مجھے سزاوار نہین یا حلال سزاوار نہین یا نماز کس لیے پڑہون بیوی بچے تو رکہتا ہی نہین یا کہی نماز کو طاق پر رکہا مین کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین
اور **بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق** ہین ساتھہ علم اور علما کی جیسے بعض نے کہا کسی عالم سے بغیر سبب ظاہر کی خوف ہی واسپر کفر کا جسوقت کہا واسطے صلح کروانے
والیکی کہ دیا اوسکا فرزند کمینہ میری ایسا ہی کہ جیسے مار سور کا خوف ہی واسپر کفر کا جبکہ بر کہی کسی عالم کو یا فقیہ کو بغیر سبب کے اور کافر ہوتا ہی اس کہنے سی عالم کو کہ ذکر احمد
کا بچہ معتقد علم تیری کی مراد رکہتا ہو علم سی علم دین کا ایک جاہل نی کہا جو کہ علم سیکہتی ہین وے استانین ہین کہ سیکہتی ہین یا کہا یا ہی جو کچھہ کہ کہتی ہین یا کہا تزویر
مین فریب ہی یا کہا مین علم حیلہ کا منکر ہون یہہ سب کفر ہی ایک شخص بیٹھی ایک جگہہ بلند پر اور پوچہین لوگ اوس سی مسائل بطریق استہزا کی پہر مارین اوسکو
ساتھہ کہین کے اور وہ ہنستی جاوین کافر ہوتی ہین سب اسیطرح اگر نہ بیٹھی جگہہ بلند پر ایک شخص پہر مجلس علم سی پس کہا اوسکو ایک شخص نے کہ کنشت سی آیا تو کافر ہوتا
ہی اور اسیطرح اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سی کیا کام یا کہا کون شخص قادر ہی اوپر ادا اوس چیز کی کہ کہتی ہین عالم کافر ہوتا ہی اگر کہی علم کو بیچ کاسہ کیسے کے نہین کر سکتی
یا کہی علم کو کیا کرون مجکو چاندی چاہیے جیب مین کافر ہوتا ہی اگر کہی کہ مجکو اتنی مشغولی زن و فرزند کی ہی کہ مجلس علم مین نہین پہنچتا مین پس اسمین مخاطرہ عظیمہ ہی اگر ارادہ
کری ساتھہ اوسکی سہل جاننی علم کا جسوقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچھہ علم سی یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح پس کہا دوسری نی یہہ کچھہ نہین زر دی یا کہا یہہ کلام کس کام
آوی درم چاہیے کی آج حشمت درم کو ہی علم کس کام آتا ہی یعنی یہہ کفر ہی اگر کہا کہ فساد کرنا بہتر ہی دانشمندی کرنی سی یعنی یہہ کفر ہی ایک عورت نی کہا لعنت ہو اوپر خاوند
دانشمند کی کافر ہوئی ایک شخص نے کہا فعل دانشمندون کا وہی ہی اور فعل کافرون کا وہی ہی کافر ہوا کہا بعضون نی کہ یہہ جب ہی کہ ارادہ کیے جاوین ساتھہ اوسکی تمام فعلہا
مین ہو گا تسویہ درمیان حق و باطل کے ایک شخص جہگڑا ایک فقیہ سی کسی امر مین درمیان کی فقیہ نی اوسکی لیے ایک حجت شرعی پس کہا اوس جہگڑنیوالی نی نہ تو دانشمندی مت کر
کہ مین نہین چلینی کی خوف ہی واسپر کفر کا اگر کہا فقیہ کو اے دانشمندک یا کہا اے علویک نہین کافر ہوتا اگر نہ ارادہ مین ہو اوسکی استخفاف دین کا منقول ہی ایک فقیہ نی رکہی
اپنی سی کتاب دکان اپنی پر اور چلا گیا پہر گذرا اوس دکان پر پس کہا دکان والی نی کہ بہول فراموش کیا تو نی پس کہا فقیہ نی کہ میری کتاب ہی تیری دکان پر بہولا نہین پس کہا مدار نی کہا کہ بڑہئی ساتہہ
بسولا کی لکڑی کاٹتا ہی اور تم ساتہہ کتاب کے حلق لوگون کی پس شکوہ کیا فقیہ نی اوسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سی پس حکم کیا اونہون نے ساتہہ قتل کرنی اوس شخص کے
شخص غصہ کرتا ہی اپنی بیوی پر اور کہتا ہی اوسکو کہ طاعت کیا کر اور منع کرتا ہی اوسکو گناہ سی پس کہا بیوی نی کہ مین خدا کو اور علم کو کیا جانون یعنی کو دوزخ مین کہا ہی
مینی کافر ہوئی ایک شخص سے کہا گیا کہ طالب علم چلتی ہین اوپر بازوون ملائکہ کی پس کہا اوسنی کہ یہہ جہوٹ ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہین کافر ہوا ایک
شخص نے کہا کہ الثرید خیر من العلم کافر ہوا اور اگر کہا خیر من لسرنہ کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی دشمن سے کہ چل میری ساتہہ طرف شرع کی اور کہا دشمن نی کہ پیادہ لا کہ بہیجو تب جبر کی نہین جانیکا کافر
ہوا اسلیے کہ مقابلہ کیا شرع کا اور اگر کہا میری ساتہہ قاضی کے پاس چل باقی مسئلہ بدستور نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ ساتہہ میری شریعت و رحیلہ مفید نہین کہا ابتک چلین گے یا کہا
میری لیے حلوا کہجور کا ہی شریعت کو کیا کرون یعنی یہہ سب کفر ہی اور اگر کہا اوسوقت کہ چاندی لی تہی تو لی شریعت اور قاضی کہان تہا کافر ہوا اور علما متاخرین سی بعضون نے کہا کہ اگر ارادہ
رکہا ساتہہ اوسکی قاضی شہر کا نہین کافر ہوتا اگر کہا کسی سے کہ حکم شرع اسحالت مین یہہ ہی پس کہا اوسنی کہ مین رسم پر کام کرتا ہون نہ شرع پر کافر ہوتا ہی نزدیک بعض مشایخ کی ایک شخص نے
کہا اپنی بیوی سے کہ کیا کہتی ہی کیا ہی حکم شرع کا پس ڈکار لی اوسنی بلند آواز سی اور کہا اینک شرع را پس کافر ہوئی اور جدی ہوئی اپنی خاوند سی ایک شخص پر پیش کیا اوسکی
دشمن نے فتوی ائمہ کا پس ڈال دیا اوسنی اوسکو اور کہا چہ بار نامہ فتوی آوردہ کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی اسلیے کہ اوسنی رد کیا حکم شرع کو اور اسیطرح اگر نکہا کچھہ لیکن فتوی ڈال دیا
زمین پر اور کہا یہہ کیا شرع ہی کافر ہوا ایک شخص نے فتوی پوچھا ایک عالم سی اپنی بیوی کی طلاق کا پس فتوی دیا اوسنی کہ طلاق پڑ گئی پس کہا فتوی پوچھنی والی نے

کہ مین طلاق طلاق کو کیا جانون ان بچون مان بچون کی چاہیے کہ میری گہر مین ہو کافر ہوا جسوقت کہ آیا ایک دو جہگڑنیوالون مین سے طرف دوسری کے فتوی اپنہ کا پس کہا اوسنے
کہ نہین جسپکہ فتوی دیا اونہون نے یا کہا نہین عمل کرتی ہم اوسپر تو ہوا وہ سپر تعزیر **اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین** کہ متعلق ہین ساتہہ حلال اور حرام کے اور کلام فاسقون
اور فاجرون کے وغیرہ ذالک جسنی اعتقاد کیا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کافر ہوا لیکن اگر کہا حرام کو حلال واسطی ترویج متاع کے یا باعتبار جہل کے نہین ہوتا کافر اور یہہ جب ہے کہ ہو حرام بعینہ
اور وہ اعتقاد کرتا ہو اوسکو حلال یہانتک ہوگا کافر اور جبکہ ہو حرام بغیرہ پس نہین کفر اور بیچ اوسچیز کی کہ ہوتی ہے حرام بعینہ کافر ہوتا ہے جبکہ ہو حرمت ثابت ساتہہ دلیل قطعی کے اور جبکہ ہو
حرمت ساتہہ اخبار احاد کی نہین کفر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال محبوب تر ہی طرف تیری یا دو حرام کہا جونسا دونون مین جلدی پہنچے خوف ہی اوسپر کفر کا اور اسیطرح جبکہ کہا مال
چاہیے خواہ حلال ہو خواہ حرام اور اگر کہا کہ جبتک حرام پاؤنگا نہین گرد حلال کے نہ پہرونگا نہین کافر ہوتا اگر صدقہ دی فقیر کو کچہہ مال حرام مین سے اور امید رکہی ثواب کے کافر ہوتا ہے اور اگر جانی
فقیر اوسکو پہر دعا دی اوسکو اور اگر آمین کہی دینیوالے نے کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے کہ کہا حلال سی پس کہا اوس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہی میرے نزدیک کافر ہوا اور اگر کہا اوسکے
جواب مین کہ اس جہان مین ایک حلال خوار لاؤ تا اوسکو سجدہ کرون مین کافر ہوا کہا کسی نے کہ کہا حلال کہا اوسنی کہ مجکو حرام چاہیے کافر ہوا ایک فاسق کی لڑکی نی شراب پی پہر آئی اقارب
اوسکی اور نثار کیے اوسپر درہم کافر ہوئی وہ اور اگر نثار نہ کیے لیکن کہا اونہون نے مبارک ہو تو بہی کافر ہوئے اگر کہا کہ حرمت شراب کے نہین ثابت ہوئی قرآن سی کافر ہوا
ایک شخص نے کہا کہ ثابت ہوتی ہی حرمت اور باوجود اوسکی تو پیتا ہی شراب کیون نہین توبہ کرتا تو کہا کسی نے شیر یا شکیبد نہین کافر ہوتا اسلیئے کہ یہہ استفہام ہی یا تسویہ ہے درمیان
شراب دردہ کے محبت مین اگر حلال جانے صحبت کرنی اپنی بیوی سے حالت حیض مین کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانتا اغلام کرنا اپنی بیوی سے اور نوادر مین ہے امام محمد رح سے
کہ نہین کافر ہوتا دونون مسئلون مین ہو صحیح ایک شخص نے پی شراب پہر کہا کہ شادی اوسکو ہی ساتہہ شادی ہماری کی شادی ہے اور کم دکاست لیے اوسکو بہی ساتہہ شادی ہماری کی
شاد نہین ہوتا ہی کافر جسوقت کہ شروع کیا فساد مین اور کہا اپنی یارون سے کہ بیائید تا کی خوش زیم کافر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر مشغول ہوا ساتہہ پینی شراب کے اور کہا مسلمانی
انکار کرتا ہون مین یا کہا مسلمانی شکار ہوئے کافر ہوتا ہی کہا ایک شخص نے فاسق نے اگر شراب مین سے تہوڑی سی گرپڑی جبرئیل علیہ السلام ساتہہ پر اپنی کی وہ ہٹا دی اسکو
کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک فاسق کو کہ تو صبح کرتا ہی ہر دن اسحال مین کہ ایذا دیتا ہی تو اللہ کو اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہون مین کافر ہوا کہا واسطی گناہ ہونیکے کہ یہہ ہے ایک راہ مذہب
ہے ہی کافر ہوتا ہے کذا فی المحیط اور تجنیس ملتقط مین ہے کہ صحیح یہہ ہے کہ نہین کافر ہوتا ہی وہ ایک شخص مرتکب ہوا ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اوسکو توبہ کر اللہ سے پس کہا مینے کیا کیا ہی تا توبہ
کرنی چاہیے کافر ہوا جسنی کہا یا طعام حرام اور کہا وقت کہانی کی بسم اللہ نقل کیا امام معروف مستملی نے کہ وہ کافر ہوتا ہی اور کہا وقت فراغ کی الحمد للہ کہا بعض
متاخرین نے کہ نہین کافر ہوتا اور اتفاق ہی اسپر کہ اگر قدح لیوی یا اوسپر بسم اللہ کہی اور پیوی کافر ہوگیا اور ایسے ہی وقت مباشرت زنا کی یا بوقت قمار کی کعبتین ہے اور کہی بسم اللہ
کافر ہوا اگر دو شخص جہگڑ رہے ہین ایک نے اون دونون مین کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس کہا لاحول بکار نہین یا کہا لاحول کو کیا کرونگا یا کہا لاحول نہین کفایت کرتی ہو
سے یا کہا لاحول ابکاسہ اندر شرید نتوان کرد یا کہا لاحول بجای نان سود ندارد کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین اسیطرح جسوقت کہ کہی وقت تسبیح و تہلیل کے اور اسیطرح جسوقت کہ کہی
سبحان اللہ پس کہے دوسرا سبحان اللہ کہکے تو رونق لی گیا یا کہا پوست باز کردی پس یہہ کفر ہی جسوقت کہ کہا کسیکو کہ کہہ لا الہ الا اللہ پس کہا کہ نہین کہتا مین پس کہا بعض مشائخ نے کہ یہہ
کفر ہی اور بعضون نے کہا کہ اگر مراد رکہی ساتہہ اسکی یہہ کہ مین نہین کہتا تیری حکم سی نہین کافر ہوتا اور کہا بعضون نے کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور اگر کہا کہ بگفتن این کلمہ چہ بر
سر آرد ی تا من گویم کافر ہوتا ہی ایک بادشاہ چہینکا پس کہا واسطی اوسکی کسی نے یرحمک اللہ پس کہا کسی دوسرے شخص نے یرحمک اللہ کہنی والیکو کہ نہ کہہ بادشاہ کی لیے اسطرح کافر
ہوتا ہی یہہ کہنی والا **اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین** کہ متعلق ہین ساتہہ دن قیامت کے اور اوسچیز کی کہ اوسمین ہے جسنی انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ
کا یا میزان کا یا صراط کا یا نامہ اعمال کا کافر ہوتا ہی اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ہی ایک شخص نے کہا کہ نہین جانتا مین کہ یہود و نصاری جب اوٹہائی جاوینگی قیامت
ایا عذاب دیے جاوینگے ساتہہ آگ کی کافر ہوتا ہی اور کافر ہوتا ہی ساتہہ انکار رویت اللہ تعالی کی بعد دخول جنت کے اور ساتہہ انکار عذاب قبر کی اور ساتہہ انکار حشر بنی آدم
کے نہ غیر انکی اور نہ ساتہہ کہنی اوسکی کہ ثواب و عذاب جاویگی روح فقط ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر کہ جہان دوسرا ہی پس کہا اوسنی کہ اوس جہان کی کسی نے خبر دی کافر ہوا ایک شخص

کا قرض آتا ہی کسی پر پس کہا اگر ندیگا تو قیامت کو لونگا پس کہا قیامت بر ملتی تا بدا اگر کہا از راہ حقارت دن قیامت کی کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس کہا
مظلوم نے آخر قیامت ہست پس کہا ظالم نے فلان خر بقیامت ندر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی قرضداری کردی دراہم میرے دنیا میں لی سیلی کہ نہیں دراہم میں قیامت
کو پس کہا دس اور مجکو دی اور اوس جہان میں لے لینا یا دیونگا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ مجکو ساتھہ محشر کی کیا کام یا کہا نہیں ڈرتا میں قیامت سے کافر ہوتا ہی کہا اپنی دشمن سے
لونگا میں تجہی حق اپنا محشر میں پس کہا دشمن اوسکی نے کہ تو اوس انبوہی میں مجکو کہاں پاویگا پس اختلاف کیا ہی مشایخ نے اوسکی کفر میں اور مذکور ہی فتاوی
ابو اللیث میں کہ نہیں کافر ہوتا اگر کہا تمام خوبیاں اس جہان میں چاہییں اوس جہان میں جو کچہہ ہو سو ہو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص سے چہوڑ دنیا کو واسطی آخرۃ کی کہا میں
نہیں چہوڑتا نقد کو بدلے نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی اس جہان میں بیچیز ہوا اوس جہان میں مانند کمیرے ٹیکہ کی ہوگا کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل رحمہ نے کہ یہہ طنز ہی اور تمسخر ساتھہ امر
آخرۃ کی پس باعث ہوتا ہی کفر کہنی والی کا اگر کہا ساتھہ تیری دوزخ میں جاونگا لیکن اندر نہیں آونگا کافر ہوا اگر کہا قیامت میں جبتک کچہہ رضوان کے لئے لیجا دیگا دروازہ
بہشت کا نہیں کہولیگا کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطی امر بالمعروف کرنیوالی کی کہ کیا غوغا لایا اگر کہا یہہ بطریق رد وانکار کی خوف ہی اوسپر کفر کا ایک شخص نے کہا کسی سے
کہ فلانی کی گہر میں جا اور اوسکو امر معروف کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرا اوسنی کیا کیا ہی یا کہا کہ مجکو اوس سے کیا وجہ آزار کی ہی یا کہا میں نے عافیت اختیار کی ہی مجکو اس فضولی کی
کیا کام پس یہہ سب الفاظ کفر کی ہیں اگر کہا واسطی صاحب تعزیت کی ہر چہ از جان او بکاست جان تو زیادہ باد خوف ہی کہنی والی پر کفر کا یا کہا زیادہ کند دین بہہ
خطا اور جہل ہی اوسیطرح از جان فلان بکاست بجان تو پیوست اور اگر کہا وی مرد و جان بتو سپرد کافر ہوتا ہی ایک شخص اچہا ہوا اپنی بیماری سی پس کہا ایک
اور شخص نے فلان خر باز فرستاد یہہ کفر ہی ایک شخص بیمار رہا اور سخت ہوئے بیماری اوسکی اور طویل ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر چاہی تو مارے تو مجکو مسلمان اور اگر
چاہی تو مارے تو مجکو کافر ہوتا ہی کفر کرنیوالا ساتھہ اللہ کی مرتد دین سی اور اسیطرح ایک شخص مبتلا ہوا طرح بطرح کے مصیبتوں میں پس کہا لیا تو نے مال میرا
اور لیا تو نے فرزند میرا اور لیا تو نی ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہی تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تو نے اور مانند ان لفظوں کی ہی پس کافر ہوا اور **بعضی موجبات کفر**
کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھہ تلقین کفر کی اور حکم کرنیکی ساتھہ مرتد ہونیکی اور سکہانی ارتداد کی اور مشابہت کرنی کی ساتھہ کفار کے اور اقرار کرنی کی اقرار صریح یا ہو
کنایہ سکہایا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس ہوتا ہی وہ کافر اگرچہ ہو بطریق لعب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کری ایک شخص کسی عورۃ کو یہہ کہ مرتد ہو جاوی اور جدا ہو وی
اپنی خاوند سی ہوتا ہی وہ کافر اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابی یوسف رح سی اور امام ابی حنیفہ رح سی منقول ہی کہ جسنی حکم کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہی حکم کرنیوالا
کافر خواہ کافر ہوا مامور یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نی جسوقت کہ سکہایا ایک شخص نی کسیکو کلمہ کفر کا ہوتا ہی کافر جسوقت کہ سکہایا جسکو حکم کیا اوسکو حکم کیا اوسکو ساتھہ مرتد ہونیکی
اسیطرح جسنی سکہایا عورۃ کو کلمہ کفر کا ہوتا ہے وہ کافر جبکہ حکم کری عورۃ کو مرتد ہونیکا کہا امام محمد رح نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی یہہ کہ بولی کلمہ کفر کا ساتھہ خوف تلف کرنیکی
یا مانند اسکی پس بولا وہ کلمہ کفر کا پس ہیچ کسی طرح پر نہیں آیا تقیہ یہہ کہ بولا کلمہ کفر کا اور دل اوسکا مطمئن ہے ساتھہ ایمان کی اور نہ خطرہ آیا اوسکی دل میں کچہہ سوا اوس چیز کی کہ
جبر کیا گیا اوسپر بولنی کفر سی پس اسصورت میں نہ حکم کیا جاوی ساتھہ کفر اوسکی کی نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہہ ہی کہ خطرہ آیا میری دل میں یہہ کہ خبر دوں
میں کفر سی بیچ ماضی کی جہوٹ پس ارادہ کیا میں نے یہہ اور نہ ارادہ کیا میں نے کفر مستقبل کا واسطی قبول کرنی کلام اونکی اوسیطرح میں حکم کیا جاویگا ساتھہ کفر اوسکی کی قضاءً یہانتک کہ جدا کر دیگا
قاضی درمیان اوسکی اور اوسکی بیوی میں اور تیسری طرح یہہ ہے کہ خطرہ گذرا تہا میری دل میں یہہ کہ خبر دون میں کفر سی ماضی میں جہوٹ مگر یہہ کہ میں نے نہیں ارادہ کیا اسکا یعنی
خبر دینی کا کفر سی ماضی میں جہوٹ بلکہ ارادہ کیا میں نے کفر مستقبل کا واسطی قبول کرنی کلام اونکی اوسیطرح میں کافر ہوتا ہی قضاءً میں ہے اور عند اللہ ہی اور جسوقت کہ
جبر کیا گیا یہہ کہ نماز پڑہی طرف اس صلیب کے پہر نماز پڑہی پس وہ تین طرح پر ہی اگر کہا کہ نہیں خطرہ گذرا تہا میری دل میں کچہہ اور نماز پڑہی تہی میں نے طرف صلیب کے از
راہ جبر پس اسصورت میں نہیں کافر ہوتا ہی نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میری دل میں یہہ کہ نماز پڑہوں میں واسطی اللہ کے نہ واسطی صلیب کے پس اسصورت میں بہی کافر
نہیں ہوتا نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میری دل میں یہہ کہ نماز پڑہوں میں واسطی اللہ کے پہر ترک کیا میں نے اوسکو اور نماز پڑہی میں نے صلیب کے لئے پس اسصورت میں

کافر ہوتا ہی قضاءً نہیں اور عند اللہ ہی اگر کہا گیا ایک مسلمانکو کہ سجدہ کر بادشاہ کی تئیں الا مار ڈالینگے ہم تجھکو پس افضل یہہ ہے کہ نہ سجدہ کری جو وقت کہ بولا کلمہ کفر کا
قصداً لیکن دل اعتقاد کفر کا نہین رکھتا ہی تو کہا بعض علما ہمارے نے کہ نہین کافر ہوتا اور صحیح یہہ ہی کہ وہ کافر ہو جاتا ہی جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا اس حال مین کہ وہ نہین جانتا تھا
کہ یہہ کلمہ کفر ہی لیکن یہہ بولا ساتھ اپنی اختیار کی کافر ہو گیا نزدیک اکثر علما کی اور معذور نہین ہوتا بسبب جہل کی بیہودہ گو اور ٹھٹھا کرنیوالا جب کہ کفر از راہ استخفاف کی
اور ٹھٹھی اور خوش طبعی کے ہوتا ہی کفر سب کی نزدیک اگرچہ اعتقاد نہوا اوسکا خلاف اوسکی جاری ہوا ایک کے زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر اسطرح کہ ارادہ کرتا تھا یہہ کہ بولی ایسا لفظ
کہ نہین کفر پس جاری ہوا اوسکی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کے نہین ہوتا ہی یہہ کفر سب کی نزدیک کافر ہوتا ہی بسبب رکھنی ٹوپی مجوس کے اپنی سر پر بسبب روایت صحیح کی مگر بسبب ضرورۃ سردی کی
گرمی کے رکھ لے تو نہین کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہی بسبب باندہنی زنار کے مگر جبکہ کری از راہ فریب دہی کی لڑائی کفار کی مین اور خبر دہی کی واسطی مسلمانون کی اور بسبب کہنی کی کہ مجوس
بہتر ہین یا وہ چیز کہ سیکہا ہم اوسمین ہین یعنی افعال انکی بہتر ہین ہماری افعال سی اور بسبب کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی مجوسیہ سی نہ اس کہنی سی کہ مجوسیہ بدتر ہی نصرانیہ سی
اور کافر ہوتا ہی بسبب اس کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی یہودیہ سی اور بسبب اس کہنی کی کہ کرنیوالا کفر کا بہتر ہی اس چیز سی کہ جو کرتا ہی بعضون کی نزدیک مطلق اس کہنی سی کافر ہوتا
ہے اور مقید کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے ساتھ اسکی کہ قصد کری اچھا جاننا کفر کا نہ برا جاننا معاملہ اسکی کا اور کافر ہوتا ہی بسبب نکلنے کی طرف نوروز مجوس کے واسطی موافقت
اوسکی ساتھ انکی بیچ اس چیز کے کہ کرتی ہین وہ اوس دن مین اور بسبب بدلنی کی دن نوروز کی ایسی چیز کہ نہین خریدتا تھا اوسکو پہلی اوسکی واسطی تعظیم نوروز کے نہ واسطی کہانی کے
اور بسبب تحفہ بہیجنے کی اوس دن مین واسطی مشرکون کی اگرچہ انڈا بہیجی واسطی تعظیم اوس دن کی نہ بسبب قبول کرنی دعوۃ مجوسی کی وقت مونڈن ہونی فرزند اوسکی اور کافر
ہوتا ہی بسبب چہاننی امر کفار کی اتفاقاً یہانتک کہ کہا ہی علما نی کہ اگر کوئی کہی کہ نہ بولنا وقت کہانا کہانی کی مجوس کے ہان اچھا ہی یا نہ ساتھ ملانا بیوی کا حالت حیض
مین مجوس کے ہان اچھا ہی پس وہ کافر ہی ایک شخص نے ذبح کیا بسبب وجاہت کسی شخص کے بیچ وقت خلعت کے یا ایسی اخروٹ اور مانند انکی یہہ کفر ہی اور جانور ذبح کیا ہوا مردار
ہے نہ کہایا جاوی اگر ذبح کیجاوی گائین یا اونٹ بیچ جگہہ تقرب لغیر اللہ کی بسبب آنی حاجیون کی یا غازیون کی کہا ایک جماعت نے علما کی کہ یہہ کفر ہی اور جو جانور کہ
نامزد کیا گیا اور شہرہ دیا گیا تقرب و تعظیم کی لیے بنام غیر خدا تعالی کی وہ حرام ہی جیسیکہ عوام جاہل مین دستور ہی کہ یہہ بکرا شیخ سدو کا یا یہہ گائی سید احمد کبیر کی یا یہہ
اکرا توپ کا یا یہہ مرغا مدار صاحب کا یا جانور ذبح کرنا قبرون بزرگون کی پاس یا کنارہ دریا کی یا بطریق بہوگ کی ساتھ نام جنون کے پس کرنیوالا انکا مرتد کافر ہی اور یہہ ذبیحہ
مردار اور حرام ہے اگرچہ وقت ذبح کی نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بھی حرام ہے اسواسطی کہ پہلی سی یہہ جانور غیر خدا کی نام پر مشہور ہو چکا پہر وقت ذبح کرنیکی اب
نام خدا کا کچہہ فائدہ نہین دیتا جیسی اشباہ و نظائر اور تنویر الابصار اور رد مختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری اور مطالب المومنین وغیرہ مین مذکور ہی بلکہ در مختار مین شرح
وہبانیہ اور ذخیرہ سی نقل کیا ہی کہ کرنیوالا اس فعل کا جمہور علما کی نزدیک کافر ہی اور مطالب المومنین مین لکہا ہی ابو حفص کبیر ابو علی دقاق اور عبد اللہ کاتب اور عبد الواحد
اور ابو الحسن رستغفنی وغیرہ نے کہ علما ان مذاہب مجتہدین کا ہین فتوی یہہ دیا ہی کہ ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہی اور ذبیحہ اوسکا حرام ہی اور تفسیر نیشاپوری مین ذکر کیا ہی کہ ساری
علما اتفاق رکہتی ہین اسپر کہ جو مسلمان نے ذبح کیا ذبیحہ اور قصد کیا تقرب اور تعظیم کا ساتھ اوسکی سوا خدا کی تو وہ شخص مرتد ہوا اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا سا ہی اور حدیث صحیح
مین وارد ہوا کہ ملعون ہی وہ شخص کہ جو ذبح کری واسطی تقرب چاہنی غیر خدا کی جیسیکہ مشکوۃ شریف وغیرہ مین مذکور ہی اور تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر ما اہل لغیر اللہ
کے مولانا شاہ عبد العزیز محدث نے لکہا ہی کہ وہ جانور کہ جو شہرہ دیا گیا سوای نام اللہ کے خوک سی بدتر اور مردار ہے پہر جو کوئی اس مسئلہ کو خوب تحقیق کیا چاہی تو تفسیر
عزیزی مولانا موصوف مرحوم کے مین دیکہی تسلی ہو جائیگی اسمقام مین مسلمان منصف کو اسقدر کافی ہی اور دل کا مالک اللہ اور وہی ہادی ہے ایک عورت نے باندہی پیٹی
کمر پر اپنی اور کہا یہہ زنار ہی کافر ہو گئی ایک شخص نے کہا کہ کافری کرنی بہتر ہی خیانت کرنی سی اکثر علما اسپر ہین کہ کافر ہوتا ہی اور اسیپر فتوی دیا ہی ابو القاسم صفار نے
ایک شخص نے نا محرم عورۃ کو ایسا کہا عورت نے کہ نہین ہی تو مسلمان پس کہا مرد نے ہان مین مسلمان نہین ہوتا ہی کافر اس سی اور بعضی علما ہمارے سی منقول
ہے کہ ایک شخص کو کہا گیا کہ کیا نہین ہی تو مسلمان اوسنی کہا کہ نہین ہوتا ہی یہہ کفر ایک عورۃ نے کہا اپنی خاوند سی کہ نہین ہی تجکو حمیت اور نہ دین اسلام کہ

راضی ہوتا ہے تو ساتھ خلوۃ میری کی اجنبیہ کے ساتھ پس کہا خاوند نے کہ نہیں مجکو حمیت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا اپنی بیوی کو
یا کافرہ یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نے ایسی ہی ہون مین یا کہا ایسی ہو نہیں طلاق دیدی مجکو یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیری ساتھ نرہتی یا کہا اگر ایسی ہوتی تو تیری ساتھ
صحبت نہ کہتی یا کہا تو مجکو نرکہتا کافر ہوئی اور اگر کہا کہ اگر مین ایسی ہی ہون تو مجکو مت رکھہ نہیں کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نے اپنی خاوند سے یا کافر یا یہودی یا مجوسی
پس کہا خاوند نے ایسا ہی ہون مین مجھے باہر کیا یا کہا اگر ایسا نہوتا تو مجکو نرکہتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا تو مین میری ساتھ نرہ صحیح یہہ ہے کہ نہین کافر ہوتا اور اگر کہا
ایک اجنبیہ یا من مباش پس ظاہر یہہ ہے کہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اوسنے ایسا ہی ہون میری ساتھ صحبت نرکہہ یا کہا اگر ایسا نہوتا
تو تیری ساتھ صحبت نرکہتا آخر اوسیجے تک کہ ذکر کیے ہمنے الفاظ پس اسکا حکم بہی مانند حکم خاوند بیوی کی ہے ایک شخص نے ارادہ کیا ایک کام کرنیکا پس کہا اوسکو بیوی
اوسکی نے اگر یہہ کام کرے تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوند نے اور نہ التفات کی طرف عورت کی نہین کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا عورت نے مین نہین
بلکہ تو ہی یا کہا عورت نے اپنی خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نے بلکہ تو ہی نہین واقع ہوتی درمیان اونکے فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر یا اجنبی عورت کو کہا یا
کافرہ اور نہ کہا مخاطب نے کچھہ یا کہا اپنی عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورۃ نے کچھہ یا کہا عورۃ نے اپنی خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نے کچھہ تو فقیہ ابو بکر اعمش بلخی کہتے کہ کافر
ہوتا ہے اوسکا کہنے والا اور کہا سوا انکے علماء بلخ رح نے کہ نہین کافر ہوتا اور مختار واسطے فتوی کی بیچ جنس ان مسائل کی یہہ ہے کہ اس طرح کا کہنے والا اگر ارادہ کرتا ہے برا کہنا اور نہین
اعتقاد رکہتا اوسکو کافر نہین کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکہتا ہے اوسکو کافر پس خطاب کرتا ہے اوسکو ساتھ اسکے بنا بر اعتقاد اپنی کی کہ یہہ کافر ہے کافر ہوتا ہے ایک عورت نے کہا اپنی
بچہ کو ای مغ بچہ یا ای جہود بچہ کہا اکثر علماء نے کہ نہین ہوتا یہہ کفر اور بعضون نے کہا کہ کفر ہے اور اگر کہے مرنے یہہ الفاظ اپنی بچہ کو اختلاف کیا ہے علماء نے
اسمین ہے اور صحیح تر یہہ ہے کہ وہ نہین کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کرے ساتھ اوسکی کفر نفس اپنی کا اور اگر کہا اپنی جانور کو ای کافر خداوند نہین کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت کہے واسطے کسی
غیر اپنی کی یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہے لبیک کافر ہوتا ہے اور اسیطرح جسوقت کہے کہ ری ہمچنین گیر کافر ہوتا ہے اور اگر کہا تو نے خود آ اور نہ کہا کچھہ اور سکوت کیا نہین کافر
ہوتا کہا کسی نے بیم بود کہ کافر شدمی یا کہا ڈرا مین یہہ کہ کافر ہو جاون نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ اتنا ستایا تو نے کہ کافر ہونا چاہا مینے کافر ہوا ایک شخص نے کہا ہمہ مانہ مسلمانی را
کرنیکا نہین زمانہ کافری کا ہے کہا بعضون نے کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نے کہ یہہ نہین ہے صواب میری نزدیک ایک مسلمان و مجوسی ایک جگہہ بیٹھے تھے ایک
شخص نے مجوسی کو کہا مجوسی پس جواب دیا اوسکو مسلمان نے اگر تہے دونون ایک کام مین دستکاری والے کی اور گمان کیا مسلمان نے کہ وہ پکارتا ہے مجکو بسبب اس کام کی تو نہ
لازم آویگا اوسکو کفر اور اگر نہین تہے دونون ایک کام مین خوف ہے واسطے کفر کا ایک مسلمان نے کہا انا الملحد یعنی مین ملحد ہون کافر ہوا اور اگر کہا کہ نہین جانتا تہا مین کہ یہہ
کفر ہے نہین معذور ہوگا بسبب اسکے ایک شخص بولا ایک کلمہ کہ گمان کیا قوم نے کہ وہ کفر ہے اور نہین تہا وہ کفر حقیقت مین پس کہا گیا اوسکو کہ کافر ہوا تو اور طلاق ہوئی تیری
بیوی پر پس کہا اوسنے کافر شدہ گیر وزن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہے اور جدی ہو جاتی ہے اوس سے بیوی اوسکی ایک شخص نے کہا کہ مین فرعون ہون یا ابلیس ہون پس
وہ کافر ہو جاتا ہے ایک شخص نے نصیحت کے ایک فاسق کو اور بلایا اوسکو طرف توبہ کی پس کہا اوسنے اوسکو زین پس اینہمہ کلاہ مغان بر سر نہم کافر ہوتا ہے ایک عورت نے اپنی
خاوند سے کی کافر ہونا بہتر ہے تیری ساتھ ہونے سے کافر ہوئی عورت ایک عورت نے کہا کافر ام اگر جنین کار کنم کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رح نے کہ کافر ہوئی وہ عورت
اور جدی ہوتی ہے اپنی خاوند سے فی الحال اور کہا قاضی امام علی السعدی نے کہ یہہ تعلیق و یمین ہے کفر نہین اگر کہا ایک عورت نے اپنی خاوند سے کہ اگر ظلم کریگا تو
مجہہ پر بعد اسکے یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میری لیے ایسی چیز تو کافر ہو جاونگی مین کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تہا مین مجوسی مگر یہہ کہ مسلمان ہو گیا مین بطریق
تمثیل کے اور نہ اعتقاد کیا اوسکا حکم کیا جاوے ساتھ کفر اوسکیکی جسوقت کہ سجدہ کیا واسطے ایک آدمی کی سجدہ تحیۃ کا نہین کافر ہوتا اگر کہا ایک مسلمان کو کہ خدا
عز و جل مسلمانی تجہسے لیوے اور کہا دوسرے نے آمین کافر ہوے دونون ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اوسنے کہ مین مسلمان ہون مجکو مت ستا پس کہا ایذا دینے والے
نے کہ جا و مسلمان کہ جاوے کافر کافر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر کہا کافر باش مرا چہ زیان لازم آتا ہے اوسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دیے اوسکو لوگون نے چیزین پس کہا ایک مسلمان

نے کہا کہ وہ شخص کافر ہوتا تا مسلمان مرتا اور لوگ اوسکو کہہ دیتی یا آرزو کی اسکی دل مین پس کافر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ شراب کو نہیں کافر ہوتا اور اگر آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ ظلم کو اور زنا کو اور قتل نفس کو ناحق پس کافر ہوا اسلیئے یہہ چیزین کسی وقت مین نہیں حلال تہین پس پہلی صورت مین آرزو کی وسچیز کی کہ نہین محال اور دوسری صورت مین آرزو کی وسچیز کی کہ وہ محال ہی اور اسپر مبنی ہی یہہ کہ اگر آرزو کری کہ نہوتی مناکحت درمیان بہائی اور بہن کی حرام نہیں کافر ہوتا اسلیئے آرزو کی وسچیز کی کہ نہین محال اسلیئے وہ حلال تہا ابتدا مین پس حاصل یہہ کہ جو چیز کہ تہی حلال ایک زمانہ مین پہر ہوگئی حرام اوسکی آرزو کی یہہ کہ نہوتی حرام نہیں کافر ہوتا ایک مسلمان نے دیکہا ایک نصرانیہ فربہ کو پس آرزو کی یہہ کہ ہوتا وہ شخص نصرانی تاکہ نکاح کرتا اوس سی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی سی کہ میری حق پر مدد کر پس کہا اوسنی کہ حق پر کوئی مدد کرتا ہی مین تیری ناحق پر مدد کرونگا کافر ہوتا ہی کہا کہ پیدا کیا مین نے اس درخت کو اس کہنی سی کافر نہین ہوتا اسلیئے کہ ارادہ کیا جاتا ہی ساتہہ پیدا کرنیکی اسمقام مین عادۃ بونا درخت کا یہانتک کہ اگر ارادہ کری حقیقت پیدا کرنیکی کافر ہوتا ہی کہا جبتک کہ فلانا برجا ہی یا کہا جب تک بہری ہی آباز وہی رین برجا ہین مجلو روزی کم نہ آوی کہا بعضی مشایخ ہمارے نے کہ کافر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ خوف ہی اوسپر کفر کا کہا درویشی بدبختی ہی پس یہہ خطا عظیم ہی دیکہا دائرہ گرد چاند کی کہا کہ مینہ برسیگا اسحال مین کہ دعوی کرتا ہی علم غیب کا اس کہنی سی کافر ہوتا ہی کہا نجومی نے کہ تیری بی بی حاملہ ہی اور اوسنی اعتقاد کیا اوسکی کہنی پر کافر ہوا اگر چلا یا الوپس کہا مرجاویگا بیمار یا کہا بار گران ہوویگا یا بولا عقعق پس کہا آیا سفر سی اختلاف کیا ہی مشایخ نے اوسکے کفر مین ایک شخص نے کہا قول ممنوع پس کہا اوسکو ایک شخص نے کیا کرتا ہی تو لازم آیا تجہہ پر کفر کہا کیا کرون مین اوسوقت کہ لازم آیا مجکو کفر کافر ہوتا ہی پڑہتا کے ایک شخص نے مقام ضاد کی اور اصحاب الجنۃ کی جگہہ اصحاب النار کی نہیں جائز امامت اوسکی اور اگر قصداً پڑہا کافر ہوتا ہی خوف ہی کفر کا اوسپر کہ کہتا ہی قسم ہی زندگانی میری کی اور زندگانی تیری کی اور مانند اسکی کی جبکہ کہی رزق اللہ کیطرف سی ہی و لیکن بندہ سی جنبش چاہتا ہی پس کہا بعضون نے کہ یہہ شرک ہی ایک شخص نے کہا کہ میں بری ہون ثواب عذاب سے پس بعضی نے کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو کچہہ فلانا کہیگا کرونگا مین اگرچہ سب کفر کہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ مین مسلمانی سی بیزار ہون پس کہا گیا کہ تحقیق کافر ہوتا ہی منقول ہی کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کی پوچہا گیا ایک فقیہ حال اوس شخص کی سی کہ قتل کیا ایک جلاہہ کو کہ کیا واجب ہے اسپر پس کہا تغاریت واجب ہے پس حکم کیا مامون نے ساتہہ مارنی فقیہ کی یہانتک کہ مرگیا اور کہا کہ یہہ ٹہٹہا ہی ساتہہ شرع کی اور ٹہٹہا ساتہہ احکام شرع کی کفر ہی اگر کہی ایک فقیر کو مدثر اسحال مین کہ وہ سیاہ کملی والا ہی پس یہہ کفر ہی جسنی کہا سلطان زمانی ہمارے کو عادل کافر ہوا ساتہہ اللہ کی کذا قال الامام علم الہدی ابو منصور الماتریدی رح اور بعضون نے کہا کہ نہیں کافر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو ای خدا ہی کافر ہوتا ہی اور کہا ای رضدای اکثر مشایخ اسپر ہین کہ وہ نہیں کافر ہوتا وہو المختار پوچہی گئی صفار حال ان خطیبون کی سی کہ خطبہ پڑہتی ہین منبرون پر دن جمعہ کی اور کہتی ہین القاب سلاطین العادل الاعظم شہنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم سلطان ارض اللہ مالک بلاد اللہ معین خلیفۃ اللہ آیا جائز ہی علی الاطلاق و تحقیق یا نہین کہا نہین اسلیئے کہ بعض الفاظ اسکی کفر ہین اور بعضی معصیۃ اور کذب لفظ شہنشاہ خصائص سے اسماء اللہ کسی ہی وصف اعظم اور نہین جائز وصف کرنا بندون کو ساتہہ اسکی اور مالک رقاب الامم پس یہہ کذب محض ہی اور سلطان ارض اللہ اور مانند اسکی کی پس یہہ کذب محض ہے کہا امام ابو منصور رح نے کہ اگر کوئی زمین بوس کرے کسی کی آگی یا جہکی اوسکی واسطے یا جہکاوی سر اپنا نہین کافر ہوتا اسلیئے کہ وہ ارادہ کرتا ہی تعظیم اوسکی کا نہ عبادت اوسکی کا اور کہا سوا اوسکی اور مشایخ رح ہمارے نے کہ اگر سجدہ کری کوئی ان جابرون کو پس وہ کبیرہ ہی کبائر سی یا کافر ہوتا ہی یا نہین کہا بعضی عالمون نے کہ کافر ہوتا ہی مطلقاً اور کہا اکثر اونکی نے کہ یہہ کئی جہوہ ہی اگر ارادہ کیا ساتہہ اوسکی عبادت کا کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کیا ساتہہ اوسکی تحیت کا نہ کافر ہوا اور حرام ہی یہہ اوسپر اور اگر نہوا اوسکی لیی کچہہ ارادہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر اہل علم کی اور چومنا زمین کا قریب ہی سجدہ کے مگر یہہ کہ وہ خفیف تر ہی کہی خسارہ اور پیشانی کی سی زمین پر کافر ہوتا ہی ساتہہ اعتقاد کرنی اسکی کہ خراج ملک سلطان ہے اور اگر کوئی کسی ہی مبکی یہی اور وہ کہی کہ مین بیہہ بدی تیری طرف سی جانتا ہون نہ حکم خدا سی کافر ہوتا ہی اگر کوئی بوقت پہنی خلعت بادشاہ کی اور بوقت مبارکباد دینے واسطی پہنی خلعت کے اور رضا اوسکی کی قربانی کریگا کافر ہوگا اور یہہ قربانی مردار ہو

اور کہانا اوسکا روا ہوگا یہہ جو ہمارے زمانہ مین شایع ہوا ہی اور اکثر عورتین مسلمان اسمین مبتلا ہین کہ وقت نکلنی چیچک کی اوسکی نام کی ایک صورت مقرر کی ہی اور اوسکو پوجتی ہین اور شفا لڑکون کی اوس سی چاہتی ہین اور اعتقاد کرتی ہین کہ یہہ بہت اسکی کو شفا دیتا ہی وہ عورتین ساتہہ اس فعل و اعتقاد کی کافر ہوتی ہین اور خاوند انکی کہ اس فعل پر رضامند ہین وہ بہی کافر ہوتی ہین اور دوسری سی جنس سے یہہ ہی کہ پانی کی کنارہ پر جاتی ہین اور پانی کو پوجتی ہین اور ساتہہ نیت اپنی کی کہتی ہین بکری کنارہ پانی پر ذبح کرتی ہین یہہ پوجنے والی پانی کی اور ذبح کرنیوالی بکری کی کافر ہوتی ہین اور بکری مردار ہوتی ہی کہانا اوسکا روا نہین اور اسیطرح سے جو گہرون مین صورتین بناتی ہین جیسی کہ معمول پوجنی گبر ڈنکا ہی اور اوسکو پوجتی ہین اور بوقت ختنی لڑکی کی ساتہہ شنگرف کی نقش کرتی ہین اور تیل ڈالتی ہین اور اوسکو نام ایک بت کی کہ اوسکو ہوانی کہتی ہین پوجتی ہین اور مانند اسکی کی جو کچہہ کرتی ہین بسبب اسکی کافر ہوتی ہین اور اپنی خاوند سے جدا ہوتی ہین اگر کہی کہ اس زمانہ مین جبتک خیانت نکرون اور جہوٹ نبولون دن نہین گذرتا اور یا کہی کہ جب تک خرید و فروخت مین جہوٹ نبولیگا تو روٹی کہانیکو نملیگی اور یا کسیکو کہی کہ کیون خیانت کرتا ہی تو اور یا کیون جہوٹ بولتا ہی تو اور وہ کہی کہ اس سے چارہ نہین ان الفاظ سی کافر ہوتا ہی اگر کسیکو کوئی کہی کہ جہوٹ نبول پس وہ کہی کہ یہہ سخن است تر ہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے کافر ہوتا ہے اگر کوئی غصہ ہوا اور دوسرا کہی کافر ہی بہتر ہی اسکام سی کافر ہوا اور اگر کوئی ایک بات ممنوع کہی اور دوسرا کہی کیا کہتا ہی تو تجہپر کفر لازم آتا ہی وہ کہی کیا کریگا تو اگر مجہپر کفر لازم آویگا کافر ہوگا جسکی دل مین خطر گذرا اور سمجہیگا کہ باعث کفر ہی اگر بولا اوسکو اسحال مین کہ وہ برا جانتا ہی اوسکو پس محض ایمان ہی اور جسوقت کہ قصد کیا کفر کا اگرچہ بعد سو برس کی ہو کافر ہو جاتا ہی فی الحال ایک شخص کفر بولا اپنی زبان سی بخوشی اور دل اوسکا ثابت ہی ایمان پر ہوگا کافر اور نہین ہوگا مومن عند اللہ کلمہ ایسا ہو کہ اوسکی کفر ہونی مین اختلاف ہو تو کہنے والا اوسکا حکم کیا جاوی ساتہہ تجدید نکاح کی اور توبہ کی اور رجوع کرنیکی اوس سی بطریق احتیاط کی اور جو الفاظ کہ چوک کر ہون اور نہ باعث ہون کفر کی پس بعد لینی والا انکا مومن ہی علی حالہ اور نہ حکم کیا جاوی ساتہہ تجدید نکاح کی اور رجوع کی اس سی جسوقت کہ ہون مسئلہ مین کئی جہین باعث کفر کی اور ایک وجہ منع کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہی کہ میل کری طرف اوس وجہ کی مگر جسوقت کہ تصریح کری ساتہہ ارادہ کی کہ ثابت کری کفر کو تو نہین نفع دیگی اوسکو تاویل اوسوقت کذا فی البحر الرائق پہر اگر ہو نیت کہنے والی کی وہ وجہ کہ منع کری کافر ہونیکو پس وہ مسلمان ہی اور اگر ہو نیت اوسکی وہ وجہ کہ باعث ہو تکفیر کی نہین نفع دیگا اوسکو فتوی مفتی کا اور حکم کیا جاوی ساتہہ توبہ اور رجوع کی اس سی اور ساتہہ تجدید نکاح کے اپنی بیوی سی کذا فی المحیط لائق ہی مسلمانکو یہہ کہ پڑہا کری اس دعا کو صبح شام اسلیے کہ یہہ سبب ہے بچنے کے اس خطر کی بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا یہہ ہی اللہم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم کذا فی خلاصہ بعد الحمد تمام ہوئی موجبات کفر کی فتاوی عالمگیری سی

الفصل الاول

فصل پہلا عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ اُتِیَ عَلِیٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ لِنَهْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا لائی گئی حضرت علی رضہ کی پاس زندیق پس جلا دیا اونکو پس پہنچی یہہ خبر ابن عباس کو پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین اونکو واسطے منع فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نہ عذاب کرو ساتہہ عذاب خدا کی کہ جلانا ہی اور البتہ قتل کرتا مین اونکو موجب فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص بدل ڈالی دین اپنا پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف زندیق اصل مین کہتی ہین ایک قوم مجوس کو کہ تابع ہین کتاب زند کے کہ زردشت مجوس نی بنائی ہی اور اب زندیق کہتی ہین ہر ملحد فی الدین کو اور یہان مراد زندیقون سی مرتدین اور بعضون نے کہا کہ یہہ قوم تہی عبد اللہ ابن سبا کی اور منین کہ ظاہر کیا تہا اونہون نی اسلام کو واسطی طلب کرنی فتنہ کی اور گمراہ کرنی امت کے اور دعوی خدائی کا کیا تہا بیچ حق حضرت علی رضہ کی پس پکڑا حضرت علی رضہ نی اونکو اور طلب توبہ کی کی پس توبہ نہ کی اونہون نی کہدوایا حضرت علی نی اونکی لیی گڑہا اور جلوائی اوسمین آگ اور حکم کیا اونکی ڈالدینی کا اسمین اور آیا ہی کہ جب قول ابن عباس کا حضرت علی رضہ کو پہنچا تو کہا اونہون نے کہ سچ کہا ابن عباس نے پس اس سی معلوم ہوا کہ یہہ امر حضرت علی نے ساتہہ اجتہاد کے کیا تہا بسبب دیکہنی مصلحت کے کہ یہہ لوگ مفسد ہین اور تسلط انکے وبال ہین ایسی حرکت سے ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق آگ نہین عذاب کرتا ساتہہ اوسکی مگر اللہ تعالی یعنی جاہی عذاب کرنا ساتہہ آگ کی کسیکو سوا اللہ تعالی کے نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے علی رضی سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی قریب ہے کہ نکلیگی ایک قوم آخر زمانی مین نوجوان ہلکی عقلونکی کہینگی بہتر قول خلق کی سی نجاوز کریگا ایمان اونکا یعنی نماز اونکی حلق سی یعنی قبول نہین ہوگی نکل جاوینگی دین سے یعنی اطاعت امام سی جیسا نکلجاتا ہے تیر شکار سی پس جہان ملو تم اونسی پس قتل کرو اونکو پس تحقیق اونکی قتل مین ثواب ہے دن قیامت کے واسطی اوس شخص کے کہ قتل کری اونکو نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی **ف** بہترین قول خلق کی سی یعنی نقل کرینگی بہترین قول کہ کلام کرتی ہی ساتہہ اوسکی خلایق مراد اس سی قرآن عظیم ہی اور جاننا چاہیی کہ مشکوۃ کی نسخہ مین تہا من خیر قول البریۃ ہی ساتہہ تقدیم لفظ خیر کی لفظ القول پر اور بعضی نسخہ مین ذکر کیا ہے اور مصابیح مین من قول خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگی قول بہترین خلق کا کہ مراد اوس سے حدیثین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور اول مناسب ہی بسبب اسکی کہ واقع ہوا ہی حادیثین بیچ شان خوارج کی کہ قرآن پڑہینگی اور تمسک کرینگی ساتہہ اوسکی اور تاویلین باطل کرینگی اور جیسا نکلجاتا ہی الخ یعنی جیسی کہ تیر شکار بیچ سے نکلجاتا ہی اور آلودہ نہین ہوتا خون مین سبب جلدی بیٹہ کر نکلجانیکی اسیطرح وہ اطاعت امام سی نکلجاوینگی اور طیبی نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ داخل ہونا اونکا دین مین اور نکلجانا اونکا اوس سی اور نہ ٹہیرنا اونکا دین مین کسی بات پر مانند اوس تیر کی ہی کہ داخل ہوا شکار مین پہر نکل گیا اوس سی اور نہ لگا اوسکو شکار مین سی کچہہ اور یہہ بیان ہی ان خوارج کا کہ نہین اطاعت کرتی امام کی اور لڑتی مین ساتہہ لوگونکی تلوار سی اور اول ظہور اونکا حضرت علی رضی کی عہد مین ہوا یہانتک کہ قتل کیا اونہون نی جو تہی انکو اور نہین سی کہا خطابی نی کہ اجماع ہی علماء مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کی مسلمانون کی فرقون مین سی ہین اور جائز ہی نکاح کرنا اونسی اور کہانا ذبیحہ اونکا اور قبول کرنا گواہی اونکی اور حضرت علی رضی سی لوگون نی پوچہا کہ آیا وہ کافر ہین اونہون نی فرمایا کہ کفر سی بہاگی ہین وہ یعنی پہر کہا کیا منافق ہین اونہون نے فرمایا کہ منافق نہین ذکر کرتی ہین اللہ کو مگر تہوڑا اسا اور خوارج یاد کرتی ہین اللہ کو صبح و شام کہا گیا کہ کون ہین وہ فرمایا کہ ایک قوم ہی کہ پہنچا اونکو فتنہ پس اندہی اور بہری ہوگئی تہی اور مذہب خوارج کا یہہ ہی کہ بندہ بسبب گناہ کبیرہ کی بلکہ صغیرہ کی بہی کافر ہوتا ہی الخ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی امت میری دو فرقی پس نکلیگی درمیان اونکی سی ایک جماعت نکلنی والی ہوگا اونکی مارڈالنی کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتہہ حق کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد دو فرقون سی ایک فرقہ حضرت علی کا اور ایک فرقہ معاویہ کا اور ایک فرقہ نکلا ان دونون کی درمیان سی اونکو خارجی کہتی تہی اونکی مارنی اور دفع کرنی کی طرف متوجہ ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ ساتہہ حق کی مولا مولی المرتضی وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جریر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین پہر جاؤ تم پیچہی میری کافر ہوکر کہ مارنی بعض تمہارا گردن بعضی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مارے بعض تمہارا الخ یہہ جملہ استیناف ہی یعنی جدا جملہ ہی واسطی بیان نہی کیلیی گویا کوئی پوچہنی والی نی پوچہا کیونکر پہر جانا کافر ہوکر کہا مارنی بعض تمہارا گردن بعض کے مراد یہہ ہے کہ یہہ فعل کافرونکا ساہی یہہ قریب کردیتا ہی اور پہنچادیتا ہی طرف کفر کی الخ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا فِي جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور

اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ملین دو مسلمان اس حال مین کہ اوٹہاوی یعنی کہینچی ایک دونکا اپنی بہائی پر ہتیار
پس وہ دونون بیچ کنارہ دوزخ کے ہین پس جسوقت کہ قتل کرے ایک اون دونون مین اپنی یار کو داخل ہونگی دونون دوزخ مین اکہٹی اور بیچ ایک روایت کے ابی بکرہ سی یون ہے
کہ فرمایا حضرتؐ نی جسوقت کہ ملین دو مسلمان ساتہ تلوارون اپنی کی پس قاتل اور مقتول دونون آگ مین ہونگی کہا مین نی یہہ حکم ہے حال قاتل کی ظاہر ہی یعنی اسلیکی وہ
ظالم ہی پس کیا حال ہی مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہی کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ مین فرمایا وہ تہا حرص کہنی والا اوپر قتل کرنی صاحب اپنی کی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** داخل ہونگی دوزخ مین لکہتی الکہا ہی علمانی کہ یہہ اس صورت مین ہے کہ ایک ہی اون دونون مین سی حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو
داخل آگ مین وہی ہوگا کہ باطل پر ہے اور رہیہ ہی اس صورت مین ہی کہ صادر نہو قتل اشتباہ اور التباس اور تاویل سی حرص کہنی والا الخ کہا ابن ملک نی کہ اسمین
دلیل ہی اسپر کہ بیچ حرص کرنی کی فعل حرام پر مواخذہ ہوتا ہی اور قصد دونون کا تہا کہ قتل کرین اگر قصد دفع کرنیکا نفس اپنی سی ہوتا تو مواخذہ نہوتا اسلیی کہ
وہ مشروع ہی ہ ح **وعن** انس قال قدم على النبي صلى الله عليه وسلم نفر من عكل فاسلموا فاجتووا المدينة فامرهم ان ياتوا
ابل الصدقة فيشربوا من ابوالها والبانها ففعلوا فصحوا فارتدوا وقتلوا رعاتها واستاقوا الابل فبعث في آثارهم فاتي بهم
فقطع ايديهم وارجلهم وسمل اعينهم ثم لم يحسمهم حتى ماتوا وفي رواية فسمروا اعينهم وفي رواية امر بمسامير فاحميت فكحلهم
بها وطرحهم بالحرة يستسقون فما يسقون حتى ماتوا متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کتنی ایک شخص قبیلہ عکل سی اور مسلمان ہوئے
پس ناموافق پایا اونہون نی ہوا مدینہ کو یعنی وہانکی ہوا موافق نہ آئی اونکو اور بیمار ہوگئی کہ پہول گئی پیٹ اونکی اور زرد ہوگئی رنگ پس حکم فرمایا حضرتؐ نی اونکو کہ جاوین
زکوۃ کی اونٹون مین کہ باہر رہتی تہی شہر سی اور پیوین پیشاب اونکی اور دودہ اونکی پس کیا اونہون یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوئی پہر مرتد ہوئی اور قتل کیا
اونہون نی اونٹون کی چرانیوالونکو اور ہانک لی گئی اونٹ پس بہیجی حضرتؐ نی اونکی پیچہی یعنی کتنی ایک سوار پس لائی گئی وہ پس کاٹی ہاتہ اونکی اور پانون اونکی پس حکم
فرمایا اونکی کاٹنی کا اور پہوڑین آنکہین اونکی پہر نہ تل دیی اونکی ہاتہہ پانون یعنی جسیکہ بعد کاٹنی اعضا کی تل دیتی ہین خون بند کرنی کی لیی یہانتک کہ مر گئی
اور ایک روایت مین یون ہی کہ سلائیان گرم کرکر اونکی آنکہون مین دین اور ایک روایت مین ہی کہ حکم فرمایا حضرتؐ نی ساتہ گرم کرنی میخونکی پس گرم کی گئین پہر پہیرین
سلائیان اونکی آنکہون مین اور ڈالدیا اونکو سنگستان مدینہ مین پانی مانگتی تہی پس نہ پانی دیی جاتی تہی یہانتک کہ مر گئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہین
پیشاب اونکی اسی عمل کیا ہی اس حدیث پر امام محمد نی کہ پیشاب اون جانورونکا کہ کہائی جاتی ہین پاک ہی اور یہی ہے قول مالکیہ کا اور احمد کا اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف
کے نجس ہی اور تاویل اس حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہے کہ آنحضرتؐ نی معلوم کی شفا اونکی اوس سی ساتہ وحی کی پہر امام ابو حنیفہ حلال نہین کہتی ہین اوسکی پینی کو اسطرح
دوا کے اور سوا اسکی اسلیکی متحقق نہین ہی شفا اسمین اور نزدیک ابی یوسف کی حلال ہی دوا کی لیی اور کہا ابن ملک نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی باوجود منع
کرنی مثلہ سی اسطرح کا عذاب اونکو یا تو بطریق قصاص کے کیا کہ اونہون نی بہی چرواہونسی ایسا ہی معاملہ کیا تہا یا اسلیی کیا کہ جرم اون مفسدونکا بڑا تہا اسلیی کہ مرتد
ہوئی اور خون کیی اور قزاقی کی اور مال لی گئی اور امام کو پہنچتا ہی کہ اسی طرح کے عذاب کرے مثل ایسی معاملہ مین بقصد زجر و سیاست کے اور کہا نووی نی کہ اختلاف
کیا ہی علمانی اس حدیث کی معنونمین بعضون نی تو کہا کہ تہا یہہ پہلی نازل ہونی آیۃ حدود کی اور آیۃ محاربہ کی ساتہ قضا قونکی اور پہلی منع کرنی کی مثلہ سی پس یہہ منسوخ
ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ منسوخ نہین ہی اور اسمین اوتری آیۃ محاربہ کی اور کیا یہہ حضرتؐ نی ازراہ قصاص کے اور پانی جو نہ دیا اونکو بعضون نی تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی حکم اسکا نکیا تہا بلکہ لوگون نی از خود کیا اور اجماع ہے اسپر کہ جسپر قتل واجب ہوا اگر وہ پانی مانگی تو منع نکرنا چاہیی ہ ح ع

الفصل الثانی

فصل دوسرے **وعن** عمران بن حصين قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحثنا على الصدقة وينهانا عن المثلة رواه ابو داود و
النسائي وعن انس روایت ہے عمران بن حصین سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی ہمکو صدقہ دینی پر اور منع کرتی ہمکو مثلہ سی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی انس سے

ف مثلہ کاٹنا ناک یا کان یا سر یا اور اعضا کا اور یہی مثلہ سے بعضوں نے کہا کہ تحریم کے ہے اور بعضوں نے کہا تنزیہ کے لیے اور قول اول صحیح تر ہے اور حضرت نے جو اس قوم کو مثلہ کیا بطریق قصاص کے
تھا ح وعن عبد الرحمن بن عبد الله عن ابيه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فانطلق لحاجته فرأينا
حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها
اليها ورأى قرية نمل قد حرقناها قال من حرق هذه فقلنا نحن قال انه لا ينبغي ان يعذب بالنار الا رب النار اور روایت ہے عبد الرحمن بیٹے عبد اللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا
تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں پس چلے آنحضرت قضائے حاجت کے لیے پس دیکھی ہم نے حمرہ کہ اوسکے ساتھ دو بچے تھے پس پکڑ لیے ہم نے بچے اوسکے پس آئی حمرہ بچھانے لگی اپنے پر اور لگنی
لگی زمین سے پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کسنے غمگین کیا اسکو سبب پکڑ لینے بچوں اسکے کی پھیر دو تم بچوں اسکے کو طرف اوسکے اور دیکھا حضرت نے گھر
چیونٹیوں کا کہ تحقیق جلا دیا تھا ہمنے چیونٹیوں اوسکے کو فرمایا کس شخص نے جلایا ہے یہہ پس کہا ہمنے کہ ہمنے جلایا ہے پس فرمایا تحقیق نہیں لائق ہے یہہ کہ عذاب کرے ساتھ آگ کے مگر
پروردگار آگ کا نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف حمرہ ساتھ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ کے اور کبھی ساتھ تخفیف میم کے بھی آتا ہے نام ہے ایک جانور پرندہ کا کہ
سرخ اور چھوٹا ہوتا ہے مانند چڑیا کے اور نہیں لائق ہے الخ یعنی جلانا کام خداوند تعالی کا ہے اور کوئی نہ چاہیے سکا کرنا کہ اشد عذاب ہے اور اگر ابتدا کرے چیونٹی ساتھ ایذا دینے
اور کاٹنی کی تو مار ڈالے اوسکو الا مارے اور جلانا نہ چاہیے گھر چیونٹیوں کی اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹیوں کا پانی میں اور اگر ایک چیونٹی کاٹے تو اوسکو مارے اوروں کو اوسکے
ساتھ نہ مارے ح وعن ابي سعيد الخدري وانس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون في امتي اختلاف
وفرقة قوم يحسنون القيل ويسيئون الفعل يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية لا يرجعون
حتى يرتد السهم على فوقه هم شر الخلق والخليقة طوبى لمن قتلهم وقتلوه يدعون الى كتاب الله وليسوا منا في شيء من قاتلهم
كان اولى بالله منهم قالوا يا رسول الله ما سيماهم قال التحليق رواه ابو داؤد اور روایت ہے ابی سعید خدری و انس بن مالک سے
کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا میری امت میں اختلاف اور فرقت ایک گروہ اچھا کہینگے اور برا کرینگے پڑھینگے قرآن نہیں ٹہسیگا چنبر گردنوں
اون کی سے یعنی قبول نہیں ہوئیگا نکلجاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے مانند نکلجانے تیر کی شکار سے نہ پھرینگے طرف دین کی یہانتک کہ پھرے تیر اوپر سوفار
اپنے کی وہ بدترین آدمیوں اور جانوروں کی ہیں خوشحالی ہے واسطے اوس شخص کی کہ قتل کرے اونکو اور قتل کریں وہ اوسکو یعنی اسلیے کہ پہلی صورت میں غازی
ہیں اور دوسری صورت میں شہید وہ بلاوینگے لوگوں کو طرف کتاب اللہ کی یعنی ظاہر کتاب اللہ کی اور چھوڑینگے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور احادیث اون کے
کہ واضح کرنیوالی ہیں کتاب اللہ کی اور نہیں وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے بیچ کسی چیز کی جو شخص کہ قتل کرے اونکو ہوگا وہ بہت نزدیک ساتھ اللہ
کی اون میں سے عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ کیا ہے علامت اونکی فرمایا سر منڈانا نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف ہوگا میری امت میں اختلاف الخ یعنی اہل اختلاف و فرقت
ہونگی اور قول قوم یحسنون الخ بدل ہے واسطے اور واضح کرنیوالا ہے واسطے اوسکے یعنی اہل اختلاف اسطرح ہونگی کہ باتیں اچھی کہینگے اور افعال بری کرینگے اور قول یقرؤن
القرآن استیناف ہے یعنی جملہ علیحدہ بیان کا بدل ہے حسب مذہب شاطبی کی یا مراد ساتھ اوسکے نفس اختلاف ہے یعنی قریب ہے کہ پیدا ہوگا اون میں اختلاف و تفریق پس
متفرق ہونگے دو فرقے ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نے کہ موید ہے اس تاویل کا قول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی فصل میں تکون امتی فرقتین فتخرج
من بينهما مارقة يلي قتلهم اوليهم بالحق پس لفظ قوم ہے موصوف ساتھ ما بعد کے اور خبر اوسکی قول یقرؤن القرآن ہے اور وہ بیان ہے واسطے ایک فرقہ کے دو فرقوں میں
سے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے ظہور کے تھا اور نہیں ٹپیگا الخ یعنی نہیں تجاوز کریگا اثر قراۃ اونکا مخارج حروف سے اور آوازوں سے اور نہیں پہنچیگا طرف
دلوں کی اور اعضا کے پس نہیں اعتقاد کرینگے اون چیزوں کا کہ قرآن میں لازم ہے اعتقاد کرنا اونکا اور نہ عمل کرینگے اون چیزوں پر کہ قرآن میں عمل کرنے ہیں یا معنی یہہ
ہیں کہ اون کی قراۃ کو نہیں بلند کریگا اللہ تعالی اور نہیں قبول کریگا اوسکو پس گویا کہ قراۃ اونکی نہیں تجاوز کریگی اون کی حلقوں سے اور پھرے تیر اوپر سوفار اپنے

الخ یعنی اوپر جگہہ سوفار یعنی آئی وی اور یہہ تعلیق بالمحال ہی کہ جیسی پہنچنا تیر کا اوپر سوفار کی محال ہی ایسی ہی پہرنا اونکا طرف دین کی محال ہی مانند قول حق سبحانہ کے حتی
یلج الجمل فی سم الخیاط اور یہہ تاکید و مبالغہ ہی بیچ نہ ممکن ہونی رجوع کی طرف دین کی بسبب جہالت و ضلالت و رگمان فاسد اپنی کی کہ ہم حق او رہدایت پر ہین
اور سرمنڈانا شاید یہہ ایسی فرمایا کہ سرمنڈانا اوس زمانہ مین عرب مین متعارف نتہا بلکہ اکثر سرمین بال کہا ہی کرتی تہی نہ یہہ کہ سبب برائی سرمنڈانی کی اسطرح
فرمایا ایسلئے کہ سرمنڈانا شعار خدا اور نسک اسکی سی اور خصلت بندگان صالح اوسکی کی ہی او ربعضون نی کہا کہ مراد تحلیق سی بیٹہنا قوم کا حلقہ حلقہ ہی کہ بطریق
تکلف کی ہوگا واللہ اعلم ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ زِنًی بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّہٗ یُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَاِنَّہٗ یُقْتَلُ اَوْ
یُصْلَبُ اَوْ یُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ اَوْ یَقْتُلُ نَفْسًا فَیُقْتَلُ بِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال خون شخص مسلمان کا کہ گواہی
دیتا ہوا وسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ او رتحقیق محمد رسول اللہ کی ہین مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتون مین سے ایک زنا کرنا بعد محصن ہونی کی پس تحقیق وہ سنگسار کیا
جاوی ور دوسری نکلنا اوس شخص کا کہ نکلی یعنی مسلمانو پر اسحال مین کہ ہو لڑنیوالا ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یعنی قصد قزاقی کرنیوالا یاباغی پس تحقیق وہ قتل
کیا جاوی یا سولی یا جاوی یا قید کیا جاوی او رتیسری قتل نفس ہی کہ قتل کری کسی جان کو پس قتل کیا جاوی بدلی اوسکی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** بعد محصن ہونی
کی کہ عبارت ہی ہونی زانی کی سی حر مسلم مکلف کہ صحبت کے ہو ساتہہ نکاح صحیح کی او رتحقیق وہ قتل کیا جاوی یعنی اگر مارا اسکو بغیر لینی مال کی یا سولی یا جاوی یعنی اگر
قتل بہی کیا ہوا وسنی اور مال بہی لیا ہو پہر امام مالک کی نزدیک زندہ کو سولی دیتی تا کہ مرجاوی اور امام شافعی رضی کی نزدیک قتل کرکر سولی یا جاوی عبرت کی لیی او ینفی من الارض کی معنی
امام شافعی کی نزدیک یہہ ہین کہ نکالا جاوی ایک شہر سی طرف دوسری شہر کی و رکسی جگہہ نہو ٹہرنی کہ قرار پاوی او رآرام پاوی اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک معنی
اسکی یہہ ہین کہ قید کیا جاوی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ ڈرایا ہوا وسنی راہ گیرون کو اور مارا نہو اور مال نہ لیا ہوا ور یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیت سی انما
جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ اور ظاہر یہہ تہا کہ یون کہا جاتا او یقطع یدہ ورجلہ من خلاف پہلی اس قول کی او ینفی من الارض تا کہ ہوجاتی حدیث مطابق آیت
کی پوری اور شاید کہ حذف کرنا اوسکا واقع ہوا راوی سی از راہ نسیان کے یا اختصار کی واللہ اعلم اور لفظ او آیۃ اور حدیث مین تفصیل کی لیی ہی جیسی کہ لفظ
یعنی کر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی او ربعضون نی کہا او تخییر کی لیی ہی کہ امام کو اختیار رہی ان سزاؤن مین سے جو مناسب جانی قزاق کو دی بغیر تفصیل مذکور کی ع
ح **وعن** ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَسِیْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ
مِنْھُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُھُمْ اِلٰی حَبْلٍ مَعَہٗ فَاَخَذَہٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُرَوِّعَ مُسْلِمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی ابن ابی لیلی سی کہ کہا حدیث کی ہم کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ تحقیق وہ تہی اتے کو چلتی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سو رہا ایک
شخص ان مین سی پس چلا بعض ان مین سے طرف رسی کی کہ پاس سونیوالی کی تہی پس پکڑی اوس بعض نی وہ رسی پس ڈرا وہ سونیوالا یعنی اور حضرت نی دیکہا اوسکو
یا سنا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال ہی کسی مسلمان کو یہہ ڈراوی کسی مسلمان کو نقل کی یہہ ابوداودنی **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْیَتِھَا فَقَدِ اسْتَقَالَ ھِجْرَتَہٗ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ کَافِرٍ مِنْ عُنُقِہٖ فَجَعَلَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ فَقَدْ وَلّٰی
الْاِسْلَامَ ظَھْرَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی درداسی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لیوی زمین ساتہہ جزیہ اوسکی پس تحقیق
توڑی ہجرۃ اپنی اور جو کوئی نکالی ذلت کافر کی اوسکی گردن سے اور ڈالی اوسکو اپنی گردن مین پس تحقیق ڈالا اوسنی اسلام کو پیچہی پیٹہہ اپنی کی نقل کی یہہ ابوداودنی
ف جو شخص کہ لیوی زمین الخ یعنی جس شخص نی خرید کی زمین خراجی لازم ہوتا ہی اوسکو خراج کہ وہ جزیہ تہا ذمی پر اوسکی زمین مین پس گویا نکلا ہجرت سے کہ تہی طرف اسلام کے اور
کافر کی ذلت اپنی گردن مین ڈالی او رجو کوئی نکالی الخ یہہ بیان ہی کلام سابق کا یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنی ذمہ لی پس گویا کہ بدل کیا اوسنی اسلام کو ساتہہ کفر کی ایسلئے کہ اوسنی بدل کیا

عزۃ اسلام کو ساتہ ذلت کفر کی اور کہا خطابی نے کہ معنی جزیہ کی یہان خراج ہین یعنی مسلمان نے جب خریدی زمین خراجی کافر سے تو خراج نہین ساقط ہوتا ہی اوس سے اور یہہ مذہب ہے ابو حنیفہ رح کا ع **وعن** جرير بن عبد الله قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية الى خثعم فاعتصم ناس منهم بالسجود فاسرع فيهم القتل فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فامر لهم بنصف العقل وقال انا بريء من كل مسلم مقيم بين اظهر المشركين قالوا يا رسول الله لم قال لا تتراءى ناراهما رواه ابو داود

اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کی پس پناہ ڈہونڈہی کتنی ایک لوگون نے اون مین سے ساتہہ نماز پڑہنی کی یعنی تہی وہ مسلمان جب لشکر کو دیکہا جلدی سے سجدی مین گرے بقصد اظہار علامت اسلام کی پس جلدی کیا گیا اونمین قتل یعنی مارڈالا اونکو لشکر نے اور اعتبار نکیا اونکی سجدہ کا پس پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطی اونکی ساتہہ آدہی دیت کی اور فرمایا مین بیزار ہون اوس مسلمان سے کہ رہنا اختیار کری درمیان مشرکون کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کس واسطی آپ بیزار ہین فرمایا چاہیئے کہ نہ دیکہین آپسمین آگ دونونکی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** حضرت نے پوری دیت کا اونکی لیے حکم نکیا اور آدہی دیت کا کیا بعد علم کے ساتہہ اسلام اونکی کے اسلیے کہ اونہون نے مدد کی اوپر قتل نفس اپنی کی ساتہہ رہنی کی کفار مین جیسکی اشارہ کیا اوسپر ساتہہ اس قول کے کہ مین بیزار ہون الخ اور نہ دیکہین آپسمین آگ دونون کی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے اتنی دور رہی کہ اگر آگ جلائی جاوی تو آگ کافرونکی مسلمانونکو نظر نہ آوی اور آگ مسلمانونکی کافرونکو نظر نہ آوی اور اسمین علت ہے حضرت کی بیزار ہونیکے اون مسلمانونسے کہ مقیم ہون درمیان کافرونکی رح **وعن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الايمان قيد الفتك لا يفتك مؤمن رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان منع کرتا ہی قتل کرنی ناگہان کو نہ قتل کری ناگہان مومن نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی ایمان منع کرتا ہی صاحب اپنی کو قتل کرنی کسیکی سے ناگہان حاصل یہہ کہ مومن کو نچاہیئی کہ قتل کری کسیکو بے تحقیق حال وسکے اگرچہ مومن ہے یا کافر اور کافر ذمی ہی عہد و امان مین ہے یہی حکم رکہتا ہی لیکن اگر مفسد فساد ہو کر درپی ایذا مسلمانونکی اور فتنہ انگیزی کی ہو یہہ امر آخر ہی جیسکہ کعب ابن اشرف یہودی کو ناگہان مارا اور علاوہ اسکی فعل آنحضرت کا اوپر اسکی قیاس نکرنا چاہیئی اور ظاہر یہہ ہی کہ اوسکا اور رافع ناوسکیکا قتل کرنا پہلی نہی سے تہا قتل ناگہان سے ع ح **وعن** جرير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ابق العبد الى الشرك فقد حل دمه رواه ابو داود اور روایت ہے جریر سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ بہاگ غلام طرف شرک کی پس حلال ہوا خون وسکا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** طرف شرک کے یعنی دار الحرب کے اور حلال ہوا خون وسکا یعنی اوسکی قتل پر کچہہ ضمان نہی بسبب خلاف شرع کونکی اور ترک کرنی دار الاسلام کی اور اگر مرتد ہو جاوی وجود ہکی بطریق اولی حلال ہوگا خون وسکا ہو **وعن** علي ان يهودية كانت تشتم النبي صلى الله عليه وسلم وتقع فيه فخنقها رجل حتى ماتت فابطل النبي صلى الله عليه وسلم دمها رواه ابو داود اور روایت ہی علی سے کہ یہہ بات ہے کہ ایک عورت یہودیہ تہی کہ گالی دیتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب و طعن کرتی تہی حضرت مین پس گلا گہونٹا وسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مرگئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون وسکا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ ذمی جب گالی دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہی عہد و ذمہ کو پس وہ حربی ہی مباح الدم جیسا کہ مذہب شافعی ہے اور نزدیک حنفیہ کے نہین ٹوٹتا ہی سبب اسکی عہد وسکا چنانچہ یہہ مسئلہ مفصل کتابونمین بیچ آخر کتاب الجزیہ کے مذکور ہے مرع **وعن** جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حد الساحر ضربة بالسيف رواه الترمذي اور روایت ہی جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جادو گر کی قتل کرنا ساتہہ تلوار کے ہی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جمع ہے علما کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہے اور بہت اختلاف کیا ہی علما نے بیچ مسئلہ جادو کی کہا امام شافعی نے کہ قتل کیا جاوی ساحر اگر جادو موجب کفر ہوا ورنہ تو نہ کیا اور امام مالک نے اور بعضی علما نے کہا کہ ساحر کافر ہی اور سحر کفر ہی اور سیکہنا اور سکہانا اوسکا بہی کفر ہی اور ساحر قتل کیا جاوی اور طلب توبہ کی نہ کیجاوی اوس سے برابر ہے کہ سحر کیا مسلمان نے یا ذمی نے اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہی واسکی لیی جو چاہتا ہی پس وہ کافر ہی اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر مجرد خیال ہی نہین کافر ہوتا بلکہ فاسق ہے اور سیکہنا اوسکا حرام اور طحطاوی حاشیہ درمختار کیمین لکہا ہی کہ سحر تین قسم پر ہی فرض ہی اور حرام اور جائز پس جب سیکہی سحر واسطے رد ساحر اہل حرب کے

تو وہ فرض ہے اور جب سیکھی اوسکو تا کہ تفریق ڈالی میان بیوی مین تو وہ حرام ہی اور اگر سیکھی تا کہ محبت ہو میان بیوی مین تو جائز ہی بخط بعض الفضلا انتہی
اور اختلاف کیا ہی حنبلیون نے اوسکی کفر مین در تنقیح مین اونکی کتابونسی نقل کیا ہی کہ نہ قبول کیجاوی توبہ ساحر کی کافر ہوتا ہی ساتھہ سحر اپنی کی اور قتل کیا جاوی
سحر کرنیوالا مسلمان کا اور سیکھنا اور سکھانا کہانت اور نجوم و رمل اور علم شعبدہ کا بھی اور عوض لینا اونپر حرام ہے **نوع الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**
اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اُمَّتِي فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی اسامہ بن شریک
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کری امام پر اسحال مین کہ تفریق ڈالی درمیان امت میری کی پس مار ڈالو گردن اوسکی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** جو
امام پر خروج کری اول اوسکو منع کرنا چاہیئی اگر شبہہ کہتا ہو دور کری پھر اگر یہہ کارگر نہ ہو تو لڑائی ڈالی جیسیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساتھہ خوارج کی کیا **وَعَنْ شَرِيكِ بْنِ**
شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ اَتَمَنَّى اَنْ اَلْقَى رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيتُ اَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمِ عِيدٍ
فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنِيَّ وَرَاَيْتُهُ بِعَيْنِيَّ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَاَعْطَى مَنْ عَنْ
يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ
مَطْمُومُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّي
ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَاَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہے شریک بن شہاب سی کہ کہا تہا مین آرزو رکہتا یہہ کہ ملاقات کرون مین کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی کہ پوچہون مین اوس سی حال
خارجیونکا یعنی اب جو خارجی پیدا ہوئی ہین یا خبر دی تہی حضرت نے اونکی احوال سی پس ملا مین ابو برزہ سی بیچ دن عید کی بیچ جماعت کے یارون اونکی سی پس کہا مینی واسطی
اونکی کیا سنا ہی تمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتی خارجیونکا کہا کہ ہان سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اپنی کانونسی اور دیکہا مینی حضرت کو ساتھہ آنکہون
اپنی کی کہ لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اوسکو اور دیا اون شخصونکو کہ تہی داہنی طرف حضرت کے اور جو بائین طرف اور نہ دیا اونکو جو پیچہی تہے حضرت کے پس کہڑا ہوا
ایک شخص پیچہی حضرت کے سی اور کہا ای محمد نہ انصاف کیا تونی بانٹنی مین وہ شخص تہا کالا منڈی ہوئی بالونکا اوسپر تہی دو کپڑی سپید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی غصہ سخت اور فرمایا قسم ہی خدا کی نہ پاؤ گے بعد میری کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو مجہسی پہر فرمایا نکلینگے آخر زمانہ مین ایک قوم گویا کہ یہہ شخص انہین مین سے
ہے یعنی اونکی جماعت سی اور اونکی طریقہ پر پڑہینگی قرآن نہین پڑہیگا حنجر گردن اونکی سی نکل جاوینگی اسلام سی یعنی کامل اسلام سی بسبب نکل جانیکی اطاعت امام سی جیسی کہ
نکل جاتا ہی تیر شکار سی علامت اونکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ رہینگی خروج کرتی یہانتک کہ نکلیگا آخر اونکا مسیح دجال کی ساتھہ پس جسوقت کہ ملو تم اونسی قتل کرو اونکو وہ
بدترین ہین آدمیون اور جانورون کے نقل کی یہہ نسائی نی **وَعَنْ اَبِي غَالِبٍ رَاَى اَبُو اُمَامَةَ رُءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ**
اَبُو اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَاَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ الْاٰيَةَ
قِيلَ لِاَبِي اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا
حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
اور روایت ہی ابی غالب سی کہ دیکہی ابو امامہ نی سر یعنی خارجیون کے نصب کئے گئی یعنی پڑی ہوئی یا سولی دئی گئی اوپر راہ دمشق کی پس کہا ابو امامہ نی یعنی صحابی نی یہہ کتی ہین دوزخ
کے بدتر مقتولون کی نیچی روئی آسمان کی بہترین مقتولونکا وہ ہی کہ جسکو انہون نی قتل کیا پڑہی یہہ آیۃ اوسدن کہ سفید ہون گی کتنی مونہہ اور سیاہ

ہونگی لیکن ہو نہہ آخر آیۃ تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ کیتنی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یہہ کلام کہا ابو امامہ نی اگر نہ سنا ہوتا مینی اوسکو مگر ایکبار یا دوبار یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا مین تمہاری روبرو یہہ حدیث نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہے **ف** آخر آیۃ تک کہ یہہ ہی فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون اور لکہا ہی علما نی کہ وہ مرتد تہی اور بعضون نی کہا اہل بدعت تہی اور ابو امامہ سی کہ خارجی تہی اور ایکبار یا دوبار الخ یعنی اگر نہ سنتا مین اوسکو مگر بعدد کثرۃ نہ حدیث کرتا **کتاب الحدود** کتاب ہی بیچ بیان حدونکی **ف** حد اصل مین بمعنی منع کی ہی اور بمعنی حائل کی درمیان دو چیزونکی ہی اور لی گئی ہی حد شرعی کو حدود اسلیے کہتی ہین کہ منع کرتی ہین آدمی کو واقع ہونی سی گناہون مین اور حدود اللہ بمعنی محارم کی ہی آئی ہین جیسی کہ اللہ تعالی کی قول مین تلک حدود اللہ فلا تقربوہا اور بمعنی مقدارات شرعی کی بہی آئی ہین جیسی تین طلاق و نکا مقرر ہونا اور مانند اوسکی کی جیسی کہ فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا اور محارم و مقدارات مین ہہی منع ہی دیکہنی اونکی اور تجاوز کرنا اونکی سی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ حد شریعت مین عقوبت ہی کہ تقدیر کی گئی واسطی حق خدا کی تا آنکہ قصاص کو حد نہین کہتی ہین اسلیے کہ حق بندہ کا ہی اور تعزیر کو بسبب عدم تقدیر و تعیین کے حد نہین کہتی **الفصل الاول** فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ تَکَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِیَةٍ لِّیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ وَاَمَّا ابْنُکَ فَعَلَیْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلٰی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ اور زید بن خالد سی یہہ کہ تحقیق دو شخص جہگڑتی آئی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک نی ان دونون مین سی حکم کرو درمیان ہماری ساتہہ کتاب اللہ کی اور کہا دوسری نی کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہماری ساتہہ کتاب اللہ کی اور پروانگی دیجیی مجہکو کہ کلام کرون مین کہ صورت قضیہ کی بیان کرون فرمایا کہ کلام کر کہا اوس شخص نی کہ تحقیق تہا بیٹا میرا مزدور اس شخص کی ہان پس زنا کیا اوسکی عورت سی پس خبر دی مجہکو لوگون نی یہہ کہ اوپر بیٹی میری کی سنگسار کرنا ہی پس بدلا دیا مینی اوسکی طرف سی بکریان اور ایک لونڈی یعنی اوسکی سنگسار ہونیکی بدلی یہہ دین پہر تحقیق مینی پوچہا عالمونسی پس خبر دی انہون نی مجہکو یہہ کہ اوپر بیٹی میری کی سو دری ہین اور برس بہر نکالدینا یعنی بسبب محصن نہونی اوسکی کی اور سوا اسکی نہین کہ سنگسار اسکی عورت پر ہی یعنی اسلیے کہ وہ محصنہ تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی یعنی قبضہ قدرت اوسکی مین البتہ حکم کرونگا مین درمیان تمہاری ساتہہ کتاب اللہ کی ہی پر بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پہیر دینگی تیری پاس اور بیٹی تیری پر سو دری ہین اور برس بہر نکالدینا یعنی بر تقدیر ثابت ہونی زنا کی اوسکی اقرار سی یا گواہون سی اور خطاب کیا حضرت نی انیس کو کہ ای انیس جا اوسکی عورت کے پاس اگر اقرار کرے زنا کا پس سنگسار کر اوسکو پس اقرار کیا اوس عورت نی پس سنگسار کیا انیس نی اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ساتہہ کتاب اللہ کی مراد کتاب سے اسی حکم خدا ہی اسلیے کہ قرآن مین رجم نہین ہی اور احتمال ہی کہ مراد ساتہہ اوسکی قرآن ہو اور ہو یہہ پہلی منسوخ ہونی آیۃ رجم کی لفظا اور برس بہر نکالدینا نزدیک امام شافعی کی حد مین داخل ہی اور ہماری علما حمل کرتی ہین اسکو مصلحت پر اور کہتی ہین کہ نہین ہی برس بہر نکالدینا بطریق حد کی بلکہ بطریق مصلحت کی اگر مناسب جانی امام سیاست کی نہی تو کری اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پہر منسوخ ہو ساتہہ قول اللہ تعالی کی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ اور اقرار کیا الخ ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ ایک اقرار کفایت کرتا ہی زنا مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور حنفیہ کہتی ہین کہ چاہیی یہہ کہ اقرار کری چار بار چار مجلسون مین

پس وہ اسحدیث میں مراد اقرار سی وہ اقرار لیتی ہین کہ مقرر و معتبر ہی اسباب مین اور احادیث سی صراحۃً یہی ثابت ہوا ہی کہ ضروری ہونا چار اقرار کا ﴿ع﴾

وعن زید بن خالد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامر فیمن زنی ولم یحصن جلد مائۃ وتغریب عام رواہ البخاری

اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ حکم فرماتی تھی بیچ حق اوس شخص کی کہ زنا کیا ہوا اور نہ ہو محصن سو درّی مارنی کا اور برس دن کی نکالنی کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** محصن وہ ہی کہ ہو عاقل اور بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتھ نکاح صحیح کی اور درّی مارو ہو نہلہ و ستر پر مار ہی ﴿ع﴾

وعن عمر قال ان اللہ بعث محمدا بالحق وانزل علیہ الکتاب فکان مما انزل اللہ تعالی ایۃ الرجم رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجمنا بعدہ والرجم فی کتاب اللہ حق علی من زنا اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینۃ او کان الحبل او الاعتراف متفق علیہ

اور روایت ہی عمر رض سی کہ کہا تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کی اور نازل کی اونپر کتاب پس تھی اوس چیز میں کہ نازل کی اللہ نی آیۃ رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور رجم کیا ہمنی بعد حضرت کی اور رجم بیچ کتاب اللہ کی ثابت ہی اوس شخص پر کہ زنا کری جسوقت کہ ہو محصن مردون سے یا عورتون سے جسوقت کہ ثابت ہو شاہدون سی یا ہو وی حمل یا ہوا اقرار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** رجم کی معنی ہین سنگسار کرنا اور آیۃ رجم کی اول قرآن مین تھی بعد ازان تلاوۃ اوسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا وہ آیۃ یہہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور معنی محصن کے اوپر کی حدیث کی فائدی مین معلوم ہو چکی اور یا ہو حمل یعنی بغیر خاوند والی عورت کو اور اقرار اور گواہونکا حکم ثابت ہی اور حکم حمل کا منسوخ ہے ﴿ع﴾ وعن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذوا عنی خذوا عنی قد جعل اللہ لہن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ وتغریب عام والثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم رواہ مسلم

اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لو مجھسی لو مجھسی یعنی یہہ حکم بیچ مقدمہ زنا کی کہ تحقیق مقرر کی اللہ نی واسطی عورتون کی راہ غیر محصن مرد کہ زنا کری ساتھ عورت غیر محصنہ کی سو درّی مارنی چاہین اور نکالدینا وطن سے برس دن تلک اور محصن مرد کہ زنا کری محصن عورۃ سی سو کوڑی مارنی چاہین اور سنگسار کرنا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مقرر کی اللہ نی راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے اور یہہ بیان اس آیۃ کا ہی واللاتی یاتین الفاحشۃ او یجعل اللہ لہن سبیلا تلک اور کہا تورپشتی نی کہ یہہ فرمایا حضرت نی اوسوقت کہ مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کی یعنی سبیل سی مراد یہان حد ہی پہلی کہ حد اوسوقت نہین تھی مشروع اور تہا حکم اوسمین جو کہ ذکر کیا گیا کتاب اللہ مین واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا حاصل یہہ کہ اللہ جل شانہ نی اس آیۃ مین فرمایا تہا کہ زنا والی عورتون کو بعد گذرنی گواہون کے گھرون مین قید رکھو یہانتک کہ مرین یا اللہ نکلنی کی کچہہ راہ یعنی حد مقرر فرما دی پس حضرت نی اسحدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالی نی یہہ راہ یعنی حد اونکی سیچ مقرر فرمائی ہی جو کہ بیان کی اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ محصن کو سو درّی بھی مارین اور سنگسار بھی کری اسپر عمل کیا ہی علما ظواہر نے اور بعضی صحابہ اور تابعین نی اور جمہور اسپر ہین کہ درّی مارنی منسوخ ہین اوس کی اوسپر سنگساری ہی پہلی کہ حضرت نی ماعز کو سنگسار کیا اور درّی مارنیکا حکم نکیا اور اسیطرح بیچ حدیث عورۃ غامدیہ کی کہ آگی ویگی اور بیچ حدیث انس کے کہ گذری ﴿ع﴾ وعن عبد اللہ بن عمر ان الیہود جاءوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا منہم وامراۃ زنیا فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوراۃ فی شان الرجم قالوا نفضحہم ویجلدون قال عبد اللہ بن سلام کذبتم ان فیہا الرجم فاتوا بالتوراۃ فنشروہا فوضع احدہم یدہ علی ایۃ الرجم فقرا ما قبلہا وما بعدہا فقال عبد اللہ بن سلام ارفع یدک فرفع فاذا فیہا ایۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیہا ایۃ الرجم فامر بہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجما وفی روایۃ قال ارفع یدک فرفع فاذا ایۃ الرجم تلوح فقال یا محمد ان فیہا ایۃ الرجم ولکنا نتکاتمہ بیننا فامر بہما فرجما متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت اون مین سی آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا اونہون نی روبرو حضرت کی

یہہ کہ ایک مرد نی اونمین سی اور ایک عورت نی زنا کیا یعنی اور تہی وہ دونون محصن پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا پاتی ہو تم توریۃ مین بیچ مقدمہ
رجم کی کہا یہودیون نی فضیحت کرتی ہین ہم زنا کرنیوالونکو اور دری ماری جاتی ہین وہ کہا عبد اللہ بن سلام نی جہوٹ بولتی ہو تم تحقیق توریۃ مین بہی رجم ہی پس
لاؤ توریۃ پس کہولا اوسکو اور رکہدیا ایک نی اونمین سی ہاتہہ اپنا رجم کی آیۃ پر یعنی چہپا لیا ہاتہہ کی نیچی اور پڑہ گیا اوسکی پہلی سی اور اوسکی پیچہی سی پس کہا عبد اللہ بن
سلام نی اوٹہا ہاتہہ اپنا پہر اوٹہایا ہاتہہ پس ناگہان اوسمین تہی آیۃ رجم کی پس کہا یہودیون نی کہ سچ کہا عبد اللہ نی ای محمد اسمین ہے آیۃ رجم کی پہر حکم فرمایا اون دونونکی
سنگسار کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس سنگسار کیی گئی دونون اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عبد اللہ نی اوٹہالی ہاتہہ اپنا پس اوٹہالیا ہاتہہ اپنا پس ناگہان آیۃ رجم کی
ظاہر تہی پہر کہا ہاتہہ رکہنی والی نی ای محمد تحقیق توریۃ مین ہی آیۃ رجم کی ولیکن ہم چہپاتی ہین اوسکو آپسمین پس حکم فرمایا حضرت نی اون دونونکی سنگسار کرنیکا پس
سنگسار کیی گئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف فضیحت کرتی ہین ہم الخ یعنی نہین پاتی ہین ہم توریۃ مین حکم رجم کا بلکہ پاتی ہین ہم یہہ کہ فضیحت کرین اونکو یعنی تعزیر
دین اونکو اور دری ماری جاوین اور عبد اللہ بن سلام علماء یہود سی تہی مسلمان ہوگئی تہی اور ایک روایت مین ہی کہ ہاتہہ رکہنی والا آیۃ رجم پر عبد اللہ بن صوریا
یہودی تہا اور اگر کوئی کہی رجم مین محصن ہونا شرط ہی اور محصن ہونیمین اسلام شرط ہی پس آنحضرت نی یہود کو کہ مسلمان نہتی کیون حکم رجم کا کیا جواب اسکا
یہہ ہے کہ یہہ رجم یہود کا ساتہہ حکم توریۃ کی تہا اور محصن ہونا اونکی دین مین شرط نہتا اور آنحضرت عمل کرتی تہی توریۃ پر پہلی اوترنی حکم قرآن کی اور جب نازل ہوا حکم قرآن
کا منسوخ ہوا حکم توریۃ کا اور امام شافعی نی اور ایک روایت مین ابو یوسف نی اسی پر عمل کیا ہی یہہ نہ شرط ہونی اسلام کی محصن ہونیمین اور اگر کہا جاوی کہ حضرت نی
کیونکر سنگسار کیا اونکو کہ یہودی تہی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اونکی گواہی کا کہتی ہین ہم کہ ظاہر یہہ ہے کہ ان دونون نی اقرار کیا ہوگا زنا کا یا گواہی دی ہوگی اوسکی
چار مسلمانون نی ۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي
زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ
عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا
أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهِ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ
بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اس حال مین کہ وہ تہی مسجد مین پس پکارا حضرت کو یا رسول اللہ تحقیق مینی زنا کیا پس موہنہ
پہیر لیا اوس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آیا وہ طرف اوس جانب کی کہ موہنہ پہیرا اوس جانب یعنی جدہر حضرت نی موہنہ پہیرا تہا اودہر جا کہڑا رہا
سامنی چہرے مبارک حضرت کی اور کہا کہ تحقیق مینی زنا کیا پہر موہنہ پہیر لیا حضرت نی اوس سی پس جب اقرار کیا اوسنی چار بار بلایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اور فرمایا کہ کیا تجہکو سودا ہی کہا کہ نہین پس فرمایا کہ کیا محصن ہے تو کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اوسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نی پس خبر دی مجہکو اوس
شخص نی کہ سنا تہا جابر بن عبد اللہ سی کہتی تہی پس سنگسار کیا ہمنی اوسکو مدینہ مین پس جبکہ پہنچی اوسکو پتہر بہاگا یہانتک کہ پایا ہمنی اوسکو سنگستان مین پس سنگسار کیا ہمنی
اوسکو یہانتک کہ مر گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری کی جابر سی بعد قول اوسکی کہا کہ ہان یون آیا ہی پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار
کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عیدگاہ مین پس جب پہنچی اوسکو پتہر بہاگا پہر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مر گیا پس فرمائی واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہلائی یعنی
ثنا کی اوسپر بعد مرنی اوسکی کی اور نماز پڑہی اوسپر اور یاد دعا کی واسطی اوسکی ف اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسون مین اسپر شاید غالب ہوئی اوسکی پہر بار مین آئے اور دلیل
پکڑی ہی ابو حنیفہ رح نی ساتہہ آنی اوسکی کی چارون طرف سی اوسپر کہ شرط ہی یہہ کہ اقرار کری چار بار چار مجلسون مین اور کہا تجہکو سودا ہے کہ افشائی گناہ کرتا ہے اور اپنی قتل کا

باعث ہوتا ہی توبہ کرنی چاہیی اور کہا نووی نی کہ یہہ حضرت نی فرمایا واسطی تحقیق کرنی حال اوسکی کی اسلیی کہ غالب یہہ ہے کہ انسان نہیں اصرار کرتا اوپر اقرار کی جو
کہ باعث ہو اوسکی ہلاکت کے معہذا اوسکی لیی راہ تھی بی طرف ساقط کرنی گناہ کی ساتھہ توبہ کی اور یہہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمان کی اور بچانی جان اوسکی کی
اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اقرار مجنون کا باطل ہے اور حد نہیں جاری ہوتین اوسپر اور کہا محصن ہے تو انہہ کہا نووی نی کہ اسمین اشارہ ہے کہ امام پر یہہ پوچھہ لیوی
شہود یا رجم کی یعنی محصن ہونا وغیرہ برابر ہی کہ زنا ثابت ہو ساتھہ اقرار کی یا گواہوں کی اور اسمین کنایہ ہے ساتھہ عفو کرنیکی حد زنا سی جبکہ رجوع کری اقرار سی اور بہاگا کہا ابن
ہمام نی کہ مارا جاوی مرد کو تمام حد دینی میں تعزیر میں کہڑا کر کی لٹا کر اور مارا جاوی عورت کو بیٹھا کر اور اگر عورت کی لیی گڑھا کہودا جاوی سنگسار کرنی میں تو جائز ہی کیونکہ ستر
اسمین زیادہ ہی اوسکی لیی جیسیکہ حضرت صلعم نی بہی غامدیہ کی لیی کہدوا دیا تھا اور پایا ہمنی اوسکو سنگستان میں پس جبکہ بہاگی کوئی سنگسار کرنی مین
اگر ہو اقرار کرنیوالا زنا کا تو نہ پیچہا کیا جاوی اوسکا اور چھوڑ دیا جاوی اور اگر گواہی دی گئی تہی اوسپر زنا کی تو پیچہا کیا جاوی اور سنگسار کیا جاوی یہانتک مر جاوی
اسلیی کہ بہاگنا اوسکا ظاہر رجوع ہے اور رجوع کرنا اوسکا عمل کرتا ہی اوسکی اقرار میں نہ بیچ رجوع گواہوں کی اور کہا نووی نی کہ لکہا ہی علمائی کہ مراد ساتھہ مصلی کی جگہہ نماز جنازوں کی
ہے اور ہوتی ہی اوسکی ایک روایت ہے اور کہا بخاری وغیرہ نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جگہہ نماز جنازوں اور عیدونکی جبتک مقرر کیجاوی مسجد کی حکم مین نہ ہوتا اوسکی لیی حکم مسجد
کا اسلیی کہ اگر ہوتی لیی حکم مسجد کا ہوجاتا تو سنگسار نکیا جاتا اوسمین ہستی آلودہ ہونی اوسکی خونمین اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ قایم کیجاوی حد اور تعزیر مسجد میں اسپر جماع ہے فقہا کا
بسبب حدیث کی ہے کہ علیہ السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم ورفع اصواتکم وشرائکم وبیعکم واقامۃ حدودکم وجمروہا فی جمعکم وضعوا علی ابوابہا المطاہر ۔ وعن ابن
عباس قال لما اتی ماعز بن مالك النبي صلى الله عليه وسلم فقال له لعلك قبلت او غمزت او نظرت قال لا يا رسول الله قال انكتها لا يكنى
قال نعم فعند ذلك امر برجمه رواه البخاري ۔ روایت ہے ابن عباس سی کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی مسجد میں اور کہا کہ زنا کیا ہی میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی واسطی اوسکی شاید کہ تونی بوسہ لیا ہو یا ہاتھہ لگایا ہو یا دیکہا ہو یعنی مقدمات زنا میں سی کچھہ کیا ہو اور اوسکو زنا کہتا ہو کہا کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو نی
اوس سی کنایہ نہیں ہے یعنی راوی نی کہا کہ صریح پوچھا حضرت نی کہ جماع کیا تو نی کنایہ نہیں کیا کہا ماعز نی کہ ہاں جماع کیا میں نی اوس وقت حضرت نی حکم فرمایا اوسکی
سنگسار کرنیکا نقل کی یہہ بخاری نی ۔ وعن بريدة قال جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله طهرني
فقال ويحك ارجع فاستغفر الله وتب اليه قال فرجع غير بعيد ثم جاء فقال يا رسول الله طهرني فقال النبي صلى
الله عليه وسلم مثل ذلك حتى اذا كانت الرابعة قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فيم اطهرك قال من الزنا فسأل
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابه جنون فاخبر انه ليس بمجنون فقال اشرب خمرا فقام رجل فاستنكهه فلم يجد
منه ريح خمر فقال ازنيت فقال نعم فامر به فرجم فلبثوا يومين او ثلثة ثم جاء رسول الله صلى الله عليه و
سلم فقال استغفروا لماعز بن مالك لقد تاب توبة لو قسمت بين امة لوسعتهم ثم جاءته امراة من غامد من الازد
فقالت يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجعي فاستغفري الله وتوبي اليه فقالت تريد ان ترددني كما رددت ماعز بن
مالك انها حبلى من الزنى فقال آنت قالت نعم قال لها حتى تضعي ما في بطنك قال فكفلها رجل من الانصار حتى وضعت فاتى النبي صلى الله
عليه وسلم فقال قد وضعت الغامدية فقال اذا لا نرجمها وندع ولدها صغيرا ليس له من يرضعه فقام رجل من الانصار فقال الي رضاعه
يا نبي الله قال فرجمها وفي رواية انه قال لها اذهبي حتى تلدي فلما ولدت قال اذهبي فارضعيه فلما فطمته اتته بالصبي في يده كسرة
خبز فقالت هذا يا نبي الله قد فطمته وقد اكل الطعام فدفع الصبي الى رجل من المسلمين ثم امر بها فحفر لها الى صدرها
وامر الناس فرجموها فيقبل خالد بن الوليد بحجر فرمى راسها فتنضح الدم على وجه خالد فسبها فقال النبي

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْلاً یَا خَالِدُ فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً لَوْ تَابَہَا صَاحِبُ مَکْسٍ لَغُفِرَ لَہٗ ثُمَّ اَمَرَ بِہَا فَصَلّٰی عَلَیْہَا وَدُفِنَتْ

اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا آیا ماعز بن مالک پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو یعنی ہو و سبب پاک کرنی میری گناہ سی سبب جاری کرنی حد کی مجہپر پس فرمایا وای تجکو پہر جا یعنی استقامت سی اسلام سی اور استغفار کر اللہ سی یعنی ساتہہ زبان کی اور رجوع کر طرف اوسکی یعنی ساتہہ دل کی کہا راوی نی کہ پہر اور گیا وہ تہوڑی دور پہر آیا اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی یعنی وای تجکو آخر تک یہانتک کہ جب ہوئی چوتہی بار یعنی اور کہا اوسنی پاک کرو مجکو فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ کس چیز کی اور کس سبب سی پاک کرون مین تجکو کہا کہ زنا سی یعنی زنا کی گناہ سی سبب قایم کرنی حد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کہ کیا اسکو جنون ہی پس خبر دی گئی حضرت یعنی صحابہ نی خبر دی حضرت کو کہ نہین اوسکو جنون پہر فرمایا حضرتؐ نی کہ کیا پی ہی اوسنی شراب پس کہڑا ہوا ایک شخص اور سونگہی اوسنی بو اوسکی موہنہ کی یعنی تاکہ معلوم ہو کہ اوسنی شراب پی ہی یا نہین پس نہ پائی اوس سی بو شراب کی پہر فرمایا حضرتؐ نی کہ کیا زنا کیا ہی تو نی کہا کہ ہان پس حکم کیا حضرتؐ نی اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا پس دو رنگ کی لوگون نی دو روز یا تین روز یعنی دو تین روز گذر گئی اوسکی سنگسار کرنی پر اور کچہہ مذکور رہوا اوسکا پہر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطی ماعز بن مالک کی یعنی طلب کرو اوسکی لیئی زیادتی مغفرت اور ترقی درجات تحقیق توبہ کی ماعز نی ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کیجاوی یعنی ثواب اوسکا درمیان امت کی البتہ کفایت کری اونکو پہر آئی حضرتؐ کی پاس ایک عورت قبیلہ غامد سی کہ وہ ہی قبیلہ ازد سی یعنی ازد ایک ہی یعنی بڑا قبیلہ پس کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پس فرمایا وای ہی تجکو پہر جا پس استغفار کر اللہ سی اور رجوع کر طرف اوسکی پس کہا اوس عورت نی کہ چاہتی ہو تم یہہ کہ پہیر دو مجکو جیسا کہ پہیر دیا تمنی ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ مین تحقیق وہ حاملہ ہی زنا سی یعنی مین حاملہ ہون زنا سی انکار نہین کر سکتی بعد اقرار کی بسبب ظہور حمل کی بخلاف ماعز کی پس فرمایا حضرتؐ نی کہ تو یعنی تو حاملہ ہی زنا سی یہہ ایک طعن کا اظہار کرنا تغافل کا اور پہیرنا اوسکا ہی اوس اقرار سی کہا اوسنی ہان فرمایا حضرتؐ نی واسطی اوسکی یہانتک یعنی صبر کر یہانتک کہ جنی تو اوسچیز کو کہ تیری پیٹ مین ہی کہا راوی نی پس ذمہ لیا اوسکی خبرگیری کا ایک شخص نی انصار مین سی یعنی اوسکی جننی تک کا یہانتک کہ جنی پہر آیا وہ شخص یعنی بعد ایک مدت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ جنی ہی غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم بنو غامد سی ہی پس فرمایا حضرتؐ نی ابہی نہین سنگسار کرینگی ہم اوسکو اور چہوڑ دین اوسکی بچی کو چہوٹا کہ نہین واسطی اوسکی وہ شخص کہ دودہ پلاوی اوسکو یعنی اگر اوسکو ابہی سنگسار کرین تو بچہ اوسکا چہوٹا ہی اور کوئی خبرگیران اوسکا ہی نہین ہلاک ہوجاویگا پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سی اور کہا کہ میری طرف ہی دودہ پلانا اوس لڑکی کا ای نبی اللہ کی کہا راوی نی پس سنگسار کیا حضرتؐ نی اوسکو یعنی حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی اوس عورت کو جا تو یہانتک کہ جنی تو پہر جب جنی فرمایا حضرتؐ نی کہ جا پس دودہ پلا اوسکو یہانتک کہ دودہ چہڑاوی تو اوسکا پس جب دودہ چہڑایا اوسکا لائی حضرتؐ کی پاس لڑکی کو اوس حال مین کہ اوسکی ہاتہہ مین تہا ٹکڑا روٹی کا اور کہا یہہ لڑکا ہی ای نبی اللہ کی تحقیق دودہ چہڑایا مینی اوسکا اور تحقیق کہانی لگا ہی کہانا پس سپرد کیا حضرتؐ نی اوس لڑکی کو طرف ایک شخص کی مسلمانون مین سی پس حکم کیا حضرتؐ نی واسطی اوسکی کہ گڑہا کہودا جاوی پس کہودا گیا واسطی اوسکی گڑہا اوسکی سینہ تک اور حکم کیا لوگونکو اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا اوسکو پس متوجہ ہو خالد بن ولید ساتہہ ایک پتہر کی پس پہینکا پتہر اوسکی سر پر پس چہٹا خون خالد کی موہنہ پر پس برا کہا خالد نی اوسکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باز رہ ای خالد یعنی وہ بخشی گئی برا نہ کہہ اوسکو پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق توبہ کی اوس عورت نی ایسی توبہ کہ اگر توبہ کری اسطرح کی توبہ محصول لینی والا تو بخشش کیجاوی اوسکی پس حکم کیا حضرتؐ نی یعنی لوگونکو اوسکی اوپر نماز پڑہنی کا پس نماز پڑہی گئی اوسپر اور دفن کی گئی نقل کی یہہ مسلم نی ف توبہ کی ماعز نی الخ یعنی ایسی توبہ کی کہ لازم کرتی ہی ایسی مغفرت و رحمت لوگونکی بیچ ایک جماعت کثیرہ کو خلق سی اور اقامت حد کو تو یہ کہا اسلیئی کہ حاصل ہوتی ہی اوس سی طہارت گناہ سی جیسی کہ حاصل ہوتی ہی طہارت بسبب توبہ کی اور یہانتک کہ جنی تو کہا ابن ملک نی کہ اس سی یہہ معلوم ہوا کہ حاملہ پر حد نہ قایم کیجاوی جبتک کہ نہ جنی تاکہ نہ لازم آوی ہلاک کرنا بی گناہ کا اور ابہی نہین سنگسار کرینگی ہم الخ اس سی معلوم ہوا کہ ولد زنا مستحق عذاب ہلاک کا نہین اسلیئی کہ وہ اسمین بی گناہ ہی اور دودہ چہڑایا مینی الخ

اس سی یہہ معلوم ہوا کہ حاملہ کی سنگسار کرنی مین تاخیر کیجاوی یہانتک کہ بی پرواہ ہو اوس سی لڑکا اوسکا جبکہ نہ پایا جاوی کوئی پرورش کرنیوالا اوسکا اور یہی مذہب ہے
ابو حنیفہ کا اور کہا نووی نی کہ روایت دوسری مخالف ہی پہلی روایت کی اسلیئی کہ دوسری سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ سنگسار کرنا اوسکا تہا بعد بچی کی دودہ چہڑانی اور
کہانی لگنی روٹی کی اور پہلی روایت سی ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ سنگسار کرنا اوسکا بعد جننی کی تہا پس واجب ہوئی تاویل پہلی روایت کی واسطی صراحت دوسری روایت کے
تاکہ دونون متفق ہوجاوین اسلیئی کہ دونون مین ایک ہی قضیہ ہی اور دونون روایتین ہین صحیح پس تاویل یہہ کہ پہلی روایت مین جو ہی کہ کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے اور کہا
کہ طرف میری ہی دودہ پلانا اوسکا کہا اوسنی یہہ بعد چہڑانی دودہ کی اور ارادہ کیا دودہ پلانی سی متکفل ہونا اور پرورش کرنا بچہ کا اور دودہ پلانا کہا اوسکو مجازا اور محصول
یعنی و الا الخ اس سی معلوم ہوا کہ یہہ جو چوکیون پر محصول لیتی ہین یہہ بڑا گناہ ہی بسبب مال لینی لوگونکی از راہ ظلم کی اور لفظ صلی نزدیک تمام راویون مسلم کی ساتھہ زبر صاد
اور لام کی ہی یعنی ساتھہ صیغہ معروف کی اور یہہ روایت دلالت کرتی ہی کہ آنحضرت نی آپ نماز پڑہی اوسکی اور نزدیک طبری کی بیچ روایت ابن ابی شیبہ اور ابی داؤد کی
ساتھہ پیش صاد اور زیر لام کی ہی یعنی ساتھہ صیغہ مجہول کی یعنی نماز پڑہی اسپر لوگون نی اور حضرت نی نہین پڑہی اور بیچ ایک روایت کی ابی داؤد سی صریح آیا ہی کہ لم یصل
علیہا یعنی نہ نماز پڑہی حضرت نی بلکہ حکم کیا لوگونکو کہ پڑہین اور اسی سبب سے اختلاف کیا ہی ائمہ نی بیچ نماز پڑہنی کی اوسپر کہ سنگسار کیا گیا پس مکروہ جانا ہی اوسکو امام
مالک نی اور کہا امام احمد نی کہ نہ پڑہی امام اور اہل فضل اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی و غیرہما کہتی ہین کہ نماز پڑہی جاوی اوسپر اور اوسپر کہ اہل لا الہ الا اللہ مین
اہل قبلہ سی اگرچہ فاسق اور محدود ہون اور ایک روایت مین امام احمد سی بہی اسیطرح آیا ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ لفظ صلی ساتھہ زبر صاد اور لام کے ہی نزدیک تمام راویون
صحیح مسلم کی اور نزدیک طبری کی ساتھہ پیش صاد کے اور اسیطرح ابن ابی شیبہ اور ابی داؤد نی روایت کیا ہی اور اسیطرح نقل کیا ہی نفی وہی بس لائق ہی یہہ کہ ٹہیرایا جاوی
لفظ فصلی ساتھہ صیغہ معروف کی اصل اور ہو مراد ساتھہ قول اوسکی کی ثم امر بہا یہہ کہ حکم کیا ساتھہ تجہیز اوسکی کی یعنی نہلانی اور حاضر کرنی اوسکی کی اور موید ہی اسکی یہہ
عبارت کہ مسلم کی ہی روایت مین امر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلی علیہا فقال لہ عمر تصلی علیہا یا نبی اللہ وقد زنت اور روایت صریح ہی اسمین کہ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نی نماز پڑہی اوسپر اور ابو داؤد کی روایت مین ہی ثم امرہم ان یصلوا علیہا اور یہہ روایت نہین منافی ہی پہلی روایت کی پس حمل کیجاوی وجہ جمع کی درمیان دونون کی
کہا قاضی عیاض نی کہ نہ ذکر کیا مسلم نی نماز پڑہنا آنحضرت کا ماعز پر اور بخاری نی ذکر کیا ہی اوسکو انتہی اور نہین شک کہ اثبات مقدم ہی نفی پر اور ہو صاحب نسخون معتمد
مشکوۃ کی جب دیکہا کہ روایات مختلف ہین اسمین کہ حضرت نی نماز پڑہی اوس عورت پر یا نہین پڑہی احتیاط کیا ضبط کرنا لفظ صلی کا ساتھہ صیغہ مجہول کی تاکہ مشتمل ہو دونون
احتمالون کو لیکن جو معنی وہ موہم ہی پس اولی ہی متابعت جمہور کی اور موافقت نقل مشہور کی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حد دور کرتی ہی اوس گناہ کو کہ جسکی لیے
حد لگتی ہی ح ع **وعن** ابی ہریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناہا فلیجلدہا الحد
ولا یثرب علیہا ثم ان زنت فلیجلدہا الحد ولا یثرب ثم ان زنت الثالثۃ فتبین زناہا فلیبعہا ولو بحبل من شعر متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جسوقت کہ زنا کری لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس ماری اوسکو حد اور نہ عار
دلاوی اوسپر پہر اگر زنا کری پس ماری اوسکو حد اور نہ عار دلاوی پہر اگر زنا کری تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیی کہ بیچ ڈالی اوسکو اگرچہ بدلی بالون کی رسی کی یعنی لی
حقیر چیز کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ماری اوسکو حد یعنی پچاس دری کیونکہ لونڈی غلام کی حد آدہی ہی بہ نسبت آزاد کی اور لونڈی غلام پر سنگسار کرنا نہین ہی
اور دلیل پکڑی ہی امام شافعی نی ساتھہ اس حدیث کی اوسپر کہ مالک کو پہنچتا ہی کہ حد قایم کری اپنی مملوک پر اور ہماری علما کی نزدیک یہہ جایز نہین اونہون نی حمل کیا ہی اوسکو
سبب پر یعنی مالک سبب اور واسطہ ہو اوسکی حد کا کہ حاکم کی پاس لیجاوی تا وہ حد ماری اور نہ عار دلاوی یعنی حد مارنیکی عار نہ دلاوی اوسکو اسلیئی کہ حد کفارہ اوسکی گناہ کا
ہوئی پہر کیون عار دلاوی اور یہہ حکم خاص لونڈی ہی کی نہین آزاد کا بہی یہی حکم ہی لیکن چونکہ لونڈیان محل توبیخ و سرزنش کی ہین خاص اوسکو ذکر کیا اور بیچ ڈالنا
اوسکو یعنی بعد قایم کرنی حد کی یا پہلی دفعہ کی اور یہہ ظاہر ہی اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ ترک کرنی مخالطت فساق کی اور اہل معاصی کے اور بیچ ڈالنا

اسطرح کی لونڈی کا مستحب ہی اور کہا اہل ظاہر نی کر واجب ہے ع وعن علیؓ قال یا ایہا الناس اقیموا علی ارقائکم الحد من
احصن منہم ومن لم یحصن فان امۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زنت فامرنی ان اجلدہا فاذا ہی حدیث
عہد بنفاس فخشیت ان انا جلدتہا ان اقتلہا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنت رواہ مسلم
وفی روایۃ ابی داؤد قال دعہا حتی ینقطع دمہا ثم اقم علیہا الحد واقیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم

اور روایت ہے علی رضی سے کہ کہا ای لوگون یعنی ای مومنون جاری کرو اپنی غلام لونڈیون پر حد یعنی اگر زنا کرین تو پچاس دری مارو اوسپر کہ محصن ہوا ہو یعنی بیاہا ہوا ہو اور اوسپر کہ محصن ہو بسبب تحقیق ایک لونڈی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی زنا کیا نہا پس فرمایا مجکو یہ کہ مارون مین حد اوسکو پس ناگہان وہ قریب جنی ہوئی ہی تہی پس ڈرا مین کہ اگر مارتا ہوں اوسکو پچاس دری تو مر جاتی ہی وہ اوس سی پہر ذکر کیا مین ہیہ اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ اچھا کیا تو نی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ روایت ابی داؤد کے یہہ ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے چہوڑ دی اوسکو یہانتک کہ موقوف ہو خون اوسکا پہر جاری کرو اوسپر حد اور جاری کیا کرو حدین اپنی بردون پر ف اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مارنا دروں کا تاخیر کیا جاوی نفاس والی عورت سی یہانتک کہ نکلی وہ نفاس سی یعنی نفاس ایکطرح کا مرض ہی پس تاخیر دیجاوی اچھی ہونی تک کہا ابن ہمام نے کہ اگر زنا کری مریض اور حد اوسکی رجم ہو بسبب اسکی کہ محصن ہی تو رجم کیا جاوی اور اگر ہو حد اوسکی دری مارنی تو نہ دری مارا جاوی یہانتک کہ اچہا ہو پس اگر ہو ایسی بیماری کہ نہ امید ہو جاتی اوسکی کی مانند سل کے یا ہو ناقص ضعیف الخلقۃ تو نزدیک ہمارے اور نزدیک شافعی کے مارا جاوی ساتہہ ٹہنی کہجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چہوٹی ہون یعنی ماری اوسکو ایکبار اور ضروری ہی پہنچنا ہر تنکی کا اوسکی بدن پر اور اسی لیی کہا گیا ہی کہ ضروری ہی اسصورت مین یہہ کہ ہو ٹہنی پہیلی ہوئی اور واسطی خوف تلف کے نہ دیجاوی حد بہت جاڑی مین اور بہت گرمی مین بلکہ تاخیر دیجاوی زمانہ اعتدال تک ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی ہریرۃ
قال جاء ماعز الاسلمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من شقہ الاخر
فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من شقہ الاخر فقال یا رسول اللہ انہ قد زنی فامر بہ فی الرابعۃ فاخرج
الی الحرۃ فرجم بالحجارۃ فلما وجد مس الحجارۃ فر یشتد حتی مر برجل معہ لحی جمل فضربہ بہ وضربہ الناس حتی مات
فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ فر حین وجد مس الحجارۃ ومس الموت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہلا ترکتموہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ہلا ترکتموہ لعلہ ان یتوب فیتوب اللہ علیہ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق اوسنی یعنی مینی زنا کیا پس مونہہ پہیر لیا حضرتؐ نی اوس سی پہر آیا دوسری جانب سے یعنی بعد غائب ہونے کی مجلس سے اور کہا کہ تحقیق اوس شخص نے زنا کیا پس مونہہ پہیر لیا حضرتؐ نی اوس سے پہر آیا دوسری طرف سی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اوس شخص نے زنا کیا پس حکم کیا حضرتؐ نے اوسکی سنگسار کرنیکا چوتہی بار مین پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینہ کی پس مارا گیا ساتہہ پتہرون کی پس جب پائی اوسنی ایذا پتہرون کے لگنی کی بہاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تہا پاس اوسکی کلا اونٹ کا پس مارا اوسکو ساتہہ اوس کلی کی اور مارا اوسکو لوگون نی یعنی اور چیزونسی یہانتک کہ مر گیا پس ذکر کیا صحابہ نے یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق وہ بہاگا جسوقت کہ پائی اوسنی ایذا پتہرونکی لگنی کی اور ایذا موت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیون نہ چہوڑ دیا تمنی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت مین ہی کہ کیون نہ چہوڑ دیا تمنی اوسکو شاید کہ وہ توبہ کرتا اور قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی ف توبہ کرتا یعنی رجوع کرتا وہ فعل اپنی سی پس رجوع کرتا اللہ اوسپر ساتہہ قبول کرنی توبہ اوسکی کی اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ اقرار کرنیوالا زنا کا اپنی نفس پر اگر کہی کہ نہین زنا کیا مینی یا جہوٹ بولا مین یا رجوع کی مینی ساقط ہو جاتی ہی اوس سے حد پس اگر رجوع کری حد قایم کرنیکی درمیان تو ساقط ہو جاتی ہی باقی اور بعضون نے کہا کہ نہین ساقط ہوتی حد ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لماعز بن مالک احق ما بلغنی

عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ماعز بن مالک سی کیا سچ ہی وہ چیز کہ پہنچی ہی مجکو تیری طرف سی کہا ماعز نی کیا چیز پہنچی ہی آپ کو میری طرف سی فرمایا
پہنچی ہی یہہ کہ تونی زنا کیا ہی فلانی کی لونڈی سی کہا کہ ہان پس اقرار کیا اوسنی چار بار یعنی چار مجلسون مین پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہہ مسلم نی
ف اس قول مین اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اسحدیث کو پہلی فصل مین لانا چاہیی تہا اور اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تہا حال زنا
کرنی ماعز کا پہر اقرار کروایا اوس سی اور سوا اسکے حدیثین دلالت کرتی ہین اسکی خلاف پر جواب یہہ کہ اسحدیث مین اختصار کیا اور اصل سیم روایت کی بغیر ذکر کرنی قصہ کے اور شاید
کہ آنحضرت نی اقرار کروایا ماعز سی بعد سنی خبر زنا اوسکی کی بعد ازان اعراض کیا اور رونہہ پہیرا جیسی کہ احادیث مین تفصیل سی مذکور ہی پس نہین منافات ح وعن
يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ
بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی یزید بن نعیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ ماعز آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اقرار کیا روبرو حضرت کی چار بار یعنی زنا کا چار مجلسون مین پس حکم فرمایا
حضرت نی ساتہہ سنگسار کرنی اوسکی یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرت نی ہزال کو کہ اگر ڈہانکتا تو ماعز کو ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی ظاہر نکرتا فضیحت زنا اوسکی کا تو ہوتا
بہتر تیری لیی کہا ابن منکدر نی کہ تابعی ہی اور راوی اسحدیث کا یہہ کہ تحقیق ہزال نی کہا تہا ماعز سی یہہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر کر اونکو حقیقت
حال کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف ہزال کی ایک لونڈی تہی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس صحبت کی ماعز نی اوس سی پس مطلع ہوا اوسپر ہزال اور اشارہ کیا
ماعز کو ساتہہ جانیکی حضرت کی پاس واسطی اقرار کرنیکی ساتہہ زنا کی پس حضرت نی ہزال کو فرمایا کہ اگر ڈہانکتا تو الخ ح وعن عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ معاف اور محو کرو
تم یعنی معاف کری بعض تمہارا بعضی سی حدون کو درمیان اپنی یعنی آپس کی یہانتک کہ نہ پہنچی مجہہ تک پس جو چیز کہ پہنچی مجکو حد سی اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب یعنی فرض ہوا قائم
کرنا اوسکا نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی ف عفو کرو الخ یہہ خطاب ہی غیر ائمہ کو یعنی چاہیی کہ حدود یعنی موجبات حد کو عفو کرو اور حاکم کی پاس نیجاؤ فضیحت
اوسکا اور جب حاکم کی ہان پہنچی تو اوسکو عفو کرنا جائز نہین جیسی کہ فرمایا کہ جو چیز پہنچی مجکو الخ اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ امام کو نہین جائز عفو کرنا حدونکا جبکہ پہنچی امر طرف
حاکم کی اور مطلق ہونا اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہین جائز ہی مالک کو یہہ کہ جاری کری حد اپنی مملوک پر یا لیجاوی مراد اوسکا طرف حاکم کی بلکہ معاف کری اوس سی
اسلیکی یہہ داخل ہی اس امر کی تحت مین اور یہہ استحباب کی لیی ہی ح ع وعن عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ
عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا معاف کرو خطائین عزت والون کی
اونکی مگر حدین نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنی چوک کرنا کبہان گناہ مین گرفتار ہو جاوین معاف کرو اونکو اور ظاہر ہی سوا انکی دفعہ خواہ عقوق اللہ کی ہون خواہ
بندونکی لیکن حدود شرع یعنی جو چیزین کہ باعث حدود ہون خواہ حقوق اللہ کی ہون خواہ حقوق بندونکی اونسی درگذر کرنا نچاہیی اور یہہ خطاب حاکمونکو ہی اور بعضون
نی کہا کہ ہی اورون کو ہی اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی ح ع وعنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ
مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفع کرو حدون کو مسلمانون سی جبتک کہ ہو سکی
پس اگر ہو واسطی مسلمان کی جگہہ خلاصی کی پس چہوڑ دو راہ اوسکی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا معاف کرنی مین بہتر ہی خطا کرنی اوسکی سزا پہنچانی مین سے نقل کی یہہ

ترمذی نے اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث عائشہ سی کہ یہہ قول اونکا ہی اور نہین رفع کی گئی ہی آنحضرت تک اور یہی صحیح ہی **ف** یعنی یہہ
حدیث موقوف ہی عائشہ پر اور سند موقوف کی صحیح تر ہی سند مرفوع کی سی اور یہہ خطاب حاکمونکو ہی کہ جبتک ہو سکی حدونکو دفع کرین مسلمانونسی ساتھہ
تلقین کرنی عذرونکی کہ دیوانہ ہوگیا ہی تو یا شراب پی ہی تو نی یا بوسہ لیا ہی یا ہاتھہ لگایا ہی جیسکہ واقع ہوا حضرت سی واسطی ماعز وغیرہ کی تلقین کرنا عذرونکا
یہہ مبالغہ کیا ساتھہ قول اپنی کی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا الخ ع **وعن** وائل بن حجر قال استكرهت امرأة على عهد النبي صلى الله
عليه وسلم فدرأ عنها الحد واقامه على الذي اصابها ولم يذكر انه جعل لها مهرا رواه الترمذي اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا اکراہ کی گئی یعنی ایک عورۃ
ایک شخص نی زبردستی اوس سی زنا کیا زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پس دفع کی اوس سی حد اور جاری کی اوسپر حد کہ زنا کیا اوس سی اور نہ ذکر کیا راوی نے
یہہ کہ حضرت نی ٹھہرایا اوس عورۃ کی لیی مہر یعنی زنا کرنیوالی پر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** راوی کی نی ذکر کرنی سی یہہ نہین لازم آتا کہ مہر واجب نہو اسلیئی کہ ثابت ہوا ہی واجب ہونا
اوسکا اور احادیث سی اور مراد مہر سی یہان عقر ہی اور عقر کہتی ہین کابین صحبت حرام اور صحبت شبہہ کو اور وہ ایک مقدار ہی کہ اگر اجرت لیتی صحبت حرام پر جائز ہوتی تو وہ مقدار واجب
ہوتی ح اور برجندی مین و رفتاوی عالمگیرین معنی عقر کی یہہ لکھی ہین کہ عقر کہتی ہین مہر مثل کو **وعنه** ان امرأة خرجت على عهد النبي صلى الله عليه وسلم
تريد الصلوة فتلقاها رجل فتجللها فقضى حاجته منها فصاحت وانطلق ومرت عصابة من المهاجرين فقالت ان ذلك الرجل فعل بي كذا و
كذا فاخذوا الرجل فاتوا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها اذهبي فقد غفر الله لك وقال للرجل الذي وقع عليها ارجموه
وقال لقد تاب توبة لو تابها اهل المدينة لقبل منهم رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی وائل سی کہ تحقیق ایک عورۃ نکلی زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین ارادہ
نماز کی پس ملا اوس سی ایک شخص اور ڈھانکا اوسکو یعنی اپنی کپڑی سی اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اوس سی پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی
پس کہا عورۃ نی کہ تحقیق اوس شخص نی کیا ساتھہ میری ایسا اور ایسا یعنی ڈھانکا اور صحبت کی پس پکڑا لوگون نی اوس شخص کو اور لائی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس پس فرمایا واسطی اوس عورۃ کی جا پس تحقیق بخشدیا اللہ نی تجکو یعنی بسبب کراہت اور بی رضائی تیری کی اور فرمایا واسطی اوس شخص کی کہ فعل بد کیا تھا اوس سی سنگسار
کرو اوسکو یعنی اوسنی اقرار کیا زنا کا پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگون نی اوسکو بسبب محصن ہونی اوسکی کی اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی یعنی بسبب جرا حدکی ایسی
توبہ اگر کرتی اوسکو یعنی مثل توبہ اوسکی کی اہل مدینہ البتہ قبول کیجاتی انسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی اگر تقسیم کیجاتی وہ توبہ اہل مدینہ پر قبول کیجاتی انسی اور کفایت کرتی
اونکو یعنی اگرچہ اول مین بیجا لائی کی اور برا کام کیا باوجود اسکی پاک ہوا اور بخشا گیا ح **وعن** جابر ان رجلا زنى بامرأة فامر به النبي صلى الله عليه وسلم
فجلد الحد ثم اخبر انه محصن فامر به فرجم رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص نی زنا کیا ایک عورۃ سی پس حکم فرمایا اوسکی لیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی درّی مارنیکا پس درّی ماری گئی اوسکو حد مین
پھر خبر دیگئی حضرت کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اوسکی لیی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حضرت نی جو اول درّی مارنیکا حکم کیا تو احتمال ہی کہ حضرت خبر دیگئی ہو
کہ وہ غیر محصن ہے اور احتمال یہہ بھی ہی کہ یہہ حکم بسبب خبر دینی کی نہین کیا بسبب گمان کی کیا اور شاید کہ یہہ ہوا ابتدا امر مین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام جسوقت کہ حکم کری ساتھہ ایک چیز حدود سے
پھر معلوم ہو کہ واجب غیر اوسکا تہا تو لازم ہے امام پر کہ رجوع کری طرف واجب کی ع **وعن** سعيد بن سعد بن عبادة ان سعد بن عبادة اتى النبي صلى الله عليه
وسلم برجل كان في الحي مخدج سقيم فوجد على امة من امائهم يخبث بها فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذوا له عثكالا فيه مائة شمراخ فاضربوه
ضربة رواه في شرح السنة وفي رواية ابن ماجة نحوه اور روایت ہی سعید بن سعد بن عبادہ سی یہہ کہ سعد بن عبادہ لائی روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کو کہ تہا قوم مین ضعیف
الخلقت بیمار یعنی ایسا بیمار کہ امید تھی اوسکی اچھی ہونیکی پس پایا گیا وہ ایک لونڈی پر اہل محلہ کی لونڈیون مین سی کہ زنا کرتا تہا ساتھہ اوسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لو واسطی اوسکی بڑی
ٹہنی کھجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی ہون پس مارو اوسکو ایکبار مارنا نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابن ماجہ کی مانند اوسکی **ف** ایکبار مارنا اسطرح کہ پہنچی اثر سو ٹہنیونکی
مارنیکا اوسکی بدن پر اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو چاہئی کہ تجلیل کری اوسکی کہ ڈری کہ اگر کوڑی مرنجاوی اور جسبیماری کی اچھی ہونیکی توقع ہو اوسکی درّی مارنی مین تاخیر کری اوسکی اچھی ہونی تک

اور جسکی اچہی عقل کی توقع نہو تو اسطرح مارے کہ جسطرح حدیث میں مذکور ہوا چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ع **وعن** عكرمة عن ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے
عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پاؤ یعنی جانو کہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا یعنی اغلام پس مار ڈالو فاعل و
مفعول کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** شرح السنہ میں ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ حد لواطی کے پس ظاہر تر دو قولوں شافعی کا اور قول صاحبین کا یہہ ہے کہ حد
فاعل کی حد زنا کی ہے اگر ہو محصن سنگسار کیا جاوے اور اگر محصن نہو تو سو درے مارا جاوے اور سال بہر نکال دیا جاوے مرد ہو یا عورة اور گئی ہے ایک قوم طرف اسکے
کہ اغلامی سنگسار کیا جاوے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالک و احمد نے اور دوسرا قول شافعی کا یہہ ہے کہ قتل کیے جاویں فاعل و مفعول جیسے کہ ظاہر اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے
اور کہا ہے بعضوں نے بیچ کیفیت قتل کرنے اونکے کہ دونوں کی گرا دیا جاوے مکان اون دونوں پر اور بعضوں نے کہا کہ پہینک دے اونکو پہاڑ سے جیسے کہ کیا گیا ہے
قوم لوط کو اور نزدیک ابی حنیفہ کے حد نہیں ہے لواطت میں بلکہ تعزیر ہے جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکہے پہنچاوے اور نقل کیا ہے کمال پاشا نے شرح صغیر میں کہ یہہ
سپرد ہے طرف امام کی اگر چاہے تو قتل کرے اسکو اگر عادة پکڑے ہو فاعل نے اسکی اور اگر چاہے مارے اسکو اور چاہے قید کرے اسکو ح **وعن** ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى بهيمة فاقتلوه واقتلوها معه قيل لابن عباس ما شان البهيمة قال ما سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك شيئا ولكن اراه كره ان يؤكل لحمها او ينتفع بها وقد فعل بها ذلك رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے پس قتل کرو اوس شخص کو اور اوس جانور کو ساتہہ اوسکے کہا گیا واسطے
ابن عباس کے کیا حال ہے اوس جانور کا یعنی وہ عقل نہیں رکہتا ہے اور نہ اوسپر تکلیف ہے پس وہ کیوں قتل کیا جاوے کہا ابن عباس نے کہ نہیں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے اسمیں کچہہ یعنی علت و حکمت و لیکن گمان کرتا ہوں حضرت کو کہ مکروہ جانا آپ نے یہہ کہ کہایا جاوے گوشت اوسکا یا نفع لیا جاوے ساتہہ اوسکے یعنی ساتہہ دودہ اور نسل و
جننے اوسکے کی و غیر ذلک حال آنکہ کیا گیا ہے ساتہہ اوس جانور کے یہہ فعل بد یعنی اوس جانور سے کہ یہہ فعل بد کیا گیا نفع لینا مکروہ ہے پس لازم آیا کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہہ
ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** قتل کرو اوس شخص کو یعنی مار رواہ سکو مارنا سخت اور اوس جانور کو ساتہہ اوسکے کہا بعضوں نے کہ حکمت اوس جانور کے
مار ڈالنے میں یہہ ہے کہ تا نہ پیدا ہووے اوس سے حیوان بصورت انسان کی یا نہ لاحق ہووے اوسکے صاحب کو رسوائی دنیا میں بسبب باقی رہنے اوسکے اور شرح مظہر میں ہے کہ چاروں امام متفق
ہیں اسپر کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے تعزیر دیا جاوے اور قتل نکیا جاوے اور حدیث محمول ہے جبر و تشدید پر رہا جانور بعضوں نے تو کہا کہ اگر وہ کہایا جاتا ہے تو قتل
کیا جاوے اور اگر کہایا نہیں جاتا ہے تو دو وجہیں ہیں قتل بسبب ظاہر حدیث کے اور عدم قتل واسطے نہی کے ذبح کرنے حیوانکے سے مگر واسطے کہانے اوسکے کے ع ح **وعن**
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوف ما اخاف على امتي عمل قوم لوط رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت خوف
اوس چیز کا کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ڈرتا ہوں میں کہ صبر نکریں اور پڑیں اس میں یا یہہ کہ یہہ فعل نہایت قبیح ہے
اور حرمت اوسکی سخت ہے ڈرتا ہوں میں کہ اوسمیں پڑیں اور عذاب اوسکا دیکہیں ح **وعن** ابن عباس ان رجلا من بني بكر بن ليث اتى النبي صلى الله عليه
وسلم فاقر انه زنى بامراة اربع مرات فجلده مائة وكان بكرا ثم ساله البينة على المراة فقالت كذب والله يا رسول الله فجلد حد الفرية رواه ابو داود
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق ایک شخص بنی بکر بن لیث میں سے آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا کہ اوسنے زنا کیا ہے ساتہہ ایک عورة کے چار
بار یعنی چار مجلسوں میں پس مارے اوسکو سو درے اور تہا شخص غیر محصن یعنی کنوارا پہر طلب کیے حضرت نے اوس سے گواہ اوپر زنا کرنے عورت کے پس کہا عورت نے کہ جہوٹ بولتا ہے قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ
پس مارا حضرت نے حد تہمت کی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** طلب کیے گواہ یعنی بعد اوسکے کہ اوسکے اقرار سے حد ماری اور یہہ متضمن تہا قذف اوس عورة کو طلب کیے اوس مرد سے گواہ عورة پر
اوسنے زنا کیا ہے جب وہ مرد عاجز ہوا گواہ گذراننے سے اور عورت نے کہا کہ یہہ جہوٹا ہے کہ مجکو نسبت زنا کی کرتا ہے میں پاک ہوں اوس سے قسم کہائی پس اوسکو حد قذف ماری کہ وہ اسی درے ہیں ح

وعن عائشة قالت لما نزل عذري قام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك فلما نزل من المنبر امر بالرجلين
والمرأة فضربوا حدهم رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جبکہ اوترا عذر میرا یعنی آیتیں میری عفت اور پاکی میں خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر پس ذکر کیا اوسکا یعنی آیتوں کا پس اوترے
منبر سے تو حکم کیا واسطے دو شخصوں کے اور ایک عورت کے پس مارے گئی وے حد انکو نقل کیا یہہ ابوداود نے ف حضرت عائشہ پر بعضے لوگوں نے بہتان زنا کا لگایا تھا عیاذا باللہ اور حضرت کو بھی اس میں کچھہ شک اوسکی طرف سے
پڑ گیا تھا جب آیتیں اونکی پاکی اور عصمت میں نازل ہوئیں چنانچہ وہ سورہ نور میں ہیں تب حضرت نے منبر پر ٹہر کر بیان اونکا کیا اور بعد اوسکے منبر پر سے اوتر کر حد قذف کی کہ تہمت کی ہے ہیں مارنیکا
حکم کیا دو مرد کے لیے وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور ایک عورت کے لیے اوسکا نام حمنہ بنت جحش تھا یہہ اس امر کے سبب فتنہ بردار تہی اون کو سزا دی

الفصل الثالث

عن نافع ان صفية بنت ابي عبيد اخبرته ان عبدا من رقيق الامارة وقع على وليدة من الخمس فاستكرهها حتى اقتضها فجلده عمر ولم يجلدها من
اجل انه استكرهها رواه البخاري روایت ہی نافع سے یہہ کہ صفیہ بیٹی ابی عبید کی نے خبر دی اونکو یہہ کہ ایک غلام نے غلاموں امارت و خلافت کے سے جماع کیا ایک لونڈی سے
کہ خمس غنیمت کی تہی پس زبردستی جماع کیا اوس سے یہانتک کہ ازالہ بکارت اوسکی کا کیا پس درے مارے اوس غلام کو یعنی پچاس حضرت عمر نے اور درے نہ مارے اوس لونڈی کو بسبب اسکے کہ زبردستی صحبت کی
اوس غلام نے اوس لونڈی سے نقل کی یہہ بخاری نے عن يزيد بن نعيم بن هزال عن ابيه قال كان ماعز بن مالك يتيما في حجر ابي فاصاب جارية من الحي
فقال له ابي ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بما صنعت لعله يستغفر لك وانما يريد بذلك رجاء ان يكون
له مخرجا فاتاه فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم علي كتاب الله فاعرض عنه فعاد فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم
علي كتاب الله حتى قالها اربع مرات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك قد قلتها اربع مرات فبمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها
قال نعم قال هل باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم فامر به ان يرجم فاخرج به الى الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة جزع فخرج يشتد فلقيه عبد الله بن
انيس وقد عجز اصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال هلا تركتموه لعله ان يتوب فيتوب الله عليه رواه ابو داود
اور روایت ہے یزید بن نعیم بن ہزال کی نقل کی اونی باپ سے یعنی نعیم سے کہا تہا ماعز بن مالک یتیم بیچ پرورش باپ میرے کی یعنی ہزال کے پس جماع کیا ماعز نے ایک لونڈی سے قبیلہ کے پس کہا اوسکو
باپ میرے نے کہ جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دے اونکو ساتھہ اوس چیز کے کی ہے تونے شاید کہ حضرت استغفار کریں تیرے لیے اور نہیں ارادہ کرتا تھا باپ میرا ساتھہ اس کہنے کے مگر
امید اسکی ہو استغفار اسکے لیے سبب خلاصی کا گناہ سے یعنی غرض اسکی یہہ تہی کہ وہ حضرت کے پاس جاوے اور حضرت صلعم اوسکی سنگسار کرنیکا نکریں جیسے کہ توہم کیا بعضوں نے پس آیا ماعز حضرت کے پاس
اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کر مجہہ پر حکم کتاب کا پس منہہ پہیر لیا حضرت نے اوس سے پہر آیا وہ یعنی بعد غائب ہونیکے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کر مجہہ پر حکم اللہ کا یہانتک کہ کہا اسنے
چار بار یعنی چار مجلسوں میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہی تو نے یہہ بات چار بار یعنی چار بار تیرا اقرار کرنا اپنی زنا پر ثابت ہوا پس کس کے ساتھہ تونے زنا کیا تو نے کہا ساتھہ فلانی عورت کے کہ نام اوسکا لیا
کیا ہمخواب ہوا تو ساتھہ اوسکے یعنی معانقہ کیا اوس سے کہا ہاں فرمایا کیا ملا ہے تیرا بدن اوسکے بدن سے کہا ہاں فرمایا کیا جماع کیا تو نے اوس سے کہا ہاں کہا راوی نے حکم کیا اوسکو سنگسار کرنیکا پس نکالا گیا
اوسکو طرف سنگستان کی جب کہ سنگسار کیا گیا پس پائی اوسنے لگنے کی پتہر کی پس گہبرایا یعنی بیتاب ہوا پس نکل دوڑتا ہوا یعنی اوس جگہہ سے کہ سنگسار کیا جاتا تھا پس ملے ماعز کو عبد اللہ بن انیس
اصحاب میں کہ تہک گئی تہی یاران ماعز کے یعنی جو کہ سنگسار کرتے تہے پس اوٹہائی عبد اللہ نے اوسکی پیٹہی اونٹ کی پانوکی اور مارا ماعز کو ساتھہ اوسکے پس مار ڈالا اوسکو پہر آیا عبد اللہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اوسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اوسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا اپنے اقرار سے پس قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اوسکی اور دور کرتا اوس گناہ اوسکا
بغیر سنگسار کرنے اوسکی کے نقل کی یہہ ابوداود نے ف نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی کہا ابن ہمام نے کہ حدیث صحیح میں ہے کہ سنگسار کیا ہمنے اوسکو یعنی ماعز کو مصلی میں اور مسلم اور ابوداود
میں ہے کہ لیگئے ہم اوسکو طرف بقیع غرقد کے اور مصلی تھا وہاں یعنی مراد مصلی سے مصلی جنازوں کا پس متفق ہوئیں دونوں حدیثیں یہہ کہ ترمذی میں جو یہہ آیا ہے حکم کیا گیا اوسکو چوتہی بار میں پس نکالا گیا
طرف سنگستان کی اور سنگسار کیا گیا ساتھہ پتہروں کے اوسکی تاویل یہہ ہی کہ اوسکے بہاگا تب کہ بہاگا یہانتک کہ نکالا گیا طرف سنگستان کی والا یہہ غلط ہو سیکی کہ صحاح و حسان میں ہے
میں سیر کر وہ گیا بہاگ کے طرف سنگستان کی بلکہ بہاگا گیا اوسکو طرف سنگستان کی بعد اوسکے سنگسار کرنیکے لیے تو توجیہہ یہہ کہ مصلی جو طرف سنگستان کی ہیں اسکے راوی نے فرق کیا سنگستان کا اور کسی اور کی

مصلی وغیرہ کا پس ہمین تطبیق دونون حدیثونکی ہوگئی ؛ ع **وعن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا وسمین زنا مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتہہ قحط کی ونہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا ونمین رشوت مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتہہ رعب کے نقل کی یہہ احمد نی **ف** رشوت وسمال کو کہتی ہین کہ دیا جاوی بشرط اسکی کہ مدد کری وسکی مہم مین اور مضمون نے یہہ قید لگائی ہی کہ اوس مہم مین ایسی مشقت ہنو کہ اسقدر مال عرف مین اجرت ویسی ہون وسے جیسی کسی ایک بات بادشاہ کی کہدینی وسے دمین کی اور اگر بغیر شرط کی ہو تو ہی رشوت نہین اور رشوت سی غرض ف سلیہی تاکہ حاکم جاری کرتا ہی حکم اپنا ادنی اور اعلی پر جسکا پاک ہوتا ہی شوہ سی اور جسکا ہو تو وہ ہوتا ہی شوہ مین خوفناک ہوتا ہی ؛ ح ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَهُمَا وَاَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا اور روایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ملعون ہی وہ شخص کہ کری کام قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہہ رزین نی اور ایک روایت رزین کی مین ابن عباس سی آئی ہی کہ حضرت علی نی جلادیا فاعل و مفعول کو یعنی حکم کیا انکی جلادینی کا اور حضرت ابو بکر نی گرادی دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرادینی کا اونپر **ف** اور جامع صغیر مین ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ برا کہی اپنی باپ کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ برا کہی اپنی ماں کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ ذبح کری جانور کو واسطی غیر اللہ کی اور ملعون ہی وہ شخص کہ تغیر کری حد زمین کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ راہ بہکاوی اندہی کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ بدفعلی کری جانور سی اور ملعون ہی وہ شخص کہ کری عمل قوم لوط کا نقل کی یہہ حاکم نی ساتہہ سند حسن کے ابن عباس سے ع **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نظر رحمت نہین کرتا اللہ عز وجل طرف اوس شخص کی کہ بدفعلی کری کسی مرد سی یا عورت سی وسکی مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعنه** اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ اونہون نی کہا جو شخص کہ بدفعلی کری چارپائی سی پس نہین حد اوسپر یعنی لیکن تعزیر ہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نی سفیان ثوری سی کہ تحقیق اونہون نی کہا اور کہا یہہ حدیث صحیح تر ہی پہلی حدیث سی یعنی جو کہ ابن عباس سی دوسری فصل مین گذری اور وہ پہلی حدیث یہہ ہی کہ جو شخص بدفعلی کری چارپائی سی پس مار ڈالو اوسکو اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کی یعنی اوسپر حد نہین **ف** اونہون نی کہا یعنی بطریق مرفوع کی وہ الا اونہون کہہ یعنی قول ثوری کی وہذا اصح ؛ ع **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جاری کیا کرو حدین اللہ کی نزدیک اور دور پر اور نہ پکڑی اور نہ مانع ہو تمکو بیچ جاری کرنی حکم اللہ کی ملامت ملامت کرنیوالی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** نزدیک اور دور پر یعنی نزدیک کی ناتی والی پر اور دور کی ناتی والی پر یا نزدیک سی مراد ہی ضعیف کہ نزدیک ہی پہنچنا اوس تک اور آسان ہے حکم کرنا اوسپر اور دور سی مراد ہی قوی کہ دور ہی پہنچنا اوس تک اور دشوار ہی قایم کرنا حد کا اوسپر اور دوسری معنی سب مین پہلی کہ مراد یہہ ہی کہ قایم کرو حد اللہ کی ہر ایک پر ؛ ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدون اللہ کی سے بہتر ہی برسنی مینہہ چالیس رات کی بیچ تمام شہرون خدا کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی نسائی نی ابی ہریرہ سی **ف** یہہ اسلیے ہی کہ بیچ قایم کرنی حدونکی منع کرنا ہی خلق کو معاصی سی اور

سبب ہی آتی ملیتی [illegible] اور نہ اُترنا آسمان کی یعنی سبب سی نزول برکات کا اور بیچ عفو کرنیکی حدود سی اور سستی کرنیکی اوس مین گرفتار ہی ہی اونکی یہی عاصی ہین اور یہہ سبب
ہی اونکی گرفتار ہونیکا قحط سالی مین اور سبب سے ہلاک کرنی خلق کا جیسی کی وارد ہوا ہی کہ حباری مرجاتا ہی بیچ بلایی کی سبب گناہ بنی آدم کی یعنی اللہ تعالی نہین
مینہ برساتا بسبب نحوست گناہ اونکی کی اور حباری نام ایک جانور کا ہی اور خاص اوسکو اسیلیی ذکر کیا کہ وہ دور دور سی اپنا قوت لی آتا ہی

باب قطع السرقۃ

باب ہی بیچ بیان ہاتھہ کاٹنی چور کی **ف** کہا طیبی نی لفظ قطع السرقہ مین اضافت طرف مفعول کی ہی بحذف مضاف کی یعنی قطع اہل السرقہ اور سرقہ
ساتھہ فتح سین کے اور کسری ری کی شرع مین اسکو کہتی ہین کہ لیوی مکلف خفیہ مال محرز سی کہ نہ ملک ہو اوسکی اور نہ شبہہ ملک اور مراد محرز سے یہہ ہی کہ مال ایسی جگہہ ہو کہ
کوئی اوسکو نہ لیسکی خواہ مکان حفاظت مین ہو خواہ اوسکی پاس کوئی نگہبان ہو جاگتا یا سوتا ہو اور مراد شبہہ ملک سے مال ذی رحم محرم کا ہی کہ جو کوئی مال ذی رحم محرم کا چراویگا تو
اوسکو چوری نہین کہتی ہین اور اوسمین ہاتھہ کاٹنا نہین آتا اور نصاب سرقہ کی ہماری نزدیک دس درہم ہین کہ اوس سی کم مین ہاتھہ کاٹنا نہین آتا اور نزدیک شافعی کے
چوتھائی دینار سونی کی اور تین درہم چاندی کی یا قیمت تین درہم کی ہو کوئی چیز اور دلیل اونکی وہ حدیثین ہین کہ واقع ہوا ہی اونمین کاٹنا ہاتھہ کا چوتھائی دینار کی
چرانی مین اور چوتھائی دینار اوس وقت مین تین درہم کا تھا اور دینار بارہ درہم کا اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ دلیل ہماری یہہ ہی کہ عمل کرنا اکثر پر اس باب مین
اولی ہی بسبب حیلہ کرنیکی حدود مین اسیلیی کہ اقل مین شبہہ عدم خیانت کا ہی اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لا قطع الا فی دینار او عشرۃ دراہم اور اصل
اسباب مین یہہ ہی کہ کاٹنا ہاتھہ کا بیچ زمانہ آنحضرت کی سپر کی قیمت مین تھا پس شافعیہ تو کہتی ہین کہ قیمت سپر کی تین درہم تھی اور ہم نی کہا قیمت سپر کی دس
مین دس درہم تھی روایت کی یہہ ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے اور کافی مین نقل ہی کہ قیمت سپر کی کہ ہاتھہ کاٹا گیا اوسکی چرانی پر حضرت کے زمانہ مین
دس درہم کی تھی واللہ اعلم ۔

الفصل الاول

فصل ہی عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقطع ید السارق الا بربع دینار فصاعدا متفق علیہ روایت ہی عائشہ رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کاٹا جاوی ہاتھہ چور کا مگر سبب چرانی چوتھائی دینار کے یا زیادہ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث پر عمل کیا ہی امام شافعی نی کہ چوتھائی دینار سی کم مین ہاتھہ کاٹا جاوی اور ملا علی قاری نی یہان خوب تفصیل سی لکھی ہین
اقوال علما کی اور دلیلین ہر مذہب کے **وعن** ابن عمر قال قطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ید سارق فی مجن ثمنہ ثلثۃ دراہم متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کاٹا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھہ چور کا یعنی دایان ہاتھہ بند دست سی بیچ چرانی ایک سپر کی کہ قیمت اوسکی تین درہم تھی نقل
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا شمنی نی کہ یہہ معارض ہی اوس روایت کی کہ نقل کی ابن ابی شیبہ نی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا تھی قیمت
سپر کی دس درہم اور اسیطرح ابن عباس سی اور عمرو بن شعیب سے بھی منقول ہی اور شیخ ابن الہمام نی بھی ابن عمر اور ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت
ڈہال کی دس درہم تھی اور اسیطرح سی عینی نی بیچ حاشیہ بخاری کی لکھا ہی اسیلیی حنفیہ نے دس درہم پر ہاتھہ کاٹنا لکھا ہی اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ ابن عمر کی اپنی
رای و اجتہاد سی کہا یہہ خلاصہ ہی کلام شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری کا اور جسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکھنی منظور ہو اونکی شرحون مین دیکھہ لی **وعن**
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ ویسرق الحبل فتقطع یدہ متفق
علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا لعنت کری اللہ چور کو کہ چراتا ہی بیضہ پس کاٹا جاتا ہی ہاتھہ اوسکا اور چراتا
ہی رسی پس کاٹا جاتا ہی ہاتھہ اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی لعنت کرنی گنہگارونکو بلا تعین اور
ایسے کلام اللہ سی معلوم ہوتا ہی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور شخص معین کو لعنت کرنی نہین جائز تھی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کاٹنی ہاتھہ کی بیچ کم کی چوتھائی دینار
یا تین درہم سے مشکل پڑی سب پر یہہ بات پس جواب دیتی ہین کہ مراد بیضہ سی یہان خود آہنی ہے کہ اوسکو خود کہتی ہین کہ غازی سر پر پہنتی ہین اور مراد رسی سی کشتی کی رسی ہی
کہ بڑی قیمتی ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ انڈی اور رسی کی چرانی مین ہاتھہ کاٹنا ابتدا اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ چور ایکی

عادت اوسکو اسطرح ہو جاتی ہی کہ حقیر چیز چرانی چرانی بڑی چیز چرانی لگتا ہی اور رہا تھہ کٹتا ہی اور بعضوں نی کہا کہ حضرت نی اشارہ کیطرف عادۃ امرا و
سلاطین کے کہ وہ اسطرح کیا کرتی ہین بطریق سیاست کی نہ بطریق حد شرعی کی واللہ اعلم ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قطع فی ثمر ولا کثر رواہ مالک والترمذی وابوداود والنسائی والدارمی وابن ماجۃ
روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی نہین ہی تھہ کاٹنا اوپر چرانی میوہ کی درخت پر لگا ہوا اور نہ بیچ چرانی گابہہ کی سفید کہجور کی
نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نی **ف** امام ابو حنیفہ نی اس حدیث پر عمل کیا ہی کہ وہ کہتی ہین نہین ہی تھہ کاٹنا اوپر چرانی
کسی میوہ تر و تازہ کی برابر ہی کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کے درخت پر ہو اور زراعت کہ خرمن مین کاٹ کر جمع نکیا ہو اور اسپر قیاس کیا ہی گوشت اور
دودہ اور اور ایسی چیزون کو کہ جلدی خراب و متغیر ہو جاوین اور اوروں نی واجب کیا ہی ہاتھہ کاٹنی کو ان سب چیزون مین اگر ہوں محرز اور یہی قول ہی
مالک اور شافعی کا اور جو چیزین حقیر مباح ہین دار الاسلام مین مانند لکڑی گہانس نرسل مچھلی پرندہ شکار ہرتال چونا وغیرہ کی نزدیک امام اعظم کی سبب چورانی کے
کی ہاتھہ کاٹنا نہین آتا ع ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ سئل عن الثمر المعلق قال من سرق منہ شیئا بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع
رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسنی اپنی دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی یہہ کہ حضرت پوچہی گئی میوہ لٹکی ہوئی درخت سے سی فرمایا جو شخص کہ چراوی اوسمین سے کچہہ پیچہی اسکی کہ جگہہ دی اوسکو خرمن مین پہنچی مال کی مول کو ڈہال کی تو اوسکی اوپر ہی
ہاتھہ کاٹنا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** مقصود یہہ ہی کہ ہاتھہ کاٹنا نہین آتا بیچ میوی کی کہ لٹکتا ہو درخت پر اسلیے کہ محرز نہین ہی اور جب کاٹا گیا درخت سے
اور خرمن مین ڈالا گیا خشک ہونی کی لیے تو اوسمین ہاتھہ کاٹا جاوی بسبب محرز ہونی کی یہہ حدیث دلیل ہی جمہور کے سوای حنفیہ کی کیونکہ جب تلک خشک نہین ہوا
میوہ اور اوس سے چرایا تو ہاتھہ کاٹنا نہین آتا نزدیک امام اعظم کی اور تقیید بعد ان یوویہ الجرین کی خشک ہونکی صورتین ہی موافق عادۃ عرب کے جیسی تمر مین قطع
نہین ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث کی فائدہ مین گذرا پس حنفیہ اسکا یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ حدیث معارضہ کی گئی ہی ساتھہ اس حدیث مطلق کی لا قطع فی ثمر ولا کثر
اور یہہ بہی فرمایا لا قطع فی الطعام یعنی نہین ہی ہاتھہ کاٹنا اناج مین کہ مہیا ہو کہانیکی لیے مالا گیہون اور شکر مین ہاتھہ کاٹنا آتا ہی بالاتفاق اور اور بہت بڑی تقریر
ملا علی رح نی لکہی ہی مرقات مین جو چاہی وہان سی دیکہہ لی و ح ع وعن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین المکی ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قطع فی ثمر معلق ولا فی حریسۃ جبل فاذا اواہ المراح والجرین فالقطع فیما بلغ ثمن المجن رواہ مالک
اور روایت ہی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین مکی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کاٹنا آتا ہاتھہ کا بیچ میوی لگی ہوئی درخت کی اور نہ بیچ
جانور چرنیوالی پہاڑ کی پس جسوقت کہ ٹہکانا دی جانور کو یعنی کو جگہہ بندہنی جانورونکی اور جگہہ دی میوی کو خرمن پس نہ ہاتھہ کاٹنا ہی اوسقدر مین کہ پہنچی قیمت ڈہال کو نقل کی
یہہ مالک نی **ف** کہا طیبی نی کہ لفظ حریسہ بمعنی مفعول کی ہی یعنی محروسہ بجبل اور محروسہ جبل اوس جانور کو کہتی ہین کہ چرتا ہو پہاڑ مین اور اوسکی کوئی حفاظت
نکرتا ہو پس اوسکی چرانی مین ہاتھہ کاٹنا اسلیے نہین آتا کہ محرز نہین ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المنتہب قطع
ومن انتہب نہبۃ مشہورۃ فلیس منا رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لوٹنی والی پر کاٹنا ہاتھہ کا اور جو شخص
لوٹی لوٹنا مشہور یعنی آشکارا کہ لوگ دیکہتی ہون پس نہین وہ ہم مین سی یعنی ہماری طریقہ پر نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لوٹنی والا اوسکو کہتی ہین کہ لیوی مال کسیکا
لوگون کی سامنی زبردستی پس وہ اگرچہ بدتر ہی پوشیدہ لینی سی لیکن اوسکا ہاتھہ نہین کاٹنا آتا بسبب نہ اطلاق ہونی کی اوسپر چور کا اسلیے کہ چور وہ ہی کہ خفیہ لی ع
وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی خائن ولا منتہب ولا مختلس قطع رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ

وَالدَّارِمِیُّ وَرَوٰی فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَنَامَ فِی الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَہٗ فَجَاءَ سَارِقٌ وَاَخَذَ رِدَاءَہٗ فَاَخَذَہٗ صَفْوَانُ فَجَاءَ بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ یَدُہٗ فَقَالَ صَفْوَانُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا ھُوَ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِیَنِیْ بِہٖ وَرَوٰی نَحْوَہٗ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِیْہِ وَالدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا نہین اوپر خائن کے اور نہ لوٹنی والی کی اور نہ اوچکی کی ہاتہہ کاٹنا نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور روایت کی صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین یہہ کہ صفوان بن امیہ آئی مدینہ مین پس سو گئی مسجد مین اور سر کی نیچی رکہی اپنی چادر پس آیا چور اور لی گئی چادر پس پکڑا اوسکو صفوان نے اور لی آیا اوسکو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حکم فرمایا حضرت نی ہاتہہ کاٹنی کا یعنی بعد اقرار کرنی اوسکی کی یا ثابت ہونی اوسکی کی ساتہہ گواہون کی پس کہا صفوان نے کہ تحقیق مینی نہین ارادہ کیا تہا اوسکا یعنی اوسکی لانی سی مجکو یہہ نہین منظور تہا کہ آپ ہاتہہ کاٹنی کا حکم کیجئی وہ چادر اوسپر صدقہ ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون نہ تصدق کیا تونی اور نہ بخشا تونی پہلی اسکی کہ لاوی تو اوسکو میری پاس اور روایت کی مانند اوسکی ابن ماجہ نی عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور دارمی نی ابن عباس سی **ف** خائن وہ کہ جسکو کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کی دیجاوی اور وہ لی لیوی اور دعوی کری اوسکی ضایع ہونیکا یا منکر ہو جاوی کہ مجکو دی ہی نہین پس خائن کا ہاتہہ کاٹنا اسلیی نہین آتا کہ قصور ہی حصہ رکہنی مین یعنی حفاظت کامل نہین چنانچہ ہدایہ مین بیان اسکا مفصل مذکور ہی اور لوٹنی والی اور اوچکی کا اسلیی نہین ہاتہہ کاٹنا آتا کہ خفیہ نہین لینی مال غیر کا چنانچہ اوپر بیان اسکا مفصلاً ہو چکا ہی کہا ابن ہمام نی کہ یہی مذہب ہی چار دن اماموں کا اور سر کی نیچی رکہی چادر ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح تر یہہ ہی کہ رکہنا ایک چیز کا نیچی سر کی حرز ہی اور کیون نہ تصدق کیا تونی الخ یعنی پہلی تونی کیون نہ معاف کیا اور حق اپنا چہوڑ دیا اور اب میری پاس قضیہ اسکا لایا اور مینی حکم ہاتہہ کاٹنی کا کیا پس ہاتہہ کاٹنا اوسکا واجب ہوا پس نہین حق ہی وہ تیری اوسمین بلکہ یہہ حق اللہ کا ہی تیری معاف کرنیسی معاف نہین ہو سکتا اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ عفو جائز ہی پہلی اسکی کہ پہنچایا جاوی قضیہ اوسکا طرف حاکم کی کذا ذکرہ الطیبی ابن الملک اور کہا ابن ہمام نی کہ جب حکم کیا جاوی کسی شخص پر ہاتہہ کاٹنی کا بسبب چوری کی پہر ہبہ کر دی وہ چیز چور کو مالک یا سونپ دی اوس چیز کو طرف اوسکی یا بیچ ڈالی اوسکو اوسکی ہاتہہ تو نہ ہاتہہ کاٹا جاوی اور کہا زفر اور شافعی اور احمد نی کہ کاٹا جاوی اور یہی ایک روایت ہی ابی یوسف سی اور موید ہی اوسکی حدیث صفوان کی اور جواب اسکا یہہ کہ یہہ حدیث ایک سو بہت سی طرح ہی کہ جیسی ذکر کی گئی اور حاکم وغیرہ کی روایت مین کچہہ زیادہ آئی ہی پس ہوا اس زیادتی مین اضطراب اور اضطراب موجب ضعف کا ہی ۱۲ ع **وَعَنْ** بُسْرِ بْنِ اَرْطَاۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَیْدِیْ فِی الْغَزْوِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَا فِی السَّفَرِ بَدَلَ الْغَزْوِ
روایت ہی بسر بن ارطاۃ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی کہ نہ کاٹی جاوین ہاتہہ غزوہ مین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابو داود اور نسائی نی مگر ابو داود اور نسائی نی کہا سفر مین بدلی غزوہ کی **ف** غزوہ مین کہا ابن ملک نی کہ یعنی کاٹا جاوی ہاتہہ چور کا جہاد مین جبکہ ہو لشکر دار الحرب مین اور نہ ہو امام وہان اور کار پرداز ہو ونکا امیر لشکر کا اور اسیطرح اور حدود بہی قایم کیجاوین اور اسپر عمل کیا ہی بعض فقہا نی بسبب احتمال اسکی کہ مل جاوی وہ ساتہہ لاحق ہونی طرف دار الحرب کے اور سبب خوف واقع ہونی تفرقہ اور سستی کی مجاہدین اور طیبی نی کہا کہ یہہ مذہب ابی حنیفہ کا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد ہاتہہ نہ کاٹنی سی غزوہ مین یہہ ہی کہ اگر چوری کری غنیمت کے مال مین سی پہلی تقسیم ہونیکی تو ہاتہہ نہ کاٹا چاہئی اوسکا اوسمین حق ہی اور کہا طیبی نے کہ سفر جو ذکر کیا گیا ہی دوسری روایت مین مطلق حمل کیا جاوی مقید پر یعنی سفر جہاد ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی السَّارِقِ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا یَدَہٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَہٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا یَدَہٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کی حق مین اگر چرا دی کاٹو ہاتہہ اوسکا یعنی داہنا پہر اگر چرادے

ہم نہ رحم کرونگی اوسپر ظاہر وہ جو محل شفقت تہا مثل قرابتی ورہانند اوسکی کی اسلیے حضرت نی فرمایا اگر ہوتی فاطمہ البتہ کاٹتا مین ہاتہ اوسکا نقل کی یہہ سائی نی **ف**
حاصل حضرت کی جواب کا یہہ کہ یہہ حق اللہ تعالی کا ہی واجب ہی مجہپر جاری کرنا اوسکا اسمین چشم پوشی نہین کر سکتا اگر بالفرض بمنفعل میری پارہ جگر سی صادر ہوتا تو
اوسکا بہی ہاتہ کاٹتا **وعن** ابن عمر قال جاء رجل الی عمر بغلام لہ فقال اقطع یدہ فانہ سرق مرأۃ لامرأتی فقال عمر لا قطع
علیہ وھو خادمکم اخذ متاعکم رواہ مالک اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمر کے غلام اپنا اور کہا
کہ کاٹو تم ہاتہ اوسکا اسلیے کہ اسنی چرایا ہی آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمر نی نہین ہاتہ کاٹنا اسپر یہہ خدمت گار تمہارا لی چیز تمہاری نقل کی یہہ مالک نے
ف گویا کہ حضرت عمر رضی نی اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف علت نہ کاٹنی کی اور وہ وجود اذن کا ہی ساتہہ اسکی تمہاری پاس پس احراز نہا اور یہی مذہب ہی ہمارا
اور امام احمد کا بخلاف واہل علم کی ح **وعن** ابی ذر قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر قلت لبیک یا رسول
اللہ وسعدیک قال کیف انت اذا اصاب الناس موت یکون البیت فیہ بالوصیف یعنی القبر قلت اللہ ورسولہ اعلم قال
علیک بالصبر قال حماد بن ابی سلیمان تقطع ید النباش لانہ دخل علی المیت بیتہ رواہ ابو داؤد
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوذر کہا مینی حاضر ہون یا رسول اللہ اور فرمانبردار رہون فرمایئے کیا فرماتی
ہین آپ فرمایا کیا کریگا تو جسوقت کہ پہنچیگی لوگون کو موت یعنی وبا یعنی پہاگیگا تو موت سی یا صبر کریگا ہوگا گہر یعنی قبر اوسوقت مین بدلی خادم کی یعنی اتنی
کثرت سی موت ہوگی اوسوقت کہ جگہہ قبر کی خریدی جاویگی ساتہہ قیمت غلام کی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتی ہین یعنی مین نہین جانتا کہ حال
میرا کیا ہوگا اوسوقت مین صبر کرونگا یا بہاگ جاونگا فرمایا لازم ہی تجہہ صبر کرنا کہا حماد بن ابی سلیمان نی کہ کاٹا جاوی ہاتہ کفن چور کا اسواسطی کہ داخل ہوا میت
پر اوسکی گہر مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی آنحضرت نی قبر کو بیت کہا پس قبر حرز ہوئی جب کہ گہر ہوتا ہی اگر کچہہ گہر سی چراوی تو ہاتہ کاٹنا آتا ہی
پس اسیطرح بیچ چرانی کفن کی قبر سی ہاتہ کاٹا جاوی پس یہہ جو دلیل پکڑی حماد نی اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ ضرور نہین کہ جس جگہہ پر اطلاق بیت کا ہووہ
حرز بہی ہو کیا نہین دیکہتا ہی تو اگر کوئی چراوی کچہہ ایسی بیت سی کہ نہو اوسکی لیی دروازہ بند یا نگہبان تو نہین کاٹا جاتا ہاتہ بلا اختلاف کہا ابن ہمام نی کہ
نہین ہاتہ کاٹنا آتا کفن چور کا نزدیک ابی حنیفہ و محمد کی اور کہا ابو یوسف و زمنون ماسون نی کہ اوسکا ہاتہ کاٹنا آتا ہی اور باقی تحقیق اس مقام کی
مرقاۃ مین دیکہنی چاہیی ح ع

باب الشفاعۃ فی الحدود

باب ہی بیچ بیان سفارش کرنی کی بیچ مقدمہ حدود کے

ف یعنی امام سی درخواست کرنی درگذر کرنیکی یم کرنی حد کی سی ح

الفصل الاول

ف صل ہی **عن** عائشۃ ان قریشا اھمھم
شان المرأۃ المخزومیۃ التی سرقت فقالوا من یکلم فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ومن یجترئ علیہ الا اسامۃ
بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ اسامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشفع فی حد من حدود اللہ
ثم قام فاختطب ثم قال انما اھلک الذین قبلکم انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف
اقاموا علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا متفق علیہ وفی روایۃ
لمسلم قالت کانت امرأۃ مخزومیۃ تستعیر المتاع وتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا
فاتی اھلھا اسامۃ فکلموہ فکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا ثم ذکر الحدیث بنحو ما تقدم
روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ قریش کو یعنی صحابہ کو قریش سی تہی فکر مین ڈالا حال عورت مخزومیہ کی نی کہ چوری کی تہی یعنی اور وہ اسباب عاریۃ لیکے
منکر ہی ہو جاتی تہی اور حضرت نی اوسکی ہاتہ کاٹنی کا حکم کیا تہا پس کہا آپسمین کہ کون کلام یعنی سفارش کری اوسکی مقدمہ مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کہ

نہین جرءت کرتا کوئی کہ حضرت سی مگر اسامہ بن زید کہ پیاری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی پس کلام کیا اونہون نی اسامہ سی پہر کلام کیا آنحضرت نی
اسامہ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفارش کرتا ہی تو بیچ حد کی اللہ کی حدونسی پہر کہڑی ہوی حضرت اور خطبہ فرمایا پہر فرمایا یعنی اثنای خطبہ مین بعد
بعد حمد و ثنا کی کہ نہین ہلاک کیا اون لوگون کو کہ تہی پہلی تمسی مگر اسی کہ وہ تہی جسوقت چراتا درمیان اونکی کوئی شریف یعنی قوی چہوڑ دیتی اوسکو یعنی بغیر قایم کی
حد کی اوسپر اور جسوقت چراتا اونمین کوئی غریب جاری کرتی اوسپر حد اور قسم ہی اسکی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چراوی تو البتہ کاٹون مین ہاتہہ اوسکا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی ایک عورت مخزومیہ بعاریۃ یعنی اسباب لوگون سی اور منکر ہو جاتی
تہی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کاٹنی ہاتہہ اوسکی کی پس آئی لوگ اوس عورت کی اسامہ کی پاس اور کلام کیا اسامہ سی پہر کلام کیا اسامہ نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ اوس عورت کی پہر ذکر کی مسلم نی یا روایت کرنیوالی نی عائشہ سی حدیث مانند حدیث کی کہ گذری **ف** مخزومیہ منسوب ہے
طرف بنی مخزوم کی کہ وہ بڑا قبیلہ ہی قریش مین سی اور منکر ہو جاتی اگر کہا جاوی کہ بسبب انکار کی ہاتہہ کاٹنا نہین آیا ہی جواب اسکا یہہ کہ ذکر انکار کا واسطی معلوم
کروانی حال اوس عورت کی ہی کہ یہہ حال رکہتی تہی اور کاٹنا ہاتہہ کا بسبب چوری اوسکی کی تہا جیسی کہ حدیث متفق علیہ مین اوپر گذرا پس نقد پر یہہ ہی فرقت
کہا جمہور نی کہ نہین ہاتہہ کاٹنا آتا اوسکا کہ مکر جاوی عاریۃ کی چیز لیکر اور کہا احمد اور اسحق نی کہ واجب ہی ہاتہہ کاٹنا اوسمین بہی اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ
حرام ہی سفارش کرنی حد مین بعد پہنچنی قضیہ اوسکی کی پاس امام کی بسبب اس حدیث کی اور اجماع ہی اسپر کہ حرام ہی سفارش کروانی اوسمین اور پہلی پہنچنی قضیہ کے پاس
امام کی اجازت دی ہی سفارش کی اکثر علما نی جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوی اوسکی صاحب شر اور ایذا دینی والا لوگون کو اور وہ گناہ کہ واجب ہی اوسمین
تعذیر جائز ہی سفارش کرنی اور سفارش کروانی اوسمین برابر ہی کہ پہنچا قضیہ امام پاس یا نہ پہنچا اسلیے کہ یہہ سفارش آسان ہی بلکہ مستحب ہی اگر نہو وہ جسکی
سفارش کیجاوی ایذا دینی والا

الفصل الثانی

فصل دوسرے عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من حالت شفاعتہ دون حد من حدود اللہ فقد ضاد اللہ ومن خاصم فی باطل وھو یعلمہ لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع ومن قال
فی مؤمن ما لیس فیہ اسکنہ اللہ ردغۃ الخبال حتی یخرج مما قال رواہ احمد وابو داود وفی روایۃ البیہقی فی شعب الایمان من
اعان علی خصومۃ لا یدری احق ام باطل فھو فی سخط اللہ حتی ینزع روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتی تہی جو شخص کہ حائل ہو سفارش اوسکی نزدیک حد کی حدون اللہ کی سی یعنی منع کری بسبب سفارش اپنی کی حد کو پس تحقیق ضد کی اوسنی اللہ سی یعنی مخالف
کی اوسکی اسلیے کہ امر اوسکا قایم کرنا ہی حدونکا اور جو شخص کہ جہگڑا کری بیچ باطل کی یعنی ناحق حال آنکہ جانتا ہی اوسکو کہ باطل ہی ہمیشہ رہتا ہی بیچ غضب
اللہ کی یہانتک کہ باز آوی اوس سی اور جس شخص نی کہا بیچ حق مومن کی وہ کہ نہین اوسمین یعنی عیب و نقصان کہیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ کیچڑ پیپ دوزخیو
کی یہانتک کہ نکلی اوس چیز سی کہ کہی ہی یعنی اوس گناہ سی ساتہہ توبہ کی یا پاک ہووی اور برآوی اوس سی ساتہہ پورا ہو چکنی عذاب کی کہ مستحق اوسکا ہوا ہی نقل کی یہہ
احمد اور ابو داود نی اور بیچ روایت بیہقی کی شعب الایمان مین یہہ ہی کہ جو کوئی مدد کری ایک جہگڑی پر کہ نہین جانتا کہ حق ہی یا باطل پس وہ بیچ غضب الہی کے ہی یہانتک کہ باز آوے

وعن ابی امیۃ المخزومی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلص قد اعترف اعترافا ولم یوجد معہ متاع فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخالک
سرقت قال بلی فاعاد علیہ مرتین او ثلثا کل ذلک یعترف فامر بہ فقطع وجیٔ بہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغفر اللہ وتب الیہ فقال استغفر اللہ و
اتوب الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم تب علیہ ثلاثا رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ھکذا وجدت فی الاصول الاربعۃ وجامع الاصول
وشعب الایمان ومعالم السنن عن ابی امیۃ وفی نسخ المصابیح عن ابی رمثۃ بالراء والثاء المثلثۃ بدل الھمزۃ والیاء
اور روایت ہی ابی امیہ مخزومی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی ساتہہ اوسکی کوئی چیز یعنی چوری کے

نال دین سی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین گمان کرتا مین تجکو کہ چرایا ہو کہا اوسنی کہ ہان چرایا ہی پس کہا آنحضرت نے یہہ لفظ دوبار یا تین بار کہ گمان نہین کرتا مین تجکو کہ چرایا ہو ہربار اقرار کرتا تھا وہ کہ ہان چرایا ہی پس حکم کیا آنحضرت نے واسطی اوسکی ساتھہ کاٹنی ہاتہہ کے پس کاٹا گیا ہاتہہ اور لایا گیا وہ چور یعنی بعد ہاتہہ کاٹنی کے حضرت کی پاس پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتھہ مانگ اور رجوع کر طرف اوسکی یعنی ساتھہ دلکی پس کہا چور نے کہ بخشش مانگتا ہون اللہ سے اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یا الٰہی قبول کر توبہ اوسکی نقل کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ہیبط حسیی یا یہی ہے اصول چارونکی کہ عبارت چارون سنن مذکورہ سے ہی اور جامع الاصول اور شعب الایمان مین بیہقی کے اور معالم السنن مین خطابی کے بیچ ابی امیہ سے یعنی یہہ بیان ہی ہلذا کا یعنی صاحب مشکوٰۃ کہتا ہی کہ اون سب کتابون مذکورہ مین ابی امیہ ہی اور بیچ نسخون مصابیح کی عن ابی رمثہ ساتھہ رے مکسورہ کی اور ثے تین نقطہ والی کے اور میم کی ہمزہ کی ادری کے **ف** کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہ یہہ غلط ہی اگرچہ ابو رمثہ بہی صحابی ہی لیکن یہہ حدیث اوس سے نہین ہے اور یہہ جو فرمایا حضرت نے کہ نہین گمان کرتا مین کہ مقصود حضرت کا اس سے یہہ تہا کہ وہ رجوع کری اپنی اقرار سے اور ساقط ہو جاوے حد اوس سے کیونکہ حد نامین کرتی تہی اور یہہ ایک قول شافعی کا ہی دو قولون مین سے اور ہمارے نزدیک اور اماموںکی نزدیک یہہ مخصوص ساتہہ حد زنا کی ہی اور حضرت نے جو چور کو استغفار کا حکم کیا یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ حد نہین ہے پاک کرنیوالی بالکل بلکہ وہ پاک کرنیوالی ہی اصل گناہ کو پس نہین ہی علاقہ اب واسطی دوبارہ پروردگار کے جانب سے ع ح

باب حد الخمر

یہہ باب ہے بیچ بیان حد شراب کی **ف** پینا شراب کا حرام ہے ساتہہ کتاب و سنت کے اور اجماع کے اور حد شراب پینی کی اسی کوڑے ہین نزدیک جمہور اماموں کے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب شافعی کا اور ایک قوم کا مذہب یہہ ہی کہ چالیس کوڑے ہین ح **ف** جو کوئی پیوی شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو پہر پکڑا جاوے اور بو اوسکی موجود ہو یا لاوین لوگ اوسکو اسحال مین کہ وہ نشے مین ہو اگرچہ نشا سبب پینی نبیذ کی ہوا اور گواہی دین اوس پینی کی دو شخص یا وہ اقرار کری اوسکا ایکبار اور نزدیک ابی یوسف کے دوبار اور معلوم ہو پینا اوسکا جو شی تو حد مارا جاوے جبکہ ہوشیار ہو جاوے اسی کوڑے آزاد کی اور چالیس غلام کی اور متفرق اوسکی بدن پر جیسی کہ زنا مین یاد ہو اور اگر اقرار کیا اوسنی یا گواہی دی دو شخصون نے اوسپر بعد جاتے رہنی بو اوسکی کی تو نہ حد مارا جاوے اور نہ حد مارا جاوے وہ شخص کہ پائی جاوے اوس سے بو شراب کی یا قی کری شراب یا اقرار کری یہہ پہر جاوی اقرار سے یا اقرار کری حالت نشے مین اور نشا موجب حد کا وہ ہی کہ نا امتیاز کری مرد و عورتمین اور زمین و آسمان مین اور صاحبین کے نزدیک یہہ ہی کہ ہذیان اور واہیات بکنی لگی اور فتوی اسی پر ہی ملتقی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم کیا مارنیکا بیچ حد شراب پینی کی ساتھہ شاخون کہجور کی اور جوتون کی اور مارے ابوبکر نے چالیس دُرّے نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین انس سے یون آیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے مارتی حد شراب مین ساتھہ جوتیون کی اور شاخون کہجور کی چالیس **ف** پہلی روایت مین بغیر تعیین عدد کی آئی ہی پس وہ مجمل ہی سبب اوسکی روایت دوسرا کہ عدد اوسکی چالیس تہے اسی حدیث پر عمل کیا ہی امام شافعی نے اور امام ابو حنیفہ کے دلیل وہ حدیث ہی کہ آتی ہی بیچ فصل ثالث کے کہ اسی کوڑے ہیں جو ع **وعن** السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَیْہِ بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَۃِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا تہا لایا جاتا پینی والا شراب کا بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیچ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور ابتدائی خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی پس کہڑی ہوتی ہم اوسکی طرف اوسکو مارتی تہی ہاتہون اپنی اور جوتیون اپنی کی اور چادرون اپنی کی یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمر کے پس مارتی تہی چالیس کوڑے یہانتک کہ جب سرکشی کری شراب پینی والی اور نکل گئی حد اعتدال سے ماری حضرت عمر نے اسی کوڑے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اور چادرون اپنی کی یعنی بلکہ وہ بٹتی تہی اونکی چادرون کو بطور کوڑے کی اور ماری جاتی تہی اونسی ہو اور مراد اوکی یہہ ہی کہ اوسوقت مین بغیر تعیین عدد کی تہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد یہہ تہی کہ حکم تہی چالیس کو ماری سبب قوال اوسکی یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت الخ اور اسی کوڑی حضرت عمر نے واسطی سیاست کے ماری اور اجماع ہوا صحابہ کا اسپر جو بیچ حاضر تہی کسیکو مخالفت جہد نہ تہی اور حد زیادہ اوسپر نہ تہی ہے اور منقول ہی حضرت علی سے کہ کہا انہون نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے ماری اور کامل کیا اوسکو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا علی نے سب کو ملی وہ سنت ہے اور اب اجماع اسی پر ہی ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ قَالَ ثُمَّ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَۃِ فَضَرَبَہٗ وَلَمْ یَقْتُلْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُؤَیْبٍ وَفِیْ

أخرجهما والنسائي وابن ماجة والدارمي عن نفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم منهم ابن عمر ومعاوية وأبو هريرة
والشريد إلى قوله فاقتلوه روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ پیوی شراب پس مارو اوسکو دپہر پس اگر عود
کری اوپر پیوی چوتہی بار پس قتل کرو اوسکو کہا جابر نی پہر لایا گیا پاس حضرت کی بعد اسحدیث کی ایک شخص کہ تحقیق پی تہی شراب بیچ
چوتہی بار کی پس مارا اوسکو اور نہ قتل کیا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابو داؤد نی قبیصہ بن ذویب سی اوبیچ اور روایت
ترمذی اور ابو داود کی اوربیچ اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی ایک جماعت اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
ان مین سی ابن عمر اور معاویہ اور ابو ہریرہ اور شرید ہین قول ان کی فاقتلوہ تک ہین یعنی انکی روایت مین ثم اتی الخ نہین ہی **ف** پس
قتل کرو مراد یہہ ہی کہ بہت مارو یا امر بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا اور بعضون نی کہا یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور پہر
نہ قتل کیا اوسکو اس سی معلوم ہوا کہ حکم قتل کرنیکا بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا یا منسوخ ہوا ساتہہ اسحدیث کی اور نقل کیا نووی نی
ترمذی سی کہ کہا نہین ہی میری کتاب مین کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہو امت نی اوپر ترک کرنی عمل کی اسپر مگر حدیث جمع صلوتین کی بغیر خوف
اور مینہہ کی اور حدیث قتل کرنی شراب پینی والی کی چوتہی بار مین ؛ ح **وعن** عبد الرحمن بن الأزهر قال كأني أنظر إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم إذ أتي برجل قد شرب الخمر فقال للناس اضربوه فمنهم من ضربه بالنعال ومنهم من ضربه بالعصا
ومنهم من ضربه بالميتخة قال ابن وهب يعني الجريدة الرطبة ثم أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ترابا من الأرض
فرمى به في وجهه رواه أبو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن ازہر سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی اوسوقت کہ لایا گیا ایک شخص اوپر حضرت کی کہ پی تہی شراب پس فرمایا آدمیونکو کہ مارو اوسکو پس بعضون نی مارا اوسکو ساتہہ جوتیون
کی اور بعضون نی مارا لکڑیسی اور بعضون نی مارا ساتہہ سنٹیون کہجور کی کہا ابن وہب نی کہ راوی حدیث کا ہی مراد رکہتی تہی عبد الرحمن ساتہہ میتخہ کی سنٹی ہری کہجور
کی پہر لی حضرت نی مٹی زمین مین سی پس پہینکا اوسکو اوسکی منہہ پر نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** مٹی پہینکی اوسکی حقارت کی لیی کہ مرتکب ایسی فعل
شنیع کا ہوا ؛ ع **وعن** أبي هريرة قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي برجل قد شرب فقال اضربوه فمنا الضارب
بيده والضارب بثوبه والضارب بنعله ثم قال بكتوه فأقبلوا عليه يقولون ما اتقيت الله ما خشيت الله ما استحييت
من رسول الله فقال بعض القوم أخزاك الله قال لا تقولوا هكذا لا تعينوا عليه الشيطان ولكن قولوا اللهم اغفر له
اللهم ارحمه رواه أبو داود روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کہ پی تہی شراب پس فرمایا حضرت
نی مارو اسکو پس بعضی ہم مین سی مارتی تہی اوسکو اپنی ہاتہہ سی اور بعضی ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی بل دیکر اور بعضی ساتہہ پاپوش اپنی کی پہر فرمایا تنبیہ
کرو اور عار دلاؤ اسکو زبان سی پس متوجہ ہوئی لوگ اوسپر کہنی لگی نہ پرہیز کیا تونی اللہ کی مخالفت سے نہ ڈرا تو خدا کی عذاب سی اور نہ حیا کی تونی رسول
اللہ سی یعنی ترک متابعت انکی سی یا سامنی آنی انکی سی پہر کہا بعضی لوگون نی کہ رسوا کری تجکو اللہ یعنی آخرت مین یا دنیا اور آخرت مین فرمایا نہ کہو تم
اسطرحسی مدد دو اسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الہی بخش تو اسکو یعنی مٹادی گناہ اسکی اور رحم کر اسپر یعنی ساتہہ توفیق طاعت کی یا بخش اسکو دنیا مین
اور رحم کر اسپر عقبی مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** زبانسی جو تنبیہ کی انکو حضرت نی فرمایا تو ظاہرا یہہ امر استحباب کی لیی ہی بخلاف اول کی کہ وہ ایجاب
کی لیی ہی اور نہ مدد دو اسپر الخ یعنی اسطرحکی دعا کر اسلیی کہ جب رسوا کریگا اسکو رحمن تو غالب آویگا اوسپر شیطان یا اسلیی کہ جب سنیگا وہ یہہ
تو نا امید ہوگا اسکی رحمت سی اور منہمک رہیگا گناہونمین اور باعث ہوگا اسکو غضب اصرار پس ہوگی یہ دعا سبب اور مددگار اوسکی ہلاکی مین ولیکن کہو یعنی

اول یاب او بہہ ظاہر ہی ایلیے کہ مطلوب اول مین عار دلانی ہی اور وہ غیر مناسب ہی ساتہہ قول الکبل اللہم اغفرلہ + ع **وعن** ابن عباس قال شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی دار العباس انفلت فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال افعلہا ولم یامر فیہ بشیء رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا پی شراب ایک شخص نی پس مست ہوا پہر ملاقات کیا گیا اسحال مین کہ جھومتا چلتا تہا راہ مین یعنی جیسکہ عادت شراب خوار ونکی ہوتی ہی پس پکڑ لائی اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب برابر پہنچا عباس کی گہر کی چھٹ گیا اور گیا حضرت عباس کی پاس اور چمٹ گیا اونسی یعنی واسطی سفارش اور پناہ چاہنی کی پس ذکر کی گئی یہہ بات اور حضرت کی پس ہنسی اور فرمایا کیا اوس شخص نی یہہ اور نہ حکم فرمایا حضرت نی اوسکی حق مین کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی نہ حد مار نیکا حکم فرمایا اور نہ تعزیر دینی کا ایلیے کہ پینا شراب کا اوسکی اقرار سی اور گواہی عادلون کی سی ثابت نہوا اور راہ مین جھومتی چلنی سی ثابت ہونا سکر کا کہ باعث حد ہو لازم نہین آتا + ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عمیر بن سعید النخعی قال سمعت علی بن ابی طالب یقول ما کنت لاقیم علی احد حدا فیموت فاجد فی نفسی منہ شیئا الا صاحب الخمر فانہ لو مات ودیتہ وذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسنہ متفق علیہ روایت ہی عمیر بن سعید نخعی سی کہ کہا سنا مین علی بن ابیطالب سی کہتی تہی کہ نہین مین کہ جاری کرون کسی پر حد پہر مرجاوی وہ یعنی بسبب حد مار نیکی پس پاؤن مین بیچ دل مین اوسکی نی سی کچہہ یعنی غم ایلیے کہ بحکم شرع ہی اور وہ جگہہ رحم و شفقت کی ہی نہین مگر پینی والا شراب کا پس تحقیق وہ اگر مرجاوی یعنی بسبب مارنی کوڑون کی زیادہ چالیس سی تو دیت اوسکی بہرونگا مین اور یہہ اس سبب سی ہی کہ پیغمبر خدا نی نہین مقرر کی ہی حد اوسکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی معین نہین کر دی ہی حد شراب کی کہ اتنی ہین کوڑی مارنی چاہیین اگرچہ بعضی حدیثون مین چالیس یا مانند چالیس کے واقع ہوئی ہین پس چونکہ مین اسی مارون اور وہ مرجاوی تو ڈرتا ہون کہ شاید زیادتی کی نسبت میری ثابت ہو پس اس جہت سی دیت دونگا اور اجماع ہی علما کا اوپر اسکی کہ جسپر حد واجب ہو اور حد لگی اور وہ مرجاوی تو دیت اوسکی دینی نہین آتی اور حضرت علی سی یہہ بات بنا بر احتیاط کی تہی اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کی حضرت عمر سی کہ اسی ہی محبوبتر ہین نزدیک میری + ح **وعن** ثور بن زید الدیلمی قال ان عمر استشار فی حد الخمر فقال لہ علی اری ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر واذا سکر ہذی واذا ہذی افتری فجلد عمر فی حد الخمر ثمانین رواہ مالک اور روایت ہی ثور بن زید دیلمی سی کہ کہا تحقیق حضرت عمر نی مشورہ کیا یعنی صحابہ سی بیچ تعین حد شراب کی پس کہا واسطی اونکی حضرت علی نی کہ رای میری یہہ ہی کہ مارو اوسکو اسی درے ایلیے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہی شراب مست ہو جاتا ہی اور جسوقت مست ہوتا ہے ہذیان بکتا ہی اور جسوقت کہ ہذیان بکتا ہی بہتان لیتا ہی پس حکم کیا حضرت عمر نی بیچ مارنی حد شراب کی اسی درے نقل کی یہہ مالک نی **ف** بہتان لیتا ہی یعنی افترا کرتا ہی محصنات پر ساتہہ زنا کی پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہی اور حد قذف کی اسی درے ہین اور حکم باعتبار اغلب کی ہی پس حضرت عمر نی اسی درے کی حد شراب مین حضرت علی کی کہنی سی اور اجماع کیا صحابہ نی اسپر + ح

باب مالا یدعی علی المحدود

باب ہی بیچ اس چیز کا کہ دعای بد نہ کیجاوی اوسپر کہ حد مارا جاوی **ف** جیسکہ ایک شخص نی حضرت کی سامنی شراب پینی والی کو کہا اخزاک اللہ اور حضرت نی منع فرمایا کہ یون نہ کہو اور مغفرت اور رحمت چاہو + ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عمر بن الخطاب ان رجلا اسمہ عبد اللہ یلقب حمارا کان یضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جلدہ فی الشراب فاتی بہ یوما فامر بہ فجلد فقال رجل من القوم اللہم العنہ ما اکثر ما یؤتی بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوہ روایت ہی حضرت عمر سی کہ ایک شخص نام اوسکا تہا عبد اللہ لقب کیا جاتا تہا حمار یعنی گدہا سبب بیوقوفی کی ہنساتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تہے

حضرت کہ حد ماری تھی اسکو یعنی ایکبار بسبب پینے شراب کی پس لایا گیا وہ ایک اور دن پس حکم کیا واسطے اوسکی دُرّے مارنے کا پس دُرّے مارا گیا پس کہا ایک
شخص نے قوم میں سے یا الہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہے اسکو یعنی بسبب پینے شراب کی پس فرمایا حضرت نے نہ لعنت کرو اسکو قسم ہے اللہ کی وہ
چیز کہ جانتا ہوں میں یہہ ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول وسکیکو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ نہیں جائز لعنت
کرنی کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسول کی سبب ہے قرب الہی کی پس نہیں جائز ہے لعنت کرنی محب خدا اور رسول کو اسلیے
کہ لعنت کی معنی ہیں دور کرنا رحمت الہی سے ۴ ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ
فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا
لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص کہ پی تھی
شراب پس فرمایا مارو اسکو پس بعضے ہم میں سے مارنے والے تھے ساتھ ہاتھ اپنی کی اور بعضے ہم میں سے مارنیوالے تھے ساتھ جوتوں اپنی کی اور بعضے مارنے
والے تھے ساتھ کپڑے اپنی کی پس جب پھرا وہ شخص کہا بعضوں نے کہ رسوا کرے تجکو اللہ فرمایا نہ کہو اس طرح سے مدد لاؤ اسپر شیطان کی نقل کی یہہ بخاری
نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى
نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ
مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا
حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلَى هٰذَا الَّذِي سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ
نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَيْنَ فُلَانٌ
وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ يَأْكُلُ
مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ
لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
گواہی دی یعنی اقرار کیا نفس اپنی پر یہہ کہ جماع کیا ایک عورۃ سے بطریق زنا کی چار بار یعنی اقرار کیا اسکا چار بار یعنی چار مجلسوں میں ہر بار منہہ پھیرتے تھے حضرت
اوس سے یعنی واسطے ساقط ہونے حد کی پس متوجہ ہوے پانچویں بار میں فرمایا کیا صحبت کی تو نے اوس سے کہا ہاں فرمایا صحبت کی تو نے یہانتک کہ غائب ہوا
وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اوسکی یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کی کہا اوسنے کہ ہاں فرمایا جیسے غائب ہو جاتی ہے سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کوئی میں
کہا کہ ہاں فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے زنا کہا کہ ہاں کیا میں نے اوس عورۃ سے ہر وجہ حرام وہ کہ کرتا ہے مرد اپنی بیوی سے حلال فرمایا کیا ارادہ رکھتا ہے تو
ساتھ اسی کہنی کی کہا کہ ارادہ رکھتا ہوں میں یہہ کہ پاک کرو تم مجکو گناہ مذکور سے بسبب قایم کرنی حد کی پس حکم فرمایا حضرت نے پس سنگسار کیا گیا پھر سنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو اپنی یاروں میں سے کہ کہتا تھا ایک انمیں سے واسطے رفیق اپنی کی دیکھ طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اللہ نے اسپر پس چھوڑا
نفس اوسکی نے یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنی کتی کی پس چپ رہے حضرت دونوں کی طرف سے اور کچھہ نفرمایا پھر چلے ایک ساعت یہانتک کہ گذرے ایک مری ہوی
گدھے پر کہ اوٹھائی تھی پانوں اپنا یعنی بسبب پھول جانے کی پس فرمایا حضرت نے کہاں ہے فلانا اور فلانا یعنی پوچھا اون دو شخصوں کو کہ حقارت ماعز کی
تھی بسبب سنگسار ہونیکی پس کہا دو شخصوں نے کہ ہم ہیں وہ دونوں یا رسول اللہ پس فرمایا اترو اور کھاؤ گوشت مردار اس گدھے سے پس عرض کیا اون دونوں نے

ای پیغمبر خدا کون کہاتا ہی اس سی یعنی یہہ لایق کہانیکی نہین ہمکو کیون فرماتی ہین آپ اسکی کہانیکو فرمایا جو کچہہ کہ آبرو ریزی کی تمنی بہائی اپنی کی اوہی سخت تر ہی کہانی اسکی سی کی قسم ہی اوسذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق وہ اب بیچ نہرون بہشت کی ہی غوطی مارتا اون مین نقل کی یہہ ابو داؤد نے

وعن خزيمة بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصاب ذنبا اقيم عليه حد ذلك الذنب فهو كفارته رواه في شرح السنة اور روایت ہی خزیمہ بن ثابت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہونچی ایک گناہ کو کہ موجب ہو حد کا اور قایم کیجاوی اوسپر حد اوس گناہ کی یعنی مثلا زنا کیا اور دری مارے گئی یا چوری کی اور ہاتہہ کٹا پس وہ حد کفارہ او سکاہو او گناہ مٹ گئی نقل کی یہہ شرح السنہ مین

وعن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اصاب حدا فعجل عقوبته في الدنيا فالله اعدل من ان يثني على عبده العقوبة في الآخرة ومن اصاب حدا فستره الله عليه وعفى عنه فالله اكرم من ان يعود في شيء قد عفا عنه رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا جو شخص کہ پہونچی حد کو یعنی گناہ کو کہ اوسپر حد ہی پس جلدی کی گئی سزا اوسکی دنیا مین یعنی حد یا تعزیر ماری گئی اسپر پس سزا نہین دیا جاویگا آخرت مین پس البتہ اللہ تعالی عادل تر ہی اسی کہ دوبارہ دی سزا اپنی بندیکو آخرت مین اور جو شخص کہ پہنچا حد کو اور ڈہانکا اوسکو اللہ نی اسپر اور معاف کیا اوس سی پس اللہ تعالی کریم تر ہی اس سی کہ دوبارہ کری مواخذہ بیچ ایک چیز کی کہ معاف کیا ہو اوس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف ڈہانکا اسکو اللہ نی اسپر اسطرح کہ توبہ کی اوسنی گناہ سی اور جہو اسپر ہیں پردہ پوشی کرنی بندیکی اپنی نفس پر اور توبہ کرنی بعد کی اوسکی دل سی بہی اور ظاہر کرنی اسکی سی فع

باب التعزير

باب ہی بیچ بیان تعزیر کی ف تعزیر کہتی ہین ادب دینی کو کم حد سی اور اصل اسکی عزر ہی یعنی منع اور رد کی چونکہ تعزیر باز رکہتی ہی اس فعل کی پہر کرنیسی کہ جسپر تعزیر دیا گیا اسلیی یہہ نام اسکا رکہا گیا ع

الفصل الاول فصل پہلی عن ابي بردة بن نيار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يجلد فوق عشر جلدات الا في حد من حدود الله متفق عليه روایت ہی ابی بردہ بن نیار سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ مارے جاوین کوڑی زیادہ دس کوڑون سی مگر بیچ حد کی حدون اللہ کی سی نقل کی ہی بخاری و مسلم نی ف ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ تعزیر مین زیادہ دس کوڑون سی نہ مارے اور علما نی لکہا ہی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی جانا چاہیی کہ علماء کی اسباب مین اختلاف کیا ہی امام ابو حنیفہ اور امام محمد کی نزدیک اکثر تعزیر انتالیس ہی ہین اور نزدیک ابو یوسف کی پچہتر دری اور اقل اوسکی تین دری ہین بالاتفاق اور اتفاق ہی اسپر کہ تعزیر بعد حد کو نہ پہونچی لیکن سخت تر حد سی ہو ع

الفصل الثاني فصل دوسری عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ضرب احدكم فليتق الوجه رواه ابو داود روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ مارے ایک تمہارا پس چاہیی کہ بچاوی منہہ کو نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف خواہ حد مارے یا تعزیر یا تادیب کی لیی مارے منہہ پر نہ مارے ع

وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قال الرجل للرجل يا يهودي فاضربوه عشرين واذا قال يا مخنث فاضربوه عشرين ومن وقع على ذات محرم فاقتلوه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہی ایک شخص دوسری شخص کو یعنی مسلمانکو ہی یہودی پس مارو اوسکو بیس کوڑی اور جسوقت کہی ای مخنث پس مارو اوسکو بیس کوڑی اور جو شخص زنا کری محرم سی پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف مخنث اوسکو کہتی ہین کہ جسکی کلام اور اعضا مین سستی ہو اور مشابہ عورتون کی حرکات اوسکی ہون اور جسکو زنخا اور زنانا کہتی ہین اور تعزیر دیا جاوی وہ شخص کہ بہتان زنا کا کری مملوک کو یا کافر کو یا بہتان کری مسلمانکو سوائی زنا کی ساتہ ان لفظون ای فاسق ای فاجر ای کافر ای خبیث ای چور ای منافق ای لوطی ای یہودی یا وہ شخص کہ کہیلتا ہی ساتہہ لڑکون کے

اسی سود خور اسی بوت اسی مخنث اسی خائن اسی قحبہ بچہ اسی بیٹی عورۃ بدکار کی اسی مذبوط اسی قرطبان اسی مادہ الزوانی او اللصوص اسی حرام زادی او سہ تعزیر
یعنے البلا کا زانیوں کا یا چوروں کا
دیا جاوی ساتھہ ان الفاظ کی اسی گدہی اسی کتی اسی بندر اسی بوکر اسی سور اسی بیل اسی سانپ اسی بہیڑیا اسی حجام اسی بیٹی حجام کی ور باپ وسکا حجام نہین
اور اسی ولد الحرام اسی عیار اسی ناکس اسی منکوس اسی سخرہ اسی ٹھٹہی باز اسی بلا اسی سوا اسی اور ایسی جانی ہی علما نی تعزیر اسکی جبکہ مخاطب اشراف او رپنجا ہو
خاوند کو یہہ کہ تعزیر دی اپنی بیوی کو سبب ترک کرنی زینت کی ور سبب کہنا ماننی کی جبکہ بلاوی وہ اوسکو طرف بچہونی اپنی کی یعنی صحبت کیلیے اور سبب ترک کرنی نماز
کی اور ترک کرنی غسل جنابت کی اور سبب نکل جانیکی اوسکی گہر سی اور جو شخص ناکرے محرم سی اس طرح عمل کیا ہی ساتھہ ظاہر اس حدیث کی امام احمد نی اور جمہور کے نزدیک
یہہ زجر و تشدید کی لیے ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ محمول ہی اوپر حلال ور سکہ جاننی کی اس الاحکم اوسکا اور زنا و نکا سا ہی کہ سنگسار ہی اگر محصن ہو اور دری ہین اگر غیر
محصن ہو ؛ ح ؛ ولتقی و ع وَعَن عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَحْرِقُوْا
مَتَاعَہٗ وَاضْرِبُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی حضرت عمر رضہ سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی اوسنی بیچ راہ خدا کی یعنی غنیمت کی مال مین سی پہلی تقسیم ہونی کی چرا لیا پس جلا دو
اسباب اوسکا اور مارو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** جلادو اسباب علما نی اختلاف کیا ہی
اسمین بعضون نی منع کیا ہی جلانی اسباب کیسی اور کہتی ہین کہ یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا یا محمول ہی تغلیظ و تشدید پر اور حمل کیا ہی امام احمد
نی اسکی ظاہر پر اور کہا کہ جلایا جاوی اسباب سوا ای مصحف مجید اور ہتیار اور حیوانکی اور مارو بطریق تعزیر کی اور پہلی معلوم ہی ہو چکا ہی اسکو کہ مین تکل ثنا
نہین آتا ؛ ح

باب بیان الخمر و وعید شاربہا

باب ہی بیچ بیان خمر کی اور وعید پینی والی اوسکی کی **ف** یعنی اس باب مین بیان
ہی حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہی اور بیان ہی اسمین وعید یعنی ڈر کی پینی والی اسکی کا قاموس مین لکھا ہی کہ خمر اوس چیز کو کہتی ہین کہ مستی لاوی اور وہ
شیرہ انگور کی یا عام ہی کہ شیرہ انگور کی ہو یا سوا ای اسکی کی اور کہا کہ عموم صحیح تر ہی اسلیے کہ خمر مدینہ مین حرام ہوئی اور مدینہ مین خمر انگور کی تہی نہین بلکہ کہجور کی
کی تہی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہہ ہی کہ خمر لغت مین بمعنی ڈہانکنی اور خلط کی ہی اور خمر ڈہانپ دیتی ہی عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہی اسکو یہہ مضمون قاموس مین ہی
اور جاننا چاہیی کہ چیزین نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہین ایک قسم شراب کی یہہ کہ شیرہ انگور کا ہی جسوقت جوش لایا اور گاڑہا ہوا اور کف لانا شرط نہین بنا بر قول
مختار کی اسکو خمر کہتی ہین عربی مین دوسری قسم کہ شیرہ انگور کا قدری پکایا جاوی نام اوسکا باذق ہی اور فارسی مین اسکو بادہ کہتی ہین اور جو قدر
دو تہائی کی پکایا گیا ہوا وسکو طلا کہتی ہین تیسری قسم نقیع التمر اسکو سکر کہتی ہین یعنی شربت خرما تر کا جب گاڑہا ہو جاوی اور کف لاوی چوتہی قسم شراب
کی نقیع الزبیب یعنی شربت منقی یا کشمش وغیرہ کا جسوقت جوش مارے اور جہاگ لاوی پس یہہ تینون قسمین اخیر شراب کی جب جوش دیجاوین اور گاڑہی ہون تو
حرام ہین بالاتفاق کیونکہ اسحالت مین ان چیزون مین نشہ ہوتا ہی اور جو یہہ صفت مذکورہ نہ پائی جاوی تو حرام نہین جیسی شربت خرما وغیرہ چار پہر یا آٹہ
پہر کا ہو اور متغیر نہو تو پینا درست ہی اور چار چیزین پینی کی اور ہین کہ حلال ہی پینا اونکا اسصورت مین کہ قدری پکائی جاوین اور نشہ نہ لاوین اور جب نشہ
لاوین تو یہہ بہی قسمین حرام ہین اور بدون پکانیکی دیر تک رہی اور کف لاوی تو بہی پینا اوسکا حرام ہی ایک انمین سی نبیذ تمر یعنی شربت بھیگی خرما کا کہ قدری
پکایا جاوی اگرچہ کچھہ گاڑہا ہو وی تو اوسکا پینا جائز ہی دوسری قسم خلیط یعنی خرما اور منقی کو کہ قدری جوش دیکر شربت نکالین تیسری قسم نبیذ شہد اور
گیہون اور جو جوار باجرہ وغیرہ کہ پکاوین چوتہی قسم مثلث عنبی یعنی پانی انگور کا پکایا جاوی یہانتک کہ دو حصہ خشک ہو جاوی اور ایک حصہ باقی رہے
پہر یہہ چارون قسمین آخر کی بنا بر تقویت پانی کی عبادت پر نہ واسطی لہو اور شہوت کے نزدیک امام اعظم کی حلال ہین اور نزدیک امام محمد کی واسطی
قوت عبادت کی بہی پینا انکا حرام ہی اور از راہ شہوت کی بالاتفاق حرام ہی مگر فتوی اہل تحقیق کا اوپر قول امام محمد کی ہی جیسیکہ ترجمہ عبارت

عینی شرح کنز کا شامل حدیث شریف کو بھی نقل کیا جاتا ہی کہا امام محمد اور امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ جو چیز بہت نشہ لاوی اور مست کر دی پس تھوڑی بھی وہ حرام ہی کیطرح کا نشہ بموجب فرمانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو چیز نشہ کری شراب ہی اور ساری چیزیں نشہ کی حرام ہیں نقل کیا اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نی اور صحیح کیا اس حدیث کو اور فتوی امام محمد کی قول پر ہی انتہی پس جو چیز نشہ لاوی وہ شراب ہی اور حرام خواہ انگور سی بنی خواہ کھجور یا منقی یا شہد خواہ گیہون جو یا باجرا یا جوار یا عرق درخت کا چنانچہ تاڑی وغیرہ یا کوئی قسم گھاس جیسی بھنگ وغیرہ تھوڑی ہو یا بہت حرام ہی اور حالت نشہ میں جو طلاق کہی بی بی اپنی کو تو طلاق واقع ہو جاتی ہی برابر ہی کہ شراب ہو یا نبیذ ہو وغیر ذلک اور پر مذہب مفتی بہ کی اور مذہب امام محمد اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور محدثین کا یہہ ہی کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہی تھوڑی ہو یا بہت ہر چند امام اعظم کی نزدیک نجس حرام وہ شراب ہی کہ جو جوش مارے اور گاڑھی ہو کر جھاگ لاوی باقی اور چیزیں سوای اسکی بدون نشہ لانیکی حرام نہیں لیکن احتیاط والی محققین کے نزدیک امام محمد کی قول پر فتوی ہی جیسیکہ تہا لکہی عینی اور زیلعی اور درمختار اور اشباہ ونظائر اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی حمادیہ اور شرح مواہب الرحمن میں بلکہ بھی اور شرح وہبانیہ وغیرہ میں امام اعظم سی بھی موافق قول امام محمد کی روایت نقل کی ہی پس اس حالت میں سب مجتہدوں کا اتفاق ہوا چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نی تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا میں اس مطلب کو خوب صاف کیا ہی اور تیس چالیس علما حنفی اور شافعی نی اوسپر مہریں کی ہیں جو چھاپا ہی اوسمیں دیکھی اور بھنگ اور جو گھاس کہ نشہ لاوی اور کھانا افیون کا حرام ہی اسواسطی کہ عقل کو تباہ کرتی ہیں اور باز رکھتی ہیں ذکر اللہ اور نماز سی اور کہا علما نی کہ جو کوئی بھنگ وغیرہ کو حلال جانی زندیق بدعتی ہی اور فقیہ نجم الدین زاہدی نی اوسکو کافر کہا اور قتل کرنا اوسکا مباح جانا ہی اور اسیطرح استعمال تنباکو کا حرام ہی جیسیکہ درمختار میں لکھا ہی اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نی حقہ کو مکروہ تحریمی اور یہ قول صحیح کی کہا جو چھاپا ہی اونکی رسالہ میں دیکھی اور ظاہر بھی ہی کیونکہ حقہ پینیوالی کی منہ سی بوی بد مانند بوی لہسن اور پیاز کی آتی ہی اور اسواسطی مشابہت اوزخیونکی کہ دہوان اونکی منہ سی نکلیگا اور طبیعت سلیم اوسکو مکروہ جانتی ہی اور اسواسطی کہ اسکی پینی سی بدن میں کمال سستی آتی ہی اور بعضوں کو بیہوشی آتی ہی یہہ مفتر میں داخل ہی اور جو مفتر یعنی سستی لانیوالی ہی وہ حرام ہی جیسیکہ امام احمد وغیرہ نی اس حدیث کو نقل کیا ہی اور صاحب صراح اور صحاح نی معنی مفتر کی سستی لانیوالا لکھا ہی اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل راغب نی بیچ کتاب مفردات الفاظ قرآن کی بیچ معنی فتر اور فتور کی یون لکھا ہی کہ سکونت بعد حدت کی اور نرمی بعد شدت کی اور ضعف بعد قوت کی ہیں پس یہہ معنی حقہ پینیوالی میں ظاہر ہیں صاحب تجربہ اہل انصاف اسکو خوب جانتی ہیں اور جسنی کہا کہ معنی مفتر میں بدن کا گرم ہو جانا ہی شرط ہی پس یہہ معنی شاذ ہیں خلاف اکثر اہل لغت کی یا اوس اندیکی کوئی مراد ہی بہرحال مرضی حق سی وہی اسواسطی کہ حقہ رافع سنت مسواک ہی کیونکہ مسواک دہن کو بوی سی پاک کرتی ہی اور حقہ خلاف اسکی اور حدیث مسواک کی صحاح وغیرہ میں مذکور ہی السواک مطہرة للفم ومرضات للرب منصف کو اسقدر کافی ہی اور اسی مضمون میں ابو اسحق گجراتی نی دو رسالہ صغیر اور کبیر لکھی ہیں

الفصل الاول فصل پہلی عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة رواه مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شراب بنتی ہی ان دو درختوں سی کھجور اور انگور سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اکثر شراب ان درختوں سی ہوتی تہی یہہ کہ حصر ہی کہ انہیں دو سی ہو غیر انکی نہیں بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کل مسکر خمر اور یہہ عام ہی وعن ابن عمر قال خطب عمر على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه قد نزل تحريم الخمر وهي من خمسة اشياء العنب والتمر والحنطة والشعير والعسل والخمر ما خامر العقل رواه البخاري اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا حضرت عمر نی اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق نازل ہوی تحریم خمر کی اور خمر بنتی ہی پانچ چیزوں سی انگور کھجور گیہون جو شہد سی اور شراب وہ ہی کہ ڈھانک لی عقل کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا علمانی کہ یہہ اشارہ ہی ساتھہ اسکی کہ شراب

منجملہ ان پانچ چیزوں میں نہیں ہی عنزا کی سی ہی تی ہی اگر ڈہانک لی والی ہو عقل کی ۔ ح وعن انس قال لقد حرمت الخمر حين حرمت وما نجد خمر الاعناب الا قليلا وعامة خمرنا البسر والتمر رواه البخاري اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق حرام کی گئی شراب اوسوقت کہ حرام کی گئی اور نہیں پاتی تہی ہم شراب انگوروں کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کچی کہجور کی اور کہجور خشک کی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اول جو درخت خرما میں ظاہر ہوتا ہی طلع کہلاتا ہی بعد ازاں خلال بعد ازاں بلح ساتہہ زبر ب اور لام کی بعد ازاں بسر بعد ازاں رطب بعد ازاں تمر ۔ ح وعن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع وهو نبيذ العسل فقال كل شراب اسكر فهو حرام متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا سوال کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبع سی اور وہ ہی نبیذ شہد کی فرمایا جو پینے کی چیز نشہ کری پس وہ حرام ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تبع ساتہہ زبر ب کی اور جزم ت کی اور ساتہہ زیر ت کی بہی آیا ہی اور نبیذ شہد کی شہد کو ایک باسن میں ڈال کی تا تیزی پیدا کری مانند نبیذ کہجور کی اور حاصل حضرت کی کلام کا یہہ ہی اگر نبیذ شہد بہی نشہ کری حرام ہی اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہی اور کہتی ہیں کہ خمر اہل یمن کی یہی تبع ہی ۔ ح

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها في الآخرة رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نشہ کرنیوالی ہی شراب ہی اور جو چیز نشہ کرنیوالی ہی حرام ہی یعنی تہوڑی یا بہت اور جو پیویگا شراب دنیا میں پہر مر گیا اس حال میں کہ ہمیشہ پیتا تہا کہ توبہ نکی اوس نی نہ پیویگا شراب آخرت میں نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ پیویگا الخ یعنی اگر حلال جانتا تہا اسکو یا مراد ساتہہ اسکی جھڑک و منع شدید ہی یا مراد یہہ ہی کہ نہیں پیویگا اوسکو آخر میں ساتہہ اونکی کہ سبقت کی یا اور پہلی داخل ہوئی جنت میں واللہ اعلم ۔ ع وعن جابر ان رجلا قدم من اليمن فسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن شراب يشربونه بأرضهم من الذرة يقال له المزر فقال النبي صلى الله عليه وسلم أو مسكر هو قال نعم قال كل مسكر حرام إن على الله عهدا لمن يشرب المسكر أن يسقيه من طينة الخبال قالوا يا رسول الله وما طينة الخبال قال عرق أهل النار أو عصارة أهل النار رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص آیا یمن سی اور پوچہا حضرت سی احوال شراب کا کہ پیتی تہی یمن کی ملک میں چینی کی کہا جاتا تہا اوسکو مزر پس فرمایا آنحضرت نی کیا نشہ لاتی ہی وہ کہا اوسنی ہاں فرمایا حضرت نی ہر چیز نشہ لانیوالی حرام ہی تحقیق اللہ پر عہد ہی واسطی اوس شخص کی کہ پیوی نشہ کی چیز یہہ کہ پلاویگا اوسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا ہی طینۃ الخبال فرمایا پسینہ دوزخیوں کا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہی دوزخیوں کی زخموں سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** خبال کی معنی یہہ ذکر کیی گئی اور طینۃ کی معنی ہیں کیچڑ کذا یفہم من ترجمۃ الشیخ ج ومولانا وعن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن خليط التمر والبسر وعن خليط الزبيب والتمر وعن خليط الزهو والرطب وقال انتبذوا كل واحد على حدة رواه مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ملانی خشک کہجور اور کچی کہجور کیسی یعنی خشک اور کچی کہجور کو ملا کر نبیذ کرنی سی اور منع فرمایا ملانی انگور خشک اور کہجور خشک کیسی اور ملانی کچی کہجور اور تر کہجور کیسی اور فرمایا نبیذ ڈالو ہر ایک کو جدا جدا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ان دونوں کو ملا کر بہگونی سی جو منع فرمایا اور جدا جدا کی بہگونیکو جائز رکہا حکمت اسمیں یہہ ہی کہ اکثر شتابی کرتی ہی تغیر طرف ایک جنس کے دو جنسوں میں سی اور فاسد کر دیتی ہی وہ دوسریکو اور ظاہر اور تمیز نہیں ہوتی پس پینا پڑیگا حرام کو اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کی پینا نبیذ کا کہ اوسمیں دو چیزیں ہوں حرام ہی اگرچہ نشہ کرنیوالی نہو عمل کیا ہی انہوں نی ظاہر حدیث پر اور نزدیک جمہور کے حرام ہی کہ نشہ کرنیوالی ہو ۔ ح وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال لا رواه مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی شراب سی کہ بنائی جاوی سرکہ یعنی ساتہہ ڈالنی نمک یا پیاز وغیرہ کی کہ آیا وہ سرکہ حلال ہی یا نہیں پس فرمایا نہیں حلال

نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ہمارے نزدیک اگر شراب سرکہ ہو جاوے تو حلال ہے خواہ بسبب ڈالنے کسی چیز کے اسمین ہو یا بغیر ڈالنے کے بسبب بہت دن گذر جانی کی
یا کہینچی کی آفتاب مین مثلا اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہے کہ اگر کوئی چیز ڈال کر اسمین سرکہ بنائی جاوے تو نہین پاک ہوتی ہے کبہی اور اگر آفتاب مین رکہنے سے
مثلا سرکہ ہو جاوے تو دو قول ہین صحیح تران دونون مین یہہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہے اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرت کا ہے نعم الادام الخل اور
بسبب جاتی رہنی وصف مفسد کی اور ثابت ہونی صفت صلاح کی مباح ہوا اور یہہ نہی حضرت نے اسلیے کی تہی کہ ابتدا مین لوگ عادت رکہتی تہی شراب پینے کے
اور جس چیز کی عادت ہوتی ہے اوسکی طرف میلان طبع ہوتی ہے پس خوف کیا حضرت نے مداخلت شیطان کی سے کہ مبادا اسکو وسیلہ کرین شراب پینے کا اور بعد
گذرنی زمانی دراز کی خوف اسکا نرہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نے ایک روایت نقل کی ہے خیر خلکم خل خمرکم واللہ اعلم اور بیہقی نے بیچ کتاب معرفۃ اپنی کی جابر
سے مرفوع اس حدیث کو نقل کیا ہے **وعن** وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ
فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهٗ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل حضرمی سے کہ طارق بن
سوید نے پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ شراب کی سے پس منع فرمایا حضرت نے اوسکو پس کہا طارق نے کہ سوا اسکی نہین کہ استعمال کرتی ہین ہم
شراب کو دوا کی لیے پس فرمایا حضرت نے نہین ہے دوا ولیکن وہ ہے بیماری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اکثر علما نے منع کیا ہے دوا کرنیکو ساتہہ شراب کی اور
بعضون نے کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتہہ اسکی بحکم طبیبون حاذق کی تو مباح ہے اور اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی اور
مانند اسکی کہ اوس لقمہ حلق سے اوتری پاوے نہین تو مباح ہے پی لینا اوسکا بقدر اوترنی لقمہ کی بالاتفاق اور بعضی علما نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی و
منافع للناس لکہا ہے کہ نہین ہے مراد ساتہہ نفع کی شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہے اور بدن کو مضر ہے انجام مین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ
خدا تعالی نے نہین رکہی ہے شفا حرام مین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ
لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ
نَهْرِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہے شراب یعنی اور توبہ نہین کرتا نہین قبول کرتا اللہ تعالی اوسکی نماز
چالیس دن پس اگر توبہ خالص کی قبول کرتا ہے اللہ توبہ اوسکی پس اگر دوسری پہر پی شراب پس نہین قبول کرتا اللہ اوسکی نماز چالیس دن پہر اگر توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے
اللہ تعالی اوسکی پس اگر پہر پی دوسری شراب نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس دن پہر اگر توبہ کرتا ہے تو بہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی پس اگر پہر پیتا ہے
شراب چوتہی بار نہین قبول کرتا ہے اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس دن پہر اگر توبہ کرتا ہے نہین قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اوسکی اور پلاویگا اوسکو نہر پیپ دوزخیون
سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عبد اللہ بن عمرو سے **ف** نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنی ثواب
نہین ملتا اوس نماز کا اگرچہ ساقط ہو جاتا ہے مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اسلیے ذکر کیا کہ جب نماز کہ وجود ہونی افضل عبادات بدنیہ سے
قبول نہوئی تو اور عبادتین بطریق اولی مقبول نہونگی اور قید چالیس دن کی شاید کہ اسلیے لگائی کہ باقی رہتا ہے اثر شراب کا اوسکی باطن مین مقدار اس مدت تک
اور جانا چاہیے کہ حکم ساتہہ قبول ہونی توبہ کی چوتہی بار مین بسبب زجر و تشدید کی ہے اور وارد ہوا ہے کہ نہ اصرار کیا اوسنے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے
دن مین ستر بار یا مراد یہہ ہے کہ بسبب شومی ارتکاب اس امر قبیح کی توفیق توبہ حقیقی کی نہین پاتا ہے اور اصرار کرنے والا اسیر مرتا ہے

ع ح وعن جابرٍ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو چیز کہ نشہ لاوی بہت اوسکا تہوڑا اوسکا بہی حرام ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی
ف سلیے کہ عادت و طبیعت بشری اسپر واقع ہوئی ہی کہ تہوڑا اوسکا پہنچاتا ہی بہت کو پس واجب ہوا پرہیز کرنا اوس سی ح وعن عائشۃ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر منہ الفرق فملؤ الکف منہ حرام رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عائشہ
سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو چیز نشہ لاوی بقدر فرق کی یعنی آٹہہ سیر کی پس بہرا ہوا چلو اوسمین سی حرام ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد نی ف یعنی جسکا بہت حرام ہی اوسکا تہوڑا بہی حرام ہی جیسکہ اوپر کی حدیث مین گذرا ح وعن النعمان بن بشیرٍ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الحنطۃ خمرًا ومن الشعیر خمرًا ومن التمر خمرًا ومن الزبیب خمرًا ومن العسل
خمرًا رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق گیہون سی بہی شراب ہوتی ہی اور جو سی بہی شراب ہوتی ہی اور کہجور سی بہی شراب ہوتی ہی اور انگور سی بہی شراب
ہوتی ہی اور شہد سی بہی شراب ہوتی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف لکہا ہی علمائے کہ مقصود
حصر نہین ہی کہ انہین چیزونسی شراب بنتی ہی بلکہ خاص ان چیزونکو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزونکی بنتی ہی اور یہہ دلیل ہی اوپر نہ خاص ہونی خمر کی ساتہہ پانی
انگور کی اور ابن ملک نی کہا کہ انکو خمر کہنا مجاز ہی بسبب ازالہ کرنی انکی کی عقل کو ح ع وعن ابی سعیدٍ الخدری قال کان عندنا خمرٌ
لیتیمٍ فلما نزلت المائدۃ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ وقلت انہ لیتیمٍ فقال اہریقوہ
رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی ہماری پاس شراب ایک یتیم کی یعنی ایک یتیم ہماری گہر مین رہتا تہا کہ ہم پرورش کرتے
تہی اوسکو اور وہ اموال رکہتا تہا از انجملہ شراب بہی تہی اور اوس زمانی مین شراب مباح تہی پس جب اوتری سورہ مائدہ یعنی آیہ تحریم خمر کی کہ اوسمین ہے
یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان آخر آیۃ تک پوچہا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال شراب یتیم کا اور کہا مینی کہ وہ
یتیم کی ہی یعنی اور مال یتیم کا ضایع کرنا نہین چاہیی پس کیا حکم ہی فرمایا پہینکدو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی یہہ مال غیر متقوم ہی حلال نہین
نفع لینا اوس سی اور حکم ہی ہم کو اوسکی اہانت کا ح وعن انسٍ عن ابی طلحۃ انہ قال یا نبی اللہ انی اشتریت خمرًا لایتامٍ فی
حجری قال اہرق الخمر واکسر الدنان رواہ الترمذی وضعفہ وفی روایۃ ابی داؤد انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن ایتامٍ ورثوا خمرًا قال اہرقہا قال افلا اجعلہا خلًّا قال لا اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی ابوطلحہ سی کہ کہا ای نبی اللہ کی تحقیق خریدی تہی
مینی شراب یتیمونکی کہ زیر پرورش میری ہین فرمایا پہینکدی شراب اور توڑ ڈال باسن شراب کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کیا اسحدیث کو اور
بیچ روایت ابوداؤد کی یہہ ہی کہ ابوطلحہ نی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال یتیمونکا کہ وارث ہوئی تہی شراب کی فرمایا پہینکدی اوسکو کہا کیا نہ بناؤن
اوسکو سرکہ فرمایا نہین ف یہہ خریدنا شراب کا پہلی حرام ہونی اسکیکی ہوا اور پوچہنا اسکی حکم کا بعد حرام ہونیکی کہ آیا رہنی دون یا پہینکدون
اور شراب کی باسن توڑنی کا اسلیے حکم فرمایا کہ نجاست اوسمین سرایت کرگئی تہی اور پاک کرنا اوسکا ممکن نہ تہا یا واسطی مبالغہ منع کرنیکی اسی فرمایا اور سرکہ
بنانیکو بہی منع فرمایا ازراہ زجر و تنبیہ کی یا نہی تنزیہی ہی ح ع الفصل الثالث فصل تیسری عن ام سلمۃ قالت نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکرٍ ومفترٍ رواہ ابوداؤد روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ہر نشہ کرنیوالی چیز سی اور مفتر سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف نہایہ مین لکہا ہی کہ مفتر اوس چیز کو کہتی ہین کہ جب پیوی اوسکو تو گرم ہو جاوی

بدن یعنی گرمی قلب اور دماغ مین سرایت کرجاوی اور بہاوی اوسمین فتور یعنی ضعف اور انکسار افتر الرجل کہا جاتا ہی اوسوقت کہ ضعیف ہوجاوی پلکین اوسکی اور منکسر ہوجاوین گوشہ چشم اوسکی اور ڈہیل پڑی گئی ہی ساتہ اسکی دیر حرمت شخ اوسباور مغیرات مفترونکی ح **وعن دیلم الحمیری** قال قلت یارسول اللہ انا بارض باردۃ ونعالج فیہا عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من ہذا القمح نتقوی بہ علی اعمالنا وعلی برد بلادنا قال ہل یسکر قلت نعم قال فاجتنبوہ قلت ان الناس غیر تارکیہ قال ان لم یترکوہ فقاتلوہم رواہ ابوداود اورروایت ہی دیلم حمیری سی کہ کہا کہامینی یارسول اللہ ہم ہین بیچ زمین سرد مین اور ساتہہ ورد قوۃ کی کرتی ہین ہم اوسمین کام سخت کہ بدون قوۃ بدن کی اوسکو نہین کرسکتی اور ہم بناتی ہین شراب اس گیہونسی قوۃ حاصل کرتی ہین ہم ساتہہ اوسکی اوپر کامون اپنی کی ور قوۃ پاتی ہین اوپر غالب آتی ہین اوپر سردی شہرون اپنی کی فرمایا کیا نشہ لاتی ہی وہ شراب کہامینی کہ ہان فرمایا پس بچو اوس سی کہامینی کہ تحقیق لوگ نہین چہوڑنیوالی اوسکو فرمایا اگر نہ چہوڑین اوسکو یعنی اور حلال جانین اوسکی پینی کو تو لڑو اونسی نقل کی یہہ ابوداودنی **وعن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخمر والمیسر والکوبۃ والغبیراء وقال کل مسکر حرام رواہ ابوداود** اورروایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا پینی شراب کی سی اور کہیلنی جوی کی سی اور کوبہ سی اور غبیرا سی اور فرمایا جو چیز کہ نشہ کی ہی حرام ہی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** قاموس مین لکہا ہی کہ کوبہ کہتی ہین نردا ورشطرنج اور چہوٹی طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہہ سب ممنوع ہین جو چیزانہین سی یہان مراد رکہین صحیح ہی اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ جنی سی بنتی ہی حبشی بنایا کرتی ہین ح **وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ عاق ولا قمار ولا منان ولا مدمن خمر رواہ الدارمی وفی روایۃ لہ ولا ولد زنیۃ بدل قمار** اورروایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ نجات پانیوالونکی کہ پہلی داخل ہونگی نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی یعنی بلا وجہ شرعی اور نہ جواری اور نہ احسان رکہنیوالا فقرا پر صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینیوالا شراب کا نقل کی یہہ دارمی نی اور ایک روایت دارمی کی مین یون آیا ہی کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا بجای جواری کی **ف** جوا جو عرف زمانہ ہمارے کی ہر وہ کہیل کہ شرط کیجاوی اوسمین غالبا یہہ کہ سوی حبتنیوالا ہارنیوالی سی کچہہ مانند نردا ور شطرنج اور مانند انکی اور کہا طیبی نی کہ منان وہ ہی کہ نہ دیوی کچہہ مگر احسان کہی اوسپر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ منان من سی ہی معنی قطع کی یعنی کاٹنیوالا ناتیکا اور نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا حدیث ولد الزنا لا یدخل الجنۃ نہ صحیح ہی اور نہ موضوع بلکہ ضعیف ہی اور باحتمال صحت حدیث کی تاویل کی گئی ہی اس طرح کہ اکثر اولاد زنا بغیر باپ مربی کی اور بسبب وضع کی خراب ہوتی ہی اور تربیت ظاہر وباطن کی پاتی نہین ہین بسبب اعمال بد اپنی کی گرفتار عذاب مین ہوتی ہی اور بسبب واقع ہونی نطفہ کی محل حرام مین ساتہہ وجہ حرام کی البتہ خبث مولود مین داخل ہوتا ہی جیسکہ مال قمار اور ربوا مین لاحق ہوتا ہی یا مراد تشدید وتعریض ہی زانی پر کہ سبب پیدائش اوسکا ہی اور بعضون نی تاویل کی ہی کہ مراد ولد الزنا سی وہ شخص ہی کہ مواظبت کرتا ہی زنا پر جیسکہ شجاعونکو بنو الحرب کہتی ہین اور اولاد مسلمانون کو بنو الاسلام والا ولد الزنا کو لی گناہ نہین کہتا کہ عذاب دیا جاوی اوسپر دوسری کی ح ہ مولانا رفیع الدین رح **وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی رحمۃ للعلمین وہدی للعلمین وامرنی ربی عز وجل بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلب وامر الجاہلیۃ وحلف ربی عز وجل بعزتی لا یشرب عبد من عبیدی جرعۃ من خمر الا سقیتہ من الصدید مثلہا ولا یترکہا من مخافتی الا سقیتہ من حیاض القدس رواہ احمد** اورروایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا مجکو سبب

امت

رحمت واسطی تمام عالم کی اور سبب ہدایت واسطی عالمکی اور حکم کیا مجکو میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتہہ مٹانی باجون اور مزامیرکی اور
بتون اور سولیون کی اور تمام رسومات وعادات جاہلیت کی یعنی حالت کفرکی اور قسم کہائی میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتہہ عزت
اپنی کی کہ نہ پیویگا کوئی بندہ میری بندونمین سی ایک گہونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو پیپ وزخمونکی سی مقدار اوسکی اور نہ چہوڑیگا اوسکو
سبب ڈر میری کی مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو یعنی شراب طہور حوضون پاک سی یعنی بہشت کی حوضونسی نقل کی یہہ احمدنی **ف** ساتہہ مٹانی باجون
کی یعنی ڈہول اور ڈہولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبورا اور ستارا اور سارنگی اور مانند انکیکی اور مزامیرکی یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند
انکیکی اور حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی باجونکی اور مزامیرکی ایسی کہ یہہ چیزین قدیم سے رسوم وعادات اہل فسق وبطالت کیسی ہین اور فقہانی لکہا
کہ راگ ساتہہ باجون اور مزامیرکی حرام ہی اور ساتہہ نری آوازکی مکروہ ہی اور اجنبی عورتونسی سُننا سخت حرام ہی اور سولیونکی شکل صلیبی ہے
کہ ایک خط دوسرےکو قطع کری باین طریق + اور یہہ شکل اوسکی ہی کہ سولی پر کہینچا تہا اوسکو نصاری نی اور نصاری اس شکل کو کہ صورت سولی پر
کہینچنی عیسی علیہ السلام کی ہی بگمان انکیکی سب چیزونمین کہتی ہین واسطی یادداشت غم اور حسرتکی اوپر قصیہ حضرت عیسے کی پس سکی ہی نابود کرنیکا حکم کیا اور تمام
رسوم جاہلیت کی مانند نوحہ کرنیکی اور فخر کرنیکی ساتہہ حسب کی اور طعن کرنیکی نسب مین وغیر ذلک + ح ع **وعن ابن عمر ان رسول الله**
صلى الله عليه وسلم قال ثلثة قد حرم الله عليهم الجنة مدمن الخمر والعاق والديوث الذي يقر في
اهله الخبث رواه احمد والنسائي اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص ہین
کہ حرام کی اللہ نی اوپر بہشت یعنی نجات پانی ہونیکی ساتہہ داخل ہونا بہشت مین اوپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینی والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا
ماباپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ تجویز کری اپنی اہل وعیال مین ناپاکی کو نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** اہل وعیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا
قرابتی کی حق مین تجویز کری ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس وکنار وغیرہ کی اور نہین حکم مین ہین کے تمام گناہ مانند پینی شراب کی اور ترک کرنی
غسل جنابت کی اور مانند انکیکی یعنی اگر مثلا بیویکو شراب پیتی دیکہی یا دیکہی ترک کرنی غسل جنابت کو اور منع نکری تو وہ بہی دیوث ہی کہا طیبی نے کہ دیوث
وہ ہی کہ دیکہی اپنی اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کری اوپر اور نہ منع کری ان کو اوس سی + ع **وعن ابي موسى الاشعري ان النبي صلى**
الله عليه وسلم قال ثلثة لا يدخل الجنة مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق بالسحر رواه احمد اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص نہین داخل ہونگی بہشت مین ہمیشہ شراب پینی والا اور توڑنیوالا ناتی کا اور یقین کرنیوالا سحر کا نقل کی یہہ احمدنی **ف**
یقین کرنیوالا یعنی جو کہ سحر کو موثر بالذات جانی اسکا یہہ حال ہی والا یقین کرنا سحر کا معنی ثبوت تاثیر اوسکیکی اور واقع ہونی سکیکی ساتہہ پیدایش و
حکم خدا تعالی کی صحیح ہی کہ وارد ہوا ہی السحر حق + ح **وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مدمن**
الخمر ان مات لقي الله تعالى كعابد وثن رواه احمد وروى ابن ماجة عن ابي هريرة والبيهقي في شعب الايمان عن محمد
بن عبيد الله عن ابيه وقال ذكر البخاري في التاريخ عن محمد بن عبيد الله عن ابيه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ پینی والا شراب کا اگر مرجاوی ملاقات کریگا اللہ سی مانند پوجنی والی بت کی نقل کی یہہ احمدنی اور نقل کی
ابن ماجہ نی ابوہریرہ سے اور بیہقی نی بیچ کتاب شعب الایمان کی محمد بن عبید اللہ سی اوسنی اپنی باپ سی اور کہا بیہقی نی کہ ذکر کی بخاری نی یعنی یہہ حدیث بیچ
تاریخ مین محمد بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی **وعن ابي موسى انه كان يقول ما ابالي شربت الخمر او عبدت**
هذه السارية دون الله رواه النسائي اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ وہ تہی کہتی کہ نہین پرواکرتا مین کہ پیون مین شراب

یا بوجون مین اس ستون کو سوا اسکی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** اس ستون کو اخ یعنی پتھر کو کہ بت پتھر کی ہوتی ہین اور مقصود یہہ ہی کہ اپنا شرانا
کا اور بوجاہت کا میری نزدیک ایک حکم رکھتا ہی: ح **کتاب الامارۃ والقضاء** کتاب ہی بیچ بیان سرداری اور
قضا کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطاعنی**
فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی وانما الامام
جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ فان امر بتقوی اللہ وعدل فان لہ بذلک اجرا وان قال بغیرہ فان علیہ منہ
متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص فرمانبرداری کری میری پس تحقیق فرمان
برداری کی اوسنی اللہ کی اور جسنی نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اللہ کی اور جسنی کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری و جسنی نافرمانی کی
امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوا اسکی نہیں کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اوسکا بمنزلہ سپر کی ہی قتال کیا جاتا ہی پیچھی اسکی سی دیجا و کیا جاتا ہی
بسبب اوسکی یعنی آفات و بلیات سی پس اگر حکم کری ساتھ تقوی اللہ کی اور انصاف کری پس تحقیق واسطی اوس امیر کی بسبب اوسکی ہی ثواب اور اگر حکم کرے
ساتھ غیر اسکی کی پس اوسپر ہی بسبب اس کام کی گناہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن ام الحصین قالت قال رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم ان امر علیکم عبد مجدع یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا رواہ مسلم اور روایت ہی
ام حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر امیر کیا جاوی تمپر غلام نکٹا کنکٹا حکم کری تم کو موافق حکم اللہ کی پس سنو حکم اوسکا اور فرمان
برداری کرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ذکر غلام کا مبالغہ کی لیی ہی مانند قول آنحضرتؐ کی کہ جو کوئی بنا وی مسجد اگرچہ مانند گھونسلی چڑیا کی ہو حدیث تک
مانند گھونسلی چڑیا کی نہین ہوتی ہی لیکن مقصود مبالغہ ہی یا مراد نائب سلطان اور خلیفہ اکبر ہی ورنہ غلام امیر یا امام نہین ہوتا اور اسیطرح تمام حادیث مین
او نکٹا اور کنکٹا ہی تاکید کی لیی کہا یعنی غلام حقیر و خوار ح **وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسمعوا واطیعوا**
وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر و نہی اوسکی جب تک کہ نہ مخالف ہو امر اللہ کی اور رسول اوسکی کی اگرچہ عامل کیا جاوی تمپر غلام حبشی گویا کہ سر
اوسکا انگور ہی یعنی مانند انگور کی ہی چھوٹائی مین اور سیاہی مین نقل کی یہہ بخاری نی **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و**
سلم السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ متفق
علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سننا اور فرمانبرداری کرنی واجب ہی اوپر مرد مسلمان کی بیچ اوس چیز کی کہ خوش
لگی اور ناخوش لگی جب تک کہ نہ حکم کیا جاوی ساتھ گناہ کی پس جسوقت کہ حکم کیا جاوی ساتھ گناہ کی تو نہین ہی سننا اور نہ فرمانبرداری کرنی نقل کی
یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمانبرداری کرنی اوسکی واجب ہی ہر مسلمان پر برابر ہی کہ حکم کری ساتھ اوس چیز کی کہ موافق طبع اوسکی
ہو یا نہ موافق ہو بشرطیکہ حکم کری اوسکو ساتھ گناہ کی پس اگر حکم کری ساتھ گناہ کی تو نہین جائز ہی فرمانبرداری اوسکی لیکن نہین جائز ہی اوسکو لڑنا امام سی ح
وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ فی معصیۃ انما الطاعۃ فی المعروف متفق علیہ
اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی فرمانبرداری کرنی یعنی کسیکی امام کی اور نہ ماں باپ وغیرہ کی گناہ مین سوا
اسکی نہین کہ فرمانبرداری کرنی بیچ امر نیک کی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وعلی اثرۃ علینا وعلی ان لا ننازع الامر

اَهْلَهٗ وَعَلٰۤی اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَعَلٰۤی اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّاۤ اَنْ تَرَوْا
كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہ کہا بیعت کی ہمنی یعنی عہد کیا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی اوپر سننی اور فرمان برداری کرنیکی بیچ تنگی اور آسانی کی اور وقت خوشی اور ناخوشی کی اور اوسپر کہ ترجیح دیوین ہمپر اور اوسپر کہ نہ نکالین
ہم امر کو اہل وسکی سی اور اوسپر کہ کہین ہم حق جہان ہوں ہم نہ ڈرین ہم بیچ مقدمہ اللہ کی یعنی امر دین مین اور کلام حق مین ملامت کرنیوالی کیسی اور
ایک روایت مین یون ہی کہ عہد کیا ہمنی اوسپر کہ نہ نکالدالین ہم امر کو اہل وسکی سی یعنی فرمایا آنحضرت نی کہ نہ نکالدالو امر کو اہل وسکی سی مگر یہہ کہ دیکھو تم کفر صریح
کہ نزدیک تمہاری اللہ کیطرف سی اوس امر مین دلیل ہو یعنی آیۂ قرآن و سنت رسول سی کہ احتمال تاویل کی نرکھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ترجیح دیوین
ہمپر یعنی عہد کیا ہمنی کہ صبر کرینگی ہم اوسپر کہ ترجیح دیجاوی گی ہمپر یعنی جماعت انصار پر جیسا کہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار سی فرمایا تہا کہ بعد میرے
اثرۃ ہوگا پس صبر کرنا تم اوسپر یعنی ترجیح اور تفضیل دی جاوین گی تمپر بعضی بخشش و انعام اور حکومت مین چنانچہ یہہ حال واقع ہوا بیچ عہد امراء کی بعد
از خلفای راشدین کی پس صبر کیا انصار نی اوسپر اور اوسپر کہ نہ نکالین ہم الخ یعنی نہ طلب کرین ہم امارۃ اور نہ معزول کرین ہم امیر کو اپنی سی اور نہ لڑوین ہم
اوس سی اور اخیر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اگر کفر صریح دیکھو امام سی تو جائز ہی معزول کر دینا اوسکا بلکہ واجب ہی نہ فرمان برداری کرنی اوسکی اور امام معزول
نہین ہو جاتا فسق و فجور سی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک معزول ہو جاتا ہی اور اسیطرح ہر قاضی اور امیر اور اصل مسئلہ یہہ ہی کہ فاسق
نہین ہی اہل ولایت سی نزدیک شافعی کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک فاسق اہل ولایۃ سی ہی یہانتک کہ صحیح ہی اسطی باپ فاسق کی نکاح کر دینا اپنی چہوٹی بیٹی کا

ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم جسوقت بیعت کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر سننی و فرمان برداری کرنی کی فرماتی
واسطی ہماری بیچ اوس چیز کی کہ طاقت رکہو تم نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یا تو یہہ رخصت ہی حضرت کی طرف سی یعنی جسقدر فرمان برداری ہو سکے
اوسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہی یعنی جتنی فرمانبرداری کرسکو قصور نکرو ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ رَّاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُّفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکھی اپنی سردار سی کوئی
چیز کہ ناخوش رکہی اوسکو یعنی شرعا یا طبعا پس چاہیی کہ صبر کری یعنی اور خروج نکری اوسپر پس تحقیق نہین کوئی کہ جدا ہو جماعت سی ایک بالشت پس مری
یعنی اسی حال پر بغیر توبہ کی مگر کہ مریگا اسطرح کا مرنا کہ مرتی ہین اوسپر اہل جاہلیت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعت امام اور
جدا ہوا جماعت مسلمین سی اور مخالفت کی اجماع کی اور مرا اسحال پر پس تو مرا اس ہیئت پر کہ مرتی ہین اوسپر اہل جاہلیت کے دین سے خبر نہین رکہتی تہی سلیی کہ وہ طاعت امیر کی
نہین کرتی تہی اور نہ پیروی کرتی تہی ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتی تہی اوس سی اور نہین اجماع کرتی تہی کسی چیز پر اور نہین اتفاق کرتی تہی ایک رای پر

ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ
الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَّغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَدْعُوْ لِعَصَبِيَّةٍ
اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِیْ بِسَيْفِهٖ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى
مِنْ مُّؤْمِنِهَا وَلَا يَفِیْ لِذِیْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَيْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ نکلی امام کی اطاعت سی اور جدا ہو جماعت اسلام سی پہر مری وہ سو مرنا ہی مرنا جاہلیت کا

اور جو شخص کہ لڑے نیچے نشان اندھا دھند کی یعنی نیچے نشان ایک امر کی کہ نہ ظاہر ہو حق و باطل ہونا اوسکا اس حال مین کہ غصہ ہوتا ہو واسطے تعصب کی یعنی واسطے
مدد کرنے قوم کی ظلم پر نہ واسطے اعلاء کلمۃ اللہ کی اور اظہار دین اوسکی یا بلاتا ہی یعنی لوگونکو واسطے تعصب کے یعنی نہ واسطے خدا کی یا مدد کرتا ہی کسیکی واسطے تعصب کے
پس مارا گیا یعنی اس حال مین پس مرنا اوسکا بطور مرنے جاہلیت کی ہی اور جو کوئی نکلے امت میری پر یعنی امت اجابت پر ساتھہ تلوار اپنی کی کہ مارتا ہی نیک کو
امت میری سے اور بری کو اور نہین پروا کرتا مسلمان امت میری کیسے یعنی نہین پروا کرتا ساتھہ اسچیز کی کہ کرتا ہے اوس سے اور نہین ڈرتا عذاب اور وبال اسکی سے
اور نہین پورا کرتا عہد والے سے عہد اوسکا پس نہین وہ میری امت سے یا میری طریقے پر اور نہین مین اوس سے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عوف بن مالک
الاشجعی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم الذین تحبونہم ویحبونکم وتصلون علیہم ویصلون
علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونہم ویبغضونکم وتلعنونہم ویلعنونکم قال قلنا یا رسول اللہ افلا ننابذہم عند ذلک
قال لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ الا من ولی علیہ وال فراٰہ یاتی شیئا من معصیۃ اللہ
فلیکرہ ما یاتی من معصیۃ اللہ ولا ینزعن یدا من طاعۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عوف بن مالک
اشجعی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین حاکمون تمہارے کی وہ ہین کہ دوست رکھو تم اونکو اور دوست رکھین وہ تمکو یعنی عدل کرین پس
اس سبب سے محبت ہو آپسمین اور دعا کرو تم اونپر اور دعا کرین وہ تمپر اور بدترین حاکمون تمہارے کی وہ ہین کہ بغض رکھو تم اونسے اور بغض رکھین وہ تمسے اور لعنت کرو
تم اونکو اور لعنت کرین وہ تمکو کہا عوف نے کہا ہمنے یعنی صحابہ نے اے رسول خدا کے کیا نہ پھینکدین ہم عہد اونکا یعنی کیا نہ معزول کردین ہم اونکو
اور نہ توڑ ڈالین عہد اونسے اور نہ لڑین اونسے نزدیک اس حال کے فرمایا نہین جب تک کہ قایم کرین تم مین نماز نہین جبتک کہ قایم کرین تم مین نماز خبردار ہو جو شخص
کہ حاکم کیا جاوے اوسپر کوئی حاکم پس دیکھے اوسکو کرتا ہے ایک چیز گناہ خدا کی سے چاہیے کہ مکروہ رکھے اوس چیز کو کہ کرتا ہے گناہ خدا کے سے اور نہ کھینچے ہاتھہ فرمانبرداری سے نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** جبتک کہ الخ اس سے سمجھا جاتا ہی کہ ترک کرنا نماز کا حاکمونکو موجب نقض عہد اور ترک کرنے اطاعت انکی کا ہی بسبب کفر کی اسلیے کہ نماز ستون
دین کا ہی اور فرق کرنیوالی ہی درمیان ایمان و کفر کی بخلاف اور گناہونکی کہ وہ ایسے نہین اور اسمین تشدید و تہدید عظیم ہی اوپر ترک کرنے نماز کی کے
وعن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون علیکم امراء تعرفون وتنکرون فمن انکر فقد
بریٔ ومن کرہ فقد سلم ولکن من رضی وتابع قالوا افلا نقاتلہم قال لا ما صلوا لا ما صلوا ای من کرہ بقلبہ وانکر بقلبہ
رواہ مسلم اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تمپر امیر کہ ہونگے بعضے افعال انکے اچھے اور بعضے برے پس جسنے
انکار کیا یعنی جو کوئی قادر ہوا اسپر کہ بیان کردے اوسکے منہہ پر کہ یہہ فعل برا ہے اور کہدیا پس تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سے اور مداہنت سے اور جسنے مکروہ
جانا یعنی جو کوئی نہ قادر ہوا زبان سے کہنے پر ولیکن مکروہ جانا دلسے پس تحقیق سالم رہا یعنی مشارکت سے گناہ اور وبال مین ولیکن جو کوئی راضی ہوا یعنی ساتھ
فعل اونکی کے اور پیروی کی یعنی اونکی کرنے پر ایدمین پس وہ شریک ہے ساتھہ اونکے گناہ اور وبال مین کہا صحابہ نے کیا پس نہ لڑین ہم اون سے یعنی اوسوقت فرمایا نہین
جب تلک کہ نماز پڑھین نہین جبتک کہ نماز پڑھین یعنی جس شخص نے مکروہ جانا ساتھہ دل اپنے کی اور انکار کیا ساتھہ دل اپنے کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
یعنی جس شخص نے الخ یہہ تفسیر کی راوی نے اس قول کی ومن کرہ فقد سلم کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح نے کہا کہ تفسیر ہے فمن انکر ومن کرہ کی کہ مذکور ہین
دونون جملے حدیث مین **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم سترون بعدی
اثرۃ وامورا تنکرونہا قالوا فما تامرنا یا رسول اللہ قال ادوا الیہم حقہم وسلوا اللہ حقکم متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھوگے پیچھے میرے ترجیح دینے کو اور کتنی چیزین کہ بری

جانونگی تم عرض کیا صحابہ نے کیا حکم فرماتے ہو تم ہم کو یا رسول اللہ یعنی اوسوقت فرمایا ادا کرو تم طرف اونکی حق اونکا اور مانگو اللہ سے حق اپنا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم اپنی طرف سے حق حاکمونکی ادا کرو یعنی اطاعت اونکی کرو اور مددگار رہو اور اگر وہ تمہاری حق مین قصور کریں صبر کرو
اور جناب حق مین التجا کرو کہ جزا تمکو دے ح **وعن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَرَأَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْئَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ
مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا پوچھا سلمہ بن یزید جعفی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی پس کہا اے نبی اللہ کی خبر دیجیے مجھکو کہ کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو اگر مسلط ہوں ہم پر امراء مانگیں ہم سے حق اپنا یعنی طاعت و خدمت اور نہ دیں ہمکو حق ہمارا یعنی
عدل کریں اور غنیمت دیں فرمایا سنو یعنی کلام اونکا ظاہر میں اور فرمانبرداری کرو یعنی باطن میں پس سنو بات اونکی اور اطاعت کرو فعل میں پس سوائے اسکے نہیں کہ اوپر امیروں کے وہ چیز
لادی گئی اوٹھائی گئی یعنی تکلیف دی گئی قبیلہ عدل اور دینے حق رعیت سے اور تم پر وہ چیز کہ اوٹھائی گئی یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤں پر نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
حاصل یہہ کہ واجب ہی ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا ہے پس بری حدا اپنی ع **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ
بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو
شخص کہ نکالی ہاتھ اپنا اطاعت امام سی تو ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کی اس حالت مین کہ نہیں ہوگی دلیل واسطی اوسکی یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی مری اس حال میں
کہ نہیں اوسکی گردن میں بیعت امام کی یعنی اطاعت امام برحق کی پس مین مریگا مرنا جاہلیت کا سا نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَ
سَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ
عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھی بنی اسرائیل کہ ادب
سکھلاتے تھے اونکو انبیا جبکہ مرتا ایک نبی جانشین ہوتا اونکی اور نبی اور تحقیق حال یہہ ہی کہ نہیں آنیوالا کوئی نبی پیچھے میری اور ہونگی بعد میری امیر اور بہت ہو
عرض کیا صحابہ نے پس کیا حکم فرماتے ہو ہمکو یعنی جبکہ بہت ہونگے امیر بعد آپ کی اور واقع ہوگا اونمیں تنازع آپس میں پس کیا فرماتے ہو ہمکو کرنیکو اوسوقت فرمایا پورا کرو
بیعت پہلی کی پھر پہلی کی یعنی اتباع پہلی خلیفہ کا کیجیو اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجیو اور دو اونکو حق اونکا پس تحقیق اللہ تعالی پوچھیگا اونسے اوس چیز سے کہ طلب
چرانیکی کی ہی اونسے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پوری کرو الخ یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول کی پھر بیعت اس خلیفہ کی کہ بعد اوسکی ہوا اور وہ اول ہی نسبت
اوسکی کہ بعد اوسکی ہی یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کی ہونگی تم پہ ہی بیعت ہر ایک سے اوسی ترتیب سے کرنا اور وفا کرنا مقصود یہہ ہی کہ بیعت اول کی لیے ہی جیسکے
حدیث آیندہ میں آتا ہی اور قول اعطوهم حقهم مانند بدل کی ہی جملہ فوا ببيعة الاول سے اور قول فان الله سائلهم تعليل ہی واسطی امر کی ساتھ دینے حق اونکی اور
اسمیں اختصار ہی یعنی پس دو اونکو حق اونکا اگرچہ نہ دیویں وہ تمکو حق تمہارا اور اوس چیز سے الخ یعنی پوچھیگا حق رعایا کی پس حق تمہارا اونسے لیگا ح **وعن**
اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیعت کیجاوی واسطی دو خلیفونکی پس قتل کرو اوسکو کہ اخیر ہوا ونمین سے نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** یعنی لڑو ساتھ اوسکی تا پھر جاوی طرف امر خدا کی یا مارا جاوی اسلیے کہ وہ باغی ہی اور بعضوں نے کہا مراد قتل سے باطل کرنا بیعت
اوسکی کا ہی اور سست کرنا اوسکا امر ح **وعن** عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

إنه سيكون هنات وهنات فمن أراد أن يفرق أمر هذه الأمة وهي جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان رواه
مسلم اور روایت ہی عرفجہ سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قریب ہی کہ ہونگی شرور فساد پس جو شخص کہ ارادہ کری جدائی ڈالنی کی
کام اس امت مین اوس حال مین کہ امت ہو اکٹھی پس مارو اوسکو ساتھ تلوار کی کسی باشد نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی انواع انواع کی فتنہ و فساد ہونگے
واسطی طلب امارة کی ہر جہت سی اور امام وہی ہوگا کہ جسکی لیے اول منعقد ہولی ہوگی بیعت اوسکی باشد یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور سزاوار تر
جانو اوسکو ساتھ امامت کی لیکن چونکہ باعث شر اور فساد اور تفریق امت کا ہی لائق قتل کی ہی بشرطیکہ اول لائق امامت کی ہو ع ح وعنه
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أتاكم وأمركم جميع على رجل واحد يريد أن يشق عصاكم
أو يفرق جماعتكم فاقتلوه رواه مسلم اور روایت ہی عرفجہ سی کہ کہا سنا مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی جو شخص آوی تمہاری پاس یعنی ساتھ دعوی خروج کی خلیفہ وقت پر اس حال مین کہ امر تمہارا اکٹھا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر درحالیکہ ارادہ کری
یہہ کہ چیری لاٹھی تمہاری کو یا جدائی ڈالی جماعت تمہاری مین نقل کی یہہ مسلم نی ف چیری لاٹھی تمہاری کو یہہ کنایہ ہی جدائی ڈالنی سی لوگون مین گویا
لوگون کی جمع ہونیکو ایک امر پر بمنزلہ لاٹھی کی رکھا اور جدائی ڈالنی کو مانند پھاڑنی اوسکی کی اور یا جدائی ڈالی الخ ظاہر یہہ شک راوی کا ہی اور احتمال ہی کہ اول
حمل کرین اوپر جدائی ڈالنی کی امر دنیا مین اور دوسریکو احکام دین مین ع ح وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من بايع إماما فأعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه إن استطاع فإن جاء آخر ينازعه فاضربوا
عنق الآخر رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی بیعت کی امام سی پس دیا اوسکو صفقہ ہاتھ اپنی
کا اور ثمرہ دل اپنی کا یعنی ظاہر مین اور خلوص دل سی اتباع اوسکا قبول کیا پس چاہیی کہ اطاعت اوسکی کری اگر کر سکی یعنی جسقدر کر سکی پس اگر آوی دوسرا کہ
دعوی امامت کا کری اور خروج کری امام اول پر پس مارو گردن اوس دوسری کی نقل کی یہہ مسلم نی وعن عبد الرحمن بن سمرة قال قال لي رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تسأل الإمارة فإنك إن أعطيتها عن مسألة وكلت إليها وإن أعطيتها عن غير مسألة أعنت عليها متفق عليه
اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مانگ سرداری کو
پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنی کی تو سونپا جاویگا تو طرف اوسکی اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کی مدد دیا جاویگا تو اسکی طرف سی اوسکی
سرداری پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف سونپا جاویگا طرف اوسکی تا سرانجام کری امارت کا اور امارت امر دشوار ہی کہ سرانجام نہین کر سکتا اوسکو
کوئی بغیر مدد الہی کی اور اگر بغیر مانگی ملی گی تو اللہ تعالی مددگار تیرا رہیگا اور توفیق بخشیگا عدالت و اہتمام اوسکی پر ع ح وعن أبي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال إنكم ستحرصون على الإمارة وستكون ندامة يوم القيامة فنعم المرضعة وبئست الفاطمة
رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق تم حرص کروگی اوپر سرداری کی اور ہوگی وہ سرداری یعنی حرص
کی موجب پشیمانی کی دن قیامت کی پس اچھی ہی دودھ پلانیوالی سرداری اور بری ہی دودھ چھڑانیوالی سرداری نقل کی یہہ بخاری نی ف مشابہت دی
اول سرداری کو ساتھ دودھ پلانیوالی عورة کی اور انقطاع سرداری کو ساتھ دودھ چھڑانیوالی کی یعنی سرداری جسوقت آتی ہی بہت اچھی لگتی ہی مانند دودھ پلانے
والی کی اور جسوقت جاتی ہی جیسی بسبب مرنے اوس شخص کی یا تغیر ہونی اوس شخص کی بری لگتی ہی مانند دودھ چھڑانیوالی کی پس نہین لائق ہی واسطی عاقل کی یہہ کہ درپے
ہو لذتون کی کہ پیچھی اوسکی حسرتین ہین ع وعن أبي ذر قال قلت يا رسول الله ألا تستعملني قال فضرب بيده
على منكبي ثم قال يا أبا ذر إنك ضعيف وإنها أمانة وإنها يوم القيامة خزي وندامة إلا من أخذها

بحقها وادّى الذي عليه فيها وفي رواية قال له يا أبا ذرّ إني أراك ضعيفا وإني أحب لك ما أحب لنفسي
لا تأمّرنّ على اثنين ولا تولّينّ مال يتيم رواه مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا مین نی یا
رسول اللہ کیا نہین عامل کرتی مجکو کہا ابو ذر نی کہ مارا حضرت نی اپنا ہاتھہ میری مونڈہی پر یعنی از راہ لطف وشفقت کی پہر فرمایا ای ابوذر تو ضعیف ہی اور یہہ
سرداری امانت ہی یعنی خدا کیطرف سی کہ حق بندونکا ساتہہ اوسکی متعلق ہی پس خیانت نکرنی چاہیی اوسمین اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کی سبب
رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نی لیا اوسکو ساتہہ حق اوسکی کی اور ادا کیا اوس حق کو کہ اوسپر ہی اوس سرداری مین یعنی جسنی عدل اور احسان کیا اوسکے
لیی سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہین ہوگی اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی ابو ذر کو ای ابوذر تحقیق مین دیکہتا ہون تجکو ضعیف کہ بوجہہ اوسکا
نہین اوٹہا سکیگا تو اور تحقیق دوست رکہتا ہون مین واسطی تیری وہ چیز کو کہ دوست رکہتا ہون مین واسطی نفس اپنی کی نہ امیر ہو تو دو شخصون پر بہی ورنہ سرانجام کار ہو مال
یتیم کا نقل کی یہہ مسلم نی ف دوست رکہتا ہون مین الخ یعنی اگر ہوتا مین ضعیف مانند تیری نہ اوٹہاتا مین اس بوجہہ حاکمی کو ولیکن اللہ تعالی نی قوة دی مجکو پہر تحمل
دیا مجکو اور اگر نہ تحمل دیتا وہ مجکو نہ اوٹہاتا مین اس بوجہہ کو اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اصل عظیم ہی بیچ پرہیز کرنیکی سرداری سی خصوصا جو کہ ضعیف ہوا دا کرنی سی حقوق
اسکی سی ع وعن أبي موسى قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم أنا ورجلان من بني عمي فقال أحدهما
يا رسول الله أمّرنا على بعض ما ولّاك الله وقال الآخر مثل ذلك فقال إنا والله لا نولّي على هذا العمل أحدا سأله ولا
أحدا حرص عليه وفي رواية قال لا نستعمل على عملنا من أراده متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا داخل ہوا مین حضرت کے
پاس اور دو شخص بیٹی چچا میری کی پس کہا ایک نی اون مین سی یا رسول اللہ امیر کرو مجکو اوپر بعضی کامون اوپر جگہونکی کہ والی کیا ہی تمکو اللہ نی اور کہا دوسرے
نی بہی مانند اسکی پس فرمایا حضرت نی تحقیق ہم قسم ہی خدا کی نہین والی کرتی اوپر اس کام کی یعنی کاردین اور شریعت کی اوس کسیکو کہ مانگی ہمسی ولایت کو اور نہ اوس
کسیکو کہ حرص کری اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین عامل کرتی ہم اوپر کام اپنی کی اوسکو کہ ارادہ رکہی اسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف عادت شریف حضرت کی تہی کہ جو کوئی کوئی خدمت طلب کرتا اور درخواست کہتا اوسکی اوسکو وہ کام نہ دیتی ایسی کہ یہہ بات دلالت کرتی ہی محبت
جاہ کی باعث خسرانے اوسکیکی ہی آخرمین ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تجدون من خير
الناس أشدّهم كراهية لهذا الأمر حتى يقع فيه متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاوگی تم بہترین آدمیون مین سخت
اونکا از روی کراہت کی واسطی اس امر کی یہانتک کہ پڑی وہ بیچ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکہی اختیار امارت کو
اوسکو بہترین لوگونکا جانو یہانتک کہ پڑی وہ بیچ اوسکی یعنی پس ہوگی بعد اوسکی ندامت جیسیکہ اوپر گذرا اور روایت مین و طیبی نی کہا کہ پاوگی ایسی شخص کو
بہترین لوگونکا یہانتک کہ پڑی بیچ اوسکی پس اوسوقت نہین ہوگا بہترین لوگونکا بلکہ بدترین اونکا ع وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ألا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالإمام الذي على الناس راع وهو مسئول عن
رعيته والرجل راع على أهل بيته وهو مسئول عن رعيته والمرأة راعية على أهل بيت زوجها وولده وهي
مسئولة عنهم وعبد الرجل راع على مال سيده وهو مسئول عنه ألا فكلكم راع وكلكم مسئول
عن رعيته متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو سب
تمہاری نگہبان رعیت کی ہین اور تم سب سی سوال کیا جاویگا اپنی رعیت سی پس امام جو حاکم ہو لوگونپر نگہبان ہی اور وہ پوچہا جاویگا احوال رعیت اپنی سی اور
مرد نگہبان ہی اوپر گہر والون اپنی کی اور عورة نگہبان ہی اوپر گہر خاوند اپنی اور فرزندون اوسکیکی اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سی اور غلام مرد کا نگہبان

ہی اونپر اہل مال کی اپنی کی اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سی خبردار ہو پس سوال کیے جاؤ گی رعیت اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکھا ہی
علما نی کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضاء و حواس اپنی کی ہی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکی سی کہ کہان استعمال کیا تہی اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین سکو
نہ ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہی ؛ ۲ **وعن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً
مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار
سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی نہین کوئی سرداری لینی والا کہ سرداری کری رعیت پر پہر مری اس حال مین کہ خائن ہو یا ظالم ہو اونپر مگر کہ حرام کریگا
اللہ اونپر بہشت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حرام کریگا داخل ہونا بہشت کا ساتہہ نجات پانیوالونکی یہہ محمول ہی مستحل پر یعنی جو حلال جانی خیانت و
ظلم کو اوسکا یہہ حال ہی یا از راہ زجر کی فرمایا ؛ ع **وعنہ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ
يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی نہین کوئی بندہ کہ نگہبانی کروای اللہ اوس سے رعیت کی یعنی امام فرمائے نگہبان کرے اونکا پس نگہبانی کی اوسنی رعیت کی ساتہہ خیرخواہی کی مگر
نہ پاویگا بو بہشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہین پاویگا ساتہہ بو پانیوالونکی قیامت مین حال آنکہ بو اوسکی پائی جاویگی مسافت پانسو
برس کی راہ سی نہین پاویگا ساتہہ نجات پانیوالونکی یا نہین پائیگا بو مطلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہوگا ظلم کو ؛ ع **وعن** عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بدترین سردار وہ کہ ظالم ہی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ مَنْ
وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی جو شخص کہ والی و متصرف کیا گیا کام امت میری کسی چیز کا پہر مشقت ڈالی اونپر پس مشقت ڈال تو اوسپر اور جو شخص
کہ والی کیا گیا کام امت میری کسی چیز کا پہر نرمی کی ساتہہ اونکی پس نرمی کر تو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے ؛ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ
الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق امراء عادل نزدیک خدا کی نور کی منبر و نپر ہونگی طرف داہنی ہاتہہ رحمن کی اور دونوں ہاتہہ
اوسکی داہنی ہین وہ لوگ کہ انصاف کرتی ہین بیچ احکام اپنی کی اور اہل اپنی کی اور اوس چیز کی کہ والی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** طرف داہنی ہاتہہ سے یہہ کنایہ ہے
بڑی قدر و مرتبہ ہونی اونکی سی نزدیک اللہ تعالی کی اسلیے جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہی داہنی طرف کہڑا ہوتا ہی اور بیٹہتا ہی اور دونوں ہاتہہ اوسکی داہنی ہین یہہ دفع
توہم کی ہی فرمایا کہ کوئی یہہ نہ سمجہی کہ داہنا مقابل بائین ہاتہہ کی ہی اسلیے کہ بائین ہاتہہ مین ضعف و نقصان ہوتا ہی اور اللہ تعالی پاک ہی اوس سے اور اطلاق ہاتہہ کا اللہ تعالی پر
متشابہات سی ہی کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہی کہ مراد اس سی کیا ہی اور مراد قوۃ و غلبہ ہی اور بیچ حکم اپنی کی یعنی جو کہ متعلق ہی ساتہہ خلافت و امارۃ کی اور
اہل اپنی کی یعنی انصاف کرتی ہین بیچ اہل کی حقوق مین کہ واجب ہی اونپر اور اوس چیز کی کہ والی ہین یعنی انصاف کرتی ہین اوس چیز مین کہ اونکو ولایت ہی اونپر
جیسی پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی وغیرہ ذلک اور کہا اہل حق رحمہم اللہ نی کہ آدمی کو چاہیے کہ عدل کری اپنی نفس پر بہی کہ نہ ضائع کری وقت کو بیچ
اوس چیز کی کہ حکم کیا ہی اللہ تعالی نی ساتہہ اوسکی بلکہ فرمانبرداری کری اور امر الہی کی اور باز رہی نہی الہی سی اوسکی سی علی الدوام جیسا کہ طریقہ ہی اولیاء کرام مقربین
کا یا غالب جیسا کہ عادۃ ہی مومنین صالحین کی **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ
وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بہیجا اسنی کوئی نبی اور نہین خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتی ہین اوسکی لیی دو رفیق چہپی ہوی ایک رفیق چہپا ہوا
تو حکم کرتا ہی اوسکو ساتہہ نیکی کی اور رغبت دلاتا ہی اوسکو اوسپر اور ایک رفیق چہپا ہوا حکم کرتا ہی اوسکو ساتہہ برائی کی اور رغبت دلاتا ہی اوسکو ساتہہ برائی
اور بچایا گیا گناہ سی وہ ہی کہ بچایا اوسکو اللہ نی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مراد دوست چہپی سی فرشتہ اور شیطان ہین کہ دونون آدمی کی باطن مین ہین
کہ اول حکم ساتہہ خیر کی کرتا ہی اور دوسرا ساتہہ برائی کی اور بچایا گیا گناہ سی اسمین اشارہ ہی تہہ حال انبیا کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین و بعضی خلفا
کی ہی کہ محفوظ رکہتا ہی اون کو اللہ تعالی شر شیطان سی یا مراد دو دوست سی وزیر و مشیر ہین مشابہ بطانہ یعنی استر کی کہ نہین جلد ہی عمل صحبت اوسکی سی اور یہہ
کہ نہین خالی کوئی نبی اور خلیفہ مصاحب ہمنشین دو شخصون مختلف سی یا دو جماعتون سی کہ آپسمین مخالف ہوتی ہین ایسی ہین جیسا کہ دیکہا جاتا ہی ہمنشینون
بادشاہون اور امرا کی اور اللہ جسکو چاہتا ہی اونسی بچاتا ہی کہ کلام بد کا نہین قبول کرتا **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی بمنزلہ کوتوال کی بنسبت امیر کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی حضرت کی سامنی حاضر رہتی تہی واسطی جاری کرنی احکام کی جیسی کہ کوتوال امیر کی
پاس سیاست پر مقرر ہین ٭ ع **وعن** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوْا
عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا جب پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہہ خبر کہ فارسیون نی بادشاہ کیا اپنی اوپر کسری کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاویگی وہ قوم کہ والی وحاکم کیا اپنی کام کا یعنی اپنی ملک کی کام کا
عورت کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ عورت قابل ولایت سرداری کی نہین ٭ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا
بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حارث اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کرتا ہون مین تمکو ساتہہ پانچ چیزون کی ایک تو اتباع کرنی جماعت مسلمین کی
یعنی قول و عمل مین اور اعتقاد مین اور دوسری سننی اور حکم بجالانی امرا اور علما کی یعنی جو حکم کہ موافق شرع کی ہو اور تیسری ساتہہ ہجرت کی نیکی اور چوتہی جہاد کی نیکی اللہ
کی راہ مین اور تحقیق جو شخص نکلا اس مسلمانون کی راہ سی برابر ایک بالشت کی تحقیق نکالی اوسنی رسی اسلام کی گردن اپنی سی مگر یہہ کہ پہر آوی اور جس شخص نی کمر بکار اپکارنا جاہلیت
کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیون کی سی ہی اگرچہ روزہ رکہی اور نماز پڑہی اور کہی کہ مین مسلمان ہون نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** ہجرت کرنی سی مراد ہجرت
ہی جانا دار الکفر سی طرف دار الاسلام اور دار البدعۃ سی طرف دار السنۃ کے اور معصیت سی طرف توبہ کی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی المہاجر
من ہجر ما نہی اللہ عنہ اور جہاد سی یعنی لڑنا کافرون سی اعلی ترقی اسلام کی اور مارنا نفس کو ساتہہ باز رکہنی اوسکی خواہشون اوسکی سی کیونکہ دشمنی نفس کی ساتہہ آدمی
کی قوی تر ہی اور بہت ضرر رسانی والی ہی دشمنی کافرونکی سی ساتہہ اسکی اور جو شخص کہ نکلا الخ یعنی جو شخص جدا ہوا اوس چیز سی کہ اوسپر جماعت ہی ساتہہ ترک کرنی سنت کی اور
اتباع بدعت کی اور نہ کرنی اطاعت امام کی اگرچہ تہوڑیسی ہو پس تحقیق نکالی رسی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اوسکا مگر یہہ کہ رجوع کرے اس فعل سی اور
جس شخص نی کہ پکارا الخ یعنی جسنی بلایا اور باعث ہوا لوگون کو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کی اور بعضون نی کہا کہ مراد پکارنا ہی کہ رسم تہی ایام جاہلیت مین

کہ جب دشمن کسی شخص پر غالب آتی فریاد کرتا سا تھ آواز بلند کی یا آل فلان یا آل فلان یعنی دوڑیو لوگو اوسکی مدد کو آوی ظالم ہوتا وہ یا مظلوم ۱۲ ع ترجمہ **وعن** زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرۃ تحت منبر ابن عامر وہو یخطب وعلیہ ثیاب رقاق فقال ابو بلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اہان سلطان اللہ فی الارض اہانہ اللہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی زیاد بن کسیب عدوی سی کہ کہا تھا مین تھا ابی بکرہ کی نیچی منبر ابن عامر کی اسحال مین کہ وہ خطبہ کہتی تہی اور تہی اوپر کپڑی باریک پس کہا ابو بلال نی کہ دیکھو تم طرف امیر ہماری کی پہنتاہی کپڑی فاسقونکی سی کہا ابو بکرہ نی چپ رہ سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ جو شخص کہ اہانت کری بادشاہ کی کہ اللہ کیطرف سی ہو زمین مین خوار و سبک کریگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف پہنتاہی کپڑی الخ احتمال ہی کہ وہ کپڑی حرام ہون تھی جیسی ریشم سی اور ابی بکرہ نی زیاد کو طعن کرنی سی سلیی منع کیا کہ وہ نصیحت سلطنت فضیحت و فتنہ کی تہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ریشمی نہون لیکن چونکہ پہننا باریک کپڑون کا داب ہی مین اونکاہی زاہدونکا نسبت کیا اوسکو طرف فسق کی جیسا کہ کہاہی بعضون نی من رق ثوبہ رق دینہ ۱۲ ع **وعن** النواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف یعنی اگر مخلوق حکم کری ساتھ گناہ کی اگرچہ امیر ہو اطاعت اوسکی نہ کرنی چاہیی اور اگر اکراہ یعنی جبر کری تو اسصورت مین گناہ نہین ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امیر عشرۃ الا یؤتی بہ یوم القیمۃ مغلولا حتی یفک عنہ العدل او یوبقہ الجور رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی امیر دس شخصونکا مگر کہ لایا جاویگا دن قیامت کی طوق کیا ہوا یہانتک کہ چھڑاویگا اور جدا کریگا اوس سی طوق کو عدل کہ اوسنی کیاہی یا یہہ کہ ہلاک کری اوسکو ظلم نقل کی یہہ دارمی نی ف یعنی حاکم کو ایکبار باندہ کر درگاہ رب العزت مین لاوینگی خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کی اگر عادل ہوگا نجات پاویگا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للامراء ویل للعرفاء ویل للامناء لیتمنین اقوام یوم القیمۃ ان نواصیہم معلقۃ بالثریا یتجلجلون بین السماء والارض وانہم لم یلوا عملا رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد وفی روایتہ ان ذوائبہم کانت معلقۃ بالثریا یتذبذبون بین السماء والارض ولم یکونوا عملوا علی شیء اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واہی ہی یعنی مصیبت ہی واسطی سرداروں کی مصیبت ہے واسطی چودہریون کی اور مصیبت ہی واسطی امینونکی البتہ آرزو کرینگی تو مین دن قیامت کی کہ بال اونکی پیشانیون کے لٹکائی جاتی یعنی مانا بیچ ثریا کی اسحال مین کہ ہلین درمیان آسمان و زمین کی اور آرزو کرینگی کہ نہ والی ہوتی کسی عمل کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی یہہ احمد نی اور انکی روایت مین یہہ ہی کہ آرزو کرینگی کہ کاشکی چوٹیان اونکی لٹکائی گئی ہوتین ثریا بلند پر درمیان آسمان و زمین کی اور نہ کیی گئی ہوتی عامل کسی چیز پر ف لفظ ویل کی ہین معنی غم اور ہلاک و مشقت بسبب عذاب کی اور بعضون نی کہا ویل ایک نالہ ہی دوزخ مین اور دوزخی کہ ویل ایک نالہ ہی دوزخ مین کہ گرتا چلا جاویگا اوسمین کافر چالیس برس اور اوسکی تہ تک نہین پہنچیگا اور امینونکی یعنی جنکو امین کیا ہی حاکمون نی صدقات پر اور خراج یعنی پر اور تعلم سوال سلیمین پر یا اوسی حاکم کی کسینی اپنی مال کا امانت دار کیاہی اور ثریا کہتی ہین گہنگی ستارونکو کہ روشنی اون مین کم ہوتی ہی اور لٹکانا پیشانی کی بالونکا مثل ہی واسطی مذلت و خواری کی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جب دیکہینگی خواری و سبکی اور عذاب دن قیامت کی بدلی عزت و ریاست

اور ترفع کی کہ لوگون پر رکہتی تہی دنیا مین تو آرزو کرینگی کہ کاشکی حاصل ہوتی اون کو یہہ عزت اور ریاست اور رفعت لوگون پر بلکہ ہوتی ذلیل اور ساتہہ پاؤن سر کی لٹکا سی جاتی اونچی جگہہ مین اور بیٹہی رہتی تا دیکہتی اون کو تمام لوگ اور مشاہدہ کرتی اونکی ذلت وخواری بدلی اوس ریاست کی اور عزت اور رفعت کے غرض یہہ ہے کہ جب کچہہ خدمت وریاست ہو تو عدل کری اور انصاف کہ حاکم عادل کی لیے بہت ثواب پایا ہے وظلم اور حق تلفی نکری کہ ظالمون اور حق تلف کرنیوالون کا یہہ حال ہوگا جو حدیث مین مذکور ہوا اور وجہ افسوس کی امیرون وغیرہ پر یہہ ہے کہ یہہ اعمال محل لغزش ومیل اونکی طرف باطل کی ہین اور عدالت اور استقامت اون مین مشکل ومتعذر ہے مگر جسکی کہ حفظ الہی اور توفیق اوسکی مددگار ہو ؛ ع ؛ ح وعن غالب القطان عن رجل عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العرافة حق ولا بد للناس من عرفاء ولكن العرفاء في النار رواه ابوداؤد اور روایت ہے غالب قطان سے کہ نقل کی اوسنے ایک شخص سے وسنے نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق چودہرایت حق ہے اور ضرور ہے واسطے آدمیون کی چودہریون سے لیکن چودہری مین بیچ دوزخ کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف حق ہے یعنی ایک امر ہے لائق ہے یہہ کہ ہو ثابت بسبب پڑنے حاجت کی طرف اوسکی لیکن چودہری یعنی اکثر چودہری دوزخمی ہون گی بسبب رعایت کرنے عدالت کی اور صدق وانصاف کی چودہرایت مین اور بیچ خطرہ اور ورطہ ہلاک وعذاب کی ہین بسبب ادا ہونے شرائط اوسکی پس لائق ہے عاقل کو کہ ہوشیار رہے اور آمین اور حذر کرے اوس سے تا کہ نہ پڑے فتنہ مین کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا ؛ ع وعن كعب بن عجرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اعيذك بالله من امارة السفهاء قال وما ذاك يا رسول الله قال امراء سيكونون من بعدي من دخل عليهم فصدقهم بكذبهم واعانهم على ظلمهم فليسوا مني ولست منهم ولن يردوا على الحوض ومن لم يدخل عليهم ولم يصدقهم بكذبهم ولم يعنهم على ظلمهم فاولئك مني وانا منهم واولئك يردون على الحوض رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ دیتا ہون تجکو اللہ کی سرداری احمقون کی سے یعنی عمل دخل سے یا جانے سے پاس اون کی کہا کعب نے کیا ہے یہہ یا رسول اللہ یعنی یہہ سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہین وہ فرمایا امرا ہون گے پیچہے میری یعنی امیر احمق اور جہوٹے اور ظالم ہونگے پیچہے میری جو شخص کہ جاوے اونپر اور سچا کرے اون کی جہوٹ کو اور مدد کرے اونکی یعنی ساتہہ قول وفعل کی اونکی ظلم پر پس نہین وہ مجہسے اور نہین مین اونسے یعنی نہین دوست کہتا مین بلکہ بیزار ہون اور نہ آوین گے میرے پاس حوض پر اور جو شخص کہ نگیا اون کی پاس اور نہ سچا کیا اونکو ساتہہ جہوٹ اونکی کی اور نہ مدد کی اونکی ظلم پر پس وہ لوگ مجہسے ہین اور مین اونسے ہون اور وہ لوگ آوینگے میرے حوض پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے ف نہ آوینگے میرے پاس حوض پر یعنی حوض کوثر پر یا جنت مین اور یہہ وعید سخت ہے ساتہہ نفی ایمان کی ؛ ح ؛ ع وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل ومن اتى السلطان افتتن رواه احمد والترمذي والنسائي وفي رواية ابي داود من لزم السلطان افتتن وما ازداد عبد من السلطان دنوا الا ازداد من الله بعدا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ رہتا ہے جنگل مین جاہل ہوتا ہے اور جو شخص پیچہے پڑا رہتا ہے شکار کی غافل ہوتا ہے اور جو شخص آتا ہے بادشاہ پاس فتنے مین ڈالا جاتا ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کی یون ہے کہ جو شخص ملازم رہتا ہے بادشاہ کا یعنی بہت اوسکی خدمت مین رہتا ہے فتنہ مین پڑتا ہے اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سے قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالی سے دوری ف گانو مین بسنے سے سخت دل اور جاہل ہوتا ہے بسبب بہم نہ پہونچنے صحبت علما اور صلحا کے اور جو کوئی ہمیشہ شکار کرتا رہتا ہے زندگی لہو اور خوشی کی غافل ہوتا ہے طاعۃ اور عبادۃ سے اور لزوم جماعت اور جمعہ سے اور بعید ہوتا ہے رحم وشفقت سے یہہ تنبیہ ہے اوسکو کہ عادت کی ہے اوسکی اور غرض

ہی وسمین بغیر نیت حاصل کرنی قوت حلال کی و الا بعضی صحابہ کی شکار کیا ہی اور مباح اور حلال ہونیمین اوسکی شبہ نہین اور لکہا ہی علمانی کہ آنحضرت کی
ساتہہ نفس نفیس اپنی کی شکار نہین کیا ہی اور کسیکو اس سی منع بہی نہین کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کی دروازی پر بغیر ضرورۃ وحاجت کی وہ فتنہ مین پہنسا اسلیے کہ اگر موافقت
کریگا اوسکی اوسچیز مین کہ وہ کرتا ہی خلاف شرع خطر ہی اوسکی دین مین اور اگر مخالفت کریگا اوسکی خطر دنیا کا ہی اور کہا مظہر نی جو کوئی گیا سلطان پاس اور مداہنت
کی اوس سی پڑا فتنہ مین اور جسنی مداہنت نکی اور نصیحت کی اوسکو اور امر بالمعروف کیا اور منع کیا اوسکو برائی تو تسی ہوگا جانا اوسکا پاس اوسکی افضل جہاد
سی اور روایت کی دیلمی نی مسند فردوس مین حضرت علی سی بطریق مرفوع کی من ازداد علما ولم یزدد فی الدنیا زہدًا لم یزدد من اللہ الا بعدا ۱۲ ع ح

وعن المِقدامِ بنِ معدِيكرِبَ اَنَّ رسولَ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ ضربَ علی منکبیہِ ثمَّ قالَ افلحتَ یا قُدَیمُ اِن مُتَّ ولم تکن امیرًا او کاتبًا ولا عریفًا رواہُ ابو داؤد اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ماری ہتہ اپنی اوپر مونڈہی مقدام کی پہر فرمایا فلاح پائی تونی ای قدیم اگر مری تو اور نہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ چودہری نقل کی یہہ
ابو داؤد نی ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گمنامی راحت ہی اور شہرت آفت ہی ۱۲ ع وعن عقبۃَ بنِ عامرٍ قالَ قالَ رسولُ
اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ لا یدخلُ الجنَّۃَ صاحبُ مَکسٍ یعنی الذی یعشرُ النَّاسَ رواہُ احمدُ وابو داؤدَ و
الدارمیُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین صاحب مکس کا مراد رکہتی ہین حضرت صاحب مکس سی
وہ شخص کہ لیتا ہی محصول لوگونسی خلاف شرع نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور دارمی نی وعن ابی سعیدٍ قالَ قالَ رسولُ اللہِ صلَّی
اللہُ علیہِ وسلَّمَ اِنَّ احبَّ النَّاسِ الی اللہِ یومَ القیامۃِ واقربَہم منہُ مجلسًا امامٌ عادلٌ واِنَّ ابغضَ النَّاسِ الی اللہِ یومَ
القیامۃِ واشدَّہم عذابًا وفی روایۃٍ وابعدَہم منہُ مجلسًا امامٌ جائرٌ رواہُ الترمذیُّ وقالَ ھذا حدیثٌ
حسنٌ غریبٌ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق محبوب تر لوگونکا طرف اللہ کی دن قیامت کے
اور بہت قریب اونکا اوس سی از روی مجلس کے یعنی مرتبہ کی امام عادل ہی اور تحقیق بہت دشمن رکہا گیا لوگونمین طرف اللہ کی دن قیامت کی اور سخت ترین
اونکا دن قیامت کی از روی عذاب کی اور ایک روایت مین بعید ترین اونکا اللہ سی امام ظالم ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے و
عنہ قالَ قالَ رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ افضلُ الجہادِ مَن قالَ کلمۃَ حقٍّ عندَ سلطانٍ جائرٍ
رواہُ الترمذیُّ وابو داؤدَ وابنُ ماجۃَ ورواہُ احمدُ والنسائیُّ عن طارقِ بنِ شہابٍ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق بہترین جہاد اوسکا ہی کہ کہی بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ احمد اور نسائی
نی طارق بن شہاب سی ف یہہ بہترین جہاد اسلیے ہی کہ جو جہاد کرتا ہی دشمن سی ہوتا ہی وہ متردد درمیان خوف اور رجا کی یہہ نہین جانتا کہ مین غالب
ہونگا یا وہ اور یہہ شخص اختیار مین ہی بادشاہ کی پس جب یہہ کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اوسکو پس قریب ہے کا تلف کی پس ہوگا یہہ افضل انواع جہاد کا بسبب غلبہ
خوف کی یا یہہ اسلیے افضل ہی کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہی تمام اون لوگونمین کہ تحت سیاست اوسکی ہین اور وہ جم غفیر ہین پس جب یہہ منع کریگا اوسکو ظلم سی
پہونچاویگا نفع طرف خلق کثیر کی بخلاف قتل کافر کی اور کہا شیخ ابو حامد نی احیاء مین کہ امر بالمعروف سلطانکو یہہ ہی کہ دور کری اوسکو اور معلوم کرا دی
اور منع کرنا ساتہہ قہر کی نہین پہونچتا ہی کسیکو رعیت مین سی اسلیے کہ یہہ باعث شر و فتنہ کا ہوگا اور یہہ کہ کلام سخت کہنا مانند کہنی ظالم یا من لا یخاف اللہ کی اور
مانند انکی پس یہہ اگر باعث اسکا ہو کہ پہونچیگا شر اوسکا طرف اوسکی تو نہین جائز اور اگر نہین خوف کہتا ہی مگر اپنی جان ہی پر تو یہہ جائز ہی بلکہ مستحب
اسلیے عادۃ تہی سلف کی کہ انکار صریح کرتی تہی بغیر خوف ہلاک کی اسلیے کہ وہ جانتی تہی کہ یہہ جہاد شہادت کا ہی ۱۲ ع وعن عائشۃَ

قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ واذا اراد بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ رواہ ابوداؤد والنسائی

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھہ امیر کی بھلائیکا یعنی یہہ کہ ہو وہ بہا دنیا و عقبی مین گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر سچا اگر بھول جاتا ہی امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلا دیتا ہی وزیر اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی ذکر تا ہی مدد کرتا ہی اوسکی اور اگر ارادہ کرتا ہی ساتھہ امیر کے غیر بھلائی کا یعنی برائیکا گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر برا اگر بھول جاتا ہی امیر خدا کو نہین یاد دلاتا اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی تو بھی نہین مدد کرتا اوسکی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدھم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ سردار جسوقت ڈہونڈتا ہی شک کی بات آدمیون مین خراب کرتا ہی اونکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یعنی اگر ساتھہ شک و شبہ کی تہمت کری اور بدگمانی لیجاوی اور اونکو اوسپر مواخذہ کری تو موجب خرابی احوال اونکیکا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہی مقصود منع کرنا ہی طلب کی عیوب و تجسس احوال لوگونکی سی اور امر ہی ساتھہ ڈہانکنی عیوب کی عفو کرنا ہی اونکی طرح **وعن** معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک اذا اتبعت عورات الناس افسدتھم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی معاویہ سی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق تو جسوقت پیچہا کریگا لوگونکی عیب کا یعنی پیچہی عیبونکی خراب کریگا تو اونکو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم وائمۃ من بعدی یستاثرون بھذا الفیء قلت اما والذی بعثک بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب بہ حتی القاک قال اولا ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی تلقانی رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کروگی تم ساتھہ سرداروں کی جو میری بعد ہونگی یعنی یا صبر کروگی یا قتال کروگی اوس حالت مین کہ اختیار کرینگی وہ اس فی کو کہا مینی خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تمکو ساتھہ حق کی رکہونگا مین تلوار اوپر کندہی اپنی کی پہر ماروں گا مین ساتھہ اوسکی یہانتک کہ ملاقات کرون مین تمسی یعنی مرون مین یا پہونچون مین پاس آپکی بسبب شہادت کی فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو بہتر اس سی یعنی تلوار مارنی سی صبر کر تو یہانتک کہ ملاقات کری تو مجسی یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہہ بہتر ہی شمشیر مارنی سی اور مناسب ہی ساتھہ حال ترک و تجرید کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اختیار کرینگی الخ یعنی اپنی تصرف مین لاوینگی اور اوسکی مستحقونکو نہین دینگی اور فی اوس مال کو کہتی ہین کہ لیا جاوی کفار سی بغیر قتال کی مانند خراج اور جزیہ کی اور جو مال لیا جاتا ہی کفار سی ساتھہ قتال کی اوسکو غنیمت کہتی ہین اور حکم فی کا یہہ ہی کہ سب مسلمان اوسمین شریک ہوتی ہین اور خمس نہین لیتی اور غنیمت مین سی خمس لیتی ہین اور لکہا ہی علما نی کہ مراد اس حدیث سی شامل دونونکو ہی اور مقصود انہا ظلم کا ہی بیت المال مین اور نہ دینا حقوق مسلمانونکا ہی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون من السابقون الی ظل اللہ عزوجل یوم القیمۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال الذین اذا اعطوا الحق قبلوہ واذا سئلوہ بذلوہ وحکموا للناس کحکمھم لانفسھم روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جانتی ہو کہ کون سبقت کرنیوالی ہین طرف سایہ اللہ عزوجل کی دن قیامت کی یعنی طرف سایہ عرش اوسکیکی یا سایہ عنایت و کرم اوسکیکی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا سبقت کرنیوالی وہ لوگ ہین کہ جب دیی جاتی ہین حق قبول کرتی ہین یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہی اونکو کوئی ساتھہ کلمہ حق کی بیچ عدل کرنیکی درمیان رعیت کے قبول کرتے ہین اوسکو اور جب سوال کیی جاتی ہین اوس حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہی اوس حق خرچ کرتی ہین اوسکو اور دریغ نہین کرتی اور حکم کرتی ہین واسطی لوگونکی

مانند حکم کرنی اونکی کی اطاعت اونکی کی یعنی جو کچھ اپنی جی چاہتی ہین اور دنیا کی بہی چاہتی ہین یہہ آپ شہوت رانی کرین اور لوگون پر سخت گیری کرین **وعن**
جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلث اخاف على امتي الاستسقاء بالانواء وحيف
السلطان وتكذيب بالقدر اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تین چیزین ہین کہ ڈرتا ہون مین
اپنی امت پر کہ مبادا اون کو کر گمراہی مین ڈالین مینہ مانگنا ساتہہ منازل چاند کی اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جھٹلانا تقدیر کا **ف** انوا جمع نوء بالفتح ہی معنی اصل مین
اسکی گرتی ہوئی اور چڑہنی کی دونون آتی ہین اور اب نام منازل چاند کا ہی اور چاند کی اٹھائیس منزلین ہین کہ ہر شب ایک منزل مین رہتا ہی اور معنی گرتی ہوئی اور چڑہنی کی معنی
طلوع وغروب کی بہی منزلین مین ہر مہین اور عرب نسبت کرتی تہی مینہ کو ساتہہ اون منازل کی کہتی تہی کہ مینہ برسایا گیا ہم پر سبب فلانی منزل کی اور حدیث مین اوس سی نہی واقع ہوئی
ہی اور اطلاق لفظ کفر کا اوسپر کیا ہی سبب منافات حقیقت توحید کی اور دفع وہم دلانی شرک کی اور جھٹلانا تقدیر الہی کا یہہ کہ تقدیر نہین ہی کچھہ کہ ہی بندہ فعل اور
پیدا کرنی بندون کی ہی جیسیکہ مذہب قدریہ کا ہی ح **وعن** ابي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة
ايام اعقل يا ابا ذر ما يقال لك بعد فلما كان اليوم السابع قال اوصيك بتقوى الله في سر امرك وعلانيته
واذا اسأت فاحسن ولا تسألن احدا شيئا وان سقط سوطك ولا تقبض امانة ولا تقض بين اثنين
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا کہا مجہہ سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہہ دن تک یہہ بات سمجھہ تو ای ابو ذر جو چیز کو کہی جاتی ہی مجھسی بعد ازین یعنی چہہ دن تک حضرت
نی تنبیہ کی کہ مین ایک بات کہونگا اوسکو خوب سمجھنا اور یاد رکہنا اور عمل کرنا اوسپر پس جبکہ ہوا ساتوان دن فرمایا وصیت کرتا ہون مین تجھکو ساتہہ پرہیزگاری اللہ کی بیچ
باطن اور ظاہر اوسکی اور جس وقت کہ برائی کری تو پس نیکی کر یعنی پیچہی کسی نیکی مٹا دیتی ہی برائی کو بحسب الٰہی کری تو کسی نیکی کر ساتہہ اوسکی اور نہ مانگ کسی سی یعنی مخلوق مین سی کچھہ اگرچہ
گری کوڑا تیرا اور نہ لی امانت کسی کی اور نہ حکم کر درمیان دو شخصون کی **ف** اور نہ لی امانت الخ یعنی امانت کسیکی لی بلا ضرورت واسطی خوف خیانت کی یا واسطی موضع
تہمت کا ع **وعن** ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما من رجل يلي امر عشرة فما فوق ذلك الا اتاه
الله عز وجل مغلولا يوم القيمة يده الى عنقه فكه بره او اوبقه اثمه اولها ملامة واوسطها ندامة واخرها خزي يوم
القيمة اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصون کا یا زیادہ کا اوس سی مگر حاضر کریگا اوسکو اللہ عز وجل
طوق پڑا ہوا دن قیامت کی ہاتہ اوسکا چمٹا ہوا ہوگا طرف گردن اوسکی کی چھڑاویگی اوسکو نیکی اوسکی یعنی عدل و احسان اوسکا یا ہلاک کریگا اوسکو گناہ اوسکا یعنی ظلم وغیرہ
اول سرداری کی ملامت ہی اور بیچ مین اوسکی پشیمانی ہی اور آخر اوسکی رسوائی ہی دن قیامت کی **ف** ملامت ہی کہ ہر طرف سی نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہی لوگ طعن کرتے
ہین کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان مین اوسکی پشیمانی ہی کہ کہتا ہی کیون متنفر کیا مینی اور بلا اور محنت مین پڑا مین اور رسوائی ہی بنا مین ساتہہ خواری اور
شرمساری عزل کی اور آخرت مین ساتہہ گرفتاری عذاب کی اور خاص قیامت کو بیان کیا کہ وہ اشد ہی ح **وعن** معاوية قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا معاوية ان وليت امرا فاتق الله واعدل قال فما زلت اظن اني مبتلى بعمل لقول
النبي صلى الله عليه وسلم حتى ابتليت اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای معاویہ اگر
سردار کیا جاوی تو کسی کام کا پس ڈر اللہ سی اور انصاف کر کہا معاویہ نی پس ہمیشہ مین گمان کرتا کہ مین گرفتار کیا جاؤن گا ساتہہ کسی کام کی سبب
فرمانی حضرت کی یہانتک کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری میری قسمت مین ہوئی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا
بالله من راس السبعين وامارة الصبيان روى الاحاديث الستة احمد وروى البيهقي حديث معاوية
في دلائل النبوة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی [illegible] سر ستر برسکی

سی اور سرداری لڑکون کی سی نقل کین جیسون حدیثین احمد نی اور روایت کی بیہقی نی حدیث معاویہ کی دلائل النبوۃ مین ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد ستر برس
اول سال ہجرۃ سی ہی تا شامل ہو امارت یزید بن معاویہ کو کہ سر ساٹھوین سال کی ہوا یعنی بعد وفات حضرت کی اور مراد لڑکون سی اولاد مروان کی ہی ح **وعن**
يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُونُونَ كَذَلِكَ يُؤَمَّرُ
عَلَيْكُمْ اور روایت ہی یحیی بن ہاشم سی کہ نقل کی یونس بن اسحق سی کہ نقل کی واسطی اپنی باپ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جیسے کہ ہوگی تم ویسی ہی سردار کیی جاوینگی تم پر ف یعنی جیسی تمہاری عمل ہون گی ویسی ہی تم پر عامل ہونگی اگر عمل اچھی کروگی اچھی عامل ہونگی اور بری عمل کروگے
بری حامل ہون گی ح ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللهِ فِي الْأَرْضِ يَأْوِي إِلَيْهِ
كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَإِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ
الصَّبْرُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہی زمین مین ٹھکانا پکڑتا ہی طرف اسکی ہر مظلوم بندون اسکی سے
پس جسوقت کہ عدل کرتا ہی ہوتا ہی واسطی اسکی ثواب اور واجب ہی تا ہی رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہی ہوتا ہی اوسپر گناہ اور لازم ہی رعیت پر صبر کرنا ف
سایہ اسکا ہی اسلیے کہ دفع کرتا ہی وہ ایذا کو لوگون سی جیسا کہ دفع کرتا ہی سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبھی کنایہ کیا جاتا سا تہہ سایہ کے محافظت و
حمایت سی کذا فی النہایۃ اور کہا طیبی نی کہ ظل اللہ تشبیہ ہی اور جملہ یاوی الیہ الخ مبین اوسکا ہی یعنی جیسے لوگ آرام پاتی ہین بیچ ٹھنڈک سایہ کی گرمی آفتاب کی سی ایسا ہی
آرام پاتی ہین ٹھنڈک عدل اوسکی مین گرمی ظلم سی اور اضافت ظل کی طرف اللہ کی بزرگی کی لیی ہی مانند بیت اللہ کی اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ سایا نہ اور
سایون کی نہین ہی بلکہ وہ ذی شان او خصوصیت کہتا ہی ساتھہ اللہ کی اسلیی کہ گردانا گیا ہی وہ خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پھیلاتا ہی اوسکی عدل و احسان کو اوسکی
بندون مین **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللهِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيقٌ وَإِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ اور روایت ہی حضرت عمر بن
خطاب سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہترین بندگان خدا کی سی نزدیک اسکی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام عادل نرمی کرنیوالا ہے
اور تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک اسکی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام ظالم سختی کرنیوالا ہی **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ أَخَافَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى هَذَا مُنْقَطِعٌ وَرِوَايَتُهُ ضَعِيفَةٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جو شخص کہ دیکھی طرف مسلمان بھائی اپنی کی دیکھنا کہ ڈراوی اوسکو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی روایت کین چارون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان
مین اور کہا بیچ حدیث یحیی کی یعنی اوسکی حق مین کہ یہہ منقطع ہی اور روایت یحیی کی ضعیف ہی ف لانا اس حدیث کا اس باب مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
نری ڈرانی سی مستحق عذاب کا ہوتا ہی دن قیامت کی چہ جاے ظلم کرنا ع **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمُلْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوكِ قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِي يَدِي وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي
حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوهُمْ
سُوءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ وَلَكِنِ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ أَكْفِيَكُمْ مُلُوكَكُمْ رَوَاهُ
أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللہ ہون
نہین کوئی معبود مگر مین مالک ہون بادشاہونکا اور بادشاہ ہونکا بادشاہ دل بادشاہونکی میری ہاتہہ مین ہین اور تحقیق بندی یعنی اکثر بندی جسوقت کہ فرمان

برداری کریں میری پہیردون میں دو لون بادشاہون ونیکیکو یعنی ظالمونکی لوگونکو اونپر ساتہہ رحمت وشفقت کے اور تحقیق بندی جسوقت کہ نافرمانی کرین میری پہیرونگا
میں بادشاہونکی لونکو یعنی دل بادشاہون کے لوگونکو ساتہہ خفگی اور عذاب کی پس پہونچاوینگی یعنی بادشاہ اونکی بری عذاب پس مشغول کرو تم اپنی نفسونکو ساتہہ بد
دعا کرنیکی بادشاہونپر ولیکن مشغول کرو اپنی نفسونکو ساتہہ ذکر کی یعنی ذکر کرنیکی اور زاری اور خواری کی درگاہ میری تاکہ کفایت کرون میں شر بادشاہون تمہاریکو اور
باز رکہون اونکو تمسی نقل کی یہہ ابونعیم نی کتاب حلیۃ الاولیا میں

بَابُ مَا عَلَی الْوُلَاۃِ مِنَ التَّیْسِیْرِ

باب ہی بیچ بیان اسچیز کی کہ حاکمون پر ہی آسان کرنیسی **ف** اوپر کی باب میں ذکر تہا اسکا کہ رعیت کو فرمانبرداری کرنی چاہیی حاکمونکی اور اس باب میں بیان ہی اسکا کہ حاکمونکو بہی شفقت و مہربانی کرنی چاہیی رعیت پر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِہٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتی بہیجنی کا کسیکو اپنی اصحاب میں سے بیچ بعضی کام اپنی کی یعنی حاکم کر کر کسی کام پر فرماتی بشارت
دو یعنی لوگونکو ساتہہ اجر و ثواب کی طاعات پر اور کرنی بہلائیونکی پر اور نہ ڈراو یعنی لوگونکو بہت نہ ڈراو عذاب خدا سی یہانتک کہ کردو اونکو ناامید رحمت خدا سی بسبب گناہون
انکی اور آسانی کرو یعنی لوگونسی کوتہ وغیرہ بہ نرمی لو اور دشواریمین نہ ڈالو یعنی لوگونکو بسبب لینی زکوۃ وغیرہ کی زیادہ قدر واجب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتہہ بشارت دینی کی اور نہ نفرت دلاو یعنی ساتہہ بہت ڈرانیکی یا ساتہہ تکلیف دینی
امور دشوار کی کہ موجب ہون انکار کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَدَّہٗ اَبَا
مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دادا اوسکیکو کہ ابوموسی اشعری ہی اور معاذ کو طرف یمن کے اور فرمایا آسانی کرو اور نہ مشکل
کرو اور بشارت دو اور نہ نفرت دلاو اور آپسمین باتفاق کام کرو اور نہ اختلاف کرو اور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صواب یہہ ہی کہ مولف کہتا عن
ابن ابی بردہ ساتہہ زیادتی لفظ ابن کی اسلیئی کہ ابوبردہ بیٹا ابوموسی اشعری کا ہی پوتا اور روایت کی ہی اوس سے بیٹی اوسکی عبداللہ اور یوسف اور سعید اور
بلال اور یہہ حدیث سعید بن ابی بردہ سے ہی جیسیکہ صحیح بخاری میں ہی کہ کہا سعید بن ابی بردہ نی کہ سنا میں اپنی باپ کو یعنی ابوبردہ کو کہ کہا بہیجا آنحضرت نی باپ میریکو یعنی
ابوموسی اشعری کو اور معاذ کو طرف یمن کی **وعن** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ یُنْصَبُ لَہٗ
لِوَاءٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ ہٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق عہد توڑنیوالا کہ اوسکیا
جاویگا واسطی اوسکی یعنی واسطی فضیحت کے اوسکی کی نشان دن قیامت کی اور کہا جاویگا کہ یہہ نشان علامت عہد شکنی فلانی بیٹی فلانیکی ہی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُعْرَفُ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا واسطی عہد توڑنیوالیکی نشان ہوگا دن قیامت کے کہ پہچانا جاویگا سبب اوسکی نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
لِکُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لَہٗ بِقَدْرِ غَدْرِہٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِیْرِ عَامَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابوسعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی ہر عہد توڑنیوالی کی نشان ہے گا نزدیک مقعد اوسکیکی دن قیامت کی یعنی واسطی
فضیحت و تشہیر کی اوسکی اور بیچ ایک روایت کی یون ہی کہ واسطی ہر عہد توڑنیوالی کی نشان ہے گا دن قیامت کی بلند کیا جاویگا واسطی اوسکی بقدر غدر اوسکیکی

یعنی جسقدر عہد شکنی اوسکی زیادہ ہوگی عظمت نیزہ اوسکی بہی بلند تر و مشہور ہوگی خبردار نہیں کوئی عہد توڑنیوالا بہت بڑا عہد توڑنا نہیں سردار عام کا نقل
کیا یہہ مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمرو بن مرۃ انہ قال لمعاویۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من ولاہ اللہ شیئا من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتہم وخلتہم وفقرہم احتجب اللہ دون حاجتہ
وخلتہ وفقرہ فجعل معاویۃ رجلا علی حوائج الناس رواہ ابوداود والترمذی وفی روایۃ لہ ولاحمد اغلق اللہ
ابواب السماء دون خلتہ وحاجتہ ومسکنتہ روایت ہی عمرو بن مرہ سی کہ کہا اونہوں نے واسطی معاویہ کی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم فرماتی جو شخص کہ سردار کیا اوسکو اللہ نے کسی چیز کا کام مسلمانونکی سی پس پردہ میں ہو نزدیک حاجت اور مطلب اونکی یعنی نہ برلایا حاجت اونکی تو پردہ میں ہوگا اللہ
نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی یعنی دور رکہیگا اوسکو مطلوب اوسکی سی اور قبول نہیں کریگا دعا اوسکی پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو اوپر رواکرنے
حاجتوں لوگونکی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور احمد کے بند کریگا اللہ دروازے آسمان کی نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی **الفصل
الثالث** فصل تیسری **عن** ابی الشماخ الازدی عن ابن عم لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
اتی معاویۃ فدخل علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولی من امر الناس شیئا
ثم اغلق بابہ دون المسلمین او المظلوم او ذی الحاجۃ اغلق اللہ دونہ ابواب رحمتہ عند حاجتہ
وفقرہ افقر ما یکون الیہ روایت ہی ابی شماخ ازدی سی کہ روایت کی اپنے چچا کے بیٹے سی کہ تہا صحابی حضرت کا یہہ کہ وہ آیا معاویہ کے پاس پس
داخل ہوا اوپر اور کہا سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ والی کیا گیا کام لوگونکی سی کسی چیز پر پہر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانونکی یا
مظلوموں کی یا صاحب حاجت کی یعنی اپنے پاس آنی دیا اوسکو وقت احتیاج کی حاجت والی کی اوسکی بند کریگا اللہ اوپر اوسکی دروازے رحمت اپنی کی نزدیک حاجت اور
محتاجگی اوسکی یعنی طرف اللہ کے امر دنیا میں یا عقبی میں یا طرف مخلوق کی دنیا میں ہے اوسوقت کی کہ بہت محتاج ہوگا طرف اوسکی **وعن** عمر بن الخطاب
انہ کان اذا بعث عمالہ شرط علیہم ان لا ترکبوا برذونا ولا تاکلوا نقیا ولا تلبسوا رقیقا ولا تغلقوا ابوابکم دون حوائج
الناس فان فعلتم شیئا من ذلک فقد حلت بکم العقوبۃ ثم یشیعہم رواہما البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی حضرت عمر بن خطاب سی یہہ کہ تحقیق وہ تہی جسوقت کہ بہیجتی اپنے عاملونکو شرط کرتی اونپر یہہ کہ نہ سوار ہونا ترکی گہوڑی پر اور نہ کہانا میدا اور نہ
پہننو کپڑہ باریک اور نہ بند کر رکہو اپنی دروازے لوگونکی حاجتونکی وقت پس اگر کروگی تم کچہہ اسمیں سی پس تحقیق اوترآویگی تمپر سزا یعنی دنیا اور عقبی میں پہر پہنچاتی
حضرت عمر اونکو نقل کین یہہ دونوں حدیثین بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** جو علت نہی کی سوار ہونی گہوڑی ترکی کی سی تکبر اور اترانا، تو نہی سوار
ہونی گہوڑی عربی کیسی بطریق اولی ہوگی کہا طیبی نی کہ نہی سوار ہونی گہوڑی ترکی کی سی تہی تکبر سی تہا اور تہی کہانی میدہ اور پہننی باریک کپڑی کیسی تہی چین کی
اور اسراف سی ہی اور منع کرنا بند کرنی دروازے کیسی منع کرنا حاجت سوالی نکری مسلمانون کیسی ہی ع

باب العمل فی القضاء والخوف منہ

باب ہی عمل کرنیکا قضا میں کہ کیونکر کرنا چاہیی یعنی موافق کتاب وسنت اور اجتہاد کے عمل کری اور بیچ بیان ڈرنی کی قضا سی
الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی بکرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقضین
حکم بین اثنین وہو غضبان متفق علیہ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی نہ حکم کری کوئی حاکم درمیان دو شخص کے
اسحالت میں کہ غضب میں ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا مظہر نی اسلیئی کہ غضب مانع ہوگا اجتہاد و فکر سی سطرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بہوک
پیاس میں اور بیماری میں حکم کری پس اگر حکم کریگا ان حال میں تو جاری ہوگا حکم اوسکا ساتہہ کراہت کی ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو وابی ہریرۃ

قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد واصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتہد واخطأ فلہ اجر واحد
متفق علیہ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی اور ابو ہریرہ سی کہ کہا دونوں نی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ قصد حکم کا کری حاکم پس اجتہاد
کری اور صواب کری یعنی واقع ہو حکم اوسکا موافق حکم خدا کی پس واسطی اوسکی ہی دوہرا ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنی کا حق پر اور جسوقت کہ حکم کیا اور
اجتہاد کیا پہر خطا کی پس واسطی اوسکی ہی ایک ثواب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ مجتہد کبہی خطا کرتا ہی اور کبہی صواب اور یہر تقدیر
ثواب پاتا ہی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ مذہب ابو حنیفہ کا یہہ ہی اور یہہ جب کی کہ نہ پایا جاوی بیان اوسکا نصوص مین یعنی کتاب اور سنت اور اجماع مین
اور نہ ممکن ہوا وسکو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کرنیوالی قبلہ کی پس وہ مصیب ہوگا اگرچہ خطا کری ؛ **الفصل الثانی** فصل دوسری عن
ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین رواہ احمد والترمذی
وابو داود وابن ماجة روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگون کی پس تحقیق
ذبح کیا گیا بغیر چہری کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف مراد ذبح سی غیر متعارف ہی کہ مراد ہی ہلاک دین سی نہ ہلاک بدن سی اسلیکی
مبتلا ہوا ساتہہ رنج والم اور دردلی والا اور یہ ایا ہی معنی اور ذبح ہونا چہری سی رنج ایک ساعت کا ہی اور یہہ رنج عمر کا ہی بلکہ حسرت اوسکی قیامت تک باقی
ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتغی القضاء وسأل وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ
انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری یعنی اپنی دل مین منصب قضا کا اور سوال کری یعنی بادشاہ سی کہ قاضی کری اوسکو سونپا جاتا ہی وہ طرف نفس
اوسکی کی یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اوسکی ساتہہ نہین ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینی پر اوتارتا ہی اللہ اوسپر فرشتہ کہ راست و درست کہتا کرتا رہے
اور اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی وعن بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القضاة ثلثة
واحد فی الجنة واثنان فی النار فاما الذی فی الجنة فرجل عرف الحق فقضی بہ ورجل عرف الحق فجار فی الحکم فہو
فی النار ورجل قضی للناس علی جہل فہو فی النار رواہ ابو داود وابن ماجة
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی تین طرح کی ہوتی ہین ایک بہشت مین اور دو دوزخ مین پس وہ کہ بہشت مین ہی پس وہ شخص
ہی کہ پہچانا اوسنی حق کو یعنی جانا کہ حق اس جانب مین ہی پس حکم کیا ساتہہ حق کی اور جس شخص نی کہ پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم مین یعنی دیدہ و دانستہ حق کو پامال کیا
پس وہ دوزخ مین ہی اور جس شخص نی کہ حکم کیا لوگون مین بنا بر جہل اور نہ پہچانی حق کی پس وہ بہی دوزخمین ہی یعنی بسبب تقصیر کی بیچ دریافت کرنی حق کی نقل کی
یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب قضاء المسلمین
حتی ینالہ ثم غلب عدلہ جورہ فلہ الجنة ومن غلب جورہ عدلہ فلہ النار رواہ ابو داود
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی طلب کی قضا مسلمانونکی یہانتک کہ پہونچا اوسکو پہر غالب آیا عدل اوسکا ظلم پر
واسطی اوسکی بہشت ہی اور وہ شخص کہ غالب آیا ظلم اوسکا عدل پر پس واسطی اوسکی دوزخ ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد غلبہ عدل و ظلم سی یہہ ہی
کہ زیادہ ہو ایک دوسری پر اور وہ دوسرا ہی جو درہتا ہو لیکن حکم غالب کی لیی ہی لیکن کہا ہی علما نی کہ مراد دونون جگہ ستون مین یہہ ہی کہ ایک ایسا ہو کہ
مانع ہو دوسری کو یعنی عدل قوت پکڑی اسطرح کہ ظلم وجود مین نہ آوی اور ظلم قوی ہو اسطرح کہ عدل ظہور نکری کذا قال التوربشتی رح وعن معاذ بن جبل
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی

بِکِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ اَجْتَہِدُ بِرَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بہیجا معاذ کو طرف یمن کی یعنی قاضی اور حاکم کرکر فرمایا یعنی امتحان کی لیے کس طرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطے تیری کوئی قصہ کہا حکم کرونگا میں موجب کتاب اللہ کی فرمایا اگر نہ پاوی تو یعنی صراحتہ کتاب اللہ میں کہا پس حکم کرونگا میں موجب سنت رسول خدا کی فرمایا پس اگر نہ پاوی تو بیچ سنت رسول خدا کی کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی عقل سی اور نہ قصور کرونگا میں یعنی اجتہاد میں او طلب صواب میں کہا معاذ نی یا روایت کرنیوالی نی معاذ سی بس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اوپر سینی معاذ کی یعنی ثابت رہنی کی لیے اور واسطی حاصل ہونی زیادتی علم کی اور فرمایا تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ توفیق دی رسول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس چیز کی کہ راضی اور خوش ہی ساتہہ اوسکی رسول اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نی **ف** اجتہاد کرونگا میں یعنی طلب کرونگا حکم اس واقعہ کا ساتہہ قیاس کرنیکی اون مسائل پر کہ آئی ہی انمیں نص اور حکم کرونگا اوسمیں ساتہہ اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی اوسمیں نص بسبب مشابہت دونوں کی کہا مظہر نے یعنی جب پاونگا میں مشابہت درمیان اوس مسئلہ کی کہ پیش آویگا اور درمیان اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی اوسمیں نص کتاب سی یا سنت سے حکم کرونگا میں اوسمیں موجب حکم اوسکی کہ جیسی آئی ہی نص حرام ہونی ربوا کی گیہوں میں اور نہیں آئی ہی نص تربوز میں قیاس کیا شافعی نی تربوز کو گیہوں پر اسلیے کہ پائی درمیان دونوں کی علت مطعوم کی اور قیاس کیا امام ابوحنیفہ نی جونیکو گیہوں پر اسلیے کہ پائی دونوں میں علت کیلی ہونی کی اور اس حدیث میں دلیل ہی اوپر مشروع ہونی قیاس و اجتہاد کے برخلاف اصحاب ظواہر کی کہ منکر قیاس کی ہیں ۱۲ ع ح **وَعَنْ عَلِیٍّ** قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ قَاضِیًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُرْسِلُنِیْ وَاَنَا حَدِیْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَہْدِیْ قَلْبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ اِذَا تَقَاضٰی اِلَیْکَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ کَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یَّتَبَیَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہ کہا بہیجا مجکو یعنی ارادہ بہیجنی کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف یمن کی قاضی کرکر کہا میں بہیجتی ہو تم مجکو اور نہیں تجربہ مجکو یعنی جوان ہوں اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہی اور نہیں علم مجکو یعنی کامل ساتہہ کیفیت قضاء کی پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا دل تیرے کو یعنی ساتہہ سمجہنی کی اور ثابت رکہیگا زبان تیری کو یعنی ساتہہ حکم حق کرنیکی پہر تعلیم کی آنحضرت نی کیفیت قضاء کی جسوقت کہ لاویں تیری پاس قضیہ دو شخص پس حکم کرتو واسطی پہلی کی کہ وہ مدعی ہی جب تک کہ سنی تو کلام دوسری کا پس تحقیق یہہ لائق تر ہی ساتہہ اسکی کہ ظاہر ہوگا واسطی تیری حکم کہا حضرت علی رضی نی پس شک کیا میں نی بیچ کسی حکم کرنیکی بعد اسکی یعنی بعد دعا اور تعلیم حضرت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **وَسَنَذْکُرُ** حَدِیْثَ اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمْ بِرَاْیِیْ فِیْ بَابِ الْاَقْضِیَۃِ وَالشَّہَادَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ام سلمہ کی کہ مراد اوسکا یہہ ہے انما اقضی بینکم الی آخرہ بیچ باب اقضیہ اور شہادات کی کہ اگر چاہی گا اللہ تعالی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاکِمٍ یَحْکُمُ بَیْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَلَکٌ اٰخِذٌ بِقَفَاہُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِہٖ اَلْقَاہُ فِیْ مَہْوَاۃٍ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہی درمیان لوگوں کی مگر کہ آویگا دن قیامت کی یعنی درگاہ عزت میں اس حال میں کہ فرشتہ پکڑی ہوے ہوگا گدی اوسکی پہر اوٹہاویگا فرشتہ سر اوسکا طرف آسمان کی پس اگر کہیگا خدا تعالی ڈالدی اوسکو یعنی بیچ دوزخ کی ڈالدیگا اوسکو بیچ گڑہی چالیس برس کے نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نی

شعب الایمان مین **ف** اوٹہاویگا سر اپنا یعنی منتظر ہوگا حکم اللہ تعالی کا کہ کیا حکم کری جیسیکہ عادت ہی تابعداروں بادشاہ کی کہ کہڑا کرتی ہین گنہگار کو آگی
بادشاہ کی اور نگاہ کرتی ہین جانب بادشاہ کی اور بادشاہ مکان عالی مین ہوتا ہی اور انتظار کرتی ہین کہ کیا حکم ہووی اور مراد چالیس برس سی مبالغہ ہی بیچ
دیر کہڑی کی ہی نہ تعیین اور تحدید ساتہہ اس مدت کی اور یہہ حال حاکم ظالم کا ہوگا اور حاکم عادل کی یہی حکم ہوگا کہ اوٹہاوین اوسکو طرف بہشت کے جیسیکہ یہہ حدیث
ابی امامہ کی کتاب امارۃ قضا مین گذرا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَتَمَنّٰى اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَةٍ قَطُّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ رض سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرمایا آویگا اوپر قاضی منصف کی زمانہ دن قیامت کی آرزو کریگا وہ اس بات کی کاش کی نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصوں کی بیچ ایک کہجور کی ہرگز کہ غنی قلیل اور حقیر ہی
بیجا ہی قاضی ظالم اور بیجا ہی حاکم بیچ شی بہت کی نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ
رِوَايَةٍ فَاِذَا جَارَ وَكَلَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی ساتہہ
قاضی کی ہی یعنی توفیق اور تائید اوسکی ساتہہ قاضی کی ہوتی ہی جب تک کہ نہین ظلم کرتا پس جسوقت کہ ظلم کرتا ہی الگ ہو جاتا ہی اوس سے اللہ تعالی اور ہمیشہ
رہتا ہی ساتہہ اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ پس جب ظلم کرتا ہی قاضی سونپتا ہی اوسکو طرف نفس اوسکی کی
وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُسْلِمًا وَّيَهُوْدِيًّا اخْتَصَمَا اِلٰى عُمَرَ فَرَاَى الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ
وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ اَنَّهٗ لَيْسَ
قَاضٍ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ اِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهٖ وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَا دَامَ
مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ ایک مسلمان اور
ایک یہودی جہگڑتی آئی طرف حضرت عمر کی پس دیکہا حق واسطی یہودی کی پس حکم کیا واسطی اوسکی حضرت عمر نی ساتہہ اس حق کی پس کہا واسطی عمر کے یہودی نی قسم ہی
اسکی تحقیق حکم کیا تمنی ساتہہ حق کی یا ساتہہ تائید و توفیق خدا کی پس مارا اوسکو حضرت عمر نی ایک درہ اور فرمایا کس چیز نی معلوم کروایا تجکو کہ حکم ساتہہ حق کی کیا ہی
یہودی قسم ہی خدا کی تحقیق ہم پاتی ہین توریت مین یہہ کہ نہین کوئی قاضی کہ حکم کری ساتہہ حق کی مگر ہوتا ہی داہنی اوسکی فرشتہ اور بائین اوسکی فرشتہ کہ مضبوط کرتی
ہین دونون فرشتی اوسکو اور توفیق دیتی ہین اوسکو واسطی حق کی جب تک کہ ہوتا ہی قاضی حق پر پس جسوقت چہوڑتا ہی قاضی حق کو چڑہ جاتی ہین وہ اور چہوڑ دیتی ہین اوسکو نقل کی
یہہ مالک نی **ف** اگر کوئی کہی کہ کیون مارا حضرت عمر نے اوسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہین تہا اسلیئی کہ تصدیق کی تہی اوسنی اونکی اور کیونکر مطابق ہوا جواب یہودی کا
واللہ انا نجد الخ ساتہہ قول حضرت عمر کی وما یدریک جواب یہہ کہ مارنا حضرت عمر کا بطریق نرمی اور خوش طبعی کی تہا نہ بطریق قہر و غصہ کے اور تطبیق جواب کے یہہ کہ
حضرت عمر اگر میل کرتی حق سی حکم کرتی واسطی مسلمان کی یہودی پر پس نہ ہوتی است درست حق پر پس جبکہ حکم کیا واسطی اوسکی مسلمان پر معلوم ہوئے مضبوطی اونکی حق پر اور نہ
میل کرنا اونکا حق سی ۔ع وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ
قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ
عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا اَقْضِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ فَقَالَ اِنَّ
اَبِيْ لَوْ اَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشْكَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ شَیْءٌ سَاَلَ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنِّیْ لَا اَجِدُ مَنْ اَسْاَلُہٗ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِیْمٍ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَاِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
اَنْ تَجْعَلَنِیْ قَاضِیًا فَاَعْفَاہُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا اور روایت ہی ابن موہب سی کہ عثمان بن عفان
نی کہا واسطی ابن عمر کی کہ قاضی ہو درمیان لوگونکی کہا ابن عمر نی معاف کرو مجکو ای امیر المومنین اس کام سی کہا حضرت عثمان نی کیون مکروہ رکہتی ہو اوسکو اور
تحقیق تہی باپ تمہاری حکم کرتی یعنی عہد زمانہ خلافت مین اپنے کہا ابن عمر نی تحقیق مین نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کری ساتہ
انصاف کی پس لایق ہی یہہ کہ پہیری ورنکلی وس سی برابر کہ نہ فائدہ دی اور نہ نقصان اور نہ ثواب پاوی ورنہ عذاب بیچ گفتگو کی حضرت عثمان نی اونسی پہی
اسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت رزین کے نافع سی یہہ ہی کہ ابن عمر نی کہا واسطی عثمان کی ای امیر المومنین نہین حکم کرونگا مین درمیان دو شخصونکی یعنی
جہای زیادہ مین کہا حضرت عثمان نی تحقیق باپ تمہاری تہی حکم کرتی کہا ابن عمر نی کہ تحقیق باپ میری اگر مشکل ہوتی وپر کوئی چیز پوچہہ لیتی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچہتی جبرئیل سی اور تحقیق مین نہین پاتا اوس شخص کو کہ پوچہون اوس سی اور سنا ہی مین نی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو پناہ مانگی ساتہ اللہ کی پس تحقیق پناہ مانگی ساتہ بڑی ذات کی اور سنا مین نی حضرت سی فرماتی جو شخص کہ پناہ مانگی ساتہ اللہ کی پس پناہ دو اوسکے
اور تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ اللہ کی اسی سی کہ مقرر کرو مجکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان نی ابن عمر کو اور کہا کہ نہ خبر دینا تو کسیکو یعنی قضا کی قبول کرنیکی تا اور بہی
قبول نکرین اور یہہ کارخانہ معطل ہی

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاۃِ وَھَدَایَاھُمْ

باب ہی بیچ بیان رزق والیون کی اور ہدیون اونکی
ف یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ حاکمونکی لیی کیا مقرر کیا جاوی بیت المال مین سے اور بیان اسکا ہی کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کی حاکم کی لیی کچہہ لادی تو کیا حکم
اوسکا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل ہی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ
اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیتا مین تم کو اور نہین منع کرتا تمسی
مین ان مالونکو الا رکہتا ہون جس جگہہ حکم کیا گیا ہون مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جبکہ تقسیم کیا حضرت نی مال تو کلام مذکور فرمایا تاکہ نہ داقع ہو صحابہ کی
دلونمین کچہہ بسبب کمی یا زیادتی کی تقسیم مین پہر ما اعطیکم الخ کا حاصل یہہ ہی کہ نہین دیتا مین کسیکو تم مین سی کچہہ بسبب خواہش نفس اپنی کی طرف اوسکی اور نہین
منع کرتا مین اوسکو بسبب متوجہ ہونی دل اپنی کی اوس سی بلکہ یہہ سب بسبب امر اللہ تعالی کی ہی اور یہی معنی اس قول کی ہین انا قاسم الخ یعنی نہین مالک ہون کہتا
ہون ہر چیز کو یعنی نہین دیتا اور دیتا ہون اوس جگہہ حکم کیا گیا ہون ۲ع وَعَنْ خَوْلَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی خولہ انصاریہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق کتنی آدمی کہ تصرف کرتی ہین بیچ مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتی ہین بیت المال مین اور زکوۃ اور غنیمت مین بغیر اذن امام کی اور لیتی ہین زیادہ
اجرت اور حق اپنی سی پس واسطی اونکی آگ ہی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ
قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَۃِ اَھْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ ھٰذَا الْمَالِ وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ
فِیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ جب خلیفہ کیی گئی ابوبکر صدیق تو کہا تحقیق جانتی ہی میری قوم یعنی مسلمان
کہ کسب میرا نہین قصور کرتا خرچ اہل میری سی یعنی مین ایسا کسب کرتا تہا کہ کفایت کرتا تہا قوت عیال میری کو اور مین مشغول کیا گیا اب ساتہ کام مسلمانونکی پس
کہا وینگی اہل و عیال ابوبکر کی اس مال مین سی یعنی بیت المال مین سے اور کام پیشہ کریگا ابوبکر واسطی مسلمانون کی اس مال مین یعنی جو کچہہ حاصل کری اوسکی اور محافظت اور صرف کرنا
اوسکی کی بیچ مصارف اور حوائج مسلمانونکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی حضرت ابوبکر صدیق بیچتی تہی کپڑا بازار مین جب خلیفہ ہوے

تو صحابہ کو خبر کردی کہ مین مشغول ہون مسلمانون کی کام مین حرفہ نہین کرسکتا بقدر خرچ اپنی کی بیت المال مین سی لیلیا کرونگا اور حضرت عمر رض تجارت
کرتی تہی غلہ کی اور حضرت عثمان تجارت کرتی تہی کہجورون اور کپڑی کی اور حضرت عباس عطاری کرتی تہی اور لکہا ہی علماء نی کہ بہترین انواع تجارت کی
تجارت کپڑی کی ہی بعد از ان عطر کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اگر تجارت کرتی بہشتی تو تجارت کرتی کپڑی کی اور اگر تجارت کرتی دوزخی تو تجارت کرتی صرف مین
یعنی سونی اور چاندی مین ؛ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ
عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی بریدہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا
جس شخص کو کہ عامل کیا ہمنی کسی کام پر اور دیا ہمنی اوسکو رزق یعنی اجرت اوس عمل کی مقرر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکی یعنی زیادہ اپنی اجرت سی پس وہ
خیانت ہی غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداودنی **وعن** عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا ہوا مین عامل بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیا مجکو محنتانہ میری عمل کا نقل کی یہہ ابوداودنی
وعن مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِيْ اِثْرِيْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ
اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا بہیجا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف یمن کے پس جب چلا مین یعنی تہوڑا سا بہیجا پیچہی میری یعنی کسیکو بلانیکی پیر
پس پہر آیا مین طرف حضرت کی پس فرمایا کیا جانتا ہی تو کہ کسواسطی بہیجا تہا مینی طرف تیری بہیجا تہا اسلیی کہ کہو نہین تجکو کہ نہ لی تو کچہہ بے اذن میری پس
تحقیق وہ خیانت ہی اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن قیامت کی اسی کہنی کی لیی بلایا تہا مینی تجکو پس جا کام اپنی پر نقل کی یہہ ترمذی
وعن الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ
خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی مستورد بن شداد سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ہو ہمارا عامل پس چاہیی کہ حاصل کرلی ایک بی بی
یعنی نکاح کرلی یعنی اگر بیوی نہو پس اگر نہو اوسکی لیی کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیی کہ خریدلی خادم پس اگر نہو اوسکی لیی گہر پس چاہیی کہ حاصل
کری ایک مکان اور ایک روایت مین ہی جو شخص کہ لیوی سوا اسکی پس وہ خیانت کرنیوالا ہی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** یعنی حلال ہی عامل کو کہ لیوی
بیت المال مین سی کہ اوسکی تصرف مین ہی بقدر مہر بیوی کی اور نفقہ اور لباس اوسکیکی بقدر حاجت بغیر اسراف کی اور بقدر قیمت خادم اور مکان کی بقدر ضرورت
کی پس اگر لیوی زیادہ قدر حاجت ضروری سی تو وہ حرام ہی اسپر اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ معین نہین کی گئی ہی اوسکی لیی اجرت اور گنجایش
رکہتا ہی وسکے بیت المال ؛ واللہ اعلم ح **وعن** عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
مَنْ عُمِّلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ فَهُوَ غَالٌّ يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَاْتِ
بِقَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَهٗ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَاللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اے لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم مین سی واسطی ہمارے اوپر کسی عمل
کے پہر چہپا دی ہم سی عمل حاصل اوس عمل سی ایک سوئی یا زیادہ اوس سے یعنی قلت مین یا کثرت مین چہپائی مین بڑائی ہین پس وہ خیانت کرنیوالا ہی لاویگا اوسکو
خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کی پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سی اور کہا یا رسول اللہ لیلو مجسی عمل اپنا کہا کیا ہی یہہ یعنی کیون کہتا ہے تو

یہہ کہا سنا ہمنی آپکو کہ فرماتی ہوا ایسا اور ایسا یعنی بیچ وعید کی عمل پر اور وہ خالی نہین ہی لغزش سی عرض امین کہتا ہون یہہ یعنی سمجہ ہون اس بات پر
پہر نانہین سی جو کوئی کرسکی عمل قبول کری اور جو کوئی نکرسکی نہ قبول کری جسکو کہ عامل کیا ہمنی کسی کام پر پس چاہیی کہ لاوی تہوڑا حاصل اوسکا اور بہت حاصل
اوسکا پس جو کچہہ دیا جاوی وہ مین سی کہ اجرت اوسکی ہی لی لی اوسکو اور جو کچہہ کہ باز رکہا جاوی اوس سے باز رہی نقل کی یہہ مسلم اور ابو داود نی اور لفظ ابو داود
کی ہین ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِيْ
يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رشوت دینی والیکو اور رشوت لینی والی کو نقل کی یہہ
ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمرو سی اور ابی ہریرہ سی اور نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین ثوبان سی اور زیادہ
کیا بیہقی نی یہہ کہ لعنت کی آنحضرت نی رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینی والی اور رشوت دینی والی کی **ف** رشوت سا ہے پس اور زیر رے
کی وسیلہ کو کہتی ہین کہ دیا جاوی واسطی باطل کرنی حق کی اور ثابت کرنی باطل کی اگر واسطی ثابت کرنی حق کی اور دفع کرنی ظلم کی نفس اپنی سی ہووی تو کچہہ مضائقہ
نہین اسکا ترجمہ ؛ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَ
ثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ قَالَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَيْكَ لِاَبْعَثَكَ فِيْ وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغْنِمُكَ
وَاَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِيْ لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ نِعِمَّا
بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ
نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ اور روایت ہی عمرو بن عاص سی کہ کہا بہیجا کسیکو طرف میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی کہ کہوی مجکو یہہ کہ جمع کر تو اپنی اوپر ہتیار اپنی اور کپڑی اپنی یعنی تیار ہو سفر کی کو پہر آ تو میری پاس کہا عمرو نی پس آیا مین آنحضرت کی پاس
یعنی تیار ہو کر اس حالت مین کہ حضرت وضو کرتی تہی فرمایا ای عمرو تحقیق بہیجا مینی طرف تیری اور بلایا تجکو تا کہ بہیجون مین تجکو ایک طرف مین کہ سلامت
رکہی تجکو اللہ اور غنیمت دیوی تجکو اور دون مین تجکو تہوڑا مال سی یعنی کچہہ مال پس کہا مینی یا رسول اللہ نہ تہی ہجرت میری یعنی ایمان اور چہوڑنا وطن کا واسطی مال کی نہی
ہجرت میری مگر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی فرمایا اچہی چیز ہی مال اچہا واسطی مرد نیک بخت کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی احمد نی مانند
اسکی اور بیچ روایت احمد کی یون ہی کہ فرمایا اچہا ہی مال نیک واسطی مرد نیک کی **ف** نہ تہی ہجرت میری الخ یعنی ایمان میرا خالص اللہ تہا اور ہجرت
عمرو بن العاص کی حبشہ سی تہی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کی پانچوین سال ہجری مین اور مال اچہا وہ ہی کہ وجہ حلال سی کمایا گیا ہوا اور خرچ کیا جاوی اچہی جگہون
مین اور مرد نیک وہ ہی کہ رعایت کری حقوق خدا تعالی کی و حقوق بندون کی ترجمہ ؛ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ
اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ
اَبْوَابِ الرِّبٰوا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ سفارش کری کسیکی سفارش کرنا یعنی بادشاہ یا امیر وغیرہ
سی پہر بہیجی وہ اوسکی لیی تحفہ عوض اس سفارش کی پس قبول کری وہ اوس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازی بڑی مین دروازون سود کی سی نقل کی یہہ
ابو داود نی **ف** یہہ رشوت ہی اسکو سود فرمایا بسبب ہونی اوسکی خالی عوض سی ترجمہ ؛ **بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ**
باب ہی بیچ بیان قضیون کی اور گواہیون کی **ف** قضیہ اوس امر کو کہتی ہین کہ لیجائی جاوی پاس حاکم کی تا حکم کری بیچ مین اور گواہی خبر دینی حق غیر کی ہی
دوسری پر ترجمہ ؛ **الْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي شَرْحِهِ لِلنَّوَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ وَجَاءَ فِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَوْ صَحِيحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر دیے جاویں آدمی یعنی مدعا اپنا قسم مال و خون سبب دعوی کرنے اپنے کی یعنی بمجرد دعوے بغیر گواہ مدعی کی یا تصدیق مدعا علیہ کے البتہ دعوی کریں لوگ خونوں آدمیوں کا اور مالوں کا لیکن قسم ہے اوپر مدعا علیہ کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ شرح مسلم نووی کی یہ ہے کہ کہا اور آئی ہے بیچ روایت بیہقی کی ساتھ اسناد حسن کی یا صحیح کی زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباس سے بطریق مرفوع کی یہ کہ لیکن شاہد اوپر مدعی کے اور قسم اوپر اوس شخص کے کہ انکار کرے **ف** اوپر مدعا علیہ کے یعنی جو کہ منکر ہو اگر طلب کرے مدعی قسم دینی اوسکی اور اوس وقت میں طلب کرنا بینہ کا مدعی سے کہ نہیں گویا وہ امر ثابت و مقرر ہے شرع میں اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہے اور اگر بینہ نہو سوگند ہے مدعا علیہ پر جیسے کہ دوسری روایت میں کہ ابن عباس سے ہے آئی ہے ق ع ح **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيقَ ذٰلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کہاوے کسی چیز پر بند ہو کر یعنی مجلس حاکم کی میں محبوس ہو کر اور وہ ہو قسم کہانے میں جھوٹا کہ بیچ سبب قسم کی مال ایک شخص مسلمان کا ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کے اور وہ اوسپر ہوگا غصے میں نازل کی اللہ تعالی نے واسطے سچ کرنے اس حکم کی یہ آیہ تحقیق لوگ کہ خریدتے ہیں ساتھ عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مال تھوڑا آخر آیۃ تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صبر لغت صبر کی معنی حبس اور لزوم ہے اور مراد یمین صبر سے یہ ہے کہ حبس کرے سلطان ایک شخص کو یہاں تک کہ قسم کہاوے ساتھ اوسکی اور وہ لازم ہے واسطے صاحب اپنی کی جہت حکم حاکم کی اور علی المعنی ب کی کہ در مراد محلوف علیہ ہے اسلیے یمین صبر کہا کہ حکم موقوف و محبوس ہے اسپر اور بعضوں نے کہا یمین صبر وہ ہے کہ قسم کہانیوالا اوسکا دیدہ و دانستہ جھوٹ کہتا ہے اور قصد تلف کرنے مال مسلمان کا کرتا ہے اسی جہت سے فرمایا وھو فیھا فاجر الخ ع ح **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لیوے حق شخص مسلمان کا ساتھ قسم اپنی کے تحقیق واجب کی اللہ نے واسطے اوسکے آگ اور حرام کی اوسپر بہشت پس کہا واسطے اوسکے ایک شخص نے اور اگرچہ ہو وہ حق چیز تھوڑی یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ٹکڑا درخت پیلو سے یعنی مسواک نقل کی یہ مسلم نے **ف** واجب کی اللہ نے الخ اسکی تاویل دو طرح کی گئی ہے ایک تو یہ کہ محمول ہے اسکی حلال جاننے والے پر جبکہ مر جاوے اوسپر اور دوسری یہ کہ وہ مستحق آگ کا ہے اور جائز ہے عفو کرنا اوس سے اور حرام ہے اوسپر داخل ہونا جنت کا اول وہلہ میں ساتھ نجات پانیوالوں کے اور ذمی بھی مسلمان کے حکم میں داخل ہے ق ع **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلٰى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذَنَّهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہووے خوب تقریر کرنیوالا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہوں میں واسطے اوسکے اوپر مانند اوس چیز کے کہ سنتا ہوں میں اوس سے پس جس شخص کو حکم کروں میں واسطے اوسکے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اوسکے سے پس نہ لیوے اوسکو پس سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطے اوسکے ایک ٹکڑا آگ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** میں آدمی ہوں یہ اشارہ ہے اسپر کہ سہو اور نسیان بعید نہیں

ہی آدمی سی اور وضع بشری مقتضی ہی اسکی کہ نہ ادراک کری امور کو سوای ظاہر اسکی یعنی ہین آدمی عن عارض ہوتی ہین مجہر احکام عوارض بشری اور ساتہ چہوٹی بڑی ہین مجہ مین احکام جبلت کی سوای اس چیز کی کہ تائید کیا جاتا ہون ساتہہ وحی کی اور تعلیم کیا جاتا ہون جانب حق سبحانہ سے حاصل یہہ کہ مین بسبب ظاہر کے حکم کرتا ہون موجب تقریر مدعی کی پس اگر اوسکا حق نہہ تہا اور اسکی چرب بانیسی مین سمجہا کہ حق اوسیکا ہی اور اوسکو دلوا دیا تو وہ اوسکو اپنی حق مین حلال نہ جانی بلکہ یہہ جانی کہ ٹکڑا آگ کا ہی پس الہی پرہیز کری اوس سے ع ح **وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم متفق علیہ** اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مبغوض ترین مردونکا طرف اسکی بہت ناحق جہگڑنیوالا ہی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بیمین وشاہد رواہ مسلم** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ساتہہ قسم کی اور ایک شاہد کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر مدعی کی پاس ایک شاہد ہو تو مدعی سی ایک شاہد کی قسم لی لیجی اور یہی مذہب ہی تینون اماموں کا اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ جائز نہین حکم کرنا ساتہہ شاہد اور قسم کی بلکہ ضرور ہی عدد گواہونکا جیسا کہ قرآن مجید سی ثابت ہوتا ہی اور جائز نہین نسخ کتاب کا ساتہہ خبر واحد کی احتمال ہی مراد ساتہہ خبر کی یہہ ہو کہ آنحضرت نی حکم کیا ساتہہ قسم کہانی مدعا علیہ کی بعد قائم کرنی مدعی کی ایک شاہد کو اور عاجز ہونی اوسکی اتمام بینہ سی یعنی اعتبار نکیا وجود ایک شاہد کا اور طیبی نی کہا کہ یہہ خلاف اموال مین ہی اور اگر دعوی غیر اموال میں ہو تو قبول نکیا جاویگا شاہد اور قسم بالاتفاق ع ح **وعن علقمۃ بن وائل عن ابیہ قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ہذا غلبنی علی ارض لی فقال الکندی ہی ارضی وفی یدی لیس لہ فیہا حق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحضرمی الک بینۃ قال لا قال فلک یمینہ قال یا رسول اللہ ان الرجل فاجر لا یبالی علی ما حلف علیہ ولیس یتورع من شیء قال لیس لک منہ الا ذلک فانطلق لیحلف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ادبر لئن حلف علی مالہ لیاکلہ ظلما لیلقین اللہ وہو عنہ معرض رواہ مسلم** اور روایت ہی علقمہ بن وائل سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا ایک شخص حضرموت کی ایک شہر ہی یمن سے اور ایک شخص کندہ مین سی کہ قبیلہ ہی یمن سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہگڑتی ہوی اور کہا حضرمی نی یا رسول اللہ تحقیق اسنی غلبہ کیا مجہ پر زمین میری یعنی غصب کر لیا ہی اوسکو مجہسی پس کہا کندی نی وہ زمین میری ہی اور میری ہاتہہ یعنی قبضہ میری مین ہی نہین واسطی اوسکی بیچ اوسکی حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی حضرمی کی کیا تیری پاس ہین شاہد کہا کہ نہین فرمایا پس واسطی تیری ہی قسم اوسکی یعنی مدعی علیہ کی کہا حضرمی نی یا رسول اللہ یہہ شخص فاجر ہی نہین پروا کرتا اوپر کسی چیز کی کہ قسم کہاوی اوسپر سچ ہو یا جہوٹ اور نہین پرہیز کرتا کسی چیز سی فرمایا نہین واسطی تیری اوس سی مگر یہہ یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تا کہ قسم کہاوی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پیٹہہ پہیری اوسنی اگر قسم کہاویگا یہہ اوپر مال اوسکی تا کہ کہاوی مال اوسکا از راہ ظلم کی البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی اس حال مین کہ وہ اوس سے بیزار ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس چلا تا کہ یہہ چلنا باعتبار اوسکی تہا کہ جیسی شافعیہ کی ہان منبر کو جاتی ہی قسم کہانیکو اور وقت خاص مین جیسی بعد عصر روز جمعہ کی کذا قال الشیخ اور کہا نووی نی کہ اسمین کئی مسئلہ مین ایک تو یہہ کہ قبضہ والا اولی ہی اجنبی سی کہ دعوی کری اوسپر اور دوسرا یہہ کہ مدعی علیہ پر قسم لازم ہی جبکہ نہ اقرار کری وہ اور تیسرا یہہ کہ قسم مدعی علیہ فاجر کی قبول کیجاویگی مانند قسم عادل کی اور ساقط ہو جاتا ہی اوس سی مطالبہ بسبب قسم کی ع **وعن ابی ذر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ادعی ما لیس لہ فلیس منا ولیتبوا مقعدہ من النار رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی ذر سی کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی جو شخص دعوی کری اوس چیز کا کہ نہین واسطی اوسکی پس نہین وہ ہم مین سی یعنی جنتیون مین سی اور چاہیی کہ طلب کری ٹہکانا اپنا آگ مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ یہہ امر بمعنی خبر کی ہی **وعن**

زید بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الشہداء الذی یاتی بشہادتہ قبل ان یسئلہا رواہ مسلم اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تم کو ساتھہ بہترین گواہون کی بہترین گواہون مین وہ ہی کہ دیوی گواہی اپنی پہلی سوال کیی جانیکی گواہی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی گواہی دیوی واسطہ صاحب حق کی پہلی اسکی کہ وہ اس سی پوچھین تو گواہ ہی اور ایک اور حدیث مین آ رہی ہی بیچ مذمت اس قوم کی کہ گواہی دین بغیر طلب کی اسلیی ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ گواہی دیوی مگر بعد از طلب کی نی گواہی کی اس سی اور بعد طلب کرنی گواہی کی دینا گواہی کا واجب ہی اور چھپانا گواہی کا حدود مین افضل ہی اور ذکر کی ہین محدثین نی حدیث خیر الشہداء کے دو تاویلین ایک تو یہہ کہ محمول ہی اوس پر کہ یہہ گواہی کسی کی حق کا اور وہ مدعی نہین جانتا کہ یہہ گواہ ہی پس خبر کر دی اوسکو کہ مین گواہ ہون تیرا اس قضیہ مین اور دوسری تاویل یہہ ہی کہ بیچ حقوق خدا تعالی کی ہی مانند زکوۃ اور کفارون اور دیکھنی چاندکی اور وقف اور وصیتوں اور مانند انکی کی پس اچھہ ہی آگاہ کر دینا حاکم کو ساتھہ ان چیزونکی اور کبھی یہہ تاویل کرتی ہین یہہ محمول ہی اوپر مبالغہ اور جلدی کرنی کی ادا شہادت مین بعد از طلب کی نہ پہلی اور مذمت گواہی دینی کی پہلی طلب کی ان گواہی کے محمول ہی غیر اسکی پر ۱۲ ح **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجیء قوم تسبق شہادۃ احدہم یمینہ ویمینہ شہادتہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین لوگونکی قرن میرا ہی یعنی صحابہ پھر وہ لوگ کہ متصل ہین اون کی یعنی تابعین پھر وہ لوگ کہ متصل اونکی ہین یعنی تبع تابعین پھر آویگی ایک قوم کہ سبقت کری گی گواہی ایک انکی قسم اوسکی سی اور قسم اوسکی گواہی اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ کنایہ ہی حرص کثیر سی اوپر گواہی اور قسم کی پس کبھی مقدم کرتا ہی اسکو اور کبھی اوسکو اور یہہ تمثیل ہی یعنی سرعت شہادت اور قسم کی بحدیکہ نہین جانتا ہی کہ ساتھہ کسکی ادا دونون مین سی ابتدا کرے بسبب پروا نہ کرنیکی ساتھہ دین کی اور نہ احتیاط کرنیکی بیچ ان امور کی اور بعضون نی کہا ہی عبارت ہی کثرت شہادت جھوٹی اور قسم فاجرہ یا معنی یہہ ہین کہ کبھی ترویج دیتا ہی اپنی گواہی کو ساتھہ قسم کی کہ کہتا ہی واللہ مین گواہ سچا ہون اور کبھی قسم کو رواج دیتا ہی ساتھہ گواہی کی کہ کہتا ہی لوگ گواہ ہین اوپر اسکی قسم میری کی ۱۲ ح **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی قوم الیمین فاسرعوا فامر ان یسہم بینہم فی الیمین ایہم یحلف رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کہاؤ کہ یہہ دعوی حق نہین پس جلدی کی اوس قوم نی یعنی قسم کہانی مین پس حکم فرمایا یہہ کہ قرعہ ڈالا جاوی درمیان اون کی بیچ کہانی قسم کی کہ کونسا انہین سی قسم کہاوی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر عبارت یہہ سمجھا جاتا ہی کہ ایک شخص نی دعوی کیا ایک جماعت پر مین منکر ہوئی وہ جماعت پس حضرت نی اس جماعت کو حکم قسم کہانیکا فرمایا پس جلدی کی اس جماعت نی قسم کہانی مین پس قسم نہ دی حضرت نی جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالا جاوی اور قسم کہاوی وہ کہ جسکی نام پر قرعہ نکلی لیکن شارحین نی اس مسئلہ کی یہہ صورت لکھی ہی کہ دو آدمیون نی دعوی کیا ایک چیز کا کہ تیسری شخص پاس ہی اور نہین ہی واسطی ان دونون شخصون پاس گواہ دونون اوسکو کہتی ہین اور وہ تیسرا شخص کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ کسکی ہی پہر چیز بیچ اس صورت مین حکم اون دونون مدعیونکا یہہ ہی کہ قرعہ ڈالا جاوی دونون مین جسکی نام پر قرعہ نکلی اون دونون مین سی وہ قسم دیا جاوی اور حکم کیا جاوی واسطی اوسکی ساتھہ اوس چیز کی اور یہہ قسم دینی شاید کہ اس جہت سی ہی کہ ہر ایک ان مین سی منکر ہی دوسری کا اور حضرت علی کی نزدیک اسیطرح ہی اور شافعی کہتی ہین کہ چھوڑی جاوی وہ چیز اوسی تیسری شخص پاس اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک تقسیم کیجاوی اون دونون مدعیون میں آدھون آدہ اور بعضون نی کہا کہ احمد نی اور شافعی نی بیچ [illegible] کی دو قولون مین سی مانند قول حضرت علی رضی اللہ کی اور دوسرا قول اونکا مانند قول ابو حنیفہ کی ہی اور حدیث ام سلمہ کی کہ آگی آتی ہی وہ موید ہی مذہب ابو حنیفہ اور تابعین اون کی کی اللہ اعلم ۱۲ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ رواہ الترمذی

روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی وسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا شاہد مدعی پر ہی اور قسم مدعی علیہ پر یعنی وہ اگر منکر ہو اور
طلب کری مدعی قسم روایت نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي مَوَارِيثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا
بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَقِّي هٰذَا لِصَاحِبِي فَقَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا
ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ سلم سی بیچ مقدمہ دو شخصوں کی کہ جھگڑتی آئی پاس حضرت کی بیچ مقدمہ میراث کی یعنی
ایک نی دعوی کیا ایک چیز کا کہا کہ یہہ میری ہی کہ ورثہ مین پہونچی ہی مجکو اور دوسری نی بھی ایسا ہی کہا ایسی تہی وہ دونوں کہ نہ تہی ان کی پاس گواہ مگر دعوی ان کا یعنی
نرا دعوی ہی تہا بغیر گواہوں کی پس فرمایا جس شخص کی واسطی حکم کرون مین ساتہہ کسی چیز کی حق بہائی اوسکی سی یعنی حق اوسکا نہو اور گواہ جہوٹی گذرانی یا قسم جہوٹی
کہادی وہین حکم ساتہہ اوسکی کرون پس سوا اسکی نہین کہ حکم کرتا ہون مین واسطی اوسکی ایک ٹکڑا آگ سی پس کہا دونوں شخصوں نی ہر ایک نی اون مین سی یا رسول اللہ یہہ حق میرا
واسطی یار میرکی ہی یعنی چہوڑا اپنی دعوی کرنا اوسکا فرمایا کہ نہین یعنی نہین متصور ہی یہہ ایسی کہ نہین ممکن ہی یہہ کہ ہوا ایک چیز دو شخصوں کی بالاستقلال لیکن جاؤ
تم بانٹ لو یعنی آدہون آدہ اور طلب کرو حق کو یعنی عدل کرو بانٹنی مین اور کرو متنازع فیہ کو آدہون آدہ پہر قرعہ ڈالو یعنی واسطی تعین دونوں حصوں کی اگر واقع ہو
تنازع تم دونوں مین تا کہ ظاہر ہو کہ کونسا دونوں حصوں کا واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک کی تم دونوں مین سی اور بعد ہر ایک تم مین سی اوس چیز کو کہ معین کر دی قرعہ اوسکو پس چاہیے
کہ حلال کری ہر ایک تم مین سی یار اپنی کو یعنی بخش کر حلال کر دی حق اپنی کو کہ دوسری کی طرف گیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی حکم نہین کرتا
ہون مین درمیان تم دونوں کی مگر ساتہہ عقل اجتہاد اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ نہین نازل کی گئی ہی وحی مجپر اوسمین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللّٰهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً وَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ دو شخصوں نی دعوی کیا ایک جانور کا
پس قائم کئے ہر ایک نی اون مین سی گواہ اوسپر کہ یہہ جانور جانور اوسکا یعنی میرا ہی کہ جنا یا ہی اوسکو یعنی جہوڑا ہی اوسپر نر اور جنایا ہی اوسکو اور تدبیر جنی اوسکی کی ہی
پس حکم فرمایا ساتہہ جانور کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم نی واسطی اوس شخص کی کہ بیچ ہاتہہ اوسکی کی تہا نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف کہا بعضوں نے کہ دلالت کرتی
ہی یہہ حدیث اسپر کہ گواہ قبضہ والی کی مقدم ہین اوپر گواہوں غیر اوسکی کی مطلقا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بیچ صورت جننی کی ہی شرح السنہ مین لکھا ہی کہ کہا علماء نے جب
دعوی کیا دو شخصوں نی ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضہ ایک کی ہی اون دونوں مین سی پس وہ واسطی قابض کی ہی اور قسم دیا جاوے وہ اوسپر اگر نہ قائم
کری دوسرا گواہ تو حکم کیا جاوے واسطی اوسکی ساتہہ وسچیز کی پس قائم کئی ہر ایک نی اون دونوں مین سی گواہ ترجیح دی جاوینگی گواہ قابض کی اور گئی ہین حنفیہ طرف اسکی کہ گواہ
قابض کی نہ سنی جاوین اور وہ چیز واسطی خارج یعنی غیر قابض کے ہی مگر بیچ دعوی جننی کی جبکہ دعوی کری ہر ایک کہ یہہ جانور ملک اوسکی ہی جنایا ہے اوسکو اور قائم کری گواہ
اوپر دعوی اپنی کی تو حکم کیا جاوے ساتہہ اوسکی واسطی قابض کی اور اگر ہو چیز دونوں کی قبضہ مین اور دعوی کرین دونوں تو قسم دی جاوین دونوں اور بانٹی جاوے وہ چیز درمیان
دونوں کی بحکم قبضہ کی اوراسیطرح اگر قائم کری ہر ایک گواہ ع **وعن** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ دو شخصوں نی دعوی کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ سلم کی پہر قائم کئی ہر ایک

شخص نے اون دونوں میں سے دو دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنے کی پس بانٹا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونوں کے آدھوں آدھ نقل کی یہہ ابو داود نے
اور بیچ ایک روایت ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ کی یہہ ہے کہ دو شخصوں نے دعوی کیا اونٹ کا کہ نہ تھے انہوں سے کسی کے پاس شاہد پس کر دانا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے درمیان اون دونوں کے **ف** آدھوں آدھ کہا خطابی نے کہ شاید اونٹ دونوں کے قبضہ میں ہوگا کہتا ہوں میں یعنی ملا علی کہتے ہیں کہ یا تیسرے کے قبضہ میں ہو کہ وہ
نہ جھگڑتا ہو اون دونوں سے اور نہ تھی کسی کے پاس لیکن جائز ہے یہہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہے یہہ کہ ہو متحد مگر یہہ کہ دو گواہیاں جب متعارض ہوئیں ساقط ہوئیں پس ہو گئے وہ دونوں
مانند اونکی کہ نہیں گواہ واسطے اونکی پس معنی یہہ ہیں کہ نہیں واسطے ایک کی اون دونوں میں سے گواہ کہ مرجح یعنی غالب کرے دوسرے پر اور درمیان اون دونوں کے اور
ملک نے کہ یہہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ اگر دعوی کریں دو شخص ایک چیز کا اور نہ گواہ ہوں انمیں سے کسی کے پاس یا واسطے ہر ایک کی انمیں سے گواہ ہوں اور ہو وہ چیز دونو کے قبضہ میں بانٹی جاوے قبضہ ایک
کی اون دونوں میں سے آدھوں آدھ کیجاوے وہ چیز درمیان اون دونوں کے **وعن** أبي هريرة أن رجلين اختصما في دابة وليس لهما بينة فقال النبي
صلى الله عليه وسلم استهما على اليمين رواه أبو داود وابن ماجة
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دو شخص جھگڑے بیچ ایک جانور کے اور نہ تھے اون دونوں پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اوپر قسم کہانیکے نقل
کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** یہہ مثل وسکے ہے کہ گذرا حدیث ابی ہریرہ میں بیچ آخر فصل اول کے ۱۲ع **وعن** ابن عباس أن النبي صلى
الله عليه وسلم قال لرجل حلفه احلف بالله الذي لا إله إلا هو ما له عندك شيء يعني للمدعي رواه أبو داود اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کی کہ قسم دی اوسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینے کا قسم کہا تو ساتھ اوس اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ
کہ نہیں واسطے اوسکی یعنی واسطے مدعی کی نزدیک تیرے کچھ نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** الأشعث بن قيس قال كان بيني وبين رجل من اليهود أرض
فجحدني فقدمته إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ألك بينة قلت لا قال لليهودي احلف قلت يا رسول الله إذا
يحلف ويذهب بمالي فأنزل الله تعالى إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا الآية رواه أبو داود
وابن ماجة اور روایت ہے اشعث بن قیس سے کہ تھا درمیان میرے اور درمیان ایک شخص کے یہودیوں میں سے ایک زمین مشترک پس انکار کیا
اوس یہودی نے میرے حصے سے پس لیگیا میں اوسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا میں نے نہیں فرمایا واسطے یہودی کے قسم کہا تو کہا
میں نے یا رسول اللہ اس وقت قسم کہا ویگا اور لیجاویگا مال میرا پس اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیت یعنی بیچ مثل اس قصہ کی جیسے کہ گذرا حدیث ابن مسعود میں تحقیق وہ لوگ کہ خریدتے
ہیں یعنی بدلتے ہیں ساتھ عہد اللہ کی اور قسموں اپنی کی مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** باقی آیۃ یوں ہے اولئک لا خلاق لهم
في الآخرة ولا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم اور مراد حضرت کی یہہ ہے کہ شریعت میں بیچ صورتوں کی قسم ہی ہے لیکن جو کوئی
جھوٹی قسم کہا ویگا وبال اوسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہیں ہوگا اوسکی لئے آخرت میں جیسے کہ منطوق کلام مجید کا ہے **وعن** علقمة أن رجلا من كندة و
رجلا من حضرموت اختصما إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في أرض من اليمن فقال الحضرمي يا رسول الله إن
أرضي اغتصبنيها أبو هذا وهي في يده قال هل لك بينة قال لا ولكن أحلفه والله ما يعلم أنها أرضي اغتصبنيها
أبوه فتهيأ الكندي لليمين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع أحد مالا بيمين
إلا لقي الله وهو أجذم فقال الكندي هي أرضه رواه أبو داود اور روایت ہے اشعث سے
یہہ کہ ایک شخص قوم کندہ سے اور ایک شخص حضرموت سے جھگڑتے ہوئے آئے حضرت کی پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کی یمن سے پس کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق میں
میری چھین لی ہے مجھ سے اسکی باپ نے اور وہ زمین ہے بیچ ہاتھ اسکی یعنی اب فرمایا یعنی حضرت نے حضرمی کو کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا کہ نہیں لیکن قسم

کہلاؤنگا مین اسکو اسطرح قسم ہی اسکی نہین جانتا وہ یہہ کہ زمین سچ ہی جیسے لیتا ہی اسکو مجتبی اب اسکی لی بین بیارہو کندی نے واسطی قسم کہانے کی فرمایا پیغمبر خدا صلعم
نی نہین لیتا کوئی مال بدلی قسم کی مگر کہ ملاقات کریگا اللہ سی اس حالت مین کہ ہاتہہ کٹا ہوا ہوگا یا بی برکت یابی مین ہوگا مین کہا کندی نے کہ وہ زمین اسکی ہی
نقل کی یہہ ابو داود نی وعن عبد الله بن انیس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من اکبر الکبائر الشرک
بالله وعقوق الوالدین والیمین الغموس وما حلف حالف بالله یمین صبر فادخل فیها مثل جناح بعوضة الا
جعلت نکتة فی قلبه الی یوم القیمة رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن
انیس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت بڑا گناہ بڑی گناہون مین سی شرک کرنا ہی ساتہہ خدا کی اور نافرمانی ماں باپ کی اور قسم جہوٹی کہانی اور نہین قسم
کہائی کسی قسم کہانیوالی نی ساتہہ اسکی قسم صبر کی پس داخل کیا اوس قسم مین مانند بازو مچہر کی یعنی تہوڑا سا جہوٹ اور خیانت مگر کہ گردانا جاتا ہی ایک نکتہ بیچ دل
اوسکی کی قیامت تک یعنی اثر اور وبال اوسکا اوس عالم مین ظاہر ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یمین غموس کہتی ہین بیدہ و دانستہ جہوٹی قسم
کہانیکو ایک کار گذشتہ پر اور اسپر جاری ہی سب مین کفارہ نہین بجز توبہ و استغفار کی اور سوائی مین وعید واقع ہوا ساتہہ آگ کی چنانچہ اسی سبب سی اسکو غموس کہتی ہین غوطہ
دینی ہی قسم کہانیوالیکو آگ دوزخ مین غمس کہتی ہین غوطہ دینی کو اور قضیون کی واقع ہوتی ہی اور ساتہہ اسکی مال لوگونکا لیتی ہین بسبب اسی کی اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل
مین گذر چکی ہی اور حاصل اوسکا ساتہہ معنی غموس کی راجع ہوتا ہی اور قیامت تک یعنی اثر اس نکتہ کا قبیلہ دین سی باقی رہتا ہی قیامت تک پہر مترتب ہوگا اوسپر وبال
اوسکا او عذاب و سیر پس کیا حال ہی جبکہ ہو جہوٹ محض اور ذکر کین حضرت نی تین چیزین اور خاص کیا اخیر کو اون مین سی ساتہہ وعید کی تاکہ جانا جاوی کہ یہہ بہی اونہین
مین سی ہی اور داخل ہی اکبر کبائر مین یہہ فرمایا بخوف اسکی کہ لوگ حقیر جانین اوسکو گمان کرکی کہ یہہ کبائر سی نہین ہی مانند زنکی اور ساتہہ اسکی لاحق کین یمین قول حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بیچ حدیث خریم بن فاتک کی عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ع وعن جابر قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا یحلف احد عند منبری هذا علی یمین اثمة ولو علی سواك اخضر الا تبوأ مقعده من النار
او وجبت له النار رواه مالك وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قسم کہاتا کوئی
نزدیک منبر میری کی یہہ بیچ جہوٹی قسم جہوٹ کی اگرچہ قسم کہاوی اوپر مسواک سبز کی مگر کہ تیار کرتا ہی جگہہ بیٹہنی اپنی کی آگ مین یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی واسطی اوسکی آگ
نقل کی یہہ مالک اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** منبر کی پاس قسم کہانیکی قید لگائی اسلیی کہ وہ جگہہ بزرگ ہی وہان جہوٹی قسم کہانی بہت بڑا گناہ ہی اور مطلق
جہوٹی قسم کہانی موجب غضب الہی کی ہی جہان کہاوی اور سبز مسواک اسلیی کہی کہ وہ بہت حقیر چیز ہی بعد خشک ہونیکی قدر و قیمت پیدا کرتی ہی :
ع وعن خریم بن فاتك قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الصبح فلما انصرف قام قائما فقال عدلت
شهادة الزور بالاشراك بالله ثلث مرات ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله
غیر مشرکین به رواه ابو داود وابن ماجة ورواه احمد والترمذی عن ایمن بن خریم الا ان
ابن ماجة لم یذکر القراءة اور روایت ہی خریم بن فاتک سی کہا نماز پڑہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی صبح کی پس جبکہ فارغ ہوئی کہڑی ہوئی کہڑا ہونا پہر تین بار فرمایا کہ برابر کی گئی جہوٹی گواہی ساتہہ شرک کرنیکی ساتہہ اللہ کی پہر پڑہی یہہ آیت یعنی پس بچو
پلیدیسی کہ پرستش بتونکی ہی اور بچو کلام جہوٹ سی کہ شامل ہی جہوٹی گواہی کو درحالیکہ رجوع کرنیوالی ہو باطل سی طرف حق کی نہ شریک کرنیوالی
ساتہہ خدا کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ایمن بن خریم سی مگر ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا پڑہنا آیۃ مذکورہ کا +
ف برابر کی گئی الخ یعنی شرک کرنا اور جہوٹی گواہی دینی گناہ مین برابر ہین اسلیی کہ شرک جہوٹ بولنا اللہ پر ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین جائز اور گواہی

جھوٹی جھوٹ بولنا بندی پر ہے ساتھ دو چیز کی کہ نہیں جائز اور دونوں چیزیں نہیں پائی جاتیں حقیقت میں ؛ ع **وعن عائشۃ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا مجلود حدا ولا ذی غمر علی اخیہ ولا ظنین فی ولاء ولا قرابۃ ولا القانع مع اھل البیت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ویزید بن زیاد الدمشقی الراوی منکر الحدیث ۔ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالے اور عورت خیانت کرنیوالی کی اور نہ اوس شخص کی کہ حد مارا گیا ہو اوسکو تہمت کی اور نہ دشمن والے پر بھائی اپنے کے یعنی مسلمان پر اور نہ اوس شخص کی کہ متہم ہو ولا کی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو قرابت میں اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ایک گھر والوں کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا احادیث کا منکر الحدیث ہے **ف** مرد خیانت الخ مراد خیانت سے خیانت بیچ امانت لوگوں کی ہے یعنی جو کہ مشہور ہے ساتھ خیانت کے اظہار ہو اوس سے خیانت مگر روا الاخیانت امر مخفی ہے کہ مطلع نہیں ہوتا اوسپر کوئی سوای اللہ تعالی کی اور بعضی کہتے ہیں کہ مراد ساتھ خیانت کی یہاں فسق ہے مطلقا کہ خیانت ہے احکام شرع میں کہ امانت ہے خدا و رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اوسکی حدیث آیندہ میں قبیل تخصیص بعد تعمیم سے ہے اور یہ توجیہ اولی ہے الا ان فی رہتا ہے کہ بہت سے فسقوں کا کہ مانع ہیں قبول شہادت سے تخصیص خیانت کی کیا ہے وفسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہے اور حد مارا گیا ہو تہمت کی یعنی جو کوئی بہتان زنا کا لگاوے کسیکو اور سبب اوسکے حد لگی اوسکو تو اوسکی گواہی کبھی نہیں لیجاویگی اگرچہ توبہ کرے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا اور اماموں کے نزدیک بعد توبہ کی جائز ہے اور نہ دشمن کی الخ یعنی نہ قبول کیجاویگی گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہے کہ بھائی اوسکا نسب سے ہو یا اجنبی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو ولا میں یعنی ایک شخص آزاد کیا ہوا کسیکا ہے اور نسبت کرتا ہے اپنی کو طرف غیر آزاد کرنیوالے اپنے کی کہتا ہے کہ میں آزاد کیا ہوا فلانے کا ہوں حالانکہ وہ اوس کہنے میں جھوٹا ہے اور مشہور ہے ساتھ اوسکے کہ لوگ متہم کہتے ہیں اس قول میں اوسکو ساتھ جھوٹ کی اور تکذیب کرتے ہیں اوسکو پس شہادت ایسے کی مقبول نہیں اسلیے کہ فاسق ہے وہ بسبب کہنے اپنے کے جھوٹ بولنا والا میں سبب قطع کرنے ولاء کی آزاد کرنیوالے سے اور دعوی کرنا اوسکا غیر آزاد کرنیوالے کی لیے کبیرہ ہے وعید اور تشدید آئی ہے اوس میں آزاد اور ایسے ہی حکم قرابت میں ہے اسطرح کہ دعوی کرے ساتھ جھوٹ کے کہ میں بیٹا فلانے کا یا بھائی فلانے کا ہوں اور تکذیب کریں اوسکو لوگ اوس دعوی میں اور متہم ہو وسوسہ نسبت اوسکی اسلیے کہ یہ بھی فسق ہے بیچ دعوی کرنے نسب کے ساتھ غیر باپ کے لعنت وارد ہوئی ہے اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ سائل ہے کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ادنی قوت کی اور مراد یہاں وہ شخص ہے کہ ہو اوسکی نفقہ میں مانند خادم اور تابع کی نہیں قبول کیجاویگی گواہی اوسکی واسطے مخدوم اور متبوع اپنے کے کیونکہ وہ پہنچتا ہے نفع طرف نفس اپنی کے سبب گواہی اپنی کے اوسکی لیے جو کچھ حاصل ہوگا مال مشہود سے وہ تو اوسکا نفع اوسکا طرف شاہد کی اسلیے کہ وہ کھاتا ہے نفقہ اوسکی سے پس بیچ حکم گواہی باپ و بیٹے اور میاں اور بیوی کی ہے یعنی باپ بیٹے کی فائدہ کی لیے گواہی دے یا بیٹا باپ کی فائدہ کی لیے یا خاوند بیوی کی یا بیوی خاوند کی فائدہ کی لیے گواہی دے تو نہیں درست اسلیے کہ سبب گواہی اپنی کی فائدہ اپنی نفس کی طرف کھینچتے ہیں اور گواہی بھائی کی بھائی کے لیے قبول کیجاویگی اور منکر الحدیث یعنی منکر ہے حدیث اوسکی شرح نخبہ میں لکھا ہے جسکی غلطی فاحش ہو یا بہت ہو غفلت اوسکی یا ظاہر ہو فسق اوسکا پس حدیث اوسکی منکر ہے ؛ ع ؛ ح **وعن عمرو بن شعیب** عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا زان ولا زانیۃ ولا ذی غمر علی اخیہ ورد شہادۃ القانع لاھل البیت رواہ ابو داؤد ۔ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسکے باپ نے اپنے دادا سے اور اوسنے نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز گواہی خیانت کرنیوالے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی اور نہیں جائز گواہی مرد زناکار اور عورت زناکار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نے گواہی خیانت کرنیوالوں کی ساتھ ایک گھر والوں کے واسطے اون کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ اوپر کی حدیث کی گزر چکی **وعن ابی ہریرۃ** عن رسول اللہ صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَہَادَۃُ بَدَوِیٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْیَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنی والی بستی کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف جنگلی کی گواہی اسلیئی نہین جائز ہی کہ وہ نہین جانتا ہی احکام شریعت کی اور کیفیت ادای شہادت کی اور غالب ہوتا ہی نسیان اوسپر اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادای شہادۃ بغیر بڑہانی و نقصان کی اور ہو وہ عادل اہل شہادت سی تو جائز ہی شہادۃ اوسکی اور امام مالک نی عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث کی یعنی موجب اسکی جائز نہین رکہتی ہین گواہی جنگلی کی شہری پر اور اکثر ائمہ کی نزدیک جائز ہی شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کی اور لا یجوز کو معنی لائق نہین کی کرتی ہین اور نہ جائز ہونیکو مقید ساتہہ نپائی جانی صفات مذکورہ کی کہتی ہین ع ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَقَالَ الْمَقْضِیُّ عَلَیْہِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَلُوْمُ عَلَی الْعَجْزِ وَلٰکِنْ عَلَیْكَ بِالْکَیْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا درمیان دو شخصونکی یعنی حکم کیا ایک کی لیئی دوسری پر پس کہا اوسنی کہ جسپر حکم کیا تہا جبکہ پیٹہہ پہیری یعنی مجلس سی کہ کفایت کرتا ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہی نادانی پر لیکن لازم ہی تجہہ کو ہوشیاری پس جسوقت کہ غلبہ کری تجہپر کوئی چیز پس کہہ کفایت ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز نقل کی یہہ ابوداود نی ف کفایت کرتا ہی مجکو الخ اشارہ کی اوسنی ساتہہ اوسکی کہ مدعی ناحق مال لیا مجسی پس از راہ غم و حسرت کے یہہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہی نادانی پر یعنی تقصیر و غفلت کرنی کاروبار مین اور لازم ہی تجہپر یعنی لازم ہی احتیاط و ہوشیاری اسباب مین حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نہین راضی ہوتا ساتہہ تقصیر کی لیکن باعث ہی خبرداری و ہوشیاری پس مت ہو تو عاجز اور کہتی لا حسبی اللہ ہو دانا خبردار و ہوشیار اور شاید کہ جسپر حکم کیا حضرت نی تہا اوسپر دین پس ادا کر دیا اوسنی پس غصہ کیا اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر تقصیر کی گواہ کرنی مین اور کہا طیبی نی کہ یعنی لائق تہا تجکو یہہ ہوشیاری کرنا بیچ معاملہ مین اور نہ قصور کرتا اوسمین مثل تعلیم کرنی گواہونکی اور مانند اسکی پس بعد اسکی جب حاضر ہوتا تو حاکم کی پاس تو قادر ہوتا دفعیہ پر اور جبکہ عاجز ہو تو اوس وقت کہتا ہی حسبی اللہ اور کہا جاتا ہی حسبی اللہ جبکہ میسر ہو راہ طرف حصول امر کی و مبالغہ کیا جاوی احتیاط مین اور جبکہ میسر ہو اوسکو راہ طرف حصول امر کے تو ہوتا معذور اوسمین پس کہی اوسوقت حسبی اللہ و نعم الوکیل ع ح وَعَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِیْ تُہْمَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ثُمَّ خَلّٰی عَنْہُ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قید کیا ایک شخص کو تہمت مین نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نی یہہ کہ پہر چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو ف تہمت مین کہ دعوی کیا تہا کسی نی اوسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکہ معلوم ہو صدق دعوی مدعی کا ساتہہ گواہونکی پہر جبکہ قائم نہوئی اوسپر گواہ چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ قید کرنا احکام شرع سی ہی ع الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَیْنِ یَقْعُدَانِ بَیْنَ یَدَیِ الْحَاکِمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ مدعی اور مدعی علیہ بیٹہین روبرو حاکم کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف کہا طیبی نی کہ نہین ہی قاضی پر کوئی امر دشوارتر اور ترسناک زیادہ برابری کرنی سی درمیان مدعی اور مدعی علیہ کی ع

کتاب الجہاد

کتاب ہی بیچ بیان جہاد کی ف جہاد لغت مین کہتی ہین مشقت کو اور شرع مین جہاد کہتی ہین خرچ کرنی طاقت کو بیچ لڑائی کفار کے ساتہہ جان کی یا مدد کرنیکی ساتہہ مال کی یا عقل کی یا بڑہانی بہیڑ کی یا سوا اسکی اور جہاد کرنا فرض ہی فرض کفایہ اگر نہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو اسطرح کہ ہجوم کریا دین کفار ایک شہر پر مسلمانونکی شہرونمین سی تو ہوتا ہی جہاد کرنا فرض عین برابر ہی کہ ہو نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق پس واجب ہوتا ہی اوپر تمام اوس شہر والونکی

نقیر اور رئیسی ہی ویسے ہی اور نیز کہ جو قریب ہیں اوسکی اگر نہ کفایت کریں ہمیں تو اہل اوس شہر کی یا کل کریں اور گنہ گار ہونگے اور اگر نہ کرینگے تو واجب ہوگا اوپر تمام اہل اسلام کی مشرق مغرب تک مانند تجہیز و تکفین میت کی اور نماز جنازہ کی کہ واجب ہی اول میت کی اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہوویں وہ اوسکی کرنیمیں تو واجب ہی اوسکی شہر والوں پر اور جہاد دریا کا افضل ہی جہاد جنگل سے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَی الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کی اور رسول اوسکی یعنی اور ساتھ سب چیزوں کی کہ لائی اللہ اور رسول پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزی رکھی رمضان کی ہی لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل کی حسب وعدی کی کہ داخل کری اوسی بہشت میں یعنی پہلی ہی ساتھ نجات پانی ہونیوالوں کی اور ایمان کافی ہی مطلق دخول کی لیئی جہاد کری بیچ راہ اللہ کی یا بیٹھا رہی بیچ وطن اپنی کی کہ پیدا کیا گیا اوسمیں یعنی نہ جہاد کری اور نہ ہجرت کری کہا اصحاب نی کیا نہ خوشخبری دیں ہم لوگونکو فرمایا تحقیق بہشت میں سو درجی ہیں تیار کیا اونکو اللہ نی واسطی جہاد کرنیوالونکی بیچ راہ اللہ کی درمیان دو درجونکی ایسا فرق ہی جیسا درمیان آسمان و زمین کی پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سی یعنی جہاد پر درجہ عالی پس مانگو اوس سی فردوس پس تحقیق فردوس وسط بہشت ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتونکی ہی اور بلند تر بہشتونکی ہی اور اوپر اوسکی عرش رحمان ہی یعنی پس وہ چھت بہشت کی ہی اور فردوس میں سے بہتی ہیں نہریں یعنی اصول چار نہرونکی کہ پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی ہیں نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اسمیں ذکر نماز و روزی کا کیا اور حج و زکوۃ کا نکیا اسمیں یہہ تنبیہ ہی اوپر عظم شان اونکی اور بسبب واجب ہونی اونکی سب مسلمانوں پر بخلاف حج و زکوۃ کی کہ سب پر واجب نہیں مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکھتا ہو اور بیٹھا رہی الخ یہہ دلالت کرتا ہی اوسپر کہ یہہ حدیث فرمائی حضرت نی دن فتح مکہ کی اسلیئی کہ ہجرت پہلی اسکی فرض تہی ہر مومن پر

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّاۗئِمِ الْقَاۗئِمِ الْقَانِتِ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند مثل روزہ دار قیام کرنیوالی کی یعنی ساتھ نماز و طاعت و عبادت کی پڑہنی والی کی خدا کی آیتونکو نہیں تہکتا روزی سی اور نہ نماز سی یعنی نہیں تہکتا عبادت سی یہانتک کہ پہر آوی جہاد کرنیوالا بیچ راہ اسکی طرف گہر کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی ہی بعض اوقات میں بسبب پینی اور کہانی اور سونی اونکی لیکن اوسکی حکم میں ہی کہ سستی نہیں کرتا عبادت سے اصلا اور لکہا جاتا ہی ثواب اوسکو ہمیشہ ہر جنبش و آرام پر

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا اِیْمَانٌۢ بِیْ وَتَصْدِیْقٌۢ بِرُسُلِیْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ضامن ہوا اللہ واسطی اوس شخص کی کہ نکلا بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی لیئی نہیں نکالا اوسکو مگر ایمان لانی نی ساتھ میری اور تصدیق کرنی نی میری رسولونکو یعنی واسطی خدا اور طلب رضا اوسکی نکلا نہ واسطی طلب دنیا اور دکہانی اور سنانیکی یہہ کہ پہیر دونگا اوسکو ساتھ اوس چیز کی کہ پایا ہی ثواب آخرت سی فقط یعنی بغیر غنیمت کی یا غنیمت سی یعنی ساتھ ثواب کی یا داخل کرونگا اوسکو بہشت میں یعنی ساتھ سابقونکی بغیر حساب و عذاب کی یا داخل کرونگا بعد موت کی پہلی روز قیامت کی یعنی جیسے کہ فرمایا ہی احیاء عند ربہم نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اور ملاحظہ اسکا کتنی ایک آدمی مسلمانونسی
یعنی فقرا خوش نہین ہوتیں نفس اونکی کہ پیچہی رہین اور جدا ہون مجہسی اور نہین پاتا ہون مین سواری کہ سوار کرین اونکو اوسپر پیچہی رہتا مین کسی لشکر سی کہ جہاد
کرتا بیچ راہ اللہ کی قسم ہی اوسکی البتہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی پہر زندہ کیا جاؤن مین پہر مارا جاؤن مین پہر زندہ کیا جاؤن مین پہر
مارا جاؤن مین پہر زندہ کیا جاؤن مین پہر مارا جاؤن مین یعنی دوست رکہتا ہون کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدید پاؤن نقل کی یہہ بخاری و
مسلم نی **ف** یعنی مین کہ ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کی جنگ کافرون نہین جاتا سو جب اسکا یہہ تہی اگر ہمراہ ہر فوج کی جنگ کو جاتا تو لابد بعضی مسلمان پیچہی رہجاتی
اور جدا ہوتی مجہسی بسبب بے سواری اور بی سامانی کی اور مین اسقدر سواریان نہ رکہتا تہا کہ اونکو اوسپر سوار کرکر ہمراہ لیجاؤن اور مسلمان بسبب پیچہی رہنی کی جنگ سے
اور جدا ہونیکی مجہسی خوش نہین رہتی ہین اور حسرت کہاتی ہین اور اسپر شکستہ دل ہوتی ہین مگر مجکو محبت جہاد کی اسقدر ہی کہ دوست رکہتا ہون کہ مکرر مارا جاؤن
اور جیون ع ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا
وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چوکیداری کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہی دنیا
سی اور اوس چیز سی کہ دنیا پر ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ایک نسخہ مین بدلی ما علیہا کی ما فیہا ہی یعنی چوکیداری کو بہتر ہی اوس مال سی کہ خرچ کیا جاے
بیچ راہ اللہ کی یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی ع **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صبح کو جانا
بیچ راہ خدا کی یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی اسکی فضیلت و ثواب بہتر ہی تمام نعمتون
دنیا کیسی لیے کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرۃ کی باقی ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ
وَأَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی
جہاد مین بہتر ہی روزی ایک مہینی کی سی اور شب بیداری اوسکی سی اور اگر مرجاوی وہ چوکیدار جاری ہوتا ہی اوسپر ثواب عمل اوسکا کہ تہا عمل کرتا یعنی
ہمیشہ پہنچا رہتا ہی ثواب اوسکی عمل کا کہ کرتا تہا زندگی مین اور جاری کیا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام شراب بہشت کیسی اور امن مین رہتا ہی فتنی مین ڈالنی ایسی
فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** أَبِي عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ
قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی عبس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین گرد آلودہ ہوتی دونون
قدم کسی بندی کی بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد مین پہر پہنچی اوسکو آگ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ کنایہ ہی سعی سی راہ جہاد مین اور اسمین مبالغہ ہی کہ جب گرد آلودہ ہونا قدمون
کا راہ جہاد مین دور کرنیوالا آگ دوزخ کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھ ثواب ہوگا ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جمع ہوگا
کافر اور مارنیوالا اوسکا آگ دوزخ مین کبہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث مین اشارۃ خلاص اوسکی کی ہی کہ جہاد مین کسی کافر کو مارے وہ ہرگز دوزخ مین نجاوے
اور حقیقت مین یہہ بیان فضیلت جہاد کا ہی لیکن کہ جو کوئی جہاد کریگا غالب ہی کہ کسی کافر کو ماریگا اور جو کوئی کہ جہاد کرے اور سعی اوسمین کرے اور قتل نکرے

جزا ہی بہشت ہی ؏ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِهٖ کُلَّمَا سَمِعَ هَیْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَیْهِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ فِیْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِیَةِ یُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَیَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین زندگانی لوگونکی واسطی اون کی زندگانی اوس شخص کی ہی کہ پکڑنیوالا ہی باگ گہوڑی اپنی کی بیچ راہ خدا کی جلد چلتا ہی اوپر پشت گہوڑی کی جبکہ سنتا ہی آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنی والی کی تو دوڑتا ہی سوار ہوکر گہوڑی پر جس طرف وس آواز و فریاد رسی کی ڈہونڈتا پہرتا ہی مار ہی جانا اور مرنا جگہہ گمان ہونیکی یعنی ڈرتا نہیں ہی موت سی اور بہاگتا نہیں ہی اوس سی بلکہ ڈہونڈتا پہرتا ہی اوسکو یا زندگانی اوس شخص کی کہ کتنی ایک بکریونمین رہتا ہی بیچ چوٹی پہاڑ کی ان پہاڑونمین سی یا رہتا ہی بیچ ایک نالہ کی ان نالونمین سی قائم رکہتا ہی نماز کو اور دیتا ہی زکوٰۃ یعنی اگروہ بکریاں حد نصاب کو پہنچتی ہین اور بندگی کرتا ہی پروردگار اپنی کی یہانتک کہ آوی اوسکو موت نہین ہی لوگون سی مگر بیچ بہلائی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مگر بیچ بہلائی کی کہ نگاہ رکہتا ہی اونکو اپنی شر سی اور نگاہ رکہتا ہی اپنی تئین اونسی اور ساتہہ اونکی خیر مین شریک ہی نہ برائی مین حاصل معنی حدیث کی رغبت دلانا ہی بیچ جہاد کرنی دشمنان دین کی اور مجاہدہ نفس و شیطان کی اور اعراض لذات و شہوات سی اور تنبیہ ہی اوس پر کہ اگر مخالطت کی لوگون سی بیچ تائید دین اور تقویت شریعت کی تو کری والا گوشہ کری اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اونکی لیی کہ فضیلت دیتی ہین گوشہ گیری کو مخالطت پر اور اوسمین خلاف مشہور ہی کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتی ہین کہ اختلاط افضل ہی بشرط امید سلامتی کی فتنون سی اور مذہب ایک جماعت زہاد کا یہہ ہی کہ گوشہ گیری افضل ہی اور دلیل پکڑی ہی انہون نی ساتہہ حدیث کی اور جواب دیا ہی جمہور نی کہ یہہ محمول ہی اوپر زمانہ فتنون کی یا اوس شخص کی حق مین ہی کہ نہ سلامت رہین لوگ اوس سی اور نہ صبر کری وہ لوگونکی ایذا پر اور تہی انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ و تابعین و علما اور زہاد اختلاط رکہنی والی اور حاصل کرتی تہی منافع اختلاط مثل نماز جمعہ و جماعت و نماز جنازہ اور عیادہ مریض و مانند اونکی کی ؏ **وعن** زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی زید بن خالد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس نی سامان درست کر دیا جہاد کرنیوالی کا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق جہاد کیا اوس نی یعنی حکم جہاد کرنیوالی کا رکہتا ہی اور شریک ہی بیچ ثواب جہاد کی اور جو لوٹی کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اوسکی کی یعنی خدمت گذاری کری اونکی پس تحقیق جہاد کیا اوس نی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ؏ **وعن** بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِهٖ فَیَخُوْنُهٗ فِیْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حرمت عورتون مجاہدین کی اوپر بیٹہی والونکی یعنی جو کہ بیٹہی رہی ہین اور جہاد کی لیی نہین نکلی مانند حرمت ماؤن اونکی کی ہی یعنی چاہیی کہ اونکی عورتونمین خیانت نکرین اور نظر بد سی نہ دیکہین اور ایسا حرام جانین اونکو کہ گویا مائین اونکی ہین نہین کوئی شخص بیٹہی والون مین سی کہ نیابت کری ایک شخص کی مجاہدین مین سی بیچ اہل اوسکی کی یعنی وسکی بیوی یا لونڈی یا قرابتیون کی پہر خیانت کری وسکی اوسکی اہل مین مگر کہ کہڑا کیا جاویگا وہ شخص واسطی مجاہد کی دن قیامت کی پس لیویگا مجاہد عمل اوسکی سی جو چاہی گا پس کیا ہی گمان تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی کیا گمان کرتی ہو بیچ رغبت کرنی مجاہد کی اوسکی نیکیونکی لینی مین اوس مقام مین یعنی نہین باقی رہی گا نیکیون مین سی کچہہ مگر کہ لیلیگا اوسکو یا کیا گمان کہتی ہو ساتہہ خدا کی باوجود اس خیانت کی یا شک کہتی ہو اس مجازات مین یا کیا گمان کہتی ہو ساتہہ اوسکی کہ دیا اوسکو اللہ نی یہہ مرتبہ اور مخصوص کیا اوسکو ساتہہ اس فضیلت کی یعنی ضرور کہ اوسکو دیا گیا

بہی لین گی سوا اسکی ؛ ع **وعن** اَبِی مَسْعُودٍ الاَنْصَارِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا لایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہہ بیچ راہ خدا کی ہی یعنی صدقہ ہی جہاد کی لیے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی تیری ہی اس اونٹنی کی بدلی قیامت کی سات سو اونٹنیاں ہونگی سب مہار کی ہوئیں نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِی لِحْیَانَ مِنْ هُذَیْلٍ فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ارادہ بہیجنی کا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کی کہ ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی پس فرمایا چاہئے کہ اوٹھی دو شخصوں مین سی ایک اونکا یعنی ہر قبیلہ مین سی آدہی جاوین اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونوں کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جو کہ خبر گیران رہین گی مجاہدون کی گہر والون کی اونکو بہی ثواب مجاہدونکا سا ہوگا ؛ ع **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یَبْرَحَ هٰذَا الدِّیْنُ قَائِمًا یُقَاتِلُ عَلَیْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگا یہہ دین قایم لڑتی رہی گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانونمین سے یعنی خالی نہین رہی گی روی زمین جہاد سے کہین نہ کہین ہوتا رہیگا یہانتک کہ قایم ہو قیامت نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی قریب ہو قایم ہونیکی کہا طیبی نی کہ جملہ یقاتل مستانفہ ہی بیان ہی واسطی جملہ پہلی کی یعنی یہہ دین ہمیشہ قایم رہیگا سبب مقاتلہ اوس جماعت کی اور اغلب یہہ ہی کہ اس زمانی مین وہ لوگ قوم کی ہین نصرہم اللہ وخذل اعدائہم ع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُكْلَمُ اَحَدٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّكْلَمُ فِی سَبِیْلِهٖ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْكِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ اللہ کی اور اللہ خوب جانتا ہی اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہی اوسکی راہ مین مگر کہ اویگا وہ دن قیامت کی اس حال مین کہ اوسکی زخم سی بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَهٗ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّهِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْكَرَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکہی پہر آنا طرف دنیا کی اور ہو واسطی اوسکی ہر چیز کہ زمین مین ہی کچہہ مگر شہید آرزو کرتا ہی کہ پہر آوی دنیا مین اور مارا جاوی دس بار یعنی بہت سبب اوس چیز کی کہ دیکہتا ہی بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ الْاٰیَةَ قَالَ اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْكَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ نَشْتَهِیْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ یُّتْرَكُوْا مِنْ اَنْ یَّسْاَلُوْا قَالُوْا یَا رَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَّیْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہا ہمنی عبد اللہ بن مسعود سی معنی اس آیت کی نہ گمان کرو تم اون لوگون کو کہ مارے گئی بیچ راہ اللہ کی مردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی روزی دی جاتی ہی آخر آیت تک کہا تحقیق پوچہا ہمنی معنی اسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا

اروحیں اونکی بیچ شکم جانوروں پرندہ سبز رنگ کی ہیں واسطی اونکی قندیلیں ہیں لٹکائی گئی نیچی عرش کی کہ بمنزلہ گہونسلونکی ہیں میوہ کہاتی ہیں بہشت میں سی
جہاں چاہتی ہیں پہر ٹہکانا پکڑتی ہیں طرف قندیلونکی پس جہانکتا ہی طرف اونکی پروردگار اونکا جہانکنا فرماتا ہی کیا چاہتی ہو تم کسی چیز کو عرض کرتی ہیں کس چیز کو
چاہیں ہم اسحال میں کہ ہم میوی کہاتی ہیں بہشت میں سی جہاں سی چاہتی ہیں پس کرتا ہی اللہ تعالی یہہ ساتہہ اونکی یعنی پوچہتا ہی تین بار پس جبکہ دیکہتی
ہیں کہ نہیں چہوڑی جاتی ہیں پوچہنی سی یعنی جب جانتی ہیں کہ مراد پروردگار تعالی کی یہہ ہی کہ کچہہ چاہیں عرض کرتی ہیں ای پروردگار ہمارے چاہتی ہیں ہم یہہ کہ پہیری جائیں
ہماری بیچ بدنوں ہماریکی یعنی اور دنیا میں بہیجی تو تاکہ مارے جاویں ہم بیچ راہ تیری ایکبار اور پس جب کہ دیکہتا ہی اللہ تعالی کہ نہیں اونکو کچہہ حاجت یعنی حاجت معین
اپنی کی مانگی اونہوں نی وہ چیز کہ خلاف ارادہ اسکی ہی چہوڑی جاتی ہیں نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہیں اونکو کچہہ حاجت بسبب حاصل ہونی ثواب عظیم کی
پہلی بار میں اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسکی ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہیں سبکی ثواب شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چہوڑی جاتی ہیں یعنی اللہ تعالی پوچہنا
چہوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوی کہ اگر دوسری بار بہی مثل پہلی ہی ثواب کی ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادہ ارواح کو بدنوں میں تا مارے جاویں راہ خدا کی
میں دوبارہ جواب اسکا علمانی یہہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سی قایم ہونا ہی ساتہہ موجب شکر کی بیچ مقابلہ نعمت کی کہ انعام کی ہی اللہ تعالی نی اونکو
نہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید کہ اونکی خیال میں آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سی بسبب قوۃ استعداد و مناسبت کی ولیکن حق
تعالی نی جانا بجریان عادت کی کہ مثل اسکی ہوگی پس جانا کہ حاجت نہیں ہی اسکی پس چہوڑ دیا پوچہنا اونسی **تنبیہ** لکہا ہی علما نی کہ کہنا ارواح شہدا کا
بیچ بدنوں جانورونکی مانند کہنی جواہر کی ہی صندوقوں میں بسبب تکریم و تشریف کی اور بقصد داخل کرنی اونکی بہشت میں ساتہہ صورتکی نہ متعلق ساتہہ ان بدنوں کی
اور ساتہہ کہنی ارواح کی بیچ بدنوں جانورونکی جلگہہ پکڑتی ہیں بہشت میں اور سیر کرتی ہیں خوشبوئیاں اور ہوائیں وہاں کی اور دیکہتی ہیں انوار وہاں کی اور لذت پاتی ہیں
اور خوشحال ہوتی ہیں ساتہہ اسکی اور ساتہہ قرب حضرت رحمان کی اور جوار ملائکہ مقربین کی اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت میں یرزقون فرحین بما اتہم اللہ من
فضلہ اور اس سی اثبات تناسخ کا نہیں ہوتا اسلیئے کہ جو تناسخ کی قائل ہیں اونکی نزدیک تناسخ اسکو کہتی ہیں کہ رجوع کریں ارواح بیچ بدنوں کی بیچ اس عالم کی نہ بیچ آخرۃ کی اسلیئے
کہ وہ منکر ہیں آخرۃ کی اور جنت و نار کی اور اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی خ ح ع **وعن**
أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
قُلْتَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَيُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ
وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرَئِيلَ قَالَ لِي ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کی پس ذکر کیا واسطی اونکی یہہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتہہ اللہ کی بہترین
اعمال کی ہیں پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو تم مجہکو کہ اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کی کیا اوتار دیگی مجہسی گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہاں اگر مارا جاوی تو بیچ راہ اللہ کی اسحال میں کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ پیٹہہ پہیرنیوالا پہر فرمایا کسطرح کہا تو نی کہا
اوسنی کہ خبر دو تم مجہکو اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کی کیا اوتار دیگی مجہسی گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہاں اگر مارا جاوی تو
اسحال میں کہ ہو تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹہہ پہیرنیوالا مگر دین یعنی وہ دین کہ نیت اوسکی ادا کرنیکی نہو وہ نہیں بخشا جاتا پس تحقیق
جبرئیل نی کہا واسطی میری یہہ یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہی اور جہاد افضل ہی

باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ کی اور بیخ کنی اعداء دین کی اور دینی جان کی اور راہ تہاں مشقت کی اور نماز افضل ہی باعتبار مداومت کی اور مشتمل ہونیکی عبادات کثیرہ
کو اور بعض دین کہا تورپشتی نے کہ مراد دین سے یہاں حقوق مسلمانوں کی ہیں یعنی حاصل یہہ کہ جہاد سے سب گناہ جھڑتے ہیں سوای حقوق آدمیوں کی ش ح ع
وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء الا الدین رواہ
مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مارے جانا بیچ راہ خدا کی جھاڑتا ہے ہر گناہ کو سوای قرض کے نقل کی یہہ
مسلم نے **ف** یعنی سوای حقوق آدمیوں کی اور سیوطی نے لکھا ہے کہ مگر شہداء دریا کی کہ اونکے قرض بھی جھاڑے جاتے ہیں ش ح **وعن**
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ تعالی الی رجلین یقتل احدہما الاخر یدخلان الجنۃ یقاتل
ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیستشہد متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہنستا ہے اللہ تعالی یعنی راضی ہوتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے ساتھ رحمت کی طرف دو شخصوں کی کہ قتل کرے ایک اونکا دوسرے کو
داخل ہوں دونوں بہشت میں لڑتا ہے یہہ ایک بیچ راہ خدا کی پس مارا جاتا ہے پس داخل ہوتا ہے بہشت میں پھر توبہ کرتا ہے اس قاتل پر یعنی کفر سے توبہ کی
اور ایمان لایا پھر شہید کیا جاتا ہے یعنی پس داخل ہوتا ہے بہشت میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ رواہ مسلم
اور روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگتا ہے اللہ تعالی سے شہادت صدق دل سے پہنچاتا ہے اللہ اسکو
ساتھ مرتبہ شہداء کی اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کی ثواب شہیدوں کا سا پاتا ہے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** انس ان الربیع بنت
البراء وہی ام حارثۃ بن سراقۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ الا تحدثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم
بدر اصابہ سہم غرب فان کان فی الجنۃ صبرت وان کان غیر ذلک اجتہدت علیہ فی البکاء فقال
یا ام حارثۃ انہا جنان فی الجنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی رواہ البخاری
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہے ماں حارثہ بیٹے سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا اے نبی اللہ کی کیا نہیں حدیث فرماتے
آپ احوال حارثہ کی سے اور تھا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کی لگا تھا اوسکو تیر غرب یعنی پھینکنے والا اوسکا معلوم نہوا اگر ہو بہشت میں صبر کروں میں اور اگر
ہوا اور جگہہ کوشش کروں میں اوسپر رونے میں یعنی خوب رووں جیسے عادت عورتوں کی ہے فرمایا اے ماں حارثہ تحقیق قصہ یہہ ہے کہ کتنی ہیں باغ یعنی درجے
ہیں بہشت میں اور تحقیق بیٹا تیرا پہنچا فردوس اعلی میں کہ اعلی درجہ ہے نقل کی یہہ بخاری نے **وعنہ** قال انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واصحابہ حتی سبقوا المشرکین الی بدر وجاء المشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی جنۃ
عرضہا السموت والارض قال عمیر بن الحمام بخ بخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحملک علی قولک بخ بخ
قال لا واللہ یا رسول اللہ الا رجاء ان اکون من اہلہا قال فانک من اہلہا قال فاخرج تمرات من قرنہ فجعل
یاکل منہن ثم قال لئن انا حییت حتی اکل تمراتی انہا لحیوۃ طویلۃ قال فرمی بما
کان معہ من التمر ثم قاتلہم حتی قتل رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا چلے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ بدر کی یہاں تک کہ سبقت کی مشرکوں پر طرف بدر کی یعنی پہنچے بدر میں پہلے کفار کی اور آئے مشرک
یعنی بعد مسلمانوں کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑے ہو تم طرف بہشت کی کہ چوڑا اوسکا مانند چوڑا آسمان و زمین کے ہے کہا

عمیر بن حمام انصاری نے خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کی خوب خوب کہا عمیر نے قسم ہے اسکی یا رسول اللہ نہیں کہا میں نے یہہ مگر باامید اسکی کہ ہوون مین اہل بہشت سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق تو ہے اہل بہشت سے پس کہا راوی نے کہ نکالین عمیر نے کتنی ایک کھجورین ترکش اپنے مین سے اور شروع کیا کہانا انمین سے پہر کہا کہ اگر زندہ رہا مین یہانتک کہ کہاؤنمین اپنی کھجورین یعنی سب تو تحقیق یہہ زندگی دراز ہے پس پہینکین کھجورین کہ تہین ساتہہ اوسکی پہر قتال کیا کافرون سے یہانتک کہ شہید ہوئی نقل کی یہہ مسلم نے ف کہڑی ہوئی طرف بہشت کی یعنی طرف عمل کے سبب داخل ہونے بہشت کا ہے کہ وہ جہاد ہے اور چوڑا او الخ مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہے مشابہت دینے سے چیز کے ساتہہ کہ نہ ہم خلق کی کوئی چیز وسیع یاد اوس سے نہین اور تخصیص چوڑاوکی کی نہ طول کی تا کہ معلوم ہو کہ جب چوڑاو ایسا ہو تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت نے یہہ کہ کلام صادر ہوا ہے عمیر سے بغیر نیت اور فکر و تامل کے مشابہ ساتہہ قول وسلبکی کہ براہ ہزل و مزاح کے چلتا ہے یا بخوف قتل کے کہا پس نفی کیا عمیر نے اوسکو اپنے سے کہ کہا قسم ہے اسکی الخ اور زندگی دراز ہے یعنی اگر سب کھجورونکی کہانیکا انتظار کرون اور جبتک جیتا رہون تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہہ کہ سبب شوق حصول شہادت کے زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا ت ح ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تعدون الشہید فیکم قالوا یا رسول اللہ من قتل فی سبیل اللہ فھو شہید قال ان شہداء امتی اذا لقلیل من قتل فی سبیل اللہ فھو شہید ومن مات فی سبیل اللہ فھو شہید ومن مات فی الطاعون فھو شہید ومن مات فی البطن فھو شہید رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسکو گنتے ہو تم شہید اپنے مین عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے فرمایا بتحقیق شہدا میری امت کے اسوقت البتہ کم ہونگے جو شخص مارا جاوے بیچ راہ اللہ کی پس وہ شہید ہے یعنی حقیقی اور جو شخص مر رہے راہ خدا مین یعنی بغیر مارے جانے کے اپنی موت سے مرے پس وہ بہی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے وبا مین پس وہ بہی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے مرض پیٹ سے یعنی استسقا یا اسہال وغیرہ سے پس وہ بہی شہید ہے یعنی یہہ بہی ثواب اور درجات مین شریک ہین شہدائے حقیقی کے نہ جمیع احکام مین نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ او سریۃ تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورھم وما من غازیۃ او سریۃ تخفق وتصاب الا تم اجورھم رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کرے پس غنیمت لوٹ لاوے اور صحیح سالم آوے مگر تحقیق جلدی لی دو تہائی مزدوری اپنی کی اور نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت نلاوے اور زخمی کیا جاوے یا مارا جاوے مگر پورا ہوتا ہے ثواب اونکا نقل کی یہہ مسلم نے ف لی دو تہائی مزدوری اپنی کی کہ غنیمت اور سلامتی ہے اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہے اور وہ قیامت کے دن پاویگا اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت آیا اور غنیمت لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر جملہ کے یہہ معنی ہین کہ جسنے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتہہ نلگی تو ثواب اوسکا پورا باقی ہے کہ آخرت مین پاویگا ت ح ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا اور نہ گذرا بیچ دل اوسکے خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کے نفاق سے نقل کی یہہ مسلم نے ف اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نکہا کاشکے ہوتا مین جہاد کرنیوالا پس یہہ شخص مشابہ ہوا منافقین کے کہ جہاد سے بچاتے ہین من تشبہ بقوم فھو منھم پس واجب ہے ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکہے اور کہا نووی نے شرح مسلم مین کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے کرنے ایک عبادت کی پہر مرجاوے پہلے کرنے اوسکی کی تو نہین متوجہ ہوتی اوسپر برائے اسقدر

کہ متوجہ ہوتی ہی اوسپر کہ مرجاوی بغیر نیت کرنی اوسکی کی اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ اس شخص کی حق مین کہ قادر ہونا پر اول وقت مین پہر تاخیر کری اوسکو نیت پڑہنی اوسکی کی اور مرجاوی یا تاخیر کری حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نے کہ گنہگار ہوتا ہی وہ دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ نہین گنہگار ہوتا دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ گنہگار ہوتا ہی حج مین نہ نماز مین انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کی ہی ۰ وعن ابی موسی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یقاتل للمغنم والرجل یقاتل للذکر والرجل یقاتل لیری مکانہ فمن فی سبیل اللہ قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ متفق علیہ

اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہی واسطی غنیمت پانی کی اور ایک شخص لڑتا ہی واسطی ذکر کی یعنی آوازہ اور شہرت کی یعنی کہ جسکو سمعۃ کہتی ہین اور ایک شخص لڑتا ہی کہ دیکہا جاوی مرتبہ اوسکا یعنی اپنی شجاعت کہا یعنی ریا کو کہ جسکو ریا کہتی ہین پس کون ہی بیچ راہ خدا کی یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہی فرمایا جو شخص کہ لڑی تاکہ ہووی دین اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے

وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجع من غزوۃ تبوک فدنا من المدینۃ فقال ان بالمدینۃ اقواما ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم وفی روایۃ الا شرکوکم فی الاجر قالوا یا رسول اللہ وھم بالمدینۃ قال وھم بالمدینۃ حبسھم العذر رواہ البخاری ورواہ مسلم عن جابر

اور روایت ہی انس سی کہ پہری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی پس نزدیک ہوی مدینہ سی پس فرمایا تحقیق مدینہ مین کتنی ایک اشخاص ہین نہین چلی تم کسی جگہہ اور نہین قطع کیا تمنی کوئی جنگل مگر کہ تہی وہ ساتہ تمہاری یعنی ساتہہ دل و ہمت عالی کی اگرچہ بظاہر تمہاری ساتہ نہ تہی اور ایک روایت مین آیا ہی یعنی بجای لفظ مگر کہ تہی ساتہ تمہاری یہہ کہ مگر شریک ہین تمہاری ثواب مین عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ اور وہ مدینہ مین ہین یعنی باوجودیکہ مدینہ مین ہین جہاد کی لیی نہین نکلی پس کیونکر ہماری ساتہہ ہین اور ثواب مین شریک ہین فرمایا ہان مدینہ مین ہین یعنی باوجود اسکی شریک ہین ثواب مین اسلیی کہ روکا اونکو عذر یعنی بسبب عذر کی تمہاری ساتہہ جہاد مین نہین آئی نقل کی یہہ بخاری نے اور نقل کی یہہ مسلم نے جابر سی ف مدینہ مین بیٹہنی والی بسبب عذر کی شریک تہی جہاد کرنیوالون کی ثواب مین نہ یہہ کہ برابر تہی بلکہ جہاد کرنیوالی افضل ہین بسبب قول اللہ تعالی فضل اللہ المجاہدین باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ ۰ ع

وعن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنہ فی الجہاد فقال احی والداک قال نعم قال ففیہما فجاھد متفق علیہ وفی روایۃ فارجع الی والدیک فاحسن صحبتہما اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پروانگی مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد کرنیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا زندہ ہین ماں باپ تیری کہا کہ ہان فرمایا پس بیچ اونہین کے جہاد کر یعنی اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ پس پہر جا طرف ماں باپ اپنی کی اور اچہی کر صحبت اونکی یعنی خدمت گذاری اور ادای حقوق اون کی اچہی طرح کر ف شرح سنہ مین لکہا کہ یہہ جہاد نفل مین ہی کہ نہ نکلی اوسکی لیی مگر باذن والدین کی جبکہ ہوون وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین حاجت اونکی اذن کی اور اگر منع کرین وہ اوسکو تو کہنا مانا نہ نکلی اور اگر ماں باپ کافر ہوون تو نکلی بغیر اون کی اذن کی خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح نہ نکلی کسی عبادۃ نفل کی لیی مانند حج اور عمرہ وغیرہ کی ورنہ نفل ترک رکہی جبکہ ناگوار ہو ماں باپ مسلمان کو یا ایک کو مگر باذن ان کی ۰ ع وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الفتح لا ھجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دن فتح مکہ کی کہ نہین ہجرۃ بعد فتح مکہ کی ولیکن جہاد اور نیت ہی اور جسوقت کہ بلائی جاؤ تم یعنی جہاد کی لیی پس نکلو یعنی تم سب نکلو بنا بر امر فرض ہونے نقل

لی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہیں ہجرۃ الخ یعنی پہلی فتح مکہ کی فرض عین تہی ہجرۃ کرنی مکہ سی طرف مدینہ کی بلکہ ہر دار الکفر سی واسطی کہ مسلمان ہوتا اہلی کہ اہل دین مدینہ میں کم او ضعیف تہی پس فرض کی گئی ہجرت تا استعانت کریں اور زائل ہو زور مشرکونکا اور جبکہ مکہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی ہی موقوف ہوئی لیکن باقی ہی استحباب ہجرت کا واسطی جہاد کی یا طلب علم کی یا بہاگنی کی دار الکفر سی یا فتنہ سی یا ایسی مین سی کہ چہوڑا جاوی اوس مین معروف اور مروج ہو منکر ولیکن جہاد اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل یہہ کہ ہجرت یعنی چہوڑنا وطن کا اور رہنا مدینہ کو کہ لازم تہا ہر شخص پر منقطع ہوا اگر چہوڑنا وطن کا بسبب جہاد کی یا بسبب نیت صالحہ کی مانند بہاگنی کی دیار کفار سی یا بدعت یا جہل سی یا فتنوں سی یا طلب علم کی لیے باقی ہی غیر منسوخ ؛ ح ع ؛

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ ایک جماعت امت میری مین سی لڑتی رہی گی اظہار حق پر غالب اوس شخص پر کہ دشمنی کری اون سی یہانتک کہ قتال کری گی آخر امت کی مسیح دجال سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ایک جماعت الخ جیسی اہل روم ہین اس ما بین میں مدد کری اللہ اونکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی ؑ اور تو ابع اون کے دجال سی لڑینگی او قتل کرینگی اوسکو حضرت عیسی ؑ اور بعد قتل اوسکی جہاد نہیں ہوینگا اہلی کہ یاجوج ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرۃ کی اون پر نہیں ہوینگا اور جب اللہ تعالی اونکو ہلاک کریگا تو نہیں باقی رہیگا روی زمین پر کافر جب تک کہ حضرت عیسی ؑ زندہ رہینگی زمین میں اور بعد وفات اونکی اور بعد کافر ہونی بعض اشخاص کی بعد حضرت عیسی ؑ کی مرجاوینگی سب مسلمان ساتھ ایک ہوا اچھی کی اور باقی رہینگی کافر اسطرح کہ جب قیامت قایم ہوگی تو کوئی اللہ کہنی والا روی زمین پر نہیں ہوینگا پس یہہ جو بعض احادیث میں آیا ہی لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ یہہ محمول قرب ساعۃ پر ہی یعنی کہ خروج دجال کا علامات ساعۃ سی ہی ؛ ع **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص نی کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کر دیا کسی مجاہد کا یا نیابت نکی غازی کی بیچ پس ماندوں اوسکی کی ساتھ خیر کی پہنچاویگا اللہ اوسکو کوئی مصیبت سخت پہلی روز قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سی ساتھ مالوں اپنی کی اور جانوں اپنی کی اور زبانوں اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی **ف** جہاد کرنا ساتھ مال و جان کی یہہ ہی کہ خرچ کری مال جہاد میں اور فدا کری جان اپنی اوس میں اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہہ ہی کہ مذمت کری اونکی ہجو کری اور دین باطل کی اور بد دعا کری اونپر کہ وہ ذلیل ہوں اور شکست پاویں اور ڈراوی اونکو ساتھ قتل و قید کرنیکی اور ساتھ اوسکی اور دعا کری مسلمانونکی فتح کی اور غنیمت ہاتہہ لگنی کی اور رغبت دلاوی لوگونکو جہاد کی ؛ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی افشا کرو سلام یعنی سلام کرو آشنا و ناآشنا پر اور کہلا و کہانا اور مارو کہوپری کفار کے یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤ گے بہشتوں کی یعنی بہشتیں ملینگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا

اور عمل اپنی کی یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہی بعد مرنیکی عمل نہیں رہتا یعنی اوسکی لیی ثواب جدید نہیں لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا در حالت چوکیداری کی بیچ راہ اللہ کے
پس تحقیق شان یہہ ہی کہ بڑہایا جاتا ہی واسطی اوسکی عمل اوسکا قیامت تک اور امن میں رہتا ہی فتنہ قبر سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور نقل کیا اسکو
دارمی نی عقبہ بن عامر سی **ف** بڑہایا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی پہنچتا ہی طرف اوسکی ہر لحظہ ثواب بیچ بدلہ اسکی کہ اوسنی خدا کی جان اپنی بیچ اوس چیز کی کہ عود کرتا ہے
نفع اوسکا طرف مسلمین کے کہ وہ احیا دین کا ہی سامنے دفع کرنی دشمنوں اونکیکی کہ وہ کفار ہیں ۴ع **وعن** مُعاذ بن جبلٍ انّہ سمع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃٍ فقد وجبت لہ الجنۃ ومن جرح جرحًا فی سبیل اللہ او
نکب نکبۃً فانّہا تجیٔ یوم القیمۃ کاغزر ما کانت لونہا الزعفران وریحہا المسک ومن خرج
بہ خراجٌ فی سبیل اللہ فانّ علیہ طابع الشہداء رواہ الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی معاذ
بن جبل سی کہا اونہوں نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کی بقدر فواق اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوئی واسطی اوسکی بہشت
یعنی ابتدا اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتھ ہتیار دشمن کی بیچ راہ خدا کی یا مصیبت زخم کی پہنچایا گیا غیر دشمن سی مصیبت پہنچانا پس تحقیق وہ
زخم آویگا دن قیامت کی مانند اکثر اوس چیز کی کہ پایا جاتا تہا دنیا میں یعنی جیسے وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا میں رنگ اوسکا زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کی
اور وہ شخص کہ نکلا اوسکی پہوڑا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق اس پہوڑی پر یا پہوڑی والی پر مہر ہوگی شہیدونکی یعنی علامت شہیدونکی ہوگی تاکہ جانا جاوی کہ اسنی سعی
کی تہی بیچ ترقی دین کی پس دیا جاویگا اجر مجاہدین کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** معنی فواق کی یہہ ہین کہ درمیان دوہ دوہنی
اونٹنی کی فرق ہوتا ہی یعنی ایکبار دودہ اونٹنی کا دوہ لیا بعد ازاں تہوڑی دیر میں پہر دوہا اس دیر کا نام کہ درمیان دودہ دوہنی کی ہوتی ہی فواق ہی اور یہاں مراد
زمان قلیل ہی ۴ع **وعن** خُریم بن فاتکٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق نفقۃً فی سبیل اللہ
کتب لہ بسبع مائۃ ضعفٍ رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی خریم بن فاتک سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
خرچ کری کچھ خرچ بیچ راہ خدا کی یعنی جہاد میں لکھا جاتا ہی واسطی اسکی ثواب سات سو چند نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یہہ ادنی درجہ ہی اور اللہ جسکو چاہتا ہی زیادہ
اسی ثواب دیتا ہی ۴ع **وعن** ابی اُمامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقات ظلّ فسطاطٍ
فی سبیل اللہ ومنحۃُ خادمٍ فی سبیل اللہ او طروقۃُ فحلٍ فی سبیل اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر صدقونکا سایہ خیمہ کا ہی کہ دیا جاوی بیچ راہ اللہ کی یعنی مجاہد کو دی یا حاجی کو یا مانند انکیکو اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کی یعنی بلکہ
کر دی یا عاریۃ دی یا بیچ راہ اللہ کی دینا اونٹنی کا ہی کہ جست کری اوسپر یعنی ایسی اونٹنی کہ اس سن کو پہنچی ہو کہ نر جست کرتا ہو اوسپر یعنی افضل یہہ ہی کہ ایسی اونٹنی
راہ خدا میں دی سواری کی لیی نقل کی یہہ ترمذی نی ۴ع **وعن** ابی ہُریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلج النار
من بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع علی عبدٍ غبارٌ فی سبیل اللہ ودخان جہنم رواہ الترمذی و
زاد النسائی فی اخری فی منخری مسلمٍ ابدًا وفی اخری لہ فی جوف عبدٍ ابدًا ولا یجتمع الشحّ والایمان فی قلب
عبدٍ ابدًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہاں تک کہ عود کری دودہ
تہنوں میں اور نہیں جمع ہوگا اوپر بندیکی غبار بیچ راہ اللہ کی اور دہواں دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا راہ خدا میں دہواں دوزخ کا اوسکو نہیں پہنچتا یعنی مجاہد دوزخ
میں نہیں جاتا نقل کی یہہ ترمذی اور زیادہ کیا نسائی نی اور روایت میں بیچ دونوں نتہنوں مسلمان کی کبہی یعنی غبار اور دہواں دوزخ کا مسلمان کی ناک میں جمع نہوگا
اور ایک اور روایت نسائی کی میں بیچ پیٹ بندیکی کبہی یعنی غبار اور دہواں جمع ہوگا اور نہیں جمع ہوتا بخل اور ایمان یعنی ایمان کامل بیچ دل بندیکی کبہی **ف**

یہانتک کہ عود کرے دودہ تہن مین یعنی جیسے کہ دودہ دوبارہ پہر جہاتی مین جانا محال ہی ایسی ہی اوسکا دوزخ مین جانا محال ہی ع **وعن** ابن عباسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عینان لا تمسّہما النار عینٌ بکت من خشیۃ اللہ وعینٌ باتت تحرس فی سبیل اللہ رواہ الترمذی روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آنکہیں ہین کہ نہین لگیگی اونکو آگ ایک وہ آنکہہ روئی خوف خدا سی اور دوسری وہ آنکہہ رات گذاری نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کی یعنی رات کو مجاہدون کی نگہبانی کرتی رہی کفار سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابی ہریرۃ قال مرّ رجلٌ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشعبٍ فیہ عُیَینۃٌ من ماءٍ عذبۃٍ فاعجبتہ لو اعتزلت الناس فاقمت فی ہذا الشعب فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تفعل فانّ مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلاتہ فی بیتہ سبعین عامًا الا تحبّون ان یغفر اللہ لکم ویدخلکم الجنۃ اغزوا فی سبیل اللہ من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃٍ وجبت لہ الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا گذرا ایک شخص صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین سی بیچ دری پہاڑکی کہ بیچ اوسکی تہا ایک چشمہ پانی شیرین کا پس خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاشکی الگ ہو وین لوگونسی اور رہون اس دری پہاڑکی مین پہر ذکر کی گئی یہہ بات واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نکر تو یہہ سلیے کہ تحقیق ٹہیرنا ایک تمہارا بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی نماز اوسکی سی کہ بیچ گہر اوسکی ہی ستر برس کیا نہین دوست رکہتی ہو تم کہ بخشی اللہ واسطی تمہاری یعنی گناہ تمہاری اور داخل کری تمکو بہشت مین یعنی واسطی اسکی جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کی جو لڑا کوئی بیچ راہ اللہ کی بقدر دوہنی ناقہ کی درمیان دودہ دوہنی اونٹنی کی واجب ہوئی واسطی اوسکی بہشت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ستر برس اداے سی کثرۃ ہی نہ تحدید پس نہین منافی ہی اوس روایت کی کہ فرمایا حضرت نی مقام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادۃ الرجل ستین سنۃ اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سبب گوشہ گزینی کی لوگون سی واسطی سبب عبادۃ کی لوگ ستائین مغفرۃ حاصل نہین کرتی اور جواب اوسکا یہہ دیتی ہین علما کہ جہاد اوس زمانی مین واجب تہا اور ترک کرنا واجب کا ساتہہ نفل کی گناہ ہی کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ حمل کیا جاوی اوپر مغفرۃ کامل اور داخل ہونی بہشت کی ہمراہ اون لوگونکی کہ پہلی داخل ہونگی اور یہہ حدیث دلیل ہی واسطی فضیلت صحبت کی گوشہ گزینی پر خصوصًا بیچ زمانی حادثات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبہی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہی یعنی بعد زمان حضرت کی وقت خوف فتنہ کی ع ح **وعن** عثمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رباط یومٍ فی سبیل اللہ خیرٌ من الف یومٍ فیما سواہ من المنازل رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی حضرت عثمان سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایکدن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی عبادۃ ہزار روز کی غیر اوس چوکیداری کی مراتب سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** مراتب سی خاص کیا گیا ہی اوس سی مجاہد بیچ معرکی کی اور ظاہر یہہ حدیث اوسکی حق مین ہی کہ واجب ہی اوسپر چوکیداری کہ مشغول ہونا اوسکا غیر اوسکی مین معصیت ہی اگرچہ مسجد مین ہی ہووی اوسکو ہی بلاطلب ہی ح ت **وعن** ابی ہریرۃ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عُرض علیّ اوّل ثلٰثۃٍ یدخلون الجنۃ شہیدٌ وعفیفٌ متعفّفٌ وعبدٌ احسن عبادۃ اللہ ونصح لمَوالیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی میری وی تین شخص کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک تو شہید دوسری عفیف یعنی الاحرام سی سوال نکرنیوالا یعنی الافسق ونجو سی اور سوال کرنیسی اور تیسری غلام کہ اچہی کی بندگی اللہ کی اور خیرخواہی کی اپنی مالکوں کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اول تین شخص کی یعنی تین قسم شخص جنت مین داخل ہونگی اون مین یہہ تینون پہلی داخل ہونگی یعنی بعد انبیا کی مراد یہہ کہ وہ سب پر مقدم ہونگی اور مراد تین شخصونسی تین نوع ہین جماعتین مین ت **وعن** عبد اللہ بن حُبشیٍ انّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم سُئل ایّ الاعمال افضل قال طول القیام قیل فایّ الصدقۃ افضل قال

جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيْلَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ اور روایت ہی عبد اللہ بن حبشی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کہ کونسا عمل عملوں میں سی یعنی نمازکی عملوں سی افضل ہی فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھ کوشش و مشقت کے دیوے باوجود فقر واحتیاج کے کہا گیا کون سی ہجرۃ بہتر ہی فرمایا ہجرۃ اوس شخص کے کہ ہجرت کری یعنی چھوڑ دی وہ چیز کو کہ حرام کی اسنی اوسپر یعنی ہجرت اگرچہ یعنی نکلنی دار الکفر سی طرف دار الایمان کی ہی لیکن چھوڑنا حرام چیزوں کا افضل ہی اوس سے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کری مشرکوں سی ساتھ مال اپنی کی و جان اپنی کی کہا گیا پس کونسا مارا جانا یعنی جہاد میں بزرگتر ہی فرمایا مارا جانا اوس شخص کا کہ گرایا جاوے خون اوسکا او کونچیں کاٹی جاویں گھوڑی اوسکی کی یعنی آپ بھی مارا جاوی و گھوڑا اوسکا بھی نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور نسائی کی روایت میں ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کہ کونسا عمل عملوں سی افضل ہی کہا وہ ایمان ہی کہ نہو شک اوسمیں او وہ جہاد کہ نہ خیانت ہو اوسمیں یعنی غنیمت میں کہ حاصل ہو اوسمیں او حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز میں افضل ہی فرمایا دراز کرنی قیام کی پہر متفق ہوئی نسائی اور ابو داؤد باقی حدیث میں **ف** ساتھ مال اپنی کی و جان اپنی کی کہ مال اپنی و غازیوں کی سامان جہاد میں صرف کری اور زخمی ہو اور مارا جاوی او وہ جانا چاہیے کہ حدیثوں میں بیان و تعین افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کی آیا ہی او حاصل جمع کا درمیان حدیثوں کی ساتھ اسکی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر مقام میں ساتھ اوس چیز کی کہ مناسب حال سائل کی تھا جواب دیا پس جسمیں کہ نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع و نرم خوئی ہی مانند افشاء سلام اور نرم کرنی کلام کے اور اگر نشان بخل اور خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہے مانند کہانا کہلانے کے اور تکاسل عبادت میں دیکھا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہی پس ادفضل اعمال بیچ حق سائل کی ہی مقصود یہہ ہی کہ جملہ افضل اعمال سی ہی و مثل اس کلام کے اور جگہہ بھی گذر چکا ہی ؎ ح

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی شہید کے نزدیک اللہ کے چھ خصلتیں ہیں بخشش کی جاتی ہی واسطی اوسکی بیچ اول دفعہ کی یعنی بیچ اول قطرہ خون کی کہ گرتا ہی اور دکھلایا جاتا ہی ٹھکانا اوسکا بہشت میں سے یعنی جان نکلنی کے وقت اور محفوظ رہتا ہی عذاب قبر سی اور امن میں ہوگا گھبراہٹ بڑی سی یعنی عذاب آگ کی سی اور رکھا جاویگا اوسکی سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اوس میں کا بہتر ہو گا دنیا اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہی اور نکاح میں دیجاویں گی بہتر بیبیاں حورعین سی اور شفاعت قبول کیجاویگی بیچ ستر آدمیوں کی قرابتیوں اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ملاقات کری اللہ تعالیٰ سی بن اثر کی جہاد سی ملاقات کریگا اللہ سی حالیکہ اوسکی دین میں نقصان ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** بن اثر کی مراد اثر سی علامت ہی یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کے علامات جہاد سی کہ زخم ہی یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرج کرنا مال کا یا تیار کر دینا اسباب مجاہدوں کا وہ مریگا اس حالمیں کہ اوسکی دین میں رخنہ ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ یہہ حدیث محمول ہو اوپر اوس شخص کی کہ فرض ہو اجہاد اوسپر اور نہ کیا ارادہ تیاری اوسکا اور کہا طیبی نی کہ جہاد شامل ہی جہاد کفار کو اور جہاد نفس

وشیطان کو اور یہہ ہی سکی حدیث ابی الیسر کی ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهيد لا يجد ألم القتل
إلا كما يجد أحدكم ألم القرصة رواه الترمذي والنسائي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث
حسن غريب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید نہیں پاتا دکھ قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمہارا
دکھ کاٹنی چیونٹی کا نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا طیبی نے کہ یہہ وہ شہید ہے کہ لذت پاتا ہے ساتھ
دینی جان کی راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہے نفس اوسکا ساتھ اوسکی انتہی اور احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو کہ رنج قتل کا شہید کو بنسبت لذتون کی کہ پاتا ہے
بعد موت کی نہیں ہے مگر بمنزلہ رنج کاٹنی چیونٹی کی بلکہ چاہیے کہ ساتھ اوسکی راضی اور خوش ہووے ع وعن أبي أمامة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال ليس شيء أحب إلى الله من قطرتين وأثرين قطرة دموع من خشية الله وقطرة دم يهراق
في سبيل الله وأما الأثران فأثر في سبيل الله وأثر في فريضة من فرائض الله تعالى رواه الترمذي
وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی چیز بہت
پیاری طرف اللہ کی دو قطرون سے اور دو نشانونسے ایک قطرہ آنسو نکلا بسبب خوف خدا کی اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ مین اور لیکن دو نشان
پس ایک نشان بیچ راہ اللہ کی اور دوسرا نشان بیچ فرض کی فرائض خدا سے نقل کی یہہ ترمذی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف ایک نشان الخ
مانند قدم کہنی کی یا غبار یا زخم کی جو دین یا سپاہی وات کی طلب علم مین اور نشان بیچ فرض کی الخ مانند بہت جالی ہاتہہ اور پاؤن کی سبب وضو کی جاتی
مین اور کٹہی پیشانی سبب سجدون نماز کی وجلنی پیشانی گرمی مین اور روزہ دار کی منہ کی بو کی اور غبار آلودہ ہونی قدمونکی حج مین ع وعن
عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تركب البحر إلا حاجا أو معتمرا أو غازيا في سبيل الله فإن تحت
البحر نارا وتحت النار بحرا رواه أبو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سوار ہو تو دریا مین مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کی بیچ
راہ خدا کی سو اسکی کہ نیچی دریا کی آگ ہے اور نیچی آگ کی دریا ہے نقل کی یہہ ابو داود نے ف نہ سوار ہو دریا مین الخ یعنی عاقل کو چاہیے کہ نہ ڈالی اپنی تئین بلاؤن
اور خوف کی جگہون مین مگر واسطی امر دینی کی کہ تقرب حاصل کرے ساتھ اوسکی جناب حق مین اور اس حدیث مین دہی وسکا کہتا ہے دریا عذر ہی سطحی آج کی
قول فقیہ ابو اللیث سمرقندی کا ہے کہ جب غالب سلامت ہو تو فرض ہوتا ہے حج اور اگر ہلاک ہونا ٹہرے تو نہیں اور آیۃ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ محمول ہے اسپر کہ جب ہو غالب
شرعی اور امر دینی اور کہا طیبی نے کہا بیضاوی نے اسکی تفسیر مین یعنی ساتھ اسراف کی اور ضائع کرنی وجہ معاش کی یا ساتھ باز رہنی کی جہاد اور مال خرچ
کرنی سے بیچ اوسکی یا رہنا قوت دیتا ہے دشمن کو اور مسلط کرتا ہے اونکو اوپر ہلاک کرنی تمہاری اور نیچی دریا کی آگ ہے الخ مقصود ڈرانا دریا سے اور بیان کرنا اسکا ہے کہ
دریا کی سفر مین خطر عظیم ہے اسلیے کہ سوار ہونیوالا دریا کا گرتا ہے بہت سی آفات ہلاک کی جگہون مین کہ ایک پیچھے دوسری کی پیدا ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ محمول ظاہر
پر ہی کہ اللہ تعالی قادر ہے ہر چیز پر ع وعن أم حرام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المائد في البحر الذي يصيبه القيء
له أجر شهيد والغريق له أجر شهيدين رواه أبو داود اور روایت ہے ام حرام سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سر پھرنیوالا دریا مین
کہ پہونچی اسکو قی واسطی اوسکی ثواب شہید کا ہے اور ڈوبنیوالا دریا مین واسطی اوسکی ہے ثواب دو شہیدونکا ہے نقل کی یہہ ابو داود نے ف ان دو شخصون کو ثواب شہید کا
اسوقت مین ہے کہ کشتی مین بیٹھا ہو واسطی جہاد کی یا طلب علم یا حج یا مانند اونکی اور تجارت اگر واسطی حاصل کرنی قوت نفس اور نفقہ عیال کی ہو اور بغیر اوسکی
معیشت حاصل نہوتی ہو یہی حکم رکھتی ہے ع وعن أبي مالك الأشعري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من فصل
في سبيل الله فمات أو قتل أو وقصه فرسه أو بعيره أو لدغته هامة أو مات على فراشه بأي حتف

شاء

شاء اللہ فانہ شہید وان لہ الجنۃ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ نکلا بیچ
راہ اللہ کی یعنی جہاد اور ریاضت کے واسطے پس مرگیا یعنی بسبب زخمی ہونے کے یا مارا گیا یا گرادیا اوسکو گھوڑے اوسکے نے یا اونٹ اوسکے نے یا کاٹا اوسکو زہریلے جانور نے
یعنی سانپ وغیرہ نے یا مرگیا اپنے بچھونے پر ساتھ کسی موت کے کہ چاہا اللہ نے پس تحقیق وہ شہید ہے یعنی حقیقی یا حکمی اور اوسکے لیے بہشت ہے یعنی داخل
ہوگا اوس مین ساتھ شہدا اور صالحین کے نقل کی یہہ ابوداود نے وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قفلۃ
کغزوۃ رواہ ابوداود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھرنا جہاد سے مانند جہاد کرنے کے ہے نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی جہاد کر
جب پھر آتا ہے اپنے گھر کو اوسکو بھی ثواب ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ جہاد کرنیوالے کو ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للغازی
اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی رواہ ابوداود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے واسطے جہاد کرنیوالے کے اجر اوسکا ہے یعنی ثواب اوسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتھ اوسکے اور واسطے دینے والے مال کے اجر اوسکا ہے اور جہاد کرنیوالے کا بھی
نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی جو کوئی مال دیتا ہے اور مدد کرتا ہے غازی کی تا وہ جہاد کرے تو اوسکو دوہرا ثواب ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ
خدا مین اور دوسرا ثواب ہونے اوسکے کا سبب جہاد اوس غازی کا پس مراد ساتھ جعل کے اسباب تیار کر دینا غازی کا ہے اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ
علما کے ہے اور کہا ابن ملک نے کہ مراد جاعل سے وہ شخص ہے کہ دیوے جعل یعنی اجرت کسیکو تاکہ جہاد کرے وہ اور یہہ ہمارے نزدیک صحیح ہے پس یہہ ثواب غازی کو سعی کرنے
اوسکا اور جاعل کو یعنی اجرہ دینے والے کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینے کا اور دوسرا ثواب ہونے اوسکا سبب جہاد اوس غازی کا اور منع کیا ہے اسکو امام شافعی
نے اور کہا کہ واجب ہے پھیر دینا اوس اجرہ کا اگر لے ہے ح ع وعن ابی ایوب سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم
الامصار وستکون جنود مجندۃ یقطع علیکم فیہا بعوث فیکرہ الرجل البعث فیتخلص من قومہ ثم یتصفح القبائل
یعرض نفسہ علیہم من اکفیہ بعث کذا الا وذلک الاجیر الی اخر قطرۃ من دمہ رواہ
ابوداود اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ سنا اوسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے فتح کیے جاوینگے تم پر شہر یعنی بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی
پاس جاوینگے اور واقع ہونگے لشکر جمع کیے گئے معین کیے جاوینگے تم پر اون لشکرون مین فوجین پس ناخوش رکھیگا ایک شخص بھیجنے کو نام کیلواسطے اوسکے یعنی ہمراہ فوج کے
جہاد کے لیے بغیر اجرہ کے پس نکلیگا اور بھاگیگا اپنی قوم مین سے یعنی تا بچے جہاد سے پھر تلاش کریگا قبیلون کو درحالیکہ پیش کریگا اپنے تئین اونپر کہتا ہوا کون ہے کہ
کفایت کرون مین اوسکو لشکر ایسے یعنی کون مجکو نوکر رکھے تا محنت لشکر کی اوس سے اپنے سر لون مقصود یہہ ہے کہ یہہ شخص راضی نہین ہے کہ بغیر اجرہ کے للہ جہاد کر
پس حضرت برائی اوسکی بیان کرتے ہین خبردار ہو یہہ شخص مزدور ہے آخر قطرہ خون تک یعنی یہہ غازی نہین ہے بلکہ مزدور ہے یہانتک کہ قتل کیا جاوے نقل
کی یہہ ابوداود نے ف معین کیے جاوینگے الخ یعنی لازم کرینگے امام یہہ کہ بھیجین فوجین ہر قوم مین سے طرف جہاد کی کہا مظہر نے یعنی جب پہنچیگا اسلام ہر جانب مین
تو محتاج ہوگا امام طرف اوسکی کہ بھیجے ہر جانب فوج تاکہ لڑے اون کفار سے کہ قریب اس جانب کے ہین تاکہ نہ غالب ہون کفار اون مسلمانون پر کہ اوس جانب مین
ہین ع وعن یعلی بن امیۃ قال اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا شیخ کبیر لیس لی خادم فالتمست
اجیرا یکفینی فوجدت رجلا سمیت لہ ثلثۃ دنانیر فلما حضرت غنیمۃ اردت ان اجری لہ سہمہ فجئت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ فقال ما اجد لہ فی غزوتہ ہذہ فی الدنیا والاخرۃ الا دنانیرہ التی تسمی رواہ ابوداود
اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا خبردار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو ساتھ نکلنے کے جہاد کے لیے اور مین تھا بوڑھا بڑا نہ تھا واسطے میرے کوئی خادم
کہ خدمت کرے میری پس تلاش کیا مین نے کوئی مزدور کہ کفایت کرے مجکو پس پایا مین نے ایک شخص کو معین کیے مین نے واسطے اوسکے تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت

ارادہ کیا یعنی یہہ جاری کرون مین اوسکی لیے حصہ اوسکا یعنی غنیمت مین سے پس آیا مین حضرت کی پاس اور ذکر کیا مینی واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
یعنی یہہ قضیہ پس فرمایا حضرت نے نہین پاتا مین یعنی حکم شریعت مین واسطی اوسکی بیچ اس جہاد اوسکی کی دنیا اور آخرۃ مین مگر دینار اوسکی وہ کہ معین کیی گیی تھی نقل
یہہ ابو داؤد نی **ف** مقصود منع کرنا غنیمت سی اور محروم ہونا ثواب سی ہی اور لکھاہی علمانے کہ یہہ واسطی اجیر کی حق مین ہی کہ خدمت کے لیی ہو اور جو اجیر
جہاد کی لیی ہو اوسکی لیی حصہ معین ہی اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضی علما کی اور شرح السنۃ مین لکھاہی کہ اختلاف کیاہی علمانے بیچ واسطی اجیر کی کام کی لیی
مقرر کیا ہو یا محافظت کرنی جانورون کے لیی اور حاضر ہو وہ جنگ مین آیا اوسکی لیی حصہ ہی یا نہین پس کہا بعضون نے کہ نہین حصہ اوسکی لیی قتال کریا نہ قتال
کری فقط اوسکی اجرۃ عمل ہی کی ہی اور یہہ قول اوزاعی اور اسحق کا اور ایک قول شافعی کا دو قولو نمین سی اور کہا مالک اور احمد نی کہ اوسکی لیی حصہ دیا
جاوی اگرچہ قتال نکری جبکہ ہو ساتہہ لوگونکی وقت قتال کی انتہی اور سوجہا مجکو ایک اور قول کہ جب وہ قتال کری اور نہ شرط کیا جاوی بیچ اجارہ اوسکی قتال
تو جمع کیا جاوی درمیان اجرۃ اور حصہ کی اور یہہ ظاہر قاعدہ مذہب متقدمین ہمار یکاہی کہ اجارہ اور اجرۃ دونون جمع ہوتی ہین ۱۲ ح ع **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَجْرَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ ایک شخص
ارادہ رکہتاہی جہاد کا حالانکہ وہ چاہتاہی مال و اسباب مال و اسباب دنیا سی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ثواب واسطی اوسکی نقل کی یہہ
ابو داؤد نی **ف** اسلیی کہ اوسی جہاد اللہ کی لیی نکیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تہا اور اگر جہاد اللہ کی لیی کری اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بہی ہو
تو وہ ثواب پاتاہی لیکن کم اوس سی کہ خاص اللہ ہی کی لیی جہاد کری اور مقصود اوسکو غنیمت نہو ۱۲ ع **وعن** مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ
فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ
رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد دو قسم کاہی پس جسنی
طلب کی رضا مولی کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جانی مال اچہی کو اور معاملہ نیک کیا شریک سی اور بچتا رہا فساد کرنی سی یعنی تجاوز نہ کیا حد شرع
سی بیچ مارنی اور لوٹنی اور ویران کرنی اور خیانت کرنی پس تحقیق سو رہنا اوسکا اور جاگنا اوسکا موجب اجر و ثواب کاہی تمام اور جسنی جہاد کیا بطریق فخر
اور دکہانی اور سنانی یعنی نام کی لیی اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین مین پس تحقیق نہ پہرا ساتہہ بدلی کی یعنی اوسکی گناہ سے کہ جہاد نہین بخشی جاتی و
اور نہ ثواب ملیگا نقل کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نی **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ
يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللهُ مُرَائِيًا
مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو جہاد سی یعنی کس طرح کا جہاد موجب ثواب کاہی پس فرمایا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نی اے عبد اللہ بن عمرو اگر لڑیگی تو درحالیکہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنیوالا ہو اوٹہاویگا تجکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنی والا یعنی ملا ہوا ساتہہ
ان وصفونکی واسطی اوسکی جزا کی لیی جیسی روایت آیاہی کما تعیشون تموتون وکما تموتون تحشرون اور ریا کرنیوالا ثواب لوٹنیکا اور اگر لڑیگا تو واسطی دکہلانی اور بہتایت
کرنیکی یعنی فخر کرنیکی لوگون مین اسمین زیادہ ہون میں سی مال اور لشکر اور اتباع مین اوٹہاویگا تجکو اللہ دکہلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنی کہا جاویگا
تیری لیی دن قیامت کی یہہ لڑا تہا واسطی دکہلانی اور فخر کرنی اور حاصل کرنی مال و منال پہتکی اے عبد اللہ بن عمرو اوپر جس حال

کی کہ لڑیگا تو یا مارا جاویگا اور ٹھہاویگا تجھکو اسکی اوپر وصال کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن عقبة بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أعجزتم إذا بعثت رجلا فلم يمض لأمري أن تجعلوا مكانه من يمضي لأمري رواه أبو داؤد** اور روایت ہی عقبہ بن مالک سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کیا عاجز ہوتم جسوقت بہیجو مینیں ایک شخص کو یعنی کردمین اوسکو امیر پس نہ بجالایا حکم میرا یعنی مخالفت کی امر یا نہی میرکی یہہ کہ مقرر کرو جگہہ اوسکی اوس شخص کو کہ کری کام میرا نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یعنی جبکہ حکم کرومین کسیکو یہہ کہ جاوی واسطی ایک کام کی پس نجاوی وہ طرف اوسکی یا نہ بجالاوی اوسکو پس معزول کرو اوسکو اور مقرر کرو جگہہ اوسکی اور امیر حسب امر میرکی اور اسی قیاس پر جبکہ ظلم کری رعیت پر اور نہ ادا کری حقوق اون کی جائز ہی اونکو یہہ کہ معزول کردین اوسکو اور قایم کردین غیر اوسکیکو جگہہ اوسکی ¤ ع **وذكر حديث فضالة والمجاهد من جاهد نفسه في كتاب الإيمان** اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی المجاہد من جاہد نفسہ بیچ کتاب الایمان کی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن أبي أمامة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فمر رجل بغار فيه شيء من ماء وبقل فحدثت نفسه بأن يقيم فيه ويتخلى من الدنيا فاستأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لم أبعث باليهودية ولا بالنصرانية ولكني بعثت بالحنيفية السمحة والذي نفس محمد بيده لغدوة أو روحة في سبيل الله خير من الدنيا وما فيها ولمقام أحدكم في الصف خير من صلوته ستين سنة رواه أحمد** روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ ایک لشکر کی پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تہا کچہہ پانی اور ترکاری و سبزہ پس کہا اوسنی اپنی دل مین کہ ٹہیری اوسمین اور الگ ہو دنیا سی پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بہیجا گیا ساتہہ دین یہودیت کی اور نہ ساتہہ دین نصرانیت کی کہ رہبانیت و مشقت کرین اور ترک کرین اختلاط و لذات کو مطلقاً ولیکن بہیجا گیا ہومین ساتہہ دین حنیفیہ کی کہ آسان ہی یعنی نہین اوسمین حرج اور مشقت زائدہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین بیچ راہ خدا کی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سے کہ دنیا مین ہے اور البتہ کہڑا ہونا ایک تمہارا بیچ صف کی یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہی ساٹھہ برس کی نماز اوسکی سی یعنی تنہا نماز سی نقل کی یہہ احمد نی

وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزا في سبيل الله ولم ينو إلا عقالا فله ما نوى رواه النسائي اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ جہاد کیا بیچ راہ اللہ کی اور نہ نیت کی مگر ایک رسی کی پس واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا ہی مدنظر جہاد مین کہی تو منافی اخلاص کے ہی اور اسمین مبالغہ ہی بیچ قطع کرنی نظر کی غنیمت سی اور رغبت دلانی ہی اخلاص نیت پر بغیر آمیزش غرض دنیوی کی حاصل یہہ کہ حدیث کمال کی تئیں دالاہی لیکن گذر ہی چکا ہی کہ جائز ہی ساتہہ قصد کرنی جہاد کی قصد کرنا حصول غنیمت کا ¤ ح ع **وعن أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رضي بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد رسولا وجبت له الجنة فعجب لها أبو سعيد فقال أعدها علي يا رسول الله فأعادها عليه ثم قال وأخرى يرفع الله بها العبد مائة درجة في الجنة ما بين كل درجتين كما بين السماء والأرض قال وما هي يا رسول الله قال الجهاد في سبيل الله الجهاد في سبيل الله رواه مسلم** اور روایت ہی ابی سعید سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص راضی ہو ساتہہ اللہ کی ازروی رب ہونیکی اور ساتہہ اسلام کی ازروی دین ہونی کی اور ساتہہ محمد کی رسول ہونی پر واجب ہی واسطی اوسکی بہشت پس عجب کیا بسبب ان کلمات کی ابوسعید نی اور کہا کہ پہر کہیی ان کلمات کو مجہپر یا رسول اللہ پس پہر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور برائی بہی نکی اور با اختلاط نہ کیا اور طمع میں نہ پڑا پہر وہ شخص جسوقت جہانکتا ہی اور طمع کی چہوڑ دیتا ہی اوسکو واسطی اللہ عز وجل کی نقل کی یہہ احمد نے
ف یعنی جب اوسکی دل میں آتا ہی کہ طمع کری چہوڑ دیتا ہی طمع کو واسطی خدا کی اور طلب رضا اوسکی کی اور اسل عت لنی اگرچہ اختلاط کیا ساتہہ لوگونکی
اور نزدیک تہا کہ طمع کری لیکن بچایا اوسکو اللہ تعالی نی اوس سی اور یہہ قسم ادنی ہی دو قسمون پہلی سی اور بعد اسکی اور اقسام ہین کہ مرتبہ اعتبار سی ساقط
ہین ٭ ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ اَنْ
تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عَمِيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اُقْتَلَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سی
یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کری اوسکی پروردگار اوسکا دوست رکہی یہہ کہ پہر کر آوی طرف تمہاری واسطی
ہو وی واسطی اوسکی دنیا اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہی سوا ای شہید کی یعنی وہ دوست رکہتا ہی کہ پہر آوی دنیا مین اور مارا جاوی راہ خدا مین بسبب دیکہنی
اوسکی درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی ماری جانا میرا راہ خدا مین زیادہ دوست رکہا گیا ہی طرف
میری اس سی کہ ہون مملوک و محکوم میری خیمی والی اور حویلیون کی رہنی والی نقل کی یہہ نسائی نی ف مراد خیمی والونسی گنوار جنگلی ہین کہ خیمون مین رہتی ہین اور مراد
حویلیونکی رہنی والون سی رہنی والی تہر اور گانوکی ہین اور مراد تمام دنیا اور رہنی والی دنیا کی ہین ٭ ح وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا
عَمِّيْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی حسنا بیٹی معاویہ کی سی کہ کہا حدیث کی مجکو چچا میری نی کہا چچانی کہ کہا مینی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کون ہوگا بہشت مین فرمایا
حضرت نی نبی ہونگی بہشت مین اور شہید ہونگی بہشت مین اور لڑکی ہونگی بہشت مین اور جیتی گاڑی گئی بہشت مین ہونگی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف مراد شہید
سی مومن ہی بموجب قول اللہ تعالی کی والذین آمنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم حاصل ہی یہہ کہ شہید عام ہی اس سی کہ ہو حقیقۃ یا
اور جو لوگ کہ ایمان لائی ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یہی لوگ وہ ہین صدیق اور شہید اپنی رب کی نزدیک
حکما اور لڑکا مومن کا ہویا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکی ہی وہ داخل ہی کہا گیا ہی اور جیتی گاڑی گئی ابتک جیسیکہ عادت کافرون کی تہی کہ جیتی لڑکیون کو
گاڑ دیتی تہی اور بعضی بیٹون کو بہی گاڑ دیتی تہی وقت تکلیف و تنگی کی اور شاید کہ تخصیص ذکر کی ساتہہ ان چار کی باعتبار فضل و شرف کی ہی اوپر دلالت کی اوپر سبب
دخول جنت کی بغیر کسب و عمل کی بیچ دوا خیر کی ٭ ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهٖ ذٰلِكَ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین سی رضی
اللہ عنہم ان سب سی سب وہ حدیث کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرمایا جو شخص کہ بہیجی خرچ بیچ راہ اللہ کی اور آپ ہی اپنی گہر مین بیٹہہ رہی واسطی اوسکی بدلی
ہر درہم کی سات سو درہم ہین اور جسنی جہاد کیا بذاتہ اللہ کی راہ مین اور خرچ کیا بیچ جہاد کی پس واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی ساتہہ لاکہہ درہم ہین یعنی بسبب
مشقت نفس اور خرچ کرنی مال کی پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہی ثواب کو جسکے لیے کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ٭
وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ
رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَمَا اَدْرِيْ اَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ كَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ کہا سنا مین عمر بن خطاب سی کہتی تہی سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی شہید چار طرح کی ہوتی ہین ایک وہ شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ وہ شخص ہی کہ اوٹہاوینگی لوگ طرف اوسکی آنکہین اپنی دن قیامت کی اسطرح یعنی مانند اوٹہانی سر میری کی اسطرح اور اوٹہایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی اون کی کہا فضالہ نی پس نہین جانتا مین کہ آیا ٹوپی حضرت عمر کی ارادہ کی فضالہ نی یا ٹوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب عالی تبہ ہونی اوسکی کی لوگ اسطرح دیکہین گی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سی پس یہ صفت کہ گویا چبہو گئی ہین اوسکی جلد مین کانٹی درخت خاردار کی بسبب نامردی کی یعنی یہہ کنایہ ہی کہڑی ہو جانی بالون کی سی بسبب ڈر نی اور یہ نہین بزدلی ڈر سی آیا اوسکو تیر کہ مارنیوالا اوسکا معلوم نہین پس مار ڈالا اوسکو پس وہ شخص بیچ دوسری درجی کی ہی یعنی بہ نسبت پہلی کی اور تیسرا شخص وہ مومن کہ عمل کیی کچہہ اچہی اور کچہہ بری ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہایا اللہ تعالی کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ بیچ درجی تیسری کی ہی اور چوتہا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص بیچ درجی چوتہی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف سچا کر دکہایا اللہ کو لفظ صدق ساتہہ تخفیف صاد کی ہی یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کی وہ چیز کہ عہد کیا تہا اللہ سی اوسپر اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید صاد کی ہی یعنی راست گو کیا اللہ کو اوس شخص نی بسبب عمل و شجاعت اپنی کی پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکہی ثواب حق کی اسلیئی کہ اللہ تعالی تعریف کی مجاہدون کی ساتہہ صبر اور طلب ثواب کی جب یہہ شخص لڑا اور صبر کیا طلب ثواب کی لیئی پس گویا کہ تصدیق کی اللہ کی ساتہہ فعل اپنی کی و حاصل اس تقسیم کا یہہ ہی کہ شہید یا متقی شجاع ہی اور یہہ قسم اول ہی یا متقی غیر شجاع ہی اور یہہ قسم دوسری ہی یا شجاع غیر متقی ہی اور یہہ دو قسم کی ہین ایک وہ کہ کردار اوسکی مخلوط ہین ساتہہ نیک و بد کی اور فاسق مسرف نی یا دہ از حد نہین اور یہہ قسم تیسری ہی یا فاسق مسرف ہی پس سب اقسام مین حاصل ہوتی ہی تصدیق اللہ سوا ئی دوسری قسم کی اور اس تقریر سی معلوم ہوا کہ مراد ساتہہ تصدیق حق سبحانہ کی ثابت رہنا اوپر صبر و طلب ثواب کی ہی کہ وصف کیا ہی اللہ تعالی مجاہدون کو ساتہہ اوسکی اور خبر دی اوس نی تصدیق بیچ عدہ اجر و ثواب کی کہ وہ قسم ثانی سی بہی حاصل ہی اور باوجود اسکی ذکر نہین کی اسمین فافہم ۲ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلٰى ثَلٰثَةٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَايَاهُ اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَاُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ اِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عتبہ بن عبد سلمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگ کہ ماری جاتی ہین جہاد مین تین طرح کی ہین ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی و مال اپنی کی بیچ راہ اللہ کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

بیچ حق اوس شخص کی کہ یہہ شہید آزمایش کیا گیا یعنی ساتھہ صبر کی جہاد کی مشقتو نپر بیچ خیمہ اسکی ہوگا یعنی عرش اوسکیکی یعنی بیچ حضور اور محل قرب اوسکی کر
نہین زیادہ ہونگی اوس سی نبی مگر ساتھہ درجہ نبوۃ کی اور دوسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیی ملی جلی کچھہ اچھی کچھہ بری جہاد کیا ساتھہ جان اپنی کی و مال اپنی کی بیچ
راہ اسکی جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق اس شخص کی کہ یہہ شہادت یا خصلت پاک کرنیوالی ہی کہ مٹانے
والی گناہون اور خطاؤن اوسکیکو تحقیق تلوار بہت مٹانیوالی ہی خطاؤنکو اور داخل کیا جاویگا یہہ شخص جس دروازی بہشت کے چاہی اور تیسرا شخص
منافق کہ جہاد کیا ساتھہ جان اپنی کی و مال اپنی کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص بیچ دوزخ کی ہوگا اسواسطی کہ تلوار نہین
مٹاتی نفاق کو نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابنِ عائذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃِ رَجُلٍ فَلَمَّا
وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِلَی النَّاسِ فَقَالَ هَلْ رَاٰہُ اَحَدٌ مِّنْکُمْ عَلٰی عَمَلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَرَسَ لَیْلَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَصَلّٰی عَلَیْہِ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَثٰی عَلَیْہِ التُّرَابَ وَقَالَ اَصْحَابُکَ یَظُنُّوْنَ اَنَّکَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّکَ مِنْ
اَهْلِ الْجَنَّۃِ وَقَالَ یَا عُمَرُ اِنَّکَ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰکِنْ تُسْئَلُ عَنِ الْفِطْرَۃِ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی ابن عائذ سی کہ کہا تشریف لیچلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کے یعنی تا کہ نماز پڑھیں اوسکی پس جبکہ رکھا گیا جنازہ کہا
عمر بن الخطاب نے کہ نہ نماز پڑھو تم اسپر یا رسول اللہ اسلیی کہ تحقیق یہہ شخص تہا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف لوگونکی اور فرمایا کیا دیکھا
تہا اوسکو کسینی تم مین سی اوپر کام اسلام کی یعنی اوپر ایک کام کی کہ دلالت کری اسلام حقیقی پر پس کہا ایک شخص نی کہ ہان یا رسول اللہ نگہبانی کی تہی
اسنی ایک رات بیچ راہ خدا کے پس نماز پڑھی اوسپر حضرت نی اور ڈالا اوسپر مٹی یعنی وقت دفن کی اور فرمایا یار تیری گمان کرتی ہین کہ تو دوزخیون مین سی ہی اور
مین گواہی دیتا ہون کہ تحقیق تو بہشتیون مین سی ہی اور فرمایا اے عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگونکی عملونسی ولیکن پوچہا جاویگا تو دین اسلام سی نقل کی
یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دین اسلام سی یعنی اوسچیز سی کہ دلالت کری اسلام پر شعار دین سی اور علامات یقین سی مقصود منع کرنا تہا حضرت
عمر کو اوسچیز سی کہ جرات کی اوسپر اسلیی کہ اعتبار ساتھہ فطرۃ کی اور اعتماد اعتقاد پر ہی اور اسمین بہت رحم و الاہی بندونپر اور حاصل طیبی کے تقریر کا یہہ ہی کہ جبکہ
اے عمر کہ خبر نکری تو ایسی جگہہ بری اعمال موتی کی سی بلکہ چاہیی کہ خبر دیوی تو اعمال نیک سی جیسیکہ فرمایا اذکروا موتاکم بالخیر اور مقصود منع کرنا ہی حضرت
عمر کو اوسچیز سی کہ جرات کی اوسپر یعنی خبر دیی فسق کی پر اسلیی کہ اعتبار فطرہ یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہی اور باوجود اسکی ایک عمل اعمال اسلام سی بہی کیا
اور کفایت کرتا ہی اوسکو ۱۲ ع ح **باب اعداد آلۃ الجہاد** باب ہی بیچ تیاری اسباب جہاد کی **الفصل الاول**
فصل پہلے **عن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی عقبہ بن
عامر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسحال مین کہ وہ منبر پر تہی فرماتی تہی اور تیار کرو واسطی جنگ کافرونکی وہ چیز کہ کر سکو تم قوۃ سی خبردار
ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہی
واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ مراد قوۃ سے تیراندازی ہی اور بیضاوی وغیرہ نی کہا کہ قوۃ وہ چیز ہی کہ بسبب اوسکی قوۃ حاصل کری آدمی لڑائی مین اور حضرت
نی مراد قوۃ سی تیراندازی شاید اسلیی لی کہ یہہ قوی اور اسہل ہی بہ نسبت اور چیزون کی ۱۲ ح **وعنہ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمُ الرُّوْمُ وَیَکْفِیْکُمُ اللّٰہُ فَلَا یَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ سے کہ کہا

کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فتح کیجاویگی تمپر روم اور کفایت کریگا تمکو اللہ یعنی شر روم کی سے پس نہ سستی کرے ایک تمہارا کہیلنے
سے ساتہہ تیروں اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی اکثر لڑائی اہل روم کی ساتہہ تیراندازی کی ہے پس چاہیے کہ عادۃ کرو تم ساتہہ تیراندازی کی اور سیکہو اوسکو تا قادر
ہو اوپر جنگ اون کی کی اور نگاہ رکہیگا تمکو خدا تعالی لڑائی اونکی سے یا مراد یہہ ہے کہ ترک نہ کرو تیراندازی کو مداومت کہو اوسپر بعد فتح کی بہی اور مستعد رہو
ساتہہ اوسکی کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اسکی نہیں اسلیے کہ احتیاج تیراندازی کی ہمیشہ ہے اگرچہ بیچ قتال روم کی حاجت اسکی نہیں بسبب حاصل ہونے فتح کی اور
تیراندازی کو لہو کہا باعتبار صورت کی اور واسطے رغبت دلانیکے اوسپر اسلیے کہ نفوس کی جبلت میں ہے میل کرنا لہو پر ع ح **وعنه** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ سے کہ کہا سنا مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جسنے سیکہی تیراندازی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہماری طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اوسنے نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** نہیں ہم میں سے یعنی نہیں قریب ہے ہم میں سے اور شمار کیا گیا زمرہ ہمارے میں اور سیکہہ کر چہوڑ دینا اشد ہے بنسبت نہ سیکہنی کی اسلیے کہ وہ داخل
ہوا زمرہ اونکی میں اور پہر نکل ہوا باہر نکلا گویا اسنے نقصان کیا اسمیں اور استہزا کیا ساتہہ اسکی اور یہہ بہی اس نعمت کا کفران ہے ذکرہ الطیبی ۃ ع ۃ
وعن سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ
اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ
نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہ کہا تشریف لائے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سے اسحال میں کہ تیراندازی کرتے تہے وہ اسمیں بیچ بازار کی پس فرمایا تیراندازی کرو اے اولاد اسمعیل کی یعنی عرب
پس تحقیق باپ تمہارے یعنی اسمعیل تہے تیرانداز اور میں ساتہہ بنی فلانیکے ہوں کہا واسطے ایک کی دو فرقوں میں سے یعنی دو فریق بنی اسلم کی کہ اسمیں تیراندازی کرتے
تہے اون میں سے ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ میں انکی ساتہہ ہوں پس بند کیے تہے اپنے فریق ثانی نے یعنی جنکی ساتہہ حضرت تہے اون کی مقابلہ میں جو تہے اونہوں نے ہاتہہ
کہینچا تیراندازی سے پس فرمایا حضرت نے کیا ہوا تم کو یعنی کیوں موقوف کی تیراندازی عرض کیا اونہوں نے کسطرح سے تیراندازی کریں ہم اسحال میں
کہ آپ ساتہہ فلانی قوم کی ہیں فرمایا تیراندازی کرو اور میں تم سب کی ساتہہ ہوں نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہے ابو طلحہ بچاؤ کرتے تہے ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ایک
سپر کی اور تہے ابو طلحہ خوب تیرانداز پس تہے ابو طلحہ جب تیر پہینکتے جہانکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکہتے طرف جگہہ پڑنے تیر اوسکی کی کہ کسکو لگا نقل کی یہہ بخاری نے
وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے برکت بیچ پیشانیوں گہوڑوں کی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد پیشانی سے ذات ہے یعنی گہوڑوں میں برکت ہے اسلیے کہ سبب اون کے
حاصل ہوتا ہے جہاد کہ اسمیں خیر دنیا اور آخرت کی ہے ع **وعن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِيْ
نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
جریر بن عبداللہ بجلی سے کہ کہا دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بینچ دیتے بال پیشانی ایک گہوڑے کی کو ساتہہ انگلی اپنی کی اسحال میں کہ فرماتے تہے گہوڑے
بندہی ہے بیچ پیشانیوں اون کی کی بہلائی روز قیامت تک یعنی اسلیے کہ حاصل ہوتا ہے سبب اونکی جہاد کہ اسمیں خیر دنیا اور آخرۃ کی ہے جیسا کہ فرمایا ثواب
آخرۃ کا اور غنیمت دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اِیمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیقًا بِوَعْدِہٖ فَاِنَّ شِبْعَہٗ وَرِیَّہٗ وَرَوْثَہٗ وَبَوْلَہٗ فِی مِیزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی باندہی گہوڑا بیچ راہ خدا کی بسبب ایمان لانی کی ساتہہ خدا کی یعنی خالصۃ للہ اور واسطی بجا لانی امر اوسکی
اور بسبب سچ جاننی وعدہ اوسکی یعنی ساتہہ ثواب عظیم کی پس تحقیق سیری اور سیرابی اوسکی اور لید اوسکی اور پیشاب اوسکا تولیجاوینگی میزان اعمال اوسکی
مین دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اور مراد سیری اور سیرابی سی یہان وہ چیزین ہین کہ جنسی پیٹ بہرتا ہی جانورکا اور سیراب ہوتا ہی یعنی
گہانس دانہ پانی وغیرہ پس یہہ چیزین بہی اجل اوسکی اعمال مین ہونگی ثواب ملینگی اور ثواب نکالہی اوسکی میزان اعمال مین تولا جاویگا ؛ ح وَعَنْہُ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ وَالشِّکَالُ اَنْ یَّکُوْنَ الْفَرَسُ فِی رِجْلِہِ الْیُمْنٰی بَیَاضٌ وَفِی یَدِہِ الْیُسْرٰی
اَوْ فِی یَدِہِ الْیُمْنٰی وَرِجْلِہِ الْیُسْرٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم مکروہ رکہتی شکال کو بیچ گہوڑی کی اور شکال یہہ ہی کہ ہووی گہوڑا اسطرحکا کہ بیچ داہنی پانون اوسکی اور بیچ ہاتہہ اوسکی سفیدی ہو یا بیچ داہنی ہاتہہ اور
بائین پانون اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** راوی نی تو تفسیر شکال کی اسطرحکی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کی گہوڑی مین یہہ ہی
کہ تین پانون گہوڑی کی سفید ہون اور ایک ہمرنگ تمام بدن کی یا بالعکس یعنی ایک پانون سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کی اور شکال اصل مین اوس رسی کو
کہتی ہین کہ جسی پانون چارپائی کی باندہتی ہین پس اسطرحکی گہوڑیکو تشبیہ دی ساتہہ اوسکی اور اسطرحکی گہوڑیکو مکروہ رکہا از راہ تفاول کی کہ وہ بصورت مشکول کی
ہی و ممکن ہی کہ تجربہ سی معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گہوڑا اصیل نہوتا ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر باوجود اسکی سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہی کراہت ؛ ح
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِی اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَاَمَدُھَا ثَنِیَّۃُ
الْوَدَاعِ وَبَیْنَہُمَا سِتَّۃُ اَمْیَالٍ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِی لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِی زُرَیْقٍ وَبَیْنَہُمَا مِیْلٌ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسابقت کی درمیان اون گہوڑون کی کہ اضمار کیی گئی تہی
حفیا سی اور انتہا اوس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تہا اور درمیان حفیا و ثنیۃ الوداع کی فاصلہ ہی چہہ کوس کا اور مسابقت کی درمیان اون گہوڑونکی
کہ نہین اضمار کیی گئی تہی ثنیۃ الوداع سی مسجد بنی زریق تک اور درمیان اون دونونکی فاصلہ ہی ایک کوس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مسابقت کہتی ہین
اسکو کہ دو شخص گہوڑی دوڑاتی ہین کہ دیکہین کون آگی نکل جاوی اور اضمار اسکو کہتی ہین کہ گہوڑیکو خوب گہانس کہلاتی ہین تا قوی و فربہ ہو بعد ازان کم کرتی
جاتی ہین گہانس کو اور اوسکی خوراک پر لا ٹہراتی ہین اور ایک مکان مین بند کرکر دنیا ڈالتی ہین کہ وہ گرم ہوتا ہی اور عرق لی آتا ہی اور جب وہ عرق
خشک ہوتا ہی تو سبک ہو جاتا ہی گوشت اوسکا اور قوی ہوتا ہی اور چلتی ہین اور حفیا نام ایک موضع کا ہی چند کوس پر مدینہ سی اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا
ہی کہ اہل مدینہ مسافرون کو وہان تک پہنچانیکو جاتی تہی ؛ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَتْ نَاقَۃٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسَمّٰی
الْعَضْبَاءَ وَکَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَہٗ فَسَبَقَہَا فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی اونٹنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نام رکہی جاتی تہی
عضبا اور نہین پیچہی چہوڑی جاتی تہی یعنی جس اونٹ سی مقابلہ کرتی دوڑنی مین اوس سی آگی بڑہ جاتی پس آیا ایک اعرابی اپنی اونٹ پر پس بڑہ گیا اوسکا اونٹ
اس اونٹنی سی پس سخت غم ہوا اوسکا مسلمانو پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق امر ثابت ہی اللہ پر یہہ کہ نہین بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سی مگر کہ پست
کر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** عضبا کہتی ہین اوس اونٹنی کو کہ کان اوسکی کٹی یا چری ہون اور یہہ وہی اونٹنی حضرت کی ہی کہ
اسکو قصوا بہی کہتی تہی یا پہلے اور تہی اسمین دو قول ہین اور وہ اونٹنی حضرت کی کان کٹی یا کان چری نہ تہی لیکن خلقی ہی کان اوسکی چہوٹی تہی اور قعود اونٹ

جوان کو کہتی ہین کہ نیا سواری مین لگا ہوا اور لایق سواری کی ہوا ہو اور ادنی اوسکی دو برس ہین چہہ برس تک بعد ازان اوسکو جمل کہتی ہین ۞ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله تعالی یدخل بالسهم الواحد ثلثة نفر الجنة صانعه یحتسب فی صنعته الخیر والرامی به ومنبله فارموا وارکبوا وان ترموا احب الی من ان ترکبوا کل شیء یلهو به الرجل باطل الا رمیه بقوسه وتادیبه فرسه وملاعبته امراته فانهن من الحق رواه الترمذی وابن ماجة وزاد ابو داود والدارمی ومن ترک الرمی بعد ما علمه رغبة عنه فانه نعمة ترکها او قال کفرها

روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اللہ داخل کرتا ہی سبب ایک تیر کی یعنی تیر پہینکنی کی کفار پر تین شخصون کو بہشت مین ایک بنانیوالی اوسکی کو امید رکہی بیچ پیشہ اپنی کی ثواب کی یعنی بنا دی بہ نیت اسکی کہ جہاد مین کام آوی اور دوسری تیر پہینکنی والی کو یعنی جہاد مین اور تیسری دینی والی تیر کی کو یعنی بیچ ہاتہہ تیر انداز کی خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ پہلی دی یا تیر تان پر اوٹہا کر پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو گہوڑی پر یعنی سیکہو سواری اور تیر اندازی تمہاری بہت پیاری ہی طرف میری سواری ہونی سی ہر چیز کہ کہیلی ساتہ اوسکی آدمی باطل و ناروا ہی مگر تیر اندازی کرنی کمان سی اور ادب سکہانا اپنی گہوڑی کو اور کہیلنا اپنی بیوی سی تحقیق یہہ چیزین حق مین نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابو داود و دارمی نی یہہ کہ اور جو شخص چہوڑ دی تیر اندازی بعد سیکہنی اوسکی کی بسبب بیزار ہونیکی اوس سی پس تحقیق وہ تیر اندازی ایک نعمت ہی کہ چہوڑ دیا اوسکو یا فرمایا کہ کفران کیا اوس نعمت کا **ف** یہہ چیزین حق ہین اور انہین کی حکم مین ہی ہر چیز کہ مدد ہو حق پر خواہ قبیلہ علم سی ہو خواہ عمل سی جیسی ہو مور مباحہ سی مانند مسابقت کے پیادہ پا اور گہوڑی اور اونٹ پر و غیر ذلک ۞ ع

وعن ابی نجیح السلمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من بلغ بسهم فی سبیل الله فهو له درجة فی الجنة ومن رمی بسهم فی سبیل الله فهو له عدل محرر ومن شاب شیبة فی الاسلام کانت له نورا یوم القیمة رواه البیهقی فی شعب الایمان وروی ابو داود الفصل الاول والنسائی الاول والثانی والترمذی الثانی والثالث وفی روایتهما من شاب شیبة فی سبیل الله بدل فی الاسلام

اور روایت ہی ابی نجیح سلمی سی کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ پہونچاوی ایک تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی ماری کافر کو پس وہ واسطی اوسکی ایک درجہ ہی بہشت مین اور جو شخص کہ پہینکی تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی لگی کافر کو یا نہ لگی پس وہ واسطی اوسکی برابر بردہ آزاد کرنیکی ہی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا اسلام مین ہو گا بڑہاپا واسطی اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کیا ابو داود نی پہلا جملہ یعنی من بلغ بسہم فی سبیل اللہ اور نسائی نی جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونون بیچ بیان فضیلت تیر کی ہین اور ترمذی نی دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی ہی جو شخص کہ بوڑہا ہوی بیچ راہ اللہ کی بدلی فی الاسلام کے **ف** بوڑہا ہوا الخ اسی معلوم ہوا کہ منع ہی چننا سفید بالونکا دیکہا ابو یزید نی آئینہ مین منہ اپنا اور کہا ظہر الشیب ولم یظہر العیب یعنی ظاہر ہوا سفیدی بالونکی اور ظاہر نہ ہوا عیب میرا اور ضمیر فی روایتہما کے پہیرنی طرف نسائی اور ترمذی کی صحیح نہین با وجودیکہ دونون قریب ہین مذکور اسلیے کہ نسائی نی تیسرا جملہ نہین روایت کیا ہی پس معنی یہہ ہین کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی لیکن اسمین بہی ایک اشکال لازم آتا ہی کہ روایت بیہقی کی بیچ جسکی اوپر نقل ہوا آتا ہی فی الاسلام ہی جواب سکا یہہ کہ معنی اسکی یہہ ہین و فی روایة للبیہقی والترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی مین یون ہی ۞ ع

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا سبق الا فی نصل او خف او حافر رواه الترمذی وابو داود والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی لینا مال کا ساتہہ مسابقت کے مگر بیچ تیر چلانیکی یا اونٹ دوڑانی مین یا گہوڑی دوڑانی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی **ف** سبق اوس مال کو کہتی ہین کہ گہڑ دوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوی و ظاہر یہہ

سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ روا نہیں لینا مال کا ساتہہ مسابقت کی مگر ان تین چیزون مین اور بعضی فقہا نے لاحق کیا ہی ساتہہ اونکی اون چیزون کو کہ اسباب جہاد سی ہین جیسیکہ گدہا اور خچر بیچ حکم گہوڑیکی ہین اور فیل بیچ حکم اونٹ کی ہی اور جو چیز کہ اسباب جہاد سی ہی اوسکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا واسطی رغبت دلانی کے ہی جہاد مین بخلاف اون چیزونکی کہ اسباب جہاد سی نہین مانند کبوتر بازی وغیرہ کی کہ اوسمین مسابقت اور لینا مال کا اوسپر جائز نہین اور بعضون نی پیادہ پاکی مسابقت کو اور بعضون نی مسابقت کو ساتہہ پتہر پہینکنی کی بہی لاحق کیا ہی بسبب ہونی اونکی بیچ معنی تیر کی اور جاننا چاہیی کہ بیچ شرط کرنی مال مسابقت مین معنی قمار کی ہین سلیی کہ اوسمین خطرہ ہی بیچ ملک کی اور تردد ہی بیچ فائدہ اور نقصان کے اور یہی معنی ہین قمار کی مگر یہہ مال شرط کیا جاوی امام کی طرف سی یا اور تیسری شخص کی طرف سی کہ وہ کہین جو کوئی بڑہ جاوی مجہہ اوسکی لیی اسقدر مال ہی یا مال ایک جانب سی ہو دونون سی جیسیکہ کہی اگر بڑہ جاوے تو مجہہ تو تیری لیی اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاؤنمین میری لیی کچہہ نہین ہی تجہپر اور اگر دونون طرف سی ہو جیسیکہ کہی اگر بڑہ جاؤن مین میری لیی تجہپر اسقدر ہے اور اگر تو بڑہ جاوی تو مجہپر تیری لیی اسقدر ہی یہہ جائز نہین سلیی کہ حقیقت قمار کی ہی مگر بسبب داخل ہونی محلل کی جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی ع

ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أَمِنَ أَنْ يُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل کری ایک گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی پس اگر ہو تیسرا گہوڑا اسطرح کا کہ امن مین کیا جاتا ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی یعنی بلکہ معلوم ہی کہ آگی ہی بڑہ جاوی گا بسبب ہونی اوسکی تیز رو پس نہین بہلا ہے اوسمین اور اگر نہ امن کیا جاوی اسی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین مضائقہ ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ شرح السنة مین اور بیچ روایت ابی داود کی کہا جو شخص کہ داخل کری گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی یعنی ایسا گہوڑا ہو کہ نہ امن مین ہو اسی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین ہی قمار اور جو شخص کہ داخل کری گہوڑی کو درمیان دو گہوڑون کی اور تحقیق امن مین ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی پس وہ قمار ہی **ف** جو شخص کہ داخل کری الخ یہہ صورت تحلیل کی ہی اور محلل وہ ہی کہ لاوی گہوڑی کو درمیان اون دو گہوڑون کی کہ نکلی ہین دوڑنی کی لیی اور شرط جانبین سی کی ہی اور عقد قمار ہوئی ہی پس درلاوی گہوڑا ابشرط اسکی کہ اگر گہوڑا تیسرا بڑہ گیا لیوی گا دونون سی اور اگر پیچہی رہ گیا نہین اوسپر کچہہ اور یہہ محلل بسبب اسکی ہوا کہ بسبب اوسکی عقد قمار سے نکلتا ہی لیے کہ پہلی شرط جانبین سی تہی اور اب ایک جانب سی پس اگر محلل بڑہ جاوی اون دونون سی لیوی مال مشروط اون سی اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین اوسی نہ دیوی اونکو اور دونون مین جو ایک دوسری سی بڑہ جاویگا اوسکو لینا جائز ہوگا دوسری سی اور کہا مظہر نی کہ محلل کو چاہیی کہ ایسی گہوڑی پر سوار ہو کہ مانند گہوڑی اون دونون کی ہووی یا قریب اونسی دوڑنی مین پس اگر ہوگا گہوڑا محلل کا تیز رو اسطرح کا کہ وہ جانتا ہی کہ اون دونون کی گہوڑی میری گہوڑی سی نہین بڑہ سکنے کی نہین جائز بلکہ ہونا نہ ہونا اوسکا برابر ہی اور اگر نہین جانتا ہی یقینا کہ میرا گہوڑا بڑہ جاویگا اون دونکی گہوڑونسی یا نہین جانتا ہی کہ میرا گہوڑا پیچہی رہجاویگا تو جائز ہی حاصل یہہ کہ اگر محلل کا گہوڑا ایسا ہی کہ احتمال بڑہ جانی اور نہ بڑہجانی کا رکہتا ہی تو جائز ہی والا نہین جائز ع ح ؛ والدر **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِي بَابِ الْغَصْبِ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ہین ہی جلب اور جنب زیادہ کیا گیا ہی انی بیچ حدیث اپنی کی لفظ فی الرہان کو یعنی کہا لاجلب ولاجنب فی الرہان اور مراد رہان سی یہی مسابقت اور شرط
کرنی ہی گہوڑدوڑ مین نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی یہہ مذہبی ساتہہ زیادتی بعض الفاظ اور معانیکی بیچ باب غصب کی **ف** جلب زکوۃ
مین یہہ ہی کہ زکوۃ لینی والا دور اتری زکوۃ دینی والون سی اور حکم کری ان کو کہ مواشی یہان میری پاس لی آؤ اور جنب یہہ کہ مال والی اپنی موضع
سی دور جا بیٹھین اور زکوۃ لینی والی کو مشقت مین ڈالین تا وہ وہان جاوی لینی یہہ دونون مکروہ و ممنوع ہین اور جلب گہڑدوڑ مین یہہ کہ ایک شخص
گہوڑی اپنی گہوڑی کی پیچہی کوئی گہوڑا کود انتا ہی تا وہ آگی بڑھ جاوی اور جنب یہہ کہ ایک اور گہوڑا بیچ پہلو گہوڑی اپنی کی رکہی اور جب گہوڑا سوار کا
تہک جاوی تو اوس گہوڑی پر سوار ہوی یہہ بہی منع ہی ع ع ح **وعن** ابی قتادة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الخیل
الادہم الاقرح الارثم ثم الاقرح المحجل طلق الیمین فان لم یکن ادہم فکمیت علی ہذہ الشیة رواہ
الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہترین گہوڑونکا گہوڑا سیاہ ہی کہ بیچ پیشانی
اوسکی تہوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پہر وہ گہوڑا بہتر ہی کہ جسکی پیشانی پر تہوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتہہ پاؤن سفید ہون
بجز ہاتہہ داہنی کی سفید ہو اور اگر وہ سیاہ نہو کمیت اوپر اسی علامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** کمیت اوس گہوڑی کو کہتی ہین کہ دم اور
عیال ونکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کی یعنی جو کہ سیاہ گہوڑی مین ذکر کی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ع ع **وعن** ابی وہب
الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل کمیت اغر محجل او اشقر اغر محجل او ادہم اغر محجل
رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تم کو گہوڑی کمیت
سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پاؤن کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پاؤنکا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پاؤنکے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی
نی **ف** اشقر کہتی ہین گہوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہہ ہی کہ کمیت کی دم اور عیال سیاہ ہوتی ہی اور اشقر کی سرخ : ع
ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی الشقر رواہ الترمذی وابو داود
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برکت گہوڑونکی بیچ گہوڑون سرخ رنگ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود
نی **وعن** عتبة بن عبد السلمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتقصوا نواصی الخیل ولا معارفہا
ولا اذنابہا فان اذنابہا مذابہا ومعارفہا دفاؤہا ونواصیہا معقود فیہا الخیر رواہ ابو داود اور روایت ہی
عتبہ بن عبد سلمی سی یہہ کہ اونی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہ کترو بال گہوڑونکی پیشانیونکی اور نہ عیالین اونکی اور نہ دمین اون کی اسلیے کہ دمین
اونکی چوریان اونکی ہین کہ اونسی مکہیان اوڑاتی ہین اور عیالین اون کی سبب گرم ہونی اونکی ہین اور اونکی پیشانیونکی بالون مین بندہی ہی بہلائی نقل کی یہہ
ابوداود نی **وعن** ابی وہب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتبطوا الخیل وامسحوا بنواصیہا واعجازہا
او قال اکفالہا وقلدوہا ولا تقلدوہا الاوتار رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باندہ رکہو گہوڑی اور ہاتہہ پہیرا کرو اونکی پیشانیون پر اور اونکی پیٹہہ پر یا فرمایا بدلی اعجازہا کی اکفالہا معنی ایک
ہی ہین اور گنڈی باندہا اونکی گردنونمین اور نہ باندہو اونکی گردنونمین چلی کمان کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** باندہ رکہو الخ یہہ کنایہ ہی
اوپر کرنی اونکی سی جہاد کی لیے اور ہاتہہ پہیرنی سی مقصود صاف کرنا اونکا ہی گرد وغبار سے اور پہچاننا حال فربہی ولاغری کا ہی اور ساتہہ انس و راحت ہی جو حاصل ہوتی ہی
اونکو اور عادت جاہلیت کی تہی کہ چلی کمان کی گہوڑونکی گردنونمین باندہتی تہی تا نظر نہ لگی اسی سی منع فرمایا واسطی تنبیہ کی اسپر کہ یہہ تقدیر نہین پہیرتا یا اسلیے کہ

کلائی کھی او رکاتب ع ع **وعن** ابن عبّاسٍ قال کان رسول الله صلّى الله علیه وسلّم عبدًا مامورًا ما اختصّنا دون النّاس بشیءٍ الّا بثلاثٍ امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناکل الصّدقة ولا ان ننزی حمارًا علی فرسٍ رواه التّرمذیّ والنّسائیّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندی مرکی گئی نہین خاص کیا ہم کو سوا اور لوگون کی ساتہ کسی چیز کی مگر ساتہ تین چیزون کی حکم کیا ہم کو یہہ کہ پورا کرین ہم وضو کو اور یہہ کہ نہ کہاوین ہم صدقہ اور یہہ کہ نہ جست کراوین ہم گدہون کو گہوڑیون پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** امر کی گئی کہ کرتی تہی جو کچہہ حکم کی جاتی تہی خدا تعالی کی طرف سی اور حکم نہین کی تہی ساتہ کسی چیز کی اپنی طرف سی اپنی خواہش نفس سی اور مخصوص نہین کرتی تہی کسیکو ساتہ کسی چیز کی احکام سی کہ چاہتی حتی کہ اہل بیت کو کہ اخص و اقرب تہی جیسا کہا کہ نہین خاص کیا ہم کو الخ اور نہ جست کراوین ہم الخ تا پیدا ہووی سی خچر اسی منع اسلیے کیا کہ لازم آتا ہی قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلی اچہی چیز کی اسلیے کہ خچر نہین کام آتا جہاد وغیرہ مین پس یہہ مکروہ ہی اور اگر کہا جاوی کہ خاص کرنا ایچ نہی کی کہانی صدقہ سی تو ظاہر ہی لیکن حکم کرنا ساتہ پورا کرنی وضو کی اور نہی جست کروانی گدہی کی سی گہوڑی پر شامل ہی سب امت کو خاص ہونا ان کو کیا معنی جواب یہہ کہ مراد لازم اور واجب کرنا ہی اور کہ اہل بیت مین تاکید اور مبالغہ منظور ہی انکی حق مین اور اس حدیث مین رد بلیغ ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین خاص کیا حضرت نی اپنی اہل بیت کو ساتہ علوم مخصوصہ کی اور مثل اسکی وہ حدیث بہی ہی کہ وہ پر گذری حضرت علی رضی سی جبکہ پوچہی گئی ہل عندکم شی لیس فی القرآن فقال والذی فلق الحبة وبرا النسمة ما عندنا الا ما فی القرآن الا فہما یعطی الرجل فی کتابه وما فی الصحیفة الحدیث ع ع **وعن** علیٍّ قال اهدیت لرسول الله صلّى الله علیه وسلّم بغلةٌ فرکبها فقال علیٌّ لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل هذه فقال رسول الله صلّى الله علیه وسلّم انّما یفعل ذلک الّذین لا یعلمون رواه ابو داود والنّسائیّ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہا ہدیہ بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خچر پس سوار ہوئی اوس پر پس کہا حضرت علی رضی نی اگر جست کراوین ہم گدہون کو گہوڑیون پر پس ہون واسطی ہماری مانند ان خچرون کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرتی ہین یہہ شخص کہ نہین جانتی ہین نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** نہین جانتی یعنی یہہ کہ چہوڑنا گہوڑی کا گہوڑی پر بہتر ہی واسطی اوس چیز کی کہ ذکر کیے گئی منافع اوسکی یا نہین جانتی احکام شریعت کی اور نہین اہ یا تی طرف اوس چیز کی کہ وہ اولی ہی اونکی لیے اور اسمین نہی ہی جست کروانی گدہی کی سی گہوڑی پر اور یہہ نہی کراہت کی لیے ہی ع ع **وعن** انسٍ قال کانت قبیعة سیف رسول الله صلّى الله علیه وسلّم من فضّةٍ رواه التّرمذیّ وابو داود والنّسائیّ والدّارمیّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ٹوپی قبضہ تلوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نی **ف** شرح السنہ مین لکہا ہی اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی یور تلوار کا ساتہ تہوڑی سی چاندی کی اور اسیطرح کمربند اور سونی کا نہین جائز کسی مین ہی **وعن** هود بن عبد الله بن سعدٍ عن جدّه مزیدة قال دخل رسول الله صلّى الله علیه وسلّم یوم الفتح وعلی سیفه ذهبٌ وفضّةٌ رواه التّرمذیّ وقال هذا حدیثٌ غریبٌ اور روایت ہی ہود بن عبد اللہ بن سعد سی کہ نقل کی دادا اپنی سی کہ مزیدہ ہی کہا آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کی اسحال مین کہ اونکی تلوار پر تہا سونا اور چاندی نقل کی یہہ ترمذی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یہہ حدیث دلالت نہین کرتی اوپر دلیل پکڑنی کی نہین یچ جائز ہونی استعمال سونی کی ہتیار میں اسلیے کہ سند اسکی قوی نہین **وعن** سائب بن یزید انّ النّبیّ صلّى الله علیه وسلّم کان علیه یوم احدٍ درعان قد ظاهر بینهما رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی سائب بن یزید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تہین دن احد کی دو زرہین کہ ایک کو دوسری پر پہن لیا تہا نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی مبالغہ کرنا اسباب جہاد مین اور یہہ منافی توکل کی نہین ہی ع ع **وعن** ابن

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا بڑا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چہوٹا نشان اونکا سفید نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی موسی بیٹی عبیدہ مولی محمد بن قاسم کے سی کہ کہا بہیجا مجکو محمد بن قاسم نی طرف براء بن عازب کی درحالیکہ پوچہتا تہا محمد براء سی نشان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پس کہا براء نے کہ تہا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اوسکا چوکونا تہا قسم نمرہ کی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی **ف** مراد سیاہ رنگ سی یہہ ہی کہ غالب رنگ اوسکا سیاہ تہا کہ دور سی سیاہ معلوم ہوتا تہا نہ سیاہ رنگ خالص سلیئے کہ کہا نمرہ سی اور نمرہ اوس کملی کو کہتی ہین کہ اوسمین خط سیاہ اور سفید ہوتے ہین مشابہت دی اوسکو ساتہہ نمرہ یعنی چیتے کی ۞ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی مکہ مین یعنے دن فتح مکہ کے اسحال مین کہ نشان آپ کا سفید تہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی انس سی کہ کہا نہین تہی کوئی چیز محبوب تر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد عورتوں کی گہوڑوں سی یعنی جہاد کی لیی نقل کی یہہ نسائی نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بِيَدِهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهِ أَلْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ وَأَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّينِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہی بیچ ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان عربی پس دیکہا ایک شخص کو کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی کمان فارسی فرمایا کیا ہی یہہ ڈالدی اسکو اور لازم ہی تمکو اسطرح کی کمان رکہنی یعنی عربی اور مانند اسکی کی یعنی ہیئت مین اور لازم ہے تمکو نیزے کامل پس تحقیق قصہ یہہ ہی کہ مدد کریگا اللہ تمہاری بسبب ان کی دین مین اور جا دیگا تمکو شہروں مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** گویا اون صحابی نی دیکہا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اوسکو کمان عربی پر یہہ گمان کیا کہ وہ بہت مددگار ہی لڑائی مین اور فتح ہونی شہروں کی مین پس ارشاد کیا حضرت نی اوسکو کہ یون نہین ہی کہ جسطرح تو خیال کرتا ہی بلکہ نصرۃ دیتا ہی اللہ تعالی دین مین جسکو چاہتا ہی اور نصرۃ اوسکی طرف سی اور ساتہہ قوۃ وقدرت اوسکی کی ہی نہ ساتہہ قوت تمہاری کی اور قوت ساز وسامان تمہاری کی ۞ ع ح

باب آداب السفر

باب ہی بیچ بیان آداب سفر کی **ف** خواہ سفر جہاد کا ہو یا حج کا یا سوا انکی کا اور آداب سفر کی بہت ہین بعضی اسطرح کی ہین کہ رعایت اونکی پہلی سفر سی کرنی چاہیی اور بعضی درمیان سفر کی اور بعضی بعد از رجوع کے چنانچہ کتاب احیاء العلوم مین خوب تفصیل سی بیان کیی ہین ۞ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جمعرات کی دن بیچ غزوہ تبوک کی اور تہی حضرت دوست رکہتی یہہ کہ نکلیں دن جمعرات کی یعنی سفر جہاد کی لیی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** تبوک نام ایک موضع کا ہی شام مین ایک مہینی کے راہ ہی مدینہ سے اور غزوہ تبوک سنہ ۹ نو مین ہوا اور یہہ آخری غزوہ حضرت کا ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابوداود کی کعب بن مالک سی نقل کی ہی کہ کہا کم تہا کہ باہر نکلیں حضرت سفر کی لیی مگر روز پنجشنبہ کے جسوقت کہ جہاد کی لیی جاتی اور پنجشنبہ کی نکلنی مین کئے احتمال ہین ایک تو یہہ کہ یہہ دن مبارک ہی چڑہتی ہین اسمین اعمال بندوں کے طرف اللہ تعالی کی

پس چاہا حضرت نی کہ چھڑایا جاوی یعنی عمل جہاد کا افضل اعمال ہی اور دوسری یہہ کہ خمیس یعنی لشکر کی ہی پس ہمین تفاول ہی ساتہہ اسکی کہ فتح پاوین لشکر یہہ کہ
اوسکی طرف جاتی ہین واللہ اعلم جو کچہہ کہ موافق سنت نبوی کی ہی کہتے ہیں اور مدار اوپر استخارہ اور تفویض اور توکل کی ہی اور سلف سی اصلا منقول نہین کہ
اتباع احکام نجوم اور اختیار ساعت بحکم نجوم کرتی ہون امیر المومنین حضرت علی رضہ سے منقول ہی کہ کسی نی اونکی پاس کسیکو کہا کہ فلانی روز جاؤ اور
فلانی روز نجاؤ فرمایا اگر شمشیر میری ہاتہہ مین ہوتی تو مارتا مین گردن تیری کیونکہ تہی ہم نزدیک خدمت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ
ستا ہمنی نزدیک اونکی کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانی روز مسافرت کرنی چاہیی اور فلانی روز نکرنی چاہیی اور جو کچہہ کہ قمر در عقرب اور محاق حضرت علی رضہ
روایت کرتی ہین صحت کو نہین پہنچا ؛ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي
الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانین
آدمی وہ چیز کہ تنہا سفر کرنی مین ہی وہ جو کہ جانتا ہون مین نچلی سوار رات کو تنہا نقل کی یہہ بخاری نی ف او چیز کو یعنی ضرر دینی اور دنیوی
ضرر دینی یہہ ہی کہ بسبب تنہائی کی جماعت نہین میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہہ ہی کہ کوئی غمخوار و مددگار نہین ہوتا اور قید سوار کی اور رات کی
اسلیی لگائی کہ سوار کو نسبت پیادہ کی خطر زیادہ ہوتا ہی خصوصا رات کو ؛ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین ساتہہ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین کتا ہو یا گہنٹا نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد فرشتون سی فرشتی رحمت کی ہین نہ کاتب اور حفظہ اور
مراد کتی سی وہ کتا ہی کہ نگہبانی کی لیی نہو پس کتا رکہنا پاسبانی کی لیی اور محافظت مواشی کی لیی مباح ہی اور جرس اوسکو کہتی ہین کہ جانور وغیرہ
کی گلی مین باندہا جاتا ہی اور آواز کرتا ہی یعنی گہنٹا اور گہنگرو اور سبب اسکے منع ہونیکا یہہ ہی کہ مشابہ ساتہہ ناقوس کی ہی یا اسلیی کہ اون
لٹکانی کی چیزون مین سی ہی کہ منع ہی لٹکانا اونکا بسبب کراہت آواز اونکی اور موید ہی اسکا قول حضرت کا کہ آگی آتا ہی مزامیر الشیطان اور شرح
السنہ مین روایت کیا گیا ہی کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ پاس آئی اوسکی پاؤن مین گہنگرو باجہا بجن تہی کہا حضرت عائشہ نی کہ نکالو
میری پاس سی تفریق کرنیوالی ملائک کی کو اور فرمایا حضرت نی کہ ساتہہ ہر جرس کی شیطان ہی ؛ ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گہنٹا مزامیر الشیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی
ف مزامیر جمع مزمار کے ہی مزمار کہتی ہین نی کو کہ بجائی جاتی ہی اور زمر اور تزمیر کہتی ہین گانیکو ساتہہ نی کی اور مزامیر بلفظ جمع اسلیی فرمایا کہ آواز اوسکے
منقطع نہین ہوتی گویا جزو اوسکا مزمار ہی اور مزامیر شیطان اوسکو اسلیی فرمایا کہ وہ باز رکہتا ہی ذکر و فکر سی ؛ ع ح وَعَنْ اَبِيْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ
اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لَا تَبْقَيَنَّ
فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بشیر انصاری سی یہہ کہ وہ تہی
ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعضی سفرون اونکی پس بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو کہ ندا کرے اہل سفر مین اس حکم کو کہ نہ باقی چہوڑا جاوی بیچ
گردن کسی اونٹ کی قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہی قلادہ مگر کاٹا جاوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ شک راوی کی ہی حضرت نے قلادہ من
وتر فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور اونکی کاٹنی کو اسلیی فرمایا کہ اونمین گہنٹا باندہتی تہی اور وہ مزامیر شیطان ہین جیسے کہ ادہر گذرا یا اسلیی فرمایا کہ اہل عرب
منکی وغیرہ ڈال کر جانورون کی گلی مین باندہتی تہی بگمان اسکے کہ بسبب ان کی محفوظ رہین گی آفات سی پس منع فرمایا حضرت نی اوس سے کیونکہ
اسکی تقدیر کو نہین پہیرتا ؛ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ سفر کرو تم ارزانی مین پس دو اونٹونکو حق ونکا زمین سی یعنی گہانس یعنی چہوڑ دیا کرو اونکو ساعت بساعت تا چرین اور تیز چلین اور جب سفر کرو تم قحط سالی مین پس جلدی چلاو اونپر یعنی تاخیر نکرو راہ مین تا پہنچا وین تم کو منزل مقصود کو پہلی اسکی کہ ضعیف ہون اور جسوقت کہ اوترو تم رات کو پس بچو راہ سی یعنی رستی پر مت اوترو اسواسطی کہ رستی اوہین مین چارپایون کی اور ٹہکانی ہین موذی جانورون کی یعنی سانپ بچہو وغیرہ کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ جسوقت سفر کرو تم قحط سالی مین پس شتابی کرو چلنی مین درحالیکہ باقی ہو ونمین گودا اونکا یعنی قوت اونکی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهٗ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ایک سفر مین ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا حضرت کی پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پہیرتا تہا اونٹ کو داہین اور بائین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو ساتھہ اوسکی زیادہ سواری پس چاہیئی کہ دیوی وہ سواری اوس شخص کو کہ نہین سواری واسطی اوسکی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زیادہ توشہ پس دیوی اوس شخص کو کہ نہین توشہ واسطی اوسکی کہا راوی نی پس ذکر کیا حضرت نی اقسام مال کا یعنی فرمایا کہ جسکی پاس ہو فلانا مال وفلانا مال مانند کپڑی وغیرہ کے زیادہ حاجت سی پس خرچ کری اوسپر کہ جسکی پاس وہ نہو یہانتک کہ جانا ہمنی یہہ کہ نہین حق واسطی کسیکی ہم مین سی بیچ زیادتی مال کی نقل کی یہہ مسلم نی ف پہیرتا تہا اونٹ کو داہین اور بائین بسبب تہک جانی اوسکی یا معنی یہہ ہین کہ پہیرتا تہا آنکہین اپنی اور دیکہتا تہا داہنی اور بائین واسطی طلب چیز کی کہ دور کری حاجت اپنی ساتھہ اوسکی حاصل یہہ کہ وہ عاجز تہا زاد وراحلہ سی حضرت نی رغبت دلائی لوگونکو درماندہ کی خبرگیری کرنی ۱۲ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب کا باز رکہتا ہی ایک تمہارا یکو نیند اوسکی سی اور کہانی اوسکی سی اور پینی اوسکی سی پس جسوقت کہ پورا کری ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنی سی پس چاہیئی کہ جلد کری سی طرف اہل اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایک ٹکڑا ہی یعنی سفر ایک نوع ہی انواع عذاب جہنم سی بموجب قول اللہ تعالی کی سارہقہ صعودا اور سفر کہانی پینی وغیرہ سی باز رکہتا ہی بحسب عادت کے چین یہہ چیزین نہین میسر ہوتین اور تخصیص ان چیزون کی بطور مثال کی فرمائی والا سفر مین فوت ہوتی ہین بہت امور دینی اور دنیوی مانند جمعہ اور جماعت اور حقوق اہل اور قرابتیونکی اور مشقت گرمی اور سردی وغیر ذلک کی پیش آتی ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيْ اِلَيْهِ فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلٰثَةً عَلٰى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن جعفر سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی سفر سی استقبال کیجاتی ساتھہ لڑکون اہل بیت اپنی کی یعنی اہل بیت کی لڑکونکو حضرت پاس لیجاتی اور تحقیق حضرت آئی ایک سفر سی پس پیش کیا گیا مین طرف حضرت کی پس اوٹھایا اور سوار کیا مجکو آگی اپنی پہر لائی گئی ایک دونون بیٹون فاطمہ کے سے یعنی

حضرت کی امام حسن یا امام حسین پیش بٹھا لیا اور انکو بھی اپنے پیچھے داخل کیے گئے ہم مدینہ میں تینوں ایک جا اور نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** انس انه اقبل هو وابو طلحة
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع النبي صلى الله عليه وسلم صفية مردفها على راحلته رواه البخاري اور روایت ہے انس کی تحقیق
انس آئے وہ اور ابو طلحہ یعنی سفر خیبر سے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ ساتھ حضرت کے تھیں صفیہ کہ پیچھے بیٹھا یا تھا انکو اپنی اونٹنی پر نقل کی بخاری نے **ف** یہہ قصہ خیبر سے
پھرنے کا ہے کہ صفیہ مال غنیمت خیبر کی سے تھیں پہلے دحیہ کلبی کے حصہ میں لگی تھیں اور وسے حضرت نے لیا اور آزاد کر کر نکاح کیا انسے اور اپنے پیچھے بٹھا کر سوار کر لائے ۱۲ ح **وعنه**
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يطرق اهله ليلا وكان لا يدخل الا غدوة او عشية متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ
کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آتے تھے اہل اپنے کے پاس رات کو یعنی سفر سے اور نہیں داخل ہوتے تھے یعنی گھر میں مگر اول دن یا آخر روز نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اطال احدكم الغيبة فلا يطرق اهله ليلا متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دراز ہو ایک تمہارا غائب ہونا یعنی سفر میں بہت دن لگیں پس نہ آوے اپنے گھر میں رات کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** شرح سنہ
میں روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ رات کو آئے گھر میں دو شخص بعد منع کرنے حضرت کی پس پایا ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ مرد دونوں ع **وعنه** ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال اذا دخلت ليلا فلا تدخل اهلك حتى تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر میں پس نہ داخل ہو اپنے اہل کے پاس یہاں تک کہ بال زیر ناف کے لیوے بیوی اور کنگھی کرے وہ بیوی کہ
پراگندہ ہوں بال اوسکے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** حاصل یہہ کہ صبر کرے تا عورت اپنی کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کرے اور کہا نووی نے کہ یہہ مستحب ہے اس آدمی
کو کہ دور دراز ہو سفر اوسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو اوسکے آنے کی رات کو تو نہیں مضائقہ ہے جب قول حضرت کا اذا اطال الرجل الغيبة وارد ہے جیسے کہ
بڑے لشکر میں اور مشہور ہو آنا لشکر کا اور جانی ہو بیوی اور گھر والے اوسکے کہ وہ آتا ہے تو نہیں مضائقہ ہے رات کو آنے کا اسلیے کہ مراد مستعد ہونا اوسکا سو حاصل ہے
لیکن ضرور ہے کہ کھٹکھٹانا دروازہ کا اور انتظار کرنا جواب کا ۱۲ ح ع **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة نحر جزورا او بقرة متفق عليه اور روایت
ہے جابر سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ میں تو ذبح کیا اونٹ یا گائے **ف** دلالت کیا اس حدیث نے اس پر کہ
ضیافت کرنی بعد آنے کی سفر سے سنت ہے **وعن** كعب بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يقدم من سفر الا نهارا في الضحى فاذا
قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه للناس متفق عليه اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو وقت چاشت کی پس جسوقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد میں اور پڑھتے اوسمیں یعنی پہلے بیٹھنے سے دو رکعتیں یعنی تحیۃ المسجد
یا صلوۃ چاشت پھر بیٹھتے اوسمیں واسطے ملاقات لوگوں کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** وقت چاشت کی یہہ باعتبار اکثر کے ہے و الا پہلے گذر چکا ہے کہ
نہیں آتے تھے مگر اول دن میں یا آخر روز میں ۱۲ ح **وعن** جابر قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فلما قدمنا المدينة
قال لي ادخل المسجد فصل فيه ركعتين رواه البخاري اور روایت ہے جابر سے کہا تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس
جب آئے ہم مدینہ میں فرمایا مجکو داخل ہو مسجد میں اور پڑھ اوسمیں دو رکعتیں نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ثابت ہوا داخل ہونا مسجد میں ساتھ حدیث
حضرت کی فعلاً اور قولاً اور اوسمیں اشارہ ہے طرف تعظیم شعائر اللہ کی اور اشارہ ہے طرف اسکی کہ مسجد بمنزلہ گھر کے ہے گھروں اللہ کی سے اور چاہیے کہ اولاً آوے وہاں اوسمیں
ملاقات کرنے والا ہے اللہ سبحانہ سے ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن صخر بن وداعة الغامدي قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لامتي في بكورها وكان اذا بعث سرية او جيشا بعثهم من اول النهار وكان
صخر تاجرا فكان يبعث بتجارته اول النهار فاثرى وكثر ماله رواه الترمذي وابو داود والدارمي

روایت ہی صخر بن وداعہ غامدی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی برکت دی میری امت کو بیچ اول روز اون کی یعنی اول روز مین طلب علم کرین یا کسب یا سفر وغیر ذلک تو برکت حاصل ہو اونمین اور تہی حضرت جبوقت بہیجتی لشکر چہوٹا یا بڑا بہیجتی اوسکو اول روز اور تہا صخر سوداگر پس بہیجتا تہا مال تجارت اپنی کا اول روز پس مالدار رہا اور بہت ہوا مال اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالدلجۃ فان الارض تطوی باللیل رواہ ابوداؤد اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو تم اپنی پر رات کو چلنا اسلیے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہی رات کو نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنی قناعت نکرو دن کی چلنی پر بلکہ کچہہ رات کو بہی چلا کرو اسلیے کہ آسان ہوتا ہی چلنا اور خیال کرتا ہی آدمی کہ تہوڑا چلا ہون حالانکہ چلا ہوتا ہی بہت اور یہہ ہوتا ہی بسبب ہونی شغل کی چلنی سی اور نہ دیکہنی علامات ونشان کی کہ یہہ چیزین بہار کر دیتی ہین چلنی کو بیچ نظر چلنی والی کی اور یہہ مراد نہین ہی کہ دن کو چلو ہی نہین چنانچہ اور حدیثون مین آیا ہی کہ چلا کرو اول روز اور آخر روز مین اور کچہہ رات کو ع ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلثۃ رکب رواہ مالک والترمذی وابوداؤد والنسائی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہی اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین جماعت سوار ہین نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی ف یعنی تین سوار مستحق اسکی ہین کہ اون کو سوار کہین بسبب بچنی اونکی محفوظ شیطان سی اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنی سی اسلیے کہ ایک کی ہونی مین تو جماعت فوت ہوتی ہی اور عند الحاجت کوئی مددگار نہین ہوتا اور ہر امر مین درماندہ ہوتا ہی اور اگر دو ہون تو اونمین سی ایک اگر بیمار ہو یا مر جاوی تو مضطر ہوتا ہی دوسرا اور خوش ہوتا ہی شیطان یا مراد یہہ ہی کہ ساتہہ اون کی شیطان ہی کہ حکم کرتا ہی ساتہہ شر کی اور مبالغۃً انکو نفس شیطان فرمایا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سفر مین چاہیی کہ تین آدمی ہون تا جماعت سی نماز پڑہین اور اگر ایک کچہہ کام کو جاوی تو دو باقی رہین اور آپسمین انس پکڑین اور اگر اوسکی آنی مین تاخیر ہو تو ایک اون دونونمین کا واسطی خبر اور تحقیق حال کی جاوی اور ایک اسباب کی پاس بیٹہا رہی ع ح وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلثۃ فی سفر فلیؤمروا احدہم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ ہوین تین شخص یعنی مثلاً سفر مین پس چاہیی کہ امیر کرین ایک کو اونمین سی یعنی سردار ٹہیراوین افضل کو اون مین سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف تین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اوسکی تین ہین اور ایسی ہی جبکہ دو ہون اور اکتفا تین پر اسلیے کیا کہ پہلی گذر چکا ہی کہ دو سوار شیطان ہوتی ہین اور امیر کرنیکو حکم اسلیے کیا کہ اگر نزاع کسی امر مین واقع ہو تو اوسکی طرف رجوع کرین اور امیر کو چاہیی کہ خیر خواہ اور مہربان اور خادم ہو اونکا جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ سید القوم خادمہم ع ح وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الصحابۃ اربعۃ وخیر السرایا اربعمائۃ وخیر الجیوش اربعۃ الاف ولن یغلب اثنا عشر الفا من قلۃ رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہترین مصاحبون اور رفیقون کی چار ہین اور بہترین چہوٹی لشکرون کی چار سو ہین اور بہترین بڑی لشکرون کی چار ہزار ہین اور ہرگز نہین

مغلوب ہوتی بارہ ہزار بسبب قلت کی نقل کی یہہ ترمذی او رابوداود اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی +
ف چارہین چار ساتہی بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہی کہ وصیت کری کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین اور لکہا ہی علمانی کہ پانچ بہتر چار سی ہین اور جسقدر زیادہ ہون گی بہتر ہون گی اور حدیث مین اقل مرتبہ کو بیان کیا ہی اور ہرگز نہین مغلوب ہوتی الخ یعنی بارہ ہزار مغلوب نہین ہوتی اور اگر مغلوب ہی ہون گی تو بسبب کمی کی نہون گی کہ یہہ عدد کمی سی نکل گیا ہی بلکہ بسبب اور امر کی مغلوب ہون گی یعنی عجب اور غرور وغیر ذلک سی ؛ ع وعن جابر قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخلف في المسير فيزجي الضعيف ويردف ويدعو لهم رواه ابو داود
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچہی رہتی چلنی مین یعنی واسطی تواضع اور مدد کرنی کی پس ہانکتی ضعیف کو یعنی اوسکی سواری کو تاکہ ملجاوی ساتہہ ہمراہیون کی اور پیچہی سوار کرلیتے یعنی اوس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا اون مین اور دعا کرتی اون کی یہی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن ابي ثعلبة الخشني قال كان الناس اذا نزلوا منزلا تفرقوا في الشعاب والاودية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تفرقكم في هذه الشعاب والاودية انما ذلكم من الشيطان فلم ينزلوا بعد ذلك منزلا الا انضم بعضهم الى بعض حتى يقال لو بسط عليهم ثوب لعمهم رواه ابو داود
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا تہی لوگ یعنی صحابہ جب اوترتی منزل مین اوترتی متفرق ہو کر بیچ دری پہاڑون کی اور نالون کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تفرقہ تمہارا بیچ ان درون کی اور نالونکی نہین یہہ مگر شیطان سی کہ تم کو ایک دوسری سی جدا کری پس دشمن قدرت پاوین اور آزار پہونچاوین تم کو پس نہ اوتری لوگ بعد اس فرمانی کی کسی منزل مین مگر ملی ہوئی بعض اون کے طرف بعض کی یہانتک کہ کہا جاتا تہا اگر پہیلا یا جاوی اوپر ایک کپڑا البتہ ڈہانک لی سب کو نقل کی یہہ ابوداود نی ++++ وعن عبد الله بن مسعود قال كنا يوم بدر كل ثلثة على بعير وكان ابو لبابة وعلي ابن ابي طالب زميلي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فكانت اذا جاءت عقبة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالا نحن نمشي عنك قال ما انتما باقوى مني وما انا باغنى عن الاجر منكما رواه في شرح السنة اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم دن جنگ بدر کی ہر تین آدمی ایک اونٹ پر یعنی تین تین آدمیون مین ایک ایک اونٹ تہا کہ باری باری سی سوار ہوتی تہی اور تہے ابو لبابہ اور حضرت علی رضہ شامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبداللہ نی پس تہا قصہ اسطرح سی جسوقت کہ آتی نوبت اوترنیکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ابو لبابہ اور حضرت علی ہم پیادہ پا چلین گی بدلی آپ کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم دونون قوی تر مجہسی یعنی دنیا مین اور نہین ہین بی پروا زیادہ ثواب سی تم دونون سی یعنی عقبی مین نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف اسی معلوم ہوئی نہایت تواضع حضرت کی اور مہربانی رفیقون پر اور احتیاج طرف اللہ تعالی کی ؛ ع ح وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تتخذوا ظهور دوابكم منابر فان الله انما سخرها لكم لتبلغكم الى بلد لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس وجعل لكم الارض

نَعۡلَیۡہَا فَاقۡضُوۡا حَاجَاتِکُمۡ رَوَاہُ اَبُوۡدَاؤدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا نہ پکڑو پشتون جانورون اپنی کو منبر اسلیئی کہ تحقیق اللہ تعالی نی سوا اسکی نہین کہ مسخر کیا ہی جانورونکو واسطی تمہارے تاکہ پہنچاوین تمکو طرف اوس شہر کی کہ نہ تہی تم پہنچنی والی اوسکو مگر ساتھ مشقت جانون اپنی کی یعنی مقصود اوسی سواری اور باسانی پہنچنا ہی مقصد کو پس انہی سی پہنچانا اونکو ونہین رسید کیا واسطی تمہارے زمین کو پس اوسپر کروا اپنی کام اور حاجتین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** نہ پکڑو الخ یعنی جانورونکی پشت پر سوار ہوئی نہ کہڑے ہوا باتین کرنیکی لیئی بلکہ اوترکر حاجت والی اپنی کروا اور پہر سوار ہوا اور یہہ وسع رخصت مین ہی کہ حاجت جانورکی اور کوئی غرض صحیح ساتھہ اوسکی متعلق نہو اسلیئی کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت خطبہ پڑہتی تہی عرفہ مین اپنی اونٹنی پر اور مشقت جانونکی یعنی مقصود جانورون سی یہہ ہی کہ سوار ہوکر باسانی مقصد کو پہنچی اور زیادہ تکلیف اون کو نہ پہنچاوی اور حاجتین یعنی بیٹھنا اور کہڑا ہونا اور سوائی اونکی وحاجتین زمین پر ہوا کروا جانوریا جانورپر سوائی اسکی کہ کسی جگہہ پہنچاوی نکرو ح

وَعَنۡ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا اِذَا نَزَلۡنَا مَنۡزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰی نُحِلَّ الرِّحَالَ رَوَاہُ اَبُوۡدَاؤدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہی ہم جسوقت کہ اوترتی منزل مین نہ پڑہتی نماز نفل یہانتک کہ کہولی جاتی اسباب جانورونکی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہی اور بعضون نی کہا مراد نماز چاشت ہی کہ اوترنی کی وقت وقت اوسکا ہوتا ہی حاصل یہہ باوجود یکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تہا لیکن رعایت حال جانورون کی مقدم جانتی تہی ع

ح وَعَنۡ بُرَیۡدَۃَ قَالَ بَیۡنَمَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَمۡشِیۡ اِذۡ جَاءَہٗ رَجُلٌ مَعَہٗ حِمَارٌ فَقَالَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ارۡکَبۡ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لَا اَنۡتَ اَحَقُّ بِصَدۡرِ دَابَّتِکَ اِلَّا اَنۡ تَجۡعَلَہٗ لِیۡ قَالَ جَعَلۡتُہٗ لَکَ فَرَکِبَ رَوَاہُ التِّرۡمِذِیُّ وَاَبُوۡدَاؤدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص ساتھہ اوسکی تہا گدہا یعنی سوار تہا وہ گدہی پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ سوار ہوا اور پیچہی سرکا وہ شخص یعنی تاکہ حضرت آگی بیٹھین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سوار ہونا مین آگی تو لائق تر ہی اپنی جانور کی اگلی جانب کا مگر یہہ کہ کردالی تو اوسکو واسطی میری یعنی صریح کہی تو والا پیچہی سرکنا اوسکا تو اسلیئی تہا کہا اوسنی کہ کردانا مینی اوسکو واسطی آپکی پس سوار ہولی حضرت یعنی آگی اسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** اسمین نہایت انصاف اور تواضع ہی حضرت کی کہ راضی ہوئی پیچہی بیٹہنی پر اوس شخص کے ع

ح وَعَنۡ سَعِیۡدِ بۡنِ اَبِیۡ ہِنۡدٍ عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تَکُوۡنُ اِبِلٌ لِلشَّیَاطِیۡنِ وَبُیُوۡتٌ لِلشَّیَاطِیۡنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّیَاطِیۡنِ فَقَدۡ رَاَیۡتُہَا یَخۡرُجُ اَحَدُکُمۡ بِنَجِیۡبَاتٍ مَعَہٗ قَدۡ اَسۡمَنَہَا فَلَا یَعۡلُوۡ بَعِیۡرًا مِّنۡہَا وَیَمُرُّ بِاَخِیۡہِ قَدِ انۡقَطَعَ بِہٖ فَلَا یَحۡمِلُہٗ وَاَمَّا بُیُوۡتُ الشَّیَاطِیۡنِ فَلَمۡ اَرَہَا کَانَ سَعِیۡدٌ یَقُوۡلُ لَا اُرَاہَا اِلَّا ہٰذِہِ الۡاَقۡفَاصَ الَّتِیۡ یَسۡتُرُ النَّاسُ بِالدِّیۡبَاجِ رَوَاہُ اَبُوۡدَاؤدَ اور روایت ہی سعید بن ابی ہند سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوتی ہین اونٹ واسطی شیطانونکی اور ہوتی ہین گہر شیطانون کی لیئی پس لیکن اونٹ شیطانونکی پس تحقیق دیکھا مینی اون کو نکلتا ہی ایک تمہارا ساتھہ اچھی اونٹنیون کی کہ فربہ کیا ہی اونکو پس نہین چڑہتا کسی اونٹ پر اونمین سی یعنی احتیاج نہین رکہتا اونکی کو تل رہتی ہین اور گذرتا ہی یعنی سفر مین ساتھہ مسلمان بہائی اپنی کے اسحالت مین کہ تحقیق تہک گیا ہی وہ چلنی سی یعنی بسبب ضعف وعجز کی پس نہین سوار کرتا اوسکو اور لیکن گہر شیطانون کی پس نہین دیکہا مینی اون کو تہی سعید کہ راوی حدیث کی ہین کہتی نہین گمان کرتا مین اون گہرون کو مگر یہہ پنجری کہ ڈہانکتی ہین لوگ ساتھہ ریشمی کپڑی کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ہوتی ہین اونٹ واسطی شیطانون کی الخ حاصل یہہ کہ یہہ اونٹ واسطی تفاخر اور نام آوری کی کو تل چلتی ہین نہ واسطی رفع احتیاج

اہی کی اور مسلمانوں کی ہیں چونکہ جانور پیدا کئی ہیں واسطی نفع اوٹھانی کی ساتھہ سوار ہونی کی اور سوار کرنیکی سیکو بس جبکہ اپنی کام میں آیا اور نہ سوار کیا کسی تہکی ہوی کو اوسپر بس طاعت کی شیطان کی اور شیطان خوش ہوا اوسی بس گویا کہ وہ شیطانوں کی ہیں بس اس سی معلوم ہوا کہ کوتل گہوڑی یہاں تک آگی کہی ہیں منع ہی اور شیطانوں کی ہی ہوتی ہیں اور بعضوں نی کہا ہی کہ قول فاما ابل الشیطان الخ قول اوس حدیث کا ہی یعنی ابو ہریرہ کا اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مجمل سا ہو ہی یعنی یکون ابل للشیاطین بیوت للشیاطین اور بعضوں نی کہا حدیث تا قول فلم ارہا ہی اور مراد گہروں سے یا تو انباریاں اور ہودج ہیں کہ اون کو ریشمی کپڑوں سی تکلف کر کر بناتی ہیں یا وہ گہر کہ جنکو دیوار گیریاں ریشمی کپڑی کی بنا کر لگاتی ہیں اور ظاہر یہہ ہی کہ بلا حاجت اونسی نہی نہیں ہی بلکہ بسبب پوشش کرنی اون کی کی ساتھہ حریر کی اور ضایع کرنی مال کی اور تفاخر اور ریا اور اسراف کی ہی ع

وعن سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سہل بن معاذ سی انہوں نی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تنگ کیا لوگوں نی منزلوں کو یعنی بعضوں نی بلا حاجت یا زیادہ حاجت سی مکان لی ہی سبب اسکی تنگ کی جگہہ اور رونیر اور قطع کیا اونہوں نی راہ کو یعنی سبب تنگی کرنی اوسکی گذرنیوالوں پر بس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پکارنیوالی کو کہ آواز کری لوگوں میں یہہ کہ جو شخص تنگ کری منزل کو یا قطع کری راہ کو بس نہیں ثواب جہاد اوسکی ہی یعنی بسبب پہنچانی ایذا کی لوگوں کو نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن جابر عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلُ اللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی انہوں نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہتر اوقات داخل ہونی مرد کی اپنی گہر والوں پاس جبکہ آوی سفر سی اول شب ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ اسصورت میں ہی کہ سفر قریب ہو اور پہلی جو گذرا کہ رات کو نہ آوی وہ سفر دور دراز میں ہی اور نوویہی نی کہا اگر سفر دور کا ہی ہو اور خبر گہر میں آنی کی اون سی پہونچ جاوی تو مضایقہ نہیں رات کو آنیکا اور بعضوں نی کہا مراد داخل ہونی سی گہر والوں پاس جماع ہی اسلیے کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہی جب اول شب میں صحبت کریگا تو آرام سی سو ویگا اور رنج ہوی کا ہی جلدی ادا ہوگا ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی سفر میں پس اوترتی آخر رات کو یعنی پہلی سحر کی لیٹتی داہنی کروٹ پر اور جسوقت کہ اوترتی کچہہ پہلی صبح سی تو کہڑا کرتی ہاتہہ اپنا یعنی بایاں اور رکہتی سر اپنا اپنی ہتہیلی پر یعنی تا کہ غالب نہو نیند نقل کی یہہ مسلم نی

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا أَصْحَابُهُ وَقَالَ أَتَخَلَّفُ وَأُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چہوٹی لشکر کی بس اتفاق ہوا یہہ دن جمعہ کا یعنی اتفاقا روز جمعہ کی حکم کیا تہا جہاد کی جانی کا بس صبح کو گئی یار اوسکی یعنی لشکر کی لوگ کہ ہمراہ اون کی گئی تہی اور کہا عبد اللہ نی یعنی اپنی دل میں یا کسی سی کہ پیچہی رہونگا میں اور نماز پڑہونگا جمعہ کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جا ملونگا میں ساتہہ اونکی پس

جب نماز پڑھ چکی عبد اللہ ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھا حضرت نی اونکو پس فرمایا کس چیز نی منع کیا تجکو صبح کی جانی سی ساتھ یارون اپنی کی پس
کہا ارادہ کیا تھا مینی یہہ کہ نماز پڑھون مین ساتھ تمہاری پہر جا ملون مین اونسی فرمایا اگر خرچ کری تو جو چیز کہ زمین مین ہی سب پاویگا تو ثواب صبح کو جانی
اونکیکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسمین نہایت تاکید اور مبالغہ ہی بیچ ثواب جہاد کی اور نماز جمعہ پہلی آنی وقت سی فرض نہین ہوتی ہی اور نکلنا
روز جمعہ کی بعد داخل ہونی وقت کی حرام ہی و سیر کہ جمعہ و سیر لازم ہی نزدیک جمہور علماء کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی واہی بسبب ضرورت کی سفر
کرنی مین ساتھہ فوت ہونی فرصت کی اور مرافقت کی اور مانند اونکیکی لیکن مکروہ ہی کہ باعث اعراض اور تغافل کا ہی طاعت سی اور نزدیک شافعی
سفر روز جمعہ کی اگرچہ پہلی زوال سی اور وقت صبح کی ہو حرام ہی کذا فی سفر السعادۃ ؛ ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تصحب الملئکۃ رفقۃ فیہا جلد نمر رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی نہین ساتھہ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین ہو چمڑا چیتی کا نقل کی یہہ ابو داود نی ف چیتی کی چمڑی پر سونی سی اور اوسکی استعمال مین لانی
اوسکی سی منع فرمایا ہی ایسی کہ شان تکبر کی ہی اور لباس عجم کا ہی ؛ ع ح وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سید القوم فی السفر خادمہم فمن سبقہم بخدمۃ لم یسبقوہ بعمل الا الشہادۃ رواہ البیہقی فی شعب
الایمان اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سردار قوم کا سفر مین خادم اونکا ہی پس جو شخص پیش دستی
لیگیا اونسی ساتھہ خدمت کی نہین پیش دستی لیجاوینگی اوسی ساتھہ کسی عمل کی مگر شہادۃ کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی سردار کو چاہیئے کہ خدمت
کری قوم کی و قایم ہو ساتھہ مصالح اونکیکی اور رعایت احوال اونکیکی ظاہر و باطن مین اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی خدمت کری اگرچہ ظاہر مین ادنی
اونکا ہو سید اونکا ہی حقیقت مین بسبب کثرت ثواب کی اور یہہ معنی مناسب ہین ساتھہ قول حضرت کی فمن سبقہم الخ یعنی کوئی عمل افضل خدمت سی نہین
مگر دان خدمت بجا لانی سی نہ بگڑنا اسکی راہ مین حتی کہ مارا جاوی اور فضیلت شہادۃ کی پاوی ؛ ح

باب الکتاب الی الکفار ودعائہم الی الاسلام

باب ہی بیچ لکہنی نامہ کی طرف کفار کی اور بلانی اونکیکی طرف اسلام کی ف بلانا
کفار کا طرف اسلام کی پہلی لڑنی اونکی واجب ہی اور لڑنا پہلی بلانی کی طرف اسلام کی حرام اگر نہ پہونچی ہو اونکو دعوۃ اور مستحب بلانا اگر پہونچی ہو اونکو دعوۃ
اور اکثر بلانا ساتھہ لکہنی خط کی ہوتا ہی خصوصا بادشاہون اور امیرونکو چنانچہ حضرت نی نامی لکہی ہین کافر بادشاہونکو مانند قیصر اور نجاشی اور کسری
اور حضرت جب پہری حدیبیہ سی تو ارادہ کیا یہہ کہ لکہین نامہ طرف قیصر روم کی پس عرض کیا لوگون نی کہ وہ نہین پڑہتی ہین نامہ کو مگر کہ ہو مہر کیا گیا
پس بنوائی حضرت نی مہر چاندیکی اور رکہہ دی اونمین تین سطرین ایک سطر مین محمد اور دوسری مین رسول و تیسری مین اللہ اور کی مہر نامہ پر اور روانہ ہوا
رواہ الطبرانی ؛ ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کتب الی قیصر یدعوہ الی الاسلام وبعث بکتابہ الیہ دحیۃ الکلبی وامرہ ان یدفعہ الی عظیم بصری لیدفعہ الی قیصر
فاذا فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد
فانی ادعوک بداعیۃ الاسلام اسلم تسلم اسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فعلیک اثم الاریسیین
ویاہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا
من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال من محمد رسول اللہ و
قال اثم الیریسیین وقال بدعایۃ الاسلام روایت ہی ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا طرف قیصر یعنی بادشاہ روم کی درحالیکہ بلاتی تہی اوسکو

طرف اسلام کی دعوت بہیجا نامہ اپنا طرف اوسکی ساتھہ دحیہ کلبی صحابی کی اور حکم کیا آپ نے اوسکو یہہ کہ پہنچا دی اوس نامہ کو طرف حاکم بصری کی تاکہ پہنچا دی حاکم بصرے
اوس نامہ کو طرف قیصر کی پس ناگہان اوس نامہ مین لکہا تہا شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی کہ بخشش دینے والا مہربان ہی یہہ نامہ ہی صادر ہوا طرف محمد کیسی کہ
بندہ خاص خدا کا اور رسول اوسکا ہی طرف ہرقل کی کہ بڑا صاحب ہی روم کا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی یعنی ساتہہ اسلام لانیکی اور
امور خیر کرنیکی ای پر پہچ اسکی پس تحقیق مین بلاتا ہون تجکو ساتہہ بلانی اسلام کی کہ وہ کلمہ شہادۃ کا ہی مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب
آخرۃ کیسی اور مسلمان ہو دیگا تجکو اللہ ثواب تیرا دوہرا یعنی ایک ثواب بسبب ایمان لانی کی نبی اپنی پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانی کی محمد پر اور
اگر منہہ پہیریگا تو یعنی قبول اسلام سی پس تجپر ہو گا گناہ تابعدارون اور رعیت تیری کا یعنے تجپر ساتہہ گناہ تیری کی گناہ تابعدارون تیری کا بہی ہو گا
بسبب اسکی کہ تابع ہونگی وہ تیری استمرار کفر مین اور ای اہل کتاب آؤ طرف کلمہ اور دین کی کہ برابر اور مشترک ہی درمیان ہماری اور درمیان
تمہاری یعنی نہین مختلف اوسمین رسول اور کتابین وہ کلمہ یہہ ہی کہ نہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو
اور نہ پکڑی بعض ہمارا بعض کو رب سوای اللہ کے یعنی جیسیکہ نصاری نی حضرت عیسی کو رب ٹہیرایا پس اگر منہہ پہیرین یعنے اہل کتاب قبول
اسبات سی پس کہو تم ای مومنون کہ گواہ رہو ای کافرو کہ ہم ہین مسلمان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی
یون ہی کہ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی کہ رسول ہی خدا کا اور کہا اثم الیریسیین کی بدلی اریسین کی اور کہا بدعایۃ الاسلام بدلی بداعیۃ الاسلام
ف قیصر بادشاہ روم کو کہتی ہین جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسری اور بادشاہ حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو
فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتہہ پیش ت اور تشدید ب کی اور بادشاہ ہند کو رای کہتی ہین اور نام اس قیصر کا کہ
جسکو حضرت نی نامہ لکہا ہرقل تہا اور دحیہ ساتہہ زیر دال کی صحابی تہی حضرت جبرئیل علیہ السلام اکثر انہین کی صورت مین اترتی تہی حضرت نی جب
ان کو ہرقل کی پاس بہیجا تو وہ ایمان لایا اور بہیجنا انکا سنہ چہہ مین ہوا اور بصری نام ایک شہر کا ہی شام مین اور بسم اللہ الخ اور کہا
ابن ملک نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکہنی سی یہہ ہی کہ اول بسم اللہ لکہی اور نام مکتوب عنہ کا ہی پہلی لکہی کہتا ہون نہین یہہ بات کلام
اللہ سی بہی سمجہی جاتی ہی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنا بر اسکی کہ واو واسطی مطلق جمع کی ہی اور سلام ہی اوسپر الخ حضرت نی
اوسکو خطاب کرکر سلام علیک نلکہا اسلیی کہ وہ کافر تہا بلکہ کہا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
جائز ہی ابتداء کرنی ساتہہ سلام کی واسطی غیر اہل اسلام کی کنایۃ ۃ ح ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ
اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهٗ مَزَّقَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ
فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا نامہ اپنا طرف کسری کی ساتہہ عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے پس حکم کیا اوسکو یہہ
کہ پہنچا دی نامہ طرف سردار بحرین کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس پہنچایا حذافہ نی نامہ سردار بحرین کو پس پہنچایا سردار بحرین نی نامہ کسری کو پس
جب پڑہا کسری نی پہاڑ ڈالا اوسکو کہا ابن مسیب نی بد دعا کی اونپر یعنی کسری پر اور اوسکی تابعدارون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پارہ پارہ کیے جاوین وہ تمام
پارہ پارہ ہونا نقل کی یہہ بخاری نی ف پس مارا پرویز کو اوسکی بیٹی نی کہ شیرویہ نام تہا اوسکا اور بعد چہہ مہینی کے اوسکا بیٹا بہی مر گیا اور آئی لڑکی ان نحوست دولت ابلا باد کو
وعن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ

جبّارٍ یدعوہم الی اللہ ولیس بالنجاشی الذی صلّی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا نامہ طرف کسری کی اور طرف قیصر کی اور طرف نجاشی کی اور طرف ہر سرکش کی درحالیکہ بلاتی تہی اون کو طرف اللہ کی اور نہین تہا یہہ نجاشی کہ جسکو حضرت نی نامہ لکہا وہ نجاشی کہ نماز پڑہی واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و سلم نی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی وہم ہوا ہی جسکو کہ کہا یہہ وہ نجاشی ہی کہ جسپر حضرت نی نماز پڑہی مدینہ مین غائبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تہا حضرت کا اور اونکی اصحاب کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا جب اوسکی خبر موت کی آئی تو حضرت نے فرمایا مرگیا مرد صالح بہائی تمہارا اصحمہ اٹہو اور نماز پڑہو اوسپر اور تہی یہہ دونون مسلمان اور منقول ہی کہ سنہ ۶ہ مین لکہی حضرت نی نامی اطراف کی بادشاہونکو اور بہیجا عمرو بن ضمیری کو پاس نجاشی کی اور جب کہا نجاشی نی نامہ آنحضرت کا تو تخت سی اوتر کر زمین پر بیٹہا اور چوما نامی کو اور دونون آنکہون پر رکہا اور حکم کیا ساتہہ پڑہنی نامہ کی اور جب مطلع ہوا اوسکی مضمون پر اسلام لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور کہا اگر مین جاسکتا حضرت پاس تو حاضر ہوتا حضرت کی خدمت بابرکت مین اور بہیجا اپنی بیٹی کو تحفہ لیکر حضرت کی پاس اور بیٹا اوسکا راہ مین مرا پہر حضرت نے دوسرا نامہ لکہا اوسکو اور وہ دونون نامی موجود ہین اوسکی اولاد مین اب تک تعظیم کرتی ہین اوسکی اور برکت طلب کرتی ہین ساتہہ اوسکی قدس سرہ ع ح

وعن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امّر امیرًا علی جیشٍ او سریّۃٍ اوصاہ فی خاصّتہ بتقوی اللہ ومن معہ من المسلمین خیرًا ثم قال اغزوا باسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا فلا تغلّوا ولا تغدروا ولا تمثّلوا ولا تقتلوا ولیدًا واذا لقیت عدوّک من المشرکین فادعہم الی ثلٰث خصالٍ او خلالٍ فایّتہنّ ما اجابوک فاقبل منہم وکفّ عنہم ثم ادعہم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منہم وکفّ عنہم ثم ادعہم الی التحوّل من دارہم الی دار المہاجرین واخبرہم انّہم ان فعلوا ذلک فلہم ما للمہاجرین وعلیہم ما علی المہاجرین فان ابوا ان یتحوّلوا منہا فاخبرہم انّہم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیہم حکم اللہ الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لہم فی الغنیمۃ والفیء شیءٌ الا ان یجاہدوا مع المسلمین فان ہم ابوا فسلہم الجزیۃ فان ہم اجابوک فاقبل منہم وکفّ عنہم فان ہم ابوا فاستعن باللہ وقاتلہم واذا حاصرت اہل حصنٍ فارادوک ان تجعل لہم ذمّۃ اللہ وذمّۃ نبیّہ فلا تجعل لہم ذمّۃ اللہ وذمّۃ نبیّہ ولکن اجعل لہم ذمّتک وذمّۃ اصحابک فانّکم ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم اہون من ان تخفروا ذمّۃ اللہ وذمّۃ رسولہ وان حاصرت اہل حصنٍ فارادوک ان تنزلہم علی حکم اللہ فلا تنزلہم علی حکم اللہ ولکن انزلہم علی حکمک فانّک لا تدری اتصیب حکم اللہ فیہم ام لا رواہ مسلم

اور روایت ہی سلیمان بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سردار کرتی کسی امیر کو بڑی لشکر پر یا چہوٹی لشکر پر نصیحت کرتی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی کی ساتہہ تقوی اللہ کی اور نصیحت کرتی امیر کو بیچ حق اون لوگونکی کہ ساتہہ اوسکی ہوتی مسلمانونسی ساتہہ نیکی کی یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اونسی پہر فرماتی حضرت جہاد کرو اور جاؤ جہاد کی لیئی ساتہہ نام اللہ کی بیچ راہ خدا کی یعنی واسطی رضامندی اوسکی کی اور بول بالی کرنی دین اوسکی کی لڑو اوس شخص سی کہ کفر کیا اوسنی ساتہہ اللہ کی جہاد کرو اور نہ خیانت کرو قسمت مین اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہا کی نہ کاٹو اور نہ مار ڈالو لڑکون کو اور جسوقت کہ ملاقات کری تو اپنی دشمنونسی مشرکین مین سی پس بلا اونکو طرف تین چیزونکی یا کہا طرف تین خلال کی پس جو چیز ان تین چیزونمین سی قبول کرین جسکو اختیار کرین مشرکین پس قبول کر اون سی اور باز رہ اونسی یعنی اوس سی زیادہ تکلیف نہ دی پہر بلا اونکو طرف اسلام کی پس اگر قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پہر بلا اونکو طرف

نقل کی یعنی چلی آنیکی اپنی ملک سی یعنی دار الحرب سی طرف ملک مہاجرین کی یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اونکو یہہ کہ اگر کرین وہ یہہ یعنی اپنی ملک
سی چلی آوین دار الاسلام مین پس واسطی اونکی ہی وہ چیز کہ واسطی مہاجرین کی ہی اور اون پر ہی وہ چیز کہ مہاجرین پر ہے پس اگر نہ قبول کرین اوٹھہ آنا ملک سی پس
خبر دی اونکو یہہ کہ وہ ہونگی مانند گنوارون مسلمانون کے جاری کیا جاویگا اون پر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہی مسلمانون پر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہ کا
کا اور قصاص اور دیت اور مانند انکی کا اور نہوگا واسطی اونکی غنیمت اور فی مین کچہہ حصہ مگر یہہ کہ جہاد کرین ساتہہ مسلمانونکی یعنی اور مہاجرون کی لیی بغیر جہاد
کی بہی حصہ مقرر رہا پس یہہ مثل اونکی ہونگی پس اگر وہ قبول نکرین یہہ پس سوال کر اونسی جزیہ کا پس اگر اونہون نی قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی
پس اگر وہ نمانین پس مدد چاہ اللہ سی اور لڑ اونسی اور جسوقت گہیری تو ایک قلعہ والونکو اور بستی والونکو یعنی کفار کو پس چاہین تجہسی یہہ کہ دی تو واسطی اونکی ذمہ اللہ
کا اور نہ ذمہ نبی اوسکی کا پس ندی تو اونکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکی کا ولیکن دی تو اونکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یارونکا اسلیی کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور
ذمہ اپنی یارونکا سہلتر ہے اس سے کہ توڑو ذمہ اللہ اور رسول اوسکیکا اور اگر گہیری تو ایک قلعہ والونکو چاہین وہ تجہسی کہ نکالی تو اونکو اوپر حکم اللہ کی پس نہ نکال اونکو اوپر حکم اللہ کے
ولیکن نکال تو اونکو اپنی حکم پر اسلیی کہ تحقیق تو نہین جانتا ہی کہ پہنچیگا تو حکم اللہ کو اونمین یا نہین یعنی کیا جانتا ہی تو کہ وہ حکم کہ اونکی نکالنی کا کیا ہی تو نی صواب
ہی نزدیک خدا کی اور موافق حکم اوسکی کی ہی یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسیکہ حکم مجتہد کا ہی تخطیہ و تصویب کی یہہ اسلام نی ف پہلی جو لفظ ثم ادعہم کا
فرمایا بیان اوسکا یہہ ہے کہ جب چاہا تو نی چیزون مذکورہ کو بطریق اجمال کی پس چاہا ان حکم اونکا بطریق تفصیل کی پس بلا اونکو پہلی طرف اسلام کی کہا نووی نی کہ
صحیح مسلم کی نسخو مین ثم ادعہم ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ صواب روایت ادعہم کی ہی بدون لفظ ثم کی چنانچہ کتاب ابو عبید اور سنن ابی داؤد وغیرہما
مین بہی بغیر لفظ ثم کی ہی اسلیی کہ یہہ تفسیر تین خصال کی ہی غیر اونکا اور کہا مازری نی کہ ثم یہان زائد ہی وارد ہوا ہی واسطی افتتاح کلام کی اور
یہہ بیان پہلی چیز کا ہی تین چیزون مین سی اور لفظ مع المسلمین تک اسیکا تتمہ ہی اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہی اور حضرت نی جو ہجرت کا حکم
کیا کہا بعضون نی کہ ہجرت ارکان اسلام سی تہی پہلی فتح مکہ کی اور وہ چیز کہ واسطی مہاجرون کے ہی یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہہ استحقاق
تہا حضرت کی زمانی مین اسلیی کہ مال فی خرچ کیا جاتا تہا مہاجرین پر وقت نکلنی سی طرف جہاد کی جسوقت کہ حکم کیا اونکو امام نی برابر ہی کہ ہون کافی وہ
لوگ کہ مقابل دشمن کی ہین یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کی کہ نہین تہا واجب اوپر نکلنا طرف جہاد کی اگر ہون مقابل دشمن کی وہ لوگ کہ کفایت کرین اور یہی
معنی ہین اس قول حضرت کی وعلیہم ما علی المہاجرین یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانونکی کہ رہتی ہین جنگل مین نہ دار الکفر مین اور غنیمت اور فی کی ایک ہی معنی
ہین کہ اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی اور بعضون نی فرق کیا ہی کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ و مشقت سی ہاتہہ لگی اور فی وہ کہ بغیر جنگ و مشقت کے
ہاتہہ آوی اور ذمہ یعنی عہد و امان اور سا اگر توڑو اپنا ذمہ الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر توڑا اونہون نی عہد اللہ کا اور رسول اوسکیکا نہین جانیگا تو کہ
کیا کرو ساتہہ اونکی یہانتک کہ اذن دیا جاوی تجکو ساتہہ وحی کی اور مانند اوسکی اونکی حق مین اور یہہ متعذر ہی تجپر بسبب دور ہونی تیری کی جگہہ اوترنی
وحی کی سی بخلاف اسکی کہ جب توڑین وہ عہد تیرا تو تو جب اونکو پاویگا اونکو کریگا ساتہہ اونکی قتل کرنی اونکی سی یا مقرر کرنی جزیہ سی یا بندی کرنی اونکی
سے و غیر ذلک بسبب مصلحت کی کہ دیکہیگا تو اونکی حق مین ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِیْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِيْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ
الْعَدُوِّ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ
الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بعضی دنون اپنی کی وہ دن کہ ملاقات کی اوس مین دشمن سی یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نہ لڑی اون سی یہانتک

کہ ڈہلا آفتاب پہر کہڑی ہوی لوگون مین یعنی خطبہ فرمایا پس فرمایا اے آدمیو نہ آرزو کرو دشمنون کی ملنی کی یعنی نہ چاہو کہ کافرون سی قتال واقع
ہو اسلیی کہ اوسمین طلب کرنا بلا کا ہی اور یہہ منع ہی اور مانگو اللہ سی عافیت پس جسوقت کہ ملو تم یعنی دشمنون سی پس صبر کرو اور جانو
یہہ کہ بہشت نیچی سایہ تروارون کی ہی یعنی قریب ہی پہر دعا کی یا الہی اوتارنیوالی کتاب کی و چلانیوالی ابر کی اور شکست دینی والی جماعت
کافرون کی شکست دی اونکو اور مدد دی ہم کو کافرون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈہلا آفتاب حکمت اوس وقت کی انتظار
مین یہہ تہی کہ وہ وقت چلنی ہوا اون اور نشاط نفسونکا ہی اور یہی وقت نماز و دعا کا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوسوقت مین کہولے
جاتی ہین دروازی آسمان کی اور اعمال اوٹہائی جاتی ہین محل قبولیت مین پس امید ہوتی ہی اوسمین نزول انوار فتح و نصرت کی پس
چونکہ جہاد افضل اعمال ہی چاہا کہ اوسوقت مین واقع ہووے ح **وعن** انسٍ انّ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کان اذا غزا
بنا قومًا لم یکن یغزو بنا حتّی یصبح وینظر الیہم فان سمع اذانًا کفّ عنہم وان لم یسمع اذانًا
اغار علیہم قال فخرجنا الی خیبر فانتہینا الیہم لیلًا فلمّا اصبح ولم یسمع اذانًا رکب ورکبت
خلف ابی طلحۃ وانّ قدمی لتمسّ قدم نبیّ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم
قال فخرجوا الینا بمکاتلہم ومساحیہم فلمّا راوا النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم
قالوا محمّد واللّٰہ محمّد والخمیس فلجأوا الی الحصن فلمّا راٰہم رسول اللّٰہ
صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر خربت خیبر
انّا اذا نزلنا بساحۃ قومٍ فساء صباح المنذرین متّفقٌ علیہ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تہی جسوقت کہ جہاد کرتی ساتھ ہماری کسی قوم سی یعنی حضرت جہاد کرتی کسی قوم سی اور ہم حاضر ہوتی حضرت کی خدمت مین نہ تہی کہ جہاد
کرین ساتھ ہماری یہانتک کہ صبح کرتی اور دیکہتی طرف اونکی پس اگر سنتی اذان باز رہتی اونسی اور اگر نہ سنتی اذان تو غارت کرتی اونکو
کہا انس نی پس نکلی ہم طرف خیبر کی پس پہونچی ہم طرف اون کی رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار ہوئی اور سوار
ہوا مین پیچہی ابوطلحہ کی اور تحقیق قدم میری البتہ لگتی تہی قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی بسبب اسکی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سواری پاس تہی ہماری سواری کی کہا انس نی پس نکلی خیبر والی طرف ہماری ساتھ تہیلون و بیلچون اپنی کی یعنی ساتھ اسباب زراعت
کی زراعت کی یعنی بیچ ہماری آئی سی پس جب دیکہا اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئی محمد قسم ہی اللہ کی آئی محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی
طرف قلعہ کی پس جب دیکہا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ہہالتی فرمایا یعنی ازراہ تفاول کی ساتھ شکست پانی اونکی اللہ بڑا ہی اللہ بڑا ہی
خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اوترتی ہین بیچ میدان ایک قوم کی پس بری ہوئی صبح اوس قوم کی کہ ڈرائی گئی
ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اور دیکہتی طرف اون کی یعنی تامل کرتی اونکی حال مین اور استدلال کرتی اونکی عقائد پر ساتھ افعال اونکے کی
اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہہ شہر کفار کا ہی لیکن پہر بہی تامل کرتی واسطی احتمال اسکی کہ شاید مسلمان ہون اوسمین پس اگر اذان سنتی تو نہ لوٹتی اور اگر نہ سنتی
تو لوٹتی بسبب پانی علامت کفر کی ہاں یہی کہ ترک کرنا اذان کا اوسوقت مین مسلمانون سی متصور نہ تہا کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر
کہ اذان شعار اسلام سی ہی اور نہین جائز ترک کرنا اوسکا اگر ایک شہر کی لوگ متفق ہون ترک کرنی اذان پر تو واجب ہی امام
پر قتال کرنا اون سی اسیطرح فقہای حنفیہ نی لکہا ہی اور تحقیق ہم الخ یہہ جملہ مستانفہ ہی بیان واسطی سبب خبر ای

خیبر کی اور ڈرائی گئی ہین یعنی کفار یعنی بری ہی صبح اون کی سبب نازل ہونی عذاب اسکی ساتہہ قتل کی او غارت کئی گئی اور یہہ نکالا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی اس آیہ سی افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی
تکبیر کہنا وقت ملنی کی دشمن سی اور جائز ہی استشہاد ساتہہ قرآن کی بیچ مثل ایسی حال کی بیچ امور محققہ کی اور اسیکی مثل ہی جو کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت فتح مکہ کی کہا جاء الحق وزہق الباطل کہا علما نی کہ مکروہ ہی سی جو کہ ہو بطریق ضرب المثل کی محاورات مین اور
کلام لغو مین واسطی تعظیم کتاب اللہ تعالی کی کہتا ہون مین بلکہ تصریح کی ہی بعضی علما ہماری نی ساتہہ اسکی کہ کفر ہی رکہنا کلام اللہ تعالی کا جگہہ
کلام اپنی کی اسطرح کہ خطاب کری ایک شخص کو کہ نام اوسکا یحیی ہو وقت دینی کتاب کی ساتہہ اس آیۃ کی یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ اور
اسیطرح کہنا بسم اللہ کا جگہہ کہا کی اور داخل ہو کی اوساتہ انکیکی اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جاء الحق وزہق الباطل نہین ہی قبیلہ
استشہاد سی بلکہ قبیلہ امتثال سی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقل جاء الحق وزہق الباطل اور اسیطرح کہنا
رب زدنی علما کا بموجب قل رب زدنی علما کی اوساتہ انکیکی بجالانا حکم الہی کا ہی پس یہہ مستحب ہی خ ح ع **وعن النعمان بن مقرن**
قال شهدت القتال مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان اذا لم يقاتل
اول النهار انتظر حتى تهب الارواح وتحضر الصلوة رواه البخاري
اور روایت ہی نعمان بن مقرن سی کہ کہا حاضر ہوا مین قتال مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی جسوقت کہ نہ قتال کرتی
اول دن انتظار کرتی یہانتک کہ چلتین ہوائین اور آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ قتال وقت نماز ظہر کی اوس صورت مین تہا کہ اول دن مین قتال واقع نہوتا غالبًا احوال مختلف تہا کبہی اول روز مین اور کبہی دوپہر
ڈہلی خ ح **الفصل الثالث** فصل دوسری **عن النعمان بن مقرن** قال شهدت مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم وكان اذا لم يقاتل اول النهار انتظر حتى تزول الشمس وتهب
الرياح وينزل النصر رواه ابوداود روایت ہی نعمان بن مقرن سے کہ کہا حاضر ہوا
مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نہ لڑتی اول روز مین انتظار کرتی یہانتک کہ ڈہلتا
آفتاب اور چلتین ہوائین اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوا فتح کی یا حاصل ہونا فتح کا برکت دعا مسلمین کی بعد نماز کی مجاہدین کی لیی
نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** قتادة عن النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم
فكان اذا طلع الفجر امسك حتى تطلع الشمس فاذا طلعت قاتل فاذا انتصف النهار
امسك حتى تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتى العصر
ثم امسك حتى يصلي العصر ثم يقاتل قال قتادة كان يقال عند
ذلك تهيج رياح النصر ويدعو المؤمنون لجيوشهم في صلوتهم رواه
الترمذي اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی نعمان بن مقرن سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر ٹہیرتی یعنی باز رہتی شروع کرنی جہاد کی سی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ
ہوتی نماز صبح سی پہر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتی پہر جسوقت دوپہر ہوتی یعنی دوپہر شرعی کہ وہ وقت چاشت ہی قریب دوپہر کی

ٹہیرتی یہانتک کہ ڈہلتی دوپہر پس جوقت کہ ڈہلتی دوپہر یعنی دوپہر ڈہلتی اور نماز پڑہ چکتی لڑائی عصر تک پہر ٹہیرتی یہانتک کہ نماز پڑہتی عصر کی پہر لڑتی کہہ قتادہ نی تہا کہا جاتا یعنی صحابہ کہتی تہی بیچ حکمت اس فصل کی کہ اس جہت سی تہا کہ نزدیک ان اوقات کی چلتی ہین باوین نصرت کی اور دعا کرتی ہین مسلمان واسطی لشکرون اپنی کی بیچ نمازون اپنی کی یعنی بعد نماز کی یا درمیان نماز بیچ جسیکہ بیچ پڑہتی قنوت کی حدیثین آ ئین ہین نقل کی یہہ ترمذی نی

وعن عصام المزنی قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فقال اذا رایتم مسجدا او سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عصام مزنی سی کہ کہا بہیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک چہوٹی لشکر کی اور فرمایا جوقت دیکہو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتی پس قتل نکرو کسیکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی جبکہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سی پس قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سے

ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابی وائل قال کتب خالد بن الولید الی اہل فارس بسم اللہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید الی رستم ومہران فی ملاء فارس سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فانا ندعوکم الی الاسلام فان ابیتم فاعطوا الجزیۃ عن ید وانتم صاغرون فان ابیتم فان معی قوما یحبون القتل فی سبیل اللہ کما یحب فارس الخمر والسلام علی من اتبع الہدی رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی ابی وائل سی کہ کہا لکہا خالد بن ولید نی طرف اہل فارس کی یعنی سردارون انکی کی یہہ نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سی ہی طرف رستم اور مہران کی کہ داخل ہین بیچ جماعت فارس کی سلام او سپر کہ پیروی کری ہدایت کی ہی بعد از سلام کی جانو تم کہ ہم بلاتی ہین تم کو طرف اسلام کی یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس ادا کرو جزیہ یعنی ہاتہہ سی ذلیل ہوکر پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سی پس ہلاک و پشیمان ہوگی اسلیے کہ تحقیق ساتہہ میری ایک قوم ہی کہ دوست رکہتی ہین قتل کرنیکو یا مارے جانیکو راہ خدا مین جیسیکہ دوست رکہتی ہین اہل فارس شراب کو یعنی مست و بیہوش ہوتی ہین قتال مین یا خوش ہوتی ہین اور لذت پاتی ہین و سلام ہی او سپر کہ پیروی کری ہدایت کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین

باب القتال فی الجہاد باب ہی لڑائی کا جہاد مین **ف** یعنی اسمین وہ حدیثین ہین کہ رغبت دلاتی ہین حضرت نی انمین جہاد کی اور بیان کیا ہی ثواب جہاد کا ع **الفصل الاول** فصل پہلی عن جابر قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد ارایت ان قتلت فاین انا قال فی الجنۃ فالقی تمرات فی یدہ ثم قاتل حتی قتل متفق علیہ روایت ہی جابر سی کہ کہا کہا ایک شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن جنگ احد کی خبر دو تم اگر مین مارا جاؤن یعنی شہید ہوون پس کہان ہونگا مین یعنی بہشت مین یا دوزخ مین فرمایا بہشت مین پس پہینکدین اوسنی کہجورین کہ تہین اوسکی ہاتہہ مین یعنی واسطی جلدی حاصل ہونی شہادت کی اور داخل ہونی کی بہشت مین پہر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن کعب بن مالک قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید غزوۃ الا ورّی بغیرہا حتی کانت تلک الغزوۃ یعنی غزوۃ تبوک غزاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حر شدید واستقبل سفرا بعیدا ومفازا وعدوا کثیرا فجلی للمسلمین امرہم لیتاہبوا اہبۃ غزوہم فاخبرہم بوجہہ الذی یرید رواہ البخاری اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا نہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتی کسی غزوی یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتی ساتہہ غیر اوسکی یہانتک کہ ہوا یہہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک کا کیا تبوک کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ گرمی سخت کی اور

متوجہ ہوئی سفر دور و دراز کو اور جنگلوں بی آب و گیاہ کو اور بہت سی دشمنوں کو پس کہول کر کہدیا حضرت نی مسلمانوں کو احوال اس غزوے کا تا درستی
کریں سامان جہاد اپنی کی پس خبر دی حضرت نی صحابہ کو ساتہہ ارادہ و روش اپنی کی کہ ارادہ رکہتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** توریہ کی معنی ہین چہپانا
ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرت چاہتی کہ ایک جگہہ جہاد کو جائین تو لوگون مین ایسا مشہور کر دیتی کہ اور جگہہ جاوینگی اور یہہ اسلیی تہا
کہ دشمن غافل ہین یہہ قسم خدعہ سی تہا جیسا کہ آیا ہی حرب خدعۃ اور یہہ نحو بطریق تعریض و کنایہ کی تہا نہ ساتہہ قول صریح کی جیسی کہ ایک جگہہ کی جہاد کا
ارادہ کرتی تو احوال اور جگہہ کا اور کیفیت اوسکی راہ کی پوچہتی اور خیمہ اوس طرف نکالتی صریح نہ کہتی تہی کہ مین فلانی جگہہ جاتا ہون تا جہوٹ نہ لازم آوی
یہان تک کہ ہوا یہہ جہاد کہ جہاد تبوک ہی اشارہ طرف اوس جہاد کی کیا کہ معلوم و معروف تہا نسبت کعب بن مالک کی اور کعب وہ مین حضرت کی ساتہہ نہ
گئی تہی مدینہ ہی مین رہ گئی تہی چنانچہ قصہ اوسکا مشہور اور مذکور ہی قران مجید مین یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا و محنت کی پڑا تہا اوسمین اور دور و دراز ہلکی تہا
کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کی ہی چودہ منزل مدینہ سی اور یہہ اخیر غزوہ حضرت کی غزوون مین سی تہا کہ سنہ ۹ مین ہوا اور بڑی بڑی تکلیفین صحابہ کو
وہان دہاپئین ؛ ح **وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ متفق علیہ** اور روایت ہی جابر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑائی فریب ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی مین زیادہ مفید ہوتا ہی بہت
ایسی اور فریب اسطرح دی کہ میدان جنگ سی ہٹ جاوی تا غنیم غافل ہو اور خیال کری کہ جنگ سی پہر گیا پہر یکا یک حملہ کری پس اسطرح اور مانند اسکی کی
فریب کری اور صریح جہوٹ نہ بولی اور لفظ خدعہ ساتہہ زبر اور پیش خ اور جزم دال کی ہی اور زبر افصح ہی یعنی حرب تمام ہوتی ہی ساتہہ ایک فریب کی
اور ساتہہ زیر خ کی بہی آیا ہی یعنی نوعی از فریب اور ساتہہ پیش خ اور زبر دال کی یعنی جنگ بہت فریب دینی والی ہی یعنی آدمی کی خیال مین کچہہ
کچہہ ڈالتی ہی پہر جب جنگ کرتا ہی تو امر خلاف اوسکی ظاہر ہوتا ہی جیسی کہ ضحکۃ اور لعبۃ کہتی ہین اوسکو کہ بہت ہنستا ہی اور بہت کہیلتا ہی اور اتفاق
ہی علما کا اسپر کہ جائز ہی فریب کرنا ساتہہ کفار کی لڑائی مین مگر جس صورت مین کہ اوسمین نقض عہد و امان ہو تو نکری ؛ ح ع **وعن انس**
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ من الانصار معہ اذا غزا یسقین الماء ویداوین الجرحی
رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین لیجاتی ام سلیم کو اور کتنی عورتون کو انصار مین سی ساتہہ
اپنی جسوقت کہ جہاد کرتی حضرت یعنی مع صحابہ کی پانی پلاتین یہہ عورتین یعنی غازیون کو اور دوا کرتین زخمیون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ جہاد مین لیجانا ظاہر ہونکا واسطی مصلحت پانی پلانیکی اور دوا کرنی کی جائز ہی اور اگر واسطی مصلحت مباشرۃ و صحبت کی لیجاوین
تو لونڈیان بہتر ہین آزاد سی ؛ ع ح **وعن ام عطیۃ قالت غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات**
اخلفہم فی رحالہم فاصنع لہم الطعام واداوی الجرحی واقوم علی المرضی رواہ مسلم
اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا غزوی کیی مینی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سات غزوی پیچہی رہتی تہی مین اون کی ڈیرون مین پس تیار کرتی تہی مین واسطی
اون کی کہانا اور دوا کرتی تہی مین زخمیون کی اور خبرگیری کرتی تہی مین بیمارون کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن عبد اللہ بن عمر قال**
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی عورتون کی سی اور لڑکون کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ
نہ قتل کیجاوی عورت اور نہ لڑکا اور نہ جاماندہ اور نہ اندہا اور نہ شیخ فانی لیکن جو کہ اور دیوانہ قتل کیی جاوین حالت قتال اپنی مین اور عورۃ ملکہ قتل کیجاوی اگرچہ نہ
قتال کری اور اسیطرح لڑکا بادشاہ اسلیی کہ بادشاہ کی قتل مین شوکت اون کی ٹوٹتی ہی ع ح **وعن الصعب بن جثامۃ قال سئل**

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدِّيَارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی صعب بن جثامہ سی کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل دار سے یعنی کافرون سی کہ ہتی ہین شہرون مین شبخون کیی جاوین پس ماری جاوین عورتین اونکی اور اولاد اونکی فرمایا کہ وہ بہی انہین مین سی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ وہ تابع ہین اپنی بابون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف یعنی عورت کو اور لڑکون کو جہاد مین قصداً قتل نہ کیجیی اگر شبخون کی حالت مین ماری جاوین تو کچہہ مضائقہ نہین کہ یہہ بہی کافر ہین مانند بڑی مردونکی حکم قتل مین بسبب استیاز نہونی اونکی بڑی مردون لڑنیوالی سی ﴿ع﴾ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ، حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ، وَفِي ذٰلِكَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا کاٹنی درخت کہجورون بنی نضیر کی کا اور جلانی اونکیکا حکم فرمایا اور اوسکی حق مین کہا ہی حسان نی شعر اور آسان ہوا اوپر سردارون بنی لوی کی جلانا بویرہ کا پہیلا ہوا اور اوسمین آیۃ اوتری جو کچہہ کہ کاٹا تمنی درخت کہجور سی یا چہوڑ دیا تمنی اوسکو کہڑا ہوا اوسکی جڑون پر یعنی نہ کاٹا پس ساتہہ حکم اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہی قبائل یہود سی جب وہنون نی توڑا عہد اور قصد کیا حضرت کی قتل کرنیکا تو نازل ہوئی وحی ساتہہ تغیر کی کہ قصد کیا اونہون نی پس جلاوطن کیی گئی طرف خیبر کی اور جلائی گئین کہجورین اون کی اور خراب کیی گئی گہر اونکی اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہین شاعر حضرت کی اور لوی ساتہہ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید ی کی اولاد نضر بن کنانہ سی ہی کہ حضرت کی جدا دسی ہین اور مراد بنی لوی سی اشراف قریش ہین یعنی اصحاب حضرت کی اور بویرہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ جہان کہجورین بنی نضیر کی تہین اور روایت کیا گیا ہی کہ جب حضرت نی حکم کیا بنی نضیر کی کہجورون کی کاٹنی کا تو اونہون نی کہا یا محمد آپ منع فرماتی تہی فساد کرنی سی زمین مین پس یہہ کہجورین کیون کاٹتین اور جلاتین پس آیۃ مذکورہ اوتری تو اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کاٹنا اور جلانا درختون کفار کا ﴿ع ح﴾ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا كَتَبَ اِلَيْهِ يُخْبِرُهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ فِيْ نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عون سی یہہ کہ نافع نی لکہا طرف ابن عون کی درحالیکہ خبر دیتا تہا نافع اوسکو یہہ کہ ابن عمر نی خبر دی اوسکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لوٹا بنی مصطلق کو اسحال مین کہ غافل تہی وہ اپنی مواشی مین بیچ مکان مریسیع کی پس قتل کیا اونکی لڑنیوالون کو اور بندی پکڑ لائی عورتون اور لڑکون کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی مصطلق بطن ہی خزاعہ مین سی اور مریسیع نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی وہان پانی تہا بنی مصطلق کا اور لڑنی والون سی مراد ہین وہ شخص کہ لیاقت رکہتی تہی لڑنی کی یعنی مرد عاقل و بالغ اور ذریت سی مراد ہین عورتین اور لڑکی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی قتل کرنا کفار کا اور لی لینا اونکی اموال کا حالت غفلت مین ﴿ع﴾ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ

وَصُفُّوا لَنَا إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی اسید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمکو دن جنگ بدر کی جسوقت کہ صف باندہی ہمنی واسطی لڑائی قریش کی اور صف باندہی قریش نی واسطی لڑائی ہماری کی جسوقت کہ نزدیک پہونچین وہ تمہاری یعنی ایسی کہ تیر پہونچ سکی اونتک پس مارو اونکو تیر اور بیچ ایک روایت بخاری کی ہی جسوقت کہ نزدیک پہونچین وہ تمہاری پس تیر مارو اونکو اور باقی رکہو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ کر ڈالو کچہہ باقی بہی رکہو تا وہ غالب نہون تمپر بسبب نہی ہونی تمہاری کی نقل کی یہہ بخاری نی وَحَدِيثُ سَعْدٍ هَلْ تُنْصَرُونَ سَنَذْكُرُ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اور حدیث سعد کی کہ سرا اوسکا ہل تنصرون ہی ذکر کرینگی ہم بیچ باب فضل الفقراء کی اور حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا بیچ باب المعجزات کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سی کہ کہا تعبیہ کیا ہم کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی بدر بیچ ایک رات نقل کی یہہ ترمذی نی ف تعبیہ کیا یعنی مہیا کیا لڑائی کی لیی ساتہہ پہنانی ہتیارون کی اور برابر کین صفین اور قایم کیا ہر ایک کو ہم مین سی اوس جگہہ کہ مناسب تہی اوسکی لیی رات کو تا دن کو اسیطرح کہڑی رہین ۱۲ع وَعَنِ الْمُهَلَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مہلب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی غزوہ خندق مین اگر شبخون کرین تمپر دشمن پس چاہیی کہ ہووے علامت تمہاری لفظ حم لاینصرون نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی ف علامت الخ تا پہچانا جاوی کہ مسلمان کون ہی اور کافر کون اور یہہ قرارداد سپاہیون کا ہی کہ ایک بولی اپنی مین مقرر کر لیتی ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا ہی خصوصا وقت شبخون کی کہ اشتباہ اوسمین اکثر ہوتا ہی حاصل یہہ کہ اپنی لوگون کو کہدیتی ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو یہہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو زبان انگریزی مین بلول کہتی ہین اور معنی اسکے یہہ ہین ای وتارنیوالی حم کی مدد نہ دیی جاوینگا فز۱۲ع ح وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدُ اللَّهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا تہی علامت مہاجرین کی عبد اللہ اور علامت انصار کی عبدالرحمن یعنی کسی اور غزوی مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سلمۃ بن الکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ ابوبکر صدیق رضی کی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ پس شبخون کیا ہمنی کفار پر درحالیکہ قتل کرتی تہی ہم اونکو اور تہی علامت ہماری اوس رات یعنی پہچان اپنی لوگون کی کلمہ امت امت یعنی مار ای خدا تعالی دشمنون کو نقل کی یہہ ابو داؤد نی

رسول اللہ

باب جہاد ...

وعن قيس بن عباد قال كان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يكرهون الصوت عند القتال رواه ابو داود

اور روایت ہی قیس بن عباد سی کہ کہا تہی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکروہ رکہتی آواز کو وقت لڑائی کی یعنی سوا ہی ذکر اللہ کی نقل کی یہہ ابو داود نی

ف عادۃ ہی لڑنیوالون کی کہ وقت لڑائی کی آواز بلند کرتی ہین یعنی شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتی ہین تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ سبات کے حقیقت نہ جانتی تہی اسلیی کہ اسمین فرق باطنی نہین بلکہ بلند کرتی تہی اپنی آوازین ساتہہ ذکر اللہ کی کہ اسمین مطلب پایا جاتا ہی دنیا اور آخرۃ کی ہی ع

وعن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اقتلوا شيوخ المشركين واستحيوا شرخهم اي صبيانهم رواه الترمذي وابو داود

اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا قتل کرو مشرکون کی بڑی عمروالی اور زندہ رکہو چہوٹی عمروالی یعنی لڑکی لڑکیون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف مراد بڑی عمروالون سی یا تو جوان ہین مقابل لڑکون کی یا وہ بڈہی کہ قوی اور قادر ہون لڑائی پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جبکہ صاحب رای اور تدبیر ہو لڑائی مین ۔ ع وعن عروة قال حدثني اسامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد اليه قال اغر على ابنى صباحا وحرق رواه ابو داود اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا حدیث کی مجہکو اسامہ نی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکید کی طرف اوسکی یعنی جبکہ امیر کر کی بہیجا اوسکو فرمایا غارت کر تو ابنا پر وقت صبح کی اور جلا دی یعنی کہیتیان اور درخت اور گہر اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ابنا نام ایک جگہہ کا ہی شام مین اور اس سی معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہر اور کفار کا جائز ہی ۔ ع و

عن ابي اسيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر اذا اكثبوكم فارموهم ولا تسلوا السيوف حتى يغشوكم رواه ابو داود اور روایت ہی ابی اسید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی جسوقت کہ قریب آوین تمہاری کفار پس تیر مارو اون کو اور مت سونتو تلوارین یہانتک کہ قریب ہو جاوین وہ تمہاری نقل کی یہہ ابو داود نی وعن رباح بن الربيع قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة فراى الناس مجتمعين على شيء فبعث رجلا فقال انظر على ما اجتمع هؤلاء فجاء فقال على امراة قتيل فقال ما كانت هذه لتقاتل وعلى المقدمة خالد بن الوليد فبعث رجلا فقال قل لخالد لا تقتل امراة ولا عسيفا رواه ابو داود اور روایت ہی رباح بن ربیع سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوہ مین پس دیکہا لوگون کو کہ جمع ہو رہی ہین ایک چیز پر پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور فرمایا دیکہہ کس چیز پر جمع ہو رہی ہین یہہ پس آیا وہ شخص اور کہا جمع ہو رہی ہین ایک عورت پر کہ ماری گئی ہی وہ پس فرمایا نہ تہی لڑتی یعنی پس کیون مارا اسکو اور تہی اگلی فوج پر خالد بن ولید پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور کہا کہدی اسطی خالد کی کہ نہ مار کسی عورت کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف مراد مزدور سی وہ مزدور ہی کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کی لیی ہو ع

وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انطلقوا بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله لا تقتلوا شيخا فانيا ولا طفلا صغيرا ولا امراة ولا تغلوا وضموا غنائمكم واصلحوا واحسنوا فان الله يحب المحسنين رواه ابو داود

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی مجاہدون کو وقت بہیجنی کی جہاد کی لیی روانہ ہو ساتہہ نام خدا کی اور ساتہہ توفیق و تائید کی اور اوپر دین رسول خدا کی نہ مارنا تم نہایت بوڑہی کو اور نہ چہوٹی لڑکی کو اور نہ عورتکو اور خیانت نکرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم مال غنیمت کا اور صلح کرو تم آپسمین ساتہہ ترک تنازع کی یا کفار سی اگر مصلحت دیکہو یا سنوارو امور اپنی اور نیکی کرو یعنی آپس مین اسلیی کہ خدا تعالی دوست رکہتا ہی نیکی کرنیوالون کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف نہایت بوڑہی کو یعنی مگر جبکہ ہو وہ لڑنیوالا یا صاحب رای و تدبیر تو اس صورت مین اوسکو بہی مار ڈالو اور ظاہر یہہ ہی کہ لفظ صغیرا بدل ہی یا بیان ہی لفظ طفلا کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور استثنا کیا گیا ہی اس سی وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنیوالا اور نہ

عورۃ کو یعنی جبکہ نہو وہ لڑنیوالی اور نہو ملکہ اور نہ صاحب رای لڑائی بیچ **وعن علیؓ** قال لما کان یوم بدر تقدم عتبۃ بن ربیعۃ
وتبعہ ابنہ واخوہ فنادی من یبارز فانتدب لہ شباب من الانصار فقال من انتم فاخبروہ فقال لا حاجۃ
لنا فیکم انما اردنا بنی عمنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم یا حمزۃ قم یا علی قم یا عبیدۃ بن الحارث
فاقبل حمزۃ الی عتبۃ واقبلت الی شیبۃ واختلف بین عبیدۃ والولید ضربتان فاثخن کل واحد
منھما صاحبہ ثم ملنا علی الولید فقتلناہ واحتملنا عبیدۃ رواہ احمد وابو داود
اور روایت ہی حضرت علی رضا سی کہ کہا جب ہوا دن جنگ بدر کا آگی بڑہا یعنی لڑنیکی لیی کفار مین سی عتبہ بن ربیعہ اور پیچہی آیا اوسکی بیٹا اوسکا یعنی ولید
اور بہائی اوسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ نی کون ہی کہ نکلی میدان مین لڑائی کی لیی پس جواب یا عتبہ کو کئی ایک جوانون نی انصار مین
سی یعنی نکلی میدان مین صف مین سی لڑائی کی لیی ساتہہ عتبہ و ہمراہیون اوسکی کی پس کہا عتبہ نی کون ہو تم پس خبر دی ان جوانون نی اوسکو کہ ہم انصار
مین پس کہا عتبہ نی نہین حاجت ہم کو بیچ تمہاری یعنی تمسی لڑنیکا ارادہ نہین رکہتی ہین سوا ای سکی نہین کہ ارادہ کری ہین ہم ساتہ چچا اپنی کی لڑکونکی
اور مہاجرین ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا ہو تو ای حمزہ کہڑا ہو تو ای علی کہڑا ہو تو ای عبیدہ بیٹی حارث کی پس متوجہ ہوی حمزہ طرف
عتبہ کی یعنی لڑنیکی لیی اور مارا اوسکو اور متوجہ ہوا مین یعنی حضرت علی طرف شیبہ کی یعنی اور قتل کیا مینی اوسکو اور جاری ہوئین درمیان عبیدہ
اور ولید کی دو ضربین پس زخمی او رسست کیا ایک نی اون دونون مین سی مقابلی والی اپنی کو پہر حملہ کیا ہمنی ولید پر پس قتل کیا ہمنی اوسکو اور
اوٹہا لائی ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ مین سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **وعن ابن عمر** قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی سریۃ فحاص الناس حیصۃ فاتینا المدینۃ فاختفینا بھا وقلنا ھلکنا ثم اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقلنا یا رسول اللہ نحن الفرارون قال بل انتم العکارون وانا فئتکم رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود
نحوہ وقال لا بل انتم العکارون قال فدنونا فقبلنا یدہ فقال انا فئۃ المسلمین اور روایت ہی ابن عمر سی کہ
کہا بہیجا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک لشکر کی پس بہاگی لوگ بہاگنا پس آئی ہم مدینہ مین پس چہپ ہی دہمین یعنی بسبب حیا کی اور
کہا ہمنی یعنی اپنی دل مین یعنی آپس مین ہلاک ہوی ہم یعنی گنہگار ہوی بسبب بہاگنی کی دشمنو سنی پہر آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور
کہا ہمنی یا رسول اللہ ہم ہین بہاگنی والی فرمایا حضرت نی یعنی واسطی دفع خجالت ان کی کی بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو اور مین جماعت تمہاری ہون نقل
کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابی داود کی مانند اسی کی اور فرمایا نہین بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو کہا ابن عمر نی پس نزدیک ہوی ہم اور بوسہ لیا ہمنی
ہاتہہ ونکا اور فرمایا حضرت نی مین جماعت مسلمانونکی ہون **ف** حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو علکی معنی ہین میل کرنا اور پہر آنا لڑائی مین یعنی اگر بہاگی لڑائی
مین سی بہ نیت اسکی کہ مدد لیکر پہر لڑائی میں آوینگی گناہ نہین اور جماعت مسلمانونکی ہون یعنی مددگار و ناصر تمہارا ہون فی ذات شریف اپنی کو تنہا منزلہ
جماعت کی کیا بسبب عظمت و برکت کی جیسیکہ قرآن مجید مین آیا ہی ان ابراہیم کان امۃ **وسنذکر** حدیث امیۃ بن عبد اللہ
کان یستفتح وحدیث ابی الدرداء ابغونی فی ضعفائکم فی باب فضل الفقراء ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگی ہم
حدیث امیہ بن عبد اللہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی وکان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی کہ سرا اوسکا ابغونی فی ضعفائکم ہی بیچ باب فضل فقراء کی اگر چاہی
گا اللہ تعالی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ثوبان بن یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصب المنجنیق
علی اھل الطائف رواہ الترمذی مرسلا روایت ہی ثوبان بن یزید سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا کیا گوپیا اوپر اہل طائف

کی نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی ف منجنیق ایک آلہ ہی کہ پہینکی جاتی ہین ساتہہ اوسکی پتہر ۃ ع **باب حکم**
الاسراء باب ہی بیچ بیان حکم قیدیون کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال عجب اللہ من قوم یدخلون الجنۃ فی السلاسل وفی روایۃ یقادون
الی الجنۃ بالسلاسل رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نی
یعنی راضی ہوا اوس قوم سی کہ داخل ہوتی ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہینچی جاتی ہین طرف جنت
کی ساتہہ زنجیرون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی کفار زبردستی پکڑی جاتی ہین اور زنجیر و بیڑیون مین قید کرکر دار الاسلام مین لائی
جاتی ہین اللہ تعالی اون کو ایمان نصیب کرتا ہی پس داخل ہون گی جنت مین یعنی ایمان اون کا سبب ہوا دخول جنت کا ع **وعن**
سلمۃ بن الاکوع قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین من المشرکین وہو فی سفر فجلس عند
اصحابہ یتحدث ثم انفتل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوہ واقتلوہ فقتلتہ فنفلنی
سلبہ متفق علیہ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جاسوس مشرکین سی اس حال مین
حضرت تہی بیچ سفر کی پس بیٹہا وہ حضرت کی یارون کے پاس باتین کرتا تہا پہر پہرا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہونڈو
اوسکو اور قتل کرو اوسکو پس قتل کیا مینی اوسکو پس دیا حضرت نی مجکو اسباب اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعنہ** قال غزونا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوازن فبینا نحن نتضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل علی جمل
احمر فاناخہ وجعل ینظر وفینا ضعفۃ ورقۃ من الظہر وبعضنا مشاۃ اذ خرج یشتد فاتی جملہ فاثارہ فاشتد بہ
الجمل فخرجت اشتد حتی اخذت بخطام الجمل فانختہ ثم اخترطت سیفی فضربت راس الرجل ثم جئت بالجمل اقودہ
علیہ رحلہ وسلاحہ فاستقبلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقال من قتل الرجل قالوا ابن الاکوع
قال لہ سلبہ اجمع متفق علیہ اور روایت ہی سلمہ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوازن پر کہ
نام ایک قبیلہ کا ہی قیس سی پس اوس وقت مین کہ ہم طعام چاشت کا کہاتی تہی ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ
کی پس بٹہایا اوسکو اور شروع کیا دیکہنا اور حال آنکہ ہم مین تہی سستی یعنی بسبب لاغری اور پیادہ پائی کی اور کمی سواری کی یعنی یہہ کہ ہم مین سی بعضی
کم ہین اور بعضی ہمارے پیادہ پا تہی ناگہان نکلا وہ یعنی ہمارے درمیان مین سی دوڑتا پس آیا وہ اپنی اونٹ کی پاس پس کہڑا کیا اوسکو یعنی بعد سوار ہونے کے
اوسپر پس دوڑایا اوسکو اونٹ نی اور نکلا مین دوڑتا ہوا پیچہی اوسکی یہانتک کہ پکڑی مینی مہار اونٹ کی اور بٹہایا مینی اوسکو پہر ننگی کی مینی تلوار اپنی اور
ماری اوسکی سر پر پہر لایا مین اونٹ کو کہینچتا ہوا اس حال مین کہ اوسپر تہا اسباب اوسکا اور ہتیار اوسکی پس سامنی آئی میری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ
پس فرمایا کس شخص نی قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ نی کہ سلمہ بن اکوع نی مارا فرمایا واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا سب نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن**
ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بن معاذ بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی حمار
فلما دنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم فجاء فجلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہؤلاء
نزلوا علی حکمک قال فانی احکم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ قال لقد حکمت فیہم بحکم الملک وفی روایۃ بحکم اللہ
متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جبکہ نکلی بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کے بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی

کسی شخص کو واسطی بلانی سعد کی پس آئی سعد بن معاذ سوار ایک گدہی پر پس جب نزدیک پہونچی سعد فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑی ہو واپنی سردار اپنی کی طرف پہر آئی سعد اور بیٹہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلی ہین اوپر حکم تمہاری کی کہا سعد نی پس تحقیق مین حکم کرتا ہون یہہ کہ مارے جاوین لڑنیوالی یعنی جوکہ قابل لڑنی کی ہین اور یہہ کہ بندی کیے جاوین لڑکی اور عورتین فرمایا تحقیق حکم کیا تونی بیچ اون کی ساتہہ حکم بادشاہ کی یعنی ایسا حکم کیا تونی کہ اللہ تعالی راضی ہو اسبب اوسکی اور ایک روایت مین ہی ساتہہ حکم اللہ تعالی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سعد بن معاذ کبار صحابہ اور مشاہیر انصار سی ہین اور سردار اوسکی اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہین یہود کی حلفا اونکی اور عہد و امان اون کی مین تہی پس جب آنحضرت نی بنو قریظہ کو بعد غزوہ احزاب کی سنہ ۵ پانچ مین پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتہہ عہد سعد بن معاذ کی ورتری یعنی کہا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہم اختیار کرین گی اونہون نی خیال کیا تہا کہ ہم اون کی عہد و امان مین ہین رعایت ہماری حال کی کرین گی اور ہماری خلاصی مین کوشش کرین گی پس جب اوتری تو حضرت نی سعد کو بلوایا جیسیکہ مذکور ہوا اور کہڑی ہو تم الخ کہا نووی نی کہ اسی علوم ہوا اہل فضل کی تعظیم و توقیر کری اور کہڑا ہو جاوی وقت آنی اوسکی کی اور حجت پکڑی ہی ساتہہ اسکی جمہور نی اور بعضون نی کہا کہ نہین تہا یہہ امر کہڑی ہونیکا تعظیم کی لیی بلکہ بسبب اسکے تہا کہ سعد بن معاذ بیمار تہی بسبب اسکی کہ زخم تیر کا اونکی ران مین تہا کہ غزوہ خندق مین تیر لگا تہا اور طاقت اوترنی کی سواری پر سی نرکہتی تہی پس فرمایا لوگون کو جاؤ اور مدد اون کی کرو اوترنی مین ؛ ع ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر طرف نجد کی پس پکڑ لائی لشکر کی لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی کہا جاتا تہا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہی شہر کا پس باندہ دیا اوسکو ایک ستون سی ستونون مسجد نبوی کی سی پس نکلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ یعنی کیا ہی حال تیرا خبر دی یا کیا ہی گمان تیرا مجہہ پر کہ کیا معاملہ کرونگا ساتہہ تیری پس کہا نزدیک میری ای محمد خیر خوبی ہی یا نزدیک میری بہت مال ہی اگر قتل کروگی تم یعنی مجکو قتل کروگی خون والی کو یعنی اوسکو کہ مستحق قتل ہی پس اسمین قرار دی اپنی تقصیر کا یا مراد یہہ ہی کہ اوسکو مارو گی کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلہ لی گی پس اسمین دعوی ہی اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگی انعام کروگی اوپر قدردان کی یعنی سلوک اور اوسکا بدلہ میری طرف سی ہوگا اور اگر ہو تم چاہتی مال پس مانگو دیی جاؤگی مال سی جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ پس کہا نزدیک میری وہی چیز کہ کہی مین نی واسطی آپکی اگر بخشش کروگی بخشش کروگی قدردان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والیکو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیی جاؤگی مال جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو اسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ ہوا اگلی سی اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اوسکو کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ پس کہا نزدیک میری وہی چیز ہی کہ کہی مین نی واسطی آپ کی اگر بخشش کروگی بخشش کروگی قدردان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والی کو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیی جاؤگی مال سی جسقدر چاہو

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلقوا ثمامة فانطلق الى نخل قريب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله يا محمد والله ما كان على وجه الارض وجه ابغض الي من وجهك فقد اصبح وجهك احب الوجوه كلها الي والله ما كان من دين ابغض الي من دينك فاصبح دينك احب الدين الي والله ما كان من بلد ابغض الي من بلدك فاصبح بلدك احب البلاد كلها الي وان خيلك اخذتني وانا اريد العمرة فماذا ترى فبشره رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره ان يعتمر فلما قدم مكة قال له قائل اصبوت فقال لا ولكني اسلمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا والله لا ياتيكم من اليمامة حبة حنطة حتى ياذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم واختصره البخاري پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ طرف درختوں کھجور کی کہ نزدیک تھے مسجد کی پس نہایا پھر آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود سوای اللہ کی اور گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ محمد بندے اوسکی ہیں اور رسول اوسکی اے محمد قسم ہے خدا کی نہ تہا روی زمین پر کوئی منہہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میری منہہ آپ کی سے پس تحقیق ہو گیا یعنی اب منہہ تمہارا محبوب تر ساری منہوں سے طرف میری قسم ہے خدا کی نہ تہا کوئی دین مبغوض تر طرف میری دین آپ کی سے پس ہو گیا دین آپ کا محبوب تر ساری دینوں کا طرف میری قسم ہے اللہ کی نہ تہا کوئی شہر مبغوض تر میری طرف شہر آپکی سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب تر ساری شہروں کا طرف میری اور تحقیق آپکی لشکر نے پکڑ لیا مجکو اس حال میں کہ میں ارادہ رکہتا تہا عمرہ کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتہہ اسکی کہ تجکو شرافت بسبب اسلام کی حاصل ہوئی اور ساری گناہ پہلی تیری بخشی گئی اور فرمایا اوسکو عمرہ کرنیکو پس جب آیا ثمامہ مکہ میں کہا اوسکو کہنی والی نے بیدین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہیں ولیکن میں اسلام لایا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیدین نہیں ہوا میں قسم ہے اللہ کی نہیں پہنچیگا تم کو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا یہاں تک کہ اذن دیں واسطے اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نے اور مختصر بیان کیا اسکو بخاری نے **وعن** جبير بن مطعم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في اسارى بدر لو كان المطعم بن عدي حيا ثم كلمني في هؤلاء النتنى لتركتهم له رواه البخاري اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق قیدیوں بدر کے کہ اگر ہوتا مطعم بن عدی زندہ پھر سفارش کرتا مجسے بیچ حق ان قیدیوں ناپاک کی تو البتہ چھوڑ دیتا میں اون کو واسطے اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** جبیر نے یہہ حدیث حالت کفر میں حضرت سے سنی اور بعد اسلام لانیکی بیان کی اور اوسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا ہے پس حضرت کا قرابتی ہم جدی ہے اور اوسکا ایک احسان تہا حضرت پر کہ جب حضرت طائف سے پہری تو اوسنے دفع کیا مشرکوں کو حضرت سے اسلیے حضرت نے کلام مذکور فرمایا واسطے تالیف و ترغیب جبیر کی اسلام پر فرمایا **وعن** انس ان ثمانين رجلا من اهل مكة هبطوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم من جبل التنعيم متسلحين يريدون غرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه فاخذهم سلما فاستحياهم وفي رواية فاعتقهم فانزل الله تعالى وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة رواه مسلم اور روایت ہے انس سے یہہ کہ اسی آدمی مکہ کی اوترائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی سال حدیبیہ میں جبل تنعیم سے ہتیار باندہے ہوئی ارادہ کرتی تہی وہ کہ غافل پاویں اور آزار پہنچاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرتکی صحابہ کو پس پکڑ لیا اونکو حضرت نے مطیع و خوار پس زندہ چھوڑ دیا اونکو اور ایک روایت میں ہے کہ آزاد کر دیا اون کو پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہے کہ بند رکہا ہاتہہ اونکا تمسے اور تمہارا ہاتہہ اون سے مکہ میں و نواح اوسکی میں نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** قتادة قال ذكر لنا انس بن مالك عن ابي طلحة ان نبي الله صلى الله عليه

وسلم

وسلّم امر یوم بدر باربعۃ وعشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث وکان اذا ظہر علی قوم اقام بالعرصۃ ثلث لیال فلما کان ببدر الیوم الثالث امر براحلتہ فشد علیہا رحلہا ثم مشی واتبعہ اصحابہ حتی قام علی شفۃ الرکی فجعل ینادیہم باسمائہم واسماء اٰبائہم یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم اللہ ورسولہ فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فہل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقال عمر یا رسول اللہ ما تکلم من اجساد لا ارواح لہا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منہم وفی روایۃ ما انتم باسمع منہم ولکن لا یجیبون متفق علیہ وزاد البخاری قال قتادۃ احیاہم اللہ حتی اسمعہم قولہ توبیخا وتصغیرا ونقمۃ وحسرۃ وندما اور روایت ہی قتادہ سی کہا ذکر کیا واسطی ہمارے انس بن مالک نی ابی طلحہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا دن جنگ بدر کی ساتہہ چوبیس شخصون کی سردارون کفار قریش سی پس ڈالی گئی وہ بیچ ایک کنوین کی کنوون بدر کی سی وہ ناپاک و ناپاک کرنیوالا تہا اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت غالب آتی کسی قوم پر تو ٹہیرتی وسط ان مین یعنی میدان جنگ مین تین رات پس جب کہ ہوا بدر مین تیسرا دن تو حکم کیا حضرت نی ساتہہ باندہنی کجاوی کی اوپر اونٹ سواری اپنی کی پس باندہا گیا اوسپر کجاوہ و سکا پہر چلی حضرت و ساتہہ ہوی اونکی اصحاب دن کی یہانتک کہ کہڑی ہوی اوپر کنارے کنوین کی پہر شروع کیا پکارنا اونکا ساتہہ نامون اونکی کی اور نامون باپون اونکی کی اے فلانی بیٹی فلانیکی اور اے فلانی بیٹی فلانیکی آیا خوش کرتا ہی تم کو یہہ کہ اطاعت کرتی تم اللہ کی اور رسول اوسکیکی پس تحقیق ہمنی پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا ہم سی پروردگار ہمارے نی حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہی تمہیں بس آیا پائی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا رب تمہارے نی حق یعنی تمہاری عذاب کا اور یہہ استفہام تو بیخ ہی پس کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا کلام کرتی ہو اون بدنون سی کہ نہین روح واسطی اونکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی وس ذات کی کہ جان محمد کی وسکی ہاتہہ مین ہی نہین تم زیادہ سننی والی واسطی وس چیز کی کہ کہتا ہون مین اون سی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ نہین تم زیادہ سننی والی ونسی ولیکن وہ جواب نہین دیتی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی کہ کہا قتادہ نی کہ زندہ کیا اون کو اللہ تعالی نی یہانتک کہ سنایا اونکو قول حضرت کا واسطی سرزنش کی اور واسطی ذلت کی اور واسطی عذاب کے اور واسطی افسوس کے اور واسطی پشیمانی کی **ف** اس حدیث سی حضرت شیخ عبد الحق وغیرہ نی سماع اموات کی لیی ثابت کیا ہی اور اکثر علما حنفیہ نی انکار اسکا کیا ہی اور جواب اسکی کئی طرح پر دئی ہین جو چاہی فقہ کے کتابون مین مثل فتح القدیر وغیرہ کی دیکہہ لی ۔ مولف **وعن** مروان والمسور بن مخرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام حین جاءہ وفد ہوازن مسلمین فسألوہ ان یرد الیہم اموالہم وسبیہم فقال فاختاروا احدی الطائفتین اما السبی واما المال قالوا فانا نختار سبینا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاثنی علی اللہ بما ہو اہلہ ثم قال اما بعد فان اخوانکم قد جاءوا تائبین وانی قد رایت ان ارد الیہم سبیہم فمن احب منکم ان یطیب ذلک فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما یفیء اللہ علینا فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا لا ندری من اذن منکم ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمہم عرفاؤہم ثم رجعوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبروہ انہم قد طیبوا واذنوا رواہ البخاری اور روایت ہی مروان اور مسور بن مخرمہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوی یعنی خطبہ بیان فرمایا جسوقت کہ آئی حضرت کی پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہوکر پس سوال کیا اونہون نی حضرت سی یہہ کہ پہیر دین طرف اونکی مال اونکی اور بندی اونکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اختیار کرو ایک دو چیز دن مین سی

یا بندی یا مال کہا ہوازن نے پس تحقیق اختیار کی ہم نے بندی اپنی پس خطبہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ کی ساتھہ اوس چیز کی کہ لائق
اوسکی ہی پہر فرمایا اما بعد اسکی یعنی حمد وثنا کی پس تحقیق بہائی تمہارے یعنی دینی بہائی یا نسبی کہ ہوازن ہین آئی توبہ کرکر یعنی شرک وگناہون سے
اور تحقیق میں مناسب دیکہا کہ پہیر دون طرف انکی بندی اونکی پس جو شخص چاہی تم مین سی یہہ کہ خوشی سی پہیر دی بندی پس چاہیے کہ کری وجو چاہی تم مین
یہہ کہ ہو یعنی حصہ پر اپنے یہانتک کہ دین ہم اوسکو عوض اوسکا اول چیز سی کہ انعام کری اللہ اوپر ہماری غنیمت مین سی پس چاہیے کہ کری یعنی
جسکو منظور ہو کہ اپنی حصے کی بندی نہ دی بغیر عوض کی بیان کری پس کہا لوگون نے یعنی بعضون نے یا سبہون نے بغیر تمیز کی کہ تحقیق خوش ہوئی ہم ساتہہ
اوسکی یعنی پہیر دینی بندیکی یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہم نہین جانتی ہین کہ کون راضی ہوا تم مین سے اور نہین جدا کرسکتی اوسکو
اوس سی کہ نہین راضی ہوا پس پہرجاؤ یہانتک کہ لاوین طرف ہماری سردار تمہاری امر تمہارا یعنی بہ تفصیل پس پہرگئی لوگ پس کلام کیا اونسے سرداروں اونکی
نے پہر پہرکر آئی لوگ حضرت کی پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق وہ راضی ہوئے اور اذن دیا یعنی پہیرنی بندیکا نقل کی یہہ بخاری نے ف ہوازن نام ایک قبیلہ کا
ہی آئی وہ حضرت کی پاس مسلمان ہوکر بعد اوسکی کہ لوٹا گیا مال اونکا اور بندی کی گئی اولاد اونکی اور تقسیم کی گئی صحابہ میں اور غزوہ ہوازن کو اوسکو غزوہ
حنین بہی کہتی ہین واقع ہوا بعد فتح مکہ کی اور غنیمت اوسمین بہت ہاتہہ لگی اور حضرت نی اذن چاہا صحابہ سی بیچ پہیرنی بندیکی اسلئی اموال اون کے
اور بندی اونکی ہوگئی تہی ملک مجاہدین کی پس نہین جائز تہا پہیرنا اونکی ملک کا بغیر اذن اون کی کی بیچ ع وعن عمران بن حصین قال
كَانَتْ ثَقِيفُ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ
يَا مُحَمَّدُ فِيمَ أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ فَقَالَ فَفَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہی ثقیف ہم قسم بنی عقیل کی پس قید کیے ثقیف نے
دو شخص اصحاب حضرت کی سی اور قید کیا اصحاب حضرت کی نے ایک شخص کو بنی عقیل مین سی پس مضبوط باندہا صحابہ نی اوسکو اور ڈالا اوسکو سنگستان مین
پس گذری اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نے ای محمد ای محمد کس سبب سی پکڑا گیا ہون مین فرمایا بسبب تقصیر ہم قسمون اپنی کی کہ ثقیف ہین
یعنی وہ ہین جنہون نے دو مسلمانونکو قید کیا تہا تجکو اونکی بدلی مین قید کیا پس چہوڑا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور چلے گئے اور تشریف لی گئی پہر پکارا اوسنی حضرت
کو ای محمد ای محمد پس رحم کہایا اوسپر حضرت نے اور پہری پس فرمایا کیا حال ہی تیرا کہا اوسنی تحقیق مین مسلمان ہون پس فرمایا اگر کہتا تو اس کلمہ کو یعنی حالت مین
کہ تو مالک ہوتا اپنی امر کا یعنی حالت اختیار مین بطریق رغبت کے پہلی قید ہونیکی کہتا تو چہٹکارا پاتا تو پورا چہٹکارا یعنی دنیا مین چہٹکارا پاتا قیدسی اور عقبی مین دوزخ
سے کہا راوی نے پس چہوڑ دیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلی ان دو شخصوں کی کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نے نقل کی یہہ مسلم نے ف ثقیف نام قبیلہ کا
ہی ہوازن مین سی وہ حلیف یعنی ہم قسم تہی بنی عقیل کی کہ یہ بہی ایک قبیلہ ہی اور عرب مین قبائل آپسمین ہم قسم وہم عہد ہوتی تہی کہ نیک وبد مین ایک دوسرے کا شریک
ہو اور جب زمانہ اسلام کا آیا تو جو قسمیں جاہلیت کی موافق حق کی تہی ثابت رہی اور جو خلاف حق کی تہی موقوف کی گئے اور حکم ہوا
کہ حلف اسلام ہی کافی ہی اور قید کیا انہی یعنی بنی عقیل والوں نی ان دو صحابہ کو کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نی عادت یون تہی کہ حلیف کو بسبب جرم حلیف کے گرفتار کرتی تہی
اور حضرت نی بہی موافق عادت اونکی یہہ فعل کیا اور ظاہر مصلحت اسمین تہی اور حرہ ساتہہ حرکے نام ایک مین کا ہی ہر مدینہ مین کا اوسمین پتہر سیاہ ہین
اور مین مسلمان ہون کہلوایا خبر دی اسلام سابق سی پس معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہوا اور دعوی کری کہ مین مسلمان ہون تو قبول نہ کیا جاوے

قبول اوسکا اگر ساتھہ گواہ کی ور احتمال رکھتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ ہین اب مسلمان ہو گیا اور حضرت نے اسلام اوسکا قبول کیا حالانکہ یہہ دعوی حق کی یا بطریق اضطرار کی کہتا ہی سیلئے حضرت نی اوسکو دارالحرب مین جانے دیا تاکہ یہہ جہوٹا ہی پس یہہ خصائص حضرت کی سی ہی ۔ ح ۔ ع ۔

الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشۃ قالت لما بعث اہل مکۃ فی فداء اسرائہم بعثت زینب فی فداء ابی العاص بمال وبعثت فیہ بقلادۃ لہا کانت عند خدیجۃ ادخلتہا بہا علی ابی العاص فلما راہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رق لہا رقۃ شدیدۃ وقال ان رایتم ان تطلقوا لہا اسیرہا وتردوا علیہا الذی لہا فقالوا نعم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ علیہ ان یخلی سبیل زینب الیہ وبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثۃ ورجلا من الانصار فقال کونا ببطن یاجج حتی تمر بکما زینب فتصحباہا حتی تاتیا بہا رواہ احمد وابوداود

روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب بہیجا اہل مکہ نی بیچ بدلی قیدیون اپنی کی یعنی جبکہ غالب ہوئی اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن بدر کی پس قتل کیا بعضون کو اور قید کیا بعضون کو اور طلب کیا اونسی لاتو اہل مکہ نی لوگونکو بہیجا مال لیکر واسطی چہڑانی قیدیون اپنی کی پس اوسوقت بہیجا زینب نی بیچ بدلی ابی العاص کے کچھہ مال اور بہیجا اوس مال مین ایک ہار اپنا کہ تہا یعنی اول نزدیک خدیجہ کی کہ داخل کیا تہا زینب کو ساتھہ اوسکی ابی العاص پر یعنی اونکی جہیز مین دیا تہا پس جب دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ہار کو رقت کی واسطی زینب کی رقت سخت یعنی دل بہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینب کی اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ کی سیلئے کہ وہ ہار اونکی گلی مین رہتا تہا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہہ کہ چہوڑ دو تم واسطی زینب کی قیدی اوسکا کہ ابو العاص ہی اور پہیر دو زینب کو وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی یعنی مال کہ بدلی میں ابو العاص کی بہیجا ہی تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ نی کہ ہان یعنی مال پہیر دیتی ہین ہم اور ابو العاص کو چہوڑ دیتی ہین اور تہی حضرت کہ عہد لیا ابو العاص سی یعنی وقت چہوڑنی اونکی یہہ کہ چہوڑ دی راہ زینب کی طرف اونکی یعنی حضرت کی پاس مدینہ مین زینب کو آنی دی مانع نہو اور بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زید بن حارثہ کو اور ایک اور شخص کو انصار مین سی اور فرمایا ٹہیری رہنا بیچ بطن یاجج کی یہانتک کہ آوین تمہاری پاس زینب پس ساتھہ رہنا تم اونکی یہانتک کہ لاؤ اونکو نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نی ف حضرت زینب بیٹی حضرت کی تہین سب سی بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بہانجی تہی حضرت خدیجہ کی اور خاوند حضرت زینب کی وہ بہی بدر مین قید ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ بیوی حضرت کی تہین سب اولاد حضرت کی اونہین سی ہوئی سوای حضرت ابراہیم کی کہ ماریہ سی تہی اور حضرت زینب کے ابو العاص کافر کی نکاح مین تہین تو سبب یہہ تہا کہ اوسوقت تک نکاح ہونا عورت مسلمان اور مرد کافر کا جائز تہا اور حضرت نی جو دو شخصون کو بہیجا زینب کے لانی کی لیئے باوجودیکہ محرم شرعی نہ تہی تو یہہ مخصوص اسی مقام مین تہا بسبب امن کی بلحاظ صاحبزادی ہونی حضرت کی اور عورت کو نامحرم کے ساتھہ سفر کرنا جائز نہین اور بطن یاجج نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کی آٹھہ کوس پر اور لفظ یاجج کو صاحب قاموس نی ساتھہ یای تحتانیہ اور زیر جیم کی لکھا ہی اور ساتھہ نون اور جیم اور حای حطی کے بہی علما نی ضبط کیا ہی چنانچہ بیچ اکثر نسخون مشکوۃ اور مصابیح کی اسیطرح ہی اور حضرت زینب جب ہجرۃ کر کر مدینہ سی مکہ کو آئین تو ابو العاص مکہ ہی مین رہی بکفر اور بعد اوس کی اتفاق پڑا اونکو سفر شام کا تجارت کی لیئے جب دیکہ مدینہ کی پہونچی تو مسلمانون نی چاہا کہ اونسی مال چہین لین یہہ خبر حضرت زینب کو پہونچی وہ حضرت پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہی عہد و پیمان مسلمانون کی ایک یعنی جب ایک مسلمان نی کافر کو امان دی تو سبکو چاہیئی کہ امان دین فرمایا حضرت نی کہ ہان ایسا ہی کہا حضرت زینب نی کہ گواہ رہیئی ای رسول خدا کی مینی امان دی ابو العاص کو صحابہ نی جب یہہ حال دیکہا تو بغیر ہتیار کی ابو العاص کے پاس گئی اور کہا ای ابو العاص تو شرفاء قریش سی اور پیغمبر کی چچا کا بیٹا ہی مسلمان ہو جا تا یہہ سب مال تیرہی پاس رہی ابو العاص نی کہا یہہ جو تم کہتی ہو بری بات ہی کہ شامل اپنی اسلام کو ساتھہ

اس اموال کی بلید کردن پس ابو العاص مکہ گوئی اور اموال لوگون کی سپرد اون کو کیی اور کہا ای اہل مکہ اموال تمہاری تم کو پہنچ چکی وہون نی کہا پہنچ چکی کہا گواہ رہو کہ مین مسلمان ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ بعد ازان ہجرت کر کر مدینہ کو آئی حضرتؐ نی زینب کو سپرد اونکی کیا ساتہ نکاح جدید کی یا قدیم کی اسمین اختلاف ہی اور آنحضرتؐ ابو العاص سی محبت رکہتی تہی اور بہت اصی تہی اونسی اور شہید ہوئی وہ دن یمامہ کی حضرت ابوبکر کی خلافت مین ؛ ح ع **وعنہا** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَھْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَۃَ ابْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰی اَبِیْ عَزَّۃَ الْجُمَحِیِّ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی عائشہؓ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا عقبہ بن ابی معیط کو اور نظر بن حارث کو اور منت رکہی ابی غرہ جمحی پر نقل کی یہہ شرح سنتہ مین **ف** امام کو اختیار ہی کا فر قیدی اگر مسلمان نہو تو چاہی قتل کری انکو اور چاہی غلام کر رکہی اور چاہی چہوڑ دیوی ان کو آزاد کر کر واسطی فدیہ مسلمانون کی و منت رکہی یعنی چہوڑ دینا بغیر عوض کی یہہ منسوخ ہی ؛ ع **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْیَۃِ قَالَ النَّارُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ارادہ کیا مار ڈالنی عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالیگا لڑکون کو فرمایا آگ نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ عبارت ہی ضایع ہونی سی یعنی اگر صلاحیت رکہتی آگ اسکی کہ ہوتی مددگار و غمخوار تو وہ ہوتی ؛ ع **وعن** عَلِیٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ ھَبَطَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ خَیِّرْھُمْ یَعْنِیْ اَصْحَابَکَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ اَلْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰی اَنْ یُّقْتَلَ مِنْھُمْ قَابِلًا مِثْلُھُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَیُقْتَلُ مِنَّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی علیؓ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جبرئیل اوتری حضرت پر اپنی واسطی اونکی اختیار دیوی انکو یعنی اپنی یارونکو بیچ قیدیون غزوہ بدر کی کہ قتل کرین قیدیون کو یا بدلہ لین یعنی مال لیکر چہوڑ دین اون کو اس شرط پر کہ ماری جاوین صحابہ مین سی سال آیندہ مانند اونکی یعنی گنتی مین کہ ستر تہی عرض کیا صحابہ نی اختیار کیا ہمنی بدلہ لینا اور یہہ کہ ماری جاوین ہم مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** دن جنگ بدر کی ستر کفار قریش ماری گئی اور ستر بندی کر کر لائی گئی حضرتؐ کی پاس حضرتؐ نی مشورہ کیا اونکی مقدمہ مین ابوبکرؓ سی کہ کیا کیا چاہی ان کو ماریں یا فدیہ لیکر چہوڑ دیجیی ابوبکرؓ نی کہا کہ چاہی نہیں ان کو مارنی نہین شاید کہ خدا تعالی توفیق نصیب کری انکو اور توفیق اسلام کی دیوی اور لیجیی ان سی فدیہ تا قوت پکڑین بسبب اسکی اصحاب آپ کی اور حضرت عمر نی کہا گردن مارئی انکی کہ یہہ سردار الکفر کی ہین اور خدا تعالی نی تم کو بی نیاز کیا ہی مال لینی سی پس مختار کیا حضرتؐ نی صحابہ کو کہ ایک چیز دو چیزون مین سی اختیار کرو قتل یا فدا لیکن فدا پاین شرط کہ ماری جاوین ستر آدمی سال آیندہ تم مین سی او فتح کا فرون کی ہوگی وہون نی یہی اختیار کیا پس اسیطرح واقع ہوا کہ سال آیندہ غزوہ احد مین ستر مسلمانونسی شہید ہوئی کہ حمزہ بن عبد المطلب و مصعب بن عمیر بہی انہین مین تہی پہر حاضر ہوئی حضرت عمرؓ حضرتؐ کی پاس پس دیکہا کہ آنحضرتؐ و حضرت ابوبکرؓ رو رہی ہین کہا انہون نی کیون روتی ہین آپ فرمایی تا مین بہی روؤن پس فرمایا حضرتؐ نی کہ روتا ہون تیری یارون پر کہ فدا اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجہپر عذاب ان کا نزدیک اس درخت سی اشارہ کیا ایک درخت کی طرف کہ نزدیک تہا اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی اگر بہیجا جاتا عذاب نجات نپاتا اوس سی مگر عمر اور سعد بن معاذ کہ وہ بہی اس مشورہ مین شریک حضرت عمر کی تہی اور صحابہ نی یہہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کی بیچ اسلام قیدیون بدر کی کہ شاید وہ مسلمان ہون اور بسبب رغبت شہادت اپنی کی سال آیندہ مین اور بسبب رحم کی اقربا پر اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وہ اختیار دی گئی اور اختیار کی ایک چیز دو چیز مین سی تو عتاب ونپر کیون ہوا اختیار ہونا منافی اسکی ہی جواب یہہ کہ یہہ اختیار دینا بطریق امتحان کی تہا کہ دیکہین پسندیدہ حق اختیار کرتی ہین یا اوسیکو کہ دل انکا چاہتا ہی پس جبکہ اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیی گئی او سیا ور توریشتی نی بعید جانا ہی حدیث

تخییر کو سبب ہوتی اوسکیلکی مخالف وتخییر کی کہ ظاہر قران ہی اور ترمذی نی ہی اوسپر حکم غرابت کا کیا ہی اور طیبی نی کہا کہ حکم کرنا ساتھہ غرابت کی موجب طعن نہین اسلیی کہ غریب کبہی صحیح بہی ہوتی ہی ۱۲ ع ح **وعن عطیۃ القرظی** قال کنت فی سبی قریظۃ عرضنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانوا ینظرون فمن انبت الشعر قتل ومن لم ینبت لم یقتل فکشفوا عانتی فوجدوھا لم تنبت فجعلونی فی السبی رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عطیہ قرظی سی کہ کہا تہا مین بیچ بندی قریظہ کی روبرو لایا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی دیکہتی صحابہ یعنی زیرناف کہول کر لڑکون کو کہ بندی مین لی تہی پس جس کسیکی جمی ہوتی بال یعنی زیرناف کی وہ شخص مارا جاتا یعنی اسلیکہ علامت بلوغ کی ہی پس گنا جاتا قتال کرنیوالون سی اور جسکی نہ جمی ہوتی نہ مارا جاتا یعنی اسلیی کہ وہ ذریت سی ہی پس کہولے زیرناف میری پس پایا اوسکو کہ نہ جمی تہی بال پس ٹہیرایا مجکو بندی مین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** کہا تورپشتی نی کہ گردانا گیا جمنا بالون کا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کی اسلیی کہ اگر پوچہی جاتی احتلام سے یا سن بلوغ سی تو سچ نہ کہتی بخوف ہلاک کی ۱۲ ع

وعن علی قال خرج عبدان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یوم الحدیبیۃ قبل الصلح فکتب الیہ موالیھم قالوا یا محمد واللہ ما خرجوا الیک رغبۃ فی دینک وانما خرجوا ھربا من الرق فقال ناس صدقوا یا رسول اللہ ردھم الیھم فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ما اراکم تنتھون یا معشر قریش حتی یبعث اللہ علیکم من یضرب رقابکم علی ھذا وابی ان یردھم وقال ھم عتقاء اللہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نکلی تہی ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی دن حدیبیہ کے پہلی صلح سی پس لکہا طرف حضرت کی غلامون کی مالکون نی کہا ای محمد قسم اسکی نہین نکلی یہہ طرف تمہاری رغبت کرنی کر بیچ دین تمہاری کی اور سوای اسکی نہین کہ نکلی ہین بہاگ کر غلامی سی یعنی واسطی خلاصی اپنی کی غلامی سی پس کہا کتنی لوگون نی یعنی صحابہ مین سی کہ سچ کہا ان کی مالکون نی یا رسول اللہ پہیر دیجیی اون کو طرف ان کی پس غصہ ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہین دیکہتا مین تمکو کہ باز آؤ ای گروہ قریش یعنی نافرمانی اور حکم نفس سی یہانتک کہ بہیجیگا اللہ تمپر اوس شخص کو کہ مارے گردن تمہاری اس حکم پر یعنی اوپر پہیرنی اون غلامونکی اور لاحق کرنی اونکی کی اسلام مین بعد لانی اسلام کی اور قبول نہ کیا پہیرنا اونکا اور فرمایا یہہ ہین آزاد کیی ہوی خدا تعالی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حضرت غصہ اسلیی ہوی کہ اون لوگون نی معارضہ کیا حکم شرع کا اونکی حق مین ساتھہ گمان اپنی کی اور گواہی دی اونکی مالکون کی دعوی کی اور حکم شرع اونکی حق مین یہہ تہا کہ وہ ہوے تہی سبب نکلنی کی دار الحرب سی معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کی نہین جائز تہا پہیرنا اونکا پس تہی مدد کرنی اون کی مالکون کی زیادتی پر ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی بنی جذیمۃ فدعاھم الی الاسلام فلم یحسنوا ان یقولوا اسلمنا فجعلوا یقولون صبأنا صبأنا فجعل خالد یقتل ویاسر ودفع الی کل رجل منا اسیرہ حتی اذا کان یوم امر خالد ان یقتل کل رجل منا اسیرہ فقلت واللہ لا اقتل اسیری ولا یقتل رجل من اصحابی اسیرہ حتی قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرناہ فرفع یدیہ فقال اللھم انی ابرأ الیک مما صنع خالد مرتین رواہ البخاری روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف بنی جذیمہ کی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس بلایا خالد نی اون کو طرف اسلام کی پس اچہی طرح نہ کہہ سکی بسبب اضطراب کی کہ اسلام لای ہم یعنی نکہہ سکی کلمہ اسلام کا کما حقہ پس شروع کیا کہ کہتی تہی صبانا صبانا یعنی نکلی ہم اپنی دین سی طرف

دین سلام کی پس شروع کیا خالد نی قتل کرنا یعنی بعضون کا اور بندی کرنا یعنی اور رونکا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کی ہم مین سی قیدی اوسکا یعنی باقی رہا قیدی ہر ایکسکا ہم مین سی اوسکی ہاتہہ مین یہانتک کہ جب ہوا ایک دن حکم کیا خالد نی کہ قتل کری ہر شخص ہم مین سی قیدی اپنی کو پس کہا مین یعنی ابن عمر نی قسم ہی اسکی نہین قتل کرونگا مین قیدی اپنی کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میری رفیقون مین سی اپنی قیدی کو یہانتک کہ آئی ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا ہمنی یہہ قصہ حضرت سی پس اوٹہائی حضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا یا الہی تحقیق مین ظاہر کرتا ہون بیزاری اور بی رضائی اپنی طرف تیری اوس چیز سی کہ کی خالد نی دو بار فرمایا حضرت نی یہہ کلام نقل کی یہہ بخاری نی ف یہانتک کہ جب ہوا الخ یہان یہہ مضمون محذوف ہی کہ دی ہم کو قیدی ہماری اور حکم کیا ہمکو ساتہہ محافظت اونکی اوس دن تک کہ حکم کرین ہمکو ساتہہ قتل کرنی اونکی پس جبکہ ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتہہ قتل کرنی اونکی اور یہانتک کہ آئی ہم الخ یہان بہی یہہ محذوف ہی کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنی کو بلکہ محفوظ رکہی گا اوسکو یہانتک کہ آوین ہم پاس حضرت کی پس محفوظ رکہی ہمنی یہانتک کہ آئی ہم اور کہا خطابی نی کہ حضرت نی کلام مذکور سعد کی حق مین اسلیی فرمایا کہ خالد نے تامل و احتیاط نکی تا ظاہر ہوتی مراد اونکی کہ صبانا سی کیا مراد کہتی ہین اور یہہ کلمہ احتمال اختیار کرنی دین اسلام کا بہی رکہتا ہی لیکن چونکہ صریح اسلمنا سی عدول کیا قبول نہ کیا خالد نی قول اون کا او حمل کیا بد دین ہونی پر ع ح

باب الامان

باب ہی بیچ بیان امن دینی کی

الفصل الاول

فصل ہی عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَیْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَیْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَنَّا مَنْ اَمَنْتِ روایت ہی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی سی کہ کہا گئی مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال فتح مکہ کی پس پایا مینی اون کو نہاتی اس حال مین کہ حضرت فاطمہ بیٹی حضرت کی پردہ کیی ہوئی تہین حضرت کا ساتہہ کپڑی کی پس سلام کیا مینی پس فرمایا کون ہی یہہ کہا مینی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوشوقتی ہی ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوئی اپنی غسل سی کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی آٹہہ رکعت یعنی چاشت کی لپیٹی ہوئی ایک کپڑی مین پہر فارغ ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سی پس کہا مینی یا رسول اللہ کہا بیٹی ماں میری کی نی کہ علی ہین یہہ کہ وہ قتل کرنیوالی ہین اوس شخص کو کہ پناہ دی مینی اوسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق پناہ دی ہمنی اوسکو کہ پناہ دی تو نی ای ام ہانی کہا ام ہانی نی اور یہہ وقت تہا وقت چاشت کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ کہا ام ہانی نی پناہ دی مینی دو شخصون کو کہ ناتی دار تہی میری خاوند کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق امان دی ہمنی اوسکو کہ امان دی تو نی ف ہبیرہ ام ہانی کی خاوند کا نام ہی کہ بعد از اسلام ام ہانی کی اوس سی تفریق واقع ہوئی اور یہہ شخص ہبیرہ کی اولاد مین سی تہا ام ہانی نی اوسکو امان دی اور حضرت علی اوسکی امان کو قبول نہ کرتی تہی اور چاہتی تہی کہ اوسکو مار ڈالین پس ام ہانی نی حضرت کی پاس حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت ام ہانی کی گہر مین نہاتی تہی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اپنی مکان مین نہا رہی تہی یا حضرت فاطمہ کی گہر مین پس تطبیق انمین یون دی جاوی کہ تقدیر یہہ ہی کہ پایا مینی اون کو نہاتی اپنی گہر مین یا محمول کی جاوین تعدد واقعہ پر واللہ اعلم ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المراۃ لتاخذ للقوم یعنی تجیر علی المسلمین رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق عورت البتہ لیتی ہی واسطی قوم کی یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانوں کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی اگر مسلمان عورت امان دی ایک قوم کو کافرون مین سی تو لازم ہی سب مسلمانون کو کہ امان دین اوسکو اور توڑین نہین اوسکو ح وعن عمرو بن الحمق قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من امن رجلا علی نفسہ فقتلہ اعطی لواء الغدر یوم القیمۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عمرو بن حمق سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو کوئی امن دی کسی شخص کو اوسکی جان پر پہر مار ڈالی اوسکو دیا جاویگا نشان بدعہدی کا دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف یہہ کنایہ ہی فضیحت کرنی اوسکے سی روبرو خلایق کی در حدیثون مین آیا ہی کہ روز قیامت کے عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا ساتہہ اوسکی ح وعن سلیم بن عامر قال کان بین معاویۃ وبین الروم عھد وکان یسیر نحو بلادھم حتی اذا انقضی العھد اغار علیھم فجاء رجل علی فرس او برذون وھو یقول اللہ اکبر اللہ اکبر وفاء لا غدر فنظروا فاذا ھو عمرو بن عبسۃ فسالہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عھد فلا یحلن عھدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیھم علی سواء قال فرجع معاویۃ بالناس رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی سلیم بن عامر سی کہ کہا تہا درمیان معاویہ کی اور درمیان رومیون کی عہد صلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑین نہین اور تہی معاویہ سیر کرتی تہی طرف شہرون اونکی تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذری وہ وقت کہ عہد اوسوقت تک کا کیا تہا غارت کرین اون پر یعنی یکایک اوپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنی مکان مین بیٹھی رہتی اور اوسوقت جاتی تو وہ خبردار ہوجاتی پس آیا ایک شخص سوار گھوڑی عربی پر یا ترکی پر یعنی کہ وہ کہتا تہا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہی کہ تم وفای عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پہرتی ہو ایام صلح مین دشمنوں کی شہرون کی طرف داخل غدر کی ہی نہ وفا پس دیکہا لوگون نی پس ناگہان وہ تہا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچھا اوسی معاویہ نی اس بات کو یعنی یہہ پہرنا ہمارا یہان کیون غدر ہی پس کہا عمرو نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان کسی قوم کی عہد پس نہ توڑی عہد کو اور نہ باندہی اوسکو یہانتک کہ گذری مدت عہد کی یا توڑی عہد طرف اونکی دیکر برابری کی یعنی آگاہ کردی اونکو اور کہدی کہ صلح کہ ہم مین اور تم مین تہی اب نہ رہی اب ہم اور تم برابر ہین کہا سلیم بن عامر راوی نی پس پہری معاویہ ساتہہ لوگون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی ف نہ باندہی عہد یعنی متغیر نکری عہد کو کسیطرح تمام اس کلام سی مراد ہی تغیر کرنا عہد کا والا شد عہد کہ معنی باندہنی اور محکم کرنی کی ہی محمود ہی ح وعن ابی رافع قال بعثنی قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول اللہ انی واللہ لا ارجع الیھم ابدا قال انی لا اخیس بالعھد ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان فی نفسک الذی فی نفسک الان فارجع قال فذھبت ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا بہیجا مجکو قریش نی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی صلح حدیبیہ مین جبکہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا میری دل مین اسلام پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین قسم خدا کی نہین پہر کر جاؤنگا طرف اونکی کبہی فرمایا تحقیق مین نہین توڑتا عہد کو اور نہین قید کرتا قاصدون کو لیکن پہر جا تو پس اگر رہی تیری دل مین وہ چیز کہ

تیری دل میں ہی اب بس پھر آیا کہا ابو رافع نے پس گیا میں پھر آیا میں حضرتؐ کی پاس اور مسلمان ہوا میں یعنی اظہار اسلام کیا نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف حضرت نے
اوسکو روکا اسلیے نہیں کہ جواب اونکی مدعا اوسکی دیگئی دی اور پھیرا یعنی طرف ہماری کفار کی پاس سی پہر اسلام لا یعنی ایسی حالت میں اظہار اسلام نکر بلکہ وہان جا پہر وہان سی آکر اظہار اسلام
کرنا ۞ ع وعن نعيم بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجلين جاءا من عند مسيلمة اما
والله لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقكما رواه احمد وابو داؤد روایت ہی نعیم بن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو
شخصوں کو کہ آئی تہی مسیلمہ کی پاس سی خبردار ہو قسم ہی خدا کی اگر ہوتی شریعت یہہ کہ ایلچی نہیں مارے جاتی ہین البتہ مارتا میں گردنین تمہاری نقل کے
یہہ احمد اور ابو داؤد نے ف مسیلمہ کذاب نے دعوی نبوۃ کا کیا تہا اور نام اون دونوں شخصوں آنیوالوں کا عبد اللہ بن نواحہ اور ابن اثال تہا اور
اونہوں نے حضرتؐ کی سامنے آنکر کہا نشہد ان مسیلمہ رسول اللہ اسلیے حضرتؐ نے خفا ہوکر کلام مذکور فرمایا ۞ ع وعن عمرو بن شعيب عن ابيه
عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في خطبته اوفوا بحلف الجاهلية فانه لا يزيده يعني الاسلام الا
شدة ولا تحدثوا حلفا في الاسلام رواه الترمذي من طريق حسين بن ذكوان
عن عمرو وقال حسن اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی وہنوں نے نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اپنی خطبہ میں پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہیں زیادہ کرتا اوسکو یعنی اسلام زیادہ نہیں کرتا اوس قسم میں مگر قوۃ کو یعنی
اسلام میں وفای عہد و سوگند زیادہ تر ہی منافاۃ ساتہ اسکی نہیں رکہتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کی نقل کی یہہ ترمذی نے طریق حسین بن ذکوان
کیسی عمرو سی اور کہا یہہ حسن ہی ف پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد و قسمیں کہ زمانہ جاہلیت میں واسطے مدد کرنی آپسکی ہوں پورا کرو بموجب قول
اللہ تعالی کی اوفوا بالعقود اور مراد وہ عہد و قسمیں ہین کہ زبان ترکہین ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی
الاثم والعدوان حاصل یہہ کہ جو قسمیں اور عہد ایام جاہلیت میں فتنوں اور قتال پر واقع ہوئین منع کیا گیا ہی پورا کرنا اون کا اسلام میں بموجب قول
آنحضرتؐ کی لا حلف فی الاسلام اور جو کہ ہوں جاہلیت میں واسطے نصرۃ مظلوم اور صلہ رحام کی واسطے اونکی پس اسلام مقوی اور موید اونکا ہی بموجب حدیث
حضرتؐ کی ایما حلف کان فی الجاہلیت لم یزدہ الاسلام الا شدۃ اور نہ پیدا کرو الخ اسلیے کہ اسلام کافی ہی بیچ واجب ہونے مدد کرنی باہم کر لینی اور
کہا طیبی نے کہ تنکیر لفظ حلفا میں محتمل دو وجہوں کو ہی ایک تو یہہ کہ جنس کی لیے ہو یعنی کوئی قسم نہ پیدا کرو اور دوسری یہہ کہ نوع کی لیے ہو کہتا ہوں میں کہ
ظاہر وجہ دوسری ہی ہی اور موید ہی اسکو قول مظہر کا یعنی اگر قسم کہائی ہو تمنی جاہلیت میں یہہ کہ مدد کری بعض تمہارا بعض کی پس جب مسلمان
ہوؤ پورا کرو بشرطیکہ وہ حق پر ہو ولیکن نہ پیدا کرو قسم اسلام میں یہہ کہ وارث ہو بعض تمہارا بعض کا ۞ ع وذكر حديث علي المسلمون
تتكافأ دماؤهم في كتاب القصاص اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علی رض کی کہ ابتدا اسکی یہہ ہی المسلمون تتکافا دماؤہم بیچ کتاب
قصاص کی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن مسعود قال جاء ابن النواحة وابن اثال رسولا مسيلمة الى
النبي صلى الله عليه وسلم فقال لهما اتشهدان اني رسول الله فقالا نشهد ان مسيلمة رسول الله فقال النبي
صلى الله عليه وسلم آمنت بالله ورسوله لو كنت قاتلا رسولا لقتلتكما قال عبد الله فمضت السنة
ان الرسول لا يقتل رواه احمد روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تہی مسیلمہ کذاب کی پاس
سی حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا واسطے اون دونوں کی آیا گواہی دیتی ہو تم کہ تحقیق میں رسول خدا کا ہوں کہا اون دونوں نے کہ گواہی دیتی ہین
ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان لایا میں ساتہ اللہ کی اور رسول اسکی کی اگر ہوتا میں قتل کرنیوالا ایلچیوں

کو البتہ قتل کرتا مین تم دونون کو کہا عبداللہ بن مسعود نی کہ جاری ہوئی سنت یہہ کہ ایلچی نہ مارا جاوی یعنی اگرچہ ناسزا اور سخت کہی اور مستحق قتل ہو نقل کی
یہہ احمد نی **ف** ایلچیون نی جو جواب دیا تو گویا انکار کیا حضرت کی رسالت کا اور اقرار کیا مسیلمہ کی تابعدار ہونیکا اور پہر حضرت نی جو فرمایا آمنت
باللہ الخ تو اسمین نہایت تواضع اور طلب حق اور حلم اور نہ جلدی کرنا ساتہہ عذاب ونیکی ہی اور اسمین مرہی تہہ نکا ہونا اوس لعین اور تکذیب ہونا
اوسکیلی ؛ ع باب قسمۃ الغنائم والغلول فیہا باب ہی بیچ بیان تقسیم کرنی غنیمتونکی اور خیانت کرنی کی
مال غنیمت مین **ف** غنیمت اوس مال کو کہتی ہین کہ کافرسی حاصل ہو ساتہہ قتال کی اور بغیر قتال کی جو حاصل ہوا وسکو فئی کہتی ہین ؛ ع الفصل
الاول فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلک
بان اللہ رای ضعفنا وعجزنا فطیبہا لنا متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پس نہین حلال
تہی غنیمت واسطی کسیکی پہلی ہمسی یہہ بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی دیکہا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اوس غنیمت کو واسطی ہماری
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ حرف ف کلمہ فلم تحل مین عاطفہ ہی کہ عطف کیا ہی اوس کلام پر کہ پہلی اسکی ہی پس یہہ تتمہ ہی
کلام سابق کا جیسیکہ تیسری فصل مین ابی ہریرہ سی مذکور ہی اور اگلی امتون مین یہہ معمول تہا کہ جب جہاد کرتی تو جمع کرتی غنیمت کو پس اگر اوترتی آگ
آسمان سی اور جلادیتی اوسکو تو جانتی کہ جہاد اونکا مقبول ہوا اور نہین تو نہین ؛ ع وعن ابی قتادۃ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولۃ فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین فضربتہ
من ورائہ علی حبل عاتقہ بالسیف فقطعت الدرع واقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منہا ریح الموت ثم ادرکہ الموت
فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس فقال امر اللہ ثم رجعوا وجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ فقلت من یشہد لی ثم جلست فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ فقلت
من یشہد لی ثم جلست ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ فقمت فقال مالک یا ابا قتادۃ فاخبرتہ فقال رجل
صدق وسلبہ عندی فارضہ منی فقال ابوبکر لاہا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ ورسولہ
فیعطیک سلبہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطہ فاعطانیہ فابتعت بہ مخرفا فی
بنی سلمۃ فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام متفق علیہ اور روایت ہی
ابی قتادہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سال غزوہ حنین کی مین کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا پس جبکہ ملی ہم یعنی جماعت مسلمانون کی ساتہہ
کافرون کی لڑنیکی لیی ہوی مسلمانون کو صورت شکست کی پس دیکہا مینی ایک شخص کو مشرکین مین سی کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانونمین سی پس
مارا مینی وسکو پیچہی اوسکی سی اوپر رگ گردن اوسکیکی ساتہہ تلوار کی پس کاٹ دی مینی زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجہہ پر پس ہنچا مجکو بہینچنا کہ پائی مینی اوس سی بو موت کی
یعنی قریب بمرگ ہو پہر پایا اوسکو موت نی پس چہوڑ دیا مجکو پہر ملا مین عمر بن خطاب سی پس کہا مینی کیا حال ہی لوگونکا کہ بہاگتی ہین پس کہا حکم ہی اللہ کا
یعنی یہہ قضا و قدر الہی سی ہو اسی پہر پہری مسلمان یعنی بعد شکست کی لڑنیکی لیی اور بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص کہ قتل کری کسیکو
یعنی کافرونمین سی واسطی اوسکی ہو قتل کرنی پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا پس کہا مینی یعنی اپنی دل مین کون شخص گواہی
دیگا واسطی میری کہ مینی اوس مشرک کو مارا ہی پہر بیٹہا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اس قول پہلی کی یعنی جو شخص قتل کری الخ پس کہا مینی
کون گواہی دیگا واسطی میری پہر بیٹہہ گیا مین پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی پس کہڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے کیلئے واسطی تیری اے ابو قتادہ یعنی کہڑا ہوتا ہے اور بیٹہتا ہے تو اتنے صاحب غرض و طالب حاجت کی پس خبر دی مین نے حضرت کو کہ
مین نے فلانے مشرک کو مارا ہے پس کہا ایک شخص نے سچ کہتا ہے ابو قتادہ اور اسباب اوس مشرک کا میرے پاس ہے پس راضی کرد و اوسکو مجہسے یعنی دیجیے اوسکو
عوض اس اسباب کے تاکہ ہو یہہ میرے لیے یا راضی کر دیجئے اوسکو ساتہہ مصالحت کے آپسمین پس کہا ابو بکر رضی نے نہ یون چاہیے قسم خدا کی اس وقت نہ
قصد کرینگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف شیر کے شیرون خدا کی سے کہ ابو قتادہ ہے کہ لڑتا ہے اللہ اور رسول کی خوشی کے لیے پہر دیوین تجکو اسباب
اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو کہ سچ کہا ابو بکر نے پس دے ابو قتادہ کو اسباب اوس مشرک کا پس دیا اوس شخص نے مجکو اسباب
اوسکا پس خریدا مینے ساتہہ اوسکے ایک باغ کہ تہا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کے پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تہا کہ جمع کیا مینے اوسکو اسلام مین نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** اس غزوہ مین مسلمانون کو تہوڑیسی شکست ہوئی تہی اور حضرت بجای خود قائم تہے خچر سفید پر سوار اور عباس بن
عبد المطلب اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑے ہوے کہتے تہے حضرتکو اور حضرت ارادہ کرتے تہے حملہ کرنیکے لیے اور فرماتے تہے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

ع **وعن ابن عمر** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اسهم للرجل ولفرسه ثلثة اسهم سهما له وسهمين لفرسه متفق
عليه اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصے دیے واسطے آدمی کے اور واسطے گہوڑے اوسکے تین حصے ایک حصہ اوسکا اور دو حصے
گہوڑے اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسپر عمل اکثر ائمہ کا ہے اور بعضون کے نزدیک سوار کے دو حصے ہین اور مذہب امام اعظم کا بہی یہی ہے اسلیے کہ
حضرت نے سوار کو دو حصے دیے چنانچہ فصل دوسری مین وہ حدیث آویگی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہے حضرت علی و ابی موسی اشعری سے اور ہدایہ مین
ابن عباس سے اور ابن عمر رضہ سے بہی روایت کیا ہے اور کہا جب روایت ابن عمر سے مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت غیر اونکی کو ؛ ح

وعن يزيد بن هرمز قال كتب نجدة الحروري الى ابن عباس يسأله عن العبد والمرأة يحضران المغنم هل يقسم لهما
فقال ليزيد اكتب اليه انه ليس لهما سهم الا ان يحذيا وفي رواية كتب اليه ابن عباس انك كتبت تسألني
هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم فقد كان
يغزو بهن يداوين المرضى ويحذين من الغنيمة واما السهم فلم يضرب لهن بسهم
رواه مسلم اور روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ لکہا نجدہ حروری نے طرف ابن عباس کی درحالیکہ پوچہتی تہی ابن عباس سے
حال غلام اور عورت کا کہ حاضر ہوں غنیمت مین آیا تقسیم کیا جاوے واسطے اون دونون کے پس کہا ابن عباس نے یزید کو یہہ کہ لکہہ تو طرف
نجدہ کی یہہ کہ نہین واسطے اون دونون کے حصہ معین مگر یہہ کہ دیے جاوین وہ کچہہ اور بیچ ایک روایت کی ہے کہ لکہا طرف اوسکی ابن عباس نے کہ
تحقیق تونے لکہا تہا درحالیکہ پوچہتا تہا مجہسے کیا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتہہ عورتون کے اور کیا تہے مقرر کرتے واسطے اونکے حصہ
پس تحقیق تہے حضرت جہاد کرتے ساتہہ اونکے کہ دوا کرتین بیمارون کی اور دیجاتین کچہہ غنیمت مین سے لیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطے اونکے
نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نجدہ نام سردار خوارج کا ہے اور حروری منسوب ہے ساتہہ حرورا کے بالمد کے و قصر کے کہ نام ایک گانو کا ہے نواح کوفہ سے کہ اول
اجتماع خوارج کا وہین ہوا تہا اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتین کو دیجاوین کچہہ غنیمت مین سے یعنی حصہ سے کم اور حصہ پورا
نہ مقرر کیا جاوے اونکے لیے اور یہی مذہب ہمارا ہے اور ہدایہ مین لکہا ہے کہ غلام کو دینا اوس صورت مین ہے کہ قتال کرے اور عورتکو اوس صورت
مین کہ دوا کرے بیمارون کی ؛ ح **وعن سلمة بن الاكوع** قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام
رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاري قد اغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم

فَقُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلٰثًا يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُوْلُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ، وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، فَمَا زِلْتُ أَرْمِيْهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِيْ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيْهِمْ حَتّٰى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثِيْنَ بُرْدَةً وَثَلٰثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمۃ بن اکوع سی کہا بہیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونٹ سواری اپنی کی ساتہہ رباح کی کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اور مین تہا ساتہہ رباح کی پس جبکہ صبح کی ہمنی ناگہان عبد الرحمن فزاری نی کہ کافر نامی تہا لوٹا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹون کو پس کہڑا ہوا مین اوپر ایک ٹیلہ کی اور سامنی کیا مینی منہ طرف مدینہ کی اور پکارا مین تین بار یا صباحاہ یعنی خبردار رہو دشمن نزدیک ہی پہر نکلا مین پیچہی اوس قوم کی مارتا تہا اونکو ساتہہ تیر کی اور رجز پڑہتا تہا مین کہتا مین ہون بیٹا اکوع کا اور آج کا دن دن ہی ہلاک ہونی برونکا یعنی ہلاک ہونی تمہاریکا ای کافرو کہ بری ہو پس ہمیشہ رہا مین پہینکتا تیرون کو اور کونچین کاٹتا تہا مین سواریون اون کی یہانتک کہ نہین پیدا کیا اللہ نی کوئی اونٹ اونٹون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی مگر ڈالا مینی اوسکو پس پشت اپنی پہر پیچہا کیا مینی اونکی درحالیکہ تیر مارتا تہا اونکو یہانتک کہ ڈالدین اونہون نی زیادہ تیس سی چادرین اور تیس نیزی ہلکی ہوتی تہی یعنی تا ہلکی ہون اور جلد بہاگین اور نہین ڈالتی تہی وہ کسی چیز کو مگر کرتا تہا مین اوسپر نشانی پتہر کی تا کہ پہچان لین اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکی یعنی اگر پیچہی سی آوین یہانتک کہ دیکہا مینی سوارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیکو اور ملی ابو قتادہ کہ اونکو سوار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتی تہی ساتہہ عبد الرحمن کی یعنی جسنی اونٹ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی تہی پس قتل کیا ابو قتادہ نی عبد الرحمن کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین سوارون ہماریکا آجکی دن ابو قتادہ ہی اور بہترین پیادون ہماریکا سلمۃ بن اکوع ہی کہا سلمۃ نی پہر دئی مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حصی ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادیکا پس جمع کیا دونون حصونکو واسطی میری کہٹا پہر بٹہا لیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا عضبا تہا درحالیکہ پہرنیوالی تہی طرف مدینہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف رضع جمع راضع کی ہی جیسی رکع جمع راکع کی اور راضع لئیم کو کہتی ہین اور آرام ساتہہ مد حرف اول کی جمع ارم کی جیسی اعناب جمع عنب کے معنی علامت و نشانی کی کہ جنگلونمین واسطی راہ کی یا دفینہ کی قایم کرتی ہین اور عادت عرب کی تہی کہ جب وہ مین کوئی چیز پاتی اور اپنی ساتہہ نہ لیجا سکتی تو پتہر اوسپر کہدیتی تا وقت پہرنیکی پہچان لین اور حصہ سوار کا وہ تین حصی ہین یا دو حصی بسبب اختلاف مذکور اور حصہ پیادیکا یعنی دیا مجکو حصہ سوار کا ساتہہ حصی پیادیکی بسبب اسکی کہ بڑی مہتم اس غزوہ کی سلمۃ تہی اور امام کو روا ہی کہ دیوی زیادہ حصہ سے اوسکو کہ بڑی سعی اور تردد جہاد مین کی ہو تا لوگونکو زیادہ رغبت ہو اور سعی کرینکی جہاد مین ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی حصہ الگ دیتی بعضی اون شخصونکو کہ بہیجتی تہی لشکرون مین سی واسطی نفسون

انکو نفل خاص سوای تقسیم کرنی عام لشکر کی یعنی حضرت بعضی غازیون کو کچہہ حصہ زیادہ دیتی تہی غنیمت مین سی اسطی رغبت دلانی انکی قتال مین نقل کی یہہ بخاری اورمسلم نی **وعنہ** قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَلًا سِوٰی نَصِیْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِیْ شَارِفٌ وَ الشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْکَبِیْرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سوای حصہ ہماری کی خمس مین سے پس پہنچی مجکو ایک اونٹنی اور شارف کہتی ہین اونٹنی بوڑہی بڑی کو نقل کی یہہ بخاری اورمسلم نی **وعنہ** قَالَ ذَھَبَ فَرَسٌ لَّہٗ فَاَخَذَھَا الْعَدُوُّ فَظَھَرَ عَلَیْھِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَیْہِ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَّہٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَھَرَ عَلَیْھِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَیْہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہاگ گیا گہوڑا اون کا پس پکڑا اوسکو دشمنون نی یعنی کافرون نی پہر غالب ہوی کافرون پر مسلمان پس پہیر دیا گیا وہ گہوڑا ابن عمر کو یعنی اوغنیمت مین داخل نہین کیا گیا بیچ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایک روایت مین ہے کہ بہاگ گیا غلام عبداللہ کا اور جاملا روم مین پس غالب آئی اوپر مسلمان پس پہیر دیا عبداللہ پر یعنی غلام کو خالد بن ولید نی اور یہہ بعد زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہا رحمت ہو اللہ کی اونپر اور روایت نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا ابن ملک نی اسی معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمان کی غلام بہاگی ہوئی کو پکڑ لین تو مالک نہین ہوتی واجب ہی پہیر دینا اوسکا اوسکی مالک کو پہلی قسمت کی اور بعد اوسکی اور یہی قول ہمارا ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر بہاگ جاوے غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دار الحرب مین اور کفار پکڑ لین اوسکو تو نہین مالک ہوتی اوسکی وہ نزدیک ابو حنیفہ کی اور صاحبین نے کہا کہ مالک ہو جاتی ہین وہ اوسکی اور یہی کہا مالک اور احمد رحہ نی لیکن اگر مرتد ہو کر بہاگا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہوتی ہین اوسکی اتفاقا اور اسیطرح اگر اونٹ بہاگ کر چلا گیا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہو جاتی ہین اوسکی ت ع **وعن** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَیْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَیْتَ بَنِی الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ وَتَرَکْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مِّنْکَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ ھَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَیْرٌ وَّلَمْ یَقْسِمِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِبَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِیْ نَوْفَلٍ شَیْئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا چلا مین و عثمان بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنی دیا آپ نی بنی مطلب کو خمس خیبر مین سی اور چہوڑ دیا ہم کو اور ہم ایک مرتبہ مین ہین نسبت آپ کی پس فرمایا سوا اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ہین ایک چیز کہا جبیر نی اور نہین تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی بنی عبد شمس کی کہ عثمان وغیرہ تہی اور واسطی بنی نوفل کی کہ جبیر وغیرہ تہی کچہہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اور ہم یعنی مین اور عثمان اور بنی مطلب بیچ ایک مرتبہ کی ہین نسبت آپ کی اسلیکہ ہم سب اولاد عبد مناف کی ہین اور یہہ یون ہے کہ ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹی عبد مناف کی ہین اور عبد مناف چوتہی جد ہماری اور آپ کی ہین اسطرح کہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف و عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف و محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تہی اور ایک ہین یعنی مانند شی واحد کی ہین بسبب اسکی کہ تہی وہ موافق اور محب آپسمین اور مددگار تہی درمیان اون کی مخالفت جاہلیت مین اور نہ اسلام مین تفصیل اسکی یہہ ہی کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نی بسبب مخالفت اور عداوت آپسکی عہد باندہا تہا کہ ساتہہ بنی ہاشم کی مناکحت اور بیع شرا نکرین یہانتک کہ سپرد کرین وہ تم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین پس اوسوقت مین بنی مطلب بنی ہاشم کے ساتہہ متحد و موافق تہی اور نہین تقسیم کیا الخ یعنی اسلیے کہ نہ تہی درمیان اون کی اور درمیان بنی ہاشم کی موافقت بلکہ مخالفت ظاہر تہی پس اسلیے محروم کیا اونکو خمس سی باوجود یکہ وہ ذوی القربی سی تہی ت ع ح

وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا قَرْیَۃٍ اَتَیْتُمُوْھَا وَاَقَمْتُمْ فِیْھَا فَسَھْمُکُمْ فِیْھَا وَاَیُّمَا

قریۃ

قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بستی کہ جاؤ تم اوسمین اور ٹہیرو بیچ اوسکی پس حصہ تمہارا بیچ اوسکی ہی اور جس بستی نی کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکی کی پس تحقیق پانچوان حصہ اوسکا واسطی اللہ اور رسول اوسکی کی ہی پہر وہ واسطی تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ٹہیرو بیچ اوسکی یعنی بغیر قتال کی کہ خالی کر دیا اوس بستی کو رہنی والون اوسکی نی اور صلح کی ساتھہ تمہاری کہ اوسکو فیئی کہتی ہین اور حصہ تمہارا الخ یعنی وہ خاص تمہاری ہی لیے نہین ہی بلکہ مشترک ہی درمیان تمہاری اور درمیان اون کی کہ نہین نکلی ہین تم مین سی لشکر مسلمانون سی لیے کہ مثل اس مال کی ہوتا ہی فیئی اور فیئی نہین خاص ہی واسطی نکلنے والون کے لڑنے کی اور جس بستی نی نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تمنی اوسکو ساتھہ جنگ اور قہر اور غلبہ کی اور پہر وہ یعنی بقیہ اموال اوسکا واسطی تمہاری ہی کہا ابن ملک نے یعنی یہہ مال ہوگا غنیمت لیا جاویگا اوس سی پانچوان حصہ واسطی اللہ اور رسول اوسکی کی اور تقسیم کیا جاویگا باقی اوس سی اور اسی سی یہہ معلوم ہوا کہ مال فیئی مین سی خمس نکالا جاوی اور کہا شافعی نی کہ خمس نکالا جاوی اوسمین سی جیسا کہ نکالا جاتا ہی مال غنیمت کی پس یہہ حدیث حجت ہی اوس پر اور کہا بعضی علماء ہماری نی شاید کہ مراد ساتھہ قسم پہلی کی وہ ہی کہ فتح کیا اوسکو لشکر نی اسحال مین کہ آنحضرت اونمین تہی پس وہ لشکر کی لیی ہی اور مراد دوسری قسم سی وہ ہی کہ آنحضرت اون مین تہی پس لیتی تہی خمس اور باقی اون کی لیی تہا ؛ ع ح **وعن** خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خولہ انصاریہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق بعضی اشخاص تصرف کرتی ہین بیچ مال خدا کے یعنی غنیمت مین اور فیئی مین اور زکوۃ مین ناحق یعنی بغیر استحقاق کی پس واسطی اون کی آگ ہی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** آگ ہی یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانین اوسکو والا جس مدت تک چاہی گا اللہ تعالی ؛ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنیکا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا اوسکا اور بڑا بیان کیا امر اوسکا پہر فرمایا کہ نہ پاؤن مین ایک تمہارا کو اسحال مین کہ آوی دن قیامت کی اسحال سی کہ ہو اوسکی گردن پر اونٹ کہ واسطی اوسکی آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت مین سی اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اوسپر آواز کرتا آویگا کہیگا وہ شخص ای رسول خدا کی فریاد رسی کر میری یعنی شفاعت کر میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون مین واسطی تیری کسی چیز کا یعنی نہین دفع کر سکتا مین تجہسی عذاب اللہ کا تحقیق پہنچا دی مینی تجکو شریعت نہ پاؤن مین تم مین سی کسیکو کہ آوی دن قیامت کی اسحال سی کہ اوسکی گردن پر گہوڑا ہو واسطی اوسکی ہو آواز پس کہیگا ای رسول خدا کی فریاد رسی کر میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی مینی

تجکو شریعت نہ پاؤنمیں کسیکو تم مین سی کہ آوی دن قیامت کی اوسکی گردن پر ہو بکری واسطی اوسکی ہو آواز کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا
مین نہین مالک ہون واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی مینی تجکو شریعت نہ پاؤنمین ایک تمہاریکو کہ آوی دن قیامت کی اسحالت مین کہ اوسکی گردن پر
ہو کوئی شخص چڑہا ہوا یعنی بردہ کہ غنیمت کی بندیونمین سی خیانت کیا ہو کہ واسطی اوسکی ہو آواز پس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین
مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی مینی تجکو شریعت نہ پاؤنمین کسیکو تم مین سی کہ آوی دن قیامت کی اسحالت سی کہ اوسکی گردن پر کپڑی
ہلتی ہون یعنی کپڑی کہ غنیمت مین سی خیانت کرلئی ہون یا کپڑی کہ لیی ہون بغیر حق کی یا باہنی ہون کپڑی بغیر استحقاق کی مانند کپڑون صوفیہ جہلا
کی پس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا چکا مین تجکو نہ پاؤن مین ایک تمہاری کو کہ آوی
دن قیامت کی اوسکی گردن پر ہو سونا چاندی پس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا
چکا مین تجکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی یعنی معنیً اور یہہ لفظ مسلم کی ہین اور یہہ لفظ پوری ہین یعنی مسلم کی بہ نسبت الفاظ بخاری کی ٭ وعنہ
قَالَ اَهْدٰی رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا یُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَبَیْنَمَا مِدْعَمٌ یَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِیْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
كَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِیْ اَخَذَهَا یَوْمَ خَیْبَرَ مِنَ الْغَنَائِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَیْهِ نَارًا فَلَمَّا
سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ
مِنْ نَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحفہ بہیجا کسی شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غلام کہ کہا جاتا
تہا اوسکو مدعم پس اوتارتا تہا کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ناگہان پہنچا اوسکو تیر کہ پہینکنیوالا اوسکا معلوم نہ تہا پس قتل کیا اوس تیرنے
مدعم کو پس کہا لوگون نی مبارک ہو واسطی مدعم کی بہشت یعنی اسلیی کہ شہید ہوا حضرت کی خدمت مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یون
نہین قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق وہ چادر کہ لی تہی مدعم نی دن خیبر کی غنیمت مین سی کہ نہ پہونچی تہی اوس چادر کو تقسیم
یعنی لیا تہا اوسکو قبل تقسیم کی البتہ شعلہ مارتی ہی وہ چادر مدعم پر آگ ہو کر پس جبکہ سنا یہہ یعنی وعید شدید لوگون نی یعنی اونہون نی کہ سہل جانا تہا
امر خیانت کو غنیمت مین اور گمان کیا تہا کہ حقیر چیز و نیز مواخذہ نہین ہونیکا لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا
یہہ ایک تسمہ ہی آگ سی یا دو تسمی ہین آگ سی یعنی خیانت کرنی انہین موجب عذاب دوزخ ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف اسمین وعید شدید ہی بیچ حق اوس شخص کی کہ کہاوی اوس مال مین سی کہ متعلق ہون ساتہہ اوسکی حقوق مسلمانون کی مانند مال غنیمت
کی و بیت المال کی اسلیی کہ پہیرنا حقون بہتونکا مشکل ہی ٭ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِی النَّارِ فَذَهَبُوْا یَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً
قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا تہا اوپر رخت یعنی بعضی غزوہ مین اوپر اسباب حضرت کی ایک شخص کہ کہا جاتا
تہا اوسکو کرکرہ پس مر گیا وہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ بیچ دوزخ کی ہی پس شروع کیا لوگون نی دیکہنا پس پائی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا
تہا اوسکو غنیمت مین سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا طیبی نی کہ ف لفظ فذہبوا مین عاطفہ ہی کہ عطف ہی محذوف پر یعنی سنا اونہون نی یہہ حصر متنی وجانا
کہ یہہ وعید بسبب خیانت کی ہی کہ غنیمت مین کی ہی پس شروع کیا دیکہنا الخ ٭ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُصِیْبُ فِیْ مَغَازِیْنَا الْعَسَلَ وَ
الْعِنَبَ فَنَاْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم پہنچتی بیچ غزوہ اپنی کی شہد و انگور کو پس کہاتی ہم اوسکو اور نہ

اوہاں

اوٹہاتی اوسکو نقل کیہ بخاری نی **ف** اوٹہانی اور لیجانی حضرتؐ کی پاس تقسیم کی لیی یعنی آنحضرتؐ روا رکہتی اوسکو اور اتفاق رکہتی ہین علما اوپر اوسکی

کرجائز ہی غازیون کو کہانا طعام غنیمت مین سے پہلی تقسیم کی بقدر حاجت کی جبتک کر دار الحرب مین ہین ۱۲ع **وعن عبد الله بن مغفل**

قال اصبت جرابا من شحم يوم خيبر فالتزمته فقلت لا اعطي اليوم احدا من هذا شيئا فالتفت فاذا رسول

الله صلى الله عليه وسلم يتبسم الي متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کر کہا پہونچا مین ایک تہیلی کو کہ بہری ہوئی تہی چربی سی

دن خیبر کے پس اوٹہا لیا مینی اوسکو اور چمٹا لیا اپنی سی اور کہا مینی یعنی اپنی دل مین یا زبان سی ندونگا آجکی دن کسیکو اسمین سی کچہہ پس پہر کر دیکہا مینی پس

ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتی تہی طرف میری یعنی اس فعل میری سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وذكر حديث ابي هريرة ما**

اعطيكم في باب رزق الولاة اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ما اعطیکم بیچ باب رزق ولاۃ کی یعنی اور مصابیح

والی نی یہان ذکر کی ہی **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله**

فضلني على الانبياء او قال فضل امتي على الامم واحل لنا الغنائم رواه الترمذي

روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی بزرگی دی مجکو انبیاء پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتون

پر اور حلال کین ہماری لیی غنیمتین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جملہ اخیر بیان ہی بزرگی کا یا مراد یہہ ہی کہ اور بزرگیان ہی دین اور یہہ بزرگی بہی دی کہ

حلال کین غنیمتین ۱۲ح **وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ يعني يوم حنين من قتل كافرا فله**

سلبه فقتل ابو طلحة يومئذ عشرين رجلا واخذ اسلابهم رواه الدارمي اور روایت ہی انس سی

کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسدن یعنی دن حنین کی جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس واسطی اوسکی لیی ہی اسباب اوسکا پس قتل کیا ابو طلحہ نی اوسدن

بیس شخصون کو اور لیی اسباب ونکی نقل کی یہہ دارمی نی **وعن عوف بن مالك الاشجعي وخالد بن الوليد ان رسول الله صلى**

الله عليه وسلم قضى في السلب للقاتل ولم يخمس السلب رواه ابو داود اور روایت ہی عوف اور خالد بن ولید سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا

بیچ اسباب مقتول کی کہ وہ قتل کرنیوالی کی لیی ہی اور نہ خمس نکالا اوس اسباب مین سی یعنی جیسیکہ غنیمت مین سی نکالتی تہی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن**

عبد الله بن مسعود قال نفلني رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر سيف ابي جهل وكان قتله رواه ابو داود

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کر کہا حصہ سی یادہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی تروار ابو جہل کی اور تہی ابن مسعود کہ قتل کیا تہا

ابو جہل کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ابو جہل کو دو انصاریون نی مارا تہا اور ابن مسعود بہی شریک تہی اوسکی قتل کرنی مین کہ سر اوسکا کاٹا تہا اسی سبب

سی شمشیر کہ اوسکی اسباب مین تہی ابن مسعود کو عطا فرمائی اور تفصیل سی یہہ قصہ تیسری فصل مین مذکور ہوچکا ۱۲ع **وعن عمير مولى ابي اللحم**

قال شهدت خيبر مع ساداتي فكلموا في رسول الله صلى الله عليه وسلم وكلموه اني مملوك فامر لي فقلدت سيفا

فاذا انا اجره فامر لي بشيء من خرثي المتاع وعرضت عليه رقية كنت ارقي بها المجانين فامرني بطرح

بعضها وحبس بعضها رواه الترمذي وابو داود الا ان روايته انتهت عند قوله المتاع

اور روایت ہی عمیر غلام ابی اللحم کیسی کر کہا حاضر ہوا مین غزوہ خیبر مین ساتہہ مالکون اپنی کی پس کلام کیا مالکون نی میری مقدمہ مین رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم سی اور کلام کیا اونہون نی حضرت سی یعنی معلوم کروایا حضرتؐ کو یہہ کہ مین مملوک ہون پس حکم کیا مجکو اوٹہاؤن ہتہیار اور رہون

ساتہہ مجاہدون کی پس پہنایا گیا مین تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن مین ڈالدی پس ناگہان مین کہینچتا تہا اوسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سن کے یا کوتہ قدی کی

پس حکم کیا آنحضرت نے میری لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کی ساتھ تھوڑی سی چیز کی غنیمت مین سے اور بیان کیا مینے حضرت کی روبرو ایک منتر تھا
مین پڑھتا اوسکو دیوانون پر پس حکم کیا مجکو ساتھ موقوف کرنے بعضی منتر کی اور رہنے دینے بعضی منتر کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے مگر تحقیق
روایت ابوداود کی تمام ہوئی نزدیک المتاع کی **ف** کلام کیا میری مقدمہ مین یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا کہ اوسکو جہاد کی لیچلین یا خدمت
کی لیے اور ظاہر بعضی کلمات منتر کی اچھی ہونگی اور بعضی قبیح پس حکم کیا ساتھ ترک کرنے قبیح کی اور پڑہنے اچھون کی ؛ ح **وعن مُجمّع بن جاریة**
قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ
اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ
حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَاَتَى الْوَهْمُ فِيْ حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهُ قَالَ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ وَاِنَّمَا
كَانُوْا مِائَتَيْ فَارِسٍ اور روایت ہی مجمع بن جاریہ سے کہ کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اوسکی اوپر اہل حدیبیہ کی پس تقسیم فرمایا اوسکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے اور تھا لشکر ایک ہزار پانسو آدمیونکا اون مین تین سو سوار تھے پس دیے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک
حصہ نقل کی یہہ ابوداود نے اور کہا حدیث ابن عمر کی صحیح تر ہی اور عمل اکثر ائمہ کا اوسپر ہی اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کی کہ اوسنے کہا تین سو سوار
اور نہ تھے وہ مگر دو سو سوار **ف** ساتھ اس حدیث مجمع کی دلیل پکڑی ہی اونہون نے کہ سوارونکو دو حصے دیتے ہین جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اسلیے کہ جب
تین سو سوارون مین ہر سو کو دو دو حصے دیے تو چھہ حصے گئے اور بارہ حصے باقی رہے پس ہر سو پیادون کو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتے ہین کہ سوارونکے لیے
تین تین حصے ہین حساب درست نہین بیٹھتا اسلیے کہ حصے سوارون کے اس تقدیر پر نو ہوتے ہین اور حصے پیادونکے بارہ پس حصے اکیس ہوتے ہین اور ابن عباس اور
ابن عمر سے بھی مثل حدیث مجمع کی روایت کی ہے لیکن وہ کہتے ہین کہ حدیث ابن عمر کی کہ ناطق ہی ساتھ اسکے کہ سوار کے تین حصے ہین قوی تر اور ثابت تر ہے
واللہ اعلم اور حنفیہ جو انکی حدیث پر عمل نہین کرتے ہین وجہ اسکی اوپر مذکور ہو چکی ہی اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کی روایات مختلفہ آئی ہین ایک روایت مین
چودہ سو اور سوار دو سو **وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ** قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْاَةِ
وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حبیب بن مسلمہ فہری سے کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حصہ
زیادہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کی اور تہائی بیچ وقت پھرنے کی جہاد نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی اگر اوٹھتی ایک جماعت لشکر مین سے بیچ
ابتدای غزوہ کی اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنون کی پہلے پہنچنے لشکر کے سے دیتے حضرت اونکو چوتھائی مال غنیمت مین سے اور شریک کرتے اونکو ساتھ تمام
لشکر کی بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت اونمین سے بیچ جنگ دشمنونکی مشغول ہوتی تو دیتے اونکو تہائی مال غنیمت مین سے اور باقی مین اونکو
ساتھ تمام لشکر کی شریک کرتے اسلیے کہ تردد اونکا جنگ مین اور مشقت اور خطر وقت پھرنے کی زیادہ ہی کیونکہ ابتدا مین لشکر آتا ہی اور مدد کرتا ہی بخلاف پھرنے کی کہ
سب پھرتے ہین اوس وقت مین جنگ کرنے مشکل تر و سخت تر ہی اور حصہ سے زیادہ دینا بسبب مشقت و سعی کی ہی قتال مین ؛ ح **وَعَنْهُ** اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی حبیب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصے زیادہ دیتے چوتھائی پیچھے خمس نکالنے کی یعنی ابتدا جہاد مین اور زیادہ دیتے تہائی پیچھے
خمس نکالنے کی جسوقت کہ پھرتے جہاد سے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اوپر کی حدیث مین جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتھائی کا ابتدا جہاد مین اور تہائی کا
وقت پھرنے کی تو یہہ بیان نکیا کہ پہلے خمس نکالنے کی دیتے تھے یا بعد اوسکی اور یہان بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتے اور بعد اوسکی چوتھائی یا تہائی دیتے اور پھر تقسیم کرتے ؛؛
وَعَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِيْ اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا

رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْطَانِيْ مِنْهَا مِثْلَ مَا اَعْطٰى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی جویریہ جرمی سی کہا پائی مین نی روم مین ایک ٹہلیا سرخ کہ اوسمین دینارین تہین بیچ زمانی خلافت معاویہ کی اور تہا ہمپر حاکم ایک شخص صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بنی سلیم کہا جاتا تہا اوسکو معن بن یزید پس لایا مین اوسکی پاس ٹہلیا پس بانٹا اوسنی اون دینارونکو درمیان مسلمانون کی یعنی مجاہدونکی اور دیا مجکو اوسمین سے مانند اوسچیز کی کہ دیا ایک شخص کو اونمین سی یعنی برابر سبکی دیا کچہہ زیادہ نہ دیا پہر کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین حصہ زیادہ دینا مگر پیچہی خمس کی البتہ دیتا مین تجکو یعنی زیادہ اورون سی نقل کی یہہ ابو داودنی ف یعنی حضرت نی فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصہ دینا بعد خمس کی ہوتا ہی پس اوس مال مین ہوکا وسمال مین خمس ہی اور خمس اوس مال مین ہوتا ہی کہ بقہر وغلبہ کافرون سی لین کہ اوسکو غنیمت کہتی ہین اور وہان قتال ہوا ہو اور یہہ مال فیی ہی اور اوسمین خمس ہی نہین پس نفل بہی نہین ہوگا ح وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرًا وَاَصْحَابَهُ اَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا آئی ہم یعنی حبشہ سی اور پایا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطی ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر مین سی اور نہین تقسیم کیا واسطی کسیکی کہ غائب تہا فتح خیبر سی اوسمین سی کچہہ مگر واسطی اوس شخص کی کہ حاضر تہا ساتہہ اونکی مگر ہمارے کشتی والون کو جعفر کو اور یارون اونکی کو حصے دئی کشتی والون کو ساتہہ اونکی کہ حاضر تہی نقل کی یہہ ابو داودنی ف ابو موسی اونمین سی ہی کہ مین آئی اور اسلام لائی پہر ہجرۃ کر کر حبشہ کو گئی اور جعفر بن ابی طالب اور صحابہ بہی وہان ہجرۃ کر کر گئی تہی جب وہہون نی خبر حضرت کی ہجرۃ کی سنی تو کشتی مین بیٹہہ کر سب روانہ مدینہ کو ہوئی اور حضرت کی خدمت مین پہنچی جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضی کہتی ہین کہ حصہ دینا اونکو اس سبب سی تہا کہ آنا اونکا پہلی جمع کرنی غنیمت کی تہا اگرچہ بعد از قتال کی تہا اور یہہ تاویل اونکی ہی کہ قائل ہین ساتہہ اوسکی کہ جو کوئی حاضر ہوا وسوقت مین تو شریک ہوتا ہی جیسیکہ ایک قول شافعی کا ہی اور اور جو قائل اسکی نہین ہین کہتی ہین کہ یہہ دینا ساتہہ رضا غازیون کی تہا اور یہہ قول ظاہر تر ہی ح وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی یزید بن خالد سی یہہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی وفات کیا گیا دن فتح خیبر کی پس ذکر کی صحابہ نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی خبر مرنی اوسکیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو اپنی یار پر یعنی مین نہین نماز پڑہتی کا اسکی جنازہ کی پس متغیر ہوی چہری لوگونکی سبب سکی یعنی سبب نماز نپڑہنی حضرت کی کہ کیا سبب ہی اسکا پس فرمایا کہ تحقیق یار تمہاری نی خیانت کی بیچ راہ اللہ کی یعنی مال غنیمت مین سے پس تلاش کیا ہمنی اسباب اوسکا پس پائین ہمنی پوتہین یہودیون کی پوتہون مین سی کہ نہ برابر تہین دو درہمونکی یعنی قیمت اونکی دو درہمونسی کم تہی نقل کی یہہ مالک اور ابو داود اور نسائی نی ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِيْمَةً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا فِيْمَا

كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰى ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ فَاعْتَذَرَ فَقَالَ كُنْ اَنْتَ تَجِيْءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پہونچتی غنیمت کو یعنی و ارادہ کرتی اوسکی جمع کرنی اور تقسیم کرنیکا حکم فرماتی بلال کو یعنی ندا کرنیکا پس ندا کرتی بلال لوگون مین پس لاتی لوگ غنیمتیں اپنی یعنی جسکی پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لاتا پس پانچوان حصہ اوسمین سی نکالتی اور تقسیم کرتی اوسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدون کی پس لایا ایک شخص ایکدن بعد اوسکی یعنی بعد نکالنی پانچوین حصی کی ایک مہار بالونکی پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہہ چیز کی تہی کہ پہونچی تہی ہم اوسکو غنیمت مین سی فرمایا کیا سنا تہا تونی بلال کو پکارتی ہوئی تین بار کہا کہ ہان یعنی سنا تہا پس فرمایا کس چیز نی منع کیا تجکو اسسی کہ لاتا تو اوسکو پس عذر کیا اوسنی یعنی کچہہ بیجا عذر کرنی لگا فرمایا رہ تو یعنی اسیطرح لاویگا تو اوسکو دن قیامت کی پس ہرگز نہ قبول کرونگا مین اسکو تجسی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** حضرت نی وہ مہار اوسکی اسلیے نہ قبول کی کہ اوسمین سب مجاہدون کا حق تہا اور وہ متفرق ہوگئی تہی مشکل تہا ہر ایک کا حصہ پہنچانا اوسمین سی ۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اور عمر رضی نی جلا دیا اسباب خیانت کرنیوالیکا غنیمت مین سی و رمارا اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مارا اوسکو از راہ تعزیر کی او بعضی اہل علم نی مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کی عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر کہ وہ کہتی ہین اسباب اوسکا جلا دیجی سوا حیوان او مصحف مجید کے او راو سچیز کی کہ خیانت کی ہی سلیی کہ حق مجاہدونکا ہی و تینون امام کہتی ہین کہ اسباب جلائی لیکن تعزیر پہنچائی اور حمل کیا ہی اس حدیث کو زجر و وعید پر ۔

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جو شخص کہ چہپاوی خیانت کرنیوالیکی مال غنیمت مین یعنی میری اظہار اوسکا نکری کہ فلانی نی خیانت کی ہی پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالیکی ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خرید کرنی غنیمتونکی سی پہلی اس سی کہ تقسیم کیجاوین یعنی بسبب عدم ملکیت کے نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا یہہ کہ بیچی جاوین حصی یہانتک کہ تقسیم کیجاوین نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر کوئی بیچی حصہ اپنا پہلی تقسیم کی تو جائز نہین بسبب عدم ملک کی نزدیک اوسکی کہ موقوف رکہتا ہی ملک کو قسمت مین او رسبب جہل تعین مبیع کی او صفت اوسکی کی مالک سی پہلی تقسیم کی ۔ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خولہ بیٹی قیس کے سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق یہہ مال سبز ہی شیرین یعنی نظر میں اچہا معلوم ہوتا ہی اور دل مین پیارا پس جو شخص پہونچی اوسکو ساتہہ حق اوسکی یعنی بوجہ حلال برکت دیجاتی ہی اوسکی لیی اوسمین او رمہت سی تصرف کرنیوالی بیچ اوسچیز کی کہ چاہی اوسکو نفس اوسکا مال اللہ کیسی او ررسول اوسکی سی یعنی غنیمت کہ قسمت اوسکی بیچ حکم خدا اور رسول کی ہی نہین واسطی اوسکی دن قیامت کی مگر آگ نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سی زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اوسکا ذوالفقار تہا دن بدر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ترمذی نی اور وہ تلوار وہی کہ دیکہا تہا حضرت نی خواب مین بیچ اوسکے دن احد کی **ف** حصہ سی زیادہ لی یعنی پسند کرکر زیادہ حصہ سی غنیمت مین سی کہ یہہ بات اور کو سوا حضرت کی جائز نہ تہی اور ذوالفقار ملک تہی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا غزوہ بدر مین پس زیادہ حصہ سی لیا حضرت نی اوسکو اور کتنی این لڑائیون مین وہ پاس ہی حضرت کی نہ اور تلوارین حضرت کی اور قاموس مین لکہا ہی کہ وہ ملک تہی عاص بن منبہ کہ دن بدر کی وہ کافر مارا گیا پہر حضرت نے بخشی وہ تلوار حضرت علی رضہ کو اور ذوالفقار اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ فقار کہتی ہین استخوان پشت کو اور اوس تلوار کی پشت مین مہری تہی مشابہ اوسکی اور خواب یہہ تہا کہ آنحضرت نی ہلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان مین سی پہر ہلائی دوسری بار پس ہوگئی بہتر اوس چیز سی کہ تہی پس تعبیر ہوئی اوسکی سا تہہ شکست کے روز احد کی واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی **ح** **وعن** رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهٗ رَدَّهٗ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی رویفع بن ثابت سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرت کی مت سوار ہو کسی جانور پر غنیمت مسلمین مین سی یعنی غنیمت مشترک مین سی بغیر ضرورت کی یہانتک کہ جسوقت دبلا کردی اوسکو پہیر دی اوسکو غنیمت مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کے اور دن پچہلی کی پس نہ پہنی کپڑا غنیمت مسلمین مین سی یعنی بلا ضرورت یہانتک کہ جسوقت کہ پرانا کری اوسکو پہیر دے اوسکو غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اور اس سی یہہ سمجہا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا باعث دبلائی کا نہو تو نہین مضائقہ سوار ہونیکا لیکن یہہ مراد نہین بلکہ بطریق عادت کی فرمایا کہ سوار ہونا باعث دبلائی کا ہوتا ہی **ح** **ع** **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی محمد بن ابی المجالد سی کہ نقل کی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا کہا مین کیا تہی تم پانچوان حصہ نکالتی طعام کا بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا پہونچی ہم طعام کو دن خیبر کی اور رہتا ایک شخص آتا اور لیتا طعام سی مقدار اوس چیز کی کہ کفایت کرتا اوسکو پہر پہر جاتا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** پانچوان حصہ نکالتی تہی الخ یعنی نکالتی تہی خمس اوسمین سی یا جو کچہہ کہ جنس طعام سی ہی خارج تہا تقسیم سی کہ جو کوئی چاہتا تہا اوسمین تصرف کرتا تہا اور جواب کا مطلب یہہ ہی کہ طعام سی خمس لینا چاہیی لیکن چاہیی کہ زیادہ بہی قدر کفایت سی نلی **ح** **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ ایک لشکر غنیمت لائے بیچ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام اور شہد پس نہ لیا گیا اونسی پانچوان حصہ یعنی پہر اوس چیز کے کہ تہا اوسی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوْءَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی قاسم مولی عبدالرحمن کیسی کہ نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ تہی ہم کہاتی اونٹ جہاد مین یعنی عندالاحتیاج اونٹ ذبح کرتی اور کہاتی اور نہ تقسیم کرتی ہم اوسکو یہانتک کہ جسوقت ہوتی ہم البتہ پہرنی والی طرف ڈیرون اپنی کی یعنی سفر مین اسحال مین کہ خورجیان ہماری گوشت اونٹ کی سی بہری ہوتی ہوتین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ جب مسلمان نکلین دارالحرب سی نہین جائز یہہ کہ کہالین دانہ کہلاوین *

غنیمت مین سی لوینہ کہا وین اوسی لیسی کہ ضرورت دفع ہوی اور اباحت کرتھی ارا حرب مین باعتبار ضرورۃ کی تہی اور جسلی تہیہ ان الطعام یا گہاس و دانہ پہیردی
اوسکو طرف غنیمت کی جبکہ نہ تقسیم ہوئی ہو دار الحرب مین اگرچہ نفع اوٹہایا ہو۔ **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی ادا کردو تاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت مین سے اسقدر بہی چہپا رکہو اور بچو تم خیانت کرنیسی یعنی غنیمت مین یا مطلق اسلیے کہ تحقیق خیانت
کرنا عار ہوگا خیانت کرنی والونپر دن قیامت کی نقل کی یہہ دارمی نی اور نقل کی نسائی نی عمرو بن شعیب سی اونسنی اپنی باپ سی اونسی اپنی دادا سی
وعن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ سَنَامِهٖ
ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَّلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا الْخِيَاطَ
وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کہی اپنی باپ سی اونسی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا نزدیک ہوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ
کی پس لی پشم اوسکی کوہان مین سی پہر فرمایا ای لوگو تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین واسطی میری اس مال فیی مین سی کچہہ اور نہ یہہ یعنی پشم مذکور اور اوٹہائی انگلی
اپنی یعنی جس انگلی پر پشم لی تہی اوسکو اوٹہایا لوگونکو دکہانی کی لیی مگر خمس اور خمس بہی تمہین پر خرچ کیجاتی ہی یعنی تمہاری مصالح مین قسم ہتیار اور گہوڑی
وغیر ذلک سی پس ادا کردو تاگی اور سوئی کو پس کہڑا ہوا ایک شخص اوسکی ہاتہہ مین ایک ٹکڑا تہا بالون کی رسی کا پس کہا کہ لیا تہا مینی اوسکو تاکہ درست کرونمین ساتہہ
اوسکی پالان یعنی جہول کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پر جو چیز کہ ہو واسطی میری اور واسطی اولاد عبد المطلب کی پس وہ واسطی تیری ہی یعنی جو چیز کہ
میری اور اونکی حصی کی ہی معاف کیا ہمنی اوسکو تیری لیی اور جو کچہہ اور مجاہدونکی حصہ کا ہی وسکو بخشوانا اونسی چاہیی پس کہا اوس شخص نی جسوقت کہ
پہونچی یہہ رسی اس حد کو یعنی گناہ کو کہ دیکہتا ہون مین پس نہین حاجت مجکو اوسمین اور پہینکدیا اوس رسی کو نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ
قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ
ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہ کہا نماز پڑہوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ایک اونٹ کی کہ تہا غنیمت مین کا یعنی اوسکو
سترہ کیا پس جبکہ سلام پہیرا لی پشم اونٹ کی پہلو سی پہر فرمایا نہین حلال ہی واسطی میری تمہاری غنیمتون مین سی مانند اسکی مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بہی
خرچ کیا جاتا ہی بیچ حاجتون تمہاری نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** پہلو سی یعنی کوہان کی ایک جانب سی پس ہو گا قصہ متعدد یا اوسکی پہلو سی پس ہو گا قصہ
متحد **وعن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ
وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ
الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ
رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ اَنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ

لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ ذوی القربی کا کہ قران مجید مین حصہ ونکا خمس آیا ہی درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا مین حضرت کی پاس اور عثمان بن عفان پس کہا ہمنی یا رسول اللہ یہہ لوگ ہماری بنی ہاشم مین سی ہمین انکار کرتی ہم بزرگی انکا بسبب ہونی آپکی کہ پیدا کیا آپکو اللہ تعالی نی بنی ہاشم مین یعنی پس وہ فضل ہمسی ہی بسبب ہونی اون کی قریب آپ سی نسبت ہماری سلیکن جدآپ کی اور جد ونکی ایک ہین کہ وہ ہاشم ہین اگرچہ جد ہماری اور جد اونکی بہی ایک ہین یعنی عبد مناف خبر دیجی ہم کو سبب اسکی کہ دیا ہی آپ نی ہمارے بہائیون کو کہ بنی مطلب ہین اور چہوڑ دیا آپ نی ہمکو یعنی خمس مین جو ذوی القربی کا حصہ ہی اوسمین سی آپ نی ہمکو نہ دیا اور سوا اسکی نہین کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل کی کہ جبیر اون مین سی تہی اور بنی عبد شمس کے کہ عثمان اون مین سے تہی اور قرابت اونکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہی یعنی اسلیکہ باپ ونکی بہائی ہاشم کی ہین اور باپ ہماری ہی اسیطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوا اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین سطرحسی اور داخل کین انگلیان ایک ہاتہہ کی دوسری ہاتہہ کی انگلیو مین نقل کی یہہ شافعی نی اور بیچ روایت ابی داود اور نسائی کی مانند اسکی ہی اور اوسمین یون ہی کہ ہم اور بنی مطلب کے نہین جدا ہوی جاہلیت مین اور اسلام مین اور سوای اسکی نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کین ایک ہاتہہ کی انگلیان دوسری ہاتہہ کی انگلیون مین

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَيْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ وَقَالَ وَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِي عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا صف جنگ مین دن جنگ بدر کی پس دیکہا مینی دہنی اپنی اور بائین اپنی پس ناگہان مین تہا درمیان دو لڑکون انصار کی کہ نو عمر تہی پس آرزو کی مینی یہہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر اور دیرینہ تر کی ان دونون جوانون سی یعنی حقیر جانا اونکو شجاعت مین کہ یہہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہین مبادا بہاگ جاوین اور مجکو بہی معیوب کرین پس چوکا مجکو ایک نی اون دونون مین سی اور کہا ای چچا میری آیا پہچانتا ہی تو ابوجہل کو کونسا ہی اور کہان ہی کہا مینی کہ ہان جانتا ہون پس کیا غرض تجکو طرف اوسکی ہی بہتیجی میری کہا خبر دیا گیا ہون مین یہہ کہ وہ تحقیق برا کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین البتہ اگر دیکہونگا مین اوسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اوسکی سی یہانتک کہ مری بہت جلد باز ہم مین سی یعنی جسکی موت پہلی آنی ہوگی وہ پہلی مریگا مین یا وہ کہا عبد الرحمن نے پس تعجب کیا مینی بسبب اس کہنی اوسکی کی کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتی ہین کہا عبد الرحمن نے اور چوکا مجکو دوسری نے اور کہا واسطی میری مانند اوسکی یعنی مانند بات پہلی کی پس نہ درنگ کی مینی کہ دیکہا مینی طرف ابوجہل کی کہ پہرتا ہی لوگون مین یعنی کفار مین پس کہا مینی ان دونون لڑکونکو کیا نہین دیکہتی تم اوس شخص کو کہ پہرتا ہی یہہ وہی یار تمہارا کہ پوچہتی تہی مجسی حال اوسکا یعنی دیکہو ابوجہل یہی ہی کہا عبد الرحمن نی پس جلدی کی

دونون لڑکون نی ابوجہل کی طرف ساتہہ تلوارون اپنی کی پس مارا اوسکو یہانتک کہ قتل کیا اوسکو پہر پہری دونون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آپ کو یعنی اس معاملہ کی پس فرمایا کونسی نی تم دونون مین سی قتل کیا اوسکو پس کہا ہر ایک نی اون دونون مین سی کہ مینی قتل کیا اوسکو پس فرمایا کیا پونچہہ ڈالین مین تمنی اپنی تلوارین پس کہا کہ نہین پس دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف دونون تلوارون کی پس فرمایا تم دونون نی قتل کیا اوسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اسباب ابوجہل کی واسطی معاذ بن عمرو بن جموح کی اور وہ دونون شخص یعنی قتل کرنیوالی ابوجہل کے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا تہی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** اور صحیح بخاری مین کہا معوذ بن عفرا ساتہہ واو مکسورہ مشددہ کے اور حدیث آیندہ مین آویگا کہ مارا ابوجہل کو دو بیٹون عفرا کی نی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ایک تہا بیٹا عفرا کا توجیہہ اوسکی یہہ ہی کہ دونون ایک مان سی تہی کہ نام اوسکا عفرا تہا اور باپ دونون کی مختلف پس ایک یعنی عمرو کی باپ کا نام جموح ہی اور باپ دوسریکا اور تہا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کی طرف اور دوسرا مان کی طرف اور قسطلانی نی لکہا ہی کہ دوسرا یعنی معاذ بیٹا حارث کا ہی اور اس مقام مین دو شبہا وارد ہوتی ہین ایک تو یہہ کہ حضرت نی فرمایا کہ تم دونون نی مارا ہی پس وجہ تخصیص ایک کی ساتہہ دینی اسباب کی کیا ہی جواب یہہ کہ شاید دونون شریک ہون مارنی مین و لیکن جسنی سست کیا اور چلنی پہرنی وغیرہ سی باز رکہا وہ ایک ہوا اور دوسری نی بہی آنکر زخم پہنچایا ہو اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جسنی سست کیا اور چلنی پہرنی سی باز رکہا اور فرمانا حضرت کا کہ تم دونون نی قتل کیا ہی واسطی خوش کرنی دوسری کی تہا اور شبہہ دوسرا یہہ فصل دوسری کے حدیث ابن مسعود کی مین گذرا کہ حضرت نی تنفیل کی مجکو شمشیر ابوجہل کی اور یہہ بہی آیا ہی کہ ابن مسعود نی مارا ابوجہل کو پس وجہہ اوسکی کیا ہی جواب یہہ کہ ابن مسعود نی پائی ابوجہل مین رمق پس کاٹا سر اوسکا پس دی حضرت نی ایک چیز اسباب مین سی کہ وہ شمشیر تہی اور بعضی یارون مالک کی سی نقل کیا ہی کہ امام مختیر ہی اسباب مین جو چاہی سو کری اور جسکو چاہی دیوی اور اس قول مین چہٹکارا ہی دونون اشکال سی ۱۲ ح

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی کون شخص ہے کہ دیکہی واسطی ہماری کہ کیا کیا ابوجہل نی یعنی کیا ہی حال اوسکا مارا گیا یا جیتا ہی پس گئے ابن مسعود پس پایا ابوجہل کو کہ مارا تہا اوسکو دو بیٹون عفرا کی نی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انس نی پس پکڑی ابن مسعود نی داڑہی ابوجہل کی اور کہا تو ابوجہل ہی پس کہا ابوجہل نی کیا تو زیادہ ہی اوس شخص سی کہ قتل کیا تمنی اوسکو یعنی زیادہ اوس شخص سی کوئی نہین ہی کہ قتل کیا تمنی اوسکو یعنی مجہے زیادہ قریش مین کوئی بڑی درجہ کا نہین ہے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اگر غیر زمیدار مارتی مجکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی عار نہین ہی مجہہ پر جو قتل کری تہاری کی مجکو سوا اسکی کہ مارنیوالی میری زراعت کرنیوالی ہین پس اگر غیر اونکی قتل کرتی مجکو تو خوب تہا میری نزدیک اشارہ کیا ابوجہل نی ساتہہ اسکی طرف بیٹون عفرا کی کہ جنہون نی قتل کیا تہا اوسکو اور وہ دونون انصار مین سی تہی اور انصار صاحب کہیتیون اور کہجورونکی تہی ۱۲ ح

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَأَجَابَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

کما قال الزہری فنری ان الاسلام الکلمۃ والایمان والعمل الصالح اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا دیا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی یعنی کچہہ مال ایک جماعت کو اسحال مین کہ مین بیٹہا ہوا تہا پس چہوڑا یعنی ندیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ بہتر ہتا ان
مین طرف میری یعنی رین مین پس کہڑا ہوا مین اور کہا مینی یعنی حضرتؐ سی کیا ہی واسطی فلان کی یعنی کیا سبب ہی کہ آپنی اوسکو کچہہ ندیا قسم ہی خدا کی
تحقیق مین گمان کرتا ہون اوسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان کہا سعد نی اسکلام کو
تین بار اور جواب دیا حضرتؐ نی اوسکو ساتہہ مانند اوسکلام اول کی پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین دیتا ہون ایک شخص کو اور حال انکہ
غیر اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی نزدیک میری اوس شخص سی بخوف اسکی کہ ڈالا جاوی وہ شخص دوزخ مین بیچ منہکی بل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک
روایت بخاری و مسلم کی مین یون آیا ہی کہا زہری نی پس جانتا ہون مین اور اعتقاد کرتا ہون کہ اسلام کلمہ یعنی کلمہ شہادت کا ہی اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ
شامل ہی عمل قلبی کو کہ وہ تصدیق ہی ف بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل اور صدق باطن سی ہو مرتبہ علی ہی اور اطلاع
اوسپر ممکن نہین لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہری سی متیقن ہی پس کہہ کہ مین جانتا ہون اوسکو مسلمان مقصود آنحضرتؐ کا مواخذہ اور اعتراض تہا
سعد پر کہ سامنی آنحضرتؐ کی جحبت لائی اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہی اور مستبعد جانا اوسکی ندینی کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اوس شخص کا اور بخوف اسکی الخ یعنی
مال کی دینی سی لازم نہین آتی محبت و تفضیل اور لازم نہین ہی کہ عطا بحسب فضایل دینیہ کی ہو بلکہ دیا جاتا ہی کبہی بسبب ضعف ایمان اور تالیف قلب کی تا خفا
نہو وہ اور کفر مین نہ پڑی پس مبالغہ نکر بیچ سوال کرنیکی ساتہہ دینی اوسکی سند پکڑ کر ساتہہ ہونی اوسکی مومن کامل الایمان یا آنکہ یقین کرنا ساتہہ ہونی اوسکی
ممکن نہین اور اسلام کلمہ ہی الخ پوشیدہ نرہی کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتی اسلام عمل صالح اور انقیاد احکام ہی اور ایمان تصدیق ہی لیکن ہر گاہ کہ تہا تلفظ ساتہہ
کلمہ اسلام کی اور اقرار کافی بیچ حکم کرنیکی ساتہہ اسلام ظاہر کی اور اعمال صالح خبر دیتی ہین ایمان پر اور صادر ہوتی ہین بسبب تصدیق قلبی کی اور
کمال ایمان کی اکتفا کیا بیچ معنی اسلام کی ساتہہ کلمہ کے اور تفسیر کیا ایمان کو ساتہہ عمل صالح کی فافہم ہ ح وعن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قام یعنی یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ وانی ابایع لہ فضرب
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسہم ولم یضرب لاحد غاب غیرہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوئی خطبی کی لیی یعنی دن بدر کی اور فرمایا کہ تحقیق عثمان گیا ہی بیچ کام اللہ کی اور کام رسول خدا کی اور تحقیق مین بیعت کرتا ہون
واسطی اوسکی پس معین کیا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ یعنی غنیمت مین سی اور نہین معین کیا واسطی کسیکی کہ غائب تہا بدر سی سوای حضرتؐ
عثمان کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف جب حضرتؐ بدر مین پہونچی تو بیمار تہین حضرت رقیہ بیٹی حضرتؐ کی کہ بیوی تہین حضرت عثمان کی پس حضرتؐ نی حضرت
عثمان کو واسطی بیمارداری حضرت رقیہ کی مدینہ روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنی لگی تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کی کام کی لیی گیا ہی اور مین آپ اوسکی
طرف سی بیعت کرتا ہون پس حضرتؐ نی بانیان ہاتہہ اپنا اوپر داہنی ہاتہہ اپنی کی مارا اور کہا یہہ ہاتہہ عثمان کا ہی اور حصہ انکی لیی نکالا غنیمت مین سی ہ ح
وعن رافع بن خدیج قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجعل فی قسم المغانم عشرا من الشاء ببعیر رواہ النسائی
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیراتی بیچ تقسیم کرنی غنیمت کی دس بکریونکو برابر ایک اونٹ کی نقل کی یہہ نسائی نی
وعن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزی نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل ملک بضع امرأۃ وہو
یرید ان یبنی بہا ولما یبن بہا ولا احد بنی بیوتا ولم یرفع سقوفہا ولا رجل اشتری غنما او خلفات وہو ینتظر ولادہا فغزا
فدنا من القریۃ صلوۃ العصر او قریبا من ذلک فقال للشمس انک مامورۃ وانا مامور

اللّٰہُمَّ احْبِسْہَا عَلَیْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ یَعْنِی النَّارَ لِتَأْکُلَہَا فَلَمْ تَطْعَمْہَا فَقَالَ اِنَّ فِیْکُمْ غُلُوْلًا فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَۃٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَۃٍ مِنَ الذَّہَبِ فَوَضَعَہَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَکَلَتْہَا وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰہُ الْغَنَائِمَ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّہَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نی انبیا مین سے یعنی یوشع بن نون نی پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میری وہ شخص کہ نکاح کیا ہی ایک عورت سی اور وہ چاہتا ہی کہ لاوی عورت کو اپنی گہر مین اور صحبت کری وسی اور اب تک نہین لایا اوسکو اور نہ ساتھ ہو میری وہ شخص کہ بنایا ہی گہر اور نہین پاٹی چہت اوسکی اور نہ ساتھ ہو میری وہ شخص کہ خرید ہین بکریان گابہن یا اونٹنیان حمل والیان اور وہ منتظر ہو جنی اونکیکا پہر نکلی وہ نبی جہاد کی لیی پس نزدیک پہنچی اوس بستی کی کہ ارادہ جہاد کا رکہتی تہی اوسمین وقت نماز عصر کی یعنی آخر وقت مین یا قریب نماز عصر کی یعنی قریب اخیر وقت عصر کی پس کہا نبی نی واسطی آفتاب کی کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہی یعنی ساتھ چلنی کی اور مین بہی حکم کیا گیا ہون ساتھ فتح کرنی اس بستی کی ای اللہ ٹہرا اوسکو ہم پر پس ٹہرایا گیا آفتاب یہانتک کہ فتح دی اللہ نی اوس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کو پس آئی یعنی آگ تا کہ کہا دی مال غنیمت کا پس نہ کہایا اوسکو پس فرمایا نبی نی کہ تحقیق تمہاری اندر واقع ہوی ہی خیانت مال غنیمت مین پس چاہیی کہ بیعت کری ہر قبیلہ مین سی ایک شخص پس چپک گیا ہاتہہ ایک شخص کا ساتہہ ہاتہہ نبی کی پس کہا کہ درمیان تمہاری ہی خیانت پس لائی وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کی پس رکہدیا اوسکو پس آئی آگ اور کہا لیا اوسکو اور زیادہ کیا راوی نی ایک روایت مین اس عبارت کو کہ پس حلال تہی غنیمت واسطی کسیکی پہلی ہمسی پہر حلال کی اللہ نی واسطی ہماری غنیمت دیکہا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطی ہماری نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** اون نبی علیہ السلام نی اون لوگونکو اپنی ساتہہ چلنی سی جہاد کیلیی سی منع اسلیی کیا کہ دلکو جو تعلق کہین ہوتا ہی تو سستی ہوتا ہی پس فوت ہوتی ہی مصلحت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ امور مہمہ مین فارغ ہونا چاہیی تعلقات سی تا بخوبی سرانجام پاوی اور ٹہیرایا گیا آفتاب واسطی انکے اسلیی مین آیا ہی کہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ نہین ٹہیرایا گیا آفتاب کسیکی لیی سوای یوشع بن نون کی پس یہہ دلالت کرتی ہی کہ یہہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام کیسی ہی حالانکہ ٹہیرایا گیا ہی حضرت کی لیی بہی پس ممکن ہی تطبیق بیچ ان دونون کی اسطرح کہ مراد حضرت کی یہہ ہی کہ نہین ٹہیرایا گیا کسی پیغمبر کی لیی غیر میری مگر یوشع بن نون کی لیی انتہی اور احتمال ہی کہ یہہ قول پہلی ٹہیرنی آفتاب کی ہو حضرت کی لیی حضرت کی لیی دوکا گیا ہی ذناب دوبار ایک تو دن خندق کی جبکہ مشغول کیا کافرونی نماز عصر سی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پس پہیرا اوسکو اللہ تعالی نی حضرت کی لیی یہانتک کہ نماز عصر پڑہی اور دوسری بار شب معراج کی دوسری دن چنانچہ مواہب مین مفصل مذکور ہی اور ایک دفعہ بحکم حضرت کی حضرت علی کی لیی پہیری کہ حضرت اونکی زانو پر لیٹی تہی پس اوس حال مین وحی آئی اور حضرت علی سر مبارک حضرت کا نہ اوٹہا سکی اور عصر کی نماز اون کی فوت ہوگئی پہر حضرت نی دعا کی اونکی لیی اور آفتاب پہر آیا یہہ بہی مواہب مین مفصل مذکور ہی لیکن بعضی علما نی اسمین کلام ہی کیا ہی اور آنا آگ کا اگلی امتون مین حکم الٰہی یون تہا کہ غنیمت جنگل مین رکہدیتی تہی اور آگ آسمان سی آتی اور اوسکو جلا دیتی اور یہہ علامت قبولیت کی تہی ؛ ح ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمَ خَیْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ وَفُلَانٌ شَہِیْدٌ حَتّٰی مَرُّوْا عَلٰی رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَّا اِنِّیْ رَاَیْتُہٗ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَۃٍ غَلَّہَا اَوْ عَبَاءَۃٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْہَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَیْتُ اَلَا اِنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا حدیث کی ہمکو عمر نی جبکہ ہوا دن خیبر کا آئی کئی شخص صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی اور کہا بعضی بعضون نی انمین سی کہ فلانا شہید ہی فلانا شہید ہے یعنی نام لیتی تہی کہ شہید ہوئی تہی اوس دن یہانتک کہ گذرے

پہر

ایک شخص پر کہ مارا ہوا پڑا تھا پس کہا کہ فلانا شہید ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یون نہین یعنی شہید نہو تحقیق مین نے دیکھا ہے اوسکو دوزخ مین بسبب
ایک چادر کی کہ چرائی تھی مال غنیمت مین سے یا کہا بسبب کملی کے خط دار کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے خطاب کی جا اور پکار دے تین بار لوگون مین
یہہ کہ نہین داخل ہونگے جنت مین یعنی ابتدا مگر مومن یعنی کامل مومن کہا حضرت عمر نے پس نکلا مین اور پکارا مین تین بار کہ خبردار رہو تحقیق شان یہہ ہے
کہ نہین داخل ہونگے بہشت مین مگر مسلمان نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مومن کہا ابن ملک نے کہ مومن عرف مین وہ ہے کہ ایمان لاوے حضرت پر اور اونکی تعظیم
پر اور حسبی خیانت کی پس گویا نہ اوسنے تصدیق کی حضرت کی بسبب جاری ہونے اوسکی اوپر موجب تصدیق اون کی کی اور ٹھہرایا حضرت نے اوسکو مومنین سے
از راہ زجر و تشدید کی یا کہا جاوے کہ مراد مومنون سے متقی ہین یعنی بچنے والے گناہون سے اور مراد دخول سے دخول بلا عذاب ہے اور جو فرمایا کہ دیکھا مین نے اوسکو دوزخ
مین دیکھا اور نصوص دلالت کرتے ہین اسپر کہ دخول دوزخ مین حقیقۃ ہوگا بعد حشر کی پس یہہ روایت حمل کیجاوے گی اوپر وجہ تمثیل کی کہ وہ اشارہ ہے طرف اسکے
کہ وہ ہوگا ایسا جیسے کہ تمثیل دی حضرت نے داخل ہونے بلال کی جنت مین پہلے مرنے اوسکے کی اور عذاب قبر حق ہے لیکن وہ اور طرح ہوتا ہے اسطرح
کہتا ہو مین احتمال ہے یہہ کہ ہو کلام مین مجاز یعنی جانتا ہو مین اوسکو بیچ ایسے گناہ کی کہ واجب کرنیوالا ہے دوزخ کو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان الابرار
لفی نعیم الآیۃ ؛ ع **باب الجزیۃ** باب ہے بیچ بیان جزیہ کی **ف** جزیہ وس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے ذمی سے یہہ مشتق ہے جزاء سے
یعنی بدلہ کی اسلیے کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہے ترک اسلام کا اور باقی رہنے کا کفر پر اور تفصیل اوسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے ؛ ح **الفصل الاول**

فصل پہلی **عن** بَجَالَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ
فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے بجالہ تابعی سے کہ کہا تھا مین منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تھا احنف کا پس آیا ہمارے
پاس خط حضرت عمر بن الخطاب رضی کا ایک برس پہلے وفات اونکی سے مضمون اوسکا یہہ تھا کہ جدا کرو ذی محرم کو آتش پرستون مین سے اور نہ لیتے تھے حضرت
عمر جزیہ مجوس سے یہانتک کہ گواہی دی یعنی روایت کی عبدالرحمن بن عوف نے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر سے نقل کی یہہ بخاری نے
ف محرم اوسکو کہتے ہین کہ نکاح کرنا اوسسے حرام ہو مانند ماں اور بیٹی وغیرہ کی آتش پرستاون سے نکاح کیا کرتے تھے پس حضرت عمر نے فرمایا
کہ اون مین تفریق کردو یعنی نکاح توڑوا دو اونکا اگرچہ اہل ذمہ کو اونکی دین پر چھوڑ رکھتے ہین اور یہہ بات اون کی دین مین درست تھی لیکن چونکہ یہہ
تشنیع مخالف شعار اسلام کی تھا اوسکی موقوف کرنیکا حکم فرمایا اور ہجر نام ایک شہر کا ہے بحرین مین اور بعضون نے کہا کہ نام ایک شہر کا ہے یمن مین نیچے یمن
کی اور اتفاق کہتے ہین جمہور اوپر لینے جزیہ کی مجوس سے اور ہماری نزدیک لیا جاتا ہے بت پرستون عجم کی سے بہی اور امام شافعی نے اختلاف کیا اسمین ؛ ح
وذُكِرَ حَدِيثُ بُرَيْدَةَ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ اور ذکر کی گئی حدیث بریدہ کی کہ سردار اوسکا
یہہ ہے کہ جسوقت کہ سردار کرتے کسیکو کسی لشکر پر بیچ باب الکتاب الی الکفار کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** مُعَاذٍ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عَدْلَهُ
مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے معاذ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ
متوجہ کیا معاذ کو طرف یمن کی یعنی قاضی و حاکم کرکر حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر حالم سے یعنی بالغ سے ایک دینار یا برابر اوسکی معافری کی قسم سے ایک
کپڑے کی کہ ہوتا ہے یمن مین نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** بالغ سے کہا ابن ہمام نے نہین ہے جزیہ عورت پر اور نہ لڑکے پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندھے پر اور نہ
زمن پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اوس بڈھے پر کہ نہین قادر لڑائی پر اور نہ کسب پر اور نہ اوس محتاج پر کہ قادر نہو کام کرنے پر اور یہہ حدیث ظاہر ہے بیچ دلیل

مجمع البحرین ۱۲

ہی امام شافعی کی کہ اونکی نزدیک غنی اور فقیر برابر ہین جزیہ مین بسبب مطلق ہونی حدیث کی اور حنفیہ کی نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم ہین کہ
ہر مہینی مین چار درہم دی اور اوسط کی درجی والی پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینی مین دو درہم دی اور اوس فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہین کہ
ہر مہینی مین ایک درہم دی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمر اور عثمان اور علی رضی سی اور انکار نہین کیا اوسکا کسی نی مہاجرین و انصار
مین سی اور اس حدیث مین ایک ایک دینار جو لینی ہر ایک سی روایت کی گئی محمول ہی اس پر کہ یہہ بطریق صلح کی تہا اسلیئی کہ یمن نہین فتح کیا گیا تہا عنوۃ یعنی
لڑکر بلکہ از راہ صلح کی پس واقع ہوئی صلح اوسپر یا یہہ کہ اہل یمن فقیر تہی پس مقرر کیا اونپر جو کچہہ کہ مقرر تہا فقرا پر م ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِیْ اَرْضٍ وَاحِدَۃٍ وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ جِزْیَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لایق دو قبلی ایک زمین مین اور نہین مسلمان پر جزیہ نقل کی یہہ احمد
اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** نہین لایق الخ یعنی دو دین ایک زمین مین بطریق مساوات کی نہ چاہیئین یعنی مسلمان کو نہ چاہیئی کہ اختیار کری
رہنا دار الحرب مین درمیان کافرون کی اور ذلیل ہونا اونمین اور کافرونکو دار الاسلام مین بغیر جزیہ کی نہ رہنی دی اور باوجود قبول جزیہ کی بہی انکو
سر نہ اوٹہانی دی کہ اظہار رسوم کفر کرین کہ ان دونون صورتون مین کفر اور دین اسلام مساوی ہوتی ہین اور یہہ چاہیئی نہین بلکہ چاہیئی کہ مسلمان قوت اور
عزت سی ہون اور کافر ضعیف ذلیل اور بعضون نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف جلاوطن کرنی یہود و نصاری کی جزیرہ عرب سی تا اوسمین دو قبلی
نہون بلحاظ اسکی کہ اہل کتاب اہل قبلہ ہین اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہی غیر قبلہ اہل اسلام کی اور نہین مسلمان پر جزیہ مراد یہہ ہی کہ ایک ذمی جزیہ دیا کرتا تہا
اور اب مسلمان ہوگیا پہلی ادای جزیہ کی تو مطالبہ نہ کیا جاوی اوس سی اسلیئی کہ وہ مسلمان ہی اور مسلمان پر جزیہ ہی نہین م ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اِلٰی اُکَیْدِرِ دُوْمَۃَ فَاَخَذُوْہُ فَاَتَوْا بِہٖ فَحَقَنَ لَہٗ دَمَہٗ وَصَالَحَہٗ عَلَی الْجِزْیَۃِ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کی پس پکڑا اوسکو خالد نی اور اونکی
ہمراہیون نی اور لی آئی اوسکو حضرت کی پاس پس معاف کیا واسطی اوسکی خون اوسکا اور صلح کی اوسی جزیہ پر نقل کی یہہ ابو داود نی **ف**
اکیدر ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ی اور زیر دال کی بادشاہ تہا دومہ کا اور دومہ ساتہہ پیش اور زبر دال کی اور جزم واو کی نام ہی ایک
شہر کا شہرون شام کی سی نزدیک تبوک کی اور اکیدر نصرانی تہا اوسکی لیئی حضرت نی حکم دیا تہا کہ مارنا نہین یون ہین میری پاس لی آنا پس جب
وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اوسپر بعد ازان وہ مسلمان کامل ہوا + ح وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہٖ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَی الْیَہُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عُشُوْرٌ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حرب بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنی جد سی یعنی اپنی نانا سی اونسی نقل کی باپ اپنی سی یہہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ عشر یعنی دسوان حصہ اوپر یہود و نصاری کی ہی اور نہین مسلمانون پر دسوان
حصہ یعنی بلکہ چالیسوان حصہ ہی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** مراد دسوان حصہ مال تجارۃ کا ہی نہ دسوان حصہ صدقات کا اسلیئی
کہ مسلمانون پر دسوان حصہ صدقات کا ہی بیچ حاصل زمین اونکی کی اور خطابی نی کہا کہ یہود و نصاری پر جو کچہہ کہ لازم ہی عشر سی وہ
ہی کہ صلح کی گئی ہی اون سی اوسپر وقت عقد ذمی کی اور شرط کی گئی ہی اون پر اور اگر صلح نہین کی گئی ہی کسی چیز پر لازم نہین مگر جزیہ
اور یہہ قول شافعی کا ہی انتہی اور ہماری نزدیک یہہ ہی کہ اگر وہ لیتی ہون ہم سی دسوان حصہ وقت داخل ہونی ہماری کی شہرون
اون کی مین تجارت کی لیئی تو لین گی ہم بہی اون سی اوسوقت کہ آوین گی وہ شہرون ہماری مین اور اگر وہ نہ لیتے ہون گی ہم سی

تو ہم ہی نہین لین گی اونسی اھ **وعن** عُقبَةَ بنِ عَامِرٍ قَالَ قُلتُ يَارَسُولَ اللهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَومٍ فَلَاهُم يُضِيفُونَنَا وَلَاهُم يُؤَدُّونَ مَالَنَا مِنَ الحَقِّ وَلَا نَحنُ نَاخُذُ مِنهُم فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِن اَبَوا اِلَّا اَن تَاخُذُوا كَرهًا فَخُذُوا رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم یعنی مسلمان گذرتی ہین ایک قوم پر یعنی وقت نکلنی کی جہاد کی لیی پس وہ مہمانی کرتی ہین ہماری اور نہ وہ دیتی ہین وہ چیز کہ واسطی ہماری ہی اون پر حق سی یعنی حق اسلام کو وہ خبرگیری کرنی اور مدد کرنی ہی ساتھہ دینی قرض و ورانند وسکیکی اور نہ ہم لیتی ہین اونسی یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہی ہمکو بسبب اسکی اضطرار وضرر عظیم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنی سی اور بیچنی سی نقد یا قرض مگر یہہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ لوگ ذمی تہی اور شرط کی گئی تہی اونسی کہ جو مسلمان جہاد کی لیی جاتا ہوا گذری اون کی ہان سی اون کی ضیافت کرین پس مسلمان جو جہاد کی لیی نکلنی اور وہان پہونچتی تو وہ نہ ضیافت کرتی اور نہ بیچتی غلہ وغیرہ اون کی ہاتہہ اونہون نی تنگ ہوکر یہہ حال حضرتؐ سی عرض کیا اوسپر حضرتؐ نی یہہ حکم دیا اور جس صورت مین کہ شرط نہوا اون پر اور اور نہ والا غیر مضطر ہو تو نہین جائز لینا اونکی مال کا بغیر اون کی خوشی کی ۱۲ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اَسلَمَ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ ضَرَبَ الجِزيَةَ عَلَى اَهلِ الذَّهَبِ اَربَعَةَ دَنَانِيرَ وَعَلَى اَهلِ الوَرِقِ اَربَعِينَ دِرهَمًا مَعَ ذٰلِكَ اَرزَاقُ المُسلِمِينَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی اسلم سی یہہ کہ عمر بن الخطاب نی معین کیا جزیہ سونی والون پر یعنی جنکی ہان سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والون پر چالیس درہم باوجود اسکی کہ مقرر کیا رزق مسلمانون کا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** اور مہمانی الخ یہہ عطف تفسیری ہی اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ جائز ہی یہہ کہ صلح کری اہل ذمہ سی اوپر زیادہ کی ایک دینار سی اور شرط کی جاوی اون پر ضیافت اون کی کہ گذرین اون پر مسلمان زیادہ اصل جزیہ کی ۱۲ع

باب الصلح

باب ہی بیچ بیان صلح کی **ف** صلح اسم ہی صلاح اور صلوح سی ضد فساد کی معنی تباہی کی اور انحضرتؐ نی صلح کی کفار مکہ سی چھٹی سال ہجری مین اوپر ترک کرنی لڑائی کی دس برس تک اور جب تین سال گذری تو کافرون نی عہد توڑ ڈالا بسبب مدد کرنی بنی بکر کی اوپر لڑائی خزاعہ کی کہ حلیف تہی حضرتؐ کی اور قصہ وسکا مذکور ہی سیر کے کتابون مین ۱۲ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** المِسوَرِ بنِ مَخرَمَةَ وَمَروَانَ بنِ الحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيبِيَةِ فِي بِضعَ عَشَرَةَ مِائَةٍ مِن اَصحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الحُلَيفَةِ قَلَّدَ الهَديَ وَاَشعَرَ وَاَحرَمَ مِنهَا بِعُمرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهبَطُ عَلَيهِم مِنهَا بَرَكَت بِهٖ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَل حَل خَلَأَتِ القَصوَاءُ خَلَأَتِ القَصوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ القَصوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِن حَبَسَهَا حَابِسُ الفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ لَا يَسأَلُونِّي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللهِ اِلَّا اَعطَيتُهُم اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَت فَعَدَلَ عَنهُم حَتّٰى نَزَلَ بِاَقصَى الحُدَيبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيلِ المَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَم يُلَبِّثهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ اِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ العَطَشُ فَانتَزَعَ سَهمًا مِن كِنَانَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُم اَن يَجعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُم بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوا عَنهُ روایت ہے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سی کہا دونون نی نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کی بیچ دس اوپر کئی سو کی اصحاب اپنی سی پس جب آئی ذو الحلیفہ پر کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کی قلادہ ڈالا ہدی کے اور اشعار کیا اور احرام باندہا ذو الحلیفہ سے عمرہ کیلیی اور چلے یہانتک کہ جب پہنچی ثنیہ پر کہ اوتارتے جاتی ہیں مکے والون پر اوس طرف سی بیٹھہ گئے ساتھہ حضرتؐ اونٹنی حضرتؐ کے پس کہا لوگون نی حل حل کہ

اونٹ کی اونہا بیٹہنی ہی کلمہ بولتی ہین اڑ گئی قصوا اڑ گئی قصوا ان کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تہا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اڑ کی قصوا نی اور نہین عادت اوسکو اڑنی کی ولیکن روکا اوسکو روکنے والی نے ہاتی کی یعنی اللہ تعالی نے کہ ہاتی ابرہہ کو کہ واسطی ڈہانی کعبہ معظمہ کی لایا تہا روکا تہا اسیطرح قصوا کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور خون ریزی حرم مین پہلی فتح وسکی سی پہر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی نہ طلب کرینگی قریش مجسی کوئی بات کہ اوسمین ہو تعظیم اللہ تعالی کی حرم کی مگر دونگا اونکو وہ یعنی اس صلح مین جو کچہہ قریش مجسی وہانکی تعظیم کی بات طلب کرینگی قبول کرونگا پہر اوٹہایا اونٹنی کو پس اوٹہی وہ پہر جسو ہولی اونسی یعنی راہ اہل مکہ کیسی دور متوجہ ہوی دوسری طرف یہانتک کہ اوتری بیچ نہایت جانب حدیبیہ کی ایک جگہہ پر کہ تہوڑا سا تہا پانی اوسمین یعنی ایک گڑہی مین تہوڑا سا پانی تہا او سیراونکی یعنی تہی پانی کو آدمی تہوڑا تہوڑا پس درنگ لی لوگون نی یہانتک کہ کہینچ ڈالا اوس پانیکو یعنی کچہہ تہوڑا پانی کو کہ درنگ کرسی اور ٹہیری بلکہ سب کہینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاس کی پس نکالا حضرت نی ایک تیر اپنی ترکش مین سی پہر حکم فرمایا صحابہ کو یہہ کہ رکہدین تیر کو پانی مین پس قسم ہی خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطی اونکی ساتہہ سیرابی کی یعنی ساتہہ پانی کی کہ سیراب کری ونکو یہانتک کہ پہری پانی سی یعنی پہری اور ہنوز پانی باقی تہا **ف** حدیبیہ نام ایک موضع کا ہی قریب مکہ کی کہ اکثر اوسکا حرم مین ہی اور وہ نو کوس ہی مکہ سی اور بیچ دس اور کتنی سو کی اختلاف ہی بعضی کہتی ہین یا تین تین سی نو تک کو اور یہان بہم لائی گئے تعین نکیا اسلیے کہ روایتین اونکی مین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین چودہ سو اور بعضی مین پندرہ سو اور بعضی مین ایک ہزار وچار سو یا زیادہ اور یہہ عبارت غریب ہی اسلیے کہ ظاہر یہہ تہا کہتی ایک ہزار چار سو یا ایک ہزار پانسو وغیر ذلک وتطبیق ان روایات مین یون دی گئی ہی کہ پہلی حضرت ساتہہ چار سو صحابیون کی نکلی بعد ازان نوبت بنوبت آملی ہوئی گئی پس جسنی کہ اول دیکہا ایک ہزار چار سو دیکہی بعد ازان اور فوج آئی اونکو دیکہا جسنی دیکہا پندرہ سو روایت کیا اور جسنی تحقیق وتعیین نکی کہا ہزار وچار سو یا زیادہ ☆ ح

فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ ثُمَّ اَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ اِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلٰى اَنْ لَا يَاْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ الْاٰيَةَ فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَرُدُّوْهُنَّ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ

ق پس اسوقت مین کہ صحابہ اسیطرح تہی ناگہان آیا یعنی واسطی صلح کی بدیل بن ورقا خزاعی بیچ ایک جماعت کی خزاعہ سی پہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری نی حدیث یہانتک کہ کہا اوسوقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تہا مکیونکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی حضرت علی کو لکہو یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سہیل نی قسم ہی خدا کی اگر ہم جانتی کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتی ہم تمکو خانہ کعبہ سی اور نہ لڑتی ہم تمسی لیکن لکہو محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ ہون اور اگرچہ جہوٹا جانتی ہو تم مجکو لکہو ای علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نی اور اسپر کہ نہ آوی تمہاری پاس ہم مین سے کوئی شخص اگرچہ ہو تمہاری دین پر مگر پہیر دو اوسکو ہمپر یعنی پس قبول کیا یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور یہان حدیث مین اختصار ہو گیا ہی یہہ اور روایت ہی بخاری سی کہ اوسمین اسیقدر مذکور ہی پس جبکہ فارغ ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی لکہنی صلح نامہ کیسی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی صحابیون کو کہڑی ہو واو

ذبح کرو یعنی جانور ہدی کی پہر سر منڈاو پہر آئین کتنی ایک عورتین مسلمان ہوکر پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیت اے لوگو جو ایمان لائی ہو جسوقت کہ آوین تمہاری پاس عورتین مسلمان ہجرۃ کرکر آخر آیۃ تک پس منع کیا مسلمانونکو اللہ تعالی نی یہہ کہ پہیر دین اونکو اور حکم کیا مسلمانونکو یہہ کہ پہیر دین مہر ف سر منڈوا یہہ حکم احصار کا ہی پس نزدیک شافعی کی ذبح کیجاوی ہدی اگرچہ حرم مین نہو اسلیے کہ حدیبیہ بین حل سی نہ حرم سی اور ہماری نزدیک حرم مین ذبح کرنا شرط ہی اور اوسکا یہہ جواب دیتی ہین کہ بعض حدیبیہ حرم مین ہی و بعض حل بین و مولف نی یہان بہی اختصار کیا ہی چنانچہ یہہ بات صحیح بخاری مین دیکہنی سی معلوم ہوتی ہی اور پہیر دین مہر یعنی اگر خاوند کافر عورتون مسلمان کی بیچ طلب ونیکی آوین اور مہر وہ دی چکی ہون تو مہر اونکا پہیر دیا جاوی اور تفسیر مدارک وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم پہیر دینی مہر کا اور طلب کرنیکا اوسوقت مین ہوا تہا پہر منسوخ ہوا اور صلح مردونکی پہیر دینی پر ہوی تہی جب عورتین آئین تو اللہ تعالی نی حکم بہیجا کہ صلح مین مردونکا پہیرنا قرار پایا تہا نہ عورتون کا پس عورتون کو بعد امتحان کی نہ پہیرنا چاہیے ؛ ح ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ أَبِي سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللَّهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پہر پہری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کی پس آئی حضرت کی پاس ابوبصیر کہ ایک شخص قریش مین سی تہی اور وہ تہی مسلمان پس بہیجی کفار قریش نی اوسکی تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نی ابوبصیر کو اون شخصون کی یعنی بموجب عہد کی پس نکلی وہ ابوبصیر کو لیکر یہانتک کہ جب پہنچی وہ ذوالحلیفہ مین اوتری اس حال مین کہ کہاتی تہی کہجورین اپنی پس کہا ابوبصیر نی واسطی ایک شخص کی اون دونون مین سی قسم خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہہ تلوار تیری اے فلانی اچہی ہی دکہلا مجکو تا دیکہون مین طرف اوسکی پس قدرت دی اوس شخص نی ابوبصیر کو اوپر دیکہنی تلوار کی پس مارا ابوبصیر نی اوسکو یہانتک کہ ٹہنڈا ہوگیا وہ یعنی مرگیا اور بہاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ مین اور داخل ہوا مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دیکہا اسنی خوف پس کہا اوس شخص نی کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتہی میرا اور تحقیق مین بہی مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سی یا قریب ہوا مین اسکی کہ قتل کری وہ مجکو پہر آیا ابوبصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واے ہی ماں اسکیکو یہہ ابوبصیر گرم کرنیوالا لڑائی کا ہی اگر ہوتا واسطی اسکی کوئی مددگار تو مدد کرتا اوسکی پس جب سنی ابوبصیر نی یہہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت پہیر دینگی اوسکو طرف کافرون کی پس نکلا ابوبصیر مدینہ سے یہانتک کہ آیا کنارے دریا کی کہارا دینی اور بہاگ آیا ابوجندل بن سہیل کافرونکی پاس سی اور ملا ابوبصیر کی ساتہہ پس ہو ایہہ حال کہ نہ نکلتا تہا قریش سی کوئی شخص کہ اسلام لایا تہا مگر کہ ملتا تہا ساتہہ ابوبصیر کے یہانتک کہ جمع ہوی قریش سی ایک جماعت کثیر پس قسم ہی خدا کی نہ سنتی تہی وہ کسی قافلہ کو قریش کی کہ نکلا طرف شام کی مگر کہ پیچہا کرتی اوسکا اور قتل کرتی اوسکو اور لیتی مال اوسکا پس بہیجا قریش نی کسیکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ قسم دیتی تہی حضرت کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ اونہین وہ حضرت مین تہی کہ نکرین کچہہ مگر یہہ کہ بہیجین کسیکو طرف ابوبصیر کی اور یارون اوسکی کی کہ آوین مدینہ مین اور تعرض

نہ کرین قافلہ ہمارا یکو پس جب کہلا بہیجین حضرت اونکو یہہ اور وہ چلی آوین آپ کی پاس پس جو کوئی آوی حضرت کی پاس مکہ سی ہم مین سی مسلمان ہو کر پس
وہ امن مین ہی ورنہ پہیر یا وسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئی قریش اس شرط سی اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اس شرط سی باز آئی پس بہیجا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف ابو بصیر کی اور یارون اوسکی کی یعنی منع کیا تعرض سی اور اپنی پاس بلا بہیجا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اگر ہوتا
واسطی اوسکی الخ اسکی ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی اوسکی یہہ ہین کہ کاشکی کوئی ہوتا اور معلوم کرواتا اوسکو کہ نہ آوی میری پاس
تا پہیر ندون اور سونپ ندون اوسکو اونکی تئین اور یہہ معنی انسب ہین ساتہہ سیاق حدیث کی اور جب سنی ابو بصیر نی الخ ابو بصیر نی معلوم کیا یہہ حضرت
کی اس قول سی مسعر حرب لو کان لہ احد اسلیی کہ یہہ مشعر ہی اسپر کہ نہ حضرت نکالا دینگی اوسکو اور نہ مدد کرین گی اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی وہ سہیل کہ صلح
کی لیئی آیا تہا اور ابو جندل سلام لایا تہا مکہ مین اور رکہا تہا اوسکو اوسکی باپ نی قید مین پس اول تو وہ بہاگ کر حدیبیہ مین آیا تہا اوسکو حضرت نی پہیر دیا تہا
بعد بہت سی تکرار کی اور تسلی دی تہی اوسکو پہر دوبارہ وہ بہاگ کر ابو بصیر کی ساتہہ ملا تہا ع **وعن** البراء بن عازب قال صالح النبی
صلی اللہ علیہ وسلم المشرکین یوم الحدیبیۃ علی ثلثۃ اشیاء علی ان من اتاہ من المشرکین ردہ الیہم ومن اتاہم من
المسلمین لم یردوہ وعلی ان لا یدخلہا من قابل ویقیم بہا ثلثۃ ایام ولا یدخلہا الا بجلبان السلاح والسیف
والقوس ونحوہ فجاء ابو جندل یحجل فی قیودہ فردہ الیہم متفق علیہ اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ کہا صلح کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی مشرکین سی دن حدیبیہ کی تین چیز پر کہ جو آوی حضرت کی پاس مشرکون مین سی یعنی مسلمان ہو کر پہیر دین اونکو طرف مشرکون
کی اور جو آوی مشرکون کی پاس مسلمانون مین سی نہ پہیر دین اوسکو اور اسپر کہ داخل ہون حضرت مکہ مین سال آیندہ اور رہین اوسمین تین دن یعنی اور اس
سال مین نہ آوین اور یہہ کہ نہ داخل ہون مکہ مین مگر اسحال مین کہ ہتیلی مین ڈالی ہوی ہون ہتیار اور تلوار اور کمان اور مانند اسکی پس آیا ابو جندل اسحال
مین کہ چلتا تہا بیڑیون مین پس پہیر دیا حضرت نی اوسکو طرف مشرکون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جلبان کہتی ہین چمڑی کی تہیلی کو کہ
اوسمین ہتیار وغیرہ رکہکر زین سی باندہ لیتی ہین اور یہان مراد یہہ ہی کہ ہتیار میانون وغیرہ مین ہون ننگی کہلی لیکر بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد
لڑائی کی نہ آوین اور ابو جندل بن سہیل سلام لائی تہی پس اونکو مشرکون نی قید کر رکہا تہا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرت کی پاس بہاگ
کر آئی حضرت نی بسبب عہد کی اونکو حوالی مشرکین کی کر دیا یہہ فرما کر صبر کر ای ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالی تیری لیی اور ضعیفون کی لیی خوشی اور خلاصی
دیگا اور لکہا ہی علما نی کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطون کا تہا بسبب ضعف حال مسلمانون کی اور عاجز ہونی اونکی مقابلہ کفار سی یا بسبب حرام
اور حرم اور عدم اذن کی اور جہت سی مصلحت کی لیی تہا اور انجام کار کو فائدی اوسکی بہت سی ظاہر ہوئی کہ مکہ فتح ہوا اور وہان کی لوگ مسلمان ہوئی اور ظاہر
ہوا دین حق اور حقیقت مین یہہ فرمان برداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ع **وعن** انس ان قریشا صالحوا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فاشترطوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من جاءنا منکم لم نردہ علیکم ومن جاءکم منا رددتموہ
علینا فقالوا یا رسول اللہ انکتب ہذا قال نعم انہ من ذہب منا الیہم فابعدہ اللہ ومن جاءنا منہم سیجعل
اللہ لہ فرجا ومخرجا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ کہ قریش نی صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس شرطین کین حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جو شخص آوی ہماری پاس تم مین سی نہ پہیر دین اوسکو تم اور جو آوی تمہاری پاس ہم مین سی پہیر دو اوسکو ہمپر پس عرض کیا صحابہ
نی یعنی مستبعد جان کر یا رسول اللہ کیا لکہین ہم یہہ فرمایا کہ ہان تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص جاوی گا ہم مین سی طرف اونکی پس دور کیا ہوگا اوسکو
اللہ نی یعنی اپنی رحمت سی اسلیی کہ مرتد ہوگا اور جو آوی گا ہماری پاس اون مین سی قریب ہی کہ گردانی گا اللہ واسطی اوسکی کشادگی اور خلاصی نقل کی

یہہ سلم نی وعن عائشۃ قالت فی بیعۃ النساء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمتحنہن بہذہ الایۃ
یایہا النبی اذا جاءک المؤمنت یبایعنک فمن اقرت بہذا الشرط منہن قال لہا قد بایعتک کلاما یکلمہا بہ
واللہ مامست یدہ ید امرأۃ قط فی المبایعۃ متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سی کہا بیچ بیعت
کرنی عورتون کی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی امتحان کرتی عورتونکا یعنی جو عورتین کہ سچی تہین اور اظہار ایمان کرتین ساتہہ اس آیۃ کی ای نبی جب
آوین تیری پاس عورتین ایمان والیان بیعت کرین تجہسی پس جو اقرار کرتی ساتہہ اس شرط کی انمین سی فرماتی واسطی اوسکی تحقیق بیعت کی مینی تجہسی
حالیکہ کلام کرنی والی تہی کلام کرتی عورت سی ساتہہ اس کلام کی قسم ہی خدا کی نہین ہاتہہ لگا حضرت کا کسی عورت کے ہاتہہ سی کبہی بیچ بیعت کرنی
کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہہ اس آیۃ کی مضمون تمام اس آیۃ کا یہہ ہی کہ بیعت کرین مومن عورتین ان سبہہ شرطون پر کہ شریک کرین ساتہہ
خدا کی کسی چیز کو اور چوری نہ کرین اور زنا نکرین اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالین جیسیکہ عادت تہی کہ بیٹیونکو مار ڈالتی تہی اور بہتان نکرین اور عصیان
نکرین اور یہہ آیۃ تفسیر ہی اس آیۃ کی کہ اوپر گذری یاایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات الخ اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ بیعت اگرچہ ہاتہہ سی ہوتی
ہی لیکن عورتون سی زبانی ہی ہوتی تہی کہ بیعت قبول کی مینی تیری اور بعضی مشایخ کہ عورتون کو اسطرح مرید کرتی ہین کہ ہاتہہ اپنا پانی مین ڈالتی ہین
اور عورت بہی ہاتہہ پانی مین ڈالتی ہی اور بعضی ایک آنچل کپڑی کا پکڑتی ہین اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہی حاجت اس تکلف کی نہین اکتفا کرنا سنت
پر افضل واحسن ہے اور یہہ حدیث بیعت کرنی کی باب الصلح مین اسلیلائی کہ قضیہ صلح حدیبیہ مین بیعت ہی واقع ہوئی تہی کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتی
ہین جیسیکہ آیۃ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ مین ذکر اوسکا ہی پاین تقریب حدیث بیعت عورتون کی اگرچہ حدیبیہ مین نہی یہان لی کی ۞

الفصل الثانی فصل دوسری عن المسور ومروان انہم اصطلحوا علی وضع الحرب عشر سنین یامن فیہن
الناس وعلی ان بیننا عیبۃ مکفوفۃ وانہ لا اسلال ولا اغلال رواہ ابوداود روایت ہی مسور اور مروان سی یہہ کہ صلح کی قریش نی اوپر موقوف کرنی
لڑائی کی دس برس تک امن مین ہین انمین لوگ اور اسپر کہ درمیان ہماری جامہ دانی بند ہوا اور یہہ کہ نہو چوری چہپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہہ ابوداود
نے **ف** جامہ دانی بند ہو مراد یہہ ہی کہ درمیان ہماری سینی پاک مکر اور کینہ اور فساد اور فریب سی اور کہنی والی وفا اور صلح کی ہون اور مراد اخیر
جملہ سی یہہ ہی کہ لیوی بعض ہمارا مال بعضی کا نہ پوشیدہ اور نہ آشکارا ۞ وعن صفوان بن سلیم عن عدۃ من ابناء اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابائہم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا من ظلم معاہدا او انتقصہ او کلفہ
فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئا بغیر طیب نفس فانا حجیجہ یوم القیمۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی صفوان
بن سلیم سی کہ نقل کی کتنی ایک بیٹون اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ انہون نی نقل کی اپنی باپونسی اونہون نی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا خبردار رہو جس شخص نے ظلم کیا عہد کرنیوالی یعنی ذمی پر یا مستامن پر یا ناقص کی حق اوسکی کو یا تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یعنی جزیہ لی زیادہ
طاقت اوسکی سی اگر ذمی ہو اور زیادہ لی عشر مال تجارۃ سی اگر حربی مستامن ہو کہ واسطی تجارت کی آیا ہو یا لیوی اوس سی کچہہ بغیر خوشی اوسکی پس مین
جہگڑونگا اوس دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود نی ۞ وعن امیمۃ بنت رقیقۃ قالت بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی نسوۃ فقال لنا فیما استطعتن واطقتن قلت اللہ ورسولہ ارحم بنا منا بانفسنا قلت یارسول اللہ بایعنا
تعنی صافحنا قال انما قولی لمائۃ امرأۃ کقولی لامرأۃ واحدۃ رواہ اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کی سی کہ کہا بیعت کی مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی درمیان کتنی عورتونکی کہ اونہون نی بہی بیعت کی پس فرمایا ہمکو واسطی ہماری کہ بیعت کی مینی نکو اسی چیز کہ تم جسکی کہ استطاعت

رکہو تم اور طاقت رکہو تم یعنی حضرت نی ازراہ شفقت کی مقید کیا مبایعت کو ساتہ استطاعت کی کہا مینی اللہ ور رسول وسکا بہت رحم کرنیوالی ہیں ہم پر زیادہ حق
ہمارے ہمسی اپنی نفسو پر کہا مینی یا رسول اللہ بیعت کر ہمسی ادر کہتی تہی بیعت سے یہہ کہ مصافحہ کیجئی ہمسی یعنی وقت بیعت کی ہاتہہ ہمارا اپنی ہاتہہ مین پکڑ و فرمایا
سوا اسکی نہین کہ کہنا میرا واسطی سو عورتونکی مانند کہنی میری کی ہی واسطی ایک عورت کی یعنی فقط کہدینا بیعت مین کفایت کرتا ہی حاجت ہاتہہ پکڑنیکی اور نہین
اور حاجت تخصیص ہر عورت کی بہی نہین ہی جدا جدا ایک ہی قول کافی ہی سبکی لیی نقل کی یہہ **ف** اصل کتاب مین لفظ رواہ کے بعد سفیدی چہوٹی ہوئی
ہی لیکن حاشیہ مین بعض شارحون نی لکہدیا ہی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ومالک فی الموطا کلہم من حدیث محمد بن المنکدر انہ سمع من امیمۃ الحدیث
وقال الترمذی حدیث حسن صحیح لا یعرف الا من حدیث ابن المنکدر رہ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن البراء بن عازب قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ فابی اھل مکۃ ان یدعوہ یدخل مکۃ حتی قاضاھم علی ان یدخل یعنی من العام المقبل یقیم بھا ثلثۃ ایام فلما کتبوا الکتاب کتبوا ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقالوا لا نقر بھا فلو نعلم انک رسول اللہ ما منعناک ولکن انت محمد بن عبد اللہ فقال انا رسول اللہ وانا محمد بن عبد اللہ ثم قال لعلی بن ابی طالب امح رسول اللہ قال لا واللہ لا امحوک ابدا فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس یحسن یکتب فکتب ھذا ما قاضی علیہ محمد بن عبد اللہ لا یدخل مکۃ بالسلاح الا السیف فی القراب وان لا یخرج من اھلھا باحد ان اراد ان یتبعہ وان لا یمنع من اصحابہ احدا ان اراد ان یقیم بھا فلما دخلھا ومضی الاجل اتوا علیا فقالوا قل لصاحبک اخرج عنا فقد مضی الاجل فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ

روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا عمرہ کی لیی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ذی القعدہ کی یعنی سنہ چہہ ہجری مین پس انکار کیا اہل مکہ نی یہہ کہ
چہوڑین حضرت کو کہ داخل ہون مکہ مین یعنی حضرت کو مکہ مین نہ آنی دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت نی اہل مکہ سی اسپر کہ داخل ہون یعنی آئندہ سال مین ٹہیرین
اسمین تین دن پس جب لکہا صلح نامہ لکہا صحابہ نی نام شریف حضرت کا اسطرح یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد رسول اللہ کہا مشرکون نی نہین اقرار کرتی ہم ساتہ
رسالت تمہاری کی پس اگر جانتی ہم کہ تم رسول اللہ ہو منع کرتی ہم یعنی مکہ کی آنیسی و لیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی اسیطرح لکہو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ مین ہون رسول اللہ اور مین ہون محمد بن عبد اللہ یعنی دونون صفتین لازم ہین آپسمین نہین جدا ہونین برابر ہی کہ دونون ذکر کی جاوین یا ایک پہر فرمایا علی
ابن ابی طالب رض کو کہ مٹا دو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی رض نی قسم ہی اللہ کی نہین مٹا ونگا مین نام تمہارا کبہی پس لیا حضرت نی یعنی صلح نامہ یعنی حضرت
علی رض کی ہاتہہ سی اور حال آنکہ نہین لکہہ جانتی تہی پس لکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد بن عبد اللہ نی نہ داخل ہو مکہ مین ساتہہ ہتیار کے
مگر اسطرحسی کہ تلوارین ہون غلافون مین اور یہہ کہ نہ نکلی مکہ کی لوگون مین سی کوئی اگر ارادہ کری کوئی حضرت کی ساتہہ جانیکا یعنی بعد داخل ہونیکی جو مکہ سی
نکلین تو کسی کو اونمین سی لیکر نہ نکلین اور یہہ کہ نہ منع کرین اپنی یارونمین سی کسیکو اگر ارادہ کری ٹہیرنی کا مکہ مین پس جب کہ داخل ہوی حضرت مکہ مین یعنی
سال آئندہ اور گذر گئی مدت یعنی ٹہیرنیکی تین دن قرار پای تہی آئی کفار قریش حضرت علی رض کی پاس اور کہا کہ کہو واسطی صاحب اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ نکلو ہماری شہر سی پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت علی رض نی جو عذر
کیا گویا وہ سمجہی کہ امر ایجاب کے لیی نہین تہی لا مخالفت نکی نی درحقیقت مین مخالفت نہین تہی بلکہ عین موافقت ہی کہ بسبب نہایت محبت کی کہا اور اختلاف واقع ہوا ہے
علما مین بیچ لکہنی آنحضرت کی کہ بعضی تو کہتی ہین کہ ہرگز نہ لکہا اور نہ لکہہ سکتی تہی بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی انکو امی فرمایا ہی اور امی وہی ہوتا ہی کہ نہ پڑہ
سکی اور نہ لکہہ سکی اور بعضون نی کہا کہ لکہا حضرت نی بعد ازان کہ ثابت ہوی حجت نبوۃ پر اور منقطع ہوا شبہہ اور ظاہر حدیث کا حجت انکی ہی اور منکر
اسکی تاویل کرتی ہین کہ مراد کتابت سی امر ساتہہ کتابت کی ہی اور یہہ مجاز مشہور ہے اہل بلاغت مین جیسیکہ کہتی ہین بنا کیا امیر نی شہر یعنی حکم کیا

ساتھہ بنا کرنی کی کہ اسپنی ہاتھہ سے بنا کرتا ہی ۔

بَابُ اِخْرَاجِ الْیَهُوْدِ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ

باب ہی بیچ بیان نکالدینی یہود کی جزیرہ عرب سی ف جزیرہ اوس مین کو کہتی ہین کہ احاطہ کیا ہوا وسکو دریائی اور جزیرہ عرب وہ ہی کہ احاطہ کیا ہی اوسکو دریای ہند اور دریای شام اور دجلہ اور فرات نی یا عدن سی طرف شام تک طول مین اور جدہ سے ریف عراق تک عرض مین کذا فی القاموس ۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم مسجد مین نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر سی پس فرمایا چلو طرف یہود کے پس نکلی ہم ساتھہ حضرت کی یہانتک کہ آئی ہم مدرسہ یہود کی مین پس کہڑی ہوی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ای گروہ یہود مسلمان ہو تا سلامت رہو یعنی آفات دنیا اور آخرۃ کی سی جانو کہ تحقیق زمین خدا کی لیی ہی یعنی وہ خالق اور مالک وسکا ہی اور واسطی رسول وسکیکی ہی یعنی بہ نیابت اور خلافت اور تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ جلا وطن کرون تم کو اس زمین سی یعنی جزیرہ عرب سے پس جو شخص کہ پاوی تم مین سی مال اپنی سی کوئی چیز یعنی مشکل ہو جانا اوسکا مانند زمین وغیرہ کی پس چاہیی کہ بیچ ڈالی وسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِیْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عَامَلَ یَهُوْدَ خَیْبَرَ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّکُمْ مَا اَقَرَّکُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَیْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَیْقِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَی الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِیْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِکَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَیْبَرَ تَعْدُوْ بِکَ قَلُوْصُکَ لَیْلَةً بَعْدَ لَیْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ کَانَتْ هُزَیْلَةً مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ فَقَالَ کَذَبْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِیْمَةَ مَا کَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَاِبِلًا وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَیْرِ ذٰلِکَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہڑی ہوی حضرت عمر خطبہ فرمانیکو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہ معاملہ کیا تہا یہود خیبر سی اونکی مالو پر یعنی اونکو خیبر مین رہنی دیا کہجورین اور زراعت وغیرہ اونکی وہین اونکے طور پر رکہین اور اونکی محاصل مین سے آدہون آدہ ٹہرالیا اور جزیہ مقرر کیا اونپر اور فرمایا تہا کہ ٹہراونگی ہم تمکو جبتک کہ ٹہیراوی تمکو اللہ یعنی حکم کری ہمکو ساتھہ نکالنی تمہاری کی اور تحقیق بہتا مین مناسب جلاوطن کرنا اونکا پس جب قصد کیا حضرت عمر نی اوسکا یعنی جلاوطن کرنیکا آیا اونکی پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق مین سے پس کہا ای امیر المومنین کیا نکالتی ہو تم ہمکو حال آنکہ تحقیق ٹہیرایا تہا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور معاملہ کیا تہا ہمسی مالو پر پس کہا حضرت عمر نی کیا گمان کرتا ہی تو کہ تحقیق مین بہول گیا فرمانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجہسی فرمایا تہا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جسوقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سی ساتھہ لیکن دوڑیگی تیری اونٹنی تیرا رات کو پیچہی رات کی یعنی ایک وقت تجپر آویگا کہ راتون رات یہانسے نکلجاویگا پس کہا ابن ابی الحقیق نی کہ یہہ کلمہ تہا از راہ ہنسی کی ابو القاسم سے کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس فرمایا حضرت عمر نی کہ جہوٹا ہی تو ای دشمن خدا کی یہہ حضرت نی ہنسی سی نہین فرمایا تہا بلکہ خبر غیب کی دی تہی از راہ معجزہ کی پہر جلاوطن کیا یہود کو حضرت عمر نی اور دی اونکو قیمت اوس چیز کی کہ تہی واسطی اونکی میوہ سی یعنی کہجورین وغیرہ قیمت اونکی مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور رسیان وغیرہ ذلک نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی بِثَلٰثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِیْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کی ساتھہ تین چیزون کی فرمایا نکالدینا مشرکو نکو

جزیرہ عرب سی یعنی مکہ مدینہ سی اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیون سی مانند اوسچیز کی کہ تہا مین سلوک کرتا اونسی یعنی جبتک کہ وہ رہین دینا اونکو وہ چیز کہ محتاج ہون وہ اوسکی کہا راوی نی اور سکوت کیا ابن عباسؓ نی تیسری چیز سی یا کہا ابن عباسؓ نی پس بہلا یا گیا مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** کہا قاضی عیاضؒ نی احتمال ہی کہ تیسری چیز یہہ قول ہو حضرتؐ کا لاتتخذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اسکو مالک نی موطا مین **مع وعن جابر بن عبد الله** قَالَ اَخبَرَنِی عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَاُخرِجَنَّ الیَهُودَ وَالنَّصٰرٰی مِن جَزِیرَةِ العَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ فِیهَا اِلَّا مُسلِمًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِی رِوَایَةٍ لَئِن عِشتُ اِن شَاءَ اللّٰہُ لَاُخرِجَنَّ الیَهُودَ وَالنَّصٰرٰی مِن جَزِیرَةِ العَرَبِ روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا خبر دی مجکو عمر بن خطابؓ نی یہہ کہ اونہون نی سنا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ نکالونگا یہود و نصاریکو جزیرہ عرب سی یہانتک کہ نچہوڑونگا مین مگر مسلمانکو نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا اگر جیتا رہا مین انشاء اللہ البتہ نکالونگا مین یہود و نصاریکو جزیرہ عرب سی **الفصل الثانی** فصل دوسری لَیسَ فِیهِ اِلَّا حَدِیثُ ابنِ عَبَّاسٍ لَا یَکُونُ قِبْلَتَانِ وَقَد مَرَّ فِی بَابِ الجِزیَةِ نہین فصل دوسری مصابیح کیمین مگر حدیث ابن عباسؓ کے کہ اوسکا یہہ ہی لا یکون قبلتان و تحقیق اوپر چلی یہہ حدیث باب جزیہ مین بسبب تکرار کی نہین ذکر کی تاکہ اعتراض وارد نہو **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ اَجلَی الیَهُودَ وَالنَّصٰرٰی مِن اَرضِ الحِجَازِ وَکَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰی اَهلِ خَیبَرَ اَرَادَ اَن یُخرِجَ الیَهُودَ مِنهَا وَکَانَتِ الاَرضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَیهَا لِلّٰہِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلمُسلِمِینَ فَسَاَلَ الیَهُودُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن یَترُکَهُم عَلٰی اَن یَکفُوا العَمَلَ وَلَهُم نِصفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُم عَلٰی ذٰلِکَ مَا شِئنَا فَاُقِرُّوا حَتّٰی اَجلَاهُم عُمَرُ فِی اِمَارَتِهِ اِلٰی تَیمَاءَ وَاَرِیحَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ عمر بن خطابؓ نی جلاوطن کیا یہود و نصاری کو زمین حجاز سی یعنی جزیرہ عرب سی اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوئی اہل خیبر پر ارادہ کیا یہہ کہ نکالین یہودیونکو خیبر سی اور تہی زمین یعنی جو زمین کہ جب غلبہ کیا تہا اوسپر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکیکی اور واسطی مسلمانون کی پس سوال کیا یہود نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ چہوڑ دین اونکو یعنی اونکی زمینون مین اس شرط پر کہ کیا کرین کام یعنی درختونکو پانی دیا کرین اور واسطی اونکی ہو آدہون آدہ میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہیراوینگی ہم اسپہ جبتک کہ چاہین پس ٹہیرائی گئی یہانتک کہ جلاوطن کیا اونکو حضرت عمر نی اپنی خلافت مین طرف تیما اور اریحا کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **باب الفئ** باب ہی بیچ بیان فی کی **ف** فی اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی بغیر لڑائی کی اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ وہ سب مسلمانونکی ہی نہ واسطی خمس اور قسمت نہین ہوا ختیار اوسکا حضرتؐ کو تہا جسکو چاہین دین جسکو چاہین نہ دین جسکو چاہین کم اور جسکو چاہین زیادہ اور جو مال لڑنی سی ہاتہہ لگی اوسکو غنیمت کہتی ہین اوسکا حکم یہہ ہی کہ پانچوان حصہ نکال کر باقی مجاہدین مین تقسیم کر دین پیادی کو اکہرا اور سوار کو دوہرا **مع** مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** مَالِکِ بنِ اَوسِ بنِ الحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ اِنَّ اللّٰہَ قَد خَصَّ رَسُولَهُ فِی هٰذَا الفَیْءِ بِشَیْءٍ لَم یُعطِهِ اَحَدًا غَیرَهُ ثُمَّ قَرَاَ مَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُولِهِ مِنهُم اِلٰی قَولِهِ قَدِیرٌ فَکَانَت هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنفِقُ عَلٰی اَهلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِم مِن هٰذَا المَالِ ثُمَّ یَاخُذُ مَا بَقِیَ فَیَجعَلُهُ مَجعَلَ مَالِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی مالک بن عوف بن حدثان سی کہ کہا فرمایا حضرت عمر بن خطابؓ نی بیشک اللہ تعالی نی خاص کیا اپنی رسول کو بیچ اس مال کی ساتہہ ایک چیز کی کہ نہین دی وہ چیز کسیکو سوای حضرتؐ کی پہر پڑہی یہہ آیہ جو چیز دی اللہ نی اپنی رسول کو اونمین سی لفظ قدیر تک پڑہی پس تہا یہہ مال خالص واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خرچ کرتی تہی اپنی گہر کی لوگون پر خرچ برس روز کا اوس مال مین سی پہر لیتی ما بقی کو پس گردانتی تہی اوسکو جگہہ گردانی مال اللہ کی یعنی صرف کرتی

مصالح مسلمین میں اور دیتے تھے جسکو چاہتے تھے محتاج و مساکین میں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیہ ما افاء اللہ الخ سورۂ حشر میں ہے ترجمہ
ساری آیۃ کا یون ہے کہ جو کچھہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دیا اور خاص ونکے لیے مقرر کیا نہیں دوڑائے تھے تم اوسپر گھوڑے اور اونٹ یعنی مشقت نہیں کھینچی
تمنے قتال کر کے نہیں اوسپر بلکہ بے یادہ ہاتھ آگئے تم ولیکن اللہ تعالی مسلط کرتا ہے اپنے رسولون کو جسپر کہ چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے مراد یہہ ہے کہ اللہ تعالی
نے جو آنحضرت کو اموال بنی نضیر کا مالک کیا وہ مال اس طرح کا ہے کہ حاصل نہیں کیا ہے تمنے اوسکو بقتال علیہ السلام کے کہ گاؤن اونکے دو کوس تھے مدینہ سے سب بے یادہ
ہاتھ آگئے تھے سوای آنحضرت کی پہر مسلط کیا اللہ تعالی نے حضرت کو اونپر اور اونکے اموال پر جیسے کہ عادت خدا تعالی کی ہے کہ مسلط فرماتا ہے اپنے رسولونکو اعدا
دین پر پس امر اوسکا سپرد حضرت کے ہے جسکو چاہیں دین اور جہان چاہیں خرچ کریں نازل ہوئی یہہ آیۃ اوسوقت کہ طلب کے صحابہ نے قسمت کو کذا فی التفاسیر
پس اس طرح کا مال کفار کا اوسکو فی کہتے ہیں تقسیم نہیں کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کی اور سپرد تھا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ہے احادیث میں جو کچھہ
آپ حضرت عمل فرماتے تھے اوسمین مذہب ہمارا تو اوسمین یہہ ہے او نقل کیا اوسمین طیبی نے مذہب شافعی اس طرح سے کہ حضرت کے لیے فی میں چار خمس تھے اور پانچوان
حصہ خمس کا تہا پس تہی حضرت کے لیے اکیس حصے پچیس حصون میں سے اور چار باقی ذوی القربی اور یتیمون اور مسکینون اور ابن سبیل کے لیے اور تفسیر معالم مین
لکہا ہے کہ اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ مصرف فی کے بعد آنحضرت کے پس کہا ایک قوم نے کہ وہ ائمہ کے لیے ہے بعد حضرت کے اور امام شافعی کے اسمین دو قول
ہیں ایک تو یہہ کہ وہ مقاتلین کے لیے ہے اور دوسرا یہہ کہ واسطے مصالح مسلمین کے ہے اور خرچ برس روز کا اگر کہا جاوے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ذخیرہ نہیں کرتے تھے
آنحضرت آئے چیز کل کے لیے پس نفقہ ایک سال کا کیونکر رکھتے تھے جواب یہہ کہ نفی ذخیرہ کرنے کی اپنے نفس کے لیے ہے اور یہہ عیال کے لیے تھا اور آنحضرت نے
بیبیون کیلیے نفقہ ایک سال کا دیتے تھے کبھی کبھی رکھا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذخیرہ کرنا ایک برس کا اور یہہ منافی توکل کے نہیں ۶۷

وعنه عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مالک سے کہ نقل کی حضرت عمر سے کہ کہا تھا اموال بنی نضیر کا اوس قسم کہ
عطا فرمایا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول پر کہ نہیں دوڑائے تھے مسلمانون نے اوسپر گھوڑے اور نہ اونٹ پس ہو واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے وہ مال خاص خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پہر خرچ کرتے باقی کو بیچ ہتیار ونکے اور چارپایون کے سبب سامان کرنے کی راہ خدا مین یعنی
جہاد کی لیے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ فَاَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ وَكَانَ لِيْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَّاحِدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
روایت ہے عوف بن مالک سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو وقت کہ آتا اونکے پاس مال فی بانٹتے اوسکو اوسی دن مین پس دیتے بیوی
والے کو دو حصے اور دیتے مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا مین پس دیے مجکو دو حصے اور تھی میری بیوی پہر بلایا گیا پیچھے میرے عمار بن یاسر کہ بیوی نہ رکھتا تہا
پس دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا جَاءَهٗ شَيْءٌ بَدَاَ
بِالْمُحَرَّرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتے بیچ اول وقت آنے فی کے ساتھہ آزاد کیے
گیونکے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی اول فی مین سے آزاد کیے گیونکو دیتے تھے اسلیے کہ وہ بے ٹھکانے اور بے سہارے ہوتے ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد آزاد کیے گیونسے
مکاتب مین اور بعضون نے کہا مراد منفردین لطاعۃ اللہ ہین ۶۸ **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا

حُرٌّ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَبِیْ یَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی
عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی تہیلا اوسمین تہی نگینی پس بانٹا اوسکو واسطی تبیون کی اور لونڈیون کی کہا حضرت عائشہ نی تہی باپ میری یعنی حضرت
ابوبکر رضی تقسیم کرتی واسطی آزاد و غلام کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** پس معلوم ہوا کہ نگینی مخصوص ساتہہ عورتون کی تہی ولیکن حضرت نی تخصیص کی تہی

ح **وَعَنْ** مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَوْمًا الْفَیْءَ فَقَالَ مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَیْءِ مِنْكُمْ
وَمَا اَحَدٌ مِنَّا بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰی مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهٗ
وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهٗ وَالرَّجُلُ وَعِیَالُهٗ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہا ذکر کیا عمر بن خطاب
نی ایکدن فی کا اور کہا نہین مین لائق تر ساتہہ اس فی کی تمسی اور نہین کوئی ہم مین سی لائق تر ساتہہ اس فی کی کسی سی لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کتاب اللہ
عز وجل سی اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پس شخص اور قدیم ہونا اوسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت سعی اوسکی اور شخص اور عیال اوسکی اور شخص اور حاجت
اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** نہین مین لائق تر الخ یہہ بات حضرت عمر نی دفع توہم کی لیی فرمائی کہ توہم جاتا تہا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کی تہی لائق تر ہون ساتہہ اسکی
جیسیکہ آنحضرت تہی اوسکی نفی کی کہ مین ہی احق اسکا نہین ہون بعد ازان نفی کی احقیت کے علی العموم کہ نہین کوئی ہم مین سی لائق تر ساتہہ اسکی کسی سی لیکن ہم
اوپر مراتب اپنی کی ہین کہ بیان کیا گیا ہی کتاب اللہ سی مانند قول اللہ تعالی کی للفقراء المہاجرین تین آیتون تک اور قول اللہ تعالی کی والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار آخر آیۃ تک وغیرہما اور آیتین کہ دلالت کرتی ہین اوپر تفاوت مراتب مسلمین کے اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کیسی یہہ عطف کیا گیا ہی کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہی موافق تقسیم حضرت کی کہ رعایۃ کرتی تہی اصحاب بدر کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی اور
اہل و عیال والی کی اور مانند اونکی جیسیکہ تفصیل کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی شخص اور قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنی بیچ اوسکی لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا
اور مشقت کا اور اہل و عیال ہونیکا اور حاجت کا چاہیی جیسی احتیاج ہو جس شخص کو اوسکی موافق اوسکو دیجیی ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَرَاَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِیْنِ حَتّٰی بَلَغَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ فَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ ثُمَّ قَرَاَ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ
مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ حَتّٰی بَلَغَ وَابْنِ السَّبِیْلِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ ثُمَّ قَرَاَ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ
الْقُرٰی حَتّٰی بَلَغَ لِلْفُقَرَآءِ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِیْنَ عَامَّةً فَلَئِنْ
عِشْتُ فَلَیَاْتِیَنَّ الرَّاعِیَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْیَرَ نَصِیْبُهٗ مِنْهَا لَمْ یَعْرَقْ فِیْهَا جَبِیْنُهٗ رَوَاهُ فِیْ
شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی مالک سی کہا پڑہی حضرت عمر بن خطاب نی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان مصارف زکوۃ کی ہی سوای اسکی نہین کہ صدقہ
یعنی زکوۃ واسطی فقیرون اور مسکینونکی ہی یہانتک کہ پہونچی علیم حکیم تک اور کہا یہہ یعنی زکوۃ واسطی اون لوگون کی ہی یعنی اون اشخاص کے کہ ذکر کیی گئی اس آیۃ مین
پہر پڑہی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کی ہی جان لو کہ تحقیق وہ چیز کہ غنیمت مین لی ہی تمنی کچہہ پس تحقیق واسطی اللہ کی ہی پانچوان حصہ اوسکا اور واسطی رسول کی
یہانتک کہ پہونچی لفظ وابن السبیل تک پہر کہا کہ یہہ یعنی مال خمس کا واسطی ذوی القربی وغیرہ کی ہی پہر پڑہی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان حکم فی کی ہی جو چیز کہ دی اللہ نی
اپنی رسول کو بستیون مین سی یہانتک کہ پہونچی اس آیۃ تک واسطی فقیرون کی اور اون لوگونکی کہ آئی اونکی پیچہی پہر کہا کہ اس آیۃ نی پورا کیا مسلمانون کو سب کو
پس اگر زندہ رہا مین پس البتہ پہونچیگا چرواہی کو اس حال مین کہ وہ ہوگا سرو حمیر مین کہ نام ہی ایک موضع کا حصہ اوسکا اموال فی سی نہ پسینا لاوی گی
اوسمین پیشانی اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** ایک نسخہ مین یون ہی ثم قرا والذین جاؤا پس تقدیر یہہ ہوگی یہانتک کہ پہونچی للفقراء دو آیتون
تک پہر پڑہی آیۃ والذین جاؤا من بعدہم اور اس آیۃ نی پورا کیا الخ یعنی اس آیۃ مین سب مسلمانون کو دینا مذکور ہی بخلاف پہلی دو آیتون کی کہ ایک

خاص ہی اہل زکوٰۃ کی لیی اور دوسری اہل خمس کی لیی اور رای حضرت عمر رض کی یہہ تہی کہ فی مین سی خمس نہ نکالنی جیسیکہ غنیمت مین سی نکالتی ہین بلکہ
تمام مصالح مسلمانون کی لیی ہی وہ مقرر کیا گیا ہی اونکی لیی اور تفاوت درجات کی جیسیکہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتوی اسیطرف گئی ہین سوا امام شافعی
کی جیسیکہ گذرا اور رعایت تفاوت درجات مسلمین کا ہی مذہب حضرت عمر کا ہی اور حضرت ابو بکر رض برابر دیتی تہی رعایت نکرتی تہی سبقت وغیرہ کی
اور فرماتی تہی کہ اونہون نی عمل کیا ہی خدا کی لیی جزا اونکا اسپر ہی اور ساتہہ تفضیل کی اموال مین دخل نہین اور حضرت عمر رض زیادہ دیتی تہی حضرت
عائشہ رض کو بہ نسبت حفصہ کے اور اسامہ بن زید کو بہ نسبت ابن عمر کی اور حمیر نام ایک شہر کا ہی یمن سی اور سرو نام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سے اور حاصل
جملہ کا یہہ ہی کہ حضرت عمر فرماتی ہین کہ اگر زندہ رہا مین اور شہر کثرت سی فتح ہوئی اور مال فی کی بہت ہاتہہ لگی تو مسلمانون کو اوسمین سے پہونچیگا اگرچہ دور
کی شہرون اور مواضع مین رہتی ہون گی اور محنت اور مشقت اوسکی حاصل کرنیمین نہ کی ہوگی: ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ
عُمَرُ أَنْ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ
فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ
أَجْزَاءٍ جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْءً نَفَقَةً لِأَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی مالک سی کہ کہا تہا بیچ اوس چیز کی کہ حجت پکڑی ساتہہ اوسکی حضرت عمر نی یہہ کہ کہا حضرت عمر نی تہی واسطی حضرت کے تین صفایا بنو نضیر
اور خیبر اور فدک پس بنو نضیر یعنی مال کہ حاصل ہوتا تہا اونکی زمین سی تہا محبوس یعنی مقرر واسطی حاجات حضرت کے یعنی واسطی ضیافت مہمانون کے اور ہتیار
وسواری مجاہدین کی وغیر ذلک اور حاصل فدک تہا محبوس واسطی مسافرون کے کہ مال اپنی پاس رکہتی تہی اگرچہ وطن مین مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تہا اوسکو حضرت
نی تین حصی دو حصی درمیان مسلمانون کی اور ایک حصہ واسطی خرچ اہل عیال اپنی کی پس جو کچھہ بچتا خرچ اہل اونکی سی کردانتی اوسکو درمیان فقرا مہاجرین
نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباس اور حضرت علی جہگڑتی ہوی آئی حضرت عمر کی پاس درمقدمہ فدک کی تو حضرت عمر نی
دلیل پکڑی ساتہہ اوسکی کہ کہا حضرت عمر نی الخ اور تہا یہہ روبرو صحابہ کے پس انکار کیا کسی نی اور نیز بعد ازان حضرت عمر نی اون دو صاحبونکو دیا فدک یعنی
اونکو عامل کیا کہ بطور حضرت کی صرف کرتی رہین اوسکو اور صفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ اوسکو کہتی ہین کہ چہانٹ لی امام اپنی لیی غنیمت مین سے کوئی چیز پہلی
تقسیم ہونی غنیمت کی اور یہہ بات خاص حضرت ہی کی لیی تہی خمس کی ساتہہ اور یہی کچھہ لیلیتی جو چاہین لونڈی یا غلام یا تروار یا گہوڑا وغیرہ ذلک اور
بعد حضرت کی اور کسی امام کی لیی درست نہین اور بنو نضیر یعنی زمین اونکی کہ بعد جلا وطن کرنی اون کی کی ہاتہہ لگی تہی اور فدک نام ایک قریہ کا ہی قریات خیبر
سی اور تہی حضرت کی لیی دہی زمین اوسکی کہ صلح کی اہل اوسکی نی دیدی تہی زمین اوسکی پس وہ ہی خاص حضرت کی لیی تہا اور خیبر کو اوسطرح مذکور کی اسلیی تقسیم
کیا کہ خیبر کی گانون بہت تہی بعضی بقہر فتح کیی گئی تہی اون مین سی حضرت خمس لیتی تہی اور بعضی بصلح فتح کیی گئی تہی بغیر قتال کی وہ فی تہی خاص
حضرت کی لیی تقسیم کرلی تہی اوسکو جہان مناسب جانتی تہی اپنی حوائج مین اور اپنی اہل پر اور مصالح مسلمین پر پس مقتضی ہوئی قسمت وہ برابری اوسکو
کہ ہو تمام اوسکا درمیان حضرت کی اور لشکر مسلمین کے تین حصی: ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ
فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ
كَذٰلِكَ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيٰوتِهِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ وَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ يَعْنِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہی مغیرہ سی کہا تحقیق عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نے جمع کیا مروان کی بیٹون کو اوسوقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہا واسطی اونکی فدک پس تہے خرچ کرتی اموال اوسکی سی بعض اہل و عیال و فقرا و مساکین پر اور احسان کرتی تہی اسمین سی اوپر چہوٹی لڑکون بنی ہاشم کی او نکاح کرتی تہی اوسی عورتون بی شوہر کا اور مرد بی زن کا او تحقیق حضرت فاطمہ نے سوال کیا تہا حضرت سی یہہ کہ دیوین فدک کو واسطی اونکی پس نہ دیا پس ہا اسیطرح سی بیچ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہان تک کہ وفات ہوئے حضرت کی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی ابو بکر صدیق کیا بیچ اوسکی موافق اوسچیز کی کہ کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی زندگی مین یعنی خرچ کرتی تہی حضرت کی اہل و عیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور مین جیسیکہ حضرت کرتی تہی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی عمر بن الخطاب کیا اسمین اوپر موافق اوسچیز کی کہ کیا تہا دونون صاحبون نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی نی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر کی پہر جاگیر کیا اوسکو مروان نی یعنی اپنی لیی اور اپنی توابع کی لیی بیچ خلافت حضرت عثمان کی یا اپنی بادشاہت مین پہر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کی لیی پس دیکہی مینی ایک چیز کہ نہین دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فاطمہ رض کو نہین واسطی میری سزاوار اور تحقیق مین گواہ کرتا ہون تمکو اسپر کہ تحقیق مینی پہیر دیا اوسکو اوسطرح پر کہ تہا یعنی آنحضرت صلعم کی زمانی مین اور ابو بکر صدیق او عمر فاروق کی زمانی مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جاننا چاہیی کہ یہہ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک اور خیبر کی کہ املاک خالصہ آنحضرت کی تہی اور باقی بہی بعد حضرت کی اور واقع ہوا جو کچہہ کہ واقع ہوا کلام طویل و قصہ اسکا عجیب ہی مناسب یہہ ہے کہ کچہہ اوسکی نقل کرین ہم کتب صحاح مین سی بسبب شہرت اسکا ذکر کی اور جاری ہونی اوسکی کی زبان خاص و عام پر اور واقع ہونی کچہہ کے بیچ افہام کچہہ ردون کی پس صحیح بخاری مین منقول ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ ایک روز حضرت عمر بن خطاب نے مجکو اپنی پاس بلایا مین بیٹہا تہا اونکی پاس کہ اونکا خادم یرفا نام آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان او عبد الرحمن بن عوف او زبیر بن العوام او سعد بن ابی وقاص رض دروازی پر بیٹہی ہوئی اذن چاہتی ہین انیکی لیی کہا آنی دی پس وہ آئی پہر تہوڑی دیر کی بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس و علی رض اذن چاہتی ہین حکم ہو تو آنی دین کہا آنی دی جب وہ آئی تو عباس نی کہا یا امیر المومنین حکم کر درمیان ہماری اور انکی اور یہہ جہگڑتی ہین بیچ اوس اموال کی کہ فی کیا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول پر اموال بنی نضیر سی پس بد کہا و کیا آپسمین علی اور عباس نی پس کہا اون لوگون نے کہ بیٹہی تہی یا امیر المومنین حکم کر درمیان ان دونون کی اور خلاصی دو ایک کو دوسری سی پس کہا حضرت عمر نی صبر اور سہولت کرو قسم دیتا ہون مین تمکو اوس خدا کی کہ اوسکی حکم سی قائم ہین آسمان و زمین کیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین چہوڑتی ہین ہم یعنی گروہ انبیا میراث جو کچہہ کہ ہم چہوڑتی ہین صدقہ ہی کہا اون صحابہ نی کہ بیٹہی تہی ہان فرمایا ہی بلا شبہہ پہر متوجہ ہوئے حضرت عمر حضرت علی او حضرت عباس رض پر اور کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی آیا نہین جانتی ہو تم کہ آنحضرت نے یہہ فرمایا تہا کہا علی او عباس نے ہان فرمایا ہی کہا عمر نی پس خبر دیتا ہون مین تمکو اس امر کی کہ پروردگار تعالی نی مخصوص کیا اپنی رسول کو اس فی مین ساتہہ اسچیز کی کہ نہ دی کسیکو سوای اونکی پہر پڑہی یہہ آیہ ما افاء اللہ علی رسولہ ساری آیۃ پس تہا یہہ اموال خاص آنحضرت کی لیی پہر قسم خدا کی جمع نہ کیا اس اموال کو تمہاری پاس اور ایثار نہ کیا ساتہہ اوسکی تمپر اور تحقیق دیا تمکو وہ مال او قسمت کیا درمیان تمہاری یہانتک کہ باقی رہتا اوس اموال سی پس تہی آنحضرت صلعم کہ خرچ کرتی اوپر اہل و عیال اپنی کی اوس مال مین سی پہر لیتی او رصرف کرتی اوسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین مین پس عمل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی حیات تک پہر بعد حضرت کی وفات کی ابو بکر رض نی کہا کہ مین خلیفہ رسول خدا کا ہون پس لیا اوسکو ابو بکر رض نی او عمل کیا اوسطرح کہ عمل کرتی تہی آنحضرت پہر متوجہ ہوئی حضرت عمر علی اور عباس رض پر اور کہا کہ اوسوقت مین تم دونون یاد کرتی تہی تم ابو بکر رض کو اور کہتی

بیشک ابوبکر رضا اس عمل مین خطا پر نہین ہین ایسا نہ تہا کہ جو تم کہتی تہی اور خدا جانتا ہی کہ ابوبکر رضا اسکام مین صادق تہی اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کی تہر
پہر وفات دی اونکو خدا نی پس کہا مینی کہ مین خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابوبکر کا ہون پس لیا مینی اوس مال کو دو سال اپنی امارت مین اور عمل کیا مینی اوسمین
اوسطرح کہ عمل کیا تہا آنحضرت نی اور ابوبکر رضا نی اور خدا جانتا ہی کہ مین اس قول مین صادق ہون اور اس امر مین نیکوکار اور راہ راست پر اور پیرو حق ہون
پہر بعد از دو سال کے آئی تم دونون میری پاس اور سخن تم دونونکا ایک ہی تہا پس کہا مینی تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی ہم ارث نہین چہوڑتی
ہین جو کچہہ کہ چہوڑتی ہین صدقہ ہی پس جب میری عقل مین آیا کہ سپرد کرون مین اوس مالکو تمہاری تئین پس کہا مینی اگر چاہتی ہو تم سپرد کرون مین تمکو بایں شرط کہ لازم
کرو اپنی پر یہہ کہ عمل کرو اوسمین اسطرح کہ عمل کیا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور ابوبکر رضا نی اور مینی جبسی کہ خلیفہ ہوا مین ورنہ کلام نکرو مجہسی اسباب
مین پس کہا تمنی کہ سونپو ہمکو اسی شرط پر پس سپرد کیا مینی تمکو آیا التماس کرتی ہو تم اور چاہتی ہو مجہسی کہ حکم کرون برخلاف اوسکی پس قسم اوس خدا کی کہ اوسکی اذن
سی برپا ہی آسمان و زمین حکم نہین کرنیکا مین غیر اوسکی جبتک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اوسکا رسی اور تمسی نہین ہوسکتا پہیر دو مجکو کفایت کرون مین
تمکو اوسکی اور مشقت کہینچون کہا زہری نی کہ راوی حدیث کا ہی پس خبر دی مینی اس حدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا عروہ نی کہ سچ کہا مالک بن اوس نے مینی
سنا ہی حضرت عائشہ سی کہ کہتی تہین بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نی عثمان کو ابوبکر رضا کی پاس واسطی طلب کی میراث کی اوس چیز سی کہ فی
کیا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پس رد کیا مینی اون بیبیون پر اور کہا مینی کہ نہین ڈرتی ہو تم خدا سی کیا نہین جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا ہی میراث نہین چہوڑتی ہین ہم جو کچہہ کہ چہوڑتی ہین صدقہ ہی نہین کہاتی آل محمد مگر اس مال مین سی پس باز رہین عورتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طلب کرنی
میراث سی اور رجوع کی ساتہ اوس چیز کی کہ خبر دی مینی اونکو کہا عروہ نی تہا یہہ صدقہ حضرت علی کی ہاتہہ مین منع کیا حضرت علی نی عباس کو اوسی اور غلبہ کیا اونپر بعد
ازان حضرت حسن بن علی کے ہاتہہ مین تہا بعد ازان حضرت حسین کے پاس بعد ازان علی بن حسین اور حسن بن حسن کے پاس کہ یہہ دونون نوبت بنوبت لیتی تہی اوسکو بعد ازان زید بن حسن رضی اللہ تعالی
عنہم اجمعین کے پاس رہا اور یہہ صدقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ساتہہ راستی کی یہہ حدیث بخاری کا مختصر ہی اور یہہ حدیث کتاب المغازی مین بیچ
قصہ بنی نضیر کی ہی اور کتاب الخمس مین ہے مانند اسکی آیا ہی ساتہہ تفاوت بعضی الفاظ کی اور یہہ ہی بخاری مین ہے حضرت عائشہ سی کہ فاطمہ اور عباس آئی
حضرت ابوبکر رضا کی پاس اس حال مین کہ طلب کرتی تہی میراث زمین فدک سی اور حصہ خیبر سی پس کہا ابوبکر رضا نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی
تہی میراث نہین چہوڑتی ہین ہم جو کچہہ چہوڑتی ہین ہم صدقہ ہی کہاتی ہی آل محمد اس مال مین سی قسم خدا کی قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہی نزدیک میری
کہ صلہ کرون مین ساتہہ اوسکی اور نگاہ رکہون مین حق اوسکا اسی کہ صلہ کرون مین قرابت اپنی کو اور جامع الاصول مین حدیث مذکور کو روایت بخاری و مسلم و ترمذی و
ابوداود و نسائی سی لایا ہی اور کہا کہ کہا ابوداود نی کہ طلب و سوال عباس و علی کی حضرت عمر رضا سی یہہ تہی کہ اس مال کو درمیان دونکی آدہون آدہ بانٹ
دین اور سونپین یہہ کہ جانتی تہی قول آنحضرت کا کہ ہم میراث نہین چہوڑتی ہین وہ طلب کرتی تہی مگر ثواب کو پس حضرت عمر نی کہا کہ مین نام تقسیم کا اوسپر نہین
رکہتا ہون چہوڑتا ہون اوسکو بحال خود جیسکہ ہی اور لایا ہی بخاری کتاب الخمس مین عروہ بن زبیر سی کہ عائشہ رضا نی خبر دی اونکو کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نی طلب کیا ابوبکر صدیق سی بعد وفات آنحضرت کی کہ دیوین اونکو میراث اونکی اوس چیز سی کہ چہوڑا ہی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس چیز کہ
کہ فی کیا خدا تعالی نی اونپر پس کہا ابوبکر رضا نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لا نورث ما ترکناہ صدقۃ پس خفا ہوئین فاطمہ اور ہجران کیا ابوبکر سی پس
ہمیشہ تہین ہجران کرنیوالین اونسی یہانتک کہ وفات پائی اور زندگانی حضرت فاطمہ کے بعد حضرت کے چہہ مہینی تہی اور کہا حضرت عائشہ نی تہین فاطمہ کہ سوال
کرتی تہین ابوبکر رضا سی حصہ اپنا اوس چیز سی کہ چہوڑا آنحضرت نی خیبر اور فدک سی اور صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تہا پس انکار کیا ابوبکر نی اور کہا نہین مین چہوڑنیوالا کسی
چیز کو اوس چیز سی کہ عمل کرتی تہی ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہون مین جو کچہہ کہ عمل کرتی تہی اوسمین آنحضرت اور مین ڈرتا ہون کہ اگر ترک کرون کسی

چیزکو امر آنحضرت صلعم سی میل کرونگا حق سی پس صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تہا سپرد کیا اوسکو عمر نی علی و عباس رضکو اور خیبر اور فدک حضرت عمر نی اپنی پاس رکہا
اور کہا یہہ صدقہ رسول خدا کا ہی تہی یہہ واسطی حقوق حضرت کی کہ پیش آتی تہی اور سپرد کیا اونکا اوسکو کہ والی امر تہا پس وہ ابتک اسی حال پر ہین اور اور زرد نیا
مین حضرت ابوبکر رض کی جواب مین آیا ہی کہ بعد نقل کرنی حدیث لانورث ماترکناہ صدقۃ کی فرمایا یہہ مال میری ہاتہہ مین ہی پس جب مرونگا تو اوسکی ہاتہہ
مین ہوگا کہ ولی امر ہو بعد میری اور روایت اونکی اور بہت سی وہ ہین آئی ہین صحاح ستہ مین طرق متعددہ سی اور یہاں سی ظاہر ہوتا ہی کہ حدیث لانورث
ماترکناہ صدقۃ اور رہونا اموال آنحضرت صلعم کا مشترک درمیان مسلمانوں کی اور مصالح انکی اور تفویض امر اوسکیکا ساتہہ والی کی متفق علیہ درمیان صحابہ کی
حتی کہ حضرت علی اور حضرت عباس کی اور مخصوص ساتہہ ابوبکر رض کی نہین رضی اللہ عنہم اجمعین ولیکن اشکال یہان یہہ وارد ہوتا ہی کہ اگر دینا اس مال کا
علی اور عباس رضکو صواب تہا تو کیون ندیا حضرت عمر نی اون کو پہلی بار اور اگر صواب نتہا تو کیون دیا آخر کو جواب یہہ کہ ندیا پہلی اسطرح پر کہ طلب کی تہی
وہ یعنی ملک کردینا اور دیا آخر کو بروجہ تصرف و تولیت کی جیسیکہ آنحضرت صلعم تصرف کرتی تہی کہا خطابی نی کہ یہہ قضیہ مشکل ہی اسلیے کہ علی اور عباس نی جب لیلیہہ
صدقہ حضرت عمر سی مشروط مذکور پر اور اونہون نی اعتراف ہی کیا کہ آنحضرت صلعم کی میراث نہین اور بزرگوں مہاجرین کی نی اوسکی گواہی دی پہر کیون خصومت
کی وجہ اوسکی یہہ ہی کہ شرکت تولیت مین اون پر شاق آئی اور طلب کی قسمت تا ہر کوئی اپنی حصہ مین مستقل ہو ساتہہ تدبیر و تصرف کی پس تقسیم کی حضرت عمر
نی تانہ جاری رہا وسپر نام ملک کا اسلیے کہ قسمت املاک مین ہوتی ہی اور ساتہہ دراز ہونی زمانی کی گمان ہوتا ہی ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر اوسی قضیہ فاطمہ زہرا کا
ہی اسلیے کہ اگر کہین ہم کہ حضرت فاطمہ رض جاہل تہین ساتہہ اس سنت کی تو بعید ہی اور اگر کہین کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہوا اون کو اس حدیث کی سننی کا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی تو یہہ اشکال آتا ہی کہ بعد سننی حدیث کی ابوبکر سی اور گواہی دینی صحابہ کی ساتہہ اوسکی کیون نہ قبول کی اور غصہ ہوئین اور اگر غصہ پہلی سننی
حدیث کیسی تہا تو کیون باز نہ آئین غضب سے حتی کہ اتنا طول کہیچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابوبکر رض سی جواب اسکا کرمانی نی بیچ شرح بخاری کی یہہ
لکہا ہی کہ امر غضب فاطمہ رض کا ایک امر تہا کہ حاصل ہوا بمقتضای بشریت کی اور جاتا رہا بعد اوسکی اور مراد ہجران سے انقباض اور رکوفت طبیعت سے ملاقات
سی ہجران محرم یعنی ترک سلام اور مانند اوسکیکی نتہی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکر رض اور فاطمہ رض کی جو کچہہ کہ واقع ہوا تو
گئی ابوبکر رض فاطمہ کی پاس اور کہڑی ہوئی دن کی دروازی پر گرمی آفتاب مین اور عذر خواہی کی انسی اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبوب تر ہی نزدیک میری قرابت اپنی سی ولیکن مین کیا کرون کہ سنا ہی مینی اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحابہ گواہ ہین اسپر
پس راضی ہوئین فاطمہ رض او نقل کی جاتی ہین اس قصہ مین اقوال و اباطیل کہ نہین اعتماد اونپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی
لکہی گئی ہی بطور اختصار کی جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اس مقام کا ترجمہ مذکور مین دیکہی واللہ الہادی والموفق

كتاب الصيد والذبائح

کتاب ہی بیچ بیان شکار اور جانوروں ذبح کیے گئی کی ف شکار کرنا حلال ہی غیر حرم مین واسطی غیر محرم کی اور شکار کے مباح ہونی
پر وارد ہوئی ہی کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہی اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کی کہ امام مالک کی مذہب مین ہی لکہا ہی کہ مکروہ ہی شکار کرنا
لہو ولعب کی لیے اور بلا قصد لہو ولعب کی مباح ہی اور ثابت نہین ہوا ہی کہ حضرت صلعم نی بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اوسکی کی ہی ؛

ع ح **الفصل الاول** مفصل عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ
كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ
فَكُلْهُ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ
كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ وَإِذَا رَمَيْتَ

بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ
غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا کہا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ چہوڑی تو اپنی
کتی کو یعنی ارادہ کری تو چہوڑنی کتی معلم کا شکار کی لیی پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکہا کتی نی شکار کو واسطی تیری اور پایا تو نی اوسکو زندہ پس ذبح
کرلی اوسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اوسکو قصداً حرام ہوگا اسلیی کہ وہ مردار ہی اور اگر پایا تو نی شکار کو کہ مار ڈالا اوسکو کتی نی اور نہ کہایا اوسمین سے
پس کہا اوسکو اور اگر کہایا پس نہ کہا پس سوای اسکی نہین کہ بند رکہا کتی نی اس شکار کو اپنی لیی اور اگر پاوی تو ساتہہ کتی اپنی کی کتا غیر کا اور حال آنکہ تحقیق مار
ڈالا یعنی ایک نی اوسمین سے پس نہ کہا اسلیی کہ تحقیق تو نہین جانتا کہ کسنی اون دونون مین سی مارا اوسکو یعنی اگر دوسری کتی نی مارا ہو شاید کہ وہ معلم نہو یا اوسکی
چہوڑنی مین بسم اللہ نکہی ہو اور جسوقت پہینکی تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب ہو شکار تجسی ایکدن پس نپایا تو نی اوسمین کچہہ نشان سوای نشان
تیر اپنی کی پس کہا تو اگر چاہی اور اگر پاوی تو اوسکو غرق پانی مین یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکہتا ہو پس نہ کہا یعنی بسبب احتمال اسکی پانیسی اوسکی مرنی کے نقل کیا یہہ بخاری
اور مسلم نی ف ذکر کر نام خدا کا یعنی جیسی کہ وقت ذبح کی ذکر کرتی ہین اسلیی کہ چہوڑنا کتی کا بمنزلہ چلانی چہری کی ہی پس ضرور ہی کہنا بسم اللہ کا اوسوقت اور
اگر ترک کری بسم اللہ بہول کر حلال ہی اور اگر ترک کیا اوسکو قصداً اوقت چہوڑنی کتی کی پہر ڈانٹا کتی کو اور وہ ٹہیر گیا اور بسم اللہ کہی بعد ٹہیرنیکی اور پکڑا اوسنی
شکار کو اور مار ڈالا نہین حلال کذا فی فتاوی قاضیخان اور چہوڑنا کتی کا طرف شکار کی مسلمان یا کتابی سی شرط ہی اور اگر کتا بطور خود جاوی اور زخمی کری تو
حلال نہین اور اسیطرح اگر وقت چہوڑنیکی بسم اللہ نکہی مگر یہہ کہ زندہ پاوی اور ذبح کری تو وہ داخل شکار کی نہین اور بند رکہا الخ اسلیی کہ یہہ علامت عدم
تعلیم کی ہی اور شکار کہ حلال ہی معلم کتی کا حلال ہی اور علامت تعلیم کی ذی ناب یعنی کتی وغیرہ مین یہہ ہی کہ تین بار شکار کو پکڑ پکڑ کر چہوڑ دی کہاوے
نہین اور ذی مخلب یعنی پنجہ گیر مین یہہ ہی کہ پہر یاوی جبکہ بلایا جاوی بعد چہوڑنی کی پس اگر باز وغیرہ شکار مین سی کہا لیوی تو اوس شکار کا کہانا
درست ہی اور اگر کتا وغیرہ کہا لیوی تو نکہایا جاوی اور اگر بعد تین بار چہوڑ دینی کی ایک بار بہی کہاوی تو وہ غیر معلم ہی یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ
اس حدیث سی معلوم ہوا اور کتا غیر کا یعنی کتا کہ چہوڑا ہوا اوسکو کسینی کہ چہوڑا ہو بغیر بسم اللہ کی قصداً یا چہوڑا ہو اوسکو اوسنی کہ نہین حلال ذبح کیا ہوا اوسکا مانند
مجوس کی اور اگر غائب ہو الخ کہا علما ہماری نی کہ شرط ہی حلال ہونیکی ساتہہ پہینکنی تیر کی کہنا بسم اللہ کا اور پہنچنا زخم کا اور یہہ کہ نہ بیٹہہ رہی شکار کی ڈہونڈنے
سی اگر غائب ہو شکار احتمال ہی کہ تیر اوسکی لگا ہوا ہو اسلیی کہ روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی اپنی کتاب مصنف مین اور طبرانی نی اپنی معجم مین ابی رزین سے
اونہون نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کیا بیچ مقدمہ شکار کی کہ چہپ گیا شکار سی فرمایا لعل ہوام الارض قتلتہ اور روایت کی عبد الرزاق نی مانند اسکی
عائشہ سی بطریق مرفوع کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی چہوڑی کتا شکار پر پہر مار ڈالی وہ اوسکو تو وہ حلال ہی اور اسیطرح تمام جوارح معلم یعنی
چیتا اور باز اور مانند اونکی اور شرط یہہ ہی کہ ہو جارحہ معلم اور نہین حلال ہی مارا ہوا غیر معلم کا ۞ ح ع وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ
وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَهُ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم چہوڑتی ہین کتے
سدہی ہوون کو فرمایا کہا اوس چیز کو کہ پکڑ رکہین کتی تیری لیی کہا مینی اور اگرچہ مار ڈالین فرمایا اور اگرچہ مار ڈالین کہا مینی تحقیق ہم پہینکتی ہین تیر بن پرونکا فرمایا
کہا اوس چیز کو کہ زخمی کردی یعنی جس شکار مین وہ تیر سیدہا جا لگی بہال کی طرف سی اور مار ڈالی اوسکو کہا اور وہ چیز کہ پہونچی ساتہہ چوڑان اپنی کی یعنی لگی اسطرح
کہ زخمی نکری شکار کو پس قتل کری اوسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہی پس مت کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معراض کہتی ہین اوس تیر کو کہ پر نہین ہوتا
اوسمین اور چوڑا ہو جاتا ہی اور لگتا ہی چوڑا اور وقیذ اور موقوذ وہ جانور ہی کہ مارا جاوی ساتہہ غیر تیز چیز کی لکڑی ہو یا پتہر یا اور کچہہ اور اتفاق

رکہتی ہین علما اسپر کہ جب شکار کری ساتہہ معراض کی پس قتل کری شکار کو ساتہہ تیزی اپنی کی تو حلال ہی اور اگر قتل کری اوسکو ساتہہ چوڑاوا اپنی کی تو
نہین حلال ورکہا علما نی کہ نہین حلال ہی وہ شکار کہ ماری وسکو ساتہہ بندقہ کی یعنی گولی اور غلہ کی بسبب حدیث معراض کی اور معراض کی چوڑا
لگنی سی اسلیی نہین حلال ہوتا کہ ضرب ہی اوسمین نہ زخمی کرنا تاکہ محقق ہون معنی ذبح کی اور چوڑا و معراض کا نہین زخمی کرتا اور اسیلیی اگر قتل کری وسکو
بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام ہوتا ہی شکار اسلیی کہ بندقہ توڑتا ہی ہڈی کو اور زخمی نہین کرتا پس ہوتا ہی مانند معراض کی لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہین حرام
کرتا بسبب تحقیق موت کی ساتہہ زخم کی اور اگر پہنچی شکار پر چہری یا تلوار اگر لگی اوسکی تیزی کی رخ سی کہا یا جاوی والا نہین اور اگر ماری شکار کی پتہر تو اگر ہو
پتہر بہاری نہ کہا یا جاوی اگرچہ زخمی کری بسبب احتمال اسکی کہ اوسنی قتل کیا ہو ساتہہ ثقل اپنی کی اور اگر پتہر ہلکا ہوا اور رہا اوسمین تیزی اور زخمی کر دی وہ
تو کہا یا جاوی بسبب تیقن موت کی ساتہہ زخم کی اور اصل اسمین یہہ ہی کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کی ساتہہ یقین کے تو کہا یا جاوی اور اگر حاصل ہو ساتہہ
ثقل کی یا شک ہوا وسمین تو نہ کہا یا جاوی وجوبًا یا احتیاطًا ۴ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمِ
أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا
ذَكَرْتَ مِنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا
صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ
وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا کہا مینی یا نبی اللہ تحقیق ہم ہین بیچ زمین قوم اہل کتاب کی آیا پس کہاوین ہم بیچ باسنون اونکی اور ہم بیچ زمین
شکار کی ہین یعنی وہان شکار بہت ہی شکار کرتا ہون مین ساتہہ کمان اپنی کی یعنی تیر سی اور ساتہہ کتی اپنی کی کہ نہین ہی سدہا ہوا اور ساتہہ کتی اپنی کی کہ سدہا
ہوا ہی پس کیا درست ہی واسطی میری فرمایا اسپر وہ چیز کہ ذکر کیا تونی باسنون اہل کتاب کی پس اگر پاؤ تم سوا ان باسنون کی پس نہ کہاؤ اونکی باسنون
مین اور اگر نہ پاؤ سوا اونکی باسنونکی پس دہو ڈالو اونکو اور کہاؤ اونمین اور وہ چیز کہ شکار کی تونی ساتہہ کمان اپنی کی پس ذکر کیا تونی نام اللہ کا یعنی اول تیر مارنی
مین پس کہا اور وہ جانور کہ شکار کیا تونی ساتہہ کتی سدہی ہوئی اپنی کی پس ذکر کیا تونی نام اللہ کا یعنی وقت چہوڑنی اوسکی پس کہا اور جو شکار کیا تونی ساتہہ
کتی غیر سدہی اپنی کی پس پایا تونی ذبح کرنا وسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا اور سکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف نہ کہاؤ اونکی باسنون مین یعنی
واسطی احتیاط کی بموجب قول آنحضرتؐ کی دع مایریبک الی مالا یریبک دراحتراز فرمایا استعمال ظروف اونکی سی کہ مستعمل ہین اونکی ہاتون مین اگرچہ بعد دہونی
کے ہو اور نفرت کری کہ مخالطت اونکی سی بطریق مبالغہ کی اور یہہ تقوی ہی اور مابعد اسکی حکم فتوی کا ہی اور دہو ڈالو اونکو یہہ امر وجوب کی لیی ہی
جبکہ ہو ظن غالب اونکی نجاست پر اور امر استحباب کی لیی ہی جبکہ ہو خلاف اوسکی اور کہا ابن ملک نی کہ حکم کیا آنحضرتؐ نی ساتہہ دہونی ظروف کفار
کے بیچ اون باسنون کی کہ یقین ہو اونکی نجاست کا اور تیقن نہو تو کراہت تنزیہی ہی اور نقل کیا برماوی نی کہ ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ
اگر اور ظروف سوای اونکی ظروف کی پائی جاوین تو اونکی ظروف مین دہو کر ہی نہ کہاوی ولیکن فقہا نی لکہا ہی کہ جائز ہی استعمال اونکی ظروف کا بعد
دہونی کی بلا کراہت خواہ پائی جاوین اور ظروف یا نہ پائی جاوین پس حمل کی جاوی کراہت حدیث مین اسپر کہ مراد وہ ظروف ہین کہ پکاتی ہین اونمین
مین گوشت سور کا اور پیتی ہین اونمین شراب اور مقرر ہی نجاست کی لیی پس یہہ مکروہ ہین واسطی کہانا ونی ہونی اونکی ہر چند کہ دہوئی جاوین
اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہین کہ مستعمل نہین ہین غالبًا نجاسات مین ذکر کیا ہی اسکو ابوداود نی اپنی سنن مین ۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ پہینکیگی تو تیر اپنا پس غائب ہو جاوی یعنی شکار پہر پاوی تو شکار یعنی اوسکو کہاؤ تو اوسمین مگر اثر تیرا ہی کا پس کہا جبتک کہ نہ متغیر ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علما ہماری نی کہ یہہ بطریق استحباب کی ہی والا بو کرنا گوشت کا موجب حرمت و سکیکا نہین ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی گوشت بو کیا ہوا کہایا ہی اور کہا نووی نی کہ نہی کہانی گوشت بودار سی محمول ہی تنزیہ نہ تحریم پر اور اسیطرح اور کہانی بدبودار مگر یہہ کہ خوف ہو اوسمین ضرر کا مع **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بیچ حق اوس شخص کے کہ پاوی شکار اپنی کو بعد تین دن کی پس کہا اوسکو جبتک کہ بدبو کری نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ أَيَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوْا أَنْتُمْ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہان کتنی قوم مین کہ قریب ہی زمانہ اونکا ساتہہ شرک کی یعنی نو مسلم ہین اور ہنوز احکام اسلام کی تمام و کمال نہین سیکہی ہین لاتی ہین ہماری پاس گوشت نہین جانتی ہین ہم آیا ذکر کرتی ہین اونپر نام خدا کا یا نہین فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کہاؤ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** معنی حدیث کی یہہ نہین ہین کہ بسم اللہ کہنا تمہارا اب قائم مقام ہوتا ہی بسم اللہ کہنی ذبح کرنیوالی کی بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہی وقت کہانی کی اور تم جو نہین جانتی ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کی صحیح ہی کہانا اوسکا جبکہ ہو ذبح کرنیوالا اون لوگون مین سی کہ صحیح ہی کہانا ذبح کیی ہولی اونکیکا بسبب حمل کرنی حال مسلمان کی صلاح پر اور گمان نیک کرنیکی اوسپر مع ح **وعن** أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا فَأَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہ کہا پوچہی گیی حضرت علی رض کہ آیا مخصوص و ممتاز کیا ہی تمکو یعنی اہل بیت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کسی چیز کی یعنی احکام کی کہ اور ونکو وہ نفرمائی ہوں پس فرمایا حضرت علی رض نی کہ نہین خاص کیا ہمکو ساتہہ کسی چیز کی ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتہہ اوسکی لوگونکو لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تلوار میری کی ہی یعنی نہین جانتا مین کہ آیا وہ خاص ہی ساتہہ ہماری یا عام ہی سبکی لیئے پس نکالا حضرت علی نی ایک کاغذ کہ اوسمین تہی یہہ احکام کہ لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کری جانور سوای نام اللہ کی اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ چراوی نشان زمین کا اور ایک روایت مین ہی جو شخص کہ تغیر تبدیل کری علامت زمین کی اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ لعنت کری اپنی باپ کو اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ٹہکانا دی بدعتی کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نشان زمین کا یعنی پتہر وغیرہ حد کا کہ جدا ہوتی ہین وسی حدود یعنی تغلب سی زمین ہمسایہ کی لے لینا چاہتا ہی اور لعنت کری اپنی باپ کو صریحا یا کسیکی باپ کو لعنت کری وہ اوسکی باپ کو لعنت کری چونکہ یہہ سبب ہو العنت کا گویا کہ اوسینی لعنت کی اور ٹہکانا دی بدعتی کو اور حمایت کری بدعتی کی کہ دین مین کچھہ بات نکالی کہ اصل مین نہی اور خلاف سنت و تغیر کرنی والی سنت کی ہی مع **وعن** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهِ هٰكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم ملنی والا ہون دشمنون سی یعنی کفار سی کل کو اور نہین ساتھہ ہماری چہریان یعنی شاید چہریان ساتھہ ہوون کیا پس ذبح کرون ساتھہ کہپاچ کی فرمایا جو چیز کہ بہادی خون کو اور ذکر کیا جاوی نام اللہ کا اوسپر پس کہا یعنی جائز ہی کہانا اوسکا نہ دانت اور ناخن کا کہ ذبح کیا جاوی ایسی چیز سی کہ بہادی خون کو خواہ لوہا ہویا اور کچہہ اور اسپر اتفاق ہی علما کا سوای دانت اور ناخن کی اور بیان کرون مین تجہسی حال ہر ایک کا ای پر دانت پس ہڈی ہی اور سای پر ناخن پس چہریان ہین حبشیون کی اور پہونچی ہم لوٹ اونٹون اور بکریون کی کو پس بہاگا انمین سی ایک اونٹ پس مارا اوسکو ایک شخص نی تیر پس بند کیا اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ان اونٹون کی یعنی درمیان اون کی بہاگنی والی نفرت رکہنی والی ہین لوگون سی مانند بہاگنی والی اور نفرت رکہنی والون کی جنگلی جانورون مین سی پس جسوقت کہ غالب ہون تمپر اون اونٹون مین سی کوئی اونٹ پس کرو ساتھہ اوسکی اسیطرح نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پس ہڈی ہی اور ہڈی سی ذبح واہنین اور شیخ ابن صلاح نی کہا کہ نہین جانتا مین بعد از بحث و تفتیش کی واسطی منع ہونی ذبح کی ساتھہ ہڈی کی معنی کہ عقل مین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبد السلام نی اور حدیث مین اسے قدر فرمایا ہی کہ دانت سی جائز نہین اسلیی کہ ہڈی ہی اور نووی نی کہا کہ علت اوسکی یہہ ہی کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہی خون سی جسوقت کہ ذبح کیا جاوی ساتھہ اوسکی جانور اور ہڈی کی نجس کرنی سی نہی واقع ہوئی ہی اسلیی کہ خوراک جنات کی ہی اور رای پر ناخن اسلیی یعنی ناخن سی ذبح کرنی مین تشبیہ ہی ساتھہ حبشیون کی اس فعل شنیع مین کہ مخصوص ہی ساتھہ اون کی اور حبشی کافر ہین نصاری اور ہم کو حکم ہی ساتھہ مخالفت کرنی اونکی اور جاننا چاہیی کہ منع کرنا ذبح کرنی سی ساتھہ دانت اور ناخن کی مطلق ہی تینون اماموں کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز نہین اون دانتون اور ناخنون سی کہ بجای خود ہون منہ اور ہاتہہ مین اور جائز ہی اون دانتون اور ناخنون سی کہ اکہڑی ہون اور مضائقہ نہین ہی اوس ذبح کی کہانی کا ولیکن یہہ ذبح مکروہ ہی اور شافعی بہی یہی حکم رکہتا ہی دلیل اور اماموں کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہی اور دلیل ہماری قول آنحضرت کا ہی کہ انہر الدم بما شئت اور افر الاوداج فرمایا اور یہہ حدیث رافع کی محمول ہی بغیر اکہاڑی پر اسلیی کہ حبشی اسیطرح کرتی تہی اور کرو ساتھہ اوسکی اسیطرح معنی یہہ ہین کہ اگر بہاگی جانور گہر کا پلا ہوا قسم اونٹ اور گائین اور بکری وغیرہ سی تو وہ مانند شکار وحشی کی ہی بیچ حکم ذبح کی پس تمام اجزا اوسکی جای ذبح کی ہین اور شاید کہ تخصیص ذکر اسلیی ہی کہ توحش اسمین بہت ہوتا ہی اور ایسا ہی حکم اوس صورت مین ہی کہ اونٹ وغیرہ کنوی اور مانند اوسکی مین گر پڑی پس ذبح دو قسم ہی اختیاری اور اضطراری اختیاری ساتھہ جراحت کی ہی درمیان لبہ اور لحیین کی اور کاٹنی رگون کی یا ساتھہ نحر کی یعنی نیزہ وغیرہ مارنی کی سینہ مین اور اضطراری ساتھہ زخمی کرنی کی ہی جس جگہہ ہو ج ع **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ تہا واسطی اون کی ریوڑ چرتا تہا سلع پر کہ نام ہی پہاڑ کا مدینہ مین پس دیکہی ایک لونڈی ہماری نی بکری ریوڑ مین مرتی ہی پس توڑا ایک ٹکڑا پتہر کا پس ذبح کی بکری ساتھہ ٹکڑی پتہر کی پہر پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کعب نے یہہ کہ حلال ہی کہانا اسکا یا نہین پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کعب کو ساتھہ کہانی اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یعنی کہ قتل کرنی مین اور ذبح کرنی مین پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسی کو قصاص مین یا حد مین پس اچہی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنی مین تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت کہ ذبح کرو کسی جانور کو پس اچہی طرح ذبح کرو اور چاہیے

کہ تیز کری ایک ٹھہارا چہری اپنی کو اور آرام دی جانور مذبوح کو نقل کی یہہ مسلم نی ف آرام دی الخ یعنی چہوڑ دی اوسکو تا مر جاوی اور سرد ہو
جاوی اوپر کا جملہ اور یہہ بیان ہی احسان کرنیکا ذبح مین کہ تیز چہری سی جلدی ذبح کری اور بعد ذبح کی ٹھنڈا ہو جانی دی لکھا ہی علما ہمارے نی
کہ مکروہ ہی پوست کھینچنا جانور کا پہلی ٹھنڈی ہونیکی اور مستحب ہی یہہ کہ نہ تیز کری چہری سامنی ذبیحہ کی اور نہ ذبح کری ایک کو سامنی دوسری کی اور
پانون پکڑکر نہ لیجاوی ذبح کی جگہہ اوسکو کہ ارادہ اوسکی ذبح کا رکھتا ہی ؛ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
منع فرماتی تہی اسی کہ نشانہ ٹہیرایا جاوی چارپایہ یا غیر اوسکا واسطی قتل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جیسی یہان چوپ زنگ کاٹتی ہین بکری وغیرہ
کی یا کسی جانور جیتی پر تیر وغیرہ سی نشانہ لگاتی ہین اسی منع فرمایا یہہ معنی ہین کہ منع فرمایا اسی کہ بند کیا جاوی جانور بغیر دانی پانی کی یہانتک کہ
مر جاوی ؛ ع وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی اوس شخص کو کہ ٹہیراوی نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پکڑو نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ نہی تحریم کی لیے
ہی بموجب قول حضرت کی لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمین عذاب دینا حیوان کا اور ضایع کرنا مال کا ہی ؛ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مارنی سی منہ پر یعنی آدمی کی یا جانور کی منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ ماری اور منع فرمایا داغ دینی سی منہ پر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی گذرا ایک گدہا اسحال مین کہ تحقیق داغ دیا گیا تہا اوسکی منہ پر فرمایا لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ داغا ہے
اسکو نقل کی یہہ مسلم نی ف اگر کہا جاوی کہ لعنت کی حضرت نی داغنی والی کو حالانکہ منع کیا گیا ہی لعنت کرنی مسلمان کی سی جواب دیا ہے کہ احتمال
ہی کہ داغنی والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سی اور احتمال ہی یہہ کہ بد دعا نہو بلکہ اخبار بالغیب ہے کہ وہ مستحق اسکا ہو اور جاننا چاہیے کہ داغنا منہ پر منع ہے
بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوۃ وجزیہ کو داغنا سوای منہ کی بعضون نی مستحب کہا ہی اور جائز ہی غیراون کی لیے اور مقصود
تمیز وتعیین ہی اور آدمی کی داغنی مین اخبار وآثار قولا اور فعلا مختلف آئی ہین بعضی اقوال دلالت کرتی ہین اسپر کہ اچہا نہین اور بعضی اوپر مدح ترک کی
اور بعضی اوپر نہی کی اوسی اور فعل دلالت کرتا ہی جواز پر آیا ہی کہ آنحضرت نی بہیجا ایک طبیب کو ابی بن کعب پاس پس فصد کی اوسنی اور داغا اور
جب زخمی ہوی سعد بن معاذ اذن دیا آنحضرت نی اون کو داغ دینی کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابر کو اور سعد بن ابی زرارہ کو اور
لکھا ہی علما نی کہ نہی محمول ہی اسپر کہ باختیار ہووی ضرورت اور احتیاج کے ساتہہ اوسکی اور اگر ضرورۃ ہو جائز ہی کذا ذکر فی السعادۃ اور لکھا ہے علمانی
کہ داغنا اسباب وہمیہ سی ہی کہ کرنا اوسکا قادح ہی توکل مین بخلاف اور علاجون کی کہ اسباب ظنیہ سی ہین اور اگر ظن غالب یہان بہی حاصل ہو جائز ہو
اور مختار یہہ ہی کہ مکروہ تحریمی ہی مگر وقت حصول ظن غالب کی ساتہہ قول طبیب حاذق کی کہ کہی منحصر ہی علاج داغنی مین اور بعضون نی کہا ہے کہ
اس سبب سے ہی کہ عرب اعتقاد رکہتی تہی کہ یہہ نافع ہی قطعا پس نہی کی تا بیچ وسط شرک خفی کی نہ پڑین اور باقی کلام شرح سفر السعادۃ مین ہے
ح ؛ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ

فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لیگیا مین صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبد اللہ بن ابی طلحہ کو تاکہ چباکر کھجور اوسکی تالو کو لگادین پس پایا مینی حضرت کو اسحالت مین کہ اونکی ہاتھہ مین ہتا آلہ داغ دینی کا داغ دیتی تہی زکوٰۃ کی اونٹونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عبد اللہ بن ابی طلحہ بہائی تہی انس کی ماںکی طرف سی اور ابو طلحہ خاوند تہی اونکی ماںکی اور کھجور چباکر بچہ کی تالو کو لگانی سنت ہی اور یہہ داغنا لوگو موںہہ کی بہا اور نہی خاص منہ پر داغنی سی ہی یا بلا ضرورۃ ہ ع وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَيْئًا حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ہشام بن زید سی کہ نقل کی انس سی کہا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ وہ تہی بیچ جگہہ بندہنی جانورونکی پس دیکہا مینی حضرتؐ کو کہ داغتی ہین کسی عضو بکریون وغیرہ کو کہا ہشام نی کہ گمان کرتا ہون مین انس کو کہ کہا بیچ کانون اونکی یعنی بکریون وغیرہ کی کان داغتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسی معلوم ہوا کہ کان داخل منہ کی نہین اسلیی کہ موںہہ پر داغنی سی تو منع ہی فرمایا ہی پہر کان کا ہیکو داغنا گر داخل ہوتی موںہہ کی ہ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَحَدَنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ ایک ہمارا پہنچا شکار کو اسحال مین کہ نہ تہی ساتہہ اوسکی چہری کیا ذبح کری ساتہہ کہ تل پتہر کی یا لکڑی لکڑی کی پس فرمایا بہا تو خون کو ساتہہ جس چیز کی کہ چاہی تو اور یاد کر تو نام اللہ کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا فِي الضَّرُورَةِ اور روایت ہے ابی العشراء سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا نہین ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سر سینہ کی پس فرمایا اگر زخم لگاوی تو شکار کی ران مین البتہ کفایت کری گا تجسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ابو داود نی کہ یہہ ذبح کرنا اوس جانور کا ہی کہ گرا ہو کوئی مین یعنی یہہ حکم بیچ ذبح اضطراری کی ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حالت ضرورۃ مین ہی ف یہہ تفسیر اعم ہی تفسیر ابو داود کی سی واسطی مشتمل ہونی اوسکیکی اور اونٹ بہاگ ہونیکو ہ ع وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عدی بن حاتم سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسکو سکہلایا تو نی کتا ہو یا باز پہر چہوڑا تو نی اوسکو یعنی ایک کو ان دونون مین سی شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کہا اوس جانور کو کہ پکڑ رکہا تجہہ پر کہا مینی اگرچہ مار ڈالا اوسنی فرمایا جسوقت کہ مار ڈالا کتی یا بازنی شکار کو اور نہ کہایا اوسمین سی کچہہ پس سوای اسکی نہین کہ پکڑ رکہا ہی اوسکو تجہہ پر نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ پہینکتا ہون مین تیر شکار پر پہر پاتا ہون بیچ اوسمین دوسری دن تیر اپنا فرمایا جسوقت کہ جانی تو یہہ کہ تیر تیری نی قتل کیا اوسکو اور نہ دیکہی اوسمین نشان کسی درندی کا پس کہا یعنی اگر نشان درندی کا پاوی تو مت کہا اور اسیطرح اگر اثر کسی اور کے تیر کا پاوی تو بہی مت کہا نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کئی گئی ہم

کہانی شکار کتی مجوس کے سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جو شکار کری مجوسی اپنی کتی سی یا مسلمان کی کتی سی حلال نہین کہانا اوسکا مگر زندہ پاوی اور ذبح کر لی اوسکو اور اگر مسلمان مجوسی کی کتی سی شکار کری تو حلال ہی اور اگر مسلمان و مجوسی دونون کتی کی چھوڑنی مین یا تیر کی لگانی مین شریک ہون درمارین شکار کو تو حلال نہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جس کافر کا ذبح کیا ہوا نہین حلال وہ اگر کتی وغیرہ سی شکار کری تو وہ بھی نہین درست ہے **وعن** اَبِی ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا اَھْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَھُوْدِ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَیْرَ اٰنِیَتِھِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَھَا فَاغْسِلُوْھَا بِالْمَاءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْھَا وَاشْرَبُوْا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم ہین اہل سفر گذرتی ہین یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہین پاتی ہم سوای باسن اونکی فرمایا پس اگر نہ پاؤ تم سوای باسن اونکی پس دہو ؤ اونکی باسنونکو ساتھہ پانی کی پہر کہاؤ اونمین اور پیؤ نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** قَبِیْصَۃَ بْنِ ھُلْبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصٰرٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ سَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْہُ فَقَالَ لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِکَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْہِ النَّصْرَانِیَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا پوچھا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی طعام نصاری کیسی کہ کہائین یا نہین اور ایک روایت مین یون ہی کہ پوچھا حضرت سی ایک شخص نے پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق کہانون مین سی ایک کہانا ہی یعنی کہانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہون مین اوس سی پس فرمایا حضرت نے کہ نہ آوی بیچ سینہ تیری کی کچھہ یعنی شک و شبہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکی نصرانیہ کی تئین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اسکی اہل ملۃ نصرانیہ کی تئین کہ وہ پرہیز کرتی ہین جبکہ واقع ہوتا ہی اونکی دل مین کہ یہہ حرام ہی یا مکروہ اور یہہ بیچ معنی تعلیل کی ہی اور معنی یہہ ہین کہ نہ پرہیز کر اور ابی دلیل شک و شبہ مین مت پڑ اور پر ملت حنفیہ سہل کی عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیہ کی اسلیے کہ یہہ داب نصاری کی سی ہی اور تخصیص نصرانیہ کی اس سبب سے کی کہ سائل عدی بن حاتم تھی اور وہ نصرانی تہی پہلی اسلام کی ۱۲ ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْمُجَثَّمَۃِ وَھِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی دردا سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی مجثمہ کیسی اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ کہڑا کیا جاوی اور مانند نشانی کی ٹہیرا کر تیر سی مارین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ تفسیر مجثمہ کی کسی راوی نی کی ہی اور نہی اسی اسلیے کہ یہہ قتل ذبح نہین ہی پس فعل منع ہی اور اوس جانور کا کہانا حرام ہی ۱۲ مولانا **وعن** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَۃِ وَعَنِ الْخَلِیْسَۃِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِھِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی سُئِلَ اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَۃِ فَقَالَ اَنْ یُّنْصَبَ الطَّیْرُ اَوِ الشَّیْءُ فَیُرْمٰی وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِیْسَۃِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ یُدْرِکُہُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُ مِنْہُ فَیَمُوْتُ فِیْ یَدِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّذَکِّیَھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرمایا دن خیبر کی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندونمین سی یعنی جو حیوان کہ پہاڑتا ہو کچلی سی مانند شیر اور بہیڑیی اور چیتی اور ریچھہ اور بندر اور سور اور مانند انکیکی اور منع فرمایا کہانی ہر پنجہ والی کی سی پرندونمین سی یعنی جو کہ شکار کرتا ہی پنجہ سی مانند باز اور چرغ اور مانند انکیکی اور منع فرمایا کہانی گوشت گدہون گہر کی پلی ہوئون کی سی یعنی بعد اوسکی کہ حلال تہا کہانا اوسکا اور منع فرمایا مجثمہ سی اور منع فرمایا کہانی اوس جانور کیسی کہ چہین لیا جاوی درندہ سی اور مرجاوی پہلی ذبح کرنیکی اور منع فرمایا صحبت کرنی لونڈیون پکڑی ہوئین جہاد کی سی اوس حالت مین کہ ہون حاملہ یہانتک کہ جنین وہ چیز کو بیچ پیٹ اونکیکی ہی کہا محمد بن یحیی نی کہ پوچہے گئی ابو عاصم یعنے شیخ

اوسکی معنون مجثمہ کی سی ہیں کہا ہیہ کہ ٹہیرایا جاوی پرندہ یا اور بعضی چرندہ پہر تیر سی مارا جاوی ور ریچہی گئی ابو عاصم معنون خلیسہ کی سی ہیں کہا بہیڑیی یا اور کسی درندی نی پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور بیاوی وسکو کوئی بیس چہین لیوی وسی وہ جانور کو پہر مرجاوی وہ اوسکی ہاتہہ مین پہلی ذبح کرنی اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطٰنِ زَادَ ابْنُ عِيسٰى هِيَ الذَّبِيحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوتَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس ور ابی ہریرہ سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا شریطہ شیطان سی زیادہ کہا ابن عیسی نی بیان اوسکا وہ یہہ کہ جانور ذبح کیا جاوی وسی چمڑا اور نہ کاٹی جاوین رگین گردن کی پہر چہوڑ دیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اہل جاہلیت کاٹتی تہی تہوڑا سا پوست جانور کی حلق کا اور چہوڑ دیتی تہی اوسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تہا اور اوسکو شریطہ اس سبب سی کہا شرط یعنی نشتر مارنی کی ہی ماخوذ ہی شرط حجام سی یا شرط یعنی علامت کی ہی ور اسکو اضافت طرف شیطان کی اسلیکے کہ وہ باعث اس عمل پر اوبہارتا ہی رحنی ساتہہ وسکی ہی ؛ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہ پیٹ کی بیچ مین ہی ذبح کرنا ماں وسکیکا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی اور نقل کی ترمذی نی ابی سعید سی **ف** یعنی ذبح ہونا ماں کا کافی ہی واسطی حلال ہونی پیٹ کی بچہ کی پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اوسکی پیٹ مین بچہ مرگیا حلال ہی کہانا اوسکا تینون اماموں کا یہی مذہب ہی لیکن امام شافعی کی نزدیک حلال ہی خواہ بال نکلی ہوں یا نہین اور امام مالک کی نزدیک اگر تمام ہو خلقت اوسکی اور نکلی ہوں بال اوسکی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک حلال نہین ہی کہانا اوسکا مگر یہہ کہ نکلی زندہ اور ذبح کیا جاوی اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا بہی یہی ہی اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ جب گر پڑی شکار پانی مین تو کہانا چاہیی وسکو باحتمال اسکی کہ شاید پانی سی مرا ہو پس حرام کیا کہانیکو وقت وقوع شک کی بیچ سبب نکلنی جانکی اور یہہ موجود ہی اس بچہ مین معلوم نہین کہ وہ بسبب ذبح کرنی ماں کی مرا ہی یا دم گہٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلی واجب ہی ذبح کرنا اوسکا بالاتفاق اور بیچ صحت اس حدیث کی کلام ہی نزدیک امام صاحب کی واللہ اعلم ؛ ح **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کہا ہمنی یا رسول اللہ نحر کرتی ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتی ہین ہم گائین اور بکری کو پس پاتی ہین ہم اوسکی پیٹ مین بچہ یعنی مردہ کیا پہینک دین اوسکو یا کہا وین اوسکو فرمایا کہاو اوسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اوسکا ذبح کرنا ماں اوسکیکا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** نحر نیزہ مارنا اونٹ کی سینہ مین اور یہہ سنت ہی اونٹ مین اگرچہ ذبح بہی جائز ہی اور ذبح کاٹنا حلق کی رگونکا یہہ بکری وغیرہ مین سنت ہی ؛ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری چڑیا کو پس اوس چیز کو کہ زیادہ ہو اوس سی بڑی ہو بیچ جثہ کی یا چہوٹی ہو بیچ منفعت کی مین بغیر حق اوسکی کہ وہ ساتہہ کہانی اوسکی کی سوال کریگا اوسی اللہ قتل کرنی اوسکی سی یعنی عتاب و عذاب کریگا اوسپر دن قیامت کی کہا گیا یا رسول اللہ اور کیا ہی حق اوسکا فرمایا یہہ کہ ذبح کری وسکو یعنی نہ ماری اوسکو اور طرح اور کہا وی وسکو اور نہ کاٹی سر اوسکا اور پہینک دی اوسکو نقل

کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی ف کہا وی اوسکو یعنی منتفع ہو ساتہہ اوسکی ورنہ پہینکدے ہی اوسکو پس ضایع کری اوسکو کہا ابن ملک نی کہ اس سی معلوم
ہوا کہ مکروہ ہی ذبح کرنا حیوان کا واسطی غیر کہانی کی انتہی اور اشبہ یہہ ہی کہ یہہ کراہت تحریمی ہے اور اسیلی منع فرمایا آنحضرت نی قتل کرنی اون حیوانات کے
سی کہ نہین کہائی جاتی ہین جیسیکہ آگے آتا ہی کہا طیبی نی کہ حق اوسکا عبارۃ ہی منتفع ہونیسی ساتہہ اوسکی جیسیکہ کاٹنا سر کا اور پہینکدینا اوسکا عبارۃ ہے
ضایع کرنی حق اوسکی سی پس ہوگا قول حضرت کا ولا یقطع اسہا فیرمی بہا مانند تاکید کی واسطی سابق کی ترجمہ **وعن** ابی واقد اللیثی قال
قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وہم یجبون اسنمۃ الابل ویقطعون الیات الغنم فقال ما یقطع من البہیمۃ وہی حیۃ
فہی میتۃ لا توکل رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی کہ کہا آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین اسحال مین کہ مدینہ والی کاٹ لیا کرتی تہی کوہان اونٹون کی اور کاٹ لیتی تہی چکتیان دنبون کی یعنی کہانیکی لیی پس فرمایا حضرت نی کہ جو چیز کاٹ لی
جاوی جانور سی اسحال مین کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہی نہ کہائی جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی جو عضو جانور زندہ سے کاٹ
لیا ہو پس وہ مردار ہی اوسکا کہانا درست نہین ترجمہ مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عطاء بن یسار
عن رجل من بنی حارثۃ انہ کان یرعی لقحۃ بشعب من شعاب احد فرای بہا الموت فلم یجد ما ینحرہا بہ فاخذ وتدا
فوجا بہ فی لبتہا حتی اہراق دمہا ثم اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ باکلہا رواہ
ابو داود و مالک وفی روایۃ قال فذکاہا بشظاظ روایت ہی عطا بن یسار سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ تہا قبیلہ
بنی حارثہ سی یہہ کہ وہ تہا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تہی بیانے کی بیچ ایک درہ کی درون پہاڑ احد کی سی پس دیکہا اوسمین اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنی لگی پس
نپائی اوسنی کوئی چیز کہ نحر کری اوسکو ساتہہ اوسکی پس لی ایک میخ اور چبہو دی میخ یعنی تیز طرف سی اوسکی سینہ کی اوپر یہانتک کہ بہا دیا خون پہر خبر دی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ماجری کی پس حکم کیا اوسکو ساتہہ کہانی اوسکی کی نقل کی یہہ ابو داود اور مالک نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا پس ذبح
کیا اوسکو ساتہہ لکڑی تیز کی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من دابۃ فی البحر الا وقد ذکاہا
اللہ لبنی آدم رواہ الدارقطنی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی جانور دریا مین مگر کہ ذبح کیا ہی اوسکو
خدا نی واسطی بنی آدم کی نقل کی یہہ دارقطنی نی ف یعنی حلال ہی بغیر ذبح کی اور شکار کرنا اور نکالنا اوسکا دریا سی حکم ذبح کا رکہتا ہی ظاہر حدیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ سب جانور دریا کی حلال ہین خواہ آپ مرجاوین خواہ شکار کری اور اونہین سے اوپر حلال ہونی مچہلی کی اتفاق ہی سب علما کا اور اور جانور
مین اختلاف ہی کہا امام ابو حنیفہ نی کہ نہین حلال سوای مچہلی کی اور جو مچہلی پانی مین بغیر آفت سردی و گرمی کی مر کر پانی کی اوپر آجاوی وہ حرام ہی اور
سردی یا گرمی سی مری تو حلال ہی ترجمہ

باب ذکر الکلب

باب ہی بیچ بیان کتی کی ف یعنی اس باب مین حکم کتون کا مذکور ہے
کہ کونسا پالنا جائز ہی اور کونسا نہین جائز اور کسکا مارنا جائز ہی اور کسکا نہین جائز ترجمہ

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او ضار نقص من عملہ کل یوم
قیراطان متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا سوای کتی مواشی کی یا شکاری کی کم کیا جاتا
ہی ثواب عمل اوسکی سے ہر روز دو قیراط نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف قیراط ادہی دانگ کو کہتی ہین اور مراد یہان مقدار معلوم ہی نزدیک اللہ تعالی کی
اور اختلاف کیا علما نے بیچ سبب نقصان ثواب عمل کی بسبب پالنی کتی کی بعضون نی تو کہا کہ بسبب نہ داخل ہونی ملائکہ رحمت کی ہی گہر مین اور بعضون نی
کہا کہ بسبب ایذا پہونچانی کی لوگون کو اور بعضون نی کہا بسبب اسکی کہ باسنون مین منہ ڈالتی ہین وقت غفلت کی اور نہین ہوتی اون کو لوگ ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا سواے کتی مواشی کی یا شکار کی یا کہیتی کی کم ہوتا ہی ثواب اوسکی سی ہر روز موافق قیراط کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ بہی مثل حدیث سابق کی ہی لیکن یہان کتا کہیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطی محافظت زراعت کی پالی اور نقصان ثواب سی مقدار قیراط کی کہا اور وہان مقدار دو قیراط کی اور یہہ تفاوت یا تو بسبب اختلاف انواع کتون کی ہی کہ بعضی اونمین بہت ایذا پہنچاتی ہین اونسی نقصان بقدر دو قیراط کی ہوتا ہی اور بعضی کمتر ایذا پہنچاتی ہین اونسی بقدر ایک قیراط کی ہوتا ہی اور یا باعتبار مکانون کی کہ بعضی مکانون مین کتی کی پالتی سی نقصان بقدر دو قیراط کی عمل سی ہوتا ہی مانند مکی مدینہ کی بسبب بزرگی اونکی اور غیر اونکی مین بقدر ایک قیراط کی یا دو قیراط شہرونمین اور قریونمین اور ایک قیراط جنگلون مین یا بسبب اختلاف زمانونکی کہ پہلی ساتہہ نقصان ایک قیراط کی حکم کیا اور جب مخالطت ساتہہ کتونکی اور الفت ساتہہ اونکی زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتہہ نقصان دو قیراط کی کیا ۲ وعن جابر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب حتی ان المرأۃ تقدم من البادیۃ بکلبہا فنقتلہ ثم نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہا وقال علیکم بالاسود البہیم ذی النقطتین فانہ شیطان رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی کتون مدینہ کی یہانتک کہ عورۃ آتی تہی جنگل سی ساتہہ کتی اپنی کی اوسکی کتی کو ہم بہی قتل کرتی تہی پہر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی اونکی سی اور فرمایا لازم ہی تمپر قتل کرنا کتی سیاہ خالص دو نقطون والی کا کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علماء نی کہ حکم کرنا ساتہہ قتل کرنی کتونکی مخصوص تہا ساتہہ مدینہ مطہرہ کی کہ جگہہ اوترنی وحی اور ملائکہ کی تہی سزاوار ہی پاک کرنا اوسکا کتونسی کہ مانع ہین دخول ملائکہ سی اور تخصیص عورت کی بسبب اسکی ہی کہ جو عورتین جنگل مین ہتی تہین اونکو احتیاج کتون کی بہت ہوتی تہی یا قید عورۃ کی اتفاقی ہی اللہ اعلم اور دو نقطون والی کا یعنی جسکی آنکہون پر دو نقطی سفید ہوتی ہین اور شیطان اوسکو کہا بسبب شدت خبث اوسکی کی اور بہت ایذا پہنچانی کی بسبب اسکی کہ بدتر ہوتا ہی نگہبانی کرنی مین اور دور تر ہوتا ہی شکار کرنی سی حتی کہ امام احمد اور اسحق رحمہ نی کہا کہ نہین حلال ہی شکار کتی سیاہ کا اسلیے کہ وہ شیطان ہی اور کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علماء اوپر قتل کرنی کتی عقور یعنی کٹ کہنی کی اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکہتی ہین وس کتی مین کہ نہین ضرر اوسمین کہا امام حرمین نی کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی سب کتونکی پہر منسوخ کیا گیا یہہ سواے کتی سیاہ یک رنگ کی پہر ٹہیری شرع اوپر نہی کی قتل کرنی تمام اون کتون کی سی کہ نہین ضرر اونمین یہانتک کہ کتا سیاہ یک رنگ بہی انتہی ترجمہ ۳ وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او ماشیۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی تمام کتونکی یا کتون مدینہ کی اور یہہ ظاہر تر ہی سواے کتی شکار کی یا کتی بکریون کی یا مواشی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا کتی مواشی کی یہہ تعمیم بعد تخصیص ہی اس صورت مین اور تنویع کی ہی ہوگا جبکہ اوسکی پہلی ہی یا لفظ او شک راوی کی ہی کہ لفظ غنم کہا یا ماشیہ واللہ اعلم ۴

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عبد اللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلہا کلہا فاقتلوا منہا کل اسود بہیم رواہ ابو داود والدارمی وزاد الترمذی والنسائی وما من اہل بیت یرتبطون کلبا الا نقص من عملہم کل یوم قیراط الا کلب صید او کلب حرث او کلب غنم روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر نہوتی یہہ بات کہ کتی ایک جماعت ہین جماعتون مین سی تو البتہ حکم کرتا مین ساتہہ قتل کرنی اون سبکی پس قتل کرو اونمین سی ہر کتی

سیاہ خالص کے تئیں نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نی یہہ عبارۃ اور نہین کوئی گہر والی کہ پالین کتی کو مگر کم کیا جاتا ہی تو
عمل اونکی سی ہر روز ایک حصہ معین مگر کتا شکاری یا کتا کہیتی کا یا کتا ریوڑ کا **ف** ایک جماعت ہین الخ موجب قول اللہ تعالی کی وما من دابۃ فی الارض ولا طائر
یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم او رفاقتلوا جواب ہی شرط محذوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہوئی راہ طرف قتل سبکی بسبب کو رکی تو بس قتل کروا کہ حاصل یہہ کہ حضرتؐ
نے مکروہ رکہا فنا کرنا ایک جماعت کا جماعتون مخلوق خدا تعالی کی سی اسلیے کہ نہین کوئی خلق خدا کی مگر کہ اوسمین ایک طرحکی حکمت ہی اور مصلحت پس جب
نہوئی اونکی مارنی کی طرف راہ تو بس قتل کرو بدون کو نکیکو کہ وہ سیاہ ہین اور باقی رکہو ماسوای اونکیکو تا کہ منتفع ہو وتم بسبب اونکی نگہبانی مین ✦ ۶

وعن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحريش بين البهائم رواه الترمذي وابو داود

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑائی سی درمیان چارپایون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی مینڈہون
اور ہاتیون اور بیلون کو اور سوای انکی اور چارپایونکو لڑاوی نہین اور جانور پرندونکا بہی یہی حکم ہی یعنی مرغ اور لعل اور بٹیر وغیر ذلک بہی لڑانی منع ہین اور
جب جانورونکا لڑانا منع ہوا تو آدمیونکا لڑانا بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ بہت ہی بعض بلاد مین ✦

باب مایحل اکلہ ومایحرم

باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی کہ حلال ہی کہانا اوسکا اور باب اوس چیز کا کہ حرام ہی کہانا اوسکا **ف** جاننا چاہیے وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہی
حرمت اوسکی کتاب اللہ سی وہ میتۃ ہی اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بنام غیر خدا تعالی کی چنانچہ آیہ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما
(مردار، خون جاری)
اثبات اسکا کرتی ہی بعد ازان زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور چیزونکو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدہون گہر کی پلی ہوؤن کے اور سوای
انکی پس بعضی تو متفق علیہ ہین بسبب قطعیت احادیث کی اور بعضی مختلف فیہ ہین درمیان ائمہ کی بسبب اختلاف احادیث کی اور پیدا ہوا ہی اختلاف اس
آیہ سے ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث اور ساتہہ اسکی دلیل پکڑی ہی ہماری علمانے اوپر حرام ہونی جانورون پانی کی سوای مچہلی کی اور ہدایہ مین لکہا ہی
کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم سی گئی ہین طرف مطلق حلال ہونی تمام جانورون دریائی کی اور استثنا کیا ہی بعضون نی سور اور کتی اور انسان پانی
کیکو اور امام شافعی کی نزدیک مطلق دریا کی جانور حلال ہین بدلیل قول اللہ تعالی کی واحل لکم صید البحر اور قول حضرتؐ کی یہہ شان دریا کی ہو الطہور ماؤہ
والحل میتتہ اور ہماری یہی دلیل ہی قول اللہ تعالی کا ویحرم علیہم الخبائث اسلیکہ سوای مچہلی کی جو جانور ہی دریا کا خبیث ہی اور مراد خبیث سی وہ چیز ہی کہ
پلید جانی اوسکو طبیعت سلیم ضد طیب کے اور سوای مچہلی کی جو چیز کہ ہی طبیعت سلیم اوسکو خبیث جانتی ہین ✦

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل ذي ناب من السباع فاكله حرام رواه مسلم

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو جانور صاحب کچلی کا ہی درندون سی یعنی جو دانت سی شکار کری مانند شیر اور بہیڑیی وغیرہ
کے پس کہانا اوسکا حرام ہی نقل کی یہہ مسلم نی

وعن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير رواه مسلم

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندونمین سی اور کہانی ہر چنگل گیر کیسی پرندونمین سی یعنی جو کہ پنجہ سی شکار کری مانند باز وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ✦ ✦

وعن ابي ثعلبة قال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم لحوم الحمر الاهلية متفق عليه

اور روایت ہی ابی ثعلبہ
سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گوشت گدہی گہر کی پلی ہوؤن کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گدہی وحشی کہ اونکو گورخر کہتی ہین
حلال ہین بالاتفاق ✦

وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن لحوم الحمر الاهلية
واذن في لحوم الخيل متفق عليه

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا دن خیبر کی کہانی گوشت گدہون گہر

لی ہلی ہو گئی تھی اور اذن فرمایا بیچ کہانی گوشت گہوڑون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ائمہ کا اتفاق کہیں ہی اوپر اباحت گوشت گہوڑی کی
سوای امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی کہ وہ قایل ہین کراہت تحریمی یا تنزیہی کی یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور بعد اسکی بہت سی دنین کراہت کی امام
صاحب سی نقل کی ہین لیکن کفایت المنتہی سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی کہا ہی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی قول حرمت گوشت گہوڑی کی سی تین دن
پہلی وفات اپنی سی اور اسی پر فتوی ہی انتہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ گوشت گہوڑی کا حلال نہین ہی امام صاحب کی نزدیک اور صاحبین اور شافعی
کی نزدیک حلال ہی اور کہا بعضون نی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی حرمت اوسکی سی تین دن پہلی مرنی کی و علیہ الفتوی عمادیہ انتہی اور میری اوستاد بزرگوار
جناب مولانا محمد اسحق صاحب ادام اللہ شرفہ بہی اسی روایت پر فتوی دیتی ہین **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَهٗ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَکُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا فَاَکَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ
اونہون نی دیکہا گورخر پس قتل کیا اوسکو یعنی اور پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی تہہ تمہاری
گوشت اوسکی سی کچہ کہا ابو قتادہ نی کہ ساتہہ ہمارے ہی پانون اوسکا پس لیا حضرت نی اوسکو اور کہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَیْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِوَرِکِهَا وَفَخِذَیْهَا فَقَبِلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا بہگایا ہمنی یعنی شکار کرنی کی لیی خرگوش کو مر الظہران مین کہ نام ایک جگہہ کا
درمیان حرمین کی قریب مکہ کی پس پکڑ لیا اوسکو مین پہر لایا مین اوسکو ابوطلحہ کی پاس پس ذبح کیا اوسکو اور بہیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سرین اوسکا اور
اور دونون رانین اوسکی پس قبول کیا حضرت نی اوسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی اگر کہانا اوسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتی اوسکو اور منع فرماتی
اوسی سی پس قبول کرنی سی معلوم ہوا کہ وہ حلال ہی اور بیچ کتاب رحمۃ فی اختلاف الائمہ کی لکہا ہی کہ خرگوش حلال ہی بالاتفاق **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰکُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی پٹرا گوہ نہ کہاتا ہون مین اوسکو اور نہ حرام کرتا ہون مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** پٹرا گوہ کی سات سو برس کی عمر ہوتی ہی
اور پانی نہین پیتی بلکہ کفایت کرتی ہی ساتہہ ہوا کی اور چالیس روز مین ایک قطرہ پیشاب کرتی ہی اور دانت نہین ٹوٹتی اوسکی اور کہا ہی بعضون نی کہ
کہانا اوسکو بسبب کراہت طبع کی تہا اور نہ حرام کرنا اسلیے تہا کہ نہ وحی کی گئی تہی حضرت کو اوسکی حق مین کچہ اب تک اور آئی ہی وہ حدیث کہ دلالت کرتی ہی اوسکی
حرمت پر بموجب اوس حدیث کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک حرام ہی کہانا اوسکا اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک مضائقہ نہین اوسکی کہانیکا بموجب اس حدیث
کی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَةَ وَهِیَ خَالَتُهٗ
وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ لَمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهٗ
قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَکَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ خالد بن ولید نی خبر دی ان کو یہہ کہ وہ داخل ہوی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میمونہ پر اور میمونہ خالہ تہین خالد کی
اور خالہ تہین ابن عباس کی پس پائی خالد نی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک میمونہ کی گوہ بہنی ہوئی پس آگی کیا میمونہ نی گوہ کو روبرو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس اوٹہا لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اپنا گوہ سی پس کہا خالد نی کیا حرام ہی گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہین لیکن نہین ہوتی بیچ زمین قوم
میری کی پس پاتا ہون مین اپنی تئین کراہت کرتا ہون مین اوس سی یعنی طبعی کراہت ہی مجکو اوس سی کہا خالد نی پس کہینچ لیا مینی اوسکو اور کہایا اوسکو اس حال مین کہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی طرف میری نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یہی گوہ کی کہانی سی جو آگی آئی ہی یہہ قصہ اوسکی پہلی کا ہی اب یہہ حدیث
منسوخ ہو گئی واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی گوشت مرغ کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی
وَعَنْ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ کُنَّا نَاْکُلُ مَعَہُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن ابی اوفی سی کہ کہا جہاد کئی ہم نی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سات جہاد تھی ہم کہاتی ساتہہ حضرت کی ٹڈی نقل کی
یہہ بخاری و مسلم نی ف لفظ معہ نہین ہی مسلم مین اور نہ ترمذی مین اور خالی ہین اکثر روایتین اس زیادتی سی اور جسنی کہ زیادہ کیا ہی یہہ معنی مراد
لیی ہین کہ ہم کہاتی تھی اور ہمراہ حضرت کی تھی اور آنحضرت انکار نہین کرتی تھی ہم پر یہہ کہ آنحضرت اور وہ ساتہہ کہاتی تھی اور یہہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر
کی ہی لیکن ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نی نہین کہائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہین کہاتا ہون اور نہ حرام کرتا ہون ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَیْشَ
الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِیْدًا فَاَلْقَی الْبَحْرُ حُوْتًا مَیِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَہٗ یُقَالُ لَہُ الْعَنْبَرُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ نِصْفَ شَھْرٍ
فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِہٖ فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَہٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرْنَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَ
اللّٰہُ اِلَیْکُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ کَانَ مَعَکُمْ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ فَاَکَلَہٗ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتہہ لشکر خبط کی اور امیر کی گئی تھی ابو عبیدہ پس بہوکی ہوئی ہم سخت بہوکی ہونا پس پہینکی دریا نی
ایک مچہلی مری ہوئی یعنی کنارے پر نہین دیکہی ہم نی مانند اوسکی عربی مین کہا جاتا تہا اس قسم کی مچہلی کو عنبر پس کہایا ہم نی اوسمین سی آدہی مہینی تک پہر لیا
ابو عبیدہ نی ایک ہڈی اوسکی ہڈیون مین سی یعنی پہلو کی ہڈی پسلی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اوسکی نیچی سی پس جب آئی ہم اوس جہاد سی یعنی مدینہ مین ذکر کیا
ہم نی روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قصہ اوسکا پس فرمایا کہاؤ رزق کو کہ نکالا اوسکو اللہ نی طرف تمہاری یعنی خوب کیا تمنی کہ کہایا اگر باقی رہا ہو اوس سی
تو ہم کو کہلاؤ یا اگر اصل جنس سی اور رزق پاؤ کہاؤ تم اور کہلاؤ ہم کو اگر ہو ساتہہ تمہاری یعنی اگر کچھ باقی رہا ہو اوسمین سی تمہاری پاس ہم کو بہی کہلاؤ یہہ دلکی
خوش کرنیکی لیی اور تاکہ حلال ہونی اوسکی کی بہی فرمایا کہ یہہ نہین کہ بسبب اضطرار کی حلال تہی کہا جابر نی پس بہیجا ہم نی طرف حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کی اوسمین سی پس کہایا حضرت نی اوسمین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف خبط ساتہہ زبر خ و ب کی اور ساتہہ جزم ب کی ہی یا ہی معنی پتی
درختون کی کہ جہاڑتی ہین لاٹہی سی اور یہہ نام اس غزوہ کا ایسی کہا گیا کہ بسبب اضطرار کی پتی درختون کی کہاتی تہی یہان تک کہ زخمی ہو گئی تہی منہ اور ہونٹ او
مانند ہونٹ اونٹون کی ہو گئی تہی اور یہہ جہاد سنہ ۶ مین پہلی صلح حدیبیہ سی تہا اور قاموس مین لکہا ہی کہ عنبر جو خوشبو ہی گوبر ایک جانور دریائی کا یا ایک
چشمی نکلتا ہی کہ وہ دریا مین ہی اور عنبر نام مچہلی دریائی کا بہی ہی کہ اوسکی پوست کی سپر بنتی ہی اور آدہی مہینی اور بعضی روایت مین ایک مہینا آیا
ہی اور بعضی مین آیا ہی کہ کہایا اوسی لشکر نی اٹہارہ دن تطبیق ان روایات مین یون پیدا ہوئی کہ آدہی مہینی تک تو سارا لشکر کہاتا تہا اور بعد از ان اٹہارہ
دن تک بعضی آدمی لشکر مین سی اور بعضی سارے مہینی تک کہاتی رہی واللہ اعلم بالصواب ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ کُلَّہٗ ثُمَّ لِیَطْرَحْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ شِفَاءً وَ
فِی الْاٰخَرِ دَاءً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ گر پڑی مکہی بیچ باسن ایک کی تمہاری
یعنی باسن پانی کا ہو یا کہانی کا پس چاہیی کہ غوطہ دی اوسکو سارے کو پہر نکال ڈالی اوسکو اسواسطی کہ بیچ ایک پر اوسکی کی دونون پرون مین سی شفا ہی اور
دوسری مین ہی بیماری نقل کی یہہ بخاری نی ف دوسری فصل مین یہہ بہی زیادہ آیا ہی کہ مکہی بیماری کی پر کو پہلی ڈالتی ہی پس غوطہ دی تا بازو دوا کا

ہی ڈوبی اور رفع بیماری کری اور ضرر نہ پہونچی ہو وَعَنْ مَيْمُونَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی میمونہ سی کہ ایک
چوہا گر پڑا گہی مین ور مر گیا پس پوچہی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال سی پس فرمایا پہینکدو اوسچوہیکو اور گہی گرد پیش اوسکیکو اور کہاؤ اوس گہیکو
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی باقی گہیکو کہاؤ یہہ جمی ہوئی گہیکا حکم ہی اور پتلا گہی سارا نجس ہو جاتا ہی ور نہین جائز کہانا اوسکا اتفاقًا اور بیچنا اوسکا روا
نہین اکثر اماموں کی نزدیک ور جائز رکہا ہی اوسکو امام ابو حنیفہ نی اور اختلاف کیا ہی بیچ نفع اوٹہانی کی اوسی بعضوں نی کہا جائز نہین نفع اوٹہانا اوسی
اور بعضوں کی نزدیک جائز ہی ساتہہ جلانی اوسکی چراغ مین اور ملنی کی کشتیوں پر اور مانند اسکیکی پر اور یہہ قول امام ابو حنیفہ کا ہی اور اظہر قول شافعی کا
دو قولوں مین سی لیکن مکروہ ہی ور امام مالک ور امام احمد سی دو روایتین ہین اور ایک روایت امام مالک سی یہہ ہی کہ جائز نہین جلانا اوسکا چراغ مسجد مین

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا
يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً اَقْتُلُهَا نَادَانِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا
فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ اِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ
وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہوں نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قتل کرو سانپونکو اور قتل
کرو اوس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں سیاہ اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ نام اوسکا ابتر ہی پس تحقیق یہہ دونوں قسم کی سانپ اندہا کر دیتی ہین بینائی کو
یعنی بمجرد دیکہنی انکیکی آدمی اندہا ہو جاتا ہی بسبب خاصیت زہر کی کہ انمین رکہی ہی اور گرا دیتی ہین حمل یعنی عورت حاملہ جو اوسکو دیکہی تو حمل اوسکا گر پڑی بسبب
خوف کی یا بسبب خاصیت زہر کی کہا عبد اللہ بن عمر نی کہ اوسوقت کہ مین حملہ کرتا تہا ایک سانپ پر کہ مار ڈالوں اوسکو پکارا مجکو ابو لبابہ انصاری صحابی نی
کہ مت مار اسکو پس کہا مینی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ساتہہ قتل کرنی تمام سانپوں کی پس کہا ابو لبابہ نی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
منع فرمایا ہی بعد حکم کرنیکی مارنی گہر کی رہنی والی سانپوں سی اور وہ ہین آباد کرنی والی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** آباد کرنیوالی گہرونکو کہ ہمیشہ
مین رہتی ہین یہہ نام اونکا رکہا گیا بسبب درازی عمر ہونی اونکی جنکو یہہ ہوسیا کہتی ہین کذا فی النہایہ اور توربشتی نی کہا کہ آباد کرنیوالی گہر کی جن ہین گہر مین رہتی والی
اور روایت کیا طبرانی نی ابن عباس سے مرفوعًا اقتلوا الحیۃ والعقرب ان کنتم فی الصلوۃ اور روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نی ابن مسعود سی اور طبرانی
نے جریر سی اور سی عثمان بن ابی العاص سی مرفوعًا اقتلوا الحیات کلہن فمن خاف ثارہن فلیس منی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ احادیث مطلقہ محمول ہین
سوائے گہر کی رہنی والی سانپوں پر بسبب حدیث گذشتہ اور آئندہ کی وَعَنْ اَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ
فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيْرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِيْهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُوْ سَعِيْدٍ يُصَلِّيْ فَاَشَارَ اِلَيَّ
اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيْهِ فَتًى مِنَّا
حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهِ فَاسْتَاْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهُ
بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ
وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ

فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرَى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ
عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوْا
فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ
فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سائب سی کہ کہا
داخل ہوئی ہم ابو سعید خدری کی پاس پس اوسوقت کہ ہم تہی بیٹہی ہوئی کہ ناگہان سنی ہمنی نیچی تخت ونکیکی ایک حرکت پس دیکہا ہمنی پس ناگہان وہین تہا ایک
سانپ پس کہڑا ہوا مین تا قتل کرون اوسکو اور ابو سعید نماز پڑہتی تہی پس اشارہ کیا طرف میری یہہ کہ بیٹہہ جا پس بیٹہہ گیا مین پس جبکہ فارغ ہوئی ابو سعید نماز
سی اشارہ کیا طرف ایک حجری کی کہ گہر مین تہا پس کہا کیا دیکہا تو نی اس حجری کو پس کہا مینی کہ ہان پس کہا ابو سعید نی کہ تہا اس حجری مین ایک نوجوان ہم مین سی
نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعید نی پس نکلی ہم یعنی مع اوس نوجوان کی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غزوہ خندق کی اور تہا وہ نوجوان پروانگی مانگتا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی وقت دوپہر کی یعنی گہر مین جانیکی بسبب محبت دلہن کی پہر آتا تہا طرف اہل اپنی کی یعنی اور رات کو گہر مین رہتا صبح کو پہر آن
شریک ہوتا پس پروانگی مانگی اوسنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک دن پس فرمایا اوسکو حضرت نی لی اپنا ہتیار اپنی پس تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تیری شر
بنی قریظہ سی کہ وہ ایک قبیلہ ہی یہود مین سی اس غزوہ مین قریش کی ساتہہ ہو کر لڑنیکو آئی تہی پس لیا اوس شخص نے ہتیار اپنی پہر رجوع کی یعنی طرف اہل اپنی کی
پس ناگہان بیوی اوسکی درمیان دونون دروازون کی کہڑی تہی یعنی اندر اور باہر کی دروازی کی درمیان مین پس قصد کیا جوان نی طرف اوس
عورۃ کی ساتہہ نیزہ کی تا کہ مارے اوسکو ساتہہ اوس نیزہ کی اور حال یہہ کہ پہونچی تہی اوسکو غیرۃ یعنی بسبب باہر کہڑی ہونی کی پس کہا عورت نی واسطی اوسکی
بند رکہہ تو اوپر اپنی نیزہ اپنی کو اور داخل ہو گہر مین یہانتک کہ دیکہی تو کہ کس چیز نی نکالا ہی مجکو پس گیا اندر وہ جوان پس ناگہان دیکہا کہ ایک سانپ بڑا
کنڈلی مندلی مارے پڑا ہی بچہونی پر پس قصد کیا جوان نی طرف اوسکی ساتہہ نیزہ کی پس پرو لیا اوسکو ساتہہ نیزہ کی پہر نکلا اندر سی اور گاڑ دیا نیزہ کو بیچ صحن
گہر کی پس تڑپا سانپ اسحال مین کہ حملہ کیا اوس جوان پر پس معلوم کیا گیا کہ کونسا اون دونون مین سی تہا جلد مرنی مین سانپ یا نوجوان یعنی ساتہہ مرنی دونون
اسطرح کہ معلوم نہوا کون پہلی مرا کہا ابو سعید نی پس آئی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا ہمنی یہہ ماجرا روبرو حضرت کی اور کہا ہمنی کہ دعا
کیجیے اللہ تعالی سی کہ زندہ کری اوسکو واسطی ہماری پس فرمایا استغفار کرو واسطی یار اپنی کی پہر فرمایا تحقیق ان گہرون مین آباد کرنیوالی ہین یعنی جن رہنی
والی ہین مومن اور کافر پس جب دیکہو تم کسیکو اونمین سی یعنی بصورۃ سانپ کے پس تنگی پکڑو واسطی اوسکی تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا فبہا والا قتل کرو اوسکو اسلیے
کہ تحقیق وہ کافر ہی یعنی جنات مین کا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انصار کو کہ جاؤ اور دفن کرو اپنی یار کو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق مدینہ مین جن ہین یعنی ایک جماعت اونمین سی کہ مسلمان ہو گئی ہین پس جسوقت کہ دیکہو تم اونمین سی کسیکو خبردار کر دو اوسکو تین دن تک پہر
اگر ظاہر ہو واسطی تمہاری پیچہی اسکی پس قتل کرو اوسکو سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دعا کیجیے الخ لکہا ہی علما نی کہ روش صحابہ
کے یہہ نہ تہی کہ اسطرح کہیہ چاہین حضرت سی گویا کہ اونہون نی گمان کیا کہ یہہ موت جوان کی موت حقیقی نہین ہی بلکہ بیہوشی ہی تاثیر زہر کی اور استغفار کر دینی
دعا زندہ کرنی کی کیا چاہتی ہو بخشش چاہو اوسکی لیی کہ مفید ہو نہ دعا زندہ کرنیکی کہ وہ برا خود گیا اور تنگی پکڑو یعنی کہو کہ تو تنگی مین ہی اگر پہر نکلا گا تو ہم مار
ڈالینگے آگی تو جان اور ایک روایت مین ہی کہ فرمائی آنحضرت انشدکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داود علیہما السلام لا تؤذونا ولا تظہرونا اور وہ
شیطان ہی یعنی پس نہین وہ جن مسلمان بلکہ وہ یا تو جن کافر ہی دریا سانپ ہی اور یا اولاد ابلیس سے ہی اور شیطان اوسکو کہا واسطی سرکشی وسکیکی اور نہ جانی اوسکی

ساتهه آگاه کرنی کی اور جو سرکش جن اور انس اور جانورین ہوتا ہی شیطان کہلاتا ہی ۞ ح ع **وعن ام شريك** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الوزغ وقال كان ينفخ على ابراهيم متفق عليه اور روایت ہی ام شریک سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتهہ قتل کرنی گرگٹ کی اور فرمایا کہ تہا وہ پہونکتا آگ حضرت ابراہیم پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہہ بیان اوسکی خباثت کا کیا اور زہر یلا اور موذی ہی اور لوگون کی کہانی پینی مین ضرر اوسکا عظیم ہی تجربہ سی یہہ بات معلوم ہوی ہی ۞ ع **وعن سعد بن ابي وقاص** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الوزغ وسماه فويسقا رواه مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتهہ قتل کرنی گرگٹ کی اور نام رکہا اوسکا فویسق نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فویسق تصغیر فاسق کی ہی یعنی چہوٹا سا فاسق یعنی وہ نظیر فواسق خمسہ کا ہی کہ جو ماری جاتی ہین حل و حرم مین اور فسق لغت مین بمعنی خروج کی ہی اور مراد شرع مین خروج طاعت سی اور طریق حق سی ہی ح **وعن ابي هريرة** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل وزغا في اول ضربة كتبت له مائة حسنة وفي الثانية دون ذلك وفي الثالثة دون ذلك رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی قتل کری گرگٹ کو اول چوٹ مین لکہی جاتی ہین اوسکی لیی سو نیکیان اور جو کوئی ماری دوسری چوٹ مین لکہی جاتی ہین نیکیان کم اوس سی اور تیسری چوٹ مین مارنی سی کم اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین رغبت دلائی ہی اور جلدی کرنیکی اوسکی مارنی مین ۞ ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قرصت نملة نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت فاوحى الله تعالى اليه ان قرصتك نملة احرقت امة من الامم تسبح متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کاٹا ایک چیونٹی نی ایک نبی کو انبیا مین سی پس حکم کیا ساتهہ بل چیونٹیون کی کہ جلایا جاوی پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالی نی اوس نبی کو یہہ کہ کاٹا تہا تجکو ایک چیونٹی نی جلا دیا تو نی ایک جماعت کو جماعتون مین سی کہ تسبیح کرتی تہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ معنی یہہ ہین کہ حکم کیا ساتهہ جلانی درخت کی کہ اوسمین چیونٹیان تہین اور سبب اوسکا یہہ ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ اون نبی علیہ السلام نی کہا تہا ای رب کیا عذاب کرتا ہی تو اہل قریہ کو بسبب گناہ ہون اونکی حال آنکہ اونمین مطیع بہی ہوتی ہین پس ارادہ کیا اللہ تعالی نی کہ دکہاوی اونکو عبرۃ اوسمین پس مسلط کی اوپر گرمی یہانتک کہ جگہہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت کے پہر غالب ہوئی اوپر نیند پس جب وہ سو رہی تو کاٹا اون کو ایک چیونٹی نی پس حکم کیا ساتهہ جلادینی سب چیونٹیون کی یا تو بسبب جاننی کی اوس چیونٹی خاص کو یا واسطی ہونی اونکی موذی اور جائز ہی قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباس سی منقول ہی کہ منع فرمایا آنحضرت نی قتل کرنی جاندار کی سی مگر یہہ کہ ایذا دی لذا کی علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مراد قریہ نمل سی بل چیونٹیون کا ہی اور وحی کی الخ یہہ عتاب ہی اللہ تعالی کی طرف سی اون پیغمبر خدا پر لکہا ہی علما نی کہ حکم ہی اس پر کہ جائز تہا بیچ شرع اون پیغمبر کی قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اوسکا اور عتاب اس سبب سی ہوا کہ ایک چیونٹی سی زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت مین جائز نہین جلانا جیون کا اگرچہ جون یا کہٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المؤمنین مین محمد بن مسلمہ سی بیچ قتل کرنی چیونٹی کی لایا ہی کہ کہا اگر ایذا دی تجکو مار اوسکو اور اگر ایذا دی مت مار اور کہا فقیہ نی کہ اسی پر فتوی ہی ہین ہم اور مکروہ ہی ڈالنا چیونٹی کا پانی مین اور جلانی بچاوین گہر چیونٹیون کی بسبب ایک چیونٹی کی کذا فی جامع الفقہ انتہی **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت الفارة في السمن فان كان جامدا فالقوها وما حولها وان كان مائعا فلا تقربوه رواه احمد وابوداود ورواه الدارمي عن ابن عباس روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ گر پڑی چوہا گہی مین یعنی اور مر جاوی اوسمین پس اگر گہی جما ہوا ہس پہینکدو چوہی کو اور اوس گہی کو کہ گرد اوسکی ہی یعنی درکہا و باقی گہی کو اور اگر ہو پتلا پس نزدیک نہو اوسکی یعنی نہ کہا و اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی اور نقل کی یہہ دارمی

ر.

لی ابن عباس سی **وعن** سَفِینَۃَ قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُبَارٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی
سفینہ سی کہ کہا کہا یا میں نی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گوشت حباری کا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حباری یعنی تغدری وہ جانور ہی کہ مشہور ہی شکل
اوسکی حمق مین ۞ ع مولانا **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْجَلَّالَۃِ وَاَلْبَانِہَا رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ نَہٰی عَنْ رُکُوْبِ الْجَلَّالَۃِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی جلالہ کیسی و پینی دودہ اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابوداود کی یون ہی کہ کہا ابن عمر نی کہ منع فرمایا حضرت
نی سواری کرنی جلالہ کی سی **ف** جلالہ وہ جانور ہی کہ حلال ہو کہانا اوسکا اور عادت پڑی ہو اوسکو نجاست کہانیکی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اگر کہاتا ہو نجاست
کبہی کبہی تو نہین وہ جلالہ او نہین حرام کہانا اوسکا مانند مرغی کی اور اگر ہو اکثر خوراک اوسکی نجاست یہانتک کہ بدبو آنی لگی اوسکی گوشت اور دودہ مین تو حلال
نہین کہانا اوسکا مگر یہہ کہ بند کیا جاوے اور کہلایا جاوی غیر نجاست یہانتک کہ اچہا ہو جاوی گوشت اور دودہ اوسکا تو درست ہوگا دودہ پینا اور گوشت
کہانا اوسکا اور یہہ قول امام ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد کا ہی اور امام مالک کی نزدیک بعد زائل ہو جاوی گوشت اوسکا مبالغہ اور فتاوی کبرین
لکہا ہی جبتک کہ نہ بند کیا جاوی مرغ مخلاۃ تین روز اور جلالہ دس روز تو نہین حلال کہانا انکا اور سوار ہونیسی منع فرمایا بسبب گندہ ہونی عرق اوسکی کہ پیدا
ہوتا ہی گوشت اوسکی سی ۞ ع ح **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ اَکْلِ لَحْمِ الضَّبِّ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گوہ کی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف**
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی گوہ کی جیسیکہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی ہی ہو ۞ ع ح **وعن**
جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ اَکْلِ الْہِرَّۃِ وَاَکْلِ ثَمَنِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر
سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی بلی کی سی اور کہانی مول اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** کہانا گوشت بلی کا حرام ہی
باتفاق اور بیچنا اوسکا اور کہانا اوسکی مول کا حرام نہین ہی بلکہ مکروہ ہی ۞ ع **وعنہ** قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَعْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِیَّۃَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَکُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَکُلَّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ
غَرِیْبٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی دن خیبر کی گوشت گدہون اہلی کا اور گوشت خچرونکا اور ہر کچلی والیکو
درندون مین سی اور ہر پنجہ کش کو پرندون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی خالد بن ولید سی
یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گہوڑیکی سی اور خچرون کی سی اور گدہون کی سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف**
کہانی گوشت گہوڑونکی سی یہہ حدیث ضعیف ہی معارض حدیث جابر کی کہ بیچ مباح ہونی گوشت گہوڑیکی پہلی گذری نہین ہو سکتی ۞ ح ۞ حکم منع ہونی گوشت
گہوڑیکا اکثرون کی نزدیک منسوخ ہی سا تہہ اس حدیث کی کہ پہلی گذری ۞ مولانا **وعنہ** قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ
خَیْبَرَ فَاَتَتِ الْیَہُوْدُ فَشَکَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰی حَظَائِرِہِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَحِلُّ
اَمْوَالُ الْمُعَاہِدِیْنَ اِلَّا بِحَقِّہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی خالد سی کہ کہا جہاد کیا مین نی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن خیبر
پس آئی یہود اور شکایت کی یہہ کہ تحقیق لوگون نی جلدی کی طرف کہجورون انکی یعنی ہماری کہجور کی درختون پرسی میوی توڑ لیتی ہین اور ہم عہد مین داخل
ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو نہین حلال مال ان شخصون کی کہ جنسی عہد ہی مگر ساتہہ حق اموال کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** معاہد

لینے جس سے عہد ہی اگر وہ ذمی ہی تو حق مال کا اوس پر جزیہ ہی اور اگر وہ مستامن ہے اور مال تجارۃ کا ہی تو اوس پر عشر ہی ۶ وعن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلت لنا میتتان ودمان المیتتان الحوت والجراد والدمان الکبد والطحال
رواہ احمد وابن ماجۃ والدارقطنی اور روایت ہی ابن عمر ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال کیی گئی واسطی
ہماری دو مردے بلی ذبح اور دو خون دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہین نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نی وعن
ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما القاہ البحر وجزر عنہ الماء فکلوہ وما مات
فیہ وطفا فلا تاکلوہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وقال محیی السنۃ الاکثرون علی انہ
موقوف علی جابر اور روایت ہی ابی زبیر سی کہ نقل کی جابر سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس چیز کو یعنی مچھلی کو پھینک دے یا دریا
نے کنارے پر یا کھل گیا اوس سی پانی یعنی خشک ہو گیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کھاؤ اوسکو اور جو مچھلی کہ مر جاوی دریا ہی مین اور پانی پر اوپر آوی پس مت
کھاؤ اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور کہا محی السنہ نی اکثر اسپر ہین کہ یہہ حدیث موقوف ہی جابر پر یعنی جابر ہی کا قول ہی نہ حدیث حضرت کی
ف یہہ حدیث دلیل ہی امام ابوحنیفہ کی بیچ حرام ہونی مچھلی طافی کی اور اسیطرح منقول ہی ایک جماعت صحابہ سی اور امام مالک ور شافعی کی نزدیک مضایقہ
نہین اوسکی کھانیکا بسبب مطلق فرمانی حضرت کی احل لکم المیتتان پس میتہ بحر موصوف ہی ساتھہ حلال ہونیکی اور ہم کہتی ہین کہ میتہ بحر وہ ہی کہ ڈالدی اوسکو
بحر تا موت مضاف ہو طرف اوسکی نہ وہ کہ خود مری ہوا وسمین بغیر آفت کی ۶ وعن سلمان قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن الجراد فقال اکثر جنود اللہ لا اکلہ ولا احرمہ رواہ ابوداؤد وقال محیی السنۃ ضعیف اور روایت ہی سلمان
سی کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال اور حکم ٹڈی کیی پس فرمایا حضرت نی ٹڈیان اکثر لشکر اللہ کی ہین نہ کھاتا ہون مین اونکو یعنی اسلیی کہ مکروہ رکھتا ہون
طبعا اور نہ حرام کرتا ہون اونکو یعنی اور نہ شرعا بموجب حدیث گذشتہ کی احلت لنا میتتان کے نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا محی السنہ نی کہ یہہ ضعیف ہے ف
یعنے اکثر لشکر ہین پروردگار زمین سی جب غضب ہوتا ہی ایک قوم پر تو بھیجتا ہی اونپر ٹڈیان تا کہ کھا جاوین کھیتی اور درخت اونکی اور پڑی اونمین قحط یہانتک
کہ کھاتا ہی بعض اونکا بعض کو پس سب ہلاک ہو جاتی ہین اور ٹڈی کھانی حلال ہی بموجب احادیث کثیرہ کے اور کہا چارون اماموں نی کہ حلال ہی کھانا اوسکا برابر
ہے کہ مر جاوی اپنی موت سی یا ساتھہ ذبح کرنیکی یا ساتھہ شکار کرنیکی مجوسی شکار کری یا مسلمان کاٹا جاوی اوس کچھہ یا نہین ۶ وعن زید بن
خالد قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن سب الدیک وقال انہ یؤذن للصلوۃ رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنی مرغ کیی اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہی نماز کی لیی نقل کی یہہ
شرح السنہ مین ف مراد نماز تہجد ہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت اوٹہتی تہی نماز تہجد کیلیی جسوقت کہ آواز کرتا تہا مرغ اور احتمال ہی کہ مراد نماز صبح ہو کہ اپنی
آواز سی آگاہ کرتا ہی کہ وقت نماز صبح کا قریب آ پہونچا اور مکرر آواز کرتا ہی تاکید تنبیہ کیلیی اور اسی سی یہہ معلوم ہوا کہ بعضی اچہی خصلت حیوان مین ہی مانع ہوتی
ہی اوسکی برا کہنی سی پس مومن کے برا کہنی کا کیا حال ہوگا ۶ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الدیک
فانہ یوقظ للصلوۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی زید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو مرغ کو اسلیی کہ تحقیق وہ جگاتا ہے نماز کی لیی نقل کی یہہ
ابوداود نی وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال قال ابو لیلی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظہرت الحیۃ
فی المسکن فقولوا لہا انا نسئلک بعہد نوح وبعہد سلیمان بن داؤد ان لا تؤذینا فان عادت
فاقتلوہا رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا ابو لیلی نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے جسوقت کہ ظاہر ہو سانپ گہرین پس کہو واسطے اوسکی کہ تحقیق ہم سوال کرتے ہین بحبتی ساتہہ عہد نوح کی اور ساتہہ عہد سلیمان بن داود کی یہہ کہ
نہ ایذا دے تو ہمکو پس اگر پہر نکلے پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** عہد لیا تہا حضرت نوح نے جبکہ داخل کیے تہے حیوانات کشتی مین ۱۲ع
وعن عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ
ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عکرمہ سے نقل کی ابن عباس سے کہا عکرمہ نے نہین جانتا مین ابن عباس کو مگر کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تک پہنچائی اونہون نے حدیث کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی تہی ساتہہ قتل کرنے سانپونکی اور فرمائی کہ جو شخص چہوڑ دے قتل کرنا
انکا واسطے خوف بدلا لینے کی پس نہین وہ ہم مین سے یعنی ہماری طریقہ پر نہین ہے بسبب نہ مارنے موذی کی اور نہ توکل کرنیکی قضاء وقدر الہی پر نقل کی یہہ شرح
السنہ مین **ف** واسطے خوف بدلا لینے کی یعنی نہ مارے بخوف اسکی کہ مبادا اسکا جوڑا بدلا لے مجسے اور یہہ کبہی واقع ہوتا ہے کہ ایک نے سانپ کو مارا اوسکی
جوڑی نے انکو کاٹا اور بدلا لیا اگر نر ہے مادہ اوسکی آتی ہے اور اگر مادہ ہے نر آتا ہے اور عادت تہی جاہلیت مین کہ کہا جاتا تہا مت مارو سانپ کو اگر مارو گی
تو جوڑا اوسکا انکو بدلا لیگا پس منع فرمایا حضرت نے اس قول اعتقادی موح ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین صلح کی ہمنے سانپونسے جبسے کہ لڑائی کی ہمنے اونسے اور جو شخص کہ چہوڑ دے کسی سانپ کو ان سانپونمین سے بسبب خوف کی یعنی بخوف
ضرر کی اوسکے یا جوڑے اوسکی سے پس نہین ہم مین سے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** اور ایک روایت مین بدلے منذ حاربنا کی منذ عادینا ہم آیا ہے یعنی نہین صلح کی
ہمنے سانپونسے جبسے کہ واقع ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان اونکی لڑائی اور دشمنی مراد یہہ ہے کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کی جبلی ہے کہ ہر ایک
دوسرے کو مارتا ہے اور کہا بعضون نے کہ مراد وہ عداوت ہے کہ درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہوئی جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس نے قصد کیا داخل
ہونیکا جنت مین پس منع کیا اوسکو داروغون نے پس داخل کیا اوسکو سانپ نے منہ مین لیکر اور وسوسہ ڈالا اوسنے واسطے آدم وحوا کی یہانتک کہ کہا یا اون دونون
نے درخت منع کی گئے سے پس نکالی گئے وہ اوسے اور فرمایا اللہ تعالی نے اہبطوا بعضکم لبعض عدو خطاب حضرت آدم وحوا اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تہا سانپ خوب صورت
پس مسخ کیا گیا پس لائق ہے یہہ کہ ہمیشہ رہی یہہ عداوت اور لائے ضمیر عقلا کی واسطے سانپونکی واسطے اضافت صلح کی طرف اونکی کہ وہ افعال عقلا سے ہے جیسے کہ اس
آیت مین والشمس والقمر رأیتہم لی ساجدین + والا یون کہنا چاہیے تہا ما سالمناہن منذ حاربناہن ۱۲ع **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سب سانپونکو پس جو شخص کہ خوف کرے بدلا لینے کا اونسے پس نہین وہ مجسے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف**
ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ سب طرح کے سانپ مارنے چاہیین مگر استثنا کیے جاوین اس عموم سے عوامر یعنی گہر کی رہنے والے یا مراد قتل ہے بعد اعلام کے جیسے کہ
یہہ حدیث ابی سائب کے گذرا ۱۲ح **وعن** الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي
الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عباس سے کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ رکہتے ہین
یہہ کہ صاف کرین چاہ زمزم کو پس تحقیق اوسمین ہین سانپ یعنی سانپ چہوٹے پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ قتل کرنے اونکی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف**
یہان سبب چہوٹے سانپونکی قتل کرنیکا حکم دیا اور ما بعد کی حدیث میں دونمین سے ایک قسم کی مارنیکو منع فرمایا سبب یہہ ہے کہ جہاڑنا زمزم کا بغیر مارنے سب کے ممکن نہ تہا
سو ہذا ممکن ہے استثنا بعض کا اونمین سے ۱۲ع + **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا
إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو سب قسم کے سانپونکو

جان یعنی شک سفید کہ گویا وہ چہری ہی روپی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اوسکی مارنی سی شاید اسلیے منع فرمایا کہ وہ ضرر نہیں پہنچاتا ہے ع **و**

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فامقلوہ فان فی احد جناحیہ داءً وفی الاخر شفاءً فانہ یتقی بجناحہ الذی فیہ الداء فلیغمسہ کلہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ

سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گر پڑی مکھی بیچ باسن ایک تمہارے کی پس غوطہ دو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کی بیماری ہی اور دوسرے میں شفا ہی پس تحقیق مکھی پہلی لیتی ہی اپنی اوس بازو کو کہ اوسمیں بیماری ہی پس چاہیے کہ غوطہ دی مکھی سارے کو یعنی تاکہ دوا کی بازو سی دفع ہوجاوی اوسکی بیماری کا

نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن ابی سعید الخدری** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الذباب فی الطعام فامقلوہ فان فی احد جناحیہ سماً وفی الاخر شفاءً فانہ یقدم السم ویؤخر الشفاء رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ گر پڑی مکھی طعام میں پس غوطہ دو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کی زہر ہی اور دوسری میں شفا ہی وتحقیق وہ پہلی لیتی ہی زہر کی بازو کو اور پیچھے لیتی ہی شفا کی بازو کو نقل کی یہہ شرح السنہ میں **وعن ابن عباس** قال

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل اربع من الدواب النملۃ والنحلۃ والھدھد والصرد رواہ ابوداود والدارمی

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی چار جانوروں کی سی چیونٹی اور مکھی شہد کی اور ہدہد اور لٹورے

نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی **ف** چیونٹی کی مارنیسی جو منع فرمایا مراد یہہ ہی کہ پہلی کاٹنی کی نہ مارے اور بعد کاٹنی کی مارنا اوسکا جائز ہی اور بعضوں نی کہا کہ مراد اس چیونٹی سی بڑی چیونٹی ہی کہ جسکے پانوں دراز ہوتی ہیں اسلیے کہ ضرر اوسکی کاٹنی کا کم ہوتا ہی اور شہد کی مکھی سی اسلیے منع فرمایا

کہ اوسمیں منفعت ہی کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہی اور ہدہد ہی میں کہتے ہیں لوا ور صرد ایک جانور ہوتا ہی بڑی سر اور بڑی چونچ کا اور اوسکی پیٹھ سبز ہوتی ہی اور آدھا سیاہ ہوتا ہی اور آدھا سفید کذا فی النہایہ اور بعضوں نی کہا کہ شکار کرتا ہی چڑیوں کو اور ان دونوں جانوروں کی مارنیسی منع فرمایا

بسبب حرام ہونی گوشت انکی اسلیے نہی کی گئی مارنی انکی سی کہ کہانا نہ جانا ہو اور بعضوں نی کہا کہ ہدہد میں بو ہوتی ہی پس ہی حکم جلالہ کی اور صرد اور اسکی اوپر ہی نحوست و فال بد ہی عرب پس منع فرمایا اوسکی قتل کرنیسی تاکہ نکلجاوی انکی لوگوں سی اعتقاد نحوست اوسکا ع ح **الفصل**

الثالث فصل تیسری **عن ابن عباس** قال کان اھل الجاھلیۃ یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذراً فبعث اللہ نبیہ وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ فھو عفو وتلا قل لا اجد فیما اوحی الی محرماً علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ الایۃ رواہ ابوداود

روایت ہی ابن عباس سی کہا تہی اہل جاہلیت کی کہاتی کتنی چیزیں یعنی بمقتضائے خواہش اپنی کی اور چہوڑتی یعنی نہ کہاتی کتنی چیزوں کو واسطی نفرت کی پس بہیجا اللہ نی اپنی نبی کو اور نازل کی اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اوسکی امت پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کردیا کہ یہہ چیز حلال ہی اور یہہ حرام ہی پس جو چیز حلال کی اسنی پس وہ حلال ہی یعنی نہ غیر اوسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہی اور جس سکوت کیا یعنی بیان نکیا کہ حرام ہی یا حلال پس وہ معاف ہی کہ سواخذہ نہیں اوسپر اور پڑہی ابن عباس نی یہہ آیہ کہہ ای محمد نہیں پاتا میں بیچ اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میری حرام اوپر کہانیوالی کی کہ کہاوی اوسکو مگر یہہ کہ ہو طعام مردار یا خون آخر آیہ تک نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لفظ حلالہ مصدر قائم مقام مفعول یعنی ظاہر کی اللہ نی ساتھ بہیجنی نبی کی اور نازل کرنی کتاب کی وہ چیز کہ حلال کیا اوسکو اور پڑہی النح یعنی واسطی ذکر کی فعل انکی کہ کہاتی تہی جو چاہتی اور ترک کرتی وہ چیز کہ مکروہ رکہتی گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال کیا اوسکو اللہ نی اور رسول اوسکی نی اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ نی اور رسول اوسکی نی نہ کہ

علت و حرمت موافق خواہش نفس کی نہیں کی گئی یعنی قرآن میں پایا او چیز میں کہ وحی کی گئی طرف میری مطلق اور اسمیں تنبیہ ہی اسپر کہ حرام ہونا نہیں جاتا
مگر ساتھ وحی کی نہ ساتھ خواہش نفسانی کی اور بعد لفظ دما کی باقی آیۃ یہہ ہی مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقا اہل لغیر اللہ بہ اور کتاب اللہ
میں یہی چیزیں حرام کی گئیں اور سوائی انکی اور بعضی چیزوں کی حرمت ثابت ہوئی ہی سنت سی لیکن ابن عباس نی آیۃ پڑہی و سنت کی حرام چیزیں نہ
پڑہیں بسبب کثرت انکی ع ح **وعن** زاهر الاسلمي قال اني لاوقد تحت القدور بلحوم الحمر اذ نادى منادي رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهاكم عن لحوم الحمر رواه البخاري اور روایت ہی زاہر اسلمی سی کہ کہا تحقیق میں البتہ
جلاتا تہا نیچی ہانڈی کی آگ ساتھ گوشت گدہوں کی ناگہاں پکارا پکارنیوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے
ہیں تم کو کہانی گوشت گدہوں کی سی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابي ثعلبة الخشني يرفعه الجن ثلثة اصناف صنف لهم اجنحة يطيرون
في الهواء وصنف حيات وكلاب وصنف يحلون ويظعنون رواه في شرح السنة اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی پہنچاتی تہی اس حدیث کو
حضرت تک کہ حضرت نی فرمایا کہ جن تین قسم کی ہیں ایک قسم ہی کہ انکی پر ہیں اڑتے ہیں ہوا پر اور ایک قسم سانپ ہیں اور کتی اور ایک قسم ہیں اترتے
منزل میں اور کوچ کرتے ہیں نقل کی یہہ شرح السنہ میں

باب العقيقة

باب ہی بیچ بیان عقیقہ کی ف عقیقہ مشتق ہی عق سی عق کی معنی
ہیں اصل میں پہاڑنی کی اور یہاں نام ان بالوں کا ہی کہ لڑکی کی سر پر ہوتے ہیں وقت پیدا ہونی کی یہہ نام ایسی ہوا کہ وہ مونڈی جاتی ہیں ساتویں دن اور
اسی سبب سی عقیقہ اس بکری کو بہی کہتے ہیں کہ ذبح کیجاتی ہی وقت سر مونڈنی اوسکی کی اور عقیقہ سنت ہی تینوں اماموں کی نزدیک اور ایک روایت میں
امام احمد سی واجب ہی اور اکثر احادیث سی سنت ہونا اوسکا معلوم ہوتا ہی اور جو شرائط و احکام قربانی میں معتبر ہیں عقیقہ میں بہی معتبر ہیں اور ہماری نزدیک عقیقہ سنت
نہیں اور امام محمد نی اپنی موطا میں لکہا ہی کہ ہمکو ایسا پہونچا ہی کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سی تہا اور اول اسلام میں بہی تہا معمول بعد ازاں نسخ
کیا قربانی نی ہر ذبح کو کہ پہلی اوسکی تہا اور نسخ کیا روزی رمضان کی نی ہر روزی کو کہ پہلی اوسکی تہی اور نسخ کیا غسل جنابت نی ہر غسل کو کہ پہلی اوسکی تہا
اور نسخ کیا زکوۃ نی ہر صدقہ کو کہ پہلی اوسکی تہا انتہی ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** سلمان بن عامر الضبي
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى رواه
البخاري روایت ہی سلمان بن عامر ضبی سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی ساتھ پیدا ہونی لڑکی کی مسنون ہی عقیقہ کرنا پس
ذبح کرو اوسکی طرف سی جانور اور دور کرو اوسی پلیدی یعنی بال سر کی و میل وغیرہ نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** عائشة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يؤتى بالصبيان فيبرك عليهم ويحنكهم رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ رض سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جاتی تہی لڑکی کہ پیدا ہوتی تہی پس دعا ساتھ برکت کی کرتی تہی واسطی انکی یعنی کہتی بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتی تہی نقل کی
یہہ مسلم نی ف تحنیک یہہ ہی کہ کہجور یا کچھہ اور میٹھی چیز چبا کر لڑکی کی تالو میں لگاوی اور یہہ سنت ہی چاہیے کہ نیکبخت تحنیک کری ح **وعن**
اسماء بنت ابي بكر انها حملت بعبد الله بن الزبير بمكة قالت فولدت بقباء ثم اتيت به رسول الله صلى الله
عليه وسلم فوضعته في حجره ثم دعا بتمرة فمضغها ثم تفل في فيه ثم حنكه ثم دعا له وبرك
عليه فكان اول مولود ولد في الاسلام متفق عليه اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی یہہ کہ وہ حاملہ
ہوئیں تہہ عبد اللہ بن زبیر کی مکہ میں کہا اسماء نی پس جنی میں قبا میں پہر لائی میں اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور رکہدیا میں نی اوسکو حضرت کی
گود میں پہر منگوائی حضرت نی کہجور اور چبایا اوسکو پہر آب دہن ڈالا اوسکی منہ میں یعنی کہہ وہ کہجور کہ مخلوط تہی ساتھ تہوک کی اوسکی منہ میں پہر لگائی وہ کہجور

اوسکی تالو مین پہر دعا کی واسطی اوسکی اور دعا ساتہہ برکت کی کی اوسپر یعنی کہا بارک اللہ علیک پس تہی عبد اللہ بن زبیر اول مولود کہ پیدا کیے گئی اسلام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قبا ساتہہ پیش قاف کی ایک موضع ہی قریب مدینہ مطہرہ کی کہ بعد ہجرت کی حضرت اول وہین اوتری تہی اور تین روز وہان ٹہیری اور بنا مسجد کی ڈالی اور اوسکو مسجد قبا کہتی ہین اور اول مولود الخ یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کی مہاجرین مین عبد اللہ بن زبیر ہی اور انصار مین نعمان بن بشیر انصاری پیدا ہوئی ہین مدینہ مین بعد ہجرت کے پہلی عبد اللہ کے ٭ ع ح

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن ام کرز** قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اقروا الطير على مكناتها قالت وسمعته يقول عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة ولا يضركم ذكرانا كن او اناثا رواه ابو داود والترمذي وللنسائي من قوله يقول عن الغلام الى آخره وقال الترمذي هذا حديث صحيح

روایت ہی ام کرز سی کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قرار دو تم جانوروں پرندونکو اونکی گہونسلون پر کہا ام کرز نی اور سنا مین حضرت سے کہ فرماتی لڑکی کی طرف سی دو بکریان یعنی عقیقہ مین اور لڑکی کی طرف سی ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تمکو نر ہون وہ یا مادہ یعنی یہہ خیال کرو کہ بیٹی کی طرف سی نر چاہیی اور بیٹی کی طرف سی مادہ نقل کی یہہ ابو داود نی اور واسطی ترمذی اور نسائی کی ہی قول اوسی سی یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** قرار دو تم الخ مکنات ساتہہ زبر میم اور زیر کاف اور زبر کاف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ پیش کاف کی بمعنی مکانونکی یعنی جانورونکو گہونسلون مین بیٹہی رہنی دو اوڑاؤ نہین اونمین سی اور بعضون نی کہا کہ مکنات ساتہہ زبر میم اور زیر کاف کی اور زبر بہی آیا ہی بمعنی بیضہ سوسمار کی اور یہان مطلق بیضے مراد ہین یعنی انڈون پر بیٹہی ہون تو اونکو ایذا نہ دو ساتہہ ہلانی گہونسلونکی اور اوڑانی اونکی یا نہی ہی تطیر اور فال بد لینی سی جیسیکہ عادت عرب کی تہی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرندہ پر آتا اور اوسکو اوڑاتا پس اگر وہ داہنی طرف اوڑتا تو اوسکو مبارک جانتا اور اوس کام کیلیی جاتا اور اگر بائین طرف اوڑتا تو اوسکو نحس جانتا اور اوس کام کی لیی نجاتا پس نہی کی گئی اوسی کہ اوسکو تطیر کہتی ہین ٭ ع **وعن الحسن عن** سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق راسه رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي لكن في روايتهما رهينة بدل مرتهن وفي رواية لاحمد وابي داود ويدمى مكان ويسمى وقال ابو داود ويسمى اصح

اور روایت ہی حسن بصری کی نقل کی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکا گروی ہی بسبب بدلی عقیقہ اپنی کی ذبح کیا جاوی اوسکی ساتوین دن اور نام رکہا جاوی یعنی ساتوین دن اور مونڈا جاوی سر اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی لیکن بیچ روایت ابو داود اور نسائی کی لفظ رہینہ کا ہی بدلی مرتہن کے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابو داود کی لفظ یدمی ہی جگہ ویسمی کے اور کہا ابو داود نی کہ لفظ یسمی کا صحیح تر ہی **ف** ت لفظ رہینہ مین مبالغہ کی لیی ہی یا بتاویل النفس ہی رہا یہہ کہ معنی گرو ہونی لڑکیکی عوض عقیقہ کی کیا ہین باوجودیکہ وہ مکلف نہین ہے تا معذب و ماخوذ ہو بسبب ترک عقیقہ کی امام احمد رح نی تو یہہ کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی شفاعت کرنی سی بیچ حق والدین کی جبتک کہ عقیقہ نکرین وہ اوسکا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی بہلائیون سی اور سلامتی آفات سی اور زیادہ نشو نما سی جبتک کہ عقیقہ اوسکا نکرین اور یہہ حقیقت مین راجع طرف گرفت والدین کی ہوتا ہی کہ ترک عقیقہ اونہون نی کیا اور بعضون نے کہا کہ گرو ہی ساتہہ اذی اور پلیدی کے اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی فاميطوا عنه الاذى یعنی دور کرو بچہ سی اذی یعنی بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتہہ پیش ی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ کی ہے یدمیہ سی بمعنی خون آلودہ کی ہی پس ایک روایت مین یدمی جگہ ویسمی کی واقع ہوا ہی اور ابو داود نی کہا کہ لفظ ویسمی صحیح تر ہی اور قتادہ نے تفسیر اوسکی یہہ

کے ہی کہ سبب ذبح کری بکریکو تو ہتو لیسی بال اوسکی لیکر مقابل رگون گردن کی رکہین تا کہ خون آلودہ ہون وہ بال ساتہہ اوس خون کی کہ ذبح کی جگہہ سی نکلا
اور لڑکی کی تالو پر رکہین تا مانند ایک خط کی روان ہو اوسکی سر پر بعد ازان اوسکی سر کو دہو ڈالین اور سر مونڈین اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ ذمیمہ
اندا کرین اسلیکی یہ رسم بتحریف کسی راوی کی ہی ایسی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین رض کا کیا اور یہہ فعل نہین کیا اور یہہ بہی لکہا
ہی کہ یہہ فعل ساتہہ قواعد جاہلیت کی بہت مشابہ ہی جیسیکہ تیسری فصل مین آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علماء نی کہ روایت ابو داود کی وہم ہی ہمام سی کہ راوی
حدیث سی ہے اور جو کچہہ کہ آئی ہی تفسیر اوسکی قتادہ سی منسوخ ہی اور خطابی نی کہا کیونکر حکم کرین ساتہہ نجس کرنی سر کی اور آلودہ کرنی اوسکی ساتہہ خون تر کی حالانکہ
امر فرمایا ہی ساتہہ دور کرنی اذی اور نجاست خشک کی بدن اوسکی سی لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتہہ خلوق کی اور زعفران کی بجای خون کی تجویز کیا ہی بعضی علماء
نی واللہ اعلم ہو ع ح **وعن** محمد بن علی بن حسین عن علی بن ابی طالب قال عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن
بشاۃ وقال یا فاطمۃ احلقی راسہ وتصدقی بزنۃ شعرہ فضۃ فوزناہ فکان وزنہ درہما او بعض درہم رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث حسن غریب واسنادہ لیس بمتصل لان محمد بن علی بن حسین لم یدرک علی
بن ابی طالب ـــــ اور روایت ہی محمد بن علی بن حسین سی یعنی امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین رض سی نقل
کی علی بن ابیطالب رض سی کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امام حسن کے طرف سی ساتہہ ایک بکری کی اور فرمایا آنحضرت نی ای فاطمہ
مونڈ تو سر اوسکا اور صدقہ دی ہموزن بالون اوسکی کی چاندی پس وزن کیا ہمنی بالونکو پس تہا وزن بالونکا ایک درہم یا کم درہم سی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور اسناد اسکی نہین متصل اسواسطی کہ محمد بن علی بن حسین نے نہین پایا علی بن ابیطالب کو **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ عقیقہ لڑکیکا ساتہہ ایک بکریکی بہی ہوتا ہی اور ابو داود نی بہی ابن عباس سی نقل کیا ہی کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت حسن و حسین رض کی
طرف سی ایک ایک دنبہ جیسیکہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور نسائی نی ابن عباس سی دو دو دنبہ روایت کیی ہین اور بریدہ سی مطلق نقل کیا کہ عقیقہ
کیا آنحضرت نی حضرت حسن و حسین رض کی طرف سی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہی لیکن حدیث عن الغلام شاتان قوی
اور اصح ہے اسلیکی ایک جماعت نے صحابہ مین سی اوسکو روایت کیا ہی اور وجہ دوسری بہی ترجیح دو بکری کی بیٹی کی طرف سی یہہ ہی کہ قول فعل سی قوی اور اتم
ہے کیونکہ فعل احتمال اختصاص کا رکہتا ہی اور یہہ بہی ہے کہ فعل دلالت کرتا ہی جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نی کہا کہ اس باب مین حدیث آئی ہی حضرت
علی اور عائشہ اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی
احتمال ہی کہ لڑکیکی حق مین اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور اس حدیث مین جو ایک کو رہی تو احتمال ہی کہ یہہ جواز کی لیی ہی یعنی اکتفا کرنیکی
ساتہہ اقل کی یا دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ نہین لازم آتا ذبح کرنی دو بکریونکی سی یہہ کہ ہو ساتوین دن پس ممکن ہی یہہ کہ ذبح کیا ہو حضرت نی اونکی
طرف سی ایک دنبہ پیدا ہونی کی دن اور ایک دنبہ ساتوین دن اور سبب اسکی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق روایات مین یا عقیقہ کیا آنحضرت نی ایک دنبہ اور حکم فرمایا
حضرت علی یا حضرت فاطمہ رض کو ساتہہ دوسری دنبہ کی پس نسبت کی آنحضرت کی طرف کہ انہون نی عقیقہ کیا ساتہہ ایک دنبہ کی حقیقۃ اور ساتہہ دونون
کے مجازا واللہ اعلم اور مونڈ تو سر اوسکا الخ یعنی حقیقۃ یا حکما کہ کسیکو کہہ سر مونڈی اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی اور اسیطرح امر وزن کرنیکا بہی استحباب کے لیی ہی +
وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا رواہ ابو داود وعند
النسائی کبشین کبشین ـ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین کے طرف سی
ایک ایک دنبہ نقل کی یہہ ابو داود نی اور نزدیک نسائی کی دو دو دنبہ **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِیْقَۃِ فَقَالَ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْعُقُوْقَ کَاَنَّہٗ کَرِہَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَہٗ فَاَحَبَّ اَنْ یَّنْسُکَ عَنْہُ فَلْیَنْسُکْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَیْنِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی نقل کی اپنی باپ سی وہنون نی اپنی دادا سی کہ کہا سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقی سے پس فرمایا نہین دوست رکہتا اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکہا حضرت نی نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوی واسطی اوسکی لڑکا پس چاہی یہہ کہ ذبح کری اوسکی طرف سی پس چاہیی کہ ذبح کری لڑکی کی طرف سی دو بکریان اور لڑکی کی طرف سی ایک بکری نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف نہین دوست رکہتا الخ یعنی جو کوئی چاہی یہہ کہ ہو فرزند اوسکا عاق واسطی اوسکی بڑی عمر مین تو ذبح کری اوسکی طرف سی عقیقہ اوسکی چہوٹی عمر مین اسلیی عقوق والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہی اور اللہ تعالی دوست نہین رکہتا عقوق کو اور یہہ تمہید ہی اس قول حضرت کی ومن ولد لہ الخ اور گویا کہ مکروہ رکہا الخ یہہ کلام کسی راوی کا ہی کہ آنحضرت نی ناپسند کیا نام رکہنا عقیقہ کا عقیقہ تا کہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہی عقوق سی اور دوست رکہا یہہ کہ نام رکہا جاوی بہتر اوس سی نسیکہ ذبیحہ او نسیکہ کذا فی النہایہ اور تورپشتی نی کہا کہ یہہ کلام غیر استوار ہی اسلیی کہ آنحضرت نی چند احادیث مین لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر مکروہ رکہتی اس نام کو تو کاہی کو ذکر فرماتی اوسکو لیکن یہہ بات خوب ہی کہ کہا جاوی کہ احتمال ہی یہہ کہ سائل نی گمان کیا یہہ کہ اشتراک عقیقہ کا ساتہہ عقوق کی اشتقاق میں یہہ چاہتا ہی کہ ضعیف ہو امر عقیقہ کا پس معلوم کروادیا حضرت نی کہ امر خلاف اوسکی ہی کذا ذکر علی اور کئی احتمال کہی ہین جو چاہی مرقاۃ مین دیکہہ لی اور حضرت شیخ عبد الحق رح نی صاحب نہایہ کی سی تقریر لکہہ کر لکہا ہی کہ بعضی حدیثون مین جو ذکر عقیقہ کا آیا ہی پہلی اس کراہت سی ہوگا وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کی اوس وقت کہ جنا اون کو حضرت فاطمہ نی مانند اذان نماز کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف اس سی معلوم ہوا کہ اذان دینی لڑکی کی کان مین بعد پیدا ہونی کی سنت ہی اور مسند ابو یعلی موصلی کی مین حضرت حسین سی بطریق مرفوع منقول ہی کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہوا اور وہ اذان دی اوسکی دہنی کان مین اور تکبیر کہی بائین کان مین تو نہین ضرر کری گی اوسکو ام الصبیان کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی رح اور کہا نووی نی کتاب وضعیہ مین کہ مستحب ہی یہہ کہ کہی لڑکی کی کان مین انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ع

الفصل الثالث

فصل تیسری یہہ عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاہِلِیَّۃِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَلَطَخَ رَاْسَہٗ بِدَمِہَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کُنَّا نَذْبَحُ الشَّاۃَ یَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَنَلْطَخُہٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَنُسَمِّیْہِ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی ہم بیچ جاہلیت کی جس وقت کہ پیدا ہوتا کسیکی ہم مین سی لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اوسکی کو خون اوسکا پس جب آیا اسلام تہی ہم ذبح کرتی بکری ساتوین دن اور مونڈتی سر اوسکا اور لگاتی اوسکی سر کو زعفران نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی یہہ اور نام رکہتی ہم یعنی ساتوین دن ف جاننا چاہیی کہ بموجب اکثر احادیث کی عقیقہ ساتوین دن ہی اور نزدیک شافعی اور احمد کی اگر ساتوین دن میسر نہو تو چودہوین دن کری اور اگر چودہوین دن نہو تو اکیسوین دن الا اٹہائیسوین دن الا انتیسوین دن علی ہذا القیاس اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی بعد ظہور نبوۃ کی عقیقہ اپنا کیا اسلیی کہ معلوم نتہا کہ پیدا ہونیکی دن انہا کیا نہین لیکن بیچ اسناد اس حدیث کی ضعف ہی اور خالی بدعتی ہی نہین ہی واللہ اعلم اور نزدیک شافعی کی ہڈیان عقیقہ کی توڑتی ہین اور نزدیک مالک کی نہین توڑتی اور شافعیہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر بہیجدی تو بہتر ہی اور اگر شیرین پکاوی تو بہتر ہی بسبب تفاؤل کی ساتہہ حلاوت یعنی اچہی ہونی اخلاق لڑکی کی ع

کتاب الاطعمۃ

یہہ کتاب ہی بیچ بیان کہانون کی ف یعنی اسمین قسمین کہانیکی مذکور ہین کہ کیا کیا

حضرت نی کہائی ہین اور کیا کیا نہین کہائی، اور احکام وآداب کہانی کی اور پینی کی مذکور ہین ۔ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سی کہ کہا
تہا مین لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا ہاتہہ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کی یعنی کبہی بمقتضای عادۃ لڑکونکی ہاتہہ رکابی مین طرف الْتا
تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بسم اللہ کہہ اور کہا ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اور کہا اوس جانب سی کہ متصل تیری ہی یعنی اپنی آگی سی کہا نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نی ف گئی ہین جمہور علما طرف اسکی کہ تینون امر اس حدیث مین استحباب کی لیی ہین اور اسی طرح حکم حمد کرنیکا آخر کہانی مین استحباب کی
لیی ہی اور بعضون نی کہا کہ امر داہنی ہاتہہ سی کہانیکا وجوب کی لیی ہی اور جمہور کی نزدیک یہہ بہی ہی کہ اگر کئی آدمی کہانی بیٹھین تو سب بسم اللہ کہین اور
بعضی علما کی نزدیک کہ امام شافعی بہی اونہین مین ہین بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہی اور بسم اللہ کہنی وقت پینی پانی اور دوا وغیرہ کی مانند بسم اللہ کہنی
کی ہی وقت شروع کہانی کی ۔ ع ح **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ
أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہی کہانی کو بسبب
اسکی کہ نہ نام لیا جاوی اللہ کا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی ف حلال جانتا ہی الخ یعنی قادر ہوتا ہی اوسکی کہانی پر یہہ محمول ظاہر پر ہی اور بعضون نی یہہ
تاویل کی ہی کہ برکت لیجاتا ہی کہانیکی گویا کہ شیطان کہا گیا اوسکو اور یا یہہ مراد ہی کہ صرف کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کی غیر مرضی کی جگہہ ۔ ع ح **وعن**
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ
قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ
وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہو مرد اپنی گھر مین یعنی رہنی کی جگہہ پس یاد کری اللہ کو وقت داخل ہونی اپنی کی اور وقت کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی
شیطان یعنی اپنی تابعدارون سی نہین جگہہ اس گھر مین تمکو اور نہ کہانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گھر مین پس نہ یاد کری اللہ کو وقت داخل ہونی کی
گھر کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعدارونسی پالی تمنی جگہہ اور جب نہ یاد کری مرد اللہ کو وقت کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان پالی تمنی جگہہ اور کہانا
نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ
فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہاوی
ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اور جسوقت کہ پیوی پس چاہیی کہ پیوی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی یعنی باسن پانی وغیرہ کا داہنی ہاتہہ سی پکڑی نقل کی یہہ مسلم نی ف
ظاہر امر اسمین وجوب کی لیی ہی جیسیکہ گئی ہین طرف اسکی بعضی علما اور موید ہی اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نی دیکہا ایک شخص کو کہاتی بائین
ہاتہہ سی پس فرمایا کہ کہا اپنی داہنی ہاتہہ سی کہا اوسنی کہ نہین طاقت رکہتا مین فرمایا نہ طاقت رکہیو تو پس اوٹہا سکا وہ ہاتہہ طرف منہ اپنی کی بعد اسکی اور
طبرانی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی دیکہا سبیعہ اسلمیہ کو کہاتی بائین ہاتہہ سی پس بد دعا کی حضرت نی اوسپر پس پہونچا اوسکو طاعون پس مرگئی وہ اور جمہور نی
حمل کیا ہی اسکو زجر و سیاست پر ۔ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ
بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہاوی ایک تمہارا ساتہہ
بائین ہاتہہ اپنی کی اور نہ پیوی ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی اسلیے کہ شیطان کہاتا ہی ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی اور پیتا ہی ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا نووی

لے کہ معنی یہہ ہین کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہی اپنی دوستونکو اوس کام پر اور کہا طیبی نی کہ حدیث محمول ہی ظاہر ہی پر اور حسن بن عثمان نی روایت کی ہی بیچ مسند مین ساتھہ سند حسن کے ابو ہریرہ سی کہ جب کہاوی ایک تمہارا تو چاہیی کہ کہاوی اپنی داہنی ہاتہہ سی اور پیوی داہنی ہاتہہ سی اور لیوی داہنی ہاتہہ سی اور دیوی داہنی ہاتہہ سی اسلیے کہ شیطان کہاتا ہی بائین ہاتہہ سی اور پیتا ہی بائین ہاتہہ سی اور دیتا ہی بائین ہاتہہ سی اور لیتا ہی بائین ہاتہہ سی مع **وعن کعب بن مالک** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی ساتھہ تین انگلیون کی یعنی ساتھہ انگوٹھی اور انگلی شہادۃ اور بیچ کی انگلی کی اور چاٹتی تہی ہاتہہ اپنا یعنی بعد فارغ ہونیکی کہانی سی پہلی پونچھنی سی یعنی ساتھہ رومال وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ تین انگلیونسی کہانا سنت ہی پس ملاوی ساتھہ انگلی چوتھی اور پانچوین کو مگر واسطی ضرورت کی اور چاٹنا ہاتہہ اپنا یعنی انگلیان اور پہلی بیچ کی انگلیکو چاٹتی پہر اوسکی پاسکی انگلی کو پہر انگوٹھی کو اور طبرانی نی روایت کیا ہی عامر بن ربیعہ سی اسطرح کہ تہی حضرت کہاتی ساتھہ تین انگلیونکی اور استعانت کرتی ساتھہ چوتھی انگلی کی اور یہہ حدیث مرسل لی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی تہی ساتھہ پانچ انگلیونکی اور شاید کہ یہہ محمول ہی پتلی چیز کی کہانی پر یا یہہ کہ کبہی اسطرح کہاتی ہون بیان جواز کی لیی اور اکثر اوقات عادت تین ہی انگلیونسی کہانی کی تہی اور بعضی روایت مین بعد لفظ یمسحہا کے لفظ شی کا بہی آیا ہی اور یہہ ہی زیادہ کیا ہی ثم اغسلہا یعنی ہاتہہ چاٹتی پہر دہوتی اوسکو مع **وعن جابر** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيَّةِ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھہ چاٹنی انگلیونکی اور رکابی کی اور فرمایا کہ بتحقیق تم نہین جانتی کہ بیچ کس انگلی یا نوالی کی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حرف واو والصحفۃ مین مطلق جمع کیلیی ہی پس رکابی وغیرہ پہلی چاٹی جاوی پہر انگلی اور لفظ ایۃ ساتھہ تانیث کی ہی اور ترجمہ اوسیکا لکہا گیا ہی اور بعضی نسخونمین ایہ ساتھہ ضمیر کی ہی یعنی یہہ کس کہانیکی برکت ہی آیا اوس کہانیمین کہ کہایا ہی یا اوسمین کہ چاٹتا ہی اور یہی اسکی حدیث آئندہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ اور یہانسی معلوم ہوتا ہی کہ سنت چاٹنا انگلیونکا ہی واو بہانا اوسچیز کا کہ لگا ہی انگلیونمین اور حاصل کرنا انگلیونکا منہ مین بمبالغہ مع **وعن ابن عباس** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس نہ پونچھی ہاتہہ اپنا یعنی کسی چیز سی یہانتک کہ چاٹ لی انگلیان ہاتہہ کی یا چٹوا دی اونکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** چٹوادی یعنی کسی دوسری اون لوگونمین سی کہ گہن آوی اونکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکون اور خادم کے اسلیی کہ انکو لذت حاصل ہوتی ہی اتنی اور اونہین کے حکم مین شاگرد ہین اور وہ لوگ کہ تبرک جانین اوسکو مع **وعن جابر** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَانِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهٖ تَكُوْنُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی یہہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہی ایک تمہاری کی پاس نزدیک ہر چیز کی کاموں اوسکی سی یہانتک کہ حاضر ہوتا ہی نزدیک طعام اوسکی کی پس جسوقت کہ گر پڑی لقمہ تمہاری ایک کی ہاتہہ سی چاہیی کہ دور کری اوس چیزکو کہ لگی ہی اوس لقمہ کو مٹی وغیرہ سی پہر چاہیی کہ کہاوی اوسکو اور نہ چہوڑ دی اوسکو واسطی شیطان کی پس جبکہ فارغ ہو کہانی سی پس چاہیی کہ چاٹ لی انگلیان اپنی پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ بیچ کونسی طعام اوسکی کی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دور کری الخ اور اگر نجاست پر پڑی تو دہو ڈالی اوسکو اگر ممکن ہو ورنہ کہلا دیوی اوسکو کتی بلی وغیرہ کو اور چہوڑنا اوسکا شیطان کی لیی تو محمول ہی حقیقت پر وہ کہاتا ہی یا کنایہ ہی ضائع کرنی لقمہ کے سی اور

حقیر جانی اوسکیسی اور متخلق ہونی سی ساتھہ اخلاق متکبرون کی کہ اوسکی اوٹہا کر کہا جانی کو ننگ جانتی ہین اور یہہ اعمال شیطان سی ہین اور پہر واسطی تاکید دفع
تکبر اور حاصل کرنی تواضع کی فرمایا پہر جبکہ فارغ ہوا ۳ح **وعن** ابی جحیفۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل متکئا
رواہ البخاری اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہاتا مین تکیہ لگا کر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا سفر السعادۃ
کے مصنف نی کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ پہلو زمین پر رکہی اور دوسری یہہ کہ چار زانو بیٹہی اور تیسری یہہ کہ ایک ہاتہہ زمین پر ٹیک کر بیٹہی اور دوسری
ہاتہہ سی کہانا کہاوی اور یہہ تینون قسمین مذموم ہین انتہی اور بعضون نی چوتہی قسم یہہ بیان کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اوسکی پیٹہہ لگا کر بیٹہی اور
سنت یہہ ہی کہ کہانا نمین کہ جہک کر اور متوجہ ہو کر طرف کہانیکی بیٹہی اور تفسیر کیا ہی اکثرون نی تکیہ کرنیکو ساتہہ جہک کر بیٹہنی کی ایک جانب کو دو جانبون
مین سی لیکن کہ اسطرح کہانا ضرر کرتا ہی کہ کہانا رگون وغیرہ مین سہولت سی نہین پہنچتا اور گوارا نہین ہوتا اور سیوطی نی کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین لکہا
ہی کہ نہ کہاوی تکیہ لگا کر اور نہ منہ کی بل پڑ کر اور نہ کہڑا ہو کر بلکہ بیٹہی دو زانو یا بصورت قعا یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونون زانو کہڑی کر کر جیسی کتا بیٹہتا ہی یا
دونون پانون پر بیٹہی یعنی اوکڑو یا داہنیان زانو کہڑا رکہی اور بیٹہی بائین زانو پر ۴ح **وعن** قتادۃ عن انس قال ما اکل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی خوان ولا فی سکرجۃ ولا خبز لہ مرقق قیل لقتادۃ علی ما یاکلون قال علی السفر رواہ البخاری
اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس سی کہ کہا نہین کہایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوان پر اور نہ تشتری مین اور نہ پکائی گئی حضرت کی لیی چپاتی کہا گیا
واسطی قتادہ کی کہ کس چیز پر کہاتی تہی کہا دسترخوانون پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** خوان پر جیسیکہ خوان پر کہانا طریقہ چین والون اور متکبرونکا ہی تا جہکنا
نہ پڑی کہانی کی لیی اور سکرجہ ساتہہ پیش سین کی اور کاف اور رای مشددہ مضمومہ کی ہی اور بعضون نی زبر ری کا اصوب جانا ہی یعنی طشتری یا پیالی
کہ چٹنی یا اچار وغیرہ اوسمین کہتی ہین دسترخوان پر تا اوسی رغبت کہانیکی طرف ہو اور کہانا ہضم کری پس خبر دی کہ حضرت کی دسترخوان پر وہ نہوتی
تہین جیسیکہ فراغت والون اور چین والون اور متکبرونکی دسترخوانون پر ہوتی ہین اور نہین پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرت کی لیی چپاتی اور نہ کہایا
اوسکو ہرگز خواہ پکائین اونکی لیی یا غیر اونکی لیی جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کہائی حضرت نی چپاتی لذا قیل اور چونکہ نفی کرلی کہانی کی خوان پر جگہہ
سوال کی یہی کہ پہر کہانا کاہی پر رکہکر کہاتی تہی بجای خوان کی کوئی اور چیز ہوتی تہی یا نہین بخلاف کہانیکی طشتری وغیرہ مین کہ منفی مطلق ہی پس کہا گیا قتادہ
سی اور کس چیز پر کہاتی تہی یعنی صحابہ کہ پیرو حضرت کی سنت کی تہی اور سوال کرنا اونکی احوال سی حقیقت مین سوال کرنا حضرت کی احوال سی ہتا یا یہہ کہ ضمیر یاکلون
حضرت اور صحابہ کی طرف پہیرین اور اخیر حدیث سی معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کہانا کہانا سنت ہی اور خوان پر بدعت لیکن جائز ہی اگر بہ نیت تکبر کی نہو ۵ح
وعن انس قال ما اعلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رغیفا مرققا حتی لحق باللہ ولا رای شاۃ سمیطا بعینہ قط
رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہین جانتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکہی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہانتک کہ ملاقات
کی اللہ تعالی سی یعنی وفات ہوئی آپ کی اور نہین دیکہی بکری دم پخت کی ہوئی ساتہہ آنکہونکے اپنی کبہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** سمیط اوس بکری کو کہتی ہین
کہ بہونی جاتی ہی چمڑی سمیت بعد از دور کرنی بالونکی ساتہہ پانی گرم کی اور یہہ عادات چین والون سی ہی اسلیی خاص اسکو بیان کیا اور لفظ بعینہ تاکید کی لیی
ہی جیسیکہ کہتی ہین کتبہ بیدہ ومشی برجلہ ۶ح **وعن** سہل بن سعد قال ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی من حین
ابتعثہ اللہ حتی قبضہ اللہ وقال ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منخلا من حین ابتعثہ اللہ حتی قبضہ اللہ
قیل کیف کنتم تاکلون الشعیر غیر منخول قال کنا نطحنہ وننفخہ فیطیر ما طار وما بقی ثریناہ فاکلناہ رواہ
البخاری اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا نہین دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میدہ اوسوقت سی کہ بہیجا اونکو اللہ نی رسول کر کر یہانتک

کہ قبض روح کی اونکی اللہ تعالی نے اور کہا سہل نے کہ نہین دیکہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہلنی اوسوقت سے کہ بہیجا اونکو اللہ نے یہانتک کہ وفات کی اونکی اللہ نے
کہا گیا یعنی سہل سے کہ کسطرح تہی تم کہاتی جو یعنی وے اوسکی بن چہنی کہا سہل نے تہی ہم پیستی جو کو اور پہونکتی اوسکو پس اوڑجاتی وہ چیز کہ اوڑجاتی یعنی بہوسی
اوسکی اور وہ چیز کہ باقی رہتی تر کرتی ہم اوسکو یعنی پانی مین گوندہ لیتی اور پکاتی اوسکی روٹی پہر کہاتی ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے ف بہیجا اونکو اللہ نے
کہا عسقلانی نے کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ سہل نے احتراز کیا ساتہہ اس کہنی کی اوسوقت سے کہ تہا پہلی رسالت کی سے لیکہ تشریف لیگئی تہی آنحضرت اون
ایام مین دوبار جانب شام کی تجارت کی لیئی اور بحیرا راہب کی ضیافت کہائی اور لوگ وہان کی فراغت والی تہی ظاہر یہہ ہی کہ آنحضرت نے اون کی پاس
دیکہی ہوا اور بعد نبوت کی تنگی معاشت سہو ہی اوسوقت مین کہانا کم رہتا ایسی چیزونکا اور اسحدیث مین بیان ہی آنحضرت کی ترک تکلف کا اور نہ اہتمام
کرنی طعام کا پس نہین متوجہ ہوتی طرف اوسکی مگر اہل حماقت اور اہل غفلت ہ ع **وعن ابی ہریرۃ** قال ما عاب النبی صلی اللہ علیہ و
سلم طعاما قط ان اشتہاہ اکلہ وان کرہہ ترکہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نہین عیب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کسی طعام کو کبہی اگر رغبت ہوتی اوسکی کہاتی اوسکو اور اگر ناخوش جانتی چہوڑ دیتی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** ان رجلا
كان ياكل اكلا كثيرا فاسلم وكان ياكل قليلا فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم قال ان المؤمن ياكل في معا واحد
والكافر ياكل في سبعة امعاء رواه البخاري وروى مسلم عن ابي موسى وابن عمر المسند منه فقط وفي اخرى له
عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضافه ضيف وهو كافر فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة
فحلبت فشرب حلابها ثم اخرى فشربه ثم اخرى فشربه حتى شرب حلاب سبع شياه ثم انه اصبح
فاسلم فامر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم امر باخرى فلم يستتمها
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن يشرب في معا واحد والكافر يشرب في سبعة امعاء
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص تہا کہاتا کہانا بہت پہر مسلمان ہوا اور کہانے لگا کم پس ذکر کیا گیا یہہ واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا
تحقیق مومن کہاتا ہی بیچ ایک انتڑی مین اور کافر کہاتا ہی بیچ سات انتڑیون مین نقل کی یہہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے ابی موسی اور ابن عمر سی مسند اسحدیث
سی فقط یعنی جو کچہہ اسناد کیا گیا ہی اسحدیث سی طرف آنحضرت کی کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ان المومنین یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت
مین یہہ قصہ کہ کو نہین ہوا کہ ایک شخص تہا کہاتا الخ بلکہ فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہی اور بیچ اور روایت مسلم کی ابی ہریرہ سی
آیا ہی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان آیا ایک مہمان اور وہ تہا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ دوہنی ایک بکری کی پس دوہی گئی
وہ بکری پس پیا اوس شخص نے دودہ اوسکا پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ دوہنی ایک اور بکری کی پس پیا اوسکو بہی یہانتک کہ پیا دودہ
سات بکریونکا پہر تحقیق اوس مہمان نے صبح کی پس اسلام لایا پہر حکم فرمایا واسطی اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ دوہنی ایک بکری کی پس دوہی گئی پس پیا دودہ
اوسکا پہر فرمایا ساتہہ دوہنی ایک اور بکری کی پس نہ پی سکا سارا دودہ اوسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن پیتا ہی ایک انتڑی مین اور کافر پیتا ہی
سات انتڑیون مین **ف** یعنی بیچ آدمی کی پیٹ مین سات انتڑیان ہوتی ہین اور یہان مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیون سی قلت حرص اور کثرت حرص ہی
یعنی مسلمان حرص کم کرتا ہی کہانی کی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہی اور یہہ باعتبار اکثر اور غلبہ کی ہی یا مراد ہی ایک شخص خاص کہ حالت اسلام مین کم کہانی لگا
اور حالت کفر مین زیادہ کہاتا تہا یا مراد مومن کامل ایمان ہے کہ بسبب کثرت ذکر الہی کی اور نور و معرفت ایمان کی سیر ہوتا ہی رغبت اور اہتمام کہانی کی طرف
اوسکو بہت نہین ہوتا بخلاف کافر کی و حقیقت مین تنبیہ ہی اسپر کہ مومن کی شان سی یہہ ہی کہ لازم کری صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو

اور اکتفا کرے حد ضرورہ پر اور خالی رکھے معدہ کو کہ باعث نورانیت دل و صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہے یا یہہ کہ ایک فقیر ابن عمر رض کے
پاس آیا اور طعام بہت کہایا فرمایا کہ بارد گر اسکو میرے پاس لا نا علت اسکی یہہ لکھی ہے علمانے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت مین اور جو کوئی مشابہت
کافرون کی ساتہہ رکہے صحبت اسکی ساتہہ نرکہنی چاہیے اور ہمیشہ کم کہانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کی محمود ہے اور خلاف اسکا مذموم ہے
بہوک کہ حد افراط کو پہونچے اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی کے ہو اور کار سے باز رکہے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کی ہے ح ع وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام دو کا کفایت کرتا ہے تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہے چار کو نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو طعام کہ سیر کردے دو کو کفایت کرتا ہے تین کو بطور قناعت کے اور قوت دیتا ہے ان کو طاعت پر اور دور کرتا ہے ضعف کو
انسے نہ یہہ کہ سیر کر دیتا ہے تین کو اور اسیطرح جملہ بعد کو سمجھ لے اور غرض یہہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ قناعت کرے پیٹ بہرنے سے کم پر اور صرف کرے زائد کو
طرف اور محتاج کی ۃ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ
وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے کہانا ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے آٹہہ کو نقل کی یہہ مسلم نے ف اسمین
بہی وہی ہے کہ جو اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث مین بحساب ثلث و ربع کے فرمایا اور اس حدیث مین بطریق تضاعف کے یہہ اختلاف
بسبب تفاوت احوال و اشخاص کے ہے آیا ہے کہ حضرت عمر رض نے فرمایا ایک دفعہ قحط سالی مین کہ قصد کیا مین نے کہ بہیجون اوپر ہر گہر والون کے مثل عدد انکے یعنی
اون کی طعام مین شریک ہون اسلیے کہ آدمی ہلاک نہین ہوتا ہے آدہا پیٹ کہانے مین پہر تقدیر یہان غبت دلانی ہے اوپر خبر گیری کرنے غربا کے اور قناعت
کرنے کی قدر کفایت پر ۃ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ
الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے تلبینہ راحت دینا
ہے بیمار کے دل کو دور کرتا ہے بعض غم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تلبینہ بنایا جاتا ہے آٹے اور دودہ سے کہ مثل حریرے کے ہوتا ہے اور کبہی اسمین
شہد بہی ڈالتے ہین سفید ہوتا ہے مانند دودہ کے اسلیے اسکو تلبینہ کہتے ہین مشتق لبن سے ۃ ح ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ
فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ ایک درزی نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کہانے کی کہ تیار کیا تہا اوسکو یعنی دعوت کی پس گیا
مین ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اسمین تہا کدو اور گوشت خشک پس دیکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈ ہا
کرتے تہے کدو کنارون پیالہ کے سے پس ہمیشہ مین دوست رکہتا ہون کدو کو بعد اوس دن کے یعنی بسبب محبت رکہنے حضرت کے اوسے نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے ف انس جو ساتہہ حضرت کے گئے یا تو اونکی بہی دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکے کہ خادم حضرت کے تہے تبعیت حضرت کے گئے صناعرفی جانا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے رازکرنا ہاتہہ کا جوانب پیالہ مین اگر مختلف ہو طعام اور ناخوش نہ رکہے مصاحب اور یہہ بہی اسی سے معلوم ہوا کہ قبول
کرے دعوت محتاجون اور اہل حرفہ کی اور رغبت کرے جس چیز پر کہ آگے لاوین اور کہلاوے خادم کو ساتہہ اپنے اور مسنون ہے محبت کدو کی اور اسیطرح مسنون ہے
محبت ہر چیز کی کہ دوست رکہتے تہے اوسکو حضرت ۃ ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ

مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهٖ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عمرو بن امیہ سی یہہ کہ اونہون نی دیکہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتی تہی گوشت شانہ بکری کی سی کہ تہا آپکی ہاتہہ مین پہر بلائی گئی طرف نماز کی پس ڈالدیا شانہ کو اور اوس چہری کو کہ کاٹتی تہی گوشت ساتہہ اوسکی پہر کہڑی ہوی اور نماز پڑہی اور وضو نکیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی کاٹنا گوشت کا چہری سی اور یہہ وقت احتیاج کی ہی اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنی کی نرکہتا ہو تو مکروہ ہی کاٹنا اوسکا چہری سی اور اوسکو تکلفات عجمیون کی سی گنا ہی جیسیکہ دوسری فصل مین آویگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اجابت کری داعی حق کی اور حاضر ہووی نماز مین اگرچہ طعام حاضر ہو اور یہہ اسصورت مین ہی کہ نہو خوف ضائع ہونی طعام کا اور نہو احتیاج شدید اوسکی طرف اور نہ خوف ہونہ پانی طعام کا بعد اوسکی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کہانی سی وضو کرنا لازم نہین آتا ہی ح **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی میٹہی چیز اور شہد کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حلوا اساتہہ اور قصر کی اطلاق کیا جاتا ہی اوس چیز پر کہ بنی مٹہاس اور چکنائی سی کذا فی مجمع البحار اور بعضون نی کہا کہ مطلق میٹہی چیز کو حلوا کہتی ہین پس اسصورت مین لفظ والعسل تخصیص بعد تعمیم کی ہوگا اور کہا خطابی نی کہ محبت حلوا کی حضرت کو بسبب کثرت خواہش نفس کی نہ تہی بلکہ جب حضرت کی سامنی آتا تو اسطرح رغبت سی تناول فرماتی کہ معلوم ہوتا کہ حضرت کو مرغوب ہی ح ع **وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگا اپنی گہر کی لوگون سی لاون پس کہا اونہون نی کہ نہین نزدیک ہماری مگر سرکہ پس منگوایا اوسکو اور شروع کیا کہانا روٹی کا ساتہہ اوسکی اور فرماتی تہی اچہا لاون ہی سرکہ اچہا لاون ہی سرکہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مکرر فرمایا واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ تعریف سرکہ کی اور اسی یہہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کہانی مین اور باز رکہنا نفس کو لذائذ سی اچہی بات ہی اور یہہ بہی تو معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی کہ مین روٹی لاون سی نہین کہانی کا اور پہر کہاوی سرکہ سی تو حانث ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ سرکہ لاون انبیا کا ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکہ کی کتب طب مین بہت لکہی ہین ح ح **وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ** اور روایت ہی سعید بن زید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہنبی من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ کہنبی اوس من سی ہی کہ نازل کی اللہ تعالی نی اوپر موسی علیہ السلام کی **ف** کماۃ ساتہہ زبر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کی اور بروزن رحمت کی ہی وہ ایک چیز سفید ہوتی ہی مانند چربی کی کہ اوسکو شحم الارض بہی کہتی ہین اور یہان اوسکو کہنبی کہتی ہین اور وہ حلال ہی اگرچہ مکروہ جانین اوسکو یہان والی بسبب عدم عادت کی پس فرمایا حضرت نی کہ وہ جملہ من سی ہی کہ قوم موسی علیہ السلام پر اتری تہی جیسیکہ قران مجید مین فرمایا وانزلنا علیکم المن والسلوی اور جملہ من سی جو اوسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہی اوسکو ساتہہ اوسکی یعنی جیسیکہ من بی محنت و کلفت آسمان سی اوترتی تہی یہہ بہی بی مشقت زمین سی نکلتی ہی یا منفعت مین مشابہ اوسکی ہی والا من بنی اسرائیل ایک چیز تہی مثل ترنجبین کی کہ آسمان سی اوترتی تہی اور یہہ ویسی ہی نہین اور پانی اوسکا شفا ہی آنکہہ کیلیی کہا بعضون نی کہ جس صورت مین کہ مخلوط ہو ساتہہ اور دواؤنکی اور بعضون نی کہا مفرد اور یہی ظاہر ہی بسبب مطلق ہونی حدیث کی اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب والرقی مین آویگا انشاء اللہ تعالی ع ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن

جعفر سی کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی کہجور تازی ساتہہ ککڑی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی دونونکو ملا کر ستہ مین کہہ
ابن اے طلب
لیتی اور نوش فرماتی اسلیئی کہ کہجور مین حرارۃ ہوتی ہی اور ککڑی مین برودۃ دونون ملکر معتدل ہو جاوین اور اعتدال اصل کیسری دواؤن مرکبہ مین کہ معتدل
چیز باعث تعدیل مزاج سے ہوتی ہی اور بہت نفع بخشتی ہی اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی کہانا دو طعام کا اور دو سالن کہانو مین اور خلاف نہین
ہی علما مین بیچ جواز اوسکیکی اور بعضی علما سی جو کراہت اسکی منقول ہی تو محمول ہی اوپر عادۃ کرنی توسع اور تنعم کی اور کثرت کرنی اوسکیکی بغیر مصلحت دینیہ
کے کذا قال الطیبی ع ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ
بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ فَقِيْلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جابر سی کہا تہی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مر الظہران کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکی کی چنتی تہی پہل بچنہ پیلوکی درخت کے پس
فرمایا قصد کرو یعنی سیاہ پہل کا اوسی کیونکہ وہ اچہا ہوتا ہی یعنی لذیذ و فائدہ مند ہوتا ہی پس کہا گیا کہ کیا آپنی چرائی ہین بکریان فرمایا ہان نہین کوئی نبی مگر چرائی ہین
اوسنی بکریان نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کہا گیا اہ چونکہ پیلو خوراک جنگلیون اور چرانی والی بکریون کی ہی اور وہ اوسکا اچہا برا ہونا خوب جانتی
ہین لوگون نے سوال مذکور کیا اور نہین کوئی نبی اہ مراد یہہ ہی کہ نہین کیا اللہ تعالی نی منصب نبوۃ کا دنیا دارون اور بادشاہون و متکبرون مین بلکہ
چرانیوالی بکریون اور اہل فقر اور متواضعون مین اہل حرفہ سی جیسیکہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تہی اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑہئی اور
حضرت موسی علیہ السلام بکریان چرانی تہی حضرت شعیب کے باجرت اور حکمت اسمین یہہ تہی کہ غذای حلال کہاوین اور عمل صالح کرین پہر بیچ چرانی بکریون کی یہہ فائدہ
اور زیادہ تہا کہ تنہائی لوگون سی اور خلوت ساتہہ اللہ تعالی کے حاصل ہوتی تہی اور طور رعایا پروریکا اور شفقت غربا و ضعفا پر سیکہتی تہی چنانچہ آیا ہی کہ اللہ تعالی نی وحی
کی حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ ای موسی تو جانتا ہی کہ مینی تجکو کیون نبوۃ دی ہی حضرت موسی نی عرض کیا کہ پروردگار تو ہی خوب جانتا
ہی اوسکو فرمایا یاد کر اوسدن کو کہ تو چراتا تہا بکریان ادہی مین مین اپنی بہاگی ایک بکری اور تو دوڑا پیچہی اوسکی اور رنج و تعب کہینچا تونی اوسمین اور جب تو پہنچا
اوس بکری کی پاس تو تونی اوسکو مارا اور نہ غصہ کیا اوسپر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج مین ڈالا تونی ای بی چاری اپنی تئین ہی اور مجکو بہی پس جب مینی دیکہی وہ
نرمی اور رحمت شفقت تجہی اوس حیوان پر تو رحمت کی مینی تجہپر کہ نبوۃ دی اور برگزیدہ کیا + ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو بیٹہی ہوئی اوپر ہیئت اقعا کی کہاتی کہجورین اور ایک روایت مین ہی کہ کہاتی تہی کہجورون سی کہانا جلد نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد اقعا سی یہان
یہہ ہے کہ کولی زمین پر رکہی اور زانون کہڑی رکہی اور جلد اسلیئی کہاتی تہی کہ کوئی کام اہم درپیش ہوگا جلد جلد کہاتی تہی تا اوسی فارغ ہوکر اوس کام مین مشغول ہوں ع ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی کہ جمع کری آدمی درمیان دو کہجورون کی یعنی دو دو اکہٹی کہاوی یہانتک کہ اذن طلب
کری اپنی ساتہہ والون سی نقل کے یہہ بخاری و مسلم نے ف کہا سیوطی نی کہ یہہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کی تہا اور بعد از حصول غنا اور وسعت حال کے
منسوخ ہوا اسا تہا اسحدیث کے منع کرتا تہا مین تمکو جمع کرنی کہجورون کی سی اور جب فراخ کیا اللہ تعالی نی تمپر رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و مکروہ نہین
اور صواب یہہ ہی کہ اگر ساتہہ والی شریک ہون خرچ کرنیمین اور راضی نہون مگر ساتہہ کہانیکی بقدر خرچ کرنیکی تو حرام ہی تجاوز کرنا اوس سی اور بیچ غیر اسصورت کی
ادب اور نگہداشت طریقہ مروت کا باقی ہی مگر ساتہہ صریح اذن کی یا دلالت اذن کی پس نہی سابق شامل دونون صورتونکو ہوگی اور اباحت استثنا بیچ غیر صورت
شرکت کی ہی ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ

قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین بھوکی رہتی اوس گھر کی لوگ کہ اون کی پاس کھجورین ہون اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ای عائشہ وہ گھر کہ نہو کھجور اوسمین بھوکی ہین اہل اوسکی فرمایا اسکو دو بار یا تین بار نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا بعضون نی کہ مراد اہل سی اہل مدینہ ہین اور وہ لوگ کہ قوت اونکا کھجور ہی اور کہا نووی نی کہ اسمین بیان ہی فضیلت کھجور کا اور جواز ذخیرہ کرنیکا گھر والون کی لیی اور رغبت دلانی اسپر ۱۲ ع وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ جو شخص کہاوی وقت صبح کی یعنی پہلی کہانی کسی چیز کی سات کھجورین اونکو عجوہ کہتی ہین نہین ضرر کرتا اوسکو اوس دن زہر اور نہ سحر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عجوہ ایک قسم کھجور مدینہ کیسی ہی کہ مائل بسیاہی ہوتی ہین اور افضل قسم ہی مدینہ کی کھجورون میں اور کہتی ہین کہ اصل اوسکی بوئی ہوئی حضرت کی ہی اور مراد زہر سی قاتل ہی کہ مشہور ہی یا شامل ہر سانپ اور بچہو اور مانند اونکیکو اور خاصیت مذکورہ اس کھجور مین ساتہہ پیدائش الہی کی ہی جیسیکہ اور نباتات مین خاصیت رکہی ہی اور حضرت کو یہہ بات وحی سی معلوم ہوئی ہوگی یا حضرت کی دعا کی برکت سی یہہ خاصیت ہی اوسمین اور وجہ تخصیص عدد سات کی سوا شارع کی کسیکو معلوم نہین اور علم اوسکا توقیفی ہی یعنی موقوف ہی اوپر سننی کی حضرت سی مثل عدد رکعات وغیرہا کی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَإِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کی شفا ہی اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکہتی ہی یعنی بیچ زہر وغیرہ کی اول دن مین یعنی نہار منہ کہانا اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی ف عالیہ نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین جانب مسجد قبا کی اور نواح دیہات اوس نواح کو عالیہ کہتی ہین کہ زمین نجد اس جانب مین ہی اور جانب دوسری کو کہ اوسکی مقابلہ مین ہی سافلہ کہتی ہین اور تہامہ اوس جانب مین ہی اور ادنی عالیہ کا تین کوس ہی اور اعلی اوسکا آٹہہ کوس مدینہ سی ہی اور شفا ہی یعنی شفا زائد ہی نسبت اور جاہی کی عجوہ کی یا تفضیل ہی واسطی اطلاق سابق کی اور تریاق ساتہہ زیر اور پیش ت کی ہی دوا مرکب ہی مشہور کہ نافع ہوتی ہی زہر وغیرہ کو ۱۲ ع ح وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ يُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا گذرتا تہا ہمپر مہینا کہ نہ جلاتی تہی ہم اوسمین آگ یعنی واسطی پکانی کی نہ تہا قوت ہمارا مگر کھجور اور پانی مگر یہہ کہ لایا جاتا کچہہ تہوڑا گوشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مگر یہہ الخ یعنی غذا ہماری کھجور و پانی تہا مگر یہہ کہ بہیجتا کوئی گوشت تو وہ کہاتی یا یعنی یہہ ہین کہ آگ نہ جلاتی تہی ہم اور نہ پکاتی تہی کچہہ مگر کہ کچہہ گوشت کہین سی ہم پہنچتا تو اوسکی پکانی کی لیی آگ جلاتی ۱۲ ع ح وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہر الکر کہائی آدمیون حضرت کی نی دو دن گیہون کی روٹی سی مگر کہ ایک دن دونون مین سی ہوتی تہی کھجور نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی دو دن متصل گیہون کی روٹی نہین کہائی تہی قید گیہون روٹی کی جو لگائی شاید جو کی روٹی بہم پہونچتی ہو ۱۲ ع وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کیی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین پیٹ بہر آئی ہم دو سیاہ چیزون سی یعنی کھجور اور پانی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایک سیاہ چیز کھجور ہی اور پانیکو سیاہ کہا بسبب مجاورت اور مقارنت کی اور اسطرح کلام عرب مین بہت آتا ہی جیسیکہ بولتی ہین ابوین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتی ہین اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کی وطفیل کی ہی اور مقصود کھجور ہی ہی الا پانی سی سیری مطلوب نہین ہوتی ۱۲ یا پانی مین کمی تہی اور اسی معلوم ہوا کہ قوت انکا کھجور ہی بطریق سیری کی نہ تہا ۱۲ ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا کیا نہین تم چین کرتی بیچ کہانی پینی کی وسعت اور فراخ کرلی ہو ویسمین جو چاہتی ہو جسطرح چاہتی ہو البتہ تحقیق
دیکہا مینی تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالت مین کہ نہین پاتی تہی ناکارہ کہجور اسقدر کہ بہردی پیٹ اونکا نقل کی یہہ مسلم نی ف کیا نہین تم یہہ خطاب
کہا تابعین کو یا صحابہ کو بعد حضرت کی دنیا تمہاری صاف فتنہ اونکی طرف الزام کی لیی ہی جبکہ اختیار کیا اونہون نی طریقہ حضرت کا بیچ اعراض کرنی دنیا سی
اور لذتون اوسکی سی اور حدیث اول مین بیان کیا کہ بعض ایام گذرتی تہی کہ کہانا اونکا سوای کہجورونکی نتہا اور دوسری حدیث مین کہا کہ وہ بہی بطریق سیر
کی نتہا بعد ازان کہتی ہین کہ اچہی کہجورون سی نتہا بلکہ ناکارہ سی کہ سوای فقرا کی کوئی نہ کہاوی اور چونکہ آنحضرت صلعم نی اختیار کیا تہا فقر اور تجرید اللہ تعالی نی
اوسی مقام مین قایم رکہا اور حقیقت مین وہ بسبب قلت اور نیستی کی نتہا بلکہ بسبب سخاوت اور ایثار اور زہد اور تقوی اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت کے
تہا ع ح **وعن** ابی ایوب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام اکل منہ وبعث بفضلہ الی وانہ بعث الی
یوما بقصعۃ لم یاکل منہا لان فیہا ثوما فسالتہ احرام ہو قال لا ولکن اکرہہ من اجل ریحہ قال فانی اکرہ
ما کرہت رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لایا جاتا اون کی پاس کہانا تو کہاتی اوس سی اور بہیجتی
بچا ہوا کہانا میری پاس اور تحقیق اونہون نی بہیجا میری پاس ایک دن پیالہ بڑا کہ کہانا تہا اوسمین کہ نہ کہایا تہا اوسمین سی اسلیی کہ تہا اوسمین لہسن پس پوچہا مینی
حضرت سی کہ کیا حرام ہی لہسن یعنی آپ پر والا اگر مطلق حرام ہوتا تو اون کی پاس کیون بہیجتی فرمایا کہ نہین لیکن مکروہ رکہتا ہون مین اوسکو بسبب بو اوسکی کہا
ابو ایوب نی پس تحقیق مین بہی مکروہ رکہتا ہون اوس چیز کو کہ مکروہ رکہی آپ نقل کی یہہ مسلم نی ف حضرت جو ہجرت کرکی مدینہ مین داخل ہوی تو اول ابو ایوب انصاری
ہی کی مکان پر اوترتی تہی اور شاید کہ یہہ قصہ بہیجنی کہانی کا اونہین دنونکا ہی اور مکروہ رکہتا ہون الخ یہان عیب کرنا طعام کا نہین ہی بلکہ بیان ہی مانع کا
حضور مسجد اور خطاب ملائکہ سی اور کہانا وہی کہ اسمین تصریح ہی ساتہہ پاکی لہسن کی لیکن مکروہ ہی واسطی اوسکی کہ ارادہ کرتی حاضر ہونی جماعت کا اور لاحق ہی
ساتہہ اوسکی ہر چیز بدبو کی اور آنحضرت ترک کرتی تہی لہسن کو ہمیشہ اسلیی کہ وہ متوقع رہتی تہی آنی وحی کی ہر ساعت اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ لہسن اور
پیاز اور گندنی کی آنحضرت کی حق مین پس کہا بعض علما ہمارے نی کہ حرام نہین یہہ چیزین اور صحیح تر یہہ ہی اونکی نزدیک کہ یہہ مکروہ تنزیہی ہین اور اس حدیث سی معلوم
ہوا کہ مستحب ہی واسطی کہانیوالی اور پینیوالی کی یہہ کہ باقی چہوڑی کچہہ چیز سی کہ کہاتا ہی اور پیتا ہی اور تقسیم کری اوسکو محتاج ہمسایون کو اور مکروہ رکہی آپ نی
اسمین اشارہ ہی طرف کمال متابعت کی اور ارادہ کرتی ہون وہ حاضر ہونی جماعت کا ع ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او قال فلیعتزل مسجدنا او لیقعد فی بیتہ وان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم اتی بقدر فیہ خضرات من بقول فوجد لہا ریحا فقال قربوہا الی بعض اصحابہ وقال کل فانی اناجی من لا تناجی
متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی کہاوی لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہیی کہ یکسو رہی ہم سی یعنی
نہ حاضر ہو مجالسون ہماری مین یا فرمایا پس چاہیی کہ یکسو رہی مسجد ہماری سی یا فرمایا بیٹہہ رہی اپنی گہر مین اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگی لائی گئی ایک ہانڈی کہ اوسمین
تہا ہرا ہرا قسم ترکاریون کی سی یعنی لہسن اور پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اوسمین بو فرمایا یعنی بعض خدام سی کہ لیجاو اوسکو یعنی فلانی شخص کی پاس اور اشارہ کیا
طرف ایک شخص کے اپنی اصحاب مین سی کہ حاضر تہا اور فرمایا یعنی اوس شخص کی طرف التفات کرکی کہا مین نہین کہاتا اسلیی کہ مین سرگوشی کرتا ہون اوس شخص سی
کہ نہین سرگوشی کرتا تو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مسجد ہمارا مین ظاہر لفظ مفرد سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم مسجد نبوی کی لیی ہی اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطی تعظیم
کی لیکن جبکہ مشترک ہی علت حکم کی مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگون اور علما کی یہی حکم ہی اور احتمال ہی کہ مراد
جنس ہو اور بعضی روایات مین مساجد بہی آیا ہی وہ صریح ہی سب مساجد کی لیی اور راوی یقعد مین لفظ او اگر شک راوی کا ہی تو مراد یہہ کہ آنحضرت نی فلیعتزلنا

فرمایا یا فلیعتزل مسجدنا فرمایا یا فرمایا من اکل ثوما او بصلا فلیقعد فی بیتہ یعنی چاہیے کہ گھر میں اپنے بیٹھے اور کسیکے ساتھ صحبت نرکھے کیا مسجد میں کیا غیر مسجد میں
اور احتمال ہے کہ او شک راوی کا نہو بلکہ تنویع و تقسیم کیلیے ہو اور متعلق ساتھ لفظ ثانی کے یعنی فلیعتزل مسجدنا کے ہو اور معنی یہہ ہون کہ بعد کہانے اونکے مسجد میں
آنا مکروہ ہے کہ وہان حضور ملائکہ اور رسول اور صحابہ کرام کا ہے لیکن عوام لوگونسے صحبت کہتے مباح ہے یا یہہ ہے نکرے اور گھر کے گوشہ مین بیٹھے اور مطلق صحبت
ترک کرے کہ یہہ اولی تر ہے اور اوس شخص سے کہا یعنی حضرت جبرئیل اور اور فرشتون سے او معنی یہہ ہین کہ مین کلام کرتا ہون اوسنے اور تو نہین کلام کرتا اونسے پس
جائز ہے واسطے تیرے وہ چیز کہ نہین جائز واسطے میرے اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ آدمی کو چاہیے کہ رعایت حال مصاحب اپنے کی اور خوشی اوسکی کرے + ح ع

وعن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ رواہ البخاری

اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنے طعام کو برکت دیجاویگی واسطے تمہارے
اوسمین نقل کیے یہہ بخاری نے **ف** یعنی جو چیز کہ پیمانہ مین آتی ہے قسم غلہ سے وسکو وقت قرض دینے لینے کی اور بیچنے اور مول لینے کی اور پکانے کیلیے دینے کی ناپ
تول کر دیا لیا کرو تا اندازہ اوسکا معلوم ہو اور افراط و تفریط سے بچا اور بحکم شارع کے اوسکو بہت زیادہ خیر و برکت کی خاصیت ہے خصوصًا جبکہ رعایت کرے سنت
کی اور قصد کرے بجا آوری حکم آنحضرت کا کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی قاری نے مثل اسکی تقریر مظہر کی نقل کرکر لکھا ہے کہ اگر تو کہے کیونکر تطبیق ہو اس حدیث میں اور
اوس حدیث مین کہ روایت کیگئی ہے حضرت عائشہ رضسے کہ اونہون نے کہا انتقال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسحال مین کہ نہین تہا میرے پاس کچہہ کہ کہاوے وسکو
جاندار سواے تہوڑے سے جو کے کہ بخاری مین تہے پس مین اوسمین سے ایک مدت تک کہاتی رہی پہر مین نے اوسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت وسکی جواب اسکا یہہ ہے
کہ ماپنا وقت بیع و شرا کے مامور بہ ہے واسطے اقامت عدل کی اور اوسمین خیر و برکت ہوتی ہے اور وقت خرچ کرنیکے احصا و ضبط ہے اور وہ منہی عنہ ہے فرمایا حضرت
نے منہ خرچ کر اے بلال اور مت ڈر کہ صاحب عرش سے کمی کرنیکا

وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفع مائدتہ قال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا رواہ البخاری

اور روایت ہے ابی امامہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے جسوقت کہ اوٹہایا جاتا دسترخوان اونکا یعنی کہانا کہا چکتے فرماتے حمد ہے واسطے اللہ کے حمد بہت
پاکیزہ یعنی خالی ریا و سنائی سے برکت کی گئی اوسمین یعنی حمد با برکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہو نہ کفایت کی گئی اور نہ متروک اور نہ بے پروائی ہوا وسے اے رب ہمارے
نقل کی یہہ بخاری نے **ف** غیر مکفی اسکو کئی طرح پر علمانے تصحیح کیا ہے اور معنی اوسکے بیان کیے ہین اگر سب تقریر بیان کیجاوے تو تطویل ہوتا ہے مجمل وسکا
یہہ ہے کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑہا ہے اور منصوب یا ایک کو منصوب اور دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہہ کہ یہہ یا تو صفات احوال حمد کی ہین یعنی حمد کہ
کفایت نہ کیجاوے وسے اور نہ متروک ہے اور نہ استغنا ہووے اوسے بلکہ لازم ہو بطریق دوام کے بسبب متواتر ہونے نعمتونکے یا صفات طعام کی ہین کہ اوسے بہی کفایت
اور ترک اور استغنا نہیں یا صفات پروردگار تعالی کی ہین کہ ساتہہ کسی چیز کے وسے کفایت نہین کرسکتا اور وہ کافی ہے سب سے اور ترک کرنا طلب قرب وسکا
اور استغنا فضل اوسکے سے نہین کرسکتے + ح

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیہا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا رواہ مسلم

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی راضی ہوتا ہے بندے سے بسبب اسکے کہ کہاوے لقمہ اور حمد کرے اوسکی او سیر یا پیوے ایک بار پینا پس حمد کرے اوسکی اوسپر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اکلہ ساتہہ
زبر ہمزہ کے ہے یعنی ایک بار کہانا یہانتک کہ سیر ہو اور روایت کیا گیا ہے ساتہہ پیش ہمزہ کی ہے معنی لقمہ کے +

وسنذکر حدیثی عائشۃ وابی ہریرۃ ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا فی باب فضل الفقراء ان شاء اللہ تعالی

اور ذکر کرینگے ہم دو حدیثین عائشہ کی اور ابی ہریرہ کی ابتدا اونکی یہہ ہے ما شبع آل محمد وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا بیچ باب فضل فقرا کے اگر چاہے گا

اللہ تعالی یعنی مصابیح مین یہہ دونون حدیثین کتاب الاطعمہ مین مذکور ہین اور یہنی وہان ذکر کی ہین

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ایوب قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب طعام فلم ار طعاما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا ولا اقل برکۃ فی آخرہ فقلنا یا رسول اللہ کیف ہذا قال انا ذکرنا اسم اللہ حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ فاکل معہ الشیطان رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نزدیک کیا گیا کہانا پس دیکہا مینی کوئی کہانا کہ زیادہ تر ہو برکت مین اوس کہانی سی بیچ ابتدائی وقت کہانی ہمارے کی اور نہ دیکہا مینی کمتر برکت مین بیچ آخر وقت کہانی اوسکی کہا ہمنی یا رسول اللہ کیونکر تہا حال اوس کہانی کا کہ اول مین لیتی برکت کہتا تہا اور آخر مین ایسا بی برکت ہوا فرمایا تحقیق ذکر کیا تہا ہمنی نام اللہ کا اوسوقت کہ کہانا شروع کیا تہا ہمنی پہر بیٹہا آخر مین وہ شخص کہ کہایا اور نہ نام لیا خدا کا پس کہایا ساتہہ اوسکی شیطان نی یعنی بسبب ترک کرنی نام خدا کی پس اس سبب سی یہہ بی برکتی آخر مین ہوئی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** ذکر کیا تہا ہمنی نام اللہ کا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ سنت بسم اللہ کہنی کی حاصل ہوتی ہی ساتہہ بسم اللہ کہنی کی لیکن زیادتی الرحمن الرحیم کی افضل ہی اور مستحب ہی بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جنبی و حائض اور نفسا کو بہی ہی اگر نہ قصد کرین ساتہہ اوسکی تلاوت کا و الاحرام ہی اور نہین مستحب ہی بیچ کہانی مکروہ و حرام کی بلکہ اگر بسم اللہ کہی شراب پینی پر تو کافر ہوتا ہی اور کہانا شیطان کا محمول ہی حقیقت پر نزدیک جمہور علما اگلی پچہلونکی اور بعضی علما کا قول جواز پر نقل کیا گیا کہ بسم اللہ ایک کی جماعت مین سی کافی ہی واسطے ہر ایک کو بسم اللہ کہنی شرط نہین یہہ حدیث صحیح ہے اونہ ع ح

وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر اللہ علی طعامہ فلیقل بسم اللہ اولہ وآخرہ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا اور بہول جاوی نام لینا اللہ کا اپنی کہانی پر یعنی ابتدا مین اور یاد آوی درمیان مین پس چاہیے کہ کہی بسم اللہ اولہ وآخرہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** نام لینا اللہ کا اسی سی معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہی ابتدائی کہانی مین و لیکن بسم اللہ افضل ہی اور محیط مین ہے کہ اگر کہی لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہد ان لا الہ الا اللہ ابتدای وضو مین تو ہوتا ہی ادا کرنیوالا سنت کا اور اسیطرح کہانا مین اور اگر بسم اللہ کہنی بہول جاوی ابتدای وضو مین پہر کہی درمیان وضو مین تو نہین حاصل ہوتی سنت بخلاف کہانی کی + ع و

وعن امیۃ بن مخشی قال کان رجل یاکل فلم یسم حتی لم یبق من طعامہ الا لقمۃ فلما رفعہا الی فیہ قال بسم اللہ اولہ وآخرہ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ما زال الشیطان یاکل معہ فلما ذکر اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ رواہ ابو داود اور روایت ہی امیہ بن مخشی سی کہ کہا تہا ایک شخص کہاتا تہا پس نام لیا اللہ کا یہانتک کہ نہ باقی رہا اوسکی طعام مین سی مگر ایک لقمہ پس جب اوٹہایا اوس لقمہ کو طرف منہ اپنی کی کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ پس ہنسی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا ہمیشہ شیطان کہاتا تہا ساتہہ اوسکی پس جب نام لیا اللہ کا نکال ڈالی وہ چیز کہ بیچ پیٹ اوسکی تہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ قی کرنی محمول ہی حقیقت پر یا مراد یہہ ہی کہ برکت جو جاتی رہی تہی بسبب ترک کرنی بسم اللہ کی اوسکو پہیر دیا گویا کہ وہ اوسکی پیٹ مین امانت تہی پس جبکہ بسم اللہ کہی پہر آئی طرف طعام کی ع و ع

وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتی طعام اپنی سی کہتی سب تعریف واسطی اوس اللہ کے کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعم الشاکر کالصائم الصابر رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی عن سنان بن سنۃ عن ابیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا کہا کر شکر کرنیوالا مانند روزیدار صبر کرنیوالے کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان ابن سنہ سے کہ نقل کی انہی باپ سے **ف** ادنی درجہ شکر کا یہہ ہی کہ بسم اللہ کہی جب کہانا شروع کری اور حمد کری جب فارغ ہو اور ادنی درجہ صبر کا یہہ ہی کہ باز رکہی نفس کو مفسدات صوم سے اور روزہ دار روزیدار اگر یہہ تشبیہ اصل ثواب مین ہی کہ دونون اصل ثواب مین شریک مین یہہ کہ تشبیہ ہی مقدار مین یہہ ایسا ہی جیسے کہا جاتا ہی زید کعمرو معنی اسکی یہہ ہین کہ زید شابہ عمرو کی ہی بعض خصلتون مین یہہ کہ ہم شل ہی سب خصلتون مین اور اسمین شعار ہی اسیر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سی کیونکہ مشبہ بہ توی ہی مشبہ سی ۱۲ **وعن** اَبِي اَيُّوبَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتی اور پیتی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی کہلایا اور پلایا اور بسہولت حلق سی اوتارا اوسکو اور کی واسطی اوسکی راہ نکلنی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰىةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی سلمان سی کہ کہا پڑہا مینی توریت مین یعنی پہلی اسلام لانی کی یہہ کہ تحقیق سبب برکت کہانیکا وضو کرنا ہی بعد اوسکی پس ذکر کیا مینی یعنی یہہ مضمون توریۃ کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برکت کہانیکی وضو ہی پہلی اوسکی اور وضو پیچہی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** مراد وضو سی پہلی کہانی کی ہونا ہاتہونکا ہی اور بعد کہانی کی دونون ہاتہون اور منہ کا ہی اور برکت طعام کی سبب پہلی وضو کی یہہ ہی کہ اوسکی سبب سے کہانی مین زیادتی ہوتی ہی اور بعد کہانی کی وضو سی برکت یہہ ہی کہ اوسکی سبب سے سکون ہوتا ہی نفس کو اور سبب ہوتا ہی وہ طاعات اور تقویۃ کا عبادات مین اور اخلاق پسندیدہ مین اور افعال نیک مین ۱۲ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی پاخانہ سی پس آگی لایا گیا اونکی کہانا پس کہا صحابہ نی کیا نہ لاوین ہم تمہاری واسطی پانی وضو کا فرمایا سوا اسکی نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یعنی بطریق وجوب کی ساتھہ وضو کی یعنی بعد حدث کی جسوقت کہڑا ہوون مین طرف نماز کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی یعنی ابن عباس سے اور نقل کی ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سی **ف** جسوقت کہ کہڑا ہوون مین الخ یعنی ارادہ کرون مین کہڑا ہونیکا واسطی نماز کی اور یہہ باعتبار اغلب کی ہی الا واجب ہے وضو وقت ارادہ تلاوت اور چہونی مصحف مجید کی اور بحالت طواف کی اور گویا کہ سمجہی آنحضرت نی صحابہ سے اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلی کہانی کی واجب ہے پس نفی کی آنحضرت نی خوب طرح کلام حرف حصر کا اور یہہ منافی نہین ہی جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو پس مراد وضو سی وضو نماز ہی وضو طعام اور یہہ ظاہر ہی اور سیاق حدیث ہی اسی پر دلالت کرتا ہی اور اگر مراد وضو سے بیچ جملہ الا ناتیک بوضوء وضو طعام کہین اور بیچ جملہ انما امرت بالوضوء کی وضو نماز تو یہہ بہی ہو سکتا اور چونکہ دہونا ہاتہونکا اول کہانی کی سنن اور آداب سی ہی وجہ ترک کیا اوسکو تعلیم جواز کی ہی اور حاصل معنونکا یہہ ہوگا کہ یہہ وضو یعنی دہونا ہاتہونکا اول کہانی کی کہ تم سمجہی خواستگاری ہو واجب اور مامور نہین اگر کرون تو ضرر نہین کہتا ہان کہ ہل وضو ایک اور ہی کہ وہ وضو نماز ہی اور وہ واجب ہے ۱۲ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْكُلْ مِنْ اَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلٰكِنْ يَاْكُلْ مِنْ اَسْفَلِهَا

فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاهَا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ لایا گیا روبرو حضرت کی پیالہ ثرید کا پس فرمایا کہ کہاؤ کناروں اوسکی سی اور نہ کہاؤ درمیان اوسکی سی اسلیکہ برکت اوترتی ہی اوسکی درمیان مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابی داؤد کی آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا کہانا پس نکہاوی اوپر کی اوسکی سی لیکن کہاوی اوسکی نیچی سی اسلیکہ برکت اوترتی ہی اوپر اوسکی سی **ف** ثرید اوسکو کہتی ہین کہ ٹکڑی روٹی کی توڑکر شوربی مین بھگو دی اور کناروں اوسکی سی مین مقابلہ جمع کا ساتھ جمع کی ہی یعنی کہاوی ایک شخص جانب اوسکی سی اور برکت اوترتی ہی اوسکی درمیان مین اسلیکہ درمیان افضل جگہہ ہی پس لائق تری تہہ اوترنی خیر و برکت کی اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکہنا اوسکا آخر کہانی تک مناسب ہے واسطی بقاء برکت کی طعام مین اور فنا کرنا اوسکا خوب نہین اور اوپر اور نیچی سی ظاہر یہہ ہی کہ مراد اوپر سی درمیان ہی اور نیچی سی مراد ہی کنارہ یعنی اپنی آگی سی کہاوی ؛ ح **وعن عبد اللہ بن عمرو** قَالَ مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا نہین دیکہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی ہوی تکیہ لگاکر کبہی اور نہ چلتی پیچہی حضرت کی دو آدمی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** تحقیق تکیہ لگانی کی اوپر ہوچکی ہی اور دو آدمی چلتی یا زیادہ دو سی یعنی حضرت بسبب نہایت تواضع کی صحابہ سی آگی بڑہکر چلتی تہی جیسی کہ روش بادشاہون اور متکبرون کی ہی بلکہ درمیان مین چلتی تہی یا پیچہی اونکی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی سوق اصحابہ اور دو کی قید سی معلوم ہوا کہ کبہی ایک آدہ آدمی بسبب کسی غرض کی پیچہی حضرت کی ہوتا تہا بنا بر ضرورۃ کی اور یہہ منافی تواضع کی نہین ؛ ح ع **وعن عبد اللہ بن الحارث** بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰى اَنْ مَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا لائی گئی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی اور گوشت اس حالت مین کہ حضرت تہی مسجد مین پس کہایا حضرت نی اور کہایا ہمنی ساتہہ اونکی پہر کہڑی ہوئین نماز پڑہی حضرت نی اور نماز پڑہی ہمنی ساتہہ اون کی اور نہ زیادہ کیا ہمنی اسپر کہ پونچہہ ڈالی ہمنی ہاتہہ اپنی ساتہہ کنکریون کی کہ مسجد مین تہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی بعد کہانی کی پانی سی ہاتہہ دہوئی ہمنی یا تو اس سبب سے کہ اوسمین چکنائی نہ تہی یا بسبب تعجیل نماز کی یا بسبب ترک تکلف کی اور عمل کرنی کی رخصت پر غیر واجب مین جیسا کہ وہ بہی محبوب الہی ہی جیسا کہ عمل کرنیکی عزیمت پر اکثر اوقات مین احیاء العلوم مین بعضی صحابہ سے نقل کیا ہی کہ کہا اونہون نی تہی ہم بعد کہانی کی ملتی پاؤن تلی یعنی کہا کرتی تہی ہم ٹکڑیون سی پونچہہ لیتی تہی جیسی کہ وہاں سی پونچہتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ لفظ لم نزد اور مسحنا ساتہہ صیغہ متکلم مع الغیر کی شامل آنحضرت اور صحابہ کو ہی سب کو واللہ اعلم اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ طعام کہانا مسجد مین جائز ہی اور یہہ اکثر حدیثون مین آیا ہی خصوصا کہانا کہجورون اور مانند اونکی کا اور لکہا ہی علمائی کہ جائز ہونا اوسکا مقید ہے ساتہہ اوسکی کہ آلودہ نہو ساتہہ اوسکی مسجد الاحرام مکروہ ہی اور کتب فقہ مین لکہا ہی کہ غیر معتکف مسجد مین کہاوی پیوی نہین اور نہ سووی اور نہ خرید و فروخت کری کہ مکروہ ہی مگر مسافر ہو کہ سوای مسجد کی ٹہکانا نہین رکہتا ہو اور کہا ہی علمائی کہ آدمی کو چاہیی کہ وقت داخل ہونی مسجد کی نیت اعتکاف کی کر لیا کری تا یہہ چیزین مباح ہو وین اور ثواب پاوی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی تحت قول اکل و اکلنا معہ کے لکہا ہی کہ شاید حضرت معتکف ہون گی یا مہمانون کی ساتہہ کہایا ہو یا بیان جواز کی لیی کہ وہ مباح ہی اگر نہ آلودہ ہو مسجد ؛ ح ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس گوشت پس اوٹہا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تہا دست خوش آتا حضرت کو پس دانتون سی نوچ کر کہایا اوسمین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اسطرح کہانا حضرت کا بسبب بے تکلفی اور تواضع کے تہا پس مستحب ہوا اسطرح کہانا اور طیبی نی کہا کہ دوست رکہنا حضرت کا گوشت دست کو

اس سبب سے ہتا کہ گلتا خوب ہی اور جلد ہضم ہوتا ہی اور زیادہ لذیذ ہوتا ہی یا اسلیے کہ دور ہوتا ہی نجاست کی جگہونسی اور شمایل ترمذی مین حضرت عائشہ
سی نقل کیا ہی کہ کہانہ تہا گوشت دست کا محبوب تر حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نپاتی تہی مگر بعد ایک مدت کی اور گوشت دست کا گلجاتا ہی پسند رکہتی تہی
اوسکو اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لذیذ ترین اور خوشترین گوشتونکا گوشت پشت کا ہے ح ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّکِّیْنِ فَاِنَّہٗ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ وَانْہَسُوْہُ فَاِنَّہٗ اَہْنَأُ وَاَمْرَأُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
الْاِیْمَانِ وَقَالَا لَیْسَ ہُوَ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کاٹو گوشت کو ساتھ چہری کی یعنی چہری
سی کاٹ کرنہ کہاؤ اسو اسطی کہ یہہ ہی فعل عجمیونکا اور دانتونسی نوچ کر کہاؤ اوسکو کسو اسطی کہ دانتونسی کہانا لذیذ تر اور خوب گوارا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور
بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا دونون نی کہ یہہ حدیث نہین قوی یعنی باعتبار سند کی بلکہ ضعیف ہی **ف** عجمی کہتی ہین سوای عرب کو اور یہان اہل
فارس مراد ہین کہ وہان کی لوگ از راہ تکبر کی چہریونسی کاٹ کر کہاتی تہی اور کبہی حضرت سی بہی چہریسی کاٹ کر کہانا ثابت ہوا ہی پس تطبیق یہہ ہے کہ اگر گوشت
نرم و پختہ ہو دانتونسی کہاوی چہریسی کاٹ کر نہ کہاوی اور اگر سخت ہو جائز ہی چہریسی کاٹ کر کہانا اور نہی اسمین تنزیہی ہی م ع **وعن** اُمِّ الْمُنْذِرِ
قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَۃٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ وَعَلِیٌّ مَعَہٗ
یَاْکُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَہْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّکَ نَاقِہٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَہُمْ سِلْقًا وَشَعِیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مِنْ ہٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّہٗ اَوْفَقُ لَکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ام المنذر انصاریہ سی کہ کہا آئی
میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتہہ اونکی تہی حضرت علی اور ہمکہان خوشی کہجور کی لٹکی ہوئی تہی پس شروع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانا اوسمین
سی اور حضرت علی بہی حضرت کے ساتہہ کہانی لگی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی باز رہ اوسکی کہانی سی ای علی سو اسطی کہ تو نقاہت رکہتا
ہے یعنی ابہی بیماری اوٹہی ہوا ور نقیہ ہو پرہیز ضرور ہی کہا ام منذر نی کہ پس تیار کیی مینی اونکی لیی یعنی حضرت کی لیی اور اونکی ہمراہیونکی لیی چقندر اور جو پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی اسمین سی کہا اسلیی کہ تحقیق یہہ بہت موافق ہی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف**
اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضرور ہی بلکہ کہا بعض اطبا نی کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہی اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہی
م ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ الثُّفْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی انس رض کی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تہا اونکو بچی کا کہانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین م
ف طریقہ آنحضرت کا تہا کہ اور کی حاجتونکو اپنی حاجت پر مقدم رکہتی تہی پس پہلی اوپر کا کہانا اہل و عیال کو اور مہمانونکو اور محتاجونکو بانٹ دیتی تہی اور
جو بچا نیچے کا کہانا وہ اپنی لیی رکہتی بسبب عایت کرنی طریق تواضع اور صبر کی اور اسمین دہی کثر اغنیا متکبرین پر کہ عار کرتی ہین نیچی کی کہانی سی اور
پہینک دیتی ہین اوسکو م ع **وعن** نُبَیْشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَۃٍ فَلَحِسَہَا اسْتَغْفَرَتْ
لَہُ الْقَصْعَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی نبیشہ سی انہوں نی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ کہاوی پیالہ مین پہر چاٹی اوسکو استغفار کرتا ہی واسطی اوسکی پیالہ نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ پیالہ حقیقت میں استغفار کرتا ہی اور لکہا
ہی علما نی کہ چاٹنی سی تواضع اور رہی ہوتا ہی تکبر سی اور وہ سبب مغفرت گناہون کا ہی اور اضافت استغفار کی پیالہ کی طرف اسلیی ہے کہ وہ سبب
ہوا استغفار کا م ح **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِیْ یَدِہٖ غَمَرٌ لَمْ یَغْسِلْہُ

فَاَصَابَهٗ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ رات گذاری اسحال مین کہ اوسکی ہاتھہ مین ہو چکناہی کہ نہ دہویا اوسکو پس پہونچی اوسکو کوئی چیز یعنی ایذا دینی والون جانورون مین سی کہ طعام کی بو پر اور چکناہی پر آتی ہین پس ملامت کری وہ مگر اپنی تئین یعنی چکنی ہاتھون سو کہ آپ سبب ہوا اس ایذا کا ہو انقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا محبوب ترین طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثرید روٹی سی اور ثرید حیس سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ثرید روٹی سی یعنی ٹکڑی روٹی کی شوروی مین بہیگی ہوئی اور حیس اوس طعام کو کہتی ہین کہ خرما اور روغن اور آٹی یا قروت سی بناتی ہین مانند مالیدہ کی ہو وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہی اور بدن کو ملو اوسکو اسلیی کہ یہہ روغن نکلتا ہی درخت بابرکت سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** درخت بابرکت سی کہ نام اوسکا زیتون ہی اوسمین خیر اور برکت اور منافع بہت ہوتی ہین اور شجرہ مبارک بیچ آیۃ اللہ نور السموات والارض آخر آیۃ تک مین مذکور ہی یہی درخت مراد ہی کہ بہتر اوسکا زمین شام مین ہوتا ہی اور سورہ والتین والزیتون مین اسکی قسم کہائی ہی اللہ تعالی نی اور عرب خصوصًا اہل شام شیرین اوسکی کو کہاتی ہین اور تلخ کو چراغ مین جلاتی ہین اور بدن پر ملتی سی بدنکو بہت منفعت ہوتی ہی ۱۲ وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا آئی میری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیری پاس ہی کچہہ یعنی کہانا کہا مینی نہین کچہہ کہانا مگر روٹی خشک اور سرکہ پس فرمایا لی آ اوسکو نہین خالی لاون سی وہ گہر کہ اوسمین سرکہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** حضرت نی طلب کیا ام ہانی سی طعام مذکور اونکی خوشی خاطر کیلیی اور اوسلیی آگاہ کرینکی اور پر قناعت کرینکی اوپر قوت پر کہ حاضر ہی ۱۲ وَعَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ وَاَكَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی یوسف بن عبد اللہ بن سلام سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پہر رکہی اوسپر کہجور اور فرمایا یہہ کہجور سالون ہی اس روٹی ٹکڑی کا نقل کی یہہ ابوداؤد نی وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِيْ وَقَالَ اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُوْدٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ اَخَا ثَقِيْفٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلْيَجَاْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا بیمار ہوا مین بیمار ہونا شدید آئی میری پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنی میری پس رکہا ہاتہہ اپنا درمیان دونون چہاتیون میری کی یعنی میری سینہ پر یہانتک کہ پائی مینی سردی دست مبارک کی اپنی دل پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہی کہ درد دل رکہتا ہی جا حارث بن کلدہ کی پاس کہ قبیلہ ثقیف مین کا ہی اسلیی کہ وہ شخص طب جانتا ہی پس چاہیی کہ لیوی وہ سات کہجورین عجوہ مدینہ سی کہ افضل اقسام کہجورون سی ہی پس چاہیی کہ کوٹی اونکو گٹہلیون سمیت پہر چاہیی کہ رکہی اونکو تیری منہ مین نقل کی یہہ ابوداؤد نی + **ف** اگر کوئی کہی کہ کیا حکمت ہے کہ حکم فرمایا حضرت نی اوسکو طبیب کے پاس جانیکا اور آپ بیان علاج کا کیا اور یہہ بیان علاج کی دوا کی بنانیکو جوالی

حلیم نے کیا جواب اوسکا یہہ ہے کہ اول آپ نے حوالہ طبیب کا کیا تا وہ کچہہ علاج کرے اور پہر جبکہ علاج آسان یاد آیا لا اوسمین نفع جلد ہے از راہ شفقت کے
بیان فرمایا اور یہہ جو فرمایا کہ طبیب وسکو علاج وردرا زمین ڈالے اور چونکہ بنانا اوسکا اور کیفیت استعمال وسکی طبیب کو آسان تہی اوسکی حوالہ فرمایا اور لکہا ہے علماء نے
کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ رجوع کرنا اور مشاورت کرنی طبیب کا فرسی جائز ہے اسلیے کہ ابن حارث بن کلدہ ابتدا اسلام مین مراہے اور اسلام لانا اوسکا ثابت
نہین ہوا ہے ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ
يَقُوْلُ يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاتے خربوزہ ساتہہ کہجور تازہ کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابوداود نے یہہ کہ فرماتے
حضرت توڑی جاتی ہے گرمی اسکی یعنی کہجور کی ساتہہ سردی اوسکی کے یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتہہ گرمی کہجور کی اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب
ہے ف کہا طیبی نے کہ شاید مراد خربزہ سے خربزہ کچا ہے کہ وہ بارد رطب ہوتا ہے الا پختہ گرم ہے لیکن باوجود اسکی بہ نسبت کہجور کی سرد ہے اور کہا جمہور نے
کہ مراد بطیخ سے تربوز ہے کہ وہ سرد ہوتا ہے ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهٗ
وَيُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا لائی گئی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہجور کہنہ کہ اوسمین کیڑے پڑے ہوے
تہے پس شروع کیا حضرت نے کہ چیرتے تہے وسکو اور نکالتے تہے کیڑے اوسمین سے نقل کی یہہ ابوداود نے ف اور روایت کیے طبرانی نے ساتہہ اسناد حسن کی ابن عمر سے بطریق
مرفوع کی کہ منع فرمایا حضرت نے چیرنے کہجور کیسے پس نہی محمول ہے کہجور نئی پر واسطی دفع وسوسہ کی یا کرنا اوسکا محمول ہے بیان جواز پر اور نہی تنزیہی ہے اور
کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ طعام نجس نہین ہوتا کیڑے پڑنے سے انتہی اور مطالب المومنین مین لکہا ہے کہ اگر کیڑا ہے سرکہ مین یا سیب مین پڑ گیا ہو تو حلال
ہے اسلیے کہ احتراز اوس سے ممکن نہین لیکن جب جدا کیا گیا تو حکم اوسکا حکم مکہی اور بہڑ اور ریشہ اور ہر جانور کا ہے کہ خون بہتا نہین رکہتا کہ کہانا اوسکا حرام
اور گر پانی اور کہانے مین مر جاوے تو پلید نہین ہوتا ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ
فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ فَسَمّٰى وَقَطَعَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ غزوہ
تبوک کے پس منگوائی چہری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نے ف یہہ مثل بسم اللہ کہنے کی ہے اول طعام مین نہ اول ذبح مین جیسا کہ بعضے
عوام الناس گمان کرتے ہین اور کہا مظہر نے کہ اسمین دلیل ہے اوپر طہارت پنیر کی اسلیے کہ اگر وہ نجس ہوتا تو پنیر بہی نجس ہوتا کیونکہ پنیر نہین بنتا بدون اوسکی ؛
ع ع وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ
اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ اور روایت ہے سلمان سے کہ کہا پوچہی گئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گہی سے اور پنیر سے اور پوستین سے یا گورخر سے پس فرمایا حلال وہ چیز ہے کہ حلال کی اللہ نے اپنی کتاب مین یعنی بیان کیا حلال ہونا
اوسکا اپنی کتاب مین اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے اپنی کتاب مین اور جس چیز سے کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہی نہ حرام پس وہ اوس قسم سے ہے کہ معاف
کیا اوس سے یعنی استعمال کرنے اوسکی سے اور مباح کیا کہانا اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ حدیث موقوف
ہے ف یعنی ان تین چیزونکا حکم پوچہا کہ آیا حلال ہین یا حرام ایک تو گہی کو پوچہا ظاہرا ابتدا اسلام مین شبہہ اہوگا اوسکی حلال ہونے مین بعضے آدمیونکو
اسلیے پوچہا دوسری پنیر کو پوچہا کہ وہ جگہہ اشتباہ اور سوال کی ہے کہ جستہ سے بنتا ہے اور تیسری پوچہا فرا کو کہ ساتہہ زبر فا اور الف ممدودہ کی ہے اور
اکثر شراح نے اس لفظ کو کہا ہے جمع فرا کی کہ ساتہہ زبر فا اور الف مقصورہ کے ہے بمعنی گورخر کی اور بعضون نے جمع فروکی کہا بمعنی پوستین کے

چنانچہ اسلیے نقل کی اس حدیث کو باب اللباس مین لایا ہی اور اسی سوال کیواسطے حذر کرتی کی فعل اہل کفر سی کہ پوستین جلد مردار کا بناتی تہی بغیر دباغت کی اور یہان
کتاب مین یعنی یہا توضیح بیان کیا یا مجمل ساتہہ قول اسی کی وما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا تاکہ نہ اشکال لازم آوی ساتہہ اکثر اشیا مکی کہ ثابت ہوا
ہی حرام ہونا ساتہہ حدیث کی اور نہین وہ صریح کتاب اللہ مین اور آخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی اسپر کہ اصل اشیا مین اباحت ہی اور موقوف ہی یعنی قول سکوت علما
ہی نص حدیث آنحضرت کی موقوف قول و فعل صحابہ کو کہتی ہین جیسیکہ مرفوع قول و فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ح ع **وعن** ابنِ عمرَ قالَ قالَ
رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وددتُ انَّ عندي خبزةً بيضاءَ من برَّةٍ سمراءَ ملبَّقةً بسمنٍ ولبنٍ فقامَ رجلٌ من القومِ
فاتخذَهُ فجاءَ بهِ فقالَ في ايِّ شيءٍ كانَ هذا قالَ في عكَّةِ ضبٍّ قالَ ارفعهُ رواهُ ابو داودَ وابنُ ماجةَ وقالَ ابو داودَ
هذا حديثٌ منكرٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ نزدیک میری روٹی ہو سفید
گیہون کی ترکی گئی ہو ساتہہ گہی و دودہ کی پس کہڑا ہوا ایک شخص قوم مین سی اور تیار کی روٹی اور اوسکو پہر لایا اوسکو پس فرمایا کس باسن مین تہا گہی اوسکا کہا
گوہ کی چمڑی کی کپی مین تہا فرمایا اوٹہالو اوسکو میرے آگی سی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ابو داود نی کہ یہہ حدیث منکر ہی **ف** حضرت نی
اوسکی اوٹہانیکا حکم کیا بسبب نفرت طبع کی گوہ سی ایسی کہ نہ تہی وہ بیچ زمین قوم آنحضرت کی کی جیسیکہ دلالت کرتی ہی حدیث خالد کی واسطی نجاست جلد اوسکی
والا حکم کر دیتی واسطی پہینکدینی کا اور منع فرماتی اوسکی کہانی سی کذا قال الطیبی او طلب کرنا روٹی کا اور آرزو اسطرح کرنی بسبب خواہش نفس کی مخالف عادت
شریفہ کی تہی اسیلیے ابو داود نی اسکو منکر کہا ہی کذا قال الطیبی اور در صورت صحت اس حدیث کی توجیہ اسکی ممکن ہی کہ کیا یہہ حضرت نی واسطی بیان جواز کی ع
ح **وعن** عليٍّ قالَ نهى رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ عن اكلِ الثومِ الَّا مطبوخًا رواهُ الترمذيُّ وابو داودَ
اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی لہسن کی سی مگر پکا ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** پکنی سی بو جاتی
رہتی ہی اور ایسا ہی حکم ہی پیاز اور مانند اوسکی کا اور نہی اسمین تنزیہی ہی ع **وعن** ابي زيادٍ قالَ سُئلت عائشةُ عن البصلِ فقالت
انَّ اخرَ طعامٍ اكلهُ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ طعامٌ فيهِ بصلٌ رواهُ ابو داودَ
اور روایت ہی ابی زیاد سی کہ کہا پوچہی گئین حضرت عائشہ رض کہانی پیاز کی سی یعنی پکی ہوئی پیاز کا حکم پوچہا گیا کہ حلال ہی یا حرام ہی پس کہا کہ تحقیق آخر
کہانا کہ کہایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ کہانا تہا کہ اوسمین پیاز تہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی پکی ہوئی پیاز تہی اور تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ
حدیثون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی پیاز لہسن نہین کہایا مگر حدیث حضرت عائشہ سی آیا ہی کہ بیچ طعام کی کہایا ہی اور امت کو بہی اس سی منع فرمایا پس بعضی کہتی ہین کہ
نہی خام کی کہانی سی ہی نہ پختہ کی اور صحیح یہہ ہی کہ نہی خام سی بہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور حرام نہین آنحضرت پر اور نہ امت پر اور طحاوی بیچ شرح آثار کی
حدیثین دلالت کرنیوالی اوپر اباحت کہانی پیاز و لہسن اور گندنی اور مانند انکی کی لایا ہی پختہ ہون یا خام اور لکہی ہی کہ کہاوی اور اپنی گہر مین بیٹہی
اور جبتک بو باقی ہو مسجد مین نہ آوی کہ یہہ مکروہ ہی اور کہا مختار ہمارے نزدیک یہی ہی اور قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف و محمد کا بہی یہی ہی اور کہا ابن
ملک نی کہ کہانا آنحضرت کا آخر مین اس طعام کو کہ اوسمین پیاز تہی واسطی تعلیم جواز کی تہا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی واللہ اعلم ع ح
وعن ابنَي بسرٍ السُّلميَّينِ قالا دخلَ علينا رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ فقدَّمنا زبدًا وتمرًا وكانَ يحبُّ
الزبدَ والتمرَ رواهُ ابو داودَ اور روایت ہی دو بیٹون بسر کی سی کہ سلمی تہی کہا دونون نی کہ تشریف لائی ہماری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پس آگی لائی ہم حضرت کی مسکا اور کہجور یعنی اور کہایا حضرت نی اوسکو اور تہی حضرت دوست رکہتی مسکا اور کہجور کو نقل کی یہہ ابو داود نی
وعن عكراشِ بنِ ذؤيبٍ قالَ اُتينا بجفنةٍ كثيرةِ الثريدِ والوذرِ فخبطتُ بيدي في نواحيها واكلَ رسولُ اللهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهٗ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عکراش بن ذویب سی کہا لایا گیا ہماری آگی بڑا پیالہ کہ بہت تہا اوسمین ثرید اور بوٹیان پس ڈالا مینی ہاتہہ اپنا پیالہ کی ہرجانب مین اور کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آگی اپنی سی پس پکڑ لیا ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کے داہنا ہاتہہ میرا پہر فرمایا ای عکراش کہا ایک جگہہ سی یعنی اپنی آگی سی اسلیی کہ تحقیق یہہ ایک قسم کا کہانا ہی پہر لایا گیا ہماری آگی ایک طباق کہ اوسمین کہجورین تہین رنگ رنگ کی پس شروع کیا مینی کہانا اپنی آگی سی اور جولانی کی ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی طباق مین یعنی ہرجانب مین یعنی ہرجانب سی کہاتی تہی بسبب میل طبیعت کے اور واسطی دکہانیکی لوگونکو کہ چاہین تو کہجورین ہرطرف سی کہاوین اور جیسیکہ تعلیم ساتہہ فعل کی کی ساتہہ قول کی بہی کی پس کہا ای عکراش کہا جہان سی چاہی تو اسلیی کہ یہہ یک رنگ نہین پہر لایا گیا ہماری پاس پانی پس دہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون ہاتہہ اپنی اور ملی تراوت اپنی ہاتہہ کی اپنی مونہہ پر اور ہاتہون پر کہنیون تک اور اپنی سر پر اور فرمایا ای عکراش یہہ وضو ہی اوس کہانی سی کہ متغیر کیا اوسکو آگ نی یعنی یہہ وضو ہی بسبب اوس طعام کی ہی کہ پکایا گیا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ایک قسم کا کہانا ہی اور ہرجانب مین یکسان ہاتہہ ہرطرف دوڑانا سوای حرص طمع کی نہین ہی یعنی اگر طعام کئی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہرجانب مین علیحدہ علیحدہ رنگ کا بمقتضای میل طبیعت کے ہرجانب سی کہاتی جبکہ کہانا ایک ہی ہو اور ایک رنگ کا ہو ہرجانب مین ہاتہہ دوڑانا معیوب مکروہ ہی اور جہان سی چاہی تو ظاہر یہہ ہی کہ بیچ کی جگہہ مستثنی ہی اسلیی کہ وہ جگہہ اوترنی برکت کی ہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ نہ کہانا بیچ مین سی مخصوص ہو ساتہہ کہانی یک رنگ کی اور یہہ یک رنگ نہین کہا ابن ملک نی کہ اسی سمجہا گیا کہ اگر میوہ بہی یک رنگ ہو تو ہاتہہ ہرجانب مین دوڑانا نہ چاہیی مانند طعام کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہی جدہر سی چاہی کہاوی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہونچتی اہل بیت اونکیکو تپ لرزہ کرتی تہی حسا کی پس تیار کیا جاتا پہر حکم کرتی اونکو پس پیتی اوسمین سی اور تہی فرماتی تحقیق حسا البتہ قوۃ دیتا ہی دل غمگین کو اور دور کرتا ہی دل بیمار سی رنج بیماری کو جیسیکہ دور کرتی ہی ایک تمہاری یعنی جماعت عورتونکی میل کو ساتہہ پانی کی منہ اپنی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** حسا ایک طعام ہی کہ تیار کیا جاتا ہی آٹی اور پانی اور روغن سی اور کبہی شیرینی بہی اوسمین ڈال لیتی ہین اور اہل مکہ اسی حریرہ ہی کہتی ہین اور تلبینہ بہی کہ جو فصل اول مین ذکر کیا گیا اور حضرت نی خطاب کیا عورتونکو اسلیی کہ مبالغہ کرتی ہین وہ بیچ چہڑانی میل کی اور پاک کرنی منہ کی یا جسوقت کہ فرمایا عورتین حاضر تہین ہ ح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجوہ کہ افضل قسم ہی کہجور کی جنت سی ہی اور اوسمین شفا ہی زہر سی اور کہنبی من سے ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جنت سی ہی یعنی اصل عجوہ کی بہشت سے آئی ہی یا عجوہ بہشت مین ہوگی یا ایسی سودمند اور راحت بخش ہی کہ گویا بہشت سے ہی اور اظہر اور اصوب

معنی اول ہین اور باقی حدیث کا بیان فصل اول مین ہو چکا ہی ۱۲ ح **الفصل الثالث** فصل تیسری عن المغیرۃ ابن شعبۃ قال
ضفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فامر بجنب فشوی ثم اخذ الشفرۃ فجعل یحز لی بہا منہ فجاء
بلال یؤذنہ بالصلوۃ فالقی الشفرۃ فقال مالہ تربت یداہ قال وکان شاربہ وفاء فقال لی اقصہ
لک علی سواک او قصہ علی سواک رواہ الترمذی روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا مہمان ہوا مین ساتھہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات یعنی مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئی ایک شخص کی ہان پس اوس شخص نی ایک بکری ذبح کی اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ بہوننی پہلو اوسکی کی پس بہونا گیا پہر لی آنحضرت نی چہری اور کاٹنی لگی میری لیی ساتھہ چہری کی اوس پہلو مین
سی پس آئی بلال خبر دینی آنحضرت کو نماز کی پس ڈالدی چہری اور فرمایا یعنی بطریق تعجب کی کہ کیا ہوا بلال کو خاک آلودہ ہوون دونون ہاتہہ اوسکی
کہا مغیرہ نی اور تہین لبین اوسکی بڑہی ہوئین پس فرمایا مجہکو کہ کترون مین لبین تیری لیی مسواک پر یا فرمایا کتر لبین مسواک پر نقل کی یہہ ترمذی نی
ف خاک آلودہ ہوون الخ یہہ کنایہ ہی خواری اور فقر سی اور یہہ بد دعا ہی کہ عرب لالاکرتی ہین وقت ملامت کرنیکی کسیکو اور مراد ساتھہ اسکی حقیقت
وقوع اس امر کی نہین معنی کی بلکہ یون ہین بطریق عادت کی بولا کرتی ہین اور مراد نری ملامت اور سرزنش کہتی ہین اور گویا کہ آنحضرتکو ناگوار ہوا آگاہ کرنا
بلال کا ساتھہ نماز کی وقت مشغول ہونیکی طعام مین حالانکہ وقت بہت تہا اور احتمال یہہ ہی ہی کہ فرمایا یہہ آنحضرت نی برعایت حال ضیافت کرنیوالے
کی اور تہین لبین اوسکی الخ معنی اس عبارت کی کئی طرح بیان کیی گئی ہین ایک تو یہہ کہ ضمیر شاربہ کی پہرتی ہی طرف مغیرہ کی کہ راوی حدیث کا ہی اور
ظاہر یہہ تہا کہ کہتا وکان شاربی ساتھہ ضمیر متکلم کی یعنی کہا اور شاربہ کہا ساتھہ ضمیر غائب کے یہہ تفنن کلام مین ہی اسکو اصطلاح اہل معانی کی تجرید والتفات
کہتی ہین پس مراد یہہ ہی کہ تہین لبین میری دراز اور مسواک پر یعنی مسواک ہونٹکی نیچی رکہکر لبونکو جو بیچ کاٹ ڈالون اور یا فرمایا الخ یہہ شک راوی ہے یعنی یا کہا کہ
کاٹ ڈال لبین اپنی مسواک پر رکہکر یعنی انہین کو حکم کیا کہ کاٹ ڈالین لبین اور نہ فرمایا کہ مین کاٹون اور دوسرے توجیہ یہہ ہی کہ ضمیر شاربہ کی حضرت کی طرف
پہرتی یعنی مغیرہ کہتی ہین کہ تہین لبین آنحضرت کی دراز پس فرمایا مجہکو کہ کترون مین اونکو تیری لیی یعنی تیرے تبرک کی لیی کہ تا وہ بال کہ جدا ہون تیری پاس
بطریق تبرک کی رہین یا اون کو کہا کہ کوتاہ کر بال لبون میری کی ۱۲ ح وعن حذیفۃ قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ مرۃ طعاما فجاءت
جاریۃ کانہا تدفع فذہبت لتضع یدہا فی الطعام فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہا ثم جاء اعرابی کانما
یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء
بہذہ الجاریۃ لیستحل بہا فاخذت بیدہا فجاء بہذا الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدہا
زاد فی روایۃ ثم ذکر اسم اللہ واکل رواہ مسلم اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہی ہم جسوقت کہ حاضر ہوتی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی کہانی پر تو
نرکہتی ہم ہاتہہ اپنی یعنی کہانیمین ہاتہہ ڈالتی یہانتک کہ شروع کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس رکہتی تہی ہاتہہ اپنا یعنی بعد ازان ہم ہاتہہ ڈالتی اور ایکبار
اور تحقیق ہم حاضر ہوئی ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکبار ایک کہانی پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ دہکیلی جاتی ہی یعنی گویا کوئی اوسکو ڈالی دیتا ہی کہانے
پر یعنی نہایت بہوک سی بی اختیار کہانی پر گری پڑی پس چاہا کہ رکہی ہاتہہ اپنا کہانی مین یعنی بغیر لینی نام خدا کی پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ہاتہہ اوسکا پہر آیا ایک گنوار گویا دہکیلا جاتا ہی یعنی اوسنی بہی چاہا کہ ہاتہہ ڈالی کہانیمین پس پکڑ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اوسکا بہی
پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہی کہانا اپنی لیی اور قادر ہوتا ہی اوسکی کہانی پر بسبب نہ لینی نام خدا کی کہانی پر اور

تحقيق شيطان لايا اس لڑكى كو اور باعث ہوا اسكى آنى پر تاكہ حلال كرى طعام كو اسى سبب كہانى اس لڑكى كى بغير كہنى بسم الله كى اور پكڑ ليا مينى تہہ اسكا ہاتہہ پہر لايا شيطان اوس اعرابى كو تا حلال كرى كہانيكو سبب اوسكى پس پكڑ ليا مينى تہہ دسكا ہاتہہ قسم ہى اوس ذات پاك كى كہ جان ميرى اوسكى دست قدرت مين ہى تحقيق ہاتہہ شيطان كا ميرى مٹہى مين ساتہہ ہاتہہ اوس لڑكى كى زيادہ كيا حذيفہ نى ياسلم نى ايك روايت مين كہ ذكر كيا آنحضرت نى نام خدا كا اور كہايا كہانا نقل كيا يہہ مسلم نى ف ايك روايت مين بجا ہى مع يدہا كى مع يديها آيا ہى يعنى ساتہہ ہاتہہ لڑكى اور اعرابى كى اور يہہ ظاہر ہى اور روايت يدہا كى مخصوص ساتہہ لڑكى كى ہى اور يہہ منافات نہين كہتا كہ ہاتہہ اعرابى كا ہى ہو سليى كہ اول فرمايا ہى كہ ہاتہہ اعرابى كا ہى پكڑ مينى چونكہ لڑكى اول آئى تہى اور اول ہاتہہ دسكا پكڑا تہا خاص اوسيكو ذكر كيا ۱۲ ح وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اراد ان يشترى غلاما فالقى بين يديه تمرا فاكل الغلام فاكثر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كثرة الاكل شوم وامر برده رواه البيهقى فى شعب الايمان اور روايت ہى عائشہ رض سى يہہ كہ تحقيق پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم نى ارادہ كيا يہہ كہ خريدين غلام پس ڈالين آگى اوسكى كہجورين پس كہائين غلام نى بہت كہجورين پس فرمايا پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم نى يہہ كہ بہت كہانا سبب اور علامت بى بركتى كى ہى اور حكم كيا ساتہہ پہير دينى اوسكى نقل كى يہہ بيہقى نى شعب الايمان مين وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيد اداكم الملح رواه ابن ماجة اور روايت ہى انس بن مالك سى كہ كہا فرمايا پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم نى بہترين لاون تمہارى كا نمك ہى نقل كى يہہ ابن ماجہ نى ف اسواسطى كہ كمتر ہى محنت مين اور قريب ہى طرف قناعت كى اسى سبب سى قناعت كى ہى سير اكثر عارفين نى يہہ نہين منافى ہى اوسكى قول آنحضرت كا سيد الادام فى الدنيا والآخرة اللحم ۱۲ ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضع الطعام فاخلعوا نعالكم فانه اروح لاقدامكم اور روايت ہى انس سى كہ كہا فرمايا پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم نى جسوقت كہ كہانا جاوى يعنى روبرو پس نكال ڈالو پاپوشين اپنى اسليى كہ نكال ڈالنا پاپوشون كا بہت راحت بخشنى والا ہى واسطى قدمون تمہارى كى وعن اسماء بنت ابى بكر انها كانت اذا اتيت بثريد امرت به فغطى حتى تذهب فورة دخانه وتقول انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هو اعظم للبركة رواهما الدارمى —— اور روايت ہى اسما بيٹى ابى بكر كى سى يہہ كہ وہ تہين جسوقت كہ لايا جاتا ثريد نزديك اون كى حكم كرتين اوسكى ڈہانكنى كا پس ڈہانكا جاتا يہانتك كہ جاوى جوش اور غلبہ دہوين اوسكا يعنى شدت گرمى كى موقوف ہوجاتى اور فرماتين كہ تحقيق سنا ہى پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم سى فرماتى جاتا رہنا گرمى كا كہانى مين سى موجب كثرت بركت كا ہى نقل كى يہہ دونون حديثين دارمى نى ف ذكر ثريد كا اتفاقى ہى بسبب اسكى كہ اكثر كہانا وہان كا ثريد تہا اور كہانيكا ہى يہى حكم ہى اور جامع صغير مين يہہ روايت نقل كى ہى ابردوا بالطعام فان الحار لا بركة فيه اور روايت كى بيہقى نى مرسل نہى عن الطعام الحار حتى يبرد ۱۲ ح ع وعن نبيشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكل فى قصعة ثم لحسها تقول له القصعة اعتقك الله من النار كما اعتقتنى من الشيطان رواه رزين اور روايت ہى نبيشہ سى كہ كہا فرمايا پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم نى جو شخص كہ كہاوى پيالہ مين پہر چاٹ لى اوسكو كہتا ہى واسطى اوسكى پيالہ يعنى زبان حال سى اور ظاہر يہہ ہى كہ كہتا ہى بزبان قال كہ آزاد كرى تجكو اللہ آگ دوزخ سى جيسا كہ آزاد كيا تو نى مجكو شيطان سى يعنى كہانى اوسكى سى يا خوش ہونى اوسكى سى نقل كى يہہ رزين نى ف اور ترمذى اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمى كى روايت مين آيا ہى استغفرت له القصعة اور روايت كيا طبرانى نى عرباض سى من لعق الصحفة ولعق اصابعه اشبعه الله فى الدنيا والآخرة جو كہانا لگا ہى اوسكى پيالہ ہى مغفرت مانگتا ہى اوسكى لى پيالہ جو كوئى كہ كہائى ركابى اور چاٹى اور انگليان اپنى سير كرى اوسكو اللہ دنيا اور آخرت مين

ع باب الضيافة باب ہى بيچ بيان فضيلت ضيافت اور آداب اوسكى اور آداب مہمان اور مہمانى كرنيوالى كى ف ضاف مہمان ہوا اضاف مہمانى كى ضيف مہمان مضيف ميزبان اور مختار جمہور كى نزديك يہہ ہى كہ رعايت حق ضيافت كى مكارم اخلاق اور

مستحباب سی ہی چنانچہ اکثر محدثین دلالت کرتی ہین یا سپر اور بعضون کی نزدیک مہمانی ایک وزکی واجب ہی اور بعد اوسکی مستحب اور ضیافت آٹھہ قسم پر ہی چنانچہ بیان اوسکا باب الولیمہ کی ابتدا مین ہی ؛ ح **الفصل الاول** فصل پہلی عن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن قیامت کی پس چاہیی کہ اکرام کری مہمان اپنی کا اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور روز آخرة کی پس ایذا دی اپنی ہمسایہ کو اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور روز آخرة کی پس چاہیی کہ کہی بہلی بات یا چپ رہی اور ایک روایت مین بعض بخاری کی بدلی جار کی یعنی بدلا اوس جملہ کی کہ اوسمین ذکر جار کا ہی یہہ آیا ہی جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرة کی پس چاہیی کہ ملاپ رکہی ناتی اپنی کو یعنی احسان کری ناتی دارون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایمان رکہتا ہو الخ نہین ہی مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہہ مبالغہ ہی بیچ بجالانی ان افعال کی جیسیکہ کہتی ہین بیٹی کو رغبت دلانی کی اطاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہی تو اطاعت کر میری یا یہہ مراد ہی کہ جو ہو کامل الایمان یہہ افعال کری اور اکرام مہمان کا یہہ ہی کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کری اوسی اور تین دن تک کہانا کہلا دی پہلی دن بسبب مقدور اپنی کے بہہ تکلف سی کہلا دی بغیر ضایع کرنی حقوق کی اور باقی دن جو حاضر ہو بلا تکلف تاکہ گران نہو اوسپر اور بعد تین دن کی صدقہ ہی چاہی کہلا دی چاہی نہ کہلا دی اور نہ ایذا دی ہمسایہ کو یعنی دلی رنج اوسکا یہہ ہی کہ ایذا نہ پہنچا دی اوسکو اور الشیخین کی روایت مین آیا ہی فلیکرم جارہ اور اور روایت شیخین کی مین آیا ہی فلیحسن الی جارہ یعنی اعانت کری اوسکی اوس چیز مین کہ محتاج ہووہ اوسکا اور دفع کری اوس برائی کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی حق ہمسایہ کا اگر مدد چاہی تجہسی مدد کر اوسکی اور اگر قرض مانگی تجہسی قرض دی اوسکو اور اگر محتاج ہو کچہہ دی اوسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اوسکی اور اگر مری اوسکی جنازہ کی ساتہہ جا اور اگر اوسکو خوشی حاصل ہو مبارکباد دی اوسکو اور اگر مصیبت پہنچی تعزیت کر اوسکی یعنی تسلی دی اور اوسکی مکان کی پاس اونچا مکان بنا کر اوسکی ہوا رکی مگر باذن اوسکی اور اگر خریدی تو میوہ تو بطریق تحفہ کی بہیج اوسکی لیی اور اگر نکری یہہ تو لی آ اوسکو گہر مین پوشیدہ اور نہ لیکر نکلی اوسکو فرزند تیرا تاکہ نہ رنجیدہ ہو بسبب اوسکی فرزند اوسکا اور مت ایذا دی اوسکو ساتہہ دہوین ہنڈی اپنی کی مگر یہہ کہ کچہہ اوسمین سے اوسکو بہی دی کیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی حق ہمسایہ کا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین پہچانتا ہی حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر روایت کیا یہہ غزالی نی اربعین مین اور چاہیی کہ کہی بہلی بات الخ یعنی جب ارادہ کری کلام کرنیکا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب دیا جاوی اوسپر واجب ہو یا مستحب پس چاہیی کہ کلام کری ساتہہ اوسکی اور اگر نہ ظاہر ہو اوسکو بہلائی اوسکی برابر ہی کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہی یا مکروہ ہی یا مباح ہی پس باز رہی اوس سی پس کلام مباح کو ترک کری بخوف اسکی کہ منجر ہو طرف حرام کی اور ملاپ رکہی ناتی کو اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ کاٹنی والا ناتی کا گویا کہ نہین ایمان لایا ساتہہ اللہ اور دن آخرة پر بسبب ڈرانی اوسکی شدت عذاب سے کہ ہوتا ہی ناتی کی کاٹنی پر **وعن** اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی شریح کعبی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرة کی پس چاہیی کہ تعظیم کری مہمان اپنی کی مانند تکلف و احسان کرنیکا ساتہہ مہمان کی ایک دن اور ایک رات ہی اور زمانہ مہمانداری کا تین دن ہی بعد ازان جو کچہہ دیوی پس وہ خیرات ہی اور نہین درست ہی مہمان کو یہہ کہ ٹہیری نزدیک مہمانی

کرینوالی کی یعنی بعد تین دن کی بغیر رستہ عاری وسکی کی یہانتک کہ تنگی مین ڈالی وسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تہا یہہ جزری مین بیچ معنی ان حدیث کی لکہا ہی کہ تین دن مہمانی کری اول روز مین تکلف کری جو ہوسکی اور روز دوسرے او تیسرے مین آگی لاوی مہمان کی جو کچہہ کہ حاضر ہو بی تکلف بعد ازان اسقدر دیوی کہ بسبب وسکی قطع مسافت ایک دن کرسکی او یہہی مراد سا تہہ جائزہ کی او معنی جائزہ کی ہین بخشش او تحفہ او لطف او مراد یہان وہ چیز ہی کہ قوت ایک دن کا ہو او بسبب وسکی منزل کو پہنچ جاوی او بعد جائزہ کی جو کچہہ دی صدقہ او خیر زائدہ احسان ہی پس باین معنے جائزہ متاخر ہوگا ضیافت سی او زائد ہوگا او سپر او احتمال ہی کہ یہہ جائزہ بیان عطا او لطف کا ہو کہ روز اول مین کرتی ہین او داخل ہو تین دن مین کذا قال الشیخ رح او ابوداؤد کی عبارت سے بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی کہ جائزہ اکرام مہمان کا ہی اول روز او فرمایا میرے استاد یگانہ آفاق مولانا اسحق نی کہ ہم بہی جائزہ کی معنی اسیطرح جانتی ہین او نہین درست الخ لکہا ہی علما نی کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کی او مرض کے زیادہ تین روز سے ٹہیری تو اپنی پاس سی کہا وی صاحب خانہ کو تنگ نکری ۱۲ ح وعن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا کہا مین واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق آپ بہیجتی ہین ہم کو یعنی جہاد کی لیے یا اور کام کی لیے پس اوترتی ہین ہم ایک قوم پر کہ نہین مہمانی کرتی وہ ہماری پس کیا حکم فرماتی ہو بیچ آیا مہمانی بزور لیوین یا نہین پس فرمایا واسطی ہماری کہ اگر اوترو تم کسی قوم پر پس دیوین وہ تمکو وہ چیز کہ لایق ہی واسطی مہمان کی پس قبول کرو پس اگر نہ کرین یہہ یعنی مہمان کا حق ندین پس لو اون سے حق مہمانونکا کہ لایق ہی واسطی مہمانونکی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی ف ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی وجوب ضیافت پر کہ اگر ندیوین تو بزور لیلیوی او یہان حجت ہی ایک جماعت کو علما مین سی کہ ضیافت کو حق واجب جانتی ہین او جمہور علما اسحدیث کو تاویل کرتی ہین کئی وجہ سی ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر صورت مخمصہ او اضطرار کی او بی شک اسصورت مین ضیافت واجب ہوگی او اگر نکرین لینا وسکا بجبر جائز ہوگا دوسری یہہ کہ یہہ حکم اول اسلام مین تہا کہ خبرگیری فقرا او محتاجونکی واجب تہی وسوقت مین جب وسعت ہوئی مسلمانون کو تو یہہ حکم منسوخ ہوا تیسری یہہ کہ یہہ بیچ صورت و ترینکی اہل ذمہ پر تہا کیبیچ عقد ذمہ کی شرط کی گئی تہی کہ اگر مسلمان ونکی ہان اوترین ضیافت کرین ونکی واجب تہی ضیافت بسبب عقد ذمہ کی چوتہی یہہ کہ یہہ محمول ہی اسپر کہ اگر بطریق معاوضہ او بدلی کی ندیوین او مہمانون کے پاس وہ چیز ہی نہین او مہمان مضطر ہین تو بزور خرید کرلیوین ۱۲ ح وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِي الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم ایکدن یا ایک رات یعنی گہر سی باہر نکلی ناگہان ملی ابوبکر اور عمر سی پس فرمایا کہ کسچیز نی نکالا تمکو تمہاری گہرونسی اسوقت یعنی کونسی چیز باعث ہوے نکلنی کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت مین عادت نہ تہی نکلنی کی کہا بہوک نی نکالا ہمکو یعنی شدت بہوک سی نکل آئی ہین فرمایا اور مجکوبہی قسم ہی اوس ذات کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ نکالا اوسچیز نی کہ نکالا تمکو یعنی بہوک نی اوٹہو پس اوٹہی وہ ساتہہ حضرت کی پس آئی حضرت ایک شخص کی پاس انصار مین سی کہ نام اونکا ابو الہیثم تہا پس ناگہان وہ شخص تہا اپنی گہر مین پس جب دیکہا حضرتکو اوسکی عورت نی کہا مرحبا یعنی خوشوقت آئی اور اہل مین آئی یعنی اپنی لوگونمین آئی پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہان ہی فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اوسنی گیا ہی تا میٹہا پانی لاوے ہمارے لیئے ناگہان آیا وہ شخص پس دیکہا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونون یارون اونکی یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض کی پہر کہا اوسنی الحمد للہ نہین کوئی آج کی دن بلحاظ اعتبار مہمانونکی مجسی یعنی میرے مہمان آجکی دن بزرگتر ہین اورونکی مہمانونسی کہا راوی نی پس گیا وہ شخص یعنی لیگیا اونکو اپنی باغ مین اور بچہادیا بچہونا اور پہر گیا اپنی کہجور کی درخت پاس اور لایا اونکی پاس خوشہ کہجورونکا اوسمین کہجورین نیم پختہ بہی تہین اور خشک بہی اور تر وتازہ بہی پس کہا اوسنی کہاؤ اسمین سی اور لی اوسنی چہری یعنی بکری ذبح کرنیکی لیئے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بچ تو دودہ والی سی یعنی بکری دودہ دینی ہوئی نہ ذبح کر پس ذبح کی اوسنی واسطی آنحضرت کی اور یارون اونکی بکری پس کہی وہ بکری اور کہایا اوسمین سی اور اوس خوشہ مین سی اور پیا پانی پس جبکہ پیٹ بہرا کہانی سی اور پانی سی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بکر و عمر رضہ کی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ پوچہی جاؤگی تم اس نعمت سی دن قیامت کی نکالا تمکو تمہاری گہرونسی بہوک نی پہر نہ پہری تم یہانتک کہ پہونچی تمکو یہہ نعمت نقل کی یہہ مسلم نی ف بہوک نی نکالا اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی اظہار الم و محنت کا احباب سے درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کی نہو اور بہوک جب ورکی لگی اور مانع ہو نشاط عبادۃ اور کمال تلذذ سی ساتہہ عبادۃ کے اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اوسکی دفع کا کرنا ساتہہ کسی سبب کے اسباب مباحہ سے اور سعی کرنی اوسکی دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی ہی اور جانا ہی تدبیر وستونکی اور طلب نا طعام کا اونسی وقت یقین کی ساتہہ قبول کرنی اونکی بی تکلف اوسوقت مین مباح ہوتا ہی بلکہ باعث زیادتی محبت کا ہی اور آیا ہی کہ جب صحابہ بہوکی ہوتی تہی حضرت پاس حاضر ہوتی اور دیکہتی جمال با کمال کو رنج بہوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتہہ نورانیت شہود کی سیر ہوتی اور اوتہو خطاب کیا ساتہہ صیغہ جمع کی یا تو مجاز یعنی یا اکثر کو حکم کل کا یا اقل جمع دو ہین اور اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سننا کلام عورۃ اجنبیہ کا اور کلام کرنا اوسی بنا بر ضرورۃ کی اور اذن دینا اوسکا مہمان کو بیچ داخل ہونی گہر زوج کے درصورتیکہ امن ہو آفت سی اور تیقن ہو اوسکا کہ خاوند راضی ہوگا اوسکی آنی سی اور کہا الحمد للہ اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی شکر کرنا وقت ظہور نعمت کی اور مستحب ہی اظہار خوشی کا روبرو مہمان کے اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہانی سی پہلی لانا میوہ کا آگی مہمان کی اور جلدی سی اوسی آنا اور پہر کا کہ موجود ہوا اور پیٹ بہرا الخ کہا نووی نی کہ اسی معلوم ہوا کہ پیٹ بہر کہانا حضرت کی زمانہ مین بہی تہا اور روا ہی اور اسکی کراہت جو آئی ہی محمول ہی اسپر کہ عادتا اور مداومت نکری اوسپر کہ موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہی حال محتاجون سی اور پوچہی جاؤگی الخ یہہ سوال بعضونکی حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کی ہوگا اور بعضون سی واسطے احسان جتانی اور اظہار نعمت و کرامت کی بہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر اوسکا کیا یا نہین نسال اللہ العافیۃ ع

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِىْ بَابِ الْوَلِيْمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی مسعود انصاری کی کہ اول مین اوسکی یہہ لفظ ہی کان رجل من الانصار باب ولیمہ میں کہ کتاب النکاح مین گذرا

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهٗ حَتّٰى يَاْخُذَ لَهٗ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهٖ وَزَرْعِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ

كَانَ لَهُ اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو مسلمان مہمان ہوا کسی کی ہان پس صبح کی مہمان نی محروم یعنی رات کو مہمانی اوسکی نہ کی ہو گا حق اوپر ہر مسلمان کی مدد کرنی اوسکی یہانتک کہ لیوی عطلی اوسکی مثل مہمانی اوسکی کی یعنی مقدار سیری ورکفایت مہمان کی مال اور زراعت اوسکی سی یعنی جسکی ہان مہمان ہوا ہی نقل کی یہہ دارمی ور ابوداؤد نی اور یہہ اور روایت ابوداؤد کی یون ہی جو شخص کسی مہمان ہوا ایک قوم کی ہان اور نہ مہمانی کی اونہون نی اوسکی پہنچتا ہی مہمان کو یہہ پیچھا کری ورلیوی اموال اون کی سی مقدار مہمانی اپنی کی **ف** ظاہر احادیث سی ہی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہی دیل اور توجیہ اسکی یہی ہی کہ مذکور ہولی یہہ حدیث عقبہ بن عامر کی: ح **وَعَنْ** اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ قَالَ بَلِ اقْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی الاحوص جشمی سی کہ نقل کی اپنی باپ یعنی مالک بن نضلہ سی کہ صحابی تہی کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذرون مین کسی شخص پر پس نہ مہمانی کری میری ور نہ ادا کری حق ضیافت میرے کا پہر گذری وہ شخص مجہ پر بعد اسکی کیا مہمانی کرون مین اوسکی یا بدلا لون مین اوسی یعنی مین بہی معاملہ کرون جو اوسی کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اوسکی روایت کیا یہہ ترمذی نی **ف** یعنی برائی کی بدلہ مین برائی نہ کرنی چاہیی بلکہ نیکی کرنی چاہیی ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا؛ اگر مردی احسن الی من اساء: ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی یا غیر اون کی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اذن چاہا واسطی آنی کی اوپر سعد بن عبادہ کی پس کہا سلام ہی تمپر اور رحمت اللہ کی یعنی آؤن مین گہر مین پس کہا سعد نی اور اوپر تمہاری بہی سلام اور رحمت خدا کی ور نہ سنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی یہہ جواب یہانتک کہ سلام کیا حضرت نی تین بار اور جواب دیا سعد نی اونکو تین بار اور نہ سنایا اونکو یعنی یہہ جواب سلام کا پکار کر ندیا کہ حضرت سنتی پس پہری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گہر اپنی کی اور پیچہی پیچہی حضرت کی لی سعد اور کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہاری نہین سلام کیا آپ نی کسی بار مگر وہ تہا بیچ دونون کانون میری یعنی مین سنتا تہا اور تحقیق جواب دیا مینی تمکو ولیکن نہ سنایا مینی آپ کو دوست رکہا مینی یہہ بہت حاصل کرون مین سلام تمہاری اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپ کی کی پہر آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتہہ حضرت کی تہی سعد کی گہر مین پس حاضر کی سعد نی آگی حضرت کی انگور خشک پس کہائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس جب فارغ ہوئی کہا کہا دین کہانا تمہارا نیک اور استغفار کرین تمہاری لیی فرشتی اور افطار کرین نزدیک تمہاری روزہ دار نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یہہ دعا ہی آنحضرت نی اون کی حق مین: ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی سعید سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گہوڑی کی ہی بیچ رسی اپنی کی جولانی کرتا ہی پہر پہر آتا ہی طرف رسی اپنی کی اور تحقیق مومن غفلت کرتا ہی پہر پہر آتا ہی طرف ایمان کی پس کہلاؤ کہانا اپنا متقیون کو اور دو عطا اپنی سب مسلمانون کو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان

مین اور ابونعیم نے کتاب حلیہ مین ف آخیہ کہتی ہین اوس لکڑی کو کہ دونون سری اوسکی دیوار مین مضبوط گاڑ دیتی ہین اور اوسمین سے گہوڑی وغیرہ کو باندہ دیتی ہین اور اوسکی پاس گہاس وغیرہ ڈال دیتی ہین پس فرمایا کہ حال مومن کا بہ نسبت ارتباط ایمان کی حال اوس گہوڑیکا ساہی کہ آخیہ سے بندہا ہوا ادہرادہر جولانی کرتاہی پہر اپنی آخیہ کی پاس آکہڑا ہوتاہی یعنی ایسی ہی مومن بحکم جبلت بشریہ کی کبہی گرفتار گناہ مین ہوجاتاہی لیکن آخر کو نادم ہوتاہی اور استغفار کرتاہی اور تدارک عبادت فوت ہوئی کاکرکر کمال ایمان کا حاصل کرتاہی اور یہی مراد ہی اس عبارت سے کہ مومن غفلت کرتاہی الخ اور پس کہلاؤ الخ یہہ جزا شرط محذوف کی ہی یعنی جب حکم ایمان کا حکم آخیہ کا ہوا تو پس قوی کرو ان چیزون کو کہ وسائل ہین درمیان تمہاری اور درمیان ایمان کی کہ عمدہ اونکا کہانا کہلاناہی اور تخصیص اوسکی متقیون کی کیے ایسی کہ وہ کہاکر عبادۃ کرینگی اوسکا ثواب تم کو بہی ہوگا اور دعا کرینگی تمہارے حق مین قبول ہوگی پس تخصیص تقیا رکی ساتہہ کہانا کہلانی کی اس سبب سی ہی اور مطلق احسان و اعانت سب مومن کی کرنی چاہی جیسے فرمایا دو عطا اپنی الخ

ع وعن عبد الله بن بسر قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم قصعة يحملها اربعة رجال يقال لها الغراء فلما اضحوا وسجدوا الضحى اتي بتلك القصعة وقد ثرد فيها فالتفوا عليها فلما كثروا جثى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعرابي ما هذه الجلسة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله جعلني عبدا كريما ولم يجعلني جبارا عنيدا ثم قال كلوا من جوانبها ودعوا ذروتها يبارك فيها رواه ابو داود اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سی کہ کہا تہا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کٹہرا اوٹہاتی تہی اوسکو چار شخص یعنی جب کہانا اوسمین ڈالاجاتا تو ایسا بہاری ہوجاتا کہ چار آدمی اوٹہاتی یا بسبب بڑے ہونیکی خالی ہی ایسا بہاری تہا کہاجاتا تہا اوسکو غرا پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑہتی نماز چاشت کی لایاجاتا وہ کٹہرا اور تیار کیاجاتا ترید اوسمین پس جمع ہو بیٹہتی گرد اوسکی لوگ پس جب بہت ہوجاتی لوگ گہٹنو پر بیٹہتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہہ کی پس کہا ایک گنوار نی کیاہی یہہ بیٹہنا یعنی لائق آپ کی رتبہ کی نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی گردانا مجکو بندہ تواضع کرنیوالا یعنی اوراسطرح بیٹہنا اقرب ہی طرف تواضع کی اور نہین گردانا مجکو سرکش ضدی پہر فرمایا کہاؤ اوسکی کنارون سی اور چہوڑ دو اوسکی بلندی یعنی بیچ کا کہانا برکت بیجاوی گی اوسمین نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف غرا کی معنی ہین روشن یہہ نام اوسکا اسلیی کہا گیا کہ بسبب گری ہونیکی ظاہر و کشادہ تہا اور برکت بیجاویگی یعنی اسطرح کہانا سبب ہی کثرۃ برکت کا کٹہری مین بخلاف اسکی کہ جب کہایاجاوی درمیان مین سی تو برکت منقطع ہوجاتی ہی اسفل اوسکی سی نرح

ع وعن وحشي بن حرب عن ابيه عن جده ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله انا نأكل ولا نشبع قال فلعلكم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا على طعامكم واذكروا اسم الله يبارك لكم فيه رواه ابو داود اور روایت ہی وحشی ابن حرب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی نقل کی وحشی کی دادا سی یہہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہا یا رسول اللہ ہم کہاتی ہین یعنی بہت اور پیٹ نہین بہرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتی ہین قناعت کا اور قوۃ کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کہاتی ہو عرض کیا اونہون نی کہ ہان فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنی طعام پر اور یاد کیا کرو نام اللہ کا برکت دیجاوی تمہاری لیے اوسمین نقل کی یہہ ابوداود نی ف وحشی کی دادا کا نام بہی وحشی بن حرب تہا وہ قاتل تہا سید الشہدا حمزہ بن عبد المطلب چچا آنحضرت کیکا کہ روز احد کی اون کو قتل کیا تہا جب وہ کافر تہا پہر اسلام لایا بعد غزوہ طائف کی اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اوسنی اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک باعث برکت ہی اور اگر دونون جمع ہون برکت زیادہ ہوگی اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور یہہ جو اللہ تعالی نی فرمایا ہی لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا محمول ہی رخصت پر یا واسطی دفع حرج اوس شخص کی فرمایا کہ ہو اکیلا نرح

الفصل الثالث

عن ابي عسيب قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلا فمر بي فدعاني فخرجت اليه

ثُمَّ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ أَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهُ فَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَأَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَمَسْئُولُونَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ نَعَمْ إِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَةٍ كَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ أَوْ كِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهُ أَوْ جُحْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ روایت ہی ابی عسیب سے کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گہر سی پس گذری مجہپر پس بلایا مجکو پس نکلا مین طرف ونکی پہر گذری ابی بکر صدیق پر پس بلایا اونکو پس نکلی وہ طرف حضرت کی پہر گذری عمر پر پس بلایا اونکو پس نکلی وہ طرف اون کی پہر چلی آنحضرت یہانتک کہ آئی ایک باغ مین کہ تہا بعض انصار کا پس کہا باغ والیکو کہلا ہمکو کہجوریں پس لایا وہ خوشہ کہجور کا اور رکہا اوسکو پس کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اونکی صحابہ نی پہر منگوایا پانی ٹہنڈا پس پیا یعنی آنحضرت نی و صحابہ نی پہر فرمایا کہ البتہ سوال کیجاوگی تم اس نعمت سی دن قیامت کی کہا راوی نی پس لیا حضرت عمر نی خوشہ خرما اور مارا اوسکو زمین پر یہانتک کہ بکہرین کہجوریں کچی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیجاوینگی اسی دن قیامت کے فرمایا ہان یعنی پوچہی جاوگی ہر نعمت قلیل و کثیر سی مگر تین چیزون سے سوال نہوگا ایک کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ اوسکی آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کری ساتہہ اوسکی بہوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہو اوسمین ماری گرمی و سردی کے نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** بعض انصار کا احتمال ہی کہ ہو وہ ابو الہیثم اور قضیہ متعدد اور یہہ ہے احتمال ہی کہ کوئی اور ہو انصار مین سی اور مارا اوسکو زمین پر واقع ہوا حضرت عمر سے بسبب کمال خوف وہیبت الہی کی بیچ سوال ہونیکی امور جزئیہ و کلیہ سی اور لفظ جحر ساتہہ پیش ح مہملہ کے معنی حجرہ کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ پیش جیم کی ہی معنی سوراخ کی یعنی چہوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ چوہی کی کہ بتکلف داخل ہو اوسمین بسبب گرمی اور سردی کی ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ الْجَلِيسَ فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَسٰى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ بچہایا جاوی دسترخوان پس نہ اوٹہہ کہڑا ہو کوئی شخص یہانتک کہ اوٹہایا جاوی دسترخوان اور نہ اوٹہاوی ہاتہہ اپنا اگرچہ پیٹ بہر گیا ہو یہانتک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیی کہ اگر عذر کری یعنی اگر اوٹہہ کہڑا ہویا ہاتہہ کہانیسی کہینچ لیوی پہلی ہاتہہ کہینچنی قوم کی تو چاہیی کہ عذر اپنا ظاہر کری اسلیی کہ شرمندہ کرتا ہی ہمنشین اوسکو سمیٹ لیگا وہ ہاتہہ اپنا اور شاید کہ ہو واسطی اوسکی کہانیکی خواہش نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اسی نکالا ہی علماء نی کہ ہاتہہ کہانے سی کہینچی پہلی ہمراہیونکی گروہ بعد ہاتہہ کہینچنی اوسکی ملاحظہ اور شرم کرین کہانیمین اور اگر کم خور ہو تو تہوڑا تہوڑا کہاوی تا آخر تک موافقت مہمانونکے کرسکی ع

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ آخِرَهُمْ أَكْلًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد رضی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی امام محمد باقر رضی سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتی ساتہہ لوگونکی ہوتی آخر سبکی ازروی کہانیکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین مرسل چنانچہ لفظ مرسل کا اصول معتمدہ اور نسخ صحیحہ مین ہی **ف** امام محمد باقر رض تابعی ہین سماع ہی ونکو اپنی والد بزرگوار امام زین العابدین اور جابر بن عبد اللہ سے پس یہہ حدیث مرسل ہی اور آخر سبکی الخ یعنی آخر تک کہاتی تہی حضرت اور ہاتہہ پہلی نہ کہینچتی تہی قوم سی یا اول مین کہاتی کم کہاتی اور آخر مین کہاتی تا لوگ شرمندہ نہون اور ہاتہہ کہانیسی کہینچین ع ح ع

وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوعًا وَكِذْبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت
اسما بیٹی یزید کی سی کہ کہانا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام پس وہ پھر دیا گیا ہماری طرف پس کہا ہم نی نہین رغبت رکہتی ہم اسکی یعنی
واقع مین بہوک تہی لیکن بسبب عادت کی اسطرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع کرو بہوک و جہوٹ کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی بہوک ہو اور
تکلف جہوٹ کہتی ہو کہ ہم بہوکی نہین پس وہ ضرر حاصل کرتی ہو ایک دنیا کا کہ رنج بہوک کا ہی اور دوسرا دین کا کہ گناہ جہوٹ کا ہی ع ح وَعَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ اکہٹی ہو کر اور مت کہاؤ جدا جدا اسلیے کہ برکت ہوتی ہی ساتہہ جماعت کے
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنت سی ہی یہہ کہ نکلی آدمی ساتہہ مہمان اپنی کی دروازہ گہر تک یعنی واسطی اکرام مہمان کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور
بیہقی نی شعب الایمان مین ابو ہریرہ سی اور ابن عباس سی اور کہا بیہقی نی کہ اسکی سند مین ضعف ہی ف سنت سی ہی یعنی عادہ قدیم اور
فطرۃ سلیمہ سی ہی یہہ بات یا میری سنت اور طریقہ سی ہی اور ضعف ہی لیکن قوۃ حاصل ہی بسبب تعدد اسناد کی معہذا فضائل اعمال مین حدیث ضعیف
بہی مقبول ہی ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفْرَةِ
إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خیر یعنی روزی اور برکت اور
بہلائی زیادہ سرایت کرتی ہی طرف اوس گہر کی کہ کہایا جاوی اوسمین طعام چہری سی طرف کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف کوہان
اونٹ کا پہلی سب اعضا سی کاٹتی ہین اور کہاتی ہین بسبب زیادہ لذیذ ہونی اوسکی کی پس فرمایا کہ جیسی کوہان پر چہری جلد پہونچتی ہی اوسی زیادہ جلد
خیر پہونچتی ہی اوس گہر مین کہ جسمین کہانا کہلایا جاتا ہی مہمانون کو ع ح بَابٌ یہہ باب متعلق پہلی باب کی ف اور بعضی نسخی مین ہی باب
فی اکل المضطر ع ح وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ اور یہہ باب خالی ہی فصل اول سی ف اور بعضی
نسخہ مین لفظ والثالث کا بہی واقع ہوا ہی بعد لفظ الاول کی اسلیے کہ اس باب مین فصل ثالث بہی نہین لیکن نسخہ اول صحیح ہی وجہ اسکی یہہ کہ
مصنف دلیل حال مصابیح کی ہی کہ فصل اول اس باب مین نہین رکہتی اور لانا تیسری فصل کا مصنف کے اختیار مین ہی اور نقل اوسکا ہی احتیاج
اوسکی بیان کی نہین رکہتا اور یہہ بہی ہی کہ مصنف عادت اوسکی بیان کی نہین کہتا جیسے کہ باب تغطیۃ الاوانی کا آگی دیگا فصل تیسری نہین کہتا اور نہ
کہا کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری ع ح الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ
عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
روایت ہی فجیع عامری سی یہہ کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کیا حلال ہی واسطی ہماری مردار سی فرمایا کیا ہی مقدار طعام تمہارے
کہا ہم نی شام کو ایک پیالہ پیتی ہین دودہ کا اور صبح کو پیتی ہین ایک پیالہ کہا ابو نعیم نی کہ راوی اس حدیث کا ہی بیان کیا واسطی میری عقبہ نی کہ شیخ
ابو نعیم کا ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مقدار طعام کہ مذکور ہوا قسم ہی باپ اپنی کی موجب بہوک کا
ہی پس حلال کیا واسطی اون کی مردار اسی حالت مین نقل کی یہہ ابو داود نی ف کیا حلال ہی الخ مقصود اوسکا سوال کرنا حالت اضطرار سے

ہی کہ اوسمین مردار اور جو کچھہ کہ حرام ہی کہانا اوسکا حلال ہوجاتا ہی یعنی حد اضطرار کی کیا ہی اور بہوک کسقدر ہو کہ جسمین حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت
یہہ ہی کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہی ہماری لیی مردار سے اور مقصود یہہ نہین ہی ورنہ جواب اوسکا ہی بلکہ مقصود وہ ہی کہ جو اول مذکور ہوا اور یہہ لفظ ابوداؤد
کی ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہی ما یحل لنا المیتۃ ساتہہ تشدید کی یعنی کونسی حالت ہی کہ حلال کرتی ہی ہماری لیی مردار کی کہانیکو اور یہہ عبارت
ظاہر تر ہی بیچ دلالت مقصود کی کذا قال التورپشتی اور کیا ہی مقدار طعام تمہاری یعنی کسقدر طعام پاتی ہو بیان کرو تا حال تمہاری بہوک کا معلوم
ہو کہ سرحد اضطرار کو پہونچتی ہی یا نہین گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل ہی فقط عامری تہا تا حکم عام ہوا اور فقط جواب مین ہی صیغہ جمع کا لایا کہ
کہا کہا ہمنی بیچ جواب اس سوال کی اور صبوح ساتہہ زبر کی کہتی ہین صبح کے کہانی پینی کو اور غبوق ساتہہ زبر کی کہتی ہین شام کی کہانی پینی کو اور
یہان تفسیر کی ساتہہ پینی پیالہ دودہ کی جیسا کہ کہا ابونعیم نی الخ پس یہہ تفسیر راوی کی ساتہہ سماع کی ہو یا واقع ہوئی ہو اور روایتون مین حاصل یہہ
یہہ تفسیر راوی کی معتبر ہی اور قسم باپ پینی کی الخ یہہ قسم کہانی حضرت نی پہلی منع ہو سکی یعنی حکم غیر اسکی قسم کہانیکا پہلی نازل ہوا ہو اور یا یہہ قصد حضرت کی بان سے
بحسب عادت کی نکل گئی ہو اور اسحالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اسحالت مین ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو پاتی تہی گویا
فرمایا کہ یہہ کیلیے کفایت کرتا ہو گا جماعت مین تم سب بہوکی رہتی ہو گی یہہ حالت اضطرار کی ہی کہ مردار اوسمین حلال ہوتا ہی ف ح **وعن ابی واقد**

اللیثی ان رجلا قال یارسول اللہ انا نکون بارض فتصیبنا بہا المخمصۃ فمتی یحل لنا المیتۃ قال مالم تصطبحوا
او تغتبقوا او تحتفئوا بہا بقلا فشانکم بہا معناہ اذا لم تجدوا صبوحا او غبوقا ولم تجدوا
بقلۃ تاکلونہا حلت لکم المیتۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی یہہ ایک شخص

نی کہا یارسول اللہ ہم ہوتی مین ایک زمین مین یعنی کبہی ایک ایسی جگہہ مین پہونچتی ہین کہ کچھہ کہانی کی قسم سی نہین پاتی ہین پس پہونچتی ہی ہمکو اوس زمین
مین حالت مخمصہ کے یعنی بہوک کی پس کب حلال ہوتا ہی ہماری لیی مردار فرمایا جسوقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نپاؤ یعنی قسم کہانی پینی کی چیز سی یا نپاؤ
زمین مین قسم ترکاری سی یعنی کچھہ تم کو میسر نہو پس حلال تہا را ساتہہ مردار کی ہی یعنی کہاؤ مردار اب اوسکا حاصل معنی حدیث کی بیان کرتا ہی کہ معنی حدیث کی
یہہ ہین جسوقت کہ نپاؤ تم کہانی پینی کی چیز نہ روز اور نہ شب مین اور اسی طرح نپاؤ ترکاری اور مانند اسکی قسم گہانس اور پتون درخت کی سی کہ کہاؤ اور
ساتہہ اوسکی سد رمق کرو حلال ہی واسطی تمہاری مردار نقل کی یہہ دارمی نی ف جاننا چاہی کہ ان دونون حدیثون مین ظاہر مین تعارض ہی اسلیی کہ
پہلی حدیث مین باوجود قدرت کی دودہ پینی پر صبح کو اور شام کو اثبات بہوک اور مخمصہ کا کیا اور کہانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث مین شرط کیا
نپانا کہانی پینی کا صبح شام کو بلکہ اسی پر یا دہ تنگی کی کہ وقت پانی گہانس پتون کی ہی بہوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف
ان دونون حدیثون کی اختلاف ہوا درمیان علما مذہب کی مذہب امام ابوحنیفہ رح کا یہہ ہی کہ حلال نہین کیا کہانا مردار سی مگر بیچ حالت خوف ہلاک کے
واسطی سد رمق کی اور اسی قدر کہ سد رمق کری یعنی جان بچ رہی اور ایک قول امام شافعی کا ہی ایسا ہی اور یہہ تنگ ہی اور ساتہہ احتیاط کی اقرب
کی نزدیک تر اور مذہب امام مالک اور امام احمد کا اور ایک قول امام شافعی رح کا یہہ ہی کہ جب اس مقدار پاوی کہ جس سے سیر ہو جاوے اور حاجت نفس کی منقضی ہو
حلال ہی کہانا مردار کا یہانتک کہ روا کری حاجت اپنی نفس کے یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جاوے اور اس قول مین اترہ مساہلہ کا اور رخصت کا وسیع ہی
حاصل یہہ کہ معتبر نزدیک امام ابوحنیفہ رح کی سد رمق ہی اور نزدیک اور اماموں کی حاصل کرنا قوت کا اور دلیل ان کے حدیث اول ہی کہ باوجود ایک پیالہ
دودہ کی صبح اور ایک پیالہ کی رات مین کہ البتہ شک و شبہ سد رمق اور اقامت نفس اوسی حاصل ہو جاتی ہی اگرچہ سیری حاصل نہو کہانا مردار کا حلال کیا
پس معلوم ہو کہ حد اضطرار کی کہ سبب اوسکی مباح ہونا مردار کا ہی سیری حاصل نہونا ہی اور کہانا مردار کا بقدر قوت کی درست ہی اور دلیل امام ابوحنیفہ رح

کی دوسری حدیث سے جیسے تقریر کی گئی اور یہہ جواب دیتے ہین حدیث اول کا اور تطبیق دیتے ہین دونون حدیثون مین اسطرح کہ ایک پیالہ دودہ کا صبح کو
پینا اور ایک شام کو کہ حدیث اول مین آیا ہے بر سبیل اشتراک کی تہا قوم مین واسطے ہر ایک کے جدا جدا چنانچہ صیغہ جمع کا طعامکم مین دلالت کرتا ہے اور
سوال مجمع عام میکا ہے ہی نفس کی لیے نہ تہا بلکہ جانب قوم سے تہا کہ اون کی طرف سے آنکر سوال کیا اور یا یہ کہا ما یحل لنا اور سمین شبہہ نہین کہ ہونا پیالہ کا
جماعت کثیرہ مین کفایت نہین کرتا سد رمق کی لیے اور ہرگز ذرہ بہی بہوک کو نہین دفع کرتا ان اگر ہر ایک کی لیے ایک ایک پیالہ ہو کفایت کرے کذا قال التوربشتی

باب الاشربہ

یہہ باب ہے بیچ بیان پینے کی چیزون کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتنفس في الشراب ثلثا متفق علیه وزاد مسلم في روایة ویقول انه اروی وابرأ وامرأ**
روایت ہے انس سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے درمیان پانی پینے کی تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے ایک روایت مین
اور فرمانے حضرت یہہ کہ اسطرح پینا یعنی کئی دفع کرکر خوب سیراب کرتا ہے اور دفع کرتا ہے پیاس کو اور بہت صحت بخشتا ہے بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہے اور
بہت سبک جاتا ہے معدہ مین ف دم لیتے یعنی تین دم مین پیتے اور یہہ باعتبار اکثر کی ہے اسلیے کہ بعضی روایتون مین دو دم مین بہی پینا آیا ہے حضرت کا اور
تین دم یا دو دم مین جو پیتے تو ہر بار باسن منہ سے جدا کر لیتے ۱۲ **وعن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الشرب من في السقاء متفق علیه**
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے سے مشک کی منہ سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ف علت نہی کی یہہ ہے کہ پانی کپڑون پر گرتا ہے اور دفعتہ پینا معدہ کو مضر ہوتا ہے اور بطور مسنون نہین پیا جاتا ۱۲ **وعن ابي سعید**
الخدري قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اختناث الاسقیة وزاد في روایة واختناثها ان یقلب رأسها ثم یشرب منه
متفق علیه اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ موڑنے مشک کے سے یعنی منہ موڑ کر پینے سے اور
زیادہ کیا راوی نے ایک روایت مین یہہ کہ منہ موڑنا مشک کا یہہ کہ اولٹی سر اوسکا پہر پیوے اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایک اور روایت
مین آیا ہے کہ آنحضرت نے مشک کی منہ سے پیا ہے چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل مین آویگی اوس سے جواز اسکا معلوم ہوتا ہے بعضون نے کہا کہ ہے بڑی
مشک مین سے کہ فراخ ہوتا ہے منہ اوسکا اور پینا آنحضرت کا محمول ہے چہوٹی مشک پر اور بعضون نے کہا منع واسطے عادت کرنے سے تہا کہ مشک مین فتنہ یا
بدبو نہ آنے لگے اور اگر کاہے ہے تو ممنوع نہین یا اباحت درصورت ضرورت و احتیاج کی ہے اور نہی بصورت عدم احتیاج و ضرورت کی تہا یا
مشک مین کوئی موذی جانور رہو جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے پانی مشک کی منہ سے پیا اوسکی اندر سے ایک سانپ نکل آیا یا ہے ناسخ
اباحت کی ہے واللہ اعلم ۱۲ **وعن انس عن النبي صلی الله علیه وسلم انه نهی ان یشرب الرجل قائما رواه مسلم** اور روایت ہے انس سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم سے یہہ کہ آپ نے منع فرمایا اس سے کہ پیوے آدمی کہڑے ہوکر نقل کی یہہ مسلم نے **وعن ابي هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یشربن**
احد منکم قائما فمن نسي فلیستقئ رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیوے
کوئی تم مین سے کہڑا ہوکر پس جو کوئی بہول سے کہڑا ہوکر پیوے پس چاہیے کہ قے کر ڈالے نقل کی یہہ مسلم نے ف یہہ امر استحباب کی لیے ہے پس مستحب ہے کہ کہڑے ہوکر
پیئے والی کی لیے قے کر ڈالنا اوسکا بموجب اس حدیث صحیح صریح کی اور کہا قاضی نے کہ یہہ نہی قبیل تادیب وارشاد سے ہے طرف اولی کی نہ یہہ کہ نہی تحریمی ہے کہ معارض
ہو اوسکی وہ کہ روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کیا خلاف اسکی ایک بار یا دو بار ۱۲ **وعن ابن عباس قال اتیت النبي صلی الله علیه وسلم**
بدلو من ماء زمزم فشرب وهو قائم متفق علیه اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لایا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
ایک ڈول زمزم کی پانی کا پس پیا اس حال مین تہے کہڑے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن علي انه صلی الظهر ثم قعد**

فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَاْسَهٗ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی یہہ کہ اونہون نی نماز پڑہی ظہر کی پہر بیٹہی واسطی فیصلہ کرنی جہگڑی لوگونکی بیچ چبوترہ کوفہ کی یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پہر لایا گیا پانی پس پیا یعنی پہلی وضو سی دفع پیاس کی لیی اور دہویا منہ اپنا اور ہاتہہ اپنی اور ذکر کیا راوی نی سر اپنا اور پاؤن اپنی پہر کہڑی ہوئی حضرت علی اور پیا پانی بچا ہوا اپنی وضو کا اس حالت مین کہ وہ کہڑی تہی پہر کہا کہ تحقیق بعضی لوگ مکروہ رکہتی ہین پینا کہڑی ہوکر یعنی جانتی ہین کہ پینا کہڑی ہوکر مکروہ ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مانند اوس چیز کی کہ کیا مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ذکر کیا راوی نی الخ یعنی یہی کا راوی بہول گیا اوس چیز کو کہ ذکر کیا اوپر کی راوی نی بیچ مقدمہ سر اور پاؤن کی ذکر الطیبی حاصل یہہ کہ نیچی کا راوی بہول گیا تفصیل قول اوپر کی راوی کی لایا اسنی کہا مسح کیا حضرت علی نی سر کو اور دہویا پاؤن اپنی کو چنانچہ ظاہر یہی ہی یا کہا مسح کیا سر اور پاؤن اپنی کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہی اسنی ایک روایت مین اور مراد ساتہہ مسح پاؤن کی ہونا خفیف ہی یا موزی پہنی ہوئی تہی پہر مسح کیا اور اس حالت مین الخ یہہ تاکید ہی تا توہم نکرین کہ بعد کہڑی ہونیکی بیٹہہ کر پیا ہو بلکہ اوسیطرح کہڑی ہوئی پانی وضو کا پیا اور جاننا چاہیی کہ حدیثونمین نہی آئی کہڑی ہوکر پانی پینی سی اور فعل آنحضرت کا اور صحابہ رضہ کا برخلاف اسکی ثابت ہوا مواہب لدنیہ مین جبیر بن مطعم سی آیا ہی کہ کہا اونہون نے دیکہا مینی ابوبکر صدیق کو کہ پیتی تہی پانی کہڑی ہوکر اور امام مالک نی کہا کہ پہنچا مجکو کہ حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتی تہی پانی کہڑی ہوئی پس دفع تعارض بیچ دونون کی کہا جاوی گی نہی اسکی تنزیہی ہی یا یون کہا جاوی کہ نہی واسطی تہی کہ عادت پکڑین لوگ کہڑی ہوکر پینی کی اور فعل حضرت کا واسطی بیان جواز تہا اور سوا اسکی پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنی ہی نہی سی بلکہ انکو کہڑی ہوکر پینا مستحب ہی ایسی ہی بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کہڑی ہوکر پیوین نہ اور پانی ۱۲ ع ح

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَهٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی ایک شخص پر انصار مین سی یعنی ابو الہیثم نکو پر اور ساتہہ حضرت کی تہی ایک یار اونکی یعنی ابوبکر صدیق پہر سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جواب دیا اوس شخص نی اور وہ پانی دیتا تہا باغ مین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہووی تیری پاس پانی باسی رہا ہوا مشک مین یعنی لا تا کہ پیوین ہم اوسکو اور اگر نہووی تیری پاس ایسا پانی تو ندی یا نہر سی پی لیوین گی منہ لگا کر پس کہا اوس شخص نی کہ میری پاس ہی پانی باسی مشک مین پس گیا وہ طرف چہپر کی کہ تہا باغ مین پس ڈالا پیالہ مین پانی پہر دودہ دوہا اوس پانی پر بکری گہر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر لایا وہ ایک اور پیالہ ویسا ہی پس پیا اوس شخص نی کہ آیا تہا ساتہہ حضرت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کرعنا کی معنی ہین پی لین گی کرع سی اور کرع کہتی ہین اوس جگہہ کو کہ جہان جمع ہو پانی مینہ کا یا چہوٹی سی نہر کو کہتی ہین یعنی پی لین گی نہر سی بغیر ہاتہہ اور باسن کی یعنی منہ لگا کر اور بعضون نی کہا کرع کہتی ہین پینی پانیکو ساتہہ منہ کی بغیر باسن اور ہاتہہ کی جیسی کہ پیتی ہین چارپائی کا کارع اہی یعنی پاؤن پانی مین داخل کرتی ہین کہا سیوطی نی کہ وارد ہوئی ہی نہی کرع سی بیچ حدیث ابن ماجہ کی لیکن وہ نہی تنزیہی ہی اور یہہ پینا بیان جواز کی لیی تہا ۱۲ ع

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ

مِنْ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِي يَاكُلُ وَيَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہی
ام سلمہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پیتا ہی باسن چاندی کیمین کوئی چیز پینی کی سوا اسکی نہین کہ ہلاویگا یہہ پینا اوسکی پیٹ مین آگ
دوزخ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ تحقیق وہ شخص کہ کہاوی اور پیوی بیچ باسن چاندی اور سونی کی یعنی اوسکا
حال بہی یہی ہوتا ہی **ف** اجماع ہی سب اماموں کا اسپر کہ حرام ہی مردکو اور عورة کو کہانا اور پینا چاندی اور سونیکی باسن مین اور اسیطرح حرام ہے
اور استعمال مین لانا اونکو مانند وضو کرنیکی اونکی باسن مین اور عطر لگانیکی اون مین سی اور حقہ پینی کی اونمین وغیر ذلک اور اگر چاندیکی باسن مین کوئی چیز
ہو تو اوسکو نکال کر کسی اور باسن وغیرہ مین کہہ لی پہر کہاوی اور پیوی اور اگر تیل یا عطر وغیرہ ہو تو ہاتہہ سی نکال کر بائین ہتیلی پر رکہی پہر داہنی ہاتہہ سی
لگاوی اور اگر چاندیکی برتن ہی سی ہتیلی پر ڈالا اور ہتیلی مین سے ملا تو یہہ درست نہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ پانی پینا باسن مفضض مین جائز ہی وقتیکہ منہ لگانے
کی جگہہ چاندی نہو اور اسیطرح باسن مضبب لی اور چاندی کی مین یلیی کہ ضباب پیالہ پر استواری کی لیی ہوتا ہی نہ واسطی زینت کی ع
وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا
فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاكُلُوْا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کا ایک قسم ہی ریشمی کپڑیکی اور نہ پیو کوئی چیز
پینی کی باسن سونی اور چاندی کی مین اور نہ کہاؤ بیچ رکابیون اور پیالون سونی اور چاندیکی اسلیی کہ یہہ چیزین واسطی کافرون کی ہین دنیا مین اور یہہ واسطی
تمہاری ہین آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ نہ ریشمی الخ مستثنی ہی اس سی بقدر چار انگشت کی کپڑی کی کنارے مین یعنی چار انگشت کی گوٹ یا
سنجاف ریشمی انگرکھی وغیرہ مین لگانی جائز ہی اور جس کپڑیکی تانی مین ریشم ہو اور بانی مین سوت تو جائز ہی پہننا اوسکا اور اگر سوت تانی مین ہو اور ریشم
بانی مین تو نہین جائز مگر لڑائی مین اسطرح کا کپڑا جائز ہی اور مباح ہی ریشمی کپڑا بیماری خارش مین اور کثرت جوؤن مین ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَى
الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ
اَلَا فَيَمِّنُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا دودہ دوہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بکری گہر کی پلی ہوئی
کا اور ملایا گیا دودہ اوسکا ساتہہ پانی کوئی کی کہ تہا انس کی گہر مین پس دیا گیا آنحضرت کو وہ پیالہ دودہ کا پس پیا آنحضرت نی کچہہ دودہ اور تہی
سی اور بائین طرف آنحضرت کی بیٹہی ہوئی تہی ابوبکر صدیق اور داہنی طرف حضرت کی بیٹہا ہوا تہا ایک گنوار پس کہا حضرت عمر نی کہ دیجی ابوبکر کو
یا رسول اللہ یعنی دودہ بچا ہوا پس دیا آنحضرت نی اوس گنوار کو کہ تہا داہنی طرف حضرت کی پہر فرمایا کہ مقدم ہی داہنا پہر داہنا اور ایک روایت مین ہی
داہنی طرف والی احق ہین داہنی طرف کی احق ہین خبردار ہو پس داہنی طرف والون کو دیا کرو یعنی جب بانٹنی لگو داہنی طرف کی احق ہین تم بہی داہنی طرف
والون کی رعایت کیا کرو کہ ابتدا انہین سی کیا کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** انس کی گہر مین ظاہر یہہ تہا کہ کہتی ہماری گہر مین تہا ولیکن یہہ
تفنن عبارت ہی اور اوسکو علم عربیت مین وضع مظہر موضع مضمر کہتی ہین اور وہ بکری بہی انس کی گہر مین تہی کہ آنحضرت وہان تشریف لی گئی تہی
اور دونون لفظ ایمن سا تہہ پیش نون کی ہین یعنی مقدم ہی داہنا پہر داہنا یعنی اول اوسکو دیا جاوی کہ داہنی طرف ہو پہر اوسکو کہ اوسکی پہلو مین ہو
اوسیطرف اسی ترتیب سی دیتا جاوی تا آخر تو بہنا اوسکی باہنچی کہ بائین طرف ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر نون کی ہی دونون لفظون مین یعنی

دودھ کا بائین اپنی کو پہر دائین کو اور سویدہ بیس کی روایت دوسری لا یمنون فالا یمنون اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی رعایت کرنی داہنی طرف کی سی چیز کی دینی مین یعنی اگرچہ بائین طرف والا اکرم رتبہ ہو بہ نسبت بائین طرف والی کی اسلیے کہ مقدم کیا حضرت نی اعرابی کو ابو بکر رض پر بسبب اپنی طرف ہونی اوسکی اور ا سمین دلیل ہی اوپر کمال عدل اور حق شناسی حضرت کی کہ با وجود فضل اور قرب حضرت ابو بکر کی اور شفاعت حضرت عمر کی رعایت اعرابی کی حق کی ترک نکی اور حضرت عمر نی جو عرض کیا یا د دلانی کی لیے عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نرہا ہو ہونا ابو بکر کا ع **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی کا پس پیا اوسمین سی اور داہنی طرف حضرت کی تہا ایک لڑکا سب سی چہوٹا یعنی ابن عباس اور بوڑہی بیٹہی تہی بائین طرف حضرت کی پس فرمایا حضرت نی اس لڑکی تو اذن دیتا ہی یہہ کہ دیدین اسکو بوڑہون کو پس کہا اوس لڑکی نی کہ نہین ہون مین ترجیح دینا اپنی پر کسیکو ساتہہ دینی بچی ہوئی آپکی یا رسول اللہ پس دیا آنحضرت نی بچا ہوا اوس لڑکیکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث سی بہی معلوم ہوا اولی اور احق ساتہہ ابتدا کرنی کی داہنا ہی اگرچہ چہوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کری بائین طرف والی سی اگر وہ اذن دیتی بائین طرف والیکو دیدی یہہ حضرت نی یہان اذن طلب کیا ابن عباس سی اور اعرابی سی کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہی اذن طلب نکیا سبب یہہ تہا کہ ابن عباس کی قرابتی تہی وہ بوڑہی قریش مین سی گمان تہا کہ ابن عباس کو تالیف قلوب کی لیے ناگوار نہوگا اور اعرابی سی اگر اذن چاہتی تو شاید وہ متوحش ہوتا اسلیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تہا پس تالیف قلوب کی لیے اذن نہ چاہی مین دیکہی اور فقہا اتفاق کرتی ہین اسپر کہ ایثار طاعات مین جائز نہین پس فقہا تو یہہ کہتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ اگر ایثار واجبات مین ہو تو حرام ہی اور اگر فضائل و مستحبات مین ہو تو مکروہ ہی مثلاً ایک شخص پانی وضو کا رکہتا تہا اوسکو ایثار کیا یعنی کسیکو دیدیا اور آپ تیمم سی نماز پڑہی یا کپڑا کہ جس سی ستر ڈہانکتا اسی اور کو دیدیا اور آپ ننگی نماز پڑہی وہ نہین حرام ہی اور اگر صف اول مین قریب امام کی بیٹہا تہا اپنی جگہہ اور کو دی اور آپ پہلی صف مین نکر نماز پڑہی تو یہہ اچہا نہین مکروہ ہی اور امور دنیویہ مین ایثار محمود ہی اور بعض صوفیہ سی جو طاعات مین ایثار منقول ہی غالباً وہ بسبب غلبہ حال کی ہو واللہ اعلم ت **وَحَدِيثُ** أَبِي قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگی ہم باب معجزات مین انشاء اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم کہاتی بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال کہ ہم چلتی ہی اور پیتی تہی اسحال مین کہ کہڑی ہوتی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **ف** کہانا کہانی کا چلتی مین اور پینا کہڑی ہونی کا اصل جواز رکہتا ہی اور مختار اور اولی یہہ ہی کہ کہانا چلتی میں اور سوار خلاف ادب کی ہی اور اسیطرح پینا کہڑی ہوی حیلہ کذا وح **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ** عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پیتی تہی کہڑی ہوکر اور بیٹہی ہوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** کہڑی ہوکر یعنی ایکبار یا دو بار بیان جواز کی لیے یا بنا بر ضرورۃ کی اور بیٹہی ہوئی تمام اوقات مین ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے

ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ دم لیا جاوے بیچ باسن کے یعنی پیالہ وغیرہ میں وقت پینے پانی کے یا پھونک ماری جاوے اسمیں نقل کی
یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف اسے منع اسلیے فرمایا کہ تا آب دہن پانی میں نہ گرے اور دوسرا کراہت نہ کرے اور کبھی منہ ساتھہ بو کے متغیر ہوتا ہے مبادا پانی
کو بدبودار کردے اور اسلیے کہ دم لینا پانی میں چارپایوں کا فعل ہے کہا بعضوں نے کہ اگر پھونکنا ٹھنڈا کرنے کی لیے ہو تو صبر کرے یہانتک کہ ٹھنڈا ہو پھونکے
نہیں اور اگر پانی میں تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکے سے نکالے نہ انگلی سے نکالے اور نہ پھونک سے اسلیے کہ نفرت کرتی ہے طبیعت اس سے ع وعنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تشربوا واحدا كشرب البعير ولكن اشربوا مثنى وثلث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم
رفعتم رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو تم پانی ایک دم میں مانند پینے اونٹ کی لیکن
پیو دو دموں میں اور تین دموں میں اور بسم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سرکاؤ باسن کو اپنے منہ سے یعنی ہر بار میں یا آخر
میں نقل کی یہہ ترمذی نے ف ادنی درجہ دو دموں میں پینا ہے کہ مشابہت اونٹ سے نکلجاوے لیکن اسمیں شبہ نہیں کہ تین دموں میں پینا بہتر اور
گوارا ہے جیسیکہ اوپر گذرا اور عادت شریف کبھی یہی تھی اکثر اوقات اور حمد کرو الخ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ اول دم میں کہے الحمد للہ اور دوسری دم میں
رب العالمین زیادہ کرے اور تیسری دم میں الرحمن الرحیم اور یہہ دعا بھی منقول ہے الحمد لله الذي جعله عذبا فراتا برحمته ولم يجعله ملحا اجاجا بذنوبنا ع و
عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن النفخ في الشراب فقال رجل القذاة اراها في الاناء
قال اهرقها قال فاني لا اروى من نفس واحد قال فابن القدح عن فيك ثم تنفس رواه الترمذي
والدارمي اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں پس کہا ایک شخص نے
کہ تنکے وغیرہ کی پڑی ہوئی دیکھتا ہوں میں پانی میں یعنی پس کیا کروں اگر پھونک ماروں تو وہ کیونکر نکلیں فرمایا پھینکدے تو اوسکو یعنی تھوڑا سا پانی
پھینکدے تاکہ وہ سب نکل جاویں اور چونکہ وہ شخص نہی پھونکنے کی سبب پانی میں نہی دم لینے کی بھی سمجھا اور اسکی زعم آیا کہ پانی پینے میں منع ہے ایک ہی دم میں ہونے
کہا اوسنے کہ پس تحقیق میں نہیں سیراب ہوتا ایک دم پینے سے فرمایا پس جدا کر پیالہ منہ اپنے سے پھر دم لے یعنی باہر باسن کے پھر پی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے
وعنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من ثلمة القدح وان ينفخ في الشراب رواه ابوداود
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے سے سوراخ پیالہ کی سے اور منع فرمایا پھونک دینے سے پانی میں نقل کی یہہ ابو
داود نے ف سوراخ سے مراد جگہہ ٹوٹی ہوئی باسن کی ہے اور منع اسلیے فرمایا کہ ہونٹوں سے گرفت اوسکی اچھی طرح نہیں ہوتی اور پانی بدن اور کپڑوں پر
گرتا ہے اور باسن کی دہونے میں وہ جگہہ اچھی طرح صاف نہیں ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہے اور یہہ جو ذکر کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سے ٹونٹی باسن
نہیں ہے بلکہ جگہہ ٹوٹی ہوئی اوسکی مراد ہے ع وعن كبشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فشرب من في
قربة معلقة قائما فقمت الى فيها فقطعته رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب صحيح
اور روایت ہے کبشہ سے کہ نام ہے ایک صحابیہ کا کہا آئے میری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا منہ مشک لٹکی ہوئی کی سے کھڑے ہوئے پس کھڑی ہوئی
میں طرف منہ مشک کے پس کاٹ لیا میں اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ف یعنی جسقدر دہانہ
مشک پر دہن مبارک لگا تھا اوتنا چمڑا کاٹ لیا واسطے تبرک کی یا واسطے ادب کی کہ منہ کسیکا اوسکو نہ لگے جیسیکہ حدیث ام سلیم کی میں ذبح متصل صورت
سے ظاہر ہے کہ کہا کاٹا میں نے دہانہ مشک کا تاکہ کوئی اور بعد پینے آنحضرت کی اس جگہہ سے نہ پیوے ع وعن الزهري عن عروة عن عائشة
قالت كان احب الشراب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الحلو البارد رواه الترمذي وقال والصحيح ما روي

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی عروہ سی اونہون نی نقل کی حضرت عائشہ رضی سی کہا تہی محبوب تر پینی کی چیزون مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹہی چیز ٹہنڈی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ صحیح وہ روایت ہی کہ روایت کی گئی ہر پسی نقل کے حضرت سی بطریق ارسال کی **ف** میٹہی چیز پینی کی عام ہی خواہ پانی میٹہا ہو خواہ دودہ میٹہا خواہ شہد وغیرہ کا شربت اسی حاصل ہوجاتی ہی تطبیق اسحدیث مین اور حدیث ابن عباس مین کان احب الشراب الیہ اللبن اور اسحدیث مین کان احب الشراب الیہ العسل و صحیح وہ روایتہی الخ یعنی اسحدیث کو زہری نی دو طریق سی روایت کیا ہی ایک تو مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ اور دوسری مرسل کہ اوسمین ذکر حضرت عائشہ کا نہین اور ظاہر عبارت یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر عروہ کا بہی نہین اور زہری بہی تابعی ہی لیکن تابعی صغیر اور رجال اوس اسناد کی کہ بطریق ارسال کی ہی قوی تر اور ضابط تر ہین بخلاف اسناد متصل کی کہ بعضی رجال اوسکی ضعیف ہین ؛ ع ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَاِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا طعام پس چاہیی کہ کہی الہی برکت دی واسطی ہماری بیچ اس طعام کی اور کہلا ہمکو بہتر اسکی اور جسوقت کہ پلایا جاوی ایک تمہارا دودہ پس چاہیی کہ کہی یا الہی برکت دی واسطی ہماری اس دودہ مین اور زیادہ پہنچا ہمکو اسی یعنی اور نہ کمی پہنچا پہلا اس سی پس تحقیق دودہ کہ بہتر کوئی سیر نہین بین وجہ کہ نہین ہی کوئی چیز کہ کفایت کری کہانی و پینی کی سوای دودہ کی کہ سیر بہی کردیتا ہی او سیراب بہی نقل کی یہہ ترمذی و ابو داؤد نی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا قِيْلَ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تہا واسطی اون کی میٹہا پانی سقیا سی کہا بعضون نی کہ سقیا ایک چشمہ ہی کہ درمیان اوسکی اور درمیان مدینہ کی فرق دو منزل کا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی

الفصل الثالث　فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص پیوی بیچ باسن سونی یا چاندی کی یا اوس باسن مین کہ اوسمین کچہہ سونی چاندی سی ہی پس سوای اسکی نہین کہ ہلاویگا یہہ پینا اوسکی پیٹ مین آگ دوزخ کی نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** اسمین ہو کہا کہ یعنی تختین وغیرہ لگی ہوئی ہون سونی یا چاندی کی وصیبی نی نووی سی نقل کیا ہی کہ اگر تختین چہوٹی ہون بقدر حاجت حسن ہی و مکروہ نہین اور اگر بہت ہون تو دوسری مختار امام کا ہی اور مذہب امام ابو حنیفہ مین جس باسن مین تختین وغیرہ چاندی سونی کی لگی ہون اوسمین پانی پینا جائز ہی بشرطیکہ منہہ جگہہ چاندی سونا نہو چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہی انکی دلیل اور حدیثین بیچ اونکی ؛ ع

بَابُ النَّقِيْعِ وَالْاَنْبِذَةِ

یہہ باب ہی بیچ بیان نقیع اور نبیذون کی **ف** حضرت کی پینی کی چیزون مین سی ایک نقیع ہی اور ایک نبیذ نقیع یہہ ہی کہ انگور یا کہجورین پانی مین ڈالدی بغیر پکانی کی تا اوسکی شیرینی پانی مین آجاوی یعنی شربت بنجاوی وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور نافع بدن کا نقیع خرما بیچ ہضم طعام کی نافع ہوتا ہی اور نقیع انگور بیچ دفع مفعول حرارت کی اور نبیذ بہی اسیطرح بنتا ہی لیکن اوسکو بسی دیتی ہین تا تیزی اور کچہہ تغیر بہی ظاہر ہو نہ تغیر فاحش کہ حد نشہ کو پہونچی اور اسلیئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو بعد تین دن کی تناول نفرماتی تہی جیسا کہ آگی آویگا اور یہہ بہی نافع ہی بدن کو بیچ زیادتی قوۃ اور حفظ صحت کے اور اگر حد نشہ کو پہونچی حرام ہی اور نبیذ سوای انگور اور کہجور کی اور چیزونکی بہی بنتی ہی جیسا کہ نہایہ مین لکہا ہی کہ نبیذ بنتی ہی کہجور سی اور انگور سی اور شہد سی اور گیہون سی اور جو سی بہی وغیر ذلک چنانچہ اسلیئی مصنف انبذہ ساتہہ صیغہ جمع کی لایا تا دلالت کری اوپر تعدد انواع اوسکی کی ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بقدحي هذا الشراب كله العسل والنبيذ والماء
واللبن رواه مسلم روایت ہی انس سی کہ کہا البتہ تحقیق پلایا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اس پیالہ اپنی کی پینی کی چیزین ساری شہد
اور نبیذ اور پانی اور دودہ نقل کی یہہ مسلم نی ف پیالہ آنحضرت کا انس کی پاس تہا آیا ہی اوس پیالہ کو نضر بن انس نی میراث انس سی آٹھ لاکھ درم کو خریدا اور
بخاری نی وہ پیالہ بصرہ مین دیکہا اور اوسمین پانی پیا نہی طالع دن کی نوح وعن عائشة قالت كنا ننبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم
في سقاء يوكأ اعلاه وله عزلاء ننبذه غدوة فيشربه عشاء وننبذه عشاء فيشربه غدوة رواه مسلم
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی ہم نبیذ بناتی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشک مین کہ بند کیجاتی تہی اوپر کی جانب اوسکی اور واسطی اوسکی تہا
دہانہ نیچی بہی کہجور وغیرہ ڈالتی تہی ہم مشک مین صبح کو پس پیتی حضرت اوسکو رات کو اور ڈالتی ہم اوسکو پس پیتی حضرت اوسکو صبح کو نقل کی یہہ مسلم نی ف غرض
کہنی مین تو شتہ ان کی دہانہ کو اور یہان مراد یہہ ہی کہ اوس مشک مین دہانہ نیچی کی جانب مین ہی تہا جیسی چہال مین ہوتا ہی یعنی سر مشک باندہتی تہی اور نیچی کی دہانہ
مین سی نکال کر پیتی تہی اور اسطرح نبیذ بنانی غالبًا ہوا کی گرم مین ہوتی ہوگی کہ احتمال تغیر کا اوسمین جلد ہوتا ہی اور کبہی زیادہ ایک شب و روز سی حتی کہ تین
رات دن تک بہگو رکہنا آیا ہی وہ جاڑی کی ہوا مین ہوگا نوح وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينبذ له اول
الليل فيشربه اذا اصبح يومه ذلك والليلة التي تجيء والغد والليلة الاخرى والغد الى العصر فان بقي شيء سقاه الخادم او امر به فصب
رواه مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تہی واسطی اون کی اول شب پس پیتی تہی اوسکو جسوقت کہ صبح کرتی
اوس دن اور اوس رات کو آتی اور اگلی دن اور دوسری رات اور دوسری اگلی دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچہہ پلاتی اوسکو خادم کو یا حکم فرماتی پہینک دینی کا پس پہینکی جاتی
نقل کی یہہ مسلم نی ف حضرت جو نہ پیتی اور خادم کو پلا دیتی سبب یہہ تہا کہ تلچہٹ رہجاتی تہی نہ یہہ کہ حد نشہ کو پہونچتی تہی اور اوسکی پہینکنی کا حکم کرتی اگر
پہونچتی حد نشہ کو پس او تنویع کی لیی ہی نہ شک کی لیی اور کہا مظہر نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی مالکو یہہ کہ کہاوی آپ اوپر کا کہانا اور اپنی مملوک
کو کہلاوی نیچی کا کہانا نوع وعن جابر قال كان ينبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم في سقاء فاذا لم يجدوا سقاء ينبذ له
في تور من حجارة رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نبیذ ڈالی جاتی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشک مین پس جسوقت نہ پاتی
مشک بنائی جاتی نبیذ حضرت کی لیی پتہر کی باسن مین نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء
والحنتم والمزفت والنقير وامر ان ينبذ في اسقية الادم رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
منع فرمایا نبیذ ڈالنی سی بیچ باسن کدو کی اور لاکہی باسن کی اور روغن ارزال کی اور لکڑی باسن کی اور حکم فرمایا یہہ کہ نبیذ ڈالی جاوی بیچ مشک چمڑی کی نقل
کی یہہ مسلم نی ف ان ظروف مین نبیذ بنانی سی ابتدای اسلام مین منع فرمایا تہا بخوف اسکی کہ نشہ جلدی لی آوی اور نہ معلوم ہو حال اوسکا پس جب گذرا زمانہ
دراز اور معلوم و مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانی ہر باسن مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور زیادہ تحقیق اسکی کتاب الایمان مین گذری
نوع وعن بريدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نهيتكم عن الظروف فان الظرف لا يحل شيئا ولا يحرمه وكل
مسكر حرام وفي رواية قال نهيتكم عن الاشربة الا في ظروف الادم فاشربوا في كل وعاء غير ان لا تشربوا مسكرا رواه مسلم
اور روایت ہی بریدہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ منع کیا تہا مینی تم کو نبیذ ڈالنی سی ظروف مذکورہ مین یعنی اور گمان کیا تہا تمنی کہ حلال و حرام
دائر ظروف پر ہی اور یون نہین ہی بلکہ کوئی ظرف حلال نہین کرتا ہی اوس چیز کو کہ حرام ہی اور حرام نہین کرتا اوس چیز کو کہ حلال ہی اور حکم یہہ ہی کہ جو چیز نشہ
لاوی حرام ہی یعنی جس ظرف مین ہووی اور جو چیز نشہ نکری حلال ہی جس ظرف مین کہ ہو اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع

کیا تہا مینی تمکو پینی کی چیزون سی یعنی ظروف مذکورہ مین نبیذ ظروف خمر کی یعنی اور اب نسخ کیا مینی اس حکم کو اور مباح کیا مینی پینا سب ظروف مین پس پیو ہر
ظرف مین لیکن مت پیو چیز نشہ لانیوالی کو نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی مالك الاشعری انہ سمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونہا بغیر اسمہا رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ
روایت ہی ابی مالک اشعری سی یہہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی البتہ پیوینگی بعضی لوگ میری امت مین سی شراب کو نام کہینگی اوس شراب کا
ساتہہ غیر نام اوسکی کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ف یعنی بہانہ اور حیلہ کرینگی بیچ پینی شراب کی ساتہہ نامون نبیذ و شربتون مباحہ کی جیسیکہ پانی عسل
اور مانند اوسکی کی اور گمان کرینگی کہ یہہ حرام نہین ہی اسلیی کہ نہ انگور کی ہی اور نہ کہجور کی اور یہہ مفید نہین ہوگا اونکو اوسلیی باحت مین اسلیی کہ حکم یہہ ہی کہ ہر نشہ
کرنیوالی چیز حرام ہی کسی چیز سی بنی ہو کذا قال الشراح و ظاہر عبارت یہہ ہی کہ شراب پیوینگی لیکن اوسکا ایک نام اپنی طرف سی کہہ لینگی اور خمر اب
نہیں کہینگی تا لوگ نجانین کہ شراب پیتی ہین اور یہہ نام رکہنا کچہہ فائدہ نہین دیگا اونکو بسبب مسمی ہی نہ اسم ؛ ح **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر الاخضر قلت انشرب فی الابیض قال لا رواہ
البخاری روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نبیذ ٹہلیا سبز کی سی کہا مینی کیا پیوین ہم ٹہلیا سفید مین فرمایا نہ
نقل کی یہہ بخاری نی ف ٹہلیا سبز سی کہ نام اوسکا حنتم ہی اور چونکہ عبد اللہ بن ابی اوفی قید سبز کی باحت نبیذ ٹہلیا غیر سبز کی سمجہی اونہون نی کہا کیا
پیوین ہم ٹہلیا سفید مین حضرت نی فرمایا سفید مین بہی نہ پیو یعنی ذکر سبز کا اتفاقی ہی اور سبب اسکی کہ اکثر ٹہلیان کہ اونمین نبیذ بناتی تہی اوس زمانی مین سبز ہوتی
تہین و لیکن حکم سبز سفید کا ایک سی ہی اور یہہ بہی منسوخ ہی جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا ؛ ح

باب تغطیۃ الاوانی وغیرہا

یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہانکنی باسنون وغیرہ باسنون کی ف یعنی اسباب مین ان حدیثون کی کہ وارد ہوئی ہین بیچ مقدمہ ڈہانکنی باسنون کی رات کو وقت
سونی کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہی یعنی یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہکنی باسنون کی اور سوائی باسنون کی جیسیکہ بند کرنا دروازیکا اور بجہانا
چراغونکا اور سوائی اوسکیکا ؛ ح **الفصل الاول** فصل پہلی عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
کان جنح اللیل او امسیتم فکفوا صبیانکم فان الشیطان ینتشر حینئذ فاذا ذہب ساعۃ من اللیل فخلوہم
واغلقوا الابواب واذکروا اسم اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا واوکوا قربکم واذکروا اسم اللہ وخمروا آنیتکم واذکروا اسم
اللہ ولو ان تعرضوا علیہ شیئا واطفئوا مصابیحکم متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال خمروا الآنیۃ واوکوا الاسقیۃ واجیفوا
الابواب واکفتوا صبیانکم عند المساء فان للجن انتشارا وخطفۃ واطفئوا المصابیح عند الرقاد فان الفویسقۃ ربما اجترت
الفتیلۃ فاحرقت اہل البیت وفی روایۃ لمسلم قال غطوا الاناء واوکوا السقاء واغلقوا الابواب واطفئوا السراج فان الشیطان لا یحل
سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائہ عودا ویذکر اسم اللہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم
علی اہل البیت بیتہم وفی روایۃ لہ قال لا ترسلوا فواشیکم وصبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذہب فحمۃ العشاء فان الشیطان یبعث اذا
غابت الشمس حتی تذہب فحمۃ العشاء وفی روایۃ لہ قال غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیہا وباء لا یمر باناء لیس علیہ غطاء
او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت
کہ ہو اول شب یا فرمایا شام کرو تم پس بند رکہو تم اپنی لڑکون کو یعنی نکلنی گہر سی اور پہرنی کو بچونکی سی اسلیی کہ شیطان یعنی جن پہیلتی ہین اوس وقت پس
جس وقت کہ گذری ایک ساعت رات سی پس واہ کر چہوڑ دو لڑکونکو اور بند کرو دروازون کو اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنی دروازیکی اسلیی کہ شیطان

نہیں کھولتا دروازہ بند کیا ہوا کو یعنی ساتھہ ذکر خدا کی اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہی کہ دروازوں اور دیواروں میں پہیٹ جاویں لیکن بسبب ذکر خدا کی مجال نہیں کہ کہولیں اور ڈہانک لو باسن کو یعنی پانی پینی کی برتنوں اور باندہ دو دہانی اپنی مشکوں کی یعنی جسمیں پانی ہوتا کہ دمنیں کوئی کیڑا پتنگا وغیرہ نہ گر پڑی اور ذکر کرو نام خدا کا یعنی وقت باندہنی دہانی کی اور ڈہانکنی اپنی باسن اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈہانکنی کی اگرچہ عرض میں کہو باسن کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈہانکنی کی اسیقدر ہو کہ لکڑی وغیرہ جو مرا دہر باسن کی رکہدو تو خیر یہہ بہی کافی ہی رفع کراہت اور ہونی ضرور میں کہ ہوتا ہی ڈہانکنی مثل تصرف کرنی شیاطین کے اور باندہنی سکیلی اور بجہا دو اپنی چراغونکو سوتی وقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی یہہ الفاظ مشترک ہیں درمیان بخاری و مسلم کی اور جدا جدا ہر ایک کی روایت میں یہہ مضمون ساتھہ الفاظ مختلف کی آیا ہی جیسے کہا اور ایک روایت بخاری کی میں یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے ڈہانکو باسنون کو اور بند کرو منہ مشکونکا اور بند کرو دروازہ اور اپنی پاس بٹہا رکہو اپنی لڑکون کو شام کی وقت یعنی ادہر ادہر جانی ندو اسلیے کہ تحقیق واسطی جنون کی ہی پہیلنا اور اوچک لینا اور بجہا دو چراغونکو نزدیک سونی کی اسلیے کہ تحقیق چوہا اکثر اوقات بعضی وقت کہینچ لیجاتا ہی بتی کو پس جلا دیتا ہی گہر کی لوگون کو اور ایک روایت مسلم کی میں یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے ڈہانکو باسن کو اور بند رکہو مشک کو اور بند کرو دروازونکو اور گل کرو چراغون کو اسلیے کہ تحقیق شیطان نہیں کہولتا مشک کو اور نہیں کہولتا دروازیکو اور نہیں کہولتا باسن کو یعنی بسبب لینی نام خدا کی پس اگر نہ پاوی ایک تمہارا یعنی کوئی چیز ڈہانکنی کو مگر اسیقدر کہ عرض میں رکہی باسن پر لکڑی اور یاد کری نام اللہ کا اوس باسن پر یعنی وقت رکہنی لکڑی کی پس چاہیے کہ کری اسلیے کہ تحقیق چوہا جلا دیتا ہی اوپر گہر کی لوگون کی گہرون کا اور ایک روایت مسلم کی میں یون ہی کہ فرمایا حضرت نے نہ چہوڑ دو اپنی مواشی کو اور نہ اپنی لڑکون کو جسوقت کہ غائب ہو آفتاب یہانتک کہ جاتی رہی اول تاریکی رات کی یعنی کچہہ رات جاتی رہی اسلیے کہ تحقیق شیطان پراگندہ کیے جاتی ہین جسوقت کہ غروب ہوتا ہی آفتاب یہانتک کہ جاتا رہی اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت میں یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے ڈہانکو باسن کو اور بند رکہو مشک کو اسلیے کہ تحقیق سال بہر میں ایک رات ہی کہ اوترتی ہی اوسمین وبا نہیں گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہو اوسپر ڈہکنا یا مشک پر کہ نہو اوسپر سربند مگر کہ اوترتی ہی اوسمین اوس وبا سی

ف بعد روایت متفق علیہ کی جو بخاری کی روایت میں لفظ عند المسا کا آیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ متعلق ہو ساتھہ سب افعال کی پس مراد وقت ممتد ہوگا بعد شام سی وقت عشا تک کے وقت بند کرنی دروازی اور ڈہانکنی باسن کا ہی اور اگر متعلق ہو ساتھہ اکفتوا کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی سیاق حدیث کا اسپر تب یہہ اور حاصل معنونکا یہہ ہوگا کہ رات میں یہہ سب کام کر لڑکونکو اول شب میں نکلنی ندو کہ وقت پہیلنی جنات کا ہی اور جب ایک ساعت گذری تو چہوڑ دو لڑکونکو اور کر دیکام ذکر کیے گئی اور اس تو جیہ سی موافق ہو جاتی ہی یہہ روایت ساتھہ لفظ متفق علیہ کے اور اوچک لینا لڑکونکو اور یہہ بات ہوتی ہی اگرچہ قلیل الوقوع ہی یا مراد ہی بیجا ہوش و عقل کا اوکہیل میں مصروف کرنا لڑکیکی تئین اور جن و شیاطین ایک ہیں جنات میں جو فاسق و سرکش ہین اونہین شیطان کہتی ہین کذا ذکر البعض اور کہا قرطبی نے کہ تمام اوامر اسباب کی قبیل ارشاد سی ہین طرف مصلحت کے اور احتمال ہی کہ ہون واسطی استحباب کی اور فہمی ہین اس تاریکی کو کہ درمیان مغرب اور عشا کی ہوتی ہی اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کی ہوتی ہی اوسکو عسعسہ کہتی ہین واللیل اذا عسعس اشارت اسیکی طرف ہی اور کہا نووی نے کہ اسمیں بہت انواع خیر اور آداب جامعہ مذکور ہین اور افضل اونمین یہہ ہی کہ نام لینا اللہ تعالی کا ہر حرکت و سکون میں ہی تاکہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیوی اور اخروی سے

ع وعنہ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لایا ابو حمید کہ ایک شخص ہی انصار میں سی نقیع سی کہ نام ہی ایکجگہہ کا لایا باسن بہرا ہوا دودہ سی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کہلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون نہ ڈہانکا تونے اسکو اگرچہ ڈہانکنا اتنا ہی ہوتا ہی کہ عرض میں رکہہ لیتا اوسپر ایک لکڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وعن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا

چھوڑ دو تم آگ کو گھروں میں یعنی اوس آگ کو کہ خوف ہو جلنے کا اوسی جسوقت کہ سوئی لگو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف آگ شامل ہی چراغ اور غیر چراغ کو لیکن قندیلوں لٹکی ہوئی سی اگر خوف جلنے کا نہو تو نہیں مضائقہ ہی ونکی کہنے کا اور اس نہی میں داخل نہیں واسطی انتفاء علت کے کذا قال النووی کہتا ہی بندہ ضعیف لکہ اگر آگ ہی گہرمیں اسطرح کہیں کہ خوف جلنے کا اسی نہو جیسیکہ جاتی ہیں بقصد شب بیداری کی یا کسی اور مصلحت کے گھرمیں اب کہتی ہیں امید کہ اسی قیاس ممنوع نہو ۛ ح **وعن** اَبِي مُوسٰى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلٰى اَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا جل گیا ایک گہر مدینہ میں اسطرح کہ گر پڑا گھر والوں پر ایک رات میں نقل کیا گیا حال اوسکا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ تحقیق یہہ آگ سوا اسکی نہیں کہ وہ دشمن ہی واسطی تمہاری کہ جلا دیتا ہی جان و مال کو پس جسوقت کہ سونی لگو تم پس بجھا دو اوسکو اور دور کرو ضرر اوسکا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ فَاِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوجَ اِذَا هَدَأَتِ الْاَرْجُلُ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلَةٍ مَا يَشَاءُ وَاَجِيفُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاَكْفِئُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْقِرَبَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی جابر سی کہا سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جسوقت کہ سنو تم آواز کتوں کی اور آواز گدہوں کی اونکو پناہ مانگو ساتھ اللہ کی شیطان راندہ گئی سی اسلیے کہ تحقیق کتی اور گدہی دیکھتی ہیں وہ چیز کو کہ نہیں دیکھتی تم یعنی شیطانکو اور لشکر اوسکیکو جو ہیں پہرتی ہیں اور کم کرو نکلنا یعنی گہر سی جسوقت کہ تہم جاویں پانوں چلنی پہرنی سی یعنی آمد و رفت لوگونکی جب بڑی رات گئی موقوف ہو تو تم ہی کم نکلا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہی اپنی مخلوقات سی جو چاہتا ہی از قسم جنات اور شیاطین اور جانوران موذی وغیرہ رات کو اور بند کرو دروازونکو اور ذکر کرو نام اللہ کا اوسپر اسلیے کہ شیطان نہیں کہولتا دروازیکو جسوقت کہ بند کیا جاوی اور ذکر کیا جاوی نام اللہ کا اوسپر اور ڈہانکو برتن یعنی جنمیں پانی ہو اور اولٹا کر رکھو باسنونکو یعنی جسوقت کہ خالی ہوں اور باندہ دو منہ مشکونکی نقل کی یہہ حدیث محی السنہ نی شرح السنہ میں **وعن** ابن عباس قَالَ جَاءَتْ فَارَةٌ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذِهِ فَيُحْرِقُكُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک چوہا کہ کہینچ لایا ایک بتی بیچ الدی بتی کی روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس بوریی پر کہ بیٹھی تہی حضرت اوسپر پس جلا دیا اوسمیں سی بقدر درہم کی پس فرمایا حضرت نے جسوقت کہ سوو تم پس گل کرو چراغ اپنی اسلیے کہ تحقیق شیطان راہ دکھاتا ہی مثل اس چوہی موذیکو اس فعل پر جلا دیتا ہی شیطان اور باعث ہوتا ہی تمہاری جلنی پر اپنے حیلہ نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف اس باب میں تیسری فصل مصنف نے نہیں لکہی ورنہ لکہا کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی اور وجہ اوسکی بیان لکہونکی اوپر ذکر کی گئی ہے ۛ ح

كِتَابُ اللِّبَاسِ کتاب ہے بیچ بیان لباس کے ف لباس مصدر ہی معنی ملبوس کی جیسیکہ کتاب بمعنی مکتوب کی اور باضم اول اور مصدر ہی آگے باب علم یعلم سی آتی ہیں اور مصدر اسکا ابس ہی یا ہی ساتھ پیش لام کی اور لبس ساتھ زبر لام کی بمعنی التباس و خلط کی ہی اور وہ باب ضرب یضرب سے آیا ہی ۛ ح

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سی کہ کہا تہی حبرہ محبوب تر بہت کپڑونسی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پہنتی تہی یعنی واسطی واسطی مصلحتونکی قسم دینی و دنیاوی اور سوا اوسکی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف حبرہ ساتھ زبر باء اور بروزن عنبہ کی ایک قسم منقش چادر ہی یمن کی سی کہ اوسپر خطوط سرخ ہوتی ہیں

اور کبھی سبز اور سوت کی بنی جاتی ہی لکھا ہی علماء نی کہ اسی سبب سی حضرت اوسکو دوست رکھتی تہی اور بعضون نی کہا دوست رکھتی تہی اوسکو سبب ہونی
اوسیکی کی سبز کپڑا اہل جنت کے کپڑون مین سی ہی اور وارد ہوا ہی انہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی و ابو نعیم فی الطب و بعضون
نی کہا کہ دوست رکھتی تہی اوسکو بسبب اسکی کہ خطوط سرخ ہوتی تہی اوسمین اور وہ میل خوردہ ہوتا ہی ع ح **وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنا جبہ رومی تنگ آستینون کا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آستینین ایسی تنگ تہین کہ جب وضو کرنی لگی تو آستینین چڑہ نسکین آستینونکی نیچی سی ہاتہہ
نکالی ہونکی لیی اور یہہ بہی آیا ہی کہ یہہ ماجرا سفر کا ہی اور کہا بعضون نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہین تنگ آستینین بنانی سفر مین حضر مین اہلی کہ
آستینین صحابہ رضی اللہ عنہم کی فراخ تہین اور کہا ابن حجر نی کہ قول ائمہ کا اسمین یہہ ہی کہ اقسام بدعات مذمومہ سی ہی فراخ کرنا آستینونکا انتہی اور ممکن ہی
یہہ کہ حمل کیا جاوی قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زائد از حد کی اور صحابہ سی جو منقول ہی وہ محمول ہی فراخی غیر مفرط پر اسلیی کہا ہی منتقی مین کہ وہ کتب
ائمہ ہماری سی ہی مستحب ہی فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کی ع **وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا**
غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا نکالی طرف ہماری
حضرت عائشہ رضہ نی ایک چادر پیوندکی ہوی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑون مین نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت نی جو دعا کی تہی اللّٰهم احینی مسکینا و امتنی مسکینا یہہ اوسیکا اثر تہا اور اس حدیث سی معلوم ہوئی بی رغبتی حضرت کی دنیا
اور دنیا کی زرق و برق سی پس لازم ہی امت کو کہ پیروی کرین حضرت کی ہر خصلت کی ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہا بچہونا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا کہ سوتی تہی اوسپر چمڑیکا بہرا ہوا اوسکی اندر پوست کہجور کا یعنی روئی کی جگہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور شمائل ترمذی مین آیا ہی حضرت
حفصہ سی کہ تہا بچہونا حضرت کا ٹاٹ کا ع **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ**
حَشْوُهُ لِيفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتی اوسپر چمڑیکا بہرا اوسکا پوست خرما تہا نقل کی یہہ مسلم نی
ف تکیہ کرتی یعنی تکیہ لگا کر بیٹھتی یا سوتی وقت سر کی نیچی رکہتی اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی بنانا بچہونیکا اور تکیہ کا واسطی سونی اور آرام کی لیکن بطریق
اسراف اور انہماک کی تنعم مین نہو اور آنحضرت دوست رکہتی تہی تکیی کو اور تکیہ کرتی تہی اوسپر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دی تو رد نہ کری اور ان
احادیث سی اور مانند انکی سی معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا یہہ تہا کہ زہد کرتی تہی دنیا مین اور اعراض کرتی تہی متاع اور لذات دنیا سی اور لباس
بہی موٹا اور پہٹا پرانا پہنتی اور آیا ہی کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتی اور تکلف نکرتی اور کبھی بیان جواز کی لیی کپڑا نفیس و قیمتی بہی پہنا ہی لیکن فی نفسہ اسکو
سخت اور قید رکہنی نفیس کپڑیکی اور عادت پکڑنی اوسکی اور تکلف کرنا اوسمین خلاف سنت ہی اگرچہ اصل اباحت کہتا ہی اور اگر کپڑا موٹا اور حقیر بسبب بخل اور خست
کی یا واسطی اظہار زہد کی یا طمع اور سوال کی لوگونسی بطریق ریا و سمعہ کی پہنی ہیچ ہی بلکہ اکثر اہل خیر و دیانت نی بقصد ستر حال و عفت اور اظہار غنا کی کپڑی
نفیس پہن کر اپنی تئین چشم اغیار سی چھپایا ہی و حاصل یہہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کی نہو تو نہین مضائقہ اوسکا اور میانہ روی ہر جگہہ محمود ہی ع ح
وَعَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي حَرِّ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِي بَكْرٍ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا اوس وقت کہ تہی ہم بیٹھی ہوئی اپنی گہر مین بیچ گرمی دوپہر کی کہا کہنی والی نی واسطی ابوبکر صدیق کی یہہ ہین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنیوالی ڈہانکی ہوئی سر اپنا چادر کی کونی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ڈہانکنا سر کا تہا واسطی گرمی دہوپ کی یا اسواسطی

کہ پہچانی حضرت کو کوئی اور یہہ حدیث ایک ٹکڑا ہی حدیث ہجرۃ کا کہ بعد از قضیہ بیعت عقبہ کی آنحضرت منتظر تہی حکم ہجرۃ کی مکہ سی اور حضرت ابوبکر رض التماس رفاقت
کی اس سفر مین حضرت سی کرتی تہی اور آنحضرت فرماتی تہی کہ اگر حکم ہجرۃ کا ہوگا تو ایسا ہیگا ناگاہ حکم ہجرۃ کا ہوا پس آنحضرت دوپہر کو حضرت ابوبکر کی گہر مین رونق افزا ہوئی
اور خبر دی کہ حکم ہجرۃ کا پہنچا اور حکم ہوا کہ نکلو مین اور تو رفیق ہوگا پس رات کو کہڑکی کی راہ سی کہ بیچ دیوار گہر ابوبکر رض کی تہی طرف جبل ثور کی کہ بیچ جانب اسفل مکہ کی ہی
نکلی اور غار ثور مین داخل ہوئی الی آخر القصہ ۔ ح **وعن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له فراش للرجل وفراش
لامراته والثالث للضيف والرابع للشيطان رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ان کو ایک بچہونا واسطی مرد کی
اور دوسرا بچہونا واسطی عورت اسکی کی اور تیسرا واسطی مہمان کی اور چوتہا واسطی شیطان کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی آدمی کی لیی تین بچہونی چاہئیں
اگر بیشتر ان ایک تو اپنی لیی دوسرا بی بی کی لیی کہ شاید کسی وقت بسبب حیض کی یا کسی اور عذر کی تنہا سووی ورنہ بی بی کی ساتہہ سونا اولی ہی اور موافق سنت
کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی ساتہہ سویا کرتی تہی اور تیسرا مہمان کی لیی کہ آوی تو رات کو اوسپر سووی یہہ تین بچہونی کافی مین
اور زیادہ اسکی اسراف ہی جیسیکہ فرمایا کہ چوتہا اگر ہو تو شیطان کی لیی نسبت شیطان کی طرف اس سبب سی کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سے ہی اور
محل مفاخرت کی ہی مذموم ہی اور ہر مذموم منسوب اوسکی طرف ہی یا اسی شیطان کی طرف نسبت کیا چونکہ اندیکہا جت سی اوسپر شیطان رات گذارتا ہی لیکن اگر
عادت کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان اسکی ہان بہت آتی ہون تو ظاہر یہہ ہی کہ کثرت فرش و اسباب کی مذموم نہو مذموم وہ ہی کہ واسطی مفاخرت و تکبر کی ہو
ح **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيمة الى من جر ازاره بطرا متفق
عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین دیکہیگا اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت سی طرف اوس
شخص کی کہ دراز کری یعنی ٹخنی سی نیچی لٹکای ازار اپنی از راہ تکبر و اترانی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** تکبر کی قید سی معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کی ازار
دراز کری تو حرام نہین ولیکن مکروہ ہی ساتہہ کراہت تنزیہی کی اور اگر بسبب کسی عذر کی دراز کری مانند سردی یا بیماری کی تو مکروہ بہی نہین ح
وعن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة متفق عليه
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ جو شخص کہ دراز کری کپڑا اپنا یہانتک کہ گہسٹتا جاوی از راہ تکبر کی نہین دیکہیگا اللہ
تعالی طرف اوسکی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت و عنایت سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** کپڑا عام ہی خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکہا یا قبا یا غیر ان کی
دوپٹہ یہہ سب منع مین داخل ہین ح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يجر ازاره من الخيلاء خسف
به فهو يتجلجل في الارض الى يوم القيمة رواه البخاري اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ ایک شخص گہسیٹتا
تہا ازار اپنی از راہ تکبر کی دہسایا گیا زمین مین پس وہ چلا جاتا ہی بیچ زمین مین قیامت تک نقل کی یہہ بخاری نی **ف** احتمال ہی کہ یہہ شخص کو اس امت سے
ہو کہ حضرت نی خبر دی کہ کسی وقت مین یہہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتہہ ماضی کی بسبب تحقق وقوع اوسکی کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ یہہ شخص اگلی امتوں مین
سی ہو کہ اس حال مین گرفتار ہوا اور یہہ قول صحیح تر ہی اسلیی اس حدیث کو بخاری نی بیچ ذکر بنی اسرائیل کی لایا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سی قارون ہی ح
ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسفل من الكعبين من الازار في النار رواه البخاري
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نیچی ہو ٹخنی سی از قسم ازار کی وہ آگ مین ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** وہ آگ
مین ہی یعنی ٹخنی سی نیچی جتنی ٹکڑہ قدم پر ازار لٹکتی ہی وہ آگ دوزخ مین جلا جاویگا اور بعضون نی کہا معنی یہہ ہین کہ یہہ فعل مذموم ہی اور افعال اہل دوزخ سی ہی
اور ذکر دراز کری کا اکثر بیچ حق ازار کی آیا ہی اور وعید شدید اوسمین آئی ہی حتی کہ ایک شخص نیچی پہنچی والا ازار پہنتا تہا اوسکو حضرت نی ساتہہ اعادہ

وضوا ور نماز کی حکم فرمایا چنانچہ یہہ روایت اوائل کتاب مین مذکور ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شعبان کی پندرھوین شب مین سب بخشی جاتی ہین مگر عاق اور مدمن خمر اور مسبل ازار نہین بخشی جاتی اور تحقیق یہہ ہی کہ درازی سب کپڑون مین جاری ہی یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت اور سنت سی ہو درازی ممنوع ہی اور تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اوسکی کی ہی کہ لباس اکثر لوگونکی عہد نبوت مین چادر اور ازار تہی اور فصل دوم مین ابن عمر رضی سی آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء الحدیث اور حدیث اول مین بہی ابن عمر سی کہ پہلی حدیث سی گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور عزیمت یعنی اولویت ازار مین نصف پنڈلی تک ہی اور ازار آنحضرت کی ایسی ہی تہی اور رخصت ٹخنون کی اوپر تک ہی اور حکم دامن قبا اور پیراہن کا بہی یہی ہی اور سنت آستینون مین بند دست تک ہی اور اسبال عمامہ مین ساتہہ چہوڑنی شملہ کی ہی زیادہ عادہ سی عرض مین اور طول مین اور نہایت اوسکی نصف پشت تک ہی اور زیادہ اسی بدعت اور داخل درازی ممنوع کی ہی اور یہہ فراخی اور درازی کہ بعض شہرون عرب کی مین متعارف ہوئی ہی خلاف سنت ہی اور جو درازی کہ بطریق تکبر کی ہی حرام ہی اور جو کہ بطریق عرف وعادت کی شایع ہو مکروہ ہی اور درازی عورتون کی بہی حرام ہی لیکن جائز ہی بقدر ایک بالشت کی یا دو بالشت کی زیادہ بہ نسبت مردون کی بلکہ مستحب ہی بقصد ستر کی کذا جاء فی حدیث ام سلمۃ رح **تنبیہ** کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اول اس عاجز کی خیال مین آیا کہ تو جو ہر حدیث مین ترجمہ کرتا ہی اس عبارت کا مثلا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اتمام ترجمہ حدیث کی اس عبارۃ کا ترجمہ لکہتا ہی رواہ الترمذی مثلا اسی کتاب بہت دراز ہوئی جاتی ہی اور ان عبارتونکا ترجمہ بار بار گذر چکا ہی پس اکتفا کر نفس حدیث کی ترجمہ پر اور ماباقی کا ترجمہ چہوڑ دی جو ذرہ سے شعور رکہتا ہوگا وہ آپ سمجہہ لیگا لیکن جہان عبارت مشکل اور کم وضع کی ہوا وسکا ترجمہ کر چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نی بہی ایسا ہی کیا ہی اور مولانا اسحق صاحب کہ مترجم اسکی ہین اونہون نی بہی اسیطرح لکہوایا تہا اول نسخہ **وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ياكل الرجل بشماله او يمشي في نعل واحدة وان يشتمل الصماء او يحتبي في ثوب واحد كاشفا عن فرجه رواه مسلم** روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کہا وی آدمی بائین ہاتہہ سی یا چلی ایک پاپوش مین اور یہہ کہ لپیٹی بدن پر کپڑا کہ ہاتہہ بہی اندر آجاوین یا گوٹ مار کر بیٹہی ایک کپڑی مین اسحالت مین کہ کہولی ہوئی ہو ستر اپنا **ف** نہی بائین ہاتہہ سی کہانیکی تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا تحریمی ہی اور ایک جوتی سی چلنی مین بدہیئتی اور خلاف وقار ہی اور اگر جوتا بلند ہوگا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنیکا زمین پر ہوگا اور لپیٹی بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑہی کہ تمام بدن ڈہک جاوی کہ ہاتہہ بہی اندر رہی ہین اور کوئی طرف کپڑی کی اوٹہا وی نہین کہ ہاتہہ وسی نکال سکی اور نہی اسی لیئی ہی کہ اسطرحکا اوڑہنے والا ہو جاتا ہی مانند طوق پہنائے گئی کی اور اسطرحکی اوڑہنی کو عرب مین صما کہتی ہین اسلیئی کہ بند کر دیتا ہی منافذ کو جیسے صخرہ صما کہتی ہین پتہر سخت کو کہ اوسمین راہ نہ ہو اور ابن ہمام نی شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی اشتمال صما نماز مین اور وہ یہہ ہی کہ لپیٹ لیوی ساتہہ ایک کپڑی کی سر اپنا اور تمام بدن اپنا اور نہ چہوڑی جگہہ ہاتہہ کی نکلنی کی اور امام محمد کی نزدیک شرط ہی یہہ کہ ازار نہ پہنی ہو اور اورون کی نزدیک یہہ شرط نہین اور نووی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ فقہا اشتمال صما اوسکو کہتی ہین کہ لپیٹ لیوی بدن پہ ایک کپڑا کہ اوسکی ساتہہ دوسرا کپڑا نہو پہر ایک جانب اوسکی اوٹہا کر کندہی پر رکہہ لیوی اور یہہ حرام ہی بسبب کہ کہلجاتا ہی بعض ستر اونہی اور حاصل یہہ کہ اگر تحقق ہووی کہلنا ستر کا تو وہ حرام ہی اور اگر احتمال ہو کہلنی ستر کا تو وہ مکروہ ہی اور گوٹ مار کر بیٹہنا اسکو کہتی ہین کہ دونون چوتڑ دان پر بیٹہی اور پنڈلیان کہڑی کرلی اور دونون ہاتہہ ونپر لپیٹ لیوی یا کپڑا پیٹہہ اور دونون پنڈلیونپر لپیٹ لی پس اسطرح بیٹہنا اصل مین منع نہین ہی کہ فقط چادر ہی اوسکی پاس ہو کہ اگر لپیٹی گا تو ستر کہل جاویگا والا جائز ہی بلکہ مستحب ہی غیر حالت صلوۃ مین کہ آنحضرت کعبہ کی سامنی گوٹہ مار کر ساتہہ چادر کی اور ساتہہ ہاتہہ کی بیٹہی تہی اور اگر چادر وسیع ہو ایسی کہ اوسکی لپیٹنی سی ستر نہ کہلی جائز ہی ؛ ع ح **وعن عمر د انس**

وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر اور انس اور ابن الزبیر اور ابی امامہ سی وہنون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص نی پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا مین نہین پہنیگا اوسکو آخرت مین نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یہہ محمول ہی حلال جاننی والی پر یا زجر وتہدید پر یا ایک مدت پہلی داخل ہونی جنت کی سلیی کہ اہل جنت کا لباس جنت مین حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نی کہ تاویل اسکی اکثرونکی نزدیک یہہ ہی کہ نہین داخل ہوگا یہہ جنت مین ساتہہ سابقین فائزین کی اور مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی احمد نی جویریہ سی من لبس الحریر فی الدنیا البسہ اللہ یوم القیمۃ ثوبا من نار ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ پہنتا ہی ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ واسطی اوسکی آخرت مین نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یعنی نہین حصہ واسطی اوسکی اعتقاد آخرت سی یا نہین ہی حصہ پہننی حریر کی سی آخرت مین جیسیکہ اوپر کی حدیث مین فرمایا لم یلبسہ فی الاخرۃ سیج گا کنایہ نہ داخل ہونی سی جنت مین بموجب قول اللہ تعالی کی ولباسہم فیہا حریر پس اسصورت مین کافر کی حق مین تو ظاہر ہی اور مومن کی حق مین بطریق تغلیظ کی ہی یا یہہ کہ نہین داخل ہوگا ابتدا یا نہین داخل ہوگا بغیر اسکی کہ عذاب کیا جاویگا ساتہہ کپڑی آگ کی بدکارون کی ساتہہ ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اوسنی منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پئین ہم بیچ باسن چاندی اور سونی کی اور یہہ کہ کہاوین ہم اوسمین اور منع کیا پہننی حریر اور دیبا کی سی کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑی کی اور یہہ کہ بیٹہین ہم اوسپر نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** بیان استعمال کرنی ظروف وغیرہ چاندی سونیکا اور حریر کا اوپر ہوچکا ہی اور فتاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ جیسی استعمال حریر کا بالغ کو حرام ہی ایسی ہی حرام ہی پہنانا اوسکا لڑکونکو اور گناہ ہوتا ہی پہنانی والی کو اور کہا امام ابوحنیفہ رح نی کہ نہین مضائقہ ہی حریر کی بچہانیکا اور سونیکا اوسپر اور اسیطرح اگر تکیی اور پردی حریر کی ہون تو نہین مضائقہ اور کہا امام ابویوسف اور امام محمد نی کہ یہہ سب مکروہ ہین اور حاصل یہہ کہ نہی حدیث کی محمول ہی تحریم پر نزدیک صاحبین کے اور نزدیک امام صاحب کی تنزیہ پر جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتہہ قول لا باس کی اسلیی کہ پرہیز کا بعض چہوڑدینا لاباس بہ کو بخوف اسکی کہ ہو اوسمین باس اور یہی معنی ہین اس حدیث مشہور کی دع ما یریبک الی ما لا یریبک پس ابوحنیفہ کو نہین حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر اس نہی کی تحریمی ونصوص تحریم ہی حریر کی نہین شامل اسکو اسلیی کہ بیٹہنی پر نہین طلاق کیا جاتا ہی پہنا پس اسلیی حکم کیا ساتہہ تنزیہہ کی ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خط دار پس بہیجا اوسکو طرف میری پس پہنا مینی اوسکو پس پہچانا مینی غضب بیچ چہرہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ تحقیق مینی نہین بہیجا تہا اوسکو طرف تیری تاکہ پہنی تو اوسکو سوای اسکی نہین کہ بہیجا تہا مینی اوسکو طرف تیری تاکہ پہاڑکر اوسکو اوڑہنیان کرکر تقسیم کردی درمیان عورتون کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** پہنا حضرت علی نی یہہ سمجہکر کہ حضرت نی پہننی کی لیی بہیجا ہی اگر جائز ہوتا پہننا اوسکا تو حضرت کاہی کو بہیجتی اور حضرت سلیی غصہ ہوی کہ اکثر یا کل اوسمین ریشم تہا یا اسلیی خفا ہوکی کیون نہ سوچی وہ کہ یہہ لباس متقیونکا نہین ہی یعنی اگرچہ ریشم اوسمین اسقدر تہا کہ جائز تہا پہننا ہوسکا لیکن انکی شان سی بعید پہننا اوسکا ع وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَیْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اور روایت ہی عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی منع فرمایا ریشم کی پہنی سی مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کی اور اوٹہائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون انگلیان اپنی بیچ کی اور شہادۃ کی اور
ملایا اون دونون کو یعنی اسقدر حریر اگر لباس مین ہو مباح ہی نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نی
بیچ جابیہ کے کہ نام ہی ایک شہر کا شام مین پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی ریشم کی سی مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے ف
پہلی روایت سی مباح ہونا حریر کا مقدار دو انگشت کے معلوم ہوا اور دوسری روایت سی معلوم ہوا کہ چار انگشت تک ہی معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز
ہی اور یہی ہی مذہب جمہور علما کا ۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّہَا اَخْرَجَتْ جُبَّۃَ طَیَالِسَۃٍ کِسْرَوَانِیَّۃٍ لَہَا لِبْنَۃُ دِیْبَاجٍ وَفَرْجَیْہَا مَکْفُوْفَیْنِ
بِالدِّیْبَاجِ وَقَالَتْ ہٰذِہٖ جُبَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُہَا وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَلْبَسُہَا وَنَحْنُ نَغْسِلُہَا لِلْمَرْضٰی نَسْتَشْفِیْ بِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسما بیٹی ابوبکرؓ کی سی یہہ کہ اونہون نی نکالا جبہ طیلسان کا کسروانی او سمین ٹکڑا
ریشمی لگا ہوا تہا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کی اور دیکہین مینی دونون کشادگیان اوسکی ٹکی ہوئین ساتہہ ریشمی کپڑی کی اور کہا اسما نی کہ یہہ ہی جبہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تہا نزدیک عائشہؓ کی پس جبکہ وفات کی گئین حضرت عائشہ لیا مینی اوسکو یعنی مجکو پہنچا وہ میراث مین لیلی کہ یہہ ہین تہین حضرت عائشہ
کی اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی اوسکو یعنی کبہی کبہی اور ہم دہولی ہین اوسکو واسطی بیمارون کی طلب کرتی ہین شفا ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف طیالسہ
ساتہہ زیر لام کی جمع طیلسان مفتوح اللام کی ہی کہ وہ معرب تالسان کا ہی یعنی چادر کہ صوف سیاہ کی ہوتی ہی اور یہہ جبہ سیاہ مدور ہوتا ہی اور کسروانیہ
نسبت ہی طرف کسری کی ساتہہ زیر کاف کی اور بعضون نی کہا ساتہہ زبر کاف کی معرب خسرو کہ لقب ہی بادشاہ فارس کا اور دونون کشادگیان اوسکی
کہ ایک آگی ہوتی ہی اور ایک پیچہی جیسیکہ بعضی جبون مین معلوم ہی کہ آگی پیچہی دامن مین چاک کہلی ہوتی ہین پس راوی کہتا ہی کہ دیکہا مینی دونون چاکون کو
کہ اونپر سنجاف حریر کی ٹکی ہوئی تہی اور غرض اسما کی نکالنی اس جبہ کیسی اور دکہانی اسکی سی لوگون کو ظاہر کرنا نعمت برکت کا اور ہونا اوسکا نزدیک اونکی تہا اور
بیان کرنا اسکا کہ جبہ پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف ٹکی ہو تو جائز ہی پہنا اسکا اور حضرت نی پہنا ہی اور اگر کوئی کہی کہ دوسری فصل مین عمران بن حصین سی حدیث
آئی ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ نہین پہنتا مین قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہہ حدیث منافی اسکی ہی جواب اس اشکال کا یہہ ہی کہ حدیث عمران کی محمول ہی
اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سی ہو اور اس حدیث مین کم اسسی یا یہہ کہ حدیث عمران کیمین بیان ورع کا ہی اور حدیث اسما مین اصل
جواز اور بعضون نی کہا کہ تجمل و ترفہ قمیص مین جبہ سی زیادہ ہوتا ہی جیسیکہ معمول ہی اور دہوتی ہم الخ یعنی پلاتی پانی دہویا ہوا اونکو اور طلب کرتی ہین
شفا ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ پانی اوسکی کی یا ساتہہ نفس جبہ کی ساتہہ کہ ہی اوسکی سر پر اور آنکہون پر اور ساتہہ برکت حاصل کرنیکی ساتہہ لگانی ہاتہہ کی اور بوسہ دینی
کے واللہ اعلم ۷۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِکَّۃٍ بِہِمَا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّہُمَا شَکَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَہُمَا فِیْ قُمُصِ الْحَرِیْرِ اور روایت ہی انس سی کہا
رخصت دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی زبیر اور عبدالرحمن بن عوف کی بیچ پہنی ریشم کی واسطی کہجلی کی کہ تہی اون دونو کو یعنی کہجلی سبب جوؤن کی تہی
جیسیکہ آگی کی روایت مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین یون ہی کہ کہا انس نی یہہ کہ اون دونون نی شکایت کی جوؤنکی پس رخصت
دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بیچ پہنی کرتی ریشمی کی ف موجز مین لکہا ہی کہ ریشم گرم اور مفرح ہی اور پہننا اسکا دفع کرتا ہی جوؤنکو ۴۸ وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ اِنَّ ہٰذِہٖ مِنْ ثِیَابِ
الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْہُمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قُلْتُ اَغْسِلُہُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْہُمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہا دیکہی پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے کسنبے کے رنگے ہوئے پہنے فرمایا کہ تحقیق یہہ کفار کے کپڑے ہین کہ نہین تمیز کرتے وہ حلال و حرام مین اور نہین فرق کرتے بین لباس
مردون اور عورتونکے مین پس نہ پہن تو انکو اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عبد اللہ نے کہا تھا مین نے دہو ڈالون مین انکو فرمایا حضرت نے بلکہ جلادے انکو نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** لکھا ہے شارحین نے کہ مراد آنحضرت صلعم کی جلانے سے مبالغہ ہے بیچ نکالنے اوسکی ملک سے بیچ کی یا ہبہ کی غرضکہ جسطرح ہو اپنے سے جدا
کرنا چاہیے اور حکم دہونے کا اس سبب سے نکیا کہ کپڑا کسنبا اگرچہ مردونکو حرام و مکروہ ہے ولیکن عورتونکے لیے مکروہ نہین پس سکے د ہونے مین ضائع کرنا مال کا ہے بلکہ چاہیے تو اونکو
عورتونکو دیدے یا بیچ ڈالے یا اور عورتونکو دیدیوے کہ وہ اسکے فائدہ اوٹہاوین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے بنظر ظاہر امر کی گئی اور اون
کپڑونکو جلادیا جب دوسرے دن حضرت پاس حاضر ہوئے حقیقت حال سے خبر دی فرمایا کیون نہ پہنا یا تو نے اون کپڑونکو اپنی عورتونکو اسلیے کہ روا ہے پہننا اوسکا
عورتونکو اور بقرینہ اس روایت کے حمل کیا ہے شارحین نے جلانیکو اور برخلاف ظاہر کے اور یہہ جو بعضون نے کہا ہے کہ امر جلانیکا مبالغہ ہے بیچ کہو دینے اثر اوسکے
یہہ خلاف روایت و درایت کے ہے **تنبیہ** یہہ پہننے کسنبے کے علما کو اختلاف ہے بعضے اوسکو مطلق حرام جانتے ہین اور بعضے مباح اور بعضے کہتے ہین کہ اگر بعد بنے
کے رنگا ہو حرام ہے اور اگر بعد رنگنے کی بنا ہو مباح ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر بو اوسکی زائل ہوئی ہو مباح ہے الا احرام اور بعضے کہتے ہین کہ پہننا اسکا مجالس مین مکروہ
ہے اور اگر گہر مین پہنے درست ہے اور درمختار مذہب حنفی مین کراہت تحریمی ہے اور نماز اوسی مکروہ اور بیچ رنگ سرخ کے سوای کسنبے کے بھی اختلاف ہے اور شیخ قاسم
حنفی نے کہ بڑے علما متاخرین مصری ہین اور استاد قسطلانی کے ہین فتوی دیا ہے کہ حرمت بسبب رنگ کی ہے پس سرخ حرام و مکروہ ہے واللہ اعلم ۱۲ ح

وسنذکر حَدِيثَ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ذکر کرینگے ہم حدیث حضرت عائشہ رض کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ مناقب اہل بیت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہے ام سلمہ سے کہا تہا بہت محبوب کپڑوں مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
پیراہن نقل کی یہہ ترمذی و ابوداود نے **ف** اسلیے کہ اسکے اعضا خوب ڈہکتے ہین اور سبک ہوتا ہے بدن پر اور پہننے والا اوسکا بہت متواضع ہوتا ہے
اور جو چیز محبوب و مرغوب حضرت کی نزدیک ہوگی البتہ اوسمین اسرار و انوار ہونگے کہ غیر اوسکے مین نہونگے جیسیکہ حکم تمام مستحبات کا ہے ۱۲ ح **وعن** أَسْمَاءَ
بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے اسما بیٹی یزید کی سے کہا تہی آستین کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچے تک نقل کی یہہ ترمذی اور
ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** بعضی روایتون مین سر انگشت تک آئی ہے آستین حضرت کی آئی ہے وارد یا ہے کہ کرتا حضرت کا
ٹخنے سے اونچا تہا ۱۲ ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہنتے قمیص شروع کرتے ساتہ دہنی طرف قمیص کے نقل کی
یہہ ترمذی نے **ف** میامن جمع میمنہ کی ہے معنی جانب یمین کے اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہے کہ جانب یمین یعنی دہنی قمیص کے شامل آستین کو ہے اور دامن
کو کہ اوسمین سے نیچے تک یعنی گلے وغیرہ کو ۱۲ ح **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ
إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندہنے مومن کے آدہی پنڈلیون تک ہے یعنی اولی تو یہہ ہے اور

نہین گناہ مومن کامل پر یہہ ہی تہبند کی درمیان آدہی پنڈلیون و درمیان ٹخنون کی اور جو چیز کہ ہو نیچی اسکی پس بیچ آگ کی ہی کہا یہہ تین بار اور نہین دیکھیگا
اللہ تعالی دن قیامت کی طرف اوس شخص کے کہ دراز کری تہبند اپنا مارے تکبر کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **وعن** سالم عن ابیہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ رواہ
ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی سالم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی وہنون نی نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا درازی
بیچ تہبند کی اور پیراہن کے اور پگڑی کی ہی جو شخص کہ لٹکا کر کہینچی زمین سی کچھہ ازراہ تکبر کی نہین نظر کریگا اللہ طرف اوسکی دن قیامت کے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور
ابن ماجہ نے **ف** یعنی درازی کہ حرام ومکروہ ہی فقط ازار ہی مین نہین جیسیکہ مشہور ہی بلکہ پیراہن و عمامہ مین بہی ہوتی ہی چنانچہ بیان ہر ایک کے درازی
کا بیچ شرح حدیث ابی ہریرہ کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی ۱۲ **وعن** ابی کبشۃ قال کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بطحا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہی ابی کبشہ سی کہ کہا اوسنی تہین ٹوپیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون
کے سرسی لگی ہوئین بلند نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث منکر ہی **ف** کہا اکثر شارحین نے کمام ساتہہ زیر کاف کی جمع کمہ کی ہی ساتہہ پیش کاف کی
جیسی قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتی ہین ٹوپی مدور کو کذا فی القاموس و بطح ساتہہ پیش ب کی اور جزم ط کی جمع بطحا کی ہی یعنی زمین مستوی سنگستانی یعنی
تہین ٹوپیان اونکی مدور اور مبسوط لگی ہوئی سرسی دراز و بلند نہ ہوئے اوپر ہوا کی طرف کو اور بعضون نے کہا کمام جمع کم کی ہی یعنی آستین کے جیسی قفاف ساتہہ زیر قاف
کے جمع قف مضموم القاف کی ہی یعنی زمین بلند کی و بطحا کی معنی اسصورت مین فراخ وکشادہ کی ہونگی ایسی کہ زمین بطحا کشادہ ہے ہوتی ہی یعنی آستین انکی نہین
تہین ہوئی یا ہندی بلکہ تہین چوڑے مقدار بالشت کے ۱۲ **وعن** ام سلمۃ قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار
فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا فقالت اذا تنکشف عنہا قال فذراعا لا تزید علیہ رواہ مالک وابوداود والنسائی
وابن ماجۃ وفی روایۃ الترمذی والنسائی عن ابن عمر فقالت اذا تنکشف اقدامہن قال فیرخین
ذراعا لا یزدن علیہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا اوسنی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جس وقت کہ بیان کیا آپ نی حکم ازار کا کہ
دراز نکرنی چاہیی پس کیا کام کری عورت اور کیا ہی حکم اوسکی ازار کا یعنی اگر دراز نکری تو کہلنا ستر کا لازم آتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لٹکاوی و دراز
کری عورت ازار اپنی ایک بالشت یعنی آدہی پنڈلیون سی اور بعضون نی کہا ٹخنون سی پس کہا ام سلمہ نی اسوقت کہلا رہیگا اوسکا یعنی اگر بالشت بہر ازار
زیادہ رکہی گی تو بہی احتمال کہلنی ستر کا ہی بسبب دبلا ہونی پنڈلی اوسکی کی مثلا فرمایا اگر کہلا رہی ستر اوسکا اب بہی دراز کر لی ایک گز یعنی شرعی اور معنی یہہ ہین کہ دراز کری
بقدر ایک بالشت یا ایک گز کی کہ پہونچی یہہ مقدار زمین تک تا کہ قدم ڈہکی رہین پہر مبالغہ کیا بیچ نہی کی زیادتی سی ساتہہ قول اپنی کی کہ نہ زیادہ کری عورت ایک گز سی
نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کی ابن عمر سی یون آیا ہی پس کہا ام سلمہ نے اسوقت کہلی رہینگے قدم اونکی
فرمایا پس لٹکاوین ہاتہہ بہر زیادہ کرین اسپر ۱۲ **وعن** معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رہط
من مزینۃ فبایعوہ وانہ لمطلق الازرار فادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمسست الخاتم رواہ ابوداود اور روایت ہی
معاویہ بن قرہ سی وسنی نقل کی اپنی باپ سی کہا اوسنی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ ایک جماعت کے قوم مزینہ سی یعنی واسطی بیعت سلام کے پس
بیعت کی اونہون نی حضرت سی اسحال مین کہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی گہنڈیان کہلی ہوئی پس داخل کیا مینی ہاتہہ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرت کے پس ہاتہہ پہیرا
مہر نبوۃ پر نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** گریبان آنحضرت کے پیراہن کا سینہ مبارک پر تہا چنانچہ بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر اور شیخ جلال الدین سیوطی نی
کہا بعضی لوگ کہ اونکو علم سنت کا نہین گمان کرتی ہین کہ رکہنا گریبان پیراہن کا سینہ پر بدعت ہے یہہ قول اونکا باطل ہے ۱۲ **وعن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَسُوْا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سمرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہنو کپڑی سفید اسلیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہین اور بہت پاکیزہ اور خوشتر ہوتی ہین اور کفن دو سفید اپنی مردونکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** بہت پاک ہوتی ہین بسبب اسکی کہ بہت ہوئی جاتی ہیں بسبب جلدی میلی ہونی کی بخلاف کپڑی رنگین کے کہ میل خوردہ ہوتا ہی اور اس سبب سے نہین دہویا جاتا ہی مگر بعد دیر کی اور بہت پاکیزہ ہوتا ہی بسبب ملنی کی اور رنگونمین اور خوشتر ہی بسبب میلان طبع سلیم کی طرف اوسکی اور جہان کہ ضرورۃ ہوتی ہی جیسا کہ اختیار کیا ہی بعض صوفیہ نی کپڑہ نیلا وغیرہ بسبب قلت محنت دہونی اوسکیکی پس وہ خارج ہی اس بحث سے ہی + پہرجاننا چاہیے کہ سفید کپڑا افضل ہی کفن مین اسلیے کہ میت روبرو ہوتا ہی ملائکہ کی جیسا کہ پہننا اوسکا افضل ہی واسطی اوسکی کہ حاضر ہو محافل مین مانند داخل ہونیکی مسجد مین واسطی جمعہ اور جماعت کی اور ملاقات علما کی اور بزرگون کے لیکن عیدین مین بعضونے کہا کہ افضل ہے وہ کپڑا کہ قیمت زیادہ ہو نظر کرنی کر طرف اظہار مزید نعمت کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ آنحضرت اوڑہتی تھی چادر سرخ یعنی سرخ خطونکی عیدین مین اور جمعہ مین ✝ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پگڑی باندہتی شملہ چہوڑتی پگڑی اپنی کا درمیان مونڈہون اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا پگڑی بندہوائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شملہ لٹکا دیا آگی میری اور پیچھی میری نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی دونون طرف شملہ چہوڑا سینہ پر اور پیٹھہ پر جاننا چاہیے کہ باندہنا عمامہ کا سنت ہے اور بہت حدیثین اوسکی فضیلت مین آئی ہین اور آیا ہی کہ دو رکعتین عمامہ سی بہتر ہین ستر رکعتون بلا عمامہ سی اور جاننا چاہیے کہ چہوڑنا شملہ کا عمامہ مین افضل ہی ولیکن لازمی نہین آنحضرت کبہی شملہ چہوڑتی تہی اور کبہی نہ چہوڑتی اور کبہی گردن سی نیچا ہوتا اور کبہی ایک سرا دستار کا دستار مین اڑس لیتی اور چہوڑتی سرا دوسرا اور شملہ آنحضرت کا اکثر پیٹھہ پیچہی ہوتا تہا اور کبہی داہین طرف اور کبہی دو شملہ ہوتی درمیان دو مونڈہونکی اور چہوڑنا شملہ کا بائین طرف بدعت ہے کذا قیل اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہی اور اکثر ہاتہہ بہر اور درازی اوسکی زیادہ اسی بدعت ہی اور داخل اسبال اسراف ممنوع کی اور اگر بطریق تکبر کی ہو حرام ہی الا مکروہ وخلاف سنت اور لکہا ہی محدثین نے کہ تخصیص چہوڑنے شملہ کی بوقت نماز کی ہی موافق سنت کی نہین اور صواب یہہ ہی کہ چہوڑنا شملہ کا مستحب ہی اور سنن زوائد سی متعلقہ سنن ہدی کے اور اوسکی ترک مین گناہ و برائی نہین اگرچہ اوسکی فعل مین ثواب فضیلت ہی اور بعضون نی جو سنت موکدہ کہا ہی خلاف تحقیق کی ہی اور کنز مین کہا مستحب ہی پہننا سیاہ کا اور چہوڑنا شملہ کا درمیان مونڈہونکی وکذا فی غیرہ من کتب الحنفیۃ ✝ وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ اور روایت ہی رکانہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرق درمیان ہماری اور درمیان مشرکین کی پگڑی باندہنی ہی ٹوپیون پر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور اسناد اسکی نہین درست **ف** اس حدیث کو ابو داود نی بہی روایت کیا ہی اور سکوت کیا اوسنی اور شاید کہ اسناد اسکی درست ہو یا حاصل ہو درستی بسبب دونون کی اور عبارت حدیث کی دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ ہم دستار باندہتی ہین ٹوپی پر اور مشرک دستار باندہتی ہین بغیر ٹوپی کی اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ ہم دستار باندہتی ہین ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتی ہین بغیر عمامہ کی اور لکہا ہی شارحین نے کہ مراد معنی اول ہی اسلیے کی دستار باندہنی مشرکونکی تحقیق معلوم ہے اور پہننا انکی ٹوپی کا غیر واقع ہو ✝ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اور

اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطی عورتونکی میری امت سی اور حرام کیا گیا اوپر مردون
امت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** لفظ مرد شامل ہی لڑکونکو بھی لیکن لڑکی چونکہ وہ مکلف نہیں ہین
حرام ہی پہنانا پہنانیوالونپر اور مراد سونی سی زیور سونیکا ہی والا ظروف سونیکی اور چاندیکی حرام ہین مردون اور عورتون پر اور اسیطرح زیور چاندیکا مختص ہے
ساتھہ عورتونکی مگر جسقدر کہ مستثنی ہی مردونکی لیئے مثل انگوٹھی وغیرہ کی ۔ ع **وعن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او رداء ثم یقول اللہم لک الحمد کما کسوتنیہ اسألک
خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ رواہ الترمذی وابو داود
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتی کپڑا نیا نام لیتی اوسکا ساتھہ نام اوسکی پگڑی یا کرتا یا چادر پھر کہتی یا الہی تیری
ہی لیئے حمد ہی اوپر پہنانی تیری مجکو اس قمیص کی تئین یا الہی مانگتا ہون میں تجسی بھلائی اس کپڑی کی کہ خیریت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچی اور مانگتا
ہون میں بھلائی اوسچیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ کپڑا اوسکی لیئے یعنی اسکو پہنکر طاعت تیری کرون اور پناہ مانگتا ہون میں ساتھہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوسچیز کی
سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی یعنی اسکو پہنکر گناہ نکرون نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** پہنتی نیا کپڑا ابن حبان اور خطیب اور بغوی نی روایت
کیا ہی کہ جب آنحضرت ارادہ کرتی نیا کپڑا پہننی کا تو پہنتی اوسکو دن جمعہ کے اور پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتی اوسکا برابر ہی کہ جو کپڑا پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا
اور مقصود تعمیم ہی نہ تخصیص بطریق تمثیل کی ہی اور نام اسطرح لیتی کہ کہتی رزقنی اللہ او اعطانی او کسانی ہذہ العمامۃ والقمیص او رداء یا کہتی ہذہ قمیص او رداء او عمامۃ
اور اول ظاہر تر ہی ۔ ع **وعن** معاذ بن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ الذی
اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ الترمذی وزاد ابو داود
ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ
وما تأخر اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہاوی طعام پھر کہی سب تعریف ہی اسطی اوس اللہ کی
کہ کھلایا مجکو یہہ کہانا اور پہنچایا مجکو یہہ کہانا بغیر حیلہ اور بغیر قوۃ کی کہ میری جانب سی ہو بخشی جاتی ہین اوسکی جو کچھہ کہ پہلی کیئی ہین گناہ یعنی صغیرہ نقل کے
یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابو داود نی جو شخص کہ پہنی کپڑا پھر کہی سب تعریف ہی اسطی اوس اللہ کی کہ پہنایا مجکو یہہ کپڑا اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ اور قوۃ کی میری جانب سے
بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی اگلی پچھلی گناہ ۔ ع **وعن** عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اردت
اللحوق بی فلیکفک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ رواہ الترمذی وقال
ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث صالح بن حسان وقال محمد بن اسمعیل صالح بن حسان منکر الحدیث
اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ اگر چاہتی ہی تو ملنا ساتھہ میری یعنی اتصال اور ہمیشگی
چاہتی ہی ساتھہ میری بہشت میں اور آخرۃ مین پس چاہیی کہ کفایت کری تجکو دنیا سی مانند توشہ سوار کی اور بچتی رہو ہمنشینی دولتمندونکی سی اور نہ پرانا گن کپڑی کو
اور نہ پہینک دی اوسکو سبب کہنگی کی یہانتک کہ پیوند کری تو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث
صالح بن حسان کیسی اور کہا محمد بن اسمعیل نے یعنے بخاری نی کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہی یعنی حدیث اوسکی منکر ہی **ف** مانند توشہ سوار کی غرضت
دلالی حضرت نی اوپر قناعت کرنیکی یہہ تھوڑی چیز دنیا کی پر اتخصیص سوار کی شاید اسلیئی ہو کہ وہ تیز چلتا ہی منزل پر جلد پہنچتا ہی پس اسکو تھوڑا سا توشہ کافی ہی
بخلاف پیادہ کی کہ سفر مین دیر لگتی ہی اوسکو پس اوسکو توشہ بہت لینا پڑتا ہی اور بچتی رہ الخ اسلیئی کہ ہمنشینی اونکی باعث ہوتی ہی محبت شہوات دنیا کے

اسلیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا تمدن عینیک الخ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے بچو ہمنشینی موتی کی سے کہا گیا کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا اغنیا
اور پیوند کرے تو پہر پہنے اوسکو ایکبار آسمین غبت ڈالی اور کفایت کرنے کی کپڑے حقیر پر چنانچہ حضرت عمر سے منقول ہے کہ ایام خلافت میں ایک ورخطبہ پڑہتے تہے
بارہ پیوند کا تہبند باندہے ہوئے ع ح **وعن** ابی امامۃ ایاس بن ثعلبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسمعون
الا تسمعون ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نام اوسکا ایاس بن ثعلبہ
ہے کہ کہا اوسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں سنتے تم کیا نہیں سنتے تم یعنی سنو کہ تحقیق کہنگی کپڑوں کی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان
سے ہے تحقیق کہنگی کپڑوں کے اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی تواضع لباس میں اور بچنا زینت دنیا سے اخلاق
اہل ایمان سے ہے کہ ایمان لانا آخرۃ پر اور رغبت آخرۃ کی یہہ باعث اسکا ہوا ہے ع ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیمۃ رواہ الترمذی واحمد وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنے کپڑا شہرت کا دنیا میں پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ کپڑا ذلت کا دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور احمد اور ابو
داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** کپڑا شہرت کا الخ یعنی کپڑا جو کوئی پہنے نفیس بقصد اظہار عزت و تکبر کے کہ سبب اوسکے اپنے تئین لوگوں میں معزز و مشہور کرنا چاہے اسکو
اللہ تعالیٰ پہناویگا کپڑا ذلیل و برا کہ ساتہہ اوسکے ذلیل اور بے عزت کریگا اوسکو دن قیامت کے اور اسی سے یہہ سمجہا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ادنے واسطے تواضع کے اللہ
تعالیٰ کی خوشی کے بیچ دنیا میں پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ کپڑا عزت کا عقبی میں اور بعضوں نے کہا کہ مراد شہرت کے کپڑے سے ایسے کپڑے حرام ہیں کہ مباح نہیں پہننا اونکا
اور بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد تکبر کے اور خوار رکہنے فقرا کے اور دل شکستہ کرنے کو انکے پہنے اور بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد مسخرگی کے اور
ہنسانے کے پہنے یا بقصد اظہار زہد و پارسائی کے پہنے اور بعضوں نے کہا تاویل کیا ہے کپڑے کو ساتہہ نفس اعمال کے کہ عمل کرے از راہ ریا کے اور اپنے تئین ساتہہ اوسکے
مشہور کرے اور اسمین شک نہیں کہ وجہہ اول ظاہر ہے اور موافق تر ساتہہ سیاق حدیث کے ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من تشبہ بقوم فہو منہم رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہے اوسی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ مشابہت کرے ساتہہ کسی قوم کے پس وہ اون میں سے ہے
نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** یعنی جو کوئی مشابہ کرے اپنے تئین ساتہہ کفار کے مثلا لباس وغیرہ میں یا ساتہہ فساق و فجار کے یا ساتہہ اہل تصوف و صلحا کے
پس وہ اون میں سے ہے یعنی گناہ و خیر اونکے سے لکہی جاتی ہیں یہہ کلمہ جامع ہے بہت سی باتوں کو یعنی مشابہت عام ہے خواہ اخلاق میں ہو یا افعال میں ہو
یا لباس میں ہو یا کہانے میں ہو یا پینے میں ہو یا رہنے میں یا بولنے میں یا مکان یا نشیمن وغیرہ ذالک ع **وعن** سوید بن وہب عن رجل من ابناء اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک لبس ثوب جمال وہو یقدر علیہ وفی
روایۃ تواضعا کساہ اللہ حلۃ الکرامۃ ومن تزوج للہ توجہ اللہ تاج الملک رواہ ابو داؤد وروی الترمذی منہ
عن معاذ بن انس حدیث اللباس اور روایت ہے سوید بن وہب سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تہا اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نقل کی اوسنے
اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چہوڑدے کپڑا زیب و زینت کا پہننا اس حال میں کہ قادر ہو اوسپر اور ایک روایت میں لفظ تواضعا
کا زیادہ آیا ہے یعنی چہوڑدے کپڑا زیب و زینت کا پہننا بسبب ارادہ تواضع و کسر نفسی کے پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اوسکو
دیگا کہ باعث رفعت بزرگی کا ہوگا یا بزرگی اوسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرۃ میں بحکم من تواضع للہ رفعہ اللہ کے اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کے پہناویگا
اوسکو تاج بادشاہت کا نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور نقل کی ترمذی نے جملہ اس حدیث سے حدیث لباس معاذ بن انس سے **ف** قادر ہو اوسپر یعنی وسعت
رکہے پر اوسنے ترک کیا ہو اللہ کی ڈر سے یا امید سے مرتبہ آخرۃ کی یا واسطے حقیر جاننے زینت دنیا کی اور نکاح کرے واسطے خدا کے یعنی نکاح کرے کسے

ایسی عورت سی کہ وہ نہ اوسکی برابر ہو کفو میں اور نہ عزت میں اور نہ غنا میں محض اسکی رضا کی لیئے اور واسطی محفوظ رکھنی نفس کی فتنہ سی اور محافظت مین
کی اور طلب نسل کی ہو اور تاج بادشاہت کا یعنی بہشت مین تاج و بادشاہت عطا فرماویگا اوسکو یا یہہ کنایہ ہی توقیر اوسکی سی بیچ دنیا اور آخرۃ مین اور
حدیث لباس کی کہا من ترک لباس جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج للہ الخ ع ح **وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ رواہ الترمذی**
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی وسی نقل کی اپنی باپ سی وسی اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی
یہہ کہ دکھلایا جاوی اثر نعمت اوسکیکا اوپر بندی اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب دیوی اللہ تعالی بندیکو نعمت تو ظاہر کری اوسکو یعنی
کپڑی پہنی لایق حال اپنی کی بغیر مبالغہ اور اسراف کی بقصد ظاہر کرنا نعمت و شکر گذاری اوسکی کی ورنہ محتاج واسطی طلب زکوۃ و صدقات کی اوسکی طرف رجوع
کریں نہ بقصد تکبر اور اترانی کی اس سی معلوم ہوا کہ چھپانا نعمت کا روا نہیں اور گویا موجب کفران نعمت کا ہی اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالی بندیکو دیوی
مثل علم و فضل کی چاہیی کہ ظاہر کری اوسکو تا لوگ فائدہ اوٹھاویں اوس سی اگر کوئی کہی اوپر کی حدیث مین رغبت دلائی ترک زینت پر اور اسمین رغبت دلائی
زینت کرنی پر پس دفع تعارض الّا نہیں کیونکر ہو جواب یہہ کہ رغبت دلائی ترک زینت پر تاکہ اعراض کری وسی وقت حاجت کی ورنہ تکلف کری واسطی کپڑون تکلف کے
جیسیکہ دیکھی جاتی ہی عادت لوگون کی یہانتک کہ علماء و صوفیہ مین بھی پس جو شخص پکڑی ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کی نئی کپڑی پر اور نظافت
پر پس نہیں چاہیی کہ پہنی خستہ و دنایۃ ہی ع ح **وعن جابر قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرا فرای رجلا
شعثا قد تفرق شعرہ فقال ما کان یجد ہذا ما یسکن بہ راسہ ورای رجلا علیہ ثیاب وسخۃ فقال ما کان یجد
ہذا ما یغسل بہ ثوبہ رواہ احمد والنسائی** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ہماری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات
کو پس دیکھا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ تھی بال اوسکی سرکی پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص وہ چیز کو کہ سمیٹی اور درست کری ساتھہ اوسکی بال سر اپنی کے اور دیکھا
ایک اور شخص کو کہ تھی اوسکی بدن پر کپڑی میلی پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص وہ چیز کو کہ دہوی ساتھہ اوسکی کپڑی اپنی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** یعنی صابون
وغیرہ یا پانی اور اس سی معلوم ہوا کہ اصلاح بدن اور ستھرائی کپڑون کی نزدیک آنحضرت کی محبوب تھی اور خلاف اوسکا مکروہ اور یہہ جو آیا ہی کہ البذاذۃ من الایمان
تو مراد بذاذہ سی قناعت کرنی ہی کپڑی موٹی جھوٹی پر پس نہیں منافی ہی وہ نظافت کی کہ جسکی حق مین آیا ہی انہا من الدین اور نہیں مستلزم ہی بذاذہ مذلت
کو نزدیک اہل یقین کی واللہ اعلم ع **وعن ابی الاحوص عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ثوب
دون فقال لی الک مال قلت نعم قال من ای المال قلت من کل المال قد اعطانی اللہ من الابل والبقر والغنم والخیل
والرقیق قال فاذا اتاک اللہ مالا فلیر اثر نعمۃ اللہ علیک وکرامتہ رواہ النسائی وفی شرح السنۃ
بلفظ المصابیح** اور روایت ہی ابی الاحوص سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور تھین
میری بدن پر نیچی کپڑی ناکارہ پس فرمایا مجکو کیا ہی تیری پاس مال کہا مین کہ ہان فرمایا کس قسم کا مال ہی کہا مین ہر قسم کا مال ہی تحقیق دیا ہی مجکو اللہ تعالی
نی اونٹ اور گائین اور بکری اور گھوڑا اور غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہی تجکو اللہ نی مال پس چاہیی کہ دیکھا جاوی تجپر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگ کرنی اوسکی کا تجکو نقل کی یہہ نسائی
نی اور شرح السنہ مین روایت کی ہی ساتھہ اون لفظون کی کہ مصابیح مین ہین کو یعنی عبارت مختلفہ ہی اور مضمون دونونکا ایک ہی **ف** یعنی پہن کپڑا اچھا تاکہ جانی
لوگ کہ تو غنی ہی اور اللہ نی دی ہین تجکو نعمتیں اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ یہہ بات حاصل ہوتی ہی بیچ پہننی کپڑی اچھی اور ستھری اور نئی کی بقدر مقدور کی بغیر اسکی
کہ مبالغہ کری نفاست مین اور باریک پہنی مین اور اوپر تلی پہنی مین اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ منع فرماتی تھی شہرتین سی باریک کپڑی

سی اور موٹی سی اور نرم سی اور سخت سی اور دراز سی اور کوتاہ سی لیکن بین بین ہو اسکی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ ہنگی کپڑے محمود ہیں اور افعال ایمان سے ہیں بشرطیکہ بقصد اختیار فقر و زہد کی دنیا مین اور تواضع اور انکسار کی ہو اور اگر بسبب بخل و خست کے ہو باوجود قدرت کی تو قبیح مذموم ہے **وعن عبد اللّٰہ بن عمرو قال مرّ رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلّم علی النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فلم یردّ علیہ رواہ الترمذی وابو داؤد** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا گذرا ایک شخص اس حال مین کہ اوسپر تھے دو کپڑے سرخ پس سلام علیک کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس نہ جواب دیا آپ نے اوسکو سلام کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو حرام ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنیکی مستحق جواب دینے اور اکرام کرنیکا نہین ہوتا اور پہننا ریشمی کپڑے کا بہی مکروہ ہے مذہب حنفی کے نزدیک صاحبین اور ائمہ ثلثہ کی اور امام اعظم رح کی نزدیک جائز ہے اور اسکا لحاف بہی اوڑہنا مکروہ ہے لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا اوسپر جائز ہے نزدیک امام ابی حنیفہ کی اور مکروہ ہے نزدیک صاحبین کے + ہ ح **وعن عمران بن حصین انّ نبیّ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال لا ارکب الارجوان ولا البس المعصفر ولا البس القمیص المکفّف بالحریر وقال الا وطیب الرجال ریح لا لون لہ وطیب النساء لون لا ریح لہ رواہ ابو داؤد** اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین سوار ہوتا مین زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور نہین پہنتا مین کسنبا اور نہین پہنتا مین پیراہن کہ سنجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبوئی کہ مرد لگاوین چاہیے کہ بو رکہتی ہو نہ رنگ یعنی مانند گلاب عطر وغیرہ کی تا زینت لازم نہ آوے اور خوشبوئی عورتون کی چاہیے کہ رنگ رکہتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران اور مہندی اور مانند اسکی تا بو باہر نہ پہونچے اور سبب فتنہ اور ابتلاء مردونکی نہو نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** ارجوان ساتہہ پیش ہمزہ اور جیم کی اور بیچ میں انکی ری ساکن ہے یعنی زین پوش ریشمی سرخ کی اور معنی یہہ ہین کہ نہین سوار ہوتا مین اوس چارجامہ پر کہ اوسکی زین پر ارجوان ہو کذا قال بعض الشراح من علمائنا اور نہایہ مین لکھا ہے کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ اوسمین سرخ پہول لگتی ہین اور جو رنگ مشابہ اوسکی ہوتا ہے اوسکو بہی ارجوان کہتی ہین اور بعضون نے کہا ارجوان ایک رنگ سرخ ہے اور قاموس مین کہا کہ ارجوان سرخ کو کہتی ہین کہ تیز ہو نہین کہ ظاہر یہہ ہے کہ مراد ارجوان سی حدیث مین سرخ ہے برابر ہے کہ ریشمی ہو یا غیر اوسکا اور اسمین بڑا مبالغہ ہے بیچ پرہیز کرنی کی سرخ کے پہننی سی سلیے کہ سوار ہونی پر باوجودیکہ اطلاق پہنی کا نہین آتا اوسی بچتی تہی تو پہنی سی بطریق اولی بچتی ہونگی اور نہین پہنتا مین پیراہن کہ یعنی جسمین سنجاف زیادہ ہو چار انگشت سے وہ نہین پہنتا یا حمل کیا جاوی ورع اور تقوی پر اور رنگ رکہتی ہو نہ بو نہین جائز ہے عورتکو ایسی چیز لگانی کہ بو خوش رکہتی ہو وقت نکلنی کی اپنی گہر سی اور جائز ہے جبکہ نہ نکلین اور حدیث خبری معنی امر کی اور معنی یہہ ہین کہ یہہ خوشبو مردون کی بدون رنگ کے اور خوشبو عورتونکی رنگ ہو نہ بو اور شمائل مین یون آیا ہے کہ طیب مردونکی وہ چیز ہے کہ ظاہر ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور طیب عورتونکی رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ اور ظاہر یہان یہی مراد ہے اسلیے کہ طیب بغیر بو کی نہوگی پس اثبات بو اوسکیلیے بے فائدہ ہو اور نفی اوسکی درست نہیں ہے + ہ ح **وعن ابی ریحانۃ قال نھی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مکامعۃ الرجل الرجل بغیر شعار وعن مکامعۃ المرأۃ المرأۃ بغیر شعار وان یجعل الرجل فی اسفل ثیابہ حریرا مثل الاعاجم او یجعل علی منکبیہ حریرا مثل الاعاجم وعن النھبی وعن رکوب النمور ولبوس الخاتم الا لذی سلطان رواہ ابو داؤد والنسائی** اور روایت ہے ابی ریحانہ سے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزونسے دانتونکی تیز کرنی سی اور گودنی سی اور بال اوکہاڑنی سی اور ہمخواب ہونی مرد کے ساتہہ مرد کی بدون حائل ہونی کپڑی کی اور ہمخواب ہونی عورت کیسی ساتہہ عورت کے بدون حائل ہونی کپڑی کے اور منع کیا اسی کہ لگاوی مرد نیچے کپڑی کی ریشم یعنی استر ریشم کا مانند عجمیونکی یا لگاوی مونڈہونپر ریشمی کپڑا مانند عجمیونکے اور منع کیا لوٹنی سی اور سوار ہونے سی اوپر پوستین چیتی کی چمڑی کی اور منع کیا پہنی چہاپ کیسی کو مگر حاکم صاحب حکومت کے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** دانتونکی تیز کرنی

سی عرب مین عورتین پڑہیان دانتونکی سری تیز کیا کرتی ہیں اور باریک تا مشابہ جوانونکی ساتہہ ہون اسی حضرتؐ نی منع فرمایا اور گودنی سی یعنی سوئی
سی بدن گودکر نیل یا سرمہ بہرنی مین تی ہی منع فرمایا اور بال اوکہاڑنی سی یعنی سفید بال ڈاڑہی و سرکی چنے یا اوکہاڑنی بال ڈاڑہی اور بہونکی واسطی زینت
کے یا عورتین جو بال چہری پر سی اوکہاڑین یعنی پیشانی کی بال چنے اسی ہی حضرت نی منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزون سی یہہ ہی کہ لازم آتی ہی تغیر
خلقت الٰہی کی اور ارتکاب ہوتا ہی تکلف مذموم کا اگرچہ عورتونکو زینت حلال ہی لیکن ان تکلفات سی منع فرمایا اور بعضون نی بالونکی اوکہیڑنیکو ساتہہ
اوکہیڑنی بالون سر و ڈاڑہی کی وقت مصیبت کے تفسیر کیا ہی اور مجواب ہونی مرد کی الخ یعنی دونون ایک کپڑی مین ننگی سوویں اور ظاہر اطلاق ہی اور احتمال یہہ ہی
ہی کہ ہونی مقید ساتہہ اسحال کی کہ ہون دونون ستر ڈہکی ہوئی اور ایسی ہی دونون احتمال عورتونکی حق مین ہین اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو خود ظاہر ہی اور خبرا
ہی خالی ترک ادب و بی حیائی سی نہیں اور استبرق ریشم کا الخ یعنی ریشمی کپڑا پہننا حرام ہی مردونکو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر روایت صحیح یہی ہی اور موٹہ ہو نیر ریشمی
کپڑی سی مراد علم حریر ہے زیادہ چار انگشت سی اور ہو سکتا ہی کہ مراد ڈالنا کپڑی حریر کا ہو مانند دوپٹی کی کندہی پر بطریق تکبر کی اور چیتی کی چمڑی پر سوار ہونے
سی سلیمی منع فرمایا کہ مشابہت متکبرین کی ساتہہ ہوتی ہی اور بعضی مشایخ نی لکہا ہی کہ بیٹہنا اور چمڑی چارپایون اور درندونکی موجب قساوت اور تفرقہ وقت
کا ہی اور واسطی صاحب حکومت کی مانند بادشاہ اور قاضی اور امیر وغیرہ کی یعنی پہنا چہاپ کا بغیر حاجت کے محض زینت کے لیے مکروہ تنزیہی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ
منسوخ ہی بدلیل اسکی کہ صحابہ پہنتی تہی حضرت کی عصر مین و خلفا کی وقت مین اور کوئی انکار نہین کرتا تہا ۱۲ ح **وعن علیؓ** قال نہانی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذہب وعن لبس القسی والمیاثر رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ وفی روایۃ
لابی داود قال نہی عن میاثر الارجوان اور روایت ہی علی رضؓ سی کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہننے چہاپ سونی کی سی اور پہننی قسی کی سی
اور استعمال میاثر کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابوداود کے یون ہی کہ کہا حضرت علیؓ نی کہ منع فرمایا آنحضرتؐ
نی میاثر ارغوانی سی یعنی سرخ سی **ف** سونیکی چہاپ پہننی چارون علما کی نزدیک حرام ہی اور بعضی صحابہ سی مانند طلحہ اور سعد اور صہیب کے جو پہنا اسکا منقول
ہی پہلی نہی سی ہوگا اور قسی ساتہہ زبر قاف اور تشدید سین مکسورہ کے نسبت ہی طرف قس کے کہ نام ہی ایک شہر کا شہرون مصر میں سی ہاں کے کپڑیکو قسی کہتی ہین کہا
بعض شراح نی کہ وہ ایک قسم کپڑی کی ہی کہ اسمین خطوط ریشمی ہوتی ہین انتہی پس نہی تنزیہ کی لیی ہوگی بنا بر ورع کے اور کہا ابن ملک نی کہ نہی اوس وقت ہی کہ ہو ریشمی یعنی کل
ریشمی ہو یا بانا اوسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کی لیی ہوگی اور کہا طیبی نے کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ہی ملا ہوا ساتہہ ریشم کی اور میاثر ساتہہ زبر میم کے جمع میثرہ کی ہی ساتہہ زیر میم کے زین
پوش سرخ کو کہتی ہین اور وہ اکثر ریشمی ہوتا ہی اور نہی ہی اوسصورت میں ہے کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہے یہہ کہ ہو نہی اوسصورت میں کہ سوتی
ہو اور اوسصورت مین نہی تنزیہی ہوگی بسبب فخر اور تنعم کی اور مشابہت کے ساتہہ متکبران عجم کی ۱۲ ح **وعن معاویۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لا ترکبوا الخز ولا النمار رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سوار ہو تم اوپر
زین پوش خز کی اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتی کی چمڑی کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** خز زمانہ سابق مین نام ایک کپڑی کا تہا کہ بنا جاتا تہا صوف و ریشم سی و
وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اوسکو پہنا ہی پس نہی اوس کی بعلت تشبہ کی ساتہہ عجمیونکی ہوگی کہ بطریق تکبر کی اوسکو زین پر ڈالتے تہی اور اگر مراد
خز سی وہ ہو کہ اب معروف ہی کہ تمام ریشم کا ہوتا ہی وہ حرام ہی مطلقًا اور اسی معنی پر محمول ہی اسحدیث مین کہ آخر زمانہ مین ایک قوم پیدا ہوگی کہ حلال جانینگے
خز اور حریر کو اور لکہا ہی علمائی کہ یہہ قسم زمان نبوت مین نہ تہی پس خبر دی اوسکی ساتہہ غیب کے معجزہ آپکا ہی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی قاریؒ نے لکہا ہی کہ بعض شراح
نے علما ہمارے سی لکہا ہی کہ مراد خز سی وہ کپڑا ہی کہ تمام یا اکثر اوسمین ریشم ہو **وعن البراء بن عازب** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن
المیثرۃ الحمراء رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زین پوش سرخ سے نقل کی یہہ بغوی نے

شرح السنہ میں **وعن** ابی رمثۃ التیمی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان اخضران ولہ شعر قد علاہ الشیب وشیبہ احمر رواہ الترمذی وفی روایۃ لابی داؤد وھو ذو وفرۃ وبہا ردع من حناء

اور روایت ہے ابی رمثہ تیمی سے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ حضرت پر دو کپڑے سبز تھے اور حضرت کے بال تھے تو ایسے یعنی سر و ڈاڑھی میں کہ غالب آیا تھا اونپر بڑھاپا یعنی سفیدی اور بڑھاپا اونکا سرخ تھا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت صاحب وفرہ کے تھے اور اون بالوں میں اثر تھا مہندی کا **ف** سبز تھے یعنی نری سبز تھی یا خطوط سبز تھے ان میں اور بیچ عدد بالوں سفید حضرت کے کئی روایتیں آئی ہیں انس کہتے ہیں کہ گنے ہیں میں نے بیچ سر و ڈاڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر چودہ بال سفید اور ابن عمر رضی سے آیا ہے کہ بڑھاپا آنحضرت کا قریب بیس بالوں سفید کے تھا اور ایک روایت میں سترہ آئے ہیں اور وفرہ ساتھ زبر واو اور جزم فے کے اون بالوں کو کہتے ہیں کہ کانوں کی لو تک ہوں اور بڑھاپا اونکا سرخ تھا یعنی وہ چند بال خضاب کے ہوئے تھے ساتھ مہندی کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد سرخی بڑھاپے سے یہ ہے کہ سفید خالص نہ تھے بلکہ مائل بسرخی تھے جیسا کہ معمول ہے کہ ابتدائے بڑھاپے میں اول بال بھورے ہوتے ہیں پھر سفید اور اختلاف ہے درمیان محدثین اور فقہا کے کہ آنحضرت نے خضاب کیا ہے یا نہیں اکثر محدثین اس پر ہیں کہ نہیں کیا اور بڑھاپا اونکا حد خضاب کو نہیں پہنچا اسلئے حدیث میں آیا ہے وہ ایسا حال تھا اگر تیل سر میں لگاتے تو سفید بال چھپ جاتے اور الا معلوم ہوتی رہتی اور فقہا بجانب اسکی اثبات میں اور احادیث سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ انہیں چند بالوں سفید کو خضاب کیا تھا اور احتمال یہ بھی ہے کہ قصد اونکے خضاب کرنے کا نہ تھی بلکہ آنحضرت کبھی واسطے ٹھنڈک ہونے اور صاف کرنیکے مہندی سر میں لگاتے تھے اور بسبب اسکے رنگین ہو جاتی تھی اور یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ موئے مبارک انس کے پاس تھا خضاب کیا ہوا تھا لیکن نہ وہ خضاب تھا کہ آنحضرت نے کیا تھا بلکہ منسوب تادب و تبرک کے اسکو خوشبو میں رکھتے تھے وہ مشابہ خضاب کے معلوم ہوتا تھا یا انس نے آپ اسکو خضاب کیا تھا واسطے تقویت اسکی کے واللہ اعلم اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت خضاب کرتے تھے کبھی سرخ اور کبھی زرد مراد یہ ہے کہ دھوتے تھے ڈاڑھی شریف کو ساتھ مہندی اور زعفران کے واسطے پاک و صاف کرنیکے ورنہ ڈاڑھی شریف خود سیاہ تھی ساتھ اسکے رنگین ہو جاتی تھی **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شاکیا فخرج یتوکا علی اسامۃ وعلیہ ثوب قطر قد توشح بہ فصلی بہم رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیمار پس باہر تشریف لائے تکیہ کئے ہوئے اسامہ پر اور حضرت پر کپڑا تھا قطر کا کہ بطور ردی کے ڈالا تھا اوسکو پس نماز پڑھائی صحابہ کو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** قطر ایک قسم چادر کی ہے کہ اوسمیں خط ہوتے ہیں بیچ میں سرخ اور کچھ یہ بھی کہ موٹی ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ قطر ایک بستی ہے ضلع بحرین میں بنتا تھا وہ کپڑا اور یہ قصہ مرض موت کا ہے اور یہ آخری نماز تھی ابو بکر امامت کرتے تھے پس آنحضرت حجرہ شریف سے نکلے اور ابو بکر رضی کے پہلو میں بیٹھے اور امامت کی چنانچہ تفصیل بیان اسکا باب الامامۃ میں ہے **وعن** عائشۃ قالت کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوبان قطریان غلیظان وکان اذا قعد فعرق ثقلا علیہ فقدم بز من الشام لفلان الیہودی فقلت لو بعثت الیہ فاشتریت منہ ثوبین الی المیسرۃ فارسل الیہ فقال قد علمت ما ترید انما ترید ان تذہب بمالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذب قد علم انی من اتقاہم وادائہم للامانۃ رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کپڑے قطری موٹے تھے اور حضرت جب بیٹھتے یعنی بہت دیر پس پسینا آتا آپ کو تو بھاری ہو جاتے وہ کپڑے اوپر بدن مبارک کے یعنی درشتی پہنچتی اس سے پس آیا کپڑا شام سے واسطے فلانے یہودی کے نام اوسکا وہاں لکھا پس کہا میں نے اگر بھیجو طرف اوسکے یہودی کے آدمی پس لیں آپ اوس سے دو کپڑے بوعدہ فراخت یعنی اس وعدہ پر کہ جب میسر ہوگا تو مول اوسکا ادا کر دینگے تو مناسب ہے نا گاہ بھیجا یعنی ان کپڑوں کے لینے کو پس بھیجا حضرت نے آدمی طرف اوس یہودی کے یعنی کپڑے خرید کرنیکے لئے بوعدہ مذکور پس طلب کیا اوسنے اوسی کپڑا بطور مذکور پس کہا یہودی نے کہ تحقیق میں جانتا ہوں اوس چیز کو کہ ارادہ کرتے ہو تم سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ لیجاؤ تم مال میرا یعنی کپڑا اوپر وعدہ پر اور مول نہ دو اور بظاہر خطاب اوسکو کیا کہ خریدنے گیا تھا اور حقیقت میں

خطاب آنحضرت کو تھا یس جب وہ شخص پھر آیا اور جواب اوس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹ کہا اوس یہودی نے یعنی وہ
لوگ آپ ہی جانتا ہی کہ جھوٹ کہتا ہی سلیکی کہ تحقیق جانتا ہی یعنی توریت سے کہ مین سب لوگون سے متقی بادہ ہون اور داکرنیوالا ہون امینون امانت کو نقل کیا یہہ ترمذے
اور نسائی نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے کپڑا موٹا پہنا اور مزاج اشرف کو اوس نے پیدا ہوئی اور واسطے ترفہ اور استراحت کی قصد خریدنے
کپڑے کا بطریق قرض کیا اور شقاوت اوس یہودی کی بہی معلوم ہوئی کہ کس مرتبہ مین تہی **ت** **وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال رأى**
رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليّ ثوب مصبوغ بعصفر موردا فقال ما هذا فعرفت ما كره فانطلقت فاحرقته فقال النبي
صلى الله عليه وسلم ما صنعت بثوبك قلت احرقته قال افلا كسوته بعض اهلك فانه لا باس به للنساء رواه ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
بن العاص سے کہ کہا دیکھا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحال مین کہ مجپر تہا کپڑا رنگا ہوا کسنب کا گلابی پس فرمایا کیا ہی یہہ پس پہچانی مین کراہت
آنحضرت کی یعنی اس کپڑے کی پہننے سے پس گیا مین اور جلا دیا مینے اوس کپڑے کو پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تو نے ساتھ کپڑے اپنے کہا مینے جلا دیا
مینے اوس کپڑے کو فرمایا کیون نہ پہنایا تو نے اوسکو اپنے بعضی عورتون کو اسلیے کہ تحقیق نہین مضائقہ ہی ساتھ پہننے اس کپڑے کی عورتون کو نقل کی یہہ ابو داود نے
ف اس سے معلوم ہوا کہ کسنب کے رنگ کا کپڑا پہننا حرام ہی مرد کو **وعن هلال بن عامر عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم**
بمنى يخطب على بغلة وعليه برد احمر وعلي امامه يعبر عنه رواه ابو داود اور روایت ہی ہلال بن عامر سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا دیکھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی خچر پر اسحال مین کہ اوپر تہی چادر سرخ یعنی خطوط سرخ کی اور حضرت علی آگی کہڑی ہوئی تہی حضرت کی بیان کرتی جاتی تہی
حضرت کی کلام روبرو لوگون کی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** بسبب کثرت خلایق کی آواز مبارک حضرت کی دور والون کو نہ پہنچتی تہی حضرت علی واز بلند سے
کلام مبارک سمجہاتی تہی **ت** **وعن عائشة قالت صنعت للنبي صلى الله عليه وسلم بردة سوداء فلبسها فلما عرق فيها وجد**
ريح الصوف فقذفها رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تیار کی گئی واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر سیاہ پس پہنا اوسکو پس جب پسینا آیا
اوسمین پائی اوسمین بو صوف کی پس پہینک دیا اوسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کی نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن جابر قال اتيت النبي صلى الله**
عليه وسلم وهو محتب بشملة قد وقع هدبها على قدميه رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اسحال مین کہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی گوٹ ماری ہوئی ساتھ چادر کی کہ پڑی تہی پہندنی اوسکی حضرت کی قدمون پر نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** گوٹ
ماری ہوئی اسطرح کی بیٹہنی کو کہتی ہین کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونون گہٹنی کہڑی کر دیتی ہین اور دونون ہاتھ یا کوئی کپڑا گرد گہٹنی کی لپیٹ کر بیٹہتی ہین پہنائے
ہیں **ت** **وعن دحية بن خليفة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بقباطي فاعطاني منها قبطية فقال اصدعها صدعين**
فاقطع احدهما قميصا واعط الآخر امرأتك تختمر به فلما ادبر قال وامر امرأتك ان تجعل تحته ثوبا لا يصفها رواه ابو داود اور روایت ہی دحیہ بن
خلیفہ سے کہ کہا لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کپڑے قباطی پس دیا اوسمین سے مجکو ایک قبطی اور فرمایا پھاڑ اسکو دو ٹکڑی پس بنا ایک کا اوسمین سے
پیراہن اور دے دوسرا ٹکڑا اپنی عورۃ کو کہ اوڑہنی بناوی پس جب پیٹہ پہیری دحیہ نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کر اپنی عورۃ کو یہہ کہ لگائی نیچی اوسکی
ایک کپڑا نا ظاہر ہوں بال و بدن اوسکی یعنی بسبب باریک ہونے اوسکے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** قباطی جمع قبطیہ کی ہی وہ ایک قسم کپڑے کی ہی مصر کی کپڑا مہین کتان کا
اور سفید ہوتا ہی **ت** **وعن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وهي تختمر فقال لية لا ليتين** رواه ابو داود
اور روایت ہی ام سلمہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اسحال مین کہ وہ اوڑہنی اوڑہی ہوئی تہین پس فرمایا ایک پیچ دی سر پر نہ دو پیچ نقل کی یہہ ابو داود
نے **ف** یعنی سر اور گلی کی نیچے ایک پیچ دی دو پیچ تا اسراف و مشابہت مردونکی ساتہہ نہو کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد سر پر کپڑا لپیٹنا ہو عادت ہی کہ

عورتونکی کہ سرکو کپڑی سی ڈہانکتی ہین مانند عصابہ کی یعنی جیسی یہان حجابین کسابہ باندہتی ہین پس حضرت نی منع فرمایا کہ ایک پیچ کافی ہی زیادہ نہ لپیٹی تا اسراف اور مشابہت نہو ساتہہ عمامہ مردونکی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ عورتونکو مردونکا سا لباس پہنا اور مشابہت کرنی اونکی ساتہہ درست نہین جیسیکہ عکس اسکا نہین درست ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عمر قال مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ازاري استرخاء فقال يا عبد الله ارفع ازارك فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الى اين فقال الى انصاف الساقين رواه مسلم روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ گذرا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ بیچ تہبند میری کے ہٹا لٹکنا پس فرمایا ای عبد اللہ بلند کر تو تہبند اپنی کو پس بلند کیا مینی اوسکو پہر فرمایا اور اونچا کر پس اونچا کیا پس ہمیشہ کوشش وقصد کرتا ہون مین اسکام کو کہ اونچا تہبند کا ہی بعد حکم کرنی حضرت کی پس کہا بعضی لوگون نی کہ کہانتک اونچا کرتی ہو تم کہا آدہی پنڈلیون تک نقل کی یہہ مسلم نی ف اتحرہا کی ضمیر فعلہ کیطرف پہیری ہی چنانچہ ترجمہ اسکی موافق ہی اور ظاہر یہی ہی کہ ضمیر پہرتی ہی طرف فعلہ اخیرہ کی یعنی ہمیشہ کوشش کرتا ہون سیر کرہو بلندی ازار میری کی موافق اندازہ آنحضرت کی وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة فقال ابو بكر يا رسول الله ازاري يسترخي الا ان اتعاهده فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم انك لست ممن يفعله خيلاء رواه البخاري اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی دراز کری کپڑا اپنا از راہ تکبر کی نظر رحمت نہین کریگا اللہ طرف اوسکی دن قیامت کی پس کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ ازار میری لٹکیا لتی ہی یعنی آپ سی بغیر اختیار میری کی اور کبہی کہنچتی ہی نیچی طرف قدم تک مگر یہہ کہ ہر وقت خبرگیری کرتا ہون یعنی اور اکثر مجہسی خبرگیری ہوسکتی ہی نہین بسبب لاغری یا عرفی کی پس کیا حکم اوسمین ہے پس فرمایا واسطی ابی بکر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تو اون لوگونمین سی نہین ہی کہ ازار لٹکاتی ہین از راہ تکبر کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی لٹکانا اوسکا بغیر قصد کی نہین ضرر کرتا خصوصا اوس شخص کو کہ نہو عادت اوسکی تکبر کی ولیکن افضل متابعت ہی اسی معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کی لٹکانی مین تکبر ہی وعن عكرمة قال رايت ابن عباس ياتزر فيضع حاشية ازاره من مقدمه على ظهر قدمه ويرفع من مؤخره قلت لم تاتزر هذه الازرة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتزرها رواه ابو داود اور روایت ہی عکرمہ سی کہا دیکہا مینی ابن عباس کو تہبند باندہتی تہی پس رکہتی کنارہ تہبند اپنی کا آگی کی جانب اوسکی سی پشت قدم اپنی پر اور اونچا رکہتی تہی پیچہی اوسکی سی کہا مینی ابن عباس کو کیون تہبند باندہتی ہو تم اسطرح یعنی کبہی کبہی کہا ابن عباس نی دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندہتی تہی اسطرح یعنی کبہی کبہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اسی معلوم ہوا کہ اونچا رکہنا ازار کا پیچہی سی کانی ہی عدم اسبال مین وعن عبادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالعمائم فانها سيماء الملئكة وارخوها خلف ظهوركم رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی عبادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم رکہو تم پگڑیان باندہنی اپنی کہ پگڑیان علامت ہین فرشتونکی یعنی روز بدر کی آئی تہی دستار باندہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملئكة مسومين اور چہوڑو شملی پیچہی پشت اپنی کی یعنی اسلیی کہ ملائکہ بہی لی تہی اس ہیئت سی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین وعن عائشة ان اسماء بنت ابي بكر دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها ثياب رقاق فاعرض عنها وقال يا اسماء ان المراة اذا بلغت المحيض لن يصلح ان يرى منها الا هذا وهذا واشار الى وجهه وكفيه رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ تحقیق اسما بیٹی ابی بکر کی آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ اوپر تہی کپڑی باریک پس منہ پہیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی اور فرمایا کہ ای اسما تحقیق عورت جسوقت پہنچی ایام حیض کو یعنی بالغ ہو ہرگز نہین درست ہیہ کہ دیکہا جاوی اوسکی کوئی عضو مگر یہہ اور یہہ اشارہ کیا طرف منہ اپنی کی اور ہاتون اپنی کی نقل کی یہہ

ابوداود نی **ف** یہہ ستر عورۃ ہی عورۃ کی لیی اور حجاب یہہ ہی کہ گہر سی باہر نہ نکلی سو بردلوگو نکی اگرچہ بدن ڈہکی ہو اور یہہ خاص ازواج مطہرہ رضہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی اور اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جب بدن عورۃ کا باریک کپڑی مین سی معلوم ہوتا ہو تو حکم برہنہ کا رکہتا ہی ۱۲ **وعن**
ابی مطر قال ان علیا اشتری ثوبا بثلثة دراهم فلما لبسه قال الحمد لله الذی رزقنی من الرياش ما اتجمل به فی الناس
واواری به عورتی ثم قال هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رواه احمد اور روایت ہی ابی مطر سی کہ کہا تحقیق حضرت علی رضہ
نی خریدا ایک کپڑا تین درہم کو پس جب پہنا اوسکو کہا سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی نصیب کی مجکو کپڑون زینت کیی وہ چیز کہ زینت کرتی ہین ہم ساتہہ
اوسکی لوگون مین اور چھپاتی ہین ساتہہ اوسکی ستر اپنا پہر کہا حضرت علی رضہ نی کہ اسیطرح سے سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی یہہ یعنی بعد پہنی کپڑی
کے نقل کی یہہ احمد نی **وعن** ابی امامة قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذی كسانی ما اواری به عورتی
واتجمل به فی حیاتی ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لبس ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذی
كسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی ثم عمد الى الثوب الذی اخلق فتصدق به كان فی كنف الله وفی حفظ
الله وفی ستر الله حيا وميتا رواه احمد والترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حديث
غریب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا اوسنی کہ پہنا حضرت عمر بن خطاب نی کپڑا نیا پہر کہا سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی پہنایا
مجکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہون مین ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی پہر کہا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی جو شخص
کہ پہنی کپڑا نیا پہر کہی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہون مین ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی
پہر قصد کری اوس کپڑی کا کہ پرانا ہی سو دی اوسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کی اور بیچ محافظت خدا کی اور بیچ پردہ عفو ومغفرت اللہ کی جیتی اور مری یعنی دنیا اور آخرۃ مین
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** علقمة بن ابی علقمة عن امه قالت دخلت حفصة بنت
عبد الرحمن على عائشة وعليها خمار رقيق فشقته عائشة وكستها خمارا كثيفا رواه مالك اور روایت ہی علقمہ بن ابی علقمہ سی وسنی نقل
کی اپنی ماں سی کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کی پاس عائشہ کی اسحال مین کہ اوپر اوڑہنی باریک تہی پس پہاڑی وہ اوڑہنی حضرت عائشہ نی اور
پہنائی اوسکو اوڑہنی موٹی نقل کی یہہ مالک نی **ف** حفصہ بہتیجی تہین حضرت عائشہ کی وہ باریک اوڑہنی اوڑہی ہوئی دیکہہ کر خفا ہوئین اور واسطی تادیب کی
اونکی اوڑہنی کے دو ٹکڑی کر ڈالی اور اوسکی بدلے موٹی اوڑہنی اوڑہادی ۱۲ **وعن** عبد الواحد بن ايمن عن ابيه قال دخلت على عائشة
وعليها درع قطرى ثمن خمسة دراهم فقالت ارفع بصرك الى جاريتى انظر اليها فانها تزهى ان تلبسه بالبيت وقد كان لى
منها درع على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فما كانت امرأة تقين بالمدينة الا ارسلت الى تستعيره رواه
البخاری اور روایت ہی عبد الواحد بیٹی ایمن کی سی وسنی نقل کی اپنی باپ سی کہا گیا مین حضرت عائشہ کی پاس اور اون
پر تہا کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا حضرت عائشہ نی اوٹہا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کی دیکہہ طرف اسکی پس تحقیق یہہ تکبر کرتی ہی
اور نہین راضی ہوتی پہنی اس کپڑی کی سی گہر مین یعنی چہ جای آنکہ اسکو پہنکر باہر نکلی و تحقیق تہا واسطی میری اسطرحکی کپڑون مین سی ایک کرتا زمانہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم مین پس نہ تہی کوئی عورۃ کہ زینت کی جاتی مدینہ مین واسطی بیاہ کی یا اور شادی کی مگر بہیجتی طرف میری کسیکو عاریت مانگتی اوس کرتیکو نقل کی یہہ بخاری نی
ف حضرت عائشہ رضہ نی بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد اپنی کا آنحضرت کی زمانہ مین ۱۲ **وعن** جابر قال لبس رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوما قباء ديباج اهدى له ثم اوشك ان نزعه فارسل به الى عمر فقيل قد اوشك ما انتزعته يا رسول الله فقال نهانی عنه

جِبْرَئِیلُ فَجَاءَ عُمَرُ یَبْکِی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَرِھْتَ اَمْرًا وَاَعْطَیْتَنِیْہِ فَمَا لِی فَقَالَ اِنِّی لَمْ اُعْطِکَہٗ تَلْبَسُہٗ اِنَّمَا اَعْطَیْتُکَہٗ تَبِیْعُہٗ فَبَاعَہٗ بِاَلْفَیْ دِرْھَمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پہنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دن قبا ریشمی کہ تحفہ بھیجی گئی تھی واسطی حضرت کی پہر جلدی اوتار ڈالی وہ قبا بدن مبارک سی اور بہیجا اوسکو طرف عمر رضہ کی پس کہا اصحاب نی کہ تحقیق جلدی واقع ہوا اوتارنا آپکا اس قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا کہ منع کیا مجکو اسکی پہننی سی جبرئیل نی پس آئی حضرت عمر روتی ہوئی یعنی یہہ قصہ سنکر اور کہا یا رسول اللہ ناخوش رکہا آپ نی ایک چیز کو یعنی اس قبا کی پہنی کو اور دی مجکو یعنی تاکہ پہنوں اسکو پس کیا حال ہوگا میرا پس فرمایا کہ تحقیق نہیں دی تجکو کہ پہنی تو اوسکو سوا ای اسکی نہیں کہ دی ہی تجکو وہ تاکہ بیچی تو اوسکو پس بیچی وہ حضرت عمر نی بدلی دو ہزار درہم نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِیْرِ فَاَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَی الثَّوْبِ فَلَا بَاْسَ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ سوا ای اسکی نہیں کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہننی اوس کپڑی کی سی کہ نرا ریشم ہو پس اسی پر علم یعنی بطور دہاری کی کہ ریشم کی ہو بقدر چار انگشت کی اور تانا کپڑی کا کہ ریشم کا ہو پس نہیں مضائقہ اوسکا نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** جس کپڑی میں تانا اور بانا ریشم کا ہو حرام ہی پہننا اوسکا اور صاحبین کے نزدیک لڑائی میں مباح ہی اور جسمیں تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت وغیرہ کا شرع بالاتفاق اور عکس اسکا ہی مکروہ مگر لڑائیمیں پر لڑائی میں صاحبین کے نزدیک نرا ریشمی بہی مباح ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک وہ کہ بانا حریر کا ہو اور تانا سوت وغیرہ کا اور جسمیں تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مباح ہی مطلقا ۞ **وعن** اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ وَعَلَیْہِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ نِعْمَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یَرٰی اور روایت ہی ابی رجا سی کہا کہ نکلی ہمپر عمران بن حصین صحابی ہیں کہ اوپر تہا مطرف خز کا اور کہا عمران نی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسکو دیوی اللہ تعالے نعمت پس اللہ تعالے دوست رکہتا ہی یہہ کہ دیکہا جاوی اثر نعمت اوسکا اوپر بندی اوسکی نقل کی یہہ احمد نی **ف** مطرف ایک کپڑا ہوتا ہی کہ دونوں طرف اسکی نقش ہوتا ہی اور قاموس میں کہا کہ مطرف اوپر وزن مکرم کی چادر خز کی مربع ہی ہی ریدار پس لفظ خز کا تاکید کی لئی ہوگا اور خز کہتی ہیں اوس کپڑی کو کہ نرا ریشم کا ہوتا ہی اور بعضوں نی کہا کہ وہ کپڑا بنا جاتا ہی ریشم و صوف سی وہ مباح ہی یہاں وہی مراد ہی ۞ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَاتْکَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَمَخِیْلَۃٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہا جو چیز کہ چاہی تو یعنی مباحات میں سی اور پہن جو چیز کہ چاہی تو جبتک پہنچیں تجکو دو چیزیں اسراف اور تکبر یعنی مکروہ ہونا توسع کا طعام و لباس میں بعلت اسراف و تکبر کی ہی وجہ نہ یہ ہو پس مباح ہی نقل کی یہہ بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی **ف** اور انس سی روایت ہی بطریق مرفوع کی ان من السرف ان تاکل کل ما اشتہیت اور قیاس سی یہہ ہی کہ اسراف سی ہی پہننی تو جس چیز کو دل چاہی ۞ **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَا لَمْ یُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَلَا مَخِیْلَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی وہ نقل کی اپنی باپ سی وہ اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ اور پیؤ یعنی بقدر حاجت کی اور صدقہ دو یعنی جو کچھ کہ زیادہ ہو تمسی اور پہنو جبتک کہ نہو اسراف اور نہ تکبر نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰہَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ وَمَسَاجِدِکُمُ الْبَیَاضُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہتر کپڑا کہ ملاقات کرو تم اللہ تعالے سی اوسمیں بیچ قبروں اپنی کی اور مسجدوں اپنی کی سفید کپڑا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مسجد بیت اللہ ہی جہاں عبادت کی لئی گیا تو گویا اللہ تعالی سی ملاقات کی لئی گیا پس وہاں سفید کپڑا پہن کر جانا بہتر ہی اور بعد مرنی کی ملاقات کرتا ہی اللہ تعالی سی پس سفید کفن بہتر ہی ۞

باب الخاتم

باب ہی بیچ بیان پہنی چہاپ کی یعنی اور ساتہ اسکی کی قسم زیور سی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَجَعَلَہٗ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ اَلْقَاہُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ لَا یَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ ھٰذَا وَکَانَ اِذَا لَبِسَہٗ جَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ بَطْنَ کَفِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا اوسی بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چہاپ سونی کی اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی اور پہنا اوسکو بیچ داہنی ہاتہہ اپنی کی پہر پہینک دیا اوسکو پہر بنوائی چہاپ چاندی کی کہودا گیا اوسمین محمد رسول اللہ اور فرمایا کہ نہ کہودی کوئی مانند نقش چہاپ میری کی دیکر اور تہی حضرت جب پہنتی چہاپ کی تو نگینہ اوسکا اپنی ہتیلی کیطرف نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سونیکی یعنی پہلی حرام ہوئی سونی کی مرد و نپر کہا امام محمد نی موطا مین کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ چہاپ پہنی سونی کی یا لوہی کی یا کانسی وغیرہ کی اور نہ چہاپ پہنی مگر چاندیکی اور عورتونکو جائز ہی انگوٹہی وغیرہ سونی کی پہنی بلکہ علمانی لکہا ہی کہ انگوٹہی چاندیکی عورتونکو پہنی مکروہ ہی اسلیی کہ یہہ پہنا واہر دونکا ہی اور عورتونکو تشبہ ساتہہ مردونکی مکروہ ہی پس اگر عورت چاندیکی انگوٹہی پہنی تو متغیر کرلی اوسکی رنگکو ساتہہ زعفران وغیرہ کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ معتبر اسمین حلقہ ہی نگینہ اور پہینک دینی یعنی بعد اوتر نی وحی کی بیچ حرمت اوسکی اور سیوطی نی لکہا ہی کہ وارد ہوئی ہین حدیثین بیچ پہنی چہاپ کی داہنی ہاتہہ مین اور بائین ہاتہہ مین پہنی کی ہی حدیثین آئی ہین اور عمل اسی پر ہی اور راوی نسخ ہی اور ابن عدی وغیرہ نی ابن عمر سی روایت کیا ہی کہ حضرت داہنی ہاتہہ مین چہاپ پہنتی تہی پہر بائین مین پہنی لگی اور صاحب سفر السعادۃ نی لکہا ہی کہ اسمین روایتین مختلف آئی ہین بعضی روایتونمین آیا ہی کہ داہنی ہاتہہ مین پہنتی تہی اور بعضی مین یہہ کہ بائین مین پہنتی تہی اور سب حدیثین صحیح ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ کبہی داہنی ہاتہہ مین پہنتی تہی اور کبہی بائین مین اور امام نووی نی کہا کہ اجماع ہی اوپر جائز ہونی پہنی چہاپ کی داہنی ہاتہہ مین اور بائین ہاتہہ مین اور ہمارے مذہب مین داہنی ہاتہہ مین پہنا ہی اسلیی کہ وہ اشرف ہی پس احق ہی ساتہہ زینت و اکرام کی اور حضرت نی جو لوگونکو دیکہا کہ حریص ہین میری اتباع پر ساداً مثل نقش مہر میری کی کہودین پس اسی منع فرمایا اور منع اسلیی فرمایا کہ حضرت مہر خطوط پر کرکر بادشاہون وغیرہ کو بہیجتی تہی پس اگر کوئی اور بہی اوسطرح کہودی لو مفسدہ واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نی کہ مہر چاندیکی مباح اوسکی لیی کہ محتاج ہو مہر کرنیکا مانند قاضی وغیرہ کی اور جسکو حاجت نہو تو ترک اوسکا افضل ہی اور جسکو چہاپ پہنی تو لازم ہی یہہ کہ ہو نگینہ ہتیلی کی طرف بائین ہاتہہ کی ع ح وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّھَبِ وَعَنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّکُوْعِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی قسی کپسی اور کسمبی کی سی اور پہنی انگوٹہی سونی کی سی یعنی مردونکو اور منع فرمایا پڑہنی قران کی سی رکوع مین نقل کی یہہ مسلم نی ف تحقیق لفظ قسی کی بیچ حدیث حضرت علی کی دوسری فصل کتاب اللباس کی مین گذر چکی اور نہی پڑہنی قران کی سی رکوع مین اوسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ منع فرمایا اسی کہ بجای تسبیح کی رکوع مین قران پڑہی اور اسیطرح سجدہ مین اور دوسری یہہ کہ منع فرمایا اسی کہ اضطراب کری اور بغیر تمام کرنی قراۃ کی رکوع مین چلا جاوی کہ بعض قراۃ رکوع مین واقع ہو ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَہٗ فَطَرَحَہٗ فَقَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَۃٍ مِنْ نَارٍ فَیَجْعَلُھَا فِیْ یَدِہٖ فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَکَ انْتَفِعْ بِہٖ قَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا اٰخُذُہٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی انگشتری سونیکی بیچ ہاتہہ ایک شخص کی پس نکال لی آنحضرت نی انگشتری اوسکی ہاتہہ سی اور پہینک دیا اوسکو پہر فرمایا کہ قصد کرتا ہی ایک تمہارا طرف انگاریکی آگ دوزخ سی پس پہنتا ہی اوسکو اپنی ہاتہہ مین یعنی سونی کی پہنی سی آگ دوزخ کی ساتہہ جلایا جاویگا پس کہا گیا اوس شخص کو بعد تشریف لیجانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹہالی انگشتری اپنی اور فائدہ اوٹہا لو ساتہہ اوسکی یعنی بیچ ڈال یا دیدیا کسی عورۃ کو کہا اوس شخص نی نہ قسم خدا کی نہین لونگا مین اوسکو کبہی حالانکہ تحقیق پہینک دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی ف

سی معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کو ہاتھ سے بگاڑ دے جیسے کہ فرمایا حضرت نے اذا رای احد منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ ع **وعن** انس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یکتب الی کسری وقیصر والنجاشی فقیل انہم لا یقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما حلقۃ فضۃ نقش فیہ محمد رسول اللہ رواہ مسلم وفی روایۃ للبخاری
کان نقش الخاتم ثلثۃ اسطر محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف کسری بادشاہ فارس کی اور قیصر بادشاہ روم کی اور نجاشی بادشاہ حبشہ کی پس عرض کیا گیا یہ کہ بادشاہ نہیں قبول کرتے
یعنے خط کو بدون مہر کی پس بنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کی حلقہ کی نقش کیا گیا اوسمین محمد رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مین بخاری
کے تھا نقش انگشتری کا تین سطرین محمد ایک سطر یعنی نیچے کی سطر مین اسم مبارک تھا اور رسول ایک سطر مین یعنی بیچ کی اور اللہ ایک سطر یعنی اوپر کی سطر مین اسم پاک تھا
ف اسمین ذکر نگینہ کا نکیا بسبب اسکی کہ حلقہ پہنا جاتا ہے ہاتھ مین اور محل استبعاد ہے ذکر کیا اوسکو واسطے بیان جواز کی اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ نگینہ بھی چاندیکا تھا
اور بعضی مین آیا ہے کہ حبشی تھا چنانچہ بیان اسکا آویگا اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول اور سطر تیسری محمد باین ہیئت تھے

الله
رسول
محمد

اور بعضی حواشی مین یہ ہیئت لکھی ہے (محمد رسول اللہ) واللہ اعلم اور مہر آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر رض کی ہاتھ مین تھی اور بعد اونکی عمر فاروق
کی ہاتھ مین اور بعد اونکی حضرت عثمان کی ہاتھ مین تھی اور آخیر خلافت اونکی مین ہاتھ معیقیب کے سے کہ خادم اونکی تھے کوئی اریس مین گر پڑی اور ہر چند ڈھونڈھی نملی
اور لکھا ہے علما نے کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا کہ اونکی عہد مین ہوا اور بعد اونکی ہوا گم ہونا اوس مہر کا تھا کہ اوسمین برکت تھی کہ باعث انتظام والتیام کی
تھی جیسے کہ مہر حضرت سلیمان کی میں اللہ اعلم ع **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان خاتمہ من فضۃ وکان فصہ منہ
رواہ البخاری ع اور روایت ہے اوسی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی انگوٹھی اونکی چاندی کی اور تھا نگینہ انگوٹھی کا بھی چاندیکا نقل کی یہ
بخاری نے **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس خاتم فضۃ فی یمینہ فیہ فص حبشی کان یجعل فصہ مما یلی کفہ
متفق علیہ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتری چاندی کی بیچ داہنے ہاتھ اپنی کی اوسمین نگینہ تھا حبشی تھے
حضرت کرتے نگینہ انگشتری کا اوس جانب کہ متصل ہتیلی کی ہے یعنی اندر کی جانب کرتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حبشی یعنی منسوب بحبشہ باین معنی
کہ عقیق کا تھا اسلیے کہ کان اسکی یمن اور حبشہ مین ہے یا اوس قسم کا نگینہ تھا کہ حبشہ مین ہوتا ہے یا سیاہ تھا برنگ حبشیونکی یا حبشہ مین اسکو بنایا تھا یا بنانیوالا اوسکا
حبشی تھا اور یہہ منافات نہین رکھتا ہے ساتھ ہونی اوسکی چاندی سے اور بر تقدیر معنی اول کی حمل اوپر تعدد انگوٹھیونکی کرنا چاہیے ع **وعنہ** قال کان خاتم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ واشار الی الخنصر من یدہ الیسری رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی انس سے کہا تھی انگشتری
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین اور اشارہ کیا انس نے طرف چھنگلیا بائین ہاتھ کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** علی قال نہانی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان اتختم فی اصبعی ہذہ او ہذہ قال فاومی الی الوسطی والتی تلیہا رواہ مسلم
اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا حضرت علی نے منع فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ مہر پہنون بیچ اس انگلی اپنی کی یا اسمین کہا راوی نے
پس اشارہ کیا حضرت نے طرف بیچ کی انگلی کی اور اس انگلی کی کہ متصل ہے اوسکی یعنی انگلی شہادت کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** انگوٹھی اور چھنگلیا کی پاس کے انگلی مین
پہننا انگوٹھی کا ثابت نہین ہوا حضرت سے اور نہ صحابہ سے اور نہ تابعین سے پس ثابت ہوا استحباب پہننی انگوٹھی کا چھنگلیا مین اور اسیطرف میل کیا ہے شافعیہ و حنفیہ نے
اور یہہ مردونکی حق مین ہے اور عورتونکو جائز ہے پہنین سب انگلیون مین اور نووی نے کہا کہ مکروہ تنزیہی ہے مرد کو پہننا چاہیے کہ بیچ کی انگلی میں یعنی شہادت کی انگلی مین ۱۰ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم

فِیْ یَمِیْنِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ عَلِیٍّ روایت ہی عبداللہ بن جعفر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی
داہنی ہاتہہ اپنی مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی ابوداود اور نسائی نی حضرت علی رض سی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَسَارِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی انگشتری اپنی بائین ہاتہہ مین نقل کی یہہ ابوداود
نے **وعن** عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَهٗ فِیْ یَمِیْنِهٖ فَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَیْنِ
حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی حضرت علی رض سی یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے لیا ریشمی کپڑا اپس رکہا اوسکو اپنی داہنی ہاتہہ مین اور لیا سونا اپس رکہا اوسکو اپنی بائین ہاتہہ مین پہر فرمایا کہ تحقیق یہہ دونون حرام ہین اوپر مردون
امت میری کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی **وعن** مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ رُکُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ
لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی معاویہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع
فرمایا سوار ہونی سی اوپر چمڑی چیتی کی اور منع فرمایا پہننی سونیکی سی یعنی مردونکو مگر بہت کم نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ اباحت تہوڑیسی سونیکی ہی منسوخ
ہوئی مولانا ؛ ظاہرا جواز تہوڑیسی سونیکا حنفیہ کے نزدیک محمول ہی اوپر کہ ملمع سونیکا کرنا یا میخ سونیکی نگینہ مین لگانی یا سنہری کام بطور دہاریونکی یا سنجاف کی
کپڑون پر کرنا کہ یہہ جائز ہین ونکی نزدیک مولف **وعن** بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَیْهِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبَهٍ مَالِیْ اَجِدُ
مِنْکَ رِیْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَیْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ مَالِیْ اَرٰی عَلَیْکَ حِلْیَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَّرِقٍ وَّلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ قَالَ مُحْیِ السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِی الصَّدَاقِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ اور روایت ہی بریدہ
سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کے کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری پیتل کی کیا ہی واسطی میری کہ پاتا ہون میں تجہہ سی بو بتونکی یعنی یہہ سلیی فرمایا کہ بت
پیتل کے بناتی تہی پس پہینکدی یا اوسنی اوسکو پہر آیا وہ شخص اسحال مین کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری لوہیکی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی میری کہ دیکہتا ہون تجہہ زیور دوزخ
کا پس پہینکدی یا اوسنی اوسکو بہی پہر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤن میں انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اوسکو مثقال پہر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی
نے کہا محی السنہ رح نے کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہی اور حدیث صحیح میں آیا ہی سہل بن سعد سی بیچ مقدمہ مہر کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص
کے کہ ارادہ رکہتا تہا نکاحکا کہ تلاش کر یعنی مال واسطی مہر ہوی کی اگرچہ ہو انگشتری لوہیکی **ف** زیور دوزخیونکا یعنی بعضی کافر دنیا میں اسکو پہنتی ہیں یا دوزخمین کفار کو طوق
و زنجیر لوہیکی پہنائی جائینگی اور نہ پورا کر اسکو اسخ یہہ نہی ورع اور الویت کیلیی ہی کہ اولی یہہ ہی کہ ہو انگشتری کم مثقال سی اسلیی کہ اصل سونی اور چاندی مین کراہت
ہے اور بقدر ضرورت سی زیادہ نہ چاہیی اسلیی پہنا دو انگشتریونکا اور زیادہ اسی مکروہ ہی لیکن بنانا انگشتریون متعدد کا مکروہ نہیں ہے اگر نوبت بنوبت پہنی اور کہا قاضی خان
نی مکروہ ہی پہننا لوہی پیتل کی انگوٹہی وغیرہ کا اور کہا محی السنہ کا مطلب یہہ ہے کہ حضرت نی جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہیکی ہو اسی معلوم ہوا کہ نہی تحریم
کی لیی نہیں ہی یعنی اگر نہی تحریم کی لیی ہوتی تو حضرت کا ہیکو لوہیکی انگوٹہی تلاش کرواتی اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ مبالغہ ہی بیچ خرچ کرنی مال کی واسطی مہر کی اگرچہ
تہوڑیسی چیز ہو یہہ مانند اس قول آدمی کی ہی کہ دی مجکو اگرچہ ایک مٹہی خاک کی ہو اور لوہیکی انگوٹہی کی پہنی سی اگرچہ منع فرمایا لیکن وجود اسکی اشیا متقوم سی باہر نہیں اور
احتمال ہی کہ نہی لوہیکی انگوٹہی کی پہنی سی بعد حدیث سہل کی ہو اسلیی کہ حدیث سہل کی تہی پہلی استقرار سنن اور استحکام شرائع کی اور حدیث بریدہ کے بعد اسکی پس وہ حدیث
منسوخ ہوگی اور حدیث سہل کی بیچ پہلی فصل باب المہر کی گذری ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُ عَشْرَ
خِلَالٍ الصُّفْرَةَ یَعْنِی الْخَلُوْقَ وَتَغْیِیْرَ الشَّیْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّیْنَةِ لِغَیْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ

بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحَلِّهٖ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ
وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی دس چیزین زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکہتی تغیر کرنا
بڑہاپی کا اور لٹکا کر تہبند کو کہینچتی چلنا یعنی ٹخنونسی نیچی لٹکانا اور پہننا سونیکی انگوٹھی کا یعنی مردونکو اور ظاہر کرنا عورۃ کا زینت کو بی محل اور کہیلنا ساتہہ نرد کی
اور مکروہ رکہتی تہی منتر کو سوای معوذات کی اور باندہنا منکون اور کوڑیونکا اور عورۃ کی تہری باہر گرانا منی کا بی محل اور فساد کرنا لڑکیکا درحالیکہ حکم کرتی
حرام ہونی اوسکا نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی ف خلوق ایک خوشبو ہی مرکب زعفران وغیرہ سی بنتی ہی اور یہہ نہی خاص مردونکی لیی ہی اور عورتونکو
لگانا اوسکا درست ہی اور بعضی حدیثین سکی اباحت مین وارد ہوئی ہی اور بعضی نہی مین اور حدیثین نہی کی بہت ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ ناسخ اباحت کی ہین
اور مردونکو اوسکی استعمال سی اسلیی منع فرمایا کہ وہ عورتونکی خوشبو ہی اور تغیر کرنا بڑہاپی کا خواہ ساتہہ اکہاڑنی سفید بالون کی ہو خواہ ساتہہ خضاب سیاہ کے
بخلاف خضاب مہندیکی کہ وہ جائز ہی بالاتفاق بسبب وارد ہونی احادیث کی اسمین اور سفید بالونکے اوکہاڑنی مین مختار ہماری مذہب مین حرمت وکراہت
ہی اور ظاہر کرنا عورۃ کا اپنی زینت وخوبی کا بغیر محل اپنی کی محل ساتہہ زبر حے کی ہی بمعنی موضع حل کی یعنی وہ جگہہ کہ حلال ہی عورۃ کو اظہار زینت کا وہان کہ وہ
زوج اوسکا ہی اور محارم مثل باپ بہائی وغیرہ کی جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن او اباہن الایہ اور لفظ محل ساتہہ زیر حے کی بہی آیا ہی حل کر
اور کعاب ساتہہ زیر کاف کی جمع کعب کے ہی بمعنی مہرون نرد کی کہ ساتہہ اونکی کہیلتی ہین اور مانند قرعکی پہینکتی ہین اور مراد نہی کہیلنی سی ساتہہ نرد کی اور وہ
حرام ہی نزدیک اکثر علماء صحابہ وغیرہم کی اور شطرنج کہیلنی بہی مکروہ تحریمی ہی ہماری نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہی بمعنی افسون کرنیکی اور معوذات یعنی
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور یہہ نہین کی حکم مین ہین دعائین منقول حدیث سی اور تعوذ ساتہہ اسماء الہی کی اور بعضون کی نزدیک مراد معوذات
سی وہ آیات قرانی ہین کہ مشتمل ہین اوپر معنی استعاذہ کی خواہ یہہ سورتین ہون خواہ غیر انکی حاصل یہہ کہ رقیہ کرنا ساتہہ قران اور اسماء اللہ تعالی کی جائز ہی اور ساتہہ
غیر اسکی حرام ہی خصوصا ساتہہ ان الفاظ کی کہ معانی اونکی معلوم نہون کہ وہان خوف کفر کا ہی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی بمعنی منکون اور ہڈیونکی کہ واسطی دفع
نظر کی لڑکونکی گلی مین ڈالتی تہی ایام جاہلیت مین اور ابتدا اسلام مین سی ممانعت آئی اور بعضون نی کہا کہ تمائم سی مطلق منتر جاہلیت کی مراد ہین اور آیات قرانی
اور دعائین اور اسماء الہی لکہہ کر گلی مین ڈالنی جائز ہین جیسیکہ حدیث عبداللہ بن عمرو کیسی حصن حصین مین ہی کو ہی معلوم ہوتا ہی اور مکروہ رکہتی تہی گرانی منی کو باہر عورۃ
کی شرمگاہ کی وقت انزال کی بخوف حمل کی غیر محل عزل مین یعنی وہ عورۃ حرہ ہی بغیر اوسکی رضا کی باہر گرانا منی کا جائز نہین بخلاف لونڈیکی کہ وہ محل عزل ہی عزل دسی
مکروہ نہین اور مکروہ رکہتی تہی فساد لڑکیکو مراد ہی سی صحبت کرنی اوس عورۃ سی کہ دودہ پلاتی ہو بچہ کو پس حاملہ ہوجاتی ہی وہ اور بسبب اوسکی دودہ اوسکا فاسد
یعنی خراب ہوجاتا ہی اور لڑکیکو خلل کرتا ہی ضعف وغیرہ لاحق ہوجاتا ہی اور مجامعت عورۃ کو حالت دودہ پلانی مین غیل کہتی ہین ساتہہ زبر غین کی اور ذکر اوسکا باب المباشرۃ
مین ہوچکا ہی اور درحالیکہ حکم کرتی تہی حرام ہونی اوسکا یعنی مکروہ کہتی تہی فساد لڑکیکو اور جماع عورۃ کو حالت دودہ پلانی مین لیکن حرام نہین کہتی
تہی اوسکو اسلیی کہ وطی عورۃ منکوحہ کی حلال ہی اور بہر احتمال حمل کی کہ متضمن فساد مذکور کا ہی حرام نہین ہوتی ع ح وَعَنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً
لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابن زبیر سی یہہ کہ لونڈی آزاد کی ہوئی اون کی لی گئی زبیر کی بیٹی کو
طرف عمر بن خطاب کے اور لڑکیکی پاؤن مین گہنگرو تہی پس کاٹ ڈالا اونکو حضرت عمر رض نی اور کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ساتہہ ہر جرس کی
شیطان ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنی قرین کرتا ہی اوسکو شیطان نزدیک ہلانی اوسکی کی اور وہ مزمار شیطان ہے جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی الجرس مزامیر
الشیطان ع ح وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا

بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تُقَطِّعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی بنانہ سی کہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبدالرحمن بن حیان انصاری کی ہی کہ تہی وہ نزدیک حضرت عائشہ کی ناگاہ لائی گئی حضرت عائشہ کی پاس ایک لڑکی چہوٹی اور وہ پہنی ہوئی تہی گہنگرو آواز کرتی تہی وہ پس کہا حضرت عائشہ نی یعنی اوس عورت کو کہ لڑکیکو لائی تہی نہ لاوی اس لڑکیکو میری پاس مگر یہہ کہ کاٹ ڈالی گہنگرو اوسکی اسلیے کہ سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہیں داخل ہوتی فرشتی اوس گہر مین یعنی رحمت کی کہ اوسمین گہنٹا ہوتا ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ اَنَّ جَدَّهٗ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ قُطِعَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن طرفہ سی یہہ کہ دادا اوسکا عرفجہ بن اسعد کاٹی گئی ناک اوسکی دن کلاب کی پس بنائی اوسنی ناک چاندیکی پس بدبودار ہوئی وہ ناک اوسپر پس حکم کیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بناوی ناک سونی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی **ف** کلاب نام ایک جگہکا ہی کہ وہان لڑائی واقع ہوئی تہی عرفجہ کی ناک وہان کٹ گئی تہی اور بسبب اس حدیث کی مباح رکہا ہی علمانی سونیکی ناک کا بنوانا اور اسیطرح دانت بندہنا انکو چاندیکی تار وسی لیکن امام محمد کی نزدیک جائز ہی سونی کی تار سی بہی ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَوِّقَ حَبِيْبَهٗ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِّنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّسَوِّرَ حَبِيْبَهٗ سِوَارًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِّنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ دوست رکہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد یا غیر انکو حلقہ آگ کا یعنی کان مین یا ناک مین پس چاہیی کہ پہناوی اوسکو حلقہ سونیکا یعنی سونیکی حلقہ پہنانی کی سزا یہہ ہی کہ پہنایا جاویگا اوسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کی گردن مین طوق آگ کا پس چاہیی کہ پہناوی اوسکی گلی مین طوق سونیکا اور جو شخص چاہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیی کہ پہناوی کڑا سونیکا ولیکن لازم ہی تمپر استعمال چاندیکا پس تصرف کرو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** فالعبوا بہا یعنی لہو ولعب کرو ساتہہ چاندی کے اور بناؤ زیور اوسکا اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ زیب و زینت اور زیور دنیا داخل ہی لہو ولعب مین اگرچہ مباح ہو یا جب ساتہہ عورتون کی زیور داری کی لعب بازی کرین گویا یہہ لہو لعب ساتہہ زیور کی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ لعب کرنا ساتہہ ایک شی کی تصرف کرنا ہی اسمین جسطرح کہ چاہی یعنی کرو چاندی بیچ جس قسم کی چاہو تم اقسام زیور مین واسطی عورتون کی نہ مردونکی سوائی مہر اور زیور تلوار اور ہتیار دن لڑائی کی ح ع **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِّنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِّنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورت کہ پہنی ہار سونیکا پہنایا جاویگا اوسکی گردن مین مانند اوسکی آگ سی دن قیامت کی اور جو عورت ڈالی اپنی کان مین بالی یا بالا سونی کا ڈالیگا اللہ تعالی اوسکی کان مین مانند اوسکی آگ سی دن قیامت کے نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وَعَنْ** اُخْتٍ لِّحُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهٖ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بہن سی حذیفہ کی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای جماعت عورتونکی کیا نہین ہی واسطی تمہاری بیچ چاندی کی وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتہہ اوسکی یعنی کافی ہی کہ زیور چاندیکا بناؤ خبردار ہو تحقیق نہین تم مین کوئی عورت کہ زیور بناوی سونیکا کہ ظاہر کری اوسکو یعنی اوسکی جگہہ مگر عذاب کی جاویگی سبب اوسکی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** ان حدیثوں سی معلوم ہوا کہ عورت کو بہی سونا خالص پہنا منع ہی وسبب

وعید کا اور چاندی پہننی مباح ہی حال آنکہ عورتونکو دونون مباح ہین پس ان حدیثون کی علمانی کئی توجیہ بیان کی ہین بعضون نی کہا کہ اول یہی حکم تہا پہر منسوخ ہوا ساتہہ اس حدیث کی کہ روایت کی گئی حضرت علی سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حریر اور سونا حرام ہی اوپر مردون امت میری کی یعنی سمجہا گیا اس حدیث سی کہ عورتونکو سونا اور حریر پہننا حرام نہین اور بعضون نی کہا کہ وعیدان حدیثونمین کہ مذکور ہی مراد اس سی یہہ ہی کہ جو زکوۃ نہ ادا کری اوسکی حق مین یہہ وعید ہی اور بعضون نی کہا وعید اوس عورۃ کی حق مین ہی کہ سونا پہنکر اجنبی مرد کی روبرو ظاہر کری ہو ع **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيْرِ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عقبۃ بن عامر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتی تہی زیور والون اور حریر والون کو یعنی پہننی انکی سی اور فرماتی کہ اگر تم دوست رکہتی ہو زیور جنت کو اور حریر جنت کو پس پہنو انکو دنیا مین نقل کی یہہ نسائی نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمَ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اوسکو فرمایا مشغول کیا مجکو اسنی تمسی آجکی دن طرف اوسکی دیکہنا ایک دفعہ اور طرف تمہاری دیکہنا ایک دفعہ پہر پہینکدیا اوسکو نقل کی یہہ نسائی نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ انگشتری سونیکی تہی مولانا **وعن** مَالِكٍ قَالَ اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يَلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ فَاَنَا اَكْرَهُهُ لِلرِّجَالِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالک سی کہا مین مکروہ رکہتا ہون یہہ کہ پہنائی جاوین لڑکی کچہہ بہی سونی سی اسواسطی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا استعمال کرنی انگشتری سونیکی سی یعنی جب انگشتری منع ہوئی تو اور چیز بطریق اولی منع ہوگی پس مین مکروہ رکہتا ہون واسطی مردونکی بڑی ہون وی مین سی یا چہوٹی نقل کی یہہ مالک نی موطا مین **ف** سونی سی اور اسیطرح چاندی ہی نہین درست لڑکونکو بہی اور حریر بہی لڑکونکو جائز ہی اور حریر بہی نہین کہ حکم مین ہی ہو ع **باب النعال** باب ہی بیچ بیان پاپوشونکی **ف** نعال جمع نعل کی ہی اور نعل اوسکو کہتی ہین کہ بچایا جاوی پاون بسبب اوسکی زمین سی اور روہ ساتہہ عرف ہر قوم کی مختلف ہی اور مراد یہان بیان کرنا آنحضرت کی پاپوش کی صفات کا ہی کہ متعارف دیار عرب کی تہی اور وہ بہی کئی اقسام کی ہوتی ہی چنانچہ اسلیے ساتہہ صیغہ جمع کی لایا ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سی کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنتی تہی ایسی پاپوش کہ نتہی اوسمین بال نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی اسطی اوسکی دو تسمی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** قبال ساتہہ زیر قاف کی پاپوش کی تسمہ کو کہتی ہین کہ دو انگلیون کے بیچ مین پہنا جاتا ہی پس آنحضرت کی پاپوش مین دو تسمی تہی ایک تسمہ تو ہوتا تہا درمیان انگوٹہی کی اور اوس انگلی کی کہ پاس اوسکی ہی اور ایک تسمہ ہوتا تہا درمیان بیچ کی انگلی کی اور اوس انگلی کی کہ متصل اوسکی ہی اوسکو بنصر کہتی ہین زبان عربی مین اور یہہ پاپوش عرب مین مثل چپل کے ہوتی ہی کہ جسکو یہان پہنکر مسجد مین جاتی ہین ہو ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوی مین کہ غزوہ کیا اوسکو یعنی وقت نکلنی کی ایک جہاد کی بیچ یہہ فرمایا بہت لیا کرو تم پاپوشین اسواسطی کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کے ہی جبتک کہ پاپوش پہنی رہتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی پہننی والا مانند سوار کی ہی بیچ جلد چلنی کی اور سلامتی پاؤن کی آفات سی اور اسمین تعلیم ہی اسباب سفر کر جاجت سی ساتہہ تسلی کی ہی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ

بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پہنی ایک تمہارا پاپوش اپنا چاہیی کہ شروع کری ساتھہ پہنی پانون کی یعنی اول دایان پانون ڈالی جوتی مین
اور جسوقت کہ اوتاری اپنا چاہیی کہ شروع کری ساتھہ بائین طرف کی یعنی اول بایان پانون نکالی جوتی سے چاہیی کہ ہو دایان پانون پہلی پہنی مین و آخر ہو اوتارنی
مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ضابطہ اسمین یہہ ہی کہ جو امر فضیلت کہتا ہی ابتدا ہی ساتھہ داہنی کی اوسمین مستحب ہے اور جو کہ ایسا نہین ہی اوسمین ابتدا ساتھہ
بائین کی پس پہنا جوتی کا وسیلہ ہی دخول مسجد اور اعمال خیر کا بخلاف اوتارنی کی اور مسجد مین جاوی تو پہلی دایان پانون رکہی اور نکلتی ہوئی پہلی بایان نکالی اور پاخانہ
مین جاوی تو بایان پانون پہلی رکہی اور نکلی تو دایان پہلی نکالی ۱۲ح دائین پانونکو بزرگی ہی بہ نسبت بائین کے پس اکرام کری اوسکا اور اکرام اوسکا یہہ ہی کہ جوتہ پہنی تو
پہلی اوسکو ڈالی اور نکالتی ہوئی پیچہی اوسکو نکالی تا زیادہ رہی جوتی مین اور یہہ باعث ہی اوسکی عزت و حرمت کا اسیطرح مسجد وغیرہ کی جانی اور نکلنی مین
سمجہیے ۱۲ مولانا **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چلی ایک تمہارا ایک پاپوش مین چاہیی کہ ننگا کری دونون پانونکو یا پاپوش
پہنی دونون مین یعنی پانون مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی پہنی تو دونون پہنی اور اوتاری تو دونون سی اوتاری ایک پانون مین پہنا اور ایک ننگا رکہنا
مکروہ تنزیہی ہی اسلیی کہ خلاف ادب و مروت کے ہی اور سبب لغزش پانون کا ہی خصوصا جبکہ پاپوش بلند ہو اور زمین ناہموار ہو اور لاحق کیا ہی بعضی علما نی ساتھہ
اسکی ایک ہاتھہ نکالنی کو آستین سی یعنی یہہ بہی ایسا ہی ہی کہ ایک ہاتھہ آستین مین کہی اور ایک آستین نکال کر کندہی پر ڈالی اور اور ایسی ہی ایک پانون مین جوتا پہنا اور ایک مین
موزہ ۱۲ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ
وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت ٹوٹ جاوی تسمہ کسی کے پاپوش کا پس چلی ایک پاپوش مین یہانتک کہ درست کری تسمہ اوسکا اور نہ چلی ایک موزہ مین اور نہ کہاوی
بائین ہاتھہ سی اور نہ گوٹ ماری ساتھہ ایک کپڑی کی یعنی جبکہ نہ ہو اوسکی ستر پر کچہہ اوس کپڑی مین سی ورنہ اوڑہی کپڑی کو اسطرح کہ لپیٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتھہ بہی اندر لپیٹ
جاوین اور ہاتھہ کا نکالنی سی ستر نظر آوی نقل کی یہہ مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا واسطی پاپوش حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قبال یعنی تسمی اونگلیون مین پہنی جاتی ہین دوہری تہی تسمی اونکی یعنی تاچہین نہین اور استوار ہون نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پاپوش پہنی آدمی کہڑی ہو کر نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
ابی ہریرہ سی **ف** یہہ اوس صورت مین ہی کہ کہڑی ہو کر پہنی مین مشقت ہو یعنی ایسا جوتہ ہو کہ بیچ پہنی اور باندہنی تسمہ کے ہاتھہ کا محتاج ہو نہ مطلق جوتہ مین ۱۲ح
وعن الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہی قاسم بن محمد سی اوسنی نقل کی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا بعضی وقت چلتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک
پاپوش مین اور ایک روایت مین یون ہی کہ تحقیق حضرت عائشہ چلین ایک پاپوش مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ صحیح تر ہی یعنی از راہ اسناد کے یا معنونکی **ف** جن
حدیثون مین کہ نہی آئی ہی ایک پانون مین جوتہ پہنکر چلنی سی یہہ حدیث مخالف اونکی ہی اس حدیث کی صحت مین کلام کیا ہی علما نی اور لکہا ہی کہ بر تقدیر صحت کے یہہ
حال نادر رہا اور صحن گہر مین ہوتا نہ باہر یا واسطی ضرورت کے یا واسطی بیان جواز کی تا جانین کہ حرام نہین ہی اور اسی سی معلوم ہوا کہ جو چیز ہی مکروہ تنزیہی شارع سی کرنا اوسکا واسطی

بیان اصل جواز کی آیا ہی اور وہ فعل نسبت شارع کی مکروہ نہین ہوتا اسلیکی بیان جواز واجب ہلی سے چنانچہ بیچ مقدمہ کہڑی ہوکر پانی پینی آنحضرت کی یہہ نکتہ لکھا ہی مع آداب لذیذ ہین: ح وعن ابن عباس قال من السنۃ اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعھما بجنبہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق سنت سی ہی جسوقت کہ بیٹہی آدمی یہہ کہ ڈالی پاپوش اپنی اور رکہی انکو اپنی پہلو کیطرف نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جوتی سمیت نہ بیٹہی بلکہ اوتار کر بیٹہی کہ ادب و سمین ہی اور رکہی وسکو بائین پہلو کیطرف واسطی تعظیم داہنی طرف کی اور سامنی نہ رکہی واسطی تعظیم قبلہ کی اور پیچہی نہ رکہی واسطی خوف چورون کی وعن ابن بریدۃ عن ابیہ ان النجاشی اھدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسھما رواہ ابن ماجۃ وزاد الترمذی عن ابن بریدۃ عن ابیہ ثم توضأ ومسح علیھما اور روایت ہی ابن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ نجاشی نی بطور تحفہ کی بہیجی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موزی سیاہ سادے یعنی غیر منقش پس پہنا حضرت نی انکو یعنی طہارہ سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی ترمذی نی ابی بریدہ سی ساتہہ اضافت باپ کی طرف بریدہ کی اور اوسنی اپنی باپ سی اور زیادہ کی یہہ عبارت کہ پہر وضو کیا آنحضرت نی اور مسح کیا اونپر ف نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور حضرت نی موزی پہنی بدون پوچہنی و تفتیش کرنی اس بات کی کہ یہہ چمڑا دباغت دیا ہوا ہی یا نہین مردار کا ہی یا مذبوح کا ان چیزون کی کچہہ تفتیش نہ کی اور عمل کیا ظاہر حال پر اور اسی حکم معلوم ہوا کوری کپڑیکا اور بوریونکا اور شطرنجی اور فرش فروش اور سوا انکی اور چیزونکا ہے اگر ظاہر مین نجاست نہو حکم طہارت کا ہی: مولانا من الشروح

باب الترجل

یہہ باب ہی بیچ بیان کنگہی کرنیکی ف ترجل کہتی ہین عربی مین کنگہی کرنیکو عام ہی کہ سر مین ہو یا ڈاڑہی مین لیکن اکثر استعمال ترجل کا سر کی کنگہی کرنے مین ہوتا ہی اور تسریح کا ڈاڑہی مین: ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشۃ قالت کنت ارجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حائض متفق علیہ روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی مین کنگہی کرتی سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین اسحال مین کہ مین حائضہ ہوتی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف اسی معلوم ہوا کہ بدن حائضہ کا پاک ہی و مخالطت ساتہہ اسکی جائز ہی: ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فطرۃ پانچ چیزین ہین ختنہ کرنا اور استعمال کرنا لوہی کا یعنی بال زیر ناف کی لینی و لبین لینین و ترشوانا ناخونکا اور اوکہیڑنا بغلونکی بالونکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم ف فطرۃ الخ یعنی یہہ پانچ چیزین سب انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین سنت ہین اور یہہ حدیث فطرۃ کی بیچ ابتداء کتاب کے باب السواک مین گذر چکی ہے اور وہان دس چیزین فطرۃ سی کہی ہین اور یہان پانچ بیان کین اور دونون جگہہ مقصود حصر نہین ہی بلکہ مطلب یہہ ہی کہ دس چیزین جملہ فطرۃ سی ہین اور یہان ان مین پانچ بیان کین اور بیان مفصل انکا وہان جکا ہی فانظرتمہ: ح وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب وفی روایۃ انھکوا الشوارب واعفوا اللحی متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مخالفت کرو مشرکون کی یعنی بڑہاتی ہین موچہین اور پست کرتی ہین ڈاڑہیان تم مخالفت انکی کرو کہ بڑہاؤ ڈاڑہیان اور پست کرو لبین اور ایک روایت مین ہی خوب پست کرو لبین اور چہوڑ دو ڈاڑہیان نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن انس قال وقت لنا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانۃ ان لا نترک اکثر من اربعین لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا معین کیا گیا واسطی ہمارے بیچ کتروانی لبون کے اور ترشوانی ناخونون کے اور دور کرنی بال بغلونکی و مونڈنی بال زیر ناف کی یہہ کہ نہ چہوڑین ہم زیادہ چالیس دن سی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا ابن ملک نی آیا ہی بعضی روایت مین کہ ابن عمر سی کہ حضرت کتواتی تہی ناخون و لبین ہر جمعہ مین اور مونڈتی بال زیر ناف کے بیس دن مین اور اوکہیڑتی بال بغلونکی چالیس دن مین اور قنیہ مین لکہا ہی کہ افضل یہہ ہی کہ ترشواوی ناخون اپنی اور کترواوی لبین اور صاف کرے بال زیر ناف کی مونڈکی اور ستہرا

کرے اپنے بدن کو ساتہہ نہانے کے ہر ہفتہ مین ایکبار پس اگر نہ کرے یہہ تو ہر پندرہ دنمین اور نہین ہے عذر بیچ ترک اوسکے زیادہ چالیس دنسے پس ہفتہ افضل ہے اور پندرہ
روز اوسط ہین اور چالیس دن ابعد اور نہین عذر چالیس دنسے زیادہ مین اور مستحق ہوتا ہے وعید کا ہمارے نزدیک انتہی کہا مظہر نے کہ ابی عمر او سے ابی عبد اللہ اغر سے منقول
ہے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے کترتے لبین اور ناخون اپنے ہر جمعہ مین پہلے اسکے نکلین طرف نماز جمعہ کے اور کہا بعضون نے کہ مونڈتے تہے بال زیر ناف کے اور اوکہیڑتے تہے بال بغل کے
چالیس دنمین اور بعضون نے کہا ہر مہینے مین تہے اور یہہ عدل الاقوال ہے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ
وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاری نہین خضاب کرتے
ہین پس مخالفت کرو اونکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سے خضاب غیر سیاہ ہے اور خضاب سیاہ حرام ہے اور کلام اسمین
آگے آویگا اور صحابہ وغیرہم خضاب سرخ مہندیکا کرتے تہے اور کبہی زردہی کرتے تہے اور بیچ خضاب مہندیکے حدیثین وارد ہوئی ہین اور لکہا ہے علمانے کہ خضاب مہندیکا
مومنون کی علامت ہے اور سب علماکے نزدیک جائز ہے اور بعضی فقہانے اسکو مستحب کہا ہے مردون کے لیے اور عورتونکے لیے اور اوسکی فضیلت مین حدیثین ہے لائی ہین
نزدیک محدثین کے مطعون اور منسوب بضعف ہین اور مجمع البحار مین لکہا ہے امر ساتہہ خضاب کے اوسکے لیے ہے کہ بال اوسکے سفید محض ہون مانند بالون ابی قحافہ کے
کہ حدیث آیندہ مذکور ہے اوسکے لیے کہ کرتری ہون بال اوسکے اور یہہ بہی لکہا ہے کہ سلف اختلاف کرتے ہین بیچ کرنے خضاب کے بسبب اختلاف احوال کے اور بعضون نے
کہا یہہ موقوف ہے عادت شہرون پر سلیے کہ نکلنا عادت شہر والون سے موجب شہرت کا ہے اور مکروہ ہے اور بعضون نے کہا کہ جسکا بڑہاپا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو اور
بڑہاپا بنسبت خضاب کے نیک تو اوسکو نکرنا خضاب کا اولی اور احسن ہے اور جسکا بڑہاپا بدنما ہو اوسکو خضاب کرنا اور چہپانا عیب کا اولی ہے ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ
بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا
السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ لایا گیا ابو قحافہ یعنی باپ ابوبکر صدیق کے دن فتح مکہ کے اور سر اوسکا اور ڈاڑہی
اوسکی مانند ثغامہ کے تہی سفیدی مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو اسکی سفیدی کو ساتہہ کسی چیز کے اور بچو رنگ سیاہ سے یعنی خضاب سیاہ نکرو نقل کی یہہ مسلم
نے ف ثغامہ نام ایک گہاس کا ہے کہ سفید ہوتی ہین شگوفے اور پہل اوسکے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ و حرام ہے اور مطالب المومنین مین
لکہا ہے کہ بعضی علمانے کہا ہے کہ خضاب سیاہ اگر غازی واسطے ہیبت کے بیچ نظر دشمنون دین کے کرے تو درست ہے اور جو کہ واسطے زینت نفس کے اور دوست رکہنے عورتون کے
کرے مکروہ ہے نزدیک اکثر مشائخ کے اور صحت کو پہنچا ہے کہ امیر المومنین ابوبکر رض خضاب کرتے تہے ساتہہ مہندی اور وسمہ کے ولیکن رنگ اوسکا سیاہ نہین ہوتا بلکہ سرخ مائل بسیاہی
اور اور بعضی صحابہ سے بہی اسمین نقل کیا گیا ہے پر معمول ہے اور بیچ باب خضاب سیاہ کے وعید شدید آئی ہے چنانچہ دوسری فصل مین آتا ہے حاصل یہہ کہ خضاب مہندیکا بالاتفاق
جائز ہے اور سیاہ مین مختار حرمت و کراہت ہے ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ
الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے موافقت اہل کتاب کے بیچ
اوس چیز کے کہ نہین حکم کیے گئے اوسمین اور تہے اہل کتاب چہوڑتے اپنے بالونکو یعنی بدون مانگ نکالنے کے دونون طرف پیشانی کے لٹکاتے تہے بال اور تہے مشرک مانگ نکالتے اپنے سرون مین پس
چہوڑتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنے پیشانی کے بطور اہل کتاب کے پہر مانگ نکالنے لگے پیچہے اوسکے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف سدل چہوڑنا سر کے بالونکا
گرد سر کے اور جمع نکرنا جوانب دونو کو اور فرق یہہ کہ آدہے بال ایکطرف جمع کرے اور آدہے ایکطرف اور قاموس مین کہا کہ فرق راہ درمیان بالون سر کے یعنی مانگ اور حضرت
جب مدینہ مین تشریف لائے تو سدل کرتے تہے بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کے کہ عادت اونکی سدل کی تہی اور سدل اگرچہ چہوڑنا بالونکا ہے گرد سر کے و تخصیص
ساتہہ پیشانی کی نہین ولیکن امتیاز سدل کا فرق سے پیشانی مین ظاہر ہوتا ہے اس سبب سے تخصیص کیا اور طیبی نے کہا کہ مراد سدل سے یہان چہوڑنا بالونکا ہے پیشانی پر اور

اسحدیث سی معلوم ہوا کہ عادت شریف اول مین سدل کی تہی بعد ازان فرق قرار پایا بعضی کہتی ہین کہ سدل منسوخ ہی اسلیئی کہ رجوع طرف فرق کی وحی سی تہی اسلیئی کہ آنحضرت مامور تہی ساتہہ موافقت اہل کتاب کی اوس چیز مین کہ مامور نہ تہی اوسمین پس مخالفت اونکی ہی سبب ورود امر کی ہوا اور اسحدیث سی دلیل پکڑی ہی بعضی اصولیین نی کہ شرع انبیاء سابق کی شرع ہماری ہی جبتک کہ مامور نہوویں ہم ساتہہ خلاف اوسکی لیکن اوس چیز مین کہ تبدیل و تغیر اونکی معلوم نہوا اور ظاہر عبارت یحب موافقتہم اسپر دلالت کرتا ہی کہ آنحضرت مخیر تہی اوسمین اور اگر شریعت ہوتا تو واجب لازم ہوتا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اگر متفرق ہوتی بال حضرت کی تو مانگ نکالتی والا چہوڑ دیتی اونکو بحال خود یعنی تکلف نکرتی سدل و فرق مین اور بحال خود رکہتی اونکو پس سدل و فرق دونون جائز ہین لیکن فرق افضل ہی اللہ اعلم + ۲ ح +

وعن نافع عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عن القزع قيل لنافع ما القزع قال يحلق بعض رأس الصبي ويترك البعض متفق عليه والحق بعضهم التفسير بالحديث اور روایت ہی نافع سی وہ نقل کی ابن عمر سی کہا ابن عمر نی سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتی قزع سی کہا گیا واسطی نافع کی کہ کیا ہی قزع کہا مونڈا جاوی کچہہ سر لڑکیکا اور چہوڑا جاوی کچہہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ملایا بعضی راویون نی تفسیر کو ساتہہ حدیث کی یعنی قزع کی تفسیر حضرت نی بیان فرمائی **ف** مونڈا جاوی کچہہ سر انتہی کہا نووی نی کہ قزع کہتی ہین مونڈنا بعض سرکو مطلق اور یہی صحیح ہی اسلیئی کہ یہہ معنی راوی نی بیان کئی ہین و ظاہر کی مخالف ہین نہین پس واجب ہی عمل اسپر اور تخصیص لڑکیکی بسبب جاری ہونی عادت کی ہی الا مکروہ ہی لڑکیکو بہی و بڑکو بہی چنانچہ اسلیئی روایات فقہیہ مین مطلق لائی ہین و کراہت بسبب مشابہت کفار کی اور بد ہیئتی کی ہی انتہی + قزع کی معنی جو راوی نی بیان کئی نووی نی اوسکو صحیح کہا داخل ہین اسمین چہٹی و ببریان و زلفین جو ٹہان کہا الاخفی + مولف

وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم راى صبيا قد حلق بعض رأسه وترك بعضه فنهاهم عن ذلك وقال احلقوا كله او اتركوا كله رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک لڑکیکو کہ تحقیق مونڈا گیا تہا بعض سر اوسکا اور چہوڑا گیا تہا بعض سر اوسکا پس منع فرمایا لڑکیکی پرورش کرنیوالونکو اسسی اور فرمایا کہ مونڈو تمام سرکو یا چہوڑو تمام سرکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ سرمنڈانا سوای حج و عمرہ کی جائز ہی اور مرد اختیار رکہتا ہی سرمنڈانیکا اور سر مین بال رکہنیکا لیکن افضل یہہ ہی کہ نہ منڈواوی سر سوای حج و عمرہ کی جیسیکہ معمول تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوای حضرت علی رض کی جیسیکہ ابتداء کتاب مین بیچ باب جنابۃ کی بیان اسکا گذرا

وعن ابن عباس قال لعن النبي صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوهم من بيوتكم رواه البخاري ؎ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مخنثونکو مردونمین سی اور لعنت کی ان عورتونکو کہ مشابہہ ہوتی ہین ساتہہ مردونکی اور فرمایا کہ نکالدو مخنثونکو اپنی گہرونسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مخنث اوس مرد کو کہتی ہین کہ تشبہ کری ساتہہ عورتونکی لباس زینت و ہاتہہ پاؤن رنگین کرنیمین ساتہہ مہندی کی اور آوازمین و کلام کرنیمین و حرکات و سکنات مین اور مخنث کی معنی لغت مین نرمی اور شکستگی کی ہین اور مخنث ساتہہ زبر نون مشددہ اور زیر اوسکی ہی اور اول مشہور تر ہی اور مخنث دو طرح کی ہوتی ہین ایک تو خلقی کہ اصل خلقت و جبلت مین او پیدا ہوا عضو و اخلاق عورتونکی واقع ہوا اور دوسرا یہہ کہ بتکلف اپنی تئین مشابہ عورتونکی کرتا ہی اور لعنت و مذمت خاص دوسری قسمین ہی نہ اول کی کہ وہ معذور ہی اور لعنت کئے اون عورتونکو کہ مشابہ کرتی ہین اپنی کو ساتہہ مردونکی وضع مین لباس مین اور اور امور مین اور بیچ شرح شرعۃ الاسلام کی لکہا ہی کہ مہندی لگانی سنت ہی عورتونکو اور مکروہ ہی مردونکو بغیر عذر کی بسبب مشابہت کی ساتہہ عورتونکی انتہی اور اسی سی یہہ بہی سمجہا گیا کہ عورۃ کو بہی بالکل خالی رہنا مہندیسی مکروہ ہی بسبب مشابہت کی ساتہہ مردونکی ۱۳ ح

وعنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال رواه البخاري ؎ اور روایت ہی ویسی ابن عباس سی کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی اللہ نی یا لعنت کری مردون مشابہت کرنیوالونکو ساتہہ عورتونکی اور عورتون مشابہت کرنیوالیونکو ساتہہ مردونکی نقل کی یہہ بخاری نی

وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الواصلة

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کی اللہ تعالی نی اوس عورۃ کو کہ ملاوی بال اپنی ساتھہ بالون دوسری عورۃ کی یعنی دراز کی لیے اور لعنت کی اوس عورہ کو کہ ملوا دی اپنی بالونکی ساتھہ دوسری بال کی اور لعنت کی گودنیوالی کو اور گدوانی والیکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ حدیثون سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ حرام ہی ملانا بالونکا مطلق اور یہی ظاہر ہر و مختار ہی اور ہماری علمانے یہہ تفصیل بیان کیے ہی کہ اگر ملاوی بال آدمی کی تو حرام ہی بلا خلاف سلیے کہ حرام ہی نفع اوٹھانا آدمی کی بالونسی اور تمام اجزا اوسکی سی بسبب بزرگی اوسکی کی اور سوای آدمی کی جانور کی پاک بال ہون تو اوسکا یہہ حکم ہی کہ اگر نہو عورۃ کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اوسکو ملانا اونکا بھی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو اوسکی تین صورتین ہین و صحیح تر اونمین سی یہہ ہی کہ اگر ملاوی ساتھہ اذن خاوند یا سید کی تو جائز ہی اور کہا مالک و طبری اور اکثر علماء نی کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہی خواہ بال ہون یا صوف یا چیتھڑی یا سوای اونکی اور دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتھہ حدیثونکی اور کہا لیث نی کہ نہی مختص ہی ساتھہ بالونکی پس نہین مضائقہ ہی ساتھہ ملانی صوف وغیرہ کی اور باندھنا بالونکا ساتھہ ڈوروں سرخ کی کہ مشابہت ساتھہ بالونکی نرکہین جائز ہی بلا کراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہہ کہ سوئیان مانند اونکی جلد مین چبھوئی جاتی ہین یہانتک کہ خون بہنی لگتا ہی پہر اوسمین سرمہ یا نیل بہر دیتی ہین اور کہا نووی نی کہ گودنا اور گدوانا حرام ہی فاعل و مفعول بہا پر اور وہ جگہہ کہ گودی جاتی ہی نجس ہو جاتی ہی پس اگر ممکن ہو ازالہ اوسکا ساتھہ علاج کی تو واجب ہی ازالہ اوسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر حرج کی تو پس اگر خوف ہو اوسی تلف کا یا فوت ہونی عضو کا یا منفعت اوسکی کا یا خوف ہو عیب فاحش کا عضو ظاہر مین تو نہین واجب ازالہ اوسکا جبکہ توبہ کی نہین باقی رہیگا اوس پر گناہ اور اگر نہ خوف ہو کسی چیز کا اونمین سی تو لازم ہی ازالہ اوسکا اور گنہگار ہوگا بسبب تاخیر اوسکی کی ع ح

وعن عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ قالَ لعنَ اللهُ الواشماتِ والمستوشماتِ والمتنمصاتِ والمتفلجاتِ للحسنِ المغيراتِ خلقَ اللهِ فجاءتهُ امرأةٌ فقالتْ إنهُ بلغني أنكَ لعنتَ كيتَ وكيتَ فقالَ ما لي لا ألعنُ من لعنَ رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليهِ وسلمَ ومن هوَ في كتابِ اللهِ فقالتْ لقد قرأتُ ما بينَ اللوحينِ فما وجدتُ فيهِ ما تقولُ قالَ لئن كنتِ قرأتيهِ لقد وجدتيهِ أما قرأتِ وما آتاكمُ الرسولُ فخذوهُ وما نهاكم عنهُ فانتهوا قالتْ بلى قالَ فإنهُ قد نهى عنهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی اللہ تعالی نی گودنیوالیونکو گودوانیوالیونکو اور اون عورتون کو کہ چنواوین بال منہ پر سی اور لعنت کی سوہن کروانیوالیونکو دانتونپر واسطی حسن کی کہ تغیر کرنیوالین ہین اللہ کی پیدایش کو پس آئی ابن مسعود پاس ایک عورۃ اور کہا کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ پہونچی مجکو یہہ بات کہ تم لعنت کرتی ہو یعنی عورتونکو ایسی اور ایسی پس کہا ابن مسعود نی کہ کیا ہی مجکو لعنت نکرون اوسکو کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اوسکو کہ وہ ملعون ہی بیچ کتاب اللہ کی پس کہا اوس عورۃ نی کہ تحقیق پڑہا مین اوس چیز کو کہ درمیان دو دفتیون کی ہی یعنی پڑہا مین سارا قران پس نہ پایا مین اوسمین جو کہتی ہو یعنی صریحا کہا ابن مسعود نی اگر پڑہتی تو اوسکو یعنی تامل سی اور سمجھہ کر تو البتہ پاتی تو اس حکم کو کیا نہین پڑہی تو نی یہہ آیۃ کہ جو دین تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس لو اوسکو اور عمل کرو اوسپر اور جس چیز سی کہ منع کرین تم کو پس باز رہو یعنی اوسی کہا اوس عورۃ نی کہ ہان یہہ آیۃ تو پڑہی ہی مینی کہا ابن مسعود نی پس تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اوس سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف چنواوین بال الخ یہہ مکروہ ہی مگر کہ ڈاڑہی یا مونچہہ نکلین عورۃ کی تو اونکا منڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہی اور چنچی ایکو نامصہ کہتی ہین اس روایت مین ذکر اوسکا نہین فصل تالی مین ہی اور سوہن کرنیوالیونکو الخ یعنی بتکلف فرجہ اور فرق کرواتی ہین دانتونمین کہ عرب کی نزدیک فرق ہونا دانتونمین پسندیدہ اور اکثر چہوٹی عمر کی عورتونکی دانت ایسی ہوتی ہین اور جب بہان ہوتی ہین اور دانت بڑہی ہوتی ہین اور یہہ فرق نہین رہتا تو بتکلف بنواتی ہین واسطی اظہار حسن وجوانی کی اور مشابہت کی ساتھہ جوانونکی اور لفظ المغیرات صفہ ہی عورتون کی کہ گئین کی یعنی یہہ عورتین مذکورہ ایسی ہین کہ تغیر کرتی ہین پیدایش اللہ تعالی کی کو اور لفظ خلق اللہ مفعول ہی مغیرات کا اور جملہ مانند تعلیل کی ہی واسطی وجوب لعنت کی اور علت بیچ حرمت مثلا اور منڈانی ڈاڑہی وغیرہ کی یہی ہی اور اسی لازم نہین آتا کہ ہر تغیر حرام ہو اسلیے کہ یہہ علت مستقل نہین ہی علت حرمت کی نہی شارع کی ہی اور حکمت نہی مین یہہ ہی پس حاصل یہہ ہوا کہ شارع نی بعض تغیرات کو مباح کیا ہی اور

بعضی کو حرام اور عورتہ مذکورہ کی کلام کی یہہ معنی ہین کہ خبر دی گئی ہو ئین یہہ تم خبر دیتی ہو لعنت خدا کی یا لعنت کرتی ہو اپنی طرف سی عورتون مذکورہ پر حال
انکہ نہین ہے لعنت انکی مذکور کتاب اللہ مین اور نہین جائز ہی لعنت کرنی اوسکو کہ نہ لعنت کری اوسپر اللہ پس جواب ابن مسعود دلیل لائی حدیث و قران سے اور یہہ وجود
کی شبہہ نہ تہا وجود اوسکا قران مین بظاہر مستبعد معلوم ہوا اوسکو اور آخر جملہ حدیث کی یہہ معنی ہین کہ جب بندی ہم ہوتی ساتھہ ان زینتی و سیجیزی کی کہ منع کیا اونکی
رسول نی اور منع کیا رسول نی اونکو اشیاء مذکورہ سی اس حدیث وغیرہ مین تو ہوئی تمام منہیات اونکی ذکر کی گئی قران مین آور کہا طیبی نے کہ اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
کرنا آنحضرت کی و اشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنی اللہ تعالی کی ہی پس واجب ہی یہہ کہ عمل کیا جاوی اوسپر ۔ ع **وعن ابی هريرة قال قال**
رسول الله صلى الله عليه وسلم العين حق ونهى عن الوشم رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تاثیر نظر یعنی ٹوک کی حق ہی اور منع کیا گودنی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حق ہی یعنی ثابت ہی کہ اللہ تعالی نی خاصیت رکھی ہی اسمین کہ تاثیر کرتی ہی آدمی وغیرہ
مین مانند سحر کی ۔ ح **وعن ابن عمر قال لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ملبدا رواه البخاري** اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ کہا تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اپنی سر کی بالونکو گوند سی جما دیا تہا تا جوین پڑین اور غبار سی محفوظ
رہین اور اسطرح حالت احرام مین اکثر کرتی ہین غرض مذکور کی لیے پس یہہ بیان حالت احرام کا ہی یا کسی اور سفر کا ۔ ح **وعن انس قال نهى النبي صلى**
الله عليه وسلم ان يتزعفر الرجل متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکی زعفران ملی مرد بدنکو یا کپڑے
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اسلیے یہہ عادت عورتونکی سی ہی اور بعضی صحابہ سے جو منقول ہی استعمال خلوق کا کہ نام خوشبوی مرکب کا ہی زعفران وغیرہ سی وہ محمول
ہی نہی سی پہلی پر ۔ ع **وعن عائشة قالت كنت اطيب النبي صلى الله عليه وسلم باطيب ما نجد حتى اجد وبيص الطيب**
في رأسه ولحيته متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا تہی مین خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ بہترین خوشبو کی کہ پاتی مین یہانتک کہ پاتی میں
چمک خوشبو کی حضرت کی سر مین اور ڈاڑہی مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث پر اشکال وارد کرتی ہین ساتہہ اس حدیث کی کہ خوشبو کی مردونکی
چیز ہی کہ پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور اسی معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تہا حضرت کی خوشبو مین جب تو چمک ہوتی تہی اوسکی جواب ہے کہ مراد رنگ سی اس حدیث مین وہ
رنگ ہی کہ اوسکی ظہور مین زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد رنگ کی اور جو رنگ ایسا ہو جیسی رنگ مشک و عنبر کا جائز ہی کذا قال الطیبی اور اسی معلوم ہوا کہ مثل
صندل کی بھی جائز ہی ۔ ح **وعن نافع قال كان ابن عمر اذا استجمر استجمر بالوة غير مطراة وبكافور يطرحه مع الالوة ثم**
قال هكذا كان يستجمر رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم اور روایت ہی نافع سی کہا کہ تہی ابن عمر جسوقت کہ دہونی لیتی خوشبو کی دہونی
لیتی اگر کی بغیر ملونی مشک وغیرہ کی یعنی کبہی نری اگر کی دہونی لیتی اور کبہی دہونی لیتی کافور کی کہ ڈالتی اوسکو ساتہہ اگر کی پہر کہا ابن عمر نی کہ اسیطرح سے دہونی
لیتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کبہی نری اگر کی اور کبہی کافور اوسکی ساتہہ ملا کر نقل کی یہہ مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری ۔ **عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقص او يأخذ من شاربه وكان ابراهيم خليل الرحمن يفعله رواه الترمذي**
روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتی یا لیتی لبین اپنی اور تہی حضرت ابرہیم دوست خدا کی کرتی یہہ یعنی وہ بہی لبین کترتی تہی نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** یعنی کترنا لبونکا سنت قدیم ہی کہ حضرت ابراہیم کترتی تہی اور انبیا علیہم السلام بہی کرتی تہی چنانچہ شرح لفظ فطرۃ کی بیان اسکا اوپر ہو چکا
پس تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم انکی ہی یا ابتدا اس شریعت کی حضرت ابراہیم سی ہی جیسی کہ فصل تیسری مین ایک حدیث آتی ہی کہ وہ دلالت کرتی
ہی اسپر ۔ ح **وعن زيد بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لم يأخذ من شاربه فليس منا رواه احمد**
والترمذي والنسائي اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ نہ لیوی لبین اپنی پس نہین ہم مین سے نقل کی

یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی ف یعنی ہماری سنت و طریقہ پر نہیں ہی وظاہر یہہ ہی کہ معنی یہہ ہین سکی کہ نہیں کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سی یا یہہ تہدید و علم

تارک اس سنت کی یا ڈر دلایا اوسکو مرتی پر بغیر اس ملتہ کی ؛ ح ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنے

باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی لیتی ڈاڑہی اپنی سی عرض مین سی اور طول مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے

ف یعنی ڈاڑہی کو ہر طرف سی درست و برابر کرتی تہی بال بڑہی ہوئی کترا اور یہہ منافی نہین ہی ساتہہ اعفاء اور توفیر ڈاڑہی کی کہ حدیثوں مین امر ساتہہ اوسکے

واقع ہوا ہی اسلیئے کہ نہی کوتاہ کرنی ڈاڑہی سی ہی مانند عجمیوں کے اور لینا بالونکا طول مین سی واسطی برابر کرنی اور اصلاح کے منافی اسکی نہین اسلیئے کہ منقول ہی آنحضرت

کہ وہ لیتی تہی ڈاڑہی کی طول و عرض مین سے اور کہا ابن ملک نی کہ برابر کرنا ڈاڑہی کی بالونکا سنت ہے اور احیاء مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا علماء نی ڈاڑہی کی

درازی مین پس بعضوں نی تو کہا کہ اگر مٹہی مین پکڑے مرد ڈاڑہی کو اور مٹہی کی نیچی سی کتر ڈالی تو نہین مضائقہ اسکا چنانچہ کہا ہی ابن عمر نی اور ایک جماعت تابعین نی

سی اور اچہا جانا اسکو شعبی اور ابن سیرین نے اور مکروہ جانا اوسکو حسن اور قتادہ نی اور تو ابع ونکی نی اور کہا چہوڑنا اوسکا اچہا ہی بموجب قول آنحضرت کی اعفوا اللحی ع

وعن يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ

اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی یعلی پر خلوق کہ نام ایک خوشبوئی مرکب کا ہی زعفران وغیرہ سی پس

فرمایا کیا تیری لیئی بیوی ہی کہا نہین فرمایا پس دہو ڈال اوسکو پہر دہو اوسکو پہر دہو اوسکو پہر نہ استعمال کرنا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف

کیا تیری لیئی بیوی ہی یعنی کیا کوئی ہی سی سوال اسلیئی کیا کہ اگر ہوئی ہو اور اوسنی خلوق ملی ہو اوسکی بدن یا کپڑے سی دکی بدن یا کپڑی کو پہنچی تو معذور ہی اگر قصداً آپ استعمال

کری معذور نہوگا اور روا نہین اور دہونا چاہیئی اوسکو جیسیکہ اوسکو فرمایا وجہ سوال کی یہی بیان کی ہی شارحین نی نہ یہکہ اگر واسطی خاطر عورۃ کی ملی معذور ہے جیسیکہ

ظاہر حدیث سی سمجہا جاتا ہی اور دہو ڈال اسکو یعنی تین بار دہو حکم کیا تین بار دہونیکا واسطی مبالغہ کی اور ظاہر یہہ ہی کہ اسلیئی تین بار دہونیکو فرمایا کہ رنگ اوسکا نہیں

چہوٹتا بغیر دہونی تین بار کی ؛ ح ع **وعن** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ

فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوس شخص کے کہ ہو اوسکی

بدن مین کچہہ خلوق سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف کہا سید نی کہ مراد نفی ثواب نماز کاملہ کی ہی واسطی مشابہت کی ساتہہ عورتونکی اور کہا ابن ملک نے کہ اسمین

تہدید و زجر ہی استعمال خلوق سی ؛ ع **وعن** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ

فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی عمار بن یاسر سے کہا آیا مین اپنی گہر کی لوگون پاس سفر سی اس حال مین کہ پہٹ گئی تہی دونون ہاتہہ میری پس لیپ کیا گہر والون نی میری تہوڑی خوشبو

زعفران ملی ہوئی کا پس آیا مین صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سلام کیا مینی حضرت کو پس نہ جواب دیا مجکو اور فرمایا جا اور دہو ڈال اسکو اپنی بدن سی

نقل کی یہہ ابو داود نی ف ظاہراً یہہ خفگی بسبب نہ معلوم ہونی عذر اونکیکی تہی یا نہ پسند آیا حضرت کو نکلنا انکا ساتہہ اس خوشبو کی ؛ ع **وعن**

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ

لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشبوئی مردکی وہ ہی کہ ظاہر

ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا یعنی مانند مشک و عنبر اور عطر وغیرہ کی اور خوشبوئی عورۃ کی وہ ہی کہ ظاہر رنگ اوسکا اور پوشیدہ ہو بو اوسکی یعنی مانند مہندی

اور زعفران وغیرہ کے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ مراد وہ رنگ ہی کہ اوسمین زینت و جمال ہو مانند سرخ و زردی اور لکہا ہی

علماء نے کہا یہ واسطے عورۃ کے حق میں ہے کہ گھر سے باہر نکلے اور اگر اپنے خاوند کے پاس استعمال کرے خوشبو تو جسطرح چاہے ہو روا ہے ؛ ح **وعن انس قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکۃ یتطیب منہا رواہ ابو داؤد** اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سکہ کہ نام ایک خوشبوی مرکب کا ہے خوشبوی لگاتے تھے اسمیں سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر دھن راسہ وتسریح لحیتہ ویکثر القناع کان ثوبہ ثوب زیات رواہ فی شرح السنۃ** اور روایت ہے وسی انس سے کہ کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت استعمال کرتے تیل اپنے سر مبارک پر اور بہت کرتے کنگھی اپنی ڈاڑھی کو اور بہت رکھتے تھے کپڑا سر پر گویا وہ کپڑا حضرت کا کپڑا تھا تیلی کا نقل کی یہہ شرح السنہ میں **ف** بہت کرتے تھے کنگھی الخ اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے ہر روز کی کنگھی کرنیسے منع فرمایا وہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور کثرت کنگھی سے یہہ نہیں لازم آتا کہ ہر روز کرتے تھے بلکہ کثرت کبھی صادق آتی ہے اور وجہ یہہ ہے کہ بحسب حاجت کی کرتے اور کرنا کنگھی کا سنت ہے لیکن یہہ جو بعد ہر وضو کی کیا کرتے ہیں اسکی کچھ اصل صحیح سنت میں نہیں اور مراد قناع سے وہ کپڑا ہے کہ ڈالتے تھے سر مبارک پر بعد لگانے تیل کے تا عمامہ میلا نہووے وہ کپڑا تیل سے مانند کپڑے تیلی کی ہوجاتا تھا نہ یہہ کہ وہ کپڑے حضرت کے تیلی کی سے ہوتے تھے اسلیے کہ یہہ بعید نظافت سے کہ حضرت کے مزاج مبارک میں تھی بعید ہے اور آنحضرت دوست رکھتے تھے کپڑے سفید کو ؛ ح **وعن ام ھانیٔ قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا بمکۃ قدمۃ ولہ اربع غدائر رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ** اور روایت ہے ام ہانی سے کہ کہا ام ہانی نے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہمارے مکہ میں ایک دفعہ یعنی بروز فتح مکہ کے اور آنحضرت کے چار گیسو تھے گندھے ہوئے کہ دو دائیں طرف تھے اور دو بائیں طرف نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن عائشۃ قالت اذا فرقت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ صدعت فرقہ عن یافوخہ وارسلت ناصیتہ بین عینیہ رواہ ابو داؤد** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جو وقت کہ مانگ نکالتی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں میں چیرتی میں مانگ انکی تالو پر سے اور چھوڑتی میں بال حضرت کی پیشانی کے درمیان دونوں آنکھوں انکی کے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** چیرتی میں مانگ الخ یافوخ کہتے ہیں سر کی بیچ کو یعنی اوس جگہ کو کہ لڑکے کی سر پر لپکتی رہتی ہے یعنی تالو اور معنی اس جملہ کی یہہ ہیں کہ ایک طرف مانگ کی ہوتی تھی نزدیک تالو کے اور طرف دوسری نزدیک پیشانی کے محاذی بیچ دونوں آنکھوں کے جیسے کہا اور چھوڑتی میں الخ یعنی کرتی میں مانگ کو اوسط علو کے جانب پیشانی کی بیچ محاذی میں دونوں آنکھوں کے اسطرح کہ ہوتی تھی آدھے بال ناصیہ کے دائیں طرف مانگ کے اور آدھے بائیں طرف اوسکے اسیطرح بیان کیے ہیں معنی اس حدیث کے طیبی نے ؛ ح **وعن عبد اللہ بن مغفل قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی** اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنیسے مگر ایک روز درمیان دیکر نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** کہا قاضی نے کہ غب یہہ کہ کرے ایک دن اور ترک کرے ایک دن اور مراد نہی سے کراہت ہے اور اہتمام کرنیسے اسکے واسطے اسلیے کہ اسمیں مبالغہ اور تکلف ہے زینت کرنے میں اور لفظ غب ملاقات میں جیسے وارد ہوا طرق کئی سے غبا تزدد حبا یعنی آیا کر ہر ہفتہ میں اور لفظ غب تپ میں یکروز درمیان اور اسیطرح عیادت مرض میں اور گوشت کہانے میں اور نہی ہر روز کے کنگھی کرنیسے شامل ہے اور ڈاڑھی کو بھی اور جو بعد ہر وضو کے کنگھی کرتے ہیں موافق سنت کے نہیں اور احیاء میں جو نقل کیا ہے کہ آنحضرت ہر روز دو بار ڈاڑھی میں کنگھی کرتے تھے اس حدیث کے سند پائی نہیں گئی اور سوائے امام غزالی کی احیا میں کسی اور نے نہیں ذکر کی اور احیا میں بعضی حدیثیں ایسی ذکر کی ہیں کہ انکی کچھ اصل ثابت نہیں کذا نقل عن الشیخ ولی الدین العراقی یہہ ظاہر ہے کہ نہی ہر روز کی کنگھی کرنیکی مخصوص ساتھ مردوں کے ہے عورتوں کو اسلیے کہ انکو تجمل و تزین مکروہ نہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہی شامل ہے سبکو غایت یہہ کہ عورتوں کو جب ہو اسلیے کہ بات سیل وانکی لیے بہت وسیع ہے اور یہہ نہی کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی ؛ ح **وعن عبد اللہ بن بریدۃ قال قال رجل لفضالۃ بن عبید مالی اراک شعثا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینھانا عن کثیر من الارفاہ قال مالی لا اری علیک حذاء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا**

ان تحتفی احیانا رواہ ابو داود اور روایت ہی عبداللہ بن بریدہ سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی فضالہ بن عبید کی کیا ہی واسطی میری کہ دیکھتا ہون تمکو
پراگندہ بال بغیر کنگھی کیی کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی منع کرتی ہمکو بہت چین و عیش کی بات سی کثرت کنگھی کی اور تیل کی ہی اور وہی مین سی ہی کہا اوس شخص
نی فضالہ کو کہ کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا تیری پانون مین پاپوش کہا فضالہ نی کہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہمکو یہہ کہ ننگی پانون پہرا کرین کبھی کبھی نقل کی یہہ
ابو داود نی **ف** یعنی واسطی تواضع و کسر نفس اور ریاضت اور عادت ہونیکی واسطی ہر وقت اضطرار کی اور اسی معلوم ہوا کہ آنحضرت اگرچہ تیل لگاتی اور کنگھی کرتی اور اسکو اچھا
جانتی تھی اور ساتھہ اوسکی حکم فرماتی اور رغبت دلاتی تھی ولیکن بعضی اوقات ریاضت کو اور اہل ریاضت کو اور خلاف اوسکی بھی کہتی تھی اور تقریر فرماتی بلکہ امر کرتی اور حاصل یہہ
کراہت بیچ افراط کی اور مبالغہ کی تنعم اور ترفہ مین اور منہمک ہونی مین بیچ تیل لگانی اور کنگھی کرنی اور تزئین کی ہی جیسے کہ عادت عجمیون اور اہل تنعم اور اتراف کی ہی اور امر ساتھہ
رعایت توسط اور میانہ روی کی ہمیں نہ ترک طہارت اور نظافت اور خوش ہیئتی کی اسلیکی نظافت دین سی ہی جیسے کہ حدیث آئندہ مین فرمایا ہی ح **وعن** ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شعر فلیکرمہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی بال پس چاہیی کہ اچھی طرح رکھی انکو یعنی دہویا کیا کری اور تیل لگایا کری اور کنگھی کیا کری اور متفرق نرکھی انکو اسلیی
کہ ستہرائی اور خوش ہیئتی محبوب ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما غیر
بہ الشیب الحناء والکتم رواہ الترمذی و ابو داود والنسائی اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
بہترین وہ چیز کی کہ تغیر کری ساتھہ اسکی بڑہاپا مہندی اور وسمہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی **ف** کتم ساتھہ زبر کاف اور تے مخففہ کے اور بعضون
نی ساتھہ تشدید ت کی ہی کہا ہی کہ نام ایک گہانس مشہور کا ہی کہ ملائی جاتی ہی ساتھہ وسمہ کی اور رنگی جاتی ہین اوس سی بال اور بعضون نی کہا کہ کتم یہی وسمہ ہی پہر مراد
حدیث سی کیا ہی خضاب ساتھہ مجموع مہندی اور کتم کی مراد ہی یا ساتھہ ہر ایک کی تنہا مین لکھا ہی کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد استعمال کتم کا ہی تنہا بغیر مہندی کے
اسلیی کہ مہندی جب ملائی جاتی ہی ساتھہ کتم کی تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور نہی خضاب سیاہ سی صحت کو پہنچ چکی ہی اور کہا کہ شاید حدیث بالحناء او الکتم ہی ساتھہ لفظ
او کی واسطی تخیر کی لیکن وہ تین تعدد طرق سی ساتھہ واو کی آئی ہین ساتھہ او کی نہی اور شاید کہ واو بمعنی او کی ہو واللہ اعلم اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ خضاب سی
مہندی کا سرخ ہوتا ہی اور زری کتم کا سبز اور بعضون کی کلام سی سمجھا جاتا ہی کہ خضاب سی کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہی اور کتم کو مہندی مین ملا کر کری تو سرخ ہوتا ہی مائل
بسیاہی کے نہ سیاہی خالص پس مراد خضاب ساتھہ مجموع مہندی اور کتم کی ہو کذا قیل اور حدیث ابن عباس کے کہ بعد حدیث ابن عمر کی آئی ہی اور ظاہر بلکہ صریح یہی بات معلوم ہوتی ہی واللہ اعلم
کذا قال الشیخ رح اور ملا علی نی لکھا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ خلط مختلف ہوتا ہی اگر غالب ہو کتم یا برابر ہو مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور اگر مہندی غالب ہو سرخ ہوتا ہی
وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بہذا السواد کحواصل الحمام لا
یجدون رائحۃ الجنۃ رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی ابن عباس سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہونگی ایک قوم اخیر
زمانہ مین کہ خضاب کرینگی ساتھہ اس سیاہی کی مانند پوٹون کبوتر کی کہ جیسی بعضی کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہی نہ پاوینگی بو جنت کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** ساتھہ
اس سیاہی کی یعنی نری سیاہی کی تاکہ نکلجاوی سیاہ مائل بسرخی مانند کتم اور مہندی کی اور نہ پاوینگی بو جنت کی یہہ مبالغہ ہی بیچ زجر و تہدید کی خضاب سیاہ پر یا محمول
ہی حال مستحل پر اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ اگرچہ داخل ہونگی بہشت مین ولیکن اوسکی بو سی محظوظ بہرہ مند نہین ہونگی اور بعضی کہتی ہین کہ بوی خوش کہ بہشت سی
موقف مین آویگی اور مسلمان اوسی محظوظ و مسرور ہونگی یہہ خضاب کرنیوالی اوسی محروم ہونگی اور اسی معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابن عمر
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس النعال السبتیۃ ویصفر لحیتہ بالورس والزعفران وکان ابن عمر یفعل ذلک رواہ
النسائی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی پہنتی پاپوش چمڑی دباغت کیی ہوی بال اور بن بالون کی اور زرد رنگتی داڑھی اپنی

کو ساتھ رس کی کہ نام ایک گہانس زرد کا ہی یعنی شہروں مین کی ور رنگتی ساتھ زعفران کی و تہی ابن عمر رنگتی یہہ یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی پہنتی جو تی مذکور اور رنگتی خضاب
مذکور نقل کی یہہ نسائی نی **ف** اسی خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس کی کتاب اللباس مین گذری معلوم ہوا کہ حضرت نے خضاب نہین کیا
وجہ تطبیق ان دونون کی اوپر ذکر کی گئی ہی **وعن** ابن عباس قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال
ما احسن ھذا قال فمر اخر قد خضب بالحناء والکتم فقال ھذا احسن من ھذا ثم مر اخر قد خضب بالصفرۃ فقال ھذا
احسن من ھذا کلہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تہا اوسنی مہندی سا
پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا خوب ہے یہہ کہا راوی نی پہر گذرا ایک دوسرا شخص کہ خضاب کیا تہا اوسنی ساتھ مہندی و وسمہ کے یعنی زرسیاہ تہا
پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بہت اچہا ہی پہلی سی پہر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیئی ہی تہا ساتھ زردی کی پس فرمایا یہہ بہت خوب ہی ان سب سے نقل کی یہہ ابوداؤد نی
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروا الشیب ولا تشبھوا بالیھود رواہ الترمذی ورواہ النسائی
عن ابن عمر والزبیر روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تغییر کرو بڑہاپی کو یعنی خضاب سی اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے کہ وہ خضاب
نہین کرتی نقل کی یہہ ترمذی اور نقل کی یہہ نسائی نی ابن عمر اور زبیر سی و بعضی نسخون مین ابن زبیر ہی **ف** احتمال ہی یہہ حکم خاص اہل جہاد کی لیے ہو واسطی ظہار
قوت و خوف دلانی دشمنون کی کے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتفوا
الشیب فانہ نور المسلم من شاب شیبۃ فی الاسلام کتب اللہ لہ بھا حسنۃ وکفر عنہ بھا خطیئۃ ورفعہ بھا درجۃ رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ وہ نقل کی اپنی باپ سی وہ اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چنو سفید بالونکو اسلیی تحقیق بڑہاپا سبب
نورانیت کا ہی مسلمانونکو جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی مین لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی سبب اوسکی ایک نیکی اور دور کرتا ہی اسی سبب اوسکی ایک
خطا اور بلند کرتا ہی اوسکا سبب اوسکی ایک درجہ نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** بڑہاپا سبب نورانیت کا اسلیی کہ بڑہاپا وقار ہی جیسیکہ تیسری فصل مین آتا ہی کہ اول جو بوڑہا
ہوی بنی آدم مین ابراہیم علیہ السلام تہے پس جب وہنون نی بڑہاپا دیکہا داڑہی مین تو کہا کیا ہی اسے میری جواب پایا کہ یہہ وقار ہی عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کر وقار میرا
اور وقار مانع آتا ہی آدمی کو فسق و معاصی سی اور باعث ہوتا ہی اوپر طاعات کا اور یہہ سبب نور کا ہوتا ہی کہ دوڑتا ہوگا آگی مومن کی ظلمات حشر مین جیسیکہ مذکور ہی
اس آیۃ مین یسعی نورھم بین ایدیھم و بایمانھم یعنی دوڑتا ہی نور اونکا آگی اونکی اور داہنی طرف سی مراد نور روز قیامت کا ہو جیسیکہ ایک حدیث مین صریح آیا ہی اور اگر مراد نورانیت سی جمال و صورت اور
صفائی باطن اور سیرت نیک ہے کہ بوڑہونکو اس عالم مین حاصل ہوتی ہین بعید نہو اور بسبب اس حدیث کی مکروہ ہی چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علمار کی نہ حرام ع
وعن کعب بن مرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیمۃ رواہ الترمذی
والنسائی اور روایت ہی کعب بن مرہ سی وہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص بوڑہا ہو بوڑہی ہونیکا اسلام مین ہوتا ہی بوڑہا
ہونا واسطی اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی و نسائی نی **ف** یہان ایک سوال اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی دنیا و آخرت
مین تو اوسکا چہپانا اور تغییر کرنا خضاب سی کیون شروع ہوا جواب یہہ کہ شریعت خضاب کی بسبب اور مصلحت دینی کی ہی کہ وہ اظہار قوت کا ہی آگی دشمنون کے
تا وہ ضعیف نجانین اور دلیر ہون پہر اگر کوئی کہی کہ اوکہیڑنا بالونکا اس مصلحت کے لیی کیون جائز نہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ بال چہنی مین اور کہیڑنا سفید بالونکا جڑ سی تاہی اور
آخر کو باعث بہینی کا ہوتا ہی بخلاف خضاب کی کہ یہ بالون ایک صفت ہی و سیر بین فرق ہو اسمین اور اسمین ع **وعن** عائشۃ قالت کنت
اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکان لہ شعر فوق الجمۃ ودون الوفرۃ رواہ
الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین نہاتی تہی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سی یعنی برتن اور ہوتا تہا درمیان مین جمہ اور وفرہ کی اور تہی حضرت

اکے بال اوپر جمہ کی او ر نیچے وفرہ سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف سر کے بالونکی تین نام ہین ایک تو جمہ ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کی دوسری وفرہ ساتھ فے کے اور واو اور جزم فے ا
اور تیسری لمہ ساتھ زیر لام اور تشدید میم کی پس جمہ بال کندہون تک اور وفرہ لوون تک اور لمہ بیچ مین کانون اور کندہے کی یعنی کانون سے نیچے اور کندہے سے اوپر پس کہتی تہی
حضرت عائشہ رضی کہ بال حضرت کی اسوقت مین اوپر جمہ سے اور نیچے وفرہ سے یعنی لوسے نیچے اور کندہون سے اوپر تہے کہ جنکو لمہ کہتے ہین اور کبہی جمہ بمعنی مطلق بالونکی آتا ہے جیسے کہ اس حدیث مین
آیا ہے تضرب جمتہ شحمۃ اذنیہ ۞ ح وعن ابن الحنظلیۃ رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم نعم الرجل خریم الاسدی لولا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فاخذ شفرۃ فقطع بہا
جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن حنظلیہ سے کہ ایک شخص ہے صحابیون مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچہا شخص ہے خریم اسدی اگر نہوتی لنبی بال اسکی اور درازی تہبند اسکی پس پہونچی خبر خریم کو پس لی اسنے چہری پس
کاٹ ڈالی ساتھ اسکے بال اپنی کانون تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدہی پنڈلی تک نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف خریم اسدی ہے حضرت کے صحابی تہے قبیلہ بنی اسد سے
حضرت نے انکے حق مین کلام مذکور فرمایا اور درازی بالونکی اگرچہ مذموم و مکروہ نہین لیکن شاید کہ آنحضرت نے انمین سبب درازی بالونکی تکبر معلوم کیا ہوگا اس سبب سے
شکایت فرمائی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر بہائی مسلمان مین کوئی بات خلاف شرع ہو اور اسکا ذکر غائبانہ کرے تو جائز ہے جبکہ یہہ جانے کہ وہ سنیگا تو باز رہیگا اوس سے ۞ ع وعن
انس قال کانت لی ذؤابۃ فقالت لی امی لا اجزہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمدہا ویاخذہا رواہ
ابوداؤد اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی واسطے میری گیسوے کہا واسطے میرے ماں میری نے نہین کاٹونگی مین ان کو تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہینچتے انکو
اور پکڑتے ان کو نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنی ازراہ پیار کے پس سبب تبرک کے تہمین کی ماں انکی کترتی نہتین اور کراہت درازی بالونکی کہ مذکور ہوئی سبب تکبر کی ہے
یہہ منافی اسکی نہین ۞ ح وعن عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امہل آل جعفر ثلثا ثم اتاہم فقال
لا تبکوا علی اخی بعد الیوم ثم قال ادعوا لی بنی اخی فجیء بنا کانا افرخ فقال ادعوا لی الحلاق فامرہ فحلق رؤسنا رواہ ابوداؤد و
النسائی اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی اولاد جعفر طیار کو یعنی بعد پہونچنے خبر شہادت جعفر کی تین دن تک یعنی
چہوڑدی کہا اونکو کہ روتی تہی اور غم کرتی تہی جعفر پر اور نہ آئی حضرت اون کی پاس پہر آئے اون کی پاس یعنی اونکی تسلی کی لیے اور فرمایا مت روو اوپر بہائی میرے کے بعد آجکے
دنکے پہر فرمایا بلالاؤ میرے پاس میرے بہتیجونکو یعنی عبد اللہ اور عون اور محمد کو کہ بیٹے جعفر کے ہین پس لائے گئے ہم گویا کہ ہم چوزے تہے پہر فرمایا بلاؤ واسطے میرے نائی کو پس حکم کیا
اوسکو سر مونڈنے کا پس مونڈے سر ہمارے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے ف جعفر بیٹے ہین ابوطالب کے اور بہائی حضرت علی کے ہین حضرت کے چچیرے بہائی ہوئے مہلت دی
ہے انمین دلالت ہے اسپر کہ رونا اور غمگین ہونا میت پر بغیر نوحہ کرنیکے جائز ہے تین دن تک اور بعد آجکے دن کی کہنا یہ ہے تمام ہونیکی تین دن سے اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے
زیادہ رونا اور غم کہنا میت پر اور تعزیت کرنی نچاہیے اور حضرت نے اون لڑکونکی سر مونڈنیکا حکم کیا باوجودیکہ کہنا بالونکا افضل ہے سوا بعد فراغ حج یا عمرہ
اسلیے کہ انکی ماں اسما بنت عمیس مشغول مصیبت مین ہین کنگہی کرنی اور دہونا وغیرہ بالونکا اونسے نہین ہوسکیگا جوئین وغیرہ پڑجاوینگی بالون مین ۞ ع وعن
ام عطیۃ الانصاریۃ ان امراۃ کانت تختن بالمدینۃ فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تنہکی فان ذلک
احظی للمراۃ واحب الی البعل رواہ ابوداؤد وقال ہذا الحدیث ضعیف وراویہ مجہول اور روایت ہے ام عطیہ انصاریہ سے کہ تحقیق ایک
عورت تہی ختنہ کرتی مدینہ مین یعنی عورتونکا پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کر تو بیچ کاٹنی چمڑی کی اسلیے کہ نہ مبالغہ کرنا اوسمین بہت لذت
دیتا ہے عورت کو اور محبوب تر ہے یعنی لذیذ تر ہے طرف خاوند کی یعنی اگر بیچ کاٹنے اس موضع کی مبالغہ کرے تو خاوند لذت پاتا ہے ورنہ ہوے نقل کی یہہ ابوداؤد نے
اور کہا یہہ حدیث ضعیف ہے اور راوی اسکی مجہول ہین ف احتمال ہے کہ مراد راوی سے جنس راوی ہین یعنی سب راوی چنانچہ موید ہین اسکی یہہ لفظ

جو ایک نسخہ صحیحہ میں آئی ہیں و روایۃ مجہولۃ اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد یہہ ہو کہ احد روایۃ مجہول چنانچہ موید اسکی یہہ الفاظ ہیں جو ایک نسخہ میں آئی ہیں و فی روایۃ مجہول
لیکن روایت کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتھہ سند صحیح کی اور حاکم نی اپنی مستدرک میں ضحاک بن قیس سی اور اوسکی لفظ یہہ ہیں اخفضی ولا تنہکی فانہ انضر للوجہ واحظی عند الزوج
ع وعن كريمة بنت همام ان امرأة سألت عائشة عن خضاب الحناء فقالت لا بأس ولكني اكرهه كان حبيبي يكره
ريحه رواه ابوداود والنسائي اور روایت ہی کریمہ بیٹی ہمام کی سی کہ تحقیق ایک عورۃ نی پوچہا عائشہ سی حکم خضاب کرنی مہندی کا یعنی سر
میں پس کہا عائشہ نی کچھہ مضائقہ نہیں و لیکن میں ناخوش رکہتی ہوں اسکو تہی دوست میری یعنی آنحضرت مکروہ رکہتی تہی بو اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی
ف ظاہر یہہ ہی کہ مکروہ رکہنا حضرت کا خضاب مہندی کو خاص با لومنین تہا اسلیے کہ آگی کی حدیث میں آتا ہی کہ بیعت لی حضرت نی ہندہ سی بسبب خالی ہونی ہاتوں اوسکی کو
مہندی سی ؛ ع وعن عائشة ان هندا بنت عتبة قالت يا نبي الله بايعني فقال لا ابايعك حتى تغيري كفيك فكانهما
كفا سبع رواه ابوداود اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ تحقیق ہندہ بیٹی عتبہ کی نی کہا ای نبی اللہ کی بیعت لو مجہسی پس فرمایا نہیں بیعت لیتا میں تجہسی
یعنی ساتہہ بان کی یہانتک کہ تغیر کری تو دونوں ہاتہوں اپنی کو یعنی مہندی لگاوی تو پس گویا کہ دونوں ہاتہہ تیری درندی کی ہیں نقل کی یہہ ابوداود نی
ف ہندہ بنت عتبہ بیوی ہیں ابوسفیان کی و ماں معاویہ کی دن فتح مکہ کی اسلام لائیں تہیں اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بیعت غیر دن فتح مکہ کی ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ
عورتوں کو مہندی لگانا ہاتوں مین مستحب ہی اور ترک اوسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردوں کی ہی ؛ ح وعنها قالت اومت امرأة من وراء
ستر بيدها كتاب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبض النبي صلى الله عليه وسلم يده فقال ما ادري ايد
رجل او يد امرأة قالت بل امرأة قال لو كنت امرأة لغيرت اظفارك يعني بالحناء رواه ابوداود والنسائي
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اشارہ کیا ایک عورۃ نی پیچہی پردہ سی لاوسکی ہاتہہ میں ایک خط تہا کہ کسی نی بہیجا تہا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہینچ لیا
حضرت نی ہاتہہ اپنا یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہیں جانتا میں کہ آیا ہاتہہ مرد کا ہی یا عورۃ کا کہا اوس عورۃ نی بلکہ یہہ عورۃ کا ہی فرمایا حضرت نی اگر ہوتی تو
عورۃ یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتوں کی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنی یعنی ساتہہ مہندی کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف اسمیں تاکید ہی استحباب مہندی لگانیکی
عورتوں کو اور کمال تعلیم آداب کی ہی ؛ ح وعن ابن عباس قال لعنت الواصلة والمستوصلة والنامصة والمتنمصة والواشمة
والمستوشمة من غير داء رواه ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالوں کا چٹلا لگانیوالی اور لگوانیوالی
اور چنینی والی اور چنوانیوالی یعنی بالوں کو اور گودنیوالی اور گدوانیوالی بغیر بیماری کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں گذر چکی ہی اور بغیر بیماری کی
یعنی اگر حاجت گودنی کی ہو جاوی اگرچہ باقی رہیں نشان ؛ ع وعن ابي هريرة قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل يلبس
لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل رواه ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو کہ پہنی
پہناوا عورۃ کا اور لعنت کی اوس عورۃ کو کہ پہنی پہناوا مرد کا نقل کی یہہ ابوداود نی وعن ابن ابي مليكة قال قيل لعائشة ان امرأة
تلبس النعل قالت لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجلة من النساء رواه ابوداود اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہا اونسی کہ کہا گیا واسطی عائشہ
کی کہ تحقیق ایک عورۃ پہنتی ہی پاپوش مردوں کی سی کہا حضرت عائشہ نی کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس عورۃ کو کہ مشابہت کری ساتہہ مردوں کے
نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی لباس میں اور کلام میں اور عورۃ کو مشابہت کرنی ساتہہ مردوں کی عقل میں اور علم میں غیر مذموم ہی چنانچہ آیا ہی کہ کانت عائشۃ
رجلۃ الرای یعنی عقل اونکی مانند عقل مردوں کی تہی ؛ ع وعن ثوبان قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر كان اخر عهده
بانسان من اهله فاطمة واول من يدخل عليها فاطمة فقدم من غزاة وقد علقت مسحا

اَوْ سِتْرًا عَلٰى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ اَنَّ مَا مَنَعَهُ اَنْ يَدْخُلَ مَا رَاٰى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ فَاَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى اٰلِ فُلَانٍ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِىْ اَكْرَهُ اَنْ يَاْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِىْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت سفر کرتی ہوتا آخر عہد اونکا یعنی کلام اور وصیت اور کار اونکا ساتہہ لوگونکی اہل اونکی سی عہد حضرت فاطمہ رض یعنی سب کو رخصت کرکر اور سب سی فارغ ہوکر حضرت فاطمہ کی پاس تشریف لاتی اور جو کچھہ کہنا ہوتا اونسی کہتی اور جو کچھہ وصیت کرنی ہوتی اونکو کرتی اور رخصت کرتی اور تہین اول آو کہ آتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون کی پاس وقت آنیکی سفر سی فاطمہ یعنی سفر سی آتی تو اول اون کی پاس آتی پس آئی آنحضرت ایک جہاد سی اور حال آنکہ لٹکایا تہا حضرت فاطمہ رض نی ٹاٹ یا پردہ اپنی دروازہ پر یعنی زینت کی لیی سلیی کہ اگر پردی کی لیی ہوتا تو حضرت کو ناگوار نہوتا اور پہنائی تہی حضرت حسن اور حسین کو دو کڑی چاندی کی یعنی ہر ایک صاحبزادی کو ایک ایک کڑا پہنایا تہا پس آئی آنحضرت اور نہ داخل ہوئی یعنی حضرت فاطمہ کی گہر مین پس گمان کیا حضرت فاطمہ نی یہہ کہ جو چیز منع کیا حضرت کو داخل ہونیسی وہی ہی کہ دیکہا یعنی لٹکا نا پردیکا اور پہنانا کڑونکا حضرت حسن اور حسین کو پس پہاڑ ڈالا حضرت فاطمہ نی پردہ اور اوتار لیی دونون کو ہی دونون صاحبزادونکی ہاتہہ سی اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑیکو اونکی ہاتہہ سی پس گئی دونون صاحبزادی حضرت کی پاس روتی ہوئی پس لیا حضرت نی زیور کو اون دونونکی اور فرمایا اسی ثوبان لیجا اسکو طرف آل فلان کی یعنی اپنی قرابتیونکا کہ محتاج تہی نام لیا اسلیی کہ یہہ اہل بیت میری ہین مکروہ رکہتا ہون مین یہہ کہ کہا وین لذائذ اپنی زندگانی اپنی کی دنیا مین یعنی لذت حاصل کرین اچہی طعامونسی اور پہنین لباس نفیس کو یا کہانا طیبات کا کنایہ ہی لذت حاصل کرنیسی اور حیتک جیسی بلکہ اختیار کرتا ہون مین انکی لیی فقر و ریاضت تاکہ ہوون جزانکی بلند اور نہوون مشابہ اون لوگونکی کہ جنکی حق مین اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہی اذہبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا چونکہ آنحضرت نی شکستہ دل حضرت فاطمہ کی تصور کی بنظر شفقت و محبت کی فرمایا اسی ثوبان خرید کرو واسطی فاطمہ کی ایک ہار عصب کا کہ دانت ہوتا ہی ایک جانور دریائی کا اوسکا ہار بناتی ہین اور خرید دو کڑی ہاتہی دانت کی یعنی دونون صاحبزادونکی لیی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِىْ هٰذِهِ وَثَلٰثَةً فِىْ هٰذِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سرمہ لگاؤ ساتہہ سرمی اصفہانی کی یعنی مداومت کرو اوسکی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور اوگاتا ہی بالونکو یعنی پلکون کو کہ باعث زینت اور علامت صحت آنکہونکی ہین اور کہا ابن عباس نی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی سرمہ دانی لگاتی تہی اوسی ہر شب مین تین بار یعنی بیچ اس آنکہہ مین یعنی داہنی مین اور تین بار یعنی بیچ اس بائین مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** کہا بعضون نی کہ اثمد اسی سرمہ کو کہتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ سرمہ اصفہانی ہی کہ دفع کرتا ہی آنسو کو اور زخمونکو اور قوی کرتا ہی آنکہون کی پٹہون کو خصوصاً بڈہونکو اور لڑکونکو اور ایک روایت مین آیا ہی بالاثمد المروح اور وہ سرمہ ہی کہ ملایا جاوی اوسمین مشک خالص اور ہر شب میں یعنی پہلی سونیکی جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی عند النوم اور حکمت اوسوقت کی لگانیمین یہہ ہی کہ آنکہونمین ٹہرتا ہی اور طبقات آنکہہ مین سرایت خوب طرح کرتا ہی نوع **وعنه** قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِىْ كُلِّ عَيْنٍ قَالَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِىُّ وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَاِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمُ سَبْعَ عَشَرَةَ وَيَوْمُ تِسْعَ عَشَرَةَ وَيَوْمُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ

وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتی پہلی سونی کی ساتہہ سرمہ اصفہانی کی تین تین دفعہ ہر آنکہ میں
کہا ابن عباس نی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتہہ اوسکی یہہ چیزین ہین لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز
کہ سرمہ لگاؤ تم ساتہہ اوسکی سرمہ اصفہانی ہی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور جماتا ہی بالونکو اور تحقیق بہترین دنونکا کہ بہرتی ہی سینگی کہچوا اوسدین سترہوین
اور انیسوین اور اکیسوین ہین اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہین گذری وہ کسی جماعت پر فرشتون سی مگر کہا اونہون نی حضرت کو کہ لازم ہے
تمکو بہرتی ہی سینگی کہچوانی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** لدود ساتہہ زبر لام کی کہتی ہین اوس دوا کو کہ ٹپکائی جاوی بیمار کی منہہ میں
باچہہ کی طرف سی اور سعوط اوس دوا کو کہتی ہین کہ ٹپکائی جاوی ناک مین اور حجامت کہتی ہین بہری ہوئی سینگی کہنچنی کو اور مشی ساتہہ زبر میم اور زیر شین اور تشدید
کی بروزن فعیل کی دواء مسہل کو کہتی ہین مشتق مشی سی ہی یعنی چلنی کی چونکہ دواء مسہل سی بار بار چلنا ہوتا ہی ست کی لیی اسلیی اسکو مشی کہتی ہین اور خون بلکہ تمام
رطوبات اول مہینی سی آدہی مہینی تک زیادتی اور غلبہ اور جوش مین ہوتا ہی اور اخیر مہینی مین بیچ نقصان اور سردی اور عدم جوش کی ہوتا ہی پس ایام وسط مہینی
کی مناسب ہین ساتہہ اعتدال کی خصوصا یہہ تین مذکورہ اور تفصیل احکام حجامت کی کتاب الطب والرقی میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ؂ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ یَّدْخُلُوْا بِالْمَیَازِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مردون اور عورتونکو داخل ہونی حمامونکی سی پہر رخصت دی مردونکو داخل ہونے
کی ساتہہ تہبندون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** کہا مظہر نی کہ نہ اجازت دی حضرت نی عورتونکو حمام میں جانیکی اسلیی کہ تمام اعضا اونکی ستر ہین اور کہولنا
اونکا نہین جائز ہی مگر وقت ضرورت کی کہ بیمار ہو تو داخل ہو علاج کی لیی یا منقطع ہو نفاس تو داخل ہو طہارت کیلیی یا جنبی ہو اور جاڑا ہو بہت اور قادر ہو نہین پانی
گرم کرنی پر اور ڈرے ضرر کا استعمال کرنی پانی ٹہنڈی سی اور نہین جائز مردونکو جانا حمام میں بغیر تہبند کی کہ گھٹنی تک ہوتا ہی اور نہین پوشیدہ ہی کہ ظاہر ہوا کلام سی حکم
کا درمیان مردون اور عورتونکی بیچ ہونی کی اسلیی عورتین ساتہہ عورتون کی مانند مردونکی ہین ساتہہ مردونکی بغیر فرق کی اور شاید کہ وجہہ منع کرنی عورتونکی داخل ہونی
حمام کی سی یہہ ہی کہ اکثر حیا نہین کرتی ہین بعض اونکی بعض سی اور ستر کہولدیتی ہین اور دیکہتی ہین بعض اونکی بعض کو حتی کہ جنہون سی بہی پردہ نہین کرتین چہ جائی اقارب
کہ ماننہ بیٹی سی اور مانند اوسکی سی تو بالکل پردہ کرتی ہی نہین حتی کہ گہرون میں چہ جائی حمام میں اور نہ وہ تہبند باندہتی ہین مگر نادر پس لو یا آنحضرت نی دیکہا نور نبوۃ سی
حال انکا پس بند کیا انسی یہہ دروازہ واللہ اعلم بالصواب ؂ وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰی عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِّنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ اَیْنَ
اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّکُنَّ مِنَ الْکُوْرَةِ الَّتِیْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰی قَالَتْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِیَابَهَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَکَتِ السِّتْرَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ رَبِّهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ فِیْ غَیْرِ بَیْتِهَا اِلَّا هَتَکَتْ
سِتْرَهَا فِیْمَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی الملیح سی کہ کہا اوسنی آئین حضرت عائشہ رض کی پاس کتنی ایک عورتین
اہل حمص سی کہ ایک شہر ہی شام میں پس کہا حضرت عائشہ نی کہ کہانکی ہو تم کہا اون عورتون نی کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہ نی کہ شاید تم اوس بستی کی ہو کہ داخل
ہوتی ہین عورتین اوسکی حمامون میں کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا حضرت عائشہ نی پس تحقیق سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین اوتارتی کوئی عورۃ
کپڑی اپنی بیچ غیر گہر خاوند اپنی کی مگر کہ پہاڑا اوسنی پردہ درمیان اپنی اور درمیان پروردگار اپنی کی اور بیچ ایک روایت کی بیچ غیر گہر اپنی کی مگر پہاڑا اوسنی پردہ
اپنا بیچ اوس چیز کی کہ درمیان اوسکی ہی اور درمیان اللہ کی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی یعنی اس روایت میں بجائی فی غیر بیت زوجہا الخ فی غیر بیتہا الخ ہی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** اسلیی کہ عورۃ حکم کی گئی ہی ساتہہ پردہ کرنیکی اور محافظت کی اسی کہ دیکہی اوسکو اجنبی یہانتک کہ نہین لائق ہی واسطی اوسکی یہہ کہ کہولی ستر اپنا
خلوۃ میں بہی مگر نزدیک خاوند اپنی کی پس جس وقت کہ کہولی اعضا اپنی حمام میں بغیر ضرورت کی پس پہاڑا اوسنی پردہ کہ حکم کیا تہا اوسکو اللہ تعالیٰ نی اوسکا اور کہا طیبی نی

اور یہ بھی ہی کہ اللہ تعالی نی نازل کیا ہی لباس تاکہ ڈھانکی ساتھہ اوسکی ستر اپنا اور لباس تقوی کا ہی بہتر یہہ تقوی کیا اللہ تعالی سے اور کہولا ستر اپنا بہار یعنی گردمیان وسکی اور درمیان اللہ تعالی کی ہی ٭ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِيْضَةً اَوْ نُفَسَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فتح کیجاویگی واسطی تمہاری زمین عجم کی اور پاوگی تم اوسمین گھر کہ کہا جاویگا واسطی اونکی حمام پس داخل ہون اونمین مرد بدون تہہند کی اور منع کرو اونمین داخل ہونی سی عورتون کو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اور منع کرو الخ یعنی عورتونکو منع کرو مطلقا خواہ تہہند باندہین خواہ بن تہہند کی اسلیکہ عورتین سر سی پانون تک ستر ہین اور مردونکو ڈہانکنی ستر کی ناف سی گھٹنون تلک ہی باندہنا تہہند کا کافی ہی مگر جبکہ بیمار ہوئی عورتین تو واسطی علاج کی داخل ہون یعنی تنہا یا تہہند باندہ کر یا حیض تو واسطی غسل کی داخل ہون یا سبب سے اور عذر کی اور بغیر عذر کی عورتونکو حمام مین جانا جائز نہین ٭ ح ع **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن آخرت کی پس داخل ہو حمام مین بغیر تہہند کی اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور روز آخرہ کی پس داخل کری بی بی عورت کو حمام مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور روز آخرت کی پس نہ بیٹھی اوس دسترخوان پر کہ دور کیجاتی ہو اوسپر شراب نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** نہ داخل کری الخ یعنی اذن نہ دیوی بی بی کو حمام مین جانیکا اور اسیکی حکم مین ہی ماں اور بیٹی اور بہن وغیرہ کہ جو اسکی تحت حکم ہین اور مکروہ ہی مرد کو یہہ کہ دیوی اوسکو اجرۃ حمام کی اسلیے ہوگا مددگار اوسکا اور وہ پر او جانا حضرت کا حمام مین بیچ بعض کتابون فقہ کی لکہا ہی لیکن اہل حدیث کی نزدیک صحیح نہین اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہی اوسمین منسوب بوضع ہی اور صحیح یہہ ہی کہ آنحضرت کبہی حمام مین نہین گئی بلکہ حمام کو دیکہا بہی نہین اور مکہ معظمہ مین جو حمام النبی مشہور ہی شاید کہ جس جگہہ آنحضرت نی ایکبار غسل کیا ہوگا وہان حمام بنادیا ہی اور احتمال ہی کہ نام اوسکا حمام النبی اس سبب سے زبان زد ہو کہ حضرت کی پیدا ہونیکے جگہہ کی جانب اور نواحی مین جگہہ کی واقع ہی اللہ اعلم لیکن ذکر حمام کا حدیث مین واقع ہوا ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور نہ بیٹھی یعنی نہ حاضر ہووی جگہہ کہ دور شراب ہوتا ہو وہان یعنی پیتی ہون وسکو شراب خوار پس اگر یہہ نہ ہو سکی تو ہی واجب ہی اوسپر منع کرنا اونکا اور جبکہ یہہ نہ ہو سکا اور نہ منع کیا اونکو اور نہ اعراض کیا اون سے اور نہ غصی ہوا اور نہیں ہوگا مومن کامل ٭ ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچھی گئی انس بن مالک خضاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی کرنی نکرنی اسکی سی پس کہا انس نے کہ اگر چاہتا مین کہ شمار کرون مین بال سفید کہ اونکی سر مبارک مین تہی شمار کرتا مین یعنی آنحضرت چند بال سفید کہتی تہی خضاب کیون کرتی اور اسلیے کہا صریحا کہ نہین خضاب کیا آنحضرت نی زیادہ کیا انس نے یا ثابت نی انس سے ایک روایت مین اس بات کو کہ تحقیق خضاب کیا ابوبکر نی ساتھہ مہندی اور وسمہ کی اور خضاب کیا عمر نی ساتھہ نری مہندی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین خضاب کیا یعنی سر مبارک مین یہ نہین منافی ہی یہہ خضاب کرنی ڈاڑہی کی کہ جو روایت کیا گیا سابق اور آگی ابن عمر سی اور کلام بیچ خضاب کی مہندی اور وسمہ کے اور نری مہندی کی اور بدلنی رنگ کی ٭ ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ تہی رنگتی اپنی ڈاڑہی ساتھہ زردی کی یہانتک کہ بہر جاتی کپڑی اونکی زردی سی پس کہا گیا واسطی

اونکی کیون رنگتی ہو زردی سی کہا تحقیق میں دیکہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتی تہی ساتہہ زردی کی یعنی ڈاڑہی اور نہ تہی کوئی چیز محبوب تر طرف حضرت کی زردی
سی یعنی خضاب کی اہی مین اور تحقیق تہی حضرت رنگتی ساتہہ زردی کی کپڑی اپنی سب یہانتک کہ پگڑی بہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف ساتہہ زردی کی یعنی
ورس کی کہ نام ایک گہانس کا ہی مثل عفران کی اور کبہی وسمین عفران بہی ملائی جاتی تہی و ظاہر یہہ ہی کہ مراد ابن عمر کی یہہ ہی کہ رنگتی تہی حضرت اوسکو اپنی کپڑی
اور ذکر کیا گیا او سیوطی نی کہا کہ بعضون نی کہا کہ مراد اسحدیث مین رنگنا بالونکا ہی و بعضون نی کہا کہ رنگنا کپڑونکا مراد ہی کہا سیوطی نی کہ یہہ اشبہ ہی اسلئے کہ نہین نقل
کیا گیا کہ حضرت نی بال رنگی ہون کہتا ہون نہین کہ ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نی انکار کیا اسپر کہ پہنی کسنبا و زعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوی اسپر او صحیح وہ ہی جو صاحب ہدایہ
نی ذکر کیا کہ مختار یہہ ہی کہ حضرت نی بال رنگی کبہی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایک نی وہ چیز کہ دیکہی اور اوسمین وہ سچا ہی اور یہہ تاویل نزد متعین کی ہی واسطی تطبیق بیچ
کی ہی درمیان حدیثونکی نہتی اور یہہ نہایت متعارض ہی و رنگنی کپڑی الخ یعنی زرد ہو جاتی تہی بسبب اس زردی کی نہ یہہ کہ رنگتی تہی اون کو ساتہہ اوسکی پہر پہنتی تہی ایسی
کہ نہی آئی ہی زردی کپڑی پہنی سی اسواسطے ۳ ع **وعن** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا
شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان ابن عبد اللہ بن موہب سے کہ کہا گیا مین ام سلمہ کی پاس پس نکالا اونہون نی طرف
ہماری ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بالونمین سی رنگین نقل کی یہہ بخاری نی ف رنگین کہا میرک نی کہ زیادہ کیا ابن ماجہ نی اور احمد نی ساتہہ مہندی اور وسمہ کے
اور نقل کی یہہ بخاری نی اور اسیطرح ترمذی نی نقل کی ہی شمائل مین انس سی کہ کہا دیکہا مینی بال آنحضرت کا رنگین اور انس سی یہہ بہی گذرا ہی کہ آنحضرت نی خضاب نہین
کیا شاید کہ مراد انکی ساتہہ نفی کی اکثر احوال آنحضرت کا ہی اور ساتہہ اثبات کی اقل احوال اور جائز ہی یہہ کہ حمل کیا جاوی ایک اون دونونکا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی
بال کا رنگ متغیر تہا بسبب کبہی مہندی لگانی سر پر واسطی دفع درد سر کی یا بسبب کثرت خوشبوئی کی اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میری یہہ ہی کہ نفی خضاب کے محمول ہی
اوپر خضاب سر کی بسبب کم ہونی کی اعتنا سے یعنی لگا اوسکا اوپر بال بعض کم اٹہی کی بسبب سفیدی کی واللہ اعلم پہر دیکہی مینی روایت بخاری کی کہ کہا تہا پاس ام سلمہ کی
بال آنحضرت کی کم اسپی کالا وسمین اثر مہندی اور وسمہ کا تہا پس حمل کیجاوی اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہی مطلق جیسیکہ شمائل مین ہی کہ ابو ہریرہ سوال کیے گئی کہ آیا
خضاب کیا تہا آنحضرت نی کہا ہان ۴ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِيَ اِلَی النَّقِيْعِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَقْتُلُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ
نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک مخنث کہ تحقیق رنگی تہی
اوسنی ہاتہہ پانون اپنی ساتہہ مہندی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نی کہ مشابہت کرتا ہی یہہ ساتہہ عورتون کی یعنی
قول و فعل مین پس حکم کیا آنحضرت نی اوسکی نکالنی کا پس نکالا گیا وہ طرف نقیع کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا قتل کرین ہم اوسکو
یعنی اگر فرماوی تو مار ڈالین اوسکو کہ باعث فسق و فساد کا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون قتل کرنی نمازیونکی سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف
ظاہر یہہ کہ نہین ہی سلام سی و موجب قتل کی کہ مسلمان اگر نماز نہ پڑہی تو واجب القتل ہی محمول اوپر ظاہر کی ہی ۵ ع **وعن** وَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا
فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَاْتُوْنَهٗ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوْسَهُمْ فَجِيْءَ بِيْ
اِلَيْهِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِيْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ولید بن عقبہ سی کہ کہا اونسی جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مکہ
تو شروع کیا مکہ والون نی کہ لاتی تہی حضرت کی پاس اپنی لڑکی پس دعا مانگتی حضرت واسطی اونکی ساتہہ برکت کی اور ہاتہہ پہیرتی اونکی سر پر یعنی از راہ شفقت کی پس
لایا گیا مین بہی حضرت کی پاس اور مین تہا آلودہ ساتہہ خلوق کی کہ نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ مرکب تہی ساتہہ زعفران وغیرہ کی پس نہ ہاتہہ لگایا حضرت نی مجکو بسبب
آلودگی خلوق کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف خلوق خوشبوئی ہی عورتونکی پس اوسکی لگانی سی لازم آتی ہی مشابہت ساتہہ عورتونکی اور یہہ منع ہی مردونکو ع

وعن ابی قتادة انه قال لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان لی جمة افارجلها قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم نعم واکرمها قال فکان ابو قتادة ربما دهنها فی الیوم مرتین من اجل قول رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم نعم واکرمها رواه مالک اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق واسطی میری ہین بال مونڈہون تک پس کنگہی کرونمین انکو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان و تعظیم کر انکی یعنی ساتھ تیل لگانی وغیرہ کی کہا راوی نی پس تہی ابو قتادہ کہ اکثر تیل لگاتی تہی بالونکو ایکدن مین دوبار سبب فرمانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہان و تعظیم کر اونکی نقل کی یہہ لکہنی موطا مین **ف** محمود ہونا مبالغہ کا بیچ تیل لگانی او کنگہی کرنیکی سبب ہمارا کہ تزین تو تکلف کی ہی لیکن ملاحظہ امر و اہتمام کی ساتہہ بجا آوری حکم کی محمود ہوا جیسی سانڈ کرنا انس کی بالکا گیسو ونکیکو سبب کہینچنی وسہ کرونی آنحضرت کی جیسیکہ گذرا انتہی وعن الحجاج بن حسان قال دخلنا علی انس بن مالک فحدثتنی اختی المغیرة قالت وانت یومئذ غلام ولک قرنان او قصتان فمسح راسک وبرک علیک وقال احلقوا ہذین او قصوہما فان ہذا زی الیہود رواه ابو داود اور روایت ہی حجاج بن حسان سی کہ کہا داخل ہوئی ہم یعنی مین و اہل میری پاس انس بن مالک کی پس حدیث کی مجکو بہن میری نی کہ نام اسکا مغیرہ ہی یعنی مین دیکہتا ہون لوگونکی ساتہہ انس کی پاس گیا مین لیکن کیفیت دخول کی و تفصیل احوال کی یاد نہین کہتا ہون پس بہن میری نی بیان کیا کہ کہا اور تو اوسدن لڑکا تہا اور تہی تیری دو گیسو گندہی ہوئی یا کہا تہی قصتان پس تہہ پہیرا انس نی تیری سر پر اور دعا برکت کی کی تیری لیئی و فرمایا کہ منڈاڈالو ان دونکو یا کترو اڈالو ان دونکو یہی کہ بیشک یہہ ہیئت ہی یہود کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یا کہا تہی قصتان یعنی راویکو شک ہوا ہی کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ ساتہہ پیش قاف و صاد مہملہ کی کہتی ہین و ان بالونکو کہ سر کی آگی کی جانب ہوتی ہین انتہی وعن علی قال نہی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان تحلق المرأة راسها رواه النسائی اور روایت ہی علی سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس کہ منڈواوی عورت سر اپنا نقل کی یہہ نسائی نی **ف** عورة کی سر کا منڈانا اسمین مثلہ ہی یعنی صورت کا بگاڑنا ہی جیسی مرد کو ڈاڑہی منڈانا و اسکو سر منڈانا حرام ہی انتہی وعن عطاء بن یسار قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی المسجد فدخل رجل ثائر الراس واللحیة فاشار الیه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بیده کانه یامره باصلاح شعره ولحیته ففعل ثم رجع فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الیس ہذا خیرا من ان یاتی احدکم وہو ثائر الراس کانه شیطان رواه مالک اور روایت ہی عطا بن یسار سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین پس آیا ایک شخص پراگندہ بال سر کی و ڈاڑہی کی پس اشارہ کیا طرف اسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سی اپنی ڈاڑہی و سر مبارک پر کہ وہ سمجہا جاتا تہا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہین اسکو ساتہہ سنوارنی بالون سر کی اور ڈاڑہی کی پس سنوارا اوسنی بالونکو پہر آیا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نہین یہہ بہتر اس سی کہ آوی ایک تمہارا اسحالت مین کہ پراگندہ ہون بال اوسکی سر کی گویا کہ وہ شیطان ہی یعنی جن بد ہیئت و پراگندہ بال ہی نقل کی یہہ مالک نی وعن ابن المسیب سمع یقول ان اللّٰه طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافة کریم یحب الکرم جواد یحب الجود فنظفوا اراه قال افنیتکم ولا تشبہوا بالیہود قال فذکرت ذلک لمہاجر بن مسمار فقال حدثنیه عامر بن سعد عن ابیه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مثله الا انه قال نظفوا افنیتکم رواه الترمذی اور روایت ہی ابن مسیب تابعی سی کہ سنی گئی وہ کہتی تہی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی دوست رکہتا ہی پاکیکو اور نہایت ستہرا ہی دوست رکہتا ہی ستہرائی کو کرم کرنیوالا ہی دوست رکہتا ہی کرم کو بخشش والا ہی دوست رکہتا ہی بخشش کو پس صاف رکہو کہا راوی نی کہ گمان کرتا ہون مین ابن مسیب کی کہا اپنی صحنونکو اور نہ مشابہت کرو ساتہہ یہود کی کہ صحن گہرون کی کوڑی کرکٹ سی ناپاک و خراب رکہتی ہین کہا راوی نی کہ ذکر کیا مینی یہہ قول ابن المسیب کا

مہاجرین سے مار تابعی کی آگئی کہا اونہوں نے کہ حدیث کی مجکو یہہ عامر بن سعد تابعی نے اپنے باپ سے یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند قول ابن المسیب کے مگر اس میں تفاوت ہے کہ کہا مہاجر نے ستہری کہو صحن اپنے آگے کے یعنی ان کی روایت میں لفظ افنیتکم صریح مذکور ہے گمان کرو ہمیں خالد نہیں جیسا کہ یہہ روایت ابن المسیب کے تہا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** پاک ہے یعنی نقصانوں اور عیبوں سے اور لفظ طیب یہ جملہ یحب الطیب کے ساتھہ زیر طے کی ہے یعنی دوست رکہتا ہے خوش حالی اور خوش مقالی کو یا بوئی خوش کو یعنی دوست رکہتا ہے اوسکی استعمال کو اپنے بندوں سے اور راضی ہوتا ہے اونسی ساتہہ اس فعل کے اور ایک نسخہ میں لفظ طیب ساتہہ زبر طے کی اور زیر ی مشددہ کی ہے اور مراد اس سے وہ شخص ہے کہ وصف کیا جاوے ساتہہ طیبات کی یعنی اچہی عقیدوں اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کی اور نظافۃ کے معنی ہیں طہارت ظاہری اور باطنی اور کہا طیبی نے کہ ستہرا رکہنا صحن گہر کا کنایہ ہے کرم اور جود سے اسلئے کہ جب صحن گہر کا ستہرا ہوتا ہے تو لوگونکو اوسمیں آنیکی رغبت اور ترددات اوسمیں بہت ہوتی ہے ؛ ع **وعن** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرٰهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَارٌ يَا اِبْرٰهِيْمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے یحیی بیٹے سعید کے سے تحقیق یحیی بن سعید نے سنا سعید بن مسیب سے کہتے تہے کہ تہے حضرت ابراہیم دوست رحمن کے اول آدمیونکے مہمانی کی مہمانکی یعنی رسم مہمانی کی اول اونسے شروع ہوئی اور اول لوگوں کی کہ ختنہ کیا اور اول لوگونکی کہ کترین لبیں اپنی اور اول لوگونکی کہ دیکہا بڑہاپا یعنی سفید بال پس کہا اے پروردگار میرے کیا ہے یہہ فرمایا پروردگار بزرگ و برتر نے کہ یہہ وقار ہے یعنی یہہ بڑہاپا باعث حلم و بوجہہ وقار کا ہے کہ سبکی لہو و لعب سے اور ارتکاب محاصی سے باز رکہتا ہے اے ابراہیم کہا حضرت ابراہیم نے کہ اے رب میرے زیادہ کر مجکو موجب وقار کے بڑہاپا یہہ نقل کی یہہ مالک نے **ف** اور ذکر کیا سیوطی نے پانچ چیزیں سوا اونکے جو اول حضرت ابراہیم سے شروع ہوئیں ناخن لینی مانگ نکالنی اور استرا لینا پائجامہ پہننا خضاب کرنا ساتہہ مہندی اور وسمہ کے خطبہ پڑہنا منبر پر جہاد کرنا روم میں مرتب کرنا لشکر کو جنگ میں میمنہ و میسرہ اور مقدمہ اور قلب و معانقہ کرنا ساتہہ لوگوں کی اور ثرید تیار کرنا ؛ ع **باب التصاویر** باب ہے بیچ بیان تصویروں کے **ف** تصاویر جمع ہے تصویر کی یعنی صورت بنانیکی اور مراد یہاں صورتیں جاندار و نکی ہیں کہ ہوں پردوں وغیرہ پر **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی طلحہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے اوس گہر میں کہ ہو اوسمیں کتا اور نہ اوس گہر میں کہ ہوں اوسمیں تصویریں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** لکہا ہے علماء نے کہ مراد وہ کتا ہے اور صورتیں ہیں کہ حرام ہے رکہنا اونکا اور جو کہ ایسے نہیں ہیں جیسے کتا پالیزی شکار کی یا حفاظت زراعت اور مواشی کی یا صورتیں کہ خوار و پامال ہوں بچہونوں وغیرہ میں تو اونکا مانع دخول ملائکہ سے نہیں اور یہہ حکم استعمال صورت کا ہے اور بنانا صورت جاندار کا مطلق حرام ہے خواہ بچہونے پر ہو یا درہم پر یا اور چیز پر اور بنانا صورت جاندار کا اشد حرام ہے اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سوا اونکے اور بے جان کی نہیں حرام اور بعضوں نے کہا کہ یہہ حکم عام ہے یعنی کتا اور صورت جاندار گہر میں مانع دخول ملائکہ سے ہیں مطلقا اگرچہ اون صورتونمیں ہوں کہ رکہنا اونکا حرام نہو اور مراد فرشتوں سے غیر اعمال لکہنے والے ہیں اور غیر محافظت کرنیوالے کہ جدے نہیں ہوتے آدمی سے کسی حال میں ؛ ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَّاجِمًا وَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اِنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے وہ نقل کرتے ہیں میمونہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ

علیہ سلم نی صبح کی ایک روز غمگین و خاموش اور فرمایا یعنی بیچ بیان سبب غمگینی کی حضرت میمونہ سی کہ البتہ سی ور ہو گیا اپنی لیجین یا آپ بطریق تعجب و تحیر کی فرمایا تحقیق
جبرئیل نی وعدہ کیا تہا مجسی ملاقات کرنیکا آجکی رات بیچ ملاقات کی مجسی خبردار ہو قسم خدا کی نہین خلاف وعدہ کیا جبرئیل نی مجسی کبہی یعنی پہلی اسکی پہر آیا بیچ دل
حضرت کی کتی کا بچہ کہ پڑا تہا نیچی خیمہ حضرت کی یعنی حضرت کی دل مین آیا کہ جبرئیل سبب اسی کتی کی نہین آئی پس حکم کیا حضرت نی واسطی کتی کی بچہ کی نکالنی کا پس نکالا گیا وہ پہر
لیا حضرت نی اپنی ہاتہہ مین پانی پس چہڑکا پانی اوسکی بیٹہنی کی جگہہ پس جبکہ شام ہوئی ملی حضرت سی جبرئیل پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق تمنی وعدہ کیا تہا مجسی ملنی کا شب
گذشتہ کا کہا کہ ہان لیکن ہم نہین داخل ہوتی اوس گہر مین کہ ہو اوسمین کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسدن پس حکم فرمایا ساتہہ قتل کرنی کتونکی
یہانتک کہ حکم کیا ساتہہ مارنی کتی باغ چہوٹی کی کہ اوسمین چندان احتیاج محافظت کی نہین ہی اور چہوڑ دیا بڑی باغونکی کتونکو کہ اونمین احتیاج محافظت کی بہت
ہوتی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ چہوڑتی تہی بیچ گہر مین کسی چیز کو کہ جسمین تصویرین ہون مگر توڑ ڈالتی تہی
اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** تصالیب جمع تصلیب کے ہی معنی بنانی صورت صلیب کے یعنی سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتی ہین بگمان اسکی کہ حضرت عیسی کو یہود
نی سولی پر کہینچا تہا یہہ شکل اوسکی ہی کہ وہ اسطرح کی ہوتی ہی + اور یہان مراد تصالیب سے مطلق تصویرین ہین ۱۲ ع **وعنہا** اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً
فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ
قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ
يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوْرَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی وسی عائشہ سی کہ تحقیق اوسنی خریدا ایک تکیہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس جبکہ دیکہا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیری رہے
دروازہ پر اور نہ آئی گہر مین پس پہچانی حضرت عائشہ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک مین ناخوشی یعنی بسبب اس تکیہ تصویردار کے کہا عائشہ نی پس کہا مینی یا
رسول اللہ پہرتی ہون مین مخالفت سی طرف خدا اللہ اور رسول اوسکیکی کیا گناہ کیا مینی کہ آپ گہر مین نہین آتی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا حال ہی اس
تکیہ کا اور کہانسی لائی تو اوسکو کہا عائشہ نی کہ کہا مینی خریدا مینی اسکو آپکی لیئی تا کہ بیٹہی آپ اسپر یعنی کبہی اور تکیہ لگائی اسپر یعنی کبہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
تحقیق صورت بنانیوالی عذاب کیئی جاوینگی دن قیامت کی اور کہا جاویگا اونکو کہ زندہ کرو اوس چیز کو کہ بنایا تہا تمنی اور فرمایا کہ تحقیق وہ گہر کہ اوسمین صورت ہی
نہین داخل ہوتی اوسمین فرشتی یعنی اور اسیطرح نہین داخل ہوتی اوسمین انبیا اور اولیا نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **وعنہا** اَنَّهَا كَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ
عَلٰى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق اونہوں نے ڈالا اپنی شہ نشین پر پردہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس پہاڑ ڈالا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس
بنائی حضرت عائشہ نی اوسکی دو تکیی پس تہی وہ دونون گہر مین بیٹہتی تہی اونپر تکیہ لگا کر نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یہہ حدیث ظاہر مین منافات رکہتی ہی
ساتہہ حدیث پہلی کی اسلیئی کہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ کی مانع ہی دخول ملائکہ سی اگرچہ حرام نہو پس کہنا ان دونون تکیونکا گہر مین کیونکر ہوا جواب
اوسکا یہہ ہی کہ یہہ تصویرین حرام یعنی جاندار کی تہین اور پہاڑنا پردہ کا سبب اسکے تہا کہ حدیث مابعد مین آتا ہی کہ خدا تعالی نی نہین فرمایا ہی پتہر او مٹی کو کپڑی
پہنائین ہم اور اگر تصویرین حرام ہی تہین تو سر اونکی تکیہ کی بیچ مین کٹ گئی تہی اور بعضون نی کہا کہ معنی ہتک کی قطع اور مشاڑ النا اور صورتونکا کہتین اسمین
ع **وعنہا** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهٗ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ فَجَذَبَهٗ

حَتّٰی هَتَكَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَّكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک جہاد مین پس لیا مینی ایک کپڑا یعنی بعد تشریف لیجانی حضرت کی پس پردہ کیا مینی اوسکا دروازی پر پس جب آئی حضرت یعنی سفر سی پس دیکہا
پردہ پڑا ہوا پس کہینچا اوسکو یہانتک کہ پہاڑ ڈالا اوسکو پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ نی نہین حکم کیا ہمکو کہ پہناوین ہم کپڑی پتہر اور مٹی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
نمط ساتہہ زبر نون اور میم کی ایک قسم لطیف ہی فرش کی کہ ریشمی باریک موٹی ہین اوسمین اور اوسکو ہودج پر ڈالتی ہین اور پردہ بہی اوسکا بناتی ہین اور شاید کہ وہ معرب
نمد کا ہی اور حضرت عائشہ نی شاید کہ لٹکایا تہا اوسکو زینت کی لیئی پردہ کی لیئی اسلیئی عتاب ہوا اور پہاڑا اوسکو بعضون نی لکہا ہی کہ اوس نمط مین صورتین گہوڑونکی
تہین پس حضرت نی تلف کیا اور محو کیا اون صورتونکو لیکن سیاق حدیث یہہ چاہتا ہی کہ منع کرنا اور پہاڑنا اوسکا بسبب صورتونکی نہ تہا بلکہ بسبب کراہت لٹکانی در و دیوار کے
تہا ساتہہ کپڑی کی جیسیکہ کہا کہ پہر فرمایا الخ اور طیبی نی کہا کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی اسلیئی کہ نہونا امر الہی کا ساتہہ اوسکی دلالت نہی پر نہین کرتا اور حضرت نی جو پہاڑا اور
غصہ کیا سبب عظم شان اہل بیت کی اور تورع اور تقوی اونکی تہا اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ منع کیا جاوی لٹکانی دیوار وان وغیرہ سی اور دلالت کرتی ہی
اسپر کہ تغیر کری بری چیز کو ہاتہہ سی اور غصہ کری وقت دیکہنی اوسکی کی ع ح وَعَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ الَّذِیْنَ یُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت سخت لوگون مین سی
عذاب کی دن قیامت کی وہ لوگ ہونگی کہ مشابہت کرتی ہین ساتہہ پیدائش خدا تعالی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مشابہت کرتی ہین اپنی فعل کو ساتہہ
فعل الہی کی صورہ بنانی مین یا تقدیر کلام یہہ ہی کہ بناتی ہین وہ چیز کہ مشابہ ہوتی ہی مخلوق الہی کی یعنی تصویر کہا ابن ملک نی کہ اگر اعتقاد کری اسکا تو وہ کافر ہی
زیادہ کرتا ہی اللہ عذاب اوسکو بسبب زیادتی قبح کفر اوسکی اور الا یہہ حدیث محمول ہی تہدید پر ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ كَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِیْرَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی فرمایا اللہ تعالی نی اور کون ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ پیدا کری مانند پیدا کرنی
میری یعنی صورت بناوی مانند صورت بنانی میری اور یہہ حقیقت مین پیدا کرنا نہین ہی اوسنی اوسکی پیدا کیا ہوا خدا کا ہی صورت بناتا ہی اور گمان کرتا ہی کہ
مین بناتا ہی اگر یہان دعوی پیدا کرنیکا رکہتی ہین تو چاہئی کہ پیدا کرین ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا جو یعنی یہہ تخصیص بعد تعمیم ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سخت تر لوگونکی ازروی عذاب کے نزدیک اللہ کے مصور ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف یعنی جن لوگونپر کہ عذاب سخت ہوگا منجملہ اونکی یہہ بہی ہین بعضی علما نی لکہا ہی کہ یہہ وعید اوسکی حق مین ہی کہ صورتین بتونکی بناتی ہین واسطی عبادت کیی جاوین اور ایسا
شخص کافر ہی پس اگر عذاب سخت ہو دور نہین اور بعضون نی کہا جو بقصد مشابہت کی ساتہہ خدا تعالی کی صورت بناوی وہ بہی کافر ہی اور عذاب اوسپر سخت ہی اور جو کہ
بغیر اس قصد کی بناوی سو فاسق ہی نہ کافر اور حکم اوسکا حکم مرتکب تمام معاصی کا ہی اور اتفاق ہی اسپر کہ مراد تصویر حیوانات کی ہی نہ درختون اور مانند اونکی کی اور عرف مین
اطلاق مصور کا اول پر ہوتا ہی اور دوسری کو نقاش کہتی ہین اور مجاہد نی تصویر درخت باردار کو بہی مکروہ رکہا ہی اور محققین کے نزدیک تمام یہہ باب خالی کراہت سی نہین
اور داخل لہو و لعب لاحاصل کی ہی ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِی
النَّارِ یُجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَیُعَذِّبُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ
فِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا اونسی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہر صورت کہینچنی والا بیچ آگ
دوزخ کی ہی پیدا کیا جاویگا واسطی اوسکی بدلی ہر صورت کی کہ بنایا ہی اوسکو ایک شخص پس عذاب کریگا وہ شخص مصور کو دوزخ مین کہا ابن عباس نی پس اگر ہو تو

اور بنانیوالا صورت کا ایسا بنا صورت درختوں کی اور اون چیزوں کی کہ نہیں روح اونمین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ صورت بنانی گڑیونکی واسطے لڑکیون کی یعنی گڑیان رخصت ہے لیکن امام مالک نے مکروہ رکھا ہے خریدنا انکا مرد و نکو اور بعضون نے کہا اباحت اسکی منسوخ ہے

وعنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ان سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ جھوٹی کہے بات خواب کا کہ نہیں دیکھا یعنی جھوٹ بنالیوے تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ گرہ لگاوے درمیان دو جو کے اور ہرگز نہ کرسکیگا یہہ اور جو شخص کان لگاوے طرف بات ایک قوم کی حال آنکہ وہ قوم اوس شخص کے سننی کو ناخوش رکھتے ہون یا بھاگتے ہون وہ اوس سے ڈالا جاویگا اوسکے کان مین شیشہ روز قیامت کے اور جو شخص بناوے کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ پھونکے روح اوسمین اور نہین پھونک سکیگا وہ روح نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ہرگز نہ کرسکیگا یعنی اسکو عذاب کیا جاویگا اور کہینگے کہ دو جو ونکو آپس مین جوڑ اور ایک کردے اور جب نہ کرسکیگا تو پھر عذاب کرینگے پس اسیطرح عذاب مین رہیگا اور مناسبت میان فعل اوسکے کہ جھوٹا خواب بناتا ہے اور درمیان جو ونکی گرہ دینے کی یہہ ہے کہ جیسے اوسنے خواب کی جھوٹی جوڑلین وہ جو بھی جوڑے اور جھوٹا خواب بنانا اگرچہ ایک قسم جھوٹ کے ہے لیکن شدت عذاب اوسپر اس سبب سے ہے کہ وہ تعلق ساتھ عالم غیب کے ہے اور خواب سچا ایک جز ہے اجزای نبوت سے اور حکم وحی کا رکھتا ہے پس گویا حق تعالی پر جھوٹ باندھتا ہے اور اسمین شبہہ نہین کہ یہہ شدید ہے اقسام جھوٹ مین اور بعضون نے کہا کہ یہہ وعید اوس شخص کے حق مین ہے کہ دعوی نبوت یا ولایت کا کرے جیسے مضمون ہے کاذب کرتے ہین یعنی کہا کہ مینے خواب مین دیکھا ہے کہ اللہ تعالی نے مجھکو نبی کیا اور خبر دی مجھکو کہ فلانا مغفور ہے یا ملعون ہے وغیر ذالک یا حکم کیا مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اور ایسا حال آنکہ نہ دیکھا تھا کچھ اور ڈالا جاویگا شیشہ اوسکے کان مین یہہ وعید اوسکے حق مین ہے کہ سنے واسطے چغل خوری کے اور فساد پھیلانیکے بخلاف اسکے کہ سنے بات کسی کی اسلئے کہ منع کرے اوسکو فساد سے یا بچے اونکی شر سے ہو رع

وعن بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نردشیر کے پس گویا کہ رنگا ہاتھ اپنا بیچ گوشت سور اور لہو اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نردشیر نام ایک کھیل کا ہے نکالا ہوا شاپور بن اردشیر بن بابک کا کہ بادشاہوں فارس سے ہے اور رنگا ہاتھ اپنا یعنی گویا ہاتھ ہنا اونہوں نے اسکا لہو اور گوشت سور کے بیچ مین خاص کر انکو ذکر کیا تاکہ بہت بیزار ہو اس کھیل سے اور کھیلنا مطلق نرد سے خواہ جو سا ہو یا تختہ نرد یا اور کچھ حرام ہے سب علما کے نزدیک ۴

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ قَالَ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِیْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِی الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِی الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَاٰنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کہا آیا تھا مین تیرے پاس رات گذشتہ پس نہین منع کیا مجھکو گھر مین آنے سے کسی چیز نے مگر اسی نے کہ تھین دروازے پر تصویرین اور تھا گھر مین کپڑا رنگین منقش کہ اوسکا پردہ بنایا تھا بیچ اوسکے تصویرین اور تھا گھر مین کتا پس حکم کرو ساتھ کاٹنے سر تصویر کے کہ دروازے پر ہے یعنی دروازے کے پردے پر پس کاٹا جاوے سر اون صورتوں کا اور ہو جاوین مانند صورت درخت کے یعنی ہیئت شکل اون صورتونکی نہ رہے اور حکم کرو ساتھ کاٹا جاوے پردہ اور بنائے جاوین دو تکیے ڈالے گئے یعنی واسطے بیٹھنے اور تکیہ لگانیکے روندن میں آوین اور حکم کرو کتا نکالا جاوے گھر مین سے پس کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جو کچھ کہ جبرئیل نے کہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے نماز پڑھنی ...

میں کہ ہون آگی مصلی کی یا اوپر سر اوسکی کی یا داہنی یا بائیں یا اوسکی کپڑی پر تصویرین او بچھونی مین دو روایتیں ہین اور صحیح یہہ ہی کہ مکروہ نہیں بچھونے پر جبکہ سجدہ
کری تصویر پر وہ نیز اور یہہ اوس صورت میں ہی کہ وہ صورت بڑی کہ ظاہر ہون واسطی دیکہنی والون کی بغیر تکلف کی لیکن چہوٹی ہون یا سر اونکا مٹا ہو نہیں مضائقہ +ع
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج عنق من النار يوم القيمة لها عينان تبصران واذنان تسمعان
ولسان ينطق يقول اني وكلت بثلثة بكل جبار عنيد وكل من دعا مع الله الها اخر وبالمصورين
رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلی گی ایک گردن دوزخ مین سی دن قیامت کی یعنی
ایک ٹکڑا آگ کا بصورت گردن دراز کی نکلیگا کہ اوسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنی والی اور دو کان ہونگی سننی والی اور زبان بولنی والی کہیگی کہ تحقیق مین معین کی گئی ہون
واسطی تین شخصون کی یعنی متعین کیا ہی اللہ تعالی نی مجکو اسپر کہ داخل کرون انکو دوزخ مین اور عذاب کرون انکو ساتہہ فضیحت کے رو برو لوگون کی واسطی تکبر کرنیوالی
عناد کرنیوالی کی حق سی کہ حق کو قبول نہ کری اور واسطی ہر شخص کے کہ پکاری ساتہہ اللہ کی اور معبود کو اور واسطی تصویر کہینچنی والون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن**
ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله حرم الخمر والميسر والكوبة وقال كل مسكر حرام قيل
الكوبة الطبل رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی ابن عباس سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بیشک اللہ تعالی نی حرام کی یعنی آنحضرت کی
زبانی شراب و جوا اور کوبہ یعنی بجانا اوسکا اور فرمایا جو نشہ کی چیز ہی حرام ہی کہا گیا کوبہ طبل ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کوبہ کی معنون مین
تین قول ہین علما کی نرد یا بربط یا طبل جیسیکہ مصنف نی بعضی راویون حدیث کی سی نقل کیا اور طبل کے دوسری ہوتی ہین مانند ڈھولکی اور ڈھول وغیرہ کی اور یہان
طبل سی وہ طبل مراد ہی کہ لہو لعب کی لیے ہو نہ طبل غازیونکا +ح **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الخمر والميسر والكوبة و
الغبيراء والغبيراء شراب تعمله الحبشة من الذرة يقال له السكركة رواه ابو داود اور روایت ہی ابن عمر سی
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا شراب سی اور جوئی سی اور کوبہ سی اور غبیرا سی اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ بناتی ہین اوسکو حبشی حبشی سی کہا جاتا
ہی اوسکو سکرکہ نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** کہا جاتا ہی الخ یہہ تفسیر ابن عمر سی منقول ہی یا کسی اور ہی کی راوی سی ع **وعن** ابي موسى الاشعري ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله رواه احمد وابو داود اور روایت ہی ابی موسی
اشعری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہیلی ساتہہ نرد کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ کی اور رسول اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود
نی **ف** اسلیکی نرد کی کہیلنا قماری حقیقةً یا صورةً اور اوپر گذری چکا ہی مطلق نرد کی کہیلنا حرام ہی +ع **وعن** ابي هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم راى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة رواه احمد وابو داود وابن ماجة و
البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ پیچھی پڑ رہا ہی کبوتر کی
کہ کہیل مین اور اوڑانی مین مشغول ہو رہا ہی پس فرمایا کہ یہہ شیطان ہی پیچھی پڑ رہا ہی شیطانہ کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین
ف اس شخص کو شیطان فرمایا بسبب دور رہنی اوسکی حق سی اور مشغول ہونی اوسکی لا یعنی مین اور کبوتر کو شیطانہ اسلیی فرمایا کہ باعث بازی اور لہو لعب کے ہوئی اور
ذکر خدا اور کار دین و دنیا سی باز رکھا اسی معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہی اور کہا نووی نی کہ پالنا کبوترونکا واسطی انڈی بچی لینی کی یا واسطی ان بہلانیکی یا خط لیجانی
کے جائز ہی بلا کراہت اور اوڑانا اونکا مکروہ ہی +

الفصل الثالث فصل تیسری

عن سعيد بن ابي الحسن قال كنت عند ابن عباس
اذ جاءه رجل فقال يا ابن عباس اني رجل انما معيشتي من صنعة يدي واني اصنع هذه التصاوير
فقال ابن عباس لا احدثك الا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعته يقول

مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْهِ الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ فِیْهَا اَبَدًا فَرَبَی الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِیْدَةً وَّاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَیْحَكَ اِنْ اَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَیْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ رُوْحٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی سعید بن ابی الحسن تابعی سی کہ کہا تہا مین ابن عباس کے نزدیک ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص اور کہا کہ ای ابن عباس مین ایک شخص ہون کہ نہین زندگانی میری مگر پیشہ ہاتہ میری سی اور تحقیق مین بناتا ہون یہہ تصویرین یعنی کیا کرون شارع نی اس پیشہ کو حرام کیا اور مین سوای اسکی کوئی پیشہ جانتا نہین آیا مجکو بحکم ضرورت یہہ پیشہ جائز ہی یا نہین پس ابن عباس نے جب دیکہا کہ تعلق اسکا ساتہہ اس کام کی سخت ہی اور شاید منع کرنی سی باز نہ آوی روایت کی حدیث حضرت کے پس کہا ابن عباس نے نہین حدیث کرتا مین تجہی مگر وہ چیز کہ سنی ہی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ بناوی صورت پس بی شک اللہ عذاب کرنیوالا ہی اوسکو یہانتک کہ پہونکی اوسمین روح اور نہین پہونک سکی گا وہ روح اوسمین ہرگز پس سانس لیا اوس شخص نے سانس بڑا اور زرد ہوا چہرہ اوسکا یعنی بسبب سنی اس وعید کی پس کہا ابن عباس نے وای ہی تجکو اگر انکار کرتا ہی تو سب پیشون سی مگر یہہ کہ پیشہ کری تو مصوری کا پس لازم ہی تجپر تصویر کہینچنی ان درختونکی اور اوس چیز کی کہ نہین اوسمین روح نقل کی یہہ بخاری نے **ف** نہین پہونک سکی گا الخ یعنی پس لازم آیا کہ ہو عذاب اوسکو ہمیشہ اور یہہ محمول ہی وعید شدید پر یا برتقدیر حلال جاننی کی اور لفظ ویح بولا جاتا ہی از راہ رحم کی اوس شخص کے لیی کہ پڑی ہلاکت مین کہ نہ مستحق ہوا اوسکا جیسیکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ بخلاف لفظ ویل کی کہ وہ کہا جاتا ہی اوسکی لیی کہ مستحق ہو ہلاکت کا جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ویل للمطففین الخ ۱۲ مع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهٖ كَنِیْسَةً یُّقَالُ لَهَا مَارِیَةُ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِیْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جبکہ بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا بعضی بیویون حضرت کے نی کنیسہ کا کہ عبادت خانہ یہود و نصاری کو کہتی ہین معرب کنشت نام اس کنیسہ کا ماریہ تہا یعنی حضرت کی بیماری مین بیویان باتین واسطی مشغولی خاطر آپ کی کی کرتی تہین بعضی بیویون نی کہ ام سلمہ اور ام حبیبہ ہین ذکر کنیسہ کا کہ بیچ زمین حبشہ کی دیکہا تہا کیا جیسیکہ کہا اور تہین ام سلمہ اور ام حبیبہ گئین تہین بیچ زمین حبشہ کی مین یعنی اور وہان لوگ دین نصاری پر تہی پس ذکر کین اون دونون نی خوبیان کنیسہ کی اور تصویرین کہ اوسمین تہین پس اوٹہایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سر اپنا اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبشہ یا نصاری ہین جبکہ مرتا ہی اونمین سی کوئی مرد نیک بخت بناتی ہین اوسکی قبر پر مسجد پہر بناتی ہین اوپر سر قبر اوسکی کی مسجد یعنی عبادت خانہ کہ جسکو کنیسہ کہتی ہین پہر تصویرین بناتی ہین اوس مسجد مین یہہ تصویرین یعنی صلحا کی وہ لوگ بدترین خلق اللہ کی ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی بسبب بنانی مسجد کی قبر پر اور کہینچنی تصویرون کی اور نماز پڑہنی کی طرف قبر کی جیسی کہ اوسکی حدیثون مین آیا ہی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِیٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَیْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَّمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سخت ترین لوگونکا از روی عذاب کے دن قیامت کی وہ ہی کہ قتل کری نبی کو یا قتل کری اوسکو نبی یا قتل کری ایک کو ماں باپ اپنی مین سی اور مصور اور عالم کہ نہ منتفع ہو ساتہہ علم اپنی کی یعنی موافق علم اپنی کی عمل نہ کیا **ف** یا قتل کری اوسکو نبی یعنی جہاد مین چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ اسلیی کہ وہ ارادہ رکہتا تہا قتل نبی کا اور فی سبیل اللہ کی قید سی احتراز ہی اوس قتل سی کہ از راہ حد و قصاص کے ہو ۱۲ **وعن**

عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ اور روایت ہی علی سی کہ تحقیق وہ کہتی تہی کہ شطرنج جوا ہی عجمیونکا **ف** جوا ہی اُنکا حقیقۃً یا صورۃً اور شبہ ساتہہ اونکی ممنوع ہی **وعن** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ اور روایت ہی ابن شہاب سی کہ تحقیق ابوموسی اشعری نی کہا کہ نہین کہیلتا ساتہہ شطرنج کی مگر خطاکار **وعنه** اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اوسی ابن شہاب سی یہہ کہ وہ پوچہی گیی کہیلنی شطرنج کیسی پس کہا کہ یہہ کہیلنا ہی باطل مین سی اور نہین دوست رکہتا اللہ باطل کو نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ تحریمی ہی کہیلنا نرد کا اور شطرنج کا بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی کہیلی شطرنج یا نردشیر پس گویا کہ ڈبویا ہاتہہ اپنا سور کے لہو مین نہی اور جامع صغیر مین حدیث نقل کی گئی ہی کہ ملعون ہے وہ شخص کہ کہیلی شطرنج اور دیکہنی والا طرف شطرنج کی مانند کہانیوالی گوشت سور کے ہی اور بعضی کتابون مین جو امام شافعی سی جائز ہونا شطرنج کا ساتہہ کتنی ایک شرطونکی نقل کیا گیا ہی تو نصاب الاحتساب مین امام غزالی رحمہ سی نقل کیا ہی کہ امام شافعی کی نزدیک بہی یہہ مکروہ ہی پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا امام شافعی کی اول ہوگا پہر رجوع کی اونہون نی اوس سی اور درمختار وغیرہ مین لکہا ہی کہ مکروہ مین سب کہیل **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوْا اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آتی گہر ایک قوم کی انصار مین سی حالانکہ نزدیک اونکی گہر اور دون کی تہی یعنی وہان نجاتی پس گران ہوا اونپر آنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونکی گہر اور نہ آنا اونکی گہر پس عرض کیا اونہون نی یا رسول اللہ تشریف لاتے ہو فلانیکی گہر مین نہین تشریف لاتے ہو ہمارے گہر یعنی پس کیا قصہ ہی ہمیں فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین تمہارے گہر مین اسلیی نہین آتا کہ تمہارے گہر مین کتا ہی کہا اونہون نی کہ تحقیق اونکی گہر مین بلی ہی یعنی اور وہ بہی درندہ ہی مانند کتی کی پس کیا فرق ہی کتی اور بلی مین پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلی درندہ ہی نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** یعنی البتہ بلی درندہ ہی لیکن نجاست اور شیطنت نہین کہتی کہ مانع آنی فرشتون کی ہی بخلاف کتی کے کہ نجس ہی اور اوسمین شیطنت ہی کہ ساتہہ ملکیت کے رکہتی ہی اوسطرح انبیا اور طبیعت ملائکے مین فقط الحمد للہ رب العالمین کہ تمام ہوا جز تیسرا کتاب مظاہر حق کا وصلی اللہ علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

تم

فہرست جلد چہارم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوۃ المصابیح

فہرست تتمہ ربع رابع

الله نور السموات والارض مثل نوره کمشکوٰة فیها مصباح
نحمدک یا من جعل النجوم مصابیح ونصلی علی من کان حدیثه فی مشکوٰة صدور الصحابة کالمصابیح علی طبع الکتاب الشریف
مظاہر حق ترجمۂ مشکوٰة المصابیح للعالم الکامل تذکرة المتقدمین تکملة المتاخرین الذی یشار الیه بالبنان نائب
مظاہر حق
ربع رابع
رسول الرحمن رحبت الیه رکائب الاستفتا والاستفسار وانتهت الی جنابه یاسته الحدیث والفقه فی الاقطار وعظه
بلین القلوب القاسیه ومجلسته یجمع الجموع الدانیه والقاصیه مولانا المولوی محمد قطب الدین الدہلوی دامت برکاته
در مطبع ہاشمی واقع دہلی باہتمام محمد علی طبع گردید

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

کتاب الطب والرقی

یہہ کتاب ہی بیچ بیان طب کی اور منتروں کی **ف** طب ساتھہ زیر طکی مشہور ہی اور کہا سیوطی نی کہ طب مثلثۃ الطا ہی معنی علاج کرنی کی اور طب ساتھہ زیر طکی معنی سحر کی ہی آیا ہی اور مطبوب معنی مسحور کی اور طب جسمانی ہی اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتھہ حفظ صحت اور دفع مرض کی اور نفسانی علاج نفس کا ساتھہ ازالہ اخلاق ردیہ مہلکہ کی اور دوائیں ہیں دو قسم کی ہیں جسمیہ طبعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہی اور وہ چیز کہ حکم قرآن میں ہے اور آنحضرت علاج کرتی تہی امت کا ساتھہ طبعیہ کے بہی اور روحانیہ کی بہی اور رقی جمع رقیہ کی ہی معنی افسون کے کہ ہندی میں اوسکو منتر کہتی ہیں اور رقیہ ساتھہ قرآن اور اسما الٰہی کے جائز ہی بالاتفاق اور ساسوا اسکی اگر کلمات ایسی ہوں کہ معلوم ہوں معانی اونکی اور مخالف نہوں دین شریعت کی وہ بہی جائز ہیں الا جائز نہیں سو جو کچھہ کہ اہل عزایم اور تکسیر کرتی ہیں مثل حفظ ساعات وغیرہ کی مکروہ و حرام ہے نزدیک اہل دیانت اور تقوی کی کذا قال العلماء نوح **الفصل الاول** فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اوتارا اور نہیں پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی بیماری مگر کہ اوتاری اور پیدا کی واسطی اوسکی شفا یعنی علاج و دوا کہ شفا بخشتی ہے اوسی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برء باذن اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر بیماری کی دوا ہی پس جس وقت کہ پہنچ جاوے دوا بیماری کو اچہا ہو جاتا ہی ساتھہ حکم اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ساتھہ ارادہ اوسکی یہہ قید اسی لگائی تا کوئی یہہ گمان نکری کہ دوا مستقل ہی شفا میں اور تفسیر اسکی روایت حمیدی میں آئی ہی کہ نہیں کوئی بیماری مگر کہ اوسکی لیی دوا ہی پس جبکہ بیمار ہوتا ہی کوئی تو بہیجتا ہی اللہ تعالی ایک فرشتہ کہ اوسکی ساتھہ پردہ ہوتا ہی پس کرتا ہی وہ اوسکو درمیان بیماری اور دوا کی پس جو کچھہ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہیں واقع ہوتی بیماری پر پہر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اوسکی اچہی ہونیکا حکم کرتا ہی فرشتہ کو ساتھہ اوٹہالینی پردی کی پہر پیتا ہی مریض پس نفع دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکی انتہی اور اسمیں اشارہ

ہی طرف اسکی کہ دوا کرنی مستحب ہے اور یہی مذہب صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف رد اوس شخص کے کہ انکار کری دوا کرنی کا اور کہی ہر چیز
ساتھہ قضا وقدر کی ہی نہین حاجت دوا کرنی کی اور حجۃ جمہور کی یہہ حدیثین ہین اور اعتقاد کہتی ہین وہ یہہ کہ فاعل اللہ تعالی ہی ہے اور دوا کرنی بہی تقدیر الہی
سی ہی اور یہہ مانند امر کی ہی ساتھہ دعا کی اور قتال کفار کی باوجودیکہ اجل نہین تاخیر کرتی حاصل یہہ کہ رعایت اسباب کے ساتھہ دوا وغیرہ کی نہین منافی ہی
توکل کی جیسیکہ نہین منافی ہی دفع کرنا بہوک کا ساتھہ کہانی کی آنحضرت سید المتوکلین تہے وہ بہی دوا کرتی تہی ع **وعن** ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفاء فی ثلث فی شرطۃ محجم او شربۃ عسل او کیۃ بنار وانا انہی امتی
عن الکی رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفا بیچ تین چیزون کے
ہی بیچ لگانی سینگی پچہنی والیکی یا پینی شہد کی یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو یا بیچ داغنی کی ساتھہ آگ کی اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے
سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** محجم ساتھہ زیر میم اور جزم ح اور زبر جیم کی سینگی کو کہتی ہین اور یہان مراد وہ لوہا ہی کہ جسسی پچہنی دیتی ہین یعنی استرہ
اور شرط ساتھہ زبر شین کی پچہنی لگانی تا خون نکلی پس ترجمہ فی شرط محجم کا یہہ ہوا کہ بیچ پچہنی لگانی کی استرہ سی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی لکہا ہی
کہ علما نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی یعنی امراض مادی یا دموی ہین یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج اونکا ساتھہ
نکالنی خون کے ہی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج اونکا ساتھہ اسہال کی ہی پس ساتھہ شہد کے تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھہ داغنے آگ کی اشارہ کی وس حالت
پر کہ طبیب معالجہ سی عاجز آوین یعنی دفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باقی کہ منقطع نہین ہوتا مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ اسلیے کہا ہی کہ آخر الدواء الکی انتہی داغ
داغنی سی باوجود ہونی اسکی علاج اس سبب سے ہی کہ عرب عظیم الشان جانتے تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ وہ قطع کردیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغین نہین
تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تہا میان اونکی کہ آخر الدواء الکی پس نہی کی اوسی تا شرک خفی مین گرفتار ہون اونہین اس سے نہی ہے والا اگر داغی اور
امید شفا کی حق سی کہی تو جائز ہی اور بعضی کہتے ہین کہ نہی داغنی سی بیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنے جہان کہ داغنی مین خوف ہلاک و سرایت کا ہی ور جزم نفع کا
کا اور تفصیل کلام کی یہہ ہے کہ حدیثین بیچ مقدمہ داغنے کی مختلف آئے ہین بعضی دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی پر جیسی یہہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون
مین آیا ہی کہ دوست نہین رکہتا ہون مین داغنی کو اور کہین مدح اور ثنا آئی ہی اسکے ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثون کی علما نی لکہا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اوپر
جواز پر اور عدم محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مدح اور ثنا اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اوپر اولویت ترک اوسکی اور نہی محمول ہی اسپر کہ داغنا بطریق اختیار
کی ہو بلا سبب مرض کے یا بیچ دفع مرض کے احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہوسکتا ہو اور محمول ہی اسپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی ارتکاب اسکی سبب وقوع
ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی ہی اور بعضو نے کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیون کے تئین بسبب فساد زخم اور قطع عضو کی تہا اور صحت وہان یقینی
تہی اور حاصل یہہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمین بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ع **و**
عن جابر قال رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحلہ فکواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی
کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کے رگ ہفت اندام پر دن احزاب کے کہ اوسکو جنگ خندق بہی کہتی ہین پس داغ دیا اونکو پیغمبر خدا نی یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتہہ سی تا کہ
خون بند ہو جاے نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال رمی سعد بن معاذ فی اکحلہ فحسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ بمشقص
ثم ورمت فحسمہ الثانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سی کہ کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی
ہاتہہ سی ساتھہ پیکان تیر کے پہر سوج گیا ہاتہہ اونکا پس داغا اوسکو دوبارہ نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی ابی بن کعب طبیبا فقطع منہ عرقا ثم کواہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک

ابی بن کعب کے ایک طبیب کو پس کاٹی طبیب نے اونکی رگ پہر داغ دیا ابی کو اوس رگ پر نقل کی یہہ مسلم نے وعن ابي هريرة انه سمع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول في الحبة السوداء شفاء من كل داء الا السام قال ابن شهاب السام الموت
والحبة السوداء الشونيز متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اوسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی
ہر بیماری سی سوا سام کی کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نے کہ اگرچہ حدیث عام ہی کہ
کلونجی مین شفا ہی ہر بیماری سی ولیکن مخصوص ہی ساتہہ اون امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہین ایسی کہ وہ حار یابس ہی پس دفع کرتی ہی اون
امراض کو کہ ضد اسکی ہین اور بعضون نی کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا مین ساتہہ ترکیب کے اور کرمانی نی کہا کہ متعین ہی عموم بدلیل
استثنا کی اور سفر السعادت کی مصنف نی کہا کہ ایک جماعت اکابر سی بیچ تمام امراض کی معالجہ ساتہہ کلونجی کی کرتی تہی اور بعضی بیچ تمام امراض کی شہد
استعمال کیا کرتی تہی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض اونکی دفع ہوتی تہی وعن ابي سعيد الخدري قال جاء رجل الى النبي صلى
الله عليه وسلم فقال ان اخي استطلق بطنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسقه عسلا فسقاه ثم جاء
فقال سقيته فلم يزده الا استطلاقا فقال له ثلث مرات ثم جاء الرابعة فقال اسقه عسلا فقال لقد سقيته فلم يزده
الا استطلاقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدق الله وكذب بطن اخيك فسقاه فبرأ متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید
خدری سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بہائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلے آتی ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پلا
شہد پس پلایا اوسکو پہر آیا وہ اور کہا پلایا تہا مینی اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی مگر دست آنی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو تین بار یعنی
ہر بار فرمائی تہی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پہر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا مینی اور پیٹ اور زیادہ چلا پہر آیا چوتہی بار یعنی اور کہا کہ
زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نی پلا تو اوسکو شہد پس کہا اوسنی کہ تحقیق مینی پلایا اوسکو پس نہ زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پہر فرمایا آنحضرت
نی کہ سچ کہا اللہ نی اور جہوٹا ہی پیٹ بہائی تیری کا پہر پلایا اوسنی بہائی کو شہد پس اچہا ہو گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پلایا اوسکو شہد یعنی
شہد ملا ہوا پانی مین اور حضرت علی سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کرے اپنی بیوی سی کچہہ دیوی اوسکو اپنی مہر مین سے پہر خرید کری اوسکا شہد اور
مینہہ کی پانی مین ملا کر پیوی پاویگا شفا با برکت آور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیۃ مین فیہ شفاء للناس یا یہہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہہ شہد پیوی گا تو اسکی
پیٹ کو آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جہوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتی ہین کذب کے جگہہ خطا کی جیسیکہ کذب سمعہ جہوٹ کہا
کان اسکی نی یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت اوس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہیے کہ لوگون کو یہہ حکم فرمانی آنحضرت کی ساتہہ پینی شہد کی اس مادہ مین توقف و
حیرت ہی یعنی شہد مسہل اور چلانیوالا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتہہ پلانی اوسکی بیچ دفع پیٹ چلنی کی مخالف مذہب اطبا کی ہوا ایسی کہ ہر بار کہ شہد پلایا پیٹ
چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعا آنحضرت کی اور ظہور معجزہ اونکی ہو بیچ مادہ خاص کی پس اور مواد کو اسپر قیاس نہین کر سکتی اور یہہ ہے
اگرچہ ایک روش نیک سے اہل ایمان کی لیے ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتہہ پلانی شہد کی اس مادہ مین موافق مذہب طب
کی ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی ایسی کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلاء مادہ فاسد کی تہا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی اور اخراج
مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب طب کی ہی آور صاحب سفر السعادت نی کہا کہ طب نبوی ساتہہ طب اطبا کی نسبت نہین رکہتی ایسی کہ طب نبوی متیقن الفلاح
ہی ایسی کہ صادر ہی وحی الہی سی اور قلب نبوت اور کمال عقل سی اور طب غیر اونکی نکالی گئی ہی ظن اور تجربہ سی کہ مظنہ خطا کا ہی اوسمین اور جو کوئی کہ
ساتہہ طب نبوی کی کہ متیقن الفلاح ہی منتفع نہو بالیقین جاننا چاہیے کہ نقصان ایمان اوسکی سی ہی اور جو کوئی اوسکو ساتہہ قبول و صدق اعتقاد

پاک کی عمل مین لاوی البتہ اوسنی منتفع ہو جیسیکہ قرآن کریم کہ شفا ہی سینون اور دلون کی ہی جو کوئی اوسکو ساتہہ اخلاص و قبول کی نہ سیکہی
سبب زیادتی مرض اور وبال حال اوسکیکا ہوتا ہی اسلیے بعضون نی کذب پیٹ اوسکیکو اوپر عدم صدق نیت اور عدم خلوص اعتقاد
اوسکیکے حمل کیا ہی فافہم وباللہ التوفیق ٭ ع نرح ٭ **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہٖ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتہہ اوسکی بہتری ہوئی سینگی کہچوانا اور استعمال کرنا
قسط بحری یعنی کٹ کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفساء دہوتی لیتی ہین اوسکی اور
جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہر ون کی اور تحریک کرتی ہی شہوۃ جماع کو اور اسکے پینی سی
پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین اور چوتہی دن کی تپ کو بہی نفع کرتی ہی اور اسکی لگانی سی چہائیان اور چہیپ جاتی رہتی
ہی اور دہونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوای انکی منافع اسمین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین اسلیے
اوسکو افضل دواون کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ اور بحری افضل
ہی ہندی سی اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ٭ ح ٭ **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتہہ دبانی کی ہاتہہ سی یا کپڑی سی بیماری حلق کیکو اور
لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کی حلق مین پیدا ہوتی ہی جوش
خون سی دائیان اسکی دفع کی لیے لڑکی کی تالو کو انگہوٹہی سی دباتی ہین اور اوس مین سی خون سیاہ نکلتا ہی اسی منع
فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کر کر ناک مین ٹپکاوی کہ ہو سکو سعوط کہتی ہین پس وہ پانی
عذرہ پر پہنچکر اوسکو دفع کری گا اور کٹ حار یابس ہی اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنی کو ساتہہ کٹ کی تعجب کرتے
ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکونکو حرارت سی ہوتا ہی خصوصًا نواح حجاز مین کہ حار ہی اور علماء اوسکا جواب یہہ
دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتہہ کٹ کی مفید ہوتا ہی اوسکو اسلیے کہ کٹ مجفف
اور مقوی عضو ہی اور کبہی نفع دوا کا بالخاصیت بہی ہوتا ہی یا آنکہ ہو سکتا ہی کہ یہہ معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیسے ہو واللہ اعلم ٭ ح ٭ **وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ**
اَوْلَادَکُنَّ بِہٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْہِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ
مِنْہَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام قیس سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتہہ اس دبانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال
کرنا عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیے کہ اسمین سات بیماریون کی شفا ہی ایک ان سات مین سی ذات الجنب ہی سعوط کی جاوی عذرہ
سے یعنی عذرہ کی دفع کی لیے ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہہ مین باچہہ کی طرف سی ٹپکائی جاوے
ذات الجنب سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانیکو اونگلی سی بسبب عذرہ کے

تہی کی اوسی حدیث سابق مین اور یہان بہی بطریق انکار کی فرمایا کسو اسطی دبانی ہو حلق لڑکون کے اور معنی علاق کی وہی ہین جو غمز
کی مذکور ہوئی اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہی ساتہہ زیر ہمزہ کی اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ روایت اولی اور اصوب ہی
اور معنی اعلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل یہہ کہ نہ دباو اپنی اولاد کی حلق ساتہہ اونگلی کی بیماری مذکور مین اور عود ہندی
اسمین تصریح ہی ساتہہ اسکی کہ مراد قسط بحری سی یہہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسیکہ
تفسیر کیا ہی اوسکو بعضون نی ساتہہ عود ہندی کی اور نافع دونون مین لیکن بحری کا نفع غالب ہے اور ذات الجنب ورم حار ہی
نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سی ہی اور یہان مراد ذات الجنب سی ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہوتی ہین نواحی پہلو مین اسلیے
کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سات بیماریون مین سی دو کو بیان فرمایا اور پانچ سی سکوت
کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تہی اوسوقت اور شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ قسط
سات بیماریونسی زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہہ سب بیماریون کو مفید ہی جیسیکہ بعض النسی او پر مذکور ہوئین شاید کہ سات کو بہت
نفع کرتی ہو اسلیے انکو ذکر فرمایا اور بعضون نی کہا مراد سات سی کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق
سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی ؛ ح ع ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی اور رافع بن خدیج سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تپ بہاپ ہی جہنم کی پس ٹہنڈا کرو
اوسکو ساتہہ پانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتہہ آگ
دوزخ کی یعنی نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کی نزدیک محمول حقیقت پر ہی جیسیکہ باب مواقیت الصلوۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف
کی اثر بہاپ دوزخ کا ہی پس ہوسکتا ہی کہ حرارت تپ کی بہی اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینی
والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی بسبب گرمی آفتاب کی یا حرکت یا غضب یا مانند انکی اوسکو ٹہنڈک پانی کی مفید ہوتے
ہے یعنی پانی بدن پر ڈالنی سی فائدہ ہوتا ہی یا مراد ٹہنڈا کرنی سی استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا پانی ملاکر یا سرد
ٹہنڈا کرنی سی یہہ ہی کہ سرد پانی پلاوی اوسکی برکت سی خدا تعالی تپ کے دور کردی کا ؛ ح ؛ مولانا عن الشروح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ
رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا اوندیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ افسون کرنی کی چشم زخم سے
اور ڈنک سی اور بیماری نملہ کیسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد افسون سی دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطی طلب شفاء
کی اور دعائین نظر کی ابتداء کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سی یعنی ڈنک زہر دار سی اور مراد ساتہہ اسکی ڈنک
بچہو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسیکی حکم مین ہی اور نملہ کہتی ہین چیونٹی کو اور یہان مراد ایک بیماری ہی کہ پہنسیان پہلو
وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اوسکو ساتہہ چیونٹی کی بسبب انتشار اوسکیکی اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین
اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ افسون ان مین اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور
بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہی افسون مگر ان تین چیزون مین اسمین بہی ہی تاویل ہی یا یہہ کہ اول

افسون سی منع فرمایا تہا بسبب الفاظ جاہلیت کی بعد ازان رخصت ہوئی ہوان تین چیزون مین بسبب اہتمام شان انکی کی اور کمال نفع لوگون کی ساتہہ اسکی بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق واللہ اعلم ❊ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منتر پڑہوا وین ہم لوگ سی نظر کی یہہ نقل کی بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِي صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی ام سلمہ کی گہر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکی چہرہ مین سفعہ یعنی زردی تہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منتر پڑہواو واسطی اسکی پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر حدیث سی نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی ولیکن شارحون نے اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر انکی تیز تر بہال سی ہی ❊ ح ❊ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَأَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بِهَا بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منترون سی پس آئی اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تہی پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑہتی ہین ہم اوسکو ڈنک مارنی بچہو کی سی اور آپنی منع فرمایا ہی منترون سی پہر عرض کیا اونہون نی وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا معلوم کرین کہ درست ہی یہہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکہتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکی تم مین سی یہہ کہ نفع پہنچاوی اپنی بہائی مسلمان کو پس چاہیی کہ نفع پہنچاوی اوسکو یعنی جس طرح کہ ہو خواہ منتر ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ❊ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا تہی ہم پڑہتی منتر بیچ جاہلیت کی پس عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتی ہین آپ اسمین پس فرمایا بیان کرو روبرو میری منتر اپنی نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اسمین شرک نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی اسمین اسمار جن و شیاطین کی ہون اور معانی اوسکیسی کفر لازم نہ آوی اسلیی کہ کہا ہی علمار نے کہ جن الفاظ کی معانی معلوم نہون افسون ساتہہ اونکی نہ کرنا چاہیی مگر آنکہ بنقل صحیح شارع سی آیا ہو اور جن بسبب عداوت کی کہ بالطبع ساتہہ انسان کی رکہتی ہین شیاطین کی دوست ہین پس جبکہ پڑہی جاتی ہین افسون ساتہہ اسمار شیاطین کی قبول کرتی ہین خبات اون کو اور نکل جاتے ہین جگہہ اپنی سی اور اسیطرح سانپ کے کاٹی ہوئے کو بہی کبہی اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ ❊

کے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑہا جاتا ہی اوسپر افسون ساتہہ ناموں شیاطین کی توسیلان کرتا ہی زہر اوسکا بدن انسان سی اور دفع
ہو جاتا ہی اوس سی پس اجماع ہی علماء امت کا اسپر کہ مکروہ ہی افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء و صفات اسکیکی اور
بزرگترین افسونونکا قرآن عظیم ہی اور افضل سورۂ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیت الکرسی اور وہ آیتین کہ مشتمل ہین اوپر
معنے پناہ چاہنی کی اور تعویذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوئی ہین اور کتب احادیث مین
مذکور ہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کیسی کی نظر اپنی مال پر یا فرزند
پر کہ جو اوسکو خوش لگتا ہی پڑی چاہیی کہ کہی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سی کہ دیکھا
اونہون نی ایک لڑکی خوب صورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گڑہا تہوڑی اسکیکا تا نظر اوسکو نہ لگی اور افسونون مشہورہ سے
آیات شفاء ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکھا مینی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مینی آپ کی جناب مین بیٹی کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو
آیات شفاء سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مینی قرآن مین آیات شفا کو پس پایا مین مینی چہہ جگہہ کہ وہ یہہ ہین
ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن
ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء پس لکہا مینی ان آیات کو اور
پانی مین دہو کر پلایا مین اوسکو پس شفا پائی اوسنی فی الحال گویا بند اوسکی پاؤن سی کہو لا گیا کذا فی المواہب اللدنیہ
اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سناد ابو القاسم قشیری کی لایا ہی اور دیکھنا اللہ تعالی کا خواب مین
ذکر کیا ہی اور پڑہنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکہنا انکا چینی کی باسن مین اور دہو کر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا
ہے اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکہا مینی بہت مشائخ کو کہ لکہتی ہتی ان آیات کو واسطی بیماری کی رہا
یہہ کہ یہہ مذکورات کہ اجزاء آیات ہین انہین کو لکہی یا تمام آیتین جو کہ کچہہ دیکہا گیا ہی لکہنا انہین اجزاء کا ہی واللہ اعلم

ش ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ
الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑہنی والی تقدیر
سی تو بڑہ جاتی اوس سی نظر اور جسوقت کہ طلب ہونی کی کیی جاؤ تم پس دہو نقل کی یہہ مسلم نی ف نظر حق ہی یعنی
کارگر جانا نظر کا آدمی ہین اور ہر چیز مین کہ اچہا جان کر نظر کری ثابت و واقع ہی ساتہہ تقدیر الہی کی اور حق تعالے
نے یہہ خاصیت بعضون مین رکہی ہی مانند سحر کی اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک او چیز کا کیا ہی اور بڑہنی والی یعنی
اگر کوئی چیز پیش دستی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر نظر اور متغیر کر دیتی اوسکو اور یہہ مبالغہ
ہی بیچ شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکیکی اشیاء مین اور طلب دہونی کی کیی جاؤ لئے عادت تہی لوگون کی
کہ نظر لگانی والی کی ہاتہہ پاؤن اور ازار کی نیچی سی دہوتی تہی اور وہ پانی ڈالتی تہی اسپر کہ جسکو نظر لگتی تہی اور
اوسکو سبب شفا کا جانتی تہی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور ادنی فائدہ اسمین یہہ ہی کہ وہم دفع ہو جاتا ہی اور ظہور

السں

اس دہونی کا فصل دوسری کی اخیر مین آویگا اور جمہور علماء اہل حق اسپر ہین کہ تاثیر نظر کی ثابت ہی نفوس و اموال وغیرہ مین اور بعضی لوگ معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہین جیسی تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کہتی ہین کہ جو چیز مقدر نہین ہے ہونی والی ہی کسی اور چیز کو دخل نہین وسمین اور یہہ نہین جانتے کہ تقدیر منافات ساتہہ عالم اسباب کے نہین رکہتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سے ہی کہ یہہ خاصیت اللہ تعالی نے اسمین رکہدی ہی اور اسکو سبب کیا ہی اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہی اور جب شارع نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہی علماء نے بیچ کیفیت نظر کی کہ کیونکر لگتی ہی اور ضرر پہنچاتی ہی بعضی نظر لگانی والون سی منقول ہی کہ کہا اونہون نے کہ جب ہم دیکہتی ہین کسی چیز کو اچہا جان کر تو ایک حرارت پاتی ہین ہم کہ آنکہہ سی نکلی اور بعضون نے کہا کہ نظر لگانی والی کی آنکہہ سی قوت سمیہ منبعث ہوتی ہی اور متکیف ہوتی ہی ساتہہ اوسکی ہوا اور پہنچتی ہی نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہی فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ افعی سی پہنچتا ہی یعنی بعضی افعی ایسی ہوتی ہی کہ بمجرد نظر کرنی کی زہر پہنچتا ہی اور ہلاک کرتا ہی حاصل یہہ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانی والی سی جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع کہ بچاؤ اوسکا کری درمیان مین نہو تو پہنچتی ہی اور کارگر ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع درمیان مین ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سی ہی تو نہین پہنچتی اور نہین نفوذ کرتی ہی اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانی والی ہی کی طرف پلٹیائی ہی مانند تیر معکوس کی بر تقدیر سختی سپر کی اور جیسیکہ بعضون مین قوت اور خاصیت نظر کی رکہی ہی نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اوسکا بہی دیا ہی ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن اُسامةَ بنِ شَرِيكٍ قال قالوا يا رسولَ اللهِ أفَنَتَداوى قال نعم يا عبادَ اللهِ تَداوَوا فإنَّ اللهَ لم يَضَعْ داءً إلّا وَضَعَ له شِفاءً غيرَ داءٍ واحدٍ الهَرَمُ رواه أحمد والترمذي وأبو داود روایت ہی اسامہ بن شریک سی کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا کہ ہان ای بندو اللہ کی دوا کرو واسطی کہ تحقیق اللہ تعالی نے نہین رکہی ہی کوئی بیماری مگر کہ معین کی ہے اوسکی لیے شفا سوای ایک بیماری کی کہ وہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** ای بندو اللہ کی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ دوا کرنی نہین منافی ہی عبودیت و توکل کی لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہی کو جانو اور دوا کو نرا سبب شفا ۱۲ ع

وعن عُقبةَ بنِ عامرٍ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لا تُكرِهوا مرضاكم على الطعامِ فإنَّ اللهَ يُطعِمُهم ويَسقيهم رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديثٌ غريبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زبردستی کیا کرو اپنی بیمارون کو کہانا کہلانی پر اسلیے کہ اللہ تعالی کہانا کہلاتا ہی اونکو اور پلاتا ہی اونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** کہانا کہلانی پر یعنی کہلانی پلانی پر اور انہین کے حکم مین ہے دوا اور خیر حدیث کی یہہ معنی ہین کہ قوت بخشتا ہی اللہ تعالی اور مدد کرتا ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ فائدہ دیتی ہی مثل فائدی کہانی اور پینی کی اور زندہ رہنا اوسکا ہونی ساتہہ قدرت الہی کی ہی نہ ساتہہ کہانی پینی کی حاصل یہہ کہ نفس ایسے چیز مین مشغول ہی کہ احتیاج طعام کی نہین رکہتا اور اگر ساتہہ جریان عادت کی کوئی سبب واسطے بقار کی چاہیے تو رطوبت بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اوسکو کری کافی ہی ۱۲ ح

وعن أنسٍ أنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم كَوى أسعدَ بنَ زُرارةَ من الشَّوكةِ رواه الترمذي وقال هذا حديثٌ غريبٌ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** داغ دیا یعنی اپنی ہاتہہ سی یا کسیکو حکم کیا داغنی کا اور یہہ نہین معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیے داغ کہان دیا ۱۲ ع ح

وعن زيدِ بنِ أرقمَ قال أمَرَنا رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أن نَتَداوى من ذاتِ الجَنبِ بالقُسطِ البحريِّ والزَّيتِ رواه الترمذي

اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ دوا کرین ہم بیماری ذات الجنب کیلیی ساتھہ قسط بحری کی یعنی کٹ کی اور تیل زیت کی یعنی ساتھہ کہانی یا لگانی اوسکی کی یا دونون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنه** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی وصف کرتی زیت اور ورس کی واسطی علاج ذات الجنب کے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ورس ساتھہ زبر واو اور جزم ری کی نام ایک گہانس کا ہی کہ زرد ہوتی ہی مانند زعفران کی اوس سی رنگتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ علاج ذات الجنب کا ساتھہ انکی بطریق لدود کی یعنی ٹپکانی کی منہ مین ہوگا بنرح **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اسما بنتی عمیس کی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پوچہا انسی کہ ساتھہ کس چیز کی جلاب لیتی ہو تم کہا ساتھہ شبرم کی فرمایا گرم درم ہی کہا اسما نی پہر جلاب لیا مینی ساتھہ سنا کی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی اوسمین شفا موت سی توالبتہ ہوتی بیچ سنا کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** شبرم نام ایک گہانس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ دانہ ہی جو مثل دیکر پانی اوسکا پیتی ہین اور لفظ حار حار دونون ساتھہ ح مہملہ اور تشدید ری کی ہین اکثر صحیح نسخون مین اور اصول معتمدہ مین اور بعضون نی دوسری لفظ کو ساتھہ جیم کی ضبط کیا ہی قبیلہ اتباع سی اور اتباع یہہ ہی کہ ایک لفظ مہمل بعد لفظ موضوع کی مناسب ہوتا ہی لاتی ہین واسطی مبالغہ کی جیسی جاد رواد اور یہہ تقدیر معنی یہہ ہین کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حار درجہ چہارم مین ہی اور اطبا نی منع کیا ہی اوسکی استعمال سی بسبب زیادہ مسہل ہونی اسکی کی اور اخیر جملہ مین مبالغہ ہی بیچ تعریف سنا کی کہ شفا دیتی ہی امراض کثیرہ سی اور افضل تکی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ اصلا اسمین خوف ضرر کا نہین اور قریب باعتدال ہی اور حار ہی درجہ اول مین اور اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو اور جملہ خاصیتون اسکی سی یہہ ہی کہ نفع کرتی ہی وسواس سوداوی کو بنرح **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطی ہر بیماری کی دوا پس دوا کرو ولیکن نہ دوا کرو ساتھہ حرام کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ساتھہ حرام کی یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکیکی کہ جو حرام ہین دوا انکی اور بیچ نہی کی دوا کرنی سی ساتھہ حرام چیزون کی مطلق اور ساتھہ شراب کی علی الخصوص حدیثین متعدد آئی ہین ابن مسعود سی روایت ہی کہ خدا تعالی نی نہین کی شفا تمہاری اون چیزون مین کہ حرام کی ہین تمپر اور جب طارق جعفی نی سوال کیا آنحضرت سی شراب کی بنانی کا منع فرمایا اونکو اونہون نی کہا کہ دوا کی لیی بناتا ہون مین فرمایا وہ دوا نہین ہی بلکہ دکہہ ہی اور فرمایا من تداوی بالخمر فلا شفاہ اللہ اور بعضی روایات فقیہہ مین آیا ہی کہ اگر اطبا حاذق اتفاق کرین کہ اس بیماری کی سوای اسکی دوا نہین ہی جائز ہی دوا کرنی ساتہہ اوسکی ولیکن وجود حاذقون کا اور اتفاق اونکا اوپر انحصار دوا کی ایک چیز مین متعذر ہی بنرح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوا خبیث سی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی دوا نجس اور حرام کی استعمال سی منع فرمایا مراد خبیث سی دوا بدمزہ بدبو ہی کہ طبیعت اوسکی استعمال سی متنفر ہووی یہہ خوب نہین کہ نفع اوسمین کمتر ہوتا ہی بسبب نہ قبول کرنی

طبیعت کی اور اس تقدیر پر بہی تنزیہی ہوگی ؛ ح ؛ وَعَنْ سَلْمٰی خَادِمَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا کَانَ اَحَدٌ یَشْتَکِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِیْ رَاْسِهٖ اِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِیْ رِجْلَیْهِ اِلَّا قَالَ اخْتَضِبْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سلمہ خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کہ کہا نہیں کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بیماری کا بیچ سر اپنی کی یعنی اس بیماری کا کہ ہوتی کثرت خون سے مگر فرماتی پہری ہوئی سینگی کہچواؤ اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پاوں اپنی کی یعنی اوس درد کا کہ بسبب حرارہ کی ہو تا مگر فرماتی مہندی لگاؤ اونکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف یہہ حدیث مطلق شامل ہی مردوں اور عورتوں کو لیکن لائق یہہ ہی کہ اکتفا کری مرد ساتہہ مہندی لگانی کی تلوں پر اور پرہیز کری ناخونوں پر لگانی سی واسطی احتراز کرنی کی مشابہت عورتوں کسی حتی الامکان ؛ ع ؛ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا کَانَ یَکُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَلَا نَکْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَیْهَا الْحِنَّاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی سلمی سے کہ کہا نہ پہنچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چہری یا مانند اسکا اور نہ زخم پتہر یا کانٹی کا مگر فرماتی مجکو یہہ کہ رکہوں اوسپر مہندی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیی کہ مہندی کی برودت سی تخفیف ہو جاتی ہی بیچ حرارۃ اور الم زخم کی ؛ ع ؛ وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَحْتَجِمُ عَلٰی هَامَتِهٖ وَبَیْنَ کَتِفَیْهِ وَهُوَ یَقُوْلُ مَنْ اَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا یَضُرُّهٗ اَنْ لَّا یَتَدَاوٰی بِشَیْءٍ لِشَیْءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہری ہوئی سینگی کہچواتی تہی اپنی سر مبارک پر اور درمیان دونوں مونڈہوں اپنی کی اور فرماتی جو شخص کہ نکالی بعض ان خونوں میں سے بس نہیں ضرر کرتا اوسکو یہہ کہ نہ دوا کری کچہہ واسطی کسی بیماری کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف اپنی سر مبارک پر الخ احتمال ہی کہ کبہی سر پر سینگی کہچواتی ہوں اور کبہی درمیان میں مونڈہوں کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ دونو جای کہچواتی ہوں اکٹہی اور خونوں میں سے ظاہر یہہ ہے کہ مراد خون ان اعضاء مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اوسکی نکالنی کی ؛ ع ؛ ح ؛ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰی وَرِکِهٖ مِنْ وَثْءٍ کَانَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی کہچوائی یعنی بہری ہوئی اپنی کولی پر بسبب موچ کی کہ آئی تہی حضرت کی پاؤں مبارک میں نقل کی یہہ ابوداود نی ف وثی ساتہہ زبر واو اور جزم ث اور ہمزہ کی درد اور ضرب کہ پہنچی عضو کو بغیر اسکی کہ ٹوٹ جاوی ؛ ع ؛ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ یَمُرَّ عَلٰی مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ مُرْ اُمَّتَکَ بِالْحِجَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبروں شب معراج کسی یہہ کہ نہیں گذری اوپر کسی جماعت کی فرشتوں میں سے مگر کہ حکم کیا اونہوں نی حضرت کو یعنی پہنچایا اونکو حکم الہی کہ حکم کر اپنی امت کو ساتہہ پچہنوں کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف پچہنوں کی فضیلت کا سبب یہہ ہی کہ پچہنی خون کو نواحی جلد سی اخراج کرتی ہیں اور سب اطبا اس کی قائل ہیں اسکی کہ بلاد گرم میں پچہنی افضل ہیں فصد سے اسلیی کہ خون اونکا رقیق ہو ریختہ ہوتا ہی اور اوپر سطح بدن کی آجاتا ہی اور پچہنوں ہی باہر نکلتا ہے نہ فصد سے اور مراد امت سے وہ عرب ہیں کہ اوسوقت میں موجود تہی یا مراد امت سے قوم حضرت کی ہی یا مراد امت سے عام ہیں کہ جنکو حاجت پڑے خون نکلوانیکی حضرت صلعم کی امت میں سے ؛ ح ؛ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِیْبًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ یَجْعَلُهَا فِیْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان سے یہہ کہ تحقیق ایک طبیب نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ڈالنی مینڈک کسی دوا میں کی درست ہے یا نہیں پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل

اسکیسی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** قتل کرنی اوسکیسی یعنی اور ڈالنی اوسکی سی دوا مین اور بسبب اسکے حاصل ہوتی ہی مطابقۃ درمیان سوال و جواب کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ جامع مین آئی ہی نہی عن قتل الصفدع للدواء کہا قاضی نے شاید کہ حضرت نی منع کیا مارنی مینڈک کے سی اسلئے کہ نہین مناسب جانی دوا کرنی ساتہہ اوسکی یا تو اوسکی نجاست و حرمت کی لیی کیونکہ نہین جائز ہی دوا کرنی ساتہہ حرام چیزون کی یا واسطی کراہت طبع کی اور تنفر کی اوسی یا اسلیے کہ دیکہی حضرت نی اوسمین مضرۃ زیادہ اوس چیز سی کہ دیکہی طبیب نے اسمین منفعت ہرع **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاھل رواہ ابوداود وزاد الترمذی وابن ماجۃ وکان یحتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگی بہری ہوئی کہچواتی بیچ دو رگون کی کہ دونو طرف گردن کی ہین اور درمیان مونڈہون کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نی یہہ عبارت اور تہی حضرت سینگی کہچواتی سترہوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستحب الحجامۃ لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی پچہنی لینی سترہوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاء من کل داء رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچواوی سترہوین اور انیسوین اور اکیسوین کو ہوتی ہی شفا ہر بیماری سی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** کبشۃ بنت ابی بکرۃ ان اباھا کان ینھی اھلہ عن الحجامۃ یوم الثلثاء ویزعم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الثلثاء یوم الدم وفیہ ساعۃ لا یرقاء رواہ ابوداود اور روایت ہی کبشہ بیٹی ابی بکر کیسی یہہ کہ تحقیق اونکی باپ تہی منع کرتی اپنی گہر کی لوگون کو سینگی کہچوانی سی منگل کی دن اور نقل کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہی یعنی غلبہ خون کا اسمین ایک ساعت ہی کہ نہین تہمتا خون یعنی پس اگر اس روز مین خون لیوی شاید کہ موافق اس ساعت کی پڑے اور ہلاک ہو جاوے نہ تہمنی خون سے نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** الزھری مرسلا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم یوم الاربعاء او یوم السبت فاصابہ وضح فلا یلومن الا نفسہ رواہ احمد وابوداود وقال وقد اسند ولا یصح اور روایت ہی زہری تابعی سی بطریق ارسال کی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص سینگی کہچوائی بدہ کی دن یا ہفتہ کی دن پہر پہنچی اوسکو کوڑہ پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنی کو نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی اور کہا ابو داود نی کہ تحقیق اسناد کی گئی ہی یہہ حدیث یعنی متصل ہی باعتبار راویون کی ایک اور اسناد مین اور صحیح نہین ہے وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہی بسبب اسکے قوۃ مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہمارے نزدیک اور تمام نقاد کی نزدیک ع **وعنہ** مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم او اطلی یوم السبت او الاربعاء فلا یلومن الا نفسہ فی الوضح رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی زہری سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچوائی یا لیپ کری یعنی کسی عضو بدن پر دن ہفتی کی یا بدہ کی پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنی کو بیچ جانی کوڑہ کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** زینب امراۃ عبد اللہ بن مسعود ان عبد اللہ رای فی عنقی خیطا فقال ما ھذا فقلت خیط رقی لی فیہ قالت فاخذہ فقطعہ ثم قال انتم ال عبد اللہ لاغنیاء عن الشرک

سمعت

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَۃَ شِرْکٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ ھٰکَذَا لَقَدْ کَانَتْ عَیْنِیْ تَقْذِفُ وَکُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰی فُلَانٍ الْیَھُوْدِیِّ فَاِذَا رَقَاھَا سَکَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّمَا ذٰلِکَ عَمَلُ الشَّیْطَانِ کَانَ یَنْخَسُھَا بِیَدِہٖ فَاِذَا رُقِیَ کَفَّ عَنْھَا اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکِ اَنْ تَقُوْلِیْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی زینب عورۃ عبد اللہ بن مسعود کیسی کہ تحقیق عبد اللہ نی دیکھا میری گردن مین ایک تاگا پس کہا کیا ہی یہہ پس کہا مینی تاگا ہی یہہ منتر پڑہا گیا ہی واسطی میری اسمین کہا زینب نے پس لیا عبد اللہ نی اوس تاگی کو اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا اوسکو پہر کہا تم ای اہل عبد اللہ کی البتہ بی پروا ہو شرک سی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور منکی اور ٹوٹکی شرک ہین پس کہا مینی کسطرح کہتی ہو اس طرح سی یعنی اور حکم کرتی ہو مجکو ساتہہ توکل کی اور نہ منتر کرنیکی باوجود یکہ مینی منتر کرنی مین فائدہ پایا ہی البتہ تحقیق تہی آنکہہ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور مین آمد و رفت رکہتی تہی طرف فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑہکر دم کیا اوسنی آنکہہ پر آرام پایا آنکہہ نی پس کہا عبد اللہ نی نہین ہی یہہ درد آنکہہ کا اور اچہا ہونا اوسکا بسبب منتر کی مگر کام شیطان کا تہا شیطان جو کتا تہا آنکہہ کو اپنی ہاتہہ سی پس جب منتر پڑہا گیا باز رہا شیطان آنکہہ سی سوا اسکی نہین کہ تہا کافی تجکو یہہ کہ کہتی تو جیسکہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہودی تو بیماری کو ای پروردگار لوگونکی اور شفا دی تو ہی شفا دینی والا نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چہوڑی بیماری کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بی پروا ہو شرک سی اور محتاج اسکی نہین کہ بیچ دفع امراض اور مضرتون کی تمسک ساتہہ ان افعال کی کرو کہ منتر کرتی ہین اور متضمن شرک کو ہین اسلیکی متعارف اس زمانہ مین منتر عہد جاہلیت کی تہی کہ مشتمل تہی مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ مراد شرک سی اعتقاد اسکا ہی کہ یہہ سبب قوی ہی اور اوسکی لیی بڑی تاثیر ہی پس یہہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہہ کہ وہ موثر ہی پس وہ شرک جلی ہی آور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمین نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوای اسکی وہ چیز ہو کہ نہین جائز ہی شرعًا اور اسمین داخل ہی وہ منتر کہ نہ معلوم ہون معنی اوسکی اور تمام جمیع تمیمہ کی ہی یعنی تعویز کی کہ لڑکی کی گلی مین ڈالا جاوی اور یہان وہ تعویز مراد ہی کہ ہون اوسمین اسماء الہی اور آیات اور دعائین ماثورہ اور بعضون نی کہا کہ تمیمہ کہتی ہین منکی کو کہ عورتین اولاد کی گلی مین ڈالتی ہین بگمان اسکی کہ اس سے نظر نہین لگتی اور تولہ ساتہہ زیر ت اور زبر واو و لام کی ایک قسم ہی سحر کی کہ ٹوٹکی مین یا کاغذ مین واسطی محبت مرد و عورۃ کی کرتی ہین اور شرک ہین یعنی یہہ سب کام اہل شرک کی ہین اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہین جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تہا یعنی یہہ درد جو تیری آنکہہ مین تہا نہین تہا درد حقیقتہ بلکہ ضربہ تہا ضربات شیطان سی **وعن** جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَۃِ فَقَالَ ھُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی

ف نُشرہ ساتہہ پیش نون اور سکون شین معجمہ کی ایک قسم ہی افسون کی کہ آسیب زدہ کی لیی کرتی ہین اور قاموس مین ہی کہ نشرہ رقیہ یعنی افسون ہی کہ علاج کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی مجنون و مریض پس حاصل معنی اوسکی رقیہ اور تعویذ ہین پس مراد ساتہہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سے ہی مشتمل اسماء بتون اور شیاطین کیکو یا زبان عبرانی مین ہو کہ معلوم نہون معنی اوسکی نہ ساتہہ قران اور اسماء الہی کی ۷ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَۃً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین پروا کرتا مین ہر عمل سی کہ کرون مین اگر پیون مین تریاق یا لٹکاون گلے مین منکا یا کہون مین شعر یعنی تصنیف کرون مین اپنی طرف سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** نہین

پروا کرتا مین الخ یعنی اگر ان چیزون مین سی ایک چیز بہی مجہسی صادر ہو تو مین اون لوگون مین سے ہوؤن کہ پروا نہین کرتی ہر چیز کی کرنی مین اور پرہیز نہین کرتی نامشروع سی مقصود یہہ ہے کہ کرنا ان چیزونکا کام اوس شخص کاہی کہ بی قید و بی پروا ہو بیچ کرنی نامشروعات کی اون چیزون کا استعمال حضرت نی اسلیئی برا جانا کہ تریاق مین تو گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہی پس حرام ہی وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اوسمین حرام چیزین نہ پڑین کچہہ مضائقہ نہین ویسا اور بعضون نی کہا ترک اوسکا ہی اولی ہی عمل کرنی کو ساتہہ اطلاق حدیث کی اور مراد تمیمہ سی تمیمہ جاہلیت کی ہین یعنی منتر اونکی اور منکی اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتہہ قرآن اور اسماء الہی کی ہون خارج ہین اس حکم سی بلکہ مستحب ہین امید ہے برکت کی اونمین اور کہون مین شعر الخ یعنی قصد کرون مین شعر کہنی کا اور کہون اپنی دلسی یہہ بات حضرت نی بسبب اس قول اللہ تعالی کی فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بی قصد و بی اختیار زبان سے کلام موزون نکلی وہ ہو رباتہی داخل کہنی شعر کی اور مذموم نہین اسلیئے کہ اہل عرف و اصطلاح ہی اوسکو داخل شعر کی نہین کہتے چونکہ حق تعالی نی آنحضرت کو منزہ و معصوم کیا تہا مطلق شعر کہنی حضرت کی لیی روا نہ رکہی پس یہہ کمال مخصوص ہے ساتہہ حضرت کی اور بیچ حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر مثل اور کلامون کی ہین کہ اچہی مضمون کی اچہی ہین اور بری مضمون کی بری ہان توجہ باطن کے اوسکی طرف اور ضائع کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کا مانع ہو امور ضروریہ دینی سی مذموم ہی اور کہا ابن ملک نے یعنی کہنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا حرام ہین مجہ پر اور بیچ حق امتکی تمائم اور کہنا شعر کا حرام نہین جبکہ نہو اوسمین جہوٹ اور ہجو مسلمان کی یا کوئی چیز گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ نہو اوسمین کوئی حرام چیز مثل سانپ وغیرہ کی نہین حرام انتہی ؛ ع ح ؛ **وعن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوَى اَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داغ لیوی یا منتر پڑہوا وی پس تحقیق بری ہوا توکل سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی داغ اور منتر اگرچہ مباح ہین وقت حاجت کی ولیکن مقام توکل بالاتر ہی اس سے فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فلیتوکل المومنون بیچ مبالغہ کرنی مباشرت اسباب کی دلالت ہے اوپر غفلت اوسکی رب الارباب سے چنانچہ اسلیئی کہاہی امام غزالی نی کہ جو کوئی بند کری دروازہ اپنا ساتہہ دو قفلون کی یا ایک قفل کی پہر کہی ہمسایہ کو ساتہہ محافظت کی نکلا توکل سی ؛ ع ح ع **وعن** عِيسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ تَمِيمَةً فَقَالَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عیسی بن حمزہ سی کہا گیا مین عبد اللہ بن حکیم کی پاس اسحال مین کہ اونکی بدن پر بیماری سرخی کی تہی پس کہا مینی کیون نہین لٹکاتی تم تعویذ پس کہا عبد اللہ نی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اس سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لٹکاوی کسی چیز کو سونپا جاتا ہی طرف اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** کہا طیبی نی شاید کہ عبد اللہ نی پناہ مانگی ساتہہ اللہ کے لٹکانی تعویذ کیسی اسلیئی کہ وہ تہی متوکلین سے اگرچہ جائز ہی اور اونکو کسی چیز کو یعنی لٹکاوی تعویذ اور منکی اور مانند انکی اس اعتقاد سی کہ یہہ چیزین نفع دیتی ہین اور دفع کرتی ہین ضرر کو اور لفظ وکل ساتہہ پیش واو اور تخفیف کاف مکسور کے ہی یعنی چہوڑا جاتا ہی اسپر دکیا جاتا ہی طرف اوسکی یعنی محروم کیا جاتا ہی اعانت و امداد الہی سے اور شفا نہین پاتا ہی اسلیئی کہ سب چیزین ماسوا حق کی نہ ضرر کرتی ہین اور نہ نفع دیتی ہین مقصود رغبت دلانی ہی اوپر تفویض و توکل کی ؛ ع ح **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ

اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہے تاثیر کرتا مگر نظر سی یا ڈنک زہردار سے یعنی بچہو اور مانند اوسکی ڈنک سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی بریدہ سے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تاثیر کرتا منتر مگر نظر سی یا ڈنک زہردار سی یا خون سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اس حدیث مین لفظ خون کا زیادہ آیا اور علمانی مراد اس سے خون نکسیر کا رکہا ہی اور اگر عام مراد کہین کہ جو بیماریان خون کی سبب سے ہون خواہ بسبب جوش ہونی خون کی یا بسبب فساد خون کی تو بہی جائز معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم اور ابو داود کی ایک روایت مین الا فی نفس آیا ہی بجای الا فی عین کے اور کہا علمانی کہ مراد نفس سے نظر ہی اور بجای او دم کی او لدغۃ آیا ہی کہ معنی کاٹنی کی ہی دانتون سے جیسیکہ سانپ اور مانند اسکیکی اور منتر ہر دکہہ بیماری کو نافع ہی مانند درد سر اور درد دانتون وغیرہ کی جیسیکہ احادیث مین آیا ہی اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ جبرئیل پیغمبر خدا کی پاس آئے اس حال مین کہ حضرت بیمار تہی کہا جبرئیل نی بسم اللہ ارقیک من کل داء یوذیک پس مراد ساتہہ حصر کے اس حدیث مین مبالغہ ہی اور مراد یہہ ہے کہ منتر ان تین چیزون مین اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور چیزون کے اور شایع اور متعارف ہی درمیان لوگون کی **وعن** اسماء بنت عمیس قالت یا رسول اللہ ان ولد جعفر تسرع الیہم العین افاسترقی لہم قال نعم فانہ لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ

اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کے سی کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی جلدی پہنچتی ہی طرف انکی نظر یعنی بسبب خوب صورت اور خوب سیرت ہونی انکی کی آیا منتر پڑہوا دین ہم انکی لیے فرمایا ہان سلیے کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجانی والی تقدیر سی تو سبقت لیجاتی اوس سے نظر یعنی نظر امر عظیم ہے پس جائز ہی منتر پڑہوانا اوسکی لیے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** جیسے بعضی نظر بسبب حسد اور خبث طبع کی ضرر پہونچاتی ہی ایسے ہی اوسکی مقابلہ مین نظر عارفون اور صلحا کی نافع ہوتی ہی مانند اکسیر کہ کافر کو مومن کر دیتی ہی اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم شرع **وعن** الشفاء بنت عبد اللہ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصۃ فقال الا تعلمین ہذہ رقیۃ النملۃ کما علمتیہا الکتابۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی شفا بیٹی عبد اللہ کیسی کہ کہا داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ مین تہی نزدیک حفصہ کے پس فرمایا کیا نہین سکہلاتی تو اوسکو یعنی حفصہ کو منتر نملہ کا جیسا کہ سکہلایا تونی اوسکو لکہنا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** شفا ساتہہ زیر شین کی بیٹی عبد اللہ بن عبد شمس کے قرشیہ عدویہ ہین نام اونکا لیلی ہی اور شفا لقب ہے کہ غالب آیا ہی نام پر اسلام لائین پہلی ہجرت کے اور تہین فاضلہ عاقلہ عورتون مین اور حضرت انکی ہان تشریف لیجاتی اور قیلولہ کرتی اور حضرت کی لیے بچہونا اور ازار رکہہ رکہی تہی کہ وقت آرام کرنی کی خدمت مین آوین اور نملہ پہنسیان ہین کہ پہلو پر نکلتی ہین اور نہایت دکہہ دیتی ہین اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا چیونٹیان چلتی ہین اور یہہ شفا منتر پڑہتی تہین نملہ کی دفع کی لیے مکہ مین جب یہہ مسلمان ہوئین اور حضرت مدینہ مین تشریف لائی تو انہونے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ایام جاہلیت مین منتر نملہ کی کرتی تہی چاہتی ہون کہ آپکی آگی عرض کرون پس عرض کیا اور حضرت نے جائز رکہا اور فرمایا کہ تعلیم کر اسکو حفصہ کے تئین اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ کلام حضرت سی بطور تعریض کے تہا حفصہ کو کہ اونہون نی افشا سر حضرت کا کیا تہا چنانچہ وہ قصہ سورہ تحریم مین مذکور ہی اور مراد رقیہ نملہ سی چند کلمات ہین کہ مشہور تہے درمیان اونکی ہاین نام اور عورتین عرب کے اوسکو رقیہ نملہ کہتی تہین نہ رقیہ نملہ حقیقتہ کہ اوسمین کچہہ خرافات تہا اور منع فرمایا تہا اوس سے پس کیونکر حکم فرماتی اوسکی سکہانیکا انکو اور کلمات مشہور یہہ ہین العروس تحتفل وتختضب وتکتحل وکل شیء تفتعل غیر ان لا تعصی الرجل اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہہ ہے کہ عورت آراستہ کرتی ہی اپنی تئین اور سب کچہہ کرتی ہی غیر نافرمانی مرد کی پس آنحضرت نے تعریض کے حفصہ کو اور تادیب کیا اونکو نافرمانی کرنی پر اور افشا سر کرنی پر اور عورتون کو لکہنی کی سکہانی سی ایک حدیث مین نہی آئی ہی کہ فرمایا لا تعلم الکتابۃ اور اس حدیث سے جواز سمجہا گیا پس یہہ حکم پہلی نہی سی ہوگا اور بعضون نے کہا کہ عورتین آنحضرت کی مخصوص تہین ساتہہ بعضی احکام و فضائل کی اور نہی کتابت سے محمول ہی اور تمام عورتون پر کہ خوف فتنہ کا وہان متصور ہی اور یہان نہین اور کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ سکہانا کتابت کا عورتون کو مکروہ نہین کہتا ہون مین کہ یہہ جائز ہوا اوس وقت کی عورتون کو نہ بعد انکی بسبب فساد

زمانہ کی اور کہا بعضون نی کہ یہہ حکم خاص حضرت حفصہؓ کی لیی تہا نہ اورون کی لیی ہذع ح ؛ **وعن** أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ
رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ وَاللهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ قَالَ فَلُبِطَ سَهْلٌ فَأُتِيَ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَاللهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَقَالَ هَلْ
تَتَّهِمُونَ لَهُ أَحَدًا فَقَالُوا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ
وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَلَّا بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ
رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهُ بَأْسٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّأْ لَهُ فَتَوَضَّأَ لَهُ

اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل حنیف سی کہ کہا دیکہا عامر بن ربیعہ نی سہل بن حنیف کو نہاتی پس کہا عامر نی قسم ہی اللہ کے نہین دیکہا مینی کوئی دن
مانند آجکی دن کی اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی مانند اس حالکی یعنی جلد سہل کے کہا ابو امامہ نے پس گرایا گیا سہل یعنے گر پڑا زمین پر مارے لوک وسکیکی پس لایا گیا سہل رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا گیا واسطی رسول خدا کی ای رسول خدا کی کیا ہی آپکو رغبت بیچ علاج کرنی سہل بن حنیف کی قسم ہی اللہ کی نہین اوٹہا
سکتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نی کیا گمان کرتی ہو تم کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگون نی کہ گمان کرتی ہین ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اوسنی
نظر لگائی کہا راوی نی پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا کس واسطی قتل کرتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی کو کیون نہ دعا
دی تو نی اوسکو ساتہہ برکت کی یعنی کیون نہ کہا تو نی بارک اللہ علیک تا کہ نہ تاثیر کرتی اسمین نظر دہو یعنی اعضا اپنی سہل کے لیی اور ڈال پانی اوسپر پس دہویا
سہل کے لیی عامر نی مونہہ اپنا اور ہاتہہ اپنی اور کہنیان اپنی اور گہٹنی اپنی اور سرا اپنی دونو پاؤن کی اونگلیون کی اور اعضا ازار کی اندر کی یعنی ستر اور ران
اور کولی ایک پیالہ مین پہر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اوٹہہ کر ساتہہ لوگون کی اس حال مین کہ نہ تہا اوسکو کچہہ خلل یعنی اوسی وقت صحت پائی
اور کیا نقل کے یہہ بغوی نی شرح السنہ مین اور نقل کی یہہ مالک نی اور مالک کے روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی ٹوکنی والیکو
تحقیق نظر حق ہی وضو کر دی واسطی اوسکی پس وضو کیا واسطی اوسکی **ف** کہا نووی نی کہ وصف ٹوک لگانیوالیکی وضو کا نزدیک علما کی اس طرح ہی
کہ لایا جاوی پیالہ پانی کا اور نہ رکہا جاوی پیالہ زمین پر پہر لیوی وہ ایک چلو اور کلی کری پہر ڈالے کلی پیالہ مین پہر لیوی اوسمین سے پانی اور دہووی اوس سی مونہہ اپنا
پہر لیوی بائین ہاتہہ سی پانی اور دہووی دائین ہتیلی اپنی پہر لیوی دائین ہاتہہ سی پانی اور دہووی اوس سے ہتیلی بائین پہر بائین ہاتہہ سے
پانی لیوی اور دہووی کہنی دائین پہر دائین ہاتہہ سی لیوی پانی اور دہووے اوسی کہنی بائین اور نہ دہووی اوس چیز کو کہ درمیان کہنیون اور
ہتیلیون کی ہی پہر دہووے قدم دایان پہر بایان پہر گہٹنا دایان پہر بایان بطور سابق کی دریہہ سب پیالہ مین دیوے پہر تہبند کی اندر سی دہووے پس جب یہہ
سب ہو چکی تو ڈالی پانی اوسکی پیچہی سی اوسکی سر پر اور اس طرحکی معالجات امر حکمتو نسی ہین کہ عقل دریافت کرنی اوسکی عاجز ہی اور کہا مازری نی کہ یہہ
امر وجوب کیلیی ہی اور جبر کیا جاوی ٹوکنی والا اوپر وضو کی واسطی ٹوک زدہ کی جب صحیح روایت کی اور کہا کہ بعید ہی خلاف کرنا اسمین جب کہ خوف
ہو ٹوک زدہ کی ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض نے کہ جب معروف ہو کوئی ساتہہ نظر لگانی کی تو لازم ہی کہ پرہیز کری اوس سے اور لائق ہی امام کو کہ منع کری
اوسکو آنیسی لوگون مین اور حکم کری اوسکو کہ اپنی گہر مین رہا کری اور اگر محتاج ہو تو وہ مقرر کری اوسکی لیی بقدر کفایت اوسکیکی اس لیی کہ ضرر اوسکا
اشد ہی ضرر جذامی کیسی اور کہا نووی نی کہ قول اس کہنی والیکا صحیح متعین ہے اور نہین معلوم ہوتا غیر اسکیسی خلاف اسکا واللہ اعلم **وعن**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا

فلما نزلت اخذ بہما و ترک ما سواہما رواہ الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتی جنون سے اور لوگ آدمی کی بری نظر سی یہان تک کہ اوتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پس جب اوتریں یہہ شروع کی حضرت نی پناہ مانگنی ساتہہ ان دونون سورتون کی اور چہوڑدی پناہ پکڑنی سوا ان دونون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن عائشة** قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل رؤی فیکم المغربون قلت وما المغربون قال الذین یشترک فیہم الجن رواہ ابو داود اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دکھلائی دیتی ہین تمہارے اندر مغربون کہا مینی کہ کون ہین مغربون فرمایا وہ لوگ ہین کہ شریک ہوتی ہین اونمین جن نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** شریک ہوتی ہین جن یعنی اونکی نطفہ مین اور اولاد مین بسبب ترک کرنی ذکر اللہ کی وقت صحبت کرنیکی بیوی سی پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کی ساتہہ ملاتا ہی اور جماع کرتا ہی ساتہہ اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وشارکہم فی الاموال والاولاد پس واجب ہے انسان کو کہ کری جسطرح حدیث مین آیا ہی کہ صحبت کرنی لگی بیوی اپنی سی تو کہی بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جب ترک کرتا ہی یہہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہی شیطان صحبت کرنی مین پس معنی مغربون کی ہین تجاوز کرنیوالی ذکر خدا سی اور دور ڈالنی والی نفس اپنی کو ذکر حق سی وقت جماع کی یا دور ڈالنی والی فرزند کو جنس اپنی سی اور لانی والی رگ غریب کو نسب مین پس وہ وقت غفلت کا ہوتا ہی ہوشیار رہی تا بچی اس بلاء عظیم سی اور یہ سبب اسکی ترک کرنیکی فساد ابناء روزگار کا ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد مشارکت جن سی اونمین حکم کرنا اونکا ہی اونکو ساتہہ زنا کی اور اچھا کر دکھانا ہی زنا کا اونکو پس پیدا ہوتی ہی اولاد زنا کی ع **وذکر حدیث ابن عباس** خیر ما تداویتم فی باب الترجل اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ بہتر دوا کا خیر ما تداویتم ہی بیچ باب ترجل کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعدة حوض البدن والعروق الیہا واردة فاذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة واذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معدہ آدمی کا بنسبت بدن کی مانند حوض کی ہی بہ نسبت درخت کی اور رگین بیچ پیٹ آدمی کی کہ اعضا سی آئی ہین طرف معدہ کی اور پیوستہ ہین ساتہہ اسکی ایسی ہین کہ جیسی کوئی پانی پینی کی لیی حوض پر آوی پس جسوقت تندرست ہوتا ہی معدہ پہرتی ہین رگین معدہ سے طرف اعضا کی ساتہہ رطوبات جیدہ اور غذا صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوۃ اوسکی کی ہی اور جب فاسد ہوتا ہی معدہ پہرتی ہین رگین طرف اعضا کی ساتہہ رطوبات ردیہ فاسدہ کی کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اوسکی ہین **ف** یعنی حال اوسکا مانند حال حوض کی ہی کہ رگ و ریشی درخت کی اوسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتی ہین اگر پانی صاف و شیرین ہی تو سبب تازگی اور نشو نمای درخت کا ہوتا ہی اور اگر پانی مکدر و شور ہی تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہی کذا ذکر الطیبی اور اظہر یہہ ہے کہ حمل کرین اوسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال و آداب اسکی موافق کہانی پینی اوسکی ہوتی ہین پس اگر داخل ہو حرام پیٹ مین صادر ہوتی ہین افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہین افعال وغیرہ فضول ہر اصول و فروع سی پس ہے طعام تخم افعال کا اور افعال نتیجہ روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہین دوسی فی الحال جیسیکہ کہا گیا ہی کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نی من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث مین بعضون نی کلام کیا ہی اور بعضون نی اسکو موضوعات مین گنا ہی اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب تعدد طرق اور تقویت اسکیکی ساتہہ روایت طبرانی او بیہقی کی ہی حسن یا ضعیف پس نہین صحیح ہی یہہ کہ کہا جاوی اسکی حق مین انہ باطل لا اصل لہ تخریج ع ہو **وعن** علی قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة یصلی فوضع یدہ علی الارض فلدغتہ عقرب فناولہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنعلہ فقتلہا فلما انصرف قال لعن اللہ العقرب ما تدع مصلیا ولا غیرہ او نبیا وغیرہ

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا اوس وقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتے پس رکھا ہاتھ اپنا زمین پر پس کاٹا حشرات کی اونگلی مین بچھو نے پس مارا اوسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کے پس مار ڈالا اوسکو پس جبکہ پھرے آنحضرت نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو کہ نہین چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو یعنی ہر ایک کو ایک باسن مین پھر شروع کیا کہ ڈالتے تھے اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ باسن مین تھی اپنی اونگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتے تھے اونگلی کو اور پڑھتے تھے اوپر قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس نقل کرتے ہین دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا بھیجا مجکو اہل میرے نے طرف ام سلمہ کی ساتھ پیالی پانی کی اور تھی عادت جسوقت کہ پہنچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور مرض بھیجتا طرف ام سلمہ کے ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھین رکھتین بالکو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتین اوسکو واسطے اوسکی پس پیتا وہ اوس پانی سے کہا راوی نے پس جہانکا مین نے بیچ نلی کے پس دیکھے مینے کتنے ایک بال سرخ **ف** کہا طیبی نے کہ استعمال چاندی کا یہان تھا مانند ڈالنے حریر کی کعبہ پر واسطے تعظیم کے اور بال سرخ خلقی تھے یا ہو رہے تھے بسبب مدت رہنے کی یا مہندی مین رنگے ہوئے تھے یا بسبب خوشبوی کی متغیر ہوگئے تھے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کتنے ایک آدمیون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ مین سے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کھنبی چیچک ہے زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اوسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہے بہشت سے ہے اور وہ شفا ہے زہر سے کہا ابو ہریرہ نے پس لین مینے تین کھنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مینے اونکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکھا مینے اونکا پانی شیشہ مین اور بطور سرمہ کے لگایا مینے اوسکو ایک اپنی لونڈی چندھی کی آنکھ مین پس اچھی ہوگئی وہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن ہے **ف** چیچک ہے الخ یعنی جیسی کہ چیچک کے فضلہ ردیہ مین کر لڑکون کی پوست مین سے باہر نکلیاتی ہین ایسی ہی کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہے کہ زمین سے نکلتی ہے یہہ بات صحابہ نے از راہ مذمت کھنبے کی کہی پس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکے بیان کی کہ کھنبی من سے ہے یعنی جملہ عطایا سے ہے کہ منت رکھی اللہ تعالی نے اپنے بندون پر ساتھہ اسکے کہ بے مشقت بونے اور پانی دینے کی زمین سے نکلی اور خوراک کی ہوی اور بعضون نے کہا کہ مشابہت دی اوس من کے ساتھہ کہ حضرت موسی کی قوم پر اترتی تھی یعنی جیسی کہ بے مشقت اترتی تھی ویسی ہی یہہ بھی بے مشقت تخم ریزی وغیرہ کی نکلتی ہے اور یہہ ظاہر ہے اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہے الکماۃ من المن والمن من الجنۃ ماءها الخ کہا نووی نے کہا بعضون نے کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہے اور بعضون نے کہا ملا کر ساتھہ کسی دوا کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو واسطے ٹھنڈک آنکھون کی گرمی کے تو نرا پانی شفا ہے اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتھ اور دوا کے اور صحیح بلکہ صواب یہہ ہے کہ نرا پانی شفا ہے مطلق چنانچہ

دیکھا مینی بعضی مشایخ زمانہ اپنی کی تین کہ بینائی بالکل جاتی رہی تہی بمجرد دینی پانی اسکیکی بسبب اعتقاد کرنیکی ساتہہ حدیث کی ہوئی تہی کہ جاتی
اوسکی شفاء کامل پائی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلث غدوات کل شہر لم یصبہ عظیم من البلاء روایت ہی اونہین ابو ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی چاٹی شہد تین دن ہر مہینی مین صبح کو نہین پہنچتی اوسکو بڑی بلا ف یعنی برکت اور خاصیت شہد سے
بلاء عظیم دفع ہوتی ہی چہ جائیکہ حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نی کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ مین شہد ساتہہ پانی کی ملاکر گہونٹ گہونٹ نوش کرتے تہے
انتہی اور لکہا ہی علمانی کہ پینی شہد کی پانی مین ملاکر ایسی حفظ صحت سے کہ راہ نہین پاتے معرفت اوسکی مگر فضلاء الہیہ اسلیے کہ پینا شہد کا او چاٹنا
اوسکا نہار مونہہ زائل کرتا ہی بلغم کو اور دہوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اوس فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو ساتہہ اعتدال کی اور کہولتا ہے
سدون کو ۱۲ ح وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفائین العسل والقرآن رواہما
ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال الصحیح ان الاخیر موقوف علی ابن مسعود اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہین نقل کین یہہ دونو حدیثین ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نی صحیح یہہ ہے کہ حدیث دوسری
یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہے بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی ف شہد مین شفا ہی بسبب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء
للناس اور قرآن کی حق مین فرمایا ہی ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ سیوطی فرمایا کہ بدرجہ
شفا ۱۲ ح وعن ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ہامتہ من الشاۃ المسمومۃ قال معمر
فاحتجمت انا من غیر سم کذلک فی یافوخی فذہب حسن الحفظ عنی حتی کنت القن فاتحۃ الکتاب فی الصلوۃ رواہ رزین
اور روایت ہی ابو کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچہنی لی درمیان سر پر بسبب بیماری کی کہ ہوئی تہی کہانی بکری زہر دار کیسی کہا
معمر نی کہ راوی اس حدیث کی ہین سی ہے پچہنی لی مینی بغیر کہانی زہر کی اسیطرحسی درمیان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجہسی یہان تک سکہلایا جاتا تہا
مین الحمد نماز مین ف اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سی بغیر حاجت زائد کی کہ محتاج کری خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ مین ہی ۱۲ ح
وعن نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغ بی الدم فاتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا ولا صبیا قال وقال ابن
عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل وہی تزید فی العقل
وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ یوم
الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء
فانہ الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ
الاربعاء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا کہا ابن عمر نی ای نافع جوش کیا ہی میرے بدن مین خون نی پس بلالا میری
پاس سینگی والیکو کہ پچہنی لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑہی کو اور نہ لڑکیکو یعنی قوی سینگی اچہی طرح کہینچیگا کہا نافع نی اور کہا ابن
عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ہوئی سینگی کہچوانی نہار مونہہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ
مین یعنی اوسکو کہ حافظہ نہین رکہتا اور زیادہ کرتی ہی حافظہ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ سینگی کہچوانیوالا ہو پس کہچواوی دن جمعرات کی
اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگی کہچوانی سی دن جمعہ کے اور دن ہفتہ کی اور دن اتوار کی اور سینگی کہچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو
سینگی کہچوانی سی دن بدہ کے اسلیے کہ وہ ایسا دن ہے کہ پڑی اوسمین ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑہ مگر بیچ دن بدہ کی یا بدہ کی رات ف

اسمین ذکر پنجشنبہ کی پچھنی لینی کا نہین آیا جبکہ اور روایت مین آیا ہی شاید کہ راوی سی ساقط ہوگیا ہو اور پڑھی اسمین او بلا مین ظاہر یہہ ہے کہ سبب
پڑنیکا بلا مین لینا پچھنون کا تہا بدہ کی دن اور مفسرون نی اوربہی اسباب اسکے ذکر کیے ہین شاید کہ یہہ جملہ ان اسباب سے ہو اور لکہا ہی علمانی کہ حدیث
کبشہ بنت ابوبکرہ سی کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کی دن خوب نہین اور اس حدیث مین برخلاف اسکی آیا جواب اسکا یہہ کہ بر تقدیر
صحت حدیث کبشہ کی مراد یہان یہہ ہی کہ منگل کہ سترہوین تاریخ واقع ہو جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور یہہ دن بدہ کی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حصر باعتبار
غالب ہے از راہ مبالغہ کی ہی ۱۲ ع ح **وعن** معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحجامة يوم
الثلثاء لسبع عشرة من الشهر دواء لداء السنة رواه حرب بن اسمعيل الكرماني صاحب احمد وليس اسناده بذلك هكذا
في المنتقى وروى رزين نحوه عن ابي هريرة ۔ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر ہولی سینگی کہچوانی منگل کی
دن سترہوین تاریخ مہینی کیسی دوا ہی واسطی بیماری برس روز کی نقل کی یہہ حرب بن اسمعیل کرمانی نی کہ مصاحب ہے امام احمد بن حنبل کا اور نہین اسناد
اس حدیث کی ایسی قوی کہ اوسپر اعتماد کرین ایسا ہی منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی ہی اور روایت کی رزین نے مانند اسکی ابی ہریرہ سی **ف**
منگل کی دن پچھنی لینی مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق یہی ہے کہ پرہیز کری اس سے جب تک کہ نہو اوسمین اسکی ضرورت واللہ اعلم ۱۲ ع **ف**
چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب ہے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی رح نی احکام و اقسام سحر کی تفسیر
مین تحت آیہ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سی لکہی ہین ترجمہ اوسکا خلاصہ کر کر لکہا جاتا ہی تا مفید ہو جاننا چاہیی کہ حکم سحر کا مختلف ہے اگر سحر
مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتہہ ایسی تعظیم کی کہ شایان رب العزت کی ہی مانند ثابت
کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کی یا ذبح بغیر اللہ یا سجدہ بغیر اللہ وغیر ذلک واقع ہو بلاشبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنیوالا اوسکا مرتد ہوتا
ہی اور اسیطرح جو کوئی کہ اسطرح کا سحر واسطی کسی مطلب اپنے کی کروا دی دیدہ ودانستہ تو وہ بہی کافر ہوتا ہی اور احکام ارتداد کی اوسپر جاری ہونگی اگر مرد
ہی تو اوسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیی تا توبہ کری اور اس قول و فعل سی تبرا کری اور بعد تین دن کی اگر توبہ اوس سے درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالین
اور پہینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کے اوسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کی اوسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اوسکی لیی فاتحہ اور درود و صدقات ندین
اور اگر عورت ہی تو اوسکو بہی نزدیک امام شافعی کی بطریق مردون کی بعد از مہلت دینی تین روز کی مار ڈالین اور امام اعظم رح کی نزدیک قید کرین ہمیشہ
کو تا توبہ نصوح کری اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد و کفر کا نہو لیکن کرنیوالا اوسکا دعوی کرتا ہی کہ مین اپنی سحر سی کار خدائی کر سکتا ہون
مثلا آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کی یا پتہر کو لکڑی یا لکڑی کو پتہر کر سکتا ہون یا کار پیغمبرون کی اور معجزات اونکی کر سکتا ہون مانند اوڑنیکی
ہوا مین یا قطع کرنی مسافت ایک مہینی کی ایک لحظہ مین پس وہ بہی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوی کی نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر کہتا ہی کہ ان
اعمال بد میرے مین ایک خاصیت ہی کہ بسبب اسکے قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پہنچانا امن کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا
ہون پس یہہ سحر جہوٹ باندہنا اور فسق ہی اور کرنیوالا اسکا کاذب فاسق ہی اگر پہلی ہی سحر سی نفس معصومہ کو ہلاک کری تو مانند قصاص اور پہانسی دینے
والیکی اسکو مار ڈالین ایسی کہ سعی کرنیوالا ساتہہ فساد کی ہی اور اس باب مین درمیان ساحر اور ساحرہ کی کچہہ فرق نہین یہہ ہے جو کچہہ کہ امام فخر الدین
رازی اور اور علمای حنفیہ نی منقح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سی یون آیا ہی کہ جسکو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہی اور ساتہہ اقرار و
بینہ کے یہہ بات ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہیی اور طلب توبہ کی اوسی نکرنی چاہیی اور اگر کہی کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اوسکی بات
کو قبول نکرنا چاہیی ہان اگر کہی کہ مین سابق مین سحر کرتا تہا اور ایک مدت سے اس فعل کو ترک کر دیا ہی یعنی تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکی خون سی

درگذر کرین اور امام شافعی رح کی نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اوسکی سحر زدہ مرگیا ساحر سی پوچہنا چاہیی اگر وہ اقرار کری کہ مینی اسکو سحر کیا
تہا اور میرا سحر اکثر اوقات مارڈالتا ہی اوسپر قصاص واجب ہوتا ہی اور اگر کہی مینی اسکو سحر کیا ہی لیکن سحر میرا کبھی مارڈالتا ہی اور کبھی نہین پس یہہ قتل
شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنی چاہئین اور اگر کہی کہ مینی اور کو سحر کیا تہا اتفاقاً نام اسکا ساتہہ نام اوسکی موافق پڑا یا گذر اوسکا بیچ جگہہ
سحر کی پڑا اور اسمین تاثیر کی پس یہہ قتل خطا ہوا احکام خطا کی اسپر جاری ہوتی ہین اور یہان ایک شبہ ہی کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہی حاصل اوسکا
یہہ ہی کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الہی سی صادر ہوتی ہین اکثر اوقات اولیا سی ظہور مین آئے ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون
کی اور ایسی ہی وہ افعال کہ مشابہہ معجزات پیغمبرون کی ہین مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت مین اور مانند
انکی اولیا سی کثیر الوقوع ہین اور احوال لکہنی والی ان اولیا کی اون افعال کو بیچ کرامات و مناقب اون اولیا کی لکہتی ہین پس اگر نسبت کرنا
فعل الہی کا ساتہہ غیر کی کفر ہو تو یہان بہی کفر لازم آوی اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکہتا ہی کفر نہو تو ساحر کی حق مین کیون حکم کفر کا کیا
جاوی بلکہ یہی حال دعوتیون کی اور عزائم خوانون کی کہ ساتہہ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بہت ظاہر کرتی ہین مشابہت تمام
ساتہہ ساحرون کی بہم پہنچتی ہی فرق انمین کیا ہی جواب اسکا یہہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہت ساتہہ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ اور
جنس کے سب اللہ تعالی کی قبضہ قدرت مین ہین اور اوسکی ارادہ اور پیدا کرنی سی صادر ہوئی ہین اور اون افعال مین کہ اولیا کی ہاتہہ سی صادر
ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ ساحرون سی صادر ہوتی ہین اس باب مین فرق نہین ہے مگر یہی فرق ہی کہ اولیا اور دعوتی اور عزایم خوان اون
افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتی بلکہ طرف قدرت اللہ تعالی کی یا خواص اسما اوسکی نسبت کرتی ہین پس شرک نہین لازم آتا اور ساحر
اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہین کہ ارواح خبیثہ اور سیارہ اور خواص منترون کی اور نام بتون کی ہین اور سیلہی اون افعال کو اپنی
قابو اور حکم مین جانتی ہین اور اون افعال پر اجرت لیتی ہین اور بہینٹہ چاہتی ہین اور نذرین اور قربانیان واسطی اون ارواح خبیثہ اور
اون بتون کی درخواست کرتی ہین پس شرک صریح لازم آتا ہی اور موجب کفر کا ہوتا ہی مانند اسکی کہ افعال عادت الہی کو مانند بخشنی فرزند کی اور
فراخ کرنی رزق کی اور شفا مریض کی اور مانند انکی کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ و بتون کی طرف کرتی ہین اور کافر ہوتی ہین اور موحد تاثیر اسما
الہی سی یا خواص مخلوقات اوسکی سی کہ دوائین ہین جانتی ہین یا تاثیر دعاؤن صلحا بندون اوسکی سی اوسکی جناب سے درخواست کر کر حاجت روائی
کروائی ہین سمجہتی ہین اور انکی ایمان مین خلل نہین آتا اسیطرح یہہ آدمی با آنکہ حقیقت سحر کی کیا ہی اور اقسام اوسکی کتنی ہین اور کونسی قسم اوسکی موجب
کفر کی ہی اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہی تفصیل اس بحث کی طویل ہی مجمل اسکا یہہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت
کا ہی اوپر افعال عجیبہ خارق عادت کی بسبب فراوانہ اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الہی مین ساتہہ دعا یا پڑہنی اسما اللہ تعالی کی اور بغیر نسبت کرنی
اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالی کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کی ہین سحر کی بہی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اون اقسام کا یہہ ہے کہ سبب خفی
یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر
کی یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین کے اور جانون کی کہ بنی آدم کی بدنون مین سی نکل گئی ہین کہ اون
جانون کو بعد از مسخر کرنیکی اپنی کام مین برگہتی ہین لغۃ ہندی مین اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتی ہین
یا بسبب خواص کے یعنی بمقتضای صور نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہی کو یہہ طریق حاصل کرنی مناسبت کا ساتہہ
روحانیات کی اور طریق کہینچنی تاثیر اونکیکا یا ذکر کرنا نامون اونکیکا ہی اور التجا کرنی طرف اونکی ساتہہ شرائط معتبرہ کی یا بنانا صورتون مناسبہ کا

اور کرتا عملون مرغوبہ اونکیکا یا پڑہنا اوس کلام کا کہ مفردات اوس کلام کی بغیر ملاحظہ ترکیب کے اشارہ کرتی ہین اوپر عظمت ایک روح کی ارواح مین سی
یا اوپر عظمت ایک فعل عجیب کے کہ اوسی کبہی سرزد ہوا تہا اور زبان خاص و عام کی ساتہہ مدح اور ثنا اوسکیکی جاری ہوئی ہتی پس اقسام سحر نی بنظر ان شقوق
کی تعدد و کثیر پیدا کیا لیکن جو کچہہ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک قسم اوسی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین اور سحر بابل مین کہ حضرت ابراہیم علی نبینا
و علیہ الصلوۃ والسلام واسطی رد مذہب اور باطل کرنی عقیدہ اونکی مبعوث ہوئی ہتی اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت و ماروت سی ہی کہ اہل بابل
اوسکو اونسی سیکہہ کر کام مین لاتی تہی اور اوسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکہتی تہی بہت اس علم مین مشغول رہتی تہی تواریخ
معتبرہ مین لکہا ہی کہ حکماء بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تہا چہہ طلسم بنائی تہی کہ عقول و اوہام بیچ دریافت کرنی کیفیت اونکی
حیران تہین اول یہہ کہ ایک بط تانبی کی بنائی تہی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بط مین سی آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اوس آواز کو
سنتے اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتی دوسرے ایک نقارہ بنایا تہا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب مارتا
اوس نقارہ مین سی آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہہ سے ہے اور بعد از تلاش کی اوسیطرح نکلتا تیسرے ایک آئینہ بنایا تہا واسطی معلوم کرنی
حال غائب کی کہ صاحب غرض اوس آئینہ مین دیکہتا حال اوسکی غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہوجاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ
مین صورت اوسکی ساتہہ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا ویسا ہی نمودار
ہوتا تہا چوتہی ایک حوض بنایا تہا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی ہتی اور سردار اور اشراف شہر کی حاضر ہوتی
تہی اور ہر کوئی جو کچہہ کہ چاہتا اقسام شربتون مین سی لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطے پلانی لوگون کی کہڑی ہوتی
اور حوض مین سے نکالتی تو ہر کسیکی لیی وہی نکلتا کہ آپ لایا تہا پانچوین ایک تالاب بنایا تہا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا آپس مین
اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کے آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سی نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور جو کہ
باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر پہر جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا مگر یہہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل اپنی سی باز آتا تو اوسوقت نجات پاتا چہٹی
نمرود کی ڈیوڑہی پر ایک درخت لگایا تہا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹہتی تہی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بہی بڑہتا جاتا تا آنکہ
اگر لاکہہ آدمی ہوتی سایہ ہی اوسیقدر زیادہ ہوتا اور جب اس حد سے ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹہی رہ جاتی اور نمرود
کہ بادشاہ اونکا تہا وہ بہی اسباب مین توغل بہت رکہتا تہا کہتی ہین کہ اس طرحکا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد از آنکہ کسیکو پہنچنا طرف حقیقت
اوس صناعت کی میسر ہو جو کچہہ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت سے یا منع کرنی موافق عادت سی کر سکتا ہی جیسیکہ معالجہ کرنا اون امراض کا کہ اطبا
اوسی عاجز ہون مانند برص اور جذام وغیرہ ذلک کے سبب اوس سے ہو سکتا ہی ایسی کہ وہ ساتہہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتہہ استعانت
جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح و اجسام دکہائی اور اوسکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور و بی اختیار دیکہا
سب سے مونہہ اپنا پہیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوئی جیسیکہ سورہ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموت تا وما انا من المشرکین اور
اسیطرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے اسلیئی کی شرائط اس سحر مین تذکرہ مین لکہا ہی کہ اول شرط اسکی یہہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہرگز
گمان عجز و جہل کا اونکی حق مین نکری و الا وہ ارواح انکا کہنا نمانین اور مطلب کو نہ پہنچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کواکب مین لکہتی ہین
کہ ابتدا ساتہہ دعوت قمر کی کرتی ہین باین الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ و منزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح کہتی ہین کل
ما حصل لی من السحر فہو منک و کل ما یندفع من الشر عنی فہو منک علی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کواکب کے اور ظاہر ہی کہ یہہ اعتقاد اور یہہ قول منافی اسلام

اور ونجید

اور توحید اور ملت حنفی کی ہی اور قسم دوسرے اوس سحر سی مسخر کرنا جن و شیاطین کا ہی خاصتہ اور وہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہی اور اس سحر کرنے
مین بڑی جنون سی مانند بہوانی اور ہنومان اور مانند اونکی التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اونکی لیی گذراننی اور عطریات
مناسب بیچ جگہون حضور اونکی رکہنین ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا تاثیر کا ہی اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی
کہ اول اوس انسان کو کہ قوی القلب قوی الجثہ مرا ہو تلاش کرین بعد ازان اوسکی روح کو ساتہہ پڑہنی بعضی الفاظ کی کہ مشتمل او پر ذکر بڑی شیطانون کے
ہوتی ہین اور تعظیم بہت اونکی اوسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کہنچین اور بقوۃ اون الفاظ کی اور رکہنی نذر اور ہدیہ کے اوس روح کو اپنی حکم و قابو مین لیوین
بطوریکہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کری سر انجام کرین پس یہہ عمل بہی لازم کرنیوالا کفر کا ہی یا قریب بحد کفر کی پہنچتا ہی اور غالبا اس طرح
کی ارواح کہ ساتہہ مددگاری امور شہوانیہ و غضبیہ کے متوجہ ہوں نہین ہوتین مگر جنس خبیث سی مانند ہنود یا فساق کی پس مخالطت خبائث کی
بہی اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتہی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضی ارواح جنون کی بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کرین تا اوسکو جو کچہہ
موجود نہین ہے نظر آوی یا صورتون ہائلہ متخیلہ اپنی سی ڈری یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہین اور بیچ قصہ
ساحرون فرعون کی بیچ آیہ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسیطرح کا سحر سمجہا جاتا ہی اور اسطرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کی واسطی دفع کرنی دلالت اوسکی
نبوۃ پر کیا جاوی یا بیچ مقابلہ اولیا کی واسطی معارضہ اونکی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسیکو دغا دیوین اور اوسکی
آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال مین کرتی ہین التجا کرنی ارواح جنون
سی یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتہہ تعظیم بہت کی ہو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلی زمانہ
مین رواج بہت رکہتا تہا اور اب نام و نشان ہی اوسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق الوہم بہی کہتی ہین اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ صورت واقعہ مطلوبہ
کو تصور کر کر پیش نظر رکہہ کر وہم کو ساتہہ حاصل کرنی اوسکی کی متعلق کرتی ہین اور شرایط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگونسی غیرہا ہین عمل
مین لاتی ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہہ ہے کہ اگر کوئی غرض مباح ساتہہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان دو زناکار ونکی
یا ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتہہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنی
معصوم کی حرام ہی اور قسم چہٹی سحر کی نیرنج ہی یعنی یہ بسبب خواص اشیا کی ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب
چاہین کہ انگلیون سی آگ روشن کرین تو تہوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین تر کر کر تہوڑا سا کف دریا اوسمین ملاوین اور انگلی پر ملین اور ڈال وس مقام پر اللہ
پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اسمین جلتا ہو اوس انگلی کو آگی چراغ کی لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاویگی اور جلنی کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل
ہین کہ ساتہہ استعانت الات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہے اوپر تعمق کی ریاضیات مین مثل حیل ساحران
فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کے کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹہوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بہت یعنی بہلا
ہی عمل مین لاتی ہین واسطی متعجب کرنی لوگون کی اور سبب خفی اسطرح کی سحر مین حرکات خفیہ اور تبدیل امثال کا ساتہہ سرعت کی ہی اور یہہ تینون قسمین سحر
کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہہ کہ ساتہہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیی کہ اکثر اقسام سحر کو اذکیا
امت مصطفویہ نے علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کر کر استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ علوی
کو ساتہہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء عظام الہی اور آیات قرانی کی اور اصلاح قسم دوسری کی عزایم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات زمین
کو اور جنون کو مسخر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء و آیات کی بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کے بلکہ ساتہہ حکومت اور استیلا کی اور اصلاح

قسم تسخیر کی حاصل کرنا ربط کا ساتہہ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کی ہی کہ اکثر اویسی مشرب عمل مین لاتی ہین اور اپنی حوائج مین او خلق کی حوائج مین ساتہہ اسکی منتفع ہوتی ہین اور بیچ طریق حاصل کرنی اسکیکی ہی طہارت اور تلاوت اور بعض اوقات خاص کا واسطی اون ارواح کی منظور رکہتی ہین اور صلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیا ابرار سی واسطی حل مشکلات کی عمل مین آتا ہی اور وہ تعلیق وہم تکثیف ساتہہ کیفیت عقلی کی ہی کہ بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسما الہی سی میسر ہوتا ہی اور صلاح قسم چہٹی کی تعمق ہی بیچ خواص آیات اور اسما اور ارقام اور اعداد اونکی اور ترکیب بعض کے ساتہہ بعض کی جیسیکہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسما اور سورتون قرآن کی ساتہہ قیود و شروط کی اوس بیچ کتابون تکسیر کے مفصل اور مشروح ہی حاصل یہہ کہ وجہہ قبح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتہہ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہو اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک ہونی کی بیچ دیکہنی اسباب کے ساتہہ اس طرح کی کہ دیکہنی قدرت مسبب کے سی غافل کری اور جب یہہ وجہ قبح کی بالکل دور ہوجاے تو پس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی لیے بہتر ہی اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کی لکہتی ہین کہ یہہ یاد داوپر تو شل کرنیکی بیچ سیکہنی اس طرح کی سحر کی کہ مذموم و معیوب ہے اکتفا نہین کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی او علمون کی ہی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی الہی سی ہیں صرف کرتی ہین وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ یعنی سیکہتی ہین اون علمون کو کہ ضرر کرتی ہین اونکو کہ اور ون کو ضرر نکرین اور نفع نہین دیتی اونکو کہ اور دنکو نفع دین اور عاقل کو چاہیی کہ احتراز کری او چیز سی کہ ضرر کری اور نفع نہدی یہان جاننا چاہیی کہ علم مذموم نہین ہوتا بذاتہ حق مین مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتون مین سے اول یہہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سے اپنی تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کی اور نجوم بہی اسی باب سے ہی ایسی کہ اکثر خلق کو ضر ہی اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کی ایک طرح پر دیکہتی ہین تو انکی خاطر مین مستقر ہوتا ہی کہ یہہ بسبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کے اور خوف فوت ہونی اونکیکا جہت ستارہ اور برج سی دلمین جگہہ پکڑتی ہین اور التفات طرف مالک ضر اور نفع کی نہین رہتا اور حجاب عظیم دل پہ حائل ہوتا ہی کہ نظر الی المسبب مانع آتا ہی دوسری یہہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نرکہی لیکن یہہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہین معلوم کر سکتا اور جبکہ اوسکی دقائق کو نہ پہنچا جہل مرکب مین گرفتار ہوا چنانچہ اسی قبیلی سی ہی بحث کرنی اسرار الہیہ و احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفیہ اور علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جہگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگون کی واقع ہوئین وغیر ذلک اور اسیطرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کی کہ اونکی دل بہری ہوئی شہوات سی ہین حکم سم کا رکہتا ہی اور مورث ملکہ تخییل و مبالغہ کا ہی چیز مین ہوتا ہی تیسری یہہ کہ بیچ علمون محمودہ شرعیہ کی تعمق بیجا کری اور افراط تفریط کری مثلاً علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوی اور بیچ علم فقہہ کے حیلون اور روایات نادرہ بی اصل کو بیان کری اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ کو دخل دیوی اور علم دعوت اسما کی مین قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوی اور بیچ علم قصص انبیا کی جہوٹ بہو دا اور روافض کے سنی تا موجب فساد عقائد کا ہو علی ہذا القیاس اور یہہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہین اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی اونکو نہین پہنچتا اور یہود اسیطرح کی علم مین مشغوف تہی اور علوم محمودہ سی اعراض کیا تہا

باب الفال والطيرة

یہہ باب ہے بیچ بیان فال اور طیرہ کی ف فال ساتہہ ہمزہ کی اور اکثر استعمال اوسکا ساتہہ ابدال ہمزہ کی الف سی ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی مین ہے جیسیکہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنی اس بات کی کہ صحت پاؤنگا یا نہین سنے کہ کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنی یا واجد اور کبہی فال کا استعمال بد مین بہی آتا ہی جیسیکہ کہتی ہین فال نیک و

فال بد اور طیرہ ساتہہ زبر طا اور زبر ی کی مصدر ہے تطیر سے جیسکہ خیرہ تخیر سے اور سوا ان دو لفظون کی مصدر اس وزن پر نہین آیا ہی اور استعمال
طیرہ کا نہین ہوتا ہی مگر فال بد مین اور کبہی طیرہ بمعنی مطلق فال کی بہی آتا ہی نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک لینی محمود ہی اور سنت کہ آنحضرت
فال نیک بہت لیا کرتی تہی خصوصًا لوگون کی نامون سے اور جگہون سی اور فال بد لینی مذموم و ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ سکی یہہ ہے
کہ عادۃ عرب کے تہی کہ شگون لیتی تہی باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہہ جاتی تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو چہکارتی اگر داہنی طرف کو بہاگتا
اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتی اور اوس کام کی لیے نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور شکار کی آنیکو بائین
طرف سی سنوح کہتی ہین اور داہنی طرف سی آنیکو برح اور سنوح کو مبارک جانتی ہین اور برح کو نحس اور یہی ہین معنی فال لینی کی ساتہہ سوانح اور
بوارح کی کہ عبارات مین واقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کی یہہ ہے کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سی اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت اوسکا
ہونا بہر حال بہتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلط پڑی اور قطع کرنا امید کا حق سی اور ناامید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلًا اور شرعًا اور ہوویگا
وہی جو اوسنی چاہا ہی تحقیق معنی فال و طیرہ کی یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور مولف اور حدیثین بہی لایا ہی اسمین بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ اور مانند
انکیکی کہ بیچ حکم تطیر کی ہین ؛ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہے نہین شگون بد اور بہتر ان اوسکی فال ہی عرض کیا صحابہ نے اور کیا ہی
فال فرمایا کہ کلمہ اچہا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین شگون بد یعنے نہین ہے شگون بد لینی کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنی منفعت کے اور دفع
کرنی ضرر کی اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیی اسکا جو کچہہ ہوتا ہی سو ہوویگا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی اور بعد از انکہ نفی کی تطیر کی اور منع
فرمایا اوس سی مدح کی فال کی کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کی فال نیک لینی ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا و لیکن یہان اشکال یہہ ہے کہ عبارت
سی ایسا سمجہا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بہی اچہی ہی حالانکہ فال بد قطعًا اچہی نہین جواب سکا یہہ کہ لفظ خیر یہان بمعنی بہ کی ہی
نہ بمعنی بہتر کی جیسکہ کہتی ہین والآخرة خیر وابقی و اصحاب الجنة خیر یا یہہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ مین بہی اعتقاد ہی کار کہتی تہی
یا مراد یہہ ہے کہ اگر فرضًا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچہا ہوتا تو فال بہتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچہا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا اور تفاول لی اوسی جیسی ڈہونڈہنی والا سنی
یا واجد اور گمراہ سنی یا راشد ؛ ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ
وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہین
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بہاگ تو جذام والی سی جیسکہ بہاگتا ہی تو شیر سے
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نہین ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کی بیماری دوسری کو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہہ تہا کہ جو کوئی پہلو مین بیمار کی بیٹہتا
ہی یا ہمراہ اوسکی کہاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی آتمین لکہا ہی علما نی کہ اطبا کی زعم مین یہہ سرایت سات امراض مین ہی جذام اور خارش
اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا مرض
کا اور لگنا اسکا ایکسی دوسری کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جیسی اوسکو بیمار کیا اسکو بہی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ
ساتہہ تخفیف میم کی اصل مین بمعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سی پیدا ہوتا ہی اور اوڑتا ہی اور
کہتی تہی عرب کہ باہر نکلتا ہی سر قتیل سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجہکو پانی دو مجہکو یہان تک ؛

کہ مارا جاتا ہی مارنیوالا اوسکا اور بعضون نی کہا کہ روح اوسکی جانور ہو جاتی ہی اور فریاد کرتی ہی تاکہ اپنا مارنیوالا اپنی سی لیوی اور جب کہ بدلہ لیا جاتا ہی اڑ جاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نی اس اعتقاد کو بہی باطل کیا اور حکم کیا یہہ کہ کچہہ نہین اور بعضون نی کہا کہ ہامہ اُلّو ہی جسوقت کہ آ بیٹہتا ہی کسیکی گہر پر اور بولتا ہی تو گہر ویران ہو جاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اوسکو باطل کیا کہ یہہ داخل طیرہ کی ہی اور نہ صفر اسمین بہت اقوال آئی ہین بعضون کی نزدیک تو مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اوسکو محل نزول بلا اور حوادث وآفادت کا جانتی ہین یہہ اعتقاد بہی باطل و بی اصل ہی اور بعضون کی نزدیک صفر ایک سانپ ہی پیٹ مین کہ بزعم عرب کے وقت بہوک کی کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تہی کہ الم وقت بہوک کی ہوتا ہی اوسی ہوتا ہی اور ایک سی دوسری مین سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ وہ کیڑی ہین پیٹ مین کہ کاٹتی ہین وقت بہوک کی اور کبہی اوس سے زرد ہو جاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہو جاتا ہی پس حکم کیا کہ یہہ سب باطل ہی اور باوجودیکہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پہر فرمایا بہاگ جذامی سی الخ وجہہ تطبیق انکی آخر فصل مین بیان کرین گی انشاء اللہ تعالی ۞ ع ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا ہوتی ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنی بیچ تندرستی اور پاکیزگی پوست کی پس ملتا ہی اونمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کر دیتا ہی اور ونکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کسنی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ ہی تقدیر الہی خارشتی ہوا تہا یہہ بہی تقدیر الہی ہوئی روایت کی یہہ بخاری نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نو ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** نو ساتہ زبر نون اور سکون واو کی اور آخر مین ہمزہ ہی یعنی غروب ہونی ایک ستارہ کی اور نکلنی اور ستاری کی عرب گمان کرتی ہی کہ مینہہ اسی سبب سے برستا ہی جیسے منجم کہتی ہین کہ مینہہ برستا ہی فلانی نچہتر سی اور نہایہ مین ہی کہ نو کی جمع انوا ہی یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹہائیس منازل ہین چنانچہ آیۃ والقمر قدرناہ منازل اشارہ نہین کیطرف ہی پس عرب نسبت کرتی تہی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہہ کی اور موثر اسمین آنا چاند کا ہی بعضی منازل مین پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہہ کا تقدیر الہی ہی کسی و سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہی اور اگر سبب جانی باین معنی کہ حق سبحانہ تعالی مینہہ برساتا ہی اوسوقت مین لیکن نہ اسلئی کہ یہہ وقت علت ہوا اور اعتقاد رہی کہ پہلی اوسوقت سی اور بعد اوسوقت کی بہی برساوی اور اگر چاہی اوسوقت مین بہی نہ برساوی جیسیکہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل و کفر نہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بہی کفر ہی اسلئی کہ شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا انہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ نہی مطلق ہی واسطی قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اس لئی کہ نہین وارد ہوئی ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی اور حال معنونکا یہہ ہے کہ نکہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نو سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتہہ فضل اللہ تعالی کی واللہ اعلم ۞ ح ع ۞ **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین لگجاتی بیماری کسیکی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** غول ساتہہ پیش غین اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہی جن و شیاطین سی عرب گمان کرتی

تہی

ہتی کہ غول جنگلون مین دکہائی دیتی ہین لوگون کو ساتہہ شکلون طرح بطرح کی اور لوگون کو راہ بہلا دیتی ہین اور ہلاک کرتی ہین پس نفی کیا اسکو شارع نی
اور لکہا ہی علما نی کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہے بلکہ نفی ہو جانی انکی ہی صورتون مختلفہ مین اور ہلاک کرنیکی آدمیون کو یعنی انکو بغیر اذن
اللہ تعالی کی اوپر راہ بہلا دینی اور ہلاک کرنی لوگون کی قدرت نہین ہی ؛ ح **وعن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ
رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی
اپنی باپ سی کہ کہا تہا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی اور ارادہ کیا اوسنی اسکا کہ آوی آنحضرت کی پاس بیعت کی لیی پس بہیجا آنحضرت
نی طرف اوسکی ایک شخص کو یہہ کہنی کی لیی کہ تحقیق ہمنی بیعت کی تجہسی یعنی زبانی بغیر پکڑنی ہاتہہ کی پس پہر جا۔ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سے
اور اوس سے کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لا عدوی سی خلاف اسکی پس انکے تطبیق
مین علماء کی بہت اقوال آئی ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ مین کہا کہ اولی بیچ وجہہ تطبیق کی یہہ ہے کہ نفی عدوی کی باقی ہی اوپر عموم و اطلاق اپنی
کی اور منع لطت ان بیماردن کی اصلا سبب لگنی بیماری کی نہین ولیکن امر ہوا گنیکا جذامی سی باب سد ذرائع سی ہی تا کوئی ورطہ شرک مین نپڑی یعنی
اگر کسی نی مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر الہی سی علت جذام مین مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی ہوا پس حکم کیا ساتہہ بچنی
کی تا اوس وہم مین نپڑی اور ایسی آنحضرت نی آپ جذامی کی ساتہہ طعام کہایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی ور عدم توہم کی پس حکم بہاگنیکا اوسکی
لیی ہی کہ اپنی نفس مین صدق و یقین نپاوی اور بر تقدیر پہنچنی مرض کے ورطہ شرک خفی مین پڑ جاتی اور کرمانی نی کہا کہ جذام مستثنی ہی لا عدوی سی اور نووی
نی کہا کہ جذام کی لیی ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہم بستری پس یہہ بات طب سے ہی عدوی نہین جیسا کہ ضرر کرتا ہی
طعام ناخوش اور بوی ناخوش اور سب باذن خدا کے ہی واللہ اعلم ؛ ح **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابن عباس سی
کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نلیتی اور دوست رکہتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین
وعن قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ
رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی قطن بن قبیصہ سے کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے
ہی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** عیافہ ساتہہ زیر عین کی ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور رکہہ بیچ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی
اور اعتبار اسمین ساتہہ نام جانورون کی ہی جیسیکہ فال لیجاوی ساتہہ عقاب کے عقاب پر اور ساتہہ غراب کے غربت پر اور ساتہہ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان
عیافہ اور طیرہ کی یہہ ہے کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوی یا اور جانور وغیرہ سے اور عیافہ کا استعمال خاص جانوری کی آواز وغیرہ سی فال لینی
مین آتا ہی اور نہایہ مین ہی کہ عیافہ اوڑانا پرندکا اور فال لینی ساتہہ اسما اور آواز اور گذرنی اوسکی کی اور طرق ساتہہ زبر طا اور ر جزم کی سنگریزہ مارنا
کہ عادت عرب کے عورتون کی تہی کہ وقت فال لینی کی مارتی تہین اور بعضون نی کہا کہ خط ریت مین کہینچنا جیسیکہ عادت رمالون کی ہی اور جبت ساتہہ
زبر جیم اور جزم ب کی بمعنی سحر و کہانۃ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ جبت وہ چیز ہی کہ عبادت کیجاوے سوا اللہ تعالی کی یعنی یہہ افعال سبب شرک و
اعمال مشرکون کسی ہین اور اظہر یہہ ہے کہ جبت شیطان ہے یعنی یہہ افعال شیطان سی ہین ؛ ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هٰذَا

الحدیث وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یُذْهِبُهٗ بِالتَّوَکُّلِ هٰذَا عِنْدِیْ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل
کی اونسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرمائی یہہ بات تین بار یعنی مبالغۃً تا لوگ بہت بچین اوس سی اور نہین ہم
مین سے کوئی مگر یعنی مگر وہ کوئی کہ کبھی اوسکی خاطر مین فال بد سی تردد و خلجان راہ پاتا ہی ولیکن خدا تعالی لیجاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر بحکم بشریت
کی کچھ شک او رو ہم خاطر مین آوی تو چاہیی کہ توکل خدا پر کری اور اوس کام کو جاوی تابع اوس وہم کا نہووی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی کہا ترمذی
نی کہ سنا مینی محمد یعنی بخاری سی کہتی تہی کہ تہا سلیمان بن حرب شیخ بخاری کا ہی کہتا اس حدیث مین کہ وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہہ کلام نزدیک میری
قول ابن مسعود سی ہی نہ قول آنحضرت کا **ف** شرک ہی یعنی شگون بد لینا مشرکون کی رسمون مین سی ہی اور موجب شرک خفی کا اور اگر جزماً اعتقاد
کری کہ یون ہی ہوگا وہ شگون بی شک کفر ہی ح **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهٗ
فِی الْقَصْعَةِ وَقَالَ کُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا ہاتہہ جذام
والیکا اور رکہا اوسکو ساتہہ اپنی بیچ پیالی کی اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اور توکل کرتا ہون اوسپر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین
اشارہ ہی کہ اسپر کہ بعد از حصول توکل و یقین کے کہانا جذامی سی لازم نہین ح **وعن** سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَاِنْ تَکُنِ الطِّیَرَةُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی سعد بن مالک سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہے ہامہ اور نہین ہے عدوی اور نہین ہے شگون بد اور اگر ہوتا شگون
بد کسی چیز مین تو ہوتا گہر مین اور گہوڑی مین اور عورت مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** حدیثین بیچ مقدمہ طیرہ کی مختلف آئی ہین بعضیون سے نفی تاثیر طیرہ کی
اور نہی اعتقاد و اعتبار اوسکی معلوم ہوتی ہی اور بعض مین و بعضیون سے ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گہوڑی مین اور گہر مین ساتہہ
لفظ جزم کی جیسیکہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشوم فی ثلث الفرس والمرأة والدار اور ایک روایت مین بیچ زمین اور خادم اور فرس کے
یا ساتہہ لفظ شرط کی آیا ہی جیسیکہ اس حدیث مین اور مانند اسکی مین اور بعضیون سی انکار ثبوت نحوست کا ان امور مین سمجہا جاتا ہی مانند تمام امور کی
جیسیکہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی مین ابن عباس سے آیا ہی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور مین بیچ اہل جاہلیت کی تہا
جیسیکہ حدیث حضرت عائشہ کی مین آیا ہی وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ تطیر کسی چیز مین نہین ہی اور اگر فرض کیا جاوی ثبوت اوسکا تو یہہ چیزین مظن
و محل اوسکی ہین اور جگہہ اوسکی کہتی ہین کہ انہین ثابت ہو یہہ ایسا ہی جیسا حضرت نی فرمایا لو کان شی سابق القدر لسبقته العین اور اسیطرح
کلام ہی قاضی کا کہا یہہ ہی لا ان الطیرہ کی اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اوپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی ایسی یعنی اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان
چیزون مین ہوتا کہ قابل تر ہین اسکو لیکن وجود و ثبوت نہین انمین پس اصلا وجود نہین رکہتی اور بعضون نی کہا کہ نحوست عورۃ مین ناموافقت اوسکی ہی
اور یہہ کہ بچہ نہو ناموا اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکری یا مکروہ بد شکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گہر مین یہہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بری ہون اور ہوا
ناموافق ہو اور نحوست گہوڑی مین یہہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض و مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم مین ہی یا نحوست محمول
ہی اوپر کراہت و ناخوشی کی بحسب شرع یا طبع کی پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کی محمول ہوگی واللہ اعلم ح **وعن** اَنَسٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعْجِبُهٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ یَسْمَعَ یَا رَاشِدُ یَا نَجِیْحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی خوش آتا اونکو جس وقت کہ نکلتی واسطی کسی کام کی یہہ کہ سنین اے راشد اے نجیح یعنی
یہہ فال نیک سے نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَتَطَیَّرُ مِنْ شَیْءٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ

عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُاِىَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِىْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُاِىَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِىْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ
قَرْيَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُاِىَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِىْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُاِىَ كَرَاهِيَةُ
ذٰلِكَ فِىْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہ نہ شگون بد لیتی تہی
کسی چیز سی پہر جسوقت کہ بہیجتی لگتی عامل پوچہتی نام اوسکی سی پس جسوقت کہ اچہا لگتا آپکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتہہ اوسکی اور دیکہی جاتی
خوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک انکیکی اور اگر مکروہ جانتی نام اوسکا دیکہی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک انکیکی یعنی اور بدل دیتی اوس نام کو
ساتہہ اچہی نام کی اور جسوقت کہ داخل ہوتی کسی بستی مین پوچہتی نام اوسکیسی پس اگر اچہا لگتا انکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتہہ اوسکی اور دیکہی جاتی
خوشی اوسکی بیچ چہرہ انکیکی اور اگر مکروہ رکہتی نام اوسکا دیکہی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ انکیکی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یہہ نظر نہین
ہی اسلیی کہ بسبب اسکے اوس کام سی کہ ارادہ رکہتی تہی اوسکا باز نآتی تہی لیکن اثر کراہت وقبح اوسکا چہرہ مبارک مین ظاہر ہوتا تہا اسلیی کہ بہلائی
اور برائی کو تاثیر طبعی ہی بیچ خوشی وناخوشی کی قطع نظر کرنیکر تطیر وتفاؤل سی اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنت ہی یہہ کہ اختیار
کری آدمی اپنی فرزند اور خادم کی لیی نام اچہا اسلیی کہ بری نام کبہی موافق ہوجاتی ہین تقدیر کی جیسیکہ اگر نام رکہی کوئی اپنی بیٹی کا خسار
پس بعض اوقات جاری ہوتی ہی تقدیر الہی ساتہہ اوسکی کہ لاحق ہوا اوس شخص کو یا اوسکی بیٹی کو خسار پس اعتقاد کرتی ہین بعضی لوگ یہہ کہ یہہ
بسبب نام اوسکیکے ہی پس نحس جانتی ہین اور احتراز کرتی ہین ہمنشینی اوسکیسی شرح ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّا كُنَّا فِىْ دَارٍ كَثُرَ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰى دَارٍ قَلَّ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ تحقیق ہم تہی ایک گہر مین
بہت تہی اوسمین عدد ہمارے اور مال ہماری پس نقل مکان کیا ہمنی طرف ایک گہر کی کم ہوگئی اوسمین عدد ہماری اور مال ہماری پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
والسلام نی چہوڑ دو اوس گہر کو سحالیکہ برائی کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** حضرت نی جو اوس گہر کی چہوڑنیکو فرمایا تو یہہ قبیلہ تطیر کی سی نہین بلکہ بسبب
اسکی کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی انکو اور کہا خطابی نی کہ گہر چہوڑ دینی کو انکی تئین اسلیی فرمایا کہ انکی دلون مین یہہ بات جم گئی تہی کہ یہہ نقصان
وخسارے بسبب رہنے کی اس مکان مین ہی پس فرمایا کہ اس مکان سی نکلیاوین تا مادہ وہم کا منقطع ہوجاوی اور نہ پہونچ ورطہ شرک خفی کی نزدیک ع
وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا
اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا اَبْيَنُ وَهِىَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی یحیی بیٹی عبد اللہ بیٹی بحیر کی سی کہ کہا خبر دی مجکو اوس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹی مسیک کیسی کہ کہتا تہا کہ کہا مینی یا رسول اللہ نزدیک ہمارے
ایک زمین ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابین اور وہ زمین ہی زراعت ہماریکی اور غلہ ہماریکی یعنی اور شہرون سی وہان آنکر غلہ جمع ہو جاتا ہی بکنی کی لیی
یا یہان سی اور شہرون کو لوگ لیجاتی ہین اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہی پس فرمایا کہ چہوڑ دو اوسکو داخل ہونی اپنی ہی اوسمین اور آمد ورفت کرنیسی
طرف اوسکی اسلیی کہ قریب ہونی بیماری اور وباکیسی پیدا ہوتا ہی تلف وہلاک نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** کہا طیبی نی یہہ قبیلہ عدوی کیسی
نہین ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کیسی ہی اسلیی کہ ہوا اصالح اور موافق اعوان اشیا سی ہی اوپر صلاح بدن کی اور فساد ہوا اور عدم موافقت
اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہی انتہی اور شاید کہ بہاگنی والی وبا سی ساتہہ مضمون اس حدیث کی تمسک کرتی ہونگی کہ اوس شخص نے شکایت
وبا سی کی کہ اوس زمین مین ہوتی تہی اور آنحضرت نی فرمایا کہ چہوڑ دو اسکو اور باہر نکل اوس زمین سی اسلیی کہ مخالطت ساتہہ مرض ووبا کی باعث

ہلاکت کی ہوتی ہی ولیکن نہ سکتا تہہ سکی نہیں ہوسکتا اسلیکی اس شخص نے شکایت کی واقع ہونی وباکی سی اس زمین مین اور اسکو نحس و مکروہ جانا اور
آنحضرت نی نظر ضعف حال وسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی اوسکو ساتہہ نکلنی کی وہان سے رخصت دی نہ یہہ کہ وباوہان واقع
ہوئی اور بعد از وقوع ہونیکی وہانسی بہاگنی کو جائز رکہا اور کلام اسمین ہی اور وظیفہ بیچ بلاکی پیش از وقوع کی احتراز و اجتناب ہے
اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی مگر دعا و تضرع کرنی کا حکم ساتہہ اوسکی فرمایا ہی بدلیل احادیث صحیحہ کی کہ صحیحین وغیرہما مین ہی
ساتہہ منع اور نہی کی نکلنی اور بہاگنی وباکیسی اور بیچ مدح اور ترغیب کی صبر و ثبات پر آئی ہین اور یہہ حدیث سنن ابی داود مین ہی معارض
صحیحین کے حدیثون کی نہین ہوسکتی اور لکہا ہی علمانی کہ فروۃ بن مسیک سے سوا ایک دو حدیثون کی روایت نہین کی گئی ہین اور وہ بہی
ایک مرد مجہول ہی کہ معلوم نہین نام اسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی ہی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین حاصل یہہ کہ بغیر شک وباسی بہاگنا
ممنوع اور معصیت ہی اور اگر خرجا اعتقاد کری کہ بر تقدیر صبر کی مرجاونگا اور اگر نکل جاونگا تو نجات پاونگا کافر ہوتا ہی اور بغیر اس اعتقاد کی
عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گہر کی اندرسی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب وارد ہونی نص کے اوپر خلاف اسکی اور یہہ
بہی ہی کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گہر کی اور لگنی آگ کی گہر مین غالب بلکہ یقینی ہی عادۃ بخلاف مرنیکی وقت نہ نکلنی کی وباسی کہ
مشکوک و موہوم ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عروۃ بن عامر قال ذکرت الطیرۃ عند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال احسنہا الفال ولا ترد مسلما فاذا رای احدکم ما یکرہ فلیقل اللہم لا یاتی بالحسنات
الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ رواہ ابو داود مرسلا
روایت ہی عروہ بن عامر سی کہا ذکر ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہتر ان مین سے فال ہی اور نہ روکی شگون
بد یعنی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جس وقت کہ دیکہی ایک تمہارا او چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد اوس سے لیتی
ہین اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہیی کہ کہی یا الہی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہین ہی پہرنا برائی سے
ہی اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتہہ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہہ ابو داود نی بطور ارسال کی **باب الکہانۃ** باب ہے بیچ
بیان کہانۃ کی ش شرح مین لکہا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتہہ زبر کی فال گوئی کرنی اور ساتہہ زیر کی حرفہ اوسکا اور طیبی نی کہا
کہ کاہن وہ کہ خبر کہی حوادث آیندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزونکا عرب مین کاہن تہی کہ بعضی اون مین سے دعوی کرتی تہی کہ تابع
اسبات خبرین دیجاتی ہین او منقول ہی کہ شیطان چوری سی سنیاتی تہی احکام الہی آسمان پر سے اور کاہنون سی کہدیتی تہی اور وہ اسمین جو کچہہ چاہتی
زیادہ کرکر کہتی پس قبول کرتی اوسکو جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوئی کہانۃ اور بعضی تہی
اور اسباب و علامات سی کچہہ معلوم کرتی تہی کہ انکو عراف کہتی تہی وہ مکان چوری گئی چیز کا اور گم ہوئی کا بتا دیتی تہی جیسی رمال کرتی ہین اور کبہی
اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بہی آتا ہی اور یہہ افعال حرام ہین اور انپر مال لینا بہی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دونو گنہگار ہوتی ہین
او محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہی بشرع **الفصل الاول** فصل پہلی عن معاویۃ بن الحکم قال قلت
یا رسول اللہ امورا کنا نصنعہا فی الجاہلیۃ کنا نانی الکہان قال فلا تاتوا الکہان قال قلت کنا نتطیر قال
ذلک شیء یجدہ احدکم فی نفسہ فلا یصدنکم قال قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط
فمن وافق خطہ فذاک رواہ مسلم روایت ہی معاویہ بن حکم سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تہی ہم کرتی

اونکو جاہلیت مین ایک وہ نین سی یہہ ہی کہ تہی ہم آتی کاہنون کی پاس یعنی اور پوچہتی ایسی چیزین آپ نی فرمایا مت جایا کرو تم کاہنون کی پاس کہا معاویہ
نی کہ کہا مینی دوسری چیز یہہ ہی کہ تہی ہم شگون بد لیتی فرمایا یہہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اوسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنی کی پس نہ باز رکہی تمکو یعنی کسی
کام سی یہہ خیال آنا کہا معاویہ نی کہ کہا مینی ایک وہ نین سی یہہ ہے کہ ہم مین کتنی ایک شخص خط کہینچتے ہین فرمایا تہی ایک نبی انبیا مین سے خط کہینچتی یعنی
بامر الہی یا ساتہہ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضون نی کہا ادریس
علیہما السلام اور مباح ہی والا خط امر اوس سے نہی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کہینچنی کا مقصود و معدوم ہوا تو عمل کرنا ہی اسپر حرام و ممنوع ہو یعنی
یہہ کیا جانتا ہی کہ وہ پیغمبر کسطرح خط کہینچتے تہی تا یہہ بہی ویسا ہی خط کہینچی پس جب معلوم نہوا تو کرنا اوسکا بہی حرام ہوا اور بیان اوسکا باب لا یجوز
من العمل فی الصلوة مین بہی ہو چکا ہی ح ❊ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا
اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ سوال کیا لوگون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی احوال کاہنون کا کہ بات
اونکی سچ اور لائق اعتماد کی ہی یا نہین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہین وہ کچہہ یعنی پس اعتماد و اعتقاد کرو اونکی خبرون پر
عرض کیا لوگون نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہین یا ور خبر دیتی ہین کبہی ساتہہ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہہ کلمہ
ہی سچ اچک لیتا ہی اوسکو جن پہر ڈالتا ہی اوسکو بیچ کان دوست اپنی کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسرے مرغ کو دانہ کی لیئی پس ملاتی ہین
وہ کاہن اوس کلمہ مین زیادہ سو جہوٹہہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا اون ملائکہ سی کہ لیا اونہون نی حق ہی یا بواسطہ
وحی کی یا ساتہہ مکاشفہ لوح محفوظ کی واسطی اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالنی کی ہین یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جیسی وہ
منہ ڈالتا ہی مرغی سی جفتی کرنیکی وقت اسطرح کہ نہین جانتی اوسکو لوگ پس اسیطرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کی کانمین اسطرح کہ نہین
مطلع ہوتا اوسپر غیر اوسکا ع ❊ **وعنها** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ
وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ
مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت اونمین سے اوترتی ہین عنان مین اور عنان کہتی ہین ابر کو پس ذکر کرتی ہین کام کو کہ تقدیر
کیی گئی آسمان مین پس چوری سی اور پوشیدہ کان رکہتی ہین اوسپر شیاطین پس سنتی ہین اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہنچاتی ہین اوسکو
طرف کاہنون کی پس جہوٹ ملا لیتی ہین کاہن ساتہہ اون کلمون کی کہ شیاطین سے سنی ہین سو جہوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنی اس سبب سے بعضی چیزین موافق واقع کی ہو جاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہی اوسمین جہوٹ بند کر دیا شارع نی دروازہ استفادہ کا اونسی
اور فرمایا کہ نہین وہ کچہہ شرع ❊ **وعن** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ
لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن اور
نجومی کی پاس اور پوچہی اوس سے کچہہ یعنی غیب کے باتین نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس راتدن کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ نہایت
ضرر اور کم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نا مقبول ہوئی یا مراد یہہ ہی کہ جب نماز قبول نہوئی

تو اور اعمال بطریق اولی نامقبول ہونگی اور مراد نہ قبول ہونیسی یہہ ہے کہ ثواب نہین حاصل ہوتا اگرچہ ابرا ذمہ کہ قضا اوس سی واجب نہو حاصل ہی اور حدیث مین اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہی اسلیے کہ کلام عرب مین اکثر اسطرح آتا ہی کہ روز یا شب ذکر کرتی ہین اور دوسرا تابع اوسکا ہوتا ہی ۱۲ ح

وعن زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہا نماز پڑہوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز صبح کی حدیبیہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پیچہی مینہہ برسنی کی کہ تہا رات کو پس جبکہ پہری آنحضرت نماز سی متوجہ ہوئی لوگون کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا فرمایا تمہاری پروردگار نی یعنی اسوقت اشارہ کی ساتہہ اپنی وحی کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ صبح کی بعضی بندون میری نی کہ ایمان لانی ساتہہ میری اور بعضون نی کفر کیا پس جس شخص نی کہا کہ مینہہ برسائی گئی ہم ساتہہ فضل اللہ کی اور رحمت اوسکی پس یہہ شخص ایمان لایا ساتہہ میری اور کفر کیا ساتہہ ستارون کی اور جس شخص نی کہا کہ مینہہ برسائی گئی ہم بسبب غروب ہونی ایک ستارہ کی اور نکلنی ایک ستاری کی یہہ شخص کافر ہوا ساتہہ میری اور ایمان لایا ساتہہ ستاری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ ستاری فاعل اور مدبر مینہہ برسانی کی ہین مانند اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کفر ہی اور جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ مینہہ اللہ کیطرف سی اور فضل اوسکی سی ہی اور ستاری علامت اور مظنہ مینہہ برسنی کی ہین یہہ کفر نہین اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بہی مکروہ تنزیہی ہی ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین نازل کرتا اللہ تعالی آسمان سی کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیون مین سی ساتہہ اوسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہہ پس کہتی ہین کہ مینہہ برسا بسبب ستاری فلانی اور فلانی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد برکت سی مینہہ ہی اور جملہ ینزل الغیث بیان اسکا اور احتمال ہی کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل الغیث مثال اور بیان ایک فرد اسکیکا ہو ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سیکہتا ہی ایک ٹکڑا علم نجوم سی حاصل کرتا ہی ایک شاخ سحر سی زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** تشبیہ دی علم نجوم کو ساتہہ سحر کی بقصد برائی بیان کرنی اسکی گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحرون اور کاہنون سی ہی کہ بری کام کرتی ہین اور خبرین غیب کی بتاتی ہین ۱۲ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آدمی کاہن کی پاس اور سچا جانی اوسکو بیچ اوس چیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کری اپنی بیوی سی حالت حیض مین یا بدفعلی کری اپنی بیوی سی بیچ مقعد اوسکی پس تحقیق بیزار ہوا اوس چیز سی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہہ احمد نی

اور ابو داؤد نی **ف** بیزار ہوا یعنی کافر ہوا یہہ محمول ہی حلال جاننی پر یا تغلیظ و تشدید ہی اوپر کرنی ان شنائع کی **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن ابی ہریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء ضربت الملٰئکۃ باجنحتہا خضعانا لقولہ کانہ سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا للذی قال الحق وھو العلی الکبیر فسمعہا مسترقوا السمع ومسترقوا السمع ھکذا بعضہ فوق بعض ووصف سفیان بکفہ فحرفہا وبدد بین اصابعہ فیسمع الکلمۃ فیلقیہا الی من تحتہ ثم یلقیہا الاخر الی من تحتہ حتی یلقیہا علی لسان الساحر او الکاہن فربما ادرک الشہاب قبل ان یلقیہا وربما القاھا قبل ان یدرکہ فیکذب معہا مائۃ کذبۃ فیقال الیس قد قال لنا یوم کذا وکذا کذا وکذا فیصدق بتلک الکلمۃ التی سمعت من السماء رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا آسمان مین مارتی ہین فرشتی باز و اپنی یعنی ڈرتی اور کانپتی ہین ہیبت و عظمت حکم الٰہی سے بسبب خوف قول و کلام الٰہی کی گویا آواز کلام الٰہی کی یعنی بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم اور استماع اوسکی مانند زنجیر کی ہی کہ کھینچی جاوی پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کی دلون سی کہتی ہین یعنی تمام فرشتی کم رتبہ فرشتون مقرب سی کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہاری نی کہتی ہین فرشتی مقرب اوس چیز کو کہ حکم کیا پروردگار نی یا کہتی ہین اون فرشتون پوچھنی والون سی حق ہی یعنی حق ہی جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتی ہین اون باتون کو چوری سی سننی والے کہ جن و شیاطین ہین اور چوری سی سنی والی اسطرح ہین کہ بعضی اونکی اوپر بعضون کی ہین اور بیان کی سفیان نی ہیئت اونکی ساتھہ ہات اپنی کی یعنی ساتھہ انگلیون ہاتھہ کی پس ٹیڑھا کیا ہاتھہ کو اور فرق کیا درمیان انگلیون اپنی کی پس سنتا ہی چوری سی سنی والا بات کو پھر ڈالتا ہی اوسکو طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی پھر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی یہان تک کہ ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کی پس اکثر پاتا ہی چوری سی سنی والیکو شعلہ پہلی ڈالنی اس بات کی طرف ساحر یا کاہن کی اور اکثر ڈالتا ہی اوس بات کو پہلی پہنچنی شعلی کی پس پہنچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتھہ اوس بات کی سو جھوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتھہ اوس بات کی بیچ اثنا جھوٹی باتون کی پس جب جھٹلایا جاتا ہی اوسکو کوئی ساتھہ بعضی جھوٹی باتون اوسکی کی تو کہا جاتا ہی یعنی کہتا ہی تصدیق کرنیوالا کاہن کا ساتھہ اوسکی کہ جھٹلاتا ہی اوسکو کیا نہین ہی اور نہین جانتا تو کہ کہا واسطی ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانی فلانی دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اوس بات کی کہ سنی گئی آسمان سی اور راست گو ہوا آسمین یعنی اور وہ سو جھوٹ نہین منظور کرتی بسبب گمراہی کی کہ اونکی باطن مین ہی جیسیکہ ان نجومیون کا حال ہی کہ اگر ایک بات اونکی بحسب اتفاق کی سچی ہوگئی تو دنیادار معتقد اونکی ہو جاتی ہین بسبب نہایت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکی دلون مین ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث مین کہ آگی آتی ہی صریح آیا ہی کہ کاہن ساحر ہی پس ساحر سی یہان مراد کاہن ہے اس صورۃ مین او شک کیلیے ہوگا یا ساحر سے مراد منجم ہی جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی المنجم ساحر ایسی کہ ساحر خبر غیب کے نہین بتاتا ہی پس لفظ او الکاہن مین تنویع کی لیے ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہی آسمین کہ مرجوم آیا ساتھہ رجم کی انداز پاکر پھرتا ہی یا جل جاتا ہی ساتھہ رجم کی **وعن ابن عباس** قال اخبرنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار انہم بینا ھم جلوس لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی بنجم واستنار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتم تقولون فی الجاھلیۃ اذا رمی بمثل ھذا

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ
الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ
مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا
فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ
يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون مین سی کہ تہا انصار سی یہہ کہ صحابہ
اوسوقت کہ بیٹہی ہوئی تہی ایک رات ساتہہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ کیا تہی تم کہتی جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی ساتہہ حقیقت حال کی تہی
ہم کہتی کہ پیدا کیا گیا آجکی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنی کبہی یون کہتی تہی اور کبہی یون یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتی تہی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق یہہ شعلہ نہین پہینکا جاتا بسبب مرنے کسیکی اور نہ بسبب حیات کسیکی ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام
اوسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتی ہین فرشتی اوٹہانیوالی عرش کی پہر تسبیح کرتی ہین وہ آسمان والی کہ متصل ہین عرش کی اوٹہانیوالون
کی یہان تک کہ پہنچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پہر کہتی ہین وہ فرشتی کہ متصل اوٹہانیوالون عرش کی ہین واسطی عرش کے اوٹہانیوالون
کے کہ کیا کہا پروردگار تمہاری نی پس خبر دیتی ہین وہ اونکو اوس چیز کی کہ فرمائی پہر خبر پوچہتی ہین بعضی آسمان والی بعضون سے یہان تک کہ پہنچتی ہی
خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اوچک لیتی ہین جن سننی کو یعنی اون خبرون کو چوری سی لی آتی ہین پہر ڈالتی ہین طرف دوستون اپنے کی یعنی
کاہنون کی اور پہینکی جاتی ہین طرف اونکی یہہ ستاری یعنی پس سبب ان ستارون کی پہینکی جانیکا یہہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتی ہو پیدایش و موت
کا پس جو چیز کہ لاتی کاہن اوسکو اوپر اسطرح کی کہ ہی یعنی بغیر تصرف کی رہت وہ درست ہی وہ خبر راست ہی لیکن وہ کاہن جہوٹ ملا لیتی ہین بیچ اوسکی
اور زیادہ کرتی ہین یعنی اوس سنی ہوئی پر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً
لِّلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ
مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَاءُ
وَالْمَلٰئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلُهٗ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَّلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ اور روایت ہی قتادہ سی کہا پیدا کئی اللہ تعالی نی یہہ ستاری واسطی تین باتون کی ایک بات
یہہ کہ پیدا کیا انکو واسطی زینت آسمان کی اور دوسرے واسطی مارنی شیطانون کی اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہی بسبب انکے یعنی بیچ دریا اور جنگل
کی پس جسنی کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کی خطا کی اور ضایع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوس چیز مین کہ نہین جانتا یعنی نہین تصور ہی علم اوسکا
اصلی کہ خبرین آسمان کی نہین جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب و سنت سی حال آنکہ اسمین نہین ہے زیادہ اوس چیز سی کہ گذری نقل کی یہہ بخاری نی بلا سند
اور بیچ روایت رزین کی یون ہے کہ تکلف کیا اوس چیز کا کہ نہین فایدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننی اوس چیز کی کہ نہین اوسکو علم ساتہہ اوسکی اور تکلف
کیا بیچ جاننی اوس چیز کی کہ عاجز ہوئی علم اوسکی سی انبیا اور فرشتی اور روایت ہی ربیع سی مانند اسکی اور زیادہ کیا ربیع نی یہہ کلام کہ قسم ہے اللہ کی نہیں
مقرر کی اللہ تعالی نی ستاری مین زندگی کسیکی یعنی پیدایش کسی کی اور نہ روزی کسیکی یعنی مال و جاہ اور نہ موت کسیکی اور سوا اسکی نہین کہ افترا کرتی ہین کاہن

اللہ پر جھوٹی اور ٹھیرائی ہیں طلوع ہونی ستارہ کو علت واسطے ایک چیز کی **ف** ضایع کیا حصہ اپنا یعنی عمر میں سے اور وہ مشغول ہوتا ہی بفائدہ چیزوں
کہ نہ فائدہ دیتی ہی دنیا میں اور نہ آخرۃ میں شرح بیان ملا علی اور حضرت شیخ نی اوسکی خوب تفصیل سی لکھا ہی فلینظر ثمہ **وعن** ابن عباس قال قال
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَیْرِ مَا ذَکَرَ اللّٰہُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَۃً مِنَ السِّحْرِ اَلْمُنَجِّمُ کَاہِنٌ
وَالْکَاہِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ کَافِرٌ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ سیکھے کوئی قسم علوم نجوم سی واسطی غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی اسنی یعنی قران میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اوپر کی حدیث میں پس تحقیق
سیکھا ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہی اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھ علامتوں کی
خبریں غیب کی بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہی اور ساتھ اوسکی ضرر خلق کو پہنچاتا ہی اور جو کوئی سحر کری او اعتقاد
اوسکا رکھی کافر ہی یعنی پس اسطرح کاہن اور منجم کافر ہیں حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہیں اور کافروں اور بد دینوں کی اعمال
سی ہیں نعوذ باللہ من ذلک **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَکَ اللّٰہُ الْقَطْرَ عَنْ
عِبَادِہٖ خَمْسَ سِنِیْنَ ثُمَّ اَرْسَلَہٗ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَۃٌ مِّنَ النَّاسِ کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سُقِیْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بند رکھی اللہ مینہہ اپنی بندوں سے پانچ برس یعنی مثلاً پھر برسادی البتہ ہو
ایک جماعت آدمیوں میں سے کہ مقید ہیں ساتھ نجوم کی کفر کرنیوالی کہیں برسائی گئی ہم بسبب منزل قمر کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہہ نسائی نی
ف مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کی منازل قمر سی ہی کہ سبب سے مینہہ کا ہی ح

کِتَابُ الرُّؤْیَا

کتاب بیچ بیان خواب کے **ف** حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونیوالی کی علوم اور ادراکات کو جیسی کہ جاگتی
کی دلمیں اور اللہ سبحانہ قادر ہی اوسپر نہ بیداری باعث اسکی ہی اور نہ نیند مانع اوس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتی کی دلمیں علامت ہے اور امور پر کہ
پیش آتی ہیں ثانی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہی جیسی کہ ابر دلیل ہی وجود مینہہ پر ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ مَالِکٌ بِرِوَایَۃِ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ یَرَاہَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَہٗ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں باقی رہا آثار نبوۃ سی کچھ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینی والی کہا صحابہ نی کیا ہی مبشرات فرمایا خواب اچھی نقل کی یہہ
بخاری نی اور زیادہ کیا مالک نی ساتھ روایت عطا ابن یسار کی اس عبارت کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو کہ مرد مسلمان یعنی اپنی لیے یا دیکھا جاوے واسطے
اوسکی یعنی کوئی اور مسلمان دیکھی واسطی اوسکی **ف** نہیں باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہو جائیگی بسبب فوت پیغمبر کی اور نہیں باقی رہیگی وہ چیز کہ جانی جاوے
اوس سے چیز ہونیوالی مگر خواب کہ اوس سے کچھ چیزیں معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہی ساتھ پیش میم اور زبر ب کے یعنی خوش خبری کی
اور استعمال بشارت کا اکثر خیر میں ہوتا ہی اور کبھی شر میں بھی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حلم کہتی ہیں ساتھ پیش ح
کی لیکن یہہ تخصیص شرعی ہی اور لغت میں یعنی مطلق خواب کے ہیں چنانچہ اس حدیث میں یہی مراد ہے اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی
ساتھ صالحہ کی واسطی بیان و الصلاح کی ہی یا صالحہ یعنی صادقہ کی ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کی اور معنی اول اگرچہ ظاہر اور موافق تر ہیں ساتھ معنی
مبشرات کی کہ غالبًا یا کلیا بیچ خبر نیک شادی بخش کی مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ اسمیں صدق ہی معتبر ہی جیسی کہ طیبی نی کہا ولیکن سیاق حدیث
بنظر بیچ معنی ثانی کی مدد ہی اسلیے کہ ثبوت میں خبر صدق معتبر ہی خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار تغلیب کی ہی حاصل

اور معنی مطلق کی کہ مخبرات ہی ہر ح وعن أنس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا الصالحة جزء من ستة
واربعین جزءا من النبوة متفق علیه اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب اچہا ایک ٹکڑا
ہی چہالیس ٹکڑون نبوۃ کیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر یہہ ہے کہ مراد ساتہہ رویا ہی صالحہ کی یہان صادقہ ہی اور یہان ایک اشکال
وارد ہوتا ہی کہ جزء شی کا ساتہہ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوۃ باقی نرہی تو جزء اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ رویا ایک جزء ہی اجزاء
علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہہ پرتوہ ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ دیکہنی والا نبی نہو جیسیکہ اور
حدیث مین آیا ہی کہ راہ و روش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سی ہین اور وجہہ تخصیص اس عدد چہالیس کی اگرچہ علماء نی کچہہ
کچہہ لکہی ہی لیکن صحیح یہہ ہی کہ علم اوسکا اور اور چیزون احاد و دکا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین چہبیس آیا ہی
بدلی چہالیس کے اور ایک مین چہتر اور ایک مین چوبیس وغیر ذلک مراد ان سب سے تکثیر ہی نہ تحدید ہا ع ح وعن ابی هریرة ان النبی صلی الله
علیه وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطن لا یتمثل فی صورتی متفق علیه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے دیکہا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکہا مجکو اسلئی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت
مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تحقیق دیکہا مجکو یعنی گویا کہ دیکہا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین مبنی ہوتی ہین اوسپر احکام کہ وہ صحابی ہو جاوی
یا عمل کری اوسچیز پر کہ سنی ہو سحالت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میری وقت کی لوگون مین سی جسنی مجکو خواب مین
دیکہا توفیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میری دیکہنی کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ بمعنی اخبار کی ہی یعنی جسنی دیکہا مجکو
خواب مین پس خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقۃ اور سچا ہی نہین ہے اضغاث احلام سی اسلیے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنی یہہ مجال نہین
شیطان کی کہ کسیکی خواب مین آوی اور اوسکی خیال مین ڈالی کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہہ جہوٹ باندہی بعضی محققین نی لکہا ہی کہ شیطان
بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جہوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکہنی والی کو وسوسہ مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی ولیکن بصورت آنحضرت
کی ہرگز نہین بن سکتا اور جہوٹ نہین باندہ سکتا اسلیے کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کی
ضد ہی اور حق تعالی جامع ہی صفات اضلال و ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہہ بہی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہی
اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسلیے اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادت اوس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا
کری تو معجزہ اوسی ظاہر نہین ہوتا ہا ع ح وعن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رانی فقد رای الحق متفق علیه
اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ دیکہا مجکو پس تحقیق دیکہا حق یعنی سچا ہی خواب اوسکا کہ اوسنی مجہی کو دیکہا نہ غیر میرے کو نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جاننا چاہیی کہ یہہ حدیثین ساتہہ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنی آنحضرت کو خواب مین دیکہا
اونہین کو دیکہا ور مع اور شیطان کو اوسمین دخل نہین اور علماء نی اسکو خصائص حضرت کیسی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نی اسمین بعضون نے
تو یہہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہہ ہی کہ کوئی دیکہی آنحضرت کو ساتہہ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ کہتی تہی پہر بعضون نی اسمین سی توسعہ کیا اور کہا
کہ اوس شکل و صورت سے جو دیکہی کہ مدت عمر شریف مین اوسپر تہی خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نی دایرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور
ہی کہ اوس صورت پر دیکہی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اس عالم سی سدہارتا کہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک و محاسن مبارک مین تہی اور
نوبت بیش کی نہیں پہنچی تہی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی اگر قصہ خواب مین دیکہنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان

اگر کسی صورت میں دیکھا ہی تو بھی اگر ساتھہ حلیہ مخصوص کے بیان کرتا تو وہ کہتی کہ جاتو نے آنحضرت کو نہیں دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہہ ہے کہ آنحضرت ہی کو حقیقۃً دیکھا
خواہ اونکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوا اسکی اونکی اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہیں ہوتا اور اختلاف وتفاوت صورتوں کا باعتبار کمال ونقصان ایمان دیکھنی والی
کی ہی جسنی حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنی کی دیکھا اور جسنی برخلاف اسکی دیکھا بسبب نقصان دین کی دیکھا اور اسیطرح ایک نے بڈہا دیکھا اور ایک نے جوان
اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نے روتی ہوئی اور ایک نے خوش اور ایک نے ناخوش تمام یہہ مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکھنی والی کی پس دیکھنا آنحضرت کا
گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکھنی والیکی اور اوسمین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کی لیے کہ اوس سے احوال اپنی باطن کا معلوم کرکر علاج اوسکا کرین اور اسی قیاس پر
بعضے ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سے خواب مین سنے تو اوسکو سنت قویمہ پر عرض کری اگر موافق ہی تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ
اوسکی ہی پس رویائی ذات کریمہ اونکی اور اوس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جائی ہی حق ہی اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف کہ ہی آچکی ہی حضرت شیخ علی
متقی نقل کرتی تہی کہ ایک فقیر نے فقرائے مغرب سے آنحضرت کو خواب مین دیکھا کہ اوسکو شراب پینی کی لیے فرماتی ہین واسطی رفع اس اشکال کی علمائے سے استفتا
کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نے محل اور تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تہی مدینہ مین نہایت متبع سنت کی کہ اونکو شیخ محمد بن عراق کہتی تہی جب
وہ استفتا اونکی نظر سے گذرا تو اونہون نے فرمایا کہ یون نہیں ہی جسطرح اوسنے سنا اوس شخص کی سامعہ مین خلل ہی آنحضرت نے اوسکو فرمایا لاتشرب الخمر اوسنے
لاتشرب کو اشرب سنا انتہی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ
الشَّیْطَانُ بِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس شتاب دیکھیگا مجکو
جاگتی مین اور نہیں بنتا شیطان میری صورت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت کی زمانہ مین جو شخص کہ دیکھتا تہا خواب مین حضرت کو تو اللہ
تعالی توفیق دیتا تہا اوسکو کہ جاگتی مین دیکھی اور مسلمان ہو اور یا یہہ مراد ہی کہ آخرۃ مین دیکھیگا جاگتی مین انتہی **وعن** اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا
مَنْ یُحِبُّ وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَلْیَتْفُلْ ثَلَاثًا وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ
تَضُرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب اچہا اللہ کیطرف سی ہی اور خواب برا شیطان
کیطرف سی ہی پس جسوقت دیکھی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکہی اوسکو پس نہ بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کی روبرو کہ دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی
علما اور صلحا اور اقربا سی اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسیکہ ایک روایت بخاری اور مسلم کیمین ہے اور جسوقت دیکھی ایسا خواب کہ ناخوش رکہتا ہی پس
چاہیی کہ پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی برائی اوسکیسی اور برائی شیطان کیسی اور چاہیی کہ تہکاری تین بار یعنی بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان کری
اوس خواب کو کسیکی روبرو یعنی دوست کی روبرو اور نہ دشمن کی روبرو تاکہ وہ تعبیر بری ندی بحسب ظاہر صورت اوسکی اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسی ہی واقع
ہوتی ہی بتقدیر الہی پس تحقیق وہ خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** شیطان کی طرف سی یعنی باعث خوشی اوسکیکا ہوتا ہی
اگرچہ پیدا کرنا اور دکہانا دونون کا ساتھہ پیدایش الہی کی ہی حاصل یہہ ہے کہ اچہا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سی بندی کی لیے تا باعث حسن
ظن کا ہو ساتھہ اللہ تعالی کی اور موجب ہو مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جہوٹا شیطان دکہاتا ہی تا غمگین کری مسلمان کو اور بدگمان اور سست
ہو بیچ سلوک طریق حق کی اور معنی نہ ضرر کرنی کی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نے گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سی جیسیکہ گردانا ہی
صدقہ کو سبب بچاو مال کا اور دفع بلیات کا شرح **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا
یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلٰثًا وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہی ایک تمہارا خواب کہ مکروہ جانی اوسکو پس چاہیی کہ تہتکاری بائین طرف تین بار اور پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی شیطان سے تین بار اور پہیری کروٹ اپنی سی کہ تہا اوسپر وقت دیکہنی خواب کے نقل کی یہہ مسلم نی ف اسحدیث مین بصاق ذکر کیا تفل سی زیادہ ہی تفل تہوک موںہہ سی نکالنا اور بصق موںہہ کی اندر سے نکالنا کہ کچہہ حلق سے بہی نکلی اور بصاق وہ تہوک کہ نکلی و مراد اسکو نزاق بہی کہتی ہین پس تفل بعد بصق کی ہی اور بعد ازان تفث ہی کہ پہونکنا ہی ساتہہ آب بہونکے اور بعد اسکے نفخ ہی کہ پہونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کی علیفت بہی آیا ہی اور اسحدیث مین ذکر بائین طرف کا آیا اور پہلی حدیث مین مطلق اور سحدیث مین کروٹ سی پہرنا بہی آیا ہی اسلئی کہ اسکو بہت تاثیر ہی بیچ تغیر حال کی ح ؛

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَكَدْ یَكْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا یَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطَانِ وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَكْرَهُهٗ فَلَا یَقُصُّهٗ عَلٰی اَحَدٍ وَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ قَالَ وَكَانَ یَكْرَهُ الْغُلَّ فِی النَّوْمِ وَیُعْجِبُهُمُ الْقَیْدُ وَیُقَالُ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ قَالَ الْبُخَارِیُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَیُوْنُسُ وَهُشَیْمٌ وَاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ یُوْنُسُ لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَیْدِ قَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِیْ هُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوَهٗ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَهٗ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْكَلَامِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب کہ جہوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جز ہی چہالیس جز نبوۃ کیسی اور جو چیز کہ ہو اجزا نبوت سی پس تحقیق وہ نہین جہوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نی کہ مین کہتا ہون اور روایت کرتا ہون اون احادیث سی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی مین خواب تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور تیسری بشارت اللہ کیطرف سے پس جو شخص کہ دیکہی خواب مین ایسی چیز کو کہ ناخوش رکہی پس نہ بیان کری اوسکو روبرو کسیکی اور چاہیی کہ کہڑا ہووی اور نماز پڑہی یعنی تا بسبب برکت اور نورانیت نماز کی توہم خیر دسہ کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہی کہا ابن سیرین نے اور تہی آنحضرت مکروہ رکہتی طوق دیکہنا خواب مین اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتی ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہے نقل کی یہہ یعنی سارا حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع موقوف کی بخاری اور مسلم نی لیکن دونونکو تردد ہی آخر حدیث مین کہا بخاری نی کہ روایت کیا اوسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس نی اور ہشیم اور ابوہلال نی ابن سیرین سے کہ نقل کی اونسی ابی ہریرہ سے اور کہا یونس نی کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر پیغمبر خدا سی بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کی کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی تو ابوہریرہ اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اوسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سے اور اونہون نے آنحضرت سی بخاری نی تو یون کہا اور کہا مسلم نی راوی ابن سیرین کہ نہین جانتا مین کہ یہہ قول مذکور قید مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکی ہی کہ کہا گیا اور یہہ بہی کہا مسلم نی کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابوہریرہ نی حدیث مین اس قول اپنی کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ بیچ غل اور قید کی واقع ہوا ہے سب کلام ابن سیرین یا ابوہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کی لانا راوی کا ہی کلام اپنے کو درمیان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی قول بخاری اور مسلم کیسی حقیقت حال ضمیرون قال وکان یکرہ کی ہی ظاہر ہوجاتی ہی ف جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ تفسیر اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علمانی اول تو یہہ کہ مراد قریب ہونی زمانہ کیسی آخر زمانہ قرب قیامت کا ہی جیسی کہ اور حدیث مین صریح آیا ہی کہ آخر زمانہ مین نزدیک نہین کہ جہوٹے ہوئے خواب مومن کا اور بعضی مشائخ اپنی سی شاید یہی کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہی دوسرے

یہہ کہ مراد قرب زمانہ سی برابر ہونا شب و روز کا ہی اسلیی کہ جس موسم مین راتدن برابر ہوتی ہین مزاج تندرست اور معتدل بہت ہوتا ہی خواب درست تر
اور خلط و خلل سی سالم تر ہوتا ہی تیسرے یہہ کہ مراد قرب زمانہ سی وہ زمانہ ہی کہ سال مانند مہینی کی گذرنے لگے اور مہینی مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کے اور روز
مانند ساعت کے اور لکھا ہی علمانی کہ مراد اسی زمانہ امام مہدی کا ہی کہ اون دنون مین انکے عدل سی عیش مین ہونگی اور زمانہ عیش کا ہرچند دراز ہو کوتاہ
معلوم ہوتا ہی اور زمانہ غم و محنت کا ہرچند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہی پس بیچ زمانہ مہدی کی ہی خواب صحیح و راست ہونگی اسلیی کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا
اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی راست تر ہی خواب اوسکا ہی راست تر ہی اور چونکہ حدیث سی صحت خواب کے اور مدح اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطی بیان اقسام خواب کے ذکر کیا اور اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کی نہین بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور
اعلام ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کی ہی اور خیال نفس ہے جیسیکہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہی از بسکہ وہ خیال مین بہہ رہا ہی وہ خواب مین دیکھتا ہی
یا عاشق معشوق کی خیال مین ہوتا ہی اوسکو خواب مین دیکھتا ہی اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین ہووے اور اسکو فکر کری اوسکو بسبب دشمنی کی کہ بنی آدم سی رکھتا ہی
اور وہ فعل شیطان ہی کہ ساتھہ اوسکی آدمی زادسی بازی کرتا ہی جیسیکہ دیکھتا ہی کہ میرا سر کٹ گیا ہی اور اسی قبیل سی ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا
ہوتا ہی اور کبھی سبب فوت ہونی نماز اور تاخیر اوسکا ہوتا ہی وغیر ذلک پس یہہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کے نہین اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام
کرتا ہی جانب حق سی بندی کی ہی تا ساتھہ اوسکی خوش ہووے اور طلب حق مین تازہ ہووی اور حسن ظن اور امید واری رکھی یہہ قابل تعبیر کی ہی اور نہ بیان
کری الخ یعنی اسلیکی جب وہ قابل اعتبار کی و تعبیر کی نہین تو کہنا اوسکا داخل عبث و لایعنی کی ہی اور یہہ بہی ہے کہ جب کہیگا اور سنی والا تعبیر کریگا تو
توہم اور تطیر لازم آویگا اور وسواس مین ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہے وقوع مین اور شارحون نی بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کی چند احتمالات لکھی ہین
ایک تو یہہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہرتی ہو جیسیکہ ظاہر عبارت کا کہ پہلی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہی اسین اور اس تقدیر پر ضمیر کان یکرہ کی
پہرتی ہین آنحضرت کی طرف اور معنی یہہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نے تہی آنحضرت کہ ناخوش رکھتی اوسکو کہ کوئی دیکھی خواب مین کہ طوق اوسکی گردن مین
ڈالا ہی اسلیی کہ یہہ صفت دوزخیون کی ہی جیسیکہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہری اور کان
یکرہ کی ابو ہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہی ابو ہریرہ سی یعنی کہا ابن سیرین نے کہ تہی ابو ہریرہ ناخوش رکھتی دیکھنی طوق کو خواب مین اور
ابو ہریرہ نی آنحضرت سی سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سی کہا اور تیسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی پہری طرف راوی کی ابن سیرین سی اور کان یکرہ مین ابن
سیرین کیطرف یعنی کہا راوی نی کہ تہی ابن سیرین کہ مکروہ رکہتی طوق کو اور ظاہرا یہہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکھتا ہی اسلیی کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر
خواب مین واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکھنا قید کا یعنی بیڑیون کا پانون مین اور یعجبہم ساتھہ صیغہ جمع کی روایت بخاری کی مین آیا ہی پس بحسب احتمال اول
کی ضمیر راجع ہی طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکی اور بحسب احتمال دوسری کی طرف ابو ہریرہ اور اتباع اونکی اور بحسب تیسری کی طرف ابن سیرین کی اور تعبیر
کہنی والی اہل عصر اونکی یعنی اگر کوئی خواب مین دیکھتا کہ قید اوسکی پانون مین ہی تو اوسکو اچھا جانتی تہی کہ علامت باز رہنی کی قبائح اور معاصی سی اور
ثابت قدم رہنی کی طاعت پر ہے جیسیکہ فرمایا و یقال القید ثبات فی الدین اور یہہ تعبیر بہ نسبت اہل دین و طاعت کی ہی اور لکھا ہی اہل تعبیر نی کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھی کہ قید پانون مین ہی تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہی کذا قال الطیبی اور اسیطرح تعبیر خواب کے مختلف ہوتی ہی ساتھہ
اختلاف دیکھنی والی کی مثلا اگر تاجر دیکھی خواب مین کہ اسباب کشتی پر رکھہ کر بیٹھا ہی اور ہوا موافق چلتی ہی تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت
مین ہے اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکھی تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہنچنی کی مقام حقیقت مین ہی ؛ ع ح وعن
جابر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رایت فی المنام کان راسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ دیکہا مینی خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نی پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جسوقت کہیلی شیطان ساتہہ ایک تمہاری کی خواب دیکہنی میں پس نہ بیان کری اوسکو روبرو لوگون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی یہہ خواب تیرا اضغاث احلام مین سی ہی اور اوس قسم سی ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتہہ آدمی کی تا غمگین کری اوسکو ایسی خواب کو چہپانا چاہیی وطیبی نی کہا کہ آنحضرت نی وحی سی جانا ہوگا یا دلالت حال سی کہ یہہ خواب اضغاث احلام مین سی ہی اور بازی شیطان ہی اور اگرچہ نزدیک تعبیر کہنی والون کی اوسکی تعبیر ہی مثل زوال نعمت اور مفارقت قوم اور مانند اوسکی کی ۱۲ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی ایک رات بیچ اون چیزون کی کہ دیکہتا ہی سونیوالا یعنی خواب مین دیکہتا ہون گرگویا مین اور صحابہ میری بیٹہی ہین بیچ گہر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئین ہمارے پاس کہجورین تر کہ اونکو رطب ابن طاب کہتے ہین پس تعبیر کی مینی یہہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطی ہمارے ہی دنیا مین اور عاقبت نیک آخرۃ مین یعنی رفعت لفظ رافع سی لی اور عاقبت عقبہ سی اور یہہ کہ دین ہمارا اچہا ہی یعنی یہہ لفظ رطب ابن طاب سے لیا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عادت شریف آنحضرت کی تہی کہ نامون سی بطریق تفاول و تاویل کی معانی لیتی تہی اور یہہ مخصوص ساتہہ تعبیر خواب کے نہ تہا بیداری مین بہی ساتہہ انکی فال لیتی تہی جیسیکہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سی مدینہ کو تشریف لیی جاتی تہی کہ بریدہ اسلمی کو ساتہہ چند سوارون کی راہ مین دیکہا کہ قریش نی اوسکو واسطی پکڑنی آنحضرت کی متعین کیا تہا اور سو اونٹ دینی کا وعدہ کیا تہا فرمایا کہ تو کون ہی اور نام تیرا کیا ہی اوسنی کہا بریدہ پس حضرت نی ابو بکر سی فرمایا قد برد امرنا یعنی خنکی ہوئی کام ہمارے مین الی آخر الحدیث ۱۲ ح **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دیکہا مینی خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون مکہ سی طرف ایک زمین کے کہ اوسمین کہجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اوسکی کی طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہان وہ تہا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہے اور دیکہا مینی اس خواب اپنے مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین تروار پس ٹوٹ گئی اوپر سی پس ناگہان تعبیر ٹوٹنی تروار کی وہ تہی کہ پہنچی بعضی مومنون کو سختی و غم روز جنگ احد کی یعنی زخمی ہوئی بعضی اور بعضی شہید ہوئی پہر ہلایا مینی تروار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آئی تروار اور درست ہوگئی بہتر اوس چیز سی کہ تہی پس ناگہان تعبیر درست ہونی تروار کی وہ تہی کہ لایا اوسکو خدا تعالی کہ وہ فتح تہی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز کیسی کہ اوسمین کہجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بہی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت مین مدینہ کا نام یثرب تہا پہر نام رکہا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اوس نام سی حضرت نی منع فرمایا اسلیی کہ یثرب مشتق ہی تثریب التحریک سے کہ بمعنی فساد کی ہی اور اس حدیث مین اور اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نی یثرب فرمایا تو پہلی نہی کی فرمایا ہو یا بیان جواز کی لیی اور نہی تنزیہی ہی یا اسلیی کہ ابتدا ہجرت مین لوگ اس نام کو جانتی نہ تہی چاہا کہ پہچان لین اسلیی جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کی اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ مین جو آیا ہے یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کی فرمایا ہی ۱۲ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بینا انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران من ذھب فکبرا علی فاوحی الی ان انفخھما فنفختھما
فذھبا فاولتھما الکذابین الذین انا بینھما صاحب صنعاء وصاحب الیمامۃ متفق علیہ وفی روایۃ
یقال احدھما مسیلمۃ صاحب الیمامۃ والعنسی صاحب صنعاء لم اجد ھذہ
الروایۃ فی الصحیحین وذکرھا صاحب الجامع عن الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نی اوسوقت کہ تہا مین
سوتا لایا گیا مین خزانی زمین کی پس رکہی گئی میری ہاتون مین دو کڑی سونیکی پس گران ہوئی مجہپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت پہننی سونی کی پس
وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اللہ نی مجکو سوتی مین یہہ کہ پہونک مارنی انکو پس پہونک مارا مینی انکو پس اڑ گئی وہ پس تعبیر کی اونکی مینی دو جہوٹی کہ مین درمیان
اون دونون کی ہون یعنی باعتبار مکان کی ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یعنی
ترمذی کی یون ہی کہ بیچ بیان تعین اون دونو جہوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک اونمین سی مسیلمہ ہی صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہین
پائی مینی یہہ روایت صحیحین مین اور ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی **ف** لایا گیا مین الخ یعنی لائی میری پاس کنجیان زمین کے
خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃ لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہونگی اوسکی حضرت اور امت اونکی اور دین وملت اونکی عالم مین پہیلے
گی اور صنعا ایک شہر ہی یمن کی شہرون مین سی اوسکا سردار تہا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کی مین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض وفات
آنحضرت کی اوسکو مار ڈالا پس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نی بہی دعوی نبوت کا کیا تہا اوسکو وحشی قاتل حمزہ کی نی حضرت صدیق کی خلافت
مین مارا اور بیچ وجہہ تعبیر دو کڑون کی ساتہہ دونو جہوٹون کی لکہا ہی علما نی کہ کڑی مشابہہ ساتہہ قید ہاتہہ کی ہین اور قید باز رکہتی ہی ہاتہہ کو پکڑنی
اور عمل کرنی اور کماحقہ تصرف کرنی سی پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کی ہوئی تہی مشابہہ قید کے ہوئی کہ دست مبارک اونکی مین ہی اور مانع ہی
عمل وتصرف سی گویا ہاتہہ اونکا پکڑ رکہا ہی اور نہین چہوڑتی کہ کام کرین اور دیکہنا سونیکی کڑا اونکا تہا بسبب اسکی کہ بیچ زیب وزینت دنیا کی
اور شدت کراہت اور غلطت اون دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب ع ح **وعن** ام العلاء الانصاریۃ قالت رایت لعثمان بن مظعون فی
النوم عینا تجری فقصصتھا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک عملہ یجری لہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکہا مینی واسطی عثمان بن مظعون کی خواب مین ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا مینی اوسکو روبرو حضرت
کی پس فرمایا یہہ ثواب عمل اوسکا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی پہنچتا ہی طرف اوسکی ثواب اوسکی عمل صالح کا بعد
مرنی اوسکی قیامت تک اسلیی کہ تہا وہ مرابط تہا اور جو کوئی مرتا ہی مرابط بڑہتی جاتی ہین اوسکی لیی عمل اوسکی قیامت تک ع **وعن**
سمرۃ بن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی اقبل علینا بوجھہ فقال من رای منکم اللیلۃ رؤیا
قال فان رای احد قصھا فیقول ما شاء اللہ فسالنا یوما فقال ھل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت
اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید
یدخلہ فی شدقہ فیشقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الآخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ ھذا فیعود
فیصنع مثلہ قلت ما ھذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ ورجل قائم علی راسہ
بفھر او صخرۃ یشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ تدھدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ فلا یرجع الی ھذا حتی یلتئم
راسہ وعاد راسہ کما کان فعاد الیہ فضربہ فقلت ما ھذا قالا انطلق فانطلقنا

حَتّٰى أَتَيْنَا إِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِيْ دَارًا وَسَطَ الشَّجَرَةِ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا إِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَأَيْتُ

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا انہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی یعنی صبح کی متوجہ ہوتی ہمپر ساتہہ چہری اپنی کی اور فرماتی کس شخص نی دیکہا ہی تم مین سی آجکی رات خواب کہا سمرہ نی پس اگر دیکہا ہوتا کسی نی خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتی سو جو خدا چاہتا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچہا حضرت نی ہمسی ایکدن پس فرمایا کیا دیکہا ہی تم مین سی کسی نی خواب عرض کیا ہمنی کہ نہین فرمایا لیکن مینی دیکہا ہی آجکی رات دو شخصون کو کہ آئی میرے پاس پس پکڑی دونو ہاتہہ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہان ایک شخص بیٹہا ہوا ہے اور ایک شخص کہڑا ہی اوسکی ہاتہہ مین آنکڑا ہی لوہیکا داخل کرتا ہی اوسکو بیچ کلی ہنسی ہوئی کی اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک پہنچتا ہی جبڑا گدہی اوسکی تک پہر کرتا ہی ساتہہ کلی دوسری کی یعنی مانند اسکی یعنی آنکڑا گدی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلا اوسکا یہہ پہر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکی یعنی ہر بار کلی چیرتا ہے اور جب ملجاتی ہین پہر چیرتا ہی ہر بار یونہی کرتا ہی آنحضرت فرماتی ہین کہ کہا مینی اون دو شخصون سی کہ کیا ہی یہہ کہا اون دو نو شخصون نے چلو یعنی پوچہو مت چلی چلو کہ اور عجائب دیکہنی ہین تعبیر اوسکی معلوم ہو جائیگی پس چلی ہم یہان تک کہ آئی ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تہا چت اور ایک شخص کہڑا تہا اوسکی سر پر ایسا پتہر لیے ہوئی کہ جس سے ہاتہہ بہر جاوی یا فرمایا بڑا پتہر لیے ہوئی کچلتا سا تہہ اوسکی سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لنڈہ جاتا ہی پتہر پس جاتا ہی وہ طرف اوس پتہر کی تا کہ لاوی اوسکو یعنی مارنیکی لیے پس نہین پہرتا طرف اوسکی یہان تک ملجاتا ہی سر اوسکا اور ہو جاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تہا پہر عود کرتا ہی طرف اوسکی اور مارتا ہی اوسکو پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا اون دو نو شخصون نی چلی چلو پس چلی ہم یہان تک کہ آئی ہم طرف ایک گڑہی کی کہ تہا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تہا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تہی نیچی اوسکی آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹہتی آگ اوپر اوٹہتی آدمی کہ تہی آگ مین یہانتک قریب تہا یہہ کہ باہر نکل پڑین اوسے پہر جسوقت کہ پست ہوتا تہا شعلہ آگ کا پہر گرپڑتی اوسمین اور اوس آگ مین تہی کتنی ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا اون دو نو شخصون نی کہ چلی چلو پس چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ایک نہر پر کہ بہری ہوئی تہی خون سے اوسمین ایک شخص تہا کہڑا بیچون بیچ نہر کی اور نہر کی کناری پر ایک شخص تہا کہ آگی اوسکی پتہر رکہی تہی پس آگی آیا وہ شخص کہ تہا بیچ مین نہر کی پس جسوقت ارادہ کرتا ہی یہہ کہ نکل بہاگتا ہی وہ شخص کہ کنارہ پر تہا پتہر بیچ مونہہ اوسکی پس پہیر دیتا ہی اوسکو جس جگہہ تہا پس جب آتا ہی وہ کہ نکل بہاگتا ہی کناری والا بیچ مونہہ اوسکی پتہر پس پہرتا ہی اوسی جگہہ جیسا کہ تہا پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا اون دونون نی چلی چلو پس چلی ہم یہان تک کہ پہنچی ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمین تہا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑہا ہی اور لڑکی اور ناگہان وہان ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کی آگی اوسکی آگ ہی کہ جلاتا ہی اوسکو پس لے چڑہی مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ تہا بیچون بیچ درخت کی نہین دیکہا مینی کبہی بہتر اوس گہر سی اوسمین کتنی مرد ہین بڈہے اور جوان اور عورتین اور لڑکی پہر نکالا اون دونون نی مجکو اوس گہر سی

اور لی چڑہی مجکو اوپر درخت کی پہر داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ وہ بہت اچہا اور فضل تہا پہلی گہر سی اوسمین بیتے بڈہی اور جوان پس کہا مینی واسطی اون
دونون شخصون کی کہ تحقیق پہرایا تم نی مجکو بہت پس خبر دو مجکو اوس چیز سی کہ دیکہی مینی آج کی رات قالا نعم اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ رَاَیْتَہٗ یُشَقُّ شِدْقُہٗ
فَکَذَّابٌ یُحَدِّثُ بِالْکَذِبَۃِ فَتُحْمَلُ عَنْہُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِہٖ مَا تَرٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَہٗ یُشْدَخُ رَاْسُہٗ فَرَجُلٌ
عَلَّمَہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْہُ بِالَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ بِمَا فِیْہِ بِالنَّہَارِ یُفْعَلُ بِہٖ مَا رَاَیْتَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَہٗ فِی الثَّقْبِ
فَہُمُ الزُّنَاۃُ وَالَّذِیْ رَاَیْتَہٗ فِی النَّہَرِ اٰکِلُ الرِّبٰوا وَالشَّیْخُ الَّذِیْ رَاَیْتَہٗ فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَۃِ اِبْرٰہِیْمُ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَہٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ
وَالَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارَ مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَی الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَمَّا ہٰذِہِ
الدَّارُ فَدَارُ الشُّہَدَاءِ وَاَنَا جِبْرَئِیْلُ وَہٰذَا مِیْکَائِیْلُ فَارْفَعْ رَاْسَکَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ
فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِثْلُ الرَّبَابَۃِ الْبَیْضَاءِ قَالَا ذَاکَ مَنْزِلُکَ قُلْتُ دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ
قَالَا اِنَّہٗ بَقِیَ لَکَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَکْمِلْہُ فَلَوِ اسْتَکْمَلْتَہٗ اَتَیْتَ مَنْزِلَکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

کہا اون دونون نی کہ ہان خبر دیتی ہین ہم اپ کو وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو کہ چیری جاتی ہین کلی اوسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی جاتی ہین جہوٹی باتین اوس سی یہان تک کہ پہنچتی ہین اطراف مین پس کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی جو کچہہ کہ دیکہا تمنی قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی کہ سکہلایا اوسکو اللہ تعالی نی قران یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنی کی پس سو رہا اوس سی راتکو اور نہ عمل کیا ذنکو موافق اوس چیز کی کہ قران مین ہی کی جاتی ہی ساتہہ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنی قیامت تک اور وہ کہ دیکہی تمنی تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنی اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکی گرد اونکی پس اولاد ہی آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گہر پہلا کہ داخل ہوئی تم اوسمین گہر ہی عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام مومنین ہونگی اور لیکن یہہ گہر پس گہر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہہ میکائیل ہین اوراوٹہاؤ تم سر اپنا پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس ناگہان اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ ہی یہہ مکان آپکا کہا مینی چہوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنی مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہارے نہین پورا کیا تمنی اوسکو پس اگر پورا کروگی تم اوسکو داخل ہووگی اپنی مکان مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** سو رہا اوس سی راتکو الخ یعنی نہ پڑہا قران راتکو اور دن کو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات اور دن مین ہے اور تلاوت قران کی راتکو ہی عمل کرنا قران پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتہہ تلاوت اوسکی کی ہی مخصوص کیا ساتہہ اوسکی اور عمل ساتہہ امر و نواہی قران کی متعلق ساتہہ دن کی رکہا باعتبار غالب کے انتہی تقریر شیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی باوجودیکہ بڑی نعمت ملی تہی یعنی علم قران پس اوسکی تلاوت سی غافل ہوکر سو رہا اور یہہ بعض اوقات باعث بہول جانیکا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور نہ عمل کرنیوالا اوامر و نواہی قران پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سی عمل ہی چنانچہ اسیلیے وارد ہوا ہی کہ جسنی عمل کیا قران پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑہا کبہی اور کہا طیبی نے سو رہا اوس سی یعنی اعراض کیا اوس سی اور جو کہ سو دی بغیر اعراض کی اوس سے بسبب تقصیر کی یا عجز کی پس وہ خارج ہی اس وعید سی انتہی اور شہیدون کا یعنی مومنان خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا، اور علما ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کی خونون پر اور کہا نووی نی کہ اسمین تنبیہ ہی اوپر استحباب متوجہ ہونی امام کی بعد سلام کی مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچہنی کی خواب سے اور اوپر مبادرۃ تعبیر

کہنی والی کی طرف تعبیر وسکیلی اول روز مین تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ فِي بَابِ حَرَمِ الْمَدِينَةِ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکھنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین بیچ
باب حرم مدینہ کی **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ وَأَحْسِبُهُ
قَالَ لَا تُحَدِّثْ إِلَّا حَبِيبًا أَوْ لَبِيبًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ
وَقَعَتْ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ خواب مومن کا ایک جز ہی چہیالیس جز نبوت کیسی اور خواب اوپر پانو پرندہ کی ہی جب تک کہ نہین کہتا اوسکو پس جسوقت کہتا ہی اوسیکی روبرو
واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسیکی مگر روبرو دوست کی یا دانا کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت
ابو داود کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پانو پرندہ کی ہی جب تک تعبیر نہین کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوی واقع ہوتی ہی اور گمان
کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر کہ روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانو پرندگی یہہ مثل ہی بیچ عدم
قرار شی کی یعنی جو امر کہ قرار نہین پایا ہی اوسکو عرب کہتی ہین علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹہیرتا نہین اوڑتا رہتا ہی اور حرکت کرتا ہی
اور جو کچھہ اوسکی پانو پر ہوتا ہی وہ بہی نہین ٹہیرتا ہی ویسی ہی یہہ امر بہی ٹہیرتا نہین پس فرماتی ہین کہ خواب جب تک کسی سی کہا نہین ہے اور دلمین پوشیدہ
رکہا ہی اعتبار نہین رکہتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اوسنی تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اوسطرح کہ تعبیر کہی پس نہ کہنا چاہیی اور یہہ کہ خواب کے
حق مین ہے کہ اوسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکہتا ہی جیسیکہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور مگر ساتہہ دوست کے تا حمل نیکی پر کری اور تعبیر اچہی کہی
بخلاف دشمن کی کہ بسبب عداوۃ کی تعبیر بری کہیگا اور اسیطرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر بہی کہیگا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وقوع سب چیزونکا
ساتہہ قضا و قدر کی ہی تو تاثیر کتمان خواب کی بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہہ کہ یہہ بہی قضا قدر سی ہی مانند دعا اور صدقہ
اور تمام اسباب کے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ
إِنَّهُ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ وَلَكِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ
بِيضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی
عائشہ رضہ سی کہ کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کیسی کہ وہ مومن تہا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ وہ تصدیق کرتی تہی آپکی لیکن
مری پہلی ظاہر ہونی نبوۃ آپکیکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکہلایا گیا ہون مین اوسکو خواب مین اسحال مین کہ اوسپر کپڑی سفید ہین اور اگر ہوتا وہ دوزخیون مین سے
تو ہوتی اوسپر کپڑی اور طرحکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجۃ الکبری کی تہی اور اونہونے
نے ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکہا تہا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی تہی اور عبادت بتون کی سی بیزار تہی پر عمر
تہی اور آخر عمر مین اندہی ہوگئی تہی اور قصہ لیجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتداء وحی مین اونکی پاس اور بشارت دینے اونکا آنحضرت کو ساتہہ صدق
حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہے اور کتاب اسد الغابۃ مین اونکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علما کا بیچ اسلام اونکیکی ذکر کیا ہی اور یہہ حدیث
بعینہ نقل کی ہی اور اسحدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابہ سی روایت کیا ہو یعنی حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت
کی خدمت مین نہتین اور کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نی الخ یعنی پہلے جواب دئے حضرت کی حضرت خدیجہ نی برعایت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور نگہداشت ف

اوسکے ساتھہ آنحضرتؐ کی کلام مین بہی کہا کہ اول ما ظہر بیچ ثبوت ایمان اوسکی ہی کہ کہا اوسنی اور تصدیق کی آپکی نبوت مین اور کہا کہ یہہ فرشتہ کہ آپنی دیکہا
ہے وہی ناموس ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر نازل ہوتا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہو اگر مین بیچ وقت ظہور و غلبہ تمہارے کی زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری کرونگا
اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تجدید ایمان اوسکی کہ کہا ولکن مات قبل ان تظہر الخ آگی آنحضرتؐ نی کلام مذکور فرماکر ایمان اوسکا ثابت کیا
پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور اوسمین کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوۃ آنحضرتؐ کی مین اونہون نی تصدیق کی اگر
پہلے نبوۃ کی کرتی تو گنجائش رکہتا تہا ﴿ وعن ابن خزیمۃ بن ثابت عن عمہ ابی خزیمۃ انہ رای فیما یری النائم انہ سجد علی
جبہۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فاضطجع لہ وقال صدق رؤیاک فسجد علی جبہتہ رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی ابن خزیمہ بن ثابت سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہہ کہ اونہون نی دیکہا اسحالت مین کہ دیکہتا ہی سونیوالا یعنی خواب مین دیکہا
کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرتؐ کی پس عرض کیا یہہ خواب روبرو حضرتؐ کی پس لیٹ گئی حضرتؐ بپاس خاطر ابی خزیمہ کی تا سجدہ کرلین اور فرمایا
سچ کر خواب اپنا یعنی عمل کر بمقتضای خواب کے پس سجدہ کیا حضرتؐ کی پیشانی پر نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب
ہی عمل کرنا خواب پہ بیداری مین اگر جنس طاعت سے ہو جیسیکہ خواب مین دیکہی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد صالح
کی زیارت کی ہی وغیر ذلک ﴿ **وسنذکر** حدیث ابی بکرۃ کان میزانا نزل من السماء فی باب مناقب ابی بکر و عمر
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہے کان میزانا نزل من السماء بیچ باب مناقب ابی بکر و عمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سمرۃ بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یکثر ان یقول لاصحابہ ہل رای احد
منکم من رؤیا فیقص علیہ من شاء اللہ ان یقص وانہ قال لنا ذات غداۃ انہ اتانی اللیلۃ اتیان وانہما
ابتعثانی وانہما قالا لی انطلق وانی انطلقت معہما وذکر مثل الحدیث المذکور فی الفصل الاول بطولہ وفیہ زیادۃ
لیست فی الحدیث المذکور وہی قولہ فاتینا علی روضۃ معتمۃ فیہا من کل نور الربیع واذا بین ظہری الروضۃ رجل طویل
لا اکاد اری راسہ طولا فی السماء واذا حول الرجل من اکثر ولدان رایتہم قط قلت لہما ما ہذا ما ہؤلاء قال قالا لی
انطلق فانطلقنا فانتہینا الی روضۃ عظیمۃ لم ار روضۃ قط اعظم منہا ولا احسن قال قالا لی ارق فیہا قال
فارتقینا فیہا فانتہینا الی مدینۃ مبنیۃ بلبن ذہب ولبن فضۃ فاتینا باب المدینۃ فاستفتحنا ففتح لنا فدخلناہا
فتلقانا فیہا رجال شطر من خلقہم کاحسن ما انت راء وشطر منہم کاقبح ما انت راء قال قالا لہم اذہبوا
فقعوا فی ذلک النہر قال واذا نہر معترض یجری کان ماءہ المحض فی البیاض فذہبوا فوقعوا فیہ ثم رجعوا
الینا قد ذہب ذلک السوء عنہم فصاروا فی احسن صورۃ وذکر فی تفسیر ہذہ الزیادۃ واما الرجل الطویل الذی فی
الروضۃ فانہ ابرہیم واما الولدان الذین حولہ فکل مولود مات علی الفطرۃ قال فقال بعض المسلمین یا رسول اللہ
واولاد المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولاد المشرکین واما القوم الذین کانوا شطر منہم حسن
وشطر منہم قبیح فانہم قوم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا تجاوز اللہ عنہم رواہ البخاری اور روایت ہی سمرہ بن جندب
سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطی صحابہ اپنے کی کہ کیا دیکہا ہی کسی نی تم مین سی خواب پس بیان کرتا روبرو حضرتؐ کی خواب جسکو
چاہتا اللہ کہ بیان کری اور تحقیق فرمایا حضرتؐ نے ہمکو ایک روز کہ آئی میری پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی و تحقیق دونونے اوٹہایا مجکو اور اونہون نی کہا مجکو چلو اور

تحقیق مین چلا ساتھ لڑکی اور ذکر کیا سمرہ نی مانند حدیث ذکر کئی گئی کی بیچ فصل پہلی کی ساتھ درازی کی اور اس حدیث مین کچھ زیادتی ہی کہ نہین بیچ
حدیث مذکور کی اور وہ زیادتی یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ پس آئی ہم اوپر ایک باغ اندھیری کی یعنی بسبب بہت سبزی کی اندھیرا ہو رہا تھا اوسمین ہر طرح کی شگوفی
بہار کی تھی اور ناگہان درمیان اوس باغ کی ایک شخص ہین لمبی نہین قریب تھی دیکھون مین سر اونکا بسبب درازی کی جانب آسمان مین اور ناگہان گرد اوس
شخص کی اکثر لڑکی ہین کہ نہین دیکھا مینی اونکو ہرگز کہا مینی اون دونون شخصون کو کہ کون ہی یہہ لمبا شخص مین یہہ لڑکی فرمایا حضرت نی کہ کہا اون دونو
شخصون نی مجکو چلی چلو پس چلی ہم پہر پہنچی ہم طرف ایک بڑی باغ کی کہ نہین دیکھا مینی کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سی اور نہ بہتر اوس سی فرمایا حضرت
نی کہ کہا اون دونون نی مجکو کہ چڑہ اسمین فرمایا پس چڑہی ہم اوسمین پس پہنچی ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتھ سونیکی اینٹونکی اور ساتھ چاندی کی اینٹون کی
پس آئی ہم اوس شہر کی دروازی پر اور کہلوایا ہمنی پس کہولا گیا واسطی ہمارے پس داخل ہوئی ہم اوسمین پس ملی ہمسی اوس شہر مین کتنی ایک شخص کہ تھا آدہا بدن
ہر ایک کا اونمین سی مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکھنی والا ہی اوسکو اور آدہا بدن مانند بدتر اوس چیز کی کہ تو دیکھنی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نی کہ کہا اون دونون
نی اون شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اوس نہر مین فرمایا آنحضرت نی اور ناگہان وہان ایک نہر تھی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اوسکا دودہ خالص ہی سفیدی مین
پس گئی وہ اور پڑی اوسمین پہر پہر کر آئی طرف ہمارے اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تہی وہ برائی اونکی بدن سی پس ہوگئی بیچ بہترین صورت کی اور ذکر کیا آنحضرت
نی بیچ تفسیر اس زیادتی کی ای پر وہ شخص لمبا کہ تھا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تھی اور ایہر وہ لڑکی تھی گرد اونکی پس جو لڑکا کہ مرا فطرۃ پر یعنی جو لڑکا
چھوٹی عمر مین غیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کی پاس ہوتا ہی کہا راوی نی کہ پس عرض کیا بعضی مسلمانون نی کہ یا رسول اللہ اور لڑکی مشرکون کی پس فرمایا
پیغمبر خدا نی کہ لڑکی مشرکون کی بہی اور وہ جو سپید ہوتی ہین اور اسی پر وہ لوگ کہ تھا آدہا بدن اونکا اچہا اور آدہا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ کی اونہون نی
عمل ملی جلی کچھ نیک کچھ بد درگذر کیا اللہ تعالی نی اونسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لفظ قط پہلا یہان تاکید نفی کی واقع ہوا ہی اور نحویون نی اسکو
مخصوص تہہ تاکید نفی کی کیا ہی مثل ما رایتہ قط او نہین کہتی ہین اتیہ قط لیکن تحقیق یہہ ہی کہ حدیثون مین مقام اثبات مین ہی واقع ہوا ہی اور طیبی نی
کہا کہ اصل ترکیب یہہ ہی واذا حول الرجل ولدان ما رایت ولدانا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ شرع **وعن ابن عمر ان**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من افری الفری ان یری الرجل عینیہ ما لم تریا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین یہہ ہی کہ دکہلاوی آدمی اپنی آنکھون کو وہ چیز کہ نہین دیکھا ہی اونہون نی نقل کی یہہ بخاری
نی **ف** یعنی جہوٹ باندھی آنکھون پر کہ انہون نی دیکھا ہی حالانکہ واقع مین کچھ نہین دیکھا ہی مقصود کہنا خواب جہوٹا ہی اور بڑا بہتان اسمین اسلئی ہوتا ہی
کہ خواب بیچ معنی وحی کی ہی پس گویا خدا تعالی پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب کہلاوی شرح **وعن**
ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
بہت سچا خواب پچہلی پہر کا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** اسلئی کہ اکثر اوسوقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور
قبولیت دعا کا ہی شرح

کتاب الاداب

کتاب ہی بیچ بیان اداب کی **ف** ادب کہتی ہین استعمال کرنی
اوس قول وفعل کو کہ محمود ہی اور بعضون نی کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نی کہا کہ قایم رہنا حسنات پر اور اعراض کرنا سیئات سی
اور بعضون نی کہا تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلی اوس سی ہی اور نرمی کرنی اوس سی کہ پست اوس سی ہی شرح

باب السلام

باب ہی بیچ بیان سلام کی **ف** سلام اسم ہی تسلیم سی یعنی سلامت اور برات کی نقائص وعیوب سی اور اسم ہی اسماء الہی سی اور معنی السلام علیک کی
یہہ ہین کہ اللہ تعالی مطلع ہی تیرے حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا تعالی کا تجہپر یعنی اوسکی حفاظت اور نگہبانی مین ہی تو جیسی کہتی ہین اللہ معک

اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السلام علیک کے یہہ ہین کہ سلامتی ہین ہے تو مجہسے یعنی مجکو بہی سلامت رکہہ اپنی سی پس مشتق ہی سلم سی کہ بمعنی مصالحہ کی ہی یعنی امن رہ مجہسی اور با امن رکہہ مجکو اور شریعت اسکی ابتدا اسلام مین تہی واسطی تمیز مسلمان کے کافر سی تا تعرض نکری گویا آگاہ کرتا تہا ساتہہ سلام کے بعد ازان جاری ہی یہہ شریعت شرح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم خلق اللہ ادم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال اذہب فسلم علی اولٰئک النفر وہم نفر من الملٰئکۃ جلوس فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیۃ ذریتک فذہب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ قال فزادوہ ورحمۃ اللہ قال فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ ادم وطولہ ستون ذراعا فلم یزل الخلق ینقص بعدہ حتی الاٰن متفق علیہ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اپنی صورۃ پر لنبائی اوسکی ساتہہ گز کی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور السلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ تہی جماعت فرشتون کی بیٹہی ہوئی پس سن کیا جواب دیتے ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہے تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت آدم اور کہا سلام ہی اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نی سلام ہی تجپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نی پس زیادہ کیا فرشتون نی بیچ جواب سلام آدم کے لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کی ہوگا حالانکہ لنبائی اوسکی ساتہہ گز کی ہوگی یعنی بابین بلندی قد اور حسن و جمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت مین داخل ہونگی اور دوزخی بد ہیئت و بد صورت پس ہمیشہ پیدایش کم ہوتی رہی یعنی لوگونکی بیچہی آدم کی اب تک اس مقدار کو پہنچی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیدا کیا آدم کو اپنی صورۃ پر الخ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ معنی اس حدیث کی بعضی تو کہتی ہین کہ یہہ احادیث صفات مین سے ہی بس تاویل اسکی بازرہی جیسیکہ بیچ امثال اسکی متشابہات سی مذہب سلف کا ہی اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہہ ہے کہ صورۃ بمعنی صفت کی ہی جیسیکہ کہتی ہین صورۃ مسئلہ کی یہہ ہی اور صورۃ حال یون ہے یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتہہ ان صفتون کی کہ پرتوہ صفات کریمہ اوسکی ہین پس کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیی ہی جیسیکہ بیت اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے اوپر اسرار و لطائف کی کہ ساتہہ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سے بخشی اور بعضون نی کہا کہ ضمیر آدم کی طرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدا حال ہی سے تام الخلقت کامل الصورت بطول ساتہہ گز کی نہ جیسیکہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہہ بیان پیدایش آدم عم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اوسکی کی ہی بخلاف تمام صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اسکے مجملا معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نی الخ یہہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہے کہ اگر کوئی کہے السلام علیک تو اسکے جواب مین کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بہی کہی اوسکی جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی روایت مین لفظ ومغفرۃ کا بہی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک ہے درست ہی جیسیکہ وعلیک السلام اور دونون عبارتونمین کچہہ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نی یہی ارادہ کیا ہو سلام کرنیکا ابتداءً آدم پر جیسیکہ واقع ہوتا ہی اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کے یہہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہہ کہ واقع ہون دونون معا جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر فا تعقیب کی اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کہین آپسمین ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پے جواب اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم و تاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساتہہ گز کا قد رکہتی تہی بعد اونکے لوگ کوتاہ ہونی لگی پہر جب بہشت مین جادینگے

بلند قد ہو جاوینگی مانند آدم علیہ السلام کی ٭ ح ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کہلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر آشنا
اور بیگانہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص ان دو صفتوں کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی بعضی جا ی کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور
بعضی جا ی کسیکو تو مناسب حال پوچہنی والیکی ہوتا تہا کہ جسکی طبیعت مین ایک خصلت نیک کے ضد کی طرف میل پائی اوسکی لیی وس خصلت نیک
کو افضل فرمائی مثلاً ایک کی فراج مین بخل دیکہا اوسکی لیی کہلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرا ساتہہ پیش ت کی مشتق ہی اقرا سی بمعنی پڑہوانی
کی اور ساتہہ زبرت کی قرات سی بمعنی پڑہنی کی بہی آیا ہی او معنی اسکی ظاہر تر ہین اور باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن معنی اسکی خوب
ظاہر نہین توجیہ اسکی یہہ ہے کہ چونکہ سلام کرنیوالا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑہواتا ہی اوسکو سلام کی تئین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سلام
حقوق اسلام سی ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسیطرح عیادۃ اور مانند اسکی جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی ٭ ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَیَشْھَدُہٗ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا
دَعَاہُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَہٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَھِدَ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ
کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلٰکِنْ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چہہ حق ہین عیادۃ کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیی جسوقت کہ مری اور قبول
کری دعوۃ اوسکی جب کہ بلاوی اوسکو کہانیکی لیی یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کی یا از راہ فخر و ریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت کہ ملی اوسی
اور جواب دی اوسکی چہینک کا جسوقت کہ چہینکی یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چہینکنی کی ورنہ مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکی جسوقت کہ
غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نی کہ نہین پائی یہہ حدیث مینی صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کی مین ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول والی نی ساتہہ
روایت نسائی کی **ف** خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہی یہہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبتہ کری کہ یہہ
صفت منافقین کی ہی ٭ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا
حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہوگی تم بہشت مین یہان تک ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤگی یعنی ایمان کامل نہین ہونیکا یہان تک
کہ آپسمین دوستی کرو یعنی للہ اور کہا کیا اور نہ بتلاؤن مین تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو سلام درمیان
اپنی یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مشائخ کبار کی آگی پڑہی گئی ہین لفظ لا تؤمنوا
ساتہہ حذف نون کی ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تومنو کی ہی اور بعضی نسخون مین ولا تومنون نون سی آیا ہی
اور وہ موافق قاعدہ کی ہی ٭ ح ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ
عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام
علیک کری سوار پیادہ یا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹہی پر اور تہوڑی بہتون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار پیادہ پر سلام علیک
کری واسطی تواضع کی بسبب اسکی کہ رفعت دی ہی اللہ نی اوسکو بسبب سواری کی وسکو فروتنی ہی کرنی چاہیی اور تہوڑے بہتون پر کرین واسطے تواضع کی اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نی جبکہ ملی ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کری یہہ کہ خاص کری کتنی ایک لوگون کو اونمین سے ساتہہ سلام کی تو مکروہ ہی اسلیئی قصد سلام سے موانست اور الفت ہی اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلانی ہی باقیون کو اور اکثر یہہ سبب عداوت کا ہی ہوتا ہی اور جبکہ چلتی ہون بازار مین یا شارع عام مین بہت سی لوگ تو وہان سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہی اسلیئی کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب امور سی ؕع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام کری چھوٹا بڑی پر اور گذرنی والا بیٹھی پر اور تھوڑی بہت پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لکھا ہی علما نی کہ یہہ حکم ملاقات کا ہی یعنی جبکہ دو آدمی ملاقات کرین حکم یہہ ہے اور اگر وارد ہوا اور آدمی ایک دوسری پر تو ابتدا کری سلام وارد پہر ہی بہر حال خواہ چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ؕح **وعن** اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری لڑکون پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہایت تواضع اور شفقت سی حضرت نبی عالم صلی اللہ علیہ وسلم وجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا ؕح **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْیَہُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَہُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْہُ اِلٰی اَضْیَقِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ابتدا کرو یہودیون اور نصرانیون سے ساتہہ سلام کی اور جبکہ ملو تم ایک اونکیسی راہ مین پس تنگ کرو اونکو طرف راہ تنگ ترکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنی اول تم اونسی سلام علیکم نکرو اسلیئی کہ ابتدا ساتہہ سلام کی واسطی اعزاز مسلمین کے ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہین اور اسیطرح نہین جائز ہی محبت کرنی اونسی ساتہہ سلام اور مانند اسکیکی موافق فرمودہ خدا تعالی کی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ الخ اور اگر وہ سلام علیک کرین اونکی جواب مین علیک یا علیکم کہی اور لکھا ہی علما نی کہ بیچ جواب سلام کفار کی کہی ہداک اللہ اور بعضی علما نی ابتدا سلام یہود و نصاری پر واسطی ضرورت یا حاجت کی جائز رکھا ہی اور یہی حکم ہی مبتدعون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیک کے ایک انجان سے اور پہر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہی تو مستحب ہے یہہ طلب سلام پہیرنیکی کری اور اس سے کہی استرجعت سلامی یعنی طلب کے مینی پہیر لینے سلام اپنی اور تنگ کرو الخ یعنی غلبہ والسا کہ وہ یکسو ہو جاوی اور تنگ ہو راہ اوسپر واسطی اظہار عزت و شوکت اسلام کی اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ مراد تنگ کرنیسی حکم کرنا ہی یکسو ہونیکا تا بیچ راہ کا چھوٹا رہی مسلمانون کیلیی ؕع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمُ الْیَہُوْدُ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ اَحَدُہُمُ السَّامُ عَلَیْکَ فَقُلْ وَعَلَیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سلام کرتی ہین تمسی یہود پس سوا اسکی نہین کہ کہتا ہی ایک اونکا سام علیک یعنی موت ہو تم پر پس کہہ تو اوسکی جواب مین وعلیک یعنی تجہی پر موت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَہْلُ الْکِتٰبِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سلام علیک کرین تمسی اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو اونکی جواب مین وعلیکم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہلی حدیث مین لفظ فقل اور وعلیک ساتہہ صیغہ مفرد کی ہی اور اسمین فقولوا اور وعلیکم ساتہہ صیغہ جمع کی وارد ہوا اور روایتون مین وعلیک اور وعلیکم ساتہہ واو اور بدون واو کے دونو طرح آیا ہی اور کلام مولف مین ساتہہ واو کی ہی اور روایت موطا مین علیک ہے بدون واو کے اور اسیطرح روایت دارقطنی مین علیکم بدون واو کی پس بعضی علما نی تو کہا ہی کہ مختار یہہ ہے کہ بدون واو کی کہی تا مشارکہ لازم نہ آوی اور بعضون نی کہا کہ مضائقہ نہین ساتہہ مشارکت کے اسلیئی موت سبکو آنیوالی ہی گویا معنی یہہ ہونگی کہ ہم اور تم اوسمین برابر ہین ہم سب مرینگی اور بعضون نی کہا کہ واو یہان مشارکت کیلیی نہین ہے بلکہ استیناف کیلیی ہی اسصورت مین تقدیر یہہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونہ من الذم اور صواب یہہ ہے کہ دونو طرح جائز ہی ساتہہ واو کی بہی اور بدون واو کی بہی بسبب واقع ہونی روایت کی دونون طرح اور کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علما اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب

ہی لیکن نہ کہا جاوے وعلیکم السلام یعنی نہ علیکم السلام کہی اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا وعلیکم کہی اور وعلیکم بہی جب کہ کہ جب وہ کئی ہون اور جب وہ ایک ہو تو وعلیک کہی کہ اسمین تعظیم اوسکی لازم آویگی نہ حرع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پروانگی مانگی ایک جماعت نے یہود یون مین سے اوپر انکی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اونہون نے السام علیکم یعنی موت تم پر پس کہا مینی بلکہ تمپر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نی ای عائشہ تحقیق اللہ تعالی نرمی کرتا ہی دوست رکھتا ہی نرمیکو بیچ سب کام کی کہا مینی کیا نہین سنا آپنی اوس چیز کو کہ کہا اونہون نی یعنی بدلے سلام کی سام کہا فرمایا حضرت نی کہ تحقیق کہا مینی یعنی اونکے جواب مین وعلیکم اور تمپر اور ایک روایت مین تمپر اور نہین ذکر کی واو نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے **وفی** رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ إِنَّ الْيَهُوْدَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُوْنِي فَاحِشَةً فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ اور ایک روایت بخاری کیمین یون آیا ہی کہ کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا موت ہے تمپر فرمایا حضرت نے اور تم ہی پر پس کہا حضرت عائشہ نی بیچ جواب یہودیون کی موت ہے تمپر اور لعنت ہی تمپر اللہ کی اور غضب اللہ کا تمپر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیری عائشہ اوپر تیری ہی نرمی کرنی اور بچتی رہو سختی اور بیحیائی کی باتون سی کہا حضرت عائشہ نی کیا نہین سنا آپنی اوس چیز کو کہ کہا یہودیون نے فرمایا پیغمبر خدا نی کیا نہین سنا تو نی اوس چیز کو کہ کہا اور جواب یا مینی اونپر پس قبول کیجاتی ہے دعا میری اونکی حق مین اور نہین قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری کی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہ ہو تو ای عائشہ بیحیا باتین کرنیوالی اسلیے کہ اللہ نہین دوست رکہتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو تکلف ہوئی **وعن** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک مجلس پر کہ اوسمین لوگ تھی ملی جلی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نی اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ اگر گذری ایک جماعت پر کہ اونمین کئی مسلمان ہون یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہون تو سنت یہہ ہی کہ سلام کری اونپر بقصد مسلمانون کی یا مسلمان کی اور لکہا ہی علما نی کہ اختیار رکہتا ہی چاہی السلام علیکم کہی اور مسلمان مراد رکہی اور چاہی کہی السلام علی من اتبع الہدی اور اگر لکہی خط مشرک کو تو سنت یہہ ہے کہ لکہی جیسیکہ لکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی ع ح **وعن** أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بچو تم بیٹہنی سی راہون مین پس عرض کیا بعضی صحابہ نی کہ یا رسول اللہ نہین واسطی ہمارے مجلسون ہماری سی راہون مین چارہ یعنی بیٹہنا ضروری باتین کرتی ہین ہم اونمین یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

اور

اور مصالحه اور معامله کی فرمایا پس جس وقت که انکار کرو تم سب کاموں سے اور نکرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنی اگر باز نه آؤ بیٹھنے سی راہوں میں پس دو تم
راہ کو حق اوسکا یعنی اگر راستی میں بیٹھے ہو تو راستے میں بیٹھنے کی حق ادا کرو کہا صحابہ نے کیا ہی حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنی حرام چیزوں پر نظر
نہ ڈالی اور باز رہنا ایذا سی یعنی گذرنیوالوں کو ایذا نہ دی ساتھ تنگ کرنی راہ کی اور مانند اسکی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ نیکی
مشروع کی اور منع کرنا نامشروع سی یعنی اسطرح که نه باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جواب دینا سلام کا کہنا سلام علیکم کہ
سنت یہہ ہے کہ چلنی والا سلام کری بیٹھی کو جیسیکه ذکر کیا گیا ع ح **وعن** أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذه القصة
قال وإرشاد السبيل رواه أبو داود عقيب حديث الخدري هكذا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی که نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی بیچ اس قصہ کی یعنی جو مضمون که اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بھولی ہوئی کو یا نه جاننی والی کو نقل کی یہہ ابوداود نی پیچھی
حدیث ابو سعید خدری کی اسیطرح یعنی جیسی ذکر کی مصابیح والی نی اور اتباع کیا اوسکا مشکوۃ والی نی **وعن** عمر عن النبي صلى الله
عليه وسلم في هذه القصة قال وتغيثوا الملهوف وتهدوا الضال رواه أبو داود عقيب حديث أبي هريرة
هكذا ولم أجدهما في الصحيحين روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی که نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ اس قصہ کی که فرمایا اور فریاد
رسی کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بھولیکو نقل کی یہہ ابوداود نی پیچھی حدیث ابی ہریرہ کی اسیطرح سی اور نہیں پایا میں نی ان دونو حدیثوں کو
صحیحین میں یعنی بخاری اور مسلم میں

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
للمسلم على المسلم ست بالمعروف يسلم عليه إذا لقيه ويجيبه إذا دعاه ويشمته إذا عطس ويعوده إذا مرض ويتبع جنازته
إذا مات ويحب له ما يحب لنفسه رواه الترمذي والدارمي روایت ہی حضرت علی رض سی که کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چھہ حق ہیں پسندیدہ خدا سلام علیک کری اوس سے جس وقت که ملی اوس سی اور قبول کری جس وقت که بلا دی اوسکو
یعنی کھانی کی لیے یا اور کام کی لیے اور یرحمک اللہ کہی جس وقت که چھینکی اور خبر پوچھی اوسکی جس وقت که بیمار ہو اور پیچھی جاوے جنازہ کی جس وقت که مری اور
دوست رکھی اوسکی لیے اوس چیز کو که دوست رکھتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** عمران بن حصين أن رجلا
جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال النبي صلى الله عليه وسلم عشر ثم جاء
آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام عليكم و
رحمة الله وبركاته فرد عليه فجلس فقال ثلاثون رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہہ ایک شخص آیا
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نی اوسکی سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی که لکھی گئیں اسکی لیے دس
نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہے تم پر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نی که لکھی گئیں اسکی بیس نیکیاں پھر آیا ایک
اور شخص اور کہا سلام ہی تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتیں پس جواب دیا حضرت نی اوسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اوسکی لیے تیس نیکیاں نقل کی یہہ
ترمذی اور ابوداود نی **ف** یہہ کلام بیچ فعل مسلّم کی تہا اور اگر مسلّم السلام علیکم کہی اور مسلّم علیہ اوسکی جواب میں لفظ ورحمۃ اللہ زیادہ کری یا
مسلّم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہی اور مسلّم علیہ اوسکی جواب میں وبرکاتہ زیادہ کری اوسکی لیے یہی حکم ہوگا بیچ زیادتی اجر کی اور ایسا ہی حکم
ومغفرتہ کا ہی جیسیکه حدیث آئندہ میں مذکور ہی ع ح **وعن** معاذ بن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه وزاد
ثم أتى آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ومغفرته فقال أربعون وقال هكذا

تکوُنُ الفَضَائِلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موافق معنی پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نے ایک مرتبہ اور کہ پھر آیا ایک دوسرا شخص
جو تھا پس کہا اوسنے سلام تمپر اور رحمۃ اللہ کی اور برکتیں اوسکی اور بخشش اوسکی پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرحسے زیادہ ہوتا جاتا ہی ثواب
یعنی جسقدر سلام کرنیوالا لفظ بڑہاتا جاوے ثواب بڑہتا جاوے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** لکھا ہی علمار نے کہ افضل سلام میں یہہ ہے کہ کہے السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھہ ضمیر جمع کی اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب دینے والا بہی ساتھہ ضمیر جمع کی اور واو کہے یعنی وعلیکم السلام اور ادنیٰ سلام کا السلام
علیکم ہی اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بہی کافی ہی اور جواب میں ادنیٰ وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہی اور اگر بدون واو کی کہے تو بہی
کافی ہی اور اتفاق کہتے ہیں علما اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتھہ واو کی کہے اسمیں دو وجہیں ہیں ** **وعن**
اِبِی اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللہِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتھہ اللہ کی وہ شخص ہے کہ ابتدا
کرے ساتھہ سلام کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں راہ میں آپس میں پہلی کہ اس صورت میں برابر ہیں بیچ حق سلام
کی اور اگر ایک بیٹہا ہو اور دوسرا او سپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہی بیٹہی پر پس اگر وارد سبقت کرے ساتھہ سلام کی نزدیک تر ہوگا اسلیے کہ اوسنے ادا کیا ہی
حق کو کہ لازم تہا اوسکی ذمہ پر اور اگر بیٹہا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اوسکی لیے ہوگی اور حضرت عمر رضی سے منقول ہی کہ تین چیزیں موجب خلوص محبت بہائی مسلمان
کی ہیں ایک تو ابتدا اسلام وقت ملاقات کی دوسرے پکارنا ساتھہ دوست نام کی کہ دوست رکہے اوسکو تیسری جگہہ دینی جب آوے مجلس میں ** ح
وعن جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی جریر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہہ احمد نے **ف** یہہ مخصوص ہے حضرت کی لیے بسبب امن کے واقع ہونیسے فتنہ میں اور غیر اونکیکو مکروہ ہی یہہ کہ
سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہہ کہ ہو بڑہیا بعید مظنۂ فتنہ سے اوس سے سلام علیک جائز ہی ** ح **وعن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ یُجْزِیُٔ عَنِ الْجَمَاعَۃِ اِذَا مَرُّوْا
اَنْ یُّسَلِّمَ اَحَدُہُمْ وَیُجْزِیُٔ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُہُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رَفَعَہُ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَّہُوَ شَیْخُ اَبِیْ دَاوٗدَ اور روایت ہی علی بن ابیطالب سے کہ کہا البتہ کفایت کرتا ہی جماعت کے طرف سے جسوقت گذریں یہہ کہ سلام علیک
کرے ایک اونمیں سے اور کفایت کرتا ہی بیٹہنے والوں سے یہہ کہ جواب دے ایک اونمیں سے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی یعنی قول آنحضرت کا ہی حضرت
علی کا اور روایت کیا اسکو ابوداود نے یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابوداود نے یعنی بعد تمام کرنے سند اپنی کی کہ رفع کیا اوسکو حسن بن علی نے اور یہہ حسن بن علی شیخ
ہیں ابوداود کی یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابیطالب حاصل یہہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداود نے طریق حسن بن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق
دوسرے سے موقوف **ف** جسوقت گذریں اور ایسے ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا بیٹہیں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ ابتدا
کرنا ساتھہ سلام کی سنت کفایہ ہی اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص ہی سلام کریگا یا ایک جواب دیگا سبکی ذمہ سے ساقط ہو جاویگا لیکن
ہر ایک کا کرنا افضل ہی ** ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ
تَشَبَّہَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّہُوْا بِالْیَہُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَہُوْدِ الْاِشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَۃُ بِالْاَکُفِّ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنے نقل کی اپنے
دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھہ غیر ہمارے کی یعنی غیر اہل ملت
ہمارے کی نہ مشابہت کرو ساتھہ یہودیوں کی اور نہ ساتھہ نصاریٰ کی پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہی ساتھہ انگلیوں کی ** ع

اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ کرنا ہی ساتھہ ہتھیلیون کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** یعنی مشابہت کرو یہود و نصاری کی بیچ تمام افعال انکی خصوصًا بیچ ان دو خصلتون کے اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہین یا جواب دینی میں یا دونون مین ساتھہ اشارون مذکور تین کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی انبیا اور اولیا سی اور گویا کہ آنحضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت مین سی بعضی لوگ کرینگی اس طرح با مثل اسکی کہ وہ خم کرنا پشت کا ہی یا جہکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھہ لفظ سلام کی فقط اور اس حدیث کی سند اور بہی ہی کہ وہ ضعیف نہین چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی ** **وعن** اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت ملاقات کری ایک تمہارا اپنی بہائی مسلمان سے پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر پس اگر حائل ہو درمیان اون دونون کی درخت یا دیوار یا پتہر یعنی بڑا پہر ملی اوس سی پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** یعنی اسقدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہی چہ جائی زیادہ اور اسمین کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت اسکے اور مستثنی ہین اس سے کتنی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پہرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور جواب دینا اوسپر واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگہتا ہو یا نماز پڑہتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہو حمام مین یا کہاتا ہو اور نوالہ اوسکی مونہہ مین ہو پس اگر سلام کری اوسکو ایسی وقتون مین تو بہی نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اسیطرح خطبہ کی وقت نہ سلام کری اور نہ جواب دے اور قرآن پڑہنی والیکو بہی سلام نکری اور اگر کوئی کری تو اوسکی تئین چاہیی کہ ٹہر کر جواب دے اور پہر اعوذ پڑہ کر پڑہنا شروع کری ** **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب داخل ہو تم گہر مین پس سلام کرو اپنی گہر کی لوگون پر اور جب نکلو تم گہر سی پس رخصت کرو اپنی اہل کو ساتھہ سلام کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گہر مین کوئی نہو تو مستحب ہے یہہ کہ کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہان ہووین سلام پہنچی اور ظاہر یہہ ہے کہ ایداع یہان بمعنی تودیع کی ہی وداع سی یعنی رخصت کرو ساتھہ سلام کی اور کہا بعضی ہمارے علما نی کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اسلیی کہ یہہ دعا اور وداع ہی کذا قال الملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نی کہ لفظ اودعوا ایداع سی ہی یعنی ودیعتہ رکہو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تمنی وقت نکلنی کی لوگو یا کہ ودیعت رکہا تمنی سلام کی خیر و برکت کو پاس گہر والون کی اور لوگی اوسکو آخرت مین جیسیکہ کوئی ودیعت اپنی کسیکی پاس رکہتا ہی اور پہر لیلیتا ہی اور طیبی نی کہا کہ تارجوع کرو طرف اونکی اور پہر لو ودیعت اپنی جیسیکہ ودیعتین لے جاتی ہین اسمین تفاول ہی ساتھہ سلامتی کی اور معاودہ کی دوبارہ ** **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَيْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای بیٹی میری جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجپر اور تیری گہر والون پر نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام پہلی کلام کی ہی یعنی اول چاہیی کہ سلام کری پہر کلام اور پہلے سلام کی کلام کرنا خوب نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث منکر ہی **وعن** عِمْرَانَ

ابنِ حُصَينٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُولُ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَاَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا تہی ہم جاہلیت مین کہتی یعنی وقت ملاقات کی ٹہنڈا کری اللہ بسبب تیرے آنکہون کو اور داخل رہی تو نعمتون مین وقت صبح کی پہر جب ہوا اسلام منع کیی گئی ہم اس کہنی سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی انعومۃ سی بمعنی نرمی اور تازگی اور خورمی کی یاد رہیہ عبارت محتمل دو معنی کو ہی ایک تو یہہ کہ بی بمعنی سبب کے ہی یعنی تازہ اور روشن کری خدا تعالی بسبب تیری آنکہین تیری دوستون کی کرنا یہ ہی رفاہت حال مخاطب سے کہ خوش حال ہونا دوست بسبب دیکہنی اوسکی خوش ہون دوسرے یہہ کہ حرف بی زیادہ ہو واسطی تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خورم کری تجکو خدا تعالی یعنی بسبب دیکہنی اوس چیز کی کہ دوست رکہتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرا لفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تر و تازہ اور خوش رہ از روی صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہہ کنایہ ہی خوش گذرانی اور فراغ وقت سی اور تخصیص وقت صباح کی بسبب اسکے ہی کہ اکثر جو غارت اور مکارہ واقع ہوتی ہین وقت صبح کی ہوتی ہین ؛ ح ر ع ؛

وعن غَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی غالب سے کہ کہا تہی ہم بیٹہی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ نے میرے نی دادا میرے سی کہ کہا بہیجا مجکو باپ میرے نی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ نے میرے لی جا تو پیغمبر خدا کی پاس اور کہہ انکو سلام کہا دادا میری نی پس آیا مین آنحضرت کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپکو پس فرمایا آنحضرت نی تجپر اور تیری باپ پر سلام نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کی طرف سے سلام پہنچاوی تو سنت یہہ ہی کہ پہنچانی والی پر ہی سلام بہیجی اور جسکی طرف سی سلام پہنچا اوسپر ہی یعنی کہے علیک و علی فلان السلام یا کہی وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی مین بعینہ یہہ الفاظ روایت کیی ہین ؛ ح ع ؛

وعن اَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابو العلا حضرمی سی یہہ کہ علا حضرمی تہا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اور تہا علا جب وقت لکہتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلی اپنی طرف سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ابو العلا کا نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق بعضی نسخون مصابیح کی آیا ہی وعن ابن العلا الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضرموت کی کہ نام شہر کا ہی اور اوسکی آگی کی عبارت اکثر نسخون مین ان العلا الحضرمی ہی اور ایک نسخہ مین ان العلا ابن الحضرمی اور تقریب مین لکہا ہی کہ علا ابن حضرمی حلیف ہے امیہ کی تہی صحابی بزرگ عامل ہوئی تہی بحرین کی آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نی بہی بدستور اونکو عامل وہان کا رکہا یہان تک وہ مرے اور شروع کرنا یعنی یون لکہتی من العلا الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علا باتباع آنحضرت کی اسطرح لکہا کرتی تہی کہ آنحضرت بہی لکہتی تہی من محمد رسول اللہ الی فلان بعد از ان سلام لکہتی اوسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکہتی سلام علی من اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسیطرح لکہا تہا اور آنحضرت نی معاذ کو اونکی بیٹی کی تعزیت مین یون لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونی اسکی ہی مقدمہ سلام کا جیسیکہ بیان کیا گیا اور اسیطرح بعض حدیثین اور کہ متصل اسکی لایا مولف بیچ احوال کتابت کے باعتبار متعلق ہونی اونکی ہی ساتہہ

سلام کی کہ کبھی سلام لکھا ہی جاتا ہی اور اسیطرح سی عادت مولف کی کہ اخیر فصل مین وہ حدیثین لاتا ہی کہ متعلق اور مناسب علم کی ہوتی ہین ج
ع وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیتربہ فانہ انجح للحاجۃ رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث منکر اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ لکھی ایک تمہارا خط پس چاہیی کہ مٹی
پر ڈالدی یا مٹی اوسپر بُرادی اسلیی کہ تحقیق یہہ فعل بہت بر لانیوالا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث منکر ہی
ف یہہ بالخاصیت ہی واسطی حاجت براری کی کہ سوای شارع کی کسیکو وجہ اوسکی معلوم نہین لیکن بعضی ارباب معرفت نی بیچ توجیہ
معنی اول کی لکھا ہی کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی اوسکیکی ہی نظر اعتبار سی اور اعتماد ہی حق جلا وعلا پر بیچ پہنچانی اوسکیکی مقصد
کو اور دوسری معنون کو موید ہی یہہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین مین نقل کیا ہی کہ ایک شخص نی رقعہ لکھا کرایکی مکان مین پہر ارادہ کیا
کہ مٹی ڈالی اوسپر مکان کی دیوار مین سے پہر یہہ خطرہ آیا کہ گہر کرایہ کا ہی پہر یہہ خطرہ آیا دلمین کہ کیا مضائقہ ہی اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اونی
ہاتف کو کہ کہتا ہی کہ قریب ہے کہ جان لیگا حلال جاننی والا اس مٹی کا اوس چیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حساب کی اور یہہ حدیث منکر ہی باعتبار
راویون کی اور طبرانی نی اوسط مین ابی درداء سی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدا بنفسہ واذا کتب فلیترب کتابہ فہو انجح ج
ع وعن زید بن ثابت قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم علی
اذنک فانہ اذکر للمال رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وفی اسنادہ ضعف اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا داخل ہوا مین
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنی والا بیٹھا تہا پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی رکھہ قلم کو اپنی کان پر
اسلیی کہ تحقیق یہہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ اسناد اوسکی ضعف ہی ت۔ یاد دلاتا ہی
مطلب کو یعنی عبارت کو واسطی بیان مطالب کے اور یہہ بالخاصیت ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نی کہا کہ قلم حکم زبان کا رکہتا ہی جیسکہ
کہا علما نی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکہنا زبان کا کان پر کہ جگہہ سننی کی ہی موجب ہونی کی کا ساتہہ دل کی ہی تا سنی جو
کہ ارادہ کرتا ہی یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہای نحو یانہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ علم اور غریب ہے یعنی باعتبار متن کی یا سند
کی اور ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویون اوسکی پس حدیث ضعیف ہی اور یہہ منافی صحت کے نہین اور موید ہی اسکی روایت ابن عساکر کی
نقل کی ہی انس سے بطریق مرفوع کی اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سی بطریق
مرفوع کی ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للممل ت ع وعنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم السریانیۃ
وفی روایۃ انہ امرنی ان اتعلم کتاب یھود وقال انی ما امن یھود علی کتاب قال فما مر بی نصف شہر حتی تعلمت
فکان اذا کتب الی یھود کتبت واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ثابت
سی کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ سیکہون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہی یہہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہہ کہ سیکہون
مین خط کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا یہود سے اوپر خط کتابت کی کہا زید نی پس نگذرا مجکو آدہا مہینہ یہانتک کہ
سیکہا مینی پس تہی حضرت جسوقت کہ لکھتی طرف یہود کی لکھتا مین اور جسوقت کہ لکھتی یہود طرف حضرت کی تو پڑہتا مین واسطی حضرت کی
خط اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہین ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہون کہ اگر یہود سی نامہ کسی یہود کو
کی لکھواون توکم زیادہ نہ لکھدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑہواون توکم زیادہ نہ پڑہدی اور اسسی معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کی زبان

کفار کی سیکھنی جائز ہی اور بغیر ضرورت کی سیکھنا اوسکا اچھا نہیں کہ تشبہ ساتھ کفار کی لازم آتا ہی اور وہ منع ہی کہ فرمایا آنحضرت نی من تشبہ بقوم فہو منہم بلکہ طیبی نی بلاضرورت سیکھنی کو حرام لکھا ہی ۞ مولانا و ع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَھٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے پس چاہیے کہ سلام کری پس اگر دل مین آوے بیٹھنا پس چاہیے کہ بیٹھ جاوی پھر جسوقت کہ کھڑا ہو واسطی چلنی کی پس چاہیے کہ سلام کری سیلئے کہ نہین سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسری سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** جسوقت کہ کھڑا ہو یعنی بعد بیٹھنی کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد ساتھ اسکی یہہ ہے کہ جب ارادہ کری چلنی کا اگرچہ نہ بیٹھی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہی وقت چلنی کی بھی جیسیکہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور ایسی ہی جواب ہے دونون کی واجب ہین اور بعضی محققین نے لکھا ہی کہ سلام چلنی وقت کا اور جواب اسکا مستحب ہے ۞ ع **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاخَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ ھَدَی السَّبِیْلَ وَرَدَّ التَّحِیَّۃَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَی الْحَمُوْلَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین بھلائی بیچ بیٹھنی کی راہون پر مگر واسطی اوس شخص کے کہ بتادی راہ یعنی اندہی کو اور راہ بھولی ہوئی کو اور جواب دی سلام کا اور بند کری نگاہ کو یعنی دیکھنی حرام چیزون کیسی اور مدد کری اوس شخص کے کہ بوجھہ لادتا ہو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** حمولہ ساتھ پیش ح کی ہی اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ح کی ہے اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زبر ح کے وہ جانور ہی کہ جسپر بوجھہ لادا جاتا ہی مانند گدہی وغیرہ کی اور ساتھ پیش ح کی بوجھہ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کری اوس شخص کے کہ اوٹھاتا ہو بوجھہ اپنی جانور کی پیٹھہ پر رکھنی کی لیی یا اپنی پیٹھہ پر یا سر پر رکھنی کی لیی ۞ ع **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ اَبِیْ جُرَیٍّ فِیْ بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَۃِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِیْہِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ بِاِذْنِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَبُّہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یَا اٰدَمُ اذْھَبْ اِلٰی اُولٰٓئِکَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِلٰی مَلَاءٍ مِّنْھُمْ جُلُوْسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ قَالُوْا عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی رَبِّہٖ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ تَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّۃُ بَنِیْکَ بَیْنَھُمْ فَقَالَ لَہُ اللّٰہُ وَیَدَاہُ مَقْبُوْضَتَانِ اخْتَرْ اَیَّھُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ یَمِیْنَ رَبِّیْ وَکِلْتَا یَدَیْ رَبِّیْ یَمِیْنٌ مُّبَارَکَۃٌ ثُمَّ بَسَطَھَا فَاِذَا فِیْھَا اٰدَمُ وَذُرِّیَّتُہٗ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَا ھٰؤُلَآءِ قَالَ ھٰؤُلَآءِ ذُرِّیَّتُکَ فَاِذَا کُلُّ اِنْسَانٍ مَّکْتُوْبٌ عُمْرُہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَاِذَا فِیْھِمْ رَجُلٌ اَضْوَؤُھُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِھِمْ قَالَ یَا رَبِّ مَنْ ھٰذَا قَالَ ھٰذَا ابْنُکَ دَاؤدُ وَقَدْ کَتَبْتُ لَہٗ عُمْرَہٗ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ یَا رَبِّ زِدْ فِیْ عُمْرِہٖ قَالَ ذٰلِکَ الَّذِیْ کَتَبْتُ لَہٗ قَالَ اَیْ رَبِّ فَاِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ لَہٗ مِنْ عُمْرِیْ سِتِّیْنَ سَنَۃً قَالَ اَنْتَ وَذَاکَ قَالَ ثُمَّ سَکَنَ الْجَنَّۃَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ اُھْبِطَ مِنْھَا وَکَانَ اٰدَمُ یَعُدُّ لِنَفْسِہٖ فَاَتَاہُ مَلَکُ الْمَوْتِ قَالَ لَہٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ کُتِبَ لِیْ اَلْفُ سَنَۃٍ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنَّکَ جَعَلْتَ لِابْنِکَ دَاؤدَ سِتِّیْنَ سَنَۃً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَنَسِیَ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُہٗ قَالَ فَمِنْ یَّوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْکِتَابِ وَالشُّھُوْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پھونکی اونمین روح چھینکے پس ارادہ کیا الحمد للہ کہنے کا پس حمد کی اللہ کی ساتھ توفیق اوسکی کی پھر کہا واسطی آدم کی پروردگار اوسکی نی رحمت کری تجکو اللہ اے آدم جا طرف اون فرشتون کی کہ جماعت ہے اونمیں سے بیٹھی ہوئی اور کہہ سلام تمپر یعنی پس گئے آدم اور کہا سلام تمپر کہا فرشتون نے تجھپر بھی سلام اور رحمت اللہ کے پھر پھر کرائی آدم طرف رب اپنی

کی یعنی اوس مکان مین کی کلام کیا تہا اوسنی اللہ تعالی نی پس فرمایا اللہ تعالی نی تحقیق یہہ ہے دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی اونکی آپسمین پس فرمایا واسطی اوسکی
اللہ تعالی نی اسحال مین کہ دونو ہاتہہ اوسکی بند تہی پسند کر تو ان دونون مین سی جو چاہی تو پس کہا آدم نی کہ اختیار کیا مینی داہنا ہاتہہ پروردگار اپنی
کا اور دونون ہاتہہ پروردگار میری کی داہنی یا برکت مین پہر کہولا اوسکو پس ناگہان اوسمین مثل آدم کی اور اولاد اونکی کی تہی یعنی دیکہا آدم نی
مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی کو عالم غیب مین پس کہا آدم نی ای رب میرے کون ہین یہہ فرمایا یہہ ہے اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تہا کہ لکہی ہوئی
تہی عمر اوسکی درمیان دونون آنکہون اوسکی کی پس ناگہان اونمین ایک شخص تہا بہت روشن اونکا یا از جملہ روشن ترین لوگون کا یعنی یہہ شک اوسی کی ہی
یعنی اونمین ایک جماعت تہی روشن تر اور دون ہی اور یہہ شخص منجملہ اونکی تہا کہا آدم نی ای رب میرے کون ہی یہہ فرمایا کہ یہہ ہی بیٹا تیرا داؤد نام اوسکا تحقیق
لکہی ہامینی واسطی اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نی ای رب میری زیادہ کر بیچ عمر اوسکیکی فرمایا یہہ وہ چیز ہی کہ لکہی مینی واسطی اوسکی کہا آدم
نی ای رب میرے پس تحقیق دی مینی واسطی اوسکی عمر اپنی مین سے ساٹہہ برس فرمایا تو جانی اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہی فرمایا آنحضرت نی پہر رہی آدم بہشت
مین جبتک کہ چاہا اللہ نی پہر اوتاری گئی بہشت سی اور تہی آدم گنتی واسطی اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکی
پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنیکی لیے پس کہا واسطی اوسکی آدم نی کہ تحقیق جلدی کی تو نی تحقیق لکہی گئی ہی واسطی میرے عمر ہزار برس کی کہا فرشتے نی
البتہ ولیکن تو نی دئی ہین اپنی بیٹی داؤد کو ساٹہہ برس پس انکار کیا آدم نی پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدم یعنی اللہ تعالی کی منع
کرنیکو جانی سی پاس درخت معلوم کی اور کہالیا اوسکو پس بہولتی ہی اولاد اونکی فرمایا آنحضرت نی پس اوسدن سی حکم کیا گیا ساتہہ لکہنی کی اور
گواہونکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بند تہی جیسیکہ کوئی ہاتہہ مین کچہہ رکہکر ہاتہہ بند کرکر اوسکو چہپا لیتا ہی اور دونون ہاتہہ پروردگار میری کی الخ یہہ کلام
حضرت آدم ع م کا ہی یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتہہ اور داہنا ہاتہہ کہنا متشابہات سے ہی اور علما نی اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکہی ہین ایک تو
یہہ کہ اللہ تعالی کی لیے ثابت ہی ید صفت نہ ید جارحہ اور یہہ عبارت کنایہ ہی نفی ید جارحہ سے ایسلیے کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بہی ہوتا اور اخیر کلام مین اشارہ
کیا کہ مراد اوس جود خیر و برکت کا ہی کہ لازم ید یمینی اور مادہ اشتقاق اوسکیکا ہی اور دوسری یہہ کہ شمال یعنی بایان ہاتہہ ناقص ہوتا ہی قوت اور گرفت مین
پس دونون ہاتہون کا یمین ہونا کنایہ ہی نفی نقصان سی بیچ صفات اللہ تعالی کی اور بیان ہی اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہین
اور تیسری یہہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالی کا ہی ساتہہ نہایت جود اور کرم اور احسان کی ایسلیے کہ عرب کہتی ہین اوسکو کہ بہت نفع پہنچاتا ہی
کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ اس سی کہ لازم آتی ہی فضیلت حضرت داود کی تمام انبیا پر
جواب اسکا یہہ ہے کہ حق سبحانہ نی ظاہر کیا حضرت داود کو آدم علیہما السلام پر ساتہہ ایک طرح کی امتیاز کی تا باعث ہو اوپر سوال کی حال اونکی
سی اور مترتب ہو اوسپر جو کچہہ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونی سی یہہ مراد نہین ہی کہ زیادتی رکہتی تہی بیچ تمام صفات
کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داود ع م کی ایک طرح کی نورانیت اوس عالم مین ہو یا اس عالم مین بہی کہ ساتہہ اوسکی ممتاز ہون اور پیغمبرون
مین سی ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تہی ساتہہ ایک صفت کی پس اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور
لکہی گئی واسطی میری الخ یہہ قول حضرت آدم کا سچا تہا اور اسکی ضمن مین انکار تہا نہ صریح کہ کہتی مینی نہین دیا اپنی عمر سی کچہہ
اس لیے کہ صادر ہونا جہوٹی خبر کا قصداً اور صریحاً انبیا علیہم السلام سی نہین ہوتا پس بیچ حکم معاریض کی ہو کہ مثل اسکے
انبیا سی پایا گیا ہی یا کہین ہم کہ یہہ انکار بطریق نسیان کی تہا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیون کی طبیعت مین اس سبب
سی بیٹہا کہ اول حضرت آدم سی صادر ہوا اگرچہ اوسنی بطریق تعریض و نسیان کی تہا اور انہی صریحاً اور عمداً صادر ہوتا ہی ع

وعن اسماء بنت یزید قالت مر علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نسوة فسلم علینا رواه ابوداؤد وابن ماجة والدارمی اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کیسی کہ کہا گذری ہم یعنی جماعت عورتون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ بیٹھین تہین ہم درمیان جماعة عورتون کی پس سلام کیا آنحضرت نی ہم یعنی جماعت عورتون پر نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہہ مخصوص ہی آنحضرت کی لیے جیسیکہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذرا بہ ح

وعن الطفیل بن ابی بن کعب انه کان یاتی ابن عمر فیغدو معه الی السوق لم یمر عبد الله بن عمر علی سقاط ولا علی صاحب بیعة ولا مسکین ولا احد الا سلم علیه قال الطفیل فجئت عبد الله بن عمر یوما فاستتبعنی الی السوق فقلت له وما تصنع فی السوق وانت لا تقف علی البیع ولا تسال عن السلع ولا تسوم بها ولا تجلس فی مجالس السوق فاجلس بنا ههنا نتحدث قال فقال لی عبد الله بن عمر یا ابا بطن قال وکان الطفیل ذا بطن انما نغدو من اجل السلام نسلم علی من لقیناه رواه مالك والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی طفیل بیٹی ابی بن کعب کے سی یہہ کہ وہ تہی آتی ابن عمر کی پاس پس صبح کو جاتی ساتہہ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نی پس جس وقت جاتی ہم طرف بازار کی نہ گذرتی عبد اللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنی والیکی اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتی اوس سی کہا طفیل نی پس آیا مین عبد اللہ بن عمر کی پاس ایکدن پس ہمراہ لیجانی لگی مجکو عبد اللہ طرف بازار کی پس کہا مینی اونکو کہ کیا کروگی تم بازار مین حال آنکہ نہ ٹہیرتی ہو تم بیچنی پر اور نہ پوچہتی ہو تم اسباب کو کہ بیچتی ہین اور نہ چکاتی ہو اوسکو اور نہ بیٹہتی ہو بازار کی مجلسون مین پس بیٹہو ساتہہ ہمارے اس جگہہ باتین کرین ہم کہا طفیل نی کہ کہا مجکو عبد اللہ بن عمر نی ای پیٹی کہا راوی نی اور تہی طفیل بڑی پیٹ والے سوا اسکی نہین کہ ہم جاتی ہین یعنی بازار کو واسطی سلام کرنیکی سلام کرتی ہین ہم اوس شخص پر کہ ملتی ہین ہم اوسی یعنی اوسمین ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہہ مالک نے اور بیہقی نی شعب الایمان مین ح

وعن جابر قال اتی رجل النبی صلی الله علیه وسلم فقال لفلان فی حائطی عذق وانه قد اذانی مکان عذقه فارسل النبی صلی الله علیه وسلم ان بعنی عذقك قال لا قال فهب لی قال لا قال فبعنیه بعذق فی الجنة فقال لا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما رایت الذی هو ابخل منك الا الذی یبخل بالسلام رواه احمد والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطی فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میری کی درخت ہی کہجور کا اور تحقیق شان یہہ ہی کہ ایذا دی ہی مجکو موتی درخت اوسکی نی کہ بسبب آنی جانی اوسکی بیچ باغ مین آتا ہی پس بہیجا آنحضرت نی یعنی اوسکی پاس کہ اسکو کہ بیچ تو میری ہاتہہ درخت کہجور اپنی کا کہا اوسنی کہ نہین بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطی میری یعنی اگر بیچنی مین عار آتی ہی تو تو نہین ہبہ کرتا کہ مین ہبہ کرون باغ والیکو کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میری ہاتہہ اسکو بدلی درخت کہجور کی کہ جنت مین ہو تیری لیے پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مینی اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجہسی مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتہہ سلام کی یعنی وہ البتہ تجہسی زیادہ بخیل ہی کہ بسبب تہوڑسی فعل کی ثواب بہت سا نہین حاصل کرتا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لکہا ہی علمانی کہ یہہ حضرت نی اوسکو بطریق سفارش کی فرمایا تہا نہ بطریق امر کی والا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تہا بدل فرمانی آنحضرت کی کہ اسکی عوض درخت جنت مین ہے لیکن بہر صورت وہ خالی سختی طبع سی نہ تہا ہہ ح

وعن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال البادی بالسلام بری من الکبر رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ سے کہ نقل کے اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتہہ

سلام کی پاک ہی تکبر سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسی دونو پیادہ یا چلتی
ہون یا دونون سوار ہون اونمین سی جو پہلی سلام علیک کری وہ پاک ہی تکبر سی اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام
کیا واجب ہے اونپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس مین دوبارہ آیا اور سلام کیا واجب نہین ہی اوسکا جواب ولیکن مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیی کہ
ساتہہ صیغہ جمع کی ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ کو اوسکی ساتہہ مین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص سرخ کپڑی پہنی ہوئی آیا
اور آنحضرت سی سلام علیک کہے حضرت نی اوسکو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کی مرتکب امر نامشروع کا ہو
مستحق جواب کا نہین ہوتا ؛ ح

باب الاستیذان

یہہ باب ہے بیچ بیان اذن چاہنی کی ف کسیکی دروازی پر جاکر
تو مستحب ہے کہ اذن چاہی گہر مین نکلی لیی اور اصل اسمین قول اللہ تعالی کا ہی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی
تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَهْلِهَا یعنی ای ایمان والو نہ داخل ہو گہرون مین کہ غیر ہون تمہاری گہرون کی یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام
کرو گہر والون پر اور سنت اسمین یہہ ہے کہ کہی السلام علیکم مین آؤن ؛ ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ
مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلٰثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ قَالَ
اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا آئی ہماری پاس ابو موسی اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر نی بہیجا تہا میری پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہوؤن
مین اونکی پاس پس حاضر ہوا مین اونکی دروازی پر اور سلام کیا مینی تین بار یعنی بقصد اذن چاہنی کی پس نہ جواب دیا مجکو پس پہر آیا مین پس کہا عمر نی
کس چیز نی منع کیا تہا تمکو کہ آؤ تم ہمارے پاس پس کہا مینی کہ تحقیق مین آیا تہا پس سلام کیا مینی اوپر دروازی تمہاری کی تین بار پس نہ جواب دیا تمنی یعنی تمنی
اور تمہاری خدام نی مجکو پس پہر گیا مین اور تحقیق فرمایا تہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اذن مانگی ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن
دیا جاوی واسطی اوسکی پس چاہیی کہ پہر جاوی پس فرمایا حضرت عمر نی قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نی پس کہڑا ہوا مین ساتہہ ابو موسی کی اور
گیا مین پاس حضرت عمر کی پس گواہی دی مین نی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ابو موسی نی یہہ قصہ ابو سعید سی بیان کیا اور کہا کہ تمنی بہی یہہ حدیث
سنی ہی آنحضرت سی میری ساتہہ چلو عمر کی پاس اور گواہی دو پس گئے اور گواہی دی اور یہہ گواہی طلب کرنی حضرت عمر کی بنابر احتیاط کی تہی تاکہ جہوٹی
جرأت نکرین حدیث بنانی پر والا خبر واحد مقبول ہی بالاتفاق خصوصا ابو موسی اشعری جیسی کبار صحابہ سے تہی اور تین سلام ایسی کری کہ ایک تعرف کی
لیی ہو اور دوسرا تامل کی لیی ہو تیسرا اذن یا عدم اذن کی لیی ؛ ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُكَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن تیرا مجہہ پر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ کہ سنی تو پوشیدہ کلام
میرے یہانتک کہ منع کرون مین تجکو نقل کی یہہ مسلم نی ف آنحضرت کی گہرون کی دروازون پر پردی پڑی رہتی تہی پس فرمایا کہ نشانی اذن
میری کی واسطی آنی تیری کی مجہہ پر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ ہی کہ سنی تو کلام پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹہاکر اور دیکہی کہ مین کسی سی کلام خفیہ
کرتا ہون تو بہی چلا آ کہ تجکو حاجت اذن چاہنی کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ کہنی سی مبالغہ ہی یعنی اگرچہ مخصوصون کے ؛

ساتہہ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آئیو چہ جای کلام آشکارا حاصل یہہ ہے کہ جب ہو نا میرا گہر مین جانی تو چلا آحاجت اذن چاہنی کی نہین ہے تا آنکہ منع کرون مین تجکو اسی اور یہہ نہایت عنایت تہی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گہر والون مین سے تہی کہ جب چاہتی ہین چلی آتی ہین اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ بیچ غیر وقت حاضر ہونی عورتون کی ہوگا خصوصاً بعد اوترنی آیہ حجاب کے ❊ ح وعن جابرٍ قال اتیتُ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فی دینٍ کان علی ابی فدققتُ الباب فقال من ذا فقلتُ انا فقال انا انا کانہ کرھھا متفقٌ علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ دین کی کہ تہا میری باپ پر پس کہٹکا یا مینی دروازہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی مین ہون پس فرمایا مین ہون مین ہون گویا کہ برا جانا اس کہنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچ مقدمہ دین کے الخ قصہ دین کا یہہ ہی کہ باپ جابر کی عبداللہ انصاری تہی وہ غزوہ احد مین شہید ہوئے تہی اور دین اپنے ذمہ پر چہوڑا تہا او قرضخواہون نی آن کر جابر کو تنگ کیا تہا وہ آنحضرت کی پاس استعانت کی لیے آئے تا اونسی تخفیف طلب کرین اور بسبب معجزہ آنحضرت کی اونکی مال مین کہجورین تہین برکت وجود مین آئی تہی کہ بعد ازادای دین کے جون کی تون باقی رہین کچہہ اونمین سی کم نہوا اور سبب برا جاننی کلمہ انا انا کا یہہ تہا کہ اوس سی ازالہ ابہام کا نہین ہوتا او تعین تشخیص نہین حاصل ہوتی پس چاہیی تہا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتی کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبہی واسطی شناخت کی آواز سی ہی تعین حاصل ہو جاتی ہی لیکن آنحضرت نی مکروہ جانا واسطی تعلیم ادب کے جابر کو اور احتمال ہی کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنی کی ساتہہ سلام کی ہو کہ سنت ہی اور تکرار کلمہ انا کی واسطی انکار کی جابر پر تہی ❊ ح وعن ابی ھریرۃ قال دخلتُ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد لبناً فی قدحٍ فقال ابا ھرٍّ الحق باھل الصفۃ فادعھم الیّ فاتیتھم فدعوتھم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لھم فدخلوا رواہ البخاری اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا داخل ہوا مین ساتہہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی آپکی گہر مین پس پایا آنحضرت نی دودہ ایک پیالہ مین پس فرمایا ای ابوہریرہ جا اہل صفہ کی پاس اور بلا لا اونکو میری پاس پس آیا مین اونکی پاس اور بلایا مینی اونکو پس آئی اور اذن مانگا پس اذن دیا اونکو پس داخل ہوئی وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اہل صفہ آئی اور سبہون نی بسبب معجزہ آنحضرت کی دودہ پیا اور سیر ہوئی جیسیکہ اوس حدیث مین مذکور ہی اور کہا طیبی نی کہ اہل صفہ کئی ایک لوگ تہی فقراء مہاجرین اور انصار مین سی کہ جمع رہتی تہی ایک چبوترہ پر اور اس سی معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنی کو ساقط نہین کرتا مگر یہہ کہ زمانہ قریب ہوا نہی اور آگی جو حدیث آتی ہی کہ جب بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتہہ رسول کی تو اذن ہی اوسکی لیی یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنی کی نہین پس توفیق اوس حدیث مین اور اسمین یہہ ہی کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کی آئی ہون گی ساتہہ نہ آئی ہون گی پس محتاج ہوئی اذن کی یا بسبب نہایت ادب و حیا کی اذن چاہا یا لوگون کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہان کوئی چیز مقتضی اذن چاہنی کی ہوگی اور یہہ احتمالات ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات ❊

الفصل الثانی

فصل دوسری عن کلدۃ بن حنبلٍ ان صفوان بن امیۃ بعث بلبنٍ وجدایۃٍ وضغابیس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیہ ولم اسلم ولم استاذن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقل السلام علیکم ادخل رواہ الترمذی وابو داود روایت ہی کلدۃ بن حنبل سی یہہ کہ صفوان بن امیہ نی بہیجا یعنی میری ہاتہہ دودہ اور بچہ ہرن کا اور ککڑی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اوتری ہوئی تہی جانب بلند مکہ مین کہ اوسکو معلا کہتی ہین کہا کلدہ نی کہ داخل ہوا مین حضرت کی پاس اور نہ سلام کیا مینی یعنی پہلی داخل ہونی کی اور نہ اذن مانگا مینی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تعلیم کے کہ پہر جا تو یعنی دروازی پر اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہون مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم فجاء مع الرسول فان ذلک لہ اذن رواہ ابوداود وفی روایۃ لہ قال رسول الرجل الی الرجل اذنہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتہہ رسول کے یعنی بلانیوالے کے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانیوالے کے واسطے اوسکے اذن ہے نقل کیا یہہ ابوداود نے اور بیچ ایک روایت ابوداود کی یون ہے کہ فرمایا آدمی بہیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن اوسکا ہے ف یعنی جسوقت کسیکو بلانیکے لیے بہیجا اور وہ اوسکے ساتہہ آیا حاجت پروانگی مانگنی کی نہین ہے مولانا وعن عبد اللہ بن بسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجہہ ولکن من رکنہ الایمن او الایسر فیقول السلام علیکم السلام علیکم وذلک ان الدور لم تکن یومئذ علیہا ستور رواہ ابوداود اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی شخص کی دروازہ پر تو نہ سامنی کرتے دروازہ کی مونہہ اپنا یعنی تا گہروالون پر نظر نہ جا پڑے ولیکن تہے آتے طرف داہنے دروازہ کی یا بائین اوسکی پہر کہتے سلام ہے تمپر سلام ہے تمپر اور یہہ سبب سامنی نا آنا اسواسطے تہا کہ نہ تہے اون دنون مین دروازون پر پردے نقل کی یہہ ابوداود نے ف تکرار سلام کی اسلیے ہے کہ تا متحقق ہو سماع اور مراد اذن اور مراد تکرار سے تعدد ہے نہ اقتصار دوبار پر اسلیے کہ عادت شریف تہی تین بار سلام کرنیکی جیسیکہ اوپر گذرا اور آخیر حدیث سے یہہ سمجہا گیا کہ اگر دروازے مین کواڑ ہون یا پردہ پڑا ہوا ہو تو نہین مضائقہ ہے سامنی آنیکا ولیکن انحراف اولی ہے برعایت اصل سنت کی واسطے کہ بعض اوقات کواڑ یا پردہ کہولتی ہوئی اندر نظر جا پڑتی ہے اگر سامنی ہوتا ہے ۱۲ وذکر حدیث انس قال علیہ الصلوۃ والسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ فی باب الضیافۃ اور ذکر کی گئی حدیث انس کے کہ سرا اوسکا یہہ ہے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ بیچ باب ضیافت کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عطاء بن یسار ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استاذن علی امی فقال نعم فقال الرجل انی معہا فی البیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذن علیہا فقال الرجل انی خادمہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذن علیہا اتحب ان تراہا عریانۃ قال لا قال فاستاذن علیہا رواہ مالک مرسلا اور روایت ہے عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کی کہ ایک شخص نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کرون مین وقت جانیکے اپنی مان کی پاس پس فرمایا کہ ہان یعنی اسلیے کہ بعض اوقات کہلی ہوتی ہین اوسکی وہ اعضا کہ نہین جائز بیٹے کو دیکہنا اونکا پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق مین ساتہہ اوسکی رہتا ہون یعنی ایک گہر مین پس اذن کیون مانگون گویا اوس شخص نے یہہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانہ کی لیے ہے کہ گاہ گاہ آتا ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کر وقت جانیکے اوس پاس پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق مین خادم ہون اوسکا یعنی بار بار جاتا ہون اوس پاس خدمت کے لیے پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہے دفع حرج کی لیے بمقتضا قواعد شرعیہ کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگ وقت جانیکے اوس پاس یعنی اگرچہ ساتہہ کہنکارنے اور آہٹ پانو اور بلند کرنی آواز کی ہو کیا دوست رکہتا ہے تو یہہ کہ دیکہے اوسکو ننگا یعنی اگر ناگہان چلا جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہو تو نظر جا پڑیگی کہا نہین چاہتا مین کہ دیکہون اوسکو ننگا فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانیکی اوس پاس نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے ف اذن کا یہی حکم اور محارم کا بہی ہے خواہ وہ نسبی ہون یا دودہ کی علاقہ کی یا سسرال کی سوا بیوی کے ۱۲

وعن علی قال کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخل باللیل ومدخل بالنہار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی رواہ النسائی اور روایت ہے حضرت علی سے کہا تہا واسطے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آنا رات کو اور آنا دن کو پس تہا مین جسوقت داخل ہوتا رات کو کہنکارتے آنحضرت واسطے اذن میرے نقل کی یہہ نسائی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کے رات کو کہنکارنا تہا اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ تہا مین جب آتا اونکو پس اگر کہنکارتے پہر آتا مین پس اسے معلوم ہوا کہ کہنکارنا علامت عدم اذن کے ہے ظاہرا دو وقتون مین بقرینہ حال کی علامت مختلف ہوتی تہی واللہ اعلم اب یا یہہ کہ علامت داخل ہونیکی دن مین کیا ہے پس احتمال ہے یہہ کہ ہو امر بالعکس بمقتضای مفہوم مخالف کے یعنی تہا مین جب داخل ہوتا دنکو تو کہنکارتا مدعی علی کے اور احتمال ہے غیر اوسکا واللہ اعلم ۱۲ وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تاذنوا لمن لم یبدأ بالسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

نہ اذن دو اوسکا اوسکی لیی جو ابتدا کری ساتہہ سلام کی روایت کیا اسکو بیہقی نی شعب الایمان مین

باب المصافحة والمعانقة

یہہ باب ہے بیچ بیان
مصافحہ اور معانقہ کی **ف** معانقہ کی معنی ہین دست در گردن یکدیگر در آوردن اور مصافحہ کی معنی ہین دست یکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہی وقت
ملاقات کی اور چاہیی کہ دونو ہاتون سی ہو اور بعضی آدمی جو مصافحہ کرتی ہین بعد از نماز عصر کے یا جمعہ کی کچہہ نہین ہے اور بدعت ہے بسبب تخصیص وقت
کی اور تصریح کی ہی بعض علما ہماری نی کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہان اگر کوئی آدمی مسجد مین اور لوگ نماز مین ہون
یا ارادہ شروع نماز کا رکہتی ہون پس بعد فراغ کی اگر مصافحہ کری اونسی لیکن بشرط سبقت سلام کے مصافحہ پر تو یہہ جملہ مصافحہ مسنونہ سی ہی
بلا شبہہ و معہذا جسوقت کہ پہیلاوی مسلمان ہاتہہ اپنا مصافحہ کی لیی تو نہین لائق ہی اعراض ساتہہ کہینچ لینی ہاتہہ کی اسلیی کہ رنج ہوگا اوسکو
کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب پر اور عورت جوان سی مصافحہ کرنا حرام ہی اور مضائقہ نہین اوس بڑہیا سی کہ مشتہاۃ نہو چنانچہ منقول ہی کہ
کہ ابوبکر صدیق رض مصافحہ کرتی اپنی خلافت مین اون بڑہیون سی کہ دودہ اونکا پیا تہا اور اسیطرح اگر مرد بڈہا کہ امن مین ہو شہوۃ سی اوسکو مصافحہ کرنا
عورت جوان سی درست ہی اور مصافحہ ساتہہ امرد خوش شکل کی درست نہین اور جسکو دیکہنا حرام ہی اوسکو چہونا بہی حرام ہی بلکہ حرمت چہونی
کی سخت تر ہی نظر سی کذافی مطالب المومنین اور صلوۃ مسعودی مین لکہا ہی کہ جب سلام علیک کری ہاتہہ دی یعنی مصافحہ کی لیی کہ ہاتہہ دینا سنت
ہی ولیکن ہتیلی ہتیلی پر رکہی اور سر انگلیون کی نہ پکڑی کہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصاً وقت آنیکی سفر سی جیسا کہ
بیچ حدیث جعفر بن ابیطالب کے آیا ہی اور امام ابوحنیفہ اور محمد رضا سی منقول ہی کراہیت معانقہ کی اور چومنی ہاتہہ ساتہہ موہنہ اور آنکہون کی اور وہ کہتی ہین
کہ معانقہ سی نہی آئی ہی چنانچہ فصل اول مین بیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تہا اور شیخ ابو
منصور ماتریدی سی بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہی کہ جو معانقہ کہ بر وجہ شہوت کے ہو مکروہ ہی اور جو کہ بر وجہ بر و کرامت کی ہو مشروع ہی اور
لکہا ہی علما نی کہ اختلاف اسجگہہ ہے کہ ننگا ہو اور ساتہہ قمیص و جبہ کی مضائقہ نہین بالاجماع وہو الصحیح کذافی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتہہ عالم متورع
کی جائز ہی اور بعضون نی کہا کہ مستحب ہے اور بعد مصافحہ کی چومنا ہاتہہ جو مستی ہین کچہہ نہین اور فعل جاہلون کا ہی اور مکروہ ہی اور زمین بوس کرنا آگی امرا
اور علما اور مشائخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اوسپر دونو گنہگار ہین کذافی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نی کہا کہ جو کوئی زمین بوس کری آگی سلطان
وامیر کی یا سجدہ کری اگر بر وجہ تحیہ کی ہی کافر نہین ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کے ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کے ہو تو کافر ہوگا اور اگر کچہہ نیت نکریگا تو بہی کافر ہوتا
ہی نزدیک اکثر علما کی اور زمین بوس کرنا سکتہ ہی رکہنی رخسارہ یا پیشانی کیسی زمین پر کذافی الظہیریۃ اور اگر اوپر ہاتہہ عالم یا سلطان کی
بوسہ دی بسبب علم و عدالت کے اور اعزاز دین کی کچہہ مضائقہ نہین اور اگر واسطی غرض دنیاوی کی کری تو اشد مکروہ ہی اور اگر کوئی عالم یا زاہد سی
التماس اوسکی پانو چومنی کی کری تو چاہیی کہ نہ مانی کہنا اوسکا اور بیچ بوسہ دینی اطفال کی رخصت ہی اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر دہان طفل
کی سنت ہے اور کہا ہی علما نی کہ بوسہ پانچ طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا
اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کی موہنہ پر اور چوتہا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانون
کا ہی آپسمین ہاتہہ پر اور پانچوین بوسہ دینا بہن کا ہی بہائی کی پیشانی پر اور بعضون کے نزدیک بوسہ دینا آپسمین اوپر ہاتہہ اور موہنہ کی مکروہ ہی اور بعضون
کی نزدیک بوسہ لینا چہوٹی لڑکیکا واجب ہے اور کہا نووی نی کہ بوسہ لینا ساتہہ شہوۃ کی حرام ہے بالاتفاق برابر ہی آپسمین باپ اور غیر اوسکا بیچ

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے قتادہ سی کہ کہا کہا مینی واسطے انس کے کہ کیا تہا مصافحہ بیچ یارون پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی یعنی وقت ملاقات کے بعد سلام کی کہا کہ ان نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَعِنْدَہُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِیْ عَشَرَۃً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْھُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ بوسہ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسن بن علی کا اور تھی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نی کہ تحقیق میری دس بیٹی ہین نہین بوسہ لیا مینی اونمین سے کسیکا پس دیکہا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا جو شخص نہین مہربانی و شفقت کرتا یعنی خلق خدا پر یا اولاد پر نہین رحم کیا جاتا یعنی اللہ بہی اوسپر نہین رحمت کرتا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وسنذکر** حَدِیْثَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَثَمَّ لُکَعُ فِیْ بَابِ مَنَاقِبِ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَذُکِرَ حَدِیْثُ اُمِّ ھَانِئٍ فِیْ بَابِ الْاَمَانِ اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا ہی اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کے اگر چاہیگا اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث ام ہانی کی بیچ باب الامان کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَاہُ غُفِرَ لَھُمَا روایت ہی برار بن عازب سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دو مسلمان کہ ملاقات کرین اور مصافحہ کرین یعنی آپسمین مگر کہ بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونون کی پہلی جدی ہونی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داؤد کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی جو وقت ملین دو مسلمان اور مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اللہ سے بخشش کیجاتی ہی واسطے اون دونون کی **ف** روایت کی حکیم ترمذی نی اور ابو الشیخ نی عمر رضی سی بطریق مرفوع کی کہ جب ملین دو مسلمان اور سلام کری ایک اون دونون کا اپنی یار پر ہوتا ہی محبوب تر بہ نزدیک اللہ کی وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی یار سی پہر جب مصافحہ کرتی ہین دونو تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی اونپر سو رحمتین نوی تو ابتدا کرنیوالی پر اور دس اوسپر کہ جس سے مصافحہ کیا **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاہُ اَوْ صَدِیْقَہٗ اَیَنْحَنِیْ لَہٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَلْتَزِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَاْخُذُ بِیَدِہٖ وَیُصَافِحُہٗ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایک شخص ہم مین سے ملتا ہی مسلمان بہائی اپنی سی یا دوست اپنی سی کیا جہکی واسطی اوسکی یعنی وقت ملاقات کی فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نے کیا گلی لگی اوس سے اور بوسہ لی اوسکا فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نے کیا پکڑی ہاتہہ اوسکا اور مصافحہ کری اوس سے فرمایا کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جہکنی کو مکروہ فرمایا اسلیکی وہ بیچ حکم رکوع کی ہی اور وہ عبادت اللہ کی ہی مانند سجود کی اور طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ جہکنا اور پٹیہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونی حدیث صحیح کی بیچ نہی کی اوسکی اگرچہ بہت اہل علم و صلاح اوسکو کرتی ہین لیکن اعتماد اور اعتبار اوسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ لیوی کوئی آگی کسیکی زمین کو یا پیٹہہ ٹیڑہی کری یا سر جہکاوی کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیکی کہ مقصود تعظیم ہے نہ عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نی بیچ منع ہونی اوسکی تغلیظ و تشدید بہت کی ہی اور کہا کاد الانحناء ان یکون کفرا واللہ اعلم اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ مکروہ کہتی ہین گلی لگنی اور بوسہ لینی کو جیسیکہ اوپر امام ابو حنیفہ اور محمد رحمہ سی نقل کیا گیا اور بعضون نی کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق تعظیم کی ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنیکی اور آنیکی سفر سی ہو یا ہو بسبب نہونی ملاقات کی بہت دنون سی یا بسبب غلبہ محبت اللہ کی اور اگر بوسہ لے تو ہاتہہ پر نہ دی بلکہ ہاتہہ پر یا پیشانی پر دی **وعن**

اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ عَلٰی جَبْھَتِہٖ اَوْ عَلٰی یَدِہٖ فَیَسْاَلُہٗ کَیْفَ ھُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہی ابو امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پورا پوچہنا بیمار کا یہہ ہے کہ رکہی ایک تمہارا ہاتہہ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتہہ پر پہر پوچہی اوس سی کہ کیسا ہی وہ اور پوری سلام تمہاری کہ آپس میں کرتی ہو مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بہی کرو تاکہ سلام تمام وکامل ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو۔

وعن عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ الْمَدِیْنَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہٗ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُہٗ عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ فَاعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا آئی زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی میری گہر میں پس آئی زید حضرت کی پاس اور کہٹکہٹایا دروازہ پس کہڑی ہوئی اور چلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنی سوا تہمبند کی کچہہ اور کپڑا بدن مبارک پر نہ تہا کہینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکہا میں نی اونکو ننگا پہلے اس سے اور نہ پیچہی اسکی یعنی وقت استقبال کسیکی ساتہہ اسطرح کی شوق کی ننگی بدن جاتی نہیں دیکہا پس گلی سی لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ حدیث اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کے دلیل ہی اوپر جائز ہونی معانقہ اور بوسہ لینی کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنیکی سفر سی جائز ہی بلاکراہت۔

وعن اَیُّوْبَ بْنِ بُشَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَۃَ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَافِحُکُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْہُ قَالَ مَا لَقِیْتُہٗ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَلَمْ اَکُنْ فِیْ اَھْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَیْتُہٗ وَھُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَالْتَزَمَنِیْ فَکَانَتْ تِلْکَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ایوب بن بشیر سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ بنو عنزہ سی تہا یہہ کہ اوسنی کہا کہ کہا میں نی واسطی ابی ذر کی کہ کیا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتی تمسی جس وقت کہ ملتی تم اونسی کہا ابو ذر نی نہیں ملاقات کی میں نی اونسی کبہی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نی مجہسی اور بہیجا میری پاس ایک دن یعنی ایک شخص کو میری بلانیکی لیی اور نہ تہا میں اپنی گہر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرت کی پاس اور حضرت بیٹہی ہوئی تہی تخت پر پس گلی سی لگایا مجکو پس ہوا یہہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی بسبب حاصل ہونی راحت اور برکت کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنیکی سفر سی بہی آیا ہی واسطی اظہار محبت اور عنایت کی۔

وعن عِکْرِمَۃَ بْنِ اَبِیْ جَھْلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جِئْتُہٗ مَرْحَبًا بِالرَّاکِبِ الْمُھَاجِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عکرمہ بیٹی ابی جہل کی سی کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس دن کہ آیا میں اونکے پاس یعنی سال فتح مکہ میں واسطی بیعت اسلام کے خوشوقتی ہی سوار ہجرت کرنیوالیکو نقل کیا اسکو ترمذی نی **ف** سیوطی نی جمع الجوامع میں مصعب بن عبد اللہ سے نقل کیا ہی کہ جب آنحضرت نی عکرمہ بن ابی جہل کو دیکہا تو اوٹہی اور اوسکی طرف چلی اور گلی سی لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابو جہل بہت عداوت رکہتی تہی آنحضرت سے اور عکرمہ سوار مشہور تہا بہاگا دن فتح مکہ کی اور پہنچا یمن میں پس گئی پاس اوسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرت کی پاس وہ اسلام لایا وہ اور بہت اچہا ہوا اسلام اوسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سے طلب بخشش کی کی آنحضرت سی اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار مناسبت مرحبا کہنی کی ساتہہ مصافحہ کی ہی۔

وعن اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَکَانَ فِیْہِ مِزَاحٌ بَیْنَا یُضْحِکُھُمْ فَطَعَنَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاصِرَتِہٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِیْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَیْکَ قَمِیْصًا وَلَیْسَ عَلَیَّ قَمِیْصٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِیْصِہٖ فَاحْتَضَنَہٗ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ کَشْحَہٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے اسید بن حضیر سی کہ ایک

شخص ہین انصار مین سے کہا راوی نی اوسوقت کہ اسید باتین کرتی تہی قوم سی اور تہے اونکی مزاج مین خوش طبعی اوسوقت کہ ہنساتی تہی اس قوم کو پس چوکا دیا اونکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ پہلو اونکیکی ساتہہ لکڑی کی پس کہا اوسنی بدلہ دو مجکو فرمایا آنحضرت نی کہ بدلا لی مجہسی کہا اوسنی کہ تحقیق آپکی بدن مبارک پر کرتہ ہی
اور نہ تہا میری بدن پر کرتہ یعنی اگر مین کرتی پرسی چوکون گا تو پورا بدلا نہین ادا ہوویگا پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت
سی اور شروع کیا بوسہ دینا حضرت کی پہلو پر کہا اوسنی کہ سوا اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا مینی یہہ یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہہ ابوداود
نی **ف** لفظ رجل جسطرح کہ مصابیح مین مذکور ہی یعنی ساتہہ زیر لام کی مقتضی اسکو ہی کہ وہ شخص مزاح کرنیوالا اور بدلا لینی والا ہی اسید بن حضیر راوی ہی اور
لفظ جامع الاصول مین یون ہے عن اسید بن حضیر قال ان رجلا من الانصار کان فیہ مزاح فبینما ہو یحدث القوم یضحکہم اذ طعنہ النبی ﷺ
الخ یہہ دلالت کرتی ہی کہ وہ مرد اور ہی کہ اسید بن حضیر اوسکی حال سی روایت کرتا ہی اور طیبی نے عبارت متن کو توجیہ کر کر موافق اسکی کیا ہی اور اوسمین
تکلفات کیی ہین اور باعث ارتکاب تکلف کا یہہ ہے کہ اسید بن حضیر عظما صحابہ سی ہین اونسی وجود اس معنی کا مستبعد ہی واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتی تہے
اور ہنساتی تہی قوم کو آنحضرت نے بہی انکی ساتہہ اوسیطرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسانا اوسکا مباح ہی
اگر اوسمین کوئی چیز ممنوع شرع نہو ۱۲ ح **وعن** الشَّعْبِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰی جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَہٗ وَقَبَّلَ مَا بَیْنَ
عَیْنَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنِ الْبَیَاضِیِّ مُتَّصِلًا
اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملی جعفر بن ابیطالب سے پس گلی سی لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکہون اونکیکی نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی
شعب الایمان مین بطریق ارسال کی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی اور شرح السنہ مین بیاضی سے بطریق اتصال کے ہے **ف** یہہ وہی قصہ آنی جعفر کا ہی حبشہ سی
جبکہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی یا پہلا اور ہی اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو نرا مذکور ہوتا ہی بغیر نام کی تو مراد اوس سی عبد اللہ
بن جابر انصاری صحابی ہوتی ہین ۱۲ ح **وعن** جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ قِصَّۃِ رُجُوْعِہٖ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَۃِ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا
الْمَدِیْنَۃَ فَتَلَقَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَنِیْ ثُمَّ قَالَ مَا اَدْرِیْ اَنَا بِفَتْحِ خَیْبَرَ اَفْرَحُ اَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَ ذٰلِکَ فَتْحَ
خَیْبَرَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی جعفر بن ابیطالب سے بیچ قصہ پہرنی اونکیکی حبش کی زمین سے کہا بس نکلی ہم یعنی حبشہ سی یہان تک کہ آئی ہم مدینہ
مین پس ملی ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلی سی لگایا مجکو پہر فرمایا نہین جانتا مین کہ ساتہہ فتح خیبر کی زیادہ خوش ہوؤن یا ساتہہ آنی جعفر کی اور اتفاق
سی ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** منقول ہی کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کی مالک کے پاس آئی مالک نی اونسی
مصافحہ کیا اور کہا کہ گلی ملنا مین اگر بدعت نہوتا سفیان نی کہا کہ گلی لگی ہین وہ کہ بہتر تہے مجہسی اور تمسی یعنی گلی لگی رہین پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب
سی اور بوسہ دیا اونہیر وقت آنی اونکیکی حبش سی مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتہہ جعفر کی سفیان نی کہا کہ نہین بلکہ عام ہی اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک سا
ہی اگر صالحین سے ہون ہم اذن دیتی ہو کہ تمہاری مجلس مین حدیث بیان کرون مین مالک نے کہا ہان اذن دیا مینی پہر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتہہ
سند کی اور مالک نے سکوت کیا ۱۲ ح **وعن** زَارِعٍ وَکَانَ فِیْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا
فَنُقَبِّلُ یَدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی زارع سی اور تہی وہ بیچ ایلچیون عبد القیس کے کہا جبکہ آئی ہم مدینہ مین پس شروع کیا ہمنی کہ جلدی کرتی تہی اوترنی مین سواریون اپنے
سی پس بوسہ دیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتون پر اور پانوپر نقل کی یہہ ابوداود نی ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ چومنا پانو کا جائز ہی ۱۲ ح
لیکن فقہا اسکو منع کرتی ہین پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہہ کرینگی کہ یہہ خصائص حضرت سے ہو یا ابتدا یہہ امر ہوا یا وہ لوگ ناواقف تہی یا اضطرار سے

مین انسی یہہ فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عائشة قالت ما رأيت أحدا كان أشبه سمتا وهديا ودلا وفي رواية حديثا
وكلاما برسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة كانت إذا دخلت عليه قام إليها فأخذ بيدها فقبلها وأجلسها في
مجلسه وكان إذا دخل عليها قامت إليه فأخذت بيده فقبلته وأجلسته في مجلسها رواه أبو داود
اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہیں دیکہا مینی کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ مین اور روش مین اور نیک خصلتی مین اور بیچ ایک روایت کی بات
کرنی مین اور کلام کرنی مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سی یعنی حضرت فاطمہ رض ان امور مین بہت مشابہ تہین ساتہہ آنحضرت کی پس
حضرت عائشہ نی یہہ بیان کرکر اونکی محبت آپکی بیان کی کہ اثر اور نشان مشابہت اور مجانست کے ہی کہ کہا تہین فاطمہ جسوقت داخل ہوتین حضرت کے
پاس کہڑی ہو جاتی حضرت اور متوجہ ہوتی طرف اونکی پہر پکڑتی ہاتہہ اونکا اور بوسہ لیتی اونکا یعنی دونو آنکہون کی درمیان مین اور بٹہاتی اونکو بیچ
جگہہ بیٹہنی اپنی کی یعنی اپنی جگہہ اونکی لیی چہوڑ دیتی اور اونکو بٹہاتی اور تہی حضرت جسوقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی پاس کہڑی ہو جاتین طرف حضرت
کی اور پکڑتین ہاتہہ حضرت کا اور بوسہ لیتین اونکا یعنی حضرت کی دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹہلاتین اونکو اپنی جگہہ نقل کی یہہ ابو داود نی
وعن البراء قال دخلت مع أبي بكر أول ما قدم المدينة فإذا عائشة ابنته مضطجعة قد أصابها حمى فأتاها أبو بكر
فقال كيف أنت يا بنية وقبل خدها رواه أبو داود اور روایت ہی براء سی کہ کہا گیا مین ساتہہ ابی بکر کی یعنی اونکی گہر مین بیچ ابتدا آنی
اونکی کی مدینی مین یعنی کسی غزوہ سی پس ناگہان دیکہا مینی کہ عائشہ بیٹی ابو بکر کی لیٹی ہوئی ہین اس حال مین کہ تحقیق اونکو پہنچی تہی تپ پس آئے اونکی پاس
ابو بکر صدیق اور کہا کیسی ہے تو ای بیٹی میری اور بوسہ دیا اونکی رخسارہ پر یعنی از راہ شفقت و محبت کی یا برعایت سنت کی نقل کی یہہ ابو داود نی **و**
عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم أتي بصبي فقبله فقال أما إنهم مبخلة مجبنة وإنهم لمن ريحان الله رواه
في شرح السنة اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرت نی اور
فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہہ اولاد باعث ہی بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہہ رزق اور نعمت خدا کے ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** یعنی
اولاد کی سبب سے آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو کچہہ دیتا نہین اور اونکی سبب سے نامردی بہی کرتا ہی کہ جہاد سی بچتا ہی بخوف اسکی کہ مبادا مارا جاوے اور اولاد بیکس
رہی پس اول حضرت نی اولاد کی مذمت بیان کرکر خوبی اونکی بیان فرمائی کہ یہہ ریحان ہین ریحان کے معنی یا تو رزق و نعمت کی ہین یا مراد ریحان سے
پہول ہی کہ بوسہ لیتا ہی آدمی اونکا اور سونگتا ہی اور خوش ہوتا ہی اونکو دیکہہ کر مانند پہول کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن يعلى قال إن حسنا وحسينا استبقا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فضمهما إليه وقال إن الولد مبخلة مجبنة رواه أحمد
روایت ہے یعلی سی کہ کہا تحقیق حسن و حسین دوڑکر آئی طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس گلی لگا لیا اون دونون کو آنحضرت نی اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا
اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہہ احمد نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ یہان مقصود محبت اور شفقت اور مدح ہی بخلاف پہلی حدیث کی کہ مراد وہان مذمت
اور کراہت ہے **وعن** عطاء الخراساني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تصافحوا يذهب الغل وتهادوا تحابوا
وتذهب الشحناء رواه مالك مرسلا اور روایت ہی عطا خراسانی سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مصافحہ کرو آپسمین جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بہیجو آپسمین محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہہ مالک نی بطریق
ارسال کی **وعن** البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى أربعا قبل الهاجرة فكأنما صلاهن
في ليلة القدر والمسلمان إذا تصافحا لم يبق بينهما ذنب إلا سقط رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی براء

بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی چار رکعتین پہلی دو پہر کی پس گویا کہ پڑہین وہ رکعتین شب قدر مین اور دو مسلمان جسوقت کہ مصافحہ کرین آپسمین نہین باقی رہتا درمیان اون دونون کی کوئی گناہ مگر کہ جہڑ جاتا ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ظاہر امراد گناہ سے عام گناہ ہین و طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سی وہ کینہ اور دشمنی ہی جیسکہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا واللہ اعلم نح **باب القیام** باب ہے بیچ بیان کہڑی ہو جانیکی یعنی تعظیم کے لیی **ف** کہا بعضی علمار نی کہ کہڑی ہو جانا واسطی آنیوالیکی سنت ہی اور دلیل پکڑی ہی ساتھ حدیث قوموا الی سیدکم کی اور بعضون نی کہا کہ مکروہ ہی اور بدعت اور منہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہی حدیث انس کی مین مکروہ رکہنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابو امامہ کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا نہ اوٹہو جیسکہ عجمی اوٹہتی ہین اور فرمایا کہ یہہ عادات عجمیون کی سی ہی نح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جب اوتری بنو قریظہ اوپر حکم سعد کی بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف سعد بن معاذ کی یعنی اور بلایا اونکو تا آوین اور بنو قریظہ مین حکم کرین اور تہی سعد قریب آنحضرت سی پس آئی سعد خر پر سوار ہو کر پس جب نزدیک پہنچی سعد مسجد کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی انصار کی کہڑی ہو تم طرف سردار اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ ہی یہود مین سے آنحضرت نی بعد فتح خندق کی پچیس روز تک اونکو گہیر قلعہ مین پہر وہ اوتری قلعہ سی اوپر حکم سعد کے کہ سردار اوس کے تہی اور بنو قریظہ حلفا اوسکی تہی اونہون نی گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہماری کرینگی پس جب اوتری اس عہد پر کہ جو کچھہ سعد ہمپر حکم کرینگی اختیار کرین گی ہم آنحضرت نی سعد کو بلوایا کہ تا حکم کرین اونکی حق مین اور سعد قریب اوتری ہوئی تہی حضرت سے اور اونکی زخم پہنچا تہا اکحل پر غزوہ خندق مین اور خون زخم مین سے جاری تہا جب آنحضرت نی اونکو بلوایا تو خون تہم گیا پس آئی معاذ اور مراد مسجد سے وہ جگہہ ہی کہ جہان آنحضرت مدت اقامت مین نماز پڑہا کرتی تہی نہ مسجد عرفی اصلی کہ حضرت بنو قریظہ مین اوتری ہوئی تہی وہان مسجد کہان تہی یا شاید کہ اوس مدت مین وہان مسجد بہی بنائی ہو اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی بہت اہل علم نی اوپر اکرام اہل فضل کے ساتہہ کہڑی ہو جانیکی اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ اسکی قیام تعظیم و تکریم کا نہین ہے کہ واسطی آنیوالی مجلس کے متعارف وعادۃ ہوا ہے اور اوس سے ہی واقع ہوئی ہی اور فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیون کی سی ہے اور آنحضرت کی نزدیک خیر زمانہ زندگی تک مکروہ تہا طیبی نے کہا کہ اگر یہہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتی نہ الی سیدکم پس مراد قیام سی یہہ ہے کہ اوٹہہ کر جلدی جاؤ اونکی طرف اور مدد کرو اونکی اوترنی مین سواری سی تا حرکت کرنا موجب بہنی لہو کا زخم سی نہو اور یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کہڑی ہوگئی عکرمہ بن ابی جہل کی لیی وقت آنی اونکی پاس حضرت کی اور روایت کیا گیا ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا نہین آیا مین آنحضرت کی پاس کبہی مگر کہ کہڑی ہو جاتی تہی واسطی میری یا ملتی تہی پس ان روایتون سی دلیل پکڑنی صحیح نہین ہے بسبب ضعیف ہونی انکیکی کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نہو کہ قیام آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیی اور قیام اونکا حضرت کی لیی سابق مین معلوم ہوا اور اوسمین یہہ دلیل کی کہ وہ قیام محبت واقبال کا تہا نہ قیام تعظیم واجلال کا یہہ خالی بعد سے نہین اور طیبی نے بہی محی السنہ سی نقل کیا ہے کہ اجماع کیا ہی جمہور علما نی ساتہہ اس حدیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علما صلحا کی اور امام محی الدین نووی نی کہا کہ یہہ قیام اہل فضل کی لیی بیچ وقت آنی کی مستحب ہے اور حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور بیچ نہی اوسکی صریحًا کچہہ صحیح نہین ہوا اور مطالب المومنین مین قنیہ سی نقل کیا ہی کہ مکروہ نہین قیام بیٹہنی والونکا واسطی آنیوالیکی بسبب تعظیم کی اور قیام بنفسہ مکروہ نہین ہے بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اوسکی لیی اور وہ محبت قیام کی نرکہی قیام اوسکی لیی مکروہ نہین ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نی کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکی حق مین ہے کہ بیٹھا ہو اور اوسکی آگی لوگ کہڑی رہین اوسکے بیٹھنی تک جیسکہ ایک حدیث

مین آتا ہی اور یہہ قیام اور تعظیم کی واسطی اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی او دنہایت مکروہ ہی برح **وَمَضَى الْحَدِيثُ بِطُولِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ** اور گذری حدیث تمام یہہ باب حکم قیدیونکے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی ابن عمر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ اوٹھاوی کوئی کسیکو جگہہ بیٹھنی اوسکی سی پہر آپ بیٹھہ جاوی جگہہ اوسکی مین ولیکن فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آنیوالیکو یعنی نا حاجت اوٹھانیکی نہ پڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضون نی کہا کہ تقدیر حدیث مین یون ہی ولکن لیقل تفسحوا یعنی ولیکن چاہیی کہ کہی کشادہ ہو جاؤ اور کہا نووی نی کہ یہہ نہی واسطی تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہہ مباح کی یعنی مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطی نماز کی یا غیر اوسکیکی پس وہ احق ہی ساتہہ اوسکی اور حرام ہی اوپر غیر اوسکیکی اوٹہا دینا اوسکا بسبب اس حدیث کی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اوٹہی اپنی جگہہ بیٹھنی کیسی پہر پہرے طرف اوسکی پس وہ احق ہی ساتہہ اوس جگہہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکھا ہی علمانی کہ یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ اوٹہا ہو بقصد پہر آنی کی عنقریب جیسی وضو کو یا اور کسی تہوڑی سی کام ضروری کی لیی اوٹہا اور پہر آیا جلدی سے تو وہی اوس جگہہ کا مستحق ہی پس اگر کوئی وہان آن بیٹہی تو اوسکو اوٹہا دینا درست ہی اس سے کہ نہین باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطی رجوع کرنی مباح کی طرف اصل اپنی کی اور دلالت کرتی ہی اسپر وہ حدیث کہ آگی آویگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتی پہر اوٹہتی اور ارادہ کہتی پہر آنیکا تو اوتار جاتی جوتا اپنا اور اگر مجلس سے اوٹہا اور کسی کام کی لیی دور دراز گیا اور پہر آیا تو جگہہ اوسکی نہ رہی اور وہ مستحق اوسکا نہین رہا برح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ** روایت ہی انس سے کہا نہ تہا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تہی وہ جسوقت کہ دیکہتی حضرت کو نہ کہڑی ہوتی بسبب اسکے کہ جانتی تہی وہ ناخوش رکہنا آنحضرت کا اوسکو یعنی کہڑی ہونیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکہتی تہی حضرت کہڑی ہونیکو واسطی تواضع کی اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تہا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنی تکلف کی قیام مین اور بیٹھنی مین اور کہانی مین اور پینی مین اور چلنی مین اور تمام افعال و اخلاق مین اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی انا و اتقیاء امتی برآء من التکلف اور طیبی نی کہا کہ یہہ ناخوش رکہنا بسبب کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کے تہا کہ در صورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہر کی نہین ہے حاصل یہہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بحسب زمانہ اور اشخاص و احوال کی ع **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ خوش کری یہہ کہ کہڑی رہین آگی اوسکی لوگ کہڑی رہنی کر پس چاہیی کہ تیار کری جگہہ بیٹھنی اپنی کی دوزخ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** تیار کری الخ یہہ امر بمعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا جسکو خوش کری یہہ کہڑا رہنا واجب ہوا واسطی اوسکی یہہ کہ داخل ہوگا ایک جگہہ دوزخ میں کہا گیا ہی کہ یہہ وعید اوسکی حق مین ہے کہ بطریق تکبر و تعظیم کی دوست رکہی لوگون کے کہڑی رہنی کو اور اگر یہہ نہ خواہش کری اوسکی اور کہڑے ہین لوگ آپ سے خوشی خدمت کیلیی یا طلب ثواب کے لیی یا بقصد تواضع کی تو نہین مضائقہ حاصل یہہ کہ مکروہ اور منہی عنہ دوست رکہنا ہی کہڑی رہنی کو بطریق تعظیم و تکبر کی اور اگر اسطرح نہو تو مکروہ نہین اور نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان مین خطابی سی بیچ معنی حدیث کی کہ وہ یہہ ہے کہ حکم کری اونکو ساتہہ اوسکی اور لازم کری اوپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا کہ یہہ حدیث سعد کی دلیل ہے اسپر کہ کہڑا رہنا

آدمی کا آگی رئیس فاضل وعدالی اور عادل کے مانند کھڑی رہنی متعلم کی واسطی معلم کی مستحب ہے زکروہ اور کہا بیہقی نی کہ یہہ قیام ہوتا ہی ان مقاموں میں بطریق
بر واکرام کی جیسیکہ تہا قیام انصار کا واسطی سعد کی اور قیام طلحہ کا واسطی کعب بن مالک کے اور نہیں لائق ہی واسطی اوس شخص کے کہ قیام کیا جاتا ہی واسطی اوسکی
یہہ کہ ارادہ کری اسکا صاحب اپنے سی یہاں تک کے اگر نکری وہ قیام تو کینہ رکہی اوس سے یا شکوہ کری یا غصے ہو اوس سے **وعن** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى عَصًا فَقُمْنَا لَهٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ
يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابو امامہ سی کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کیی ہو لی اوپر عصا کی یعنی عصا
ٹیکی ہوئی پس کھڑی ہوئی ہم واسطی حضرت کی پس فرمایا نہ کھڑی ہو جیسی کھڑی ہوتی ہیں عجمی تعظیم کرتا ہی بعض ان کا بعض کے نقل کی یہہ ابو داودنی **ف**
یعنی جب کوئی سردار اونکا آتا ہی تو مجرد دیکہنی اوسکی کی وہہ کھڑی رہتی ہیں گہبرا کر اور اوسکی تعظیم کی لیی کھڑی رہتی ہیں جیسیکہ اشارہ کیا اوسکی طرف
ساتہہ قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہی بعض انکا یعنی چہوٹی بعض کے یعنی اکابر کی پس اس سے منع فرمایا اس توجیہ سی اصل قیام ممنوع نہوا جیسیکہ بعضی حدیثوں
میں آیا ہی بلکہ جو کہ بطریق تکبر اور عظم شان کی ہو **وعن** سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ فَاَبٰى
اَنْ يَجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ
مَنْ لَمْ يَكْسُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئی ہماری پاس ابو بکرہ صحابی واسطی ادای شہادت کی یعنی ایک قضیہ
میں گواہ تہی وہ اوسمیں پس کہڑا ہوا واسطی تعظیم اونکیکی ایکشخص جگہہ اپنی سی یعنی تا وہ وہاں بیٹھیں پس انکار کیا ابو بکرہ نی بیٹھنی سی اوس جگہہ میں
اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اس سے یعنی بیٹھنی سی اوس جگہہ میں کہ اوٹہی اوس سے کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے
کہ پونچہی آدمی ہاتہہ اپنا ساتہہ کپڑی اوس شخص کے کہ نہیں پہنایا اوسکو کپڑا اور روایہ کی یہہ ابو داودنی **ف** یعنی اگر ہاتہہ طعام وغیرہ میں بہرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑی سی نہ
پونچہی اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اوسکا ہو کہ اسنی کپڑا اوسکو دیا ہی اوسکی کپڑی سی پونچہی تو مضائقہ نہیں اور ظاہر تر یہہ ہے کہ اگر اجنبی بہی راضی ہو اوسکی پونچہنی
سی تو جائز ہی اوسکو یہہ اور اسیطرح اگر جانی کہ کوئی اپنی جگہہ سی بطیب خاطر اوٹہا ہی تو مضائقہ نہیں ہے بیٹھنی کا جگہہ اوسکی میں جیسیکہ مستفاد ہوتا ہی
اس آیہ سی تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ اور جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ حدیث عند الدایۃ اَحَقُّ بِصَاحِبِهَا اِلَّا اِذَا اَذِنَ اور مانند اسکی بہت
سی فروع ہیں اور ابو بکرہ صحابی نی جو انکار کیا تو سبب یہہ تہا کہ یا تو اونکو شک ہو گا اوس شخص کے رضا میں کہ شاید وہ کسیکی کہنی سی اوٹہا ہو یا بسبب حیا کی
یا احتیاط کی یا ورع کی نہ بیٹھی حمل کیا اونہوں نی حدیث کو اطلاق پر **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَهٗ اَوْ بَعْضَ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ
اَصْحَابُهٗ فَيَثْبُتُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹہتی
اور بیٹھتی ہم گرد اونکی پہر اوٹہتی یعنی گھر میں جانی کی لیی اور ارادہ رکہتی پہر آنی کا تو اوتار جاتی پاپوش اپنی یعنی بیٹھنی کی جگہہ اوسکو رکہہ جاتی اور نگی یا نو جاتی پاجہ
جاتی بعض اوس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی چادر وغیرہ پس پہچانتی ساتہہ اسکی اصحاب حضرت کے پہر آنا آپکا مجلس میں پس ٹہیری رہتی وہ نقل کی یہہ ابو داودنی **ف** گرد اونکی
یعنی داہنی اور بائیں اور آگی اونکی پیہلی کہا گیا کہ وار دہو لی ہی نہی بیٹھنی سی درمیان حلقہ کی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کی اوسنی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں حلال ہی کسی شخص کو یہہ کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخصوں بیٹھی ہوونکی مگر ساتہہ اذن اونکیکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داودنی
ف یعنی اونکی بیچ میں آپ نہ آبیٹھی اسلیی کہ کبھی ہوتی ہی اون میں محبت اور خفیہ باتیں کرنے منظور رہو تے ہیں ؛

رہین پس انکو شاق گذریگا بیٹھنا اوسکا بیچ مین اونکی اور لکہا ہی علمانی کہ اگر اوسکو محبت ہو نی اونکی آپسمین معلوم ہی تو نہ بیٹھی اور اگر معلوم ہی کہ علاقہ محبت کا نہین ہی اونمین تو بیٹھہ جاوی اور اگر مبہم و نامعلوم ہی تو احتیاط اسمین ہی کہ نہ بیٹھی ۱۲ ع ح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونسے نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیٹھہ درمیان دو شخصون کے مگر ساتہہ اذن اونکی نقل کی یہہ ابو داؤد نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتی ساتہہ ہمارے مسجد مین باتین کرتی ہمسی پس جسوقت اوٹہتی کہڑی ہوتی ہم کہڑی ہونا یعنی دراز یہان تک کہ دیکہتی ہم آپکو کہ داخل ہوئی بعضی گہرون بیویون اپنی کیمین **ف** کہڑی ہوئی یعنی بسبب خاست ہونی مجلس کے نہ واسطی تعظیم حضرت کی اسلیی کہ صحابہ نہین کہڑی ہوتی تہی وقت تشریف لانی حضرت کی پس کیونکر کہڑی ہوتی وقت جانیکی اور کہڑی رہنا صحابہ کا دیر تک شاید کہ اسلیی تہا کہ وہ منتظر اسکی رہتی ہون گی کہ حضرت کسی کام کی لیی فرمادین یا پہر تشریف لاوین بیٹہنی کی لیی پس جب مایوس ہوتی تو متفرق ہوتی ۱۲ ع **وعن** وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھی تہی پس حرکت کی اور ایک طرف ہوگئی اپنی جگہہ سی اوسکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ مکان مین فراخی ہی یعنی پس کیون تکلیف فرمائی آپنی حرکت کرنیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی مسلمان کی حق ہی جب دیکہی اوسکو بہائی مسلمان اوسکا حرکت کری یہہ واسطی اوسکی یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہہ سی حرکت کرنا اور ایک طرف ہو جانا جگہہ سی بقصد اکرام بہائی مسلمان کی حق ہی روایت کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الجلوس والنوم والمشی

باب ہے بیچ بیان بیٹہنی اور سونی اور چلنی کی اور اسمین ذکر لیٹنی کا بہی ہی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کی بیٹہی ہوئی گوٹ ماری ساتہہ ہاتہون اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ہیئت اس نشست کی یہہ ہی کہ دونو زانو کہڑی رکہی اور تلوی زمین پر رکہی اور دونو ہاتون سی پنڈلیون پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکہی یا نرکہی اور بجای ہاتون کی کبہی کپڑا بہی پانو پر لپیٹ لیتی ہین مانند دوپٹہ وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹہا کرتی ہین اور آنحضرت کا بیٹہنا کپڑا لپیٹ کر بہی روایت کیا گیا ہی اور اسسے معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹہنا جائز بلکہ مستحب ہی ۱۲ ع ح **وعن** عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عباد بن تمیم سی نقل کی اوسنی چچا اپنی سی کہا اوسنی کہ دیکہا مینی آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹی ہوئی رکہنی والی ایک قدم اپنا دوسری قدم پر **ف** رکہنا قدم کا قدم پر نہین مقتضی ہوتا کہلنی ستر کا بخلاف رکہنی پانوکی پانو پر کہ اس سی بعض وقات ستر کہل جاتا ہی اور اس سے تطبیق ہو جاتی ہی درمیان اس حدیث کی اور درمیان حدیثون نہی اسکیکی کہ آگی آتی ہین اور زیادہ جو

تحقیق اسکی آگی ہوگی اور اسیطرح لیٹنا آپکا کبھی کبھی تہا واسطی بیان جواز یا حاصل کرنی راحت اور دفع تکان کے والا معلوم ہوا ہے کہ بیٹھنا حضرت کا مجمول
مین خلاف اسکی تہا کہ بیٹھتی تہی آپ چار زانو باوقار و باتواضع ترجمہ **وعن** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ
کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ اوٹہاوی مرد ایک پانو اپنا دوسری پانو پر اسحالمین کہ وہ لیٹا ہوا ہی پیٹہہ پر نقل کی یہہ مسلم نی
وعنه اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ چت لیٹی ایک تمہارا پہر رکہی ایک پانو اپنا دوسرے پانو پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ دو
حدیثین کہ جابر سی آئی ہین ظاہر مین منافات رکہتی ہین ساتہہ حدیث ابن عمر کی کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق انمین یون دی ہی کہ رکہنا ایک پانو کا
دوسری پانو پر دو طرح سی ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ دونو پانو دراز ہون اور ایک کو دوسرے پر رکہی اس طریقہ کا مضائقہ نہین ہے اس سبب سے کہ کہلنا ستر کا لازم
نہین آتا اور طریق دوسرا یہہ ہے کہ زانو ایک پانو کا کہڑا رکہی اور پانو دوسرا اس پانو کی زانو پر کہ کہڑا کیا ہی رکہی یہہ منع ہی اور یہہ بہی اوس صورت
مین ہی کہ ستر کہلجاوی جبیسکہ پایجامہ نہ پہنی ہو اور تہبند یا دامن کرتی کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہہ بہی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا اوپر کہلنے
اور نہ کہلنی ستر کی ہی ایسا ہی کہا ہی علمانی ترجمہ **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ
فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تہا بیچ دو کپڑون خط دار کی اور تحقیق عجب مین ڈالا تہا اوسکو نفس
اوسکی نی اور خوش آتی تہی اوسکو وہ کپڑی یعنی اونکی پہنی سی تکبر اور عجب مین پڑا تہا دہنسا یا گیا اوسکو زمین مین پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہے
زمین مین قیامت کی دن تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ وہ شخص قارون تہا اور نووی نی کہا احتمال ہی کہ وہ شخص اس
امت مین سی ہو یا اگلی امتون مین سے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑنا چلنی مین برا ہی اور انجام اوسکا بد عاذنا اللہ من ذلک اور رفتار
کی دس قسمین آئی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب مین ایک نام جدا ہے چنانچہ شرح عربی مین ذکر کین ہین ہمنی اور فضل سبہون مین ہون ہی سا تہہ زبرہ اور خرم
اور کی کہ آہستہ ساتہہ حرکت تمام اور تہوڑ یسی سرعت کی چلین نہ مثل مردہ دلون اور افسردون کی مانند لکڑی خشک کے چلین اور نہ ساتہہ ہلکا پن اور گہبراہٹ
کی کہ یہہ دونو قسمین بری ہین اور دلیل ہین اوپر مردہ دلی اور بی عقلی کی اور قران شریف مین اللہ تعالی نی ہون کی تعریف کی ہی اور اپنی خاص بندون
کو ساتہہ اوسکی وصف کیا ہی وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا یعنی بندے رحمن کی وہ لوگ ہین کہ چلتی ہین زمین پر بآرام و باوقار بی تعظیم
و تکبر اور بی مردگی اور افسردگی کی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جابر نی دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ
لگائی بیٹہی ہوئی اوپر تکیہ کی کہ رکہا تہا بائین طرف آپکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹہنا مستحب ہے اور آیا ہی کہ آنحضرت
تکیہ کو دوست رکہتی تہی اور فرمایا ہی کہ اگر کوئی تکیہ دی تو رد نکری جبیسکہ بیچ مقدمہ خوشبو کی فرمایا ہی ترجمہ **وعن** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبٰى بِيَدَيْهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی مسجد مین گوٹ کرتی ساتہہ دونون ہاتون اپنی کی نقل کی یہہ رزین نی **وعن** قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ اَنَّهَا رَاَتْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی قیلہ بیٹی مخرمہ کی سی کہ تحقیق دیکھا اونسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین
بیٹھی بہیئت قرفصار کی کہا قیلہ نی پس جبکہ دیکھا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سی بیٹھی کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق حضور مین تہی کانپ
گئی مین ماری ہیبت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** قرفصار ساتہہ پیش قاف اور جزم را اور پیش فا اور زبر اوسکی اور ساتہہ صاد مہملہ کی مقصود اور ممدود
دونو طرح آیا ہی اور قاموس مین مثلثہ القاف والفا کہا ایک قسم سی بیٹھنی کی اور وہ اسطرح ہی کہ بیٹھی دونو سرین پر اور لگادی رانین پیٹ کو اور حلقہ
کری ساتہہ دونو ہاتہہ کی یعنی دونو ہاتون سی حلقہ کری پانو پر یا بیٹھی تکیہ کرکر دونو زانوون پر اور لگادی رانین پیٹ سی اور داخل کری ہتیلیان
ہاتہہ کی دونون بغلون مین داہنی ہتیلی بائین بغل مین اور بائین ہتیلی داہنی بغل مین اور یہہ بیٹھنا عرب کے جنگلیون کا ہی اور غربا اور مشغول کردلمین
فکر اور اندیشہ اور خیال رکہتا ہو وہ بہی اسطرح بیٹھتی ہین شرح **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ
تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز پڑہ چکتی
فجر کی چار زانو بیٹھی رہتی یہان تک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا
عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی جسوقت کہ اوترتی رات کو سفر مین بیچ راحت سونیکی لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اوترتی قریب صبح کے
کہڑا کرتی پہنچا مبارک اپنا اور رکہتی سر مبارک اپنا اوپر ہتیلی اپنی کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** یعنی عادت شریف یہہ تہی کہ جب اوترنی کی وقت سفر مین کچہ رات
ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتی جیسی عادت غیر سفر مین تہی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کہڑا کرکر ہتیلی پر سر مبارک رکہتی اور آرام فرماتی تا
نیند غفلت کی نہ آجاوی اور نماز فجر کی نہ جاتی رہی اور داہنی کروٹ سی سونی مین ہی غفلت بہت نہین ہوتی اسلیکی دل لٹکتا رہتا ہی اور قرار کم ہوتا ہی
اوسکا اور جب بائین پہلو پر سوتا ہی تو دل اپنی ٹہکانہ پر ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سی آتی ہی چنانچہ اطبا کہ غرض اونکی سونی سی آرام
اور ہضم طعام ہی بائین کروٹ سونی مین ما سبب آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن مین رک جاوی او موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت مین آیا ہی
کہ جب آنحضرت آخر شب کو اوترتی تو ایک اینٹ سر مبارک کی نیچی رکہتی اور جب قریب صبح کی اوترتی تو پہنچا کہڑا کرکر سر مبارک ہتیلی پر رکہتی شرح **وَعَنْ**
بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهٖ كَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی بعضی اولاد ام سلمہ کیسی کہ کہا تہا بچھونا حضرت کی آرام کرنیکا مانند اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور تہی مسجد نزدیک سر مبارک کی انکی
نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اول جملہ کی معنی یہہ ہین کہ تہا بچھونا حضرت کے آرام کرنیکا جیسا اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور وہ معلوم تہا بعضی لوگون
کو یعنی بچھونا ایسا تہا طول و عرض مین تہا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ بچھونا حضرت کا اوس کپڑی کی جنس سی تہا کہ رکہا گیا قبر مین اور وہ چادر سرخ تہی
کہ وقت بیماری حضرت کی نیچی بچھی تہی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تہا اوسنی بغیر اتفاق صحابہ کی قبر شریف مین جسد مبارک کی
نیچی رکہدی اور کہا نہین چاہتا مین کہ کپڑا حضرت کا بعد اونکی کوئی پہنی اور صحیح یہہ ہی کہ صحابہ نی بعد اوسکی کہ ہنوز قبر بند نہوئی تہی وہ چادر نکال لی اور
ظاہر یہہ تہا کہ بجای یوضع کی وضع ہوتا ساتہہ صیغہ ماضی کے لیکن عدول ماضی سی طرف مضارع کی کیا واسطی حکایت حال کی اور تہی مسجد الخ یعنی وقت آرام
کرنیکی سر مبارک مسجد کی طرف کرتی تہی اسلیکی جب رو بقبلہ لیٹتی حجرہ شریف مین تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب دست چپ مسجد کی ہی اسمین
رو بقبلہ سونی سی مسجد سرہانی ہوتی ہی اور ایک نسخہ مین مسجد ساتہہ زیر جیم کی ہی یعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنیکی مصلی سرہانی رہتا تہا تا جلدی سی نماز کی
لیی بچہا لین ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ

لا یحبہا اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو لیٹی اوندہا پس فرمایا آپ نی اوسکو کہ یہہ اس
ہیئت کا لیٹنا ہی کہ نہیں دوست رکہتا اسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ لیٹنا چار قسم کا ہی ایک توچت اور یہہ لیٹنا اہل عبرت کا
ہی کہ بیچ ملکوت آسمان اور ستارون کی نظر عبرت سے دیکہتی ہین اور اوپر قدرت اور حکمت کردگار تعالی کی دلیل پکڑتی ہین اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ
سی ہے اور یہہ لیٹنا اہل عبادت کا ہی کہ ساتہہ اس وضع کی مستعد اور مہیا قیام شب کے لیے ہوتے ہین واسطے نماز و طاعت مولی عزوعلا کی اور تیسرا لیٹنا بائین
کروٹ پر ہی اور یہہ لیٹنا چین والون کا ہی کہ ساتہہ اسکی ارادہ کرتی ہین ہضم ہونی طعام کا اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتہی لیٹنا اوندہا ہی اور
یہہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ اور مونہہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزا بدن کی ہین انکو خاک مذلت پر اوندہا ڈالتی ہین بیچ غیر طاعت وسجود کی اور یہہ لیٹنا
غلامون کا ہی پس مشابہت کرنی اونسی بری ہی ٭ ع ح **وعن** یعیش بن طخفۃ بن قیس الغفاری عن ابیہ وکان من اصحاب
الصفۃ قال بینما انا مضطجع من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجلہ فقال ان ہذہ ضجعۃ یبغضہا اللہ فنظرت فاذا ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی یعیش بیٹی طخفہ بیٹی قیس غفاری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی طخفہ سی اور
تہا باپ اسکا اصحاب صفہ سی کہا اوسکی باپ نی اوسوقت کہ مین لیٹا ہوا تہا بسبب درد سینی کی اپنی پیٹ پر یعنی اوندہا کہ ناگہان ایک شخص ہلاتا ہی مجکو اپنی پاون سے اور کہا
اوس شخص نے یہہ کہ لیٹنا ہی کہ دشمن رکہتا ہی اللہ تعالی اسکو پس دیکہا مین پس ناگہان دیکہتا ہون کہ وہ شخص پانوسی ہلانیوالی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین
نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلیے اسطرح فرمایا یا اسلیے فرمایا کہ ممکن تہا کہ دونو رانون پر جہکجاتی واسطے
دفع درد کی بغیر پہیلانی پانو کی ٭ ع **وعن** علی بن شیبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علی ظہر بیت لیس
علیہ حجاب وفی روایۃ حجار فقد برئت منہ الذمۃ رواہ ابوداود وفی معالم السنن للخطابی حجی اور روایت ہی علی بن شیبان
سے کہا فرمایا جو شخص کہ رات کو سووی گہر کی چہت پر کہ نہو اوسپر پردہ یعنی گرد اوسکی دیوار کہ مانع ہو گرنی سی اور ایک روایت مین ہے لفظ حجار کا یعنی بدلی حجاب
کی اور حجار جمع حجر کی ہی ساتہہ زیر ح کی یعنی چیز مانع کی گرنیسی مانند دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چہت پر سوئے پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ
نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیچ معالم السنن کی کہ نام کتاب خطابی کا ہی بجای حجاب کے حجی واقع ہوا ہی **ف** بری ہوا اوس سی ذمہ اور عہد کہ حق سبحانہ نی
واسطے نگہبانی اوسکی باندہا ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نی از راہ کرم و مہربانی کی واسطے حفاظت اپنے بندون کی عہد کیا ہی اور ملائکہ اور اسباب اس کام کی بیچ
پیدا کیے پس جب اس شخص نے اپنی ہاتہہ سی نفس کو تہلکہ مین ڈالا اور ایسی جگہہ سویا کہ بحکم عادت کی سبب ہلاکت اوسکی کا ہو وہ عہد و محافظت اوسکے ساقط اور منقطع
ہوئی اور لفظ حجی ساتہہ زیر حا اور زبر اوسکی کی مقصود ساتہہ تنوین کے ہی اور مراد دونو وجہ سی پردہ ہی کہ اسلیے زیر سی جو حجی ہی معنی عقل کی ہی تشبیہ دیکر دکہا
ساتہہ عقل کی کہ جیسی عقل مانع ہی ہونا ناشائستہ سی ویسے ہی پردہ مانع ہی گرنیسی اور ساتہہ زبر کی جو حجی ہی معنی جانب کے ہی کہ احجا ہی جوانب کو کہتی ہین
اور پردہ جانب کو بہی کی ہوتا ہی اسلیے اسکو حجر کہا ٭ ح **وعن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس
بمحجور علیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سونی آدمی کی سی اوس کوٹہی پر کہ نہو پردہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی
نی **وعن** حذیفۃ قال ملعون علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم من قعد وسط الحلقۃ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی حذیفہ سی
کہ کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹہی درمیان حلقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** اسکی تاویل کئی طرح کی ہی علما نی
ایک تو یہہ کہ لوگ حلقہ کیے بیٹہی ہین اور ایک شخص آیا لوگون کی گردنون پر سے پہلانگ کر بیچ مین جا کر بیٹہا اور یہہ نہ کیا کہ جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا اور دوسرے
یہہ کہ بیچ مین حلقہ کے جا کر بیٹہا اسطرح کہ بعضے لوگون کے منہہ کا سامنا کر ایک دوسرے کو نہین دیکہہ سکتا پس ضرر پایا لوگون نی اس سی اور تیسری یہہ کہ بیچ مین

جا بیٹھنا مستحب ہی کر نکلی ہی تا کہ لوگون کو منساوی ہی ع وعن اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خَیْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُھَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہتر مجلسون کی فراخ ترین انکی ہی یعنی ایسی
جگہہ مجلس کی چاہیی کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہون اور ایذا نہ پاوین نقل کی یہہ ابو داود نی وعن جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ جُلُوْسٌ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر سی باہر
نکلی اور اصحاب حضرت کی بیٹہی تہی پس فرمایا آپ نی کہ کیا ہی مجکو کہ دیکہتا ہون تمکو متفرق نقل کی یہہ ابو داود نی ف عزین جمع عزۃ کی ہی ساتہہ تخفیف زی
کی یعنی جماعت کی گروہ رکہا آنحضرت نی تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی اور دوئی کا ہی اور رغبت دلائی اوپر اجتماع واتفاق کی کہ نشان یگانگت
اور اتحاد کا ہی حاصل یہہ کہ سب حلقہ کر کر بیٹہو یا صف کر کر متفرق جماعتین نباکر نہ بیٹہو بخ ع وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْہُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُہٗ فِی الشَّمْسِ وَبَعْضُہٗ فِی الظِّلِّ فَلْیَقُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ
وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْہُ فَلْیَقُمْ فَاِنَّہٗ مَجْلِسُ الشَّیْطٰنِ ھٰکَذَا رَوَاہُ مَعْمَرٌ مَوْقُوْفًا
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیٹہا سایہ مین پس اوٹہہ جاوی اوس سی سایہ پس ہو کچہہ اوسکا آفتاب
مین اور کچہہ سایہ مین پس چاہیی کہ اوٹہہ کہڑا ہی یعنی اور جگہہ جا بیٹہی تا کہ ہووی سارا سایہ مین یا آفتاب مین اسلیی کہ جب آدمی بیٹہتا ہی ایسی جگہہ کہ
کچہہ سایہ مین ہو اور کچہہ دہوپ مین تو فاسد ہو جاتا ہی فرج اوسکا بسبب خلاف حال بدن کی موثرین متضادین سے نقل کی یہہ ابو داود نی یعنی مرفوع
اور شرح السنہ مین ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا ابو ہریرہ نی جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ مین پس اوٹہہ جاوی اوس سی سایہ پس اوٹہہ کہڑا ہی ایسی کہ جگہہ کچہہ سایہ مین
ہی اور کچہہ آفتاب مین جگہہ بیٹہنی شیطان کی ہی اسیطرح یعنی جیسیکہ شرح السنہ مین ہی روایت کیا ہی اسکو معمر نی موقوف ابو ہریرہ پر ف یعنی قول
ابو ہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہہ موقوف حکم مرفوع مین ہی اسلیی کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے نہین معلوم ہو سکتی اوسکو صحابی بغیر سننی کی حضرت
سی نہین کہہ سکتا اور جگہہ بیٹہنی شیطان کی ہی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر اور بعضون نی کہا کہ شیطان کیطرف اسلیی نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی
تا کہ پہنچی اوسکو ضرر پس وہ دشمن ہی بدن کا ہی جیساکہ دشمن ہی دین کا ہاع اگر تمام آفتاب مین ہو تو یہہ بسبب دافع نفس کی لعب و منفعت مین ممنوع و
مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونی اوسکی مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑی کا ہو تو مضائقہ نہین ح وعن اَبِیْ اُسَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لِلنِّسَاءِ اسْتَاْخِرْنَ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لَکُنَّ
اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ عَلَیْکُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِیْقِ فَکَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اِنَّ ثَوْبَھَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ
وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہتی تہی یعنی باتین اور امر و نہی
کرتی تہی لوگون کو اسحال مین کہ آنحضرت نکلنی والی تہی مسجد مین سی پس مل گئی مرد ساتہہ عورتون کی راہ مین پس فرمایا حضرت نی عورتون کو پیچہی چلو مردون
کی اور الگ ہو اسلیی کہ نہین پہنچتا تمکو ای عورتو یہہ کہ بیچ مین راہ کی چلو لازم کر دو اپنی پر کہ چلو راہ کی کنارون مین پس جب یہہ حکم ہوا تو عورت راہ چلنی مین
دیوار سی لگ کر چلتی تہی یہان تک کہ کپڑا اوسکا اٹک جاتا تہا ساتہہ دیوار کی یعنی کبہی بسبب نہایت الگ چلنی کی بحجت فرمان برداری امر حضرت کی
نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِی الرَّجُلَ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا یہہ کہ چلی یعنی مرد درمیان دو عورتون کی نقل کی یہہ ابو داود
نی ف لفظ یعنی تفسیر ہی بعضی راوی سی یعنی ارادہ کرتی تہی آنحضرت فاعل لمشی سی الرجل اور حاصل یہہ کہ لفظ الرجل نہین ہی اصل حدیث سے

پس یہہ جملہ معترضہ ہی اور یہہ منع سلبی ہے کہ اختلاط مرد عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی بوجہ حیا اور مروۃ سی بہی دور ہے اور مرد کو جیسی دو عورتون کی
بیچ مین چلنا منع ہی اسی طرح راہ مین ساتہہ بہی اونکی چلنا منع ہی درصورت خوف فتنہ کی ۱۲ ع ح **وعن** جابر بن سمرة قال كنا اذا
اتينا النبي صلى الله عليه وسلم جلس احدنا حيث ينتهي رواه ابوداؤد اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا تہی ہم جب آتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس یعنی اونکی مجلس شریف مین بیٹہہ جاتا ایک ہم مین سے اوسجگہہ پہنچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا قصد بالا روی کا
نکرتا از راہ ادب وبسبب ترک تکلف اور مخالفت حظ نفس کے طلب کرنا علو مرتبہ کا ہی جیسیکہ شان اہل جاہ کی ہی ۱۲ ع **وذكر** حديثا عبد الله بن عمرو في باب القيام
وسنذكر حديثي علي وابي هريرة في باب اسماء النبي صلى الله عليه وسلم وصفاته ان شاء الله تعالى اور ذکر کی
گئین دو حدیثین عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کی کہ سر ایک حدیث کا تو یہہ ہے لا یحل للرجل او ر دوسری کا کہ بعد اوسکی ہی ولا یجلس بین رجلین اور ذکر کرینگے
ہم دو تو حدیثین حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی ان شاء اللہ تعالی کہ ایک کا سر تو یہہ ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا مشی تکفأ اور دوسری کا یہہ ہے ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلعم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمرو بن الشريد عن
ابيه قال مر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا جالس هكذا وقد وضعت يدي اليسرى خلف ظهري واتكأت
على الية يدي فقال اتقعد قعدة المغضوب عليهم رواه ابوداؤد روایت ہی عمرو بن شرید تابعی سی
کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شرید بن شرید ثقفی صحابی سے کہ کہا گذری مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین بیٹہا تہا اسطرح یعنی جسطرح کہ دکہاتا ہون
بعد ازان بیان کی ہیئت اپنی بیٹہنی کی ساتہہ قول اپنی کی اور حال آنکہ تحقیق رکہا تہا مینی بایان ہاتہہ اپنا اپنی پیٹہہ کی پیچہی اور تکیہ کیا تہا مینی اوپر گوشت
کی کہ انگوٹہی کی جڑ مین ہے پس فرمایا آنحضرت نی کیا بیٹہتا ہی تو اوپر ہیئت بیٹہنی اون لوگون کے کہ غضب کیا گیا ہی اوپر نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مراد مغضوب علیہم
یہود ہین لیکن اونکو اسطرح ذکر کرنی مین دو فائدی ہین ایک تو تنبیہ ہی اسپر کہ اسطرح کا بیٹہنا اون چیزون کی جنس سے ہی کہ دشمن کہتا ہی اونکو حق تعالی اور
دوسرے یہہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہ ہے چاہیی کہ تشبہ نکری اونکی ساتہہ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالی نی اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین ہے مغضوب علیہم سے بہی یہود مراد
ہین و نظاہر تر یہہ ہے کہ مراد مغضوب علیہم سے حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبرین کہ جنکی بیٹہنی اور چلنی وغیرہ مین آثار عجب و تکبر کی ہویدا ہین ۱۲ ع **وعن**
ابي ذر قال مر بي النبي صلى الله عليه وسلم وانا مضطجع على بطني فركضني برجله وقال يا جندب انما هي ضجعة
اهل النار رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ گذری مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین لیٹا تہا اپنی پیٹ کی بل یعنی اوندہا پس
لات ماری مجکو آنحضرت نی اور فرمایا ای جندب نہین ہے اسطرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** جندب نام ہی ابوذر کا اور احتمال
یہہ ہے کہ مراد یہہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار یا فجار کی سی ہے اس دار مین یا اسطرح کا لیٹنا اونکا ہوگا اس حال مین کہ ہونگی دوزخ مین **باب**

العطاس والتثاؤب

باب ہے بیچ بیان چہینکنی اور جمائی لینی کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله يحب العطاس ويكره التثاؤب فاذا عطس احدكم وحمد
الله كان حقا على كل مسلم سمعه ان يقول له يرحمك الله فاما التثاؤب فانما هو من الشيطن فاذا تثاءب احدكم
فليرده ما استطاع فان احدكم اذا تثاءب ضحك منه الشيطان رواه البخاري وفي رواية لمسلم فان احدكم اذا
قال ها ضحك الشيطان منه روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی چہینکنی کو
اور مکروہ رکہتا ہی جمائی کو پس جو وقت کہ چہینکی ایک تمہارا اور تعریف کری اللہ کی حق ہی ہر مسلمان پر کہ سنی اوسکو یہہ کہ کہی واسطی چہینکنی

والیکی یرحمک اللہ پس اوپر جمائی پس سو اسکی نہین کہ وہ شیطان سی ہی پس جسوقت کہ آوی جمائی ایک تمہارا پس چاہیی کہ دفع کری اوسکو جب تک کہ ہو سکی پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہی یعنی کہولتا ہی موہنہ ہنستا ہی اوس سے شیطان نقل کی یہہ بخاری نی اور یہہ روایت مسلم کی یون ہی آئی ہی کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کہتا ہی ہا یعنی جمائی لیتی ہی ہنستا ہی شیطان اوس سی **ف** دوست رکہتا ہی چہینکنی کو الخ اسلیی کہ چہینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوای اور ادراک کا ہی پس باعث اور معین ہوتا ہی طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہی امتلا اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث ہوتی ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت مین نشاط نہین ہونی دیتی پس شیطان اوس سے خوش ہوتا ہی اور اسی سبب سے اوسکو شیطان سی کہا اور نسبت اوسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکہنا حق تعالی کا چہینکنی کو اور مکروہ رکہنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ دونکی ہی کہ نشاط طاعت مین اور کسالت اوسمین ہے اور تعریف کری الخ یعنی الحمد للہ کہی اور اگر رب العالمین زیادہ کری بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہی بہت بہتر ہے کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی کتاب مصنف مین حضرت علی سی بطریق موقوف کی کہ جو کوئی کہی وقت چہینکنے اپنی کی الحمد للہ رب العالمین علی کل حال نہین پاویگا درد ڈاڑہ اور کان کا کبہی اور حکمت بیچ حمد کرنیکی بعد چہینکنی کے یہہ ہے کہ چہینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہی اور سے حق الخ یہہ عبارت دلالت کرتی ہی اسپر کہ جواب چہینکنی والیکا ساتہہ یرحمک اللہ کی فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن علما کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفی مین یہہ ہے کہ واجب علی الکفایہ ہی اگر ایک ہی حاضرون مین سے بہی کہیگا سب کے ذمہ سی ساقط ہو جاویگا اور ایک روایت مین مستحب ہے اور سفر السعادت کی مولف نی کہا کہ ظاہر صحیح حدیثون کا یہہ ہی کہ جواب چہینکنی والیکا فرض ہے ہر ایک پر اور جواب بنا ایکسا اور دوسری نہین ساقط کرتا اور یہہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سے ہی اور مذہب شافعی کا یہہ ہے کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی لیکن فضل یہہ ہے کہ ہر ایک دی اور مذہب مالک مین اختلاف ہی کہ واجب ہے یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ وجوب یا سنت اس صورت مین ہی کہ چہینکنی والا حمد کہی اور حاضرین سنین اور اگر حمد نکہی مستحق جواب کا نہین ہوتا اور اگر آہستہ کہی کہ کوئی نسنی تو بہی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کا اس حدیث مین ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایون کا ہی مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور سوا انکیکے اور شرح السنۃ مین ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لائق ہے یہہ کہ بلند آواز سی الحمد للہ کہی تاکہ سنین مجلس والے اور مستحق جواب کا ہو **بخ ع وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ چہینکی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ اور چاہیی کہ کہی واسطی اوسکی مسلمان بہائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہی واسکو یرحمک اللہ پس چاہیی کہ کہی چہینکنی والا ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری دل تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** خطاب کرنا ساتہہ جمع کی باعتبار غالب کے ہی کہ اکثر یہہ ہوتا ہی کہ چہینکنی والیکی پاس کئی آدمی ہوتی ہین پس دعا مین سب کو شریک کری یا خطاب کو واسطی تعظیم کے ہی یا تمام امت مرحومہ مرادی ہی **بح وعن انس** قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَھُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَمَّتَّ ھٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ قَالَ اِنَّ ھٰذَا حَمِدَ اللّٰہَ وَلَمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا چہینکا دو شخصون نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جواب دیا حضرت نی اون دونون مین سے ایک کہ چہینک کا اور نہ جواب دیا دوسرے کی چہینک کا پس کہا اوس شخص نی کہ جسکی چہینک کا جواب ندیا تہا یا رسول اللہ جواب دیا آپنی اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنی حمد کی تہی اللہ کی اور نہین حمد کی تو نی اللہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی پس مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نی کہ تہا مین ابن عمر کی پہلو مین پس چہینکا ایک شخص نی مسجد کی ایک جانب مین پس کہا

ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو ایک شخص کو کہ چہینکا پیچھے دیوار کی اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اوسکی چہینک کا ۱۲ ع

وعن اَبِی مُوسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتُوْہُ وَاِنْ لَمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ فَلَا تُشَمِّتُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جس وقت کہ چہینکی ایک تمہارا اور حمد کری اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کری اللہ کی پس نہ جواب دو اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَہٗ فَقَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰی فَقَالَ الرَّجُلُ مَزْکُوْمٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ فِی الثَّالِثَۃِ اِنَّہٗ مَزْکُوْمٌ اور روایت ہی سلمہ ابن اکوع سی یہہ کہ اونہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حالت مین کہ چہینکا تہا ایک شخص نزدیک حضرت کی پس کہا واسطی اوسکی حضرت نی یرحمک اللہ پہر چہینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہہ شخص زکامی ہے اور ایک روایت ترمذی کی مین ہے یہہ کہ حضرت نی فرمایا اوسکو تیسری بار مین کہ یہہ زکامی ہی **ف** یعنی یہہ بیمار ہی بہت چہینکیگا اور حمد کریگا اور اوسکی ہر بار کی جواب مین حرج ہوگا اور ایک حدیث مین ابو داؤد اور ترمذی سی آیا ہی کہ تین بار تک جواب دیوی اور بیچ زیادہ کی اوسی اختیار رکہتا ہی چاہی جواب دے چاہی نہ دے پس حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ جواب دینا چہینک کا وجوباً یا سنت موکدہ علی الخلاف ہے تین بار ہی اور اس سے زیادہ مین اختیار رکہتا ہی درمیان سکوت کے کہ رخصت ہی اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہہ ہے کہ وجوباً یا سنت نہیں جواب اوسکا بعد تین بار کی نہ یہہ کہ غیر جائز ہی واللہ اعلم **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فَمِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ جمائی لی ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکہی ہاتہہ اپنا اپنی مونہہ پر اوسواسطی کہ شیطان داخل ہوتا ہی یعنی اوسکی مونہہ مین اگر کہلا رکہتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ مراد داخل ہونا حقیقۃً ہی یا مراد قادر ہونا ہی اوسپر ساتہہ وسوسہ ڈالنی کی ۱۲ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْہَہٗ بِیَدِہٖ اَوْ ثَوْبِہٖ وَغَضَّ بِہَا صَوْتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت چہینکتی ڈہانک لیتی مونہہ اپنا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یا ساتہہ کپڑی اپنی کی اور پست کرتی ساتہہ چہینک کے آواز اپنی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یعنی آواز بلند نکرتی تہی چہینکتی مین اور مونہہ ڈہانکتی تہی اسلیے کہ یہہ ہی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چہینک کے ساتہہ نکلتا ہی مبادا اپنی بدن پر یا ہمنشینون کی بدن پر پڑی اور وقت چہینکنے کی تغیر ہیئت ہی چہرہ مین واقع ہوتی ہی پس ڈہانکنا چاہیے اور پست آواز سے چہینکنا ہی حسن ادب ہے کہ کبہی بلند آواز نا گہان سی لوگ چونک اوٹہتے ہین اور لکہا ہی علما نی کہ مستحب ہے چہینکنے والیکو کہ آواز پست کری اور الحمد پکار کر کہی تا لوگ سنکر جواب دین کذا فی مطالب المومنین ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلْیَقُلِ الَّذِیْ یَرُدُّ عَلَیْہِ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَلْیَقُلْ ہُوَ یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ایوب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ چہینکی ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہی الحمد للہ اوپر ہر حال کی اور چاہیے کہ کہی وہ شخص کہ جواب دیتا ہی اوسکو یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہی وہ یعنی چہینکنی والا ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری دل تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ الْیَہُوْدُ یَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْجُوْنَ اَنْ یَّقُوْلَ لَہُمْ یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ فَیَقُوْلُ یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا تہی یہود چہینکتی تکلف سے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امید سے

کہ کہیں آنحضرت ہونکو یرحمکم اللہ پس فرماتی حضرت ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری احوال تمہارے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی نفرماتی
یرحمکم اللہ سلیکی رحمت خاص ہے واسطی مومنین کی بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکی کرتی ۲ع **وعن** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ
سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ
فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ہلال بن یساف سے کہا تہی
ہم ساتہہ سالم بن عبید کی پس چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے اور کہا السلام علیکم یعنی بگمان اسکے کہ بدلی الحمد للہ کے سلام ہی جائز ہی پس کہا واسطی اوسکی سالم
نی تجہہ اور تیری مان پر ہی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنی جی مین بسبب لفظ وعلی امک کے کہنی سی پس کہا سالم نی خبردار ہو تحقیق نہین کہا مینی مگر وہ کہ
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ چھینکا تہا ایک شخص نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تجہہ اور تیری مان پر ہی سلام اور فرمایا جب چھینکی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ رب العالمین اور چاہیی کہ کہی واسطے اوسکی جواب دینی والا یرحمک
اللہ اور چاہیی کہ کہی یعنی چھینکنی والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی چھینکنی میں یہہ الفاظ کہنی چاہین
سلام کہنا حاضرین پر اسمقام مین کچہہ نہین ہے اور کہا بعضون نے کہ اولی یہہ ہے کہ جمع کری درمیان یغفر اللہ لنا کی اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کی اور اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ جب چھینکنی والا اور لفظ کہی سوای الحمد للہ کی تو مستحق جواب چھینک کا نہین ہوتا لیکن چونکہ اوسنی سلام کہا آنحضرت نی جواب سلام
اوسکا دیا لیکن جواب ہین جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ مین دو اشاری ہین ایک یہہ کہ سلام بیمحل بے موقع کی ہی جیسیکہ کوئی بیچ وقت ارادہ
سلام تیرکی سلام تیری مان پر کری دوسرا یہہ کہ یہہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اوسکو ہی ساتہہ اسکی کہ یہہ ادب امیون کا ہی اور اونکا کہ تربیت مردون سی نپائی
ہو اور مان کی پاس ادب زنانہ حاصل کیا ہو اور یہہ ہے لکہا ہی علمائی کہ تنبیہ ہے اوپر حماقت اوسکی کے سبب سرایت صفات مان اوسکی کی اوسمین پس محتاج
ہوا دعا کا واسطی مان اپنی کی ۲ع ح **وعن** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ
فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی اوسنی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والی کو تین بار یعنی ایک مجلس مین پس جبکہ زیادہ چھینکی تین بار سی پس اگر چاہی تو جواب
دی اوسکو اور اگر چاہی نہ جواب دے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا
فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا چھینک کا جواب دے تو بہائی اپنی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکی پس وہ زکام زدہ ہے نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا ابو داود نی
نہین جانتا مین ابو ہریرہ کو مگر یہہ کہ اوسنی پہنچائی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابو ہریرہ پر نہین اور ابو
ہریرہ نی اسکو قول آنحضرت سی روایت کیا اور اگر نکرین تو بہی بحکم مرفوع کی ہوگی اسلیے کہ تعیین عدد بغیر سنی کی شارع سی نہین کرسکتی ۲ع ح د

الفصل الثالث فصل تیسری

عن نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُولَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ —— روایت ہے نافع سی کہ تحقیق ایک شخص نے

چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کی پس کہا چھینکنے والی نی الحمد للہ اور سلام ہی اوپر رسول خدا کے کہا ابن عمر نی مین بہی کہتا ہون الحمد للہ اور سلام اوپر رسول خدا کے
لیکن نہین اسطرح سی سیکھے نہین ہے ادب یا مور و مستحب اسطرح کہ ملاوین سلام ساتہہ حمد کی وقت چھینکنے کے بلکہ ادب متابعت امر کی ہی بغیر زیادتی اور نقصان کے سکہلایا ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہین ہم حمد ہے واسطی اللہ کے اوپر ہر حال کی نقل کیے یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **باب الضحك** باب ہے بیچ بیان ہنسنے
کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا ضاحكا حتى أرى منه
لهواته إنما كان يتبسم رواه البخاري** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستی ہوئی یہانتک کہ دیکھون مین حضرت کا کوا کہ تالو مین
ہوتا ہی سوا اسکی نہین کہ تہی مسکراتی یعنی اکثر نقل کیے یہہ بخاری نی **وعن جرير قال ما حجبني النبي صلى الله عليه وسلم منذ أسلمت ولا رآني
إلا تبسم متفق عليه** اور روایت ہی جریر سی کہا کہ نہین منع کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبسی کہ مین مسلمان ہوا اور نہین دیکہا
مجکو مگر کہ مسکرائی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین منع کیا یعنی اپنی پاس آنی سی جب جاہتا مین چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی ستر طلبیہ مجلس
مردون کی ہوتی یا منع نکیا مجکو ہر چیز سی کہ طلب کی مینی حضرت سی یعنی جو کچھ کہ مینی حضرت سے مانگا دیا مجکو ۱۲ ع ح **وعن جابر بن سمرة قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم من مصلاه الذي يصلي فيه الصبح حتى تطلع الشمس فإذا طلعت الشمس قام
وكانوا يتحدثون فيأخذون في أمر الجاهلية فيضحكون ويتبسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وفي رواية للترمذي
يتناشدون الشعر** اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین اٹہتی مصلی اپنی سی کہ نماز پڑہتی اوپر اوسکی
صبح کی یہان تک نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اٹہتی اور تہی صحابہ باتین کرتی اور مشغول ہوتی بیچ باتون جاہلیت کی یعنی بطریق
مذمت کی اور ہنستی اور مسکراتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یہہ ہی کہ پڑہتی تہی صحابہ شعر **ف** اٹہتی یعنی واسطی
نماز اشراق کی یا پہر تی گہر مین تشریف لیجانیکی لیی اور مراد شعر و ن سے وہ شعر ہین کہ جنمین مضمون توحید اور ترغیب ترہیب کی ہوتی اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جائز مین باتین جاہلیت کی کرنین اور ہنسنا اپر ۱۲ ع ح **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن عبد الله بن الحارث
بن جزء قال ما رأيت أحدا أكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي** روایت ہی عبد اللہ بن الحارث بن جزء سی کہ
کہا نہین دیکہا مینی کسیکو بہت مسکراتی زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیے یہہ ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن
قتادة قال سئل ابن عمر هل كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحكون قال نعم والإيمان في قلوبهم أعظم من
الجبل وقال بلال بن سعد أدركتهم يشتدون بين الأغراض ويضحك بعضهم إلى بعض فإذا كان الليل كانوا رهبانا رواه في شرح السنة**
روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سوال کیا گیا ابن عمر کہ کیا تہی صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنستی کہا ابن عمر نی ہان در حالانکہ ایمان انکے دلون
مین بہت بڑا تہا پہاڑ سی اور کہا بلال بن سعد تابعی نی کہ پایا مینی صحابہ کو کہ دوڑتی تہی درمیان نشانون تیر کی یعنی وقت تیر اندازی کے اور ہنستا
تہا بعض انکا متوجہ اور مائل ہو کر طرف بعضی کے پس جسوقت ہوتی رات تہی بہت ڈرنیوالی اللہ سے نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** حال انکا
یعنی ایسا نہ ہنستی تہی کہ جیسا اہل غفلت ہنستی ہین اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہی اور خلل نور ایمان مین آتا ہی بلکہ اسی قدر ہنستی کہ آداب شرع نہ چہوڑتی تہی اور
ایمان کامل رکہتی تہی اور بہت ڈرنیوالی یعنی مارے خوف الہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چہوڑ دیتی ۱۲ ع ح **باب
الاسامي** باب ہے بیچ بیان نامون کی **ف** مراد بیان احکام نامون کا ہی کہ کیا نام رکہی اور کیا نہ رکہی اور کونسا نام اچہا ہے
اور کونسا برا ۱۲ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في السوق فقال رجل**

يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا
بِكُنْيَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا ایک شخص نے یعنی پکارا ایک شخص کو ای ابا القاسم پس پہر کر دیکہا طرف اوسکے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس کہا اوس شخص نے کہ نہین پکارا تہا مینے مگر اس شخص کو یعنی اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہان حاضر تہا اور ابو القاسم کنیت رکہتا تہا پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نام رکہو تم ساتہہ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتہہ کنیت میرے کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکہو
تم ساتہہ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتہہ کنیت میرے کے اسواسطے کہ تحقیق مین سوا اسکے نہین کہ ٹہیرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہارے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** کنیت اسکو کہتے ہین کہ بیٹے یا باپ کر مشہور ہو جیسے بیٹا فلانیکا یا باپ فلانیکا تقسیم کرتا ہون یعنی علم و غنیمت اور مانند انکیکی اور بعضون نے
کہا کہ مراد یہہ ہے کہ دیتا ہون بشارت یعنی جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنی دوزخ وغیرہ سے گنہگارون کو پس یہہ بات تمہارے حق مین غیر موجود
ہے بلکہ نرا نام ہی لفظًا اور صورةً تمہارے حق مین اور تمہاری اولاد کے حق مین حاصل یہہ کہ مین ابو القاسم نرا اسسبب سے نہین ہون کہ میرا بیٹا قاسم تہا
بلکہ لحاظ کیے گئے ہین بیچ میرے معنی قاسمیت کی باعتبار تقسیم کرنے امور دینی اور دنیوی کی پس نہین ہو تم مانند ایک تمہارے کی نہ ذات مین اور نہ صفات
مین پس تمکو میری سی کنیت نہ کہنی چاہیے اور اس صورت مین معنی ابو کے ہین صاحب اس وصف کی جیسیکہ کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹا اوسکا فضل نہو اور بعضون نے
لکہا ہی کہ یہہ نہی خاص حضرت ہی کی زمانہ مین ہے تاکہ نہ مشتبہ ہو خطاب انکا ساتہہ خطاب غیر انکے اور یہی صحیح ہی کذا ذکر الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ رح نے لکہا ہی کہ
ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ محمد نام رکہنا جائز ہی اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہین خواہ نام محمد ہو کہ اسم وکنیت دونون اسمین جمع ہون یا
نام اور کچہہ ہو کہ یہی نری کنیت ہو یہہ قول امام شافعی اور داود اصحاب ظواہر کا ہی اور تمسک اونکا ساتہہ انہین دو نو حدیثون کی ہی اور علماء کی اس مسئلہ مین کئی
قول ہین ایک تو یہی قول ہی جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہہ ہے کہ جمع کرنا روا نہین یعنی اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اوسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہین اور اگر
تنہا ابو القاسم کہین تو مضائقہ نہین معنی حدیث مذکور کی اونکی نزدیک یہ ہے کہ جمع نکرین فافہم اور یہہ قول محمد شیبانی کا ہی اور قول تیسرا یہہ ہے کہ جمع کرنا ہی درست
ہی اور اس قول کو نسبت امام مالک کیطرف کرتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ حدیثین منع کی منسوخ ہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ منع آنحضرت کی زمانہ شریف مین
تہا اور بعد اونکی درست ہی اور دلیل انکی حدیث حضرت علی رضی کی ہی کہ آنحضرت سے التماس کیا کہ اگر بعد آپکی میرے ہان فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت آپکی
سی رکہون حضرت نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کی پیدا ہوئے حضرت علی نے اونکی کنیت ابو القاسم رکہی اور ایک جماعت کہ اونکی قول کی
اعتماد نہین کہتی ہی کہ نام ہی حضرت کا رکہنا جائز نہین اور قول صواب ان قولونمین سے یہہ ہے کہ نام رکہنا ساتہہ نام شریف کی جائز ہی بلکہ مستحب اور کنیت
کرنی ساتہہ کنیت حضرت کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کی ہو ممنوع ہی اور زمانہ شریف مین منع قوی تر تہا اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کی ممنوع
بطریق اولی ہی اور حضرت علی نے جو یہہ کیا تو وہ مخصوص تہا انکی لیے اور کو جائز نہین جیسیکہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہی اور جمع الجوامع مین ایک حدیث بہی اس
مضمون کی آئی ہی واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ
اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست تر نامون تمہارے کی طرف اللہ
عزوجل کی عبد اللہ اور عبد الرحمن ہین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ مراد یہہ ہے کہ بعد انبیاء ع کی نامون کے یہہ نام دوست تر ہین پس یہہ دو نو نام اسم
محمد سے دوست تر نہین ہین بلکہ برابر ہین محبوبیت مین باہم **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ
غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ

لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نام رکہو اپنی غلام کا یسار
نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلیئی تحقیق تو پوچہیگا کسی سی کیا اس جگہہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلا پس نہووی وہ فرضا پس کہیگا جواب دینی والا نہیں یسار یا رباح
یہان نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی میں یون ہے کہ فرمایا نہ نام رکہہ اپنی غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سی ہی معنی آسانی
اور فراخی کی اور رباح ربح سی ہی معنی فائدہ کی اور نجیح نجح سی معنی پیروزی اور برآنی حاجت کی اور افلح فلاح سی ہی معنی چہٹکارہ کی اور
اور نافع نفع سی ہی پس اسطرح کی نام رکہنی کو اسلیئی منع فرمایا کہ اگر کوئی گہر والون سی پوچہی کہ فلانا یہان ہی اور کہی وہ کہ نہیں ہی تو باعتبار اصل معنی
الفاظ کی مکروہ ہی اگرچہ مراد یہان ہی ذات معین ہے اور اخیر روایت میں نافع مذکور ہوا نہ نجیح اوس سی معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہیں نامون پر نہیں ہی
بلکہ جو کہ انکی معنی میں ہون یہی حکم رکہتا ہی اور کہا نووی نی کہ کہا اصحاب ہماری نی کہ مکروہ تنزیہی ہین اسطرح کی نام رکہنی نہ تحریمی ۞ ع **وعن**
جَابِرٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ
بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منع کرین نام رکہنی سی ساتہہ
یعلی اور ساتہہ برکت کی اور ساتہہ افلح کی اور ساتہہ یسار کی اور ساتہہ نافع کی اور ساتہہ مانند انکی پہر دیکہا مینی حضرت کو کہ چپ رہے بعد اوس ارادہ کی ان نامون کی
منع کرنی سی پہر وفات کیگئی اور نہیں منع کیا اسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اسطرح کی نام رکہنی سی نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نے گویا جابر نی
علامتیں نہی کی دیکہیں اور سنی وہ چیز کہ مشعر نہی پر تہی اور نہیں سنی نہی صریح اسلیئی اسطرح کہا ولیکن نہی اوس سے احادیث صحیحہ میں واقع ہوئی ہی اور مثبت مقدم
ہی نافی پر انتہی کہتا ہون میں کہ اسکی اور بہی تاویل ہی وہ یہہ ہے کہ حضرت نی ارادہ کیا تہا نہی تحریمی کرنیکا پہر سکوت کیا بعد اوسکی از راہ رحم کرنیکی امت پر
کہ اکثر لوگ حسن و قبح نامون میں فرق کرتی نہیں ہین حرج میں پڑین گی پس نہی منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ۞ ع **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللهُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بدترین نامون کا دن قیامت کی نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام رکہا جاوی
شہنشاہ یعنی بادشاہ ہونکا بادشاہ نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت خشم ترین مرد انکا نزدیک اللہ کی دن قیامت کی اور بدترین شخص انکا
وہ شخص ہی کہ نام رکہا جاوی بادشاہون کا بادشاہ نہیں ہے بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہیں ہے سوا اللہ تعالی کی چہ جای بادشاہ بادشاہان کہ
اصلا وہم شراکت کا بہی اس راہ میں نہیں رکہتا ۞ ح **وعن** زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوهَا زَيْنَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سی کہ کہا نام رکہی گئی میں برہ
یعنی نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ سراہو اپنی نفسون کو اللہ دانا تر ہی ساتہہ اہل نیکی کی تم میں سی نام رکہو اسکا زینب نقل کی یہہ مسلم نی
ف اس سی معلوم ہوا کہ ایسا نام نہ رکہنا چاہیی جس میں نفس کے تعریف ہو ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تہین
جویریہ کہ ازواج مطہرات سی ہین نام اونکا تہا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام اونکا جویریہ اور تہی حضرت مکروہ رکہتی یہہ کہ کہا جاوی نکلی
برہ کی پاس سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** برہ کی معنی ہین نیکوکار پس حضرت نی مکروہ جانا یہہ کہ کہا جاوی کہ نکلی نیکوکار کی پاس سی اسلیئی کہ نکلنا
نیکوکار کے پاس سے اچہا نہیں اور کان یکرہ الخ ظاہر ایہہ قول ابن عباس کا ہی در احتمال یہہ بہی ہی کہ حضرت ہی نی خبر دی ہو

مانی الضمیر کی اور سبب مبالغت اسطرح کی نام رکہنی کا یہان یہہ فرمایا اور در باب زینب کے تزکیہ نفس اسلیکی مزاحمت اسباب مین نہین ہوتی ہی دونون جیز بن صلاحیت سببیت کی رکہتی ہین شاید کہ قوم زینب سے معلوم کیا ہو کہ قصد اونکا اس نام کی رکہنی سی مدح اور ثنا ہو نہ یہان تک اور یہہ ہے ہی کہ یہہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کی پاس اور نکلی فلانی کی پاس سے مستعمل و متعارف ہے پس یہان اسکو کہا واللہ اعلم اور بدفالی جیسی نجیح و فلاح مین اعتبار کی گئی احتمال ہے کہ یہان بہی ہو اور تزکیہ اور کراہت کہ یہان اعتبار کی ہی وہان بہی ممکن ہے ؀ ع ح **وعن** ابن عمر ان بنتا کانت لعمر یقال لها عاصیة فسماها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلة رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تہی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تہا اوسکو عاصیہ یعنی گنہگار پس نام رکہا اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمیلہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عرب ایام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی اور عاصیہ رکہتی تہی یعنی سرکشی اور تکبر اور تعظیم کی عیب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی سی جب ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نی اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ بری نامون کا تغیر کرنا مستحب ہے ؀ ح ع **وعن** سهل بن سعد قال اتی بالمنذر بن ابی اسید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد فوضعه علی فخذه فقال ما اسمه قال فلان قال لا لکن اسمه المنذر متفق علیه

اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ جنا گیا پس رکہا آنحضرت نی اوسکو اپنی ران مبارک پر اور فرمایا کیا ہی نام اسکا کہا لانیوالی نی فلانا فرمایا لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکہا تہا بیان کیا چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تہا اسطرح کہا اور منذر انذار سی مشتق ہی کہ بمعنی تبلیغ احکام اور ڈرانیکی ہی ؀ ح **وعن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نساءکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی روایة لیقل سیدی ومولای وفی روایة لا یقل العبد لسیده مولای فان مولاکم اللہ رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمہاری بندی اللہ کی ہین اور سب عورتین تمہاری لونڈیان اللہ کی ہین ولیکن چاہیی کہ کہی غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہی غلام یعنی مالک کو رب میرا ولیکن چاہیی کہ کہی سید میرا اور ایک روایت مین ہی چاہیی کہ کہی سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت مین ہی نہ کہی غلام اپنی مالک کو مولی میرا اسواسطی کہ مولی تمہارا اللہ ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ کہی عبدی الخ اسی منع فرمایا واسطی دفع توہم شرک کی عبودیت مین یا حقیقت عبدیت مین اور اسیطرح امتی کہنی سی منع فرمایا کہ امتہ بمعنی مملوکہ کی ہی کذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کی لیی اور غلام بمعنی لڑکی کی ہی اور جاریہ بمعنی لڑکی کی اور فتی مرد جوان اور فتاہ عورت جوان پس ان الفاظ مین معنی شفقت اور مہربانی کی ہین اور فتا اور فتاۃ انکو اسلیی کہا کہ لونڈی اور غلام ہرچند بڈہی ہون انکی ساتہہ معاملہ جوانون کا سا کرتی ہین اور حرمت بڑہاپی کی نگاہ نہین رکہتی اور ہوسکتا ہی کہ بسبب قوت و مستعد ہونی انکیکی خدمت گذاری مین کہتی ہون پس فرماتی ہین کہ یہہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیی بہتر ہین عبدی اور امتی کہنی سی اور لکہا ہی علمانی کہ نہی الفاظ عبد اور امۃ سی اس صورت مین ہی کہ بروجہ تفاخر اپنی کی اور حقارت اونکی ہو ورنہ اطلاق عبد وامۃ کا قران و احادیث مین آیا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی والصالحین من عبادکم وامائکم وقال عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء اور اسیطرح حدیثون مین بہی بہت آیا ہی اور جیسیکہ مالکون کو فرمایا سا تہہ محافظت زبان کی بعضی الفاظ ناشایستہ سی مملوکون کو بہی فرمایا کہ نکہین اپنی مالک کی بلی اپنی رب اگرچہ بمعنی مربیت کہ مولی کی ہی ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی پس اطلاق اوسکا موہم دلانیوالا شرک کا ہی اور یہہ ہی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قران مین آیا ہی اذکرنی عند

رب کے مدد سید کہی اسلیے کہ سیادت اور فضیلت و ریاست ثابت ہی مالک کو نسبت مملوک کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک مین آیا کہ نہ کہی
تو جاننا چاہیے کہ مولی کی کئی معنی آئی ہین متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اور اوسکو متصرف اپنا مراد رکہی چنانچہ اسلیے
اطلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتق پر اور معتق پر جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری و مولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار
اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی اسلیے کہ مولای حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی ونعم النصیر پس منافات نرہی دونو روایتون مین حاصل
یہہ کہ مرجع اسکا یہی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق غایت تعظیم کی منع ہی والا نہین ؛ ج ع **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا
تقولوا الكرم فان الكرم قلب المؤمن رواه مسلم وفي رواية له عن وائل بن حجر لا تقولوا الكرم ولكن قولوا العنب والحبلة
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلیے کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک
روایت مسلم کہین وائل بن حجر سی ہی کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب و حبلہ **ف** حبلہ ساتہہ زبر ح اور ب کی اور ساتہہ جزم ب کی بہی ہی یعنی درخت انگور کی
اور کبہی بطریق مجاز کی انگور کو بہی کہتی ہین یعنی انگور اور درخت انگور کی اور یہی نام ہین وہ نام لیا کرو لیکن کرم نکہا کرو اوسکو جاننا چاہیی کہ عرب انگور اور
درخت انگور کو کرم ساتہہ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوسی بنتی ہی اور وہ باعث سخاوت و کرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اوسی
اسلیے کہ وصف کرنا ساتہہ کرم و خیر کی ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہی مناسب نہین تا وسیلہ تعریف محرمات کا اور رغبت دلانی اوسکیکا نہو اور فرمایا کہ یہہ
نام واسطی مومن اور دل اوسکیکی کہ کان انوار علم و تقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہے اور کرم مشتمل تمام بہلائیون کو ہی اور لکہا ہی علما نی کہ
جب وصف کیا تو نی کسیکو ساتہہ کرم کی ثابت کین اوسکی لیی تمام بہلائیان ؛ ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تسموا العنب الكرم ولا تقولوا يا خيبة الدهر فان الله هو الدهر رواه البخاري اور روایت ہی ابوہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای نا امیدی زمانہ کی اسلیے کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسکی اختیار مین
ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت مین جب لوگون کو مصیبت پہنچتی ہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر مراد رکہتی تہی اسی برا کہنا زمانہ کا پس منع
کی گئی اسی اسلیے کہ پہیرنیوالا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت مین خدا کی طرف سی ہی فاعل
حقیقی وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی ؛ ح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسب احدكم
الدهر فان الله هو الدهر رواه مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ
تعالی وہی ہی پہیرنیوالا زمانہ کا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقولن احدكم خبثت
نفسي ولكن ليقل لقست نفسي متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا برا ہو جی
میرا لیکن کہی لقست نفسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کی زبان عرب مین ایک ہے معنی ہین یعنی غثیان اور شورش
دل یعنی جی متلانا قی سی ولیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کے خبث کو طرف نفس اپنے
کی ؛ ح **وذكر** حديث ابي هريرة يؤذيني ابن آدم في باب الايمان اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی یؤذینی ابن
آدم باب الایمان مین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** شريح بن هانئ عن ابيه انه لما وفد الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم مع قومه سمعهم يكنونه بابي الحكم فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله
هو الحكم واليه الحكم فلم تكنى ابا الحكم قال ان قومي اذا اختلفوا في شيء اتوني فحكمت بينهم فرضي كلا الفريقين بحكمي فقال رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا فَمَا لَکَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِیْ شُرَیْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰہِ قَالَ فَمَنْ اَکْبَرُھُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَیْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیْحٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی شریح بن ہانی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ قوم اپنی کی سنا حضرت نی اوسکی قوم کو کہ کنیت کرتی ہین اوسکو ساتہہ ابی الحکم کی پس بلایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی حکم اور طرف اوسکی ہی حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہی تو ابو الحکم کہا تاانی نی کہ تحقیق قوم میری جس وقت کہ اختلاف کرتی ہی بیچ کسی چیز کی آتی ہی میری پاس پس حکم کرتا ہون بیچ درمیان اونکی پس راضی ہوتی ہین دو نو فرقی ساتہہ حکم میری کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خوب ہی یہہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگون کی پس کیا ہی واسطی تیری اولاد سی کہا میری اولاد شریح ہی اور مسلم اور عبداللہ فرمایا پس کون ہی بڑا اونمین کہا کہا مینی شریح ہی فرمایا پس تو ابو شریح ہی **ف** ساتہہ ابی الحکم کی کنیت کبھی ہوئی ہی ساتہہ اوصاف کی جیسیکہ ابی الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہی ساتہہ نسبت کرنیکی طرف اولاد کی جیسیکہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالطت کی ہوتی ہی جیسی ابی ہریرہ آنحضرت نی دیکھا تہا اونکو اصحاب مین کہ اونکی ساتہہ بلی تہی پس کنیت کی اونکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہی نری علمیت کی لیی مانند ابی بکر اور ابو عمرو کی اور طرف اوسکی حکم ہی یعنی ابتداء اور انتہا حکم کی اوسکی طرف ہی نہین رد کرسکتا کوئی اوسکی حکم کو اور نہین خالی ہی حکم اوسکا حکمت سے پس یہہ صفت خاص ذات باری ہی کی لیی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی لیی اور کو ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہی شریک کرنیکا اوسکی وصف مین اگرچہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر ابو الحکم بسبب وہم دلانی والدیت اور ولدیت کی ۞ ع **وَعَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِیْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوْقُ ابْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا ملاقات کی مینی حضرت عمر سی پس فرمایا کون ہی تو کہا مینی مین مسروق بیٹا اجدع کا ہون فرمایا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی اجدع شیطان ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہی اور اجدع اصل مین کہتی ہین کان اور ناک کا ٹی ہوئی کو اور اس نام مین مراد یہہ ہے کہ بی دلیل ہی اور حضرت عمر نی کلام مذکور ازراہ خوش طبعی کے فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہہ نام بدل ڈال ۞ ع **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَسْمَائِکُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِکُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکاری جاؤگی تم دن قیامت کی ساتہہ نامون اپنی کی اور ناموں باپوں اپنی کی پس اچھی رکہو نام اپنی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اچھی رکھو الخ یہہ خطاب تمام بنی آدم کو ہی پس باپ بہی داخل ہین اسمین اور بعضی روایتوں مین آیا ہی کہ دن قیامت کی لوگون کو نام ماؤن کی پکارینگے اور لکھا ہی علماء نی کہ حکمت اسمین یہہ ہے کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا نہون اور واسطی رعایت حال عیسی بن مریم کی کہ بی پدر تہی اور واسطی اظہار فضل و شرف حضرت امام حسن اور امام حسین کی باظہار نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اگر یہہ روایت ثابت ہو تو آبا کو حمل تغلیب پر کرینگی جیسیکہ ابوین کہتی ہین شاید کہ کبھی ماؤن کی پکارینگی اور کبھی نام باپون کی یا بعضون کو نسبت باپون کی اور بعضونکو بنسبت ماؤنکی یا بعضی جگہہ یون اور بعضی جگہہ یون ۞ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اسْمِہٖ وَکُنْیَتِہٖ وَیُسَمّٰی اَبَا الْقَاسِمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا یہہ کہ جمع کری کوئی درمیان نام حضرت کی اور کنیت اونکی اور نام رکہا جاوی اور کنیت کیا جاوی محمد نامی ساتہہ ابو القاسم کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یہہ معنی اوس تقدیر پر ہونگی کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول جیسیکہ جامع ترمذی اور شرح السنہ اور اکثر نسخون مصابیح کی مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضی نسخون مصابیح کی مین محمدا واقع ہوا ہے ساتہہ نصب کے اس تقدیر پر یسمی یا تہہ صیغہ معلوم کی ہوگا یعنی نام و کنیت کری کوئی محمد نامی کو ساتہہ ابو القاسم کے اور تحقیق ان نام و کنیت جمع کرنیکی اوپر ہو چکی ہی ۞ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمَّیْتُمْ بِاسْمِیْ فَلَا تَکْتَنُوْا

بِكُنْيَتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِي اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ نام رکہو تم ساتہہ نام میرکی پس نہ کنیت کرو ساتہہ کنیت میرکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابی داود کی فرمایا جو شخص کہ نام رکہی ساتہہ نام میرکی پس نہ رکہی کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کری ساتہہ کنیت میرکی پس نہ رکہی نام میرا **ف** یہہ حدیثین صریح ہین بیچ نہی کی جمع کرنی سی درمیان اسم وکنیت حضرت کی تا اگر تنہا نام رکہین یا کنیت مقرر کرین ممنوع نہین ہے ع **وعن** عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عائشہ سی تحقیق ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی جنا ہی ایک لڑکا پس نام رکہا مینی اوسکا محمد اور کنیت رکہی مینی اوسکی ابا القاسم پہر ذکر کیا گیا رو برو میرے یہہ کہ آپ مکروہ رکہتی ہین اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپکی تحریماً پس فرمایا کیا چیز ہی کہ حلال و جائز کیا نام رکہنی کو ساتہہ نام میرکی اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتہہ کنیت میرکی یا فرمایا کیا چیز ہی کہ حرام کیا کنیت میریکو اور حلال کیا نام میریکو نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا محی السنۃ مین کہ یہہ غریب ہے **ف** شک ہوا ہی راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازان حرمت کنیت کا یا اول ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکی حلت اسم کا مقصود دونو عبارتن سی ایک ہے ہی تفاوت مقصود مین نہین ولیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کی احتیاط تمام رکہتی ہین کہ جسطرح حضرت سی سنتی ہین اسیطرح روایت کرتی ہین چونکہ یہان راوی کو شبہہ ہوا اسطرح کہا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنیسی درمیان نام وکنیت کی تحریم کی لیی نہین ہے بلکہ تنزیہ کی لیی ہی ۲ م **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ أُسَمِّيْهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ حضرت علی مرتضی نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ اگر پیدا کیا جاوی میری ہان بعد آپکی کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سی یا اور سی تو نام رکہون اوسکا ساتہہ نام آپکی اور کنیت کرون ساتہہ کنیت آپکی فرمایا اچہا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی اوپر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرت کی بعد حضرت کی جائز ہی اور اختلاف علما کا اوپر مذکور ہو چکا ہی **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَنَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَصَحَّحَهُ فِي الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا کنیت کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ساگ کی کہ اکہیڑتا تہا مین اوسکو یعنی ترہ تیزک اکہیڑ رہا تہا کہ اوسکو عرب مین حمزہ کہتی ہین پس کنیت کی میرا ابو حمزہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ہی کہ نہین پہچانتی ہم اوسکو مگر ساتہہ اس وجہہ کی یعنی ساتہہ اس اسناد کی کہ ذکر کی ہی بیچ جامع اپنی کی یعنی حدیث غریب ہے روایت نہین کی گئی ہی مگر ساتہہ ایک طریق اور ایک اسناد کی اور مصابیح مین صحیح کہا ہی اسکو **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرمائی تہی بری نام کو نقل کی ترمذی نی **ف** مثلاً ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص کا نام اسود یعنی کالا تہا تغیر کیا حضرت نے اوسکو اور کہا اسکا نام ابیض یعنی گورا ہی **وعن** بَشِيْرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِيْنَ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيْزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ وَقَالَ تَرَكْتُ أَسَانِيْدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ اور روایت ہی بشیر بن میمون تابعی سی کہ نقل کی اپنی چچا کہ اسامہ ابن اخدری صحابی ہی یہہ کہ ایک شخص تہا کہ اوسکو اصرم کہتی ہی تہا وہ شخص بیچ جماعت کی کہ آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنی کہ نام میرا اصرم ہے فرمایا آنحضرت نی بلکہ نام تیرا زرعہ ہی یعنی چونکہ اصرم مشتق صرم سے ہے معنی قطع اور کاٹنی درخت

کی نا خوش رکھا اوسکو آنحضرت نے اور اوسکی بدلی زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہے شعر جود اور خیر اور برکت کو نقل کی یہہ ابو داؤد نے یعنی بطریق تعلیق کی اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہے دلالت کرتا ہے عصیان اور عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت و انقیاد ہے اور تغیر کیا نام عزیزہ کو یعنی اسلیکہ عزیز اسماء الٰہی سے ہے پس لائق ہے یہہ کہ کہا جاوے عبد العزیز اور اسلیے کہ دلالت کرتا ہے عزت و غلبہ پر اور داب بندون کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہے اور اسیطرح نہین لائق ہے یہہ کہ نام رکھا جاوے حمید اسلیے کہ یہہ اسماء و صفات الٰہی سے ہے بر وجہ مبالغہ کی پس نہ نام رکھا جاوے مگر عبد الحمید اور اسیطرح کریم اور مانند اسکی اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلیکہ معنی اوسکی غلظت و شدت کی ہین اور مومن موصوف ہے ساتھہ لین جانب اور حفض جناح کی اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالی ہے اور نہین حکم ہے مگر اوسیکا پس جبکہ آنحضرت نے تغیر کیا ابو الحکم کو جیسیکہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولی لائق تغیر کی ہے اور تغیر کیا نام غراب کو یعنی اسلیے کہ غراب کہ جسکو کوا کہتے ہین پلید تر ہے جانورون مین کہ مردار و نجاست کہاتا ہے اور اسلیے کہ معنی اوسکی دوری کی ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنی اسلیے کہ حباب نام شیطان کا ہے اور سانپ کو بہی کہتے ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیے کہ آگ کی بہڑکتی شعلہ کو شہاب کہتے ہین اور ماری جاتی ہین ساتھہ اوسکے شیاطین اور ظاہر یہہ ہے کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام رکہین تو نہو مکروہ اور کہا ابو داؤد نے کہ نہ ذکر کی مینے اسناد اون چیزون کی کہ جنہین تغیر ان نامون کا واقع ہوا واسطے اختصار کی **وَعَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَوْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ لِاَبِیْ مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَطِیَّۃُ الرَّجُلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ حُذَیْفَۃُ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا واسطے ابی عبد اللہ کی یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطے ابی مسعود کے یعنی شک ہوا ہے کسی راوی کو اسمین کیا سنا ہے تونے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بیچ زعموا کی کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بری سواری مرد کی ہے یعنی زعموا نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہے کہ کیا صحابہ سے تھے **ف** بیچ زعموا کی یعنی بیچ حق اس لفظ کی و معنی اسکی کہ نسبت زعم کرتے ہین طرف لوگون کی کہ کہتے ہین زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتھہ پیش اور زیر زا کی قریب ہے ظن کی ہے کذا فی النہایہ اور صراح مین لکہا ہے کہ زعم کی معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بے صحت ہے و اعتماد کو کہتے ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتھہ پیش زا اور زبر اور زیر اوسکی قول و اطلاق ہوتا ہے اوپر باطل و صدق و کذب کے اور اکثر اوسیچیز مین کہا جاتا ہے کہ اوسمین شک ہے لیکن ایک صحابی نے دوسرے صحابی سے پوچھا کہ آنحضرت زعموا کی حق مین کیا فرماتے ہے اور بری سواری الخ تشبیہ ہے لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتداء کلام مین لاتا ہے ساتھہ کسی سواری کی کہ اوسپر سوار ہوکر منزل مقصود کو پہنچتے مین اور ادا حاجت کرتے ہین پس فرماتے ہین کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہے یعنی ایسا کلام کہتے ہین کہ مبنی اور مدار اوسکا اوپر زعم اور گمان کی ہوتا ہے نہ جزم و یقین پر اسلیے کہ زعم اوس حدیث و کلام مین کہتے ہین کہ کچھہ سند اور ثبوت نرکہے بلکہ نری حکایت ہے کہ بسبیل گمان کی زبان پر آئے ہے پس چاہئے کہ بیچ روایت و حکایت کی احتیاط کرین کہ بغیر اعتماد و یقین کے روایت نکرین اور اسلیے مثال مین آیا ہے و زعموا مطیۃ الکذب اور دوسرے معنی یہہ ہین کہ آدمی کو نہ چاہئے کہ نسبت زعم و گمان کی کسیکی طرف کرے اور کہے زعم فلان کذا مگر یہہ کہ یقین رکہتا ہو ساتھہ دروغگوئی اوسکی اور چاہے کہ لوگ اوسکی جہوٹ سے پرہیز کرین اور دغا نہ پاوین اس مصلحت کے لیے درست ہوگی نسبت زعم کی جیسیکہ محدث وغیرہ کرتے ہین **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے حذیفہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکہو تم جو کچھہ کہ چاہے

اللہ اور چاہی فلانا یعنی وہی ہوگا اسلیی کہ اسمین برابر کرنا بندہ کا ساتھہ اللہ کے ہوتا ہی ارادی اور مشیت مین لیکن کہو یعنی اگر سوا اللہ تعالی کی کسی دوسری
کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہی اللہ پہر چاہے فلانا یعنی تابعیت مشیت اللہ تعالی کی مفہوم ہو نقل کی یہہ احمد اور
ابو داود نی اور ایک روایت مین آیا ہی بطریق انقطاع کی یعنی سند متصل نہین ہے کہ فرمایا نہ کہو جو چاہی اللہ اور چاہی محمد اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا یعنی خواہ
چاہی غیر اوسکا یا نہ چاہی پس یہہ منافی نہین ہے اوپر کی روایت کی کہ جسمین جواز ماشاء اللہ ثم شاء فلان کا ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ
مین وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقولوا للمنافق سيد فانه ان يك سيدا فقد اسخطتم
ربكم رواه ابو داود اور روایت ہی حذیفہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلیی کہ اگر ہو وہ سید تو
تحقیق ناخوش کیا تمنی پروردگار اپنی کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام و لونڈی کا اور اموال کا
تو اوسکی سید کہنی سی اللہ تعالی غضب ہوتا ہی اسلیی کی اوسمین تعظیم اوسکی ہوتی ہی اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہین اور جس صورۃ مین وہ سردار نہ ہوگا نہین تو مع
ذلک جہوٹ اور نفاق بہی ہوگا اور ظاہر یہہ ہے کہ کافر اور فاسق مجاہر بہی حکم منافق مین ہیں ولیکن خاص منافق کو اسلیی ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہے تعریف
و تملق اوسکی بہی محتمل تہی پس نہی کی کہ اوسکو سید نہ کہو **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عبد الحميد بن جبير بن شيبة
قال جلست الى سعيد بن المسيب فحدثني ان جده حزنا قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما اسمك قال اسمي
حزن قال بل انت سهل قال ما انا بمغير اسما سمانيه ابي قال ابن المسيب فما زالت فينا الحزونة بعد رواه البخاري روایت ہی عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے
کہ کہا بیٹہا تہا مین پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میری یہہ کہ دادا اوسکا کہ نام اوسکا حزن تہا آیا پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل کہا مینی کہا اوسنے نہین مین تغیر کرنیوالا اس نام کو کہ رکہا میرا نام باپ
میری نی کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی بیچ خاندان ہمارے سختی اب تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حزن زمین سخت کو کہتی ہین اور سہل ضد
اوسکی یعنی نرم اور چونکہ اونی نام اختیار کیا ہوا حضرت کا نہ رکہا اور نام برا رہنی دیا شومی اوسکی اوسکی خاندان مین سختی باقی رہی اور غالبا یہہ قبول نکرنا
اونکا ابتدا ہجرت مین تہا کہ جب یہہ ہجرت کر کر اسلام کی لیی آئی تہی اور ہنوز ساتہہ صحبت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کی مشرف نہوئی تہی و
عن ابي وهب الجشمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسموا باسماء الانبياء واحب الاسماء الى الله عبد الله وعبد
الرحمن واصدقها حارث وهمام واقبحها حرب ومرة رواه ابو داود اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام رکہو
ساتہہ ناموں انبیا کی اور بہترین ناموں مین طرف اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن یعنی اور مانند اونکی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند اونکی
اور خوب سچے ناموں مین یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بدترین ناموں کی حرب اور مرہ کی یعنی لڑائی اور تلخی کی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ساتہہ ناموں
انبیا کی یعنی نہ ملائکہ کی اور نہ ناموں جاہلیت کی مانند کلب اور حمار اور عبد شمس و مانند اونکی اور حارث کی معنی ہین کسب کرنیوالا اور ہمام ہمّ سے ہی بمعنی قصد
و ارادہ کی اور کوئی شخص کسب و ہمّ سی خالی نہین اسلیی انکو خوب سچا فرمایا **باب البیان والشعر** باب ہے بیچ بیان اور شعر کی
ف بیان کی معنی اصل مین کشف اور ظہور اور وضوح کی ہین اور صراح مین لکہا ہی کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان
ای افصح و اوضح کلاما اور شعر لغت مین بمعنی دانائی اور زیرکی کی ہی شاعر بمعنی دانا اور زیرک کی اور اصطلاح مین شعر کہتی ہین کلام موزون مقفی کو کہ کہنے
والی نی قصد موزونیت اوسکا کیا ہو پس جو کہ قران و حدیث مین موزون واقع ہوا ہے مقصود بالذات نہین **الفصل الاول**
فصل پہلی عن ابن عمر قال قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبيانهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من البيان لسحرا رواه
البخاري

روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا آئی کہ دو شخص جانب مشرق سی پس کلام کیا انہین کیا خوب فصاحت و بلاغت سی پس تعجب کیا لوگون نی بسبب بیان فصاحت اونکی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ آنحضرت نی اوسوقت فرمایا تہا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی جانب مشرق سی آئی تہی اور اونمین دو شخص تہے کہ ایک کا نام حصین بن بدر تہا اور لقب اوسکا زبرقان تہا اور دوسریکا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نی بیان اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ مین اب اور ایسا ہون لیکن عمرو اوس بات کو جانتا ہی عمرو نی نہایت فصاحت و بلاغت سی جواب دیا اسطرح کہ برائیان اوسکی بیان کین زبرقان نی کہا یا رسول اللہ یہہ فضائل میری جانتا ہی لیکن خلاف اسکے کہا اعتقاد رکہتا ہی لیکن بسبب حسد کی اسطرح کہتا ہی پس اسپر حضرت نی فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہی یعنی حکم سحر کا رکہتا ہی بیچ تغیر حال و پہیر دلون کی کہ جیسیکہ سحر آدمی کو ایک حال سی طرف دوسری حال کی پہیر دیتا ہی ایسا ہی بعضا بیان پہیر دیتا ہی اور اسمین اختلاف ہے کہ یہہ کلام حضرت نے بیچ برائی بیان کی فرمایا یا اوسکی تعریف مین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ محتمل دونون وجہونکو ہی اور معنی یہہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی بیچ مائل کرنی دلون کی اور عاجز کرنیکی لانیسی مثل اوسکی اور یہہ محمود ہی اگر حق مین ہو اور مذموم ہی اگر باطل مین ہو جیسیکہ حدیث مین آیا ہی الشعر ہو کلام فحسنہ حسن و قبیحہ قبیح **وعن** اُبَیِّ بنِ کعبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ وسلّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعرِ حِکمَةً رواه البخاری اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بعضا شعر حکمت ہے نقل کی بخاری نی **ف** یعنی تمام شعر بری نہین ہوتے بلکہ بعضی اونمین فائدہ کی بہی ہوتی ہین **وعن** ابنِ مسعودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ وسلّمَ هَلَکَ المُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلٰثًا رواه مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوئے وہ شخص کہ مبالغہ کرتی ہین کلام مین فرمایا حضرت نی اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی تکلف کرنا کلام کرنی مین اور مقید ہونا ساتہہ عبارت آرائی کی بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کی متوجہ کرنی اونکی اپنی طرف برا ہی **وعن** اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ وسلّمَ اَصدَقُ کَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ کَلِمَةُ لَبِیدٍ اَلَا کُلُّ شَیءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نی کلمہ لبید کا ہی کہ وہ یہہ ہی خبردار ہو ہر چیز سوا اللہ کی فانی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** لبید صحابی تہی اور جاہلیت و اسلام مین معزز و مکرم رہی اور ایک سو ساٹہ برس کی عمر اونکی ہوئی **وعن** عَمرِو بنِ الشَّرِیدِ عَن اَبِیهِ قَالَ رَدِفتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ وسلّمَ یَومًا فَقَالَ هَل مَعَکَ مِن شِعرِ اُمَیَّةَ بنِ اَبِی الصَّلتِ شَیءٌ قُلتُ نَعَم قَالَ هِیهِ فَاَنشَدتُهُ بَیتًا فَقَالَ هِیهِ ثُمَّ اَنشَدتُهُ بَیتًا فَقَالَ هِیهِ حَتّٰی اَنشَدتُهُ مِائَةَ بَیتٍ رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا پیچہے بیٹہا مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر ایک دن پس فرمایا کیا یاد ہے تجکو ہنون امیہ بن ابی صلت کے کچہہ کہا مینی کہ ہان یاد ہین مجہی فرمایا کہ ہان پڑہ پس سی مینی پڑہ حضرت کی ایک بیت پس فرمایا اور بہی پڑہ ایک بیت پہر پڑہی مینی ایک بیت پس فرمایا کہ ہان پڑہ کوئی اور بیت یہانتک کہ پڑہین مینی سو بیتین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کرتی تہی اور وہ پڑہتا تہا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تہا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سے دین سیکہا تہا اور عبادت اور دین داری کی باتین کرتا تہا اور ایمان بعث اور قیامت پر رکہتا تہا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تہا چنانچہ آنحضرت نی اوسکی حق مین فرمایا آمن شعره وکفر قلبه اور وہ حریص تہا اوپر پوچہنی اور جاننی خبر کی اور صفت پیغمبر آخر الزمان کی اہل کتاب سے اور گمان رکہتا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان مین ہونگا جب سنا کہ قریش مین ہونگی اور صفات آنحضرت کی تفصیل جانین پہر گیا اس طریق سی اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا نچاہی مجہی ایمان لانا اوسپر کہ ثقیف سے نہو اور ابن جوزی نی کتاب وفا مین لکہا ہی کہ وہ جو علامات نبوہ آنحضرت کی سنتا تہا آرزو کرتا تہا کہ کاشکی پاؤن اونکو اور خدمت اور مدد اونکی کرون جب نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا پہر گیا اور راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اوس شعر کا کہ اوسمین علم و حکمت ہو سنت ہے اگرچہ کہنی والا اوسکا کافر و فاسق ہو **وعن** جُندُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ وسلّمَ کَانَ فِی بَعضِ المَشَاهِدِ وَقَد دَمِیَت اِصبَعُهُ فَقَالَ هَل اَنتِ اِلَّا اِصبَعٌ دَمِیتِ وَفِی

سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیچ بعضی لڑائی کی در حالیکہ خون آلودہ ہوئی انگلی حضرت کی
پس فرمایا نہیں تو مگر ایک انگلی خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کی ہی وہ چیز کہ دیکھی تو نی اور پیش آئی تو اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہیں تو الخ جب
انگلی حضرت کی غزوہ احد مین زخمی ہوئی تو خطاب سکو فرمایا بطریق شعارہ کی یا حقیقۃ کی در حالیکہ تسلی دیتی تہی اسکو اور معنی یہہ ہین کہ یہہ زخم و خون
آلودگی سہل ہی تجہ پر ایک تو نہیں مبتلا ہوئی ہی ساتہہ کسی چیز کی یعنی ہلاک و قطع کی سوائے اسکی کہ نہیں خون آلودہ ہوئی ہی تو اور یہہ بہی ضائع نہیں بلکہ بیچ
راہ خدا اور رضا اسکی کی ہی ثواب ایکا اسپر جیسیکہ کہا فی سبیل اللہ ما لقیت اور اسمین تلقین ہے امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا مین پہنچی تو صبر کرین اور
یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہین اوس سی اور منصور نہیں صدور اوسکا حضرت سی اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی
نی وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہہ ہے کہ کہنی والی نی قصد موزونیت کا کیا ہو جیسیکہ اوپر معلوم ہوا اور صدور اس قول کا آنحضرت سی بغیر قصد موزونیت
کی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیلہ رجز سی ہی اور اسکو داخل شعر کی نہیں کہتی ہین اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کی کہی شعر کہی وہ شاعر نہیں ہے
اور مراد قول سبحانہ سی وما علمناہ الشعر یہہ ہے کہ وہ شاعر نہیں **ع** **ح** **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ
لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی برا سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن قریظہ کی واسطی حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کے پس تحقیق جبرئیل عم ساتہہ تیری
ہین یعنی امداد و اعانت تیری کرتی ہین بیچ القا و الہام مضامین کے اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی واسطی حسان کی جواب دے میری طرف سی
یعنے کافرون کو کہ ہجو کرتی ہین اور ناسزا کہتی ہین مجہکو یا الہی تائید کر اور قوۃ دی حسان کو ساتہہ جبرئیل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دن
قریظہ کی بنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہود مین سے ایک جانب مدینہ کی اونکو آنحضرت نی محاصرہ کیا تہا بعد غزوہ خندق کے اور حسان بن ثابت بن منذر انصاری مدنی
صحابی بڑی شعرای اسلام سی ہین ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی عمر اونکی ہوئی ساٹہہ برس کفر مین گذری اور ساٹہہ برس اسلام مین **ح** **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُھْجُوْا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ اَشَدُّ عَلَیْھِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اوپر اونکی پہینکنی تیر کی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس
سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمنان دین کی ولیکن چاہیے کہ ہجو کرین اونکے بعد ہجو کرنی اونکی مسلمانون کی اور اس سے پہلے ہجو اونکی نکرین
تا باعث ہجو مسلمانون کی نہو موجب فرمانی اللہ تعالی کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وعنھا** قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَقَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھَجَاھُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی واسطی حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہی تیری
جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کیطرف سی یعنی مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور رد کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ نی کہ سنا مینی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ہجو کی کفار کی حسان نی پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ یعنی تشفی ہوئی نقل کی
یہہ مسلم نے **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقُلُ التُّرَابَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ
حَتّٰی اَغْبَرَّ بَطْنُہٗ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا ۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا + فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا +
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا × اِنَّ الْاُولٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا ×

اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَیْنَا یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ اَبَیْنَا اَبَیْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی براسی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی مٹی دن خندق کی یعنی
جس زمانہ مین خندق کہودی جاتی تہی غزوہ احزاب مین تو حضرت خود ذات شریف سی اوسکی کاروبار مین مشغول رہتی تہی کہ مٹی اوٹہا اوٹہا کر
پہینکتے تہی یہانتک کہ غبار آلودہ ہوا تہا پیٹ حضرت کا فرماتی یعنی پڑہتی تہی یہہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سی ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی
تو راہ راست نہ پاتی ہم اور نہ صدقہ دیتی ہم اور نہ نماز پڑہتی ہم پس اوتار ای اللہ آرام اور آہستگی ہمپر اور ثابت رکہہ قدم ہمارے اگر ملین ہم دشمنان دین سے تحقیق
ان کفار مکہ نی زیادتی کی ہی ہمپر سبب سے اسکے کہ جب ارادہ کرتی ہین وہ فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پہیرنیکا انکار کرتی ہین ہم بلند کرتی تہی آنحضرت ساتہہ ان
بیتون کی آواز اپنی خصوصًا لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بہا کی ضمیر پہرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی اور اول ابینا ابینا کی لفظ
قائلًا مقدر ہی اور مکرر کہتی تہی اسکو واسطی تاکید اور تلذذ اور رسانی اور اون کی مسلمانوں اور کافرون کو سے اور کہا طیبی نے کہ پہرتی ہی ضمیر بہا کی طرف
بیتون کی اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوصًا ساتہہ لفظ ابینا ابینا کی **ع وعن** اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ یَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ
وَیَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِهَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُجِیْبُهُمْ
اَللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا شروع کیا مہاجرون اور انصار نی کہودنا
خندق کا اور اوٹہانا مٹی کا اور وہ پڑہتی تہی اس رجز کو ہم ہین وہ لوگ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد پر جب تک کہ باقی رہین ہم
ہمیشہ فرماتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حالانکہ جواب دیتے تہی اونکو ساتہہ ان کلمات کی یا الٰہی نہین زندگی مگر زندگانی آخرۃ کی پس بخش انصار اور
مہاجرین کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کرین مشقت پر مانند قول اللہ تعالیٰ کی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ **ع**
وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا یَرِیْهِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کر دی پیٹ اوسکو
بہتر ہے بہرنی پیٹ کی سی شعر مذموم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا تو مراد شعر سی وہ شعر ہی کہ جسمین مستغرق رہے اسطرح کہ قرآن
اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سی باز رکہی پس اسصورت مین ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا مراد شعر بد مضمون ہی کہ مشتمل ہوا اوپر فحش اور کفر اور معانی
ناشائستہ کی **ع الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰی قَدْ اَنْزَلَ فِی الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ
لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِی الْاِسْتِیْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰی فِی الشِّعْرِ
فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ روایت ہے کعب بن مالک سے یہہ کہ اونہون نی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اللہ تعالیٰ
نی نازل کی بیچ حق شعر کہنی کی وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم
ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ اوسکی ہی گویا کہ مارتی ہو کفار کو ساتہہ شعر کی مانند مارنی تیر کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور مذکور ہی کتاب
استیعاب مین کہ ابن عبد البر کی ہی یہہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو بیچ شعر کی کہ اچہا ہی یا برا پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی
ساتہہ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی **ف** لکہا ہی علمانی کہ تین شخص ممتاز شعرائے اسلام سے تہی حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن
مالک نی تہی کافرون کو ساتہہ لڑائی اور جہاد کی اور ڈالتی تہی رعب بیچ دل اونکی اور حسان طعن کرتی تہی بیچ نسب اونکی اور عبد اللہ بن رواحہ
توبیخ و سرزنش کرتی تہی اونکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کی قبح شعر سی اور تاسف کے اوپر حال اپنی کے عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالیٰ نی بیچ مذمت شعر کے

یہہ آیۃ اوتاری والشعراء یتبعہم الغاوون حضرت نی فرمایا کہ شعرا کہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتی ہین حکم جہاد کا رکہتا ہی ایسا شعر کہنا مذموم نہین
اور کہنی والا اوسکا ان شعرا مین کہ اس آیۃ مین مذکور ہین داخل نہین چنانچہ اسلیی استثنا کیا ہی اللہ تعالی نی انکو ساتہہ قول اپنی کی الا الذین امنوا وعملوا
الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان ہونی ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ ۃ ح **وعن** اَبِی اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی
ابی امامہ سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمائی تہی حیا اور زبان بستگی بری بات سے دو شاخین ہین ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ دو شاخین
ہین نفاق سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہی اور ذکر اوسکا کتاب الایمان مین ہو بہی چکا ہی اور ہونا زبان بستگی کا شاخ
ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکی ہی کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی اور شغل عبادت اور اصلاح باطن
کی قدرت نہین رکہتا ہی اوپر تقریر و بیان کی اور عاجز ہوتا ہی ثابت کرنی مدعا و مراد سے بر وجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے اور تقوی کرتا ہی بری باتون
سی بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہی اور دلیر و قادر ہوتا ہی اوپر بیان اور تیز زبانی کی ۃ ح **وعن** اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ مَسَاوِیْکُمْ
اَخْلَاقًا الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَیْہِقُوْنَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ عَنْ جَابِرٍ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَیْہِقُوْنَ قَالَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہارے طرف میرے اور بہت نزدیک تمہاری مجہسی دن
قیامت کی بہت خوش خلاق تمہاری ہین اور تحقیق دشمن ترین تمہارے طرف میرے اور دور ترین تمہارے مجہسی بد اخلاق تمہاری ہین کہ وہ ہین بہت کلام
کرنیوالی تکلف کرکر اور خلاف حق کی اور فراخی کرنیوالی کلام مین بغیر احتیاط کی اور متفیہق نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ترمذی
سی مانند اسکی جابر سی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یون ہے کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنی ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہین
متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالی **ف** فہق کہتی ہین فراخ کرنی سخن کو اور موہنہ بہر کر کلام کرنیکو جیسی متکبر بغضاتی ہین پس چونکہ اسطرح کا کلام بسبب تکبر
کی کرتی ہین تفسیر کیا متفیہقون کو ساتہہ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سے معلوم ہوا کہ بکواس بیفائدہ کرنی اور تقریرین بنا بنا کرنی مذموم و مکروہ ہین لیکن جو کہ
خطبون مین اور وعظون مین بنیت تاثیر کی دلون مین اور نرم کرنی دلون کی اور متوجہ کرنیکی طرف طاعتون کے کرتی ہین مکروہ نہین لیکن ایسی ہے موافق سمجہہ لوگون کی
کلام کرین نہ یہہ کہ دقایق اعراب کے اور مشکل لغۃ بولین سامنی ان پڑہون کی کہ یہہ اچہا نہین ۃ ح **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ قَوْمٌ یَاْکُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِہِمْ کَمَا تَاْکُلُ الْبَقَرَۃُ بِاَلْسِنَتِہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی سعد بن
ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلی گی ایک قوم کہ کہاوی گی ساتہہ زبانون اپنی کی جیسیکہ
کہاتی ہین گائین ساتہہ زبان اپنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ساتہہ زبانون الخ یعنی زبانون کو وسیلہ کہانیکا کرین گی کہ تعریف و مذمت لوگون کی
کرینگے جہوٹی اور ظاہر کرینگی فصاحت و بلاغت تاکہ لوگون کو جال مین پہانسین اور حاصل کرین دنیا اور خواہش نفسون اپنی کی جیسیکہ
کہاتی ہی گائین الخ یعنی جیسی وہ کہاتی ہی اپنی زبان سے اور تمیز نہین کرتی بیچ چنی چارہ کی درمیان تر اور خشک اور شیرین و تلخ کی اسیطرح وہ
لوگ کہ اپنی زبانون کو وسیلہ مقاصد اپنی کا کیا ہی تمیز نہین کرینگے درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ۃ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِہٖ کَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَۃُ بِلِسَانِہَا رَوَاہُ

التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ دشمن رکہتا ہی شخص کو مبالغہ کرنی فصاحت کلام مین وہ جو کہاوی ساتہہ زبان اپنی کی یا پہیر زبان اپنے کو گرد دانتون کے یعنی ازراہ مبالغہ کی بیچ اظہار بلاغت و بیان کے جیسی کہ بیلیتی ہین اور کہاتی ہین چارپائی ساتہہ زبانون اپنی کی نقل بہہ ترمذی اور ابوداودنی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے ف پس وہ کلام اچہا ہی کہ ہو بقدر حاجت کی اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتہہ باطن اوسکی کی بموجب شریعۃ کی ۶ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ یَا جِبْرَئِیْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا مین اوس رات کو کہ معراج کروائی گئی مجکو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تہی ہونٹ اونکی ساتہہ مقراضون آگ کی پس کہا مینی ای جبرئیل کون ہین یہہ لوگ کہا یہہ ہین واعظ قوم تیری کی وہ جو کہتی ہین وہ چیز کہ آپ نہین کرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یعنی لوگون کو نیک کام کرنیکو کہتی ہین اور آپ نہین کرتی اور برائی اونکی نکرنی مین ہی اور کہنی مین برائی نہین اگرچہ آپ نکرین چنانچہ اسلیی امر بالمعروف مین فعل شرط نہین ہے اور اگر کرین تو بہتر ہی ولیکن امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہین رکہتا ۶ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِیَسْبِیَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکہی پہیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا کلام کا تا قابو مین لاوی بسبب اوسکے دل مردون کی یا فرمایا لوگون کی نہین قبول کریگا اللہ تعالیٰ اوسی دن قیامت کی نفل اور نہ فرض نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ یَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِیْ قَوْلِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَّهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَقَدْ رَاَیْتُ اَوْ اُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِی الْقَوْلِ فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَیْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن العاص سے یہہ کہ انہون نی کہا ایکدن اوس حالت مین کہ کہڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑہنی کو یا وعظ کہنی کو اور بہت بیان کیا یعنی واسطی اظہار فصاحت و بلاغت کی یہان تک کہ تنگ ہوئی لوگ پس کہا عمرو نی اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر مین تو البتہ بہتر ہوتا واسطی اوسکی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق جانا مینی یا فرمایا حکم کیا گیا مین یہہ کہ اختصار کرون مین تقریر مین پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف حدیث مین لفظ فقال عمرو مکرر ہی بسبب طول کلام کی اسلیی و لو قصد الخ مقولہ ہی قال یوما کا اور قام رجل حال ہی پس چونکہ قول و مقولہ مین فرق پڑگیا بسبب حال کی پہر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو ۶ع وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا وَّاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَّاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَّاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِیَالًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی صخر بن عبد اللہ بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ سے اور انہے نقل کی صخر کی دادا سے یعنی بریدہ کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بعضا بیان سحر ہی اور تحقیق بعضا علم جہل ہی اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہی اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہی یعنی کہنی والی پر بار ملال ہی سنی والی پر اگر جاہل ہی تو بسبب اسکے کہ سمجہتا نہین اور اگر عالم ہی تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہی یا گران ہی اوسپر کہ نہین چاہتا کہ سنی اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف بعضا علم جہل ہی اوسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ سیکہی ایسی علوم کہ احتیاج نہین ہی اونکے مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند اونکی اور چہوڑ دی اون علوم کو کہ محتاج ہین لوگ اونکی یعنی قرآن اور اور علوم دینیہ اور حاصل اس توجیہ کا یہہ ہے کہ بعضی علوم لازم کرنیوالی جہل اور علوم کی ہوتی ہین پس اس اعتبار اوسکو جہل کہا دوسرے یہہ مراد یہہ ہے کہ اپنی علم پر عمل نکری یہہ جاہل اسلیی ہوا کہ جو کوئی علم کہی اور عمل نکری تو گویا جاہل ہی اور یہہ

ممکن ہی کہ مراد یہہ ہو کہ ایک دعوی علم کا کرتا ہی اور اپنی گمان مین عالم ہی اور واقع مین جاہل ہی یہہ علم اوسکا علم نہین بلکہ جہل ہی اور حکم ساتہہ پیش
حرکی بمعنی حکمت کے ہی اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہی ؂ ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ینافح ویقول رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہا
تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکہتی حسان کی واسطی منبر مسجد مین کہ کہڑی ہوتی اوسپر کہڑی ہونا درانحالیکہ فخر کرتی حضرت کی طرف سے یا کہا کہ مقابلہ کرتی
حضرت کی طرف سی اور فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالی تائید کرتا ہی حسان کی ساتہہ جبرئیل کی جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی وہ یا کہا فخر کرتا ہی
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** انس قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حاد یقال لہ انجشۃ وکان
حسن الصوت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشۃ لا تکسر القواریر قال قتادۃ یعنی ضعفۃ النساء متفق علیہ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدی کہنی والا کہا جاتا تہا اوسکو انجشہ اور تہا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطی اوسکی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آہستہ ہانک ونٹون کو ای انجشہ مت توڑ تو شیشون کو کہا قتادہ نی مراد رکہتی تہی یعنی آنحضرت ساتہہ شیشون کی بڑہیون ضعیف
عورتون کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حدی ہانکنا اونٹ کو ساتہہ گانی اور آوازکی کذا فی الصراح اور یہہ حدا ایک قسم ہی گانی کی مباح ہی بالاتفاق
اور کسیکو علما مین سے خلاف نہین ہی اسمین اور عادت ہے عرب کے کہ جب اونٹ تہک جاتی ہین تو خوش آوازی کرتی ہین اور حدی کہتی ہین کہ اونٹ گرم و مست ہو جاتی ہین اور تیز
چلنے لگتی ہین اور قواریر جمع قارورہ کی ہی بمعنی شیشہ کی اور معنی آخر جملہ کی دو ہین ایک تو یہہ کہ بسبب ضعف و نرمی کی کہ عورتون کی بدن مین ہے تیز چلنا اونٹون کا اور جنبش
موجب رنج و مشقت کی ہی اور دوسرہ معنی یہہ کہ مراد ضعف و نرمی دل عورتون کی ہی یعنی مبادا اوسکی گانی سے تغیر انکی باطن مین پیدا ہو اور خطری برائی لگی کہ گانا بالخاصیت
طبیعت کو جنبش مین لاتا ہی اور وسوسے دل مین ڈالتا ہی اسی سبب سے فضیل بن عیاض رح نی فرمایا کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ یہہ احتمال ازواج مطہرات مین
ضعیف ہے لیکن وسوسی خاطر کی طبعی ہین اختیار مین نہین راہ احتیاط کی چلنی اولی ہی کذا قالوا اور حقیقت مین افعال و اقوال آنحضرت کی واسطی تعلیم و تلقین امت کی ہین
اور اکثر شارحین نے دوسرے معنون کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر ترین باعتبار الفاظ کی ح **وعن** عائشۃ قالت ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح رواہ الدارقطنی وروی الشافعی عن عروۃ مرسلا اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ذکر کیا
گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچہا گیا کہ شعر اچہا ہے یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شعر کلام ہے پس اچہا اوسکا اچہا ہے اور برا اوسکا برا ہے یعنی مدار مضمون
پر ہی اگر اچہا مضمون ہے تو وہ شعر اچہا ہے اور اگر برا ہی تو برا ہی نقل کی یہہ دارقطنی نے اور نقل کی شافعی نے عروہ سے مرسل **وعن** ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا الشیطن او امسکوا الشیطن لان یمتلئ جوف رجل قیحا خیر
لہ من ان یمتلئ شعرا رواہ مسلم اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا جس وقت چلتی تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرج مین کہ نام ہی ایک بستی کا مکہ کی راہ مین ناگہان بر آیا ایک
شاعر کہ شعر پڑہتا تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا کہ جانی دو اس شیطان کو البتہ بہرنا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہے اوسکی لیے بہرنی سے ساتہہ شعر کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
چونکہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ شعر پڑہتا ہے وہ بی باک اور بی محابا چلا جاتا ہی مع التفات مسلمانونکی طرف نہین کرتا جاتا کہ نہایت مائل ہی شعر کا اور بہرے ہوئے ہین شعر اوسکی باطن مین اور
حیا اور ادب سے پس اوسکو شیطان کہا کہ دور ہے قرب رحمت الہی سی اور مذمت کی شعر کی کہ ساتہہ اوسکے مغرور و مبتلا تہا ؂ ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغناء
ینبت النفاق فی القلب کما اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گانا اگاتا ہی نفاق کو دل مین جیسا کہ اگاتا ہی پانی کہیتی کو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی
راگ ہے سبب نفاق کا اور بیچ روایۃ دیلمی کے انس سے یہہ الفاظ آئی ہین کہ ان الغناء واللہو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفس محمد بیدہ ان القرآن والذکر ینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء العشب اور کہا

نووی نی کتاب الروضہ مین راگ گانا ساتہہ نرم آواز کی مکروہ ہی اور سننا بھی اوسکا مکروہ ہی اور اگر ہو سننا اوسکا اجنبی عورت سی تو بھی بہت مکروہ اور گانا ساتہہ ساز کی شعار شراب پینے والون کا ہی مانند عود اور طنبور اور اور باجون کی حرام ہی ایسا گانا بھی اور سننا بھی ہے ع **وعن نافِعٍ قالَ كُنْتُ مَعَ ابنِ عُمَرَ في طَرِيقٍ فَسَمِعَ مِزْمارًا فَوَضَعَ إصْبَعَيْهِ في أُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ إلى الجانِبِ الآخَرِ ثُمَّ قالَ لي بَعْدَ أنْ بَعُدَ يا نافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لا فَرَفَعَ إصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ قالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَراعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ ما صَنَعْتُ وقالَ نافِعٌ وكُنْتُ إذْ ذاكَ صَغِيرًا رَواهُ أحْمَدُ وأبُو داوُدَ** اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین ساتہہ ابن عمر کی بیچ راہ کی پس سنی اونہونے نی پس رکہین دونو اونگلیان اپنی کانون مین اور دور ہوی راہ سی دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور اجتناب کے پہر کہا واسطی میرے پیچہی اسکی کہ دور ہولی ای نافع کیا سنتا ہی تو کچہہ یعنی اس آواز سی کہا مینی نہین پس اوٹہالین انگلیان اپنی دونو کانون اپنون سی کہا ابن عمر نی تہا مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنی آواز نی کی پس کیا حضرت نی مانند اوس چیز کی کہ کیا مینی کہا نافع نی اور تہا مین اوس وقت لڑکا چہوٹا نقل کیے یہہ احمد اور ابو داؤد نی **ف** یعنی اس سبب سے مجکو منع نکیا سننی اوسکیی کہ مین چہوٹا تہا تکلیف شرعی مجہپر نہ تہی تا کوئی نہ کہی کہ کراہیت تنزیہی تہی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوی اور ورع کی تہا والا نافع کو بہی اوسی منع کرتی اور کلام درباب غنا کی طویل ہی حاصل اوسکا یہہ ہے کہ محدثین کہتی ہین کہ کوئی حدیث تحریم غنا میں صحیح نہین ہوئی اور مشائخ کہتی ہین کہ جو کچہہ کہ مقام نہی مین واقع ہوا ہے مراد یہہ ہے کہ اوسکی ساتہہ باجا ہو اور فقہا اس باب مین تشدید بلیغ کہتی ہین اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ سننا آواز لہو کا یعنی باجون کا حرام اور گناہ ہی موجب فرمانی آنحضرت کی استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر اور اگر سنی اچانک پس نہین گناہ ہی اوسپر اور واجب ہی اوسپر یہہ کہ بہت کوشش کری اہمین کہ نہ سنی اسلیے کہ منقول ہی آنحضرت سے کہ اونگلیان کان مین رکہہ لین ہے ع **باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم** باب ہی بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اوس کلام سی کہ نکہنا چاہیے خصوصا غیبت اور برا کہنا اوسکا نچاہیے اوسکی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لي ما بَيْنَ لَحْيَيْهِ وما بَيْنَ رِجْلَيْهِ أضْمَنْ لَهُ الجَنَّةَ رَواهُ البُخارِيُّ** روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ضامن ہو واسطی میرے اور عہد کری اور لازم پکڑی اپنی پر محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونو کلون اوسکی کی ہی یعنی زبان اور دانت کہ زبان کو بچاوی کلام بی فائدہ اور بری سی اور دانتون کو کہانی اور پینی حرام سی اور لازم پکڑی محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونو پانو اوسکی کی ہی یعنی ستر کو محفوظ رکہی زنا سی ضامن ہون مین واسطے اوسکی بہشت کا نقل کیے یہہ بخاری نی **ف** یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کی درجات عالی مین اور یہہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کی طرف سے ہی جیسا کہ اپنی فضل سی ضامن ہی رزق بندون کا ہوا ہے ویسی ہی وعدہ فرمایا جزا اور اعمال کا بہی کیا ہی اور آنحضرت نائب اوسکی ہین ہے ع ح **وعن أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوانِ اللهِ لا يُلْقِي لَها بالًا يَرْفَعُ اللهُ بِها دَرَجاتٍ وإنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لا يُلْقِي لَها بالًا يَهْوِي بِها في جَهَنَّمَ رَواهُ البُخارِيُّ وفي رِوايَةٍ لَهُما يَهْوِي بِها في النّارِ أبْعَدَ ما بَيْنَ المَشْرِقِ والمَغْرِبِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہہ ایک بات کے کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کے شان بلند کرتا ہی اللہ سبب اوسکے بڑی درجی یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم اعتبار حالانکہ وہ اللہ کی نزدیک بڑے مرتبہ کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہہ ایک بات کے

کراوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضائقہ نہین جانتا اوسکی کہنی مین اور سہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکی دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری
نی اور پنچ اور روایت بخاری اور مسلم کی یہہ الفاظ آئی ہین گر تا ہی بندہ بسبب اوس بات کی آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان
مبدا اور منتہی کی دور تر ہی اوس مسافت سی کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی **ف** یعنی زبان کو نگاہ رکہنا چاہیی اور اوسکی فعل کو آسان
نہ جاننا چاہیی ایک بات کہ بندہ کی زبان سی نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان و سہل جانی اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت
مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنی کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی **وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ تغلیظ و تشدید ہی پس نہی
کی مار ڈالنی مسلمانون کیسی اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسیکہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر کرتی ہی یا مراد مار ڈالنا ہی
بسبب اسلام کی کہ حلال و مباح جانی سبب اوسکی قتل اوسکا اور یہہ بی شک ہی کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکی اور حلال و مباح جاننی
کی کفر ہی **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما متفق علیہ**
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہی اپنی بہائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پہرتا ہی ساتہ اس کلمہ
کفر کی ایک ان دونو کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہنی والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکی حق مین کہا ہی اسلیی کہ اگر سچ کہا تو وہ خود شخص کافر ہی
اور اگر جہوٹ کہا اور وہ کافر نہ تہا تو یہہ کہنی والا کافر ہوتا ہی اسلیی کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد
کیا اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اون حدیثون مین سی ہی کہ گنا ہی ان کو بعضی علمائی مشکلات سی بجہت اسکی کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ
مذہب اہل حق کا یہہ ہی کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوی مسلمان بسبب گناہون کی مانند قتل و زنا کی اور کہنی اوسکی اپنی بہائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان
دین اسلام کی پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننی والی اوسکی پس اس صورت مین معنی بار بہا کی یہہ ہونگی
کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہہ کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر اوسکی اور تیسری یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر
خوارج کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہہ ضعیف ہی اسلیی کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کی نزدیک یہہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کی نہ کہی
جاوین کافر اور کہتا ہون مین کہ یہہ بہی غیر حق ہی روافض و خوارج زمانی ہماری کی ہی اسلیی کی وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا بڑہ کر تمام اہل سنت
و جماعت سی پس وی کافر ہین بلا نزاع **طرح** **وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق**
ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری اور روایت ہی ابی
ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ کفر
و فسق کہنی والی پر اگر نہو یار اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق
کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا**
بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جو شخص کہ پکاری کسی شخص کو ساتہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہین ہی وہ شخص اس طرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت
اوسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن انس وابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی اور ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ دو شخص برا کہنی والی آپسمین گناہ اوسچیز کا کہ کہین اوسپر ہی کہ پہلی برا کہا یعنی دوسرا شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ بہی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور
دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جب تک تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نی حد سے یا بن نہج کہ زیادہ ہوا
برا کہنا اوسکا برا کہنی پہل کرنیوالی کی سی اور ابتدا اوسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی سی اور بعضون نی کہا کہ جب تجاوز کری پس نہین
ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا ہی گناہ گار بسبب تعدی کی ت ر ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ اَنْ يَكُونَ لَعَّانًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جائز واسطی صدیق کی یہہ کہ
ہو بہت لعنت کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی بمعنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت
کی چنانچہ آیۃ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین سی اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہوا اور ایسی مقام مین پہنچا
کہ بعد مقام نبوت کی ہی اور تمام انبیا واسطی رحمت کی اور نزدیک کرنی دورون کی مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سے ہی شان
اوسکی نہوا اور مقتضای مقام صدیقیت کا نہین اور یہی خصلت پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق
اوسکا ہوا اور اپنی زبان کو ساتہہ اوسکی آلودہ نکرین اور تضیع وقت ساتہہ اوسکی نکرین اور ساتہہ لعنت کرنی بدونکی اپنی خوکو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک
خدا کی کیا حاجت کہ اور کوئی اوسکو لعنت کری مگر جائز ہی اوس کافر پر کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتہہ مرنی اوسکی کفر پر اور جاننا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی
ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الہی سی اور ناامید مطلق کرنا ہی فضل نامتناہی اوسکی سی یہہ تو مخصوص کافرون کی لیی ہی اور دوسری دوری اور محرومی
مقام قرب ورضای حق سی کہ راجع اور عائد ساتہہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچہہ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک بعضی اعمال واوراد کی اور بعضی صحابہ
وغیرہم سی ہی منقول وماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ قسم اول سی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیی لائی کہ احتراز تہوڑی سی لعنت سی
نادر الوقوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نی کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ ذم نہین ہی اوسکی لیی کہ صادر ہو لعنت اوسسی ایکبار
یا دوبار ت ر ع **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بہت
لعنت کرنیوالی نہونگی گواہی دینی والی اور نہ شفاعت کرنیوالی دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** گواہی دینی والی یعنی لوگون
پر کہ وہ اگلی متون کی لوگ ہین اوپر امت محمدی گواہی دینگی کہ اونکی رسولون نی ابلاغ احکام الہی کیا تہا جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی
وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پس فرمانی مین کہ لعنت کرنیوالون کو کہ لعنت عادت اور خو اونکی ہی درجہ شہادۃ یعنی گواہی
دینی کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگونکی شفاعت کرین نصیب نہین ہونیکا دن قیامت کی ت ر ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہی کوئی ہلاک ہوئی لوگ اور مستحق آگ دوزخ کی ہوئی پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی نقل کی یہہ مسلم نی —
ف یعنی جو کوئی یہہ کہی بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنیکی لوگون کو رحمت الہی سی نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کی
اوپر حال اونکی تو وہ کہنی والا اوسکا سب سی زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی کہ اپنی نفس پر عجب کیا اور لوگون کو چشم حقارت سی دیکہا اور
رحمت حق سی ناامید کیا اور یہہ معنی اہلکہم کی ہین کہ پیش ہوگا کاف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکہم ساتہہ زبر کاف کی بصیغہ ماضی بہی آیا ہے

اوسکی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہی ہلاک کرتا ہی لوگون کو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنی کی معاصی مین ڈالتا ہی اسلیئے کہ سنی اس کلام کی سی شکستہ دل اور ناامید وبی شوق ہوتی ہین گنہگار گرفتار صفت قہر وجلال کی ہین اونکو نصیحت ساتہہ نرمی کے کرنی اور ساتہہ رحمت ومغفرت الٰہی کی امیدوار کرنا خوب ومفید ہی بس یہان اشارہ ہی سپر کہ لوگون کو بشاشت دینی اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کرنا چاہیے ۱۲ ح **وَعَنْهُ قَالَ** **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین لوگون کا دن قیامت کے دو روئیہ منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہی دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت سے از راہ خوشامد کی ایسی باتین کرتا ہی کی موافق مرضی انکی ہو رعایت حق کی نہین کرتا جیسیکہ حال منافقون کا تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَمَّامٌ** اور روایت ہی حذیفہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے ہی نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ نجات بالائی ہو ذکی چغلخور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین بجای لفظ قتات کی لفظ نمام کا آیا ہی **ف** قتات اور نمام کی ایک ہی معنی ہین کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پہنچاوی اور بوجہ فساد کی ۱۲ ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ**

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو اپنی پر سچ بولنی کو اسلیئی کہ سچ بولنا راہ دکہاتا ہی طرف نیکو کاری کی یعنی خاصیت سچ بولنی کی یہہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی نیکی کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پہنچاتی ہی نیک کار کو طرف بہشت کی یعنی مراتب عالیہ وسیکی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنی مین یہان تک کہ لکہا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کی صدیق اور دور رکہو تم اپنی تئین جہوٹ بولنی سی اسلیئی کہ تحقیق جہوٹ بولنا پہنچاتا ہی بالخاصیت طرف فسق وفجور کی اور تحقیق فسق کرنا پہنچاتا ہی طرف آگ دوزخ کی اور ہمیشہ آدمی جہوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جہوٹ بولنی مین یہان تک کہ لکہا جاتا ہی نام اوسکا نزدیک اللہ تعالی کی بڑا جہوٹا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہہ الفاظ آئی ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی پہنچاتی ہی طرف بہشت کی اور تحقیق جہوٹ بولنا فجور ہی اور تحقیق فجور پہنچاتا ہے طرف آگ کی **ف** لکہا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتہہ صدیقیت کی اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا یا لکہا جاتا ہی نام اوسکا بیچ دیوان اعمال کی نزدیک ملاء اعلی کے یا لوگ اسے کتابون مین نام اوسکا صدیق لکہتے ہین اور مقصود یہہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق مین ساتہہ اس صفت ونام کے اور ڈالا جاتا ہی لوگون کی دلمین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون پر کہ یہہ سچا ہی برقیاس قول اللہ تعالی کی ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا اور اسیطرح جہوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہے کہ یہہ جہوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے ؞ ؞ ؞ ؞

عذاب جہوٹون کا یا لوگون مین جہوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اوسی بغض کہتی ہین ۲ح **وعن** اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ یَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام کلثوم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی

اللہ علیہ وسلم نی نہین جہوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی درمیان لوگون کی اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کی ہون اگرچہ

جہوٹ ہی ہون اور پہنچاتا ہی اچہی باتین یعنی ایک کیطرف سی دوسری کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہتا ہی الخ یعنی کلام کو متضمن ہے خیر

کو نہ شر کو مثلاً زید وعمر مین بگاڑ سی یہہ آپس کی صلاح کی لیی کہتا ہی ایک کیطرف سی دوسری کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی او تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی

کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو اگرچہ اوسنی نکہا ہو ۳ع **وعن** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَیْتُمُ

الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِہِمُ التُّرَابَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مقداد بن اسود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہو تم

تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اونکی مونہہ مین مٹی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو تمہاری بطمع مال کی برابر ہی کہ تعریف

شعر ہو یا نظم اونکی مونہہ مین مٹی ڈالو یعنی محروم کردو کہ کچہہ ندو یا مراد یہہ ہے کہ کچہہ تہوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہی ساتہہ ڈالنی خاک کی قلت وحقارت میں

تاکہ ہجو نکرین تمہاری اور بعضی علمانی اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد نی کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ مٹی خاک کی لی اور سامنے

امیر المومنین حضرت عثمان رضہ کی تعریف کرنیوالیکی مونہہ مین ڈالدی اور اسمین زجر ہی تعریف کرنیوالیکو اسلیی کہ وہ مغرور ومتکبر کرتا ہی

اوسکو جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نی کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہی اونہون نی تعریف کرنیکی بغیر تمیز کی درمیان حق وباطل کی

ومستحق وغیر مستحق کی اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکی سبب سے ممدوح سی متوقع ہوتی ہین نفع کی پس جو کہ تعریف کری کسیکی اچہی فعل اور امر

محمود پر تاکہ اوسکو رغبت ہو اور بہلائیون کی کرنیکی اور لوگون کو رغبت ہو اوسکی اقتدا کی پس نہین ہے وہ مداح یعنی مداح برا ۴ع **وعن**

اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ

مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی

بکرہ سی کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کی کہ وہ بہی حاضر تہا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت

نی وای تجکو کاٹی تو نی گردن بہائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص ہو تم مین سے تعریف کرنیوالا ضرور پس چاہیی کہ کہی گمان کرتا ہون مین فلانیکو ایسا

یعنی مرد صالح مثلاً حال انکہ اللہ تعالی جانتا ہی حقیقت حال اوسکی اور حساب لینیوالا اور جزا دینی والا اوسکا ہی اوسکی کردار پر اگر گمان رکہتا ہی

تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہے یعنی جسکی تعریف کی اور تعریف نکری اور حکم نکری خدا پر ساتہہ جزم ویقین کے کسیکو کہ وہ ایسا ہے یعنی احتیاط کری

تعریف مین اور کہی کہ گمان رکہتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور یہ جزم نکہی کہ بلاشبہہ ایسا ہی ہے تاکہ حکم علم الہی پر نہو **ف** کاٹنا گردن کا معنی ذبح اور

ہلاک جسمانی کی ہی استعمال کیا اوسکو بیچ ہلاک روحانی کی کہ ممدوح کو اوسی عجب غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہے اور یہہ دین مین اور کبہی

تعریف باعث ہلاک دنیا کی بہی ہوتی ہی جسکی تعریف سی مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکی قصاص مین اوسکو ہلاک کیا حاکم نی ۵ح **ف**

تعریف نی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ ہے تعریف کری اوسکی اوسکی مونہہ پر پس یہہ قسم تو وہ ہے کہ نہی کی گئی ہی اوسسے اور دوسرا یہہ ہے کہ تعریف کری اوسکی

غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچی پس یہہ بہی نہی کی گئی اور تیسرا یہہ ہے کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ اس حال مین کہ نہ پروا ہو اوسکی

پہنچنے نہ پہنچنی کی اور تعریف کری اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے پس اس تعریف کا مضائقہ نہین ۶ عالمگیریہ **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَأَیْتَ اِنْ کَانَ

فِی اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَہَتَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْکَ مَا فِیْہِ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْہِ فَقَدْ بَہَتَّہٗ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی غیبت کہا بعضی صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہی اپنی بہائی مسلمان کو ساتہہ ایسی چیز وصفت کی کہ ناخوش کہی کہا بعضی صحابہ نی پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بہائی میری کی یعنی اوس شخص مین کہ اوسکو بدی ذکر کیا مینی وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنی اگر وہ صفت بد اوسمین ہے اور سچ مینی کہا اور اوسکو ناخوش لگا یہہ بہی غیبت ہی فرمایا حضرت نی اگر ہی اوس شخص مین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر یعنی غیبت یہی ہی کہ عیب سچا کسیکا کہی اور اگر سچ نکہی تو افترا و بہتان ہی نقل کیے یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یہہ الفاظ آئی ہین جسوقت کہی تو واسطی بہائی اپنی کی وہ چیز کہ اوسمین ہی پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور جسوقت کہی تو وہ چیز کہ نہین اوسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر **ف** جان کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت بڑا اور بہ نسبت اور گناہون کی زیادہ پہیلا ہوا ہے لوگون مین بہت ہی کم مین ایسی لوگ کہ بچین اوس سی اور غیبت کہتی ہین کسیکی یاد کرنا کسیکو ساتہہ ایسی عیب کے کہ ناخوش لگی اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا اوسکی دین مین یا اوسکی دنیا مین یا اوسکی خلق مین یا اوسکے نفس مین یا اوسکے مال مین یا اولاد مین یا باپ مین یا بیوی مین یا اوسکے خادم مین یا کپڑی مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست میں یا اوسکی حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تند خوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوا انکی مین جو کچہہ کہ متعلق ہی ساتہہ اوسکی خواہ ذکر کرنا ساتہہ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتہہ آنکہہ اور بہوون اور سر اور ہاتہہ اور مانند انکی کی اور قاعدہ کلیہ اوسمین یہہ ہے کہ جس چیز سی سمجہا دیتو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اوسکی ہو پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکی موہنہ پر کہے اور ناخوش لگی اوسکو بیحیائی اور ایذا اور حماقت ہے کہ یہہ اور بہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہہ ہے کہ بخشوائی اوسی کہ جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہے اور اگر نہین پہنچی ہی یا وہ گیا ہی یا مسافت دور ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوائی مین لازم نہین ہے کہ تفصیل کہی بطریق اجمال کی کافی ہی کہ کہی تیری غیبت کی ہی مینی بخش دی تو مجہکو اور بیچ استغفار کرنی کی واسطی اوسکی کہ جسکی غیبت کی ہی یہی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین آیا ہی ۱۲ ح **ف** ذکر کرنا آدمی کی برائیون کا بطریق اہتمام کی نہین مضائقہ ہی اور مکروہ ہی اس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنی اور نقصان کا اور جسنی غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والونکی تو نہین ہوتی وہ غیبت یہان تک نام لی ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ایک شخص روزہ رکہتا ہی اور نماز پڑہتا ہی لیکن ضرر پہنچاتا ہی لوگون کو ہاتہہ اور زبان سے پس ذکر کرنا اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے نہین ہے غیبت اور اگر خبر پہنچا وی سلطان کو اوسکی تاکہ وہ تنبیہ کری اوسکو پس نہین گناہ ہی اوسپر کذا فی فتاوی قاضی خان ۱۲ عالمگیریہ **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْہِہٖ وَانْبَسَطَ اِلَیْہِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ لَہٗ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْہِہٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتٰی عَاہَدْتِنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اتِّقَاءَ فُحْشِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو اسکو آنیکا پس برا ہے اپنی قوم مین پس جب بیٹہا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نی بیچ ملاقات اوسکی اور تبسم کیا واسطی اوسکی یا میٹہی باتین کین اوسکی پس جبکہ گیا وہ شخص عرض کیا حضرت نی عائشہ نے یا رسول اللہ کہا تہا

آئی اوسکی حق مین ایسا اور ایسا پہر کشادہ روئی کی آپنی بیچ ملاقات اوسکی اور میٹہی باتین کین اوسّی پس فرمایا حضرت نے کیا پایا تونی مجکو فحش بولنی والا
تحقیق بدترین آدمیونکا نزدیک اللہ کی مرتبی مین دن قیامت کی وہ شخص ہی کہ چہوڑین اوسکو لوگ واسطی بچنی بُرائی اوسکیکی اور ایک روایت
مین واسطی بچنی فحش اوسکیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ شخص آنیوالا عیینہ بن حصین تہا اور تہا وہ مولفۃ القلوب اور سنگدلان
عرب سی اور اپنی قوم مین رئیس تہا اور تہا بد خلق اور آثار نقصان دین و ایمان کی اوس سی حضرت کی حیات مین اور بعد وفات
حضرت کی ظہور مین آئی اور بعد رحلت آنحضرت کی مرتد ہوگیا تہا اور حضرت ابو بکر رض کی ہاتہہ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان مرا
اور اوسوقت مین کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تہا لیکن اسلام کامل نہتا اور کلام مذکور آنحضرت کا اوسکی حق مین علامات نبوت اور معجزات
سی تہا کہ خبر غیب سی اور حقیقت حال اوسکی سی کہ آخر کو آثار بدی کی ارتداد وغیرہ اوسّی ظہور مین آئی اور یہہ مذمت اوسکی واسطی ظاہر کرنی
حقیقت حال اوسکیکی تہی تا لوگ اوسکو پہچانین اور فریب نکہاوین اور فتنہ مین نہ پڑین پس غیبتہ نہ تہی اور نووی نی کہا کہ حضرت نی اوسّی نرم کلام کیا
واسطی تالیف قلوب اوسکیکی اور اوسّی معلوم ہوا کہ جائز ہی مداراۃ اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق درمیان
مداراۃ اور مداہنۃ کی یہہ ہی کہ مداراۃ خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطی اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونون کی معًا اور یہہ مباح ہی اور بعض اوقات
مین اچہی ہوتی ہی اور مداہنۃ خرچ کرنا دین کا ہی واسطی کسی اصلاح کی اور یہہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکہنی کی اسلیئی اکثر لوگ غافل ہین اس سی
اور ان دونون کی فرق سی جاہل ہین اور حضرت نی جو فرمایا کہ کب پایا تونی الخ یہہ انکار ہی حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپنی مخالفت کی حاضر
و غائب مین پس کیون نہ برا کہا آپنی اوسکو حاضر مین جیسکہ برا کہا آپنی غائب مین اور واسطی بچنی فحش اوسکیکی اس حدیث کی دو معنی لکہی ہین ایک
تو یہہ کہ معنی کہ اوسکی مونہہ پر فحش اور سخت نکہا بسبب اسکی کہ فحش گو نہوئین اور اوس جماعت سی نہون کہ لوگ ساتہہ ترک کرنی اونکی کہین بسبب
فحش اونکیکی دوسرے یہہ کہ وہ شخص شریر تہا بسبب اسکی چہوڑ دیا مینی اور اوسکی مونہہ پر اوسکو برا نکہا اور برا شخص ہے وہ کہ چہوڑ دین اوسکو لوگ بسبب پرہیز کرنی
برائی اوسکیسے **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ
یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ
اللّٰهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام امت میری عافیت مین ہی یعنی نہین ماخوذ ہوتی اور
نہین عذاب کی جاتی سخت مگر آشکارا کرنیوالی برائی کی اور تحقیق بی پروائی سی ہی یہہ کہ کری آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد پہر صبح کری اس حالمین
کہ تحقیق ڈہانکا تہا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی اوسکی عمل کو لوگون سی یا پردہ پوشی کی تہی اوسکی کہ نہین عذاب کیا اوسکو رات مین یہان تک کہ
جیتا رہا دن تک پس کہی وہ شخص کسی سی ای فلانی کیا مینی آجکی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تہی اوسکی پروردگار
اوسکی نی اور صبح کرتی ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت شیخ نی معنی معافی کی یہہ لکہی
ہین کہ سلامت رکہی جاتی ہی یعنی غیبت نہین کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ کرنیوالی اور طیبی نی بہی یہی معنی لکہی ہین اور ملا علی نی
لکہا ہی کہ نہین دلالت کرتی حدیث اسپہ بلکہ یہہ معنی ہین یعنی جو کہ ترجمہ مین مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نی لکہا ہی کہ اسی معلوم ہوا کہ غیبت کہ حرام
ہی اوسکی ہی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ چہپاتا ہی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت نہین اور لکہا ہی علماء نی کہ جائز
ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگون کو بدعت کیطرف بلاوی اور وقت دادخواہی
اور اظہار ظلم کی اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کے **وذکر**

حدیث ابی ہریرۃ من کان یؤمن باللہ فی باب الضیافۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے من کان یؤمن باللہ
باب الضیافۃ مین

الفصل الثانی فصل دوسری

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الکذب وہو باطل بنی لہ فی ربض الجنۃ ومن ترک المراء وہو محق بنی لہ فی وسط الجنۃ ومن حسن خلقہ بنی لہ فی اعلاہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن وکذا فی شرح السنۃ وفی المصابیح قال غریب اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چھوڑ دی جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہی اوسکی لیی محل بیچ کنارہ جنت کی اور جو شخص کہ چھوڑ دی جھگڑا اوسحالت مین کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکی لیی مکان بیچون بیچ بہشت کی اور جس شخص نی کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکی لیی بیچ جگہہ بلند بہشت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی اور ایسی ہی بیچ شرح السنۃ کی اور بیچ مصابیح کی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** اور ہو وہ ناحق یہہ قید اسلیی لگائی کہ جھوٹ بولنا بعضی مواضع مین جائز ہی جیسے کہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانی مین اور محافظت مال مسلمان مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو بیویان رکہتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سی کہی کہ تجہی زیادہ چاہتا ہون اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکی تہا لیکن برفع نزاع کی اوسنی از راہ تواضع اور کسر نفسی کی اور یہہ بیچ غیر امر دینی کی ہی کہ سکوت کرنیسی اوسمین کوئی خلل دین مین نپڑی امام شافعی رح سی منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نکیا مینی ہرگز مگر دوست کہا مینی کہ حق اوپر ہاتہہ خصم میری کی ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نی کہ حد مراء یعنی جھگڑی کی اعتراض کرنا ہی اوپر کلام غیر کی ساتہہ ظاہر کرنی خلل کی اوسمین باعتبار لفظون کی یا معنون کی یا بیچ قصد متکلم کی اور ترک مراء یہہ کہ ترک کری انکار و اعتراض کو پس جو کلام کہ سنی تو اگر حق ہو تصدیق کرا اوسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتہہ امور دین کی تو سکوت کرا اوس سے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچہی اوصاف و کمالات کو اور اکثر اطلاق اوسکا بیچ عرف یہان کی کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی ع ح ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار الاجوفان الفم والفرج رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمیکو بہشت مین یعنی سبب داخل کرنی اونکی بہشت مین ساتہہ فائزین کی ہین اونمین سی کونسی چیز ہی کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ مین دو چیزین کا واک مونہہ اور شرمگاہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ادنی تقوی کا یہہ ہی کہ بچی شرک سی اور اعلی اوسکا یہہ ہی کہ بچی خطرہ ماسوای اللہ سی اور حسن خلق یعنی ساتہہ خلق کی کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکا ہی اور اعلی اوسکا یہہ ہی کہ احسان کری اوسپر کہ جو بدی پہنچاوی اوسکو کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ خوش خلقی بہی داخل تقوی مین ہی پس ذکر اوسکا بعد ذکر تقوی کی تخصیص بعد تعمیم ہے مگر یہہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکہیں اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی نی کہا کہ تقوی اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خلق کی کہ بچی تمام نواہی سے اور بجا لاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خلق کی اور مونہہ کہ زبان بہی داخل اوسمین ہے اور پڑنا بیچ کہانی اور پینی حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور لاطائل کا ساتہہ زبان کے سے اور شرم گاہ یعنی ستر مرد و عورت کا

کہ اکثر آدمی بسبب اسکی مخالفت خالق کرتا ہی اور مغلوب العقل ہوتا ہی ❁ وعن بلال بن الحارث قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان الرجل لیتکلم بالکلمة من الخیر ما یعلم مبلغها یکتب الله له بها رضوانه الی یوم یلقاه وان الرجل لیتکلم بالکلمة من الشر
ما یعلم مبلغها یکتب الله بها علیه سخطه الی یوم یلقاه رواه فی شرح السنة وروی مالك والترمذی وابن ماجة نحوه
اور روایت ہی بلال بن حارث سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بہلائی کی نہین جانتا قدر اوسکی
ثابت کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی بسبب اوسکی خوشنودی اپنی اوسدن تلک کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی
نہین جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ بسبب اوسکی اوپر اوسکی خفگی اپنی اوسدن تلک کہ ملاقات کری اوس سی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور روایت کی مالک اور
ترمذی اور ابن ماجہ نی مانند اسکی ❁ ف ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا مین توفیق دیتا ہی اوسی چیزون کی کہ راضی ہو اللہ اوس سی اور برزخ مین
بچاتا ہی عذاب قبر سی اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی کہ سو رہ مانند سونی عروس کی اور روز قیامت کی اوٹہیگا سعید اور اللہ تعالی کی سایہ
مین ہوگا پہر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی اوسکی حق مین عکس اسکے سمجہہ لے پس معنی توقیت یعنی اوسدن تلک
الخ کی یہہ نہین ہین کہ رضا اور غضب اوس دن تلک ہی بعد ازان منقطع ہونگی اور نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی بیچ حق ابلیس کی ان علیک لعنتی الی
یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ مراد پہلی بات سی کلمہ حق کہنا ہی نزدیک سلطان ظالم کی انتہی اور اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل
کہنا نزدیک بادشاہ کی کہ ضرر کری دین مین اور ظاہر حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا کلمہ ہو ❁ ح ع ❁ وعن بهز بن حکیم عن ابیه عن
جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحك به القوم ویل له ویل له رواه احمد والترمذی وابو داود
اور روایت ہی بہز بن حکیم سی نقل کرتی ہی باپ سی یعنی حکیم سی حکیم نی نقل کی بہز کی دادا سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وائی ہی واسطی اوس
شخص کی کہ بات کری پس جہوٹ بولی تاکہ ہنساوی ساتہہ اوسکی قوم کو وائی ہی واسطی اوسکی وائی ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود
اور دارمی نی ❁ ف ویل کی معنی ہین ہلاک عظیم یا نام ایک نالہ گہری کا ہی جہنم مین اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطی تاکید اور تشدید کی ہی وعید
مین اور جہوٹ بولی اس قبیلہ سی سمجہا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہی واسطی خوش کرنی یارون کی مضائقہ نہین اور چاہیی یون کہ اوسکو بہی
عادت و پیشہ اپنا نکری کیونکہ خوش طبعی کہ جہوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہی لیکن کبہی کبہی نہ ہمیشہ اور چاہیی کہ نظر ہنسانی پر نہو جیسیکہ حدیث
آئندہ مین فرماتی ہین ❁ ع ح ❁ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد لیقول الکلمة لا یقولها
الا لیضحك به الناس یهوی بها ابعد مما بین السماء والارض وانه لیزل عن لسانه اشد مما یزل عن قدمه رواه البیهقی
فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہین
بولتا ہی اوسکو مگر اسواسطی کہ ہنساوی ساتہہ اوسکی لوگون کو گرتا ہی بسبب اوس بولنی کی یعنی دوزخ مین گرنا کہ دور تر ہی مسافت مبدا اور منتہی
اوسکی اوس مسافت سی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور تحقیق بندہ پہسلتا ہی بسبب زبان اپنی کی زیادہ تر پہسلنی سی قدم اپنی سی نقل کی
یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ❁ ف یعنی جہوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سی صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اوسکو بہ نسبت ضرر کرنی اوسکی پانوسی
مونہہ کی بل پہسلکی ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سی ❁ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صمت
نجا رواه احمد والترمذی والدارمی والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص چپ
رہا یعنی کلام بد سی نجات پائی یعنی آفات و بلیات سی دنیا اور آخرت مین اسلیئی کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہنچتی ہی زبان کی سبب سی پہنچتی ہی نقل

کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کہا امام غزالی نی کہ کلام چار قسم پر ہے ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بہی ہے اور نفع بہی ہے اور چوتہا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہے اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور دلازم ہی خاموشی اوس سی اور ایسی ہے وہ کہ ضرر و نفع دونو رکہتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنی نفع کیسی اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکہتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا ساتہہ اوسکی موجب ضائع کرنی وقت کا ہی اور وہ عین ٹوٹا ہی رہے قسم دوسری کہ نفع محض ہے اوسمین بہی خطر و آفت ہی کہ کبہی اوسمین آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہی اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بہی مشکل ہی پس خاموشی بہر حال بہتر ہی کہ زبان کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہی کسی نی اللسان جرمہ صغیر و جرمہ کبیر و کثیر ٭ ع **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا ملاقات کی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کہا مینی کہ کیا ہی سبب نجاۃ کا یعنی دنیا اور آخرۃ مین فرمایا محفوظ رکہہ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دی تجکو گہر تیرا اور رو تو اپنی گناہون پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** لفظ املک ساتہہ زبر ہمزہ کی اور زیر لام کی یعنی محفوظ رکہہ اپنی زبان کو اوس چیز سی کہ نہین اوسمین خیر کہا یہہ ایک شارح نی اور ظاہر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ مین بند کر اپنی زبان کو حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنی پر امور اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنی کو اور گنجایش دی تجکو گہر تیرا یعنی کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکلی مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹہنی سی اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہی شر و فتنہ سی اور ایسی کہا گیا ہی ہذا زمان السکوت وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نی کہ امر ظاہر مین وارد ہے گہر پر اور حقیقت مین مخاطب پر یعنی بیٹہہ گہر مین مشغول سات عبادت مولی کی اور رو یعنی اگر رونا آوی والا صورت رونی کی بنا نادم ہو کر اپنی گناہون پر ٭ ع **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچا ئی اونہون نی حدیث حضرت تک فرمایا آنحضرت نی جس وقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا پس تحقیق سارے اعضا عاجزی کرتی ہین روبرو زبان کی اور کہتی ہین ڈر اللہ سی بیچ حق ہمارے کی تحقیق ہم ساتہہ تیری ہین پس اگر سیدہی رہے تو سیدہی رہینگی ہم اور اگر ٹیڑہی ہو گی تو ٹیڑہی ہونگی ہم نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اگر کوئی کہی کہ اصل و مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد جیسیکہ حدیث مین آیا ہی ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہہ ہے کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم دل کا ہی گو یا جو کچہہ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوس پر عمل کرتی ہین ٭ ح **و** **عن** عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُمَا اور روایت ہی علی بن حسین سی یعنی حضرت امام زین العابدین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خوبی اسلام آدمی کی یہی ہی چہوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دی اوسکو نقل کی یہہ مالک اور احمد نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سے اور ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین دونوں سی یعنی ابوہریرہ اور علی بن حسین سے **ف** یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتہہ اوسکی نہ رکہی اور غرض ساتہہ اوسکی متعلق نہو اور انسان کو ایسی نہو کہ اہتمام کری اوسکا اور مشغول ہو ساتہہ حاصل کرنی اوسکی یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہتی ہین اوسکی یہی معنی ہین اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکہتا ہی وہ ہے کہ متعلق ہی ساتہہ ضرورۃ حیات اوسکی معاش مین اور سلامتی و نجات اوسکی معاد مین متعلق معاش کے طعام ہے کہ سیری بخشی اور پانی

کر پیاس دفع کری اور کپڑا کہ ستر ڈہانکی اور پہوی کہ سبب عفت ستر اوسکیکی ہو اور مانند اونکی وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوی اونسی اور بہرہ مند و دولت مند ہو اونسی اور نہ فضول اقوال و افعال تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کی اسلام اور ایمان اور احسان ہین جیسیکہ حدیث جبرئیل مین بیچ کتاب الایمان کی مذکور ہوا حاصل یہہ کہ جو چیزین ضرور ہین اسکی معاش و معاد مین اور سبب رضامندی مولی کی ہین وہ تو لایعنی نہین اور سوا اونکی لایعنی ہین عام ہی کہ وہ چیزین کرنیکی ہون یا کہنی کی اور کہا امام غزالی نی کہ حد لایعنی کی یہہ ہی کہ کلام کری تو ساتہہ اوس چیز کی کہ اگر سکوت کرتا اوسی تو نہ گنہ گار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال مین اور مثال اوسکی یہہ ہی کہ بیٹہی تو ساتہہ ایک قوم کی پس بیان کری تو اونسی احوال سفرون کا اور اون چیزون کا کہ سفرون مین دیکہی مانند پہاڑون اور نہرون کی اور وقایع کا وہان واقع ہون اور اچہی کہانی اور کپڑی وغیر ذلک پس یہہ ایسی امور ہین کہ اگر سکوت کرتا تو اونسی تو نہ گنہ گار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ؏ **وعن** أَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیون مین سی پس کہا ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتہہ داخل ہونی بہشت کی یعنی ببرکت صحبت آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا کہتا ہی تو یہہ بات اور نہین جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اوسنی کلام کیا ہو بیچ اوس چیز کی کہ ضرور نہو اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتہہ ایسی چیز کی کہ ناقص نکرتی اوسکو نقل کیے یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جیسیکہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہی حاصل یہہ کہ کیونکہ حکم کیا تو نی ساتہہ داخل ہونی اوسکیکی بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو اوسنی اور بخل کیا ہو اور اوسکی سوال حساب مین گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونی بہشت کی سی منع کیا گیا ہو ؏ **وعن** سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہی اون چیزون سی کہ ڈرتی ہو تم اونسی مجہہ پر کہا سفیان نی پس پکڑی حضرت نی زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہہ اسکی شر سی بہت ڈرتا ہون تمہاری حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اوس سی سرزد ہوتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کیا اسکو **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جہوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتی ہین اوسی فرشتی یعنی محافظت کرنیوالی کوس بہر سبب بدبو اوس چیز کیسی کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جہوٹ بولا نقل کے یہہ ترمذی نی **وعن** سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بہت بڑی بات ہی از روی خیانت کی یہہ کہ بات کہی تو بہائی اپنی سی کہ وہ تجکو ساتہہ اوس بات کی سچا جاننی والا ہی اور تو اوس بات مین جہوٹ بولنی والا ہی یعنی جہوٹ بولنا تو بہر حال برا ہی اور اس صورت مین بدتر ہی نقل کی یہہ ابو داودنی **وعن** عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا مین ہونگی اوسکی دن قیمۃ کی دو زبانین آگ کی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** دو رویہ اوسکو کہتی ہین کہ وہ کسیکی سامنی ہو تو ایسی باتین کری کہ وہ جانی کہ یہہ میرا بڑا دوست ہی اور اوسکی پیچہی ایسی باتین کری کہ باعث

اوسکی ایذا کی ہون اور بعضون نی کہا کہ دو روبہ وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی یہہ ہر ایک پاس جا کر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کی پاس جا کر دوسریکو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی ؛ع وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان وفی اخری لہ ولا الفاحش البذی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش بکنی والا اور نہ زبان درازی کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ اور روایت بیہقی کی اور نہین ہوتا مومن فحش کہنی والا زبان درازی کرنیوالا یعنی اس روایت مین وصف کیا فاحش کو ساتھہ بدی کی یعنی نہین ہی مومن فحش کہنی والا بمبالغہ اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ؛ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعانا وفی روایۃ لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنیوالا اور عادت کرنیوالا اوسکی اور نہ چاہی اوسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت مین یہہ الفاظ آئی ہین نہین لائق مومن یعنی مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بجہنم وفی روایۃ ولا بالنار رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بد دعا کرو آپسمین ساتھہ لعنت خدا کی یعنی آپسمین ایک دوسریکو نکہی کہ تجہپر لعنت خدا کی اور نہ بد دعا کرو آپسمین ساتھہ غضب خدا کی اور نہ ساتھہ داخل ہونیکی دوزخمین یعنی نکہو کہ غضب خدا کا تجہپر اور دوزخ مین جاوی تو اور ایک روایت مین ہی اور نہ ساتھہ آگ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونہا ثم تہبط الی الارض فتغلق ابوابہا دونہا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک اہلا والا رجعت الی قائلہا رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑہتی ہی لعنت طرف آسمان کے پس بند کیی جاتی ہین دروازی آسمان کی آگی لعنت کی پہر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کی پس بند کیی جاتی ہین دروازی اوسکی نزدیک جہور لعنت کی پہر مایل ہوتی ہی دائین اور بائین یعنی پس وہ ہرسی پہر رو کیجاتی ہی پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پہرتی ہی طرف اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہنچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکی پہر پاتی ہی لعنت طرف کہنی والی اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اوسپر نہین ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکل جاوُن جب جگہہ نکلنی کی نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پہر پاتی ہی لعنت بہیجنی والی پر پس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکری اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کی تیقن نہین ؛ح وعن ابن عباس ان رجلا نازعتہ الریح رداءہ فلعنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنہا فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ ایک شخص کے اوڑا لی ہوانی چادر پس لعنت کی اوسنی ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ لعنت کر تو اوسکو یعنی کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق شان یہہ ہے کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اسپر

نقل کی یہ ترمذی نی اور ابو داود نی ف حلم کی گئی ہی ساتھہ حلیمی کی اور بہیجاہی اسکو واسطی حکمتون کی تنگ آنا اوسی اور بکروہ جاننا اوسکو
منافی ادب عبودیت اور استقامت کی ہی اور اسیطرح ہی ادب بیچ نزول حوادث زمانہ کی اور وارد ہونی احکام ارادیہ کی چاہیی کہ باطن
اور ظاہر مین ساتھہ دل اور زبان کی رضی و ساکت ہو اور اگر دلمین بحکم ضعف بشری کی تغیر راہ پاوی تو چاہیی کہ زبان کو نگاہ رکھی ح و
عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی
احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ پہنچاوی مجھکو کوئی میری
صحابیون مین سے کسی کیطرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات اور افعال بد اور خصلتون بد سے کہ فلانی نی ایسا کیا اور فلانی نی یون کہا اور فلانا ایسا
ہی اسلیے کہ مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ نکلون مین یعنی گہر سی طرف تمہارے اصحاب لیکن صاف سینہ ہون اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض و باکینہ نہون
نقل کی یہہ ابو داود نی ف اسمین تعلیم ہے امت کو کہ کسیکو نہ چاہیی کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کی بلکہ نزدیک سبکی کسیکی طرف سے برائی کہی باعث
عداوت و کینہ کی نہو شرح معنی اسکی یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کی یہ کہ نکلین دنیا سی اسحال مین کہ دل اونکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ع
وعن عائشۃ قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا تعنی قصیرۃ فقال لقد قلت
کلمۃ لو مزج بہا البحر لمزجتہ رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ عرض کیا مینی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ کفایت ہی تمکو صفیہ سی یعنی اونکی عیبون سے ایسا اور ایسا مراد رکہتی تہین عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ رض کوتاہ قد ہین عائشہ نی چاہا کہ باین
عیب اونکو حضرت کی سامنی ذکر کرین پس حضرت کو یہہ غیبت کرنا عائشہ رضی سی ناخوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تونی ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوی ساتھہ اسکی
دریا البتہ غالب آوی یہ کلمہ اوس دریا پر اور تغیر کردی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی جب دریا کو باوجود اس عظمت کے تغیر کردی اور غالب
آوی اسپر تو تیری اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اسقدر عیب کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہہ بہی غیبت ہی اور لفظ کذا و کذا
کنایہ ہی ذکر کرنی بعضی عیوب صفیہ کیسی اور کہا ایک شارح نی کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہے طرف بالشت کے یعنی ایک بالشت کی کمتا ہو بظاہر تکرار کذا کی تعدد نعت اوسکی کا
ہی پس شاید کہ اونہوں نی کہا ہو اپنی زبان سی کہ وہ ٹہنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھہ بالشت اپنی کی کہ وہ نہایت ٹہنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھہ جمع
کرنی کی درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم ح ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء
الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز مین یعنی
کسی امر مین اور کسی شی مین مگر کہ عیبناک کر دیتا ہی اوسکو اور نہین ہوتا حیا و نرمی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف کہا طیبی نی اسمین مبالغہ
ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اوسکو بہی عیبناک کردی یا زینت دیدی وعن خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی من ذنب قد تاب منہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
ولیس اسنادہ بمتصل لان خالدا لم یدرک معاذ بن جبل اور روایت ہی خالد بن معدان سے کہ اوسی نقل کی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کری اپنی بہائی مسلمان کو ساتھہ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہی اوس سی پہلی نہین مرتا وہ عار
دلانیوالا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اسکو مراد رکہتی تہی حضرت عار دلانا اوس گناہ سے کہ توبہ کر چکا ہی اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے
اور نہین سند اسکی متصل اسلیے کہ خالد نی نہین پایا معاذ بن جبل کو ف توبہ کر چکا ہی اور اگر توبہ نہین کی ہی اور اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش
کر سکتی ہین اوسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کی نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکہنی کے اوس سے اور یہ تفسیر یعنی قول یعنی من ذنب الخ منقول ہی

امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت مین آیا ہی اگرچہ ترمذی نی کلام کیا لیکن کہا عراقی نی کر روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نی ساتھہ اسناد جید کے ح ع

وعن واثلة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تظهر الشماتة لاخيك فيرحمه الله ويبتليك رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی واثلہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطی مسلمان بھائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان پر آ پڑے بلا دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب سختی کی کہ رکہتا ہی اوس سے پس اگر خوش ہو ویگا تو رحم کریگا خدا تعالی اوسپر اور مبتلا کریگا تجکو ساتھہ اوسکی نقل کیے یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم ما احب اني حكيت احدا وان لي كذا وكذا رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مین نہین دوست رکہتا یہ کہ نقل کرون کسیکی حال آنکہ ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاؤن مین کتنا ہی مال دنیا سی بسبب اس نقل کرنے کی نقل کیے یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو ف حرام ہی نقل کرنی کسیکی خواہ قولی ہو یا فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ مین ع وعن جندب قال جاء اعرابي فاناخ راحلته ثم دخل المسجد فصلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما سلم اتى راحلته فاطلقها ثم ركب ثم نادى اللهم ارحمني ومحمدا ولا تشرك في رحمتنا احدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقولون هو اضل ام بعيره الم تسمعوا الى ما قال قالوا بلى رواه ابو داود اور روایت ہی جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹہایا اوسنی اونٹ اپنی کو پہر باندہ دیا پانو اوسکا رسی سی پہر داخل ہوا مسجد مین پس نماز پڑہی پیچہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ سلام پہیرا اس اعرابی نی آیا اپنی اونٹ کی پاس اور کہولا اوسکو پہر سوار ہوا پہر پکارا یا الہی رحم کر مجہہ پر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہمارے رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم اور کہتی ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اسکا کیا نہین سنا تمنی اور کان نہین رکہا تمنی طرف اوس کلام کی کہ اسنی کہا کہا صحابہ نے کہ ہان سنا ہمنی نقل کیے یہہ ابو داود نی ف یعنی اسنی جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسپر حضرت خفا ہوئی پس دعا مین تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہمارے لیے ہو اوروں کی لیے نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے ح

وذكر حديث ابي هريرة كفى بالمرء كذبا في باب الاعتصام في الفصل الاول اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی سرا اسکا ہی کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کی فصل پہلی مین

الفصل الثالث فصل تیسری عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى واهتز له العرش رواه البيهقي في شعب الايمان روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو ای سردار وغیر ذلک غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنیوالی پر اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اوسکی عرش نقل کیے یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہے واقع ہونی امر عظیم سی اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کی رضی ہونا ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ ہو موجب کفر اسلیے کہ قریب ہے یہ کہ پہنچی طرف حلال جانی حرام کی پس تعریف کرنی اکثر علما بی عمل اور شاعرون اور قاریون ریاکار کی داخل ہی اسمین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلا عظیم سے جہی ہے کہ پرہیز کری اونکے صحبت سے ح ع

وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطبع المؤمن على الخلال كلها الا الخيانة والكذب رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان عن سعد بن ابي وقاص اور روایت ہی ابو امامہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا جاتا ہی مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کی سوا خیانت و جہوٹ کی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی مومن کامل مین یہہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق و امانت پر کہ مقتضای تصدیق و ایمان کی ہین یا مراد مبالغہ ہی بیچ نفی ان دونون صفتون کی مومن سی کہ حامل بار امانت ایمان کا ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دو صفتون سی ہی یعنی نہ چاہیی کہ مسلمان متصف ہون ساتہہ ان صفتون کی ترجمہ **وعن** صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی صفوان بن سلیم سی یہہ کہ کہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آیا ہوتا ہی مومن نامرد فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی آنحضرت کی کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی حضرت کی کیا ہوتا ہی مومن بہت جہوٹا فرمایا کہ نہین نقل کی یہہ مالک نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی ف یعنی مومن جہوٹا نہین ہوتا اسلیی کہ صدق اور حقانیت ایمان کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر مین باطل و ناحق ہی اور یہہ ہی محمول ہی اوپر تاویلات سابقہ کی اور بیچ لانی کذاب کی کہ صیغہ مبالغہ کا ہی ایماء ہی اسپر کہ اگر کبہی بحکم بشریت کی بیچ بعضی جگہہ کی کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سی ہو جہوٹ واقع ہو جای تو بعید نہین اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہی اہل مدینہ سی اور نہایت صالح تہی کہتی ہین کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہین رکہا اور وقت مرگ کے بیٹہی ہوئی جان دی اور اونکی پیشانی مین کثرت سجود سی سوراخ ہو گیا تہا اور نہایت قانع تہی کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہین کرتی تہی اور اور مناقب اونکی بہت سی ہین ترجمہ **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِيْ مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہی بیچ صورت ایک شخص کی یعنی کبہی کبہی پس آتا ہی ایک قوم پر اور خبر دیتا ہی اونکو ایک خبر جہوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص اونمین سی سنا مینی ایک شخص سے کہ پہچانتا ہون مین چہرہ اوسکا یعنی اگر دیکہون تو پہچان لون اور نہین جانتا مین نام اوسکا نقل کرتا تہا یہہ خبر نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد خبر سی یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا مطلق خبر جہوٹی اور مقصود حدیث سی تنبیہ ہی اسپر کہ احتیاط و تحری کری سنی حدیث مین کہ معلوم کری صحیح و غیر صحیح ہونا اوسکا اور جو کچہہ کہ سنی اور جس سی سنی نقل نکری بغیر دریافت صدق و سکیکی اور یہہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کی نہین نقل کی گئی لیکن چونکہ یہہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اسپر بغیر سنی کی حضرت سی ممکن نہین حکم مرفوع مین ہی ترجمہ **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہی عمران بن حطان سی کہا عمران نی کہ آیا مین ابوذر کی پاس پس پایا مینی اونکو مسجد مین گوٹ ماری ہوئی ایک کملی سیاہ سی تنہا بیٹہی ہوئی پس کہا مینی ای ابوذر کیا ہی یہہ تنہائی یعنی کیون نہین صحابہ کی ساتہہ بیٹہتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہا بیٹہنا بہتر ہی بیٹہنی سی ساتہہ ہمنشین بد کی اور بیٹہنا ساتہہ ہمنشین نیک کی بہتر ہی تنہا بیٹہنی سے اور سکہلانا خیر کا بہتر ہے چپ رہنی سی اور چپ رہنا بہتر ہی سکہانی برائی کی سی یعنی اور معین سکوت پر گوشہ

نشینی وتنہائی ہی **ف** تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اوس وقت مین یاران خالص سے کہ اعتماد اونکی نیکی ورصلاح اور اونکی نیکی ہو حاضر نہین تنہا بیٹھا ہون مین اور جب ہو تی ہین تو بیٹھا ہی ہون ۱۲ح **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کی فضل ہے ساٹھہ برس کے عبادت سی **ف** لفظ مقام ساتھہ زبر میم کی اور ساتھہ پیش میم کی بہی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھہ خاموشی کی یعنی مداومت سکوت اوسکی شرسی فضل ہی اوس عبادت ساٹھہ برس کے سی کہ ساتھہ کثرت کلام کی اور نہ استقامت دین کے ہو اور طیبی نے مقام کی معنی کہی ہین مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کی الخ اور فضل ہونیکی دلیل یہہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سے آفتین ہین سلامت رہتا ہی اوسنی بسبب چپ رہنے کی جیسیکہ وارد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکرالملا علی اور حضرت شیخ رح نی یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ نزدیک خدا کی بسبب خاموشی کی افضل وزیادہ تر ہوتا ہی ساٹھہ برس کے عبادت سی ایسی کہ جو سکوت کہ اوسمین جولانی کری فکر بیچ معارف وحقایق الٰہیہ ورکونیہ کی یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دربار ذکر خفی کی اور متنور ہو ساتھہ نور ذات وصفات الٰہی کی اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہے طاعت وعبادات جوارح یعنی اعضاسی کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کی کری اور دل ساتھہ یاد خدا کی جمع نہو اگرچہ ساٹھا ہو ۱۲ **وعن** اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِىْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِىْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِى السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِى الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِىْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِىْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِىْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِىْ قَالَ لَا تَخَفْ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِىْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِكَ

اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا ابوذر نی داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابوذر نی یا راوی ابوذر نی حدیث دراز یعنی حدیث دراز ذکر کی کہ یہان مذکور نہین یہان تک کہا ابوذر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھہ تقوی اللہ کی ایسی کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینی والا ہی واسطی سب کامون تیرے کی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا مینی زیادہ کرو مجکو یعنی اور نصیحت فرمایئی فرمایا لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا ایسی کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا کہ وہ تلاوت قران ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنیکا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرین گی تجکو ساتھہ خیر ورحمت کی بلکہ اللہ تعالی ہی چنانچہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی تیری لیی زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفۃ اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مینی زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساتھہ تفکر اور تذکر نعمتون الٰہی کی اسواسطی کہ خاموشی سبب ہانکنی کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سی دراتا ہی اور چاہ بلا مین ڈالتا ہی اور مددکرنیوالی ہی تیری لیی اوپر کار دین کی کہ سلامت رکہتی ہی آفات زبان سی اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب ذکر خفی کی کہا مینی زیادہ فرمائی مجکو فرمایا بچا رہ بہت ہنسنی سی ایسی کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب وارد ہونی ظلمت غفلت اور قساوت کی اور بجہنی نور علم ومعرفت کی کہ حیات دل اسمین ہے اور کہو دیتا ہی موہنہ کی نور کو کہ عبادت ہی ظاہر ہونی علامت عبادت سے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو موہنہ بی نور ہو جاتا ہی ایسی کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھہ حیات حسی اور معنوی کی ہی کہا مینی زیادہ فرمائی مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا مینی زیادہ فرمایئی مجکو فرمایا نہ در

بیچ اونکی اوردین خدا کی اور تائید و تقویت اونکی ملامت ملامت کرنیوالے کی ملامت زیادہ فرمائے مجکو فرمایا بازرکہی تجکو لوگون کی عیبون سے وہ چیز کہ جانا ہے
تو نفس اپنی سی **ف** ذکر خدا کا تمام افعال خیر کو بہ نیت تقرب الہ اللہ کی کرین داخل ذکر کی ہین اگر اس معنی پر حمل کرین تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوۃ کی واسطے
تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ کر یہہ مراد کہین گے تو قبیلہ ذکر خزینہ سے بعد کل کی بسبب زیادتی فضیلت شرف
کی اور نہ ڈر اسمین قطع تعلق کا ہی خلق سی بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنیکی طرف مذمت لوگون کے اور تعریف اونکی فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل
الیہ تبتیلا او نفس اپنی سی یعنی نفس عیوب نفس اپنی سی یعنی امر بالمعروف اور نہی منکر کر لیکن عیب جوئی او غیبت اونکی نکرا اور اپنی تئین دلمین
سب سے خوار و ناقص جان ؎ غافلند این خلق از خود بیخبر ۞ لاجرم گویند عیب یکدگر ۞ روایت کیا ہی دیلمی نی انس سی طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب
الناس **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا اباذر الا ادلک علی خصلتین ہما اخف علی الظہر واثقل فی المیزان
قال قلت بلی قال طول الصمت وحسن الخلق والذی نفسی بیدہ ما عمل الخلائق بمثلہما اور روایت ہی انس سے کہ اوسنی نقل کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ای ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی انیت مکلف پر اور ہین اوسکی پر یا پشت زبان پر اور
بہت بہاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نی کہ کہا مینی ہان فرمائی فرمایا دراز ی چپ رہنی کی یعنی ساتہہ تفکر کی اور خوش خلقی قسم ہی اوس ذات پاک
کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین عمل کیا خلق نی مانند ان دو خصلتون کی یعنی کوئی کام بہتر ان دو کاموں سے نہین **ف** سبکی آسانی ان دونو
صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنی مین محنت و مشقت نہین حاصل ہوئی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب دینے مین مشقت ظاہر باطن کے ہی اور اسیکی
خوش خلقی مین ہے قیاس کر کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہے بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ اسمین محنت و مشقت ہی اسمین بنم
وعن عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وہو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین وصدیقین
کلا ورب الکعبۃ فاعتق ابو بکر یومئذ بعض رقیقہ ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا اعود روی البیہقی الاحادیث
الخمسۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سی کہا عائشہ نی کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رض پر اسحالمین کہ وہ لعنت کہتی
تہی بعضی غلام اپنی کو پس التفات کی حضرت نی طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکہا ہی تونی لعنت کرنیوالون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان
دونون صفتون کی ہون مقصود یہہ ہے کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتین جیسا کہ یہہ حدیث گذری لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا ہرگز نہین جمع
ہوتین یہہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کے کی پس آزاد کیا ابو بکر رض نی اوسدن بعضی غلام اپنے کو یعنی کفارہ مین اوس تقصیر کے پہر آئے ابو بکر یعنی عذر کرنی
نبی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پہر کبہی نکرونگا مین ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین پانچون حدیثین کہ
حدیث عمران بن حطان سے اس حدیث تک ہوئی ہین **وعن** اسلم قال ان عمر دخل یوما علی ابی بکر الصدیق وہو یجبذ لسانہ
فقال عمر مہ غفر اللہ لک فقال لہ ابو بکر ان ہذا اوردنی الموارد رواہ مالک اور روایت ہی اسلم سی کہ کہا تحقیق حضرت عمر داخل ہوئے ایک دن
ابو بکر صدیق کی پاس اسحال مین کہ ابو بکر کہینچتی تہی زبان اپنی یعنی گویا اسکا ارادہ اوسکا جانتے تہی مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تہا اوسپر پس کہا حضرت عمر نی
ذکر و بخشی اللہ تمکو پس کہا واسطے اونکی ابو بکر نی کہ تحقیق اس زبان نی ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون مین نقل کی یہہ مالک نی **وعن** عبادۃ بن الصامت
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم
وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم اور روایت ہے عبادہ بن صامت
سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ متکفل و ضامن ہو واسطی میرے چہہ چیزون کے واسطی منفعت نفسون اپنی سے کی ضامن ہونگا مین واسطی

تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہونے بہشت کا ساتھہ اچھی لوگوں کے سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاریسی بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنی اوس چیز کیسی کہ نہین جائز ہی دیکھنا اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کی اور بند رکھو اپنی ہاتھہ یعنی مارنیسی اور پکڑنی اوس چیز کی سی کہ حرام و مکروہ ہی یا یہہ معنی ہین کہ باز رکھو اپنی نفسون کو ظلم سی **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبدالرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھے جاوین یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتی ہین مجلسون مین ساتھہ چغلی کی یعنی بنظر فساد کی جیسیکہ بیان کیا اوسکو کہ جدائی ڈالتی ہین درمیان دوستون کے چاہتی ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاکت و رفساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک و منزہ ہین گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتی ہین اونکو ساتھہ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے ہین نقل کین یہہ دونو حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یاد کیا جاوے اللہ یعنی بسبب تعلق اور خصوصیت کے ساتھہ اللہ تعالی کی ایسی مرتبہ کو پہنچی ہین کہ آثار و انوار اوسکی و پر احوال و اطوار اونکی ایسی ہویدا ہین کہ جب آنکھہ اونکی جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی یاد آتا ہی بسبب ظہور علامت عبادت کے اوپر مونہہ اونکی کی اور بعضون نے کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہی جیسیکہ کہا ہی علماء نے کہ نظر کرنی عالم کی مونہہ پر عبادت ہے اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنی کی صالح کی مونہہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دلکو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی النظر الی وجہ علی عبادۃ اور یہہ حدیث تصدیق کرتی ہی معنی اول کو بھی آیا ہی کہ حضرت علی رضہ گھر سی نکلتی تھی اور لوگون کے نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتی لا الہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمہ توحید کا ۞ ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھی دونو روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار نکرو اور قضا کرو بدلی اوسکی ایکدن اور اور یعنی یہہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اوسکی لیکن باوجود اسکی ہی اسیطرح رہو اور افطار نکرو اوسکو اور روزہ اوسکی بدلے رکھو احتیاطاً اور کہا اون دونون نے کسواسطے یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تمنے فلانے شخص کی **ف** یعنی اور غیبت توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکھا ہی علماء نے کہ یہہ حدیث بر سبیل تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہی والا حقیقت مین غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال و ثواب کو کھو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت مفسد روزہ کے ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہے احتیاط و تقوا اسمین ہے کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کی کرنی چاہیی بلکہ کہا ہی علماء نے کہ اگر ملنسی یا سخن لایعنی کہی اوس وقت کہی تو وضو کرنا مستحب ہے واسطی ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہی اوس سے اور روزہ دار کو چاہیی کہ غیبت سی احتراز کری ۞ ح **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی سعید اور جابر سی کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے غیبت کرنی سخت تر ہے زنا کرنے سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کسواسطے غیبت اشد ہے زنا سے فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پس اللہ تعالی قبول کرتا ہے توبہ اوسکی اور ایک روایت مین یون ہے پس توبہ کرتا ہے پس بخشتا ہے اللہ واسطے اوسکی یعنی اسلیے کہ حق اللہ کا ہے اور تحقیق غیبت والیکو نہین بخشش کیجاتی یہان تک کہ بخشے اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہے یعنی اسلیے کہ یہہ اوسکا حق ہے اور بیچ روایت انس کی آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ زنا کرنیوالا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنیوالا نہین واسطے اوسکی توبہ نقل کین بیہقی نے یہہ تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** نہین واسطے اوسکی توبہ یعنی غالبًا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہے اور کانپتا ہے پس توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنیوالا سہل جانتا ہے اگرچہ اللہ تعالی کی نزدیک بڑی گناہ کی چیز ہے اسلیے کہ بلا جب عام ہوتی ہے تو اوسکی برائی دل سے نکلجاتی ہے یا نزدیک ہے کہ غیبت کرنیوالا غیبت کو حقیر و حلال جانے اور ورطہ کفر مین جا پڑے یا یہہ معنے ہین کہ نہین اوسکے لیے توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہے صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکی کی جسکی غیبت کی ہے جیسیکہ اوپر کی روایت مین گذرا ۱۲ ع ح

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ ضُعْفٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کفارہ غیبت کا یہہ ہے کہ بخشش چاہے تو واسطے اوس شخص کے کہ غیبت کی ہے تو نے اوسکی کہے تو یا الہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین کہ نام اوسکی کتاب کا ہے اور کہا کہ اسکی اسناد مین ضعف ہے **ف** بخش ہمکو یعنی اگر ہون یہہ جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ بخشش چاہنا اوس صورۃ مین ہے کہ نہ پہنچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے اور جبکہ پہنچ جاوے اوسکو تو ضرور ہے بخشوانا اوس سے اسطرح کہ خبر دے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے ساتھہ اوس چیز کی کہ کہا ہے اوسکو اور بخشوا دے اوسکو اوس سے پس اگر متعذر ہو یہہ تو ارادہ رکھے اوس سے کہ جب ہوسکیگا بخشوا لیگا اوسے پس جبکہ بخشوا لیگا اوس سے ساقط ہوجاویگا اوسے جو کچھہ کہ اوسکا حق تہا اوسپر اور اگر عاجز ہو اس سبب سے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلا تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اوسکی فضل و کرم سے امیدوار ہے کہ راضی کردے اوسکی دشمن کو کہا فقیہہ ابو اللیث نے کلام کیا ہے لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنیوالیکی کہ آیا جائز ہے بغیر بخشوانیکی اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہے یا نہین کہا بعضی عالمون نے کہ جائز ہے اور یہہ ہمارے نزدیک دو طرح ہے ایک تو یہہ کہ اگر یہہ غیبت پہنچی ہو اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے تو توبہ اوسکی یہہ ہے کہ بخشوا دے اوسے اور اگر نہ پہنچی غیبت تو بخشش چاہے اللہ سے اور دل مین یہہ رکھے کہ پہر ایسی حرکت نہین کریگا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہین اسلیے کہ فضائل اعمال مین کفایت کرتی ہے حدیث ضعیف ہے اور جامع صغیر مین ایک روایت انس سے مقوی اسکی ہے آئی ہے کہ الفاظ اوسکی یہہ ہین کفارۃ من الغیبۃ ان تستغفر لہ ۱۲ ع

باب الوعد باب ہے بیچ بیان وعدہ کی **ف** استعمال وعد کا خیر اور شر مین ہوتا ہے اگر مذکور ہون خیر اور شر کہا جاتا ہے وعدتہ خیرا و وعدتہ شرا اور اگر نہ مذکور ہون تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہے خیر مین اور وعید و ایعاد شر مین ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثَا لِي حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے جابر سے کہ کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی پاس مال جانب علاء بن حضرمی کی کہ عامل تہے حضرت کی بحرین پر پس کہا ابوبکر رضی نے جس کسیکا ہو حضرت پر دین یا ہو حضرت کی طرف وعدہ یعنے آنحضرت نے کسی سے کچھہ دینے کا وعدہ کیا ہو پس چاہیے کہ آوے ہمارے پاس کہا جابر نے پس کہا مینے وعدہ کیا مجہسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دینے کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی تین بار

دونوں ہاتہہ بہرکر پس کہولی جابر نی دونوں ہاتہہ اپنی تین بار یعنی واسطی دکہانی صورت عطا کی کہ آنحضرت نی اس سے وعدہ کیا تہا کہا جابر نی پس دی لیب
پہر کر مجکو ابوبکر صدیق نی ایکبار پس گنا میں نی او سچیز کو کہ تہی لپ مین سو پایا میں نی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نی کہ لو دو مثل اسکی یعنی ہزار تاکہ کم زیادہ نہو نقل کیا
بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکا خلیفہ کی لیی اور برابر ہی اسمین وارث وغیرہ
اور اسمین اشارہ ہی اسپر ہی کہ وعدہ ملحق ہی ساتہہ دین کے جیسیکہ آیا ہی آنحضرت سے العدۃ دین رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی وابن مسعود مرفوع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** اَبِی جُحَیفَۃَ قَالَ رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَبیَضَ قَد شَابَ وَکَانَ الحَسَنُ بنُ عَلِیٍّ یُشبِہُہٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَۃَ عَشَرَ قَلُوصًا فَذَھَبنَا نَقبِضُھَا فَاَتَانَا مَوتُہٗ فَلَم یُعطُونَا شَیئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوبَکرٍ قَالَ مَن کَانَت لَہٗ عِندَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عِدَۃٌ فَلیَجِیٔ فَقُمتُ اِلَیہِ فَاَخبَرتُہٗ فَاَمَرَ لَنَا بِھَا رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ

روایت ہی ابو جحیفہ سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسپیدی بتحقیق ظاہر ہوا تہا بڑہاپا اور تہی حسن بن علی مشابہ
حضرت کی یعنی نصف اعلی مین یہہ بات کہی واسطی اثبات صحبت اپنی کی حضرت سے اسلیکہ یہہ صغیر سن تہی صحابہ مین اور وقت رحلت کی صغیر تہی پس کہتی ہین
ابو جحیفہ کہ دیکہا مینی آنحضرت کو باین صفت اور حکم فرمایا واسطی جماعت ہماری کی ساتہہ تیرا ان اونٹنیون جوان کے پس گئی ہم تاقبض کرین اون اونٹنیون کو پس آئی
ہماری پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچہہ پس جب کہڑی ہوئی ابوبکر یعنی خطبہ کے لیی یا خلیفہ ہوئی کہا جو کوئی کہ ہو اوسکی لیی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی وعدہ یعنی کچہہ دینی کا پس چاہیی کہ آوی پس کہڑا ہوا مین اور گیا طرف ابوبکر کی پس خبردی مینی یعنی اوسکی کہ حضرت نی وعدہ کیا تہا تیرا ان اونٹنیون
کی دینی کا پس فرمایا ابوبکر نی واسطی ہمارے ساتہہ دینی اون اونٹنیون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عَبدِ اللّٰہِ بنِ اَبِی الحَمسَاءِ قَالَ بَایَعتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَبلَ اَن یُبعَثَ بِبَیعٍ وَبَقِیَت لَہٗ بَقِیَّۃٌ فَوَعَدتُّہٗ اَن اٰتِیَہٗ بِھَا فِی مَکَانِہٖ فَنَسِیتُ فَذَکَرتُ بَعدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا ھُوَ فِی مَکَانِہٖ فَقَالَ لَقَد شَقَقتَ عَلَیَّ اَنَا ھٰھُنَا مُنذُ ثَلٰثٍ اَنتَظِرُکَ رَوَاہُ اَبُودَاؤدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الحمسا سی کہ کہا خرید مینی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی کچہہ پہلی نبی ہونیسی اور باقی رہا واسطی حضرت کی مجہہ پر کچہہ مول پس وعدہ کیا مینی حضرت سے یہہ کہ لاونگا مین اوسکی یعنی بقیہ مول کو بیچ جگہہ اونکی کہ جہان
آپ بیٹہی تہی یا بیچ جگہہ بیع کی پس بہول گیا مین وہ وعدہ پس یاد کیا مینی بعد تین دن کی یعنی اور لی گیا مین وہ مول نزدیک آنحضرت کی اوسی جگہہ پس ناگہان
دیکہا مینی کہ آنحضرت وہین بیٹہی ہین پس فرمایا کہ بتحقیق مشقت مین ڈالا تونی مجکو مین اسی جگہہ ہون منتظر تیرا تین روز سی نقل کی یہہ ابوداود نی
ف لفظ حمسا مشکوۃ کی نسخون مین ساتہہ تقدیم حا مہملہ مفتوحہ کی سین ساکنہ پر واقع ہوا ہی اور اسیطرح مصابیح کی نسخون مین ہے اور لکہا ہی علما
نے کہ یہہ سہو وخطا ہی مصابیح والی سی اور اوسکی تقلید مشکوۃ والی نی کی درصواب الحمسا ساتہہ تقدیم میم کی سین پر ہے جیسا کہ اسماء الرجال کی
کتابون مین مذکور ہی اور انتظار کرنا حضرت کا واسطی پورا کرنی وعدہ کی تہا نہ واسطی لینی مول مذکور کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو پورا کرنی وعدی
کے اور وعدی کی پورا کرنی کا حکم سب دینون مین رہا ہی اور سب رسول محافظت اوسکی کرتی رہی ہین چنانچہ اللہ نے بطریق تعریف کی فرمایا
وابراہیم الذی وفی آخر ع **وعن** زَیدِ بنِ اَرقَمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاہُ وَمِن نِیَّتِہٖ اَن یَفِیَ لَہٗ فَلَم یَفِ وَلَم یَجِیٔ لِلمِیعَادِ فَلَا اِثمَ عَلَیہِ رَوَاہُ اَبُودَاؤدَ وَالتِّرمِذِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ نقل کے
اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کری آدمی اپنی بہائی سی اور نیت مین ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیی اور نہ پورا کیا بعذر
بسبب کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی
رکہتا ہو اگرچہ وفا نکری گنہگار نہین ہوتا اور یہہ بہی اس سے سمجہا گیا کہ جسنی وعدہ کیا اور نیت مین یہہ ہی کہ نہین وفا کرنیکا اوسکو تو گنہگار

ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا اسلیے کہ یہہ خلاق منافقین سے ہی اور بعضون نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کی حرام ہی اور مراد حدیث مین یہی ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کری کسی سی ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کری اوسکو اور وفا ر وعدہ واجب ہی یا مستحب اسمین اختلاف ہی جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہے اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہے اور عمر بن عبد العزیز بہی اونہین مین سے ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کی ساتہہ انشاء اللہ کہہ لیتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بہی آیا ہی کہ فرمائی تہی لفظ عسی ؛ ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ دَعَتْنِيْ أُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيْهِ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن جابر سی کہ کہا بلایا مجکو میری مان نی ایکدن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی ہمارے گہر مین پس کہا میری مان نی آگی ہو آ دونگی تجکو پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ارادہ کیا تہا تونی دینی کا اوسکو کہا ارادہ کیا تہا مینی یہہ کہ دونگی اوسکو ایک کہجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو کچہہ لکہا جاتا تجپر ایک جہوٹ نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کیا ارادہ کیا تہا الخ آنحضرت سمجہی کی کہنا اوسکا لڑکیکو کلام مذکور واسطی پاس خاطر اوسکی ہی جیسیکہ بچون کی آگی وقت ہنسی مسخر کرتی مین اور جہوٹ بولتی ہین اور ڈراتی ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کی اس عورت سی پوچہا ؛ ح

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا إِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِيْ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص وعدہ کری کسی سی پس نہ آیا ایک دونین سی نماز کی وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تہا تاکہ نماز پڑہی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ رزین نے **ف** صورت اسکی یہہ ہے کہ دو شخصون نی آپسمین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانی وقت ہم دونو آوین گی اور جمع ہونگی پہر ایک ان دونون مین سے پہلی وہان گیا اور منتظر دوسری کا بیٹہا رہا تا آنی وقت نماز کی اور وہ دوسرا اوسوقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ اگر منتظر اوسکا بیٹہا تہا بعد اسکے انتظار نکری اور نماز کی لیے اوٹہہ چلا جاوی تو خلاف وعدہ اوسنی نکیا اور گنہگار نہین ہونیکا اسلیے کہ جانا نماز کی لیے ضروریات دین سی ہے اور اگر پہلی آنی وقت نماز کی بلا ضرورۃ اوٹہہ کر چلا جاوی برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کہانی اور پینی اور بول و براز اور مانند انکی پیش آ جاوی اوسکی لیے بہی جانا جائز ہی ؛ ح

بَابُ الْمِزَاحِ

باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کی **ف** لفظ مزاح ساتہہ زیر میم کی مصدر ہی بمعنی خوش طبعی کرنیکی اور ساتہہ پیش میم کی اسم ہی بمعنی مطایبہ یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتی ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کی ہو اور اگر ساتہہ ایذا کی ہو تو اوسکو سخریہ کہتی ہین اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہے کہ جسمین افراط اور مداومت کری اوسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہی ہنسی اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سے اور فکر سی مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اوسکی ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم رہی ان امور سی پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت ہی کرتی تہی واسطی مصلحت خوش کرنی نفس مخاطب کی اور موانست کی اور یہہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہی کہ یہہ قول مخالف اس حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سی کہ کہا ما رایت احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اسکا یہہ ہے کہ حضرت کی برابر اور کوئی اپنی نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہہ مخصصات حضرت کی ہوا اور اورونکو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہے کہ صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتی ہین ہم سی فرمایا کہ مین نہین کہتا

مگر حق پس حاصل یہہ ہے کہ سوا آنحضرت کی اور لوگ داخل ہین نہی مین مگر جبکہ قدرت رکہتا ہو مستقیم رہنی کی اوسکی حد پر اور نہ منحرف ہونیکی راہ اوسکی طبع

الفصل الاول فصل پہلی عن انس قال ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخالطنا حتی یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر کان لہ نغیر یلعب بہ فمات متفق علیہ روایت ہی انس سے کہا اونہی کہ تحقیق تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اختلاط و خوش طبعی کرتی ہمسے یہان تک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کے واسطی بہائی چہوٹی میرکی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی لیی نغیر کہیلتا تہا ساتہ اوسکی پس مرگیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف انس کا یہہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی مان شریک اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور کا نام تہا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضون نی کہا کہ مثل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضون نے کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتی ہین پس وہ جانور لعل ہوگا یا مانند اوسکی وسکو انکی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تہی جیسیکہ چہوٹی آتی ہین ناگہان وہ جانور مرگیا پہر وہ حضرت کی پاس حاضر ہوا تو فرمائی ازراہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہہ کنیت اوسکی مقرر کی واسطی موافقت سجع نغیر کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکون کو کہیلنا جانوروسی اگر عذاب نکرین اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہین ہے جہوٹ مین بلکہ بطریق تفاول کی ہی ع

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہین ہمسی فرمایا تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی سچ اور نہین ہر ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطی نہ معصوم ہونی تمہارکی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ منشا صحابہ کی سوال کا یہہ تہا کہ آنحضرت نی منع کیا تہا انکو مزاح سی جیسیکہ اوپر گذرا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مگر سچ یعنی مین مزاح کرتی ہین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کی ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کی معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کی ہی یہی کہ اگر متضمن جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی مداومت اوسپر نکرنی چاہیی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سی تہا جیسیکہ اس حدیث سی معلوم ہوا ۶ وعن انس ان رجلا استحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی حاملک علی ولد ناقۃ فقال ما اصنع بولد الناقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہل تلد الابل الا النوق رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نی سواری طلب کے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا مین بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابوداود نی ف وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سی چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کی نہین ہوتا اور حضرت کی یہہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نی کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد ازان تنبیہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام کی ہی سننی والی کو کہ تامل کری اسمین اور نہ سبقت کری اوسکی رد پر مگر بعد غور کرنیکی ۶ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ذا الاذنین رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اونکو ای دو کانون والی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی ف اسمین خوش طبعی بہی ہے اور تعریف بہی ہی انس کے ذکا اور فہم اور خوبی اونکی کی ۶ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لامراۃ عجوز انہ لا تدخل الجنۃ عجوز فقالت وما لہن وکانت تقرء القرآن فقال لہا اما تقرئین القرآن انا انشاناہن انشاء فجعلناہن ابکارا رواہ رزین وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہی انس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی جب اوسنی التماس دعا کی کی آنحضرت سی ساتہ دخل

ہوئی بہشت کی یہہ کہ داخل ہوگی بہشت مین بڑہیا یعنی پس کہا بڑہیانی از راہ تحیر وحسرت کے کیا ہی واسطی اونکی کہ نہ داخل ہونگی بہشت مین اور تہی وہ
عورت پڑہی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطی وسکی کیا نہین پڑہا تونی قران مین کہ تحقیق ہم پیدا کرینگی بہشت کی عورتون کو پیدا کرنا پس کرینگے
ہم اونکو کواریان یعنی بڑہیون کو بہی باکرہ اوٹہاوینگی اور بہشت مین لیجاوینگے پس درست ہوا یہہ کہنا کہ بڑہیان بصفت بڑہاپی کی بہشت مین
نہین داخل ہونگی نقل کے یہہ زرین لے یعنی یہ الفاظ کہ مشکوۃ مین مذکور ہین اور شرح السنۃ مین کہ بغوی کی کتاب ہے ساتہہ لفظ مصابیح کی ہی **ف**
مصابیح مین یون ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشت مین نہین داخل ہونگی بڑہیان پس مونہہ پہیر اور گئی وہ عورت اصحاب مین کہ روتی تہی پس فرمایا
آنحضرت نی کہ خبر دو اوسکو کہ نہین داخل ہونگی بہشت مین درحالیکہ بصفت بڑہاپی کی ہونگی اسلیئی اللہ تعالی نی فرمایا ہی انا انشاناہن انشاءً
فجعلناہن ابکارا ح **وعنه** اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ
مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ایک شخص باہر کا رہنی والا تہا نام اوکا
زاہر بن حرام اور تہا وہ تحفہ لاتا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر سے ایسی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند ساگ و لکڑیون اور پہولون وغیرہ کی اور
سامان سفر کا درست کردیتی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنی کا یعنی مدینہ سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکے
حق مین کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہماری لیی باہر کی چیزین اور ہم گماشتہ ہین وسکی شہر کی دیتی ہین اوسکو چیزین شہر کی اور تہی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکہتی اوسکو اور تہا زاہر بدشکل پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنی بازار مین اور وہ بیچتا تہا اسباب اپنا پس کولی
بہری آنحضرت نی اوسکی پیچہی سی اصحاب مین کہ وہ نہین دیکہتا تہا آنحضرت کو یعنی پیچہی سی مونہہ کرد و تو نا ہتہ وسکی بغلون کی نیچی سی نکالکر اوسکی آنکہون
پر ہاتہہ رکہدئی تا نہ پہچانی پس کہا زاہر نی چہوڑ مجکو کون ہی یہہ پس کن انکہیون سے دیکہا زاہر نی پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس وہ کیا نہین
قصور کرتا تہا اپنی پیٹہہ کی لگانی مین ساتہہ سینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطی حاصل کرنی برکت کے اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمانی تہی کون شخص خریدی غلام کو پس کہا یا رسول اللہ سوقت قسم ہے خدا کی پاوگی مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن نزدیک خدا کی نہین تو ناکارہ نقل کے
یہہ شرح السنۃ مین **ف** غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلیئی وہ غلام اللہ کا تہا اور وجہ استفہام کی خریدنی سی کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت مین کبہی اوپر مقابلہ
شی کی اور کبہی اوپر استدلال کے یہہ ہے کہ حضرت نی ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کے اکرام کو یعنی اوسپر اکرام کری یا کون بدلا اوسکو مجہکو لادی میرے پاس
مثل اسکی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو قبیلہ تجرید سی پس معنے یہہ ہونگی کہ کون شخص لے اس عبد کو **ع** **وعن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ اِنَّمَا قَالَ
اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک مین اس
حال مین کہ حضرت تہی بیچ خیمہ چمڑے کی پس سلام علیک کے مینی پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آؤ پس کہا مینی بطریق مزاح کی آیا تمام بدن میرا آوی یا تمام
بدن اپنی کو درلاؤن مین یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے آوی تمام بدن تیرا پا درلا اپنی تمام بدن کو پس داخل ہوا مین اندر خیمہ کے کہا عثمان بن ابی العاتکہ

نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سوار اسکی نہیں کہا عوف نے ورلاونین تمام بدن آنیکو واسطی چہوٹی ہونی قبہ کی نقل کے یہہ ابوداود نی **ف** اسی معلوم ہوا کبہی صحابہ بہی مزاح کرتی تہی حضرت سے مقام بے تکلفی مین شرع **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ اَبُوْ بَكْرٍ اَيَّامًا ثُمَّ اسْتَاْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا اذن آنیکا چاہا ابوبکر رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئی گہر مین ابوبکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ مارین اونکو اور کہا نہ دیکہون مین تجکو یعنی بعد اسکی کہ بلند کرتی تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روکتی تہی حضرت صدیق کو یعنی مارنی سے حضرت عائشہ کو پس نکلی ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ نکلی ابوبکر کسطرح دیکہا تو نی مجکو ای عائشہ کہ چہڑایا مینی تجکو اس شخص سے یعنی ابوبکر سی کہا عائشہ نی پس درنگ کی حضرت ابوبکر نی یعنی نہ آئی ملازمت آنحضرت کی مین کئی دن یعنی بسبب خفگی کی کہ عائشہ سی رکہتی تہی یا بسبب شرمندگی کی حضرت سی پہر آئی دروازہ پر اور اذن آنیکا چاہا پس آئی اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح مین مٹہی پس کہا ابوبکر صدیق نی اون دونون کو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح مین جیسیکہ داخل کیا تمنی مجکو اپنی لڑائی مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کیا ہمنی تحقیق کیا ہمنی یعنی داخل کیا تمکو صلح مین کرر تاکید کی لیے فرمایا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ظاہر امزاح اسمین قول آنحضرت کا ہی کہ عائشہ کو کہا کسطرح دیکہا تو نی مجکو کہ چہڑایا تجکو اس شخص سے اور اسلیے نفرمایا کہ تیری باپ سے گویا آنحضرت نی بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سی بقصد مزاح کی شرح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابن عباس سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ جہگڑ تو اپنی بہائی سی اور نہ مزاح کر اوسی یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کریگا تو اوسکو اور حضرت شیخ نی یہہ ترجمہ کیا ہی کہ وعدہ کر کہ پس خلاف کریگا تو اوسکو یعنی وعدہ کو پورا کر یا سرے سی وعدہ کر ہی مت اور راہ وعدہ کرنیکی بند کر تا خلاف وعدگی مین نپڑیگا تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

باب المفاخرة والعصبية

باب ہی بیچ بیان مفاخرہ اور عصبیت کی **ف** صراح مین ہی فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سی تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کی متفخر متکبر مفاخرت برابری کرنی فخر مین افتخار تفخر بڑہانا ایک کو دوسری پر اور مفاخرت اگر حق مین ہوا اور واسطی حق کی ہو اور واسطی مصلحت دینی کی اور اظہار قوت کی اعداء دین پر تو جائز ہی اور اصحاب و سلف سی آیا ہی اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہی اور اکثر استعمال اوسکا عرف مین اسی معنی آتا ہی اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبی اوسکو کہتی ہین کہ حمایت اپنی قوم کی کری اور اونکی لیے غضب کری اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کری اوسکی لیے کذا فی القاموس اور صراح مین کہا کہ عصبہ بیٹی اور اقربا باپ کے جانب کے اور تعصب اصل مین یعنی تشدید اور سخت کرنیکی آتا ہی چنانچہ اسلیے پٹہی کو عصب کہتی ہین کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑون بدن کا ہی اور آدمی بہی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سی اور متعصب وہ کہ تعصب کری اپنی قوم کی لیے اور وہ کہ جدل و خصومت کری ایک مذہب مین واسطے اظہار قوت و شدت کے اور تعصب ہے اگر حق ہوا اور متضمن ظلم کو نہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو مذموم ہی اور اکثر اطلاق اوسکا ظلم و ناحق مین آتا ہی جیسیکہ معلوم ہوگا حدیثون سی کہ ذکر کیے جاوینگے شرح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ فَقَالَ اَكْرَمُهُمْ

عِنْدَ اللهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللهِ بْنُ نَبِيِّ اللهِ بْنِ نَبِيِّ اللهِ بْنِ خَلِيْلِ اللهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ
هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی بزرگ ہی فرمایا بزرگ تر اونکا نزدیک خدا کی پرہیزگار اونکا ہی یعنی
اگر بزرگی ذاتی پوچہتی ہو کہ اوسمین اعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتہہ خصائل اونکی اور خصائل نفس اپنی کی نہو وہ تقوی ہی کہا صحابہ نی
نہین اسبات سی پوچہتی ہم ایسی فرمایا آنحضرت نی یعنی اگر بزرگی حسب و نسب سی پوچہتی ہو تو بزرگ لوگون کا اس راہ سی یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا یعقوب
پوتا نبی اللہ کا اسحق پرپوتا دوست خدا کا یعنی ابراہیم طرح طرح کی بزرگیان جمع ہوئی ہین کہ خود بہی نبی ہین اور تین پشت تک اونکی نبی ہین اور پرداداکو اونکی لقب
خلیل اللہ کا ملا ہی کہ اللہ تعالی نی انکو دوست خالص اپنا پکڑا اور وہ متصف تہی ساتہہ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کی
دو دنیا مین پس سب باعتبار بزرگ تر وہ ہی کہا صحابہ نی نہین اسبات سی پوچہتی ہم ایسی فرمایا پس اصول اور حسب اور ذات سی تو عرب سی سوال کرتی ہو جو کہ ساتہہ
فضائل اور خصائل اپنی کی اور باپون اپنی کی افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتی ہین اور ایک دوسریکو اپنی ہین ساتہہ ان صفات کی بزرگی کرتی ہین بلا اعتبار
تقوی اور نسب کی کہا کہ ہان یہہ پوچہتی ہین فرمایا بہترین تمہاری جاہلیت مین بہتر تمہاری ہین اسلام مین یعنی جو کہ جاہلیت مین بزرگ تر اور برگزیدہ
اور پسندیدہ تر تہی وہی بزرگ تر اور عزیز تر ہین اسلام مین جسوقت کہ فقیہہ و دانا ہون ساتہہ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف
یعنی جنکی جوہر ذات مین صفات تہین کہ ساتہہ انکی ممتاز و متعین تہی جاہلیت مین ساتہہ ان صفات کی اسلام مین بہی معزز و مکرم ہوئی غایت یہہ کہ جاہلیت
مین ساتہہ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کی ملوث و مظلوم تہی اور ساتہہ ہوا و شہوت نفس کی گرفتار اب ساتہہ طہارت ایمان و نورانیت طاعت و علم
کی مطہر اور منور ہوئی اور تابعدار حق کی اور اس تقریر سی ظاہر ہوا کہ مراد معادن سی وہی ذوات و اشخاص لوگونکی ہین جیسکہ اور روایت مین آیا الناس معادن
کمعادن الذہب والفضة الخ کتاب العلم مین مذکور ہی ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ
ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پرپوتا ابراہیم کا نقل کی یہہ بخاری نی
وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ
يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا براء نی کہ دن جنگ حنین کی تہا ابو سفیان بن حارث پکڑنیوالا باگ خچر
اونکی یعنی خچر آنحضرت کی پس جبکہ گہیر لیا حضرت کو مشرکون نی اوتری یعنی خچر پر سی پس شروع کیا کہ فرماتی تہی اس رجز کو مین ہون نبی نہین
کچہہ جہوٹ اسمین مین ہون بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نی پس نہین دیکہا گیا لوگون مین سی اسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ف حضرت خچر کو ہانکتی تہی اور حملہ کرتی لشکر مشرکین پر پس جبکہ گہیر لیا اونہون نی اوتری اسمین دلیل ہی اوپر کمال شجاعت و جوانمردی
حضرت کی کہ ایسی حرب مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئی تہی اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تہی اور آپ
خچر پر سوار تہی اور حملہ کرتی تہی اور جب نزدیک ہوا اونہون نی پیادہ ہوئی اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنیسی منع فرمایا ہی آنحضرت نی لیکن یہہ
فخر کرنا اس طرح کا نہین کہ جو ممنوع ہی کہ وہ وہ ہی کہ برسم جاہلیت کی بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہہ فخر کرنا مقابلہ مین
کفار کی تہا کہ وہ جائز ہی اور یہہ بہی تہا کہ بعضی لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سی پہلی ظہور حضرت کی خبر دیتی تہی ساتہہ ظاہر ہونی امر نبوت اونکی

اور نشانون نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبدالمطلب مین سے پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتی تھے کہ مین وہی پیغمبر خدا اولاد عبدالمطلب سے ہون کہ نشان دی تھی آخر
ساتھہ ظہور میری کی ترجمہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای بہترین خلق پس فرمایا بہترین خلق کا
ابراہیم تہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہین پس ابراہیم
بہترین خلق کیونکر ہوئی جواب اسکا تین طرح پر دیا ہی علما نی ایک تو یہہ کہ آنحضرت نی یہہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت حق خلت اور
باپ ہونیکی جبکہ ایک شخص کو اچہی ساتھہ تعظیم وتقدیم کی وہ اور کو اپنی پر مقدم رکھی اور تعظیم کری دوسرا یہہ کہ یہہ حضرت نی پہلی اسکی فرمایا
کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہین یا مراد یہہ ہے کہ ابراہیم بہترین خلق کی اپنی وقت مین تہی ولیکن عبارت مطلق لائی
واسطی مبالغہ کی ترجمہ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُونِي كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا
اَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کی جیسیکہ زیادتی کی نصاری نی بیچ تعریف بیٹی مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ
کہا پس سوا اسکی نہین کہ مین بندہ خدا کا ہون پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بندگی مقام خاص و صفت مخصوص
آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہین اور سب کا ملتہ اس صفت مین اور کمال طرح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کی ہی
وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ اَوْحَى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ
اَحَدٌ عَلَى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِي اَحَدٌ عَلَى اَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نی وحی بھیجی طرف میری یہہ کہ تواضع اور فروتنی کرو یہان تک کہ نہ فخر کری کوئی کسی پر اور نہ ظلم وزیادتی کری کوئی کسی پر
نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ فخر کرنا بطریق تکبر وستم کی ہو حرام ہے ترجمہ الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُونُنَّ
اَهْوَنَ عَلَى اللهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ اِنَّمَا هُوَ
مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابوہریرہ
سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ باز آوین وہ قوم کہ فخر کرتی ہین ساتھہ باپون اپنی کی کہ مرگئی سوا اسکی نہین کہ وہ کوئلی دوزخ
کی ہین یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوینگی فخر کرنیسی ہونگی خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست کیسی کہ ڈھکیلتا ہی نجاست کو ساتھ
ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نی دور کی تمسی نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھہ باپون کی نہین ہے آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بدکار پس
پہر فخر کرنا ساتھہ باپون کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہین اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز ہی ساتھہ باپون کی فخر کرنیکی کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی
ہی اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنیکی کیا جگہہ تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا ہوئی مٹی سی یعنی اور مٹی خوار و پست
ہی تعزز اور ترفع اوسکو سزاوار نہین ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف مگر کوئلی دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ مین سوختہ اور سیاہ ہوتی ہین
مانند کوئلون کی ورود اسکا مشرکون کی حق مین ہی کہ بالیقین دوزخ مین ہے اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کے اعتبار کرین اوسکو بھی محتمل ہی اسلیے کہ
کہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہین پس کیا جگہہ فخر کرنیکی ہی اور لفظ خرا ساتھہ پیش خ اور زبر کی ہی اور ساتھہ سکون رکی اور آخر مین ہمزہ

معنے پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرت نے فخر کرنیوالون کو ساتھہ باپون کی کہ ایام جاہلیت مین مرے سات کرم نجاست کی اور تشبیہ دی اونکی باپون کو کہ مرے ہین ساتھہ پلیدی کی اور تشبیہ دی انکی فخر کرنیکو ساتھہ باپون کی ساتھہ دھکیلنی اور ہلانی کرم کی نجاست کو کیا خوب کہا ہی کسی نی ع دوش دیدم کہ ابلہی میگفت ؛ پدر من وزیر خان بوده است ؛ با وجود یکہ نیست معلوم ؛ خود گرفتم کہ آنچنان بوده است ؛ ہیچ کس دیدہ کہ گہہ خورد است ؛ کین تہمدیم ان بوده است ؛ ح **وعن** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا یعنی میری باپنے یعنی عبد اللہ نے کہ صحابی ہی جیسیکہ ابو داود مین ہے گیا مین بیچ جماعت کی کہ بطریق ایلچی گری کی بھیجا تہا بنی عامر نی اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنی یعنی بعد پہنچنے کے کہ آپ سردار ہین ہمارے پس فرمایا سردار خدا ہی پس کہا ہمنی آپ بہترین ہماری ہین از روی بہترائی کی اور بزرگترین ہمارے ہو بخشش مین پس فرمایا کہو یہہ بات یا اس سے ہی کمتر یعنی مبالغہ نکرو میرے تعریف مین ساتھہ ایسی چیز کی کہ لائق خالق تعالی کی ہو نہ مخلوق کی یعنی اسقدر کہہ سکتی ہو بلکہ اگر اس سے بہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین نجاؤ بہتر ہی اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کے اوسکی طرف سے کہنی لگو اور لفظ جری ساتھہ زیر جیم اور زیر را اور تشدید ی کی وکیل کو کہتی ہین کہ جاری مجری موکل اپنی کی ہی اور لا یستجرینک کو ساتھہ ہمزہ کی جگہہ ے کے بہی پڑہا ہی جرات سے یعنی دلیر و بی باک نکر دی شیطان تمکو کہو جو کچہہ کہ چاہو اور سردار خدا ہے یعنی وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی دست قدرت اوسکی مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علمانی کہ انکار کیا آنحضرت کا اس جماعت پر اس سبب سے تہا کہ اونہون نی خطاب کیا آنحضرت کو اسطرح کہ ساتھہ امرا اور روسا قوم وقبائل کی کرتی ہین اور چاہیی یون تہا کہ خطاب کرتی ساتھہ لفظ نبی ورسول کے کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار تہا بسبب ثابت کرنی اصل سیادت اونکی اسلیے کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہین بلا شبہ ح **وعن** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حسن سی اونسے نقل کے یہہ سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کے یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی **ف** حسب کہتی ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگون کی پس فرماتی ہین کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگون کی یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کی سبکی نزدیک بیقدر و خوار ہی اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک اللہ تعالی کی اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کی کوئی فضیلت عتبار نہین کہتی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ؛ ح **وعن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلَا تَكْنُوا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی کہ نسبت کری ساتھہ نسبت جاہلیت کی پس کٹواؤ اوسکو ہن باپ اوسکا اور کنایہ نکرو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** لفظ ہن ساتھہ زبر ہ اور تخفیف نون کی اور نہایہ مین ساتھہ تخفیف وتشدید کی ہر چیز قبیح کو کہتی ہین کہ نام اوسکا نہ لی سکین اور او پر ستر مرد اور عورت کی بہی اطلاق کرتی ہین پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کری ساتھہ باپ داداون اپنی کی کہ ایام جاہلیت مین گذری ہین پس کٹواؤ اور اوسکی مونہہ مین ڈلواؤ یعنی کہو اوسکو کہ کاٹ اور مونہہ مین ڈال ستر باپ اپنیکا اور کنایہ نکہو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی نا مفاخرت نکرین ساتھہ اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ جو کوئی چلی طریقہ اہل جاہلیت پر یعنی رسوم جاہلیت کی قبیلہ برابر کہنی اور لعنت کرنی اور عار دلانی اور گالی گلوج کرنی لوگون کی سی پس ذکر کرو ؛

صراحۃً نہ کنایۃً واسطی اوسکی قبائح باب سکی قسم پرستش بتون سی اور زنا کرنیسی اور شراب پینی سی اور مانند اونکی تاکہ وہ کسیکو نہ برا کہی اور آبرو ریزی
نکری ہیں ع ح **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْ عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ هَلَّا
قُلْتَ خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِيُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا وہ مولی بعض
انصار کا اور اصل مین اہل فارس سی تہا کہا ابو عقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مینی ایک شخص
کو مشرکین مین سے یعنی تیر یا نیزہ یا تلوار پس کہا مینی لی تو یہہ ضربہ میری طرف سے اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر و بہت مارنیوالا پس دیکہا آنحضرت
نی طرف میری اور فرمایا کیون نہ کہا تونی کہ لی مجہسی اور مین غلام ہون انصاری نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی اگر اس مقام مین نسبت انصار
کی طرف کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو اونمین سے ہی تو یہہ بہتر ہوتا نہ مجوس کیطرف کہ آتش پرست اور
کافر ہین اور مولی بعض انصار کا عادت یون تہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی تو بیچ سایہ تولیت و حمایت اصحاب کی مہاجرین او انصار
مین سے پناہ پکڑتی تہی اور باگ اختیار اپنی کی نیک و بد مین انکی ہاتہہ مین دیتی اور اسکو مولا موالات کہتی تہی اور ایک قسم مولی عتاقہ ہی یعنی غلام آزاد
کردہ شدہ اور ابو عقبہ صحابی تہی نام اونکا رشد تہا ساتہہ بیش ترا اور زیر لشکر کی اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ہ ح **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رَدٰى فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابن مسعود سے اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہی کہ گر
پڑا کنوین مین پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہہ دم اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنے کو ساتہہ مدد کرنی قوم اپنی کی باطل
پر یا مشکوک پر پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہہ گناہ کی کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکی نکالنی کی
نہی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہہ اونٹ ہلاک ہونیوالی کی یعنی کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونیوالا ہی اور مشابہت دی
اونکی مددگار کو ساتہہ دم اوس اونٹ کی پس جیسیکہ کہینچنا اونٹ کا ساتہہ دم اوسکی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو مہلک سی اسیطرح یہہ مددگار
نہین خلاص کریگا اونکو کنوین ہلاکت کیسی کہ پڑی ہین وہ اوسمین ہ ح ع **وعن** وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ
قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی جاہلیت
فرمایا یہہ کہ مدد کری تو قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حمایت و رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسیکہ حدیث
آئندہ مین فرمایا ح **وعن** سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ
عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ يَأْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا تہا ہماری آگی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہترین تمہارا وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جب تک گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع کرنیکی
نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اگر کہا جاوی کہ وہ دفع ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہہ کہ اگر قادر ہو زبان سی ظلم
کی دفع کرنی پر تو اوسکو ہاتہہ سی مارنا روا نہین اور اگر مارنی سی حاصل ہو تو جان سی مار ڈالنا روا ہی نہین اور اگر قدر حاجت سی زیادتی
کری تو ظلم و تعدی ہی ہ ح **وعن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ
وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے یعنی اہل سنت یا اہل طریقہ ہمارے وہ شخص کہ بلاوے لوگوں کو طرف عصبیت کے یعنی باعث ہو لوگوں کو کہ حمایت کریں اوسکی باطل پر اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب عصبیت کے اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یہہ تقدیر عصبیت یعنی حمایتی ہو تاکہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کے ہو مذموم و ممنوع ہے **بح** **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی درداء سے اوسنے نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکہنا تیرا کسی چیز کو اندہا اور بہرا کر دیتا ہے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی محبوب میں اگر برائی دیکہتا ہے تو اچہی معلوم ہوتی ہے اور اگر اوس سے بد سنتا ہے تو اچہا جانتا ہے بسبب غلبہ محبت کے محبوب کی چیز کی عیب نہ دیکہتا ہے اور نہ سنتا ہے یا یہہ مراد ہے کہ محبت اندہا اور بہرا کر دیتی ہے محب کو غیر محبوب سے کہ سوا جمال اوسکے نہ دیکہتا ہے اور نہ سوائے کلام اوسکے سنتا ہے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ وارد ہوئی ہے یہہ بیچ حق اوس شخص کے کہ حمایت کرتا ہے کسیکی باطل پر بسبب محبت اوسکی نہ حق دیکہتا ہے نہ سنتا ہے کہ محبت کی حمایتی بن رہا ہے **بح** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عُبَادَۃَ بْنِ کَثِیْرِ الشَّامِیِّ مِنْ اَھْلِ فِلَسْطِیْنَ عَنِ امْرَاَۃٍ مِّنْھُمْ یُقَالُ لَھَا فُسَیْلَۃُ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ قَالَ لَا وَلٰکِنْ مِّنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تہا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہے ایک عورت سے کہ تہی انہیں سے کہا جاتا تہا اوسکو فسیلہ اوس عورت نے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا تہا پوچہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہے دوست رکہنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہہ ہے کہ مدد کرے مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے **وعن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُکُمْ ھٰذِہٖ لَیْسَتْ بِمَسَبَّۃٍ عَلٰی اَحَدٍ کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَئُوْہُ لَیْسَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِیْنٍ وَّتَقْوٰی کَفٰی بِالرَّجُلِ اَنْ یَّکُوْنَ بَذِیًّا فَاحِشًا بَخِیْلًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ نسب تمہارے نہیں ہیں جگہہ برا کہنے اور سب عار کی اوپر کسیکی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسرے صاع کی نہیں بہرتے تم اوسکو نہیں واسطے کسیکی کسی پر بزرگی مگر ساتہہ دین اور تقوی کی کفایت کرتا ہے شخص کو برائی میں یہہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کے اور قریب ہو تم مانند قریب ہونے دو چیز کی کہ میانہ میں ہے یا برابر ہونے اوسکی ساتہہ میانہ کی جو وقت کہ نہ بہرے پورا اور تقوی کی یعنی بچنے کی شرک خفی و جلی سے اور احتراز کی کبائر و صغائر سے حاصل یہہ کہ سب لوگ مرتبہ نقصان و خسران میں ہیں مگر صاحب تقوے کے و کمال دین دار جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی سبحانہ تعالی نے والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات کذا ذکر ملا علی اور حضرت شیخ رح نے طیبی سے یہہ معنی نقل کئے ہیں کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایک دوسرے کی نقصان میں مانند طف صاع کی کہ نہ بہرا ہو اور طف صاع نزدیک بہرنے کی پیمانہ یعنی نزدیک برابر ہو نقصان میں اور نہ پہنچے ہیں درجہ کمال کو بسبب اسکے تو تمہارے کی اولاد آدم کہ پیدا کئے گئے ہیں خاک سے **باب البر والصلة** یہہ باب ہے بیچ بیان بر و صلہ کی **ف** بر ساتہہ زیر ب کی بمعنی احسان و نیکی کی ہے اور مراد یہاں نیکی کرنی ساتہہ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہے اور صلہ لغت میں بمعنی ملانے اور پیوند کرنے کی ہے اور مراد یہاں انعام و احسان ہے ساتہہ قارب کی **بح** **الفصل الاول**

فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ

اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا ایک شخص نی
یارسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھہ اچھی صحبت کرنی میری کے فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نی پھر کون
فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کی فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری
پھر باپ تیرا پھر احسان کر قریب اپنی سی پھر قریب اپنی سی یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کے معتبر ہی کہ جو بہت قریب ہی مقدم
تر اور مستحق تر ہی ساتھہ احسان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ ماں کی لیے تین حصہ احسان
ہے بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اوٹھاتی ہی بوجھہ حمل کا اور مشقت جننی اور محنت دودھ پلانیکی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت
بڑا ہی حق باپ سے اور نیکی و احسان کرنا اوسپر واجب ہے موکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون
کی حق کی مشکل ہو جیسیکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنی حق دوسرے کی آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کہے اور خدمت و انعام مین
حق ماں کا اور یہہ بھی ماں باپ کے حقوق مین سے ہی کہ ایسی تواضع اور تملق کری اور ادائے خدمت کری یہانتک کہ رضی ہون وہ اور مباح چیز
مین اطاعت کری اونکی اور بے ادبی نکری اور تکبر سی پیش نہ آوی اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سی بلند نکری اور اونکو نام لیکر نہ پکارے
اور کسی کام مین اونسی پہل نکری اور امر معروف اور نہی منکر مین نرمی کری اور ایک بار کہی اگر قبول نکرین سکوت کری اور دعا و استغفار مین
مشغول ہو اور یہہ ادب قرآن سی نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنی حضرت ابرہیم علیہ السلام کی اپنی باپ کو **ح وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک وسکی خاک آلودہ ہو ناک وسکی خاک آلودہ
ہو ناک وسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہی وہ یارسول اللہ جسکی حق مین آپ یہہ بددعا کرتی ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوی ماں باپ کو
نزدیک بڑہاپی کی ایک کو اون مین سی یا دونونکو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نکی اور اونکو اپنی سی راضی نکیا کہ سبب داخل ہونیکا بہشت
کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ
قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِیْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی اسماء بیٹی ابوبکر کی سی کہا
آئی میری پاس ماں میری یعنی مکہ سی مدینہ مین اور وہ تھی مشرک بیچ زمانہ صلح قریش کے یعنی یہہ آنا اوسکا اوسوقت مین تہا کہ آنحضرت نی مشرکین
سے عہد و صلح کی تھی کہ اونسی لڑائی کی نہین اور یہہ حدیبیہ مین تہی پس کہا مینی یارسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی
اسلام سی آیا پس سلوک کرون مین اوسسے فرمایا کہ ہاں سلوک کر اوسسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر
ہون تو بھی اونسی سلوک و احسان کرنا چاہیی اور اوسپر قیاس ہے حکم اور اقربا کا ہی **ح وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا
بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حضرت کہ تحقیق آل ابی
فلان کی نہین ہیں میرے دوست سوائے اسکی نہین کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے اونکی ناتا ہی یعنی مجھسی تر کرتا ہون مین اوسکو ساتھہ
تری اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ آنحضرت نی صریح نام فلانی کا لیا تہا اور راوی نی کنایہ کیا کہ لفظ فلان
کو ذکر کیا ظاہرا وقت روایت کی ذکر کرنی نام سے صراحۃً خوف رکہتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کی بعد از لفظ ابی کی سفیدی چہوڑ دی

ہی اور نام نہین لکھا ہی بسبب علت مذکورہ کی اور مراد ابی فلان سے ابولہب ہے اور بعضون نے کہا ابوسفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر تر یہہ ہی کہ
یہہ علی العموم ہی یعنی مراد ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کی اور نہین میری دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اولیاءہ الا المتقون
اور مراد صالحین سی جنس صلحا ہین نہ ایک مخصوص اور بعضون نی کہا کہ ابوبکر رض مراد ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت علی رض اور تر کرتا ہون الخ
یعنی کچھہ دیتا ہون اونکو کہ اوس سی ضرورتہ اونکی دفع ہو چونکہ تری اور نرمی سبب ملنے اشیا کی ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی بل کو کہ معنی تری کے
ہے استعارہ کرتی ہین واسطی صلہ رحم یعنی ناتی کی اور یبس کو کہ معنی خشکی کی ہی واسطی کاٹنی ناتی کی **وعن المغیرۃ قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم علیکم عقوق الامھات ووأد البنات ومنع وھات وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ
السؤال واضاعۃ المال متفق علیہ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حرام کی تمپر ایذا دینی ماؤن کی
اور گاڑنا جیتی لڑکیون کا کہ جاہلیت مین کرتی تہی بسبب ڈر فقر و عار کی اور حرام کیا تمپر بخیلی اور گدائی کرنی اور مکروہ رکہی واسطی تمہارے قیل و قال اور بہت سوال کے اور
ضائع کرنا مال کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطے غالب ہونی حقوق اونکی جیسیکہ پہلی معلوم ہوا یا بسبب ضعف ہونی دلون انکی اوگی
اور ہی بات مین رنجیدہ ہوجاتی ہین بسبب تقصیر و سستی کرنی اولاد کی اونکی حقوق مین اور لفظ منع ساتہہ جزم اور زبر نون کے اور ساتہہ زبر عین کے بنا بر اسکی کہ وہ مصدر ہے یا ماضی
اور مراد اوس سے بخل و امساک ہے اور لفظ ہات معنی ات کی کہ امر ہی ایتا سی یعنی دے اور عبارت ہے طلب و سوال سے اور لکھا ہی علما نے کہ مراد منع سی حقوق واجبہ کا ہی مال میں
اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کی مال مین سی اور بعضون نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سی اموال مین اور افعال مین اور
اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سی اور تکلیف دینی اونکو ساتہہ بجالانی اوس چیز کی کہ واجب
نہین اونپر اور کرہ ساتہہ زیر رکی اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید را اور زبر اوسکی اور قیل و قال ساتہہ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل ماضی مجہول
و معلوم سی ہی اور مقصود نہی ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم ذکر بیٹہہ کر فضول باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نی ایسا اور نہی قیل و قال
سی اوس صورت مین ہی کہ واسطی تحقیق کسی امر کی نہووالا واسطی تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت اوسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کی نقل کرین حرام نہین
اور بعضون نی کہا کہ مراد قیل و قال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوۃ قلبی پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور بہت
سوال کی گئنی ہی معنی لکھی ہین علما نی ایک تو یہہ کہ بہت پوچھنا یا پنچھی اور تجسس کرنا احوال لوگون کیسی اور دوسری بہت سوال کرنا علم مین
واسطی امتحان اور اظہار فضیلت اور جہگڑنیکی اسمین اور تیسری بہت پوچھنا آنحضرت سی کہ سبب ایذا دینی اور باعث تنگی و تشدید کا ہی احکام مین
جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنی مال کسی اسراف اور خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین جیسیکہ کوئی تمام یا بعض
مال اپنا کسیکو دیدی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدی یا آگ مین جلادی یا کسی فاسق کو دی کہ غیر مرضی حق مین صرف کری اور تفصیل
کلام کی اس مقام مین یہہ ہے کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہے تو اوسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکھتا اور اگر حرام و مکروہ ہی تو بی شبہہ ضائع
کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اوسجگہہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سے نکلتی ہون
جیسیکہ صرف کرنا بیچ بنانی مکانون دور دراز کی بغیر حاجت کی اور بیچ مزین کرنی اونکی وسعت و فسحہ مین ہی کہ احتیاج اوسکی نہین ہوتی اور
اسراف خرچ کرنی مین اور توسع بیچ پہنی اچھی کپڑون کے اور کہانون لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سی واسطی نری حفظ نفس کی اور تفاخر کی بغیر رعایت
جانب فقرا و محتاجون کی جیسیکہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کی کا ہی اور ایسے
ہے آراستہ کرنا باسنون اور تلوارون اور ہتیارون کا ساتہہ سونی اور جواہر کی اور مانند اونکی اور بی باکی اور بی قیدی بیچ دشمنانین ساتہہ

اور ہاتی عمر فاحش اور مقرر کرتی مدتون درازی اور مانند انکی سب داخل ضائع کرنی اور اسراف کی ہی ❊ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ کبائر سی ہی گالی دینی اپنی ماں باپ کو عرض کیا لوگون نی یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنی ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنی یہہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن لوگ اسکو نہین جانتی ہو پہر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسی کے ماں کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** چونکہ یہہ باعث گالی دینی ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو ہر وجہ کہ ہو گناہ کبیرہ ہی اسلیے کہ داخل عقوق کی ہی ❊ گر مادر خویش دوست داری ❊ دشنام مدہ بمادر من ❊ اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب اور واسطہ فسق و فساد کا ہو وہ بہی فاسق ہی اور داخل ہی اوسکی گناہ مین ❊ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَۃُ الرَّجُلِ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نیک تر نیکیون سی احسان کرنا آدمیون کا ہی اپنی باپ کی دوستون سی بعد از مرنی یا غائب ہونی باپ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی باپ مر گیا ہو یا سفر میں ہو اوسکی پیچھی اوسکی دوستون سی احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سی ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی کی ہی ❊ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَأَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص چاہی کہ کشادگی کیجاوی اوسکی روزی مین اور تاخیر کی جاوی اوسکی اجل مین یعنی عمر دراز ہو پس چاہی کہ سلوک کری اپنی ناتے داروں سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اثر اصل مین بمعنی نشان پاؤن کی ہی چلنی مین زمین پر اور یہہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم زمین پر نہ رہا پس اثر سی مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل مین سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہین نہ زیادہ ہوتی ہین نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نی فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سی پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر سا تہہ بقای نام نیک کے ہی جہان مین یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کرین اور نام نیک اسکا باقی رکہین کہ بقاء اولاد پیدایش ثانی ہی مرد کی لیی اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی نی سلوک کرنیکو ناتیدارون سی سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نی ہر چیز کی لیی سبب پیدا کیا ہی جسکی لیی چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کری توفیق اداء حقوق کی بخشتا ہی اور لکھا ہی علماء نی کہ یہہ محو اثبات بنسبت خلق کی ہی جیسیکہ لوح محفوظ مین لکھا کہ عمر اسکی ساٹھہ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوین اور بنسبت علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہین اور بات یہہ ہی کہ جب شارع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیی نہ مناقشہ کرنا شان سعادت یہہ ہی کہ بمجرد سنی مانند ان خبرون کی عمل اوسپر کریں اور حقیقت حال اوسکی سپرد اللہ تعالی کی کرین نہ یہہ کہ بحث کرین اور چون و چرا مین پڑین ❊ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی یَا رَبِّ قَالَ فَذَاکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیدا کی اللہ نی خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی مین اوس طرح پر

کہ وقت پیدایش کی ہوگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنی سی کہڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نی یہہ ہی جگہہ کہڑی
ہونی پناہ پکڑنیوالی کی ساتہہ تیری کاٹنی سی یعنی مین کہڑا ہون روبرو تیری کہڑا ہوا اور ہاتہہ دامن عزت وعظمت تیرے مین مارا ہی پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری
اس سے کہ کوئی قطع کری مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکری اور قطع رحم کری فرمایا اللہ تعالی نی کیا نہین راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤن مین اوسکو یعنی
سلوک واحسان کرون اوسپر کہ ملاوی تجکو یعنی سلوک کری تجہسی اور کاٹون مین اوسی یعنی احسان وانعام نکرون اوسپر کہ قطع کری تجہسی کہا ناتی
نے ہان راضی ہوا مین ای پروردگار میری فرمایا پس یہہ وعدہ ثابت ہی تیری لیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فارغ ہوا یعنی پیدا کرچکا اور حقیقت
فراغ کی بعد از اشتغال کی کسی کام مین ہی اور اس سے خدا تعالی پاک ہی اسلیی کہ اوسکو ایک کام دوسری کام سی مانع نہین ہوتا جیسیکہ دعا ماثور
مین آیا ہی سبحان من لا یشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو ساتہہ زبر ح مہملہ اور جزم قاف کی اصل مین ازار کی باندہنی کی جگہہ کو کہتی ہین اور چونکہ
پیچ باندہنی ازار کی دونون طرفین اوسکی بہم باندہی جاتی ہین تثنیہ لائی کہ کہا بحقوی الرحمن یعنی دونون طرفین جگہہ بندہنی ازار کی اور ازار
پر یہی اطلاق کرتی ہین اور پروردگار تعالی اس سی منزہ ہی وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کی ہی کہ عادت ہی لوگون کی کہ جب کوئی کسی سی
پناہ چاہتا ہی تو اوسکا دامن یا کونا ازار کا پکڑ لیتا ہی اور کبہی کہ کار سخت ہوتا ہی اور اضطرار ہوتا ہی کام مین اور مبالغہ اور تاکید منظور ہوتی
ہی تو ہاتہہ دونون حقو ازار پر مارتا ہی تا وہ تنگ ہوکر پوچہی کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطی پناہ ڈہونڈہنی رحم
کے ساتہہ حضرت رحمن کی قطع کرنی رحم سی بعد از ان یہہ عبارت مثل ہوئی اس معنی مین بغیر اسکی کہ معنی حقو کی اور پکڑنی اوسکی منظور ہون
جیسیکہ کہتی ہین یداہ مبسوطتان یعنی دونون ہاتہہ اوسکی فراخ ہین یعنی سخی وجواد ہی اگرچہ اول پیدایش سی ہاتہہ نرکہتا ہو یا ہاتہہ اوسکی لیی
ہون یا محال ہو وجود ہاتہہ کا اوسکی لیی جیسیکہ پروردگار تعالی اور یہہ طرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہی اور قرآن اور احادیث اوپر
طرز زبان عرب کی واقع ہوا ہی یہہ اصل عظیم ہی واسطی تاویل متشابہات قرآن واحادیث کی بلا تکلف اور رحم ایک معنی ہین معانی سی ات
نہین ہی کہ کہڑا ہوا اور پناہ پکڑی کہڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈہونڈنا اوسکا بطریق تشبیہ تمثیل کی ہی گویا رحم ایک شخص ہے کہ کہڑا ہوا اور دامن کبریا اور
عزت وعظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈہونڈہی اور کہا نووی نی کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی اور قطع کیا جاتا ہی وہ معنی ہی معانی سی نہین آتا اوسکی
قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اوسکی اور فضیلت صلہ رحم کرنیوالیکی اور برائی گناہ قطع کرنیوالی اوسکی اور نہین خلاف ہی اسمین کہ صلہ
رحم واجب ہی فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کی درجی ہین کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اونکا چہوڑنا مہاجرۃ یعنی
ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتہہ کلام کی ہوتا ہی اگرچہ ساتہہ سلام کی ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتہہ اختلاف قدرت اور حاجت کی پس بعض
اسمین سی واجب ہی اور بعض مستحب اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہین نام رکہا جاویگا قاطع اور اگر قصور کیا اوس چیز سی کہ قادر
ہی اوسپر اور لائق تہا اوسکو یہہ کہ کری اوسکو نہین نام رکہا جاویگا صلہ کرنیوالا **ع** وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شُجْنَۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ وَصَلَکِ وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَکِ قَطَعْتُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سی پس فرمایا اللہ تعالی
نے یعنی رحم کو کہ جو شخص ملاوی تجکو یعنی رعایت تیری حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی ساتہہ رحمت کی اور جو شخص کہ کاٹی تجکو کاٹونگا مین اوسکو
یعنی اپنی رحمت سی محروم رکہونگا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اشتقاق کیا گیا الخ جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ پیدا کیا مین رحم کو اور
اشتقاق کیا مینی اوسکی لیی نام اپنی نام سی کہ رحمن ہی اور احتمال ہی کہ مراد دونون لفظون سی معنی ہون یعنی قرابت رحم کہ واجب ہے

اعانۃ اللہ

رعایت اوسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سی کذا قال الشیخ رحہ اور ملا علی رحہ نی کہا کہ لفظ شجنۃ مثلثۃ الشین یعنی ساتھہ زبر اور زیر اور پیش شین کے قاموس مین اور نہایہ مین ساتھہ زیر اور پیش شین کے اور جزم جیم کی اصل مین رگین اور جڑین درخت کی ملی ہوئین ہین اور یہان مراد اس سی یہہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سی یعنی رحمت سی کہ مشتق ہی اوس سی رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی ملا ہوا ہی ساتھہ رحمن کی مانند اشتباک رگون درخت کی اور بعضون نے کہا ہی وجہ شجنۃ کی یہہ کہ حروف رحم کی موجود ہین بیچ اسم رحمن کے اور داخل ہین اوسمین مانند داخل ہونی رگون درخت کی واسطی ہونی اوسکی اصل واحد سی اور معنی یہہ ہین کہ رحم اثر ہی آثار رحمت اوسکی سی اور متصل ہی ساتھہ اوسکی پس قطع کرنیوالا اوسے قطع کرنیوالا رحمت حق کا اور وصل کرنیوالا اوسکا ملنی والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کی جبکہ فرمایا حضرت نی فقال اللہ الخ ح ع وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرحم معلقۃ بالعرش تقول من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتھہ عرش کی کہتا ہی یعنی بطریق خبر اور دعا کی جو شخص کہ ملاوی مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی اور جو شخص کاٹی مجکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لٹکایا گیا یعنی پکڑی ہوئی ہی عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اوس سی قطع رحم سی اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سی از راہ تلذذ کی ساتھہ وجیز کی کہ سنا ہی اللہ تعالی سی بطریق دعا کی ۱۲ع وعن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قاطع متفق علیہ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنی والا رحم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کاٹی رحم کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہ کی باوجود علم کی ساتھہ تحریم اوسکی کی وہ بہشت مین داخل نہین ہونیکا اور یا یہہ مراد ہی کہ ساتھہ نجات پانی ہونیکی اور سابقین کی نہین داخل ہوگا ۱۲ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی صلہ رحم کرنیوالا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتھہ اقربا کی کہ اگر وہ اوسپر احسان کرتی ہین تو یہہ بہی اونپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوی رحم اوسکا یعنی رعایت کیجاوی حق قرابت اوسکیکی وصل کری رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری نقل کی یہہ بخاری نی ف لکہا ہی علما نی کہ جوانمردی ہی کہ حق اپنا کسی سی نہ طلب کری اور حق اوروں کا ادا کری ۱۲ح وعن ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلہم ویقطعونی واحسن الیہم ویسیئون الی واحلم عنہم ویجہلون علی فقال لئن کنت کما قلت فکانما تسفہم المل ولا یزال معک من اللہ ظہیر علیہم ما دمت علی ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطی میری قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسی اور وہ نہین سلوک کرتی ہین مجہسی اور احسان کرتا ہون مین اونسی اور وہ برائی کرتی ہین مجہسی اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون اونسی اور وہ جہل کرتی ہین مجہپر یعنی برا کہتی ہین اور غضب ہوتی ہین مجہپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پہکاتا ہی تو اونکو راکہہ گرم اور ہمیشہ ہی ساتھہ تیری اللہ کی طرف سی مددگار اور دفع کرنیوالا شر و ایذا اونکیکا اونپر جب تک کہ ثابت و مستقیم ہی تو اس صفت پر نقل کی یہہ مسلم نی ف پہکاتا ہی اللہ یعنی چونکہ شکرانہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتی ہین حرام ہی عطا تیری اونپر اور حلم آگ کا رکہتی ہی اونکی پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اونکو کہانی اوسکی سی ساتھہ راکہہ گرم کی اور بعضون نی کہا کہ تو بسبب احسان کرنیکی اونپر رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو آگی نفسون اونکیکی مانند اوس شخص کے کہ موںہہ مین ڈالتا ہی راکہہ گرم کو اور کہاتا ہی وسکو اور بعضون نی کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکہہ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو اور بعضون نی کہا کہ موںہہ اونکا کالا کرتا ہی مانند راکہہ گرم کی ۱۲ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر وان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پہیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی ماں باپ ور اقربا کی ساتہہ اور بتحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سی سبب گناہ کی کہ پہنچتا ہی اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف مراد تقدیر سی تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالی نی سبب گردانا ہی رد کرنی تقدیر کا اور یہہ بہی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نی تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الہی کے یہی حکم رکہتی ہین جیسیکہ دوائین طبیہ شفا کی لیی اور اعمال بندون کی واسطی داخل ہونی بہشت دوزخکی اور بعضون نے کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندیکا آسان کرتا ہی وارد ہونی قضا کو اور خوش لگتا ہی اوسکو اوسکی دلمین یعنی جب دعا کی اور دیکہا کہ تقدیر نہین پہرتی ہی راضی ہوتا ہی اور تن بر تقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک ہو جاتا ہی بوجہ اوسکا اسکی دل پر بخلاف اسکی کہ یکایک آوی اور ناگہان نازل ہو پس گویا کہ رد کیا دعانی اوسکو کذا نقل الطیبی اور اس مسکین کے دلمین یون آتا ہی کہ ہوسکتا ہو کہ مقصود مبالغہ بیچ تاثیر دعا کی اور روح اوسکی کی ہو یعنی کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اسکی بیچ مقدمہ نظر لگنی کی حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوسمین جیسیکہ فصل اول مین بیان مفصل اسکا ہو چکا اور آخر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور فاسق دکافر ہین اور رزق اونکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون کی پس بعضی تاویل کرتی ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سی اور اگر مراد رزق دنیا رکہین کہ مال حشمت و کامرانی ہی تو جواب یہہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول صفا و خوش گذرانی اور فراغ قلب و حضور وقت اور صفائی رزق سی کہ صاف ہو کدورت و ظلمت سی جیسیکہ متقیون اور مطیعون کی لیے ہے قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی من عمل صالحا من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی اونکی وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونی اوسکی سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور اگر مومن ہی تو فکر بدانجامی گناہ سی ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکی راہ پاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث مخصوص ہی بعضی مومن گنہگارون کی لیی کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ اونکو کدورت گناہ سی پاک کرکر بہشت میں داخل کری پس بعضون کی گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کرکر پاک صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتہہ پہنچنی بلا کی متنبہ کرکر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہہ کہ مومن نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکی ہی تو ساتہہ فقر یا مرض کے اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اوسکی حال پر نہین ارزانی رکہتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ﷺ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنۃ فسمعت فیہا قراءۃ فقلت من ھذا قالوا حارثۃ بن النعمان کذلکم البر کذلکم البر وکان ابر الناس بامہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ قال نمت فرایتنی فی الجنۃ بدل دخلت الجنۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مینی اوسمین آواز پڑہنی قرآن کی پس کہا مینی کون ہی یہہ کہ قرآن پڑہتا ہی کہا فرشتون نی کہ یہہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلاء صحابہ سی تہی پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اوسنی کس عمل سی یہہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نی واسطی بیان سبب پانی اوسکی اس فضیلت کو فرمایا اسیطرح سی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنیکا ماں باپ سی اسیطرح سی ہی فضیلت و ثواب

نیکی کرنیکا ماں باپ سی اور ہتا وہ بہت سلوک کرنیوالا ساتھہ ماں اپنی کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین و بیہقی نی شعب الایمان مین و بیچ
ایک روایت بیہقی کی یوں ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سو گیا تہا میں پس دیکہا مینی اپنی تئین بہشت مین یہہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجای اسکی کہ
داخل ہوا میں بہشت مین کہ روایت شرح السنۃ مین مذکور ہی وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رضی الرب فی رضی الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اور
ایسی ہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی وعن ابی الدرداء ان رجلا اتاہ فقال ان لی امرأۃ وان امی تامرنی بطلاقها
فقال له ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فحافظ علی
الباب او ضیع رواہ الترمذی وابن ماجة اور روایت ہی ابی الدرداء سی کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری لیے
ہے ایک عورت اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجکو ساتھہ طلاق اوسکی پس کہا اوسکو ابو درداء نے کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
باپ بہترین دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب آنی بہشت کی محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہی کہ در آوی بہشت مین
اس دروازہ سی کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکہی پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع کر
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی اگر طلاق دی تو نی رضا والدہ کی نگاہ رکہی تو نی وگرنہ ضائع کی تو نی اور اس حدیث سی ابو درداء نی
حکم ماں کا یوں نکالا کہ جب باپ کی حق مین یوں فرمایا تو ماں کا بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور یا والد سی جنس یعنی شخص جننی والا مراد رکہا یہہ مناسب
تر ہی کہ ماں باپ دونوں کو شامل ہی مح وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا رسول الله من ابر قال
امك قلت ثم من قال امك قلت ثم من قال امك قلت ثم من قال اباك ثم الاقرب فالاقرب رواه الترمذي وابو داود
اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ ہی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ
کس سے نیکی کروں مین فرمایا نیکی کر اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سی فرمایا اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سے فرمایا اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سی فرمایا
اپنی باپ سی پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب تر ہی تجہسی یعنی بعد ماں باپ کی جیسیکہ بہائی اور بہن پہر اوس سی کہ بعد اوسکی قریب تر ہی یعنی جیسیکہ
چچا اور ماموں اور ساتہہ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی وعن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تبارك وتعالى انا الله وانا الرحمن خلقت الرحم وشققت لها من اسمي فمن
وصلها وصلته ومن قطعها بتته رواه ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ
فرمایا اللہ برکت والی اور بلند قدر نی کہ مین ہوں اللہ اور مین ہوں رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مینی رحم یعنی ناتی کو اور نکالا مینی یعنی
نام رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوے رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی
کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف مین ہوں اللہ یعنی واجب
الوجود یہہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سی یعنی رحمن ع وعن عبد الله بن ابي اوفى
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تنزل الرحمة على قوم فيهم قاطع رحم رواه
البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ فرمایا نہیں اترتی رحمت اوس قوم پر کہ اوسمین کاٹنے والا ہو ناتے کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مراد قوم سے وہ لوگ ہین کہ
مدد کرتے ہین کاٹنے والے ناتے کی کاٹنے ناتے پر یا انکار نہین کرتے اوسپر اور احتمال یہہ بھی ہے کہ مراد رحمت سے مینہہ ہو یعنی روکا جاتا ہے اونسے مینہہ بسبب
نحوست کاٹنے ناتے کی **ع** وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ
الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین کوئی گناہ لائق تر اس بات کی کہ جلدی کرے اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنے اوسکے بیچ آخرت کی نکلنا سے
اطاعت امام سے اور کاٹنے ناتے کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی ان دو گناہون پر دنیا مین بھی عذاب کرتا ہے اور آخرت مین بھی عذاب
ہوگا چونکہ اثر ان دو گناہونکا دنیا مین بھی ہوتا ہے یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت دلونمین عذاب انکا دنیا مین بھی جلدی ہوتا ہے اور آخرت
مین بھی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بھی یہہ صفت رکھتے ہون لیکن یہہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین **ح** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکھنے والا یعنی دیکے اور نافرمانی کرنیوالا مان باپ کا اور شراب پینے والا یعنی جو
کہ بغیر توبہ کے مرجاوے نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نے **ف** منان منت سے ہے یعنی دیکر احسان جتاوے یہہ برا ہے فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ
بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى اور بعضون نے کہا کہ منان من سے ہے بمعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور عاق سے مراد ہے ایذا دینے والا باپ کا اور اقربا کا بجہت شرعی
کے یا عاق مخصوص ہے ساتھ ایذا دینے والدین کے یا ایک کے اون دونون مین سے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہہ ہے کہ ساتھہ فائزین کے یعنی نجات پائے ہوؤن
کے نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کر دیگا بموجب صدق اپنے کے وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ
لِمَنْ يَّشَاءُ **ع** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ
فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم اپنی نسبون مین سے وہ قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اوسکے اپنے ناتے والون
سے واسطے کہ سلوک کرنا ناتے والون سے سبب ہوتا ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہوتا ہے کثرت برکت کا مال مین اور سبب ہوتا ہے تاخیر کا اجل مین
نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** سیکھو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور ماؤن اور دادیون اور نانیون اور اولاد اونکی اور تمام
اقربا کو پہچانو اور نام اونکے یاد رکھو تا ذوالارحام یعنی اقرباکو کہ اونسے سلوک کرنا چاہیے جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہے **ح** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ
قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہنچا ہون ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہے واسطے میرے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب رجوع کرنے اللہ تعالی کا میرے ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا
جاوے اوسکے سبب سے فرمایا کیا ہے واسطے تیری مان کہا کہ نہین فرمایا اور کیا ہے واسطے تیری خالہ کہا کہ ہان فرمایا پس سلوک کر اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی تا بخشا
جاوے گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہونکا ہے اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اس شخص کے حق مین جو معلوم کیا ہوا اور یا یہہ کہ اوسکے نزدیک سبب قوت
ایمان کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع مین وہ صغیرہ ہوا اور یہہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم مان کا رکھتی ہے **ح** وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا

قال نعم الصلوٰة عليهما والاستغفار لهما وانفاذ عهدهما من بعدهما وصلة الرحم التي لا توصل الا بهما
واكرام صديقهما رواه ابو داؤد وابن ماجة اور روایت ہی ابی اسید ساعدی سی کہا اوسوقت کہ تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی ماں باپ میری کیسی کچھہ یعنی ماں باپ سی اونکی زندگی مین
سلوک کرتا تہا آیا باقی رہا اونکی سلوک سی کچھہ کہ کرون مین اوسکو بعد مرنی اونکی یعنی بعد اونکی مرنی کی بہی اونکی ساتہہ سلوک کرنیکی کوئی صورت ہی فرمایا ہاں دعا کرنی
اونکی لیی کہ اوسمین داخل ہی نماز جنازہ پڑہنی اونپر اور استغفار کرنی اونکی لیی اور پورا کرنا اونکی وصیت کو بعد مرنی اونکی اور سلوک کرنا اونکی ناتی دارونسی کہ نہین
کیا جاتا مگر واسطی ماں باپ کے یعنی محض اونکی قرابت کی سبب سے اور واسطی طلب رضا اونکیکی کہ رضا حق متعلق ہی ساتہہ اوسکی نہ واسطی دیگر غرض کے اور تعظیم کرنی ماں
باپ کی دوستوں کی نقل کی یہہ ابی داؤد اور ابن ماجہ نی وعن ابی الطفيل قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم يقسم لحما بالجعرانة اذ اقبلت امرأة
حتى دنت الى النبي صلى الله عليه وسلم فبسط لها رداءه فجلست عليه فقلت من هي فقالوا هي امه التي ارضعته رواه ابو داؤد
اور روایت ہی ابی طفیل سی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتی تہی جعرانہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی مکہ منزل کہ سی کہ ناگہان آئی ایک عورت یہانتک کہ
نزدیک پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بچہا دی آپنی اوسکی لیی چادر مبارک اپنی پس بیٹہہ گئی وہ اوسپر پس کہا مینی یعنی بعضی لوگونسی کہ کون ہی یہہ پس کہا اونہونی کہ یہہ ماں حضرت
کی ہی جنہی دودہ پلایا تہا حضرت کو نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی دایہ حلیمہ تہین اور ثویبہ لونڈی ابولہب کی نی بہی دودہ پلایا تہا ابتدا مین اور اختلاف ہی ان دونون
کے اسلام مین

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما ثلثة نفر يتماشون
اخذهم المطر فمالوا الى غار في الجبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا
اعمالا عملتموها لله صالحة فادعوا الله بها لعله يفرجها روایت ہی ابن عمر سی اونی نقل کی یہہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اوسوقت کہ تین شخص چلی جاتی تہی باہم لیا اونکو مینہہ نی پس گئی وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی
مونہہ پر ایک بڑا پتہر پہاڑ مین سی پس بند کر دیا اونپر دروازہ غار کا پس کہا اونہوں نی آپس مین کہ دیکہو اون نیک اعمال کو کہ کئی ہین تمنی خالص اللہ کی لیی یعنی نہ
از راہ ریا اور واسطی غرض کے پس دعا مانگو اللہ تعالی سی ساتہہ وسیلہ اون عملوں کی امید ہی کہ کہولدی اللہ اس پتہر یا سختی کو فقال احدهم اللهم انه كان
لي والدان شيخان كبيران ولي صبية صغار كنت ارعى عليهم فاذا رحت عليهم فحلبت بدأت بوالدي اسقيهما قبل ولدي
وانه قد نأى بي الشجر فما اتيت حتى امسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند
رؤوسهما اكره ان اوقظهما واكره ان ابدأ بالصبية قبلهما والصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دابي
ودابهم حتى طلع الفجر فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا
فرجة نرى منها السماء ففرج الله لهم حتى يرون السماء پس کہا ایک نے اون مین سی کہ یا الٰہی تحقیق تہی واسطی میری
ماں باپ بوڑہی بڑی اور حالانکہ تہی میری بچی چہوٹی اور تہا مین چراتا بکریاں کہ خرچ کرون دودہ اونکا اونپر پس جبکہ شام کو آتا مین اون بچوں کی پاس اور
دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہہ ماں باپ ہی کی پلاتا مین اونکو پہلی اپنی اولاد سی اور تحقیق اتفاقا ایک دن دور لیگئی مجکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت
چراگاہ بکریوں کی تہی دور پڑی پس دور چلا گیا مین چرانیکو پس آیا مین گہر مین یہانتک کہ شام ہو گئی پس پایا مینی ماں باپ کو کہ سو رہی پس دودہ دوہا
مینی جیسا کہ تہا دوہتا پس لایا مین باسن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سی پس کہڑا رہا مین ماں باپ کی سر کی پاس اسحال مین کہ مکروہ جانا مینی جگانا اونکا اور مکروہ
جانا مینی یہہ کہ دوں مین بچوں کو پہلی اونسی اور بچی روتی اور چلاتی تہی ماری بہوک کی پاس پاؤں میری کی پس یہی رہا حال میرا اور حال اون کا

یعنی ماں باپ سوتی تھی اور بچے فریاد کرتی تھی اور میں کھڑا تھا یہانتک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق میں نے کیا یہہ واسطی محض طلب رضا تیری کی پس کھولدی واسطی ہماری اس پتھر میں سی کھولنا کہ دیکھیں ہم اوس کشادگی سی آسمانکو پس کھولدیا اللہ تعالی نی واسطی اونکی یہانتک کہ دیکھا اونہوں نے آسمان **ف** گویا بیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تہا حق اولاد پر یا برابر تہا اور یہہ شخص مقدم کرتا تہا ماں باپ کو اور بعضوں نے کہا شاید کہ مقدار سد رمق کی بچوں کو دیا ہو اور بی تابی اور فریاد اونکی واسطی زیادہ کی ہو ہو **قَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً** کہا دوسری شخص نے یا الہی تحقیق تہی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تہا میں اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنی مردوں کی عورتوں کو پس طلب کیا میں نے طرف اوسکی نفس اوسکی کو یعنی خواہش کے میں نے اوسکی صحبت کرنیکی یہہ بیچا کیسکو اوسکی بلانی کی لیے پس انکار کیا اوسنے یہانتک لاؤں میں اوسکی پاس سو دینار پس کسب کار کیا میں نے یہانتک کہ بہم پہنچائی میں نے سو دینار پس ملا میں اوس سے ساتھ اون دیناروں کی پس جبکہ بیٹھا میں درمیان دونوں پاؤں اوسکی کی یعنی جماع کی لیے کہا اوسنی ای بندی خدا کی ڈر اللہ سی اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس وہ کھڑا رہا میں اوس سی یعنی بسبب خوف خدا کی چھوڑ دیا میں نے اوسکو یا الہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا میں نے یہہ واسطی طلب رضا مندی تیری کی پس کھول واسطی ہماری اس پتھر سی پس کھولی واسطی اونکی اللہ تعالی نی اور کشادگی **وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور کہا تیسری یا الہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تہا ایک مزدور بدلی فرق چانول کی پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دی مجکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس سی پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اون چانولوں کی یہانتک کہ جمع کیے میں نے اوس سے یعنی حاصل زراعت سی بیل اور چرانیوالی اونکی پس آیا میری پاس مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سی اور نہ ظلم کر مجھپر اور دی مجکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو طرف ان بیلوں کے اور چرانے والوں اونکی کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نی ڈر اللہ سی اور نہ ہنسی کر مجھسی پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجھسی پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانیوالی اونکی کو پس لیا اوسنی اونکو اور لی گیا سکو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ تحقیق کیا میں نے یہہ واسطی طلب رضا تیری کی تو کھولدی پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ نی اون سب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فرق ساتھ زبر اور جزم رے کی نام ہی ایک پیمانہ کا مدینہ میں کہ اوسمیں سولہ رطل یعنی قریب آٹھ سیر کی غلہ آتا ہی اور بیل اور چرانیوالی اوسکی یعنی غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانیوالوں کا کیا باعتبار اکثر و غلبہ کے اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ اوسکی مزدوری سی بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوئی اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسفند اور غلام سی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالی نی دعا اونکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نی اوسکی اس قوم سی بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمیں ہے فضیلت سلوک کرنیکی ماں باپ سی اور ترجیح دینی اونکو سب اہل اولاد پر اور احتراض کرنا اونکی تکلیف و مشقت سے اور نظر رکھنا اونکی راحت آرام کو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جگانا سوتی کو مکروہ ہی خصوصا جبکہ ادب تعظیم کی مگر واسطی نماز کی وقت فوت ہونی فرض کی اور یہہ بہی

معلوم ہوتا ہی کہ راحت نیند کی لذیذ تر اور خوش آیندہ تر ہی کہانا کہانیسی اور معلوم ہوئی اس سی فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکہنی نفس کے محرمات سی خصوصًا وقت قدرت کی اور نہوسے مانع کی اور خواہش نفس کے خصوصًا بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب تر ہی اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکی کی جائز ہی اگر اجازت دی بعد اوسکی جیسیکہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکی نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادا امانت اور خوش معاملگی امر مین بہتر اور پہنچانیوالی ہین قرب کرامت کو نزدیک حق کی اور معلوم ہوا کہ دعا بندیکی بعد از وقوع بلا کی مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سی ہی اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کی حق ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ﴿ح﴾ **وعن** مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی معاویہ بن جاہمہ سی کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینی یہہ کہ جہاد کو جاؤن مین اور تحقیق آیا مین کہ مشورہ کرون آپ سی پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیی کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤن اوسکی کی ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی ماں کی پاؤن کی پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث درائی بہشت کی ہی اور یہہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سی کہ حکم کیا ساتہہ اوسکی اولاد کو واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ ﴿ح﴾ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِيَ امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِيْ طَلِّقْهَا فَاَبَيْتُ فَاَتَى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ تہی نیچی میری ایک عورۃ یعنی نکاح مین تہی میری کہ دوست رکہتا تہا مین اوسکو اور تہی حضرت عمر ناخوش رکہتی اوس عورت کو پس کہا حضرت عمر نی مجکو کہ طلاق دیدی اسکو پس انکار کیا مینی پس آئی حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہہ روبرو حضرت کی پس کہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دیدی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یہہ امر بنا بر استحباب کے ہے یا وجوب کے اگر ہو سبب ایذا کی باعث اور ﴿ح﴾ **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی ماں باپ کا اوپر اولاد انکی فرمایا وہ دونوں جنت ہین تیری اور دوزخ ہین تیری نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی حق اونکا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونیکی بہشت مین اور ترک کرنا فرمانکا کہ باعث ہی داخل ہونیکی دوزخ مین **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاِنَّهٗ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ کہ مرتی ہین ماں باپ اوسکی یا ایک اونمین سی حالیکہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ ہی کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطی اونکی اور استغفار کرتا ہی واسطی اونکی یہانتک لکہتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار **ف** یعنی دعا و استغفار فرزندکی والدین کی لیی بعد از مرنی اونکیکی وہ فائدہ رکہتا ہی کہ اگر ناراض گیے ہون تو بہی حق تعالی اونکو راضی کردیگا اوس سے اور لکہیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنیوالون کی ساتہہ ماں باپ کے اور رضا جویون اونکی ﴿ح﴾ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مُطِيْعًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ اَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری اسحال مین کہ فرمان برداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنی کی یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اسحالمین کہ ثابت ہین واسطی اوسکی لیے دو دروازی کہلی ہوئی بہشت سی اور اگر ہوا ایک ماں باپ مین سی یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کری اسحالمین کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اسحال مین کہ کہلی ہین واسطی اوسکی لیے دو دروازی دوزخ سی اور اگر ہی ایک ماں باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی یعنی اسی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب فرمودہ حق کی ہی حقیقت مین طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکی اوسپر ظلم کرین فرمایا اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر **ف** تین بار فرمایا واسطی تاکید و مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہی دینیہ مین اسلیے کہ فرمان برداری ماں باپ کے اگر خلاف دین کے ہو تو روا نہین ہی ع ح **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی فرزند نیکی کرنیوالا ماں باپ سی کہ دیکھی طرف ماں باپ اپنی کی یعنی ایک کی یا دونون مین سی دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی اسکی اوسکی بدلی ہر دیکھنی کے حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نی اور اگرچہ دیکھی ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سی کہ تمہاری گمان مین ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کی حج مقبول **وعن** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام گناہ یعنی سوای شرک کی بخشتا ہی اللہ تعالی اونمین سی جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کے نافرمانی کرنیوالیکو بیچ زندگانی دنیا کی پہلی مرنیکی **ف** یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنیوالیکی پہلی مرنی اوسکیکی اور ممکن ہی یہہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کی پہلی مرنی اونکیکی اور بہر صورت عذاب آخرت بہی باقی رہیگا بہر احتمال ہے یہہ کہ ہون بیچ حکم اونکیکی تمام حقوق بندونکی اسلیے کہ مثل ابن عید کی وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کی اور یہہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی ورنہ نافرمانی ماں باپ کی ع ح **وعن** سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق بڑی بہائی کا اوپر چہوٹی کی مانند حق باپ کی ہی اوپر بیٹی اپنی کی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین

باب الشفقة والرحمة علی الخلق

باب ہی بیچ بیان شفقت اور رحمت کی خلق پر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رحمت کرتا یعنی رحمت خاص کامل اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور دیکھا حاضرین کو کہ بوسہ لیتی ہین لڑکونکی پس عرض کیا کیا بوسہ لیتی ہو تم لڑکونکی پس نہین بوسہ لیتی ہم لڑکونکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مالک ہوتا ہون واسطی تیری یہہ کہ دفع کرون اللہ کی رحمت کی نکالنی کو دل تیری سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی جو رحمت تیری دلسی نکال لی ہی مین اوسکو دفع نہین کرسکتا اور یہہ معنی اسکی ہین کہ لفظ ان کو ساتھہ زبر ہمزہ کی پڑہین جیسیکہ اکثر روایات مین ہی اور ایک نسخہ مین ساتھہ زیر ہمزہ کی ہی اوسکی معنی یہہ ہین

آیا مالک ہو تمہین یہ کہ نہین رحمت کا تیری دلمین اگر نکال لی اللہ تعالیٰ نے تیری دل سی رحمت کو یعنی اللہ تعالیٰ نے جو تیری دلمین رحمت شفقت رکہی مین نہین
رکہہ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہی صلہ رحمی پر اور اشارہ ہی سپر کہ دلونمین رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہی اگر اوسنی نہ پیدا کی تو اور کوئی نہین پیدا کر سکتا اور مآل
دونون روایتونکا ایک ہی ہی تفاوت توجیہ عبارتمین ہے فقط ح **وعنہا** قَالَتْ جَاءَتْنِی امْرَأَۃٌ وَمَعَہَا ابْنَتَانِ لَہَا تَسْأَلُنِی فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِی
غَیْرَ تَمْرَۃٍ وَاحِدَۃٍ فَاَعْطَیْتُہَا اِیَّاہَا فَقَسَمَتْہَا بَیْنَ ابْنَتَیْہَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْہَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہٗ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ ہٰذِہِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْہِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا حضرت عائشہ نے کہ آئی میری پاس ایک عورۃ اور اوسکی ساتہہ دو بیٹیان تہین اوسکی مانگتی تہی وہ عورت
کچھ بہی پس نپایا اوسنی میری پاس سوای ایک کہجور کی پس دی مینی اوس عورت کو وہ کہجور پس بانٹ دی اوس عورت نی وہ کہجور درمیان دونون بیٹیون کی اور
آپ نہ کہایا اوسمین سی کچھہ پہر اوٹہی وہ عورۃ اور باہر نکلی پہر داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا مینی آنحضرتؐ سی یعنی یہہ ماجری اوس عورۃ کا پس فرمایا
جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوی جنس ان بیٹیون سی ساتہہ کسی چیز کی یعنی ساتہہ ایک کی یا دو کی یا زیادہ کی پس احسان کری طرف اونکی ہونگی وہ بیٹیان
اور احسان کرنا اوسنی اوسکی لیی پردہ آگ دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اسلیی کہ بیٹیون کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہی نسبت
بیٹون کی اور اختلاف کیا ہی علمانی اسمین کہ مراد ابتلا اور امتحان ساتہہ نری ہونی بیٹیون کی ہی یا ساتہہ اوس چیز کی کہ صادر ہو اونسی قسم محنت اور ایذا و صبر
کرنیکی اوسپر اور ظاہر اول ہی اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ مراد احسان سے قدر واجب ہی نفقہ سی یا زیادہ اوسپر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان
کی یہہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہہ ہی کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا ہی یہانتک کہ حاصل ہوئی بے پروائی اونکو بسبب نکاح
کی یا غیر اوسکیکی ۔ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اَنَا وَہُوَ ہٰکَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیونکو یہانتک
کہ پہنچین وہ حد بلوغ کو یا پہنچین اپنی خاوندونکی پاس آویگا وہ دن قیامت کی اسحال مین کہ مین اور وہ ہم ہونگی اسطرح اور ملائین انگلیان اپنی نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** یعنی واسطی بیان معنی ہکذا کی اور کیفیت ہم ہونیکی اونگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائین یعنی جیسیکہ ان دو اونگلیونکو ملا ہوا دیکہتی ہو اسیطرح
مین اور وہ روز قیامت کی ہم ہونگی یعنی مین اور وہ محشر مین ساتہہ ہونگی یا جنت مین ساتہہ داخل ہونگی ۔ ح **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ کَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَکَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبرگیری کرنیوالا عورت بن خاوند
والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنیوالیکی ہی راہ خدا مین یعنی جو کہ سلوک و خبرگیری کری عورۃ بن خاوندکی و مسکین کے ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب
سعی کرنیوالی اور خرچ کرنیوالی کی راہ خدا مین کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہون مین اونکو کہ یہہ بہی کہا کہ خبرگیری کرنیوالا عورۃ بن خاوندکا اور مسکین کا مانند قیام
کرنیوالیکی ہی رات کو نماز کی لیی کہ سستی نہین کرتا اور فتور واقع نہین ہوتا اوسکی شب خیزی مین اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہین افطار کرتا یعنی دن کو بلکہ صائم
الدہر ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** فقیر بہی بیچ حکم مسکین کے ہی بلکہ بالاولی ہی بعضون کی نزدیک اور یہہ بہی کہا کہنی والا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی
ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سی جیسیکہ تصریح کی ساتہہ اسکی بخاری نے اور معنی اسکی یہہ مین کہ گمان کرتا
ہون مین مالک کو کہ یہہ بہی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوۃ و مصابیح کا یہہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابوہریرہ ہی پس تقدیر یہہ ہوگی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہہ بہی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہی ابوہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول و ثانی کی چنانچہ موید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد

اور شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی السّاعی علی الارملة والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النہار ہے ع وعن سہل بن
سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنة ھکذا واشار بالسبابة والوسطی
وفرج بینہما شیئا رواہ البخاری اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور پرورش کرنیوالا یتیم کا خواہ
وہ یتیم اوسکا ہو یا اور کا جنت میں اسطرح ہونگے اور اشارہ کیا ساتھہ انگلی شہادت کی اور بیچ کی انگلی کی اور کشادگی رکھی میان انکی تھوڑی سی نقل
کی یہہ بخاری نے ف واسطی عدم تصور کثرة کی اور گویا آنحضرت نے اشارہ کیا ساتھہ اسکی طرف عالی ہونے مرتبہ نبوة کے اور طرف اسکی کہ بعد نبوة کی رتبہ فتوت
و مروت کا ہی ۶ وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری المؤمنین فی تراحمہم وتوادہم
وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسہر والحمی متفق علیہ اور روایت ہی
نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھیگا اور پاویگا تو اے مخاطب کامل مسلمانوں کو بیچ رحم کرنے بعض اونکے بعض پر بسبب دری ایمانی
کے بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنے احوال کی اور علاقہ محبت کے آپسمیں رکھتی ہیں مانند ملاقات کرنیکی آپسمیں اور تحفہ بھیجنے کے آپسمیں اور بیچ مہربانی اور مدد کرنیکی
آپسمیں مانند حال بدن کی جسوقت دکھتا ہی ایک عضو بلاتے ہیں ایک دوسریکو باقی اعضا بدن کے بسبب اس عضو کی اور موافقت کرتے ہیں اعضا آپسمیں بیچ
درد و مشقت کی ساتھہ بیداری و تپ کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنی جیسکہ وقت دکھنی بعضی عضو کی تمام بدنکو تکلیف ہوتی ہی ایسی ہی مومنوں
کو یک تن ہونا چاہیے کہ جب ایک کو اونمیں سے مصیبت پہنچے تو لائق ہی یہہ کہ سب اوسکی رنج میں شریک ہوں اور قصد کریں اوسکی مصیبت کے دفع کرنیکا اور
کا ترجمہ شیخ سعدی رح نے کیا ہی ع بنی آدم اعضای یکدیگراند ٭ کہ در آفرینش ز یک گوہراند ٭ چو عضوی بدرد آورد روزگار ٭ دگر عضوہا را نماند قرار ۰۰
ع ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون کرجل واحد ان اشتکی عینہ
اشتکی کلہ وان اشتکی راسہ اشتکی کلہ رواہ مسلم اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہیں یعنی مانند اعضا ایک شخص کے ہیں اسلیے کہ وہ ایک دین پر ہیں اگر دکھتی ہی آنکھہ اوسکی دکھتا ہی
یعنی بے چین ہوتا ہی سارا بدن اوسکا اور اگر دکھتا ہی سر اوسکا دکھتا ہی سارا بدن اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے وعن ابی موسی عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ثم شبک بین اصابعہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سے اونسے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمان واسطے مسلمان کی مانند مکان کی ہی یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکھتے ہیں اسباب میں کہ مضبوط رکھتے ہیں بعضی
اجزا مکان کے بعض کو یعنی اسیطرح مسلمانونکو چاہیے کہ آپسمیں ایک دوسرے کی تقویت و تائید میں رہیں پھر داخل کین آنحضرت نے انگلیاں اپنی ایک ہاتھہ
کے بیچ انگلیوں ہاتھہ دوسرے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی واسطے بیان تمثیل کے کہ مسلمان اسطرح آپسمیں ملے ہوئے اور ایک دوسریکا مددگار
رہیں لیکن مددگاری حق بات میں ہو حرام و مکروہ اور موجب گناہ کی نہو ح وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اتاہ
السائل او صاحب الحاجة قال اشفعوا فلتؤجروا ویقضی اللہ علی لسان رسولہ ما شاء متفق علیہ
اور روایت ہی ابو موسی سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق تھے آنحضرت جب آتا اونکے پاس سائل یا حاجتمند فرماتے یعنی صحابہ کو سفارش کرو
تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر اپنے کی جو کچھہ چاہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تم سفارش کرتے
رہو تا ثواب اوسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ بتقدیر الہی اور حکم اوسکی کی ہی اور بملاحظہ اسکی کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو
اوسکو اور ثواب اوسکا ہاتھہ سے ندو اور جاننا چاہیے کہ سفارش حدود میں بعد اسکے پہنچنے کی امام تک جائز نہیں اور پہلے پہنچنے کے اوس تک جائز ہی اور تعزیر میں جائز ہی

سفارش

سفارش مطلق اور یہہ سب اوس صورت مین ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ موذی و شریر نہو ہم **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوما فکیف انصرہ ظالما قال تمنعہ من الظلم فذلک نصرک ایاہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدد کر اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اوسکی اسحالین کہ مظلوم ہی اور کیفیت اوسکی معلوم ہی پس کیونکر مدد کرون اوسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نی منع کری تو او باز رکہی تو اوسکو ظلم سی پس یہہ باز رکہنا اوسکو ظلم سی مدد کرنی تیری ہی اوسکی اوپر شیطان اور نفس پر کہ باعث ہین اوسکی ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجة اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربة فرج اللہ عنہ کربة من کربات یوم القیمة ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمة متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم مان کا رکہتی ہی اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا نظلم کری مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالی اوسکو مہلکہ مین اور نہ چہوڑی اوسکو دشمن کے ہاتہہ مین بلکہ مدد کری اوسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بہائی مسلمان کی ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اوسکی اور جو کوئی دور کری مسلمان سی کوئی غم یعنی خواہ تہوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی ایک بڑا غم غمون دن قیامت کی سی کہ دم نہین مار سکیگا اوسمین اور جو کوئی ڈہانکی بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈہانکیگا اللہ تعالی عیب اوسکی دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہہ ڈہانکنی کی اہل موقف سی اور ترک کرنی محاسبہ کے اور پوشیدہ کرنی ذکر اوسکی اور لکہا ہی علما نی کہ پردہ پوشی کرنا مستحسن و مستحب ہے اہل عزت و حیا کے ہی کہ عیب اونکا پوشیدہ ہی اور اگر کوئی کام ناشایستہ کری ہین تو پردہ حیا مین اوسکو پوشیدہ رکہتی ہین اور جسنی کہ پردہ حیا کا اوٹہا دیا اور ساتہہ ایذا اور فساد کے معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکا اوسکا واجب ہے اور منع و زجر اوسی لازم اور اگر منع سی باز نرہی تو خبر حاکم کو کرنی چاہی تا اوسکو ایذا اور لوگون کیسی اور فساد ڈالنی سی دین مین باز رکہی اور جرح راویونکا اور گواہون اور حاکمون و ظالمون کا واسطی نگہبانی دین کے اور حفاظت حقوق لوگون کی واجب و لازم ہی اور قبیلہ اظہار عیب ممنوع کیسی نہین ہم **وعن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ھھنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کری اوسپر اور نہ ترک مدد کری اوسکی اور حقیر نجانی اوسکو پرہیزگاری اسجگہہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بہائی مسلمان کو یعنی یہہ بات برائی مین کامل ہی اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کے مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حقیر نجانی الخ یعنی ساتہہ ذکر کرنی عیبون اوسکی اور بد زبانی اور ٹہٹہا کرنی کی اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین اور نامراد اور خراب حال ہو کیا جانتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کے نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ سب عزت والی ہین فللہ العزة ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون پہر جو عزت پائی اونکی ہاتہہ سی نہ دینی چاہی خصوصا جو کہ نور علم و عبادت سی روشن ہو رہی ہین رعایت تعظیم اونکی بطریق اولی ملحوظ رکہی اکثر لوگ خصوصا اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت مین گرفتار ہین وبال فقرا اور غربا مین گرفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہین اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت مین ہی محبت فقرا و مساکین کے ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تہی واسطی حصول محبت مساکین کے اور حکم کی گئی تہی ساتہہ ہمنشینی فقرا کی جیسیکہ

سورہ کہف مین مذکور ہی اور پرہیزگاری اسجگہہ ہی الخ یعنی نہین جائز ہی حقیر جاننا متقی کا کر پرہیز کرتا ہو شرک و گناہ ہونسی یا یہہ مراد ہی کہ تقوی سینہ مین ہی
اور کار باطن ہی اور مقصود اس جملہ سی تاکید و تقویۃ جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کے
کری حال آنکہ حقیقت حال اوسکی معلوم نہین یا یہہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دلمین ہی پس جسکی دلمین تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکریگا پس ہی کہ متقی
حقارت کرنیوالا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب ہین اور خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکری کہ کلام ہی کہ خون ریزی مسلمان کی
ہو اور مال اوسکا تلف ہو اور آبرو ریزی اوسکی ہو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ اللہ تعالی نی آنحضرتؐ کو خاص عطا فرمائی تہی + **وَعَنْ عِيَاضِ**
بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ
رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِىْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِىْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ
هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِىْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِىْ
اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی تین طرحکی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتہہ سابقین اور مقربین کے
بہشت مین داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنیوالا لوگونسی توفیق دیا گیا بہلائیونکے اور دوسرا شخص مہربان یعنی چہوٹون بڑون پر نرم
دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا اچہی والا یعنی اوس چیز سی کہ نہین حلال پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سی اور توکل کرنیوالا اللہ پر
عیالدار یعنی نہین باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کے ساتہہ سوال کرنیکی خلق سی اور حاصل کرنیکی مال
حرام کو اور ساتہہ غافل ہونیکی علم دین سی بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب شومی ان افعال کی مقصود ہی برائی
بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اوپر جیسیکہ اوپر تعریف و تحسین افعال مذکورہ کی کی اول سست عقل کہ نہین عقل اوسکو کہ باز رکہی کار ناشائستہ
سی اور ثبات و استقامت ہو اوسکو وقت شہوت کی اور صبر نکرسکتا ہو گناہون اور بری باتون سی وہ لوگ کہ تمہاری تابع اور خادم ہین یعنی اور پہرتی ہین گرد
امرا و اغنیا تمہاری کی اور مدنظر اونکی خیال نہین ہی اونکو مگر بہرنی پیٹ کا اور پہننا کپڑی کا اگرچہ شبہہ و حرام سی ہو نہین ڈہونڈتی ہین اہل و مال کو یعنی طالب ہین
ہوا و حرص کے پس اعراض کرتی ہین حلال سے اور مرتکب ہوتی ہین حرام کی اور نہ طالب اور راغب ہین مال حلال کے کہ بوجہ طیب حاصل کرین بلکہ مصروف ہی ہمت اونکی کہانی اور پینی
پر اگرچہ حرام ہو یہہ بسستے عقل سی ہے اور دوسرا شخص خاین کہ نہین ہے وہ بی دیانت ہی کہ نہین پوشیدہ اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین اگرچہ شی قلیل ہو مگر کہ ڈہونڈہتا
ہی و تفحص کرتا ہی اوسکو تا پاوی اور مطلع ہو اوسپر اور خیانت کری اوسمین اور بعضون نی کہا کہ خفا بمعنی ظہور کے ہی آتا ہی یعنی خاین کہ ظاہر نہین ہوتی اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی
اوسمین مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسکو اور تیسرا شخص ہے کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو بسبب اہل تیری کی اور مال تیری کی یعنی ہر صبح و شام کار
اوسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکہتا ہی اہل و مال تیری مین اور ظاہر کرتا ہی عفت و امانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہی اوسمین اور ذکر کیا آنحضرتؐ نی بخیل کو اور جہوٹی
کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد رحیم سی صفۃ فعلیہ ہے کہ ظاہر ہو وجود اوسکا خارج مین یعنی غیر مین اور رقیق سی مراد ہی صفۃ قلبیہ برابر ہی
کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اوسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل اور کذب مصدر ہین قائم مقام فاعل کی یعنی ذکر کیا آنحضرتؐ نی بیچ مقام تعداد اہل نار کے
بخیل و کاذب کو فرمایا اور اور دوسری نسخون مین سی بخیل اور کاذب ہی اور اسطرح جو عبارت لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب
تو اسلیے کہ بعینہ الفاظ آنحضرتؐ کی یاد نہین رہی یعنی کچہہ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل اور کذب کی اوس سی سمجہی جاتی تہی خواہ یون فرمایا والبخیل
والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول او الکذب اکثر روایتون مین بلفظ او شک راوی کی ہی یعنی جو تہی بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو اور بعضے

روایت مین والکذب واو سی آیا ہی اسصورت مین بہی واو بمعنی او کی ہی اور لفظ شنظیر بعضون نی کہا کہ منصوب ہی بنا بر معطوف ہونیکی کذب پر اور صحیح یہہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور پہر نوع چوتہا بخیل ہی یا کاذب اور پانچوان شنظیر + ۶۲ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی ایمان نہین لاتا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل و تمام نہین ہوتا ایمان اوسکا یہانتک کہ دوست رکہی واسطی بہائی مسلمان کی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اوس چیز کو یعنی بہلائی دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت مین لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بہلائی آخرت کی نجاۃ پانا ہی عذاب دوزخ سی اور پہنچنا درجات بہشت کو بسبب کرنی اعمال صالحہ کی اور بہلائی دنیا کی اسباب و متاع اور اہل و اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کی ہون پس ان چیزونکو اپنی لیی دوست رکہتا ہی چاہیی کہ سب مسلمانونکی لیی بہی دوست رکہی اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کی اپنی لیی مال و جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد اور وبال و عذاب کا ہو چاہتا ہی اور دوست رکہتا ہی کیونکر اور مسلمان بہائی کی لیی دوست رکہی اوسکو چاہیی کہ نہ اپنی لیی دوست رکہی اور نہ اوسکے لیے کیونکہ وہ خیر نہین یا ایک شخص ہی کہ حصول مال و جاہ اوسکی لیی سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولی تعالی کا ہوتا ہی جیسیکہ مال واسطی حج اور خبرگیری فقرا کی کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہین ہوتا اوسکی لیی ایسا بلکہ باعث فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال و جاہ کا اور دوست رکہنا اوسکا اوسکی لیی درست نہوگا اسلیی کہ اوسکی حق مین وہ خیر نہین + ۶۷ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل من یا رسول اللہ قال الذی لا یأمن جارہ بوائقہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا یعنی کامل قسم ہی اللہ کی نہین لیمان لاتا قسم ہی اللہ کی نہین یمان لاتا پوچہا گیا کون ہی کہ ایمان نہین لاتا اور کسکو آپ فرماتی ہین یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ امن مین نہین ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی روایۃ کیا اسکو بخاری و مسلم نی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من لا یأمن جارہ بوائقہ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتہہ نجات پانیوالونکی وہ شخص کہ نہین امن مین ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین مبالغہ ہی کہ گویا نا ہونی امن کو وقوع ضرر سی سبب واسطے نفی دخول جنت کی ہی پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہولاحق ہونا ضرر وشر کا + ۶۹ وعن عائشۃ وابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی اور ابن عمر سی کہ نقل کی انہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی ہمیشہ جبرئیل امر کرتی تہی مجکو ساتہہ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتہہ احسان کرنیکی اوسپر اور دفع کرنی ضرر کی اوسی یہانتک کہ گمان کیا مینی کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہین کہ وارث کر دینگی یعنی ساتہہ وحی الہی کی ہمسایہ کو کہ اسمین ایک ہمسایہ دوسری ہمسایہ کا وارث ہوا کری نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلثۃ فلا یتناجی اثنان دون الاخر حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہو تم تین شخص پس سرگوشی نکرین دو شخص آپسمین بے سنائی شخص دوسری کی کہ تیسرا ہی یہانتک کہ ملو تم ساتہہ لوگون کی یعنی بعد ملنی لوگون کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کرین تو مضائقہ نہین پس اگر چار شخص مصاحب ہون اور دو شخص آپسمین سرگوشی کرین تو روا ہی یہہ منع سرگوشی کرنی دو شخصونکی بیچ وقت مصاحبت تین شخصون کی بسبب غمگین کرنی اس فعل کی ہی اوس تیسری کو نقل کی یہہ بخاری

اور مسلم نے **ف** لفظ یحزن ساتہہ زبر ی اور پیش ز کی اور ایک لغت مین ساتہہ پیش ی اور زیر ز کی ہی اور دونون لغت فصیح ہین اور متعدی حزنہ واحزنہ انمعنی غمگین کرد اور راء اور روایت اول مشہور تر ہی اور سبب غمگین ہونیکا یہہ ہی کہ اوسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور بد اندیشی کا مشورہ کرتی ہون کہا نووی نی کہ یہہ نہی سرگوشی کرنی دو کیسی رو برو تیسری کی اور اسیطرح نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کی سی رو برو ایک کی نہی تحریمی ہی پس حرام ہی جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چہوڑکر مگر باذن اوسکی اور یہہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہماری کا یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہی اور یہہ عام ہی ہر زمانہ مین سفر مین ہو یا حضر مین ہ ع **وعن** تَمِيمِ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی تمیم داری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کی یا امر مہم دین مین خیرخواہی ہے تین بار فرمائی یہہ بات کہا ہمنی یعنی بعضی صحابہ نی کہ یہہ خیرخواہی کسکی لیی ہی اور کسکی لیی کرنی چاہیی فرمایا آنحضرتؐ نی واسطی اللہ تعالی کی اور واسطی کتاب اوسکی کی اور واسطی رسول اوسکی کی اور واسطی مسلمانون کی امامون کی کہ امرا و علما ہین اور واسطی سب مسلمانون کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** خیرخواہی اللہ کی یہہ ہی کہ ایمان لاوی اوسکی وحدانیت و صفات پر اور ترک کری الحاد کو اوسکی صفات مین اور خالص کری نیت اوسکی عبادت مین اور فرمان برداری کری اوسکی یا دامر و نواہی کی اور اقرار کری اوسکی نعمت کا اور شکر اداکری اوسکا اور محبت رکہی اوسکی فرمان بردارون سی اور دشمنی رکہی اوسکی نافرمانون سی اور خیرخواہی اوسکی کتاب کی یہہ ہی کہ اعتقاد کری یہہ کہ اوتری یہہ اللہ کی پاس سی اور عمل کری اوسپر اور تلاوت اوسکی کری ساتہہ تجوید اور تفکر و تدبر کی اور تعظیم اوسکی کری اور خیرخواہی اوسکی رسول کی یہہ ہی کہ تصدیق کری اونکی نبوۃ کی اور قبول کری اوس چیز کو کہ اللہ تعالی کی پاس سی لائی ہین اور اطاعت کری اونکی اور دوست رکہی اونکو زیادہ تر اپنی جان سی اور فرزند اور مان باپ اور سب لوگون سی اور محبت رکہی اونکی اہل بیت اور صحابہ سی اور اختیار کری اونکی سنت کو اور مراد کتاب سی قرآن مجید ہی یا سب کتابین اللہ تعالی کی اور مراد رسول سی آنحضرتؐ یا سب رسول اللہ تعالی کی ہین اور یہہ خیرخواہیان راجع بندی کی طرف ہین کہ خیرخواہی اپنی ہی نفس کے کرتا ہی بسبب اونکی اور خیرخواہی امرا کی یہہ ہی کہ فرمان برداری اونکی کری اچہی باتون مین نہ بری باتون مین اور خبردار کردی اونکو وقت غفلت کی اور خروج نکری اونپر اگرچہ ظلم کرین اور پیروی کری علما کی اوس چیز مین کہ موافق حق کے کہین اور روایت کرین اور خیرخواہی سب مسلمانون کی یہہ ہی کہ ہدایت کری اونکو طرف بہلائیون دین و دنیا کی اور دفع کری ضرر اونسی اور نفع پہونچاوی اونکو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ مدار تمام دین و دنیا کا اوسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کی مندرج ہین اوسمین ہ ع ح **وعن** جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جریر سی کہ کہا جریر نی کہ بیعت کی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر قائم کرنی نماز کی اور دینی زکوۃ کی اور خیرخواہی کرنیکی واسطی ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد پس حق اللہ سی وہ عبادتین خاص ذکر کین کہ عمدہ ہین عبادتون بدنی اور مالی مین اور ارکان اسلام سی ہین بعد شہادتین کی کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہوسکتا ہی کہ روزہ اور حج اوسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیرخواہی مسلمانون مین داخل ہین تمام حقوق بندون کی منقول ہی کہ جریر نی ایک گہوڑا خریدا تین سو درہم کو پہر کہا بیچنی والیکو کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سی آیا بیچتا ہی تو چار سو درہم کو اوسنی کہا کہ یہہ تم جانو اے عبد اللہ پہر کہا کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی اوس سی آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پہر سو سو بڑہاتی گئی یہانتک کہ پہونچی آٹہہ سو درہم کو پہر خرید اوسکو آٹہہ سو درہم کو پس لوگون نی سبب اوسکا پوچہا کہا اونہون نی یہہ کہ مینی بیعت کی ہی رسول خدا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَۃُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی ابوالقاسم سی کہ سچی سچی کہی گئی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلایق پر مگر بدبخت کے دلسی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالی نی اونکی سچی ہونیکی خبر دی ہی وما ینطق عن الہوی اور بدبخت سی مراد کافر ہی یا فاجر ۔ ع

وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شفقت کرنیوالی خلق پر رحمت کرتا ہی اونپر رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین میں ہیں تا رحمت کری تمکو جو کہ آسمان میں ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اونپر کہ زمین میں ہیں یعنی جانور اور آدمی خواہ نیک ہوں خواہ بد اور رحم کرنا بدون پر یہہ ہی کہ اونکو بدی سی باز رکہیں جیسیکہ مذکور ہوا کہ مدد کر اپنی بہائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہہ ہی کہ رحم کرو اونپر کہ مستحق رحم کی ہیں اور جو کہ آسمان میں ہی یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت اور سلطنت اوسکی آسمان میں ہی یا مراد ملائکہ ہیں اور رحمت کرنی اونکی یہہ ہی کہ محافظت کریں دشمنوں سی اور موذیات سی کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہیں اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کریں جناب عزت سی اسطی رحم کرنیوالونکی ۔ ح

وعن اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہی ہمارے تابعین میں سی وہ شخص کہ نہ رحم کری ہماری چہوٹوں پر اور حرمت نگاہ نرکہی ہماری بڑوں کی اور نہ امر کری ساتہہ نیکی کی اور نہ منع کری برائی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ سِنِّہٖ مَنْ یُکْرِمُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں تعظیم کی کسی جوان نی کسی بوڑہی کی بسبب کبر سن اوسکی کی مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وقت کبر سن اوسکی کی اوس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کری اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیکہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ عمر دراز ہوتی ہی اوس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہی بوڑہی کی منقول ہی کہ ایک مرید نکلا خراسان سی واسطی ملازمت شیخ کی کہ مصر میں رہتا اور وہاں پہنچا اور ایک مدت اوسکی خدمت میں حاضر رہا اور چند نہیں دنوں میں ایک جماعت بزرگوں کی زیارت شیخ کی لیی آئی پس اشارہ کیا شیخ نی اوسی مرید کو کہ جانور سواری کی تہام لی پس نکلا وہ مرید لیکن یہہ خطرہ گذرا اوسکی دلمیں کہ یہہ سفر دور دراز کر کر میں شیخ کی پاس آیا اوسکا یہہ نتیجہ ہوا پس جب گئی اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کے پاس پس کہا پیر نی ای ولد میری قریب ہی کہ تیری پاس اکابر آوینگی اور متعین کریگا اللہ تعالی واسطی تیری اونکو کہ خدمت کرینگی اونکی پس کہتی ہیں کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دروازہ پر نہیں پائی جاتی تہی مگر خچر اور گہوڑی بسبب کثرۃ آنی اکابر کی اوسکی ملاقات کی لیی اور حضرت انس راوی اسحدیث کو بہی اللہ تعالی نی یہہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کی کہ دس برس کی عمر میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی تہی پس دراز کی اللہ تعالی نی عمر اونکی کہ ایکسو تین برس کی عمر ہوئی اونکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئی ۔ ع

وعن اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْہُ وَاِکْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بوڑہی مسلمان کی اور تعظیم کرنی اوٹہانیوالی قرآنکی یعنی پڑہنی والی قرآن کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور رہنیوالا اوس سی اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی ہے تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** دو قیدین لگائین واسطی اوٹہانیوالی قرآن کی ایک تو یہہ کہ غلو کرنیوالا نہو اور دوسری یہہ کہ نہ دور رہو اوس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسیکہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ مین اور غلو کرنیوالا وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظا اور معنی مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قرآن مین ساتہہ تحریف اوسکی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علماء کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہہ تاویل باطل کی مانند تمام متبدعون کی اور بعضون نی کہا کہ غلو مبالغہ کرنا تجوید مین یا جلد پڑہنا اسطرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور رہنیوالا وہ کہ اعراض کری تلاوت قرآن سی اور احکام قراءۃ سی اور عمل کرنیسی اوسچیز پر کہ اوسمین ہی اور بعضون نی کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین رہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اور عبادت کی طرف ہرگز نہ متوجہ ہو اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور ادنی عادل کا یہہ ہی کہ غالب ہو عدل اوسکا ظلم پر بخلاف عکس اوسکی یعنی ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ اسیلی کہا ہی بعضی علماء ہماری نی کہ جو کوئی کہی اس زمانہ مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجودیکہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایک طرح کی عدل سی اور تحقیق اسکی مبنی ہی اوپر فرق کی درمیان اوسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی پس اول اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ کبہی کبہی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفا اوسپر کہ ہو موصوف ساتہہ عدل کی بطریق دوام کی جیسیکہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی اور فلانا نماز پڑہتا ہی انتہی اور شرح السنۃ مین ہی کہ کہا طاوس نی سنت سی ہی یہہ کہ توقیر کری تو چار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کی اور باپ کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین ماں بہی ہی اور مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی لفظ حامل القرآن سی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیی ہی کہ ظاہر ہی یا اسلیی کہ کلام اجنبیون مین ہی پس جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری اور باطنی تو بہت کیجاوی تعظیم اوسکی اسلیی کہ واجب ہی تعظیم اوسکی بہت سی وجہون کر اور روایت کی ہی خطیب نی جامع مین انس سی کہ فرمایا آنحضرت علیہ السلام نی کہ ان من اجلالی توقیر الشیخ من امتی ۔

ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِی الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِی الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ اِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین گہر مسلمانون کی گہرون مین وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ احسان کیا جاوی طرف اوسکی اور برا گہر مسلمانون کی گہرون مین سی وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوی طرف اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اور ایذا دیجاوی اوسکو ناحق اور اگر واسطی تعلیم و تادیب کے مارین تو داخل احسان کی ہی نہ برائی کرنیکی ۔

ح وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص ہاتہہ پہیری یتیم کی سر پر یعنی بطریق شفقت کے درحالیکہ نہین پہیرتا ہی ہاتہہ مگر واسطی اللہ کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی نہ واسطی اور غرض کے ہوتی ہین واسطی اوسکی بدلی ہر بال کی کہ پہیرتا ہی اوسپر ہاتہہ اوسکا نیکیان اور جو شخص کہ احسان کری طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکیکی کہ نزدیک

اسکی ہی یعنی اوسکی پرورش مین ہی خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین مانند ان دونون کی اور ملائین دونون انگلیان اپنی یعنی بیچ کی انگلی اور اوسکی پاس کے کہ انگھوٹھی کی طرف ہے یعنی مین اور وہ مانند ان دونون انگلیون کی نزدیک ہونگے بہشت مین نقل کے یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ تم ساتھہ زبر ت اور پیش میم کی ہی صیغہ موئنث کا اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتھہ پیش تی اور زیر میم کی صیغہ مذکر کا آیا ہی اس صورت مین فاعل اوسکا ضمیر ماسح کی ہی اور ید مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ پہیرتا ہی وہ شخص اس مال پر ہاتھہ اپنا اور لفظ حسنات ساتھہ رفع کی ہی بنا بر ہونی اوسکی اسم کان کا اور ظاہر یہہ ہی کہ نیکیاں مختلف ہوتی ہین کمیت و کیفیت مین باعتبار اچھا کرنی نیتون کی اور احسان کری یعنی شفقت و مہربانی کری اوسپر اور ادب دیوی تعلیم کری اوسکو اور نکاح کر دی اوسکا اور محافظت کری اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ او دیتیم مین تنویع کی لیی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ شک کی لیی ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ یتیمۃ فرمایا یا یتیم اور اسحدیث مین اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی کی مع ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ اَلْبَتَّۃَ اِلَّا اَنْ یَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا یُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَہُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَہُنَّ وَرَحِمَہُنَّ حَتّٰی یُغْنِیَہُنَّ اللّٰہُ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوِ اثْنَتَیْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَیْنِ حَتّٰی لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَۃً لَقَالَ وَاحِدَۃً وَمَنْ اَذْہَبَ اللّٰہُ بِکَرِیْمَتَیْہِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا کَرِیْمَتَاہُ قَالَ عَیْنَاہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ جگہہ دیوی یتیم کو طرف کہانی اور پینی اپنی کی واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت مقرر یعنی قطعا بلا شک وشبہ بموجب عدہ اپنی کی مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص کہ پرورش کری تین بیٹیون کو یا پرورش کری اونکو کہ مانند تین بیٹیون کی ہین کہ تین بہنین ہون پس ادب سکہاوی اونکو اور شفقت کری اونپر یہانتک کہ بی پروا کری اونکو یعنی بڑی ہون اور نکاح کی جاوین واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ یا دو کو یعنی فرمایئی کہ دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنی مین بہی یہی ثواب ملتا ہی فرمایا پرورش کری دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہانتک کہ اگر کہتی لوگ یا ایک کو البتہ فرماتی یا ایک کو اور جس شخص کے لیلے اللہ دو پیاریان واجب ہووی اوسکی لیی بہشت پوچہا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہی دو پیاریون سی فرمایا دونون انکہین اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا یعنی شرک اور حقوق بندون کی پس تقدیر یہہ ہی مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا مگر ساتھہ توبہ کی یا ساتھہ بخشوانی اور مانند اوسکی حاصل یہہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالی کی ہین بخشی جاتی ہین اگر چاہتا ہی اللہ سوا شرک کی اور اگر کہتی لوگ الخ یہہ بموجب مذہب مختار کی کہ کہتی ہین احکام مفوض ہین آنحضرت پر جو کچہہ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین ظاہر ہی جو کہ قائل عدم تفویض کی ہین وہ کہتی ہین کہ بعد التماس اونکی وحی ہوتی ساتھہ اوسچیز کی کہ موافق مقصود اونکی تہی اور مانند اسکی بہت سی حدیثون مین آیا ہی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَنَاصِحٌ الرَّاوِیْ لَیْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ایک ادب سکہانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کیسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کی قوی **ف** یعنی حفظ وضبط مین کہ اعتماد اوسپر کیجیی پس یہہ حدیث +

ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی اجماعًا اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سی ادب شرعی ہی ۱۲ ح ع **وعن** اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ اور روایت ہی ایوب بن موسی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی موسی سی موسی نی نقل کی ایوب کی دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچہہ دینا بہتر ادب نیک سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث نزدیک میری مرسل ہی **وعن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ كَهَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوْمَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اِلَی الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَةِ امْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰی یَتَامَاهَا حَتّٰی بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عوف بیٹے مالک اشجعی کیسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورة سیاہ رخسارون کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کے رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئے مانند ان دونون اونگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی اونگلی کی اور اونگلی شہادت کی یعنی واسطی بیان دو اونگلیون کی وہ عورة ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنے یا طلاق دینی خاوند کی تہی جاہ وجمال والی روکا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنیسی واسطی پرورش وشفقت کرنیکی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہوئی یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بڑی بالغ ہونیکی محتاج مان کی نرہی یا مرگئی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جس عورت کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چہوٹی اولاد چہوڑ گیا اور اوس عورة نے اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکی تک اور بسبب خدمت اونکی کی اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورة قیامت کی دن مانند ان دونون اونگلیون کی قریب بہم ہونگی اس سی معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین اور خاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکہتا ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْهَا وَلَمْ یُهِنْهَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَیْهَا یَعْنِی الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن نگاڑا اوسکو زندہ یعنی جیسیکہ جاہلیت مین بسبب عار وفقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر وذلیل کرکر رکہا اوسکو اور نہ ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکون کو دینی دلانی وغیرہ مین داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی ساتہہ سابقین کے اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹی پر کرتی ہین کہا ابن عباس نے کہ اس حدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹی ہین ۱۲ ع **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِیْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَمْ یَنْصُرْهُ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی مسلمان کی حال آنکہ وہ شخص قادر رہی اوپر مدد کرنی اوسکی یعنی ساتہہ دفع کرنی غیبت وعار کی اوس سی اور منع کرنیکے غیبت اوسکی سی پس مدد کی اوسکی مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی اور وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اوس سی بسبب مدد نکرنی کی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ شرح السنة مین

وعن أسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذب عن لحم أخيه بالمغيبة كان حقا على الله أن يعتقه من النار رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دفع کری اور باز رکہی کہانی گوشت بہائی اپنی کیسی یعنی غیبت کرنیوالیکو منع کری غیبت کرنی بہائی مسلمان کیسی غائبانہ ہی حق اللہ پر یہہ کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کہانی گوشت کیسی کنایہ ہی غیبت کرنیسی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ہی بیچ برائی غیبت کی ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست کہتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانیکو تشبیہ دی غیبت کرنیکو ساتہہ کہانی گوشت مغتاب کے چونکہ آبروریزی اوسکی کرتا ہی گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اوسکا کہاتا ہی اور واسطی مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر پر غیبت یعنی غیبت کے ہی ساتہہ زیر غین کی یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتہہ لفظ ذب کے اور احتمال رکہتا ہی کہ بالمغیبۃ متعلق ہو لحم اخیہ کی بتقدیر اکل لحم اخیہ کی اور مغیبت یعنی غیبت کے ہو ساتہہ زیر غین کے یعنی باز رکہی کہانی گوشت کیسی بسبب غیبت کے اور مآل دونون معنون کا ایک ہی ہی کہ منع کرنا اور باز رکہنا لوگون کا ہی آپس کے غیبت سی یعنی جو کہ باز رکہی لوگونکو غیبت کرنیسی اوسکو آزاد کریگا الخ یعنی اول ہلہ مین پہلی داخل ہونیکی دوزخ مین یا بعد داخل ہونیکی پہلی پورا کرنی عذاب کی ۱۲ ح ع **وعن** أبي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يرد عن عرض أخيه إلا كان حقا على الله أن يرد عنه نار جهنم يوم القيامة ثم تلا هذه الآية وكان حقا علينا نصر المؤمنين رواه في شرح السنة

اور روایت ہی ابو درداسی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو بہائی اپنی کیسی یعنی منع کری اوسکی غیبت سی مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہہ کہ باز رکہی اوس سی آگ دوزخ کو دن قیامت کی پہر پڑہی آنحضرت نی یعنی واسطی استشہاد کی اپنی قول پر کان حقا الخ یہہ آیۃ اور ہی ثابت واجب ہم پر مدد کرنی مومنون کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **وعن** جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من امرئ مسلم يخذل امرأ مسلما في موضع ينتهك فيه حرمته وينتقص فيه من عرضه إلا خذله الله تعالى في موطن يحب فيه نصرته وما من امرئ مسلم ينصر مسلما في موضع ينتقص فيه من عرضه وينتهك فيه من حرمته إلا نصره الله تعالى في موطن يحب فيه نصرته رواه أبو داود اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی سی اوس جگہہ کہ بے حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اوس جگہہ مین آبرو اوسکی سی مگر کہ نہین مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی اوسمین مدد خدا کو یعنی آخرۃ مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کی اوس جگہہ مین کہ نقصان کیا جاتا ہی اوسمین آبرو اوسکی سی اور بے حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی اوسمین مدد اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ۰

وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رأى عورة فسترها كان كمن أحيى موءودة رواه أحمد والترمذي وصححه اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی عیب یا برائی یعنی کسی مسلمان مین اور ڈہانک دی اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کے کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو **ف** وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کے ساتہہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہہ کہی ہی علما نی کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سے مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب میرا ظاہر نہوتا پس جب کسی نی عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس سے

خجالت کروہ اوسکی نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پڑی ہاتکا عیب بمنزلہ زندہ کرنیکی ہوا جیسیکہ جیتی لڑکی کردفن کی گیی تہی قبر مین اور قریب مرنیکی تہی
پس نکالی گئی اور زندہ رہی مع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰةُ اَخِیْهِ فَاِنْ
رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِاَبِیْ دَاؤُدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ
اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہی بہائی اپنی کا پس اگر دیکہی اوسمین برائی تو چاہیی کہ دور کردی اوس سی برائی یعنی اور
مشغول ہو ساتہہ اصلاح حال اوسکی کی جسطرح کہ ہوسکی ساتہہ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسیکہ شرط ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف
کیا اسکو یعنی روایت حدیث ساتہہ اس لفظ کی ضعیف ہی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابو داود کی یون ہی مسلمان آئینہ مسلمان
کا ہی اور مسلمان بہائی ہی مسلمان کا باز رکہتا اور رفع کرتا ہی اوس سی وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہی اور نگاہ رکہتا ہی یعنی حق
اوسکا غائبانہ اوسکی **ف** مسلمان آئینہ دوسری مسلمان کا ہی یعنی آگاہ کردیتا ہی اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچہہ دیکہنی والی کی وجود
مین ہوتا ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو دیکہا دیتا ہی اور خفیہ آگاہ کری تا وہ ذلیل نہو لوگون مین جیسی آئینہ آگاہ کرتا ہی کہ سوا اوسکی کسی پر معلوم
نہین کرواتا اور وہ دوسرا بہی مطلع ہوجاتا ہی اپنی رای پر بسبب آگاہ کرنی مومن دوسری کی جیسیکہ مطلع ہوتا ہی اپنی چہرہ کی برائی پر بسبب
دیکہنی کی آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نی فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر پر ہین جبتک کہ کاوش کرتی ہین احوال ایک دوسری کی سی اور جب
متفق ہونگی ہلاک ہونگی اور واسطی تقویت و تائید ان معنون کی فرمایا المومن اخ المومن الخ اور نگاہ رکہتا ہی الخ یعنی غیبت نہین کرتا اوسکی
اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اوسکی تو منع کردیتا ہی اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اوسکی کی نفس مین اور مال مین اور آبرو مین +
ح ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ
بَعَثَ اللّٰهُ مَلَکًا یَحْمِیْ لَحْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ بِهٖ شَیْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی
جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی معاذ بیٹی انس کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو
شخص کہ بچاوی کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سی بہیجیگا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاویگا گوشت اوسکیکو یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت
کے آگ دوزخ کیسی اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مسلمان کو ساتہہ کسی چیز کی یعنی عیبون مین سی درحالیکہ چاہتا ہی ساتہہ اوس چیز کی عیب اوسکا
قید کریگا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلی عہدہ اوس چیز کی سی کہ کہا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی پاک ہو اوسکی گناہ سی ساتہہ راضی
کرنی مدعی اوسکیکی یا ساتہہ شفاعت کی یا ساتہہ عذاب کرنیکی بقدر گناہ کی اور منافق سی یہان مراد غیبت کرنیوالا ہی اوسکو منافق اسلیی کہا کہ
ظاہر کرتا ہی خیر خواہی اور دلمین ارادہ رکہتا ہی فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہی کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی مع ح +
وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ
وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین یارون کا یعنی اکثر اونکا از روی ثواب کی نزدیک اللہ کے بہتر ہون
اونکا ہی واسطی یار اپنی کی یعنی اکثر اونکا از روی احسان کی اگرچہ ساتہہ خیرخواہی کی ہو اور بہترین ہمسایون کا نزدیک اللہ کی بہتر یا ونکا ہی واسطی
ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ

صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ کیف لی ان اعلم اذا احسنت او اذا اسأت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا سمعت جیرانک یقولون قد احسنت فقد احسنت واذا سمعتہم یقولون قد اسأت فقد
اسأت رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کسطرح
معلوم کرون مین نیکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیک کار ہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہو مجھسی ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن
و قبح اوسکا شرعا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت سنی تو اپنی ہمسایونکو کہ کہتی ہین تحقیق نیکی کی تونی پس تحقیق نیکی کی تونی اور جسوقت سنی
تو ہمسایونکو کہ کہتی ہین تحقیق برا کیا تونی پس تحقیق برا کیا تونی یعنی نیکی و بدی تیری ساتھہ گواہی دینی ہمسایونکی معلوم ہوگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی
ف سنی تو ہمسایونکو یعنی سب ہمسایونکو یعنی اسلیی کہ نہین جمع ہوتی ہین سب ضلالت پر غالبا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنۃ الخلق اقلام الحق
کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ یہہ دسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائی اوسکی اہل حق و انصاف والی اور نہ بہت محبت رکھتی ہون اور نہ بہت
دشمنی **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انزلوا الناس منازلہم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی
عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب ونکی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** یعنی بیچ مراتب معینہ اونکی
کے یعنی حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکہو ایک ہی شریف اہل عزت اور دوسرا ہی وضیع و ذلیل دونونکو یکسان نرکہو تعظیم وتکریم مین ہر ایک کی ساتھہ ایسا
سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حظ مرتبہ اوسکیکا ہو یعنی برابری کرو درمیان خادم و مخدوم کی بلکہ ہر ایک سی موافق مرتبہ اوسکیکی پیش آؤ فرماتا ہی اللہ تعالی
ورفعنا بعضہم درجات اور احیاء العلوم مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ رض کہانا کہا رہین تہین کہ ایک فقیر اوس راہ سی گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اوسکو
بہیجا بعد ازان ایک سوار گذرا اوس سی کہلا بہیجا کہ طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئی ایک شخص نی حاضرین مین سی تفاوت احوال سی پوچہا فرمایا
حضرت عائشہ نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انزلوا الناس منازلہم وہ مسکین اس روٹی کی ٹکڑی سی راضی ہوگیا اور اگر سوار سی بہی ایسا
ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اوس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اوسکی لازم آتی اور یہہ حدیث مبدا ہی فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کی و تفضیل
خلفا کی اور مانند اونکی جیسیکہ یہہ حدیث منشا ہی وہم اغنیا و متکبرین کا امرا و وزرا سی جیسیکہ دیکہا جاتا ہی بیچ مجلسون اونکی قد علم کل ناس
مشربہم و فہم کل فریق بذہنہم یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا یعنی علما کا فہم اس سی بجا ہی کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتی ہین اونکی غیر پر اور اغنیا کا
وہم بیجا کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتی ہین اور فاسق دولتمند فاجرون کی عزت و تعظیم کرتی ہین اور اس حدیث کو دلیل لاتی ہین اونکو اللہ
نے اس سی گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا موع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبد الرحمن بن ابی قراد ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ یوما فجعل اصحابہ یتمسحون بوضوئہ فقال لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ما یحملکم علی ہذا قالوا حب اللہ ورسولہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یحب اللہ ورسولہ
او یحبہ اللہ ورسولہ فلیصدق حدیثہ اذا حدث ولیؤد امانتہ اذا اؤتمن ولیحسن جوار من جاورہ
اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی ابی قراد کیسی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابیون نی کہ ملتی تہی اپنی بدنکو پانی حضرت
کے وضو کا پس فرمایا واسطی اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو خوش لگی یہہ کہ دوست رکہی اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کے یا دوست رکہی اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس
چاہیی کہ سچ بولی اپنی بات مین جسوقت کہ بات کری اور چاہیی کہ ادا کری امانت لوگون کی کہ اوسکی پاس ہی جسوقت کہ امانت سونپی جاوے

اور چاہیے کہ اچہی کرے ہمسایہ گری ہمسایون کی **ف** مراد وضو کی پانی سے اکثرون کی نزدیک بقیہ وضو کی پانی کا ہے کہ باسن مین بچ رہتا ہے
اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہے کہ جدا ہوا اعضا مبارک سے اور لفظ اوحبہ اللہ ورسولہ مین تنویع کی لیے ہے اور یہہ مرتبہ بالاتر ہے اول سے
اور حقیقت مین دونو مستلزم ایک دوسری کی ہین کہ ہر کوئی اپنی دوستدار کو دوست کہتا ہے اور یا لفظ او معنی بل کی ہے اور یہہ ظاہر تر ہے اور احتمال
ہے کہ شک راوی کی لیے ہو اور معنی حدیث کی یہہ کہ دعوی محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہے باتونسی کہ جنہدان نفس پر شاق نہین ثابت نہین
ہوتا بلکہ ضروری ہے سین بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصًا بجالانا ان امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایون کے
معاملات مین اور حقوق لوگون مین اون چیزون مین مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہے اور شاید کہ ان لوگون مین حضرتؐ نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب
ستے اور تقصیر کے بیچ ادای اون حقوق کی ہو اس سبب سے خاص اون چیزون کو ذکر کیا + ع ح **وعن** ابن عباس قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس المؤمن بالذی یشبع وجارہ جائع الی جنبہ رواہما البیہقی فی شعب
الایمان　اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ
بہر کر کہاوے اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بہوکا ہو اوسکی پہلو مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** جملہ وجارہ الخ حال
ہے ضمیر یشبع سے یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بہر کر کہاوے اس حال مین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اوسکی کا اور بیچ ذکر کرنے
پہلو کی اشارہ ہے کمال غافل ہونے اوسکی پر خبرگیری ہمسایہ سے ہ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ ان فلانۃ
تذکر من کثرۃ صلاتہا وصیامہا وصدقتہا غیر انہا تؤذی جیرانہا بلسانہا قال ھی فی النار قال یا رسول اللہ
فان فلانۃ تذکر قلۃ صیامہا وصدقتہا وصلاتہا وانہا تصدق بالاثوار من الاقط ولا تؤذی
بلسانہا جیرانہا قال ھی فی الجنۃ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورۃ ذکر کیجاتی ہے یعنی لوگون مین بطریق
شہرۃ کی بسبب کثرت نماز اوسکی اور روزے اوسکی اور صدقہ دینے اوسکی یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہے لیکن وہ ایذا دیتی
ہے اپنی ہمسایون کو ساتہہ زبان اپنی کی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ
افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اوسکا نہین ہونگی کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورۃ ذکر کی جاتی ہے بسبب کم رکہنے روزون
کے اور کم صدقہ دینے کی اور کم نماز پڑہنے کی وتحقیق وہ صدقہ دیتی ہے چند ٹکڑے قروط کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنی ہمسایون کو فرمایا کہ وہ
بہشت مین ہوگی نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اسلیے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کی ہے
اور نہین ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کی یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنے اصول کی جبکہ وہ واقع ہے بیچ اکثر علما اور صلحا کی کہ علما تو
ترک کرتے ہین اون چیزون کو کہ واجب ہے اونپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتے صلحا اوس علم کو کہ واجب ہے اونپر حاصل کرنا اوسکا اور جو کہ صوفی کہ
جامع ہین درمیان علم وعمل کی وہ مقدم رکہتے ہین رعایت پرہیز کرنیکو اوپر دینے دوا کی وہ چلتے ہین راہ حکما کی کہ وہ کہتے ہین کہ تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر
اور اسلیے گردانا ہے اونہونے توبہ کو اول منازل سائرین کے اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے طرف اس معنی کی بطریق نفی واثبات کی اور اشارہ ہے طرف اوسکی
کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ہ ع **وعنہ** قال ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف علی ناس جلوس فقال الا اخبرکم بخیرکم من شرکم قال فسکتوا

فقال ذلک ثلث مرات فقال رجل بلی یا رسول اللہ اخبرنا بخیرنا من شرنا فقال خیرکم من یرجی خیرہ ویؤمن شرہ وشرکم من لا یرجی خیرہ ولا یؤمن شرہ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوئی لوگون پر کہ بیٹھی ہوئی تہی پس فرمایا کیا خبر دون مین تمکو ساتہہ نیکترین تمہاری کی ومتاز کرون نیکترین تمہاری کو بدترین تمہاری سی یعنی بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہی اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نی پس چپ رہے لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کر کر فرما دین کہ یہہ نیک ہی اور یہہ بد نہ ساتہہ مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہہ بات موجب فضیحت اور رذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرتؐ نی یہہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہان یا رسول اللہ خبر دیجی ہمکو اور تمیز کر دیجی نیکترین ہماری کو بدترین ہماری سی پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہی کہ امید رکہتی ہون لوگ بہلائی اوسکی کی اور امن مین ہتی ہون وسکی بدی سی اور بدترین تمہارا وہ ہی کہ امید نہ رکہتی ہون لوگ اوسکی بہلائی کی اور نہ امن مین ہتی ہون وسکی بدی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بہلائی کی رکہین اور اوسکی بدی سی امن مین نہون ڈریا اوسکی بدی سی امن مین ہون لیکن امید بہلائی کی اوس سے نرکہتی ہون تو وہ بین بین ہی نہ نیک تر ہی اور نہ بدتر ہی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قسم بینکم اخلاقکم کما قسم بینکم ارزاقکم ان اللہ یعطی الدنیا من یحب ومن لا یحب ولا یعطی الدین الا من احب فمن اعطاہ اللہ الدین فقد احبہ والذی نفسی بیدہ لا یسلم عبد حتی یسلم قلبہ ولسانہ ولا یؤمن حتی یامن جارہ بوائقہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کیا درمیان تمہاری خلق تمہاری جیسیکہ تقسیم کیا درمیان تمہاری رزق تمہاری تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخصکو کہ دوست رکہتا ہی یعنی انبیا اور اولیا مین سی مانند سلیمان عم اور عثمان رضکی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہین دوست رکہتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہین دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نی دین پس تحقیق دوست رکہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین مسلمان ہوتا یعنی کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہین مومن ہوتا یعنی کامل یہانتک کہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی **ف** اسلام دلکا پاک کرنا اوسکا ہی عقائد باطلہ سی اور اسلام زبان کا باز رکہنا اوسکا مالایعنی سی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سی ہی بلکہ کنایہ ہی اس سی یہ ظاہر و باطن سی اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونی اونکی مدار اسلام و ایمان کی ہی **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن مالف ولا خیر فیمن لا یالف ولا یولف رواھما احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن محل ہی الفت کا اور نہین بہلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنی مسلمانون سی اور نہین الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست نرکہین اوسکو نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ مالف ساتہہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بمعنی فاعل و مفعول کی یعنی یالف و یولف یعنی الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور موید ہی اوسکی آخر حدیث ہی اور کہا طیبی نے احتمال ہی یہہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کی جیسیکہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا مالف اسم مکان ہی یعنی ہوتا ہی جگہہ الفت کی اور منشا اوسکا اسلیے کہ بسبب الفت کے حاصل ہوتا ہی اجتماع درمیان مسلمانون کی اور بغیر الفت کی واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نی منت رکہی ہے مومنون پر ساتہہ تالیف قلوب ونکی اس آیہ مین کنتم اعداء فالف بین قلوبکم اور کئی جگہہ مثل اس مضمون کے ہی **وعن** انس قال قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَةً یُّرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّةَ اور روایت ہی انس کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص واکری کوئی حاجت یعنی دینی یا دنیوی واسطی کسیکی امت میری سی یعنی امت اجابت سی درحالیکہ چاہتا ہی یہہ کہ خوش کری اوسکو ساتھہ حاجت روائی کی پس تحقیق خوش کیا اوسنی مجکو یعنی مین خوش ہوتا ہون لسبب خوشی امت کی اور جسنی خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنی خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین **ف** اور جامع صغیر مین ہی کہ جسنی روا کی واسطی بہائی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب اوس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نی انس سی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْھُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مَغْفِرَةً وَّاحِدَةٌ فِیْھَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَّسَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ اور روایت ہی اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ فریاد رسی کری کسی مظلوم کی لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی تہتر بخششین ایک ان تہتر بخششونمین سی بخشش ہی کہ اوسمین اصلاح سب کامون اوسکیکی ہی یعنی دنیا اور آخرت مین اور بہتر بخششین واسطی اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کی **وعنہ** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی اوسی انس سی اور عبد اللہ سی کہ کہا اون دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہترین خلق کا طرف اللہ کی وہ شخص ہے کہ احسان کری طرف کنبی اللہ کی نقل کین یہہ تینون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو یہہ پرورش کرتا ہی اور کہلاتا ہی اور مال خرچ کرتا ہی اونپر پس یہہ بنسبت غیر اللہ تعالی کی مجازی اور بنسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہے جیسیکہ خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقہا ہ ع **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جَارَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کیسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اول دو جہگڑنیوالی دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی اول دو شخص آپسمین جہگڑنیوالی بعد جہگڑنی اہل نار کی دو ہمسایہ ہونگی کہ جہگڑینگی بیچ اوس چیز کی کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپسمین حقوق واجب لادا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ ہو ویگا بندیسی در مقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اوسمین درمیان لوگون کی خون ہوگا اور ایک روایت مین یہہ آئی کہ اول دو جہگڑنیوالی دن قیامت کی دو ہمسایہ ہونگی پس تطبیق اینمین یون دی ہی علماء نی کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا سبب فضیلت اوسکیکی تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا در مقدمہ خون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہہ حدیث مقید ہی ساتھہ اختصام خصمین کی یعنی جو لوگ ایسی ہین کہ ہر ایک نی بنسبت دوسری کی قصور کیا ہی ادا حقوق مین اور اوس سی گناہ لازم ہوا ہی اونمین اول یہہ دو شخص جہگڑی آوینگی اور انکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ تقصیر ایک سی واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب ور مشاکلہ کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی جزاء سیئة سیئة پس اولیت ہر ایک مین اضافی ہی منافات نہ لازم آئی انمین ہ ع ہ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَکٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِہٖ قَالَ امْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی فرمایا پہیر تو ہاتھہ یتیم کی سر پر اور کہلا مسکین کو نقل کی یہہ احمد نی **ف** یتیم کی سر پر ہاتھہ پہیرنی سی موت یاد آویگی پس غنیمت جانیگا تو

حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوۂ قلب کا منشا غفلت ہی اور کہلانا مسکین کو تا کہ دیکہی تو آثار نعمت الٰہی کی بیں پر کہ غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیری طرف اور رونکو بیں رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی مدع **وعن سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةً إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی سراقہ بن مالک سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری بیٹی اپنی کی درحالیکہ پہیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نی اور تیری گہر آن پڑی ہی اور نہین واسطی اوس بیٹی کے کوئی کمانیوالا سوا تیری یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کری اوسکی اور نہ اور کوئی خبر گیران ہی ناچار تیری گہر مین آن پڑی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

باب الحب فی اللہ ومن اللہ باب ہی بیچ بیان محبت کی بیچ ذات خدا کی اور واسطی خدا کی **ف** حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی اور وجہ اوسکی کہ نہ آمیزش ہو اوسمین ریا اور خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنی بسبب اللہ کی اور رضا اوسکی یعنی جب دوست رکہی کسی بندی کو تو دوست رکہی اوسکو واسطی اللہ کی

الفصل الاول فصل پہلی **عن عائشة قالت قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الأرواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف رواه البخاري ورواه مسلم عن أبي هريرة** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روحین پہلی آنیکی بدنون مین مانند لشکر کی تہین یعنی ایک جا جمع تہین بعد ازان متفرق کیا اونکو اور بدنون مین بہیجا پس جو اروا حین کہ جان پہچان تہین اونمین سی بعلاقہ مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپسمین الفت رکہتی ہین یعنی بعد از تعلق کی بدنون مین اور جو انجان تہین اونمین سی اختلاف رکہتی ہین نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی ابی ہریرہ سی **ف** یعنی جن روحون مین روز ازل کی مناسبت تہی صفات مین یہان بہی محبت ہوتی ہی اور جن مین وہان اختلاف تہا یہان بہی اختلاف رہتا ہی مثلاً نیکون مین آپسمین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقون سی اور ظہور ہان کی تعارف کا بسبب الہام خدا کی ہوتا ہی کہ لوگون کی دلون مین بسبب ہان کی محبت کی یہان بہی محبت ڈالدیتا ہی ۱۲ طیبی **وعن أبي هريرة قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إن اللّٰه إذا أحب عبدا دعا جبرئيل فقال إني أحب فلانا فأحبه قال فيحبه جبرئيل ثم ينادي في السماء فيقول إن اللّٰه يحب فلانا فأحبوه فيحبه أهل السماء ثم يوضع له القبول في الأرض وإذا أبغض عبدا دعا جبرئيل فيقول إني أبغض فلانا فأبغضه قال فيبغضه جبرئيل ثم ينادي في أهل السماء إن اللّٰه يبغض فلانا فأبغضوه قال فيبغضونه ثم يوضع له البغضاء في الأرض رواه مسلم** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ جب دوست رکہتا ہی کسی بندی کو یعنی ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنی کا واسطی کسی بندی کی اپنی بندون مین سی تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون فلانی کو پس دوست رکہہ تو اوسکو فرمایا حضرت نی پس دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنی بموجب حکم الٰہی کی پس کہتا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکہتا ہی فلانی کو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتی ہین اوسکو اہل آسمان پہر رکہی جاتی ہی واسطی اوسکی قبولیت یعنی محبت زمین مین کہ زمین والی یعنی جن وانس اوس سی محبت رکہتی ہین اور جسوقت کہ بغض رکہتا ہی اللہ تعالیٰ کسی بندی سی پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض رکہتا ہون فلانی شخص سی تو بہی بغض رکہہ اوس سی فرمایا حضرت نی پس بغض رکہتی ہین اہل آسمان اوس سی پہر رکہا جاتا ہی واسطی اوسکی بغض زمین مین یعنی زمین والی بہی اوس سی عداوت رکہتی ہین نقل کی یہہ

مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست رکہنا اللہ کا بندیکو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطے اوسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اوسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنیکا اور بدبخت کرنیکا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی احتمال رکہتی ہی دو وجہون کو ایک تو یہہ کہ استغفار کرتے ہین وہ اوسکی اور ثنا کرتے ہین اوسپر اور دعا کرتے ہین واسطے اوسکی لیے اور دوسری یہہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر ہین کہ وہ مائل کرنا دلکا طرف اوسکی اور اشتیاق ملنی اوسکیکا ہی کہتا ہون میں یہہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی حقیقی پر تو کیون معنی مجازی کی طرف پہیری معہذا معنی اول متفرع ہین ثانی پر * ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّہُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کی یعنی سب لوگون کے سامنی واسطی بزرگی جتانی بعضی بندون کی کہ کہان ہین آپسمین محبت کرنی والی بسبب بزرگی میری کی اور واسطی تعظیم میری کی یا کہان ہین وہ کہ محبت رکہتی آپسمین واسطی رضا اور جناب میری کی اور ملنی ثواب میری کی آجکی دن جگہہ دونگا مین اونکو بیچ سایہ اپنی کی اوسدن کہ نہین سایہ سوای سایہ میری کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد سایہ خدا تعالی کیسی یا سایہ عرش کا ہی جیسیکہ بعضی حدیثون مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطی تشریف وتعظیم کی ہی یا مراد سایہ حق سی حفاظت اور رحمت اوسکی ہی جیسیکہ السلطان ظل اللہ آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی راحت ونعمت سی جیسیکہ کہتی ہین عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش * ح **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ لَہٗ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ ہٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ہَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِّعْمَۃٍ تَرُبُّہَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنیکا اپنی بہائی مسلمان سی کہ تہا ایک اور بستی مین پس منتظر بٹہایا اللہ نے واسطی اوسکی اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچہا اوس فرشتہ نے اوس شخص سی کہ کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اوسنی ارادہ کرتا ہون مین اپنی بہائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا اوس فرشتہ نے کہ آیا ہی تیری لیے اوسپر حق نعمت کا کہ مالک ہو دی تو اور استیفا کری تو یعنی کوئی نعمت دی ہی تونے اوسکو کہ واسطی طلب کرنی بدلی اوسکیکی جاتا ہی کہا اوس شخص نے کہ نہین سوا اسکی کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو واسطی طلب رضا اللہ کی کہا فرشتہ نے کہ تحقیق مین بہیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیری تا خبر دون مین تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکہا تجکو جیسیکہ دوست کہا تونے اوسکو واسطی خدا کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اسمین فضیلت ہی محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہی ملاقات صالحین کی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ کبہی اللہ تعالی فرشتون کو بہیجتا ہی اولیا کی پاس اور وہ کلام کرتے ہین اون سی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اگلی امتون کی خصائص سی ہی کیونکہ اب نبوۃ ختم ہو چکی * ع **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ یَلْحَقْ بِہِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اوس شخص کے لیے کہ دوست کہتا ہی ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سی اور نہین پہنچا اونکی صحبت مین یا اونکی علم وعمل کو نہین پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتہہ اوسکی ہی کہ دوست کہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے **ف** یعنی حشر کیا جاویگا

ساتھ محبوب اپنے کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کر لایق اعتبار کی ہی وہی ہے کہ متابعت اور موافقت کے طرف کھینچے لیکن اصل انجذاب اور اعتقاد صورت معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہی دوستداروں صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہے کہ روز قیامت کی ونکی زمرہ مین وہ ہین گے اور اونکی ساتھ ہونگی انشاء اللہ تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطی صالح اور بدبخت کے اور موید ہی اسکی حدیث المرء علی دین خلیلہ جیسکہ اوپر گذری پس اسمین ترغیب ترہیب ہے اور وعدہ وعید **وعن** انس ان رجلا قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ویلک وما اعددت لھا قال ما اعددت لھا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رایت المسلمین فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحھم بھا متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وای ہی تجکو کیا تیار کیا ہی تو نی قیامت کے لیے اعمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پوچھتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کیسے ہو وی ظاہرا آنحضرت ؐ کو یہہ سوال اوسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت واستبعاد کی پوچھتا ہی نہ از راہ خوف واعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہین تیار کیا مینی اوسکی لیے کچھہ مگر یہہ کہ دوست رکھتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو کہا انس نے پس نہین دیکھا مینی مسلمانون کو کہ خوشی ہولی ہون ساتھہ کسی چیز کے پیچھی اسلام کی مانند خوشی ہونی اونکی ساتھ اس کلمہ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دوست رکھتا ہون مین الخ اوسنی یہی ذکر کیا اور اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیی کہ یہہ سب شاخین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیی کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہی واسطی محبت اللہ کی فرمایا اللہ تعالی نی یحبھم ویحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی یعنی ملحق ہی ساتھہ اوسکی کہ غالب ہے محبت اوسکی اوپر محبت غیر اوسکیکی کہ نفس اور اہل اور مال ہی ور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اوسکیکی اور علامت محبت صادقہ کے یہہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اوپر مراد غیر اوسکیکی جیسکہ کہا رابعہ نی **نظم** تعصی الالہ وانت تظھر حبہ + ھذا لعمری فی القیاس بدیع + لو کان حبک صادقا لاطعتہ + ان المحب لمن یحب مطیع + اور مسلمان اسلیی خوش ہولی کہ وہ پہلی یہہ گمان کرتی تہی کہ نہین حاصل ہولی معیت یعنی ہمراہی ساتھہ نری محبت ومتابعت کی بلکہ موقوف ہی اوپر کثرۃ عبادتون اور زیادتی ریاضتون کی اور کچھ بدونکی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میری جان میری سی اور اہل میری سی اور فرزند میری سی اور مین اپنی گھر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہانتک کہ آتا ہون آپکی پاس اور دیکھتا ہون آپکو اور جب یاد کرتا ہون مین موت اپنی اور موت آپکی تو خیال کرتا ہون کہ آپ جب داخل ہونگی جنت مین اعلی درجہ مین ہونگی ساتھہ نبیون کی اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہون اس سی کہ نہین دیکھنی کا آپکو پس نہ جواب دیا اوسکو آنحضرت ؐ نی یہانتک کہ اوتری یہہ آیت ومن یطع اللہ ورسولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھدا والصالحین الخ پس ظاہر ہوا ساتھہ اسکی یہہ کہ مراد ساتھہ معیت کے یہان معیت خاص ہی وہ معیت خاص یہہ ہے کہ حاصل ہوگی وس سی ملاقات درمیان محب ومحبوب کی نہ یہہ کہ وہ دونون ہونگی ایک درجہ مین اسلیی کہ یہہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقاۃ مذکورہ کا کہ حاصل ومختصر اوسکا یہہ ہی کہ اعلی درجہ والی اوترین گی طرف اونکی کہ اسفل مین ہونگی پس جمع ہونگی بیچ باغون جنت کے اور ذکر کرینگی اون چیزونکا کہ انعام کی ہونگی اللہ نے اونپر اور ثنا کرینگی اوسپر اور اوترینگی اونکی لیی اہل درجات او ردوڑ دوڑ کرلاوینگی انکو وہ چیز کہ چاہینگے وہ اور مانگینگے پس وہ باغ جنت مین خوش ہووینگے اور چین کرینگی پہر ظاہر ہے کہ یہہ معیت ومواہبہ مختلف ہوگا ساتھہ اختلاف حسن معاملہ کی واللہ اعلم ہوع **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک

وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کے مانند اوٹہانیوالی مُشک کی اور پہونکنی والی مُشک کے ہی پس اوٹہانیوالا مُشک کا یا دیگا تجکو مُشک مفت اور یا خریدیگا تو اوس سے اور یا پاویگا تو اوسی خوشبو یعنی اگر مُشک ہاتہ نہین لگتا خوشبو ہی پہنچتی ہی اسیطرح اگر ہمنشین نیک سی فیض و نعمت شخص نہین پہنچتی یہی بس ہے کہ ایک ساعت اوسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹہتا ہی اور پہونکنی والا مُشک کا یا جلا دیگا کپڑی تیری یا پاویگا تو اوس سے بو بد یعنی دہوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہی اور ضائع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی سرمایہ استعداد کا اور اگر یہہ نہین ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف لفظ یعنی اگرچہ مضمون ضمن ترجمہ مین لکہا گیا ہی حضرت شیخ نی لکہا ہے اور ملا علی نی لکہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ لازم کرا ہی پر مجبت و مصاحبت اول کے اور بیچ تو محبت اور موافقت دوسرے کی سی اسمین رغبت دلائی ہی اور یہ صحبت و ہمنشینی صلحا و علما کی کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرۃ مین اور منع کیا ہی صحبت اشرار و فساق کی سی کہ ضرر کرتی ہی دین و دنیا مین

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ روایت ہی معاذ بن جبل کی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطی محبت کرنیوالون کی آپسمین بسبب میری اور واسطی بیٹہنی والون کی بسبب میری اور تنہا میرے لیے اور واسطی ملاقات کرنیوالون کی میری رضا کی لیے یعنی بعض بعض سی ملتی ہین میری عبادت کی لیے اور واسطی مال خرچنی والون کی میری رضا مین نقل کی یہہ مالک نی اور بیچ روایت ترمذی کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ محبت کرنیوالی آپسمین بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیے منبر نور کی کہ رشک کرینگی اونپر نبی اور شہید ف یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا کہ افضل سب لوگون سی ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنے راہ خدا مین صرف کرتی ہین باوجود اس فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہی رشک لیجاوین اس جماعت پر کہ یہہ عمل ساتہہ اس آسانی کی کیا اور رشک سوا مفضول کی فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علما نی یہہ دیا ہی کہ مراد رشک سی یہان اچہا جاننا اور ثنا ہی نہ حقیقت معنی اوسکی کہ طلب کرنا ہی مثل اوسچیز کو کہ یہہ کہتی ہین یعنی انبیا اور شہدا اونپر ثنا کہینگے تعریف و راونکی مقام کو اچہا جانینگے جواب دوسرا یہہ کہ کلام مبنی ہی اوپر فرض و تقدیر کی یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو انپر ہوتا اور مشہور جواب یہہ ہی کہ ہو سکتا ہی کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین نہو باوجود فضایل و کمالات کے کہ اونکی مقابلہ مین صفت مفضول کی محو ہی جیسیکہ ایک کی پاس ہزار غلام خوب صورت ساتہہ کتنی ایک صفتون اور ہنرون کی ہون اور ایک اور کی پاس ایک غلام بچہ ہو کہ وہ ہی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہی کہ وہ بہی میری ہاتہہ لگ جاوی واللہ اعلم وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہین یعنی جماعۃ عظیمہ ہے اولیا سے کہ نہین وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوینگی وینپر انبیا اور شہدا
دن قیامت کی بسبب مرتبہ اونکی کے نزدیک خدا کی کہین گے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگے وہ فرمایا وہ قوم ہین کہ محبت رکہتے
ہین آپسمین بسبب روح خدا کی کہ قرآن ہے حال آنکہ محبت اونکی وہ ہوگی بغیر ناتے کی کہ درمیان اونکی ہو اور بغیر اموال کی کہ داد وستد کرتے ہین اونکو آپسمین
پس قسم اللہ کی کہ تحقیق مونہہ اونکی البتہ نورانی ہونگی یا وہ نفس نور ہونگی یعنی یہہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کی اور تحقیق وہ نور کے منبرون پر ہونگی یا مستولی
اور متمکن ہونگی نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اونکا ہے نہ ڈرینگی جسوقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگی جبکہ غمگین ہونگی لوگ اور پڑہی
حضرت نے یعنی استشہاد اور ثابت کرنے ولایت خدا کی اونکی لیے اور واسطے نفی خوف و حزن کی اونسے یہہ آیۃ خبردار ہو تحقیق دوست خدا کی ہین نہ
ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی نقل کی یہہ ابو داود نے اور نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ مین ابی مالک سے ساتھہ لفظ کی کہ مصابیح مین مذکور ہے ساتھہ اور
زیادتیون کی یعنی جیسیکہ مصابیح مین ہین اور اسطرح روایت کی ہے بیہقی نے یعنی ساتھہ زیادتیون کی شعب الایمان مین ف رشک لیجاوینگی
انبیا یعنی وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہووینگی اونسی ملاقات آپسکی واسطے محبت اور ہمنشینی آپسکی سے درمیان ہر نبی و امت کی حاصل ہے بلاشبہ اور اسیطرح شہدا
سے وہ شہدا مراد ہین کہ فوت ہوئی ہے اونسے ہمنشینی اور مانند اوسکیکی اور لفظ روح ساتھہ پیش رے کی اصل مین بمعنی اوس چیز کی ہے کہ زندہ ہو ساتھہ اوسکی بدن
اور مراد اوس سے یہان قرآن ہے جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسیکہ حیات بدنون کی ساتھہ روح کی ہے حیات
دلون کی ساتھہ قرآن کی ہے اور دوست رکہنا بسبب قرآن کی یا تو باین اعتبار ہے کہ جہت جامع اور باعث محبت اونکیکا قرآن ہے یعنی دین اسلام نہ اور
غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہے ساتھہ محبت مومنین کی آپسمین اور بعضی مراد روح اللہ سے محبت رکہتے ہین اسلیے کہ محبت ہی سبب
حیات و نشاط اور تازگی دلون کی ہے جیسیکہ محبوب کو کہتے ہین جان من اور بعضی نسخون مین لفظ روح ساتھہ زبر رے کی ہے بمعنی رحمت و رزق کی کذا فی
الصحاح اور مآل سب معنون کا ایک ہی ہے یعنی دوست کہنا واسطے اللہ کی اور لفظ مصابیح کے اسطرح ہین عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان للہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم
فقال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینہم ارحام یتواصلون ولا دنیا یتباذلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور
قدام عرش الرحمن **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی ذر یا ابا ذر ای عری الایمان اوثق
قال اللہ ورسولہ اعلم قال الموالاۃ فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے
ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی ذر کے اے ابی ذر کونسی دستاویز ایمان کی یعنی شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہے کہا ابو ذر
نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا دوستی کرنی آپسمین بسبب اللہ کی اور دوست کہنا کسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ ایکطرف سے ہو مانند دوست رکہنے ہمایکی بعض
اولیا اللہ کو کہ نہین دیکہا ہے ہمنے اونکو اور بغض کہنا اللہ کی راہ مین نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا عاد المسلم اخاہ او زارہ قال اللہ تعالی طبت وطاب ممشاک وتبوات من الجنۃ منزلا رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ عیادت کرتا ہے مسلمان بہائی اپنی کی یا ملاقات
کرتا ہے اور اوسکی دیکہنے کو جاتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی یعنی بلا واسطے یا زبانی ملائکہ کی کہ خوش ہوئی زندگی تیری یعنی دنیا اور آخرت مین اور خوش ہوا ہے چلنا تیرا کہ
یہان آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تونے اور پکڑی تونے بہشت سے ایک جگہہ بڑی و مرتبہ عالیہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
ف خوش زندگانی دنیا مین ہے ساتھہ قناعت کی اور رضا کی اور برکت رزق کی اور وسعت دل کی اور حسن خلق کی اور توفیق علم و عمل کے

اور یہہ تینون لفظ یعنی طیب اور طاب اور تبوأت اخبار ہین اور احتمال دعا کا بہی رکہتی ہین یعنی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑی تو بہشت سی منزل ع وعن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب کی سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکہی شخص اپنی بہائی مسلمان کو پس چاہیی کہ خبر کردی وہ شخص اوس مسلمان کو کہ وہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیی کہ جب وہ سنیگا تو وہ بہی دوست رکہیگا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعا گو اور خیرخواہ اوسکا ہوگا ع وعن انس قال مر رجل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ناس فقال رجل ممن عندہ انی لاحب ھذا للہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال قم الیہ فاعلمہ فقام الیہ فاعلمہ فقال احبک الذی احببتنی لہ قال ثم رجع فسألہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت مع من احببت ولک ما احتسبت رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ الترمذی المرء مع من احب ولہ ما اکتسب

اور روایت ہی انس سی کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اسحالمین کہ نزدیک حضرتؐ کی تہی کتنی ایک شخص پس کہا ایک شخص نے اون لوگون مین سی کہ حضرتؐ کی پاس بیٹہی ہوئی تہی تحقیق مین البتہ دوست رکہتا ہون اس شخص کو کہ گذرا واسطی خدا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبردار کیا تو نی اس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو کہا اوسنی کہ نہین فرمایا کہ اوٹہہ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو اوسکو پس اوٹہا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ مین دوست کہتا ہون تجکو پس کہا اوس شخص نے یعنی دعا دی کہ دوست کہی تجکو وہ کہ دوست کہا تو نی مجکو واسطی اوسکی یعنی اللہ تعالی کی کہا انس نی پہر پہر آیا وہ شخص پس پوچہا اوسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا اوس شخص نے تیری جواب مین خبر دی اوسی حضرتؐ کو ساتہہ اوس چیز کی کہ کہی تہی اوسنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تو ساتہہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو اور تیری لیی ہی جزا اور اجرا اوس چیز کا کہ نیت کی تو نی واسطی خدا کی یعنی بیچ محبت کہنی اوسکیلیی بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی کے یہہ لفظ آئی ہین کہ مرد ساتہہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست کہتا ہی اوسکو اور اوسکی لیی ہی اجرا وس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کی ف معنی احتساب کے ہین امید ثواب کی رکہنی خدا تعالی سی اور حسبہ ساتہہ زیر ح اور جزم سین کے اسم ہی اوس سی اور اصل اس لفظ کی حساب سی ہی معنی گنی کی گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کی حساب مین لاتا ہی ہم وعن ابی سعید انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یاری مت کر اور صحبت نرکہہ مگر مسلمان سی یعنی نہ کافر سی یا یہہ مراد ہی کہ یاری نکر مگر مسلمان صالح سی نہ فاسق سی اور موید اس معنی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کہاوی کہانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نی ف یعنی چاہیی کہ طعام تیرا وجہ حلال سی ہو تا قابل کہانی متقیون کی ہو اور چاہیی کہ متقیونکو کہلاوی تا کہ اونکو اوس سی قوت عبادت کی ہو نہ غیر انکیکو تا کہ اونکو قوت گناہ کی نہو اوس سی منع فرمایا حضرتؐ نی مصاحبت اور مواکلت یعنی ہم نوالہ ہونی کفار و فجار کی سی تا سبب الفت و محبت کا نہو اور اونکی مصاحبت سے بری صفتین سرایت نکرین اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ شرط طعام دعوت مین ہی نہ طعام حاجت مین اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر اونکی کافر تہی پس واسطی رفع حاجت کی یعنی بہوک کی کافر کو دینا جائز ہی ہم وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی

وابوداود

وَابُو دَاوُدَ وَالبَيهَقِيُّ فِي شُعَبِ الإِيمَانِ وَقَالَ التِّرمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَالَ النَّوَوِيُّ إِسنَادُهُ صَحِيحٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنی دوست کی دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست کہتا ہی کسیکو
البتہ اوسکی مذہب و سیرت پر ہوتا ہی غالبا پس چاہیی کہ دیکھی ایک تمہارا کہ کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور بیہقی نی
شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور کہا نووی نی کہ اسناد اسکی صحیح ہی **ف** چاہیی کہ دیکھی الخ فرمایا اللہ تعالی نے
یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نی کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کے باعث ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت
زاہد کی بی رغبت کرتی ہی دنیا میں اسلیی کہ طبیعتین مجبول ہین اوپر تشبہ و اقتدا کی اور بعد حدیث کی جو مولف عبارت دراز لایا مقصود اس سی
مبالغہ ہی بیچ رد کی اوسپر کہ توہم کیا ہی اوسنی کہ یہہ حدیث موضوع ہی **وعن** يَزِيدَ بنِ نُعَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَليَسأَلهُ عَن اسمِهِ وَاسمِ أَبِيهِ وَمِمَّن هُوَ فَإِنَّهُ أَوصَلُ لِلمَوَدَّةِ رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ
اور روایت ہی یزید بن نعامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بھائی چارہ کری کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیی کہ پوچھی اوس سے
نام اوسکا اور نام باپ اوسکیکا اور پوچھی کہ کس قبیلہ میں سی ہی اسلیی کہ یہہ پوچھنا بہت پیوند دینی والا ہی واسطی دوستی کی نقل کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدرُونَ
أَيُّ الأَعمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى قَالَ قَائِلٌ الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَقَالَ قَائِلٌ الجِهَادُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
أَحَبَّ الأَعمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى الحُبُّ فِي اللهِ وَالبُغضُ فِي اللهِ رَوَاهُ أَحمَدُ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الفَصلَ الأَخِيرَ روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا ابو ذر نی کہ نکلی ہمپر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی طرف اللہ کی کہا ایک کہنی والی نی نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنی والی
نے جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالی کی دوستی ہی بیچ راہ خدا کی و بغض بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ احمد
نے اور نقل کی ابو داود نی فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال و جواب کہ اول مذکور ہوا روایت نہین کیا **ف** لفظ والزکوۃ
مین ظاہر یہہ ہی کہ واو بمعنی او کی ہی یا تقدیر یہہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ
محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سی ہون حالانکہ یہہ افضل اعمال ہین علی الاطلاق جواب اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی محبت اللہ رکہتا ہوگا محبت رکہیگا انبیا
اور اولیا اور صلحا سی اور بالضرور اطاعت و اتباع کریگا اونکی اور جو کوئی دشمنی رکہیگا واسطی خدا کی دشمن رکہیگا دشمنان دین کو اور سعی کریگا جہاد و
قتال اونکی مین پس یہان سب طاعتین نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیر ذلک اصل ہین انمین کوئی چیز باہر نہی اسی گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال و
طاعات حب للہ اور بغض للہ ہین اور یا یہہ مراد ہی کہ اعمال قلبی مین حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہین اور اعمال بدنی مین نماز اور زکوۃ اور روزہ اور
جہاد اس صورت مین کچہہ تعارض نرہا اور یا یہہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب ماموراتِ شرعیہ کی اور بعد اجتنابِ ممنوعاتِ منہیہ کے حب للہ اور بغض
فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات ہین پس لازم پکڑو تم ان دونون کو اور یہہ مراد نہین ہی کہ یہہ دونون افضل ہین نماز اور روزی اور
زکوۃ سی ثواب مین اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی نی نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المومن
وعن أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ عَبدٌ عَبدًا لِلّٰهِ إِلَّا أَكرَمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَحمَدُ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دوست رکہا کسی بندہ کو واسطے اللہ مگر کہ تعظیم کی اوسنی اپنی پروردگار
عزوجل کی نقل کی یہہ احمد نی **وعن** أَسمَاءَ بِنتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید
کے سی کہ تحقیق اونسی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہین کیا نہ خبر دومین تمکو کہ بہترین تمہاری کون ہین فرمایا بہترین تمہاری وہ لوگ ہین
کہ جب دیکہی جاوین یاد کیا جاوی اللہ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف باب حفظ اللسان کی تیسری فصل مین یہہ حدیث مع ترجمہ اور شرح کی گذر چکی
ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَ
اٰخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتَ تُحِبُّهٗ فِيَّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی اگر تحقیق دو بندی محبت رکہین آپسمین واسطی خدا کی ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین یعنی مثلاً البتہ جمع کریگا اللہ تعالی درمیان اون
دونون کی دن قیامت کی یعنی واسطی شفاعت آپس کے یا جنت مین بطریق مصاحبت کے فرماویگا یعنی زبانی فرشتی کی یا بلا واسطہ ہر ایک کو اون دونون مین
سی یہہ بندہ وہ ہے کہ تہا تو محبت کہتا اوسی بسبب میری وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى
مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِيْ تُصِيْبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ
وَاَحِبَّ فِي اللّٰهِ وَاَبْغِضْ فِي اللّٰهِ يَا اَبَا رَزِيْنٍ هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ
كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّهٗ وَصَلَ فِيْكَ فَصِلْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِيْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ
اور روایت ہی ابی رزین سی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو رزین کو آیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر جڑ اس امر کی یعنی
دین کی کہ پہونچی تو بسبب اوسکی بہلائی دنیا اور آخرۃ کی کو کہ وہ یہہ چیزین ہین لازم کر اپنی پر بیٹہنا اہل ذکر کی مجلسون مین یعنی ذکر کی لیی اور جب تنہا بیٹہی
تو پس ہلا زبان اپنی جبتک کہ ہوسکی ساتہہ ذکر اللہ کی یعنی لوگون مین اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دوست رکہی اور
دشمن رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دشمن رکہی تو ای ابو رزین آیا جانا تو نی کہ تحقیق آدمی جسوقت نکلتا ہی اپنی گہر سی بقصد ملاقات اپنی بہائی مسلمان
کے پیچہی پیچہی اوسکی ہوتی ہین ستر ہزار فرشتی سب دعا و استغفار کرتی ہین واسکی لیی اور کہتی ہین ای پروردگار ہماری تحقیق اس شخص نے ملاپ کیا واسطی
تیری پس ملا اوسکو ساتہہ رحمت اور مغفرت اپنی کی پس اگر طاقت رکہی تو یہہ کہ کام مین لاوی تو اپنی بدنکو اسمین یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس کر وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ
لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ
وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کی اوپر بالاخانی ہین زمرد کی اونکی دروازی ہین
کہلی ہوئی روشن و چمکتی ہین وہ بالاخانی اور دروازی اونکی جیسی کہ روشن و چمکتی ہین ستاری روشن پس کہا اصحاب نی یا رسول اللہ کون ہینگی ومین فرمایا
وہ لوگ کہ محبت کہتی ہین آپسمین واسطی اللہ کی اور ہمنشینی کرتی ہین واسطی اللہ کی اور ملاقات کرتی ہین آپسمین واسطی اللہ کی نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین یہہ
تینون حدیثین

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

باب ہی اوس چیز کا کہ منع کیا گیا ہی اوس سی
چہوڑنی ملاقات کیسی اور کاٹنی دوستی کیسی اور ڈہونڈہنی عیبون کے سی ف تہاجر کی معنی ہین کاٹنا اور یہی معنی ہین تقاطع کی پس تقاطع بیان
و تفسیر ہی تہاجر کی اور مراد اوسی ترک ملاقات اور سلام بہائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سی اور یہہ مطلق
ممنوع اور نہی کیا گیا تہا اسلیی کہا ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہی کہ شرم رکہی اور مکروہ جانی

آدمی اوسکی ظاہر ہونیکو اور دوست رکہی کہ پوشیدہ رہی یعنی عیب و نقصان کہ آدمی مین ہین اور اتباع عورت عیب چینی کرنی ہے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِی اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال واسطی کسی شخص کے یہہ کہ ترک ملاقات کری اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی ملین دونون پس مونہہ پہیر لی یہہ ایک طرف کو اور مونہہ پہیر لیوی وہ دوسری طرف یعنی ایک دوسرے کو نہ دیکہی اور بہتر ان دونون کا وہ ہی کہ ابتدا کری ساتہہ سلام کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** زیادہ تین دن سی اس قید سی سمجہا جاتا ہی کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہین اسلیی کہ آدمی کی طبیعت مین غضب اور بدخلقی اور حمیت اور مانند انکیکی بیٹہہ رہی ہین پس اسقدر معاف کی گئی اور غالب یہہ ہی کہ تین روز کی عرصہ مین خفگی جاتی رہی یا کمتر ہو جاوی اور بعد اسکی کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتہہ قول یلتقیان الخ کی اور مراد یہہ ہی کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اسکی حقوق کی ہو تو منع ہی مثلاً اگر اسکی غیبت کی اور اسکی خیرخواہی نکی اوسی اسکو رنج ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہہ نہ چاہیی اور اگر تقصیر امور دین مین کرتا ہی جیسی اہل ہوا و بدعت تو اوسی ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہی جبتک کہ نظاہر ہو توبہ اور رجوع اوسکی طرف حق کی اور سیوطی نی موطا کی حاشیہ مین ابن عبدالبر سی نقل کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علما نی اسپر کہ جو کوئی ڈر رکہتا ہو کسیکی کلام کرنی سی اور ملنی سی اپنی دین کی فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہے اوسکو کنارہ کشی اور دوری ڈہونڈہنی اوسی باحسن وجوہ یعنی بغیر واقع ہونیکی بیچ غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کی انتہی اور احیاء العلوم مین ایک جماعت صحابہ وغیرہم سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی انمین سی ترک ملاقات کی تہی مرتی دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اون تین صحابیون پر کہ غزوہ تبوک مین نگئی تہی پچاس روز تک صحابہ کو اور اونکی بیبیون اور قرابتیون کو حکم کر دیا تہا کہ انسی ملاقات و کلام نکرین بسبب خوف راہ پانی نفاق کے اونمین اور آنحضرت ایک مہینی تک اپنی بیبیون سی خفا رہی تہی اور حضرت عائشہ نی ابن زبیر سی ایک مدت تک ترک ملاقات کی تہی غرض کہ امور دین مین ثابت ہوئی ہی خفگی لیکن چاہیی کہ نیت صادق رکہی اسمین غرض نفسانی نہو اور ابتدا کری یعنی پہلی کری سلام علیک اور رفع کدورت کری اسمین اشارہ ہی اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سی اور اس مقدار کفایت کرتا ہی اس سی کم نچاہیی تا حق مسلمانی ناتہہ سی نجاوی

وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنَافَسُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم گمان بد سی اسلیی کہ گمان بد دروغ ترین باتون کا ہی اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودی کی خریدنی کا اور منظور نہو لینا اور حسد نہ کرو آپسمین اور نہ بغض رکہو آپسمین اور نہ غیبت کرو آپسمین اور ہو و بندی اللہ کے بہائی اور ایک روایت مین ہی نہ حرص کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دروغ ترین باتون کا ہی کہ جب کسی پر کچہہ گمان لیجاتا ہی حکم کرتا ہی اسپر کہ ایسا ایسا ہی اور چونکہ وہ واقع مین ویسا ہوتا نہین وہ حکم اسکا جہوٹ ہوگا اور مراد ساتہہ بات کی بات نفس کی ہی اور وہ بالقاء شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین کہتا اوسکو اس سبب سے ہی یا مبالغہ ہی اسمین اور قرآن مین آیا ہی ان بعض الظن اثم اور مراد اوس سی گمان بد ہی اور لکہا ہی علما نی کہ گمان بد کہ نہی آئی ہی اوس سی وہ ہی کہ استقرار کری اور جزم کری ساتہہ اوسکی نہ وہ کہ بطور خطرہ کی گذری دل مین اور بعضون نی کہا کہ موجب گناہ کا جب ہی کہ کلام کری ساتہہ اوسکی اور زبان پر لاوی اور بہر تقدیر دلیل نہ رکہتا ہو اسپر یا دونون دلیلین متعارض ہون اور بحکم دلیل اور قرینہ واضحہ کی جو گمان لیجاوی اوس سے ماخوذ نہین ہوتا اور لا تحسسوا پہلا ساتہہ حے مہملہ کی ہی اور دوسرا سات جیم کی اور بالعکس

اور فرق درمیان تجسس اور تحسس کے علماء نے کئی وجہ پر کیا ہی قاموس مین بیچ فصل جیم کی کہا ہی کہ تجسس دریافت کرنا خبرونکا مثل تحسس کے اور جاسوس اور
جسس مشتق اس سی ہی یعنی صاحب سر شر کی اور فصل ح مین کہا ہی کہ حاسوس یعنی جاسوس کے یا وہ مخصوص ہے ساتھہ خبر خیر کی اور جیم سی مخصوص ہے ساتھہ
خبر شر کی انتہی اور بعضون نے کہا کہ جیم سی دریافت کرنا خیر کا ساتھہ نرمی کی اور ح سی دریافت کرنا اوسکا حاسہ سی جیسے کہ چوری سی سنا اور دیکھنا اور بعضون
نے کہا کہ جیم سی تفتیش کرنا آدمی کی عیبون سی اور ح سی سنا اونکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سی طلب کرنا خبر کا غیر کی لیے اور ح سی اپنی لیے اور
طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کی عیبون کا اور امور پوشیدہ اونکیکا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر
طلب کرنی خبر خیر کی یہہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانیکی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور ولا تناجشوا النجش سی ہی نجش ساتھہ جزم جیم کی کہا بعضون
نے کہ مراد اس سی ہی طلب فعت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنی کی تا دوسرا اوسکی دیکھا دیکھی
اوسکو لیلی اور اصل مین نجش کہتی ہین شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نی کہا کہ نجش حدیث مین یعنی ورغلانی کی کسیکو کسی کی شر وخصومت پر اور
حسد آرزو کرنی زوال نعمت غیر ظالم کی یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہنچ جاوی کذا فی القاموس اور نہ بغض رکہو آپسمین یعنی احتراز کرو اسباب
حادث ہونی بغض کسبی والا حب و بغض خلقی ہین کہ بندہ کو اونمین اختیار نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا للہ مذاہب مین اسلیے کہ بدعت دین
مین ورگمراہی راہ مستقیم سی باعث ہین بغض کی اور ظاہر یہہ ہی کہ نہی آپکی بغض سی تاکید ہی واسطے امر محبت رکہنی کی آپسمین مطلقاً مگر جہان کہ
خلل پڑی دین مین تو اوس صورت مین نہین جائز ہی محبت آپسکی بلکہ واجب ہی بغض اسلیے کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہی بموجب قول
اللہ تعالی کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اسمین شک نہین ہی کہ محبت آپسکی سبب ہی اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہی افتراق کا پس معنی
یہہ ہین کہ نہ بغض رکہی بعضا تمہارا البعض سی اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانون مین آپس ہوگی نہی نمیمہ یعنی چغل خوری سی
اسلیے کہ اسمین بنیاد رکہنی فساد کی ہوتی ہی اور ولا تدابروا یعنی غیبت نکرو آپسمین پس پشت اور طیبی نی کہا کہ مراد تدابر سی تقاطع ہی یعنی ترک ملاقات
اسلیے کہ ہر ایک متقاطعین سی پیٹھ دیتا ہی دوسرے کو یعنی اعراض کرتا ہی بیچ ادا حقوق اسلام کی اور رہو بندی اللہ کی الخ یعنی جب تم بندے ایک مولا کی ہو تو
سب عبودیت مین برابر رہو اور آپسمین بہائی اور حسد اور بغض اور غیبت کو چہوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا جو ایک روایت مین ہے ظاہر یہہ ہی کہ بعد سب لفظون
کے ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ بعد لا تحاسدوا کی ہو معنی تنافس کے تحاسد ہین بہ قریب اسکی اور احتمال ہی کہ معنی تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسکہ
ایک حدیث مین آیا ہی کہ ڈرتا ہون مین تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنی رغبت کرو اسمین الخ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ
فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہولی جاتی ہین
دروازی بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کی پس بخشش کیجاتی ہی واسطے ہر بندی کی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتہہ اللہ کی کسیکو پس نہین رہتا بغیر بخشا کوئی
مگر وہ شخص کہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کی دشمنی وکینہ پس کہا جاتا ہی ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ آپسمین دشمنی رکہتی ہین یہان
تک کہ صلح کرین آپسمین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی یعنی طبقات اوسکی یا بالا خانی اور درجات اوسکی کی انہی دونون
مین واسطے کثرۃ رحمت کی کہ اوترتی ہی انہی دونون مین اور باعث ہی مغفرت کی کذا قال علی اور حضرت شیخ نی لکھا ہی کہ کہلنا دروازون کا کنایہ ہی
کثرۃ مغفرت سی اور درگذر کرنی جرائم خلق سی اور دینی ثواب اور رفعت درجات سی اور صواب یہہ ہی کہ محمول ہی یہہ ظاہر پر اسلیے کہ حمل کرنا نصوص
کا ظاہر پر واجب ہی جبتک کہ کوئی دلیل پہیرنیوالی ظاہر سی نہو اور کہلنا دروازون کا علامت عفو کی ہو اور یہان تک کہ صلح کرین

ظاہر یہہ ہے کہ مغفرۃ ہر ایک کی موقوف ہی اوسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہی کہ دوسرا اضافہ ہو یا نہو واللہ اعلم **وعنه** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا
بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ہذین حتی یفیئا رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی عرض کی جاتی ہین عمل لوگون کی آگی پروردگار تعالی کی ہر ہفتہ مین دو بار دن پیر کی اور دن جمعرات کی پس بخشش کیجاتی ہی
واسطی ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان مسلمان بھائی اوسکی کی دشمنی پس کہا جاتا ہی کہ چھوڑ دو ان دونون کو یہان تک کہ رجوع
کرین دوبارہ اور دشمنی سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ وزاد مسلم قالت ولم اسمعہ تعنی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء مما یقول الناس کذب الا فی ثلث الحرب والاصلاح بین الناس وحدیث الرجل امرأتہ
وحدیث المرأۃ زوجہا اور روایت ہی ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی کہا کہ سنا مینی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین جہوٹا وہ شخص
کہ اصلاح کری درمیان لوگون کی یعنی ساتہہ جہوٹ اپنی کی اور کہی نیک بات یعنی ہر ایک کو دونون دشمنون مین سے ایسی بات کہی کہ باعث صلح ہو اور
پہنچاوی نیک بات نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی کہ کہا ام کلثوم نی اور نہین سنا مینی اونکو مراد رکہتی تہی ام کلثوم ضمیر اسمعہ سی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رخصت دی ہو بیچ کسی چیز کی ان چیزون مین سی کہ کہتی ہین لوگ اوسکی حق مین کہ وہ جہوٹ ہین مگر بیچ تین چیزون کی ایک تو لڑائی مین
اور دوسری صلح کروانی مین درمیان لوگون کی اور تیسری بات کرنی مرد کی اپنی بیوی سی اور بات کرنی بیوی کی اپنی خاوند سی **ف** پہنچاوی
نیک بات دونون کو کہ جو سنی نہو اوسنی مثلا کہی کہ فلانا سلام کہتا تہا تجکو اور دوست کہتا ہی اور نہین کہتا ہی تیری حق مین مگر اچہی بات اور مانند اسکی
اور جہوٹ لڑائی مین یہہ ہی کہ ایسی باتین کہی کہ اوس سے قوت مسلمانون کی ظاہر ہو اور دل اپنی لشکر کی لوگون کی قوی ہون اور دشمن فریب کہا جاوی
اگرچہ خلاف واقع کی ہو مثلا کہی کہ لشکر ہمارا بہت ہی اور مدد اونکی بہت سی آتی ہی یا کہی کسی کافر کو کہ دیکہہ اپنی پیچہی کہ فلانا آ پہنچا ہی تیری پیچہی مارنی کو تیری
اور میان بیوی کا جہوٹ بولنا یہہ کہ ہر ایک دوسری پر اظہار محبت وخوشنودی کا کرے زیادہ اوس سی کہ واقع مین ہو تا باعث محبت والفت کا ہو ۶
وذکر حدیث جابر ان الشیطان قد ایس فی باب الوسوسۃ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ان الشیطان ایس بیچ باب الوسوسہ
کے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الکذب
الا فی ثلث کذب الرجل امرأتہ لیرضیہا والکذب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس رواہ احمد والترمذی
روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی جہوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہہ کے جہوٹ بولنا مرد کا اپنی
عورت سی تا کہ راضی کری اوسکو اور جہوٹ بولنا بیچ لڑائی کافرون کی اور جہوٹ بولنا اسلیے کہ صلح کری درمیان لوگون کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نے **ف** اس روایت مین فقط مرد ہی کا جہوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جہوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر واغلب کے کہ چونکہ عورتین جاہل وبدگمان
ہین اونکی تسلی اور راضی کرنیکی اکثر حاجت پڑتی ہی اور اوپر کی حدیث مین دونون کا ذکر کیا یا یہہ کہ راوی نی از راہ اختصار کی ایک ہی کا ذکر کیا
ع ح **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لمسلم ان یہجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ
سلم علیہ ثلث مرات کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ نہین لائق واسطی مسلمان کی یہہ کہ ترک ملاقات کری دوسری مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جس وقت کہ ملاقات کری اوس سے اس حال مین

کر سلام علیک کری اوس سے تین بار کہ ہر بار نہ جواب دی اوسکو دوسرا شخص پس تحقیق پہرا وہ ساتہہ گناہ اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی جسنی کہ جواب نہ دیا پہرا وہ ساتہہ گناہ ترک ملاقات کی یا ساتہہ گناہ اپنی کی یا ساتہہ گناہ سلام علیک کرنیوالیکی یعنی سلام کرنیوالا گناہ ترک ملاقات کیسی باہر آیا اور گناہ نہ جواب دینی والیکی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنیوالیکا بہی اوسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال نہین ہے واسطی کسی مسلمان کے یہہ کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جو شخص کہ چہوڑی ملاقات زیادہ تین دن سی یعنی اگرچہ ایک ساعت ہو پہر مرجاوی یعنی اسی حالت مین بغیر توبہ کی داخل ہوگا آگ مین نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **وعن** اَبِی خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ کَسَفْکِ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابوخراش سلمی سی کہ سنا اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان کی برس وز پس وہ مانند خون کرنی اوسکی ہی یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلْقَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہی واسطی مومن کی کہ ترک کری ملاقات کسی مومن سی زیادہ تین دن سی پس اگر گذرین تین دن تو چاہیی کہ ملی اوس سی یعنی جس سی کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کری اوس سی پس اگر جواب دیا اوسنی اسکی سلام کا پس تحقیق شریک ہولی دونون ثواب مین یعنی ثواب ملجانی مین پہلا بسبب ابتدا سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنی اوسکی اور اگر جواب نہ دیا اوسنی سلام کا پس تحقیق پہرا وہ نہ جواب دینی والا ساتہہ گناہ کی یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینی سلام کی اور نکلا گناہ ترک ملاقات سی سلام کرنیوالا نقل کی یہہ ابوداود نے

وعن اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ اس عمل کی کہ افضل ہے درجہ اوسکا اور بہت ہی ثواب اوسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کیسی کہا ابوداود نی کہ کہا ہمنی ہان یعنی فرمائیی فرمایا صلح کروانی درمیان دو شخصون کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصون کے وہ ہی مونڈنی والا یعنی دین مین اخلل ڈالنی والا نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابوداود نے اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد والصدقہ وغیرہ مین جمع کی لیی ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ صلح کروانی افضل ہی ان سب چیزون مذکورہ سی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد معنی ادکی ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ یہہ افضل ہی ان ہر ایک سی اور اول خوب ہی مقام ترغیب مین اور کہا اشرف نے کہ مراد ان چیزون مذکورہ سی یعنی روزی وغیرہ سی نوافل ہین نہ فرائض کہتا ہون مین کہ اللہ ہے خوب جانتا ہی کہ مراد کیا ہی اسواسطی کہ کبہی متصور ہی یہہ کہ ہو صادر کرنیوالی فساد مین کہ متفرع ہوا وسپر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور ہتک حرمت افضل ان عبادات فرض سی کہ ممکن ہے قضا اونکی اور یہہ عبادتین اللہ تعالی کی حقوق مین سی ہین کہ سہل ہین حق سبحانہ کی نزدیک بندون کے حقوق سی جسکی ہو یہہ طرح تو صحیح ہوا یہہ کہا جاوی کہ یہہ جنس عمل سی افضل ہی اوس جنس سے بسبب ہونی بعض افراد اوسکی افضل کالبشر خیر من الملک والرجل خیر من المرأة اور اصلاح ذات البین یعنی نیک کرنا احوال کا کہ درمیان مل کر کی

ہے جیسیکہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلا ایک جماعت مین واقع ہی اور فساد پڑ رہا ہی اونکو مبدل ساتہہ الفت اور محبت اور صلح کی کرنا اور فساد
ہی طرف صلاح کی لانا اصلاح ذات البین کے یہہ معنی ہین اور ذات البین نام اون احوال کا ہی کہ درمیان لوگون کے ہین اور اصلاح اونکا نیک کرنا ہی اور
مبدل کرنا اونکا فساد سے ساتہہ صلاح کی اور فساد اوس احوال کی ذات البین ہے حالقہ ہی حلق کہتی ہین بال مونڈنی کو اور حالقہ بال مونڈنیوالی اور مراد یہان
ہلاک کرنا اور جڑ سی اوکہیڑنا ہی یعنی فساد ذات البین ایک خصلت ہی ہلاک کرنیوالی دین کی اور جڑ سی اوکہیڑنیوالی ثواب کے جیسیکہ اوسترہ بالونکو جڑ سی
مونڈتا ہی اور اسمین رغبت دلانی ہی صلح کروانی پر اور رفع فساد پر اور نفرت دلانی ہی فساد ڈالنی سی آپسمین ۶۷ **وعن الزبير قال قال رسول**
الله صلى الله عليه وسلم دب اليكم داء الامم قبلكم الحسد والبغضاء هي الحالقة لا اقول تحلق الشعر
ولكن تحلق الدين رواه احمد والترمذي اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہی
طرف تمہاری اور سرایت کی ہی تم مین بیماری امتون کی کہ پہلی تہی تہین وہ بیماری حسد اور بغض ہی وہ بغض یا ہر ایک ان دونون مین سے مونڈنیوالا
ہے نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہی بالونکو ولیکن مونڈتا ہی یعنی جڑ سی اوکہیڑتا ہی دین کو یعنی ضرر اوسکا بڑا ہی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ احمد اور
ترمذی نی **وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والحسد فان الحسد ياكل الحسنات كما تاكل**
النار الحطب رواه ابو داود اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے بچو تم حسد سی اسلیے کہ حسد کہاتا ہی
یعنی فنا کر دیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنیوالیکی نیکیونکو جیسیکہ کہاتی اور جلاتی ہی آگ لکڑیون کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اس حدیث سی دلیل پکڑی
ہی معتزلہ نی اپنی مذہب کا ارتکاب معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور لیجاتا ہین نیکیون کو اور اہل سنت و جماعت کی نزدیک یہہ نہین ہی
بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسیکہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیات اور جواب اونکی دلیل پکڑنیکا اس حدیث سی یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ جاتا
رہتا ہی اس سی کمال ایمانکا اور تمام نیکیونکا جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور بعضون نی یہہ جواب دیا ہی کہ
مراد کہانی اور لیجانی حسد کیسی حسنات کو یہہ ہی کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر تلف کرنی مال کی اور ہلاک کرنی نفس کے اور ہتک حرمت محسود کے
اور اگر یہہ چیزین کرتا نہین تو ارادہ رکہتا ہی اور کچہہ نہین تو ہتک حرمت بسبب غیبت کی تو ضرور کرتا ہی پس روز قیامت کے نیکیان اوسکی محسود کو دینگی
عوض مین اوسکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مفلس میری امت مین وہ شخص ہے کہ روز قیامت کی ساتہہ نماز اور زکوٰۃ
اور روزی اور شب بیداری کی آویگا اور حال اوسکا یہہ ہوگا کہ کسیکو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان ناکا لگایا ہوگا اور کسیکا مال کہا گیا ہوگا اور کسیکا خون
کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اوسکی اونکو دینگی کہ جنپر ظلم کیا تہا معنی حبط اعمال کے یہہ ہین مٹاتا اور فنا کرنا اونکا دیوان اعمال سی اور اگر آج
انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتہہ کس اعمال کے آویگا حال آنکہ حدیث ناطق ہی ساتہہ آنیکی مع اعمال روز قیامت کے اور اور جواب یہہ ہے کہ حسنات مضاعف
ہوتی ہین ساتہہ استعداد و صلاح بندی کی پس جب مرتکب خطاؤنکا ہوتا ہی تو مضاعفیت سی محروم رہتا ہی ۶۷ **وعنه عن النبي صلى الله عليه**
وسلم قال اياكم وسوء ذات البين فانها الحالقة رواه الترمذي اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
فرمایا بچو تم برائی ڈلوانیسی درمیان دو شخصون کی پس تحقیق وہ مونڈنیوالی ہی یعنی تباہ کرنیوالی ہی دین کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن ابي صرمة**
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ضار ضار الله به ومن شاق شاق الله عليه رواه ابن ماجة والترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی ابی صرمہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچاوی یعنی کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی پہنچاویگا اللہ ضرر اوسکو یعنی سزا
دیگا اوسکی عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالی کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اوسپر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** اور لفظ

شاق الخ کی یہہ معنی ہی لکہی ہین کہ جسنی عداوت او مخالفت کی کسی مسلمان سی اوس سی عداوت کریگا اللہ یعنی عذاب کریگا اوسکو ہ ع **وعن** اَبِی بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْمَکَرَبِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی بکر صدیق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی ملعون ہی یعنی دور ڈالا گیا ہی درگاہ قرب رحمت الٰہی سی وہ شخص کہ ضرر پہنچاوی کسی مسلمان کو یعنی ظاہر مین یا مکر کری یعنی ضرر پہنچاوی خفیہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْھُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِہِمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یَتَّبِعْ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا چڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم منبر پر پس پکارا لوگونکو ساتہہ آواز بلند کی پس فرمایا کہ ای گروہ اون شخصونکے کہ اسلام لائی ہین ساتہہ زبان اپنی کے اور نہین پہنچا ہی ایمان طرف دل ونکی نہ ایذا دو تم مسلمانون کو یعنی کامل مسلمانون کو کہ جو اسلام لائی ہین زبان سی اور ایمان لائی ہین دل سے اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ تلاش کرو عیب اونکی پس تحقیق جو شخص کہ ڈہونڈی عیب اپنی بہائی مسلمان کا ڈہونڈیگا اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈہونڈا اللہ نے عیب سوا کریگا اوسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگون سی بیچ گہر اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلام لائی ہین الخ شریک ہین اسمین مومن ومنافق اور نہین پہنچا ہی ایمان یعنی اصل ایمان یا کمال ایمان طرف دل ونکی پس شامل ہی یہہ فاسق کو بہی اور یہی ظاہر تر ہی سیلی کہ آگی آتا ہی من یتبع عورۃ اخیہ المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوۃ یعنی بہائی چارہ ہے نہین پس طیبی نی جو اختیار کیا ہی کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہی منافق مین یہہ خلاف ظاہر کی ہی اور حکم اعم بہت مناسب وکامل ہی واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ وطعن نکرو اوس گناہ پر کہ پہلی ہو چکا ہی گلی زمانہ مین برابر ہی کہ جانو توبہ کرلی اوننی اسکی یا نہ جانو اور عار دلانی حالت مباشرت مین یعنی جبکہ کر رہا ہی یا بعد اوسکی پہلی ظاہر ہونی توبہ کی واجب ہی اوسکی لیی کہ قادر ہو اوسپر اور کبہی واجب ہوتی ہے حد وتعزیر پس یہہ قبیلہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی سی ہی اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس نکرو اونکی اون عیبون مین کہ نہین جانتی تم اونکو اور نہ اظہار کرو اون عیبونکو کہ جانتی ہو تم پس تحقیق شان یہہ ہی کہ جو کوئی ڈہونڈہی یعنی طلب کری عیب یعنی ظاہر کرنا عیب بہائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کی کہ واجب ہے حذر کرنا آپ اور حذر کروانا اور کروا وس سی اور ڈہونڈیگا اللہ یعنی ظاہر کریگا عیوب اوسکی یعنی یہہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بہائی مسلمان کا ہی اور رسوا کریگا یعنی ظاہر کریگا برائیان اوسکی کہا امام غزالی نی کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتہہ مسلمان کی پس دل نہین ٹہیر سکتا اور چاہتا ہی تحقیق کرنیکو پس باعث ہوتا ہی پردہ دریکا اور حد پردہ کی یہہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کرلی اور جو دیوار ملی ہو مکان کی پس نہین جائز ہی چوری سی کان لگانا اوسکی گہر پر تا کہ سنی آواز تارون کی یعنی ستار وغیرہ کی تارون کی اور نہ جائز ہی داخل ہونا اوسپر واسطی دیکہنی گناہ کی مگر یہہ کہ ظاہر کری وہ اسطرح کہ معلوم کرلی اوسکو وہ کہ باہر گہر کی ہو مانند آواز مزامیر کی اور آواز نشی والون کی کہ آپس مین نشی والون کی سی باتین کر رہی ہون اور اسیطرح جبکہ چہپالین باسن شراب کی اور آلات لہو کی آستین مین اور دامن کی بیچ تو نہین جائز ہی کہولنا اونکا اور اسیطرح نہین جائز ہی سونگہنا تاکہ پاوی بو شراب کی اور نہین جائز ہی یہہ کہ طلب خبر کی کری اپنی ہمسایون سی تاکہ خبر دیوین وہ اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ ہوتا ہی شرابی کی گہر مین اور اس قول مین کہ نہین پہنچا ہی ایمان الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب تک نہین پہنچتا ہی ایمان طرف دل کی نہین حاصل ہوتی اوسکو معرفت اللہ کے اور نہین ادا کرتا حقوق اوسکی پس علاج تمام امراض دلکا معرفت اللہ تعالی کی ہی اور حقوق ادا کرنی مسلمانون کی پس ایذا دیتا ہی کسیکو اور نہ ضرر پہنچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی اونکی احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم بیخبر ہوا اس سی ہ ع ❊ ❊

وعن

وعن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اربی الربوا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق
رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی سعید بن زید سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زیادہ
ترین سودون کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی غیبت کرنی
اور براکہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اوسپر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بی مصلحت شرعی کی زیادہ ترین سودون کا ہی یعنی بڑا سود ہی بہ نسبت
اور سودون کی حرمت و گناہ مین اور ربوا لغت مین معنی زیادتی کی ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی
کسیکے آبروریزی مین لینا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق رکہتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت ہے تشبیہ دی اوسکو ساتہہ ربوا کی کہ زیادہ
حق سی لیتا ہی اور اسکو اربی یعنی بڑا ربوا کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی لینی مین زیادہ
ہے اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضی احوال مین مباح ہوتی ہی آبروریزی جیسیکہ صاحب حق کہی یا ظالم اوسکو کہ حق اوسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو
جرح کری یعنی اوسکا نقصان بیان کری اور اسی قبیلہ سی ہی جرح روات کا کہ محدثین راویون کو واسطی مصلحت حفظ دین کی کرتی ہین اور اسکی مانند
ہے ذکر کرنی برائی منگنی کرنیوالیکی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانی کی لوگون کو ہجو ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لما عرج بی ربی مررت بقوم لہم اظفار من نحاس یخمشون وجوہہم وصدورہم فقلت من ہؤلاء
یا جبرئیل قال ہؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکی ناخون تہی تانبی کی کہرچتی تہی مونہہ اپنی
اور سینی اپنی پس کہا مینی کون ہین یہہ ای جبرئیل کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ کہاتی ہین گوشت لوگون کی یعنی غیبت کرتی ہین اونکی اور پڑتی ہین لوگونکی
آبرو مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی غیبت کرتی ہین اور براکہتی ہین اور بسبب اسکی آبروریزی کرتی ہین لوگونکی غیبت کرنیکو جو کہا کہانا
گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہوچکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبروریزی لوگون کی کی اور اپنی خوش ہوئی حق تعالی نی مونہہ اور سینی اونکی بہی
اونکی ہاتہون سی زخمی کروائی ہجو ع **وعن** المستورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلۃ فان اللہ یطعمہ
مثلہا من جہنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جہنم ومن قام برجل مقام سمعۃ ورباء فان اللہ
یقوم لہ مقام سمعۃ ورباء یوم القیمۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی مستورد سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص کہ کہاوی بسبب غیبت
کرنی یا بہتان زنا کرنی یا بی آبروئی کرنی کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلاویگا اوسکو مانند اوس لقمہ کے آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ پہناوی
کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناویگا مانند اوس کپڑیکی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ کہڑا کری کسیکو بیچ مقام
سنانی اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہوئیگا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانی کی روز قیامت کے نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لفظ اکلۃ ساتہہ
پیش ہمزہ اور جزم کاف کی ہی معنی لقمہ کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ کی معنی یکبار کہانیکی جیسیکہ کوئی بسبب عداوت کی غیبت و برائی کسی مسلمان کے
سے خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور از راہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اوس وسیلہ سی اپنی لیی ازروئے پیدا کری اور وجہ رزق کی بہم
پہنچاوی اور لفظ کسی ساتہہ صیغہ معلوم کی ہی یعنی البس شخصا ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مفعول کے ہی یعنی پہنایا جاوی کپڑا
اور یہہ مناسب ہی قرینہ سابقہ کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اول کی ہین کسی نفسہ ثوبا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کی اوسیطرح
کہ اوپر ذکر کی گئی کہانیمین اور قام برجل مین حرف با تعدیہ کی لیی ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا کسی اور کو بیچ

مقام دکہانی اور سنانیکی یعنی تعریف کری اور خوبیان دکہادی اپنی یا اورکی تا لوگ دیکہین اور سنین اوسکی فضیحت کرنیکی لیی کہڑا ہوگا اللہ پس کہڑا
ہونا اللہ کا مقام سنانی اور دکہانی مین کنایہ ہی اسکی فضیحت کرنیسی در کہا مظہر نی کہ بعجل مین احتمال ہی کی تعدیہ کیلیئی ہو دیا سبب کے لیی پس اگر تعدیہ کی لیی ہو تو
معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی کہڑا کری کیسکو مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی تعریف کری کیسکی ساتہہ صلاح وتقوی کی اور ساتہہ زہد اور عبادت کی شہرۃ دی
تا لوگ اوسکی معتقد ہوں اور خدمت کرین اوسکی اور اوسکو جال ٹہیراوی اپنی لیی تا کہ اوسکی سبب سی مال وجاہ اپنی تئین حاصل ہو جیسا کہ بعضی خادم
درویشون کی کرتی ہین ہماری زمانہ مین بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس سکو اللہ تعالی مقام فضیحت اور رسوائی مین کہڑا کریگا ساتہہ
اسطرحکی کہ حکم فرمادیگا فرشتونکو کہ اظہار کرین کہ یہہ جہوٹا ہی کہ ایک شخص کو جہوٹ شہرت دی تہی اپنی غرض نفسانی کی لیی بعد ازان عذاب دیگا اوسکو
عذاب جہوٹون کا اور اگر سبب کے لیی ہو تو معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی ظاہر کری صلاح اور زہد اور تقوی بسبب اسکی کہ معتقد ہو اوسکا کوئی شخص ذی قدر
اور بہت مال والا تا کہ حاصل ہو اوسکو مال وجاہ جیسیکہ کہتی ہین لوگ عرف مین کہ یہہ زاہد امیر کا ہی کہڑا ہوگا اللہ تعالی اوسکی رسوا کرنی کی لیی یعنی ارادہ کریگا
اوسکی فضیحت کرنیکا مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی فرمادیگا ملائکہ کو کہ ندا کرین کہ یہہ ریا کار رہتا خلق کی لیی کام کرتا تہا بعد ازان عذاب کریگا اوسکو
عذاب ریاکارون کا **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیک گمان رکہنا جملہ عبادات حسنہ سے ہی نقل کی یہہ احمد اور
ابو داؤد نی **ف** یعنی نیک گمان رکہنا ساتہہ اللہ تعالی کی جملہ عبادات حسنہ سی ہی پس نہین لائق ہی ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اوسچیز کی گمان کرتی ہین
عوام کہ حسن ظن یہہ ہے کہ ترک کری عمل کو اور اعتماد کری اللہ پر اور کہی کہ وہ کریم وغفور رحیم ہی پس یہی ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتہہ
معبود کی وہ مغرور ومردود ہی یا معنی یہہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمانون پر اور اعتقاد خیر وصلاح کا رکہنا ساتہہ اونکی جملہ عبادات حسنہ سے ہی ناشی حسن عبادۃ
سی یعنی جو کوئی متعبد ونیکوکار ہی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بدگمان سوای بدکار کی نہین ہوتا ؎ بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار ؎ نامہ خود خواند
اندر حق یار **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ أَعْطِيهَا
بَعِيرًا فَقَالَتْ أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ
وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہا عائشہ نی کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کی پاس تہی سواری
زیادہ یعنی ایک اونٹ تہا زیادہ اونکی حاجت سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینب کو کہ دی تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے یعنے بطریق اباء
انکار کی کہ مین دیتی ہون اس یہودیہ کو پس غصی ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اونسی ملاقات مہینی ذیحجہ کی اور محرم کی اور کچہہ صفر کی مہینی نقل
کی یہہ ابو داود نی **ف** حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تہین حیی بن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل مین سی تہا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کیسی
اور بیوی تہین ابو الحقیق کے پس وہ مارا گیا جنگ خیبر مین اور یہہ پکڑی آئین پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اپنی نکاح مین لائی اور بعضی ازواج مطہرات
کو انسی سو مزاجی تہی چنانچہ حضرت عائشہ بہی انہین مین سی تہین اور آنحضرت حمایت اور رعایت اونکی کرتی تہی ایک روز انکو حضرت عائشہ نی یہودیہ
کہا اور کچہہ سخت سست کہا اونہون نی حضرت سی شکایت کی فرمایا آپ نی کہ تو اوس سی کہہ کہ مین پیغمبر زادی ہون اور تو بیٹی ابو بکر کی اور
حضرت زینب بہی بیوی تہین حضرت کی پس آپ خفا ہوئی اونسی بسبب زبان درازی کرنیکی اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ
تین دن سی بسبب فعل قبیح کی یعنی بقصد زجر وتادیب کی نہ بارادہ عداوت وبغض کی اور اس تقریر سی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین
جیسیکہ اوپر گذرا **وذكر** حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا فِي بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث

وفی نسخۃ لزینب فضل ظہر

معاذ

معاذ بن انس کے کہ اسرار اوسکا یہہ ہی من جمی مومنا بچ باب شفقت اور رحمت کی **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِیْسٰی اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا حضرت عیسی بیٹی مریم کی نی ایک شخص کو چوری کرتی پس کہا واسطی اوسکی عیسی نے چوری کی تونی یعنی کیا چوری کی تونی کہا ہرگز نہین یون قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ نہین کوئی معبود سوا اسکی پس کہا عیسیؑ نے کہ ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور جہٹلایا مینی نفس اپنی کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سمجہی جاتی ہی جملہ قسمیہ سے یا تقدیر یہہ ہی کہ تصدیق کیا مینی تیری قسم کہانیکو ساتہہ اللہ کی اور جہٹلایا مینی اپنی نفس کو یعنی اوس چیز مین کہ کہی مینی بنا بر ظاہر کی اسطی احتمال اسکی کہ یہہ لینا خفیہ نہو چوری واسطی نہونی کسی شرط کی اون شروط مین سی کہ معتبر ہین حد چوری مین شرعا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ نی لکہا ہے کہ یعنے تصدیق کیا مینی تجکو تیری قسم مین اور پہرا مین وس چیز سی کہ گمان کیا تہا مینی اور جہٹلایا مینی اپنی نفس کو اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی ہر چند کہ برخلاف اوسکی معلوم ہوجاوی چاہیی کہ اپنی علم کو متہم کری اور بموجب اوسکی عمل کری بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّكُوْنَ كُفْرًا وَّكَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدَرَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نزدیک ہی فقر یہہ کہ ہوجاوی کفر اور نزدیک ہی حسد یہہ کہ غالب ہووی تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہی کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنیکی اللہ تعالی پر اور یا بسبب راضی ہونی کی قضا اللہ پر اور بسبب شکوہ کرنیکی ماسوی اللہ سی یا بسبب میل کرنیکی طرف کفر کی بسبب دیکہنی اسکی کہ اکثر کفار اغنیاء اور چین والی ہین اور اکثر مسلمان فقرا آزمایش مین ہین بمقتضای اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الدنیا سجن المومن وجنة الکافر اور فرمایا اللہ تعالی نی اپنی بندون کی تسلی کی لیی لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماویہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار (دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کے) آیا ہی کہ تہی بعضی مومن دیکہتی تہی مشرکو نکو چین مین پس کہتی تہی کہ اعدا اللہ کا حال تو ہم اچہا دیکہتی ہین اور ہم ہلاک ہوگی ماری بہوک اور مشقت کی اسپر یہہ آیت اوتری کہ یہہ آرام انکا چند روز ہی پہر فنا ہونیوالا ہی اور تمہاری لیی بڑی چین آخرة کی ہین اس فانی کو دیکہہ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسی فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسی ہے زیادتی غنا کی ہی سبب سرکشی اور گرفتار رہونی گناہ کی ہوتی ہی اور اسلیی متوسط اور بقدر ضرورت کی ملنا افضل ہی غنا اور فقر سی خیر الامور اوسطہا اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نی کہا قریب ہے حسد بیچ گمان حاسد کی یہہ کہ بدل دیگا تقدیر کو **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْهِ فَلَمْ یَعْذِرْهُ اَوْ لَمْ یَقْبَلْ عُذْرَهٗ كَانَ عَلَیْهِ مِثْلُ خَطِیْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ الْمَكَّاسُ الْعَشَّارُ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کری طرف بہائی مسلمان اپنی کی پس معذور نرکہی اوسکو وہ بہائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کری اور کہی کہ عذر نہین رکہتا ہی تو جہوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکہتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہوگا اوس بہائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینی والا ہی **ف** یعنی وہ کہ ظلم کری اور موافق حق کی نرلی اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی حدیث میں کہ نہین داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس عیاذا باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہہ ہی کہ صاحب مکس بہی نہین قبول کرتا عذر تاجر کا اس کہنی مین کہ یہہ مال امانت کا ہی یا اور شہر مین مجہسی عشر لی لیا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکیکی اور حضرت عائشہ رضی

سے بطریق مرفوع کی آئی ہی حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور منقول ہی ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین ساتھہ بری تمہاری کی عرض کیا صحابہ نی کہ بہتر اگر چاہی تو فرمائیی یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم مین سی
وہ ہی کہ اوتری منزل پر اکیلا اور کوڑی ماری اپنی غلام کو اور نہ دیوی عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بری کی اسکی کہا اونہون نی ہان اگر چاہی
تو فرمائیی یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکہی لوگون سی اور لوگ بغض رکہین اوسی فرمایا کیا پس خبر دون مین تمکو ساتھہ بری کی اس سے کہا ہان اگر
چاہی یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہین قبول کرتی معذرۃ اور نہین بخشتی گناہ فرمایا کیا پس خبر دون مین تمکو ساتھہ
بری کی اس سی کہا اونہون نی ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو اوس سے خیر کی اور نہ امن ہو شر اوسکی سی نقل کی یہہ طبرانی وغیرہ نی اور ابی ہریرہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کرتی ہین کہ فرمایا اپنی عفت کرو لوگون کی عورتون سی یعنی بدنظر نہ رکہو اونپر عفت کرینگی عورتین تمہاری اور نیکی کرو اپنے
باپون سی نیکی کرینگی تمسی بیٹی تمہاری اور جسکی پاس آوی مسلمان بہائی اوسکا عذر کرتا ہوا پس چاہی کہ قبول کری اوسکو خواہ حق پر ہو یا وہ باطل پر پس اگر
نہ قبول کیا نہین آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہہ حاکم نی اور کہا یہہ صحیح الاسناد ہی مرع

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّانِّیْ فِی الْاُمُوْرِ

باب ہی بیچ بیان بچنی اور دیر نگ کرنیکی کامونمین **ف** حذر ساتھہ زبر ح اور ذال کی اور جزم ذکی یعنی پرہیز و احتراز کرنیکی
اور حذر ساتھہ زبر ح اور زیر ذال کی مرد بیدار اور تانی توقف و درنگ کرنا کارمین و رشتابی نکرنی اوسمین و اناۃ بروزن قنات کی اسم ہی سی
معنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہی کہ لوگون کی شر اور زمانہ کی آفات سی خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پرحذر رہے اور اپنی کام مین ہشیار اور خبردار رہے اور انجام
کار کو دیکہتا رہی اور کامون مین جلدی نکری و حلم و وقار اختیار کری مگر بعضی کامون خیر کی مین کہ شتابی ونمین فرمائی ہی ہان شتابی کری جیسی نماز وغیرہ

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کاٹا جاتا مومن ایک
سوراخ سی دو بار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** لدغ کاٹنا سانپ و بچہو کا اور جحر ساتھہ تقدیم جیم مضموم کی ح ساکنہ پر سوراخ سانپ و بچہو اور
مانند انکیکا فرماتی ہین کہ شان مومن ایسی کی کہ موصوف برعایت حق اور حمایت دین کی ہو یہہ ہی کہ عہد شکن و سرکش سی کہ دشمن دین کا ہی درگذر نکری اور
غضب اوپر بدلا اللہ لینا نچہوڑی اور ہر بار حلم و تغافل نکری اور فریب کہاوی اور اگر کار دنیا مین فریب دغا کہائی تو سہل ہی لیکن امور دین مین نچاہیے
اور یہہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہی کہ باعث رعایت حمایت دین کا ہی وسبب وارد ہونی اس حدیث کا یہہ ہی کہ ابو عزہ ایک شاعر تہا شعرا کفار سی کہ مسلمانون
کے ہجو کیا کرتا تہا اور اپنی قوم کی بد ذاتون کو مسلمانون کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تہا وہ جنگ بدر مین بندیومین پکڑا آیا پس عہد کیا کہ
بار دگر اپنی فعال بد کی پاس نہ پہٹکون گا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو بسبب اس عہد و پیمان کی چہوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کی پاس گیا تو پہر وہی
پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پہر جنگ احد مین ہاتہہ لگا پہر امان چاہی اور عہد کرنی لگا پس آنحضرت نی اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوسوقت بعضی لوگون
نے درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا حضرت نی لا یلدغ المومن الخ ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اشج کی کہ سردار عبد القیس کا تہا کہ تحقیق تجہمین دو خصلتین ہین کہ دوست رکہتا ہی انکو
اللہ یعنی خواہ تجہمین ہون یا تیری غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بدرنگ و وقار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عبد القیس نام ایک قبیلہ
کا ہی آیا ہی کہ جب جماعت عبد القیس کے آئی حضرت کی زیارت کی لیی تو حضرت کو دیکہکر اونٹون پر سی کود پڑی اور بملازمت شریف مین دوڑی اور بیقراریان

اور شوق محبت ظاہر کین آنحضرت نے اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو ان خصلتوں سی منع نکیا لیکن اشج کہ نام اونکا منذر رہتا اور رئیس و سردار اونکی تہی ٹہکانی
پر اوترے اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندہا پہر غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سی مسجد شریف مین آئے اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کی
پہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے آنحضرت کو یہہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجہین دو خصلتیں ہین الخ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت
نے اونکو ساتہہ وجود ان دو صفتوں کی خبر دی تو اونہوں نے کہا یا رسول اللہ یہہ دو صفتیں کسبی اور تکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین
میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا اونہون نے شکر اوس خدا کو کہ پیدا کیا مجکو اوپر دو صفتوں کی کہ دوست رکہتا ہی
اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکہتین لیکن چونکہ جبلی ہین امید ہی کہ ہمیشہ اور باقی
رہین گی مع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** سهل بن سعد الساعدي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الاناة من الله والعجلة من الشيطان رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل الحديث في عبد المهيمن بن عباس الراوي من قبل حفظه روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کاموں مین اللہ تعالی کی
طرف سی ہی یعنی اوسکی الہام سی اور جلدی کرنی شیطان سی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بعضی اہل حدیث
نے بیچ عبد المہیمن بن عباس کی کہ راوی اس حدیث کا ہی بسبب یاد داشت اوسکی یعنی وہ حافظہ خوب نہ رکہتا تہا **ف** یعنی ہی وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ
خوب نرکہتا تہا پس مراد اوسکا سہل ہی اور روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق مرفوع کی اور لفظ اسکی یہہ ہین التانی من اللہ والعجلة
من الشیطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا مین شیطان سے ہی یعنی اوسکی وسوسہ سے ہی کہا ہی بعضون نے کہ مستثنی ہین اس سی وہ چیزیں کہ نہیں ہے شبہ
اونکی خیریت مین یعنی اچھی چیزوں مین جلدی کرنی شیطان سی نہیں ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ویسارعون فی الخیرات کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہی درمیان
مسارعت و مبادرت کی طرف طاعات کی اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات مین پس اول محمود ہی اور دوسری مذموم یعنی مسارعت
اور مبادرت طرف طاعات کے یہہ ہی کہ مثلا وقت نماز کا آیا درنگ نکری اور اوسمین جلدی سی طیار ہوکر ادا کرنی لگی اور جلدی یہہ ہے کہ نماز جب پڑہنی لگا جلدی سی
ادا کری پس اول یعنی مسارعت اچھی ہے اور دوسری یعنی جلدی سی کرلینا نیک کام کا برا ہی پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہہ ہوا کہ شوق سی دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا
اچھی کام کی لیے اچھا ہی اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہی مولف **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حليم الا
ذو عثرة ولا حكيم الا ذو تجربة رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہیں ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور
کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** مگر صاحب لغزش کا یعنی جو گناہ مین پڑا ہوا اور خطا اور خلل کام مین اوسی وجود مین آیا ہوا اور خجالت کہینچی ہو اور بسبب اوسکی دوست
رکہتا ہی کہ لوگ عیب و خطائین اوسکی ڈہانکین اور قصور اوسکی عفو کرین پس حاصل یہہ کہ ایسی شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنی مین پائی تو لوگوں سی ہی عفو کریگا اور
بردباری اختیار کریگا اور نہیں ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتی ہین دانا اور راست و راستوار کار کو اور حکمت کہتی ہین جاننی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتی ہین کاموں کی جانچنی
کو پس فرماتی ہین کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیا کی اور جاننا نفع اونکا اور پہچاننا اشیا کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئے اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا
وعن انس ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم اوصني فقال خذ الامر بالتدبير فان رايت في عاقبته خيرا فامضه
وان خفت غيا فامسك رواه في شرح السنة اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وصیت فرمایئے مجکو
ایسی ساتہہ ایک چیز کی کہ جاتا رہی تحیر میرا بیچ کام میرے کی پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اوس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنی اوسکی ساتہہ دیکہنی انجام اوسکی کی اور

تامل کرنیکی بیچ مصالح اور مفاسد اوسکیکی پس اگر دیکہی تو بیچ انجام اوسکیکی بہلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کرے اوسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے کہ
تو گمراہیگا اوس کام میں پس باز رہ اوس کام کی کرنیسی و چہوڑ دی اوسکو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **وعن مُصْعَبِ بنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ الاَعْمَشُ**
لَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ خَیْرٌ اِلَّا فِیْ عَمَلِ الآخِرَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ
اور روایت ہی مصعب بن سعد سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی سعد سی کہا اعمش نے کہ راوی اسحدیث کا ہی سعد سی نہین جانتا مین اسحدیث کو مگر پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ سلم سی یعنی اوسکی باپ نی کہ سعد ہی انحضرت سی روایت کی نماز خود فرمایا کہ ڈہیل کرنی ہر چیز مین بہتر ہی مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہہ ابوداؤد
نے **ف** اسلیکہ بیچ تاخیر بہلائیون کی آفات ہین اور منقول ہی کہ اکثر چلانا دوزخیون کا تاخیر عمل سی ہوگا کہا طیبی نی کہ یہہ اسلیے ہے کہ امور دنیویہ جو ہین
نہین جانا جاتا انجام اونکا اور کی ابتدا مین کہ انجام انکا اچہا ہی جلدی کیجاوے اونمین یا برا ہی پس تاخیر کیجاوے اونسی بخلاف امور آخریہ کی بموجب
فرمانی اسد تعالی کے فاستبقوا الخیرات و سارعوا الی مغفرۃ من ربکم کہا غزالی نی کہ بیچ تفسیر قول اسد تعالی کی الشیطان یعدکم الفقر الآیۃ کہ ہے کہ مومن کو کہ جب حرکت
کری اوسکی بیچ واعیہ خرچ کرنیکا تو توقف کری اسلیے کہ شیطان وعدہ کرتا ہی اس سی فقر کا اور ڈراتا ہی اوسکو اور روکتا ہی خرچ کرنیسی تہی ابو الحسن بیچ حمام
مین پس پکارا اونہون نی اپنی شاگرد کو اور کہا کہ اوتار میرے بدن سی قمیص کو اور دی اسکو فلانی کو پس کہا شاگرد نی کہ کیون نہ صبر کیا تمنی یہان تک کہ
نکلتے حمام سی کہا اونہون نی کہ میری دلمین آیا یہہ دینا اسکا اور نہین امن ہے مجکو اپنی نفس سے اسکی متغیر ہونیسی ت ع **وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ**
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَۃُ وَالاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِیْنَ جُزْءً
مِنَ النُّبُوَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد اسد بیٹی سرجس کے سی کہ تحقیق نبی صلی اسد علیہ سلم نی فرمایا کہ راہ وروش نیک اور آہستگی اور درنگ
کرنی کام مین اور میانہ روی جز ہی چوبیس جز نبوۃ سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** میانہ روی یعنی بیچکی راہ اختیار کرنی تمام احوال و افعال مین اور
بچنا دونون طرفون کمی و زیادتی سی جیسی اختیار کرنا جود کا کہ بیچ مین ہی اسراف و بخل کی اور اختیار کرنا شجاعۃ کا کہ بیچمین ہی تہور اور جبن کی اور اسی
قبیلہ سی ہی میانہ روی اعتقاد مین کہ وہ اعتقاد ہی اہل سنۃ کا کہ بیچمین ہی جبر و قدر کی اور اسیطرح میانہ روی معیشت مین جیسیکہ حدیث مین فرمایا
الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنی میانہ روی خرچ کرنیمین کہ بیچ بیچمین ہو اسراف و تنگی کی آدہی معیشۃ ہی اور اسیطرح حکم ہی میانہ روی کا تمام
احوال و افعال مین جیسیکہ بعضی چیزونکو اسد تعالی نی بیان فرمایا واقصد فی مشیک الآیۃ اور قول اسد عز و جل کا کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور کہا بعض عارفین نے طلب
علم کو اس حیثیت کہ منع کری تجکو عمل سی اور عمل کر اس حیثیت کہ نہ باز رکہی تجکو علم سی غرضکہ سب چیزون مین میانہ روی چاہیے اور جز ہی اونہی سب
چیزین بلکہ بمنزلہ ایک جز کی ہین باہر ایک انمین سی جز ہی یعنی ایک خصلت ہی خصال انبیا صلوات اسد و سلامہ علیہم اجمعین کیسی اور تعین
عدد کی سپرد ہی شارع کی اور سوای نور نبوت کی حقیقت اسکی نہین معلوم ہوسکتی + ع ح **وعن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ**
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْھَدْیَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اسد علیہ و سلم نی فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جز ہین پچیس جز نبوۃ سی
نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کی یہہ ہی کہ ہدی متعلق ہی ساتہہ احوال باطنہ کی اور سمت ساتہہ اخلاق ظاہرہ کی
پس یہہ دونون طریقت مین بمنزلہ ایمان و اسلام کی ہین شریعت مین و جمع درمیان ان دونون کی نور علی نور ہی اور تمام ہونا ہی ساتہہ اسکی حقیقت اور
اسحدیث مین ایک جز پچیس مین سی کہا اور پہلی مین چوبیس جز سی پس ممکن ہی کہ یہہ تفاوت وہم اور خطا راوی سی ہوا یا بسبب اور امر کی واللہ اعلم ح ع
احتمال ہی کہ پہلی یہہ حکم ہوا ہو پہر از راہ کرم و عنایت کی وہ حکم ہوا جو کہ اوسکی حدیث مین گذرا یا یہہ کہ اون تین چیزونکا ملکر وہ حکم ہو اور ان تین چیزونکا

لکر ہیہ اس صورت مین نسبت کرنی خطاو وہم طرف راوی کی کچہ ضرورت نہین واللہ اعلم + مولف **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی روسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سی کہ جسوقت کہ کہی کوئی شخص کوئی بات یعنی ایسی بات کا ارادہ کرتا ہی اوسکی خفا کا پہر غالب ہووی یعنی چلا جاوی پس وہ امانت ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابوداود نے **ف** یعنی حکم اسکا حکم امانت کا ہی بہ نسبت مجلس والون کی کہ جنہون نی سنی ہی پس انکو چاہیی کی اسمین خیانت نکرین یعنی افشا نکرین **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا فَقَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ابو الہیثم بن تیہان کی کہ کیا ہی واسطی تیری خادم کہا نہین پس فرمایا جسوقت کہ آوی ہماری پاس بندی تو آتو ہماری پاس پس لائی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی پاس دو بردی پس آئی آنحضرت کی پاس ہو جب وعدہ آنحضرت کے ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کرلی تو ایک کو ان دونون مین سے پس کہا یا نبی اللہ تم پسند کرد و مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ سلم نی تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتہہ اوسکی چاہیی کہ امین ہو یعنی جسمین کی مصلحت وبہبودی مشورہ چاہنی والیکی ہووی سی کہی اور خیانت نکری اور مقصود یہہ ہے کہ چونکہ تونی مشورہ مجہسی کیا اور مجہی اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو لیں اشارہ کی ایک بردہ کی طرف اون دونون مین سی اور فرمایا کہ لی تو اس بردہ کو اسلیی کہ تحقیق مینی دیکہا ہی اسکو نماز پڑہتی اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اسکیکی احسان کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ جب ابو الہیثم گہر مین آئی اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہہ غلام ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کرنیکی اسکی حق مین وصیت کی ہی اونکی بیوی نی کہا کہ بجالانا اس وصیت کا مشکل ہی اور احسان یہی ہی کہ اسکو آزاد کرو + ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ مجلسین ساتہہ امانت کی ہین یعنی جو بات مجلس مین سنین اوسکو کہین نقل نکرین اور سخن چینی نکرین مگر تین مجلسین اور تین باتین کہ مجلس مین سنی اوسکا صاحب ہی نقل و پہنچادینا اوسکا غیر کو وہ یہہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکہتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چہیننے مال کا ناحق نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اگر کسی نی کسی سی یہہ بات کہی مین ارادہ رکہتا ہون کہ فلانی شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورۃ سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا از راہ ظلم کی تو چاہیی کہ ان باتون کو پہنچادی اون لوگون کو تا پر حذر ہون اور اپنی کو بچادین یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی قاری نی کہا معنی یہہ ہین کہ لایق ہی مومن کو کہ جب دیکہی اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چرچا کری اوس چیز کا کہ دیکہی ہی اون سی مگر تین مجلسین یعنی ایک مجلس تین مجلسون مین سی الخ + **وذکر** حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ان اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کی **ف** یعنی یہہ حدیث مصابیح مین مکرر مذکور ہوئی ہی ایک بار باب المباشرۃ مین کہ کتاب النکاح مین ہی صحاح مین ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی مین حسان سی لایا اور ہمنی باب المباشرۃ مین بحال خود چہوڑی اور باب الحذر والتانی مین ذکر نہین کی بسبب تکرار کی اور صواب ذکر کرنا اسکا صحاح ہی مین ہی اور شاید کہ مصابیح کی نسخون مین کہ مولف کی پاس موجود تہی مکرر مذکور ہو ولیکن جن نسخون مین کہ ہمنی دیکہی ہین اس باب مین مذکور نہین اور باب المباشرۃ مین ہی فقط غالبا لکہنی والون نی بسبب تکرار کی اسکو حذف کردیا ہو واللہ اعلم + ح +

الفصل الثالث فصل تیسری

واشعۃ یہہ معروف رواہ الترمذی ۲

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ العقل قال لہ قم فقام ثم قال لہ ادبر فادبر ثم قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ اقعد فقعد ثم قال لہ ما خلقت خلقا ھو خیر منک ولا افضل منک ولا احسن منک بک اٰخذ وبک اُعطی وبک اُعرف وبک اُعاتب وبک الثواب وعلیک العقاب وقد تکلم فیہ بعض العلماء روایت ہی ابی ہریرہ کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی عقل کو فرمایا اوسکو کھڑی ہو پس کھڑی ہوئے پہر فرمایا اوسکو پیٹھہ پہیر پس پیٹھہ پہیری پہر کہا اوسکو موہنہ کر میری طرف پس موہنہ کیا پہر کہا اوسکو بیٹھہ پس بیٹھی عقل پہر کہا اوسکو نہین پیدا کی مینی کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجہسی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجہسی کمال مین اور نہ خوب تر تجہسی بسبب تیری کے لیتا ہون مین یعنی عبادات اپنی بندون سی یا جس کی نعمت لے لیتا ہون تیری ہی سبب سے لی لیتا ہون کہ تقصیر کے اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیرے دیتا ہون مین یعنی ثواب درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون بواسطی تیری دیتا ہون کہ خدمت کے اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیری پہچانا جاتا ہون مین اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہون اور بسبب تیری ثواب دیتا ہون اور بسبب تیری عذاب کرتا ہون یعنی مدار تکلیف اور خطاب اور عتاب اور ثواب اور عقاب دنیا اور آخرت مین عقل پر ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کی بعضی علما نے اور کہتی ہین کہ یہہ حدیث موضوع ہی **ف** ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسکہ پیدا کیجاوی گی موت بصورۃ دنبہ کی اور ذبح کیجاویگی درمیان مین جنت و دوزخ کی ❊

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیکون من اھل الصلوۃ والصوم والزکوۃ والحج والعمرۃ حتی ذکر سہام الخیر کلھا وما یجزی یوم القیمۃ الا بقدر عقلہ اور روایت ہی ابن عمر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نمازیون مین سی اور روزہ دارون مین سی اور زکوۃ دینی والون مین سے اور حج اور عمرہ کرنیوالون مین سی یہان تک ذکر کیا آنحضرت نی سب اقسام خیر کا یعنی کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین للاکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کی مگر موافق عقل اپنی کی **ف** مراد عقل سی یہان پہچاننا اشیا کا ہی اور معلوم کرنا صلاح و فساد مبدا و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کی اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہنچنا مقام قرب کو اور واصل ہونا ساتہہ حق کی اور عقل معاد کہ بعضون کی کلام مین واقع ہوئی ہی یہی ہے اور اسجگہہ مین ہے اختلاف علما کا اور بحث اونکی بیچ تفاضل علم و عقل کے کہتے ہین علم افضل ہی یا عقل یعنی بعضی علم کو افضل کہتی ہین اور بعضی عقل کو اور اگر علم کو بہی و بمعنی تمیز و دریافت کی حمل کرین کہ اثر عقل کا ہو تو اس معنی کچہہ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتہہ اس معنی کی علم و عقل افضل ہی عمل و عبادت سی لکہا ہی علما نی کہ ایک رکعت دس عالم عاقل کی افضل ہوگی اوس کی ہزار رکعتون سی

ح وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق اور روایت ہے ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای ابی ذر نہین ہے کوئی عقل مانند تدبیر کی اور نہین ہے ورع مانند باز رہنی کی اور نہین ہے حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کی **ف** تدبیر کے معنی ہین انجام کار کو دیکہنا پس معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ نہین ہے کوئی عقل مانند عقل تدبیر کے یعنے مانند اوس عقل کے کہ ساتہہ ہو اوسکی تدبیر یعنی انجام کار کو دیکہنا اور اوسکی مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کے معنی ہین پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کی ہین کہ اور بعضی کہتی ہین کہ متورع بالاتر ہی متقی سی اور کہتی ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سے ہی اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سی ہی اور صواب یہہ ہی کہ دونون کی ایک ہے معنی ہین اور کلام قوم مین اسیطرح واقع ہوا ہی پس فرماتی ہین کہ نہین ہے ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنی کی طیبی اس عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع بمعنی باز رہنی کی حرام چیزون سی ہی پس لا ورع مثل الکف کیا معنی رکہتا ہی اور جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد کف سی یہان باز رہنا ہی مسلمانون کے ایذا سی یا باز رکہنا زبان کو لایعنی سی چونکہ مفاسد اسکی اکثر ہین حصر کیا ورع کو اس مین از راہ مبالغہ کی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی ورع اور تقوی اگرچہ لغت مین بمعنی باز رہنی اور پرہیز کرنی کی ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہین امتثال امر و اجتناب کو معا اور اگر بمعنی اجتناب ہی کے ہون تو ترک کرنی امتثال امر ہی اجتناب

کرنا

کرنا چاہیی بایں وجہ بہہ شامل امتثال و اجتناب کو ہونگی اور حاصل یہہ کہ ورع اور تقوی چلنا ہی فرمودہ پر از راہ امتثال و اجتناب کی پس وہ کی لیی دو چیزیں
چاہییں امتثال اوامر اور اجتناب نواہی و لکہا ہی علمانی کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کی ضرور تر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کی اور اگر کوئی جانب امتثال
میں اقتصار کری فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب میں اہتمام خوب کری تو پہنچ جاویگا مقصود کو کہ پہنچنا طرف حق کی اور قرب الہی کی ہی اور اگر
اہتمام امتثال میں خوب کری جیسیکہ ادا کری سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بہی کری تو منزل مقصود کو نہیں پہنچیگا اسکی مثال ایسی ہے جیسے
ایک بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہیں کہاتا اچہا ہو جائیگا اگرچہ شاید بہت دیر میں اچہا ہو اور اگر دوا کہاوی اور پرہیز نکری ہرگز شفا نہیں پاویگا
اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی کہ اور کتابوں میں مذکور ہی اور نہیں ہے حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کی حسب
اوس چیز کو کہتی ہیں کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپوں کی پس فرماتی ہیں کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہی یہہ چاہیی آدمی میں
بدون اسکی سب کچہہ ضائع ہی اور مراد خلق سی اگر تمام صفات باطن کہیں تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسیکہ
عرف میں خلق اسکو کہتی ہیں تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سی ڈہونڈہنی چاہیی حضرت حسن بصری فرماتی ہیں کہ حسن خلق
کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذا خلق سی باز رہنا ہی اور واسطی کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتہہ خلق کی اور راضی
رکہنا خلق کو راحت و محنت میں ہی اور سہل تستری نی کہا کمتریں مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ جفا اوٹہاوی خلق سی اور بدلہ نلی اور رحم اور شفقت کری ظالم
پر اور بخشش چاہی واسکی لیی م ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ
الْمَعِیْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی
ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میانہ روی کرنی خرچ کرنیمیں آدہی معیشت ہی اور دوستی آدمیوں کی آدہی عقل ہی اور اچہی طرح سوال
کرنا آدہا علم ہی نقل کیں بیہقی نی یہہ چاروں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** میانہ روی الخ یعنی کمی یا زیادتی نکرنی خرچ میں آدہا سرمایہ ہی زندگانی کا یعنی
زندگانی کرنی میں دو چیزیں چاہییں دخل و خرچ بنای خرج میانہ روی پر چاہیی پس رعایت میانہ روی کی آدہی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیوں کی الخ یعنی
محبت ظاہر کرنی صالحین کی اور سرشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکہنا آدہی عقل معاش ہی گویا تمام عقل یہہ ہی کہ کچہہ کسب و کار کری اور آپسمیں محبت بہی رکہی اور یہہ اسصورت
میں ہے کہ محبت اونکی موجب فوت ہونی دین و دیانت کی نہو اور اچہی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچہی طرح سوال کرنا علم سی آدہا علم ہی اسلیی کہ پوچہنی والا
دانا اوس چیز سی سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اوسکی اور یہہ محتاج ہی ساتہہ زیادتی علم کی اور تمیز کرنی کی درمیان
اقسام مسئولات کی کہ کیا پوچہنا چاہیی اور کیونکر پوچہنا چاہیی اور جب پایا مطلوب اپنا ساتہہ جواب کی تو تمام ہوا علم اوسکا حاصل یہہ کہ علم دو قسم پر ہی
سوال و جواب اور اچہی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اوسکی سی ساتہہ تمام شقوق کی اور احتمالات کی تا جواب شافی کافی پاوی اور کچہہ
رہ جاوی جواب میں پس سوال اسطرح پر قبیلہ علم سی ہوگا اور وار د نہیں ہوگا کہ سوال ہوتا ہی بسبب جہل و تردد کی علم کی اسکو علم اور نصف علم کیونکر کہیں اور ظاہر
تر یہہ ہے کہ کہا جاوی سمجہا جاتا ہی اچہی طرح سوال کرنی طالب کیی اوسکو مشارکت ہے علم میں اور وہ چاہتا ہی یہہ کہ ملاوی ساتہہ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرتا
ہے بغیر تامل کی اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹہا تہا مجلس میں
پس کہا ابو یوسف نی کہ جسوقت مشکل ہو تجہپر کوئی چیز تو پوچہہ اور شرم نکر اسلیی کہ حیا باز رکہتی ہی علم سی اور اوسوقت امام موصوف کلام کر رہی تہی
تعریف صوم میں کہ وہ صبح سی غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکہیں پس کہا امام نی کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیری
کلام کرنیسی اور کیا خوب کہا ہی بعضی صاحبان حال نی کہ جاہل جب کلام کری تو مانند گدہی کی ہی اور جب چپ ہی تو مانند دیوار کی ہی م ع ح

باب الرفق والحیاء وحسن الخلق

یہ باب ہی بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلق کی ف رفق ضد ہی عنف کی یعنی مدارات کرنی ساتھہ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولیت سی اور حیا شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر سبب ڈر عیب برائی کی اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہی کرنی اوس چیز کی سی کہ بری ہی شرع میں اور کہا جنید نی کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکھنی نعمتوں الٰہی کی اور قصور کرنیکی نعمتوں کی شکر کرنیمیں اور کہا ذوی النون نی پایا جانا ہیبت کا دلمیں ساتھہ وحشت کی بسبب گناہوں گذشتگی اور کہا وقاق نی کرو ترک کرنا دعوی کا ہی آگی مولی کی اور حسن خلق کی بہت ظاہر معنی یہہ ہین کہ اتمام کری وسیچیز کا کہ لائی ہین اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ ایسی جبکہ پوچہیں گئیں حضرت عائشہ رضا خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ وارد ہی اونکی حق مین وانک لعلی خلق عظیم پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نی کہ خلق آپکا قرآن تہا یعنی جو کہ قرآن مین خصلتیں اچھی ہین تہی حضرت متصف ساتھہ اونکی اور جو فعل کہ بری ہین اوسمین پرہیز کرتی تہی حضرت اور ونسی پہر اتباع بقدر محبت اور توفیق متابعت کی ہی لیتا ہی ہر ایک حصہ اپنا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہی یعنی اپنی بندوں پر چاہتا ہی اونکی لیے آسانی نہ دشواری اور نہیں تکلیف دیتا ایسی چیزوں کی کہ طاقت نہیں رکہتی اونکی یا یہہ معنی ہین کہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ نرمی کریں بندی آپسمیں جیسیکہ بیان کیا کہ دوست کہتا ہی مہربانی کو یعنی راضی ہوتا ہی وس سی اور دیتا ہی مہربانی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہیں دیتا اوسچیز پر کہ سوای نرمی کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ ایک روایت مسلم کی کہ فرمایا آنحضرت نی عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سی تحقیق نرمی نہیں ہوتی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیدیتی ہی اوسکو اور نہیں دور کیجاتی نرمی کسی چیز سی مگر کہ عیب دار کردیتی ہی اوسکو ف دوست رکہتا ہی مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تا آپسمیں نرمی اور مہربانی کریں اور اپنی کاموں میں خواہ طلب رزق ہو یا اور کچہہ ہو آسانی کریں اور سختی نہ اختیار کریں بعد اسکی اشارہ کیا ساتھہ اختیار کرنی طریق نرمی کی یہہ طلب نی رزق کی اور حاصل کرنی مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتھہ اس قول کی کہ دیتا ہی بندونکو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مقاصد کہ نہیں دیتا ہی سختی پر اور دیتا ہی نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا اوسچیز پر کہ سوا نرمی کی ہی یعنی اور اسباب پر پہلی ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اوسکی ہی اور دوبارہ اشارہ کیا اوسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہی اور پر تمام اسباب حاصل کرنی مقصد کے اگر کوئی کہی کہ وہ اسباب کہ قبیلہ نرمی کی سی ہین تو ترجیح گنجایش نہیں رکہتی اور اگر قبیلہ سختی سی ہین تو یہی کلام اول سی ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اسکلام کا کیا ہی جواب یہہ کہ یہہ تاکید ہی پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت میں ہے اور مقصود یہہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب نا مقاصد کا رزق وغیرہ سی بطریق نرمی کی کری کہ دینی والا خدا ہی اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اوسکی ہی زیادہ دیگا اوسپر بہ نسبت سختی کرنی اور منہمک ہونی کی بیچ مباشرت اسباب کی + وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سی محروم کیا جاوے نیکی سی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی بہلائی ہونی جیسیکہ جامع صغیر مین لفظ کلکا ہی پس اسمیں فضیلت ہے نرمی کرنیکی اور رغبت دلانی ہی اوسکی حاصل کرنی پر اور مذمت سختی کی اور یہہ کہ نرمی سبب تمام بہلائیونکی ہی + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک شخص پہ انصار مین سی کہ نصیحت کر رہا تھا اپنی بہائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چہوڑ دی اسکو اسلیی کہ حیا شاخ ہی ایمان سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مقدمہ حیا کی کہ بہت حیا کمیا کر اسلیی کہ ائی بازرہتا ہی آدمی رزق سی اور علم سی جیسیکہ ایک روایت مین ہی پس اسکی بہائی نی جب یہہ کہا تو حضرت نی اوسکو منع کیا تو منع نکر چہوڑ دی اسکو بحال خود اور کہا طیبی نی کہ معنی یعظ کی ہین ینذر یعنی ڈرا رہا تہا اور کہا راغب نی کہ وعظ زجر کرنا کہ اوسمین کچہہ ڈرانا بہی ہو اور کہا خلیل نی کہ وہ نصیحت کرنا ساتہہ خیر کی ہی اسطرح کہ دل اوسکی نرم ہو تمام ہوا کلام اوسکا اور وعظ یہان بمعنی عتاب کی ہی جیسیکہ ایک روایت مین لفظ یعاتب کا آیا ہی ع

وعن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء لا يأتي الا بخير وفي رواية الحياء خير كله متفق عليه اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہے کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اوسکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہان ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبہی مخل ہوتی ہی بعضی حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کی جواب یہہ کہ جس جگہہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہیں ہے شرعًا بلکہ وہ عجز اور جبن ہی کہ نقصانون مین سی ہی اور اگر اوسکو حیا کہین گے تو مجازًا کہین گے اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کی یہہ ہی کہ باعث ہوا ور ترک کرنی قبیح کی یہہ جواب علمانی دیا ہی اور صواب یہہ ہی کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہی کرنی قبیح کی سی طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچہی اور تعریف کی گئی ہی شرع مین وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی سی خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس ظاہر ہر جواب مین یہہ ہی کہ یہ کلیہ الحیاء خیر کا مخصوص ہے ساتہہ اوسکی کہ موافق رضا حق کی ہو

وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مما ادرك الناس من كلام النبوة الاولى اذا لم تستحي فاصنع ما شئت رواه البخاري اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ اوس چیز سی کہ پایا ہی لوگون نی پہلی انبیا کی کلام مین سی یہہ کلام ہی جسوقت کہ شرم نکی تونی پس کر جو چاہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** پایا ہی الخ یعنی پہنچا ہی اونکو اور باقی ہی حکم اوسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نی اوسمین راہ نہین پائی ہی اور معنی اس حدیث کی کئی طرح بیان کئی ہین لوگون نی ایک تو یہہ کہ یہان معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہین بلکہ یہہ خبر ہی اور مقصود یہہ ہی کہ مانع بری چیز و نکی کرنی سی حیا ہی اور جب حیا نہ رکہی تونی تو کریگا تو جو کچہہ کہ چاہیگا اور دوسری یہہ کہ صیغہ امر کا واسطی تہدید کی ہی جیسیکہ اعملوا ما شئتم یعنی جو کچہہ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤ گی ع ح

وعن النواس بن سمعان قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاك في صدرك وكرهت ان يطلع عليه الناس رواه مسلم اور روایت ہی نواس بیٹی سمعان کے سی کہ کہا اوسنی کہ پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ تردد کری تیری سینی مین اور مکروہ جانی تو یہہ کہ واقف ہون اوس عمل پر لوگ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تردد کری اور اطمینان نہو اوسپر دل کو لیکن یہہ اوس شخص کے حق مین ہے کہ کہولدیا ہی خدا تعالی نی سینہ اوسکا اسلام کی لیی اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتہہ نور تقوی کی اور یہہ اوس جگہہ ہی کہ انکار شارع کا اوس باب مین ہو نہیں اور اقوال علمای کی وہان مختلف ہون اور علامت دوسری گناہ کی پہچان کی بعد اسکی فرمائی کہ مکروہ جانی تو الخ اور یہہ بہی اچہی ہی لوگون کا حال ہے ح

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من احبكم الي احسنكم اخلاقا رواه البخاري اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میری نیک ترین تمہارا ہی از روی اخلاق کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جو کہ خصلتیں اچہی رکہتا ہو کر رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندون کی حقوق کی ع **وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من خياركم احسنكم اخلاقا متفق عليه** اور روایت ہی اوسی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

تحقیق بہترین تمہارے نیک ترین تمہارے ہیں ازروی اخلاق کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم من أعطي حظه من الرفق أعطي حظه من خير الدنيا والآخرة ومن حرم حظه من الرفق حرم حظه
من خير الدنيا والآخرة رواه في شرح السنة روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا
نرمی سے دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سے اور جو شخص کہ محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا نرمی سے محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا بھلائی دنیا
اور آخرت کی سے نقل کی یہہ شرح السنہ میں **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الإيمان
والإيمان في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار رواه أحمد والترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرم رکھنی بری کام سے ایمان سے ہے اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بیحیائی بدی سے ہے اور بد آگ میں ہیں نقل کی
یہہ احمد اور ترمذی نے **وعن** رجل من مزينة قال قالوا يا رسول الله ما خير ما أعطي الإنسان قال الخلق الحسن رواه البيهقي
في شعب الإيمان وفي شرح السنة عن أسامة بن شريك اور روایت ہے ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سے ہے کہا اوس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا
رسول اللہ کیا بہتر ہے اوس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سے ہے .

وعن حارثة بن وهب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة الجواظ ولا الجعظري قال والجواظ الغليظ
الفظ رواه أبو داود في سننه والبيهقي في شعب الإيمان وصاحب جامع الأصول فيه عن حارثة وكذا في شرح السنة
عنه ولفظه قال لا يدخل الجنة الجواظ الجعظري يقال الجعظري الفظ الغليظ وفي نسخ المصابيح عن عكرمة
بن وهب ولفظه قال والجواظ الذي جمع ومنع والجعظري الغليظ الفظ اور روایت ہے حارثہ بن
وہب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا روایت کرنیوالے نے اور جواظ سخت گو سخت
خو ہے نقل کی یہہ ابو داود نے اپنی سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نے بھی نقل کی ہے جامع الاصول میں حارثہ سے اور اسیطرح
شرح السنہ میں نقل کی گئی ہے حارثہ سے اور لفظ حدیث کی شرح السنہ میں اسطرح ہیں نہیں داخل ہوگا بہشت میں جواظ جعظری یعنی وصف کیا جواظ
کو ساتھ جعظری کی اور کہا کہا جاتا ہے جعظری سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کی ایک ہی معنی ہیں اور مصابیح کی نسخوں میں عکرمہ
بن وہب سے ہے یعنی مصابیح کی بعضی نسخوں میں عکرمہ سے ہے اور اکثر نسخوں میں حارثہ سے ہے اور لفظ حدیث کے مصابیح کے نسخوں میں یوں ہیں کہ کہا راوی نے
اور جواظ وہ ہے کہ جمع کرے مال اور نہ دے سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہے **ف** یعنی بعضی روایتوں سے معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونوں کے ایک ہی معنی
ہیں اور بعض سے تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جواظ بمعنی متکبر کی ہے اور جعظری بمعنی بدخلق کی اور حاصل یہہ کہ یہہ دونوں لفظ قریب
ہیں معنوں میں اور ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد جواظ اور جعظری سے بدخلق اور سخت دل ہے اسلیے کہ خطیب نے حضرت عائشہ سے بطریق مرفوع کی روایت
کی ہے کہ ہر چیز کی لیے توبہ ہے مگر صاحب بری خلق کی لیے نہیں اسلیے کہ وہ نہیں توبہ کرتا ایک گناہ سے مگر کہ پڑتا ہے اوس سے بری میں اور حرف لا زائد
جو لائی لفظ جعظری پر تو اشارہ ہے اسپر کہ موصوف ساتھہ ہر ایک کے دونوں خصلتوں میں سے نہیں داخل ہوگا جنت میں مطلق اگر ہے منافقین سے یا نہیں
داخل ہوگا ساتھہ نجات پانیوالوں کی اگر ہے مومنین سے ۴۷ **وعن** أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أثقل
شيء يوضع في ميزان المؤمن يوم القيامة خلق حسن وإن الله يبغض الفاحش البذي رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن صحيح وروى أبو داود الفصل الأول اور روایت ہے ابی درداء سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری

چیزون مین سی رکہی جاوینگی مومن کی ترازوی اعمال مین دن قیامت کی خلق نیک ہی اور بتحقیق اللہ تعالی دشمن رکہتا ہی فحش بکنی والی بیہودہ گو کو کہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ابو داود نی پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخ رح نی بذی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہی لیکن ملا علی رح نی کسی شارح سی بذی کی معنی بدخلق نقل کیی ہین اور لکہا ہی کہ مناسب مقام کی یہی معنی ہین اور یہہ بہی لکہا ہی کہ دوسرا جملہ جو پہلی جملہ کی مقابلہ مین لائی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بدخلقی بہت ہلکی ہوگی میزان اعمال مین **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ بتحقیق مومن یعنی کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہی البتہ پاتا ہی بسبب خلق نیک کی درجہ رات کی نماز گذار کا سا اور دن کی روزہ رکہنی والی کا سا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** کہا سہل نی کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ متحمل ہو لوگون کی ایذا کا اور ترک کری بدلا لینی کو اور درگذر کری ظالم سی اور استغفار کری اوسکی لیی اور شفقت کری اوسپر **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تقوی کر تو اللہ کا جہان ہووی تو اور پیچہی کر برائی کی نیکی تاکہ مٹا دوی نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگون سی ساتہہ خلق نیک کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی **ف** تقوی کہ یعنی ساتہہ بجا لانی جمیع واجبات کی اور باز رہنی کی تمام برائیون سی اسلیی کہ تقوی بنیاد ہی دین کی اور بسبب اسکی حاصل ہوتی ہین مراتب یقین کی پہر تحقیق یہہ ہی کہ ادنی درجہ تقوی کا یہہ ہی کہ بیزار اور پاک ہو شرک سی اور اعلی درجہ اوسکا یہہ ہی کہ اعراض کری ماسوی اللہ سی اور بابین ان دونون درجون کی اور مراتب ہین کہ بعض اونکی برتر ہین بعض سی کہ ترک کرنا ممنوع کا ہی پہر مکروہ کا پہر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہووی تو یعنی خلوت مین اور جلوت مین اور وطن مین اور سفر مین اور نعمتون مین اور بلاؤن مین اسلیی کہ اللہ تعالی جانتا ہی تیری چہپی ہوئی باتون کو بہی جیسیکہ جانتا ہی تیری ظاہر کی باتون کو پس لازم ہی تجکو رعایت کرنی دقایق ادب کی بیچ محافظت اوامر اوسکی کی اور بچنی کی گناہون اوسکی سی اور حکایت سی منقول ہی کہ اونہون نی سنی آواز ایک قبر مین سی کہ میت کہتا ہی کیا نہین زکوۃ دی مینی تیری کیا نہین نماز پڑہی مینی کیا نہین کیا مینی یہہ اور ایسا ہی جواب دیا گیا کہ ہان ای دشمن اللہ کی کیا تو نی یہہ سب کچہہ لیکن جب خلوت مین ہوا تو مقابلہ کیا تو نی اللہ کا ساتہہ کرنی گناہون کی اور نہ لحاظ کیا تو نی اوسکا اور پیچہی کر برائی کی نیکی الخ یعنی جبہی اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکی پیچہی نیکی کرتا کہ پاک کری دونیکی نقش بدیکو اور مراد نیکی سی ہی تو بہ اور طاعت مطلق یا یہہ کہ کری وہ نیکیان کہ ضد ہین اون برائیون کی کہا طیبی نی کہ آدمی کو چاہیی کہ مٹائی آثار سیات کی ساتہہ کرنی حسنات کی فارغ نہو اور ہر بدی کی بدلی میں کری نیکی کہ اوسکی جنس سی ہی جیسیکہ اگر گانا بجانا سنی اور صحبت کہیل ونسی کہ جو گرفتار رہین اس بلا مین تو اوسکی بدلی مین قرآن سنی اور ذکر کی مجلسون مین بیٹہی اور اگر شراب پیوی تو اوسکی بدلیمین حلال چیزین پینی کی صدقہ دی اور تکبر کی بدلیمین تواضع کری اور بخل کا تدارک کری ساتہہ دینی مال کی انہٹی اور مٹانی سی مراد یہہ ہی کہ مٹاتا ہی اللہ تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کی دل سی یا اعمال کی لکہنی والی فرشتون کی دیوان سی اور یہہ جب ہی کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہین نیکیان مدعی کو یعنی مظلوم کو عوض اوسکی حق کی یا راضی کر دی اللہ تعالی اوسکو اپنی فضل سی منقول ہی کسی بزرگ کا حال کہ اونکو دیکہا کسی نی خواب مین بعد انتقال کی پس پوچہا اونسی کہ کیا معاملہ کیا اللہ نی تمسی کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجہپر مگر اوسنی حساب لیا مجہسی یہان تک کہ مطالبہ کیا مجہسی ایک دن کا کہ تہا مین روزی سی پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا مینی ایک گیہون اپنی دوست کی دوکان سی پس توڑا مینی اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ گیہون میرا نہین ہی پس ڈالدیا مینی اوسکو گیہوون پر پس لی گئی میری نیکیون سی

مقدار نقصان تو ٹرنی اوسکی کی اور کہا بیضاوی نی کہ چھوٹی گناہونکا کفارہ نیکیان ہوتی ہین اور اسیطرح اون گناہونکا جو کہ پوشیدہ رہی کبائر مین سی بسبب عام ہونی قول اللہ تعالی کی نکفر عنکم سیاٰتکم اور بسبب عام ہونی اس حدیث کی اور جو کہ ظاہر ہوئی اون کبائر مین سی اور ثابت ہوئی حاکم کی نزدیک پس نہین ساقط ہوتی حد اونکی اور نہین معاف ہوتی توبہ سی ہم ع **وعن** عبداللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بمن یحرم علی النار و بمن تحرم النار علیہ علی کل ھین لین قریب سھل رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ اوس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتہہ اوس شخص کے کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونیوالی لوگونسی اور نرم خو کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** سوال مین دو شق ذکر کی حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتونکا ایک ہی ہے یعنی دور ہونا آگ سی اور نہ داخل ہونا اوسمین جواب مین اقتصار شق اخیری پر کیا کہ قریب ہی اور متعارف زبان پر یہی ہے کہ کہتی ہین آگ دوزخکی اوسپر حرام ہی ح **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم رواہ احمد والترمذی وابو داؤد

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مومن یعنی نیک کا بھولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** غر ساتہہ زیر غین کی مرد فریب کہانیوالا اور صراح مین غر ناآزمودہ کار اور خب ساتہہ زبر اور زیر کی مرد فریب دینی والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کہا جاتا ہی ہر اوس شخص سی کہ فریب دیتا ہی اوسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب لوگونکا اور تفتیش اور کاوش نہین کرتا اوس سے اور یہہ بسبب جہل اور نادانی اوسکی نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اوسکی ہی اور بعضی یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہی اور لوگون پر گمان نیک کہتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگونکی سینونکی کینہ پر مطلع نہین ہوتا جو کچہہ کہ اوسکی سامنی کہین قبول کر لیتا ہی اور فریب کہا جاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتہہ امر آخرت اور اصلاح نفس ہی کی ہی کام معاش دنیا کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کہا جاتا ہی ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکی تنبیہہ کی حضرت نی ساتہہ قول اپنی کی لا یلدغ المؤمن من حجر واحد مرتین یعنی نہ چاہئی کہ ہمیشہ فریب کہاوی اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتہہ سی دیوی اور یہہ اسکی بیان مین گذر چکا ہی کہ یہہ شامل ہی امر دنیا اور آخرۃ کو اور بعضون نی کہا کہ یہہ مخصوص ساتہہ آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینی والا اور مکار اور سعی کرنیوالا فساد مین اور فتنہ انگیزی اور اصلاح چشم پوشی نہین کرتا اور فریب نہین کہاتا اور اپنی لیئی ساتہہ فریب کی راضی نہین ہوتا اور اگر کبھی فریب کہاوی تو دیدہ و دانستہ اپنی اختیار سی نہین کہا اور اوسپر راضی نہین ہوتا ح **وعن** مکحول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون ھینون لینون کالجمل الانف ان قید انقاد وان انیخ علی صخرۃ استناخ رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہی مکحول سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد مین مانند اونٹ مہار دار کی اگر کہینچا جاوی کہنچ آوی اور اگر بٹہلایا جاوی پتہر پر بیٹہہ جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہی شرع کی اور امر اور نواہی کا جسطرح حکم ہوتا ہی شرع کا اوسیطرح چلتا ہی اپنا کچہہ اختیار نہین کہتا اور متحمل ہوتا ہی مشقت کا اوسمین اور احتمال ہی کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنون کی ہو آپسمین بغیر تکبر کی اور یہہ بھی حقیقت مین اطاعت امر الہی کی ہی ح **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاھم افضل من الذی لا یخالطھم ولا یصبر علی اذاھم رواہ الترمذی وابن ماجۃ

اور روایت ہی ابن عمر سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہی لوگونمین اور صبر کری اونکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب مین اوس مسلمان کی کہ ملا رہی لوگونمین اور نہ صبر کری اونکی ایذا پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ لوگونمین ملے رہنا افضل ہی عزلت سی اور اکثر تابعین بہی اسی پر تہی اور یہہ فضل

واکمل ہے باعتبار امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور مدد کرنیکی اوپر تقوی اور استعانت اسلام کی اور عزلت کی حقمین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین اوسکی
فضیلت پر اور تحقیق اس باب مین یہہ ہے کہ یہہ مختلف ہی ساتہہ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون کے یعنی بعض اوقات اور بعضی مکانون اور بعضی لوگونکی ساتہہ
ملی رہنا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانون میں اور بعضی لوگونسے الگ رہنا افضل ہے اور یہہ مسئلہ مفصل آداب الصالحین مین کتاب احیا سے نقل کیا گیا کہ
در مختار سمین تو سعا ہی کہ عزلت کرے اکثر لوگون سے اور اونکی عوام سے اور ملا رہے صالحین اور خواص مین اور جمع ہو اونکی عوام کی ساتہہ جمعہ اور جماعت مین اور عزلت
جب کرے کہ پہلے علم کہ باعث عمل ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہے خلق سے حاصل کرلے چنانچہ اسلئے کہا ہے بعضی عارفین نے کہ عزلت بغیر عین علم کے لہو ہے اور بغیر
زہد علة اور یہی طریقہ تہا کامل صوفیونکا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ رح کی کہ لوگونسے الگ بہی تہے اور پہر ملی بہی تہے ۲۲ **وعن سهل بن معاذ**
عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله على رءوس الخلائق يوم
القيمة حتى يخيره في اي الحور شاء رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث غريب وفي رواية
لابي داود عن سويد بن وهب عن رجل من ابناء اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن ابيه
قال ملأ الله قلبه امنا وايمانا اور روایت ہے سہل بن معاذ سے نقل کی اپنی باپ سے یعنی انس سے یہہ کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ روکے غصے کو اسحال مین کہ وہ قادر ہے اوسکی جاری کرنی پر بلاویگا اوسکو اللہ روبرو خلائق کی دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار
دیگا اوسکو بیچ پسند کرنی جس حور کی کہ چاہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ ایک روایت ابی داود کی منقول
ہے سوید بن وہب سے کہ اونہون نے نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کے اصحاب کی بیٹون مین سے تہا روایت کرتا ہے اپنی باپ سے یعنی صحابی سے کہ فرمایا آنحضرت
نے کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ بسبب اسکے ڈر کی آیا تہا امن اور ایمان سے **ف** بلاویگا اوسکو الخ یعنی شہرہ دیگا اوسکو لوگونمین اور رشک کریگا
اوسکی اور فخر کریگا ساتہہ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حقمین کہ یہہ ایسا ہے کہ صادر ہوئی اس سے یہہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہہ کنایہ ہے داخل کرنی اوسکے
سے جنت مین اور پہنچانی اسکے سے درجہ بلند کو اور غصہ کے روکنی کی تعریف اسلئے کہ اوسنے قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلئے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نے اور الکاظمین الغیظ
والعافین عن الناس اور رجوکہ نفس کو باز رکہتا ہے اوسکی خواہش سے اوسکا ٹہکانا جنت ہے اور حور عین جزا اوسکی اور یہہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہونی غصے
کے روکنی پر پس کیا حال ہوگا جبکہ ملاوے اوسکی ساتہہ عفو کرنیکو یا احسان کرے اوسپر کہا ثوری نے کہ اصل احسان یہی ہے کہ احسان کرے تو برائی کرنیوالی پر اسلئے
احسان کرنا احسان کرنیوالی پر بدلہ ہے ع **وذكر حديث سويد من ترك لبس ثوب جمال في كتاب اللباس** اور ذکر کی گئی حدیث
سوید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کے

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن زيد بن طلحة قال قال**
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل دين خلقا وخلق الاسلام الحياء رواه مالك مرسلا ورواه ابن ماجه والبيهقي
في شعب الايمان عن انس وابن عباس اور روایت ہے زید بن طلحہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر دین کے خلق ہے یعنی ایک صفت
غالب اور عمدہ ہے اوسمین اور خلق کہ غالب ہے دین اسلام مین حیا ہے نقل کی یہہ مالک نے یعنی زید بن طلحہ سے بطریق ارسال کی یعنی اسلئے کہ زید تابعی ہے اور
نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین انس اور ابن عباس سے **ف** حیا یعنی یہہ وہ چیز کی کہ مشروع ہے اوسمین حیا بخلاف اوس چیز کی کہ نہین مشروع
اوسمین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم کرنے کے ساتہہ حق اور قائم ہونیکی ساتہہ حق کی اور ادا کرنی شہادت کے جیسے کہ چاہیے اور ظاہر یہہ ہے
کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ غالب اوپر ہر دین والون کی ایک خصلت ہے سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہماری ہی لیے ہے باوجود داشتہ اکمل اوسکیکی واسطی تمام دینون کی
یہہ تمام خصلتون کی واسطے قول علیہ السلام کے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہہ ہے کہ تمام اخلاق تہے ناقص پہلی پہلون مین اور وہ کامل ہوی ہماری

دین مین بہ برکت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چنانچہ اسلیی فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیۃ تک ور انس اور ابن عباس سے یعنی بطریق مرفوع کی موقوف
کے جیسیکہ وہم جاتا ہی مطلق چہوڑ نیسی یہہ ظاہر ہہ ہے کہ ہر ایک نی اون دونون مین سی یعنی ابن ماجہ اور بیہقی نی روایت کی ہی ان دونون سی یعنی انس اور ابن
عباس سے اور احتمال یہہ ہے کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کے یعنی ابن ماجہ نی انس سی روایت کی اور بیہقی نی ابن عباس سی واللہ علم پہر دیکہا مینی جامع صغیر مین کہ اسناد کیا
ہے اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کی بروایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نی بہی دونون سی روایت کیا ہوگا ۔ع **وعن** ابن عمر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحیاء والایمان قرناء جمیعا فاذا رفع احدہما رفع الاخر وفی روایۃ ابن عباس فاذا سلب احدہما تبعہ
الاخر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حیا اور ایمان نزدیک کی گئی مین اکہٹی
پس جسوقت کہ اوٹہا یا جاتا ہی کسی سی ایک ان دونون مین سی اوٹہا یا جاتا ہی دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یون ہی کہ پس جبکہ دور کیا جاتا ہی ایک
ان دونون مین سی دور کیا جاتا ہی دوسرا یعنی وہ بہی جاتا رہتا ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ قرنا جمع قرین کے ہی اسمین دلیل ہی
اوسکی لیی کہ کہتا ہی اقل جمع دو مین او بعضی نسخون مین قرنا ساتہہ صیغہ تثنیہ کی بلفظ ماضی مجہول کے آیا ہی ۔ع **وعن** معاذ قال کان اخر ما
وصانی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وضعت رجلی فی الغرز ان قال یا معاذ احسن خلقک للناس رواہ مالک
اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا معاذ نی کہ تہی اخر او چیز کی کہ وصیت کے مجکو ساتہہ اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ رکہا مینی پانو اپنا رکاب مین یہہ
کہ فرمایا ای معاذ اچہا کر خلق اپنی کو واسطی تربیت لوگون کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** آنحضرت صلعم نی معاذ کو قاضی یمن کا کرکر بہیجا تہا اور وقت بہیجنی کی بہت
سی نصیحتین کین او نکو اوسوار کیا اور پیادہ پا اونکی پونہچانیکی لیی گئی اور فرمایا ای معاذ شاید کہ تو پہر دیکہی مجکو اور بعد اونکی جانیکی رحلت فرمائی پس
اوسوقت مین آخر نصیحت یہہ فرمائی علیہ السلام اور سیوطی نی کہا کہ مراد لوگونسی یہان وہ لوگ ہین کہ مستحق خلق او نرمی کی ہین اور اہل کفر وفسق او ظالم اس دائرہ سی
خارج ہین او راونکی لیی حکم تغلیظ او تشدید کا واقع ہوا ہی اور پوشیدہ نہو تغلیظ وتشدید ساتہہ اہل طغیان کی داخل حسن خلق کی ہی کہ تربیت اور تہذیب اونکی
اسمین ہی اور سلامتی اور رفاہیت حال اور رونق اوسمین ہوتی ہی اور سیوطی نی گویا مراد حسن خلق سی یہان نرمی اور درگذر کرنا رکہا ہی ۔ح **وعن**
مالک بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواہ فی الموطا ورواہ احمد عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی
مالک سی کہ پہونچا اونکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ بہیجا گیا مین واسطی پورا کرنی حسن اخلاق کی نقل کی یہہ مالک نی موطا مین اور نقل کی یہہ احمد
نے ابی ہریرہ سے **ف** تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث مین ہوچکی ۲+ **وعن** جعفر بن محمد عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا نظر فی المراۃ قال الحمد للہ الذی حسن خلقی وخلقی وزان منی ماشان من غیری رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا
اور روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ بزرگوار امام باقر رضی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکہتی آئینہ مین کہتی سب
حمد ہی واسطی اللہ کی ایسا اللہ کہ اچہی کی پیدائش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب بنائی مجہسی یعنی میری پیدائش اور خلق سی وہ چیز کہ عیب دار کی
غیر میری سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** یعنی بعضی آدمیون مین بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلا کسیکا ایک ہات یا ایک
پانون نہ پیدا کیا یا ٹیڑہا پیدا کیا اور مجکو ان عیبون سی صحیح سالم رکہا یہہ مولانا اسحاق نی لکہا ہی اور ملا علی نی بعد لفظ غیری کی لکہا ہی برابر ہی کہ عیب ہو
بیچ پیدائش اوسکی یا خلق اوسکی کی اور اسمین دلالت صریحہ ہی اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کے بہت خوب تہی بہ نسبت غیر اونکی کہا طیبی نے کہ اسمین معنی
قول آنحضرت صلعم کی ہین بعثت لاتمم حسن الاخلاق لیکر دانا نقصان کو عیب او رمثل اس حمد کی حمد داؤد او رسلیمان علیہما السلام کی ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولقد
آتینا داود وسلیمان علما وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکہنا آئینہ مین اور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچہی پیدائش اور اچہی

خلق کی اسلیے کہ یہہ دونون نعمتین اسکی بخشی ہوئی ہین واجب ہی شکر کرنا اور نیز انہی باقی رہاہہ کہ حسن ظاہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ مین
دیکہکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچہہ آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین اوسکو اوسکی ساتہہ کیون ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یون دیا جاوی کہ ظاہر عنوان باطن ہے
اس مناسبت سی اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ آیا حضرتؐ کی سوائے اور کو بہی پہنچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سی کہی یہہ حمد یا یہہ خاص حضرتؐ ہی کی لیے ہے
اور حضرتؐ کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہین کہ اوسکی بعد کی حدیث مین ہی جواب اسکا یہہ کہ جائز ہی ہر مومن کے لیے کہ پڑہی یہہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سی کہ
پیدا کیا گیا ہی احسن صورت پر اور صاحب ایمان ہی نہین شک اسمین کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی ہ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی
اچہی کی تونی پیدایش میری پس اچہا کر خلق میرا نقل کی یہہ احمد نی ف فرمائی یعنی مطلق یا وقت دیکہنی کی آئینہ مین جیسیکہ تصریح کی ہی ساتہہ اسکی جزری نی
حصن حصین مین اور یہی لائق ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہہ دعا آنحضرتؐ کی یا تو واسطی تعلیم و تلقین امت کی تہی یا مراد طلب کامل کرنی دین کی اور تمام
کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سبب اچہی اور مہذب کرنی خلق آنحضرتؐ کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہؓ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرتؐ کا قرآن پس طلب کرنا اچہا
کرنی خلق کا حقیقت مین طلب نازل قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی ۲ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا
اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو اوسکی کہ بہترین تمہاری کون ہین عرض کیا صحابہ نی کہ ہان
خبر دیجیی فرمایا بہترین تمہاری وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچہی ہین خلق اونکی نقل کی یہہ احمد نی ف اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک ہی اگر اونکی
عمر دراز ہوگی تو نیکیان اور عبادتین بہت کرینگی اور فضایل اور کمالات بہت حاصل کرینگی اس سی معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہی اور
حقیقت مین عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول ہی ہ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل ترین مومنون کے ایمان میں
نیکترین اونکی ہین اخلاق مین نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ
يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ
مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ
عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ
يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيْدُ
بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابو بکر کو اسحالمین کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بیٹہی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی اور مسکراتی تہی پس جب اوس شخص نے بہت کیا برا کہنی کو جواب دیا حضرت ابو بکرؓ نی بعضی بات اوسکا یعنی
کچہہ اونہون نی بہی اوسکی مقابلہ مین برا کہا پس غصہ ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹہہ کہڑی ہوئی پس پہونچی اور پایا آنحضرتؐ کو ابو بکرؓ نی یعنی عذر کرنیکی لیے یا
پوچہنی کی لیے گئی اور کہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص برا کہتا مجکو اور تم بیٹہی ہوئی تہی پس جبکہ جواب دیا مینی اوسکو بعضی بات اوسکیکا غصہ ہوئی آپ اور اوٹہہ
کہڑی ہوئی یعنی پس کیا حکمت ہی اسمین فرمایا کہ تہا تیری ساتہہ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تونی اوسکو یعنی

اور داخل کیا اوسمین خط نفس کو آ پڑا شیطان پہر فرمایا ای ابوبکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھہ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کری
بندہ اوس سی اللہ یعنی واسطی طلب رضا اور ثواب وسکیکی اور نہ واسطی سنانی اور دکہانیکی اور نہ بسبب عجز کی مگر قوی کرتا ہی اللہ بسبب اوس ظلم
کے یا اوس خصلت کے مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرۃ مین اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھہ اوس بخشش کے
سلوک کرنا ناتیدارون اور مسکینون سی مگر زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوس دینی کی بہتایت مال کی اور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ سوال
اور گدائی کا چاہتا ہی ساتھہ اوسکی بہتایت مال کی یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کی مانگتا ہی مگر زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوس سوال کی کمی کو یعنی کمی
حسی یا حقیقی کو نقل کی یہہ احمد نی **ف** تعجب کرتی تہی یعنی بسبب بُرا کہنی اوس شخص کے اور قلت حیا اوسکی یا بسبب صبر ابوبکر اور کثرت وقار اور نیکی اور مسکراتی
تہی یعنی بسبب دیکہنی فرق کی دونون شخصون مین اور یہہ بسبب دیکہنی اوس چیز کی کہ مترتب ہوئی دونون کی فعلون پر یعنی وہ شخص لایق عذاب کامل کی ہوا اور ابوبکر
پر رحمت نازل ہوتی تہی اور جواب دیا الخ یعنی عمل کرنی کر رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنیکو عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کے فرمایا
اللہ تعالی نی وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ جمع کیا ابوبکر رضی نی درمیان بدلہ لینی بعض حق اپنی کی اور درمیان صبر کرنیکی
بعض سی ولیکن چونکہ مطلوب ونکی لیی کمال تہا کہ مناسب ہی مرتبہ صدیقیت کی نہ پسند آیا حضرت کو اور غصہ ہوئی یعنی ترش ہوئی مانند ترش ہونی غصہ
کرنیوالی کی اور اوٹہہ کہڑی ہوئی یعنی اوس مجلس سے بسبب عمل کرنیکی قول اللہ تعالی پر واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ اور آ پڑا شیطان یعنی اور چڑہ گیا فرشتہ
اور شیطان حکم کرتا ہی بچا ئی اور بُرائی کا پس ڈرا مین تجہپر یہہ کہ تعدی کری تو اپنی دشمن پر اور ہوجاوی تو ظالم بعد اوسکی کہ تہا تو مظلوم اور روایت کیا
گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کری الخ یعنی درگذر کری اوس سی اور ترک کری جواب اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا مین
یا مطلق معاف کردی ہر ۃ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا
نَفَعَهُمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ اِلَّا ضَرَّهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ نہین
چاہتا اللہ تعالی ساتھہ کسی گہروالونکی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سی مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی
نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **باب الغضب والکبر** باب ہے غصہ کا اور تکبر کا **ف** غضب ساتھہ زبر غین اور ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت غضب کے ایک
حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کے ہوتی ہی جانب خارج کی بقصد بدلہ لینی کی اور دفع کرنی مکروہ کی ایسلیے کہ روح حیوانی میل کرتی ہی حالت غضب مین
طرف اوسکی کہ غصہ آتا ہی اوسپر تا بدلہ لیوی اوس سی اور دفع کری مکروہ کو اور اسی سبب سے سرخ ہوجاتا ہی مونہہ اور پہولجاتی ہین رگین جیسیکہ
حالت خوشی مین بہی میل کرتی ہی خارج کیطرف تا پہونچ آوی محبوب کی چنانچہ اسی لیی وقت افراط غضب کے اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا بسبب
نکلجانی تمام روح کی باہر کی طرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی مونہہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سی ہوتی ہی
اور اس جگہہ بہی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلی جانی روح کی اندر کی جانب اور سرد ہونی اوسکی مطلق اور یہہ جو آیا ہی کہ جو کوئی اللہ سی
سوال نہین کرتا اللہ اوسپر غضب ہوتا ہی یہہ مجازاً ہی یعنی کرتا ہی وس سی وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کی اپنی زیردستون پر کہ
بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد غضب کے حلم ہے اور حلم عبارت ہی تسکین اور استقلال نفس ہی اسطرح کہ اوسکو وقت پہونچنیکی مجبوب
کے باس بہی بیقرار نکری جیسیکہ یہہ حدیث عبدالقیس کے آیا ہی کہ جب وقت دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اضطراب نکیا جیساکہ اوسکی قوم نی
کیا آنحضرت نی اوسکی لیی حلم و وقار فرمایا اور غضب بُرا ہی اگر حق پر نہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلی اور اگر حق کی لیی ہو تو محمود ہی اور مقصود ریاضت
سے مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی اور غضب سبب انتظام بدن اور بقای حیات کا ہی بسبب دور کرنی

ضررون اور موذیات کی اور اسلیے جبکہ نباتات میں قوت غضبیہ نہین رکہی ہی ہر کوئی قادر ہی اوسکی ہلاک کرنی پر بخلاف حیوانات کی اور حکمت کاملہ
الٰہی نی حیوانات میں آلات پیدا کیے ہین کہ اونسی دفع کری موذی کو مانند سینگ اور دانت کے اور آدمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین
ولیکن اوسکو عقل و تدبیر سکہا دی ہی کہ اوسی ہر طرح کی ہتیار کر لاوی اور مناسب حال کی ہون بنا وی اور موذی کو دفع کری اور اسی پر کبر منشا اوسکا
عجب ہی کہ اچہا دیکہنا النفس اپنی کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب اوسکو اظہار کری اور بسبب اوسکی لوگون پر سبقت اور بلندی ڈہونڈی اور
فرمان برداری حق اور ماننی اوسکی سی انکار کری اور سرکشی ڈہونڈہی تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر برخلاف واقع کی ہو اور یہہ ذات اوسکی
کے صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہی نہون اور ساتہہ تکلف اور تصنع کی نفس سی اظہار کری اور اگر واقع مین وہ فضایل کہ بسبب اونکی سبقت اور بلندی کی
ڈہونڈی موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کبر یہہ ہی کہ جو کچہہ کہ رکہتا ہو
اوس سی زیادہ کا دعوی کری اور صغر یہہ کہ اپنی مقام سی فروتنی کری اور جس چیز کا استحقاق رکہتا ہی اوسکو بہی ترک کری اور تواضع قایم ہونا اوپر طریقہ
توسط اور اعتدال کی ہی اور مشایخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکہی تو اتنا مبالغہ اوسکی ازالہ مین کیا کہ صغر
کو جگہہ تواضع کی رکہا تا نفس مقام تواضع مین ٹہیری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال مین ؂ ع **الفصل الاول**
فصل پہلی عن أبي هريرة أن رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم أوصني قال لا تغضب فردد ذلك مرارا
قال لا تغضب رواه البخاري روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وصیت کیجی مجہکو فرمایا
کہ غصہ مت کر پس پہر عرض کے اوسنی یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی ہر بار کہ اوس شخص نے وصیت
طلب کی جواب اوسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیے کہ اوس شخص مین صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریف ایسی ہی تہی کہ موافق حال
ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک کی درد کا مناسب حال اوسکی علاج فرماتی تہی پس اوسکی حق مین اسکی منع کرنیکی تاکید مناسب جانی اور
کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسون شیطانی سی ہی نکلجاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سی صورت مین اور سیرت مین یہانتک کہ کلام کرتا
ہے باطل اور کرتا ہی فعل بری شرعًا اور عرفًا اور دلمین کینہ اور بغض رکہتا ہی اور سوای انکی بہت سی بری چیزین کہ نشانیان بدخلقی کی ہین
کرتا ہی بلکہ کبہی کفر بہی سرزد ہو جاتا ہی غصہ والی سلیے کئی بار حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کو پس گویا
کہ فرمایا اوسکو کہ اچہا کر خلق اپنا اور خلق جوامع الحکم سی ہی یہہ علاج اوسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہہ جانی کہ سب کچہہ اللہ ہی کی طرف سی ہر
مین ضرر پہنچانیوالی پر کیون غصہ کرون اور اپنی نفس کو نصیحت کری کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت
کرتی ہین لوگ اوسکی حکم کی اور وہ غصہ نہین ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچہا مالک ہی ہمارا جل شانہ وعز شانہ تو ایسا کہانا کا بڑا آیا کہ چہینکی ناک کالی ڈالتا
ہی اور اعوذ پڑہی اور وضو کری تا کہ شغل مین لگ جاوی نفس ؂ ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليس الشديد بالصرعة إنما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچہاڑی لوگون کو قوی اور پہلوان
حقیقت مین وہ شخص ہی کہ مالک ہو اپنی نفس کا وقت غصہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہ سخت اور قوی ترین دشمنون کا ہی جیسیکہ فرمایا
اعدی عدوک التی ہین جنبیک اور بدن کی قوہ ظاہریہ نفسانیہ ہی اور یہہ قوت دینیہ باطنیہ الٰہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہی اور
پچہاڑنا آدمی کا کیا حقیقت کہتا ہی ؂ مردی بزور بازو دانی نہ زور کتف ✦ با نفس اگر برآئی دانم کہ شاطری ✦ **وعن حارثة بن**

وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ اور روایت ہی حارثہ بیٹے وہب کیسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون میں تمکو بہشتیون کے یعنی کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف حقیر جانین اوسکو لوگ اور جبر و تکبر کرین اوسپر لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اوسکی کے اگر قسم کہا دی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون کی ہر سخت گو جہگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی ہر جمع کرنیوالا مال کا حرامزادہ متکبر **ف** مراد ضعیف سی یہان یہہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا یہی ہی جو ذکر کیا گیا اور بعضون نی زیر بہی پڑہی ہے اوسکی معنی ہین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکی بہشتی ہونسی یہہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہہ لوگ ہونگی جیسیکہ اکثر اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی الخ اسکی کئے طرحسی معنی بیان کئی ہین علمانی ایک تو یہہ کہ اگر قسم کہاوی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر بطمع امید و کرم الہی کی اور اعتماد کرنیکر اوسکی لطف پر کرسچا کریگا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی وسکو اور قبول کرتا ہی امید و طمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی قسم اوسکی ٹوٹتی نہین اور دوسری یہہ کہ اگر سوال کری اپنی پروردگار سی کچہہ اور قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہہ کہ اگر قسم کہاوی کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہی وسکو اللہ تعالی یعنی اوسیطرح کرتا ہی کہ اوسنی قسم کہائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنی کو کسی قوم کی طرف منسوب کردی اور واقع مین ہووی نہین اون مین سی جیسیکہ قرآن مجید مین یہہ دو صفتین یعنی عتل و زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کی واقع ہوئی ہین ✤ ع ح ✤

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشہ رہنی کی وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مانند دانہ رائی کی ایمان سی اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ سابقین کے وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایمان سی یعنی ثمرات ایمان سی اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سے اور ظہور ایقان سی اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہے قابل زیادتے اور نقصان کی ہان شعبی اوسکی بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سی مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہرہ اسلام کی اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسیکہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرتؐ کا والحیاء شعبۃ من الایمان اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اوس سی اور خصلت بری سی یا تو بسبب عذاب دینی کی صاف کریگا اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنی کی پہر داخل کریگا بہشت مین اور کہا خطابی نی کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہہ کہ مراد کبر سی کفر و شرک ہی اور دوسری یہہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اوسکا جنت مین تو نکال ڈالیگا اوسکی دل سی کبر یہان تک کہ داخل کریگا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دلمین اور اس صورت مین مراد کبر سی تکبر کرنا لوگون پر ہی ✤ م ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو بیچ دل اوسکی کی مقدار ذرہ کی کبر سی لیکن کہا ایک شخص
نی کہ تحقیق ایک شخص دوست رکہتا ہی یہہ کہ ہو کپڑا اوسکا اچہا اور پاپوش اوسکی اچہی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہی دوست رکہتا ہی جمال کو کبر
باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگونکا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد ذرہ سی یا تو چہوٹی چینونٹی ہی یا غبار کہ وقت روشنی کی چمکتا ہی اور مراد شخص سی جنہین
والیسی معاذ بن جبل ہین یا عبد اللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہیں اسمین اور پاپوش اچہی یعنی دوست رکہتا ہی اونکی پہنی کو بغیر اسکی
کہ خیال ہو اوسکو نظر کرنی خلق کا اور تکبر اور اترانی اور سنانی اور دکہانیکا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہہ ہی کہ دوست رکہی اوسکو تنہائی
مین بہی اور پوچہنی والی نی جو دیکہا کہ عادت متکبرون کی ہی کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتی ہیں اوسنی خیال کیا کہ مطلق یہہ تکبر سی ہی اور اسم
جمیل ہی یعنی اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور تمام جمال ظاہری و باطنی اثر اوسیکی جمال کے ہین پس نہین ہی جمال اور جلال مگر اوسی
ذات پاک کی لیی اور بعضون نی کہا کہ جمیل بمعنی آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والی کی ہی اور بعضونے کہا کہ جمیل بمعنی جلیل کی ہی یعنی بزرگ اور بعضون
نے کہا مالک نور اور بہجت اور حسن و جمال کا ہی اور بعضون نی کہا انکو کا ساتہہ بندون کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہی کہ توحید
و عبادت ہی اور سرکشی کرنی ساتہہ حق کی اور دفع کرنا اور قبول نہ کرنا حق کو اور بعضون نی بطر الحق کی معنی لکہی ہین باطل کرنا جمال حق کا ہی

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین شخص ہینگی کہ نہین کلام کرنیگا اونسی اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی
کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکہیگا طرف اونکی یعنی نظر رحمت و عنایت سی اور ہوگا
واسطی اونکی عذاب درد دینی والا ایک تو بڈہا زناکار دوسری بادشاہ جہوٹا اور تیسری مفلس تکبر کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دن قیامت
کے یعنی وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالی کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کے کہ اونکی ثنا کریگا یا لا یزکیہم کے
یہہ معنی ہین کہ نہین پاک کریگا اونکو نجاست گناہون سی ساتہہ عفو کرنی گناہون اونکی کی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہی کہ تتمہ روایت دوسری
کا ہو یا عود ہی طرف حدیث اصل کی اور معتمد یہی ہے اور یہہ سب کنایہ ہی ناراضامندی اور غضب الہی سی اوپر اسلیی کہ جو کوئی کسی سی ناراض اور
خفا ہوتا ہی تو نگاہ نہین کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہی اور نہ ثنا کرتا ہی اوسکی اور عذاب کرتا ہی اوسکو اور بڈہا زناکار اسلیی کہ جب
زنا برا ہی جوان کی حق مین باوجود ہونی اوسکیکی معذور طبعا تو بڈہی کی حق مین کہ شہوہ نہین رکہتا اور غفلت اوس سی دور ہوتی ہی ہوگا
بدتر اور دلیل ہی یہہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جہوٹ بولنا سبکی حق مین برا ہے اور بادشاہ کی حق مین کہ مدار انتظام
ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کی اوپر کہنی اور حکم اوسکیکی ہین بدتر ہی اور یہہ بہی ہی کہ جہوٹ جو بولتی ہین تو اکثر واسطی دفع ضرر اور
حاصل کرنی نفع کی بولتی ہین اور بادشاہ خود قادر ہی اوسپر بغیر جہوٹ بولنی کی پس اوسکو جہوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ ہوگا اور تکبر سبکے
لیے بدنما ہی اور فقیر کی لیی کہ اسباب تکبر کی سی کہ وہ مال و جاہ ہی عاری ہی بدنماتر اور دلیل ہی اوسکی خبث باطن اور لئیم طبعی
پر **ف** کبر زشت و از گدایان زشت تر + روز سرد و برف و آنگہ جامہ تر + اور بعضی عائل سی عیال دار مراد رکہتی ہین کہ قبول صدقہ
اور زکوۃ اور تواضع اور ملائمت لوگون کی سی کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہین تکبر کرتے ہین اور عیال

کو ضرر پہنچاتی ہیں اور ہلاک کرتی ہیں تضعف او رحیا کرنی سوال سی اور چھپانا حال کا بسبب تحمل کرنیکی ہولی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بی اندامی اور
قبول نکرنا احسان کا لوگون ہی بسبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور محمل ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سی محصن ہی یعنی بیاہا ہوا
برا بر ہی کہ جوان ہو یا بڈہا اور بسبب ہولی زنا کی بدتر اسکی حق مین شرعا اور عرفا واجب ہولی اوسپر سنگساری جیسیکہ شیخ سی مراد بیاہا ہوا ہی بیچ
آیۃ منسوخہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کی اور مراد بادشاہ سی غنی ہی اسلیے کہ فقیر کبہی جہوٹ بولتا ہی غرض
فاسد کیلیے کہ منفعت دنیوی یہہ ضرور ہی اور غنی نہین محتاج ہوتا اوسکا مطلق پس جہوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سی وہ شخص ہی کہ تکبر کری
فقرا پر اسلیے کہ تکبر کرنا اغنیا متکبرین سی صدقہ ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب کرنیسی اور مشقت کرنیسی اپنی لیے اور اپنے
عیال کی لیے باوجود قادر ہولی کی کسب پر جیسیکہ دیکہا جاتا ہی ہماری زمانہ مین اور نہین شک ہی کہ یہہ تکبر کہ متضمن ہی واسطی رعونت اور ریا
اور سمعہ کی ساتہہ ضرر پہنچانی نفس کی اور کرنی سوال کی اور لینی مال کی بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیا کیسی خصوصًا جبکہ تکلف کری
اور بناوی وضع بزرگون کی سی مانند بعضی فقہا کی کہ جو کہتی ہین کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہولی بسبب ہماری اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنی
پس یہہ بیماری مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز ہین اس سی حکما اگرچہ پہنچین حد کمال کو ﴿ح ع﴾ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْہُمَا اَدْخَلْتُہٗ
النَّارَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَذَفْتُہٗ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی
اللہ تعالی بزرگی ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک تمہاری
پس جو شخص کہ چہینی مجہسی ایک کو ان دونون مین سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کی یا صفات اپنی کی اور چاہی ایک طرحکی شرکت کرنی ساتہہ میری بیچ
ذات اور صفات میری کی تو داخل کرونگا مین اوسکو آگ مین یعنی آگ عذاب مین کہ جسکی حق مین فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین بئس مثوی المتکبرین
اور ایک روایت مین ہی کہ پہینکونگا مین اوسکو دوزخ مین یعنی اس عبارت مین حقارت ہی کہ پہینکونگا جیسیکہ ڈہیلی کو پہینکدیتی ہین از راہ
بے پروائی اور بی اعتباری کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ نی بیان کی ہی واسطی یکتا ہونی اپنی کی صفت کبریا
اور عظمت مین یعنی یہہ دونون صفتین خاص میری ہی ذات کی لیے ہین کسیکو مجال شرکت کی انمین اور متصف ہونا ساتہہ انکی درست نہین یعنی جود و کرم
اور مہربانی صفتین میری ہین اور خلق کو بہی دینی ایک طرحکا حصہ ہے اور جائز ہی وصف کرنا اونکا ساتہہ اونکی بطریق مجاز کی مگر یہہ دو صفتین بطریق
مجاز کی بہی میری غیر کو وصف کرنا اونکو درست نہین بمشابہ دو کپڑون کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہنا دوسریکا اونکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت مین
دونون ایک ہی معنون پر آتی ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونون مین کہ ایک کو چادر کی ساتہہ تشبیہ دی
اور ایک کو ازار کی ساتہہ پس بعضون نی کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانی یا نہ جانی
اور عظمت عبارت ہی ہونی اوسکی سی اس طرحکا کہ اوسکا غیر یعنی خلق بہی اوسکو بڑا جانتی ہین پس صفت پہلی ذاتی اور دوسری صفت اضافی
اور یہہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بہی اعلی ہی ازار سی پس اسی لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر کی ساتہہ
اور عظمت کو ازار کی ساتہہ ﴿ح ع﴾

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** سَلَمَۃَ ابْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْھَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَہُمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی سلمہ بیٹی اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص

کھینچتا اپنی نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشون مین یعنی ظالمون اور متکبرون کی دیوان میں پس پہنچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو یعنی آفات و بلیات دنیا اور آخرۃ مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** لفظ بنفسہ مین ب تعدیہ کی لیے ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعید کرتا ہی اوسکو اوسکی مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اوسکو عظیم القدر یا ب مصاحبت کے لیے ہی یعنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کے بیچ جانی اوسکی طرف کبر کی اور عزت دیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنی کا یہہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اوسکو اوسکی درجہ اور مرتبہ سی طرف رتبہ اعلی کی ؛ یعنی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اوسکی جگہہ اور مرتبہ سی کہ اوسمین ہے جگہہ بلند اور درجہ بلند مین ساتھہ تکبر اور ترفع کی اور موافقت کرتا ہی نفس کے اور جاتا ہی ساتھہ اوسکی ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہی اور باز نہین رکہتا نفس کو سرکشی اور تکبری سے ؛ **وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر المتکبرون امثال الذر یوم القیمۃ فی صور الرجال یغشاھم الذل من کل مکان یساقون الی سجن فی جھنم یسمی بولس تعلوھم نار الانیار یسقون من عصارۃ اھل النار طینۃ الخبال رواہ الترمذی** اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیے جاوینگی تکبر کرنیوالی مانند چہوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورت اونکی آدمیون کیسی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا اور ڈہانکیگی اونکو خواری ہر جگہہ سی ہانکی اور کہینچی جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہی نام رکہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر اور گہیر لیگی اونکو آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کی سی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور کچلہو اور پیپ جو دوزخیون کی بدنسی بہینگی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مانند چہوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہی علمانی کہا بعضون نی کہ یہہ کنایہ ہی اونکی خوار ہونی سی اونکی محشر مین اور پائمال ہونیسی نیچی پانو لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیون کا ہے بدلیل اسکی کہ اوٹھنا اور عود کرنا بدنون کا ساتھہ اون اجزاء اصلی کے ہوگا کہ دنیا مین کہتی تہی اور صورت چیونٹی کی اور جثہ اوسکا گنجایش اوسکی رکہتا نہین چنانچہ اسی لیے کہا فی صور الرجال تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگے نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاھم الذل بہی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوٹہنا متکبرون کا ہی بہیئت چیونٹیون کی حقیقت مین ولیکن صورت مین مرد ہونگی حق تعالی قادر ہی کہ اجزاء اصلی کو کہ ساتھہ اونکی اٹھینگی بیچ مقدار جثہ چیونٹیون کی جمع کری اور ساتھہ اس صورت کے بناوی اور خوار کری یہہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی رح نی بہت سی قول یہان نقل کیی ہین اور تورپشتی سی نقل کیا ہی کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی اسلیے نہین لیتی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اجساد عود کیی جاوینگی اوپر اون اجزاء کی کہ تہی یہانتک کہ بغیر ختنہ اوٹہینگے کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی ہی لگ جاویگی پس کیونکر ہو سکی کہ سب اجزاء آدمی کی ناخن اور بال وغیرہ ما چیونٹی کی جثہ مین جمع ہون پہر اسکی جواب بہی علما سی نقل کر کر پہر اون پر شبہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہہ لکہی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا اونکو وقت نکالنی اونکی اونکی قبرون سی اوپر کامل ترین صورتون اونکیکی اور ساتھہ تمام اجزاء معدومہ کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادۃ کی بروجہ کمال کی پہر کردیگا اونکو موقف جزا مین اوپر صورت ذکر کیی گیی کی از راہ اہانت اور ذلت دینی اونکیکی یا چہوٹی ہو جاوینگی ہیبت الہی سی وقت آنی اونکی کی طرف حساب کی جگہہ کے اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر رکہا جاوی پہاڑ پر تو ہو جاوی غبار پراگندہ اور ثابت بہی ہوئی ہی تبدیل دوزخیون کے صورتون کے اوپر شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون اپنی کی پس اس سی جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتھہ زبر ب کی اور جزم واو اور زبر لام کی اور قاموس مین ساتھہ پیش ب اور زیر لام کی مشتق ہے

بلس ہی بمعنی تحیر اور ناامیدی کی اور ابلیس بھی اسی سی مشتق ہی اور آگ آگون کی یعنی نسبت اوسکی ساتھ اور آگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھ اور
چیزون کے کہ جلا دیتی ہی اور خیال ساتھ زبرج کی بمعنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کہ وہ نام ہی عصارہ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اور کچ لہو اور خون کہ
بہیگا دوزخیون سی ہے وعن عطیۃ بن عروۃ السعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب من ا
الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما تطفأ النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ رواہ ابو داود
اور روایت ہی عطیہ بیٹی عروہ سعدی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطی خدا کی نہو شیطان
سے ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجہائی نہین جاتی ہی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک
تمہارا پس چاہیی کہ وضو کری نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** پانی سرد کی استعمال کرنیکی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور
اگر ٹھنڈا پانی پیوی اوسکی بھی یہی خاصیت ہے اور چاہیی یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس سے بہہ
غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہی کہ غصہ نہین گیا تو اوٹہکر وضو کری اور دو رکعت نماز کی پڑہی واسطی اللہ تعالی کی ہے وعن ابی ذر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا غضب احدکم وھو قائم فلیجلس فان ذھب عنہ الغضب والا فلیضطجع
رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا جسوقت کہ غصی ہو ایک تمہارا یعنی پاؤن
اثر غصہ کا کسی پر اسحال مین کہ وہ کہڑا ہو پس چاہیی کہ بیٹہ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سے غصہ فبہا والا پس ٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی
ف شرح السنہ مین ہی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی
حرکت مین بہ نسبت بیٹہی کی اور بیٹہا دور تر ہی کہڑی سی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ
دفعہ شورش غصہ کے ہے وعن اسماء بنت عمیس قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد
عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدی ونسی الجبار الاعلی بئس العبد عبد سھی
ولھی ونسی المقابر والبلی بئس العبد عبد عتی وطغی ونسی المبتدا والمنتھی بئس العبد عبد یختل الدنیا بالدین
بئس العبد عبد یختل الدین بالشبھات بئس العبد عبد طمع یقودہ بئس العبد عبد
ھوی یضلہ بئس العبد عبد رغب یذلہ رواہ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان
وقالا لیس اسنادہ بالقوی وقال الترمذی ایضا ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی اسما بیٹی عمیس کے سی کہا اسما نی کہ سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم سی فرماتی تہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچہا جانا اور اپنی
او تکبر کیا اور بہول گیا خدا بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب عذاب کو با این حیثیت
کہ نہ تقوی کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر و قہر کیا لوگونپر اور ظلم و فساد مین حد سی گذر گیا اور بہول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی
قدرت عزت مین سب سے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول ہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرون کو اور کہنگی و بوسیدگی بدنکو خاک مین
برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدائی حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز و ناتوان تہا اور اپنی
انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکہتا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جانا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہوا اور انتہا ایسی تو لایق ہی اوسکو
اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کری دنیا کو ساتھہ عمل آخرۃ کی یا یہہ معنی ہین کہ

فریب دیوی اہل دنیا کو ساتھہ عمل صلحا کی تاکہ وہ معتقد ہوں اوسکی اور حاصل کری یہہ مال و جاہ اونسی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتھہ شبہات
کی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سی اور حرص کہینچ لیجاتی ہی اوسکو دنیاداروں کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدہر چاہتی ہی برا بندہ
ہی وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور حرص اوسکی حاصل کرنی میں اور
طلب شہرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبرو ریزی اوسکی دین کے کرتی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی اور بیہقی نی
کہ نہیں ہی اسناد اس حدیث کی قوی اور یہہ بہی ترمذی نی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** بہول گیا مقبروں کو یعنی اہل مقبروں کو کہ عبرت نہ پکڑی
ساتہہ اونکی یا ذکر کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بہول گیا موت کو ساتہہ نہ سامان درست کرنیکی اوسکی لیے اور طمع الخ عجیب نقل ہی سید
شاذلی رح سی کہ وہ پوچہی گئی کیمیا سی اونہوں نی کہا کہ وہ دو کلمی ہیں گرا خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی اس بات کی کہ دیوی تجکو غیر
اوسکی سی کہ قسمت میں ہی تیری اور نہیں اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی ہی اور بیہقی نی نعیم بن ہمار سی اور
روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بہی اپنی مستدرک میں اسماء بنت عمیس سے اور اسمیں شک نہیں ہی کہ کثرت طرق قوی کر دیتی ہی ضعیف
کو اور کر دیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سی تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہی اور غرابت نہیں منافی ہی صحت اور حسن کے اور
نہایت کار یہہ کہو گی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال میں اتفاقاً پس وعظوں میں لائق ہی

الفصل الثالث

یہہ کہ ہوا وسپر عمل بطریق اولی ع فصل تیسری **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما تجرع عبد افضل عند اللہ عز وجل من جرعۃ غیظ یکظمہا ابتغاء وجہ اللہ تعالی رواہ احمد
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں پیا کسی بندہ نی گہونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کی گہونٹ غصہ کی کہ پی
جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہہ احمد نی **وعن** ابن عباس فی قولہ تعالی ادفع بالتی ہی احسن قال الصبر
عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب رواہ البخاری تعلیقا
اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتہہ اوس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس نی صبر کرنا
نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب کریں لوگ صبر اور عفو نگاہ رکہی خدا تعالی اونکو آفات نفس و خلق سی اور پست ہوتا
ہے واسطی اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم یعنی قریب ہی نقل کی یہہ بخاری نی بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیۃ کریمہ کا یہہ ہی ولا
تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہیں ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار میں اسکی بعد یہہ ہی ادفع بالتی ہی احسن السیئۃ یعنی دفع کر ساتہہ اوس
چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کہ پیش آوی تجکو یعنی اگر کوئی تجہسی بدی کری تو نیکی کر اوس سی **مصرع** اگر مردی احسن الی من اساء
لیں ابن عباس اوسکی تفسیر میں کہتی ہیں کہ مراد دفع کرنی برائی کیسی ساتہہ نیکی کی یہہ ہی کہ جب غصہ آوی صبر کری اور اگر کسی سی برائی پہنچے
در گذر کری اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنی قرابتی اور یہہ تفسیر آخر آیۃ کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم **وعن**
بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب لیفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل
اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونسی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویۃ بن حیدۃ القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسے کہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمان کو یعنی کمال ایمان کو یا اوسکی
نور کو اور کبہی غصہ ایمان کو باطل ہی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ع **وعن** عمر قال وہو علی المنبر یا ایہا الناس

تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تواضع للہ رفعہ اللہ فھو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس عظیم ومن تکبر وضعہ اللہ فھو فی اعین الناس صغیر وفی نفسہ کبیر حتی لھو اھون علیھم من کلب او خنزیر اور روایت ہی حضرت عمرسی کہ کہا اسحال مین کہ منبرپرتہی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیے کہ مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ تواضع کری ساتہہ لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا پس وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب دیکہنی کی اپنی کو نظر کمی سی اور لوگون کی آنکہہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اسکی مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدا تعالی قدر اوسکی پس وہ لوگونکی آنکہون مین حقیر ہی اور اپنی نفس اور نظر مین بزرگ ہی یہان تک کہ البتہ خوارتر اور سبکتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی **ف** یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکہاتا ہی ولیکن خدا تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکہاتا ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی ÷ ع ÷ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی ابن عمران علیہ السلام یا رب من اعز عبادک عندک قال من اذا قدر غفر اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام نی ای رب میری کون عزیزتر ہی تیری بندون مین سی تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشدی **ف** یعنی درگذر کری اوس سی کہ اوسپر ظلم کیا اور رنج دیا اوسنی اسمین اشارہ ہو احضرت موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا اسلیے کہ تہا غالب اون پر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئی عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کریگا اللہ تعالی اوس سی دن عسرت کی یعنی دن قیامت کی ÷ ع ÷ **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خزن لسانہ ستر اللہ عورتہ ومن کف غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ یوم القیمۃ ومن اعتذر الی اللہ قبل اللہ عذرہ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب ونقصان لوگون کی سی ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب ونقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کے لکہنی والون سی یا دوزخ نسی اور جو کوئی روکی غصہ اپنا یعنی لوگون سی باز رکہیگا اللہ تعالی اوسی عذاب اپنا دن قیامت کی اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی اللہ عذر اوسکا **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث منجیات وثلث مھلکات فاما المنجیات فتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ والقول بالحق فی الرضی والسخط والقصد فی الغنا والفقر واما المھلکات فھوی متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسہ وھی اشدھن روی البیھقی الاحادیث الخمسۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین عذاب سی اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین آخرت مین پس ای پر چیزین نجات دینی والی ایک ان مین سی ڈرتا ہی خدا سی چہپی اور ظاہر مین یعنی حاضر وغائب خلق کی یا باطن وظاہر مین اور دوسری کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کی اور اپر ہلاک کرنیوالی چیزین پس وہ بہی تین ہین اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسری بخل وحرص فرمان بردار کے گئی اور تیسری گہمنڈ کرنا مرد کا ساتہہ نفس اپنی کی یعنی اپنی تئین نیک جانی اور اپنی صفتون کو خوش رکہی کہ اس سی کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتون ذکر کی گئین کے ہی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان

مین **ف** کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سی راضی ہو سوای سچ اور واقعی بات کی نکہی اور اگر ناراض ہو تو بہی سوای سچ کی نکہی مثلاً اگر کسی فاسق و ظالم سی نفع پہنچتا ہی اور راضی ہی اوس سی تو تعریف وثنا ناحق اور خلاف واقع کی نکری اس سبب سی اور اگر کسی صالح سی رنجیدہ وناراض ہو تو مذمت و برائی نکری اوسکی دونون حال مین طریق استقامت پر ثابت رہی اور میانہ روی کرلی یعنی خرچ کرنی مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار فقر وغنا کی جیسیکہ کہاہی علما نی کہ بقدر قوت کی بہم پہنچنا معیشت مین افضل ہی غنا اور فقر سی اور خواہش نفس کے کہ پیروی کیگئی ہی یعنی تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچہہ وہ کہی اوسکو کرنا اور جس طرف چاہی اودہر جانا یہہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل یہہ ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرتؐ کی ہو اور بخل وحرص فرمان برداری کی گئی یعنی طبیعت آدمی کی خالی بخل وحرص سی نہین لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اوسکی کرتا ہی اور بسبب خاطر فرمان اوسکی سی نہین نکال سکتا اور خراب نفس وطبیعت ہوتا ہی پس ایسا نہونا چاہی اور سخت تر الخ یعنی بڑی ہی اینی ازروی گناہ کی اور ضرر کی اسلیئی کہ متصور ہی توبہ کرلی متابعت خواہش نفس سے اور خرابی بخل سے بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور ہوتا ہی اور اپنی کو اچہا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہیں امید ہوتی اوسکی جانیکی مانند بدعتی کی کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سی *

باب الظلم

باب ہی بیچ بیان ظلم کی **ف** ظلم کی معنی بین لغت مین غیر رکہنا ایک چیز کا بیچ جگہہ مخصوص اوسکی کی اور یہہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سی تجاوز کری اور جسطرح کہ چاہیئی واقع نہو ساتہہ زیادتی یا نقصان کے یا بی وقت وبیجا واقع ہو اور جور وتعدی کی بہی یہی معنی ہین اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار اسمین یہہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی مراد ہو یعنی ظلم شرعی میں اوسکو کہین گے کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سی تجاوز کری *

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیمۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیریون کا ہوگا دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سی گہیر لیگی اور محروم ہوگا اوس نور سی کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ اس آیہ مین فرمایا نورہم یسعی بین ایدیہم دوڑتا ہی نور انکا آگی اونکی یا مراد ظلمات سی شدائد اور عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین اور ہر دو زخ طبقون مین ساتہہ اونکی گرفتار ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بہی آئی ہین جیسیکہ اس آیہ مین قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر *

وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیملی الظالم حتی اذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ الایۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تاکہ بہت سا ہو اوس سی ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اوسکو نہین چہوڑیگا اوسکو اور نہین بہاگ سکیگا ظالم اوسکی عذاب سی پہر پڑہی آنحضرتؐ نی موافق اسکی یہہ آیہ اور اسی طرح سے پکڑنا رب تیرے کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیونکو یعنی بستی والون کو کہ ظالم ہین پڑہی ساری آیہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ بعد اوسکی یہہ ہی ان اخذہ الیم شدید اور اسمین تسلی ہی مظلوم کی لیئی فی الحال اور وعید ہی ظالم کی لیئی تاکہ نہ مغرور ہو ساتہہ مہلت دینی کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون *

وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما مر بالحجر قال لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسہم الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم ما اصابہم ثم قنع راسہ واسرع السیر حتی اجتاز الوادی متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہ کو کہ نہ داخل ہو وتم اون لوگون کی مکانون میں کہ جنہون نی ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہہ کہ ہو وتم رونیوالی یعنی عبرت پکڑنیوالی اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب ڈرنیکا ہی اور نہ گذرو وہان سی ساتہہ سہو وغفلت کی بسبب خوف اسکی کہ مبادا پہونچی تمکو وہ چیز کہ پہنچی اونکو یعنی اسلیئی کہ ایسی جگہون سی ساتہہ غفلت کی گذرنا اور اوس سی عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہہ محل

اوس ظلم کی نوع عذاب کا ہی یا ڈرو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تمسی بہی عمل اونکی کی وجود مین آوی اور اوسکی سزا کو پہنچو پہیر ڈہانکا آنحضرتؐ نی سر اپنا چادر سی
اور جلدی چلی یہان تک کہ گذری اوس مکان سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حجر ساتہہ زیر ح اور زم جیم کی نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر
علیہ السلام کا ہی اور یہہ گذرنا حضرتؐ کا وہانسی وقت جانی غزوہ تبوک کی تہا اور حضرت چادر ڈالکر وہانسی جلد ہی گذری مانند ڈرنیوالیکی تاکہ
نہ پڑی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہہ حضرت نی واسطی تعلیم امت کی تاکہ پیروی کرین وہ حضرتؐ کی اور جمع کیا درمیان قول اور فعل کی تاکید آیا
اسلیی کہ حضرتؐ نہایت خوف الہی کہتی تہی جیسیکہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرتؐ نی منع کیا کہ اوس جگہہ پانی نہ پیوین اور کہانا
نہ کہاوین اسمین دلیل ہی اسپر کہ ظالمون کی مکانون کو وطن اور جگہہ رہنی کی نہ ٹہیراوی ہو ع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلَمَةٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ
اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّاٰتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابوہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کچہہ حق بہائی مسلمان کی کا آبرو ریزی اوسکی سی ساتہہ
کرنی غیبت اور برا کہنی اور مانند اونکی یا کچہہ اور جہو خون اور مال سی لیس چاہیی کہ معاف کروا دی اوس سی اوس حق سی آجکی دن یعنی دنیا مین پہلی
اس سی کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامتؐ کی اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوس سی موافق ظلم اوسکی کہ کیا ہی
یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہی اور اگر نہین ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اوسکی کی مظلوم ہی پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل کی
یہہ بخاری نی **ف** یعنی جزا ظالم کی روز قیامت کی یہہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دینگی اور اگر وہ نیکیان نہ رکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوسپر
رکہینگے اور اوسکو بسبب اوسکی عذاب کرینگی اور مظلوم کو عذاب سی کہ بسبب ان گناہون کی مستحق اوسکا ہوا تہا نجات دینگی اور یہہ جو اوپر کہا کہ نہو دینار
اور نہ درہم اوسمین تنبیہہ ہی اسپر کہ واجب ہی اوسپر یہہ کہ بخشوا دی حق اوسی اگرچہ بدلی دینار اور درہم کی ہو اسلیی کہ لینا دینار اور درہم کا آج بخشنی والی
پر آسان تر ہی لینی حسنات کی سی یا رکہنی سئیات کی سی پر تقدیر نہ بخشنی کی اور موافق ظلم اوسکی مقدار طاعت و معصیت کی از روی کمیت
اور کیفیت کی سپرد علم الہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لی دی جاوینگی اور کہا ابن ملک نی احتمال ہی یہہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوینگی انفس
اعمال ہون مجسم ہو کر کہ ہو جاوین مانند جواہر کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ جو نعمتین اور عذاب کہ ٹہیرا رکہی گئی ہین ونکی لیی وہ لیمین ہو ع **وعنہ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ
مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ھٰذَا
وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ
خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
صحابہ سی کیا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہی مفلس کہا بعضی صحابہ نی کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہین درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد و جنس سے
کچہہ نہ رکہتا ہو حاصل یہہ کہ انہون نی جواب دیا ساتہہ چیز کی کہ وہ جانتی تہی بحسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی امر آخرت سی پس فرمایا
تحقیق مفلس میری امت سی یعنی امت اجابت سی حقیقت میں وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کی ساتہہ نماز اور روزی اور زکوٰۃ کی یعنی طرح
بطرح کی عبادتین مقبول و مع اس کی آویگا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہا گیا ہی مال کسیکا یعنی ناحق اور خون
کیا ہی کسیکا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا لیا ہو چیزی کہ حق ہی اوسکا یعنی یہہ ہی مفلس حقیقی وہ ہی کہ جسنے جمع کیا

درمیان ان عبادات کی اور ان برائیون کی پس باجاویگا یہہ مظلوم صاحب حق بعضی نیکیون ظالم کی ہی اور یہہ بعینی اور شخص صاحب حق
نیکیون اوسکی سی پس اگر تمام ہوجاوینگی نیکیان اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتہہ جزا گناہ کی کہ اوسپر ہی یعنی ہنوز جزا اون حقوق کی کہ اوسپر
ہین تمام نہو گی کچہہ باقی رہ جاویگی لیجاوینگی برائیان مظلومون کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پہر ڈالا جاویگا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہہ مسلم نے
ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہہ کہ چاہیگا اللہ کسیکی لیی تو راضی کردیگا اوسکی مدعی کو ساتہہ جس چیز کی کہ
چاہیگا کہا نووی نی کہ حاصل حضرت کی فرمانیکا یہہ ہے کہ حقیقت مفلس کی یہہ ہی کہ جو ذکر کی گئی ہین اور لوگ اوسکو مفلس کہتے ہین کہ جسکی پاس مال نہین ہوتا یا جس کا کم
ہوتا ہی مال حالانکہ وہ مفلس حقیقی نہین ہے اسلیکی یہہ افلاس منقطع ہوجاتا ہی بسبب مرنی اوسکی اور کبہی منقطع ہوجاتا ہی بسبب تونگری کی کہ حاصل ہوتی ہی بعد
اسکی اوسکی حیات مین بخلاف اس مفلس کی کہ یہہ پورا ہی ہلاک ہوگا **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لتؤدن الحقوق الى اهلها يوم القيمة حتى يقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء رواه مسلم اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ ادا کیجاوینگی حق طرف حقدارون کی دن قیامت کی یہانتک کہ بدلہ لیا جاویگا واسطی
بکری بی سینگ کی بکری سینگدار سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی عدالت اوسدن یہانتک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیون کا کیا حیوانات سی بہی
کہ داخل دائرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاویگا اور کہا ہی علما نی کہ یہہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا اور ملا علی نی لکہا ہی کہ یہہ قصاص مقابلہ ہونی
اوسکی نظر ہی کہ نہین پوشیدہ ہی پس اگر کہا جاوی کہ بکری غیر مکلف ہی دستی کیونکر قصاص لیا جاویگا کہینگی ہم کہ اللہ تعالی فعال لما یرید ہی لا یسئل عما یفعل
اور غرض اوس سی آگاہ کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضائع نہین ہوتی بلکہ قصاص لیا جاویگا حق مظلوم کا ظالم سی نہتی اور یہہ وجہ حسن اور توجیہ
مستحسن ہے وذكر حديث جابر اتقوا الظلم في باب الانفاق اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكونوا امعة تقولون ان احسن الناس احسنا وان
ظلموا ظلمنا ولكن وطنوا انفسكم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساءوا فلا تظلموا رواه الترمذي
روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کرینگی لوگ نیکی کرینگی ہم اور اگر ظلم کرینگی ظلم کرینگی ہم ولیکن قرار دو
اپنی نفسون کو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** امعہ ساتہہ
زیر ہمزہ اور زبر میم مشدد کی اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگونکا عقل مین غیر ثابت رای پر اور ت مبالغہ کی لیی ہی اور عورت کو امعہ
نہین کہتی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہون ساتہہ لوگون کی جیسیکہ ہونگی وہ ساتہہ میری اگر وہ مجہی بہلائی کرینگی تو مین بہی بہلائی
کرونگا اور اگر وہ برائی کرینگے تو مین بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتہہ لفظ تقولون کی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو جیسی کہ ترک کرنا ظلم
اور برائی کا احسان ہی کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد سی
نکرو اور بدلہ لو حد اعتدال پر جیسیکہ شرع ہی یا عفو کرو اور ساتہہ بدلہ لینی کی مقید نہو یا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور
دوسرا مقام خواص کا اور تیسرا درجہ خص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نی اپنی بعضون رسالون مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی
یہہ چار چیزین ہین جسکو کہ غالب ہی زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگون کو بی تقریب اور بی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس درجہ کی
محبت نہین ہے وہ ابتدا کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنیکی حد سی اور وہ کہ محبت
آخرت کی قوی رکہتا ہی اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس سی کہ ایذا دی اور ظلم کری اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا ہے

ہیں عقابوں میں ظلم کی اور یہہ درجہ صدیقون اور مقربون کا ہی رزقنا اللہ ہ ع **وعن** مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاویہ سی یہہ کہ اونہون نی لکھا طرف حضرت عائشہ کی یہہ کہ لکھو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اوس خط مین اور کثرت سی نہ لکھو یعنی مختصر اور جامع لکھو پس لکھی حضرت عائشہ نی یہہ کلمات سلام تجہہ پر ہی پیچہی سلام کی تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ڈہونڈہتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہہ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوسمین ہی اور خلق بسبب خواہش نفسانی کی اوس سی ناراض ہون تو اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈہتا ہی رضامندی لوگون کی ساتہہ خفگی اللہ کی سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجہپر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر اونکی اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر کہ ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر پس یہی اصل رضا ہی خدا کی اگر یہہ ہوی تو خلق بہی راضی اور مطیع ہوجاوینگی اور اگر یہہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہہ راضی اور اس سی یہہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بہی لکہی اور آخر خط مین بہی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کی ہ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَاكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اتری یہہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہون نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہہ بات اوپر صحابیون حضرتؐ کی یعنی گمان اونکی کہ مراد ظلم سی مطلق گناہ ہین کہا اونہون نی یا رسول اللہ کون سا ہم مین سی ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین یہہ یعنی مراد ظلم سے جو تم سمجہے ہو ان وہ نہین ہی بلکہ مراد ظلم سی نہین ہی مگر شرک کیا نہین سنا تمنی قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کرنیکو ساتہہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی کہ واجب ہی اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہی مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیۃ یون ہی کہ اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنی یہہ لوگ ہین کہ اون کی لیی امن ہی اور یہہ راہ سیدہی پانیوالی ہین اور حاصل یہہ کہ جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم مین کہ اوس سی گناہ نہین ہوا پس حضرتؐ نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملنا ایمان کا ساتہہ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی شرک ضد ایمان ہی ہان ملنا گناہ کا ساتہہ ایمان کی البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سی اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہی جواب ہی کہ یہہ کہ ملنا ایمان کا ساتہہ شرک کی واقع ہی جیسا کہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور پہر بت پرستی کرتی تہی اور بتون کو عبادت مین شریک حق کا کرتی تہی شرک پیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت مین ہی اور یہہ نص قرآن

دلالت کرتی ہی اوسپر وما یومن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون یعنی ایمان نہین لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ وہہ مشرک ہین یا مراد ایمان لانا ہی ساتہہ
زبان کی اور شرک نگاہ رکہنا دلمین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتہہ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی ظلم ہی یہہ استیناف
تعلیلی ہی یعنی باطل کردیتا ہی شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتہہ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ
بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہین ہین موجب بطلان کی نہین ہین سب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعین کی پس صحابہ رض
نے اول سمجہا تہا ملنا گناہ کا ساتہہ ایمان کی اسلیے کہ شرک نہین متصور ہی ملنا اوسکا ساتہہ ایمان کی پس جواب دیا حضرت نے کہ ملنا اوسکا ساتہہ
ایمان کی ممکن ہی اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکیکو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی والا ایمان باللہ نہین
معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالی کی لیے اور پاک کرنی اوسکیکی نقصانون سی والا لازم آوی یہہ کہ ہون
تمام کفار ایمان رکہنی والی اللہ تعالی پر حقیقۃ سو فرمایا اللہ تعالی نی ولئن سالتہم من خلقہم لیقولن اللہ ولیکن اللہ تعالی نی نہین رخصت دی ہی
شریک کرنی ظاہری کی ہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی انا اغنی الشرکاء عن الشرک ۴۲ **وعن** اَبِی اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْھَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی امامہ
سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بدترین آدمیون کا ازروی مرتبہ کی دن قیامت کی وہ بندہ ہی کہ کہوئی اپنی آخرۃ بسبب
دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا واسطی دوسرے کی حاصل کی اور بسبب اسکی ظلم لوگون پر کیا جیسیکہ عامل اور مددگار ظالمون
کے کرتی ہین ۴۳ **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ
الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُہُ اللّٰہُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَھُمْ حَتّٰی
یَقْتَصَّ بَعْضُھُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ فَذَاکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ
وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْہُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفتر یعنی نامہ اعمال تین طرح کی ہین ایک وہ نامہ
اعمال ہی کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اوس چیز کو کہ اوسمین ہی وہ وہ نامہ اعمال ہی کہ اوسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتہہ خدا کی یعنی کفر ہی فرماتا ہی
اللہ عزوجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین مہل چہوڑیگا اوسکو خدا تعالی اور بالضرور حکم کریگا ساتہہ اوسکی
وہ ظلم بندونکا ہی آپسمین یہانتک کہ بدلہ لی بحکم الہی بعض اونکا بعض سی یا فضل کری اللہ بعضون پر ساتہہ راضی کردینی مدعیون اونکی لیکن
منزلہ بدلہ لینی کی ہوگا قایم مقام دینکی دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتہہ اوسکی یعنی اگر چاہی موافق اوسکی
حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہہ ہی ظلم کرنا بندونکا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ کی حقوق مین پس یہہ سپرد
ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اس عمل کی اور اگر چاہی درگذر کری اوس سی اور عذاب نہ کری اوسپر **ف** پس
معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین شرک نہین بخشا جایگا اور باقی موقوف ہی مشیت ایزدی
پر چاہی عذاب کری چاہی بخشدی ۴۴ **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکَ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ
فَاِنَّمَا یَسْأَلُ اللّٰہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نہ کر کہ تجہپر بددعا کری اسلیے کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہین منع
کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا **وعن** اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام اور روایت ہی اوس بن شرحبیل سی کہ اونّی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ چلی ساتہہ ظالم کی اور موافقت کری اوسکی تاکہ تقویت اور تائید کری اوسکی حال آنکہ وہ شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلیگا وہ شخص اسلام سی یعنی کمال ایمان سی **وعن** ابی ھریرۃ انہ سمع رجلا یقول ان الظالم لا یضر الا نفسہ فقال ابو ھریرۃ بلی واللہ حتی الحباری لتموت فی وکرھا ھزلا بظلم الظالم روی البیھقی الاحادیث الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق ابوہریرہ نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہین ضرر پہونچاتا مگر نفس اپنی کو یعنی ضرر اوسکا سرایت اور مین نہین کرتا پس کہا ابوہریرہ نی ہان یعنی غیر کو بہی ضرر پہنچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی اپنی گہونسلی مین دُبلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کی نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** حباری ساتہہ پیش ح کی ایک جانور ہی اوسکو تغدری کہتی ہین یعنی باز رکہتا ہی خدا تعالی مینہہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہین بسبب اوسکی انسان اور جانور یہان تک حباری ہی اور تخصیص حباری کی اس سبب سی ہی کہ وہ بہت دور رجاتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہان تک کہ دیکہا ہی کہ اوسکی پیٹ مین سے حبۃ الخضرا نکلا ہی اور وہ بصرہ کے سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنی کی جگہہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گہونسلی کو دیکہا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہی کہ مسافت اوسمین اور پانی کی جگہہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سی پانی پیکر آتا ہی پس مرنا اوسکا بڑی دلیل ہی قحط پر اور امساک باران پر اور مراد اوس شخص کی کہ جسنی کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہہ تہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان کرتا ہی اور مظلوم کی لیی لیا زیان ہی کہ جزا اسکی پاویگا اور بدلا اپنا لیویگا ابوہریرہ نی اوسکو ساتہہ قرینہ کی کہ اوس مقام مین پیش آیا ہو عموم پر حمل کرکی یہہ بیان کیا اور غالب یہہ ہے کہ یہہ قول ابوہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہو یا اور استنباط کیا کہ باز رکہنا مینہہ کا بشومی ظلم کی وارد ہوا ہی اور اوسی لازم آتا ہی زیان پہنچنا حیوانات کو **ہرح**

باب الامر بالمعروف

باب ہی بیچ بیان امر معروف کی **ف** معروف معرفت سی ہی معنی پہچاننی کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور شرع ساتہہ اوسکی وارد ہوئے ہی مثل دینداری کی کہ سب اوسکو پہچانتی ہین اور مقابل اوسکی منکر ہی ساتہہ زبر کاف کی معنی نہ پہچانی گئی ہی شرع مین نہ وارد ہوئے ہو ساتہہ اوسکی شرع جیسی کہ مردنا شناکوئی اوسکو نہ پہچانی اور عجب ہی مولف سی کہ شروع باب مین النہی عن المنکر نہ لکہا بعد باب الامر بالمعروف کی باوجودیکہ اکثر کتابون مین دونون لکہی آتی ہین اور بعضی حدیثون مین ہے کہ اس باب مین کو بین صریح بیان ہی منکر کا ہی پر شاید کہ ترک اسلیے کیا کہ امر معروف شامل ہے نہی منکر کو بہی **ہرح**

الفصل الاول

فصل ہی **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم روایت ہی ابی سعید خدری سے اونی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کری اوسکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یعنی مثلا باجی توڑ ڈالی اور نشہ کی چیزین ڈہلا دی اور غصب کی چیز مالک کو دلوا دی پس اگر طاقت نرکہی ہاتہہ سی تغیر کرنیکی بسبب ہونے فاعل اوسکی قوی وسرکش کی پس تغیر کری اپنی زبان سی اور پڑہی آیتین وعید کی اوسکی آگی اور نصیحت کری اور ڈراوی اور سخت سست کہے اگر اسیطرح زمانی پس اگر تغیر نکرسکی زبان سی پس تغیر کری ساتہہ دل کی یعنی مکروہ رکہی دل سی اور سوزش دل ہو اور ارادہ رکہی اوسکی تغیر کرنیکا ہاتہہ اور زبان سی بر تقدیر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ کری اوسکی کرنیوالی سی نہ نرا انکار اور بی رضائی ہو اور یہہ تغیر کرنا ساتہہ دل کی سست ترین ایمان کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی یہہ سست ترین زمانہ ایمان کا ہی سلیے کہ اگر ہوتی اہل زمانہ کی قوی تو قادر ہوتی اوپر انکار قولی وفعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کی اوپر انکار

قلبی کے یا یہہ معنی ہین کہ یہہ شخص فقط دل ہی سی انکار کرتا ہی ضعیف ترین اہل ایمان کا ہی اسلیی کہ اگر ہوتا وہ قوی دین مین تو نہ اکتفا کرتا اوسپر اور مویدا ہی اوسکی یہہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی نی ولا یخافون لومۃ لائم اور کہا ہی بعضی علما ہمارے نی کہ امر اول اوسطی امرا کی ہی اور دوسرا واسطی علما کی اور تیسرا واسطی تمام مومنین کے اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل سی یعنے ضعیف ترین مراتب ایمان کا ہی اسلیی کہ جب دیکھی ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہی دین مین بالضرورۃ اور نہ مکروہ رکھی اوسکو اور راضی ہو ساتھہ اوسکی اور اچھا جانی اوسکو تو ہوگا کافر پہر جاننا چاہیی کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہی منع کرنا اوسی اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف ہی تابع ہی واسطے چیز کی کہ حکم کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی پس اگر وہ چیز واجب ہی تو امر معروف بہی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بہی مستحب ہے اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر کی یہہ ہی کہ نہ باعث ہون فتنہ کی جیسیکہ جانا گیا اسی حدیث سی اور اور شرط یہہ ہی کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کری کہ وہ نہین قبول کرنیکا تو واجب نہین لیکن مستحسن ہے واسطی ظاہر کرنی شعایر اسلام کی اور لفظ من شامل ہی ہر ایک کی لیی یعنی یہہ امر بالمعروف اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا پہنچتا ہی خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیی کہ یہہ واجب ہے امر معروف کی یہہ شرط نہین ہے کہ امر کرنیوالا خود ہی کرتا ہو اور بغیر اوسکی درست نہو اسلیی کہ امر کرنا نفس اپنی کا واجب ہی اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے واجب کا جائز نہین ہوگا اور یہہ جو کلام اللہ مین آیا ہی لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کی کہ ورود اوسکا امر معروف و نہی منکر مین ہی مراد اوس سے زجر اور منع کرنا نکر نیسی ہی نکہنی سی یعنی مراد یہہ ہی کہ آپ کیون نہین عمل کرتی اور یہہ مراد نہین ہے کہ کہین نہین لیکن اسمین شبہ نہین کہ اگر آپ بہی کرین تو بہتر ہی اسلیی کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اوسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نی کہ امر معروف اور نہی منکر بترتیب کور واجب ہی ساتھہ کتاب و سنت اور اجماع امت کے اور نہین مخالف ہین اسمین مگر بعضی روافض اور انکا کچہہ اعتبار نہین اور جسنی کہ ادا واجب کیا اور مخاطب نے قبول کیا واجب اسکی ذمہ سی ساقط ہوگیا اور بعد اوسکی کچہہ اوسپر لازم نہین اور کہا ہی علما نی کہ فرضیت اوسکی بطریق کفایہ کی ہی اور جو کوئی قادر ہو اوسپر اور نکری اوسکو بلا عذر تو گنہگار ہی اور کبہی فرض عین بہی ہوجاتا ہی جیسیکہ منکر ایسی جگہہ پر ہو کہ نہین جانتا ہی اوسکو کوئی سوا اوسکی یا نہین قادر ہی اوسکی ازالہ پر کوئی سوا اوسکی جیسیکہ دیکھی اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتی تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہی اور نہین ساقط ہوتا ہی مکلف سی بگمان اسکی کہ نہین فائدہ کرنیکا بلکہ واجب ہی اوسپر کرنا اوسکا فان الذکری تنفع المومنین ما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف اور نہی منکر نہین مخصوص ہے حاکمون کی لیی اور امر حاکم کا ہی اوسمین شرط نہین ہے بلکہ عوام الناس کو بہی پہنچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرین اگلی بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی تہے حاکمون پر اور مسلمان اوسکو جائز رکہتی تہی اور سرزنش نہین کرتی تہی اونکو پہر امر معروف اور نہی منکر وہ کری کہ علم رکہتا ہو اوس چیز کا کہ امر کرتا ہی اوسکا اور نہی کرتا ہی اوس سے اور یہہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف اوس چیز کی پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سے مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب اور مانند اونکی تو تمام مسلمان علم رکہتے ہین انکار کرین شوق سی اور اگر ہو دقایق افعال اور اقوال سی اوس قبیلہ سی کہ متعلق ہی ساتہہ اجتہاد کی نہین ہی عوام کو دخل اوسمین اسلیی کہ انکار اوسپر علما ہی کو پہنچتا ہی اور انکار متفق علیہ مین ہے اور مختلف فیہ مین انکار نہین چاہیی خصوصا بموجب مذہب اونکی کہ کہتی ہین ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہی کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نرمی کی کری اور واسطی خدا کی کری واسطی نفس کے تاتاثیر کری اور ثواب پاوی اور نصیحت پوشیدہ کری کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے ❊ عن وعن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِي اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهِ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ

فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَابُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ حال اور مثال سستی کرنیوالی کی بیچ حدون اللہ کی اور پڑنیوالیکی بیچ حدون اللہ کی یعنی کرنیوالی گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کی ہی کہ بیٹہی کشتی
مین اور قرعہ ڈالا تا جس جگہہ کا قرعہ بنام جس کسی کی آیا بیٹہا جیسیکہ عادت شرکا کی ہی پس ہوئی بعضی اونکی کشتی کی نیچی کی مکان مین اور ہوئی بعضی اوپر
کی مکان مین پس تہی وہ کہ نیچی کی مکان مین تہی کشتی کی گذرتی واسطی پانی کی اون لوگون پر کہ اوپر تہی پس ایذا پائی اوپر والون نی بسبب اسکی یعنی وہ کہ
نیچی سی آتا پانی لینی کی لیی اور اوپر والون پر گذرتا اونہون نی ایذا پائی بسبب اسکی پس لیا نیچی والی نی تبر اور شروع کیا کہودنا کشتی کی نیچی کی طرف
سی پس آئی اوپر والی اوس پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کہودتا ہی کہا نیچی والی نی کہ ایذا پائی تمنی بسبب دیر آنی میری کے اور
گذرنی کی تیر ساتہہ پانی کی اور ضرور ہی مجکو پانی لینی سی پس اگر پکڑین اوپر والی اوسکی ہاتہہ کو نجات دینگی اوسکو اور نجات دینگی اپنی کو یعنی غرق
اور ہلاکت سی اور اگر چہوڑ دین اوسکو یعنی نہ پکڑین ہاتہہ اوسکا اور کہودنی دین ہلاک کرینگی اوسکو اور ہلاک کرینگی اپنی کو نقل کی یہہ بخاری نی
ف حدیث مین جو لفظ مداہن کا ہی اوسکی معنی ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہہ ہی کہ ایک چیز خلاف شرع دیکہی اور تغیر نکری اوسکو اور منع نکری
اوس سی باوجود قدرت رکہنی کی اوسپر بسبب شرم کی یا بی حمیتی دین کی یا کسی کے جانبداری کی یا بطمع رشوت لینی کی یا بی پروائی کی دین میں اور لغت
مین مداہنت اور مدارات ایک ہی معنی مین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضی جگہہ مستحب ہے اور مداہنت سی منع فرمایا ہے اور فرق مداہنت اور
مدارات مین یہہ ہی کہ مدارات یہہ کہ واسطی حفظ دین کی اور نگاہ رکہنی کی تشویش وقت سی اور دفع کرنی ظلم ظالمون کی کری اور مداہنت یہہ کہ واسطی
حظ نفس اور طلب کرنی دنیا کی اور طلب کرنی منافع کی لوگون سی اور بسبب بے پروائی کی دین مین کری اور مثال سستی کرنیوالیکی بیچ حدون اللہ کے یعنی
بسبب قایم کرنی حدون کی یا بسبب منع کرینکی گناہون کی کرنیسی کہ جو گناہ موجب حد کی ہین اور ممکن ہی یہہ کہ ہو مراد حدود سی مطلق گناہ
پس فرمائی ہین مثال اور حال مداہنت کرنیوالیکی حدود خدا مین اور کرنیوالون گناہ کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نی قرعہ ڈالا کشتی کی بیٹہنی کے
لیی الخ یعنی تقسیم کیا اوسکی درجون کو ساتہہ قرعہ کی اور یہہ قید اتفاقی ہی اسلیی کہ نہین متصور ہی یہہ مگر ایک جماعت خاص مین کہ مالک ہون اوسکی
ساتہہ شرکت برابر کی ڈالا ہو تی ہی تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کے بموجب اجارہ وغیرہا کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو بنظر لفظ
بعض کے لائی اور اشارہ ہی اسپر کہ اگر ایک ہو تو بہی امر ایسا ہی ہی اور اکثرون کی نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد پانی سی
پیشاب یا پیخانہ ہی کہ نیچی گرتا ہی اور اوپر لاتا ہی تا دریا مین ڈالی اور پانی مین اونپر گذرتا ہی اور ایذا اوٹہانا اونکا اس صورت مین ظاہر تر ہی حاصل
یہہ کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیی یا پیشاب یا پیخانہ پہینکنی کی لیی اور اوپر والی اوسکی جانی آنی سی ایذا پاتی ہین پس نیچی والی نی کشتی کہود
نی شروع کی تا وہان سی پانی لیوی یا پیشاب وغیرہ ڈالی پہر اسمین کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی تک بنا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور
تقریب کہودنی کشتی کی ہی اور مقصود بیچ بیان حال و مثال مداہنت کی یہہ ہی کہ فرمایا پس اگر پکڑین الخ اور معنی یہہ ہین کہ اسیطرح اگر منع کرین
لوگ فاسق کو فسق سی اور باز رکہین اوسکو اوس سی تو خلاص کرینگی اوسکو اور اپنی تئین عذاب خدا سی اور اگر چہوڑ دینگی اوسکو گناہ ہی کی حالت مین
اور منع نکرینگی اوسکو تو ہلاک کرینگی اوسکو بہی اور اپنی تئین بہی اور اوتریگا ان سب پر عذاب اور یہہ معنی ہین قول اللہ تعالی کی واتقوا فتنۃ لاتصیبن
الذین ظلموا منکم خاصۃ یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پہنچیگا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونہون نی تم مین سی خاص کر کر یعنی بلکہ تم سب کو پہنچیگا
بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نی مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سستی کرنیوالیکو اللہ تعالی کی حدود مین ساتہہ اوس

تخص

شخص کے کہ اوسکی درجہ مین ہی کشتی کی اور مشابہت دی حدود مین پڑنیوالیکو یعنی گناہ کرنیوالیکو ساتہہ اوس شخص کے کہ کشتی کی نیچے کے درجے مین ہے اور
مشابہت دی اوسکی ہلاک یعنی مستغرق رہنی کو اون حدود مین پڑ اوسکی نہ چہوڑنیکو اون حدود یعنی گناہون کو ساتہہ کہودنی اوسکیکی نیچے کشتی
کے اور تعبیر کیا نہی کرنیوالیکی نہی کو گناہ کرنیوالیکی تئین ساتہہ پکڑنی ہاتہہ اوسکیکی اور ساتہہ منع کرنی اوسکی اوسکی تئین کہودنی سی اور تعبیر کیا اس منع
کرنیکی فائدہ کو ساتہہ خلاصی پانی منع کرنیوالے کی اور منع کیے گئے کی اور تعبیر کیا منع کرنیوالونکی نہ منع کرنیکو ساتہہ چہوڑدینی کی اور تعبیر کیا مداہنون کی گناہونکو کہ جنہون نے نہ منع
کیا اور کرنیوالونکی گناہونکو ساتہہ ہلاک کرنی اونکیکی اونکو اور اپنی کو اور کشتی عبارۃ ہی اسلام سی کہ گہیری ہوئی ہی دونون فرقونکو اور وجہہ لالی منع کرنیوالونکی فرقہ کو واسطی
رہنمائی کی طرف اوسکی کہ مسلمانونکو ضروری ہیہ کہ مدد کرین ایسی نہیون پر اور مفرد لالی گناہ کرنیوالیکو واسطی اسکی کہ وہ ناقص مین اگرچہ کتنی ہی ہون ہوع ح
وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاء بالرجل يوم القيمة فيلقى في النار فتندلق اقتابه
في النار فيطحن فيها كطحن الحمار برحاه فيجتمع اهل النار عليه فيقولون اي فلان ما شانك اليس كنت تامرنا بالمعروف
وتنهانا عن المنكر قال كنت امركم بالمعروف ولا اتيه وانهاكم عن المنكر واتيه متفق عليه اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری مین بیچ مقدمہ امر معروف و نہی منکر کی دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا اگ مین پس جلدی سی نکل پڑینگی انتڑیان
اوسکی اگ مین پس پیسی گا اپنی انتڑیون کو یعنی پہیریگا گرد اوسکی اور پامال کریگا اوسکو مانند پیسنی خراس کے گدہی کی اٹیکو ساتہہ چکی اپنی کی پس جمع ہونگے دوزخی
یعنی فاسق اوسپر اور کہینگے ای فلانی کیا ہی حال تیرا کیا نہین کہتا تہا تو ہمکو ساتہہ نیک کام کی اور منع کرتا تہا تو ہمکو بری کام سی کہیگا کہتا مین تمکو ساتہہ نیک
کام کی اور آپ نکرتا تہا مین اوسکو اور منع کرتا تہا تمکو بری کام سی اور آپ کرتا تہا مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یہان معلوم ہو چکا کہ یہہ عذاب بسبب
نہ عمل کرنی اوسکیکی ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنیکی کہ اگر یہہ بہی نکرتا تو زیادہ اس سی مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک دو واجب کی ہوع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن
المنكر او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عذابا من عنده ثم لتدعنه ولا يستجاب لكم رواه الترمذي
روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ امر کروگی تم ساتہہ نیکی
کے اور البتہ منع کروگی تم برائی سی یا قریب ہی کہ بہیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنی پاس سے پہر البتہ دعا مانگوگی تم اور نہ قبول کیجاوے گی واسطی تمہاری
نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی قسم ہی اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سی ہونی والی ہی یا امر معروف اور نہی منکر سی یا عذاب بہیجنا تمپر خدا کیطرف
سی یعنی اگر امر معروف و نہی منکر نکروگی تو عذاب بہیجیگا خدا تعالی تمپر پہر دعا کروگی تم اللہ تعالی سی اوسکی دفع کی لیے اور قبول نہین کیجاویگی دعا تمہاری یعنی اور
عذاب اور بلائین جو ہی اسی احتمال دفع ہونیکا رکہتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا ہی احتمال رفع کا نہین رکہتا اور دعا اوسمین قبول نہین ہوتی
اور روایت کی ہی بزار نی اور طبرانی نی کتاب اوسط مین ابی ہریرہ سی کہ البتہ امر معروف کروگی تم اور البتہ منع کروگی تم منکر سی یا البتہ مسلط
کریگا اللہ تمپر تمہاری بدون کو پہر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہین قبول کیجائی گی دعا اونکی ہوح ہوع وعن العرس بن عميرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا عملت الخطيئة في الارض من شهدها فكرهها كان كمن غاب عنها
ومن غاب عنها فرضيها كان كمن شهدها رواه ابو داود اور روایت ہی عرس بن عمیرہ سی
اوس نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ کیے جاوین گناہ زمین پر پس برا جانی اون گناہون کو یعنی اگرچہ دل سی برا جانی ہوگا
مانند اوس شخص کے کہ غائب ہی اونسی یعنی اور نہ جانا اونکو اور جو شخص کہ غائب ہوا اونسی یعنی اور جانا اونکو پس راضی ہوا اونسی یا اچہا جانی اونکو ہوگا مانند اوس

شخص کے کہ حاضر ہوا گنا ہونمین یعنی اور نہ برا جانا اونکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سی ہے نہ تن سی جب ایک چیز
کو مکروہ و ناخوش رکھی دل سی تو حقیقت مین اوسی غائب ہے اگرچہ ظاہر مین حاضر ہی اور جب اوسی اوس سے راضی و خوش ہو حکم حاضر مین ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے ۱۲م

وعن اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیقِ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْکَرًا فَلَمْ یُغَیِّرُوْهُ یُوْشِكُ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَوْشَكَ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُّعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ ثُمَّ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا ثُمَّ لَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا یُوْشِكُ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُّعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ هُمْ اَکْثَرُ مِمَّنْ یَّعْمَلُهٗ

اور حضرت ابی بکر صدیق سی روایت ہی کہ کہا ای آدمیون بتحقیق تم پڑہتی ہو یہہ آیت ای لوگو کہ ایمان لائی ہو لازم پکڑو تم نفسون اپنو نکو نہین ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ یاب ہو تم یعنی اس آیت کو پڑہتی ہو اور اوسکو عموم اور مطلق ہونی پر حمل کرتی ہو اور اس سے نہ واجب ہونا امر معروف اور نہی منکر کا سمجہتے ہو یون نہین ہے اسلیے کہ مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق لوگ جب دیکہین ایک چیز خلاف شرع کو پس تغیر نکرین اور منع نکرین اوس سے قریب ہے کہ پکڑی اونکو خدا تعالی اپنی عذاب مین نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی نی اور صحیح کیا اوسکو اور بیچ روایت ابی داود کے یون ہی کہ جب دیکہین لوگ کسیکو ظلم کرتی پس پکڑین ہاتہہ اوسکا قریب ہی کہ پکڑی اون سبکو خدا تعالی ساتہہ عذاب کے اور اور روایت مین ابی داود کی یہہ ہے نہین کوئی قوم کہ عمل کیا جاوی اونمین ساتہہ گناہون کی اور قدرت رکہتی ہو وہ قوم اوسکی تغیر کرنی پر پہر تغیر نکرین اوسکو یعنی ہاتہہ و زبان سی مگر قریب ہی کہ پکڑی اون سبکو اللہ تعالی ساتہہ عذاب کی اور اور روایت مین ابی داود کی یون ہی کہ نہین کوئی قوم کہ کیجاوین اونمین گناہ حالانکہ وہ قوم زیادہ ہون اون لوگون سی کہ کرتی ہین گناہ **ف** یعنی جب ہے ان وہ لوگ کہ نہین کرتی گناہ زیادہ گناہ کرنیوالون سی اور منع نکرین اونکو گناہ ہونسی تو اللہ سبکو عذاب مین پکڑیگا اسلیے کہ یہہ ہی حکم قدرت مین ہی کیونکہ غالب یہہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتی ہین قدرت رکہتی ہین کم پر اور اصل مدار قدرت پر ہی کم ہون یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہی کہ پکڑی الخ یعنی چونکہ ترک کرنی نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اوسکا کیونکہ جائز ہو پس یہہ آیت عام و مطلق نہین بلکہ مخصوص و مقید ہی ساتہہ اسکی کہ لوگ اوسکو نسنین اور اونمین تاثیر نکری اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور ہو جیسیکہ حال لوگون کا اخیر زمانہ مین ہوگا منقول ہی کہ یہہ آیت لوگون نی ابن مسعود کی آگی پڑہی اونہون نی فرمایا کہ یہہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت کا نہین ہے اسلیے کہ اسمین لوگ سنتی ہین اور قبول کرتی ہین ولیکن اخیر مین ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگی اور لوگ نہین سنینگی یہہ آیت اونکی آنیکی خبر دیتی ہی اور حدیث ابی ثعلبہ کے کہ آگی آتی ہی وہ بہی دلالت کرتی ہی اس مضمون پر اور بعضی مفسرون نی کہا ہی کہ مراد راہ پانی سی اس آیت مین انکار اور نہی منکر ہی اور اس معنی پر یہہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سی مراد عذاب عام ہی اور مراد انفسکم سی مسلمان ہین یعنی لازم پکڑو اپنی پر اصلاح آپسکی ضرر نہین کرینگی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہووگی تم اور گناہون سی منع کرتی رہوگی ۱۲م معنی آیت کی یہہ ہین کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسون کی گناہون سی پس جب حفاظت کی تمنی اپنی نفسون کی نہین ضرر کرینگی تمکو جب عاجز ہو تم امر معروف اور نہی منکر سی گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتہہ کرنی ممنوعات کی جبکہ راہ یاب ہوئی تم طرف بچنی کی گناہون سی ۱۲ع

وعن جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یُّعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا عَلَیْهِ

وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی
کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ نہین کوئی شخص کہ ہووی ایک قوم مین کرتا ہوا ونمین گناہ قدرت رکہتی ہو وہ قوم اوسپر
کہ تغیر کرین اور غالب ہون اوس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر پہنچاتا ہی اونکو اللہ اپنی پاس سی یا بسبب تغیر نکرنیکی عذاب پہلی اس سی کی مرین نقل کی یہہ
ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا مین اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنی امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین بہی پہنچتا ہی
اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہون کی کہ عذاب ہونا اونپر دنیا مین لازم نہین ہے ح **وَعَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی
عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ وَرَاَيْتَ
اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِيْنَ
رَجُلًا يَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی
صحابی سی کہ بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسونکو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ یاب ہو تم پس کہا ابو ثعلبہ نی خبردار
ہو قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچہا مینی اس آیت سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا ترک کرین ہم مقتضای اس آیت کی امر معروف اور نہی منکر
کو پس فرمایا آنحضرتؐ نی ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتہہ امر معروف کی اور منع کرو منکر سی یہانتک کہ جب دیکہی تو ای مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمان
برداری اوسکی کیجاتی ہی اور دیکہی تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکہی تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکہی تو خوش کہنا
اور اچہا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنی کو اور رجوع طرف علما کی نکرنا اور مفتی نفس اپنی کا ہونا اور دیکہی تو ایک امر کو کہ چارہ اور
جدائی نہین ہے تجکو اوس امر سی پس ان صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکہہ نگاہ اپنی کو گناہون سی اور چہوڑ دی امر عوام کو اور تعرض نکر اونسی
اور گوشہ پکڑ اونسی اسلیی کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ مین ایسی دن آتی ہین کہ اون مین صبر کرنا چاہیی ابتدا ان ایام کی بعد خلفاء راشدین رض
کی ہوئی تا آجکی دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کری اون ایام مین گویا کہ ہاتہہ مین لیا انگارہ واسطی عمل کرنی والیکی شریعت اور
احکام دین پر اون ایام مین اجر ہی پچاس شخصونکا کہ عمل کرتی ہین مانند عمل اوسکی یعنی اونمین سی کہ مبتلا نہین ہین ایسی بلا مین اور نہین ہین اون
ایام مین کہا اصحاب نی یا رسول اللہ اونکی لیی اجر پچاس شخصونکا ہی کہ اونمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نی **ف** دیکہی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کری طرف اوسکی خواہش نفس تیری کی صفات بری سی کہ اگر درمیان لوگون
کے آوی تو اور اون مین رہی تو بی اختیار بحکم طبیعت کے اوسمین پڑی تو اسصورت مین کنارہ کرنا اونسی لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑی تو کذا قال الطیبی
اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ معنی یہہ ہین کہ مراد لابد سی سکوت اور اعراض ہی بسبب عاجز ہونیکی نہی منکر سی اور یہہ معنی موافق ہین اوسکی
کہ بعضی نسخون مین واقع ہوا ہی ولا ید لک منہ ساتہہ یای تحتانیہ کی معنی لا قدرت لک علیہ کی یا مراد یہہ ہو کہ دیکہی تو کار ضروری کہ احتیاج
ہی تجکو اوسکی اور چارہ نہین ہے اوس سی اگر امر نہی کرے تو وہ امر ضروری فوت ہو اور چہوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہہ کہ جب دیکہی تو بعضی
لوگون کو گناہ کرتی اور ضرر پہنچی تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیری کی تو نگاہ رکہہ اپنی نفس کو گناہون سی اور چہوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتہہ نفس
اپنی کی اور چہوڑ امر لوگون کا طرف اللہ تعالی کی اسلیی کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی اور ہاتہہ مین لیا
انگارا یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالیکی اوپر پکڑنی انگارکی اپنی ہاتہہ مین اور اخیر اس حدیث سی فضیلت آخر امت کے

لازم آتی ہی صحابہ پر اس صفت مین اور اسی سبب سے کہتے ہین کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر
محدثین سے ہین اس مسئلہ مین کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہے کہ بعد از صحابہ کی کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضی اونکی کے ہو یا زیادہ اور ساتھہ حدیثون کی کہ یہہ بات دونون
سمجھی جاتی ہی دلیل لایا ہی اور مختار جمہور کا خلاف اسکی ہی اور خلاف اسکا اون صحابہ مین ہی کہ ایمان لائی ہین اور اپنی وطن کو چلی گئی اور زیادہ
اس سی صحبت نہین رکھی بنزدیک اصحاب کے اونہون نے صحبت دراز حضرت سی رکھی اور شب و روز خدمت مین تہی اور آثار و انوار صحبت کی جمع کی
انہی اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ مین باقی ہی اور اس فضیلت مین کسیکو اونکی ساتھہ مشارکت نہین ہی اور قوت القلوب مین کہا ہی کہ ساتھہ
ایک نظر کی کہ اوپر جمال مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑی وہ کچھہ کہلتا ہی اور وہ کاربراری ہوتی ہی کہ اورون کو ساتھہ چلون کی حاصل نہو +
واللہ اعلم بہ ع ح + **وعن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ
یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ
اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْہَا نَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَکَرَ اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ
فِی الدُّنْیَا وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّۃِ یُغْرَزُ لِوَاءُہٗ عِنْدَ اِسْتِہٖ قَالَ وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْکُمْ ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا
عَلِمَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنْ رَاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُغَیِّرَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ قَدْ رَاَیْنَاہُ فَمَنَعَتْنَا ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ نَتَکَلَّمَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ
اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَ
مِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا اور روایت ہی ابی سعید خدری
سی کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانی کو بعد عصر کے پس نہین چہوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کے کہ ہونیوالی تہی قیامت
تک مگر اوسکو ذکر کیا اوسکو یاد رکہا اوسکو جس شخص نے کہ یاد رکہا اور بہول گیا اوسکو جو کہ بہول گیا یعنی احوال ازبسکہ بعضون نے یاد رکہا اور بعضون نے فراموش کیا اور تہا
بیچ اوس چیز کی کہ فرمایا یہہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی و تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین اور دیکہنی والا ہی کیونکر عمل کرتی ہو تم آگاہ ہو اور بچو دنیا
سی اور بچو عورتون سی اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطی ہر توڑنیوالی عہد کی نشان کہڑا ہو گا دن قیامت کی موافق عہد شکنی اوسکی کی
دنیا مین یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی وتنا ہی نشان بلند و نمایان تر ہو گا تا پہچانا جاوی بسبب اوسکی روز قیامت کی اور ہر باعث حق و
باطل کی یہی نشان ہو گا تا اوس سی پہچانا جاوی اور نہین ہی کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سی گاڑا جاویگا نشان اوسکا
نزدیک مقعد اوسکی کی یعنی واسطی ذلت و فضیحت اوسکی فرمایا آنحضرت نے اور نہ باز رکہی کسیکو تم مین سی ڈر کہنی بات حق کی سی جبکہ جانی حق کو یعنی چاہئے
کہ کلمہ حق کہنی مین خوف نہ ملاحظہ کیا رنا اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر ہو تو ہی کہی دل ہی دل سی اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای کہنی حق کی سی الخ یہہ
عبارت ہی کہ منع نکری کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکہی خلاف شرع تغیر کرنی اوسکی سی پس روئی ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکہا ہمنی خلاف
شرع کو پس باز رکہا ہمکو ہیبت لوگون کی نی بولنی سی وسمین پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی ہی درجہا و گونا گون
مختلفہ اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضی ونمین سی وہ ہین کہ پیدا کی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین یعنی تمام عمر مین وقت سن تمیز سی آخر عمر تک
مومن اور مرتی ہین مومن اور بعضی ونمین سی وہ ہین کہ پیدا کی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین کافر اور بعضی اون مین سی وہ
ہین کہ پیدا کی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور بعضی ونمین سی وہ ہین کہ پیدا کی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین
کافر اور مرتی ہین مومن **ف** دنیا شیرین ہی کہ مذاق طبیعت مین مزہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل ظاہر کی آنکہون مین صورت اوسکی

بہت

بہت ہیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ عرب چیز نرم کو خضرا کہتی ہین بسبب مشابہ ہونی کی ساتھہ خضراوات یعنی سبزیون کی اور ساگون
اور ترکاریون کی یعنی جلدی جاتی رہتی اور کم ٹہیرتی اور اسمین بیان ہی مکر اور غدر دنیا کا کہ لوگون کو ساتھہ لذتون اور خوشیون کا ذبہ اور حسن و جمال
مطمعہ ہی کی فریفتہ کرتی ہی اور فنا ہو جاتی ہی اور خلیفہ کرنی والا ہی معنی اسکی یہہ ہین کہ اموال تمہاری حقیقت مین نہین ہین تمہاری بلکہ ملک اسکی ہین
اور تم خلیفہ اور وکیل اوسکی ہو تصرف مین یا یہہ معنی ہین کہ کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگون کا کہ پہلی تمسی تہی زمین مین اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی ہاتہہ مین تہا
پس دیکہنی والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کسطرح تصرف کرتی ہو اموال و املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتھہ احوال گذری ہوؤن کی اور تصرف
کرتی ہو اونکی اموال مین اور بچو دنیا سی یعنی زیادتی دنیا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار رہوویگی اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتون
سے یعنی اونکی مکر و فریب سی اور محبت سی کہ باعث ہو اور پر جمع کرنی مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی سی اور مراد امیر عامہ سی متغلبی ہی کہ غالب ہوا ہی
امور مسلمانون پر اور اونکی شہرون پر اور عام لوگون نی اوسکو امیر کیا اور بیٹہایا اوسکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کے اور اہل حل و عقد کی کہ علما اور اکابر
دولت ہین اور ابو سعید جو روئی کلام مذکور کرکر تو غرض اونکی یہہ تہی کہ ہمسی اولویت ترک ہوئی والا او ہو گئی یہی عمل کیا تہا بعضی حدیثون پر کہ جن مین
اجازت تہی سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر درصورت عاجز ہونی اور ضعف زمانہ ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تہی باوجود
کمال قوی ہونی ایمان کی دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکہتی تہی اظہار حق کی بسبب اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کی
تو وا برحال ہماری کہ سلاطین اور امرا کا حال ویسا ہی خراب ہی اور علماء عاملین کم ہین اور کثرت ہی حاکمون ظالمین کے اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون
کے انا للہ وانا الیہ راجعون پس شک نہین ہی کہ یہہ زمانہ صبر اور شکر اور رضا بالقضا اور سکوت اور بیٹہی رہنی گہر ونکا ہی اور قناعت کرنیکا قوت لا یموت پر اور
پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن مان باپ کی ہان پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کی مین پیدا ہوتا ہی یہہ اسلئی کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان
کی اوسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الہی کی اوسکی حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر مان باپ سی پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین
پس یہہ منافی نہین ہے اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرة اسلئی کہ مراد اس سی قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہو کوئی مانع باعث گمراہی سے جبلت کی لا
کرتی ہی اسپر یہہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہہ تقسیم باعتبار غالب کے ہی الا بعضی نہین سی پیدا ہوتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن
اور بعضی نہین سی پیدا ہوتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور شاید کہ یہہ دونون قسمین نہین ذکر کین اسلئی کہ مقصود اس سی یہہ ہی کہ اعتبار
خاتمہ کا ہی اور وہ جانا گیا اوسی کہ ذکر کیا گیا اجمالاً الخ **قَالَ** وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ
فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ
سَرِيْعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ
اِلٰى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ
مَنْ يَكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ لَهُ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَيِّءَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ
لَهُ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ
كَانَ لَهُ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَفْحَشَ
فِي الطَّلَبِ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُؤُسِ النَّخِيْلِ وَاَطْرَافِ الْحِيْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ
مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم مین سے وہ ہی کہ ہوتا ہی جلد غضب مین جلد جاتا رہتا ہی مین یعنی تہوڑی سی چیز
مین جلدی غصہ مین آجاتا ہی لیکن جلدی جاتا بہی رہتا ہی پس ایک دونون مین سے بدلی دوسری کی ہی یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری ہی اور جلد جاتا رہنا غصہ کا
اچہی پس اچہی خصلت مکافات بری کی کرتی ہی یہہ شخص مستحق مدح کا ہی مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بین بین ہی اسطی برابر ہو دونون حالتون کی اسمین پس نہ اوسکو
حق مین کہا جاویگا کہ یہہ بہتر ہی لوگون مین اور نہ کہا جاویگا کہ برا ہی اونمین اور بعضا اونمین سے وہ ہی کہ ہوتا ہی غصہ دیر مین اور جاتا ہی غصہ دیر مین پس
یہان بہی ایک ان دونون خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر مین اچہا ہی لیکن دیر مین جانا برا ہی یہان بہی بین بین ہی اور بہترین
تمہاری وہ ہین کہ دیر کرا وی غصہ اور جلد جاتا رہی اور بدتمہاری وہ ہین کہ جلد آوی غصہ اور دیر کر جاوی فرمایا حضرتؐ نے بچو تم غصہ کرنے سی کہ وہ ایک آگ
ہی روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدۃ جبلیہ جلتی ہی مانند انگارہ آگ کی کہ پوشیدہ ہی بیچ انگیٹہی نفس کے اور بیچ دل بنی آدم کی یعنی غالب ہی اوسپر وقت غلبہ غصہ
کے کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہین کیا نہین دیکہتی تم طرف پہولنی رگون گردن غصہ والیکی اور سرخی آنکہون اوسکی یعنی یہہ اثر حرارت اور اوٹہنی بخارات
غلیظہ کا ہی اور وہ سبب پہولنی رگونکا ہوتا ہی جیسیکہ پایا جاتا ہی یہہ وقت حرارت طبیعت کے تپ مین پس ظاہر عنوان باطن ہے پس جو شخص کہ پاوی کچہہ
اسمین سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیی کہ لیٹ جاوی پہلو پر اور لگ جاوی ساتہہ زمین کی اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے قرض کا یعنی احوال و اقسام قرض
کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سی وہ ہی کہ اچہا ہوتا ہی ادا کرنے مین یعنی جبکہ ہوتا ہی اوسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہی قرض
واسطے اوسکی یعنی کسی پر سختی کرتا ہی طلب کرنے مین یعنی نہین رعایت کرتا ادب اور ایذا دیتا ہی اوسکی تقاضا کرنے مین اور تشدد کرتا ہی طلب مین پس
یہہ شخص اوسکی ادا مین تو نیک ہی و طلب مین بد پس ایک ان دو خصلتون مین سی مقابل ہی دوسری کی اور بعضا اونمین سی وہ ہے کہ ہوتا ہی برا ادا کرنی والا
دین کا اور اگر ہوا اوسکا کسی پر اچہی طرح اور سہولیت سی طلب کرتا ہی یعنی پس ادای دین مین بد ہی و طلب مین نیک پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل
ہے دوسری کی اور بہتر تمہارے وہ ہین کہ جب ہوا اونپر دین اچہی طرح ادا کریں اور اگر ہوا اونکا کسی پر اچہی طرح طلب کریں اور بدترین تمہاری وہ لوگ ہین کہ جب
ہوا اونپر دین بری طرح ادا کریں اور اگر ہوا اونکا کسی پر سختی کریں اوسکی طلب کرنی مین آنحضرتؐ نے خطبہ مین یہہ نصیحتین بیان فرمائین یہان تک کہ جس وقت
ہوا آفتاب کہجوریکی درختون کی سرون پر اور دیوارون کی کنارون پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین باقی رہا ہی
زمان دنیا سی بنسبت اوس زمانہ کی کہ گذر گیا ہی اوس سے مگر جیسیکہ باقی رہا ہی اس دن تمہارے سی بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہی اوس سی نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** وقت آنی غصہ کے لیٹ جانیکو اسلیی فرمایا کہ تا یاد آوی اوسکو کہ اصل میری مٹی ہی مجہکو تکبر کرنا نہ چاہیی بلکہ تواضع کرنی چاہیی اور
اس لیٹ جانیکو بہت دخل ہی دفع غضب مین ۱۴ **وعن** اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی البختری سی کہ نقل کی ایک شخص سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگی لوگ یہان تک کہ بہت ہون گناہ اور عیب
اونکی ذاتون اونکیسی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** لفظ یعذروا ساتہہ پیش یی اور جزم عین اور زیر دال کی اعذار سی صراح مین ہے کہ اعذار بہت
با عیب و گناہ ہونا اور قاموس مین ہے اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کے یہہ ہی کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اوسکی ہی اور جب کہ
گناہ اور عیب بہت ہوی یہہ عذاب کرنی حق تعالی کی اوسکو اور منع اور نہی کرنی لوگون کی اوسکو منکرات سی جای عذر نہی پس اوسی سبب کثرت
گناہون و عیوب کی سلب و ازالہ عذر کا کیا اور اعذار بمعنی صاحب عذر ہونی کی بہی آتا ہی اور یہہ معنی بہی یہان درست آتی ہین یعنی ہلاک
نہونگی لوگ یہان تک کہ واسطی رفع نسبت گناہ کی اپنی طرف سی تاویلین ٹہراوین اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضی روایتون مین یعذروا ساتہہ

زیر

زیری کی بہی آیا ہی عذر سی ساتہہ زبر عین کے یعنی معذور رکہنا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ ہلاک نہون گی لوگ یہانتک کہ معذور رکہین ملامت کرنیوالون اور نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالی اونکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنی مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی تینون توجیہون کا یہہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کہ بسبب اسکی محل زجر اور منع اور نہی کی اونسی ہون ح

وعن عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عدی بیٹی عدی کندی کیسی کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہماری نی یہہ کہ اوسنی سنا دادا میری سی یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتہہ عمل کرنی بعضون اونکیکی یعنی اگر بعضی قوم مین سی گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہانتک کہ دیکہین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکہتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر پس تغیر کرین اوسکو پس جبکہ نہ انکار کرین اکثر اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کی عذاب کریگا خدا تعالی اکثر اونکو اور بعضون کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنی بعضون کو بسبب کرنی گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور نہ منع کرنیکی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور مفت کی شکار کرنی مین وسوا انکی مین منع کیا اونکو علما اونکی نی یعنی اول پس باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چہوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی اونکی علما نی اونکی بیچ مجلسون اونکیکی یعنی گنہگارون کے اور ہم نوالہ اور ہم کاسہ ہوئی اونکی یعنی مداہنت کی اور آپسمین اختلاط رکہا پس خلط کیی خدا تعالی نی اور آپسمین ملائی دل بعضون اونکیکی ساتہہ بعضون کی پس لعنت کی اللہ تعالی نی اونکو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تہی اور جو ساکت اور مصاحب ہتی تہی اونکی اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹی مریم کی یہہ لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکیکی تہی حدون سے یعنی بسبب اسکی کہ کہینچا اونہون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتہہ حلال جاننی اور مانند اونکیکی اور بسبب راضی ہونیکی گناہون سے اور بسبب چہا جاننی گناہونکی کرنیوالون اونکی سی کہا ابن مسعود نی پس اوٹہہ بیٹہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہی تکیہ کیی ہوئی یعنی پہلو پر یا پشت پہ تکیہ بیٹہی ہوئی تہی پہلی اسکی پس تکیہ چہوڑ کر سیدہی ہو بیٹہی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاؤ گی تم عذاب سی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی یہانتک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور ایک روایت ابو داؤد کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سی باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہو اونسی بات اچہی و منع کرو بری بات سی اور پکڑو ہاتہہ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یہہ کام کرو یا البتہ ماریگا اور خلط

کریگا اللہ تعالی دل بعضوں تمہاری کی بعضوں پر پہر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسیکہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی اونکی کفر و گناہوں پر یعنی ایک ایمان دونون
مین سی ہو نیوالا ہی قطعًا **ف** جملہ ضرب اللہ الخ کا ترجمہ ملا علی اور شیخ رح نی تو یہی لکہا ہی جو لکہا گیا اور ملا علی نی ابن ملک سی یہہ نقل کیا ہی کہ
لفظ بعض مین ب سببیہ کی لیی ہی یعنی سیاہ کیی اللہ نی دل اونکی کہ نہین گناہ کیا تہا اونہون نی بسبب نحوست گناہگارون کے پس ہو گئی دل سبہون
کے سخت اور دور قبول کرنی حق اور خیر اور رحمت سی بسبب گناہون کی مخالطت بعض اونکی بعض سی + **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ
مِنْ اُمَّتِکَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَھُمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَعْمَلُوْنَ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی شب معراج مین کتنی ایک شخصون کو کہ کتری جاتی ہین ہونٹ اونکی
آگ کی مقراضون سی کہا مینی کہ کون ہین یہہ ای جبرئیل کہا کہ یہہ لوگ علما اور واعظ اور مشایخ ہین امت تیری کی کہتی تہی لوگونکو ساتہہ نیکی کی
اور بہولتی تہی اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل نکرتی تہی اور لوگون کو حکم کرتی تہی عمل کرنیکا نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نی شعب
الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین یون ہی کہ کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہ کہتی ہی وہ چیز کہ نہین کرتی تہی اور پڑہتی تہی کتاب اللہ
اور نہین عمل کرتی تہی **ف** یہہ سزا بسبب عمل کرنی اونکی ہو گی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم الخ
اور جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور مین اشد الناس عذابا یوم القیامۃ
عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ + **وعن** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَۃُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا
وَّاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سی روٹی
اور گوشت اور حکم کیی گئی یہہ کہ نخیانت کرین یعنی ساتہہ قصد کہانی بہتر کی یا اکثر کی غیر اپنی سی اور نہ ذخیرہ کرین واسطی کل کی یعنی واسطی دن کی کہ
پیچہی اوسی خوان کی اوترنی کی دن سی پس خیانت کی اونہون نی اور ذخیرہ کیا اور اوٹہا رکہا پس کل کی لیی تبدیل کی گئین صورتین اونکی بندر اور
سور نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ظاہرا یہہ ہی کہ بڈہی اونمین کی بصورت بندرون کی ہوئی اور جوان بصورت سورون کی ہو ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِھِمْ
شَدَائِدُ لَا یَنْجُوْ مِنْہُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاھَدَ عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَقَلْبِہٖ فَذٰلِکَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَہُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ
عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَصَدَّقَ بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَسَکَتَ عَلَیْہِ فَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ الْخَیْرَ اَحَبَّہٗ عَلَیْہِ وَاِنْ رَاٰی
مَنْ یَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَہٗ عَلَیْہِ فَذٰلِکَ یَنْجُوْ عَلٰی اِبْطَانِہٖ کُلِّہٖ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ پہونچین گی امت میری کو آخر زمانہ مین اونکی بادشاہون سی بلائین اور سختیان دین کی یا دنیا کی یا
دونون کی نہین نجات پاویگا اوس بلا سی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سی پہونچی مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کو یعنی نہین خلاصی پاویگا
بیچ زمانہ اوس سلطان مشابہ شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنی درمیان علم و عمل کی اور کمال و تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتہہ
تفصیل اوسکی اصول و فروع سی اور عمل کیا واسطی نفس اپنی کی اوپر اوس چیز کی کہ تقتضی ہی اوسکو امر مشروع پس جہاد کیا اوپر حاصل کرنی اعلاء دین

خدا کی ساتھہ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت بیان کی اور ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی اگر ہوا وسکو قدرت و قوت اور ساتھہ دل اپنی کی یعنی دل سی برا جانا
وقت عجز کی پس یہہ وہ شخص ہی کہ پہلی پہنچا واسطی وسکی کمال ثواب اور نیک بختیان اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا
کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سی پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتھہ دل و زبان کی ہاتھہ کی یہہ مطلب معلوم ہوا ساتھہ قرینہ
مقابلہ کی چونکہ تصدیق کار دل کا ہی اور زبان ترجمان وسکی ہی تعبیر ان دوسی ساتھہ تصدیق کی کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا فی الجملہ پیر
خاموشی قبول کی او سپر اور جہاد نکیا مگر ساتھہ دل کی پھر بیان کیا حال وصفت وس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہی یہہ اوس شخصکو کہ کام نیک
کرتا ہی دوست رکھتا ہی وسکو بنا بر اوسکی اور اگر دیکھتا ہی وس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی وسکو بنا بر اوسکی پس یہہ شخص نجات
پاتا ہی بنا بر پوشیدہ رکھنی اپنی کی محبت خیر او بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنی دین اللہ تعالی کا پہچانا اور سخت ہوا دین خدا مین
پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کی ساتھہ ہاتھہ اور زبان و دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سی اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا
دین اللہ کا ادنی پہچاننا اور سکوت کیا پس کوشش کی وسمین مگر بقدر ایمان اپنی کے کہ مگر وہ رکھنا دل سی ہی اور یہی مراد ہی اور حدیث مین ذالک اضعف
الایمان پس یہہ تینون قسمین مردون عارف اور پہچاننی والون دین کی ہین بتفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط اور تیسرا
ظالم جیسیکہ آیۃ کریمہ مین ہی فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات تیسری کو بسبب نے یا دلی تقصیر کی ظالم فرمایا اور دوسرے کو میانہ رو
اور اول کو سابق اور یہ تینون برگزیدہ درگاہ کی جیسیکہ اول آیت مین فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ اور
سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہین کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر مین یعنی سبقت لیگیا ہی لوگون پر
اس کار مین پس حاصل یہہ کہ یہہ شخص سابقین بالخیرات سی ہوا کہ سبقت لیگیا حاصل کرنی سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون مین
جزا او ثواب کی اور توفیق طاعت و عبادت مین ہمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی والسابقون السابقون یعنی جمع کرنیوالی درمیان
مراتب کمال و تکمیل کی اور درجات علم و عمل کے او تعلیم کی اولئک المقربون یہہ لوگ مقرب خدا مین ٧ ٤ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ عز وجل الی جبرئیل علیہ السلام ان اقلب مدینۃ کذا وکذا باھلھا فقال یا رب ان فیھم
عبدک فلانا لم یعصک طرفۃ عین قال فقال اقلبھا علیہ وعلیھم فان وجھہ لم یتمعر فی ساعۃ قط
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وحی بھیجی اللہ عز وجل نے طرف جبرئیل علیہ السلم کی یہہ کہ اولٹ دی شہر ایسی وایسی
کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہی مع اہل وسکیکی پس کہا جبرئیل نی ای رب میری تحقیق اون لوگونمین بندا تیرا ہی فلانا کہ نہین
گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور اونپر اسلیے کہ موہنہ اوس بندہ کا نہین متغیر ہوا
بسبب میری و بسبب دین میری ایک ساعت ہرگز **ف** حاصل یہہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک ساعت
کبھی وسمین فراخی ہی کہ اگر ایک بار بہی غصہ ہوتا اللہ کی لیے تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کی ٢٠٤ **وعن** ابی سعید قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یسأل العبد یوم القیمۃ فیقول مالک اذا رأیت المنکر فلم تنکرہ قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فیلقی حجتہ فیقول یا رب خفت الناس ورجوتک روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان
اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ عز وجل پوچھیگا بندہ سی دن قیامت کی پس فرماویگا کیا ہوا تجکو جب
دیکھا تو نی ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تو نی اوسپر یعنی تغیر نکیا تو نی اوسکو اپنی زبان و ہاتھہ سی فرمایا پیغمبر خدا نی پس سکھایا جاویگا وہ

حجت ہی یعنے مذر بیچ ترک کرنی انکار کی جبکہ ارادہ کریگا اسکا اوسکی نجات دینی کا پس کہیگا ای رب میری ڈرا مین لوگون سی یعنی بدون کی تعدی
سے پس تغیر کرسکا زبان وہاتہہ سی اور امید رکہتا تہا مین تیری عفو ومغفرت کی نقل کین بیہقی نی یہہ تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** اسمین
اقرار ہی اپنی گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اعتماد ہی کرم رب پر کہا بیہقی نی احتمال ہی یہہ کہ ہو یہ اوس شخص کے حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کی دید یہ اور
غلبہ سی اور نہ قدرت رکہتا ہو اوسکی دفع کرنیکی اپنی نفس سے پس اس سی معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سی اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ
لوگون کے نکرسکی تو جائز ہی اور امید عفو کی ہی اوسمین کذا ذکر الطیبی والشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرع میں پس نہین عتاب
کیا جاویگا اوسپر اور نہین محتاج ہی سکہانی حجت کا بلکہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ قصور کیا اوسنی فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو اللہ یہہ معذرۃ ۱۲

وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ ان المعروف والمنکر خلیقتان ینصبان للناس یوم القیمۃ فاما المعروف فیبشر اصحابہ ویوعدھم الخیر واما المنکر فیقول الیکم الیکم وما یستطیعون لہ الا لزوما رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد صلعم کی اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کی جاوینگی یعنی
بصورت آدمیون کی مانند اور تمام اعمال کی کہڑی کی جاوینگی واسطی لوگون کی یعنی اونکی کرکیا ہی ان کو دن قیامت کی پس اچہی پر مشروع بشارت
یعنی خوشخبری دیگا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا اونکو بہلائی کا اور اپر خلاف شرع پس کہیگا یعنی اپنی یارون کو
دور ہو مجہسی اور نہین طاقت رکہینگے یہہ واسطی اوسکی یعنی اوس سی جدا ہونیکی مگر لگنا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی
جدا اوس سی نہین ہوسکنی کی یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہی اس سی الگ نہین ہوسکنی کی اور حاصل یہہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگی اچہی صورتون
مین اور خوشبودار قبر مین اور اسیطرح دن قیامت کی اور اعمال بد خلاف اوسکی اور لفظ تنصبان ساتہہ صیغہ مونث کی ہی اوپر بنا مجہول کی اور
ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مذکر کی اور ظاہر یہی ہی سلیے کہ تاء خلیقۃ مین تانیث کی لیے نہین ہی بلکہ مبالغہ کی لیے ہی اور معنی یہہ ہین کہ یہہ دونون نوع
مین مخلوقات سی ہی کہ ظاہر ہونگی لوگون کی لیے ۱۲

کتاب الرقاق

ف کتاب ہی رقاق کا **ف** رقاق جمع رقیق کی ہی بمعنی نرم
کے یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اونکی سنی سی دلمین نرمی پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت
کے اوسنی حاصل ہوتی ہی ۱۲

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ رواہ البخاری** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی دو نعمتین ہین کہ فریب در ٹوٹا کہائی ہوئی ہین اونمین بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی ان دو نعمتون مین
بہت لوگ ٹوٹی مین پڑہی ہین کہ قدر اونکی نہین جانتی اور مفت ہاتہہ سی دیتی ہین اور بیچ معاملہ اونکیکی نفس سے فریب کہاتی ہین جیسیکہ بیچ معاملہ
بیع وشرا کی کوئی فریب کہاتا ہی اور متاع کو مفت ہاتہہ سی دیتا ہی اور زیان زدہ ہوتا ہی وہ دو نعمتیں یہہ ہین صحت بدن امراض سی اور خالی ہونا
وقت کا شواغل سی اور تشویشات سی پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتی یعنی کام آخرت نہین کرتی انمین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتی حتی
کہ بیمار ہون اور ساتہہ تشویش وقت اور مزاحمت غنا کی گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسیکہ کہا ہی علما نی النعمۃ اذا فقدت عرفت ہو حاصل معنی اسکی
یہہ ہین کہ نہین پہچانتی قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتی انمین ایسی اعمال بیچ دونون معاش کی کہ محتاج ہونگی آونکی آخرت مین اور
تمام ہونگی اور پر ضائع کرتی عمر ان اپنی کی وقت جاتی رہنی اونکیکی اور نہین نفع دیگی اون کو ندامت جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وذلک

یوم التغابن اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حسرت کرینگی اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری اونپر اسحالمین کہ نہین یاد کیا اونہون نے اللہ کو اوسمین ع **وعن** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مستورد بیٹے شداد کی سی کہ کہا اونے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی قسم ہی خدا کی نہین ہی مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کی یعنی نعمتون و دراز ایام اوسکیکی مگر مانند ڈالنی ایک تمہاری کی اونگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیی کہ دیکھی ساتھہ کسچیز کی پہرتی ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی کسقدر پانی اوسمین لگیا تاہی دریا مین سی کچہہ نہین لگتا سوای رطوبت کی یا ایک آدہ قطرہ کی پس ایسی ہی دنیا قلیل و حقیر ہی بہ نسبت آخرت کی و یہہ بہی تمثیل ہی واسطی سمجہانی لوگون کی والا متناہی کو غیر متناہی کی ساتہہ کچہہ نسبت نہین قطرہ کہ دریا مین سی نکلتا ہی باوجود قلت و حقارت کی کچہہ نسبت کہتا ہی دریا سی اور دنیا آخرت سی اسقدر بہی نسبت نہین کہتی + حاصل یہہ کہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور ہوا ور نہ اوسکی تکالیف و تنگی پر جزع فزع اور شکوہ کری بلکہ کہی اللّٰھم لا عیش الا عیش الآخرۃ کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہی ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجۃ الوداع مین پہر جانی کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہی اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کری اوسکو طاعت مین + ع **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک بکری کے بچہ چہوٹی کان والی یا بن کان والی یا کان کٹی مری ہوئی پر پس فرمایا کہ کون تم مین سی دوست کہتا ہی کہ یہہ ہوئی اوسکی لیی بدلی ایک درہم کی یعنی کوئی ہی تم مین سے کہ اسکو ایک درہم کو خریدی پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہین دوست رکہتی ہم کہ ہماری لیی یہہ ہو بدلی کسی چیز کی فرمایا آنحضرت نے قسم ہی خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتہہ تمام انواع لذات اپنی کی بہت ذلیل ہی نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ سی نزدیک تمہاری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مقصود اس سے بی رغبت کرنا ہی دنیا سی اور رغبت دلانی ہی عقبی مین ایسلیی کہ حب الدنیا راس کل خطیۃ بنا بر اوس حدیث کی کہ روایت کیا ہی اوسکو بیہقی نے حسن سے بطریق ارسال کی جیسیکہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اس مین یہہ ہے کہ محبت کہنی والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین ہوتا ہے اوسکی اعمال مین دخل غرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین مقصود ہوتی ہی اوسکو آخرت چنانچہ اسیلیی کہا ہی بعضی عارفون نے صاحبان یقین سے کہ جسنی دوست کہا دنیا کو نہین ہدایت کرسکین گی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کرسکینگے اوسکو تمام مفسد ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قیدخانہ ہی مومن کا اور بہشت ہی کافر کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا مشابہ قیدخانہ کی ہی مسلمان کی لیی کہ محنت و شدت دیکہتا ہی اوسمین اور منہیات سی اپنی تئین بچاتا ہی اور مشقت طاعات کا تحمل ہوتا ہی یا تنگ ہی میدان دنیا اور سکونت اوسمین اسلیی ہمیشہ چاہتا ہی کہ اوس سی نکلی اور میدان ملکوت مین جولانی کری اور بمنزلہ بہشت کے ہی کافر کی لیی کہ ساتہہ لذتون اور شہوات کے اوسمین مشغول ہی اور نہین چاہتا اوس سی نکلنا اور بعضی کہتی ہین مراد یہہ ہی کہ دنیا مانند قیدخانہ کی ہی مومن کی لیی بہ نسبت اون ثوابون اور نعمتون کی کہ طیار کی گئی ہین اوسکی لیی آخرت مین اور مانند بہشت کی ہی کافرون کی لیی مقابلہ مین اوس عذاب دردناک کی کہ تیار کیا گیا ہی اوسکی لیی آخرت مین یعنی مومن ہرچند کہ دنیا مین ناز و نعمت مین ہی ہنوز کم ہی اور آخرت مین بہتر اس سی پاویگا اور کافر ہرچند محنت و شدت دیکہتی دنیا مین آخرت مین بدتر حال اوسکا اس سی ہوگا + مشہور ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکہکر کہا کہ تمہاری نانا صاحب

لئے جو کہا ہے الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر یہہ کیونکر صادق آوی بہ نسبت میری اور تمہاری تم تو گھوڑی پر چلی جاتی ہو اور چین میں ہتی ہو اور مین طرح طرح کی تکالیف فقر و فاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپنے یہی جواب دیا جو بقول بعض کے نقل کیا گیا ❊ مولف **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَایَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَۃً یُعْطٰی بِہَا فِی الدُّنْیَا وَیُجْزٰی بِہَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَمَّا الْکَافِرُ فَیُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِہَا لِلّٰہِ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَۃِ لَمْ تَکُنْ لَہٗ حَسَنَۃٌ یُجْزٰی بِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن تمام ہولا دیا جاتا سبب اس نیکی کی دنیا مین یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذلک تعیش اور بدلہ دیا جاویگا بسبب اوسکی آخرت میں اور کافر پس کہلایا جاتا ہی یعنی دیا جاتا ہی دنیا مین بسبب نیکیون کی کہ کین مین واسطی اللہ کی یعنی کہلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند اونکی یہانتک کہ جب پہنچیگا طرف آخرت کی نہوی اوسکی لیی نیکی کہ جزا دیا جاوی بسبب اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت مین جزا اور ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا مین بہی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات و ناگوار چیزون سی اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیی تو بدلہ اوسکا تمام دنیا ہی مین پایا جاتا ہی اور آخرت مین اوسکا بدلہ نہین دیکہتا اور اوسیر ثواب نہین پاتا اور مقتضی مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیونکا دنیا مین ساتھ انواع محنت و مشقت اور بلاؤن کی یہانتک کہ جب پہونچیگا آخرت مین نہین ہوگی اوسکی لیی برائی کہ عذاب دیا جاوی اوسپر اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی احمد اور ابن حبان نی کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت من یعمل سوء یجز بہ کہا ابوبکر رضی نی کہ کون نجات پاویگا ساتھ اسکی یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بخشی اللہ تجکو ای ابوبکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا نہین بیمار ہوتا تو کیا نہین پہنچتین تجکو بلائین کہا اونہون نی ہان یا رسول اللہ فرمایا یہہ وہ چیز ہی کہ بدلا دیا جاتا ہی تو ساتھ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نی روایت کیا ہی کہ مصیبتین اور بیماریان جزا ہین دنیا مین ❊ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہانکی گئی ہی آگ دوزخ کی ساتھ شہوتون اور لذتون کی اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتھ سختیون اور مشقتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی مگر نزدیک مسلم کی لفظ حفت کا ہی معنی گہیری جانی کی بجای حجبت کی **ف** یعنی جب یہہ مداومت کرینگی طاعات و عبادات پر اور یہہ صبر کرینگی شہوات و لذتون سی تو پہنچین مشقت پہنچین بہشت کو بسبب اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ مین ہووی جب تک پہونچین اور اوسکو درمیان سی دہاوین وہ چیز ظاہر ہوگی پس چونکہ بہشت پر پردہ مشقتون کی ہی وان مشقتون کو پہونچیں اور اونہین در آوین اور اونکو کرین پس وہنی گذر کر بہشت کو پہونچینگے اور اسیطرح شہوات یعنی خواہش نفسانیات پردہ دوزخکی مین جب شہوات کو پہونچین اور اونکی مرتکب ہون دوزخکو پہونچینگے اور مراد شہوات سی شہوات حرام ہین مانند شراب و زنا و غیبت اور مانند اونکی والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب درآنی آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہی مگر البتہ مقام قرب اور درجات سی دور ڈالتا ہی اور اسی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کی کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پہونچین اور اوسمین در آوین معرفت خدا کو پہنچین فافہم ❊ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْھَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَاْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ قَدَمَاہُ اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَۃِ کَانَ فِی السَّاقَۃِ اِنِ اسْتَاْذَنَ

لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنی اختیار کیا او ترجیح دی مالکو اپنی معبود جبار
کی رضا پر اسطرح کہ لیتا ہی وسکو بغیر وجہ حلال کی اور نہین صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف مین حاصل یہہ کہ دوستدار مال کا ہی کیا ہی ہوا و جمع
کرتا ہی وسکو اور بخل کرتا ہی ساتہہ اوسکی حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب زینت مین اوقصد تکبر و تجمل کی اور صفت و نشان
بندہ ہونی زر او رکپڑ یکا یہہ ہی کہ اگر دیا جاوی زر اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی اور حرص اوسکی
اوسکی جمع کرنی مین ہی اگر دین راضی ہوا اور اگر نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ مراد دنیا او نہ دنیا حق تعالی کا اور راضی ہونا او سب
ہونا اوسی ہو یہہ مکرر دعا بد کی تاکید کی لیی ہلاک ہو جیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہو جیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگی اوسکی پاؤن مین پس نکالا
جائیو یعنی جب شدت محنت مین ہو کوئی مدد اوسکی نکیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتاروں دنیا اور حرص و طمع کے چاہا کہ اونکی مقابلہ مین ذکر کرین طالبان
دین و تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتہہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ مین اور بی رغبت ہین دنیا او زینت اوسکی سی اور اہل دنیا او ظاہر پرستون کی
نظرون مین خوار ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوش حالی ہو جیو واسطی اوس بندہ کی کہ پکڑی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطی جہاد کی راہ
خدا مین پراگندہ ہین بال سر اوسکی گرد آلودہ ہین پاؤن اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی لشکر کی نگہبانی کی لیی مقرر کیا ہی تو ہوتا
ہی بیچ نگہبانی کامل کی یعنی غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اگر ہوتا ہی پیچہی کی لشکر یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو پیچہی
کے لشکر مین نگہبانی کی لیی رہتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمان بردار مسلمانون کا ہی جو کچہہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان کہتی ہین رہتا
ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن اونکی مجلسون مین نہیں اذن دیا جاتا یعنی بسبب ہونی مال جاہ کی اور اگر سفارش کرتا ہی
کسیکے قبول نہین کیجاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکی لوگون کی نظرون مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** بندہ دینار کا
اسی یہہ اس سبب سے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی اسباب دنیا مین اور اگر مال وسکی ملک مین ہو اور اوسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور
خاص دینار اور درہم ہی کو اسلیی ذکر کیا کہ یہہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین بسبب انکی تمام مقاصد نفس و شیطان کے اور لفظ خمیصہ ساتہہ زبر خے کی
اور بروزن سفینہ کی چادر سیاہ خط دار او صراح مین ہی خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو اسلیی ذکر کیا کہ اکثر اسکی پہنی
مین تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی وسکی طرف اور نہین طاقت رکہتی اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندی اوسکی
ہوتی ہین اور نقش اور انتقاش کی معنی ہین کانٹا پاؤن سی نکالنا یعنی جب شدت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نکیجیو اور چونکہ کانٹا پانو سی
نکالنا ادنی مرتبہ مدد کرنیکا ہی نفی کی اوسکی اسی زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت
شارحین کے کیا ہی معنی والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی قبح حال اوس جماعت کیلیی او برائی اور ذلت و رخواری انکی بی دنیا و آخرت مین تو یہہ بہی
جائز ہی جیسا کہ نہین پوشیدہ ہی یہہ ۶ **وعن** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ
عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى
ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ
الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ
وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِيْ حَقِّهٖ

فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِیْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق جملہ اون چیزون سی کہ ڈرتا ہون مین تمپر ای صحابہ یا ای امت پیچھے وفات اپنی کی وہ چیز ہی کہ کہولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ ہی حضرت یعنی بانتظار وحی کی دیر تک یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نی پس پونچھا آنحضرت نی اپنی چہرہ مبارک سی پسینا کہ وقت اوترنی وحی کی آتا تہا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچھنی والا اور گویا کہ آنحضرت نی تعریف کی اوسکی یعنی اچھا جانا اوسکو اس سوال میں لیکی کہ لوگونکو اوس سی فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سی ہی اور اس سی برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کی اور تجاوز کرنی کی حد اعتدال سی مانند بہار کی کہ نہین اوگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہی فی نفسہ در ہلاک او ضرر بسبب زیادہ کہانیکی ہوتا ہی جیسیکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس وس چیزی کہ اوگاتی ہی بہار قسم گہانس سی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی جانور کو پیٹ پہلا کر یا قریب ہلاک کی ہوجاتا ہی یعنی اگر مرا نہین قریب پہنچتا ہی یعنی ہلاک کی مگر کہانیوالا جانور گہانس سبز کا اس طرح کہ کہائی گہانس یہان تک کہ تن گئین کوکہین اوسکی بیٹہا سامنی قرص آفتاب کی یعنی یہہ عادت ہی جانور کی کہ جب بہضمی ہی پیٹ اوسکا پہول جاتا ہی تو آفتاب کی سامنی بیٹہتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھ اوسکی پیٹ مین ہوتا ہی نکلتا ہی جیسیکہ فرمایا پس تپلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پہر چارہ پیٹ کا جاتا رہا پہر پہرا طرف چراگاہ کی پس کہایا اور تحقیق یہہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور نرم و شیرین ہی کہ آنکہ مین اچہا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی پس لینا اوسکا دلمین لذت زیادہ کرتا ہی اور پس اچہی دولت مال کو ساتھ حق اوسکیکی پس اچہا مددگار ہی پہر جو مال حلال سی اور رکہی اوسکو بیچ حق اوسکیکی یعنی صرف اوسکیکی کہ واجب یا مستحب ہی اچہا مددگار لاتی وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوی اوسکو بغیر حق اوسکیکی ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل و گواہ اوسکی اسراف اور حرص پر دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ زہرہ عطف تفسیری ہی اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہ اشارہ ہی سبزی سی ابتدا اوسکی شیرین و سبز ہی اور پہر جلدی فنا ہوجاتی ہی اور معنی یہہ مین کہ مین ڈرتا ہون تمپر سی کہ کثرت اموال مبتلا کی وقت فتح ہونی شہرون کی باز رکہیگی تمکو اچہی اعمال سی اور علوم نافعہ سی اور پیدا ہونگی تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور عجب و رعونت و محبت مال اور جاہ کی اور اون چیزون کی کہ تعلق رکہتی ہین ساتھ ان دونون کی لوازم امور دنیویہ سی اور مانند دگردانی کی سامان تیار کرنی موت کی سی اور پہر پہرا یعنی کہاتا ہی اور ہضمی کرتا ہی اور پیٹ سی نکال ڈالتا ہی اور پہر کہاتا ہی اور یہہ تمثیل ہی حال اوس شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سی تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت کی پہنچتا ہی بسبب غلبہ شہوۃ اور حرص کی کہ مرکوز ہی بیچ طبیعت آدمیزاد کی لیکن جلدی اوس سی رجوع کرتا ہی اور مبتلا گناہ پر نہین رہتا اور بسبب تابش آفتاب ہدایت کی متوجہ ہوکر توبہ اور ندامت کرتا ہی اور ساتھ پاک کرنی نفس کی گناہ سی علاج نفس اپنی کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ بعض وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کی کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوسمین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع و استغفار کی نپائی اور ساتھ قیاس ان دونون قسمون کی کی گئی ایک اور قسم ہی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی کہ اصلا ہاتھہ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا اور دنیا مین بی رغبتی کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا بھلائیون کی کرنی مین ایک سابق نی اصلا ہاتھہ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسری مقتصد نی آلودہ کیا ولیکن ہو ڈالا اور تیسرا ظالم ہاتھہ آلودہ ہی دنیا سی گیا نعوذ باللہ من ذلک پہر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کی بیچ محبۃ مال اور صرف کرنی اوسکیکی پس

فرمایا بتحقیق یہہ مال سبز الخ اور بغیر حق اوسکی یعنی بغیر احتیاج کی طرف اوسکی اور جمع کیا اوسکو حرام سی اور نہ خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنی کی
اور مانند اوسکی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اوس شخص کی ہی کہ اوسکو جوع البقر ہو اور مانند اوس بیمار کی ہی کہ اوسکو استسقا ہو
کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس کے اور پیٹ بہت پہولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبیداللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دنیا
مانند سانپ کی ہی پس جو شخص کہ جانی منتر اوسکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہین جائز پس لوگون نی کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہون نی وہ یہہ
ہے کہ معلوم کری کہ کہان سی لیتا ہی اوسکو اور کس جگہہ مین خرچ کرتا ہی اوسکو ہم ح ع **وعن** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ
فَتَنَافَسُوْھَا کَمَا تَنَافَسُوْھَا وَتُھْلِکَکُمْ کَمَا اَھْلَکَتْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ　اور روایت ہی عمرو بن عوف سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ نہین فقر سی ڈرتا مین تمپر یعنی اسلیے کہ اوسمین سلامتی غالب ہی اور وہ انفع ہی تمہارے لیے ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر اس سے کہ فراخ کیجاویگی
تمپر دنیا یعنی پس کروگی تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہوؤگی ساتہہ انواع بلا کی جیسیکہ فراخ کی گئی اون لوگون پر کہ تہی پہلی تمسی یعنی پس ہلاک ہوی
وہ بسبب رحم کرنی کی فقرا پر بسبب کمال غبطہ کی مال مین پس رغبت کروگی تم دنیا مین یعنی اختیار کروگی اوسکو تم اور رغبت کروگی اوسمین نہایت
جیسیکہ رغبت کی پہلی لوگون نی اوسمین اور ہلاک کریگی تمکو جیسی ہلاک کیا اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سبب خوف کا فراخی دنیا سی کہ باعث
رغبت اور ہلاک کی ہو یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنی اوسکی کی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہے یا واقع ہونا بیچ نزاع و خلاف
کی کہ نوبت قتل و قتال کی پہنچی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد فقر سی یہہ ہی کہ نہوی اوسکی پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور
بدن سی اور غنا سی مراد ہی زیادتی مقدار کفایۃ پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونیکی عبادت رحمان سی + ح ع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْ
لَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ　اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی +
ف مراد آل محمد علیہ السلام سی ذریت اور اہل بیت حضرت کی ہی یا تابعدار اور دوست کامل حضرت کی اور قوت اوس قدر کہانی پینی کو کہتی ہین کہ جو نگاہ
رکھی بدن کو اور قیام بدن ہو اوسی اور بعضون نی کہا کہ وہ کہ جان بچا رکھی اور کفایت کری رزق سی اور کفاف ساتہہ زیر کاف کی وہ ہی کہ باز رکھی
اور بی پروا کری سوال سی اور بعضون نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہی معنی ہین اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی اور بیان
ہے اوسکا کہ اکتفا ساتہہ ادنی معیشت کے اولی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا حضرت کی بیچ حق اونکی کہ چاہا اون لوگون مین سی کہ ارادہ کیا برگزیدہ
کرنی اونکا اور جاننا چاہیی کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کی ایک تو ہی کہ عادت ساتہہ قلیل کہانی کی ہی
جیسیکہ دو تین روز یا زیادہ اوس سے بہوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک روز مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا
عیال نہین رکہتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اوس سے طلب کرتا ہی
پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہوسکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اوسکی قوۃ طاعت پر ہو اور حرکات عادی فوت نہوین اور اس حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہی
امت کو اسپر کہ بیچ طلب کرنی زیادتی کی مشقت نہ اوٹہاوین اور مقدار قوت و کفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سی تجاوز نکرین اور لکہا ہی
ملا نی کہ کفاف افضل ہے فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بہلائیون اور عبادت کی ہو
تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی ہم ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق چہٹکارا پایا اور مقصود کو پہونچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفاف کے یعنی اوس قدر کہ کفایت کری امر دنیا مین اور باز رکہی اوسکو ماسوی اللہ سی اور قانع کیا اوسکو خدا تعالی نی ساتہہ اوس چیز کی کہ دیا ہی اوسکو قسم رزق سی اور راضی کیا اوسکو ساتہہ قسمت کے نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّ مَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا ہی بسبب الکثر اپنی مال کے اور تکبر کرتا ہی ساتہہ نسبت کرنی اوسکی اور نہین جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیزین ہین یعنی جو کچہہ کہ حاصل ہوتا ہی واسطی اوسکی مال مین سی تین منافع ہین فی الجملہ لیکن ایک منفعت اونمین سی حقیقۃً اور باقی ہی اور منفعت دو صورت مین ظاہر دنیا کی ہین اور فنا ہونیوالی ہین وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہاڑ ڈالی یا اللہ دی پس ذخیرہ کی یعنی عقبی کی لیے اور وہ چیز کہ سوا اسکی ہی یعنی ذکر کیی گئی کی قسم اور اموال سی مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقدی اور جواہر اور مانند انکیکی پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اون سی اور چہوڑ جانیوالا ہی اونکو واسطی لوگون کی نقل کے یہہ مسلم نی **ف** ذخیرہ کیا اشارہ اسمین طرف اسکی ہی کہ جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہہ ہے کہ بخشی اور اللہ دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطی روز حاجت کی قیامت مین ہی ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ساتہہ جاتی ہین میت کی تین چیزین پس پہر آتی ہین دو چیزین یعنی اپنی مکان کو اور چہوڑ جاتی ہین اوسکو اکیلا اور ساتہہ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتہہ جاتی ہین اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور رجان پہچان اوسکیکی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکیکی اور عمل اوسکی یعنی اچہی اور بری پس پہر آتی ہین اہل و مال اوسکی اور ساتہہ رہتی ہین اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کچہہ کہ مرتب ہوتا ہی اوسپر ثواب و عذاب سی چنانچہ اسی لیی کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ہی ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کون ہی تم مین سی کہ مال وارث اوسکیکا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سی یعنی کون ہی کہ دوست رکہی یہہ کہ اوسکی لیی مال نہو اور اوسکی وارث کی لیی مال ہو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نہین کوئی ہم مین سی مگر مال اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سی فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت مین وہ ہی کہ آگی بہیجا یعنی اللہ دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا وہ ہے کہ پیچہی چہوڑ گیا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیی مال ہو تو چاہیی کہ اللہ دی اور آگی بہیجی اور پیچہی نچہوڑی اور چونکہ آگی نہین بہیجتا اور پیچہی چہوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکہتا ہی اپنی مال سی اور مراد یہہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور حق ادا نہین کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنیکے واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثون کی چہوڑ جاوی تو افضل ہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چہوڑی تو بہتر ہی اس سی کہ بہیک مانگنی کی لیی لوگون کی آگی ہاتہہ پہیلاتی پہرین ہی ح **وعن**

مطرف

مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْرَءُ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ قَالَ یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ
قَالَ وَهَلْ لَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف تابعی سی نقل
کی اپنی باپ سی یعنی عبداللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ وہ پڑھتی تہی الہکم التکاثر یعنی باز رکہا تمکو
اندیشہ آخرت کی سی اسکی فخر کرنی نی ساتہہ کثرت مال کی فرمایا آنحضرتؐ نی بیچ بیان تکاثر کی کہ کہتا ہی آدمی زاد مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرتؐ نی
یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کی اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری ای بیٹے آدم کی نفع اور نصیب مال سی مگر وہ چیز کہ کہالی تونی پس فنا کی تونی اور
پہنی تونی پس پرانی کی تونی یا صدقہ دی تونی پس گذاری تونی اور باقی چہوڑی آخرت کی لیے نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال ومتاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہہ بخاری ومسلم
نے **ف** یعنی ساتہہ قناعت اور بی پروائی اور عالی ہمتی اور بچنی کی سوال سی اور ساتہہ ترک کرنی حرص کے جسکا دل متعلق ہی ساتہہ جمع کرنی
مال کی اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کی فقیر ومحتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہہ قوت اور کفاف کی اور دور ہی حرص
اور زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نرکہی جیسیکہ کہا گیا ہی ✣ تونگری بدل است نہ بمال ✣ وبزرگی بعقل است نہ بسال ✣ اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتہہ
غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اسکی محظوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری سبب
کمال کے ہی نہ بسبب مال کی **بیت** تونگری نہ بمال است نزد اہل کمال ✣ کہ مال تالب گور است بعد ازان اعمال ✣ کہا بعض ارباب کمال نی **نظم**
رَضِیْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا ✣ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ ✣ فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیْبٍ ✣ وَاِنَّ الْعِلْمَ یَبْقٰی لَا یَزَالُ ✣ اور یہہ
بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار وفجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہی ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَاْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ فَیَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ
مَنْ یَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَکَ تَکُنْ
اَغْنَی النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُکْثِرِ الضِّحْکَ فَاِنَّ کَثْرَةَ الضِّحْکِ تُمِیْتُ
الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون
شخص ہے کہ سیکہے مجہسی یہہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہہ اونکی یا سکہادی اوس شخص کو کہ عمل کری اونپر کہا مینی مین سیکہتا ہون یا
رسول اللہ پس پکڑا آنحضرتؐ نی ہاتہہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہہ اپنا یا ہاتہہ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتی ہین پکڑ کر گنتی ہین
پس فرمایا آنحضرتؐ نی یعنی بیچ بیان ان کلمات کی بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچیگا تو تو ہوگا عابد ترین لوگونکا اور راضی رہ تو
ساتہہ اوس چیز کی کہ قسمت مین کی ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئیگا تو قسمت حق پر تو ہوئیگا تو نگر ترین لوگون کا یعنی جب بندہ راضی ہوا
اپنی نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہی بی نیاز ہوا اور معنی تونگری کی یہی ہین اور احسان کر تو اپنی ہمسایہ سی یعنی اگرچہ برائی کری
وہ بجتنی ہوئیگا تو مومن کامل اور دوست رکہہ سب لوگون کی لیے وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کے لیے یعنی خیر دنیا اور آخرت کی ہوئیگا تو
مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہی یاد خدا سی نقل کی یہہ احمد
اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** عمل کری الخ اس سی معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل اور شریف ہی اگر عمل کیا اوسپر فہو المراد دگرنہ

بسبب تعلیم اور دین کی اور ہدایت کرنی اونکیکی بھی ثواب پاتا ہی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سی درست ہے اور محارم شامل ہی
تمام کرنی منہیات کو اور ترک کرنا مورات کو اور عابد ترین لوگونکا اسلیکی نہین ہے کوئی عبادت افضل اس سی کہ نکلی عہدہ فرائض سے اور عوام لوگ ترک کرتے
ہین فرائض کو اور مشغول ہوتی ہین ساتھہ کثرت نوافل کی پس ضائع کرتی ہین اصول کو اور قیام کرتی ہین ساتھہ فضیلتون کی پس بعض اوقات ہوتے
ہے ایک شخص پر قضا نمازون کی اور غافل ہوتا ہی اونکی ادا کرنی سی اور طلب کرتا ہی علم اور کوشش کرتا ہی طواف اور نفل عبادتون مین اور
ہوتی ہی ایک پر زکوۃ یا حقوق لوگون کی اور کہلاتا ہی فقرا کو اور بناتا ہی مسجدین و مدرسی اور مانند انکیکی اور راضی ہو تو اسے پوچھا ایک شخص نے
سید ابوالحسن شاذلی سی حال کیمیا سی پس کہا اونہون نی کہ وہ دو کلمہ ہین ڈال تو خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر تو اسکی طمع یہہ کہ دیوی تجکو غیر اوس
چیز کی کہ قسمت مین کیا ہی تیرے اور کہا سید عبدالقادر جیلانی رح نی کہ جان تو کہ قسمت نہین فوت ہونیکی تجھسی بسبب ترک کرنی طلب کے
اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچیگی تو اوسکو بسبب حرص کرنی اپنی کی طلب مین اور بسبب کوشش و مشقت کی پس صبر کر تو اور لازم کر
حلال کو اور راضی ہو تو ساتھہ اوسکی تاکہ راضی ہووی تجھسی ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست کہی تو یعنی مثل وہ چیز کی کہ دوست کہی تو اوسکو اپنی خاص
کر یہانتک کہ دوست کہی تو ایمان کا فر کی لیی و توبہ فاجر کی لیی اور مانند انکیکی اور بہت ہنس یعنے ہوئیگا تو خوش دل و زندہ ساتھہ ذکر رب کے

ع وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ای آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کی لیی یعنی خوب فارغ کر اپنی دلکو واسطی عبادت رب اپنی کی
بہر دونگا مین سینہ تیرا بی پروائی سی یعنی بہر دونگا دل تیرا علوم و معارف سی کہ پیدا کرینگی بی پروائیکو غیر مولی سی اور بند کرونگا مین راہ فقر او احتیاج
تیری کی طرف خلق کی اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہوئی تو میری عبادت کے لیی اور گرفتار رہیگا مہمات او مشاغل دنیا او نفس کے رہی تو بہر دونگا مین ہاتھہ تیرا
یعنی اعضا تیری طرح طرح کی شغلون مین او دور نہین کرونگا فقر او احتیاج تیریکو نقل کی یہہ احمد او ابن ماجہ نی **ف** یعنی یہہ گرفتاری او مشاغل
او مہمات دنیا کی فقر نہین جاتا او پریشانی او سرگردانی بحال خود رہتی ہی او یہہ فارغ ہونیکی واسطی عبادت کے آسایش ہی ہے او غنا ہی روح حاصل
کر یہہ مین ملیگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کی یہہ طلب کرنی مال کی او نہین پہنچیگا تو مال کو مگر اوسقدر کہ مقدر کیا گیا ہی تیر لیی ازل مین اور
محروم رہیگا تو غنا قلب سے بسبب ترک کرنی عبادت رب کے مع وعن جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ
يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہا اونسی ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کی ساتھہ عبادت بہت
کرنیکی او ساتھہ کوشش و مشقت کرنیکی یعنی طاعت مین باوجود کم بچنی کی گناہ سے او ذکر کیا گیا یعنی حضرت کی نزدیک ایک دو شخص ساتھہ پرہیزگاری کے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر نکر تو کثرت عبادت و کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کے ہو ساتھہ پرہیزگاری یعنی اگرچہ اسقدر عبادت
و کوشش نہو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ساتھہ لفظ یعنی کی تفسیر کے ہی کسی راوی نی لفظ رعۃ کی او مراد ورع سی تقوی ہی یعنی بچنا حرام چیزون
سے پس وہ کبھی مقتضی ہوتا ہی بجالانی عبادتون واجبہ کو مع وعن عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهٗ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ
وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی عمرو بیٹی میمون اودی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

سے یہہ غلطی ہوئی ہی + وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن ادم حق فی سوی ھذہ الخصال
بیت یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہی عثمان سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا کہ نہین ہے
واسطے ابن آدم کی استحقاق بیچ غیر ان چیزون کی گہر کہ رہوی وسمین یعنے بقدر ضرورت کی ہو کہ دفع کری گرمی او سردی کو اور کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ
اوسکی ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر لاون کی کہ اوس سے بہوک کو دفع کری اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجہاوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف مراد
ساتہہ حق کی وہ چیزین ہی کہ واجب ہے واسطی اوسکی اللہ تعالی کی طرف سی بغیر رنج وسوال کی اوس سے آخرۃ مین پس جب اکتفا کریگا اوسپر وجہ حلال کی نہین سوال
کیا جاویگا اوس سے اسلیے کہ یہہ چیزین ان حقوقون سی ہین کہ نہین چارہ نفس کو انسی اور جو کچہہ کہ سوا انکی ہی حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اوسنی او مطالبہ
کیا جاویگا اور جلف ساتہہ زبر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر لاون کی اور ساتہہ زیر جیم کی بہی روایت کیا ہی جمع جلفہ کی یعنی ٹکڑی خشک
روٹی کی کہ اوس سی بہوک دفع کری ہو ع ح وعن سہل بن سعد قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل اذا انا عملتہ
احبنی اللہ واحبنی الناس قال ازھد فی الدنیا یحبک اللہ وازھد فیما عند الناس یحبک الناس رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسی کام کی کہ جب وقت مین کرون وسکو دوست رکہی مجکو اللہ اور دوست
رکہین مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنی ساتہہ ترک کرنی محبت اوسکی کی و اعراض کرنی سی زوائد اوسکی سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت
کے تا دوست رکہی تجکو اللہ یعنی بسبب دوست رکہنی تیرکی عدو اللہ کو کہ دنیا ہی اور رغبت نکر اوس چیز مین کہ نزدیک لوگون کی ہی یعنی مال وجاہ تا
دوست رکہین تجکو لوگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف زہد کہتی ہین میل کرنیکو طرف ایک چیز کی ور زہد صادق اور کامل یہہ ہے کہ باوجود
میسر ہونے ملذذات کی بی رغبتی کری کہا ہی بعضون نی کہ نہین متصور ہوتا زہد اوسی کہ نہین ہے اوسکی لیی مال ورنہ جاہ چنانچہ آیا ہی کہا گیا ابن مبارک کو یا
زاہد او نہون نی کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز تہی کہ دنیا چلی آئی تہی اور باوجود اسکی او نہون نی ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز مین زہد کرینگے انتہی حاصل یہہ کہ قناعت
کری بقدر ضرورت ہر چیز مین مانند کہانی اور پہنی وغیر ذلک کے اور چہوڑی فضولیونکو جب امر ہوتا ہی ہو ع وعن ابن مسعود ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان
نبسط لک ونعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکہا رواہ احمد والترمذی
وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئی بوریی پر پس وٹہی حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریی نی
حضرت کی بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نی کہ یا رسول اللہ اگر فرماتی آپ ہمکو یہہ کہ بچہاوین ہم واسطی آپ کی فرش نرم اور بناوین ہم واسطی
آپکے کپڑی اچہی تو بہتر ہوتا سوئی آپ کے سی اس بوریای سخت پر پس فرمایا کہ نہین ہے مجکو الفت ساتہہ دنیا کی ور نہ دنیا کو الفت ومحبت ہی ساتہہ
میری اور نہین ہی حال میرا ساتہہ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچی ایک درخت کی اور سواری کہڑا رہا پہر چل کہڑا ہوا اور چہوڑ گیا اوس
درخت کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یہہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اسمین نافیہ ہی یعنی نہین ہے واسطی میری الفت ساتہہ دنیا کی
اور نہ واسطی دنیا کی الفت ومحبت ساتہہ میری تا کہ رغبت کرون مین طرف اوسکی یعنی بچہاؤن وسیر اور جمع کرون اوسچیز کو کہ اوسمین ہے یا ما استفہامیہ ہے
یعنی کونسی الفت ومحبت ہے واسطی میری ساتہہ دنیا کی یا کونسی چیز حاصل ہوگی واسطی میری ساتہہ میل کرنی کی طرف دنیا کی یا میل کرنی اوسکی
طرف میری اسلیی کہ مین طالب آخرت ہوں اور دنیا سوکون ورضا اوسکی ہی وتخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹہہرنی اور جلد چل جانیکی ہی اسلیی کہ
معلوم ہے کہ گہوڑی کی پیٹہہ پر کس قدر ٹہیر سکیگا یعنی تہوڑی ہی دیر ٹہیرتا اور یہہ ہے کہ اسمین اشارہ ہی طرف بعید ہونی مقصد کی یعنی آخرت کی اور اہتمام

کرنیکی ساتھہ قطع مسافت اوسکی اور نہ تعلق اور التفات کرنیکی کسی اور چیز کی طرف کر لائق ہو اوس سے ؀ **وعن** اَبِی اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَرَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی امامہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میری دوستون مین سی نزدیک میری یعنی بہت اچہا اونکا ازروی حال کی اور فضل اونکا ازروی مال کی نزدیک میری یعنی میری دین و مذہب مین البتہ مومن ہے سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی اچہی کرتا ہی بندگی رب اپنی کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت مین عبادت الہی مین مشغول رہتا ہی یعنی جیسکہ اطاعت و عبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر مین اور رہی وہ گم نام لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھہ انگلیون کے یعنی مشہور اور انگشت نما خلق مین نہین ہے بسبب علم و عمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر و قناعت کے اوسپر پہر چٹکی بجائی حضرت نی ساتھہ ہاتہہ اپنی کی یعنی جیسی سم ہی کہ وقت تعجب کے اور ہو چٹکی کسی چیز کی بجاتی ہین پہر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہین عورتین رونی والیان اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حاذ ساتھہ تخفیف ذال معجمہ کی پیٹہہ سواری کے اور خفیف الحاذ قلیل المال و العیال کذا فی القاموس اور کہا صراح مین خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سی سبک وش ہی پس راہ خالق کی سیر خوب طرح کرسکتا ہی دنہین ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سی اور صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتھہ حضور قلب کے اور مناجات مع الحق کے ہو نا شواغل و تعلقات اہل و مال کی کم رکہتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکہنی والا ہوگا درویش کہ ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہین اسلیے کرتی ہین کہ نماز اور عبادۃ مولی تعالی بحضور کرسکین اور رہی گم نام لوگون مین اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین نکلجاتا اونمین سی اسلیے کہ نکل جانا اونمین سے موجب شہرت کا ہی اون مین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگون سی عام لوگ ہین پس نہین ضرر کرتی اوسکو معرفت خاص لوگون کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ ولا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کی معنی یہہ ہین کہ مارا اسنی انگوٹہی کا بیچ کی انگلی کی سر پر یہان تک کہ سنی گئی آواز اوس سی اور نہایہ مین ہی کہ نقد کیا آنحضرت نی ساتھہ انگلیون دست مبارک اپنی کی جیسکہ دہی نقد کرتی ہین یعنی پکہتی ہین ایک پہر اور پہر اور جانور جو دانہ اوٹہاتا ہی ایک پہر اور پہر اور اوسکو بہی نقد کہتی ہین اور مراد مارنا سرا انگلیون کا ہی ایک کا دوسری پر بقصد تعجب یا تقلیل کی یعنی حال اوسکا یہہ تہا چند روز مین موت آگئی پس چل کہڑا رہا جیسکہ فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی یعنی جلد انتقال ہوگیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سی یا مراد یہہ ہی کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کی دنیا مین و غلبہ شوق آخرت کی ؀ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَّاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُکَ وَشَکَرْتُکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی وہنین ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجہپر پروردگار میری نی کہ کردی میری لیی مکہ کی سنگریزون کو سونا پس کہا مینی نہین چاہتا مین یہہ ای پروردگار میری ولیکن چاہتا ہون مین کہ پیٹ بہر کر کہاؤن ایک روز اور بہوکا رہون ایک روز پس جسوقت بہوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف تیری اور یاد کرون مین تجکو اور جسوقت سیر ہون مین تعریف کرون تیری اور شکر کرون مین تیرا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی یا معنوی اور یہہ ظاہر تر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسی اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو توشہ ہاؤ عقبی کا بلا حساب و عقاب و رطبی اور

البطح جگہہ جاری ہونی پانی فراخ کی کہ اوسمین سنگریزی باریک ہون اور مراد سونا کردینی بطحا مکہ سی بہردینا اوس نالہ کا ہی ساتہہ سونی کی یا کردینا سنگریزون کا ہی سونا اور یہہ ظاہرتر ہی جیسکہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونیکی کردی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیے سنگریزہ مکہ کی سونیکی کردون در اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ مینی فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکا رہون تو فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤنمین اور یہہ تعلیم اگاہ کرنا ہی امت کو اوپر اختیار کرنی فقر و قناعت کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ یہہ فقر افضل ہی غنا سی ؎ **وعن** عبيد الله بن محصن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم امنا في سربه معافا في جسده عنده قوت يومه فكانما حيزت له الدنيا بحذافيرها رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کیسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص صبح کری تم مین سی نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سی پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی دشمن سی یا اسباب عذاب خدا تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سے اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتہہ زیر سین اور جزم رکی ہی معنی نفس اور طریق اور حال اور دل کی اور یہہ معانی بہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہہ کہ جو کوئی کہ اوٹہا صبح کو فارغ البال اور بی تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی سی اور بعضون نی کہا کہ سرب بمعنی جماعت کی ہی پس معنی یہہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نے کہا ساتہہ زبر سین کے اور جزم رکی معنی مسلک اور طریق کی اور بعضون نے کہا سرب ساتہہ زبر سین اور رکی معنی خانہ زیر زمین کے مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکی بہی مناسب مقام کی ہین یعنی اوس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہہ اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ؎ **وعن** المقدام بن معديكرب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ملا ادمي وعاء شرا من بطن بحسب ابن ادم اكلات يقمن صلبه فان كان لا محالة فثلث طعام وثلث شراب وثلث لنفسه رواه الترمذي وابن ماجة

اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی پیٹ بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنسی بی برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہوسکتین کفایت کرتی ہین بنی آدم کو کتنی ہی ایک لقمی کہ سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکی پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجالانی طاعت کی لیی درستی کرنی وجہ معاش کے لیی پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ کی بہرنا منظور رہو اور ادنی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیی تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہوجاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نے یعنی حق واجب یہہ ہے کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی رہی بسبب اوسکی پیٹہ اوسکی تاکہ قوۃ حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدا تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہیرایا پیٹ کو اول ظرف مانند اون ظروف کی کہ کام میں آتی ہین حوائج گہر کی ازراہ حقارت شان اوسکی پہر اوسکو بدظرفون کا فرمایا اسلیی کہ ظروف استعمال کیے جاتی ہین واسطے چیز مین کی اوسکی لیی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوۃ جب حاصل ہوگی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس ہوگا برا او ظرف سی کہا ابو حامد نے بہوک مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادۃ طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دلکو اور بہت ہوتا ہی اوس سے بخار دماغ مین اور دوسری نرمی دلکی اور صفائی اوسکی کہ اس سے دلمین تاثیر ہوتی ہے ذکر کی اور تیسری سبب ہے انکسار اور جاتی رہی تکبر اور حرص اور فرحت کہ جو مبدا طغیان ہی اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہہ کہ نہین بہولتا بلا خدا اور عذاب اوسکو اور اہل بلا کو اسلیی کہ پیٹ بہرے بہول جاتی ہین بہوکون اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ سب فائدون مین توڑنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب ہونا نفس اماہ پر اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی ہر شہوۃ و قوۃ کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ مالک ہو آدمی اپنی نفس کا اور شقاوت اسمین ہے کہ مالک ہوا اوسکا نفس اوسکا اور چہٹی دفع ہونا نیند
کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنی پیٹ بہر ا پانی بہت پیتا ہی اور جسنی پانی بہت پیا بہت ہوئے نیند اوسکی اور اوسکی کثرت مین ضائع ہوتی ہی عمر اور فوت
ہوتی ہی تہجد اور پلید ہوتی ہی طبیعت و سخت دلی ہوتی ہی اور عمر بڑا نفیس جواہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کری اور نیند موت
ہے پس بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر مین سی ہی اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سی
اسلیے کہ محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی مین اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدی اوسمین طعام پکاوی اوسکو پہر محتاج ہوتا ہی
ہاتہہ کی دہونیکا اور خلال کرنیکا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہہ پینی کی لیے اور اگر صرف کری ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور اور تمام عبادات مین
تو بہت نفع اوٹہاوی اوس سی کہا سری رح نی کہ دیکہی مینی ساتہہ علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتی ہین اوسمین سے پس کہا مینی کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکی اونہون نی کہا مینی حساب کیا مین چبانی کی پہانکنی تک ستر تسبیحین پس نہین چبائی مینی روٹی چالیس برس سی آٹہوین کم کہانی سی صحت رہتی
ہے بدن مین اور دفع ہوتی ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہی پہر مرض باز رکہتا ہی عبادات سی اور تشویش مین ڈالتا ہی دلکو اور محتاج
ہوتا ہی فصد کا اور پچہنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی اور بہوک مین ان سب سی امن ہے اور نوین خفت محنت کی اسلیے
کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانی کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور دسوین یہہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتہہ اوس طعام کی کہ زائد ہے
حاجت سی اور مسکینون کی پس ہوگا دن قیامت کی اپنی صدقہ کی سایہ مین پس جو کچہہ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پاخانہ ہی اور جو کچہہ کہ تصدق کرتا ہی
خزانہ اسکی فضل اللہ تعالی کا ہی تم **وعن** ابنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ
مِنْ جُشَاءِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سی سلیے کہ دراز ترین لوگونکا بہوک
مین دن قیامت کے دراز ترین اونکا ہی پیٹ بہرنی مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت مین بہت بہوک لگیگی اوسکو نقل کی
بغوی نی شرح السنۃ مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی **ف** نام شخص کو ڈکار کا وہب بن عبد اللہ تہا اور یہہ گنی گئی ہین چہوٹی صحابیون مین کہ
حضرت کی زمانہ مین بالغ نہوئی تہی منقول ہی اونسی کہ کہا اونہون نی کہ کہایا مینی ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کی پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت
نے کہ کہا ہی یہہ باز رہ ڈکار اپنی سی الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کر کہانی سے کہ باعث ڈکار لینی کا ہوتا ہی چنانچہ آپنی فرمایا اسلیے کہ دراز ترین
لوگونکا الخ آیا ہی کہ پہر اونہون نی پیٹ بہر کر کبہی نہین کہایا یہان تک کہ مفارقت کی دنیا سی جبکہ رات کو کہاتی تہی تو صبح کو نہین کہاتی تہی اور اگر صبح
کو کہاتی ہی تو رات کو نہین کہاتی تہی تم **وعن** كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ
فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی کعب بن عیاض کیسی کہا اونہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تحقیق واسطی ہر
امت کی فتنہ اور آزمایش ہی جانب حق سی اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالی انکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا آزماوی کہ حد
استقامت پر رہتے ہین یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُ
بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ
وَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي اٰتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُوْلُ لَهُ اَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ
مَا كَانَ فَارْجِعْنِي اٰتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهِ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ

اور

سے یہہ غلطی ہوئی ہی + وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوٰی ھٰذِہِ الْخِصَالِ
بَیْتٌ یَسْکُنُہٗ وَثَوْبٌ یُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتَہٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عثمان سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین ہے
واسطہ ابن آدم کی استحقاق بیچ غیر ان چیزون کی گہر کہ رہوی وسمین یعنے بقدر ضرورت کی ہو کہ دفع کری گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ
اوسکی ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر لاون کی کہ اوس سے بہوک کو دفع کری اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجہاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مراد
ساتہہ حق کی وہ چیز ہی کہ واجب ہے واسطی اوسکی اللہ تعالی کی طرف سی بغیر رنج وسوال کی اوس سے آخرۃ مین پس جب اکتفا کریگا اوسپر وجہ حلال کہ نہین سوال
کیا جاویگا اوس سے اسلیے کہ یہہ چیزین اون حقوق مین سی ہین کہ نہین چارہ نفس کو انسی اور جو کچہہ کہ سوا انکی ہی حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اوسنی اور مطالبہ
کیا جاویگا اور جلف ساتہہ زبر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر لاون کی اور ساتہہ زبر جیم کی بہی روایت کیا ہی جمع جلفہ کی یعنی ٹکڑی خشک
روٹی کی کہ اوس سی بہوک کو دفع کری + وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُہٗ
اَحَبَّنِیَ اللّٰہُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ قَالَ اِزْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّکَ اللّٰہُ وَازْھَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبَّکَ النَّاسُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسی کام کی کہ جسوقت مین کرون اوسکو دوست رکہی مجکو اللہ اور دوست
رکہین مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنی ساتہہ ترک کرنی محبت اوسکیکی اور اعراض کرنیسی زوائد اوسکی سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت
کے نا دوست رکہی تجکو اللہ یعنی بسبب دوست کہنی ترکی عدو اللہ کو کہ دنیا ہی اور رغبت نکر اوس چیز مین کہ نزدیک لوگون کی ہی یعنی مال و جاہ تا
دوست رکہین تجکو لوگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** زہد کہتی ہین میل کرنیکو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہہ ہے کہ باوجود
میسر ہونیکے تلذذ ذات کی لی رغبتی کری کہا ہی بعضون نی کہ نہین متصور ہوتا زہد اوسی کہ نہین ہے اوسکی لیے مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہی کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا
زاہد او نہون نی کہا کہ زاہد عمر بن عبد العزیز تہی کہ دنیا چلی آئی تہی اور باوجود اوسکی او نہون نے ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز مین زہد کرینگے انہی حاصل یہہ کہ قناعت
کری بقدر ضرورت ہر ہر چیز مین مانند کہانی اور پہنی وغیر ذلک کے اور چہوڑی فضولیونکو جب ایسا ہوتا ہی ہو + وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ
نَبْسُطَ لَکَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئی بوریی پر پس اوٹہی حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریی نی
حضرت کی بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نی کہ یا رسول اللہ اگر فرماتی آپ ہمکو یہہ کہ بچہاوین ہم واسطی آپ کی فرش نرم اور بناوین ہم واسطی
آپ کے کپڑی اچہی تو بہتر ہوتا سونی آپکی سی اس بوریای سخت پر پس فرمایا کہ نہین ہے مجکو الفت ساتہہ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت و محبت ہی ساتہہ
میری اور نہین ہی حال میرا ساتہہ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچی ایک درخت کی اور سوار ہی کہڑا رہا پہر چل کہڑا رہا اور چہوڑ گیا اوس
درخت کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اسمین نافیہ ہی یعنی نہین ہے واسطی میری الفت ساتہہ دنیا کی
اور نہ واسطی دنیا کی الفت و محبت ساتہہ میری تا کہ رغبت کرون مین طرف اوسکی بچہونی بچہاؤن وسیراب جمع کرون اوسچیز کو کہ اوسمین ہے یا ما استفہامیہ ہے
یعنی کونسی الفت و محبت ہے واسطی میری ساتہہ دنیا کی یا کونسی چیز حاصل ہوگی واسطی میری ساتہہ میل کرنی کی طرف دنیا کی یا میل کرنی اوسکیکی
طرف میری اسلیے کہ مین طالب آخرت ہون اور دنیا سوکن اور ضد اوسکی ہی و تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹہیرنی اور جلدی چلی جانیکی ہی اسلیے کہ
معلوم ہے کہ گہوڑی کی پیٹہ پر کسقدر ٹہیر سکیگا یعنی تہوڑی ہی دیر ٹہیرتا ہے اور یہہ جو ہی کہ اسمین اشارہ ہی طرف بعید ہونی مقصد کی یعنی آخرت کی اور اہتمام

کرینگی ساتھ قطع مسافت اوسکی اور نہ تعلق اور التفات کرینگی کسی اور چیز کی طرف کرانغ ہو اوس سے ۷۷۴ **وعن** ابی امامة عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال اغبط اولیاءی عندی لمؤمن خفیف الحاذ ذو حظ من الصلوة احسن عبادة ربہ واطاعہ فی السر و
کان غامضا فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع وکان رزقہ کفافا فصبر علی ذلک ثم نقد بیدہ فقال عجلت منیتہ
قلت بواکیہ قل تراثہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجة اور روایت ہی ابی امامہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
بہت قابل رشک کے میری دوستون مین سی نزدیک میری یعنی بہت اچھا اونکا از روی حال کی اور فضل اونکا از روی مال کی نزدیک میری
یعنی میرے دین و مذہب مین البتہ مومن ہے سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی اچھی کرتا ہی بندگی رب اپنی کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور
خلوت مین عبادت الہی مین مشغول رہتا ہی یعنی جیسکہ اطاعت و عبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر مین اور رہی وہ گمنام لوگون مین نہین ہے اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی
ساتھ اونگلیون کے یعنی مشہور اور انگشت نما خلق مین نہین ہے بسبب علم و عمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر و قناعت کے اوسپر پھر چٹکی
بجائی حضرت نی ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کے او ہو چٹکی کسی چیز کی بجاتی ہین پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہین غم ریز
رونی والیان اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حاذ ساتھ تخفیف ذال معجمہ کی پیٹھ سواری
کے او خفیف الحاذ قلیل المال و العیال کذا فی القاموس اور کہا صراح مین خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سی سبک دوش ہی پس راہ خالق
کی سیر خوب طرح کرسکتا ہی اور نہین ہی نہ ہو لی اوسکو کوئی چیز علائق سی اور صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتھ حضور قلب کے
اور مناجات مع اللہ کے چونکہ شواغل و تعلقات اہل و مال کی کم رکھتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکھنی والا ہوگا درویش کہ ترک دنیا و
قطع تعلقات کرتی ہین اسلیے کرتی ہین کہ نماز و عبادۃ مولی تعالی بحضور کرسکین اور ہی گمنام لوگون مین اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین
نکلجاتا اونمین ہی اسلیے کہ نکل جانا اونمین سے موجب شہرت کا ہی اون مین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگون سی عام لوگ ہین پس نہین ضرر
کرتی اوسکو معرفت خاص لوگون کے یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ ولا یشار الیہ اور نقد بیدہ کی معنے
یہہ ہین کہ مارا اسنے انگوٹھی کا بیچ کی اونگلی کی سر پر یہان تک کہ سنی گئی اوس سی آواز اور نہایہ مین ہی کہ نقد کیا آنحضرت نی ساتھ اونگلیون دست مبارک
اپنی کی جیسیکہ درہمی نقد کرتی ہین یعنی پرکہتی ہین ایک پہر اور پہر اور جانور جو دانہ اوٹہاتا ہی ایک پہر او پہر اور اوسکو بھی نقد کہتی ہین اور مراد مارنا
سرا انگلیون کا ہی ایک کا دوسری پر بقصد تعجب از تقلیل کی یعنی حال اوسکا یہہ تہا چند روز مین موت آگئی پس چل کہڑا ہوا جیسیکہ فرمایا جلدی
کی گئی موت اوسکی یعنی جلد انتقال ہوگیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سی یا مراد یہہ ہی کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کی
دنیا مین اور غلبہ شوق آخرت کی ۷۷۵ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء
مکة ذهبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک واذا شبعت حمدتک
وشکرتک رواه احمد والترمذی اور روایت ہی اونہین ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پیش کیا
اور ظاہر کیا مجہپر پروردگار میری نی کہ کردی میری لیے مکہ کی سنگریزون کو سونا پس کہا مینی نہین چاہتا مین یہہ اے پروردگار میری ولیکن چاہتا
ہون مین کہ پیٹ بہرکر کہاؤن مین ایک روز اور بہوکا رہون مین ایک روز پس جسوقت بہوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف تیری اور یاد کرون مین
تجکو اور جسوقت سیر ہون مین تعریف کرون تیری اور شکر کرون مین تیرا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی یا معنوی
اور یہہ ظاہر تر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسی اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو توشہ بناؤ عقبی کا بلا حساب و عتاب و ربطی اور

البطحا جگہہ جاری ہونی پانی فراخ کی کہ اوسمین سنگریزی بار یک ہون اور مراد سونا کردینی بطحا مکہ سی بہر دینا اوس نالہ کا ہی ساتہہ سونی کی یا کردینا سنگریزون کا ہی سونا اور یہہ ظاہر تر ہی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونیکی کر دی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیی سنگریزہ مکہ کی سونیکی کر دون اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ مینی فقر اختیار کیا ایک وز سیر اور ایک وز بہوکا رہون تو فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤنمین اور یہہ تعلیم اگاہ کرنا ہی امت کو اوپر اختیار کرنی فقر و قناعت کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ یہہ فقر افضل ہی غناسی ** **وعن** عبيد الله بن محصن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم امنا في سربه معافا في جسده عنده قوت يومه فكانما حيزت له الدنيا بحذافيرها رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کیسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص صبح کری تم مین سی نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سی پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی دشمن سی یا اسباب عذاب خدا تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سے اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتہہ زبر سین اور جزم رکی ہی معنی نفس اور طریق اور حال اور دل کی اور یہہ معانی ہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہہ کہ جو کوئی کہ اوٹہا صبح کو فارغ البال اور بی تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی سی اور بعضون نی کہا کہ سرب یعنی جماعت کی ہی پس معنی یہہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نے کہا ساتہہ زبر سین کے اور جزم رکی معنی مسلک اور طریق کی اور بعضون نے کہا سرب ساتہہ زبر سین اور رکی معنی خانہ زیر زمین کے مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکی ہی مناسب مقام کی ہین یعنی اوس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہہ اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ** **وعن** المقدام بن معديكرب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ملأ آدمي وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اكلات يقمن صلبه فان كان لا محالة فثلث طعام وثلث شراب وثلث لنفسه رواه الترمذي وابن ماجة

اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی پیٹ بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنیسی برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہو سکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمی کہ سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکی پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجالانی طاعت کی لیی درستی کرنی وجہ معاش کے لیی پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور رہو اور ادنی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیی تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نے یعنی حق واجب یہہ ہے کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی رہی بسبب اوسکی پیٹہ اوسکی تاکہ قوۃ حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدا یتعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہیرایا پیٹ کو اول ظرف مانند اون ظروف کی کہ کام مین آتی ہین حوائج گہر کی از راہ حقارت شان دیکہکی پہر اوسکو بدظرفون کا فرمایا اسلیی کہ ظروف استعمال کیے جاتی ہین واسطی مین کی اوسکی لیی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوۃ جب حاصل ہو گی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس ہوگا برا اور ظرف سی کہا ابو حامد نے کہ بہوک مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادۃ طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دلکو اور بہت ہوتا ہی اوس سے بخار دماغ مین دوسری نرمی دلکی اور صفائی اوسکی کہ اس سے دلمین تاثیر ہوتی ہے ذکر کی اور تیسری سبب ہے انکسار اور جاتی رہتی تکبر اور حرص اور فرحت کہ جو مبدا طغیان ہی اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہہ کہ نہین بہولتا بلا خدا اور عذاب وسکیکو اور اہل بلا کو اسلیی کہ پیٹ بہری بہول جاتی ہین بہوکون اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ سب فائدون مین توڑنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب ہونا نفس امارہ پر اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی ہر شہوۃ و قوۃ کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ مالک ہو آدمی اپنی نفس کا اور شقاوت اسمین ہے کہ مالک ہوا اوسکا نفس اوسکا اور چہٹی دفع ہونا نیند
کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنی پیٹ بہرا پانی بہت پیتا ہی اور جسنی پانی بہت پیا بہت ہوئے نیند اوسکی اور اوسکی کثرت مین ضائع ہوتی ہی عمر اور فوت
ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت و سخت ہوتی ہی دل و عمر بڑا نفیس جواہر ہی و راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کری اور نیند موت
ہے پس بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر مین سی ہی اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سی
اسلیے کہ محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی مین اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدی اوسمین طعام یا پکاوی اوسکو پہر محتاج ہوتا ہی
ہاتہہ کی دہونیکا اور خلال کرنیکا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہہ پینی کی لیی اور اگر صرف کری ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور اور تمام عبادات مین
تو بہت نفع اوٹہاوی اوس سی کہا سری رحہ نی کہ دیکہی مینی ساتہہ علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتی ہین اوسمین سے پس کہا مینی کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکی اونہون نی کہا مینی حساب کیا بین چبانی کی پہانکنی تک ستر تسبیحین پس نہین چبائی مینی روٹی چالیس برس سی اور آٹہوین کم کہانی سی صحت رہتی
ہے بدن مین اور دفع ہوتی مین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہی پہر مرض باز رکہتا ہی عبادات سی اور تشویش مین ڈالتا ہی دلکو اور محتاج
ہوتا ہی فصد کا اور پچہنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی اور بہوک مین ان سب سی امن ہے اور نوین خفت محنت کی اسلیے
کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانی کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور دسوین یہہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتہہ اوس طعام کی کہ زائد ہے
حاجت سی اوپر مسکینون کی پس ہوگا دن قیامت کی اپنی صدقہ کی سایہ مین پس جو کچہہ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پاخانہ ہی اور جو کچہہ کہ تصدق کرتا ہی
جزا اوسکی فضل اللہ تعالی کا ہی مع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یتجشأ فقال اقصر
من جشائک فان اطول الناس جوعا یوم القیمۃ اطولهم شبعا فی الدنیا رواہ فی شرح السنۃ وروی الترمذی نحوہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سی اسلیے کہ دراز ترین لوگونکا بہوک
مین دن قیامت کے دراز ترین اونکا ہی پیٹ بہرنی مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت مین بہت بہوک لگیگی اوسکو نقل کی
بغوی نی شرح السنۃ مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی **ف** نام شخص کا کہ ڈکار لیتا تہا وہب بن عبد اللہ تہا اور یہہ گنی گئی ہین چہوٹی صحابیون مین کہ
حضرت کی زمانہ مین بالغ نہوئی تہی منقول ہی اونسی کہ کہا اونہون نی کہ کہایا مینی ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کی پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت
نے کیا ہی یہہ باز رہو ڈکار اپنی سی الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کر کہانی سے کہ باعث ڈکار لینی کا ہوتا ہی چنانچہ آپنی فرمایا اسلیے کہ دراز ترین
لوگونکا الخ آیا ہی کہ پہر اونہون نی پیٹ بہر کر کبہی نہین کہایا یہانتک کہ مفارقت کی دنیا سی جبکہ رات کو کہاتی تہی تو صبح کو نہین کہاتی تہی اور اگر صبح
کو کہاتی تہی تو رات کو نہین کہاتی تہی مع **وعن** کعب بن عیاض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل امۃ
فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ الترمذی اور روایت ہی کعب بیٹی عیاض کی سی کہا اونہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تحقیق واسطی ہر
امت کی فتنہ اور آزمایش ہی جانب حق سی اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالی اونکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا آزماوی کہ حد
شفاعت پر رہتے ہین یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجاء بابن آدم یوم القیمۃ کانہ
بذج فیوقف بین یدی اللہ فیقول لہ اعطیتک وخولتک وانعمت علیک فما صنعت فیقول رب جمعتہ وثمرتہ
وترکتہ اکثر ما کان فارجعنی آتک بہ کلہ فیقول لہ ارنی ما قدمت فیقول رب جمعتہ وثمرتہ وترکتہ اکثر
ما کان فارجعنی آتک بہ کلہ فاذا عبد لم یقدم خیرا فیمضی بہ الی النار رواہ الترمذی وضعفہ

اور روایت ہے انس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کی گویا کہ بکری کا بچہ ہی یعنی بسبب کمال ضعف
وحقارت کی یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کہڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلا واسطہ ساتھہ زبان
قال یا حال کی دی تہی مینی تجکو یعنی زندگانی اور حواس وصحت اور عافیت اور مانند انکیکی اور دبی مینی تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور
جاہ اور مانند انکیکی اور انعام کیا مینی تجپر یعنی ساتھہ اوتارنی کتاب کے اور بہیجنی رسول کی وغیر ذلک پس کیا کام کیا تونی یعنی کیا شکر گذاری کی تونی انکی
پس کہیگا ای رب میری جمع کیا مینی مال کو اور بڑہایا مینی اوسکو یعنی ساتھہ سوداگری کی اور چہوڑا مینی اوسکو یعنی دنیا مین وقت مرنی اپنی کی بہت
اوس چیز کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پہر بہیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیری پاس مال سارا یعنی ساتھہ خرچ کر سکیگی تیری راہ مین جسکی
خبر دی ہی کفار کی حال سی اللہ نے یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماویگا اللہ تعالی اوسکو کہ دکہلا مجکو وہ چیز کہ آگی بہیجی
تونی یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سی اب وہ مال رکہا ہوا دنیا مین فائدہ نہین رکہتا اور ممکن نہین پہر بہیجنا پس کہیگا یعنی چونکہ کچہہ آگی بہیجا نہوگا
شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کی پاویگا نہین کہیگا دوبارہ جیسیکہ عادت ہی گنہگارون کی اور مبہوتون کی کہ جو عذر صریح نہین رکہتی
بار بار اوسی پہلی بات کو کہی جاتی ہین ای رب میری جمع کیا مینی اوسکو اور بڑہایا مینی اوسکو اور چہوڑا مینی اوسکو بہت اوس چیز سی کہ تہا پس پہر بہیج
مجکو کہ لاؤن مین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہین بہیجی اون نی آگی کوئی بہلائی یعنی اون دی گئی چیزون مین پس
لیجایا جاویگا اوسکو اور حکم کیا جاویگا اوسکی لیی طرف دوزخ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کی یعنی اگرچہ معنی اوسکی
صحیح ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبی نے کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کی کہ دیا تہا اوسکو مالک
اوسکی نی مال تا کہ تجارت کری اوس سی اور نفع حاصل کری پس نہ فرمان برداری کی اوسنی مالک کی حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اسطرح کہ صرف کیا
اوسکو غیر جگہہ اوسکی مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہین کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹی مین ہی کہا ابو حامد نی جان کہ تمام بہلائیان اور لذتین اور سعادتین
بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہی نعمت لیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہے اور نام رکہنا سوا اسکیکا سعادت غلط ہی یا مجاز مانند نام رکہنی سعادت
دنیویہ کی کہ نہ سبب ہو آخرۃ کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہنچاوین طرف سعادت آخرویہ کی اور مدد ہون اوسکی ساتھہ ایک واسطہ کی یا کئی واسطون
کے اگر اونکو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہی بسبب اسکی کہ پہنچا دینگی طرف نعمت حقیقی کی ع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْاَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ رواہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول پوچہی جانا بندیکا روز قیامت کی نعمت سی یہہ ہی کہ کہا جاویگا
اوسکو کیا نہین تندرستی دی تہی ہمنی تیری بدن کو اور نہین سیراب کیا تہا ہمنی تجکو ٹہنڈی پانی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ ٹہنڈا پانی
اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نی اپنی مرید سی کہا کہ ای بیٹی پانی سرد کر پی اسلیی کہ پانی سرد نکالتا ہی شکر کو تہ دلسی اپنی والد سی یاد رکہتا
ہون مین کہ جب پانی سرد پیتی بیخود ہو جاتی اور تہوڑی دیر ٹہیرتی تا بحال خود آتی جب بحال خود آتی کہتی سبحان اللہ یہہ کیا چیز ہی اور کیا جوہر ہے
اور کچہہ کلمات عالم ذوق وتوحید سی کہتی اور عجائب حال پانی کی سی یہہ ہی کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اسپر اور پہر قیمت کچہہ نہین رکہتا اور ارزان
عجیب ایک **حکایت** منقول ہی کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پہنچا ہلاک کی پس ظاہر ہوا اوسکی
لیی ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نی کہ آدہا ملک اپنا پس پلایا اوسنی پانی پہر رکا اوسکا
پیشاب یہان تک کہ دشوار ہوا اوسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجکو اگر علاج کرون مین تیری

اس مرض کا پس کہا بادشاہ نی کہ آدھا ملک اور دونگا پس علاج کیا اوسنی پھر کہا اوس بادشاہ کو کہ لی ملک اپنا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اوسکی
رونق پر اور بیچ جمع کرنی کے درمیان نعمت صحت اور پانی کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہہ دونون نعمتین جو اکٹھی بیان فرمائین تو اشارہ ہے اسپر کہ یہہ
ایسی بڑی نعمتین ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہہ نعمتین ایک طرف واللہ اعلم **ع** **وعن** ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا تزول قدما ابن آدم يوم القيامة حتى يسأل عن خمس عن عمره فيما أفناه وعن شبابه فيما أبلاه وعن ماله من
أين اكتسبه وفيما أنفقه وماذا عمل فيما علم رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سرکینگی پاؤن آدمی کی روز قیامت کے یعنی کہڑا رہینگے اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہان تک پوچھا جاوی گا پانچ حالتو
سی پوچھا جاویگا عمر اوسکی سی کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچھا جاویگا جوانی اوسکی سی کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہی کہ رفتہ رفتہ
پرانا ہو جاتا ہی اور پوچھا جاویگا مال اوسکی سی کہ کہان سی کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال سی یا حرام سی اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت مین یا معصیت
مین اور پوچھا جاویگا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کی کہ جانا یعنی علم کر پڑہا یا عمل کیا یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ابو درداء
سی ہی کہ کہا اونہون نی ای عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاویگا تجکو دن قیامت کی کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہیگا تو کہ عالم تہا مین تو کہا
جاویگا تجکو کہ کیا عمل کیا تونی بیچ علم کی کہ سیکہا تونی اور اگر کہیگا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا تہا عذر تجکو جاہل رہنی مین کیون نہ علم
پڑہا تونی **ع**

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابي ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له انك لست
بخير من أحمر ولا أسود إلا أن تفضله بتقوى رواه أحمد روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابو ذر کو کہ تحقیق تو
نہین ہے بہتر سرخ رنگ والی سی اور نہ سیاہ رنگ والی سی مگر یہہ کہ زیادہ ہووی تو ایک سی ان دونون مین سی ساتہہ تقوی اللہ کی نقل کی یہہ احمد نی **ف**
یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطی ہونی انکی اکثر اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد
ساتہہ ان دونون کی رنگ آقا اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نے کہ مراد ساتہہ سرخ رنگ
کے عجم ہی اور ساتہہ سیاہ رنگ کے عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہی اونکی رنگ پر اور عرب کو اسود
یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اونپر اور معنی یہہ کہ فضیلت حقیقی ساتہہ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوی اور عمل صالح
کی نسبت کرنی فضیلت نہین کہتی جیسی کہ فرمایا حق سبحانہ نی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور تقوی کی کئی مرتبی ہین ادنی اونکا تو تقوی کرنا شرک جلی
سی ہی اور اوسط اونکا معاصی و ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سی ہی یعنی ریا اور سمعہ سی اور اعلی اونکا یہہ کہ ہو دائم الحضور ساتہہ اللہ کی
اور نہ رکہنی والا خطرہ ماسوی اللہ کا **ع** **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما زهد عبد في الدنيا
إلا أنبت الله الحكمة في قلبه وأنطق بها لسانه وبصره عيب الدنيا وداءها ودواءها وأخرجه منها سالما
إلى دار السلام رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین بے رغبتی کی کسی بندہ نی دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے قسم مال و جاہ سی مگر کہ اوگائی اللہ نی حکمت یعنی معرفت استوار
اوسکی دل مین گویا کیا ساتہہ حکمت کی اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو دیکہنی والا ساتہہ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت غنا اور خستہ شرکا اور
اور سرعت فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سی اور دیکہنی والا بیماری اوسکیکا یعنی علت محبت اور سبب اوسکیکا اور دوا اوسکیکا یعنی معالجہ اوسکیکا
ساتہہ معجون علم اور عمل کے اور پرہیز کرنی کی اوس سے اور صبر و قناعت کرنیکی اور راضی ہونیکی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نی دنیا اور آفات

اور بلیات سے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیا سے اور متوجہ ہونیکی عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی
بہشت کے اشارہ ہے اسمین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام و کامل دار آخرت مین ہے اور بہشت مین ہے ایک روایت مین ہے پوچھا لوگون نے کہ کیا حال رکھتے ہو تم
کہا خیر و سلامت سے انشاء اللہ اگر بہشت مین درآوین ہم **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد افلح من اخلص
اللہ قلبہ للایمان وجعل قلبہ سلیما ولسانہ صادقا ونفسہ مطمئنۃ وخلیقتہ مستقیمۃ وجعل اذنہ مستمعۃ
وعینہ ناظرۃ فاما الاذن فقمع واما العین فمقرۃ لما یوعی القلب وقد افلح من جعل قلبہ واعیا رواہ احمد والبیہقی فی
شعب الایمان اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اسکا واسطے ایمان کے
یعنی ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سے اور کیا دل اسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق برے اور احوال بد سے مانند حب دنیا اور غفلت کے نیک
مولی سے اور بہول جانیکی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی نے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور کی زبان اسکی راست گو اور کیا نفس اسکا
مطمئن یعنی ساتہہ ذکر رب و محبت اسکے اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اسکی سیدہی یعنی غیر مائل طرف کجی اور باطل اور افراط و
تفریط کی اور کیا اسکے کانون کو سننے والا بات حق کا اور کیا اسکی آنکہہ کو دیکہنے والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور صنعتون پروردگار کا پس ہے بر کان
قیف ہین اور آنکہہ قرار دینے والی اور ثابت رکہنے والی ہے اس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہے اسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اسنے کہ کیا خدا تعالی نے دل اسکا
پاک کیا اسنے اپنے دل کو یاد اور نگاہ رکہنے والا حق کا نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** پس ہے بر کان الخ یعنی کان بسبب پہچانی
اسکی کلمہ حق کو مشابہت ساتہہ قمع کے یعنی قیف کی کہتے ہین اور قیف اسکو کہتے ہین کہ ظرف یعنی شیشہ کی مونہہ پر رکہہ کر اسمین سے روغن اور
شراب اور مانند اسکے ڈالا جاتا ہے ظرف مین اسیطرح داخل ہوتا ہے سخن حق از راہ گوش کے دل مین اور آنکہہ قرار دینے والی اور ثابت رکہنے والی
ہے اس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہے دل اس چیز کو اور ظرف اسکا ہوتا ہے یا ظرف کرتی ہے وہ چیز دلکو اور دیکہتی ہے وہ اسمین اور بنظر اس معنی کی قلب مرفوع
اور منصوب پڑہا ہے اور حاصل معنی یہہ کہ آنکہہ کی راہ سے ہی دل مین چیزین درآتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اسمین جیسے کان کی راہ
سے بعد ازان حاصل دونون حکمون کا بیان کیا ساتہہ قول اپنے کے وقد افلح الخ **وعن** عقبۃ بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا رایت اللہ عز وجل یعطی العبد من الدنیا علی معاصیہ ما یحب فانما ہو استدراج ثم تلا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم
بغتۃ فاذا ہم مبلسون رواہ احمد اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اونسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت دیکہے تو اللہ عز وجل
کو کہ دیتا ہے بندہ کو دنیا سے وجود گناہ کرنے اسکے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے یعنی اسباب دنیا پس سوا اسکے نہین کہ وہ دینا استدراج ہے پہر پڑہی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق استشہاد کی یہہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہے پس جبکہ بہول گئی کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کئے گئی تہی ساتہہ
اسکے یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا انہون نے امر نہی اسکے کو کہولے ہمنے اونپر دروازے ہر چیز کے یعنی دنیا کی نعمتون کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتہہ
اوس چیز کی کہ دیئے گئے یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کے وغیر ذلک نعمتین پکڑا ہمنے انکو ایک بارگی ناگہان وہ نا امید اور متحیر تہے نقل کی یہہ احمد
نے **ف** استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہے یعنی سیڑہی کی ایک پایہ پر چڑہایا پہر اوپر پہر اوپر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہہ ہے کہ جب
گناہ کرے بندہ دیوے اسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دے اور مہلت دے اوسکو تا بندہ گمان لیجاوے کہ یہہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے میری حق مین
پس توبہ اور استغفار گناہ سے نکرے اور مغرور ہو ناگہان اوسکو گرفتار کرے عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہے جانب عذاب کی **وعن**

اَبِی اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ
ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک شخص مر گیا او رچہوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ دینار ایک داغ ہی یعنی اوسکی پیشانی
اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نی پہر مر گیا اور ایک شخص اصحاب صفہ مین سی پس چہوڑی دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ دو دینار دو
داغ ہین نقل کی یہہ احمد نی او بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ایک جماعت تہی فقرا اور غربا صحابہ کی کہ صفہ مسجد مین رہتی تہی اور صفہ مسجد ایک جگہہ
تہی مسجد شریف سی کہ سایہ دار تہی ساتہہ چہت کے اور اصل اوسکی مسجد تہی کہ جسوقت مین کہ قبلہ بیت المقدس تہا بنائی تہی اور جب قبلہ جہت کعبہ کے ہوئی
تو اوس جگہہ کو اوسی حالت پر چہوڑا اور یہہ جماعت ہان رہتی تہی مقدار اسی تن کے اور کبہی کم بہی ہوتی تہی اور کبہی زیادہ بہی اور اونکی لیئے مکان تہا اور
نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل مین بیٹہی تہی اور ریاضت و مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین مشغول ہو کر
حاصل کرنا انوار کا کرتی تہی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تہی اغنیا صحابہ خدمت اونکی کرتی تہی اور قوت پہنچاتی تہی اور اپنی گہرون مین بطریق مہمانی کی
لیجاتی اور کبہی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تہی کہ حضرت کی گہر سی طعام کہاتی تہی اور کبہی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کی یہہ کثرت طعام کی ہوتی تہی
چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سبکو کفایت کرتا تہا اور آنحضرت حکم کیئے تہے اونکی ساتہہ بیٹہنی کا پس لی رہا اونکو اپنی حضور شریف مین شرف کرتی تہی اور فرماتی کہ
مین تم مین سی ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت مین تم میری ساتہہ ہوؤگی اور میری ساتہہ بہشت کو جاؤگی اور ابو ہریرہ بہی اونہین مین سی تہی
دلا خوش باش کان محبوب جان را * بدرویشان مسکینان سری ہست * اور اسناد اور انتساب طائفہ صوفیہ کی اس طریق مین ساتہہ انکی ہی اگرچہ اشتقاق
لفظ صوفیہ مین صفہ سی تکلف ہی لیکن معنی مین موافق ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نی جو دیناروں کی چہوڑنی پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی یہہ
ہی کہ اگرچہ یہہ جمع کرنی اور نگاہ رکہنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کی شرع مین گناہ نہین ہی بلکہ اگر گنج رکہی بعد ادا کرنی حق زکوۃ کی
تو ممنوع نہین ممنوع وہ گنج ہی کہ اوسمین سی حق زکوۃ ادا نکری ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچہہ چہوڑ کر اور سب سی چشم پوشیدہ کر کر
اور صحبت فقرا کی اختیار کر کر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹہتی مین اور رہی ہی گویا یہہ تشدید اور توبیخ اوپر جہوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہی چنانچہ راوی نی
کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سی مرا اور نکہا کہ ایک مرد اصحاب سی مرا یعنی اصحاب صفہ سی تہا کہ نام زد بنام فقر و زہد کی ہی اور اونکی صحبت مین بیٹہنا
اور دعوی حال اونکا کرنا منافی جمع کرنی درہم و دینار کی ہی اگرچہ اوروں پر کار آسان ہی * اور توضیح مقصد کی اس مقام مین یہہ ہی
کہ وہ دونون تہی ساتہہ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تہی اونپر بنا پر نہایت حاجت و فاقہ اونکی پس وہ بمنزلہ سائلین کے تہی یا تو ازروی قال کی
یا حال کی اور حلال ہی نہین کسیکو یہہ کہ سوال کری اس حال مین کہ اوسکی پاس ہی قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا اونکا باوجود ہونی دینار کی پاس
اونکی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کری اپنی تئین بصورۃ فقرا کی کہ پہنی کپڑی پرانی یا بنا دی وضع مشائخین کے اور اوسکی پاس کچہہ ہو قسم نقود سی یا وہ
چیز کہ قائم مقام ہو نقود کی اور لیوی او چیزین کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہی اور کہاوی تو وہ حرام ہی اوسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین عالم
یا صالح یا شریف اور نہ ہو نفس الامر مین مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی کی یا شرافت اوسکی کی پس ہوگا حرام اوسپر اور منقول ہی کہ شیخ
ابو اسحق گازرونی نی دیکہا ایک جماعت کو فقرا سی کہ کہاتی ہین طعام سی کہ موضوع تہا واسطی مستحقون کے پس کہا ای کہانیوالو حرام کی پس باز رہی وہ
کہانی سی پس کہا شیخ نی کہ جسکے پاس نہو کچہہ دنیا سی کہاوی وہ والا نہ کہاوی پس کہا بعضون نی اور باز رہی بعضی پس کہا سبحان اللہ ایک کہانا
حرام ہی واسطی ایک قوم کی اور حلال ہی واسطی اوروں کی پس چاہیی کہ رائی جاوین اہل حرمین شریفین لعنہما اللہ فی الدارین لیئی کہ کہاوی

کوئی ادنیٰ سے اسحال بین وہ غنی شرعی ہوا اوقاف مین ہی کہ موضوع ہی واسطی فقرا کی اور اسیطرح جو شخص کہ رہوی حجرون مین کہ وقف کی گئی ہون
مسافرین کیلئے پس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتہہ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہہ کہ رہوی خانقاہون کی حجرون مین اور رہنا اعتبار کری کوئی
ساتہہ اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین واسطی فقیر وغنی کی بین تقدیر صحت اوسکی نہین صحیح ہی وقف ہماری نزدیک
اغنیاء پر جبکہ ہون وہ غیر محصور ۔ ع وعن مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ
مَا يُبْكِيكَ يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا
لَمْ آخُذْ بِهِ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي أُرَانِي قَدْ جَمَعْتُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے یہہ کہ وہ گئی اپنی ماموں پاس کہ نام اونکا تہا ابی
ہاشم بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روئی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نی کسچیز نی رلایا تجکو ای ماموں میرے کیا بیماری نی قلق واضطراب مین ڈالا تجکو
یا حرص دنیا نی قلق واضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تو نی ولیکن قلق واضطراب مجکو اس سبب سے ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت کی تہی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا مینی اوسپر کہا معاویہ نی اور کیا ہی وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نی کی تہی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا مینی
آنحضرت سی فرماتی تہی سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کیسی ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کری اور تحقیق مین گمان
کرتا ہون اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا مینی مال نقل کی یہہ احمد اور ترمذی ونسائی اور ابن ماجہ نی ف لفظ اُرانی ساتہہ پیش ہمزہ کے بمعنی اظن کے ہی یعنی گمان
کرتا ہون اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکہتا ہون مین یا جانتا ہون مین ۔ ع وعن أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ
مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقِلُونَ
فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہی ام درداسی کہ بیوی ابو دردا کی تہین کہا کہ کہا مینی ابو درداء کو کہ کیا ہوا
ہے تمکو کہ نہین مانگتی تم یعنی مال ومنصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسیکہ مانگتا ہی فلانا اور فلانہ پس کہا ابو درداء نی کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گہاٹی ہی دشوار نہین گذرینگی اوس سے یعنی بطریق سہولت کی گران بار پس دوست رکہتا ہون مین
یہہ کہ ہلکا ہوون مین یعنی ساتہہ ترک کرنی طلب کے اور صبر کرینگی اوپر قلت مال کی واسطی چڑہنی کی اوس گہاٹی پر ف گہاٹی دشوار فاصل ہی درمیان
تمہاری اور درمیان داخل ہونی جنت کی اور مراد اوس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اوسکی ہین اور گران بار یعنی اوٹہانی
والی بوجہ مال وجاہ کی اور وسعت حال کی اور اسلیے کہا گیا ہی فاز المخففون وہلک المثقلون ۔ ع وعن أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا
لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا کوئی چلتا
ہے پانی پر بغیر تر ہونی قدمون اپنی کی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہے ایسا کہ چلی پانی پر اور تر نہون قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیادار سلامت
نہین رہتا گناہون سی نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی گناہون سی کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکہنی والون
کے لیے اسمین خوف شدید دلانا ہی غنیون کی لیی اور نہایت رغبت لانی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکہتا ہی اونکو
نقصان مین یہہ کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی غنیا کی پانسو برس ۔ جعلنا اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ۔ ع وعن جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلَكِنْ

أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ اور روایت ہی جبیر بن نفیر تابعی سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وحی کی گئی طرف میری یہہ کہ جمع کرون مین مال اور ہوون مین تجارت کرنیوالون مین سی ولیکن وحی کی گئی ہی طرف میری یہہ کہ تسبیح کر تو ساتھہ حمد پروردگار اپنی کے اور ہو تو سجدہ کرنیوالون مین سی یعنی نمازیون مین سی اور عبادت کر تو رب اپنی کی یہانتک کہ آوی تجکو موت نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین ابی مسلم سی **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھہ تسبیح اور تحمید اور عبادت کی خصوصًا نماز کی مستغرق رکھون اور آخر عمر تک مشغول اسمین ہون مجکو فرصت مشغول ہونیکی ساتھہ تجارت اور خرید و فروخت اور اور امور دنیا کی کہان ہے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری دنیا کو بوجہ حلال واسطی بچنی کی سوال سی اور واسطی سعی کرنیکی اپنی عیال کی لیی اور واسطی احسان کرنیکی اپنی ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سی دن قیامت کے اسحالت مین کہ چہرہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاندکی ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کی اور جو کوئی طلب کری دنیا کو بوجہ حلال کے درحالیکہ طلب زیادتی کی کرنیوالا ہی مال مین اور فخر کرنیوالا ہی یعنی فقراء پر بسبب مال کی جیسیکہ طریقہ اغنیاء کا ہی اور ریا کرنیوالا ہی یعنی اگر تصدق کرتا ہی تو بطریق ریا اور دکہانی لوگون کی کرتا ہی ملیگا خدا تعالی سی اسحالت مین کہ اللہ تعالی اوسپر ہوگا خفا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** ای عزیز میری بیہہ طلب کرنی مال حلال کی بقصد زیادہ کرنی مال کی اور فخر کرنیکی آپسمین اور ریا کرنیکی تو کیا حال ہی بیچ طلب کرنی مال حرام کی کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا طلب کرنیوالی حرام کا واسطی اشارہ کرنیکی طرف اسکی کہ نہین ہے یہہ کام اہل اسلام کا اور یا اسلیی نہین ذکر کیا کہ وہ فحوائے کلام سی آپ ہی سمجھا جاویگا ہے **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ یہہ خیر یعنی مال کثیر خزانی ہین کہ اون خزانون کی لیی کنجیان ہین یعنی باخیر لوگ ہین کہ خزانی کہولتی ہین اور بخشتی ہین پس خوشی ہو جیو اوس بندہ کی لیی کہ کیا ہی اوسکو خدا تعالی نی کنجی واسطی خیر کی یعنی سبب کہلنی دروازون نیکی اور بخشش مال کا اور سبب بند ہونی دروازہ شر اور بخل کا اور بلا کی ہو جیو اوس بندہ کی لیی کہ کیا ہی اوسکو خدا تعالی نی کنجی شر کا اور سبب کہلنی دروازہ اوسکا اور سبب بند ہونی دروازہ خیر کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی سی لکھا گیا ہی اور ملا علی رح نی لکھا ہی کہ یہہ خیر یعنی یہہ جنس خیر پوشیدہ معلوم ہی کہ مانند محسوس کے ہی خزائن ہی یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین پوشیدہ کی گئین رکہی گئین درمیان بندون اوسکیکی اور واسطی اون خزانون کے کنجیان ہین یعنی اوسکی بندون کی ہاتہہ وہ جو بمنزلہ کلیون اوسکیکی ہین اور کنجی واسطی خیر کی یعنی از راہ علم اور عمل کی یا از راہ مال و حال کے اور کنجی واسطی شر کی یعنی واسطی کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کی ساتھہ بہائی مسلمانون کی کہا راغب نی کہ خیر وہ چیز ہی کہ رغبت کریں سبہمین مانند عقل کی مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کی اور شر ضد اسکی ہی اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہین یہہ کہ ہو خیر واحد شر دوسری کا مانند مال کی کہ اکثر ہوتا ہی خیر واسطی زید کی اور شر واسطی عمرو کی انتہی اور اسیطرح علم بہ نسبت بعض کی حجاب ہے سبب عذاب کا

اور بہ نسبت اور کی سبب قربت کا طرف اللہ تعالی کی اور قیاس کر اسپر اور عبادتون کو کہ بعضی اونمین سی باعث عجب اور غرور کی ہین اور بعضی باعث نور اور
سرور کی اور مانند تلوار اور گھوڑی اور مانند انکی کبھی ہوتی ہین آلہ جہاد کی ساتھہ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبھی اونسی قتل
کیے جاتی ہین انبیا اور اولیا اور پہنچنا ہی سبب انکی نیچی کی درجی روز حشر مین وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا لم یبارک للعبد فی مالہ جعلہ فی الماء والطین اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نہ برکت دیجاوی
واسطی بندی کی بیچ مال اوسکی کی یعنی بسبب اسکی کہ خرچ کری اوسکو بیچ رضای مولی اور عمارت عقبی اپنی کی گردانتا ہی وس مال کو پانی اور مٹی مین یعنی خرچ
کرتا ہی بیچ بنانی عمارت کی کہ جوزائد ہی حاجت سی وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا الحرام فی البنیان فانہ
اساس الخراب رواھما البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون اپنی کی خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی نقل کی یہہ
دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف اسسے سمجھا جاتا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضی کہتی ہین کہ معنی
اس عبارت کی یہہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام وہی بنانا ہی اور معنی کلمہ فی کی مانند
اس کی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ علقہ عین دو سیر لوہا ہی نہ یہہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سی خرابی دین
کی ہی اور احتمال رکھتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکی کی ہی کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسیکہ وارد
ہوا ہی سہ لدوا للموت وابنوا للخراب اسیطرح ہی بعضی شرحون مین اور یہہ ہی مقصود ہی کہ مراد حدیث سی یہہ کہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام
اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین اپنی نہ بناؤ کہ وہان بیٹھہ فسق کرو اور ساتھہ لچون کی صحبت رکھو اور جو عمارت کہ اوسمین فسق
کرین آخر کو خراب ہوتی ہی ہمچ اور ملا علی قاری نی دو احتمال لکھی ہین جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہہ کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر
جائز ہونی خرچ کرنی مال حلال کی عمارت مین اور دوسرا یہہ کہ نہین دلالت کرتی اوسپر اور اسکو لکھا ہی کہ یہہ مناسب ترہی ساتھہ باب کی +
وعن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدنیا دار من لا دار لہ ومال من لا مال لہ ولھا یجمع من لا عقل
لہ رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گھر اوس
شخص کا ہی کہ نہین گھر واسطی اوسکی یعنی آخرۃ مین اور مال ہی واسطی وس شخص کی کہ نہین مال واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل
واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف دنیا گھر اوس کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوش
اسمین ممکن نہین پس جسنی کہ دنیا کو گھر اپنا پکڑا گویا نہین ہی اوسکی لیے گھر اور اسیطرح دنیا مال اوسکا ہی کہ نہین واسطی اوسکی لیے مال یعنی مقصود مال سی خرچ
کرنا اوسکا ہی بھلائیون اور مرضیات الہی مین اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کیا ضایع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین
اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہیی اور مال اوسکی کو مال نہ کہنا چاہیی بسبب فنا اور حقارت اوسکی کی اور مرجع اس معنی
کا ہی معنی اول کی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ دنیا گھر اوسکا ہی کہ نہین گھر اوسکی لیے آخرۃ مین اور اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیے غنا اور مال
آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گھر ٹھیرایا اور مطمئن ہوا ساتھہ اوسکی اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کی جیسیکہ اللہ تعالی نی اشارہ کیا الذین لا یرجون
لقاءنا ورضوا بالحیوۃ الدنیا واطمأنوا بھا اور فرمایا یحسب ان مالہ اخلدہ اوسکی لیے آخرت مین گھر اور غنا نہین ہو واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ دنیا کی
بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لہا مین زائد ہی یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ کہ عقل نہین رکھتا ہی

طرح مجمل معنی اسکی یہہ ہین کہ دنیا نہین لیاقت رکھتی کہ سکی گنی جاوی گھر گراوسکی لیی نہین گھرا وسکی لیی اور نہ لیاقت رکھتی ہی کہ گنی جاوی مال مگر اوسکی لیی کہ نہین مال اوسکی لیی و مقصود حقارت دنیا کی اور ساقط کرنا رتبہ اوسکیکا ہی اس سے کہ گنی جاوین گھر یا مال اوسکی لیی کہ ہی آخرت اوسکی لیی قرار گاہ اور مال مع **وعن حذیفة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی خطبته الخمر جماع الاثم والنساء حبائل الشیطان و حب الدنیا راس کل خطیئة قال وسمعته یقول اخروا النساء حیث اخرهن الله رواه رزین وروی البیهقی منه فی شعب الایمان عن الحسن مرسلا حب الدنیا راس کل خطیئة** اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خطبہ مین شراب یعنی مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین اور اوس سی ہو جاتی ہین اور عورتین جال ہین شیطان کے اور محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نی کہ سنا مینی حضرت سی کہ فرماتی تہی پیچہی ڈالو عورتون کو اسلیی کہ پیچہی ڈالا ہی انکو خدا تعالی نی یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس مت مقدم کرو تم انکو چیزون ذکر کی گئی مین نقل کی یہہ تمام حدیث جسیکہ ذکر ہوئی رزین نی اور نقل کی بیہقی نی جملہ اس حدیث سی شعب الایمان مین حسن بصری سی بطریق ارسال کی اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئة **ف** روایت کی طبرانی نی ابن عباس سی بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربها وقع علی امه وخالته وعمته کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف پینی شراب کی پس پیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کی گئیں ساتہ نسبت دنیا کی اخذ اور مفہوم مخالف اسکا یہہ ہے کہ ترک دنیا سر ہی ہر عبادت کا کہا بعضون نی کہ جسنے دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جس نے ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نی کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سی گناہون کو متضمن ہین اسلیی کہ ہر ایک تینون سی جدہ جدہ اصل ہی بہت سی گناہون کی مع **وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اخوف ما اتخوف علی امتی الهوی وطول الامل فاما الهوی فیصد عن الحق واما طول الامل فینسی الاخرة وهذه الدنیا مرتحلة ذاهبة وهذه الاخرة مرتحلة قادمة ولکل واحدة منهما بنون فان استطعتم ان لا تکونوا من بنی الدنیا فافعلوا فانکم الیوم فی دار العمل ولا حساب وانتم غدا فی دار الاخرة ولا عمل رواه البیهقی فی شعب الایمان** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت ڈرانیوالی دو چیزون کے کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جینی کی یعنی ساتہہ تاخیر عمل کی پس لیکن خواہش نفس کے جو کہ مخالف ہی ہدایت کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکہتی ہی قبول حق اور فرمان برداری اوسکی سی اور لیکن درازی آرزو جینی کی پس بہلا دیتی ہی آخرت کو اور یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اور یہہ آخرت کوچ کرنیوالی آنیوالی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہی اور واسطی ہر ایک کی دنیا اور آخرة سی بیٹی ہین یعنی تابع ملوم اور دوست اور رغبت کرنی والی پس اگر کر سکو تم یہہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کی سی پس کرو یعنی ایسی کام کرو کہ دنیا کی بیٹی گری سی نکلجاؤ اور رہا ار محکوم اوسکی نہو اسلیی کہ تم آجکی دن دنیا مین ہو کہ گہر عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت جانو عمل کو پہلی اجل کی اور نہین ہی حساب درست عمل پر اور تم کل کو بیچ گہر آخرة کی ہو گی کہ نہین ہے عمل اوسمین بلکہ جگہہ حساب کی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کوچ کرنیوالی۔ لی ہی اسطرح سی کہ نہین جانتا صاحب اوسکا جیسیکہ نہین جانتا چلنی کشتی کو بیٹہنی والا اوسکا اور اس سی فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوس بہت جلد سمجہا جاتا ہی اسلیی کہ اگر آخرت بجای خود ہوتی اور دنیا اوس طرف جاتی تو بہی آخر گذر جاتی اور تمام ہو جاتی جیہ جائیکہ آخرت اوس طرف سی ادہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سی ادہر چلی جاتی ہی درمیان راہ ہی مین تمام ہوگی اور نہین حساب یعنی

بحسب ظاہر کے بہ نسبت فاجر کی والا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ع ح **وعن علیؓ قال ارتحلت الدنیا مدبرۃ وارتحلت الاخرۃ مقبلۃ ولکل واحدۃ منھما بنون فکونوا من ابناء الاخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل رواہ البخاری فی ترجمۃ باب** اور روایت ہی حضرت علی رضی یعنی بطریق موقوف کی کہ کہا کوچ کیے جاتی ہی دنیا پشت دی ہوئی اور کوچ کیے آتی ہی آخرت درحالیکہ متوجہ ہی طرف ہماری یعنی ظاہر ہی پشت پھیرنا دنیا کا اور رفنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کی ان دونون مین سی بیٹی ہین پس ہو تم آخرۃ کی بیٹون مین سی یعنی ساتھہ متوجہ ہونیکی طرف اوسکی اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹون مین سی یعنی ساتھہ اعراض کرنیکی آخرت سی اور متوجہ ہونیکی طرف دنیا کی اسلیے کہ آجکی دن یعنی دنیا مین عمل ہی یعنی وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کی حساب ہی اور نہین ہے عمل روایت کی یہہ حدیث بخاری نی ترجمۃ الباب مین **ف** یعنی عنوان ایک باب مین بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اسکا مضمون اوسکا ہی ٭

ح **وعن عمروؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوما فقال فی خطبتہ الا ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہ البر والفاجر الا وان الاخرۃ اجل صادق ویقضی فیھا ملک قادر الا وان الخیر کلہ بحذافیرہ فی الجنۃ الا ان الشر کلہ بحذافیرہ فی النار الا فاعملوا وانتم من اللہ علی حذر واعلموا انکم معروضون علی اعمالکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعیؒ** اور روایت ہی عمرو سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا آپنی خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہاتا ہی اوس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سی حصہ کہتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک مدت سے معین وعدہ کی گئی سچی یعنی متحقق و ثابت اور حکم کریگا آخرت مین بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک و بد اور مومن اور کافر کی ساتھہ ثواب و عذاب کے آگاہ ہو اور تحقیق خیر و خوبی سب ساتھہ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت میں ہے آگاہ ہو اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتھہ انواع اپنی کی دوزخ مین ہی خبردار ہو پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب حساب خدا سی خوف پر ہو یا یہہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ سی کہ قبول ہوتا ہے یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق تم پیش کیے جاؤگی اپنی عملون پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکھیگا جزا اوسکی یعنی آخرۃ مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی برا دیکھیگا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی **ف** پیش کیے جاؤگی اپنی عملون پر یہہ عبارت محمول قلب پر ہی یعنی معنی اوسکی الٹی ہین کہ عمل تمہاری پیش کیے جاوینگے یا یہہ معنی ہین کہ تم پیش کیے جاؤگی حضرت پروردگار تعالی کی جیسیکہ عمل تمہارے مین اور ظاہر یہہ ہی کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ تم سامنی کیے جاؤگی اللہ تعالی کی ساتھہ افعال اپنی کی اور جزا دیے جاوینگی اور برا اعمال اپنی کی مانند پیش کرنی لشکر کی امیر پر ہی ع ح **وعن شدادؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایھا الناس ان الدنیا عرض حاضر یاکل منھا البر والفاجر وان الاخرۃ وعد صادق یحکم فیھا ملک عادل قادر یحق فیھا الحق ویبطل الباطل کونوا من ابناء الاخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان کل ام یتبعھا ولدھا** اور روایت ہی شداد سی کہ کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہی کہاتا ہی اوس دنیا سی نیک و بد یعنی مومن و کافر اور تحقیق آخرۃ وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع غیر کاذب ہی حکم کریگا اوسمین بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکھیگا اوسمین حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنی متمیز اور جدا کر دیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھہ ثواب و عذاب کے

ہو تم آخرت کی بیٹون مین سی اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹون مین سے اسلیے کہ تحقیق ہر ماں کی تابع ہوتا ہی اوسکا بیٹا اوسکا **ف** اور دنیا باطلہ کا ٹھکانا دوزخ ہے اور آخرۃ حقہ کی جگہہ جنت ہی یعنی پس جو طالب و مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتہہ دوزخ مین ہونگی اور جو طالب آخرت کے ہین وہ اوسکی ساتہہ جنت مین ہونگی یہہ تو ملا علی رحمہ نی لکھا ہی اور حضرت شیخ رحمہ نی بعد حدیث کی لکھا ہی کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرۃ کی کریگا اور موافق اوسکی عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی لیے کریگا **وعن اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى رَوَاهُمَا اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ** اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین طلوع ہوتا آفتاب مگر کہ دونون پہلو اوسکی مین دو فرشتی ہین کہ پکارتی ہین سناتی ہین خلائق کو یعنی سنتی ہی اونکا خلائق سوای جن و انس کی ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی کے یا انقطاع کر کر اور طرف سی رجوع ہو و طرف اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیہ تبتیلا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرتا ہی یعنی امر دین مین یا زاد عقبی مین بہتر ہی اوس مال سی کہ بہت ہو اور باز رکہی عبادت خدا تعالی سے اور خوشحالی سی روایت کین یہہ دونون حدیثین ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** شاید کہ بہید نہ سنانی جن و انس کیمین یہہ ہے کہ نہ اوٹہہ جاوی تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پہر اگر کوئی کہی کہ یہہ ندا واسطی تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب وہ نہون نی نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگی جواب اسکا یہہ ہے کہ کفایت کرتا ہی اونمین خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پہر جن و انسان مین سے خطاب خاص انسان ہی کو اسلیے کیا کہ نہایت غافل و حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہان تک کہ باز رکہا اونکو اوسنی متوجہ ہونی سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت و سلیکی پس کہا گیا اونکو کہ کہان تک یہہ غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اللہ سے اور طرف عبادت رب اپنی کی **وعن اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پہنچاتی تہی اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تہی اور جیسا حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابو ہریرہ نی جس وقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہین اور پوچہتی ہین فرشتی کہ کیا آگی بہیجا یعنی اعمال خیر سی اور کہتی ہین آدمی کہ کیا پیچہی چہوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر **وعن مَالِكٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِاِبْنِهِ يَا بُنَيَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَهُمْ اِلَى الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ وَاِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ وَاِنَّ دَارًا تَسِيْرُ اِلَيْهَا اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا رَوَاهُ رَزِيْنٌ** اور روایت ہی امام مالک سی کہ تحقیق لقمان نی کہا اپنی بیٹی کو کہ ای بیٹی میری تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عہد اونکا سی آجکی دن تک وہ مدت او چیز کی کہ وعدہ دی جاتی ہین ساتہہ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو ای بیٹی میری تحقیق پشت دی ہی تو نی دنیا کو جبسیکہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہی گویا دنیا کو چہوڑ دیا اور تحقیق وہ گہر کہ چلتا ہی تو طرف اوسکی بہت نزدیک ہی طرف تیری اوس گہر سی کہ نکلتا ہی تو اوسمی نقل کی یہہ رزین نی **ف** دراز ہوئی الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ دراز و بعید ہوا ہی گویا یہ وعدہ آنی قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف او چیز کی کہ وعدہ کیی گئی ہین اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کی لیکن وہ نہین جانتی مانند بیٹہنی والون کشتی بہری ہوئی کی پہر بیان کیا اس معنی کو ساتہہ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹی کو کیا اور مراد اس سے خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیی اور آخر جملہ حدیث کی یہہ دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوسی دور پڑتا ہی اور جسجگہ کے طرف متوجہ ہوتا ہی وسکی جانب دیکہتا ہی ایک مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوسکی بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکی گی اور وہان پہنچیگا اور مقصود اس نصیحت سی دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سی ع ح
وعن عبد اللہ بن عمرو قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس افضل قال کل مخموم القلب صدوق اللسان
قالوا صدوق اللسان نعرفہ فما مخموم القلب قال ھو التقی النقی لا اثم علیہ ولا بغی ولا غل ولا حسد
رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا اونسی کہا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتی ہین ہم کہ جو ہرگز جھوٹ نہ بولی پس کون
ہے مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہے گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سی گذرنا اور نہ کدورت وکینہ اور نہ حسد نقل کی یہہ ابن ماجہ نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مخموم خم سی ہی بمعنی جھاڑنی خاک وکوڑی کی زمین اور کوین سی یہان مراد یہہ ہی کہ دل اوسکا جھڑا ہوا اور
صاف ہی غبار اغیار سی اور پاک ہی بری خلاق سی جسکو سلیم القلب کہتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور نقی یعنی صاف دل
اور پاک باطن محبت غیر اللہ سی اور تقی یعنی بچنی والا بری عقائد اور بری اخلاق سی اور صحابہ نی جو معنی مخموم القلب کے پوچھی احتمال ہی کہ وہ اس لغت
کو نہ جانتی ہون اسلیی کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتی تھی کہ صحابہ باوجودیکہ اپنی زبان عرب کی اور رکھنی فصاحت وبلاغت کی نہ سمجھتی تھی اور
معنی اوسکی نہ جانتی تھی لیکن اضافت مخموم کی قلب کے طرف اور معین ہونا مراد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نی بیان فرمایا اور یہہ احتمال ظاہر ہی
واللہ اعلم ع ح وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع اذا کن فیک فلا علیک ما فاتک الدنیا
حفظ امانۃ وصدق حدیث وحسن خلیقۃ وعفۃ فی طعمۃ رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی اوسی عبد اللہ بن عمرو
سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب پائی جاوین تجھمین ای مخاطب پس نہین ہے خوف تجھپر اور ضرر نہین ہے تجکو
فوت ہونی اور نہونی دنیا کی سی اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندون کی اور حقوق نفس کے اور دوسری
سچے بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کھانی مین یعنی پرہیز کری حرام سی اور اکتفا کری مقدار حاجت پر اور بہت نہ کھاوی نقل
کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضرر نہین ہے یعنی چونکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئین اور نفس نے بسبب اسکی کمال پایا
اور نورانی ہوا اور زیادہ حاصل ہوئی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا ہم پہنچا فوت ہوئی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سی کیا غم ہی بلکہ
اگر وہ ہون تو خلل ووحشت کا رخانہ جمعیت حضور مین اور کثافت اور ظلمت درمیان لطافت ونور کی پیدا ہوتا ہی + ح وعن مالک
قال بلغنی انہ قیل للقمان الحکیم ما بلغ بک ما نری یعنی الفضل قال صدق الحدیث واداء الامانۃ وترک ما لا
یعنینی رواہ فی الموطأ اور روایت ہی امام مالک سی کہ کہا پہنچا ہی مجکو یہہ کہ کہا گیا واسطی لقمان حکیم کی کہ کس چیز نے پہنچایا ہی
تکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتی ہین ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پہنچایا ہی مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمت سچ بولنی نی اپنی بات کہنی
مین اور اور کی بات نقل کرنی مین اور ادا امانت نی یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چھوڑ دینی اوس چیز کی نی کہ نہ نفع دی مجکو اور ضرورت نہو
مجکو اوسکی روایت کی یہہ مالک نے موطا مین کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث مین **ف** اسی جگہہ سی کہا ہی کہ حکمت راست گفتاری اور نیک
کرداری ہی اور لقمان بھانجی ہین ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تھی اور اختلاف ہی درمیان علما کی اسمین کہ لقمان
پیغمبر تھی یا نہین اور صحیح یہہ ہی کہ وہ حکیم وولی تھی اور آیا ہی کہ اونہون نی ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تھی اور ابن عباس سی
منقول ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تھی نہ بادشاہ تھی ایک غلام کالی تھی کہ بکریان چراتی تھی حق تعالی نی اونکو مقبول اپنا کیا اور حکمت درجوامزدی

اور عمل دی اور اپنی کتاب مین ذکر اونکا کیا ہے **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِیْءُ الصَّلٰوۃُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوۃُ فَیَقُوْلُ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ فَتَجِیْءُ الصَّدَقَۃُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَۃُ فَیَقُوْلُ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِکَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّکَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّکَ عَلٰی خَیْرٍ بِکَ الْیَوْمَ اٰخُذُ وَبِکَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِہٖ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آوین گی اعمال پس آویگی نماز پس کہیگی ای پروردگار میری مین نماز ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پس آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہیگا ای رب میری مین صدقہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آویگا روزہ پس کہیگا ای رب میری مین روزہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آوینگی اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکی اوپر اوسیطرح کی کہ مذکور ہوئی فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی یعنی موقوف رکہیگا اللہ تعالی ہر ایک کی شفاعت کی قبول کو اور مہلت دیگا اونکی درخواست کی قبولیت کو بہ نرمی و مہربانی پہر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہہ وارد ہونی اوامر واحکام کا ہی پس کہیگا ای رب میرے نام پاک تیرا اسلام ہی یعنی سالم اور پاک تمام نقصانون اور آفتون سی اور سلامتی بخشنی والا بندون کا تمام شدائد اور خوفون سی اور مین ہون اسلام کہ عاجزی کرنی والا اور مطیع امر اور تابعدار تیری حکم کا ہون اور فرمایا ہی تونی اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہی بسبب تیری آجکی دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرونگا بسبب تیرے جس سے مواخذہ کرونگا ساتہہ دینی عذاب کے اور بوسیلہ تیری دونگا مین یعنی ثواب پس تو اصل ہی اور مدار ہی تجہپر امر طاعت و معصیت کا چاہ جو کچہہ چاہتا ہی تو فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین اور جو شخص کہ طلب کری سوا دین اسلام کی کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سی وہ دین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانی والون سی ہی **ف** آوینگی اعمال بندون کی یعنی نیک اعمال حضور خداوند تعالی کی تاحجت ہون اور شفاعت کرین اپنی کرنی والون کے یا جہگڑین اپنی ترک کرنی والون سی اور اعمال یا تو اچہی صورت مین آوین گی کہ اللہ تعالی اونکو اچہی صورتین عطا فرماویگا جیسیکہ بعضی حدیثوں اور آثار سی سمجہا جاتا ہی اور یا قدرت الہی ثابت ہی اوپر لانی اعراض کی اور کلام کروانی اونکیکی اور مین نماز ہون آئی ہون بیچ درگاہ لطف تیری کی تا شفاعت کرون سید عیمی کی باعتماد قبولیت اور آبرو کی کہ تیری درگاہ مین رکہتی ہون کہ محکم ستون اپنی دین کا فرمایا ہی اور مقام عزت وقربت مین بٹہایا ہی تونی اور فرمایا ہی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ چونکہ دنیا مین منع کرنی والی فسق وفجور کی تہی مین امیدوار ہون آجکی دن کہ مانع غضب و عذاب تیری سی ہون مین پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تو ای نماز اوپر خیر اور صلاح وفلاح کی ہی اور رہیہ تو قف اور مہلت دینی ہی قبول شفاعت اوسکی مین ساتہہ پاکیزہ تر وجہکی اور اچہی کلام کی یعنی تجکو بہی فضل و شرافت ہی اور رجای خود ہی تو لیکن شفاعت کار وصفت ایک دوسری کی ہی کہ اصل و رتبی تیرا اور اور عبادتون ہم مثل تیری کا ہی اور جامع ہی تمام اچہی صفتون کا کہ وہ اسلام ہی جیسیکہ الی آتا ہی اور یہان ایک نکتہ ہی کہ کہڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اوس ذات کی ہی کہ جامع ہو کمالات کی جیسیکہ ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء وصفات الہی کی ہی کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہین کہلوا سکیگا مگر وہ اسیطرح اعمال مین وہ عمل شفاعت کریگا کہ جامع تمام صفات وکمال کا ہی جیسیکہ آخر حدیث مین بیان ہوگا اور مین ہون صدقہ شفاعت کرتا ہون اس بندی کی اور مجکو ساتہہ لطف اپنی کی نوازا تونی اور میری حق مین فرمایا اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیْءُ غَضَبَ الرَّبِّ اور مین ہون روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تونی ساتہہ جزا خاص

کے کر سوا تیری کوئی اوسکو نہ جانیگا اور جسنے کہ مجکو پایا اور حرمت وحق نگاہ رکہا میرا بخشا تو نی اور وعدہ بہشت مین جانیکا کیا تو نی اوس سے اور اسلام جو کلام مذکور کہیگا اسلیے کہ درباب شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتہہ تعظیم او ثنار الہی کی کری جیسیکہ حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اول ثنا خاص کردگار کی کرین گی بعد ازان شفاعت کرینگے پس سلام حضرت حق سبحانہ کو ساتہہ اسم سلام کی ندا کریگا اور اپنی تئین بندہ مطیع کہیگا اس سبب سے شفاعت وسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سی مراد ہو صفت رضا او تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلی مقامات اہل قرب در اصطفا کی ہی جیسیکہ حضرت ابراہیم عم کی حق مین آیا ہی کلام مجید مین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین ہو **وعن عائشة قالت** كان لنا ستر فيه تماثيل طير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة حوليه فاني اذا رأيته ذكرت الدنيا اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ تہا واسطی ہماری پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار گیری اوسمین تہین تصویرین پرندجانورون کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیے کہ مین جب دیکہتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو **ف** یہہ تعلیل دلیل ہی کہ یہ صورتین بہت چہوٹی تہین یا یہہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویرون کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکہنا اوس اسباب کا کہ جین کرتی ہین ساتہہ اوسکی دنیا ہیجاتا ہی فقرا کی حلاوت قلوب کو ہو **وعن ابي ايوب الانصاري قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال** عظني واوجز فقال اذا قمت في صلاتك فصل صلوة مودع ولا تكلم بكلام تعتذر منه غدا واجمع الاياس مما في ايدي الناس اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ نصیحت فرماؤ مجکو اور مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نی جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس نماز پڑہ مانند نماز اوس شخص کے کہ رخصت کرنیوالا اور چہوڑنیوالا ہی ماسوای اللہ کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتہہ خلوص کامل اور توجہ تام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووی تو عذرخواہی کا بسبب اوس کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہی کلام کرنی کو یارون اور دوستون اور تمام مسلمانون سی یعنی ایسی بات کہہ کہ اوس سی پشیمان ہووی تو اور محتاج عذر کرنیکا ہووی اور قصد مصمم کر او پر ناامیدی کی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ میں ہے یعنی قناعت کر قوت مقدر ومقسوم پر اور لوگون کی مال سی طمع منقطع کر **ف** ایک معنی تو رخصت کرنیکی وہ ہین جو مذکور ہوئی اور ممکن ہی کہ مراد رخصت کرنا حیات کا ہو یعنی گویا کہ یہہ آخر نماز تیری ہی اور یہہ آخر وقت ہی وفات تیری کا جیسیکہ مشایخ کی وصیتون مین آیا ہے کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز اپنی مین ایسا تصور کری کہ یہہ آخر نماز ہے اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سی ادا کریگا اور آخر حدیث مین اشارہ ہی طرف اوسکی کہ انست پکڑنی لوگون سی علامت افلاس کی ہی اور غنا قلبی یہہ ہی کہ ناامید ہو اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہی ہو ع **وعن معاذ بن جبل قال لما بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن خرج معه رسول الله صلى الله عليه وسلم** يوصيه ومعاذ راكب ورسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي تحت راحلته فلما فرغ قال يا معاذ انك عسى ان لا تلقاني بعد عامي هذا ولعلك ان تمر بمسجدي هذا وقبري فبكى معاذ جشعا لفراق رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم التفت فاقبل بوجهه نحو المدينة فقال ان اولى الناس بي المتقون من كانوا وحيث كانوا روى الاحاديث الاربعة احمد اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی یا عامل کر کر طرف یمن کے نکلے ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہونچانیکی لیی سحال مین کہ وصیت کرتی تہی اوسکو اور معاذ تہی سوار اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی ہمراہ سواری اوسکی کی پس جب فارغ ہوئی حضرت وصیت سی فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہی کہ نہ ملی تو مجہسی بعد سال عمر میری کی کہ یہہ سال ہی

اور شاید کہ تو گذری اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئی معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر التفات کیا آنحضرتؐ نی یعنی
موںہہ پہیرا معاذ کی طرف سی اور متوجہ کیا موںہہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ بتحقیق قریب ترین اور متصل ترین لوگون کی ساتہہ میری پرہیزگار ہین جو
ہون یعنی عربی یا عجمی گوری ہون یا کالی ہون شراف ہون یا رذالی ہون اور جہان ہون نقل کین چارون حدیثین احمد نی **ف** لفظ فاقبل الخ
تفسیر ہے التفات کی اور شاید کہ وجہ موںہہ پہیرنی کی معاذ سے یہہ تہا کہ نہ دیکہین رونا اونکا اور ہو سبب رونی آپکی کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تہا اسپر کہ ضرور
ہے چہوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرتؐ نی اونکو از راہ فضل کی اور وصیت کے زبان سی کہ تو جدا ہوگا مجہسی اور جدا ہوگا
مدینہ سی اور پہر دیکہیگا تو مدینہ کو اور نہین دیکہیگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا مین ہی پس فرمایا کہ قریب ترین
لوگون کی ساتہہ میری یعنی ساتہہ شفاعت میری کی یا قریب ترین لوگون کی طرف مرتبہ میری کی متقی ہین الخ اور جہان ہون یعنی مکہ مین ہون یا مدینہ
مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین غیر ذلک سین دیکہہ طرف رتبہ اویس قرنی کی یمن مین بسبب کمال تقوی کی اور طرف حالت ایک جماعت اشراف
حرمین شریفین کی کہ اونہون نی باوجود دور ہونیکی تقوی سی کیا درجہ پایا اور یہہ بسبب ترک تقوی کی کیسی محروم رہی مقام قرب سی بلکہ اشقی
ہوئی بسبب پہنچانی ایذا کی حضرتؐ کو اور گویا کہ یہہ وصیت و تسلی ہی معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیی اور ہماری فراق رنج نکہا جبکہ متقیون سی ہوگی
تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہی معنی مین ہماری ساتہہ ہی تو اور طیبی نی کہا کہ یہہ تسلی ہی معاذ کو بعد از خبر دینی کی اوسکو ساتہہ رحلت اپنی کی یعنی
جبکہ پہر آوی تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتہہ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کی ساتہہ میری کہ متقی ہین اور کہا کہ یہہ کنایہ ہی ابوبکر صدیق سی کہ بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہوئی جیسا کہ حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہی کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت آنحضرتؐ کی اور کلام کیا ایک امر مین
فرمایا پہر آنا اوس وقت اوس عورت نی کہا کہ اگر آؤن مین اور آپ کو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو کیا کرون مین گویا کنایہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات سی فرمایا اگر آوی تو اور نہ پاوی مجکو تو آ ابوبکر کی پاس اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث مین رغبت دلائی
ہے حضرتؐ نی اوپر رعایت کرنی تقوی کی اور اسمین تسلی ہی واسطی بقیہ امت کی کہ جنہون نی نہین پایا زمانہ حضرتؐ کا اور مرتبہ خدمت کا کہ اگر
تقوی کرین گی تو قرب حاصل کا حضرتؐ سی اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ مع ع **وعن** ابنِ مسعودٍ قالَ تلا رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم
فمن یُرِدِ اللہُ اَن یھدِیَہٗ یشرح صدرہٗ للاسلامِ فقالَ رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم اِنَّ النُّورَ اِذَا دخلَ
الصَّدرَ انفسحَ فقیلَ یا رسولَ اللہِ ھل لتلکَ مِن علمٍ تُعرفُ بہٖ قالَ نعم التجافی مِن دارِ الغرورِ والانابۃُ الی دارِ الخلودِ و
الاستعدادُ للموتِ قبلَ نزولِہٖ (ہ) اور روایت ابن مسعود کہا ابن مسعود نی کہ پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت پس جسکو ارادہ کرتا ہی اللہ ہدایت
کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوی اوسکو طرف مقام اختصاص کے کہولتا ہی اور فراخ کرتا ہی سینہ اوسکا واسطی اسلام کی یعنی واسطی شرائع
اسلام کی بطریق اخلاص کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بتحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہی سینہ مین کہلجاتا ہی اور فراخ
ہوجاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی واسطی اس حالت کی کچہہ نشانی ظاہر مین کہ پہچانی جاوی وہ حالت ساتہہ اوس نشانی کی فرمایا آنحضرتؐ
نے ہان اوسکی یہی نشانی ہی دور رہونا گہر غرور کی سی یعنی دنیا سی کہ جگہہ مکر و فریب کی ہی اور شیطان بسبب اوسکی لوگون کو فریب دیتا ہی اور
مراد دور ہونی سی زہد اختیار کرنا ہی اور رجوع کرنا اور میل تام کرنا طرف آخرت کی کہ جگہہ ہمیشگی کی ہی اور مستعد رہنا واسطی موت کی پہلے
اوترنی اوسکی یعنی ساتہہ کرنی توبہ کی اور سبقت کرنی کی طرف عبادت کی اور صرف کرنی وقت کی طاعت مین **ف** یعنی قبول کرتا ہی تمام
شرائع اسلام کی اور شبہہ نہین علوم ہوتی ہی اوسکی مذاق مین تلخی اون احکام کی کہ مقرر کیی ہین اللہ تعالی نی اور حکم کیا ہی اونکا اور یہہ

قلب

قلب حقیقت مین عرش رب ہی جیسیکہ حدیث قدسی مین آیا ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا مکر کرنیوالی اور فریب دینی والی اور عہد شکن ہے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا تغرنکم الحیوة الدنیا اور دنیا گہر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنی دہوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین سی دہوکی مین پڑ رہی ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی آنی موت کے یا ظاہر ہونے مقدمات اوسکی کہ مرض ہی در بہت پڑ رہا پاکہ نہ قادر ہوا دسمین اور پر حاصل کرنی علم کی یا عمل کی اور اوسوقت ندامت نفع نہ دیگی ۔ وعن ابی ھریرة وابی خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم العبد یعطی زھدا فی الدنیا وقلة منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمة رواھما البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی خلاد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا جسوقت کہ دیکہو تم بندیکو کہ دیا جاتا ہی بی رغبتی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سی پس نزدیکی ڈہونڈو اوسی اسلیکی تحقیق وہ سکہایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف اور پہلی حدیث بہت سی طریق سی ثابت ہوئی ہی وربعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت پوچہی گئی کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نی کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور بعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اوس سے نیک کرداری اور راست گفتاری ... اللہ تعالی حکمت عطا فرماوی اوسکی بڑی فضیلت آئی ہی فرمایا اللہ تعالی نی من یوتی الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہ ہی مرشد کامل کرنیوالا اور واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کی ہمنشینی اوسکی اور حاصل کری ہم کلامی اوسکی کہا ہی بعض عارفین نی کہ صحبت رکہو ساتہہ اللہ کی پس اگر نہ طاقت رکہو تو صحبت رکہو ساتہہ اوسکی کہ وہ صحبت رکہی ساتہہ اللہ کی اور علامت صحبت احوال اوسکی بعد تصحیح اقوال افعال اوسکی ... اور گذری حدیث سابق مین علامت انشراح صدر کی بایں حیثیت کہ موثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور مین اور بی رغبت کری ... دنیا ... تحصیل ... جاہ ہی اور زیادتی قدر حاجت سی کہ پہنچاوی طرف زادتقوی کی ... ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ ۔

باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پر طریقہ فقر وکفاف کی یعنی قدر ضرورت کی ف مراد فضیلت سی زیادتی اجر وثواب کی ہی اور دونون مضمونون ذکر کیے کے جمع کرنی مین نکتہ یہہ ہی کہ حضرت کی اوقات بسری ہی بطور فقرا کی تہی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور فقرا کی فضیلت مین یہہ بات کافی ہی اور جاننا چاہیی کہ علما کو اختلاف ہی اسمین کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضی کہتی ہین کہ غنی شاکر افضل ہی اسلیکی ہاتہہ سی خیرات وتعذیب کے چیزین مثل زکوة اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بہی بیچ شان غنیا کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء چنانچہ سابق ذکر بیچ باب الذکر بعد الصلوة کی گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہی کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر رہتا اور حدیثین باب کی تمام دلیلین اونکی ہین اور حق یہہ ہی کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہی مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبہی صلاح کار غنا مین ہوتا ہی اور کبہی فقر مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اوسکا ہوتا ہی وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور بسیط بیچ تمام صفتون متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمہ سی منقول ہی کہ اونسی کسی نے پوچہا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا کہ فقیر شاکر دونون سی بہتر ہی اور اسمین اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہی کہ اوسپر شکر کرنا چاہیی نہ بلا ہی کہ اوسپر صبر کرنا چاہیی شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی اپنی شیخ سی نقل کرتی تہی کہ جب تک اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کی ہمسی کروالیا بیعت ہماری نہ قبول کی اور کہا کہ کہو الفقر افضل من الغناء بعد ازان ہاتہہ پکڑا اور مرید کیا اور جاننا

چاہیے کہ بعضون نے فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضون نے عکس اسکی کہا ہی اور مراد فقرا سے یہان فقیر اور مسکین ہین ع

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دکھیلے گئے دروازون سے اگر قسم کہاوین اللہ پر تو البتہ سچا کری اللہ اونکو قسم مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دکھیلے گئے الخ یعنی روکے گئے دروازون سے ساتہہ ہاتہہ یا زبان کی اور معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسیکے دروازہ پر جا کہڑے رہین تو اونکو اپنے گہر مین نہ آنی دے بسبب نہایت حقارت اونکیکی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے دہکیلے لگے تو مجلسون مین آنے سے بطریق اولی منع کیے جاوین گے اور یہہ اسلیے ہی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی چہپانا حال اونکیکا خلق سے تا کہ نہ حاصل ہو اونکو سوا اللہ تعالی کے اور کسی سے کچھہ الفت پس محفوظ رکہتا ہی اونکو کہڑے رہنے سے ظالمون کی دروازون پر اور کہانے مال حرام اونکے سے جیسیکہ بچاتا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنے طعام مضر کیسے پس نہین حاضر ہوتے وہ مگر اپنے مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتے غیر اوسکی سے بسبب کمال مشغولی اپنی کی اور مراد یہہ نہین ہی کہ وہ دنیا دارون کی دروازون پر جاتے ہین اور وہ دہکیلتے ہین اپنے دروازون سے وہ آنے نہین دیتے اپنے گہرون مین بلکہ اولیا اللہ محفوظ ہین اس مذلت سے اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خدا تعالی کی کہ اللہ تعالی اس فعل کو کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ تعالی اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسیکہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین + حاصل حدیث یہہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ تعالی کی نزدیک ایسے عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہاویں نہین کسی کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہی اونکو + مولف **وعن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَہٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مصعب بن سعد سے کہ کہا گمان کیا سعد نے یہہ کہ اوسکو فضیلت ہی اوپر اوس کسی کی کہ کمتر ہی اوس سے یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اونکی جواب کی لیے اور اورون کی سنانے کی لیے نہین مدد کیے جاتے تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیے جاتے مگر ببرکت ضعیفون و فقیرون اونکیکے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** چونکہ سعد رضہ بہت سی فضیلتین رکہتے تہے مانند شجاعت و کرم اور سخاوت کی اونہون نے گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب ان چیزون کی مسلمانون کی زیادہ ہی بہ نسبت اورون کی کہ نہ ہوا ایسی مین پس حضرت نے اس گمان سے باز رکہا اونکو کہ یہہ گمان تم نہ رکہو بلکہ اکرام کرو ضعیفون و فقیرون کا اور تکبر نکرو اون پر کہ تم ہی اونکی برکت دعا سے بہرہ مند ہوتے ہو ع **وعن** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَکَانَ عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا الْمَسَاکِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِھِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تہے اکثر اون لوگون کے کہ داخل ہوئے بہشت مین غریب اور دولتمند ٹہرائے گئے ہین میدان قیامت مین لیکن کافر بتحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانیکا طرف دوزخ کی یعنی مومن دو قسم ہین محبوس غیر محبوس اور مالدار محبوس کافر بہشت ہی اور کافر بیعلم دوزخ ہی مین جاوینگے اور کہڑا ہوا مین دوزخ کی دروازہ پر پس ناگہان اکثر اون کی کہ داخل ہوئے تہے اوسمین عورتین ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی بسبب کثرت خواہش کرنے اونکیکی طرف دنیا کی اور بسبب کمی اونکیکی مردون کی تہمی کی و ٹہرائی گئی الخ یعنی جیسیکہ ایمان و مناقب کی کمالات و منصب کی مین ٹہرائی اور روکی جاوینگی میدان قیامت مین واسطے

بہت حساب سے بچی اور رنج مین ہونگی بسبب کثرت اموال اپنی کی اور وسعت جاہ کی اور لذت حاصل کرنی کی دنیا مین اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات
نفس وہوا کی اسلیے کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہی اور فقرا اس سے بری ہونگی کہ حساب لیی جاوینگی اور نہ روکی جاوینگی
بلکہ چالیس برس پہلے اغنیا کی داخل ہونگی جنت مین عوض مین ان نعمتون کی کہ دنیا مین فوت ہوئی تہین ہم **وعن** ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلعت في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها النساء
متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہانکا مین بہشت مین پس دیکہی مین اکثر اہل بہشت فقرا
اور جہانکا مین دوزخ مین پس دیکہی مین اکثر رہنی والی اوسکی عورتین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم إن فقراء المهاجرين يسبقون الأغنياء يوم القيامة إلى الجنة بأربعين خريفا رواه
مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے چالیس برس پہلی داخل
ہونگی غنیون سی دن قیامت کی جنت مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** چالیس برس یعنی تعداد چالیس برس دنیا کی اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا
ہی کہ یہہ حکم خاص فقرا مہاجرین ہی کی لیی ہی اور اغنیا سی بہی اغنیا مہاجرین کے مراد مین اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی حدیث مین
معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کی پہلی داخل ہونیکی یہہ ہے کہ اغنیا بسبب حساب درازی کے ٹہرینگی میدان محشر مین اور فقرا بلا حساب جنت مین داخل ہوکر عیش مین
ہونگی ہم **وعن** سهل بن سعد قال مر رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لرجل عنده جالس
ما رأيك في هذا فقال رجل من أشراف الناس هذا والله حري إن خطب أن ينكح وإن شفع أن يشفع قال
فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم مر رجل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما رأيك في هذا فقال يا رسول الله هذا رجل من فقراء المسلمين هذا حري إن خطب أن لا ينكح وإن شفع أن لا يشفع
وإن قال أن لا يسمع لقوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا خير من ملء الأرض مثل هذا متفق عليه
اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت صلعم نی ایک شخص کو کہ پاس آپ کی بیٹہا تہا کیا گمان رکہتا
ہے تو اوس شخص گذرنیوالی کی حق مین یعنی یہہ شخص اچہا ہی یا برا پس کہا اوس شخص نی کہ جس سے حضرت نی احوال گذرنیوالی کا پوچہا تہا یہہ شخص سے اشراف لوگون
مین سے قسم ہی اللہ کے یہہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کری نکاح کا کسی عورت سی نکاح کیا جاوی اوس سی اور اگر سفارش کری یعنی کسیکی حکام اور
سردارون سی بیچ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کیجاوی سفارش اوسکی کہا سہل راوی نی پس چپ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب
سے پہر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت صلعم نی واسطی اوسی شخص کے کہ بیٹہا تہا آپ کی پاس کیا گمان ہی تیرا اس شخص کے حق مین پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہہ
شخص فقرا مسلمین سے ہی یہہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دے نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اور اگر سفارش کری کسیکی نہ قبول کیجاوی سفارش اوسکی
اور اگر کہی کچہہ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کری طرف اوسکی بسبب نہایت فقر اوسکی کی پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ شخص کہ تونی اوسکو نظر حقارت سے دیکہا اور حقیر جانا بہتر ہی بہری ہوئی زمین مانند اوس شخص کیسی کہ تونی تعریف کی اوسکی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر تمام روی زمین مثل اوس شخص کی کہ تونی تعریف کی ہی بہر جاوی تو وہ ایک مرد کہ تیری گمان مین حقیر ہی بہتر
اور زیادہ تر ہوگا اوس سے مرتبہ اور فضیلت مین اور ظاہر یہہ ہی کہ حضرت صلعم نی جس سی کہ یہہ پوچہا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اوسکی سوال و جواب مین تنبیہ اوسکی
لیے اور فضیلت فقرا کی اور ایسی فضیلت جو حضرت نی فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول کرتا ہی مرد درگاہ کا کلام

اغنیاء اغنیا کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکہتی ہین قبول حق مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہہ
امر دیکہا جاتا ہی علما کی شاگردون مین اور صلحا کی مریدون مین کہ فقرا بہت جلد قبول کرلیتی ہین حق بات کو اور اغنیا حیل وحجت کرتی ہین اور ہمین
او شخص اول بہی اغنیا مومنین سے ہتا نہ کافرون مین سی اسلیے کہ نہین ہے مفاضلہ درمیان کفار اور مسلمین کے اسلیے کہ نہین ہے خیر کفار مین یہان تک کہ کہا ہی
بعضی علما نی کہ جسنی کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہی اوسپر کفر کا اسلیے کہ خیر ثابت کی اونمین کہ نہین ہے خیر اونمین اور جزم نہین کیا ہی اوسکی کفر مین اسلیے
کہ کبہی قصد کیا جاتا ہی ساتہہ خیر کی یہہ کہ وہ قریب تر ہی ساتہہ حق کی ۶ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہرا آل محمد نی یعنی اہل بیت
اونکی نی جو کی روٹی سی یعنی پس گیہون کی روٹی سی بطریق اولی دو دن پی در پی یہان تک وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بہرا تو دوسری دن بہوکی رہی بنا بر اسکی کہ حضرت نی اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش کی گئی حضرت پر
خزانی زمین کے اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ مکی کی سونی کی کردین تمہاری لیے پس حضرت نی اختیار کیا فقر ہی کو کہ کہا ایک دن مین بہوکا رہون پس صبر کرون
اور سیر ہوون ایکدن پس شکر کرون اور اسیمن رہی اوسپر کہ جسنی کہ ہوگئی تہی آنحضرت اخیر عمر مین غنی ہان مال بہت سا ہاتہہ لگا حضرت کی لیکن
اوسکو رکہا نہین بلکہ خرچ کیا اوسکو اپنی پروردگار کی خوشی مین اور رہی ہمیشہ دل کی غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم گذارتی کئی راتین بہوک مین پی در پی حضرت اور اہل اونکی کہ نہ پاتی تہی طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ کوئی ہماری زمانہ مین فقرا سی نہین بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا ہین پس حضرت
کے فعل مین بڑی تسلی ہی فقرا کی لیے ۶ اور یہہ بہوک حضرت کی اختیاری تہی ساتہہ ترک کرنی دنیا کی اور لذتون اوسکی کی اور قناعت کرنی کی
قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کے اور ترجیح دینی حاجات لوگون کی اپنی نفس کے حاجت پر ۶ **وعن** سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا
وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سعید مقبری سی کہ نقل کی ابوہریرہ سی یہہ کہ وہ گذری ایک قوم پر کہ آگی اونکے
رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اونہون نی ابوہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیے پس انکار کیا ابوہریرہ نی اوسکی کہانی سی اور کہا یعنی بیچ عذر
نہ کہانی کی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بہرا روٹی جو کی سی یعنی جونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا کہانا بہنی ہوئی
بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ
وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَّهٗ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا
لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ وہ لیگئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب بہت دنون
رہنی کی اور بتحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کی اور لیی اوس سے کچہہ جو واسطی اہل بیت اپنی کی اور
روایت کرنیوالا انس سی کہتا ہی کہ تحقیق سنا مینی انس سی کہتی تہی نہین شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صاع گیہون نی اور نہ صاع اور دانون غلہ
کے نی یعنی ذخیرہ نہین کیا آپنی رات کو غلہ کل کی لیی اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کی تہین نو بیبیان یعنی باوجود اسکی کچہہ ذخیرہ نہ کرتی تہی نقل
کی یہہ بخاری نی **ف** شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سی یہہ تہی کہ حال آپکا مسلمانون پر ظاہر نہو یا اسلیے کہ گران نہون اپنا دینا پس یون وہ آپکو

شرم کرکر اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اسمین نہایت تنزہ منظور رہتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کرین اجرامت سی اگرچہ صورۃً ہو فرمایا اللہ تعالی نے قل لا اسئلکم علیہ من اجران اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکی واقع ہوئی ہماری امام اعظم سی کہ نہین ٹہیرتی تہی بیچ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ کرتی تہی اوس سی دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلعم نے اپنی بیبیون کی قوت ایک برس کا اکہٹا بہروا دیا جواب اوسکا یہہ کہتی ہین علما کہ یہہ نرکہنا ذخیرہ کا اوائل حال مین تہا کہ فقر اونکی حال پر غالب تہا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکہٹا بہروا دیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل اللہ کی کلام مین آیا کرتا ہی کہ آل فلان کہتی ہین اور مراد وہی فلان رکہتی ہین پس ذخیرہ نکرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف اپنی کی نکرتی تہی اور اگر لی بیبیون کی لیی ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوس سے نہین کہتا ہوع ح **وعن** عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَقَالَ اَوَ فِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا حضرت عمرؓ نے کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پٹہون سی نہ تہا درمیان حضرت کی اور درمیان بوریی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدیی تہی بوریی نی حضرتؐ کی پہلو مین اسحالمین کہ سرہانی تکیہ رکہی ہوئی تہی چمڑی کا کہ بہرا اوسکا پوست خرما کا تہا کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالی سی تا فراخی کری تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اوپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نی کیا کہتا ہی تو یہہ اور تو ابتک اسی مقام مین ہی اور نہین حاصل ہوئی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کی اے ابن الخطاب یہہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیی خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیی دنیا اور ہماری لیی آخرت نقل کی یہہ بخاری او رمسلم نی **ف** اوپر بوریی کی الخ یعنی بستر اونکا توریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کہجور کی پٹہی سی بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور رمال ساتہہ پیش را اور زیر اوسکی معنی مرمول کی معنی بنی ہوئی کی اور بہرا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتہہ زیر لام کی اور جزم ی کی پوست خرما کو کہتی ہین جیسیکہ اغنیا روئی وغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کرکر بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری آپ کی امت پر چونکہ دیکہا عمر رضؓ نی کہ آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی کہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کی کہ تاب فقر کی نرکہین گی اور دشواری پڑی گی اون پر مناسب ساتہہ حال ضعف اونکی کی یہہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیی اور طیبی نی کہا کہ مقصود عمر رض کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت صلعم کی لیی تہا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت صلعم کی مناسب جانا کہ اونکی لیی دنیا دنیہ خبیثہ طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمر رض نی دیکہا آنحضرت صلعم کو بیچ گہر تاریک گرم کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہہ چمڑی کی ٹکڑی دیکہی اور ایک دو باسن پڑی ہوئی ردی عمر رض رو دئی فرمایا آپ نی کہ کیون روتا ہی تو اے بیٹی خطاب کی کہا عمر نی یا رسول اللہ آپ کو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہو کر اس حال سی پڑی ہو اور قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہہ ٹکڑا اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب ہین ساتہہ قول اونکیکی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

الفصل الثالث **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا کِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْکَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهٗ بِیَدِهٖ کَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا تحقیق دیکھا مینی ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا اونمین سی کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کہ اوڑہی ہو اوس کو لنگی بلکہ ایک لنگی بی زیادہ نہ رکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ تحقیق باندہا تہا اپنی گردنون مین پس بعضی اون تہبندون اور کملیون مین سی وہ تہی کہ پہونچتی آدہی پنڈلیون تک وبعضی پہونچتی دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین بالعضی اوسکا اپنی ہاتہ سی بسبب ناخوش رکہنی ایسکی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہہ بخاری نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَکُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس شخص کی کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوسپر مال مین اور صورت ظاہر مین ڈر اوسکی دیکہنی سی بیچ شکر حق کی وغبطہ اوسکی حال پر ہو تو چاہیی کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر اور کمتر اوس سی ہی یعنی تا شکر کری اور خوش ہو مولی منعم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نظر کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ کمتر ہی مرتبہ مین تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کی کہ وہ زیادہ ہو تم سی مرتبہ مین پس یہہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہنچی ہی **ف** حاصل یہہ کہ جب دیکہی کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سی حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین چہپا نا یہہ کہ اوسکی لیی آخرت مین سبب اوسکی وبال ہی تو چاہیی کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوس سی دنیا مین اور کمتر ہی درجہ مین اوس سی باعتبار مال اور منال کی اور آخرۃ مین اوسکی لیی درجہ عالی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسیکی بہ نسبت اعتدال اچہا ہوا اور کوئی کسیکی بہ نسبت اوسسی جسنی اپنی سی افضل کو دیکہہ کر نظر اپنی سی کم پر کی اوسکا حال اچہا ہوا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو فضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سی تا کہ نہ حاصل ہو عجب اور غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہی اوسپر یہہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ نہ پہنچی اوسکی کوئی فقر مین تو لائق ہی یہہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اوسکی بہت رنج وافکار مین چنانچہ اسیلیی شبلی جب کسی دنیا دار کو دیکہتی تو کہتی اللہم اسالک العفو والعافیۃ فی الدنیا والعقبی اور آیا ہی کہ ایک شخص فقرا مین سی کہڑا ہوا مجلس وعظ مین ایک ولی کی اور شکوہ کیا اوسنی کہ مینی نہین کہایا ہی تین اتنی مدت سی کہانا مین پس کہا شیخ نی کہ جہوٹ بولا تو نی ای دشمن خدا کی اسیلیی کہ اللہ نہین دیتا بہوک شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اون مین سی تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سی اس عنایت کو اوجمل اور خلاصہ کلام کا یہہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین خلل وزوال سی تو نہین پروا کرتا نقصان جاہ ومال کا اور تمام مشقتون کے پہونچنی کا حال واستقبال مین جیسیکہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسی نی مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اوسنی اونسی اونہون نی کہا کہ شکر الہی کر اسیلیی کہ بلا کبہی اس سی بہی بڑی ہوتی ہی پہر ڈالا گیا وہ ایک قید کی کنوین مین پس شکوہ کیا اون سی پہر وہی پہلا سا جواب دیا اونہون نے پہر ایک یہودی کی پاس جا پہنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر بندہ کر اپنی پاس رکہا اوس سی نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سی کیا حکم کیا امام نی صبر شکر کرنی کا پس مرید نی بیقراری مین جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سی پس کہا امام نی جواب مین کہ

وہ یہہ ہی کہ کہا جاوی تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب + ع +

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفِ یَوْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی فقیر جنت مین پہلی دولتمندون سی پانسو برس کہ آدہا دن ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی قیامت کا کہ مقدار درازگی اوس دن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کیسی بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور راور آیۃ مین جو آیا ہی فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہی پہلی عموم سی محمول ہی اوپر طویل ہونی اوس دن کی کفار جبکہ لپیٹا جاوی گا یعنی مختصر ہوگا بنسبت نیک کارون کے یہان تک ہوگا مانند ایک ساعت کی جیسکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی کہ اگر کہی تو کیونکر تطبیق ہی اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ جسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہی کہین گے ہم کہ ممکن ہے یہہ کہ مراد اغنیا سی اوپر کی حدیث مین اغنیا مہاجرین ہون یعنی فقرا چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت مین اغنیا مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین اغنیا غیر مہاجرین مراد ہین پس نہ تناقض ہا دونون حدیثون مین نہ تہی اور اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی اونکی تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سی کثرت ہی نہ تحدید پس کبہی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس کر اور کبہی پانسو برس کر از راہ تفنن کی اور مآل دونون کا ایک ہی ہے یا خبر دی اول ساتہہ چالیس برس کی جبکہ وحی کی گئی طرف حضرت صلعم کی پہر خبر دی دوسری بار ساتہہ پانسو برس کی از راہ فضل اللہ تعالی کی فقرا پر بہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا یہہ اختلاف ساتہہ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کی ہی بیچ حال صبر او رضا اور شکر اونکی اور یہہ ظاہر تر ہی در مطابق ہی اوس تقریر کی کہ جامع الاصول مین ہے کہ کہا اوسمین کہ وجہہ جمع کی دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلی کہا مراد اوس سے یہہ ہی کہ فقیر حریص چالیس برس پہلی داخل ہونگی غنی حریص سے اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہونگی غنی راغب دنیا سی واللہ اعلم **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّی الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یَا عَائِشَةُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ یُقَرِّبُكِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِیْدٍ اِلٰی قَوْلِهٖ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی زندہ رکہہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کس واسطی یہہ دعا کرتی ہین آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرینگے اور فضائل اور حسن اخلاق سی داخل ہونگی بہشت مین پہلی دولتمندون سے چالیس برس ای عائشہ نہ پہیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اوسپر اگرچہ ساتہہ ایک ٹکڑی کہجور کی ہو ای عائشہ دوست رکہہ تو مسکینون کو یعنی دلسی اور نزدیک کر اونکو یعنی طرف مجلس اپنی کے اسلیے کہ خدا تعالی نزدیک کریگا تجکو اپنی دن قیامت کے یعنی اونکی نزدیک کرنی سی قرب الہی حاصل ہوتا ہی نقل کی یہہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سے تا قول آنحضرت صلعم کی فی زمرۃ المساکین یعنی سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت مین نہین ہے **ف** مسکین مشتق ہی مادہ مسکنت سی بمعنی نہایت تواضع کی یا سکون و سکینت سی ہی بمعنی وقار اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو تا کہ پہچانین فضیلت فقرا کی اور دوست رکہین اونکو اور ہمنشین رہین اونکی تا کہ پہونچی اونکو برکت اونکی اور اسمین تسلی ہی مسکینون کی لیی اور آگاہ کرنا ہی اوپر علو درجات اونکی کی اور جائز ہی یہہ

کا ارادہ کیا جاوی مسکین کہ نہیں ہیہ کہ کری اللہ تعالی قوت حضرت کا بقدر کفایت کی اور نہ مشغول کری اونکو ساتہہ مال کی اسلیی کہ کثرت مال کی مقربین کی حق مین باعث محنت و وبال کی ہی آیا ہی کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس اونہون نی کچہہ التفات نکی اوسکی طرف اور متوجہ نہوی اوسپر پس کہا بادشاہ نی کہ تم کون ہو اونہون نی کہا کہ ہم ایک گروہ ہین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہی اور عداوت ہماری سبب ترک عقبی کی پس آگی بڑہا وہ اون سی اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکھتی ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہی ہمکو تمہاری عداوت کی اور پہلی دولتمندون سی الخ اس جگہہ سی وہم پیدا ہوتا ہی کہ فقرا پہلی اغنیا کی داخل ہونگی بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون اغلب ہے کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا فضل و شرف فقرا کا ہی اور طلب کرنا اپنی تقدم کا انبیا پر اور خوف تاخر اپنی کا بر تقدیر غنا کی اون انبیا سے کہ فقرا ہین نہ خوف تاخر اپنی کا فقرا غیر انبیا سی فافہم بعد ازان وصیت کی آنحضرت نی حضرت عائشہ کو رعایت کرنی حال فقرا کی و محبت کرنی اونکی کے پس فرمایا ای عائشہ نہ پہیر الخ اور روایت کی ہی شیخ نی اور بیہقی نی عطا ابن ابی رباح سی کہ اونہون نی سنا ابی سعید سی کہ کہتی تہے ای لوگو نہ برانگیختہ کری تمکو تنگی اوپر طلب کرنی رزق کی بغیر وجہ حلال کی اسلیی کہ مینی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یا اللہ مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور حشر کر میرا بیچ گروہ مسکینون کی پس تحقیق بدبخت ترین بدبختون کا وہ شخص ہے کہ جمع ہوا وسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نی کہ زیادہ کیا ہی اسمین غیر ابی زرعہ نی سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیا کی کہتا ہون مین کہ اگر نہ ہوتی کوئی اور دلیل سوای اس حدیث شریف کی تو البتہ کافی تہی یہہ حجت واضحہ ہونی مین اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور حدیث الفقر فخری و بہ افتخر باطل ہی نہین کچہہ اصل اوسکی بنا بر تصریح کرنی حفاظ کی عسقلانی وغیرہ سی اور حدیث کاد الفقران یکون کفرا ضعیف ہی یقینا اور بر تقدیر اوسکی صحت کی محمول ہی فقر قلبی کہ باعث ہوتا ہی جزع فزع کا اور نہ راضی ہونیکا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنیکا اوپر قسمت پروردگار کی اور روایت کیا گیا ہی الفقر شین عند الناس وزین عند اللہ یوم القیمۃ نقل کی یہہ دیلمی نی ۱۲ ع ح **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ أَوْ تُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنی کی اسلیی کہ نہین رزق دیی جاتی ہو تم یا فرمایا نہین مدد کیی جاتی ہو یعنی دشمنون پر مگر برکت ضعیفون اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ ضعیفون یعنی فقیرون اپنی کی ساتہہ احسان کرنیکی اونسی یا مراد ضعیفون سی مظلوم ہین اگرچہ غنی ہون کہ مدد کرو حاصل یہہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اونکی اور لفظ او تنصرون مین واسطی تنویع کی لیی ہی اور موید ہی اسکو روایت داود کی اور احتمال ہے کہ شک راوی کی لیی ہو اور برکت ضعفا اپنی کی یعنی برکت وجود اونکی اور احسان اونکا وجود اونکا ہی اسلیی کہ اون مین اقطاب ہوتی ہین اور اوتاد ہین اور بسبب اونکی انتظام ہی بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نی کہ ڈہونڈو تم مجکو بیچ محافظت حقوق اونکی اور خوش کرنے دلون اونکی اسلیی کہ تحقیق مین اونکی ساتہہ ہون تن سی بعض اوقات مین اور جان و دل سی جمیع اوقات مین پس جسنی اکرام کیا اونکا اکرام کیا میرا اور جسنی اونکو ایذا دی اوسنی مجکو ایذا دی اور موید ہی اسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب ۱۲ ع **وعن** أُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَسِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی امیہ بیٹی خالد بیٹی عبد اللہ بیٹی اسید کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ تہی حضرت طلب فتح کرتی یعنی کفار پر اللہ تعالی سی ساتہہ برکت دعا فقرا مہاجرین کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین **ف** صعالیک جمع صعلوک کی ہی مانند عصفور کے بمعنے فقیر کی اور ملا علی قاری نی معنی اس جملہ کی یہہ لکہی ہین کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقرا مہاجرین کی اور برکت دعا اونکی اور بعد اونکی

ابن ملک سی یہہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقراء مہاجرین کی اسطرح کہ فرماتی اللہم انصرنا علی الاعداء بعباد ک الفقراء المہاجرین انتہی اور حضرت
شیخ نی بہی یہی معنی نقل کیی ہین اور بعد ازان یہہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقراء کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی لیی ثابت کی اور
مخصوص اور مشرف کیا اونکو ساتہہ اسکی کہ برکت اونکی طلب فتح کی کرتی تہی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را انتہی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ
قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ یَعْنِی النَّارَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رشک مت لیجا
کسی فاجر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو اسلیی کہ تو نہین جانتا ہی کس چیز کو پیش آنیوالا ہی وہ یا کیا چیز پیش آنیوالی ہی واسکو
بعد مرنی اوسکی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کی کیا کیا محنت عذاب وہان دیگا تحقیق فاجر کی لیی نزدیک خدا کی قاتل ہی یعنی ہلاک
کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان سی یہہ ہی کہ قتل کر ڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی مراد رکہتی تہی حضرت
اوس سی آگ نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یہہ تفسیر کی ہی اوسنی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اوسکا عبداللہ بن ابی مریم ہی اور سبب نعمت
کی کہ وہ اوسمین ہی یعنی اوسکی درازی عمر کی یا کثرۃ اولاد کی یا فراخی مال و جاہ کی دیکہکر اوسپر رشک لیجا اسطرح کہ چاہی تو مثل اوسکی اپنی لیی
وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهٗ وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْیَا فَارَقَ
السِّجْنَ وَالسَّنَةَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا
قیدخانہ ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قیدخانہ سی اور قحط سی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** قیدخانہ
اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت و محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہرچند کہ ناز و نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت اون نعمتون کی کہ اوسکی لیی دار
آخرت مین رکہی ہین حکم قیدخانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہہ ہی کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کی رکہتا ہی
اور چین اور ترفہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آبادی سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا یخلو المومن من قلۃ او
علۃ او ذلۃ وقد یجتمع للمومن الکامل جمیع ذلک ۱۲ ع ح **وعن** قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ
عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْیَا كَمَا یَظَلُّ اَحَدُكُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَهُ الْمَاءَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست کہتا ہی اللہ تعالی کسی بندی کو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی بیمار
کو پانی سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی سی اور اوس چیز سی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور نقصان کری اوسکو عقبی مین
اور کہا اشرف نی کہ منع کرتا ہی اوسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سی کہ متلوث ہو اوسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اوسکا ساتہہ بیماری محبت
اوسکی اور مراد بیمار سی وہ بیمار ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اونکی ہی ۱۲ ع **وعن** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ یَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ یَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَیَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ
وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیزین ہین کہ ناخوش
رکہتا ہی انکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شرعا وہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیی فتنہ سی اور
ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کی لیی نقل کی یہہ احمد نی **ف** مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ مین اور
جبر کرنا جبارون کا اوپر کرنی چیزون نامشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اسلیی خوب ہی کہ طاعت کرین اور قدم

استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان سلامت لیجاوین بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام اور یہہ صورت اکراہ یعنی جبر کرنیکی اگرچہ دل برقرار رہی ایمان پر لیکن زبان پر لانا اوسچیز کا کہ لائق و مناسب اوسکی نہین ہے یہہ بہی فتنہ ہی ہان اگر فتنہ اور ابتلاء سی دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہون اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیی درست نہین اور کمتر ہی حساب کی لیی یعنی بعید تر ہی عذاب سی اور بہتر ہی مسلمان کیلیے اور چاہیی کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کہ بسبب اوسکی پہونچی سہل ہی عزیز میری یہہ تمام شاخین ہین ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانی پر درست رکہتا ہی یقینا جانتا ہی کہ جو کچہہ اوسنی فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکہتا ہو تو دنیا مین بہی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور رذالت اور خواری بیچ جمع کرنی مال کی اور نگاہ رکہنی اور تعلق کرنی کی ساتہہ اوسکی کہ کہینچتا ہی محنت فقر سی کم نہین اور مجری اور بی تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنی اوسکیکی اور قناعت کرنیکی قدر کفایت پر ذکائی نفس و صفائی اوسکی سی ہی ہرچ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مین دوست کہتا ہون آپکو یعنی بہت والا ہر مومن دوست رکہتا ہی حضرت کو پس فرمایا دکہیہ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اس چیز مین کہ کہتا ہی تو اسلیے کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنی کہ قسم خدا کی تحقیق مین دوست کہتا ہون آپکو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کے پس طیار کر واسطی فقر کی پاکہر البتہ فقر بہت جلد پہنچتا ہی طرف اوس شخص کے کہ دوست کہتا ہی مجکو جلدی پہونچنا الیسی طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** تجفاف ساتہہ زیر تا اور جزم جیم کی پاکہر کہ گہوڑی پر ڈالتی ہین وقت جنگ کی تا زخم سی امان مین رہی مانند زرہ کی سوار کی لیی اور کنایہ کیا ساتہہ تجفاف کے صبر سی اسلیے کہ وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جیسیکہ ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سے یعنی تیار رہ صبر کی لیی خصوصا فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی پہونچنا نالہ کی سی انتہی معنے یہہ ہین کہ فقر کا جلدی پہنچنا اوسکی طرف اور اوترنا بلاؤن اور شدائد کا اوسپر کثرت سی ضروری اسلیے کہ آیا ہی کہ اشد لوگون کے از روی بلاکی انبیاء ہین پہر درجہ بدرجہ اور اچہی لوگ پس چونکہ آنحضرت ہی انہین مین سے تہی اور یہہ محب تہا اونکا اوسکو بہی بقدر محبت اونکیکی حصہ پہنچیگا بموجب المرء مع من احب کی ہرع تیار کر واسطی فقر کی پاکہر یہہ کنایہ ہی صبر سی کہ آفت فقر سی نگاہ رکہتا ہی اور ہلاک نہین کرتا اور بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الہی کی نہین ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور چلنی طریقہ اونکیکی ناروا اور جہوٹ ہی اور حقیقت مین اتباع اور موافقت لازم محبت ہی اور محبت بی متابعت محبوب کی درست نہین ان المحب لمن یحب مطیع + ولیکن یہہ نشان صدق محبت و کمال اوسکیکا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن و رہنا دل کا ساتہہ خوبی کی اور اچہا جاننی ذات و صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اوسکی کی ہی کہ اوسکو سب سے خوب دیکہتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ عمل کے اور اتباع کی ناقص ہے جیسیکہ ایمان بغیر عمل کے اور اگر اوسکی ساتہہ اتباع ہو اعلی و اکمل ہو اللہم ارزقنا ہرع **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَّاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ مَّكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا مین بسبب اظہار دین خدا کی اور دعوت کرنی خلق کی طرف اوسکی حال آنکہ نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھہ میری یعنی تہا
مین تنہا ابتدا اظہار اسلام مین کوئی میری ساتھہ نہ تہا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین بیچ دین خدا کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میری ساتھہ البتہ تحقیق
گذری تہی مجھہ پر تیس شب و روز بیچ حالانکہ نہ تہا میری لیے اور بلال کی لیے طعام کہ کہاوی اوسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز سی
کہ حیوان اوسکو کہاوی نہتی چیجای آدمی مگر ایک چیز قلیل و حقیر کہ چہپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہہ معلوم ہی کہ آدمی کی بغل مین کسقدر آتا
ہے یہہ وہ بہی ایسا ہو کہ بغل مین سے ظاہر نہو اور باہر سے نہ دکہائی دے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور مقصود اس حدیث
کا اوسوقت تہا کہ باہر نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھہ بلال تہے نہ تہا ساتھہ بلال کی جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اوٹہاتا
تہا نیچے بغل اپنی کی **ف** حدیث کے اول جملون کی معنی طیبی نے اسیطرح لکہی ہین کہ جو مذکور ہوئی ولیکن ظاہر یہہ ہی کہ معنی یون ہون کہ ڈرایا گیا میں
دین میں اور نہین ڈرایا گیا کوئی انبیا مین سے جیسیکہ مین ڈرایا گیا اور ایذا نہ دیا گیا کوئی مانند میری جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ ما اوذی نبی مثل ما
اوذیت اسلیے کہ ایذا اوپر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کے ہی چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق او حقانیت انکی ظاہر تر تہی
اور خواہش اونکی ایمان و ہدایت کرنی پر زیادہ تر سب سے تہی ایذا بہی اونکی سب سے زیادہ تر تہی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتون کی
ہے بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتھہ قول اپنی کی ولقد اتت الخ اور یہہ جو کہا کہ اونکی ساتھہ بلال تہے اس سی معلوم ہوا کہ یہہ قصہ وقت ہجرت کرنیکا
مکہ سی مدینہ کو نہ تہا اسلیے کہ اوسوقت بلال نہ تہے حضرت کی ساتھہ بلکہ غالبا یہہ قصہ اوسوقت کا ہی کہ جب ابوطالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد انکی حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بہی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتے ہین مبتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنیکی تین مہینے بعد
دسوین سال نبوت سی ماہ شوال کی آخیر مین آنحضرت پیادہ پا مکہ سی طایف کو تشریف لیگئے اور حضرت کی ساتھہ زید بن حارثہ تہے پس حضرت مہینہ بہر تک وہان
کے لوگون کو دعوت اسلام کی طرف کرتے رہے و نہون نے کچہہ کہنا نہ مانا اور اپنے لڑکون اور نادانون کو لگادیا کہ حضرت کو ایذا دیتے تہے اور پاے مبارک پر
حضرت کے پتھر مارتے اور پاپوشین خون آلودہ کردین اور جب پتھر کی زخمون سی آنحضرت زمین پر گرتے تہی دونون بازو آپ کی پکڑ کر اوٹہاتے تہی اور جب
چلنے لگتے پہر پتھراو کرتے اونہین اور زید بن حارثہ اپنے تئین سپر آنحضرت کی کرتے تہی یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نے ایک
ابر بہیجا تا آپ پر سایہ ہوا اور جبرئیل علیہ السلام نے آنکر کہا کہ تیری پروردگار نے سنین باتین تیری قوم کی اور جو کچہہ انہون نے رد کیا تجہپر اور پہاڑون کی فرشتے کو
حکم کیا کہ اگر فرماوے تو اس قوم کو ہلاک کرون میں اور دونون پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ اونکی بیچ مین آبادی ہی آپسمین ملا دین ہم اور اونکو اونکی بیچمین پیس ڈالین فرمایا
حضرت نے کہ امید رکہتا ہون مین کہ اونکی پشتون مین سی لوگ نکلین کہ میری پروردگار کو ساتھہ وحدانیت کی پوجین اور آخر اس حدیث مین ایک قصہ کے
کہ تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی یہہ ہونا بلال کا ساتھہ حضرت کے منافی نہین ہی ہونی زید بن حارثہ کو ساتھہ آپ کی یعنی دونون ہون لیکن کتابون مین
ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہی اس قصہ مین واللہ اعلم **عن** اَبِی طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابوطلحہ سی کہ کہا ابوطلحہ نے کہ شکوہ کیا ہمنے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہوک کا پس کہولی
ہمنے اپنی پیٹون سی ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک کی پیٹ پر پتھر بندہی ہوئی تہی پیٹ کہولکر پتھر دکہائی پس کہولی حضرت نے اپنی پیٹ سی دو پتھر
نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** پتھر پیٹ پر بہوک میں اسلیے باندہتے ہین کہ پیٹ مین قوت ہو اور راہ چلنے اور کہڑے ہونے
پر قوت بخشے اس سبب سی کہ پیٹ اور آنتین کمر سی لگ جاوین اور کہنچ جاوین اور جب بہوک زیادہ ہوتی ہی تو حاجت دو پتھرون کی باندہنے کی ہوتی ہے

ہے پس آنحضرتؐ کو چونکہ بھوک بہت تھی اور تھی آپ بڑی ریاضت کرتی آپ نے دو پتھر باندھی تھی ۶ **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّھُمْ اَصَابَھُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرَۃً تَمْرَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ پہنچی فقرا اصحابہ کو بھوک پس دی اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ایک کھجور نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر وتنگی رزق کی اون پر اوس حد کو پہنچی تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتی تہی **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ کَانَتَا فِیْہِ کَتَبَہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ فَاقْتَدٰی بِہٖ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ فَحَمِدَ اللّٰہَ عَلٰی مَا فَضَّلَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ کَتَبَہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَہٗ مِنْہُ لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ شَاکِرًا وَّلَا صَابِرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی وسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی وسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو خصلتین ہین کہ جسمین ہون وہ لکھتا ہی وسکو اللہ شاکر وصابر جو کوئی دیکھی بیچ امر دین اپنی کے یعنی اچھی اعمال کی کرنی مین طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو اوس سی یعنی علم میں اور عبادت میں اور قناعت مین اور ریاضت مین خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی کری وسکی یعنی صبر کرنی مین طاعتون کی مشقتون پر اور کرنی برائیون کی سی یا تاسف کری اون کمالات پر کہ فوت ہوئی اوس سی اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ کم ہو اوس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سے مال وجاہ مین پس تعریف وشکر کری اللہ کا بنا بر فضیلت دینی خدائے تعالیٰ کی اوسکو اوسپر لکھتا ہی وسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صابر نہ والا یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کری اپنی دین مین طرف وسکی کہ وہ کم ہو اوس سے یعنی اعمال صالحہ مین اور پیدا ہوا وسکو عجب وغرور اور تکبر اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اوس سے یعنی مال وجاہ مین اور پیدا ہوا وسے حرص وآرزو پس غم کری وس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہین لکھتا ہی وسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی بسبب صادر ہونی ایک چیز کی ہی اوس سے دو چیزون ذکر کی گئین مین سے بلکہ برخلاف وسکی کیا کہ کفران اور جزع فزع زبان اور دل سی کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہی بموجب قول اللہ تعالیٰ کی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ اور حدیث مین آیا ہی کہ ایمان کی دو نصف ہین ایک نصف وسکا صبر ہی اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنی تئین معصیت سی اور شکر طاعات پر یعنی بجا لانا طاعات کا اعضا سی ۶ **وذکر** حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ فِیْ بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کے کہ سر اوسکا یہہ ہے اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ بیچ اوس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کی ہی

الفصل الثالث تیسری فصل **عن** اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُھٰجِرِیْنَ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اَلَکَ امْرَاَۃٌ تَاْوِیْ اِلَیْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَکَ مَسْکَنٌ تَسْکُنُہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْکِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالُوْا یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَّاللّٰہِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَۃٍ وَّلَا دَابَّۃٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَھُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا فَاَعْطَیْنَاکُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَکَرْنَا اَمْرَکُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُھٰجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی عبد الرحمن حبلی سی کہ کہا سنا مینی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہتی تہی یعنی

جو کچھہ بعد اسکی بیان ہوگا اسحالمین کی پوچھا اوسنی ایک شخص نے یہہ کہ کہا کیا نہین ہین ہم فقراء مہاجرین کی کہ بشارت دیگئی ہین ساتھہ سبقت دخول
کے بہشت مین پس کہا واسطی اوسکی عبداللہ نے کہ کیا ہی واسطی تیری عورت کہ ٹہکانا پکڑی تو طرف اوسکی کہا کہ ہان میری بیوی ہی کہ جگہہ پکڑتا ہون
مین پاس اوسکی کہا عبداللہ نے کہ کیا ہی واسطی تیری مکان کہ رہی تو اوسمین کہا اوس شخص نے کہ ہان میری پاس مکان ہی کہا عبداللہ نے پس تو ہی دولت
مندون سی یعنی مہاجرین کی دولتمندون مین سی ہی اسلیے کہ اونکی فقراء کی نہ بیوی تہی اور نہ مکان یا اگر کسی پاس ایک چیز تہی تو دوسری چیز نہ تہی
کہا اوس شخص نے یعنی جبکہ سنا عبداللہ سی کہ عورت اور مکان کی ہونے سی وسکو غنی کہا تو اوسنی کہا کہ میری لیے خادم بہی ہی یعنی لونڈی یا غلام
یا نوکر کہا عبداللہ نے کہ پس تو بادشاہون مین سی ہی یعنی اونکی حکم مین ہے تجکو فقیر کہنا نہین درست کہا عبدالرحمن نے اور آئی تین شخص طرف عبداللہ بن عمرو کے
اور مین پاس تہا اونکی پس کہا اونہون نے ای ابا محمد قسم ہی خدا کی نہین قدرت کہتی ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی جانور پر یعنی تاکہ جہاد اور حج
کرین اوسپر اور نہ اور کسی اسباب پر یعنی اسباب اندر پر تاکہ بیچین ہم اوسکو اور صرف کرین مول اوسکا پس کہا عبداللہ نے اونکو کیا چاہتی ہو تم اگر
چاہتی ہو تم یعنی یہہ کہ دونین تمکو کچھہ اپنی پاس سے تو پہر آنا ہماری پاس پس دونگا مین تمکو وہ چیز کہ میسر کری اللہ تعالی واسطی تمہاری یعنی اسوقت
کچھہ حاضر نہین پہر آنا دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کرون مین قصہ تمہارا واسطی بادشاہ کی کہ اوسوقت مین معاویہ تہی یعنی وہ کچھہ تمکو دیکر فارغ البال
کردین اور اگر چاہو صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہہ مقام کمال و الونکا ہی اسلیے کہ تحقیق سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ تحقیق فقراء مہاجرین
کی پہلی جاوینگے دولتمندون سی دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا اونہون نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتی ہین نہین مانگتی ہم کچھہ یعنی کسی سی نہ مانگین گے
کسی سی بعد اسکی نقل کی یہہ مسلم نے وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ
دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَشَّرْ فُقَرَاءُ الْمُهٰجِرِيْنَ
بِمَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم بیٹہی مسجد مین یعنی مسجد نبوی
مین اور حالانکہ حلقہ تہا فقراء مہاجرین کا بیٹہا ہوا ناگہان تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹہی متوجہ ہوکر طرف فقراء کی پس گیا مین اور کہڑا
ہوا مین مائل طرف اونکی یعنی واسطی متابعت حضرت کی اور حاصل کرنی نزدیکی اونسی اور تاکہ مطلع ہون اوس کلام پر کہ حضرت فرماوین اونسی پس
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیی کہ بشارت دیجاوین فقراء مہاجرین ساتھہ اوس چیز کی کہ خوشحال کری اونکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگی بہشت مین
پہلی تونگرون کی چالیس برس کہا عبداللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکہی مینی رنگ فقراء کی کہ روشن و تابان ہوئے یعنی بسبب اس بشارت کے کہا عبد
اللہ بن عمرو نے بہت روشن ہوئی مونہہ یہان تک کہ آرزو کی مینی کہ ہوون مین ساتہہ اونکی یعنی دنیا مین ہمیشہ اون جیسا یا اونمین سے یعنی عقبی مین اور تہوڑی
اونکی جماعت مین نقل کی یہہ دارمی نے **ف** وجوہ سی مراد ذات ہی یا معنی مونہہ کی ہی یعنی خوش کری اونکی دلون کو اور ظاہر ہو اثر اوسکا اوپر ظاہر
جلد چہرہ اونکیکی اور او منہم مین لفظ او تنویع کی لیی ہی اور معنی اوسکی ذکر کیی گئی یا شک کی لیی ہی یعنی دوست کہا مینی کہ ہوون مین جملہ فقراء مہاجرین سے
وعن اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ
اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا
وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

دوست میری نی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ سات خصلتون کی اول حکم کیا مجکو ساتھہ دوستی مسکینون کی اور نزدیک ہونیکی اونسی اور
دوسری حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ کمتر ہی مجہسی یعنی امور دنیا میں اور نہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو مجہسی یعنی مال و جاہ
و منصب مین اور تیسری حکم کیا مجکو یہہ کہ ملائی رکہون ناتیکو اگرچہ کاٹی ناتا یعنی ناتی دالا اور چوتہی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ مانگون مین کسی سی کچہہ اور پانچوین
حکم کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ تلخ ہو اور ناخوش آیند ہو یعنی سننی والی پر اور چہٹی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف اور
نہی منکر کی ملامت کرنی کسی ملامت کرنیوالی کی سی اور ساتوین حکم کیا مجکو یہہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لاحول و لاقوۃ الا باللہ پس تحقیق یہہ سات خصلتین
اوس خزانہ سی ہین کہ رب العزت کی ہیں بیچ نیچی عرش کی کہ فیوض اور برکات اوس سی نازل ہوتی ہین نقل کی یہہ احمد نی **ف** ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نی
تو سات خصلتون مذکورہ کی طرف پہیری ہی اور ملا علی رح نی اس کلمہ یعنی لاحول و لاقوۃ الا باللہ کی طرف کہ کہا کہ یہہ کلمات جملہ گنج معنوی سی ہین کہ رکہا گیا
ہے وہ گنج نیچی عرش رحمان کی نہین پہنچتا طرف اوسکی کوئی مگر بحول خدا اور قوت اوسکی یا گنج ہین گنجون جنت کی سی اسلیی کہ عرش چہت اوسکی ہی
اور کہا کہ بعید ہی قول اوسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سی ہین کہ نیچی عرش کی ہی اسلیی کہ یہہ بات بلا دلیل ہی بلکہ وارد ہوا ہی طرق کثیرہ سی صحاح
ستہ وغیرہ مین کہ لاحول و لاقوۃ الا باللہ گنج ہی جنت کے گنجون مین سی اور اختلاف کیا ہی علمانی اسکی معنون مین پس بعضون نی تو کہا کہ اس کلمہ کا نام کنز
رکہا گیا اسلیی کہ یہہ مانند کنز کی ہی بیچ نفاست و محفوظ ہونی اپنی کی لوگون کی نظرون سی یا اسلیی کہ یہہ جنت کی ذخیرون مین سی ہی یا یہہ کہ اوسکی
کہنے والی کی لیی ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت میں اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مینی یہہ کلمہ حضرت کی پاس پڑہا پس فرمایا آپ نی کہ جانتا
ہے تو کیا ہی تفسیر یعنی معنی اوسکی مینی عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا نہین ہی پہرنا اور بچاؤ اللہ کی گناہ سی مگر ساتہہ بچانی اللہ کی
اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی انتہی اور مشایخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نی وصیت کی ہی طالبونکو ساتہہ تکرار اس کلمہ کی اور کہا
ہے کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اسی واسطی توفیق عمل کی نہین ہے **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يعجبه من الدنيا ثلثة الطعام والنساء والطيب فاصاب اثنتين ولم يصب واحدا اصاب النساء والطيب ولم يصب
الطعام رواه احمد اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتین انکو دنیا مین سی تین چیزین ایک تو کہانا یعنی واسطی حفظ
بدن کی اور قوت حاصل کرنیکی دین پر اور دوسری عورتین یعنی واسطی بچانی نفس کے بری خطرون سی اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت دماغ کی کہ وہ جگہہ
عقل کی ہی بعضی حکما کی نزدیک پس پائین آنحضرت نی دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی مگر بقلت پائین عورتین یعنی یہانتک کہ نو تہین اور
پائی خوشبو یعنی خارج سی باوجودیکہ عرق آپکا اسطرح کی خوشبو ہوتا ہے خوشبودار زیادہ تہا اور نہ پایا طعام نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی مگر قلیل
پس اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیے ہے اسلیی کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرتؐ سیر نہین ہوئی جو کی روٹی سی دو دن پی در پی تا دم وفات اور یہہ بات تہی
بسبب اختیار کرنی حضرتؐ کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل و علا نی جو اپنی حبیب کی لیی یہہ بات پسند کی تو اسمین طرح بطرح کی حکمتین تہین مع
وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حبب الى الطيب والنساء وجعلت قرة عيني في الصلوة رواه
احمد والنسائي وزاد ابن الجوزي بعد قوله حبب الى من الدنيا اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست
کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتین اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی بعد قول حضرتؐ
کے حبب الی لفظ من الدنیا کا **ف** گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت و سرور کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور
کسے عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسلیی فرمائی آنحضرتؐ نی ارحنا یا بلال یعنی آذان کہہ تا نماز پڑہون مین اور رنج اور مشغولی اور کامونکیسی خلاصی

ہوؤن اور مناجات حق مین مشغول ہون اور لفظ قرہ یا تو مشتق ہی قر سی سات زبر قاف کی بمعنی قرار اور ثبات کی اسلیے کہ دیدہ بسبب نظارہ محبوب کی قرار پاتا ہی اور بسبب دیدار اوسکی آرام پکڑتا ہی اور کسی اور کی طرف نہین دیکھتا اور بسبب دیکھنی غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکھتا رہ جاتا ہی اور یا مشتق ہی قر سی ساتھ پیش قاف کی بمعنی سردی اور خنکی آنکھہ کے اور لذت اوسکی مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسیلے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور گرمی اور سوزش آنکھہ کے بیچ دیکھنی دشمنون کی ہی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی الخ یعنی اوسکی روایت مین یون ہی حبب الی من الدنیا الطیب الخ جانا چاہیی کہ لفظ حدیث کی جسپر اتفاق کیا ہی ائمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اونپر یہہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئے اور روایت کیا اوسکو طبرانی نے تینون معجمون اپنی مین اور خطیب نی تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نی کامل مین اور حاکم مستدرک مین بہی لایا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ جعلت کی اور روایت نسائی مین ہی وجہ دوسری سی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی لفظ ثلث کی یعنی بعد لفظ حبب الی کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سی پایا نہین گیا باوجود تفقیر و تفتیش کی مگر دو جگہہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ ابن حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کے کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جسطرح اس کتاب مین مذکور ہی اصلا اشکال نہین ہی اور اگر ایک دو لفظو نہین ہی کہ من الدنیا اور ثلث مین نہو تو بہی اشکال نہین اور اگر دونون ہون تو اشکال کہتا ہی اسلیے کہ نماز دنیا سی نہین ہی اور جواب اسکا یہہ دیتی ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہے یعنی اس عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو انمین سی امور طبیعیہ دنیویہ سی ہین اور تیسری امور دین سی ہیہ صلوۃ جمہور کے نزدیک محمول ہے عبادت معروفہ پر اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث مین درود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر م ح ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بہیجا اونکو طرف یمن کی یعنی قاضی کر کر فرمایا دور رکہہ تو اپنی تئین استراحت اور تن آسانی سی اسلیے کہ بندگان خاص خدا تعالی کی نہین آرام و استراحت مین ہوتے نقل کی یہہ حملی **ف** بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کی لیے ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا انہم کانوا قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی مین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنی قضاء شہوت کی بطریق تکلف کی اور بہت نعمتون مین رہنا اور حرص کرنی کہانی مین اور خواہشون مین م ع **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی ہوا اللہ سی ساتہہ تہوڑیسی رزق کی یعنی قناعت کری تہوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سی ساتہہ تہوڑیسی عمل کی یعنی طاعت کے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہوکا ہوا یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پہر دہانکی اوسکو لوگون سی یعنی نہ کہی کہ مین بہوکا ہون تاکچہہ کہانیکو دین اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون تاکچہہ بخشین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہہ کہ پہنچاوی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کیئے دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد بہوک سی وہ بہوک ہی کہ متصور ہو ساتھہ اوسکی صبر اور جائز ہوا اوسمین چہپانا والا تصریح کی ہی علما نے کہ ایک آدمی اگر مرجاوی ماری بہوک کی اور سوال نکری یا کہاوی نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہے گنہگار + ع + ط

وعن عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبدَهُ المُؤمِنَ الفَقِيرَ المُتَعَفِّفَ اَبَا العِيَالِ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اپنی بندہ مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونیکی بچتا ہی حرام اور سوال کرنیسی پس وہ مومن کامل ہے اسی لیی دوست کہتا ہی اسے تعالی ہو ع وعن زَيدِ بنِ اَسلَمَ قَالَ استَسقَى يَومًا عُمَرُ فَجِيءَ بِمَاءٍ قَد شِيبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّهُ لَطَيِّبٌ لٰكِنِّي اَسمَعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعَى عَلَى قَومٍ شَهَوَاتِهِم فَقَالَ اَذهَبتُم طَيِّبَاتِكُم فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنيَا وَاستَمتَعتُم بِهَا فَاَخَافُ اَن تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَت لَنَا فَلَم يَشرَبهُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہ کہا مانگا پانی ایک دن حضرت عمر رضی نے پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نی کہ تحقیق یہہ پاک اور حلال اور خوش آیندہ ہی لیکن مین نہین پیتا اسکو اسلیی کہ مین سنتا ہون خدا تعالی سی کہ عیب کیا اور پر ایک قوم کی خواہشون نفسانی کو اور سرزنش کیا انکو پس فرمایا اللہ تعالی نی لیگئی تم اور بہر پور لین تم لذتین اور نعمتین اپنی بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتھ انکی پس ڈرتا ہون مین بیچ کہ ہون نیکیان ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب انکا ہمکو اس عالم مین پس پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی مین اگر یہہ پانی پیون اور لذت حاصل کرون اور چین کرون تو مین ڈرتا ہون کہ یہہ ثواب ہماری عملون کا ہو کہ دنیا مین دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسیکہ کافرون کو بدلا عمل نیک کا دنیا ہی مین ملجاتا ہی اور آخرت مین کچھہ نصیب نہین اور یہہ آیت اور آیہ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کی حق مین نازل ہوئی ہین لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی خصوص سبب کا ہو ع وعن ابنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعنَا مِن تَمرٍ حَتّٰى فَتَحنَا خَيبَرَ رَوَاهُ البُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہ پیٹ بہر ے یعنی گروہ صحابہ نی ساتھہ آنحضرت کی کہجورسی بسبب فقر کی یہانتک کہ فتح کی ہمنی خیبر کہ وہان کہجورین بہت تہین نقل کی یہہ بخاری نی

باب الامل والحرص

باب ہی بیچ بیان آرزو رکھنی اور حرص کرنیکی **ف** امل ساتھہ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکھنی اور حرص کے معنی ہین یا دتی آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نی ان تحرص علی ہدیہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کرے تو بیچ ہدایت انکیکی اور قاموس مین لکھا ہی کہ بدترین حرص یہہ ہے کہ لیوی تو حصہ اپنا اور طمع کرے تو اپنی غیر کی حصہ مین انتہی اور مراد امل سی یہان درازگی امل یعنی آرزو کی ہی امر دنیا مین اسحال مین کہ غافل ہو تیاری کرنیسی موت کی لیی اور توشہ آخرت سی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل اور رایہہ درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنی علم و عمل کی محمود ہی بالاجماع جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا مین سال آئندہ تک تو البتہ روزہ رکھون گا نوین کو بہی یعنی محرم کی اور اسیطرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنی مال کی اور کثرۃ جاہ کی بری ہی واالاحرص کرنی جہاد پر اور علوم کی حاصل کرنی پر اور بہت کرنی اعمال نیک پر حسن ہے بلا نزاع +

الفصل الاول

فصل پہلی عن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الوَسَطِ خَارِجًا مِنهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِي فِي الوَسَطِ مِن جَانِبِهِ الَّذِي هُوَ فِي الوَسَطِ فَقَالَ هٰذَا الاِنسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ وَهٰذِهِ الخُطُطُ الصِّغَارُ الاَعرَاضُ فَاِن اَخطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَاِن اَخطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا رَوَاهُ البُخَارِيُّ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا کہینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شکل مربع کہ چار خطون نی اوسکو احاطہ کیا تہا اور کہینچا ایک خط بیچمین اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلنی والا تہا اوس شکل سی اور کہینچی چہوٹی خط متوجہ طرف اوس خط کی کہ درمیان مین تہا اوس جانب وسکی سی کہ درمیان مین تہی یعنی دونون جانبون اوسکی سی وہ جو درمیان مین تہین اسلیی کہ ایک جانب خط کے اندر ہی اور ایک جانب وسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نی یہہ یعنی یہہ جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کی واقع ہی مثال آدمی کی ہی اور

یہہ یعنی خط مربع اجل اوسکی ہی یعنی مدت اجل اوسکیکی اور مدت عمر اوسکیکی ہی کہ گہیری ہوئی ہی آدمی کو اور یہہ جانب خط کی کہ باہر نکلنی والی ہی یعنی مربع سے آرزو اوسکی ہی یعنی چیز آرزو کی گئی اوسکی ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی کہ مین لونگا اوسکو پہلی آنی اجل اپنی کی اور یہہ خط ہی اس سے اسلیئے کہ آرزو اوسکی دراز ہے کہ نہین فارغ ہوتا اوس سے اور اجل اوسکی قریب ہی طرف اوسکی اوس سے اور یہہ خط چہوٹی عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض اور بہوک اور پیاس وغیر ذلک ان چیزون مین سی کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سی متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتہہ اوسکی پس اگر خطا کی اور گذر گیا یہہ حادثہ معین پہنچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور گذر گیا یہہ حادثہ بہی پہنچا حادثہ دوسرا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حاصل یہہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکہتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پہنچیگا اون امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہی ساتہہ اوسکی آرزوونسی دراز آرزوون اور امیدون کو بغیر پہنچی جان دیدیتا ہی وصورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نی یہہ لکہی ہی اور اولی یہہ ہی کہ گردانی جاوین عدد خطوط کی ساتہہ اسلیئے کہ یہہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اسلیئے کہ دس ایسا عدد ہی کہ تعبیر کی جاتی ہی ساتہہ اسکی کثرت اور معہذا اشارہ ہی طرف سات اعضا کی پہر دیکہی مینی ایک اور صورۃ غیر صورت لکہی ہوئی مشہور کے اور وہ ظاہر تر ہی تصویر مین فقد بر وہ صورت یہہ ہی ہر ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ ھٰذَا الْاَمَلُ وَھٰذَا اَجَلُہٗ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ جَاءَہُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہا خط کہینچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچمین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سے آرزو آدمی کی ہی اور یہہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس جسوقت کہ آدمی اسیطرح ہی اور اسی اندیشہ مین ہی کہ ناگہان پہنچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہی پہونچی ناگہان اجل پہنچتی ہی اور بغیر از حاصل ہونی آرزو کی اجل کہیرا رہتا ہی ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ مِنْہُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان قوی ہوتی ہین اوسمین دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور نہ دینی پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ہر چند کہ آدمی بڈہا ہو یہہ دو صفتین اوس سے شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیئے کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال و عمر کی ہاتہہ نہین آتین اور سبب قوی ہونی انکی بالسبب ضعف بدن کی ہی کہ اوسمین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکہی ضعیف ہوگئی وہ دفع اوسکو نہین کرسکتی سہ بیخہای خوی بد محکم شدہ ٭ قوت برکندن آن کم شدہ ہر ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ قَلْبُ الْکَبِیْرِ شَابًّا فِیْ اثْنَیْنِ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** محبت دنیا سی لازم ہوتی ہی کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو ہر ع ٭ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰہُ اِلٰی امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَہٗ حَتّٰی بَلَّغَہٗ سِتِّیْنَ سَنَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہچھوڑی خدا تعالی نی جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سی کہ ڈہیل دی اللہ تعالی نی اوسکی اجل کو یہان تک کہ پہنچایا اوسکو ساٹہہ برس کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اتنی عمر بخشی اور رخصت دی اور پہر توبہ و عذرخواہی نکی اور نہ چہوڑی گناہ اب اور کیا جگہہ عذر کے رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڈہا ہوونگا توبہ کرونگا بڈہا کیا کہیگا اور بعضی کہتی ہین کہ معنی عبارت کی یہہ ہین کہ ثابت

اور واجب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کرے اور اسمین تقصیر نکرے ۲ح **وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر ہوون ابن آدم کی لیے دو جنگل بہرے ہوئے مال سے یعنی بالعرض والتقدیر البتہ ڈہونڈے تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا ہے بسبب حرص کی اور نہین بہرتی آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنے جبتک کہ گور مین نہین جاتا حرص دور نہین جاتی اور یہہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جس کسی سی کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلیے کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی عمل ظاہر و باطن سی اور یا یہہ معنی ہین کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ رحمت کی جسپر کہ چاہتا ہی ساتھہ توفیق ازالہ اوس خصلت بری کی اور تہذیب نفس کے اوس سی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹھہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ۳ع ح **وعن ابن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعض جسدی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک من اہل القبور رواہ البخاری** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نے کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا یعنی دونون مونڈہی میری جیسیکہ ایک روایت مین ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنیکی پکڑتی ہین پہر فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون سی کہ قبر مین آسودہ ہین و سب سی گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتھہ کہ زندگی مین بہی حکم مردہ کی رہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کہا میرک نے کہ اسمین نظر ہی اسلیے کہ یہہ جو روایت یہاں نقل کی ہی یہہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا یا تو تنویع کی لیے ہی یا معنی بل کی ہی ترقی کی لیے یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنیوالا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی اسلیے کہ مسافر کبہی چند روز کہین اقامت بہی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہے اور جو کہ ہمراہ پر گذرنیوالا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی نہین لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہی جاننا چاہیے کہ حقیقت موت کے کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور ٹوٹ جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونسے روح کی لیے اور روح بدن کی مریں معدوم و نابود نہین ہو جاتی بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب کیجاتی ہین اوس سی آنکہین اور کان اور زبان اور ہاتہہ اور پاؤن اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیجاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیجاتی ہین گہوڑی اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریاں اور زمین و مکان اور اور جو کچہہ اسباب و آلات دنیا کی ہین پس مشابہہ ہونا ساتہہ مردون کی اور در آنا اونکی حکم مین یہہ ہی کہ متصف ہو ساتہہ قطع کرنی علائق بدنی کی حتی الامکان پس قطع کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کے اور جانی کہ جو کچہہ کہ اوسکی تصرف مین ہی دنیا سی وہ اوسکی ملک سی نہین ہے بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک سی ہی اور علامت اوسکی یہہ ہے کہ اوسکی جاتی رہنی سی غمگین نہو اور نہ اوسکی ہونی سی خوش اور اسی طرح انقطاع کری اہل و اقارب سی اور آشناؤن سی اور اونکی سبب سی حرام و مکروہ مین نہ پڑی پس جو کوئی کہ ساتہہ ان صفتون کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتہہ مردون کی اور داخل ہوگا اون کی حکم مین بعد ازان رعایت کری اور شرایط و آداب کے کہ بسبب اون کی مشابہ ساتہہ مردون کی ہو ایک اون مین سے توبہ ہی اور وہ برآنا ہی ہر مطلوب سی سوای خدا تعالی کی جیسیکہ موت سی اور زہد ہی اور وہ برآنا ہی دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی سی جیسیکہ موت سی اور توکل ہے اور وہ برآنا ہی قید اسباب سی جیسیکہ موت سے اور قناعت ہے اور وہ برآنا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسیکہ موت سی اور توجہ الی اللہ اور منہہ پہیرنا ماسوی اللہ سی جیسیکہ موت سے پس باقی نرہی کوئی مطلوب و محبوب و مقصود سوای خدا جل و علا کی اور صبر ہے اور وہ باہر آنا ہی حظوظ النفس سی ساتہہ مجاہدہ کی جیسیکہ موت لی مجاہدہ ہی اور رضا ہی

اور وہ باہر آنا ہی خوشنودی نفس سی اور در آنا بیچ خوشنودی حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھہ تدبیر و اختیار
مولی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسیکہ موت سی اور ذکر ہی اور وہ باہر آنا ہی کرما سوی اللہ سی جیسیکہ موت سی اور مراقبہ ہی اور وہ
باہر آنا ہی حول و قوت سی جیسیکہ موت سی یہہ صفات و حالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کی رہیگا یہہ ہین معنی
قول آنحضرت کی وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بہی یہی معنی رکہتی ہی اور موت اختیاری بہی یہی ذکر کیا ہی شیخ عبد الوہاب متقی رح
نی بیچ رسالہ فصل التوبہ کی ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهٗ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ع روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز
ہم پر اس حال کہ مین اور ماں میری مٹی سی لیپتی تہی کچہہ یعنی دیوار یا چہت کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی یہہ یعنی لیپنا ای عبد اللہ کہا مینی ایک چیز
ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون مین اوسکو یعنی بخوف گر پڑنی اوسکیکی یا زیادتی استحکام کی لیی فرمایا آنحضرت نی امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہہ
احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی اجل قریب تر ہی خراب ہونی اس گہر کی سی یعنی تو سنوارتا ہی گہر کو بخوف گر پڑنی
کی پہلی مرنی تیری کی اور ہی یون کہ تو مر جاویگا پہلی گرنی اوسکیکی پس صلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گہر سی اسمین دل لگانا عبث ہی اور ظاہر یہہ ہی
کہ وہ بنانا ضروری نہوگا بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیی ہوگا ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهَرِيْقُ
الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّيْ لَا اَبْلُغُهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پیشاب کرتی یعنی کبہی پس تیمم کرتی مٹی سی یعنی پہلی اس کی کہ وضو کرین
پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور نہین کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجی فرماتی آنحضرت کس چیز نی معلوم کروایا مجکو یعنی
کیا جانو مین کہ شاید کہ نہ پہنچون مین اس پانی تک نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین **ف** یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا نکرے
اور اجل آپہنچی اور فرصت نہ پاؤن مین کہ وضو کرون اسلیی تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرحکی طہارت حاصل رہی ح ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ
آدمی ہی اور یہہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اوسکی اور رکہا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا نزدیک گدی کی یعنی واسطی تصویر اور تمثیل قریب ہونی موت کی
ساتہہ آدمی کی پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نی ہاتہہ اور دور رکہا گدی سی یعنی واسطی دکہانی درازی آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دور ہی آرزو
اوسکی یعنی اجل نزدیک آئی اور آرزو دور رہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی نی یون لکہا ہی کہ یہہ
ابن آدم ہی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اشارہ حسیہ ہی طرف صورۃ معنویہ کی اور اسیطرح قول حضرت کا یہہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح یکا یہہ ہی کہ حضرت نی
اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی آگی کی جانب اپنی بیچ مسافۃ زمین کی یا بیچ مسافۃ ہوا کی طول مین یا عرض مین اور فرمایا یہہ ابن آدم ہی پہر
پیچہی ہٹایا ہاتہہ اور رکہا قریب اوس جگہہ کی کہ رکہا تہا پہلی اور فرمایا کہ یہہ اجل اوسکی ہی اور رکہا ہاتہہ اپنا یعنی وقت کہنی ہذا ابن آدم و ہذا اجلہ کی نیچ قفہ
اوس مکان کی کہ اشارہ کیا ساتہہ اوسکی طرف اجل کی پہر پہیلایا ہاتہہ اپنا یعنی ہاتہہ کہولنی بالشت کی ساتہہ ہتیلی اور اونگلیون اپنی کی یا معنے بسطا کی بہی
کہ پہیلایا مسافت مین اوس جگہہ سی کہ اشارہ کیا تہا ساتہہ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہہ آرزو اوسکی ہی حاصل
یہہ کہ اس اشارہ سی بیدار کیا خواب غفلت سی کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سی اور آرزو اوسکی دراز تر ہی اجل اوسکی سی جیسیکہ اہا

ایک شاعر نے رحمت کرے اللہ اسپر ع کل امری مصبح فی اہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یہہ مضمون مجہتی سو جہا ہی اس مقام مین وسطی واضح کرنی مطلب کی وعن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غرز عودا بین یدیہ واخر الی جنبہ واخر ابعد فقال اتدرون ماھذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذا الانسان وھذا الاجل اراہ قال وھذا الامل فیتعاطی الامل فلحقہ الاجل دون الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گاڑی ایک لکڑی آگی اپنی اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سی یا دونوںسی پہر فرمایا تم جانتی ہو کیا ہی یہہ یعنی کیا ہی مراد انسی اورکسکی مثال مین یہہ کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا یہہ انسان ہی یعنی پہلی لکڑی مثال انسان کی ہی اور یہہ دوسری لکڑی کہ اوسکی پہلو مین گاڑی یعنی مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سی کہا ابوسعید خدری نی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا یہہ تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی یعنی آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہی اوسکی حاصل ہونیکا پس آپہنچتی ہی اجل یعنی پہلی اسکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھہ برس سی ستر برس تک ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساٹھہ برس ہین اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبہی اس سی زیادہ بہی ہوتی ہی جیسکہ آگی کی حدیث مین فرمایا ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین واقلھم من یجوز ذلک رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اکثر عمرین امت میری کی مابین ساٹھہ کی ستر تک اور کمتر مین سی ہین ایسی لوگ کہ تجاوز کرین اس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی ستر سی کہ پہونچین سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنی اوپر درازگی عمر کی اس امت مین معمرین صحابہ اور ائمہ مین سی یہہ لوگ ہین انس ابن مالک کہ ایکسو تین برس کی ہو کر مری اور اسما بیٹی ابوبکر رض کی سو برس کے اور حال اونکا یہہ تہا کہ نہ دانت ٹوٹی تہی اور نہ عقل مین کچہہ خلل آیا تہا اور ان دونون سی زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تہی کہ ایکسو بیس برس کی ہو کر مری ساٹھہ برس کفر کی حالت مین ہی اور ساٹھہ ہی برس اسلام مین اور انسی زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کے عمر مین ہی واللہ اعلم وذکر حدیث عبد اللہ بن الشخیر فی باب عیادۃ المریض اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت المریض کے الفصل الثالث فصل تیسری عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول صلاح ھذہ الامۃ الیقین والزھد واول فسادھا البخل والامل رواہ البیھقی فی شعب الایمان روایت ہی عمرو بیٹی شعیب کی سی وسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہی اور اول فساد اس امت کا بخل ہی اور دراز رکہنا آرزو ہی بقا کا دنیا مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالی رزاق اور متکفل ارزاق کا ہی ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور بیرغبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا اسلیکہ بخل بسبب بےیقینی پہنچنی رزق کی ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کرونگا تو پہر کہا سی کہاونگا اور جب زہد کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین رہی اسی سبب سی کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہہ ضد ہین یقین کرنی رزاقیت حق کی اور زہد کرنیکی دنیا مین اور جان کہ شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نی بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکہا ہی کہ اعتقاد جب حد جزم کو پہنچی اور سند پکڑا گیا ساتہہ دلیل اور برہان کی ہو کہ اثبات حق کری اوسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح مین یقین کہتی ہین لیکن

صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا اون چیزون کی رغبت دلاوی کہ موافق ہون شرع
کی اور اون چیزون سی کہ مخالف شرع کی ہون باز رکہی اوسکو یقین نہین کہتی مثلاً سبہون کو جزم آنی موت کا حاصل ہی لیکن جسکی دل پر ذکر موت
کا غالب ہوا اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سی مستعد رہی موت کا ساتہہ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی گناہون کی وہ صاحب یقین ہی اور
یقین چار جگہہ چاہیی اگرچہ تمام چیزین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جگہہ یقین کی ہین یعنی اون پر یقین لانا چاہیی لیکن اصول
اونکی چار چیزین ہین کہ سالک کو اوپر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچہہ واقع ہوتا ہی حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسری
توکل اور یقین کامل کہنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پہنچانی رزق کی تیسری یقین کرنا بیچ جزاء اعمال کی قسم ثواب و عذاب سی چوتہی یقین
کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہی بندونکے احوال پر ہر حال مین فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہہ ہی کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ
یقین کا بیچ پہنچنی رزق کی اجمال ہی بیچ طلب کرنی اوسکی یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کرنی مین یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین کا بیچ
جزاء اعمال کی سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور رہنا گناہ سی اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدا تعالی کی یہہ ہے کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کی تمام ہوا
حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی مراقبت خدای تعالی پر اور توکل کرنا اوپر جیسا کہ کہا معنی اوپر اور یقین کرنا مراقبت حق پر اور پہنچنی رزق
پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدای تعالی پر ایک مرتبہ عالی ہی مراتب سی اوسسے چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن
شاذلی نی کہ اکثر پردہ خلق کی حق سی دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونون پردون مین اور منقول ہی
اصمعی سی کہ کہا اونہون نی کہ پڑہی مین تہا ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نی بس کر
پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اور پیچہی اوس کی اور قصد کیا طرف تلوار اور
کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سی طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تہا جسم اوسکا اور زرد ہو گیا تہا
رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہہ پر اور کہا کہ پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پہنچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا
ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچہہ اور بہی سوا اسکی پس پڑہا مین فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا یا سبحان اللہ
کون ہی شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس سچ مانا کہنا اوسکا یہان تک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانیکی کہی یہہ بات
تین دفعہ اور نکل گیا ساتہہ اوسکی دم اوسکا خرج ع مدرک **وعن** سُفیَانَ الثَّورِیِّ قَالَ لَیسَ الزُّهدُ فِی الدُّنیَا بِلُبسِ الغَلِیظِ وَالخَشِنِ
وَاَکلِ الجَشِبِ اِنَّمَا الزُّهدُ فِی الدُّنیَا قِصَرُ الاَمَلِ رَوَاهُ فِی شَرحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری
سی کہ کہا نہین ہی زہد دنیا مین ساتہہ پہنی کپڑی موٹی اور سخت کی اور ساتہہ کہانی دال دلی اور بی مزہ کی اور روٹی خشک کی نہین ہی زہد دنیا مین
مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہہ زبر خ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور
جشب ساتہہ زبر ج اور زیر شین کی کہانا سخت بی مزہ اور بعضون نی کہا روٹی بغیر لاون کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی
لیی ساتہہ جلدی کرنی کی طرف توبہ کی اور علم و عمل کی اور حاصل یہہ کہ زہد حقیقی وہ ہی کہ ہو بیچ حال قلبی کی کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کری
طرف عقبی کی اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی اسلیی کہ برابر ہین دونو امر سمین باعتبار حقیقت کے اگرچہ ہی لباس کم
بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بی مزہ کہانیکو تاثیر ہی بیچ استقامت بندگی طریقت پر حاصل یہہ کہ حب دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی حق سی اعلی ہلاک ہونیوالی کی نہ ہونا دنیا کا
اوپر قالب سالک کی ہی مشابہ ہی دل کشتی کی کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی تو ڈبو دیتا ہی اوسکو مع بیٹہنی والون اوسکی کی اور اگر باہر اوسکی

رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری کرتا ہی وسکو اور پہنچاتا ہی وسکو طرف جگہہ اوسکیکی چنانچہ اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح
للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نے صوفیہ اور ملامتیہ مین سی پہنا لباس عوام کا اور بعضون نی لباس امیرون کا واسطی چھپانے احوال
اپنی کے ع وعن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزھد فی الدنیا قال طیب الکسب وقصر الامل رواہ
البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی زید بن علی حسین سی کہا زید بن حسین نی کہ یا رسی امام مالک کا کہ سنا مینے
امام مالک سی اس حال مین کہ پوچھا گیا اون سی کہ کیا ہی زہد دنیا مین کہا حلال کسب ور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی بیہقی نی شعب
الایمان مین ف کسب سی مراد ہی مکسوب یعنی کہانی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو کلوا من الطیبت واعملوا
صالحا اور فرمایا یایھا الذین امنوا کلوا من طیبت ما رزقنکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہہ نیت
کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہی عقبی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا
یہہ ہی کہ یہہ رد ہی اوس شخص کہ گمان کرتا ہی کہ زہد بیچ نہی ترک کرنی دنیا کی اور پہنی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور سستی کسی کے
ہی اوسکو رد کیا کہ نہین ہی حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نی بلکہ حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ کہاوی حلال و قناعت کری تو قدر ضرورت
پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتہہ حرام کرنی حلال کے اور نہ ساتہہ
ضائع کرنی مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہہ ہی کہ نہو اوس چیز پر کہ تیری ہاتہہ مین ہی بہت اعتماد کرنیوالا نسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتہہ مین ہی ع

باب استحباب المال والعمر للطاعۃ

یہ باب ہی بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت کی لیے ف یعنی اسمین بیان ہی اسکا
کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطی صرف کرنی انکیکی عبادت اور طاعت مین ط ع استحباب نیک گن اور مال خواستہ
اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی اسلیے کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتہہ زبر اوس عین اور خرم میم کی زندگانی اور
جینا اور ساتہہ پیش عین اور پیش میم کی بہی آیا ہی اور یہہ فصیح تر ہی اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی رواہ مسلم
اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کے
یہہ مسلم نی ف متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون سی یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو لعب مین اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام
اور شبہات سی اور تورع کری خوہش نفس کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتہہ مال کی ہی یا ساتہہ دل کی اور لانا اس
حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتہہ مال کی ہی اور یہہ منافی نہین ہی غنا نفس کی اسلیے کہ وہ اصل
اور وہ اصل ہی غنا مین اور مرتب ہوتا ہی اوسپر غنا ساتہہ کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہہ کہ مراد اس سے
غنی شاکر ہی اور اس سی دلیل پکڑی ہی بعضون نی کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر سی لیکن معتمد خلاف اوسکی ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے
اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہی کہ سب سی انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی خبر پوشیدہ کرنیوالا کہ نیک کام اور صرف
مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اسطرح پوشیدہ کری کہ کوئی مطلع نہو اوسپر اور یہہ شامل ہی فقیر کو بہی اور یہہ ظاہر تر ہی اور حفی ساتہہ حاء حطی
کی بہی روایت کیا گیا ہی بمعنی مہربانی اور احسان کرنیوالیکی حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اسمین دلیل ہی اوسکی لیے کہ کہتا ہی گوشہ نشینی
افضل ہی اختلاط سی اور جسنی فضیلت دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتہہ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا حمل کیجاوی اوپر اختلاط بزرگونکی

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَيْنِ فِيْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سرا وسکا یہہ ہی لاحسد الا فی اثنتین بیچ باب فضایل قران کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیون مین سی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہون عمل اوسکی پہر کہا اوس شخص نی کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور برہی ہون عمل اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور دارمی نی **ف** ظاہر عبارت سی یہہ حکم غالب کا ہی یعنی اچھی یا بری عمل زیادہ ہون ورا گر عمل نیک و بد برابر ہون تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودیکہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہی طرح

وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبید بیٹی خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہائی چارہ کیا درمیان دو شخصون کی یعنی صحابہ مین سی پس مارا گیا ایک اون دونون مین سی اللہ کی راہ مین یعنی شہید ہوا جہاد مین پہر مرا دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بہائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنی تخمینًا کچہہ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تمنی اور کیا پڑہا تمنی نماز مین کہ اسپر پڑہی یعنی کیا دعا کی اسکی لیی کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہمنی خدا تعالی سی کہ بخشی گناہ اوسکی اور رحمت کری اوسپر اور پہنچاوی اوسکو ساتہہ یار اوسکی کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی و مقام اوسکی جنت مین جیسیکہ دنیا مین اتحاد رکہتی تہی آپس مین اور رہتی تہی اکہٹی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہان گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکی یعنی یہہ جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ سی کہ پہنچاوی اسکو ساتہہ یار اسکی کی بجا اسکی کہ مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ بہائی اسکی سی پس کہان گئی نماز زیادہ اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی اور کہان گیا ثواب اور عملون اس مرد کا کہ بعد اسکی کئی یا فرمایا کہ کہان گیا ثواب روزہ اسکی کا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصون کی ہی بہشت مین اور قرب الہی مین دورتر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **ف** یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہی شہید سی یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص کی کہ ایک ہفتہ مین کیا اوپر شہادت اوس شخص کی کہ پہلی شہید ہوا باوجودیکہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا مین اور اظہار دین حق مین پایا لا انتہی خصوصًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین کہ زمانہ ابتدا اسلام اور قلت مددگارون دین کا تہا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ شخص پچہلا بہی مرابط تہا راہ خدا مین اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر طرح

وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِیْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِیْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِیْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ

مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهُ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہہ کہ اوسنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اون پر وہ حق ہین اور پڑہتا ہون مین تمہاری آگی ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیت پر وہ یہہ ہین پس تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینی کی یعنی صدقہ دینا اگرچہ صورت مین نقصان ہی لیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا ہی دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین پس حکم زیادتی کی ہی نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوس پر یعنی اگرچہ متضمن تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی لیی اللہ تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کی عزت یعنی اپنی نزدیک جیسکہ وہ زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیی اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیی دنیا مین انجام کار کو جیسکہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیی ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر او لٹ جاتا ہی امر کیا جاتا ہی ظالم زیردست و ذلیل مظلوم کی آگی از روی جزا ہی موافق کی اور نہ کہولا کسی بندی نی یعنی اپنی نفس پر دروازہ سوال کرنی کا یعنی لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لی لیتا ہی اوس سی نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور اما پر وہ حدیث کہ کہا تہا مینی بیان کرنا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہہ ہی کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کی لیی اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال اور علم کہ بسبب اوسکی طریقہ خرچ کرنی کا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین یا بیچ کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کی پس یہہ بندہ بیچ کامل ترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا بیچ اعلی درجات کی ہی عقبی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہہ بندہ بمقتضای علم کی کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کی ہونیکی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہی پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو خدا تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال اپنی کی بغیر استعمال کرنی علم کی یعنی اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطی سنانی اور دکہانی اور فخر و تکبر کی نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی رب اپنی کا یعنی بسبب نہونی علم کی بیچ لینی اور صرف کرنی اوسکی کی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی دارون سی یعنی بسبب قلت رحم

اور نہونی علم اور ہونی کثرت حرص و بخل کی اور نہین عمل کرتا اوسمین ساتہہ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خواہ اللہ کا ہو خواہ بندون کا پس یہہ
شخص بیچ پلید ترین مرتبہ کی ہی اور چوتہا وہ بندہ ہی کہ نہین دیا اوسکو اللہ نی مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کی پس وہ کہتا ہی کہ اگر
ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اسمین فلانی کا سا یعنی اہل شر مین سی پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی یا پس وہ بدنیت ہی نقل کی
یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی **ف** یہان نیت کو اوپر معنی عزم کی حمل کرنا چاہیی آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہہ
ہین کہ مجد ہی اوسپر اور کوئی مانع اسکی جانب سی نہین ہی مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہنچنا اوسکو اگر قدرت پاوی و پہنچی اوس تک توبی توقف کرتا ہی
مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکہی گنہہ گار ہی اور ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ عزم زنا زنا نہین ہی لیکن ایک گناہ ہی علیحدہ اور تفصیل کلام کی یہہ ہی کہ اول
وسواس شیطان ہی کہ دلمین پڑتا ہی بغیر کسب و عمل کی اوسکو ہاجس کہتی ہین اور جس پر مواخذہ نہین اور جب خاطر مین بیٹہی اور باطن مین
جولان کری اور پہری وسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر بہی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذ نہین اوسپر اور یہہ خصائص مین امت سی ہے
بعد ازان اہم ہے کہ قصد و نیت فعل کی کہی ہی حسنات مین بمجرد قصد و نیت کے حسنہ کامل لکہتی ہین و سیئات مین نہین بعد ازان عزم ہی جسکی بیان کیا اسمین مواخذہ جسطرح کہ ذکر کیا گیا
ہی اور حضرت شیخ نی ضمیر فیہ کی جملہ یعمل اللہ فیہ مین مالکی طرف پہیری ہی اور ملا علی ق نی علم کیطرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اللہ کے علم مین بحق علم کی کہ ادا کرتا ہی حق اوسکا
اور عمل کرتا ہی اوسپر نہہ حق اسکی اور حق بندون وسکیکی پس یہہ لکہکر قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی لفظ یخبط کی حضرت شیخ نی یہہ لکہی ہین کہ
خبط و خلط کرتا ہی اپنی مال مین اور ہات اور پانو مارتا ہی بغیر علم اور دانش و تامل و تمیز کی طریق خیر و شر مین اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق مین جیسیکہ فرمایا ہی لا یتقی
الخ اور ملا علی نی یہہ معنی لکہی ہین کہ اوٹہتا ہی اور بیٹہتا ہی ساتہہ جمع کرنی مالکی اور نہ دینی کی اور مختلف ہوتا ہی حال مین باعتبار خرچ کرنی کی اور امساک
کی اپنی مال مین **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ فَقِیْلَ
وَکَیْفَ یَسْتَعْمِلُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتہہ بندہ کی بہلائی کا یعنی انجام کار اوسکی مین تو کرواتا ہی اوس سے
بہلائی پس کہا گیا اور پوچہا گیا آنحضرت سی کہ کس طرح کرواتا بہلائی اوس سی یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت
کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی یہان تک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادہ پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سی فضیلت حیات کی لازم آئی کہ
اسمین کار نیک کرسکتا ہی ع ح **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ
وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل اور فرمان بردار کری اپنے
نفس کو اللہ تعالی کی امر کا اور منقاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کری واسطی ثواب و جزا کی کہ بعد موت کی پاوی گا اور
احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہی کہ تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچہہ کہ نفس چاہی چیزین حرام اور شبہات اور لذات اور
مرغوبات دیوی اوسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہی اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہین
کرتا ہی اور پہر آرزو اور خواہش کہتا ہی خدا تعالی سی کہ راضی ہو اور بخشدی اور بہشت میں داخل کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف**
یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہہ رکہتا ہی اور کہتا ہی کہ رب میرا کریم و رحیم ہی بخش دیگا مجکو حال آنکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ما غرک
بربک الکریم اور فرمایا ہے واذا سالک عنی عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور فرمایا ہی ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین

اور فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ حاصل
یہہ کہ عمل نکرنا اور پہر امیدوار رہنا نچاہیی بلکہ عمل کری اور پہر امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ
نے شرح حکم کی کہتی ہین کہ علماء باللہ نی کہا ہی کہ رجا کاذب کہ مغرور ہو صاحب اوسکا اوس پر اور باز رہی عمل سی اور دلیر کری اسکو گناہون پر
حقیقت مین رجا نہین ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بغیر عمل کی ایک
گناہ ہی گناہون مین سی اور امید شفاعت کی بسبب کسی علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکہنا رحمت کا اوس سی کہ فرمان برداری نکرے
اوسکی حمق وجہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی آرزون نی یہانتک کہ باہر نکلی دنیا سی اور حال یہہ ہی کہ
نہین ہی اونکی لیے نیکی کہتا ہی ایک انمین سی کہ اچہا رکہتا ہون مین گمان اپنی پروردگار سی کہ بخشنے والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اوسکا
ساتہہ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور رہو ای بندگان خدا اون آرزون باطل سی کہ یہہ وادی احمقون کی
ہین کہ پڑی ہین لوگ انمین قسم خدا کی نہ دی خدا تعالی نی کسی بندی کو اوسکی آرزون سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نی اپنی
ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی درازی عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدا تعالی سی ساتہہ کار بد اپنی کی ہوش مین آ کہ ٹہنڈا لوہا
کوٹتا ہی تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ دان کا جو ابتدا حدیث مین ہی اسکی معنی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہولی یعنی فرمان بردار کیا اور
ذکر کیا نووی نی کہا ترمذی نے اور اور علماء نی کہ معنی دان نفسہ کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال
کا دنیا مین پس اگر ہین اچہی تو حمد کری اللہ تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اون سی اور تدارک کری فوت ہوئی چیز کا پہلی اسکی کہ حساب
کیا جاوی عقبی مین جیسیکہ روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ نی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ع ح +

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِیْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَیْنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی رَاْسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرٰكَ طَیِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ
الْقَوْمُ فِیْ ذِكْرِ الْغِنٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰی لِمَنِ اتَّقَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰی خَیْرٌ مِّنَ الْغِنٰی وَطِیْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِیْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
روایت ہی ایک مرد سی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا تہی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہا حضرت
کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی کی پس کہا ہمنی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپ کو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا
ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی نی کہ پہر مشغول ہوئی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین
ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کی کہ ڈری اللہ عزوجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتہہ فقر کی ہو واسطی پرہیزکار کے
بہتر ہی دولتمندی سی اور خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتون سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی اور سوال کیا جاوی گا بندہ اوس سی قیامت
مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِیْمَا
مَضٰی یُكْرَهُ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِیْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِیْ یَدِهٖ
مِنْ هٰذِهٖ شَیْءٌ فَلْیُصْلِحْهُ فَاِنَّهٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ یَّبْذُلُ دِیْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ
لَا یَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ　اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا تہا مال اگلی زمانہ مین

مکروہ و ناپسند یعنی اصلی کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اوس زمانہ کی لوگون کا تہا اور قوت لایموت بی سعی و تردد کی اور بغیر توجہ کی طرف بادشاہون اور امیرون کی پہنچتا تہا اور اونسی ایذا اور خواری نہین پہنچتی تہی پس ای پر اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہی اور احتیاجین غالب آتی ہین اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیا کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اوٹہانی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اوسکی سبب سے بچتا ہی پڑنیسی حرام اور شبہ مین اور باز رکہتا ہی اوسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہ ہوتی یہہ دینار تو البتہ رومال یعنی بقدر کرڈالتی ہمکو یہہ بادشاہ اور کہا سفیان نی جو شخص کہ ہو بیچ ہاتہہ اوسکی کی ان اموال ہی کچہہ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہیی کہ اصلاح کری اوسکو یعنی ضایع نکری اوسکو بلکہ بڑہاوی اوسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اسلئی کہ یہہ زمانہ سلا را ایسا ہی کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول اون شخصون کا کہ ہاتہہ سی دین اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنی کی لیی اور کہا مال حلال نہین اوٹہاتا اسراف کو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیی اور اوسکو نگاہ رکہی اور باحتیاط خرچ کری تا چندی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ اوسمین اسراف کر سکین ح +

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکاری گا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ حکم کریگا اوسکو خدا تعالی اوسکا دن قیامت کی کہ کہان ہین ساٹہہ برس کی عمر والی یعنی وہ کہ عمر اونکی دنیا مین ساٹہہ برس کی ہوئی تہی اور یہہ ساٹہہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی نی اسکی حق مین یہہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوسمین ایسا عاقل کہ اوسکی شان سے ہی یہہ کہ نصیحت پکڑی اور حالانکہ آیا تمہاری پاس ڈرانیوالا یعنی پڑہایا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلٰثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيْنِيْهِمْ قَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَكَانُوْا عِنْدَهٗ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ اَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ اٰخِرًا يَلِيْهِ وَاَوَّلَهُمْ يَلِيْهِ فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ اور روایت ہے عبد اللہ بن شداد سی کہ کہا تحقیق کتنی ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سی کہ تین تن تہے آئی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوئی یعنی اور ارادہ کیا ٹہیرنیکا بہ نیت مجاہدہ کی اور تہی وہ فقر و فاقہ والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہی کہ کفایت کری مجکو انکی خبرگیری سی یعنی غمخواری اور سامان انکا درست کردی تا مجکو حاجت نہو انکی خبرگیری کی کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تہی یہہ تینون تن نزدیک طلحہ کی پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نی ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا پہر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی بحالت اسلام طاعت اور نیت رکہنی والا جہاد کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نی کہ کہا طلحہ نے پس دیکہا مینی یعنی خواب مین ان تینونکو بہشت مین اور دیکہا مینی اوس شخص کو کہ

مرا تہا اپنی بستر پر آگی اونکی اور دیکہا مینی اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر کہ پاس پہونچا ہی اوسکی اور متصل سی تہا دوسری کی اور دیکہا مینی اون تینون کے پہلی کو یعنی جو کہ پہلی شہید ہوا تہا اونمین سی کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید آخر کی اور سب سی پیچہی ہی پس گذرا میری دل مین اس سی شبہہ یعنی خیال آیا ہی تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتی اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچہی اون سی ہوتا اور اس ترتیب کی جو خلاف دیکہا تو نہایت تعجب اور انکار میری تئین آیا پس ذکر کیا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ خواب فرمایا حضرت نی اور کس چیز کا انکار کیا تونی اس قضیہ مین سی یعنی آگی سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسیطرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سی جگہہ انکار کی نہین ہی اسیطرح چاہئی اسلیی کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سی کہ دراز کیجاوی عمر اوسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنی اوس کی کی خدا تعالی کو ساتہہ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنی کی **ف** اور مانند انکی کی تمام عبادتون قولی اور فعلی سی اور حاصل یہہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سی بی شک اجر و فضیلت اوسکی زیادہ تر ہوگی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اوسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سی اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہی کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ بیان ہی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا وہ مرابط الخ ع ح **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰی وَجْهِهٖ مِنْ یَوْمَ وُلِدَ اِلٰی اَنْ یَمُوْتَ هَرِمًا فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا كَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی محمد بن عمیرہ سی اور تہا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سی اگر گری اپنی موہنہ پر اوس دن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اسکی یعنی اگر فرض کیا جاوی کہ وقت پیدایش سی بڑہاپی تک سجدہ اور نمازہی مین موہنہ کی بل پڑا ہی یا مراد بعد بلوغ کی ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانی گا اس اپنی پڑی رہنی کو طاعت و عبادت مین بیچ اوس دن کی یعنی روز قیامت کی یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کی اور البتہ دوست رکہی گا اور آرزو کریگا کہ پہر پہیرا جاوی طرف دنیا کی تا زیادہ ہووی اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جسقدر کہ عمر زیادہ ہو تا کہ موجب زیادتی عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہوگی نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی **بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ** باب ہی بیچ بیان توکل کی اور صبر کی **ف** وکل اور وکول لغت مین چہوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتہہ زبر اور زیر کی اسم ہی اوس سی توکل ظاہر کرنا اپنی عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور تکلان ساتہہ پیش کی اسم ہی اوس سی اور شرع مین عبارت ہی سپرد کرنی بندی کی سی اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر نفس سی اور بیزاری کرنی اپنی حول و قوۃ سی اور توکل سب کامون مین جاری ہوتا ہی اور اکثر استعمال اوسکا رزق مین ہوتا ہی اور حقیقت مین معنی توکل کی بہروسا اور اعتماد کرنا اور برضامن ہونی حق عز و جل کی رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب کسب کا شرط اوسکی نہین ہی بلکہ چاہیی کہ نظر اوس سی ساقط ہو اسلیی کہ توکل کار دل کا ہی جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہی اور کسب و کار ساتہہ اوسکی منافات نہین رکہتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہین واسطی ثابت کرنی مقام توکل اور ریاضت نفس کی کرتی ہین تا نظر اسباب سی ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اور سرکہ ہونا اسباب کا رزق کی پہنچنی مین شرط نہین ہی اور بعضون نی تفسیر کیا ہی توکل کو ساتہہ نکلنی کی کسب و اسباب سی بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالی پر اور یہہ ابتدا حال توکل کی ہی یا مراد باہر آنا ہی تعلق دل سی ساتہہ اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سی نہین ہوتی اور

یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کی اور ترک کرنی اوسکی کی ایک ہی حال پر ہوتا ہی مثلاً متقی اگر درخت خرما کا لگا دے اور بطریق
خرق عادت کی اوسی وقت وہ پہل لاوی یقین اوسکا قدرت صانع تعالی پر اوس صورت مین اور اس صورت مین کہ درخت خرما بعد سالہای
سال کی بطریق عادت معمولی کی پہل لاوی یکسان ہوتا ہی بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتہہ کمال قدرت اوس کی کی بیچ صورت اسباب کے
اور ترتب مسببات کی اوس پر زیادہ ہی اور بیچ بی سببی کی وہی ایک فعل ہی فقط اور یہان کتنی ہی افعال مضبوط اور احکام محکم ہین
کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا پیدایش الٰہی کا ہی اور صبر لغت مین بمعنی حبس اور منع کرنی اور باز رکہنی نفس کی ہی ایک
چیز سی کہ اوسکو. قال بن شکیبائی کہتی ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعثہ نفس کی وقت معارضہ کی اور شیخ نجم الدین
کبری رح نی فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سی ہی ساتہہ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر باز رکہنی نفس کی محبوبات اوسکی سی اور عوارف مین
لکہا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدا تعالی پر ساتہہ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشون اور خطرون کے
اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادای فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل سی صبر کرنا ہی فقر پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صدمہ پہلی کی اور چہپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چہپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل
کی بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتی انتہی اور صبر بہی باوجود کثرت اقسام کی استعمال مین مخصوص ہی
ساتہہ صبر کی بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق مین ہی **ف** جاننا چاہیی کہ مانع قوی عبادت سی فکر
کہانی اور پینی اور حوائج ضروری کی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی اونکا کہتا ہی سب چیزسی باز آیا مین اور زہد و تقوی بہی اختیار کیا لیکن
قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کی ساتہہ خلق کی کیونکر ہاتہہ آوے پس
علاج دفع کرنی اس مطالبہ اسکی کا سوا توکل کرنی کے اللہ تعالی پر میسر نہین ہوتا اور رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر
توکل کی حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہی اور فراغ عبادت اور حلاوت اوسمین ہاتہہ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو ایسا پراگندہ
خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتہہ قوت یقینی کی نہین بجا لا سکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو
خوش آوی یہہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین تو چاہیی کہ توکل کری چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کی یہہ ہین کہ خدا تعالی کو وکیل
امور اپنی کا اور ضامن صلاح اپنی کا جان کر محض اوسپر اعتماد و بہروسا کری اور جانی کہ جو کچہہ کہ خدا نی قسمت مین کیا ہی ہرگز فوت نہوگا اور
حکم الٰہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانی کہ خدا تعالی ضامن بندون کی روزی کا ہی وما من دابۃ فی الارض
الا علی اللہ رزقہا اور اسپر قسم کہائی ہی فورب السماء والارض انہ لحق پس اگر اوپر ضمانت اور وعدی اوس کی کی اعتماد نکری اور باور نکری
تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیی کہ دنیا اور مال اور اسباب اور اکساب کو سواہا نہ اور سبب کی نجانی اور رزاق سوای خدا کے
کوئی نہین ہی بی سبب بی کسب بہی پہنچاتا ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اور کسب و سبب مین مشغول ہونیکو بہی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اوسپر
نکری اور وعدہ الٰہی پر خاطر جمع رکہی اور جانی کہ اگر کسب نکرونگا تو بہی خدا تعالی روزی پہنچاویگا اور یہہ درجہ ادنی اور ضروری ایمان کا
ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین اور اعلی تر اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنی
خدا کو اور اوسکی علم کو سونپی اور کچہہ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہہ درجہ اولیا کا ہی وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون مشعر ہی اسپر اور جاننا چاہیی
کہ کسب و سبب منافی توکل کی نہین ہی منافی توکل کی وہی ہی کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کرنیوالا

کہ اعتماد اوسکی دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سی ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہہ ہی کہ بات تمام اسباب سے باز رکہی اور تمام امور مین توکل کری اللہ ہی
پر اور سونپی امور اپنی اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کی اعتماد تمام خدا پر یکسان رہی اور امید خلق
سی منقطع رکہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی رضی و صابر ہو کہ بیچ سلوک اور عبادہ اور ذکر کی مشغول رہی والا مشغول ہونا اسباب مین با وجود
اعتماد دل کی خدا پر افضل ہی اور اسیطرح بسبب کسل اور عار اور ریا کی ہی ہاتہہ سبب سے باز رکہنا روا نہین اسلیے کہ اکثر انبیاء اور اولیاء
نی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنی کی قصور و فتور دیکہی اوسکو ضرور ہی کہ سب چیز سی انقطاع کرکر
ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تاکہ واصل بحق ہو اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سے کہ قطعًا کار برار ہی سوا اوسکی نہو
اور سنت اللہ سپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہی جیسیکہ ہاتہہ سی کہانا کہانا چہوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود مونہہ مین چلا جاویگا کہ اسکو
جنون و حماقت کہتی ہین اور حق توکل ایسی امور مین یہہ ہی کہ جانی کہ حق تعالی نی طعام اسلیے پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سبکا وہی ہی یہہ
سبب اس کار کا ہی کہ خدا تعالی نی ہمکو دیا ہی اور اعتماد ہاتہہ پر نکری اور جانی کہ ہاتہہ کتنون کی ما ہور ہی سر انجام پاتی ہین درای پر ہاتہہ نہ
رکہتا اوس سبب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتہہ اوسکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اس کی کی روا ہی اسلیے کہ ممکن اور کثیر
الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نہ لینی والون کا ہی منقطع ہوتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا ہی منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ
پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سی ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی اور جو کہ عیال رکہتا ہو اور عیال
اوسکی تنگی پر صابر نہین اور رضامند نہ ہون اوسکو ترک کسب روا نہین اور ذخیرہ رکہنا ہی واسطی عیال کی ایک سال تک اور واسطی نفس اپنی کی چالیس
روز تک منافی توکل کی نہین کہ رسول علیہ السلام نی رکہا ہی اور اسیطرح علاج بیماری کا اور رکہنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ
کی کہ ہر روز کام مین آتی ہین لیکن اگرچہ ذخیرہ نرکہی اور سب کچہہ ترک کری اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلی درجہ ہی اوسکی لیے
بڑی قوۃ یقینی چاہیے پس جسکو سوا ذخیرہ کرنیکی فراغ عبادت اور دلجمعی حاصل نہو اوسکو ذخیرہ رکہنا افضل ہی ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلہ کا
رنج اور بیماری ہی اور چہپانا مرض کا غیر طبیعت سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علماء نی کہ توکل سوائے توحید اور زہد کی راست نہین آتا اور مراد توحید
سی یہان یہہ ہے کہ تمام مخلوقات کو پیدا کیا اللہ تعالی نے یہ جانی اور یہ جانی کہ محرک سبکا سوائے واحد حقیقی کی کوئی نہین جو کچہہ آتا جاتا ہی سب ایک سے جگہہ
سی ہی جبکی دل پر یہہ بات غالب ہو جاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہے تا ایمان اوسکا سلامت رہے اور عبادت مین مشغول
ہو سکی کہ ساتہہ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہین ہو سکتی در خبر دنیا اور آخرت کی ہی وعدہ کی گئی ہی ساتہہ صبر کرنیکی ایک تو فتح
یاب ہونا دشمنون پر ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسری مراد کو پہنچنا ہی صبر کی سبب سے جیسیکہ فرمایا و تمت
کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسری مقدم ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتہی تعریف کرنا
حق کا ہی انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہے وبشر الصابرین اور چہٹی محبت خدا تعالی کی ہی ان اللہ یحب الصابرین
اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور آٹہوین بزرگی اور سلام ہی اللہ تعالی کی طرف سے سلام علیکم بما صبرتم اور
نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کری ایسی خصلت بزرگ مین اور اسکی حاصل کرنیکو اہم مہمات
اور غنیمت جانا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنیسی اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہی کسی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی کسی سی بطریق قطع
اور حلم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنی صبر کا یہہ ہے کہ تامل کری اسمین کہ جو کچہہ مقدر ہی جزع و فزع سی متغیر نہین

ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہین ہوتا اور ثواب صبر کا مفت ف ہوتا ہی پہر جان کہ صبر چار قسم ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہی دوسری صبر کرنا گناہون کی کرنی سی تیسری صبر کرنا فضول دنیا سی چوتہی صبر کرنا او پر شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہہ سب بجالاوی عبادۃ مین مستقیم ہوگا اور گناہون سی امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سی اور آخرت کی عذاب سی چہٹکارا پاویگا اور بہت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتون سی محروم رہیگا اور عبادت نہین کرسکی کا خاطر جمع سی اور اگر کچہہ کری تو بسبب نہ صبر کرنیکی گناہون سی حبط ہوگا بحر العلوم و مغنی الطالب **الفصل الاول فصل پہلی**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سی ستر ہزار بغیر حساب کی وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہین اور نہ شگون بد لیتی ہین اور اپنی رب ہی پر بہروسا کرتی ہین یعنی بیچ تمام اون چیزون کی کہ کرتی ہین اور ترک کرتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین انکی کی پس نہین منافی ہی اس حدیث کی کہ ہر ایک کی ساتہہ انمین سی ستر ستر ہزار ہونگی اور نہ طلب منتر کی کرتی ہین یعنی مطلقًا یا بغیر کلمات قرآنیہ اور اسماء الٰہیہ کی اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنی حیوانات کی اوڑجانی سی یا آواز کی سنی سی بلکہ کہتی ہین جیسیکہ وارد ہوا ہی اللّٰہم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الٰہ غیرک اللّٰہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت کہا صاحب نہایہ نی کہ یہہ صفت اولیاء کاملین سی ہی کہ جو اعراض کرتی ہین اسباب دنیا سی اور متعلقات اوسکی سی اور نہین التفات کرتی طرف کسی چیز کی متعلقات دنیا سی اور یہہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہنچتی اوسکو غیر اونکی اور بہی عوام پس رخصت ہی اونکی لیی دوا کرنی اور علاج کرنیکی اور جو شخص کہ صبر کری بلا پر اور منتظر رہی کشایش کا اللہ تعالی کی طرف سی ساتہہ دعا کی ہوتا ہی جملہ خواص اور اولیاء سی اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لیی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا ہی تو نی کہ حضرت صدیق نی جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اوپر آنحضرت نی اسلیی کہ جانتی تہی یقین و صبر اونکا اور جبکہ لایا آپکی پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کی سونا اور کہا کہ اسکی سوا میرے کچہہ ملک مین نہین کہتا پس حضرت نی اوسکو مارا اور غصہ کیا اور یہہ ظاہر یہہ ہی واللہ اعلم کہ مراد منتر سی منتر جاہلیت کی ہین کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوی اور شارع نی اون کو روا نہین رکہا اور امن نہین ہی وسین پڑجانی سی شرک مین بقرینہ قول لا یتطیرون کی اسلیی کہ یہہ بات ثابت ہی کہ تطیر عادات جاہلیت سی ہی او ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی اسمین فضیلت ہی اور اوسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ درانا بہشت کا ہی بحساب اسلیی کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتہہ اس باب کی اگرچہ جاہلیت سی ہون اور یہہ بہی درجات توکل سی ہی اور بالاتر اس سی ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہی مطلقًا کہ واسطی ثابت کرنی مقام توکل کی کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجہی جاتی ہین چنانچہ اسلیی تفسیر کیا ہی صوفیہ نی توکل کو ساتہہ ترک کرنی کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کی رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہہ مرتبہ خواص کا ہی اور متوسطون کا اور اونکو یہہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہی حاصل ہی ساتہہ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی و زیادہ اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اونکی سی ساقط ہی اور وجود عدم اوسکا برابر ہوا ہی اور اون کو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا پکڑتا ہی اور یہہ مرتبہ اخص خواص کا ہی

کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنی سی فانی اور باقی ساتھہ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوس کی یہہ ہی اور جزا اون کے
سب سی زیادہ ہی ح اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکھا ہی کہ اسباب دور کرنی والی ضرر کی تین قسم کی ہین ایک تو مقطوع بہ
یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسری ظنی جیسیکہ فصد اور پچہنی اور
پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کی یعنی معالجہ برودہ کا ساتھہ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتھہ برودت کی اور یہہ اسباب ظاہرہ ہین طب
مین اور تیسری موہوم مانند داغنی اور رقیہ کی یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ بنا کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا
اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور رای پر موہوم پس شرط توکل یہہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیی کہ وصف کیا ہی ساتھہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی متوکلین کو اور رای پر درجہ متوسط کہ وہ ظنی چیزونکا کرنا ہی مانند معالجہ کرنیکی ساتھہ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کی پس کرنا اوسکا
نہین ہی مناقض توکل کا بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہین ہی ممنوع بخلاف یقینی کی بلکہ کبھی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل کرنی
اوسکی سی بعض احوال مین اور بیچ حق بعض اشخاص کی پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کی کذا فی الفصول العمادیہ انتہی **وعنہ**
قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال عرضت علی الامم فجعل یمر النبی ومعہ الرجل والنبی ومعہ الرجلان
والنبی ومعہ الرھط والنبی ولیس معہ احد فرأیت سوادا کثیرا سد الافق فرجوت ان یکون امتی فقیل ھذا موسی
فی قومہ ثم قیل لی انظر فرأیت سوادا کثیرا سد الافق فقیل لی انظر ھکذا وھکذا فرأیت سوادا کثیرا سد الافق فقیل
ھؤلاء امتک ومع ھؤلاء سبعون الفا قدامھم یدخلون الجنۃ بغیر حساب ھم الذین
لا یتطیرون ولا یسترقون ولا یکتوون وعلی ربھم یتوکلون فقام عکاشۃ بن محصن فقال ادع
اللہ ان یجعلنی منھم قال اللھم اجعلہ منھم ثم قام رجل آخر فقال ادع اللہ ان یجعلنی
منھم فقال سبقک بھا عکاشۃ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نی کہ نکلی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئین اور دکھائی گئین مجھکو امتین یعنی ساتھہ انبیا اونکی کی بطریق کشف کی یا خواب مین یا حشر کی ہی
دکھائی اونکی سی دن قیامت کی اور تعبیر ساتھہ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کی ہی پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکی
ساتھہ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہین تہا کوئی تابع اوسکا سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال آنکہ اوسکی ساتھہ ہین دو شخص اور
گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکی ساتھہ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہین ہی ساتھہ اوسکی کوئی یعنی بسبب متابعت کرنی
کسیکی اوسکی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی و پہر دیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید
رکہی مینی یہہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہہ موسی پیغمبر ہین بیچ امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تہی اون پر پہر کہا گیا واسطی میری کہ دیکہہ
یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جھکالیا تہا اوس وقت اور منہہ پہیر لیا تہا اوس جگہہ سی کہ جہان سی لوگ گذرتی تہی پس کہا گیا آپ کو کہ
دیکہو دیکہو گی امید اپنی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو یعنی پس قناعت کی مینی اوسپر اور شکر کیا
پس کہا گیا واسطی میری یعنی بلکہ تیری لیی زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکہہ ادہر اور ادہر یعنی دائین بائین پس دیکہا مینی ایک انبوہ بہت کہ
گہیر لیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہہ یعنی تمام جو آگی اور دائین اور بائین ہین امت تیری ہین اور ساتھہ انکی یعنی منجملہ انکی
یا زیادہ ان پر ستر ہزار آدمی کہ آگی انکی ہین داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتی ہین اور نہ منتر پڑہوا تی ہین اور نہ

داغ لیتی ہین اور اپنی پروردگار ہی پر توکل کرتی ہین پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیی اللہ تعالی سی یہہ کہ کری مجکو اون مین سی یعنی متوکلین مین سی کہ داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی کہا آنحضرت نی خداوندا گردان تو عکاشہ کو اون مین سی پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیی اللہ سی یہہ کہ گردانی مجکو اونمین سی پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لی گیا تجہسی ساتہہ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد نبی سی اسمین رسول ہی حکم کیا گیا ساتہہ تبلیغ کی اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی کہ ہون معنی اسکی ستر ہزار تمہاری امت مین سی سوای اونکی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ ہون معنی اسکی یہہ کہ انہین مین سی ستر ہزار ایسی ہین اور موید ہی اسکی روایت بخاری کی کہ بدخل امتک و یدخلون الجنة من ہولا سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی مگر وقت ضرورت کی لیتی ہین اسلیکی آیا ہی داغ لینا عند الضرورة بعضی صحابہ سی کہ اونمین سعد بن ابی وقاص بہی ہین عشرہ مبشرہ مین سی یا مطلق داغ نہین لیتی ہین بسبب راضی ہونیکی قضا و قدر الہی پر اور بسبب تلذذ کی ساتہہ بلا کی اور بسبب جان نی اس بات کی کہ نہین ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت مین سوای اوسکی پس وہ بیچ مرتبہ شہود کے ہین خارج دائرہ وجود سی فانی اپنی نفسون کی حظوظ سی ع نہ داغ لیتی ہین معنی اسکی یہہ ہین مگر وقت ضرورة کی باوجود اسکی کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالی سی رکہتی ہین نہ نری داغ ہی سی آور نہ منتر پڑہواتی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ ہین ہواس سی کہ ہو اوسمین شرک اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنی کسی چیز سی نہ جانور پرندہ سی اور نہ کتی بلی وغیرہا جانورون چرندہ سی پس مراد یہہ ہے کہ وہ چہوڑتی ہین اعمال جاہلیت کی پہر اگر کہا جاوی کہ ایسی لوگ بہت ہین عدد مذکور سی کہین گی ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہہ عدد مخصوص اور داغ کرنا بہی اسباب وہمیہ سی ہی اور حدیثون مین نہی اوس سی آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبا حاذق کی یقین ہووی تو اجازت بہی ہی اور حضرت نی دوسری شخص کی حق مین اسلیئی دعا نہ مانگی کہ اذن نہین دی گئی تہی حضرت اوس مجلس مین دعا کرنی کی مگر ایک شخص کے لیی پس چونکہ عکاشہ کی لیئی دعا کی گنجایش دعا کی دوسرکی حق مین نرہی یا یہہ شخص اہل اس رتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تہا اور باوجود اسکی صراحةً نفرمایا کہ تو اہل اوسکا نہین ہی بلکہ جواب دیا ساتہہ کلام مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تہی ساتہہ التماس دعا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ شخص منافقون مین سی تہا اس سبب سی اوسکی لیی دعا نکی اور باوجود اسکی ازراہ حسن خلق کی جواب دیا ساتہہ کلام مجمل کی اور بعضون نی کہا ہی کہ تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تہی اور یہہ قول صواب ہی اسلیی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ مرد دوسرا سعد بن عبادہ تہی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ جلدی اور سبقت کری طرف نیکیون کی اور طلب دعا کی کری صالحین سی **وعن** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب ہی واسطی شان اور حال مسلمانکی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیی بہتری اور نہین ہی یہہ شان کسیکی لیی مگر مسلمانکی لیی اگر پہنچی اوسکو خوشی یعنی چین اور فراخی رزق ور اور نعمتین اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی حق تعالی کا شکر بہتر اوسکی لیی اور اگر پہنچتا ہی اوسکو ضرر یعنی فقر اور مرض و درد رنج و بلائین صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکی لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مقام صبر و شکر کی دونون عالی ہین اور اجر و ثواب اون پر مرتب ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سی خالی نہین پس وہ بہر حال بہتر ہی یہہ منحصر ہونا خیر کا حال مین مومن کامل کی لیی ہی اسلیی کہ غیر مومن کامل کا حال یہہ ہی کہ اگر پہنچتی ہی اوسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتین کرنی لگتا ہی اور اگر ضرر پہنچتا ہی اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہی بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سی ایسی بات نہین ہوتی ح ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللہِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان اور اعتقاد کی ساتھہ خدا کے اور توکل اور اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنیکی مو خیر پر اور جہاد کرنیکی راہ خدا مین یا قوی ہی صبر کرنی مین لوگون کی ہمنشینی پر اور تحمل کرنی مین اونکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنی مین بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفات مین اور ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا ملتزم صفتون خیر کی ہی حرص کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین سی اور مدد و توفیق طلب کر خدا تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سی سلبی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوی تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہووی تو اوسکی استعانت پر اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنی و سچیز کی سی کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چھوڑ تو اوسکو اور اگر پہنچی تجکو کچھہ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نکہہ یہہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال سی یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اللہ نی یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہہ موافق قضا و قدر اوسکی کی اور جو کچھہ چاہتا ہی خدا تعالی کرتا ہی اسلیی کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الہی کی اور نسبت حول قوت نفس کی کہتی ہین کہولتا ہی کار شیطان کو اور لاتا ہی دل مین وسوسہ اوسکا ساتھہ ندامت اور معارضہ قدر کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ کہنا اسلیی منع ہی کہ کچھہ فائدہ نہین نہ کہتا اسلیی کہ جو قدر مین ہی وہی ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالی نی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہے کہ منازعہ ساتھہ تقدیر کی لازم آوی والا وارد ہوا ہی قرآن مین لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل اور حدیث مین ہی لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج مین یہہ ذکر کی گئی ہی اور بہت وانیون مین آیا ہی استعمال لو کا پس ظاہر یہہ ہی کہ یہہ نہی وارد ہوئی ہی اوسجگہہ کہ جہان فائدہ نہو اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہہ نہی تنزیہی ہی تحریمی اور جبکہ کہی از راہ تاسف کی فوت ہونی طاعت الہی پر یا متعذر ہوا اوس سی پس نہین مضائقہ ہی اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونی طاعت پر باعث ثواب ہی پس لائق ہی کہ گنا جاوی قبیلہ استحباب سی چنانچہ روایت کیا ہی رازی نی اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمرو سی کہ جسنی تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اوسی قریب ہوا دوزخ کی سترہ ہزار برس کی اور جسنی تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا جنت سی سترہ ہزار برس کی ذکر کی یہہ سیوطی نی جامع مین

الفصل الثانی فصل دوسری عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دی تم کو جیسکہ روزی دیتا ہی جانورون پرندہ کو نکلتی ہین جانور صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو اپنی گہونسلون مین سیر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** حق توکل یہہ ہی کہ یقینا جانی یہہ کہ نہین ہے کوئی فاعل وجود مین سوائے اللہ تعالی کی اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اللہ تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہہ پس اسکا یقین کر کر سعی کری بیچ طلب کرنیکی اچہی وجہ پر یعنی رنج بہت نہ اوٹہاوی اور حرص اور افراط و مبالغہ نکری اوسکی طلب مین حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کری کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہی اور پڑی رہنا زمین پر مانند کپڑی ڈالیگئی کی زمین پر وہ جاہل ہی اور امام قشیری نی کہا کہ جگہہ توکل کی قلب ہی ور حرکت ظاہر مین ہی پس وہ منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد واثق خدای عزوجل پر ہو چنانچہ اسیلیے تشبیہ دی ساتہہ جانور پرندہ کی کہ وہ طلب رزق مین نکلتا ہی لیکن اعتماد اسد تعالی ہی پر ہوتا ہی نہ اپنی طلب و قوت پر پس اس مشابہت مین اشارہ ہی اسپر کہ سعی اوسط درجی کی نہین منافی ہی اعتماد کی اسد تعالی پر جیسیکہ فرمایا اسد تعالی نی وکاین من دابۃ لاتحمل رزقہا اسد یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطی آگاہ کرنیکی ہے اسپر کہ کسب نہین ہی رزق بلکہ رازق اسد تعالی ہی ہی نہ واسطی منع کرنی کی کسب سی اسلیے کہ توکل کی جگہہ دل ہی پس نہین منافی ہے اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہی بغیر حرکت کی ہی بلکہ بسبب حرکت کرنی بغیر اسکی کی پہنچتا ہی رزق اسد تعالی کا بسبب برکت اسکی کی جیسیکہ سمجھا جاتا ہی عموم قول اسد تعالی کی سی وما من دابۃ فی الارض الا علی اسد رزقہا اور منقول ہی کہ بچی کوی کی وقت نکلنی کی انڈی سی ہوتی ہین سفید پس بری معلوم ہوتی ہین وہ کوی کو اور وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہی انکو اور باقی رہتی ہین بچی اکیلی پس بہیجتا ہی اسد تعالی طرف انکی مکہیاں و چیونٹیاں پس چن چن کر کہاتی ہین وہ انکو یہانتک کہ بڑی ہوتی ہین کچھہ تو سیاہ ہو جاتی ہین پس پہرتا ہی طرف انکی کوا تو دیکھتا ہی انکو سیاہ پس لی بیٹھتا ہی انکو اور پرورش کرتا ہی انکو پس یہہ پہنچتا ہی انکو رزق بغیر سعی کی اور اور حکایتین اس باب مین بہت مین اور عجیب تر حکایت یہہ ہی کہ اسد تعالی نی عزرائیل کو فرمایا کہ آیا رحم بہی کیا ہی تو نی کسی پر وقت روح نکالنی کی پس کہا عزرائیل نی ہان ای رب میری جسوقت کہ غرق ہوے ایک کشتی کی لوگ اور کچھہ اونمین سی باقی رہی کشتی کی تختو نپر اور تہی ایک عورت اپنی بچی کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نی اوسکی روح قبض کرنی کا پس رحم کہا یا مینی اوسوقت اوسکی بچی پر فرمایا اسد تعالی نی کہ مینی ڈالا اوس بچی کو ایک جزیرہ پر اور بہیجی مینی طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودہ پلاتی تہی اوسکو یہانتک کہ کچھہ بڑا ہوا پہر متعین کیی میں کچھہ جن تاکہ تعلیم کرین اوسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا پہر پڑہا اور داخل ہوا علمامین اور حاصل ہوئی اوسکو امارہ اور پہنچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنی الوہیت کا اور بہول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تہا اوسکا شداد اور اسد بہت مہربان ہی اپنی بندون پر پس جو رحیم کہ رزق دیتا ہی دشمنون کو وہ کیونکر بہولیگا اپنی دوستون کو ح ع وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا الناس لیس من شیء یقربکم الی الجنۃ ویباعدکم من النار الا قد امرتکم بہ ولیس شیء یقربکم من النار ویباعدکم من الجنۃ الا قد نہیتکم عنہ وان الروح الامین وفی روایۃ وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقہا الا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب ولا یحملنکم استبطاء الرزق ان تطلبوہ بمعاصی اللہ فانہ لا یدرک ما عند اللہ الا بطاعتہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان الا انہ لم یذکر وان روح القدس اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ ای لوگو نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو طرف بہشت کی اور دور رکہی تمکو آگ دوزخ سی مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا مینی تمکو ساتہہ اوسکی اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو آگ دوزخ سی اور دور کری بہشت سی مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہی مینی تمکو اوس سی اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق روح القدس نی کہ مراد دونو عبارتون سی جبرئیل ہین پہونکا میری دلمین یعنی وحی خفی لائی میری پاس یہہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہانتک کہ پورا لیتی ہی رزق اپنا یعنی جو کہ مقدر ہی اوسکی لیی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہی کہ جو رزق مقدر کیا ہی پہنچنی والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنی اور ڈہونڈنی رزق کی یعنی تابروجہہ مشروع اور موافق حق کی پڑی اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کے

اور طلب کرنی اوسکی کی ساتھہ گناہوں خدا کی ایسی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی
نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں اور بیہقی نی شعب الایمان میں مگر یہہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نی جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کی
ابتدا میں دلیل صریح ہی اسپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کئی جاتی ہین کتاب وسنت سی اور دلیل ہی اسپر کہ استعمال
کرنا غیر کتاب وسنت کا ضائع کرنا عمر کا ہی بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان اور وحی اور جبرئیل اور عیسی کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل علیہ السلام
ہین اور وصف لانا اسکا ساتھہ امین کی بسبب امانت داری انکی کی ہی علم ووحی مین اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتھہ پیش قاف
اور سکون دال اور پیش سکی کی معنی طہر کی ہی بسبب کمال طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور
نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب مین اسلیے کہ تم نہین تکلیف دیے گئے ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عز وجل نی وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا
لا نسألک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اباحت کی لیے ہی یا معنی یہہ ہین کہ طلب کرو حلال سی پس امر وجوب کی لیے ہی اور مؤید ہی
اسکو قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور او پر طلب کرنی اوسکی کی ساتھہ گناہوں اوسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پہنچی تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو اوسکو
بوجہہ حرام ومکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت سی اور مانند
انکی کی اور حقیقت مین رزق ہرگز دیر کر نہین پہنچا اور جو کچہہ پہنچی اور جسوقت کہ پہنچی رزق وہی ہی اور مقدار اوسیطرح تہا اور گناہ سی زیادہ نہین پہنچا
پہنچا وہی ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب سی سوا گناہ کی حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پہنچی بسبب گناہ کی حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتھہ
گناہ کی نکرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتھہ طاعت اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت
پر کہ جو کچہہ کہ پہنچتا ہی قسم رزق سی پہنچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور ندامت راجع ہوگی اور اگر طاعت سی ہم پہنچاوگی حلال ہوگا
اور مدح رجوع کریگی اور یا مراد اوس چیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی ح ع اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہہ جمیل اور وہ یہہ ہی کہ طلب کری
اوسکو مگر بوجہہ شرعی اور استیطار بمعنی الطار کی ہی اور سین مبالغہ کی لیے ہی سین جیسیکہ استعف بمعنی عف کی بیچ قول اللہ تعالی کی ومن کان غنیا فلیستعفف علیہ وعن
ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا باضاعۃ المال ولکن الزہادۃ
فی الدنیا ان لا تکون بما فی یدیک اوثق بما فی یدی اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب
فیہا لو انہا ابقیت لک رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث
اور روایت ہی ابی ذر سی وسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا مین نہین ہی ساتھہ حرام کرنی حلال کی اور نہ ساتھہ ضایع کرنی
مال کی ولیکن زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا مین یعنی شان دنیا مین یہہ ہی کہ نہ ہووی تو ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہوں تیرکی ہی قسم مال سی
اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اوس چیز کی کہ بیچ ہاتوں اللہ کی ہی اور زہد دنیا مین یہہ ہی کہ ہووے تو بیچ ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہنچایا جاوے تو اور
مبتلا کیا جاوے تو ساتھہ اوس مصیبت کی بہت رغبت کرنیوالا اوسمین اگر وہ مصیبت باقی رکھی جاتی واسطی تیرے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہی **ف** زہد دنیا مین الخ یعنی زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتھہ نہ ترک کرنی لذتوں اور شہوات
کی کہ بیچ حکم حرام کرنی حلال کی ہی کہ منع کیا گیا ہی موجب فرمانی اللہ تعالی کی لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی استعمال کرنا لذت کی
مزہ کا ثابت ہی ہی حضرت نی زیادہ کون کمال کہتا ہی پس فرماتی ہین کہ یہہ جو بعضی جاہل کرتی ہین بگمان اسکی کہ یہہ کمال ہی پس نذر کرتی ہین کہانی گوشت اور حلوا اور

میوون اور پہننی کپڑون سی اور مانند انکی کی سی اور اسکو زہد جانتی ہین یہہ زہد نہین ہے اور نہ ساتھہ ضایع کرنی مال کی اور خرچ کرنی اوسکی کی غیر محل مین کہ پہینک دی سکو دریا مین یا دیدیوی اوسکو لوگونکو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہہ کہ نہین ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونی ہاتہہ اموال ظاہرہ سی پہر متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کی وقت احتیاج معیشت کی بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کی ہی ساتھہ جاذبہ رب کی اور بیچ ہاتون تیرکی ہی یعنی اموال صنایع اور اعمال اور بیچ ہاتون اسکی ہی یعنی اوسکی ظاہر و باطن کے خزانون مین اور معنی یہہ ہین کہ چاہیی کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالی کی تجھسی ساتھہ پہنچانی رزق کی تجکو اور ساتھہ انعام اوسکی کی تجھپر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہین کہتا ہی اور کما یا نہین تونی قوت سخت تر اوس اوس چیز سی کہ تیری ہاتہہ مین ہو قسم جاہ اور مال و زمین اور انواع کاریگرون سی اگرچہ علم کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیی کہ جو کچہہ تیری پاس ہی تلف و فنا ہونیوالا ہی بخلاف ان چیزون کی کہ اللہ کی خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان تکون کا عطف ہی ان لاتکون پر اور زہد دنیا مین یہہ ہے ہی کہ نہ التفات کری تو طرف چین دنیا کی اور لذت حاصل کرنی کی ساتھہ نعمتون اوسکی کی بلکہ یہہ جان کہ نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونی محنت کی اور پہنچنی بلاؤن کی ہی اوسمین تاکہ نہ مایل ہو دل تیرا طرف دنیا کی اور نہ انس پکڑی نفس تیرا ساتھہ دنیا کی چیزون کی پس ہو وی تو اوس وقت بیچ ثواب مصیبت کی جبکہ پہونچی بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونی مصیبت کے نسبت اسکی کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکہی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجھسی پس کہا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم یصب کی اور جواب لو کا وہ ہی کہ دلالت کی اوسپر ما قبل اوسکی نی اور خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونی مصیبت کی بسبب ثواب اسکی کی زیادہ تر رغبت تیری سی بیچ نہونی مصیبت کے پس یہہ دونو امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیرکی دنیا مین اور میل کرنی تیرکی عقبی مین جاننا چاہیی کہ زہد عبارت ہی بیرغبتی دنیا سی اور ترک کرنی سی متاع دنیا اور شہوات اوسکی کو قسم مال و جاہ سی اس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مقام زہد مجرد اسکی تمام نہین ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتہہ نہ اوی اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پہنچی کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو بامید ثواب آخرت کی اور مرغوب تر ہو اوسکی نہونی سی اگر یہہ بات حاصل ہوی زہد ہی الاحرام کرنا حلال کا اور ضایع کرنا مال کا ہی ع ح **وعن ابن عباس قال كنت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك واذا سالت فاسال الله واذا استعنت فاستعن بالله واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشيء لم ينفعوك الا بشيء قد كتبه الله لك ولو اجتمعوا على ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد كتب الله عليك رفعت الاقلام وجفت الصحف رواه احمد والترمذي** اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تہا مین سوار پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دن پس فرمایا ای لڑکی نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی امر و نہی کو اور طالب اوسکی رضا کا ہو نگاہ رکہیگا تجکو اللہ تعالی یعنی دنیا مین آفات و ملومات سی اور عقبی مین طرح بطرح کی عذاب سی جزا موافق عمل کی اسلیی کہ من کان للہ کان اللہ لہ نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکہہ اور خوب فکر کر اوسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اوسکا پاویگا تو اوسکو سامہنی اپنی اور جب ارادہ کری تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سی اور جب ارادہ کری تو مدد چاہنی کا امور دنیا اور آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سی اور جان تو یہہ کہ سب خلق یعنی خاص و عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنی متفق ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پہنچاوین تجکو ساتھہ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پہنچا سکین گے تجکو مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نی تیری لیی اور اگر جمع ہون سب آدمی اسپر کہ ضرر پہنچاوین تجکو ساتھہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پہنچا سکین گی تجکو مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوسکو تجھپر اوٹہا لی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف پاویگا تو اوسکو سامہنی اپنی یعنی پاویگا تو اوسکو اوس وقت گویا کہ حاضر ہی سامہنی تیری اور مشاہدہ کریگا تو اوسکو یہہ مقام احسان و کمال ایمان اپنی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی بایں حیثیت کہ فنا ہو جاویگا بالکل ماسوی اللہ تیری نظر سی

پس اول حال مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ جبکہ محافظت کریگا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکہیگا تجہکو
اور مدد کریگا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہوویگا تو اور سہل کردیگا تیری لیئی امور کہ قصد کریگا تو اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ پاویگا تو عنایت
و مہربانی اوسکی قریب اپنی اور رعایت کریگا تیری تمام حالات مین اور مدد کریگا تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سی اسلیی کہ خزانی بخششون کی اوسکی
پاس ہین اور ہات مین ہین اور ہر نعمۃ و نقمۃ دنیوی یا اخروی کہ بندی کو پہنچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس سی اوسکی رحمت سی بی آمیزش غرض اور بی ضمیمہ علت
کی ہی اسلیی کہ وہ جواد مطلق اور وہ ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہہ کہ نا امید رکہی مگر اوسکی رحمت سی اور نہ ڈری مگر اوسکی عذاب
سی اور التجا کری بڑی مہمات مین اوسکی طرف اور اعتماد کری تمام امور مین اوسی پر یعنی نہ مانگ غیر اوسکی سی اسلیی کہ غیر اوسکا نہین قادر ہی دینی اور نہ
دینی پر اور دفع کرنی ضرر اور پہنچانی نفع پر اسلیی کہ وہ اپنی نفسون کی نفع اور ضرر اور موت اور حیات کی تو مالک ہی نہین چہ جای غیر کی اور نہ ترک
کر تو سوال ساتہہ زبان حال یا بیان مقال کی تمام احوال مین اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنی نہ سوال کیا اللہ سی غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیی کہ
سوال کرنی ہین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسینی ؎ اللہ یغضب ان ترکت سوالہ　وابنا آدم حین تسال یغضب اور
اگر جمع ہون اِلخ خلاصہ اسکی مضمون کا یہہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسیکی طرف سی جان اور ہر حال مین اوسیکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہنچانیوالا اور ضرر پہنچانیوالا
اور دینی والا اور نہ دینی والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضی کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین
اوس شخص سے کہ امید رکہتا ہی غیر میرسی اور پہناتا ہون مین اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کی یعنی ذلیل کرتا ہون اونکی سامنی اور محروم کرتا
ہون مین اوسکو اپنی قرب سی اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنی وصل سی پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران آیا امید رکہتا ہی غیر میرسی
شداید مین اور شداید میری ہاتہہ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازی غیر میرکی اور میری ہاتہہ مین کنجیان دروازون کی ہین
اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیی کہ دعا کری مجہسی انتہی اور اوٹہا ای گئی قلم یعنی احکام کی لکہنی سی اور خشک ہوگئی صحیفی یعنی قضا
اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہہ ہونیوالا ہی اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہوگئی پس نہین کہا جاتا اوسپر قلم بعد اسکی ساتہہ لکہنی کسی چیز کی
خلاصہ یہہ کہ لکہا جاچکا لوح محفوظ مین جو کچہہ کہ لکہا گیا قسم تقدیرات سی اب اور کچہہ نہین لکہا جاویگا بعد فارغ ہونیکی اسی پس تعبیر کی گئی سبقت
قضا و قدر کی ساتہہ اوٹہنی قلم کی اور خشک ہونی صحیفہ کی بسبب مشابہت دینی کی ساتہہ فراغ کاتب کی کتابت اپنی سے اور اول کتاب مین
حدیث گذر چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نی تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکہہ قلم نی کہا کہ کیا لکہون فرمایا کہ لکہہ تقدیر پس لکہا اوسنی
جو کچہہ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہی کہ یہہ منافی ہی قول اللہ تعالی کی یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہہ ہی کہ محو و اثبات بہی نہین
چیزون مین سی ہی کہ خشک ہوئی صحیفہ اسلیی کہ قضا دو قسم پر ہی مبرم اور معلق اور یہہ ساتہہ نسبت کرنیکی طرف لوح محفوظ کی ہی اور ساتہہ اضافت کرنیکی طرف
علم اللہ کی نہ تبدیل ہی اور نہ تغیر اور اسیلیی کہا و عندہ ام الکتاب اور بعضون نی کہا کہ اللہ کی پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے
کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکہتا ہی اوسمین فرشتہ اعمال خلق کی اور وہ محل محو و اثبات کی ہی اور اس حدیث مین عجب دلالت ہی
توکل پر اللہ اور راضی ہونی رضا مولی پر اور نفی کرنی حول و قوت پر اپنی سی واسطی کہ نہین ہی کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور
فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سی مگر کہ متعلق ہی ساتہہ اللہ کی اور قضا اور قدر اوسکی کی کہ مقدر کی ہی آسمان زمین کی پیدا کرنی کی
پچاس ہزار برس پہلی جاری ہوا قلم قضا کا ساتہہ اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی پس برابر ہی تحرک و سکون پس واجب ہی شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور
جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کی ہی محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نی فتوح الغیب مین کہ لائق ہی ہر مومن

وكه كري اس حديث كو آئينه اپني دل كا پس عمل كري سپر تمام حركات وسكنات اپني مين تاكه سالم رهي دنيا اور آخرت مين اور يا وي دو نون جهانمين
قوت بسبب رحمت الله تعالى كي اور بعضي روايتون مين بعد از لفظ تجده تجاهك كي يهه زيادتي هي آئي هي تعرف الى الله في الرخاء يعرفك في الشدة يعني
شناسائي اور شكرگذاري اور توجه كر طرف خدا تعالى كي حالت فراغ اور آساني مين ساتهه طاعت حق اور نعمت شناسي كي پهنچاويگا اور جزا اوسكي
ديويگا تجكو نزديك سختي كي اور بلا ويكا حاجتين تيري فان استطعت ان تعمل لله بالرضا في اليقين فاعمل يعني پس اگر كرسكي تو كام واسطي خدا كے
ساتهه راضي هونيكي يقين مين تو كر اوسكو كه كار عظيم هي فان لم تستطع فان في الصبر على ما تكره خيرا كثيرا يعني پس اگر كچهه كام نكرسكي تو اور شكر نعمت كا پورا
نه ادا كرسكي تو تحقيق بيچ صبر كرنيكي اوپر بلا اور محنت ومكروه كي كه تجكو پهنچي نيكي اور فضل اور ثواب بهت هي يعني اصل شكرگذاري حق كي هي بهر حال بسبب
شمول نعمتون اور الطاف ظاهر وباطن كي اور اگر يهه نهو تو صبر تو ضرور كرنا چاهيي اور يهه بهي فضيلت ركهتا هي واعلم ان النصر مع الصبر وان الفرج
مع الكرب يعني اور جان كه مدد كرنا حق كا بنده كو ساتهه صبر كرني بنده كي هي اوپر طاعت كي اور گناه سي اور كشادكار ساتهه محنت اور غمكي هي يعني
بعد از هر تنگي كي كشادگي هي اور بعد از غم كي راحت وشادي وان مع العسر يسرا يعني او تحقيق بعد از هر سختي كي آساني هي ولن يغلب عسر يسرين
يعني اور هرگز غالب نه آوي ايك سختي دو آسانيون پر يعني بحسب قاعده عربي كي گويا آيه مين عسر ايك هي اور يسر دو پس ايك عسر دو يسر پر غالب
نهين هوسكتا بلكه يسر هي غالب هي پس اگر آدمي ايك سختي ديكهي دو آسانيان پاوي ايك دنيا مين اور دوسري آخرت مين جيسيكه مسلمانون نے رنج
ومحنت اوٹهائي دنيا مين ساتهه محتاجگي اور سختي كي پس آساني ديكهي دنيا مين ساتهه فتح اور مدد كي اور آخرت مين ديكهين گي نعمت اور راحت وچين
بهشت كي اور ديدار مولى كا يهه تمام الفاظ اور حديث مين آئي هين كه مشكوة ومصابيح مين نهين لاياع وعن سعد قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من سعادة ابن آدم رضاه بما قضى الله له ومن شقاوة ابن آدم تركه استخارة الله ومن شقاوة ابن آدم سخطه
بما قضى الله له رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روايت هي سعد سي كه كها فرمايا رسول خدا صلى الله
عليه وسلم ني كه نيكبختي بيٹي آدم كي سي هي راضي هونا اوسكا ساتهه اوس چيز كي كه مقدر كي هي الله ني واسطي اوسكي اور بدبختي بيٹي آدم كي سے چهوڑنا اوسكا مانگني خير
كو الله تعالى سي اور بدبختي ابن آدم كي سي هي غضب اور ناخوش هونا اوسكا ساتهه اوس چيز كي كه مقدر كي هي الله تعالى ني واسطي اوس كے روايت
كي هي يهه احمد اور ترمذي ني اور كها ترمذي ني كه يهه حديث غريب هي ف نيكبختي الخ يعني نيك بختي يهه هي كه طلب خير كي كري الله سي پهر راضي
هو اوس چيز پر كه حكم كيا هي ساتهه اوسكي اور مقدر كيا هي واسكو جيسي كه دلالت كرتا هي اوسپر مقابله اوسكا كه وه يهه هي اور بدبختي الخ اور چهوڑنا اوسكا
مانگني خير كو الله سي يعني آدمي كو چاهيي كه هميشه طلب كري خير كو خدا تعالى سي اور جگه فرمايا كه آدمي كو چاهيي كه راضي هو بهر حال تو توهم يهه هوا كه گويا گناه
اور نامرضيات مين بهي راضي هو فرمايا هميشه چاهيي كه آدمي پروردگار تعالى سي طالب خير هو تا اوسكو راه خير اور پسنديده پر ليجاوي اور شر اور نامرضيات
سي نگاه ركهي اور راضي هونا قضاء الهي پر بهت بڑي چيز هي كه نام ركها گيا هي اوسكا مقام افخم اور راضي هوني كو قضاء الهي پر كه وه ترك كرنا غضب كا
هي علامت سعادت ابن آدم كي كي بسبب دو امرون كي ايك تو اسليي كه تا فارغ هو عبادت كي ليي اسليي كه جب نه راضي هوا ساتهه قضاء كي هوگا هميشه
متفكر پريشان دل بسبب حدوث حوادث كي اور كهيگا كيون هوا ايسا اور كيون نهوا ايسا اور دوسري اسليي كه تا نه گرفتار هو غضب الله تعالى كي مين
بسبب غضب اپني كي اور غضب بنديكا يهه هي كه ذكر كري غير اوس چيز كو كه قضا كي هي الله تعالى ني اوسكي ليي كه يهه اصلح اور اولى هي پهر اوس چيز كي
كه نهين يقين هي فساد وصلاح اوسكي كا اور حقيقت استخاره كي يهه هي كه طلب كري خير كو الله سي تمام امور مين بلكه يهه اعتقاد كري كه انسان نهين
جانتا هي اپني خير وشر كو وعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم وعسى ان تحبوا شيئا فهو شر لكم والله يعلم وانتم لا تعلمون پهر ترقي كري اس طرح كه اعتقاد كري يهه

کہ نہین واقع ہوتا دنیا مین غیر خیر کی چنانچہ اسلیی وارد ہوا ہی الخیر بیدیک والشر لیس الیک پھر مستحب دعا استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورہ
کی بیچ امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ سی اور اقل اوسکا یہہ ہی کہ کہی اللہم خر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری اور کامل تر یہہ ہی کہ پڑہی دو رکعت
نماز کی پہر وہ دعا استخارہ پڑہی کہ مشہور ہی سنت مین اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی طبرانی نی اوسط مین انس سی مرفوعاً ما خاب
من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکما نی کہ جو شخص دیا گیا چار چیزین نہین منع کیا گیا چار چیزون سی جو شخص
کہ دیا گیا شکر نہین منع کیا گیا زیادتی سی اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہین منع کیا گیا قبول سی اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہین منع کیا گیا خیر سی
اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہین منع کیا گیا صواب سے ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری عن
جابرٍ انہ غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجدٍ فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم القائلۃ
فی وادٍ کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق الناس یستظلون بالشجر فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم تحت سمرۃٍ فعلق بہا سیفہ ونمنا نومۃً فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعونا واذا عندہ اعرابی فقال ان
ھذا اخترط علی سیفی وانا نائم فاستیقظت وھو فی یدہ صلتاً قال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثاً ولم یعاقبہ
وجلس متفق علیہ وفی روایۃ ابی بکر الاسماعیلی فی صحیحہ فقال من یمنعک منی قال اللہ فسقط السیف من یدہ
فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السیف فقال من یمنعک منی فقال کن خیر اخذٍ فقال تشہد ان لا الہ الا
اللہ وانی رسول اللہ قال لا ولکنی اعاھدک علی ان لا اقاتلک ولا اکون مع قومٍ یقاتلونک فخلی سبیلہ فاتی اصحابہ
فقال جئتکم من عند خیر الناس ھکذا فی کتاب الحمیدی وفی الریاض روایت ہی جابر سی کہ تحقیق وہ نہون نی جہاد کیا ساتہہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہری حضرت جہاد سی پہری جابر ساتہہ حضرت کی پس پہنچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تھے درخت کیکر کی
پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تہی ساتہہ درختون کی یعنی ہر ایک نیچی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ
کیا پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکادی اوسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئی ہم کچہہ سونا پس ناگہان تہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس اور ناگہان اونکی پاس ایک اعرابی یعنی بدو کا فر حاضر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اس اعرابی نی
کہینچی مجہہ پر تلوار میری اس حال مین کہ سوتا تہا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اوسکی ہات مین تہی ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچاویگا تجکو میری ہاتہہ سے
پس کہا مینی کہ اللہ تعالی بچاویگا مین پکارا یہہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نے اوس اعرابی کو اور بیٹھی یعنی بعد اسکی کہ نہی لیٹی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور
بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرت کو کہ کون بچاویگا تجکو مجہسی فرمایا حضرت نی کہ
اللہ بچاویگا پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہہ سی پس لی آنحضرت نی تلوار اور کہا کہ کون بچاویگا تجکو مجہسی پس کہا اعرابی نی آنحضرت کو کہ ہو تم
بہتر پکڑنیوالی یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون
یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تمسی اسپر کہ نہ لڑونگا مین تمسی اور نہ ہونگا مین
ساتہہ اوس قوم کی کہ لڑین تمسی پس چہوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہاری پاس نزدیک
بہترین آدمیون کی سی اسیطرح ہی یعنی یہہ حدیث متفق علیہ ساتہہ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کی اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کی کہ تصنیف امام
محی الدین نووی کی ہی ف لفظ نجد ساتہہ زبر نون اور جزم جیم کی اصل مین زمین بلند کو کہتی ہین اور اب نام ہی اوسی دیار کا کہ اوسکو

تہامہ کہتی ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتہہ زیر ضین کی جمع عضہ کی ہی یعنی درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کی اور سمرہ ساتہہ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سی ۃ ع ح **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْاَخَذَ النَّاسُ بِہَا لَکَفَتْہُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیۃ اگر عمل کرین لوگ اوسپر یعنی فقط اوسیر تو البتہ کفایت کری اون کو یعنی تمام افعال واوراوسی ہر اوس آیۃ کا یہہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری خداسی گردانتا ہی اللہ اوسکی لیی خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بی رنج و تردد نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مابعد اس کی آیۃ یون ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیئ قدرا اور مراد حضرت کی آیۃ سی یہہ ساری آیۃ ہی پس ومن یتق اللہ سی حیث لا یحتسب تک اشارہ ہے طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ ڈرتا ہی اور مکروہ رکہتا ہی ونکو امور دنیا اور آخرت سی اور ومن یتوکل الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ طلب کرتا ہی ونکو اور ڈہونڈتا ہی امور دنیا اور آخرت سی اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنیوالا ہی امراپنی کو اور اسمین بیان ہی واسطی واجب ہونی توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکی اس لیے کہ جب وسنی جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اوسکی سی نہین ہوتی ہی مگر بہ تقدیر اور توفیق اللہ تعالی کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطی قدر کی اور توکل ۃ **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ سکہائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ کہ تحقیق مین ہون روزی دینی والا زور اور استوار نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یہہ قراءۃ شاذہ ہی اور قراءۃ مشہور یہہ ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہہ کہ جب ایسا ہوا تو واجب ہی کہ نہ بہروسا کری مگر اوسپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی دو بہائی حضرت کی زمانہ مین پس تہا ایک اون دو بہائیون مین سی کہ آتا تہا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تہا اکثر حضرت کی خدمت مین پہنچتا تہا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بہائی کچہہ حرفہ کرتا تہا یعنی کماتا تہا اسباب معیشت کا اور دونو ساتہہ کہاتی تہی پس شکوہ کیا اوس بہائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بہائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہہ کیا کہ یہہ نہ میری حرفہ مین سیر اہات بٹاتا ہے اور نہ آپ ورکسب کرتا ہی اپنی معیشت کی لیی پس بوجہہ اسکی خرچ کا بہی مجہی پر اہی پس فرمایا حضرت نے کہ شاید تو رزق دیا جاتا ہی بہ برکت اسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح غریب ہی **ف** یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنیکی اوسپر یہہ کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیرکی پس احسان کہہ اوسپر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی یہہ کہ ترک کری انسان شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجردی کی واسطی زاد عقبی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبر گیری اونکی ایسی ذمی کری خصوصًا ذوی حرم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی ع ح **وعن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَھْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عمرو بیٹی عاص کے سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی کہ تحقیق دل آدمی کی لیی ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہی یعنی ہر طرحکی فکرین ہین اسکی خاطر مین بیچ اسباب رزق کی اور حاصل کرنی اوسکی
کی پس جس شخص نی کہ پیچہی ڈالا اپنی دلکو ساری شعبون کی یعنی دریی اون فکرون کی دل جاوی اور تفرقہ مین پڑہی نہین پروا کرتا اللہ تعالی
کہ بیچ کس جنگل کی ہلاک کری اوسکو اور جانا اوسکا اس عالم سی کس شغلہ مین اتفاق پڑی اور کس حالت مین موت اوسکی پونہچی اور جو کوئی توکل کری
اللہ پر اور سونپی کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کری اللہ تعالی اوسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی
وعن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ أَنَّ عَبِيدِي أَطَاعُونِي لَأَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَأَطْلَعْتُ
عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ أُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فرماتا ہی
پروردگار تمہارا غالب بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میری فرمان برداری کرین میری یعنی بیچ امر و نہی میری کی البتہ برساؤن مین اونپر مینہہ انکو
سوتی ہون آرام سی اور نکالون مین اونپر دہوپ دنکو یعنی تاکہ وہ اپنی امور و کسبون مین مشغول ہون اور نہ سناؤن مین اونکو آواز گرجنی کی یعنے
نہ رات کو اور نہ دنکو تاکہ نہ ڈرین اور نہ گہبراوین پس ضرر پاوین نقل کی یہہ احمد نی **وعنہ** قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ
خَرَجَ إِلَى الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحَى فَوَضَعَتْهَا وَإِلَى التَّنُّورِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ
قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّورِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ أَصَبْتُمْ بَعْدِي شَيْئًا قَالَتِ امْرَأَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ إِلَى الرَّحَى فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُورُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی اونہین ابو ہریرہ سی کہا
داخل ہوا ایک شخص اپنی اہل و عیال پر پس جبکہ دیکہی اوس شخص نی وہ چیز کہ ساتہہ اونکی تہی یعنی حاجت و فقر و فاقہ نکلا طرف جنگل کی یعنے
واسطی تضرع کیطرف خالق کی پس جبکہ دیکہا اوسکی عورت نی یعنی ہاتہہ خالی ہونا اپنی خاوند کا اور چلی جانا اہل کی پاس سے بسبب حیا کی کہڑی ہوئی اور گئی طرف چکی کی
پس کہا اوسکو یعنی آگی اپنی یا رکہا اوپر کا پاٹ چکی کا نیچی کی پاٹ پر یا معنی یہہ ہین کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو بامید اسکی کہ مرد اوسکا باہر گیا ہی کچہہ
لاوی اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوی اور کہڑی ہوئی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی کی لیی پہر دعا کی عورت نی کہ خداوندا رزق
دی ہمکو یعنی اپنی پاس سی کہ تو خیر الرازقین ہی اور منقطع ہو گئی طمع ہماری تیری سوا پس نگاہ کی عورت نی پس ناگہان گرند چکی کا بہرا ہوا تہا آٹی سی کہا اوسی نی اور
گئی عورت طرف تنور کی یعنی تاکہ روٹی لگاوی وسمین بعد گوندہنی آٹی کی پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیونسی یعنی اوس آٹی کی خود بخود روٹیان ہو کر تنور مین جا لگین
یا نا گرا اندر مین بحال خود دیا اور تنور مین روٹیان غیب سے پیدا ہوئین کہا راوی نی پس پہر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنی کی کہا کہ پایا تمنی بعد جانی میری کی
کچہہ یعنی قسم غلہ سی کہ پیسکر روٹی پکائی تمنی کہا عورت نی کہ ہان ہماری پروردگار کیطرف سی عنایت ہوا ہی یعنی خلق کیطرف سی حسب عادت کی نہین ملا ہی بلکہ
محض غیب سے اللہ تعالے نی عطا فرمایا اور کہڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نی اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تاکہ دیکہی تہ اوسکا پس ذکر کیا گیا یہہ ماجرا اوپر رو
حضرت کی پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہہ ہی کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روز قیامت تک نقل کی یہہ احمد نی
ف اور یہہ امر بسبب برکت صبر و توکل کی تہا اور یہہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہی نہ اگلی امت کا **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی دردا
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی بندیکو جیسیکہ ڈہونڈتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت
کی یہہ ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** یعنی پہنچنا دونو کا یقینی ہی اور جیسی کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈے
اور حاصل کری بالضرور پہنچتی ہی ایسی ہی رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچہہ مقدر ہی بالضرور پہنچتا ہی ڈہونڈین یا نہ ڈہونڈین

اور اگر ڈھونڈین رزق ڈھونڈنی سے نہین پہنچتا ہی ڈھونڈنا بے مقدر ہی یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے
اور یقین واثق ساتھہ ضامن ہونی اللہ تعالی کے رزق کا رکھنا چاہیی اور اضطراب نکرنا چاہیے اور اگر کچھہ طلب
متوسطہ کرین واسطی قایم کرنی رسم عبودیت کی ساتھہ اعتماد کرنیکی اوپر ضمانت حق کی تو یہہ بھی درست ہی ع رو توکل کن ملرزان پا و دست
رزق تو برتو ز تو عاشق ترست ❖ کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی نی بعد الفاظ حدیث کی لکھا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا ساتھہ اور
جلدتر ہی پہنچنی اجل اوسکی سی اسلیی کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم
یحییکم نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزار نی اور روایت کیا ہی اسکو
طبرانی نی ساتھہ اسناد جید کی مگر یہہ کہ اوسنی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہہ موید ہی میری تقریر کی جو اوپر لکھی
مینی اور روایت کی ابو نعیم نی حلیہ مین بطریق مرفوع کی لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت

❖ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین
سی اور دکھاتی ہین صورت اوسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہولہان کیا اونکو اور حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچھتے
جاتی تہی خون اپنی مونہہ سی اور کہتی تہی یا الہی بخش تو واسطی قوم میری کی اسلیی کہ یہہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** گویا کہ مین دیکھتا ہون الخ یعنی حضرت کا بیان فرمانا مجھی خوب یاد ہی اور آنکھون کی سامنی ہی اور یا الہی
بخش الخ یعنی اونکی اوس فعل کو یعنی اسکی کہ نہ عذاب کر اونکو ساتھہ اوس فعل کی دنیا مین اور نہ استیصال کرنا اونکا والا معلوم ہی کہ مغفرت کفار کی
یعنی عفو کی اونکی شرک و کفر سی غیر جایز ہی بالاجماع اور یہہ نہین جانتی یہہ کمال علم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور اونہون نی
عذر کیا اونکی طرف سی پروردگار کی آگی کہ اونہون نی نہین کیا ہی یہہ فعل مگر بسبب جہل کی اللہ اور رسول سی اور اسمین اشارہ ہی طرف
اسکی کہ گناہ ساتھہ جہل کی آسان ہی فی الجملہ بہ نسبت گناہ کی ساتھہ علم کی چنانچہ اسیلیی وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات
اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتی ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین اور کیا ہی اور احتمال ہی
کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون آلودہ ہوتی تہی اور مدتون زمین
پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد اون پیغمبر سی ذات شریف اپنی رکھی یہہ صورت اجمال و ابہام
کی ادا کی اور یہہ بات ظاہر تر ہی اور یہہ کلام آنحضرت سی ور احد مین روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم ع ح

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ہی دکھانی اور سنانی کا **ف** ریا مشتق ہی رویت سی اور صراح مین ریاء بالقصر والمد اپنی کو ساتھہ نیکی کی خلق کو دکھانا
اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کی ساتھہ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتھہ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کچھہ
کہ قسم عبادت سی نہو اوسمین ریا نہین بولتی جیسیکہ کثرت مال و اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچھا تیر لگانا او تیراندازون کو دکہادی تو سیلہ
تکبر و افتخار سی ہوگا نہ ریا اور جس چیز سی کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسیکہ مشایخ واسطی کہانی مریدون کی اور مایل کرنی دلون کے
اور رغبت لانی اونکی کی اوپر اتباع کی کرین حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اوسکی ہو اور اسی سبب سی کہا ہی کہ ریاء الصدیقین

خیر سے اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ ریا وہ ہے کہ ایک شخص کی ذات میں کچھ کمال ہو اور وہ بحکم واقع کے اوسکو لوگون کو دکھاوے اور دوست
رکھے کہ لوگون پر ظاہر ہو اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نابود کو دکھاوے وہ کذب ہے اور نفاق بدتر ریا ہے بر قیاس اسکے کہ کہا ہے علمانے غیبت وہ ہے کہ
عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کے کئی قسمین مین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ
ہے کہ وسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولی تعالی کا نہو بلکہ محض واسطے کہانے خلق کے اور طلب منزلت کے اونکے نزدیک ہو مانند اوس
شخص کے کہ لوگون مین ہوتا ہے تو نماز پڑہتا ہے اور اگر اکیلا ہوتا ہے تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہے بغیر طہارت کے ساتہ لوگون کے پس یہہ
بیچ نہایت غضب اور قہر الہی کے ہے اور عمل اسمین باطل ہے تاآنکہ بعضون نے کہا ہے کہ موجب برارذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسرے
یہہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کے غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو اور نہ باعث ہوتا
اوسکو یہہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہہ بہی بیچ حکم اول کے ہے اور قسم تیسری یہہ کہ قصد ریا
اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسرے سے نہ باعث ہو اوسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہووے باعث عمل پر اور ظاہر یہہ ہے
کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کے ہین اور چوتہی یہہ کہ راجح اور غالب اوسمین نیت ثواب
کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہر اسمین نقصان ہے نہ بطلان یا ثواب عقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہہ بہی فرق کیا ہے
اسمین کہ قصد ریا کا ابتدا عمل مین ہو یا اوسکے درمیان مین عارض ہو یا بعد از عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہے پہر دوسرا اور تیسرا کمتر ہے اور اسکے
ہونے سے جو کچہ کیا ہے باطل نہین ہوتا اور یہہ بہی فرق ہے اسمین کہ قصد ریا کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آوے اور کچہ نہو اور خلاصی ریا سے
نہایت دشوار ہے اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہے تاآنکہ لکہا ہے علمانے کہ اگر تعریف اپنی کسی سے سنے اور اوس سے شاد ہو علامت وجود ریا کی ہے
اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہے اور خیال ریا کا خاطر مین گذرتا ہے وہ بہی ریا ہے عاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہے کہ خوش ہو
ساتہہ فضل خدا کے اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کے ساتہہ ڈہانکنے گناہون کے اور آشکارا کرنے طاعات کے بقصد اظہار دین اور
طاعات کے تا اور پیروی کرین اور یہہ محمود ہے اور داخل ثواب یا ریا کے نہین جیسے کہ حدیثین اسباب مین آتی ہین اور یہہ مسئلہ غامض ہے اور تفصیل کہنا
ہے اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے ڈہونڈنی چاہیے خصوصا کتاب احیاء العلوم سے اور
یہہ جو مذکور ہوا اوس سے منتخب ہے اور سمعہ ساتہہ پیش سین اور جزم میم کی اکثر ساتہہ ریا کے مذکور ہوتا ہے کہتے ہین کہ فلانا یہہ کام واسطے ریا و سمعة
کے کرتا ہے یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہہ کہ سمعة متعلق ساتہہ حاسہ سمع کے ہے اور ریا متعلق ساتہہ حاسہ بصر کے ۞ **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر
الی قلوبکم واعمالکم رواہ مسلم** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے نہین دیکہتا
یعنی نظر اعتبار کی طرف صورتون تمہاری کی یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہارے کے
یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اوسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکہتا ہے طرف دلون تمہارے کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین ہے قسم یقین اور
صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہے احوال اور برے احوال سے اور دیکہتا ہے طرف اعمال تمہارے کی یعنی اچہے اعمال اور برے
اعمال کی پس جزا دیتا ہے تمکو موافق اونکے نقل کی یہہ مسلم نے **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی
انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا منہ بری ھو للذی عملہ** رواہ مسلم اور روایت ہے

ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین بی نیاز ترین شریکون کا ہون شرک سی یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتی ہین محتاج
ہین شرکت کی اور راضی ہین ساتہہ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ اور دخل دیجئے مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق ہون بی پروا
ہون اس سی کہ ساتہہ شرکت کی عبادت مین راضی ہوؤن تا آنکہ خالص و تنہا میری لیے کرین اور نام رکہنا اللہ سبحانہ کا ساتہہ شریک کی
باعتبار کرنی بندون کی ہی اوسکی لیے شریک پہر سان کیا بی نیازی اور بیرضائی اپنی کا شرکت سی کہ فرمایا جو کوئی کہ کری کوئی عبادت کہ
شریک کری اوس عبادت مین ساتہہ میری دوسری کو چہوڑتا ہون مین اوسکو ساتہہ شرک اوسکی کی اور ایک روایت مین بجای ترکتہ و شرکہ کی یون آیا ہی
کہ مین اوس سی بیزار ہون وہ شخص یا عمل اوسکا واسطی اوس شخص کی ہی کہ کیا ہی عمل واسطی اوس شخص کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث
کا یہہ ہی کہ آمیزش ریا کی اور دخل اوسکا بہی فوت کرنیوالا ثواب کا ہی لیکن کہا ہی علما نی کہ یہہ بیچ اون دو قسمون ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب
کی اوسمین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ مقصود مبالغہ ہی بیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا سی واللہ اعلم ح
وعن جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ عمل کری واسطی سنانی کی تا کہ لوگ سنین اور شہرت ہو مشہور کریگا اللہ تعالے عیب اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو روز قیامت کے سامنے
لوگون کے اور جو شخص کہ عمل کری واسطی دکہانیکی جزا دیگا اوسکو اللہ تعالی جزا ریاکارونکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی کہیگا کہ جزا اپنی اوس سے
طلب کر کہ عمل اوسکی لیے کیا تو نی اور بعضون نے کہا ہی مراد یہہ ہے کہ ظاہر کری گا عمل بُری اوسکی کہ پوشیدہ رکہتا ہی و فضیحت اور رسوا کری گا اوسکو
نزدیک خلق کی دنیا مین یا آشکارا کرتا ہی نیت فاسد اور غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کریگا لوگون پر کہ عمل اوسکا خدا کی لیے نتہا اور بعضون نی کہا ہی کہ
مراد یہہ ہی کہ جو کوئی سناوی عمل اپنا اور دکہاوی اوسکو لوگون کو سناویگا اور دکہاویگا خدا تعالی ثواب اوسکا بغیر اسکی کہ دیوی وہ اوسکو تا حسرت کہاوی
اور سیرا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کہ دکہاوی اور سناوی عمل اپنا سناویگا اور دکہاویگا خدا تعالی اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا یہی گا دنیا مین اور محروم ہوگا
ثواب آخرت سی ح **وعن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ خبر دیجئے مجکو اوس
شخص کے کہ کرتا ہی عمل خیر اور تعریف کرتی ہین لوگ اوسکی اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہی یا باطل ہوتا ہی ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعدہ از یحمد الناس
علیہ کی یہہ عبارت بہی آئی ہی کہ دوست رکہتی ہین اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نی کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکہنا اونکا اوسکو
جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت مین ملی گی یعنی پہلی اس سی کہ آخرت
مین ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا مین ثواب اوسکا پایا کہ لوگون نی تعریف کی اور دوست رکہا اوسکو اور یہہ گویا بشارت دینی ہی اوسکو ساتہہ
ثواب آخرت کی اور یہہ ریا نہین ہی اسلیے کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تہا حق تعالی نی اپنی فضل سی دنیا مین بہی ثواب دیا ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَمَعَ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ
لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ
الشِّرْكِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابو سعید بیٹی فضالہ کی سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جس وقت کہ جمع کریگا خدا تعالی لوگونکو دن
قیامت کی واسطی حساب و جزا اوس دن کی کہ نہین شک بیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنیوالا جس شخص نی کہ شریک کیا کسیکو سوای خدا کی بیچ
عمل کی کہ کیا اوسکو واسطی خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیی کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سی کہ شریک کیا اوسکو اسلیی

کہ خدا تعالی بی نیاز ترین شریکون کا ہی شرک سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا متعلق ہی جمع کی اور معنی اسکی یہہ ہین
کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطی اوسدن کی کہ ضرور ہی حصول اوسکا اور نہین شک ہی وسکی واقع ہونی مین تاکہ جزا دی ہر نفس کو ساتہہ وسچیز کی
کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی واسکی لیی اور جایز ہی یہہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسیکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع اللہ
الاولین والاخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث پس اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمع اللہ الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ
ہ ع **وعن** عبد اللّٰہ بن عمرو انہ سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من سمع الناس بعملہ سمع اللّٰہ بہ اسامع
خلقہ وحقرہ وصغرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق ابن عمر نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو
شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک اونکی ساتہہ عمل اپنی کی سناویگا اللہ تعالی اوسکی عمل ریائی کو کانون خلق اپنی کی
تئین یعنی پہنچاویگا اللہ تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہہ ریاکار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتہہ اوسکی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوسکو
دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** انس ان النبی صلی اللّٰہ
علیہ وسلم قال من کانت نیتہ طلب الاخرۃ جعل اللّٰہ غناہ فی قلبہ وجمع لہ شملہ واتتہ الدنیا وہی راغمۃ ومن کانت نیتہ طلب
الدنیا جعل اللّٰہ الفقر بین عینیہ وشتت علیہ امرہ ولا یاتیہ منہا الا ما کتب لہ رواہ الترمذی
ورواہ احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت
اوسکی یعنی قصد اصلی اوسکا بیچ امر علمی اور عملی کی طلب ثواب آخرۃ کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی گردانتا ہی اللہ تعالی بی پروائی اوسکی تئین یعنی
بی پروا کردیتا ہی اوسکو خلق سی کہ ریا کری ساتہہ اونکی اور بوسیلہ اوسکی مال و جاہ اونسی بہم پہنچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیی پریشانیان
اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتہہ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سی کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ
مقدر اور قسمت کی گئی ہی اوسکی لیی دنیا مین سی حال آنکہ دنیا ذلیل و بیقدر ہوتی ہی نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب و سعی و محنت اور خواری
کی اسباب و حوایج معیشت کی ہاتہہ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اوسکا طلب دنیا کا گردانتا ہی خدا تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کے
مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکہون اوسکی کی اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہین آتی اوسکی پاس دنیا مین سی مگر وہ چیز
کہ مقدر کی گئی ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اوسنی زید بن ثابت سی **ف**
یعنی بیچ طلب کرنی آخرت کی اور عمل کرنی کی واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتہہ آسانی کی پہنچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور
سرگردانی ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی ہ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول اللّٰہ بینا انا فی بیتی فی مصلای اذ دخل علی
رجل فاعجبنی الحال التی رانی علیہا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رحمک اللّٰہ یا ابا ہریرۃ لک اجران اجر السر واجر العلانیۃ
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ اوس وقت کہ مین بیچ گہر اپنی کی مصلی پر تہا یعنی نماز مین تہا کہ ناگہان
داخل ہوا مجہپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکہا اوس شخص نی مجکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہہ خوش آتا رہا ہی ہوگا
یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی ای ابو ہریرہ واسطی تیری دوہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہرا خوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکہنی کی اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تہی کہ وہ مرد
دیکہنی والا اتباع اوسکا کریگا اور وہ بہی ساتہہ اوس حال کی متصف ہو یا بسبب اسکی کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا کی اوسکو ثواب

عمل کرنیوالی کا اوسپر حاصل ہوا اور یہہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اوسکا تہا بحسب اصل طبیعت کی کہ مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہہ دیکہنا
اوسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکروہ رکہتا ہی یہہ کہ دیکہی اوسکو کوئی بری حالت پر قطع نظر اسکی کہ ہو یہہ عمل بخیال ریا رسمعہ کی پس ہوگا یہہ قبیلہ
فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی مَن سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فہو مؤمن اور فرمایا اللہ تعالی نی قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا خیر مما
یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہی بسبب توفیق اعمال کی جیسیکہ غیر مومن خوش ہوتا ہی بسبب بہت ہونی اموال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابوہریرہ کا
بسبب دیکہنی اوس مرد کی اونکو نماز مین بسبب شکرانہ اوسکی کی ہو کہ باری درمیان مسلمانون کی ساتہہ عبادت و توفیق کی نامزد او معلوم ہوا
اور حملہ قایم کرنیوالون نمازکی سی کہ قوی تر ارکان اسلام سی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہہ معنی انسب ہین ساتہہ معنی سر و علانیہ کی واللہ
اعلم بالاحوال ہ ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا
بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتہم احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذیاب یقول اللہ ابی یغترون
ام علی یجترؤون فبی حلفت لابعثن علی اولئک منہم فتنۃ تدع الحکیم فیہم حیران رواہ الترمذی روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلینگی آخر زمانہ مین کتنی ایک اشخاص طلب کرینگی دنیا کو ساتہہ عمل اہل آخرۃ کی پہنینگی واسطی لوگون کی یعنی نہ واسطی اللہ کی چمڑی دنبی کے
یعنی صوف کی کپڑی پہنینگی مانند کمبل وغیرہ کی تاکہ گمان کرین اونکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبی و واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع
کی تاکہ لوگ مرید و معتقد ہون اونکی زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہونگی یعنی بیچ باتون کی شیرین اور نرم اور دوستدارون کیسی کہنی کے
اور دل اونکی دل بہیڑیون کی سی یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنی کی اہل تقوی سی اور غالب ہونی صفات بہیمہ اور اور شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی
کیا بسبب مہلت دینی اور چہوڑ دینی میری کی اونکو مغرور ہوتی ہین اور فریب کہاتی ہین یعنی اونہین جانتی کہ مین ڈہیل دیتا ہون یا مراد اغترار سی یہان
نہ ڈرنا ہی اللہ تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی پس نہین ڈرتی غضب و عذاب میری سی یا اوپر مخالفت میری کے جرات کرتی ہین
یعنی یہہ سبب مکر کرنی انکی کی لوگون سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا اون لوگون پر اونہین مین سے
یعنی مسلط کرونی بعض اونکی کی بعض پر بلا و آشوب کہ چہوڑیگا مرد عاقل کو اون مین متحیر کہ نہین قدرت رکہیگا اوسکی دفع کی اور خلاص ہونیکی
اوس سی ساتہہ قایم ہونے کے اوس مین اور نہ ساتہہ بہاگنی کی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** لفظ یختلون
ساتہہ خ مع ح اور زیر ت کی یعنی طلب کرینگی دنیا کو ساتہہ عمل آخرۃ کی یا بدل لینگی دنیا کو ساتہہ دین کی اور اختیار کرینگی دنیا کو دین پر
اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ فریب دینگی اہل دنیا کو ساتہہ عمل دین کی یعنی فریب دینگی بیچ طلب کرنی دنیا کی ساتہہ کرنی امور دینیہ اور
تورع کی اور یہی لباس دینداروں کی بطریق ریا اور سمعہ کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ ہ ع **وعن**
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تبارک وتعالی قال لقد خلقت خلقا السنتہم احلی من السکر وقلوبہم
امر من الصبر فبی حلفت لاتیحنہم فتنۃ تدع الحکیم فیہم حیران فبی یغترون ام علی یجترؤون رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک تعالی
نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مینی ایک مخلوقات کہ زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہین اور دل اون کی تلخ تر ہین ایلوسی پس اپنی قسم کہاتا ہون
کہ البتہ اوتارونگا اونپر فتنہ کہ چہوڑیگا دانا کو اونمین حیران کیا پس ساتہہ میری فریب کہاتی ہین یا مجہپر دلیری کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نے
اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فان صاحبہا

سدّدوا وقاربوا فارجوه وان اشیر الیه بالاصابع فلا تعدّوه رواه الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
تحقیق واسطی ہر چیز کی زیادتی ہی اور واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کی اور احتراز
کیا افراط و تفریط سی پس امید رکہو یعنی اسکی کہ ہو ویگا وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا جاوی طرف اوسکی ساتہہ انگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا
عمل مین تاکہ مشہور ہو ساتہہ زہد و عبادت کی اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس گنو تم اوسکو یعنی کچہہ اور نہ اعتقاد کرو اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی
ریاکارون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف شرہ ساتہہ زیر ش اور تشدید ر کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط و انہماک ہی اور معنی یہہ کہ
عابد مبالغہ کرتا ہی عبادت مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہی سست ہو جاتا ہی اور تہک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتہہ اشیا کی اور حرص شدید
اور مبالغہ عظیمہ کی اول امر مین پہر یہہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور محترز دونون جانبون افراط و تفریط سی اور ہوا
چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکہو ہونی اوسکی کی مطلب یابون کاملین سی اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوس کی ساتہہ
انگلیون کی پس التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہو اوسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ ولا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور عدم
علم تقدیر کی یعنی بظاہر امیدوار ہونا چاہیی کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور رسید ہی راہ سی اور نہین ثمرہ محمود العاقبة
اور رستگار ہی اور اگر ایسا نہین ہی اور ساتہہ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر مین اہل فلاح سی گنو اور عاقبت کار دونونکی مبہم ہی کہ
خاتمہ کیا ہو ۔ سے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است ٭ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ٭ لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق طاعت کی دی ہی اور
رسید ہی راہ پر لی گئی ہین عاقبت اوسکی بہی بخیر ہو گی اور عادۃ رحمت الہی کی جاری ہی کہ بدکارونکو آخر نیکی کی طرف کہینچتی ہین اور توبہ نصیب کرتی
ہین اور نیک کارونکو راہ بد پر کمتر لاتی ہین نسأل اللہ تعالی العافیة **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بحسب امرئ من
الشر ان یشار الیہ بالاصابع فی دین او دنیا الا من عصمه اللہ رواه البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سی یہہ کہ اشارہ کیا جاوی طرف اوسکی ساتہہ انگلیون کی دین مین یا دنیا مین مگر
جسکو بچاوی اللہ نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف مشہور و انگشت نما ہونا دنیا مین تو ظاہر ہی کہ کل آفت و سبب باہر ہر شر نیکی راہ امن
و سلامت سی ہی اور دین مین سلیے کہ وہ بہی مظنہ ہی نیکا بیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کی اور تعظیم
اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس و بہکانی شیطان کا ہی اور ایسی لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاوین اس سی اور سلامت رہین
اسمین مگر مقرب و صدیق جیسیکہ کہا ہی مشایخ کرام رح نی آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہر حال بہتر ہی اور
ساتہہ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک تر اور مگر جسکو بچاوی اللہ یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ اوس شخص کی حق مین ہی کہ محبت ریاست وجاہ
کی اور قبولیت لوگون کی دلون کی دامنگیر اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ او مخلص ہین وہ مستثنی ہین اس سی چنانچہ فرمایا رب العزت نی اپنی کلام
مین اور حکایت کی حال خواص بندون اپنی سی واجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہی کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہی لوگون مین اور حال
آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتی ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین مین اور فاسق دنیا مین ہی یعنی جو کہ دنیا مین غنی ہو اور مشہور ہو ساتہہ
غنا کی اور فسق و فجور مین تیری اور دین مین اوپر طریقہ سنت اور اتباع کی ہو داخل اس کلیہ کی نہین و باللہ التوفیق

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی تمیمة قال شهدت صفوان واصحابه وجندب یوصیهم فقالوا هل سمعت من رسول الله
صلی الله علیه وسلم شیئا قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سمّع سمّع الله به یوم القیمة ومن

شاقّ شقّ اللّٰہُ علیہ یومَ القیٰمۃِ قالوا اوصنا فقال انّ اوّل ما ینتنُ من الانسانِ بطنُہٗ فمن استطاع ان لا یاکل الّا طیّبًا فلیفعل ومن استطاع ان لا یحول بینہٗ وبین الجنّۃ مِلءُ کفٍّ من دمٍ اھراقہٗ فلیفعل رواہ البخاری روایت ہی ابی تمیمہ تابعی سی کہ کہا حاضر ہوا مین صفوان کی پاس اور اوسکی یارونکی پاس اس حال مین کہ جندب نصیحت کرتا تہا صفوانکو اور اوسکی یارونکو یعنی مستقیم ہونکی اور مجاہدہ کی اور زیادتی عبادت کے بیان سے کی طاعت مین اور احتراز کرنیکی سمعۃ اور ریا سی اور اشارہ سی اور ظاہر تر دونون باتین اخیر کی ہین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ سوال وجواب پس کہا صفوان اور اوسکی یارون نی کہ آیا سنا ہی تونی رسول اللہ علیہ وسلم سی کچہہ یعنی کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اون کی کلام سی کہا جندب نی کہ سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ سناوی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیی کری رسوا کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچہہ کر سکی کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی مشقت و محنت مین ڈالیگا اللہ اوسکو دن قیامت کی کہا صحابہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یا کہا صفوان اور اوسکی یارون نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب نی اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہی آدمی سی اور پہنچتی ہی اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور پہنچنی عذاب آدمی کا ہوگا کہانا آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکہی کہ کہاوی مگر حلال کو چاہیی کہ کری یہہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکہی یہہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اوس کی اور درمیان بہشت کی ایک چلو خون کا کہ گرایا ہو پس چاہیی کہ کری نقل کی یہہ بخاری نی ف اوسکو کہ خونریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کی سی اگرچہ مقدار ایک چلو کی ہو چہ جائی زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہو ایسی امر شریف و عظیم سی کہ در آنا بہشت کا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تہی اہل مدینہ سی اور تہی نہایت نیک بندی کہتی ہین کہ نہین رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اونکی پیشانی مین سوراخ پڑ گیا تہا بسبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین کی اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سی ہین اور کنیت اونکی ابو ذر غفاری ہی ہ ع ح وعن عمر بن الخطاب انّہ خرج یومًا الی مسجدِ رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فوجد معاذ بن جبلٍ قاعدًا عند قبر النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یبکی فقال ما یُبکیک قال یُبکینی شیءٌ سمعتُہٗ من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سمعتُ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول انّ یسیرَ الریاءِ شرکٌ ومن عادی للّٰہ ولیًّا فقد بارز اللّٰہ بالمحاربۃ انّ اللّٰہ یحبُّ الابرار الاتقیاء الاخفیاء الذین اذا غابوا لم یُفتقدوا وان حضروا لم یُدعوا ولم یُقرّبوا قلوبُہم مصابیحُ الھدیٰ یخرجون من کلّ غبراءَ مظلمۃٍ رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی یہہ کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹہا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روتی پس کہا عمر نی کہ کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق نی یا کسی بلا کی واقع ہونی یا سوای ان کے اور اسباب رونی کی نی کہا معاذ نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مینی وسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق تہوڑا سا ریا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی کہی کسی خدا کی دوست سی یعنی ایذا دی اور غصہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہہ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتہہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑنی کی لیی نکلی گا البتہ خراب و رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی نیکوکارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب ہون نہ پوچہی جاوین اور جب حاضر ہون بلائی نجاوین واسطی مہمانی اور مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاوین پاس نہ بٹہائی جاوین دل اونکی چراغ ہدایت کی ہین کہ اوسکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک سی

نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع شرک سی ہی یعنی وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم سالم رہتی ہین اوس سی قویا رجہ جای ضعفا ریس یہہ منجملہ اسباب ون کی سی ہی اور سبب دوسرا ایذا اولیا کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین کہ جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت اقبائی لایعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہی بد زبانی سی ساتھہ مسلمان بھائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیی ہین یہہ معنی ساتھہ قول اپنی کی ومن عادی صالح اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ بعضی عارفین نی کہا ہی کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننی امر الہی کی اور شفقت کرنیکی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی شرک جلی اور خفی سی اور منا ہی اور لہوون سی اور اخفیا یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی در مخاطب و معاشرت اونکی سی اور قول ان الله الخ استیناف ہی بیان کرنیوالا حقیقت دلی کی اور ذکر کیی واسطی اونکی ہین احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈھونڈی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین بلائی جاتی طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس مین نہین نزدیک کئی جاتی اور چھوڑی جاتی ہین صف نعال مین اور یہہ تفصیل ہی اس روایت سے کہ وارد ہوئی ہی رب اشعث اغبر لا یوبہ لو اقسم علی الله لابره اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی ہنما ہین راہ راست کی پس مستحق ہین رعایت کی لائق ہی کہ طلب کری اونسی ہدایت و دہر زمین تاریک سی اشارہ ہی طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچھہ نہین رکھتی ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گھرون کو اس حدیث مین تنبیہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی سی ہو کا نکھاوے اور ساتھہ ترک تعظیم اور احترام اونکی کی تقصیر نکری کون کیا جانتا ہی کہ باطن اونکا درست ہی یا نہین ؎ خاکساران جہان را بحقارت منکر توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد اور یہہ ہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جب تک کہ تقوی اور نورانیت باطن نہو ورع اور جاننا چاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسیکہ الله صاحب نی فرمایا ان اولیاءه الا المتقون اور نہین ہین ولی اوسکی مگر پرہیزگار اور شرح عقاید نسفی مین لکھا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو الله کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان کی اور مواظبت رکھتا ہو طاعات پر اور مجتنب ہو گناہون سے اور معرض ہو منہمک ہنی سی لذات اور شہوات مین انتہی وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی کہ تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑھتا ہی ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی یعنی شرایط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکی ادا کرتا ہی اور اسیطرح اور عبادتین اور طاعتین اچھی طرح ادا کرتا ہی اور جبکہ نماز پڑھتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بھی اچھی طرح پڑھتا ہی فرماتا ہی الله تعالی یہہ ہی بندہ میرا ساتھہ صدق و راستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ یَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی الله علیہ وسلم نی فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول الله کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہہ حال فرمایا یہہ حال بسبب رغبت یعنی طمع کرنی بعض اونکی کی ہی بعض سی اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سی **ف** یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکھتی ہونگی رغبت کرنی کی اور اظہار دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان مین نہوگی بیگانہ ہونگی اور بر تقدیر عدم حصول غرض کے دشمن ہونگی ہرح حاصل یہہ کہ نہین ہونگی وہ اہل حب لله اور بغض لله سی بلکہ ہوا اونکی متعلق ہونگی ساتھہ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کبھی رغبت کرینگی ایک قوم مین واسطی غرضون کے

بس

پس ظاہر کرین گی اونکی نیکی وستی اور کبھی مکروہ رکھین گی ایک قوم کو کسی سبب سی پس ظاہر کرین گی عداوت اونکی لیکن اور خلاصہ اسکا یہہ کہ نہین اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت اونکی کا اسلیے کہ وہ دونو مبنی ہین اوپر غرض و شہوت اونکی کی **وعن** شداد بن اوس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک رواھما احمد اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا اونسی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ نماز پڑہی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسکا اوسکی مابعد کی روایت مین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکہی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا نقل کی یہہ دونو روایتین احمد نی **ف** یعنی جو عمل کہ ساتہہ ریا کی کری شرک ہی غایت یہہ کہ شرک خفی ہی اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہی ریاکار کہ ایسا عمل واسطی غیر خدا کی کرتا ہی وہ بہی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ کہا ہی کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزی مین بہی بخلاف اوس شخص کی کہ نفی کی ہی اوسنی اوسکی اور علت بیان کی ہی اوسکی یہہ کہ مدار روزی کا نیت پر ہی اور نہین دخل ہی اوسمین ریا کو اور نہین اعتبار ہی کہانی اور پینی اوسکی کا ساتہہ عدم صحت نیت کی پس ہم کہتی ہین کہ ریا محض نہین متصور ہی روزی مین لیکن ریا کبہی ہوتا ہی بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کری ساتہہ اوسکی اللہ کی خوشنودی کا اور ارادہ کری مشہور ہونیکا بہی یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہی کہ دونون مقصد برابر ہون یا ایک اونمین سی غالب جیسکہ تفصیل اسکی اوپر گذری ح ع **وعنہ** انہ بکی فقیل لہ ما یبکیک قال شیء سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکرتہ فابکانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتخوف علی امتی الشرک والشھوۃ الخفیۃ قال قلت یا رسول اللہ ایشرک امتک من بعدک قال نعم اما انھم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراءون باعمالھم والشھوۃ الخفیۃ ان یصبح احدھم صائما فتعرض لہ شھوۃ من شھواتہ فیترک صومہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی شداد سی یہہ کہ وہ روئی پس کہا گیا واسطی اوسکی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا رولایا مجکو ایک چیز نی کہ سنی مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی پس یاد کیا مینی اوسکو پس رولایا مجکو سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی شرک سی یعنی شرک خفی سی اور خواہش چھپی ہوئی سی یعنی وہ ایسی ہی کہ نہین پاتی اوسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپ کی فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجی کی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتہر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی نہین کرینگی ولیکن کرینگی دکہلانیکی واسطی عمل اپنی یعنی یہہ شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور شہوۃ خفیہ چھپی ہوئی یہہ کہ مثلا صبح کری ایک اونکا روزہ دار پس پیش آوی اوسکو ایک شہوۃ اوسکی شہوتون مین سی یعنی مانند شہوت کہانی یا پینی یا جماع کی پس چہوڑ دی اور توڑ ڈالی روزہ اپنا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** بسبب غلبہ شہوت کی یعنی ورتوڑ ڈالنا اوسکا حرام ہی بغیر ضرورۃ کی کہ باعث ہوا اوسکو طرف اوسکی اور اس شہوت کو خفی اس سبب سی کہا کہ پوشیدہ تہی اوسکی باطن مین گویا کہ بروقت نیت کرنی روزہ کی اپنی نفس مین پوشیدہ رکہتا تہا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاوی گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نی مراد شہوت سی کہا ہی [illegible] جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد شہوت خفیہ سی شہوۃ خاص غیر الوجود شہوتون اوسکی کی کہ جو پائی جاوی تمام اوقات میں اوسکی [illegible] مایل ہو طرف اوسکی بالطبع اور نہ لحاظ کری مخالف ہونی اوسکی کا واسطی شرع کی فرماتا ہی اللہ تعالی ولا تبطلوا اعمالکم اور فعل لازم ہوتا ہی ساتہہ شروع کرنیکی پس واجب ہے تمام کرنا اوسکا ح ع **وعن** ابی سعید قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما ھو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال فقلنا بلی یا رسول اللہ قال الشرک الخفی ان

يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلٰوتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا ابی سعید نی کہ نکلی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور ہم ذکر کرتی تھی آپسمین مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ اوس چیز کی کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک
میری یعنی بیچ شریعت اور طریقت میری کی فتنہ مسیح دجال کی سی یعنی پس واجب ہی تمپر رعایت محافظت اوسکی پس کہا ہمنی ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ
فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہہ ہی کہ مثلا کہڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑہتا ہی پس زیادہ کرتا ہی یعنی کمیتہ یا کیفیت مین نماز اپنی
یعنی تمام ارکان اوسکی مین یا بعض مین بسبب اوس چیز کی کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکھتا ہی کوئی شخص نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دجال سی یا کا خطرہ
زیادہ معلوم ہوا اسواسطی کہ دلیلین اور علامتین دجال کی جہوٹی ہونیکی ظاہر ہین اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل مین ہر طرح کی
نہین معلوم ہوسکتی برائی اوسکی کلید دوزخ است آن نماز ۔ کہ در چشم مردم گذاری دراز ۔ **وَعَنْ** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ
الْاِيْمَانِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ
جَزَاءً اَوْ خَيْرًا اور روایت ہی محمود بیٹی لبید کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہت ڈرنیوالی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین تمپر شرک چہوٹا ہی کہی اصحاب نی
کہ یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چہوٹا فرمایا حضرت نی کہ وہ ریا ہی نقل کی یہہ احمد نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان مین کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطی
ریاکارون کی اوس دن کہ جزا دیگا بندونکو اونکی عملون کی جاؤ طرف اون لوگون کی کہ اونکی دکہلاوی کو کرتی تہی عمل دنیا مین پس دیکہو آیا پاتی
ہو نزدیک اونکی جزا یا بہلائی یعنی یہہ شک راوی ہی کہ جزاء فرمایا خیرا ۔ **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ خَرَجَ عَمَلُهٗ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ اور روایت ہی ابی سعید خدری
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کری ایک عمل بیچ بڑی پتہر کی کہ نہین دروازہ واسطی اوسکی اور نہ روشن دان
نکلی کا عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچھ کہ ہو **ف** صخرہ بڑی پتہر کو کہتی ہین اور یہان مراد غار ہی یا مبالغۃ فرمایا کہ اگر فرضا کوئی پتہر کی
اندر جاوی کہ اوسمین دروازہ نہین ہوتا کوئی اوسکی راہ سی اندر جاوی اور نہ روشن دان کہ کوئی اوسمین سی دیکہی اور مطلع ہو اور کُوَّۃ ساتھہ
زبر کاف اور پیش اوسکی کی اور ساتھہ تشدید واو کی ہی ت کی آخر مین روزن کہ دیوار مین ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتھہ پیش کی
آتا ہی ورنہ نافذ ساتھہ زبر کی اور یہہ بہی ہی کہ اگر ساتھہ ت کی ہو تو روزن چہوٹا اور تنگ اور اگر بغیر ت کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث
مین چونکہ روایت ساتھہ ت کی پیش کی ہی مراد روزن چہوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کی بہی یہی ہی اور حاصل یہہ کہ فرماتی ہین
کہ ہرچند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت مین کری اس طرح کہ کوئی اوسپر مطلع نہو نکلتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچھ کہ ہو یعنی
حاجت اظہار کی نہین ہی تا ریاکاری اور قبولیت و ثواب سی محروم ہو حق تعالی کردار نیک کو البتہ آشکارا کرتا ہی اگرچہ از راہ اخلاص کی واسطی
خدا ہی کی کرے حکمت اللہ تعالی کی اقتضا کری اور اصلاح بندہ کی اوسمین ہو یا معنی یہہ ہین کہ بندہ مخلص چاہیی کہ احتیاط اور مبالغہ کری بیچ اخفاء
عمل اور حاصل کرنی اخلاص کی اسلیی کہ عمل ظاہر اور شایع ہوتا ہی وس جگہہ سی کہ بندی کو خبر اور اختیار اوسمین نہو ۔ **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ اور روایت ہی عثمان بن عفان
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی خصلت چہپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدا تعالی اوس خصلت سی ایک
علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتھہ اوس علامت کی **ف** رداء اصل مین چادر کو کہتی ہین اور یہان مراد علامت ہی کہ اوس سی ایک چیز پہچانی جاتی

ہی اور ممتاز ہوتی ہی غیر اپنی سی جیسیکہ مرد چادر سی پہچانا جاتا ہی ور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سی ہیئت وصورت ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی
خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکہتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت وصورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سے پہچانا جاتا ہی کہ یہہ ایسا ہی
وعن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ
رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عمر بن خطاب سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہیں ڈرتا ہون مین
اوپر اس امت کی یعنی امت اجابت کی مگر شر ہر منافق کی سی یعنی ریا کار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتہہ علم اور حکمت اور وعظ او نصیحت
کی اور عمل کرتا ہی ساتہہ ظلم اور ناراستی کی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی کہتا ہی لوگون کی دکہانی کی لیے اور
آپ عمل نہین کرتا یہہ صفت منافقون کی ہی پس فرماتی ہین کہ وجود ایسی شخص کی سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص
امت مین پیدا ہو اور یہہ صفت اونمین راہ پاوی **ص ح** وعن الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالَى إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ أَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّي أَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ
حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ نہین ہون مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون مین یعنی جو کچہہ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہین کرتا ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد او نیت اور محبت
اوسکی کو کہ ساتہہ کس چیز کی رکہتا ہی پس اگر ہو نیت او محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمان برداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو تعریف
واسطی اپنی اور بزرگی وحلم اور اگرچہ نکلام کری وہ نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اوسکی رکہی خاموشی
اوسکی بہی محمود اور مایہ علم ووقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد وثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت او محبت اوسکی طاعت کی نہین ہی کلام
اوسکا اگرچہ علم وحکمت مین ہو ضائع ہی کہ واسطی ریا اور دکہانی اور سنانی کی کہتا ہی **ص ح** باب البکاء والخوف باب ہی رونی اور
ڈرنیکا **ف** بکا بالقصر نکلنا آنسوون کا ساتہہ غمکی اور بالمد نکلنا آنسوون کا ساتہہ بلندی آواز کی اور مد مشہور تر ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ
مراد ساتہہ اوسکی اوس جگہہ معنی اعم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین او بزور رونا ساتہہ یاد کرنی او حاضر کرنی اون چیزون کی کہ رولاوین
اور ابکار رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت او تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا عذاب
آخرت سی اور عقاب خدا تعالی سی **ص ح** الفصل الاول فصل پہلی عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت
ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ نقار ذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین جانتا ہون
یعنی احوال اور ہول قیامت کی او حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگارون کی لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور
صفات قہریہ جلالیہ باریتعالی کی کہ باعث خوف وہیبت کی ہین اور جو کچہہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس سی غم ومحنت میری دل پر انجام کار تمہاری لیے البتہ
رو و تم بہت او ہنسو تم تہوڑا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہہ تنبیہ وتحذیر ہی امت کو اوپر رونی
او راستحضار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونی کی ہو قسم خوف الہی او معلوم کرنی عظمت او جلال حق سی او تنبیہ وتحذیر ہی او پر اجتناب
کرنی کی بہت ہنسنی سی او راحت سی کہ طریقہ جاہلون اور غافلون کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بہی فی الجملہ بامید عفو او مغفرت اور رحمت
اوسکی کی گنجایش رکہتی ہی **ص ح** وعن أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ

مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام علا انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی قسم ہی اسکی نہین جانتا مین اور مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاوی گا ساتہہ میری اور ساتہہ تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ عاقبت مبہم ہی اور کوئی نہین جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرین گی اور یہہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولون کی خصوصا
بیچ حق سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کی نفی کیا گیا ہی ساتہہ دلیلون قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونی
اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون رض کی تہا کہ کبار مہاجرین سی تہی اور اول جو بعد ہجرت کی مدینہ مین مہاجرین مین
سی مری ہین یہی تہی اور آنحضرت نی بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اون کو بقیع مین اپنی سامنی دفن کیا اور عناتین
بہت کین ایک عورت وہان حاضر تہی اوسنی کہا کہ گوارا ہو تجکو بہشت ای ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی پس آنحضرت نی اوس عورت کو
اسبات پر توبیخ کی اور یہہ حدیث فرمائی اور حقیقت مین مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی اوپر بی ادبی کی روبرو حضرت کی اور اوپر
حکم کرنیکی غیب پر اور جزم کرنیکی ساتہہ اسکی اور خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی عدم تصریح سی ساتہہ علم غیب کی از راہ ادب کی اور حقیقت کلام کی
مراد نہین یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا مین اور کیا آخرۃ مین سلبی کہ علم احوال غیب کا بتفصیل سوا عالم الغیب کی
کسی کو نہین اگرچہ مجملا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہ السلام کی بخیر ہے یا مراد یہہ ہی کہ نہین جانتا مین کہ موت سی مرون گا یا قتل سے
اور نہین جانتا مین کہ نازل ہوگا تمپر عذاب جیسی کہ اگلی امتون پر نازل ہوا یا نہین اور حق یہہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی
نازل ہونی اس آیۃ کی ہی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلی ابہام تہا عاقبت مین اور بعد اوترنی اس آیۃ کی یقین ہوا کہ عاقبت
بخیر ہی کذا قیل واللہ اعلم وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيْهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ
يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہپر
آگ دوزخ کی یعنی شب معراج مین یا اور وقت مین خواب مین ہو یا بیداری مین پس دیکہی مینی اوسمین ایک عورت بنی اسرائیل مین سی یعنی اونکی ہوبہون
مین سی کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تہی باندہ رکہا تہا اوسکو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہا وے
حشرات الارض سی یعنی چوہی وغیرہ دیہات تاکہ مر گئی وہ بلی ماری بہوک کی اور دیکہا مینی عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی آنتین اپنی آگ
دوزخ مین اور تہا وہ اول اون شخصون کا کہ رسم نکالین چہوڑنی سانڈ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی
کو کہتی ہین کہ چہوڑی جاتی تہی جاہلیت مین بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کی تہی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی دہنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز
سی یا اچہا ہوتا کوئی بیماری سی تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سوار نہوتی اوس پر اور منع نکرتی اوسکو پانی اور گہاس سے کہ جہان سی
کہائی پیتی [illegible] اوسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتہہ بتون کی جانتی تہی اور اول جو یہہ رسم نکالی عمرو مذکور نی
نکالی [illegible] جو رسم بت پرستی کی نکالی [illegible] موجب تقرب کا کیا ہی تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن لحی آیا اور ظاہرا
دونوا ایک ہی ہین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا او بالعکس کبہی نسبت باپ کی طرف کی ہی اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور
[illegible] نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی اب بہی دوزخ مین ہین اور عذاب دی جاتی ہین اوسمین اور ممکن ہی کہ کہا جاوی کہ
[illegible] گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کی ہوگا اور صورت اوسکی دکہا دی گئی واللہ اعلم وَعَنْ زَيْنَبَ

بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زینب بیٹی جحش کیسی کہ ازواج مطہرات سی ہین یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اونکی پاس گھبرائی ہوئی اس حال مین کہ فرماتی تہی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ وای ہی واسطی عرب کی شر سی کہ تحقیق نزدیک پہنچی کہولا گیا یعنی سوراخ ہو گیا آجکی دن سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتہہ دو نو اونگلیون اپنی کی انگوٹہی کی اور اوسکی پاس کی اونگلی کی کہا زینب نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیی جاوینگی ہم اور حال آنکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود اونکی سے مانع نہین ہوگی واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرتؐ نی کہ ہان ہلاک کئی جاؤگی تم باوجود ہونی لوگون صالحون کی درمیان تمہاری جسوقت کہ بہت ہوگا فسق و فجور یعنی اگرچہ لوگ ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کے سبب اسکی ہوگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوی اول اونکا قتل عثمان بن عفانؓ کا تہا بعد ازان دایم و مستمر ہوا اب تک اور بعضی کہتی ہین کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمین اور حکومتون مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت دکہا دینی مقدار سوراخ سد کی یعنی آج تک سوراخ اوسمین واقع نہوا تہا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیون کی کہولا گیا اور ہوجانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سی ہے اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بہی علامات قرب قیامت سی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتہہ زبر خ اور ب کے بمعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضون نی کہا معنی اسکی زنی کی ہین اور مقصود یہہ کہ آگ جب لگتی ہی کسی جگہہ اور بہڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی اور مخالف اور موافق کی اور آگی آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچتا ہی اونکو کہ اوسمین ہوتی ہین پہر اوٹہائی جاوینگی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتہہ پیش خ اور جزم ب کی ہی بمعنی فواحش اور فسوق کی یا معنی دونون کی ایک ہین ۱۵ح ع **وَعَنْ اَبِیْ عَامِرٍ اَوْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْا ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَاِنَّمَا هُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِهٖ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ اور روایت ہی ابی عامر سی یا ابی مالک اشعری سی کہ کہا ابو عامر نی یا ابو مالک نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ ہونگی میری امت مین سی کتنی ایک قومین کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑی کو اور شراب کو اور باجونکو اور البتہ اوتریں گی قومین یعنی اوسمین سی بیچ پہلو پہاڑ بلند کی یعنی ہوگی منزل اور مقام اونکا بیچ جگہہ مشہور اور نمایان کی کہ گدا اور محتاج سب اونکی دیکہنی کو آوینگی اور حاجتین اپنی طلب کرینگی رات کی وقت آویگی اوپر مواشی اونکی کہ چرنیکو گئی تہی پیٹ بہری اور پر شیر لاویگا اونکو چرانیوالا اونکا آویگا اونکی پاس ایک مرد بہ سبب حاجت کی یعنی ایک سایل آویگا

کہ مواشی کی دودہ سی مخلوط ہووی پس کہین گی وہ یعنی بقصد رد سوال اوسکی کی پہر آنا طرف ہماری کلکو پس راتون رات بہیجیگا اونپر خداتعالی عذاب
اور رکہدیگا اور ڈالیگا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضون اونکی کی تا ہلاک و پست ہون نیچی پہاڑ کی اسطرح کہ باقی نرہی اونسی کچہہ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالی
بعضون کو اون مین سی یعنی کردیگا بصورت بندر اور سور کی قیامت تک یعنی باقی رہین گی وسی صورت پر قیامت تک یا باقی رہیگا یہہ عذاب
اون قومون پر کہ یہہ عمل کرین گی روز قیامت تک اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی بجائی الخز کی الحر ساتہہ مہملتین کی یعنی ساتہہ حا مہملہ اور را
کی واقع ہوا ہی اور معنی حر کی ساتہہ زبر ح اور تخفیف را کی فرج عورت کی ہین کہ مراد اوس سی زنا ہی اور یہہ واقع ہونا الحر ساتہہ مہملتین کی غلط
اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کی ہی کہ بعضی اوپون سی واقع ہوا اور نہین ہی یہہ لفظ مگر الخز ساتہہ خ معجمہ اور زا معجمہ کی تصریح کی اس معنی پر
حمیدی اور ابن اثیر نی اس حدیث مین اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کی بخاری سی اور اسطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کی کہ خطابی کی ہی رح
علیہم سارحۃ لہم یاتیہم لحاجۃ ف یا ابی مالک اشعری سی یعنی شک و تردد کیا ہی بخاری نی بیچ روایت اس حدیث کی کہ ابی عامر اشعری سی ہی کہ
وہ چچا ہی ابو موسی اشعری کا بڑی صحابہ مین سی یا ابی مالک اشعری سی ہی کہ اوسکو اشجعی بہی کہتی ہین وہ بہی صحابی مشہور ہی اور شک و تردد
صحابی مین موجب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عدل اور ثقہ ہین جس سی کہ ہو صحیح ہوگی اور خز ساتہہ خ معجمہ اور زا مشددہ کی نام ایک کپڑی کا
ہی کہ زمان قدیم مین ابریشم اور ریشم کا بنا جاتا تہا اور وہ مباح ہی واسطی صحابہ اور تابعین اوسکو پہنتی تہی پس نہی ہو بسبب مشابہ ہونیکی ساتہہ عجم کی اور
ہونی اوسکی لباس اہل تنعم و اسراف کا اور اب جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیئی کہ تمام ریشم ہی سی بنا جاتا ہی اور یہہ حدیث محمول اسپر ہی اور
اسطرح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ شریف مین تہا پس یہہ حدیث بسبب خبر دینی غیب کی معجزات سی ہوا اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر
قبیلہ تعمیم بعد تخصیص سی ہوگا اور معازف ساتہہ زا کی معنی عود اور طنبور اور مانند اونکی کی ہی جمع عزف یا معزف کی کہ ساتہہ زبر میم اور زیر عین
کی اور عزف اور عزیف اصل مین معنی آواز جن کی ہی اور مثلی کی کہ سنا جاتا ہی جنگل مین شب کو اور معنی آواز ہوا کی بہی آیا ہی کذا فی القاموس
اور معنی یہہ ہین کہ گنین گی ان حرام چیزون کو حلال ساتہہ وارد کرنی شبہات اور تاویلات واہیہ کی جیسا کہ بعضی ہمارے علما نی ذکر کیا ہی کہ
حریر وہ پہنا حرام ہی کہ متصل ہو بدن کی یعنی ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین اور بہت سی امرا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہے کہ پہنا حریر کا حرام ہی تو کہتی ہین
کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتی اوسکو قاضی اور علما پس ستی پڑتی ہین بیچ حلال جاننی حرام کی اور اسیطرح بعضی علما کو تعلق ساتہہ مزامیر کے
ہی کہ بیان اوسکا طول رکہتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نی بیچ مذمت آلات لہو یعنی مزامیر کی انس سی مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف
وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمور واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنی جب کرین گی یہہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن مذکورہ مین گرفتار ہونگی
اور تصریح کی ابن مولف نی تائید کی غلطی کی ساتہہ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطی ذکر کرنیکی اوس کسی پر کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الحر ہی ساتہہ مہملتین
کی اور خز ساتہہ معجمتین کے غلط ہی اور اشارت کی ساتہہ قول اپنی کی فی ہذا الحدیث کہ الحر ساتہہ مہملتین کے اس حدیث مین ہی کہ ابوداود وغیرہ نی روایت
کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث مین کہ بخاری نی روایت کی ہی ساتہہ معجمتین کے ہی لیکن شیخ ابن حجر نی فرمایا کہ بخاری کی
اکثر روایتون مین ساتہہ مہملتین کی ہی اور اس تقدیر پر دو روایتین صحیح ہون واللہ اعلم اور تروح ایک ساتہہ ت فوقانیہ کی تروح مین اور سارحۃ
ساتہہ رفع کی فاعل تروح کا اور یہہ قرینہ ہی اسپر کہ بیچ سارحۃ کی کہ پہلی روایت مین واقع ہوا ہی اندہ حذف کی ہی بیچ وجہ اول کی بیچ تقریر معنی حدیث
کی اشارہ اسکا کیا ہمنی اور اسیطرح ان دونون کتابون مین یاتیہم لحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتہہ تقدیم لحاجۃ کی رجل پر اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت مین بہی ہوگا جیسی کہ اگلی امتون مین ہوا پس حدیثون مین جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ

اس امت کی اور اخیر زمانہ اوس سی مستثنی ہی اور یا محمول ہی اوپر خسف اور مسخ تمام امت کی نہ بعض کی واللہ اعلم ٭ وعن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب پہنچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان
اونکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسیطرح جاری ہی سنت الہی بعضی گناہون مین اور کبھی نگاہ ہی کہتا ہی صالح کو غیر صالحون مین سی پہر اوٹہائی جاوینگی
موافق عملون اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگرچہ دنیا مین عذاب مین سب شامل ہوتی ہین لیکن آخرت مین ہر ایک موافق عمل اپنی
کی جزا دیا جاویگا اگر نیک ہی اچھی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہی بری جزا پاویگا ٭ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یبعث کل عبد علی ما مات علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ اوٹہایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال وصفت کی کہ مرا ہی اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت
پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکھی آخر کیا حالت گذری جیسی کہ کہا ہی کسینی ٭ حکم مستوری ومستی ہمہ بر خاتمہ است ٭ کس ندانست کہ
آخر بچہ حالت گذرد ٭ ولیکن بعضی عارفین نی کہا ہی کہ جب کسیکو ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جو ہر ذکر کا دلمین قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے
اور غلبہ بیماری اور پریشانی دل کی اختلاف وفتور اوسکی استحضار مین آوی یا وی ضرر نہین کہتا بعد مفارقت روح کی بدستور وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا ہم
پہنچانا اور حاصل کرنا چاہیی باللہ التوفیق ٭ الفصل الثانی فصل دوسری ٭ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما رأیت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام طالبہا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مینی مانند آگ دوزخ کی یعنی شدت وہول مین کہ سوتا ہی بہاگنی والا اوس سی اور نہین دیکہا مینی مانند
بہشت کی یعنی بہجت وسرور مین کہ سوتا ہی طلب کرنی والا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف بہاگنی والا اگر کوئی شر دشمن قوی کیسی بہاگتا ہی
سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بہاگتا ہی جتنا کہ ہوسکتا ہی مگر یہہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی کہ ساتہہ اس شدت اور شناعت کی در پی ہی اور لوگ
بہاگنی مین اوس سی غفلت کرتی ہین اور کوشش نہین کرتی اور اگر بہاگتی بہی ہین تو عین بہاگنی مین سوتی ہین اور غافل ہوتی ہین اور بہاگنا آگ
دوزخ سی ساتہہ ترک کرنی گناہون کی اور لازم کرنی طاعتون کی ہوتا ہی اور طلب کرنیوالا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل
نہین ہوتا ہی اوس سی اور سستی اور تساہل نہین کرتا اوسکی طلب کرتی ہین اور دوڑتا ہی اوسکی پالینی کی لیی جتنا کہ ہوسکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی
اور راحت کی کہ اوسمین ہی آدمی اوسکی طلب مین نہین دوڑتا اور اوسکو نہین پاتا اور دوڑنا بہشت کیطرف اور پانا اوسکا ساتہہ کرنی طاعات کے
اور بچنی کی گناہون سی ہوتا ہی ٭ وعن ابی ذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون
أطت السماء وحق لہا ان تئط والذی نفسی بیدہ ما فیہا موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبہتہ ساجدا للہ واللہ
لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرشات
ولخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ قال ابو ذر یا لیتنی کنت شجرۃ تعضد رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین دیکہتا ہون
اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تم یعنی علامتین قیامت کی اور نشانیان صنعت الہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالی کی اور سنتا ہون مین اوس چیز کو
کہ نہین سنتی تم یعنی اخبار واسرار احوال آخرت کی اور ہولین قیامت کی اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہی آسمان اور لایق ہی اوسکو

یہہ کہ آواز کری یہہ بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین ہی آسمان مین جگہہ
چار انگشت کی مگر کہ فرشتی رکہی ہوئی ہین پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالی ہین واسطی اسکی قسم ہی خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین البتہ
ہنسو تم کم اور رؤو تم بہت اور نہ لذات حاصل کرو ساتہہ عورتون کی بچہونون پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلون کی نالہ و فریاد کرتی ہوئی طرف
اسکی یعنی جیسی کہ شان غمگینون کی اور غمسی تنگ آنیوالون کی ہی کہ گہرسی نکل جاتی ہین اور سر بصحرا ہوتی ہین تاگرہ دلسی کہلی اور دل
ٹہکانی ہو کہا ابوذر نی یعنی بعد از روایت کرنی اس حدیث کی از راہ دردناکی اور حسرت کی ای کاش ہوتا مین درخت کہ کاٹا جاتا نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اطت آواز پالان اور زین کی یعنی چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچہ کا تعب سی اور آواز نالہ
کرنی آسمان کی چنانچہ سوق حدیث اسمین ناظر ہی بسبب کثرت اور ازدحام ملائکہ کی اور بوجہہ اونکی کی جیسکہ جانور سواری کا نیچی بوجہہ سواری کے
مشقت سی آواز کرتا ہی اور ممکن ہی کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالی سی ہی اور جبکہ آسمان باوجود اسکی کہ جماد ہی اور محل ملائکہ مقدسکا خوف
الہی سی نالہ کری آدمی کہ جان کہتا ہی اور آلودہ گناہون مین ہی لائق تر ہی کہ نالہ و گریہ کری اور یہہ معنی مناسب تر ہین ساتہہ مقصود کے
جیسی کہ نہین پوشیدہ ہی یہہ بات اور رکہی ہوئی ہین الخ یعنی تا بعد ارین تا کہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہی کہ بعضی فرشتی قیام مین ہین اور بعضی
رکوع مین اور بعضی سجود مین یا خاص کیا ہو اسکو ساتہہ ایک آسمان کی آسمانون مین سی اللہ اعلم او صعدات جمع صعد بضمتین کی کہ جمع صعید کے
ہی یعنی بوہی زمین کی جیسکہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہی طریق کی اور ہوتا مین درخت الخ یعنی تا آلودہ گناہون مین نہ اوٹہتا مین جیسی کہ
درخت کو کاٹ ڈالتی ہین اور جاتا رہتا ہی ایسی ہی مین بہی ہوتا اور مثل ان آرزؤن دردناک کی اور بڑی بڑی صحابہ سی کہتی آئی ہین کہ ایک نی
کہا کاش مین بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کہا جاتی ہین دوسری نی کہا ای کاش پرندہ کہ جہان چاہتا ہی چلا جاتا ہی اور کچہہ تکلیف اوسپر نہین
اور یہہ سب ایسی تہی کہ بشارہ پائی ہی انہون نی جنات سالت مآب سی بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہی اور اونکو کیا کہی اگرچہ وعدہ مخبر
صادق کا ہی لیکن خوف درگاہ بی نیازی کا کم تو نہیں ڈالتا ہی **ھ ح ع** **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ڈرتا ہی یعنی غارت کرنی دشمن کی سی وقت سحر کی بہاگتا ہی
اول ہی شب یعنی تا کہ نجات پاوی دشمن سی اور جو شخص بہاگتا ہی اول شب پہنچتا ہی منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی ہی یعنی بہاری
مول نفیس کی نہین ہاتہہ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہی آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** منزل کو
یعنی مطلوب کو کہا طیبی نی کہ یہہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگ رہا ہی اور نفس اور آرزوئین باطلہ مددگار
اوسکی ہین پس اگر ہوشیار رہا اپنی چلنی مین اور خالص کیا نیت کو اپنی عمل مین امن مین ہو شیطان سی اور اوسکی مکر سی الامارتا ہی وہ راہ اوسکی اپنی مددگارون کو ہمراہ لیکر پہر رہنمائی کی حضرت نی طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہی نہین حاصل ہوتی تہوڑی سے
سعی سی پس فرمایا آگاہ ہو الخ اور آخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ مول لینی کی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین کہ جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی نے
والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا و خیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ **ع** **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماویگا اللہ تعالی

کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کی فرشتون کو کہ متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سی اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو یعنی بشرط ہونی اوسکو کی مومن مخلص ایک دن یعنی ایکوقت یا ڈرا ہی مجھسی کسی جگہہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کی **ف** ڈرا ہی یعنی بیچ کرنی گناہ کی گناہو نمین سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی و اما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کہا طیبی نے کہ مراد ہی ذکر سی اخلاص و روہ ایک جاننا اللہ کا ہی خالص دلسی اور صدق نیت سی والاتمام کا فرذکر کرتی ہین اللہ کا زبان سی نہ دل سی چنانچہ دلالت کرتا ہی اوسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سی باز رکہنا اعضا کا ہی گناہون سی اور لگا رکہنا اونکا طاعات مین والا وہ حدیث نفس یعنی وسوسہ اور اسی کت ہی کہ نہین نام رکہا جاتا اوسکا خوف اور یہہ وقت دیکہنی ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہی اور جب غایب ہوجاتا ہی وہ سبب نظر سی تو پہر پہرتا ہی دل طرف غفلت کی کہا فضیل نی کہ جب کہا جاوی تجکو آیا ڈرتا ہی رب سی تو سکوت کر اسلئے اگر کہا تو نی نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جہوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف اوس خوف کی کہ وہ باز رکہتا ہی اعضا کو گناہو نسی اور اسمین بشارت ہی کہ جس مسلمان نی ایکبار از راہ خلوص کی خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سی ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی اوسکو نجات ہی اور اگر چاہی اللہ تعالی تو اوسکو دوزخ ہی مین نہ لیجاوی اور اول ہی سی بہشت مین بہیجدی یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء صفت اوسکی ہی ح

و عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُہُمْ وَجِلَۃٌ اَہُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا یَا ابْنَۃَ الصِّدِّیْقِ وَلٰکِنَّہُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَہُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَّا یُقْبَلَ مِنْہُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مطلب اس آیۃ کی سی اور وہ لوگ کہ دیتی ہین وہ چیز کہ دیتی ہین یعنی قسم زکوہ او رصدقات سی اور دل اونکی لرزان و ترسان ہین یعنی بخوف اسکی کہ نہ قبول ہوا ونسی ورنہ واقع ہو بوجہہ لایق کی اور ماخوذ ہون دسمین آیا یہہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتی ہین او رچوری کرتی ہین یعنی اسلیے کہ ڈرنا عذاب سی کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نی نہ ای بیٹی صدیق کی یہہ لوگ نہین ہین کہ شراب پیتی ہین او رچوری کرتی ہین و لیکن یہہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ دیتی ہین اور باوجود اسکی وہ ڈرتی ہین کہ مقبول نہوا ونسی بدلیل اسکی کہ آخر اس آیۃ مین فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتی ہین نیکیون مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی نہایت رغبت کرتی ہین طاعات مین اور دوڑتی ہین طرف اونکی پس نہین صحیح ہی یہہ کہ حمل کیجاوی شراب کی پینی پر اور چوری کرنی پر اور تمام سیئات پر اور اس آیۃ مذکورہ مین بعد لفظ وجلۃ کی یہہ ہی انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جاننا چاہیی کہ اس آیۃ مین دو قراءتین ہین قراءت مشہورہ کہ قراءت قراء سبعہ کی ہی یوتون ہی ساتہہ پیش یی کی فعل مضارع ایتاء سی و اتو ساتہہ مدہمزہ کی فعل ماضی اوس سی ہی اور اعطاء یعنی عطا یعنی دینی کی جیسی کہ معنی اسکی بیان کئی گئی اور قراءۃ دوسری شاذہ ہی یاتون ما اتو مشتق اتیان سی بمعنی کام کرنیکی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ لوگ کہ کرتی ہین جو کچہہ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین اور سوال عائشہ کا ساتہہ اس قراءت کی مناسب ہی لیکن مصابیح کی نسخون مین یہی او پر لفظ قراءت اول کی واقع ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ او پر لفظ قراءت دوسری کی ہو یہہ طیبی نی تفسیر جامع کشاف سی نقل کیا ہی کہتا ہی مؤلف مراد قراءت شاذہ سی کہ منسوب ہی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہہ ہی کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی وہ مراد ہی گمان کیا عائشہ رض نی کہ مراد اوس سی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سی ورنہ مراد اعم ہی خیر و شر سی واسطی نہ مطابق ہونی اوسکی کی ساتہہ قول حق سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یوتون ما اتوا موجب دونون قراءتون

(حاشیہ:) [illegible]

کی نہایت یہہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سی ایک طرح کی تغلیب ہی پس ظاہر آیتہ مشہور کا متعلق ہی ساتہہ عبادۃ مالیہ کی جیسیکہ شاذہ متعلق ہی
ساتہہ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہہ کہ قراءۃ مشہورہ جو ہی ممکن ہی کہ کہا جاوی اوسکی تفسیر مین کہ دیتی ہین اپنی نفسون سی وہ چیز کہ دیتی ہین قسم طاعات
سی اور نکالتی ہین نفسون سی قسم طاعات سی پس مشتمل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو ع ح **وعن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللهَ اذْكُرُوا اللهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ
جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی بن کعب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
جاتی دو تہائی رات اوٹہتی یعنی نماز تہجد کی لیے پس فرماتی ای لوگو یاد کرو اللہ کو یعنی ساتہہ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتون اوسکی کی یاد کرو
اللہ کو یعنی عذاب و ثواب یکتا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کی اور اون لوگون مین سی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبهم عن المضاجع
یدعون ربهم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتہہ اوسکی قایم ہوگی اور سب مرجاوینگی پیچہے آتا ہی اوسکی پیچہے آنی والا یعنی نفخہ دوسرا کہ
ساتہہ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹہینگی قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتہہ اون احوال
کی کہ اوسمین ہین آئی موت ساتہہ اون احوال کی کہ اوسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف**
ی لوگو مراد اونسی وہ لوگ تہی کہ جو سوتی تہی اور غافل تہی ذکر اللہ سی اون کو جگایا حضرت نی تاکہ مشغول ہو وتم ذکر اللہ مین او تہجد مین اوسمین
اشارہ ہی طرف مستحب ہو کد ہونی قیام کی تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین اذکروا اللہ تین بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون او رحین وضرر کو اور آیا
زلزلہ اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا کہ وہ آچکا
اور مراد یہہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیاری کرو واسطی سہل ہونی امر اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی سیر کہ سونا حکم موت کا رکہتا ہی اثر نفخہ پہلی
کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکہتا ہی اور یہہ دونون نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکی ہین ع **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا
أَرَى الْمَوْتَ فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ
الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ
مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ
إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي
إِلَيَّ فَإِذَا وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُونَ تِنِّينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا
مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَسْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ
إِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ
رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا اونسی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطی ادا کرنی نماز کی پس دیکہا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستی ہین فرمایا آگاہ ہو
یعنی خواب غفلت سی کہ باعث ہی ہنسی پر تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا تو البتہ باز رکہی تمکو اوس چیز سی کہ دیکہتا ہون مین یعنی ہنسی سے

اور کلام اہل غفلت سی مراد کاٹنی والی لذتون کی سی موت ہی یس یاد کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا کہ موت ہی پس تحقیق شان یہہ ہی کہ
نہین آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت و زمانہ مگر کہ بولتی ہی یعنی ساتھہ زبان قال کی یا زبان حال کی پس کہتی ہی مین ہون گہر غربت کا
یعنی دوری کا کہ مجہہ مین جو آیا اپنون سی اور آشناؤن سی اور اپنی گہر سی دور پڑا پس وہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہی اور مین ہون گہر تنہائی کا
یعنی پس نہین نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گہر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لایق ہی کہ رہی مسکین
خاکنشین تاکہ نہ فوت ہو اوس سی جنسیہ مناسبہ اور مین ہون گہر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن کہتی ہی اوسکو قبر
یعنی جیسی کہتی ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہہ مین آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا نزدیک میری اون شخصون مین سی
کہ چلتی ہین مجہہ پر پس اسوقت کہ قادر اور حاکم کی گئی مین تجہہ پر آجکی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس نزدیک ہی کہ دیکھیگا تو نیکی کرنی
میری ساتھہ تیری یعنی ساتھہ فراخی کرنی کی فرمایا حضرت نی پس فراخ ہو جاتی ہی قبر اوس بندہ کی لیی اور معلوم ہوتی ہی اوسکی نظر مین بمقدار درازی بینائی
اوسکی کی یعنی جہانتک کہ نظر کار کرتی ہی اور کہولا جاتا ہی اوسکی لیی ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکہتا ہی اوسمین جگہہ اپنی اور آتی ہے
اوس مین سی ٹہنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹہنڈی ہی اور تازہ ہوتی ہین آنکہین اوسکی بسبب دیکہنی حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون
اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ فاسق یعنی کافر یا کہا کافر کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسی کہ ناآشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان
فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ مین خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میری اون شخصون مین سی کہ چلتی ہین مجہہ پر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجہہ پر
آج کی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکہیگا تو برائی کرنی میری تیری لیی فرمایا حضرت نی پس ملتی ہی قبر اوس پر یہانتک کہ مختلف ہوتی ہین پسلیان
اوسکی یعنی در آتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابوسعید نی اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی کہانی صورت اختلاف پسلیونکی ساتھہ
انگلیون اپنی کی پس داخل کین بعضی انگلیان اندر بعضون کی فرمایا حضرت نی کہ متعین کیی جاتی ہین واسطی اوس کافر کی ستر اژدہا اگر ایک اونمین سے
پہنکارا مارے زمین مین تو نہ اُوگاوے زمین کچہہ جبتک کہ باقی رہی دنیا پس کاٹتی ہین اوسکو اور نوچتی ہین اوسکو یہانتک کہ پہنچایا جاوے اوس شخص کو
طرف حساب کی یعنی روز قیامت تک کہا ابوسعید نی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ قبر باغیچہ ہی باغون جنت کی سی یا گڑہا ہی
گڑہون آگ کی سی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا یہہ نہایت نصیحت ہی غافلون کی لیی اور یاد کرنا موت کا زندہ
کرتا ہی غافل کی دلکو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نور الدین علی متقی بنا رکہتی تہی ایک تہیلی کہ لکہا ہوتا تہا اوسپر لفظ موت کا اور اوسکو لٹکا دیتی مرید کی
گردن مین تاکہ وہ جانتا رہی کہ موت قریب ہی نہ دور پس کم کری آرزو اور بہت کری عمل اور تہی بعضی نیک بادشاہ مومنین سی کہ حکم کرتی تہی ایک کو
اپنی امرا مین سی یہہ کہ کہڑا رہی ہمیشہ پیچہی اونکی اور کہتا رہی الموت الموت تاکہ ہو دوا اور اوسکی بیماریکی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سا ان کی صحابہ کے
لیی وجہ حکمت حکم کرنیکی ساتھہ بہت یاد کرنی موت کی ساتھہ قول اپنی کی فانہ لم یات الخ اور مین ہون گہر کیڑونکا یعنی پس نہین لائق ہی کہ یہہ موٹا قصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کی قسم کہانیکی چیزون اور پینی کی چیزون سی اسلیی کہ انجام کار اونکا فساد ہی اور نہین نفع دیتا اس جگہہ مگر عمل
قصد و دق ہی عمل کا کہا ہی بعضون نی کہ پیدا ہوتی ہین کیڑی بدبو سی اور کہا جاتی ہین اعضا کو پہر کہاتا ہی بعض انکا بعض کو یہانتک کہ باقی رہتا ہی
ایک کیڑا پہر وہ بہی مرجاتا ہی بسبب بہوک کی اور مستثنی ہین اس سی انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان اللہ حرم علی الارض
ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نی شہدا کی حق مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علماء باعمال کو بعزت کیا ہی جلالہ شانہ
کر روشنائی اونکی افضل ہی شہیدون کی خون سی اور بندہ فاسق مراد ہی اس سی فرد اکمل کہ وہ کافر ہی بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کہ کہا بندہ مومن

اور یہ سبب قول عربی کہ تھا تو بہت دشمن نزدیک میری وہ میں سی کہ جلتی تہی مجہپر اور اس قبیلہ سی ہی قول اللہ تعالی کا افمن کان مومنا کمن کان
فاسقا اور جاری ہوئی ہی عادت کتاب و سنت کی اوپر بیان کرنی حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی سی واسطی
پردہ پوشی اوسکی کی ہی یا اسلیی کہ ہو درمیان خوف و رجا کی نہ واسطی ثابت کرنی ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسکہ وہم کیا ہی معتزلہ
نی اور ستر آنزدہا احتمال ہی اسمین تحدید کا اور تکثیر کا اور موید ہی دوسری احتمال کی ایک اور روایت بیچ مقدمہ عذاب کا فر کی قبر مین کہ
مسلط ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا وعن ابی جحیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود و اخواتہا
اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا اوسنی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی تم یعنی ظاہر ہوئی آپ پر آثار ضعف کے پہلی پہنچنی بڑی
عمر کی فرمایا بوڑہا کردیا مجکو سورہ ہود نی اور بہنون اوسکی نی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جو سورتین مانند اسکی ہین کہ جنمین ذکر قیامت کا
اور عذاب کا بہت ہی پس ونکی مضمون سی غم ہوتا ہی محکوم امت کی طرف سی کہ دیکہیی کیا حال ہو اونکا اور اس غم کی مارے یہہ حال ہوگیا ہی ان
میرا وعن ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود والواقعۃ والمرسلت وعم یتساءلون
واذا الشمس کورت رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی آپ فرمایا بوڑہا کردیا مجکو
سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نی یعنی اور مانند انکی نی کہ جنمین ذکر قیامت کا اور احوال
اوسکا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وذکر حدیث ابی ہریرۃ لا یلج النار فی کتاب الجہاد اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار
بیچ کتاب الجہاد کی الفصل الثالث فصل تیسرے عن انس قال انکم لتعملون اعمالا ہی ادق فی اعینکم من الشعر
کنا نعدہا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات یعنی المہلکات رواہ البخاری روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق تم کرتی
ہو عمل کہ وہ باریک ترین بیچ آنکہون تمہاری کی بال سی یعنی ہین وہ بڑی نفس الامر مین اور تم چہوٹا اور حقیر جانتی ہو اونکو اور گنتی ہو مکروہات
سی وہ اونکی کرنی سی نہین ڈرتی تہی ہم گنتی اونکو آنحضرت کی زمانہ مین موبقات سی یعنی ہلاک کرنیوالون مین سی نقل کی یہہ بخاری نے
وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عائشۃ ایاک ومحقرات الذنوب فان لہا من اللہ
طالبا رواہ ابن ماجۃ والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای عائشہ دور رکہہ تو اپنی تئین اون گناہون سی کہ حقیر اور چہوٹا جانا جاتا ہی ونکو اسلیی کہ
اون گناہون کی لیی خدا تعالی کی طرف سی ایک طالب ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی ایک طرح کا
عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی وسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی وسکو طلب کرنا نہین پہر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کی لیی ہی یعنی
طالبا عظیما پس نہین لایق ہی یہہ کہ غافل رہی سلیی کہ اکثر سہل جانتی ہین کرنی والی اونکی و نکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہہ توبہ کی اور نہ التفات
کرتی ہین اونکی طرف ساتہہ ڈرنی کی ور غافل ہین اس سی کہ نہین ہی صغیرہ ساتہہ اصرار کی اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت اور کبریائی اللہ تعالی کی
کبیرہ ہی اور تہوڑا ایسا ہی وسمین سی بہت ہی اور اسلیی کبہی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پر جیسی کہ مستفاد ہوتا ہی قول
اللہ سی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اوپر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم پس معنی اسکی یہہ ہین کہ دور کرین گی ہم
تمسی صغیرہ گناہ تمہاری بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرط بچنی تمہاری کی کبائر سی اور بچنی کی کبائر سی جیسی کی متعزلہ کہتی ہین واللہ اعلم اور مانک
اور روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنی تئین چہوٹی گناہون سی اسلیی کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالہ کی

اندر سیل لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہان تک کہ پکائی اونہون نی روٹی اپنی اور بلاشبہ حقیر گناہ بموجب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی کرنیوالی کو ہلاک کر دیتا ہی روایت کیا اوسکو نقل کی یہہ احمد وطبرانی نی ۵ ع **وعن** اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسیٰ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِیْ مَا قَالَ اَبِیْ لِاَبِیْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِیْ قَالَ لِاَبِیْكَ یَا اَبَا مُوْسیٰ هَلْ یَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهٗ وَجِهَادَنَا مَعَهٗ وَعَمَلَنَا كُلَّهٗ مَعَهٗ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِیْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَیْرًا كَثِیْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰی اَیْدِیْنَا بَشَرٌ كَثِیْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِكَ قَالَ اَبِیْ لٰكِنِّیْ اَنَا وَالَّذِیْ نَفْسُ عُمَرَ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَیْرًا مِنْ اَبِیْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۵ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سی کہ بڑی تابعین مین سی ہین کہا کہ کہا واسطی میری عبد اللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نی واسطی باپ تیری کی کہا ابو بردہ نی کہ کہا مینی نہین جانتا مین کہا عبد اللہ نی پس تحقیق باپ میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کی ای ابی موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ اسلام ہمارا ساتہہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتہہ بعثت اونکی کی اور ہجرت ہماری ساتہہ اونکی اور جہاد ہمارا ساتہہ اونکی اور عمل ہماری یعنی نماز اور روزی اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی ساری ساتہہ اونکی یعنی بیچ زمانہ اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطی ہماری اور یہہ کہ جو عمل کئی اور ہمنی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خلاص ہووین ہم اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیری نی واسطی باپ میری کی یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہمنی اور روزی رکہی ہمنی اور کئی ہمنی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور مسلمان ہوئی ہماری ہاتہہ پر یعنی بسبب ہماری بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکہتی ہین اسکی یعنی ثواب چیزون ذکر کی گئی کا زیادہ اوپر پہلی اسلام و ہجرت وغیرہ کی اور کہا باپ میری نی یعنی حضرت عمر رضی نی لیکن مین قسم ہی واسطی ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ دوست رکہتا ہون یہہ کہ وہ عمل کہ ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ہین ہمنی ثابت اور باقی رہین واسطی ہماری اور یہہ جو کچہہ کہ کیا ہی ہمنی بعد آنحضرت کی نجات پاوین اون سی برابر سر بسر پس کہا مینی ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہاری قسم خدا کی تہی بہتر باپ میری سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پہنچی اور نہ ضرر اوسکا ہمپر پڑی اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو باری سبب عذاب کا ہی نہو ۵ طاعت ناقص ما موجب غفران نشود　راضیم گر سبب علت عصیان نشود اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ہمنی اور گمان اونکی قبولیت کا رکہتی ہین باقی رہین تو نہی سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کی کئی ہین ہمنی وہ خالی خرابی سی نہین اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہہ اس سبب سی ہی کہ تابع اسیر متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم و عمل مین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ صحت بنا نماز مقتدی کی اوپر صحت نماز امام کی ہی اور اسیطرح فساد اوسکا اور نہین شک ہی بیچ وصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد آنحضرت کی جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین تغیرات سی اور فساد حالات سی جیسیکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمنی ہاتہہ اپنی مٹی سی نہ جہاڑی تہی اور ہنوز مشغول دفن ہی تہی یہین تک کہ اپنی دلون کو برا پایا یعنی بسبب ظلمت کی کہ پیدا ہوئی چہپنی آفتاب وجود حضرت کیسی پس یہی غنیمت ہی یہہ کہ برابر سرابر رہین طاعات و سیات میری اور یہہ بات بہ نسبت جلیل القدر صحابہ کی تہی اور جو کہ بعد اونکی ہین پس طاعات اونکی کہ بہری ہوئی ہی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ مین ہین اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہہ کہ فضل کری اللہ ساتہہ رحمت و عین عنایت اپنی کی کہ لاحق کری بدکارون کو

ساتہہ نیک کارون کی بلکہ کہا ہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت وحقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب وتکبر کو اور
اخیر جملہ سی مراد یہہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال و فضائل کی مقام خوف و دہشت مین ہی تو بہتر ہوا میری باپ سی اور مقام اوسکا اعلی ہوگا
یا مراد یہہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میری باپ سی یہہ کچہہ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کار زار کہتا ہی ع ح **وعن**
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ
فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَاُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي
وَاَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرَةً وَاٰمُرُ بِالْعُرْفِ وَقِيلَ بِالْمَعْرُوفِ رَوَاهُ رَزِينٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجکو رب میری نی ساتہہ نو چیزون کی ایک تو ڈرنا اللہ سی پوشیدہ
اور ظاہر مین یعنی بیچ دل اور جسم کی یا خلوت وجلوت مین اور دوسری بات راست و درست کہنی کہ حد اعتدال سی تجاوز نکری بیچ حالت غصہ اور رضا کی
یعنی آدمی جب راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اوسکی ورا چہا کہتا ہی اوسکو اور عیب اوسکا ڈہانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اسکی
کرتا ہی چاہیی کہ دونو حال مین یکسان ہی اور تیسری میانہ روی بیچ فقر وغنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہہ مراد کہ
دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو یعنی فقر مین غصہ و جزع فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی و علو نہ اختیار کری اور چوتہی یہہ
کہ ملائی رکہون مین یعنی سلوک کرون اوسکی کاٹی مجہسی یعنی اگر کوئی ناتی دار مجسی انقطاع و بدسلوکی کری تو مین اوس سے سلوک و احسان کرون یہہ نہایت حلم و تواضع
ہی پانچوین یہہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجکو اور چہٹی یہہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوسی کہ ظلم کری مجپر اور ساتوین
یہہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ ہون تو فکر کرون بیچ اسما اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کی آٹہوین یہہ کہ ہو بولنا
میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدا تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی سی
اور نوین یہہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کی کرون نہ ساتہہ جہل و غفلت کی اور
حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتہہ نیکی کی اور روایت کیا گیا ہی ساتہہ معروف کی نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی ایک روایت مین بجای العرف کے
بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین یعنی اچہی بات کی اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی اسلیی کہ امر بالمعروف دونوکو شامل ہی اچہی بات کی کرنا
اور بری بات کی منع کرنیکو اور یہہ خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سی کہ جامع ہی تمام بہلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق و حق کی کہ بطریق اجمال کی بعد
تفصیل کی ذکر کی ہم ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ
مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ
عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلی اوسکی آنکہون سی آنسو اور اگرچہ ہو مانند
سر مکہی کی یعنی تہوڑا سا بسبب خوف خدا کی پہر پہنچی آنسو اوسکی چہری پر مگر کہ حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر **باب تغیر الناس** باب ہی بیچ
بیان تغیر وتبدیل لوگون کی **ف** تغیر کی معنی ہین ایک حال سی اور حال پر ہوجانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اوس حالت سی کہ زمانہ نبوت
مین تہی کہ لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور متبع تہی حق کی اور بی رغبت تہی دنیا سی اور مغرور نتہی زرق وبرق دنیا پر
کہ وہ مال ومنال اور خدم وحشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نورانیت دل اور صفای باطن رکہتی تہی اور
اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا ہم ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ نہین ہی آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پاوی تو اوی مخاطب اونمین ایک قابل
سواری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہہ اوٹہانی پر اور حرف تے اسمین مبالغہ کی
لیی ہی و معنی یہہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت سی ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح سی آدمیونمین بہی
کام کی آدمی کہ قابل صحبت نبی کی ہون اور حق صحبت بجالاوین اور مددگار ہون خیر پر انکی درمیان مین بہت کم ہین بعضی کہتی ہین کہ مراد اون سی
آدمی اخیر زمانہ کی ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہونگی و رحق یہہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال کہتا ہی کہ مسلمان کامل و سب
زمانہ مین بہی کم ہون حاصل یہہ کہ آدمی نیک ساتہہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام زمانون مین کم تہی اور اخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور
پہلی ان تین قرنون کی بہ نسبت اونکی کہ بعد اونکی آئی باقی ہی باعتبار کثرت و قلت کی ہی اور ذکر کرنا سو کا واسطی تکثیر کی ہی نہ واسطی تحدید کے پس وجود عالم با عمل
مخلص کا قبیلہ کیمیا کیسی ہی چنانچہ اسلیی بعضی ارباب حال کہتی تہی کہ یہہ زمانہ قحط الرجال کا ہی و رمنقول ہی سہل تستری نکلی مسجد سے اور دیکہا اونہون نے
بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی و رباہر اوسکی پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص اونمین تہوری ہین او رحق سبحانہ تعالی نی آگاہ کیا اس معنی
پر کئی آیتون مین ایک اونمین سی یہہ ہی و قلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین امنوا وعملوا الصالحت وقلیل ما ہم ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی
کروگی تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی کہ پہلی تمسی تہی بالشت ساتہہ بالشت کی اور ہاتہہ ساتہہ ہاتہہ کی مراد ہی اس سی موافقت اور مطابقت
یعنی متابعت اگلون کی بجمیع وجوہ سب کامون مین یہانتک کہ اگر بیٹہی ہونگی وہ سوراخ گوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم
اونکی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ وہ کہ پہلی تمسی تہی اور متابعت کرینگی ہم اون کی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نے اگر وہ یہود و نصاری
نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری ہی ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف سنن ساتہہ پیش سین کے جمع سنت کی ہی
معنی طریقہ کی نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی لوگون سی بعد نبیاء اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدل
ڈالا کتاب کو اور بعضی نسخون مین سنن ساتہہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا ع وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جاتی رہین گی یعنی مرتی جاوین گی نیک بخت اول پس اول یعنی ایک بعد دوسری کے
اور ہر ایک کو اول کہا اسلیی کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی اور باقی رہین گے بد اور تباہ کار اور نابکار مانند بہوسی
جو کی یا کہجور کی نہین پروا کریگا اونکی اللہ پروا کرنا یعنی کچہہ قدر و اعتبار نہین کریگا اونکی نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ
أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سَلَّطَ اللَّهُ شِرَارَهَا عَلَى خِيَارِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت چلی گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرین گی اونکی بیٹی بادشاہون کی
کہ بیٹی فارس اور روم کی ہین یعنی لاتین اور شہر فتح کرین گی اور اولاد فارس و روم کو بندی کرین گی اور خدمت کو کہین گی اور بادشاہ اور امرا

اونکی انکی چاکر ہون گی اور خدمت کرین گی مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی بدون کو اونکی نیکون پر نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی سلیئے کہ خبر دی حضرت نی غیب کی اور یہہ خبر حضرت کی
موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کی فتح کیی اور لیی مال اونکی اور بندی مین پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اونسی اور دولت قوی ہوئے
مسلط کیا پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنیوالون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا انہون نی جو کچھ کہ کیا اور لفظ مطیطا
ساتھہ پیش میم کی اور زبر طا کی ممدود و مقصور اترانی ہوئی اور ہاتھہ لٹکی ہوئی چلنا اور مط کہینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سی اور مطیطا یہہ قاموس ہو صحاح
اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کی اور حواشی اور شروح اوسکی کی ساتھہ ایک ی کی درمیان دو طا کی ہی دوسری کی بعد از دوسری طا کی نہین ہے اور بیچ مجمع البحار
کی اور بعضی حواشی کتاب کی بہی لکھا ہی کہ نزدیک بعض کے ساتھہ حذف ی کی بعد از طا دوسری کی روایت ہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ساتھہ اثبات
ی کی بعد از طا دوسری کی بہی ہی بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ۵ ع ح **وعن** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ
السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو اور مار وگی تم ایک دوسری کو ساتھہ
تلوارون اپنی کی اور یہان تک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار تمہارے یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتھہ آوی گی اور
کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کی پڑیگا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگو نکا دنیا مین
ساتھہ کثرت مال کی اور منصب اور اجرا حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک کہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ
مین ۵ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ
وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ
مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی محمد بن کعب قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا علی بن ابیطالب سی کہ کہا علی نی تحقیق تہی ہم بیٹہی ساتھہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئی ہمپر مصعب بن عمیر کی سچا لین کہ نہی اونکی بدن پر مگر چادر اونکی پیوند لگی ہوئے
ساتھہ ٹکڑی چمڑی کی پس جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روی بسبب اس امر کی کہ تہی یعنی پہلی اس نکی بیچ نعمتو نکی اور بسبب دیکہنی
اس حال کی کہ وہ مین تہی اج یعنی فقر و خستہ حالی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب اور تحسر کی کیا حال ہوگا تمہارا جس وقت کہ
صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑہ کی اور شام کو نکلی گا بیچ ایک جوڑہ کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہارے کا اول دن
ایک لباس پہنیگا اور آخر دن دوسرا لباس بسبب نہایت تنعم کی اور رکہا جاویگا آگی اوسکی ایک پیالہ بڑا کہانیکا اور اوٹہایا جاویگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان متنعمین

کی ہی اور یہہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح بطرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری کی اور ڈہانکوگی تم اپنی گہرون کو یعنی اپنی دیوارون
پر دیوارگیریان لگاؤگی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈہانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف سی بیچ لباس اور طعام اور مسکن کی پس
کہا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ ہم اوس دن کہ یہہ حال رکہتی ہون گی بہتر ہون گی اس حال سی کہ آج رکہتی ہین اسلیے کہ فارغ ہون گی ہم کسب معیشت سی
اور تردد رزق سی واسطی عبادت کی اور کفایت کیی جاوین گی ہم محنت سی یعنی غلام لونڈی نوکر چاکر کام کاج کرین گے اور ہم فراغت سی بندگی کرینگی
فرمایا آنحضرت نی کہ یون نہین ہی کہ اوس روز مین بہتر ہوگی بلکہ تم آجکی دن بہتر ہو بہ نسبت اوس دن کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** سیوطی نی جمع الجوامع
مین حضرت عمر رض سی روایت کیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندہا تہا پس
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کی کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اوسکا اور تحقیق دیکہا ہی مینی اسکی مان اور باپ کو
کہ کہلاتی تہی اوسکو خوشترین طعام ہونکا اور دیکہا ہی مینی اسپر جوڑا ایسی کپڑی کا کہ دو سو درہم کو خریدا تہا اوسکو پس پہنچایا محبت خدا اور رسول خدا
کی نی اس حال کو کہ دیکہتی ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلای صحابہ سی ہجرت کر کر مکی سی آئی آنحضرت کی پاس اور تہی جاہلیت مین متنعم ترین لوگونکی
طعام ولباس مین اور جب مسلمان ہوئی سب کچہہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئی احد مین اور وقت شہادت کی یہہ چالیس برس کے تہی یا کچہہ زیادہ
اور ظاہر یہہ سمجہا جاتا ہی کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم و شفقت کی مصعب کہ یہہ تہی عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تہی نعمت مین پر اب
یہہ حال ہوا لیکن اسباب کی کچہہ منافی ہی وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت مین اور عمر رض مین جب کہ روئی عمر رض آنحضرت کو دیکہہ کر لیٹی ہوئی کہری چارپائی
پر اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرت کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمر نی چین کسری و قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نی انکو کہ تو اسمقام مین
ہی ای عمر کیا نہین راضی تو اس سے کہ اونکی لیی ہو دنیا اور ہماری لیی ہو آخرت انتہی پس اولی یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی
امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبی کی طرف یا محمول ہی رونا غم پر بسبب نہ ہونے کی اون چیزون کی کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس ضروری
وغیرہ کی واللہ اعلم اور موید ہی ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا تتمہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آجکی دن بہتر ہو الخ اسلیے کہ جو فقیر
کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہو بہتر ہی غنی سی اسلیے کہ غنی مشغول رہتا ہی دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کی لیی مثل اوسکی کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی
ہی بسبب کثرت اشتغال کی ساتہہ حاصل کرنی مال کی پس حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا نسبت صحابہ کے
کہ وہ اقویا رہین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اونکی کا ضعفا مین سے اور موید ہی اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہی دیلمی نی فردوس مین ابن عمر سی بطریق مرفوع کہ
ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہا علی نی لکہا ہو نمین کہ لفظ عن احد عام ہی پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کی دوزخ مین پس جسکہ نفع دیا فقر نی
فقیر کو اس ارفاق مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی
النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْہِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آویگا
لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانہ کی لوگون مین اپنی دین پر یعنی اوپر نگاہ رکہنی امر دین اپنی کی ساتہہ ترک کرنی دنیا اپنی کی مانند مٹہی مین لینی
والی انگاری کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی از راہ اسناد کی **ف** یعنی جسطرح پکڑنا انگاری کا اور صبر کرنا اوس پر دشوار ہی ایسی ہی
رکہنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اوس پر آخر زمانہ مین مشکل ہی بسبب ظہور فسق کی اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگارون و موافقون کی اوس طرح **وعن**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ سُمَحَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی
بَیْنَکُمْ فَظَہْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِہَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ بُخَلَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ

خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ ہوں امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہارے آپس کے مشورہ سی ہوں یعنی مسلمان ایک رائے ہوں اور متفق ہوں آپس میں نہ مختلف پس پشت زمین کی یعنی ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیئے پیٹ زمین کے سی یعنی زندگی بہتر ہی موت سی اسلیے کہ تم عمل کروگی ساتھہ اوسچیز کی کہ کتاب و سنت میں ہے اور خوشحالی اوسکی لیے کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھی ہوں عمل اوسکی اور جبکہ ہوں امیر تمہاری بدتر تمہاری یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور کام تمہاری سپرد ہوں طرف عورتوں کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیے پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جینی سی اوسوقت میں نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** طرف عورتوں کی حالانکہ وہ ناقصات عقل و دین ہیں اور وارد ہوا ہی شاوروهن و خالفوهن اور وہ مرد بھی عورتوں ہی کی حکم میں ہیں کہ اونکا سا حال رکھتی ہیں یعنی جنپر غالب ہی حب جاہ و مال اور نہیں جانتی اوسچیز کو کہ اوسسے ضرر ہی دین میں اور نہیں جانتی وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہہ تہا کہ کہا جاتا اور ہوں امور تمہارے مختلف درمیان تمہارے جیسیکہ مقابل مشورہ کی ہی پس یوں جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتوں کی اور چلنی کی اونکی کہی پر ہوتا ہے

وعن ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریب ہیں گروہ کفر و ضلالات کی کہ بلاوینگے بعضے اونکی بعضوں کو واسطی لڑنی اور کسر شوکت تمہاری کی جیسیکہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کہانیوالی اور بلاتی ہیں بعضی اونکی بعضوں کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہیں اوس سی اور بی مانع اور بی ملاحظہ کی جمع ہوتی ہیں اور کہاتی ہیں یعنی اسیطرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگی تمکو اور غارت کرینگی اموال تمہاری اور اسمیں اشارہ ہی اسکی طرف کہ تم اونکی مثل طعام کی ہوکہ نگلتی ہیں اوسکو اور ہلاک کرتی ہیں پس کہا کہنیوالی نی یعنی صحابہ میں سی کہ یہہ جمع ہونا اور غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کمی کی ہوگا کہ ہم کہتی ہونگی اوسدن فرمایا حضرت نی یہہ بسبب کمی کی نہیں ہوگا بلکہ تم اوسدن بہت ہوگی ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہیں یعنی قوة و شجاعت نہوگی تم میں اور البتہ نکال لیگا اللہ تعالے تمہارے دشمنوں کی سینوں میں سی ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہارے دلوں میں ضعف و سستی کہا کہنیوالی نی یا رسول اللہ اور کیا ہی سبب پڑنی سستی کا تمہاری دلوں میں فرمایا کہ سبب پڑنی سستی کا دلمیں محبت دنیا کی اور ناخوش رکہنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکہوگی اور موت کو ناخوش تو لڑ نہیں سکنی کی اور نہ دلاوری کر سکوگی نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوہ میں

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نہیں پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت میں بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالے اونکی دلوں میں خوف دشمن کا اور نہیں پہیلتا زنا کسی قوم میں مگر کہ بہت ہوتی ہی اونمیں موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا موت علماء کی اور نہیں کمی کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہیں کیل و وزن میں اور مانند اونکی ہیں جیسی گزی اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسی رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی کہ اونکی ہاتہہ میں ہے اور نہیں حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام مسلمین ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام کی مگر کہ پہیلتی ہی درمیان اونکی خونریزی یعنے وہ چیزیں کہ باعث ہیں خونریزی کی اور نہیں توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہے اونپر دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرتا ہی اوسکو نقل کی یہہ مالک نی

باب یہہ باب ہی بیچ لواحق اور تتمات پہلی باب کے **ف** اصول معتمدہ اور نسخوں صحیحہ میں اسیطرح ہی یعنی فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کی اور کہا ابن ملک نی باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنی یہہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنیکی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** عِيَاضِ بْنِ

عیاض بن حمار المجاشعی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَکُمْ مَا جَہِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُہٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ کُلَّہُمْ وَاِنَّہُمْ اَتَتْہُمُ الشَّیَاطِیْنُ فَاجْتَالَتْہُمْ عَنْ دِیْنِہِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَیْہِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَہُمْ وَاَمَرَتْہُمْ اَنْ یُّشْرِکُوْا بِیْ مَا لَمْ اُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰہَ نَظَرَ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَہُمْ عَرَبَہُمْ وَعَجَمَہُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ وَاَبْتَلِیَ بِکَ وَاَنْزَلْتُ عَلَیْکَ کِتَابًا لَا یَغْسِلُہُ الْمَاءُ تَقْرَؤُہٗ نَائِمًا وَیَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَیْشًا فَقُلْتُ اِذًا یَّثْلَغُوْا رَاْسِیْ فَیَدَعُوْہُ خُبْزَۃً قَالَ اسْتَخْرِجْہُمْ کَمَا اَخْرَجُوْکَ وَاغْزُھُمْ نُغْزِکَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَیْکَ وَابْعَثْ جَیْشًا نَبْعَثْ خَمْسَۃً مِثْلَہٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَکَ مَنْ عَصَاکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن اپنے خطبہ میں یعنی خطبہ معروفہ میں یا وعظ میں آگاہ ہو تحقیق رب میرے نے حکم کیا مجکو یہہ کہ سکھلاؤں میں تمکو وہ چیز کہ نہیں جانتے تم اوسکو بعد ازاں بیان کی وہ چیز ساتھہ قول اپنے کی جملہ اون چیزوں کے کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالیٰ نے اس دن کہیں اسمیں سے ان میں یہہ حکم ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو مال کہ دیا میں نے اوسکو کسی بندہ کو بندوں میں سے حلال ہے یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سے حرام نہیں کر سکتا جیسے کہ جاہلیت میں اونٹوں کو اپنے پر حرام کرتے تھے اور یہہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں نے پیدا کیا اپنے بندوں کو مائل باطل سے طرف حق کی اور تحقیق آئے بندوں کے پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہیں اور احتمال رکھتا ہے کہ شامل ہو شیاطین انس کو بھی جیسے کہ آیا ہے فابواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پھیرا اونکو شیاطین نے اور دور ڈالا اونکو دین سے اور حرام کی شیاطین نے اون پر وہ چیز کہ حلال کی میں نے واسطے اونکے یعنی گمراہ کیا تا حرام کیا حلال کو اپنے نفس سے اور حکم کیا شیاطین نے اونکو یعنی وسوسہ میں ڈالا یہہ کہ شریک کریں ساتھہ میرے اوس چیز کو کہ نہیں اوتاری گئی ساتھہ اوسکے دلیل کہ بسبب اوسکے عادین یعنی بت کہ اونکو پوجتے ہیں اور کچھہ دلیل و حجت اونکے استحقاق عبادت پر نہیں رکھتے اور یہہ حکم ہے کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے نظر کی طرف زمین والوں کی یعنی دریافت کیا اونکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی میں پس مبغوض رکھا اونکو عرب اونکے کو اور عجم اونکے کو یعنی مبغوض رکھا اونکو بسبب کردار بری اور بد اعتقادی اونکی کے اور متفق ہونے اونکے کی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شرک پر اور یہہ بسبب کفر اونکے کی کہ قوم موسیٰ کا فر ہوئی ساتھہ عیسیٰ کے اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسیٰ قائل ہوئی تین خدا ہونے کی یا اسکی کہ عیسیٰ بیٹے اللہ کے ہیں وغیرہ ذلک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سے کہ باقی اور ثابت رہے اوپر دین و ایمان کے ساتھہ موسیٰ اور عیسیٰ کے اور تحریف و تبدیل نکیا دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں بھیجا ہے میں نے تجکو پیغمبر کر کر مگر اسلئے کہ آزمایش کروں میں تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہے تو اوپر ایذا دینے قوم اپنی کی تجکو اور آزمایش کروں ساتھہ تیری یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتی ہیں تجھہ پر یا کفر کرتی ہیں اور بھیجی میں نے تجھہ پر ایک کتاب کہ نہیں دہوتا اور نہیں مٹاتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکھی کو پانی سے ہوتی ہے نوشت جاتا ہے ویسا نہیں بلکہ محفوظ ہے زوال و نسخ سے یعنی قیامت تک لوحوں میں محفوظ ہے اور احکام اسکے باقی اور ہمیشہ جاری ہیں پڑھتا ہے تو اوسکو سوتے اور جاگتے میں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجکو کہ جلاؤں میں قریش کو یعنی ہلاک کروں میں اونکے کفار کو ایسا کہ نابود ہوں اور کچھہ اثر نرہے اونکا پس کہا میں نے اے پروردگار میرے اوسوقت کچلینگے سر میرا پس کر دینگے مجھے میری سر کو مانند روٹی کی یعنی کر دینگے اوسکو بسبب کچلنے کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہہ کہ میں اونسے کیونکر عہدہ برآ ہونگا اور اونپر غالب آؤنگا لشکر میرا کم ہے اور یہہ بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکے وطن سے اور پریشان کر اونکو جیسے کہ نکالا اونہوں نے تجکو اور جہاد کر اونپر مہیا کرینگے ہم اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشینگے اور غالب کرینگے تجکو اونپر اور خرچ کر اپنے لشکر کی لوگوں پر اموال اور اگر نرکھتا ہوگا تو مال تو ہم دینگے اور ہم پہنچاوینگے اوسکو تیری لیے اور بھیج اونپر لشکر بھیجینگے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچہزار فرشتے واسطے مدد لشکر اسلام کی بھیجے اور مشرک اوسدن ہزار تھے اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمانبرداری کی ہے اونہوں نے تیری اور ایمان لائے ہیں تجھہ پر ساتھہ اون لوگوں کی کہ سرکشی کی ہے تجسے اور فرمانبردار نہیں کی ہے تیری روایتکیا اسکو مسلم نے نقل کی یہہ مسلم نے

ف مائل باطل سے الخ یعنی مستعد قبول حق و طاعت کی یہہ اشارہ ہے فطرۃ اسلام کی طرف کہ آیا ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام نہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہے کہ روز میثاق کی کہا سبہوں نے بلیٰ اقرار ربوبیت پروردگار تعالیٰ کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و اختلاف کیا اور سوتے اور جاگتے میں یعنی تجکو ملکہ ہو گیا ایسا کہ حاضر رہتا ہے قرآن تیرے ذہن میں اور ملتفت رہتا ہے طرف اوسکی نفس تیرا اغلب احوال میں پس نہیں غافل ہوتا اوس سے سوتے اور جاگتے چنانچہ کہا جاتا ہے

اوسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر ہی اوسکا کہ کرتا ہی وسکو سوتی مین کذا ذکر الطیبی خلاصہ یہہ کہ قرآن تمہاری دل مین ہی حالت سوتی مین اور مین کہتا ہون کہ بہ نسبت قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرت کی آنکھین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا اور بہت لوگ دیکھی گئی ہین کہ پڑہتی تہی وہ سوتی مین اور عجب تر اس سے یہہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ رح سی دور قرآن کا کیا کرتا تہا دس دس تون کا وقت سحر کی جب شیخ کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا اپنی ورد پڑہنی کا پس جب دس آیتین اوسنی تمام کین تو اوسنی قبر مین سی آواز اپنی شیخ کی سنی کہ وہ اونہون نے بہی پڑہین دس آیتین اور جب ہی سیطرح حال رہا ایک مدت تک یہانتک کہ بیان کیا مرید نی یہہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوئی یہہ بات دی رع

وعن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فقال ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلا بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لہب تبا لک سائر الیوم الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا اونہی جبکہ اوتری آیت ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکیون کو چڑہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہانتک کہ جمع ہوئی یعنی فرقی قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجکو اگر خبر دون مین تمکو یہہ کہ ایک لشکر آ اوترا ہی بیچ جنگل کی ارادہ کرتا ہی کہ غارت کری تمپر آیا سچا جانو گی تم مجکو کہا اونہون نے ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تمپر مگر سچ کا اور نہین دیکہا ہی ہمنی تم سی سوای سچ کی فرمایا آنحضرت نی پس اگر سچا جانتی ہو مجکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کی سی یعنی اگر ایمان نہ لاؤ گی مجپر تو اوتریگا تمپر عذاب سخت پس کہا ابو لہب نے کہ چچا آنحضرت کا تہا عبد العزی نام ہلاکت واقع ہو تم کو تمام ایام مین کیا اسی بات نا درست کی لیے کہا گیا تہا تو نی ہمکو پس اوتری یہہ سورہ ہلاک ہو دو نون ہاتہ ابی لہب کی اور ہلاک ہو جیو بلکہ ہلاک ہی ہوئی بالفعل نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی ف بطن بیٹ اور گروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہی باپ انکا نضر بن کنانہ اور نیچی اسکی بطون و افخاذ مین حاصل یہہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہی اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کی اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اوسکا واسطی بعض کی چنانچہ اسلیے نہی فہر اور جو دیکہ قبیلہ ہی قریش سی اوسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہہ معروف ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس سی وادی کہ مشہور ہی ساتہہ وادی فاطمہ کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوئی بالفعل بسبب گستاخی کی کہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور مراد ہاتون کی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد دونون ہاتون سی دنیا اور آخرت اوس کی ہی کہ دونون جہان اوس کی ہلاک اور زیان کار ہوئی اور بعضون نی کہا کہ ہاتون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت سے ابو لہب کو ڈرایا تو ابو لہب نے پتہر اوٹہایا تا آنحضرت پر پہینکی وفی روایۃ ونادی یا بنی عبد مناف انما مثلی ومثلکم کمثل رجل رای العدو فانطلق یربأ اہلہ فخشی ان یسبقوہ فجعل یہتف یا صباحاہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نی اور فرمایا اے بیٹون عبد مناف کی نہین ہی حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کی کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا نگہبانی اور دیدبانی کری اپنی قوم کی اور بچاوی انکو عذر و غارت دشمن کی سی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہتا تہا اور اوسکی سنین پس ڈرا یہہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہنچی یہہ طرف اونکی پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ ف عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور لفظ صباحاہ ساتہہ ہمزہ کی ایک کلمہ ہی واسطی ڈرانیکی ایک امر دہشتناک سے کہتی ہین اور اصل اسکی یہہ ہی اکثر غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین صبح کو تا اوس سے آگاہ ہون اور معنی یہہ ہین کہ آئی قوم صبح کو غارتگر سی تہہ

چلی جائیگی پہلی انکی دشمن کی پس گویا کہ آنحضرت نے فرمایا بچو اللہ کی عذاب سے ساتہہ ایمان لانیکی پہلی اوترنی عذاب کی ۴+ع **وعن ابی ھریرۃ قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قریشا فاجتمعوا فعم وخص فقال یا بنی کعب بن لوی انقذوا انفسکم من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد مناف انقذوا انفسکم من النار یا بنی ھاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار ویا فاطمۃ انقذی نفسک من النار فانی لا املک لکم من اللہ** اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اونسی یعنی یہہ حدیث ساتہہ اون الفاظ کی بہی آئی ہی ابوہریرہ سے کہ جبکہ یہہ آیت اوتری کہ ڈرا تو اپنی کنبی کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قریش کو پس جمع ہوئی پس تعمیم کی آنحضرت نی پکارنی مین اور تخصیص کی یعنی پکارا اونکو ساتہہ نام جد بعید اونکی کہ سبکو عام و شامل ہو اور ساتہہ نام جد قریب کی کہ مخصوص ہو ساتہہ بعض کے پہہ بیان کی راوی نی کیفیت عموم خصوص کے کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کی خلاص کروا اپنی جانونکو آگ سی یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اوسکی آگ دوزخ سی نجات پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کروا اپنی جانونکو آگ دوزخ کی سی ای اولاد عبد شمس کے خلاص کروا اپنی جانونکو آگ دوزخ سی ای اولاد عبد مناف کی خلاص کروا اپنی جانونکو آگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کروا اپنی جانونکو آگ سی ای اولاد عبد المطلب کی خلاص کروا اپنی جانونکو آگ سی اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جانکو آگ سی اسلیے کہ مین مالک نہین ہون تمہاری لیے عذاب خدا سی کسی چیز کا سوا اسکی کہ واسطی تمہاری ہی حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتہہ تری اوسکیکی او ساتہہ پانی صلہ و احسانکی بجہاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اونکیکو نقل کی یہہ مسلم نی ف لوی ساتہہ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبہی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واو سی اور ساتہہ تی مشدد ہ کی نام اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتہہ پیش میم کی اور تشدید ری کی باپ ہی قبیلہ کا قریش مین سی اور عبد مناف بالاتر ہی عبد شمس سے اور باپ اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین ذکر اسکا نہی واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اوسمین چچا آنحضرتکی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حد کو پہنچایا کہ اولاد شریف کو بہی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کے اور سیدہ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اونپر حرام ہوئی اونکو بہی داخل اس ڈرانیکی کیا اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر ہون اسپر کہ دفع کرون تمسی اسکی عذاب مین سے کچہہ بہی اگر ارادہ کری عذاب دینا تمہارا اور یہہ فرمایا آنحضرت نی اللہ تعالی کی اس آیہ سی قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا ملکہ فرمایا اللہ تعالی نی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور ساتہہ تری اوسکیکی یعنی ساتہہ صلہ اوسکیکی اور ساتہہ احسان کرنیکی اونسی اور حاصل اوسکا یہہ کہ مین قرابتیونسی احسان کرتا ہون و ظلم اور ضرر اونسی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکھا ہی کہ بلال جمع بلل کی ہی بمعنی تریکی اور عرب اطلاق کرتی ہین تریکو سلوک اور احسان کرنی پر جیسکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر اسلیے کہ جب اونہون نی دیکہا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتہہ تری کی اور حاصل ہوتا ہی اون مین تفرق ساتہہ یبس کے استعارہ کیا اونہون نے بلل کو واسطی معنی وصل کے اور یبس کو واسطی معنی قطع کرنیکی اور اس حدیث مین نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہے اوسمین الا تفضیلت انکی عذاب مین سے اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت آنسرور کی گنہکاران امت کی لیے جائی اقربا حضرت کی لیے ایسی حدیثون صحیحہ سی ثابت ہی اور باوجود اسکی خوف اوسکی بی پروائیکا باقی ہی اور یہہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اوسکی وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانی کا پس ہلائی اوسکو ۴+ع ح+ **وفی المتفق علیہ یا معشر قریش اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا عباس بن عبد المطلب لا اغنی عنک من اللہ شیئا ویا صفیۃ عمۃ رسول اللہ لا اغنی عنک من اللہ شیئا ویا فاطمۃ بنت محمد سلینی ما شئت من مالی لا اغنی عنک من اللہ شیئا** اور بیچ حدیث متفق علیہ کی کہ بخاری و مسلم نی اوسکو روایت کیا ہی یا ہی فرمایا آنحضرت نی ای گروہ قریش کے

خرید دابنی جانونکو یعنی خلاص کرو انکو آگ سی ساتھہ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی ساتھہ طاعت اور فرمان برداری کی نہین دفع کرسکتا
مین تمسی عذاب خدا سی کچھہ ای اولاد عبد مناف کی نہین دور کرسکتا مین تمسی اللہ کی عذاب سی کچھہ ای عباس بیٹی عبد المطلب کے نہین دور کرسکتا مین
تمسی عذاب اللہ سی کچھہ ای صفیہ پہپی رسول اللہ کی نہین دور کرسکتا مین تجسی اللہ کا عذاب کچھہ اور ای فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجسی جو چاہی میری مال مین سی
نہین دور کرسکتا مین تجسی اللہ کا عذاب کچھہ **ف** اسمین بعضی کلام کرتی ہین کہ حضرت کی پاس مال کہان تہا خصوصًا مکہ مین کہ فرمایا کہ مانگ میری مال مین سے
بہہ بات کچھہ نہین دکرتی ہی وسکو یہہ آیہ ووجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجکو محتاج پس غنی کردیا تجہکو یعنی ساتھہ مال خدیجہ رض کی بحسب قول مفسرین
کی اور وراء اسکی اطلاق مال کا تہوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہانسی معلوم ہوا کہ حضرت کی پاس بالکل مال نہ تہا اور باوجود اسکی یہہ عبارت وجود
مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہہ مراد ہو کہ اگر کچھہ مال میری ملک مین ہوگا طلب کرنا لیکن نجات آخرت میری ملک مین نہین ٭ ع **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ ھٰذِہٖ اُمَّۃٌ مَّرْحُوْمَۃٌ لَیْسَ عَلَیْھَا
عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابُھَا فِی الدُّنْیَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ امت میری یہہ امت یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہی یعنی اوپر رحمت حق زیادہ ہی بہ نسبت اور امتون کی بسبب نبی اون کی کی
رحمۃ للعالمین ہین نہین اوسپر عذاب آخرت مین عذاب اوسکا دنیا مین فتنی اور زلزلی اور قتل ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی ناحق اور نہین اوسپر عذاب یعنے
شدید بلکہ عذاب اونکا یہہ ہی کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا مین ساتہہ محنتون اور امراض کی اور طرح بطرح کی بلاؤنکی ہوتی ہی جیسکہ مراد ہی بیچ قول اللہ
تعالی کے من یعمل منکم سوء یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہی نقل کرا اوسکا واللہ اعلم اور موید ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے کہا کہ حدیث خاص ہے
اوس جماعت کی حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن یہہ ہی کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سی کہ وہ صحابہ ہین اور کہا مظہر نی کہ یہہ حدیث مشکل ہے
اسلیے کہ اس سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین دیا جائیگا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یا اور کچھہ یا اسکے کچھہ نہین بنتی مگر یہہ کہ تاویل کیجاوے
کہ مراد امت سی یہان وہ ہی کہ پیروی کری حضرت کے جیسکہ اور فرمان برداری کری اللہ تعالی کی اور باز رہی اوس چیز سی کہ منع کیا ہی اوس سی ٭ ع زلزلی
اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہنچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون اور باعث رفع درجات اونکی ہوتی ہین اور کشت و خون کہ اونکی درمیان مین واقع ہوتا ہے
اگر کافرون اور مبتدعون کی ہاتہہ سی ہی تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کی ہی تو دونون جانبین
سلامتی پر ہین اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور رہوگی اور بعضی علما نی کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ
مغفورہ کیسی ہی تا برزخ مین خالص کرکر گناہون سی اونکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگی اور وہان عذاب نہ دیکہینگے ٭ ح **وعن** اَبِیْ عُبَیْدَۃَ وَ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ بَدَاَ نُبُوَّۃً وَّرَحْمَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَۃً وَّرَحْمَۃً ثُمَّ مُلْکًا عَضُوْضًا
ثُمَّ کَائِنٌ جَبْرِیَّۃً وَّعُتُوًّا وَّفَسَادًا فِی الْاَرْضِ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِیْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ یُرْزَقُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ وَیُنْصَرُوْنَ حَتّٰی یَلْقَوُا اللّٰہَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین اور معاذ بن جبل کہ بڑی صحابہ مین سی ہین روایت کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق
یہہ امر دین ظاہر ہوا ساتہہ نبوہ اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کی تہا پہر ہوگا امر دین کا خلافت اور
رحمت پہر ہوگا یہہ امر بادشاہت گزندہ پہر ہونیوالا ہی یہہ کار تکبر اور قہر اور حد سی گذر نا اور فساد ڈہر بنا بیچ زمین مین حلال جانینگی یہہ ریشمین کپڑونکو
اور استعمال کرینگی اونکو مانند حلال کی اور حلال جانینگے عورتونکی شرمگاہونکو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابکو روزی دی جاوینگی باوجود ان کامون کے
اور مدد دی جاوینگی یعنی کفار پر اور اپنی مخالفون پر اور ہلاک نہین کیے جاوینگی اگرچہ مستحق اوسکی ہونگی بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کی اس امت کی لیے

اور شاید کہ حق تعالی کو اسمین کچھہ حکمت ہو مثل انتظام خلایق کی اور درستی بعضی احکام دین کی اونسی اگرچہ خود فاسق ہون یہان تک کہ ملاقات کرینگی
اللہ تعالی سی روز جزا کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ بدا ساتھہ الف کی ہی بمعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتھہ ہمزہ کی
ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی ورحمت کا اور خلافت الخ یعنی یہہ ہوا زمانہ خلفاء راشدین کا کہ ساتھہ خلافت
اور نیابت آنحضرت کی کار دین و دیانت کا انتظام رکھتا تھا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اوسمین سا ہی انتیس برس خلفاء راشدین ہی اور چھہ مہینی
مابقی مین حضرت امام حسنؓ پس نہین ہی نصیب معاویہ کی لیی خلافت مین اور لفظ عض کی معنی ہین کاٹنا اور عضوض ساتھہ زبر عین کی صیغہ مبالغہ کا
ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملو کا عضوضا ساتھہ پیش عین کی جمع عض کی کی ساتھہ زبر عین کے بمعنی خبیث شریر کی یعنی ہونگی ایسی بادشاہ کہ ظلم
کرینگی لوگون پر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہہ بینی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہونگی اسلیی کہ نادر پر حکم نہین النادر کالمعدوم پس نہین اشکال لازم
اویگا اسپر کہ تہی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تہا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیرہ ذلک
بری چیزین اور یہہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکھی جاتی ہی ان ایام مین باین حیثیت کہ ٹہیری خلافت ظالمون کی ہاتہہ مین بطریق تسلط اور غلبہ کی
بغیر رعایت شروط امامت کی پہر ظلم و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اونپر ساتھہ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دی مناسب نالایقون کو
اور نہ التفات کیا طرف علماء عاملین اور اولیاء صالحین کی پہر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نی ترک کیا ہی جہاد ساتھہ مشرکین کی اور متوجہ ہوی طرف
قتال مسلمانون کی واسطی لینی شہرون کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ اسیلیی کہا ہی ہماری بعضی علمانی کہ جو کوئی کہی ہماری زمانی کی سلطان کو
عادل پس وہ کافر ہی غرض کہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی ازبکون نی قتل عام کیا باوجودیکہ شہر مین اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لڑکی
اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندہی بہی تہی کہ جو مستحق قتل نہی حالانکہ شہر والی ملۃ حنفیہ سی تہی کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت سی ہین اور مدعی سلطنت
قائل اسکا تہا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرتی ہین اور تصریح کی ہی ہماری علماء نی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائی جاوین اوسمین ہزارون اہل حرب
لیکن اوسمین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو نہین درست قتل عام اس مقام مین لاحول ولاقوۃ الا باللہ وما لم یشاء لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر و ان
اللہ قد احاط بکل شیئ علما یاد رکہو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بر و بحر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اوسکا اللہ کارساز
ہی اپنی دین کا اور مددگار ہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کی ۰ ح ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيْ يَعْنِي الْاِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْاِنَاءُ
يَعْنِي الْخَمْرَ قِيْلَ فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول وہ چیز کا کہ اولٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین
جیسا کہ اولٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہوگی کہا گیا پس کسطرح لیجاویگی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کیے اللہ نی بیچ اوسکی
وہ چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اوسکی ساتھہ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نی کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی پینی مین باین طریق کہ نام دہرینگی
اوسکا اور نام سوای شراب کی پس حلال جانینگی اوسکو نقل کی یہہ دارمی نی **ف** لفظ ما یکفا ساتھہ صیغہ مجہول کی ہی مہموز کفا سی بمعنی اوندہا نی باسن کی تا گرپڑی چیز
کہ اوسمین ہو قسم پانی وغیرہ سی اور یعنی اسلام یہہ بدر اوی نی بیان کیا اور کلمہ قی کا لفظ راوی سی ساقط ہو گیا یعنی آنحضرت بیان کرتی تہی خمر کا قصہ فرمایا بیچ اثنا حدیث اپنی کی اول ما یکفا
پس بیان کی راوی نی خبر محذوف ساتھہ قول اپنی کی یعنی الخمر پس یہی لفظ راوی کا ہی بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول ما یکفا فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل یہہ کہ اول وہ چیز کہ ازانجا کہ جاویگی محرمات
سی ساقط کیجاویگی احکام اسلام سی وقت تغیر احوال لوگونکی اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی پس بیجا اوسکو تاویلین کرینگی بیچ حلال کرنی اوسکی جیسیکہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکہینگی الخ جیسی کہ

اور مانند اونکی او رقسم مین شراب ہوگی اور اس بہانہ سی پوین گی یا بناوینگی اوسکو شہد اور چانول وغیرہ سی اور کہین گی کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہہ انگور کی نہین ہی پس خمر نہین اور نہ جانین گی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکہتی ہی اور حلال جانینگے یعنی حقیقت پر کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق ✧ ع ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ وَقُلْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَاهُ ✧ روایت ہی نعمان بن بشیر سی اوسنی نقل کی حذیفہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جبتک کہ چاہی اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالی گا نبوۃ کو اللہ تعالی یعنی ساتہہ وٹہالینی نبی کی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جب تک کہ چاہی گا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالی گا اوسکو بہی اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت بادشاہت گزندہ یعنی کاٹی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہی گی وہ جب تک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہالی گا اوسکو بہی اللہ تعالی عالم سی پہر ہوگی حکومت بادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہی گی وہ جب تک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہالی گا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتہہ اور مراد اس سی زمانہ حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ ہی آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اس حدیث کی راویون مین سی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہی روایت کرتا ہی اوسی قتادہ وغیرہ پس جبکہ اوٹہی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکہی مینی یہہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تہا مین اونکو یہہ حدیث اور کہا مینی امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کئی گئی پیچہی بادشاہت گزندہ او ر غلبہ و قہر اور سرکشی کی پس خوش کئی گئی عمر اسبات سی اور خوش آئی اونکو مراد رکہتا ہی کہنی والا ساتہہ دو نو ضمیرون کی عمر بن عبد العزیز نقل کی یہہ احمد نی یعنی اپنی مسند مین اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

کتاب الفتن

یہہ کتاب ہی بیچ بیان فتنونکی ✧ ف فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کی جمع محنت کی بمعنی آزمایش اور خوش لگنی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتہہ اوسکی اور یعنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور گناہ اور فضیحت اور عذاب کی اور گلنی سونی اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی رائی مین ہی آتا ہی اور جاننا چاہیی کہ مولف نی یہان سی آخر کتاب یعنی تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دی اور وجہہ اسکی ظاہر نہین ہی خصوصاً باب فضائل و مناقب کہ اونکو داخل کتاب الفتن کی کرنا وجہہ وجیہہ نہین رکہتا اگر کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتہہ اعتقاد انکی اور برگزیدہ ہونی کی ساتہہ انکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچہہ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سی ہی اللہ اعلم ✧ ع

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حذیفہ سی کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونیوالی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نی کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نے یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق

جاتا ہی اوس قضیہ کو میری ان یارون نی یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سی لیکن بعضی نہین جانتی ہین اوسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہی انکو کچھ نسیان کہ خاصہ انسان سی ہے اور مین بہی اونہین مین سی ہون کہ جو کچہہ بہول گئی ہین جیسکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہہ ہی کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون مین سی کہ خبر دی تہی انحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بہول گیا ہون مین اوسکو پس دیکہتا ہون مین اس چیز کو پس یاد لاتا ہون مین اوسکو جیسکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنی بطریق اجمال و ابہام کی جبکہ غایب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتہہ تفصیل و تشخیص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو مشخص یعنے ایسی ہی وہ باتین مفصل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اونمین سے تو پہچان لیتا ہی کہ یہہ سی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تہی نقل کی بخاری و مسلم نی **وعنہ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ کَالْحَصِیْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَھَا نُکِتَتْ فِیْہِ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ وَاَیُّ قَلْبٍ اَنْکَرَھَا نُکِتَتْ فِیْہِ نُکْتَۃٌ بَیْضَاءُ حَتّٰی تَصِیْرَ عَلٰی قَلْبَیْنِ اَبْیَضَ مِثْلَ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّہٗ فِتْنَۃٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا کَالْکُوْزِ مُجَخِّیًا لَا یَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا یُنْکِرُ مُنْکَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ ھَوَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی پیش کیے جاوینگی اوپر دلونکی فتنی بوریا کی مانند بورئی کے تنکی پس جو دل کہ ملایا گیا ساتہہ اون فتنونکی نشان کیا جاویگا بیچ اوسکی نکتہ سیاہ اور جس دل نی انکار کیا اون فتنونکا نشان کیا جاویگا اوسمین نکتہ سفید یہانتک کہ ہوجاوینگی انسان باعتبار پیش آنی فتنونکی اور تاثیر اور عدم تاثیر اونکی اونکی دلون مین یا ہونگی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کی کہ اوسمین کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنی ایسی ہی یہہ دل ہونگی کہ تاثیر نہین کریگا اوسمین فتنہ اصلا اور تشبیہہ تنہا سفیدی مین ہی بلکہ سختی اور قوت بہی ملحوظ ہی اور ضرر نہین کریگا اسطرح کی دل مین کوئی فتنہ جبتک کہ باقی ہی آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکہہ کا سا رنگ مانند باسن اولٹی کی کہ جو کچہہ اوسمین ہو گر پڑی یعنی اسیطرح وہ دل نور ایمانی معرفت سی خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانیگا یہہ دل کار نیک و مشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر اوس چیز کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اوسکی محبت کا ہی قسم ہوائی نفسانی سی یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکی کہ وہ اچہی ہو یا بری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فتنی یعنی بلائین اور محنتین اور بعضون نی کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عود اعود اکو تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتہہ پیش عین کے اور دال مہملہ کی اور یہہ مشہور تر ہی اور روایتون سی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ دراونگی فتنی دلونمین ایک بعد دوسری کی جیسکی دراتی ہین تنکی بیچ بنی بوری کی ایک بعد دوسری کی یا مراد تشبیہہ میں پیش آنی فتنونکی ہی دلون پر ساتہہ پیش آنی بوریئے کے تنکونکی اوسکی بنی والی پر ایک بعد دوسری کی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد چپٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دل میں مانند چپٹنی اور تاثیر کرنی اوسکیکی بیچ بدن سونیوالی کی اوسپر اور دوسری ساتہہ زبر عین کی اور ذال معجمہ کی اور معنی اوسکی پناہ چاہنی ہی خدا تعالی سے فتنہ کی شر سی جیسکہ اثناء کلام مین بعد ذکر کرنی کفر و معصیت کی کہتی ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ و تیسری زبر سی عین کی ساتہہ دال مہملہ کی اور مراد عود اور تکرار پیش آنی فتنہ کی ہی لیکر بار بار اور روایت پہلی ساتہہ نصب اور رفع دونون کی آئی ہی اور دوسری اور تیسری ساتہہ نصب کی ہی فقط اور لفظ اشرب ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دل مین اور فتنہ راسخ ہوگیا اوسمین اور اگیا رنگ اوسکا دل مین جیسکہ در آتا ہی رنگ کپڑی مین اور اشراب بنا رنگ کا کپڑی مین گویا کہ پیا ہی وہ اوسکو اور قول حق سبحانہ کا و اشربوا فی قلوبہم العجل بہی اسی قبیلہ سی ہی اور نکتہ آتا ہی معنی نشان کی چہوٹی لکڑی وغیرہ کی سی مین مین ہوجاتا ہی اور معنی لفظ کی بہی آتا ہی اور معنی نقطہ کی اور سحر مین کہ مخالف رنگ اوسکی کی ہو بہی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ تصیر کو ساتہہ تے کی پڑہا ہی بر تقدیری کی ضمیر پہرتی ہی انسانکی طرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سی اور بر تقدیر تے کی پہرتی ہے قلوب کی طرف کہ مذکور ہی صریح اور لفظ مربادا ساتہہ زبر میم اور جزم رے اور تشدید دال کی سیاہ اور خاکستر رنگ مد ساتہہ پیش کی خاکستر گونی اور مدا دخاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین مربادا ساتہہ ہمزہ مکسورہ کی بعد بے کی بہی آیا ہی **وعنہ** قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ رَاَیْتُ اَحَدَھُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَۃَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا

مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ
فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي
الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ویسی حذیفہ سی کہ کہا بیان کین ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کی اور حادثہ کی بیچ زمانہ فتنون کی دیکھی مینی ایک اونمین سی
یعنی وہ اوٹہ جانا امانت کا ہی کہ واقع ہو چکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصداق اوسکا ہی واقع ہو ف ح یعنی وہ اوٹہ جانا امانت کا ہی مراد امانت سی
یا تو وہی مشہور اوسکی ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگون کی حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیۃ کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ
اور حاصل سبکے ایمان ہی جیسیکہ اشارت کی آخر حدیث مین وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اوس جملہ مین ولا یکاد احد یؤدی الامانۃ وہ بہی
معنی ہی ایسی فرماتی ہین کہ حق سبحانہ نی ایمان و امانت مومنون کی دلون کی اندر پیدا کی اور ثابت کی تہی ترجمہ حدیث کی ہمکو کہ تحقیق امانت یعنی ایمان اوتری لوگون کی
دلون کی جڑ مین ف ع یعنی دل جو ایمان اوتری لوگون کی دلون پر اوتری اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب و سنت پر جیسیکہ فرمایا ترجمہ
پہر جانا یعنی ساتہہ نور ایمان کی قرآن سی ف ع یعنی احکام واجبہ یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالی گئی کتاب اللہ سی ترجمہ پہر جانا سنت سی ف ح کہ
بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اوسکا حق جل وعلا سی سابق ہی دیر اوتارنی کتاب کی اور یہہ یعنی رسولون کی جسکو سابقہ عنایت وہدایت
اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب و سنت سی بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلاء رتبہ ایمان و امانت کا
ہی کہ باوجود اوتارنی اور ثابت کرنی اوسکی دلون مین ساتہہ کتاب و سنت کی بہی اوسکو موید اور موکد کیا ہی اور یہہ حدیث اول ہی کہ حذیفہ نی اوسکو صحابہ رسول
مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کی دیکہا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اوٹہ جانی اور کم ہونی امانت کی کہ بعد زمانی آنحضرت کی ہوئی جیسیکہ
کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسی وہ بہی امانت کیسی ف ع یعنی اوٹہ جانی ثمرہ ایمان کیسی و ناقص ہو جانی اوسکیسی کہ یہہ ہوگا بعد عصر حضرت کی صحابہ کی عصر مین
ترجمہ فرمایا حضرت نی یعنی بیچ بیان نقصان امانت کی کہ سوویگا شخص سونا ف ح یعنی حقیقۃ یا کنایۃ ہی اسکی غافل ہونی کر آیات اور تدبر کرنی اتباع سنت
سی اور یہہ مقابل اسکی ہی کہ فرمایا پہر جانا الکتاب سنت سی ترجمہ پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی امانت دل اوسکیسی یعنی بعضی انوار اور ثمرات اوسکی کم اور ناقص
ہو جاینگی پس رہ جاویگا نشان امانت کا وہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کی ف ح اثر شی وہ چیز ہی کہ باقی رہی علامت اور بقیہ اوسکیسی اور وکت
ساتہہ زبر واو اور جزم کاف کی اور آخر مین تے جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتی ہین برخلاف رنگ و چیز کی جیسیکہ نقطہ سیاہ وسفید مین اور بعضون نی
کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکہہ کی سیاہی مین پیدا ہو جسمین بسبب رہونی غفلت کی اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہو جاویگا اور جب آگاہ ہوگا اور حال دل اپنی
سی تلاش کریگا تو سوا ہی مقدار نقطہ کی وہی نشان باقی نہ دیکہیگا ترجمہ پہر سوویگا شخص دوسرا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا
جز دوسرا امانت سی کہ باقی نہ رہیگا ... کری کا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کی ف مجل ساتہہ زبر میم اور جزم جیم کی آبلہ پڑنا اور سخت ہونا
پوست ہاتہہ کا کام کرنیسی جسکو گٹہہ کہتی ہین بعد از ان بیان اثر مجل کا کرتی ہین ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ مانند انگاری کی یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگاری کی
کہ ڈھلکاوی تو اوسکو اپنی پانو پر اور مخالط ... نہ ہو جاوی پس دیکہی تو اوسکو کہ آبلہ پڑا ہوا ہوئی حالانکہ نہین ہی اس آبلہ مین کہ اوبہرا کہائی دیتا کوئی چیز
یعنی کام کی ف ع بلکہ پانی ہی جراحت اسیطرح یہہ شخص کہ اثر امانت کا اوسکی دل سی نکالا گیا صالح اور نیکوکار اندر کہائی دیتا ہی اوسکی باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ نکاس
او سی نہین اس تقریر سی معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کی ہی کہ دلمین رہتی ہی لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہی کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر وکت سی ہی مناسب
... ہی کہ بقا ... دوسرا ... کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سی ... دیتی ہین کہ جب مجل ایک چیز خالی بیفائدہ ہی قلیل و حقیر ہوگا وکت سی اور یہہ جانا جانی ضعف سی

ف ع کہا صاحب تحریر نے معنی حدیث کی یہہ ہین کہ امانت جاتی رہیگی دلون سے بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جز اوس سے زائل ہوگا نور اوسکا اور
قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کی اور وہ آجانا رنگ کا ہی مخالف پہلی رنگ کی اور جب زائل ہوگا کچہہ اور اوسمین سے ہوگا مانند مجل کی اور وہ نشان محکم ہی
کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کی اور یہہ تاریکی زیادہ ہی پہلی سے پہر تشبیہ دی اس نور کی جاتی رہنے کو بعد واقع ہونے اسکی کی دلون مین اور اوسکی نکلنی کو بعد
استقرار اوسکی کی دلمین اور اوسکی پیچہی تاریکی کی آنیکو ساتہہ انگاریکی کہ لٹکا دوی اوسکو اپنی پانون پر یہانتک کہ تاثیر کری اوسمین پہر زائل ہوجاوی انگار
اور باقی رہی آبلہ اور کہا ایک شارح نے ہماری علمامین سے کہ مراد یہہ ہی کہ امانت اوٹہہ جاوی گی دلون سے بسزای دلوالون کی بسبب کرنی گناہون کے
یہانتک کہ جب جاگین گی اپنی نیند سے نہین پاوین گی اپنی دلون کو اوس حالت پر کہ تہی اوسپر اور باقی رہیگا اوسمین نشان کبہی مانند وکت کی اور کبہی مانند مجل کی اور
مجل اگرچہ ہی مصدر لیکن مراد اوس سے یہان نفس آبلہ ہی اور یہہ اقل ہی مرتبہ پہلی سے سلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتہہ چیز خالی کی بخلاف مرتبہ پہلی کی کہ ارادہ
کیا ساتہہ اوسکی خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنی نشان اوسکی کی **ترجمہ** اور صبح کرینگی لوگ اس حالت مین کہ بیع و شرا کرین گی آپس مین اور نہین قریب
کوئی کہ ادا کری امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نکری لوگون کی حق مین پس کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کی لوگون مین کہ تحقیق
بیچ فلانی قبیلہ کی یعنی باوجود کثرت لوگون کی ایک شخص ہی امانت دار یعنی کامل الایمان و امانت دار اور کہا جاویگا یعنی اوس زمانہ مین اسی شخص کے
ف ع یعنی دنیادار دن مین سی کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنی مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی ان مین اور شجاع و ذی شوکت ہوگا اوسکے
لئیے **ترجمہ** کیا خوب عقلمند ہی کار و بار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوب دانا اور خوش وضع اور زبان آور و خوش گو ہی اور کیا خوب چست و چالاک ہی اور
حالانکہ نہین ہی اوسکی دلمین رائی کی دانہ کی برابر ایمان **ف ع** احتمال ہی کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہی یا اوسکی کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ تعریف
کرینگی اوسکی کثرت عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگی اوس سے اور نہین تعریف کرینگی کسی کی کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اس سے معلوم
ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہی باقی سب برباد و نابود اگرچہ دنیا اوسکو خوب جانین اور بسبب اوسکی تعریف کرین و معتبر تعریف سے تقوی اور قوت ایمانی کی ہے

وعنہ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِيْ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ
قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ
قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ
لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ
جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ
قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ

اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا تہی لوگ یعنی اکثر اونکی کہ پوچہتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے **ف ع** یعنی طاعت سے تاکہ بجا لاوین اوسکو یا وسعت رزق سے
تاکہ خوش معاش ہون ساتہہ اوسکی اور مدد حاصل کرین ساتہہ دنیا کی آخرت پر **ترجمہ** اور تہا مین پوچہتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہی وسعت
رزق پر واسطی خوف اسکی کہ پہنچ جاوی مجکو **ف** یعنی واسطی خوف اسکی کہ لاحق ہو مجکو شر نفسیہ یا سبب اوسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہی حکمائی اور بعضی فضلا نے
کہ رعایت پرہیز کی اولی ہی بیچ دفع کرنی بیماری کی استعمال کرنی دوا کی سے اور کلمہ توحید مین اشارہ ہی اسطرف کہ نفی کی ماسوی اللہ کی پہر ثابت کیا مولی کو اور کہا

من جلدتنا ای من اهل ملتنا

طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پہیلنا بدعت کا اور خیر علم اور عمل کی ہی **ترجمہ** کہا حذیفہ نے کہ کہا مینے یا رسول
اللہ تحقیق تہی ہم بیچ جاہلیت کی اور بدی کی **ف** ع یعنی اون ایام مین کہ غالب تہا اونمین جہل ساتہہ توحید کی اور نبوۃ کی اور اوسچیز کی کہ تابع ہی اون کی یعنی تمام احکام
شریعت کی اور لفظ و شر عطف تفسیری ہی یا مراد ہی اس سی کفر پس یہہ تخصیص بعد تعمیم کی ہی **ترجمہ** پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو **ف** ع کہ وہ اسلام ہی کہ سبب بعثت انکی
اور مفہوم مخالف اسکا یہہ ہی کہ دور کی اسنے شر ہمسے تہہ نابود کرنے قواعد کفر و ضلال کی **ترجمہ** پس کیا پیچہی اس خیر کی کچہہ شر ہونیوالی ہی فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہوگی
بعد اس خیر کی شر کہا مینے اور کیا پیچہی اس شر کی خیر ہوگی کہ پہر امر دین کا رواج پاوے فرمایا ہان بعد اوس شر کی خیر ہوگی اور اوس خیر مین کہ بعد شر کی آوے گی کدورت ہوگی **ف** ع
دخن ساتہہ زبر ح اور دال کی بمعنی دخان کی یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتہہ شر کی اور دل لوگون کی اوس صفائی اور خلوص کے ساتہہ کہ اوائل مین تہی نہین ہونگی اور اعتقاد
صحیحہ اور اعمال صالحہ اور عدل بادشاہونکی کہ قرن اول مین تہی نہین ہونگی اور برائیان اور بدعتین پیدا ہونگی اور ساتہہ نیکون کے اور اہل بدعت ساتہہ اہل سنت کی مخلوط
ہونگی **ت** کہا مینے اور کیا ہوگی کدورت تاریکی اوس خیر کی فرمایا کدورت کہ کہی مینے کنایہ ہی اوس قوم کی پیدا ہونی سی کہ راہ و روش اختیار کرینگی غیر راہ و روش میری
اور راہ بتاوینگی لوگون کو غیر راہ میری کی اور کرینگی سیرۃ غیر سیرۃ میری کی پہچانیگا تو اونسی کار و بار دین کے اور نہین پہچانیگا تو یعنی **ف** ع ح یعنی منکر و معروف اور
مشروع و نامشروع دونو اونمین جمع ہونگی بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کی سی نعم وفیہ دخن و یستنون بغیر سنتی سی یہی ہی اور کہا بعضون نے کہ مراد شر
اول سی وہ فتنی مین کہ واقع ہوی وقت قتل عثمان رض کی اور بعد اونکی اور مراد خیر ثانی سی وہ کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتہہ الذین تعرف منہم وتنکر
سی امرا ہین کہ پیدا ہوی بعد اونکی پس تہی بعضی اونکی تمسک کرتی ساتہہ سنت کی اور عدل کی اور بعضی وہ تہی کہ بلاتی تہی طرف بدعت کی اور ظلم کرتی تہی یا بعضی اون مین سی
وہ تہی کہ عمل کرتی تہی اچہی بہی اور عمل کرتی تہی بری کبہی بسبب اتباع خواہش نفسانی کی اور واسطی حاصل کرنی غرض اپنی کی موافق دنیا کے نہ یہہ کہ وہ ارادہ کرتی تہی آخرت کا
اور رعایت کرتی تہی دار آخرت کی جیسی کہ حال بعضی امرا زمانہ ہمارے کا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سی قتل حضرت عثمان رض اور بعد اونکا ہی اور مراد خیر ثانی سی وہ ہی
کہ واقع ہوئی صلح حضرت حسن کی ساتہہ معاویہ کی اور دخن سی وہ کہ معاویہ کی زمانہ مین بعضی امرا سی زنند زیاد جیسے عراق مین جاری **ت** کہا مینے اور آیا ہی بعد اس خیر کی شر
فرمایا ہان بلانیوالی ہونگی لوگونکو اوپر دروازون دوزخ کی ٹہہری **ف** ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوین گی لوگون کو طرف گمراہی کی اور روکینگی اونکو ہدایت سے
ساتہہ طرح طرح کی فریبون کی گردانا نبی صلی اللہ علیہ نے بلانیوالونکی بلانی کو اور قبول کرنی بلائی گیونکو سبب واسطی داخل کرنے اونکی اور ڈالنی اونکو جہنم مین اور داخل ہونی
اونکی کی واسطی اور گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سی بمنزلہ دروازہ کی دروازون جہنم سی **ت** جو شخص کہ قبول کری بات بلانیوالونکی اور جاوے طرف جہنم کی یعنی طرف گمراہی
کی کہ پہنچانیوالی ہی طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوسمین **ف** ع اور ہونگے وہ سبب ڈالنی اوسکی کی جہنم مین کہا بعضون نے کہ مراد بلانیوالون سے وہ لوگ ہین کہ قائم
ہونگی واسطی طلب کرنی ملک کی قسم خوارج اور روافض وغیرہما سی کہ جنمین نہین پائی جاوینگی شروط امارت اور امانت اور ولایت کے اور ہونگی بلانیوالی اوپر دروازون
دوزخ کی باعتبار مآل کار کی مانند قول اللہ تعالی کی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا **ت** کہا مینے بیان کیجئی حال اونکا ہم سی
یعنی کیا وہ ہم مین سی ہونگی یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سی یا ابنا جنس ہمارے سی یا اہل ملت ہمارے سی اور کلام کرینگی ساتہہ زبانون ہماری کی **ف** ع
یعنی عربی مین یا کلام کرینگی ساتہہ قرآن و حدیث کی اور نصیحتون اور حکمتون کی حال آنکہ نہین ہوگی اونکی دلون مین بہلائی **ت** کہا مینے پس کیا فرماتی ہو مجکو یعنی کیا کرون
اونسی اگر پایا میں نی مجہکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کی حکم پر ہون اور امام اونکی کو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت و متابعت
امام کی کرنا **ت** کہا مینے پس اگر نہ مسلمانونکی ہوے جماعت یعنی متفقہ اور نہ امام یعنی تو اوس صورت مین کیا کرون فرمایا پس یکسو ہو تو اون سب فرقون سی اگرچہ
ہو یکسو ہونا ساتہہ لازم پکڑنی جڑ درخت کی اور پناہ ڈہونڈنی کی ساتہہ اوسکی جنگل مین اور ساتہہ اوٹہانی شدائد اور مشقتونکی اور چابنی گہاس اور لکڑی کی
اور قناعت کرینگی ساتہہ اوس گہاس کی جنگل مین یہانتک کہ پاوی اور پہنچی تجکو موت حال آنکہ ہو وی تو اوپر حالت یکسوئی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگی بعد میری امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلین گی میری سیدہ پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین پکڑینگی روش و طریقہ میرا یعنی من جہۃ العمل یا معنی یہ ہین کہ نہین عمل کرینگی کتاب و سنت پر اور او ٹھین گی اونمین کتنی اشخاص کہ دل اونکی دل شیطانونکی سی ہونگی یعنی ظلمت مین اور قساوۃ مین اور وسوسہ مین اور فریب دینی مین اور عقلون کاسدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کی سی ہوگی اور سیرت باطن اونکی سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نے کہ کہا مین کیا کارکرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اوسوقت کو فرمایا سُنا تو یعنی جو کچھ کہی امیر اور فرمان داری کرنا امیر کی یعنی بیچ غیر گناہ اوسمین اگرچہ ماری جاوی پیٹھہ تیری اور لیا جاوی مال تیرا **ف** ح یعنی ظلم کیا جاوی بیچ نفس اور مال تیری کی یا ماری میں پیٹھہ تیری یا اور لیوی مال تیرا ضرب و اخذ ساتھہ صیغہ مجہول و معلوم کی ہی یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر دین و ملت کی صبر کرنا اور ارتکاب نامشروع کا نکرنا اور اگرچہ کرین تو او وہی تب ہی لیکن ہان ہی اختیار کرنا اولی کا باقی ہی **ت** پس سُنا اور اطاعت کرنا **ف** ح تہہ تاکید ہی بیچ نہ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِی کَافِرًا وَیُمْسِی مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھہ اعمال نیک کے اون فتنون کہ مانند ٹکڑون اندہیری رات کی ہونگی **ف** ح کہ معلوم نہین کرسکین گی سبب اونکا اور راہ نہین ہوگی خلاصی کی اونسی یعنی پہلی اس سے کہ ایسی پیش آوین کام نیک کرو کہ اوسوقت مین میسر نہین ہونگی و بیچ محنت اور بلا اور دینی کی گرفتار ہوؤ گی اور حال لوگونکا اوسوقت مین ایسا ہوگا **ت** کہ صبح کریگا شخص مومن **ف** ع یعنی موصوف ہوگا ساتھہ اصل ایمان کے یا کمال ایمان ساتھہ اوسکی **ت** اور شام کریگا کافر **ف** ع یعنی حقیقۃً یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافرونکی یا عمل کرنیوالا ہوگا کافرونکا **ت** اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر **ف** ع اور کہا بعضون نے کہ معنی یہ ہین کہ صبح کریگا اسحال مین کہ حرام جانتا ہوگا اوس چیز کو کہ حرام کیا اوسکو اللہ نے اور شام کریگا اسحال مین کہ حلال جانتا ہوگا اوسکو اور بالعکس و حاصل یہہ کہ متذبذب ہوگا امر دین اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نے کہ اسمین کئی وجوہ مین ایک تو یہہ کہ ہوگی درمیان دو جماعت مسلمانون کی قتال واسطی نری عصبیت اور غضب کے پس حلال جانین گی خون و مال کو اور دوسرے یہہ کہ حاکم مسلمانونکی ظالم ہونگی پس خونریزی کرینگی مسلمانون کی اور لیوینگے اموال اونکی ناحق اور زنا کرینگی او شراب پیوین گی پس اعتقاد کرینگی بعضی لوگ کہ یہہ حق پر ہین اور فتوی دینگی اونکو بعضی علما بد اور جائز ہونی اون چیزون کی کہ کرین گی قسم خونریزی و لینی اموال اور حرام چیزونکی اور تیسری جو کچھ جاری ہی درمیان لوگونکی مخالف شرع کی چیزین معاملات اور بیع و شرا وغیرہ مین پس حلال جانینگے اونکو واللہ اعلم انتہی و حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ یہہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندونکی کہ اختلاط کریگا اونکی ساتھہ اور گرفتار ہوگا حاجتون مین اور درآویگا اونمین تا حاجت روائی کری پس تابع ہوگا اونکا اور مضطر ہوگا ساتھہ موافقت اونکی اور امرین کہ دلین سلامتی مین اور جائز ہی کہ یہہ معنی ہون کہ صبح کریگا ساتھہ ایمان کی بسبب حرام کرنی خون و مال بہائی مسلمانکی اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنی اونکی اس معنی پر مراد فتنونسی جنگ اور قتال ہوا اور معنی اول مناسب ہین ساتھہ قول حضرت کی **ت** کہ بیچیگا دین اپنا بدلی متاع قلیل دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَہَا تَسْتَشْرِفْہُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ النَّائِمُ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَقْظَانِ وَالْیَقْظَانُ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْ بِہٖ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ پیدا ہونگی فتنے یعنی بڑی بلا بہت پی در پی یا ڈہیل سے بیٹھنے والا اون فتنون مین بہتر ہوگا کھڑی سی **ف** ع اسلیے کہ کھڑا دیکھتا سنتا ہی اوس چیز کو کہ نہین دیکھتا سنتا اوسکو بیٹھا ایس ہوگا کھڑا قریب تر عذاب اوس فتنہ کی سی بسبب دیکھنی و سننی اوس چیز کو کہ نہین دیکھی گا اوسکو بیٹھا اور ممکن ہی یہہ کہ ہو مراد بیٹھنی والی سی ثابت اپنی

مکان مین غیر متحرک فتنہ کا کہ واقع ہوا وسکا مانی مین اور مراد کہڑا ہیوی وہ کہ ہو اوسمین ایکطرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی مین **ترجمہ** اور کہڑا یعنی اپنی مکان پر اوس حالت مین بہتر ہی چلنی والی یعنی جانیوالی سی طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہی دوڑنیوالی اور جلدی چلنیوالی سی طرف اوسکی پیادہ یا سوار جو شخص کہ جہانکی طرف اوسکی کہینچ لیگا وہ فتنہ اوسکو طرف اپنی **ف** ح یعنی جہانکنا اور قریب ہونا طرف اوسکی موجب ٹہکانا ہوگا اوسمین پس خلاصی اور نجات اوسکی شر سی نہین ہی مگر بیچ دوری کی اوس سے **ترجمہ** پس جو شخص کہ پاوی جگہہ خلاصی و بہاگنی کی یا جگہہ پناہ کی یا شخص پناہ دینی والا کہ خلاصی پاوی فتنون سی بسبب جانیکی طرف اوسکی اور بسبب پناہ پکڑنی کی ساتہہ اوسکی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اوسکی **ف** ع یعنی جگہہ پناہ یا شخص پناہ دینی والیکی یا ساتہہ و سخیر کی کہ مذکور ہوئی کہ وہ ملجا اور معاذ ہی یعنی پس چاہیی کہ جاوی طرف اون دونون کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ترجمہ** اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ ہوگا فتنہ کہ سونیوالا اوس فتنہ مین کہ خبر نرکہی و الّتی اور نہ سنی خبرین اوسکی بہتر ہی جاگتی سی **ف** ع اور غافل ہی سونی ہی کی حکم مین ہی اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگتی سی وہ ہی کہ جانتا ہو فتنہ کو برابر ہی کہ ہو بیٹہا یا لیٹا یا کہڑا **ترجمہ** اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹہا ہو بہتر ہی کہڑی سی اور کہڑا اوسمین بہتر ہی سعی کرنیوالی سی **ف** ح مراد سعی سی یہان معنی مشی یعنی چلنی کی مقتضی ہوتا ہی طرف سعی کی اور صراح مین ہی سعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب و کار کرنا لیس یہان معنی اخیر مراد ہونگی **ترجمہ** پس جو شخص کہ پاوی جگہہ بہاگنی کی یا پناہ کی پس چاہیی پناہ پکڑی ساتہہ اوسکی **وعن** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق قصہ یہہ ہی کہ نزدیک ہی کہ پیدا ہونگی فتنہ بہت آگاہ ہو تو پہر پایا جاویگا اون فتنون مین ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنون سی بیٹہا اوسمین بہتر ہوگا چلنی والی سی اور چلنی والا اوسمین بہتر ہوگا دوڑنی والی سی طرف اوسکی آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی اونٹ یعنی جنگل مین پس چاہیی کہ ملی ساتہہ اونٹون اپنی کی اور جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی بکریان پس چاہیی کہ ملی ساتہہ بکریون اپنی کی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زمین اور گانو دور مکان فتنہ سی پس چاہیی کہ ملی ساتہہ زمین اپنی کی یعنی بہاگی فتنہ سی اور تنہائی اختیار کری اور اپنی نفس کی کام مین مشغول ہو پس کہا ایک شخص نی کہ یا رسول اللہ خبر دیجی مجھکو کہ جس شخص کے لیی نہون اونٹ اور نہ بکریان اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتہہ اونکی اور تنہائی اختیار کری وہ کیا کام کری فرمایا حضرت نی کہ قصد کری طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکی پاس پس مارے اوپر تیزی تلوار کی ساتہہ پتہر کی **ف** ع یعنی توڑ ڈالی ہتیار اپنی تاکہ نجاوی طرف لڑائی کی اسلیی کہ مسلمان جو اوسمین لڑتی ہین اونکے لڑائی مین نہین جانا چاہیی **ترجمہ** پہر چاہیی کہ جلدی بہاگی یعنی تاکہ نہ پہنچی اوسکو فتنہ اگر جلدی کرسکی **ف** ح جاننا چاہیی کہ اس حدیث سی اور مانند اسکی سی دلیل پکڑی ہی اوس شخص نی کہ قائل ہی اسکا کہ قتال جائز نہین ہی فتنہ مین کسی حال مین اور کہتا ہی کہ جب دو فریق مسلمانون مین سی آپسمین لڑین تو واجب ہی احتراز کرنا اوس سی اور چہپنا اور گوشہ پکڑنا اور کسیکی طرف اون دو فریق مین سی نہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہین اور بعضی صحابہ کا یہی ہی اور ابن عمر کہتی ہین کہ قتال نکرنا چاہیی ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کری تو دفع کرنا اوسکا لازم ہی اور جمہور صحابہ و تابعین اسپر ہین کہ واجب ہی مدد کرنی ذی حق کی اور قتال کرنا ساتہہ باغی کی اور اگر ایسا نکرین تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگی اہل بغی اور دلیل اس مذہب پر قول حق سبحانہ کا ہی وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا

آخر آیتہ تک کہ ناطق ہی اسپر کہ جب قتال کرین دو جماعت مسلمانونکی تو اصلاح کرنی چاہیے درمیان اونکی اور اگر بغی کری ایک اون دونون جماعتون مین سی دوسری پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھہ جماعت باغیہ کی تا پہری جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرت نی حکم فتنہ کا فرمایا **ترجمہ** ای رضا یا تحقیق بہیجا دی مینی حکم ہری تیری بندونکو تین بار فرمائی یہہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر جبر کیا جاؤن مین یہانتک کہ لیجایا جاوی مجکو طرف ایک صف کی اون دو صف قتال سی پس مارے مجکو ایک شخص اپنی تلوار سی یا آوی مجکو تیر پس مار ڈالی مجکو یعنی پس کیا حکم ہی قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پہریگا وہ قاتل تیرا ساتہہ گناہ اپنی کی اور گناہ تیری کی **ف** ع اس عبارت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ پہریگا ساتہہ گناہ اپنی کی کہ بالفعل کیا کہ تجکو مارا اور گناہ تیرا یہہ کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجپر ہوتا وہ بہی اوسکی سر پر رکہین اور اوسکی گناہ کو مضاعف کرینگی بسبب جبر و توبیخ کی اور دوسری معنی یہہ کہ پہریگا ساتہہ گناہ اپنی کی کہ پہلی کہتا تہا قسم بعض و عداوت مسلمانون کیسی سبب تیری قتل کا ہوا اور ساتہہ گناہ مارنی تیری کی صادر ہوا اوس سے **ترجمہ** اور ہوگا دوزخیون مین سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع اور اسی یہہ سمجھا گیا کہ تو ہوگا جنتیون مین سے اور حضرت نے اسکو ذکر نکیا اسلیے کہ اوس سے یہہ آپہی سمجھا جاتا ہی **وعن** اَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوشِکُ اَنْ یَکُونَ خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِہَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہے کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریان کہ ساتہہ جاوی اونکی چوٹی پہاڑ پر اور جگہہ گرنی قطرات مینہہ پر **ف** ح چند بکریان کہتا ہوا اور پہاڑ ورنالی اور چرنیکی جگہہ جنگل مین سی کہ اوسمین مینہہ پڑتا ہی تلاش کرتی وہان ہی اور بکریان چرا کر قوت اپنا اوسی پیدا کری نقل کی یہہ بخاری نی **ترجمہ** رہا گی یہہ مسلمان اپنی دین کو ساتہہ لیکر فتنونسی تا لوگونکی ساتہہ اختلاط نکری اور فتنہ مین پڑی **وعن** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ ہَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَوَقْعِ الْمَطَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سی کہا چڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کی مدینہ کی مکانون مین سے **ف** ع ح اطم ساتہہ پیش اول و طا کی معنی چوٹی پہاڑ او قلعہ و مکان بلند کی و اطام ساتہہ مد اول کی جمع اوسکی ہی اور گرد مدینہ کی قلعی تہی کہ یہود وغیرہ وہان سے تہی پس ساتہہ بن یدکہتی ہین کہ حضرت ایکروز ایک قلعہ پر اون قلعون مین سی چڑہے **ت** پس فرمایا کہ کیا دیکہتی ہو تم اوسچیز کو کہ دیکہتا ہون مین عرض کیا صحابہ نی کہ نہین فرمایا کہ پس تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون فتنونکو کہ پڑتی ہین درمیان گہرون تمہارے کی مانند پڑنے مینہہ کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع معنی اسکی یہہ ہین کہ دکہایا اللہ تعالی نی اپنی نبی کو جسوقت کہ چڑہی وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنونکا تا کہ خبر دین وہ اونکی پس لوگ بچتی رہین اونسی اور جانین کہ وہ مقدر ہین اور گئین اونکی آفت کو آنحضرت کے معجزات سے **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلَکَۃُ اُمَّتِیْ عَلٰی یَدَیْ غِلْمَۃٍ مِنْ قُرَیْشٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتہون کتنی ایک نوجوانونکی ہی قریش مین سے نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح لفظ ہلکہ ساتہہ زبرونکی معنی ہلاک کی اور امت سے مراد یہان صحابہ و اہلبیت ہین کہ وہ بہترین امت تہے اور لفظ غلمہ ساتہہ زیر غین اور جزم لام کی جمع غلام کے معنے جوان کے کذا فی القاموس و صراح مین ہے غلام بمعنی لڑکیکی و اصل غلم اور اغتلام کی غلبہ ورجوش شہوت ہی و طیبی نی تفسیر کیا ہی اوسکو ساتہہ نوسالون بیباک کی کہ ادب نکرین عاقلون و رباو قارونکا اور مراد ان لڑکونسی کشندگان عثمان او رعلی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہیں اور مانند انکی اہل فتنہ و بغی و ظالم اور مجمع البحار مین ہے کہ ابو ہریرہ پہچانتی تہی اونکو ساتہہ اسما و اشخاص اونکیکی او رسکوت کرتی تہی تعین و نام لینی اونکیسی بسبب خوف مفسدہ کے اور مراد یزید بن معاویہ و عبد اللہ بن زیاد و مانند انکی ہین نو عمرون بنی امیہ سی خذلہم اللہ کہ صادر ہوا اونسی قتل اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اونکا اور مار ڈالنا اچہی اچہی مہاجرین و انصار کا اور صادر ہوا حجاج سی کہ امیر الامراء عبد الملک بن مروان کا تہا اور سلیمان بن عبد الملک سی اور اولاد اوسکی سی کیسی خونریزیان کین اور رجال تلف کئی چنانچہ مشہور ہے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْہَرُ الْفِتَنُ وَیُلْقَی الشُّحُّ وَیَکْثُرُ الْہَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْہَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہوگا آپسمین زمانہ **ف** ع ح یعنی زمانہ دنیا اور زمانہ آخرت کا یس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا اور

احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو اس سی یعنی اسمین قریب ہونا بعضی زمانہ کا بعضو نسی شر مین یا قریب ہونا نفس زمانہ کا شر مین یہانتک کہ مشابہ ہوا اول اوسکا ساتہہ آخر اوسکی کی اور
بعضون نے کہا کہ چہوٹی ہونگی عمرین لوگونکی اخیر زمانہ مین اور احتمال ہی یہہ کہ ہوگا یہ قلت برکت زمانہ کی سی بسبب کثرت گناہون کے اور یہہ بہی احتمال ہی کہ مراد ہو اس سے جلدی گذرنا
دولتونکا اور جلدی ہو چکنا قرون کا پس قریب ہونگی یعنی اسمین زمانہ اونکی یا مراد ہو کوتاہی دنون اور راتون کی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین سال مانند مہینی کی
گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی **ت** اور لیا جاویگا اور اوتہایا جاویگا علم یعنی وس زمانہ مین بسبب اوتہہ جانے علما کی اور پیدا ہونگی فتنی اور ڈالا جاویگا
بخل **ف** ع ح یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگون کی دلون مین ڈالا جاویگا اخیر زمانہ مین اور اطاعت کرینگی اوسکی یہانتک کہ بخل کرینگی اہل حرفہ حرفی کی تعلیم مین اور
مال والی مال کی دینی مین وغیر ذلک اور نہین ہی مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیے کہ وہ اب بہی موجود ہی جبلت انسان مین مگر جسکو کہ بچاوی اللہ تعالی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی
ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون **ت** اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نی کہ کیا ہی ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع قاموس مین ہی کہ ہرج الناس
کی معنی ہین پڑی لوگ فتنہ مین اور اختلاط و قتل مین پس مراد یہان ہرج سی قتل خاص ہے کہ ملا ہوا ہو ساتہہ فتنہ کی اور اختلاط کی پس لام اسمین عہد کی لیی ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یاتی علی الناس یوم لا یدری القاتل فیم قتل ولا المقتول
فیم قتل فقیل کیف یکون ذلک قال الہرج القاتل والمقتول فی النار رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات کے
کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین جاویگی اور فانی نہین ہوگی دنیا یعنی ساری یہانتک کہ آویگا آدمیون پر ایک دن یعنی ایک وقت عظیم کہ اوسمین ہی شر ہوگی نہین جانیگا
قاتل کہ کسچیز میں اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تہا اوسکو قتل کرنا یا نہین اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی جان ماری گئی یا اہل اوسکی کہ کس سبب سی قتل کیا گیا **ف** ح
یعنی سبب شرعی سی یا غیر شرعی سی حاصل یہہ کہ بوجہہ اشتباہ کی قتال کرینگی اور تمیز و تشخیص نہین کرینگی کہ حق پر کون ہی اور باطل پر کون چنانچہ یہہ دونو قسمین ہمارے زمانہ مین پائی جاتی
ہین **ت** پس کہا گیا کسطرح ہوگا یہہ یعنی کیا سبب ہے گا اسطرحکی قتل کی واقع ہونیکا کہ نہین پہچانیگا قاتل و مقتول اسکا فرمایا ہرج **ف** ع یعنی فتنہ اور اختلاط کثیر کہ باعث
ہی قتل مجہول کا اور معنی یہہ کہ سبب اسکا زور اور جوش ہی بہت سے فتنون سخت کا ہوگا **ت** مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح مارنیوالا بسبب قتل کرنی
مسلمان کے دوزخی ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بہی چاہتا تہا کہ مارے حریص اور قصد کرنیوالا اوسپر تہا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہی اور یہہ حکم بر تقدیر جہل اور نہ ہونے
تمیز کی ہی پر اگر بسبب اشتباہ خطا کی اجتہاد اور تحری صواب مین ہو اگرچہ واقع مین صواب نہوے گا ایسا نہوگا واللہ اعلم اور اسمین دلیل ہی مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور اصرار کرے
نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نکری اوسکو اور نہ بولی اوسکو **وعن** معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الہرج کہجرۃ الی رواہ مسلم
اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتہہ استقامت اور مداومت اوسکی بیچ زمانہ فتنہ کی اور وقت قتال کی درمیان
مسلمانون کی مانند ثواب ہجرت کرنیکی طرف میری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی جیسی کہ کسی شخص نے پہلی فتح مکہ کی دار الحرب سے ہجرۃ کر کر شرف صحبت آنحضرت سی مشرف ہو کر ثواب پایا ویسے ہی
اس شخص نے بہی ظلمت فتنہ و فساد کیسی منہ پہیر کر عبادت مولی مین مشغول ہو کر ثواب پایا **وعن** الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن مالک فشکونا الیہ ما نلقی
من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ
وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی زبیر بن عدی تابعی سی کہ کہا آئی ہم انس بن مالک کی پاس پس شکایت کی ہمنی طرف اونکی اوس چیز کی کہ پاتی ہی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سی یعنی
اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہ آویگا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکی آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سی **ف** ع پس کیا
جانتی ہو تم شاید کہ بعد اوسکی کوئی اور ظلم زیادہ حجاج سی پیدا ہو پس صبر کرو **ت** یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنی سی یعنی اور آخرت کی سنی ہی مینی یہہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی **ف** ح ع اس حدیث مین اشکال لاتی ہین کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز کا اور حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہی اور وہ بدتر اوس سی نہین بلکہ بہتر ہی اور سیوطی اور
بعضی علماء گذشتہ سی جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ یہہ فرمانا اور خبر دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کی ہی اور مراد ان زمانون سی زمانہ حجاج سی زمانہ دجال تک ہے اور

زمانہ عیسی اور مہدی ع کا مستثنی ہی اور مقصود صبر و تسلی دینی ہی امت کو اور تعلیم اور ترغیب اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ زمانہ عیسی کا مستثنی ہی شارع کی کلام سے
اور باقی زمانون مین بد تری موجود ہی کسی نہ کسی اعتبار کر کسی جگہہ کسی نہ کسی امر مین از راہ علم کی اور عمل کی اور استقامت وغیرہ کی کہ بیان اسکا طویل ہی اور یہہ مقتضا
دوریکا ہی زمانہ حضرت کی سی کہ جون جون زمانہ حضرت کی زمانہ سی دور ہوتا جاتا ہی بدی خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہی حتی کہ صحابہ نی باوجود اس صفائی باطن کی
حضرت کی دفن کی بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضی بزرگون سی منقول ہی کہ ایکبار خطرہ گناہ کا آگر جاتا رہا پہر بعد ایک مدت کی جو ایا دفعہ بہو سوچی سبب اسکا کچہہ نہ پایا
سوا اسکی کہ یہہ ظلمت بسبب دوری کی ہی نور زمانہ حضرت کی سی کہ سبب حاصل ہوئی ایسی خطرونکی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ
مَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَصْحَابِيْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ
مَنْ مَعَهُ ثَلٰثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ کہا حذیفہ نی قسم ہی خدا کی نہین
جانتا مین کہ بہول گئی یار میری یا اظہار بہولنی کا کرتی ہین یعنی بہولی نہین بتکلف اظہار بہولنی کا کرتی ہین قسم خدا کی نہین چہوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ذکر کسی فتنہ کی کہینچنی والی کا **ف** ح یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالی بدعت اور حکم کری لوگون کو اوسکی نیکا یا مانند امیر ظالم کی کہ باعث ہو قتل و قتال
کا ت تمام ہونی دنیا تک ایسا کہینچنی والا فتنہ کا کہ پہنچی مقدار تابعداروں اوسکی کی تین سو کو اور زیادہ کو مگر کہ تحقیق ذکر کیا اوسکو واسطی ہماری ساتہہ نام اوسکی اور
نام باپ اوسکی اور نام قبیلہ اوسکی کی **ف** ح ظاہر قید عدد تین سو کی اسلیئی نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیونکا باعث ہونی مفسدہ کا اور لاحق ہونی ضرر کا اکثر ہوتا ہی اگر کم اس
سی ہون تو اعتبار نہین کہتی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ
وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی سردارون گمراہ کرنیوالون سی **ف** ح یعنی لوگونکو بسبب گمراہی اپنی اسلیئی کہ ضرر
اونکی گمراہی کا اکثر اور بدتر ہی اوروں کی گمراہی سی **ت** اور جب کہ رکہی جاویگی تلوار امت میری مین یعنی قتل واقع ہوگا نہین اوٹہائی جاوی گی اونسی قیامت تک
نقل کی ابوداود اور ترمذی نی **ف** ع یعنی کہین نہ کہین لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المومنین عثمان رض کا ہی کہ اول یہی قتل واقع ہوا اسلام مین اور بعد ان
باقی ہی تا منہو اور بموجب خبر مخبر صادق کی روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہی امام کی اور امام کہتی ہین پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوی لوگونکو طرف قول کی
یا فعل کی یا اعتقاد کی **وعن** سَفِيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ يَكُوْنُ
مُلْكًا ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی سفینہ سی کہ کہا اونسی سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی خلافت یعنی خلافت حق پسندیدہ اللہ و رسول کی کہ موافق سنت و اتباع طریقہ حق کی ہو
یا کاملہ یا متصلہ تیس برس تک ہوگی پہر آگی ہو جاویگی خلافت بعد تیس برس کی بادشاہت **ف** ح ع ترجمہ حضرت شیخ کی مین بعد لفظ ملکا کی عضوضا بہی ہی یعنی گزندہ کہ لوگ
گزند و ستم ونکیسی امن مین نہون اور براہ ضلالت اور دین وری کی جیسی کہ چاہی جاری نہو اگرچہ اطلاق اس نام کا از راہ مجاز کی اور بمعنی اسکی کہ خلف گذری ہوونکی ہین درست ہے
لیکن حقیقت خلافت کی کہ آنحضرت نی اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس برس ہی کہ خلافت خلفا اربعہ کی اوسمین تہی اور اگر اونکو امیر المومنین کہین تو بعید نہین کہ امرا اور حاکم ہین مسلمانونکی
بر احکام ظاہر مین اور شرح عقائد مین ہے کہ اس حدیث مین اشکال وارد ہوتا ہے اسلیئی کہ اہل حل و عقد متفق تہی اوپر خلافت خلفا عباسیہ اور بعضی مروانیہ کی مانند عمر بن عبد العزیز کی جواب یہہ کہ
شاید مراد یہہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمین آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس ہوگی اور بعد اوسکی کبہی ہوگی اور کبہی نہین انتہی اور جاننا چاہیئے کہ مروانیون مین اول یزید بن معاویہ
ہوا پہر بیٹا اوسکا معاویہ بن یزید پہر عبد الملک پہر ہشام بن عبد الملک پہر ولید پہر سلیمان پہر عمر بن عبد العزیز پہر یزید بن عبد الملک پہر ولید بن یزید پہر یزید بن ولید پہر
مروان بن مروان بن محمد پہر نکلی اونسی خلافت طرف اولاد عباس کے **ت** پہر کہتا ہی سفینہ **ف** ع یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی اس حدیث کا ہے اپنے

راوی سی یا عام خطاب کرتا ہی واسطی سمجہانی حساب تیس برس کی **ت** کہ حساب کر اور یاد رکہہ کہ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چہہ برس **نقل** کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداودنے **ف** ح یہہ حساب تقریبی ہی مبنی ہی اوپر حذف کسور کی الا خلافت حضرت ابوبکر کی جیسی کہ جامع الاصول وغیرہ مین کور ہی دو برس اور چار مہینی اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چہہ مہینی اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینی اس حساب سی خلافت چارون خلفا کی انتیس برس اور سات مہینی مین تمام ہوتی ہی اور پانچ مہینی جو باقی رہی اون مین حضرت امام حسن خلیفہ رہی پس یہہ بہی خلفا مین سی ہوئی **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ فَاَطِعْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهٗ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهٖ وَجَبَ اَجْرُهٗ وَحُطَّ وِزْرُهٗ وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهْرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهٗ وَحُطَّ اَجْرُهٗ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کی شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسی کہ تہی پہلی اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہان ہوگی بعد اسلام کی شر کہا مینی کہ کیا طریق ہی بچاؤ کا اوس شر سی فرمایا تلوار **ف** ح یعنی حاصل ہوگا بچاؤ اوس سی بسبب استعمال تلوار کی یا طریق بچاؤ کا یہہ ہے کہ مارے انکو ساتہہ تلوار کی کہا قتادہ نے کہ مراد اوس جماعت سی وہ لوگ ہین کہ مرتد ہوگئی بعد وفات آنحضرت کی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین **ت** کہا مینی کیا باقی رہین گی اہل اسلام بعد قتال اور لڑنی کی کافرون سی اور صلاحیت رکہین گے اوس زمانی کی لوگ امارت اور امانت کی اور جمع اور متفق ہونی لوگون کی اوپر فرمایا ہان ہوگی امارت یعنی حکومت اور سلطنت اوپر فساد کی **ف** ح ع اقذاء جمع قذی کی ہی اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتی ہین اوس چیز کو کہ پڑتی ہی آنکہہ اور پانی مین قسم غبار اور تنکی وغیرہ سی یعنی اجتماع لوگونکا امرا پر ساتہہ کراہیت اور فساد اور انکار دل کی ہوگا نہ ساتہہ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کی جیسی کہ جو آنکہہ کہ اوسمین تنکا وغیرہ جا پڑتا ہی ظاہر وسکا اچہا سمجہا جاتا ہی اور اندر سی کہتی ہی اور کہا قاضی نی کہ معنی یہہ ہین کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتہہ کچہہ بدعتون اور کرنی منہیات کی **ت** اور ہوگی صلح اوپر کدورت کی **ف** ح ع ہدنہ ساتہہ پیش ہ اور جزم دال مہملہ کی صلح اور اصل مین معنی سکون و آرام کی ہی اور دخن ساتہہ زبر دال اور خ کی دخان یعنی دہوان یعنی صلح ہوگی ساتہہ فریب نفاق کی جیسی کہ پہلی گذرا اور یہہ جملہ بیچ حکم تاکید پہلی جملہ کی ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتہہ معاویہ کی اور سپرد کردینی ملک کی انکو اور قرار پانی امارت کی اونپر اور اسی معلوم ہوا کہ معاویہ بسبب صلح حضرت حسن کی نہین ہوئی خلیفہ جیسی کہ وہم کیا ہی بعضون کو **ت** کہا مینی بعد اوسکی کیا ہوگا فرمایا کہ پہر پیدا ہونگی بلانیوالی طرف گمراہی کی **ف** ح یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی امرا مین سی کہ بلاوینگے لوگونکو طرف بدعات کی اور گناہونکی **ت** پس اگر ہووی واسطی اسکی خلیفہ زمین مین یعنی امیر موجود ہو زمین پر اگرچہ یہہ موصوف ہو ساتہہ اوس صفت کی کہ مارے کوڑی تیری پیٹہہ پر یعنی مارے تجکو ناحق اور لی مال تیرا یعنی از راہ غضب کے پس اطاعت کر اوسکی یعنی جبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول اوسکی حکم نکرے تا نہ اوٹہی فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس مر تو اسحال مین کہ تو لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت کی **ف** ح یعنی گوشہ پکڑ لوگون سی اور گذران کر ساتہہ صبر و سختی کی جنگلون مین نیچے ایک درخت کی اور قناعت کر ساتہہ چبانی گہانس اور لکڑی کی اور بعضون نی جملہ والا فمت کو متعلق فاطعہ کی کہا ہی یعنی اور اگر اطاعت نکریگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی مین

اور بعضی نسخون مین بجای قمت کی قمت آیا ہی ساتھہ لفظ ماضی کی قیام سی یعنی اگر ایسا نہو تو اوٹہہ او رجا کسی درخت کی جڑ مین پناہ پکڑ ت کہا مینی پہر کیا ہوگا فرمایا پہر نکلیگا دجال یعنی امام مہدی کی زمانہ مین بعد اوسکی یعنی بعد واقع ہونی شر او فتنون مذکورہ کی اسطرح کہ اوسکی ساتھہ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع یعنی خندق آگ کی کہا بعضون نے کہ یہہ دونون چیزین بوجہہ تخیل کی ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کی کہا بعضون نے کہ پانی اوسکا حقیقت مین آگ ہوگا اور آگ اوسکی پانی انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقت پر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد لطف و قہر او روعدہ وعید ہوت پس جو کوئی پڑا اوسکی آگ مین ف یعنی جسنی مخالفت کی اوسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نی اوسکو اپنی آگ مین او ر آگ کو جو اضافت کی اوسکی طرف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نہین ہوگی وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اوسکا ف یعنی بسبب صبر کی او ر ثابت رہنی اوسکی کی دین خدا پر او ر بسبب طلب کرنی رضا اوسکی کی او ر اوتار گیا بوجہہ اوسکی پہلی گناہ ہونگا اوسکی گردن سی ت او ر جو کوئی پڑا اوسکی نہر مین ف یعنی بسبب فرمان برداری اوسکی کی اور ایمان لانی کی اوسپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگانی اوسکی کی ثابت ہوا بوجہہ گناہ حال کا اور اوتار گیا ثواب اوسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اوسکا ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی پہر کیا ہوگا فرمایا پہر جنا یا جاویگا بچہ گہوڑی کا پس سواری نہین دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف ح لفظ ینتج ساتھہ صیغہ مجہول کی نتج سی ہی نہ انتاج سی اور کہا ہی علمانی کہ نتج بمعنی تولید یعنی جنانی اور خدمت اور تدبیر اوسکی جننی کی کرینگی جیسی کہ دایہ ان کی کرتی ہی اور انتاج معنی پہنچنی وقت ولادت کی اور مہر ساتھہ پیش میم اور جزم ہ کی معنی بچھیری کی اور مہرہ ساتھہ ۃ کی مادہ یعنی بچھیری او ر یرکب ساتھہ پیش ی او ر زبر کاف کے پہنچنا وقت سواری دینی کو یعنی قابل سواری کی ہونا اور مراد اس سی زمانہ عیسی علیہ السلام کا ہی سلیی کہ اوسوقت سی ورقیامت تک سواری گہوڑون پر نہ واقع ہوگی بسبب نہونی کفار کی اور نہ ہونی احتیاج لڑائی کی یا مراد یہہ ہی کہ بعد نکلنی دجال کی آنی قیامت تک زمانہ دراز نہین ہونی کا قلیل ہوگا یعنی اوسوقت سی قیامت قریب ہوگی بقدر زمانہ پیدا ہونی بچھیری کی تا پہنچنی وقت سواری کی اوسپر اور یہہ معنی ظاہر اور موافق ہین ساتھہ اور حدیثون کی کہ اسباب مین آئی ہین ت اور ایک روایت مین یعنی بدلی یکون امارۃ علی اقذاء الخ کی یون آیا ہی کہ فرمایا صلح ہوگی درمیان لوگون او سوقت کی ظاہر میں ساتھہ کدورت باطن کی اور اجتماع ہوگا ساتھہ ناخوشیون دل کی کہا مینی یارسول اللہ الہدنۃ علی الدخن کہ آپنی فرمایا اوسکی کیا معنی ہین فرمایا نہ رجوع کرینگی دل قوم کی اوپر اوس حال وصفت کی کہ تہی اول اوس حال پر یعنی نہین ہونگی دل انکی صاف کینہ او ربغض سے جیسی کہ تہی صاف پہلی اس سی بیچ سابق زمانہ اسلام کی یا جیسکہ تہی پہلی آنی کدورت کی سی ت کہا مینی کیا بعد اس خیر کی کہ ملی ہوئی ہی ساتھہ شر کی او ر بعد اس صلح با نفاق کی اور شر ہوگی فرمایا ہان بعد اسکی شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ ہی اندھا اور بہرا ف ح یعنی لوگ اوس فتنہ مین نہ حق دیکہین گی اور نہ سنین گی اور اسناد اندہی پن کی او ر بہری پن کی طرف فتنہ کی مجاز اہی او رحقیقت مین لوگ ایسی ہونگی اوس فتنہ کی وقت مین ت اوس فتنہ پر ہونگی بلانیوالی ف ع یعنی ایک جماعت قایم ہوگی اوس فتنہ کی برپا کرنی پر اور باعث ہوگی لوگونکو طرف قبول کرنی اوسکی ت گویا کہ وہ کہری ہین اوپر دروازون دوزخ کی بلاتی ہین خلق کو طرف اوسکی یہانتک کہ اکہی داخل ہون اوسمین پس اگر مری تو ای حذیفہ اسحال مین کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہی تیری لیی اس سے کہ پیروی کرے تو کسیکی اہل فتنہ مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** اَبِی ذَرٍّ

قَالَ كُنْتُ رَدِيفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰی يُجْهِدَكَ الْجُوْعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰی اَنَّهٗ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَاْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰی وَجْهِكَ لِيَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

ہو رہی حدیث ہی ابی ذر سی کہ کہا ابو ذر نی تہا مین سوار پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن گدہی پر **ف** ع اسمین دلالت ہی اوپر کمال تواضع اور
حسن سلوک آنحضرت کی صحابہ سی اور پر کمال قرب ابو ذر کی حضرت سی اور اوپر خوب طرح سننی اور یاد رکہنی اونکی کی حدیث کو **ت** پس جبکہ آگی بڑہی ہم
مدینہ کی گہرون سی فرمایا اپنی کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جبکہ ہوگی مدینہ مین بہوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام اوٹہیگا تو بچہونی اپنی سی اور نہین پہنچ سکیگا
اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت مین ڈالیگی تجکو بہوک **ف** ح یعنی بسبب ضعف بہوک کی ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کی مسجد مین نہین پہنچ سکیگا نماز کے
لیے **ت** کہا ابو ذر نی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی ساتہہ اسکی یعنی مین نہین جانتا کہ کیا کرون مین جو کچہہ فرمائی سو کرون فرمایا پارسائی کر ای
ابو ذر **ف** ع یعنی صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا بہوک کی ایذا پر اور باز رکہنا اپنی تئین حرام سی اور شبہہ سی اور سوال کرنی سی مخلوق سی اور طمع اونکی ذلت سے
آگی مخلوق کی **ت** فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جسوقت کہ ہوگی مدینہ مین موت یعنی بسبب قحط کی یا وبا کی لوگ بہت مرینگی پہنچی گہر قیمت غلام کو **ف**
ع مراد گہر سی قبر ہی یعنی پہنچی گی قیمت جگہہ ایک قبر کی قیمت غلام کو از بسکہ لوگ بہت مرینگی جگہہ قبر کی لوگونکو مشکل سی ہاتہہ لگی گی اور اوسمین تنگی اس حد
کو پہنچیگی کہ جگہہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کی ہاتہہ لگی گی چنانچہ واضح کرکر فرمایا اس ابہام کو **ت** یہانتک کہ بیچی جاویگی جگہہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابو ذر نے
کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی نہین جانتا مین کہ کیا کرون فرمایا آنحضرت نی تو صبر کرنا ای ابو ذر **ف** ع لفظ تصبر ساتہہ تشدید ب مفتوحہ کی ہی امر
باب تفعل سی اور ایک نسخہ مین تصبر صیغہ مضارع کا کہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی صبر کرنا بلا پر اور جزع فزع نکر ناصر پر اور راضی رہنا تقدیر پر اور نہ بہاگنا مدینہ سی **ت**
پہر فرمایا آنحضرت نی کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جسوقت کہ ہو مدینہ مین قتل کہ ڈہانک لے خون احجار الزیت کو **ف** ح احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی بیچ بیچ مدینہ کے کہ اوسمین پتہر
سیاہ ہین گویا کہ اونپر تیل زیتون کا ملا ہی اور یہہ خبر دی آنحضرت نی واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت برا واقعہ ہی کہ زبان ورکان کلام کرنیوالی اور سننی والی کی تحمل کہنی اور سننی
اوسکی کا نہین رکہتی اور وقوع اوسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کی ہی کہ بعد از واقعہ قتل امام حسین رض کی بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بہیجا اور ہتک
حرمت اوس شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ اور تابعین کے جماعت کثیرہ کو قتل کیا اور اور بہت سے خرابیان کین کہ کہہ نہین سکتے
اور بعد خراب کرنی مدینہ کی بہی لشکر مکہ کو بہیجا اور اوسی اثنا مین وہ شقی واصل جہنم ہوا **ت** کہا ابو ذر نی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نی
جا تو اوسکی پاس کہ تو اوس سی ہی **ف** ع یعنی پہر جا تو اوسکی پاس کہ آیا ہی اور نکلا ہی تو اوسکی پاس سی یعنی جا تو اوسکی پاس کہ موافق ہو تیری دین تیری مین اور سیرت
تیری مین اور کہا قاضی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جا تو اپنی اہل و اقارب کی پاس اور اپنی گہر مین جا بیٹہہ کہا طیبی نی کہ رجوع کر اپنی امام کیطرف کہ جسکا تابع ہی اور یہہ
ظاہر تر اور مناسب تر ہی ساتہہ قول ابی ذر کی **ت** کہ کہا مینی اور پہنون مین ہتیار اپنی اوسوقت اور لڑون مین قوم فتنہ انگیز سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
شریک ہوا تو قوم کی اوسوقت **ف** ع یعنی ہتیار پہنکر کہ لڑیگا مانند اونکی ہوگا گناہ مین اور فتنہ انگیزی مین یعنی ہتیار نہ پہننا اور رہنا امام کی ساتہہ اور ارباب
صلاح کی ساتہہ اور لڑنا نہین یہانتک کہ حاصل ہو تجکو فلاح یہہ حاصل کلام طیبی کا ہی لیکن اسپر یہہ شبہہ آتا ہی کہ جب امام اوسکا قتال کری تو کیونکر جائز ہوا اوسکو باز رہنا قتال سے
ساتہہ اوسکی اور کہا ابن ملک نی کہ قول حضرت کا مشارکت واسطی تاکید زجر کی ہی عن تریزیسی الا شرع مین دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریز کو آدمی واجب ہے تمام ہوا قول ابن ملک
کا اور طیبی نی بہی اسکو ذکر کیا ہی اور قرار دیا ہی اور صواب یہہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہی جبکہ ہو دشمن مسلمان اگرچہ نہ شرع اور اوسپر فساد بخلاف اسکی کہ ہو عدو کافر تو اوسصورت
مین واجب ہے دفع کرنا اوسکا جس طرح کہ ممکن ہو **ت** کہا مینی کہ پس کیا کرون مین یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈری تو کہ روشن ہوا اور غلبہ کری تجپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہی
کہ تجپر تلوار چلاوی اور تجکو مار ڈالی تو کونا اپنی کپڑیکا اپنی موہنہ پر **ف** ع یعنی موہنہ اپنا ڈہانک لی اور تغافل کر تاکہ نہ دیکہی تو اور نہ ڈری یعنی لڑ نہین اگرچہ وہ
لڑین تجسی بلکہ تابعدار کر اپنی نفس کو قتل کی لیے کہ وہ اہل اسلام سے ہونگی اور جائز ہوگا ساتہہ اونکی نہ لڑنا اور تابعدار ہوجانا جیسکہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتہہ قول اپنی
کی **ت** تاکہ پہری قاتل ساتہہ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیری کی اور ساتہہ گناہ اپنی کے نقل کے یہہ ابو داود نی **ف** ح یعنی ساتہہ گناہ ہون اپنی کی اور جاناچاہیے کہ واقعہ حرہ کا تشبیہ مین

اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس ۳۲ مین بیچ آخر خلافت عثمان رض کی اور ابو ذر نی واقعہ حرہ کا نہین پایا پس گویا آنحضرت پر وقوع اس واقعے کا مدینہ مین کشف کیا گیا
بغیر تعین وقت وسکی کی پس خبر دی آنحضرت نی اوسکی واقع ہونیکی اور ابو ذر کو اور وصیت کی ساتہہ صبر کرنی اور ثابت رہنی کی وسمین بغرض احتمال پانی اوسکی کی
اوسکو اور وقوع ہوکا اور موت کا مدینہ مین احتمال ہی کہ مدینہ مین واقع ہوئی ہو اور ابو ذر نی اوسکو پایا ہو جیسیکہ عام الرماد وغیرہ مین پایا حال اسکا بہی اسی قیاس پر
ہو واللہ اعلم وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف بک اذا ابقیت فی حثالۃ
من الناس مرجت عہودہم وأماناتہم واختلفوا فکانوا ہکذا وشبک بین اصابعہ قال فبم تأمرنی قال علیک
بما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بخاصۃ نفسک وایاک وعوامہم وفی روایۃ الزم بیتک واملک علیک لسانک
وخذ ما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بامر خاصۃ نفسک ودع امر العامۃ رواہ الترمذی وصححہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا اسوقت کہ چہوڑا جاوی گا
تو بیچ ناکارہ لوگونکی ف ع حثالہ ساتہہ پیش ح اور ث مثلثہ کی پوست یعنی بہوسی جو اور چانول وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا ترجمہ ملجاوینگی اور فاسد ہونگی
عہد اونکی اور امانتین اونکی ف ع یعنی نہین ہونیکا امر اونکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک ہر لحظہ مین علیحدہ وضع پر اور وفا عہد نہین کرینگی اور خیانت کرینگی امانتوں مین
ترجمہ اور اختلاف کرینگی آپسمین پس ہونگی اسطرح پر اور داخل کین آنحضرت نی اونگلیان مبارک اپنی اونگلیونمین ف ع یعنی سمجہانیکی لیے صورت دکہادی
اختلاف کی کہ اسطرح ایک دوسری سی نزاع رکہتی ہونگی اور در پی ہلاکت کی ہونگی و مختلط ہوگا امر دین اونکا پس نہین پہچانا جاویگا امین خائن سی اور نہ نیک
بد کار سی اور یہہ اونگلیان اونگلیونمین لانی کبہی واسطی تصویر اجتماع اور الفت کی بہی ہوتی ہی جیسیکہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم کی
اور بنی عبد المطلب کی کر کر دکہایا اور اصل معنی تشبیک کی ملانی اور درلانی چیزونکی ہی آپسمین اور یہہ دونون صورتمین ظاہر ہی ترجمہ کہا عبد اللہ نی پس کیا
فرماتی ہین آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کروہ چیز کہ پہچانی تو ہونا اوسکا حق اور چہوڑ دی تو اوس چیز کو کہ برا جانی تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکہہ اپنی تئین عوام
لوگونسی ف ع یعنی اپنی دین کی محافظت کر اور لوگونکی خیال مت پڑ اور یہہ رخصت ہی بیچ ترک کرنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جبکہ بہت ہون شریر
او ضعیف ہون نیک ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ لازم پکڑ اپنی گہر کو اور ہمیشہ رہ اپنی گہر مین اور باہر نہ نکل بی ضرورت او مضبوط کر اپنی پر زبان اپنی کو
ف ع اور نہ کلام کر بیچ احوال لوگونکی تاکہ نہ ایذا دین تجکو ترجمہ اور لی تو اوس چیز کو کہ نیک جانتا ہی اور چہوڑ دے اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنی
کو اور چہوڑ دی کام عوام کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو ف ع جانا چاہیی کہ رخصت دی آنحضرت نی عبد اللہ بن عمرو کو ساتہہ جمع ہونی کی
لوگون مین بیچ ظاہر کی اور حکم کیا اونکو ساتہہ تہذیب اور اصلاح نفس اپنی کی خاصۃً اور نہ تعرض اور کاوش کرنی کی احوال عوام لوگونسی اور حکم کیا حذیفہ کو
باہر نکلنی کا لوگونمین سی طرف جنگل کی اور لازم کرنی عزلت کی بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتہہ اوس چیز کی کہ لائق حال اوسکی تہا اور اصلاح اوسکی اوسمین
تہی اور میسر تہا حاصل ہونا اوسکا اوسکو جیسیکہ مرشد کیا کرتی ہین اور حقیقت حال یہہ ہی کہ عبد اللہ بن عمرو جوانی مین نہایت عابد تہی کہ ہرگز افطار نکرتی
اور رات کو سوتی نہین اور عورت کی طرف میل نکرتی پس باپ انکی عمرو بن العاص اونکو آنحضرت کی پاس لائی پس آپنی شدت ریاضت و مجاہدہ سی باز رکہا
اور روزہ رکہنی تین روز کا اور قیام تہائی یا چہٹی حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکہنی رضا باپ کی وصیت کی پس بحکم ضرورت کی وہ ایام فتنہ مین بہی اپنی
باپ کی ساتہہ کہ وزیر معاویہ کی تہی ملی ہتی اور حق وصیت آنحضرت کا بجالاتی اور جیساکہ حکم فرمایا تہا مشغول کار مین ہتی رہا وہ کہتی کہ تو مین سی ہی کسو اسطی
ہم بین نہین ہمسایہ کہتی کہ مین خیر مین تمہارا شریک ہون او شر مین نہین اور باطن مین اہل بیت سی رابطہ محبت کا محکم رکہتی • وعن ابی موسی عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا

وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا
فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذُكِرَ إِلَى قَوْلِهِ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ثُمَّ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ
وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی موسی سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ پہلی آنی قیامت کی فتنی ہونگی مانند ٹکڑون رات اندہیری کی یعنی شدتمین و اندہیرین ورنہ ظاہر ہونی اونکی امر مین صبح کریگا شخص بیچ
اون فتنونکی مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر ف ع یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگی احوال ور افعال ور اقوال لوگونکی کبہی عہد
باندہینگی اور کبہی توڑینگی کبہی امانت دار ہونگی کبہی خائن کبہی سنت پر عمل کرینگی کبہی بدعت پر کبہی مومن ہونگی کبہی کافر وغیر ذلک بیٹہنی والا اونمین بہتر ہوگا کہڑی
ہونی والی سی اور چلنی والا بہتر ہوگا دوڑنیوالی سی ف ع یعنی جتنا اونسی دور رہوگا بہتر ہوگا قرب اونکی سی اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل مین ہوچکا ہی پس جب
دیکہو تم امر ایسا ترجمہ توڑ ڈالو کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو اونمین چلی اپنی کمانونکی ف ع اسمین نہایت مبالغہ ہی اسلیکہ نہین ہی نفع چلون کی ہونی مین
باوجود ٹوٹ جانی کمانونکی ترجمہ اور مارو اپنی تلوارونکو پتہرونپر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر داخل کیا جاوی یعنی آوی کوئی کسی پر مارنی کی لیئی چاہیی
کہ ہووی وہ مانند بہترین دو بیٹون آدم کی ف ع یعنی صبر کری اور مقابلہ نکری یہانتک کہ مارا جاوی مانند ہابیل کی اور نہو قاتل مانند قابیل کی ترجمہ
نقل کی یہہ ابو داود نی اور ایک روایت ابی داود کی مین ذکر کی گئی حدیث تا قول اونکی خیر من الساعی ف ع اور اسمین فکسروا فیہا الخ نہین ہی بلکہ بعد خیر من
الساعی کی یہہ عبارت ہی کہ ترجمہ پہر کہا بعضی صحابہ نی کہ پس کیا فرماتی ہین آپ ہمکو اوسمین کہ کرین ہم اوسمین فرمایا حضرت نی ہو تم ٹاٹ اپنی گہرونکی ف ع یعنی
جیسی ٹاٹ اچہی فرش کی نیچی ہمیشہ پڑا رہتا ہی ایسی ہی تم بہی اپنی گہرون مین ہمیشہ رہنا نہ باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ مین کہ تمہاری دین کو تباہ کری ترجمہ
اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کی کہ توڑ ڈالنا تم فتنونمین کمانین اپنی اور کاٹ ڈالنا اونمین چلی اپنی کمانونکی اور لازم
پکڑنا اونمین گہرونکی اندر کو یعنی ہمیشہ گہرون مین رہنا تاکہ نہ پڑو فتنونمین اور رہو تم مانند بیٹی آدم کی یعنی ہابیل کی کہ مارا اوسکو قابیل نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ
حدیث صحیح غریب ہی وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام مالک بہزیہ سی ف ح بہزیہ ساتہہ زبر با ور جزم ہ کی منسوب ہی طرف بہز بن امرء القیس کی حجازیہ ہی صحابیہ
ترجمہ کہا اونہون نی کہ ذکر کیا آنحضرت نی فتنہ کا پس نزدیک کیا اوسکو ف ع یعنی خبر دی کہ وقوع اوسکا قریب ہی اور کہا طیبی نی یعنی خوب وصف بیان
کیا اوسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکی سامنی اور ذکر کرتا ہی صفات و احوال مبالغہ سی تو قریب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی ذہن مین
یا خارج مین اسلیکہ جب چیز ذہن مین آئی اور متعین ہوئی وجود اوسکا خارج مین ہی متخیل ہوتا ہی ترجمہ کہا مینی یا رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگونکا اوس فتنہ
کی زمانی مین فرمایا بہترین لوگونکا اوس زمانہ مین وہ شخص ہی کہ ہو اپنی مواشی مین اور چراوی اونکو ادا کرتا ہی حق اونکا یعنی زکوۃ وغیرہ اور بندگی کرتا ہی اپنی رب کی
ف ع بموجب قول اللہ تعالی کی ففروا الی اللہ اور قول اوسکی وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اوسکی والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک
بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہی کہ پکڑا سر گہوڑی اپنی کا یعنی گہوڑی پر سوار ہو کر باگ اوسکی پکڑی کہڑا ہی ڈراتا ہی دشمنان دین کو یعنی کافرونکو اور
ڈراتی ہین وی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی فتنہ اور قتال مسلمانون کی بیچ ہو اگر قصد کیا کفار کی طرف کرتا ہی لونسی اور وہ لڑتی ہین اوس سی

پس جا فتنہ سی ور حال کہا تو اب **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ
الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ ہووی فتنہ
بڑا کہ خالی کریگا عرب کو اور پہنچی شر اوسکی سب کو مقتول اوسکی آگ مین ہونگی زبان دراز کرنی اوس فتنہ مین یعنی ساتھہ عیب اور برا کہنی کی سخت بہتر ہوگی مارنی تلوار کی سی نقل
کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ع مراد اس فتنہ سی وہ ہی کہ جو دو فریق بطمع مال و جاہ کی لڑین اور مقصود اونمین احقاق حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق
کی نہو جیسی خانہ جنگی والونکا حال ہوتا ہی کہ اب ہندوستان مین لڑائی لگتی ہین **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ
فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قریب ہی کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندہا **ف** ع یعنی باضیار لوگون اوسکی اس حیثیت کہ نہین بات سنینگی واسطی اوسکی فریاد رس اور نہین دیکہین
گی اوس سی جگہہ نکلنی کی اور خلاصی یہہ معنی ہین کہ نہین تمیز کرینگی درمیان حق و باطل کی اور نہین سنی کی نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی
کلام کریگا اوسمین حق ایذا دیا جاویگا یا پڑیگا بیچ ضرون اور محنتونکی ترجمہ جو کوئی دیکہیگا اوسکو اور نزدیک ہوگا اوسکی دیکہیگا اور نزدیک ہوگا وہ فتنہ اوسکی اور کہینچ لیگا اوسکو طرف اپنی
اور دراز کرنی زبان اوس فتنہ مین مانند مارنی تلوار کی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ع یعنی تاثیر مین بلکہ زیادہ اوس سی جیسیکہ کہا گیا ہی **بیت** جراحات السنان لہا التیام
ولا یلتام ما جرح اللسان اسلیی کہا پہلی روایت مین سخت زیادہ مارنی تلوار کیسی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ
وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ
ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ
انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ
وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ اَوْ مِنْ غَدِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا حضرت نی فتنونکا یعنی جو کہ واقع ہونگی اخیر زمانہ مین پس بہت کیا ذکر
فتنونکا یہانتک کہ ذکر کیا فتنہ احلاص کا **ف** ع اور وجہ تسمیہ اوس فتنہ کی ساتہہ فتنہ احلاص کی یا تو دوام اور درازی مدت اوسکیکی ہی اسلیی کہ
حلس ٹاٹ کو کہتی ہین کہ نیچی فرشون نفیس کی اوسکو بچہاتی ہین اور وہ نیچی اوسکی ہمیشہ پڑا رہتا ہی اوٹہایا نہین جاتا یا یہہ کہ تشبیہ دی اوس فتنہ کو ساتہہ حلس
کی بیچ سیاہی اور برائی کی یا اشارہ کیا اوسکی طرف کہ جیسی ٹاٹ گہر مین بچہا رہتا ہی ویسی ہی اوس فتنہ مین لازم کرین لوگ گہرون کو اور گوشہ نشینی اختیار
کرین **ترجمہ** پس کہا ایک کہنی والی نی کہ کیا ہی فتنہ احلاس یعنی کیا حال کہتا ہی اور کیسا ہی فرمایا وہ بہاگنا ہی یعنی بہاگیگا بعض اونکا بعض سی بسبب
عداوت اور لڑائی آپس کی اور لینا مال و اہل کا ہی بغیر استحقاق کی پہر فتنہ سرار کا **ف** ع لفظ فتنہ السرا ساتہہ رفع کی عطف ہی ہرب پر بسبب معنی کی پس گویا کہ فرمایا
کہ فتنہ احلاس ہرب و حرب اور فتنہ سرا کا ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ نصب کی ہی کہ عطف ہی فتنۃ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سرار کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سرار
کی یہہ ہی کہ سبب اوسکی ہونیکا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف و تنعم ہوگا یا یہہ کہ واقع ہونا اوسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو پہر بیان کیا اوسکو کہ **ترجمہ**
ظلمت و فساد اوسکا پیدا ہوگا نیچی دونون قدمون ایک شخص کی سی کہ میری اہلبیت مین سی ہوگا یعنی فتنہ انگیز وہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میری اہل بیت
مین سی ہی یعنی فعل مین اگرچہ ہو مجہسی نسب مین اور نہین ہوگا مجہسی **ف** ع یعنی میری اہل سی فعل مین اسلیی کہ اگر وہ ہوتا میری اہل سی فعل مین تو نہ برپا کرتا
فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کا ہی انہ لیس من اہلک یا یہہ کہ نہین وہ میری دوستونمین سی حقیقۃ مین اور موید ہی اسکا یہہ قول حضرت کا **ترجمہ**

سو اسکی نہین کہ دوست میری پرہیزگار ہین پہر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگی لوگ اوپر بیعت ایک شخص کی کہ ہوگا مانند کولی کی اوپر پسلی کی **ف** ا ح یعنی استقامت نرکہتا ہوگا اور احوال اوسکا منتظم نہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہین ہوتا اور ساتہہ اوسکی مرکب نہین ہوتا یعنی وہ لایق سرداری کی نہین ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رای کی پس نہین واقع ہوگا اوسی امر اپنی موقع پر جیسیکہ کولہ واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی **ترجمہ** پہر فتنہ دہیما **ف** ع بیان ہی لفظ فتنہ کی وہی وہ نون اعراب مین رفع اور نصب با نند پہلی کی اور دہیما ساتہہ پیش دال اور زبرہ کی تصغیر دہما کی ہی یعنی سیاہ اور تاریک کی اور تصغیر مذمت کی لیی ہی اور بعضون نی کہا کہ دہیما سی مراد داہیہ ہے یعنی حادثہ کی اور دہیم اسم داہیہ ہی **ترجمہ** نہین چہوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت مین سی مگر کہ طمانچہ اریگا اوسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر اور ضرر اوس فتنہ کا سب لوگونکو پہنچیگا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگی کہ یہہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا کچہہ فتنہ فرو ہوگا پہر زیادہ ہو جاویگا صبح کریگا شخص اوسمین مومن یعنی بسبب حرام جاننی اوسکی کی خون اور آبرو اور مال بہائی مسلمان کو اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننی اوسکی چیزون مذکورہ کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہانتک کہ ہو جاوینگی لوگ طرف دو خیمون کی **ف** ح یعنی دو فرقونکی اور بعضون نی کہا دو شہرونکی اور فسطاط ساتہہ پیش اور زیر فی کی اصل مین خیمہ کو کہتی ہین پس یہہ قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کی سی ہی **ترجمہ** ایک خیمہ ایمان کا کہ نہین ہوگا نفاق اوسمین یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہین ایمان ہوگا اوسمین **ف** ع یعنی اصلا یا کمال اوسکا بسبب کرنی اعمال منافقین کی مانند کذب اور خیانت اور عہد شکنی وغیرہ کی **ترجمہ** پس جب ہو یہہ پس منتظر ہونا ظہور دجالکا اوس دن یا اوسکی اگلی دن نقل کی ابوداؤد نی **ف** ع ح یہہ موید ہے اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہین پس ہونگی حضرت امام مہدی بیت المقدس مین پس گہیریگا اوسکو دجال پہر اوتریگی حضرت عیسیٰ پس گہل جاویگا وہ ملعون مانند گہل جانی نمک کی پانی مین پس مارینگی اوسکو اپنی نیزہ سے حاصل ہوگی اونکو نہایت خوشی کہا طیبی نی کہ فسطاط ساتہہ پیش اور زیر کی وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہون اوسمین لوگ اور اس سی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ اخیر زمانہ مین ہوگا لیکن بیچ تعین پہلے فتنونکی کچہہ کلام نہین کیا ہی علمانی خصوصا بیچ فتنہ سرا کی کہ وہ شخص کون ہی اہل بیت مین سی کہ اوسکی قدمونکی نیچی سی یہہ فتنہ اوٹہیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ فتنہ احلاس قتال عبداللہ بن زبیر کا ہی اہل شام سی بعد بہاگنی اونکی مدینہ سی اور فتنہ سرا تغلب مختار کا ہی اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تہا نصرت اہل بیت کا ساتہہ اذن محمد بن حنفیہ کی پہر اجتماع کیا اوپر مروان نی منتظم کی اور شروع ہوی بہانسی فتنی بہت اور فتنہ دہیما تغلب ترک کا ہی اور لوٹنا اونکا مسلمانونکی شہر اونکو پس جو ملا اونسی وہ منافق ہی انتہی **وعن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ويل للعرب من شر قد اقترب افلح من كف يده رواه ابوداؤد** اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وای ہی واسطی عرب کی شر سی کہ نزدیک ہوچکی **ف** ع یعنی ظہور اوسکا اور کہا طیبی نی کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان کا اور حضرت علی اور معاویہ کا ہی کہتا ہو مترجم یا مراد اس سے قضیہ یزید پلید کا ہی ساتہہ حضرت امام حسین کی اور یہہ قریب تر ہی معنی مین اسلیے کہ شر اوسکی ظاہر ہی نزدیک ہر عرب و عجم کی **ت** نجات پائی اور مطلب یاب ہوا وہ شخص کہ بند رکہا ہاتہہ اپنا نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یعنی ایذا سی یا ترک کیا قتال جبتک متمیز ہو حق باطل سی **وعن المقداد بن الاسود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان السعيد لمن جنب الفتن ان السعيد لمن جنب الفتن ان السعيد لمن جنب الفتن ولمن ابتلي فصبر فواها رواه ابوداؤد** اور روایت ہی مقداد بیٹی اسود کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی **ف** ع تین بار فرمایا یہہ کلمہ واسطی مبالغہ تاکید کی **ترجمہ** اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ مین پس صبر کیا پس حسرت ہی اوس کی لیی کہ دور نہوا فتنہ سی اور صبر نکیا **ف** ح نقل کی یہہ ابوداؤد نی اس تقدیر پر لام لمن ابتلی کو زبر ہی اور لفظ واہا

ساتہہ تنوین کی الگ ہی اوس سی اور معنی واہا کی تحسر مین یعنی حسرت ہی اوسکی لیی کہ دور نہوا فتنہ سی اور مبتلا کیا گیا اوسمین اور صبر نکیا دصورت ابتلا کی یا بمعنی عجب اور اچہی کی ہی یعنی کیا عجب اور اچہا ہی صبر اور بچنا فتنونسی اور بعضون نی لام کو زیر بہی پڑہی ہی متعلق فواہا کی بمعنی تعجب کی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيَ الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ رکہی جاویگی تلوار میری امت مین یعنی بعضونمین قتل و قتال شروع ہوگا نہین اوٹہائی جاویگی تلوار قتل اوس سی قیامت تک **ف** ع چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ معاویہ سی اور جاری ہی تبک سچا ہو فرمانا آنحضرت کا **ترجمہ** اور نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملین گی کتنی ایک قبیلہ میری امت مین ساتہہ مشرکون کی **ف** ع چنانچہ کچہہ تو اوسمین سی واقع ہوچکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبر رض کی **ترجمہ** اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجین گی کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سی بتون کو **ف** ع حقیقۃ اور شاید کہ یہہ ہو زمانہ آیندہ مین یا معنی اور بعض اونمین سی وہ ہین کہ جنکی حقمین فرمایا تعس عبد الدینار و عبد الدرہم **ترجمہ** اور تحقیق شان یہہ ہی کہ ہونگی میری امت مین تیس جہوٹی یعنی بیچ دعوی کرنی نبوت کی وہ تیس ہونگی سب گمان کرینگی کہ وہ پیغمبر خدا کی ہین حال آنکہ مین خاتم النبیین ہون نہین کوئی نبی پیچہی میری **ف** ع لفظ خاتم ساتہہ زیر ت اور زبر او سکیکی ہی اور یہہ جملہ حال ہی اور جملہ لا نبی آخر تفسیر ہی پہلی جملہ کی **ترجمہ** اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری ثابت ہی حق پر یعنی علما اور عملا اور غالب دشمنان دین پر نہین ضرر پہنچا سکیگا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کری اونکی یعنی بسبب ثابت ہونی اونکیکی اپنی دین پر یہانتک کہ آوی حکم خدا کا نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** ح ع یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ دین کا ہی کہ اثر کفر کا زمین پر نرہی اور یہہ جملہ حتی یاتی آخر متعلق ہی لفظ لا یزال کا **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَاِنْ يَّهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَاِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ اَمِمَّا بَقِيَ اَوْ مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہرتی رہیگی چکی دین اسلام کی **ف** ح ع یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کی فتنون سے اور جاری رہینگی احکام سنت کی جیساکہ چاہی **ترجمہ** بیچ مدت پینتیس ۳۵ برس کے یا چہتیس ۳۶ برس کے یا سینتیس برس کے **ف** ح پس انتہا مدت انتظام امر اسلام کے یہہ برس ہونگے اور ابتدا اونکی سال ہجرت سی ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہی اور اسمین شبہ نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان رض کا کہ اول فتنہ ہی اسلام مین سنہ پینتیس ۳۵ ہجری مین واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چہتیس ۳۶ مین اور جنگ صفین سنہ سینتیس مین **ف** ع اور لفظ او نمین تنویع کی لیی ہی یا بمعنی بل کی اور احتمال ہی کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال مین ہو کہ عمر شریف سی چند سال باقی رہی ہون کہ زیادہ ہون تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ کی ہی پس جب اونکو ملاوین مدت خلافت کی ساتہہ تو گنتی اونکی اس حد کو پہنچی کہ خبر دی ہی اور یہہ توجیہ اولی ہی اگر مراد کہین استقرار اور انتظام باعتبار نہ راہ پانی بدعت کی اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہی اگر استقرار و انتظام باعتبار نہونی فتنہ لڑائی اور خلافت کی ہو اور احتمال ہی کہ ابتدا وقت نزول وحی سی اعتبار کرین پس تمام ہونا عدد پینتیس کا وقت تمام ہونی خلافت حضرت عمر رض کی ہوگا اسلیے کہ امر امن اور ایمان اور سنت و جماعت اور محبت قلبی کا خلافت شیخین رض کی مین بہت منتظم اور خوب تہا اور حضرت عثمان رض کی خلافت مین بعد گذرنی ایک دو برس کی کچہہ کچہہ ظاہر ہوا کہ سبب وحشت دل اور برپا ہونی فتنہ کا ہوا پس

اگر ہلاک ہوں **ف** ع یعنی اگر اختلاف کریں بعد انتظام امر دین کی مدت مذکورہ میں اور سہولت کریں امر دین میں وگہنہ کریں تو **ت** پس راہ اونکی راہ اونکی ہے کہ ہلاک
ہوئی **ف** ع یعنی اگلی امتونکی لوگ کہ جنہوں نے کجروی کی حق سے اور اختلاف کیا حق میں اور سستی کی دین میں اور نام رکہا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونی کا
ساتہہ اوسچیز کی کہ باعث ہی ہلاکت کی ہلاکت **ت** اور اگر قایم اور تمام ہو واسطی اونکی کاروبار دین اونکی کا **ف** ح یہہ فرمانبرداری امرا اور حاکموں کی اور قایم
رکہنی شرایع کی اور احکام اور شوکت دولت اسلام کی **ت** تو قایم اور پورا ہوگا دین اونکی لیے ستر برس تک **ف** ح اور شاید مراد مملکت کی اعتبار امور مذکورہ
کی خوبئے وبست کی ساتہہ اور کامل تر ہونگی اس مدت تک نسبت ما بعد اپنی کی ساتہہ خبر دینی مخبر صادق کی اور وجہ جانتی ہیں وسنکو ابن مسعود کہتی ہیں **ت** کہ
کہا اور پوچہا میں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا یہہ ستر برس کہ تمام وکامل ہوگا او نمیں دین او سوقت سی ہیں کہ باقی رہا یعنی شروع اون ستر برس کا بعد سینتیس ۳۵ یا
چہتیس یا سینتیس برس کی ہوگا یا اوسوقت سی کہ گذرا یعنی ابتدا اسلام سی یا وقت ہجرت سی اور داخل ہیں یہہ سال بہی انمیں فرمایا تمام وقایم ہوگا ابتدا او وقت
گذرنی ان کی یہہ ابو داود نی **ف** ح بعد گذرنی پینتیس ۳۵ یا چہتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷ کے اور یہہ تقریر کہ ذکر کی او منقح کی ہمنی کافی ہی بیچ شرح اس حدیث کی اور وجہ مختار او موافق
لفظ کی بہی یہی ہی اور شارحین نی اسمقام میں زیادہ اس سے کلام کیا ہی واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ نی معنی حدیث کی یہہ لکہی ہیں کہ مضطرب ہوگا دایرہ
اسلام کا سن پینتیس میں بسبب قتل عثمان رض کی اور سنہ چہتیس میں بسبب جنگ جمل کی اور سینتیس میں بسبب جنگ صفین کی پس اگر ہلاک ہوں بسبب غلبہ باغیوں کے
او رغلوبہ امام حسن کے پس راہ اونکی راہ اونکی سی ہے ہلاک ہوئی اگلی امتونمیں سی اور ہوا اسیطرح جسوقت کہ مضطر ہوئی حضرت حسن طرف مصالحت کی اور اگر قایم رہی
بالفرض بسبب غلبہ امام کی قایم رہی کا ستر برس انتہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِی وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَۃٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْہَا اَسْلِحَتَہُمْ یُقَالُ لَہَا ذَاتُ
اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَہُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سُبْحَانَ اللّٰہِ ہٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اجْعَلْ لَنَا اِلٰہًا کَمَا لَہُمْ اٰلِہَۃٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ
سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی واقد لیثی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلی طرف غزوہ حنین کی **ف** ع کہ بعد
فتح مکہ کی ہی حضرت کی ساتہہ بعضی نو مسلم تہی کہ اسلام کی احکام جانتی نتہی **ت** گذری ایک درخت پر کہ تہا مشرکین کا لٹکاتی تہی اوسپر ہتیار اپنی **ف** ع اور اعتکاف کرتی گرد
اوسکی **ت** کہا جاتا تہا اوس درخت کو ذات انواط **ف** ح انواط جمع نوط کی ہی کہ وہ مصدر ہے بمعنے لٹکانی کی چونکہ ہتیار اوسپر لٹکاتی تہی اوسکا نام ذات انواط رکہا تہا او
یہہ نام درخت معین کا تہا **ت** پس کہا بعضے نو مسلمون نے کہ حکام مرتبہ توحید کا کامل نہوا تہا یا رسول اللہ ٹہیرا دی ہمارے لیے بہی ایک درخت کہ اوسپر ہتیار لٹکاوین ہم اور اوسکا
ذات انواط نام کہین جیسا کہ مشرکونکی لیے ہی ذات انواط کہ اوسپر ہتیار لٹکاتی ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب وانکار کی سبحان اللہ کہنا تہا
ایسا ہی جیسا کہا قوم موسی نے موسی علیہ السلام سے ٹہیرا و ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اوسکو جیسی کہ کافرونکی لیے ہیں معبود **ف** ع لیکن تفاوت ان دونوں کا پوشیدہ نہیں ہے اسلیے کہ
مشبہ تو وہی ما ہی مشبہ بہ سی **ت** قسم ہی مجہکو اوس ذات کی کہ نفس ذات میری کا اوسکی ہاتہہ میں البتہ سوار ہوو گی یعنی چلو گی تم راہیں ان لوگونکی کہ پہلی تمسی تہی **ف** ح نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی
بنی اسرائیل وغیرہ یہہ حکایت ہی اونکی احوال کی کا ایسی باتیں کہتی اور کرتی ہیں کہ بسبب گمراہی و حد سی گذر جاتی ہیں جیسی کہ اگلی امتوں نسی ہوا **وعن** ابْنِ الْمُسَیَّبِ
قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ
فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن مسیب سے
ف ع مسیب ساتہہ زبر یا مشددہ کی ہی اور کبہی زیر سی بہی پڑہتی ہیں تابعی جلیل القدر ہیں او خلفا اربعہ کو پایا ہی **ت** واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلی اوسکی کوئی فتنہ اسلام
میں واقع نہوا تہا مراد رکہتی ہیں ابن مسیب پہلی فتنہ سی مار ڈالنا یا زمانہ مار ڈالنی عثمان بن عفان کا پس نہ باقی رہا کوئی اون صحابہ میں سی کہ غزوہ بدر میں حاضر

ہوئی تہی **ف** ع ح لفظ یعنی حدیث مین کلام اونکا ہی کہجو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی وسنی تفسیر کے کلام ابن مسیب کے کہ پہلی فتنہ سی یہہ مراد تہی ونکی اور فلیم تہ نخ کلام ابن مسیب کا اور مراد یہہ ہے کہ اصحاب بدر مرنی لگی اوس وقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمان رض کا یہ سینتیس مین اونکو کوئی باقی نرہا یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور یہہ دونہین ہی کہ اصحاب بدر قتل عثمان رض کی بین ماری گئی ورمرگئی اوسیطرح اسکی بعد کے جملہ کی معنی سمجہی چاہئین اور حاصل یہہ کہ وہ مبتلا نہین ہوی فتنہ مین دوبار بسبب اسکی کہ بچایا اونکو اللہ تعالی نی برکت غزوہ بدر کے اور بدر یونمین سے جو آخر مری ہین سعد بن ابی وقاص مین کہ چند سال پہلی جنگ حرہ کی مری **ت** پہر ہوا فتنہ دوسرا یعنی حرہ کا **ف** ع حرہ نام ایک زمین کا ہی مدینہ کے کہ اوسمین سیاہ پتہر بہت ہین اور وہان کی جنگ مشہور ہی کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑہ گیا تہا اونکی لوٹنی مارنی کی لیی اور نہایت ظلم و زیادتی اوس سے ہوئی اور یہہ جنگ ہوئی سنہ تریسٹہہ مین **ت** پس باقی رہا کوئی اون اصحاب مین سے کہ حدیبیہ مین حاضر تہی یعنی بیعۃ الرضوان والی پہر واقع ہوا فتنہ تیسرا پس نہ گیا وہ فتنہ سحال مین کہ لوگونمین قوت اور فربہی ہو **ف** ع ح نقل کی یہہ بخاری نی طباخ ساتہہ زبر طا اور تخفیف ب کی اور کبہی نہہ پیش طا کی بہی آتا ہی معنی قوت اور فربہی کی پہر استعمال کیا گیا ہی عقل مین یعنی کہا جاتا ہی فلانی کو طباخ نہین یعنی عقل نہین ہے اوسکو اور خیر نہین اوسکی پاس اور مراد یہہ ہے کہ اوس فتنہ مین نہین باقی ہا لوگونمین یعنی تابعین مین کوئی صحابہ مین سے اور حواشی مین لکہا ہی کہ مراد تیسری فتنہ سی خروج ابن حمزہ خارجی کا ہی بیچ زمانی مروان ابن محمد بن مروان ابن الحکم کی اور کرمانی نی کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج کی ہی ساتہہ عبد اللہ بن زبیر اور اہل مکہ کی اوسمین تخریب کعبہ کی بہی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ چوہتر مین ہوا بیچ زمانہ عبد الملک بن مروان کی انتہی لیکن اس تقدیر پر یہہ صحیح نہین ہوتا کہ صحابہ مین سے کوئی باقی تہا اسلیی کہ اوسمین جماعت صحابہ کی تہی پس قول اول صحیح ہی **بَابُ الْمَلَاحِمِ** باب ہی بیچ بیان لڑائی اور قتال کی **ف** ع ح لفظ ملاحم ساتہہ زبر میم اور زیر حا کی ہی جمع ملحمہ کے یعنی معرکہ اور جگہہ قتال کی مشتق ہی یا تو لحم سی بسبب بہت ہونی گوشت ماری گئیون کی اوسمین یا مشتق ہی لحمہ کپڑی کی سی یعنی بانی کی ہی بسبب غلط ہونی اور اختلاط لوگونکی اوسمین مانند اختلاط لحمہ یعنی بانی کی ساتہہ تانی کی اور پہلی معنی مناسب تر اور قریب تر ہین اور ملحمہ بمعنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بہی آتا ہی اور صراح مین ہے ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور سبب مین ذکر ہوئین لڑائیونکا کہ مخصوص ہین بیچ گروہون معین کی بیچ مکانون مخصوصہ اور شہرون معینہ کی اور اسی لحاظ سی باب کو جدا لائی باب الفتن سی کہ اوسمین ذکر قتال کا اکثر مجمل و مبہم تہا

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَکُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَکَانَهٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِکَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِهٖ وَلَا یَطْوِیَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا یَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلِیْطُ حَوْضَهٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُکْلَتَهٗ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہوگا درمیان اونکی قتال عظیم دعوی ہوگا اونکا ایک **ف** ح یعنی دونون دعوی دین اسلام کا کہینگے اور دونون گروہ مسلمان ہونگی یا دونون دعوی حقانیت کا کہینگے اور ہر ایک اپنی گمان و اعتقاد مین حق پر ہونگی کہا علمانی کہ مراد ان دو گروہون سی جماعت علی اور معاویہ رض کی ہین جیسی کہ علی رض نی فرمایا اخواننا بغوا علینا اور یہہ بہی آیا ہی کہ ایک کو معاویہ کی جانب سی ونکی پاس قید کرلائی ایک شخص نی ونکی جماعت مین سے اوسکی حال پر افسوس کہا یا کہ مین جانتا ہون کہ یہہ مسلمان اچہا اسلام رکہتا تہا فرمایا کیا کہتا ہی تو وہ اب بہی مسلمان ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر بطلان قول خوارج کی کہ کہتی ہین دونون جماعتین کافر

ہین اور اوپر بطلان قول روافض کی کہتی ہین مخالف علیؓ کی کافر ہین ت اور نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوٹھائی جاوینگی یعنی پیدا ہونگی بڑی فسادی
فریبی جھوٹی کہ جھوٹ بنا دینگی اللہ اور رسول پر قریب تیس کے ف ع اور ہر ایک حدیث مین تیس فرمائی اور یہان قریب تیس کے تو وہان بھی قریب تیس کی مراد ہون سیاقۃ
تیس فرمائی یا یہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال و ابہام کی ہوئی ہو اور پہر تقیید تیس کے اور اسیطرح نہین منافی ہی آیہ روایت روایت طبرانی کی عن ابن
عمرو لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلیئے کہ مراد اوس سی کثرت ہی یا تیس تقیید مین ساتھ دعوی نبوۃ کی اور باقی بغیر اوسکی اور احتمال ہی کہ تعبیر تیس کی ہون کہ
سب مجموعا مین دال ہیں علامت ہر ایک اونمین سے گمان و دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہی اور قایم نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ لیا جاویگا اور اوٹھایا جاویگا
علم ف ع یعنی نفع دینی والا کہ متعلق ہی کتاب و سنت سی تہہ مرنی علما اہل سنت و جماعت کی پس بہت ہونگی جاہل و بدعتی موت عالم فوت عالم ہی ت اور
نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ بہت ہونگی زلزلی ف ع یعنی حسی کہ وہ ہلنا زمین کا ہی یا معنوی کہ وہ طرح طرحکی بلائین ہین ت اور نزدیک ہوگا زمانہ ف ع مراد
ہی اس سے زمانہ حضرت امام مہدیؑ کا کہ جب امن ہوگا زمین مین اور خوش گذریگی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسی کہ خاصیت ہی زمانہ عیش و راحت کی کہ ہرچند دراز ہو
کوتاہ معلوم ہوتا ہی اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو ت اور قایم نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگی فتنی اور اٹھ جاویگا ایمان مسلمانون مین سے اور ہوگا ہرج اور وہ قتل
ہی ف ع یعنی مراد ہرج سی قتل ہی کہ بسبب فتنی کی وجود مین آویگا اور یہہ تفسیر کسی راوی کی ہی ت اور یہانتک کہ بہت ہوگی درمیان تمہاری مال
پس بہت ہونگی یہانتک کہ قلق مین ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کریگا صدقہ اوسکا ف ح ع یہہ جو عبارت ہی حل بہت مین حتی یہم الخ کہ جسکا یہہ
ترجمہ لکھا اسمین کئی وجہین ہین اول تو یہہ کہ یہم ساتھ پیش ی کی اور زیر ہ کی ہی ماخوذ رب ساتھ معنی بنانا سکی کہ مفعول ہی یہم کا اور فاعل اوسکا من
یقبل ساتھ حذف مضاف کی کہ فقدان ہی اور یہہ روایت مشہور تر ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ قلق مین ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈھونڈنا
اوس شخص کا کہ قبول کری اوسکی صدقہ کو یعنی بہت ڈھونڈیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اوسکی لی اور کم پاویگا بسبب کم ہونی محتاجون کی دوسری یہہ کہ ساتھ زبر ی اور
پیش ہ کی یہم ہی یعنی قصد کری اور رب مرفوع اوسی صورت مین لیکن مال فاعل ہی اور من یقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کری اور بہت ڈھونڈے صاحب مال اوس شخص کو
کہ لیوی صدقہ اوسکا تیسری یہم ساتھ زبری اور پیش ہ کی اور رب منصوب یہم سی معنی غمگین کریگی کہ متعدی ہی یا ہم سی کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو
نہ پانا فقیر کا کہ قبول کری اوسکی صدقہ کو ت اور یہانتک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی صدقہ دینی کا اور پر اوس شخص کی کہ گمان کرتا ہی اوسکی
قبول کرنیکا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اوس مال کو اوسپر نہین حاجت مجھکو اسکی یعنی بسبب غنا قلبی اور ظاہری کی یہہ کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگی لوگ بیچ بنانی
لمبی عمارتونکی ف ع جیسی اسوقت مین کہ لوگ فخر کرتی ہین بڑی بڑی مکان بنانی کا اور جو مکان کہ بنا ہوئی ہین اونکو ڈھا دیتی ہین اور اونکو گھر اور باغ وغیرہ سری
مکان ٹھیراتی ہین ت اور یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا اے کاشکی ہوتا مین جگہہ اسکی ف ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکرون امور
دینی کی بسبب کثرت بلاؤن اور فتنون کی یہہ آرزو کریگا کاشکی مین مردہ ہوتا تا نہ دیکھتا یہہ فتنی ت اور یہانتک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کیطرفسی ف ح شرح اسکی
بیچ باب العلامات مین بین یدی الساعۃ کی آویگی اور وہ اوسدن توبہ کی دروازی بند ہو جاوینگی بعد اسکی توبہ قبول نہین ہونی جیسی کہ فرمایا ت پس جب نکلیگا آفتاب
مغرب کیطرفسی اور دیکھینگی اوسکو آدمی ایمان لاوینگی سب تمام آخر تک سب ظاہر ہو جاویگا پس یہہ وقت ہی کہ نہین نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس روز
ایسا نفس کہ ایمان نہ لایا تھا پہلی اوس دن کی اور نہ نفع دیگا کسب نا نفس کا نیکی کو اپنی ایمان مین اگر کسب کی تہی پہلی اوس روز کی ف ع اور بعضون نی کہا تقدیر
اسکی یہہ ہی کہ نہین نفع دیگا نفس کو ایمان اوسکا اور نہ کسب کرنا اوسکا نیکی کو اگر ایمان لایا تھا پہلی سی یا کسب کی تہی نیکی اور مراد نیکی سی توبہ ہی یعنی نہین نفع دیگا
اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہون سی پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کی ہی پس گویا کہ فرمایا کہ نہین نفع دیگی اسکو توبہ شرک سی اور نہ توبہ گناہون سی
ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہی قیامت کا اس حال مین کہ کہولا ہوگا دو شخصون نی کپڑا اپنا درمیان اپنی ف ع یعنی بیچنی خریدنیکی

ایسی اور اضافت کیڑی کی ایک کے طرف اون دونون مین سے اسلیے ہی کہ وہ مالک اوسکا اور دوسری کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اوسکا ہی **ت** پس خرید و فروخت نہین کر چکین
گی اوسکو اور نہین لپیٹینگی اوسکو اسیحال مین ہونگی کہ قیامت قایم ہوگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پھرا ہوگا ایک شخص ساتہہ دودہ اونٹنی اپنی کی پس نہ پیویگا
اوسکو **ف ح** یعنی اونٹنی کا دودہ گھر لایا ہوگا اور ہنوز اوسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہونچی گی **ت** اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حالت مین کہ ایک شخص
لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنی تاکہ اپنی جانورونکو اوسمین پانی پلاوی پس نہین پلایا ہوگا اوسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اسحالت مین
کہ تحقیق اوٹھایا ہوگا آدمی نی لقمہ طرف منہ اپنی کی پس نہ کہا سکیگا اوسکو کہ قیامت آپہنچی گی نقل کی بخاری و مسلم نی **ف ع** یعنی قیامت یکایک آجاویگی لوگ کاروبار
مین لگی ہونگی کہ آپہنچی گی اور مراد قیامت سی نفخہ پہلا ہی کہ اوس سے سب مر جاوینگی لیکن علامتین پہلے اوسکی دیکھین گی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ
الْأُنُوْفِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم ایک قوم سی کہ پاپوشین اونکی چمڑون بالدارین باعث کیسی ہونگی اور یہانتک کہ لڑوگی تم ترکونسی **ف**
ح کہ اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام پدر کلان اونکی کا ہی اور صورت اونکی یہہ ہی **ت** چہوٹی آنکہون والی سرخ چہری بیٹھی ہوئی ناکین گویا کہ منہ اونکی سپرین
ہین چمڑون تہ بتہ کی **ف ع** مجان ساتہہ زبر میم اور تشدید نون کی جمع مجن کی کہ میم کی زیر سی ہی بمعنی سپر کی اور مشابہت دی اونکی موہنون کو ساتہہ سپر کے
بسبب پہیلی ہوئی ہونی اونکی اور اونکی گول ہونی کو ساتہہ مطرقہ یعنی سپر چمڑی تہ بتہ کی بسبب موٹی ہونی اور کثرت گوشت اونکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی
وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ
الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْأُنُوْفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ
عِرَاضَ الْوُجُوْهِ اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم خوز اور کرمان
سی کہ عجمیون سی ہین **ف ح** خوز ساتہہ پیش خ اور جزم واو کی آخر مین زی نام ایک گروہ کا ہی ہندی الون بلاد خوزستان سی اور کرمان ساتہہ زیر اور زبر کاف کی نام
ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس و سجستان کی **ت** وصفت خوز اور کرمان کی یہہ ہی کہ سرخ موہنہ پست بینی خورد چشم موہنہ اونکی مانند سپرون تو بر تو
کی پاپوشین اونکی بالدار نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت بخاری کی مین عمرو بن تغلب سے بجای سرخ منہ کی چکلی منہ **وعن ابی ہریرۃ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ
وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰہِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ
الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی
مسلمان یہودیون سی پس مارینگی یہودیون کو مسلمان یعنی غالب آوینگے اوپر مسلمان یہانتک کہ چہپیگا یہودی پیچہی پتہر کی اور درخت کی پس کہی گا پتہر اور
درخت یعنی دونون یا ایک اونمین سی ای مسلمان ای بندی اللہ کی یہہ یہودی پیچہی میری پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد **ف ح** یہہ استثنا ہی درخت سی یعنی سب
درخت آگاہ کرینگی مگر غرقد نہین کریگا اور غرقد ساتہہ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کی نام ایک درخت خاردار کا ہی اور مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتی ہین
اضافت اسکی طرف کرتی ہین اسلیے کہ اگلی زمانہ مین درخت وہان بہت تہی اور یہہ درخت یہود کو کہ ساتہہ اوسکی پناہ لاوی گا ظاہر نہین کریگا اور نشان نہین دیگا
اور پوشیدہ رکہی گا **ت** اسلیے کہ وہ درخت یہودیون کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ح ع** اور اوسکو اونکی ساتہہ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوا خدا اور
رسول اوسکی کی نہین جانتی آور کہا ہی بعضون نی کہ یہہ ہوگا بعد نکلنی دجال کی جسوقت کہ لڑین گی مسلمانون سی یہودی کہ تابع ہونگی دجال کی **وعنہ** قال

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہونیکی قیامت یہانتک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان مین سے **ف** ع قحطان ساتھہ زبر قاف اور جزم ح کی ایک قبیلہ کا نام ہی یمن مین **ت** ہانکیگا وہ شخص لوگون کو ساتھہ لاٹھی اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** ح یہہ کنایہ ہی اس سی کہ اطاعت کرینگی لوگ اوسکی اور اتفاق کرینگی اوسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اونپر اور مسخر کریگا اونکو اور احتمال ہی کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتھہ عصا کی اور کہا بعضون نی کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ جیسی کہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تمام ہونگی دن اور رات یعنی نہین منقطع ہوگی کا زمانہ اور نہین آئیگی قیامت یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے **ف** ع موالی ساتھہ زبر میم کی جمع ہی مولی کی یعنی غلام اور معنی یہہ ہین یہانتک کہ ہوگا وہ حاکم لوگون پر **ت** کہا جاویگا اوسکو جہجاہ نقل کی یہہ مسلم نی اور بعضی نسخون مین جہجاہ ساتھہ ہی ہونیکی اور بعضون مین جہجا ساتھہ حذف ہ آخر کی ہی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرٰى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ کہولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سی گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع آل کسری مین لفظ آل کا زاید ہی مراد اوس سی اہل و تابعدار اوسکی اور کسری ساتھہ زیر اور زبر کاف کی معرب خسرو کا ہی وہ بادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسی کہ بادشاہ روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتھہ زبر قاف کی اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مدائن مین کہ اہل فارس اوسکو سفید کوشک کہتی ہین دراب بنائی گئی ہی جگہہ اوسکی مسجد مدائن اور وہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رض کی نکالا گیا **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوا کسری پس نہوگا کسری پیچہی اوسکی **ف** ح ہلاک ہوا یہہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہی کہ ہلاک ہوگا ملک اوسکا اور صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اور قرب اوسکی کی یا واسطی تفاول ہی **ت** پس نہوگا کسری بعد اوسکی **ف** ع ح یعنی بعد کسری کی کہ موجود تہا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی یہہ ہین کہ نہین مالک ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگی اوسکی مسلمان بعد اوسکی قیامت کی دن تک اور یہہ بات اوسوقت فرمائی کہ خسرو نی نامہ آنحضرت کا پہاڑ ڈالا **ت** اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹی جاوینگی خزانہ اونکی راہ خدا مین اور نام رکہا آنحضرت نی لڑائی کا فریب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح اور یہہ عطف ہی قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نی اور نام رکہا آنحضرت نی الخ چونکہ پہلی کلام مین اشارہ تہا طرف اسکی کہ ہلاک کسری او قیصر کا اور لینا اونکی خزانون کا ہوگا ساتھہ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہ کو ساتھہ جائز ہونی اوسکی تاکہ نہ وہم کرین وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سی ہی پس فرمایا کہ جنگ کرنی مین ساتھہ دشمنون کے فریب اور حیلہ راہ پاتی ہین کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کی دخل رکہتی ہین جیسی کہ اپنی لشکر کو حیلون سے دشمن کے انکہون مین بہت دکہاوین یا معرکہ مین ایک طرف جا بیٹہا دشمن خیال کرین کہ وہ چلی گئی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہون اونپر یکایک جا پڑین اور مانند اسکی حیلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھہ پیش اور زبر خ کی اور جزم دال کی اور ساتھہ پیش دال کی اور زبر اسکی بہی آیا ہی اور ساتھہ زبر خ اور جزم دال کی فصیح تر ہی **وعن** نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا

اللّٰہُ ثُمَّ فَارِسَ فَیَفْتَحُہَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُہَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع بن عتبہ بن ابی وقاص کہ بہتیجا ہی سعد بن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہی اسلام لایا فتح مکہ مین کہا کہ فرمایا آنحضرت نی جنگ کروگی یعنی بعد میری جزیرہ عرب سی **ف** ع یعنی ولایت عرب سی اور اوسکو جزیرہ کہا اس سبب کہ احاطہ کیا ہی پانی اوسکو ہر طرف سی اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہی پس معنی یہہ ہین کہ جنگ کروگی بقیہ جزیرہ سی ساری جزیرہ سی اس حیثیت کہ نہین چہوڑا جاویگا کافر اوسمین **ت** پس فتح کریگا اوسکو اللہ تعالی تمہاری ہاتہہ پر پہر جنگ کروگی ولایت فارس سی پس فتح کریگا اوسکو اللہ پہر جنگ کروگی روم سی پس فتح کریگا اوسکو خدا تعالی پہر جنگ کروگی دجال سی پس فتح دیگا اوسپر اللہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح یعنی اوسکو مقہور و مغلوب کریگا اور مارے اوسکی ہاتہہ آگیا ہوگا تمہارے ہاتہہ لگیگا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسی کی ہاتہہ سی کہ وہ اوترینگی مسلمانون کی مدد کی لیی اور خطاب اسمین صحابہؓ کو ہی مراد امت ہی **وعن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْكَ وَہُوَ فِیْ قُبَّۃٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ یَأْخُذُ فِیْكُمْ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَۃُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَۃٌ لَا یَبْقٰی بَیْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْہُ ثُمَّ ہُدْنَۃٌ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْأَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَأْتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَۃً تَحْتَ کُلِّ غَایَۃٍ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ غزوہ تبوک کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی شام مین سی حالیکہ آنحضرت چمڑی کی خیمہ مین تہی فرمایا گن تو چہہ چیزون کو پہلی آنی قیامت سی یعنی چہہ چیزین علامات قیامت سی جان کہ پہلی وسکی واقع ہونگی اول مرنا میرا کہ جبتک مین تم مین ہون قیامت برپا نہین ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کا **ف** ح یعنی جبتک بیت المقدس کو فتح نہین کرینگی قیامت قایم نہین ہوگی اور لفظ مقدس ساتہہ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کی بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ مین ساتہہ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کی بروزن معظم کی **ت** تیسری وبا عام کہ پیدا ہو تم مین مانند بیماری بکریونکی **ف** ع قعاص ساتہہ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہی کہ مواشی مین پیدا ہوتی ہی اور یکایک وہ مرجاتی ہین اور مراد اس سی وہ وبا ہی کہ حضرت عمرؓ کی زمانہ مین پیدا ہوئی اور تین روز کی عرصہ مین ستر ہزار آدمی مرگئی اور لشکرگاہ مسلمانونکا اوسوقت عمواس تہا اور پایلی وسکو طاعون عمواس کہتے ہین یہہ اول طاعون ہے کہ اسلام مین واقع ہوا **ت** چوتہی بہت ہونا مال کا لوگون مین یہانتک کہ دیجاوینگی مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض اور قلیل اور حقیر جانیگا اوسکو **ف** ع یہہ ہوا حضرت عثمانؓ کی خلافت مین وقت فتوح کی **ت** پانچوین پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہین رہیگا کوئی گہر عرب سی مگر داخل ہوگا اثر اور شر اوس فتنہ کی اوس گہر مین **ف** ح لکہا ہی علمانی کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمانؓ کا ہی یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے پیدا ہوئی **ت** چہٹی صلح کہ ہوگی درمیان تمہاری اور درمیان روم کی **ف** ع بنو الاصفر نام روم کا ہی اسلیے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحق ہی زرد رنگ تہا مایل بسفیدی **ت** پس عہد شکنی کرینگے وہ پس آوینگی تم پر نیچی اسّی نشانونکی **ف** ح لفظ غایۃ ساتہہ غین معجمہ اور یاء کی نشان کہ جنگ مین ہمراہ سردارونکی ہوتی ہین اور بعضی راویونمین غابۃ ساتہہ باء موحدہ کی آیا ہی یعنی بیشہ کی تشبیہ دی ہی اوس لشکر کو بسبب کثرت نشانونکی ساتہہ بیشہ کی **ت** نیچی ہر نشان کی بارہ ہزار آدمی ہونگی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مقصود بیان کرنا انبوہی لشکر کا ہی **وعن** أَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَیَخْرُجُ إِلَیْہِمْ جَیْشٌ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ خِیَارِ أَہْلِ الْأَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْہُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰہِ لَا نُخَلِّیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ إِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَہُمْ فَیَنْہَزِمُ ثُلُثٌ لَا یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ أَبَدًا وَیُقْتَلُ ثُلُثُہُمْ أَفْضَلُ الشُّہَدَاءِ عِنْدَ اللّٰہِ وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ أَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ فَبَیْنَمَا ہُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَہُمْ بِالزَّیْتُوْنِ إِذْ صَاحَ فِیْہِمُ الشَّیْطَانُ إِنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَکُمْ فِیْ أَہْلِیْکُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَمَا ہُمْ یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ إِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَیَنْزِلُ

عیسیٰ بن مریم فامّہم فاذا راٰہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حربتہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوترین گی روم اعماق مین ف ع اعماق ساتھ زبر ہمزہ کی نام ایک جگہہ کا ہی اطراف مدینہ مین سے ت یا وابق مین ف ع
وابق ساتھ زبر ب کی اور کبھی زیر بہی پڑہی جاتی ہی نام ایک جگہہ کا ہی بازار مدینہ سی ور مفاتیح مین ہی کہ وہ دونون موضع ہین اور راوی کو شک راوی کی لیی ہی ت پس نکلیگا طرف
اونکی ایک لشکر مدینہ سی ف ع کہا ابن ملک نی کہا بعضون نے کہ مراد مدینہ سی حلب ہی اور اعماق اور وابق دونون موضع ہین قریب اوسکی اور بعضون نی کہا مراد مدینہ سی دمشق ہی
اور کہا ازہار مین کہ یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد مدینہ سی مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہہ قول ضعیف ہی اسلیی کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اوسوقت مین ت بہترین لوگون
زمین کی سی اوسدن ف ع من خیار اہل الارض بیان ہے جنس کا اور لفظ اوسدن سے احتراز ہی مانبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی ت پس جسوقت کہ صف باندہین گی یعنی لڑائی
کی لیی کہین گے روم خالی کردو جگہہ درمیان ہماری اور درمیان اون لوگون کی کہ بندی پکڑلائی ہین ہم مین سی لڑین ہم اونسی ف ع یعنی جن مسلمانون نی کہ جہاد
کیا ہی ہمپر اور اسیر کیا ہی ایک جماعت کو ہم مین سے اونکو ہماری سپرد کردو تا لڑین ہم اونسی اور بدلا اپنا لیوین غرض فریب دینا مسلمانونکا اور تفرقہ ڈالنی اونکی بات مین ہی
ت پس کہین گی مسلمان قسم ہی اللہ کی نہین خالی کرینگی ہم درمیان تمہاری اور درمیان مسلمان بہائیون اپنی کی اور نہین چہوڑینگی ہم تمکو ساتہہ اونکی پس لڑین گے
مسلمان روم سی پس شکست کہاوینگی تہائی مسلمان اور بہاگ جاوینگی نہین رجوع کریگا اللہ تعالی ساتہہ رحمت کی اونپر کبہی ف ع یہہ کنایہ ہی اس سی کہ وہ کفر پر
مرینگی اور عذاب ہیگا اونپر ہمیشہ ت اور ماری جاوین گی تہائی اونکی وہ بہترین شہدا کی ہونگی نزدیک خدا کی اور فتح کرینگی تہائی مسلمان باقی یعنی روم کی شہرون کو
نہین فتنہ مین ڈالی جاوین کی کبہی ف ع یعنی نہین مبتلا کئی جاوینگی کسی بلا مین اور نہین امتحان کئی جاوین گی ساتہہ مقاتلہ کی یا نہین عذاب دیی جاوین گی کبہی
اسمین اشارہ ہی خاتمہ بخیر ہونی اونکی کا ت پہر فتح کرینگی قسطنطینیہ ف ع اس لفظ کو کئی وجہ پر تصحیح کیا ہی مشہور ساتہہ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور
جزم نون کی بعد اوسکی طاء مکسور اور ی ساکن بعد اسکی نون مفتوحہ پہلی ت کی اور بعضون نی ساتہہ زیادتی ی مشدد کی بعد نون دوسری کی تصحیح کی ہی جیسا کہ اکثر مشکوۃ کی
نسخون مین اسیطرح ہی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زیادتی ی مخففہ کی بدلی ی مشددہ کی اور اون دونون صورتون مین نون اخیر کو زبر ہوا اور یہہ بڑا شہر ہی روم کی شہرون سی کہ دار السلطنت
روم کا ہی اور اوسکو استنبول بہی کہتی ہین اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سی ہی اور کہا ترمذی نی کہ قسطنطینیہ بعضی صحابہ کی زمانہ مین فتح ہوئی اور نزدیک نکلنی دجال
کی بہی فتح ہوگی جیسی کہ فرمایا ت پس اوسوقت کہ تقسیم کرتی ہونگی مسلمان غنیمتین حال انکہ لٹکائی ہون گی تلوارین اپنی درختون زیتون پر ناگہان آواز دیگا اون مین
شیطان یہہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچہی تمہاری آیا تمہاری اہل و اولاد مین پس نکلینگے یعنی لشکر مدینہ کا یہہ خبر سنتی ہی قسطنطینیہ سے اور یہہ خبر شیطان کی جہوٹی ہوگی دجال
ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگی مسلمان شام مین نکلیگا دجال ف ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد شام سی قدس ہے کہ وہ اسمین سی ہی اسلیی کہ بعض روایات مین تصریح
ہی ساتہہ اسکی ت پس اوسوقت یہہ تیاری کرتی ہونگی لڑائی کی برابر کرین گی صفین ناگہان قایم کیجاوی گی نماز ف اور نسخہ صحیحہ مین اذا ساتہہ الف کی ہی یعنی وقت
تکبیر کہنی موذن کی نماز کی لیی ت پس اوترینگی عیسی بن مریم ف ع یعنی آسمان سی اوپر منارہ مسجد دمشق کی پہر آوینگی قدس مین ت پس امام ہون گے
حضرت عیسی مسلمانونکی ف ع نماز مین اور جملہ مسلمانون سی امام مہدی بہی ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ آگی بڑہاوینگی امامت کی لیی حضرت عیسی امام مہدی
کو اور سبب بیان کرینگی کہ نماز تمہاری ہی لیی قایم کی گئی ہی اور اسمین اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ مین امیر نہین ہون بالاستقلال بلکہ مین مقرر اور موید
ہون پہر بعد اسکی امامت کرتی رہین گی عیسی انکی ہمیشہ پس اس فرمانی مین کہ امام ہونگی تغلیب ہے یا کرین گی امامت مجازاً یعنی امر کرینگی اونکی امام کو امامت کا
اور ہوگا دجال اوسوقت گہیری ہوئی مسلمانون کو ت پس جب دیکہیگا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنی دجال گہلنی لگیگا جیسا نمک گہلتا ہی پانی مین پس
اگر چہوڑدین حضرت عیسی اوسکو بحال خود اور نہ مار ڈالین البتہ گہل جاوی یہانتک کہ مرجاوی وہ بن ماری لیکن قتل کریگا اوسکو خدا تعالی حضرت عیسی کی ہاتہہ
یعنی حکم اور ارادہ الہی مین یون ہی کہ ہلاک اوسکا حضرت عیسی کی ہاتہہ پر ہو پس قتل کی بعد دکہلاوین گی حضرت عیسی اونکو یعنی مسلمانون کو یا کافرونکو یا سب کو خون دجال کا اپنی

نیز ہی میں نقل کی ہے مسلم نے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ السَّاعَۃَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰی لَا یُقْسَمَ مِیْرَاثٌ وَّلَا یُفْرَحَ بِغَنِیْمَۃٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ
یَجْمَعُوْنَ لِاَہْلِ الشَّامِ وَیَجْمَعُ لَہُمْ اَہْلُ الْاِسْلَامِ یَعْنِی الرُّوْمَ فَیَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَہُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ
ہٰؤُلَاءِ وَہٰؤُلَاءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَۃُ ثُمَّ یَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَہُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ ہٰؤُلَاءِ وَہٰؤُلَاءِ
کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَۃُ ثُمَّ یَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یُمْسُوْا فَیَفِیْءُ ہٰؤُلَاءِ وَہٰؤُلَاءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَ
تَفْنَی الشُّرْطَۃُ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الرَّابِعِ نَہَدَ اِلَیْہِمْ بَقِیَّۃُ اَہْلِ الْاِسْلَامِ فَیَجْعَلُ اللّٰہُ الدَّبْرَۃَ عَلَیْہِمْ فَیَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَۃً لَّمْ یُرَ مِثْلُہَا حَتّٰی اِنَّ الطَّائِرَ
لَیَمُرُّ بِجَنَبَاتِہِمْ فَلَا یُخَلِّفُہُمْ حَتّٰی یَخِرَّ مَیِّتًا فَیَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ کَانُوْا مِائَۃً فَلَا یَجِدُوْنَہٗ بَقِیَ مِنْہُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَیِّ غَنِیْمَۃٍ یُفْرَحُ اَوْ
اَیِّ مِیْرَاثٍ یُقْسَمُ فَبَیْنَا ہُمْ کَذٰلِکَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ ہُوَ اَکْبَرُ مِنْ ذٰلِکَ فَجَاءَہُمُ الصَّرِیْخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَہُمْ فِیْ ذَرَارِیِّہِمْ فَیَرْفُضُوْنَ
مَا فِیْ اَیْدِیْہِمْ وَیُقْبِلُوْنَ فَیَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِیْعَۃً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَہُمْ وَاَسْمَاءَ
اٰبَائِہِمْ وَاَلْوَانَ خُیُوْلِہِمْ ہُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَیْرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَہْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ تحقیق قیامت نہیں قایم ہوگی یہانتک کہ نہ بانٹی جاویگی میراث **ف** ع یعنی بسبب کثرت ماری جانی مسلمانون کی یا بسبب
او بہ جانی شرع کی جیسا کہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ مین یا بسبب کثرت دیون کی نوبت تقسیم سے نہین پہنچے گی **ت** اور نہ خوش کیے جاوینگے یعنی نہین خوش ہوگا کوئی
بسبب غنیمت کی **ف** ع یا تو بسبب ملنی کی یا بسبب خیانت کی پس نہین خوش ہونگی ساتہہ اوسکی اہل یانت **ت** پہر کہا ابن مسعود نے بیچ بیان اس حال اور وقوع اس
قصہ کی کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگی لشکر واسطی مقابلہ اہل شام کی اور جمع کرینگی واسطی قتال ان دشمنونکی مسلمان یہی لشکر مراد ہی دشمن سے روم پس انتخاب کرینگی اور
چنین گی مسلمان اپنی لشکر مین سے ایک فوج کو کہ آگی بہیجین گی تا جنگ کری اور مر جاوی پہری وہ فوج مگر غالب ہو کر فتحیاب **ف** ع ح یہہ جملہ صفت کاشفہ ہی موضحہ
ہی شرطہ کی اور معنی یہہ ہین کہ مسلمان بہیجین گی اس لشکر کو اس شرط پر کہ بہاگین نہین بلکہ ٹہیری مین اور ثابت رہین یہانتک کہ ماری جاوین یا غالب آوین شرطہ ساتہہ پیش
شین اور زبر را اور جزم او سکیلی اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کی لیی اور مستعد ہووے اسطی مرنی کی اور تشرط باب تفعل سے نکالا گیا ہی سے اور تشرط باب افتعال سے
ہی روایت ہی **ت** پس لڑین گی مسلمان و کافر یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات اور باز رکہی گی اونکو لڑائی سے پس پہرین گی مسلمان اور کافر طرف ڈیرون
اپنی کی ہر ایک یعنی دونون فریق مین سے غیر غالب ہے اور غیر مغلوب ہونگی اور فنا ہو جاویگی یعنی ماری جاوی گی وہ فوج کہ پہلی بہیجی گئی تہی لڑنیکی لیی **ف** ع یہان
شرطہ بمعنی جنس کی ہی یعنی جانبین کے اگلی فوجین ماری جاوین گی حاصل یہہ ہے اور فوجین طرفین کی پہر آوین گی اور نہین ہوگا غلبہ کسیکو دوسری پر اور اگلی فوجین
طرفین کے فنا ہو جاوین گی و الا ہو غلبہ اونکی لیی کہ فنا ہوا اگلی فوج اونکی حال آنکہ کہا ہی کہ ہر ایک غیر غالب ہونگی پہر انتخاب کرین گی مسلمان ایک لشکر کو واسطی مرنی کی
کہ نہ پہری مگر غالب پس لڑین گی یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات پس پہرینگی مسلمان اور کافر طرف ڈیرون اپنی کی ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج
کہ آگی نکلی تہی لڑنیکی لیی پہر انتخاب کرین گی مسلمان ایک لشکر کو مرنی کی لیی کہ نہ پہری مگر غالب پس لڑینگی یہانتک کہ شام کرینگی پس پہرینگی مسلمان اور کافر ہر ایک غیر
غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگی نکلی تہی لڑنی کی لیی پس جب ہوگا دن چوتہا اوٹہینگے اور قصد کرینگی طرف جنگ کفار کی باقی اہل اسلام پس کریگا اللہ تعالے
شکست کفار پر **ف** ع ساتہہ زبر دال مہملہ اور ب موحدہ کی اسم ہی دبار سے اور روایت کیا گیا ہی دابرہ بمعنی دونکی ہزیمت یعنی شکست کی ہین **ت** پس لڑینگی
لڑنا کہ نہیں دیکھا گیا مثل اوسکی یہانتک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنی کا اونکی جوانب و نواحی پر پس نہین پیچھے چہوڑیگا اونکو یعنی نہین تجاوز کریگا اونسی یہانتک کہ گر پڑیگا زمین پر مردہ
ف ع یعنی اگر جانور پراوڑیگا اون مردونپر تو نہین پہنچی گا اونکی آخر تک یہانتک کہ گر پڑیگا مر کر بسبب اونکی بدبو کی یا بسبب دراز انکی مسافت کی اوسطرف سی اوسطرف تک نکلجاویگا اونسی اور
گر پڑیگا مر کر **ت** پہر گنین گے بیٹے ایک باپ کے کہ تہی سو **ف** ع یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوگی لڑائی مین سب ہمیں قرابتی ایک جد کی ہونگی وہ جو اپنی کو شمار کرینگی تو تہی سو **ت** پس پاوینگی اوس سو کو نہ باقی ہو

اونسی مگر ایک مرد ف ع خلاصہ معنی کا یہہ کہ وہ شروع کرینگی گنتی نفسون اپنی کا پس شروع کریگی ہر جماعت گننا اقارب اپنی کا پس نہین پاوینگی سو مین سی مگر ایک بسبب بہت
مارے جانیکی ت پس ساتھہ کس غنیمت کی خوش کیے جاوینگی ف ع لفظ فبای مین ف تفریعیہ ہی یا فصیحہ ہی کہا طیبی نے کہ یہہ جزا ہی شرط محذوف کی مبہم فرمایا پہلی ان
الساعۃ لاتقوم حتی لایقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ اس حیثیت سی کہ مطلق کہا اوسکو پہر بیان کیا اوسکو ساتھہ قول اپنی کی عدوا لخ یا طریق کہ یہہ تقیید ہی ساتھہ اس صفت
کی یعنی تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سی اسلیے نہین ہوینگی کہ جہان اتنی مارے جاوینگی وہان تقسیم کہان اور خوشی کہان پس اس صورت مین صحیح ہوگا یہہ کہ کہا جاوی پس جب ہوا ایسا
تو پس ساتھہ کس غنیمت کی خوش ہونگی انتہی ت یا کونسی میراث تقسیم کی جاوینگی پس اوس وقت مین کہ وہ ہونگی اسطرح ناگاہ سنینگے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگتر اور
سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سی پہر آوینگی مسلمانون کو آواز یعنی فریاد کی یہہ کہ دجال پیچھی اونکی یا بیچ اونکی اولاد مین گہس کر دیا ہی پس چہوڑ دینگے اور ڈالدینگی او سچیز کو کہ بیچ ہاتہون اونکی کے
ہی یعنی غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل و عیال کی اور متوجہ ہونگی طرف دجال کی پس بہیجینگے دس سوار تا مطلع ہون حال دشمن کے سی ف ع لفظ طلیعۃ وزن کریمہ
کی وہ شخص کہ بہیجا جاوے تاکہ مطلع ہو حال دشمن کے سی مانند جاسوس کے فعیلہ معنی فاعل کی برابر ہی اسمین واحد اور جمع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون
نام اون دس سوارون کے اور نام اونکی باپونکی اور رنگ اونکی گہوڑونکی ف ع اسمین معجزہ ہی حضرت کا اور دلیل ہی اسپر کہ علم اللہ تعالی کا محیط ہی جزئی کلیات
و جزئیات کو وہ بہترین سوارون کی یا فرمایا بہترین سوارون مین سے ہونگی پشت زمین پر اوس دن نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی
یَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِیْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ یَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ الرَّاوِیُّ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّانِیَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَیَسْقُطُ
جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَهُمْ فَیَدْخُلُوْنَهَا فَیَغْنَمُوْنَ فَبَیْنَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ
الصَّرِیْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَیَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَیْءٍ وَیَرْجِعُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا سنا ہی تمنے ایک شہر کہ ایک جانب اوسکی جنگل مین ہی اور ایک دریا مین کہا صحابہ نے ہان یا رسول اللہ سنا ہی ہمنے ف ع کہا ایک شارح نے کہ یہہ شہر روم مین سے کہا بعضون
نے ظاہر یہہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہی اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سی انتہی اور احتمال ہی کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہی اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتھہ بہت سے لشکر
اور ہتہیارون کی اور یہہ شہر فتح ہوگا ساتھہ تہلیل و تکبیر سی ت فرمایا حضرت نے کہ برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ جنگ کرینگی اوس شہر والون سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحق مین
سی ف ع کہا مظہر نے کہ وہ شام کی اولاد اسحق سی ہین اور وہ مسلمان تہی انتہی اور احتمال ہی کہ اونکی ساتھہ اور بہی ہون سوای اونکی اولاد اسمعیل مین سی کہ وہ عرب ہین
یا غیر اونکی او مسلمان اور اختصار کیا اونکی ذکر پر از راہ غلبہ دینی اونکی اور نیز کہ سوای اونکی ہین اور احتمال ہی یہہ کہ خاص ہی ہون ت پس جب آوینگی اولاد اسحق
اوس شہر پر بارادہ جنگ کی اوترینگی یعنی نواحی اوس شہر مین محاصرہ کرکر اوسکی رہنیوالون کو پس جنگ نہین کرینگی اوس شہر والون سی ساتھہ ہتیار اونکی اور پہینکین
گی طرف اون کی تیر ف ع یہہ تخصیص بعد تعمیم کی ہی واسطی تاکید افادہ عموم نفی کی بلکہ ت کہین گی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو جانبون
اوسکی مین سی یعنی ایکطرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نے کہ راوی اس حدیث کا ہی نہین گمان کرتا مین ابو ہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا مین ہے یعنی جزم نہین
مجکو اسکا گمان ہی کہ یون کہا پہر کہینگی مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اوسکی یعنی جو کہ جنگل مین ہے پہر کہینگی تیسری بار لا الہ الا
اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اونکے راہ پس داخل ہونگی اوسمین پس لوٹینگی یعنی جو کچہہ اوسمین ہوگا پس اوس وقت کہ بانٹتی ہونگے لوٹ
کا کہانا آویگی اونکو آواز یا آواز کرنیوالا پس کہیگا آواز کرنیوالا کہ تحقیق دجال نکلا ہی پس چہوڑ دینگی ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پہرینگے نقل کی یہہ مسلم
نے ف یعنی جلدی دجال کی لڑنی کی بہی **الفصل الثانی** دوسری فصل **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ

یعنے نہین باقی رہیگا سومین سی مگر ایک ۱۲

بیتِ المقدسِ خرابُ یثربَ وخرابُ یثربَ خروجُ الملحمةِ وخروجُ الملحمةِ فتحُ قسطنطینیةَ وفتحُ قسطنطینیةَ خروجُ الدجالِ رواہ ابوداؤد
روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب خراب ہونی مدینہ کی ہوگی ف ح اسلیکی آبادی بیت المقدس
کی بسبب غلبہ کفار کی ہوگی کہ نصاری ہین اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہی اور اشتقاق یثرب کا ثرب سی ہی بمعنی ہلاک کی یا نام
ایک کافر کا ہی کہ ابتدا مین اوسنی اوسی آباد کیا تہا اور مدینہ کو یثرب کہنی سی منع فرمایا ہی یہہ کہنا پہلی اوس نہی کی ہی ت اور خرابی یثرب کا سبب نکلنی اور پیدا ہونی فتنہ
اور جنگ عظیم کا ہی کہ جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اوسمین مین سی ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا فتح ہونی قسطنطنیہ کا ہی اور فتح ہونا اوس شہر کا سبب اور
علامت نکلنی دجال کی ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی مراد یہہ ہی کہ یہہ حوادث اور وقایع بعد ایک دوسری کی اس ترتیب کو سی واقع ہونگی اور ہونا پہلی کا علامت پیدا ہونی دوسری کی
ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سی واقع ہو کہا طیبی نی اگر تو کہی یہان کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی اور اوپر حدیث مین کہا کہ ناگہان شیطان آواز دیگا اونمین
کہ دجال تمہاری پیچہی آیا تمہاری اہل مین پس نکلین گی وہ اور یہہ بات جہوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونون مین جواب سکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کردانا فتح
قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی نہ یہہ کہ وہ پیچہی اوسکی نکلیگا بغیر فصل کی اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جہوٹا بازہین تقسیم کرنی غنیمت کی سی چنانچہ دلالت کرتی
ہی سی حدیث آیندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملحمةُ
العظمى وفتحُ قسطنطينيةَ وخروجُ الدجالِ في سبعةِ اشهرٍ رواه الترمذي وابوداؤد اور روایت ہی اوسی معاذ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی ف ل ع مراد بڑی جنگ سی کہا بعضون نی وہی کہ جسمین
گنی جاوینگی ایک باپ کی اولاد اور نہین پائینگی سو مین سی مگر ایک جیسی کی اوپر گذرا اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد اس سی فتح اوس شہر کی ہی کہ فتح ہوگا بسبب عظمت اسماء الہی کی جیسی حدیث
ابی ہریرہ کی مین گذرا اور سات مہینون جو ہونا ان چیزونکا فرمایا تو یہہ باعتبار متوجہ ہونی مسلمانون کی ہی طرف دونون شہرونکی اور ظہور دجال کی اور یا باعتبار قبضہ اون
دونون کی پس دجال پیچہی آویگا اونکی بغیر تراخی کی درمیان اون دونون کی **وعن** عبدِ اللہِ بنِ بُسرٍ انّ رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم قال
بین الملحمةِ وفتحِ المدینةِ ستُّ سنینَ ویخرجُ الدجالُ فی السابعةِ رواه ابوداؤد وقال هذا اصح اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ درمیان اوس جنگ بڑی کی اور فتح ہونی شہر مذکورہ کی یعنی قسطنطنیہ کی چہہ برس ہین اور نکلیگا دجال ساتوین برس مین ف ح اس حدیث
مین اور پہلی حدیث مین اختلاف فاحش ہی لیکن یہہ حدیث صحیح ہی جیسی کہ کہا اوسنی نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور کہا یہہ حدیث صحیح تر ہی ف ح ع اور حدیث سابق کی
اسناد مین کلام ہی اور بعضی راوی اوسکی مجروح ومطعون ہین اور اسمین دلالت ہی کہ تعارض ثابت ہی اور جمع ممتنع او صحیح تر مرجح ہی اور حاصل یہہ درمیان ملحمہ عظمی اور
درمیان خروج دجال کی چہہ سات برس کا صحیح تر ہی ہونی سات مہینی کی سی **وعن** ابنِ عمرَ قال یوشكُ المسلمونَ ان یحاصروا الی المدینةِ
حتی یکونَ ابعدُ مسالحِهم سلاحَ وسلاحُ قریبٌ من خیبرَ رواه ابوداؤد اور روایت ہی ابن عمر سی کہا قریب ہین مسلمان یہہ کہ گہیری جاوین گی مدینہ مطہرہ مین ف
ع یعنی دشمن گہیر لینگی اونکو یہانتک کہ مسلمان کفار سی اور جمع ہونگی درمیان مدینہ اور سلاح کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب خیبر کی یا بعضی اونکی داخل ہونگی مدینی کے اندر
اور بعضی باہر رہین گی گرد اوسکی نگہبانی کی لیئی اور یہہ معنی ظاہر تر ہین واسطی قول حضرت کی ت یہانتک کہ ہوگا دور ترین سرحدون اونکی کا سلاح اور سلاح نام ایک
جگہہ کا ہی نزدیک خیبر کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف ح ع کہ چند منزل ہی مدینی سی اور یہہ تفسیر اوسی نی کی ہی اور سلاح ساتہہ زبر سین کی اور کبھی ضبط کیا ہی اوسکو ساتہہ
رفع کی پیش سی بنا بر اس کہ اسم موخر ہی اور خبر لفظ ابعد ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ رفع اوسکی تنوین سی اور اور نسخہ مین ساتہہ زبر کی ہی **وعن** ذی مِخبرٍ قال سمعتُ
رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یقولُ ستصالحونَ الرومَ صلحاً امناً فتغزونَ انتم وهم عدواً من ورائکم فتنصرونَ وتغنمونَ وتسلمونَ
ثم ترجعونَ حتی تنزلوا بمرجٍ ذی تلولٍ فیرفعُ رجلٌ من اهلِ النصرانیةِ الصلیبَ فیقولُ غلبَ الصلیبُ فیغضبُ رجلٌ من المسلمینَ فیدقُّہ فعندَ ذلك

تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد
اور روایت ہی ذی مخبر سی کہ خادم ہی حضرت کا اور بہتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا مینی آنحضرت سی فرماتی تہی نزدیک ہی کہ صلح کروگی تم اے مسلمانون روم سی صلح باامن کہ طرفین
عذر او رفتنہ سی بچی رہونگی پس جنگ کروگی تم اے مسلمانون اور وہ رومی بالاتفاق دشمنون سی کہ سوائی تمہاری ہین پس نصرت کیی جاوگی تم یعنی مدد کریگا تمہاری
اسد تعالی اور پیر و غنیمت پاوگی و سلامت رہوگی یعنی زخمی ہونی سی و ماری جانی سی پہر پہروگی یعنی دشمنونکی پاس سے یہانتک کہ اترو گی تم اور اہل روم ایک سبزی کی
جگہ کہ ٹیلی ہوگی اوسمین پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سی چلیپا ف مراد اہل نصرانیت سی روم ہین اسلیی کہ روم دین نصرانیت پر تہی اور چلیپا ایک لکڑی
مربع ہی کہ گمان کرتی ہین نصرانی کہ عیسی سولی دیی گئی ہین او پر لکڑی کی کہ تہی اسی صورت کی ت پس کہی گا وہ شخص کہ غالب آئی چلیپا یعنی غالب آئی ہم
بسبب برکت چلیپا کی پس غصہ ہوگا ایک شخص مسلمانونمین سی ف یعنی بسبب اوسکی کہ نسبت کی غلبہ کی غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالی گا وہ مسلمان چلیپا کو پس نزدیک
اس قصہ کی عہد توڑینگی رومی اور جمع کرین گی لوگون کو جنگ کی لیی ت اور زیادہ کیا بعضی راویون نی اس عبارت کو کہ پس دوڑینگے مسلمان طرف ہتیارون اپنی کی
پس لڑینگی مسلمان اونسی پس بزرگی دیگا اسد تعالی اوس جماعت مسلمانون کو ساتہہ شہادت کی نقل کی یہہ ابوداودنی وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد اور روایت ہی عبداسد بن عمرو سی اونسی
نقل کی نبی صلی اسد علیہ وسلم سی کہ فرمایا چہوڑ و تم حبشیونکو و تعرض نکرو اون سے جبتک کہ چہوڑین وہ تمکو اور تعرض نکرین تمسی اسلیی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین نکالی کا کعبہ کا گنج مگر
ایک شخص صاحب و پنڈلیون چہوٹی کا حبشی مین سی نقل کی یہہ ابوداودنی ف ح ع یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اس سے لشکر حبش کا ہی اور سویقہ تصغیر ساق
کی ہی معنی پنڈلی کی اور پنڈلیان حبشی کی اکثر چہوٹی و باریک ہوتی ہین اور مراد گنج سی گنج ہی مدفون نیچی کعبہ کی کہا بعضون نے کہ مخلوق ہی وسمین اور بعضون نی کہا
کہ مراد ہی وہ مال کہ بطور نذر کی آتا ہی وسکو خادم وہان کی جمع کرتی ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چہوٹی پنڈلیون کا حبشی مین
سی و نہین معارض ہے یہہ قول اسد تعالی کی حرما امنا اسلیی کہ یہہ قریب قیامت کی ہوگا جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی اسد اسد کہنی والا او ظاہر تر یہی کہ اسد تعالی نی
گردانا ہی وسکو حرم باامن باعتبار غالب حوال کی جیسی کہ دلالت کرتا ہی وسپر قصہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند اونکا یا مراد حرم باامن گردانی سی یہہ ہے کہ اسد
تعالی نی حکم فرمایا یہہ کہ وہ امن مین رہین لوگون کو اور نہ تعرض کرین کسی سی وسمین چنانچہ آیا ہی کہ زمین نہ یقینونکا و اماطہ مین سے جبکہ ہا فساد سی یعنی قتل کرنی لوگون
کی سی و خراب کرنی شہرون کیسی کہا اوسنی کہ کہان ہی کلام اسد کا ومن دخلہ کان امنا پس کہا بعضی اہل توفیق نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ امر دیا وسکو کہ داخل ہو
وسمین اور نہ تعرض کرو اوسکی اور ساتہہ بونی و قتل کرنی کی وعن رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ
وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد اور روایت ہی ایک شخص سے کہ آنحضرت کے صحابیونمین سی ہی کہا چہوڑو تم حبشیون کو جبتک کہ
چہوڑ دین وہ تمکو او چہوڑو تم ترکونکو جبتک کہ چہوڑین وہ تمکو نقل کی یہہ ابوداودنی ف ح اگر کہین کہ قرآن شریف مین حکم ہی قاتلوا المشرکین کافۃ علی العموم فرمایا ہی کہ
مشرکون سی قتال کرو جہان ہون حضرت نی یہہ کیون فرمایا کہ اونکو چہوڑ دی کہو جواب اسکا یہہ ہی کہ حبشہ او ترک عموم اس آیت سی مخصوص و خارج ہین بسبب کی شہر
اونکی بعید ہین اونکی شہر و نمین اور اسلام کی شہرون مین ریت و بیابان بہت ہین جبتک کہ وہ تعرض نکرین اور اسلام کی شہرون پر نہ اوین تعرض اونسی کرنا چاہیی پر
اگر وہ سبقت کرین اور اسلام کی شہرون مین ساتہہ قہر او غلبہ کی آوین فرض ہوگا قتال اونکا یا کہین کہ آیت ناسخ حدیث کی ہی او حکم اس حدیث کا ابتدا اسلام مین تہا
بسبب ضعف اسلام کی او جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا وعن بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ
صِغَارُ الْاَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مِرَارٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْ
مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی وسنی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حدیث کی کہ وہ یہہ حدیث ہی لڑیگی تمسی قوم چھوٹی آنکھوالی یعنی ترک **ف** ع یہہ تفسیر راوی سی
ہی کہ وہ صحابی ہی یا تابعی **ت** فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہانکوگی تم اونکو تین بار یعنی ہونگی وہ مغلوب مقہور یہانتکہ تم اونکو بھگادوگی یہانتک کہ پہنچاوگی اون کو جزیرہ
عرب مین **ف** ع کہا بعضون نے کہ یہہ نام ہی عرب کی شہرونکا اسلیے کہ گہیری ہوی ہین اونکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور
کہا مالک نی کہ وہ حجاز ہی اور یمامہ اور یمن **ت** پس ای پہلی ہانکنی مین نجات پاوینگی وہ شخص کہ بہاگی ترکونمین سی اور ای دوسری ہانکنی مین نجات پاوینگی بعضی اور
ہلاک ہونگی بعضی اور ای تیسری ہانکنی مین پس کاٹی جاوینگی اور جڑ سی اوکہاڑی جاوینگی یا مانند اوسکی فرمایا حضرت نی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ح یہہ لفظ اوس جگہ
کہتی ہین کہ حدیث کے معنی نقل کیے جاتی ہین اور لفظ اوسکی خاص یاد نہین ہوتی اور اسمین نہایت ورع ہی راوی کا **وعن** اَبِی بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ یُسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَۃَ عِنْدَ نَہْرٍ یُقَالُ لَہٗ دِجْلَۃُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَکْثُرُ اَھْلُھَا وَیَکُوْنُ مِنْ مَصَارِ
الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّہْرِ فَیَتَفَرَّقُ اَھْلُھَا
ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِیَّۃِ وَھَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ وَھَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَجْعَلُوْنَ
ذَرَارِیَّہُمْ خَلْفَ ظُھُوْرِھِمْ وَیُقَاتِلُوْنَھُمْ وَھُمُ الشُّھَدَاءُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوتر ینگی لوگ میری امت مین سی زمین پست مین کہ نام رکھینگے اوسکا بصرہ **ف** ح بصرہ ساتھہ زبر با اور زیر باوسکی اور جزم
صاد کی اور زبر باوسکی اور زیر بھی آئی ہی **ت** نزدیک ایک نہر کی کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ **ف** ح دجلہ ساتھہ زبر اور زیر دال کی نہر بغداد کی **ت** ہوگا اوس پر پل بہت
ہونگی اہل بصرہ کی اور ہوگا وہ شہر مسلمانونکی شہرونمین سی حلبی نی حاشیہ شفا مین لکھا ہی کہ بصرہ مثلثہ البا ہی اور زبر فصیح تر ہی بنایا ہی اوسکو عتبہ بن غزوان
نی بیچ خلافت عمر رض کی اور اوسمین بت پرستی کبھی نہین ہوئی اور اس قضیہ مین جو حدیث مین صریح مذکور ہی نام بصرہ کا ہی اور علمانی کہا ہی کہ مراد اوس سی بغداد ہی اس دلیل سی
کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہے نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اس ہیئت پر کہ اب ہی نہ بنا تہا بلکہ قریب تہی متعدد و متفرق مضافات بصرہ سی اور
منسوب اوسکی طرف اور آنحضرت نی از راہ معجزہ کی خبر دی اوسکی بننی کی اسلیے فرمایا ساتھہ لفظ استقبال کی کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانونکی شہرونمین سے اور بہت ہونگی رہنیوالی
اوسکی اور یہہ ہے کہ ترک بصرہ مین واسطی لڑنی مارنی کی اس کیفیت مخصوص سی کہ مذکور ہوی نہین آئی اور اہل تواریخ نی اسکو نہین نقل کیا مگر بغداد مین البتہ آئی ہین جیسے کہ
معروف و مشہور ہی پس ذکر بصرہ کا حدیث مین اس سبب سی ہی کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کی شہر قدیم ہی کہ قریات و مواضع کہ بغداد اونمین بنا ہی منسوب اوسکی طرف
تہی اور بصرہ ایک موضع ہی بامر بغداد کی قریب اوسکی دروازہ کی کہا جاتا ہی اوسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بغداد کا ساتھہ نام بعض اوسکی کہ بصرہ ہے
یا بحذف مضاف یعنی بغداد البصرہ جیسے کہ کلام پاک اللہ تعالی کی مین ہے واسئل القریۃ اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ بعضی شخص میری امت مین سی اوتر ینگی نزدیک دجلہ کی اور
مقام کرینگی وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانون کی شہرون سی اور وہ بغداد ہی اور امصار جو کہا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائی کا اسلیے کہ مصر بڑی شہر کو کہتی ہین
اور اوسکی مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہی **ت** اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانی مین آوینگے اوس شہر والون سے لڑنیکی لیے بیٹی قنطورا کی **ف** ح یعنی ترک اور قنطورا ساتھہ زبر
قاف اور جزم نون اور پیش طا کی ساتھہ الف مقصورہ کی اور کبھی ساتھہ ممدودہ کی بھی آتا ہی نام ہی پدر کلان ترک کا کہ سب ترک اوسکی اولاد سی ہین **ت** کہ مونہہ اونکی چکلی
ہونگی اور انکھین چھوٹی یہانتک کہ اوتر ینگی اوس نہر کی کنارے پر پس متفرق ہونگی اوس شہر کی لوگ تین فرقے ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلونکی دمون مین اور جنگل مین
ف ح یعنی اعراض کرینگی قتال سی اور مشغول ہونگی زراعت مین اور تلاش کرینگی بیلونکو کہیتی کی لیے واسطی خلاصی پانی کی ہلاک سی بسبب اس عمل کی یا لادینگی
اپنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چل دینگی جنگل کو تا اونکی شر سی نجات پاوین **ت** اور ہلاک ہوگا یہہ فرقہ **ف** ح اور اونکی شر سی بسبب اس حیلہ کی نجات
نہین پاوینگی اسلیے کہ آگ مشرکون کی فتنہ کی ایسی نہین ٹہر سکیگی کہ اس حیلہ سی بجہا سکین **ت** اور ایک فرقہ طلب کریگا امان بنی قنطورا سی واسطی جانون اپنی کی اور ہلاک

ہونگی **ف** ع یعنی اونکی ہاتون سی اور شاید کہ مراد اس فرقہ سی مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی اوسکی مسلمان ہین کہ طلب کی اونہون نی امان اپنی واسطی اور اہل بغداد کی لیے
اور ہلاک ہوئی اونکی ہاتون سی کہ مار ڈالا اونہون نی اونکو کسی کو باقی نہین چھوڑا اور کہا ایک شارح نی کہ اگر ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بصرہ سی یعنی بغداد اسلیے کہ بغداد
تہا قریہ حضرت کی عہد مین بصرہ کی قریہ مین سی اس راہ اطلاق کرنی اسم جز کی کل پر تو واقعہ ہو چکا جیسا کہ حضرت نی فرمایا تہا اور اگر ارادہ کیا بصرہ سی بصرہ معہودہ تو
شاید کہ وہ واقعہ ہو بعد اسکی اسلیے کہ نہین سنا گیا ہی کہ کفار اوتری ہون اوسمین کبہی قتال کی لیے **ت** اور ایک فرقہ گردانی گا اپنی اولاد و عورتونکو پیچہی پشتون اپنی کی
ف ح یعنی تغافل کرینگی اونسی اور قطع کرین گی علاقہ مہر و محبت کا اونسی یا اپنی پیچہی لی لیوین گی اور ہمراہ لیجاوینگی **ت** اور لڑینگی ترکون سی اور ماری جاوینگی اکثر اونکی
اور وہ ہونگی شہید نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ع ح حقیقی کامل شہادتمین کہ بیچ طوفان ایسی فتنہ کی کمر ہمت کی باندہی اور مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہہ کہ تیسرا فرقہ
غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑین گی ترکسی پہلی غالب ہونی اونکی سی اہل اسلام پر پس شہید ہونگی اکثر اونکی اور نجات پاوینگی اونمین سی تہوڑی کذا ذکرہ الاشرف اور
کہا غیر اونکی نی کہ یہہ حضرت کی معجزات مین سی ہی اسلیے کہ یہہ واقع ہو جیسی کہ خبر دی تہی حضرت نی اور ہوا یہہ واقع بیچ صفر کی سنہ چہہ سو چہپن مین اور یہہ قضیہ اشارہ
ہی طرف پیدا ہونی ہلاکت اور آگ فتنہ کی اور قتل کی اور طرف جلا دینی بلاد اسلام کی اور لگنی اوس آگ کی اور بلند ہونی شعلہ اوسکی کی تہوڑی مدت مین اور جلانی اوسکی عالم کو
اور یہہ ایک قضیہ ہی کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکی بیان سی عاجز و قاصر ہی اور کہا ہی علمانی کہ ابتدائی بادی بیچ سکون کی سی مثل اس واقعہ کی اس کیفیت سی سی واقع
نہین ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہہ قضیہ تواریخ کی کتابونمین تفصیل سی کور ہی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبُصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا
وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَاءِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ
وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای انس تحقیق
لوگ بساوین گی لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اون شہرونمین سی ہوگا کہ کہا جاوی گا اوسکو بصرہ پس اگر گذری تو اوسپر یا داخل ہو تو اوسمین پس دور رکہہ تو اپنی تئین
اوسکی اون مواضع سی کہ زمین شور رکہتی ہین اور دور رکہہ اپنی تئین اوس مواضع سی کہ نام اوسکا کلا ہی اور اوسکی کہجورون سی اور اوسکی بازار سی اور اوسکی
بادشاہ اور امیرونکی دروازون سی اور لازم پکڑ تو اوسکی کنارونکو کہ نام اوسکا ضواحی ہی **ف** ع ح ضواحی جمع ضاحیہ کی ہی یعنی کنارہ زمین کی کہلے ظاہر اور
ہوا آفتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہی وسمین سی اور بعضون نی کہا مراد اوس سی پہاڑ اوسکی ہین اور یہہ امر ہی گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا **ت** پس تحقیق
شان یہہ ہی کہ ہوگا ان جگہون مین کہ منع کیا گیا وہاں کی جانی سی دہس جانا زمین مین اور پتہر برسنا اور زلزلہ سخت اور ہوگی اون جگہونمین ایک قوم کہ شام کرینگی
اچہی بہلی اور صبح کرینگی اسحال مین کہ کیے جاوینگی بصورت بندرون اور سورونکی **ف** ع ح یعنی جوان اونکی بندر ہو جاوینگی اور بڈہی سور اس سی معلوم
ہوتا ہی کہ مسخ اس امت مین بہی جائز اور وقوع ہی اسلیے کہ اگر جائز نہوتا تو ڈرانا اور بچانا اوس سی فائدہ نرکہتا اور بلاشبہ حدیثون مین واقع ہوا ہی وعید اوس سی
بیچ حق فرقہ قدریہ کی اور اسی سبب سی کہا ہی بعضی شارحین نی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگی اسلیے کہ مسخ و خسف ہونگی اس امت
مین تقدیر کی جہٹلانی والون پر لفظ کلا جو اوپر ہی حدیث مین ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ساتہہ مد کی ہی اور بروزن کتان کی نام ایک جگہہ کا ہی بصرہ
مین لہا ایک شارح نی کہ وہ کنارہ نہر کا ہی کہ وہان کشتی بندہتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ جگہہ چرنی جانورونکی ہی اور تائید کرتا ہی اسکی وہ کہ بعضی نسخونمین ساتہہ
تخفیف اور قصر کی ہی معنی گہاس کی چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسیطرح ہی پس ان جگہونمین خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت اونکی اور کہجورونمین
بسبب خوف غرت کی اونمین اور بازارونمین بسبب ہونی غفلت کی یا کثرت لغو کی یا فساد عقود اور بادشاہون وغیرہ کی دروازونپر بسبب کثرت ظلم کی اور
مشکوۃ کی اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفید چہوٹی ہوئی ہی بسبب نپانی مولف کی نام راوی کو لیکن جزری نی کہا رواہ ابو داؤد من طریق

لم یجزم بہا الراوی بل قال لا اعلم الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہہ حدیث ابوداؤد نی اسی طریق سی کہ جزم نہین کیا ابوداؤد نی اوسطریق مین راوی کو بلکہ کہا نہین جانتا مین اوسکو لیکن اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ داخل اس اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس نی اوسنی انس بن مالک سی پس اسطرح کہنا دلالت کرتا ہی ابہام و اشتباہ پر اور یہہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کی ہین او ر تابعین سی ہین **وعن** صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ اور روایت ہی صالح بن درہم تابعی سی کہتی تہی گئی ہم حج کرنی کو بصرہ سی مکہ کو پس ناگہان وہان ایک شخص کہڑا تہا یعنی ابوہریرہ پس کہا اونہون نی واسطی ہمارے کہ کیا تمہارے شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابلہ **ف** ح ابلہ ساتہہ پیش ہمزہ اور ب کی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی **ت** کہا ہمنی ہان ہی گی کہا اوس شخص نی کون ہی کہ ذمہ لی اور متکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میری نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطی ابی ہریرہ کی ہی **ف** ح عشار ساتہہ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اوسمین واسطی برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتی ہین **ت** سنا مین دوست جانی اپنی سی کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتی کہ تحقیق اللہ عزوجل اوٹہاوی گا مسجد عشار سی دن قیامت کے شہید نہین اوٹہین گے یعنی قبرونسی یا مرتبہ مین ساتہہ شہیدان بدر کی غیر اونکی **ف** ع ح اور یہہ بڑی تعریف ہی اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدون کی برابر ہین اور یہہ نہین معلوم کہ وہ اس امت کی شہیدون مین سی ہونگی یا اگلی امتون مین سی پس جب یہہ مسجد ایسی فضیلت و شرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہو اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اونمین فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز ہی اور پہنچتا ہی اور اکثر علما اسیر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور کہا یہہ مسجد اوس جانب کہ متصل نہر کی یعنی نہر فرات کے کہ بصرہ کی ہی **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کی اگر چاہیگا اللہ تعالے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ إِنَّمَا أُرِيْدُ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی شقیق سی کہ نقل کی حذیفہ سی کہا تہی ہم نزدیک عمر رض کی پس کہا کون تم مین سے یاد رکہتا ہی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ درباب فتنہ کی فرمائی ہی پس کہا مینی کہ مین یاد رکہتا ہون جیسی کہ فرمائی حضرت نی یعنی بعینہ بی زیادتی اور نقصان کی کہا عمر نی کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہی بیچ روایت حدیث کے

کہہ جو کچہہ فرمایا اور بیان کر کیفیت اوسکی ف ح ع چونکہ حذیفہ نی صحابہ کی درمیان مین سامنی حضرت عمر کی دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ مین یاد رکہتا ہون جس طرح
حضرت نی فرمائی ناگوار ہوئی بات اونکی حضرت عمر رض کو اور فرمایا تو عجب بڑی ہی جرأت کی تو نی اوسپر کہ نہین جانتا مین اور نہ یار تیری اور تو دعوی کرتا ہی
کہ مجکو بعینہ یاد ہی کہہ کیا فرمایا تہا آنحضرت نی اور ہوسکتا ہی کہ یہہ تحسین اور تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ وضبط کی یعنی جانتا ہون مین کہ تو دلیر تہا بیچ پوچہنی
کی آنحضرت سی حال شر و فتنہ کا کہ بہت پوچہتا تہا البتہ تجکو علم ہوگا اوسکا کہہ کیونکر ہی ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مین سنا ہی مین پیغمبر خدا سی فرماتی تہی فتنہ اور
ابتلا اور آزمایش مرد کی اوسکی اہل و عیال مین ہی اور اوسکی مال مین اور اوسکی نفس مین اور اوسکی فرزندون مین اور اوسکی ہمسایہ مین ف ح ع یعنی مرد مبتلا
ہی انکی رعایت حقوق مین اور اوسکی ادا کرنی مین جیسا کہ چاہیی اور اوسمین تقصیرین کرتا ہی اور برخلاف فرمودہ کی چلتا ہی اور اونکی تقریب سی مرتکب
منہیات کا ہوتا ہی اور اوس سی محنت و ایذا اوٹہاتا ہی اور رنج و تعب مین پڑتا ہی پس لایق ہی یہہ کہ کفارہ کریں اونکا ساتہہ حسنات کی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی
ان الحسنات یذہبن السیآت چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نی ساتہہ قول اپنی کی ت جہاڑتی ہین اوس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ اونکی سبب سے کرتا ہی
روزہ اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمر نی کہ نہین مراد رکہتا مین یہہ ف ع حضرت عمر نی جب پوچہا کہ کون تم مین سے
یاد رکہتا ہی حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کی اور یہہ سوال محتمل تہا دو معنی پر ایک تو یہہ کہ مراد فتنہ سی امتحان و آزمایش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کی جیسی کہ بیچ قول
اللہ تعالی کی ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع الخ اور دوسری یہہ کہ مراد ہو اوس سی واقع ہونا قتال کا اور تہا سوال حضرت عمر کا دوسری شق سی اور حذیفہ
نی اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمر رض نی کہ مین یہہ مراد نہین کہتا اس سوال مین ت نہین مراد رکہتا مین اس فتنہ سی مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہی
مانند موج دریا کی ف ح یعنی مراد میری فتنہ سی قتل و قتال اور لڑائیان مین کہ پہیلین اور شایع ہوں شر و محنت اونکی لوگون مین ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی عمر رض
سی کہ تمہین کیا کام ہی اوس فتنہ سی ای امیر المومنین یعنی تمکو اوس سی غم نہین ہی اور شر اوسکی تمکو نہین پہنچی گی اور تم اوسکو نہین پاؤ گی تحقیق درمیان تمہاری
اور درمیان اوس فتنہ کی ایک دروازہ ہی بند ف ح بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمر رض کی وجود سی جیسی کہ اخیر حدیث مین تفسیر کی یعنی جب تک کہ وجود تمہارا
درمیان مین ہے وہ فتنہ راہ نہین پائیگا اور جب تم اونمین سی اوٹہہ جاؤگی وہ فتنہ آوی گا اور راہ پاوی گا ت کہا عمر رض نی بطریق استفہام کی کہ پس توڑا
جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سی آویگا یعنی بسبب شدت اور سختی اوسکی کی یا کہولا جاویگا ف ع ح یعنی بسبب خفت و نرمی اوسکی فرق ہی درمیان
ٹوٹنی دروازہ کی و کہلنی کی جب ٹوٹ جاتا ہی تو راہ کہلجاتی ہی کوئی بند نہین کرسکتا اور بعد کہلنی کی بند کرنا ممکن ہی اور یہہ مثال ہی کہ مشابہت دی فتنہ کو
ساتہہ گہر کی کہ مقابل ہی امن کی گہر کی اور عمر رض کی حیات کو ساتہہ دروازہ بند کی اور اونکی موت کو ساتہہ کہلنی اوس دروازہ کی پہر کنایہ کیا ساتہہ توڑنی کی قتل
سی اور ساتہہ کہلنی کی موت سی یعنی جب عمر رض سمجہی کہ دروازہ کنایہ ہی اونکی وجود سی اور وہ بیان سی اوٹہنی والا ہی پوچہا کہ ساتہہ قتل کی ہوگا یا ساتہہ موت
کی ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی نہین کہولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج پذیر نہووی اور پہر بند کرنا اوسکا ممکن نہو کہا عمر نی کہ یہہ یعنی دروازہ کہ
جسکی وصف سی یہہ ہے کہ توڑا جاویگا اور کہولا نہ جاویگا لایق تر ہی یہہ کہ نہ بند کیا جاوی کبہی کہا شقیق نی پس کہا ہمنی واسطی حذیفہ کی کہ کیا تہی عمر جانتی کہ کون
ہی دروازہ کہا حذیفہ نی ہان جانتی تہی عمر اوسکو جیسا کہ جانتی تہی کہ تحقیق ورے کل کی رات ہی ف ع یعنی بعلم یقینی ضروری جانتی تہی جیسی کہ کل
نہین ہوتی مگر پیچہی رات کی اور سوال جو کیا واسطی تحقیق حال کی کیا ت تحقیق مینی بیان کی اونسی حدیث کہ نہین اوسمین غلطیان کہا شقیق نی پس ڈرے
ہم اس سی کہ پوچہین حذیفہ سی کہ کون ہی مراد دروازہ سی پس کہا ہمنی مسروق سی کہ حاضر تہی ہان پوچہہ حذیفہ سی پس پوچہا مسروق نی حذیفہ سی پس کہا حذیفہ نے
مراد دروازہ سی عمر مین یعنی وکنی والی فتنہ کی اصحاب و احباب سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال فتح القسطنطينية مع قيام الساعة رواه
الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی انس سی کہا اونسی فتح قسطنطنیہ کے قریب ہے قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

باب اَشْرَاطِ السَّاعَةِ باب ہی بیچ بیان علامتون قیامت کے **ف** ح شرط ساتھہ جزم رکی ایک چیز کو ساتھہ ایک چیز کی وابستہ کرنا جیسی کہین اگر ایسا ہو تو ایسا ہو اور اوسکی جمع شروط ہی اور شرط ساتھہ زبر کی علامت اور نشان ایک چیز کی ہونیکا اور اوسکی جمع اشراط ہی پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کی ہی اور ساعت کہتی ہین ایک جز کو اجزا رشب و روز سی اور یعنی وقت حاضر کی بہی آتی ہی قیامت کو یا برپا ہونی اوسکی کو ساعت کہتی ہین اسلیی کہ جب آنا اوسکا مبہم ہی اسی ساعت مین ہونا اوسکا محتمل او منتظر ہی اور علمانی تفسیر کیا ہی اشراط ساعت کو ساتھہ چھوٹی امور کی کہ واقع ہون پہلی قایم ہونی قیامت کی اور منکر ہون اون کی لوگ مانند جننی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنی کی بیچ بنانی اونچی اونچی مکانون کی اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کی اور قلت مردونکی اور کثرت عورتون کی اور ضایع کرنی امانت کی اور کثرت لڑائیون او فتنون کی اور مانند انکیکی کہ اسباب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتھہ اس معنی کی یہہ ہین کہ بڑے علامتین کہ متصل قیامت کی واقع ہونگی اور باب آیندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتی ہین عالم کہ شرط لغت مین یعنی اول شئی اور زوال مال اور چھوٹی مال کی بہی آیا ہی اور باعث لوگون کی انکار کرنی کا اونسی یہہ ہی کہ یہہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرین گی اور یہہ چیزین جو علامت ہین مراد یہہ ہی کہ بہت واقع ہونا اور پہیلنا انکا علامت ہی مطلق ولیکن اسباب مین امام مہدی کی بہی نکلنی کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتھہ عیسی اور دجال کی ہوگا کہ قریب قیامت کی ظہور کرینگی اسکا جواب یہہ ہی کہ ذکر مہدی کا یہان بتقریب ذکر لڑائیون او فتنکی ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آیندہ مین آوی گا انشاءاللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی انس سی کہا اونسی سنامینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نشانیون قیامت کی سی یہہ ہی کہ اوٹہایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹہہ جانی علما کی یا بسبب کم رتبہ ہونی اونکی سے نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ بادانون کی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا **ف** پہر بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سی فسادون کی بیچ بلاد و عباد کی **ت** اور کم ہونگی مرد کہ جنسی انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین **ف** ع کہ جنسی نہین سرانجام پانی مین امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہی کثرت غم وہم کا اور حاصل کرنی دینار و درہم کا **ت** یہانتک کہ ہوگا واسطی پچاس عورتون کی ایک مرد خبر گیری کرنی والا **ف** ع یہہ مراد نہین ہے کہ پچاس عورتین ہوویان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہہ مراد ہی کہ مائین اور دادیان و بہنین و بیبیان و خالائین و بیویان وغیرہ اپنی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہہ خبرگیران اونکا ہوگا **ت** اور ایک روایت مین یعنی بجای یرفع العلم ویکثر الجہل کی یہہ عبارت آئی ہی کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق پیدا ہونگی پہلی آنی قیامت کی جہوٹی پس پرہیز کرو اونکی شر سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع مراد جہوٹون سی یا تو وہ ہین کہ حدیثین جہوٹی بناوینگی یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگی اور یا وہ کہ بدعتین نکالین گی اور خواہشین فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگون کیطرف نسبت کرینگی اور گمان کرینگی کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نی شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم نہین مذکور ہی صحیح مسلم مین ولیکن آیا ہی بعضی روایتون غیر اوسکی مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قول جابر کا ہی نہ تہی اور جامع مین ساتہ لفظ مشکوۃ کی ہی بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نی جابر بن سمرہ سی **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ کہا ابو ہریرہ

نی اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتی تہی یعنی کسی امر مین صحابہ سی کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جسوقت کہ ضایع کیجاوی
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ح مراد امانت سی یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کی ہین جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق لوگون کی
اور امانتین اونکی اور مراد یہہ ہی کہ تعین اوسکی وقت کا سوای عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی وجود
مین آوینگی اور نشانیان اوسکی قرب کی ہونگی مقرر کین ہین از انجملہ ایک علامت اوسکی ضایع کرنا امانت کا ہی کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگی ت کہا اعرابی
نی کہ کسطرح ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کس وقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح مراد نا اہل سی وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردون کی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سی اور یہہ خلیفہ کی حق مین اور قیاس کرا سی تمام صاحبان امرا و شان و ارباب مناصب
کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند انکی سی پس جب کام دین و دنیا کا نا اہل کی ہاتہہ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی و فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضایع ہونگی اور لفظ وسد ساتہہ صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سی مادہ سی سے بمعنی تکیہ کی اور جس کو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہی
گویا وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰی
یُخْرِجَ الرَّجُلُ زَکٰوۃَ مَالِہٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُہَا مِنْہُ حَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْہَارًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ
تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اِہَابَ اَوْ یَہَابَ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سی ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہہ عطف تفسیری ہی یعنی بہیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کی ہر جانب سی مانند نالہ کی کہ بہتا سیل کرتی خلق اوسکی
طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنی مال کی پس نپاویگا کسی کو کہ قبول کری وسکو اوس سی یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم ہونی رغبت کی اوسکی
طرف بسبب تشویش حال کی اور یہانتک کہ ہوجاوی زمین عرب کی سبز او باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ اور روایت مسلم کی یون ہی
کہ فرمایا پہنچیگی عمارت اور آبادی ہاٹ یہاب تک ف ع اہاب ساتہہ زیر ہمزہ کی اور زبر ب کی اور یہاب ساتہہ زیر ی کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ زبر ی کے
اور یہہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کی اور لفظ او تنویع کی لیی ہی اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد نواح اوسکی کی ہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ اہاب ساتہہ زبر
ہمزہ کی بروزن سحاب کی کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہی چند کوس مدینہ سی اور لفظ اہاب کو ساتہہ زبر کی بہی پڑہا ہی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِیْفَۃٌ یُقَسِّمُ الْمَالَ وَلَا یَعُدُّہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ
خَلِیْفَۃٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا وَّلَا یَعُدُّہٗ عَدًّا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ ہوگا آخر زمانی مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نی کہ مراد اس سی امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقونکو خوب دیگا اور جمع نہین
کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہماری کی اور نہ گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بی شمار اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کی ایک خلیفہ دیگا
مال لپین بہر بہر کر اور نہ گنیگا اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی بسبب کثرت اموال اور غنایم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس اپنی کی بیشمار لپین بہر بہر کر دیگا
وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِّنْ ذَہَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ فرات کہل جاویگا گنج سونی کی سی ف ح یعنی پانی فرات کا
خشک ہوجاویگا اور اوسکی نیچی سی گنج سونی کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہی ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیی کہ نلی اوس سے کچہہ نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نی ف ح اسلیی کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور بعضون نی کہا اسلیی نی کہ لینا اوس گنج

سی ہی خاصیت موجب اوترنی آفات وبلیات کا ہی اور وہ ایک نشانی ہی نشانیون قدرت الہی سی اور بعضون نی کہا اس سبب سی کہ وہ مال مغضوب اور مکروہ ہی
مثل مال قارون کی پس انتفاع اوس سے حرام ہوگا **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَحْسِرَ
الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَھَبٍ یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْہِ فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَۃٍ تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ وَیَقُوْلُ کُلُّ رَجُلٍ مِنْھُمْ لَعَلِّیْ اَکُوْنُ اَنَا
الَّذِیْ اَنْجُوْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ کہل
جاویگی فرات پہاڑ سونی کی سی **ف** ع ظاہر یہہ ہی کہ قضیہ متحد ہی اور روایت متعدد ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ کہل جاویگی فرات گنج عظیم سی متعدد پہاڑ کی ہوگا
سونی سی اور احتمال یہہ ہی کہ ہو یہہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونی کی **ت** لڑینگی لوگ اوس پر یعنی اوسکی حاصل کرنی اور لینی پر پس مارے جاوینگی ہر سو مین سی ننانوین
اور کہیگا ہر شخص اون مین سی شاید کہ مین ہون وہ شخص کہ نجات پاون نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاونگا اور مال لونگا اس توقع پر لڑینگی
اور مارے جاوینگی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ فَیَجِیْءُ
الْقَاتِلُ فَیَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا قَتَلْتُ وَیَجِیْءُ الْقَاطِعُ فَیَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِیْ وَیَجِیْءُ السَّارِقُ فَیَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا قُطِعَتْ یَدِیْ ثُمَّ یَدَعُوْنَہٗ
فَلَا یَاْخُذُوْنَ مِنْہُ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ باہر ڈالدیگی زمین ٹکڑی جگر اپنی کی **ف** ح یعنی گنج مدفون اور
افلاذ ساتہہ زبر ہمزہ کی جمع فلذۃ کی ہی ساتہہ زبر ف کی اور ذال کی آخر مین بمعنی ٹکڑی کٹی ہ ئی کی طول مین اور قاموس مین ہی کہ فلذ ساتہہ زیر کی جگر اونٹ کا
اور فلذۃ ساتہہ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونی اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزون کو تعبیر کیا ساتہہ ٹکڑون جگر کی اسلیکہ وہ خلاصہ زمین کے ہین جیسی کہ جگر خلاصہ اونٹ
کا ہی اور وہ محبوب تر ہین جیسی کہ جگر محبوب تر ہی اون چیزون مین کہ پیٹ مین ہین پس معنی یہہ ہین کہ ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانون وغیرہ کو اپنی پیٹ
مین سی طرف پیٹہہ اپنی کی **ت** مانند ستونون کی سونی اور روپی سی پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اوسنی لوگون کو واسطی مال کی پس کہیگا بیچ طلب کرنی اسکی
قتل کیا مینی لوگون کو اور آویگا کاٹنی والا ناتی کا یعنی باز رکہنی والا سلوک واحسان کا اپنون سی پس کہیگا واسطی اسی مال کی کاٹا مینی خویشاوندون اپنی کا اور
آویگا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکیکی کاٹا گیا ہاتہہ میرا **ف** یعنی یہہ مال ایسی چیز ہی کہ بیچ محبت اور خواہش اسکیکی یہہ گناہ کیے مینی اور یہہ محنتین دیکہین مینی اور
اب کچہہ کام نہین آتا اور حاجت اوسکی نہین کہتی ہم **ت** پہر چہوڑ دینگی اوس مال کو کہ زمین سی نکلا ہوگا پس نہین لینی کی اوس سی کچہہ نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَی الْقَبْرِ فَیَتَمَرَّغُ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُ
یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَکَانَ صَاحِبِ ھٰذَا الْقَبْرِ وَلَیْسَ بِہِ الدِّیْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین جاویگی اور نہین فانی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس
لوٹیگا اوس پر اور کہیگا اے کاش کہ ہوتا مین جگہہ اس قبر والی کی اور نہین اوسکو یہہ دین مگر بلا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح اس عبارت کی دو معنی کہی ہین علمانی ایک
تو یہہ کہ مراد دین سے عادۃ ہی اور دین بمعنی عادۃ کی بہی آیا ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت اور
نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنی پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسری یہہ کہ دین بمعنی مشہور کی ہی اور معنی اوسکی یہہ کہ نہین ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنی
بسبب امر اور فتنہ کی کہ پہنچا ہو اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سے پہنچی ہوگی اور ہوسکتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ اوس وقت مین کہ لوٹیگا قبر پر
اور آرزو کریگا موت کی کچہہ دین مین سے اوسکی ساتہہ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم
وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْءُ اَعْنَاقَ
الْاِبِلِ بِبُصْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلی گی آگ

زمین حجاز سی روشن کر دی گی گردنین اونٹونکی بصری مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح بصری ساتہہ پیش ب اور جزم صاد کی شہری شہرون شام کی
اوسمین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہی اور حجاز نام ہی مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین اور
غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نی برکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوس کے
آفت سی بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چہہ سو پچاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الاخر کی سی روز اتوار ستائیسوین جب تک ہوا کہ سب باون روز ہوئی اور پہنچنا
اوسکا جانب حجاز سی تہا مانند ایک شہر بڑی کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگوری گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہی کہ اوسکو کہینچتی ہین جس پہاڑ پر کہ پہنچتی تہی
خاک کر دیتی تہی اور مانند شیشہ کی پگہلا دیتی تہی اور مانند رعد کی فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سی ندیان سرخ اور نیلی
نکلتی تہین اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ہوا ٹہنڈی اوس سے طرف مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہی علمانی کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اون جنگلون مین
پہیل گئی تہی اور حرم نبوی اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتون کو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب و چاند کی
اون ایام مین معطل اور مدہم ہو گئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نی روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصری مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سی یہہ تہا کہ
پتہرونکو جلاتی تہی اور درختونکو اوس سی کچہہ اثر و آسیب پہنچتا تہا اور کہتی ہین کہ جنگل مین ایک پتہر پڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور آدہا خارج
خارج کو آگ نی جلا دیا تہا اور جب نصف داخل پر پہنچی تو بجہہ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نی عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی ادا کیی اور
صدقہ دینا اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی بہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی ننگی سر
عاجزی زاری کی پروردگار تعالی نی منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سی نجات دی اور اوسی سال مین وقایع غریبہ اطراف
عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسری کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی جیسی کہ گذرا بیان اوسکا **وعن انس**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اول علامتون قیامت کی سی آگ ہو گی کہ ہانکی گی لوگون کو مشرق سے
طرف مغرب کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح مراد یہہ ہی کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا پہلی اس
آگ سی تہی پس یہہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم
الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ وتکون
الساعۃ کالضرمۃ بالنار رواہ الترمذی روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ
قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانی کی تفسیر اسکی یہہ ہے پس ہوگا اور گذرے گا برس مانند مہینی کی ف ع یعنی برکت زمانی کی کم
ہو جائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا یا یہہ کہ لوگ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونی دلونکی بڑی بڑی فتنونمین اور اوترنی شدائد اور محنتونکی نہین جانینگی
کہ کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نی کہ یہہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین ت اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کی اور ہوگا ہفتہ مانند دن کی
اور ہوگا دن مانند ساعت کی یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کی کہ ایک گہنٹہ ہی اور ہو گی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف جب آگ
بہڑکتی ہی شعلہ اوٹہکر جلدی سی بیٹہہ جاتا ہی **وعن عبد اللہ بن حوالۃ** قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم علی اقدامنا
فرجعنا فلم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا تکلہم الی فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیعجزوا عنہا ولا تکلہم
الی الناس فیستأثروا علیہم ثم وضع یدہ علی راسی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ قد نزلت الارض المقدسۃ فقد دنت الزلازل

وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ اِلٰى رَاْسِكَ روایت ہی عبد اللہ بن حوالہ سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد کرنی کی لیی تاکہ غنیمت پاوین ہم **ف** ح اور کچہہ جنس مال سی حاصل کرین غالبًا وہ قوم محتاج و مشقت مین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی چاہا کہ کچہہ اپنی لیی پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہوا اور اسی لیی ذکر غزا کا صریحًا نہ کیا اور غنیمت ہی کی ذکر پر اقتصار کیا **ت** بہیجا ہمکو اوپر
قدمون ہماری کی یعنی پیادہ پا بہیجا بسبب قدرت ہونی کی سواریون پر پس پہری ہم یعنی جہاد سی سالم و باامن پس نہ لائی ہم غنیمت سی کچہہ یعنی پہری
غمگین اور پہنچانا حضرت نی اثر مشقت و محنت کا بیچ چہرون ہماری کی یعنی پہچانا اثر مشقت و الم نہ پانی غنیمت کا اور مراد اثر سی غم اور خجالت اور حیا ہی جو لاحق ہوئی
ہوئی ہم مین یعنی واسطی خطبہ متضمن تسلی اور دعا کرنی کی ہماری لیی پس کہا یا اللہ چہوڑ اور نہ سونپ کام اونکی طرف امر میری کی پس ضعیف ہونگا مین انسی
ف ح ع یعنی نہین اوٹہا سکنی کا بار غمخواری اور خبرگیری انکی کا اور سبب اسکا یہہ ہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف در عاجز ہی اپنی ہی نفس کی خبرگیری سے
چہ جای غیر کی اور یہی وارد ہوا ہی حضرت کی دعا مین اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالی نی قل لا املک لنفسی نفعا و لا ضرا الا ما شاء اللہ
اور یہہ وہی توحید ہی کہ مذکور ہی لا حول و لا قوۃ الا باللہ مین اور ابن عدی نی کتاب کامل مین حدیث نقل کی ہی کہ الیاس اور خضر علیہما السلام ملتی ہین ہر سال موسم
مین پس مونڈتا ہی ہر ایک اونمین سی سر اپنی یار کا اور جدا ہوتی ہین دونون یہہ کلمات کہکر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء
الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ اور ہرگاہ کہ حضرت قرب الہی رکہتی تہی مقدم کیا انکی کام نہ سونپنی کو طرف حضرت
الٰہی اول پہر فرمایا **ت** اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسون انکی کی کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی مہمات سرانجام کرنی سی اور نہ چہوڑ انکو اور انکی کامون کو طرف لوگون اور محتاج نہ کر
انکو اونکا کہ اختیار کرینگی اور مقدم رکہینگی لوگ اپنی حاجتونکو انکی حاجتون پر **ف** ع ح جیسی کہ جبلت بشریہ اور عادت گرفتارون نفس کی ہی معنی اور حاصل تمام
کلام کا یہہ ہی کہ نہ سونپ امور انکی میری طرف کہ مین نہین سرانجام و کفایت کر سکتا انکی امور کو اور نہ سونپ انکو انکی نفسونکی طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی خبرگیری سے
بسبب کثرت شہوات اور شرور نفسون اپنی کی اور نہ انکو لوگونکی طرف سونپ کہ مقدم رکہینگے اپنی نفسون کو انپر پس ضایع کرینگی انکو بلکہ وہ بندی میری ہین کر انسی
جو کچہہ کہ کرتی ہین آقا اپنی غلامون سے اور اسمین تعلیم و تنبیہ ہی آنحضرت کی طرف سی امت کو کہ کام اپنی اللہ ہی کو سونپین اور کسی پر بہروسا نکرین اور نظر رکہین اسلیی
کہ جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر کفایت کرتا ہی وہ امر دین اور دنیا اوسکی کو جیسی کہ فرمایا ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ **ط** کار خود را بخدا باز گذار + کہ نمی تنیم ازین
بہتر کار + کہا عبد اللہ بن حوالہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی **ت** پہر رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا ای بیٹی حوالہ کی جسوقت کہ دیکہی تو
خلافت یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اوتری ہی زمین مقدسہ مین یعنی مدینہ سی بیچ شام تک جیسی کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت مین پس جان کہ تحقیق قریب
پہنچی زلزلی **ف** ع یعنی واقع ہونا اونکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہین کہ وہ ایک شی عظیم ہی اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نی اسکی ساتہہ قول اپنی کی اذا زلزلت
الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہی **ت** اور بلبلی **ف** ح بلبلہ ساتہہ زبر کی معنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کی **ت** اور نزدیک پہنچی امور بڑی یعنی علامات
قیامت سی اور قیامت اوسدن نزدیک تر ہوگی لوگونسی اس ہاتہہ میری سے طرف سر تیری کی **ف** ح اور وقوع اس حال کا اخیر زمانہ مین ہوگا وقت فتح ہونی
بیت المقدس کی جیسی کہ حدیثون مین گذرا اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور جزری نی یہہ عبارت لاحق کی ہی ابوداود و اسنادہ
حسن و رواہ الحاکم فی صحیحہ **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ
مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ
الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ
وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ

کنظام قطع سلکہ فتتابع رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ٹہیرائی جاوینگی غنیمتین دولت
ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناسب غنیمتون کو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام غازیون مین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی درمیان مین بانٹین گے
اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اونسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتہہ پیش دال اور زبر واو کی جمع دولت کی ہی ساتہہ پیش دال اور زبر اوسکی معنی انقلاب زمانہ
اور دست بدست جانی کی اور بعضون نی کہا کہ ساتہہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ پہیرا جاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتہہ زبر کی انتقال حال شدت
و محنت سی طرف حالت سرور و نعم کی **ت** اور جب ٹہیرائی جاوی گی امانت غنیمت **ف** ح یعنی امانت مین کہ لوگونکی پاس رکہی جاویگی خیانت کرینگی اور
اوسکو حکم غنیمت مین کہین گی کہ کافرون سی لی ہی اور گویا حق اونکا ہی **ت** اور ٹہیرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا
کہ گویا از راہ ظلم اور جتی کی انسی مال لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکہا جاوی علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کی اور غیر قصد کرنی عمل کی اور غیر تقرب حق کی بلکہ
واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی او سکی سخن مین کہ حکم کری گی وہ اوسکو در خواہش کرنگی
اوسکی مخالف امر خدا اور رہدایت اوسکی اور خلاف کریگا اپنی ماں کا اور رنج دیگا اوسکو **ف** ح بسبب تشرعی اور تخصیص ماں کی اسلئی یاد کی حق اور شفقت اوسکی
سی نسبت باپ کی **ت** اور اپنی نزدیک کری گا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور رکہی گا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور
مصاحبت رکہی گا اوس سی اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین در باتین مسجدونمین **ف** ع اور یہہ بہاری مانی مین بہت ہی حالانکہ تصریح کی ہی بعضی
علمانی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتہہ ذکر کی ہو حرام ہی **ت** اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی انمین **ف** ع اور یہہ بہی بہت ہی اور ظاہر یہہ
ہی کہ بہت ہونا ان چیزون کا علامت ہی الا نہین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزون سی **ت** اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا رذل اور
بڑا کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاوی گا مرد واسطی ڈر برائی اوسکی کی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی لوگ اونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم و تکریم
اور اطاعت سی **ت** اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتہہ اونکی گانیوالیان **ف** ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور رنگنین
وغیرہ اور قینہ ساتہہ زبر قاف اور جزم یی کی مقدم نون پر اصل مین معنی لونڈی گانیوالی کی ہی **ت** اور ظاہر ہونگی باجی یعنی آلات گانیکی کہ جسکو
مزامیر کہتی ہین مانند عود اور طنبورا اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہینگے پچہلی
اس امت کی اگلون کو **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہہ علامت اسی امت کی خصوصیات سی ہی اگلی امتون مین نہین واقع ہوئی اور یہہ علامت
نابکار رافضیونمین ظاہر ہی کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین
اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بہلا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہو وی حق اونسی
ناراض ہو کیا شقی ہی اور سوا انکی کتاب و سنت بہری ہوئی ہین انکی مناقب و فضایل میں اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوششین کین اپنی راہ میں
جیسی کہ جاہیں اور فتح کئی شہر اور پہیلائی احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور تعلیم کیا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین یہہ کہ کہین اونکی حق مین ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن و طعن ہی پر اونکی حقمین بلکہ نسبت کی ہی اونکو
کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لیلی خلافت اور وہ حق علی کا تہا حالانکہ یہہ باطل ہی ساتہہ اجماع اگلی
پچہلونکی اور کونسی دلیل ہی اونکی لیی کتاب و سنت سی کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی کی پہر جسنی کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ مین سی ایام خلافت
اونکی مین بنا بر اختلاف اجتہاد کی پس نہین ہی وہ مستحق لعن کا نہایت یہہ کہ وہ تہا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بہی تہا تو شاید مرا توبہ کر کر یا واقع تحت مشیۃ کی
ساتہہ غالب امید مغفرت اور شفاعت کی برکت اگلی خدمت کی چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نی علی سی حدیث مرفوع کہ ہوگی میری اصحاب کی لیی زلت

جنی لغزش بخشیدی گا اوسکو اللہ اونکی نیکی کی سبب سابقہ اونکی ساتھہ میری اتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنی کی قسم صغائر وکبائر سی جبکہ ہوئی امداد رحمت رب اپنی کی اور شفاعت نبی اپنی کی صلی اللہ علیہ وسلم توکیون نہون لائق اس امت کی پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ باز رکھی اونکو عیب اونکا لوگون کی عیب سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ ذکر کرو موتی اپنی کو مگر ساتہہ خیر کی اور فرمایا حضرت نی جبکہ ذکر کیی جاوین اصحاب میری پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابوبکر وعمر کی ایمان سی ہی اور بغض رکہنا اون دونون سی کفر ہی اور حب انصار کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور جسنی برا کہا میری صحابہ کو او سپر لعنت ہی اللہ کی اور جسنی محافظت کی میری حکم کی اونکی حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی **ت** پس منتظر رہو نزدیک ہونی ان چیزون ذکر کی گئی کی ایک ہوا سرخ کی یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلی پڑیگی اور زمین مین دہس جانی کی اور صورت بدل جانی کی اور پتہر برسنی کی اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کی کہ پی در پی پہنچین گی مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوی ڈورا اوسکا پس گرنی لگین پیہم دانی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ قَالَ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کریگی امت میری پندرہ باتین اوتریگی اونپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نی وہ باتین **ف ح** کہ مذکور ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیی کہ ذکر کین ترمذی نی دونون حدیثین پی در پی اور شمار کین سب ہر ایک کی اون دونون مین سی پندرہ چیزین ہان **ت** اور ذکر نہ کی یعنی علی نی یہہ بات کہ سیکہا جاوی گا علم واسطی غیر دین کی اور اختلاف ان دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ کہا حضرت علی نی بجائی اطاعت عورت کی نیکی کریگا دوست اپنی سی اور بجائی اقصاء ماں کی ظلم کریگا باپ اپنی پر اور کہا بجائی شرب الخمر کی اور پی جاوی گی شراب یعنی اس روایت مین ساتہہ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجائی تعلم لغیر الدین کی اور پہنی جاوینگی ریشمی کپڑی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ع** اور کہا صاحب مختصر نی کہ یہہ بدلی لعن کی ہی اور یہہ غیر صحیح ہی اسلیی کہ لعن مذکور ہی حضرت علی کی حدیث مین پس صواب یہہ ہی کہ بدلی تعلم لغیر الدین کی ہی پس مطابق ہوجاتی ہین دونون روایتون مین پس صحیح ہوا قول طیبی کا انه صدق کل واحد منهما الاعداد الخمسة عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسة عشر والمذكور في الحديث السابق ستة عشر انتهى **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین فنا ہوگی دنیا یہانتک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میری مین سی موافق ہوگا نام اوسکا نام میری کی **ف ح** ع یعنی اور رسم اونکی مطابق رسم میری کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کے بسبب اصالت اور شرافت اونکی ہی الا اور حدیثون مین آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب ہون خواہ عجم اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیی کہ سب مطیع ہین عرب کی پس تقدیر کلام یہہ ہی کہ یہانتک کہ مالک ہونگی عرب کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین اہل اسلام سی پس جو کہ مسلمان ہوا پس وہ عربی ہی **ت** نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور ایک روایت ابوداؤد کی مین یون ہی کہ کہا آنحضرت نی اگر نہ باقی رہی گا دنیا سی مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا اللہ تعالی اوس روز کو یہانتک کہ بہیجی گا اللہ تعالی اوسمین ایک مرد کو میری نسب سی یا فرمایا میری اہل بیت مین سے **ف ع** یہہ شک راوی ہی اور اختلاف ہی اسمین کہ وہ اولاد حسن سے ہونگی یا اولاد حسین سی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ باپ کی جانب سی حسنی ہونگی اور ماں کی جانب سی حسینی **ت** موافق ہوگا نام اوسکا نام میری کی اور نام اوسکی باپ کا موافق نام باپ میری کی **ف ع** پس ہوگا محمد بن عبد اللہ اور اسمین رد ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین کہ مہدی موعود قائم و منتظر

ہین اور وہ محمد بیٹی حسن عسکری کی ہین ت بہر دینگی ساری وہی زمین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد ہی والی اوسکی ہین داد وعدل سی
ف ح معنی قسط وعدل کی نزدیک نزدیک ہین جیسی کہ معنی ظلم وجور کی چنانچہ صراح مین ہی قسط داد وعدل عدل داد داد دینی والا اور وہ خلاف جور
کی ہی جور ظلم وستم کرنا کسی پر حکم مین اور عدل اوسکی ہی کہنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی یا یہہ کہ تغایر ہوان مین کہ مراد
قسط سی داد خواہونکی دینی اور عدل عدالت اور برابری حقوق مین کرنی اور ظلم داد دادخواہونکی نہ دینی اور جور برابری حقوق مین نکرنی واللہ اعلم

وعن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ام سلمہ
سی کہ کہا اونہوں نی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی مہدی عترت میری سی ہی اولاد فاطمہ سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح عترۃ ساتہہ زیر کی نسل مرد کی
اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذر گئی ہین یا رہ گئی ہین کہ آگی پیدا ہونگی صراح مین ہی کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کی اور نہایہ مین ہی کہ عترت مرد خویش
اور خویش آنحضرت کی اولاد عبدالمطلب کو کہتی ہین اور بعضوں نی کہا نزدیک اہل بیت مین سے یعنی اولاد اونکی اور بعضوں نی کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہی ہی کہ
عترت وہ کہ حرام ہی ونپر زکوۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولوں کی قول حضرت کا من اولاد فاطمۃ تقیید ہی تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سے ہین

وعن اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا
وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مہدی میری اولاد میں سے
ہی روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بہر دیگا زمین کو عدل و داد سی جیسی کہ بہری گئی ہی ظلم و ستم سی مالک رہیگا زمین کا سات برس نقل کی یہہ ابو داود نی ف ع
اور آگی جو قول اوسی کا آتا ہی او ثمان سنین او تسع سنین وہ شک ہی اوسی سی احتمال ہی کہ یہہ روایت جزم کی گئی ساتہہ سات برس کی چنانچہ موید ہی اسکی وہ
روایت کہ آگی آتی ہی ابو داود کی ام سلمہ سی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو شک کو دور ڈالا گیا ہو شک اونہین کر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتہہ یقین کی واللہ اعلم

وعنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِي اَعْطِنِي قَالَ فَيَحْثِي
لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَحْمِلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی ابو سعید نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اوسکی پس
آویگا مہدی پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دی مجکو دی مجکو یعنی کچہہ اور تکرار تاکید کی لیئی ہی فرمایا آنحضرت نی پس لپ بہر کر دیگا مہدی واسطی اوس شخص کے بیچ کپڑی
اوسکی کی اسقدر کہ اوٹہا سکی وہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی بہت بی شمار دینگی اوسکو دینار و درہم بسبب نہ ہونی حرص اوسکی مال پر پس بی پرواہ
کر دین اوسکو سوال سی اور خلاص کر دینگی اوسکی نفس کو ملال سے وعن اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ
مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا اِلَى مَكَّةَ فَيَاْتِيهِ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ
وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ
الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ
نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف و نزاع یعنی فیمابین اہل حل و عقد کی نزدیک مرنی خلیفہ کی ف ع آخر زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سی خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی
ہی ت پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ میں سے ف ع یعنی واسطی مکروہ جاننی لینی منصب امارت کی یا ڈرسی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اوسمین اور مراد مدینہ سی مدینہ مطہرہ ہی
یا وہ شہر کہ اوسمین خلیفہ ہوگا ت درحالیکہ بہاگنی والا اور جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی ف ع اسلیئی کہ وہ جائی امن ہی ہر اوس شخص کی کہ پناہ پکڑی ساتہہ
اوسکی اور عبادتگاہ ہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگی بدلیل لانی ابو داود کی اس حدیث کو باب المہدی مین ت پس آوینگی اوسکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی بعد

ظاہر ہونی امر اونکیکی اور پہچانتی تہہ راونکیکی پس نکالینگے اونکو یعنی اونکی گہر سی اور امام پکڑینگی اونکو بخواہش و الحاح حال آنکہ وہ ناراض ہونگی امامت سے
بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ اونسی درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کی اور بہیجا جاوی گا طرف اوس شخص کے ایک لشکر شام سی یعنی بادشاہ کی طرف سے جو اوس وقت
مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و قتال امام مہدی کے بہیجی گا پس دہنسایا جاوی گا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف**
ح بیدا لغت مین بمعنی جنگل اور زمین ہموار کی ہی اور مراد اس لشکر سی لشکر سفیانی کا ہی اور یہہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی کہ ایک علامتون خروج امام
مہدی کی سی ہے اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین قریب تواتر کی ایک اونمین سے حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی ع ابن ابی طالب رضی سی کہ فرمایا سفیانی
اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کیسی ہی ایک مرد گران سر چیچک رو نکتہ سفید آنکہہ مین کہ نکلیگا جانب دمشق سی اور اکثر تابعین اوسکے ایک قبیلہ مین سے ہونگے
کہ نام اوسکا کلب ہے بہت مار نیوالا ہوگا وہ لوگون کو یہانتک کے عورتونکی پیٹ پہاڑ کر بچونکو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کے
لیے بہیجیگا پہر وہ لشکر شکست پاوے گا بعد از ان سفیانی آپ ساتہہ لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کے دوڑیگا بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا ہے
ساتہہ لشکر کی زمین مین دہنس جاوے گا اور کوئی اونمین سے نجات نہین پاویگا مگر وہ شخص کہ یہہ خبر مہدی کو پہنچا دیگا **ت** پس جب دیکہینگے اور جانینگے لوگ
یہہ حال اور سنینگی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کی پاس ابدال ولایت شام سی اور جماعتین اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی **ف** ح
ابدال ایک قوم ہین کہ برپا رکہتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سے زمین کو اور وہ ستر تن ہین چالیس تن شام مین اور تیس تن غیر اوسکی مین اونکا نام ابدال اسی سے ہے کہ جب
کوئی اونمین سے مرجاتا ہی تو اوسکی بدلی مین اور لوگونمین سے جگہہ اوسکی بدل دیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلیے یہہ نام ہی کہ بدل ڈالی ہین اونہون نی اخلاق بری ساتہہ اخلاق
پسندیدہ کی اور ذکر اونکا حدیثون مین آیا ہے اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داؤد کی کہا کہ ذکر ابدال کا صحاح ستہ مین نہین آیا ہی مگر احدیث مین نزدیک ابی
داؤد کی اور حاکم نی بہی اسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا و لیکن سیوطی جمع الجوامع مین غیر صحاح ستہ سے بیچ ذکر ابدال کی بہت سے حدیثین لائی ہین اکثر حدیثون
مین ذکر عدد چالیس کا ہی و بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی ع سے لائی ہین کہ ابدال نی اس درجہ کو بسبب بہت نماز اور روزے اور صدقہ کی نہین پایا ہے
اور بسبب اونکے او تمام لوگون سی ممتاز نہین ہوی بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانون کی پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
ابی علی میری امت مین وجود ایسی لوگونکا اوپر صفت ابدال کی ہون کمتر گندک سرخ سی ہے اور او رحدیث مین معاذ بن جبل سی آیا ہی کہ جسمین یہہ تین صفتین ہون
علامت ابدال سی ہی رضا بقضا اور صبر ممنوعات سے اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم مین لائی ہین کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز تین بار پڑہی
اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اوسکی لیے درجہ ابدال کا لکہین اور حاصل یہہ کہ جو کوئی بری صفتین بدل ڈالی اور خیر خواہ خلق کا ہووے
ابدالون مین سے ہی اور مراد ساتہہ عصائب اہل عراق کی بہی ایک قوم ہی مردان خدا سے کہ اونکا نام عصائب ہے جیسیکہ ابدال اور امیر المومنین علی رض سی آیا ہی
کہ ابدال شام مین ہوتی ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضی کہتی ہین کہ مراد عصائب سے نیک اور زاہد اور عابد لوگ اونمین سے ہین اور عصب القوم لغت
مین قوم کی نیکونکو کہتی ہین **ت** پہر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کے ماموں اوسکے یعنی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب سے ہونگی کہ ایک قبیلہ ہے
مشہور عرب مین اور دحیہ کلبی اوسی قبیلہ سے تہے پس بہیجیگا وہ مرد بہی طرف مہدی کے اور تابعون اونکیکی ایک لشکر اور مدد ڈہونڈیگا ننہیال اپنی سی کہ بنی کلب ہین
پس غالب آوینگی مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور یہہ مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہہ ہے علامت خروج مہدی سی ہے اور کار کرینگی مہدی لوگون مین موافق
سنت اور روشن پیغمبر اونکیکی کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالی گا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر **ف** ح یعنی ثبات و قرار پاوے گا جیسیکی اونٹ جب بیٹہتا ہی
اور آرام پکڑتا ہی تو پہیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتہہ زیر جیم کی اور خفت رکی اور نون کی آخر مین آگا گردن اونٹ کا جائے ذبح سی تا جگہہ نحر اوسکیکی یعنی وقت
بیٹہنے اور قرار پکڑنی کی وہ اوسکو زمین پر رکہتا ہی یہان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام سی کی پہر ہرج و مرج درمیان مسلمانون سے اوٹہہ جاوے اور جنگ و جدال ہی نشان نرہی اور ...

دین اسلام اور احکام سنت وجماعت کی قرار پاوینگے اور استقامت پکڑینگے اور کچھہ خلاف درمیان مین نہی ہی **ت** پس ٹہیرینگے مہدی سات برس پہر وفات کی جاوینگے وہ اور نماز پڑہینگی اونپر مسلمان نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** **ع** جاننا چاہیئی کہ بہت لوگون نی دعوی کیا ہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نی تو ارادی کئی ہین معنی لغوی یعنی ہدایت والی ہین پس اسمین تو کچھہ اشکال نہین اور بعضون نی دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہوگئی اونپر ایک جماعت اوباشونکی اور ارادہ کیا فساد کا شہرونمین پس ماری گئی وہ اور راحت پائی اونسی شہرون نی اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند مین مشہو ساتہہ مہدویہ کی کہ نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا یہہ تہا کہ مہدی موعود شیخ ہمارا تہا کہ ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا بعضی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہیونمین سی یہہ بہی تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہی چنانچہ مکہ کی چارون مذہب کی علمانی فتوی دیا کہ واجب ہی قتل اونکا اون امراپر کہ قادر ہون اونکی قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہی شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چہپ گئی ہین لوگونکی نظرون سی اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگی اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی سرداری مین انتہی اور یہہ قول و اعتقاد بہی مردود ہی نزدیک اہل سنت وجماعت کی اور دلیلین اونکی دکی بہری ہوئی ہین علم کلام کی کتابونمین اور تصریح ہی کتاب عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نی انتقال فرمایا **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيشُ فِي ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ رَوَاهُ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا اونسی ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ پہنچی گی اس امت کو یہانتک کہ نہین پائیگا شخص جگہہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکی ظلم سی یعنی بلا سی کہ پیدا ہوگی ظلم عام سی پس بہیجی گا اللہ ایک شخص کو یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میرمین سی تہ امامت کی پس بہر دیگا اللہ تعالی بسبب اوسکی زمین کو عدل و داد سی جیسی کہ بہر گئی ہی زمین جور وستم سی راضی ہونگی اوس سے رہنی والی آسمان کی یعنی ملائکہ اور ارواح انبیاء اور رہنی والی زمین کی یعنی سب حتی کہ جانور جنگل مین اور مچھلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرون سی کچھہ مگر کہ برساویگا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑی گی زمین اپنی روئیدگی سی کچھہ مگر کہ نکالی گی اوسکو **ف** **ح** یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کی بہت برسی گا اور مراد برسی گا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگے اور عیش اور زندگانی خوش ہوگی **ت** یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی دونکی **ف** **ح** یعنی وجود حیات اونکی اور کہینگے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہماری زمانہ مین تا عیش و نشاط و کامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہہ زبر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر بمعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کری حق تعالی اونکو اور یہہ بطریق فرض و تقدیر کی ہی واسطی قصد مبالغہ کی اگرچہ روایت ثابت ہوا الا احتمال ہی واللہ اعلم **ت** زندہ رہین گی مہدی اس خوشی و کامروائی مین سات برس یا آٹہہ برس یا نو برس **ف** **ح** یہہ بطریق شک راوی کی ہی اور اوسوقت مین آنحضرت پر مبہم کہا اور وقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مین سفید چہوٹی ہوئی ہی اور لاحق کی گئی ہی یہہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَطِّنُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گا ایک شخص یعنی صاحب پیچہی کی سی یعنی اون شہرونمین سی کہ پیچہی نہر کی ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کی کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث نام اوسکا ہی اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور **ف** **ع** یہہ نام اوسکا ہی صفت اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد اس سی ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑی امام مشہور ہین اور اونپر مدار ہی اصول حنفیہ کا عقاید حنفیہ مین **ت** جگہہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹہکانا دیگا وہ حارث **ف** **ع** لفظ او یکمن مین شک ہی راوی

سی یا لفظا او معنی واو کی ہی یعنی مہیا کریگا اسباب وانموال ور خزانہ او ر ہتیار اپنی او ر ٹہکانا دیگا امر خلافت کو او ر تقویت کریگا اوسکی ور مددگاری کریگا
اوسکی ساتہہ لشکر اپنی کی ت واسطی آل محمد کی ف ع یعنی اونکی ذریت ور اہل بیت کو عموما اور مہدی کو خصوصا یا لفظ آل کا زائد ہی یعنی محمد مہدی کو
ت جیسا ٹہکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی ونمین سی مانند حضرت ابوبکر وغیرہ کی اور داخل ہی ٹہکانا دینی
مین ابو طالب بہی اگرچہ نہین ایمان لایا تہا اہل سنت کی نزدیک ت واجب ولازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی یا فرمایا لازم ہی قبول کرنا
اوسکا نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف ع یہہ شک راوی ہی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ او ر معنی یہہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قایم ہونا اوسکی مددگاری مین ق
اس حدیث سی جیسی کہ سیاق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اسباب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ مومنون پر اجابت اور
اطاعت اوسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہونگی **وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
والذی نفسی بیدہ لا تقوم الساعۃ حتی تکلم السباع الانس وحتی تکلم الرجل عذبۃ سوطہ وشراک نعلہ وتخبرہ فخذہ بما احدث اہلہ بعدہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ
کلام کرینگی درندی آدمیون سی اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سی پہندنا کوڑی اوسکی کا او ر تسمہ پاپوش اوسکی کا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ نئی
نکالی ہوگی اہل وعیال اوسکی نی غایبانہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ابو قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دو برس کے ہونگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ع یعنے
نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دو سو برس کے یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی کہ ہو
لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کی لیی یعنی بعد اون دو سو برس کے کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسی کا اور
ہی دریی آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سی اور نکلنی دابۃ الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج وماجوج کی اور مانند انکیکی **وعن ثوبان قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرایات السود قد جاءت من قبل خراسان فاتوہا فان فیہا خلیفۃ اللہ المہدی رواہ احمد والبیہقی فی
دلائل النبوۃ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سے پس حاضر ہو
اونمین ف ع یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکی کا او ر ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلیکی اوسمین خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی
نقل کی یہہ احمد نی او ر بیہقی نی دلائل النبوۃ مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا او ر قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی کہ ابتدا ظہور مہدی کا
ہوگا حرمین شریفین مین **وعن ابی اسحق قال قال علی ونظر الی ابنہ الحسن وقال ان ابنی ہذا سید کما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
وسیخرج من صلبہ رجل یسمی باسم نبیکم یشبہہ فی الخلق ولا یشبہہ فی الخلق ثم ذکر قصۃ یملا الارض عدلا رواہ ابو داؤد ولم یذکر القصۃ اور روایت ہے
ابی اسحاق سی کہ کہا اوسنی کہا علی رضی اللہ عنہ نی اسحال مین کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسن کی اور کہا علی علیہ السلام نی تحقیق بیٹا میرا یہہ سردار ہی جیسی نام رکہا اسکا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع یعنی انکی حق مین فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا
اسکی پشت سی ایک شخص کہ نام رکہا جاویگا ساتہہ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی مین او ر نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری
مین ف ع یعنی سب چیز ونمین او ر سب جہات کر والا حدیث تو نمین مشابہت صورت مین بہی بعضی جہات کر ثابت ہوئی ہی جیسی گی او پر گذرا ت پہر ذکر کیا
حضرت علی نی قصہ بہر دینی او س مرد کا زمین کو عدل سی ف ع یہہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سی ہین اور ہی اونکی لیی
انتساب ان کی طرف سی طرف حسین کی یہہ بات کہی اسلی تطبیق دینی کی درمیان حدیثونکی اور اس سی باطل ہوا قول شیعہ کا کہ مہدی محمد بن حسن عسکری

ہین کہ قایم منتظر ہین سو ایکی وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جا سکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت صلعم نی اس سی غیر مہدی کی اسلیی ہم کہین گے کہ باطل کرتا ہی اسکو
قصہ بہرتی زمین کا عدل سی اسلیی کہ نہین پہچانا جاتا ہی بیچ سادات حسنیہ و حسینیہ کے ایسا شخص کہ بہر دیا ہو اوسنی زمین کو عدل سی سواے اسکی کہ ثابت ہوا ہے
بیچ حق مہدی موعود کی اور لفظ ولم یذکر القصۃ کلام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہے اوسکو اوس سے صاحب مشکوۃ نی **وعن جابر بن عبد اللہ قال**
فُقِدَ الجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذَلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ
وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا
رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَ
أَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هَذِهِ الْأُمَمِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا
کم کی گئی ٹڈی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمر رض کی سی اوس سال کہ وفات پائی اوسمین عمر رض نی یعنی ٹڈے اوس سال اوس دیار مین پیدا نہوی پس غمگین ہوی
عمر رض بسبب ناپید ہونی ٹڈی کی غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونی تمام گروہونکی جیسی کہ آگی آتا ہی پس بہیجا طرف یمن کی ایک سوار اور ایک سوار طرف
عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچہی ہر سوار لوگون سی ہونی ٹڈی کی سی آیا دکہایا گیا ہی کوئی آدمی ٹڈی سے کچہہ پس لایا حضرت عمر کی پاس وہ سوار
کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹہی ٹڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹہی ٹڈیون کو آگی عمر کی پس جب دیکہا اون ٹڈیون کو حضرت عمر نی اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کی
اور کہا کہ سنا مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی تحقیق خدا تعالی نی پیدا کیی ہزار گروہ حیوانات سے چہہ سو اونمین سے دریا مین ہین اور چار سو جنگل مین ہین پس تحقیق اول ہلاک
ہونا اون ہزار گروہ مین سے ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پے درپے ہلاک ہونگی گروہ حیوانات کے مانند ٹوٹنی ڈوری موتیونکی لڑی کی اوپر دریپے
گرنی موتیونکے اوسمین سے نقل کیے بیہقی نی شعب الایمان مین

باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال

یہ باب ہے بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت
کی اور بیچ بیان ذکر دجال کی **ف** ذکر کین اس باب مین آخر کی بڑی علامتین قیامت کے کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسی کہ ذکر کین پہلی باب مین علامتین چہوٹی
اور ظاہر تر اور مناسب تر یہہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ وجود اونکا ساتہہ عیسی اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی لیکن چونکہ ذکر مہدیکا حدیثون مین ساتہہ ذکر
فتنون اور لڑائیون کی کہ پہلی اونکی نکلنی سی واقع ہونگی اور بعد اونکی نکلنے کے اور تہجائینگی واقع ہوا اس تقریب سے ذکر اونکا اوس باب مین ہوا اور دوسری جانب کی
حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیون کی کہ مولف نی ذکر کین مختلف آئی ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اونکی بہت ہی اور شاید کہ بیچ
ضمن شرح کی کچہہ اوسمین سے مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی نشانیون مین سی اور سخت تر بلا وجود دجال کا ہی اور حدیثین اسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال
مشتق دجل سی ہی اور دجل معنی خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جسوقت کہ کوئی حق کو ساتہہ باطل کے خلط کری اور فریب دی
اور بمعنی کذب کے بہی آتا ہی پائی جانا ان معنون کا دجال مین ظاہر ہی اور یہی وجہ تسمیہ دجال کی قاموس مین مذکور ہی اور مسیح اسم مشترک ہی درمیان دجال
اور عیسی کی اور اکثر یہہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتہہ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسی مین مطلق چہوڑتی ہین اور عیسی کو مسیح اسلیی کہتی ہین
کہ جب ہاتہہ پہیرتی تہی اندہی اور کوڑہی کو چہوتی وہ اچہی ہو جاتی اور اس سبب سے کہتی ہین کہ ماں کی پیٹ سے ممسوح یعنی پونچہی پانچہی نکلی بے آلائش کے کہ لڑکون مین وقت پیدا
ہونی کی ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہی یا اس سبب سے کہ تلوا اونکی پاؤن کا ہموار تہا نہ خمدار و باریک جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہی اسی سبب
سی کہ بہت سیاحت کرتی تہی زمین مین اور وجہ مشترک درمیان اونکی اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور ہموار
تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکی منہہ کی ہموار ہو اور آنکہہ بہون نہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گئی یعنی پونچہی گئی اور
دور کی گئی اوس سے خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی تہی عیسی سی شر و بدی پس وہ مسیح الضلالۃ ہے اور جیسی مسیح الہدی مین اور اونکی نام مین مسیح ساتہہ

زیر میم اور سین مشدد کی بہی آیا ہی اور بعضوں نی کہا کہ مشدد نام دجال کا ہی اور مخفف نام عیسیٰ کا اور یہہ جو کہا ہی کہ نام دجال کا مسیح ہی ساتھہ خای معجمہ
کی یہہ خطا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی عن حذیفة بن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا
ونحن نتذاکر فقال ما تذاکرون قالوا نذکر الساعة قال انها لن تقوم حتی ترون قبلها عشر آیات فذکر الدخان و
الدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلثة خسوف خسف
بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم
وفی روایة نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایة فی العاشرة وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا جہانکا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی ہمپر اسحال مین کہ ہم ذکر کرتی تہی آپس مین پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتی ہو کہا صحابہ نی کہ ذکر کرتی ہین ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قایم نہو گی قیامت یہانتک
کہ دیکہو گی تم پہلی اوسکی دس نشانیاں پس ذکر فرمایا دہوین کا **ف** ح یعنی وہ ہوا ان کی نکلی گا اور پہر دیگا مشرق اور مغرب کو اور رہیگا چالیس روز تہیریگا پس مسلمان مانند
زکام زدہ کی ہونگی اور کافر مانند مستوں کے جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی اور قرآن مین جو سورہ دخان مین آیا ہی یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ بہی اسپر محمول
ہی بقول حذیفہ اور تابعین اوسکی اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی مراد اوس سے وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کی زمانہ مین حضرت کے دعا سے کہ ڈالا
خدایا کر انپر قحط سات برس کا جیسی کہ کیا تو نی مصریوں پر حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوی قحط مین اور کہاتی تہی چمڑی اور مردار اور دیکہتی تہی ہوا مین
ایک چیز مانند دہوین کی اسلیکی ہو کا بسبب ضعف بصر کی ہوا کو مانند دہوین کے دیکہتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینہ کی اور کثرت
غبار کی بصورت اندہیری کی معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کے **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سے نکلنا دجال کا اور دابة الارض کا **ف** ح
کہ نکلیگا مسجد حرام سی درمیان صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا واخرجنا لہم دابة من الارض محمول ہی اسپر اور لکہا ہی علمانی کہ وہ چارپایہ ہی کہ درازی
اوسکی ساٹہہ گز کی ہو گی اور بعضوں نے کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقة ہو گا مشابہ بہت حیوانوں کی کہ جبل صفا مین سے پہاڑ کر نکلیگا اور اوسکی ساتہہ عصا موسی اور
انگشتری سلیمان کی ہو گی اور کوئی دوڑنی مین ساتہہ اوسکی نہ پہنچ سکیگا اور اوس سے نہیں بہاگ سکیگا مارگا مومن کو عصا سی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر
کریگا کافر پر ساتہہ چہاپ کے اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضون نی کہ دابة الارض تین بار نکلیگا ایام مہدی مین پہر ایام عیسیٰ مین پہر بعد طلوع ہونی آفتاب کے
مغرب سے ذکرہ ابن الملک **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیوں مین سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب سے اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا حدیث مین
آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نی اوترنا عیسیٰ بیٹی مریم کا آسمان سے زمین پر **ف** ع یعنی ملا ہوا ساتہہ ظہور مہدی کی اور نکلیں گے عیسیٰ نزدیک منارہ سفید کی جانب
شرقی دمشق کے اور قتل کرینگی حضرت عیسیٰ دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہے شام مین اور بعضوں نے کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی کہ اول نشانیوں
مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسیٰ کا پہر نکلنا یاجوج وماجوج کا پہر نکلنا دابة الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سی اسلیی کہ کفار
مسلمان ہونگی حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین یہانتک کہ ہو گی دعوة ایک سے اور اگر آفتاب نکلی مغرب سے پہلی نکلنی دجال کی اور اوترنی عیسیٰ کی تو نہوی ایمان مقبول
کفار سی پس واو مطلق جمع کی لیی ہی پس نہین وارد ہو گا کہ نزول عیسیٰ کا پہلی طلوع ہونی آفتاب کے ہی یہان یوں کیوں کہا اور نہ وارد ہو گا جو کچہہ کہ آگی
آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا **ف** ع ح لفظ یاجوج ماجوج الف سے ہین اور ہمزہ
سی بہی اور یہہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سی اور یہہ دو نام ہین عجمی اور بعضوں نی کہا عربی **ت** اور ذکر کیا تین خسفوں کا یعنی دہنس جانی کا
ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین **ف** ع کہا ابن ملک نی کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہوں مین لیکن احتمال ہے
یہہ کہ ہو مراد اون خسفوں سی زیادہ اوسپر کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے **ت** اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع ہو گی ایک آگ ہو گی کہ نکلی گی جانب یمن سے

ہانکی گی وہ لوگونکو طرف زمین حشر کی ف ع کہ شام مین ہوگی لیکن ظاہر یہہ ہے کہ مراد یہہ ہی کہ ہوگا مبدا راوسکا شام سی لیجاوےگی شام طرف کہ سماجاوی
گا سب عالم اوسمین اور اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ یہہ ہانکنا آگ کا لوگونکو بعد حشر کی ہوگا تا کہین کہ علامت قیامت کی پہلی قیامت کے ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکلیگی آگ زمین حجاز سی کہا قاضی عیاض نی کہ شاید کہ دو آگین جمع ہونگی کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا اگر نکلنا اوسکا یمن سے
او ظہور اوسکا حجاز سی کرے القرطبی یہہ جمع درمیان اسکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہہ کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالیگی
لوگونکو مشرق سی طرف مغرب کی ساتہہ اسطرح کی ہی کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیون کی ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار ہی کہ وہ اول اون نشانیونکی
ہی کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی گر بلکہ واقع ہوگا ساتہہ آنی اونکی نفخ صور مین بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتہہ اوسکی کہ باقی رہین
گی ساتہہ ہر نشانی کی اونمین سی چیزین امور دنیا سی اسیطرح ذکر کیا ہی اسکو بعضی علماء توفیق دینی والون نی ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک
آگ ہوگی کہ نکلیگی پرے کنارہ عدن سی کہ نام ایک شہر کا ہی یمن مین ہانکیگی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور اور روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کی بجای نکلنی
آگ کی یمن سی کنارہ عدن سی گرہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگونکو دریا مین نقل کی یہہ مسلم نی ف ع اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہہ ہی کہ مراد اس سی اس
روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتہہ جہکڑ ہوا کی کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنی اونکی دریا مین اور وہ ہوگی جگہہ حشر کفار کی یا مستقر فجار کی
جیسکہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہوجاینگا آگ اور اوسمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا و اذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرمی ڈرانیکی
ہی ہوگی منزلہ کوڑی کی ہانکنی کی بیچ طرف محشر کی اور موقف اعظم کی واللہ اعلم **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ
أَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتہہ کامون نیک کی چہہ چیزون سی
ف ع یعنی دوڑو طرف اعمال صالحہ کی پہلی پہنچنی ان چہہ نشانیون قیامت کی اسلیے کہ دشوار ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق
اونکی اور وہ چہہ چیزین یہہ ہین ترجمہ دہوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گہیرلے اور شامل ہو عام خلق
کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتہہ بعض کی تم مین سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کی کہ مخصوص ہون ساتہہ ایک کی تم مین سے اور ہوسکتا ہی کہ
مراد ساتہہ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتہہ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سی ڈرایا قایم ہونی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی **وعن**
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اول نشانیون قیامت کی از روی نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کیطرف سے
ف ع کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوی کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی نہین ہی اول نشانی اسلیے کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہین گے ہم کہ نشانیان یا تو نشانیان
ہین قریب قایم ہونی قیامت کی اور یا نشانیان ہین دلالت کرنی والی وپر وجود قایم ہونی قیامت کی اور حصول اوسکی پس اول مین سی بعثت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
اول ہی سب سے اور دہوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند انکی کی اور دوسری مین سے نکلنا آفتاب کا مغرب سی اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اوسکا لوگونکو طرف
محشر کی او نام رکہا گیا اوسکا اول اسلیے کہ یہہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور موید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکی آتی ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من
مغربھا ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہوچکی لوگون پر اور کلام کرنا اوسکا ساتہہ اونکی وقت چاشت کے ف ع لفظ خروج ساتہہ رفع کی عطف
ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہہ کہ ہو اول متعدد اسلیے کہا ابن ملک نے کہ شاید واو بمعنی او کی ہی اور موید ہی اسکا وہ جو ایک روایت

مین ہی

مین ہی وخروج الدابۃ علی الناس اور یہہ موافق تر ہی ساتہہ قول حضرت کی وایہما ت اور جونسی ان دونون علامتون مذکور مین سی کہ پہلی دوسری ہوگی پس
دوسری واقع ہوگی پیچہی اوسکی نزدیک نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی فاصلہ ان دونون مین کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیون مین پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلی
ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سی متصل اوسکی ہوگا اور وجہ ترتیب اور تقدم
اور تاخر ان دو علامتون کی متعین وارد نہین ہوئی اور مبہم چہوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہہ دونون اور علامتون مین سی جنس آیات کی پہلی واقع ہونگی اور حدیث
ان اولہا خروج الدجال نہین ہی صحیح کذا فی جامع الاصول **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا
خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ رَوَاهُ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہون گی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا نہ تہا ایمان
لایا پہلی سی یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سی اوسوقت نہین فائدہ دیگی یا کسب کی اوس شخص نی بیچ ایمان اپنی کی بہلائی کہ نکی تہی پہلی اس سی یعنی توبہ گناہون سے
بہی اوسوقت مفید نہوگی وہ تین نشانیان یہہ ہین نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا **ف** ع حاصل یہہ کہ قائم ہونا قیامت کا
بسبب واقع ہونی اونکی کی متعین ہوجائیگا اور احوال آخرت معاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتہہ غیب کی ہی اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ ہی متاخر وقوع
مین اسلیئی کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوسی پر ہی اور ملایا گیا ہی نکلنا غیر اوسکی کا ساتہہ اوسکی **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ
فَیُؤْذَنُ لَهَا وَیُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا یُؤْذَنُ لَهَا وَیُقَالُ لَهَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ
قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ متفق علیہ اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ
ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہی تو ای ابوذر کہ کہان جاتا ہی یہہ آفتاب کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا فرمایا کہ یہہ آفتاب جاتا ہی یہانتک کہ سجدہ کرتا ہی
نیچی عرش کی **ف** ع کہا بعضی محققین نی کہ نہین مخالف ہی یہہ اللہ تعالی کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلیئی کی مراد ساتہہ اوسکی نہایت جگہہ پہنچنی نظر کی ہی اور
سجدہ کرنا آفتاب کا نیچی عرش کی بعد غروب ہونی کی ہی اور اس حدیث مین دہوکا ہی اوسیکو کہ گمان کرتا ہی یہہ کہ مراد ساتہہ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہہ کی
ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلندی مین اور یہہ ایکدن ہی سال بہر مین یا تمام ہونی امر اوسکی کی وقت تمام ہونی دنیا کی کہا خطابی نی کہ احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو ساتہہ
اوسکی یہہ کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچی عرش کی مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہین احاطہ کرتا اوسکو تب پہر اذن مانگتا ہی تا اوی حضرت حق مین پس اذن دیا جاتا ہی آفتاب
کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوی اور طلوع کری **ف** ح اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد استیذان سی ہی طلب کرنا اذن طلوع کا بطریق معہود پر اور اذن دینا
ساتہہ اوسکی **ت** اور قریب ہی یہہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاویگا سجدہ اوس سی اور اذن مانگیگا پس نہین اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا آفتاب
کو پہر جا جہان سی آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سی آیا ہوگا مغرب ہی کیطرف پہر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کیطرف سی پس یہہ ہی مراد قول اللہ تعالی کی سی کہ فرمایا
اور آفتاب روان ہوتا ہی واسطی قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی اوسکی ٹہیرنی کی
جگہہ نیچی عرش کی ہی **ف** ع کہ بعد غروب کی وہان جاتا ہی اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا ہی اوسکو اور جانا چاہیئی کہ بیچ تفسیر
بیضاوی کی اور وجہین ہی بیچ معنی اس آیۃ کی لکہی ہین اور شک نہین کہ جو کچہہ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اوسکیکی واقع ہوا متعین ہوا ارادہ اوسکا
سبب کہ اس وجہہ کو اصلا ذکر نہین کیا اور کلام طیبی سی بہی تنگدلی اسباب مین ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مسلم اور روایت ہی عمران بیٹی حصین کی سی کہا

سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین درمیان پیدایش آدم کی اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سی یعنی در باب فتنہ
اور ابتلا اور اختلال اور استدراج کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یخفی علیکم ان اللہ لیس**
باعور وان المسیح الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالی نہین پوشیدہ ہی
ف ع یعنی چھپا ہی تمپر اوسکو ساتھہ صفتون کمال کے اور ایمان لاۓ ہو اوپر جسکے شرع مین آیا ہی پس گمراہ نہو بسبب دیکھنے سحر و فریب وغیرہ دجال کے پس یہہ جملہ تمہید ہے اس قول کی
ت تحقیق اللہ تعالی نہین کانا **ف** ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہی نہ ثابت کرنا اعضا کا ساتھہ صفت کمال کے یعنی اللہ سبحانہ جل شانہ میں نقص نہین اوسکی آنکھہ جیسکہ
آدمیون کے ہوتی ہی نہین ہے چہ جائیکہ کانا ہو **ت** اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھہ کا گویا کہ آنکھہ اوسکی دانہ انگور کا ہی پھولا ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** ع لفظ طافیہ ساتھہ ی کی ہی اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہی معنے بلندی کی اور نہین منافات ہے درمیان اس روایت کی اور درمیان اوس روایت
کے انہا لیست بناتیۃ ولا حجراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دھنسی ہوئی واسطے امکان جمع ہونی دونون صفتون کے ساتھہ اختلاف دونون آنکھون کی
یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا توربشتی نی کہ بیچ اون حدیثون کی کہ وارد ہوئی ہین دجال کی صفت مین کلمات متنافرہ یعنی مختلفہ آئی ہین پس مشکل ہی توفیق
اونمین اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو اونمین سے علیحدہ اوس حدیث مین کہ ذکر کیا گیا ہی پس اس حدیث مین تو ہی کہ آنکھہ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی اور اور حدیث مین ہے
کہ وہ جاحظ العین ہے کہ گویا کہ آنکھہ اوسکی کوکب یعنے ستارہ ہے اور اور مین آیا ہے کہ آنکھہ اوسکی نہ ناتیہ ہی اور نہ حجراء اور توفیق اونمین یہہ ہے کہ اختلاف صفتونکا کہ بحسب
اختلاف دونون آنکھونکی ہی یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسے اور مؤید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث مین آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا داہنی آنکھہ کا اور حذیفہ کی حدیث مین
آیا ہی کہ وہ ممسوح العین ہوگا اوسپر ناخنہ موٹا ہوگا اور یہہ ہے ایک حدیث مین آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا بائین آنکھہ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ مین یہہ ہے کہ ایک آنکھہ
تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسری عیبدار ہوگی پس درست ہے یہہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھہ کو عور اسلیے کہ معنی عور کی اصل مین عیب کے ہین پس اوسکی دونون آنکھہ
بہی عیبدار ہی اور باین ہے **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب**
الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ نہین کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہی اپنی امت کو کانی جھوٹی سی **ف** ح کہ دجال ہی اس جگہہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ وقت نکلنی دجال کا کسی کو معین نہین
کیا ہے اسقدر معلوم ہی کہ پہلی قیامت سے نکلیگا اور جو کہ وقت قایم ہونی قیامت کا معین نہین ہے وقت نکلنی اوسکے کا بہی معین نہین **ت** آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور
پروردگار تمہارا کانا نہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی پاک ہی اسسے کہ ہو ناقص و عیبدار اپنی ذات مین اور صفات میں اور یہہ کلام حضرت کا عوام کی سمجھانی
کی لیے ہے کہ اونکی عقل و فہم مین آجاوی جیسکہ وارد ہوا ہی کلم الناس علی قدر عقولہم **ت** لکھا ہوگا درمیان دونون آنکھون اوسکی کی لفظ کفر کا **ف** ح ع بیچ مصابیح
اور مشکوۃ کی نسخون مین ان تینون حرفون کو جدا ایک دوسری سی لکھا ہوا ہے گویا دجال کے منہ پر بہی اسیصورت ہی لکھا گیا ہے اور ہمیں اشارہ ہی کیطرف باعث اور
بلانیوالا ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہے اجتناب اوس سے اور یہہ بڑی نعمت ہے اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کی حق مین کہ ظاہر کر دی ہی رقم کفر کی درمیان
آنکھون اوسکی کے **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ**
نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیء معہ بمثل الجنۃ والنار فالتی یقول انہا الجنۃ ہی النار وانی انذرکم کما انذر بہ نوح قومہ متفق علیہ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آگاہ ہو خبر دون مین تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہین خبر دی ساتھہ اوسکی کسی نبی نی
اپنی قوم کو وہ خبر یہہ ہے کہ تحقیق دجال کانا ہی اور تحقیق دجال لاویگا ساتھہ اپنی مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکی ساتھہ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش
اور محنت کی ہون یا لطف و قہر پس جسکو کہیگا کہ یہہ جنت ہے وہ ہوگی آگ **ف** ح ع کہا ایک شارح نی یعنی سبب داخل ہونا اوسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب اور داخل

ہونی دوزخ کا ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اوسکی و پہنیکیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا
جنت کی داخل ہونی کا اسلیی کہ اوسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہہ ہی کہ وہ دونون منقلب ہوجائین گی ورفعل اونکا اولٹ جاوی گا او نیز جیسکہ وارد ہوا ہی
القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم علیہ السلام اور ایسی ہی دنیا ہی بلکہ جسکا نام کہا گیا ہے
سجن ہوجاتی ہی جنت عارفین کی لیی کہ جو قایم ہین مقام رضا مین جیسکہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہے
اور ایک عقبی مین اور ایسی تہی زندگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کی بسبب عدم حضور اونکی کی ساتہہ رب اپنی کی مانند سم کی ہی سم مین او رہم کی ہی درہم مین اور دینار کی
دینار مین اور چونکہ مقصود ڈرانا تہا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی علما نی کہا ہی تو نمین ثانی ہی بہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس یہان یہہ مقدر ہی و التی یقول
انہا النار ہی الجنۃ اور اسیکی مانند ہی دنیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نعمت ہی ور نعمت اسکی نعمت او محنت او محنت اوسکی منحۃ ہی ور منحہ اوسکی محنت اور حسن
و قبح اوسکا مختلف ہی مانند نیل کی کہ پانی ہی محبوبون کی لیی ور دما ہی محجوبون کی لیی **ت** اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسی کہ ڈرایا ساتہہ اوسکی نوح علیہ السلام نی قوم اپنی کو
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص نوح کی باوجود عموم حکم کی بسبب ہونی اونکی کی ہی مقدم مشاہیر انبیاء کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین **وعن**
حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَہٗ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ
وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرَاہُ نَارًا فَاِنَّہٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَیِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
وَزَادَ مُسْلِمٌ اَنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْہَا ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ یَقْرَؤُہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٍ وَّغَیْرِ کَاتِبٍ
اور روایت ہی حذیفہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال مین کہ اوسکی ساتہہ پانی ہوگا **ف** ع یعنی وہ چیز پیدا
ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم اسباب چین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گیی ہی اوس سی ساتہہ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت دلاویگا طرف اوسکی اون کو کہ
اطاعت کرین اوسکی **ت** اور آگ ہوگی **ف** ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب و مشقت کا ہوگا والا نہین خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ نافرمانی
کریگا اوسکی **ت** پس جسکو دیکہین گی لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاوی گی اور جسکو دیکہین گی لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹہنڈا شیرین **ف** ع
معنی یہہ ہین کہ کردیگا اللہ تعالی اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ جہٹلاویگا اوسکو اور ڈالدیگا وہ اوسکو اوسمین غصہ ہوکر جیسکہ کردیا نمرود کی
آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوسکی آگ جلانیوالی ہمیشہ کو محمل اسکا یہہ ہی کہ
جو کچہہ فتنی اوسکی ظاہر ہونگی نہین ہوگی اونکی لیی حقیقت بلکہ خیال اور شعبدی ہونگی جیسکہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہہ بہی ہی کہ اللہ تعالی
بدلدیگا ماہیت اوسکی پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر **ت** پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فرعون کو کہ ذکر کی گئی تم مین سی پس
چاہیی کہ پڑی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکی اور نہ پروا کری ڈالنی اوسکی کی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا **ف** ع یعنی حقیقت مین یا ساتہہ تقلیب یعنی بدل دینی ماہیت کی یا بحسب مآل کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سی ہی پس تقدیر یہہ ہی ورنہ تصدیق
کری اوسکی بسبب رغبت پانی کی کہ اوسکی ساتہہ ہوگا اسلیی کہ وہ آگ اور عذاب و حجاب ہوگا **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کی مسلم نی یہہ
عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہہ کا **ف** ع یعنی ایک آنکہہ اوسکی مٹی ہوی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیی اثر آنکہہ کا **ت** اوسپر یعنی
دوسری آنکہہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد یا مٹی ہوی آنکہہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا ک
ف ر پڑہیگا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا **ف** ح یعنی وہ کہ پہلی علم کتابت کا رکہتا تہا یا نہ رکہتا تہا جان کہ ظاہر یہہ ہی کہ ناخنہ بیچ آنکہہ غیر
مٹی ہوی کی ہوگا اسلیی کہ معنی ممسوح کی یہہ ہین کہ ایک جانب بی آنکہہ اور بہون اصلا نہون اور ہموار اور مٹی ہوی ہو پس ناخنہ ہونا اوسمین کیا معنی رکہتا ہی مگر یہہ

کہ مراد ممسوح سے معیوب مطلق رہین **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَہٗ جَنَّتُہٗ وَنَارُہٗ فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ وَجَنَّتُہٗ نَارٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کانا ہوگا بائین آنکھہ کا کثرت سے ہون گے بال اوسکے ساتھہ اوسکے ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہے اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ع اوپر گذرا کہ وہ کانا ہوگا دہنی آنکھہ کا اور ایک آنکھہ اوسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق اونمین یہہ ہے کہ ایک آنکھہ اوسکی بالکل نہوگی اور دوسرے عیب دار ہوگی پس صحیح ہے کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھہ کو عورا اسلیے کہ عور کے معنی اصل مین عیب کے ہین اور بعضون نے کہا کہ اعور ہوگا بنسبت اشخاص متفرقہ کے پس ایک قوم تو دیکہے گی اوسکو اعور الیسری اور ایک قوم دیکہے گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کرے اوسکے بطلان امر پر اسلیے کہ حق دیکہا دے گی خلقت اوسکی جیسے کہ ہے دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہے اور احتمال ہے یہہ کہ ہوا ایک اون دونون میں سے سبب راوی کے **وعن** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ فَامْرَءٌ حَجِیْجُ نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّہٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُہٗ طَافِیَۃٌ کَاَنِّیْ اُشَبِّہُہٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَأْ عَلَیْہِ فَوَاتِحَ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلْیَقْرَأْ عَلَیْہِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ فَاِنَّہَا جِوَارُکُمْ مِنْ فِتْنَتِہٖ اِنَّہٗ خَارِجٌ خَلَّۃً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَعَاثَ شِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا لُبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَۃٍ وَیَوْمٌ کَشَہْرٍ وَیَوْمٌ کَجُمُعَۃٍ وَسَائِرُ اَیَّامِہٖ کَاَیَّامِکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ کَسَنَۃٍ اَتَکْفِیْنَا فِیْہِ صَلٰوۃُ یَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَہٗ قَدْرَہٗ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا اِسْرَاعُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ کَالْغَیْثِ اسْتَدْبَرَتْہُ الرِّیْحُ فَیَاْتِیْ عَلَی الْقَوْمِ فَیَدْعُوْہُمْ فَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ فَیَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَیْہِمْ سَارِحَتُہُمْ اَطْوَلَ مَا کَانَتْ ذُرًی وَاَسْبَغَہٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّہٗ خَوَاصِرَ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا اونسے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا یعنی اوسکے نکلنے کا اور تمام امور اوسکے کا اور لوگونکے مبتلا ہونیکا بسبب اوسکے پس فرمایا اگر نکلے دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنی بالفرض والتقدیر پس مین جہگڑونگا اوس سے سامنے تمہارے **ف** ع یعنی غالب ہونگا اوسپر ساتھہ دلیل کے اور اسمین ارشاد ہے طرف اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہے جہگڑنے اور غالب آنے مین اوسپر ساتھہ دلیل کے غیر محتاج طرف مددگار اور مددکار کے امت اپنی مین سے جان کہ حدیثون اور دلیلون اور قراین سے معلوم ہوا ہے کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگا اور اسیطرح جو حضرت نے فرمایا اس حدیث مین یہہ واسطے مبالغہ اور تاکید کے ہے اور واسطے تحقیق اور تیقن ظہور دجال کے اور مبہم ہونے وقت اوسکے کے اور ڈالنے خوف فتنہ اوسکے کی مکلفین پر **ت** اور اگر نکلا اور نہوا مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا **ف** ع یعنی دفع کریگا شر اوسکے اپنی سے ساتھہ دلیلون قطعیہ شرعیہ اور عقلیہ کے کہ اوسکے پاس ہین اور غالب آویگا اوسپر کذا قال الطیبی رحمہ اللہ پس تقدیر یہ ہے کہ وہ سنے حجت والا ہیں معنی یہہ ہین کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سے شر اوسکے ساتھہ جہٹلانے اوسکے کے اور اختیار کرنے صورت تکذیب اوسکی کی **ت** اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مسلمان پر **ف** ع یعنی حافظ اوسکا ہے بعد میرے پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سے اور یہہ دلیل ہے اوسپر کہ مومن یقین والا ہمیشہ مدد کیا گیا ہے اگرچہ نہو ساتھہ اوسکے نبی اور امام سوا اسمین دلیل ہے ہامیہ پر **ت** تحقیق دجال **ف** ع یہہ استیناف ہے بیان بعض احوال اوسکے کا اور بیان بعض اوس چیز کا کہ مفید ہے بیچ دفع شر افعال اوسکے کی **ت** جوان ہوگا **ف** ع اسمین اشارہ ہے اسپر کہ وہ غیر ہے ابن صیاد کے یا اشارہ ہے اسپر کہ وہ محروم ہے سفیدی وقار سے **ت** بہت مڑے ہوئے بالونکا آنکھہ اوسکی پہولی ہوگی گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اوسکو ساتھہ عبد العزی بیٹے قطن کی **ف** ع یہہ عبد العزی کہ ایک یہودیکا نام ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ مشرک تہا اسلیے کہ عزی نام بت کا ہے اوسکا بندہ مشرک ہی ہوتا ہے اور موید ہے اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تہا قبیلہ خزاعہ مین سے کہ مرا جاہلیت مین اور آنحضرت نے تشبیہ دی دجال کو اوسکے ساتھہ در صورتیکہ جزم اوسکی مشابہت کا نہین کیا کہ فرماتے ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتھہ اور اوسکے حدیثون سے

جزم تشبیہ کا بہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کاف واسطی تاکید اور تقریر تشبیہ کی ہی ت پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہیی کہ پڑہی سامنی اوسکی
آیتین اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذا بک واسطی دلالت کرنی ان آیتون کی اوپر معرفت ذات و صفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات
اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی کی اور آنی رسول کی ساتہہ معجزات اپنی کی کہ کردین گی خوارق عادات دجال کو بیان منثور اور تابع اوسکا پکاریگا ہلاکت
و ثبور کو اور کہا طیبی نی کہ معنی یہہ ہین کہ قرات اوسکی امان ہی پڑہنی والی کی لیی فتنہ اوسکی سی جیسیکہ نجات و امان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس
جبار کی سی کہ اوسکی زمانہ مین تہی ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی مین یہہ آیا ہی پس حق یہہ ہی کہ پڑہی اول کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تہا یکی
ہین فتنہ دجال کی سی ف ح ع اور بعضی حدیثون مین پڑہنا ان آیتون کا وقت سونیکی آیا ہی اور لفظ جوار ساتہہ زیر جیم کی اور آخر کی ے
اکثر صحیح نسخون مین معنی ہمسائگی و امان کی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر جیم اور زی کی آیا ہی معنی کاغذ یعنی چہپی کی کہ لیتا ہی اوسکو مسافر بادشاہ ہی اوسکی
تابعون سی تاکوئی روک ٹوک نکری اوس سے راہ مین اور بعضی شرحون مین ساتہہ زبر او پیش کی ہی اور زبر فصیح تر ہی معنی امان کی پہر جانا چاہیی کہ حصن حصین مین
روایتین متعدد آئی ہین اس باب مین کہ کہا جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیی سبب نور کی مقام اوسکی سی مکہ تک اور جسنی پڑہین دس آیتین
اوسکی آخر سی پہر نکلی دجال نہین مسلط ہوگا اوس پر اور روایت مین ہی جسنی یاد کین دس آیتین اوسکی اول سی بچا دجال سی اور روایت مین ہی جسنی پڑہین
تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتون کی پڑہنی مین اور دس کی پڑہنی مین یہہ ہی کہ کمتر او سخیر کا کہ محفوظ رہیگا بسبب
اوسکی شر اوسکی سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اونکا اولی ہی اور یہہ نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہی درمیان
شام اور عراق کی پس فساد کریگا داہنی اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی داہنی اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنی مین صرف اون شہرون کی
کہ چلیگا اونمین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی موضع اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہہ ت ای بندو اللہ کی ف
ع یعنی ای مومنو کہ موجود ہوگی اوس زمانہ مین یا تم ای مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اوسوقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ اور کتنا ہوگا
ٹہہرنا اوسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگی آتی ہی ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین مین چالیس برس الخ لیکن نقل کیا ہی بغوی نی شرح السنہ مین کہ نہین صلاحیت
رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور بر تقدیر اوسکی صحت کی شاید کہ مراد ساتہہ ایک ٹہیرنی کی دونون ٹہیرنی مین سی ٹہیرنا خاص ہوا اور بہ صفت معین کے
کہ واضح ہو خبر اوسکی عالم پر ت ایکدن یعنی اون دنونمین سی مقدار برس روز کی ہوگا یعنی درازگی زمانہ مین اور ایک دن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایک دن مقدار
ہفتہ کی اور باقی روز اوسکی مانند دنون تمہاری کی جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو
اوسمین نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا ادائی نماز کی لیی مقدار دن کی ف ع ح یعنی جبکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی میان اوسکی
اور ظہر کی ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جبکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اوسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ
ہوتا ہی اوسمین اور مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہہ لو غرض کہ پانچون نمازین اپنی اندازی سی پڑہ لیا کرنا یہانتک کہ وہ دن برس کا
گذری اور اسی حساب سی اون دنون مین کہ مہینا بہر اور ہفتی بہر کی ہونگی اور یہہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر یہہ جو بعضون نی کہا ہے
کہ بسبب کثرت ہموم و غموم کی اسقدر معلوم ہونگی یہہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچہنا راوی کا حضرت سی کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضی
جو یہہ شبہہ کرتی ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی ت طلوع و غروب وغیرہ کی جب یہہ وقت نہوئی تو نمازین کیونکر پڑہین گی یہہ شبہہ صحیح ہی جب شارع نی
اوس سی مخصوص کا یہہ حکم ٹہیرا دیا پہر کسکو جگہہ چون و چرا کی ہی اور توربشتی وغیرہ نی اور بہی جواب اسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین لکہی جو چاہی مرقات مین دیکہہ لے
ت کہا ہمنی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہہ کی ف ع مراد مینہہ سی یہان ابر ہی یعنی

جلدی چلی گا وہ زمین مین مانند جلد چلنی ابر کی ت جسوقت کہ آتی ہی پیچہی سی اوسکی ہاؤ پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی پس ایمان
لاوین گی وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یہہ سب استدراج ہوگا اوسکا واحد قہار کی طرف سی پس شام کو آویگی
اون پر موتشی اونکی یعنی وہ جو گئی تہی صبح کو چرنیکی لیی دراز ترین اوسکی کہ تہی از روی کوہانون کی ف ح لفظ ذری جمع ذروہ کی ہی بمعنی کوہان اونٹ کی اور
اعلای ہر چیز کو بہی کوہان کہتی ہین مراد فربہی موتشی کی ہی کہ کوہان اوسکی فربہی سی دراز ہو جائین گی ت اور خوب پوری اوسکی کہ تہی از روی تہنونکی یعنی تہن
خوب بہری ہونگی دودہ سی اور خوب کہچی ہوی اوسکی کہ تہی از روی کوکونکی یعنی بسبب کثرت کہانی اور سیری کی ثُمَّ یَاْتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْهُمْ فَیَرُدُّوْنَ عَلَیْهِ قولہ
فَیَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَیُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِیْنَ لَیْسَ بِاَیْدِیْهِمْ شَیْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَیَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَیَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِیْ کُنُوْزَکِ فَتَتْبَعُهٗ کُنُوْزُهَا کَیَعَاسِیْبِ
النَّحْلِ ثُمَّ یَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَیَضْرِبُهٗ بِالسَّیْفِ فَیَقْطَعُهٗ جَزْلَتَیْنِ رَمْیَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ یَدْعُوْهُ فَیُقْبِلُ وَیَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ یَضْحَکُ فَبَیْنَمَا هُوَ
کَذٰلِکَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ فَیَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ بَیْنَ مَهْرُوْدَتَیْنِ وَاضِعًا کَفَّیْهِ عَلٰی اَجْنِحَةِ مَلَکَیْنِ اِذَا
طَأْطَأَ رَأْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ کَاللُّؤْلُؤِ فَلَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ یَجِدُ مِنْ رِیْحِ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ یَنْتَهِیْ حَیْثُ یَنْتَهِیْ
طَرْفُهٗ فَیَطْلُبُهٗ حَتّٰی یُدْرِکَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَیَقْتُلُهٗ ثُمَّ یَاْتِیْ عِیْسٰی قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَیَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَیُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِی الْجَنَّةِ
فَبَیْنَمَا هُوَ کَذٰلِکَ اِذْ اَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی عِیْسٰی اَنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ پہر آویگا دجال ایک قوم کی پاس پس بلاویگا اونکو
یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کی ت پس رد کرین گی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرین گی اوسکو اور ایمان نہین لاوینگی اوسپر پس پہریگا اونسی یعنی پہریگا
اونسی پس صبح کرین گی قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ درحالیکہ نہوگا اونکی ہاتہہ مین کچہہ مالون اونکی سی ف ع حاصل یہہ کہ مومن بسبب
اوسکی مبتلا ہون گی طرح طرح کی بلاؤن و محنتون اور ضررون مین لیکن ہونگی صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکی کہ دین ہوگا اونکو اللہ تعالی کی صفتین
اولیاء کی برکت سید الانبیاء کی ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنی خزانون کو پس پیچہی چلین گی دجال کی خزانی اوس ویرانہ کے
مانند میرون شہد کی مکہیون کی ف ح یعاسیب جمع یعسوب کی ہی بمعنی سردار شہد کی مکہیونکی یعنی جیسی یعسوب آگی ہوتا ہی اور شہد کی مکہیان اوسکی ساتہہ
پیچہی ہوتی ہین اسیطرح دجال کی ساتہہ خزانی پیچہی پیچہی چلین گی اور اسی جہت سی ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتی ہین روایت کی دیلمی نی حضرت علی سی بطریق
مرفوع کی علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنونکا ہی کہ متابعت کرتی ہین وہ اوسکی اور پناہ دہونڈتی ہین اوسکی اور مال سردار
منافقون کا ہی کہ اوسکی پناہ دہونڈتی ہین اور اوسکی پیچہی جاتی ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین ہی آیا ہی کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرماتی ہین کنت
للدین یعسوبا ت پہر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بہرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتہہ تلوار کی ف ع یعنی
غصہ ہو کر اوسپر بسبب قبول کرنی دعوہ الوہیت اوسکی کی یا واسطی ظاہر کرنی قدرت کی اور تمہید کرنی خرق عادت کی پس کاٹیگا اوسکو دو ٹکڑی مثل پہینکنی تیر کی
نشانی پر ف ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑون کی مقدار پہینکنی تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہہ ہین کہ پہنچیگا ضربہ اوسکی
شمشیر کا مانند پہنچنی تیر کی نشانی پر ت پہر بلاویگا دجال اوس جوان کو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی اور روشن اور چمکتا ہوگا مونہہ اوسکا
ہنستا ہوا بشاش ف ع اور کہیگا کہ یہہ کیونکر صلاحیت رکہی معبود ہونیکی ت پس درینحالیکہ دجال ایسی کامون اور خرابی گمراہ کرنی مین ہوگا کہ ناگہان
بہیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹی علیہما السلام کو پس اوتریںگی وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی ف ع اور اور روایت مین آیا ہی کہ عیسی علیہ السلام
اوتریںگی بیت المقدس مین اور اور روایت مین ہی اردن مین اور روایت مین ہی کہ معسکر مسلمین مین کہتا ہو مین حدیث اوترنی اونکی کی بیت المقدس مین نزدیک ابن ماجہ کی ہی اور وہ میری
نزدیک راجح ہی اور نہین منافی تہی تمام روایتون کی اسلیی کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہی اور وہ عسکر مسلمین کا ہی اسلیی کہ وہ اور اردن نام ہی نواح

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہی اوسمین اگرچہ نہیں ہے بیت المقدس مین باب لُدّ رہ لیکن ضرور ہی یہہ کہ بنی گا پہلی اوترنی عیسیٰ کے
واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگی عیسیٰ درمیان دو کپڑون زرد رنگ کے ف ع یعنی پہنی ہونگی دو کپڑی رنگی ہوئی زعفران کی یا ورس کے کہ نام ایک
گہانس زرد رنگ کا ہی اور لفظ مہرودتین ساتہہ دال مہملہ کی ہی اور ذال معجمہ کے بہی ت رکہنی والی ہونگے مسح دونون ہتیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتون کی
ف ع یہہ حال ہی واسطے بیان کیفیت اوتارنی اونکی جبکہ پہلا جملہ حال تہا واسطی کیفیت لباس و جمال اونکی کی پہر بیان کیا اونکا اور حال ت
جسوقت جہکاوینگی سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹہاوینگی سر اوترینگی اونکی بالونسی قطری مانند دانون چاندی کی کہ مانند موتیون کی ہون ف ع یعنی صفائی
اور سفیدی مین نہایہ مین لکہا ہے کہ لفظ جمان ساتہہ پیش جیم اور تخفیف میم کے اوپر وزن غراب کے دانی چاندی کی ہین ہوبہت بڑے موتیون کے اور واحد اسکا جمانہ ہی
کہا طیبی نے کہ مشابہت دی عرق کی قطرون کو ساتہہ جمان کے بڑائی مین یہہ تشبیہ دی جمان کو ساتہہ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نے کہا کہ
جمان ساتہہ پیش جیم اور تشدید میم کی چہوٹی موتی اور تخفیف میم سے دانی کہ چاندی کی بنین اور یہان مراد خیر ہی یعنی جب جہکاوینگے سر ٹپکینگے اونکی سر کے
بالونسی قطری نورانی اور جب اوٹہاوینگے سر ٹپکینگے وہ قطرات کنایہ ہی بہا اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی ت پس نہین ممکن ہوگا اور نہین واقع ہوگا
کسی کافر کو کہ پاوی ہوا دم عیسیٰ کیسی مگر کہ مرجاوی اور دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی ف ع جائز ہی یہہ کہ ہو دجال مستثنیٰ اس حکم سی
واسطی حکمت دکہانی خون اوسکی کی نیزہ مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا مومنونکی دلونمین اور جائز ہی یہہ کہ ہو یہہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت اوترنی اونکی
پہر جاتی رہی جسوقت کہ دیکہی دجال کو یعنی کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضون نے کہا کہ جسدم سی کہ کافر مریگا وہ وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتہہ
اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم معتاد پس نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کی ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسیٰ کے دم سی مردہ کو زندہ
کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگی ت پس ڈہونڈینگے عیسیٰ دجال کو یہانتک کہ پاوینگے اوسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتہہ پیش لام
اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضونے کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریون بیت المقدس کیسی اور بعضونے کہا کہ وہ قریہ ہی فلسطین مین ت
پس قتل کرینگے اوسکو پہر آویگی عیسیٰ کے پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالیٰ نی دجال کی شر سی پس پونچہینگے عیسیٰ اونکی مونہونسی گرد و غبار شدت و محنت
کا ف ع احتمال ہی یہہ کہ یہہ پونچہنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچہینگے گرد ازراہ اکرام اونکی کی یا یہہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت و خوف کی اونسی ت اور خبر
دینگی اونکو درجات اور مراتب اونکی کی کہ پاوینگی بہشت مین پس ناگہان اسیطرح سی ہونگی ناگہان جو بہیجیگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ کی کہ تحقیق مینی نکالی ہین کتنی ایک
بندی اپنی نہین طاقت و قدرت کسیکو اونسی لڑنیکی ف ع طاقت و قدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیئے کہ آثار قدرت کے کام مین ہاتہہ سی ظاہر ہوتی ہین اور تثنیہ لائی
مبالغہ کی لیئی ت پس جمع کر اور محافظت کر میری بندون کی لیئی کر طرف کوہ طور کی وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ
وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ
اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ
إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ
اور بہیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو کہ نام دو قبیلونکا ہی اور وہ ہر زمین بلندی دوڑینگی پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کی
ف ع بحیرہ طبریہ ساتہہ اضافت کے ہی اور بحیرہ تصغیر ہی بحرہ کی کہ معنی دریا کی ہے یعنی چہوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ مین ہی کہ نام

ایک قریہ کا ہی شام مین **ت** پس پی جاوین گی جو کچہہ اوسمین ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اونکی پیچہی آویگی اونسی پس کہین گی وہ کہ تحقیق تہا اسمین کبہی پانی پہر چلین گی یہانتک کہ پہنچین گی طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین **ف** ع اور لفظ خمر ساتہہ زبر خ اور میم کی معنی درختون لپٹی ہوئی کی یا جو کچہہ ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ مین درخت بہت ہین اسلیئی اوسکا جبل الخمر نام ہوا **ت** پس کہین گے یاجوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہمنی اون شخصونکو کہ زمین مین تہی آؤ پس چاہیی کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمان مین ہین پس پہینکین گی تیر اپنی طرف آسمانکی پس پہیریگا اللہ تعالی اون پر تیر اونکی رنگی خون مین **ف** ع یہہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سی تا کہ وہ گمان کرین کہ ہم لڑی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی لگ کر سرخ ہو جاوینگے پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ پہیر لیگا فساد اونکا عالم سفلی اور علوی کو **ت** اور روکی جاوینگے نبی اللہ کی یعنی حضرت عیسی اور یار اونکی یعنی وہ مسلمان جو ساتہہ ہونگے اونکے کوہ طور پر یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطی ایک اونکی کی بہتر سو دینارون سی واسطی ایک تمہاری کی آجکی دن **ف** ح یعنی فاقہ اور احتیاج اونکی اس حد کو پہنچی گی کہ کلہ بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اجزای بیل مین بہتر ہوگا سو دینارونسی اونکی نزدیک اور باقی اجزائی گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیئی کیا حال رکہتی ہونگی اور کیا مرغوب بیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک **ت** پس رغبت کرین گی یعنی دعا وزاری کرین گی اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنی کی نبی اللہ کی عیسی اور یاراونکے پس بہیجیگا اللہ تعالی اونپر کیڑی اونکی گردنونمین **ف** ع نغف ساتہہ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ و بکری کی ناک مین پڑجاتی ہین **ت** پس ہو جاوینگی مردہ مانند مرنی ایک جان کی یعنی سب ایک بارگی مرجاوینگی قہر الہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوترین گی پیغمبر خدا عیسی اور یار اونکی طرف زمین کی پس نہین پاوینگی زمین مین جگہہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کرین گی نبی خدا کی عیسی اور یار اونکی طرف اللہ کی پس بہیجیگا اللہ جانور پرندکہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹ بختی کی ہونگی **ف** بخت ساتہہ پیش ب اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہین اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہیئت اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا مین **ت** پس اوٹہاوینگے وہ جانور اونکو اور پہینک دینگی اون کو جہان چاہا ہی اللہ تعالی نی وَفِي رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ اِلٰى قَوْلِهٖ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور ایک روایت مین ہی کہ ڈالدین گی جانور اونکو نہبل مین **ف** ح نہبل ساتہہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس میں اور بعضون نی کہا کہ وہ جگہہ کہ نکلتا ہی آفتاب اسیطرح تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوۃ کی نسخونمین اور مجمع البحار مین کرمانی سی نقل کی ہی نہبل ساتہہ میم کی اور معنی اسکی لکہی ہین گہڑا کہرا زمین مین اور قاموس مین بیچ باب اللام اور فصل میم کی ہی مہبل مانند منزل کی گڑہا پہاڑ کی اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال مین فتطرحہم بالنہبل نون سے لایا ہی اور صواب مہبل ہی میم سی انتہی **ت** اور جلاوین گی مسلمان کمانون اونکی سی اور تیرون اونکی سی اور ترکشون اونکی سی سات برس پہر بہیجیگا اللہ تعالی ایک بڑا مینہہ کہ نہین چہپاویگا کسی چیز کو اوس مینہہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا **ف** ح یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی اسلیئی کہ وہان شہر مین مٹی پتہر کی گہر ہوتی ہین اور گنوار ونکی کہ جنگل مین رہتی ہین صوف کی کہ محل تان کی گذران کرتی ہین اور مراد یہہ ہی مینہہ سب جگہہ برسیگا اور کوئی جگہہ ایسی نہین رہی کی کہ وہان مینہہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار خیمہ مینہہ کی پہنچنی سی کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لاکین بر کی او پیش کاف سی کن سی او پیش ہی اور زبر کاف سی کنان سے دو طرح آیا ہی یعنی ستر کی **ت** پس ہو

ڈالیگا وہ مینہہ زمین کو یہانتک کہ کردیگا اوسکو مانند آئینہ کی صاف پہر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوی اپنی اور پہیر لا برکت اپنی پس اوسدن کہاوی گی جماعت دس سی لی چالیس تک ایک انار سی یعنی انار ایسا بڑا اور پرُ دانہ ہوگا کہ بہت سی لوگ اوسکو کہاوین گی اور سیر ہون گی اور سایہ پکڑین گی اوس کی چہلکی مین ف ع کہا ایک شارح نی کہ مراد ہی دہا چہلکا اوسکی اوپر کا اور قحف اصل مین کہتی ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہی اور لکڑی کی پیالہ کو بہی کہتی ہین مین بسبب مشابہت کی یہان انار کی اوپر کی چہلکی کو قحف کہا ت اور برکت دیجاوی گی دودہ مین یعنی دودہ اونٹ اور بکری وغیرہ کی تہنون مین بہت ہوگا یہانتک کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون سی ف ع لفظ فئام ہمزہ سی اور بروزن جبال کی اور عوام بدل لیتی ہین ہمزہ کو ی سی یعنی جماعت آدمیون کی اور مراد اوس سے یہان زیادہ قبیلہ سی ہی جیسیکہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سی جیسیکہ آگی مذکور ہی ت اور ایک گای دودہ کی البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون سی اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کری گی تہوڑیسی جماعت کو آدمیون سی ف ع فخذ یہان زبر ف اور جزم خ سی ہی فقط بمعنی جماعت کی اقارب سی اور وہ کم بطن سی ہی اور بطن کم قبیلہ سی اور فخذ بمعنی ران کی زبر خ اور جزم خ سی آیا ہی ت پس رہنگا میکہ وہ ایسی چین و وسعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچی بغلون اونکی کی پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی ف ح ع نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجازا ہی کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور درمحل خود معلوم ہوچکا کہ مومن و مسلم دونو ایک ہی ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کہ رکہا ہی علماء نی یہہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی کہتی ہین کہ باطن مین ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود یہان تاکید و تعمیم ہی تا کوئی انسی باہر نرہی ت اور باقی رہین گی شریر لوگ مختلط ہونگی اور لڑین گی زمین مین مانند اختلاط گدہونکی اسمین ف ح اور بعضون نی کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مردونکا عورتونسی بی حیاوبی لحاظ ہو کر علانیہ سامنی لوگون کے جیسکی عادت ہی گدہونکی ہرج جزم ر سی بمعنی جماع کے آیا ہی کہا جاتا ہی ہرج جاریۃ یعنی جماع کیا اوسکی کذا فی القاموس ت پس اونپر قایم ہوگی قیامت ف ع یعنی انکی غیر پر اور آگی آتی ہی حدیث کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہہ حدیث یعنی پوری مسلم نی مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہی تطرحہم بالنہبل قول سبع سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نی **وعن** اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ اَعْمِدُ اِلَى هٰذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوا اَحَدًا دُونَهُ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ اَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِيْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ لَهُ اَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ اِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ اِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ اِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهُ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانون سی ف ع بعضون نے کہا کہ یہہ مرد خضر علیہ السلام ہون گی اور یہہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا ہی علما نی اسمین جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم اور بعضی صوفیہ اسپر ہین کہ وہ مرگی اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہا وغیرہم ادہر گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نی کہ یہہ ہی صحیح ہی ت پس ملین گی کتنی ایک شخص کہ نگہبانی کرنیوالی صاحب

ہتیار ہونگی نگہبان دجال کی ف ح مسالح بزبر میم اور زیر لام ہی جمع مسلح کی ہی بمعنے سرحد کی کہ جگہہ ہینی ہتیار رکہنیکی بعد ازان اطلاق کیا مردان ہتیار بند پر کہ نگاہ
کہتی ہین سرحد کو اور یہان مراد ہے معنی ہین ت پس کہینگے وہ لوگ اوس مرد مسلمان سے کہان جانیکا قصد رکہتا ہے تو پس کہیگا وہ مرد قصد رکہتا ہون کہ جاؤن
طرف اس شخص کے کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرت نے کہینگے تابع دجال کے آیا ایمان نہیں لاتا تو ہمارے رب پر ف ع مراد کہینگے رب سے دجال بسبب
مال و جاہ اوسکی کی ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہیں ہے بیچ صفات پروردگار ہمارے کی پوشیدگی ف ع دلیلین اوسکے رب ہونیکی ظاہر ہین قسم پیدا کرنے
اور رزق دینی وغیر ذلک سے اور وہ سارے صفتین کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کے ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلین موجود ہون اوسکا شریک یہہ ناقص کیون کر ہو رب ہونا اوسکی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی ت پس کہینگے وہ تابعین دجال کی مارو
اس شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض اونکا بعض سے کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہارے نے یعنی دجال نے اسکی مار ڈالنے کو
بے حکم اوسکی پس لیجاوینگے اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکہیگا دجال کو وہ شخص یعنے اور پہچانیگا علامتین اوسکی کہیگا ای لوگو آگاہ ہو کہ یہہ وہی دجال ہی کہ
ذکر کیا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنی حدیثون مین کہ نکلیگا آخر زمانہ مین یا ان علامات فرمایا آنحضرت نے پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانی کا اور بعضون نے
کہا پیٹ پر لٹانیکا زمین پر جیسیکہ گنہگارون کو لٹاتی ہین زدنکی لیے پس چت لٹا دیگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی از راہ تاکید و تغلیظ اور تشدید کی پکڑو اسکو
اور سر توڑو اسکا پس فراخ و نرم کیجاویگی پیٹہہ اوسکی اور پیٹ اوسکا بسبب بہت مارنیکی اوسکی پیٹہہ اور پیٹ پر ف ح لفظ فیوسع ساتہہ جزم واو اور تخفیف
سین کے وسع سے اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سے ہی تفعیل کیا ہی اور لفظ یشبح صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتہہ شین معجمہ اور ب موحدہ مشددہ
اور ح مہملہ کی تشبیح سے بمعنی چوڑا کرنی ایک چیز کی یعنی چت یا پٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ بہ پیش شین معجمہ اور تشدید جیم سی امر ہے شج سے بمعنے زخمی کرنی سر کے اور یہہ
روایت صحیح تر ہی کذا فی شرح المسلم اور دوسرے روایت یہہ ہے کہ شبحوہ جیسا کہ کہا گیا تشبیح سے اور شجوہ بہی امر اوسی باب سے اور روایت تیسرے قول شبحوہ و شجوہ دونون شج
سے بمعنی زخم سر کے اور جزری نے کہا مولف نے تیسیر کی یہہ سے روایت ذکر کی ہی اور وجہ دوسرے ذکر کی حمیدی نے اور تصحیح کی ہی اوسکے قاضی عیاض نے اور بہت صحیح نزدیک
ایک جماعت کے اصحاب ہمارے سی اول ہی واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہپر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جہوٹا فرمایا حضرت
نے پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑے کرنی اور پراگندہ کرنی کا پس چیرا جاویگا آرے سے سر کی طرف سے یہان تک دو ٹکڑے کیا جاویگا
درمیان دونون پاؤن اوسکی کی ف ع ح یعنی از سر تا پا چیر ڈالینگے اور لفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سے ہو اور یہہ بہی احتمال ہی کہ واو سے ہو اور یہی سے لفظ
منشار زیر میم سے ساتہہ ہمزہ اور ی کی دونون طرح آیا ہی اور وشر بمعنی نشر یعنی پراگندہ کرنی اور چیرنی کی کہ جسکو آرہ کہتی ہین اور منشار نون سے بہی آیا ہی
مفرق زبر میم اور زیر رے سی بیچون بیچ سر کا ت فرمایا حضرت نے پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی کی یعنی اتراتا ہوا بسبب قتل کرنیکی پہر کہیگا
دجال اوسکو اوٹہہ کہڑا ہو پس سیدہا اوٹہہ کہڑا ہوگا پہر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا تو مجہپر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا مینے بیچ پہچانی تیرے کی مگر زیادہ علم و یقین
اسکا کہ تو جہوٹا ہی یعنی زندہ کرنی تیری سی بعد مارنی میری کی مجکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغگو ہی فرمایا حضرت نے پہر کہیگا وہ مومن ای لوگو تحقیق یہہ دجال
نہین کر سکیگا کسیکی ساتہہ لوگون مین سے جو کچہہ کہ کیا ساتہہ میرے یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتہہ میرے ف ع اوسنی خبر دی سلب ہو جانی قدرت استدراجیہ
کی اوس سے اوسلیے ہی لوگونکو اوسکی ڈر سی ت فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا اوسکو دجال تاکہ ذبح کری اوسکو پس بنا کر دانی جاویگی وہ جگہہ کہ درمیان گردن
اوسکی کی ہی اوس ہنسلی تک کہ درمیان سینہ اور کندہی اوسکے کی ہی ف ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہو جاویگی کہ تلوار اوسمین کام نکری اور شرح السنۃ مین ہے
کہ معمر نے کہا کہ پہنچی ہے مجکو یہہ کہ رکہا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا ت پس نہین راہ پاویگا دجال اوسکی قتل کو فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا
دجال دونون ہاتہہ اوس شخص کے اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینک دیگا اوسکو یعنی آگ مین کہ ہمراہ رکہتا ہوگا پس گمان کرینگے لوگ کہ پہینکا اوسکو مگر طرف آگ کے

اور وہ نہیں پہنچا گیا مگر طرف جنت کی **ف** ع یعنی دنیا کی باغوں میں سی یہہ مراد ہی کہ پہینکیگا دجال اوسکو آگ مین کہ اوسکی ساتہہ ہوگی کر دیگا اوسکو اسد اوسپر
ٹہنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ آگ اوسپر راحت و جنت اور بہر تقدیر نہیں حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی ہاتہہ پر سوائی پہلی موت کی **ت**
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگوں مین از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالموں کی **ف** ع باعتبار ماری جانی
اوسکی کی اول بار اگرچہ بعد از ان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ مراد شہادت سی حاضر ہونا اور گواہی دینا
ہو نزدیک حق تعالی کی **وعن** اُمِّ شَرِیْکٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰی یَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِیْکٍ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَیْنَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ قَالَ ھُمْ قَلِیْلٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام شریک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہاگین گی لوگ
دجال سی یہانتک کہ پہنچینگے پہاڑون پر کہا ام شریک نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ پس کہان ہونگی عرب اوسدن **ف** ع لفظ فاین مین ف جزا ہی شرط محذوف
کی یعنی جب یہہ حال ہوگا لوگوں کا تو پس کہان ہونگی عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہی راہ خدا مین اور دفع کرنا شر و فتنہ کا دین سی **ت** فرمایا حضرت نی عرب
تہوڑی ہونگی یعنی اوسدن پس نہین قدرت رکہین گی جہاد کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ
مِنْ یَھُوْدِ اَصْفَھَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْھِمُ الطَّیَالِسَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
پیروی کرینگی دجال کی یہود اصفہان سی ستر ہزار کہ اونپر طیلسانین ہونگی **ف** ع ح لفظ یتبع اس حدیث مین ساتہہ زبر ی اور جزم ت اور زبر ب کی ہی بمعنی ہمراہ ہونگی
اور کہا ایک شارح نی کہ اتباع سی یعنی تشدید سی ہی بمعنی پیروی کرینگی اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سی ہی اور زبر ف سی نام ہی شہر مشہور کا شہرون
عجم مین سی اور ایک روایت مین ستر کی جگہہ نوی ہی اور صحیح مشہور تر ہی اور لفظ طیالسہ زبر ط اور زیر لام سی جمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا مشہور ہی
عرب مین اور عیاض وغیرہ سی ہی کہ وہ معرب ہی اصل اوسکی تالسان ہی اور بعضی عالموں نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اوپر برائی طیلسانکی اور ساتہہ اوسکی
کہ روایت کی گئی ہی انس سی کہ اونہون نی ایک جماعت کو دیکہا کہ اونپر طیلسانین تہین پس کہا اونہو نی کیا عجب مشابہ ہین یہہ ساتہہ یہود خیبر کی اور حق یہہ ہی
کہ اوڑہنا طیلسان کا بمعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی سنتون ہی حدیثین بہت اسمین آنحضرت سی اور صحابہ سی آئی ہین اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود تہی اور
انکار کرنا انس کا اسکو اسی سبب سی ہو یا بسبب رنگ اونکی کی ہو کہ زرد تہا اور محل خلاف کا یہ اوڑہنی طیلسان کی ہی بمعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی اور ڈالنی
کنارہ اوسکی کندہی پر اور اوسکو تقنع و قناع بہی کہتی ہین اور منکر اسکی کہتی ہین کہ جو کچہہ کہ آنحضرت سی اور صحابہ سی ثابت ہوا ہی مخصوص بوقت ضرورت کی ہی کہ بسبب گرمی آفتاب
وغیرہ کی اوڑہا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکو سر طیلسان سی کہ اوڑہنا چادر کا پہناوا عرب کا ہی
اور اقتناع پہناوا ایمان کا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سی دن مین فقہ ہی اور رات مین زینت اور حدیث انس مین آیا ہی کہ تہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتی تہی قناع کو اور صحابہ سی بہی تقنع آیا ہی اور آثار و اخبار اسمین بہت ہین **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الدَّجَّالُ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَۃَ
فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ رَجُلٌ وَّھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِیَارِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ ھَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ
وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ فِیْکَ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِّنِّی الْیَوْمَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہوں مین پس اوتریگا بعضی شورہ زمین
کو جو مدینہ کی ہی پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال آنکہ وہ بہترین لوگونکا ہوگا یعنی اوس وقت مین یا کہا جملہ بہترین لوگونکا ہوگا **ف** ع یہہ شک راوی ہی

اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگی بنابر قول صحیح تر کی **ترجمہ** پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہون مین کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصف
حال اوسکی کی پس کہیگا دجال یعنی اون سی کہ گرد اوسکی ہونگی خبر دو مجھکو اگر قتل کرون مین اوسکو پہر زندہ کرون مین اوسکو کیا شک کروگی تم میری شان مین یعنی میری خدا ہونی مین پس کہین گے
لوگ شک نہین کرینگی ہم **ف** ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی کہ گرویدہ اور تابعدار اوسکی ہونگی تو مراد حقیقت کلام ہی الا یہ سبب خوف اور دفع الوقتی کہین گے
اور ہوسکتا ہی کہ مراد اونکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جہوٹ مین ہو **ترجمہ** پس قتل کریگا دجال اوسکو اور پہر زندہ کریگا اوسکو یعنی در پوچہیگا اوس سی
جیسکہ اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہی اللہ کی تہا مین یعنی پہلی اسی تیری حق مین قوی تر اور سخت تر از روی یقین کی اپنی سی جیسا کہ آج ہون **ف** ح یعنی آج کہ مارنا اور جلانا تجہکو
دیکہا مینی یقین میرا تیری جہوٹی ہونیکا قوی تر ہوا بسبب دیکہنی علامات بطلان تیری کی کہ پیغمبر خدا نی اوسکی خبر دی تہی حاصل یہہ کہ جیسا آج مجھکو یقین ہوا تیری بطلان کا ایسا کبہی نہین
ہوا **ترجمہ** پس چاہیگا دجال کہ قتل کری اوسکو پس نہین قدرت دیجائیگی اوسکو قتل پر **ف** ع اسمین دلیل ہی اس پر کہ استدراج دجال کا اول ہی کا پہر سلب ہوجائیگا اور وہ
نہین قدرت رکہتا ہوگا اوپر چیز پر کہ ارادہ کریگا یہہ شان اللہ کی ہی کہ جو چاہی کری **ترجمہ** نقل کی بخاری اور مسلم نی **و** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ هُنَالِكَ يَهْلِكُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سی درحالیکہ قصد اوسکا مدینہ منورہ مین آنیکا ہوگا یہانتک کہ اوتریگا پیچہی کوہ احد کی کہ تین
کوس مدینہ سی ہی پہر یعنی بعد واقع ہونی قصہ شخص مذکور کی پہیر دینگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہانسی آیا تہا وہین جاویگا **ف** ع اسمین دلیل ہی اوسکی
بطلان کی اور علامت ہی اوسکی عجز و نقصان کی کہ اوٹا پہر جاویگا اور نہین قدرت رکہیگا داخل ہونی اوس شہر کی کہ جسمین مدفن ہی سید لوری کا اور ظاہر یہہ ہی کہ
وہ حرم مکہ مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا **ترجمہ** اور وہان یعنی شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا کہ عیسی باب لد پر کہ شام کی قریون مین سی ہی اوسکو
مارینگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **و** عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ
لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین داخل ہوگا
اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کی اوسدن کہ دجال آویگا سات دروازی ہونگی یعنی راہین یا مراد دروازی قلعہ کی ہین اوس وقت مین ہر دروازی پر دو فرشتی
ہونگی کہ روکین گی اوسکو داخل ہونی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع کہا سیوطی نی کہ یہہ جو مشہو ہوا ہی لوگون پر کہ جبرئیل نہین اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اسکی کچہہ اصل نہین اور دلیل اسکی بطلان کی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبرئیل حاضر ہوتی ہین وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہوتا ہی طہارت پر اور
روایت کی ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سی پس کہیگا کہ تو کون ہی وہ کہیگا مین
جبرئیل ہون کہ بہیجا ہی مجھکو تا کہ روکون تجھکو حرم رسول اوسکی سی **و** عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى
صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمَا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَّافَقَ
الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي
الْبَحْرِ فَاَرْفَؤُا اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ
دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ
اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی موذن کو کہ پکارتا ہی نماز جمع کرنیوالی ہی **ف** ع یہہ کلمہ واسطی طلب اور ترغیب نماز کی

کہا کرتی ہین تا لوگ آوین او رجمع ہون جیسے کسوف او رخسوف کی نماز کی لیے ما نہ شریف مین کہتی تہی ت پس نکلی مین طرف مسجد کی پس نماز پڑہی مینی ساتہہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی تہی کی ہو یا ہو رات مین ت پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرت بیٹہی منبر پر اس حالت مین کہ وہ
ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بحسب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیے کہ لازم پکڑی ہر آدمی جگہہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑہی ہی وہین بیٹہا رہی وہین پہر فرمایا
کیا جانتی ہو تم کہ کیون جمع کیا مینی تمکو عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق مینی قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطی امر مرغوب کی یعنی کچہہ
دینی کی لیے اور نہ واسطی امر دہشتناک کی یعنی دشمن سی ڈرانیکی لیے لیکن جمع کیا ہی مینی تمکو اسلیے کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجہسی ایک
خبر کہ موافق پڑی وسیخبر کی کہ خبر دیتا تہا مین تمکو ساتہہ اوسکی مسیح دجال سی ف یعنی چاہا مینی کہ سنواؤن تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب زیادتی یقین
تمہاری کی ہو اور خبر بہترین معائنہ کی ہوت خبر دی مجہکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنی نہ جنگل کی کشتی مین یہہ احتراز ہی اونٹ سی کہ وہ
سفینۃ البر کہلاتا ہی اور بعضون نی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی مین نہ چہوٹی کشتی نہر کی مین ت ساتہہ تیس شخصون کی لخم اور جذام سی ف ح لخم بزبر لام اور جزم خ
معجمہ سی نام قبیلہ کا ہی اور جذام بپیش جیم اور ذال معجمہ سی بہی قبیلہ ہی ت پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سوارونکی موج نی ایک مہینے بہر تک دریا مین ف
ح یعنی پہنچایا اونکو موج نی غیر جہت مقصد مین اسلیے کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کی نہو ت پس نزدیک لگے کشتی کو طرف
ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونی آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تہین ف ع لفظ اقرب بزبر ہمزہ اور پیش رسی جمع قارب کی کہ زیر را اور
زبر سی ہی معنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑی کی تا اوسمین بیٹہہ کر حاجت والی کنارے سی کرین ت پس داخل ہوی جزیرہ مین
ف ح جزیرہ اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ پانی گرد اوسکی ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا اونسی ایک چارپایہ بالون والا کہ بہت تہی بال نہین جانتی تہی لوگ آگا اوسکا پیچہی
اوسکی سی یعنی تمیز نہین کرسکتی تہی کہ آگا اوسکا کونسا ہی اور پیچہا اوسکا کونسا بسبب کثرت بالون کی کہا اونہون نی یعنی از راہ تعجب کے وای ہی تجہکو کون ہی تو او
کیا ہی ہیئت تیری جن ہی یا انسان کہا اوسنی مین جاسوسی کرنیوالا ف ع یہہ نام اوسکا اسلیے ہوا کہ خبرین دجال کو پہنچاتا تہا اور قرآن شریف مین جو دابۃ
الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہی ت چلو تم طرف اوس شخص کی دیر مین ہی ف ع لفظ دیر بزبر دال اور جزم ی سی عبادتگاہ نصاری اور کتاب مغرب
مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہی ت اسلیے کہ وہ طرف سی خبرون تمہاری کی بہت شوق رکہتا ہی قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا
اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ
يَدُهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ
اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ
اِعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ
قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ
هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ کہا تمیم نی جب ذکر کیا اور بیان کیا اوسنی ہمارے لیے ایک شخص کا ڈری
ہم اوس سی بسبب مکروہ جاننی اسکی کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نی پس چلی ہم جلدی یہانتک کہ داخل ہوی دیر مین پس ناگہان اوسمین بڑا تر
اور دہشتناک زیادہ ہی آدمیون کا کہ دیکہا ہو ہمنی اوسکو زمانہ ماضی مین از روی خلقت کی ف ع لفظ رایناہ صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سے
کہ نہین دیکہا اور بعضون نی اسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ نہین دیکہا ہمنی پہلی اس سی ایسا شخص بڑا پیدائش مین ت اور خوب مضبوط بندہا ہوا در حالیکہ جکڑی ہوئی
ہین ہاتہہ اوسکی طرف گردن اوسکی کی اور درمیان گہٹنون اوسکی کی ٹخنون تک بندہی ہوئی ساتہہ لوہی کی کہا ہمنی یعنی از راہ تعجب کے وای تجہکو کون ہی تو کہا اوسنی

تحقیق قدرت پائی تمنی سیری خبر پر یعنی پس نہین چھپاؤنگا مین اوسکو تمسی کہدونگا حال اپنا پس خبر دو مجکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس چیز کی کہ پوچھو تمین اوسکو تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہین عرب سی کہ سوار ہوئی ہم کشتی دریائی مین پس طوفان مین ڈالا ہمکو دریائی مہینا بہر پہر داخل ہوئی ہم اس جزیرہ مین پس ملا ہمسی ایک جانور بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اوس شخص کی کہ دیر مین یعنی بڑے محل مین ہی پس آئی ہم طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو کہجور کی درختون بیسان کی سی یا میوہ لاتی ہین ف ح بیسان زبر ب اور جزم ہی سی نام ہی ایک بستی کا شام مین اور اور ایک موضع کا یمامہ مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کی شہرون مین سی ہی اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہی ت کہا ہمنی ہان کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کہجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت قریب قایم ہوگی کہا اوسنی خبر دو مجکو بحیرہ طبریا سی آیا ہی اوسمین پانی ف ع بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چھوٹا سا دریا اور طبریہ زبر طا اور ب کی سی کہ ایک قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ ائمہ حدیث سی ہین منسوب اوسکی طرف ہین ت کہا ہمنی وہ بہت پانی رکہتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہے کہ جاتا رہی اور خشک ہو جاوی کہا اوسنی خبر دو مجکو چشمہ زغر کی سی آیا ہی اوس چشمہ مین پانی اور آیا کہیتی کرتی ہین اہل اوسکی ساتھہ پانی چشمہ کی کہا ہمنی ہان وہ چشمہ بہت پانی رکہتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہین اوسکی پانی سی ف ع زغر بپیش زا اور زبر غ سے بروزن زفر کی ایک شہر ہی شام مین کہ کم رسیدگی ہوتی ہی وہان قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّکَّۃَ وَنَزَلَ یَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَہُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ کَیْفَ صَنَعَ بِہِمْ فَاَخْبَرْنَاہُ اَنَّہٗ قَدْ ظَہَرَ عَلٰی مَنْ یَّلِیْہِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْہُ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّھُمْ اَنْ یُّطِیْعُوْہُ وَاِنِّیْ مُخْبِرُکُمْ عَنِّیْ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ وَاِنِّیْ یُوْشِکُ اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِیْرُ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْیَۃً اِلَّا ھَبَطْتُھَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً غَیْرَ مَکَّۃَ وَطَیْبَۃَ ھُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ کِلْتَاھُمَا کُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْھُمَا اسْتَقْبَلَنِیْ مَلَکٌ بِیَدِہِ السَّیْفُ صَلْتًا یَصُدُّنِیْ عَنْھَا وَاِنَّ عَلٰی کُلِّ نَقْبٍ مِّنْھَا مَلٰئِکَۃً یَّحْرُسُوْنَھَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِہٖ فِی الْمِنْبَرِ ھٰذِہٖ طَیْبَۃُ ھٰذِہٖ طَیْبَۃُ یَعْنِی الْمَدِیْنَۃَ اَلَا ھَلْ کُنْتُ حَدَّثْتُکُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اَلَا اِنَّہٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْیَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا ھُوَ وَاَوْمَاَ بِیَدِہٖ اِلَی الْمَشْرِقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا اوسنی خبر دو مجکو نبی امیون کی سی یعنی عرب کی سی کہ کیا کیا ف ع یہہ از راہ طعن کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہین جیسا کہ گمان کرتی تہی بعضی یہود یا تعریض ہی اوس ملعون سی ساتہہ مبعوث ہونی حضرت کی ناد انون اور جاہلون پر ت کہا ہمنی تحقیق وہ نکلی ہین مکہ سی اور ہجرت کی اونہون نی طرف یثرب کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑین ہین اونسی عرب کہا ہمنی ہان کہا کیا معاملہ کیا اونہون نی عرب سی پس خبر دی ہمنی اوس کو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اوپر کہ نزدیک ہین اونکی عرب مین سی اور اطاعت کی اونہون نی اون کی کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق یہہ بہتر ہی اونکی لیی یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیی ف ع لفظ ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہہ اقرار کرنا حضرت کی فضیلت کا تہا از راہ اضطرار کی اور سبب اسکی کہ تہی اوسکو اوس وقت مین کچھہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنی دین کی پس پوشیدہ رکہا کفر یا مراد اوسکی تہی خیریت دنیا مین ت اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہی کہ اون دیا جاوی مجکو نکلنی کا پس نکلون مین پہر سیر کرون زمین مین پس نچہوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوون مین اوسمین چالیس رات مین سوائی مکہ اور مدینہ کی حرام کئی گئی وہ دونون مجپر یعنی منع کیا گیا ہی مجکو داخل ہونا اون دونون مین پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرون گا مین کہ داخل ہوؤن ایک مین اون دونون مین سی سامنی آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتہہ مین تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجکو اوسی اور تحقیق اوپر ہر راہ کی اون دونون مین سے ایک سے فرشتی ہین کہ نگہبانی کرتی ہین اوسکی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحالتمین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہہ طیبہ ہی یہہ طیبہ ہی یعنی طیبہ مراد کہتی تہی حضرت مدینہ ف ح جبکہ مطابق ہوئی یہہ خبر حضرت کے فرمانی کی

کہ صحابہ کو اوسکی خبر دیا کرتی تہی تین بار فرمایا حضرت نی کلام مذکور بسبب خوشی کی اور ظاہر کرنی فضیلت و امتیاز مدینہ کی تمام مواضع مین سے ت آگاہ ہو و
آیا تہا مین کہ خبر دیتا تمکو یعنی مثل اسی بات کی اور مطابق اس خبر کی پس کہا لوگون نی ہان آپ خبر دیتے تہی آگاہ ہو و تحقیق دجال بیچ دریا شام کی ہی یا دریا
یمن کی ہے نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلی گا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی طرف مشرق کی نقل کیا یہہ مسلم نی ف ح حرف ما لفظ ما ہو مین زائدہ ہی نافیہ نہین اور چونکہ
حق تعالی نی قیامت کی قایم ہونی کو مبہم رکہا ہی اور ساتہہ تعین کے خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو متعین نہین کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مکان
دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون مین متردد اور مبہم رکہا ساتہہ غلبہ ظن کے آخر اوسکی مین اور وہ بہی متعین نہین فرمایا سوا اسکی اس جانب مین سے بغیر تعین کسی
موضع مخصوص کی پس یہہ ہین معنی نفی دو احتمال اول کی اور اثبات تیسری کی اور احتمال ہی کہ تردید درمیان ان جگہونکی بسبب انتقال اوسکی ہو بعض سے طرف بعض کی
واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تو رپشتی نی احتمال ہی کہ یہہ خبر ہو یعنی اس جانب مین ہے یا نکلی گا اوس سے کہا اشرف نی ہو سکتا ہی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شک کیا
تہی دجال کی جگہہ مین اور تہا حضرت کی گمان مین یہہ کہ ان تین جگہون مین سے کسی کسی جگہہ مین ہے پس جبکہ ذکر کیا دریا شام اور دریا یمن کا یقین حاصل
ہوا حضرت کو بسبب وحی کی یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہونکی اور اضراب کیا اوسنی اور ثابت کی تیسری جگہہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا
آدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ
يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ
عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا
الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین یا از راہ مکاشفہ کی آج کی رات نزدیک کعبہ کی
پس دیکہا مینی ایک شخص گندم گون کو مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکہتا ہی گندم گون مردون مین سے واسطی اوسکی بال ہین ت نزدیک کندہی کی مانند بہتر
اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگہی کی ہی اونی اونکو پس اون بالون مین سے ٹپکتا ہی پانی ف ع احتمال ہی کہ مراد پانی ہی یا تو وہ پانی ہو
کہ اوس سے کنگہی بہگو کر کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی ہی ت اسحال مین کہ تکیہ کئی ہوئی ہی اوپر مونڈہون دو شخصونکی طواف کرتا ہی خانہ
کعبہ کا پس پوچہا مینی یعنی طواف کرنیوالونسی یا ملایکہ سی کہ کون ہے یہہ پس کہا اونہون نی یہہ ہے مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نی پہر ناگہان مین گذرا ایک
شخص مڑی ہوئی بالون والے پر کہ بہت مڑی بال ہین کانا داہنی آنکہہ سے گویا آنکہہ اوسکی انگور ہی پہولا ہوا یا بی نور ف ع کہا ہی قاضی عیاض نی کہ داہنی آنکہہ
سپاٹ ہوگی اور بائین مین ٹینٹہ ہوگا پہولا ہوا ت بہت مشابہ اون لوگون مین سے کہ دیکہی ہین مینی ساتہہ ابن قطن کے ف ع یعنی عبد العزی ابن قطن یہودی
کہ ذکر اوسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کا شبہ مین زاید ہی مبالغہ کی لیی اور شاید کہ وجہ تشبیہ کے باعتبار بعض وجوہ کی ہی کہ آگی آتی ہین یا باعتبار آنکہہ کے ٹینٹہ کی
ت اسحال مین کہ رکہی ہوئے دونون ہاتہہ اپنی دو شخصون کے دونون مونڈہونپر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مینی کہ کون ہے یہہ شخص کہا لوگون نی یہہ
مسیح دجال ہی ف ع ح ظاہر یہہ ہے کہ مراد دو شخصون سے وہ ہین کہ مددگار ہونگی اوسکی باطل پر اوسکی امر مین سے جیسے کہ مراد پہلی دو شخصون سے
وہ ہین کہ مددگار ہونگی حضرت عیسی کے حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اور انکے یارون مین سے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال
کافر ہی اوسکو طواف سی کیا کام جواب اوسکا یہہ دیا ہی علمانی کہ یہہ حضرت کی مکاشفات سے ہی خواب مین تعبیر اوسکی یہہ ہے کہ آنحضرت کو دکہایا
کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی گرد دین کی پہرینگی واسطی قایم کرنی دین کی اور درستی کرنی خلل و فساد اوسکی اور دجال بہی پہریگا گرد

دین کی بقصد خلل اور فساد ڈالنی کی دین مین کذا قال الطیبی جاننا چاہیی کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتی تہی پہلی اس سی کہ منع کئی جاوین قریب ہونی
مسجد حرام کی سی اگر دجال بہی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہان سی جائز ہونا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک
کی طواف سی خارج مین ہی فافہم **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دجال کی حق مین کہ وہ شخص ہی سرخ
جسم موٹی ہوئی ہین بال اوسکی سر کی کانا داہنی آنکہہ کا بہت نزدیک لوگونمین ساتہہ اوسکی ازروی مشابہت کی ابن قطن ہی **وذکر حدیث ابی ھریرۃ**
لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا فی باب الملاحم وسنذکر حدیث ابن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الناس فی باب قصۃ ابن صیاد ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ
باب ملاحم کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اوسکا یہہ ہی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** فاطمۃ بنت قیس فی حدیث تمیم الداری قالت قال فاذا انا بامرأۃ تجر شعرہا قال ما انت قالت انا الجساسۃ
اذہب الی ذلک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال
رواہ ابوداؤد اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتہہ روایت مسلم کی گذری بجائی فلقیتہم دابۃ اہلب کے بیچ روایت ابی داؤد کی
فاطمہ مذکورہ سی یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی کہ کہا تمیم داری نی پس ناگہان مین گذرا ایک عورۃ پر کہ کہینچتی ہی بال اپنی یعنی یہہ کنایہ ہی درازگی بالون اوسکی سی
کہا تمیم نی کون ہی تو کہا اوسنی مین جاسوسی کرنی والی کہ خبرین پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکہتا ہی تو پس آیا مین اوس محل
مین پس ناگہان اوس محل مین ایک شخص ہی کہ کہینچتا ہی بال اپنی بندہا ہوا ہی بخیرونمین مع طوقونکی کودتا ہی درمیان آسمان و زمین کی پس کہا مینی
کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** جاننا چاہیی کہ مخالفت کہ اس حدیث مین و اوپر کی حدیث مین واقع ہوئی ہی یہہ ہی کہ وہان
جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتی ہین اور یہان عورۃ کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہون ایک
دابہ اور دوسری عورۃ اور یا یہہ کہ دابہ اصل لغت مین بمعنی ہلنی والی یعنی چلنی والی کی ہی زمین پر اور تخصیص ساتہہ چارپایہ کی بحسب عرف عام کی ہی اور
قرآن مجید مین استعمال دابہ کا بمعنی لغت کی بہت آیا ہی مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہہ معنی شامل ہین عورۃ کو اور یا یہہ کہ
احتمال رکہتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو کبہی بصورۃ چارپایہ کی ہو گیا ہو کبہی بصورۃ عورۃ کی اسلیئے کہ شیطان بنجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور
یہہ احتمال قریب اور وجیہ تر ہی والتجسس عالم کی خبرون کی دابہ سی یا عورت سی بعید ہی مگر یہہ کہ مراد جہازونکی خبرین ہون کہ اوس نواحی مین گذرتی تہی اور
مخالفت ان دونون حدیثون مین اس وجہ کر بہی ہی کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اونمین تہی اور اس حدیث مین سوال
وجواب مخصوص ساتہہ تمیم داری کی رکہا اور تطبیق اسکی یہہ ہی کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تہی اوسمین نسبت سوال کی طرف اون کی جائز ہی
یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کی بہی درست ہی اسلیئے کہ جب ایک شخص جماعت مین سی کچہہ کام کرتا ہی تو کبہی نسبت اوسکی طرف جماعت کی
کرتی ہین جیسی کہ کہتی ہین قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتی ہین **وعن** عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان المسیح الدجال قصیر افحج جعد اعور مطموس العین
لیست بناتئۃ ولا جحراء فان البس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے اونسی نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق مینی بیان کیا تمسی حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہہ کہ نہ سمجہو تم **ف** یعنی جو کچہہ کہ بیان کیا ہی
مینی تمسی دجال کی حق مین یا بہول جاؤ اوسکو بسبب کثرت اوسکی کہ کہی ہی مینی اوسکی حق مین کہا طیبی نی کہ حتی غایت ہی حدثتکم کی یعنی بیان

کین مینے تم سے حدیثین متفرق و متعدد دیہا تک کے ڈرا مین کہ مبادا نہ سمجھو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تمپر حال اوسکا پس چاہیے کہ سمجھو اور مشتبہ نہو تمپر حال اوسکا بعد ازان بیان کیا حال اوسکا تا سمجھین ساتہہ قول اپنے کے **ت** تحقیق مسیح دجال پست قد ہی **ف** ع ظاہر ا یہہ مخالف ہی ویرکی روایت کی کہ وہ اعظم انسان ہی اور وجہہ تطبیق کی یہہ ہی کہ بعید نہین ہی یہہ کہ وہ ٹہنگنا بہی مرد ہو اور پٹیل عظیم الخلقت بہی اور یہہ مناسب ہے واسطے ہونے اوسکے کی تیر الفتنۃ یا عظمت مصروف ہو طرف ہیئت کی اور بعضون نے کہا کہ احتمال کہتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردے اوسکو وقت خروج کی کہ اوس وقت ٹہنگنا ہو جائے **ت** پہڈا ہی **ف** ع لفظ افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچے پاؤن چلنے مین نزدیک ہو دیکے پنجی اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جدے کذا قالہ شارح اور مثل اسکی قاموس مین بہی ہی اور نہایہ مین ہی کہ فحج دوری ہونا ما بین دونون رانون کی **ت** مٹی ہوئی بال کا کانا یعنی ایک آنکہہ سے مٹا ہوا آنکہہ کا یعنی سل پٹ ہموار ہی دوسری آنکہہ نہین ہی آنکہہ اوسکی پہولی ہوئی اور نہ اندر کو دہنسی ہوئی **ف** ع جملہ منفیہ موکدہ ہی واسطے ثابت کرنے آنکہہ مٹی ہوئی کی اور یہہ منافی نہین ہے اسکی کہ دوسری آنکہہ پہولی ہو مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم **ت** پس اگر مشتبہ ہو تم پر **ف** ع یعنی اوسکی حال مین شبہہ راہ پاوے بسبب بہول جانے حال اوسکے کہ بیان کیا مینے تمسے یا اگر مشتبہ ہو تمپر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات کی **ت** تو پس جان لو اور یہہ بہی مقدمہ مستحضر رکہو کہ پروردگار تمہارا نہین ہی کانا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** ع یعنی اول جو واجب ہی تمپر پہچانی صفات ربوبیت سے تو یہہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث و عیوب سے خصوصا نقائص ظاہری سے **و** عن عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهٗ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهٗ لَنَا قَالَ لَعَلَّهٗ سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِيْ اَوْسَمِعَ كَلَامِيْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ اَوْ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابو عبیدہ بیٹے جراح کی سے کہ کہا اونسے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نبی نے دجال سے اپنی قوم کو **ف** ح اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نے بہی ڈرایا ہی اوس سے اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سے بعد از انذار نوح ہی نہ بعد از وجود نوح **ت** اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سے یعنی ساتہہ بیان کرنے وصف اوسکی کی بخوف تلبیس و مکر اوسکی پس بیان کیا آنحضرت نے حال دجال کا یعنی بعض حال اوسکا واسطے ہمارے فرمایا آنحضرت نے شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوے اوسکو بعض اون لوگوں مین سے کہ دیکہا ہی مجکو **ف** ع یعنی برتقدیر نکلنے اوسکی جلدی آور بعضون نے کہا کہ دلالت کرتی ہی یہہ اوپر بقاء خضر کی **ت** یا سنا ہی اونہون نے کلام میرا **ف** ح یعنی پہنچی ہی اونکو خبر اوسکی کہ مینے دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجود اور خروج اوسکا متیقن ہی اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضے میرے صحابیون نے پایا فبہا والا اور کہ بعد اونکے آوین گی البتہ دیکہین گے اور چونکہ خبر میری کہ اوسکی حال سے ہی سنی چاہیے کہ اپنی یقین پر رہین **ت** کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پس کیسی ہونگی دل ہمارے اوسدن کہ پاوینگے ہم اوسکو فرمایا جیسے کہ ہین دل تمہارے آج کی دن یا بہتر اس سے ہو **ف** ح یعنی جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی دل اوسکا ثابت ہی اور کچہہ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اوسکا اوس روز بہی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اوسکا دیکہے گا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے **و** عن عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهٗ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن حریث سے کہ نقل کی ابی بکر صدیق سے کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلے گا ایک زمین سے کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سے اور بلدان عراق سے ساتہہ ہونگی اوسکی کتنی قومین گویا چہرے اونکی سپرین ہین تہہ بتہہ پہولی ہوئی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع یعنی مونہہ اونکے چوڑی ہونگی اور رخسارے اونکے پہولی ہوئی مانند سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی **و** عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ

فليناءمنه فوالله ان الرجل ليأتيه وهو يحسب انه مؤمن فيتبعه مما يبعث به من الشبهات رواه ابوداؤد روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سنے خبر نکلنی دجال کی پس چاہیی کہ دور رہی اوس سے اسلیکی دور رہنا اوسکی نزدیک ہونے سی اچہا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نی و لا ترکنوا الی الذین
ظلموا فتمسکم النار **ت** پس قسم ہی اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان رکہتا ہوگا کہ مین مومن ہون پس متابعت کریگا وہ دجال کی اور ایمان
لاویگا اوسپر **ف** لفظ فیتبعہ یہان ہے تخفیف سی ہی اور تشدید بہی دیگئی ہی یعنی اطاعت کریگا اوسکی **ت** بسبب ان چیزونکی کہ بہیجا جاویگا دجال ساتہہ
اون چیزون کی کہ موجب اشتباہ و التباس کے ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سے اور مانند انکی استدراجات سے نقل کیے یہہ ابوداؤد نی **وعن** اسماء بنت
يزيد بن السكن قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم يمكث الدجال في الارض اربعين سنة السنة كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كا
اليوم كاضطرام السعفة في النار رواه في شرح السنة اور روایت ہی اسماء بنت یزید ابن سکن سے کہا اسماء نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیریگا دجال زمین میں
چالیس برس **ف** اوپر گذرا کہ مدت اوسکی سیر کے چالیس رات ہوگی اور یہان چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ مراد اول سی ٹہیرنا اوسکا ہی ساتہہ فتنہ اور
فساد ڈالنی کی اور اس سے مطلق ٹہیرنا **ت** برس مانند مہینی کی ہوگا **ف** یہہ محمول ہی جلدی گذرجانی پر اور اوپر جو کہا یوم کسنة وہ محمول ہے بہت
شدت پر یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذرجانی کی کم ہوگا **ت** اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند دن کی اور دن مانند جلجانی
شاخ خرمای خشک کے آگ مین **ف** یعنی جیسی یہہ جلاتی ہین اور آگ بہڑک کر جلدی ٹہنڈی ہوجاتی ہی ایسی ہی وہ دن جلدی سی گذرجائیگا پس معنی یہہ کہ دن
مانند ساعت کے ہوگا **ت** نقل کیے یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع
الدجال من امتي سبعون الفا عليهم السيجان رواه في شرح السنة اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متابعت
کرینگی دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اونپر ہونگی سیجان کہ قسم پہناوے کی ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** سیجان بزبر سین مہملہ اور جیم ہی
کہ بعد اوسکی جیم ہی جمع ساج کی ہی جیسی تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد امت سے امت اجابت ہے یا دعوة اور ظاہر تر اخیر ہی اسلیکی کہ اوپر
گذرچکا ہی کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگی **وعن** اسماء بنت يزيد قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم في بيتي فذكر الدجال فقال ان بين يديه ثلث
سنين سنة تمسك السماء فيها ثلث قطرها والارض ثلث نباتها والثانية تمسك السماء ثلثي قطرها والارض ثلثي نباتها والثالثة
تمسك السماء قطرها كله والارض نباتها كله فلا يبقى ذات ظلف ولا ذات ضرس من البهائم الا هلك وان من اشد فتنته انه ياتي
الاعرابي فيقول ارايت ان احييت لك ابلك الست تعلم اني ربك فيقول بلى فيتمثل له نحو ابله كاحسن ما يكون ضروعا واعظمه
اسنمة اور روایت ہی اسماء بنت یزید بن سکن سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلی نکلنی دجال
کی تین برس ہونگی یعنی مختلف ہیچ جاتی رہنی برکت کی ایک برس ہوگا کہ بازرکہی گا آسمان اوس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کی کہ عادت تہی
شہر و زمین سے برکی اور بازرکہی گی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاوگی غیر مینہ سی اور دوسرے سال روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی
روئیدگی اپنی اور تیسری سال نگاہ رکہی گا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی **ف** یعنی پس قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگوں اور خزانی اور دفینی
دجال کی ساتہہ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتین روٹیان اور میوی اور نہرین اوسکی ساتہہ ہونگی **ت** پس نہین باقی رہی گا صاحب کہر کا یعنی جسکی کہر چرا
ہوتی ہین مانند گائین اور بکری اور ہرن اور مانند اونکی اور نہ صاحب دانت کا جیسی چارپایون سے یعنی درندی مگر کہ ہلاک ہوجائینگی یعنی تمام حیوانات بسبب
قحط سالی کی مرجاوینگی اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کی پاس کہ علم و عقل نرکہتا ہوگا پس کہیگا اوسکو کہ خبر دی مجکو کہ اگر
جلادون مین تیری لیی تیرے اونٹونکو جو مرگئی تہی قحط سی کیا جانی گا تو کہ مین رب تیرا ہون پس کہے گا گنوار مقر رجانونگا کہ تو رب میرا ہے پس صورت بناکر لاویگا دجال

واسطی گنوار کی یعنی شیطانون کو مانند اونٹون اوسکی کی مانند بہترین ہونی اونکی کی ازروی تہنون کے اور بہت بڑے اونکی ازروی کوہانون کی قال ویاتی الرجل قدمات
اخوہ ومات ابوہ فیقول ارأیت ان احییت لک اباک واخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ قالت
ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم رجع والقوم فی اہتمام وغم مما حدثہم قالت فاخذ بلحمتی الباب فقال مہیم
اسماء قلت یا رسول اللہ لقد خلعت افئدتنا بذکر الدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ والا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن فقلت
یا رسول اللہ واللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزیہم ما یجزی اہل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ

فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بہائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اوسکا **ف** ع جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ ویاتی
الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فتنہ سی **ت** پس کہیگا دجال اوس شخص سے کہ خبر دی مجکو اگر زندہ کرون مین تیرے لئے باپ کو اور تیری بہائی کو کیا نہین جانیگا تو کہ
تحقیق مین رب تیرا ہون پس کہیگا وہ ہان پس صورت بنا کر واسطی اوسکی شیاطین کے مانند باپ اوسکی کی اور بہائی اوسکی کی کہا اسماء نی پہر تشریف لیگئی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیئی پہر تشریف لائی یعنی مجلس مین حال آنکہ صحابہ فکر وغم مین تہی بسبب خبر دینی آنحضرت کی حال دجال کے کہا اسماء نی
پس پکڑا آنحضرت نی دونون طرفین دروازی کی **ف** ح ع لفظ لحمہ ساتہہ زبر لام اور جزم ح کی تمام نسخہ مشکوۃ اور مصابیح کی نسخون مین ہی یعنی جانب کی ذکرہ
ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور اور کتابون مین باین معنی مذکور نہین اور طیبی نے کہا صواب بلجفتی الباب ہے ساتہہ جیم کی جگہہ ح کی اور ساتہہ ف بدلی م کے
یعنی بازوی دروازہ کی کہتا ہون مین بعد اتفاق نسخون کی توجیہ کرنی ضرور ہی وہ یہہ کہ قاموس مین لحمہ کے معنی گوشت کے ٹکڑی کی لکہی ہین پس مجاز کیا
جاوی اور کہا جاوی کہ مراد ان دونون سے دونون ٹکڑی دروازی کی یعنی کواڑ ہین کہ وہ ملجاتی ہین اور جدا ہوتی ہین پس یہہ اولی ہی تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم
بالصواب **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حال تمہارا ای اسماء کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق نکالڈالی آپنی دل ہمارے بسبب ذکر کرنی دجال کی فرمایا آنحضرت نے
اگر نکلی دجال اور مین ہون زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس مین دفع کرونگا اوسکو ساتہہ حجت کے اور اگر مین نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہے
ہر مومن پر یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا مینی یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندہتی ہین آٹا اپنا پس نہین پکا سکتی ہم یہانتک کہ اوسکی
کہ بہوک لگجاتی ہی ہمکو یعنی بسبب دیر لگنی کی روٹی کی پکنی مین قلت صبر ہی طبیعت النسا کے بہوک سی پا مین حد سے پس کیا حال ہوگا مومنون کا اوس دن یعنی بیچ وقت
قحط کی او منحصر ہونی وجود روٹی کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی فرمایا آنحضرت نی کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی اہل آسمان کو یعنی
فرشتون کو قسم تسبیح وتقدیس سے **ف** ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ مین اوس حالت مین نہین محتاج ہوگا کہانی پینی کا جیسی کہ نہین محتاج ہوتی ملائکہ اور
غذا اونکی تسبیح وتقدیس ہوگی جیسی کہ غذا فرشتون کی تسبیح وتقدیس ہے اور طیبی نے یہہ معنی بعید بیان کیی ہین کہ ہم آٹا گوندہتی ہین روٹی پکانی کی لیی پس نہین پکا
سکتی ہم روٹی یہانتک کہ بہوکی رہتی ہین بسبب فکر وغم شدید کی کہ نکالڈالا ہی دل ہمارا ذکر دجال سی پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگی اوسکی زمانہ مین
اور بسبب اس معنی کی حضرت کے جواب کا حاصل یہہ ہوگا کہ حق تعالی صبر وتسلی دیگا اونکو برکت تسبیح وتقدیس کے **ف** ح ع اور شاید کہ اسماء نی یہہ بات بعد اس
مجلس کے آنکر عرض کی ہو اور ظاہر مقتضای کلمہ ف کا لفظ فقلت مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سنی دجال کی کہا ہو یہہ قول اوسی مجلس مین اور جو کچہہ
کہا قصہ آٹی کا اور بہوک کا زمانہ آئندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہان اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور پہر کسی نی لاحق کیا ہی احمد وابوداود
والطیالسی اور بعضون نے کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادہ عن شہر بن حوشب عنہا وانفرد بہ عنہا

الفصل الثالث فصل تیسرا

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سأل احد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سألتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انہم
یقولون ان معہ جبل خبز ونہر ماء قال ہو اہون علی اللہ من ذلک متفق علیہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مغیرہ نے نہین پوچہا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال

دجال کا بہت اسقدر کہ میں نے پوچہا اوسنے اور بتحقیق حضرت نے فرمایا مجکو نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کریگا تجکو بحمایت و عنایت الہی کی کہا مینی کہ لوگ
کہتے ہین کہ اوسکی ساتہہ پہاڑ ہوگا روٹیونکا یعنی روٹیان ہونگی بقدر پہاڑ کے اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بہوکا پیاسا ہوا اور نوبت اضطرار کی پہنچی تو کیا کرے فرمایا
حضرت نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کی نزدیک اس سے نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** ح کہ پیدا کرے اوسکی ہاتہہ پر اسندان امور کی حقیقۃ اور جو کچہہ ظاہر
ہوگا اوسکی ہاتہہ پر سحر باطل اور صورتین بے حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہین ہے و یہ گمراہ کرنے اور شک ڈالنے مومن کے کہ یقین کہے دین مین بلکہ جو
کچہہ کہ دیکہیگا اوس سے قسم خوارق سے ہو جب یادتی یقین اوسکی کا ہوگا اوسکی جہوٹ پر **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ روایت ہے ابو ہریرہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدہے سفید کی درمیان دونون کانون اوسکے گدہے کی درازی ستر باع کی ہوگی یعنی درازی دونون ہاتونکی نقل کی یہہ بیہقی نے
کتاب البعث والنشور مین **باب قصة ابن صياد** یہہ باب ہے بیچ بیان قصہ ابن صیاد کی **ف** ح اکثر معتمد نسخونمین تو اسیطرح ہے اور بعضی نسخونمین
ابن الصیاد ہے الف لام سے اور نام اوسکا صاف ہے اور بعضے کہتے ہین عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہے اور بعضی کہتے ہین دخیل تہا درمیان اونکے اور تہے
اوسمین کچہہ کہانت و سحر اور مجمل امر اوسکا یہہ ہے کہ فتنہ تہا کہ مبتلا اور امتحان کیے گئے تہے ساتہہ اوسکی مسلمان اور احوال اوسکا مختلف فیہ ہے اور صحابہ
کو بہی اوسمین اختلاف تہا پس بعضی اسپر ہین کہ وہ دجال معہود تہا کہ اخیر زمانہ مین نکلیگا اور لوگونکو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہین کہ وہ دجال نہین ہے ولیکن جملہ
دجالون سے ہے کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنے کے ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ اس امت مین دجال ہونگے کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہونگے اور دلیل اس
جماعت کی یہہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن ساحر تہا ولیکن اخیر مین اسلام لایا اور حج اور جہاد کیے مسلمانونکی ساتہہ اور اوسکی فرزند ہوئے اور وہ مکہ مین اور
مدینہ مین رہتا تہا اور دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہین ہونگے اور مکہ اور مدینہ کی آنے سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بہی دلیل پوری ہے اونکی
حاصل یہہ کہ حال اوسکا مبہم ہے اور آنحضرت پر بہی سابق مین وحی نہین اوتری اور مبہم کہا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا **الفصل الأول** فصل پہلی
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ
الصِّبْيَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ
أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ
وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَنْ
أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب گئے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جملہ ایک جماعت کے اصحاب
آنحضرت کی سے طرف ابن صیاد کی یہانتک کہ پایا اوسکو کہیلتا ساتہہ لڑکون کی بیچ محل بنی مغالہ کی کہ نام ایک قوم کا ہے یہود مین سے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک
پہنچا تہا ابن صیاد اون دنون مین بلوغ کی پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پیٹہہ پر ہاتہہ اپنا
پہر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ مین رسول خدا کا ہون پس دیکہا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کی اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر امیون
کی ہو **ف** ح یعنی عرب کی اسلیے کہ اکثر عرب پڑہی لکہی نہوتی تہی اور یہہ اعتقاد بعض یہود کا تہا کہ آنحضرت کی رسالت کی منکر تہے ولیکن خاص عرب کا ہے
جانتے تہے اور یہہ بات اوسکی باطل باتون کی قبیلہ سے تہی کہ شیطان کاہنون کو القا کیا کرتا ہے اور یہہ کہنا اوسکا متناقض تہا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور
جب آنحضرت نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتہہ عرب کی باطل ہوئی **ت** پہر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ مین پیغمبر خدا کا

ہون پس پہنچا آنحضرت نے ابن صیاد کو **ف** ح لفظ رص بر را اور صاد مہملہ سے استوار کرنا اور آپس مین ملانا دو چیزونکو سلیے بنا مرصوص بنیاد استوار کو کہتے ہین حاصل یہہ کہ اعضا اوسکے آپسمین زور سے ملائے اور پہنچے ذکرہ الخطابی اور نووی نے کہا کہ ہمارے شہرونکے اکثر نسخون مین فرفضہ ف اور ضاد معجمہ سے یعنی چھوڑ دیا اوسکو اور ترک کیا سوال وجواب اوسکا اور جدال اوسکے **ت** پہر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا مین اسپر اور اوسکے پیغمبرونپر **ف** ع یعنی مین ایمان لایا اسکے رسولون پر اور تو ان مین سے ہے نہین پس اگر تو ہوا اونمین سے تو البتہ مین تجہپر ایمان لاتا اور یہہ بہی بنا بر فرض وتقدیر کے ہے اور پہلے اسکے کہ جانین حضرت اپنے تئین خاتم النبیین والا اس بعد جاننے خاتمیت کے فرض تقدیری بہی نہین جائز اور صریح بیان کیا ہے ہمارے بعضے علمانے کہ اگر کوئی دعویٰ کرے نبوت کا پہر طلب کرے اوس سے کوئی شخص معجزہ تو کافر ہوجاتا ہے اور قتل نکیا حضرت نے اوسکو باوجودیکہ دعویٰ کیا اوسنے ورسالت نبوۃ کا اسلیے کہ وہ لڑکا تہا اور منع کئے گئی تہی حضرت قتل کرنے لڑکون کے سے اور دوسرے یہہ کہ یہود اون دنون مین ذمی تہے اور صلح کی تہی اسپر کہ چہوڑے جاوین اپنے حال پر اور وہ اونہین مین سے تہا یا اونکے حلفا سے **ت** پہر فرمایا حضرت نے کیا دیکہتا ہے تو یعنی منکشف ہوتا ہے تجہپر امر غیبی سے کہا اوسنے صادق یعنی خبر سچی کبہی اور کاذب یعنی کبہی جہوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جہوٹا اور بعضون نے کہا کہ حاصل سوال یہہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہے تیرے پاس کیا کہتا ہے تجہسے اور حاصل جواب یہہ ہے کہ کہتا ہے مجہسے کچہہ باتین کہ کبہی سچی ہوتی ہین اور کبہی جہوٹی یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جہوٹی جیسے کہ عادت کاہنون کی ہے کہ شیطان القا کرتے ہین اونپر خبرین سچی اور جہوٹی **ت** فرمایا پیغمبر خدا نے کہ مشتبہ کیا گیا تجہپر امر **ف** ح یعنی جہوٹ سے تہہ سچ کی اور کہا شیخ نے کہ مختلط اور مشتبہ کیا گیا تجہپر حال تیرا اور آتا ہے تیرے پاس شیطان کہ ایسی خبر لاتا ہے اور اس سے ظاہر ہوا بطلان دعویٰ رسالت اوسکے کا کیونکہ رسول کے پاس خبر جہوٹی نہین آتی اور اوسنے اپنی زبان سے اپنی اقرار کیا اوسکا یہہ حال کاہنون کا ہوتا ہے نہ پیغمبر ونکا **ت** فرمایا آنحضرت نے تحقیق مین چہپایا ہے مینے تیرے لیے ایک اسم پوشیدہ **ف** ع تاکہ بتادے تو اوسکو اور اس طرح حضرت نے امتحان کیا اوسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اوسکے حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہہ کاہن ہے آتا ہے اوسپاس شیطان کہ سکہا جاتا ہے سکو جہوٹی سچی باتین **ت** حالانکہ چہپایا حضرت نے اوسکے لیے یہہ آیت جسدن لاویگا آسمان دہوان ظاہر پس کہا اوسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہے **ف** ح دخ بضم اور زبر دال اور تشدید خ سے بمعنی دہوین کے پس پایا اوسنے اوس آیت کو دل مین لیے ہوئے سے مگر ایک لفظ ناقص یہہ کہ تمام آیت معلوم کرے یہہ بسبب عادت کاہنونکی تہا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلام مین سچا کر اونکو القا کردیتے ہین اور احتمال ہے کہ آنحضرت نے بعضے صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان نے اونکو سنکر اوسکے تئین القا کیا ہو **ت** پس فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنی قدر سے **ف** ح جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنونکا سا ہے کہ بعضی خبرین ناقص بسبب القاء شیاطین کی معلوم کرتے ہین پس فرمایا حضرت نے دور ہو تجاوز نہین کرسکیگا تو اپنی حد اور قدر اور مرتبہ سے کہ حد قدر و مرتبہ کاہنونکا ہے بسبب تہارے بعضی جنبات ناقص ناتمام کے اور دعویٰ مت کر نبوت کا کہ وہ حد میری ہے اور اخسا کلمہ زجر واہانت کا ہے کہ واسطے ہانکنے کتے اور سور کے کہتے ہین تا لوگون کے پاس نہ آوے **ت** پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کیا اذن دیتے ہین آپ مجکو بیچ حق ابن صیاد کے کہ مارون گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہے ابن صیاد دجال معہود مسلط نہین کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہین مار سکیگا تو اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالے اوسکے عیسیٰ ہین اور اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بہلائی تیرے لیے اسکے قتل مین **ف** ع یعنی اسلیے کہ وہ ذمی ہے اور یہود مین سے ہے کہ وہ اہل ذمہ تہے اور اوس وقت مین وہ لڑکا نابالغ بہی تہا اور چونکہ اوسمین قرائن دلالت کرتے تہے اوسکے دجال ہونے پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورۃ شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْہُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَہٗ وَلٰکِنِّیْ سَاَقُوْلُ لَکُمْ فِیْہِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْہُ نَبِیٌّ لِقَوْمِہٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ کہا ابن عمر نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کی درحالیکہ قصد کرتے تھے کہجور کے درختون کا اونمین کہ ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے اسکے چھپنے درخت خرما کی شاخون مین حالانکہ آنحضرت قریب تھے تاکہ ابن صیاد کو یہہ کہ سنین ابن صیاد کے کلام مین سے کچھ پہلی اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو **ف** یعنی اور جانین حضرت اور اصحاب انکی کہ وہ کاہن ہے یا ساحر ہے وغیرہ ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کہولنا احوال اوسکا کہ خوف ہوا اوسکی مفسدہ کا **ت** اور ابن صیاد لیٹا ہوا تھا ایک بچھونے پر لپٹا ہوا ایک چادر مین اوسکے لئی تہی اوس چادر مین آواز پوشیدہ کہ سمجہہ مین نہین آتے تھے پس دیکہا ابن صیاد کی مان نے پیغمبر خدا کو اسحال مین کہ حضرت چہپے تھے شاخون خرما کی مین پس کہا ابن صیاد کی مان نے اے صاف اور یہہ نام تہا ابن صیاد کا یہہ محمد کہڑے ہین پس ٹہیر گیا ابن صیاد کلام کرنی سے یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چہوڑ دیتی اسکو مان اسکی یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھہ اوس سے وجود مین آتا کہ اوس سے حقیقت اوسکے حال کے ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ کہڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگون بیچ خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کے ساتھہ اوس چیز کے کہ وہ لائق ہی اوسکے پہر ذکر کیا حال دجال کا **ف** یعنی احتمال اسکی کہ ابن صیاد دجال ہی یا بقریب فتنہ گری اور متصف ہونے اوسکی کی ساتھہ بعضی صفتون اوسکی کی دجال کو یاد کیا اور اوسکی احوال سے آگاہ کیا **ت** پس فرمایا تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو دجال سے اور نہین کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہی اوسنے اپنی قوم کو اوس سے یعنی بعد نوح کی البتہ تحقیق ڈرایا ہی حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلی انبیاء کی و لیکن مین کہتا ہون تمکو اوسکے مقدمہ مین ایک بات اور نشان کہ نہین کہا ہی اوسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہین ہے کانا **ف** یعنی سبب منزہ ہونے اوسکی اور اوسکی حواسہ عین بینائی کی سے تاکہ کانا پن لاحق ہو ساتہہ اوسکی بعد احتمال ہے کہ کسی نے کو حال دجال کا معلوم نہین ہوا یا نہین خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَقِیَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یَعْنِیْ اِبْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ ھُوَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ مَاذَا تَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقَیْنِ وَکَاذِبًا اَوْ کَاذِبَیْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَیْہِ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد کہتی تہے ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی یہہ صاحب ملاوے اوس سے بیچ بعضی راہون مدینہ کی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہی تو کہ مین رسول اللہ کا ہون پس کہا اوسنے کیا گواہی دیتی ہو تم کہ مین رسول اللہ کا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کے اور فرشتون اوسکی اور کتابون اوسکی اور رسولون اوسکی کے کیا دیکہتا ہی تو کہا اوسنے دیکہتا ہون مین ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہتا ہی تو تخت ابلیس کا دریا پر **ف** جیسی کہ اول کتاب مین باب الوسوسہ مین گذرا کہ رکہتا ہی ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بہیجتا ہی فوجین اپنے کہ فتنہ مین ڈالین لوگون کو **ت** فرمایا آنحضرت نے اور کیا دیکہتا ہی تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکہتا ہون مین دو سچون کو کہ لاتی ہین خبر سچی اور ایک مرد جہوٹی کو دیکہتا ہون یا دیکہتا ہون دو شخص جہوٹے کو انکو اور ایک سچی کو **ف** یہہ یا تو شک راوی ہی کہ اوس طرح کہا یا احتمال تہا کہ شک ہے ابن صیاد ہو کہ کہا کہ وہ دیکہتا ہون یا یہہ اور اسکو بہت دخل ہی بیچ غلط اور احتمال امر اوسکی کہ جزم نہین رکہتا تہا اور حال اوسکا بوجہ انتظام و استقامت کے نہین یا کبہی اس طرح دیکہتا ہون اور کبہی اس طرح **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہی کام اوسپر یعنی اوسکی کہانت مین پس چہوڑ دو اسکو یعنی اسکی یہہ باتین قابل جواب کے نہین نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْہُ اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ خَالِصٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

تحقیق ابن صیاد نی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کے رنگ مین مشابہ میدہ سفید کی ہی اور خوشبو مین مانند
مشک خالص کے نقل کیے یہہ مسلم نی **وعن** نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ
حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع سی کہا ملاقات کی ابن عمر نی ابن صیاد سی بیچ بعض راہون
مدینہ کی پس کہی ابن عمر نی واسطی ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ مین لائی اوسکو پس پہول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہانتک کہ بہر دیا کوچہ کو یعنی اوسکی
بدن پہولی ہوئی نی پس گئی ابن عمر حضرت حفصہ کی پاس کہ اونکی بہن تہین اور بیوی آنحضرت کی اور حالانکہ تحقیق پہنچی تہی یہہ خبر اونکو پس کہا حفصہ نے رحم
کرے رحمت کری تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نی ابن صیاد سے کہ غصہ مین لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی نہین نکلیگا
دجال مگر بسبب ایک غصہ کی کہ کریگا اوسکو **ف** ع ح یعنی وہ ایک بار غصہ مین آویگا اور نکلیگا بسبب غصہ کی اور دعوی کریگا نبوۃ کا پس غصہ دلا تو ابن صیاد کو
ای عبداللہ اور نہ کلام کر اوسی تاکہ نہ نکلی اور نہ ظاہر ہون فتنی اور یہہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال و ممکن ہونی اسکی تہا کہ ابن صیاد دجال ہو یا بسبب اسکے کہ
وہ یقین کرتی ہون اوسکا واللہ اعلم نقل کیے یہہ مسلم نی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ مَا لَقِيْتُ مِنَ
النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ وَهُوَ
كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ
قَوْلِهِ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَاَيْنَ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِيْ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيْلَ
لَهُ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا کہ ساتہہ ہوا مین
ابن صیاد کے مکہ تک یعنی اوس وقت کہ جاتی تہی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نی مجکو کہ کیا پائی ہین لوگونسی ایذا یہہ بیان کیا اوسکو کہ گمان کرتی ہین یا کہتی ہین لوگ کہ مین
دجال ہون یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکی ہی کیا نہین سنا تو نی ای ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین پیدا کی جاویگی دجال کے لئے اولاد
یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہی میرے لیے اولاد آیا نہین فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور مین مسلمان ہون کیا نہین فرمایا ہی حضرت نی کہ نہین داخل
ہوگا دجال مدینہ مین اور نہ مکہ مین اور تحقیق آیا ہون مین مدینہ سے اور مین ارادہ رکہتا ہون مکہ کا پہر کہا ابن صیاد نی مجکو بیچ آخر کلام اپنی کی آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق مین
البتہ جانتا ہون دجال کی پیدایش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہان پیدا ہوگا اور کہان ہے وہ یعنی اب بہی جانتا ہون مین اور اوسکے ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نی پس
مشتبہ کیا دجال نی امر مجہپر **ف** ح یعنی مین اعتقاد رکہتا تہا کہ وہ دجال ہی یہہ انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجکو اوسکی امر مین اور یا بسبب اسکے کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار
دجالیت کے تہا ساتہہ دلیلونکی اور یہہ جو آخر مین کہا کہ مین جانتا ہون مولد وغیرہ اوسکا تعریض و تلویح اوسکی اقرار کی کرتا ہی اسلیے کہ اس عبارت کو کہی کلام کرنیوالا کنایۃ
اپنی نفس سے مراد کہتا ہی واللہ اعلم **ت** کہا ابو سعید نی کہ کہا مین نی ابن صیاد کو ہلاکی ہو سو تیری لیے باقی دنون مین یا بیچ تمام دنون عمر تیری کی کہا ابو سعید نی اور کہا
کیا ابن صیاد کو یعنی کسی نی حاضرون مین سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہی تجکو کہ وہ شخص ہووے تو یعنی دجال ہووے کہا ابو سعید نی پس کہا ابن صیاد نی اگر پیش
کیا جاوے مجہپر یعنی وہ صفتین کہ دجال مین ہین قسم گمراہ کرنی اور فریب دینے وغیرہ کی تو ناخوش نرکہون **ف** ع یعنی بلکہ قبول کرون مین حاصل یہہ کہ راضی ہی دجال
ہونے پر اور یہہ دلیل واضح ہی اوسکے کفر پر نقل کیے یہہ مسلم نی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيْتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا
اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِيْ قُلْتُ لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ
حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ملا مین ابن صیاد سی اس حالت مین کہ سوج گئی تہی آنکہہ اوسکی پس کہا مین نی کسے کی آنکہہ تیری نے

وہ چیز کہ دیکھتا ہو مین یعنی ورم کہا نہین جانتا مین کہا مینی نہین جانتا تو حالانکہ تیری سرمین ہی کہا اگر چاہی خدا تعالی پیدا کری اوسکو تیری عصامین **ف** ح
یعنی خدا تعالی قادر ہی کہ پیدا کری آنکہہ کو جماد مین اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہین ہوگا آنکہہ کا اور درد کا کہ اوس آنکہہ مین پیدا ہو پس اسیطرح جائز ہی کہ آدمی کو
بہی شعور نہو اوسکا بسبب کثرت اشتغال و افکار کی کہ مانع ہوتا ہی حس کرنی و معلوم کرنی سی **ت** کہا ابن عمر نی پس آواز کی ابن صیاد نی ناک کی راہ
سی نہایت سخت آواز گدہی کی کہ سنی ہی مینی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ اَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ
الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللهِ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سی کہ کہا دیکہا مینی جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کہاتا تہا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا مینی کہ قسم
کہاتی ہو تم اللہ کی یعنی باوجود یکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ مینی سنا ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ قسم کہاتی تہی اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی **ف** ع ح یعنی اگر نہوتا یہہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر رض کی
اسپر تہی کہ ابن صیاد اون دجالون یعنی جہوٹون فریبیون مین سی تہا کہ نکلینگے اور دعوی کرینگی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور نہ تہا یہہ کہ الذین لوگونمین یہہ کہ
وہ مسیح دجال ہی اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تردید کی تہی کہ فرمایا تہا اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجہا جاتا ہی کہ وہی
دجال معہود مراد ہو پس قسم کہانی اونکی حمل کیجاوی گی اوپر جواز کی وقت غلبہ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری مین ابن عمر رض سی آتی ہی صریح ہی
اسمین کہ وہ مسیح دجال معہود تہا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہہ کہ اوسمین اختلاف و اشتباہ تہا و اللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی نافع سی کہ تہی ابن عمر کہتی قسم اللہ کی نہین شک کرتا مین یہہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہہ ابو داود
نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کی **وعن** جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ گم کیا ہمنی ابن صیاد کو دن حرہ کی **ف** ح اگر مراد اس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ مین غائب ہوا اور ایسا
کہ کسی نی نہ جانا کہ کہان گیا پس یہہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ مین مرا اور نماز پڑہی و سی اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بہی ہے
تو کچہہ منافات نہین اور دن حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اونسی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ
مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ
اَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَاُمُّهُ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ
بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ
عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ
عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيْفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ
سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا
اونسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہیرینگی ماں باپ دجال کی تیس برس کہ نہین پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی ایک لڑکا کانا
بڑی دانتون والا یعنی کچلیون والا اور بعضون نی کہا کہ مراد بہی حرص سے یہہ کہ پیدا ہوگا دانتون سمیت اور کمترین جنس غلامون کا ازروی منفعت کے

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کمتر اوس سے منفعت مین سووین گی دونون آنکہین اوسکی اور نہین سوویگا دل اوسکا **ف** ع یعنی نہین منقطع ہونگی افکار فاسدہ اوس وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون اور پے درپے آنے فکرون فاسدہ کی کہ القا کریگا اوسکو شیطان جیسیکہ نہین سوتا تہا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار صالحہ کے پے درپے آنے وحی و الہامات کی **ت** پہر بیان کیا آنحضرت نے حال ماں باپ وسکی کا پس فرمایا باپ وسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گویا کہ ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اوسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور ماں اوسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتون کی پس کہا ابو بکرہ نے پس سنا ہمنے ایک لڑکیکو بیچ یہود کی مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئے ہم اوسکی ماں باپ کی پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بیان کیا تہا اوسکی ماں باپ کی حق مین موجود ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا تہا پس کہا ہمنے اوسکی ماں باپ سے کہ آیا ہے تمہارے لیے کوئی فرزند پس کہا اونہون نے کہ ٹہیری تہی ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیے کوئی فرزند پہر پیدا کیا گیا ہمارے لیے ایک لڑکا کانا بڑے دانتون والا اور کم باعتبار منفعت کے سوتی ہین آنکہین اوسکی اور نہین سوتا دل وسکا کہا ابو بکرہ نے پس نکلے ہم اون دونون کی پاس سے پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تہا دہوپ مین بیچ چادر کی اور واسطے اوسکی تہی آواز پست کہ سمجہ مین نہ آوے پس کہولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنے یعنی سیلر اور ابو بکرہ نے کچہہ کلام کیا ہوگا اوسکی تحقیر پایا اور کچہہ اوسیر اوسنے یہہ کہا کہا ہمنے کہ کیا سنا تونے جو کچہہ کہ کہا ہمنے کہا ہاں سوتی ہین آنکہین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہہ ترمذی نے

وعن جابرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهٗ طَالِعَةً نَابُهٗ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهٗ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهٗ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهٗ اِنَّمَا صَاحِبُهٗ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّهٗ هُوَ الدَّجَّالُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سے جنی مدینہ مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تہی آنکہہ اوسکی یعنی دائین اور بعضون نے کہا بائین نکلی ہوئی تہین کچلیان اوسکی پس ڈرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی امت پر اس سے کہ ہو وہ دجال پس آئے آنحضرت وسکی دیکہنی کو تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچے چادر کی لپٹا ہوا اس حال مین کہ کرتا تہا کلام چپکی چپکی کہ سمجہ مین نہ آوے پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی ماں نے پس کہا اے عبد اللہ یہہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہین خبردار ہو اور مستعد ہو اونسے کلام کرنے کی لیے پس نکلا وہ چادر سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا اوسنے مارے وسکو خدا تعالی اگر چہوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نے یا راوی جابر نے مثل معنی حدیث ابن عمر کے کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن الخطاب رض نے کہ اجازت دیجیے مجکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا نے اگر ہے ابن صیاد دجال معہود تو نہین ہے تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہے یار اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت وسکی قتل کی نہین ہونی کی مگر عیسی کو اور اگر نہین ہے وہ دجال تو نہین پہنچتا تجکو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سے **ف** ح اور یہہ ماجرا اوسکی اسلام لانے سے پہلے کا تہا اور بعد اسلام کی بہی حال اوسکا معلوم ہوا کہ اونہی تہا اسکا دجال ہوا اور یہہ کفر ہے جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سے کہ ہمراہ اوسکی مکہ کو گیا معلوم ہوا **ت** پس ہمیشہ تہے پیغمبر خدا ڈرانیوالے یعنی اپنی امت پر اس سے کہ ابن صیاد دجال ہو **ف** ع کہا بعضی محققین نے کہ توجیہہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اسکی کہ اونمین اختلاف و تضاد ہے یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ آنحضرت نے اوسکو گمان

کیا تہا دجال ہونی تحقیق ہونی خبر مسیح دجال کی پس جبکہ خبر دی گئی آنحضرت کو حال و قصے سے بیچ حدیث تمیم داری کی اور موافق ہوا بہلا دیجیز کی کہ نزدیک حضرت
کی تہی واضح ہوگیا حضرت پر یہہ کہ نہین ہے ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تہا یعنی دجال و مؤید ہی اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی ابوسعید نی وقت ہمراہ جانے
ابن صیاد کی مکہ کو اور رای پر موافق ہونا دجال کی مان باپ کے وصفونکا اور ابن صیاد کی مان باپ کے وصفونکا نہین ثابت کرتا ہی اوسکو کہ ابن صیاد دجال
ہی اسلیے کہ اتفاق ہونی دو وصفون کی ہی نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوف کا اور ایسی ہے قسم کہانا عمر رض وغیرہ کا باوجود انکار کرنی آنحضرت کی اس سے
کہ وہ دجال ہی تہا یہہ سبب پہلے ظاہر ہونی حال کی اور دجال مین بعضی باتین ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی ہین پس یہہ نسبت امت کے حضرت کو اوسکا ڈر
رہتا تہا براحتیاط کی **ت** نقل کے یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین

باب نزول عیسی علیہ السلام

باب ہے بیچ بیان اترنی عیسی علیہ السلام کی **ف** ح بالتحقیق ثابت ہوا ہی صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسی ع اترینگی آسمان سے زمین پر اور ہونگی تابع دین محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگی آنحضرت کی شریعت پر اور ایسے بعضی احکام کہ ہماری شریعت مین نہین ہین اور حکم کرینگے حضرت عیسی اونکا پس وہ
قبیلہ بیان مدت سی ہے جسیکہ نسخ ہوا ہی اوس مین زمانہ مین شریعت محمدی ہونگی جیسی کہ موقوف کردینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا

الفصل الاول فصل پہلی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ الْآيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہے اوس خدا کی کہ بقای جان میری کا اوسکی تہہ مین ہے تحقیق اترینگی آسمان سی تمہاری
بیچ ابن عیسی بیٹی مریم کی علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑینگی صلیب کو **ف** ح یعنی باطل کرینگی دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگی ملت
حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاری مین دو لکڑیان ہین مثلث ایک دوسری پر گذری ہوئی اور پر ہیئت مصلوب کے یعنی ایک شخص سولی دیا ہوئی کی اور
رعایت اوسکی نصاری بہت کرتی ہین کہ اکثر اپنی چیزین اوسی شکل کے بناتی ہین اور اپنی گردنمین لٹکاتی ہین مانند زنار ہنود کی اور کبہی حضرت عیسی کی
صورت اوسمین بناتی ہین واسطی یادداشت ہیئت کی اور اعتقاد یہہ رکہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسیہی لکڑی پر یہود نی سولی دیا تہا
ت اور قتل کرینگی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کہانیکو اور مباح کرینگی اوسکی قتل کو اور رکہدینگی جزیہ کو **ف** ع یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگی
اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسی سوا دین حق کی مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکیکا اور حکم کرنا ساتہہ شریعت
اسلام کی ہی اور بعضون نی کہا کہ کہا باطل جزیہ اونسی اسلیے کہ نہین پایا جاویگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اونسی بسبب کثرت مال کے اور کمی اہل
حرص کے اور تائید کرتا ہی اسکی یہہ قول حضرت کا **ت** اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی کے زمانہ مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ
ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سی اور ہر چیز سی کہ دنیا مین ہے **ف** ح حتی پہلا متعلق ہے جملہ ویفیض المال کے اور حتی دوسرا متعلق ہی ساتہہ تمام مضمون کی کہ مذکور
ہوا توڑنی صلیب اور مانند اوسکی کی یعنی دین اسلام بسیار رونق و رواج پاویگا اور میل و محبت آدمیونکی ساتہہ طاعت و عبادت کی پیدا ہوگی
کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سی ہوگا اور یہہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزونسی ہی مخصوص ہے اوس وقت پر نہین لیکن اوس
زمانہ مین طبیعتین اور نفوس لوگونکی بہی ایسا جانینگے اور اونکی نزدیک ہے بہتر معلوم ہوویگا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگونکو
سبب کثرت مال کی نہ رہیگی اور بالکل اوس سے اعراض کرینگی مال کے خرچ کرنی کی فضیلت و محبت سے ترک پس نہ رہیگا ذوق و محبت بغیر نماز کی

ت پہر کہتی تہی ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکہتی ہو اوسکی بیچ مین تو پڑہو اگر چاہو یہہ آیۃ کہ نہین ہی کوئی اہل کتاب سی یعنی یہود و نصاریٰ مگر کہ ایمان لائیگا
عیسیٰ پر پہلی مرنی اونکی کی پڑہو ساری آیۃ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی بعد اوترنی عیسیٰ کی اخیر زمانہ مین جب دین ملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف درمیانسے
اوٹہ جائیگا اختلاف کہ یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی حق مین کہتی ہین وہ بہی جاتا رہیگا اور سب ایمان لائین گی جسطرح دین اسلام مین ہی کہ وہ بندی اللہ کی ہین
اور رسول اوسکی اور بیٹی اوسکی لونڈی کی اور اہل کتاب سی وہ اہل کتاب مراد ہین کہ جو اونکی زمانہ مین ہونگی اور یہہ ایک وجہ ہی اس آیۃ کی تفسیر مین
اور ابوہریرہ رض نی اسی وجہ سی دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور دوسرا وجہ یہہ کہی ہی مفسرین نی کہ نہین ہی کوئی اہل کتاب سی مگر کہ ایمان لاتا ہے
پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوسوقت کا مفید نہین اور اس وجہ پر احتمال ہی کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ تعالے
کیطرف پہری اور حاصل مقصود یہہ کہ ہر کافر وقت مرنی کی بحکم اضطرار کی ایمان لاتا ہی لیکن فائدہ نہین رکہتا پس چاہیی کہ باختیار خود پہلی اوسوقت
کی مستعد اوسکا ہو **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَادِلًا فَلَیَکْسِرَنَّ
الصَّلِیبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیرَ وَلَیَضَعَنَّ الْجِزْیَۃَ وَلَیَتْرُکَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْہَا وَلَتَذْہَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ
وَالتَّحَاسُدُ وَلَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہُ اَحَدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِی رِوَایَۃٍ لَہُمَا قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی البتہ اوترینگی عیسیٰ بیٹی مریم کی اسحال مین کہ حاکم عادل ہون گے
پس توڑینگی صلیب کو اور قتل کرینگی سور کو اور رکہدینگی جزیہ اہل ذمہ سی اور چہوڑ دینگی عیسیٰ یا چہوڑی جاوینگی اونٹنیان جوان پس نہین کیجاویگی سواری
اور کام اور طلب حاجات اونپر ف ع یعنی بسبب کثرت اور سواریونکی حاجت اونکی نہین رہنی کی یا معنی یہہ ہین کہ نہین حکم کرینگی کسیکو اسکا کہ سعی کری
اونکی لانی پر زکوۃ کی لیی کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہین ملیگا اور جائز ہی یہہ کہ ہو کنایہ ترک تجارات اور سفر کرنی سی زمین مین واسطی طلب مال کی
اور حاصل کرنی مایحتاج الیہ کی واسطی استغنا اونکی کی ت البتہ جاتا رہیگا لوگونمین سی کینہ اور بغض اور حسد ف ح یہہ سب چیزین حب دنیا سی
ہوتی ہین پس جاتی رہینگی یہہ سب عیب بسبب جاتی رہنی محبت دنیا کی دلون مین سی ت اور البتہ بلاوینگی عیسیٰ لوگونکو طرف قبول کرنے
مال کی پس نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی
کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ اوترینگی عیسیٰ بیٹی مریم کی درمیان تمہاری اور امام تمہارا تم مین سی ہوگا ف ح یعنی قریش مین سی ہوگا
یا تمہاری اہل ملت مین سی علمانی اوسکی دو وجہ سی شرح کی ہی ایک تو یہہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سی ہی اور عیسیٰ اقتدا کرینگے
اوسکا اور وہ مہدی ہی اور یہہ بسبب تعظیم و تکریم امت محمدی کی ہوگا جیسکی مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہی یعنی اور عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام و تعلیم
کرنیوالی خیر کی ہون گی اوس زمانہ مین اور پر امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ عیسیٰ جو اوترینگے مہدی امت کی
ساتہہ نماز مین ہونگی اور چاہین گی کہ پیچہی ہٹ جاوین اور امام عیسیٰ کو کرین پس عیسیٰ امام نہین ہونی کی اور اقتدا کرینگی اونکا اور بعد اس نماز کی
امامت عیسیٰ ہی کرینگی بسبب افضل ہونی اونکی کی مہدی سی اور وجہ دوسری یہہ کہ مراد امام سی عیسیٰ ہین اور مراد ساتہہ ہونی اونکی کی تم مین
سی حکم کرنا اونکا ہی ساتہہ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتہہ احکام انجیل کی اور اور روایت مین آیا ہی پس امامت کرینگی عیسیٰ تمہاری ساتہہ
کتاب پروردگار تمہاری کی اور ساتہہ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہہ ہونگی کہ امامت کرینگی تمہاری عیسیٰ حال ہونی اونکی کی دین و ملت
تمہاری سی اور حکم کرنیوالی ساتہہ کتاب و سنت تمہاری کی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ
مِنْ اُمَّتِی یُقَاتِلُونَ عَلَی الْحَقِّ ظَاہِرِینَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُولُ اَمِیرُہُمْ

تعالیٰ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ہٰذِہِ الْاُمَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اونسی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سی کہ لڑیگی حق پر اور واسطی حق کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنون پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرتؐ نی پس اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی پس کہیگا امیر امت کا یعنی مہدی عیسی سی آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی آگی ہوئی کہ اولی ساتہہ امامت کی افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہین گی عیسی اوس امیر سی کہ نہین امامت کرتا مین یعنی آگی ہوتا نہ وہم جاوی میری امامت سی تمہاری دین کی منسوخ ہونیکا تحقیق بعضی تم مین سی بعضونپر امیر وامام ہین اسبب بزرگ کہنی خدا تعالیٰ کی اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلوات اللہ وسلامہ علیہ علیہم نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب مصابیح مین خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان سی ہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہی عبدالرحمن بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاویگی اونکی لئی اولاد اور ٹہیرینگی زمین مین پینتالیس برس **ف** ع اور یہہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ اٹہا دین گی طرف آسمان کی اسحال مین کہ عمر اونکی تین تیس برس کی ہوگی اور ٹہیرین گی زمین مین بعد اوترنی کی سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوئی لیکن حدیث اونکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہہ مسلم نی پس متعین ہوا جمع ساتہہ اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہی یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف کردینی کسور کے **ت** پہر مرینگی عیسی پس دفن کئی جاوینگی نزدیک میری بیچ مقبرہ میری کی پس اوٹہونگا مین اور عیسی ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر کی کہ اوس مقبرہ مین مدفون مین **ف** ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہہ ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو وہ جگہہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رضؓ کو چاہا کہ وہان رکہین اور عائشہ رضؓ کہ گہر اونکا تہا اس بات پر راضی ہوئین بنی امیہ مانع آئی اور آپکو حضرتؐ کی روضہ مین دفن نہونی دیا اور عبدالرحمن بن عوف کی لئی بہی حضرت عائشہ رضی ہوئین لیکن اونکو بہی میسر نہوا اور حضرت عائشہ رضؓ کو بہی لوگون نی کہا کہ تمہارا گہر ہی تمکو یہین رکہین کہا مین راضی نہین ہون اسپر مجکو میری سوکنون کی ساتہہ بقیع ہی مین رکہنا کہ حکمت اوسمین یہہ تہی کہ وہان قبر عیسیٰؑ کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین **بَابُ قُرْبِ السَّاعَۃِ وَاَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُہٗ** باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کی اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اوسکی **ف** ح ظاہر یہہ ہی کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہی کہ جو کچہہ رہا ہی اوس مدت سی کہ اوسکی لئی رکہی ہی کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذر چکی اور عبارت ومن مات الخ نہی لفظ حدیث کی ہین کہ مؤلف نی یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہہ کہ قیامت مین احوال و اہوال واقع ہونی ہین کچہہ نمونہ اوسکا اوسکی حق مین واقع ہوجاتا ہی **ف** ع کہا تورپشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک تو کبری اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لئی اور دوسری قیامت وسطی اور وہ عبارت ہی مرنی طبقہ لوگونکی سی کہ عمر ونمین قریب ایک دوسری کی ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغری اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد یہان یہہ اخیر ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ساعۃ سی کبری ہی برابر ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی موجب قول علیہ الصلوۃ والسلام کی لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ طامہ کبری ہی کہ معروف ہی کتاب وسنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوۃ والسلام کا بعثت انا والساعۃ کہاتین احتمال دونو کا رکہتا ہی ہان حدیث عائشہ کی آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطی پر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عن شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِىْ قَصَصِهِ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِىْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی سی قتادہ نی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونو انگلیون کیے یعنی انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کی کہا شعبہ نے اور سنا مینی قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ مین **ف** ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت کی سی ساتہہ قیام قیامت کی ان دونو انگلیون کو **ت** مانند زیادتی اور بڑہاو ایک کی اون دونون مین سی کہ بیچ کی انگلی ہی دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہی **ف** ح یعنی جس قدر بیچ کی انگلی بڑہی ہوئی شہادت کی انگلی سی ہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سی ہی مانند اسکی ہی کہ مین آگی قیامت سی آیا ہون اور قیامت پیچہی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی **ت** پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کہ قتادہ نی انس سی نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح اور تعیین اسکی کہ انس سی ہو میسر ہی یہہ احتمال ہی کہ انس نی از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بیان آنحضرت سی ہی **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْئَلُوْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَاْتِىْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِىَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سی کہ پوچہتی ہو تم مجہسے وقت قائم ہونی قیامت کی ہی ایک نفخہ پہلا اور دوسرا ہی اور نہین ہی علم اوسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کی **ف** ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کی سی پوچہتی ہو وہ خود مجکو معلوم نہین ہی اور اوسکی سوای خدا تعالی کی کوئی نہین جانتا قیامت صغری اور وسطی کو میںی بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکہتا ہون جیسیکہ فرمایا **ت** اور قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اور سدا ان کہ سو برس اوسپر گذرین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی طبقہ اور قرن آدمیون کہ بیچ زمانہ خبر دینی میری کی موجود ہین سو برس کی مدت مین سب مرجاوینگی اور کوئی آدمیون سی باقی نہ رہیگا اوسکو قیامت وسطی کہتی ہین اور ہر ایک کی مرنی کو نسبت اوسکی قیامت صغری اور مراد اس سی مرجانا اصحاب رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کلام بنا بر غالب کے واللّٰہ جیتی رہی ہین بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان رضی اللہ عنہما وغیرہما کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی لا تعیین النفس نا یہہ مستعمل ہوا ہی اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ کی پس نہین حاجت ہی طرف اعتبار غالب کی چنانچہ کہا ہی بعضون نی کہ پیدا ہوئی دنیا اور تمام اوسکی ہوگئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی ہی اور اس حدیث سی [illegible] کیا ہی انہون نی انکار علما مین سی خضر علیہ السلام کی موت کیونکہ وہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود ہوں اور موجود ہونی ہی روی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کی چاہی کہ رہا ہی اونکا سو برس سی نہ گذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مرگئی ہون اور جواب دیتی ہین اونکا علما کہ خضر اس عموم سی مخصوص ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر اپنی امت کی احوال کی دی ہی کہ میری امت مین سی کہ اسوقت موجود ہین بعد سو برس کی سب مرجاوینگی اور نبی نہین ہوتا ہی دوسری نبی کی امت سی اور بعضون نی کہا کہ قید ارض نی نکال دیا خضر اور الیاس ع کو اسلئی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نہتی کہا بغوی نی معالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا مین سی زندہ ہین زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی ع اور خبرین بیچ وجود خضر کے مشایخ سی تواتر پہنچی ہین اگرچہ بعضی اسمین تاویل کرتی ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن کمل اولیا سی وجود اوسی شخص کا بنی اسرائیل مین سی کہ مصاحب موسی کی تہی آیا ہی **وعن** اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِىْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى

الارض نفس منفوسة الیوم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین آویگی سو برس اسحالمین کہ زمین پر
ہو کوئی شخص زندہ اوس دن یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عائشة قالت کان رجال من الاعراب یاتون النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فیسالونہ عن الساعة فکان ینظر الی اصغرهم فیقول ان یعش هذا لا یدرکه الهرم حتی تقوم
علیکم ساعتکم متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی کتنی اشخاص اعراب مین سی کہ آتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس پس پوچہتی تہی حضرت سی وقت قیامت کا پس تہی آنحضرت کہ دیکہتی تہی طرف چہوٹی کی اونمین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہہ لڑکا نہ پاویگا
اوسکو بڑہاپا یہانتک قایم ہوگی تم پر قیامت تمہاری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی ہنوز یہہ آخر بڑہاپیکو نہین پہنچیگا کہ تم سب مر جاؤ گے
اشارت کی طرف ہلاک ہوجانی اوس طبقہ کی اور فنا ہوجانی اوس قرن کی مقدار اس مدت مین اسلیئی فرمایا ساعتکم ظاہر یہہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبری
سی تہا اور جواب علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہی میری نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد مرجانا سبکا ہے
اور یہہ ظاہر کیا اکثر کا اور یہہ غالب ہے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن المستورد بن شداد عن النبی صلی اللہ علیه وسلم
قال بعثت فی نفس الساعة فسبقتها کما سبقت هذه هذه واشار باصبعیه السبابة والوسطی رواه الترمذی
اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین بیچ ابتدا کار قیامت کی اور
اوائل علامات اوسکی کی پس بڑہا مین قیامت پر جیسیکہ بڑہی ہی یہہ انگلی یعنی بیچ کی اس انگلی پر یعنی شہادت کی انگلی پر اور اشارہ کیا ساتہہ دو انگلیون
اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کے نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال انی
لارجو ان لا تعجز امتی عند ربها ان یؤخرهم نصف یوم قیل لسعد وکم نصف یوم قال خمسمائة سنة رواه ابو داود
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ مین امید رکہتا ہون کہ نہ عاجز ہو امت میری
نزدیک پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کے اور کتنا آدہا دن ہی کہا سعد نی آدہا
دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ح یہہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون یعنی ایکدن
نزدیک پروردگار تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز سی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث
کی یہہ ہین کہ اس امت کو اسقدر قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور ہلاک نکری اور بقا اونکا کمتر
اس سی نہو مگر زیادہ ہو تو ہوسکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم مین قیامت قایم نہین ہونی کی اور اس امت کو ہلاک نہین کرنی کا
بعد اسکی جو کچہہ چاہا ہوگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور باامن شداید اور عقوبات سی نگاہ رکہی گا اور اونکو آفتین
نہین پہنچین گی کہ اوسی مستہلک اور مستاصل ہوجائین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالو مین ثابت کیا ہی کہ بقای امت بعد ہزار
برس کی رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کرنیکا واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری عن
انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل هذه الدنیا مثل ثوب شق من اوله الی اخره فبقی متعلقا بخیط
فی اخره فیوشک ذلک الخیط ان ینقطع رواه البیهقی فی شعب الایمان روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی مین اور قرب زمان قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک پس باقی رہا
لٹکا ہوا ساتہہ ایک دہاگی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ دہاگا کہ توڑا جاوی یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب لاتقوم الساعة الا على شرار الناس باب ہی بیچ بیان اسکی کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بد لوگون پر ف ح یعنی نیک سب مرجاوینگی اور بد باقی رہین گی پس قایم ہوگی قیامت اونپر جب تک کہ وجود نیکون کا دنیامین ہی قیامت قایم نہین ہوتی جیسیکہ اوپر گذرا کہ آخر عہد عیسیٰ کی مین ایک ہوا خوشبودار چلی گی کہ مسلمان سب مرجاوینگی اور بدکار باقی رہین گی کہ آپسمین گدہونکی مانند اختلاط کرینگی پس اونپر قایم ہوگی قیامت

الفصل الاول فصل پہلی عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الارض الله الله وفي رواية قال لا تقوم الساعة على احد يقول الله الله رواه مسلم روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہاجاوی زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہین ہیگا کہ ذکر خدا کا کری اور اوسکو پوجی بلکہ سب کافر وبت پرست وفاسق ہونگی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت اوپر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ ف ح اس سی معلوم ہوا کہ بقاء عالم بسببرکت علماء عاملین کی اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کارون کی ہی جب اونکو عالم سی اوٹہالین گی عالم ہی نہین رہی کا نقل کی یہہ مسلم نی وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة الا على شرار الخلق رواه مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع مراد خلق سی آدمی ہین ایلیئی کہ مراد شرار سی گنہگار ہین اور متصف ساتہہ معصیت گناہ کی آدمی ہین نہ تمام خلق اور اگر کہاجاوی کہ کیا تطبیق ہی اس حدیث مین اور حدیث سابق مین لایزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة کہین گی ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہی تمام زمانون کو عام ہی اونمین اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوای اس زمانہ کی مراد ہی وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تضطرب اليات نساء دوس حول ذي الخلصة وذو الخلصة طاغية دوس التي كانوا يعبدون في الجاهلية متفق عليه اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگی سرین عورتون بنی دوس کے گرد ذو الخلصہ کے ف ح دوس ایک قبیلہ ہی یمن سی اور ذو الخلصہ ساتہہ زبر خ معجمہ اور لام کی اور دونون کی پیش سی بہی آیا ہی نام تبخانہ کا ہی کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تہی اور وہان ایک بت تہا کہ نام اوسکا خلصہ تہا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتی تہی اور آنحضرتؐ نی جریر بن عبداللہ بجلی کو بہیجا تا اوسکو خراب کیا پس فرماتی ہین کہ اخیر زمانہ مین یہہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگی اور عورتین اونکی گرد اوس بتخانہ کی طواف کرینگی اور راوی نی کہ ابوہریرہ مین یا اور کوئی ہیچ تفسیر ذو الخلصہ کے کہا ت کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتی تہی اوسکو زمانہ جاہلیت مین ف ح علماء یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نے جو کہا ہی کہ وہ تبخانہ ہی معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین مسامحہ ہی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يذهب الليل والنهار حتى يعبد اللات والعزى فقلت يا رسول الله ان كنت لاظن حين انزل الله هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون ان ذلك تاما قال انه سيكون من ذلك ما شاء الله ثم يبعث الله ريحا طيبة فتوفي كل من كان في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فيبقى من لا خير فيه فيرجعون الى دين ابائهم رواه مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین جاتی رہنی کی رات اور دن یعنی فانی نہین ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجی جاوین لات وعزی کہ نام دو بتون مشہور کی ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تہی مین البتہ گمان کرتی جسوقت بہیجی اللہ تعالی نی یہہ آیۃ کہ وہ خدا کہ بہیجا رسول اپنا ساتہہ ہدایت کی اور دین درست کی تا غالب کری اوسکو سب دینون پر

اگرچہ ناخوش رکہیں اوسکو مشرک **ف** ح چونکہ مدلول اس آیۃ کا یہہ ہی کہ سب دین باطل ہون اور بت پرستی زائل ہوا اور دین اسلام سب پر غالب ہو پس ہین
گمان کرتی ہتی بلکہ یقیناً جانتی ہتی **ت** کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہی اور زائل ہونیوالی اور نہین ہونیکی بعد اسکی کبہی اور جب آپ یہہ خبر دیتی ہین فرمایا آنحضرت
نی تحقیق شان یہہ ہی کہ ہوگا اس سی یعنی بعض اوسچیز سی کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدا تعالی نی اور رسول نی اسکو
ساتہہ قول اپنی کی پہر بہیجی گا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مارا جاویگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دلمین ہو مقدار دانہ رائی کی ایمان سی پس باقی رہی گا وہ شخص کہ نہین ہے
کچہہ نیکی اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علما پس مرتد ہونگی اور پہر جاوینگی طرف دین باپون اپنی کی نقل کے
یہہ سلم نی **ف** ح یعنی بحکمت الٰہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الٰہی کی ہی بدون پر قایم ہو نہ نیکون پر **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِىْ اَرْبَعِيْنَ
يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ فِى النَّاسِ سَبْعَ
سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِىْ قَلْبِهٖ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِىْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ
قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِىْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ
الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ
عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا قَالَ فَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَّلُوْطُ حَوْضَ
اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى
فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ
فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَّذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گا دجال پس رہیگا چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتی ہین کہ نہین
جانتا مین کہ مراد آنحضرت کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینی یا چالیس برس **ف** ح پہلی معلوم ہوچکا کہ بعضے روایتونمین چالیس برس آئی ہین اور بعضے
مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بہی ذکر کی گئی **ت** پس بہیجی گا اللہ تعالیٰ عیسےٰ بن مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس
ڈہونڈینگی عیسیٰ دجال کو پس مارینگی اوسکو پہر ٹہیرینگی عیسیٰ سات برس اسحال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصونکی دشمنی **ف** ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان
کامل اور طریقہ محمود کی دوست ایک دوسری کی ہونگی لوگونمین اور ٹہیرنا عیسیٰ کا سات برس بعد مارنی دجال کی ہوگا و الا پہلی معلوم ہوچکا ہی کہ مدت ٹہیرنے
عیسیٰ کے پینتالیس برس ہونگی **ت** پہر بہیجی گا اللہ ایک ہوا ٹہنڈی شام کیطرف سی پس نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کہ اوسکی دلمین مقدار ذرہ کے
بہلائی سی ہی یا ایمان سی یہہ شک راوی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لی گی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سی گیا ہوگا اندر پہاڑ کے
یعنی بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہینگی بدترین لوگ بیچ سبکی
پرندون اور گرانی درندون کی **ف** ح ع یعنی فسق و فساد اور قضای شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگی جیسی پرندی اور ظلم اور خونریزی
و فساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسی درندی ہمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سی بلکہ غالب ہوگی اونپر دست درازی اور غضب و وحشت
اور ہلاک کرنا اور قلت رحم **ت** نہ جانینگی وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگی نامشروع سی پس صورت پکڑ کی آویگا واسطی اونکی شیطان پس کہیگا کیا

نہیں شرم کرتے تم ف ح کہ فسق وفجور اور ظلم وفساد کرتے ہو اور یہہ مکر وتلبیس شیطان کا ہے کہ اس حیلہ سے انکو بت پرستی کیطرف بلاویگا ت پھر پہونکیگے وہ شیطانکو
کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا انکو بت پوجنے کا ف ح یعنی ازراہ توسل کی کہ اللہ اوس سے راضی ہوگا جیسیکہ اللہ
تعالی نے خبر دی کفار کی اعتقاد کی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ ت اور حال یہہ کہ وہ اس حالت بدمین بکثرت
ہوگا رزق انکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی انکی پہر پہونکا جاویگا صور مین اور قایم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کے
کوئی مگر کہ جھکاویگا گردن کی ایکطرف کو اور بلند کریگا دوسریطرف کو ف ح یعنی اوسکی دہشت سے لوگونکی دل پہٹ جاوینگی اور قوت جسمانی معطل وسست
ہوجاوینگی اور اثر اوسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسیکہ دہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایکطرفکو جھک جاتا ہی پس اسمین ایکطرف جھکی ہوتی ہی اور ایک اوٹھی ت
فرمایا آنحضرت نے پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تا اونکو پلاوے پس اثنا ء کار مین مرجاویگا وہ شخص اور
مرجاوینگی لوگ عین کاروبار مین پہر بہیجیگا اللہ تعالے مینہہ کو گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اوگین گی بسبب اوسکے بدن لوگون کی کہ گل گئی ہونگی قبرونمین پھر
پھونکا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سے زندہ ہوئی ہونگی اوٹھہ کہڑی ہونگی اور دیکہین گی ہول قیامت کی
پہر کہا جاویگا لوگونکو ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹہیراؤ کہو ان لوگونکو اسلیئے کہ یہہ پوچھے جاوینگی کردار سے اور حساب لیا جاویگا
اونسی پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالے فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگونمیں سے لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجے جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتی
جناب عزت سے پوچہین گی کہ کتنونمین سے کتنی یعنی وہ جو دوزخکو بہیجے جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنونمین سے یعنی عدد ومقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی اللہ تعالے
فرماویگا کہ نکالو دوزخ کی لئی ہزار شخص مین سے نوسو ننانوین ف ع ح اس سے معلوم ہوا کہ ہزار مین سے ایک بہشت کو جائیگا اور باقی سب دوزخ مین اور ظاہر یہہ ہے
کہ مراد انسی کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہینگی چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کے پہلی فصل باب الحشر کی مین آیا ہی کہ یہہ جماعت دوزخیون کی یاجوج وماجوج سے
ہونگی ت پس یہہ وقت وہ دن ہی کہ کردیگا بچونکو بڈہا ف یہہ کنایہ ہی اوس دن کی درازی سے یا شدت ومحنت سے کہ اوس دنمین ہوگی اسلیئے کہ بڈہاپا
غم ومحنت مین جلدی پہنچتا ہی ت اور یہہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کہولا جاویگا اوسمین امر عظیم سے اور محنت سخت سے ف ح کشف ساق کنایہ ہے
خوف اور ہول اور شدت ومحنت سے یہہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی شدت ومحنت مین پڑتا ہی اوسکی اہتمام مین دامن
پنڈلی سے اوٹھا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سے کہلجاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس آیۂ کریمہ کی بہت ہی لیکن اکثرون کی نزدیک تاویل یہی ہے
کہ جو کہی گئی وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِي بَابِ التَّوْبَةِ اور ذکر کی گئی حدیث معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کی

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

باب ہی بیچ بیان پہونکنی صور کی ف صور بپیش سے شاخ کہ اوسمین پہونکتی ہین اور مراد یہان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پہونکینگی اور وہ دو نفخی ہین ایک ہلاک کرنی کی لئی زندون کی اور دوسرا زندہ کرنی مردون کی لئی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ

روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونون نفخون کی یعنی نفخہ مارنیکی اور نفخہ زندہ کرنیکی چالیس ہین پوچھا لوگون نے
ای ابوہریرہ آیا مدت مذکور چالیس دن کی ہی کہا ابوہریرہ نے نہین جانتا مین کہا لوگون نے آیا چالیس مہینی ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نے چالیس
برس ہین کہا نہین جانتا مین ف ح یعنی چونکہ آنحضرت سے مجمل سنا ہی یعنی یا مفصل سنا اور اوسکو بہول گیا مین جزما نہین کہہ سکتا کہ مراد کیا ہی اور اسمین مجمل ہے اور اور حدیثمین مفصل ہے گروہ

چالیس برس تین اور فرمایا آنحضرتؐ نے پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سے پانی پس اوگینگی اور پیدا ہونگے آدمی اور جانور جلطرح کہ اوگتا ہے اور پیدا ہوتا ہے سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہے آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی نہو یعنی تمام اعضا اور اجزا اوسکے پرانے اور بوسیدہ ہو جاتے ہین مگر ایک ہڈی ہے نام اوسکا عجب الذنب ہے **ف** ح ساتھ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کے اور وہ ہڈی نیچی ریڑھ کی درمیان دو سرین کے ہے اور عجم الذنب تبدیل میم سے بہی آیا ہے اور عجب و عجم دونون بمعنی اصل کے اور جڑ کے ہے اور ذنب بمعنی دم کے اور یہہ ہڈی چونکہ وہان ہے اوسکا یہہ نام رکھا گیا **ت** اور اوسی ہڈی سے ترکیب دیجاویگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سے دن قیامت کی نقل کی بیہقی نے اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہے مٹی مگر ایک ریڑھ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی یہ ہڈی گویا بعض کو کہ اوس سے پیدا کیا گیا ہے اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب پاویگا **ف** ع اور یہہ بیان اونکا ہے کہ جنکی بدن گلا کرتی ہین سلیے کہ اللہ تعالی نے حرام کیا ہے زمین پر یہہ کہ کہاوے اجساد انبیا کی اور ایسی ہے جو کہ اونکے حکم مین ہین شہدا اور اولیاء سے اور اوہین مین سے موذن ہین کہ جو للہ اذان دیتے ہین پس یہہ اپنی قبرون مین زندہ ہین مانند زندون کے + +

وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پنجہ مین لیلیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمانکو اپنی دائین ہاتہہ مین **ف** ع ح شاید کہ مراد ان دونون سے بدلدینا اونکا ہے جلطرح کہ فرمایا اللہ تعالی نے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ ہے عظمت و جلال و کبریائی حق سے اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کے کہ اوہام خلق کے اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہے اسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کے آگے آسان ہے اور چونکہ آسمانکو شرف و عظمت بنسبت زمین کے زیادہ ہے اوسکو تخصیص کیا ساتہہ دائین ہاتہہ کی کہ اشرف بائین سے ہے پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے دائین ہاتہہ مین **ت** پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ مین ہون بادشاہ یعنی نہین ہے بادشاہت مگر میری ہی لیے اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین بادشاہ کہ زمین مین دعوی بادشاہی کا کرتے تہے +

+ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لپیٹیگا اللہ آسمانکو دن قیامت کے پہر لیگا اونکو اپنی دائین ہاتہہ مین پہر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین و قہار کہان ہین تکبر کرنیوالے یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینونکو اپنی بائین ہاتہہ مین اور ایک روایت مین آیا ہے لیویگا زمینونکو اپنی دوسری ہاتہہ مین پہر فرماویگا مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالے نقل کیا اسکو مسلم نے

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ آیا ایک عالم یہودیون مین سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالے نگاہ رکہیگا آسمانونکو روز قیامت کے ایک اونگلی پر اور زمینونکو ایک اونگلی پر اور پہاڑونکو اور درختونکو ایک اونگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کی نیچے کے تر مٹی کو ایک اونگلی پر اور باقی مخلوق کو

ایک دنگلی پر پہر ملادیگا اونگلیونکو اور فرما دیگا مین ہون بادشاہ مین ہون خدا **ف** اح یہہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اسد جل شانہ کی ہی اور جز یعنی ہاتہہ اور انگل اور ہلانی کی منظور وملحوظ نہین ہی روش کلام عرب کی یہہ ہی کہ جب کسیکو وصف کیا چاہتی ہین جود وکرم کر تو کہتی ہین کہ دونون ہاتہہ اوسکی فراخ وکشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتہہ نہون کہ دونون ہاتہہ کٹی ہون یا اول پیدائش سی بی ہاتہہ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت وملک رانی کر وصف کیا چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹہا اگرچہ اوسکی لیی تخت نہو اور بیٹہنی کی چیز کچہہ نہو اور یہہ راہ خوب ہی بیچ فہم متشابہات قرآن وحدیث کی لیی اس سی کہ تاویل کرین اور کہین کہ مراد ہاتہہ سی یہہ ہی اور تخت سی یہہ فافہم اور ایسی تعجب کیا آنحضرت نی یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہا **ت** پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب کرنی کی اوس چیز سی کہ کہا اوس عالم یہودیون کی نی واسطی سچا کرنی اوسکیکی یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا سبب تکذیب عالم ذکور کی نہتا بلکہ بسبب اوسکی تصدیق اور راست گو جاننی اوسکی کی تہا پہر پڑہی آنحضرت نی یہہ آیہ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکون نی حق قدر جاننی اوسکیکی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیی اور نہ تعظیم کی اوسکی جیسیکہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کی اور آسمان لپٹی ہوئی ہونگی اوسکی داہنی ہاتہہ مین پاک ہی اسد تعالی اور بزرگ ہی وہ اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچہہ کہ یہودی نی کہا تفسیر وتفصیل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **و** عن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموٰت فاین یکون الناس یومئذ قال علی الصراط رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مضمون اس آیہ کی سی وسدن کہ تبدیل وتغییر دیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلی مین اور زمین وتبدیل کیی جاوینگی اور پیدا کیی جاوینگی اور آسمان یعنی روز قیامت کی پس کہان ہونگی لوگ اوسدن فرمایا آنحضرت نی لوگ اوسدن پل صراط پر ہونگی **ف** مراد صراط سی یہی پل صراط مشہور ہی یا ہر صراط کہ ہو اور اصل صراط بمعنی راہ کی ہی اور تبدیل زمین سی کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کشاف نی کہ وہ بدلی جاویگی ساتہہ روئی سفید کی پس کہا ہی اوسکو مومن اپنی قدمون کی نیچی سی یہانتک کہ فراغت ہو حساب سی چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتہہ جہڑ جانی ستارون اوسکی کی اور کسوف آفتاب وخسوف چاند اوسکیکی ہی اور طیبی نی کہا تبدیل دو طرحکی ہوتی ہی ایک تو تبدیل اعیان جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی دراہم کو دینارونسی یعنی دراہم کی بدلی دینار لیی مینی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی حلقہ کو خاتم سی یعنی چہلہ کو پہلا کر شکل انگوٹہی کی بنایا پس ذات ایک ہی ہی اور ہیئت اور رہولی اس تبدیل مین آسمان کی ساتہہ اور زمین وآسمان کی دونون احتمال کہتی ہین اور آثار واخبار بیچ تبدیل صفات کی اکثر ہین ابن عباس نی فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفت مین ہوگی ابو ہریرہ نی کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچہہ بلندی وپستی وغیرہ نرہی اور پروردگار تعالی قادر ہی کہ زمین وآسمان اور پیدا کردی جیسیکہ بعضی آثار واخبار اسپر ہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی رضی آیا ہی ایک زمین پیدا کرینگی چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید وپاکیزہ کہ اوسپر کسیکی گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سی تغیر ذات کا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال وجواب حضرت عائشہ کا اور آنحضرت کا **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **و** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشمس والقمر مکوران یوم القیٰمۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند لپیٹی جاوینگی دن قیامت کی **ف** یعنی اوٹہا کر گوشہ مین ڈالی جاوینگی جیسیکہ کپڑی کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالدیتی ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اون کی اور جاتا رہیگا پہیلا رہنا اونکی روشنی کا عالم سی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انعم وصاحب الصور قد التقمہ واصغی سمعہ وحنی جبہتہ ینتظر متی یؤمر بالنفخ فقالوا یا رسول اللہ وما تأمرنا قال قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ کیونکر چین سے اور خوش رہوں میں حال آنکہ صاحب صور کا اسرافیل علیہ السلام رکہی ہوی ہیں ایک طرف صور کی اپنی موںہہ میں پہونکنی کی
لیے اور جہکائی ہوئی ہے کان اپنا یعنی کان لگا رہا ہے جناب حق میں کہ جب فرماوے پہونکنی کو اوسیوقت پہونکوں اور جہکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسیکہ
عادت ہے نرسنگا بجانیوالونکی یعنی تیار ہو رہا ہے بجانیکی لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پہونکنی کا پس کہا اصحاب نے یا رسول اللہ جب حال یہہ ہے
تو کیا فرماتی ہیں آپ ہمکو یعنی پڑہنی کی لیے اب اور اوسوقت یا مطلق وقت سختیوں کی فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچہا ہے کارساز وہ **ف**
یعنے التجا درگاہ حق میں لیجاوے اور اوسیکی فضل و کرم پر بہروسا کر حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب سختی اور محنت و خوف پیش آوے تو اوسکو
پڑہیں تا اوس سے سلامت رہیں چنانچہ حضرت ابراہیم نے اوسکو آگ میں ڈالی جانی کی وقت پڑہا اور ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی جس وقت
کہ منافقوں نے ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے
اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پہونکا جاویگا اوسمیں **ف ع** یعنی اسرافیل پہونکینگے دو بار اور کہا
بعضوں نے کہ گول ہے سر صور کا مانند عرض آسمانوں کی اور زمین کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ
تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ الصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَۃُ النَّفْخَۃُ الْاُوْلٰی وَالرَّادِفَۃُ الثَّانِیَۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کی یہہ ہیں کہ جب پہونکا جاویگا صور
پس وہ دن سخت ہے کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنی اوس دن کہ ہلیگا راجفہ پیچہے آویگا اوسکی دفعہ
کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہے کہ زمین و پہاڑ اوس سے ہل جاوینگے اور حرکت میں آوینگے مشتق رجف سے بمعنی ہلنے اور لرزے میں پڑنے کی ہے اور مراد رادفہ سے
نفخہ دوسرا ہے کہ پہلی نفخہ کی پیچہے پہونچیگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کی پیچہے پہونچنے کی نقل کی یہہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ
قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَمِیْنِہٖ جِبْرَئِیْلُ وَعَنْ یَسَارِہٖ مِیْکَائِیْلُ اور روایت ہے
ابو سعید سے کہ کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پہونکنی والیکا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اوسکی جبرئیل ہونگے اور بائیں طرف
اوسکی میکائیل یعنی صور پہونکنی کی وقت **وعن** اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُعِیْدُ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَمَا
اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِکَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِہٖ یَہْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْکَ اٰیَۃُ اللّٰہِ فِیْ
خَلْقِہٖ کَذٰلِکَ یُحْیِی اللّٰہُ الْمَوْتٰی رَوَاہُمَا رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابی رزین سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیونکر پہیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ
اور خاک ہونے کی اور کیا ہے نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کی کہ اوس سے اوسپر دلیل پکڑیں فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کی
وقت قحط او خشکی مینہہ کے کہ کچہہ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پہر گذرتا ہے تو اوس جنگل پر اس حال میں کہ لہلہاتا ہے یعنی لہلہاتا ہے سبزہ کہا میں نے ہاں فرمایا
آنحضرت نے پس یہہ نشانی قدرت الہی کی ہے اوسکی مخلوق میں اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا موتی کو نقل کین یہہ دونوں حدیثیں رزین
نے **بَابُ الْحَشْرِ** باب ہے یہہ بیان حشر کی **ف** حشر کی معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر روز قیامت
کو کہتی ہیں کہ مردے قبروں سے زندہ کرکر نکالی جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اوس جگہہ اوسکو محشر کہتی ہیں اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے یعنی ذکر کیے گئے اور
دوسرے پہلی قیامت کی اوسکی نشانیوں سے جیسیکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کیطرف سے پیدا ہوگی کہ لوگونکو محشر یعنی زمین شام میں ہانک لیجاویگی
جیسیکہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں و بعضی حدیثیں آوینگی کہ محتمل دونوں معنی کو ہیں علما نے دونوں احتمال کہی و اختلاف کیا اور ظاہر یہی ہے اول ہی

الفصل الاول فصل پہلی عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمة
علی ارض بیضاء عفراء کقرصة النقی لیس فیہا علم لاحد متفق علیہ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع
کیے جاوینگی لوگ روز قیامت کی زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چہنی ہوئی آٹی کی روٹی کی یعنی رنگ مین اور گولائی مین
نہ مقدار مین نہین ہوگا اوس مین نشان واسطی کیسی کی یعنی مکان وعمارت کیسیکی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الارض یوم القیمة خبزة واحدة یتکفأها الجبار بیدہ کما
یتکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاہل الجنة فاتی رجل من الیہود فقال بارک الرحمن علیک یا ابا القاسم
الا اخبرک بنزل اہل الجنة یوم القیمة قال بلی قال تکون الارض خبزة واحدة کما قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک بادامہم بالام والنون
قالوا وما هذا قال ثور ونون یاکل من زائدة کبدهما سبعون الفا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالی اپنی
ہاتہہ مین ف ح یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتہہ سی دوسری ہاتہہ مین پہیر پہیر کرتی ہین یعنی گہڑتی ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پہر گرم
تہوبل مین ڈالتے ہین تا پختہ ہووت جیسیکہ اولٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی ف
جاننا چاہیی کہ ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین روٹی ہو جاویگی اور طعام بہشتیونکی ہوگی اول ہی بہشت مین جانیکی وقت کہاوینگے پس بعضونے تو ظاہر
ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچہہ مستبعد نہین ہے قدرت حق تعالی سی وہ قادر ہی کہ زمین کو روٹی کردی اور بہشتیونکو کہانیکو دی اور اولی بہی یہی ہی کہ اسکو ظاہر پر حمل
کرین اور بعضونے اور راہ لکہی تاویل کے ہے بخوف درازگی کی نہین لکہات یعنی بعد فرمانی آنحضرت کی اسحدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سی اور کہا
برکت بہیجی خدا پاک مہربان آپ پراے ابوالقاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ مہمانی بہشتیونکی یعنی وہ کہانا کہ اول ونکے آگی لاوینگی روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نے
ہان خبر دی کہا یہودی نی ہوگی زمین ایک روٹی جیساکہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور اکا
کرنیکی پہر ہنسی آنحضرت ف ح یعنی بسبب موافق ہونی خبر آنحضرت کے ساتہہ خبر یہودی کی کہ توریت سی خبر دی تہی اوسنی اور بسبب حاصل ہونی زیادتی یقین اور قوت
ایمان صحابہ کی آنحضرت کی خبر سی اور ہنسی آنحضرت مبالغہ سی یہانتک ت کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کی پہر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ
سالن اہل جنت کے کہ جسی روٹی لگاکر کہاوینگے وہ بالام ہی اور نون ف ح بالام ب موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ معنی اوسکی
نہ سمجہی ت کہا اونہونے اور کیا ہی یہہ یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تو نی کہا بیل اور مچہلی کہاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر پر پڑا رہا ہی ستر ہزار
آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یہہ وہ جماعت ہے کہ بی حساب بہشت مین جاوینگے اور منہہ اونکی چودہوین رات کی چاند سی ہونگی اور ہو سکتا
ہے کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا ا جداہی ملا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہو سکتا ہے کہ بیان معنی بالام کا
آنحضرت نی جبکہ صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہی اور پوچہا آنحضرت نی پہلی اسکی کہ یہودی بیان کری بوحی الہی بیان کیا وعن ابی هریرة قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین راہبین واثنان علی بعیر وثلثة علی بعیر واربعة علی بعیر
وعشرة علی بعیر وتحشر بقیتہم النار تقیل معہم حیث قالوا وتبیت معہم حیث باتوا وتصبح معہم حیث اصبحوا وتمسی معہم
حیث امسوا متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جمع کیی جاوینگے لوگ یعنی بعد بعث کے

اور تین فرقون اونقسمون کے **ف** سوار ایک قسم پر ہین اور تین تین مین ہی اور باقی شامل ہین دو فرقون آخیر کو اور وہ دونون پیادہ چلنے والے ہین اور
مونہہ پر چلنے والی جیسیکہ آتا ہی دوسری فصل مین **ت** ایک فرقہ رغبت کرنیوالا یعنی بہشت مین او فضل و رحمت اللہ تعالی کی مین کہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون
صفت اونکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرانیوالا **ف** یعنی اگ دوزخ سی ورہ وہ ہین کہ ڈرتی ہین ولیکن اجتناب کرتی ہین اوس سی اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طاعت
اللہ کی امید پر اولی ہی عبادت وسکی سی خوف پر **ت** حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگی اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی
ہونگی ایک اونٹ پر **ف** یعنی بقدر مراتب اپنی کی استراحت پاوینگے اپنی سواریونپر اور باقی چلتی ہونگی اپنی قدمونپر اور یہہ عدد تفصیل مراتب اون دونون قسمونکی
پر سبیل کنایہ وتمثیل کے پس جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اوسمین کمتر اور سرعت و سبقت وسکی زیادہ تر ہوگی ورہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کے ہین ذکر کیے قیاس پر چہوڑی
اور ہوناکتنی کتنی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیکی وہ مرتبہ مقربونکا
کا ہی قسم انبیا اور رسولون سی اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیونکا ہی **ت** اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی آگ یعنی ساتھہ رہیگی جہان وہ رہینگے اور استراحت
کرینگی اور رات گذاریگی آگ ساتہہ اونکی جہان رات گذارینگے اور صبح کریگی آگ ساتہہ اونکی جہان صبح کرینگی وہ اور شام کریگی آگ ساتہہ اونکی جہان شام کرینگی
ف یہہ بیان تیسری فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتہہ رہیگی اونکی جدا نہین ہوتی کی اور شارحون کو اختلاف ہی اسمین کہ یہہ حشر
روز قیامت کا ہی بعد اوٹہنی مردونکی گورسی یا پہلی اوسکی ہی علامات قیامت سی کہ جاوینگی محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہی اور اول ظاہر
وصواب تر ہی واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انكم محشورون
حفاة عراة غرلا ثم قرأ كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين وأول من يكسى يوم القيمة ابراهيم وان ناسا
من أصحابي يؤخذ بهم ذات الشمال فأقول أصيحابي أصيحابي فيقول انهم لن يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم
فأقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم الى قوله العزيز الحكيم متفق عليه
اور روایت ہی ابن عباس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاوگی اور اوٹہائی جاوگی ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ **ف**
اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ جب مردی قبرون سی اوٹہین گی تو تمام اجزا بدن کی بدستور ملجاوینگی اسلیے کہ جب جو چیز یعنی ستر کا کہ واجب الازالہ
تہا دنیا مین بدستور ہوجاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہونگی اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال متعلق ہونی علم اللہ تعالی کی ساتہہ
کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی بہ نسبت اشیا ممکنات کی **ت** پہر پڑہی حضرت نی یعنی ازراہ استشہاد و اعتقاد
کے یہہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنی اونکو اول پیدائش مین یعنی مان کی پیٹون سی ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ ویسا ہی پہر پیدا کر نکالینگے ہم
قبرون سی دن قیامت کے وعدہ لازم ہی یہہ کہ پیدا کرنا پہر بلاشبہ ہین ہم کرنیوالی یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی ہمنی اوسکا اور فرمایا آنحضرت نی اور اول
اون شخصونکی کہ پہنائی جاوینگے کپڑی روز قیامت کی ابراہیم ہین **ف** اسلیے کہ اول اون شخصونکی ہین کہ فقرا کو پہناتی ہین یا اسلیکی اول راہ خدا
مین ننگے کیے گئی ہین آگ مین ڈالنی کی لیے پس یہ فضیلت اس وجہ کہ دلیل نہین ہوسکتی ہی اوپر افضل ہونی اونکی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی در حقیقت مین
پہلے اعزاز و اکرام اونکا ہی بعلاقہ باپ ہونی آنحضرت کی علاوہ یہہ ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت بہی ساتہہ کپڑونکی کہ دفن کیے گئی ہین اون میں اوٹہینگے
اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی یہہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پہر دیکہی مینی حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنه
الارض فاكسى حلة من حلل الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك المقام غيري رواه الترمذي عن ابي هريرة **ت** اور تحقیق
کتنے ایک آدمی میری صحابیون مین سے پکڑی جاوینگے اور لیجائی جاوینگی بائین ہاتہہ کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ اودہر ہی ہوگی پس کہونگا

ہین یعنی بطریق تحیر اور بقصد اخلاص کہ والی اوسکی کہ یہہ اصحاب میری ہین اور میری اصحاب کولیی جاتی ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہہ ہمیشہ پہری
برگشتہ دین سی اور پہرنیوالی اپنی ایڑیون پر اوسوقت سی کہ جدا ہوا تو اونسی پس کہونگا مین جیسا کہ کہا بندہ صالح نی یعنی عیسی علیہ السلام نی اور رہا مین اونپر گواہ اور
واقف اونکی احوال کا جبتک کہ رہا مین درمیان اونکی اس کلمہ تک کہ آخر آیۃ ہی العزیز الحکیم **ف** اور مضمون تمام آیۃ کا یہہ ہی کہ عیسی علیہ السلام نی کہا کہ جبتک
مین اونمین رہا اونکی حال پر واقف رہا اور نہچہوڑا مینی کہ کفر کرین اور سوای حق کی کہین اور جب وہ اوٹہا لیا تو نی مجکو اونمین سی رہا تو نگہبان اور واقف اونکی
حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہی اگر عذاب کریگا اونکو اور گرفتار کریگا اونکو اونکی کرتوت پر بندی تیری ہین جو کچہہ چاہی تو کری تو کوئی نہین کہسکتا کہ
کیون کرتا ہی تو اور اگر بخشی تو اونکو اور درگذر کری اونکی عذاب سی تو غالب حکیم ہی اور مراد اصحاب سی خواص اصحاب نہین ہین اسلیے کہ ہمکو یقینا معلوم
ہے کہ کوئی اونمین سی بعد آنحضرت کی مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اونسی وہ اجہڈ اعراب ہین کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ مین اور پہر مرتد ہوگئی مانند اتباع مسیلمہ
کذاب و اسود اور مانند اونکی **ت** نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ
النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ
الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جمع
کیے جاوینگی لوگ دن قیامت کے ننگی پانون ننگی بدن بن ختنہ کہا مینی یعنی عائشہ نی یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب کہی کہ بعض اونکا طرف بعض کے
یعنی مرد و عورت ننگا دیکہینگے مردون اور عورتونکو پس اونکی ننگا جمع ہونی مین کیا حکمت ہے پس فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ کار اوسدن مین سخت تر ہی اس سے
کہ نگاہ کرین بعضی بعضون کو یعنی کہان فرصت شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسیکو ننگا دیکہ سکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ **ت** نقل کی
یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ
عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا ای نبی خدا کے کیونکر حشر کیا جاویگا
کافر اپنی موہنہ پر دن قیامت کے یعنی کیونکر ممکن ہوگا موہنہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نی کیا نہین ہے شان یہہ کہ جسنی چلایا اوسکو دونون پانون پر دنیا مین قادر
ہے چلانی اوسکی پر موہنہ کی بل دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى
اِبْرٰهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا
اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرٰهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرٰهِيْمَ انْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ
فَيُلْقٰى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا ملاقات
کرینگی ابراہیم اپنی باپ آزر سی دن قیامت کی اسحال مین کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم و فکر کی اور غبار ہوگا پس کہینگی اوسکو ابراہیم کیا نہین
کہتا تہا مین تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اور بچیرہین کی خبر دون تجکو حقتعالی کی طرف سی پس کہیگا ابراہیم سی باپ اونکا پس آجکی دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی شفاعت
کرو میری پس کہینگے ابراہیم ای پروردگار میری تحقیق تو نی وعدہ کیا تہا مجسی کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوسدن کہ اوٹہائی جاوینگی لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر اور زیادہ
تر ہوگی میری باپ کے رسوائی سی کہ بہت دور ہے اللہ کے رحمت سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مینی حرام کی بہشت کافرون پر یعنی التماس اونکی مغفرت کی آج مقبول
نہین کہ یہہ کافر ہی پہر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کرکہ کیا چیز ہی تیری پانون کے نیچے پس دیکہینگے ابراہیم اپنی پانونکی نیچے پس ناگہان آزر ہوگا کفتار آلودہ مٹی و گوبرمین پس پکڑی
جاوینگی پانون اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کے یہہ بخاری نی **ف** آزر کی ایسی خراب صورت اسلیے بنجاویگی تا محبت پدری ابراہیم سی جاتی رہے

او رکہا ہی علامہ نی اگرچہ ابراہیم نی آزر سی تبری کی تہی اور بیزار ہوئی تہی دنیا مین لیکن جب روز قیامت کے اونکو دیکہینگی تو پہر بکرد امن گیر انکی ہوگی و راونکی لیے مغفرت چاہینگے شاید قبول ہوا و رجب قبول نہوگی اور مسخ ہوا دیکہینگے نا امید ہونگی و ربیزار ی ابدی کرینگی ا و ربعضون نی کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تہا کہ آزر کفر پر مرا واسطی جواز اسکی کہ ایمان لائی ہون خفیہ ورا ونکو اطلاع نہوئی ہوا و ربیزار ی اونکی و رسے بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سی گیا تہا تو بیزار ی ابدی ہوگی او نکو واللہ علم **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَّیُلْجِمُهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی و سی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پسینا گراینگے لوگ دن قیامت کی یعنی ابتدا امر مین یہانتک جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز او ر لگام کریگا عرق اونکو یعنی پہونچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی و ر باز رکہیگا اونکو کلام سی یہانتک پہونچیگا اونکی کانون تک **ف** ع لوگ یعنی سب لوگ اور جن بطریق اولی پسینا گراینگے پس ذکر کرنا اونکا قبیلہ اکتفا سی ہی و رظاہر یہہ ہے کہ انبیا او ر اولیا مستثنی ہین لیکن وہ بہنا عرق کا بسبب کثرت ہولونکے او ر حاصل ہونے حیا او ر خجالت او ر ندامت او ر ملامت و رکثرت حرارت آفتاب و ر آگ کی ہوگا او ر لگام کریگا آگی آتا ہی کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی **وعن** الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْهُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ یُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ اِلٰی فِیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ او ر روایت ہے ہی مقداد سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کی خلق سی یہانتک ہوگا آفتاب ا و نسی مقدار ایک کوس کے او ر بعضون نے کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت قریب ہوگا پس ہونگی لوگ بقدر اپنی عملون کی پسینہ مین پس بعضی او نمین سے وہ ہون گے کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک **ف** ح او ر یہہ لوگ وہ ہونگی کہ عمل اونکی بہت و رخوبتر ہین و ر اسی قیاس پر او ر اونکو سمجہنا چاہیی کہ جسکی جتنی اعمال نیک کم او ر بد زیادہ ہونگی او تنا ہی پسینا زیادہ ہوگا **ت** او ر بعضی و نمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی گہٹنون تک و ر بعضی و نمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی کمر تک و ر بعضی و نمین سی وہ ہونگی کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی دہانی تک پہونچیگا بلکہ اندر دہانی کی جاویگا او ر اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی دست مبارک سی اپنی دہانہ مبارک کی طرف نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع کہا ابن ملک نے کہ اگر کہی تو کہ جب عرق مانند دریا کی بعضوں کے دہانہ تک پہونچیگا تو کیونکر پہونچیگا دوسرے کے ٹخنون تک جواب اسکا یہہ دینگی ہم کہ ہتا ہے کہیگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا موافق عمل وسکیکی پس نہین پہونچیگا اوسکی غیر کی طرف کچہہ جیسکہ ہتا ہے کہا جاری ہونا دریا کا موسی علیہ السلام کے لیے کہتا ہون مین کہ یہہ جواب حتمہ ہی سلیکی تمام امور آخرۃ کی بحسب خرق عادت کے ہونگی نہین دیکہتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتی ہین ایک کو اون مین سے عذاب ہوتا ہی و ر دوسرا چین مین و ر ایک دوسرے کا حال نہین جانتا او ر نظیر اسکی دنیا مین یہہ ہے کہ دو شخص سوتی خواب مختلف دیکہتی ہین ایک غمگین ہوتا ہی او ر دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹہی ہوتی ہین ایک صحت مین ہے او ر دوسرا درد و مصیبت مین **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ کُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ فَعِنْدَهٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا هُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَیُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلًا وَّمِنْ یَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَکَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ

فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَۃِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْیَضَ اَوْکَشَعْرَۃٍ بَیْضَاءَ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی یعنی روز قیامت کے محشر مین او رندا کریگا ای آدم لبیک کہین گے آدم حاضر ہون مین او رمستعد ہون تیری خدمت مین او رسب بہلائیان تیری دونون ہاتہون مین ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ مین بہیجنا ہمکو منظور ہی اپنی فرزندون مین سی انکو نکال اور جدا کر کہین گے آدم اور کیا ہی مقدار دوزخکی لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار مین سے نوسو ننانوی ۹۹۹ یعنی یہہ مقدار دوزخیونکی ہی کہ ہر ہزار مین سے ایک جنت کو بہیجی اور باقی دوزخکو **ف** ح ع یہہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کے کہ اوسمین ہے ہر سو مین سی ننانوی دوزخ کی لیی اسکا جواب کرمانی نی یہہ لکہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہے او رمقصود اس سی تقلیل عدد مومنین کے ہی و رتکثیر عدد کافرین کی او راحتمال ہی یہہ کہ ہو مراد لشکر آگ سی کفار او رجو کہ داخل ہو آگ مین گنہگار ومنین پس ہونگی ہر ہزار مین سی نوسو ننانوین کا فراو رہر سو مین سی ننانوین گنہگار او ریہہ احتمال **ظاہر** تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ ممکن ہے حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر او رحدیث ابی ہریرہ کا اوپر ما سوا یاجوج و ماجوج کے بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج و ماجوج کا واقع ہوا ہی نہ ابو ہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق سب خلایق کی ہی او ر دوسری مخصوص ساتہہ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار او رگنہ گارونکو ہی او رحدیث ابی ہریرہ کی مین گنہ گار مومنین کو **ت** پس نزدیک اس حکم کی بوڑہا ہو جائیگا خورد سال او رڈال دیگی ہر حاملہ حمل اپنا **ف** ع ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر اوسوقت مین خورد سال ہو تو ہیبت وسحال او رصدمہ اوس مقال کیسی بڈہا ہو جاوی او ربالفرض اگر اوسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو تو ماری ہیبت کے پیٹ اوسکا گر پڑی او ربعضون نی کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ حمل سی اوٹہی او رہیبت وس مقام سی حمل اوسکا گر پڑی او راسیطرح خورد سال ہی اوٹہین او ر وقت وقوع اسحال کے بڈہی ہو جاوین پہر وقت جانی بہشت کے جوان ہو جاوین **ت** او ردیکہی گا تو ای مخاطب اوسحال مین لوگونکو مست یعنی نشے مین بسبب خوف کی او رنہین ہونگی وہ مست یعنی شراب سی لیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہی یعنی یہہ مستی و مدہوشی اوسی سی ہوگی کہا اصحاب نی یعنی خوف سے جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سی ایک ہوگا او رکونسا وہ ہم مین سی وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت نی یعنی واسطی سمجہانی او رتسلی اونکی کی کہ خوش ہو وا و رغم نہ کہا او پس تحقیق تم مین سی ہوگا ایک شخص او ریاجوج و ماجوج سی ہزار **ف** ع ح یعنی یاجوج و ماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ پائی جاوینگے بیشمار ہر شخص کے تم مین سی ہزار اون مین سے پس اسصورت مین بہت ہونگی اہل جنت او راسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سی او رشاید کہ اہل جنت بہت ہونگی بسبب حور و ملائکہ مقربین او رحورعین کی پس صحیح ہوئی معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتہہ کثرت اگلی امت کے ہی سوای یاجوج و ماجوج کی کہ اگر تم آدہی اہل بہشت ہو تو او ربہشتی ایک ہو ہزار مین سی تو گنجایش رکہتا ہے جیسا کہ کہا راوی نی **ت** پہر فرمایا آنحضرت نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی امیدوار ہون مین کہ ہو تم ای امت چوتہائی اہل جنت کے پس اللہ اکبر کہا ہمنی یعنی بسبب تعجب او رنہایت خوشی او ربڑا جاننی اس نعمت کی پہر زیادہ بشارت دی او رفرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون کہ ہو وتم تہائی اہل بہشت کی **ف** ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نی اس امر کو تاکہ نہ پہٹ جاوین دل اونکی بہت خوشی کی مارے دفعۃً یا بنظر داخل ہونی اونکیکی دفعہ مین کی پہلی چوتہائی ہون پہر تہائی وغیرہ ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی خوش خبری سنانی کی لیی جیسیکہ وحی اوتری **ف** پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کے پس تکبیر کہی ہمنی فرمایا آنحضرت نی نہین ہو تم درمیان لوگون کی قلت مین مگر مانند بال سیاہ کے بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع شاید کہ در وداس حدیث کا پہلے علم ہونی آنحضرت کی ہو ساتہہ اسکی کہ امت انکی دو تہائی اہل جنت کی ہو اسلیی کہ اہل جنت کے ایکسو بیس صفین ہونگے اسی صفین امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی او

چالیس تمام امتون کی اور ممکن ہے یہہ کہ ہو نصف بہ نسبت داخلین کے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی بہ نسبت حدیث طویل کہ آگے آتی ہے **وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكشف ربنا عن ساقه فيسجد له كل مؤمن ومؤمنة ويبقى من كان يسجد في الدنيا رياء وسمعة فيذهب ليسجد فيعود ظهره طبقا واحدا متفق عليه** اور روایت ہی اوسی ابو سعید سے کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی **ف** یعنی دکہاویگا شدت و محنت اپنی خلق کی لیی اور یہہ عبارت کنایہ ہے شدت و محنت و فکر و غم سی بغیر نظر کرنی کی خصوص معانی مفردات پر جیسیکہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام مین تو دامن لپیٹ لیتا ہی و بعضی کچہہ تاویل نہین کرتی اور علم اسکا سپرد بخدا تعالی کرتی ہین جیسیکہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمین **ت** پس سجدہ کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت **ف** یعنی بسبب کمال شدت کے گر پڑینگے سجدہ مین واسطی طلب ور ہو جانی شدت کے بسبب اوس قربت کی اور مراد مومن مرد و عورت سی خالص مومن ہین اور بعضی ضعیف روایت مین آیا ہی کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اوسکو سجدہ کرینگی لوگ **ت** اور نہین سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا دنیا مین واسطی دکہانی اور سنانی لوگونکی یعنی از راہ نفاق و شہرت کے کرتا تہا نہ اخلاص سی پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کری پس ہو جاوینگے پیٹہ اوسکی ایک ہڈی سی بغیر جوڑ کی وہ مڑنی کے نہین وقت جہکنی اور اوٹہنی کی پس نہین سجدہ کرسکیگا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيمة لا يزن عند الله جناح بعوضة وقال اقرؤا فلا نقيم لهم يوم القيمة وزنا متفق عليه** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال مین فربہ دن قیامت کے نہین برابر پر پشہ کی ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہین ہوگی کچہہ قدر و منزلت اوسکے اللہ کے نزدیک اور فرمایا آنحضرت نی پڑہو تم یعنی تا جانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور ہین اپنی کردار کو اچہا جانتی ہین عمل اونکی ضایع اور نابود ہین اس آیت کو پس قایم نہین کرینگی ہم اور نہین کہینگے کافرونکے لیی دن قیامت کے کچہہ قدر و اعتبار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن ابي هريرة قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الاية يومئذ تحدث اخبارها قال اتدرون ما اخبارها قالوا الله ورسوله اعلم قال فان اخبارها ان تشهد على كل عبد وامة بما عمل على ظهرها ان تقول عمل علي كذا وكذا يوم كذا وكذا قال فهذه اخبارها رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اوس دن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نی کیا جانتی ہو کیا ہین خبرین زمین کے کہ بیان کریگی ذکو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا خبرین زمین کے یہہ ہین کہ گواہی دیگی ہر بندی اور لونڈی یعنی مرد و زن کے ساتہہ اوس چیز کی کہ کی ہی اوسکی پشت پر اسطرح سی کہ کہیگی کیا مجہپر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانی دن اور فلانی دن یعنی فلانی مہینی مین اور فلانی سال مین فرمایا پس یہہ یعنی شہادتین یا مذکورات خبرین اوسکی ہین نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يموت الا ندم قالوا وما ندامته يا رسول الله قال ان كان محسنا ندم ان لا يكون ازداد وان كان مسيئا ندم ان لا يكون نزع رواه الترمذي** اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلی موت کی اور سبقت کرو بہلائیونپر پہلی فوت ہونی کی کہا صحابہ نے کیا ہی سبب ندامت اوسکی کا یا رسول اللہ فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی یہہ کہ نہ زیادہ نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہہ کہ نہ باز رکہا اپنی نفس کو برائی سی نقل کے یہہ ترمذی نی **وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيمة ثلثة اصناف صنفا مشاة وصنفا ركبانا وصنفا على وجوههم قيل يا رسول الله**

وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم مونہہ کے بل چلتی **ف** ع اول قسم کے تو وہ مومن ہین کہ ملا لی ہین نیک اعمال ساتھ برون کے اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کے اور امیدوار ہین رحمت الٰہی کے اور دوسری قسم سابقین کامل الایمان ہین اور تیسری قسم کفار **ت** کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سے چلینگے مونہہ کے بل یعنی برخلاف عادت کے کہ چلتے ہین پانون سے فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا اونکو پانون کے بل وہ قادر ہے اوپر چلانے اونکے مونہونکے بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچینگے ساتھ مونہون اپنے کے ہر بلندی اور کانٹے سے **ف** ع یعنی اور مانند اوسکے سے قسم موذیات سے یعنے مونہہ اونکے بجاے اونکے ہاتھہ و پانون کے ہوجائینگے جیسے کہ ہاتھہ و پانون سے موذیات راہ سے اور بلندی و پستی اوسکی سے بچتے ہین ویسے ہی اپنے مونہون سے کرینگے اور مونہہ اونکے کام پانونکے کرینگے بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت و فرمان برداری کے نرکہی اللہ تعالٰی نے اونکو خوار و سرنگون کیا **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہہ کہ دیکھے طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکے کی گویا کہ وہ دیکھنا ساتھہ آنکھہ کی ہو پس چاہیے کہ پڑہے سورہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **ف** ح اسلیے کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہے پڑہنے والا اونکا اگر حضور دل سے انکو پڑہے تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کردیتی ہین کہ گویا آنکھہ سے دیکھتا ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ وَفَوْجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ تحقیق سچے نے اور سچے کہے گئے نے اللہ تعالٰی نے سچ خبر دی ہے اونکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیے جاوینگے تین قسم پر ایک قسم سوار کہانیوالے پہننے والے یعنی جنکے پاس او متر فہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکہتے ہونگے اور ایک قسم کہ کہینچینگے اونکو فرشتے زمین پر مونہ کے بل اور جمع کرینگے اونکو فرشتے اور ہانکینگے طرف آگ دوزخ کی اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگے **ف** ع چلینگے سہولیت سے اور احسن سے اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسری مسلمان گنہگار **ت** اور ڈالیگا اللہ تعالٰی آفت و ہلاکت پیٹہ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹہون پر سوار ہونگے پس نہین باقی رہیگی سواری یہانتک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکے لیے باغ دیگا اوسکو بدلے میں اونٹ کی درباد جود اسکی قدرت نہین پائیگا اوسپر اور بہم نہین پہونچیگی کا **ف** ح جانا چاہیے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہہ حالت روز قیامت کی ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ حدیقۃ صریح دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہہ حشر قیامت نہین و اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہے اسمین اور طیبی نے کہا کہ یہہ حشر قیامت نہین ہے بلکہ وہ حشر ہے کہ علامت قیامت سے ہے جیسیکہ اوس باب مین ذکر اوسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین استطرادی ہے انتہی اور ملا علی قاری نے قول تورپشتی کا کہ اوسمین آیت حدیث سے دلیل پکڑی ہے نقل کرکر ترجیح اسکو دی ہے کہ یہہ حشر قیامت ہی ہے اور لکھا ہے کہ خطابی کو اسمین خطا ہولی ہے قول تورپشتی کا صواب پر ہے اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہے بسبب قول ابی ذر کے ہے کہ زیادہ کیا ہے اوپر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہے رفع کرنا اوسکا بایں نہج کہ کہا جاوے کہ یہہ حدیث مل گئی ہے اور حدیث کے ساتھہ پس لائق ہے یہہ کہ حمل کیجاوے مسامحۃ پر واللہ اعلم اور یہہ توجیہ اسکی تورپشتی سے اور یہی نقل کی ہے ابوہریرہ کی حدیث مین

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ

باب ہی حساب و قصاص اور میزان کا **ف** حساب گننا اور یہان مراد ہی گنا کروانا بندونکا روز قیامت کے اگرچہ سب کچھہ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور
اوسپر روشن ہے ولیکن یہہ سیلی کرینگی کہ تا حجت ہوا و نیزا ور روشن ہو خلایق پر یہہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سی ثابت ہے پس اعتقاد اسکا
واجب ہے اور قصاص عمل کرنا ساتہہ شخص کے مانند اوس کے کہ کیا ہی وسنی چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنی کی بدلی اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنی کی اور مارنا عوض مارنی
کے روز قیامت کی اور جسنی کسی سے کچھہ کیا اور اوسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلا اوسکا اوس سی لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسیکہ حیوانات و اطفال
اور تمام حیوانات کو سیلی اوٹھالینگی جیسیکہ بکری شاخ دار نی بی شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لینگے اور میزان عبارت ہی اوس چیز سی کہ جانی جاتی ہین
اوس سے مقداریں اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اوسکی دو پلڑی ہین اور زبان کہ جسکو پکڑکر تولتی ہین جیسیکہ دنیا کی ترازو مین ہوتی ہین اور دوری میان
دو پلڑون کی ایسی ہوگی جیسی درمیان مشرق و مغرب کی تولینگے اوسمین نامہ اعمال کی کہ ایک پلڑی مین نیکیون کی اعمال نامی ہونگی اور ایک مین برائیون
کے اور بعضون نے کہا ہی حسنات کو اچھی صورتون مین بنا کر لا دینگی اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولینگی اور حدیث بطاقہ کی کہ آگی آتی ہی
مقوی قول اول کی ہی اور ظاہر نصوص سی

الفصل الاول

رضی اللہ عن عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی کہ حساب
کیا جاوی روز قیامت کی مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد ہلاک سی عذاب ہی حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب سنی یہہ بات بطریق کلیہ کی آنحضرت
سے سنی تو مشکل ہوئی مجہو واسطی رفع اشکال کی کہا مینی کیا نہین فرماتا اللہ تعالی یعنی اہل نجات کی حق مین جسکو دی گئی کتاب داہنی ہاتہہ مین پس قریب
ہے کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت نی یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہے یہہ
حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض اور نرا بیان کرنا **ف** جیسیکہ کہین یہہ کیا تونی اور وہ کیا تونی بغیر اسکی کہ کد و کاوش کرین اوس سی اور [illegible]
اور تیسری فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہہ ہی کہ نامہ اعمال اوسکا دکہاوین گی تا دیکہی پہر درگذر کرینگی **ت** ولیکن مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کہ کد و کاوش کیا
جاوی حساب مین اور دشواری ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچہہ نہ چہوڑا جاوی قلیل و کثیر سی ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت مین
یہہ ہی اور اول عرض و اظہار ہی فقط **ف** حاصل یہہ کہ وجہ معارضہ کی یہہ ہے کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینی ہر اوس شخص کے کہ حساب کیا
جاوی اور لفظ آیت کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ بعضی اونکی نہین عذاب دیئی جاوینگی اور راہ تطبیق کی اسمین یہہ ہے کہ مراد حساب سے آیۃ مین عرض یعنی ظاہر
کرنے اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پہر درگذر کیا جاویگا اوس سی واسطی اظہار فضل کی اور مراد حساب سی حدیث مین مناقشہ ہے
کہ دار و گیر کیجاویگی واسطی اظہار عدل کی اور بزار وغیرہ نی روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تین خصلتین جسمین ہونگے حساب لیگا
اوس سے اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سی یوی تو اوسکو کہ محروم رکہی تجکو اور عفو کری اوس سے کہ ظلم کری تجپر اور سلوک کری
تو اوس سے کہ انقطاع کری تجہسی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ
مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ يَّحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ
أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سی کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سے رب اوسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا
درمیان اوسکی اور درمیان پروردگار اوسکی کی ترجمان یعنی دو بہاشیہ کہ سمجہاوی کلام اوسکا اور نہ پردہ کہ چہپاوی بندیکو اوسکی رب سے پس دیکہیگا

بندہ داہنی طرف اپنی پس دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہے عمل اپنی سی یعنی عمل صالح کہ صورۃ بنکر آوینگی یا جزا اوسکی اور دیکھیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکھی گا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہے یعنے بری عمل **ف** ع یہہ قاعدہ ہے کہ جب آدمی کو کچہہ امر اہم درپیش ہوتا ہی تو دائین بائین دیکہتا ہی پس یہہ دیکہنا ویسا ہی ہوگا **ت** اور دیکہیگا آگی اپنی پس دیکہیگا مگر آگ سامنی مُنہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب پہچانا تمنی یہہ تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتہہ ٹکری کہجور کی ہو **ف** ع یہہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتہہ ٹکری کہجور کی ہو یا یہہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تہوڑی چیز ہو خواہ یہہ ہو یا اور کچہہ اسلیے کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يدني المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره فيقول اتعرف ذنب كذا اتعرف ذنب كذا فيقول نعم اي رب حتى قرره بذنوبه وراى في نفسه انه قد هلك قال سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم فيعطى كتاب حسناته واما الكفار والمنافقون فينادى بهم على رءوس الخلائق هؤلاء الذين كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظلمين متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سی پس رکہیگا اوسپر محافظت اپنی اور ڈہانکیگا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہونکی در ظاہر ہونی اونکیکی شرمندہ اور رسوا نہو **ف** ع اور مومن معنی مین مثل نکرہ کی ہی یعنی کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہے مراد مومن سے جنس ہو اور بعضون نی کہا کہ یہہ اوس بندی کی حق مین ہے کہ نہ غیبت کرتا تہا کسیکی اور نہ عیب لگاتا تہا اور نہ رسوا کرتا تہا کسیکو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچہی بندون کی اور نہ باعث ہوتا تہا کسیکو کسیکے آبرو ریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکہیگا اوسکو از راہ جزا مطابق عمل کی **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون اون گناہونکو یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالی اوس مومن سی ساتہہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب پانی سزا گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈہانکا مینی اون گناہون کو تجہپر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیے آجکی دن پس دیا جائیگا مومن عمل نامہ نیکیون اوسکی کا اور لیکن کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلایق کی کہ یہہ وہ لوگ ہین جنہون نی جہوٹ باندہا اپنی رب پر خبردار ہو لعنت ہے خدا کی ظالمون پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن ابي موسى** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة دفع الله الى كل مسلم يهوديا او نصرانيا فيقول هذا فكاكك من النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی طرف ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیے ہے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سی **ف** ح لفظ فکاک کسرہ چہٹانی اور فکاک زبر فے اور زیر اوسکی سی وہ چیز کہ اوس سے گرو چہٹا مین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گروی تہا اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور اوس مسلمان کو نکالا اور تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ہر مکلف کے لیی خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہہ ہے بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ مین تہا تبدیل کیا جاویگا ساتہہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی با ایمان نگیا حال برعکس اسکی ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کے ہین بیچ جگہون اونکیکی کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہہ کافر مومنونکی سبب خلاصی کے ہونگے آگ سی اور مراد یہہ نہین ہی کہ کافرونکو بسبب مومنونکی گناہونکی عذاب کرینگی کیونکہ آ چکا ہی ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونی اونکیکی ہی ساتہہ عداوت مومنین کے **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابي سعيد** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاء بنوح يوم القيمة فيقال له هل بلغت فيقول نعم يا رب فتسئل

اُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ اَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا اونکو کیا پہنچائی تہی یعنی اوامر واحکام الٰہی امت کو پس کہینگے ہان پہنچا دی تہی مینی ای رب میری **ف** ع یہہ نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیکی اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی **ت** پہر پوچہی جاویگی امت اونکی یعنی امت دعوت کہ کیا پہنچائی تمکو یعنی نوح نی احکام ہماری پس منکر ہونگے امت اونکی اور کہینگی نہین آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنی نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سی گواہ تبلیغ رسالت پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی قائل کرنی امت کے پس کہینگے نوح کہ گواہ میری محمد ہین اور امت اونکی **ف** ع یعنی امت اونکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرت کو تعظیم کی لیے اور کچہہ بعید نہین ہے کہ حضرت بہی گواہی دین نوح علیہ السلام کی لیے اسلیے کہ وہ جگہہ نصرت کی ہی **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو کہ پس لایا جاویگا تمکو **ف** ع اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہونگی دن عرض اکبر مین پہر لائی جاوینگے رسول اور اول ونکی نوح ہونگی اور لائی جاوینگی گواہ اونکی کہ وہ پہلی سے ہونگی **ت** پس گواہی دوگی تم کہ نوح نی پہنچا دی تہی احکام الٰہی کو **ف** ع اور نبی تمہاری مزکی تمہاری ہونگی یا تم اور نبی تمہاری ساتہہ تمہاری گواہی دینگے پس اس صورت مین نرا نہین کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا **ت** پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق وتصدیق اس حال کی یہہ آیت کہ مین حق تعالی اس امت کو خطاب کر کر فرماتا ہی کہ اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک درعادل وافضل تاکہ ہو تم گواہی دینی والی لوگون پر یعنی اون کفار پر کہ پہلی تمہاری گذری ہین اور ہونگی پیغمبر تم پر گواہ **ف** ح گواہی دینی اونکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہنچائی نوح نی تم پر رسالت کہ بہیجی گئی تہی نیز وہ ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اونپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی منکر ہونگی کہ ہمکو کسی نے کچہہ نہین پہنچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگے اور وہ گواہی دینگی اور پوچہا جاویگا اونسی کہ تم کیا جانو اور کہان سی گواہی دی تہی وہ کہینگے کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنی اسپر پس گواہی دی ہمنی ساتہہ گواہی دینیکی بعد ازان امتین انبیا کی کلام بیچ صدق وعدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعدیل وتزکیہ اونکا کرینگے اور گواہی دینگے کہ یہہ عادل وصادق ہین یہہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ اونپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت پر کہا گیا کہ جب تزکیہ ہی امت کا کیا اور اونکی گواہی متوپر ثابت کی تو آپ بہی گواہی دی اوسپر اور اسی اعتبار سی کہا محمد وامتہ فافہم **ت** نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلٰى قَالَ فَيَقُولُ فَاِنِّي لَا اُجِيزُ عَلٰى نَفْسِي اِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کس چیز سی ہنستا ہون مین **ف** ع ا سمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین لائق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب وحکم عجیب سے **ت** کہا انس نے کہ کہا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون مین سبب موہنہ در موہنہ کلام کرنی بندی کی اپنی رب سے یعنی قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی تو نی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تو نی کہ ظلم نہین کرتا مین بندون پر

مقدار ذرہ کی فرمایا آنحضرت نے فرماویگا اللہ تعالیٰ ہاں پناہ دی میں نے تجکو ظلم سے اور ظلم نہیں کرتا میں بندوں پر فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ کہ پس اگر پناہ دی
تو نے مجکو ظلم سے تو روا نہیں رکہتا میں اپنے نفس پر اور کچہہ سوائے اسکے گواہ ہو مجہہ میں سے **ف** ح یعنی اور کی گواہی اپنے حق میں نہیں روا رکہتا اگرچہ مجہہ پر گواہ
پیدا ہوں تو قبول کہونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجہہ پر کون گواہی دیگا اسلیے کہ کوئی اپنے ضرر پر گواہ نہیں ہوتا اور یہہ جانا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے سب پر کہ وہ اسکی ذات
سے اوس پر گواہ پیدا کرے کہ اوسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنے کی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرت کا یہہ کلام کرنا تہا بندیکا یا مہر کرنی حق تعالیٰ کی بندی کی مونہہ
پر اور بولنا ارکان اعضا کا ساتہہ ویسی چیز کہ عمل کیا اور بُرا کہنا بندی کا اونکو اور دعا بد کرنی اونپر جیسیکہ آگی آتا ہے **ت** فرمایا آنحضرت نے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ
کفایت کرتا ہے نفس تیرا آجکی دن تجپر گواہ اور کفایت کرتی ہیں فرشتے بزرگ کہ لکہنے والی اعمال بندوں کے ہیں گواہ **ف** ح گواہ پکڑنا اون فرشتوں کا زیادہ ہے
مقصود پر واسطے تقریر و تاکید کی بعد ازانکہ نفس بندی سے گواہ قرار دیا گیا کہ آپ وسپر راضی ہوا تہا اور چاہا تہا فرشتوں کو بھی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو
خلاف قرارداد کی ہوتا **ت** فرمایا آنحضرت نے پس مہر کیجاویگی بندی کی دہانہ پر پہر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضا بندی کی کہ بولیں پس بولینگے ارکان اوسکی
ساتہہ افعال اوسکی کہ کیے تہے بسبب انکے پہر چہوڑا جاویگا درمیان بندی کے اور درمیان کلام اوسکی **ف** ع یعنی اوٹہائی جاویگی مہر اوسکی مونہہ سے یہانتک
کہ کلام کریگا موافق عادت کی پس گواہی دینی اونکی زبانوں کی آیہ میں مراد ہے ساتہہ اوس طرح کلام کی خلاف عادت کے واللہ اعلم **ت** فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا
بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خبر سے اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کے لیے جہگڑتا تہا میں **ف** ع ح اور تمنے آپ ہی تمکو
ہلاکت میں ڈالا یا یہہ معنی ہیں کہ تمہاری سبب سے خصومت کرتا تہا میں لوگوں سے اور دفع کرتا تہا ضرر تمسے یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تہا اور تمکو دوست اپنا
جانتا تہا آخر کو تم دشمن بدخواہ میرے نکلی در جواب اعضا کا محذوف ہے دلالت کرتا ہے اوسپر قول اللہ تعالیٰ کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق
کل شیء وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون **ت** نقل کیا اسکو مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ قال
ہل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظہیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فہل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر
لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فوالذی نفسی بیدہ لا تضارون
فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدہما قال فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل
والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی
فذکر مثلہ ثم یلقی الثالث فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب امنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ہہنا اذا
ثم یقال الان نبعث شاہدا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشہد علی فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق فخذہ ولحمہ وعظامہ بعملہ وذلک
لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی یسخط اللہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکہینگے ہم اپنی رب کو دن قیامت کے
فرمایا کیا نزاع وخلاف کرتے ہو تم اور شک رکہتے ہو بیچ دیکہنے آفتاب کے دوپہر میں کہ نہو چہپا ابر میں کہا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا کیا نزاع وشک کرتے ہو بیچ دیکہنے چاند کی چودہویں رات میں کہ نہ
چہپا ہوا ابر میں کہا نہیں فرمایا پس قسم اوس خدا کی کہ ذات میری ہاتہہ میں قدرت اوسکی ہے نہ نزاع وخلاف نہیں کرو گے تم بیچ دیکہنے پروردگار اپنے کے جیسے خلاف وشک نہیں کرتے ہو بیچ دیکہنے آفتاب یا چاند کی
ت ح یعنے بیچ دیکہنے انکی خلاف ونزاع وشک نہیں کرتے ہو پس نہ رد کرو گے دیکہنے میں اونسے نہیں کرنی چاہیے لفظ تضارون بتشدید را اور تخفیف اوسکی دونوں طرح آیا ہے اگر تشدید سے
تو مضارت ہے بمعنے ضرر کے اور اگر تخفیف سے تو ضیر سے ہے بمعنے ضرر آتا ہے یعنی یہہ کہ ضرر نہیں کرینگا ایک سے کہ جہگڑا اور مجادلہ اور منازعت کرے تا یہہ مخالفت ایک دوسرے کے پڑا اور تکذیب ایک دوسرے کی کرے
میں اور صحت نظر میں بسبب نہایت ظاہر اور واضح ہونیکے اور بعضوں نے کہا مراد یہہ ہے کہ بعضے حاجب بعضوں کی نہیں ہونگے تا ضرر کرے ایک دوسرے کو اور مجمع البحار میں کہا کہ مضارت بمعنے اجتماع اور ازدحام ہے وقت
نظر کی اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ معنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسرے سے ہے گویا کہ معنی ازدحام واجتماع کی ہے اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکہنے اوس چیز کے

ہوتی ہی کہ بیچ مکان واحد کی اوجہت مخصوص کے اور اوپر اندازہ خاص کے ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتہہ میم کی جگہہ کی اور وہی ساتہہ سین
ت کی اور تشدید میم و تخفیف اوسکی کی ہی تشدید یہی مشتق ہی ضم سی اور تخفیف سی ضیم سی ضم بمعنی اجتماع اور ازدہام کی اور ضیم بمعنی ظلم و ستم کرنی کی اور قال
معنی کا پہر تقدیر ایک ہی ہی **ت** فرمایا آنحضرتؐ نی جب دیکہین گی بندی پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندی کو پس فرماویگا ای فلانی
کیا نہ بزرگی دی تہی مینی تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تہا مینی تجکو یعنی تیری قوم میں اور کیا نہین دی مینی تجکو بیوی یعنی تیری جنس سے اور
پیدا کے مینی تجمین اور اوسمین محبت و انست و الفت اور کیا نہین تابعدار کی مینی تیری لیی گہوڑی اور اونٹ اور کیا نہین چہوڑا مینی تجکو کہ رئیس او سردار قوم کا
ہووے تو اور لیوی تو چوتہائی غنیمت **ف** رح جاہلیت مین یہی رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیی چوتہائی غنیمت مین سے لیتا تہا اور باقی قوم کو
لیے چہوڑ دیتا تہا **ت** پس کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا تونی اور دیا تونی مجکو جو کچہہ کہ فرمایا تونی فرمایا آنحضرتؐ نی پس فرماویگا پروردگار تعالی آیا پس گمان
کرتا تہا تو کہ ملاقات کریگا تو مجہسی پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تہا مین اور غافل تہا اوس سی اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین
بہول جاونگا تجکو یعنی آج چہوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسیکہ بہولا تو مجکو **ف** یعنی دنیا مین میری طاعت کو حاصل یہہ کہ مینی ایسی انعام کیے تجپر تجکو شکر کرنا اور امیدوار میری دیدار
کا ہونا چاہیی تہا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بہول گیا مین بہی اب معاملہ بہولنی کا سا کرونگا جزا دینی میں اور اپنی رحمت سی محروم
رکہونگا یہہ مضمون اس آیۃ کا ہی کذالک اتتک آیٰتنا فنسیتہا وکذالک الیوم تنسی **ت** پہر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسری بندی سی پس ذکر کیا آنحضرتؐ
نی بیچ خطاب حق کی اس بندی سی اور جواب بندی کی اوس سی مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پہر ملیگا پروردگار تیسری بندی سی پس کہیگا اوسکی
مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجپر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبرون پر
اور نماز پڑہی مینی اور روزہ رکہا مینی اور تصدق کیا مینی یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا ہی تیسرا اپنی نفس پر بہلائی کی جسقدر ہوسکی گی پس فرماویگا
اللہ تعالی کہ یہان ٹہیر یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر اور ہماری نعمتون کی شکر گذاری کا کیا تونی تو ٹہیر تا دکہا دون تجکو اعمال تیری گواہ قایم کرکر پہر کہا جاویگا
اوس بندیکو کہ ابہی پیدا کرتی ہین گواہ تجپر اور سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجہپر پس مہر کیجاوی گی اوسکی منہ پر اور کہا جاویگا اوسکی رانکو
کہ بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتہہ عملون اوسکی کی **ف** ح قرآن شریف مین کلام کرنا
ہاتہہ اور پاؤن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسیکہ
حدیث انس مین گذرا **ت** اور یہہ سوال و جواب اور مہر کرنی بندی کی منہ پر اور بولنا اوسکی اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیی کہ تا بندہ ازالہ عذر کری اپنی
نفس سی ورنہ ثابت ہون گناہ اور جگہہ عذر کی نرہی یا معنی یہہ ہین کہ تا صاحب عذر رہو خدا تعالی بیچ عذاب کرنی اوس بندی کی اوسکی نفس کی
طرف سی اور یہہ بندہ کہ حال اوسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سے **ت** نقل کی یہہ
مسلم نے **وذکر حدیث ابی ھریرۃ یدخل من امتی الجنۃ فی باب التوکل بروایۃ ابن عباس** اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ
سرا اوسکا یہہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتہہ روایت ابن عباس کے **ف** ع کہے یہہ حدیث مصابیح میں اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابو ہریرہ کے
روایت سی اور یہنی اوسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی بروایت ابن عباس کے اور صواب یہہ تہا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم
الذین لا یسترقون لا یتطیرون و علی ربہم یتوکلون جیسیکہ اوپر گذری **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی امامۃ قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب
مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ**

روایت

روایت ہی ابو امامہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ وعدہ کیا مجہسی پروردگار میری نی کہ داخل کری بہشت مین میری امت سی ستر ہزار نہین حساب اونپر یعنی نہین مناقشہ اونکی محاسبہ مین اور نہ عذاب ساتہہ ہر ہزار کی ستر ہزار اور تین لپین میری رب کی لپون مین سے **ف** ع مراد ستر ہزار سی یا تو یہی عدد ہے یا کثرت اور اسیطرح لپین بہی کنایہ ہین کثرت مبالغہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** الحسن عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یُعرض الناس یوم القیمۃ ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذیر واما العرضۃ الثالثۃ فعند ذلک تطیر الصحف فی الایدی فاخذ بیمینہ واخذ بشمالہ رواہ احمد والترمذی وقال لا یصح ھذا الحدیث من قبل ان الحسن لم یسمع من ابی ھریرۃ وقد رواہ بعضھم عن الحسن عن ابی موسی

اور روایت ہی حسن سے اونسی نقل کی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیے جاوینگے لوگ یعنی اللہ تعالی کی سامنی دن قیامت کے تین بار پس ای پر دو بار مین تو جہگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا **ف** ع یعنی پہلی بار مین تو دفع کرینگے اپنی نفسون سی ملامت کہینگے نہین پہنچائی ہمکو انبیا نی احکام اور جہگڑین کے اللہ تعالی اور دوسرے بار مین اقرار کرینگی اور عذر کرینگی مثلا ہر ایک کہیگا کہ کیا مینی یہہ از راہ سہو اور خطا کی یا جہل کے یا اسیکی ورمانند انکیکی **ت** اور ایپر تیسری بار جو پیش ہونگی پس دیکہا وسکی ورینگی اور پہونچینگے نامہ اعمال کی ہاتہون یعنی سب مکلفین کے ہاتہون میں بسبب تمام ہونی معاملہ حساب کے پس بعضی اونمین سے لینی والی ہونگی اپنی داہنی ہاتہہ مین یعنی وہ اہل سعادت ہونگی اور بعضی اونمین سی لینی والی ہونگی اپنی بائین ہاتہون مین **ف** ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگی پس اوسوقت تمام ہوجائیگا قضیہ و متمیز ہوجائینگے اہل ضلالت اہل ہدایت سے **ت** نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ نہین صحیح ہے یہہ حدیث اس جہت سے کہ حسن بصری کہ راوی اسحدیث کی ہین نہین سنی ہی انہون نے حدیث ابی ہریرہ سے **ف** ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہی غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نی تصحیح المصابیح مین کہ بخاری نی روایت کیے ہین اپنی صحیح مین تین چار حدیثین حسن بصری کی ابی ہریرہ سے نقل کین ہین اور اپر مسلم نی اوسی کچہہ روایت نہین کے لقاء میں **ت** اور تحقیق روایت کیا ہی اسحدیث کو بعضی محدثین نے حسن بصری سے کہ انہون نے نقل کی ابوموسی اشعری سے **ف** ع یعنی پس یہہ حدیث متصل ہے اوسکی طریق سی اور قوت حاصل ہوئی اوسکی اسناد مین اور بعضون نے کہا کہ حسن بصری نی روایت کی ہی کئی صحابہ سے مانند ابی موسی و انس بن مالک و ابن عباس وغیرہم کی **وعن** عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول افلک عذر قال لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیھا اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فیقول انک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللّٰہ شیء رواہ الترمذی وابن ماجۃ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نکالیگا ایک شخص کو میری امت مین سے دن قیامت کے پہر کہولیگا اوپر ننانوی طومار ہر طومار مانند درازگی بصر کی ہوگا یعنی دراز وہانتک کہ بینائی پہونچی پہر فرماویگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو اس سے کہ ان طوماروں مین ہے کچہہ کہ نہین کیا مینی کیا ظلم کیا ہی تجہ پر میرے لکہنی والون نے یعنی کرام کاتبین نے کہ نگہبان تیری افعال احوال کے تہے پس کہیگا وہ شخص کہ نہین اے پروردگار میری کچہہ انکار نہین کرسکتا اور نہ تیری کاتبون نے ظلم کیا ہی پہر فرماویگا اللہ تعالی کیا تیری لیی کچہہ عذر ہی یعنی اوس چیز مین کہ کیا تو نی کہ سہوا کیا ہو یا خطاء یا جہلا اور مانند انکیکی کہیگا نہ ای پروردگار میری کچہہ عذر نہین ہے پس فرماویگا اللہ تعالی ہان یعنی ہمارے پاس ایک چیز ہی کہ قایم مقام تیری عذر کی ہی تحقیق تیرے لیے ہمارے پاس ایک نیکی ہی یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹاویگی تمام اون گناہونکو کہ تیری پاس ہین اور تحقیق نہین ظلم ہی تجہپر آج یعنی ساتہہ ناقص کرنی ثواب

بڑی ہی اور نہ زیادتی عذاب کی بجہہ پہر نکالی جاوی گی ایک چہٹی کی لکہا ہوگا اوسمین یہہ کلمہ اشہدان لاالہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ **ف** احتمال ہے کہ یہہ کلمہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ اور بار کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی **ت** پہر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو وزن عمل اپنی پر یا وقت وزن اپنی کی یا آگر دزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت یہہ چہٹی ساتہہ ننانوین طومار گناہونکی تولیجاوی تو بہی حاضر ہو تا کہ ظاہر ہو بجہہ انتفاء ظلم او ظہور عدل او تحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میری کیا مناسبت ہے اس ایک چہٹی کو ساتہہ ان بہت سے طوماروں کی پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو نہین ظلم کیا جاویگا یعنی یہہ چہٹی عظیم ہی تولنا چاہیے اسکو تو بجہہ ظلم بچاوسگی فرمایا آنحضرت نے پس رکہی جاوینگے طومار ایک پلڑی ترازو مین اور وہ چہٹی دوسرے پلڑی مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بہاری او رغالب آویگی وہ چہٹی پس نہین بہاری آویگی ساتہہ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سی بڑا اور بہاری ہے اگرچہ تو دہ تو دہ گناہ ہون نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حَتّٰى يُقَالَ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی تحقیق حضرت عائشہ نی یاد کیا یعنی اپنی دلمین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈرسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا سبب ہے رونی تیرے کا کہا عائشہ نی کہ یاد کیا مینی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کی ڈرسی پس آیا یاد رکہوگی تم اپنی اہل وعیال کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی پر تین جگہہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسیکو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلائق کی لئی ایک تو نزدیک میزان کے یہانتک کہ جانی آیا ہلکی ہوئے ترازو اوسکی یا بہاری ہوئی دوسری وقت دینی اعمال نامونکی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنی از راہ خوشی کی کہیگا وہ شخص جسکی داہنی ہاتہہ مین ملیگا لوگو لو پڑہو عملنامہ میرا یہانتک کہ جانی کہ کہان پڑا عملنامہ اوسکا آیا اوسکی دائین ہاتہہ مین یا بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کے پیچہے سی **ف** داہان ہاتہہ گلے مین طوق کیا جاویگا اور بایان ہاتہہ پیٹہہ کے پیچہی سی کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹہہ کی پیچہی سی **ت** اور تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکہا جاوی گا درمیان دو راہ پر دوزخ کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی یہانتک کہ جانی کہ نجات پائی ساتہہ گذرنی کی اوس سے یا نہ پڑا اوسمین وردہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سی زیادہ تیز گذرینگے اوسپر سے لوگ پس مومن نجات پاوینگے بحسب اعمال منازل اپنی کی اور کافر اوسپر سے دوزخ مین گر پڑینگے معاذ اللہ الکریم پس ان تین جگہو نمین سب حیران ورد رماندہ ہونگی او رکسیکو مجال کسیکی یاد کرنی اور خبر لینی کی نہین ہوگی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذَنْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے عائشہ سے آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری لئے ہیں جھوٹ بولتی ہیں مجھسی اور خیانت کرتی ہیں میری مال میں اور نافرمانی کرتی ہیں میری اور برا کہتا ہوں میں انکو اور مارتا ہوں میں انکو یعنی از راہ تادیب کے پس کیا حال ہے گا میرا بسبب انکی قیامت کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہی تیرے اور نافرمانی کی ہی تیرے اور جھوٹ بولی ہیں غلام تجھسے اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا ہی انکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو بقدر گناہوں انکی یعنی عرفًا اور عادۃً ہوگا سزا دینا تیرا برابر برابر گناہوں انکی کے نہ تجکو اوسمین ثواب ہوگا اور نہ تجپر اوسمین عذاب بلکہ کرنا اوسکا مباح تہا کہ نہیں ہے تجپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو کم گناہ انکی سی ہوگا حق زائد واسطی تیری یعنی اونپر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب اوسکی والا نہیں اور اگر ہوگی سزا تیری انکو زیادہ انکی گناہوں سی بدلا لیا جاویگا واسطی انکی تجھسے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطی تائید اور استشہاد کی فرمایا کیا نہیں پڑہتا ہی تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہی اور رکہینگے ہم ترازوئیں انصاف کی دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچہہ یعنی نہیں چہوڑا جاویگا حق اوسکا کچہہ اور اگر چہ ہوگا عمل بمقدار دانہ رائی کی حاضر کرینگے ہم اوسکو اور کفایت ہیں ہم حساب کرنیوالے یعنی ایسلئے کہ نہیں ہے زیادتی کسیکو ہماری علم و عدل پر پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ نہیں پاتا میں واسطی اپنی اور واسطی ان غلاموں کے کوئی چیز بہتر جدائی انکی سی یعنی الگ ہو جاؤنیکی اونسی ایسلئے کہ محافظت عاقبت محاسبہ و مطالبہ کے نہایت ہی دشوار ہی گواہ کرتا ہوں میں آپکو کہ یہہ سب آزاد ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے **وعنہا** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يُّنْظَرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيُتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور یہہ بہی حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بعض نمازاپنی کی یعنی فرائض میں سے یا نوافل میں سے یا بعض اجزا نماز میں اول قیام میں یا رکوع میں یا قومہ میں یا سجدہ میں یا قعدی میں یا الہی حساب کر تو میری عملونکا حساب آسان **ف** اور یہہ یا تو واسطی تعلیم امت و ہوشیار کرنی انکی کی ہی خواب غفلت سی اور یا از راہ خوف الہی کے **ت** عرض کیا مینی یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان اور صورت اوسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہہ ہی کہ دیکہیگا بندہ اپنی عملنامہ میں پس درگذر کریگا اللہ تعالی اوس سی **ف** یعنی عملنامہ اوسکو دکہایا جاوے اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کی طرف پہیریں تو یہہ بہی ہو سکتا ہی یعنی اللہ تعالی دیکہیگا اوسکی عملنامہ کو اور درگذر کریگا **ت** تحقیق شان یہہ ہے جس شخص سے کہ دو کاوش کی گئی حساب میں اوس دن ای عائشہ پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہہ احمد نے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق ابو سعید خدری آئی آنحضرت کی پاس اور کہا خبر دیجیی مجکو کہ کون شخص طاقت رکہیگا کہڑی ہونیکی یعنی آگی اللہ تعالی کی حساب کے لیی دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے اوسکے حق میں اوس دن کہڑی ہونگی لوگ روبرو پروردگار عالموں کی **ف** آیا ہی کہ ابن عمر نے پڑہی یہہ سورت پس جب پہنچے اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئے اور نہ پڑہ سکی مابعد کو **ت** پس فرمایا ہلکا کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنی مسلمان کامل پر یا صلی پر یہاں تک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی **ف** یعنی مقدار ادای فرض کی کہ نہایت اوسکی چار رکعتیں ہیں یا بقدر وقت اوسکیلی اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ مختلف ہوگا ساتہہ اختلاف احوال مومنین کے **وعنہ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَّوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ

عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَهْوَنَ عَلَیْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ یُصَلِّیْهَا فِی الدُّنْیَا رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہی اوسی ابوسعید سی کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن سی کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی کیا ہی درازی اوس دنکی
یعنی کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازی اوس دنکی کیا کہڑی رہ سکین گے اوسمین باوجود درازی اوسکی پس فرمایا آنحضرتؐ نی قسم خدا کی تحقیق وہ دن
سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسانتر مسلمان پر نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے
کتاب البعث والنشور مین وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَیَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِیْلٌ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَی الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی اسما بنت یزید سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیے جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے پس پکاریگا
ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتی ہین پہلو اونکی خوابگاہونسی **ف** ع یعنی تہجد پڑہتی ہیں اور بعضون نے کہا صلوۃ الاوابین
پڑہنی والی مراد ہین احتمال ہی کہ مراد اسسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین **ت** پس اوٹہینگے اہل محشر سی اسیطرح کی لوگ حالانکہ وہ تہوڑی ہونگی یعنے
اہل اسلام سی پس داخل ہونگی بہشت مین بے حساب اسلئے کہ حساب لیا وے وسنی **ف** ع اسلئے کہ صبر کیا تہا اونہون نے مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت راحت
کے اور ایسون کی لیے اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب **ت** پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکی لیے حساب لینے کا نقل کی یہہ بیہقی نے
شعب الایمان مین

باب الحوض والشفاعة

باب ہے بیچ بیان حوض اور شفاعت کے **ف** ع حوض لغت مین جمع ہونا
پانی کا اور بہنا اوسکا ہی حیض کہ عورتون کو آتا ہی اوسبب بہنی خونکا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
لیے ہوگا روز قیامت کے اور صفات اوسکی حدیثون مین آئی ہین کہا قرطبی نے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلے
صراط کی اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہہ ہی کہ حوض پہلے میزان کی ہوگا پس لوگ نکلینگے پیاسی
اپنی قبرونسی وارد ہونگی حوض پر پہلے میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اونکی اوسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگی کہ دیکہیے
کسکے حوض پر لوگ بہت آتی ہین اور حضرتؐ نے فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سی زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی اور معنی
اوسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتہہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ بمعنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی
اوس مین بہی کہ پہنچی جاتی ہی وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی ملنا شفیع کا ہی ساتہہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہون اوسکے درگاہ عزت سی اور
انواع شفاعتونکی تمام ثابت ہین واسطی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بعضی خاص اونہین کے لیے ہونگی اور بعضی بمشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کہولین گے
آنحضرت ہی ہونگے پس حقیقت مین تمام شفاعتین رجوع حضرت کی طرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہے کہ عام ہوگی تمام خلائق
کے لیے اور مخصوص ہوگی ہماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سی صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہوگی اور وہ واسطی راحت
دینی اور خلاص کرنی کی طول وقوف سی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت ومحنت سی ہوگی
جیسیکہ حدیثون مین آئی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضون
کے نزدیک مخصوص حضرتؐ ہی کے ہے تیسری واسطی قومکی لیے کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہون اور یہہ بامداد شفاعت بہشت مین درآوین چوتہی واسطی قوم
کے لیے کہ مستحق اور مستوجب دوزخکی ہوئی ہین پس شفاعت اونکی کرینگی اور بہشت مین لیجاوینگے پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات

کے چہتی گنہگاروں کی لیے کہ دوزخ میں گئی ہونگی اور شفاعت سے نکلیں گے اور یہہ شفاعت مشترک ہے درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی ساتویں یہہ کہ لیکواے جنت کی آٹھویں یہہ تخفیف عذاب کے اونکی مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نویں خاص واسطے اہل مدینہ کی دسویں واسطے زیارت کرنیوالوں قبر شریف کے بروجہ امتیاز و اختصاص کے کذا ذکر العلما اور کہا ہے علماؤں نے کہ شفاعت کے لیے جگہیں ہیں اول یہہ کہ گنہگاروں کو درگاہ عزت میں لاوینگے میدان قیامت میں کھڑا کرینگے اور عرق خوف و خجالت میں غرق ہوںگے اور ہول اور دہشت عذاب سے کانپینگے اوسوقت شفیع درخواست کرینگے کہ تا بیٹھیں اور آرام پکڑیں دوم لیں بعد ازاں حکم ہوگا کہ لیجاویں اور حساب لیں اور وہاں بھی درخواست کرینگی اونکی حساب سے درگذر کریں اور یونہیں عفو کردیں اور حسب جاب سبکا لیں مناقشہ حساب میں نکریں جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب میں عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخمیں بہیجینگے یہہ جگہہ بھی محل شفاعت اور درخواست کے ہے یہانتک کہ دوزخمیں بہیجیں اور جب بہیجیں اور عذاب کریں شفاعت کرینگی اور دوزخ سے نکالینگے امیدواری کرم غفار اور شفاعت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہے باقی جو کچہہ اوسکا حکم ہو انہ علی کل شئ قدیر

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ میں گذرا بہشت میں یعنی شب معراج کو ناگہاں میں پہنچا ایک نہر پر کہ دونوں طرف اوسکی گنبد ہیں موتی کے تہوتی کی یعنی ہر گنبد موتی سے خالی اندر سے رہنے کی لیے کہا میں نے کیا ہے یہہ اے جبرئیل کہا یہہ حوض کوثر کی دیا ہے تجکو پروردگار تمہاری نے **ف** ع ح اشارہ ہے طرف آیہ کریمہ کی انا اعطیناک الکوثر کی بہت سے مفسرین نے کوثر کی تفسیر حوض کوثر کی ہے اور تحقیق یہہ ہے کہ مراد اوس خیر کثیر ہے کہ دی آنحضرت کو رب اونکی نے کہ وہ قرآن ہے اور نبوت اور کثرت امت اور تمام مراتب عالیہ منجملہ اونکی مقام محمود اور لواء احمد اور حوض مورود ہیں اور اسمیں منافات نہیں ہے بلکہ سب داخل کوثر میں ہیں اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کے اکثر ہے حاصل یہہ کہ اسصورت میں معنی یہہ ہونگے کہ یہہ حوض کوثر ایک فرد ہے کوثر کی اور بعضوں نے تفسیر کے ہے کوثر کی اولاد اور علماء امت یہہ بھی خیر کثیر ہے میں داخل ہیں **ت** لیں ناگہاں دیکہتا ہوں میں کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبودار ہے نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینے کی ہے اور کونے اوسکی برابر یعنی مربع ہے طول و عرض میں اور پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار اور آبخورے اوسکی مانند ستاروں آسمان کے یعنی کثرت اور روشنی میں جو شخص کہ پیویگا اوسمیں سے پس پیاسا ہوگا کبھی **ف** ع پینا کہ پینا جنت میں از راہ تلذذ کی جیسے کہ کہانا از راہ تنعم کی ہوگا بموجب قول اللہ تعالی کی ان لک الا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی **ت** نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَاءُ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حوض میرا یعنی دوری اوسکی دونوں طرفوں حوض میری کی بہت زیادہ ہے دوری

ایلہ سی عدن سی **ف** ایلہ بزبر ہمزہ اور جزم یٰ سی نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہرون شام کی ہی متصل دریای مین کے اور عدن ایک شہر ہی آخر شہرون یمن کے سی متصل دریای ہند کی یعنی جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہی اوس سے زیادہ مسافت ہی میری حوض کے دونون کنارون مین اور تطبیق احادیث مین اور حدیث آیندہ مین کہ اوسمین ہے مابین عدن و عمان کی کہ عمان بزبر عین مہملہ اور تشدید میم سی نام ہی ایک شہر کا شام مین اور اور روایت مین کہ اوسمین ہے مابین صنعا و مدینہ کی اور مانند انکی یہہ ہے کہ یہہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کی ہی بطریق تحدید کے یعنی تمثیلا اور تقریبا ہر کسیکو موافق سمجھہ اوسکی کی فرمایا ہی تحدیدا **ت** تحقیق پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین و لذیذ شہد سی کہ ملا ہو ساتھہ دودہ کی اور البتہ باسن اوسکی بہت زیادہ ہین گنتی تارونکی سی اور تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور امتونکی لوگونکو اوس سی جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگونکی اونٹونکو اپنی حوض سی یعنی بچنی کی لیی مشارکت و مخالطت سے کہا بعضے صحابہ نی یا رسول اللہ کیا پہچانینگے آپ ہمکو یعنی امتیاز کرلینگے آپ ہمکو اور دونسی کہ اونکو ہانکیگا فرمایا آنحضرت نی ہان پہچانونگا تمکو تمہاری لیے ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسیکے لیی امتون مین سی آؤگی مجہہ پر اسحالت مین کہ سفید ہونگے پیشانی اور ہاتہہ پانون بسبب نورانیت وضو کی نقل کی یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین انس سی یون ہی فرمایا آنحضرت نی دیکہی جاوینگے اوس حوض مین آبخوری سونے اور چاندی کی مانند گنتی آسمان کی ستارونکی اور مسلم کی روایت مین ثوبان سی یون آیا ہی کہ کہا پوچہی گئی آنحضرت اوس حوض کے پانی سی پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ ترسفید ہی دودہ سی اور شیرین تر ہی شہد سی زور سی گرتی ہین اوسمین دو پر نالی مدد کرتی ہین اوسکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہین جنت سی یعنی جنت کے نہر ونسی یا حضرت کی اوس حوض سے کہ جنت مین ہے کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہین ایک نالہ اون مین سی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن** سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین میر سامان ہون کا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجہہ پر پانی پیویگا اور جو کوئی پیویگا اوسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبہی البتہ آوینگی مجہہ پر کتنی قومین یعنی میری امت مین سی کہ پہچانونگا مین اونکو اور پہچانینگی وہ مجکو پہر حائل کیا جاویگا درمیان میری اور درمیان اونکی پس کہونگا مین کہ تحقیق یہہ مجہہ سی ہین یعنی میری امت مین سی یا میری اصحاب سی پس کہا جاویگا کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہون نی پیچہی تمہاری **ف** یعنی اسلیے مرتد ہوگئی اور گناہ نہین منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی اور اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی یہہ قول حضرت کا ہی **ت** پس کہونگا مین دوری ہو جیو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سی اون لوگون کی لیی کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچہی وفات میری کی **ف** یعنی احادیث کی نزدیک نزدیک ہین مضمون احادیث کی کہ باب الحشر کی پہلی فصل مین گذری کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی او رشرح اور تاویل اوسکی بہی وہان لکہی گئے ہی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا

مُوسٰی عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰیةَ وَکَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِیًّا قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَکَلِمَتَهٗ قَالَ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روکی جاوینگی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹہیری ہونگی سکتہ کے حالت مین یہانتک کہ فکر مین ڈالی جاوینگی بسبب روکنی کی پس کہینگے مسلمان کاش کہ طلب کی ہم کسیکو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سی پس آوینگے مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کی پاس پس کہینگے کہ تم آدم ہو **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد کہنی اونکی سی سردار اہل محشر کی ہین نہ تمام اہل موقف **ت** پس کہینگے یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگونکی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی یعنی بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیتکا اپنی فرشتونسی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہہ اس فضائل و کرامات کی تا راحت بخشی اور رہائی دیوی ہمکو اس جگہہ سی کہ نہایت سخت و دشوار ہی پس کہینگے آدم کہ نہین ہون مین اس مقام و مرتبہ مین یعنی مین بعید ہون مقام شفاعت سے مین نہ رتبہ اسکا نہین رکہتا اور یاد کرینگے وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہنچی تہی وہ اسکو کہانا انکا ہی درخت سی یعنی گیہون کی درخت سی حال آنکہ تحقیق منع کئی گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی لیکن جاؤ تم نوح کی پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کے **ف** ع یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ یہہ اول کیونکر ہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہہ ہی کہ وہ تینون بہیجی گئی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح بہیجے گیے تہے طرف اہل زمین کی اسحال مین کہ وہ سب کافر تہی اس باعتبار یہہ اول ہین اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علمائی لیکن وہ سب مخدوش ہین **ت** پس آوینگی حضرت نوح کی پاس پس کہینگے وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین **ف** ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا ری اور بعد اسکی حضرت سی حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت کی ظاہر ہو اسلیے کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سی سوال کر لیا اور انہون نے انکار کیا اور پہر حضرت سے سوال کیا اور آپنے عرض قبول کی اور اونکی غرض حاصل ہوئے تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریائی سی ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپکی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتون کی پر بہی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جراءت نہین کر سکیگا سوائے آنحضرت کی **ت** اور یاد کرینگی نوح گناہ اپنا کہ پہنچے اوسکو وہ سوال کرنی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور بی تحقیق کئی یہہ سوال کرنا چاہیے تہا نہین اور یہہ عتاب آیا کہ ای نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ یہہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ مین ہی ولیکن جاؤ تم ابراہیم کی پاس کہ دوست خدائی مہربان کی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے لوگ ابراہیم کی پاس پس کہینگی وہ بلاشبہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگے وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا انکو دنیا مین **ف** ع اور حقیقت مین وہ جہوٹ نہین ہین بلکہ صورۃ مین جہوٹ ہین لیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی جیسکہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک ان تین جہوٹون مین سی یہہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیے باہر گئی تو ابراہیم نی چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پاکر اونکی بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نہ رکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری باطن کے کہ تمہاری کفر و عناد سی دل میرا دکہتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہہ کہ جب آئے تو بتوں کو توڑا تو انہون نی آنکر کہا کہ تمنی یہہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودونکی ساتہہ اونہون نے کہا کہ مینی نہین کیا بلکہ اوس بڑے بت نی کیا مراد اونکی یہہ تہی کہ باعث اس فعل پر مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتہہ عبادت اور تعظیم تمہاری کے

حمتا زد سفر دہی یا مقصود استہزا اور الزام اونکا تہا جیسے کوئی جو کچہ خوشخط لکہی اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکہہ سکی کہی کہ تونی لکہا ہی یہہ خط وہ کہی کہ مینی نہین لکہا
ہے تونی لکہا ہی کنایہ کرتا ہی اس سے کہ ایسا تو ہرگز نہین لکہہ سکتا تیسرا یہہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانی کی ظلم اوس کافر سی کہا کہ یہہ بہن میری
ہے اور مراد یہہ رکہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہہ بہی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تہی **ت** ولیکن جاؤ تم موسی کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی ہی اوسکو اللہ تعالی
نے توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اوسکی ہین اور کلام کیا اللہ تعالی نی اون سی بے واسطہ اور نزدیک کیا اون کو اور
راز دار اور محرم اپنی اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوین گی وہ حضرت موسی کی پاس پس کہین گی وہ کہ تحقیق مین نہین اس
مرتبہ کا اور یاد کرین گی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہنچی ہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک مکی مین کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاؤ تم عیسی
کے پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بے مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردہ کو جلا
دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ کن سے فرمایا پس آوینگی عیسی کی پاس پس کہین گی عیسی مین نہین ہون اس مرتبہ کا **ف ح** اور حضرت عیسی
نے کچہہ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکہا ہی علما نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسی کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترای نصاری سی
اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی تہی رکہتی تہی اور بعضی روایتون مین کچہہ عذر مذکور بہی ہوئی ہین اور صواب یہہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین
ڈرانی سی اوس مقام مین اور جرات کرنی سی اوس کام پر عاجز و قاصر ہین کچہہ احتیاج عذر کرنی کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر ہی کیا سوای سید المرسلین
اور امام النبیین کے کہ نہایت قرب الہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کے چنانچہ اسیلیے ور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہین گی کہ ہم اہل اس کام کے
نہین ہین نہ اسکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم **ت** ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دیئی ہین خدا تعالی نی اونکی اگلی
پچہلی گناہ **ف ع** آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہون سی پس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علمانی اور اولی اون تاویلون مین یہہ ہے کہ یہہ
کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کی طرف سی واسطے سید المرسلین کے بی اسکی کہ گناہ ہوں و مغفرت مصاحب مالک حبیب بندی خاص سے راضی و خوش ہوتی
ہین و امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین و سرفراز کرتی ہین کہ کہتی ہین کہ ہم نی تجکو بخشا جو کچہہ کہ کیا تونی اور جو کچہہ کری تو تیری لیی معاف ہی اور تجہ
کچہہ گرفت نہین **قَالَ فَيَأْتُونِي** فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ
يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَ
سَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي
ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا
فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ
الْآيَةَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
فرمایا حضرت نے پہر آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گہر اوسکی کی **ف ع** یعنی گہر ثواب اوسکی کی کہ وہ جنت
ہے مطلب تو بہشت ہی کہ مراد یہہ ہے کہ اذن مانگین گی آپ اللہ تعالی سی یہہ کہ داخل ہوؤن اوس مقام مین کہ کسیکو وہان دخل نہین اور جو کوئی دعا و سوال کری

اوسمین قبول ہوا ورنہین ہوتا درمیان کہڑی رہنی والی اوسکیکی اور درمیان رب وسکیکی حجاب یعنی مقام محمود کہ اوسکو مقام شفاعت بہی کہتی ہین اور
حکمت حضرت کے نقل مکان کرنی مین یہہ ہے کہ موقف جگہہ سیاست کے ہی ورحق شفیع یہہ ہے کہ مقام کرامت مین کہڑا ہو اسلیے اللہ تعالیٰ یہہ رہنمائی کریگا حضرت کو کہ مقام
خوف سی نقل کرین طرف مقام کرامت کے اور اطمینان سی عرض حاجت کرین ت پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنیکا اللہ تعالیٰ کی پاس پس جب دیکہونگا مین
اللہ تعالیٰ کو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ذوق اور بزرگی اوسکیکی پس چہوڑ ریگا مجکو اللہ سجدہ مین جس مدت تک چاہیگا یہہ کہ چہوڑی مجکو ف مسند احمد مین
ہے کہ حضرت سجدہ مین رہینگے بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جمعون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پہر فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ سر
اوٹہا ای محمد اور کہہ جو چاہی قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو کچہہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا
حضرت نے پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہہ تعریف وحمد کی کہ سکہلادیگا مجکو اللہ تعالیٰ وہ تعریف ف یعنی اوسیوقت اور
اب نہین جانتا ہون مین اوسکو اور اسی سبب سے اوس جگہہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیے کہ اول حمد وثنا
شفاعت قبول کرنیوالی کی کریے تا اوسکی قرب رضا کا مشرف ہو اور ساتہہ قبول شفاعت کے مستفید ہووے ت پہر شفاعت کرونگا مین ف کہا قاضی نے کہ آیا ہی بیچ
حدیث انس اور ابی ہریرہ کے شروع کرینگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کے کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطی میری ایک حد
معین ف ح ع یعنی تعین فرماویگا اللہ تعالیٰ میری لیے جماعت مخصوص کو گنہگارونمین سے واسطی شفاعت کی جیسیکہ بی نماز اور زناکار اور شراب خوارونکی
لیے سا حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کے بی نمازونکی حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکی حق مین اسی قیاس پر اونکو سمجہہ لینا چاہیے
ت پس نکلونگا مین یعنی درگاہ رب سے اور نکالونگا اوس جماعت کو آگ دوزخ سی اور داخل کرواؤنگا اونکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نے کہ اگر کہی تو کہ اول کلام
دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ روکی گئی ہونگی موقف مین اور فکرمند ہونگی بسبب اسکی اور طلب کرینگی خلاصی اس کرب سی اور دلالت کرتا
ہے یہہ قول کہ نکالونگا مین اونکو اخر اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی وجہ جواب یہہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہہ کہ شاید مومن دو فرقے
ہونگے ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخمین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور شفاعت طلب کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس آپ خلاص
کرواوینگے اونکو اوسحالت سی کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرواوینگے اونکو جنت مین پہر شروع کرینگے بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی
آگ مین جماعت جماعت کے جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ پس کلام مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہہ ہے کہ آپ نی ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا
اوسکی خلاصی پر اسلیے کہ سمجہی جاتی ہی اوس سے خلاصی فرقہ دوسری کی بطریق اولی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت ہے کہ قرب آفتاب سی حاصل
ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سے اور یہہ قول اگرچہ مجازی ہی لیکن حقیقت اوسکی طرف بہت قریب ہی اور اصل قصہ کے بہت مناسب اسلیے کہ
مراد ہی شفاعت سے شفاعت کبری ہے کہ جسکو تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء حمد کر بموجب فرمودہ حضرت کی آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور
مقصود اس شفاعت سے ہی خلاصی تنگی رہنی اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلایق کی لیے اور یہہ شفاعت خاص حضرت ہی کرینگے اور بعد اسکی حضرت
اور اور انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیے شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہوچکا ہی ت پہر آؤنگا مین دوبارہ بارگاہ
ربی کی طرف یعنی واسطی شفاعت اور جماعتون کی پس اذن چاہونگا مین در آنیکا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا
مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہہ تنزیہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گرونگا مین
سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑ ریگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالیٰ چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا کہنا تیرا
اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نی پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا

مین رب اپنی کی ساتھہ تعریف اور حمد کی کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکلونگا مین اور نکالونگا لوگون کو آگ دوزخ سی اور داخل کرونگا مین اونکو بہشت مین پہر آؤنگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین دراۤنیکا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی پس اذن دیا جاویگا مجکو دراۤنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکہونگا مین اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا توای محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتھہ تعریف اور حمد کی کہ سکہاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکلونگا مین پس نکالونگا اونکو آگ سی اور داخل کرونگا اونکو بہشت مین یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی اوسکو قرآن نی **ف** یعنی دوزخ سی نکلنی سی بطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کی کہ انکے نیچی ہی اور وہ قتادہ ہی تابعی جلیل القدر **ت** یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین یعنی دلالت کی ہی قرآن نی اوسکی خلود پر کہ وہ کفار ہین پہر پڑہی آنحضرتؐ نی یا انس نے یا قتادہ نی یعنی واسطی سند کی یہہ آیت نزدیک ہے یہہ کہ اوٹہاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہی جیسکہ کہا انس نے یا قتادہ نے یا حضرتؐ نی اور یہہ ہے مقام محمود کہ وعدہ کیا ہی خدا تعالی نی اوسکا پیغمبر صاحب تمہاری سی **ف** اوس مقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو اسلیی کہ تعریف کریگا اوسکی جو کوئی کہ کہڑا ہوگا اوسمین اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگی اوسمین آنحضرتؐ حق سبحانہ تعالی کی جیسکہ حدیث سی معلوم ہوا یا اسلیی کہ تعریف کیجاویگی آنحضرتؐ اوس مقام مین زبان اولین و آخرین پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُھُمْ فِیْ بَعْضٍ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰی رَبِّكَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِاِبْرٰھِیْمَ فَاِنَّہٗ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرٰھِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی فَاِنَّہٗ کَلِیْمُ اللّٰہِ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِعِیْسٰی فَاِنَّہٗ رُوْحُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُحَمَّدٍ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَھَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ وَیُلْھِمُنِیْ مَحَامِدَ اَحْمَدُہٗ بِھَا لَا تَحْضُرُنِی الْاٰنَ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ شَعِیْرَۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ اَوْ خَرْدَلَۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ اَدْنٰی اَدْنٰی اَدْنٰی مِثْقَالِ حَبَّۃِ خَرْدَلَۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجْہُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَۃَ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ ائْذَنْ لِیْ فِیْمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَیْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰکِنْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکِبْرِیَائِیْ وَعَظَمَتِیْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْھَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا مخلط اور مضطرب ہونگی لوگ بعضی اونکی بعضون مین یعنی کہل مل جاوینگی اور آمد و رفت کرینگی اور حیران ہونگی اسمین پس آوینگی آدم کی پاس اور کہینگی کہ شفاعت کرو طرف پروردگار اپنی کی یعنی تا کہ حکم کری حساب کا پر جزا دی ساتہہ ثواب کی یا عذاب کی پس کہینگی آدم انہین نہین اہل اور قابل اسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی کہ جاؤ ابراہیمؑ کی پاس اسلیی کہ وہ دوست خدا کی ہین پس

آوینگی

آوینگی ابراہیم کی پاس پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی تمپر جانا موسی کی پاس اسلیی کہ وہ کلام کر نیوالے ہین اللہ تعالی سی
بیواسطہ پس آوینگی لوگ موسی کی پاس پس کہینگے وہ نہین مین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمکو جانا عیسی کے پاس اسلیی کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اوسکا پس آوینگی عیسی کے
پاس پس کہینگے وہ نہین مین اہل اوسکا ولیکن لازم ہی تمپر جانا محمد کی پاس پس حضرت فرماتی ہین آوینگے وہ میری پاس پس کہونگا مین ہون مین اہل اسکا پہہ
میراہی کام ہی کسی سی نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین درآنیکا پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنی میری دل مین ڈالیگا اللہ تعالے
طرح طرحکی حمدین کہ حمد کرونگا مین اوسکو ساتہہ اون حمدون کی یعنی اوسوقت نہین حاضر مجکو اب یعنی اوسطرحکی حمدین پس حمد کرونگا مین اوسکی ساتہہ اون
حمدونکی اور گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہ دیا جاویگا تو اور
شفاعت کر قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنی بعد سر اوٹہانی کی یا سجدی مین ای رب میری بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین بیچ امت
کی اپنی امت کے پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار جو کی ایمان سی **ف** ع اختلاف کیا ہی علمانی اسکی تاویل مین موافق اختلاف اونکی
کے اصل ایمان مین اور تاویل مستقیم یہہ ہے کہ مراد ہی ساتہہ امر مقدار جو اور ذرہ اور دانہ رائی کی غیر اوسچیز کی کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سی اور وہ وہ کہ پائی
جاوی نہین قسم ثمرات ایمان سی اور لمحات یقان سے اور لمعات عرفان سی اسلیی کہ حقیقت ایمان کی وہ تصدیق خاص قلبی ہی اور ایسی ہی اقرار لسانی نہین
داخل ہوتی ہے او نہین تجزی اور نہ تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اوسچیز کی کہ اوسپر محقق ہین اور حمل کیا ہی او نہون نی اوسچیز کو کہ کہا ہی غیر اونکی نی اوپر
اختلاف لفظی اور نزاع صوری کے **ت** پس جاؤنگا مین پس کرونگا مین جو کچہہ کہا پروردگار نی یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکی دل مین مقدار جو کی ایمان ہوگا پہر رجوع کرونگا
مین اور تعریف کرونگا اللہ تعالی کی ساتہہ اون تعریفون کی کہ الہام کریگا پہر مونہہ کی بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا تو سر اپنا اور کہہ
قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچہہ چاہ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میرے بخش امت میری کو
میری کو پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دلمین مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاؤنگا مین اور نکالونگا پہر آؤنگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کے
ساتہہ اونہین حمدون کے پہر گرونگا مین اللہ تعالے کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر
قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دلمین ادنے
ادنے مقدار دانہ رائی کی ایمان سی **ف** ح ہمین کہان مبالغہ اور نہایت فضل و کرم ہی **ت** پہر جاؤنگا مین پس نکالونگا پہر آؤنگا مین چوتہے بار پس تعریف کرونگا اللہ
کے ساتہہ اونہین تعریفونکی پہر گرونگا مین واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچہہ چاہ دیا جاویگا
وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری حکم دی مجکو واسطی شفاعت اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ **ف** یعنی کوئی اونکی
زیادہ اس سی نہ کہتا ہوگا اور ملا علی نی کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کی پس یہہ جملہ عمل لاحق اوسکی سی ہوگا اور راسخ نہین کرتا ہے
اوسکا اچہا کری عمل اور بسبب مطلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی امیدوار اسکا ہی کہ یہہ شامل ہی داخل ہونی اوسکیکو اول آخر کہا طیبی نے اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ پہلی جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اوس ایمان کی کہ تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کر اور وہ یہ ہی کہ پایا جاتا ہی دلمین بتر اطی ایمان سے
ت فرماویگا اللہ تعالے نہین ہے یہہ تیری لیی **ف** ع یعنی نہین ہے نکالنا اوس سے اوس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ سپرد طرف تیری اگرچہ ہی وہ نہین تیری لیی جگہہ شفاعت
کی یا نہین کرینگی ہم یہہ بسبب تیری بلکہ کرینگی اسلیی کہ ہم احق ہین سکی کہ کرین ہم اوسکو از راہ کرم و تفضل کے پہر بیان کیا ساتہہ اس حدیث کی کہ امر بیچ نکالنی اوس شخص
کے کہ نہین کیے سی بہلائی کبہی اگسی خارج ہی حد شفاعت سی بلکہ وہ منسوب ہے دہی طرف محض کرم کی اور توفیق اس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگی آتی ہی
اسعد الناس الخ بنا بر معنی اول کی تو ظاہر ہی اسلیی کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسپر بنا بر معنی دوسرے کے پس مراد من قال لا الہ الا اللہ

سے حدیث اول مین یعنی اس حدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائی ہین اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئے آگ کی اور دوسری حدیث مین یعنی جو کہ آگی آتی ہی سعد الناس
الخ حضرتؐ کی امت کے لوگ مراد ہین اون لوگون مین سے کہ خلط کیی عمل صالح ساتہہ عمل برون کی ت ولیکن قسم ہی اپنی عزت وجلال و بزرگی ذاتی اور صفاتی
کے البتہ نکالونگا مین دوزخ سے اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال**
اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہرہ مند لوگون مین ساتہہ شفاعت میری کی دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا ہی لا الہ
الا اللہ خالص دل اپنی سی یا فرمایا بجای من قلبہ کے من نفسہ نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ شک راوی ہی اور یہہ تقدیر یہہ تاکید ہی جیسیکہ کہتی ہین
کہ اپنی آنکہہ سی دیکہا یا کان ہی سی سنا اسلیئی کہ اخلاص دل سی ہوتا ہی اور جگہہ اوسکی دل ہی ہے نہ اور کچہہ اور لفظ اسعد یہان معنی سعید کی ہی اسلیئی کہ نہین بہرہ مند
ہوگا حضرتؐ کی شفاعت سی وہ شخص کہ نہین ہے اہل توحید سی یا مراد من قال سی وہ شخص ہی کہ نہوا اوسکی لیی عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی رحمت کا اور لایق ہو
بسبب اوسکی خلاص ہونیکا آگ سی اسلیئی کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دیگی اوسکو **وعنہ قال اتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا نہسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ یوم
یقوم الناس لرب العلمین وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس
الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون ادم وذکر حدیث الشفاعۃ وقال فانطلق فاتی تحت العرش فاقع
ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ لاحد قبلی ثم قال یا محمد ارفع راسک
سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی یا رب فیقال یا محمد ادخل من
امتک من لا حساب علیہم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وہم شرکاء الناس فیما سوی ذلک من الابواب
ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وہجر متفق علیہ**
اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس لایا گیا طرف آنحضرتؐ کی گوشت دست کا اور تہا گوشت
دست کا پسند آتا تہا حضرتؐ کو پس کہایا اوس مین سے دانت سی نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیونکا یعنی سبکا جنس انبیا وغیرہ سی دن قیامت کے ف ع
باین حیثیت کہ سب محتاج ہونگی میری شفاعت کے اوسدن بسبب توقیر وعزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہوونگی تو آوینگی میری پاس طلب
شفاعت کی لیی اور موید ہی اسکی حدیث انا سید ولد ادم یوم القیامۃ الخ ت وہ دن کہ کہڑی ہوونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمین کے اور وہ دن نزدیک
ہوگا آفتاب یعنی لوگون کی سر وقت پس پہنچی گی لوگونکو بسبب غم وفکر شدید کی کہ حاصل ہے کہڑی ہنی سی اور نزدیکی آفتاب سی ایسی حالت کہ نہین طاقت کہین گے
یعنی صبر کرنی کی اوسیپر پس کہین گے لوگ آپسمین کیا نہین دیکہتی تم یعنی نہین ڈہونڈہتی تم اوس شخص کو کہ سفارش کری تمہاری نزدیک پروردگار تمہاری کی
یعنی تا کہ چہڑا دی تمکو اس فکر وغم سی پس آوینگی حضرتؐ آدم کی پاس اور ذکر کی ابو ہریرہ نی یا آنحضرت نی تمام حدیث شفاعت کی کہ جو اوپر گذری کہ لوگ
سب انبیا سی جا کر التماس شفاعت کرینگی اور وہ جواب دینگی کہ ہم قدرت نہین رکہتی اسکی اور کہا آنحضرت نی بعد اسکی ذکر کرنی کی پس جاونگا مین لوگون مین
سے اور آونگا نیچی عرش کی ف ع اور انس سی جو حدیث اوپر گذری اوسمین ہے کہ مین اپنی رب کے گہر مین آونگا تطبیق اوسمین اور اسمین یہہ ہے کہ گہر اوسکا
جنت ہے اور جنت نیچی عرش کی ہی ت پس گر پڑونگا مین زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا اللہ تعالی مجکو اپنی تعریفون اور
ثنا نیک سی ذات اپنی پر وہ کچہہ کہ نہین کہولی کسی پر پہلی میری بلکہ مجہہ ہی پہ پہلی اوس وقت کی جیسیکہ حدیث سابق سی ظاہر ہوتا ہی پہر فرماویگا اللہ تعالی ای محمد

اوٹھا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اوٹھا رونگا مین سر اپنا اور کہونگا بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو
ای رب بخش امت میری کو ای رب **ف** ع تین بار کہنا تاکید ومبالغہ کی لیے ہے یا اشارہ ہی طرف طبقات گنہگارون کی **ت** پس کہا جاویگا ای محمد داخل کر
اپنی امت مین سی اون لوگون کو کہ نہین ہی حساب اونپر یعنی نہین لیا جاویگا اونسی حساب دربی حساب بہشت مین داخل کیے جاوینگی دروازی جانب
دست راست سے بہشت کی دروازون مین سی اور وہ شریک ہونگے لوگون کی سوا اس دروازہ کی اور دروازون مین کی اور جانب این ہین **ف** ع یعنی از
راہ عنایت کے داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کے لیے ہی اور کسیکو اوسمین دخل نہین اور باقی دروازی مشترک ہین انمین اور غیر انکی مین کچھ ممانعت نہین اونکو
انمین سی جانے کی ہی **ت** پھر فرمایا آنحضرتؐ نی قسم اوس خدا کی کہ بقا میری ذات کا اوسکی دست قدرت مین ہے تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون
دروازی کی دروازون جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور ہجر کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ہجر ساتھہ زبر اور جیم کی نام
ایک قریہ کا ہی قریون بحرین کے سی اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبون مین اس قدر ہی اور مراد تحدید و
تعیین نہین ہے بلکہ یہہ تخمینا فرمایا ہی لوگونکی سمجھانی کی لیے اور حقیقت حال وہی کچھہ ہی **وعن حذیفۃ فی حدیث الشفاعۃ عن رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم قال وترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا رواہ مسلم اور روایت ہے
حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بھیجی جاویگی امانت اور ناتا پس کھڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور
بائین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگونکی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان
ہونیکی کہ رعایت اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورتونمین آوینگی اسلیے امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالے اور قطع رحم کرنیوالے کی یعنی جھگڑینگے اوس شخص سے
کہ جسنی ضایع کیے ہوونگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگے اوسکی برائی پر اور جس شخص نے پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سی جھگڑینگے اور گواہی
دینگے اوسکی بھلائی پر تا کہ متمیز ہو جاوی ہر ایک اونمین سے اور اسحدیث مین رغبت دلائی ہی اوپر رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی اونکی **وعن عبد اللہ**
بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابرہیم رب انہن اضللن کثیرا من الناس
فمن تبعنی فانہ منی وقال عیسی ان تعذبہم فانہم عبادک فرفع یدیہ فقال اللہم امتی امتی وبکی فقال اللہ تعالی
یا جبرئیل اذہب الی محمد وربک اعلم فسالہ ما یبکیہ فاتاہ جبرئیل فسالہ فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما قال فقال اللہ لجبرئیل اذہب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک رواہ مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑھی یہہ آیت بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا ای پروردگار تعالی میری
ان بتون نی گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سی یعنی ہوئی سبب بہتون کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل مین پس وہ
مجھہ سے ہے **ف** ع یعنی میری تابعین سے ہی اور بقیہ آیہ یہہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم **ت** اور پڑھا آنحضرتؐ نی قول حضرت عیسی کا کہ اپنی امت
کے حق مین اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین **ف** ح ع کچھہ چارہ نہین رکھتی اور کوئی نہین روک سکتا
اور آگی اسکی یہہ ہے وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تجہپر کوئی غالب نہین تو قوی قادر ہی اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو پھیر نہین ڈال
سکتا اور حکیم ہی کہ رکھتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہہ اور حاصل بیان یہہ ہی کہ آنحضرتؐ نی شفاعت اون دو نبیون کی کہ اپنی امت کی حق مین کیے یاد فرما کر اپنی امت
کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسیکہ کہا ہے **ت** پس اوٹھائی آنحضرتؐ نی دونون ہاتھہ اپنی اور کہا خداوندا بخش میری امت کو
رحم کر میری امت پر اور روئے پس فرمایا اللہ تعالی نی ای جبرئیل جا تو طرف محمد کی حال آنکہ پروردگار تیرا ای جبرئیل دانا تر ہی احتیاج پوچھنی کی نہین رکھتا

ولیکن باوجود اسکی واسطی ظاہر کرنی کرم وعنایت اپنی کی پوچھتا ہی پس پوچھیہ تو محمد سی کہ کس چیز نی رولایا اوسکو پس آئی آنحضرت کی پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سی کہ کس چیز نے رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اوس چیز کی کہ کہا یعنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سبب رونی سی کی وہ خوف ہی واسطی امت اپنی کی پس جبرئیل درگاہ کبریائی مین گئی اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالی نی واسطی جبرئیل کی کہ جا تو طرف محمدؐ کی پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہے کہ راضی کر دینگی تجکو بیچ امت تیری کی اور دلگیر وغمگین نکرینگی تجکو اس باب مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نی فرمایا کہ مین ہرگز راضی نہین ہونیکا جبتک کہ ایک ایک کو میری امت مین سی نہین بخشیگا اب امتی اونکا ہونا چاہیی وعقیدہ ایمان اونکی ساتہہ درست کرنا چاہیی مشکل کہ ہے یہہ ہی درکیہ نہین سے خاک درباش بادشاہی کن ❊ آن او باش ہر چہ خواہی کن ❊ اسحدیث مین طرح بطرح کی فائدہ ہین ایک تو بیان ہی کمال شفقت آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا اونکی درستی امور مین اور دوسری بشارت عظیمی ہے اس امت مرحومہ کی لیی بموجب عدہ الہی کے کہ راضی کر دینگی ہم تجکو اور تیسرے بیان ہے آنحضرتؐ کے عظیم المرتبہ ہونیکا **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ يَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللّٰهُ لَهُ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق کتنی ایک آدمیون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم رب اپنی کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان دیکہوگی **ف** ع ذکر کیا سیوطی نی اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالی کی دن قیامت کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک کو مرد ون اور عورتون مین سی یہانتک کہ کہا ہی بعضون نی کہ منافقون اور کافرونکو بہی ہوگی پہر محجوب ہو جائینگے بعد اسکی تاکہ ہو اونپر حسرت اور اسمین بحث ہی بسبب قول اللہ تعالی کی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نی اور رویت پر جنت مین پس اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولون اور صدیقون کو ہر امت مین سے اور مومن مردونکو اس امت کے مین سی اور اس امت کی عورتونکی رویت مین تین مذہب ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکہینگے اور دوسرا یہہ کہ دیکہینگے اور تیسرا یہہ کہ دیکہینگے مثل ایام عیدونکی مین اور دونون مین اور فرشتونکی حق مین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکہینگے اپنی رب کو اور دوسرا یہہ کہ دیکہینگے اوسکو اور جنات کی دیکہنی مین بہی خلاف ہی بعد ازان واسطی تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا **ت** کیا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکہنی آفتاب کے وقت دوپہر کہلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر اور کیا ضرر پہنچائی جاتی ہو بیچ دیکہنی چاند چودہوین رات کہلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر کہا لوگون نے نہ یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہنچائی جاوگے تم بیچ دیکہنی اللہ تعالی کی دن قیامت کے مگر جیسا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکہنی ایک کے اون دونون مین سے **ف** ح یعنی آفتاب ومہتاب کے

آفتاب و چاند کی دیکھنی مین قطعاً ضرر نہین پس جانو کہ وہان بہی ضرر نہین پہنچائی جاینگے اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو بہی دیکھنی مالک کی ان
دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکھنی مین ضرر ہو حسب بیان نہین ہوتا تو وہان بہی نہین ہونیکا اور لکہا ہی علمائی کہ یہہ رویت کہ یہان مذکور ہی
غیر اوس رویت کے ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کی طرف سی تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اوسکی کہ عبادت
کے ہی خدا کی اور درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی بتونکی اور امتحان و ابتلا بندونکا جاری ہی اوسجگہہ مین بہی تا وقت فارغ ہونیکی حساب سی اور واقع
ہونی جزا کی قسم ثواب و عقاب سی آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بہی کبہی امتحان جیسیکہ دنیا گہر امتحان کا ہی اور کبہی واقع ہوتی ہی
اوسمین جزا جیسیکہ فرمایا وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا چاہیی کہ پیچہی جاوی
(اور جو کچہہ پہنچتی ہے تمکو مصیبت پس بسبب شامت اعمال تمہاری ہی ہے)
ہر گروہ اوسچیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتون کو اور انصاب کو ف ع انصاب جمع
نصب کے ہی اور نصب اوس پتہر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب طاعت کی اور جو چیز کہ کہڑی
کیجاوی اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتہر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہی ت مگر گر پڑینگی دوزخ مین ف ع یعنی اسلی کی انصاب اور بت دوزخ مین
ڈالی جاوینگی اونکی ساتہہ پوجنی والی اونکی بہی ڈالی جاوینگی ت یہانتک کہ نہ باقی رہینگی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون مین سی اور بدون مین سی
آویگا اونکی پاس پروردگار عالمونکا ف ح ع اور تجلی کریگا اونپر ساتہہ قرب کی اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کی طرف
قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بہی آیا ہی اور اعتقاد رکہتی ہین ہم اوسکا بیچ اسکے کہ جانین کیفیت اوسکی اور منزہ جانتی ہین اوسکو حرکت و انتقال سی کہ آنی مین
ہوتا ہی جیسیکہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سی یا آویگا اونکی پاس حکم اوسکا جیسیکہ اشارہ کیا ساتہہ قول اپنی
کے ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ کسکی منتظر ہو ہر جماعت پیچہی چلی جاتی ہی اوسچیز کی کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ ای
پروردگار ہمارے جدائی کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تہی غیر اللہ کو کہ اونسی جدائی کر رکہی تہی ہمنی دنیا مین اوسحالت مین کہ بہت محتاج تہی
طرف اونکی اور نہ صحبت کہی ہمنی ساتہہ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اونکا اور لڑتی رہی اونسی اور انقطاع کیا
اونسی تیری خوشی کی لیی پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حالانکہ بی پرواہ ہین ہم اونسی اور وہ اور معبود اونکی سب دوزخ مین ہین +
ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یون آیا ہی کہ پس کہینگی وہ عبادت کرنیوالی حق کی یہہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جاینگی ہم یہان سی یہانتک کہ
آوی ہماری پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی جہت کہ پہچانین ہم اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچانا ہمنے اوسکو اور منزہ ہی صورت سی اور کمیت سے
اور کیفیت سی اور جہت سی اور مانند اونکی سی پہچانینگی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی اوس نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہے کہ جو نتیجہ توحید
کا اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہی ت پس کہینگے وہ کہ ہان ہی نشانی پس کہولا جاویگا پنڈلی سی ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلنی کے
جاتا رہنا خوف و ہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہہ ہی کہ توقف کرین اور کچہہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت
معنی اور مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی کی یعنی باخلاص نہ واسطی دکہانی خلق کے
اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدہ کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطی
بچنی کی تلوار سی اور لوگون کی ڈر سی اور دکہانی کی لیی مگر کہ کردیگا اللہ تعالی پیٹ اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ ہڈیون کی نہین رہنی کی کہ جس سے جہک سکی
اور سجدہ کری بلکہ یکسان مانند تختی کی ہوجاینگے جب چاہیگا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت ف کہا نووی نی کہ اسجدہ سے وہم جاتا ہی کہ منافقین بہی دیکہینگے

اللہ تعالی کو آخرۃ مین اور یہہ باطل ہی اسلیے کہ نہین ہے تصریح اسمین اونکی دیکہنے کی بلکہ اسمین یہہ ہے کہ وہ جماعت کے اوسمین منافقین اور مومنین ہونگی دیکہینگے
اللہ تعالی کو پہر امتحان کریگا سجدہ کرنے جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہین کرسکیگا اور یہہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق
دیکہینگے اللہ تعالی کو ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ
الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا
خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ
اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِمَّنْ
اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا
ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا
كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا
كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ
اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ
الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ اَهْلُ
الْجَنَّةِ هٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
پہر رکہا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچون بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت یا اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگے یعنی انبیا اپنی امت کی
لیے واسطے طلب استقامت و سلامتی اونکی جیسیکہ حدیث ابوہریرہ مین کہ بعد اسکی ہی صریح آیا ہی یا الہی سلامتی سی گذار انکو سلامتی سی گذار انکو صراط سی یا دوزخ
مین گرنے لگین پس گذرینگے مسلمان **ف** صراط اسی طرح بطرح باندازہ عمل کی اور استقامت کے دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہہ پل مثال صراط مستقیم شریعت کی ہے کہ باریک
تر شمشیر سے ہے اور چلنا اوسپر دشوار ہی لیکن روشن ہی اور اسی معنی مین کہا گیا ہی **ع** بن کار نیست عجب مشکل و آسان ۔ چون جسر صراط است لیسی روشن
و باریک **ت** پس گذرینگے بعضے مومن مانند جہپکنے آنکہ کے اور بعضے مانند بجلی کی کہ آسمان مین چمکی اور بعضے مانند باد کی اور بعضے مانند پرندون کی اور بعضے مانند
گہوڑون تیز رو و خوش رفتار کی اور بعضے مانند اونٹون کی پس بعضے مسلمان نجات پانیوالے اور سلامتی دیے گئے ہونگے آگ دوزخ سی یعنی صراط سی گذرینگے اور نہین پہنچیگا
اونکو کچہہ ضرر اور بعضے وہ ہونگی کہ زخمی کیے جاوینگے اور خلاص کیے جاوینگے دوزخ سی **ف** ع یعنی بعد عذاب کے نجات پاوینگے کہا ایک شارح نے جو کہ زخمی کیے
جاوینگے آنکڑون سی پہر بہیجے جاوینگے طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سی ہونگی اور قول آپ کا مرسل یعنی چہوڑے جاوینگے قید و طوق سی وہ زخمی بعد
اسکی کہ عذاب کیے جاوینگے ایک مدت **ت** اور بعضے پارہ پارہ کیے اور دہکیلے اور ہانکے جاوینگے آگ مین **ف** ح لفظ مکدوش شین معجمہ سی ہے اور مکدوس
سین مہملہ سی بہی روایت ہی ساتہہ اسی معنی کی اور مکردس ساتہہ پیش میم اور زبر کاف و جزم رے کی اور زبر دال کی بہی آیا ہے یعنی باندہ کر اور قید مین کر
اور جمع کرکر ایک دوسری پر ڈالے جاوینگے دوزخ مین **ت** یہانتک کہ جب خلاص ہونگی آگ سی **ف** ع ح یعنی پڑنے سی اوسمین پس حتی غایہ ہی اٹہ
گذرنے بعض کے صراط پر سی اور وہ ہے گرنے بعض کے دوزخ مین اور کہا طیبی نے کہ حتی غایہ ہی مکدوش فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگی مکدوش دوزخ مین
یہانتک کہ خلاصی پاوینگی بعد عذاب ہونے کی بقدر گناہون اپنی کی یا کسیکی شفاعت سی یا فضل سی اللہ سبحانہ کی اور یہان سی معلوم ہوا کہ مومن

ہمیشہ عذاب مین نہین رہنی کی بلکہ نکلین گے آخر کو اوس سی اور شفاعت کرین گی اورون کی کہ جو ہنوز دوزخ سی نہین نکلی ہین بسبب کثرت گناہون کی اور
مبالغہ کرینگی سوال کرنی مین حق جل و علا سی ساتہہ نکالنی اونکی جیسیکہ فرمایا ت پس قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ نہین ہے کوئی تم مین
سے سخت تر از روی طلب اور سوال جہگڑنی کے بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیی مومنون سی بیچ طلب اور سوال کرنی اور جہگڑنی کی خدا تعالی
سے روز قیامت کے اپنی بہائیون کے لیی کہ آگ دوزخ مین ہین ف ح یعنی تم اوس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ
بکوشش و مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بہائیون اپنی کی کہ دوزخ مین ہی ہین اور نکالنی اونکی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال کرنیکی
جناب حق تعالی سی زیادہ تر اور سخت کرینگی ت کہینگے مومن اے پروردگار ہمارے تہی یہہ روزہ رکہتی ساتہہ ہمارے اور نماز پڑہتی یعنی ہماری سی نماز اور
حج کرتی یعنی ہماری طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتہہ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاوینگی صورتین اونکی آگ پر +
ف ع یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتونکا آگ پر ساتہہ جلا دینی یا سیاہ کر دینی کی ایسا کہ پہچانی جاوین موتہہ اونکی حاصل یہہ موتہہ اونکی نہ جلین گے
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانی گی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی ونکی علامتون سی ت پس نکالینگے بہت سی خلق کو اوس سے پہر کہین گی اے پروردگار ہمارے
باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اون لوگون مین سی کہ حکم کیا تونی ہمکو نکالنی کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالی پہر جاؤ پس
جو شخص کہ پاؤ تم اوسکی دل مین مقدار دینار کے بہلائی سی پس نکالو اوسکو ف ع مراد بہلائی سی ایک چیز زائد ہی نرے ایمان پر اسلیے کہ نرا ایمان جسکو
تصدیق کہتی ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہہ تغیر جو ہی اوس چیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرنی
ہے مسکین پر یا خوف الہی یا نیۃ صادقہ ت پس نکالینگے وہ بہت سے خلق کو پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اوسکی دل مین مقدار آدہی دینار
کے ہی بہلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالینگے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پہر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی ہم
خیر سی پس نکالو اوسکو پس نکالینگے وہ بہت سی خلق کو پہر کہینگے وہ مومن اے پروردگار ہمارے نہ چہوڑا ہمنی آگ مین نیکی کو یعنی اہل نیکی سی اوس کسیکو
کہ اوس نی نیکی اور ذرہ اور اوس سے زیادہ اصل ایمان پر رکہتا تہا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نی اور
شفاعت کی پیغمبرون نی اور شفاعت کی مومنون نی اور شفاعت ان سبکی مخصوص تہی ساتہہ اون لوگون کے کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ اصل
ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمین سی کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی چہا رہی ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر چیز کی مقابلہ
مین اثر رحمت اوسکی کی ہیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹہی دوزخ والون سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ نہین کی کوئی بہلائی کبہی
ف ع یعنی بہلائی زائد ایمان پر کہا نووی نی کہ یہہ لوگ وہ ہون گی کہ نرا ایمان رکہتی ہونگی اور نہین اذن دیا جاویگا اونکی شفاعت کا ت وہ
جماعت کہ بتحقیق ہوگئی تہی دوزخ مین مانند کوئلون کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہوگی جنت کی دروازون پر کہا جاویگا اوسکو نہر الحیات پس
نکلین گے تر و تازہ جیسیکہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گہاس کا بیچ کوڑی کرکٹ کے کہ رو برو آجاتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ نکلتا ہی ویسی ہی یہہ جلدی تر
و تازہ اور توانا نکلینگے پس نکلین گی مانند موتی کی پاک وصاف و روشن اور اونکی گردنون مین مہرین اور علامتین ہون گی یعنی تاکہ متمیز ہون
اونسی کہ بخشی گئین ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مہرون سی یہان کچہہ چیزین ہین سونی کی یا غیر اوسکی کی
لٹکائی جاوینگی اونکی گردنون مین تاکہ پہچانی جاوین اونسی ت پس کہینگے اہل بہشت یعنی جبکہ دیکہینگی اونکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیی یہہ
علامت یہہ جماعت آزاد کی ہوئی خدائی مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی اونکو بہشت مین بے سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کی یعنی عمل
باطن کی کہ آگی بہیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اون آزادون کو کہ تمہاری لیی ہی وہ چیز کہ دیکہی تمنی یعنی مقدار بہیجی نظر کی جنت سی اور مانند اوسکی

یا تمہاری لیے ہی جو کچھ کہ دیکھا منی انعام و اکرام یہانکا اور مانند اسکی ہی ساتھ اسکی قسم حور و قصور سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ تعالی یعنی انبیا کو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہی جیسکہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہ کی مین جو شخص کہ ہو اوسکی دل مین برابر دانہ رائی کی ایمان سے پس نکالو اوسکو **ف** یعنی آگ سے کہا بعضون نے کہ احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سے ہونگی وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل از اعمال سے یا نیز کافر جیسکہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سے وہان پس یہہ مخالف ہی اجماع کی **ت** پس نکالی جاوینگی اس حال مین کہ تحقیق جل گئی ہونگی اور ہو گئے ہونگی مانند کوئلے کی پس ڈالی جاوینگی نہر حیوة مین پس اوگین گے یعنی تر و تازہ ہو جاوینگی جیسکہ اوگتا ہی دانہ گھاس کا بیچ کوڑی رو کے کیا نہین دیکہتی ہو کہ تحقیق دانہ گھاس کا نکلتا ہی زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ تحقیق لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنی پروردگار کو دن قیامت کی پس ذکر کی ابو ہریرہ نے معنی حدیث ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظون مین اختلاف ہی سوای ذکر کہولنی پنڈلی کی کہ ابو ہریرہ کی حدیث مین نہین ہے اور کہا آنحضرت صلعم نے یا ابو ہریرہ نے بطریق مرفوع کی یعنی بجای اسکی کہ حدیث ابو سعید مین گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہہ عبارت کہ اوسکی معنی مین ہی کہڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان دوزخ کے پس ہونگا مین اول ان شخصون کا کہ گذرینگے رسولون مین سے ساتہہ امت اپنی کی اور کلام نہین کرنی کا اور مجال کلام کرنی کی نہین رکہنی کا اوسدن یعنی اوس مقام مین کوئی سوای رسولون کی اور کلام پیغمبرون کا اوسدن یہہ ہوگا یا الہی سالم رکہہ سالم رکہہ اور دوزخ مین یعنی اوسکی طرفون مین آنکڑی ہونگی مانند کانٹی سعدان کے کہ نام ایک گہاس خاردار کا ہی نہین جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سے اچک لیلی لوگون کو بسبب بری عملون اونکی کی پس بعضی اونمین سے وہ ہونگی کہ ہلاک کیے جاوینگے بسبب عمل اپنی کی اور بعضی اون مین سے ٹکڑی ٹکڑی کیے جاوینگی یعنی آنکڑے اون سے گوشت ٹکڑی ٹکڑی ہو جاوینگی اور زخمی ہونگے اعضا اونکی پھر نجات پاوینگی **ف** یعنی آگ مین پڑنی سے پس کافر ہلاک ہوویگا اور نجات نہین پاویگا اور فاسق پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پھر نجات پاویگا **ت** یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنی سے درمیان بندون اپنی کی یعنی ساتہہ اوس چیز کی کہ مستحق ہے ہر ایک جزا عمل اپنی کا اور چاہیگا کہ نکالی آگ سے جسکو کہ چاہیگا کہ نکالی اوسکو اون لوگون سے کہ گواہی دیتی ہین یہہ کہ نہین کوئی معبود بحق سوای خدا کی اور محمد بہیجی ہوئے اوسکی ہین فرماویگا فرشتون کو کہ نکالین اسکو کہ پوجتا ہی خدا کو یعنی ایمان کہا اوسکی معبودیت پر نہ غیر اوسکی پر پس نکالینگے فرشتی اونکو اور پہچانینگے اونکو ساتہہ نشانون سجدونکی اور حرام کیا ہی اللہ تعالی نے آگ دوزخ پر یہہ کہ کہاوی نشان سجدونکا پس تمام ابن آدم کو کہاوی گی آگ مگر نشان سجدون کو

ف ع کہا نووی نے ظاہر اس حدیث سے یہہ ہے کہ آگ نہیں کہاتی ہے کی تمام اون اعضا کو کہ جنسے سجدہ کرتی ہین کہ وہ سات ہین پیشانی اور دونون ہاتہہ
اور دونون زانو اور دونون قدم اور بعضون نے کہا پیشانی ہی مراد ہے اور مختار قول اول ہی ہے ت پس نکالی جاوینگی آگ سے اس حال مین کہ سوختہ اور سیاہ
ہوگئی ہونگی پس ڈالا جاویگا اونپر آب حیات کا ف ع اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالی جاوینگی نہر حیات مین پس یہہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کے ہو ت پس
اوگینگے وہ جیسے اوگتا ہے دانہ کہ ہانس کا بیچ کوڑی رَو کی وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ
بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ وَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ
إِنْ أَفْعَلْ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ
عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُو
لُ اللّٰهُ تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ
فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ
فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ
أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ
غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ
فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا
انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سے بہشت کی داخل ہونے مین متوجہ کیے ہوگا موتہہ اپنا طرف
دوزخ کی پس عرض کریگا اے پروردگار میرے پہیر موتہہ میرے کو آگ دوزخ سے اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بو نے یعنی بسبب جلانی دوزخ
کے اوسمین ایسا رہو سکتا ہے کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بو ہے بدبو اور جلا دیا مجکو شعلون اوسکے تیزی گرمی اوسکی نے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہے تجہسے کہ اگر کرون مین
یہہ یعنی پہیر دون موتہہ تیرا آگ دوزخ سے مانگے تو سواے اسکے اور کچہہ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچہہ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو جو کچہہ
کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پہیریگا اللہ تعالی موتہہ اوسکا آگ سے پس جبکہ پہیریگا اللہ تعالی موتہہ اوسکا طرف بہشت کی دیکہے گا خوبی و تازگی اوسکی
چپ رہیگا اوس وقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پہر عرض کریگا اے رب میرے آگے لے چل مجکو طرف دروازہ بہشت کی پس فرماویگا اللہ تعالی
تبارک کیا نہین دیے تونے عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگے تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تہی تونے کہ موتہہ میرا دوزخ سے پہیر دے پس کہیگا اے رب میرے نہ ہوؤن مین
بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ح یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کے داخل ہونے سے کہ مین تو باہر پڑا رہون
اور اور اندر رہے بہلا اگر بہشت کی اندر نہ جاؤن تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازے پر جا پڑون ت پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہے کہ اگر دیا جاوے تو اسکو
یعنی بہشت کی دروازے پر لے جایا جاوے تو سوال کرے تو اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص نہ قسم عزت تیری کی نہین مانگنے کا مین کچہ بہی سواے
اسکی ف ح اگر کہا جاوے کہ کیون عتاب نہین کرنیکا پروردگار اوسپر اوپر توڑنے قسم و عہد کی جواب اسکا یہہ ہے کہ حال اوسکا مجنونکا سا ہوگا
اور وہ اوسمین معذور ہین یا یہہ کہ وہ گہر تکلیف کا نہین ہے تا مواخذہ ہو پس دیگا بندہ اپنے پروردگار کو اسلئے کہ وہ رہن ہے جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و میثاق
پس آگے لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کے پس جبکہ پہونچیگا اوسکی دروازے پر پس دیکہیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اوسمین ہے

رونق وخوشی سی یعنی بسبب دیکہنی خوشی کی چیزون کی قسم حور وقصور وغیرہ سی پس چپ رہیگا جسقدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پہر عرض کریگا ای رب میری داخل کر مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک وتعالی ہلاکی ہو تجہکو ای فرزند آدم کی کیا عجب عہدشکن بیوفا ہی تو اپنی عہد وپیمان کیا نہین دی تونی عہد پیمان یہہ کہ نہ مانگی تو غیر اس چیز کی دیا گیا ہی پس تو عرض کریگا ای پروردگار میری نہ گردان مجکو بدترین خلق اپنی کا **ف ع** اگر کہی تو کہ یہہ جواب کیونکر مطابق ہوا اس سوال کی کہ کیا نہین دی تونی الخ جواب یہہ کہ گویا اوسنی کہا ای رب میری دی مینی عہود ومیثاق ولیکن تامل کیا مینی تیری کرم اور عفو ورحمت مین اور اس آیۃ مین لا تیاسوا من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون اون کفار سی کہ ناامید ہوئی تیری رحمت سے اور طمع کی مینی تیری کرم اور وسعت رحمت مین پس مانگا مینی تجہسی یہہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا اس قول سی جیسیکہ فرمایا **ت** پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی وس سے یعنی بسبب کلام ودعا اوسکی کی پس جب راضی ہوگا اللہ تعالی اذن دیگا اوسکو بہشت مین جانیکا پہر فرماویگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچہہ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہونچیگی آرزو اوسکی فرماویگا اللہ تعالی کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر جنس سے جو کچہہ چاہی تو مین دونگا پروردگار اوسکا اسحالت مین کہ یاد دلا دیگا اوسکو یہانتک کہ جب ہو چکینگے آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ یعنی جو کچہہ کہ چاہا تونی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکی یعنی از راہ تفضل کی اور ابوسعید کی روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اسکی کمیت مین اور اس سے رفع ہوجاتی ہی تدافع اور رفع ہوتا ہی تمانع نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال آخر من یدخل الجنۃ رجل فہو یمشی مرۃ ویکبو مرۃ وتسفعہ النار مرۃ فاذا جاوزہا التفت الیہا فقال تبارک الذی نجانی منک لقد اعطانی اللہ شیئا ما اعطاہ احدا من الاولین والآخرین فترفع لہ شجرۃ فیقول ای رب ادننی من ہذہ الشجرۃ فلاستظل بظلہا واشرب من مائہا فیقول اللہ یا ابن آدم لعلی ان اعطیتکہا سالتنی غیرہا فیقول لا یا رب ویعاہدہ ان لا یسالہ غیرہا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منہا فیستظل بظلہا ویشرب من مائہا ثم ترفع لہ شجرۃ ہی احسن من الاولی فیقول ای رب ادننی من ہذہ الشجرۃ لاشرب من مائہا واستظل بظلہا لا اسالک غیرہا فیقول یا ابن آدم الم تعاہدنی ان لا تسالنی غیرہا فیقول لعلی ان ادنیتک منہا تسالنی غیرہا فیعاہدہ ان لا یسالہ غیرہا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منہا فیستظل بظلہا ویشرب من مائہا ثم ترفع لہ شجرۃ عند باب الجنۃ ہی احسن من الاولیین فیقول رب ادننی من ہذہ فلاستظل بظلہا واشرب من مائہا لا اسالک غیرہا فیقول یا ابن آدم الم تعاہدنی ان لا تسالنی غیرہا قال بلی یا رب ہذہ لا اسالک غیرہا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منہا فاذا ادناہ منہا سمع اصوات اہل الجنۃ فیقول ای رب ادخلنیہا

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آخر اون شخصونکا کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا ایکبار اور مونہہ کی بل گریگا ایکبار اور نشان ڈالی گی اوسکی آگ ایکبار اسطرح کہ پہونچیگی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اوسمین اور متغیر ہوگا رنگ اوسکی جلد کا جلینگی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی دیکہیگا طرف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات دی مجکو تجہسی قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خدا تعالی نی وہ چیز کہ نہین دی کسیکو اگلی پچہلون مین سی **ف ع** یہہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہاویگا کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسیکو عالمین مین سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہو کہ وہ نہین دیکہینگا کسیکو ہم شریک اپنا آگ سی نکلنی مین اور

نہین جانتی کا کہ نیک چلین مین ہین جنت مین ت پس بلند کیا جاویگا اوسکی لیی ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس چشمہ پانیکا بہی ہوگا پس کہیگا وہ شخص ای
پروردگار میری نزدیک کر مجکو اس درخت سی تا منتفع ہوؤن اوس درخت کی سایہ مین اور پیون مین پانی سی کہ اوس درخت کی نیچی سی پس فرماویگا اللہ تعالی ای
بیٹے آدم کی شاید کہ مین اگر دون مین تجکو یہہ آرزو تیری مانگی تو مجہسی اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص نہ ای پروردگار میری اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار کی کہ سوال
نہین کریگا سوای اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکہیگا اور ملامت نہین کریگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہونیکا اوسکو اوس پر پس
نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سی پس بیٹہیگا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی
لیی ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درخت سی یعنی اسلیی کہ چاہیگا اوسکی لیی ترقی ادنی سی طرف اعلی کی پس کہیگا ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو
اوس درخت کی تا پیون مین اوسکی پانی سی اور بیٹہون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرونگا مین تجہسی غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی ای
بیٹی آدم کی کیا عہد نہ کیا تہا تو نی مجہسی یہہ کہ سوال نکریگا تو مجہسی غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ یہہ اگر مین نزدیک کردون تجکو
اوس سی سوال کری تو مجہسی غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سے یہہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہیگا ایسی
چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے پس بیٹہیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی
لیی ایک اور درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کے کہ وہ اچہا ہوگا پہلی دونون درختون سی پس کہیگا وہ ای رب میری نزدیک کر مجکو اس درخت سی
تا کہ بیٹہون مین اسکی سایہ مین اور پیون مین اسکی پانی سی نہین مانگونگا مین تجہسی غیر اسکی پس فرماویگا اللہ تعالی ای ابن آدم کیا نہ عہد کیا تہا تو نی مجہسی
یہہ کہ نہ مانگیگا مجہسی غیر اوسکی کہیگا وہ ہان ای رب میری نہین سوال کرونگا مین تجہسی غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہیگا
ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی **ف ح** حاصل یہہ کہ ہر بار درخت دکہائینگے بہتر پہلی سی اور وہ
طلب کریگا قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب بی صبری اوسکی دیکہیگا
معذور رکہیگا اوسکو تیسری درخت تک **ت** پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سی سنیگا آوازین بہشتیون کی کہ اپنی بی بیون اور یارون
سے کلام کرتی ہونگی پس کہیگا ای رب میری داخل کر مجکو بہشت مین **فَيَقُولُ** يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ يُعْطِيَكَ الدُّنْيَا
وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِّي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا
مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَدِيرٌ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِي مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ
وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هُوَ لَكَ
وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ
فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ
پس فرماویگا اللہ تعالی ای بیٹے آدم کی کونسی چیز پیچہا چہڑاوی میرا تجہسی یعنی تیری سوال و خواہش سی کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہہ کہ
دون مین تجکو جگہہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکی کہیگا وہ بندہ یعنی از راہ نہایت خوشی کی کہ ای پروردگار کیا ٹہٹہا کرتا
ہے تو مجسے یعنی کیا کیا ہی تو نی مجکو محل ٹہٹہیکا حال آنکہ تو رب العالمین ہے پس ہنسی ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچہتی ہو تم مجہسی کہ کس سبب سے ہنسا مین پہر

پوچہا لوگون نی کہ کس سبب سے ہنسنے تم پس کہا ابن مسعود نی کہ اسیطرح ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نی کہ کیون ہنسی آپ یا رسول اللہ فرمایا
کہ ہنسا مین بسبب ہنسی پروردگار عالمین کے اوسوقت کہ کہا اوس شخص نے کیا ٹہٹہا کرتا ہی تو مجہسی حال آنکہ تو پروردگار عالمین ہے **ف** ع مراد اللہ تعالی
کے ہنسنے سی کمال راضی ہونا بندی سی ہی اور ہنسنا آنحضرتؐ کا ازراہ تعجب اور سرور کے تہا بسبب دیکہنی کمال رحمت اللہ تعالی کی اور لطف اوسکی اپنی بندہ گنہگار
پر اور ابن مسعود ہنسے بسبب پیروی آنحضرتؐ کی اور خوشی کی **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین نہین ٹہٹہا کرتا ہون تجہسی اور جانتا ہون کہ تو لایق اس
عطا کی نہین ہی لیکن مین دیتا ہون تجکو اسلیی کہ مین اوس چیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سی مانند
اسکی ہی مگر تحقیق ابو سعید نی نہین ذکر کی یہہ عبارت فیقول یا ابن آدم مایصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہہ اور یاد دلاویگا
اور سکہاویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ مانگ لیسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہوجاوین کی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی جو کچہہ کہ آرزو کی
تو نی وہ تیری لیی ہی اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرتؐ نی پہر داخل ہوگا وہ اپنی گہر مین کہ بہشت مین ہی پس آوین گی اوس پاس دو بیبیان اوسکی
حور عین سی **ف** ع حور جمع حوراء کی ہی معنی عورت سفید روکی اور عین جمع عیناء کی معنی کلان چشم کی **ت** پس کہینگی سب تعریف واسطی اللہ کی
کہ پیدا کیا تجکو واسطی ہماری اور پیدا کیا ہمکو واسطی تیری یعنی اس گہر مین کہ نہین ہے موت اسمین فرمایا حضرتؐ نی پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی
سی کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اوس چیز کی کہ دیا گیا مین یعنی یہہ کہا بسبب مطلع ہونی اوسکی کی غیر کی دینی پر **وعن** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ
الْجَهَنَّمِيُّونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہنچیگی مسلمانونکی گروہونکو علامت ور آثر
آگ دوزخ سی کہ متغیر کریگا اونکی مونہونکو بسبب گناہونکی کہ کیی تہی اونہون نی وہ گناہ واسطی عذاب کی گناہونکی سزا مین پہر داخل کریگا اونکو اللہ تعالی
بہشت مین بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگونکو جہنمی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع بسبب داخل ہونی اونکی دوزخ مین اول
بار اور یہہ اونکی تحقیر وتنقیص کے لیی نہین کہینگے بلکہ واسطی خوش کرنی اور یاد دلانی نعمت کے کہینگے تا شکر نعمت کرین اور خوشحال ومسرور رہون **وعن**
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
نکالی جاویگی ایک قوم آگ سی بسبب شفاعت آنحضرتؐ کی پس داخل ہوویگے بہشت مین اور نام رکہی جاوینگے جہنمی نقل کی یہہ بخاری نے اور ایک روایت
مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت مین سے آگ دوزخ سی بسبب شفاعت میری کی نام رکہا جاویگا اونکا جہنمی **وعن**
عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ
مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اذْهَبْ
فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیونکا از روی نکلنی کی اوس سے اور آخر
بہشتیونکا از روی داخل ہونی کی بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سی گہٹنون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین
پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال مین یعنی اللہ تعالی بایں صورت دکہاویگا کہ بہشت بہری ہوئی ہی لوگونسی

اور اوسمین جگہہ نہین ہے پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری پایا مینی بہشت کو بہرا ہوا لوگونسی یعنی اور میری لیی اوسمین جگہہ نہین ہے پس فرما دیگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیری لیی ہی مانند مسافت دنیا کی اور دہ چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار سی کہ کیا ٹہٹہا کرتا ہی تو مجہسی یا کہیگا کیا ہنستا ہے تو مجہسے حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتی ہین کہ پس تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے اسبات سی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکے اور یہہ کہا جاتا کہ یہہ شخص ادنی اور کمتر بہشتیونکا ہوگا مرتبہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ یہہ کلام عمران کا یا اونکی بعد کسی راویکا ہی پس معنی یہہ کہ کہتی کہتی صحابہ یا سلف یہہ کلام مذکور **وعن** اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّی لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْھَا رَجُلٌ یُّؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرَاھَا ھٰھُنَا وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون آخر بہشتیونکا داخل ہونی مین بہشت کے اور آخر دوزخیونکا نکلنی مین اوس سی ایک شخص ہے کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کے پس کہا جاویگا یعنی فرشتونکو کہ ظاہر کرو اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی اور اوٹہا رکہو اوسسی بڑی گناہ پس ظاہر کیی جاوینگی اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی پہر کہا جاویگا کہ کیا تو نی اوسدن اور اوسدن یعنی فلانی وقت کام ایسا اور ایسا یعنی بری اعمال مین سی اور کیا تو نی اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی ترک طاعات مین سی پس کہیگا کہ ہان کیا مینی فلانی فلانی روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکیگا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑی گناہونسی کہ مبادا عرض کی جاوین اوسپر یعنی اسلیی کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جاویگا اوسکو کہ تیری لیی جگہہ ہر بدی کی نیکی ہی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ یہہ تبدیل ہوگی اوسکی لیی ازراہ فضل وکرم کی رب الارباب کے طرف سی **ت** پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کہ ان ہین مینی بہت سی چیزین یعنی گناہ کبیرہ کہ نہین دیکہتا مین اونکو یہان یعنی نامہ اعمال مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتی ہین اور تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَۃٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِھِمْ اِلَی النَّارِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَقَدْ کُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا قَالَ فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نکالی جاوینگے آگ سی چار آدمی یعنی یہہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکلینگے دوزخ سی پہر لائی جاوینگی روبرو خدا تعالی کی پہر حکم کیا جائیگا اونکی پہر بہیجنیکا طرف دوزخ کی پس پہر کر دیکہیگا ایک اونمین سی پس کہیگا ای پروردگار میرے تحقیق امید رکہتا تہا مین کہ جب نکالیگا تو مجکو پہر نہین بہیجیگا تو اوسمین فرمایا آنحضرتؐ نی پس نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس سی اور پہر نہین بہیجیگا اوسکو آگ مین **ف** یہہ نکالنا اور پہر بہیجنا اور نجات دینا واسطی اظہار امتحان اور منت رکہنی اونکی کی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چہوڑ دیا بیان باقیون کا اس باعث کہ اسی قیاس پر اونکا بہی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بہی نجات پاوینگی اور ذکر چار کا بطور تقدیر وتمثیل کی ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ کَانَتْ بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی

ذا ھذبوا ونقوا اذن لھم فی دخول الجنۃ فوالذی نفس محمد بیدہ لاحدھم اھدی بمنزلہ فی الجنۃ منہ بمنزلہ کان فی الدنیا رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلاصی پاوینگی مسلمان آگ دوزخ سی پس روکی جاوینگی اوپر پل صراط کی کہ درمیان بہشت اور دوزخ کی ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطی بعض انکی بعض سی حقوق کا کہ تہی درمیان انکی دنیا مین یہانتک کہ جب پاک کیی جاوینگی لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سی اذن دیا جاویگا انکو بہشت کے داخل ہونیکا **ف** اس سی معلوم ہوتا ہی کہ درلانا مومنونکا دوزخ مین انکی پاک وصاف کرنیکی لیے ہوگا تا پاک وصاف کرکے بہشت میں کی مکان انکی خلود کا ہی درلاوینگے نہ بطریق غضب عداوت کی جیسیکہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کی کفارہ گناہونکا کرتی ہین بعضون نے کہا ہی کہ بعضی گناہ ہین کہ بسبب امراض اور مصائب کے اونسی پاک ہونگی اور بعضون سی بسبب شدت سکرات موت کی اور بعضون سے بسبب عذاب قبر کی اور بعضی گناہ ہین کہ سوای آگ دوزخ کی اون سے پاک نہین ہوتی کی جیسیکہ سونا اور چاندی بغیر گلانی کی صاف و پاک نہین ہوتا **ت** قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچاننی والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا **ف** یہہ اشارہ ہی طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کی بعد از پاک وصاف ہونی کی گناہونسی اور طرف اسکی کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کی ساتہہ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کی ہدایت پائی تو آخرت مین بہی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت مین ہی راہ پاوینگی **ت** نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل احد الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا و لا یدخل النار احد الا اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکہائی جاویگی اوسکو جگہہ بیٹہنی اوسکیکی آگ سی کہ اگر بدی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی اور یہہ کہا تا جگہہ کا دوزخمین سلیے ہے گا کہ تا زیادہ کرین شکر اوپر بہشت پانیکی اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکہائی جاویگی جگہہ بیٹہنی اوسکی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی تا ہو یہہ کہانا اوسپر حسرت و ندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صار اھل الجنۃ الی الجنۃ و اھل النار الی النار جیء بالموت حتی یجعل بین الجنۃ و النار ثم یذبح ثم ینادی منادیا اھل الجنۃ لا موت و یا اھل النار لا موت فیزداد اھل الجنۃ فرحا الی فرحھم و یزداد اھل النار حزنا الی حزنھم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جاوینگی بہشتی بہشت مین اور جاوینگی دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت اور دوزخ کی پہر ذبح کیجاویگی پہر پکاریگا پکارنیوالا ای بہشتیون نہین ہے بعد اسکی موت یعنی کبہی بلکہ خلود ہی بلا موت اور ای دوزخیون نہین ہے بعد اسکی موت پس زیادہ کرینگی بہشتی خوشی کو طرف خوشی اپنی کی کہ رکہتی تہی اور زیادہ کرینگی دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکہتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی من عدن الی عمان البلقاء ماءہ اشد بیاضا من اللبن و احلی من العسل و اکوابہ عدد نجوم السماء من شرب منہ شربۃ لم یظمأ بعدھا ابدا اول الناس ورودا فقراء المھاجرین الشعث رؤسا الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المتنعمات و لا یفتح لھم السدد رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجۃ و قال ھذا حدیث غریب روایت ہی ثوبان سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سے عمان بلقا تک **ف ع** عدن مین دو زبر دال کی زبر سی نام ایک شہر کا ہی مین کے شہرون مین سے قریب دریای ہند کی اور عمان ساتہہ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی اور بلقا زبر بے اور جزم لام اور قاف ممدودہ سی شہر ہی شام مین اور عمان موضع ہی اوسمین اور معنی یہہ ہین کہ مقدار وسعت میری حوض کی عقبی مین اتنی ہی کہ جتنی مسافت ان دونون جگہون میں ہے دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جمع حدیثین مختلف آئی ہین کسی مین ہی ایلہ اور صنعا کی اور کسی مین دو مہینی کی مسیرت آئی ہی

وغیرہ ذلک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول وعرض کی ہی نہ تعین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہی حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کی **ت** پانی اوسکا
دودھ سی زیادہ سفید ہی اور شیرین زیادہ ہی شہد سی اور آبخورے اوسکی بقدر گنتی ستارون آسمان کی جو کوئی پیویگا اوسمین سے ایکبار پیاسا نہین ہونیکا بعد اوسکی
کبھی پہلی لوگ کہ اوترینگی اوسپر پانی پینی کی لیے فقرا مہاجرین ہونگی **ف** یعنی بسبب پیاس ظاہری اور باطنی اپنی کی جیسا کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی جو عکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسی قیاس پر بہت پیاسی اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ اور مراد مہاجرین سی وہ
ہین کہ جنہون نی ہجرت کی مکہ سی طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار انکی ہین اور انہین کی حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کرکر اپنی وطن اصلی سی گئی
کے یا مدینی زاد اللہ شرفہا کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنی مال جاہ کی اور مشغول ہوئی علم وعمل مین رضا سی مولی کیلیے
ت ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کی اور میلی ہین کپڑے ایسی ہین کہ نہین نکاح کیے جاتی عورتون نعمت والیون سی یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی
عورتون سی مقبول نہون اور نہین کہولی جاتی اونکی لیے دروازی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اگر
کہڑی ہون بالفرض والتقدیر دنیادار کی دروازی پر اور طلب اذن کرین تو نہ کہولا جاوی اونکی لیے دروازہ یہہ کنایہ ہے نہ التفات کرنی سی طرف انکی ضیافت
اور انواع دعوات مین **وعن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ
مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَمِائَةٍ أَوْ ثَمَانَ مِائَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر مین پس اوترے ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی اصحاب حاضرین
سے کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکہہ جزو مین سے بہ نسبت اون لوگون کی کہ آوینگی میری پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی تہی تم اوسدن کہا زید بن ارقم نی کہ تہی
ہم سات سو یا آٹہہ سو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مراد اس سی تحدید اور تعیین نہین ہے بلکہ مراد محض نہایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ مراتب نخر محمد [illegible]
انسی ہون سلیی کہ ظاہر یہہ ہے کہ وارد تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص [illegible] **وعن** سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ تحقیق واسطی ہر نبی کی حوض ہی یعنی ہوگی امت وسکی اوسکی حوض سی اور تحقیق انبیا فخر کرینگی آپسمین کہ کونسا اون مین سی بہت زیادہ ہی از روی امت
کے کہ وارد ہونگی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہونگا مین اکثر اونکا از روی آنیوالون کی میری حوض پر **ف** یعنی امت میری
زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سی اور یہہ یقین ہی اور لفظ رجو کہ متضمن معنی شک وتردد کو ہی بسبب تواضع کی کہا **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی اور
کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ
قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی درخواست کی مینی آپ سی یہہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کے یعنی شفاعت
خاص اس امت مین سے نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ مین کرنیوالا ہون شفاعت کہا مینی کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈہونڈون مین آپکو اور کہان
پاؤن آپ کو فرمایا کہ ڈہونڈنا مجکو اول زمانی ڈہونڈنی میری مین پل صراط پر کہا مینی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو پل صراط پر تو کہان ڈہونڈہون آپکو فرمایا
پس اگر وہان نپاوی تو تو ڈہونڈہنا مجکو نزدیک میزان کی کہا مینی اگر نہ پاؤن مین آپکو نزدیک میزان کی تو کہان ڈہونڈہون آپ کو فرمایا پس

ڈھونڈھنا مجکو نزدیک حوض کے پس تحقیق مین نہین چہوڑینگا ان تین جگہونکو **ف** ح یعنی کبھی یہان ہون اور کبھی وہان چونکہ کاروبار شفاعت اونکی
ان جگہون مین ہوگے مین اونکی کارپردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہوا س حدیث مین اور حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ باب الحساب کی
دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ نے آنحضرت سی پوچہا کہ آیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل وعیال کو روز قیامت کے فرمایا ان تین جگہون میں کوئی کسیکو
یاد نہین کریگا جواب اسکا یہہ ہے کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد کرینگی حضرت کسیکو غائبین مین ان جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہہ
محمول ہے اونپر کہ جو حاضر ہونگی حضرت کے امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرینگی اور طیبی نے یہہ جواب لکہا ہی کہ حضرت عائشہ کو جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ
وجہ پاک آپکی تہین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹہین اور عمل اور جد وجہد سی باز رہین جیسکہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تہی
کہ مین مالک نہین ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہپر نکرو اور انس سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہوئے اور حقیقت مین شدت و محنت اوس دن کے
نہایت سخت ہے اور درجہ شفاعت حضرت کے لیے ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کے رعایت فرمائی **ت** نقل کی
یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** ابنِ مسعودٍ عنِ النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ قالَ قيلَ لهُ ما المقامُ المحمودُ
قالَ ذلكَ يومٌ ينزلُ اللهُ تعالى على كرسيِّهِ فيئطُّ كما يئطُّ الرحلُ الجديدُ من تضايقِهِ وهوَ كسعةِ ما بينَ السماءِ و
الأرضِ ويُجاءُ بكم حفاةً عراةً غرلًا فيكونُ أوَّلُ من يُكسى إبراهيمَ يقولُ اللهُ تعالى اكسوا خليلي فيُؤتى بريطتينِ
بيضاوينِ من رياطِ الجنةِ ثمَّ أُكسى على إثرِهِ ثمَّ أقومُ عن يمينِ اللهِ مقامًا يغبطني الأوَّلونَ والآخرونَ رواهُ الدارميُّ
اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی
[illegible] جسکا دینی کا وعدہ فرمایا ہی آپ سی بیچ اس آیت مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت نے یہہ دن کہ پہنچونگا مین وہین مقام محمود میں
[illegible] ہی کہ نزول فرماویگا [illegible] کرسی جیسکہ آواز کرتا ہی زین نیا چمڑی کا تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی مانند فراخی
درمیان آسمان اور زمین کے **ف** ح اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین ساتون آسمان اور ساتون زمینین بہ نسبت کرسی کی مگر مانند ایک حلقہ کی [illegible]
عرش کی کرسی پر مانند فضیلت دشت جنگل کی ہی اس حلقہ پر پس اس حدیث مین جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بسبب
فہم [illegible] تحدید وتعیین اوسکی مقدار کی ہی جیسکہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضها السموت والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی
فراخی کا اور رفع کرنا توہم تنگی اوسکی کا ہی کہ مشابہت دیتی اوسکی سی ساتھ زین کی اور آواز کرنی اوسکی سی بسبب تنگی کی پیدا ہوا تہا اور یہہ حدیث
قبیلہ متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت اور حکم اوسکیکا ہی اور معنی مفردات کلام کی یہان
ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ سی کہ اوسپر بیٹہی اور حکم رانی کری یا کرسی عالم سی کہ اوسپر افادہ اور افاضہ علوم و معارف کا کری **ت** اور
لایا جاوی گا تمکو ننگے پانون ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول اون شخصونکا کہ لباس پہنائی جائین گی ابراہیم فرماویگا اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری
دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین سی پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچھے ابراہیم کی **ف** ح ع
سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور معلوم ہوا ہیہ کہ یہہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیم افضل
ہین آنحضرت سی بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت کی ہوگی یا یہہ کہ یہہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین
[illegible] فضل کلی ہی کہ فرمایا ثم اقوم عن يمين الله الخ اور یہہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت لباس پہنی اوٹہین گی ظاہر مین یہہ منافات رکہتا ہی حضرت
کے قول سی کہ فرمایا پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچھے ابراہیم کی مگر یہہ کہا جاوی کہ آنحضرت لباس مین اوٹہین اور باوجود اسکی انبیا صلواۃ

اللہ علیہم کی ساتھہ ہی لباس دی جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کی ت پہر کہڑا ہونگا مین داہنی جانب اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگی
مجہہ اگلی پہلی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے تو جواب یہہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت
کا پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نی ذکر کیا اول وہ وقت کہ ہوگا اوسمین مقام محمود اور بیان کیا اوس کی ہولونکا کہ نفسونمین بڑی ہی معلوم ہو پہر اشارہ
کیا طرف جواب کی ساتھہ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین الخ اور حاصل جواب یہہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی اوسمین حضرت داہنی طرف
اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور
رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر **وعن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شعار المؤمنين يوم القيمة على الصراط رب سلم سلم رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب**
اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوسکے
یہہ کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت رکہیو سلامت رکہہ ف ع ح قاموس مین ہی کہ شعار شین کی زیر سی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہہ کلمہ علامت
مسلمانونکی ہی دن قیامت کے کہ اوس سے پہچانی جاوین گی اور یہ مرتبت بمتابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنی کی اسکو کہین گی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ کلمہ شعار
مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کی اور روایت کیا
ابن مردویہ نی حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوس دن کہ اوٹہائی جائین گی اپنی قبرون سی لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل
المؤمنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نی عائشہ سی کہ شعار مومنین کا روز قیامت کے قیامت کی اندہیریون مین یہہ ہوگا لا الہ الا انت نقل کے
یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال شفاعتي لاهل الكبائر من امتي رواه الترمذي وابو داود ورواه ابن ماجة عن جابر**
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی گناہ کبیرہ کرنیوالونکی لیی میری امت مین سی ف ع ح
یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنی کی کبائر سی خاص میری ہی امت کی لیی ہوگی نہ اور امتیون کی لیی اور کہا طیبی نی کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطی
نجات اور خلاصی کی ہوگی عذاب سے اور واسطی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور اتقیا اور صلحا کی ہی اور اہل سنت کی
نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیہ سی یومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن ورضي له قولا اور حدیثین اسقدر آئی ہین سمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہنچتی ہین
اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا اور منکر ہین شفاعت کے خوارج اور بعضی معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہے ہماری نبی صلعم کی
ساتھہ اور وہ یہہ ہے کہ راحت دینگی حضرت لوگونکو موقف کی ہولونسی اور دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کے اور یہہ ہے وارد ہوئی ہی ہماری
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور تیسری شفاعت اوس قوم کی لیی ہوگی کہ لائق ہونگی دوزخ کی پس شفاعت کرینگی اونکی حق مین ہمارے نبی صلعم جنکی لیے اللہ تعالی چاہیگا
اور چوتہی اونکی حق مین کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگار مومنین سے پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتون کے اور بہائی مسلمانونکی
پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنی لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کے بہشت مین اہل بہشت کیلیے روایت کیے یہہ ترمذی اور ابو داود نے
اور روایت کیے ہیں ابن ماجہ نی جابر سی **وعن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني آت من عند ربي فخيرني بين ان يدخل نصف امتي الجنة وبين الشفاعة فاخترت الشفاعة وهي لمن مات لا يشرك بالله شيئا رواه الترمذي وابن ماجة** اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کے سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس

ممتاز کیا مجکو اسمین کہ داخل ہو آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سبکی لیے پس اختیار کی مینی شفاعت کرنی یعنی واسطی امت اجابت
کی تا سب مومنون کو شامل ہو اور کوئی اوس سے باہر نکلی جیسیکہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہی اوسکی لیے کہ مری اسحال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھہ اللہ کے کسیکو یعنی
سب مومنونکی لیے نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الجدعا سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ داخل
ہونگی بہشت مین بسبب شفاعت کرنی ایک شخص کے یعنی شخص بزرگ کی میری امت مین سی زیادہ بنی تمیم سی **فـع** کہ ایک قبیلہ ہی نہایت بڑا اور
جب ایک شخص کی شفاعت سی اتنی آدمی بہشت مین جائین گی تو دیکھا چاہیی کہ کتنی اچھی لوگ ہونگی میری امت مین اور سب شفاعت کرینگی پس بہت سے
لوگ اونکی شفاعتون سی بہشت مین جاوین گی اور بعضون نے کہا کہ یہہ شخص حضرت عثمان رض ہونگی اور بعضون نی کہا اویس قرنی اور بعضون نی کہا اور
کوئی کہا زین العرب ہے کہ یہہ قریب تر ہی **ت** نقل کیے یہہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ وَ
مِنْہُمْ مَنْ یَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ تحقیق امت میری سی یعنی بعضی افراد امت سی جیسی علما اور شہدا اور صلحا کے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتونکی اور بعض اونمین سی وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا
ایک قبیلہ کی **فـع** اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کے بیٹونکو کہتی ہین **ت** اور بعضا اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کے **فـح** عصبہ کہتی ہین پس اوپر جرگہ صادق ہی
دس سے چالیس تک **ت** اور بعضا اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہونگی اسطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کیے یہہ ترمذی نے **وعن**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ یُدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَمِائَۃِ
اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰکَذَا فَحَثَا بِکَفَّیْہِ وَجَمَعَھُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
وَھٰکَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَمَا عَلَیْکَ اَنْ یُدْخِلَنَا اللّٰہُ کُلَّنَا الْجَنَّۃَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ
اِنْ شَاءَ اَنْ یُدْخِلَ خَلْقَہُ الْجَنَّۃَ بِکَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق خدا عز وجل نے وعدہ کیا مجسی یہہ کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت مین سے
چار لاکہہ بلا حساب یعنے بے حساب کتاب کے بے سابقہ عذاب کے پس کہا ابو بکر رض نی زیادہ کیجیی ہمکو یا رسول اللہ یعنی زیادہ مانگیی اللہ تعالی سی اور چاہیی وسعت
کہ زیادتی کری اسمین یا زیادتی کیجیی خبر دینی مین اوسچیز سی کہ وعدہ کیا ہی تمسی پروردگار نی **فـح** اور پہلی گذرا کہ ستر ہزار ہونگی اور ہر ہزار کی ساتھہ ستر ہزار ہونگے
اور تین لپین **ت** فرمایا آنحضرت صلعم نی اور زیادتی اسپر اسطرح پس واسطی بیان ہکذا کی لپ بنائین دونون ہاتون سی اور جمع کیا دونون ہاتون اپنی کو **فـع**
یعنی جیسیکہ وقت دینی کی کرتی ہین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ حکایت ہے فعل حق سبحانہ کی چنانچہ اسیلی کہا ہی شراح نی کہ بیان کی یہہ مثل لپ بنانی کی اسلیی کہ
شان اچھی دینی والی کی یہہ ہے کہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی ہے تو دونون ہاتونسی لپ بہر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بہرنا کنایہ ہی مبالغہ سی بہت دینی مین
والا وہان نہ ہتیلی ہی اور نہ لپ **ت** پہر کہا ابو بکر نی کہ زیادہ کرو ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی ویسی ہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتون سی پس کہا
عمر نے کہ چہوڑ دو ہمکو اے ابو بکر یعنی تا عمل کرین اور بہ خوف عذاب کی جد وجہد کرین وسعی مین اور باعتماد کرم الہی کی عمل سی باز رہین پس کہا ابو بکر نے نہین
ضرر تیرا ای عمر کہ داخل کری اللہ ہم سبکو بہشت مین پس کہا عمر نے کہ تحقیق اللہ عز وجل اگر چاہی داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار

کہ

گر سکتا ہی یعنی پس احتیاج تکرار سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سچ کہا عمر نی **فـ** کہا ہی علما نی کہ جو کچھہ ابو بکر رض نی کہا قبیلہ محتاجگی اور مسکینت و نیازمندی سی ہی اور قول عمر رض کا قبیلہ رضا و تسلیم سے اور آنحضرت نی جو اول جواب نہ دیا ابو بکر کو ساتھہ اوسکی کی کہ عمر نی کہا اور دوبارہ تصدیق عمر کی کی سو یہی کہ بشارت کو دخل عظیم ہے عمل توجہہ مین اور کلام عمر کا بہی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اور سچ پس مآل دونونکا ایک ہے ہوگا فافہم **ت** نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَفُّ اَھْلُ النَّارِ فَیَمُرُّ بِھِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْھُمْ یَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَۃً وَقَالَ بَعْضُھُمْ اَنَا الَّذِیْ وَھَبْتُ لَکَ وَضُوْءًا فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی اوسی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صف باندہ کر کہڑی کیی جاوینگی یا صف باندہ کر کہڑی ہونگی دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کے یعنی علما و خیار اور صلحا و ابرار کی بہیئۃ مسکین و سائلین کی اغنیا کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذریگا اونپر ایک شخص بہشتیون مین سے پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سے وس بہشتی کو ای فلانی یعنی نام لیگا اوسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مین تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مین تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین **فـ** یعنی سبب ہوگا اوسکی دخول کا اور اس سے معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگے تو نتیجہ اوسکا پاوینگی اور اونکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جاوینگی کہا مظہر نے کہ اسمین رغبت دلائی احسان کرنی پر مسلمانون سے خصوصاً صلحا سے اور اونکی ہمنشینی کرنی پر اور محبت پر کہ اونکی صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُھُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰی اَخْرِجُوْھُمَا فَقَالَ لَھُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُکُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیُلْقِیْ اَحَدُھُمَا نَفْسَہٗ فَیَجْعَلُھَا اللّٰہُ عَلَیْہِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَہٗ فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَعَالٰی مَا مَنَعَکَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَکَ کَمَا اَلْقٰی صَاحِبُکَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا یُعِیْدَنِیْ فِیْھَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ لَکَ رَجَاؤُکَ فَیُدْخَلَانِ جَمِیْعًا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سے کہ داخل ہونگی آگ مین نہایت ہوگا چلانا اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سی کہ نکالو ان کو پس فرماویگا اللہ تعالی اونسی کہ کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگے کہ کیا ہمنی یہہ یعنی چلانا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنی اسلیی کہ تو دوست رکہتا ہے اوسکو کہ التجا کری تجسی فرماویگا اللہ تعالی پس تحقیق رحمت میری تمہارے لیے یہہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہی تم آگ مین **فـ** اگر کوئی کہی کہ کیون کر آگ مین پڑنیکو حمل کیا رحمت پر جواب یہہ کہ یہہ قبیلہ حمل کرنے سبب کے سی ہی مسبب پر اور تحقیق اوسکی یہہ ہی کہ چونکہ قصور کیا تہا اونہونے دنیا مین امر الہی کے فرمانبرداری مین حکم کیے جاوینگی وہانکا کہ فرمانبرداری کرین ہمین کہ اپنی تئین آگ مین ڈالین واسطی آگاہ کرنی اسکی کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمانبرداری پر **ت** پس ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ مین یعنی بسبب چلنیکی راہ بندگی اور طلب رضائی مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت **فـ** جیسی حضرت ابراہیم پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا و محنت و مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلی تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نابود کرتا ہی تا الم اوسکا اوسکو نہ پہنچی **ت** اور کہڑا رہیگا دوسرا

پس نہین ڈالیگا اپنی تئین یعنی آگ مین بسبب تابعداری عجز و نیازمندی کی اور امید و لطف و رحمت باریتعالی کی پس کہیگا اوسکو پروردگار تعالی کہ کس چیز نے منع کیا تجکو ڈالنی تیری سی اپنی تئین آگ مین جیسیکہ ڈالا یار تیری نی پس کہیگا وہ شخص ای رب میری تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجکو آگ مین بعد از نکالنی کی مجکو اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی جو کچہہ کہ امید رکہی تونی فرح اسمین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولی سے معند و موثر ہی بیچ کرم اور عطا اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دائرہ اطاعت و فرمانبرداری سی باہر نکلی ت پس داخل کیی جاوینگی وہ دونو شخص اکہٹی بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کے یہہ ترمذی نی **وعن ابن مسعود** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ یَصْدُرُوْنَ مِنْھَا بِاَعْمَالِھِمْ فَاَوَّلُھُمْ کَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ کَالرِّیْحِ ثُمَّ کَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ کَالرَّاکِبِ فِیْ رَحْلِہٖ ثُمَّ کَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ کَمَشْیِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب عبور کرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی آگ پر حاضر ہونگی اور دیکہینگے اوسکو پہر پہرینگے اوس سے یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سے بسبب اعمال اپنی کی اور پراندازہ اوسکی کی پس اول اونکی گذرینگی مانند چمکنی بجلی کے پہر مانند چلنی ہوا کی پہر مانند دوڑنے گہوڑی کی پہر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پہر مانند دوڑنے مرد کے پہر چلنی اوسکے کی یا پیادہ موافق عادت کے نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابن عمر** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَکُمْ حَوْضِیْ مَا بَیْنَ جَنْبَیْہِ کَمَا بَیْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ ھُمَا قَرْیَتَانِ بِالشَّامِ بَیْنَھُمَا مَسِیْرَۃُ ثَلٰثِ لَیَالٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِیْہِ اَبَارِیْقُ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَہٗ فَشَرِبَ مِنْہُ لَمْ یَظْمَاْ بَعْدَھَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تحقیق آگے تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہے میرا مسافت درمیان دو نو طرفون اوسکی کے مانند اوس مسافت کے ہے کہ درمیان جربا اور اذرح کی ہی کہا بعضی راویون نی کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون دونو کی مسافت تین دن کی ہی **قوع** کہا صاحب قاموس نے کہ جربا بستی ہے اذرح کی برابر مین اور غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دونون مین تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ اوسنی زیادتی کو ساقط کردیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دارقطنی نی کہ وہ یہہ ہی ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینة و جربا و اذرح ت اور ایک روایت مین یہہ زیادتی ہی آئی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کنارون مین آبخوری مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اوسپر اور پیویگا پانی اوسمین سے پیاسا نہین ہونیگا بعد اوس پینی کی کبہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حُذَیْفَۃَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی النَّاسَ فَیَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تُزْلَفَ لَھُمُ الْجَنَّۃُ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ وَھَلْ اَخْرَجَکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا خَطِیْئَۃُ اَبِیْکُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِذْھَبُوْا اِلَی ابْنِیْ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَیَقُوْمُ اِبْرٰھِیْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِنَّمَا کُنْتُ خَلِیْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اِعْمِدُوْا اِلٰی مُوْسَی الَّذِیْ کَلَّمَہُ اللّٰہُ تَکْلِیْمًا فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِذْھَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی کَلِمَۃِ اللّٰہِ وَرُوْحِہٖ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَیَقُوْمُ فَیُؤْذَنُ لَہٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَیِ الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَیَمُرُّ اَوَّلُکُمْ کَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَیُّ شَیْءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الْبَرْقِ کَیْفَ

يمرُّ و يرجع في طرفة عينٍ ثمّ كمرّ الريح ثمّ كمرّ الطير و شدّ الرجال تجري بهم اعمالهم و نبيّكم قائمٌ على الصراط يقول ربِّ سلّم سلّم حتّى تعجز اعمال العباد حتّى يجيء الرجل فلا يستطيع السير الّا زحفًا قال و في حافتي الصراط كلاليب معلّقة مامورة تاخذ من امرت به فمخدوش ناجٍ و مكدوس في النار و الّذي نفس ابي هريرة بيده انّ قعر جهنّم لسبعين خريفًا رواه مسلم

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اکہٹا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگون کو یعنی محشر مین پس کہڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاویگی واسطی ونکی بہشت ف ع جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا الجنة ازلفت علمت نفس ما احضرت ت پس آوینگی مومن یعنی بعضی مومن خوص ہرمت سی آدم کی پاس پس کہین گے ای باپ ہمارے کہولو ہماری لیے بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہوویں ہم اوسمین پس کہین گے آدم کہ نہین نکالا تمکو بہشت سے مگر تمہاری باپ کی خطانی نہین ہون مین لایق اس کار کی جاؤ تم طرف بیٹے میرے ابراہیم کے کہ خلیل اللہ ہی یعنی وہ افضل رسولون خدا کی سی ہی اور جد خاتم الانبیا ہی اوس سی حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرتؐ نی پس کہین گی ابراہیم کہ نہین مین لایق اسکام کی نہین تہا مین خلیل مگر پرے اسکی پرے اسکی یعنی پہلی اسدن کی قصد کرو طرف موسی کی کہ کلام کیا اوس سے خدا تعالی نی کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نے کہ یہہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لایق اس درجۂ بلند کے نہین ہون اور معنی یہہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بوسطۂ جبرئیل کی دیا گیا ہون ولیکن تم موسی ؑ کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ وراء مکرر لائی کہا کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین ت پس آوینگی موسی علیہ السلام کی پاس پس کہین گی وہ کہ نہین مین لایق اسکی جاؤ طرف عیسی کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہین گی عیسی کہ نہین مین لایق اسکا کی یعنی پس اوس وقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوین گی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب و عزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین مشہور و ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور اس لیے نہ کہا کہ آوینگی میری پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکی کہ اوسمین ہین معنی حمد کی اور مشعر ہی کہڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسیکہ فرمایا ت پس کہڑی ہونگی محمد یعنی داہنی طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہین گی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی رحمت دینی کی سختی موقف سی پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرین گی آپ جیسیکہ اوپر گذرا اور بہیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہہ صورت بن کر آوین گی پس کہڑی ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین یعنے واسطی طلب حق اور انصاف کی پس گذرین گی جماعت کہ اول افضل ہی تم مین سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابوہریرہ نی کہ کہا مینی آنحضرتؐ سی کہ فدا ہو جیو تمپر مان باپ میرے کونسی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکہہ جہپکتی مین ف ح ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد اوسی انبیا ہین اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد اونسی صفیا یعنی اولیا اہل ہمت کی ہون ت پہر گذرین گے مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرین گی مانند گذرنے پرندون کی اور دوڑنی مردون یا پیادون کی جاری کریگی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہاری کہڑی ہونگی پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میری سالم رکہیو سالم رکہیو یہانتک کے عاجز ہونگی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت اونکی عملون کی اور رہتی ہونگی ویسی اعمال کہ بسبب اونکی قوۃ سے گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سے مگر گہسٹتا ہوا سرین کی بل مانند لڑکون کے فرمایا آنحضرتؐ نی اور دونون طرف صراط کے آنکڑی ہونگی لٹکائی گئی حکم کیے گئی یعنے درگاہ الہی سے پکڑین گے اوس شخص کو کہ حکم کیے گئی ساتہ اوسکے پس بعضی اونکی زخمی ہوکر نجات پاوینگی یعنی آگ مین پڑنی سے اور بعضی ہاتہہ پانو باندہ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی قسم ہی اوس

ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اوسکی ہاتھہ مین ہے کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہہ مسلم نی وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من النار قوم بالشفاعۃ کانہم الثعاریر قلنا ما الثعاریر قال انہ الضغابیس اور روایت ہی جابر سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگی آگ دوزخ سی ایک قوم بسبب شفاعت کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ
آریے ہین ف ع مشابہت دی گئی آریں کی ساتہہ اسلیے کہ وہ جلدی بڑہتا ہی یعنی یہہ اگرچہ جل کر کوئلا ہو جائینگی لیکن جب نکال کر نہر الحیوۃ مین
ڈالی جاوینگی جہٹ پٹ تازہ توانا ہو جائینگے ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت کرینگی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیا پہر علما یعنی علماء باعمل پہر شہدا ف ع عطف کرنی مین لفظ ثم پر
دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علما کی شہدا پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء
فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیے کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہون پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کی ہی ورنہ تمام اہل خیر کی لیے مسلمانون
سی ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہون کی ہو یا رفعت درجات کی لیے اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہی جیسے
خوارج اور بعض معتزلی نی اختیار کیا ہی ت نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

باب صفۃ الجنۃ واہلہا

باب بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی
ف ع جنت اصل لغت مین معنی ڈہانکنی کی ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطی ستر اور ڈہانکنی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈہانکنی اونکی
کی اوس چیز کو کہ نیچی اوسکی ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ و بہشت

الفصل الاول فصل پہلے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اعددت لعبادی الصالحین ما
لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر واقرءوا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین متفق علیہ روایت ابوہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ طیار کی مینی اپنی نیک بندونکی لیے وہ چیز کہ نہ کسی آنکہہ نی اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نے
اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اوسکی کسی آدمی کی دل پر ف ع اور ہوسکتا ہی کہ مراد اول سے اچہی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سے
خاطرین خوش ت پس پڑہو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق واسطے اس آیۃ کو پس نہین جانتا کوئی نفس وہ چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی واسطی شب بیداروں
اور راہ خدا خرچ کرنیوالون کی قسم اوس چیز سے کہ سبب ٹہنڈی آنکہہ اور آرام اونکی کی ہی ف ع یہہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود سے لفظ قرۃ مشتق ہی قر سی
ساتہہ زبر قاف کی معنی قرار وثبات کی اور آنکہہ وقت نظر کرنی کی طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور طرف نہین پہرتی ایسی حالت فرحت
وسرور مین سکون و آرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنیکی طرف غیر محبوب کے متفرق و ملتفت ہوتی ہی اور ایسی حالت خوف و غم مین متحرک و مضطرب ہوتی ہی یا قرۃ
مشتق ہے قر سی ساتہہ پیش قاف کی معنی سرد اور خنکی و سردی آنکہہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکہنی دشمن کے
اور بیچ حالت انتظار مطلوب کے ہی چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اوسمین بھی یہہ دونون معنی محتمل ہین
جیسیکہ باب فضل فقرا مین گذرا ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع سوط
فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیہا متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی
تہوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہے ف ع اسلیے کہ جنت اور نعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر
کوڑی کا بحسب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہہ ٹہرنیکا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈالدیتا ہی علامت ہونیکو واسطے اوسکی کہ کوئی وہان نہ اوترے ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولو ان امرأۃ من نساء اھل الجنۃ اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینھما ولملأت ما بینھما ریحا ولنصیفھا علی راسھا خیر من الدنیا وما فیھا رواہ البخاری

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکبار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا او مین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہے بہتر ہی ف ح اور جزا اور ثواب اوس مین اور تخصیص ان دونون وقتون کی بطریق عادت کی ہی اور مراد مطلق وقت اور ساعت ہے اگرچہ اول و آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت و حج اور طلب علم اور جو کچھہ کہ اوس مین قصد تقرب الٰہی کا ہو اور واسطی خدا کی ہو یہانتک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کے لیے اور حاصل کرنی خاطر جمعی اور حضور کی لیے عبادۃ مین راہ خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھہ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا ت اور اگر ایک عورت بہشتیونکی عورتون مین جہان کی طرف زمین کی تو البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی ف ع اور یا ضمیرین پھرتی ہین آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہہ ظاہر تر ہی واسطی ذکر ہونی اونکی کی عبارت مین صریحات اور البتہ بہردی وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون کی ہی خوشبو سی اور البتہ اوڑھنی اوسکی سر کی بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہے نقل کی یہہ بخاری نے

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب متفق علیہ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلی سوار نیچی سایہ اوسکی کے سو برس ہنوز قطع نکری اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ مقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہے اوس چیز سی کہ نکلا اوس پر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ع یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او وتغرب مین یا تو شک راوی کی لیے ہی اور یا تخییر کے لیے اور یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کی اوسی معنی جگہہ کوڑی کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذر اعادہ یہہ ہی کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور یا وہ کمان ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ عرضھا وفی روایۃ طولھا ستون میلا فی کل زاویۃ منھا اھل ما یرون الاخرین یطوف علیھم المؤمن وجنتان من فضۃ انیتھما وما فیھما وجنتان من ذھب انیتھما وما فیھما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربھم الا رداء الکبریاء علی وجھہ فی جنۃ عدن متفق علیہ

اور روایت ہی ابوموسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن کی لیے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چوڑائی اوسکی یعنی پس طول اوسکا اس قدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہے لنبان اوسکی ف ع یعنی اور اسی قیاس پر عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سی طول اور عرض اوسکا ہر ایک ان دونو مین سے ت سات کوس کا اور ہر کونی مین اوس خیمہ کے اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھین گے یعنی ایک کونہ والی اور گہر والونکو کہ اور کونین مین ہونگی پھرا کریگا اون سب گہر والونپر مسلمان ف ع اور کہا ایک شارح نی اور ہمراہ اوسکی ابن الملک نے بہی کہ اہل سے مراد حورین ہین بیان کہ جنسی جماع کریگا اور پہرنا کنایہ ہی مجامعت سے ت اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کی لیے کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھہ کہ ان دونین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیر ذلک کے اور دو بہشتین ہین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھہ کہ ان دونین ہی ف ح ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ دو جنتین

فقط چاندی ہی کے ہونگی اور دو سونی کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کی وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونی کی ہی اور ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونون حدیثون
یہہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اون چیزونکا کہ جنت مین ہین یعنے باسن وغیرہ اور دوسری مین صفت جنت کی دیوارون کی اور کہا بیہقی نی کہ دلالت
کرتی ہی کتاب وسنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نی سورہ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پہر
فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سی منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جنتان انیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان
انیتہما وما فیہما من فضۃ کہتا ہون مین یعنے ملا علی کہ مؤید ہی اوسکی یہہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہے کہ مراد
جنتان سی یعنی آیہ مین دو قسمین ہون جنت کے کہ ایک اون دونون کی سونی سی اور دوسری چاندی سی اور کہی ہونگی کاملین کے لیی دو جنتین سونی کی اور
دو جنتین چاندی کی دائین بائین طرف اونکی محلون کی زینت کی لیی بسبب مقصود ہونی سونی کی اور یہہ مراد جنتان سی بنا بر اسکی لی کہ کبہی مراد تثنیہ کثرت
ہوتی ہی اور مؤید ہی اسکو یہہ کہ دروازی جنت کی او طبقی اوسکی آٹہہ ہین جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام دار القرار
دار المقامت اور نہین مانع درمیان بہشتیون کی اور درمیان نظر کرنی اونکی کی طرف پروردگار اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کے اوپر ذات بزرگ
کی جنت عدن مین **ف ع** یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورت طبعی کہ درمیان بندہ اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹہہ جائینگے
مگر پردی جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگی سو وہ بہی ازراہ مہربانی وتفضل رب کے اوٹہہ جاوینگے تا وراوسکو عیانا دیکہین کے ت نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا
بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا
يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ
وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجی ہین
درمیان ہر دو درجونکی اتنا فرق ہے جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کے **ف ع** ممکن ہے یہہ کہ مراد سو سی کثرت ہو پہلی کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہ سی
بطریق مرفوع کی عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہے کہ سو درجی ایسی ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا
اور اور درجہ خلاف اونکی ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت کیا دیلمی نی مسند فردوس مین ابو ہریرہ سی مرفوع یہہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہنچیگی
اوسکو مگر متفکرت او فردوس **ف ع** یعنی جنت اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المؤمنون کی اولمین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون
الفردوس **ت** سب جنتون سی بلند تر ہی ازروی درجی کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہین صورۃ او معنی جنت فردوس سے روان کیجاتی
ہین چار دات نہرین بہشت کی **ف ع** یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب و شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن
لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی **ت** اور اوپر فردوس کی عرش ہی **ف ع** پس یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام
جنتون کی ہی اور اسیلیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم امت کی لیی **ت** پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اوس سی فردوس کہ سب سے
بلند تر اور بالا تر ہے نقل کی یہہ ترمذی نے کہا مولف نی کہ نہین پائی مین یہہ حدیث صحیحین مین یعنے انکی متنو نمین اور نہ کتاب حمیدی مین **ف ع** کہ جامع
ہی صحیحین کے حاصل کلام مولف کا اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح مین حالانکہ نہین پائی گئی یہہ مگر حسان مین پس اعتراض مولف کا تو
یہہ ہے اور بعضی شارحین نے لکہا ہی کہ یہہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری بیچ باب کان عرشہ علی الماء
کی اور صحیح مسلم مین بہی موجود ہی بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا
فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا
حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا
وَجَمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ
اوسمین صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگی اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین فـ ـ ـوع یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونے
آفتاب اور رات دن کی ت پس چلیگی ہوا شمال کی فـ ـوح شمال زیر شین سی اور زبر بہی آئی ہی ہوا کہ داہنی ہاتھ کی طرف سی آوی جب سامنی قبلہ
کی کہڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہی شل ہوا شمال کی ت پس ڈالی گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبو مین اونکی موہنوین یعنی بدنو نپر اور کپڑونین پس
زیادہ ہونگی بہشتی کہ اوس مجمع مین حاضر ہونگی حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگی حسن وجمال کو پس پہر پہرینگے یعنی بازار سے طرف گہر والون اپنی کی اسحال مین کہ زیادہ
ہو گئی ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے اونسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونیکی ہمسی حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتی گہر والون
سی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہماری حسن وجمال کو فـ ـوع اور یہہ بات یا تو بسبب اسکے ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہنچی اور یا بسبب عکس پڑنی جمال اونکی
یا بسبب عمل وحال اونکی کی ت نقل کی یہہ مسلم نی وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أول زمرة
يدخلون الجنة على صورة القمر ليلة البدر ثم الذين يلونهم كأشد كوكب دري في السماء إضاءة
قلوبهم على قلب رجل واحد لا اختلاف بينهم ولا تباغض لكل امرئ منهم زوجتان من الحور العين
يرى مخ سوقهن من وراء العظم واللحم من الحسن يسبحون الله بكرة وعشيا لا يسقمون ولا يبولون
ولا يتغوطون ولا يتفلون ولا يمتخطون آنيتهم الذهب والفضة وأمشاطهم
الذهب ووقود مجامرهم الألوة ورشحهم المسك على خلق رجل واحد
على صورة أبيهم آدم ستون ذراعا في السماء متفق عليه
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین
رات کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کے یعنی مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن
تاری کی بیچ آسمان کے روشنی مین یعنی جو تارہ سوا چاند وآفتاب کے اور تاروںسی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن وچمکتا ہوگا دل بہشتیونکی اوپر دل
ایک شخص کے ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسیکہ تفسیر کے اسکی یہہ کہ نہین ہوگا کچہہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی رکہنی آپسمین
ہر شخص کے لیی بہشتیونمین سی دو دو بی بیان ہونگی حور عین سے فـ ـوح حو جمع حورا کی اور حورا اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہہ کے سفیدی نہایت
سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عینا کی معنی فراخ چشم کے اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنا اہل جنت
کی بہتر بیویان ہونگی اور یہان دو بیویان فرمائین اونین کیا تطبیق ہے جواب یہہ کہ مراد یہہ ہی کہ دو بیویان ہونگی اس جنس سے کہ حور العین
ہونگی ساتہہ اوصفات کی کہ ذکر کین اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہہ اسکے کہ سوا اس جنس سے اور بیویان بہت ہون ت دیکہا جاتا
ہی گودا حورون کی پنڈلیون کی ہڈیونکا ہڈی اور گوشت کی پیچہی سی بسبب نہایت حسن وصفائی اور لطافت کی ساتہہ پاکی کی یاد کرینگے
بہشتی اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتی اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پاخانہ پہرینگی اور نہ تہوکینگے اور نہ رینٹہہ سنکینگے بازر

اونکی سونی اور چاندی کی ہونگی اور کنگہیان اونکی سونی کی اور ایندہن اونکی انگیٹہیونکا اگر کا ہوگا ف ع یعنی دنیا کی انگیٹہیون کے ایندہن کوئلی وغیرہ
ہوتی ہین اور خوشبو کی لیے عود اوسپر جلاتی ہین بخلاف بہشت کے انگیٹہیون کی کہ اونکا ایندہن ہی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سی روشن کرنا
آگ کا اور واو کی زبر سی لکڑیان کہ جلائی جاتی اوس سے آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی اور بصیغہ آلہ کی وہ چیز کہ رکہی جا دی اوسمین آگ
اگر جلانی کی لیے یعنی انگیٹہی اور زبر میم سی بہی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سی اور واو سکی پیش سے اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر کہ دہونی دیجاتی
ہی اوس سے ت و عرق اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کے ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کی ہونگی یعنی سب خوب حسن خلق اور متفق
اور اختلاط رکہنی والی ہونگی آپسمین اوپر صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹہہ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی
درازی قد مین لفظ خلق پیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی بعد
بیان سیرت کے اور خلق زبر خ سی بہی روایت ہی یعنی سب ہونگے اوپر صورت اور شکل ایک مرد کی اور حسن و خوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تیس تیس یا تین تیس
تین تیس برس کے ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہے خلق رجل واحد کی اور روایت زیر اور پیش کے دونون صحیح ہین **وعن
جابرٍ قالَ قالَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ إنّ أهلَ الجنّةِ يأكلونَ فيها ويشربونَ ولا يتفلونَ ولا يبولونَ
ولا يتغوّطونَ ولا يمتخطونَ قالوا فما بالُ الطعامِ قالَ جُشاءٌ ورَشحٌ كرَشحِ المسكِ
يُلهمونَ التسبيحَ والتحميدَ كما تُلهمونَ النفسَ رواهُ مسلمٌ**
اور روایت ہے جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکین گی اور نہ پیشاب کرینگے
اور نہ پاخانہ پہرینگے اور نہ ناک سنکین گے عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نے کہ جب پاخانہ نہ پہرینگے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوجائیگا
فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ ف ع یعنی ڈکار کی بو مین اور پسینی کی راہ نکل جائیگا اور یہہ باعتبار اختلاف اشخاص و اوقات کے ہی یا بعضا کہانا ڈکار ہوجائیگا اور
بعضا پسینا اور ظاہر تر یہہ ہے کہ کہانا ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق ت الہام کی جائینگی بہشتی تسبیح و تحمید یعنی سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الٰہی اور ہوجائیگا وہ
لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلیگا جیسیکہ باہر نکلتا ہی تمہی دم ف ع کہ بی تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہائینگی تسبیح و تہلیل سے جیسیکہ نہین
رنج اوٹہاتی ہو تم یاوہ دم لینی سی اور نہین باز رہینگے اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سے جیسیکہ نہین باز رہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہہ ہے نہین نکلیگا اونکی دم مگر
کہ ملا ہوگا ساتہہ ذکر و شکر اللہ تعالی ت نقل کی یہہ مسلم نی **وعن أبي هريرةَ قالَ قالَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ مَن
يدخلُ الجنّةَ ينعمُ ولا يبأسُ ولا يبلى ثيابُهُ ولا يفنى شبابُهُ رواهُ مسلمٌ** اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکر مند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت
دار القرار و الثبات ہی تغیر و تبدیل اور فساد و خرابی اوسمین نہین نقل کی یہہ مسلم نی **وعن أبي سعيدٍ وأبي هريرةَ قالا إنّ رسولَ اللهِ
صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ قالَ ينادي منادٍ إنّ لكم أن تصحّوا فلا تسقموا أبدًا وإنّ لكم أن تحيَوا فلا تموتوا أبدًا
وإنّ لكم أن تشبّوا فلا تهرموا أبدًا وإنّ لكم أن تنعموا فلا تبأسوا أبدًا رواهُ مسلمٌ**
اور روایت ہی ابو سعید اور ابوہریرہ سی کہا دونون نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیونکو
ساتہہ اس مضمون کے کہ تمہاری لیے ہی کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو کبہی اور تحقیق تمہارے لیے ہے کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہارے لیے ہے
کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑہی ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہے یہہ کہ چین مین رہو اور محنت و مشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن أبي سعيدٍ**

الخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَتَرَاءَوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیسا کہ دیکھتی ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین ف ع لفظ غابر غین معجمہ اور بے موحدہ سی غبور سی یعنی باقی کی اور مراد ہی اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غائر ہی تحتانیہ سی بہی آیا ہی غور سی یعنی نشیب کے لیکن یہہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی ت اور یہہ ارتفاع اور بلندی بالاخانونکی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان اہل بہشتونکی ہوگا ف ع کہ مرتبہ بعضونکا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علمانی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلیٰ تو سابقین کیلیے ہا اور اوسط مقتصدین کے لیے اور اسفل مخلطین کے لیے ت عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہون گی کہ نہین پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی ہی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی کے قسم ہی خدا کی پہنچینگے اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائی ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی سچ قبول کرنے اوس چیز کی کہ حکم کیگئی ساتہ اوسکی اور منع کیگئی اوس سے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آخر سورہ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا تا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُھُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین ف ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونیمین حسد و بغض و غیرہ سے اور بعضون نے کہا خوف و ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورونکی اور بعضون نے کہا توکل مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اوسکیکا تو رزق دی تمکو جیسیکہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتے ہین شام کو پیٹ بہری ت نقل کے یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماویگا بہشتیونکو اور پکاریگا کہ ای بہشتیون پس کہینگے اور جواب دینگی بہشتی اللہ تعالیٰ کو کہ حاضر ہین ہم رب ہماری اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری قبضہ قدرت و ارادہ مین ہے جسکو چاہی دیوی تو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجہسی کہ داخل کیا مینے تمکو بہشت مین پس کہینگے اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہووین ہم ای پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تونے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سی پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سے کہ دی مینی پس کہینگے ای پروردگار ہماری کونسی چیز بہتر ہے اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ عنایت فرماؤنگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا

بہتر بعد اسکی کبہی **فتح** اور جب مولی بندہ سی راضی ہوا تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بہی اثر اور نتیجہ اسیکا ہی اول پوچہنا اونسی کہ آیا راضی ہو تمہی جب رضا اونکی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی رضا اپنی اونسی اوسپر مرتب کے تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندہ سی رضا بندہ کی ہی مولی سی اپنی عالمین نگاہ کر اگر اپنی تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی بس جان کہ وہ بہی تجہسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے ہی کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالے ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتے اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بہی ہمسی راضی ہے بعد ازان بشارت دی کہ رضا اوسکی اونسے دایم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالی کی بزرگتر ہی بہشت سی اور اوسچیز سی کہ اوسمین ہے جیسیکہ فرمایا و رضوان من اللہ اکبر چہ جائیکہ ہمیشہ و مستمر ہو اللہم ارض عنا و ارضنا عنک **ت** نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی ویتمنی فیقول لہ ھل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ رواہ مسلم

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہہ ایک تمہارے کی بہشت سی اوس مقدار ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ اوسقدر کہ چاہی تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنی بہت کچہہ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالی اوس بندہ کو کہ آرزو کی تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دلمین آرزوئین تہین مانگیگا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تیری لیی ہی جو کچہہ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انہار الجنۃ رواہ مسلم**

اور روایت ہی اوس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمون سی ہین **ع** فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تعین سیحان اور جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نے کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہے علما نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہے کہ نہرین ترک و بلخ کی ہین اصلی کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نی کہا کہ جوہری نے جو کہا کہ جیحان نہر شام کی ہے غلط ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما کہ جیحون وادی نہر خراسان ہے اور کہا کہ سیحون نہر ہی سند مین اور بعضون نی کہا کہ سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کی اور مراد ساتہہ ہونی ان چار نہرونکی انہار جنت سی یہہ ہی کہ پانی انکی بہ نسبت اور پانیون کی اچہی ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سی ہین اور بعضون نے کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرین کے ہین اور اونکو ساتہہ نام ان چار نہرون کے کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹہی اور فائدہ مند دنیا کی نہرونکی ہین نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچہہ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت کے ہین اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ محمول ظاہر پر ہے اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت مین ہے چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہے کہ فرات و نیل جاری ہوتی ہین بہشت سے اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی کے جڑسی ہین اور معالم التنزیل مین لایا ہی کہ یہہ چار نہرین بہشت سے ہین کہ حق تعالی نے انکو پہاڑون کو سونپا ہے اور روانسی زمین پر جاری کیا کذا ذکر الطیبی و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال **ت** نقل کے یہہ مسلم نی **وعن عتبۃ بن غزوان قال ذکر لنا ان الحجر یلقی من شفۃ جھنم فیھوی فیھا سبعین خریفا لا یدرک لھا قعرا واللہ لتملأن ولقد ذکر لنا ان ما بین مصراعین من مصاریع الجنۃ مسیرۃ اربعین سنۃ ولیاتین علیھا یوم وھو کظیظ من الزحام رواہ مسلم**

اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہماری یعنی روایت کیا گیا حضرت

بیغمبر

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پتہر ڈالا جاوی کنارہ دوزخ پر کی سی پس گرتا چلا جاوی اوسمین ستر برس پہنچی اوسکی تہا مین قسم خدا کی البتہ بہری جاویگی
دوزخ یعنی کفار سی باوجود اس گہراؤ اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوون دروازی کی دروازون جنت کی سی مسافت مقدار
چالیس برس کی ہی اور البتہ آویگا اوسپر ایکدن کہ وہ بہری ہوگی بسبب اژدہام کی نقل کیے یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری عن
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاءُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ
مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ یَدْخُلُهَا
یَنْعَمُ وَلَا یَبْأَسُ وَیَخْلُدُ وَلَا یَمُوْتُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا عرض کیا مینی یا رسول اللہ کس چیز سی پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سی ف
ع اختلاف ہی عقلا کو کہ پہلی چیز کہ اجسام سی پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پہر پیدا کی گئی اوس سے زمین ساتھہ کثیف اور منجمد
ہونیکی اور آگ اور ہوا ساتھہ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سی اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کہتی ہین توریت کی اول سفر مین
آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کے اوسکیطرف پس پگہلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کے
پس آسمان پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئی پانی پر جہاگ اور اوس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑ اونکو لنگر اوسکا کیا یعنی پہلی ہلتی تہی زمین پہاڑون سے ٹہیر گئی اور بعضون
نی جو لکہا ہی کہ مراد پانی سی نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنی پیدا کیا ہمنی پانی سی ہر
حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالی کی واللہ خلق کل دابة من ماء اور یہہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اوسکا ہی کہا یہہ یا بسبب زیادتی احتیاج اوسکی کی طرف پانی کی اور منتفع
ہونی اوسکے ساتہہ عرض کیا ہمنی آنحضرت سے کہ بہشت کس چیز سے ہے عمارت اوسکی یعنی پتہر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونیکی اور ایک اینٹ چاندی کی
اور گارا اوسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار
جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا اور رنج و مشقت نہین دیکہیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑے اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی
اوسکی نقل کیا یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور
روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اوسکا سونیکا ہی ف اور ٹہنیان اوسکی مختلف ہین کسیکی سونیکی اور کسیکی
چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع مرین ساتہہ طرح طرح کی شگوفونکی اور اوسیطرح طرح طرح کے میوی ہوئی اور نیچی اوکے نہرین جاری نقل کیے یہہ ترمذی نے وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالی نے ہم درجات عند اللہ یعنی جنتی صاحب درجون کی ہونگی
بحسب اعمال اپنی کی طاعات سے جیسے کہ دوزخی صاحب درکات یعنی سافلہ کی ہونگی بقدر مراتب اپنی کے شدة کفر مین جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار
ترجمہ میان ہر دو درجون کے فرق سو برس کا ہی نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے وعن اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِي اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ایسی کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجے مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے اونکو نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ
حدیث غریب ہے وعنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ـــــ اور روایت ہے ابی سعید سی کہ نقل کے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعہ فرمایا بلندی اون بچھونون کی جیسیکہ مسافت ہے درمیان آسمان وزمین کی پانسو
برس کی راہ **فـــ ع** یعنی جنت کی درجون کی بھی ایسی بلند ہونگی جیسی کہ در حدیث مین آیا ہے ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضو
نے کہا مراد فرش سے عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوعہ بمعنی فائق وفاضل کے حسن وجمال مین دنیا کی عورتون سے لیکن حدیث مین آیا ہے کہ مومنات
احسن ہون گی حورون سے بسبب نماز وروزہ کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ضَوْءُ وُجُوْھِھِمْ عَلٰی مِثْلِ
ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَۃُ الثَّانِیَۃُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ لِکُلِّ
رَجُلٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یُرٰی مُخُّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَائِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور یہہ بھی روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگے بہشت مین دن قیامت کے
کہ وہ انبیا علیہم السلام ہین روشنی اونکی چہرونکی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودہوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہین
اوپر مانند بہترین ستارہ چمکنی کی آسمان مین واسطے ہر شخص کے اونمین سے دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑی ہونگی اور ہر ایک اون دونون مین سے
ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی وسلیکا ستر جوڑے کے اوپر سے **فـــ ع** اور حدیث مین آیا ہے کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ واسطے اسکی بہتر بیبیان اور اسی
ہزار خادم ہونگی پس تطبیق اونمین اور اسمین یہہ ہے کہ دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا ستر لباس پرسے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونگی پس
یہہ منافی نہین ہے یا کہا کہ ہر ایک کے لیے بہت سی حورین غیر مصنت کی ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہہ ہے کہ ہر ایک کے لیے دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سے اور بہتر
حورونمین سے کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُعْطَی الْمُؤْمِنُ
فِی الْجَنَّۃِ قُوَّۃَ کَذَا وَکَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَ یُطِیْقُ ذٰلِکَ قَالَ یُعْطٰی
قُوَّۃَ مِائَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت مین قوت اوپر
اتنی جماع کرنے کے یعنی یہہ سو عورتی کتنے سے عورتون سے مثلا دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنیکی اتنی عورتون سے فرمایا کہ دیا جاویگا قوت سو مردونکی
یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتون سے جماع کرنیکی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا یُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِی الْجَنَّۃِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَہٗ مَا بَیْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُہٗ لَطَمَسَ ضَوْءُہٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ
کَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے اوسی نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوے ناخن اون چیزون مین سے کہ بہشت مین
ہین یعنے قسم زینت اور آلات اوسکی سے ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہوجاوے بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف آسمان
زمین کی ہے اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سے جہانکے پس ظاہر ہون کڑے اوسکی تو البتہ مٹادیوے روشنی ما اوسکی سورج کی روشنی
کو جیسیکہ مٹادیتا ہے سورج ستارون کی روشنی کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ جُرْدٌ مُّرْدٌ کُحْلٰی لَا یَفْنٰی شَبَابُھُمْ وَلَا یَبْلٰی
ثِیَابُھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکھین اونکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی **ف** حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش اور رے کی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی لڑکا بی ریش اور کحلی کاف کی زبر سی اوپر وزن فعلی کی معنی فعیل کے یعنی مکحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہو گویا سرمہ لگایا ہی **ت** نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اسحال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سی بی ریش سرمگین آنکھین تیس برس کی یا تین تیس برس کی **ف** یعنی جیسیکہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مرد کی اس وقت مین ہوتی ہے اور لفظ او حملہ او ابناء ثلثا وثلثین سنۃ مین شک راوی کی لیے ہی **ت** نقل کے یہہ ترمذی نی **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيُّ فِيْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی اسحال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیی سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرتؐ نی چلی سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑی اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی **ف** کہ لیسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ سنا یا یستظل بظلہا مائۃ راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی **ت** اوس درخت پر تڈی ہین سونیکی **ف** شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین بازو اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوٹہتی ہین اوس سے اور تعبیر کیا اونکو ساتھہ سونی کی تڈی کی اور یہہ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنی ڈہانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچہہ کہ ڈہانکتا ہی اور بعضا دی نی کہا کہ ڈہانکتی ہی اوسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو **ت** گویا کہ میوی اوسکے مانند مٹکونکی ہین **ف** سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہہ نام اسلیی ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین وآخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پری اوسکے کیا ہی اور نہین گذرا اوس سے کوئی سوای محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہانسی آگی نہین بڑہتی اور روایت مین چھٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہے اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہہ ہے کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم **ت** نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذٰلِكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی انس سے کہا پوچھی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالی نی وہ نہر **ف** لفظ نہر ساتھ زبر کے اور جزم سی بہی آیا ہی یعنے نہر پانی کی کہ دونو طرف اوسکے دو حوض ہین ایک تو جنت مین ہی اور دوسرا موقف مین اوسیلیی کہا کہنی والی نے یعنی بہشت مین **ف** بسبب ہونی اکثر اوسکی کی بہشت مین یا اسلیی کہ منبع اوسکا بہشت ہی مین ہی **ت** نہایت سفید ہی پانی اوسکا دودہ سے

اور نہایت شیرین ہی شہد سی اوس نہر مین یعنی اوسکی کنارون مین پرندی جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کی **ف ع** لفظ جزر مین جیم اور زی ہی جمع جزور کی ساتھہ زبر جیم کی معنی اونٹ کی کہ تیار ہو واسطی نحر وذبح کی اور معنی یہہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کی لیئی تاکہ کہاوین اونکی اوس نہر والی **ت** کہا عمر رضی نی کہ تحقیق وہ پرندی متنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہانی والی اونکی کہ بہشتی ہین متنعم تر اور تر وتازہ تر ہونگی اونسی نقل کی یہہ ترمذی نی

وعن بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فُعِلْتَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گہوڑی بہی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت مین پس جاہیگا تو کہ سوار کیا جاویگا بہشت مین یاقوت سرخ کی گہوڑی پر کہ اوڑاوی وہ گہوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہان چاہے تو مگر کہ کریگا تو **ف ع** لفظ فعلت کو ساتہہ صیغہ خطاب کے پڑہا ہی مجہول ومعروف مگر یہہ کہ کیا جاوی گا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا یا کریگا تو یعنی مطلب یاب ہوگا تو اور لفظ فعلت ساتہہ ت تانیث کی صیغہ مجہول سی بہی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا تیری لیی اور فرس مذکر و مونث دونون آتا ہی حاصل یہہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچہہ چاہیگا پاویگا **ت** اور سوال کیا آنحضرت سی ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹ ہی ہونگی کہا بریدہ نی پس نہ جواب دیا آنحضرت نے اوس شخص کو جو کچہہ جواب دیا تھا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ پہلی شخص کو جواب دیا تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر الخ پس فرماویگا اللہ تعالی بطریق کلیہ کے کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیری لیی بہشت مین جو کچہہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکہہ تیری نقل کے یہہ ترمذی نے

وعن اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ

اور روایت ہی ابو ایوب سے کہا اونسی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو کیا بہشت مین گہوڑی ہونگی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو ہونگی پہر سوار کیا جاویگا تو اوسپر پہر اوڑا لیجاویگا تمکو جہان چاہی گا تو نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اسکی قوی اور ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہی نسبت بضعف کیا جاتا ہی یعنی بسبب کسی سبب ضعف کے علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مینی محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہ

کہتا تہا ابوسورہ یہہ ابوسورہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثین منکر **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ایکسو بیس صف ہونگی اسی اون صفون مین اس امت سے ہونگی اور چالیس اور امتون سی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **ف** ح ع اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دو حصہ ہونگی بہ نسبت اور امتونکی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوگی تم نصف اہل جنت کی اور یہان فرماتی ہین دو چند جواب یہہ کہ ہوسکتا ہی کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہو بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتہہ زیادتی اوس سی کہ امید رکہتی تہی اور یہہ زیادتی فضل کرم اوسکا ہی بیچ حق حبیب اپنے کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہہ ہے ہی کہ اسی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتہہ چالیس صفونکی اور توجیہ اول ظاہرتر ہی **وعن** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی یعنی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مقدار مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گہوڑیکا یا سیر سوار گہوڑیکی کہ خوب دوڑتا ہی **ف** ع تین رات یا تین برس اور یہہ ظاہرتر ہی ایسی کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی یہہ مراد اس سے کثرت ہی تا نہ مخالف ہو اوسکی کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازون کی دروازون جنت سی مسیرة چالیس برس کی ہی اور ممکن ہے یہہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتہہ قلیل کی پہر اعلام کئی گئی ساتہہ کثیر کی یا حمل کیا جاوی تو پر اختلاف دروازون کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ علم **ت** پہر تحقیق بہشتی یعنی امت میری اوس سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کے سی البتہ تنگ کیی جاوینگی اور بہیچ جاوینگی بسبب اژدہام کی دروازی پر باوجود اس وسعت اور چکلائی کی یہانتک قریب ہے کہ کندہی اونکی مل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ضعیف ہے **ف** ع اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثونسی کہ وارد ہوی ہین اس معنی مین **ت** اور پوچہا مینی محمد ابن اسمعیل بخاری سی حال اسی حدیث سی پس نہ پہچانا اسکو **ف** ع اور عالم حدیث کہ احاطہ رکہتا ہو طرق احادیث پر جب کہے کہ نہ پہچانتا مین اوسکو تو دلالت کرتا ہی اوسکی ضعف پر **ت** اور کہا بخاری نی کہ مخلد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر **ف** ع یعنے پس ہوگی یہہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ مخلد سہو ہے صاحب مشکوة سی اور صواب خالد ہی ایسی کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور سطرح اسماء الرجال کی کتابون مین **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَّلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مردا و عورتون کی پس جب چاہیگا او خوش کہیگا مرد یعنی اسیطرح عورت کسیکی صورت کو داخل ہوگا اوسمین و متصف ہوگا ساتہہ او صورتونکی نقل کی اسکو ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

وعن سعید بن المسیب انہ لقی ابا ہریرۃ فقال ابو ہریرۃ اسال اللہ ان یجمع بینی وبینک فی سوق الجنۃ فقال سعید افیہا سوق قال نعم اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اہل الجنۃ اذا دخلوہا نزلوا فیہا بفضل اعمالہم ثم یؤذن لہم فی مقدار یوم الجمعۃ من ایام الدنیا فیزورون ربہم ویبرز لہم عرشہ ویتبدی لہم فی روضۃ من ریاض الجنۃ فیوضع لہم منابر من نور ومنابر من لؤلؤ ومنابر من یاقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذہب ومنابر من فضۃ ویجلس ادناہم وما فیہم دنی علی کثبان المسک والکافور ما یرون ان اصحاب الکراسی بافضل منہم مجلسا قال ابو ہریرۃ قلت یا رسول اللہ وہل نری ربنا قال نعم ہل تتمارون فی رؤیۃ الشمس والقمر لیلۃ البدر قلنا لا قال کذلک لا تتمارون فی رؤیۃ ربکم ولا یبقی فی ذلک المجلس رجل الا حاضرہ اللہ محاضرۃ حتی یقول للرجل منہم یا فلان ابن فلان اتذکر یوم قلت کذا وکذا فیذکرہ ببعض غدراتہ فی الدنیا فیقول یا رب افلم تغفر لی فیقول بلی فبسعۃ مغفرتی بلغت منزلتک ہذہ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہہ کہ اونہون نی ملاقات کی ابو ہریرہ سی یعنی بازار مین پس کہا ابو ہریرہ نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالی سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حال آنکہ وہ موضع ہی اسطی حاجت تجارت کی کہا ابو ہریرہ نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین وترین گی اوسمین یعنی اوسکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کی یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل وسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پہر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی ف یعنی جیسی روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تہا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا انکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تہا کہ روز جمعہ کی نکلین اور یہہ اثر او نتیجہ اور جزا نکلنی کی روز جمعہ مین اور جانیکی نماز جمعہ کی لیی ہوگی ت پس نکلین گی اور زیارت کرین گی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اون کی لیی عرش اپنا ف یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی والا او پرگذیدہ یعنی کہ عرش چہت جنت کی ہی ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیی بیچ ایک بڑی باغ کی باغون جنت کی سی پس رکہی جاوینگی اون کی لیی منبر نور کی اوپر بیٹہین گی او منبر موتیون کی او منبر یاقوت کی او منبر زمرد کی او منبر سونی کی او منبر چاندی کی یعنی موافق تفاوت مراتب و درجات او اعمال و افعال کی او بیٹہیگا کمترین اونکا یعنی مرتبہ و منزلت مین او نہین ہی اون مین خسیس و کمینہ ف ح یعنی ادنی کہ کہا یعنی اقل او کمتر کی مرتبہ مین نسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکہا یعنی نہ متصف ساتہہ دنائت او خساست کی حد ذات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہی ت بیٹہیگا یہہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی ف ع یعنی نہ کرسیون او منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والی اون پر بیٹہین گی جیسی کہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹہی ہی اور ایک خاک پر ت گمان نہین لیجانی کی یہہ قوم ٹیلون پر بیٹہنی والی کہ کرسی و منبر پر

بیٹھتی ہی اپنی فصل مین اوسنی نزر دی جگہہ ونشستگاہ کی فرح اپنی بہشت مین ہر کوئی اپنی مقام ومرتبہ پر راضی وشاکر ہوگا اور آرزوی مرتبہ بلند کی نہین کریگا اور الم اور حسرت وغیرت نہین پہونچائیگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالا ت کہا ابوہریرہ نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا دیکھین گی ہم اپنی پروردگار کو اوسدن فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دیکھین گی کیا شک وشبہ کرتی ہو تم بیچ دیکھنی آفتاب کی یعنی ہمیشہ دربیچ دیکھنی چاند کی چودہوین شب مین کہا ہمنی نہین شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرنی کی تم اپنی پروردگار کی دیکھنی مین اور نہین باقی رہی گا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اللہ تعالی بیواسطہ اور اوٹہا دیگا پردہ یہانتک کہ فرما دیگا خدا تعالی ایک شخص کو مومنین سی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی کیا یاد ہی تجہکو ہی تو اوسدن کو کہ کہا تہا تونی ایسا اور ایسا ف ع یعنی وہ چیزین کہ نہین جائز شرع مین ہیں گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوس مین اور تامل کری گا اون گناہون مین کہ کیسی ہون گی ت پس یاد دلا دیگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کین تہین دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ اون کی ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تونی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تونی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشی تونی میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوی مجہسی پس فرما دیگا اللہ تعالی کہ ہان بخشی مینی تیری لیی پس سبب فراخی بخشش میری کی پہنچا تو اس مرتبہ کو ؛؛

فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَّمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِّنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

پس اوس وقت مین کہ بہشتی سجال ومقام مین ہونگی ڈہانکیگا اونکو ایک ابر اون کی اوپر سی پس برساویگا وہ اوپر خوشبو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہوؤ اور آؤ طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی مینی تمہاری لیی قسم بزرگی سی پس لو جو چاہو تم پس آوین گی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین اور آوینگی ہم اور پاوین گی وہ چیز کو کہ نہین دیکہا ہی آنکھون نی مانند اوس کی اور نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوین گی اور دی جاوین گی ہماری لیی اوس بازار مین سے وہ چیزین کہ رغبت کرین گی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوین گی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوین گی اور اوس بازار مین ملاقات کرین گی بہشتی آپس مین ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوی گا اور متوجہ ہوگا ایک شخص ؛؛ صاحب مرتبہ بلند کا اوس سی ملاقات کریگا اوس شخص سی کہ وہ کمتر ہوگا اوس سی یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی

وحسیس اور سب حد ذات بہتی مین رفیع وعالی ہون گی اگرچہ بہ نسبت بعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوپر اپنی قسم
لباس سی **ف** ع یہہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی تروع یعنی ڈرانی اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر یہہ معنی ہون گی کہ ڈرایا جاوے
گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مگروہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوسپر کہ کمتر اوس ہی قسم لباس ہی اور وجہ دوسری پر معنی یہہ ہون
گی کہ خوش کری گی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکہی گا اپنی پر قسم لباس اعلی سی **ت** پس نہ تمام ہو گا آخر کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبہ کا یا
عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سی کرتا تہا یا اوس شخص سی کہ ملا تہا یہانتک کہ ظاہر و متصور ہو گا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہو گا اوسکی
لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہہ معنی مناسب و موافق تر ہین ساتہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی کہ فرمایا اور یہہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہی کہ نہین لایق ہی کسیکو کہ غمگین ہووی بہشت مین **ف** ح شاید بسبب دنی ہونی
لباس کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ ہی بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سی بہتر ہو گا غمگین
ہو فافہم **ت** پہر پہرین گی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرینگی ہمسی بیویان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گے
ہمکو کہ خوش آئی تم اور اپنی گہر مین آئی اور کہین گی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اسحال مین کہ تجہپر جمال بہتر ہی اوس جمال سی کہ جدا
ہوا تہا تو ہمسی اوسپر پس کہین گی ہم اپنی بیویون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچہا کرنیوالا جانون اور درست
کرنی والا شکستگیون کا ہی اور لایق ہی اور بہیجتا ہی ہمکو کہ پہرین ہم مانند اوسچیز کی کہ پہری ہم **ف** ح اس لیی کہ جو کوئی بیٹہی ایسی
ذات کی ساتہہ کہ تمام حسن و جمال پرتو اوسی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن و جمال پاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا
ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **وعن** اَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَۃً وَتُنْصَبُ
لَہٗ قُبَّۃٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ
قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْکَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ
فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْھَا اَبَدًا وَکَذٰلِکَ اَھْلُ النَّارِ
وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْھِمُ التِّیْجَانَ اَدْنٰی لُؤْلُؤٍ مِنْھَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَھَی الْوَلَدَ
فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَھِیْ
وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَھَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ
الْوَلَدَ کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَلٰکِنْ لَا یَشْتَھِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمترین بہشتیونکا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی
لیے اسی ہزار خادم ہون گی اور بہتر بیویان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سے اور کہڑا کیا جاوے گا اوسکی لیے خیمہ موتی اور زبرجد اور
یاقوت سی یعنی بنایا جاویگا اوس سی یا مرصع اور آراستہ ہو گا ساتہہ ونکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول و عرض مین ❊

ایسی ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتہہ ایسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی یعنی جو کہ ابو سعید تک پہنچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چہوٹی یا بڑی ہو جاوین گی بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہ ہونگی اس عمر سی کبہی اور اسیطرح دوزخی **ف** ح یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور شاید کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی ایسلیے مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کامل ہو دار البوار و دار القرار مین **ت** اور اسی اسناد سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہونگی ایسی کہ ادنی موتی اون تاجونکا البتہ روشن کر دی اوسچیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی اور اسی اسناد سی فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تین تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کی کہ جب چاہیگا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہیگا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی اخیر کا یعنی جو کہ اسحق نی نقل کیا **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِّلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطی حور عین کی بلند کرین گی آوازین یعنی ساتہہ گانون کی کہ نہین سنی مخلوقات نی مانند اون آوازون کی کہین گی ہم ہمیشہ زندہ رہین گی پس ہلاک نہین ہونیگی اور ہم ہین چین کرنی والی پس نہین دیکہنی کی شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنی رب سی یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونیگی خوشی اور خنکی ہو اوس کسی کی لیے کہ ہی ہماری لیے اور ہین ہم اوسکی لیے یعنی جنات عالیات مین نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پہٹینگی اور نکلین گی اون دریاون مین سی نہرین بعد از درآنی مسلمانون کی بہشت مین **ف** ع ظاہر یہہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قران مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پہر اونہین سی پہٹین گی اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سی وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اون کا نہر بسبب جاری ہونی اون کی کی **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ دارمی نی معاویہ سی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَةٌ

فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِیْ خَدِّهَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِیْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰی يَرٰی مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِیْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابوسعید سی اوس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کری گا بہشت مین ستر تکیون پر پہلی اس کی کہ پہری یعنی ایک پہلو سی طرف دوسری پہلو کی نہین پہرنی کا کہ طرح بطرح کی ستر تکیہ لگا دی گا پہر آوی گی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سی پس ماری گی وہ عورت اوپر کندہی اوس مرد کی یعنی بطریق غنج و دلال کی اور آگاہ کرے گی واسطی دکہانی جمال کے پس دیکہی گا وہ مرد مونہہ اپنا اوس عورة کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سی ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورة پر ہوگا روشن کردی مابین مشرق و مغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کری گی وہ عورة اوس مرد کو پس جواب دی گا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہی گا اوس عورت سی کہ کون ہی تو پس کہی گی وہ کہ مین جملہ زیادتی سی ہون **ف** ح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیک کارون سی کہ فرمایا قران مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی کی بہی کی ہی اور زیادہ انکو اسلیی فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جس کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نی اپنی فضل سی جزاء اعمال مین مکلفین کے لیی اور زیادہ مذکورہ فضل پر فضل ہی **ترجمہ** اور تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ ہون گی اوس عورة پر ستر کپڑی یعنی رنگ برنگ کی پس بیٹہی گی اون کپڑون مین نظر اوس مرد کی یعنی پار دی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکہی گا وہ مرد اوس عورۃ کی پنڈلی کی گودی کو اوس لباس کی پیچہی سی یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونی کی اور تحقیق اوس عورة کی سر پر تاج ہون گی کہ ادنی موتی اون تاجون مین سی روشن کردی مابین مشرق و مغرب کو نقل کی یہہ احمد نی ❊ **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَیْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تہی اصحاب مین کہ نزدیک اون کی تہا ایک شخص گنوارون مین سی حدیث یہہ ہی کہ ایک شخص بہشتیون مین سے پروانگی مانگی گا اپنی پروردگار سی کہتی کرنی مین یعنی درخواست کری گا اللہ تعالی سی کہ مجکو حکم ہوتا بہشت مین کہیتی کرون پس فرمادی گا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہے ❊

تو بیج اوس چیز کی کہ چاہی تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہی تو موجود ہی پہر زراعت کیون کرتا ہی کہی گا وہ شخص کہ ہان سب کچہہ ہے ولیکن مین چاہتا ہون کہ کہیتی کرون پس اذن ہو دیگا اوسکو کہیتی کرنی کا پس تخم ڈالی گا وہ اور بوئی گا پس جلدی سی پلک مارتی مین ہو جائیگی روئیدگی اوس کی اور مرادکو پہنچنا اوسکا اور کٹنا اوسکا پس وہ ہووی گی کتنی ہی پہاڑون کی برابر پس فرمادیگا اللہ تعالی لی ای فرزند آدم کی جو کچہہ آرزو کرتا تہا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجکو کوئی چیز **ف** کہ باوجود ان تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو کہیتی کی کی تونی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی نرا دحرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہہ صفت اوس سی ہرگز نہین نکلنی کی اگرچہ بہشت مین جاوی **ترجمہ** پس کہا اوس گنواری قسم ہی خدا کی نہ پاؤگی تم اوس شخص کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ سے یا انصاری یعنی اہل مدینہ سی ایسی کہ وہ ہین کہیتی والی اور ایسے ہم یعنی گنوار صحرانشین نہین ہین کہیتی والی بلکہ اکتفا کرتی ہین شیر وخرما پر یعنی بس نہین چاہتی ہم مانند اسکی پس ہنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ اَلنَّوْمُ أَخُ الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا سوین گی بہشتی فرمایا کہ سونا بہائی موت کا ہی اور بہشتی مرنی کی نہین یعنی پس سونی کی بہی نہین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالی کی **ف** جان کہ رویت حق تعالی کی جائز ہی عقلاً اہل سنت وجماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکہنی کی نہین اونکی نزدیک اور جو کچہہ کہ موجود ہی ممکن ہے دیکہنا اوسکا اگرچہ جسم وجسمانی نہو اور مکان وجہت مین نہو اور مداخلت ان امور کی دیکہنی مین بسبب جریان عادت کی ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کی بدون اونکی دکہاوی تو یہہ بہی جائز ہی اور اللہ تعالی قادر ہی کہ قوۃ بصیرہ بصر مین رکہدی اور جیسے کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سی پاتی ہین قیامت کو بصر سی بہی دیکہین وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما اوپر واقع ہونی رویت حق تعالی کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سے اسپر مدد ہین اور وہ دلایل ساتہہ اعتراضات مبتدعہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث اور دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سی مذکور ہین اور مختار یہ ہے کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بہی ممکن ہی ولیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کہ واقع ہوئے اور بعضون کو وہان بہی خلاف ہی چنانچہ بیان اوسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آوی گا اور کسی سلف وخلف سی دیکہنا حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہنچا اور اولیا اور مشایخ طریقت سی کوئی اوسطرف نہین گیا اور دعوای اوسکا نہین کیا اور مشایخ اتفاق رکہتی ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکی کے اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خداکو عیانا دنیا مین سرکی آنکہون سی دیکہتا ہون مین اور وہ تعالی بالمشافہہ مجسی کلام کرتا ہی کافر ہو جائی اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالی کے ممکن ہے اور کوئی آفت حاسہ بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکہنیکا کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ دیکہنا بسبب قدرت اور خلق الہی کی ہی اور حاسہ بصر علت اوسکی نہین حق سبحانہ تعالی نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیا ہی

اور دخل دیا اگر وہ دکہاوی تو بن آنکہہ کی بہی دیکہہ سکتا ہی اگر وہ نہ دکہاوی تو اگر آنکہہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکہہ سکی اور اگر آب بڑا یہا مثلا
سامنی آنکہہ کی ہو اور اللہ تعالی صفت دیکہنی کی آنکہہ مین پیدا نکری تو نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک اندہا اقصی بلاد مشرق مین ہو اور پشہ مغرب
مین اگر اللہ تعالی دکہاوی تو دیکہہ سکتا ہی یہہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنی سی اپنی پر ہی ورنہ نظر قدرت باریتعالی
کی سب ممکن و آسان ہی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ تخصیص رویت کی ساتہہ مومنون کی بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اوسمین
ساتہہ اوس دولت کی مشرف ہون گی اور موقف حشر مین سب دیکہین گی کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکہنی کی محجوب ہون
گی اور حسرت ابدی مین ہین گی اور صحیح یہہ ہی کہ عورتون کو بہی رویت ہو گی مانند مردون کی اور بعضون نی کہا ہی کہ دیدار عورتون
کو بہی کبہی کبہی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو دیدار رہنوگا اسلیی
کہ یہہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارده کا رویت مین
شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبری اور
عائشہ صدیقہ اور مانند انکی کی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود افضلیت اور اکملیت اونکی بہت
سی مردون سی اور صحیح یہہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کی لیی کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علماء شافعیہ کی کلام سی ایسا مفہوم
ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتہہ مومنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہو گی اور یہہ قول بہی صحیح نہین ہی واللہ اعلم
اور رویت حق تعالی کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتہہ مثال کی ہو اور حق تعالی کی لیی مثال ہے
نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہنچا ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سی آیا ہی کہ سو بار ساتہہ اس نعمت کی مشرف ہوئی اور امام
احمد بن حنبل رحمہ اللہ سی بہی آیا ہی کہ دیکہا مینی رب العزت کو خواب مین پس پوچہا مینی کہ کونسی عبادت افضل ہی فرمایا کہ تلاوت
قرآن بار دیگر پوچہا کہ معانی سمجہہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا معانی سمجہہ کر پڑہی یا بدون اوسکی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکہو گے
اپنی پروردکار کو آشکارا آنکہہ سی اور ایک روایت مین ہی یعنی جریر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہو گی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو

ف ح یہہ تشبیہ رویت کی ساتہہ رویت کی انکشاف پوری مین ہی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہو گا کہ جیسی دیکہنا
چاند کو کہ شک و شبہ کو اوس مین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتہہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہہ چاند تمہاری مقابلہ مین ہے اور
جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالی کی بہی ایسی ہی ہو گی پس یہہ مراد نہین ہی جیسی کہ فرمایا ترجمہ نہین ایذا دی جاو گی

تم بیچ دیکھنی اوسکی کی **ف ع** لفظ تضامون ساتھ پیش ت کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتھہ زبرت کی اور تشدید میم کے دونون طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سی ہی معنی ضرر وظلم کی یعنی ضرر نہین کیی جاتی کی بیچ دیکھنی اوس ذات پاک کی اسطرح کہ بعضی دیکھین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسری پر ساتھہ تکذیب اور انکار کی اور وجہہ دوسری پر تضام سی ہی بمعنی آپس مین ملنی اور ازدحام کرنیکی یعنی اجتماع اور ازدحام نہین کرین گی اللہ تعالی کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کی چاند مین بخلاف دیکھنی ماہ نو کی کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہی **ترجمہ** پس اگر طاقت رکھو تم یہہ کہ غلبہ نہ کیی جاوٴ تم اور زبون نہ ہوو تم اوپر نماز کی کہ پہلی نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم اسکو **ف ع** یعنی جب تک ہوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر وعصر پر ہاتھہ سی نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لایق تر ہی ساتھہ دیکھنی پروردگار تعالی کی کہ ملکہ شہود ذات کا ہمین سی ہم پہنچتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نمازون کا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کے بسبب افضلیت اون کی کی ہی اسلیی کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانی بازار کا پس جس کو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دونمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف ان دووقتون کی اور بسبب اسکی کہ رویت آخرت مین انہین دووقتون مین ہوگی **ترجمہ** پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اور نماز پڑہ درحالیکہ حمد وثنا کہنی والا ہوا پنی پروردگار کی پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سی نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **وعن** صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی صہیب سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین فرماویگا اللہ تعالی چاہتی ہو تم کچہہ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سے پس کہین گی بہشتی کیا روشن اور اُجلا نہین کیا تونی مونہہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تونی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تونی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سے کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اوٹھایا جاویگا پردہ **ف** اور اوٹھنا پردہ کا دفع تعجب کی لیی ہی گویا کہ کہا گیا اون لوگوکو زیادتی یہہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہی حجاب سی اسلیی کہ وہ محجوب ہی غیر محجوب اور اسلیی کہ محجوب مغلوب ہی پس معنی یہہ ہین کہ اوٹھایا جاویگا پردہ دیکھنی والون کی آنکھون سے جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا **ترجمہ** پس دیکھین گی طرف ذات اقدس اللہ تعالی کی کہ منزہ ہی صورت اور جہت وغیرہ سی پس نہ دیی گئی بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سے طرف پروردگار کی **ف ع** منتہای تمام نعمتون کا دیدار حق ہی جیسی کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی **ترجمہ** پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اون لوگون کی لیی کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ

فصل دوسری **الفصل الثانی** اوسمین یعنی رویت حق تعالی کی نقل کی یہہ مسلم نی

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اہل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمہم علی اللہ من ینظر الی وجہہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرا وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا از روی قدر و مرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے کہ دیکھی گا طرف اپنی باغون کی اور اپنی عورتون کی اور اپنی نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنی تختون کی کہ بیٹھی گا اور استراحت کری گا اوپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنی ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح و شام **ف** ع اور ایسی حکم فرمایا محافظت کرنی کا اوپر دونون نمازون کی کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سی روز و شب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی ایسی کہ اگر ہو دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ انہین کی لیی پیدا کی گئین ہین اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہہ ہے کہ ماسوای حق کی طرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی **ترجمہ** پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت کتنی مونہہ اوسدن تر و تازہ اور خوش و خرم ہون گی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنی والی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی

وعن ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال وما ایۃ ذلک فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ہو خلق من خلق اللہ واللہ اجل واعظم رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ آیا ہر ایک ہم سی دیکھی گا اپنی پروردگار کو تنہا بی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچھا ابو رزین نی کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات اوسکی کی فرمایا ای ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سی دیکھتا ہی چاند کو چودہوین رات مین تنہا بی مزاحمت کسی کی کہا ابو رزین نی کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت نی پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اور دیکھتا ہی اوسکو ہر ایک اور اللہ تعالی کا بلند تر ہی مرتبہ مین اور بزرگتر ہی منفعت مین یعنی پس وہ بطریق اولی دکہائی دی گا بی مزاحمت نقل کیہہ ابو داود نی

تیسری فصل **الفصل الثالث** **عن ابی ذر قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل رایت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم** روایت ہے ابو ذر سی کہ کہا پوچھا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا دیکھا ہی آپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالی و تقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو **ف** ع ایسی کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنی والا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالی کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموت والارض یعنی وہ روشن کرنی والا آسمان و زمین کا اور ظاہر کرنی والا روشنیون آسمان و زمین کا ہی مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان و زمین والون کا اور روشن کرنی والا اونکی دلونکا اور اوسکی نامون مین سی نور بہی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ما ذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتہہ زبر ہمزہ اور تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکھون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہی نورانی ساتہہ تشدید یی کی نسبت کی لیی ساتہہ زیادتی الف اور نون کی مبالغہ کی لیی اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رو یہ سی بمعنی رای کی ہوگا یعنی نورانی گمان کرتا ہون

اوسکو پس اگر پڑہا جاوی ساتہہ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکھنی آنحضرت کی اللہ تعالی کو شب معراج
مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کی لیی بسبب اختلاف روایتون کے اسلیکی لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتہہ زیر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ
کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی زبر سی ہی پس ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت ماضی سے
ساتہہ حال کی نہی **ترجمہ** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن عباس ما کذب الفؤاد ما رای ولقد راٰہ نزلۃ اخری
قال راٰہ بفؤادہ مرتین رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی قال رای محمد ربہ قال عکرمۃ قلت
الیس اللہ یقول لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی
بنورہ الذی ھو نورہ وقد رای ربہ مرتین اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی جہوٹ نکہا
محمد کی دل نی ساتہہ محمد کی اوسچیز مین کہ دیکہا اوسنی بصر سے اور وہ ذات اقدس اللہ تعالی کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرت نی پروردگار کو ایکبار اور کہا
ابن عباس نی کہ دیکہا آنحضرت نی اپنی پروردگار کو اپنی دل سی دوبار **ف** ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالی بینائی اونکی دل مین اور یا لایا دل اونکا اونکی
بینائی مین باینمعنی خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سی دیکہا دونون کی ایک ہے معنی ہین اور یہہ معنی اسلیی کہی کہ مذہب ابن عباس کا دیکہنا بینائی
سی ہی اور دیکہنا دل سی اور وہ انکا مذہب ہی برخلاف انکی مذہب کے جیسی کہ معلوم ہوگا مقصود یہہ ہے کہ ابن عباس دیکہنی سی دیکہنا حق کا مراد کہتی
ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین اور ادنی سب کو بیان قرب آنحضرت کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت
کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین بہی اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی سی یہہ ہے کہ آنحضرت نی اللہ تعالی کو دیکہا پہر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نی تو کہا کہ دیکہا
آنحضرت نی رب تعالی کو اپنی دل ہی سی نہ آنکہہ سی اور بعضون نی کہا کہ نہین آنکہہ ہی سی دیکہا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علما کی نزدیک یہہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا اپنی رب کو سر کی آنکہون سی شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رضا اور بعضی اور صحابہ اس سی دیکہنا
جبرئیل کا اونکی صورت اصلی مین مراد کہتی ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسی
کہ حدیث آئندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا کلام کیا ہی اپنی رب سبحانہ تعالی سی بغیر واسطہ
یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعری مین سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ اپنی کلام کیا ہی **ترجمہ** نقل کی یہہ مسلم نی اور ترمذی کی روایت مین یون آیا
ہی کہ کہا ابن عباس نی یعنی بیچ تفسیر آیۃ مذکورہ کی دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی کہ کہا مینی ابن عباس سی اور
اشکال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بیچ صفت ذات اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو بینایان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس
کیونکر قائل ہو دیکہنی آنحضرت رب العزت کو کہا ابن عباس نے بیچ جواب عکرمہ کے وائی ہے تجکو ای عکرمہ پانا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو
اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسیکا ہی **ف** ح اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی و نابود
ہو مدرک اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشری پاسکتی ہین اوسکو بینائیان اور یہہ ہے علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی
کا ہی ساتہہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت نہین ہے اور دیکہنا عام تر ہی اس سے **ترجمہ** اور تحقیق دیکہا آنحضرت
نی اپنی پروردگار جل و علا کو دوبار **ف** ح ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر پہنچی اور ملا علی قاری نی کہا کہ احتمال ہی کہ دل سی
دوبار دیکہا ایک بار دل سی اور ایک بار آنکہہ سی اسلیی کہ نہین کہا کسی نی کہ آنحضرت نی اللہ تعالی کو دیکہا آنکہون سی دوبار
وعن الشعبی قال لقی ابن عباس کعبا بعرفۃ فسالہ عن شیء فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال

ابنُ عبّاسٍ اِنّا بنو ہاشمٍ فقال کعبٌ اِنَّ اللّٰہَ تعالٰی قسَّمَ رُؤیتَہٗ وکلامَہٗ بین محمّدٍ وموسٰی فکلَّمَ موسٰی مرّتین
ورَاٰہُ محمّدٌ مرّتین قال مسروقٌ فدخلتُ علٰی عائشۃَ فقلتُ ھل رَاٰی محمّدٌ ربَّہٗ فقالت
لقد تکلَّمتَ بشیءٍ قَفَّ لہٗ شعری قلتُ رُوَیدًا ثُمَّ قرأتُ لقد رَاٰی من اٰیٰتِ ربِّہِ الکُبرٰی فقالت این تذھبُ
بِکَ اِنَّما ھو جبرئیلُ من اخبرکَ انَّ محمّدًا رَاٰی ربَّہٗ او کتمَ شیئًا ممّا اُمِرَ بہٖ او یعلمُ الخمسَ التی
قال اللّٰہُ تعالٰی اِنَّ اللّٰہَ عندَہٗ علمُ السّاعۃِ ویُنزِّلُ الغیثَ فقد اعظمَ الفِریۃَ ولٰکنَّہٗ رَاٰی جبرئیلَ لم یرَہٗ
فی صورتہٖ اِلّا مرّتین مرّۃً عندَ سدرۃِ المنتہٰی ومرّۃً فی اَجیادٍ لہٗ ستّمائۃِ جناحٍ قد سدَّ الاُفقَ رواہُ
التّرمذیُّ وروی الشّیخانِ معَ زیادۃٍ واختلافٍ وفی روایتہما قال قلتُ لعائشۃَ رض فاینَ قولُہٗ
ثُمَّ دَنا فتدلّٰی فکانَ قابَ قوسینِ او ادنٰی قالت ذاکَ جبرئیلُ علیہِ السّلامُ کانَ یاتیہِ فی صورۃِ الرّجلِ
واِنَّہٗ اتاہُ ھٰذہِ المرّۃَ فی صورتہِ الّتی ھی صورتُہٗ فسدَّ الاُفقَ اور روایت ہی شعبی سی کہا ملاقات کی ابن عباس نی کعب احبار سی عرفات مین
روز عرفہ کی پس پوچہا ابن عباس نی کعب سی ایک چیز سی یعنی رویت حق جل وعلا کی سی دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نی یعنی بسبب استعظام
اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہانتک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نی یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سی آواز نکلی جیسی کہ
گنبد مین کوئی بولتا ہی تو ویسی ہی آواز وہان سی آتی ہی پس کہا ابن عباس نی کہ ہم اولاد ہاشم ہین **ف** ح یعنی ہم اہل علم
اور اہل معرفت ہین نہین پوچہتی ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سی اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم وانوار کا جناب نبوت سی
کیا ہی ہمنی تامل کرو اور ساتہہ غصہ اور استبعاد کی جلدی نکرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نی یہہ
مبالغہ کیا کعب احبار نی تامل وتفکر کیا **ترجمہ** پس کہا کعب نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد اور موسی کی پس کلام
کیا اللہ نی موسی سی دوبار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسری کوہ طور پر اور دیکہا اوسکو محمد نی یعنی معراج مین دوبار اور ظاہر یہہ ہی کہ کعب احبار
نی یہہ کلام توریت سی نقل کیا کہا مسروق نی کہ شعبی یہہ حدیث روایت اوس سی کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ کی پاس یعنی بعد
دیکہنی مناظرہ ابن عباس اور کعب کی اور سننی اس کلام کی کعب سی پس کہا مینی عائشہ سی کہ آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار
اپنی کو پس کہا عائشہ نی مسروق سی کہ تحقیق کلام کیا تو نی ساتہہ ایسی چیز کی کہ کہڑی ہوگئی بسبب اوسکی بال میری بدن کی یعنی چونکہ مین
معتقد ہون اسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنی سی دنیا مین اور وقوع اوسکا محال ہی مارے عظمت وہیبت اوسکی کی میری بدن کی بال کہڑی ہوگئی
کہا مینی ٹہیرو اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹہنڈا کرنا اونکا تہا تاکہ سوال وجواب اون سی کرین پہر پڑہی
مینی یعنی اثبات رویت کی لیی یہہ آیت تحقیق دیکہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی **ف** ع ظاہر تر یہہ ہے
کہ مراد مسروق کی پڑہنی آیہ سی نشانی بڑی ہی کہ دلالت کری عظمت شان اللہ تعالی کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرت کی اور مقصود اس سی
رویت بصری ہی یا دل کی **ترجمہ** پس کہا عائشہ نی کہان لیجاتی ہین تجکو آتین یعنی خطا کی تو نی آیتونکی معنی سمجہنی مین کہ اونکو پروردگار کی رویت
پر حمل کیا تو نی سوا اسکی نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل ہی جو کوئی خبر دی تجکو کہ محمد نی دیکہا اپنی پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دی کہ آنحضرت
نی چہپایا کچہہ ایسی چیز سی کہ حکم کئی گئی ساتہہ اظہار اوسکی کی **ف** ع یعنی احکام وشرایع جیسی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالی کا یاایہا الرسل
بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چہپانا عام ہی سب سے یا بعض سی پس اس سی رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا یہہ خاص ہی فی اہل بیت کے

ساتھہ بعض احکام کی **ت** یا خبر دی کہ جانتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اونکی حق مین تحقیق اللہ تعالی نزدیک اوسکی ہی علم
قیامت کا اور اوتارنی مینہ کا یعنی آخر آیۃ تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا جبرئیل کو یعنی اونکی
صورۃ صلیہ مین نہین دیکہا جبرئیل کو اونکی صورۃ اصلیہ مین بی تمثل مگر دو بار ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی **ف** ح جیسکہ فرمایا و لقد راہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی
ت اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی سفل مکہ مین دیکہا آنحضرت نی جبرئیل کو درحالیکہ اونکی لیی چہہ سو بازو تہی تحقیق روک لیا تہا کنارہ آسمانکو نقل کی
یہہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری اور مسلم نی ساتہہ زیادتی اور اختلاف کی اور بیچ روایت بخاری و مسلم کی یون آیا ہی کہ کہا مسروق نی کہ کہا مین عائشہ سی
پس اگر نہ دیکہا محمد نی پروردگار کو تو کہان ہی اور کسپر محمول ہی قول حق سبحانہ تعالی کا پہر نزدیک آیا پس اوترا یا او متعلق ہوا ساتہہ اوسکی **ف** ع یعنی پس
ظاہر ہتبادر یہہ ہی کہ ضمیرین کی پہرتی ہی طرف اسکی اور ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین
مین اور بعد اسکی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رای پس یہہ اشکال کیا مسروق نی **ت** کہا عائشہ نی کہ یہہ یعنی مرجع ضمیر کا سب مین جبرئیل ہی
ف ع یعنی نہ رب سبحانہ پہر استیناف کیا عائشہ نی واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی جبرئیل کو ہمیشہ پس
کیا ہی وجہ تخصیص رویت اونکی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہ نی **ت** کہ آتی تہی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی شکل
اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل آئی آنحضرت کی پاس اسبار مین یعنی اجیاد مین بیچ صورۃ اپنی کی کہ وہ صورت اصلی اونکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمان کو
ف ع یعنی بند اوس ہیئت کی کہ دیکہا تہا اونکو شب معراج مین اونکی صورۃ اصلی مین بروجہ تحقیق کی یہہ ہی جو بند کو رہوا اور ابن عباس سند پکڑتی ہین ساتہہ قول
کعب کے اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت نی دیکہا اللہ تعالی کو دو بار باحتمال رویت کی ساتہہ آنکہہ بصرہ یا بصیرۃ کی یا ایک ان دونونکی بصیرۃ سی اور دوسرے بصری
باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہین دیکہا آنحضرت نی اللہ تعالی کو آنکہہ سی دو بار واللہ اعلم اور ایپر نفی عائشہ کی پس احتمال ہی یہہ کہ حمل کیجاوی مطلق پر یا مقید ہو ساتہہ
نفی بصر کے اور جواز رویت اونکی دلیل دوسری اور ظاہر اول ہی نزدیک تامل کہا حافظ ابن حجر نی کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کے اور نفی عائشہ کی یہہ ہی کہ حمل کیجاوی
نفی عائشہ کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا اوپر رویت دل کی نہ مجرد علم اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی علم رکہنی والی اللہ تعالی کا علی الدوام
رویت جو حاصل ہوئی حضرتکو پیدا کی گئی حضرت کی قلب مین جیسکہ پیدا کیجاتی ہی رویت آنکہہ کی واسطی دیکہنی غیر اللہ تعالی کی **وعن ابن مسعود** فِي
قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِي قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِي قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا
كُلِّهَا رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى
قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ
الْاَرْضِ وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِي قَوْلِهٖ وَلَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ
السَّمَاءِ اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی پس ہو یعنی قرب معنوی درمیان بندہ اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار دو کمان کی اور یہہ کنایہ ہی کمال قرب دونونکی یا کمتر اوس سے اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ بولا دل نی وہ چیز
کہ دیکہی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی بیچ تفسیران سب آیتونکی کہ
دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چہہ سو بازو تہی **ف** ع یعنی یہہ سب ضمیرین پہرتی ہین جبرئیل کی طرف اور یہہ تاویل
مطابق ہی اوس تاویل کی کہ عائشہ نی کی آیتون مذکورہ مین جیسکہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضی علما ہمارہ نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی
ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ بولا دل نی اوس چیز کو کہ دیکہا کہا دیکہا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو بیچ ایک جوڑے کی کپڑون سبزسے درحالیکہ تحقیق بہردیا تہا اوسنے کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور ایک روایت ترمذی اور
بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت نے آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نے کہ دیکہا آنحضرت نے رفرف خضر
کو یعنی سبز کپڑون والیکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ بند کیا تہا کنارہ آسمانکو **ف** ح **تنبیہ** یہہ جو گذرا اسے معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار
تعالی کو شب معراج مین جشم سرسے صحابہ کو اختلاف ہے عائشہ نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس رض اثبات اور ساتہہ ہر ایک کے اونمین سے جماعت ہے صحابہ
کی موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بہی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نے توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین ہے ولیکن
جمہور بیچ اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علما کبار کی یہہ ہے کہ آنحضرت نے دیکہا پروردگار اپنی کو سر
کی آنکہون سے اور کہا کہ اثبات اوسکا سوائے سننے کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہوسکتا اور عائشہ نے اوسکی انکار مین تمسک حدیث سے نہین کیا اور
کچہہ سنکر حضرت سے روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہے اونکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب و بقول اللہ
کی لا تدرکہ الابصار اور جواب اوسکا یہہ ہے کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین ہے اور ایہہ نفی رویت بے کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک
احاطہ ہے اور نفی احاطہ سے نفی مطلق رویت کی نہین سمجہی جاتی اور بعضی علما نے کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کے قول پر ہے اور مقرر ہے کہ اونہون
نے یہہ قول سوائے سننی کی آنحضرت سے نہین کہا اور رد نہین کی ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سے کہین اور ابن عمر نے اس مسئلہ مین ابن عباس سے تکرار کی
اور پوچہا کہ آیا دیکہا محمد نے اپنی رب کو پس اونہون نے کہا کہ ہان دیکہا اوسکو پس ابن عمر نے تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور عمر بن
راشد نے کہا کہ عائشہ ہماری نزدیک ابن عباس سے زیادہ علم نہین رکہتین تہے اور مختار اکثر مشایخ صوفیہ سے بہی ثبوت رویت ہے **وَسُئِلَ
مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰى ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ
تَعَالٰى كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَعْيُنِهِمْ
وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور پوچہی گئی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالی کی سے کتنی مونہہ ہونگی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنی کی دیکہنی والے پس
کہا گیا یعنی امام مالک سے کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اونکیکی اہل بدعت مین سے کہتی ہین کہ مراد آیۂ مذکورہ مین دیکہنا طرف ثواب پروردگار کے ہے نہ طرف ذات
اوسکیکی پس کہا امام مالک رض نے جہوٹی ہین وہ پس کہان ہین وہ اور کیون دور پڑے ہے سمجہنی معنی قول حق تعالی کیسے کی بیچ شان کفار اور تقبیح حال اونکی
فرمایا ہے حقا تحقیق کفار دیکہنی پروردگار کیسے اوس روز منع کئی جاوینگی **ف** ع یعنی نہین دیکہنی کی اوسکو اور حجاب اشد عذاب سے ہے جیسیکہ رویت ہر
ثواب سے افضل ہے اور معنی یہہ ہین کہ کہان گئی ہے اونکی عقل کہ پڑے ہین بیچ غفلت اور بعد مین مفہوم اس قول سے اور وہ یہہ ہے کہ مومن غیر محجوب ہونگے
بلکہ دیکہین گے **ت** کہا مالک نے کہ لوگ یعنی مسلمان دیکہین گے طرف اللہ تعالی کی روز قیامت کی اپنی آنکہون سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکہتی مسلمان اپنے
پروردگار کو روز قیامت کی تو نہ عار دلاتا اللہ کافرونکو ساتہہ ہونے اونکیکی محجوب دیدار حق سے پس فرمایا اللہ تعالی نے یعنی کفار کی حق مین حقا تحقیق کفار اپنے
پروردگار سے اوس دن پردے مین ہونگے **ف** ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اونسے صورتین ہین کہ اور نعمت دیدار سے محظوظ و مخصوص ہون اور
یہہ محروم و مخذول اور اگر مومن بہی محجوب ہون تو سرزنش کافرونکو کیون ہو نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ مین ❊ **وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ
مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ**

فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَادَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتون مین مشغول ہونگی ناگہان نکلے گا اور بلند ہوگا اونکی لیی ایک نور پس اوٹہاونگی سر اپنی تا دیکہین نور کو پس ناگہان دیکہینگے کہ پروردگار تعالی نی تجلی کی ہی اونپر اوپر اونکی ہی پس فرماویگا پروردگار تعالی سلام ہی تمپر ای بہشتیو اور یہہ یعنی سلام ربکا یعنی شاہد اوسکا قول اللہ تعالی کا ہی کہ فرمایا بہشتیون کی لیی ہی سلام کہنا پروردگار مہربانکی طرف سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہیگا اللہ تعالی طرف اونکے اور دیکہینگے وہ طرف اللہ تعالی کی پس نہ التفات کرینگی طرف کسی چیز کی نعمتون بہشت مین سے جب تک کہ دیکہینگے طرف اللہ تعالی کی یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالی اونکی نظرونسی یعنی ساتہہ واقع کرنی حجاب کے اونپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق و سرور اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ح یہہ پردہ اور پوشیدگی ہی جملہ لطف و مہربانی سی ہی اللہ تعالی کی طرف سی اپنے بندون پر اسلیکی ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین رکہنا اور مستغرق نور ذات کا کرنا تاب طاقت اونکے نہین ہے ایک زمانہ چاہیے کہ اوسمین بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکہکر مستحق اور تجلی کی ہون اور ہر بار لذت و ذوق جدید پاوین

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

باب ہے بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخکی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون آگ دوزخ کیمین سے **ف** ح یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعین اس عدد مخصوص کے اور بیچ ذکر اس عدد کے ارادہ اس معنی کا معہود و متعارف ہی **ت** کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تہی یہہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنی عذاب و سزا دینی مین پس کیا حاجت تہی بیچ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخکی ان آگون پر اونہتر جزو ہر ایک ان اونہتر جزو نمین سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی **ف** یہہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا تہا گرمی آگ تمہاری کی ایک جزو ہی ستر جزون آگ دوزخکی سی تاکید کی لیی تکرار کی اور حاصل جواب ہے کہ ضرور ہے اور چاہیی کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخکی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمہاری آگ یعنی عذاب خدا شدہ چاہیی عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اونکی عذاب سے اور اسلیی اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر اصناف عذاب کی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی لیکن یہہ لفظ کہ ذکر کئی گئی بخاری کی ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہین ابن آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخکی سی اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجای علیہن اور کلہن کے یعنی بخاری کی روایت مین ہی فضلت علیہا تسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہے فضلت علیہا تسعۃ وستین جزءا کلہا

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَّجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سے کہ پیدا کیا ہے اوسکو اللہ تعالی نے اوسمین اوسدن یعنی دن قیامت کے اوس دوزخکی لیی ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتہہ ہر ایک باگ کے ستر ستر ہزار فرشتی ہونگی کہینچین گی اوسکو **ف** ع یعنی یہانتک کہ رکہین گی اوسکو ایسی زمین مین کہ نہین باقی رہیگی جنت کے لیی راہ مگر پل صراط اوسکی اوپر اور فائدہ ان باگونکا یہہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنی سی محشر پر مگر جسکو چاہیگا اللہ تعالی نگاہ رکہیگا اوسی اور بچا لیگا نقل کے یہہ مسلم نی

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يُرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سبکتر ین دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکی لیے دو پاپوشین یعنی نیچی قدم کی اور دو تسمی یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش مار یگا اون دونون سی یعنی دونون نوعونسی کہ وہ دونون پاپوشین ہین اور دونون تسمی دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین گمان کریگا وہ شخص یہہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب مین یعنی بسبب الم ہونی اور عدم اطلاع اوسکی حال غیر اپنی پر حال آنکہ تحقیق وہ شخص سبکتر ین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین **ف** ع اسی صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہونگی عذاب مین نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سبکتر ین دوزخیونکا عذاب مین ابوطالب ہی اور وہ دو پاپوشین پہنی ہوگا کہ جوش ماریگا اونسی دماغ اوسکا **ف** ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تہا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سختی عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا مواحضرت کی لیے دیا جاویگا جزا موافق **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی وہ بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیونمین سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی لایا جاویگا دوزخ مین جیسیکہ کپڑیکو مٹکی مین رنگ کرنیکی لیتی ہین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکہی تونی بہلائی کبہی کیا گذری تجپر نعمت وراحت کبہی سیامین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میری یعنی ڈرسی دوزخ کی جاتی مین تمام ناز ونعمت وآسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز کہتا ہی نہ تہا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیونکا ازروی محنت اور غم کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکہی تونی محنت کبہی اور کیا گذری تجپر سختی کبہی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میری نہین گذری مجپر سختی کبہی یعنی دنیامین اور نہ دیکہی مینی سختی کبہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع درازگی اسکی جواب کی بسبب رحاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی وسی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیونکی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیاء دنیا سی آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتہہ اوسکی یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سی چہٹاتا اگرچہ تہوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہتا تہا مینی تجسی اور حکم کیا

تہا مین تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حال آنکہ تو پشت آدم مین تہا اور وہ چیز یہہ ہی کہ شریک نکر تو ساتہہ میری کسی چیز کو **ف** ع کہا مظہر نی کہ ارادہ یہان بمعنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہہ ہی کہ جو کچہہ جاری ہوتا ہی عالم مین بلا شبہہ ہوتا ہی اوسیکی ارادہ اور مشیت سی اور امر کبہی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اوسکی کی اور طیبی نی کہا ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی لینی پر جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ بقرینہ قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی اباء یہان نقض عہد پر **ت** پس توڑا تو نی عہد اور فرمان برداری نکی میری امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس یہہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لاوی ساری چیزین مین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** سمرة بن جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منہم من تاخذہ النار الی کعبیہ ومنہم من تاخذہ النار الی رکبتیہ ومنہم من تاخذہ النار الی حجزتہ ومنہم من تاخذہ النار الی ترقوتہ رواہ مسلم اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیون مین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون زانوون تک اور بعضی اون مین سے وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک **ف** ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا ضعف و شدت مین **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین منکبی الکافر فی النار مسیرة ثلثة ایام للراکب المسرع وفی روایة ضرس الکافر مثل احد وغلظ جلدہ مسیرة ثلث رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون مونڈہون کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطی سوار تیز رو کی **ف** ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیی جاوینگی روز قیامت کے مانند چیونٹیونکی بیچ صورتون مردونکی پہر ہانکی جاوینگی طرف قیدخانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون حدیثونکی یہہ ہی کہ مراد متکبرین سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوینگی اوسمین پہر بڑی ہو جاوینگی اوس مین بدن اونکی اور داخل ہونگی دوزخ مین اور وہان ایسی ہونگی **ت** اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹاپا اوسکی جلد کا مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہہ پہیلاو واسطی زیادتی عذاب کے ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی **وذکر** حدیث ابی ہریرة اشتکت النار الی ربہا فی باب تعجیل الصلوة اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اوسکی یہہ ہی اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوۃ کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اوقد علی النار الف سنة حتی احمرت ثم اوقد علیہا الف سنة حتی ابیضت ثم اوقد علیہا الف سنة حتی اسودت فہی سوداء مظلمة رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی **ف** ح آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی ہی تو سفید ہو جاتی ہی اسلیی کہ سرخی اوسکی منیرس ہوین سی ہوتی ہی **ت** پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پہر آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکہتی **ف** ع یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسیکہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اعدت للکافرین ساتہہ صیغہ ماضی کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرس الکافر یوم القیمة مثل احد وفخذہ مثل البیضاء ومقعدہ من النار مسیرة

ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دانت کافر کی روز قیامت کی
مانند احد کی ہونگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار تین دن کی مانند ربذہ کی **ف** ع ربذہ
ایک گانون ہی مدینہ کی گانؤن مین سی کہ مدینہ سی تین دن کی راہ ہے پس مثل الربذہ سی مراد یہہ ہی مثل بعد ربذہ کی مدینہ سی **ت**
نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْکَافِرِ اِثْنَانِ وَّاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا
وَاِنَّ ضِرْسَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَہٗ مِنْ جَھَنَّمَ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹاپا جلد کافر کا بیالیس ہاتہہ ہوگا **ف** ع لفظ جامع کی یون ہین
اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار **ت** اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی اور تحقیق جگہہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار اوس
مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس بارہ دن کی **ف** کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارونکا بحسب اختلاف تعذیب
کفار کی ہی دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی لیی جگہہ بیٹھنی کی بہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہہ بہی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ
کی مقدار کو سمجہنا چاہیی واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن ابن عمر** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِنَّ الْکَافِرَ لَیُسْحَبُ لِسَانُہُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَیْنِ یَتَوَطَّاُہُ النَّاسُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کہینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چہہ کوس روندین گی اوسکو
لوگ یعنی قدمونسی اوسپر چلین گی اوسپر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **وعن ابی سعید** عَنْ رَّسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ یَتَصَعَّدُ فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَیَھْوِیْ بِہٖ کَذٰلِکَ فِیْہِ اَبَدًا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی
سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی آگ سی چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سی ایسی ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنی ہمیشہ
چڑہنی اور اوترنی مین رہیگا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ کَالْمُھْلِ اَیْ کَعَکَرِ
الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰی وَجْھِہٖ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْھِہٖ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی بیچ قول اللہ تعالی کی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا
خوراک گنہگار ونکی ہی مانند مہل کی جوش مار یگا پیٹون مین پس آنحضرت نی بیچ معنی مہل کی فرمایا مانند تل چہٹ زیت کی پس جب نزدیک کیا جاویگا
مہل طرف مونہہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست مونہہ اوسکیکا اوسمین یعنی مارے گرمی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن ابی ھریرۃ**
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُءُوْسِھِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِہٖ
فَیَسْلُتَ مَا فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْہِ وَھُوَ الصَّھْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیونکی سرون پر پس پہونچیگا پانی گرم
یہانتک کہ پہنچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکی پیٹ مین ہے یعنی آنتین وغیرہ یہانتک کہ نکل جاویگا اوسکی دونون قدمونسی
اور یہہ ہے صہر **ف** ع صہر ساتہہ زبر صاد مہملہ کی اور جزم ہ کی یعنی گلنی کی کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالی کی یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی
بطونہم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سرپر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اونکی پیٹونمین ہی اور گلائی جاویگی پوست اونکی یعنی تاثیر

کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سی اونکی ظاہر و باطن ہین **ت** پہر اوسیطرح کیا جاویگا جیسا کہ تہا **ف** ح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور انتین
اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پیٹہی کا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچہہ کہ پیٹ مین ہے جیسیکہ قران مجید مین فرمایا بدلنا ہم جلود غیرہا **ت** نقل کیے یہہ
ترمذی نی **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ یسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب
الی فیہ فیکرھہ فاذا ادنی منہ شوی وجھہ ووقعت فروۃ راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج
من دبرہ یقول اللہ تعالی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءھم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا
بماء کالمھل یشوی الوجوہ بئس الشراب رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اوسنی نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا پانی سی
زرداب دوزخیونکا ہوویگا درحالیکہ پیونگی اوسکو گہونٹ گہونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکیکی فرمایا آنحضرت نے نزدیک لایا جاویگا
زرداب طرف مونہہ اوسکیکی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانہ سی بہون ڈالیگا اوسکی مونہہ کو اور گر پڑیگا پوست سر اوسکیکا
پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کردیگا اوسکی آنتونکو یہانتک کہ نکلیاویگا اوسکی دبرسی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی دوزخی
گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کرڈالیگا اونکی آنتونکو اور فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی اور جگہہ اور اگر فریاد کرینگی وہ پیاس کی فریادرسی کیی جاوینگی ساتہہ
پانی کی کہ مانند تیل کی تلچہٹ کی ہوگا یا مانند پگلی ہوئی تانبی کی یا زرداب کی بہون ڈالیگا مونہونکو بری ہینی کی چیز ہی وہ پانی **ت** نقل کیے
یہہ ترمذی نی **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لسرادق النار اربعۃ جدر
کثف کل جدار مسیرۃ اربعین سنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی
احاطہ دوزخ کی چار دیواریں ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کیے یہہ ترمذی نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لو ان دلوا من غساق یھراق فی الدنیا لانتن اھل الدنیا رواہ الترمذی
اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرداب سے کہ دوزخیون کی زخمونسی بہیگا ڈالا جاوی دنیا
مین تو البتہ سڑ جاوین اہل دنیا نقل کیے یہہ ترمذی نی **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ھذہ
الآیۃ اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان
قطرۃ من الزقوم قطرت فی دار الدنیا لافسدت علی اھل الارض معایشھم فکیف بمن یکون
طعامہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیۃ کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکیکا یعنی جیسا کہ لائق ہی **ف** ع
یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو سیئات سے اور ابن مسعود نی یہہ تفسیر کی ہی اوسکے ساتہہ قول اپنی کی ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر
فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسیطرح ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہی
اسکو محدثون نی پس یہہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس اسمین تو کچہہ اشکال ہی ہی نہین اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہہ آیۃ منسوخ
ساتہہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعضی مفسرون نی **ت** اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین **ف** ح
یعنی مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت

نی اس تقریب سی بعضی عذاب دوزخ کی اور ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ کیسی ٹپکی بیچ گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کردی دنیا والون پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی وسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوزخ دوزخ مین تیوری چہری اور دانت کہلی ہونگی **ف** اخیر معنی کالحون کی مناسب ہین تفسیر آنحضرت کی جسکہ بیان کیا اوس کو راوی نی ساتہہ قول اپنی کی **ت** کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دی گی کافر کی مونہہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹہہ جاویگا ہونٹ اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکی تک ور لٹک یاویگا ہونٹ نیچےکا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ فَتَسِيلَ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحَ الْعُيُونُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی وسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی ای لوگون روو یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونی حقیقی کی یعنی اسلیکہ نہین ہی مر اختیاری تو تکلف کرو رونی مین اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو روین گی دوزخ مین یہانتک کہ آنسو اونکی بہینگی خون ہوکر کہ گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہانتک کہ ہو چکین گی آنسو پس بہین گی خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکہین یا زخمی کردینگی خون آنکہونکو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکی آنسوون مین تو البتہ جاری ہون نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ اَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوا بَلٰى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِينَ اِلَّا فِي ضَلٰلٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا مَالِكًا فَيَقُولُونَ يَا مٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُونَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَاِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابو درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاوی گی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بہوک شدید پس برابر ہوگا عذاب
بہوک کا اوس حالت کی کہ کافر اوسمین ہون گی کہ عذاب دوزخ ہی **ف** ع ح یعنی الم بہوک کا مانند الم تمام عذابون اونکی کی ہوگا اس سی معلوم
ہوا کہ آگ بہوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی **ترجمہ** پس فریاد کرین گی الم بہوک سی پس فریادرسی کیی جاوین گی ساتہہ کہانی کی ضریع سی **ف** ش ضریع
نام ایک گہانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی کی اور اگر کہا ہی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد
یہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہون گی اور مردار سی زیادہ بودار اور آگ سی زیادہ گرم **ت** نہ فربہ کریگا اور نہ بی پروا کریگا بہوک سی
پہر دوبارہ فریاد کرینگی کہانی کی لیی یعنی بسبب نفع پانی کہانی پہلی کی پس فریادرسی کیی جاوین گی ساتہہ کہانی گلوگیر کی **ف** ع یعنی جو کہ گلی مین اٹک جاویگا
نہ نیچی اوتر سکی گا اور نہ باہر نکل سکی گا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سی یا کانٹی آگ کی اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصة و
عذابا الیما **ت** پس یاد آوی گا اونکو کہ وہ اوتارتے تہی کہانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتہہ پینی کی چیز کی پس فریاد کرین گی واسطی پینی کے
چیز کی یعنی اون کہانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹہایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتہہ زنبورون کی یعنی جس پانسون مین گرم پانی
ہونگی وہ زنبورون سی اوٹہا کر دیی جاوینگی یعنی ملائکہ کی ہاتہہ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگی پاس گرم پانی کی اونکی مونہون سی
بہون ڈالین گی اونکی مونہون کو پس جب داخل ہونگی یعنی اقسام او سچیز کی کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سی اون کی پیٹون مین
ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالین گی او سچیز کو کہ اون کی پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس آئینگی دوزخی دعا کروای نگہبانون دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ سبک کری
ہمسی عذاب ایکدن پس کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آئی تہی تمہاری پاس رسول ساتہہ معجزون اور دلیلون واضح کی کہین گی دوزخی کہ ہان
آئی تہی ولیکن ہم گمراہ ہوئی اور ایمان نہ لائی کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچہہ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی او نہین ہوگی دعا
کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدہ گی کی **ف** ع یعنی اسلیی کہ نہین نفع دیگی دعا اونکو اوسوقت نہ اونکی دعا نہ اور کسیکی اور یہہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسکہ سمجہا ہی اس سی بعضی علما نی حالانکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنی مین واللہ اعلم
ت فرمایا آنحضرت نی پس کہین گی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو **ف** ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور
شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کی سی اونکی لیی تو یقین کرینگی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کی عذاب سی جز موت ہی طلب کرو یا معنی یہہ ہین کہ ملائکہ اونکی کہین گے
کہ پکارو مالک کو پہر نوع **ت** پس کہین گی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سی تا حکم کری ہماری مرنی کا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نی پس
جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سی یا اپنی رب کی طرف سی کہ تم ہمیشہ اسمین ہوگی کہا اعمش نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضی صحابہ سی
موقوفا یا مرفوعا یہہ کہ درمیان پکارنی اونکی کی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اون کو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کے
عذاب پاتے رہین گی فرمایا آنحضرت نی پس کہین گی یعنی دوزخی آپس مین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اپنے
اسلیی کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہاری پروردگار سی یعنی رحمت و قدرت و مغفرت مین پس کہین گے ای پروردگار
ہماری غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری **ف** ع لفظ شقوة زیر شین اور جزم قاف سی اور ایک قراءة مین شقاوة زبر سے
ہے اور یہہ دونون لغت آئی ہین بمعنے ضد سعادت کی اور معنی یہہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تہی ساتہہ خاتمہ
بد کی **ترجمہ** اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہماری نکال ہمکو آگ سے پس اگر پہر پہریں
ہم طرف کفر کی تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر **ف** ع اور یہہ بہی جہوٹ ہی کہنا اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا

ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون ت پہر فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہوو اور پہر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کی اور نہ کلام کرو مجسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونیکا فرمایا آنحضرت نے پس نزدیک ہے کہ نا امید ہون گی ہر بہلائی سے ف ح دوزخی نگہبانونکو پکارا کچہہ سودمند نہوا مالک سے چاہا کہ ماری اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرینگے نالہ و فریاد مین اور حسرۃ کہانی مین اور آہ واویلا کرنی مین ف ع زفیر اول آواز گدہے کی جبکہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نے لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہے اور لوگ رفع نہین کرتی ہین اس حدیث کو ف ح یعنی حضرت تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین کہ یہہ موقوف ہین ابو درداء پر یعنی اونکا قول ہی لیکن یہہ حدیث حکم مرفوع مین ہے خواہ حضرت تک پہونچاوین یا نہ پہنچاوین اسلیے کہ یہہ خبرین قیامت کی اور گفتگوئی دوزخیونکی بغیر سنے کی حضرت سے کوئی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ت نقل کے یہہ حدیث ترمذی نے یعنی مرفوع جیسیکہ معلوم ہوتا ہی ابتدا حدیث سے **وعن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انذرتكم النار انذرتكم النار فما زال يقولها حتى لو كان في مقامي هذا سمعه اهل السوق وحتى سقطت خميصة كانت عليه عند رجليه رواه الدارمي** اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ سے ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ سے ف ع یعنی خبردی مینے تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینے تمکو اوسکی طرح بطرح کی عذابونسے کہ تابچو اوسے یہانتک کہ کہا مینے اتقوا النار ولو بشق تمرة ت پس متصل و مکرر کہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سے کہتی تہی اوسکو اور ہلتے جاتی تہی یہانتک اگر ہوتی آنحضرت اس جگہہ مین کہ مین ہون تو سنتی آواز اونکی بازاروالی یعنی بسبب نہایت بلند کرنی آواز کی اور یہانتک کہ گر پڑی کملی کالی خطدار کہ تہی حضرت کی کندہون پر حضرت کی پانونکی پاس یعنی بسبب ہلنیکی جذبہ الہیہ سے نقل کی یہہ دارمی نے **وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان رصاصة مثل هذه واشار مثل الجمجمة ارسلت من السماء الى الارض وهي مسيرة خمسمائة سنة لبلغت الارض قبل الليل ولو انها ارسلت من راس السلسلة لسارت اربعين خريفا الليل والنهار قبل ان تبلغ اصلها او قعرها رواه الترمذي** اور روایت ہی عبداللہ بیٹی عمرو بن عاص کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ٹکڑا شیشے کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نے ساتہہ قول اپنی کی اور اشارہ کیا آنحضرت نے واسطی بیان کرنی اشارہ ہذہ کی طرف مانند کہوپری سر کی ف ح یعنی اگر شیشہ گول مقدار کہوپری کی کہ وزنی اور گران ہے اور گول اور یہہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنیکی ہین ت چہوڑا جاوے اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کی حالانکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کی مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تہوڑے سے مدت مین اور اگر وہ شیشہ چہوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس کے رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچی اوسکی تہا کو ف ح یہہ شک راوی سے ہی کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیون کی باندہ لینے کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام اللہ مین ثم في سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فاسلكوه اور یہہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاویگی اور منہہ مین سے نکالی جاوے گی اور اس حدیث پر یہہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سے ہوئی جواب سکا یہہ ہے کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہے بلکہ

کثرت و مبالغہ ہی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیی جیسیکہ آیا ہی کہ قبر اطا مثل احد کی ہی اور کہا نوف بکالی
نی کہ ہر گز ستر دو ہتہ کا ہوگا اور ہر دو ہتہ بعید تر ہوگا اوس مسافت سے کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور نہی نوف بکالی حیہ کوفہ کی میں اور
حسن بصری نی کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پرسی چہوڑا جاوی تو باوجود
بعد مسافت پانسو برس کی تہوڑی سی دیر میں زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول بہاری چیز اوپرسی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور
وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سرسی چہوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس
مین بہی نہ پہونچی اللہ اکبر دیکہا چاہیی کہ کیا کچھہ درازگی ہوگی اوسکی عیاذا باللہ منہ نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهُ هَبْهَبُ يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو
ہبہب رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش حق ہی دور خلق پر شدید **فائدہ ع** لفظ ہبہب ساتہہ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری
اور اکثر نسخون مین اور ہبہب بمعنی تیز و شتاب کی ہی یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ گنہگارون کو اوس مین عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمین آگ کی
شعلہ تیز اوٹہتی ہین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ
اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاَنَّ غِلَظَ
جِلْدِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَاَنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا بڑی بدن ہو جائین گی دوزخیون کی دوزخ مین یعنی تاکہ عذاب زیادہ ہو یہانتک کہ تحقیق درمیان لوکان ایک اونکیکی
اوسکی کندہی تک مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق موٹاپا اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی
ہون گی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ
كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِينَ خَرِيفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوكَفَةِ
تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُمَا اَحْمَدُ
اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کی کہ بہت
بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی درد اور اثر زہر اوسکا چالیس برس اور تحقیق دوزخ
مین بچہو ہین مانند خچرون پالان بندہون کی کاٹیگا ایک اون کا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکا چالیس برس نقل کین یہہ
دونون حدیثین احمد نی **وعن** الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ کہا حدیث کی ہمسی ابوہریرہ
نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑی پنیر کی ہونگی لپیٹی گئی اور ڈالی گئی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی
اور کیا ہی گناہ آفتاب چاند کا پس کہا ابوہریرہ نی کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **فائدہ ع** یعنی تو نص جلی کی مقابل
قیاس کو کرتا ہی اور گردانتا ہی موجب دخول دوزخ کا عمل کو پس اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہے کہ حسن بصری نی پوچہا

کہ حکمت اسکی داخل کرنیکی بیان کرو اور ابوہریرہ نی جواب مین کہا کہ مینی حدیث جو حضرت سی سنی تہی تجہسی نقل کردی اسکی زیادہ مجکو علم نہین بعضی علمار
نی لکہا ہی کہ سبب اونکی ڈالی جانی کا دوزخ مین یہہ ہے تا دوزخیونکو اونکی گرمی سی عذاب زیادہ ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سی بروایت دیلمی کے مسند
فردوس مین مرفوعًا کہ آفتاب اور چاندکی موہنہ عرش کی طرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس اسی معلوم ہوا کہ اگر موہنہ اون کی دنیا کی طرف
ہوتی تو اہل دنیا مین سی کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نی کہا کہ اسلیے ڈالی جاوینگی کہ کافر اونکو پوجتی تہی اون کی جلانی کی لیے ڈالین
گی کہ دیکہو جنکو تم پوجتی تہی اونکا یہہ حال ہی ت پس جب ہو رہی حسن نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب البعث النشور مین وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار الا شقی قیل یا رسول اللہ ومن الشقی قال من لم
یعمل للہ بطاعۃ ولم یترک لہ بمعصیۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچہا گیا یا رسول اللہ اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری خدا کے
رضامندی کی لیے طاعت یعنی واجبہ اور نہ چہوڑی خدا کی لیے یعنی اور اوسکی ڈرسی گناہ ف ع بدبخت شامل ہی کافر اور فاجر کو نقل کی
یہہ ابن ماجہ نی باب خلق الجنۃ والنار باب ہی بیچ بیان پیدا کرنی جنت اور دوزخ کی ف ع یعنی
اسمین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور اب موجود ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت کا ہی
برخلاف اسکی کہ بعضی مبتدعہ کہتی ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمین بیان ہی اسکا کہ کسکے
لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہی بعضی اوصاف اونکی کا الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحاجت الجنۃ والنار فقالت النار اوثرت بالمتکبرین والمتجبرین
وقالت الجنۃ فما لی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطہم وغرتہم قال اللہ تعالی
للجنۃ انما انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی وقال للنار انما انت عذابی
اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل واحد منکما ملؤہا فاما النار فلا تمتلی
حتی یضع اللہ رجلہ تقول قط قط قط فہنالک تمتلی ویزوی بعضہا الی
بعض فلا یظلم اللہ من خلقہ احدا واما الجنۃ فان اللہ ینشیء
لہا خلقا متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جہگڑین آپسمین جنت اور دوزخ ف ح یعنی ایکطرحکا اظہار شکایت کا کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور اسلیے جواب دیا اللہ تعالی نی کہ یہہ مقتضائے
مشیت و اختیار میرا کا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا مینی اور دوسرے کو محل و مکان قہر و غضب کا ت پس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی ہین واسطی
متکبرون اور گردن کشون کی کہا بہشت نے پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگی مجہہ مین مگر ضعیف لوگ نمین سی یعنی بدنمین اور مالمین حقیر اور کم نام و کم اعتبار اور لوگون
کی نظر وسی گری ہی ف ع ح یعنی اکثر لوگون کی نزدیک وہ ایسی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک بڑی قدر والی ہین اور ایسی اونکی
نزدیکے جو پہچانتی ہین اونکو قسم علماء و صلحاء سی اور مراد حصر سی غلبہ ہے یعنی اکثر اور اغلب ایسے ہونگی والا انبیاء اور رسول و بادشاہ ہی وسمین داخل ہون گی یا
مراد رکہین ضعفا سی فروتنی کرنیوالی واسطی اللہ کی اور تواضع کرنیوالی واسطی خلق کی اور خوار رکہنی والی نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سی اپنی نزدیک
ت اور نہین داخل ہون گی مجہہ مین مگر بہولی فریب کیا جانی والی ف ع لفظ غرۃ غین کی زبر اور رکی تشدید سی یعنی عدم تجربہ اور وجود

غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتہہ مہم عقبی کی جیسکہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی بہشتی
نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیواۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ
ہم غافلون ت فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتہہ تیری جسکو کہ چاہتا
ہون مین اپنی بندون سی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتہہ تیری
جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندون مین سے ف ع حاصل یہہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال و جلال کے اوپر
وصف کمال کی ورنہین ظاہر ہوتی کسیکو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتہہ ہر ایک کی مکان فضل مین باوجود علم اسباب کی کہ ایک اون دونون مین
سی قبیلۂ عدل سی ہی اور دوسری طریق فضل سی ولا یسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک کی لیی تم مین سی بہری اوس کی ہی یعنی ہر
ایک کو بہر دونگا لوگون سی پس ای پر دوزخ پس نہین بہرنیکی ف ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلئت وتقول ہل من مزید یعنی
پس طلب کریگی زیادتی اور نہین بہرنیکی دوزخیون سی کہ مقرر ہین اوسکی لیی ت یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی اوسمین پانوا اپنا کہیگی دوزخ
بس بس بس ف ع اطلاق پانو کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسکہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث
مین آیا ہی یہہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچہہ مراد ہی اوسکی حق ہی اور درپی دریافت کیفیت اوسکی کی نہ پڑی یہہ اسلم ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا
ہی اور بعضی متاخرین ارباب تاویل کہتی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہی اور بعضون نی اور اور کچہہ تاویل کی ہی ساتہہ اوس چیز
کی کہ مناسب ذات اقدس کی ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوی ت پس اوسوقت بہر جاوی کی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کیی جاوینگی
بعضے اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاوی گی اور سمٹیا دی گی پس ظلم نہین کرنی کا اللہ تعالی اپنی مخلوق سے کسیکو ف ع
کہ بی گناہ کیی دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کری کہ دوزخ کو اونسی بہری اور مراد ظلم سی از روی صورت کی ہی والا اگر بی گناہ
کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کری ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین کرنی کا
ت اور واسطی بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لیی ایک خلق جدید ف ح کہ بی سابقہ عمل کی اون کو بہشت مین
داخل کریگا فضل و رحمت اوسکی ہی کہ بی گناہ دوزخ مین نڈالی اور بی طاعت بہشت مین داخل کری ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال جہنم یلقی فیہا وتقول ہل من مزید حتی یضع رب
العزۃ فیہا قدمہ فینزوی بعضہا الی بعض فتقول قط قط بعزتک وکرمک ولا یزال فی الجنۃ فضل
حتی ینشئ اللہ لہا خلقا فیسکنہم فضل الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوین گی اوس مین یعنی جن و انس اور کہی گی دوزخ
آیا ہی کچہہ زیادتی یعنی بہرنیکی نہین اور بس نہین کرنیکی طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہی گا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی
اوس مین قدم اپنا پس سمٹیاوین گی بعضی اجزاء دوزخ کی طرف بعض کی اور تنگ ہو جاوی گی پہر کہی گی بس بس قسم تیری عزت کی اور
تیری کرم کی کہ بہر گئی مین اور ہمیشہ رہی گی بہشت مین وسعت و زیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہونگی رہنی والون سے یہانتک کہ پیدا کریگا
اللہ تعالی بہشت کی لیی ایک خلق کو پس بسا دیگا اوس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وذکر
حدیث انس حفت الجنۃ بالمکارہ فی کتاب الرقاق اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہہ کلمی

بین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِی ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قَالَ لِجِبْرَءِیْلَ اذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰہُ لِاَھْلِھَا فِیْھَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِھَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَھَا ثُمَّ حَفَّھَا بِالْمَکَارِہِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَءِیْلُ اذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا قَالَ فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَا یَدْخُلَھَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ النَّارَ قَالَ یَا جِبْرَءِیْلُ اذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا قَالَ فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِھَا اَحَدٌ فَیَدْخُلُھَا فَحَفَّھَا بِالشَّھَوَاتِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَءِیْلُ اذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا قَالَ فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل ع کو کہ جاؤ دیکہہ طرف بہشت کی کہ کیا اچہی اور لطیف پیدا کی ہی ہینی وہ پس گئی جبرئیل ور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوسچیز کی کہ تیار کی ہی اللہ تعالی نی بہشتیون کی لیی بہشت مین **ف** ع یعنی ایسی چیزین اچہی بندونکی لیی تیار کر رکہین ہین کہ نہ کسی آنکہ نی دیکہین ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی دلمین خطرہ اونکا گذرا ہی **ت** پہر آئی جبرئیل ع حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی نہین سنی گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین **ف** ح یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونیکی اور کوشش کریگا اوسکی حاصل کرنیمین لسبب خوبی و سرور اوسکیکی مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہوت **ت** پہر گہیرا اوسکو ساتہہ مکروہات طبیعت کی **ف** ع مکارہ جمع کرہ کی ہی یعنی مشقت و شدت کی اور مراد اسی تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر و نواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا بس اونکو گرد بہشت کی گہیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑی بہشت کو نہ پہونچی **ت** پہر فرمایا اللہ تعالی نی کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ اسلیی کہ اب وسمین نیا وقی اور کچہہ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکیکی پس گئی جبرئیل ع اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکہا جو کچہہ کہ گرد اوسکی گہرا ہی پہر آئی جبرئیل اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی لسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنی لسبب انکی دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخکو فرمایا ای جبرئیل ع جا اور دیکہہ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی اور بری چیز پیدا کی ہی مینی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کی پہر آئی جبرئیل ع اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت و جلال کی نہین سنی کا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوسی اور احتراز کریگا بس نہین داخل ہوسکیگا اوسمین پس گہیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتہہ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کی پہر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گئی جبرئیل ور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کی جبرئیل نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اسی کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخمین **ف** ح ع یعنی یہہ شہوات و معاصی اتنی شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس و طبیعت مین سی باقی نہین رہنی کا کہ میل اوسکی طرف نہ کری کا اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ درآوی اور یہہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا یَوْمًا الصَّلٰوۃَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ

قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ
فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز
پڑہائی ہمکو ایک دن پہر چڑہی منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجکو اب اوسیوقت کہ
پڑہائی مینی تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی **ف** ح لفظ قبل ساتہہ زیر قاف اور زبر ب کی ہی اور پیش
دونون کی بہی روایت ہی اور ساتہہ پیش قاف اور جزم ب کی بہی آیا ہی سب بمعنے مقابل کی **ت** پس نہین دیکہی مینی کوئی چیز قسم دیکہنی کی
چیز ولسی مانند اوس چیز کی کہ دیکہی مینی آج نیکی وبدی مین **ف** ح یعنی بہشت کو خوب تر سب دیکہنی کی چیز ولسی پایا مینی اور دوزخ کو بدتر سب
دیکہنی کی چیز ولسی یہان شبہہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود اوس طول وعرض کی کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہہ دیتی ہین
کہ جیسکہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل
اوسکی ہو طول وعرض مین اور یہہ بہی ہی کہ حدیث سی یہہ نہین لازم آتا کہ بہشت و دوزخکی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی
جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہو سکتا ہی کہ دکہانا اوسکی مثال کا اوسطرف ہوا اور وجود مثال اور جگہہ اور عالم مین ہوا اور بعضی حدیثون مین
آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا مینی بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم ر کی سی بمعنی
ناحیہ اور جانب کے اور یہان بہی وہی اشکال لاتی ہین اور یہی جواب دیا ہی اور یہہ بہی کہا ہی علمانی کہ مراد یہہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا
مینی اسحال مین کہ بہشت و دوزخ اوس دیوار کی جانب مین تہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ دیکہا مینی اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور
اسصورت مین کچہہ اشکال نہین آتا واللہ علم بحقیقۃ الحال **ت** نقل کی یہہ بخاری نی

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

باب ہی بیچ بیان ابتدا پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوٰۃ والسلام کی **ف** ح کہ آغاز دین و
ملت کا اور اصلاح و انتظام امور عالم کا اونسی ہی اور ابتدا پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جاننا چاہیی کہ ملتون والی
بلکہ مجوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا بایں معنی کہ کوئی چیز نہ ہی سوای خدا کی پہر پیدا کیا اوسنی اور عمدہ اس باب
مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شئی پس پیدا کی لوح وقلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا
کیا عرش اور کرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن وانس کو جیسکہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علمانی کہ اجسام حادث
ہین ساتہہ ذاتون اور صفتون اپنی کی پس بعضی اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی ایسی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ
پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید
مین آیا ہی اور یہہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکماء کی کہ نام اوسکا طاس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علمانی کہ اوسنی یہہ قول مشکوٰۃ نبوت سی
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت وجلال
سے پس پگہل گئی اوسکی اجزا اور پانی ہو گئی اوسمین سے ایک اور بخار اوٹہا مانند دہوین کی پس پیدا کئی اوسسی آسمان پہر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور
پیدا کی اوسسی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہہ امر عقل وقیاس سے نہین معلوم ہو سکتی
مگر وحی آسمانی سی یا ساتہہ استنباط وفہم کی وحی سی واللہ علم بحقائق الامور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ

اقبلوا البشری یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا فدخل ناس من اہل الیمن فقال اقبلوا البشری یا اہل الیمن اذ لم یقبلہا بنو تمیم قالوا قبلنا جئناک لنتفقہ فی الدین ولنسألک عن اول ہذا الامر ما کان قال کان اللہ ولم یکن شیء قبلہ وکان عرشہ علی الماء ثم خلق السموات والارض وکتب فی الذکر کل شیء ثم اتانی رجل فقال یا عمران ادرک ناقتک فقد ذہبت فانطلقت اطلبہا وایم اللہ لوددت انہا قد ذہبت ولم اقم رواہ البخاری

روایت ہی عمران بن حصین سے کہا انہا مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ قبیلہ بڑا مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم ف ع یعنی قبول کرو اور لو مجھسی ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتھ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی ہی یعنی سیکھو احکام و عقاید دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اونکی دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ من ذلک ت کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتھ دین و تفقہ کی پس کچھ دیجیی ہمکو ف ع ح یعنی بشارت سنکر لی ہمنی اور قبول کی کچھ دو ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیا ء فانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت نی نالیاقتی اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکر از راہ غصہ کی نفی کی قبول کرنی بشارت کی بہ نسبت اونکی فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم ت پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نکی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپ کی پاس تا دانشمند ہوویں ہم دین مین ف ع چونکہ اچھی ہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکی لیی بشارت اور قبول در علم و عمل اور پہنچنا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطاء کی تیری سستی مین پس عالی ہمتی پہنچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو جیسیکہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد زیارت تربت امیر المومنین حمزہ کی ساتھ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کی اور داخل ہوئی وہ مزار پر پس دیکہا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی اور پہچانا شیخ نی کہ یہہ ساعت قبولیت کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالی سی عفو و عافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا از راہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتھ تہا اونکی ای بہائی میری طلب کر اللہ تعالی سے جو چاہی تو اسلیی کہ یہہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت و نار کا پہر پہری دونون اور جبکہ پہونچی مدینہ کی دروازہ پر دی اوس شخص کو کسی نی وہانکی رہنی والون میں سے ایک دینار پہر داخل ہوئی دونون قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف ہوا اونپر یہہ قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ ای دنی الہمہ پایا تو نی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نی ایک ٹکڑا دنیائی دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تو نی مانند ابو العباس کی عفو و عافیت تاکہ ہوتی وہ دونون بیچ امر دین و دنیا تیری کام کی ت اور آئی ہین ہم تا پوچہین ہم آپ سی ابتداء اس امر سی یعنی پیدایش سی ورمبداء عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ ف ع یعنی ازل الازال مین جیسیکہ ہی وہ ابد الاباد مین پاک وصف تغیر و حدوث سی کہ صفت ہی بندونکی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم ت اور نہ تہی پہلی اوسکی کوئی چیز ف ع بلکہ جو کچہہ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی ت اور تہا عرش اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کئی اللہ تعالی نی آسمان و زمین ف ع اسمین اشارہ ہی اس طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کئی گئی پہلی آسمان و زمین کی اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان و زمین کی کوئی چیز سوائی پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہی کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نہ تہی نہ یہہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کی جیسا کہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر کیا ہی اسکا اول

کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہوچکا ہی اورکہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قایم تہی اللہ تعالی کی قدرت سی کہا بعضون نی کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پہر پیدا کیا اللہ تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنی لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹہی اوسمین جہاگ اور جمع ہوئی جگہہ کعبہ شریف کی چنانچہ اسیلیے نام ہوا مکہ کا ام القری پہر پہیلائی گئی زمین اوس کی نیچی سی پہر رکہی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ ہلی نہین اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا موجب بعض اقوال کی اور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان اوس سی **ت** اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتہہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو **ف** ح اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لکہنا پہلی پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین راوی کہتی ہین **ت** کہ پہر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈہونڈ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہی یعنی بہاگ گئی پس گیا مین اوسکی ڈہونڈنی کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹہتا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح عمران دروازہ پر اونٹنی باندہ کر حضرت کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اونٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری اونٹنی بہاگ گئی جا پکڑ پس وہ اوٹہی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مین اوٹہا اور فواید صحبت شریف آنحضرت کی سی اور حقایق و علوم سی کہ وہان مذکور ہوئی تہی محروم ہوا وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی امیر المومنین عمر رضی سی کہ کہا کہڑی ہوئی درمیان ہماری واسطی نصیحت کرنی ہماری کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑا ہونا عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتداء پیدایش سی تا آخر روز قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین **ف** ح ع یعنی احوال مبداء اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہہ کہ آنحضرت نی بیان کیا احوال سب امتون کا تا وقت دخول جنت و نار کی اور بیان کیا اور احوال امت اپنی کا جو کچہہ کہ جاری ہوگا او ہر خیر و شر سی یہانتک کہ داخل ہون بہشتی اون مین سی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین **ت** یاد رکہتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد از یاد کرنی کی فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکہتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا یاد کیا اور بعد اوس کی فراموش کیا حاصل معنی یہہ کہ بعضی یاد رکہتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کری آسمان و زمین یہہ لکہا کہ مہربانی میری سبقت لیگئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہہ قول لکہا گیا ہی اور نزدیک اوسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور معنی یہہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی حیز ادراک یعنی سمجہہ مین نہین آتی کہا تورپشتی نی احتمال ہی کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور ہون معنی قول حضرت کی فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی قضا کہ جو جاری کی اللہ تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی حیز ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبہی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسکہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیئ یعنی عذاب اپنا پہنچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عائشہ سی اونہون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیدا کیے گئے فرشتے نور سے **ف** ح قاموس مین ہے کہ نور روشنی یا شعاع اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی **ت** اور پیدا کیا گیا جان کہ معنی جن کے ہی یا باپ جنونکی جیسے کہ آدم باپ ہین بشر کی شعلہ آگ سے ہوئین ملی ہوئی کیسے اور پیدا کیے گئے آدم اوس چیز سے کہ بیان کی گئی تمہاری لیے نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** ع یعنی قرآن مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سی مرفوعًا کہ پیدا کیے گئے کہجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نی ابی امامہ سی مرفوعًا کہ پیدا کیے گئے حور عین زعفران سے اور روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداسی کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچہو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی جو ہین اور ایک قسم ہین اونپر حساب وعقاب ہے اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چار پایون کی اور ایک قسم ہین کہ بدن اونکے بدن بنی آدم کی سی ہین اور ارواح اونکی ارواح شیاطین کے اور ایک قسم اللہ کے سایہ مین ہونگی اوسدن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسکا **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور صورت بنائی اونکی بہشت مین چہوڑا اونکو جب تک کہ چہوڑنا اونکا چاہا **ف** ح ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت مین ہوا حال آنکہ اخبار دلالت کرتی ہین اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کی جنگلوں سے ہی اور بعد از درست کرنی اور پہونکنی روح کی بہشت مین لیگئی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اونکی کی ہی یعنی پیدا کرکر رکہا بہشت میں اور توربشتی نی کہا کہ مجہی گمان یہہ ہے کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سی پہر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو **ت** پس شروع کیا ابلیس نے پہرنا گرد پتلی اونکی دیکہتا تہا کہ کیا ہی یہہ یعنی تفکر کرتا تہا انجام کار اوسکی مین اور تامل کرتا تہا کہ کیا ظاہر ہوگا اسسی پس جب دیکہا اوسکو خالی اندرسی پہچانا کہ یہہ پیدا کیا گیا ہی پیدایش غیر مضبوط **ف** ع یعنی نہین تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سے اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی لیے اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ اپنی نفس کا مالک نہین ہوسکیگا اور نہین نگاہ رکہہ سکیگا اپنی تئین بہوک سی اور شہوات سے یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور مکر امید کی باندہی وسوسہ سے گمراہ کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کے وقت **ت** نقل کیے یہہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرٰهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُّوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ختنہ کیا ابراہیم نی اسحال مین کہ وہ اسی برس کی تہی ساتہہ قدوم کی **ف** ع کہا نووی نی کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید وتخفیف مین کہا جاتا ہی آلہ بڑہی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتہہ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سے قریہ ہی شام مین پس جسنی کہ روایت کیا ہی قدوم کو تشدید سے مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکہتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور اکثرون نے تخفیف ہی پڑہی ہی حاصل یہہ کہ اکثرون کی نزدیک معنی یہہ ہونگی کہ ختنہ کیا بسولہ سی یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین **ت** نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرٰهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ

فقال لہا ان ھذا الجبار ان یعلم انکِ امراتی یغلبنی علیکِ فان سألکِ فاخبریہ انکِ اختی فانکِ اختی فی الاسلام لیس علی وجہ الارض مؤمن غیری وغیرکِ فارسل الیھا فاتی بھا قام ابراھیم یصلی فلما دخلت علیہ ذھب یتناولھا بیدہٖ فاُخذ ویُروی فغُطّ حتی رکض برجلہٖ فقال ادعی اللہ لی ولا اضرکِ فدعت اللہ فاُطلق ثم تناولھا الثانیۃ فاُخذ مثلھا او اشد فقال ادعی اللہ لی ولا اضرکِ فدعت اللہ فاُطلق فدعا بعض حجبتہٖ فقال انک لم تأتنی بانسان انما اتیتنی بشیطان فاخدمھا ھاجر فاتتہ وھو قائم یصلی فاومأ بیدہٖ مھیم قالت رد اللہ کید الکافر فی نحرہٖ واخدم ھاجر قال ابو ھریرۃ تلک امکم یا بنی ماء السماء متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ

سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہوٹ نہیں بولی ابراہیم مگر تین جہوٹ تین بار **ف** ع ح انبیا معصوم ہین وہ مطلق جہوٹ نہیں بولتی پس یہان جو جہوٹ بولنا اونکا فرمایا یہہ بہ نسبت سننی والونکی ہی کہ یہہ باتین صورت مین جہوٹ تہین او رنفس الامر مین سچی انکو عربی مین معاریض کہتی ہین اور حصر تین کا اسلیے کیا کہ جو تہا جو کہا ہی ندا بی وہ وقت تکلیف مین نہ تہا بلکہ ایام طفولیت مین تہا اوسکا کچہہ اعتبار نہین **ت** دو جہوٹ اون تینون جہوٹ مین سے تو ذات خدا مین ہین **ف** ح یعنی واسطی خدا کے اور حکم اوسکی کی اور طلب رضا اوسکی کہ اونمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کے لیے نہیں ہے بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی تہی اور تیسری بات مین کہ کہنا انکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بہی خدا تعالی کی لیے تہا لیکن اسمین نفع اونکی ذات کی لیے بہی حاصل ہی **ت** ایک قول اونکا یہہ کہ تحقیق مین بیمار ہون **ف** ح یہہ اوسوقت کہا اونہون نی کہ اونکی قوم نی اونکو اپنی عید کی سیر کیلیے بلایا اور اونہون نے چاہا کہ بتون کا بت شکنی کرون اوسوقت یہہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑ جاوین اور یہہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نہ تہی لیکن دلیل اسکی یہہ ہے کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ مین متصف ساتہہ بیماری کی ہون کہ کبہی کبہی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا دلالت کرتا ہی بیماری فی الحال پر اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی وہم مین ڈالا اونکو کہ گویا اونہون نی استدلال کیا ہی ساتہہ علامات علم نجوم کی کہ بیمار ہونگی جیسیکہ سیاق سے معلوم ہوتا ہی اور یا یہہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بد حال ہی بسبب کفر تمہاری کی کیا خوب ایک بزرگ نی کہا ہے ؎ اگر زرا تماشای عید خود طلبند بخلیل وار جوابی بگو کہ بیمارم **ت** اور دوسرا قول اونکا یہہ ہے بلکہ کیا یہہ بڑی اونکی نی **ف** ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کفار کی بتونکو توڑ ڈالا اونہون نی پوچہا کہ تو نی یہہ کام کیا ہی ہمارے خداؤن سی اے ابراہیم اونہون نی فرمایا کہ یہہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنی یہہ کام کیا ہی پس یہہ بات بہی سچی نہین ہے لیکن غرض اونکی تنبیہ کرنی ہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کرسکتا ہی وہ اور کو کیا نفع وضرر پہونچا سکیگا اور لایق عبادت کی کیونکر ہوت **ت** اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان تیسرے جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیم اور سارہ بیوی اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیی ہوئی بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئے یعنی گذری ابراہیم ساتہہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم کی ظالمون مین سے پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نے کہ اس جگہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہے کہ اوسکی ساتہہ ایک عورت ہی بہترین لوگون سی حسن و جمال مین پس بہیجا اوسنی کسیکو طرف ابراہیم کی بلانی کی لیے پس گئے ابراہیم پاس اوسکے پس پوچہا اوسنی ابراہیم سے سارہ کی حال ہی کہ کون ہے تیری یہہ عورت کہ تیری ساتہہ ہی کہا ابراہیم ع نی کہ یہہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئے ابراہیم سارہ کی پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانیکا شر اوس ظالم کی سی پس کہا سارہ کو کہ یہہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بیوی میری ہی تو غالب آویگا مجہپر تیری لینی مین یعنی زبردستی تجکو چہین لیگا مجہسی پس اگر پوچہی تجہسی تو خبر دینا تو اوسکو کہ تو بہن میری ہی اسلیے کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنی نسبت کرنا اخوت اسلام کی اور یہہ سچ ہی اسلیے کہ نہین ہے روی زمین پر کوئی مسلمان سوا میری اور تیرے **ف** ع ح

یہہ بیان واقع ہی کہ اوسوقت مین کوئی وہان اور اونپر ایمان نہ لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہہ بہی ایک توجیہ اور ہی واسطی
صدق قول ہذا اختی کی اور شاید کہ اقتصار ابراہیم کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت
لوط بہی تو ایمان لا چکی تہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی فآمن لہ لوط جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم کی یہہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان یہہ ماجرے
در پیش آیا ہی کوئی اور سوائی ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوط اون کی ساتہہ نہ تہی ایک اور اعتراض کیا ہی علماء نی کہ کیون کہا ابراہیم نی کہ یہہ
بیوی میری بہن ہی حالانکہ بیوی کو اوسکی میان کی ہاتہہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہہ بہی ہی کہ ظالم کہان پاکر رکہتا ہی بیوی ہو یا بہن لے لیتا ہی اسکا جواب
یہہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بیوی کو میان سی لی لیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا بہائی حق دار اولی
ہی ساتہہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی کی پس چاہا ابراہیم نی کہ تمسک کرین ساتہہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی رعایت اپنی دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا
اوسکی لینی کا **ت** پس بہیجا اوس ظالم نی کسیکو طرف سارہ کی اون کی بلانی کی لیے پس لائی گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم نماز پڑہین **ف** ح ع
اور مناجات کرین اپنی پروردگار سی تا اس ورطہ سی نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین
بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسی
کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی **ت** پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس توچاہا اوسنی کہ ہاتہہ ڈالی اون پر اور پکڑے اون کو یعنی بغیر سوال و جواب کے
یا بعد اوسکی بسبب غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہہ کر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم **ف** ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہہ تخفیف کے
ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علماء نی یا تو یہہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی کہہ چہوڑنی سارہ کی سی اور یا یہہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب کیا گیا
اور سیر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہہ تشدید کی تاخیذ سی بہی آیا ہی بمعنی پکڑی جانی کسیکی دل کی بسبب افسون یا سحر کی ایسا کہ سراسیمہ
و حیران ہووے **ت** اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر فغط **ف** ح ساتہہ پیش غین معجمہ اور تشدید طاء مہملہ کی بنا مجہول پر یعنی گلا گہونٹا
گیا اور دم رک گیا یا یہہ کہ بسی گئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو خرّاٹا کہتی ہین **ت** یہانتک کہ پانون مارنی لگا زمین
پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیے تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور
ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچہہ تعرض نہین کرونگا تجسی پس دعا کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوس حالت سی
پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوسی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری
لیے اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسیکو اپنی دربانون سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا
میری پاس انسان کو یعنی تا کہ قادر ہون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سے نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور
تو نی چاہا کہ یہہ ہلاک کر ڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ **ف** ع ح یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اون کا نزدیک اللہ
کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجر تہا اور ہاجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجر ابراہیم کو دی اور کہا امید
ہی کہ تمہاری ہان اس سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ہاجر سی پیدا ہوئی اور ابراہیم اون ایام مین سو برس کے تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحٰق ع
پیدا ہوئی **ت** پس آئین سارہ ابراہیم کی پاس اسحال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی تہی یعنی اونکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی نہ تہی بدستور سابق
نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہہ سی کہ کیا ہی حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی
یعنی اوسکی بد اندیشی اوسی اوسپر پڑی اور مجہہ پر سرایت نکی اور کچہہ زیان مجہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابو ہریرہ نی کہ وہ ہاجر مان تمہاری

ہی آبلیون آسمان کی پانی کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** ح یہہ خطاب حضرت اسمعیل ع کی اولاد کو ہی ساتہہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسبت اونکی کی اوسپانی آسمان کا نسل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی ہی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہہ اسکی اسکی طرف کہ چشمہ زمزم کا بسبب حضرت اسمعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس وطہارت سی نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی صانع نعم اوسکو آسمان ہی سی بہیجتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ خطاب انصار کو ہی اسلیی کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء تہا اسلیی کہ اوسکی قوم مینہ طلب کرتی تہی اوس سی اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب مین یہہ نام اونکا اسلیی ہوا کہ وہ طالب مینہ کی رہتی ہین اور جہان مینہ ہوتا ہی وہین گذران کرتی ہین اور اگرچہ تمام عرب ہاجرہ کی بطن سی نہین ہین لیکن اکثر اولاد اسمعیل سی ہین پس بسبب شرف اور غلبہ کی یون کہا **وعنہ**

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتہہ شک کرنیکی ابراہیم سی جس وقت کہ کہا ابراہیم نی ای پروردگار میری دکہا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو **ف** ح بعد لفظ الموتی کہ آیت یون ہی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانی اسحدیث کا یہہ ہی کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ مین سی کہ شک کیا ابراہیم نی نہ ہماری پیغمبر نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لایق تر ہین ساتہہ شک کی ابراہیم سی اور ظاہر اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی ثابت کیا شک حضرت ابراہیم کی لیی اور اپنی ذات شریف کی لیی حال آنکہ دونون محال ہین کیونکہ مبیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کاول مومنون اور موقنون کی ہین کچہہ معنی ہی نہین رکہتا پس معنی یہہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم مین تو ہم مین بہی پاتا اور تم جانتی ہی ہو کہ شک راہ نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم بہی ایسی ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سی طرف عین الیقین کی طمینان قلب عبارت اوسی ہی یا جب ابراہیم ع دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی یہہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیانا لیکن اشکال یہہ آتا ہی کہ اسحدیث سی ترجیح ابراہیم ع کی آنحضرت کی ذات شریف پر سمجہی جاتی ہی اور جواب اسکا یہہ ہی کہ حضرت نی یہہ بات بطریق تواضع کی فرمائی یا فرمائی پہلی آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار وافضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہر اوسحدیث کی ہی کہ مشعر ہی اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ت** اور رحمت کری اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط کہ آتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف رکن سخت کی **ف** ح رکن ہر چیز کے کنارہ قوی کو کہتی ہین اور یہان مراد رکن شدید سی جماعت قوی ہی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ جب قوم لوط نی قصد کیا ایذا دینی کا اونکی مہمانون کو کہ فرشتی تہی بصورت امردون کی تو کہا حضرت لوط نی لو ان لی بکم قوۃ کاش کی مجکو ہوتی قوۃ یعنی بذات خود قوۃ مقابلہ اور دفع کرنی تمہاری کی رکہتا میں اواوی الی رکن شدید یا پناہ ڈہونڈتا مین ساتہہ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قوۃ سی باز رکہتا اپنی تئین تمہاری شر سی پس فرماتی ہین آنحضرت کہ رحمت کری اللہ تعالی لوط کو کہ پناہ ڈہونڈتی تہی ساتہہ رکن شدید کی آدمیون مین سی حال آنکہ رکن شدید سی تمسک مارنا ساتہہ عصمت حق اور حفظ اوسکی کی ہی اور عرب رحمت وہان بہیجتی ہین کہ کسی سی کچہہ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کری کہ نہ کرنا چاہیی کہتی ہین کہ خدا رحمت کری اور بخشی فلانیکو کہ ایسا کام کیا یعنی کارنا بالیستی کیا انتہی اور ملا علی نی بہی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سی نقل کرکر لکہا ہی کہ میری نزدیک یہہ معنی لیتی بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کی طریق ادب سی دور ہین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتی تہی غیبت عوام سی مردہ ہون خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان مرتبہ یا کم ہمتی کی پس معنی یہہ ہین کہ وہ مقتضای جبلت

بشریہ کی بعض امور ضروریہ مین میل کرتی تہی طرف اشعار کی ساتہہ جماعت تو بیکی پس جائز ہی ہماری لیی ہہی اب الکی ہم ہوہین ساتہہ متابعت کاملین کی بیچ تعلق اسباب کے با وجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدا ر کلام مین یرحم اللہ کہنا ایسا ہی تہا کہ تا نہ وہم جا دی اعتراض نقصان کا اوپر جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ علم بالصواب پہر فرمایا آنحضرت نی **ت** اور اگر ٹہیرتا مین قید خانہ مین اوس مدت دراز مین کہ ٹہیری یوسف تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالیکا **ف** ح کہ بادشاہ مصر کی طرف سی حضرت یوسف کی بلانیکو آیا تہا اور قصہ اسکا یہہ ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نو برس سی قید خانہ مین تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا اونکو تا خلاص کری اور مقرب کری تو یوسف ع نی نکلنی مین توقف کیا اور کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کرو اور اون عورتونسی کہ مجکو دیکہہ کر ہاتہہ کاٹ ڈالی تہی عصمت اور غیرت میری تحقیق کرو بعد اوسکی نکلونگا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین بجای یوسف کی ہوتا اور اتنی مدت دراز قید خانہ مین مجہہ پر گذرتی اور کوئی میری چہڑانی کی لیے آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف و تامل نکرتا جیسا کہ یوسف نی کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرت یوسف علیہ السلام کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رای اونکا یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ مین ٹہیری اور باوی محنت و شدت اوسمین اور پہر کوئی اوسکی چہڑانیکو آوی اور وہ صبر و ثبات اختیار کری تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اسطرح کہین اسحال پر ہوتا تو جلد سی نکلپاتا اور صبر نکرتا اور یہہ تواضع ہی آنحضرت کی واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ مدح و ثنا یوسف کی ورنہ استقامت آنحضرت کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولو العزم سی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوسٰی کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سِتِّیْرًا لَا یُرٰی مِنْ جِلْدِہٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً فَاٰذَاہُ مَنْ اٰذَاہُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ ھٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِہٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّءَہٗ فَخَلَا یَوْمًا وَحْدَہٗ لِیَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَہٗ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِہٖ فَجَمَحَ مُوسٰی فِیْ اَثَرِہٖ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرَاَوْہُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ وَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا بِمُوسٰی مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَہٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰہِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِہٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق موسی علیہ السلام تہی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنی والی بدن کی نہین دیکہا جاتا تہا اونکی جلد بدن سی کچہہ بسبب شرم رکہنی کی یعنی ماری شرم کی تمام بدنکو ڈہانکی رکہتی تہی ہر حال مین اور نہائی وقت پس ایذا دی اونکو اون لوگون نی کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل مین سے پس کہا بعضی موذیون نی نہین ہین ڈہانکتی موسی اسطرح کا ڈہانکنا ساتہہ تکلف و مبالغہ کی مگر بسبب عیب کے کہ اونکی جلد مین ہی یا تو کوڑہ ہی یا بضیے پہولی ہوئی ہین اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسی کو عیب سے اور ظاہر کری لوگونپر بی عیبی اونکی اور ثابت کری اونکی لیی حیا اللہ تعالی کی طرف سی پس الگ ہوئی موسی لوگون سی ایکروز تنہا نہانی کی پس رکہی کپڑی اپنی ایک پتہر پر پس بہاگا پتہر اور لیگیا کپڑی موسی کی پس دوڑی موسی اوس پتہر کی پیچہی کہتی ہوئی کپڑی میری ای پتہر دی کپڑی میری ای پتہر یہانتک کہ پہونچی موسی طرف جماعت کثیر کی بنی اسرائیل مین سے پس دیکہا اوس جماعت نی موسی کو ننگا بہترین پیدایش خدا کی یعنی مبرا اون عیب نقصان سی کہ اونکی حق مین ثابت کرتی تہی وہ نادان اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہے موسی مین کچہہ نقصان و عیب **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی پاک کرتا ہی اپنی دوستون کو ہر عیب و نقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتہہ اوسکی متہم کرتی ہین تا اوس سی مبرا ہو کر معزز و مکرم ہون خلق مین **ت** اور شروع کیا موسی نی پتہر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پتہر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسی کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ **ف** ع ح ہر بار کہ مارتی تہی

ایک نشان اوسمین پڑجاتا تہا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تادیب کے کہ بہاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزی ہوئی حضرت موسی علیہ السلام کی ایک تو
چلنا پتہر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمین اور یہہ بہی معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی نہانا ننگی خلوۃ مین اگرچہ ہی ڈہانکنا ستر کا افضل اور یہہ بہی اس سے معلوم
ہوا کہ انبیاء اور صلحاء مبتلا ہوتی ہین ناداتون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتی ہین اوسپر کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسی علیہ السلام کو یہہ
کہ اوٹہا رکہین وہ پتہر ساتہہ اپنی یہانتک کہ جب گئی تیہ مین تو مارا اوسکو اپنی عصا سی ایکبار پاکئی بار پس جاری ہوئی اوسمین سے باران چشمی چنانچہ
یہہ حال مذکور ہی قران مین **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَیُّوْبُ
یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِّنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْتِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی
قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایوب نہاتی تہی ننگی **ف** ع احتمال ہی کہ باندہی ہون تہبند جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ما بعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور
یہہ بہی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسیکہ موسی علیہ السلام کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تہا یہہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اشارہ کیا طرف اسکی کہ ستر اولی ہی واسطی حیا کرنیکی مولی سی ہمارے آنحضرت مبعوث ہوئی واسطہ پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تہا یہہ نہانا ایوب
کا بعد حاصل کرنی صحت وعافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تہی اوسمین اور برسائین اللہ تعالی نی ٹڈیان سونیکی اونکی گہر مین **ت** پس گرین
ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونیکی پس شروع کیا ایوب نے سمیٹنا اونکا اپنی کپڑی مین **ف** ع ظاہر یہہ ہی کہ لیتی
ہون ایوب اونکو ایک ہاتہہ سی یا لپ بہر کر اور رکہتی ہون اونکو کپڑی پہنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو پہلی غسل کی یا بعد اوسکی یا
پاس رکہا ہو کہ ہنوز پہنا نہو **ت** پس پکارا ایوب کو اوسکی پروردگار نی یعنی ازراہ مہربانی کی کہ ای ایوب کیا نہین بی پروا کیا مینی تجکو اوس چیز
سی کہ دیکہتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا ہی مینی تجہپر کہ تجکو احتیاج نہین ہی ان ٹڈیونکی کہ اوٹہاتی تو نی اور اپنی کپڑی مین جمع کین کہا ایوب نے کہ ہان بے
پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سی اور زیادتی رحمت تیری سی **ف** ع ہرچند کرم تو بشیر
تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہوکہ اوٹہانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیون کو بسبب دیکہنی
منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تہا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑہانی مال کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز
ہی حرص کرنی اور بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذاری کا اور صرف کری اوسکو اور سمجہہ کہ
دوست رکہی رب اوسکا اور راضی ہو اوسی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ
فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعٰلَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ
عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَھُوْدِیِّ فَذَھَبَ الْیَھُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ
وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَصْعَقُ مَعَھُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ
الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ کَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمِ الطُّوْرِ
اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا بدکہا کیا ایک شخص نے

مسلمانون مین سی اور ایک شخص نے یہود مین سی پس کہا مسلمان نے قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد کو ساری جہان کے لوگون پر پس کہا یہودی نی اوسکی مقابلہ
مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو جہان کی لوگون پر پس اوٹھایا مسلمان نی ہاتھہ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی کی منہ
پر **ف** ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسی کی حق مین نے اصطفیتک علی الناس تو مراد یہہ ہے کہ اوسوقت کی لوگون مین اون کو برگزیدہ کیا
تہا اور یہہ یہودی برگزیدگی حضرت موسی کی علی الاطلاق مراد رکہتا تہا اور انحضرت کی برگزیدگی کا انکار رکہتی اونہون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا ہ
ت پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ سلم کی اور خبر دی انحضرت کو ساتہہ اوس چیز کی کہ تہا امر اوسکی سی اور امر مسلمان کے سی پس بلایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچہا اوستی اس بات سی یعنی جو کچہہ گذرا تہا اوسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نے انحضرت کو یعنی مطابق خبر یہودی کے
کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ سلم نی کہ نہ بزرگی دو مجکو موسی پر اسلئے تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش
ہوکر گر پڑونگا مین بہی ساتہہ اونکی پہر ہوش مین آونگا مین اول اون شخصونکا کہ ہوش مین آوینگی پس ناگہان دیکہونگا مین کہ موسی علیہ السلام پکڑی کہڑی ہین ایک
جانب عرش کی پس نہین جانتا مین کہ آیا تہی موسی درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تہی پس ہوشیار ہوئی پہلی مجہسی اور متعلق ہوئی ساتہہ
عرش کی یا تہی موسی اون لوگون مین کہ استثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہے اونکو خدا تعالی نی **ف** ح ع یعنی بیہوش ہو جانی سی جیسے کہ اس آیۃ مین
فرمایا فصعق من فی السموت ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پہونکا جاویگا صور مین ہلاک ہو جاوینگی جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر
جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ وہ ہلاک نہو جیسیکہ فرشتی پس شاید کہ موسی بہی وہ نہین مین سے ہون کہا عسقلانی نی یعنی پس اگر ہوش مین آئی موسی پہلی میری
تو یہہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئی اون مین سی کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو بہی یہہ فضیلت ہے اور نہین منع کیا انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فضیلت دینی سی درمیان انبیاء کی مگر اوسکو کہ ہی یہہ اسطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہہ ہے کہ نہ فضیلت
دو ساتہہ جمیع انواع فضیلت کی اسطرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لئی کچہہ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینے سی نفس نبوت مین اسلئے کہ اسمین سب
برابر ہین **ت** اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہہ صعقہ بہ نسبت موسی کی
ساتہہ صعقہ روز طور کی **ف** ح یعنی اوس روز کہ موسی نی دیدار طلب کیا تہا اور اوس سے منع کئی گئی اور حق تعالی نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسی بیہوش
ہوکر گر پڑی تہی آج اس صعقہ کو ساتہہ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تہا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہو چکا تہا اوسکی بدلی اب نہوا **ت**
یا صعقہ ہوا موسی کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی **ف** ح پس جب موسی کو یہہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی تو فضیلت کیون
دین مجکو اوسپر اور یہہ تواضع ہی انحضرت کی اور یہہ ہے کہ یہہ فضل جزئی ہی کہ موسی کی لئی ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی کی نہین ہی یا وقوع
اسکلام کا پہلی نزول وحی کی سی ساتہہ افضیلت آپکی ہی اور جاننا چاہئی کہ یہہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہے کہ بسبب پہونکنی صور کی روز قیامت کی
ہوگا اسلئے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگی کہ اونکو بسبب اوسکے صعقہ حاصل ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ بعد اوسکے
بعث ہی نہ افاقت اور انحضرت اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از
بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوسوقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ پاونگا موسی کو دیکہونگا کہ پکڑی ہون گے
جانب عرش کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثناء الا من شاء اللہ بیچ اوس صعقہ نفخ صور کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون
نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بہی ہوگا فتدبر **ت** اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن متی سی **ف** ع لفظ متی ساتہہ زبر میم اور تشدید
ت مفتوحہ کی نام حضرت یونس کے باپ کا ہی کذا فی القاموس و جامع الاصول مین ہے کہ یہہ نام اونکی ماں کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام

کا ذکر اسلیے کیا کہ یہہ اولو العزم نہتی اور قوم کی ایذا پر بے صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گئی قوم مین سے اور کشتی پر بیٹھی چنانچہ قصہ انکا قران شریف اور
تفسیرون مین مذکور ہی پس یہان مظنہ اسکا تہا کہ کسیکو انپر فضیلت دین پس حضرت نی روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نکری **ت** اور ابو سعید
کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیونکی یعنی نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی ہی
کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی **ف** ع ح یہہ نہی یا تو ہی پہلی اترنی وحی کی ساتہہ تفضیل کے یا مراد یہہ کہ نہ فضیلت دو اصل نبوت مین یا
اسطرحکی فضیلت کہ اوستی حقارت اور ذنکی لازم آوی کہ یہہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سی ہے اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ
سے ہی یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی لا نفرق بین احد منہم **وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى**
الله عليه وسلم ما ينبغي لاحد ان يقول اني خير من يونس بن متى متفق عليه وفي رواية للبخاري قال من قال
انا خير من يونس بن متى فقد كذب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہنچتا کسی
بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی **ف** ع یہہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ آنحضرت فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نہ کہو یونس سی دوسرے
یہہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونس سے نہ کہی اسلیکہ کوئی ولی ہی نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولو العزم نہو **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور
ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی پس تحقیق وہ جہوٹا ہی **ف** ح ع اوپر معنی
ثانی کی کہ مراد جہوٹ سی کفر ہی اسلیے کہ علما اتفاق رکہتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرت نی جو اپنی تئین
انسی بہتر کہنی سی منع کیا بطور تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا پس نہین ہے یہہ مخالف اسحدیث کی انا سید ولد ادم ولا فخر یعنی مین سردار ہون ابن آدم
کا اور نہین فخر کی راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی اونکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی
وعن ابي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الغلام الذي قتله الخضر طبع كافرا ولو عاش
لارهق ابويه طغيانا وكفرا متفق عليه اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ لڑکا کہ مار
ڈالا اوسکو خضر نی پیدا کیا گیا تہا اسحال پر کہ اختیار کریگا کفر کو **ف** ح یعنی تقدیر الہی مین یہہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہہ منافی نہین ہے
اسحدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیے کہ مراد اس سے مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہہ منافی نہین ہی شقاوت خاتمہ کی
حاصل یہہ کہ فطرہ غیر سابقہ کی ہی **ت** اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی ماباپ کو سرکشی اور کفر مین **ف** ح ع یعنی ہوتا سبب
اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سے وہ بہی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہو جاتی حاصل یہہ کہ علۃ اوسکی قتل کی مرکب تہے اسی کہ تہا وہ پیدا کیا
گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماباپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اس باب مین اور اشارہ ہی اوسکی طرف کہ وہ انبیا
سے ہین اور لفظ خضر ساتہہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سی اور نام اونکا لیان بن ملکان ہی اور بعضون نی کہا
کہ یہہ بہائی ہین الیاس کی اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدم کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت ابرہیم خلیل اللہ کی زمانہ مین تہی اور بعضون
نے کہا کہ اولاد نوح سی ہین بہفت واسطہ اور باپ انکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ پیغمبر ہین معمر پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ
ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سی صلحا اور ملاقات کرنا انکا بعضی صلحا سی اور ہم کلام ہونا
اونسی اور حاضر ہونا بزرگ و خیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہی اور
ذکر انکا مشائخ کی کلام مین بہت آیا ہی چنانکہ شک و شبہ کو اوسمین راہ نہین اور بیچ احوال حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے

لکہا ہی کہ ایک دفعہ یہہ کلام کر رہی تہی اور خضر ہوا پر گذری اونہون نی فرمایا قف یا اسرائیل واسمع کلام محمدی اور مشایخ وقت کہ انسی ملتی تہی اونکو وصیت کرتی تہی کہ لازم کر و اپنی پر جانا مجلس شیخ عبد القادر مین اسلیے کہ وہان برکتین اوترتی ہین اور حاصل ہوتی ہی اوسی سعادت **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنما سمي الخضر لأنه جلس على فروة بيضاء فإذا هي تهتز من خلفه خضراء رواه البخاري **ترجمہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا نہین نام رکہا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹہی تہی زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کی نہ تہی یا گہاس خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گہاس لہلہانی لگی پیچہی اوسکی سی بسبب سبزے اور تر و تازگی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت إلى موسى بن عمران فقال له أجب ربك قال فلطم موسى عين ملك الموت ففقأها قال فرجع الملك إلى الله تعالى فقال إنك أرسلتني إلى عبد لك لا يريد الموت وقد فقأ عيني قال فرد الله إليه عينه وقال ارجع إلى عبدي فقل الحيوة تريد فإن كنت تريد الحيوة فضع يدك على متن ثور فما توارت يدك من شعرة فإنك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم تموت قال فالآن من قريب رب أدنني من الأرض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لو أني عنده لأريتكم قبره إلى جنب الطريق عند الكثيب الأحمر متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ نی حضرت موسی کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنی مین تمہاری روح قبض کرنیکی لیے آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت نی کہ پس طمانچہ مارا موسی نی ملک الموت کے آنکہہ پر پس پہوڑ ڈالی آنکہہ فرمایا آنحضرت نی پس پہر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا تحقیق بہیجا تو نے مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پہوڑ ڈالی آنکہہ میری فرمایا حضرت نی پس پہیر دی اللہ تعالی نی طرف اوسکی آنکہہ اوسکی اور فرمایا کہ پہر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ تو یا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکہہ ہاتہہ اپنا یعنی ایک ہاتہہ یا دونون ایک بیل کی پیٹہہ پر پس جو چیز کہ ڈہانکی ہاتہہ تیرا بالو نسے یعنی جتنی بال تیری ہاتہہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکی جتنی ہی برس کہا موسی نی پہر بعد اس زندگانی درازکی کیا ہی کہا فرشتہ نی پہر مریگا تو کہا موسی نی پس اختیار کی مینی موت ابہی ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو زمین پاک کی گئی سی یعنی بیت المقدس سے اگرچہ مقدار ایک سنگ اندازی ہو **ف** ح ع یہہ مناجات حضرت موسے نی اسلیے کی کہ وہ مقام اوس زمانہ مین فضل تہا بہ نسبت اور جگہون کی اور مدفن تہا انبیا کا اور شاید کہ یہہ تیہ مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت المقدس کے کہ اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور اونہون نی قریب ہونا چاہا بیت المقدس سی نہ نفس بیت المقدس اسلیے کہ ڈری اسی کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اسکے لوگ فتنہ مین پڑین اور اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدفن صالحین سی **ت** فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکہا دیتا مین تمکو قبر موسی کی ایک جانب راہ کہین نزدیک تودہ ریت سرخ کی کہ وہان ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح جاننا چاہیے کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا اس حدیث کا کہ اندہا ہونا فرشتے کا چہ معنی اور فرشتہ کہ قبض روح کی لیے آوی طمانچہ مارنا اوسکی موںہہ پر چہ یارا اور اسی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنے کی دنیا مین سمجہی جاتی ہی اور یہہ کیا لائق ہی مقام نبوت و رسالت کی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تہا موسی علیہ السلام نی نہ جانا کہ یہہ ملک الموت ہی روح قبض کرنیکی لیے آیا ہی بلکہ جب دیکہا کہ ایک مرد بیگانہ دفعتہ چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اونکی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو جتنی کہ نوبت اوسکے اندہا کرنی کی پہونچی اور یہہ بہی ہے کہ موسی علیہ السلام نی اوسکو دروغگو جانا اسمین کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیے کہ آدمی

غالب ہو وہ نہیں ہوتا پس غصہ کیا اوسپر اور غصہ در رہنے کو پر لسد فی الله ہوتا ہی پس ملوم نہو چنانچہ ایسلیے عتاب جناب حق ہی اونپر متوجہ نہوا اور دوباہ جو ملک الموت بعلامت فرشتی کی آیا منقاد ہوئی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی وشدت تہی اور وہ مظہر جلال تہی چنانچہ اپنی بہائی ہارون علیہ السلام کی داڑہی اور بال پکڑلیی تہی بسبب تقصیر کے کہ بیچ منع کرنی گوسالہ پرستی کی دیکہی پس حاصل یہہ کہ یہہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیی اسپر اور محامل وتاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیی اسکو **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَىَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرٰهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی میری انبیا **ف ع** یہہ یا تو مسجد اقصی کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمانکا انبیا سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آئندہ اور معنی یہہ ہین کہ ارواح انبیا کی روبرو لائی گئین بشکل اون صورتون کی کہ تہین دنیا مین **ت** پس ناگہان دیکہا مینی موسی علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ مردون شنوءہ کی ہی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہور کا ہی اون مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور دیکہا مینی عیسی ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ اوسکی عروہ بن مسعود ہی یعنی عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکہتی ہین عیسی علیہ السلام سے اور دیکہا مینی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیکتر ین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ اوسکی یار تمہارا ہی مراد رکہتی تہی حضرت بارسی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرت مین اور حضرت ابراہیم مین بہت مشابہت تہی اور دیکہا مینی جبرئیل کو پس ناگہان نزدیکترین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کیے یہہ مسلم نی **ف ح ع** دحیہ دال کی زبر سی اور کبہی زیر بہی پڑہتی ہین صحابہ مشہور ہین اور تہی یہہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل اکثر انہین کے صورت مین آتی تہی اور اس روایت کی وقت بہی اونہین کی صورت مین آئی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی شب معراج مین موسی علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف ع** جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین بال مڑی ہوئی یعنی گہونگروالی اور سبط بہت سیدہے یہان مراد یہہ ہی کہ بال اونکی سیدہے نہ تہی بلکہ مائل بجعد تہی اور حضرت شیخ نی یہہ لکہا ہی کہ جعد زبر جیم اور جزم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالونکی آتی ہی اور کبہی جسم کے کہ جمع اور گرد یعنی گوشت لستہ ہو اور یہان معنی اخیر مراد کہی ہین اسلیکی حدیث آئندہ مین آتا ہی کہ موسی علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل غیر جعد کے ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی **ت** گویا کہ موسی مردون شنوءہ کی سی تہی اور دیکہا مینی عیسی کو ایک مرد متوسط پیدائش یعنی نہ لمبی اور نہ ٹہگنے اور نہ موٹی بہت اور نہ دبلی رنگ اونکا مایل سرخی وسفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہے بال سر کے اور دیکہا مینی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکہا آنحضرت نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ علامتین اللہ تعالی نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہہ قول راوی کا ہی پس نہ ہو تو شک مین اے مخاطب دیکہنے اور ہانی آنحضرت کیسی ان ذکر کیی گئی **ف ع** یہہ اور شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ جملہ متعلق ہی اول کلام سے یعنی موسی کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی

ولقد آتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی لقیت موسی فنعتہ فاذا رجل مضطرب رجل الشعر کانہ من رجال شنوءۃ ولقیت عیسی ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس یعنی الحمام ورایت ابرہیم وانا اشبہ ولدہ بہ قال فاتیت باناءین احدہما لبن والاخر فیہ خمر فقیل لی خذ ایہما شئت فاخذت اللبن فشربتہ فقیل لی ہدیت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ملاقات کی مینی شب معراج میں موسی سی پہر بیان کیے آنحضرت نی صفت موسی کے کہا پس ناگہان دیکہا مینی کہ موسی ایک مرد ہین مضطرب **ف** ح اسکی کئی تفسیر کی ہی علماء نی بعضوں نی کہا کہ مضطرب معنی دراز قدکی آور بعضون نی کہا سبک گوشت آور بعضون نی کہا کہ مضطرب یہان معنی ہلنی والی کی ہی خوف الہی سی اور آیا ہی کہ حضرت موسی نماز مین بیقرار اور سکا بدن ہلنی جاتی تہی **ت** رجل الشعر **ف** رجل ساتہہ زبر جیم کی اور جیم کی جزم بہی پڑہی گئی ہی اور زیر بہی وہ بال کہ نہ بہت سیدہی ہون کہ جنکو سبط کہتی ہین اور نہ زنگلہ یعنی گہونگر والی کہ جنکو جعد کہتی ہین اور کہا ملا علی نی کہ ظاہر یہہ ہے کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہو یعنی مائل بجعد تاکہ نہ منافی ہو اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسی علیہ السلام جعد تہی **ت** گویا کہ موسی مردون شنوءۃ کیسی ہی اور ملا مین عیسی سے میانہ قد سرخ رنگ **ف** ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تہا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سی زیادہ تہی **ت** گویا کہ نکلی ہین دیماس سے یعنی حمام سے **ف** ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سے حمام ہی اور مراد وصف کرنا اونکا ہی ساتہہ صفائی رنگ اور ترو تازگی جسم اور نہایت آبرو کی بسبب غلبہ روحانیت کی **ت** اور دیکہا مینی ابراہیم کو اسحال مین کہ مین بہت مشابہ ہون اونکی اولاد مین سے ساتہہ اونکی فرمایا حضرت نی پس دیی گئی مجکو دو باسن ایک مین دودہ کا اور دوسری مین شراب تہی **ف** ح لبن کے ساتہہ لفظ فیہ نہ لائی اور خمر کی ساتہہ لائی ظاہر یہہ ہے کہ تفنن عبارت ہی اور بعضون نی کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کے طرف اور حضرت کی سامنی دونون چیزین اسلیی لائی گئی تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنی صواب کے **ت** پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونون مین سے جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کر یا دودہ پس لیا مینی دودہ اور پیا مینی اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نی کہا کہ راہ دکہایا گیا تو یعنی اللہ نے راہ دکہای تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیی گئی ہین اوسپر **ف** ح اسلیی کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک خالص سفید و شیرین ہی اور اول تربیت بچے کی اور غذا اوسکی اسی سے حاصل ہوتی ہی عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹہیرائی کہ حاصل ہوتا ہی اوسی قوۃ اور غذائے روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ اونسی معانی مناسبہ اخذ کرتی ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکہی اور پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسی سے مین کہا گیا مجکو **ت** کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری **ف** ع اسلیی کہ اگر حضرت پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیی ہی پینا اوسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی اوسکی کی اور ہرگاہ کہ حضرت معصوم تہی نہ کہا غویت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی سبب ہے استقامت پیرون اور تابعدارون اونکی کا اسلیی کہ وہ بمنزلہ دل کی ہین بہ نسبت اعضا کی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین مکۃ والمدینۃ فمررنا بواد فقال ای واد ہذا فقالوا وادی الازرق قال کانی انظر الی موسی فذکر من لونہ وشعرہ شیئا واضعا اصبعیہ فی اذنیہ لہ جوار الی اللہ بالتلبیۃ مارا بہذا الوادی قال ثم سرنا حتی اتینا علی ثنیۃ فقال ای ثنیۃ ہذہ قالوا ہرشا او لفت فقال کانی انظر الی یونس علی ناقۃ حمراء

علیہ

عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا سفر کیا ہمنی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکی اور مدینکی ف ع احتمال ہی کہ مکی سی مدینہ کو چلی یا عکس اسکی ت پس گذری ہم
ایک جنگل مین پس پوچھا آنحضرت نی کہ کونسا جنگل ہی یہہ پس عرض کیا صحابہ نی کہ یہہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گویا مین
دیکھتا ہون طرف موسی کی پس ذکر کیا آنحضرت نی رنگ اونکیسی اور بالون اونکیسی کچھہ کہ کہا گندم گون ہین اور جعد جیسا کہ اوپر گذرا اسحال مین کہ رکھی ہوئی
ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسیکہ اذان مین رکھتی ہین بلندی آواز کی لیے واسطی موسی کی آواز بلند اور زاری و فریاد
ہی طرف خدا کی لبیک کہتی ہین کہ جیسی احرام والی کہتی ہین درحالیکہ گذرنیوالی ہین سے سواس جنگل مین کہا اونہون نی پہر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ پر یعنی
پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ مین ہو یا دو پہاڑ دنمین پس فرمایا حضرت نی کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی یہہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی
درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہہ پہاڑ بہی اسی راہ مین ہی اور یہہ شک راوی ہی پس فرمایا حضرت نی گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف
یونس کے کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اونپر جبہ ہی پشمین ف ح ع کہ تواضع کی لیے پہنا تہا یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہہ سند ہی صوفیہ کی اور اونکی تعلیم
کی علماء مین سی مانند کسائی وغیرہ کی ت مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی ف ع ح اس مین
تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سی ہی اور شعائر انبیاء سی حالت زندگی مین اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہیے حج مین اور اگر کہا جاوی
کہ انبیاء کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت نہین ہی دار العمل اسکی جواب کئے طرح سی دئی ہین ایک تو یہہ کہ یہہ مانند
شہدا کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہداء زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی پس نہین بعید ہی یہہ کہ حج کرین اور نماز پڑہین اور تقرب حاصل کرین
اپنی پروردگار سی جسطرح چاہین اور دوسری یہہ کہ یہہ دیکھنا خواب مین تہا غیر شب معراج مین جیسیکہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب
انبیاء کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے ساتھہ حیات حقیقی دنیاوی کی ولیکن
محجوب ہین نظر عوام سی پس حقیقت مین دیکھایا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بغیر خواب وغیرہ کی ت نقل کی یہہ مسلم نی وعن
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ
الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داؤد علیہ السلام پر پڑہنا زبور کا پس تہے داؤد کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورون پر پس زین
کسی جاتی پس پڑہ لیتی داؤد زبور کو یعنی تمام کرتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانور اونکی ف ح ع یہہ نہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کتنی تہی
اور کتنی عرصہ مین زین کسی جاتی تہی لیکن یہہ معلوم ہوا کہ مجرائی عادت سی خارج تہا حاصل یہہ کہ یہہ خرق عادت سے تہا کہ اللہ تعالی اپنی اچہی بندون
کی لیے زمانہ کو طی و بسط کرتا یعنی کبہی بہت سا زمانہ تہوڑا ہو جاتا ہے اور کبہی تہوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رض سی بہی منقول ہی کہ رکاب مین پانون رکہتے
اور دوسری رکاب مین پانون رکہتی تک قرآن ختم کر لیتی اور ایک روایت مین ہے ملتزم کعبہ سے اوسکی دروازی تک جانی مین پڑہ لیتی ت اور نہین
کہاتی تہی داؤد روزی مگر کسب کا رہاتون اپنی کیسی کہ زرہ بناتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی وعنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ
وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَاَخْبَرَتَاهُ
فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ تہین دو عورتین کہ اونکی ساتہہ
دو بیٹی اونکی تہی یعنی ہر ایک دن دونون عورتون مین سے ایک ایک بیٹا رکہتی تہی آیا بہیڑیا پس لیگیا ایک کی بیٹی کو پس کہا ساتہہ والی اوسکی نی کہ نہین لیگیا
بہیڑیا مگر تیری بیٹی کو اور کہا دوسری نی کہ نہین لیگیا بہیڑیا مگر بیٹی تیری کو **ف** ح ع یعنی دونون عورتون مین خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تہی کہ تیری بیٹی
کو لیگیا نہ میری کو اور شاید کہ دونون لڑکی ہم شکل تہی یا تہی ایک دن دونون مین سے چہوٹی لیکن وہ چاہتی تہی کہ تسلی پکڑی ساتہہ موجود کی بدلے مفقود کے
یا اور اغراض فاسدہ کی لیے کہتی ہو **ت** پس یہہ قضیہ لیگئین وہ دونون عورتین حضرت داؤد کی پاس کہ تا حکم کرین درمیان اونکی پس حکم کیا داؤد نی
ساتہہ اوس بیٹی کی واسطی اوس عورت کے کہ بڑی تہی **ف** ع ح یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اوسکی پاس تہا پس اوسکی لیے حکم کیا بموجب قاعدہ شرعیہ کے
کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہی بہ نسبت غیر قابض کے یا اسلیے کہ وہ مشابہ تہا اوسکی پس با عتبار علم قیافہ کی یہہ حکم کیا جیسیکہ کہتی ہین شافعی یا کچہہ
اور دلیل سی یہہ حکم کیا اور یہہ حکم حضرت داود کا باجتہاد تہا بہ وحی نہ تہا والا اوسکا خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نہ رکہتا **ت** پس نکلین وہ دونون
عورتین اور آئین حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس پس خبر دی حضرت سلیمان کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان نے یعنی اپنی خادمونسی کہ لاؤ میری
پاس چہری دو ٹکڑی کرون اوس لڑکیکو درمیان تمہاری **ف** ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسریکو مقصود سلیمان کو اس سے امتحان
کرنا اون دونون عورتون کی شفقت کا تہا تا متمیز ہو کہ اوسکی ماں کونسی ہی **ت** پس کہا چہوٹی نی کہ دو ٹکڑی نکر لڑکیکو رحمت کری تمکو اللہ یہہ بیٹا
اوسیکا ہی یعنی راضی ہوں مین اسپر کہ یہہ بیٹا اسیکا ہو وی اور جیتا رہی اور نہین چاہتی ہون کہ چیرا جاوی اور مر جاوی پس حکم کیا سلیمان نے ساتہہ اوس بیٹی کی
واسطی چہوٹی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع یعنی بسبب پائی جانی قرینہ شفقت و رحم کی ویمین اور ثابت ہوئی سنگدلی اور عداوت کی
دوسری مین اور ظاہر ا بعد اوسکی بڑی نی اقرار بہی کیا کہ یہہ بیٹا چہوٹی کا ہی پس اوسکو دیا کذا قیل یہان اعتراض کرتی ہین کہ کیونکر سلیمان نی نقض
کیا داؤد کی حکم کو باوجود اسکی کہ حکم پیغمبر کا پہیرا اور نقض کیا نہین جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہہ دیتے ہین کہ یہہ حکم داود علیہ السلام سی بطریق جزم
اور قطع کی نہ تہا بلکہ بطریق احتمال کی تہا اور قصد کیا تہا کہ حکم کرین اور ہو سکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز ہو اونکی شریعت مین واللہ علم وعنہ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمٰنُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ
كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ
اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا سلیمان نے کہ البتہ صحبت کرونگا مین آجکی رات یعنی شب
آیندہ نوی بیویونسی اور ایک روایت مین ہی سو بیویونسی ہر ایک ونمین سے جنی گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا مین یعنی سلیمان علیہ السلام نی یہہ عہد
کیا اپنی دل مین اور عزم کیا کہ یون کرونگا اور یہہ نیت اونکی اچہی تہی لیکن انشاء اللہ اوسمین نہ کہا پس کہا سلیمان سے فرشتہ نی یعنی داہنی جانب کی فرشتہ
نی یا جبرئیل نی یا غیر نکی نی کہ کہہ انشاء اللہ **ف** ح یعنی کرونگا مین یہہ کام اور ہوگا یہہ اگر چاہی خدا کہ بن چاہی اوسکی کوئی چیز وجود مین نہین آتی
اور خواہش بندہ کی بغیر اوسکی خواہش کے فائدہ نہین کرتی **ت** پس نہ کہا سلیمان نی انشاء اللہ یعنی اوس وقت کہ فرشتی نی کہا اور بعد اوسکی بہی نکہا بسبب اسکی
کہ بہول گئی **ف** یہہ معنی توضیح کے نی لکہی ہین اور ملا علی نی کہا کہ نکہا بسبب اسکی کہ وہ سمجہی کہ زبان سے کہنی کی حاجت نہین دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہی اور
لفظ نسی مانند علم کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی پیش سے اور سین کی تشدید سی اور یہہ احسن ہی یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور
زبان کا اکمل ہی نزدیک ارباب جمع اور عرفان والوں کی یا ارادہ کیا کہنیکا اور بہول گئی **ت** پس پہرا سلیمان سب عورتون کی پاس یعنی صحبت کی اونسی پس نہ حاملہ

ہوئی اون عورتون مین سی کوئی عورت مگر ایک وہ بھی وہ عورت آدہا مرد اور قسم ہی اوس ذات کی کہ بقای ذات محمد کا اوسکی ہاتہہ مین ہے اگر کہتی سلیمان انشاء
اللہ تو ہر عورت سی بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتی وہ راہ خدا مین درحالیکہ سوار ہوتی سب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع ولیکن یہہ لغزش
ہوئی حضرت سلیمان سے اور امتحان تہا حق سبحانہ کی طرف سے اونکی لیی اور اسلیی توبہ کی اور رجوع کی اونہون نی جناب حق مین جیسیکہ قران مجید مین مذکور
ہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کری کسی کام کرنیکا تو مستحب ہے یہہ کہی کرونگا مین یہہ کام انشاء اللہ تعالی تبرکا اور تیمنا اور واسطے
اوس کام کی سہل ہونیکی لیی اور یہی حکم قران شریف مین ہے ولا تقولن لشئی انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ
السلام کو کمال قوت وشہوت تہی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہے مردونکی لیی اور نقصان اسکا نقصان مین گنا جاتا ہی خصوصا حضرات انبیاء علیہم
السلام کی لیی **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّاءُ نَجَّارًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
اوسی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہی زکریا نجار **ف** ع یعنی کسب بڑہی کا کرتی اور کہاتی ہاتہہ کی کسب سے اور اسمین اور حضرت
داود کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیاء کی سنت ہے ہی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ الْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ مِنْ عَلَّاتٍ اُمَّہَاتُہُمْ شَتّٰی وَدِیْنُہُمْ وَاحِدٌ وَلَیْسَ
بَیْنَنَا نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین نزدیک تر اور متصل ترین لوگونکا ہون ساتہہ عیسی بیٹے مریم کی
اور عقبی مین **ف** ح یا آغاز اور انجام مین اسلیکی نہین ہے درمیان آنحضرت کی اور حضرت عیسی کی کوئی پیغمبر اور عیسی بشارت دینی والی تہی ساتہہ آنی آنحضرت
کی اور تمہید کرنیوالی قواعد دین آنحضرت کی تہی اور آخر زمانہ مین نایب اور خلیفہ آنحضرت کی ہونگی **ت** انبیاء بہائی ہین ایک باپ سے یعنی سوتیلی اور مائین
انکی مختلف ہین **ف** ح تشبیہ دی ساتہہ باپ کے اوس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیاء سے ہے کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہی اور مشابہت دی اونکی
شریعتونکو کہ مختلف اور متعدد ہین ساتہہ ماؤن کی **ت** اصل دین پیغمبرونکا کہ توحید ہی ایک ہے اور عقاید دینی مین سب متحد ہین **ف** ح اگرچہ شرایع اور
اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال اونکی **ت** اور نہین ہے درمیان ہمارے یعنی میری اور عیسی کی
کوئی پیغمبر **ف** ح پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیاء مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتہہ عیسی کی ہی **ت** نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعُنُ الشَّیْطٰنُ فِیْ جَنْبَیْہِ بِاِصْبَعَیْہِ حِیْنَ
یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذَہَبَ یَطْعُنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ہر فرزند آدم کو چوکتا ہی شیطان اوسکی دونون پہلوون مین ساتہہ دونون انگلیون اپنی کی جسوقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوا عیسی بیٹے مریم کی
ف ع یعنی بسبب دعا کرنی حنہ ماں مریم کی پیچ حق مریم ماں عیسی کی وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **ت** ارادہ
کیا تہا شیطان نی چوکنی کا عیسی کے پہلو مین پس چوکا پردہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی جہلی مین کہ لڑکی پر ہوتی ہی کہ اوسکو مشیمہ کہتی ہین
اوسمین انگلی چہوئی اور عیسی کے بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہو چکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی اور خارج ہین ہے
اسلیکہ یہہ بیان احوال ہی بنی آدم کا کیا ہی سوا اپنی **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ
وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ
الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا کامل ہوئی مردون مین سے بہت یعنی انبیاء اور خلفاء اور علماء اور اولیاء ہوئی اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سی بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی **ف** ح ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونون بیویان اکمل اور افضل ہین سب عورتون سی کہ سوائے انکی ہین جیسی کہ فاطمہ اور خدیجہ اور عائشہ اور تمام ازواج مطہرات سی لیکن توجیہ اسمین یہہ کرتی ہین کہ مراد عورتونسی اگلی امتون کی عورتین ہین کہ اونمین یہہ دونون افضل ہین یا یہہ کلام ہوپہلی واترنی وحی کی بیچ فضل وکمال اون مطہرات کی یا یہہ مستثنی ہین اونسی بقرینہ اور حدیثون کی کہ فاطمہ زہرا رض کی مناقب مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ کی مین مریم اور آسیہ کا مستثنی ہونا آیا ہی حاصل یہہ کہ حدیثین مختلف اس باب مین آئی ہین پس یا توجیہین وحیثیتین متعدد رکہتی ہین یا اونکی ساتھہ تحقیق عمومات کی قایل ہون واللہ علم اور یہان حدیث فضیلت عائشہ کی بلکہ اونکی افضلیت کی بیان کی کہ فرمایا **ت** اور فضیلت عائشہ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعامون پر **ف** ع ح مراد عورتون سی یہان یا توسب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئی یعنی مریم و آسیہ یا عورتین جنت کی یا عورتین اونکی زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کہانی کو کہتی ہین کہ ٹکڑی توڑکر شوربا اوسپر ڈالدیتی ہین اور عرب مین اس طعام کو افضل سب طعامونمین جانتی ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونی اوسکیکی اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ تفضیل کے درمیان عائشہ اور خدیجہ اور فاطمہ کی پس کہا اکمل نی کہ روایت کیا گیا ہی ابوحنیفہ سی یہہ کہ عائشہ بعد خدیجہ کی افضل ہین عالمین کی عورتون مین اور کہا امام حافظ ابن حجر نی کہ فاطمہ افضل ہین خدیجہ اور عائشہ سی اور سوال کیی گئی سبکی پس کہا کہ جو کہیہ کہ ہمنی اختیار کیا ہی یہہ ہی کہ فاطمہ بنت محمد افضل ہین پہر اونکی مان خدیجہ پہر عائشہ **ف** مولف کا جاننا چاہیی کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ وغیرہ کی سی یون معلوم ہوتا ہی کہ فاطمہ زہرا سیدۃ نساء اہل الجنۃ کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ زن فرعون اور خدیجۃ الکبری کی اور خدیجۃ الکبری افضل ہین حضرت عائشہ سی اور نقل کیا سبکی نی بعض ائمہ سی کہ فاطمہ اور حسن اور حسین رض افضل ہین خلفاء اربعہ سی باعتبار ٹکڑہ اور جگر گوشہ ہونی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین افضل ہین حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین سی باعتبار علم وفضل اور کثرت ثواب وآثار خیر کثیر کی بیچ اسلام کی جیسیکہ ابن حجر نی شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سے باعتبار فضیلت جزئیہ کی آپس مین ایک دوسری پر فضیلت رکہتین ہین ہر وجہ سی ایک کو فضیلت تمام ہی دوسری پر پس اس صورت مین حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونی وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا سی نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطے کہ یہہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ہی کی ساتھہ مخصوص ہی اسلیی قصیدہ امالیہ مین لکھا ہی کہ فاطمہ زہرا بعضی باتون مین حضرت عائشہ پر فضیلت رکہتی ہین اور آسیہ اور مریم اپنی اپنی زمانہ کی بیویون پر فضیلت رکہتی ہین اور خدیجۃ الکبری اس باعتبار فضیلت رکہتی ہین کہ پہلی بیوی حضرت کی ہین اور بہت خدمت گذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپکی انہین سی پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ اَنَسٍ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ وَحَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ الْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ الْمُفَاخَرَۃِ وَالْعَصَبِیَّۃِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یا خیر البریہ ہی یعنی یہہ ایک اعرابی نی کہا تہا حضرت کو آپنی فرمایا کہ یہہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمر کی کہ اوسمین الکریم ابن کریم ہی بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہوچکا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَہٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَہٗ ھَوَاءٌ وَّمَا فَوْقَہٗ ھَوَاءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَیْ لَیْسَ مَعَہٗ شَیْءٌ روایت ہی

ابو رزین سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کہان تہا پروردگار ہمارا پہلی اسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا عما مین ف
ع کہا علما نی کہ عما ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عماء ساتہہ مد اور قصر کی اور بہر تقدیر مراد دستی یہان ایک امر ہی
کہ ادراک نکری ہی اوسکو عقل ورنہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف ت نہی نیچی اوسکی ہوا اور نہ تہی اوپر اوسکی ہوا ف ح ع یہہ کنایہ ہی اسکی طرف کہ
نہی ساتہہ اوسکی کوئی چیز پس حاصل اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شیئ کی اور بعضون نی کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف دفع
توہم مکان کی اسلیی کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی بی ہوا اور بی مکان کی اور ازہری نی کہا کہ ہم ایمان لائی اوسپر اور کیفیت اوسکی ہم کچہہ نہین
جانتی اور بعضون نی کہا کہ مراد سوال سی یہہ تہی کہ این کان عرش ربنا اور اسلیی فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عما کنایت ہی اس سی کہ نہی ساتہہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وعن** العباس بن عبد المطلب زعم
انہ کان جالسا فی البطحاء فی عصابۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فیہم فمرت سحابۃ فنظروا الیہا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تسمون ہذہ قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان
قال ہل تدرون ما بعد ما بین السماء والارض قالوا لا ندری قال ان بعد ما بینہما اما واحدۃ واما اثنتان
او ثلث وسبعون سنۃ والسماء التی فوقہا کذلک حتی عد سبع سموات ثم فوق السماء السابعۃ
بحر بین اعلاہ واسفلہ کما بین سماء الی سماء ثم فوق ذلک ثمانیۃ اوعال بین اظلافہن ورکبہن مثل ما بین
سماء الی سماء ثم علی ظہورہن العرش بین اسفلہ واعلاہ ما بین سماء الی سماء ثم اللہ فوق ذلک رواہ الترمذی وابو داود
اور روایت ہی عباس بن عبد المطلب سے کہا کہ وہ تہی بیٹہی بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتہہ ایک جماعت کی ف
ح ع ظاہر عبارت حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قصہ عباس کی اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان نہ تہی اور حدیث ابی ہریرہ کی
کہ تیسری فصل مین آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی ت حالانکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اون مین ف
ع یعنی اوسوقت اور احتمال رکہتا ہی یہہ کہ ہو یہہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونیکی پہلی کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی اوس جماعت
نی طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام رکہتی ہو تم اسکا کہا اونہون نی کہ یہہ سحاب ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور عنان
بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا جانتی ہو تم کسقدر ہی دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی کہا
اونہون نی کہ نہین جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی یا تو اکہتر یا
بہتر یا تہتر برس کی ہے اور یہہ تردید شک راوی سی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اوسکی ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس آسمان کی
کہ اوپر ستر برس کی ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان ف ع یعنی اسی ہیئت پر کہا طیبی نی کہ مراد ستر سی حدیث مین
تکثیر و مبالغہ ہی نہ تحدید اسلیی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان وزمین کی اور ایسی ہی آسمانون مین ایک آسمان سے
دوسری آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریای عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی کی اور
اسفل اوسکی کی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی ف ح حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی نی عرش
کی نیچی ایک دریا پیدا کیا ہی کہ اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی ت پہر اوس دریا کی اوپر آٹہہ فرشتی ہین

بصورت پہاڑکی بکریون کی مسافت درمیان کہرون اونکیکی اور کولون اونکیکی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی اور دوسری آسمان کی ہی پہر اونکی پشتون پر ہی عرش مسافت درمیان اسفل عرش کے اور اعلا اوسکیکی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کی دوسری تک ہی پہر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** ح ع یعنی باعتبار علو رتبہ اور عظمت اور حکومت اور عزت کے نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار و تمکن کے اور یہہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الہی کی کہ وہ فوق سبکی اور ورا کل کی ہی جیسیکہ قران مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط پس معنی یہہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹہاکر ساتہہ تصور علویات کی اور فکر کرنی کی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق کرین تا اونہی بہی ترقی کرکر طرف پیدا کرنیوالی اور بنا کرنیوالی اونکیکی متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی کہ اسفل السافلین مین پڑی رہین باز رکہین فافہم وباللہ التوفیق **وعن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ شَانُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بہوکی ہوئی اہل و عیال اور نقصان کی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہہ مانگو اللہ تعالی سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت و تعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہہ برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتہہ خدا کی تجہپر **ف** ع یعنی اللہ سی فریاد رسی چاہتی ہین تمپر اسمین کہ شفاعت کرو تم ہماری لیی اوسکی نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن ہر گاہ کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تہا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرکت سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی لیس لک من الامر شئی یعنی تمکو کسی کام مین کچہہ دخل نہین فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ بڑا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی **ت** پس فرمایا آنحضرت نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی یا از راہ تعجب کے مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی یہانتک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی چہرون مین **ف** ع اسلیی کہ صحابہ سمجہی بار بار تسبیح کہنی حضرت کی سی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئی اس سی پس ڈری وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب وہ نہین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپنی تسبیح اور التفات کیا اوس گنوار کی طرف **ت** پہر فرمایا وای ہی تجکو یعنی جان ای کلام کرنیوالی جاہل و غافل تحقیق شان یہہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتہہ خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو مرخدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بزرگتر ہی اسسی کہ وسیلہ کرین نزدیک کسی کی وای تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا محیط ہی اوسکی آسمانون پر اسطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکہانی اور سمجہانی صورت بکذا کی ساتہہ انگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہتیلی اپنی کی یعنی محیط ہی تمام آسمانون پر جیسا کہ زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الہی کی مانند آواز کرنی پالان ہ

اونٹ کی بسبب سوار کی ثقل کی یہہ ابوداؤد نی ف ح ع یعنی عاجز آتا ہی عرش برداشت عظمت حق سی مانند عجز پالان کی سوار کی سوار سی کہ بہاری
سواری سی چرا چرا بولنی لگتا ہی اور یہہ تصویر اور تمثیل عظمت الہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہہ کہ جواب عظیم الشان ہوا اوسکو شفیع ٹہرانے اور غیر کو شفیع
نہ ٹہرانا چاہیی **وعن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذن لی ان احدث عن ملک من
ملائکۃ اللہ من حملۃ العرش ان ما بین شحمۃ اذنہ الی عاتقہ مسیرۃ سبعمائۃ عام رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر بن عبداللہ
سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجکو یہہ کہ بیان کروں میں عظمت ایک فرشتہ کی اللہ کے فرشتوں
میں سے کہ جو اوٹہانیوالی عرش کے ہیں یہہ کہ درمیان لو کانوں اوسکی کی اور اوسکی کندہوں تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** زرارۃ بن
ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لجبرئیل ہل رأیت ربک فانتفض جبرئیل وقال یا محمد ان بینی وبینہ
سبعین حجابا من نور لو دنوت من بعضہا لاحترقت ہکذا فی المصابیح ورواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس الا
انہ لم یذکر فانتفض جبرئیل اور روایت ہی زرارۃ بن ابی اوفی سی **ف** ح زرارہ ثقات تابعین سے ہیں قاضی بصرہ کی تہی اور علما اور فضلا
اور عباد زمانہ اپنی کیسی ہیں ابن عباس اور ابوہریرہ سی سماع رکہتی ہیں ایک دن نماز فجر میں امامت کرتی تہی آیۃ فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور
جان دی سنہ تہتر میں ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں اور ملا علی رح نی کہا کہ کہا مولف نی کہ زرارہ صحابہ تہی مری عثمان رض کی زمانہ میں **ت** یہہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبرئیل سی کہ کیا دیکہا ہی تو نی اپنی پروردگار کو پس نہایت کانپی جبرئیل **ف** ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال
سی اور اسمیں دلیل ہی اوپر حقیت رویت اللہ تعالی کی دار البقا میں اسلیی کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت لیکن اسمیں اختلاف ہی رویت
کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی یا نہیں پہر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپی جبرئیل مارے ہیبت کی **ت**
اور کہا اے محمد بلاشبہ درمیان میری اور درمیان خدا تعالی کی ستر پردی ہیں نور کی **ف** ع یہہ عبارت ہی اللہ تعالی کی کمال سے اور جبرئیل کی نقصان
اور حجاب نسبت جبرئیل کی ہی مراد یہہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہے ساتہہ صفت نقصان کی اور خالق
ذوالجلال موصوف ہی ساتہہ وصف کمال کی پس نہیں حاجت ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعیین عدد ستر کے شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت میں ستر
ہزار پردی آئی ہیں پس ہوسکتا ہی کہ کنایت کثرت پردوں سے ہو **ت** اگر نزدیک ہوؤں میں بعض ان پردوں سی یعنی سر انگشت کی قدر جیسیکہ ایک روایت
میں ہی تو البتہ جل جاؤں میں اسیطرح ہی مصابیح میں کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہیں ذکر کیا اور روایت کیا اوسکو ابونعیم نی حلیہ میں کہ
نام اونکی کتاب کا ہی انس سے اور ہوسکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابونعیم نی نہیں ذکر کی یہہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنی اور باقی جواب
ذکر کیا ہی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق اسرافیل منذ یوم خلقہ
صافا قدمیہ لا یرفع بصرہ بینہ وبین الرب تبارک وتعالی سبعون نورا ما منہا من نور یدنو منہ الا احترق
رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا اسرافیل
کو اس حال میں کہ صف باندہی ہوئی ہیں دونوں پانوں اپنی کی اول مدت پیدایش اپنی سی نہیں اوٹہاتی ہیں اسرافیل نگاہ اپنی **ف** ع ح یعنی
طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہیں اوٹہاتی نگاہ صور سی اور یہہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی اونکی ہی واسطی حکم پہونچنی پہونکنی صور کی کہ شاید
الہی حکم آ پہونچی **ت** درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کی ستر پردی ہیں نور کی کہ حجاب ہیں نہیں ہے ان ستر نوروں میں سی کوئی نور کہ قریب ہووی نہ
اوسی اسرافیل مگر کہ جل جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ

آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَنْكِحُونَ وَيَرْكَبُونَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهُ كُنْ فَكَانَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور اونکی اولاد کو یعنی روز میثاق کی یا بعد اوسکی کہا ملائکہ نی کہ ای پروردگار پیدا کیا تونی انکو کہ کہاتی ہین اور پیتی ہین اور جماع کرتی ہین یا نکاح کرتی ہین اور سوار ہوتی ہین یعنی جانور وں پر جنگل مین اور کشتی پر دریا مین پس گردان واسطی اونکی دنیا اور ہماری لیے آخرت **ف ع** یعنی جو کچہہ بہرہ مند ہین اور ہم محروم ہین اوسکی لذتون سی انکی لیے یہہ دنیا بطریق دوام وبقا کی ہو یا گردان انکے لیے یہہ دنیا ہی فقط اور ہمارے لیے نعمتین آخرت کی تا برابری ہو جاوی ہم مین اور ادمیون اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا انکی لیے زیادتی ہی فرمایا اللہ تعالی نی نہین گردانونگا مین عاقبت اوس شخص کے کہ پیدا کیا مینی اوسکو اپنی دونون ہاتون سی یعنی بغیر واسطی کسیکی تدریج مرکب معجون کمال ہی کہ مشتمل ہے اوپر قابلیت ہدایۃ اور ضلالۃ کی اور استعداد مظہریۃ جمال وجلال کی اور پہونکی مینی اوسمین روح اپنی مانند اوس شخص کے کہ کہا مینی اوسکی لیے یعنی پیدا کرنی مین ہو پس ہو گیا کہا طیبی نے یعنی نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین وہ شخص کہ پیدا کیا مینی اوسکو بذات خود اور نہین سونپا مینی اوسکی پیدا کرنیکو کسیکی طرف اور پہونکی مینی اوسمین اپنی روح سی کہ وہ آدم ہین اور اولاد اونکی ساتہہ اوسکی کہ ہوا مجرد امر کن کے کہ وہ فرشتی ہین اور اضافت روح کی اپنی نفس کے طرف بزرگی کی لیے ہی جیسی بیت اللہ مین کہا ابن ملک نے یعنی نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت وقربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اوسکی اعلی ہی اور یہہ منجملہ دلیلون اہل سنت کی ہے اوپر فضلیت بشر کی ملائکہ پر اور وجہہ اسکی واللہ اعلم یہہ ہی کہ فرشتی معصوم پیدا کیے گئی پس ہوئی دوزخ سی ممنوع اور نعیم سی محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتہہ کرنی طاعت کے اور بچنی کے معصیت سے پس جو کوئی دونون کی حق بجالایا مستحق ہوا ثواب کا دارین مین اور جسنی اعراض کیا دونون سی مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین **ت** نقل کے یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰئِكَتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن یعنی کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہین بزرگتر ہین اللہ تعالی کی نزدیک اوسکی بعضی فرشتونسی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف ع** یعنے خواص فرشتونسی یا اونکی عوام سے کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نے کہ مراد مومن سی عوام اونکی ہین اور مراد بعض ملائکہ سی بہی عوام اونکی ہین کہا محی السنۃ نی اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سی اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اور دلیل پکڑی ہی انہی اہل سنت نی بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پر انہی اور پوشیدہ نہ رہیو یہہ کہ مراد خواص مومنین سے رسل اور انبیا ہین اور خواص ملائکہ سی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہین اولیا سے مانند خلفا اور تمام علما کی اور تفصیل ولی ہی اجمال بعض ذکی سی سکہنی ہین کہ بشر افضل ہی ملک سے اور حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین دو سند ون سی آئی ہی

وَعَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالی نی مٹی دن ہفتہ کی **ف ع** اور یہی مراد ہی آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتی ہین پس وہ اتوار ہی کی حکم مین ہی پس نہین منافی

ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولقد خلقنا السموات والارض و ما بینہما فی ستۃ ایام **ترجمہ** اور پیدا کئی اوسمین پہاڑ اوسکی اور پیدا کیے درخت دن پیر کی اور پیدا کین چیزین بری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدہ کی **ف** ح مسلم مین نفظ نور کا سی آیا ہی اور ایسی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخون مین اور اصول معتمدہ مین آ رہی ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سی ہی آخر مین یعنی مچہلی کی اور ہوسکتا ہے کہ نور اور مچہلی دونون اسدن مین پیدا ہوئی ہون **ت** اور پہیلائی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد بیچ آخر پیدائش اور آخر ساعت دن کے درمیان عصر کی رات تک نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع اسی سبب سے جمعہ نام رکہا کہ پیدائش سب کی اوسمین جمع ہوا اور فضیلت ہے اوسکی آخر ساعت کو اور یہہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثرون کی نزدیک **وعنہ** قَالَ بَیْنَمَا نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُہٗ اِذْ اَتٰی عَلَیْہِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا ہٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ہٰذِہِ الْعَنَانُ ہٰذِہٖ رَوَایَا الْاَرْضِ یَسُوْقُہَا اللّٰہُ اِلٰی قَوْمٍ لَا یَشْکُرُوْنَہٗ وَلَا یَدْعُوْنَہٗ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہَا الرَّقِیْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَکْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہَا خَمْسُمِائَۃِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَیْنَہُمَا خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ ثُمَّ قَالَ کَذٰلِکَ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَیْنَ کُلِّ سَمَائَیْنِ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِکَ الْعَرْشَ وَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَیْنَ السَّمَائَیْنِ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِیْ تَحْتَکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّہَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَہَا اَرْضًا اُخْرٰی بَیْنَہُمَا مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ اَرَضِیْنَ بَیْنَ کُلِّ اَرْضَیْنِ مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّکُمْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَہَبَطَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ قَرَاَ ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ قِرَاءَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاٰیَۃَ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ اَرَادَ لَہَبَطَ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ وَعِلْمُ اللّٰہِ وَقُدْرَتُہٗ وَسُلْطَانُہٗ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَہُوَ عَلَی الْعَرْشِ کَمَا وَصَفَ نَفْسَہٗ فِیْ کِتَابِہٖ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اور یار اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو کیا ہی یہہ کہا صحابہ نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا ہی فرمایا حضرت نی یہہ عنان ہی **ف** ح اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کی زبر سی نام ابر کا ہی **ترجمہ** یہہ ابر روایا زمین کی ہین **ف** ح روایا رے مہملہ سی جمع راویہ کی ہی راویہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ اوس سے پانی کہینچتی ہین تشبیہ دی ابر ونکو ساتہہ اوسکی بسبب اسکے کہ جیسی اونٹ پانی کہینچ کر زمین مین دیتا ہی ایسے ہی ابر پانی برسانا زمین پر **ترجمہ** ہانکتا ہی اونکو اللہ تعالی طرف ایک قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا **ف** ع ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی ہین مینہہ کو طرف گردش ستارونکی کہتی ہین مطر نا بنوء کذا برسائی گئی ہم بسبب فلانی منزل تارے کی **ت** اور نہ پکارتے ہین اوسکو **ف** ح یعنی نہین

ت یعنی الرقیع ... آسمان کو اور زمین کو اور ... درمیان ... ۱۲

یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہین اوس سے کچھہ اور نہ عبادت کرتی ہین اوسکو بلکہ پوجتی ہین بتون کو اور ہمین شکایت ہی ناشکری کرنی اوس قوم کی کہ اس نعمت
پر شکر نہین کرتی اور اوسکا یہہ کرم عمیم ہی کہ پہر رزق دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو ت پہر فرمایا آنحضرت نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی
اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نی پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رقیع ہی ف
ع رقیع قاف کی زیر سی بروزن فعیل کی نام ہی آسمان دنیا کا اور بعضون نی کہا ہر آسمان کا ت آسمان چہت ہی محفوظ یعنی اللہ نی نگاہ رکہا
ہی اوسکو گر پڑنی سی زمین پر تشبیہ دی آسمان کو ساتہہ گہر کی چہت کی اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی سی یعنی ساتہہ موج کی بہی تشبیہ دی اوسکو
کہ جیسی موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ویسی ہی آسمان بہی معلق ہی بی ستون کہڑا ہوا پہر فرمایا حضرت نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی درمیان تمہاری
درمیان آسمان کی یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہاری اور درمیان
آسمان کی پانسو برس کی راہ ہی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا
دو آسمان ہین یعنی آسمان ہی بعد آسمان کے کہ دوری اور مسافت درمیان دو آسمانون کے بہی پانسو برس کی راہ ہی پہر فرمایا آنحضرت نی اسیطرح یعنی دو بار
اور کہا کہ دو آسمان ہین یہانتک کہ گنی سات آسمان اور بیچ کی فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و زمین کی یعنی پانسو
برس کا پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانون کی عرش ہی
اور درمیان عرش کی اور درمیان آسمانون کی فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہاری عرض
کیا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا جو کچھہ کہ نیچی تمہاری ہی زمین ہی یعنی اوپر کی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کی کہا
صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچی اسکی اور ایک زمین ہی درمیان اون دونون زمینون کی مسافت پانسو برس کی ہی یہانتلک
کہ گنین آنحضرت نی ساتہہ زمینین درمیان ہر دو زمینون کی اونہین سی فاصلہ پانسو برس کا ہی ف ع اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری
زمینون کی موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہہ جو کہتی ہین کہ طبقی زمینون کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور اسیلیی ارض کو قرآن
شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ اسی مین کی ہی کہ نیچی انکی ہی اور اس زمینون
سے سروکار نہین رکہتی بخلاف آسمانون کی کہ سب سے فیوض و آثار پہنچتی ہین و اللہ اعلم ت پہر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی
ہاتہہ مین ہے اگر چہوڑ دو تم رسی طرف زمین کی کہ نیچی سب سے ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر ف ع یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسی کہ تصریح
کیا ہی اوسکو ترمذی نی اور معنی یہہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کی اوپر کی چیز کو ویسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کی نیچی
کی چیزون کو فرمایا یہہ واسطی دفع کرنی اس شبہہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوی کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچی کا اور اسیلیی
کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کا تہا مچہلی کے پیٹ مین جیسی کی معراج ہوا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر ت پہر پڑہے آنحضرت نی یعنی
استشہاد کی لیی یا ابوہریرہ نی تقویت حدیث کی لیی یہہ آیہ کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیی ابتدا اور آخر ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکی
لیی انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہے یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی
جاننی والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکہتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ پڑہنا
آنحضرت کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کی جا پڑنی سی اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی اللہ کی علم اور قدرت اور تصرف و غلبہ پر ف
ع علم اللہ تعالی کا سمجہا گیا لفظ وہو بکل شیء علیم سی اور قدرت اوسکی سمجہی گئی ہو الاول والآخر سی یعنی وہ ایسا اول ہی کہ ہر چیز اوسکی ہاتہہ

ہی اور نکالتا ہی اونکو عدم سے طرف وجود کی اور آخر ایسا ہی کہ سب کچہہ فنا ہو جاویگا اور وہے باقی رہی گا اور غلبہ و تصرف اوسکا سمجہا گیا والظاہر والباطن سے کہا آتر
نی کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ او معنی یہہ ہین کی وہ ایسا غالب ہے کہ سب چیز پر غالب ہے اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیز دنمین بطن بر
غلبہ در ہتیلا کی ایسی کہ نہین ہے فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سے اور ایسا باطن ہے کہ ملجا و ماوا سوای اوسکی نہین پہر کہا ترمذی نی ت اور علم اللہ کا
اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہہ ہی یعنی آثار ان صفات کی سب جگہہ ہین والا یہ صفات حق ہی مکانی نہین ہین و خدا ساتہہ تجلی ذات اپنی کی عرش پر ہے
جیسے کہ وصف بیان کیا اللہ تعالی نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ح الرحمن علی العرش استوی وہو رب العرش العظیم اور یہہ آیت اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت
و مکان کا ولیکن حقیقت مین کنایا اور مراد ہی ظہور سلطان اور علم و قدرت سی **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ طُوْلُ
اٰدَمَ سِتِّیْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تہا طول قد آدم کا ساٹہہ ہاتہہ اور عرض اونکی قد
کا سات ہاتہہ ف ع ح ذراع زیر سی کہنی کی سر سے بیچ کی اونگلی کے سر تک اور گز شرعی بہی یہی ہے لیکن جاننا چاہیی کہ مراد ہاتہہ سی آدم کا ہاتہہ ہی یا ہاتہہ اسوقت کی لوگو
کا ظاہر یہی ہے کہ مراد لوگونکا ہی ہاتہہ ہی اسلیی کہ اگر آدم کا ہاتہہ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتہہ اونکا ساتواں حصہ اونکی قد کا ہوا اور یہہ نہایت چہوٹا ہی بحسب طول
بدن اونکی کی اور تناسب سے نہایت ہی بعید **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اَوَّلَ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَنَبِیٌّ
کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُکَلَّمٌ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ
ذَرٍّ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِیَاءِ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا
غَفِیْرًا اور روایت ہی ابو ذر غفاری سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کونسا انبیا مین تہا پہلی فرمایا آدم کہا مینی یا رسول اللہ نبی تہی آدم فرمایا
ہان آدم نبی تہی کلام کیی گئی یعنی فقط نبی ہی نہ تہی بلکہ نبی تہی کلام کئی گئی یعنی صحیفی اوتری تہی اونپر یعنی رسول ہین کہا مینی یا رسول اللہ انبیا مین سے رسول کتنی ہین
فرمایا رسول تین سو اور کچہہ اوپر دس ہین جماعت بہت سے اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہ کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کتنا ہی تمام شمار انبیا کا
خواہ رسول ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکہہ چوبیس ہزار رسول اونمین سے تین سو پندرہ ان بہت سی جماعت ف ح ع اور فرق مشہور نبی اور رسول مین یہہ ہے
کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہنچانی کا اور نبی اعم ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا میں
روایت دو لاکہہ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کے تعین عدد انبیا سی منع فرمایا علمانی بلکہ مجمل کہنا چاہیی کہ ایمان لائی ہم
سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوی اون مین سے اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَةِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی بِمَا صَنَعَ قَوْمُہٗ فِی الْعِجْلِ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَایَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَانْکَسَرَتْ
رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکہنی اوسچیز کی آنکہہ سے
یعنے اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکہنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالی نی خبر دی موسی علیہ
السلام کو اوسچیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجنی تہی پس نہ ڈالین موسی نی تختیان کہ اون مین توریت لکہی تہی یعنی بسبب
نہ تاثیر کرنی خبر کی اونمین ایسی تاثیر کہ باعث ہو غضب کے کہ موجب ہو ڈالدینی تختیون کا پہر جبکہ موسی علیہ السلام قوم مین آئی اور آنکہہ سے
دیکہا جو کچہہ کہ قوم نی کیا تہا یعنی پوجا پاٹ اوسکی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کے پس ٹوٹ گئین تختیان ف ع یعنی بسبب
زور سی ڈالدینی کی مارے غصہ کی اور اونکی ڈالدینی مین گویا یہہ اشارہ تہا کہ یہہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو پس جب اونہون نی
اختیار کیا کفر و طغیان تو نہ رہا فائدہ انکی رکہنی مین لیکن ظاہر یہہ ہے کہ باوجود ٹوٹنی کی کچہہ اونمین سی جاتا نہین رہا نقل کین یہہ تینون حدیثین احمد نی

باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہے بیچ بیان فضیلتوں سردار رسولوں کے رحمتیں نازل ہوویں اللہ کے اور سلام اونکا
آنحضرت پر اور سب رسولوں پر ف ح ع بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائل حد سے زیادہ ہیں اور شمار سے باہر مولف نے کچہہ اونمیں سے لکہے
ہیں اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں اولاد آدم کی اور افضل ہیں پیغمبروں میں صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین
اور اونکے بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکے بعد موسی کلیم اللہ اور حضرت موسی کی بعد علما سے صراحۃ نہیں دریافت ہوا کہ کس کا درجہ ہے واللہ
اعلم الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی
آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہیجا گیا یعنی پیدا
کیا گیا میں بہتر طبقوں سے بنی آدم کی قرن سے قرن کی بعد ف ح یعنی ہر قرن میں باپوں کی پشت میں ہوتا تہا میں اور مراد بہتروں طبقوں سے
آدم سے وہ طبقہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باپ اوس طبقہ میں تہے اور آنحضرت اونکی پشتوں میں تہے جیسے کہ اسمعیل علیہ السلام کی بعد کنانہ
اور اونکے بعد قریش اور اونکے بعد ہاشمی تہے ت یہانتک کہ ہوا میں اسی قرن میں کہ ہوں میں اوس سے ف ع ح اور معنی بہتری کی خصائل
حمیدہ اور فضائل شریفہ ہیں کہ عقلا کی تعارف میں ساتھ اونکے اہل کرم کی مدح کریں نہ باعتبار دین و ایمان کی ت نقل کی یہہ بخاری نے وعن واثلۃ
بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل واصطفی قریشا
من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم
اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہا اوس نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے شک حق تعالی نے چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے ف ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہیں متفرق تہے شہروں
میں پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب نے مکہ میں پس قریش نام رکہی گئی لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوائے نضر کی قریش نام نہ رکہی گئی لانہم لم یقرشوا
مشہور ہے کہ قریش نام ایک جانور دریائی کا ہے کہ قوت و زور نہایت رکہتا ہے اور ابن عباس سے صحاح میں ذکر کیا کہ اونہوں نے کہا کہ قریش اسلیے نام رکہا کہ دریا میں ایک مچہلی ہے
کہ اوسکو قریش کہتے ہیں وہ سب مچہلیوں کو کہاتی ہے اور اوسے کوئی مچہلی نہیں کہاتی اور اوس پر غالب نہیں آتے اور یہی وجہ قاموس میں مذکور ہے ت اور چن لیا
قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سے ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدوں کی اور خلاصہ میں خلاصوں کے ت نقل کیا یہہ مسلم
نے اور ترمذی کی ایک روایت میں یہہ زیادہ آیا ہے کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے بنی کنانہ کو ف ع شرح
السنۃ میں نسب نامہ آنحضرت کا یوں لکہا ہے ہو ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی
بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کی نسب حضرت کا صحیح
نہیں یاد کسی کو وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ واول من
ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ میں سردار ہونگا اولاد آدم کا دن قیامت
کی ف ح یعنی جمیع صفات کمال میں بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہیں دنیا و آخرت کی لوگونکی اور قید روز قیامت کے یہاں اسلیے لگائی کہ اوسدن ظہور
ہوگا سرداری کا بغیر نزاع کرنیوالے اور معاند کے بخلاف دنیا کی کہ یہاں سردار کفار نے کئی معاند تہے اور یہہ کہ آنحضرت کی نزدیک فرشتونپر بہی لانہم ... بعضی حدیثوں میں آنحضرت کے
تمام خلق پر ہونے کا اور یہہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبروں کو ... مجکو تفضیل دو سو اوسکا جواب اسکی اوپر گذر چکی ت اور اول ہونگا اون شخصوں میں سے کہ
پہٹیگی اونسے قبر یعنی پہلی قبر میں سے اوٹہایا جاونگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کیا یہہ مسلم نے ف ع یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ صلعم افضل المخلوقات و اکمل الموجودات ہیں

وعن أنس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنا أکثر الأنبیاء تبعا یوم القیامۃ وأنا أول من یقرع باب الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین ازروی تابعون کی قیامت کی دن **ف** ع پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل جنتکی دو ثلث ہی اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیی حظ وافر ہی اس سے اسلیکی اکثر اہل اسلام اونکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسی طرح امام عاصم قاریون مین **ت** اور مین اول ہون اون شخصونکا کہ کہڑکہڑا وینگی دروازہ جنت کا یعنی کہلوا دینگی دروازہ جنت کا اور داخل ہونگے اوسمین نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتی باب الجنۃ یوم القیامۃ فأستفتح فیقول الخازن من أنت فأقول محمد فیقول بک أمرت أن لا أفتح لأحد قبلک رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آونگا مین بہشت کی دروازہ پر قیامت کے دن پہر کہلواونگا مین پس کہیگا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہی کا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کے لیی پہلی تیری نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنا أول شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الأنبیاء ما صدقت وإن من الأنبیاء نبیا ما صدقہ من أمتہ إلا رجل واحد رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین یعنی اپنی امت کے گنہگارونکی داخل ہونی کی لیی جنت مین یا بلند درجون کی لیی اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی اپنی نبیون مین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین ازروی امت اور تابعدارونکی اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سے مگر ایک مردنی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** أبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الأنبیاء کمثل قصر أحسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ إلا موضع تلک اللبنۃ فکنت أنا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایۃ فأنا اللبنۃ وأنا خاتم النبیین متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل میری اور مثل انبیا کی جیسی ایک محل ہے کہ اچہی بنائی گئی دیوار اوسکی گرد کی چہوڑی گئی اوس محل سی ایک اینٹ کی جگہہ پہر گرد پہرنی لگی اوسکی دیکہنی والی درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کیی اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتہہ میری دیوار اور ختم کیی گئی رسول ساتہہ میری اور ایک روایت مین ہی پس مین ہون مثال اوس اینٹ کی اور مین ہون ختم کرنی والا انبیونکا **ف** ع تشبیہ دی انبیا کو اور اونکی شریعت وہدایت وعلم وارشاد کو ساتہہ ایک محل کی کہ مضبوط اور اچہی ہو دیوار اوسکی پس پہلی سب انبیا پیدا ہو چکی گویا محل دین کا تیار ہو لیکن کچہہ کسر باقی تہی وہ ہماری آنحضرت کی وجود باجود سی پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الأنبیاء من نبی إلا قد أعطی من الآیات ما مثلہ آمن علیہ البشر وإنما کان الذی أوتیت وحیا أوحی اللہ إلی فأرجو أن أکون أکثرہم تابعا یوم القیامۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین سے اسقدر کہ مثل اوسقدر کے ایمان لاسکی اوسپر بشر **ف** ح ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہے کہ اظہار معجزہ باین کیف نہین کیا ہی لیکن اونکی ہی زمانہ تک مخصوص رہا پہر اونکی بعد منقطع ؛

ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسی کو عنایت ہوا کہ اوس وقت میں جادو کا غلبہ تھا اور یہہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور مردونکو زندہ کرنا
اور کوڑہی اور اندہی مادر زاد کا اچہا کرنا حضرت عیسی کو ملا کہ اوس زمانہ میں طب کا زور تہا اور یہہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگون کو عاجز کیا اسیطرح ہمارے
آنحضرت کی وقت میں بلاغت اور فصاحت کا دعوی تہا سو یہہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت سے اعلی درجہ پر کہ سب کے آگی اچہی اچہی
دعوی دار مغلوب ہوگئے اور کچہہ بن نہ آئی اور یہہ معجزہ قیامت تک ہے ت اور بی شک ہے وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحی کہ وحی کی اللہ نی میری طرف
یعنی قران مجید کہ معجزہ عظیم ہی باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہی سچ سید العالمین کے نبوت پر بطریق حق اور یقین کی پس امید رکہتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ
پیغمبرون مین ازروی تابعون کی قیامت کی دن تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی میری تابعدار بہت ہون سیلئے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہی
قیامت تک باقی ہی جو کوئی اوسکو دیکہی ایمان لاوی **وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسا**
لم یعطھن احد قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا فایما رجل من امتی ادرکتہ
الصلوۃ فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث
الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا گیا مین پانچ خصلتیں کہ نہین دیا گیا کوئی نبی مجہہ سی پہلی فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین دہشت پڑنی سی ایک
مہینے کی مسافت سی یعنی میرا رعب فتح دیتا ہی مجکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنی اوسکی دلون مین ایک مہینی کی مسافت سی کہ تنا فرق مجہمین اور اونمین
ہوتا ہی اور بہہ ماری رعب کی بہاگتی ہین ورگہبراتی ہین ور کی گئی میری لیی ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہی **ف**
ع یعنی سوای حمام کی و مقبرہ کی کہ اوسکا پہلی ذکر ہوچکا ہر جگہہ جاہین نماز پڑہین ہمین جائز ہی جب تک یقین نہو اوسکی نجاست کا اور اگلی امتون
مین سوائے ایک جگہہ معین کی کہ عبادت خانی اونکی تہی نماز درست نہ تہی اور آگی سوای پانی کی طہارت نہوتی تہی اب ہماری لیی درصورت
عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہی جیسی کہ فرمایا **ت** پس جو شخص ہو میری امت مین سی کہ اوسپر نماز واجب ہوا اور وقت آجاوے اور پانی ملی نہین
تو تیمم کری اور پڑہ لی اوسی جگہہ نماز اور حلال کی گئی میری لیی لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کی لیی مجہہ سی پہلی **ف** ح یعنی اگلی امت
اگر غیر حیوانات کی اوسمال لوٹتی تو ایک جگہہ لا کہا کرتی اور آگ آسمان سی آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنی والونکی ملک ہوتی نہ انبیا کی
پس ہماری آنحضرت کی لیی مخصوص ہوا پانچوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ مین سے جو چیز اچہی معلوم ہوتی جیسی تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لی لیتی **ت** اور دیا گیا مجکو مرتبہ شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہی تمام مواضع شفاعت کو جیسی کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بہیجا جاتا تہا مجہہ
سی پہلی اپنی ہی قوم کیطرف خاص اور مین بہیجا گیا طرف تمام لوگون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح بلکہ جن کیطرف بہی اور ہوسکتا ہی کہ بعثت آنحضرت
کی جن کی طرف بعد اسکی ہوئی ہو اسلیی تعرض جن کا نہ کیا **وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت**
علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا
وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فضیلت دیا گیا مین
نبیون پر ساتہہ چہہ خصلتون کی **ف** ح پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چہہ اور حقیقت مین فضائل آنحضرت کی کہ اون کر آپ مخصوص و ممتاز ہین بہت
ہین بیشمار ولیکن بعضی ذکر مین سے بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئی ہین اور مقصود حصر نہین ہے **ت** اور دیا گیا مین کلمی جامع **ف** ح
یعنی کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسی انما الاعمال بالنیات ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحۃ العدۃ دین والمستشار مؤتمن

اور مانند اوس کی کہ ہر ایک بہت سی معنوں کو مشتمل ہی اور بعضی عالموں نی ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضوں نی کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سی قرآن شریف ہی کہ تہوڑی سی لفظوں مین بہت سے معنی خدا تعالی نی جمع کیے ہین اور معنی دل خوب ظاہر ہین اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اوس مین اختصر لی الکلام دال ہی معنی پر دلالت کرتی ہی **ت** اور فتح دیا گیا مین دشمنوں کی دل مین رعب ڈالنی کی ساتہہ اور حلال کی گئین مجہہ کو لیے غنیمتین اور کی گئی میری لیے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بہیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتہہ نبوۃ نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی وحی منقطع ہوی اور رسالت تمام ہوی بعد میری کوئی نبی نہی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اوترنا ہی آسے دین کی خوب رواج دینی کو ہوگا **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوٹہایا گیا اور بہیجا گیا مین ساتہہ جامع کلمون کی اور فتح دیا گیا مین ساتہہ خوف کی اور ایک وقت خواب مین دیکہتا ہون اپنی تئین کہ دیا گیا مین زمین کی خزانوں کی کنجیان پس رکہی گئین میری آگی **ف** ع مراد یہہ ہے کہ سہل کیا اللہ تعالی نی حضرت کی لیی اور اونکی امت کی لیی فتح ہونا شہرونکا اور خزانوں کا نکالنا یا مراد ہین کانین جیسی جسمین سونا چاندی وغیرہ ہی **ت** نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُھَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْھَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُھْلِکَھَا بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَاَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَھُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّہٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنْ لَّا اُھْلِکَھُمْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَھُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْھِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِھَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُھُمْ یُھْلِکُ بَعْضًا وَیَسْبِیْ بَعْضُھُمْ بَعْضًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک اللہ تعالی نی سمیٹی میری لیی زمین یعنی اوسکو سمیٹ کر مثل ہتیلی کی کردکہایا پس دیکہا مینی اوسکی مشرقون اور مغربونکو یعنی تمام زمین دیکہی اور بیشک میری امت قریب ہی کہ پہنچی اوسکی بادشاہی اوس مسافت کو کہ اکٹہی کی گئی میری لیی زمین سے یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دیی گئی میری لیی دو خزانہ سرخ اور سفید **ف** ع یعنی سونی اور چاندی کی یعنی ایک تو کسری کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہی روم کا کہ وہان چاندی بہت ہی **ت** اور بیشک مینی مانگا اپنی رب سے اپنی امت کی لیی کہ نہ ہلاک کری امت کو ساتہہ قحط عام کی یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کردی اور یہہ کہ نہ مسلط کری اونپر دشمن سوائے مسلمانونکی یعنی کافر پس مباح جانی اور لیلی جگہہ اونکی جمع ہونی کی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہہ اونکی بود وباش کی لیلی اور سب کو ہلاک کر ڈالی اور بیشک فرمایا میری رب نی ای محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلاشبہ وہ نہین پہرتا اور تحقیق مینی دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کی لیی یعنی امت اجابت کی لیی یہہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین اونکو ساتہہ قحط عام کی اور یہہ کہ نہ مسلط کرونگا مین اونپر کوئی دشمن سوا مسلمانونکی پس مباح کری وہ جگہہ اونکی بود وباش کی اگرچہ جمع ہووین اونپر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کی جمع ہون اونسی لڑنیکی لیی یہان تک کہ ہووین تیری امت مین سے بعضی کہ ہلاک کرین بعضونکو اور قید کرین بعضی بعضونکو نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی کافر اونکو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لی سکین گے لیکن تیری امت آپس مین لڑائی کری اور بعضی بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضا ربی اور تقدیر الہی مقرر ہوگئی ہرگز تغیر و تبدیل نہ پاوی **وعن** سعد

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَۃَ دَخَلَ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَدَعَا رَبَّہٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَۃِ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَہُمْ بَیْنَہُمْ فَمَنَعَنِیْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری بنی معاویہ کے مسجد پر **ف** ح بنی معاویہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سے اور ہنک نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہی **ت** پس آگئی آنحضرت مسجد مین اور اوسمین پڑہین دو رکعت یعنی نفل یا فرض اور ہمنی بہی پڑہین حضرت کی ساتہہ اور دعا مانگی آنحضرت نی اپنی رب سے بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اوسکی اور ظاہر دوسری بات ہی پہر فارغ ہوئی نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگین مینی اپنی رب سے تین چیزین سو عنایت کین اوسنی مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینی اپنی پروردگار سی یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ قحط عام کی سو دی مجکو یہہ اور مانگا مینی یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ ڈوبنی کی یعنی ساری امت نہ ڈوب جاے و عذاب سے جیسے کہ قوم فرعون دریاے نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہہ بہی عنایت کی مجہی اور مانگا مینی یہہ کہ نگردانی لڑائی اونکی آپس مین یعنی آپس مین جنگ نکرین سو یہہ ندی مجکو **ف** ح اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بہی قبول نہین ہوئی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرٰىۃِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرٰىۃِ بِبَعْضِ صِفَتِہٖ فِی الْقُرْاٰنِ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیَفْتَحُ بِہَا اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَکَذَا الدَّارِمِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَہٗ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِیْ بَابِ الْجُمُعَۃِ اور روایت ہی عطا ابن یسار سی کہ کہا اونہون نی کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہا مینی مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سی کہ جو توریۃ مین مذکور ہین **ف** ع ظاہرا عبد اللہ بن عمرو نی توریت پڑہی ہو یا آنحضرت سی یا بعضی اہل کتاب سے جو ایمان لائی تہی سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تہی اہل علم و کتاب سے کہ عالم تہی اگلی کتابون کی اور پڑہی تہین وہ اور لکہتی تہی آنحضرت کی حدیثین اور یہہ بہی کثیر الاحادیث مین جیسی ابو ہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نی ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بی شک صفت کئی گئی ہین آنحضرت توریت مین ساتہہ بعضی صفتون اپنے کی جو مذکور ہین قرآن مین اس آیۃ مین اے نبی تحقیق بہیجا ہمنی تجکو شاہد امت کی احوال پر اور خوش خبری دینی والا فرمانبرداروں کو ثواب کے اور ڈرانی والا گنہگارونکو عذاب سے اور پناہ واسطی امیون کی **ف** ح مراد امیون سی عرب ہین کہ وہ پڑہنا لکہنا اکثر نہین جانتی تہی یا اس لیے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیی گئی ہین اور تخصیص عرب کے اسلیی ہے کہ آنحضرت اونہی مین سے ہین اور اونہی مین مبعوث ہوئی اونکی محافظت کی لیی اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ گمراہیون شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد کہین تو بہی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کی لیی پشت پناہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبانی قوم کی ہی برباد ہونی اور عذاب کی اوترنی سی اون پر جب تک کہ وہ ہون اوس قوم مین چنانچہ قران شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم **ت** تو بندہ خاص ہے میرا ای محمد کہ بندگی خاص کے حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بہیجا ہوا خلق کے طرف مینی تیرا نام رکہا متوکل کہ سب کا بار اپنی تو نی مجہی سونپی اور اصلا اپنی زور و طاقت پر بہروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانی والا بازارون مین **ف** ح تخصیص بازارون کے

بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور و غوغا بہت ہوتا ہی **ت** اور نہین دور کرتا بدی کو بدی کی ساتھہ یعنی جو اوسکی ساتھہ برے کری وہ اوسکے ساتھہ برا نہین کرتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور ڈہانپتا ہی اور دعا مغفرت کرتا ہی اوسکی لیی بلکہ احسان کرتا ہی اور نہ قبض کری گا اللہ روح اوسکی یہان تک کہ سیدہا کری اور ہدایت کری بسبب اوسکی قوم ٹیڑہی اور گمراہ کو ساتھہ اسطرح کہ کہین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہان تک کہ کہولی خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کی آنکہین اندہی اور کان بہری اور دل کہ نہ کچہہ سمجہین اور نہ یاد رکہین گویا غلاف اور پردہ مین ہین نقل کی یہہ بخاری نی یعنی عطا بن یسار سی اور اسطرح نقل کیا اسکو دارمی نی عطا بن یسار سی اوسنی عبد اللہ بن سلام سی مانند اوس حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطا سی اوسنی عبد اللہ بن عمرو سی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کی فضایل مین کہ اوسکی اول لفظ نحن الاخرون کا ہی بیچ باب جمعہ کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن خباب بن الارت قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة فاطالها قالوا يا رسول الله صليت صلوة لم تكن تصليها قال اجل انها صلوة رغبة ورهبة واني سالت الله فيها ثلثا فاعطاني ثنتين ومنعني واحدة سالته ان لا يهلك امتي بسنة فاعطانيها وسالته ان لا يسلط عليهم عدوا من غيرهم فاعطانيها وسالته ان لا يذيق بعضهم باس بعض فمنعنيها رواه الترمذي والنسائي

اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑہی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتی تہی آپ پہلی دراز نماز فرمایا ہان اسواسطی کہ یہہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تہی یعنی اسمین دعا کرتا تہا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکہتا تہا اسلیی نماز دراز پڑہی مینی اور خشوع و خضوع بہت کیا اور تحقیق مینی اللہ سے مانگین اسمین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینی اوس سے یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ قحط کی یعنی عام قحط کی اور اسکی حکم مین ہے وبا اور مقصود یہہ ہے کہ ان پر کوئی بلا ایسی نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین پس دی مجہی یہہ اور چاہا مینی اوس سے یہہ کہ نہ غالب کری انپر دشمن کو سوا انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی نہ دی ایسی کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور دول بالکل کفر کا چاہتی ہین اور آپس کی دشمنون سی یہہ بات نہین ہوتی پس یہہ بہی دی مجکو اور چاہا مینی یہہ کہ نہ چکہاوی اونکی بعضونکو بعضون کا عذاب یعنی آپس مین لڑائی نکرین اور ہلاک نکرین ایک دوسری کو پس نہ دی مجکو یہہ نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی

وعن ابي مالك الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل اجاركم من ثلث خلال ان لا يدعو عليكم نبيكم فتهلكوا جميعا وان لا يظهر اهل الباطل على اهل الحق وان لا تجتمعوا على ضللة رواه ابو داود

اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بی شک اللہ تعالی نی پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزون سے ایک یہہ کہ نہ بد دعا کری تمپر نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم جیسی بعضی پیغمبرون نی کی دوسری یہہ کہ نہ غالب ہووین اہل باطل اہل حق پر **ف** ح یعنی کافر اگرچہ بہت ہون اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکین گی چنانچہ حاکم کی روایت مین ہے حضرت عمر سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت مین سی غالب رہیگا حق پر یہان تک کہ قیامت قایم ہو اور ایک روایت مین ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سی کہ ہمیشہ رہی گا ایک گروہ میری امت مین سے قایم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہنچا سکیگا اونکو مخالف اونکا **ت** تیسری یہہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر **ف** ح اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ اجماع حجت ہے اور اجماع سی مراد ہے ہر زمانی کی مجتہد عالمون کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يجمع الله على هذه الامة سيفين سيفا منها وسيفا من عدوها رواه ابو داود

اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کہ جمع نکری گا اللہ تعالی اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اس امت سے اور دوسرا اونکی دشمنون سے **ف** ح تورپشتی نی کہا اسکی معنی یہہ ہین کہ حق تعالی اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کری کہ واقع ہو اوس سے ہلاک اور استیصال بلکہ جب امت آپس مین لڑائی کری تب خدا تعالی کافرون کو مسلط کری کہ آپس کی لڑائی سی باز آئین اور طیبی نی کہا ظاہر یہہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالی نی کہ نہ اکٹھا کری اس امت پر دو لڑائیان ساتھہ کہ آپسمین مین بہی لڑائی کرین اور کافرون سی بہی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** الْعَبَّاسِ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ سی کہ وہ آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی غصی مین بہرے ہوئی پس گویا کہ عباس نے سنا تہا کافرون کا کچہہ طعن **ف** ح آنحضرت کی شان مین کہ کہتی تھے آنحضرت سی زیادہ مستحق تہی ساتہہ نبوت کی بڑا عرب پس آنحضرت نی چاہا کہ اپنی شان اونپر ظاہر کرین تو جانین کہ کیا بڑی ہی شان اونکی اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور احق ہین اور دن سی **ت** پس کہڑی ہوئی منبر پر آنحضرت پہر فرمایا کون ہون مین جانتی ہو تم پس کہا صحابہ نی آپ رسول خدا کی ہین فرمایا آنحضرت نی یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کی لیی کہ مین محمد ہون بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑی اور شریف اور شہور ہی عرب مین تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کی خلقت یعنی جن و انس پس مجہی کیا بہترین خلقت مین کہ انسان ہین پہر کیا آدمیون کو دو فرقی یعنی عرب اور عجم پس کیا مجکو اونکی بہترین فرقہ مین کہ عرب ہین پہر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجکو اونکی بہترین قبیلہ مین کہ قریش ہین پہر کیا قریش کو گہرانہ گہرانہ پس کیا مجکو اونکی بہترین گہرانون مین کہ گہرانہ ہاشم کا ہی سو مین بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا ہون ذات و حسب مین اور بہترین اونکا ہون گہرانہ اور نسب مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح پس مستحق زیادہ ہون مین سب مین ساتہہ نبوۃ کی اور کتاب کی یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل سی معلوم ہوتا ہی اور یہہ بزرگی نبیونکی لیی لازم رکہنا اونکی گمان پر سے کہ کہتی تہی کیون نہ اترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظمای عرب پر وگرنہ نبوت فضل خدا کا ہی سبب اور نسب پر موقوف نہین جیسا کہ حق تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اونہی کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب آپکے لیی نبوت ثابت ہوئی یعنی کس وقت مین آپ نبوت کو نامزد کیے فرمایا ثابت ہوئی میری لیی وہ حال ہین کہ آدم درمیان روح اور بدن کی تہی **ف** ح یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تہا جان نہ تہی اور معنی یہہ کہ پہلی متعلق ہو روح اونکی بدن سے یہہ کنایہ ہی سبقت و تقدم سی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرٰهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ سَاُخْبِرُكُمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی اونہی نقل کی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مین لکہا ہوا ہون اللہ کے نزدیک ختم کرنی والا نبیون کا کہ بعد میرے کوئی نبی نہو اور یہہ حال ہین کہ تحقیق آدم البتہ پڑی ہوئی تہی زمین پر اپنے مٹی گوندہی ہوئی مین **ف** ح طینہ گوندہی ہوئی مٹی اور خلقت اور جبکہ تہی

معنے اوسکی ہین یعنی لکھا گیا مین خاتم النبیین اوسحال مین کہ آدم درمیان آب و گل کی تہی یعنی پتلا اونکا بن رہا تہا بن نچکا تہا اور نہ روح اوسمین پہنچی تہی
یہان کہتی ہین علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الہی ہی تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی
تو وہ دنیا مین ہوئی اوسوقت کہان جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد اظہار نبوت ہے فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ وارد ہی لکھنا اسم شریف کا عرش اور
آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالاخانون پر اور حورعین کے سینون پر اور پتون پر جنت کی درختونکی اور درخت طوبی کی اور فرشتونکی آنکھون اور
بہوون پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت کی یہی تہی روحون مین کہ اونکو تربیت کرتی تہی جیسا کہ اس عالم مین ساتہہ بدن شریف
کی مربی بدنون کی تہی اور روحونکا بدنون سی پہلی پیدا ہونا بلاشبہ ثابت ہی ہے واللہ اعلم **ت** اور اب خبر دون مین تمکو ساتہہ اول امر اپنی کی کہ وہ دعا
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی **ف** ع یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میرے اور عالی مرتبہ میرے دنیا مین تو اونکی زبان سی ہوی کہ دعا کی اونہون نے
وقت بنانی خانہ کعبہ کی میری رسالت کی لیے چنانچہ آیۃ ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہی **ت** اور نیز بدستور اول امر میرا خوشخبری دینا
عیسے کا ہی یعنی عیسی کا اس آیۃ مین ہی ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکھنا میری ماں کا ہی کہ دیکہا اونہون نے
جب جنا مجکو **ف** ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو اس دیکہنی سی خواب مین یا بیداری مین پس پہلی صورت مین معنی جننی کی قریب
جننی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب جننی کی پہنچین تو خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ نی آنکر کہا
کہہ پناہ مین دیتی ہون اسکو یعنی اپنی بچہ کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت ہی واحد کی شر ہر حاسد کی سی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکہا تہا کہ
فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجہی حمل رہا ہی سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کہ جاگتی مین دیکہنا ہی ہوگی مرئی یعنی وہ چیز کہ دیکہی
محذوف اور وہ یہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ قول حضرت کا **ت** اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کی لیے ایک نور کہ روشن ہوی اونکی لیے اوس
نور سی محل شام کی **ف** ح ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کی گہر نمایان ہوگئے
اور یہہ عبارت ہی اس سے کہ ظاہر ہوگی حضرت کی نبوت مابین شرق و مغرب کی اور مضمحل ہوگی اوس سی ظلمت کفر اور ضلالت کی **ت** روایت
نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول اونکی ساخبرکم
سے آخر تک **وعن** اَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ
لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کی دن اور فرمایا
کہ نہین کہتا مین یہہ از راہ فخر کی اور اترانی کی **ف** ح بلکہ واسطی شکر اور بیان کرنی نعمت پروردگار کی اور بجا لانی حکم پروردگار کی کہتا ہون کہ فرمایا
ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور ایسلیے بہی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد رکہین اور عمل کرین بمقتضای اوسکی توقیر و تعظیم اور محبت اور
ایمان کی اوسی اندازہ پر **ت** اور میری ہاتہہ مین ہی یعنی میرے تصرف مین اور میرے پاس ہوگا روز قیامت کے مقام محمود مین نیزہ حمد کا **ف** ح اور نہین فخر سی کہتا مین
مراد نام آور ہونا آنحضرت کا حمد مین ہی اوس خلایق پر اور رعب شہرت کی مقام مین نیزہ کہڑا کرتی ہین اور آنحضرت کو حمد کی ساتہہ نسبت ہی خاص
کہ اونکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی مین خدا کی حمد کہتی رہتی ہین اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حامد و محمود ہونگی اور حمد الہی کی ساتہہ دروازہ شفاعت کا کہلوادین گی جیسا کہ باب شفاعت مین گذرا بیان
اس کا **ت** اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میرے نیزہ کی نیچی آدین گی اور پناہ ڈہونڈینگی

اور میری تابع ہونگی **ف** ع اسجگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کو ظاہر کا بہی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہ ہون اور سردار ذکی لیی ہوتا ہے اور نام و سکا لوا الحمد ہوگا
ت اور مین اول ہون اونکا کہ پہٹی اونسی زمین یعنی اول قبر سی مین نکلون گا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ قرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا شکر
ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابنِ عبّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا
دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ
فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ
كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ
كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهٗ
اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ
لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ بیٹہی تہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یارونمین پس نکلی آنحضرت
گہر سی یہان تک کہ جب نزدیک ہوئی اونسی سنا اونکو کہ آپسمین ذکر کرتی ہین کہا اونکی بعضون نی کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نی پکڑا دوست اور دوسرے
صحابیون نی کہا کہ موسی علیہ السلام سی خدا تعالی نی باتین کرین اور اوروں نی کہا پس عیسی علیہ السلام کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ کن کی ساتہہ بے
اسباب ظاہری کی پیدا ہوئی اور ننکو ری نہین باتین کین اللک بنی مین لوگون سی اور روح ہین خدا کی کہ خدا نی بی روح الامین کو اونکی ماں کی پاس
بہیجا اور پہونک ماری اور اوس سے عیسی پیدا ہوئی اور بہی اونکی روحانیت کی آثار اتنی ظاہر ہوئی کہ مردونکو زندہ کرتی تہی اور کہا اوروں نی آدم
کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نی کہ اونکو نام سب چیز ون کی سکہائی اور فرشتون سے سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کر رہی تہی اور تعریف کر رہی تہی پس
یکایک آگئی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا مینی تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کی ہین اور مین وہ ایسی ہی
بیشک خدا کی دوست خاص اور موسی ہمراز و ہمسخن خدا کی ہین اور وہ بہی ہین ایسی ہی اور عیسی خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ بہی ایسی ہے
ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بہی ایسے ہی ہین برحق خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سی کہتا ہون **ف** ح اور کہا ہے علما نے کہ حبیب وہ دوست ہی کہ مقام
محبوبیت مین پہنچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہی اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والے ہی کہ دوست اور محبوب درگاہ الہی کے ہین لیکن اسجگہہ کلام کمال مرتبے اور
خاص ہونے مین ہے انہی آسلاعلی نی کہا خلیل دوست ہی اپنے حاجت کے لیے اور حبیب دوست ہے بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر کہ مرتبہ آنحضرت کا محبوبیت حق مین حد
کمال کو پہنچا ہی یہہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور مین اوٹہانی والا ہون گا علم حمد کا قیامت کی دن آدم اور آدم
کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہون گی اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت کی دن اور نہین فخر
اور مین ہونگا اول اونکا جو حلقی ہلاوینگی وہ دروازی بہشت کی اور قصد اندر جانی کا کرینگے پس کہول دیوی گا خدا تعالی میری لیی دروازہ بہشت
کا پہر مجکو داخل کری گا اوسمین یعنی فرشتون کو حکم کری گا دروازہ کہولنی کا اور مجکو اندر لیجائینگی اور حالانکہ میری ساتہہ فقیر مسلمان ہون گی اور
نہین فخر **ف** ع یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی ہین چنانچہ آنحضرت نی فرمایا کہ داخل ہون گی جنت
مین میری امت کی فقرا غنیون سی پانسو برس پہلی اور یہہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہی فقر صوفیون کی نزدیک
فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہے محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس سے نہ غیر اوسکی سی اور نور سے

نی کہا فقر بہہ ہے کہ نسکین ہو مال نہونی پر اور خرچ کرتا ہو ہونی پر اور فقر نفس سے پناہ مانگی ہی آنحضرت نی اور تعریف کی غنا نفس کے اور جو فقر اور غنا باز رکہی سولی سی وہ بری ہین اور حالت فقر باز رکہتی ہی بہت گرفتاریون سے اسی یہی حق تعالی نے انبیا اولیائی لیی مقرر رکہی اور اور دلیل یہہ ہے کہ فقیر کافر کو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سی تو کیون نہ فائدہ دی یہہ فقیر مومن کو جنت مین **ت** اور مین ہون نیز گنتی مین اگلون او ر پچہلون کا اور نہین فخر نقل کی یہہ ترمذی نی اور دارمی نی **ف** ح اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد اگلی پچہلون سے انبیا ہون **وعن** عمرو بن قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراہیم خلیل اللہ وموسی صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ وان اللہ وعدنی فی امتی واجارہم من ثلث لا یعمہم بسنۃ ولا یستاصلہم عدو ولا یجمعہم علی ضلالۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی عمرو بن قیس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہم پچہی ہین ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونی مین اور مراتب مین قیامت کی دن اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی بلکہ مقصود اوس سی بیان واقعی ہی یہہ ہے کہ ابراہیم دوست خدا کی ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کے اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب ہون دنیا مین اور میری ساتہہ ہوگا جہنڈا احمد کا کہ دلالت کری میرا احمد و محمد ہونی پر قیامت کے دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہی مجہہ سی یعنی خیر کثیر کا امت کے حق مین اور پناہ مین رکہا اونکو تین چیز دن سے کہ نہ ہلاک کرڈالی گا اونکو ساتہہ قحط کی اور نہ جڑ سی اور کہیر ڈالی گا اونکو دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کرڈالی گا اور نہ اکٹہا کری گا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہی نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر رواہ الدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین کہینچنی والا رسولونکا ہون یعنی مین آگی چلونگا اونکی اور وہ پچہی پچہی میرے آوینگی بہشت کو یا حشر کی میدان مین اور نہین کہتا مین یہہ فخر سی اور مین ختم کرنی والا ہون نبیونکا اور نہ کچہہ فخر سی کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنی والا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سی کہتا ہون مین نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدہم اذا وفدوا وانا خطیبہم اذا انصتوا وانا مستشفعہم اذا حبسوا وانا مبشرہم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانہم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول لوگون سے نکلنے والا ہونگا قبر سی جب اوٹہائی جاوینگی قبر و نسی اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوینگی وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اونکا خطبہ پڑہنی والا ہونگا جسوقت چپ رہین گی وہ **ف** ع یعنی عذر کرنی سی اور متحیر ہونگی اور کلام نکر سکینگے اوسوقت مین اونکی طرف سی عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس مین ہی اوسوقت کلام کرسکونگا اوس مقام مین نہ اور کوئی حتی کہ بڑی بڑی انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالی کی ایسی ثنا کہ لائق اوسکی ہے اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنی کا سوا میری پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کی سی ہذا یوم لا ینطقون ولا یوذن لہم فیعتذرون یا یہہ محمول ہی اول امر پر یا خاص کفار کی حق مین **ت** مین خوشخبری دینے والا ہون مومنون کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہوویں **ف** ح ع یعنی جب غالب ہو اونپر نا امید اللہ کے رحمت سے بسبب غلبہ خوف کی اور انبیا سی شفاعت طلب کرین اور وہ اوسپر جرات نکر سکین اور

عذر کرین جیسے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہی **ت** بزرگی اور بزرگی دینی اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوس دن یعنی قیامت مین میرے ہاتہہ ہونگی یعنی میری تصرف مین ہونگی اور جھنڈا حمد کا اوس دن ہاتہہ مین میری ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کی پروردگار کی نزدیک ہمیشہ خصوصًا اوس دن گردپہرین گی میری اور خدمت کرینگی میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈی ہین پوشیدہ **ف** ح تشبیہ دی حور ونکو ساتہہ انڈون شتر مرغ کی کہ محفوظ ہوتی ہین غبار وغیرہ سی صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتہہ تہوڑیسی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہہ رنگ بہت اچہا ہوتا ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض مکنون سی موتی سیپ کے ہین کہ محفوظ ہوتی ہین اوسمین تہہ اور نظر کی پہنچنی سی حاصل یہہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگونکی نظر ونسی اور ہاتہہ پہنچنی سی ہونگی یا موتی ہین بکہری ہوئی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی یعنی جیسی موتی بکہری ہوئے خوب چمکتی ہین بہ نسبت لڑی کی تو مونکی ویسی ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پہیلی ہوئی حاضر ہونگی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ جَامِعِ الْأُصُولِ عَنْهُ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سے پس کہڑا ہونگا عرش کی داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کہڑا ہووی اوس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابو ہریرہ سی یہہ عبارت زیادہ ہی کہ مین پہلا اوشخص ہون گا کہ پہٹی اوسی زمین پس پہنایا جاونگا مین حلہ الخ **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اللہ سی مانگو میری لیے وسیلہ **ف** ع یعنی جو کہ ذکر کیا گیا اذان کی دعا مین یہہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سی واسطہ اظہار محتاجگی کی ہی خدا تعالی کیطرف اور از راہ انکسار نفس کے یا اس لیے کہ فائدہ یا دی امت اور ثواب اوسکی سبب یا رہنمائی امت کی لیے کہ مانگی ہر ایک اونمین سی اپنے یار کی لیے دعا **ت** کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہی وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہی جنت مین نہ پاوی گا اوسکو مگر ایک مرد امید رکہتا ہون کہ ہون مین وہ مرد **ف** ح یہ تواضع ہی آنحضرت کی اور پاس ادب ہے درگاہ خداوندی کا ورنہ متعین ہے کہ وہ حضرت ہی ہین **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا آنحضرت نے کہ جب ہو قیامت کا دن ہون مین امام اور پیشوا سب نبیونکا یعنی مقام محمود مین اور خطیب اونکا یعنی جب وہ چپ ہونگے مین اونکیطرف سی کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر فخر کی کہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيِّي أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک ہر نبی کی لیے دوست نزدیک ہے نبیون مین سے اور تحقیق میرے دوست اور قریب باپ میرے اور دوست میرے پروردگار کی یعنی ابراہیم علیہ السلام مین پہر پڑہی آنحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیے یہہ آیت کہ تحقیق نزدیک تر ہین لوگونکی ساتہہ ابراہیم کے البتہ وہ ہین کہ جنہون نے متابعت کی ابراہیم کی یعنی اونکی زمانہ مین اور بعد اونکے اور یہہ نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مامور ہین ابراہیم کی متابعت اور موافقت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا تعالی دوست ہے مسلمانونکا اور کارساز نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جابر

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بی شک خدا تعالی نی بہیجا مجکو واسطی تمام کرنی اچہی خویون کی اور پورا کرنی کی اچہی کامون کی یعنی مجکو بہیجا ہی واسطی ہدایت خلق کی اور خوب کامل کرنی اونکی اخلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین —
وَعَنْ کَعْبٍ یَحْکِیْ عَنِ التَّوْرٰیۃِ قَالَ نَجِدُ مَکْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِیْظٌ وَّلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَھِجْرَتُہٗ بِطَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ مَنْزِلَۃٍ وَّیُکَبِّرُوْنَ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ رُعَاۃٌ لِّلشَّمْسِ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ اِذَا جَآءَ وَقْتُہَا یَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰۤی اَنْصَافِہِمْ وَیَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰۤی اَطْرَافِہِمْ مُنَادِیْہِمْ یُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّہُمْ فِی الْقِتَالِ وَصَفُّہُمْ فِی الصَّلٰوۃِ سَوَآءٌ لَّہُمْ بِاللَّیْلِ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَّسِیْرٍ
اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی تابعیون مین سی ہی اور اہل کتاب کی عالمون مین سی ہین نقل کرتی ہین توریت سی کہا لکہا ہوا پاتی ہین یعنی توریت مین کہ محمد بہیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہی برگزیدہ نہین درشت خو اور نہین سخت گو اور نہ چلانی والا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتہہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اوسکی پیدایش مکہ مین ہی اور جگہہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام مین ہی **ف** ح ع بادشاہی سی مراد ہی دین و نبوت ظہور اوسکا شام کی ولایت مین اکثر اور بہت اوس ملک مین زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان مین ہی یا یہہ مراد ہی کہ بادشاہی اونکی بعد تمام ہونی مدت اونکی اور ایام خلافت اونکی شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کی لیی اور بعد اونکی بنی امیہ کی لیی ہوئی **ت** اور امت اوسکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنی والی خدا تعالی کا حمد اور شکر کرینگی وہ خدا کا شادی اور غمی و فراخی اور تنگی مین یعنی بہر حال حمد و شکر کرینگی حمد کرینگی وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جس مکان مین منزل پکڑین اور اوترین یا ہر پست مکان مین پہنچی اوترتی وقت بقرینہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرینگی ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی ہوئی چڑہین گی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی **ف** ع یعنی اوسکی طلوع و غروب و زوال کا دہیان کہین گین نماز و عبادت کی وقتونکی لیی اور روایت کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن ابی اوفی سی مرفوعا کہ تحقیق اچہی خدا کی بندونمین وہ ہین کہ جو خیال رکہتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کا خدا تعالی کی یاد کی لیی **ت** ادا کرین گی نماز جب وسکا وقت آوی ازار باندہین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین یا مراد یہہ ہی کہ اپنی آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین اپنی طرفون پر یعنی ہاتہہ اور پاؤن اور موہنہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا آواز کریگا آسمان زمین کی درمیان یعنی اذان کہیگا بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر کہڑی ہوتی ہین کافرون سی لڑائی کو اور نماز مین ہی برابر جماعت کرتی ہین شیطان و نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل و ذکر اور قرآن پڑہنی مین جیسی شہد کہی کی آواز یہہ لفظ مصابیح مین ہی اور نقل کی یہہ دارمی نی ساتہہ تہوڑی سی تغیر کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرٰیۃِ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ وَّعِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَّقَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا لکہی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت کی اور یہہ ہی لکہا ہوا ہی کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیی جاوینگی آنحضرت کی ساتہہ اونکی حجرہ مین کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویون مین سی ہین تحقیق باقی ہی گہر مین یعنی عائشہ رض کی حجرہ مین کہ جہان آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہہ وہان نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہہ کی باقی رہنی مین وہان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کی کو دفن کا وہان اور منع فرمانا اوسکا یہہ ہی اور خبر دی ہی لوگون نی جو کہ حجرہ شریف مین داخل ہوئی ہین کہ دیکہین اونہون نی تین قبرین اس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی متاخر اور سینی

کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرت کے اور سر عمر کا مقابل پشت ابوبکر کی اور ایک قبر کی جگہہ پہلو مین عمر رضا کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی علیہ السلام بعد مہیرنی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور وہان سی پہرکر آوینگی درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹہا کر لی جاوینگی مدینہ مین پس دفن کیی جاوینگی حجرہ شریفہ مین حضرت عمر کی پہلو مین پس رہینگی وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامۃ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابن عباس قال ان اللہ تعالی فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اہل السماء فقالوا یا ابا عباس بم فضلہ اللہ علی اہل السماء قال ان اللہ تعالی قال لاہل السماء ومن یقل منہم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظلمین وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال قال اللہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم فیضل اللہ من یشاء الایۃ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ارسلنک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الجن والانس روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتہہ فضیلت دی حق تعالے نی آنحضرت کو آسمان والون پر کہا ابن عباس نے کہ یون فضیلت دی کہ بی شک اللہ تعالے نی فرمایا فرشتونکو یہہ کلام اور جو کوئی کہوی فرشتون مین سی تحقیق مین معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی مین دینگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمونکو جو حد سے گذرین **ف** ح یعنی پس حق تعالی نی فرشتون کی لیی اسیطرح کا سخت اور دبدبہ اور تیزی کی ساتہہ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی مہربانی ورحمت کی ساتہہ کہ تحقیق ہمنی کہولدی تیری لیی دروازی برکتون اور بزرگیون کے صاف کہولدینا کہ منجملہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیی خدا تعالی گناہ تیری جو پہلی گذری اور جو پیچہی آوین **ف** ح اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہہ توجیہہ خوب ہے کہ یہہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی بی اسکی کہ گناہ ہون اقا جب غلام سے خوشی ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی تیری سب گناہ بخشدی جو کچہہ کری تو تجہپر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بی گناہ ہو **ت** کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین بہیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتہہ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام و شرایع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور فرمایا اللہ تعالی نی حضرت محمد صلعم کی لیی اور نہین بہیجا ہمنی تجکو مگر تمام لوگون کی لیی پس رسول کیا خدا تعالی نی آنحضرت کو جن اور آدمیون کی طرف **ف** ح اور خاص ذکر کرنا آدمیون کا آیہ مین اسلیی ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیہ مین تعمیم آدمیون کی ہی نا تخصیص عرب کے جیسے کہ بعضی اہل کتاب کہتی تہی باطل ہوجائی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسکی کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بہی **وعن** ابی ذر الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدہما الی الارض وکان الاخر بین السماء والارض فقال احدہما لصاحبہ اہو ہو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بالف فوزنت بہم فرجحتہم کانی انظر الیہم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدہما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحہا واہا الدارمی اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیونکر جانا تمنی کہ تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس

دو فرشتے اسی حال مین کہ مین بطحا مکہ کی ایک جانب مین تہا پاس اوترآیا ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان و زمین کی درمیان پس کہا
ایک نے اون دو مین سی اپنی یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نی کہ میرا ایک پیغمبر ہے اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی
ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ پس تول اوسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتہہ اسکی امت مین سے پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتہہ سو غالب آیا
مین اوسپر پہر کہا تول اوسکو دس مرد کی ساتہہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہہ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتہہ پس تولا گیا مین اونکی
ساتہہ سو اونپر بہی غالب ہا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتہہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہہ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون
ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی یعنی جس پلڑی پر وہ تہی اسواسطے بسبب ہلکا پن کے اونچا ہوتا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم
ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نے اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتہہ تو بی شک
غالب آوی یہہ ساری امت پر نقل کین یہہ دونون حدیثین دارمی نی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا بہا رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی ہر صورت یعنی اگرچہ غنی
نہ ہون نہ امت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کے اور تم امر نہین کیے گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی ت
نقل کی یہہ دارقطنی نی

باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ

باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور
بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہہ نام آپکی دادا عبد المطلب نے رکہا اور جب اونسی کہا کسی نی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آباو اجداد کی نام پر کیون
نرکہا اور یہہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اونہون نی کہا یہہ نام اسکا مینی اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور یہہ
روایت مین ہی کہ تا خدا تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین پر اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی
پیٹہہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین ہی اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہی کہ ہر پتی پر
اوسکی نور ہی اور اہل مشرق و مغرب اوسکی ساتہہ متعلق ہین پس یہہ خواب لوگون سے کہا اونہون نے تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص ایسا پیدا ہو کہ اہل
مشرق و مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان و زمین مین اسلیے محمد نام رکہا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نی بہی خواب دیکہا کہ کوئی
کہتا ہی کہ تجکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنی تو نام اوسکا محمد رکہیو اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی سی پہلی کسیکا یہہ
نام نہ تہا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہے کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اوسکا محمد ہو چار شخصون نی اپنی بیٹون کا نام محمد اسے آرزو مین رکہا کہ شرف
نبوت سی مشرف ہون لیکن یہہ چار نام بہی آنحضرت کی نام سی پہلے نہین ہو سکتی کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہہ نام رکہتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ذکر
کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرت کی قرآن مجید مین بہت آئی ہین سو بعضی عالمون نی ننانوے نام جمع کیی ہین موافق اسمای الہی کی اور قاضی عیاض
نے کہا کہ حق جل وعلی نی تیس نام اپنی نامون مین سے اپنی حبیب کے لیے خاص کیی اور بعضون نی کہا ہی کہ جب تلاش کیے جاوین آنحضرت کی نام پہلی
کتابون مین اور قرآن و حدیث مین تو تین سو ہوتی ہین اور چار سو بہی آئی ہین اور قاضی ابوبکر بن العربی نی جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون مین سی ہین
کہا کہ بعضی صوفیون نی کہا ہی کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کی بہی ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سی اسم نکلتا ہی اور سیوطی
نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرت کی نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نی بائیس نام ذکر کیی اور شرح کی اور مولف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین

اور مراد آنحضرت کی صفات سے یہان احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہی اور آنحضرت کی اخلاق اور باطن کے خصلتون کا بیان اور باب مین ہوگا

اللہم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی وبعدد کل معلوم لک وعلی آله واصحابه واتباعه اجمعین **الفصل الاول** فصل پہلے **عن**
جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ لِي اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي
يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی جبیر سے کہ کہا سنا مینی آنحضرت سی فرماتی کہ تحقیق میری لیی نام ہین یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ہی اور دوسرا احمد **ف** ح یعنی
روایتون مین محمود ہی کہا ہی مشتق حمد سی ہین محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا او آخرت مین اور محمد بہت تعریف کیا گیا بی حد و بیشمار اور احمد سب سے
زیادہ تعریف کیا گیا اگلی پہلون مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنی والا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسی مقام محمود مین ہوگا اور
کہڑا ہووا اونکی لیی لوا حمد **ف** اور میرا نام ماحی ہی یعنی مٹانی والا ایسا کہ مٹاتا ہی الله میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی
اور نام میرا حاشر ہی کہ اوٹہائی جائینگی اور جمع کیے جاوینگے لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سی اوٹہونگا پہر اور لوگ میری پیچہی اور نام میرا عاقب سے اور
عاقب وہ ہے کہ نہو دی پیچہی اوسکی کوئی نبی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح عاقب کے معنی ہین پیچہی آنیوالا اور مراد یہان ہے پیچہی آنی والا سب پیغمبرونکی
وعن اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ
وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا تہی رسول الله علیہ وسلم نام بیان کرتی ہماری
لیی اپنی ذات شریف کی اتنی نام پس فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچہی آنیوالا سب پیغمبرونکی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین گذر
ہوئی اور نبی توبہ کا **ف** ح یعنی ساری خلقت نی آنحضرت کی ہاتہہ پر توبہ کی تہی التوبہ حضرت کا نام ایسی ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی الله بہت رکہتی
تہی اور زبان کی توبہ آپ کی امت مین مقبول ہوی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل و سزا کی قصور اونکا نہ معاف ہوتا تہا **ت** اور نبی رحمت کا چنانچہ
فرمایا قرآن شریف مین وما ارسلناک الا رحمة للعلمین نقل کیے یہہ مسلم نی **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی کہ کیا تعجب نہین کرتی تم کہ کیونکر باز رکہا مجہہ سی خداتعالی نی مشرکین قریش کا برا کہنا
اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتی ہین مذمم کو اور مین محمد ہون **ف** ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتی تہی کہ معنی مین نقیض محمد کی ہی یعنے
مذمت کیا گیا اور آپ کا یہہ نام لیکر آپ کو برا کہتی اور لعن و طعن کیجے سو آنحضرت نی فرمایا کہ وہ بد کہا او لعن و طعن مذمم کو کرتی ہین اور مین مذمم نہین پس گویا
بی الله تعالی نی اونکی بد کہا وسی بچا یا محفوظ **ت** نقل کیے یہہ بخاری نی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ
رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَاَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ
بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوی تہی کچہہ
بال سفید حضرت کی سر اور داڑہی کی اگلی جانب مین اور جب تیل لگاتی تہی تو ظاہر نہوتی تہی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تہی سر مبارک کے
بال تو ظاہر ہوتی تہی سفیدی **ف** ح ایسی کہ تیل لگانی سی بال مجتمع ہو جاتی ہین پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تہی ظاہر نہوتی تہی اور پراگندگی
اور ژولیدگی مین بال جدا جدا ہوتی ہین پس معلوم ہونی لگتی ہین سفید سیاہ مین سے اور آنحضرت کے سر اور داڑہی مین سفید بال بیس سے زیادہ نہ تہی بڑہاپی

ہین اور بعضی روایت مین اس سے بہی کم آئین ہین **ت** اور تہی آنحضرت بہت بالون والی داڑہی کی **ف** ح یعنی داڑہی آپ کی گہنگی تہی ہلکی تہی جیسے
اور روایت مین کث اللحیۃ آیا ہی اور حضرت کی داڑہی شریف کی درازی مین کچہہ ثابت نہین ہوا اور صحابہ عظام سی درازی داڑہی کی منقول ہی چنانچہ
آیا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی داڑہی نی اونکا تمام سینہ کندہون تک بہر دیا تہا اور لکہا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی داڑہی
لمبی اور چوڑی تہی اور ابن عمر سی آیا ہی کہ قبضہ سی زیادہ نرکہتی تہی غرض کہ داڑہی ایک مشت سی کم روا نہین اور زیادہ مین روایات و آثار مختلف ہین **ت**
پس کہا ایک مردنی یعنی ہوقت بیان کرنی جابر حلیہ شریف کو کہ تہا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک ور روشنی مین لیکن چونکہ یہہ موہم تہا طول کو یہی
کہا جابرنی نہ بلکہ تہا مانند سورج اور چاند کی اور تہا چہرہ مبارک بیکا گرد **ف** ح یعنی مائل گولائی طرف ایک اور حدیث مین آیا ہی بل مثل القمر اور ایک مین
آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور مین آیا ہی کہ چمکتا تہا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودہوین رات کا چاند اور ایک اور حدیث مین آیا ہی
کہ ہوتا تہا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تہا صورت دیوار کا چہرہ شریف مین مواہب لدنیہ مین ہے کہ یہ تشبیہین لوگون نے
اپنی فہم کی موافق بحسب عرف کی دین ہین وگرنہ آنحضرت کی جمال باکمال کی ابہت وجلالت اور حسن ملاحت سے کوئی چیز مشابہت نہین رکہتے رباعی
کسے بحسن و ملاحت بیار ما نرسد ؛ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ؛ ہزار نقش برآید زکلک صنع ولی ؛ یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد ؛ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی
صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیے کہ دور روی مبارک کا بالکل دائرہ کی نہین تہا کہ آفتاب و چاند اور آئینہ کی تشبیہ سے وہم جاتی اسکا اسلیے
کہ حدیثون مین آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہین تہا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچہہ طول رکہتا تہا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم علیہ
صلی اللہ علیہ محمد وآلہ **ت** اور دیکہا مینی مہر نبوت کو شانہ کی پاس **ف** ح اور ایک روایت مین ہی درمیان دونون شانون کی بہر تقدیر بائین
شانہ کی پاس تہی **ف** مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکہتا تہا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کے ساتہہ اور تمام اعضا کا سا اوسکا بہی
رنگ اور با آب و تاب تہا نہ داغ تہا بطور برص کی چاہیے جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان مین ایک ٹکڑہ گوشت کا تہا بلند تر تمام
اجزای بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تہی ت کی زبر سی یعنی تمام ہونی ایک ایک بات کی زبر سی معنی مہر اور نشان اوسکی کہ وہ خاتم النبیین ہیں
اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت و انجیل وغیرہ مین موجود تہا اور انبیا علیہ السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ مین بشارت دیتی
تہی تو یہہ بہی بتلاتی تہی کہ اونکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک مین وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تہا کہ اوسکی داہنی ہاتہہ
مین نشان نبوت نہو مگر سید ہماری کہ اونکا نشان نبوۃ پشت مبارک پر تہا دونون شانونکی درمیان مین اور یہہ نشان جیسی نامہ پر مہر کردی تو تغیر اور تبدیل
سے محفوظ رہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اوسمین لکہا ہوا تہا وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایتون مین آیا ہی کہ اوس
سے ایک ایسا نور چمکتا تہا کہ آنکہہ کو خیرہ کرتا تہا اور راویسکو تشبیہ لوگونکی سمجہنی کے لیے ظاہر کی چیزون کی ساتہہ دی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کی لیکن حقیقت اوسکی
کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تہی سوائے حق تعالی کی کوئی اوسکو نہین جانتا **ت** نقل کے یہہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَأَیْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْقَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ
کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّاٰلِیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہا
کہ دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مینی اونکی ساتہہ روٹی اور گوشت یا کہا یا مینی ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوروی مین بہگی ہوی پہر گیا مین
آنحضرت کی پیچہی پس دیکہا مینی مہر نبوۃ کی طرف آنحضرت کی دونون شانونکے درمیان مین اوپچے بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مانند مٹہی کی یعنی ہیئۃ مین
جیسے اوپر کی حدیث مین تہا مانند انڈی کی اوپر تل تہی مانند مسون کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام خالد بیٹی خالد بن سعید کی ہی کہا اونہی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین ایک کملی تہی کالی چہوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میری پاس پس اوٹہا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تہی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتہہ مین پس پنہایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تہا تو یہہ دعا دیتی تہی پرانہ کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو کپڑی بہت پرانی کری تو اور تہی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہہ کپڑا خوب ہی اور یہہ کلمہ سناہ لغۃ حبش مین بمعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہ کہیلتی تہی مہر نبوۃ سی یعنی جیسی عادت چہوٹو نکی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سے چہوڑ دی اسکو یعنی منع نکر نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور نہ بہت ٹہنگنے **ف** ح یعنی معتدل قد تہی لیکن مائل بدرازی اور یہہ جو آیا ہی کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سے زیادہ بلند دکہائی دیتی تہی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تہی تو یہہ بسبب درازی قد کی نہ تہا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہہ معجزہ تہا **ت** اور نہ تہی آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونہ کی کہ نہو اوسمین آمیزش سرخی کی اور نہ تہی نہایت گندم گون مایل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تہی اور نہ تہی آنحضرت کی بال بہت بل کہائی ہوئی جیسے کہ حبشیون کی ہوتی ہین اور نہ نرم نیچی لٹکی ہوئی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونونکی تہی اور اوٹہایا اللہ نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سری پر چالیس برس کے یعنی جب پوری چالیس برسکی ہو چکی تہی پہر اقامت کی آنحضرت نی مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالی نی حضرت کو ساٹہہ برس تمام ہونی پر **ف** ح دس برس کا رہنا حضرت کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہی کہ کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کی رہنی مین تیرہ برس ہین پس اس حساب سے آنحضرت کی عمر شریف ترسیٹہہ برس کی ہوتی ہی اور یہان ساٹہہ برس کہا اِلا توجیہہ اسکی یہہ ہی کہ راوی نی اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرا نکو دس کہا اور ترسیٹہہ کو ساٹہہ اور یہہ عادت ہی اہل عرف کی بیان عدد مین **ت** اور حالانکہ تہی آنحضرت کی سر مبارک اور ڈاڑہی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ روایت ہی انس سے درحالیکہ وصف کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تہی آنحضرت میانہ قد قوم مین کہ نہ تہی دراز اور نہ ٹہنگنی روشن اور چمکتا ہوا رنگ اور کہا انس نے کہ تہی بال آنحضرت کی آدہی کانون تک اور ایک روایت مین ہی کانون اور شانون کی درمیان مین تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح

اور ایک روایت مین ہی دونون کانون کی لوتک اور ایک روایت مین ہی کندہونکی پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال کی ہی کبھی جو کنگہی
کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تہی نہین تو چہوٹی اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تہی بالون کی کترنی سی تو دراز ہو جاتی اور جب کترتی
تہی تو چہوٹی ہو جاتی تہی اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کبہی بال کترتی تہی کہ مونڈنا بالونکا سوای حج اور عمری کی نہین ہوا واللہ اعلم
ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ کہا انس نی تہی آنحضرت بڑی سرکی اور موٹی قدمونکی **ف** ح یعنی پای مبارک پر گوشت تہی
کہ علامت ہی شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہی کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہی اوسکی سرداری اور عظیم
انسانی اور عقلمندی پر اور سر کا چہوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا **ترجمہ** نہین جانتا مین کسی کو کہ اونکی بعد اور نہ اونکی پہلی اونکی مانند اور
تہی آنحضرت فراخ ہتیلیون کی اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہی کہ کہا انس نی تہی آنحضرت کی دونون قدم اور ہتیلیان موٹی اور
پر گوشت **ف** ع مردونکی لیی یہہ ممدوح ہی کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتونکی لیی مذموم اور موٹا ہونا اعضا شریف کا مراد ہی
خلقت مین نہ سختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سی زیادہ نرم تہی **وعن** البَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا
بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ
مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اور روایت ہی براء سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دور
اور کشادہ تہی مسافت درمیان دونون مونڈہونکی یعنی فرق آنحضرت کی دونون مونڈہون مین بہت تہا اور اس سے فراخی سینہ کی بہی لازم آتی
ہی واسطی آنحضرت کی بال تہی کہ پہنچتی اونکی کانون کی لوکو دیکہا مینی آنحضرت کو سرخ جوڑی مین کہ ازار اور چادر مین کی تہی **ف** ح اور مراد
سرخ سی یہہ ہے کہ اوسمین سرخ خط تہی اسیطرح محدثون نی تحقیق کیا ہی اور سبز حلہ سی بہی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ اوسمین سبز اور زرد
خط تہی **ترجمہ** نہین دیکہی مینی کوئی چیز کبہی آنحضرت سی بہتر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی مسلم کی کہ کہا براء نی نہین دیکہا
مینی کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکی بال قریب پہنچتی تہی اونکی مونڈہون کی فراخی تہی درمیان دونون
مونڈہون کی نہ تہی حضرت لنبی اور نہ پست قد **ف** ح آدمی کی بالون کی تین نام ہین جمہ بپیش جیم اور تشدید میم سی اور لمہ لام کی زیر اور تشدید
میم سی اور وفرہ واو کی زبر اور فی کی جزم سی پس لمہ وہ بال کہ کان کی لوسی گذر جائین اور جب کندہی تک پہنچی تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی
لو تک پہنچی اور کبہی جمہ بمعنی مطلق بالونکی بہی آتا ہی **وعن** سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ
شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سماک بن حرب سی اوس نی نقل کی جابر
بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن **ف** ح اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہی مردونکی لیی اور تنگ دہنی کو
مردون کی لیی عیب جانتی ہین اور بعضی مراد رکہتی ہین کشادہ دہنی سی فصاحت و بلاغت **ترجمہ** اور حضرت کی آنکہون کی سفیدی مین سرخی
ملی ہوئی تہی یعنی سرخی کی ڈوری چہوٹی ہوی کم گوشت ایڑیان کہا گیا واسطی سماک کی کہ راوی اس حدیث کا ہی کیا ہین معنی ضلیع الفم کی کہا
اونہونی بڑی مونہہ والی کی ہین کہا گیا کیا ہین معنی اشکل العین کی کہا سماک نی دراز شگاف آنکہہ کی **ف** ع کہا ہی علمانی کہ یہہ بیان سماک
کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہی اور ٹہیک وہی ہی جو اوپر کہا گیا کہ آنکہون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت اسی پر ہا

اتفاق رکہتی ہین **ت** کہا گیا سماک سی کہ کیا ہین معنی منہوس العقبین کے جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کی نقل کیے یہہ مسلم نی **وعن** اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوطفیل سی کہا اونسی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی سفید نمکین یعنی خالص سفید نہ تہی اوسط یعنی قد مین اور جسم مین اور سب صفتون مین **وعن** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهٖ فِيْ لِحْيَتِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهٖ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّاْسِ نَبْذٌ اور روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچہی گئی انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنی سی پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرت نہ پہنچی تہی اوس عمر کو کہ خضاب لگا وین **ف** ح یعنی آنحضرت کی سفید بال تہوڑی سی تہی معلوم نہ ہوتی تہی باے دالنظر مین جیسی کہ سیاق حدیث سی ظاہر ہوتا ہی یا مراد یہہ ہے کہ بڑہاپا خالص نہ تہا بلکہ ہنوز سرخ تہا جیسی کہ ابتدای بڑہاپی مین ہوتا ہی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ کان شیبہ احمر **ت** اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرت کی داڑہی شریف مین تہی تو البتہ گن لیتا مین اونکو اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تہی آنحضرت کی سر مبارک مین تو کر سکتا تہا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین مسلم کی یہہ ہے کہ کہا انس نی نہ تہی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کی اور کن پٹیون اونکی کی اور سر مبارک مین کچہہ **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن وچمکتی رنگ کے گویا کہ قطری اونکی پسینی کی موتی تہی یعنی سپیدی مین اور صفائی وچمک مین جب راہ چلتی تہی کہ آنحضرت تو آگی کی جانب جہکتی ہوئی چلتی جیسی کوئی زمین بلند سی نشیب مین آتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ اوٹہاتی تہے پاؤن بقوت وجلادت جیسی کہ عادت قویون اور دلیرون کی ہوتی ہی نہ یہہ کہ پاؤن زمین پر گہستی چلیں اور نہین چہوا مین نی کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہی کپڑی ریشمی ہی اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتیلیون سی اور نہ سونگہا مینی کوئی مشک ورنہ عنبر زیادہ خوشبو دار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْ بَرَكَتَهٗ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلیم سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتی تہی ام سلیم کی ہان اور اونکی پاس قیلولہ کرتی یعنی دوپہر کو استراحت کرتی پس بچہاتین ام سلیم ایک بچہونا چمڑی کا پس اوسپر آنحضرت سوتی **ف** ع کہتی ہین کہ ام سلیم آنحضرت کی محرمون مین سی تہین دودہ کی سبب یا نسب کی سبب ورنہ نامحرم کی پاس کاہی کو آنحضرت سوتی اور یہہ ماں ہین انس کی کہ جو خادم حضرت کی تہی اور عاقلہ اور فاضلہ تہین عورتون مین **ت** اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تہا یعنی اسلیئی آنحضرت تہی کثیر الحیا پس اکٹہا کرتین ام سلیم پسینا آپ کا اور ملا دیتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبویون مین پس جب دیکہا آنحضرت نی کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہہ اے ام سلیم کہا ام سلیم نی کہ پسینا تمہارا ہی ملاتی ہین ہم اوسکو اپنی خوشبویون مین اور پسینا تمہارا خوشبوترین خوشبویون سی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نی یا رسول اللہ ہم امید رکہتی ہین اسکی برکت کی اپنی چہوٹی لڑکی یعنی اونکی بال ورمونہہ پر ملتین ہین تو اوسکی برکت کی سبب بچین بلاؤن

سے فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا تونے اور خوب کیا تونے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ نماز پڑہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ظہر کی پہر نکلی مسجد سی اور گئی اپنی گہر کی لوگونکی طرف اور مین بہی اونکی ساتہہ نکلا پس آگی آئی آنحضرت کی لڑکی پس شروع کیا آنحضرت نے ہاتہہ پہیرنا دونون رخسارون ایک ایک کی پر اور ایپر مین پس چہوا میری رخسارون کو بہی **ف** ع لفظ خدی یہان دال کی زیر سی آور ی کی جزم سی ہی بلفظ مفرد اور بعضی نسخون مین یہان بہی بلفظ تثنیہ ہی دال کی زبر اور ی کی تشدید سی یعنی چہوا میرے دونون رخسارون کو اور ملا علی نے عکس اسکے لکہا ہی کہ اکثر نسخہ مین بصیغہ تثنیہ ہی اور ایک نسخہ مین مفرد بہ ارادہ جنس کے **ت** پس پائی مینی آنحضرت کی ہاتہہ کی ٹہنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نے نکالا تہا ہاتہہ عطار کی ڈبہ مین سے **ف** ع اسحدیث مین بیان ہی حضرت کی خوشبوئی کا اور یہہ خوشبوئی بذات ہی تہی اگرچہ خوشبو نہ لگا دین اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بہی لگاتی تہی تا ہیت خوشبودار ہون واسطی ملاقات ملائکہ کی اور لینی وحی کی اور ہمنشینی مسلمانون کی **ت** اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ نام رکہو اوسکا ہی سموا باسمی بیچ باب اسامی کی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ لفظ اوسکا ہی نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کی یعنی اور مصابیح مین اس باب مین وہ دونون حدیثین مذکور ہین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہی علی بن ابی طالب سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبی اور نہ ٹہنگنی یعنی بلکہ میانہ قد تہی بڑی سر اور کہنکی ڈاڑہی کی پر گوشت تہین ہتیلیان ہاتون کی اور پای مبارک رنگ آپ کا سفید سرخی ملا ہوا تہا موٹی تہی جوڑ ہڈیون کی لنبی تہی مسربہ کی یعنی سینہ سی ناف تک بالون کی ایک لکیر لنبی تہی جب چلتی تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگی کی جانب جہکتی ہوئی چلتی گویا نشیب مین اوترتے ہین بلندی سی **ش** ح مقصود یہہ ہی کہ چلنے تہی چلنا قوی کہ اوٹہاتی تہی پای مبارک زمین سی بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ بطریق تواضع کی چلتی تہے نہ بطور تکبر اور اترانی کی **ترجمہ** نہین دیکہا مینی پہلی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ پیچہی وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعنه** كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ

وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی ابن ابی طالب سے کہتی جسوقت کہ وصف بیان کرتی حضرت صلعم کا فرماتی نہتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور نہ بہت چہوٹی اور تہی میانہ قد لوگون مین اور نہتی بہت مڑی ہوی بالونکی نہ سیدہی بالون کی تہی بال کچہہ مڑی ہوئی اور نہتی پرگوشت روی مدور مجتمع اور نہ کوتہ روی مدور پیشانی نکلی ہوی سبک گوشت اور تہی روی مبارک مین کچہہ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونون آنکہین بہت اور دراز پلکین موٹی سرہڈیونکی بزرگ کتد **ف** ح کتد ت کی زبر اور زیر سی جگہہ اجتماع دونون شانون کی یعنی درمیان دونون شانون کی جو جگہہ ہے وہ ہی موٹی اور پرگوشت تہی **ترجمہ** نہتی بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر یعنی بالون کی سینہ سی ناف تک تہی **ف** ح ظاہرا اسحدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بدن شریف پر سوای مسربہ کی بال نہ تہی لیکن اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ سوای مسربہ کی بہی بعضی جگہہ بال تہی مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیون اور پہنچون کی پس اجرد مقابل اشعر کی ہی اور اشعر وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال ہون پس اجرد وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال نہون **ترجمہ** پرگوشت ہاتون کی اور قومون کی جب راہ چلتی اوٹہاتی پاؤن کو ساتہہ قوت کی گویا اوترتی ہین بلندی سی پستی مین اور جب مونہہ پہیرتی داہین بائین تو پہیرتی تمام بدن شریف کو اور بالکل متوجہ ہوتی **ف** ح یعنی نظر چورا کر نہ دیکہتی تہی متکبرون کی طرح اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ کہڑی کہڑی گردن نہ پہیرتی تہی داہین بائین جب دیکہتی کسی چیز کی طرف جیسی کہ ہلکی لوگ کرتی ہین ولیکن مونہہ کرتی و دہر بالکلیہ یا پیٹہہ پہیرتی بالکلیہ **ترجمہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان مہر نبوت تہی اور وہ ختم کرنی والی نبیون کی تہی بڑی سخی تہی لوگون مین از روی سینہ کی **ف** ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان اور رغبت سی تہی نہ ستانی اور دکہانی کو اور ملا علی نی اسکی یہہ معنی لکہی ہین کہ اجود یا تو جودۃ سی ہی جیم کی زبر سی بمعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیر تہی پس نہین ملول اور تنگ ہوتی تہی امت کی ایذا سی اور جفا اعراب سی اور یا اجود جود سی ہی جیم کی پیش سی بمعنی دینی کی ضد بخل کی یعنی بخل نہین کرتی تہی کسی چیز مین نہ مال کی دینی مین اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کی بتلانی مین پس معنی یہہ ہونگی کہ سخی تر لوگون کی تہی از روی دل کی **ترجمہ** اور بہت سچی تہی لوگون مین از روی زبان کی یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تہی یعنی کلام کرتی تہی مخارج حروف سی جیسا کہ چاہیی اور بہت نرم تہی لوگون مین از روی طبیعت کی اور بزرگ تہی لوگون مین از روی قوم و قبیلہ کی جو کوئی دیکہتا اونکو یکایک تو ڈرتا تہا اور ہیبت ناک ہوتا تہا اوسنی اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تہا اور صحبت رکہتا تہا پہچانکر دوست رکہتا اونکو **ف** ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا اوسنی بسبب وقار کی اور جب بیٹہتا اونکی پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپ کا تو نہایت دوست رکہتا اونکو **ترجمہ** کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنی والا کہ نہین دیکہا مینی پہلی وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا پہلی موت اونکی کی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرْفِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین چلتی کسی راہ مین پس پیچہی آتا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق تشریف لیگئی ہین اس راہ سی بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ح عرف عین کی زبر اور رکی جزم سی اور پہر فی آخر مین بمعنی بوی خوش و ناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوسے

خوش بو آتا ہی یعنی جس راہ سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی مشکیں ہوتی تہی ہوا اوس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سی اور وہ راہ معطر ہوتی تہی اوس سے پس پہچان لیتا تہا پیچھی آنی والا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف لیگئی ہین اور یہہ خوشبو ذاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی **ت** یا کہا جابر نی یعنی بجای من طیب عرفہ کی کہ ف سی ہی من ریح عرقہ قاف سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو سی یہہ حال ہوتا تہا اور یہہ شک راوی کا ہی اور مآل دونون کا ایک ہی ہی ؛ **وعن** اَبِی عُبَیْدَۃَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِی لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی عبید بیٹی محمد بن عمار بن یاسر کی سی کہ کہا مینی واسطی ربیع بیٹی معوذ بن عفرا صحابہ کی کہ بیان کر تو ہماری لیی صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ای بیٹی میری اگر دیکہتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکہتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکہتی تہی کہ گویا آفتاب ہے نکلا ہوا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنے رات مین پس ہوا مین کہ کبہی نگاہ کرتا تہا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبہی دیکہتا طرف چاند کی اور حضرت پر تہا جوڑا سرخ یعنی اوس مین خط سرخ اور سفید تہی پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تہی نزدیک میرے یعنی میری نظر اور اعتقاد مین چاند سی **ف** ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نی جو کہا نزدیک میرے یہہ واسطی ظاہر کرنی استلذاذ اور ذوق اپنی کی کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تہی چاند سی واقع مین اور سب محبون کی نزدیک **ت** نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ مِنْ مَشْیِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْھِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا نہین دیکہی مینی کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہی اونکی چہرہ مبارک مین اور نہین دیکہا مین نی کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سی زیادہ جلد چلتی تہی گویا کہ زمین لپٹتی جاتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی تحقیق ہم البتہ کوشش مین ڈالتی تہی اپنی نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہی پروا کرنی والی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی بی تکلف بے تعب بے پروا باسانی اچہلوا خود چلتی اور یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سے تہا کہ اور لوگ دوڑتی اور مشقت کہینچتے اور ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہنچتے اور وہ باسانی اور بی تعب آگی سب سے چلتی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَۃٌ وَکَانَ لَا یَضْحَکُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْہِ قُلْتُ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان کچہہ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستی نہ تہی یعنی اکثر اوقات مگر بطور مسکرانی کی اور تہا مین جس وقت دیکہتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا مین اپنی دل مین کہ آنکہون مین سرمہ دی ہوئی ہین حالانکہ نہی سرمہ دی ہوئی **ف** ح بلکہ بجہت خلقت کی سرمگین آنکہین

ہین بیت بسان سرمہ سیہ کردہ خانہ مردم بہ دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ ناکردہ ت نقل کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رای کالنور یخرج من بین
ثنایاہ رواہ الدارمی روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی ف ح یعنی ان دانتون مین
کچہہ فرق تہا دانتون کی نام ہین دو دو دانت آگی کی اوپر نیچی کی جو ہین اونکو ثنیان اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ اونکی دونون
طرف ہین اونکو رباعیات ر کی زبر سی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہہ ہی کہ یہہ فرق اوپر کی ثنیین مین ہی تہا اور نیچی کی مین ہی نہ
مخصوص اوپر ہی کی ثنیین مین ترجمہ جب کلام کرتی آنحضرت ہو دیکہا جاتا کچہہ مانند نور کی کہ نکلتا ہی اونکی آگی کی دانتون سی نقل کی یہہ دارمی
نی وعن کعب بن مالك قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجہہ حتی کان وجہہ قطعۃ
قمر وکنا نعرف ذلك متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش
ہوتی جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تہی ہم پہچانتی اسکو ف ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک و نکی حاصل اس جملہ کا یہہ ہی کہ یہہ پہچاننا ہمہی کو خاص نہ تہا بلکہ ہم
سب پہچانتی تہی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن انس ان غلاما یہودیا کان یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فوجد اباہ عند راسہ یقرء التورٰیۃ فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا یہودی انشدك باللہ الذی انزل التورٰیۃ علی موسی ہل تجد فی التورٰیۃ نعتی وصفتی
ومخرجی قال لا قال الفتی بلی واللہ یا رسول اللہ انا نجدلك فی التورٰیۃ نعتك وصفتك ومخرجك وانی
اشہد ان لا الہ الا اللہ وانك رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لاصحابہ اقیموا ہذا من عند راسہ ولوا اخاکم رواہ البیہقی
فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس
بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر اوسکی کی پڑہتا
تہا توریۃ یعنی کچہہ توریت مین سی پڑہتا تہا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی ہماری ہان سورہ یس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکی باپ کو کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای یہودی پوچہتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسی پر آیا پاتا ہی تو توریۃ مین نعت
میری اور صفت میری اور نکلنا میرا ف ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سی مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان
اوسکا اور نعت اور صفت کی معنی ایک ہی ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات ظاہری ترجمہ کہا اوس
یہودی نی کہ نہین پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرری قسم خدا کی ای رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی ہین آپ کی بیچ توریۃ مین نعت
آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپ کا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور بلاشبہ تم رسول
ہو خدا کی پس فرمایا آنحضرت نی اپنی یارون کو کہ اٹہاو اسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سی اور والی ہو وتم اپنی بہائی کی یعنی اس اسلام کی بہائی
کے امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال انما انا رحمۃ مہداۃ رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابوہریرہ سی اوسنی نقل کے

نی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بلاشبہ آنحضرت صلعم نی فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بہیجی گئی **ف** ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کے
لیی کہ بہیجا ہی اوسکو اللہ نی تمہاری لیی بطریق تحفہ کی پس جنہنی قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جسنی نہ قبول کیا ناامید اور ٹوٹی والا
ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیہ کی ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اسمین تعظیم وتکریم اس امت کی بہی ہی اسلیی کہ تحفہ تکریم ہی
کی لیی بہیجا جاتا ہی **ترجمہ** نقل کے یہہ دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقون اور عادتون کی بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مولف بیان کرنی صورت
اور شکل ظاہر آنحضرت کی سی کہ اوسکو صورت وخلق کہتی ہین خ کی زبر سی چاہا کہ ذکر کری صفات باطن شریف کہ اوسکو سیرت وخلق کہتی ہین
خ کی پیش سی اور لام کو پیش بہی آئی ہی اور جزم بہی اور مراد اوس سی مہربانی ہی اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل
اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیرذلک اور شمایل جمع شمال کی ہی شین کی زیر سی بمعنی طبع اور خو اور عادت کی

الفصل الاول

فصل پہلے **عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی انس سے کہ کہا خدمت کی مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ح ع مسلم کی روایت مین ہے
نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکر مدینہ مین آئی ماں انس کی اور بعضی ناتی والی اوسکی انصار مین سی اوسکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چہوڑا اور وہ آٹہہ برس یا دس برس کی تہی اسمین اختلاف ہی پس انس نی دس برس کہ
مدت اقامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین تہی خدمت آپ کی کی پس انس کہتی ہین کہ مدت خدمت مین **ت** نہین کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی مجکو اف **ف** ع ح لفظ اف ساتہہ پیش ہمزہ کی اور زیر ف مشدد کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زیر ف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ
تنوین مکسورہ کی ایک کلمہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کی اوپر دیکہنی ایک امر مکروہ کی **ترجمہ** اور نہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو کہ کیون یہہ کام کیا تونی اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونی یہہ کام نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع یعنی اگر کچہہ
کام کیا مینی تو یہہ نہ فرماتی کہ کیون کیا تونی اور اگر کچہہ کام نہ کیا مینی اور حکم کیا تہا مجکو اوسکی کرنی کا تو یہہ نہ فرماتی کہ کیون نہ کیا تونی یہہ کام اور
یہہ دنیا کی امور مین تہا نہ امور دین کی مین اسلیی کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اوسمین اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طیبی نی کہا کہ انس نی یہہ تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مینی ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
سے اعتراض مجہپر متوجہ ہوا اور معنی اول انسب اور اوفق ہین ساتہہ مقام کی **وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا
اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور یہہ بہی روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کے
خلق مین پس بہیجا مجکو آنحضرت نی ایکروز کسی کام کی لیی پس کہا مینی قسم خدا کی نہین جاونگا مین اور تہا میرے دل مین کہ جاونگا مین اوس کام کی لیی
کہ فرمایا تہا مجکو ساتہہ اوسکی آنحضرت نی **ف** ح یعنی باوجودیکہ اوس کام کی جانی کا ارادہ رکہتا تہا دلمین لیکن زبان سی کہا مینی کہ نہین جانیکا مین
اور صدور اوس قول کا انس سے بسبب صغرسن اور ناداني کی تہا اوسحال مین کہ یہہ سن تکلیف کو نہین پہنچی تہی چنانچہ اسلیی آنحضرت نی التفات اوسکی

قول پر نہ کیا اور اوسپر تادیب نکی بلکہ بملاعبت وہنسی اور نرمی کی **ف** پس نکلا مین یہانتک گذرا مین لڑکون پر اور وہ کہیل رہی تہی بازار مین **ف** ع اور ظاہر یہہ ہے کہ انس ٹہیری اون لڑکون کی پاس یا تو کہیلنی کی لیے یا تماشا دیکہنی کی لیے **ت** پس ناگہان پیغمبر خدا نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچہے سے میری کہا انس نے پس دیکہا مینے طرف آنحضرت کی اسحالمین کہ آنحضرت ہنستی تہی پس فرمایا آنحضرت نے ای انیس کیا چلا تو اوس جگہہ کہ حکم کیا تہا مینے ہان مین جاتا ہون اب یا رسول اللہ نقل کی یہہ مسلم نے **وعنہ** قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سے کہا کہ تہا مین چلتا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت پر تہی چادر نجران کی کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خطدار تہی اور نجران نام ہی ایک شہر کا یمن مین پس پایا حضرت کو ایک گنوار نے پس کہینچا آپ کو ساتہہ چادر آپکے کی کہینچنا سخت اور پہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی اونے چادر ایسی کہینچی کہ آنحضرت اوسکی سینہ کے آگی کہنچ کر آگئی یہانتک کہ نگاہ کیا مینے طرف کنارہ گردن آنحضرت کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپکے گردن کی کناری مین چادر کی کناری نے بسبب شدت کہینچنے اعرابی کی چادر کو پہر کہا اعرابی نے کہ ای محمد حکم کرو میری لیے یعنی اپنی کاربردازون کو کہ تا دیوین مجکو کچہہ مال خدا مین سے کہ تمہاری پاس ہے پس دیکہا طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی از راہ تعجب کے پہر ہنسی یعنی از راہ تلطف کی پہر حکم کیا واسطی اوسکی دینی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اور روایت مین آیا ہی کہ گنوار نے بعد مال الذی عندک کی یہہ ہے کہا لا من مالک لا من مال ابیک اور مراد مال سے مال زکوۃ کا مراد ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت کی جفائی لوگون پر اور یہہ اعرابی اجہت اور درشت خویون عرب مین سے تہا کہ تہذیب اخلاق نہین کہتا تہا اور ادب نہین سیکہا تہا اوسنی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے حاکم اور والی کو رعایا اور بیوقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کرین اور یہہ ہی سے معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کی لیے مال دینا بہتر ہی **وعنہ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگونکی یعنی حسن وجمال وفضل وکمال وصفات حمیدہ واخلاق عظیمہ مین اور سخی ترین لوگونکی یعنی کرم وسخاوت بہت کہتی تہی بہ نسبت اونکے اور مردانہ دلیر ترین لوگون کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینہ والون نے ایک رات یعنی کچہہ آواز جو یا دشمن کے کسی سنکر ڈری اور غل مچایا پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئی لوگونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت نے لوگون سے طرف آواز کی یعنی سب سے آگی چلی ودہر حالانکہ آنحضرت فرماتی تہی نہ خوف کرو اور آنحضرت سوار تہی اوپر گہوڑی ابی طلحہ کی ننگی پیٹہہ تہا نہ تہا اوسپر زین اور لٹکی تہی حضرت کے گردن مین تلوار پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق پایا مینی اس گہوڑی کو مانند دریا کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ گہوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تہا کہ اوسکو مندوب کہتی تہی اور بعد اوسکی وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سے سبقت نہین کر سکتا تہا اور اس مین معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گہوڑی کا حضرت کے سواری مبارک کے برکت سے ایسا منقلب گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطی معلوم کرنی خبر دشمن کے جبتک کہ نہ متحقق ہو ہلاک اور جائز ہی عاریت مانگنا اور جائز ہی جہاد کرنا مستعار گہوڑی پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہے لٹکانا تلوار کا گردن مین **وعن جابر** قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ نہیں سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کبھی پس کہا ہو نہیں ف یعنی نہیں دیتا ہوں کہا ابن حجر نے مراد یہہ ہے
کہ ہرگز لفظ لا ساتھ لا کی نکرتے تھے بلکہ اگر ہوتا دیتے اور اگر کچھ نہوتا سکوت کرتے یا عذر کرتے اور دعا کرتے یا وعدہ کرتے اور شیخ عز الدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطے منع کے
زبان شریف پر نہیں آیا اور یہہ منافی اسکی نہیں کہ وقت ضرورت انہوں نے بطریق عذر کے کہا ہو جیسے کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نعت میں کہا شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ • لولا التشہد کانت لاؤہ نعم • اسی بیت کا مضمون کسی اوستاد نے فارسی میں لکھا ہے بیت
نرفت کلمۂ لا بر زبان او ہرگز • مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ • وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ
اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگیں آنحضرت سے بکریاں درمیان
دو پہاڑونکی یعنی بہت سی بکریاں اسقدر کہ بھر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑوں کے تھا پس دیں آنحضرت نے اوسکو وہ سب بکریاں پس آیا وہ اپنے قوم کی پاس یعنی متعجب ہو کر آنحضرت
کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال توکل و زہد اونکی کے اور کہا ای میرے قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی اسلئے کہ اسلام ہدایت کرتا ہے اچھے اخلاق کی طرف پس قسم خدا کے
بلاشبہہ محمد البتہ دیتے ہیں ایسا دینا کہ نہیں ڈرتے فقر سے ف ح یعنی دیتے ہیں اور کچھ نہیں رکھتے شعر ہرچہ آمد بدست بداد و نبش ازان • این چنین آن
کس ست کش ز فقر عار نیست نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَیْنَمَا ھُوَ یَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَہٗ مِنْ
حُنَیْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ یَسْئَلُوْنَہٗ حَتّٰی اضْطَرُّوْہُ اِلٰی سَمُرَۃٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَہٗ فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِیْ
رِدَائِیْ لَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ ھٰذِہِ الْعِضَاہِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُہٗ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَلَا کَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے اوس وقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پھرنے آنحضرت کے غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا تھا پس
چمٹے اعرابی درحالیکہ مانگتے تھے آنحضرت سے ف یعنی اموال غنیمت حنین کے اور غنیمت اس غزوہ میں بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرت دیتے بھی بہت تھے اور اکثر مکہ کی
مولفۃ القلوب کو دیتے تھے اور بخشنا بکریونکا اوس شخص کو کہ پہلی حدیث میں گذرا اوسی جگہہ تھا ت اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرنے میں اسحد
کو پہنچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرت کو اور لیگئے طرف درخت کیکر کی پس اچک لے کیکر نے چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمیں پس ٹہیر
گئے آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چارپائی یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ بقدر گنتی ان خار دار درختوں کے کہ اس جنگل میں بہت ہیں تو البتہ تقسیم
کر دیتا میں انکو درمیان تمہارے پہر نہ پاتے تم مجکو بخیل کہ نہ دوں میں اوسکو اور نہ جہوٹا وعدہ کروں میں اور نہ پہنچاؤں میں اور نہ بد دل اور ڈرنے والا ف
ح ع کر دینی میں فقر و تنگی سے ڈروں میں اور کہا مظہر نے کہ یعنی جب آزمایا تمنے مجکو وقایع میں تو نپاؤگے تم مجکو متصف ساتھ اوصاف رذیلہ کی اور اسمیں دلیل
ہی اسکی کہ جائز ہی تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کے اوسکی لئے جو نہیں پہچانتا ہی تاکہ اعتماد کیا جاوے اوسپر نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَۃِ بِاٰنِیَتِھِمْ فِیْھَا الْمَاءُ فَمَا یَاْتُوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ یَدَہٗ فِیْھَا فَرُبَّمَا
جَاءُوْہُ بِالْغَدَاۃِ الْبَارِدَۃِ فَیَغْمِسُ یَدَہٗ فِیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام لونڈیاں
مدینہ والوں کے باسن اپنے کہ ہوتا اونمیں پانی یعنی پس چاہتے حضرت کی دست مبارک کی برکت سے عافیت و شفا بیماروں کی پس نہیں لاتے کوئی باسن مگر ڈالدیتے حضرت
ہاتھ اپنا اون باسنونمیں یعنی اونکی خوشی خاطر کی لیے اوسکو تبرک کر دیتے تا شفا و برکت حاصل ہو اونکی لیے پس اکثر آتے حضرت کی پاس وقت صبح سرد کی پس ڈالدیتے
حضرت اپنا دست مبارک اون باسنونمیں ف ح اسمیں کمال شفقت و مہربانی ہی امت پر اور اشارہ ہی اسپر کہ واسطے نفع خلق کی ضرر اپنے پر اوٹھانا چاہیے
نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ کَانَتْ اَمَۃٌ مِّنْ اِمَاءِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ تَاْخُذُ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت کا پس لیجاتی حضرت کو جہاں چاہتی

یعنی اگرچہ باہر نہ نکلی چاہتی ہی جانی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہی امت پر حتی کہ کمترین لوگون پر **ت** نقل کی یہہ بخاری نی

وعنه اَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ

السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق ایک

عورت کہ تہا اوسکی عقل مین کچہہ خلل و نقصان پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی مجکو تمسی ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگونسی پس فرمایا ای مان فلانی کی دیکہہ جونسا

کوچہ چاہی تو یعنی بیٹہہ یا کہڑی ہو اوسمین کہ مین بہی تیری ساتہہ بیٹہون یا کہڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کرون مین تیری لیی کام تیرا پس تنہا ہوی حضرت ساتہہ اوسکی بعضی

راہون مین یعنی اور ٹہیر رہی ساتہہ اوسکی ساتہہ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہان تک کہ فارغ ہوی وہ عورت حاجت اپنی سی **ف** ع یعنی عرض کیا اوس جو کچہہ

عرض کرنا تہا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوہ کرنی ساتہہ عورۃ کی کوئی چیز نہین ہے مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتہہ گہر مین بنا بر اسکی کہ بعضی اصحاب سے کہڑی ہوئی بعد

اوس کے بر عایت حسن ادب کی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعنه** قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا

كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی انس سے کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنی

والی کبہی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہی بدکہنی والی **ف** ح فحش حد سے گذرنا جواب کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہی الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہی ادا اسکی

اہل فساد اور بی حیا ونکو اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ ہین کہ اہل صلاح اور حیامند اوس سے اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ایہام پر اکتفا کرتی ہین بلکہ بول و غائط

کو بہی بتعبیر قضای حاجت غیرہ کرتی ہین و فحش معنی زیادتی و کثرت اور زنا و معصیت کے بہی آتا ہی اور لعن حق تعالی کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے

اور بندونکی جانب سے برا کہنا اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہین ہے سخت گناہ ہو لیکن صغیرہ ہی اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہوجاتی ہی اور اتفاق

کیا ہی بہی علما اوپر حرام ہونی لعن کے شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سی کافر گیا ہی جیسی ابوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہے اوپر موصوف کی ساتہہ

صفت عام کی جیسی کہ کہی لعنت خدا کی کافرون اور ظالمون اور سود خوردن اور مانند انکی پر اور جاننا چاہیئی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت

سی جو موجب جنت کی داخل ہونی کی اور موجب خلود دوزخ کی اور یہہ مخصوص تہا کافرونکی ہی اور دوسری ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص سے اور درجہ

سابقین سے اور یہہ شامل ہی جیسی گنہگارون اور بندہ کافرون کو اور اس تقریر سی حل ہوجاتی ہین بہت سے اشکال واللہ اعلم بالصواب **ت** اور فرماتی تہی حضرت وقت

غصہ کی نکل کسی پر کیا ہوا ہی اوسکو اور کیا کرتا ہی وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی **ف** ح یہہ کنایہ ہی خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت عصہ اور

نارضامندی کی کہتی تہی یہہ کلمہ تہا سو بہی اعراض کرکر اوس سے کہتی تہی خطاب کر اوسکی طرف اور اسکی معنی مین ہے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی اور یہہ کلمہ ہے دو معنی

مین اسلیئی احتمال ہی کہ بد دعا ہو یہہ اور یہہ بادعا اوسکی لیی یعنی سجدہ اللہ جہک کی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول

اللہ بد دعا کیجی کافرو پر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنی والا اور نہین بہیجا گیا ہون مین مگر واسطی

رحمت کی **ف** ح ع یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین مومنونکی لیی رحمت ہونا تو ظاہر ہی

اور کافرونکی لیی یون رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا اونسی اوٹہہ گیا حضرت کی وجود با جود کی برکت سی جیسی کہ قران مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت

فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سی قیامت تک اوٹہہ گیا بخلاف اگلی امتون کی کہ پیغمبرونکی بد دعا سی ہلاک ہوگئی اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ گئی اور کہا

جیسے نی کہ یعنی مین بہیجا گیا ہون تا کہ قریب کرون لوگونکو طرف اللہ کی اور اوسکی رحمت کی اور اسلیئی نہین بہیجا گیا ہون کہ دور کردون اونکو اوس سے پس لعنت کرنی

منافی ہی میری حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً

مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا فَاِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہی آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورۃ سی کہ اپنی پردہ
مین ہو ف ع اسلیی کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی بہ نسبت اوسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردہ سے ت جب دیکھتی آنحضرت کسی چیز کو کہ
ناخوش رکہتی اوسکو یعنی جہت طبع سی یا شریعت کی راہ سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کی ف ع یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفعیہ
اوسکا پس حضرت غصہ نکرتی تہی بخصوص امر کراہت مین سوای حرمت کی کہا نووی نی معنی اسکی یہہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کی موہنہ سی نکہتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتی بلکہ
متغیر ہوتا تہا چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی اونکی اور اسمین فضیلت ہے حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جب تک نہ پہنچی نوبت سستی وجور کی ت
نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ وَاِنَّمَا
كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نہین دیکہا مینی حضرت کو کبہی بہت ہنستی ہوی کہ تمام موہنہ کہل جاوی یہان تک دیکہون مین اوسکی کوّا
اونکا یعنی بہت موہنہ پہاڑ کر ہنستی تہی کہ تالو دکہائی دی اور نہ تہی آنحضرت مگر مسکراتی یعنی اکثر اور کبہی ہنستی ہی تہی لیکن بے مبالغہ کی جیسی بیچ باب ضحک رسول ع
کی آیا ہی ت نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ
حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی پی در پی اور متصل کرین کلام ایسا کہ سلسلہ تمہارا
والی پر پاندہی در پی کلام کرتی تمہاری کی ف ع کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت ملی ہوئی ہوتی ہین الفاظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان
کیا عائشہ نی ت کہ تہی حضرت کلام کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گننی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننی کا تو ممکن تہا ف نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ
خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اسود سے ف ح اسود کبری تابعی ہین زمانہ حضرت کا انہون نی پایا اور خلفا اربعہ
کو دیکہا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنی اور اسی حج وعمرہ ادا کیی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکہتی رہی اور ہر دو شب مین قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور بہت حدیث
روایت کرنی والی ہین ت کہا اسود نی کہ پوچہا مینی عائشہ سی کہ کیا کیا کرتی تہی حضرت اپنی گہر مین کہا عائشہ نی تہی شان کہ ہوتی تہی آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ
اپنی کی ف ع لفظ مہنۃ بزبر میم اور زیر اوسکی کی مدخر مدہ کی اور بحرکت اوسکی او بر وزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کیی اوس نی ت کہ مراد رکہتی تہی
عائشہ مہنۃ اہل سی خدمت اہل خانہ کی ف ع یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور گانٹہنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اسی معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی
اور گہر والونکی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی ت پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیے یعنی اور چہوڑ دیتی کام اور شغل گہر کا
نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا
فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ
فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہین اختیار دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کامون کی کبہی
مگر اختیار کرتی اور لیتی آسان ترین دونکا جب تک نہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دورترین لوگونکی اوس کام سے
ف ح اس حدیث مین کلام کیا ہی علمانی کہ تخیر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سے ہو یا خلق کی طرف سے ولیکن بر تقدیر تخیر اللہ تع کی طرف سے گناہ ہونا مشکل ہی
مگر یہہ کہ مراد مفضی گناہ کو ہو جیسی کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونی خزانون زمین کی کہ اوسکی مشغول ہونی مین احتمال فارغ ہونی کا وظائف عبادت کی ہی اور
درمیان کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سی امر نسبی ہے اور مراد اوس سے گناہ نہین ہے بسبب ثبوت عصمت کے کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا کہ اگر مراد
ہو تخیر جانب کافرون اور منافقون کیسی تو ہوتا گناہ ایک کا دو امرونمین سے ظاہر یعنی اگر مسلمانون کی جانب سے ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو

جیسے کہ تخییر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کی اسلیے کی مجاہدہ کہ بجاوی ہلاک کو جائز نہیں ہے اور یا مراد تخییر اوکی جانب سے ہو درمیان دو چیز کی کہ اوسمین دو عقوبت ہین یا ایک عقوبت ہے یا مراد درمیان امتی کی اور درمیان کفار کی جیسی قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین یا اقتصاد مین فندیرت اور نہین بدلہ لیا حضرت نی واسطے حظ نفس اپنے کی کسی چیز مین یعنے جو کہ متعلق ہو ساتھ نفس کے کبہی مگر یہ کہ بجاوی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اوسکا پس سزا دیتے تہی واسطے اللہ کے یعنی نہ کسی اور غرض کیلیے بسبب اوس حرمت کے **ف** ح کہا شیخ ابن حجر نی کہ مراد یہ ہے کہ بدلہ نہین لیتے تہی آنحضرت واسطے صاحب نفس اپنے کی پس انسکال نہین آوے گا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتے تہی اون لوگون کی قتل کرنی کا کہ ایذا دیتی تہی اونکو اس لیے کہ وہ ارتکاب کرتی تہی اوکی حرام کی ہوئی چیزون کا بہی تو کرتی تہی نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعنها** قَالَتْ مَاضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہا کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیکی آنحضرت نی بعض اوقات اپنے سواری کی جانور کو مارا ہی کبہی اپنی ہاتہہ سے اور نہ عورت کو اور نہ خادم کو **ف** ع خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونو پر آتا ہی اور خاص سوا اون کی خادم کو ذکر کیا واسطے اہتمام شان انکی اور واسطے بہت واقع ہوتی ضرب ان دونون کی واسطے احتیاج مارنی انکی اگرچہ جائز ہی کہ مارنا ساتہہ شرط لیکن اولی ترک ہی ہی کہا علما نی بخلاف اولاد کی کہ اوسکی تادیب ہے اولی ہی اور سبب اسکا یہ ہے کہ اولاد کو جو مارتی ہین تو اوسکی اصلاح کے لیے مارتی ہین پس نہ اولی ہوا وہان عفو بخلاف مارنی ان دونو کی کہ وہ حظ نفس کے لیے ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو اون دونون سے واسطے مخالفت خواہش نفس کے اور روکنی غصہ کی **ت** مگر یہ کہ جہاد کرتی تہی راہ خدا مین **ف** ع حضرت نی قتل کیا ابی ابن خلف کو احد مین پہر نہیں ہے مراد اس جہاد کی کرنا ساتہہ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود اور تعزیرین وغیر ذالک بہی **ت** اور نہین پائی گئی حضرت سی کوئی چیز کبہی یعنی نہین پہنچی آنحضرت کو کسی کی طرف سی وہ چیز کہ ضرر کری ہو انکو پس بدلہ لیتی صاحب اوس چیز سی مگر یہ کہ بجائی کوئی چیز حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلہ لیتی واسطے خدا کی نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِّنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغَيُّرٍ روایت ہے انس سے کہا کہ خدمت مین حاضر ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی اسحال مین کہ مین آٹہہ برس کا تہا خدمت کی مینی آنحضرت کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت کی تہی مدینہ مین پس نہ ملامت کی مجکو کبہی کسی چیز پر کہ ضایع ہوئی میرا ہاتہہ سی پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گہر والون مین سے تو فرماتی آنحضرت کہ چہوڑ دو اسکو ملامت نکرو اسلیے کہ شان یہہ ہے کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی **ف** ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کی سی ہے اگرچہ اوسکی ہاتہہ سی ہوا اور اور حدیث مین آیا ہی کہ لونڈیونکی ہاتہہ سی اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مار و نہین کہ ہر چیز کی لیے اجل اور مدت لکہا ہی **ت** یہہ لفظ تو مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتہہ تہوڑی سی تغیر و تبدیل کی الفاظ مین **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ تہی آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بتکلف و قصد یعنی فحش حضرت سے سرزد ہی نہ ہوتا تہا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تہی چلانی والی بازار و نمین جیسی کہ عادت عوام کی ہی اور نہ بدلہ لیتی ساتہہ برائی کی برائی کا و لیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر مین برائی کرنیوالے سی بموجب فرمانی اللہ تعالی کے **وعن** اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهٗ لِيْفٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی انس سے کہ وہ خبر دیتی تہی آنحضرت کی صفات اخلاق ہی کہ وہ تہی عیادت کرتی بیمار کی و ساتہہ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کی یعنی مملوک ماذون کی جو جای آزاد کی اور سوار ہوتی خر پر **ف** ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف اور نفی تکبر کی برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کی **ت** البتہ تحقیق دیکہا مینی آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پر کہ باگ اوسکی پوست خرما کی تہی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تہا اور پہر یہہ بی تکلفی و کسرنفسی تہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن عائشة** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويخيط ثوبه ويعمل في بيته كما يعمل احدكم في بيته وقالت كان بشرا من البشر يفلي ثوبه ويحلب شاته ويخدم نفسه رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی آنحضرت گانٹہہ لیتی پاپوش اپنی اور سیتی کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور کام کرتی آنحضرت اپنی گہر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گہر مین اور کہا عائشہ نی کہ تہی آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سے جوین دیکہتی تہی اپنی کپڑی مین **ف** ع ح یعنی کپڑی مین دیکہتی تہی شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ جون حضرت کو ایذا نہ دیتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑا اور امام فخر الدین رازی سی نقل کیا کہ مکہی آنحضرت پر نہین بیٹہتی تہی اور لشپہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دی **ت** اور دوہتی آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی **ف** ع یعنی اپنا کام کرتی دوسری کو کم فرماتی کہا طیبی نی کہ کہنا عائشہ کا کہ حضرت ایک آدمی تہی یہہ تمہید ہی اوسکی کہ مابعد اوسکی کہتی ہین اسلیے کہ جب انہون نی دیکہا اعتقاد کفار کا یہہ کہ نبی کی منصب کے لائق یہہ نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہون کی مانند ٹہیرایا تہا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ ذمیہ سی ازراہ تکبر کی جیسا کہ نقل فرمایا کہ اللہ تعالی نی کہنا کفار کا مالهذا الرسول ياكل الطعام ويمشي في الاسواق پس کہا حضرت عائشہ نی اونکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تہی مخلوقات خدا تعالی ہی اور ایک شخص تہے اولاد آدم سی کہ شرف دیا تہا اللہ تعالی نی اونکو بسبب نبوۃ اور رسالت کی اور گذران کرتی تہی حضرت ساتہہ خلق کی بہ خلق اور ساتہہ حق کی بہ صدق پس کرتی تہی جو کچہہ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تہی اپنی ذات کی کامون مین ازراہ تواضع کی یا واسطی سمجہانی لوگونکی طرف تواضع کی اور دفع کرتی ترفع کی ساتہہ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسی فرمایا اللہ تعالی نی قل انما انا بشر مثلكم يوحى الى نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن خارجة بن زيد بن ثابت** قال دخل نفر على زيد بن ثابت فقالوا له حدثنا احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت جاره فكان اذا نزل عليه الوحي بعث الي فكتبته له فكان اذا ذكرنا الدنيا ذكرها معنا واذا ذكرنا الاخرة ذكرها معنا واذا ذكرنا الطعام ذكره معنا فكل هذا احدثكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کے سی کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ اوسکا ہی پس کہا اونہون نی زید کو کہ روایت کر ہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع اور مراد اونکی یہہ تہی کہ ایسی حدیثین بیان کرین کہ دلالت کرتی ہین حضرت کی حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتہہ خلق کی **ت** کہا زید نی کہ تہا مین ہمسایہ حضرت کا پس تہے حضرت جب اترتی اونپر وحی تو بہیجتی کسیکو طرف میری کہ بلا لاوی مجکو پس آتا مین اونکی پاس پس لکہتا مین وحی حضرت کے حکم سی **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسکہ مجکو نہایت قرب تہا حضرت سی ظاہر و باطن مین اور مجہی زیادہ حال معلوم ہی حضرت کا بہ نسبت اورونکی **ت** پس تہے عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتی ہم دنیا کا یعنی مست آدیا تعریف اوسکی بسبب نجوا وسکی فی رغبۃ الاخرۃ ذکر کرتی آنحضرت دنیا کا ساتہہ ہمارے اور جب کہ کرتی ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرت ساتہہ ہمارے اور جس وقت ہم ذکر کرتی طعام کا ذکر کرتی آنحضرت ساتہہ ہمارے **ف** ع مراد اسسے بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتہہ خلق کی اور تالیف قلوب صحابہ کے بسبب نفع کے اون چیزونکی کہ متعلق عادات و احوال لوگونکی ہی ہین لیکن ایسی چیزین کہ مکروہ مذموم نہین ہون اور جو کہ مکروہ و مذموم ہون حاشا کہ ذکر کرین حضرت اونکو اور ذکر کیجاوین مجلس شریف اونکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ منافی نہین ہے اس

روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کانَ یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ یعنی مجلس علم سلکی ذکر دنیا وغیرہ میں کہے فائدے علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ ہوتی ہیں اور بر تقدیر خالی ہونے
ذکر کی فائدوں مذکورہ سے بیان جواز کی لیے تہا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے مباحات میں بہی کلام کرتی تہی تا معلوم کرلیں جواز اوسکا اور ایسا بیان واجب تہا آنحضرت پر
ت یہہ سب احوال و حکایات بیان کرتا ہوں میں تم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع مقصود اس جملہ سے تاکید صحت حدیث کے اور ظاہر
کرنا اہتمام اوسکا ہی **وعن** انس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ یَنْزِعْ یَدَہٗ مِنْ یَدِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ
ھُوَ الَّذِیْ یَنْزِعُ یَدَہٗ وَلَا یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ وَلَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رُکْبَتَیْہِ
بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی مرد سے تو نہ کہینچتی ہاتہہ اپنا
اوسکی ہاتہہ سے یہانتک ہوتا وہ مرد کہ وہی کہینچتا ہاتہہ اپنا آنحضرت کی ہاتہہ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتہہ اوسکی ہاتہہ میں سے نہ نکالتی نہیں جب تک وہ نہ چہوڑتا اور یہہ دلالت
کرتا ہی آنحضرت کی کمال صبر و تواضع پر اور نہ پہیرتی آنحضرت روے مبارک اپنا اوس شخص کے موہنہ سے یہانتک کہ وہ مرد پہیرتا موہنہ اپنا آنحضرت کی موہنہ سے اور نہیں دیکہی گئی
آنحضرت آگی بڑہانی والی اپنی زانوؤن کو آگی ہمنشین اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع یعنی مجلس میں برابر صف کی بیٹہتی زانو کو آگی بڑہا کر نہ بیٹہتی جیسی کہ متکبر و جبار
کرتی ہیں اور بعضون نے کہا مراد یہہ ہے کہ بیٹہتی میں زانو اوٹہاتی نہیں بقصد تعظیم مجلس والونکی اور بسبب رعایت ادب و تعلیم اصحاب کے اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد
رکبتین سے دونون قدم ہیں اور اونکا آگی بڑہانا عبارت ہے اونکی دراز کرنی سے اہل مجلس میں یعنی اونکے سامنی پاؤن پہیلا کر نہ بیٹہتی بپاس ادب کے اور ان سب باتون میں
تعلیم ہی امت کو کہ اسطرح بہائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کریں **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا
لِغَدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق تہی آنحضرت کہ نہ باقی رکہتی کچہہ کل کی لیے **ف** ع یعنی بنظر توکل کے نیکی اللہ پر اور اعتماد کر نیکی
اوسکی خزانہ پر اور یہہ خاص نسبت ذات شریف کی تہا کہ آپ اپنی لیے کچہہ نہ رکہتی تہی واسطی ثابت ہوا ہے کہ اہل و عیال کی لیے اکثر قوت ایکسال کا ذخیرہ رکہتی تہی بسبب ضعف
حال و رنہ تحمل ہونی اور قلت صبر اونکی کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَوِیْلَ
الصَّمْتِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تہی آنحضرت دراز سکوت **ف** ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت دو
ینی و غیرہ دنی روایت کیا ہی ابوہریرہ نے کہ فرمایا آنحضرت نے من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نے لیتنی کنت اخرس
الا عن ذکر اللہ **ت** روایت کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ میں **وعن** جَابِرٍ قَالَ کَانَ فِیْ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْتِیْلٌ
اَوْ تَرْسِیْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی جابر سے کہا کہ تہی بیچ قرأت آنحضرت کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کر کر پڑہتی تہی اور
تہی آنحضرت کی کلام میں ترسیل یعنی بات ٹہیر ٹہیر کر کرتی تہی **ت** نقل کی یہہ ابوداؤد نے **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ ھٰذَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ بَیِّنَہٗ فَصْلٌ یَحْفَظُہٗ مَنْ جَلَسَ اِلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے
کہا کہ نہیں تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرین پی در پی مانند پی در پی بات کرنی تمہارے کی عادت رکہتی ہو ولیکن تہی آنحضرت کلام کرتی ایسا کلام کہ جدا
جدا ہوتی کلمی ایک دوسری سی یاد رکہتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹہتا ساتہہ آنحضرت کی نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ
مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سے کہا کہ نہیں
دیکہا مینی کسیکو کہ بہت مسکرانی میں آنحضرت سے یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہ تہا نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ یَتَحَدَّثُ یُکْثِرُ اَنْ یَّرْفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن
سلام سے کہا کہ تہی آنحضرت کہ جسوقت بیٹہتی بات کرنیکو بہت کرتی اوٹہانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تہی آنحضرت دیکہتی آسمان کی طرف حالت کلام کرنی

مین بانتظار اوترنی جبرئیل کی ورو حی کے نقل کے یہہ ہوا اور نہی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمرو بن سعید سے کہ روایت کی انس سے کہا نہین دیکہا مینے کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل وعیال پر حضرت صلعم سی تہی ابراہیم بیٹا آنحضرت کی کہ ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوی تہی دودہ پینے والی بیچ بلندیون مدینہ کی یعنی اون گانوٴن کہ جانب بلندی کی تہی کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ ہی اودہر تہین دایہ انکی وہان رہتی تہی پس تہی حضرت کہ جاتی تہی وہان یعنی دایہ کی گھر اور خبر لیتی بیٹی اپنی کی اسحال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرت کی ہوتی تہی پس داخل ہوتی آنحضرت گہر مین یعنی دودہ پلانی والی کی اور حالانکہ دہوان گہوٹا ہوا ہوتا یعنی گہر دہوئین سی بہرا ہوا مین جاتی بسبب شفقت ومہربانی بیٹی کی تہا دایہ ابراہیم کا لوہار **ف** ح لفظ ظئر ظا معجمہ کی زیر سی اور ہمزہ کی جزم سی یعنی دایہ کی کہ اوس عورت کو بہی کہتی ہین کہ دودہ پلاتی ہو کسیکی بچی کو اور اوسکی خاوند کو بہی کہتی ہین کہ جسکو لگا بہی کہتی ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تہا اور اوسکی خاوند کا نام ابو سیف **ت** پس لیتی آنحضرت ابراہیم کو اور بوسہ لیتی اونکا پہر پہر آتی اپنی گہر کو کہا عمرو نی یعنی انس سے نقل کر کر پس جسوقت کہ وفات کی گئی ابراہیم فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی اور تحقیق وہ مرا چہاتی مین یعنی مدت شیر خوارگی مین اور بلا شبہہ واسطی اوسکی لیئی دو دایہ ہین کہ دودہ پلاتی ہین اوسکو اور پورا کرتی ہین مدت دودہ پلانی اوسکی کی بہشت مین **ف** ع یعنی وہ بعد مرنیکی بہشت مین داخل ہوی مرتی ہی اور دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیر خوارگی تک کہ دو برس مین دودہ پلایا جاویگا یہہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹی ہونی اونکیکی اور وہ سولہ مہینہ کی تہی جب مرگئی تہی یا سترہ مہینیکی پس دودہ پلایا اونکو دو عورتون نی بقیہ دو برس تک **ت** نقل کے یہہ مسلم نی **وعن** عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهُ فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُودِيُّ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ قَالَ فَإِنِّي لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتَّى تُعْطِيَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذًا أَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُونَهُ وَيَتَوَعَّدُونَهُ فَفَطِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ يَهُودِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِي رَبِّي أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهُ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ وَشَطْرُ مَالِي فِي سَبِيلِ اللهِ أَمَا وَاللهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلَى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ وَهٰذَا مَالِي فَاحْكُمْ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللهُ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی علی رضی سی کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا کہ کنایہ ہی اوسکی نام سی عالم علما یہود تہین اوس یہودی کی لیئی آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اونی آنحضرت سی دین کا پس فرمایا آنحضرت نی اوسکو ای یہودی نہین ہی ایک چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہی میری پاس کچہہ کہ دوان مین تجکو بدلی دینارونکی اوس یہودی نی کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونیکا تمسی ای محمد تاکہ تم دو مجکو دین میرا پس

فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم نی اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجہسی اور نہین چہوڑتا مجکو جب تک نہ دون مین قرض تیرا بیٹہہ جاتا ہون مین ساتہہ تیری اور نہین جانیکا سامنی تیری سی پس بیٹہی آنحضرت ساتہہ اوسکی پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نی ظہر اور عصر اور مغرب و عشا اور صبح کی **ف** ح ع اس سے معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرت اوسکی ساتہہ بیٹہی رہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹہی رہی یا کسی مکان مین اور اول ظاہر تر ہی **ت** اور تہی اصحاب رسول خدا صلعم کی ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارنی سی مثلا اور ڈراوا دیتی اوسکو یعنی نکالدینی کا یا قتل کرنی کا پس معلوم کیا آنحضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی تہی صحابہ ساتہہ یہودی کی یعنی ڈرانا اور ڈر کا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سی دیکہا اونکی طرف پس ارادہ کیا غدر کا صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی روکی آپ کو اور مانع ہو نکلنی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہے مجکو پروردگار میری نی اس سے کہ ظلم کرون ذمی عہد والی پر اور غیر اوسکی پر **ف** ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی پس بغیر دین اوکہی جو اوس سے جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہد کی یہہ ہی کہ یہہ مقام مقتضی اسیکا تہا یا اسلیکی مخاصمہ اوسکا قوی ہی روز قیامت کی اسلیکی نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتہہ لینی نیکیون مسلمان کی اوسکی لیی یا رکہنی برائی کی اوسکی لیی مسلمان پر جیسی کہ حقوق دواب مین ہے اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرت کی دین ادا کرنی پر یا یہودی راضی تہو تا ہوگا اونکی ادا کرنی سے بسبب بغض دین کے اور یہہ ظاہر تر ہی **ت** پس جب کہ دن نکلا کہا یہودی نی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کی ہو اور آدہا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنے واسطی شکرانہ نعمت اسلام کی اور طلب فرط انعام کی خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مینی ساتہہ تمہاری جو کچہہ کہ کیا مینی یعنی سختی و درشتی قول و فعل مین مگر تا کہ دیکہون مین طرف صفت تمہاری کی یعنی طرف موافق ہونی صفت تمہاری کی ساتہہ اوس صفت تمہاری کہ توریت مین ہے یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہہ ہے کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدا ایش اوسکی مکہ مین ہے اور جگہہ ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اونکا یعنی عظمت انکی شام مین ہے یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہے بد زبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلا شبہہ تم رسول خدا کی ہو اور یہہ مال میرا ہی یعنے نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہہ کیطرف پس حکم کرو مین ساتہہ اوسکی جو کہ دکہا دی تمکو خدا تعالی **ف** ع یعنی جو مصرف پاؤ اسکا دیکہو اور دیدہ راہی تمہاری بیقرار ہو کہ دکہلا دی تمکو ظاہر یہہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلی آدہا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نی قرار پکڑا دل مین و محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوئی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی فدا کر دیگا **ت** اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود اسکی جان و مال بہی اوسکا اچہا ہوا نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن عبد اللہ بن ابی اوفی** قال

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر **ف** ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہی ساتہہ اوسکی اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول ذکر ہی مین رہتی تہی **ت** اور کم کرتی بیہودہ کہنا **ف** ع یعنی سوای ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچہہ کہ متعلق اوسکی ہی کم کرتی تہی اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ خالی مصلحت و حکمت سے نہین لیکن بہ نسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسلیی کہا امام غزالی نی صنعت قطعتہ من العمر الغزیز فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز پس اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورۃ اور معنی کی قطع نظر کرکر معنی سے اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنی سی کیا علاقہ در صورتیکہ اللہ تعالی تمام مومنین کی حق مین فرماتا ہو والذین ہم عن اللغو معرضون اور جو یہہ بعضون نے کہا ہی قلت بمعنی عدم کی ہی یعنی بالکل لغو نہ بولتی تہی اسلیکی قلت کبہی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین جیسے مانند قلیلا ما یومنون کے پس انکار کیا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتہہ قول اونکی ویکثر **ت** اور دراز کرتی نماز یعنی خصوصا جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کی اور کوتہ پڑہتی خطبہ **ف** ع ح اسلیکی ایک ایک کلمہ حضرت سے جامع معنون بیحد اور اندازہ کی صادر ہوتا تہا اور

یہہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا و الا جس جگہہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہہ ہے کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کی کوتاہ
ہوتا تہا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ مین یہہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اوسکی یہہ ہے
کہ نماز معراج مومن کی ہی اور جگہہ مناجات کی ہی پس مناسب اوسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بولانی اونکی طرف حق کی
ہی اور اوسمین زیادہ مظنہ ریا و سمعت کا ہی ساتہہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سے ت اور نہ عار کرتی آنحضرت جینی کی ساتہہ بیوہ کی اور
مسکین کی پس کردیتی اون ہر ایک کا کام نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی **وعن علی** ان ابا جهل قال للنبی صلی الله علیه وسلم
انا لا نكذبك ولكن نكذب بما جئت به فانزل الله تعالى فيهم فانهم لا يكذبونك ولكن
الظالمين بايات الله يجحدون رواه الترمذي اور روایت ہے علی سی کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی کہ
ہم یعنی جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتی تجکو اور سچ تمہارا ہم پر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہین ہم اوس چیز کو کہ لایا
ہی تو اوسکو **ف** ح یعنی کتاب و شریعت اور بسبب جہٹلانی اوسکی تمکو ہی جہٹلاتی ہین اور اگر یہہ نہو تو ہمکو تم سی نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین
سمجہتا تہا کہ جب وہ سچی ہون کار دنیا مین خلق سی جہوٹہہ نہ بولین اور اونپر جہوٹہہ بنا نہین تو کار دین مین کیونکر جہوٹہہ بولینگے اور خدا پر کیونکر جہوٹہہ باندہینگے
اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تہا اسپر کہ جلتی تہی کہ انکو یہہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین **ت** پس وتاری الله تعالی نی ابوجہل وغیرہ کافرونکی حق مین
یہہ آیت پس تحقیق وہ نہین جہٹلاتی ہین تجکو ولیکن یہہ ظالم حد سے تجاوز کرنی والی خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح تفسیر کشاف مین بیچ
تفسیر اس آیت کی دو وجہ لکہین ہین ایک تو یہہ کہ یہہ کافر کہ تجکو جہٹلاتی ہین حقیقت مین تجکو نہین جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتون کو جہٹلاتی ہین جیسی کہ کہتا ہی مولی بیچ
اوس غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہین یہہ تجکو نہین ستاتی ہین حقیقت مین مجکو ستاتی ہین دیکہہ کہ انسی کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہہ کہ یہہ تجکو نہین جہٹلاتی
ہین اسلیے کہ تو مشہور ہے ساتہہ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتہہ مضمون حدیث کی **وعن عائشة**
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة لو شئت لسارت معي جبال الذهب جاءني ملك وان حجزته
لتساوي الكعبة فقال ان ربك يقرأ عليك السلام ويقول ان شئت نبيا عبدا وان شئت نبيا ملكا فنظرت
الى جبرئيل فاشار الي ان ضع نفسك وفي رواية ابن عباس فالتفت رسول الله صلى الله عليه وسلم الى جبرئيل
كالمستشير له فاشار جبرئيل بيده ان تواضع فقلت نبيا عبدا قالت فكان رسول الله صلى
الله عليه وسلم بعد ذلك لا يأكل متكئا يقول آكل كما يأكل العبد واجلس كما
يجلس العبد رواه في شرح السنة اور روایت ہی عائشہ سے
کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی الله علیه وسلم نی کہ ای عائشہ یعنی اگر چاہوں مین یعنی درخواست کرون پروردگار سی مال و متاع دنیا کا تو البتہ ساتہہ چلین میری پہاڑ سونیکے
آیا میری پاس ایک فرشتہ یعنی درازقد جیسی کی بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کے یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور
فرماتا ہی کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی الله تعالی نی اختیار دیا ہے پس اختیار کر دان دونون
باتون مین سے جو چاہو پس دیکہا مینی طرف جبرئیل کی یعنی بطور مشورہ چاہنی کی کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف میری کہ پست کر دو نفس اپنا
یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباس کے ہی کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی طرف جبرئیل کی مانند مشورہ چاہنی والی
کی اوسی پس اشارہ کیا جبرئیل نی اپنی ہاتہہ سی یعنی زمین کی طرف یہہ کہ پست کرو تم اپنی تئین **ف** یعنی اختیار کر فقر اور بندگی کہ باعث ہی تمام افضل و بلندی قدر کے

نزدیک اللہ کی اور نہ اختیار کر دنیا و شاہت اور غنا کو کہ باعث ہی سرکشی اور بہول جانیکی خدا کو اور موجب ہے تکبر و ناشکری کی کہ وہ باعث ہی گر پڑنی کی اللہ کی نظر سی
اور یہہ باعتبار غالب احوال کی ہی اور اسلیے اختیار کیا مرتبہ فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نی اللہم اجعلنا منہم واحشرنا معہم **ت** پس کہا بغوی کہ ہونگا
مین بیٹہتا بندہ کہا عائشہ نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکی کہانا نہ کہاتی تکیہ لگا کر اور فرماتی کہ کہاتا ہون مین جیسی کہ کہاتا ہی غلام اور بیٹہتا ہون مین جیسی
کہ بیٹہتا ہی غلام نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین **ف ع** یعنی دو زانو بانند ہیئت نماز کی اور یہہ فضل ہی تہوڑی ہی یا اوٹہاتی ایک زانو دو زانو مین سی حالت کہانی
مین یا غیر اسکی مین یا اوٹہاتی دونو زانو بطور گوٹ مار کر بیٹہنیکی اور یہہ اکثر نشست آنحضرت کی تہی

باب المبعث وبدء الوحی

باب ہی بیچ بیان بعث حضرت کی اور ابتدای وحی کی **ف ع** مبعث بمعنی بعث اور زمانہ بعث کی اور بعث اوٹہانا اور بہیجنا اور مراد اوٹہانا اور بہیجنا آنحضرت صلعم کا ہی رسول کر کے طرف
تمام خلق کے اور لفظ بدء ساتھہ زبر ب اور جزم دال کی اور ہمزہ ہی بمعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتھہ پیش ب اور دال کی اور واو مشددہ سے بمعنی ظہور کی دونون
روایت مین اور ساتھ دونون لفظون کا ایک سے ہی اور اول ظاہر تر ہی یعنی اور روایت مین اور لفظ وحی اصل مین بمعنی اشارت اور کنایت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز
اور ہر چیز کی کہ القا کیجاے غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار مین کہا کہ اصل وحی کی علام ہی پوشیدگی مین جلدی سی اور وہ بیچ حق آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ
علیہم السلام کی کتنی قسمو پر ہی بعضو نکو ساتھہ تنی کلام اللہ تعالی کی جیسی موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قرآن شریف اور جیسی کہ پیغمبر ہمارے کو شب
معراج مین دوسرے وحی ساتھہ رسالت اور وساطت فرشتی کی اور یہہ اکثر اور اغلب ہی اور تیسرے وحی القاہی جیسی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی الفی فی روعی یعنی ڈالی رسی
میرے دل مین یہہ مضمون اور کبہی ہین کہ وحی داؤد علیہ السلام اکثر اوسی قبیلہ کی تہی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کی طرف واقع ہوئی ہی بمعنی الہام کی ہی جیسی کہ فرمایا واوحینا
الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنی موسی کے مان کیطرف اور وحی بمعنی امر کی ہی آتی ہی جیسی کہ واوحیت الی الحوارین یعنی امر کیا مینی طرف حوارین کی اور معنی پیدا کرنی علم کی
کی ہی ہی جیسی کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیری پروردگار نی شہد کی مکہیو نکی طبعیت مین یون رکہا واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاربعین سنۃ فمکث بمکۃ ثلث عشرۃ سنۃ یوحی الیہ ثم امر
بالھجرۃ فھاجر عشر سنین ومات وھو ابن ثلث وستین سنۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے کہا رسول کئی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونی چالیس برس
کی عمر کی پس ٹہیری مکہ مین تیرہ برس اسحال مین کہ وحی بہیجی جاتی تہی طرف انکی اس مدت مین پہر حکم کیے گئے ساتہہ ہجرت کے اور پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ مین دس برس
اور وفات پائی آنحضرت نی اسحال مین کہ وہ تریسٹہہ برس کی تہی **ف ع** اور یہی صحیح ہی اور بعضون نی کہا پینسٹہہ برس کی تہی جیسی کہ آگی آتی ہی روایت ابن
عباس سے اور بعضون نی ساٹہہ برس کی تہی جیسی کہ انس سے روایت آئی ہی ابن عباس نی دونون برس ولادت اور وفات کے ملا کر تریسٹہہ برس کہے کسر کو حذف کر کر ساٹہہ برس کہے نقل کی
یہہ بخاری و مسلم نی **وعنہ** قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ خمس عشرۃ سنۃ یسمع الصوت ویری الضوء سبع سنین
ولا یری شیئا وثمان سنین یوحی الیہ واقام بالمدینۃ عشرا وتوفی وھو ابن خمس وستین سنۃ متفق علیہ
اور روایت ہے اوسی ابن عباس سے کہا ٹہیرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین یعنی بعد ہونی کی پندرہ برس یعنے مع دو برسوں ولادت اور ہجرت کی سنتی تہی آواز یعنی
جبرئیل کی کہ دامین ہامین سی آتی تہی یا محمد اور دیکہتی تہی روشنی یعنی اندہیری راتو مین سات برس یعنے اون پندرہ برسون مین سے اور نہین دیکہتی تہی کچھ یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم دیکہتی تہی روشنی نبوت کی نشانیون مین سے سات برس تک اور نہین دیکہتی تہی سوا روشنی کی فرشتہ اور آٹہہ برس مین ان پندرہ برس مین سے وحی بہیجی جاتی
تہی طرف آنحضرت کی **ف ع** یعنی مکہ مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سننا آواز کا اور دیکہنا روشنی کا بعد نبوت کی تہا بیچ مدت اقامت مکہ کی کہ پندرہ برس
تہی اور تواریخ کی کتابون اور حدیثون سے معلوم ہوتا کہ یہہ حال پہلی ظہور نبوت کی تہا اور حکمت اسمین حاصل کرنا انس اور الفت کا عالم ملکوت سی تہا تا ظہور اسکا
یکایک سبب منہدم ہونا بنای بشریت کا نہو **ت** اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی حالمین کہ وہ پینسٹہہ برس کی تہی نقل کی یہہ بخاری اور

ر مسلم نی **وعن** انسؓ قال توفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا وفات دی آنحضرت
کو اللہ تعالی نی اوپر تمام ہونی ساٹھہ برس کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلث وستین
وابوبکرٍ وھو ابن ثلث وستین وعمر وھو ابن ثلث وستین رواہ مسلم قال محمد بن اسمعیل البخاری ثلث
وستین اکثر اور روایت ہی اوسی انس سی کہ کہا وفات پائی آنحضرت نی اسحال مین کہ وہ ترسٹھہ برس کی تھی اور وفات پائی حضرت ابوبکر نی
بھی اسحال مین کہ وہ ترسٹھہ برس کی تھی یعنی بلا خلاف اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور جسقدر بعد حضرت کی زندہ رہی تھی چھوٹی تھی اونسی اور وفات
پائی حضرت عمر نی اور وہ بھی ترسٹھہ برس کی تھی **ف** ع اور بعضون نی کہا اونسٹھہ برس کی تھی اور بعضون نی اور اور بھی قوال انکی عمر مین نقل کیی ہین کہا مولف
نی کہ زخمی کیا اونکو ابو لولو غلام مغیرہ بن شعبہ کی نی مدینہ مین بدھ کی دن چھبیسوین تاریخ ذی الحجہ کی سن تئیس مین اور دفن کیی گئی اتوار کی دن دسوین محرم کو سن
چوبیس مین اور عمر اونکی ترسٹھہ برس کی تھی اور بہت صحیح قول ونکی عمر مین یہی ہی اور رہی خلافت اونکی ساڑہی دس برس اور حضرت عثمان دفن کیی گئی ہفتہ کی
رات مین بیچ بقیع کی اور عمر اونکی بیاسی برس کی تھی اور بعضون نی کہا اٹھاسی برس کی اور بعضون نی اور اور قول بھی انکی عمر مین نقل کیی ہین اور رہی خلافت اونکی
بارہ برس اور حضرت علی خلیفہ ہوئی جسدن کہ قتل کیی گئی حضرت عثمان اور وہ دن جمعہ کا تہا اور تاریخ اٹھارہوین ذی الحجہ کی سن پینتیس مین اور مارا اونکو عبدالرحمن
بن ملجم مرادی نی کوفہ مین جمعہ کی صبح کو سترہوین تاریخ رمضان کی سنہ چالیس مین اور وفات پائی بعد تین رات گذرنی کی اوسکی مارنی سی اور دفن کیی گئی نجف مین اور
عمر اونکی ترسٹھہ برس کی تھی اور اور بھی قول منقول ہین انکی عمر مین اور رہی خلافت انکی چار برس اور نو مہینی کچھہ دن اوپر **ت** نقل کی یہہ مسلم نی کہا محمد بن اسمعیل
بخاری نی کہ روایت ترسٹھہ برس کی حضرت کی عمر مین اکثر ہی **ف** ح ع یعنی بہ نسبت اور روایتون کی اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہی کہ دس برس تھی
یا تیرہ یا پندرہ اور تیرہ کی اکثر ہین اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدایش حضرت کی سال فیل مین تھی بموجب روایت صحیح مشہور کی اور
قاضی عیاض نی دعوی اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علما نی اسپر کہ پیدا ہوئی آنحضرت پیر کی دن ربیع اول مین اور تاریخ مین اختلاف کیا ہی
کہ بارہوین تاریخ تھی یا اٹھارہوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کی دن ربیع اول کی بارہوین کو وقت چاشت کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ

وعن عائشۃ قالت اول ما بدئ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصادقۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا
الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع
الی اھلہ ویتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلھا حتی جاءہ الحق وھو فی غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ فقال
ما انا بقارئ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ
حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال
اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم فرجع بھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فؤادہ فدخل علی خدیجۃ فقال زملونی زملونی فزملوہ حتی ذھب عنہ الروع فقال لخدیجۃ واخبرھا
الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل و
تکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق ثم انطلقت بہ خدیجۃ الی ورقۃ بن نوفل ابن عم خدیجۃ فقالت
لہ یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال لہ ورقۃ یا ابن اخی ماذا تری فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خبر ما رأی فقال لہ ورقۃ ھذا الناموس الذی انزل اللہ علی موسی یا لیتنی کنت فیھا جذعا

يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ
قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ
وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا
غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُؤُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدَّى
لَهُ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا یعنی حضرت سے سنکر یا کسی صحابہ سے اسلیے کہ عائشہ ابتداء نبوت مین حاضر نہین پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتھہ اوسکی آنحضرت
وحی سی دیکھنا خوابون سچ کا تہا سوتی مین ف ع ح اور کہتی ہین کہ یہہ حال چھہ مہینی تک تہا اور حقیقت خواب سچ کی یہہ ہی کہ پیدا کرتا ہے
اللہ تعالی سوتی کی دلمین یا اوسکی حواس مین کچھہ کچھہ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی اونکو جاگتی ہین اور اللہ تعالی قادر ہی کہ کری جو کچھہ چاہی نہین منع کرتی
ہی اوسکی فعل کو نیند اور نہ غیر اوسکی پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتی مین جیسی کہ دیکھتا ہی اوسکو سوتی مین ت پس نہ تھے حضرت کہ نہین دیکھتی کوئی خواب
مگر کہ آتی تعبیر اوسکی مانند سفیدی دم صبح کی یعنی ظاہر اور ہویدا ہوتی بی آمیزش ابہام و اشتباہ کی پہر دوست کیے گئی طرف آنحضرت کی خلوت ف ح اور یہہ
ابتدای قصہ سے پہلی ظہور نبوت اور نزول وحی سی ت اور تہی آنحضرت کہ خلوت مین رہتے بیچ غار حرا کی ف ح ع حرا ساتھہ زیر ح مہملہ اور مخففہ
ممدودہ کی اور بعضون نی ساتھہ زبر اور قصر کی کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ مین اور اوسکو جبل نور بہی کہتی ہین اور وہان سے نظر جمال کعبہ پر پڑتی ہے اور شاید کہ
سبب اختیار کرنی اوس مکان کا یہی ہو اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے بہی اصحاب فیل کی واقعہ مین وہان جاکر دعا کی تہی کہا نووی وغیرہ نی کہ خلوت
کرنی شان صالحین اور اللہ کی عارف بندونکی ہی اور دوست کی گئی طرف حضرت کے خلوت اسلیے کہ خلوت مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کے طرف کی خوب ہوتی
ہی اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کی سی اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ فضیلت خلوت
اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کی اور صحیح یہہ ہے کہ ہر ایک ساتھہ شرطون معتبرہ اپنے کی بیچ محل اپنی کی افضل اور اکمل ہی یعنی اگر خرابیان اور فساد دین کا
لوگون کی ساتھہ رہنی مین ہو اور کوئی اوسکا کہنا نمانتا ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اوسکی تعلیم کی ہین اور جانتا ہے
کہ لوگونکو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگونمین رہنا افضل ہے ت پس عبادت کرتی آنحضرت اوس غار مین اور تحنث نون اور ث مثلثہ سی بمعنی عبادت
کرنی کی ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین ف ع مراد روز و شب ہین اور خاص راتے کو ذکر کیا اسلیے کہ مناسب تر ہے ساتھہ خلوت کی اور متعدد
کی جو قید لگائی مراد اوس سے قلت ہی اور بعضون نی کہا احتمال ہی یہہ کہ ہو کثرت اسلیے کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل ت عبادت کرتی اوس غار مین
پہلے اسکی کہ مایل اور مشتاق ہون اپنے اہل کیطرف ف ع یعنی عبادت کرتی اور جبکہ گہر کی لوگون کی جستجو ہوتی اور ادائے حقوق اونکی کی طرف دل کہنچتا
گہر مین آتی اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ پر جمع آیا ہی جگہہ نزع کی ت اور توشہ لیجاتی واسطی عبادت کرنی راتون متعددہ کی پہر پہرتی طرف
خدیجہ کی اور توشہ لیجاتی واسطی اوسی مدت اون راتون کی ف ح ع حاصل یہہ کہ آنحضرت ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتی کہ جاتی عبادت کی
لیے اور پہر آتی توشہ لینی کی لیے تاکہ خاطر جمع سی عبادت کرین اور اسمین اشارہ ہی اسکے طرف کہ لینا زاد کا نہین منافی ہی توکل کی اور مدت خلوت
کی ایک مہینا تہا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تہا اور علما اختلاف رکہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی ہونے سے تابع کسی شریعت کے اگلی شریعتون
مین سے تہی یا اپنی عقل سی اچھا جانکر عمل کرتی تہی یا یہہ شریعت ثابت ہے جو کچھہ کہ اولی و افضل پاتی کرتی اور اگر تابع شریعت کی تہی وہ تو کس شریعت کی تہی مختار یہہ ہے
کہ تابع دین ابراہیم کی تہی اور اسلیے ایک روایت مین تحنث کی تحنف سے آیا ہی یعنی عمل کرتی تہی بیچ حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہی اور ظاہر

یہہ ہے کہ جانب حق سے نور ہدایت کا حضرت کی دل مین آیا تہا اوس سے پسندیدہ چیزین بندگاہ الٰہی کے عمل مین لاتی تہی بغیر اتباع شریعت کی اور حکم عقل کی اور سہی مین
بہی اختلاف کرتی ہین کہ عبادت کرنا حضرت کا ساتہہ فکر کی تہا یا ذکر کی اور صحیح یہہ ہے کہ ساتہہ ذکر کی تہا نہ فکر کی ت یہان تک کہ آیا حضرت پر حق یعنی
وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اسحال مین کہ آنحضرت غار حرا مین تہی پس آیا آنحضرت کی پاس فرشتہ یعنی جبرئیل اور بعضون نی کہا اسرافیل پس کہا پڑہ یعنی کہہ
پس کہا آنحضرت نی نہین ہون مین پڑہ جانتا ف ع ح یعنی اچہی طرح نہین پڑہ جانتا یا شاید کہ یہہ بات نہایت دہشت اور دہشت سے تہی کہ بیچ دل آنحضرت کے دیکہنی فرشتہ
اور ہیبت مقام کی سے آئے اور یہہ کوئی نہ سمجہی کہ یہہ فرمایا آنحضرت نی اس سبب سے کہ حضرت امی تہی اور آدہی کہ پڑہ نجانی اسلئے کہ پڑہنا غیر کی پڑہانی اور تعلیم کرنی
سے ساتہہ امی ہونی کی منافات نہین رکہتا خصوصًا نہایت فصاحت والے سے بلکہ امی ہونا منافات لکہنی اور نامہ کی پڑہنی سے رکہتا ہی چنانچہ قاموس مین کہا
امی وہ ہے کہ لکہنا نجانی اور کتاب پڑہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیل نی صحیفہ حریر کا مرصع ساتہہ جواہر کی کہ آنحضرت کی ہاتہہ مین دیا اور کہا
پڑہو پس آنحضرت نی کہا نہین پڑہ سکتا مین اور اس کپڑی مین کچہہ لکہا نہین دیکہتا مین کیا پڑہون اور یہہ معنی انسب اور اظہر ہین مقصود مین واللہ اعلم ت فرمایا
آنحضرت نی پس پکڑا اوس فرشتی نی مجکو اور بہینچا مجکو یہان تک کہ پہنچا وہ مجہسی مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتہہ پیش جیم اور زبر کی اور رفع اور نصب دال کے
ہے پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی جبرئیل مجہسی مشقت کو یعنی خوب بہینچا مجکو کہ مشقت اوٹہائی پہنچی ہی اور جس صورت مین کہ رفع
ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی مشقت مجہسی نہایت درجہ کو یعنی بڑے مشقت اوٹہائی مینی اور یہہ بہینچنا تصرف کرنا تہا جبرئیل ع کا حضرت کی وجود شریف مین ساتہہ
داخل کرنی نور ملکوت اور وحی کی حضرت کی باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کی اوٹہانیکی ہون ت پہر چہوڑ دیا مجکو جبرئیل نی اور کہا کہ پڑہ پس کہا مینی کہ
نہین پڑہ سکتا مین فرمایا آنحضرت نی کہ پہر پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو دوسری بار یہان تک کہ پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ پس کہا مینی نہین مین پڑہنی
والا پس پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو تیسری بار یہان تک کہ پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ ساتہہ نام پروردگار اپنی کی کہ جسنی پیدا کیا ہی تجکو اور ہر چیز کو
ف ع ح یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سی چاہ کہ جسنی پیدا کیا ہی سب کچہہ اور وہ سب چیز پر قادر ہی اور یہہ دلیل صریح ہی اسپر کہ اول جو
قرآن سی اوترا ہی سورہ اقرا ہی اور یہی صواب ہے کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کی ہین اور بعضون نے کہا کہ اول سورہ یا ایہا المدثر اوتری ہی اور یہہ قول کچہہ نہین
ہی کہا نووی نے مین کہ ظاہر یہہ ہی کہ سورۂ اقرا اول حقیقی ہی اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہی یعنی بعد منقطع ہونی وحی کی جو پہر وحی اوترنی لگی تو اول یہی
اوتری ہی اور یہہ حدیث دلیل اون لوگون کی ہی کہ جو کہتی ہین کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم جز سورہ نہین ہے بلکہ فصل کے لیی اوتری ہی ت پیدا کیا انسان
کو جمی ہوی خون سے کہ رحم مین ہوتا ہی پڑہ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سے ہی وہ پروردگار کہ تعلیم کئی بواسطہ قلم کی بہت سے علم ف ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہی
کہ سبب اور باعث نگاہ رکہنی تمام علمون اور آسمان کی کتابون کا ہی یا یہی قلم ہی کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اوس قلم کا ہی کہ کیا کیا علوم اور معارف
اس سے لکہی جاتے ہین اور صاحب کشاف نی کہا کہ یہہ قلم اللہ تعالی کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب وغریب اس سے لکہی جاتی ہین ت سکہائی
انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تہا ف ع یعنی ممکن نہ تہا کہ اپنی قدرت سے معلوم کر سکی چیزین تو پیدا مکان اور زبان مین اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سی
انسان کامل ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہوگا اسمین اشارہ طرف اس قول اللہ تعالی کی وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پہرے
ساتہہ ان آیتون کی پیغمبر خدا طرف مکہ کی اسحالیکہ کانپتا تہا دل آپکا یعنی بسبب شدت رعب کے کہ بیٹہا تہا آپکی دل مین پس آئے آنحضرت حضرت خدیجہ کی پاس
اور فرمایا دوبار تاکید کی لیی بسبب لاحق ہونی تپ لرزہ کی ماری ڈر کی کہ اوڑہاؤ مجکو کپڑا پس اوڑہایا آپ کو کپڑا یہان تک کہ جاتا رہا اونسی ڈر اور اپنی حالت
اصلی پر آئی پس فرمایا خدیجہ کو اسحال مین کہ پہنچائی اونکو خبر اس ماجری کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر ف ح نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک
ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تہا عاجز ہونی کا بار نبوت کی اوٹہانی سی یا نہ صبر کرنی کا اوپر ایذاء قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر تہا مفارقت وطن کا ت پس

کہا خدیجہ نی یہہ نہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تمکو کبہی اسلیی کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی داروں سے یعنے اگرچہ وہ انقطاع کرین
تمسے اور سچ بولتی ہو ف ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولین تمسی یا جہٹلادین تمکو اور بعضی روایتون مین یہہ زیادہ کیا ہی تؤدی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم
امانت کو ت اور اوٹہاتی ہو تم بوجہ کو ف ح لفظ کل ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ثقل اور گرانی اور بمعنی عیال کی بہی آتا ہی اسلیی کہ خبرگیری اونکی
گران ہوتی ہی پس معنی یہہ ہین کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت کل کو یعنی جو کہ بہاری ہین یعنی عیال وغیرہ اونکی خبرگیری کرتی ہو اگرچہ وہ
چہوڑدین تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور بیواؤن اور غیرہم پر ت اور کماتی ہو مال خیر کی لیی اور دیتی ہو محتاج
کو ف ح لفظ تکسب ساتہہ زبر ت کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتہہ پیش ت کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگون
کو کہ اوس سے کسب و تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہونمین اور بعضی مراد معدوم سی فقیر کہتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی
اوسکی لیی یعنی فقیرونکو کسب مین لاتی ہو ساتہہ دینی مال کی یا اونکو ت اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون
حق کی ف ع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سی
اور نوائب حق اسلیی کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کی اسراف اور غصب ایسے مانند انکیکی درماندہ نہو کہ مدد کرنی اوسمین بری ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ اچہی اخلاق
اور اچہی خصلتین سبب سلامتی کی ہوتی ہین برائی اور خرابی مین پڑنی سی اسلیی دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رضی نی بسبب متصف ہونی آنحضرت کی ساتہہ اچہی اخلاقون کی
اور اچہی صفتون کی اوپر نہ پہنچنی مکروہات کی دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت
خدیجہ کی اور کیونکر نہو کہ مدت مدید آنحضرت کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت میں ایمان لائی ہین یہی ہین کسیکو انکی ساتہہ انکی صفت مین مشارکت
نہین رضی اللہ تعالی عنہا اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی روبرو بعض احوال مین کسی مصلحت کی لیی جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ
جسکو حاصل ہو خوف کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دی اور ذکر کری اسباب سلامت کی اوسکی آگی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو تہا پسندیدہ اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہہ صفات مذکورہ جبلی و خلقی تہین حضرت کی
پہلی نبوت سی ت پہر لیگئی آنحضرت کو خدیجہ طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ کی تہی ف ح اسلیی کہ خدیجہ ہین بیٹی خالد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی
کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہہ زبر واو اور را اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہوگئی تہی جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین
ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہوگئی تہی ت پس کہا خدیجہ نی ای میری چچا کی بیٹی سن اپنی بہتیجی سی ف ح یعنی آنحضرت سی جو کہ یہہ کہتی ہین اور یہہ
روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسری کو بہتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بہتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑہاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نی کہ یہہ کہا خدیجہ
نی ازراہ تعظیم کی نہ ازراہ حقیقت کی ت پس کہا واسطی حضرت کی ورقہ نی ای بہتیجی میری کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی خبر اوس چیز کی کہ دیکہی تہی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بہیجا اللہ تعالی نی موسی پر ساتہہ وحی کی ف ح ناموس وہ شخص کہ بہید جانتا
ہو باطن کا اور اہل کتاب جبریل کو ناموس کہتی تہی اور بعضون نی کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتی اور حضرت موسی پر اوترنا
کہا نہ عیسی پر واسطی عظیم الشان ہونی موسی کی اور جامعیت کتاب اور شریعت انکیکی اگرچہ ذکر عیسی کا مناسب تہا دین نصرانیت کی ت ای کاشکی
مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاشکی مین ہوتا زندہ یعنی اگرچہ نہوتا قوی اوس وقت کہ نکالیگی تجکو قوم تیری یعنی قرابتی تیری کفار
قریش تیری شہر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالینگی مجکو وہ کہا ورقہ نی ہان نکالینگی تجکو اور سبب اسکا یہہ ہی کہ نہین لایا کوئی شخص کبہی مانند
اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی وہ ف ح اور ایک روایت مین آیا ہی الا اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافرون نی دشمن ہو

کہا اور سانپا دی ت اور اگر پاوی مجکو دن تہارا یعنی اون دنون مین کہ تم دعوت کرو اور تہاری قوم تمکو ایذا دی اور نکالی وطن سی زندہ ہون تو مدد کرونگا
مین تہاری مدد خوب قوی پہر نہ دیر کی ورقہ نی کہ مر گئی ف ح جاننا چاہیی کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرت پر کچہہ خلاف نہین ولیکن اونکی صحابی ہونی مین خلاف
ہی اگر یہہ واقعہ بعد ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور اگر ابتدائی حال مین ہے جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوی وحی
ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت ثابت ہوی وحی آنی موقوف ہوی کہتی ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہین چہہ مہینی تک
اور بعضی اڑہائی برس مہینی تک اور شیخ ابن حجر نی کہا مراد تاخیر وحی سی درمیان اقرا اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیل کا نہین ہی بلکہ تاخیر اترنی قرآن کی ہی
جبرئیل آتی تہی لیکن قرآن نہین لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہہ تہی کہ جاتا رہی آنحضرت سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار سلام و درست
کر دلدار بیامی نفرستاد وہ ما نوشت سلامی وکلامی نفرستاد ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت پر
اسکو یہان تک غمگین ہوی آنحضرت بیچ اوس چیز کی کہ پہنچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین جو دغم پر ف ح یہہ کلام کسی راوی کا ہی راویون حدیث کی
سے کہ درمیان مین واقع ہوا ہی فعل کی اور اوسکی مصدر منصوب ہے یعنی مفعول مطلق کی کہ حزنا ہی ت غمگین ہوا اس سے آنحضرت ایسا غمگین ہونا کہ گئی صبح کو سبب
غم کی کئی بار تا کہ گر پڑین اونچی پہاڑون کی چوٹیون پر سے ف ح یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈالین اور ہلاک ہو جاوین سبب تاخیر وحی اور نہایت
محنت فراق اور شدت اشتیاق کی ت پس جب پہنچتی اوپر پہاڑون کی تا کہ ڈالدی اپنی تئین تہا اوسی ظاہر ہوتی اونکی لیی جبرئیل اور کہتی ای محمد بلاشبہ
تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب فتنون سی امن مین رہیگا اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ محنت
اور ابتلا درمیان مین آوی ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنی کی حضرت کی دل کا اضطراب اوپر قلق اور دہشت اور گہبراہٹ اور تسکین پاتا نفس
حضرت کا یعنی اضطراب سے **وعن** جابر انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدث عن فترة الوحي قال فبينا انا امشي
سمعت صوتا من السماء فرفعت بصري فاذا الملك الذي جاءني بحراء قاعد على كرسي بين السماء والارض فجئثت
منه رعبا حتى هويت الى الارض فجئت اهلي فقلت زملوني زملوني فزملوني فانزل الله تعالى يا ايها المدثر
قم فانذر وربك فكبر وثيابك فطهر والرجز فاهجر ثم حمي الوحي وتتابع متفق عليه
اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی چند روز پہر حاصل ہونی اوسکی سی پی در پی فرمایا
پس اوس وقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین مکہ مین یا اوپر پہاڑ حرا کی سنی مینی ایک آواز آسمان سے پس اوٹہائی مینی نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ کہ آیا تہا میری پاس
پہاڑ حرا مین بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کی پس ڈرایا گیا مین اوس سے ڈرایا جانا یہان تک کہ گرا مین زمین پر پس آیا مین اپنے گہر والون کی پاس
اور کہا مینی کپڑا اوڑہاؤ مجکو کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا اونہون نی مجکو پہر اوتارا اللہ تعالی نی یہہ آیت ای کپڑا اوڑہنیوالی اوٹہہ اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب سے
کفار کو اور بشارت دی مومنین کو طرح بطرح کی ثواب کے اور اپنی پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اوسکو ساتہہ تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو
ویسا بڑا نجان اور کہہ وس وقت کہ پیش آوی تجکو اوسکی غیر سی کچہہ اللہ اکبر منقول ہی کہ جب یہہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نی اللہ اکبر پس تکبیر کہی خدیجہ نی اور
خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہہ وحی ہی ت اور اپنی کپڑون کو پاک کر نجاست سی ف ح اور بعضون نی کہا مراد کپڑون سے صفتین نفس کی ہین اور پاک کرنا
انکا ہی اجتناب رذایل سی ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اقتصار ہی راوی
سی اسلیی کہ تتمہ اسکا یہہ ہی ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پہر گرم ہوئی وحی یعنی پی در پی آنی لگی ف تفسیر مدارک مین جابر سی یہہ حدیث یون روایت
کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ تہا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکہا مینی داہنی اپنے اور بائین اپنے پس نہ دیکہا مینی کچہہ پہر نظر کے

مینی اوپر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹھا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کے پس ڈر میں اوسسے اور پہرا مین طرف خدیجہ کی اور کہا میں نے کپڑا اوڑہاؤ مجکو کپڑا اوڑہاؤ مجکو
پس کپڑا اوڑہا یا خدیجہ نی پہر آئی جبرئیل اور پڑہا یا ایہا المدثر الخ **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ حَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یَاْتِیْكَ الْوَحْیُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْیَانًا
یَاْتِیْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَیَّ فَیُفْصَمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْیَانًا یَتَمَثَّلُ لِیَ الْمَلَكُ رَجُلًا
فَیُکَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ یَنْزِلُ عَلَیْہِ الْوَحْیُ فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْبَرْدِ فَیُفْصَمُ عَنْهُ
وَاِنَّ جَبِیْنَهٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ حارث بیٹی ہشام کی نی کہ بہائی ابو
جہل کا ہی اور اسلام لایا پہلی فتح مکہ کی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی آپ کو وحی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کبہی کبہی آتی ہی میرے پاس جیسے مانند آواز گہنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہی آواز اوسکی ساتہہ آواز گہنٹال کے اور یہہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجہپر **ف** ع
یعنی سمجہنی مقصود مین ایسی کہ سمجہنا معنی کا اوس کلام سی کہ مانند گہنٹال کی ہی زیادہ مشکل ہی سمجہنی کلام ایک مرد کی سی ساتہہ خطاب کرنی و معہود کی **ت** پس
موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اس حال مین کہ تحقیق مین یاد رکہتا ہوں اوسکو جو چیز کہ کہا فرشتہ نی اور کبہی کبہی صورہ پکڑتا ہی میرے لیی فرشتہ ایک مرد
کی یعنی جیسی کہ مشہور ہے کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کے آتی تہی پس کلام کرتا ہی مجہہ سے فرشتہ پس یاد رکہتا ہوں مین اوس چیز کو کہ کہا **ف** ح کہا ہی علمانی کہ واسطے
استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والی کی مناسبت شرط ہی اور یہان دو طرق پر تہی کبہی ملکیت اور روحانیت جبرئیل
کی آنحضرت پر غالب آتی تہی اور آنحضرت کو بشریت سی غائب کرتی تہی یہہ قسم اول ہی یعنی جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبہی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر
غالب آتی تہی اور جبرئیل متصف ساتہہ وصف بشریت کی ہوتی تہی اور یہہ قسم دوسری ہی اور یہہ اوس تقدیر پر ہے کہ صلصلہ آواز وحی کی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت
حدیث کی سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تہی اور حکمت اوس آواز کی پہلی ہونیمین یہہ ہے کہ تا آنحضرت کو اوسطرف متوجہ کرین
اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جائی وحی کے سننی کی لیی اور اوسمین غیر وحی کی لیی جگہہ نرہی اور وہ سخت تر تہی واسطی جمع کرنی فکر کی اور توجہ کی اوسطرف
کذا فی فتح الباری واللہ اعلم **ت** کہا عائشہ نی اور البتہ دیکہا مینی حضرت کو کہ اوترتی تہی اونپر وحی بیچ دن نہایت سردی کی پس منقطع ہوئی وحی حضرت
سی اس حال مین کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تہی پسینا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ یہہ بات قسم اول مین ہوتی تہی اور ہو سکتا ہی کہ
دوسری قسم مین بہی یہہ بات پیش آتی ہو **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ
الْوَحْیُ کُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَکَسَ رَاْسَهٗ وَنَکَسَ اَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِیَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهٗ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا اونی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اوتاری جاتی اونپر وحی غمگین کیی جاتی بسبب شدت اوس کے
اور سکیکی **ف** ع معنی یہہ ہین کہ حضرت ہوتی تہی بسبب نہایت اہتمام یاد رکہنی وحی کی مانند اوس شخص کی کہ گہیرلی اوسکو غم اور اسلیی فرمایا اللہ تعالی نی
لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یا غم اس سبب سے ہوتا تہا کہ وحی مین شدت اور وعید بہی ہوتی تہی پس ملحاظ امت کی حضرت کو غم ہوتا تہا کبہی
یہہ سبحی اسکی نہوں **ت** و متغیر ہو جاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب اوترتی وحی حضرت پر جہکاتی آپ سر اپنا اور جہکاتی آپکی یار
بہی سر اپنا پس جب کہ منقطع ہوتی وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سے اوٹہاتی سر اپنا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی اور صحابہ بہی اوٹہاتی
اور سر جہکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنی حال آنحضرت کی تہا اونمین یا بسبب موافقت و اتباع کی واللہ اعلم **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ یُنَادِیْ یَا بَنِیْ فِهْرٍ یَا بَنِیْ عَدِیٍّ

لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہی جبکہ اوتری یہہ آیت اور ڈرا تو عذاب خدا سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہیں یعنی قریش کو نکلے آنحضرت یہانتک کہ چڑہی پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتی تہی قریش کی قبیلونکو نام بنام اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتی تہی قریش کے بطنون کو یہانتک کہ جمع ہوئے قبیلے اور بطون پس ہو امر کہ مرد یعنی اونکی ہر دو میں سے جب طاقت رکہتا کا باہر نکلنی یعنی بسبب کسی عذر کے بہیج دیتا تہا کسیکو اپنی طرف سے تا کہ دیکھی کیا ہی یہہ پکارنا اور کس لیے ہی اور غرض سے پس آیا ابولہب چچا حضرت کا تہا اور قریش ہمراہ اوسکی آئی پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر خبر دون میں تمکو کہ سوار نکلی ہیں اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت میں یون آیا ہی کہ سوار نکلی ہیں جنگل میں یعنے کمکی اسحال میں کہ چاہتی ہیں وہ سوار یہہ کہ یکایک آن پڑین تمپر غارت او سلاکرنی کی لیے یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانوگی مجکو اس خبر دینی میں کہا اونہون نے ہان سچا جانینگی نہیں تجربہ کیا ہمنی تجپر مگر سچ کا فرمایا حضرت نے پس بلاشبہ میں ڈرانیوالا ہون تمکو آگی عذاب سخت کی یعنی ڈراتا ہون کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہی دنیا میں یا عقبی میں کہا ابولہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلیے جمع کیا تہا تو نے ہمکو پس اوتری سورہ تبت یدا ابی لہب وتب یعنے ہلاک ہو جیو ابولہب اور ہلاک ہوا وہ **ف** ع ح لفظ ید زاید ہی یا مراد دونون ہاتون سے ذات اوسکی اسلیے کہ اکثر کام آدمی کے ہاتون سے ہوتی ہین جیسا کہ ہی قول اللہ تعالیٰ کا ذلک بما قدمت یداک وبعضی روایت میں آیا ہی کہ ابولہب نے اپنی دونون ہاتونمین تہہلیی ور آنحضرت کی طرف پہینکی **ت** نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سے کہ کہا اوس وقت کہ آنحضرت نماز پڑہتی تہی نزدیک خانہ کعبہ کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کے بیٹہی تہی اپنی مجلسون میں یعنی گرد کعبہ کے ناگہان کہا ایک کہنی والی نی **ف** ح یعنی ابی جہل نے اور بخاری کی روایت میں اتنا زیادہ کیا ہی کہا کہنی والے نی الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی کیا نہیں دیکہتی ہو اس ریاکار کو یعنی آنحضرت کی حق میں یہہ بات کہی **ت** کون سا تم میں کہڑا ہو اور جاوے طرف اونٹ کی کہ ذبح کیا گیا ہی فلانی کی اولاد میں یعنے فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ میں پس قصد کری طرف نجاست اوسکی کا اوجہ میں ہو اور طرف خون اوسکی اور پوست اوسکی کہ جس میں بچا لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہی پہر رہنی دے اوسکو یعنے اون چیزون ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرت رکہدی اوسکو درمیان دونون شانون آنحضرت کی پس اوٹہا اور گیا طرف اوسکے

کر ذکر کی گئین بدبخت ترین اونکا عقبہ بن ابی معیط تہا یا ابوجہل پس جب کہ سجدہ کیا آنحضرت نی رکہدیا او بچہ دان مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرت کی اور ٹہیری رہی آنحضرت سجدہ کی حالت مین پس ہنسی وہ مشرک یہان تک کہ جہک گئی بعض اونکی اوپر بعض کی ماری ہنسی کی یعنی اسبات سے خوش ہوی اور ماری ہنسی کی ایک دوسری پر گر گر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرا کی یعنی اور خبر کی یعنی اونکو اس ماجری کی کہتی ہین کہ وہ ابن مسعود تہی پس آئین حضرت فاطمہ دوڑتی ہوی اور ٹہیری رہی آنحضرت سجدی مین یہانتک کہ ڈالدیا حضرت فاطمہ نی اوسکو حضرت پر سی **ف** ع اور حضرت فاطمہ اون دنون مین صغیر سن تہین اسلیکہ وہ پیدا ہوئین تہین اوسحال مین کہ عمر حضرت کی اکتالیس برس کی تہی **ت** اور متوجہ ہوئین فاطمہ رضا اون بدبختون پر برا کہتی ہوئین **ف** ح اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ رضا کی باوجود صغیر سن کی مونہہ در مونہہ اونکو برا کہا اور اونکو مجال مقابلہ کی اوسی نہوی **ت** پس جب پڑہ چکی نماز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر مشرکین قریش کو اور عذاب کر اونکو تین بار یہہ دعا کی اور تہی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتی اور پکارتی خدا تعالی کو تو دعا کرتی تین بار اور جب سوال کرتی یعنی طلب کرتی کچہہ اللہ تعالی سی تو سوال کرتی تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بد دعا کرنی کی خاص کر اون اشقیا پر کہ شقی ازلی تہی بد دعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہی ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ ابن ربیعہ کو کہ دونون بہائی تہی اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ ابن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارۃ ابن ولید کو **ف** ح یہہ اشقیا تہی سرگروہ اور موذی مشرکون مین اور آنحضرت نی انکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الٰہی پہنچا اونکی عمل کو پہنچی **بیت** لطف حق گرچہ مواسا کند ؛ لیک چون از حد بشد رسوا کند **ت** کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ راوی اس حدیث کی ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکہا مینی ان کفار مذکور کو ہلاک ہوی اور زمین پر پڑی ہوئی روز جنگ بدر کی پہر کہینچی گئی اور ڈالی گئی کوئی مین کہ کنوا بدر کا تہا پہر فرمایا رسول خدا نی لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئین مین ڈالی گئی **ف** ح ع اور خطاب کیا آنحضرت نی اونکو کہ تمنی وعدہ خدا کا سچ پایا تمنی بہی پایا چنانچہ تمہ اس کلام کا کتاب الجہاد مین گذر چکا اور مارا جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالی جانا کوئین مین باعتبار اکثر کی ہی ورنہ کہتی ہین کہ عمارۃ ابن ولید بدر مین نہ تہا بلکہ حبشہ مین مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پہرنی کی بدر سی اور امیہ بن خلف بسبب جو جانی اور پہولی موجانی اوسکیکی کنوئین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ یہہ کتب سیر مین مذکور ہی اور جاننا چاہئی اس حدیث مین اشکال کرتی ہین کہ آنحضرت کیونکر نماز مین مستمر رہی باوجود پہنچنی نجاست کے اپنی پشت شریف پر اور جواب اسکا یہہ ہی کہ تہا یہہ فعل اوس سی پہلے حرام ہونی خون وغیرہ اور ذبیحہ کسی مشرک کی پس نہ باطل ہوئی نماز اوس سی جبکہ نہ تہا الگ جانی تہی کپڑی کو پہلی حرام ہونی اوسکی ورنہ نماز اوس سی پڑہتی نہ تہی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ہل اتی علیک یوم کان اشد من یوم احد فقال لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منہم یوم العقبۃ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مہموم علی وجہی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابۃ قد اظلتنی فنظرت فاذا فیہا جبرئیل فنادانی فقال ان اللہ قد سمع قول قومک وما ردوا علیک وقد بعث الیک ملک الجبال لتامرہ بما شئت فیہم قال فنادانی ملک الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان اللہ قد سمع قول قومک وانا ملک الجبال وقد بعثنی ربک الیک لتامرنی بامرک ان شئت ان اطبق علیہم الاخشبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ارجو ان یخرج اللہ من اصلابہم من یعبد اللہ وحدہ ولا یشرک بہ شیئا متفق علیہ

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ تحقیق کہا عائشہ نی یا رسول اللہ کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہوا حالکی دن سی **ف** جنگ احد مین بہت سختیان آنحضرت کو پہنچین تہین چنانچہ حدیث آئندہ مین بیان اونکا آتا ہی **ت** پس فرمایا آنحضرت نی البتہ تحقیق دیکہا مینی تیری قوم سی وہ کچہہ کہ وہ اشد ہی روز احد مین سی اور تہی وہ چیز کہ دیکہی مینی اونسی ان عقبہ کہ بہت سخت اون چیزون مین سی کہ دیکہی مینی اونسی تمام عمر مین **ف** ح عقبہ زبر دونون سی راہ درمیان

پہاڑ کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد عقبہ سی وہ مکان ہے کہ منا میں ہے اور جمرہ اوسکی طرف مضاف ہے اور اوسکو جمرۃ العقبہ کہتی ہین جیسی کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرت موسم حج مین وہان کہڑی ہوئی اور قبیلون کو اسلام کیطرف بلایا جیسی عادت شریف حضرت کی تہی کہ حج کی موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتی تہی یعنی لوگونکو رغبت اسلام اور اچہی کامونکی دلاتی تہی اور عذاب اور بری کامون سے ڈراتی اور آنحضرت وہان سی طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبد یالیل بن کلال کو بہی کہ ثقیف کی سردار وں مین سے تہا دعوت کی جیسی کہ فرمایا **ت** اوس وقت کہ پیش کیا مینی اپنی نفس کو اوپر بیٹی عبد یالیل بیٹی کلال کی پس نہ جواب دیا مجکو طرف اوس چیز کی کہ چاہا مینی **ف** ح یعنی قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہان کی جاہلون اور نادانون نے ایذا مین دین آنحضرت کو اور پتہر ماری اور خون آلودہ کیا **ء** ز در اغیار و از دیوار سنگ یا رمی بارد بنہ بلائی در دمندان از در و دیوار می بارد **ت** پس چلا مین اسحال مین کہ مین غمگین تہا اوپر جہت اپنی کی یعنی چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اوس غم اور صعوبت کی پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن ثعالب مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اوسکو قرن منازل بہی کہتی ہین پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس ناگہان ہو مین نیچی ایک ابر کی تحقیق سایہ کئی ہوئی ہے مجکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکہا مینی پہر ناگہان وس ابر مین جبرئیل تہی پس پکارا مجکو جبرئیل نی اور کہا تحقیق اللہ تعالی نی سنا قول تیری قوم کا اور سنا اوس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نی یعنی جہٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہی تمہارے پاس پہاڑونکی فرشتی کو کہ پہاڑ روی زمین کی حوالہ اوسکی ہین تا کہ حکم کرو تم اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق مین یعنی عذاب اور ہلاکت اور دبا دینا اونکا درمیان پہاڑونکی فرمایا آنحضرت نی پس پکارا مجکو پہاڑون کی فرشتہ نی یعنی مانند یا ایہا النبی یا یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجہپر پہر کہا اوسنی ای محمد بلاشبہ اللہ تعالی نی تحقیق سنا قول تمہاری قوم کا اور مین فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بہیجا ہی مجکو تمہاری پروردگار نی تمہاری پاس تا کہ حکم کرو تم مجکو ساتہہ حکم اپنی کی یعنی جو کچہہ کہ چاہو اور فرماؤ کرو مین اگر چاہو تم یہہ کہ ڈہانک دون مین اونپر دونون پہاڑونکو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون **ف** ح اخشبین خ معجمہ اور شین معجمہ سی نام دو پہاڑونکا ہی کہ مکہ اونکی درمیان مین بستا ہی **ت** پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہین چاہتا مین ہلاکت اونکی بلکہ امیدوار ہون یہہ کہ نکالی اللہ تعالی اونکی نسل سی اون لوگونکو کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور نہ شریک کرین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ يَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون مین سے کہ اونکو رباعیہ کہتی ہین روز احد کی **ف** ح رباعیہ رے کی زبر اور تخفیف بے سے اوپر وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچی پس نیچے کا دانت داہنی طرف کا ٹوٹا تہا اور نیچی کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنیکی یہہ معنے نہین ہین کہ جڑ سی اوکہڑ گیا اور دانتون مین کا واک ہوگیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سے جدا ہوگیا تہا اور یہہ ٹوٹنا دانت کا عتبہ ابن ابی وقاص کی ہاتہہ سے ہوا کہ جو بہائی تہا سعد ابن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام میں اور صحابی ہونی مین اختلاف ہی اور اوسکی اولاد مین سے جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ ہوتا اوسکا دانت ٹوٹ جاتا تہا **ت** اور زخم پہنچایا گیا حضرت کی سر مبارک مین **ف** ح اور بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک پتہر پہاڑ پرسی نیچی آپڑی اور حضرت کی زخمی کرنی والی کو ٹکڑی ٹکڑی کیا اور راہ مین صدمے حضرت کو پہنچی کہ کافرون نی میدان مین گڑہی کہودی تہی آنحضرت کا گہوڑا ایک گہڑی مین گر گیا پس طلحہ ابن عبید اللہ آئی اور آنحضرت کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نی اوجب طلحہ یعنی واجب کی طلحہ نی اپنی لیی بہشت اور دو کڑیان خود کی کہ سر مبارک پر تہا رخسارہ شریف مین پیوستہ ہوگئین ایسی بیٹہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نی اپنی دانتون سی اونکو کہینچا اور سامنے دانت اونکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نی خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نی فرمایا جس نے خون چوسا واجب کی اوسکی لیی جنت **ت** پس شروع

کیا آنحضرت صلی کو پونچھتی تھی خون بہتا ہی اور فرماتی تھی کیونکر چھٹکارا پاوینگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنی نبی کا سر اور توڑی دانت اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع
ح اور آیا ہی کہ حضرت علی نفم اپنی سپر مین پانی لائی اور فاطمہ زہرا ضافی نمدی کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک مین بھرا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جب آنحضرت کے
جراح مین کچھہ تغیر نی بحکم بشریت کی راہ پائی یہہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شئی او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہہ بہی آیا ہی کہ آنحضرت خون
پاک کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے زمین پر پڑیگا تو اوترتی گا انپر عذاب آسمان سی اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لا یعلمون اور آیا ہی کہ حضرت کے
چہرہ مبارک پر روز احد کی ستر ضربی تلوار کی لگین لیکن بچایا اونکو اسد تعالی نی اون ضربونکی صدمونسی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِیِّهٖ یُشِیْرُ اِلٰی رَبَاعِیَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی
رَجُلٍ یَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخت ہو غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتھہ پیغمبر اپنی کی اشارہ کرتی تہی آنحضرت ساتھہ اس فعل کی طرف دانتون سے اپنی کی اور توڑی جانی
اونکی لے دنکی ہاتون سی اور فرمایا سخت ہے غضب خدا کا اوس شخص پر کہ قتل کری اوسکو رسول خدا کا راہ خدا میں کم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح احتراز
کیا قتل ہونی سی حد اور قصاص مین کہ وہ ایسا نہیں ہے اور مراد رسول خدا سی یا تو ذات شریف آپکی ہی یا ہر پیغمبر اسلیئی کہ مارنا پیغمبر کا حق ہی اور
حکمہ اشتباہ کی نہیں ہے مقتول اوسکا واجب القتل اور مردود رخی ہی بلاشبہ **وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ** اور یہہ باب خالی ہی دوسری فصل سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ یٰاَیُّهَا**
الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ یَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِیْ قُلْتَ لِیْ فَقَالَ لِیْ جَابِرٌ
لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ هَبَطْتُ فَنُوْدِیْتُ
فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ شَیْئًا فَاَتَیْتُ
خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ
قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی یحیی ابن کثیر سی کہ کہا پوچھا مینی ابوسلمہ بیٹی عبدالرحمن بیٹی عوف کے سی کہ وہ بڑی تابعین اور مشاہیر
علما اور فقہائی سبعہ سی ہین کہ پہلی کیا چیز نازل ہوئی ہی قرآن میں کہا یا ایہا المدثر **ف** ع یہان شبہہ ہوا ہی حال راوی پر بسبب بیان کی پہلی کہ اول
جو اوتری ہی اقرا باسم ہی اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونی وحی کی اوتری ہی جیسی کہ عائشہ رض کی حدیث میں فصل اول ذکر کیا گیا ہی اولیت اسکی اضافی ہی یعنی بعد
فترۃ وحی کی جو پہلی اوتری ہے یا شاید حدیث کی راوی نی مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرا کی اوترنی کو **ت** کہا یحیی نی کہ کہا مینی کہتی ہین یعنی جمہور یا
بعضی علما کہ اقرا باسم ربک اول اوتری ہی کہا ابوسلمہ نی کہ پوچھا مینی جابر سی سوال اسکا یعنی مثل سوال تیری کی اور اونہون نی بہی ایسا ہی جواب دیا جیسا
کہ مینی کہا اور کہا مینی اونسی مانند اوسچیز کی کہ کہا تونی مجہے کہ کہتی ہین اول اقرا باسم اوتری ہی پس کہا واسطی میری جابر نی کہ نہین حدیث بیان کرتا
ہون مین تمہی مگر مثل اوسچیز کی کہ حدیث بیان کی ہی پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا حضرت نی کہ خلوت اور اعتکاف کیا مینی حرا مین یعنی مہینی بہر پس
جب کہ پوری کر چکا مین خلوت اور اعتکاف اپنا اور اترا مین پہاڑ سی پس پکارا گیا مین پس دیکھا مینی داہنی اپنی پس دیکھا مینی کچھہ اور دیکھا بائین اپنی پس نہ
دیکھا مینی کچھہ اور دیکھا مینی پیچھی اپنی پس دیکھا مینی کچھہ پس اوٹھایا مینی سر اپنا اور دیکھا مینی اوپر کی جانب پس دیکھا مینی کچھہ یعنی فرشتہ **ف** ع اور راوی بیگدرا
جابر سی کہ اونہون نی سنا آنحضرت سی حدیث بیان فرمائی فترۃ وحی سی فرمایا پس اوس وقت کہ مین چلتا تہا سنی مینی ایک آواز آسمان سی پس اوپر اوٹھائی
مینے نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ تہا کہ آیا تہا میری پاس کوہ حرا مین اخیر حدیث تک بیان کیا پس وہ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول

اضافی ہی ت پس آیا مین خدیجہ کی پاس اور کہا مینی یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجہمین سرایت کیا تہا کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا مجکو اور ڈالا مجہپر ٹہنڈا پانی کہ پیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری یہہ سورہ ای کپڑا اوڑہنیوالی کہڑا ہوا اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑیکو پاک کر اور ناپاکی کو چہوڑ اور یہہ یعنی اوترنا سورہ مدثر کا تہا پہلی اس سے کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت ہونیکی یا کمال اوسکا اوپر پڑہنی سورہ فاتحہ کی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

باب علامات النبوة

باب ہے نبوت کی علامتون مین ف ح علامات اور معلم زبر سی اور علم عین اور لام کی زبر سی اصل مین نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سرے پر رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت کی کہ عاقل فراست رکہنی والا جو اونمین نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہی گئی ہین وہ بہی اسی قبیل سی ہین اور اسمین شک نہین ہے کہ تمام معجزی نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہہ معلوم نہوا کہ مولف نی جو دو باب علحدہ کئی ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہے اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزونکی باوجودیکہ دونون باب مین خوارق ہی ذکر کیی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی انتظام نہین ہوتی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاه جبريل وهو يلعب مع الغلمان فاخذه فصرعه فشق عن قلبه فاستخرج منه علقة فقال هذا حظ الشيطان منك ثم غسله في طست من ذهب بماء زمزم ثم لأمه واعاده في مكانه وجاء الغلمان يسعون الى امه يعني ظئره فقالوا ان محمدا قد قتل فاستقبلوه وهو منتقع اللون قال انس فكنت ارى اثر المخيط في صدره رواه مسلم** روایت ہی انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل ع اسحالمین کہ آنحضرت کہیلتی تہی ساتہہ لڑکون کی ف ح یعنی تہی اونکی درمیان مین اور یہہ وسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کے پاس ہے کہ دایہ آپکی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نے اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپکے دل کی جانب سے اور نکالا اونکی دلمین سے علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہے واستخرجہ فاستخرج منہ علقة یعنی لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہہ ہونگی کہ اپکی دل کی جانب سے چیرا اور دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سے ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہونکی ت پس کہا جبرئیل نی کہ یہہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی پہنچتا اوسکو اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہہ پہر دہویا آپکے دل کو سونی کی لگن مین زمزم کی پانی سی ف ع یعنی واسطی تعظیم وتکریم حضرت کی اور استعمال سونی کا کہ اس دنیا مین منع کیا ہی واسطے امتحان کی ہی در آخرت مین اوسکی ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی احوال سی ہے علاوہ یہہ کہ آنحضرت نی اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سے ہوتا تو اوس سے قلب مبارک دہوتی لیکن اسمین شک نہین ہے کہ جو پانی نکلا تہا جوش مارکر آنحضرت کی انگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی اثر دست مبارک کی سی اور پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی ت پہر ملایا اور درست کیا جبرئیل ع نی اوس جگہہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہہ دیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دلکو رکہا اور پہر درست کیا سینہ مبارک اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہہ آنحضرت کی دوڑتی ہوی آنحضرت کی ماں کی پاس مراد رکہتا ہی انس رض ماں سی دایہ آنحضرت کی کہ دودہ پلاتی تہی پس کہا اون لڑکون نی کہ محمد تحقیق قتل کیی گئی پس آئی لوگ آنحضرت کی پاس یعنی متوجہ ہوی کچہہ لوگ دایہ کی قوم مین سے طرف حضرت کی پس دیکہا آپ کو اسحالمین کہ رنگ متغیر ہی کہا انس نے کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سینی کا آنحضرت کی سینہ مبارک مین ف ع ح اور یہہ حدیث اور مانند اسکی اسی قبیل کی ہین کہ واجب ہی تسلیم کرنا انکا اور نہ تعرض کری ساتہہ تاویل کی بطریق مجاز کی ایسی کہ کچہہ ضرورت اسکی نہین ہے کیونکہ یہہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت

قادر کی سی اور حکمت اسمین یہہ ہے کہ حضرت ہوگئی سبب اسکے مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہوں قبول کرنی وحی کی لیی اور راہ نپاوین طرف حضرت کی وسوسی
نفس کی اور منقطع ہو جاوے طمع شیطان کی آپکے غافل کرنی سی جیسکی اشارہ کرتا ہی طرف اسکے قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیی کہ چیرنا سینہ
شریف کا چار بار واقع ہوا پہلی تو صغر سن مین دایہ حلیمہ کے پاس دوسرے دس برس کی عمر مین تیسری وقت نبی ہونی کی چوتھی شب معراج مین جس وقت کہ جبرئیل
حضرت کی بلانی کو آئی اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دہونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کی لیی تہا یا اور پیغمبرونکی لیی بہی واقع
ہوا اور ابن عباس سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کی آیا ہی کہ کہا اوسمین ایک طشت تہا کہ دہوئی گئی تہی اوسمین دل انبیا صلوات اللہ وسلام علیہم اجمعین کے ت
نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعرف حجرا بمكة كان يسلم على قبل ان
ابعث اني لاعرفه الان رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلاشبہ مین البتہ پہچانتا ہون اوس پتہر
کو کہ مین تہا کہ سلام کرتا مجہپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسکی ایک روایت مین آیا ہی پہلے اسکی کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق مین البتہ پہچانتا ہون اوسکو
اب نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع کہا بعضون نی کہ وہ پتہر حجر اسود تہا اور ہوسکتا ہی یہہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتہہ زقاق الحجر کی کہ درمیان مین
مسجد اور گہر خدیجہ رض کی اور حضرت عائشہ سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جب لائی میرے پاس جبرئیل ع رسالت تو نہین گذرتا تہا مین کسی پتہر درخت پر مگر
کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ **وعن** انس قال ان اهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يريهم اية
فاراهم القمر شقتين حتى راوا حراء بينهما متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق مکہ کی کافرون نی سوال کیا آنحضرت سے کہ دکہاوین اونکو معجزہ کہ نشان
آپکے سچ کا ہو دعوی نبوت مین پس دکہلایا اونکو چاند کو دو ٹکڑے یعنی ساتہہ اشارہ دست مبارک کے یہان تک دیکہا اونہون نی پہاڑ حرا کو درمیان اون دونو
ٹکڑو کی یعنی اسطرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچی پہاڑ کی جیسکہ آتا ہی ذکر اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن مسعود قال انشق
القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرقتين فرقة فوق الجبل وفرقة دونه فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اشهدوا متفق عليه اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرت کی زمانہ مین دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک ٹکڑا نیچی
پہاڑ کی یعنی دونون ٹکڑے جدا ہوے اور ایک دن دونو ٹکڑا پہاڑ کی اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچی کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کافرونکو کہ
گواہی دو میری نبوۃ پر یا میری معجزہ پر **ش** ح ع اور بعضون نی کہا معنی اسکی ہین حاضر ہو اور دیکہو بموجب پہلے معنی کی لفظ اشہدوا مشتق ہی شہادت سے اور بموجب
دوسری کی شہود سی اور جاننا چاہیی کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہے آنحضرت کی لیی اور روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سے اور
روایت کیا ہی اون سے جم غفیر نی ائمہ حدیث سی اور علامہ ابن سبکی نی بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میرے نزدیک یہہ ہے کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت
کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت سے طرق سی کہ شبہہ کو اوسمین بالکل جگہہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیۃ اور مفسر اجماع رکہتی ہین کہ مراد آیۃ کریمہ اقتربت الساعۃ
وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرت کی معجزہ سی واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت کہ فرمایا اوپر اوسکی وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر
مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضی بدعتیون فلسفیون نی باعتقاد اسکی کہ خرق اور التیام فلکیات مین محال ہے اور یہہ نہین جانتے
ہین وے جاہل کہ افلاک سب پیدا کیی ہوے اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی چنانچہ آیا ہے کہ اونکو لپیٹی گا روز قیامت کے اور بعضی ملحدون مین سے کہتی
ہین اگر یہہ واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتی اور تمام اہل زمین اوسکے دیکہنی مین شریک ہوتی اور دیکہنا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ اہل
تواتر اوسکو نقل کرتی جواب اسکا یہہ ہے کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قسم مخصوص نی اونہین کو دکہا دیا اور مقصود اس معجزہ سی دکہانا اور الزام دینا اونکا تہا اور یہہ بہی
کہ رات مین تہا اور ایک لحظہ سی زیادہ نہ تہا اور لوگ سوتی تہی اور ہوسکتا ہی کہ چاند اوسوقت مین ایسے بعضی منازل مین ہو کہ بعضے اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور اور بعضون کو

تہا جیسے کہ خسوف کو بعضے شہروں والی پاتی ہیں اور بعضے نہیں پاتی اور یہہ روایتوں میں آیا ہی کہ مسافر اطراف زمین سے وہاں پہنچے خبر دی اونہوں نے شق
قمر کی اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہی بی شبہہ ورکتابیں سیر اور تواریخ کی اوس سے بہری ہوئی ہیں گو کہ کافر اور منکر نقل نکریں اور منکر ہوں کچہہ ضرر نہیں **ت**
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ
وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَاَ عَلٰی
رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰی عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اوس نے کہ کہا ابو جہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمد اپنی مونہہ کو درمیان تمہاری یعنی نماز پڑہتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہاں
پہر کہا ابو جہل نی قسم ہی لات اور عزی کی اگر دیکہونگا میں اوسکو کرتا ہی یہہ یعنے سجدہ تو البتہ روندونگا میں اوسکی گردن پس آیا ابو جہل آنحضرت کی پاس اسحالمین
کہ آپ نماز پڑہتی تہی قصد کیا اوس نی کہ پانو رکہی آپکے گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہاں اپنی قوم کی پاس مگر جاتی حضرت کی طرف سے مگر اسحالمین کہ ہٹنی لگا اپنی
ایڑیوں پر اور بچاتا تہا ساتہہ دونوں ہاتوں اپنی کی یعنی جب آیا پہر کر تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہنچتی ہی اور وہ بیچ دونوں ہاتوں سی
اوسکو روکتا ہی پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہی واسطی تیری اور کیا کرتا ہی تو کہ اولٹا پہرتا ہی اور اپنی ہاتہہ سی کچہہ روکتا ہی پس کہا ابو جہل نی درمیان
میری اور درمیان حضرت کی ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدید ہے اور بازو ہیں یعنی فرشتی ہیں کہ محافظ تہی حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اگر نزدیک ہوتا ابو جہل مجہسی تو البتہ اوچک لیجاتی اوسکو فرشتی ایک ایک ٹکڑا کر کر یعنی ہر فرشتہ اوچک لے جاتا ایک ایک عضو اوسکی اعضا میں سے
نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ
الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰی وَلَئِنْ طَالَتْ
بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ
اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ
فَيَقُوْلُ بَلٰی فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَاُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰی فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ
عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ
الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَی بْنِ هُرْمُزَ
وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی عدی ابن حاتم سی کہا اوسوقت کہ میں تہا کہ نزدیک آنحضرت کی کہ ناگہاں آیا اونکی پاس ایک شخص پس شکایت کی اوس نے طرف حضرت کی فاقہ
اور محتاجگی کی پہر آیا حضرت کی پاس ایک دوسرا شخص پس شکایت کی طرف حضرت کے راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہی راہوں میں یعنی بسبب فساد قوموں کی پس فرمایا آنحضرت نی ای عدی
کیا دیکہا تو نی حیرہ **ف** لفظ حیرہ ساتہہ زبر ح مہملہ کی اور زیر ی کی نام ایک قدیم شہر کا ہی نواح کوفہ میں اور محلہ مشہور ہے نیشاپور میں اور ظاہر یہہ ہے
کہ مراد یہاں شہر مذکور سی ہے **ت** پس اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی پس البتہ دیکہیگا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضوں نے کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کریگی

جیرہ سی تا طواف کری خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈریگی کسی سی سوائی خدا کی **ف** ح یہہ بات اوس شخص کے جواب مین فرمائی کہ گلہ راہ زنی کا کیا تہا اور پیچ جواب اوس شخص کے کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تہی آگی کی بات فرمائی اور خطاب تو جانب عدی ابن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تہی فرمایا تا سب صحابہ یہہ بشارتیں سن لین اور اوسکی ضمن مین جواب اون دو تونکا حاصل ہو جاوی پہر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہہ فراخی اور تونگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی مصارف خیر مین **ت** اور اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی البتہ کہولیجاوینگی خزانہ کسری بن ہرمز بادشاہ فارس کی یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتہہ لگینگے اور تقسیم ہوونگی مسلمانون مین اور اگر دراز ہوی ساتہہ تیری زندگانی تو البتہ دیکہی گا تو اوس شخص کو کہ نکالیگا بہر مٹہی سونی یا چاندی سی ڈہونڈیگا اوس شخص کو یعنی فقرا ڈہونڈیگا کہ قبول کری اوسکو پس نپاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سے **ف** ح بسبب نہونی فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیئے تاہی جب حاجت نہوی تو سونا چاندی کس کام آوی اور کہاہی علمانی کہ یہہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کے ہوگا جیسکی حدیث مین آیاہی کہ وہ بیچ باب نزول عیسی کی گذراہی اور بعضون نی کہاہی کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کی ہی وجود مین آیاہی اور جزم کیاہی بیہقی نی اسی معنی کو اور چونکہ خوش خبری دی آنحضرت نی وسعت رزق و فراخت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسکی شان مقام نبوت کی ہی پس فرمایا **ت** اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سے ایک تمہارا اوس دن کہ ملاقات کریگا اوس سے یعنی روز قیامت کی اسحال مین کہ نہین ہونیکا درمیان اوسکی اور درمیان اللہ کی کوئی شخص ترجمہ کہ بیان کری واسطی اوسکی **ف** ح ع لفظ ترجمان ساتہہ زبر ت اور پیش جیم کی اور ساتہہ زبر دونون کی درمیان پیش دونون کی وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک بان سی دوسری زبان مین جسکو دو بہانشیا کہتی ہین حاصل یہہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان مین کوئی دو بہانشیا نہین ہونیکا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ **ت** پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا مینی طرف تیری رسول تاکہ پہنچاوی تجکو احکام دین کے اور خبر قیامت کی آنی کی پس کہیگا ہان بہیجا تہا تونی رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہین دیا مینی تجکو مال اور کیا نہین احسان و انعام کیا مینی تجہپر **ف** ع یہہ استفہام تقریر کی لیئی ہی یعنی دیا مینی تجکو مال و انعام کیا مینی تجہپر کمال و قدرت سے دی مینی تجکو اوسکی خرچ کرنی پر اور فائدہ اوٹہانی پر اوس سے اور صرف کرنی پر اہل استحقاق کی **ت** پس کہیگا بندہ ہان دیا تہا تونی مال و احسان کیا تونی مجہپر پس دیکہیگا وہ شخص داہنی طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنی طاعت کے اور دیکہیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ **ف** ع یعنی بسبب کرنی برائیون کی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ دونو کنایہ مین احاطہ سی یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سے مگر ساتہہ گذرنیکی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیئی فرمایا **ت** کہ بچاؤ آگ دوزخ سی یعنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتہہ ٹکری کہجور کی ہو پس جو شخص کہ نپاوی ٹکڑا کہجور کا پس بچی ساتہہ کلام خوب و نرم کی کہ سایل کو کہی اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اوسمین مداہنت دین کی نہو کہا عدی نی پس دیکہی مینی عورت سفر کرنی والی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیرہ سی تاکہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے یعنی جیسکی خبر دی تہی حضرت نی اور تہا مین بیچ اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسری بیٹی ہرمز بیٹی نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتہہ تمہاری زندگانی تو البتہ دیکہوگی اوس چیز کو کہ کہاہی پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈہونڈیگا اوس شخص کو کہ قبول کری **ف** ح وفات پائی عدی بن حاتم نی سن ستہ ستہہ یا اٹہہ ستہہ یا اونہتر مین عمر بن عبد العزیز کی زمانہ سی پہلی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوضَعُ

فَوْقَ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خباب ابن ارت سے کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف رسول خدا کی اسحال مین کہ وہ سر کی نیچی کملی رکھی ہوی تہی کعبہ کے سایہ مین اور تحقیق پائی تہی ہمنی مشرکون سی سختی و تکلیف پس کہا ہمنی آیا نہین دعا کرتی آپ اللہ سے یعنی مشرکون پر ایسی کہ اونہون نی ایذادی ہی ہمکو پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اسحال مین کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپکا **ف** ح یعنی بسبب ایک حالت کی کہ وارد ہوی حضرت پر سنی ظلم اور بی اندازی کا فرونکی سی یا بسبب بی صبری اور شکایت کرنی مسلمانونکی کا فرونکی اور یہہ مناسب تر ساتہہ قول آنحضرت کی کہ **ت** اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگونمین کہ کہودا جاتا تہا اوسکی لیی گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہی مین پہر لایا جاتا تہا آرا اور رکہا جاتا تہا اوپر سر اوسکی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب یہ اوسکی دین سے اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص ساتہہ کنگہیون لوہیکی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہون پر یعنی کنگہی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سے گذر کر پہنچتی اور ہڈی پر پہنچتی تہی اور نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب اوسکی دین سی قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہووی گا یہہ دین یعنی اور آسانی دیکہو گی تم بعد دشواری کی یہانتک کہ چلیگا سوار صنعا سی حضرموت تک مسافت بعید ہے درمیان دونو موضعونکی اسحال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوار کسی سی مگر خدا سی **ف** ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت اور پانی رکہتا ہے مانند دمشق کے اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتہہ جزم ضاد اور زبر میم اور پیش میم کے بہی کہتی ہین ایک شہر مشہور ہے یمن مین جگہہ صلحا اور عابدونکے یہانتک کہا ہے علمانی حضرموت منبت الاولیا یعنی حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا اوس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتے ہین اور یہہ نام اوسکا اسلیے رکہا گیا کہ صالح پیغمبر حاضر ہوی وہان اور مرے اور بعضونے کہا کہ حاضر ہوا اوسمین موت جرجیس کے **ت** یا بہیڑیا ہی بکریون پر **ف** مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگونکی ظلم سی یہانتک کہ جیسا کہ جانور بہیڑیے جیسے جانور بہی جانے بہیڑیا بکریون میں امن تہا ایسے حملہ کرنی بہیڑیی کی سی بکریون پر ایسی کہ وہ خارج ہی عادت سے اور یہہ امن بہی ہو جائیگا ولیکن آخر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت عیسی علیہ السلام کی انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین واو سی ہی یعنی والذئب وروہ احتمال کہتا ہی یہہ کہ ہو معنی اوکی یا ہو واو بمعنی واو جمع کی یا شک کی لیے اور پہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہی جو کچہہ کہ اوسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس دفع ہو گیا جو کچہہ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی الخ **ت** ولیکن تم جلدی کرتی ہو **ف** ع یعنی قریب ہی کہ جاتا رہی گا عذاب کرنا مشرکین کا تمکو پس صبر کرو اوپر دین پر جیسی صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تمہاری تہی مومنین میں سے اور سخت تر عذاب سے بسبب قوت یقین کے **ت** نقل کی یہہ بخاری نی ٭

وعن اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لائی پاس ام حرام بنت ملحان کی **ف** ح ع لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سی ہے اور ام حرام خالہ انس کی ہین بہن انکی ماں کی کہ ام سلیم ہین اور
یہہ دونو عورتین خالہ تہین آنحضرت کی دودہ کی علاقہ سی یا نسبی کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تہین آنحضرت کی لیکن اختلاف کیا ہی
کیفیت محرمیت مین کہ کسی علاقہ سی محرم کہا ہی اور کسی نی کسی علاقہ سی کہا مولف نی کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین اپنی خاوند
کی ساتھہ زمین روم مین حضرت عثمان کی خلافت مین **ت** اور تہین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی **ف** ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین سی
پس بسبب محرمیت کی کہ اون دونوں بہنوں سی رکہتی تہی اونکی پاس تشریف لاتی تہی اور قیلولہ کرتی تہی جیسی کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کی **ت** پس لائی
آنحضرت ام حرام کی پاس ایکدن پس کہانا کہلایا ام حرام نی آپ کو پہر بیٹہی ام حرام جوئین دیکہنی حضرت کی سر مبارک مین **ف** ح اور تحقیق اسکی گذر چکی ہی
کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تہین ولیکن یہہ بال صاف کرتی تہین غبار وغیرہ سی اور دیکہتین تہین کہ شاید کوئی جوں ہووے **ت** پس سوئی آنحضرت پہر جاگے اور حالیکہ
وہ ہنستی تہی کہا ام حرام نی کہ پس کہا مینی کس چیز نی ہنسایا آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سے روبرو کیگئی میری اور دکہائی گئی مجکو
اسحال مین کہ جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر یا فرمایا مثل بادشاہونکی تختوں پر **ف** ع یہہ شک راوی ہی کہ
لفظوں مین فرق ہی او معنی دونوں عبارتوں کی ایک ہی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتہہ پشت زمین کی او کشتی کو ساتہہ تخت کی اور ٹہیرایا اوسپر بیٹہنی کو
مشابہ بیٹہنی بادشاہ کی اپنی تخت پر واسطی اشارہ کرنی کی اسپر کہ وہ اپنی نفسوں کو محنت مین ڈالینگی اور مرتکب ہونگی اس امر عظیم کی بخوشی خاطر اور دل کی
امنگ سے مانند بادشاہونکی تختوں پر **ت** پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجئی اللہ سی یہہ کہ کری مجکو اوس جماعت مین سے کہ سوار ہونگی دریا پر جہاد کی لئی پس دعا
کی آنحضرت نی ام حرام کی لئی ساتہہ اوسچیز کی کہ درخواست کی پہر رکہا آنحضرت نی سر مبارک اپنا اور سو گئی پہر بیدار ہوئی اسحال مین کہ ہنستی تہی پس
کہا مینی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت نی کتنی ایک آدمی میری امت مین سے روبرو کئی گئی میری جہاد کرنی والی راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا
پہلے بار مین کہ سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختوں پر پس کہا مینی یعنی دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجئی اللہ سے یہہ کہ کری مجکو اونمین سے فرمایا تو پہلون
مین سے ہی **ف** یہاں سے معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکہائی گئی غیر اوس جماعت کی تہی کہ جو پہلی دکہائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا پر
بیٹہینگے اور جہاد کرینگی اور تو اوس جماعت سے ہوگی کہ اول یہہ کام کرینگی اور یہہ بہی اسمین اشارہ ہی کہ مرتبہ پہلونکا زیادہ ہی پچہلونکی مرتبہ سی **ت** پس
سوار ہوئین ام حرام معاویہ کی زمانہ مین **ف** ح ظاہر عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئین
ہین کہ یہہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کی بیچ خلافت عثمان کی پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کی ہین پس نہین منافی ہی اسکی موت کہ اونکی بیچ
خلافت عثمان کی ہوئی جیسی کہ اوپر گذرا **ت** پس گرائی گئین ام حرام زمین پر بیچ جانور کی پیٹہہ پر سی پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین **ت** نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال ان ضمادا قدم مكة وكان من ازد شنوءة وكان يرقي من هذا الريح فسمع سفهاء
اهل مكة يقولون ان محمدا مجنون فقال لو اني رايت هذا الرجل لعل الله يشفيه على يدي قال فلقيه فقال يا محمد
اني ارقي من هذا الريح فهل لك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الحمد لله نحمده ونستعينه من يهده الله
فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما
بعد فقال اعد علي كلماتك هؤلاء فاعادهن عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرات فقال لقد سمعت قول الكهنة
وقول السحرة وقول الشعراء فما سمعت مثل كلماتك هؤلاء ولقد بلغن قاموس البحر هات يدك ابايعك على الاسلام قال فبايعه رواه
مسلم وفي بعض نسخ المصابيح بلغنا ناعوس البحر　اور روایت ہی ابن عباس سے کہ ضماد آیا مکہ مین اور تہا وہ ازد شنوءہ سی **ف** ح ع

لفظ ضماد ضاد معجمہ کی زیر اور پیش سے ہی اور تخفیف میم سے ہی اور دال آخر مین اور بعضون نے میم ہی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوءہ شین کی زبر اور
نون کی پیش سے پھر واو ہی ساکن پھر ہمزہ پھر ہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی یمن مین سے اور ازد ایک قبیلہ ہی اس سے اور ضماد آنحضرت سے آشنائی رکھتا تھا پہلی نبوت
کی اور یہہ ایک شخص تھا طبیب اور افسون گر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتدا اسلام مین ت اور تھا ضماد کہ منتر پڑھتا تھا اس ہوا سے ف ح یعنی آسیب
جن کی دفع کی لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتے ہین باعتبار اسکی کہ دکھائی نہین دیتا مانند ہوا کی ت پس سنا ضماد نی مکہ کی بیوقوفون سے کہ کہتے ہین
محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نی اگر دیکھون مین اوس شخص کو تو علاج کرون شاید کہ خداتعالی تندرستی دیوی اونکو سبب میرے کہا ابن عباس نے پس
ملاقات کی ضماد نی آنحضرت سے اور دیکھا آپ کو پس کہا ای محمد تحقیق مین منتر پڑہتا ہون واسطی دفع آسیب جن کی پس آیا ہی تمکو رغبت میرے منتر پڑھنی
مین اور اس علت کے دور ہونی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق سب تعریفین واسطی اسکی ہین تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور شکر کرتی ہین
اوسکی نعمتون کا اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکھاوی اور مقصد کو پہنچاوی اللہ پس نہین ہے
کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کری خدا پس نہین کوئی راہ دکھانے والا اور منزل مقصود کو پہونچانی والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک
ہی وہ نہین شریک واسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندہ ہے اوسکا اور رسول اوسکا ایسے ہی حمد اور درود کے ف ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کے خطبہ مین
مذکور ہوتا ہے جیسے کہ کتاب الجمعہ مین گذرا ایمان چاہتا تھا آنحضرت نی کہ یہی لفظ امابعد خطبہ پڑہین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کی ولیکن اسیقدر پر اکتفا کیا اور جواب اسکا صراحۃً نکہا
اور یہہ کلمات پڑھے تاکہ جانین عقلا کہ یہہ شخص بڑا عقلمند ہی اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہین کہتا اور جو اوسکو مجنون کہتے ہین وہ بیوقوف ہین ت پس
کہا ضماد نی آنحضرت کو پھر فرمایئے میرے آگی یہہ کلمی اپنی پس پھیرا اون کلمون کو اوسکی آگی پیغمبر خدا نی تین بار پس کہا ضماد نی کہ البتہ تحقیق سنا ہی مینی قول کاہنون
کا اور قول ساحرونکا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مینی مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق پہنچی ہین یہہ کلمی بیچون بیچ اور نہایت گہراو کی جگہہ دریای
کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہنچی ہین دو تم ہاتہہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سے اسلام پر کہا ابن عباس نے پس بیعت کی ضماد نی آنحضرت سے
اور مسلمان ہوا نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہی بلغنا بجای بلغ کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سے بجای قاموس کی کہ قاف اور
میم سے ہی ف ح شیخ محی الدین نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دو نوطرح ضبط کیا ہی ہمنی ناعوس ساتھہ نون اور عین کی اور موجود
بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہہ ہے اور قاموس ساتھہ قاف اور میم کی اور مشہور روائیون مین یہی ہے بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ بعضون نے ناعوس
روایت کیا ہی اور ہماری شیخ ابوالحسن نے کہا کہ ناعوس بمعنی قاموس کے اور توربشتی نی کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف ہے اور وہم راوی کا ہی اور بعضون
کے نزدیک قاموس قاف اور عین سے بہی آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہے وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْآخَرُ لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي
اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابوہریرہ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی ہلاک کسری ہی اور بیچ اول حدیث دوسری کے لیفتحن عصابہ ہی بیچ باب
الملاحم کی اور یہہ باب خالی ہی دوسرے فصل سے

الفصل الثالث فصل تیسرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ
مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ
جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى
فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ
مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ

قَالَ اَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوا اَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّي
سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ اَبُو سُفْيَانَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ
عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهِ
مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ
ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيدُونَ اَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ
مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ
اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ
فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ ؕ

روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابو سفیان بیٹے حرب کی نی ایک حدیث کہ پہنچی ہی مونہہ اوسکی سی طرف مونہہ میری کی **ف** ع
یعنی بالمشافہہ بی واسطہ کی درمیان میرے اور درمیان اوسکی کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین تہا کوئی حاضر سوا میرے ساتہہ
اوسکی جیسی کہ دلالت کرتا ہی سیر لفظ حدثنی کا **ت** کہا ابو سفیان نی کہ سفر کیا مینی اوس مدت مین کہ تہی درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
ف ع مراد ہی اس سے مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی تہی وہ سن چہہ مین اور مدت اوسکی دس برس ٹہیری تہی لیکن کفار نی نقض عہد کیا بسبب قتل کرنی بعضی خزاعہ
کی کہ حلیف تہی آنحضرت کی پس غزوہ کیا اونسی سن آٹہہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی **ت** کہا ابو سفیان نی پس اوس وقت ناگہان مین تہا ملک شام مین یعنی مقام
غزہ مین ہوئی آیا خط آنحضرت کا طرف ہرقل کی **ف** ع لفظ ہرقل ساتہہ زیر ہ اور زبر را اور جزم قاف کی اور ساتہہ زیر ہ اور جزم را اور زیر قاف کی بہی کہتے
ہین نام ہی بادشاہ روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب کرائی ہی دینار رون پر اوسنی ڈالی ہی اور اول جبہ یعنی گرجا گہر اوسینی بنائی تہی **ت**
کہا ابو سفیان نے اور تہی دحیہ کلبی لائی تہی اوس خط کو پس پہنچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصری کی **ف** ح کہ ہرقل کی بڑی امیرون مین سے تہا اور بصرے ساتہہ ضم با
اور جزم صاد مہملہ کی نام ایک شہر کا ہی شام کی شہرون مین سے **ت** پس پہنچایا اوس خط کو امیر بصری نی طرف ہرقل کی یعنی حکم اسطرح کیا تہا حضرت نی
دحیہ کو کہ تو یہہ خط سردار بصرے کو دینا وہ ہرقل کو پہنچا دیگا پس کہا ہرقل نی کہ کیا ہی اسجگہہ کوئی قوم اوس شخص کے سی کی دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی وہ کہ مین نبی
ہون یعنی تاکہ مین پوچہون اونسی وصف اوسکا تاکہ ظاہر ہو ہمارے لیے سچ اور جہوٹ اوسکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادمون نے کہ ہان ہی ایک شخص اوسکی قوم مین سے
کہ تجارت کی لیے آیا ہی پس بلایا گیا مین ساتہہ ایک جماعت کے قریش سی کہ مقدار تیس آدمیونکی تہی پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹہلائے گئے ہم آگی ہرقل کے
یعنی تاکہ سنی کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نی کونسا تم مین سے بہت نزدیک ہے نسب مین اوس شخص سے کہ دعوی کرتا ہی نبی ہونی کا **ف** ع کہا
علمانی کہ نہین پوچہا اوسنی قریب النسب کو مگر اسلیے کی وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہے یہہ کہ جہوٹ بولی اونکی حق مین **ت** کہا ابو سفیان نے کہ پس کہا
مینے کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اوس شخص سے پس بٹہایا اونہون نی مجکو آگی ہرقل کے یعنی تنہا اور بٹہلایا میرے ساتہہ والونکو میری پیٹہہ کی پیچہی **ف**
ع اسلیے کہ اگر واقعی وہ جہٹلاوین شرم نکرین سامنی ہونی مین اسلیے پیچہی بٹہایا کہ وہ سرہانے کے اشارے سے کسی بات کی بیان کرنی کو منع نکر دین **ت** پہر بلایا
ہرقل نی اپنی مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تہا پس کہا ہرقل نی مترجم کو کہ کہہ ابو سفیان کی یارونکو کہ مین پوچہتا ہون ابو سفیان سے احوال
اوس شخص کا کہ کہتا ہی مین پیغمبر ہون پس اگر جہوٹ کہی مجہسی تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کر دو مجکو حقیقت پر کہا ابو سفیان نے کہ قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا
کہ نقل کیا جاویگا مجہپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین **ف** ع یعنی حاضرین میرا جہوٹ میری قوم کی آگی بیان کرینگی اسکا ڈر تہا اگر یہہ نہوتا تو جہوٹ بولتا مین

ہرقل سی حضرتؐ کے بابمین بسبب بغض و مخالفت کی کہ اوسنی رکہتا تہا کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میری ساتہی جہٹلاوینگے مجکو تو البتہ کچہہ جہوٹ بولتا مین اوس سے **ت** پہر کہا ہرقل نے اپنی مترجم سی کہ پوچہہ ابوسفیان سے کہ کیسا ہے حسب آنحضرتؐ کا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین **ف** ع حسب وہ چیز کو کہتی ہین کہ شمار کری اوسکو آدمی اور فخر کری ساتہہ اوسکی قسم شرف و فضل اپنی کی سے اور باپون اپنے کی سی اور یہہ شامل ہے نسب کو بہی اور مراد یہان ہے ہاشم ہین کہ قریش مین بہی افضل تہی اور بخاری مین آیا ہے کیف نسبہ فیکم **ت** کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اس شخص کی باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتی تہی تم اوسکو ساتہہ جہوٹ کی پہلی اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہتا ہے اب یعنی کیا پہلی دعوی نبوت کی کوئی جہوٹ اوسنی ظاہر ہوتا تہا اور تم اوسکو تہمت جہوٹ کی لگاتی تہی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتی ہین اونکا اور ایمان لاتی ہین اوپر اشراف لوگون کی یا ضعیف انکے **ف** ح مراد اشراف سے یہان اہل نخوت و تکبر ہین والا کون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سی مانند عباس اور حمزہ اور علی اور جعفرؓ کی اور اور اکابر قریش سے مانند ابی بکر اور عمر اور عثمان اور اور صحابہ قریش سے جن کی پہلی سوال کرنی ہرقل کی سی ایمان لائے تہی **ت** کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ ضعیف لوگون کی ایمان لائی ہین **ف** ح اور ابواسحق کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا متابعت ہے ضعیفون اور مسکینون اور غلامون نے اس پر نسبت شرف والون کی سبقت نہین کی ہی اور یہہ محمول اکثر و اغلب پر ہے **ت** کہا ہرقل نے کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین لوگ روز بروز اونکی تابعین میں یا کم یعنی بسبب پہر جانے بعض اونکی طرف دین اونکی کی یا بسبب مر جانی بعض اونکی بغیر جبر نقصان اونکے کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینے کم نہین ہوتی ہین بلکہ زیادہ ہوتی جاتی ہین کہا ہرقل نی کیا مرتد ہوتا ہی یعنی پہر جاتا ہی کوئی اونمین سے اوسکی دین سے بعد داخل ہونی کی اوسمین بسبب ناخوش رکہنی کی اوسکی دین کو کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینے مرتد نہین ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نی پہر کیا تم لڑتی ہو اوس سے کہا مینے ہان کہا ہرقل نی پس کسطرح ہی لڑائی تمہاری اوس سے کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینے ہوتی ہی جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اوسکے مانند ڈولونکی کہ کبہی یہہ بہرا اور وہ خالی اور کبہی وہ بہرا ہے اور یہہ خالی پاتا ہی وہ ہمسی اور پاتی ہین ہم اوس سے یعنی کبہی ویسی مصیبت پہنچتی ہی ہمکو اور کبہی پہنچتی ہی ہمسی اونکو کہا ہرقل نی پس کیا توڑتا ہی وہ عہد اور صلح کو کرتا ہی کہا مینے نہین یعنی نہین واقع ہوئی اوسنی عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی ہین جانتے کہ کیا کرنی والی ہین وہ اوس سے ڈرتی ہین ہم اسمین یعنی آیا عہد شکنی کرینگی مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات کہ داخل کرون مین درمیان باتون اپنی کی کچہہ سوائے اس بات کی **ف** ح یعنی کوئی بات کہ اوسمین نسبت نقصان اور عیب کی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین کچہہ بہی ہو نہین بیان کر سکا مین سوائے اس بات کی کہ اسمین احتمال نسبت عذر کا تہا **قَالَ فَهَل** قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِیْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِیْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِیْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ یَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاءُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ لِیَدَعَ الْكَذِبَ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ یَذْهَبَ فَیَكْذِبَ عَلَی اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِیْنِهٖ بَعْدَ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْهِ سَخْطَةً لَّهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَزِیْدُوْنَ اَمْ یَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ یَزِیْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ سِجَالًا یَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰی ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا یَغْدِرُ

وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ اِئْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ قُلْنَا يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَائَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہے یہہ بات کسی نی پہلی اوسکی **ف** ع یعنی سوا انبیا معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اسباط اور موسی اور عیسی علیہم السلام کی کسی نی تمہاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہی پہلی اونکی **ت** کہا مینی نہین پہر کہا ہرقل نی **ف** ع یعنی بعد اسکی کہ فارغ ہوا سوالونسی کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کری بیان کرنا توجیہات اونکی کا از راہ منقول اور معقول اور عرف و عادت کی کہا **ت** واسطی ترجمانی کی کہ کہو ابوسفیان سے کہ تحقیق مینی پوچہا تجہسے حسب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تونی یہہ کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہی اور اسیطرح پیغمبر والا قدر ہوتی رہی بعثت اونکی بیچ اشراف قوم اونکی کی اور پوچہا مینی تجہسے کہ کیا تہا اوسکی باپ دادونمین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونی کہ نہین پس کہا مینی یعنی اپنی دلمین کہ اگر ہوتا اوسکی باپ دادونمین سے کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہی ملک باپ دادا اپنی کا اور پوچہا مینی تجہسی حال اوسکی تابعدارونکا کہ آیا ضعیف یعنی ہیچ و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور جاہ و حشم والی پس کہا تونی بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتی ہین تابعدار پیغمبرونکی **ف** ح کہ سبقت کرتی ہین اونکی تابعداری کرنی میں اور امرا کہ گرفتار جاہ و تکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سے یہانتک کہ جب عاجز ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تو مضطر اور ناچار ہوکر اسلام لاتی ہین **ت** اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا تم متہم کرتی تہی اونکو ساتہہ جہوٹ کی پہلی اسسے کہ کہی وہ چیز کہ کہی اسنی پس جواب دیا تونی کہ نہین پس جانا مینی یہہ کہ نہین معقول اور متصور کہ چہوڑے جہوٹ بولنی کو لوگون پر پہر شروع کری کہ جہوٹ بولی اللہ پر **ف** ع یعنی ہر ایک پر ظاہر ہی کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہی پس یہہ کب ہو سکتا ہی کہ لوگون سی تو جہوٹ نہ بولی اور اللہ پر جہوٹ باندہی **ت** اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا پہر جاتا ہی کوئی اونمین سے اوسکی دین سے بعد داخل ہونیکی بیچ اوسکی بسبب بغض ہونیکی اوسکی دین سے پس کہا تونی نہین اور ایسا ہی حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہی جسوقت کہ ملجاوی لذت اور حلاوت اوسکی دلونکی ساتہہ یعنی ایمان کا حکم جاتا ہی اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہین آیا تہا اور نہین ٹہرا تہا اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین تابعین اوسکی روز بروز یا کم پس جواب دیا تونی کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اسیطرح ہی دین ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنی منفصلہ اور اہل اوسکی یہانتک کہ تمام اور کامل ہو **ف** ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبر کی دمین قسم نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اون کی وغیرہ سی اور اسیلی اوتری آیت آخیر عمرمین آنحضرت کی الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ **ت** اور پوچہا مینی تجہسی کیا لڑائی ہوئی تم اوسی پس جواب دیا تونی کہ تم لڑائی ہوا اوسی پس ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہارا اور درمیان اونکی مانند ڈولونکی پہنچتا ہی یعنی مصیبت کو وہ تم سی اور پہنچتی ہو تم اوسی اور ایسی ہی رسول مبتلا اور آزمائی جاتی ہین ساتہہ اعدای دین کی یہہ ہوتی ہی جماعت پیغمبرونکی ہی فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہی دین اونکا اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس جواب دیا تونی کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسی ہی پیغمبر ہوتی ہین کہ عہد شکنی نہین کرتی اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کیا ہی کسی نی پہلی اسکی پس جواب دیا تونی کہ نہین پس کہا مینی کہ اگر ہوتا کہتا یہہ بات کوئی پہلی اسکی تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہی ساتہہ قول کی کہ کہا گیا ہے پہلی اوسکی کہا ابوسفیان نی پہر پوچہا ہرقل نی مجہکو ساتہہ کس چیز کے حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا مینی کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتہہ نماز اور زکوٰۃ اور سلوک کرنی کی ناتی دارون سی اور بچنیکی حرام سی کہا ہرقل نی اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو بلاشبہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تہا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنی والا ہی یعنی

اخیر زمانہ مین اور نہین تہا مین گمان کرتا اوسکو تم مین سے **ف** ح یعنی نسل اسمعیل سے کہ باپ ہین عرب کے بلکہ گمان کرتا تہا مین کہ وہ ہم مین سے یعنی اولاد اسحق مین
ہوگا اسلیئے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحق سے ہوئے اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو تو وہ پیغمبر ہے بلا شبہ بسبب اگلے کتابون کی
خبرون کی تہا کہ اونمین یہہ علامتین حضرت کی لکہین تہین سو پائین گئین حضرت مین اور بسبب علم کہانت اور نجوم کی بہی تہا جیسے کہ صحیح بخاری مین آیا ہے
کہ کہا ہرقل نے دیکہا مینے نجوم مین اور دیکہا مینے بادشاہ ختان کو پس پوچہا کہ کون ہے اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہے کہا لوگون نے کہ عرب مین کہ ختنہ کرتے ہین انتہے
اور ہرقل نے علامتون نمکورہ سے حقیت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اسکی ایمان نہین لایا اور نہین فائدہ اوٹہایا اس معرفت سے اپنی کہ اوسنے فوج بہیجی کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر اور لڑا اونسے اور نہین قصور کیا لشکر کی بہیجنے مین صحابہ پر روم وغیرہ سے کئی بار پس شکست دیتا تہا اللہ اونکو
اور ہلاک کرتا تہا اونکو کہ نہین پہرتی تہی طرف اوسکے اونمین سے مگر تہوڑی سے اور ہمیشہ ایسی حال پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوی اکثر شہر شام کی یعنی مسلمانون
نے فتح کیئے پہر والی ہوا بعد اوسکی مرنے کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کے یعنی کافر رومیون کی پہر مسلمان رومی مسلط ہوئے
بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک قایم کیا اللہ تعالی نے اونکو واسطے مقابلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کی اور قایم ہوئی وہ
واسطے خدمت حرمین شریفین کی کہ تعمیر و ترمیم کرتی رہی وہان کی اور خیرات کرتی رہی وہان اور بہیجتی رہی امیر حاج کو اور تعظیم تکریم کرتی رہی علما اور مشایخ
اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزاء ونصرہم علی جمیع الاعداء الی یوم الندا اور بات یہہ ہے کہ جسکو ہدایت کرے اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہین کرسکتا اور جسکو گمراہ
کرے اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا دیکہا چاہیے کہ ہرقل نے کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچہہ کام نہ آئی بسبب نہونے سعادت ازلیہ کی
اور ہونے شقاوت ابدیہ کی اور سبب اسکا طمع ریاست کی تہی اور محبت مال کی **ت** اور اگر تحقیق مین جانتا یہہ کہ پہنچ سکونگا طرف اونکی تو البتہ دوست
رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہنچی کا غلبہ اور حکومت اوسکی اس زمین مین کہ نیچی دونون
پاؤن میری کی ہے کہ ملک روم اور شام کا ہے پہر منگایا خط آنحضرت کا اور پڑہا اوسکو **ف** ع اور تعظیم و تکریم کی اوسکی اور مبالغہ کیا اوسکی محافظت مین
پس ہوا وہ سبب باقی رہنی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسری کی کہ اوسنے پہاڑ ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تہا آنحضرت کی خط کو پس ٹکڑے
ٹکڑے کیا اللہ نے ملک اوسکا اور متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکالدیا اونکے ہاتہہ سے ملک اوسکا کہا صیف الدین نے کہ بہیجا مجکو بادشاہ مغرب نے طرف بادشاہ
فرنگ کی کسی کام کیلیے پس وہ کام کردیا اوسنے اور کہا مجکو وہان ٹہیرنے کیلیے پس انکار کیا مینے پہر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچہا تحفہ پہر نکالا صندوق
مین سے ایک ملمع سونے کا اور نکالا اوسمین سے ایک خط کہ اوڑگئے تہے اکثر حرف اوسکی اور کہا کہ یہہ ہے خط تمہارے نبی کا کہ آیا تہا میری دادا قیصر کیلیے میراث
مین چلا آتا ہے یہہ ہماری اب تک اور وصیت کی تہی ہمکو ہماری دادا نے کہ جب تک یہہ ہماری پاس رہیگا نہین جانے کا ملک ہمسے پس ہم محافظت
کرتے ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہے ملک ہمارے لیے ذکرہ کمال الدین **ت** نقل کے یہہ بخاری مسلم نے اور گذری یہہ ساری حدیث باب الکتاب الی الکفار
مین **ف** ح اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ ہرقل نے روم کی سرداروںکو اپنی مکانمین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازے بند کردین اور کہا اے
گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اوس نبی آخر زمان پر پس وہ چلے اور بہاگے جیسے کہ گورخر اوچہلتے ہین اور بہاگتے ہین اور ہرقل نے جب وحشت
اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا اپنی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین مین کسقدر قوت اور استحکام رکہتے ہو پس سجدہ کیا اونہون نے اوسکو اور
راضی ہوے اوس سے اور تہا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہے ہرقل کی ایمان مین راجح یہہ ہے کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند امام احمد مین آیا ہے
کہ اوسنے لکہا تبوک سے آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نے فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہے وہ اپنے نصرانیت ہی پر ہے اور ہرقل کی قصہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانے مین کافی نہین ہے جب تک توفیق الہی رفیق نہو جیسا کہ حال یہود کا تہا ؎ عشق کاریست کہ موقوف ہدایت باشد

اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہی حق کی بات سی واللہ اعلم نسأل اللہ العافیۃ

باب فی المعراج

باب ہی بیچ بیان معراج کی **ف** عروج بمعنی اوپر چڑہنی کی ہی اور معراج آلہ چڑہنیکا یعنی سیڑہی گویا آنحضرت کی لیے ایک سیڑہی رکہی گئی اوسپر سے آسمان پر چڑہی اور ایک روایت مین یہی آیا ہی کہ جب آنحضرت سیڑہی پر چڑہی تو ایک سیڑہی اونکی لیے رکہی گئی اوسپر سے اوپر گئی اور وہ ایک سیڑہی ہی کہ ملائکہ اوسپر سے چڑہتی اور اترتی ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تہی بارہوین سال رسول ہونی سی اور بعضی کہتی ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوئی اور مشہور یہہ ہے کہ ستائیسوین رجب کو ہوئی تہی عمل اہل مدینہ کا رجبیہ مین کہ اونکی مراسم شریفہ سے ہی اسی پر ہے اور بعضی کہتی ہین کہ سن پانچ یا چہہ مین تہی اور جاننا چاہیی کہ یہان ایک اسرا ہے اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہی مسجد اقصی تلک اور معراج مسجد اقصی سے ہی آسمان تلک اور اسرا ثابت ہی نص قرآن سی اور منکر اوسکا کافر ہی اور معراج ثابت ہی حدیثون مشہورہ سے اور منکر اوسکا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف آئین ہین اقوال علما کی اس باب مین کہ معراج خواب مین تہی یا بیداری مین اور ایک بار تہی یا کئی بار ایک بار جاگتی مین اور اور کئی بار سوتی مین اور جو کچہہ کہ سوتی مین تہی تو طیہ اور تمہید اوسکی تہی کہ جاگتی مین ہو تا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتہہ اوس عالم کی حاصل ہو جیسی کہ سچ رویا صادقہ کی کہ ابتدای نبوت مین ہوتا تہا یہہ نکتہ کہا ہی یا جاگتی مین تہی ساتہہ بدن کی بیت المقدس تلک اور ساتہہ روح کی آسمان تلک اور تحقیق یہہ ہے کہ ایکبار جاگتی مین ہوئی ساتہہ بدن شریف کی مسجد حرام سے مسجد اقصی تلک اور وہان سے آسمان تلک اور آسمان سے وہان تلک کہ خدا نی چاہا نقل کیا ہی علما نی آخر قصہ تلک جو حدیثون مین مذکور ہی اور یہی ہے مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوئی ہین اسمین حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سی نہایت کثرت سے اور واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہوتی اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتہہ جسم کی آنحضرت کی خصوصیات سے ہی کہ کسیکو انبیا مین سے سوای آنحضرت کی نہین ہوئی یہہ تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سی آنحضرت ہی کی لیے ہوئی اور سمجہنا اس معنی کا گرفتاران عقل کے حوصلہ سی باہر ہے یہان ایمان لانا چاہیی اور کیفیت اوسکی علم الہی کے سپرد کرنی چاہیی اور حقیقت مین تمام اطوار نبوت کی اور وحی اور معجزی احاطہ عقل و قیاس سے باہر ہین جو کوئی اوسکو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کی رکہی اور کہی جب تلک سمجہ عقل مین نہ آوے نہین مانونگا مین اور اعتقاد نہین کرونگا اوسکا وہ حصہ ایمان سے محروم ہوگا اور دیا اللہ کو ایک مقام مین پہنچکر کچہہ حقیقت اوسکی روشن اور واضح ہوتی ہی اور پہلی ہی پہنچنی کی اوس مقام کو طور ایمان کا ہی یعنی جو اللہ رسول فرماوین بی شک مان لیوی ہرگز چون و چرا نکرین کہ سلامتی اوسمین ہے نسأل اللہ العافیۃ واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عن قتادۃ عن انس بن مالک عن مالک بن صعصعۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثہم عن لیلۃ اسری بہ قال بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت فشق ما بین ہذہ الی ہذہ یعنی من ثغرۃ نحرہ الی شعرتہ فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذہب مملو ایمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعید وفی روایۃ ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملی ایمانا وحکمۃ ثم اتیت بدابۃ دون البغل وفوق الحمار ابیض یقال لہ البراق یضع خطوہ عند اقصی طرفہ فحملت علیہ فانطلق بی جبرئیل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فیہا آدم فقال ہذا ابوک آدم فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الثانیۃ فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا یحیی وعیسی وہما ابنا خالۃ قال ہذا یحیی وہذا

عیسٰی فسلم علیھما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی الی السماء الثالثة فاستفتح قیل من
ھذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیئ جاء ففتح فلما خلصت اذا یوسف
قال ھذا یوسف فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعة
فاستفتح قیل من ھذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم
المجیئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادریس فقال ھذا ادریس فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح
والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسة فاستفتح قیل من ھذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد
ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ھارون قال ھذا ھارون فسلم علیه فسلمت علیه
فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء السادسة فاستفتح قیل من ھذا قال جبرئیل
قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیئ جاء ففتح فلما خلصت
فاذا موسٰی قال ھذا موسٰی فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح
فلما جاوزت بکی قیل له ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنة من امته اکثر ممن یدخلها
من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعة فاستفتح قیل من ھذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد
قیل وقد بعث الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیئ جاء فلما خلصت فاذا ابرھیم قال ھذا ابوک ابرھیم فسلم
علیه فسلمت علیه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرة المنتھی
فاذا نبقھا مثل قلال ھجر واذا ورقھا مثل اذان الفیلة قال ھذا سدرة المنتھی فاذا اربعة انھار نھران
باطنان ونھران ظاھران قلت ما ھذان یا جبرئیل قال اما الباطنان فنھران فی الجنة
واما الظاھران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم اتیت باناء من خمر واناء
من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال ھی الفطرة انت علیھا وامتک ثم فرضت
علی الصلوة خمسین صلوة کل یوم فرجعت فمررت علی موسٰی فقال بم امرت قلت
امرت بخمسین صلوة کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمسین صلوة کل یوم وانی واللہ قد
جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرآئیل اشد المعالجة فارجع الی ربک فسله التخفیف لامتک فرجعت
فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسٰی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسٰی فقال مثله
فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسٰی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فامرت بعشر صلوات کل یوم فرجعت
الی موسٰی فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات کل یوم فرجعت الی موسٰی فقال بما امرت قلت امرت بخمس صلوات
کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمس صلوات کل یوم وانی قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد
المعالجة فارجع الی ربک فسله التخفیف لامتک قال سالت ربی حتی استحییت ولکنی ارضی واسلم
قال فلما جاوزت نادی منادٍ امضیت فریضتی وخففت عن عبادی متفق علیه

روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس بن مالک سے اونسی نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث کی اور خبر دی صحابہ کو احوال اوس رات کی کہ سیر کیا گیا آنحضرت کو اوسوقت کہ مین تہا بیچ حطیم کی اور بعض وقت کہا حجر مین **ف** ح حطیم ح کی زبر سی اور حجر ح کی زیر سی نام دو جگہونکا ہی صحن کعبہ مین چنانچہ بیان اسکا کتاب الحج مین ہو چکا ہی **ت** کہ اسحال مین کہ مین لیٹا ہوا تہا کہ ناگہان آیا میری پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اوس چیز کو کہ درمیان اسکی ہی یہان تک کہا مالک نی کہ مراد رکہتی تہی حضرت اس اشارہ سی گڑہی حلق کی کی جسکو چلبنو کہتی ہین زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا **ف** ح ع یہہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اوس شق کرنی کی ہی کہ ہوا صغر سن میں سو ہ واسطی کہ وہ واسطی نکالنی مادہ ہوی کی تہا حضرت کی دل سی اور یہہ واسطی داخل کرنی کمال علم اور معرفت کی تہا قلب شریف مین **ت** پہر لایا گیا میری پاس ایک لگن سونی کا بہرا ہوا ایمان سے **ف** ح یہہ قبیلہ کنایہ اور تمثیل کی سی ہی یا یہہ کہ ایمان ایک صورت بنایا گیا جیسی کہ صورت پکڑین گے اعمال روز قیامت کی واسطی تولنیکی **ت** پس دہویا گیا دل میرا پہر بہر اگیا یعنی محبت رب سے یا علم و ایمان سے پہر رکہا گیا دل یعنی اپنی جگہہ اصلی پر رکہا گیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ پہر دہویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہہ دل کی زمزم کی پانی سی پہر بہر اگیا ایمان و حکمت سی پہر لایا گیا میری پاس ایک جانور نیچا خچر سی اور اونچا گدہی سی سفید رنگ کہا جاتا تہا اوسکو براق یعنی بسبب جلد چلنی اوسکی کی مانند برق یعنی بجلیکی اور بسبب روشنی رنگ اوسکی کی رکہتا تہا قدم اپنا نزدیک تمام ہونی نگاہ اپنی کی **ف** ع ح کہا بعضون نی صحیح یہہ ہے کہ وہ براق مقرر تہا واسطی سواری سب نبیون کی اور بعضون نی کہا کہ ہر نبی کی لیی ایک براق ہی علیحدہ مناسب مرتبہ و مقام اوسکیکی جیسی کہ ہر ایک کی لیی ایک حوض ہے آخرت مین موافق مقام اوسکیکی اور موجب اس قول کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ براق مخصوص آنحضرت کی لیی تہا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نی کہ اوسکو براق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہیی اور گہوڑا نکہنا چاہیی جیسے کہ بعضی شعرا کی کلام مین واقع ہوا ہی اور بعضون نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ پہنچا براق کا آسمان پر ساتہہ ایک قدم کی ہوا سیلیی کہ نظر اوسکی کہ زمین پر ہی آسمان پر پہنچتی ہے پس پہنچنا اوسکا آسمانو نپر سات قدمون مین ہوا **ت** پس سوار کیا گیا مین اوسپر **ف** ح اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سی تہا اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہ سوار کرنی والی آنحضرت کی اوسپر جبرئیل تہی ساتہہ قوت ملکیہ اپنی کی اور یہہ کچہہ بعید نہین ہی اسلیی کہ جبرئیل واسطہ تہی بیچ فیض الٰہی کی اور اوترنی وحی کی آنحضرت پر اور یہہ بطور کی خدمت ہی کہ خادم بادشاہونکی کرتی ہین اور جبرئیل اس شب مین چاکر اور غاشیہ بردار آن سرور کی تہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل نی رکاب آنحضرت کی پکڑی تہی اور میکائیل باگ براق کی تہامی تہا بنی ہوی تہی **ت** پہر لی گیا مجکو جبرئیل یہان تک کہ آیا نیچی کی آسمان پر **ف** ع ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرت براق ہی پر رہی یہان تک کہ چڑہی آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتہہ اسکی اون لوگون نی کہ کہا معراج تہی ایک شب مین سوای شب اسراکی بیت المقدس تک پس ای پر معراج بنا بر غیر اس روایت کی اخبار سی یہہ ہے کہ نہین تہے براق بلکہ تہی معراج پر کہ جسکو سیڑہی کہتی ہین جیسی کہ واقع ہوا ہی صراحۃً ذکرہ العسقلانی کہتا ہون مین کہ یہہ اختصار ہی راوی سی اور اجمال ہی اوس روایت کا کہ آنحضرت نی باندہا براق ساتہہ اوس حلقہ کی کہ باندہتی تہی اوس سی انبیا و ہان ممکن ہے یہہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پہر چلنا اونکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑہی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی نی طی کیا یعنی مختصر کیا روایت کو **ت** پس طلب کے جبرئیل نی آسمان کی دروازہ کہولنی کی کہا گیا یعنی آسمان کی دربانون نی پوچہا کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون **ف** ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازی ہین حقیقۃً اور نگاہبان ہین اونپر اور کہتی ہین کہ وہ دروازی مقابل بیت المقدس کے ہین اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ لائق ہی یہہ کہنا انا زید مثلاً یعنی نہ اسپر اکتفا کرے کہ مین ہون جیسی کہ متعارف ہی اسلیکی اس سے منع آیا ہی بلکہ اپنا نام لی کہ مین فلانا ہون **ت** کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا جبرئیل نی ساتہہ میری محمد ہین کہا فرشتون نی یعنی بطریق استفہام کی اور کیا تحقیق کونی بہیجا گیا ہی طرف انکی یعنی محمد کی تمہاری ساتہہ لی ہین بلائی ہوی آتی ہین یا آپ سی کہا جبرئیل نی ہان بلائی ہوئی آئی ہین کہا فرشتون نی مرحبا محمد

کو یعنی لایا اللہ نے کو جگہہ فراخ مین اور اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ پہنچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان وسمین تہی آدم ع
پس کہا جبرئیل نی یہہ باپ یعنی دادا تیری ہین آدم پس سلام کر انکو ف ح لکہا ہی علمانی کہ حکم کیا جبرئیل نی آنحضرت کو سلام کی سبقت کرنی کا اونکا
پر واسطی تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہونچی تہی کہ زیادہ اوس سے ممکن نہ تہا مقصود نہین لازم تہا کہ تواضع او شفقت کرین
اور یہہ بہی کہا ہی علمانی کہ آنحضرت بسبب گذرنیکی اونپر بیچ حکم کہڑی کی تہی اور انبیا اپنی مقام مین ثابت تہی حکم بیٹہنیکا رکہتی تہی اوسکو اسلام کرتا ہی
بیٹہی پر اگرچہ افضل ہو اوس سے ت پس سلام کیا مینی آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدم نی پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹی نیک بخت کی اور پیغمبر صالح کی ش
ف ع تعریف کی آدم نی اور تمام انبیا نی کہ مذکور ہین حدیث مین آنحضرت کی ساتہہ نیک بختی کی پس معلوم ہوا کہ نیک بختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور
شامل ہی تمام خصلتون خیر کو اسلیی کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہے کہ قایم ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ لازم ہو اوسپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سی اور پروردگار
تعالی نی بہی کتاب مجید مین وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین وکلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لیگئی مجکو جبرئیل یہانتک
کہ آئی دوسری آسمان پر پس طلب کے دروازہ کہولنیکی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہاری کہا محمد ہین
کہا گیا تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اوسکے اور بہیجے بولانیکی لیی کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا مین دوسری آسمان پر ناگہان
یحیی اور عیسی علیہ السلام کہڑی تہی اور وہ دونون بیٹی خالا کی ہین آپسمین یعنی ایلیبی بہن مریم کی بیچ گہر ذکریا والد یحیی علیہ السلام کی تہین اور اسی سبب
سی ذکریا کفالت مریم کی کرتی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یحیی ہین اور یہہ عیسی پس سلام کر انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا دونون نی یعنی [illegible]
طرح پہر کہا دونون نی مرحبا بہائی صالح کو اور نبی کو پہر لیچڑہی مجکو جبرئیل طرف تیسری آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل
نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا
آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا مین یعنی تیسری آسمان مین ناگہان یوسف کہڑی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یوسف ہین پس سلام کر اونکو پس سلام
کیا مینی اونکو پس جواب دیا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لیچڑہی مجکو جبرئیل یہان تک کہ آئی چوتہی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا
گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو
پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہنچا مین یعنی اوس آسمان مین پس ناگہان ادریس تہی پس کہا جبرئیل نی یہہ ہین ادریس پس سلام کر اونکو
پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ف ح اگرچہ ادریس آنحضرت کی دادا و نمین سے ہین ولیکن
انبیا سب بہائی آپسمین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم علیہ السلام کا مشہور تر اور روشن تر تہا اونہون نی ابن صالح کہا ت پہر لیچڑہی مجکو جبرئیل
طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق
بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین پس ناگہان ہارون تہی کہا جبرئیل نی
یہہ ہارون ہین پس سلام کر اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لیچڑہی مجکو یہان تک کہ آئی
چہٹی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق
بہیجا گیا تہا طرف اونکی کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب پہنچا مین اوس آسمان مین تو ناگہان موسی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ موسی ہین
پس سلام کر اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب کہ بڑہا مین آگی کو رو دئی موسی کہا گیا واسطے
اونکی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا موسی نی کہ روتا مین اسواسطی کہ ایک لڑکا نوجوان بہیجا گیا پیچہی میری کہ داخل ہونگی بہشت مین اوسکی امت سی زیادہ اون

لوگون سی کہ داخل ہونگی اوسمین ہماری امت سے ف ح علما نی لکہا ہی کہ نہین تہا رونا موسی علیہ السلام کا بسبب حسد اونکی کی دربارہ فضیلت پیغمبر ہماری کی اور اونکی امت کی اسلیے کہ حسد براہی عوام مومنین سے اور نکالا گیا ہی اوسکو اوس جہان مین پس کیونکر سرزد ہوا اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو خدا تعالی نی اور کلام کیا ساتہہ اوسکی اور رازکی باتین کین اوس سے بلکہ رونا اس سبب سے تہا کہ فوت ہوا حضرت موسی سے اجر کہ مرتب ہوتی اوسپر درجات بسبب واقع ہونی کی اونکی امت سے مخالفت اوامر کی اور نہ بجا لانا حکمونکا کہ موجب نقصان اجر اونکی کا ہوا کہ اوس سے نقصان حضرت موسی کی ثواب کا لازم آیا اسلیے کہ ہر پیغمبر کے لیے ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ روئی اپنی امت کی حال پر از راہ شفقت کی بسبب اسکے کہ اونہون نی فائدہ نہ اوٹہایا اونکی متابعت سی باوجود بڑی عمرونکی جیسی کی فائدہ اوٹہایا اس امت مرحومہ نی اپنی پیغمبر کی متابعت سے باوجود چہوٹی عمرونکی اور نہ پہنچی کثرت اونکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکہی گئی ہی رحمت اور شفقت بیچ پیغمبرونکی دلونمین نسبت اپنی امت کی زیادہ اور روئے پس روئے موسی علیہ السلام از راہ رحم کرنی کی اپنی امت پر اوس ساعت مین کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تہا شاید کہ حق سبحانہ رحم کری اونپر بسبب برکت اس ساعت کے اور بعضون نی کہا کہ مقصود موسی کو خوش کرنا ہماری پیغمبر کی دل کا تہا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگی بہشت مین زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگی اوسمین اور امتون مین سی اور کہنا موسی کا کہ ایک لڑکا بہیجا گیا بعد میرے یہہ از راہ اونکی حقارت کی نہین تہا بلکہ از راہ بڑا جاننی قدرت اور کرم پروردگار کی کہا کہ کیا اوسکی قدرت ہی کہ اس سن مین یہہ کچہہ انکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑی عمرونکی وہ نہین ملا اور ممکن ہے کہ غلام کہنا اسلیے ہو کہ تہی حضرت وقت گذرنیکی انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اونکی دنیا مین اور گذرنی زمانہ کی اونپر عالم برزخ مین ت پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کی پس کہلوایا جبرئیل نی دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب کہ پہنچا مین اوس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ باپ ہین تمہاری ابراہیم پس سلام کرو اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بیٹی صالح کو اور نبی صالح کو ف ع کہا حافظ سیوطی نی کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کی دیکہنی پر آسمانونمین باوجود اسکی کہ بدن اونکی قبرونمین تہی اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ ارواح اونکی متشکل ہوئی تہین بدنونکی صورتونمین یا حاضر ہوی تہی مین اونکی حضرت کی ملاقات کی لیے اوس رات مین واسطے تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتہہ ہر نبی کی انبیا مذکورین مین سی کس سبب سے تہا اور حکمت کیا تہی اسمین اور مشہور تر یہہ ہے کہ یہہ بحسب تفاوت اونکی تہا درجات مین اور تفصیل اسکی ابن ابی جمرہ نی یون لکہی ہے کہ خصوصیت آدم کی ساتہہ پہلی آسمان کی اس سبب سے تہی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کے پس مناسب ہوا ہونا اونکا پہلی آسمان پر اور عیسی کو خصوصیت ساتہہ دوسری آسمان کی اسلیے ہوی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا بہت قریب ہے ہماری نبی صلی اللہ کے زمانہ کی اور قریب انکے یوسف م تہی اسلیے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اونکی اور ادریس چوتہی آسمان مین تہی بسبب فرمانی اللہ تعالی کی ورفعناہ مکانا علیا اور چوتہا آسمان ساتون مین اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب ہونی بہائی اپنی کی تہی اور موسی اوپر اون تہی بسبب فضیلت کلام کرنی اللہ تعالی کی اور ابراہیم اوپر اونکی اسلیکی وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہماری کی کہتا ہو مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کی کہ وہ کہان تہی پس شاید وہ بہی موجود ہون آسمانون مین مناسب مقام اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیا کو نمین سے اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر اونکی کی باقی بزرگوارونمین سی ت پہر اوٹہایا گیا مین طرف سدرة المنتہی کی ف ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اوسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ لغت مین بیر کی درخت کو کہتی ہین اور منتہی اوسکو اس سبب سے کہتی ہین کہ علوم خلایق کی قسم ملائکہ وغیرہ سی اوسی تک پہنچتی ہین اور کوئی اوس سی گذرا نہین سوای ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہ چنان گرم در تہہ قربت بر آمد ٭ کہ در سدرہ جبرئیل از وباز ماند ٭ ت پس ناگہان بیر اوسکی مانند مٹکون ہجر

کی تہی اور ناگہان ہتی اوسکی مانند کانون ہاتہیونکی **ف** ح لفظ فیلۃ فٓ کی زیر اور یٓ کی زبر سی جمع فیل کی ہی جیسی کہ دیکہ جمع دیک کے اور یہہ تشبیہ بقدر فہم
عوام کی اور قیاس عقل کی ہی والا ثمر ایا اونکا حد حصر سی باہر ہی **ت** کہا جبرئیل نی یہہ سدرۃ المنتہی ہی **ف** ح مقصود جبرئیل کو یا تو معلوم کرنا
اوس مقام کا تہا اور خوشخبری دینی انحضرت کو ساتہہ پہنچنیکی اوس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلایق کا ہی یا مقصود عذر کرنا تہا اپنی مفارقت کا
اور آنحضرت کی مصاحبت سے رہجانی کا ❊ بگفتا فراتر مجالم نماند ❊ بماندم کہ نیروی بالم نماند ❊ اگر یک سر موی برتر پرم ❊ فروغ تجلی بسوزد پرم ❊ **ت** اور دیکہا
ناگہان ان چار نہرون تہین دو نہرین چہپی ہوئی اور دو نہرین ظاہر کہا مینی کیا ہین یہہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کے اے جبرئیل کہا جبرئیل نی کہ یہ
دو نہرین چہپی ہوئی بہشت مین ہین **ف** ح طیبی نی کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چہپی ہوئی اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین جار کر
ہین اوس سے باہر نہین نکلتین و بعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اوسکی وصف کی کنہہ کو نہین پہنچتی **ت** اور یہ دو نہرین ظاہر
پس نیل اور فرات **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی وہ سدرہ کی جڑ سی نکلتی ہین اور زمین پر ٹپکتی ہین اور روان
ہوتی ہین اوسمین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیل تشبیہ کی سی ہی کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کی پانی کیسی ہی یا قبیل
موافق اسما کیسی ہے یعنی جیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین بہی دو نہرین ہین کہ نام اونکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم
ت پہر دکہایا گیا میری لیی بیت المعمور **ف** ح کہ وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا زمین پر
تو سیدہا خانہ کعبہ ہی پر آنکر پڑی اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی **ت** پہر لایا گیا میری پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودہ کا اور ایک باسن
شہد کا یعنی تاکہ اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون اون مین سے پس لیا مینی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی **ف** ح یعنی دین اسلام کہ مخلوق
ہین لوگ اوسپر کہا علمانی کہ دودہ اوس عالم مین مثال دین اور علم کی ہی یہانتک کہ اگر کوئی خواب مین دیکہی کہ دودہ پیتا ہون تو تعبیر اوسکی یہہ ہوئی کہ دین
اور علم سی منتفع اور محظوظ ہوئیگا مناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہی اور بسبب ایسی ہی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور گوارا ہونی اوسکی
ت تو ہوگا اوس فطرۃ پر اور امت تیری **ف** ع اور ای پر شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا
جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اوس زمانہ مین مباح تہی خصوصًا شراب جنت لیکن تعبیر اوسکی اس جہان مین یہی ہے
اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینی والا ہی لیکن لطافت دودہ کے اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث آیندہ مین ذکر شہد کا نہین ہی یہی دو
ظرف شراب اور دودہ کی مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفونکا آسمان پر تہا اور حدیث آیندہ مین آیا ہی کہ وقت آنے
کی مسجد اقصی مین تہا اور ظاہر یہہ ہے کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودہ کی اور اوپر آسمان کی باسن شراب اور دودہ اور شہد
کی لائی ہون واللہ اعلم **ت** پہر فرض کی گئی مجہپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پہرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین موسی علیہ
السلام پر **ف** ع یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سی شب
معراج مین پس کہا ای محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچہی مٹی ہی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل میدان ہی اور
درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی **ت** پس کہا موسی نی ساتہہ کس عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا
گیا مین ساتہہ پچاس نماز کی ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکی گی پچاس نمازین یعنی عادۃً یا بہ لگ
بسبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کی آزمایا ہی مینی لوگونکو پہلی تمہاری اور دریافت کیا ہی کہ اوٹہانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی انکی طبیعتون
پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اونکا اصلاح پذیر نہوئی باوجودیکہ وہ قوی تہی بہ نسبت تمہاری امت کی

پس تمہاری امت کیونکر ادا کرسکیگی اتنی نمازین پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنی کی اور درخواست کرو پروردگار سی تخفیف اور آسانی کی واسطے امت اپنی
کی پس پھر گیا مین یعنی اپنی رب کی طرف دوبارہ پس موقوف اور کم کین مجھسی دس نمازین اور چالیس رہین پس پھر آیا مین طرف موسی کی پس کہا موسی نی مانند
اوس کلام کی کہ کہا تھا پہلی بار کہ تیری امت نہین ادا کرسکیگی چالیس نمازین اور مین آزما چکا ہون لوگون کو پس پھر جاؤ اور تخفیف چاہ پس پھر گیا مین درگاہ
رب مین پس کم کین مجھسی اور دس نمازین اور تیس رہین پس آیا مین نزدیک موسی کی پس کہا مانند اوسکی کہ کہا تھا پس پھر گیا مین پس کم کین مجھسی دس
نمازین اور بیس رہین پس آیا مین موسی کی پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پھر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتھ دس نمازون کی ہر روز پس آیا مین موسی کی
پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پھر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتھ پانچ نمازون کی ہر روز کہا موسی نی کہ بلاشبہ امت تیری یعنی اکثر اونکی
نہین طاقت رکھینگے پانچ نمازون کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق مینی آزمایا ہی لوگون کو پہلی تجھسی اور علاج
کیا مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اوس سے کم ہی نہ ادا کرسکی پس پھر جاؤ اپنی پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سی تخفیف کا اپنی امت
کی لیی **ف** ع کہا خطابی نی کہ بار بار جو حضرت موسی نی آنحضرت کو اللہ تعالی کی پاس بھیجا اور آنحضرت نی تخفیف چاہی تو معلوم کرلیا تھا انہون نی کہ
پہلا حکم واجب قطعی نہین ہے والا کاہی کو یہہ تکرار کرتی پس صادر ہونا بار بار عرض کرنی کا دلیل ہی اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً اسلیی کہ جو چیز واجب
ہوتی ہی قطعاً نہین قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور مین کہتا ہون کہ جو چیز واجب نہین ہوتی اوسمین تخفیف چاہنی کی کیا حاجت ہی پس صحیح یہہ ہی
کہ جو بعضون نی کہا ہی کہ اللہ تعالی نی پہلے پچاس نمازین فرض کی تہین پھر رحم کیا اپنی بندونپر اور نسخ کیا اونکو ساتھہ پانچ کی جیسی اور بعضی احکام منسوخ
ہوئی ہین **ت** کہا آنحضرت نی کہ سوال کیا مینی اپنی رب سے یعنی تخفیف کا یہان تک شرمندہ ہوا مین یعنی کثرت سوال سی اب نہین جا سکتا مین
طلب تخفیف کی لیی اگرچہ ظن ہو امت کی نہ محافظت کرسکنی کا ولیکن راضی ہوتا ہون یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہون مین امر الہی کو یا سونپتا ہون مین کار اپنا
اور کار امت کا اللہ تعالی کو فرمایا آنحضرت نی پس جسوقت کہ گذرا مین اوس مقام مین آواز دی آواز دینی والی نی یعنی اللہ تعالی کی طرف سی کہ مقرر اور
جاری کیا مینی فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی مینی اپنی بندون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی دوسری بار اور تتمہ اوسکا آگی آتا ہی **وعن**
ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ دُوْنَ
الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ
قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ
اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ
وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوْسُفَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ
السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ ثُمَّ
ذَهَبَ بِيْ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ
تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَأَوْحٰى إِلَيَّ مَا أَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ
كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ
فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ وَإِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ
خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ

إلى ربك فسله التخفيف قال فلم أزل أرجع بين ربي وبين موسى حتى قال يا محمد إنهن خمس صلوات كل يوم
وليلة لكل صلوة عشر فذلك خمسون صلوة من هم بحسنة فلم يعملها كتبت له حسنة فإن عملها كتبت له عشرا ومن هم
بسيئة فلم يعملها لم تكتب له شيئا فإن عملها كتبت له سيئة واحدة قال فنزلت حتى انتهيت إلى موسى فأخبرته فقال
ارجع إلى ربك فسله التخفيف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت قد رجعت إلى ربي حتى استحييت منه رواه مسلم

اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہ روایت کرتی ہین انس سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لایا گیا میری پاس براق اور یہہ براق چارپایہ تہا سفید دراز
یعنی میانہ قد جیسی کہ فرمایا اونچا گدہی سی اور نیچا خچر سی پڑتا تہا سم اوسکا نزدیک تمام ہونی نگاہ اوسکی کی پس سوار ہوا مین اوسپر یہان تک کہ آیا مین بیت المقدس
مین پس باندہا مینی براق کو ساتہہ اوس حلقہ دروازہ مسجد کی کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا یعنی اپنی براقون کو یا اس براق کو بنابر اختلاف قولین
مذکورین کی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوا مین مسجد اقصی مین **ف** ع اسقدر اسرا پر تو اجماع سب علما کا ہی اور خلاف معتزلہ کا ہی بیچ اسرا
کی آسمان تک بنابر منع ہونی خرق و التیام کی بہ تبعیت کلام حکما کی **ت** پس پڑہی مینی اوسمین دو رکعتین **ف** ع یعنی تحیۃ المسجد اور ظاہر یہہ
ہی کہ یہہ وہ نماز ہی کہ جسمین آنحضرت امام ہوی اور انبیا مقتدی پس راوی نی ذکر آنحضرت کی امامت کا نہین کیا بسبب اختصار کی یا نسیان
کی جیسی کہ پہلی حدیث مین ذکر مسجد کی داخل ہونی کا بہی فوت ہوا **ت** پہر نکلا مین یعنی مسجد سی پس لائی میرے پاس جبرئیل باسن شراب
کا اور باسن دودہ کا **ف** ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کی ہو **ت** پس اختیار کیا مینی دودہ کو پس کہا جبرئیل نے
کہ اختیار کیا تو نی فطرۃ کو یعنی دین اسلام کو پہر چڑہایا ہمکو طرف آسمان کی **ف** ع لفظ عرج ساتہہ زبر عین اور رے کی ہی جیسی کہ ذکر کیا اوسکو
نووی اور سیوطی نی پس فاعل جبرئیل ہین یا رب الجلیل بسبب قرب زمانی آنحضرت کی لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجکو اور جبرئیل کو اللہ تعالی اور ممکن ہے
یہہ کہ ہو لفظ بنا بنابر تعظیم کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی چڑہایا گیا ہمکو **ت** اور ذکر کی ثابت نی حدیث انس سی مانند معنی حدیث
سابق کی کہ گذری ساتہہ روایت قتادہ کی انس سے چنانچہ بیان کرتا ہی اوسکو کہ فرمایا ہی آنحضرت نی یا ثابت نی یا انس نی بطریق مرفوع کی پس ناگہان
مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجکو یعنی بعد جواب سلام کی کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطی میری ساتہہ خیر کی اور فرمایا بیچ آسمان
تیسری کی پس ناگہان ملا مین ساتہہ یوسف کی یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین ہی اسی طرح تہا ناگہان یوسف تحقیق دی گئی ہین آدہا حسن پس مرحبا
کہا مجکو اور دعا کی خیر کی میری لیی **ف** ع اور ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد آدہی حسن سے یہہ ہے کہ بہ نسبت اپنی زمانی کی لوگون کی حسن کے آدہا حسن رکہتی ہتی
اور کہا بعضی حفاظ نی ہماری مشایخ متاخرین معتبرین مین سی کہ آنحضرت احسن تہے یوسف علیہ السلام سی اسلیئی کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ یوسف ع کی صورت
کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تہا اسقدر کہ کر دیا تہا اوسکو مثل آئینہ کی کہ اوسمین سامنی کی چیزین معلوم ہونی لگتین اور ہماری نبی صلعم کی صورۃ کا
یہہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالی نی پوشیدہ رکہا تہا اونکی صحابہ سی بہت سا جمال وشن مین سے اسلیی کہ اگر ظاہر ہوتا اونکی لیی تو نہ دیکہہ سکتی طرف
اونکی کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسف کی جمال مین سے کچہہ بہی پوشیدہ نہ تہا انتہی علاوہ اسکی یہہ کہ بعضون نی یہہ بہی معنی اسکی کہی ہین کہ دی گئی
تہے یوسف آدہا حسن میرا یعنی بہ نسبت آنحضرت کی حسن کی وہ آدہا حسن رکہتی تہی کذا ذکرہ العلی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ بالجملہ ثابت ہوا ہی بیچ شان
یوسف علیہ السلام کی در صباحت اونکی کی ایسی مضمون کہ ذہن مین ڈالتی ہین یہہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکہتی تہی چنانچہ اسی قصہ معراج
مین ایک روایت آئی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ پہنچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تہا اور زیادہ تہا خلق اللہ سی حسن مین جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام
ستارون کی پہر ترمذی ایک حدیث لایا ہی اپنی جامع مین انس سے کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نی کسی پیغمبر کو مگر کہ خوبرو اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا

خوب روز زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے لیس حدیث معراج کی مخصوص ہو ساتھہ غیر آنحضرت کی جیسی کہ بعضون نی کہا ہی کہ کلام کرنیوالا عموم خطاب مین
داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نی شرح شمایل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین سے آنحضرت پر یہہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا پیچ ظاہر صورت
کسی آدمی کی حسن و لطافت اوس قدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین جیسی کہ پیچ باطن سیرت کسی کے جمع نہین ہو فضل اور کمال اوس قدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین
اسلیے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور حداور ضابطہ پیچ وصف آنحضرت کی یہہ ہے کہ جو کچھہ کہ سوای مرتبہ الوہیت کی ہی قسم فضل و کمال سی سب حضرت
کی لیے ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر اونسی اور برابر اونکی نہین ہی **رباعی** کسی بحسن و ملاحت بیار ما نرسد ؛ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ؛
ہزار سکہ ببازار کاینات زنند ؛ یکی بخوبی صاحب عیار ما نرسد ؛ صلی اللہ علیہ وآلہ مقدار حسنہ وجمالہ وفضلہ وکمالہ **ت** اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت انس سے
اس حدیث مین رونا موسی علیہ السلام کا یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان دیکہا
مینی ابراہیم کو اس حال مین کہ لگائی ہوئی ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتی نہین داخل ہوتی
وہ پہر دوسری بار اوس مین یعنی ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتہ آتی ہین پہلون کی نوبت پہر نہین پہنچتی بسبب کثرت اونکی پہر لیگئی مجکو طرف سدرۃ المنتہی
کی پس ناگہان پتی اوسکی مانند کانون ہاتیون کی تہی اور ناگہان پہل اوسکی مانند مشکون کی پس جب کہ ڈہانک لیا سدرہ کو حکم خدا کی اوس چیزنی کہ ڈہانکا **ف**
ع بعضون نی کہا فرشتون کی بازوؤن کی انوار نی ڈہانکا اور بعضون نی کہا سونیکی ٹڈیون نی یا اور رنگ رنگ کے چیزون نی کہ معلوم نہین وہ کیا تہین
اور ظاہر یہہ ہے **ت** متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سی طرف مرتبہ اعلی کی پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سی بیان کرسکتا وصف اوسکا بسبب کمال
خوبی اوسکی اور وحی بہیجی طرف میرے حق سبحانہ تعالی نی جو کچھہ کہ بہیجی **ف** یعنی اسکو سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور بہت اچہی اور احتیاط کی
بات ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل رکہین جیسے کہ رکہا اور درپی بیان اوسکی کے نہوت **ت** پس فرض کی گئین مجہپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر رات مین پس اترا
مین یعنی بلندی اوس مقام سی او پہنچا طرف موسی کی اوس آسمان مین کہ وہ تہی پس کہا موسی نی کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نی تیری امت پر کہا مینی
کہ فرض کین مجہپر پچاس نمازین **ف** ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلۃ **ت** کہا موسی نی کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کی اور سوال کر
اوس سے تخفیف کا اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس تحقیق مینی آزمایا ہی بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہی اونکا فرمایا حضرت نے پس پہر گیا مین
طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا مینی کہ ای پروردگار میرے تخفیف کر میری امت پر پس کم کین مجہسے اور بسبب میرے میری امت کی پانچ نمازین
ف ع اور شاید کہ تقدیر یہہ ہے خمسا فخمسا یعنی پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ روایت عشر کی اختصار
ہی روایت خمسا سی اور مؤید ہی اسکو قول حضرت کا **ت** پس پہر آیا مین طرف موسی کی اور کہا مینی کہ کم کین مجہسی پانچ نمازین کہا موسی نی کہ تحقیق
امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی یعنی مقدار باقی کی ہی پس پہر جا طرف رب اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نی پس ہمیشہ آمد
و رفت کی مینی درمیان رب اپنی کی اور درمیان موسی کی یعنی کم ہوتیں پانچ پانچ نمازین کم ہوتی ہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہان تک کہ فرمایا
اللہ تعالی نی ای محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطی ہر نماز کی ثواب دس نمازون کا ہی یعنی حکما اور اعتبارا
پس اس حساب سے یہہ حکم پچاس نمازونکا رکہتی ہین جس نی قصد کیا نیکی کری کا پہر نکیا اوسکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا عذر عرفی کی لکہی جاتی ہین اوسکے
لیے وہ نیکی کہ قصد اوسکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنی بعد اوسکی قصد کرنی کی لکہی جاتی ہی وہ نیکی اوسکی لیے دہ چند **ف**
ع یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ملانی قصد قلب کے طرف مباشرۃ عمل قالب کے جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہہ ادنی درجہ
ہی تضاعف کا پیچ غیر حرم کی اور اور حدیثون مین آیا ہی کہ اوس سے ہی مضاعف کرتی ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سی مقدار صدق

و اخلاص کی **ت** اور جس نے قصد کیا برائی کا یعنی ارادہ مصمم اوسکی کرنی کا کیا نہیں پہر نہ کیا اوسکو یعنی پس ترک کیا اوسکو بغیر باعث کی یا بسبب مباح سی بخلاف اسکی کہ ترک کیا اوسکو اللہ کی لیے نہیں لکہی جائیگی اوسکی لیے یہہ برائے مذکورہ کچہہ **ف** ع لیکن اگر ترک کیا اوسکو اس حال مین کہ عزم کیا تہا اوسکی کرنی کا تو وہ دو حال سی خالی نہین اگر ترک کیا تہا اوسکو اللہ تعالی کی لیے تو شک نہین ہے اسمین کہ لکہی جائیگی اوسکی لیے ایک نیکی اور اگر ترک کیا تہا اوسکو کسی غرض فاسد کی لیے تو لکہی جائیگی اوسکی لیے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہی ساتہہ اسکی بہت سی علما نی **ت** پس اگر کی وہ برائی تو لکہی جائیگی وہ برائی اوسکی لیے ایک برائی **ف** ع اسلیکی برائی نہین مضاعف ہوتی بحسب کمیتہ کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا وہم لا یظلمون اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہہ عدل ہی جیسی کہ مضاعف ہونا فضل تہا **ت** فرمایا حضرت نی پس اوترا مین اوس مقام عالی سی یہان تک کہ پہنچا مین طرف موسی کی پس خبر دی مینی اونکو یعنی اس ماجرے کی پس کہا موسی نی پہر جا اپنی پروردگار کی طرف پس سوال کر اوس سے تخفیف یعنی تا پانچ سی بہی کم کری پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہا مینی تحقیق رجوع کی مینی طرف پروردگار اپنی کی کتنی ہی بار یہان تک کہ حیا کی مینی اوس سے نقل کیے یہہ مسلم نی **وعن** ابنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَئِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرَئِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرَئِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتّٰى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَإِبْرٰهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرٰهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن شہاب یعنی زہری سی کہ نقل کی انس سے کہا تہی ابو ذر حدیث کرتی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کہولی گئی مجہسی چہت میرے گہر کی اس حال مین کہ مین مکہ مین تہا

ف ح ع لفظ فرج صیغہ مجہول سی تخفیف اور تشدید سی ہی کہا گیا فرج اور تفریج سی یعنی شق اور کشف کی یعنی ازالہ کی گئی اور روایتین بیچ تعیین مکان
اسرا کی مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسی کہ پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت ام ہانی اور
یہہ مشہور تر ہی اور جمع ان اقوال مین جیسی کہ فتح الباری مین کہا ہے یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گہر مین سوئی تہی اور اوسکو اپنا بیت فرمایا باعتبار
شب باشی اور سکونت کرنیکی اوسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہی پس فرشتہ آیا اور چہت اونکی گہر کی پہاڑ کر حضرت کو کعبہ کی پاس لایا اور حضرت
لیٹ رہی اسحالمین کہ اثر نیند کا کچہہ باقی تہا پہر نکالا آپ کو حطیم سی طرف دروازہ مسجد کی اور آپکو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی کو لیگیا ت پس اوتری
جبرئیل اور کہولا سینہ میرا پہر دہویا اوسکو آب زمزم سی پہر لائی جبرئیل ایک لگن سونی کا بہرا ہوا حکمت و ایمان سے اور ڈالا جو کچہہ کہ لگن مین تہا سینہ مین
پہر ڈہانکدیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہی لیکن ظاہر وہان یہہ تہا کہ دہونا قلب مبارک کا سونی کی لگن
مین تہا بعد ازان پر کیا گیا علم و ایمان سی اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلی ہو چکی تہی آب زمزم سی بعد اوسکی لائی لگن بہرا ہوا حکمت و ایمان سے اور
ڈالا گیا سینہ مبارک مین قال ت پہر پکڑا جبرئیل نی ہاتہہ میرا اور لی چڑہی مجکو طرف آسمان کی ف ح یہان ذکر سواری براق کا اور جانیکا مسجد اقصی
مین نہین ہے اسی سبب سے گئی ہین بعضی اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کی تہی اور سواری براق کی اسرا مین تہی واللہ اعلم ت پس جبکہ پہنچا
مین طرف آسمان دنیا کی کہا جبرئیل نی واسطی داروغہ آسمان کی کہ کہول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنی کون ہی یہہ کہا یہہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نی
کہ کیا ہی ساتہہ تیری کوئی کہا جبرئیل نی کہ ہان ہی میری ساتہہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنی کہ کیا بہیجا گیا تہا کوئی اونکی طرف یعنی بلانی کی لیے
کہا جبرئیل نی کہ ہان پس جبکہ کہولا دروازہ چڑہی ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹہی ہوئی تہی کہ اونکی داہنی طرف کئی ایک شخص تہی یعنی اونکی اولاد
مین سے اور بائین طرف اونکی کتنی ایک شخص تہی جسوقت کہ دیکہتی تہی داہنی طرف اپنی ہنستی تہی یعنی اونکی دیکہتی وہ چیز کہ باعث خوشی کی تہی یعنی جنتی
ہونا اونکا اور جسوقت کہ دیکہتی بائین طرف سے روتی تہی یعنی سبب دوزخی ہونی اونکی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کی مرحبا ہی صالح اور بیٹی
صالح کو کہا مینی جبرئیل کو کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ یہہ آدم ہین اور یہہ اشخاص دائین انکی اور بائین انکی ارواحین ہین انکی اولاد کی پس جو اپنی
طرف والی انمین سے جنتی ہین اور یہہ ارواحین کہ بائین طرف انکی ہین دوزخی ہین پس جب دیکہتی ہین داہنی طرف اپنی ہنستی ہین اور جب دیکہتی ہین
بائین طرف اپنی روتی ہین ف ع کہا قاضی نی آیا ہی کہ ارواحین کفار کی محبوس ہین سجین مین اور ارواحین ابرار کی چین کرتی ہین علیین مین
پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ ارواحین پیش کیجاتی ہون آدم پر بعض اوقات مین پس جسوقت
آنحضرت پر گذری ہون وہ وقت پیش ہونی ارواحون کا ہو اور احتمال ہی کہ ارواحین دیکہی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوئی تہین بدنون مین جب
تک اور وہ پیدا کی گئی ہین پہلی بدنون کی اور جگہہ اونکی رہنی کی دائین بائین طرف آدم کی ہو اور وہ جانتی تہی انجام کار اونکا پس قول آنحضرت
کا قسم مینہ عام مخصوص ہے واللہ اعلم ت یہان تک لیگئی مجکو جبرئیل طرف دوسری آسمان کی پس کہا واسطی داروغہ اوسکی کہ کہول دروازہ پس
کہا جبرئیل کی لیے اوسکی داروغہ نی مانند اوسچیز کی کہ کہا تہا اول آسمان کی داروغہ نی کہ کون ہی اور تیری ساتہہ کون ہی الخ کہا انس نی پس ذکر کیا
یعنی آنحضرت نی یا ابوذر نی بطریق مرفوع کی اور ظاہر یہی ہی کہ آنحضرت نی پایا آسمانون مین آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم کو اور
نہین بیان کی ابوذر نی یا آنحضرت نی کیفیت منازل و مقام اونکی سوای اسکی کہ ذکر کیا پایا آدم کو پہلی آسمان مین اور ابراہیم کو چہٹی آسمان مین
ف ع یہہ موافق ہی روایت شریک کے انس سے اور ثابت تمام روایتون مین غیر اسکی ہی اور وہ یہہ ہے کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین پس اگر کہی
تو کہ متعدد ہی معراج تو تو کچہہ اشکال نہین والا قوی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہی کہ دیکہا ابراہیم کو تکیہ لگائی ہوی ساتہہ

بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین ہے بلا اختلاف اور علاوہ اسکی یہان کہا کہ نہین کیفیت بیان کی اونکی منازل مقام کی پس روایت بیان کرنیوالون کی ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ بیچ تعین آسمانون کی اور دیکھنی انبیا کی کچہہ تہوڑا سا اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہے اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کے ہی یا ہوسکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکھا ہو فقد بر **ت** کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجھکو ابن حزم نی کہ تحقیق ابن عباس اور ابا حبہ تہی کہتے کہ فرمایا آنحضرت نی پہر اوپر لیجایا گیا مجھکو یہان تک کہ چڑہا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تہا مین اوسمین آواز قلمون کی لکہنی کی کہ فرشتی اونسی تقدیرین اور حکم الہی لکہتی تہی اور لوح محفوظ سی احکام الہی نقل کرتی تہی کہا بعضی محققین نے ہماری علما مین سے کہ معنی یہہ ہین کہ مین قایم ہوا ایسی مقام مین کہ پہنچا مین اوسمین بسبب رفعت مرتبہ کی طرف ایسی جگہہ کی کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوئی میری لیے امر الہی اور تدبیر کرنی اوسکی اپنی خلق مین قسم ہی اللہ کی یہہ وہ مقام انتہی ہی کہ نہین تقدم ہوا اوسمین کسیکو اوپر اور کیفیت اون قلمون کی سوا خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اوس سے نقوش اور حروف پیدا ہون اور نی اور فولاد اوسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضی متفلسفہ اسمین کچہہ تاویلین کرکی ظاہر معنی سی خارج کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہہ ہے کہ اسکو حمل ظاہر پر کرین وجود قلم کی قائل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الہی کی کرین **ت** اور کہا ابن حزم اور انس نی کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ پس فرض کیگئین میری امت پر پچاس نمازین پس پہرا مین اوسکو لیکر اور قصد رکہتا تہا اوسکی عمل کا یہان تک کہ گذرا مین اوپر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نی بسبب تمہاری تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا موسی نی پس پہر جا طرف رب اپنی کی یعنی اور سوال کر اوس سے تخفیف اسلیے کہ امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہیرا مجکو موسی نی یعنی وہ ہوئے سبب پہیرنی میری کی طرف رب کے پس موقوف کین اللہ تعالی نی بعض پچاس کے **ف** ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تہا کہ وہ دس ہین یا دس سے دس کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی بموجب اختلاف پہلی کی **ت** پس پہرا مین طرف موسی کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالی نی بعض اونکی پس کہا کہ پہر جا کر عرض معروض کر اپنی رب سے اسلیے کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہر گیا مین یعنی طرف مکان اول کی پس خوب عرض معروض کی مینی پس موقوف کین اور بعض دنمین سے پس پہرا مین طرف موسی کی پس کہا موسی نی کہ پہر جا طرف رب اپنی کی اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس خوب عرض معروض کی مینی پروردگار سی پس فرمایا **ف** ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الاخر ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر مراجعات مین **ت** کہ یہہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میرے **ف** ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ مینی مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کی ثواب مین اور یہہ بات بدلی نہین جاویگی یا کیا مینی پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہے **ت** پس پہرا مین طرف موسی کی پس کہا کہ عرض معروض کر اپنی رب سے پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سے **ف** ع یعنی اوسوقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین ہے کوئی مانع تعدد مانع سی یعنی یہہ ہے شرم مانع ہوئی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کرکے پہرنا وغیر ذلک یہہ ہے مانع تہی اور باعث شرم **ت** پہر لیجایا گیا مجکو یہانتک کہ پہنچایا گیا مجکو طرف سدرۃ المنتہی کی حالانکہ ڈہانکا تہا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنی انوار کی یا طرح بطرح کی بازون ملائکہ کی نی یا اور کچہہ تہا نہین جانتا مین یعنی اب یا اوسوقت بسبب متوجہ ہونی نظر اونکی کی حق کیطرف نہ مکان کیطرف کہ کیا ہی حقیقت اون رنگون کی پہر داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوسمین ہے گنبد موتیونکی **ف** ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تہا مین بہشت مین کہ ناگہان اوسمین ایک نہر تہی کہ اوسکی دونون کنارون پر قبی تہی کا واک موتیونکی **ت** اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تہی **ف** ح ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کہی یا حقیقت مین مشک ہے اور وہ بہت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہنچتی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عَبْدِاللّٰہِ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْتُھِیَ بِہٖ اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی وَھِیَ فِی السَّمَاۗءِ السَّادِسَۃِ اِلَیْھَا یَنْتَھِیْ مَا یُعْرَجُ بِہٖ مِنَ

الارض فیقبض منہا والیہا ینتہی ما یہبط بہ من فوقہا فیقبض منہا قال اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال فراش من ذہب قال فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لمن لا یشرک باللہ من امتہ شیئا المقحمات رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا گیا آپ کو طرف سدرۃ المنتہی کی اور سدرۃ المنتہی چھٹی آسمان مین ہے ف ع کہا ایک شارح نی کہ وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چھٹی آسمان مین ہے سدرہ اور صواب یہہ ہے کہ ساتوین آسمان مین ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کی کہا قاضی نی کہ ہونا اوسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثرون کا کہا نووی نی کہ ممکن ہے کہ تطبیق یون دیجاوی دونون روایتون مین کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان مین اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان مین کیونکہ وہ نہایت بڑا ہی اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہی چہار ہای آسمانون اور بہشت پر ت طرف سدرہ کی پہنچتی ہی وہ چیز کہ چڑہائی جاتی ہی زمین سی یعنی اعمال اور ارواحین پس لے لی جاتی ہی اوس سی یعنی بقدرت الہی لی اسکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاوین اور طرف سدرہ کی پہنچتی ہی وہ چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر سے پس لے لی جاتی ہی اوس سے ف ح یعنی اوامر اور احکام الہی پہر وہان سی لیلیتی ہین ملائکہ کہ وہان کہڑی ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی اسلیی اوسکو سدرۃ المنتہی کہتی ہین اور سوا ہمارے پیغمبر خدا کی اوس سے اوپر کوئی نہین گیا ہی اور آنحضرت ایسی جگہہ گئے کہ وہان جگہہ نہین ہے نظم برداشت از طبیعت امکان قدم کہ آن ٭ اسری بعبدہ ہست عن المسجد الحرام ٭ تا عرصہ وجود کہ اقصای عالم است ٭ کانجا نہ جاست و نی جہت و نی نشان و مقام ٭ سر رشتہ پس نگرفت در انجا ہیچ ہان ٭ از آشنائی عالم و جان بر پس ازین مقام ت کہا یعنی ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالی نی اوسوقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو اوس چیز نی کہ ڈہانکا ف ع یعنی ایسی چیز نی کہ اوسکی کنہ کو نہین پہنچ سکتی ہین کہ کتنی ہی اور کیسی ہے مقصود بڑائی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول سی لا ادری یہی ہی نہ حقیقت عدم علم درایت کی اور ادر حدیث مین آیا ہی کہ اوسکی ہر پتی پر فرشتہ کہڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سبز جانورون کی کہ اوسکو عبارت ارواح انبیا و اولیا کی سی رکہتی ہین ت کہا ابن مسعود نی یعنی بیچ تفسیر ما یغشی کی وہ پروانی ہین سونی کی ف ح یہہ کہا باعتبار تشبیہ کے کہ اون انوار کو کہ اوترتی ہین عالم ملکوت سی تشبیہ دے ساتہ پروانون کی ف کی زبر سی یعنی پرندہ مشہور کی کہ گرد شمع کی پہرتا ہی یعنی پروانہ یہان اشارہ ہی طرف شوق و محبت ملکوت کی اور حیرانی اور گرد پہرنے اونکی اوپر نور اقدس حق تعالی کی اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونی کی بہی آیا ہی اور یہہ بطریق تشبیہ و تمثیل کی ہی اسلیی کہ درختون پر یہہ جانور اکثر بیٹہتی ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سی ہے اور ہوسکتا ہی کہ مراد حقیقت سونی کی ہو اور قدرت الہی شامل سب چیزون کو ہی واللہ اعلم ت کہا ابن مسعود نی پس دی گئین آنحضرت کو شب معراج مین تین چیزین ف ہ اور حقیقت مین جو کچہہ دی گئی تہی آنحضرت اوس شب مین قسم علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور برکات سے حد حصر سی باہر ہین لیکن یہہ تین چیزین ذکر کین عبد اللہ بن مسعود نی بسبب شرف و کرامت کے کہ تعلق امت سے رکہتی ہین ت دی گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت اونکی اور دی گئین آیتین اخیر سورہ بقرہ مین ہین ف ع یعنی امن الرسول سی اخیر سورہ تک اور مراد اونکے دی جانی سی دیجانا قبولیت دعاون اونکی کا ہی اور اگر کہی کوئی کہ بظاہر مین منافی ہی اوس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہے کہ اوسوقت کہ جبرئیل بیٹہی تہی آنحضرت کی پاس کہ سنی ایک آواز یعنی دروازہ کہلنی کی سی سنے اوپر سی پس سر اوٹہایا جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی طرف زمین کے نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس اوسنی سلام کیا اور کہا کہ خوش ہو ساتہہ دو نورون کی کہ دی گئین ہین وہ آپکو نہین دے گئی کسی نبی کو پہلی تمسی فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورہ بقرہ کی نہین پڑہوگی تم کوئی حرف اون دونون مین سی مگر کہ دی جاوگی اوسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاون اونکی تو جواب اسکا یہہ دینگے کہ کچہہ منافات نہین ہے اسلیی کہ دیا تہا آسمان مین جملہ اون چیزون سے کہ وحی کی طرف بندہ اپنی کی وہ چیز کہ وحی کی بقرینہ دینی پانچون نمازون کی مقام اعلی

بہین اور اوتر نا فرشتہ کا اوسکی بزرگی بیان کرنیکی لیے تہا اور بشارت نبی کی کیلیے جو تمکو یہہ فضل چیز ملی ہی کسی نبی کو نہین ملے ہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ سورہ بقرہ مدنی ہی
اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہیں اسکو یون دفع کرینگے کہ خاتمہ سورہ بقرہ کا مستثنی ہی یعنے یہہ سینہ مین نہین نازل ہوا پس بقرہ مدنی ہی باعتبار اکثر کی اور نقل کیا ابن
ملک نے حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سے کہ اللہ تعالے متولی ہوا سورہ بقرہ کی وحی بہیجنی کا بلا واسطہ جبرئیل کے شب معراج مین وہ مکی ہی اور مکی نزدیک اوسکے جمہور جو کہتے ہین کہ
یہہ سارے سورہ مدنی ہی اور انکا جواب یہہ ہی کہ معنی دی جانیکی یہہ نہین ہین کہ یہہ دی گئین بلکہ معنی یہہ ہین کہ قبولیت کی گئی آنحضرت کی لیے درباب ان الفاظ کی کہ تلقین کیے گئی
دونون آیتون مین لفظ غفرانک سے اخیر تک آمے راوی پڑہتی والونکی لیے ترجمہ اور بخشی گئی گناہ کبیرہ اوسکی امت سے واسطے اوس شخص کے کہ نہ شریک کری ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو نقل
کی یہہ طیبی نے **ف** ع یعنی وعدہ کیے گئی آنحضرت اوس شب مین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہیگا اللہ تعالے بغیر عذاب کے ہی بخشدیگا جیسی کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ
لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سے کوئی یہہ سمجہہ لی کہ صاحب کبیرہ کو عذاب ہی نہین ہوگا کیونکہ جانا گیا ہی نصوص شرعیہ اور اجماع اہل
سنت سے ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو اور اس حدیث مین ذکر کرنا مشیت کا شاید اسی سبب معلوم ہوئی اس امر کی ہو پہلی سی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ
اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ وَقَدْ رَاَيْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ
وَاِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِيْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ
بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرٰهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّیْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِیْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ
الصَّلٰوةِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ**
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین حجر مین یعنی حطیم مین کہڑی ہوئی اس حال مین کہ جماعت قریش پوچہتی تہی مجہسے
احوال جانی میری کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کے پس پوچہین مجہسے چیزین اور نشانیان بیت المقدس کے کہ یاد نہین رکہتا تہا مین انکو یعنی وقت پوچہنی کی بسبب مشغول ہونی
کی [illegible] پس غمگین کیا مین غمگین کیا جانا ہرگز نہین غمگین کیا گیا مین مانند اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالی نی میری لیے اس حال مین کہ دیکہتا تہا مین اوسکو یعنی بلند
اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہا یا پردہ درمیان مین سے تا دیکہون اوسکو اور بتلاؤن لوگون کو جو پوچہین جیسی کہ فرماتی ہین نہین پوچہتی تہی قریش مجہسے کچہہ مگر کہ خبر دیتا
تہا مین انکو یعنی اوس حالت مستحضرہ مین اور تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین بیچ جماعت کے انبیا مین سے **ف** ع یعنی شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی سیر پہلا مضمون اور
مضمون آئندہ حدیث کا اور یہہ دیکہنا غیر اوس دیکہنی کی ہی کہ آسمان مین دیکہا بالاتفاق پہر کہا بعضون نے کہ دیکہنا انبیا کو آسمان مین محمول ہی دیکہنی ارواح اونکی پر مگر عیسی کہ جسم
ثابت ہو چکا ہی کہ وہ ساتہہ بدن کے آسمان پر اوٹہا لی گئی ہین اور بعضون نے ادریس کے حق مین ایسا ہی کہا ہی پہر جنہون نے کہ نماز پڑہی حضرت کے ساتہہ بیت المقدس مین احتمال
رکہتا ہے کہ اونکی ارواح نے پڑہی اور یہہ بہی احتمال ہے کہ بدنون کے ساتہہ ارواحون کے پڑہی کیونکہ اوپر گذر چکا ہی انبیا زندہ ہین پاس پروردگار کی پاس اللہ نے حرام کیا ہی زمین پر یہہ کہ کہائے
اونکے گوشتونکو پہر بدن اونکی مانند ارواحون اونکی لطیف ہین نہین کثیف پس نہین ہے مانع اونکے ظہور کے لیے عالم و ملک ملکوت مین بوجہ کمال قدرت کے ذوالجلال کی اور ظاہر یہہ ہی کہ نماز
پڑہنا آنحضرت کا اونکو بیت المقدس مین پہلے آسمان پر جانیکی تہا ترجمہ پس ناگہان دیکہتا ہون مین کہ موسی کہڑی نماز پڑہتی ہین **ف** یہہ مؤید ہے اسکا کہ انبیا وقت نماز کی
بیت المقدس مین ساتہہ بدنون اور ارواحون کے تہی کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہے کہ کرنا افعال مختلفہ کا ہوتا ہی ساتہہ اعضا کی نہ نری ارواح کی ترجمہ پس ناگہان ہوا ایک مرد درمیانہ
قد دبلا گول بال یا بٹری ہوئی بال گویا کہ وہ مردون شنوءہ کیسی ہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن سے اور ناگہان عیسی ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین **ف** یہہ مثل اسکا ہی کہ [illegible] نماز
معراج مومن کی ہی اسلیے کہ وہ حالت حضور کے آگی رب کے اور کمال قرب کی ہی اور وہ اعظم لذات سے ہی نزدیک عشاق کی ترجمہ نزدیک ترین لوگون کا ساتہہ اوسکی ازروی مشابہت
کی عروہ بن مسعود ثقفی ہی کہ نام ایک صحابی کا ہے اور یہہ نہین ہی عبداللہ بن مسعود کہ نہین ہین اسلیے کہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان ابراہیم ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین مشابہ ترین لوگون کا بہ

ساتھ ابراہیم کی یا رتھا اوسی مراد رکھتی تھی آنحضرت یا اپنی ذات شریف سے **ف** ع ح یہ کلام ابوہریرہ کا ہی یا اونکے بعد کسی اور راوی کا پھر دیکھنا آنحضرت کا ان
انبیا کو نماز پڑھتے احتمال ہی کہ ہو اثنا جانی مین طرف بیت المقدس کے یا نفس مسجد اقصے مین اور ہو بعد دوسرے احتمال کی **ف** تعقیب کی لفظ فحانت مین **ترجمہ** پس آیا وقت
نماز کا پس امام ہوا مین اونکا **ف** ع ح شاید کہ مراد اس نماز سے نماز تحیہ ہی یا نماز معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہی کہ وہ جہان تو دار تکلیف سے نہیں نماز اوسمین کیونکر
ہو جواب اسکا یہہ ہی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتھہ حیات حقیقی دنیاوی کی اور چونکہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف ہے ہوا اور یہہ ہے کہ اوس جہان مین وجوب رفع کیا گیا ہے
نہ وجود اوسکا اور ان انبیا نے یہان حضرت کی ساتھہ نماز پڑہی اور بعد اسکے اونکو آسمان پر لیگئے حضرت کی استقبال وتعظیم کی لیے یا اونکی روحون کو آسمان مین متشکل کیا مگر
عیسے اور ادریس کہ وہ ساتھہ بدنون کی آسمان پر ہین اور یہہ بہی احتمال ہی کہ یہہ نماز پڑہانی اور جمع ہونا حضرت کا انبیا کی ساتھہ بعد پہرنیکی سدرۃ المنتہی سے ہوا اور حاصل
یہہ ہے کہ اللہ تعالی قادر ہی اولیاء اللہ کو بصورۃ متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نے دیکہا ہے چہ جا انبیا علیہم السلام خوارق عادات تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف
عقل ہون اور وہ اوسکی قدرت کاملہ سے ظہور مین آوین **ترجمہ** پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سے یعنی آسمان کے جانے سے پہلی یا بعد حاصل ہونی حضور باریتعالی کی کہا
مجکو ایک کہنی والی نے ای محمد یہہ ہے مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کرو انکو یعنی از راہ تعظیم بزرگی ملک قہار کی یا از راہ تواضع کی جیسا کہ آداب ہے ابرار کا پس التفات
کیا مینے اوسکی طرف یعنی بقصد سلام کرنیکی پس پہل کی اوسنے سلام کرنی مین مجہپر **ف** ح یعنی نہوڑا آپ کو کہ سلام کرین اوسپر پہلے آپہی سلام کیا بسبب
غلبہ شوکت اور رحمت آنحضرت کی آگے دوزخ پر اور اوسکی داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ احوال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہی کہ امامت آنحضرت کی
انبیا کی لیے آسمان پر بہی ہوئی ہو ولیکن سیاق حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس مین ہے واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کی یہہ مسلم نے اور یہہ باب خالی ہی دوسری
فصل سے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرہم عن آیاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ** روایت ہے
جابر سے یہہ کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہی جبکہ جہٹلایا مجکو قریش نے یعنی بیچ مقدمہ معراج کی یعنی جانیکی طرف بیت المقدس کے شب
مذکور مین اور پوچہین مجہسے نشانیان اوس مکان کے کہڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دکہایا اللہ تعالی نے مجکو بیت المقدس **ف** ع ح یعنی اور راہ اوسکی دور
دور کیا پردہ کہ مجہمین اور اوسمین تہا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکہتا تہا مین اوسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکہتا ہی کہ بیت المقدس کو اٹہا کر آگے آنحضرت کی یہان
لائی ہون جیسی کہ ابن عباس کے حدیث مین آیا ہی کہ کہا آنحضرت نے پس لائی گئی مسجد اور رکہی گئی دار عقیل کی پاس اور یہہ کامل تر ہی معجزہ مین جیسے کہ حاضر کیا گیا
تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمان کے پاس **ترجمہ** پس شروع کیا مینے کہ خبر دیتا تہا قریش کو بیت المقدس کے نشانیون سے حالانکہ مین دیکہتا تہا طرف اوسکی
ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح جاننا چاہیے کی معراج کی حدیثون مین وہ حدیث نہ لایا کہ حال آنحضرت کی دیکہنیکا رب العزت کو معلوم ہوا اور صحابہ اور
تابعین کو اختلاف ہے اوسمین اور قول مختار اثبات اوسکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ دل سے دیکہا اور دیکہنا سے غیر جانتے کی ہی دلائل تحقیق وتفصیل اسکی بیچ باب رؤیۃ اللہ کی گذری

تمام ہوا باب المعراج اور آگے آتا ہی تتمہ جلد چہارم مین باب المعجزات

باب فی المعجزات یہ باب ہی بیچ بیان معجزون کی **ف** معجزہ مشتق ہی عجز سی کہ جو ضد قدرت ہی اور کتاب تحقیق مین ہی کہ معجزہ کرنیوالا عجز کا
ہی غیر مین اور انبیا کی صدق کی دلالتونکو اور رسولونکی نشانیونکو معجزہ اسلیے کہتی ہین کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتی ہین اونکی معارضہ سی ساتہہ مثل اوس
معجزہ کی یعنی وہ ایسا معجزہ نہین لاسکتی اونکی مقابلہ مین انتہی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ معجزہ اعجاز سی ہی معنی عاجز کرنیکی اور وہ ایک امر خارق یعنی
خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہی واسطی دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلی ظہور نبوت سی ظاہر ہوتی ہین اونکو ارہاصات کہتی ہین اور ارہاص کے معنے
ہین محکم کرنا مکانکا ساتہہ تہر اور مٹی کی گویا کہ اوسمین استحکام امر نبوت کا ہی اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتی ہین جو کچہہ کہ کفار و فساق سی ظاہر ہو
اوسکو تو استدراج کہتی ہین اور جو کچہہ عوام مسلمانونسی ظاہر ہو اوسکو معونت کہتی ہین اور جو کچہہ کہ اولیا سے ہو اوسکو کرامت کہتی ہین اور دعوی نبوت کی
قید سی یہہ سب قسمین نکل گئین یعنی ان قسمونکو معجزہ نہین کہتی کی معجزہ وہی خرق عادت ہی کہ ساتہہ دعوی نبوت کی ہو اور حضرت شیخ نی تین قسمین تو یہہ
ذکر کین اور ایک معجزہ ہی کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہی بلکہ ظاہر ہوتا ہی ساتہہ اسباب کی کہ جو اوس اسباب کی مباشرت کرتا ہی
اوسی ظہور پاتا ہی اور جو کچہہ کہ ساتہہ اسباب عادیہ کی ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہی جیسی شفا ساتہہ دوا اور طبیہ کی اور جو کوئی اوسکو خارق عادت
کہی باعتبار ظاہر کی ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ
الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُؤُسِنَا وَنَحْنُ فِى الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهِ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ
بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس بن مالک سی یہہ کہ ابو بکر صدیق رض نی کہا یعنی وقت بیان کرنی قصہ ہجرت کے
اور درانی کی غار مین اور پہنچنی مشرکون کی سر غار پر سید الابرار کی تلاش مین کہ دیکہا مینی مشرکین کی قدمونکی طرف گویا کہ وہ ہمارے سر پر ہین اور ہم
یعنی مین اور آنحضرت غار مین تہی **ف** ع مراد اوس غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ ثور کی اوپر کی جانب مین تہا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہی نواح مکہ مین بقدر
مسافت ایک ساعت نجومیہ کی اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہی کہ اگر کوئی اوسکی کنارہ پر کہڑا ہو تو نظر اوس شخص کے کہ اندر غار کی ہو اوسکی پانو
پر پڑتی ہی اور اگر وہ شخص اپنی پانو کی جگہہ نظر کری تو دیکہہ لے اوس شخص کو کہ اندر غار کی ہی پس آنحضرت اوس غار مین چہپی تہی مشرکون سے بقصد ہجرت کے اور
مشرک وہان حضرت کی تلاش مین جا پہنچی اور حضرت ابو بکر ڈری حضرت کی طرف سی جیسکہ بیان کرتی ہین **ت** پس کہا مینی یا رسول اللہ اگر کوئی
اونمین سے نگاہ کری جگہہ پانو اپنی کو تو دیکہہ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نی ای ابو بکر کیا ہی گمان تیرا ساتہہ اون دو شخصونکی کہ خدا ہی تیسرا اونکا لفظ کی یہہ
ہی بخاری و مسلم نی **ف** ع یعنی خدا ساتہہ اونکی ہی بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہہ ہے کہ پہیر دی اللہ تعالی نی ہمت کفار کی تلاش کرنی
اور نظر کرنی سی اندر غار کی باوجود حزم کرنی اون بات کی کہ آنحضرت اور ابو بکر صدیق رض غار مین ہین اور طیبی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی دعا کی و نیز
خدا وند اندہی کر دی انکہین اونکی پس گرد غار کی پہرتی تہی او نکو اور نہین پاتی تہی او نکو اور بیضہ کہنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بہی معجزہ تہا جیسا کہ حدیثون مین
آیا ہی **و عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِىْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ كُفِيْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ عازب ہے کہا اونہوں نے کہا واسطے ابی بکر صدیق کے کہ اے ابو بکر خبر دو مجھکو کہ کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنی تمنے اور آنحضرت نے اوسوقت کہ رات کو چلے تم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر کیا تمنے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کے لیے بعد نکلنے کے غار سے کہا ابو بکر نے کہ چلے ہم سارے رات اور کچہہ کل دن میں سے یعنی دوسرے دن یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور ٹہرا آفتاب اور خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تہا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکہائی دیا ہمکو ایک پتہر دراز کہ واسطے اوسکے سایہ تہا نہین آیا تہا اوسپر آفتاب یعنی اوسکی غارون اور کہودون مین اوسوقت دہوپ نہ پہنچی تہی پس اوترے ہم اوسکے پاس اور ہموار کی مینے آنحضرت کے لیے ایک جگہہ اپنے دونو ہاتہون سے تاکہ سووین آنحضرت اوسپر اور بچہایا مینے اوس جگہہ ایک پوستین اور کہا مینے سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکہتا رہونگا ادہر ادہر اور خبر لیتا رہونگا دشمنونکی آنیکی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تہا گرد حضرت کے پس ناگہان دیکہتا ہون ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہے سامنے سے کہا مینے کہ کیا ہے تیرے بکریون مین دودہ کہا چرواہے نے کہ ہان ہے کہا مینے کیا نہ دہوئیگا تو دودہ کہا اوسنے ہان پس پکڑی اوسنے ایک بکری اور دوہا کاٹ کے پیالہ مین تہوڑا سا دودہ اور ساتہہ میرے چہاگل تہی کہ اوٹہایا تہا مینے اوسکو واسطے آنحضرت کے کہ سیراب ہوتی تہی آنحضرت اوس سے پانی پیتے اور وضو کرتے پس آیا مین آنحضرت کے پاس یعنی دودہ لیکر پس مکروہ جانا مینے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مینے آنحضرت کی ف ح سونے مین یعنی مین بہی رہا لفظ وافقتہ تقدیم ف سے ہے ق پر پس معنے اوسکے تو مذکور ہوئے اور ساتہہ تقدیم ق کی ف پر بہی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا یعنی اور بیدار نکیا اونکو یہانتک ت کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا مینے کچہہ پانی مین سے دودہ پر یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا نیچے تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودہ سرد ہو گیا اور یہہ عادت ہے عرب کی کہ ٹہنڈا پانی دودہ مین ڈال کر پلاتے ہین تا حرارت دودہ کی دفع ہو جائے ت پس کہا مینے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے یہانتک کہ خوش ہوا مین ف اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کے محبوب کے خوشی اور آسائش مین ہے اور یہان ایک اشکال لاتے ہین کہ بے اذن مالک بکریون کے کیون دودہ دوہا اور پیا اور جواب یہہ دیتے ہین کہ بکریان حضرت ابو بکر کے کسی دوست کی تہین کہ اعتماد اوسکی رضا کا رکہتے تہے اور یہہ بہی ہے کہ اہل مکہ کی عادت تہی کہ اجازت دیدیتے تہے اپنے چرواہونکو کہ راہ کے چلنے والون اور بہوکون کو دودہ دیتے رہا کرین اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ اونہون نے کچہہ بکر خریدا ہو واللہ اعلم ت پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مینے کہ ہان آیا کہا ابو بکر نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈہلنے آفتاب کی اور آنے ٹہنڈے وقت کے اور پیچہے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نے اوسکو اور اور کتنے آدمیونکو ہمارے پیچہے متعین کیا تہا کہ جو کوئی محمد کو لاویگا اوسکو ہم سو اونٹ دینگے اور یہہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہو گیا ت پس کہا مینے آیا ہمارے پکڑنیکو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرت نے غم نکر کہ خدا تعالی ہی ہمارے ساتھہ ہے بد عا کی سراقہ پر پیغمبر خدا تعالی نے پس دھس گیا ساتھہ سراقہ کی گھوڑا اوسکا پیٹ تک سخت مین مین پس
کہا سراقہ نی کہ تحقیق جانتا ہون مین تمکو کہ بد دعا کی تمنی مجہپر پس دعا کرو میری نفع کی لیے یعنی یہہ کہ خلاصی پاؤن او سحالت سی کہ گرفتار ہون مین اوسمین پس
تم اگر کرو گی تو اسکو گواہ کرتا ہون تمہاری واسطی یہہ کہ پہیر دونگا مین کفار کی طلب کوے تمسی پس دعا کی سراقہ کی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اونی
اوس نجسی **ف** ح اور ایک روایت مین ایا ہے کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دہنستا تہا اور نجات پاتا تہا **ت** پس شروع کیا سراقہ نی یعنی ایفای عہدی
مین کہ نہین ملتا تہا کسی کافر سی یعنی اون کافرون میں سی کہ حضرت کی تلاش کی لیے نکلی تہی مگر کہتا کفایت کیی گئی تم طلب مین یعنی پس کافی ہی تیرا تلاش
کرنا اور تلاش نہ کرو مین تلاش کر چکا نہین ہے ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتی ہو پس نہین ملتا تہا سراقہ کسی سے مگر کہ پہیر دیتا تہا اوسکو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** ع اسمین بہت سے فائدہ ہین از انجملہ یہہ معجزہ حضرت کا اور فضیلت ابو بکر کی کئی وجوہ سی اور اسمین ہی خدمت کرنی تابع کی متبوع کی لیے
اور ساتہہ کہنا چہاگل کا اور مانند اوسکی کا سفر مین واسطی طہارت اور پانی پینی کی اور اسمین فضیلت توکل کی ہی اللہ تعالی پر اور خوبی انجام کار اوسکی کی

وعن انسٍ قال سمع عبد الله بن سلامٍ بمقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في ارضٍ يخترف فاتى النبي صلى الله عليه
وسلم فقال اني سائلك عن ثلثٍ لا يعلمهن الا نبيٌّ فما اول اشراط الساعة وما اول طعام اهل الجنة وما ينزع الولد الى
ابيه او الى امه قال اخبرني بهن جبرئيل انفًا اما اول اشراط الساعة فنارٌ تحشر الناس من المشرق الى المغرب واما اول
طعامٍ يأكله اهل الجنة فزيادة كبد حوتٍ واذا سبق ماء الرجل ماء المرأة نزع الولد واذا سبق ماء المرأة نزعت قال اشهد ان لا اله الا الله
وانك رسول الله يا رسول الله ان اليهود قومٌ بهتٌ وانهم ان يعلموا باسلامي من قبل ان تسئلهم يبهتوني فجاءت اليهود فقال اي رجلٍ عبد الله بن
سلامٍ فيكم قالوا خيرنا وابن خيرنا وسيدنا وابن سيدنا قال ارئيتم ان اسلم عبد الله بن سلامٍ قالوا اعاذه الله من ذلك فخرج
عبد الله فقال اشهد ان لا اله الا الله وان محمدًا رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا فانتقصوه قال هذا الذي كنت اخاف يا رسول الله رواه البخاري

اور روایت ہی انس سی کہ سنا عبد اللہ بن سلام نی انا آنحضرت کا یعنی مکہ سی مدینہ مین حال آنکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین مین تہا کہ چنتا تہا میوہ درختونسی
ف ح یعنی اپنی باغین تہا میوہ درختونمین سی توڑتا اور چنتا تہا مقصود بیان واقع ہی یا مبالغہ ہی بیچ آنی اوسکی کی آنحضرت کی پاس جلدی سی
کہ باوجود یکہ ایک کام مین تہا اور فرصت نہ تہی لیکن چونکہ صفات آنحضرت کی توریت مین پڑہکر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تہا **ع** مدتی بود کہ مشتاق
لقایت بودم ٭ لاجرم روی ترا دیدم واز جا رفتم ٭ بمجرد سننی ونق افزای حضرت کی سب کام چہوڑ چہاڑ کر حاضر ہوا اور یہہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام
کی اولاد مین سے تہا اور بڑا علم رکہتا تہا توریت کا حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلاء صحابہ کرام مین سی ہوئی جیسا کہ مذکور ہوا ہی فضائل مناقب
مین آیا وہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یعنی واسطہ تحقیق کرنی علامتون صدق نبوت کی کہ تحقیق مین پوچہتا ہون تمسی تین چیزین نہین جانتا ہی انکو
مگر نبی **ف** ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کری نبی سی یا اوسکی کتاب سی یہہ اسلیی کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوی یہہ کہ وہ بہی جانتا تہا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیے
جواب ان تین چیزون کا معجزہ ہوا اوسکی لیے اور علم یقین حضرت کی نبوت کا اوسکی نزدیک اور یہی ظاہر ہی الفاظ حدیث کی سی اسباب مین ترجمہ ایک چیز
اون تین چیزون مین سی یہہ ہی کہ کیا ہو گی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیونکا کہ جو بہشت مین داخل ہو کر پہلی ہی کہاوینگی
اور تیسری یہہ کہ کونسی چیز کہینچتی ہی فرزند کو طرف باپ اوسکی کی یا طرف ماں اوسکی کی مشابہت مین یعنی فرزند کہ کبہی صورت مین مشابہ باپ کی ہوتا ہی اور کبہی مشابہ
ماں کی سبب اسکا کیا ہی فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دی مجکو ان چیزون کی جبرئیل نی ابہی ہی **ف** ح ع فرمایا واسطی دفع ہونی وہم اسبات کی کہ اونہون نی سن
لیا ہو کسی اہل کتاب سی اور تنبیہ بہی تہا منظور تہی کہ گوش ہوش سی سنی اور وجود وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کری ترجمہ ای پر اول علامت قیامت

ہی پس ایک آگ ہوگی کہ ونہی کی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سی طرف مغرب کی اور اسی پر اول کہانا کہ کہاوینگی اوسکو بہشتی پس زیادتی مچہلی کی
کلیجی کی ہوگی کہ وہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہی پانی مرد کا عورت کی پانی پر توکہینچ لیتا ہی باپ
اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کی پانی پر توکہینچ لیتی ہی عورت اپنی مشابہت کی طرف **ف** ح ملا علی ح نی
معنی سبق کی علاو غلبہ لکہی ہین اور شیخ رح نی بہتسی دیعنی پہلی حم مین پڑتا ہی اور بعد اوسکی لکہا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہ ہونی فرزند کا
ساتہہ باپ یا مان کی سبقت کرنا پانی ایک کا اون دونون مین سی ہی اور حدیث سی کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہی پا
سبقت پس سبقت کو متضمن دونو معنی کی کہہ سکتی ہین **ترجمہ** کہا عبد اللہ بن سلام نی بعد سی جواب کی کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود حق
مگر اللہ اور بلاشبہہ تم رسول خدا کی ہو اور کہا عبد اللہ نی ای رسول خدا کی تحقیق یہودی بڑی بہتان لگانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلی اسکی
کہ پوچہو تم اونسی یعنی میرا حال تو جہوٹ باندہ لینگے مجہپر یعنی بعد پوچہنی کی پس آئی یہودی یعنی بسبب ملانیکی یا اتفاقا اور عبد اللہ چہپ رہی تہی اونسی پس
فرمایا آنحضرت نی کہ کیسا شخص ہے عبد اللہ بن سلام تم مین یا تمہاری علم اور اعتقاد مین کہا اونہون نی کہ بہتر ہی ہم مین اور بیٹا ہی بہتر ہمارے کا یعنی حسب
مین باعتبار علم و صلاح کی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا ہی ہماری سردار کا یعنی نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نی کہ خبر دو مجکو
اگر اسلام لاوی عبد اللہ بن سلام یعنی توتم بہی اسلام لاؤگی کہا یہودی نی کہ پناہ مین رکہی اوسکو اللہ اسلام لانی سی یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بہی کیا
جاوی وسی پس نکلی عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہہ کہ **محمد** رسول خدا کی ہین پس کہنی لگی یہودی یعنی بعد
اسکی کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہہ بہت برا ہی ہم مین اور بیٹا ہی بدترین ہمارے کا پس عیب لگانی لگی اوسکو کہا عبد اللہ نی یہہ ہی وہ چیز کہ تہا مین ڈرتا یا
رسول اللہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اور یہی سبب تہا میری عرض کرنیکا کہ آپ انسی پہلی پوچہ لیجی حال میرا تاسچ جہوٹ اونکا معلوم ہوجاوی **وَعَنْهُ**

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَہَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاھَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَکْبَادَھَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ
فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا
مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰہُنَا وَھٰہُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُھُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رواہ مسلم اور روایت ہی وسی انس سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مشورہ کیا یعنی مدینہ والون سی امتحان کی لیی وسوقت کہ پہنچی ہمکو خبر ابی سفیان کی آنیکی **ف** یعنی ساتہہ قافلہ کی کہ آتا تہا
شام سی اور جاتا تہا طرف مکہ کی اور یہہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابو سفیان آموی تجارت شام کی لیی گیا تہا اور وہانسی مال بہت سا لیی آتا تہا اور اوسکی ساتہہ
چالیس سوار تہی جب مسلمانون نی یہہ سنی توچاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹین اور مار ڈالین اسلیی کہ اوسمین آدمی تہوڑی سی تہی اور مال بہت اور یہہ خبر جو مکہ مین
پہنچی تو ابو جہل کعبہ کی اوپر چڑہا اور پکارا لوگونکو اور جمع کیا اور نکلا اونکی مدد کی لیی پس اوسی لوگون نی کہا کہ قافلہ راہ دریا کی کنارہ کی پکڑی اور نجات
پائی پہر جا لوگون سمیت طرف مکہ کی چونکہ وقت اوس کمبخت کی زوال کا آن پہنچا تہا لوگونکی کہنی سی نہ آیا اور بدر مین پہنچا پس جبرئیل اوتری اور
خبر دی کہ اللہ تعالی نی وعدہ کیا ہی دو جماعتون مین سی ایک جماعت کا کہ جا ہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنو پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین یہہ
قصہ مفصل مذکور ہی پس حضرت نی فرمایا کہ قافلہ تو پہنچا کنارہ دریا پر اور یہہ ابو جہل آیا ہی پس کہڑی ہوئی سعد جیسیکہ کہا **ترجمہ** اور کہڑی ہوئی سعد
بیٹی عبادہ کی **ف** ح یعنی صحابہ کی درمیان مین سی اور وہ رئیس تہی انصار کی اور خاص انکا کہڑا ہونا اسلیی تہا کہ سبب مشورہ کرنیکا امتحان کرنا انصار
کا تہا اسلیی کہ حضرت نی نہین بیعت لی تہی اونسی اس بات پر کہ نکلین وہ ساتہہ حضرت کی جہاد کی لیی اور طلب کرنی دشمن کی لیی بلکہ بیعت لی تہی اونسی اسپر

کہ بچاوین وہ حضرت کو اوس شخص سی کہ قصد کری حضرت کا پس جبکہ پیش آیا حضرت کو نکلنا واسطی قافلہ ابوسفیان کی تو چاہا کہ معلوم کرین حال اونکا
کہ وہ موافقت کرتی ہین آپ کی یا نہین پس جواب دیا اونہون نی بہت اچہا جواب ساتہہ موافقت پورے کی اس بارمین بہی اور اور بارمین بہی اور اسمین عبث
دلالت ہی اوپر لینی مشورہ کی اصحاب سی اور عقلمندون سی **ت** پس کہا سعد نی یارسول اللہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر
حکم کیجئی آپ ہمکو یہہ کہ داخل کرین ہم سواریکی جانورونکو دریا مین تو البتہ درلاوین ہم اونکو دریا مین یعنی وہ نئی زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائی تو دریا مین مینہہ
جاوین اور اگر فرمایئی آپ ہمکو یہہ کہ مارین ہم جگرا اونٹون اور گہوڑون کی برک غماد تک تو البتہ کرین ہم **ف** لفظ برک ساتہہ زیر ب اور زبر اوسکی کی اور
جزم رکی اور غماد ساتہہ زبر غین کی اور پیش اوسکی کی اور بعضون نی ساتہہ زیر کی بہی کہا ہی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہرونمین سی پرلی کنارہ بحر مین یا
انتہا آبادی پر اور مارنا گہوڑون وغیرہ کی جگرون کا کنایہ ہی تیز ہانکنی اونکی سی کہ وقت سواریکی اور دوڑینگی پانو سوارکی اونکی جگرون پر لگتی جاتی ہین پس
معنی یہہ اگر آپ حکم کیجئی ہمکو بہت چلنی گا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلا برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجالاوین ہم حکم آپکا **ت** کہا انس نی پس بلایا اور برانگیختہ
کیا آنحضرت نی لوگونکو اور مہاجرین و انصار کو نکلنی کیلیئی پس نکلی اور چلی لوگ یہان تک کہ اوتری بدر مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس
فرمایا حضرت نی کہ یہہ جگہہ ہلاک ہونی اور پڑنی فلانی کی ہی یعنی نام لیکے اون اشقیا مین سی لیتی تہی اور رکہتی تہی ہاتہہ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہہ کی لیئی اس جگہہ
اور اس جگہہ یعنی ہر ایک کی جگہہ تعین کرتی تہی اور اشارہ کرتی تہی یہانتک کہ شمار کیا سترکفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان پڑا ہوگا اور فلانا یہان
الخ کہا انس نی پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نی اونمین سی اوس جگہہ سی کہ ہاتہہ رکہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اسی
جگہہ مارا گیا **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو فی قبۃ یوم بدر اللھم انشدک عھدک ووعدک
اللھم ان تشأ لا تعبد بعد الیوم فاخذ ابوبکر بیدہ فقال حسبک یا رسول اللہ الححت علی ربک فخرج وھو
یثب فی الدرع وھو یقول سیھزم الجمع ویولون الدبر رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اس حال مین کہ وہ خیمہ مین تہی روز بدر کی یا الہی مانگتا ہون مین تجہسی امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا کہ کیا ہی
نصرت کا یعنی اس آیت مین واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم الخ خداوندا اگر چاہی تو یعنی ہلاک ہونا مومنونکا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آج کی
دن کی **ف** ح یعنی اس لیئی کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہی آنحضرت تو بڑی عارف باللہ تہی اور جانتی تہی کہ اللہ تعالی وعدہ
فرماکر خلاف نہین کرتا پس کیا تہی وجہ اس سوال کی تو جواب سکا یہہ دینگی کہ دعا کرنیکا حکم ہی دعا کرنیوالا جانی حصول مطلب کو یا نہ جانی پہر علم باللہ مقتضی ہی خوف رکہنی کو
اوس سی اور خوف الہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سی پس جائز ہی کہ حضرت کو یہہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سی یا میری امت
کی طرف سی پیدا ہوا اور روکی جاوی نصرۃ موعود اور یہہ بہی احتمال ہی کہ آنحضرت سی وعدہ نصرۃ کا تہا لیکن وقت نہ معین کیا گیا پس آنحضرت ڈرتی ہی تاخیر
وقت سی پس دعا کی اللہ تعالی سی کہ وفاء وعدہ فرماوی آج ہی اور شاید کہ آنحضرت کو استحضار ہوا ہو آیۃ واللہ ھو الغنی الحمید ان یشا یذھبکم
کی معنونکا اور آیۃ ان اللہ لغنی عن العلمین کے معنونکا کہ دلالت کرتی ہین یہہ آیتین اللہ تعالی کی بی پروائی پر پس نظر حضور ان معانی کی دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نی لکہا
ہی حال آنحضرت کا نہایت کامل تہا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کی اور سطوت و جلال اوسکی کی نہایت وسیع تہا اور نظر ابوبکر رض کی فقط اوس
ہی کی وعدہ پر تہی اور اوسکی تحقیق ہی اور ہی کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضی محققین سی حضرت شیخ عبد الحق نی ذکر کی ہی اور کچہہ اونکی شرح عربی مین ہی
مذکور ہی **ت** پس پکڑا ابوبکر رض نی دست مبارک حضرت کا اور کہا بس ہی تمکو اسقدر دعا کرنی یارسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنی دعا کرنی مین اپنی پروردگار سی **ف**
ع مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا مین باوجود نہایت اعتماد کی اپنی رب پر تہا واسطی دلیر کرنی اور ثابت قدم ہونی اور تقویت دل صحابہ کے اسلیئی کہ وہ چلتی تہی ساتہہ دعا آنحضرت کی صحابہ

خصوصاً جبکہ مبالغہ کرین وسمین ترجمہ پس نکلی آنحضرت خیمہ سی جلدی کرتی ہوئی مارے خوشی کی حالانکہ تھی زرہ پہنی ہوئی اور وہ پڑہتی تھی یہہ آیتہ کہ اوتری
تھی وہ پہر قریب ہے کہ شکست دیجاوے گی جماعت کفار کو اور پہیر دینگی پشت نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح چونکہ آنحضرت درمیان خوف و رجا کی تھی اجانب
امید کی غالب آئی آپ پر بسبب وعدہ الہی کی پس خوش ہو کر اوٹہی اور خبر دی مشرکون کی شکست کی اور مومنونکی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ظہور کیا اوسنی
بسبب اطلاع کرنی خدا تعالی کی اونکو غیب پر **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر ہذا جبرئیل اخذ برأس فرسہ علیہ اداۃ
الحرب رواہ البخاری اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کی کہ یہہ جبرئیل ہین کہ پکڑی ہی انہون نی سر اپنی گہوڑیکا یعنی باگ
اوسکی کہڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کے لیئے درحالیکہ جبرئیل پر ہی اسباب لڑنیکا نقل کی بخاری نی **ف** ع ح معجزہ بیان یہہ ہی کہ دیکہا آنحضرت نی جبرئیل کو وقت
جنگ کرنی کی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنواہی مشہور چار منزل مدینہ سی اور درمیان ہین مکہ اور مدینہ کی ہی اور غزوہ بدر کا ہوا روز جمعہ
سترہوین تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین **وعنہ** قال بینما رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامہ اذ سمع
ضربۃ بالسوط فوقہ وصوت الفارس یقول اقدم حیزوم اذ نظر الی المشرک امامہ خر مستلقیا فنظر الیہ فاذا ہو قد خطم انفہ
وشق وجہہ کضربۃ السوط فاخضر ذلک اجمع فجاء الانصاری فحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال صدقت ذلک من مدد السماء الثالثۃ فقتلوا یومئذ سبعین واسروا سبعین رواہ مسلم
اور یہہ بہی ابن عباس سے ہی کہ کہا اوسوقت کہ ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سی روز جنگ بدر کی دوڑتا تہا اور حملہ کرتا تہا پیچہی ایک شخص کے مشرکون
مین سی کہ آگی اوس مسلمان کی تہا ناگہان اوس مرد مسلمان نی سنی آواز کوڑیکی مارنیکی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدم کری حیزوم
ف ح اقدام ڈرانا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہ اے حیزوم اور لفظ اقدم معنی اول کی ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کی ہی
اور وجہ ثانی پر ساتہہ پیش ہمزہ اور پیش دال کی اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتہہ زبر ح مہملہ اور جزم ی کی اور پیش ز کی نام جبرئیل کی
گہوڑیکا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نی کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کی گہوڑیکا ہی ترجمہ ناگہان دیکہا اوس مسلمان نے طرف مشرک کی آگی اپنی کہ گر پڑا ہی
ہو کر پہر دیکہا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑ گیا تہا اوسکی ناک پر اور شق ہو گیا تہا مونہہ اوسکا یعنی طول مین مانند مارنی کوڑیکی پس ہو گئی
تہی تمام جگہہ مارنیکی یعنی جیسیکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہنچا تہا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کی اور باقی رہا تہا اثر اوسکا اوسکی
ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیت مین سنسمہ علی الخرطوم ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکہا تہا مشرک کو اوس
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سی یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہی تو **ف** ع اس سے یہہ معلوم ہوا کہ یہہ کشف کرامت ہی صحابہ کی
ہی اور کرامت تابعون کی بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصاً جس صورت مین کہ وقوع اوسکا روبرو نبی کی ہوا اور حاصل ہوا وہ بسبب برکت نبی کی یا کہا
جاوی کہ خبر دی اوسکی صحابی ثقہ نی اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نی پس صحیح ہوا شمار کرنا اسکا معجزون مین ترجمہ پہر
فرمایا حضرت نی کہ یہہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سی تہا پس قتل کیا مسلمانون نی اوس دن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** سعد
بن ابی وقاص قال رأیت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب بیض
یقاتلان کاشد القتال ما رأیتہما قبل ولا بعد یعنی جبرئیل ومیکائیل متفق علیہ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا کہ دیکہا مین نی
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصونکو کہ اونپر تہی سفید کپڑی **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ یہہ دونو فرشتی بطور تفریق کے
تہی یعنی ایک داہنی طرف تہا اور ایک بائین طرف والا وہ چار ہو جاتی ہین ترجمہ لڑتی تہی وہ لڑنا مانند سخت ترین لڑنی آدمیونکی نہین دیکہا مینی اون

دونون کو

دونون کو پہلی سی اور یہ بہی اس سے یعنی پس متعین ہوا کہ وہ فرشتون مین سی تہی یعنی جبرئیل و میکائیل نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** ح ع یہ تفسیر
راوی سی ہے اور شاید کہ پہچانا ہو اونہی یہہ دلیل سی اور یا آنحضرت سی سنا ہو **وعن** البراء قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم رهطا الى
ابي رافع فدخل عليه عبد الله بن عتيك بيته ليلا وهو نائم فقتله فقال عبد الله بن عتيك فوضعت السيف
في بطنه حتى اخذ في ظهره فعرفت اني قتلته فجعلت افتح الابواب حتى انتهيت الى درجة فوضعت رجلي فوقعت في ليلة
مقمرة فانكسرت ساقي فعصبتها بعمامة فانطلقت الى اصحابي فانتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال ابسط رجلك
فبسطت رجلي فمسحها فكانما لم اشتكها قط رواه البخاري اور روایت ہی برا سی کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی **ف**
ع کہ ایک یہودی تہا کنیت اوسکی ابو الحقیق تہی بڑا دشمن تہا آنحضرت کا کہ عہد شکنیان کین اور فتنی برپا کیی اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنی قلعہ مین پناہ ڈہونڈہی
یعنی بچاو کیا حضرت سی پس آنحضرت نی کتنی ایک صحابہ کو بہیجا کہ مار ڈالین اوسکو ترجمہ پس گئی ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گہر مین رات کو اس حال
مین کہ وہ سوتا تہا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نی کہ پس رکہی مینی تلوار اوسکی پیٹ مین یہانتک کہ پہنچی اوسکی پیٹہ کیطرف پس معلوم کیا مینی کہ لیا
اوسکو پس شروع کیا مینی کہولنی دروازی **ف** ح اوسکی قلعہ کی تا اندر آوین وہ لوگ بہی کہ بہیجی تہی ساتہہ میری اوسکی مارنی کی لیی اور باہر کہڑی تہی اور
شریک ہون اوس قصہ مین اور عبد اللہ بن عتیک عجب حیلہ سی اندر پہنچی تہی چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور صحیح بخاری مین
بہی کتاب المغازی کی اوائل مین بعد از غزوہ بدر کی حدیث اوسکی مذکور ہی اور نہایت غریب و عجیب ہی انتہی اور ملا علی رح نی لکہا کہ شاید عبد اللہ نی
دروازی بعد کہولنی کی اول بار مین بند کردیی ہونگی واسطی محافظت ماورا اپنی کی کہ پیچہی سی کوئی اور نہ آجاوی یا گئی ہون اوسکی پاس اور راہ سے
ترجمہ یہانتک کہ پہنچا مین طرف زینی کی پس رکہا مینی پانو اپنا یعنی بگمان اسکی کہ مین پہنچا زمین پر پس گر پڑا مین زینی سی چاندنی رات مین **ف**
ع کہا طیبی نی کہ تہا سبب انکی گر پڑنیکا زمین پر یہہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ مین پس اونہون نی گمان کیا کہ پایہ زینہ کا برابر ہی زمین کی
پس گر پڑی اوس سیڑہی مین پر ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندہا مینی اوسکو پگڑی سی پہر چلا مین طرف یارون اپنی کی کہ قلعہ کی نیچی کہڑی
تہی پس پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین یعنی ساتہہ یارون اپنی کی اور بیان کیا مینی اونسی سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت نے کہ پہیلاو پانو اپنا پس
پہیلایا مینی پانو اپنا پس ہاتہہ پہیرا آنحضرت نی پانو پر پس چہا ہوگیا پانو گویا کہ دکہا نہین تہا کبہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** جابر قال انا
يوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاءوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال
انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب
فعاد كثيبا اهيل فانكفأت الى امرأتي فقلت هل عندك شيء فاني رأيت بالنبي صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا فاخرجت
جرابا فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم في البرمة ثم جئت النبي صلى الله عليه وسلم
فساررته فقلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير فتعال انت ونفر معك فصاح النبي صلى الله عليه وسلم
يا اهل الخندق ان جابرا صنع سورا فحي هلا بكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينكم حتى اجيء
وجاء فاخرجت له عجينا فبصق فيه وبارك ثم عمد الى برمتنا فبصق وبارك ثم قال ادع خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم
ولا تنزلوها وهم الف فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجيننا ليخبز كما هو متفق عليه
اور روایت ہے جابر سی کہا کہ تحقیق ہم یعنی صحابہ روز خندق کی کہ عبارت ہے غزوہ احزاب سے کہودتی تہی یعنی خندق گرد مدینہ کی درمیان اپنی اور درمیان دشمنو کی

پس نمودار ہوا ایک پتہر سخت پس آئی صحابہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا کہ یہہ پتہر سخت ہی کہ ظاہر ہوا ہی خندق مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ مین اوترونگا
یعنی خندق مین پہر کہڑی ہوئی حضرت اور پیٹ حضرت کا بندہا ہوا تہا ساتھہ پتہر کی یعنی سبب شدت بہوک کی اور رہی تہی ہم تین دن اس حال مین کہ چکہتی تہی
کوئی چیز چکہنی کی ف ح ذوق زبر اول سی وہ چیز کہ چکہی جاوی قسم کہانی اور پینی سی یعنی بہوکی تہی ہم و نگذری تہی کہ کچہہ چکہا تہا ہمنی ت پس لیا آنحضرت نے
کدال یا کدالا اور مارا اوس پتہر پر پس ہوگیا وہ پتہر سخت ریت پہسلتی جابر کہتی ہین کہ پہرا مین اور گیا مین طرف بیوی اپنی کی کہ گہر مین تہی اور نام اوسکا سہلہ بنت معوذ
انصاری تہا پس کہا مینی کہ کیا ہی تیری پاس کچہہ یعنی کہانیکی چیز پس تحقیق دیکہا ہی مینی آنحضرت پر اثر بہوک شدید کا پس نکالا اوس بیوی نی ایک تہیلا کہ اوسمین قریب
سا رہی تین سیر کی جو تہی اور تہا ہماری پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یا بہیڑ کا پلا ہوا گہر کا پس ذبح کیا مینی اوسکو اور پیسی بیوی نی جو یہانتک کہ ڈالا ہمنی گوشت ہانڈی
مین پہر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکی سی عرض کیا مینی پس کہا مینی یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہمنی ایک چہوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسی ہین میری بیوی نی
قریب سا رہی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہی پس آئیی آپ اور کچہہ لوگ ساتہہ آپکی پس آواز دی آنحضرت نے کہا ای اہل خندق تحقیق جابر نی تیار کی ہی مہمانی
ف ح لفظ سور ساتہہ پیش سین اور جزم واو کی کہانا ضیافت کا یہہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور بہی ہین فارسی کی کہ
آنحضرت نے اونکو مشرف کیا ہی ت پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نی کہ نہ اوتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤن مین اور تشریف لائی حضرت پس نکال لایا
مین وہ پرو حضرت کی آٹا گندہا ہوا پس آپ دہن ڈالا آپنی اوسمین و دعا برکت کی کی اوسکی لیی پہر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کی پس آپ دہن ڈالا اور دعا برکت کی پہر فرمایا
یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانیوالی کو پس چاہیی کہ پکاوی وہ ساتہہ تیرے اور نکال گوشت ساتہہ چمچی کی ہانڈی اپنی مین سے اور نہ اوتار ہانڈی کو جو لہی پر کہا جابر نی اور اہل خندق ہزار مرد تہے
یعنی تین روز کی بہوکی سیر خوراک پس قسم کہاتا ہون مین اسکی البتہ کہایا سب نے یعنی کہانا تین سی یہانتک کہ باقی چہوڑا اوسکو اور پہری اس حال مین کہ تحقیق ہانڈی
ہماری البتہ جوش مارتی تہی جیسیکہ تہی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تہا جیسیکہ تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی دونون چیزین جونکی تون موجود
تہین یہہ تمام اون منبع البرکات صلعم سب کی برکت سی تہا کہ زمین و آسمان و ظاہر و باطن اونکی برکتون سی پر ہین اور سوائی اسکی بہت معجزہ ہوی ہین
حضرت سی بڑہ جانا تہوری سی کہانیکا اور جوش مارنا پانیکا اور بہت سا ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلا آنا درخت خرما کا و غیر ذلک
جو مشہور ہین یہانتک کہ مجموعہ اونکا ہوگیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علماء اعلام نی جمع کی ہین دلیلین نبوت کی اپنے
کتابون مین اور بہت اچہی ان سب مین کتاب بیہقی کی ہی مسمی دلائل النبوہ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ
حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ صحابی سے کہ یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عمار بن یاسر کو
اوس وقت کہ کہودتی تہی آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی عمار کی سر پر اور جہاڑتی تہی گرد اونکی سر کی اور فرماتی تہی ای شدت
اور مشقت اور محنت بیٹی سمیہ کے ف ح سمیہ ساتہہ پیش سین مہملہ کی اور زبر میم اور تشدید کی نام عمار کی ماں کا ہی کہ مسلمان ہوئی تہی بلکہ مبتلا ہوئی عذاب کی کئی سبب
دین خدا کی اور نہ پہری دین سی یہانتک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نی اونکی فرج مین اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہین اور ندا کرتی
ہین اوسکو کہ ای شدت عمار کی حاضر ہو پس یہہ وقت تیرا ہی اور حقیقت مین مراد ندا کرنا عمار کا ہی اور بچہ اسلی فرمایا ت کہ قتل کریگی تجکو ایک جماعت کہ بغاوت
کریگی اور نکل جاوینگی امام برحق کی اطاعت سے نقل کی یہہ مسلم نی ف ح کہا طیبی نی کہ رحم کہا یا آنحضرت نی عمار پر بسبب شدت کی کہ پڑینگی اوسمین عمار کہ وہ قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہی
مراد اس جماعت سی معاویہ و قوم اونکی ہی اسلیی کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی مین ہوا اور عمار ساتہہ امیر المومنین علی رض کی تہی اور یہہ حضرت علی کی حقیت کی دلیلوں میں سے ہی اس قضیہ
مین جیسا کہ آیا ہی کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئے کہ عجب کا مشکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتہہ سی مارا گیا معاویہ نی کہا کہ کیا مشکل ہی کہا عمرو نی کہ مینی سنا ہی آنحضرت سی فرمایا عمار کو
کہ قتل کریگی تجکو جماعت باغیہ معاویہ نی کہا کہ ہمنی عمار کو نہین مارا علی نی مارا اوسکو جنگ مین لایا اور منقول ہی معاویہ تاویل کرتی تہی اس حدیث کی معنی مین کہتی تہی نحن فئۃ باغیۃ

طالبہ لدم عثمان اور یہہ صریح تحریف ہی اور بعضی اخبار مین لائی ہین کہ معاویہ نی عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجب مرد ہی کہ اپنی سی کمتر مین پہسلا جاتا ہی یعنی
ایک دنی شخص کے مارے جانی سی ہماری ہمراہی سی الگ ہونا چاہتا ہی اسد اعلم اور حاصل یہہ کہ اس حدیث مین تین معجزی ہین ایک تو یہہ کہ عمار قتل کیا جاویگا
اور دوسرا یہہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیونمین سی اور صدق و حق ہی پہر دیکہا مینی یعنی ملا علی نی شیخ اکمل الدین کو کہ کہا
ظاہر یہہ ہی کہ دونو تاویلین مذکورین کرنی معاویہ سی قرار ہی و نیز **تنبیہ** کہتا ہی مولف کہ ای بہائیو اس حدیث کو دیکہکر کہین زبان لعن اور طعن کے معاویہ
کی حقمین کہولنی لگنا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اسد سی میرے صحابہ کی حقمین ڈرو تم اسد سی میری صحابہ کی حقمین نہ کرنا تم اونکو نشانہ
بعد میرے یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نے کہ دوست رکہا اونکو پس میری محبت کی سبب سے دوست کہا اونکو اور جسنی مبغوض کہا اونکو پس میرے بغض کے سبب سے مبغوض
رکہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی اسد کو اور جسنی ایذا دی اسد کو پس قریب ہی کہ
پکڑیگا اوسکو اسد یعنی عذاب مین یہہ حدیث ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین ہی باب فضائل صحابہ کی مین آویگی اور بہت سے حدیثین مین کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی از انجملہ یہہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم و من سلم نجا اور بعضی حدیثین انکی فضائل مین سے آئی ہین
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوۃ مین انس سی گذری ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سے روبرو کی گئی میری سامنے کہ جہاد کرتی
ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر اخ پس یہ ہی معاویہ اور لشکر اونکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکہنا
چاہیے غرضکہ اونکو برا نہ کہی اور نہ بغض رکہی اونسی کہ یہہ شعبہ رفض کا ہی بچاوی اسد تعالی اس عقیدہ بد سی کہ بعضی سنی ہی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نہین دیکہتی
شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس لایق یہ کہ رکہنا چاہیے اہل سنت کو اپنی دلکی تئین اہل بیت اطہر رض کی بغض سے اور تمام
صحابہ کرام رض کی بغض سے اور مہر سکوت رکہنی چاہیے زبان پر **بیت** کار کن کار بگذر از گفتار ۔ کہ درین راہ کار دارد کار ۔ ای بہائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ حضرت صلی اسد علیہ
وسلم نی فرمایا ہی لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک اور آیا ہی لا تذکر الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اسد تعالی فرماوی و نزعنا ما فی صدورہم من غل
اخوانا علی سرر متقبلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اسد تعالی تو اونکی صفائی کا متکفل ہو وی ہم اپنی باتین گندی کرین اونکی طعن تشنیع سی عاذنا اسد و وفقنا لما یحب
و یرضی **وعن** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ اَلْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی اوسوقت کہ متفرق ہو گئی اور چلی گئی گروہ کفار کی حضرت کے مقابلہ سی
ف ح یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ و عداوت پر اجماع اور اتفاق کیا تہا تمام وہانکی کفار نی چنانچہ اسی لیے اوسکو غزوہ احزاب کہتی ہین کہ مشرک
اور یہود تمام گروہ کفار کی ہزارہا اتفاق کرکر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور سردار تہی اور لگ اوضین
پر قریب ایک مہینے کی کہ اونمین لڑائی نہوتی تہی مگر کچہہ تیر اندازی اور پتہراو ہوتا تہا اسمین یہانتک کے پروردگار تعالی نی نازل فرمائی مدد اپنی کہ بہیجی ہوا اور لشکر
ملائک کی کہ کفار نہ دیکہتی تہی اونکو اور ڈالا اونکی لوگونمین رعب پس درہم و برہم ہوئی چنانچہ مفصل یہہ قصہ تاریخ اور حدیث کے کتابونمین مذکور ہی پس اوسوقت آنحضرت نے بطریق غیب خبر
کی فرمایا **ترجمہ** کہ اب یعنی مابعد اوسوقت کی جہاد کرینگی ہم اونپر یعنی ابتداءً اور وہ نہین لڑینگی ہم سی ہم چلینگے طرف اونکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح یعنی
اور وہ نہین آوینگی طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکون کا مدینہ مین واسطی جنگ مسلمانونکی نہ آیا اور مسلمان اونپر چڑہ چڑہ کر گئی اور
فتحین کین غرضکہ حضرت نی خبر دی کہ آج شوکت مشرکون کی کم ہو گئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہہ معجزہ حضرت کا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ
وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إليهم متفق عليه وفي رواية للبخاري قال أنس كأني أنظر إلى الغبار ساطعا في زقاق بني غنم موكب جبرئيل عليه السلام حين سار
رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بني قريظة اور روایت ہے عائشہ سے کہ جبکہ پھرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکھے ہتیار یعنی اتارے ہتیار اپنے بسبب فارغ ہونے کے جنگ سے اور غسل کیا
ف ح یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ ایک جانب سر کی دھوئی تھی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا تھا ترجمہ کہ آئی حضرت کے پاس جبرئیل اس
حال میں کہ آنحضرت یا جبرئیل جہاڑتی تھی سر اپنا اور پاک کرتی تھی گرد سے کہ پڑی تھی غزوہ خندق میں پس کہا جبرئیل نے آنحضرت کو کہ تحقیق آپ نے تو
رکھے ہتیار قسم ہے اللہ کی میں نے نہیں رکھے ہتیار چنانچہ دیکھتے ہی ہو تم نکلو طرف ان کافروں کی پس فرمایا آنحضرت نے پس کہاں قصد کروں میں اونکی
طرف نکلوں پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تھی یہود میں سے کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتے تھے اور انہوں نے عہد
شکنی کی تھی کہ ساتھ کیا تھا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ بھی رکھتے تھے کچھ نشان اوس کا اب بھی باقی ہے ترجمہ پس نکلے آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ف
ح اور فتح دی اللہ تعالی نے آنحضرت کو اون پر اور کیفیت فتح کی اور قصہ اونکا تاریخ کی کتابوں میں اور بعضی تفسیروں میں مفصل مذکور ہے اور جو
معجزے کہ ہر قصے میں واقع ہوئے ہیں بعضوں نے لکھے ہیں ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے گویا میں دیکھتا
ہوں طرف غبار کی کہ اوٹھا تھا بیچ کوچے غنم کی ف ح غنم ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم نون کی اور زیر سے بھی آیا ہے نام ایک قبیلہ کا انصار میں سے ترجمہ
سواروں کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کی تھی جس وقت چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کی ف ح ع ظاہر یہہ ہے کہ اوس کوچے میں اوس وقت
لوگوں نے تھی بیں دیکھنا اوٹھنی غبار کا اوس میں سے دلیل ہوا اس پر کہ یہہ ملائکہ کے لشکر کے قدموں سے اوٹھا اور غالب یہہ ہے کہ سرداروں کے جبرئیل تھے اور جبرئیل
ساتھ تھے اونکے یا وہ ساتھ تھے آنحضرت کے اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی اسی لیے ہے کہ وہ مانند تابعداروں اونکے کی تھے اور معجزہ یہاں آنا جبرئیل کا ہے تیار
باندھے ہوئے لشکر سمیت جنگ کے لیے اور دیکھنا غبار کا لشکر سے جبکہ وہ بذاتہ معلوم نہ ہوتی تھی **وعن** جابر قال عطش الناس يوم الحديبية ورسول
الله صلى الله عليه وسلم بين يديه ركوة فتوضأ منها ثم أقبل الناس نحوه قالوا ليس عندنا ماء نتوضأ به ونشرب إلا ما في ركوتك فوضع
النبي صلى الله عليه وسلم يده في الركوة فجعل الماء يفور بين أصابعه كأمثال العيون قال فشربنا وتوضأنا قيل لجابر كم كنتم
قال لو كنا مائة ألف لكفانا كنا خمس عشرة مائة متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہا پیاسے ہوئے لوگ دن حدیبیہ
کے حالانکہ آنحضرت کے آگے اونکے تھی چھاگل پس وضو کیا اوس سے پھر متوجہ ہوئے لوگ طرف آنحضرت کی عرض کیا کہ نہیں ہے ہمارے پاس پانی کہ وضو کریں ہم اوس سے
اور پیویں اوسکو مگر یہی پانی کہ جو آپکی چھاگل میں ہے یعنی اور ظاہر ہے کہ یہہ نہیں کفایت کریگا سبکو پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا چھاگل میں یعنی اوسکی
اندر رکھا اوسکے منہ میں پس لگا پانی جوش مارنے آنحضرت کی انگلیوں کے درمیان میں سے مانند چشموں کی کہا جابر نے پس پیا ہمنے اور وضو کیا ہمنے ف ع پس سے سعادت
اونکی کہ کیسی طہارت ظاہر اور باطن کی حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سے کہ وہ افضل تھا سب اقسام پانیوں میں ترجمہ کہا گیا واسطے جابر کے کہ کتنے تھے تم یعنے
اوس دن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تھا یہہ سوال غیر مناسب مقام معجزے کہا جابر نے یعنی اول جواب میں کہ اگر ہوتے ہم لاکھ یعنی مثلاً تو البتہ کفایت کرتا
ہمکو پھر جواب اونکا نکالکہ تھے ہم پندرہ سو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر عبارت یہہ تھا کہ کہتے ہزار اور پانسو ولیکن مقصود مبالغہ کرنا تھا بہتات
میں یعنے تھے اہل حدیبیہ تین جدا جدا جماعت سو آدمی کی تھی لذا قیل **وعن** البراء بن عازب قال كنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم أربع عشرة مائة يوم الحديبية والحديبية بئر فنزحناها فلم نترك فيها قطرة فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فأتاها
فجلس على شفيرها ثم دعا بإناء من ماء فتوضأ ثم مضمض ودعا ثم صبه فيها ثم قال دعوها ساعة فأرووا أنفسهم وركابهم حتى ارتحلوا رواه البخاري
اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے چودہ سو دن حدیبیہ کے ف ح اور جابر کی روایت میں پندرہ سو کہا اور بعضے کہتے ہیں

کہ زیادہ چودہ سو سی تہی پس جسنی کہ پندرہ سو کہا اوسنی جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جسنی چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت جماعت آتی تہی اور چلی
جاتی تہی ایک وقت مین چودہ سو تہی اور ایک وقت مین پندرہ سو تہی یا پندرہ سو ہوئی اور پہر چودہ سو رہ گئی مدار غلبہ ظن او تخمین پہ ہی ترجمہ اور حدیبیہ بتصغیر
تخفیف ہی تسی ہی نام ایک کنویکا ہی کہ مکہ سی سن بارہ کوس پہ ہی پس کہینچا ہمنی پانی اوسکا پس نہ چہوڑا ہمنی اوسمین ایک قطرہ پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت صلعم کو پس
آئی آنحضرت کنوین کی پاس اور بیٹھی کنوین کی کنارے پر پہر منگایا آنحضرت نی باسن پانی کا اور وضو کیا پہر بعد وضو کی پانی منہہ مین لیا اور دعا کی پہر ڈالا
آب دہن کنوی مین پہر فرمایا چہوڑ دو اس کنوی کو ایک ساعت **ف** ع تا پہر جاوی شاید کہ یہہ اشارہ ہی سپر کہ ساعت قبولیت کی واقع ہو گی بتدریج اور مراد
اس ساعت نجومیہ نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کی ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نی اپنی تئین اور اپنی سواری کی جانورونکو یہانتک کہ
کوچ کیا وہان سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ظاہر یہہ ہی کہ قصہ جابر کا اور براء کی حدیث مین کو ہوا پہلی تہا اس قصہ سی اور معجزہ ہی حدیبیہ مین مکرر ہوئی

وعن ف عن ابی رجاء عن عمران بن حصین قال کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشتکی الیہ الناس من العطش فنزل فدعا
فلانا کان یسمیہ ابو رجاء ونسیہ عوف ودعا علیا فقال اذهبا فابتغیا الماء فانطلقا فتلقیا امراۃ بین مزادتین او سطیحتین
من ماء فجاءا بہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستنزلوہا عن بعیرہا ودعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم باناء ففرغ فیہ من افواہ
المزادتین ونودی فی الناس اسقوا فاستقوا قال فشربنا عطاشا اربعین رجلا حتی روینا فملانا کل قربۃ معنا واداوۃ وایم اللہ لقد اقلع
عنہا وانہ لیخیل الینا انہا اشد ملئۃ منہا حین ابتدا متفق علیہ اور روایت ہی عوف تابعی سی کہ نقل کی ابی رجاء تابعی سی اونہون نی عمران بن حصین
صحابی سی کہ کہا تہی ہم ایک سفر مین ساتہہ آنحضرت کی پس شکایت کی آنحضرت سی لوگون نی پیاس کی پس اوتری آنحضرت اور بلایا فلانی شخص کو یعنی ایک شخص کا
نام لیکر پکارا تہا نام لیتا تہا اوس فلانی کا ابو رجاء کہ راوی حدیث کا ہی عمران بن حصین سی اور بہول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ہی ابو رجاء سی یعنی پس تعبیر کیا
اوسکو لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بہی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈہونڈہو پانی پس گئی دونون یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکہا اون
دونون نی ایک عورت کو کہ بیٹہی ہی درمیان پکہال کی اونٹ پر یا کہا راوی نی درمیان دو سطیحون پانی کی اور سطیحہ ہی کہتی مین پکہال کو پس لائی وہ دونون
صحابی اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضون نی کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پر سی اور منگوایا آنحضرت نی ایک
باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کی ڈالنی کا اوس باسن مین پکہالکی ہانون مین سی اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو اپنی تئین یعنی آپسمین ایک دوسری کو
پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبہون نی کہا عمران نی پس پیا ہمنی حالیکہ پیاسی تہی ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئی ہم پہر بہری ہمنی ہر
مشک اور ہر چہاگل کہ ہماری ساتہہ تہی یعنی جو باسن ہمارے پاس تہی بہر لئی اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنی الگ ہوئی اور پہرا دی پکہال سی حالانکہ
تحقیق شان یہہ ہی کہ البتہ شبہ ڈالا جاتا تہا طرف ہماری یہہ کہ وہ پکہال بہت بہری ہوئی ہی اپنی وسوقت سی کہ شروع کیا تہا آنحضرت نی پانی لینا اوس سی نقل
کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی سبہون نی پانی پیا اور باسن بہرے اور وہ پکہال زیادہ بہری ہوئی معلوم ہوتی تہی نسبت وسوقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع
کیا تہا اور اس حدیث کا تتمہ اور بہی ہی کہ آنحضرت نی کہانا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہہ شخص ساحر ہی کہ آسمانون مین
کی درمیان مین یا نہ اوسکی کوئی ساحر نہین ہی یا نبی برحق ہی خ **وعن** جابر قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نزلنا وادیا
افیح فذهب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجتہ فلم یر شیئا یستتر بہ واذا شجرتان بشاطئ الوادی فانطلق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی احدهما فاخذ بغصن من اغصانہا فقال انقادی علی باذن اللہ تعالی فانقادت معہ کالبعیر
المخشوش الذی یصانع قائدہ حتی اتی الشجرۃ الاخری فاخذ بغصن من اغصانہا فقال انقادی

علیّ باذن اللہ فانقادت معہ کذلک حتی اذا کان بالمنصف مما بینہما قال التئما علیّ باذن اللہ فالتامتا فجلست احدث
نفسی فحانت منی لفتۃ فاذا انا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا واذا الشجرتان قد افترقتا فقامت کل واحدۃ منہما
علی ساق رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا چلی ہم ساتھہ آنحضرت کی یہانتک کہ اوتری ہم ایک میدان کشادہ مین پس تشریف لیگئی آنحضرت
رفع حاجت کی لیی یعنی پائخانہ پس دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اور پتھر سی کہ پردہ کرین ساتھہ اوسکی لوگون سی ناگہان دیکھی آنحضرت نی دو
درخت بیچ کنارے میدان کی پس گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونون مین سی پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سی اور فرمایا کہ فرمان
برداری کر مجہپر یعنی واسطی پردہ کرنیکی مجہپر ساتھہ حکم خدا تعالی کی پس گردن رکہی وس درخت نی ساتھہ آنحضرت کی مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کی کہ فرمان
برداری کرتا ہی اپنی کہینچنی والیکی یہانتک کہ آئی آنحضرت دوسری درخت کی پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطی پردہ
کرنیکی مجہپر ساتھہ حکم خدا تعالی کی پس تابعداری کی ساتھہ حضرت کی اوسیطرح کہ جیسی پہلی درخت نی کی تہی یہانتک کہ جسوقت ہوئی آنحضرت آدہون آدہ راہ پر
درمیان اون دونون کی یعنی بیچون بیچ مین دونکی فرمایا کہ قریب جاؤ آپسمین مل جاؤ کہ سایہ کرنیوالی ہو مجہپر ساتھہ حکم خدا تعالی کی پس قریب ہوگئی وہ دونون
یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کی حضرت نی درمیان مین اون دونون کی جابر کہتی ہین پس بیٹہا مین چل لین کہ باتین کرتا تہا اپنی دل سی **ف** ح یعنی بیچ واقع
ہوئی اس امر عجیب کے کہ دیکہا مینی حضرت سی اپنی دل سی کہتا تہا کہ یہہ کیا ہی اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین کرتا تہا جیسیکہ عادت انسان کی ہوتی
ہی کہ اپنی دل سی باتین کرتا ہی اور اوسکو حدیث نفس کہتی ہین **ترجمہ** پس ظاہر ہوا مجہسی التفات اور دیکہنا ایک جانب کو یعنی مشغول تہا مین اپنی دل کی ساتھہ اور
التفات نہین کرتا تہا کسی چیز کیطرف پس التفات کیا اور دیکہا مینی تو ناگہان دیکہتا ہون مین آنحضرت کو کہ تشریف لیی آتی ہین ادہر کو اور ناگہان دیکہتا
ہون مین دونون درختونکو کہ تحقیق جدا ہوگئی ہین پس جا کہڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونون مین سی اپنی جگہہ پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع پس اس مین
دو معجزی ہوئی **وعن** یزید بن ابی عبید قال رأیت اثر ضربۃ فی ساق سلمۃ بن الاکوع فقلت یا ابا مسلم ما ہذہ الضربۃ قال
ضربۃ اصابتنی یوم خیبر فقال الناس اصیب سلمۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنفث فیہ ثلث نفثات فما اشتکیتہا
حتی الساعۃ رواہ البخاری اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سی کہ کہا دیکہا مینی نشان ضربہ کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمۃ بن اکوع کی
پس کہا مینی ای ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہی کیا ہی یہہ زخم کہا یہہ زخم ہی کہ پہنچا تہا مجکو دن خیبر کی پس کہا لوگون نی کہ پہنچایا گیا سلمہ یعنی مارا
گیا اور مرگیا یعنی زخم شدید پہنچا تہا کہ لوگون نی گمان کیا کہ مرگیا پس حاضر ہوا مین آنحضرت کی پاس پس پہونکا آنحضرت نی اوس زخم کی جگہہ مین تین بار
پہونکنا پس پایا مینی کہ درد ہو سکا اوسوقت تک نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** انس قال نعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیدا وجعفرا وابن
رواحۃ للناس قبل ان یاتیہم خبرہم فقال اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذ جعفر فاصیب ثم اخذ ابن رواحۃ فاصیب
وعیناہ تذرفان حتی اخذ الرایۃ سیف من سیوف اللہ یعنی خالد بن الولید حتی فتح اللہ علیہم رواہ البخاری
اور روایت ہے انس سی کہ کہا خبر پہنچائی آنحضرت نے مرنی زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلی اس سے کہ آوی لوگونکو خبر اون کی مرنیکی
ف ح یہہ تینون غزوہ موتہ مین کہ ساتھہ میم کی نام ایک شہر کا ہی شام مین سی سنہ آٹھہ مین شہید ہوئی تہی اور مسلمان تین ہزار تہی اور روم ایک لاکہہ اور تمام قصہ
سیر کی کتابون مین لکہا ہی پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہی حضرت کا اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی خبر موت کی پہنچانی **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نی یعنی
بیچ بیان کیفیت شہید ہونی اونکی لیا نیزہ زید نی یعنی اسلئی کہ یہہ امیر لشکر کی تہی اور عادت یہہ ہی کہ لیتا ہی نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کئی گئی پہر لیا جعفر نی
نیزہ پس شہید کئی گئی یعنی بعد تفصیل مشہور کی پہر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نی پس شہید کئی گئی فرماتی تہی آنحضرت یہہ احوال اور آنکہین آنحضرت کی آنسو گراتی

تہین یعنی بسبب غم اونکی یہانتک کہ لیا نشان اوس شخص نے کہ لقب ہے اوسکا شمشیر ہی شمشیران خدا سی ف ع یعنی شجاع ہی شجاعان خدا سی کہ سلطی کی وہ
ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتہہ سی اوس روز آٹہہ تلوارین ٹوٹین اور اضافہ سیف اللہ مین بزرگی کی لیی ہی ترجمہ مراد رکہتی تہی حضرت یعنی
کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہہ کلام انس کا ہی اونکی ما بعد کی راوی کا یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالی نی مسلمانونکو نقل کی یہہ بخاری نی ف ع
یعنی خالد کی ہاتہہ سی اور زمانہ امارت اونکی مین اور اختلاف کیا ہی علمائی کہ آیا اوس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہانتک کہ پہری مسلمان غنیمت لیکر
یا مراد فتح سی بچاؤ مسلمانون کا ہی کہ پہری صحیح وسالم انتہی اور حضرت شیخ نی کہا یعنی مدد کی مسلمانون کی روم پر اور مسلمان اونکی ہاتہہ سی سلامت رہے

وعن عباس قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار وانا اخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفها ارادة ان لا تسرع وابو سفيان بن الحارث اخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اى عباس ناد اصحاب السمرة فقال عباس وكان رجلا صيتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة فقال والله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها فقالوا يا لبيك يا لبيك قالوا فاقتتلوا والكفار والدعوة في الانصار يقولون يا معشر الانصار يا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى قتالهم فقال هذا حين حمي الوطيس ثم اخذ حصيات فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد فوالله ما هو الا ان رماهم بحصياته فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا رواه مسلم

اور روایت ہے عباس سی کہ کہا حاضر تہا مین ساتہہ آنحضرت
کی دن غزوہ حنین کے ف ع غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی سنہ آٹہہ مین بعد فتح مکہ کی اور حنین ساتہہ پیش ح مہملہ اور زبر نون پہلی کی اور بعد اوسکی ی
ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی پرے عرفات کی ترجمہ پس جب ملی مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت وخون شدید اسمین پہری
مسلمان پشت دیکر ف ع ح یعنی بعضی جلد باز مومنین سی اور حقیقت مین وہ بہاگنا تہا بلکہ پہر کر آنحضرت کے پناہ مین آئی تہی تا مدد مانگین آنحضرت سے
حاصل یہہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہوگئی تہی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نی کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی ف اوس خچر کا نام
دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکونسی اور آیا ہی کہ آنحضرت نی رد بہی کئی ہین بعضی ہدیے
مشرکین کی پس بعضون نے کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اسمین نظر ہی بسبب معلوم ہونی تاریخ کی اور اکثر اسیر ہین کہ رد منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا ہے
اوس سے کیا ہی کہ طمع رکہتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید رکہتی تہی اوس سے مصلحت مسلمانونکی اور رد کیا اوسکو خلاف اسکی تہا ترجمہ اور مین پکڑی
ہوئی تہا حضرت کی خچر کی لگام تہامتا تہا مین اوسکو بارادہ اسکی کہ نہ جلدی کری خچر طرف دشمنونکی اور ابو سفیان کہ نام اوسکا تہا مغیرہ ابن الحارث بن
عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑی ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی یعنی از راہ ادب ومحافظت کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی ای عباس آواز دی اصحاب سمرہ کو
ف ح سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اوسکی نیچی بیعت کی تہی کتنی ایک صحابہ نی حدیبیہ مین کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتی ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ اسوقت
ہین حنین مین ترجمہ پس کہا عباس نے اور تہی وہ مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نے یعنی پکار اپنی بلند آواز کی کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی بہو تم بیعت ہے کہ واقع ہوئی تہی نیچی درخت کی پس کہا عباس
نی قسم ہی اللہ کی البتہ گویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا اوسوقت کہ سنی آواز میری تہا مانند پہرنی گایون کے اپنی بچون پر کہ کیسی تیز بسبب محبت اور شوق کی آتی
ہین ویسی ہی وہ آئی پس کہا اونہون نی ای قوم حاضر ہین ای قوم حاضر ہین پس لڑی مسلمان ساتہہ کافرونکی اور دعوت یعنی استعانت اور پکارنا اسمین
کا انصار مین تہا کہتی ہین غازی ای گروہ انصار کی ای گروہ انصار کی یعنی مدد کرو پہر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کی

ف ع ح پس پکارا گیا ای بنی حارث اور وہ بڑا قبیلہ ہی انصار اولاد دو بہائیون کی ہین ایک اوس اور دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد مین ہین پس دیکہا آنحضرت نی اسحال مین کہ وہ اپنی خچر پر سوار تہی مانند خوب قدرت رکہنی والی کی اوپر چلانی اوسکی کی اور بعضون نی کہا مانند اوس شخص کے کہ دراز کرتا ہی گردن اپنی تاکہ دیکہی طرف اوس چیز کی کہ دور ہی اوس سی درحالیکہ مائل تہی طرف قتال اونکی کی یعنی صحابہ جو لڑتی تہی آنحضرت گردن اونچی کر کر اونکی طرف دیکہتی تہی پس فرمایا آنحضرت نی یہہ وقت گرم ہونی لڑائی کا ہی پہر لین آنحضرت نی کنکریان پس پہینکا اونکو کفار کی منہ پر یعنی یہہ کہکر شاہت الوجوہ پہر فرمایا یعنی از راہ تفاول کی یا خبر دینی کی کہ شکست کہائی کافرون نی قسم ہی محمد کی پس قسم ہی سدکی تہی شکست مگر بسبب اسکی کہ پہینکین آنحضرت نی کنکریان اپنی یا نتہا واقعہ مگر ذلت اونکا لشکر یونکا یعنی ورنہ ہو قتال و شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکہتا رہا مین تیزی اونکی شدت اور تلوارین اونکی ضعیف و کند اور حال اونکا ذلیل نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع اسمین دو معجزی ظاہر ہوئی حضرت کی ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کے اور ماری سنگریزی پس بہاگ کہڑی ہی وہ

وعن ابی اسحاق قال قال رجل للبراء یا ابا عمارۃ فررتم یوم حنین قال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن خرج شبان اصحابہ لیس علیہم کثیر سلاح فلقوا قوما رماۃ لا یکاد یسقط لہم سہم فرشقوہم رشقا لا یکادون یخطئون فاقبلوا ہناک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء وابو سفیان بن الحارث یقودہ فنزل واستنصر وقال انا النبی لا کذب انا ابن المطلب ثم صفہم رواہ مسلم وللبخاری معناہ وفی روایۃ لہما قال البراء کنا واللہ اذا احمر الباس نتقی بہ وان الشجاع منا للذی یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور روایت ہی ابی اسحق تابعی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی واسطی براء بن عازب صحابی کی کہ ای ابا عمارہ کیا بہاگی تم کافرون سی دن حنین کے کہا براء نی قسم ہی خدا کی نہین پہیری پیٹہ آنحضرت نی یعنی حقیقۃ اور صورۃ ولیکن بات یہہ ہوئی کہ نکلی یعنی طرف دشمن کے نوجوان حضرت کی صحابیون مین سی کہ نہ تہی اونپر بہت ہتیار پس ملی ایک قوم تیر اندازسی یعنی ہوازن سی نزدیک تہا کہ گری اونکا تیر یعنی مین ایسی تیر انداز تہی کہ خطا نہین کرتا تہا تیر اونکا پس ماری دشمن قوم نی اون نوجوانونکو تیر نہین قریب تہی کہ خطا کرین **ف** ع یہہ جواب ہی ازان خوب سی یا اسلئی کہ تقدیر کلام یہہ تہی کیا تم سب بہاگی تہی پس یہہ پوچہنا مقتضی اوسکو تہا کہ آنحضرت بہی ساتہہ ہون اونکی پس مانی کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرت نہین بہاگی ولیکن ایک جماعت صحابہ کے تہی کہ اونپر ایسا ایسا کچہہ گذرا آخر حمیۃ پس متوجہ ہوئی وہ جوان اوسوقت مین اوس مکان مین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع یعنی مدد مانگنی کی لئی پس صورت مین نہین صادق آتا ہی وہ پہر بہاگ گئی کیونکہ طلب مدد کی لئی آئی تہی کہ کمکی لیکر خوب لڑین اگر یون کہی کہ ذکر ہوا پہلی حدیث مین کہ پہری مسلمان پشت دی کر اور اس حدیث مین کہا پس متوجہ ہوئی الخ پس کیونکر ہو تطبیق تو جواب اسکا یہہ ہی کہ وقوع ہوئی تہی اونکو صورت پشت دینی کی پہر بعد متوجہ ہوئی آنحضرت کی اونکی طرف اور آواز کر دینی عباس کے اونکو حاصل ہوئی اونکو سعادت متوجہ ہونی کی اور انتقال کیا صورت فرار سی طرف سیرت قرار کی آخر حمیۃ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہی اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تہا اور ابو سفیان بن حارث چلتی تہی آگی حضرت کی یا کہینچتی تہی حضرت کی خچر کو **ف** ع اور یہہ ظاہر مین خلاف ہی اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑی ہوئی تہی اور ابو سفیان رکاب لیکن ممکن ہی حمل کرنا اوسکا اوپر یعنی نوبت نوبت پکڑنی پر کہ کبہی ابو سفیان لگام پکڑتی ہونگی اور عباس رکاب اور کبہی عباس لگام پکڑتی ہونگی اور ابو سفیان رکاب یا مل رکہنی کی اور سیر لیا اور حالانکہ بسبب شدت کی احتیاج دونکی باگ پکڑنی ہوئی ہونگی پس اوتری آنحضرت یعنی خچر سی اور طلب کی اللہ تعالی سی مدد و فتح اور کہا آنحضرت نی مین پیغمبر ہون کچہہ جہوٹ نہین اسمین مین بیٹا ہون عبد المطلب کا **ف** ع لفظ کذب اور مطلب مین تب کو جزم ہی جیسا کہ معمول ہی پڑہنی کا سجع اور نظم مین اور صادر ہوا یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطور وزن شعر کی بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کی بغیر قصد کی پس نہین کہا جاویگا اوسکو شعر اور آنحضرت نی اپنی تئین نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کیطرف بسبب اسکی کہ وہ بہت مشہور تہی عزت و بزرگی مین اور حضرت نی جو اپنی تعریف کی تو یہہ از راہ

ریا و سمعہ کی نہتی بلکہ جیسی عادت غازیون کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت و جوانمردی دشمنونکی لگی کیا کرتی ہین پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہہ اسطرح کی اپنی تعریف
کرنی جائز ہی ترجمہ پہر یعنی بعد جمع ہونی مسلمانونکی اور رجوع کرنی جوانون کی صف باندہکر کہڑا کیا حضرت نی صحابہ کو نقل کی یہہ مسلم نی اور روایتکی بخاری
کی ہین معنی اسکی یعنی اور لفظ اسکی مسلم کی ہین اور ایک روایت بخاری و مسلم کی مین یون آیا ہی کہا براء بن عازب نے کہ تہی ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی
پناہ ڈہونڈتی ہم طرف اونکی اور طلب کرتی خلاصی سبب اونکی اور تحقیق دلیر و مردانہ ہم مین سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرتکی ف ع یعنی جسجگہہ وہ ہوتی
وہ بہی وہین ہوتا اور معنی یہہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکہتا تہا اوسوقت دلیر تقدم کی حضرت پر پس یہہ ہوتا بزدلا تو بہاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا
طرف حضرت کی ترجمہ مراد رکہتی تہی کہ ساتہہ ضمیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ف ع ح اسمین بیان ہی حضرتکی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنی کا اللہ
تعالی پر اور معجزہ بیان یہہ ہوا کہ حضرت نی اوترکر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکی کفار کیطرف اور اونہون نی شکست پائی بسبب اوسکی جیسکہ
پہلی حدیث مین مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کے ہی **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ
الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا
مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سی کہا جہاد
کیا ہمنی یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کی حنین کی پس پشت دی بعضی آنحضرتکی صحابہ نی پس جبکہ گہیرا کافرون نی آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سی پہر آنحضرت نے
ایک مٹہی خاک کی زمین سی کہ سنگریزی بہی اوسمین تہی پہر مقابل کیا آنحضرت نی ساتہہ اوس خاک کی کافرونکی مونہونکو یعنی سامنی اونکی مونہونکی ڈالی اور کہا بری
ہوئی یا بری ہو جیو منہہ اونکی پس نہ پیدا کیا اللہ تعالی نی اونمین سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالی نی اوسکی دونو آنکہونکو ساتہہ خاک اوس مٹہی خاک
کی کہ ڈالی اونکی مونہون کیطرف پس پہری کافر پیٹہہ دیکر پس شکست دی اونکو اللہ تعالی نی اور بانٹین آنحضرت نی غنیمتین اونکی درمیان مسلمانونکی نقل کی یہہ مسلم
نی ف ع اسمین معجزی ہین حضرتکی ایک تو یہہ کہ پہنچی مٹی اوس مٹہی کی سبکی آنکہون میں اور دوسرا یہہ کہ بہر گئین آنکہین ہر ایککی اوس تہوڑی سی مٹی سی
باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی تیسرا شکست پانا اونکا اوس سی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهٗ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ
مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ
فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَ
رَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا حاضر ہوئی
ہم ساتہہ آنحضرت کی غزوہ حنین مین ف ح اور ہواہب لدنیہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین بہی اسیطرح ہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی
ایک شخص کے حقمین اون لوگونمین سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہہ شخص دوزخی ہی ف ع اور نام اوسکا قزمان تہا اور تہا وہ منافقونمین سے
اگرچہ ظاہر نہ تہا نفاق اوسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرونسی سخت تر لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ مین سی تعجب
کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجہکو حقیقت حال اوس شخص کے سی کہ فرماتی ہو تم وہ دوزخیونمین سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت تر لڑنا

پس بہت لگی اوسکو زخم یعنی ظاہر حال اوسکا یہہ ہی کہ وہ بہشتی ہی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہ کہ وہ دوزخیوں مین سی ہی ف ع یعنی بات وہی ہی جو مینی کہی
اگرچہ ظاہر ہو تمکو خلاف اوسکی اس لیے کہ صورت اعمال کا کچہ اعتبار نہین ہے مدار اچہی حال اور خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب تہی بعضی لوگ یعنی بعضی مسلمان ضعیف الایمان
کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کی باوجود اس جنگ و جہد اوسکی کی لڑتی ہین کیونکر فرماتی ہین کہ وہ دوزخی ہی پس اوس اثنا مین کہ وہ اس حال پر تہا ناگہان
پایا اوسنی درد زخمونکا پس قصد کیا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی طرف ترکش اپنی کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتہہ اوس تیر کی ف ع ح اور بخاری کی اکثر روایتون
آیا ہی لفظ اسہما ساتہہ صیغہ جمع کی بجای سہما کی یعنی کہینچی گئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اوس شخص نے رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا
تلوار کی تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مر گیا اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی سن روایت سی شاید کہ دونون امر کیی ہون اول تیر سی کیا ہو پہر جب تمام نہوا قتل تو
تلوار سی کیا واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنی کی یا فاسق بسبب قتل کرنی نفس اپنے کی ترجمہ پس دوڑی گئی کتنی ایک شخص مسلمانون
مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نی بات آپکی کہ آپ نی فرمایا تہا کہ وہ دوزخیون مین سی ہے تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانی نی اور مار ڈالا اپنی تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا ف ع
یہہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ ای بلال اوٹہہ پس اعلام کر لوگونکو ساتہہ اسکی کہ نہین داخل
ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نے ف ع مراد فاجر سی
منافق ہی یا فاسق اون لوگونمین سے کہ کرتی ہین عمل از راہ ریاکی یا ملاتی ہین ساتہہ اوسکی گناہ کو اور کبہی کرتی ہین ایسا عمل کہ اوس سے خاتمہ بد ہوتا ہی اور احتمال ہے
کہ ہو یہہ جملہ داخل تحت اعلام کی یا جدا بیان ہو واسطی اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اوسکی وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتی ہین یا پڑہتی پڑہاتے ہین یا اذان
دیتے ہین یا امامت کرتی ہین یا مسجد مدرسہ وغیرہ بناتی ہین واسطی غرض فاسد کی اور ہوتی ہین وہ سبب انتظام دین کی اور تقویت مسلمانون کی اور وہ خود
محروم ہوتی ہین اوسکی ثواب سے جعلنا اللہ تعالی من المخلصین ف ع ح یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخین ہوگا اور مذہب یہہ ہی کہ اگر مومن ہے
اور تصدیق ایمانی رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنی نفس کا بہی ایک وہی قاتل مومن کے اور قرآن مجید
مین حکم کیا ہی اوسکی خلود کا دوزخ مین اور علمانی اوسمین تاویلین کی ہین اور بعضی محدثون نی اہل ظواہر سی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہے لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین
رہتا ہی پس وہ ہمیشہ دوزخین ہی کو مخصوص ساتہہ کافر کی نہین کہتی لیکن یہہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت جماعت کی مذہب کے اور بیچ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ
اوسکا حدیث مین گذرا کہتی ہین کہ وہ منافق تہا جیسکہ خطیب بغدادی نی کہا یعنی واقع مین منافق تہا اگرچہ ظاہر مین نہا نفاق اوسکا واللہ اعلم وعن عائشۃ

قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ فَعَلَ الشَّیْءَ وَمَا فَعَلَہٗ حَتّٰی اِذَا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ عِنْدِیْ دَعَا اللّٰہَ وَدَعَاہُ ثُمَّ قَالَ
اَشَعَرْتِ یَا عَائِشَۃُ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُہٗ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُھُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِیْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُھُمَا
لِصَاحِبِہٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّہٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْیَھُوْدِیُّ قَالَ فِیْمَاذَا قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَمُشَاطَۃٍ وَجُفِّ
طَلْعَۃٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ ھُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَھَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ اِلَی الْبِئْرِ فَقَالَ ھٰذِہِ
الْبِئْرُ الَّتِیْ اُرِیْتُھَا وَکَاَنَّ مَاءَھَا نُقَاعَۃُ الْحِنَّاءِ وَکَاَنَّ نَخْلَھَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ فَاسْتَخْرَجَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہا سحر کیی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ البتہ حضرت کے خیال ڈالا جاتا تہا کہ اونہون نی کی ہی ایک چیز اور حال آنکہ
نہین کی ہی ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ غالب آیا تہا حضرت پر نسیان اس طرح کا کہ گمان کرتی تہی بسبب نسیان کی کہ فلانی چیز کی ہی حال آنکہ نکی
تہی یا گمان کرتی کہ نہین کی ہے فلانی چیز حال آنکہ کرچکتی تہی اوسکو اور یہہ امر دنیا مین تہا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالی نی حضرت موسی علیہ السلام کے

حتیٰ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعیٰ یعنی موسیٰ علیہ السلام کی خیال مین یہہ ڈالا گیا کہ کفار کی سحر سی سیان عیون و رسی پہرتی ہین حال انکہ
وہ دوڑتی نہ تہین بلکہ اونہون نی پارا جو ملا تہا بسبب گرمی آفتاب کی وہ اچہلنی لگین انکی خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
کی خیال مین آتا تہا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سی اور پہر نہین کرتی تہی یعنی ارادہ کرتا تہا اور جانتی تہی کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس
جاتی تہی اونکی تو قادر نہین ہوتی تہی اونپر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سی تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچہہ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیماریان اقتضائے
بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہہ بہی ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنی مین آنحضرت کی جسم شریف مین یہہ تہی کہ معلوم ہو جاوی تاثیر کرنا سحر کا کہ تاثیر
اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اورکی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور کافر
حضرت کو ساحر کہتی تہی پس حقتعالی نی بسبب تاثیر کرنی سحر کی اون مین ظاہر کردیا کہ یہہ ساحر نہین ہین اور قضیہ سحر کا بعد رجوع کرنی کی حدیبیہ سے تہا ذیحجہ
کی مہینی مین سنہ چہہ مین اور مدت اوسکی بقا کی چالیس روز کہی ہی علمانی اور ایک روایت مین چہہ مہینی اور موجب ایک قول کی تمام سال اغلب یہی کہ قوت اور
غلبہ اوسکا چالیس روز ہوا اور رہا بعضی علامتونکا چہہ مہینی تک اور بقا بعضی اوسکی بقایا کا سال بہر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اس سے
ہوا کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تہی آنحضرت ایک روز نزدیک میری دعا کی اللہ تعالی سی اور دعا کی اوس سے ف ع یعنی دعا کی بعد دعا کی یعنی
مکرر اور بہت کی اور مستمر رہی اوسپر اسمین دلیل ہی اوپر مستحب ہونی دعا کی وقت حاصل ہونی امور مکروہہ کی اور اوپر تکرار نی ملا کی اور کہا ہی علمانی کہ خاص
لوگون سی اسوقت دعا کرواتی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہنچی اور اورونکو چہوڑ دی کہتی ہین کہ دعا کرتی ہین تا اپنی وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ
پہر فرمایا آنحضرت نی کیا جانا تونی اور خبر رکہتی ہی تو ای عائشہ کہ اللہ تعالی نی بیان کیا میری لیی بیچ اوس امر کی کہ طلب کیا مینی بیان کرنا اور ظاہر کرنا
اوسکا اوس سے پہر بیان کیا اوسکو کہ آئی میری پاس دو فرشتی بصورت دو مردون کی بیٹہا ایک اون مردون مین سی میری سر کی پاس اور دوسرا
میری پانو پاس پہر کہا ایک نی اونمین سی واسطی دوسری کی کہ کیا ہی بیماری اس شخص کو کہا دوسری نی کہ سحر کیا گیا ہی کہا اوس ایک نی اوسکو کسنی سحر کیا ہے
اوسکو کہا دوسری نی کہ سحر کیا ہی اوسکو لبید بن اعصم یہودی نی ف ع کہا بعضون نی کہ مراد لبید سی بیٹیان اوسکی ہین سبب قول اللہ تعالی کے
ومن شر النفاثات فی العقد یعنی برائی عورتون پہونکنی والیونکی سی یا نفوس ساحرہ سی کہ جو گرہ دیتی ہین ڈورونمین اور پہونکتی ہین اور سر کہا قاضی نی کہ
خاص ہونا مانگنی شر نفاثات سی اسلیی ہے کہ روایات کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نی سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کی کہ لگائین تانکی چلہ مین اور گاڑا اوسکو کنوئین
مین پس بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوترین معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نی سحر کی جگہہ کی پس بہیجا علی کو پس لائی اوسکو اور پڑہین یہہ
دونو سورتین اوسپر پس تہے حضرت علی جب پڑہتی ایک آیۃ کہل جاتی ایک گرہ اور پاتی حضرت نی کچہہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سی سچا ہونا کافرونکا اس بات مین کہ آنحضرت
سحر زدہ ہین اسلیی کہ وہ مراد رکہتی تہی اس سی یہہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کی انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ قصہ لبید یہی ہی یہہ قضیہ غیر ہی اوس قضیہ کی کہ اس حدیث مین ہی
اور ممکن ہی جمع ان دونون مین ساتہہ واقع ہونی دونون طرحکی سحرون کی حضرت کی لیتا کہ دو چند ثواب ملی آپکو لیکن ادن دونونکا کہ جو اس حدیث
مین ہی واقع ہوا لبید سی اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی ہوا واللہ اعلم ترجمہ کہا اوس ایک نی کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسری نی بیچ کنگہی کے اور اون بالون کے
کہ کنگہی کرنی سی جہڑتی ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کی کہا پس کہان کہا اوسکو کہا بیچ کنوین ذروان کی کہ نام ایک کنوین کا ہی مدینہ مین پس گئے
آنحضرت درمیان کتنی ایک آدمیون کی اپنی اصحاب مخصوصین سے طرف اوس کنوین کی پس فرمایا کہ یہہ کنوان ہی کہ دکہلایا گیا مجہکو گویا کہ پانی اوس کنوئی کا پانی مہندی
کا سا تہا اور گویا کہ کہجور کی شگوفی اوسکی یعنی وہ جو اوسمین دفن کی گئی تہی سر تہی شیطانونکی پس نکالا اوسکو حضرت نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع تشبیہ دی
شیطانون کی سرون کے ساتہہ دی بسبب وحشت ناک اور بدہیبت ہونی اونکی کی اور عرب شیطانونکی سرونکو نہایت برا اور بدہیبت جانتی تہی اور بعضون نی کہا

کہ مراد شیطانونسی سانپ خبیث ہین اور ایک روایت مین ابن عباس سی آیا ہی کہ آنحضرت نی علی و عمار رضی اللہ عنہما کو بہیجا واسطی نکالنی سحر کی کنوئی روان
سی پہر پایا اونہون نی اوسمین غلاف شگوفہ کہجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سی بنایا ہی اور سوئیان اوسمین چبہوئین ہین اور ایک ڈورا باندہا ہی اوسپر
گیارہ گرہین دیکر پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سی پڑہتی تہی ایک گرہ کہل جاتی تہی اور جو سوئی کہ اوسمین سی نکالتی تہی آنحضرت کو تسکین
و آرام ہوتا جاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوین کی سیر گئی ہون اور علی و عمار کو اوس کوئین کے اندر جانی اور نکالنی اوسکی کا حکم کیا ہو اور یہہ بہی
روایتونمین آیا ہی کہ آنحضرت نی اوس یہودی کو کچہہ نہ کہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانی کو دوست نہین رکہتا مین **وعن ابی سعید الخدری**
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ
أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ
مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ
حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ
مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي
فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ
مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سی کہا اوسوقت کہ ہم حاضر تہی آنحضرت کی پاس اور وہ بانٹ رہی تہی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین ہاتہہ آیا تہا اوسکو جعرانہ
مین بانٹتی تہی آیا حضرت کی پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سی **ف** ع کہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی اور اوسکی حق مین یہہ آیتہ اوتری ہی
وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ پس وہ منافقونمین سی تہا اور آگی آویگا کہ اوسکی اصل سی خوارج نکلینگے اور یہہ جو کہا ہی ایک شارح نی کہ وہ سردار تہا
خوارج کا اسمین سامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہی ترجمہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کرو تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور
حضرت دیتی تہی ہر کسیکو بقدر حاجت کی پس فرمایا آنحضرت نی وائی ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ نہ انصافی کی تحقیق نا امید ہوا تو اور
زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرونمین **ف** ع اسلیئی کہ امید وار اور سود مندی تمہاری میری عدالت مین ہی اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہی اور واسطی کرنی
عدل کی بہیجا ہی اگر مین عدالت نکرون تو تمکو سوائی نا امیدی اور زیانکاری کی کچہہ نہین ہی خلاصہ مضمون یہہ کہ جب حکم کیا اس کہنیوالی نی اوسکا کہ حضرت عدل
نہین کرتی مین تو نا امید ہوا کہنیوالا اور ٹوٹی مین ہوا بسبب اس حکم کی ترجمہ پس کہا عمر رض نی کہ حکم دیجیئی مجکو یہہ کہ گردن مارونمین اسکو پس فرمایا چہوڑ دے
اوسکو **ف** ح شرح السنہ مین ہی کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نی اوسکی قتل کرنی سی باوجود اسکی کہ آپنی فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤنمین اونکو البتہ
قتل کرون اونکو جواب یہہ دیا گیا ہی کہ حضرت نی مباح کیا قتل اونکا جبکہ بہت ہونگے ہتیار کرینگے اور متعرض ہونگے لوگونسی اور یہہ باتین موجود نہین
تہین جسوقت کہ منع کیا اونکی قتل کرنی سی اور اول جو فساد شروع ہوا اونکا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا اور لڑی اونسی یہانتک کہ بہتونکو اونمین سی قتل کیا
انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ جواب کمل نی کہا کہ اسمین دلیل ہی آنحضرت کی حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسکی کہ حضرت بدلہ نہین لیتی تہی اپنی نفس کی لیئی باوجود یکہ اسکی

زیادتی کی اوسنی کہ کہا عدل کرو اور روایت مین آیا ہی اتق اللہ اور اور مین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہے اور پہر آپ نی بدلہ نہ لیا باوجود اوسکی کہ یہہ باتین موجب
قتل کی تہین کیونکہ اسمین عیب لگانا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسی لیے اگر کوئی ایسی بات ہماری زمانہ مین کہی تو حکم کیا جاویگا اوسکی کفر اور ارتداد کا انتہی اور
یہہ منافی نہین ہے تعلیل منع کرنی حضرت کیلئے قتل کرنی اوسکی سے ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ اسلیئے کہ تحقیق واسطے اوسکی تابعدار ہونگی کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا
نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکی کہ بہت اچہی طرح پڑہین گے از راہ ریا اور سمعہ کی اور حقیر جانیگا روزے اپنی کو بیچ مقابلہ روزے اونکی ف ح یعنی ظاہر مین
نماز اور روزے اونکی زیادہ اور قوی تر ہونگی نماز اور روزے تمہاری سی اور سارے نمازیون کی سی نہی وارد ہوئی ہی اگرچہ نماز و روزہ اونکا قبول
نہین ہوتا انتہی اور ملا علی نی ایک شارح سے قول نقل کرکر کہا کہ اسپر یہہ اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یہہ نہی مطلق نہین ہے ترجمہ پڑہین گی قرآن یعنی مداومت
کرینگی اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگی اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال آنکہ نہ بڑہیگا قرآن اونکی حلقونسی یعنی قراءۃ اور اعمال
اونکی اوپر نہین چڑہین گے اور مقبول نہین ہونگی یا قرآن اونکی زبانونسی تجاوز کرکر دل تک نہین پہنچیگا اور تاثیر نہین کریگا اوسمین نکلین گے دین سے یعنی طاعت امام
سی یا اسلام سی جیسیکہ نکلجاتا ہی تیر شکار سی کہا جاتا ہی تیر طرف پیکان اوسکیکی طرف لے اوسکیکی طرف نضی اوسکیکی اور وہ سر اوسکی بیچ کہا جاتا ہی طرف پرون تیر کی
یعنی گذر جاتا ہی تیر شکار مین سے پیکان سی پر تک پس نہین پایا جاتا ہی تیر مین کچہہ اثر درحالیکہ گذرا ہی تیر نجاست سی اور خون سی ف ح یعنی یہہ فرقہ
ایسا دین سی نکل جاویگا کہ جیسا تیر اس صفت شکار سی نکل جاتا ہی کہ کچہہ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سی کسی اوسکی جزو مین نہی سی لیکر پر تک ظاہر نہین ہوتا ہی
اور اس حدیث سی استدلال کیا ہی اوس شخص نی کہ تکفیر کی ہی خوارج کی اور خطابی نی کہا ہی کہ مراد اس سی یہان اطاعت امام کی ہی اور امام مالک سے
احوال تکفیر اہل ہوا سکا پوچہا کہ آیا کافر ہین یہہ کہا کہ کفر سی بہاگی ہین وہ اور مثل اسکی امیر المومنین علی رضی سی بیچ شان خوارج کی ہی نقل کیا ہی واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض تابعدارون اس مرد کی کی ذو الخویصرہ ہی یہہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ نکلی گا انسی ایک دو نوبازو ون اوسکی مین سی مثل پستان
عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑی گوشت کی کہ ہلتا ہوگا ف ح اسی سبب سے اوسکو ذو الثدیہ بہی کہتے ہین ساتہہ پیش ث مثلثہ اور زبر دال اور تشدید ی کی اور وہ سردار
خارجیونکا ہوگا ترجمہ اور نکلین گے یعنی یہہ مرد اور ہمراہی اوسکی ساتہہ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگونمین سے یعنی اپنی زمانی کی لوگونمین بہتر ہون گی اور
مراد انسی حضرت علی اور اصحاب اونکی ہین کہا ابو سعید خدری نی کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ سنی مین یہہ حدیث آنحضرت سی اور گواہی
دیتا ہون مین یہہ کہ علی ابن ابیطالب رضی لڑی اوس جماعت خوارج سی کہ آنحضرت نی بیان کیا اونکا اور مین ساتہہ اونکی تہا اور جب فتح یاب ہوئی حضرت علی اونپر
اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپ نی ساتہہ تلاش کرنی اوس شخص کے درمیان مقتولونکی پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کی پاس یہانتک کہ دیکہا مینی
طرف اوسکی اور پایا مینی اوسکو اوپر اوس صفت کی کہ بیان کی تہی آنحضرت نی اور ایک روایت مین یعنی بجای آتاہ ذو الخویصرہ کی کہ اول حدیث مین واقع ہوا ہے
یون ہی کہ آیا ایک مرد کہ اندر گہنسی ہوئین تہین آنکہین بلند پیشانی انبوہ کی داڑہی تہی ہوئی رخساری منڈا ہوا سر ف ع اور یہہ مخالفت ظاہر ہی
اوس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کی تہی کہ سر مین بال رکہتی تہی منڈاتی نہین تہے مگر بعد فراغ حج کی سوای علی کرم اللہ وجہہ کی کہ وہ اکثر منڈایا کرتی تہی
بسبب اسکی کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہنچی ترجمہ پس کہا اوسنی ای محمد ڈر اللہ سے اور فرمانبرداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ کون
ڈریگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کی یعنی مین سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہون مجکو کیا حکم
کرتا ہی فرمان بردار کا پس امین جانتا ہی مجکو اللہ اوپر زمین کی لوگون کی اور بہیجا ہی مجکو خلق پر تا عدل کرون اونمین اور نہین امین جانتی تم مجکو اور
اعتماد نہین کرتی مجپر پس پوچہا ایک شخص نے یعنی عمر رض نی درخواست کی اوسکی قتل کی پس منع کیا آنحضرت نی اوسکو اوسکی قتل کرنی سی پس جبکہ پہیرا اوس
شخص نے فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق اس شخص کے اصل سی ایک قوم پیدا ہوگی پڑہین گی قرآن نہ بڑہیگا اونکی حلقونسی نکلین گی اسلام سی یعنی اسلام کی کمالی سی

یا اطاعت امام سے باہر نکلجاوینگے تیر کی شکار میں سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگے بت پرستوں کو یعنی اونسے جنگ نہیں کرینگے باوجودیکہ اہم ہے
جنگ کرنی اونسے فرمایا آنحضرت نے اگر بالفرض پاؤنگا میں اونکو اور میری زمانہ میں ہونگے البتہ قتل کرونگا میں اونکو مانند قتل کرنی عاد کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ع مراد عاد کی قتل کرنے سے ہلاک کرنا اور استیصال اونکا ہے بالکلیہ اور تعبیر ساتھ قتل کی مشاکلت کی لیے ہے وے لا احاد قتل نہیں کئے گئے ہیں بلکہ ہلاک ہوئے ہیں
باد تند سے اور استیصال کیے گئے ہیں ساتھ ہلاک کرنیکے **وعن** ابی هريرة قال كنت ادعو امی الی الاسلام وهی مشركة فدعوتها يوما
فاسمعتنی فی رسول الله صلی الله عليه وسلم ما اكره فاتيت رسول الله صلی الله عليه وسلم وانا ابكی فقلت يا رسول الله ادع الله
ان يهدی ام ابی هريرة فقال اللهم اهد ام ابی هريرة فخرجت مستبشرا بدعوة النبی صلی الله عليه وسلم فلما صرت الی
الباب فاذا هو مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مكانك يا ابا هريرة وسمعت خضخضة الماء فاغتسلت فلبست درعها
وعجلت عن خمارها ففتحت الباب ثم قالت يا ابا هريرة اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فرجعت الی رسول
الله صلی الله عليه وسلم وانا ابكی من الفرح فحمد الله وقال خيرا رواه مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تھا میں بلاتا اپنی ماں کو طرف اسلام کی اس حال میں
کہ وہ مشرکہ تھی پس بلایا میں نے اوسکو ایکدن یعنی اسلام کیطرف پس سنائی ہے میری ماں نے مجھکو آنحضرت کی حق میں وہ چیز کہ ناخوش رکھتے ہیں یعنی ایسا کلام حضرت کی
شان میں کہا کہ مجھکو ناخوش لگا کہنا اوسکا او سوقت یا نہ کرکرنا اوسکا مجھکو برا معلوم ہوتا ہے پس آیا میں آنحضرت کی پاس اس حالمیں کہ روتا تھا میں یعنی بسبب غم
اور ترس آنیکے اوسکی حال پر کہ یہہ ماں میری ہے تاب دیکھ نہیں سکتا اور اوسکا یہہ حال ہے پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا مانگیے اللہ تعالی سے یہہ کہ ہدایت
کرے ابو ہریرہ کے ماکو پس کہا آنحضرت نے خداوندا ہدایت کر ابو ہریرہ کے ماں کو پس نکلا میں یعنی آنحضرت کی پاس سے خوشحال بسبب دعا بہ ہدایت کرنی آنحضرت کی پس جب
پہنچا میں طرف دروازے ماں اپنی کی پس ناگہاں دروازہ بند تھا پس سنا ماں میری نے آواز میرے پانوں کی پس کہا اوسنے ٹھہر تو اپنی جگہہ سے اے ابو ہریرہ یعنی اندر اور میں
ٹھہر رہا اور سنے میں نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سے یعنی مارے جلدی کی بعد پہننی کرتی کی اوڑہنی نہ اوڑہی اور دروازہ
کھولنے کو دوڑے پس کھولا دروازہ پھر کہا اے ابو ہریرہ گواہی دیتی ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کی اور گواہی دیتی ہوں میں یہہ کہ محمد بندے اللہ کی ہیں اور
رسول اللہ کی پس پھرا میں اور آیا پاس رسول خدا کی اس حالیں کہ میں روتا تھا مارے خوشی کی ف ح رونا کبھی غم سے ہوتا ہے اور کبھی خوشی سے بعضے خوش طبعوں نے
کہا ہے کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہے کہ غم بصورت آنسوؤنکی ہو کر نکلجاتا ہے ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے اللہ کی اور شکر کیا میری ماں کی اسلام لانی پر اور کہا
نیک نقل کی یہہ مسلم نے ف ع ح یعنی کہیکلام کہا اچھا قسم عا، و بشارت سے یا تقدیر یہہ ہے کہ پہنچا تو اے ابو ہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام ماں اپنی کی و معجزہ یہاں
ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کی اثر کا ہے ابو ہریرہ کی ماں کی حق میں فی الحال باوجود اوس انکار و شدت کفر کی **وعنه** قال انكم تقولون اكثر ابو هريرة
عن النبی صلی الله عليه وسلم والله الموعد وان اخوتی من المهاجرين كان يشغلهم الصفق بالاسواق وان اخوتی من الانصار كان
يشغلهم عمل اموالهم وكنت امرأ مسكينا الزم رسول الله صلی الله عليه وسلم علی ملء بطنی وقال النبی صلی الله عليه وسلم يوما لن يبسط
احد منكم ثوبه حتی اقضی مقالتی هذه ثم يجمعه الی صدره فينسی من مقالتی شيئا ابدا فبسطت نمرة ليس علی ثوب غيرها حتی قضی
النبی صلی الله عليه وسلم مقالته ثم جمعتها الی صدری فوالذی بعثه بالحق ما نسيت من مقالته تلك الی يومی هذا متفق عليه
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کے اور بعضوں نے کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہے حدیثیں ابو ہریرہ آنحضرت
سے اور اللہ ہے وعدہ گاہ ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہے اوس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا یعنی اگر میں نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا تعالی
روز قیامت کے سزا مجھکو دیگا آنحضرت نے فرما دیا ہے کہ جو کوئی جھوٹ باندھے مجھپر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہہ اپنی آگ دوزخ سے اور جدا سکی ابو ہریرہ سبب اپنی بہت روایت

کرنی کا بیان کرتی ہین ترجمہ اور تحقیق بہائی میری کہ مہاجرین تھے بازار کہتا تہا اونکو آنحضرت کی خدمت شریف سے ہاتہہ مارنا بازارین ف ح یہہ کنایہ ہی
بیع شرا سی کہ اوسمین بائع اور مشتری اوسمین ایک دوسری کی ہاتہہ پر ہاتہہ مارتی ہین یعنی وہ خرید فروخت مین مشغول رہتی تہی بسبب بیع کی اونکی تجارت ترجمہ اور تحقیق
بہائی میری کہ انصار ہین باز رکہتا تہا اونکو کار مالون اونکیکا ف ح مراد مالون سے مدینہ والونکی نزدیک باغ و زراعت ہوتی ہین جیسیکہ اہل ملک کی نزدیک اونٹ اور بکریان
اور حاصل یہہ کہ مہاجرین تجارت کرتی تہی اور انصار زراعت اور درستی باغات کہجور ونکی ترجمہ اور رہتا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کی پاس اوپر بہرنے پیٹ
اپنی کی ف ح یعنی مین فقیر تہا اگر پہنچتا اسیقدر کہ پیٹ بہر جاوے اور بہوک دفع کری قناعت کرتا تہا مین اور تجارت اور زراعت نکرتا تہا تا کہ اوسمین مشغول ہوون
اور دربار شریف سی دور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال و اقوال آنحضرت کی دیکہتا اور سنتا تہا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن ہرگز
نہین ہوگی یہہ بات کہ کہولی رہی اور پہیلائی رکہی تم مین سی کپڑا اپنا یہانتک کہ تمام کرون مین بات اپنی یہہ پہر اکٹہا کری اور لگاوی اوسکو طرف سینہ اپنی کی اور پہر
بہولی ہی میری حدیثون مین سی کچہہ کبہی ف ح اپنی بات سی اشارہ ہی طرف دعا کی کہ کی آنحضرت نی اپنی امت کی لیے واسطی یادرکہنی حدیثونکی کہ سنین آنحضرت
سی اور معنی یہہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلائی رکہی اور برکت دعا کی کہ اوس کپڑے مین اونکی طرف سینہ اپنی کی ملاوی جو کچہہ کہ میری
حدیثون مین سے یاد کی ہونگی ہرگز نہین بہولینگا ترجمہ پس کہولی مینی کملی کہ نتہا مجہپر کوئی کپڑا سوائی اوسکی یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نی بات اپنی یعنی دعا پہر سمیٹا
اور لگایا مینی اوسکو طرف سینی اپنی کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا حضرت کو ساتہہ حق کی نہین بہولا مین حضرت کے حدیثونسی کسی سے تہی مینی اسدن تک کہ وقت روایت
اس حدیث کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن جریر بن عبد اللّٰہِ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِیحُنِی
مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ فَقُلْتُ بَلٰی وَکُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ
عَلٰی صَدْرِی حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ یَدِہٖ فِی صَدْرِی وَقَالَ اَللّٰہُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ہَادِیًا مَّہْدِیًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِی
بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِی مِائَۃٍ وَّخَمْسِیْنَ فَارِسًا مِّنْ اَحْمَسَ فَحَرَّقَہَا بِالنَّارِ وَکَسَرَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ**
اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ بجلی سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت نی کیا نہین آرام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ سے ف ح یعنی نہین توڑتا تو اوسکو اور اوسمین نجس سی جلا
نہین دیتا اور ذو الخلصہ ساتہہ فتح خ معجمہ اور لام کی اور ساتہہ پیش دونون کی ہی آیا ہی قبیلہ خثعم کی بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبہ الیمانیہ کہتی تہی اوسمین
ایک بت تہا کہ اوسکا نام خلصہ تہا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفسون پاک و کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہی عبادت غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا مینی
ہان راحت دونگا مین تمکو اوسکی توڑ کر اور رہتا مین کہ نہین ٹہیر سکتا تہا گہوڑے پر سواری مین بلکہ گر پڑتا تہا مین اوس سے کبہی پس ذکر کیا مینی اوسکو کہ مین نہین ٹہیر
سکتا ہون گہوڑی پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مینی نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنی سینہ مین یعنی
سبب زور سی مارنی ہاتہہ کی اور کہا آنحضرت نی یعنی دعا کی میری لیے خداوندا ثابت رکہہ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اوسکو راہ راست کہانیوالا اور راہ
راست پایا گیا کہا جریر نی پس گرا مین اپنی گہوڑی سی بعد اوس دعا کی بعد اوس دن کی پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کی اوسکی توڑنیکی لیے ساتہہ ڈیڑہ سو سوارون
کی احمس سے ف ح احمس ساتہہ ح اور س مہملتین کے اور پر وزن احمر کی نام ہی قبیلون کا ہی قریش مین سے یہہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کی کہ حماسہ یعنی
شجاعت کی ہی اور لفظ فانطلق سی کلام راوی کا ہی یعنی جو کہ جریر سی روایت کرتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ کلام جریر کا ہی پس اوسمین التفات ہی ترجمہ پس جلا دیا
جریر نی ذی الخلصہ کو آگ سی اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ
عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُہٗ فَاَخْبَرَنِی اَبُو طَلْحَۃَ اَنَّہٗ اَتَی الْاَرْضَ الَّتِی مَاتَ فِیْہَا فَوَجَدَہٗ
مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَا شَاْنُ ہٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاہُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا کہ تحقیق ایک شخص لکہتا تہا واسطی آنحضرت کے

یعنی وحی پس مرتد ہوگیا اور پہر اسلام سی اور ملا ساتہہ مشرکون کی ف ح اور یہہ شخص نصرانی تہا کہ مسلمان ہوگیا تہا اور پہر مرتد ہوکر نصرانی ہوگیا ترجمہ
پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق زمین نہین قبول کریگی اوسکو ف ع یعنی اپنی اندر نہین رکہی گی بلکہ پہینکدیگی سو ہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نی
اوسکو پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نی اوسکو پہینکدیا تہا مشرکون نی کہا کہ یہہ کیا ہی محمد نی اور اونکی اصحاب نی کہ قبر کو کہود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہی پس
خوب گہری کہودی قبر مشرکون نی جہانتک گہری کہودسکی اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نی اوسکو باہر ڈالدیا تہا پس معلوم کیا مشرکون نی کہ یہہ
آدمی کا کام نہین ہی پس پڑا رہنی دیا اوسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نی پس خبردی مجکو ابوطلحہ نی کہ انس کی مان کی خاوند تہی یہہ کہ ابوطلحہ آئی اوس زمین مین کہ مرا
تہا وہ شخص اور دفن کیا گیا تہا اوسمین پس پایا اوسکو ابوطلحہ نی باہر قبر کی پڑا ہوا پس پوچہا ابوطلحہ نی کہا کیا حال اس شخص کا کہ قبر سی باہر پڑا ہی پس کہا
لوگون نی کہ دفن کیا ہمنی وسکو کئی بار پس قبول کیا اوسکو زمین نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا **وعن** ابی ایوب
قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِي قُبُوْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابی ایوب سی کہا اوسنی نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحال مین کہ غروب ہوا تہا آفتاب پس سنی آنحضرت نی ایک آواز ف ع احتمال ہی کہ سنی آنحضرت نی آواز ملائکہ
عذاب کی یا آواز یہود کی کہ عذاب کیی جاتی تہی یا آواز واقع ہونی عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہرتر ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حضرت کی اس بیان سی ترجمہ پس
فرمایا کہ یہہ یہود ہی یعنی آواز یہود کی ہی یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہی کہ عذاب کیی جاتی ہین اپنی قبرون مین نقل کی یہہ بخاری نی ف ع اسمین اثبات عذاب قبر کا ہی اور
معجزہ ہی حضرت کا کہ آپ پر اونکا احوال کہل گیا اور آپ نی اوسکو بیان فرمادیا **وعن** جابر قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ
فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ
لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَظِيْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سی پس جبکہ پہنچی نزدیک مدینہ کی
چلی ایک ہوا یعنی سخت یہان تک کہ نزدیک تہی کہ دفن کردی سوار کو یعنی اڑالیجاوی اور پوشیدہ کردی نظر سی اور ہلاک کری بسبب شدت کی پس فرمایا آنحضرت نی
کہ بہیجی گئی ہی یہہ باد واسطی وقت مرنی ایک منافق کی پس پہنچی آنحضرت مدینہ مین ناگہان ایک بڑا سردار منافقون مین سی مر گیا تہا نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح
کہا بعضون نی کہ نام اوسکا رفاعہ بن زید تہا اور سفر غزوہ تبوک کا تہا اور بعضون نی کہا کہ نام اوسکا رافع تہا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنی
ہوا کا وقت مرنی منافق کی پائی جانی وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہی وقت مرنی اشرار کی کہ یہہ حالت مرنی اور زندگانی مین محل کلفت و محنت
کی ہین • **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ
فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَاِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ مَا فِي الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ
يُحْلَفُ بِهٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اَغَارَ عَلَيْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ آنحضرت کی یعنی مکہ سی طرف مدینہ کی یہانتک کہ پہنچی ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہی کہ دو منزل ہی مکہ سی
پس ٹہری آنحضرت اوسمین کئی راتین یعنی وکئی دن پس کہا لوگون نی یعنی بعضی منافقون نی یا ضعفاء الاسلام نی کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل و کار مین
یا کچہہ اپنی کام مین اور تحقیق اہل و عیال ہمارا البتہ غائب اور پیچہی رہی ہوئی ہین نہین خاطر جمع ہمارا اونپر یعنی کہ کسی دشمن آجاوی اور اونپر غارت کری پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت کو
پس فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میرا اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین ہین ایک پر دو فرشتی کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی
یعنی اوسکی راہون اور کوچون کی یہانتک کہ پہنچو تم طرف مدینہ کی ف ح لفظ شعب شین کی زیر سی راہ بیچ پہاڑ کی اور لفظ نقب ساتہہ زبر نون اور جزم قاف کی

راہ درمیان وپہاڑونکی ولیکن یہان مراد راہ درمیان وگہرون کی ہی یعنی کوچے شہر کی جیسے حدیث مین آیا ہی کہ انقاب مدینہ پر ملائکہ ہین نہین آویگا اوسمین طاعون اور دجال ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنی اور متوجہ ہوئی ہم طرف مدینکی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہی اوسکی یعنی اللہ کی نہین کہی ہمنی اسباب اپنی یعنی اونٹونکی پیٹہو نسی اوسوقت کہ داخل ہوئی ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑہ آئی ہمپر یعنی مدینہ والون پر بنو عبد اللہ بن غطفان **ف** ع کہ نام ایک قبیلکا ہی اور معنی یہہ ہین کہ مدینہ وقت نہونی انکی کی محفوظ تہا جیسیکہ خبر دی تہی حضرت نے ازراہ معجزہ کی اور نہین تہا کوئی مانع اونکی غارت کرنی اور چڑہ آنی سی اوسپر سوا ای نگہبانی ملائکہ کی اور یہی معنی ہین اس قول کی ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی تہی اونکو پہلی آنی ہماری سی کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ح یعنی بواعث مین سے پس سچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی یعنی پہرے پر فرشتی تا وقتیکہ جاؤ اوسمین **وعن** انس قال اصابت الناس سنۃ على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب في يوم الجمعة قام اعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع يديه وما نرى في السماء قزعة فوالذي نفسي بيده ما وضعهما حتى ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رايت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد حتى الجمعة الاخرى وقام ذلك الاعرابي او غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير الى ناحية من السحاب الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ احد من ناحية الا حدث بالجود وفي رواية قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشي في الشمس متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہنچا لوگونکو قحط آنحضرت کی زمانہ مین پس اوسوقت کہ خطبہ فرماتی تہی آنحضرت دن جمعہ کی کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب پانی نہ پانی کی اور بہوکی ہوئی عیال پس دعا کیجئی اللہ سی ہمارے لیے پس اوٹہائی آنحضرت نے دونون ہاتہ مبارک اپنی اور حال یہہ کہ نہ دیکہتی تہی ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی نہ رکہی آنحضرت نے ہاتہ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑون کی پہر نہ اوتری آنحضرت منبر اپنی سی یہانتک کہ دیکہا مینی مینہہ کو کہ پڑتا تہا آنحضرت کی ڈاڑہی مبارک پر **ف** ع معنی یتحادر کی نیزل و یقطر ہین اور یہان معنی یتساقط کی یعنی پڑتا تہا مینہ ڈاڑہی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ ہی چنانچہ ترجمہ اسیکا لکہا گیا اور حضرت شیخ کی ترجمہ مین عن لحیتہ ہی یعنی ٹپکتا تہا مینہ ڈاڑہی سی اور حاصل یہہ کہ پہلی اوترنی منبر سی اور پہلی باہر نکلنی کے مسجد سے مینہہ برسنا شروع ہوا ترجمہ پس مینہہ برسائی گئی ہم اوسدن یعنی بقیہ اوسدنکی کہ دعا کی تہی کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور اگلی دن اور اگلی دنسی اگلی دن دوسری جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکی اور کہا یا رسول اللہ گر پڑی مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا کیجئی اللہ تعالیٰ سی ہمارے لیے کہ مینہہ تہم جاوی پس اوٹہائی آنحضرت نے دونون ہاتہ اپنی اور کہا خداوندا برسا گرد اگرد ہماری یعنی کہیتون اور باغات مین اور نہ برسا ہمپر یعنی ہمارے مکانونپر پس نہ اشارہ کرتی تہی آنحضرت طرف کسی جانب کے ابر سی کہ کہل جاتا تہا اور ہوا اوپر مدینہ کی مانند گڑہی کی یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تہا اور مینہہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہ ابر نہی تہا بالکل کہل کر مانند گڑہی کی ہوگیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہی ایک مہینی تک اور نہین آیا کوئی کسی طرف سی مگر کہ خبر دی بہت مینہہ برسنی کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا حضرت نے یا الہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ برسا ٹیلونپر اور پہاڑونپر اور اندر نالون کی اور جگہون اوگنی درختون کے کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلی ہم اسحال مین کہ چلتی تہی ہم دہوپ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے یہہ کہ جب مینہہ بہت برسی اور ضرر کری تو دعا کری کہ یا الہی مینہہ نہ برسی مکانونپر ولیکن نہین شروع ہی واسطی اوسکی نماز اور نہ جمع ہونا صحرا مین **وعن** جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطب استند الى جذع نخلة من سواري المسجد فلما صنع له المنبر فاستوى عليه صاحت النخلة التي يخطب عندها حتى كادت ان تنشق فنزل النبي صلى الله عليه وسلم حتى اخذها فضمها اليه فجعلت تئن انين

الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتّٰی اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی آنحضرت جسوقت کہ خطبہ پڑہتی تکیہ کرتی اوپر تنہ
کہجور کی ستونوں مسجد کی سی **ف** ح کہ آنحضرت کی زمانہ مین ستون مسجد کی کہجور کی لکڑی کی تہی اور یہہ تکیہ کرنا اوس ستون پہلی بنی منبر کی تہا **ترجمہ**
پس جبکہ بنایا گیا منبر اور کہڑی ہوئی حضرت اوسپر خطبہ پڑہنی کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتی تہی حضرت اوسکی پاس پہلی بنی منبر کی یہانتک کہ قریب تہا یہہ کہ پہٹ
جاوی یعنی حضرت کی فراق سی پس اوترے آنحضرت یعنی منبر سی اور گئی طرف اوسکی یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی اوس ستون کو اور اپنی گلی سی لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی
کی لیی پس شروع کیا اوس ستون نی کہ نالہ کرتا تہا مانند نالہ کرنی لڑکی کہ چپکا کیا جاتا ہی گریہ وزاری سی چپکا نہین ہوتا ہی یہانتک کہ ٹہرا اور آرام پکڑا اوس ستون
نی فرمایا آنحضرت نی یعنی اوسکی رونی کی سبب مین کہ رویا یہہ ستون اوپر نہ پانی اوس چیز کی کہ سنتا تہا ذکر سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح یعنی اور اوپر
نہ پانی قریب ذکر کی اور یہہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سی بہت سے طرق سی روایت کی ہی کہ شک و شبہہ کو اسمین راہ نہین اور بعضوں نی کہا کہ صحیح میرے نزدیک
یہہ ہی کہ یہہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہی اور حسن بصری جب یہہ حدیث بیان کرتی تو روتی اور کہتی کہ ای بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تہی اور روتی تہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق سی پس تم سزاوار تر ہو اسکی کہ مشتاق ہو اونکی ملاقات کی اور کم جو یہہ **نہ بیت** سنگ کیا ہی کہ در و خاصیتی ہست یہ
زادمیان کہ در معرفتی نیست **وعن** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ رَجُلًا اَکَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِہٖ فَقَالَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ
قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَہٗ اِلَّا الْکِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَہَا اِلٰی فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ ایک شخص نے کہا یارسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بائین ہاتہہ سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہا داہنی ہاتہہ اپنی سی کہا اوسنی کہ نہین کہا سکتا مین داہنی ہاتہہ سی فرمایا حضرت نے نہ کہا سکیو یعنی
بد دعا کی حضرت نے اوسپر اسلیے کہ وہ جہوٹا تہا عذر کرنی مین نہ بازرکہا اوسکو داہنی ہاتہہ کی کہانیسی مگر تکبر اور بی قیدی نے **ف** ح نہ عجز و ناتوانی نی یہہ کلام راوی کا ہی
کہ کہا واسطی دفع وہم اوس شخص کے کہ توہم کری اس کا کہ آنحضرت نی کیون بد دعا کی اوسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکی پس جواب دیا گیا ہی کہ نہ بازرکہا اوسکو دا
ہنی ہاتہہ کے کہانی سی عجز نی بلکہ بازرکہا اوسکو تکبر نی اسلیے حضرت نے بد دعا کی اوسپر **ترجمہ** کہا راوی نی کہ پس نہ اوٹہا سکتا تہا وہ شخص داہنا ہاتہہ طرف مونہہ اپنی
کی بعد اسکی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ اَہْلَ الْمَدِیْنَۃِ فَزِعُوْا مَرَّۃً فَرَکِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَۃَ بَطِیْئًا وَکَانَ یَقْطِفُ
فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَکُمْ ہٰذَا بَحْرًا فَکَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یُجَارٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے انس سی تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی یکبار یعنی چوروں سے یا دشمنوں سے پس سوار ہوئی آنحضرت گہوڑی یعنی ننگی پیٹہہ پر ابوطلحہ کا تہا سست
رو اور تہا وہ کہ تنگ رکہتا تہا پاس پاس قدم پس جبکہ پہری آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنی اس تمہاری گہوڑی کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گہوڑا
بعد اسکے سواری کی اسطرح کا کہ کوئی گہوڑا اوسکی ساتہہ نہین چل سکتا تہا اور نہین بڑہ سکتا تہا اوس سے اور ایک روایت مین آیا ہی پس آگے بڑہ سکتا تہا اوسکی کوئی
گہوڑا بعد اوس دن کے نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّیَ اَبِیْ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰی غُرَمَائِہٖ اَنْ یَاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَیْہِ فَاَبَوْا فَاَتَیْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِیْ قَدِ اسْتُشْہِدَ یَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَکَ دَیْنًا کَثِیْرًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ یَرَاکَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِیْ اذْہَبْ
فَبَیْدِرْ کُلَّ تَمْرٍ عَلٰی نَاحِیَۃٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُہٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَیْہِ کَاَنَّہُمْ اُغْرُوْا بِیْ تِلْکَ السَّاعَۃَ فَلَمَّا رَاٰی مَا یَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِہَا بَیْدَرًا ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِیْ اَصْحَابَکَ فَمَا زَالَ یَکِیْلُ لَہُمْ حَتّٰی اَدَّی اللّٰہُ عَنْ وَالِدِیْ اَمَانَتَہٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ یُؤَدِّیَ اللّٰہُ اَمَانَۃَ وَالِدِیْ
وَلَا اَرْجِعَ اِلٰی اِخْوَاتِیْ بِتَمْرَۃٍ فَسَلَّمَ اللّٰہُ الْبَیَادِرَ کُلَّہَا حَتّٰی اِنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَاَنَّہَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَۃً وَاحِدَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا وفات پائی میری باپ نی حالیکہ اوپر قرض
تہا پس پیش کیا مینی اونکی قرضخواہوں پر یہہ کہ لیوین تمام کہجورین ہماری بدلی اوس دین کی کہ میری باپ پر ہے پس نہ مانا اونہون نے یعنی اسلیے کہ وہ اونکی نظر مین

تہوڑی معلوم ہوتی تہیں اور تہی وہ یہودیوں پس آیا میں حضرت کی پاس اور عرض کیا میں نے کہ آپ جانتے ہیں یہہ کہ باپ میرا شہید ہوگیا ہی روز احد کی اور چہوڑا ہی بہت
اور میں چاہتا ہون یہہ کہ دیکہیں آپکو قرضخواہ یعنی میری پاس تاکہ رعایت کریں مجہہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجور کی علیحدہ علیحدہ پس کیا میں نے
یعنی کئی ڈہیر لگائی پہر بلایا میں نے آنحضرت کو پس جبکہ دیکہا قرضخواہوں نے طرف حضرت کی گویا کہ وہ دلیر کیے گئی مجہہ پر اوسی وقت ف یعنی تشدد کیا مجہہ پر مطالبہ میں
اور طمع پڑی یہہ گمان کر کر کہ آنحضرت فرماوینگی اونکو تمام قرض یا بعض قرض کی معاف کرنیکی لیے یا صبر کرنیکی لیے پس پہلی ہی سے اونہوں نے ایسا طور ظاہر کیا کہ لالچ کرکے
وسیر کرو ہ انہیں سے کسی بات پر بہی راضی نہیں ہونیکی ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتی ہیں قرضخواہ پہری آنحضرت تین بار گرد بڑی ڈہیر کی اونمیں سے
پہر بیٹہی اوسپر پہر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنی قرضخواہوں کو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس ہمیشہ ناپتی رہی آنحضرت اونکی لیے یعنی حکم فرمایا کہجوروں کی ناپنی کا یہانتک کہ ادا
کیا اللہ تعالی نی میری باپ سے دین اوسکا اور میں راضی تہا کہ ادا کری اللہ تعالی دین باپ میرے کا اور نہ لیجاؤں طرف بہنوں اپنی کے ایک کہجور ف جابر کی باپ نی بیٹیاں
بہت چہوڑی تہیں پس وہ نہیں ہوئیں جابر کی پس جابر کہتی ہیں کہ میں راضی تہا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہو جاوی اگرچہ کچہہ باقی نہ رہی ہماری لیے کہجوروں میں سے ترجمہ پس
سالم رکہی اللہ تعالی نی ڈہیر سب یعنی آنحضرت کی معجزہ سی اور یہانتک کہ تحقیق میں دیکہتا تہا طرف اوس ڈہیر کی کہ بیٹہی تہی اوسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہیں کم ہوئی اوسمیں
سی ایک کہجور نقل کی یہہ بخاری نی ف اور جبکہ اوس ڈہیر میں سے کہ حضرت جسپر بیٹہی تہی اور دیتی جاتی تہی کچہہ نقصان نہوا تو اور ڈہیر بطریق اولی سلامت
رہی **وعنه** قال ان ام مالك كانت تهدي للنبي صلى الله عليه وسلم في عكة لها سمنا فيأتيها بنوها فيسألون الادم وليس عندهم
شيء فتعمد الى الذي كانت تهدي فيه للنبي صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها ادم بيتها حتى عصرته فاتت النبي
صلى الله عليه وسلم فقال عصرتيها قالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما رواه مسلم اور روایت ہے اوسی جابر کی کہا ام مالک انصار صحابیہ تہے ہدیہ بہیجتی آنحضرت کے لیے
اپنی کپی میں گہی پس آتی ام مالک کی پاس بیٹی اوسکی اور مانگتی لاؤن اور حال آنکہ نہ ہوتا اونکی پاس کچہہ یعنی لاؤن میں سی سالن کی جو کچہہ کہ ہوتا قسم روغن سی حضرت کو
بہیج دیتی تہی پس قصد کرتی ام مالک طرف اوسی کپی کی کہ بہیجتی تہی اوسمیں گہی آنحضرت کی لیے یعنی دیکہتی اور ڈہونڈتی اوسمیں پس پاتی اوس میں گہی پس ہمیشہ
تہا وہ ظرف پاکہی کہ اوسمیں باقی رہتا تہا قائم ام مالک کی لیے لاؤن گہر اوسکی کا یعنی ہمیشہ اوس گہی سی اونکی گہر میں لاؤن ہوتا تہا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک
نی اوسکو یعنی یاد نی طمع کی لیے پس منقطع ہوا وہ لاؤن ہونا برکت کہ حرص شوم ہی اور حریص محروم پس آئی ام مالک حضرت کی پاس یعنی اور خبر دی ماجرا کے
پس فرمایا آنحضرت نی کیا نچوڑا تو نی اوس گہی کو کہا اوسنی ہان فرمایا آنحضرت نی اگر چہوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہیں تو ہمیشہ رہتا لاؤن تیری
گہر کا قائم نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی سلیقے جب برکت اوترتی ہی ایک چیز میں اگرچہ وہ چیز تہوڑی ہو بہت ہو جاتی ہی وہ تہوڑی چیز **وعن** انس قال قال
ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت اقراصا
من شعير ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فسلمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
ارسلك ابو طلحة قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى
جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله
ورسوله اعلم فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة معه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا ام سليم ما عندك فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم
ففت وعصرت ام سليم عكة فادمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم

فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة ثم لعشرة فاكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا متفق عليه وفي رواية لمسلم انه قال ائذن لعشرة فدخلوا فقال كلوا وسموا الله فاكلوا حتى فعل ذلك بثمانين رجلا ثم اكل النبي صلى الله عليه وسلم واهل البيت وترك سؤرا وفي رواية للبخاري قال ادخل علي عشرة حتى عد اربعين ثم اكل النبي صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر هل نقص منها شيء وفي رواية لمسلم ثم اخذ ما بقي فجمعه ثم دعا فيه بالبركة فعاد كما كان فقال دونكم هذا

اور روایت ہے انس سے کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کے ماں کی ہیں واسطے ام سلیم کے کہ ماں انس کی ہیں تحقیق سنی مینے آواز آنحضرت کی سست پہچانتا ہوں میں اوس میں بہوک کہ یہہ سستی اثر اوسکا ہے پس کیا ہے تیری پاس کچہہ یعنی کہانی کو اگرچہ تہوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہان ہے کچہہ پس نکالین ام سلیم نے کئی روٹیان جو کی پہر نکالی ام سلیم نے اوڑہنی اپنی پس لپیٹا روٹیونکو اوسکی ایک کونے میں پہر چہپا دیا اوسکو میری ہاتہہ کی نیچے اور عمامہ کیا میرا ساتہہ بعض اوسکی کی ف ح یعنی میرا سر ڈہانکا اور کتنی ایک پیچ بہی بند دستار کی لپیٹے اور انس اوس زمانہ مین آٹہہ نو برس کی لڑکی تہی کہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی ت پہر بہیجا مجکو طرف رسول خدا صلعم کی پس لیگیا مین وہ روٹیان حضرت کی پاس پس پایا مینی آنحضرت کو مسجد مین حالانکہ تہی ساتہہ حضرت کی لوگ ف ع یعنی بہت سے کہ وہ آگی تہی جیسکا آگی آتا ہی ذکر اوسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہہ ہی کہ بنائی تہی آنحضرت نی نماز کی لیے جسوقت کہ محاصرہ کیا تہا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق مین اسلیے کہ وہ غ اس اجری کا غزوہ خندق ہی مین ہوا ہی نند قصہ جابر کی واللہ اعلم ترجمہ پس سلام علیکم کی مینی اونسی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا بہیجا ہے تجکو ابوطلحہ نے کہا مینی ہان ف ع اور یہہ منافی نہین ہے اوسکی مانگی بہیجنی کی اسلیے کہ باعث اون ابوطلحہ ہی تہی ترجمہ فرمایا کہ ساتہہ طعام کی بہیجا ہی کہا مینی ہان ف ع پہلی بات سی سبات کو جدا کر کر پوچہنا یا تو سمجہانیکی لیے تہا یا بسبب تاخیر وحی و تعلیم کی یعنی اول وسبات کی وحی و تعلیم ہوئی ہو پہر اسکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ساتہہ اون لوگونکی کہ تہی ساتہہ حضرت کے کہڑی ہو ف ع تا ابوطلحہ کی گہر چلین چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کی ساتہہ چند روٹیان ہین نہ چاہا کہ تنہا یا دو تین آدمیونکی ساتہہ کہالین اور ارادہ ہوا ظاہر کرنی معجزہ کا ہی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہی تہوڑی سی روٹی سی اور دوسرا معجزہ اسکی ساتہہ اونکی گہر مین کپی کا بہی ہونا تہا تا حاصل ہو اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص و رضامندگذاری کی پس حضرت نی ارادہ اونکی گہر تشریف لیجانی کا فرمایا ترجمہ پس چلی آنحضرت یعنی اور ہمنشین طرف گہر ابوطلحہ کی اور چلا مین بہی آگی حضرت کی یعنی جیسی خادم اور ضیافت کرنوالی آگی آگی چلتی ہین یا اسلیے کہ جلدی سی خبر حضرت کی رونق افزائی کی ابوطلحہ کو پہنچاوین یہانتک کہ آیا مین ابوطلحہ کی پاس پس خبر دی مینی اوسکو یعنی اونکی آنیکی پس کہا ابوطلحہ نی ای ام سلیم تحقیق تشریف لائی آنحضرت ساتہہ لوگون کی اور نہین ہمارے پاس کچہہ کہ کہلاوین ہم اونکو یعنی سوای اون چند روٹیونکی کہ بہیجین تہین اور آدمی بہت سے ہین پس کیونکر اونکی آگی رکہون تہوڑی سی چیز کہا ام سلیم نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین ف ح کہ کیون آئی ہین آپ اور کیا حکمت سے آکی آئی ہین گویا سمجہین ام سلیم کہ آنحضرت اظہار معجزہ کی لیے آئی ہین اس سے بڑی بیداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچہہ تردد نہ کیا اور اول ہی سوجہی کہ حضرت قدر طعام کی جانتی ہین اگر آپ مصلحت نہ جانتی تو کاہی کو تشریف لاتی اونکا فعل خالی حکمت سے نہین سبحان اللہ ایک عورتین ایسی تہین کہ اسوقت کی بہت سے مرد ویسی یادہ قوت یقینی کہے نہین تہین رضی اللہ عنہا وعن اہل عصرہا وجعلنا فی زمرتہم آمین رب العلمین ترجمہ پس چلی ابوطلحہ یعنی حضرت کی استقبال کی لیے یہانتک کہ ملی آنحضرت سی پس تشریف لائی آنحضرت اور ساتہہ ابوطلحہ ساتہہ اونکی پس فرمایا آنحضرت نی لا ای ام سلیم جو کچہہ کہ تیری پاس ہی یعنی قسم روٹی سی پس لائی وہ روٹیان کہ اون پاس تہین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو روٹیونکی توڑنی اور ریزہ ریزہ کرنیکی لیے پس ریزہ ریزہ کی گئی روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نی کپا یعنی گہی کا پس لاون کیا اوس گہی کو کہ کپی مین سے نکلا پہر فرمایا آنحضرت نی اوس لاون روٹی مین جو کچہہ کہ چاہا اللہ نی کہ کہین ف ع یعنی دعا خیر و برکت کی یا اسماء الٰہی و سمین ہونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پہر کہا حضرت نی بسم اللہ اللہم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی یعنی ابوطلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو کہ

اذن دی یعنی بلاؤ دس کو پھر دس کو **ف** ح دسکی یہی حکم اسلیے کیا جس پیالہ مین وہ کہانا تہا وہ اسیقدر تہا کہ دس آدمی گرد اوسکی ازدحام بیٹھکر کہا سکین اور بعضون نے کہا تاکہ ملائکہ

یہی فرمایا **ترجمہ** پس بلایا دس کو پس کہایا اون دس نے پہر باہر نکلے وہ پہر فرمایا کہ بلاؤ دس کو پہر دس کو یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا جاتا کہا یہانتک کہ تمام قوم نے اور سیر ہوا اور قوم ستر آدمی تھے

یا اسی **ف** ع کہا ابن حجر نے یہان تو ساتھہ شک کے کی آیا ہی اور اور روایت مین بالجزم اسی آئی ہین اور ایک روایت مین کچھہ اوپر اسی اور انمین منافات نہین ہے اس

احتمال سے کہ کسر کو حذف کردیا لیکن احمد کی روایت مین آیا ہی یہانتک کہ کہایا اوس سے چالیس نے اور باقی رہا جو کہ تہا اونسے معلوم ہوا تغایر اور متعدد ہونا اس قصہ کا کہتا ہون

کہ قصہ متعدد ہے اور تطبیق یون ہے کہ جماعت اول چالیس تہے پہر آن ملے اونکے ساتھہ چالیس اور اون لوگون میں سے کہ چہپ رہے تہے یا حضرت نے اونکو بلا بہیجا **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری

اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اذن دو دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کہ کہاؤ اور نام لو اللہ کا پس کہایا اونہون نے یہانتک کہ کیا یہہ ساتھہ اسی

مرد ونکی یعنی اسیطرح دس دس کو اذن دیتی گئی پہر یعنی بعد کہانے سبکے اصحاب کی کہایا نبی صلعم نے اور ابوطلحہ کی گہر والون نے اور چہوڑا باقی اونسے اور بخاری کی ایک روایت مین ہے

کہ فرمایا آنحضرت نے داخل کر مجہپر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پہر کہایا نبی صلعم نے پس ہوا میں کہ دیکہتا تہا کہ آیا کم ہوا ہی اوسمین سے کچھہ یا نہین **ف** ع پس ظاہر ہوئی کمی

اوس سے ہرگز اور یہہ روایت منافات نہین رکہتی ہی پہلی روایت کہانی اسی مردونکی بسبب احتمال سکی کہ بعد چالیس کے آنحضرت نے کہایا تاکہ پہنچی برکت اونکے دونون

طرف کے لوگونکو اور بعد اوسکی اور چالیس نے کہایا ہو یا یہہ معنی ہین کہ پہر بعد فراغت سبکی کہایا **ترجمہ** اور مسلم کی ایک روایت مین یہی ہی پہر لیا آنحضرت نے باقی کو اور جمع کیا اوسکو

پہر دعا کی اوسمین ساتھہ برکت کی پس ہو گیا جیسا کہ تہا پس فرمایا آنحضرت نے کہ لو اور کہاؤ اسکو **وعنہ** قَالَ أُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَھُوَ

بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ أَصَابِعِہٖ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَۃُ قُلْتُ لِأَنَسٍ کَمْ کُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَۃٍ

أَوْ زُھَاءَ ثَلٰثَمِائَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ لایا گیا آنحضرت کی پاس ایک باسن اس حال مین کہ آنحضرت زوراء مین

تہے **ف** ع زوراء ساتھہ زبر زاء اور جزم واو اور مد و دہ کی نام ایک جگہہ معروف کا ہی مدینہ مین بازار کی پاس اور بعضون نے کہا کہ وہ موضع ہی پیچ مدینہ کی اور ظاہر یہہ ہے

کہ دوسرا ہی مراد ہی **ترجمہ** پس رکہا آنحضرت نے ہاتہہ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان انگلیون کے ہی **ف** ع اس پانی کی نکلنی مین دو قول مین

ایک تو یہہ پانی نکلنی لگا نفس انگلیون سے اور یہہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہی اور یہہ بڑا ہی معجزہ مین نسبت نکلنی اوسکی کی پتہر اور ہویدا اوسکو وہ جو آیا ہی ایک روایت

مین فَرَأَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ أَصَابِعِہٖ اور دوسرا قول یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہت کردیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنے لگا حضرت کی انگلیونکی درمیان مین سے **ترجمہ**

پس وضو کیا قوم نے اوس سے کہا قتادہ نے لکہا طیبی نے انس سے کہ کتنی تہی تم یعنی وسد کہا تہی ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کی یعنی یہہ شک راوی ہی نقل کی یہہ بخاری اور

مسلم نے **وعن عبد اللّٰہ بن مسعود** قَالَ کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَۃً وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَہَا تَخْوِیْفًا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَۃً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوْا بِإِنَاءٍ فِیْہِ مَاءٌ قَلِیْلٌ فَأَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّہُوْرِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَۃُ

مِنَ اللّٰہِ وَلَقَدْ رَأَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ وَھُوَ یُؤْکَلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہی ہم اصحاب رسول خدا کی کہ گنتی تہی آیتونکو سبب برکت اور نور کا کہ حاصل ہوتا اوسسے ہمارے لئے نبین اور تم ای لوگو گنتی ہو اونکو سبب ڈرانی کا

ف ع کافرونکی لیے کہ منکر ہین اونکی اور مراد آیتین قرآنی ہین کہ اوتریں آسمان سے یا معجزات کہ صادر ہوئی تہی آنحضرت سے اور معجزات مراد رکہنا ظاہر تر اور موافق تر ہی

ساتہہ سیاق حدیث کے اور معنی یہہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرونکی ڈرانی کی لیے ہین لیکن بنسبت مومنونکی کہ محب اور معتقد ہین اونکی موجب بشارت اور برکت

اور زیادتی ایمانکی ہین یہہ حضرت شیخ نے طیبی سے نقل کیا ہی اور ملا علی کی نزدیک آیات سے فقط معجزات اور کرامات ہی دہین اور کہا کہ آیات قرآنی یہان مراد لینی غیر مناسب

ہی یہان تقریر طویل لکہی ہی ملا علی نے بخوف درازگی کی خلاصہ لکہدیا گیا اور بعد اسکی نقل کیا ہی ابن مسعود نے ایک معجزہ آنحضرت کے معجزونمین سے کہ کہا **ترجمہ** تہی ہم ہمراہ

آنحضرت کے ایک سفر مین پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈہونڈو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اوسمین کچھہ پانی باقی رہا ہو پس لائی صحابہ ایک باسن کہ اوسمین کچھہ تہوڑا سا پانی

تہا پس داخل کیا آنحضرت نے دست مبارک اپنا باسن مین پہر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہو وضو اوپر پانی پاک کرنیوالی بابرکت کی اور برکت اور زیادتی خدا تعالی کیطرف
ہی یعنی اور کسیکی طرف سی والبتہ تحقیق دیکہا مینی پانی کو کہ نکلتا تہا آنحضرت کی انگلیون سے **ف** ح لفظ حدیث سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ پانی انگلیون سی نکلتا تہا
اور اوسیپر ہین جمہور علماء یہی بہی ترجیح دیگیی ہی اسکو اوپر نکلنے پانی کی پتہر سی جیسا کہ حضرت موسیٰ کی بیچ تہا پس التفات نکیا جاوی اوسکی قول کیطرف کہ کہتا ہی مراد یہہ ہی کہ
پانی بذاتہ بہت ہوا اور جوش مارنی لگا انگلیون کی درمیان مین سے نہین جانتا مین کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کی نی بقیہ پانی کی ہو سکتا تہا لیکن
سرا سر طلب کرنیکا معلوم نہین کہ کیا سبب تہا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر اور اوس معجزہ ذکر کرتی ہین ابن مسعود کہتی ہین **ترجمہ** اور البتہ تحقیق تہی ہم سنتی تسبیح کہنی طعام کی بیچ مین
کہ کہایا جاتا تہا طعام نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع روایت ہی انس سے کہ لی آنحضرت نی ایک مٹہی سنگریزون سے پس تسبیح کرتی تہی وہ حضرت کی دست مبارک مین یہانتک کہ
سنی ہمنی تسبیح **وعن** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ تَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ
اللّٰہُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا یَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَبَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ حَتّٰی اِبْہَارَّ اللَّیْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِیْقِ
فَوَضَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلٰوتَنَا فَکَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِیْ ظَہْرِہٖ ثُمَّ قَالَ ارْکَبُوْا فَرَکِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا
ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاۃٍ کَانَتْ مَعِیَ فِیْہَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْہَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِیَ فِیْہَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَیْنَا
مِیْضَاتَکَ فَسَیَکُوْنُ لَہَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلَّی الْغَدَاۃَ وَرَکِبَ وَرَکِبْنَا مَعَہٗ
فَانْتَہَیْنَا اِلَی النَّاسِ حِیْنَ امْتَدَّ النَّہَارُ وَحَمِیَ کُلُّ شَیْءٍ وَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلَکْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا ہُلْکَ عَلَیْکُمْ وَدَعَا بِالْمِیْضَاۃِ فَجَعَلَ یَصُبُّ
وَاَبُوْ قَتَادَۃَ یَسْقِیْہِمْ فَلَمْ یَعْدُ اَنْ رَاَی النَّاسُ مَاءً فِی الْمِیْضَاۃِ تَکَابُّوْا عَلَیْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَاَ کُلُّکُمْ سَیَرْوٰی
قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْہِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَبَّ فَقَالَ لِیَ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُہُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی النَّاسُ
الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ ہٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِہٖ وَکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی الْمَصَابِیْحِ بَعْدَ قَوْلِہٖ اٰخِرُہُمْ
لَفْظَۃَ شُرْبًا اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہ کہا خطبہ پڑہا ہمارے بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا او خبردار کہ تحقیق تم چلوگی اول اس شب مین و آخر اس شب مین اور آؤگی
پانی پر انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی انشاء اللہ کہنی سے پایا کیطرف فلکہ بلا ہوگا بطریق معجزہ کے جیسا کہ آخر حدیث مین آویگا بیان اوسکا پس چلے لوگ ایسے کہ نہین التفات کرتا تہا کوئی کسیکی طرف یعنی ہر ایک
چلاجاتا تہا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہین تہا ساتہہ کسی ہمراہی کا بسبب نہایت تمام طلب کی پانی کی اوپہنچنی کیطرف اوسکی کہا ابو قتادہ نی پس اوس وقت کہ آنحضرت چلی جاتی تہی یعنی وسط شب
مین یہانتک کہ آدہی رات ہوئی پس ایکطرف ہوئی راہ سے یعنی بقصد سونیکی پس رکہا سر اپنا یعنی سونیکی پہر فرمایا یعنی پہلے بعضے خادمونکو کہ نگہبانی کرنا ہمپر ہماری نماز کی یعنی
اگلی وقت کی یعنی جاگتی رہنا تا نماز صبح کی تہ ہو جاوی پس غالب آئی سب نیند اور سوگئی اور کوئی نماز کی لیئے جاگا پس ہوئی آنحضرت اول دن شخصونکی کہ جاگی یعنی سب سے
پہلی آپہی جاگی اس حال مین کہ دہوپ پہنچی تہی آنحضرت کی پیٹہہ پر پہر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو **ف** ع اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حضرت نی جلد اوٹہی ہی نماز نہ پڑہی اور تاخیر کے
قضا میں تو اسمیں کی یہی کہ پانی پر پہنچ جاوین اسلئے وقت کراہیت نکل جاوی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول راوی کا فرکبنا الخ اور یہہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہوڑ
دینا اوس جگہہ کا کہ ترک کیا ہی نی حکم خدا کا اوسمین یا مرتکب ہوا ہی وہ امر ممنوع کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو **ترجمہ** پس سوار ہوئی ہم اور چلی ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر
نیزہ یا زیادہ اوتری آنحضرت پہر منگایا باسن وضو کا کہ تہا ساتہہ میری اوسمین تہا کچہہ پانی پس کیا اوس سے وضو کم نسبت دوسری وضو کی یعنی اور اوقات مین جو تین تین بار اعضا
دہوتی تہی وہ نہ کم کیا ایک ایک یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نی اور باقی رہا اوس باسن مین کچہہ پانی پہر فرمایا آنحضرت نی کہ نگاہ رکہہ ہمارے لیے
میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچہہ کہ اوسمین ہے پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطی اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بڑا بسبب ظہور معجزہ کی پہر اذان کہی بلال نی اسطی نماز کی

پس نماز پڑہی آنحضرت نی دو رکعتین ف ع یعنی سنت صبح کی واسطی فوت ہونی وسکیکی ساتہہ فرض کی ادا کیجاتی ہی پہلی زوال کی ور جب یہہ فوت ہو تو ہری سنت تو
نہین قضا ہی وسکی مگر نزدیک محمد کی لیکن بعد طلوع آفتاب کی زوال تک و ربعد زوال کی قضا اوسکی نہین ہی اتفاقا ترجمہ پہر پڑہی نماز فرض صبح کی ف ح یعنی ساتہ
صحابہ کے کہ ہمراہ آپکی تہی اور ظاہر یہہ ہی کہ صحابہ پاس بہی پانی ہوگا اونہون نی اوس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث مین کچہہ ذکر اوسکا صریح نہین آیا ہی واللہ اعلم
ترجمہ اور سوار ہوئی آنحضرت اور سوار ہوئی ہم ساتہہ آپکی پس پہنچی ہم طرف لوگون کی کہ آگی جا اوتری تہی قافلہ سی اوسوقت کہ چڑہا دن اور بلند ہوا آفتاب اور
اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتی تہی یا رسول اللہ ہلاک ہوئی ہم یعنی ہوا کی گرمی سی اور پیاسی ہوئی ہم یعنی بسبب نہونی پانی کی پس
فرمایا آنحضرت نی نہین ہے ہلاکت تمپر ف ح ع یہہ بشارت ہی پانی پیدا ہونیکی پس یہہ خبر ہوئی یا دعا ہی یعنی نہ ہلاکت ہو تمپر ترجمہ اور منگوایا آنحضرت نی
ابوقتادہ کی وضو کا باسن پس ہوئی حضرت کہ ڈالتی تہی پانی اوس باسن سے اور ابوقتادہ پانی پلاتی جاتی تہی لوگونکو پس تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکہنا لوگونکا پانی کو
باسن مذکور مین ازدحام کرنی اونکی سی پس ازدحام کیا اونہون نی باسن پر یعنی جب دیکہا کہ پانی باسن سے گرتا ہی اور لوگ اوس سے پانی پیتی ہین اوسوقت ازدحام کیا پس
پس فرمایا آنحضرت نی نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤگی یعنی اس پانی سی پس ازدحام نہ کرو کہا راوی نی پس کیا سبنی خلق
نیک یعنی ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمعی سے الگ ہو گئی پس ہوئی آنحضرت کہ ڈالتی تہی پانی اور مین پلاتا جاتا تہا لوگونکو یہانتک کہ نہ باقی ما سوائی میری بعض صحابہ سے
اور سوائی حضرت کی پہر ڈالا پانی پس کہا مجکو کہ پی پس کہا مینی نہ پیونگا مین یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر اونکا ہی یعنی پینی مین پس لازم
ادب یہہ ہی کہ پہلی سبکو سیراب کری بعد ازان آپ پیوی کہا ابوقتادہ نی پس پیا مینی اور پیا حضرت نے کہا ابوقتادہ نی پس آئی لوگ پانی پر یعنی پہنچی پانیکی جگہہ پر سیچ اسمین
کہتی حتت پانیوالی سیراب نقل کی یہہ مسلم نی اسیطرح ہی صحیح مسلم مین اور اسیطرح ہی بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم بدون لفظ شربا کی اور
زیادہ کیا مصابیح مین بعد از لفظ آخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا وعن اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمَ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَصَابَ
النَّاسَ مَجَاعَۃٌ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُہُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِہِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰہَ لَہُمْ عَلَیْہَا بِالْبَرَکَۃِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنَطْعٍ فَبَسَطَ ثُمَّ دَعَا
بِفَضْلِ اَزْوَادِہِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِکَفِّ ذُرَۃٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکَفِّ تَمْرٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکَسْرَۃٍ حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلَی النَّطْعِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِہِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَاؤُہُ قَالَ فَاَکَلُوْا
حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
لَا یَلْقَی اللّٰہَ بِہِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاکٍّ فَیُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا جبکہ ہوا دن غزوہ
تبوک کا پہنچی لوگون کو بہوک شدید ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہی اوس مین اور مدینہ مین مسافت ایک مہینیکی ہی غزوہ وہانکا سنہ نو مین ہوا جب
مین اور آنحضرت کی غزوونمین آخری غزوہ وہانکا ہوا ترجمہ پس کہا عمر نی یا رسول اللہ منگوائی لوگونسی بچا ہوا توشہ ونکا ف یعنی حکم فرمائی کہ جسپاس توشہ زیادہ
حاجت سی بچا ہی لاوی اور حدیث مین اختصار سے روایت یون نقل کی گئی ہی کہ لوگون کو بہوک پہنچی پس کہا اونہونے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیے ہمکو تو نحر کرین ہم
اونٹ اپنی اور کہاوین سالن کرکر پس فرمایا حضرت نی کہ کرو پس آئی عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ یہہ حکم دیجئیگا تو سواریان کم ہو جاوینگے ولیکن منگوائی انسی فضل
ازواد انکی یعنی حکم فرمائی کہ لاوین بچی ہوئی توشی اپنی ترجمہ پہر دعا کیجیے اللہ سی اونکی لیے اون توشون پر ساتہہ برکت کی پس فرمایا حضرت نی اچہا پس منگوایا آنحضرت
نی دسترخوان چمڑیکا پس بچہایا گیا وہ پہر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تہا مٹہی چینی کی اور لاتا تہا او شخص مٹہی کہجور کی اور لاتا تہا اور
شخص ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تہوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نی برکت و ترقی کی اوسپر پہر فرمایا لو یعنی اسمین سے جتنا چاہو اپنی باسنومین پس لیا لوگون
نی اپنی باسنونمین یہانتک کہ نہ چہوڑا لشکر مین کوئی باسن مگر کہ بہر دیا اوسکو کہا ابوہریرہ نے پس کہایا سارے لشکر نی یہانتک کہ سیر ہوئی اور باقی رہا بقیہ بہت ف ع کہتی ہین غزوہ

تبوک مین نوبت لشکر کی لاکہ آدمیونکو پہنچی تہی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول خدا کا ہون نہیں ہے یہہ بات کہ ملے اللہ تعالے سے ساتھہ ان دونون گواہیونکے کوئی بندہ کہ شک نیوالا ہو اور پہر روکا جاوے بہشت سے نقل کی یہہ مسلم نے ف ع یعنی جو کوئی ملے گا اللہ تعالی سے یہہ دونون گواہیان توحید و رسالت کی دیتا ہوا بغیر تردد اور شک کی پس نہین روکا جاویگا بہشت سے کبہی **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لِأَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى أَكَلُوا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا نیا نکاح ہوئی ساتھہ زینب کی پس قصد کیا مان میری ام سلیم نے طرف کہجور اور گہی اور قروط کی پس بنایا یعنی ایک حیس نکا مالیدہ سا پس کہا اوسکو پیالہ مین اور کہا ای انس لیجا اسکو آنحضرت کی پاس اور کہہ بہیجا ہی اسکو طرف آپکی میری مان نے اور اونسی آپکو سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ تحقیق یہہ آپکی لیے ہماری طرف سے تہوڑا یعنی آپکی لائق نہین ہے یا رسول اللہ پس لیگیا مین اوسکو پاس حضرت کی اور کہا مینی جو کچہہ میری مان نے کہا تہا پس فرمایا کہ رکہدی اسکو پہر فرمایا کہ جا اور بلا لا میری پاس فلانی کو اور فلانی کو اور فلانی کو کہ تین شخصونکا نام لیا ف ع یعنی معین کیا اونکو ساتہہ نامونکی اونکی اور بہول گیا مین اونکو پس تعبیر کیا مینی اونکو ساتہہ فلانی اور فلانی اور فلانی کی پس جملہ رجالا سماہم کلام انس کا ہی نہ قول فلانا الخ سے یا ساتہہ تقدیر اعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میری پاس جس سے ملے تو یعنی علی العموم پس بلایا مینی اونکو کہ نام لیا تہا آنحضرت نے اونکا اور اونکو کہ ملا مین پس پہر آیا مین پس ناگہان گہر بہرا ہوا تہا لوگونسی کہا گیا انس سے کہ کتنی تہی تم کہا انس نے بقدر تین سو کی پس دیکہا مینی آنحضرت کو کہ رکہا دست مبارک اپنا اوس حلوی پر اور کلام کیا ساتہہ اوس چیز کی کہ چاہا اللہ تعالے نے یعنی دعا برکت کی کی پہر شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کی در حالیکہ کہاتی تہی وہ اوس سے اور فرماتی تہی آنحضرت واسطی اونکی کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہیے کہ کہاوی ہر شخص اوس طرف سے کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اپنی آگی سے اور یہہ ادب ہی کہانا کہانی کا کہ ذکر کیا یہان بقصد اہتمام کی اور واسطی حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نے پس کہایا اونہون نے یہانتک کہ سیر ہوئے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت یہانتک کہ کہایا سب نے یعنی سیر ہوکر فرمایا آنحضرت نے مجہکو کہ ای انس اوٹہا یعنی پیالہ کو پس اوٹہایا مینی پس نہین جانتا مین کہ جسوقت رکہا تہا مینی تہا زیادہ یا اوسوقت کہ اوٹہایا مینی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی صورتین دو الا اسمین شک نہین ہے کہ وقت اوٹہانیکی بہت برکت کا تہا بسبب برکت ہاتہہ رکہنی آنحضرت صلعم کی اور اولش ہوئی اصحاب اونکی کی رضی اللہ عنہم کہا بعضون نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ زینب کا اوس حلوی کا ہوا کہ جو ام سلیم نے بہیجا تہا اور اور روایتونسی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سے تہا چنانچہ انس کہتی ہین کہ ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کی اور سیر کیا ہزار آدمیونکو ساتہہ گوشت اور روٹی کی اور جواب یہہ دیا گیا ہی کہ آنا حلوی کا بیچ وقت حاضر ہونی روٹی اور گوشت کی اتفاق پڑا ہو کذا فی الشروح اور ہوسکتا ہی کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ دو زمین ہوا ہو کہتا ہون مین کہ اس حدیث سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حلوی کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بہیجا تہا پہر آخر اوس روز مین یا اور دن ولیمہ کیا ہو اونکا ساتہہ بکری کی اور سیر کیا ہزار لوگونکو گوشت اور روٹی سے پس کچہہ منافات نہین ہے دونون قصیونمین اور نہ معارضہ ہی دونون معجزونمین

واللہ سبحانہ اعلم وعن جابر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی ناضح قد اعیی فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ما لبعیرک فقلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجرہ فدعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامہا
یسیر فقال لی کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا غزوہ کیا مینے ساتھہ پیغمبر خدا صلعم کے اسحالمین کہ مین سوار تھا
اوپر اونٹ آب کش کے کہ تھک گیا تھا پس قریب تھا کہ راہ چل سکے یعنی جو چلنا کہ مطلوب تھا اوس سے ویسا نہ چل سکتا تھا پس ملے ساتھہ میرے آنحضرت پس فرمایا کیا ہے اونٹ
تیرے کو کہا مینے کہ تحقیق تھک گیا ہے پس اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی مار کر یا آواز سے اور دعا کی واسطے اوسکے یعنی تیز روی کی پس ہمیشہ تھا وہ
اونٹ کہ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹوں کے پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ کیسا دیکھتا ہے تو اپنے اونٹ کو کہا مینے ساتھہ اچھی حالت کے دیکھتا ہون تحقیق پہنچی ہے اوسکو
برکت آپکی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہے تو اوسکو بدلے وقیہ کے یعنی چالیس درہم کے پس بیچا مینے اوسکو اس شرط پر کہ میرے لیے ہو سواری اوسکی مدینہ تک ف
ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے بیع مین ایسی شرط کرنی کہ جسمین منفعت بایع کی ہو یعنی حالانکہ یہہ درست نہین پس شاید کہ یہہ حدیث منسوخ ہے یا یہہ شرط
عین عقد مین نہو بلکہ جابر کی التماس سے یا آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کے ہو اگرچہ یہہ خلاف ظاہر عبارت کے ہے واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہنچے آنحضرت مدینہ
مین صبح کو لیگیا مین حضرت کے پاس اونٹ کو یعنی تاکہ آپکے سپرد کرون اوسکو پس دی آنحضرت نے مجھکو قیمت اونٹ کی جس قیمت سے خرید تھا اور پہیر دیا اونٹ کو
مجھے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ
لامرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوھا فخرصناھا وخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا
حتی نرجع الیک ان شاء اللہ تعالی وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیہا
احد فمن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طی ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القری
فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرہا فقالت عشرۃ اوسق متفق علیہ
اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھہ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک مین پس آئے ہم وادی قری مین کہ ایک موضع ہے اوسمین اور مدینہ مین تین روز کی
مسافت ہے جانب شام کی گذرے ہم ایک باغچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکے درختونکی میوہ کو کہ کسقدر ہے پس اندازہ کیا ہمنے اوسکو یعنی
مختلف جیسا کہ کسی کے قیاس مین آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نے دس وسق ف ح وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کے ترجمہ
اور فرمایا حضرت نے اوس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اسکے وسقون کے جسوقت کہ وزن کرے تو اوسکو یہانتک کہ پہر کر آوین ہم طرف تیرے اس سفر سے اگر چاہے اللہ
تعالی اور چلے ہم یہانتک کہ پہنچے ہم تبوک مین پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلے تمپر آجکی رات باد سخت پس نہ کھڑا ہو اوسمین کوئی یعنی اپنی جگہہ سے اسلیے کہ ضرر
پہنچیگا اوسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندہے پاؤ بندہ اوسکا پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اوڑا دیا اوسکو ہوا نے یہانتک
کہ پہینک دیا اوسکو بیچ دونون پہاڑون طی کی ف ع طی باپ ہے قبیلہ کا دیار یمن سے اور جائے حاتم طائی کی بہی اوسی دیار مین تہے ترجمہ پہر متوجہ ہوئے ہم یعنی
طرف مدینہ کی یہانتک کہ آئے ہم وادی قری مین پس پوچھا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوسکی باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ پہنچا
دس وسق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اسمین تین معجزے ہین حضرت کے ایک تو میوہ کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہہ کہ ہوا نے اوس شخص کو پہینکدیا اور شاید
کہ ہوئی یہہ معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنے نبوت کے بعضے اہل نفاق کے لیے ساتھہ تہے حضرت کے اور یا واسطے یاد دلانے یقین مومنین کے وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموہا فاحسنوا الی اہلہا فان لہا ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا رأیتم

رجلین یختصمان فی موضع لبنۃ فاخرج منہا قال فرأیت عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنۃ واخاہ ربیعۃ یختصمان فی موضع لبنۃ فخرجت منہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ذر سی کہا اونسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ فتح کروگی مصر کو کہ نام ہی شہر معروف کا اور مصر ایک زمین ہی کہ نام رکہا جاتا ہی اوسمین قیراط ف ع ح یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریونکی زبان پر معاملات مین بہت جاری رہتا ہی بسبب شدت کرنی اونکی کی معاملات مین اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کی جسمین منافی نہین ہی اسکی مشارکت غیر اونکیکی بیچ ذکر کرنی قیراط کی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اوس قوم کی مزاج مین دنائت اور خستہ ہی اور یہہ اونسی معلوم ہوتا ہی کہ اہل کرم کی زبان پر جاری ہی کہ ذکر ایک چیز حقیر و خسیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہی بلاد کہ مکہ معظمہ مین چوبیسوان حصہ دینار کا ہی اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا اور باوجود اسکی نی ہونی اونکیکی وصیت کی آنحضرت نی اہل مصر کی حقوق رعایت کرنیکی اوس جہتہ سی کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا پس جسوقت کہ فتح کروگی تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والون پر یعنی ساتہہ درگذر اور معاف کرنیکی اونکی تقصیر سی کہ بری جانو اور نہ باعث ہون تمکو بری افعال و اقوال اونکی ایذا پہچانی پر اسلیے کہ اہل مصر کی لیئے ذمہ ہی یعنی امان و حرمت ہی بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کی اسلیے کہ مان اونکی ماریہ قبطیہ اونہین کی قوم مین سی تہین اور اونکی لیے قرابت ہی جانب ہاجرہ ماں اسمعیل کی ماں کی ہی اسلیے کہ وہ بہی اونہین مین سے تہین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی سسرال کا ہی ف ع ح لفظ او شک کی لیے ہی پس بنا اس روایت کی مصاہرت مختص ساتہہ ماریہ کی ہی اور ذمہ ساتہہ ہاجرہ کی بعد ازان ذکر کیا آنحضرت نے حال اونکی خستگی کا ایک اینٹ کی جگہہ پر جہگڑنی اور لڑتی ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکہو تم دو شخصونکو کہ جہگڑتی ہین ایک اینٹ کی جگہہ پر پس نکل تو مصر میں سے ف ع خطاب مطابق لرائیم کی یہہ تہا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نی یہان خطاب خاص ابوذر ہی کو کیا بسبب کمال شفقت کی اونپر اور احتمال ہی کہ خطاب عام ہو ترجمہ کہا ابوذر نی پس دیکہا مینی عبد الرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اوسکی بہائی ربیعہ کو کہ جہگڑتی تہی وہ دونو بیچ جگہہ ایک اینٹ کی پس نکلا مین مصر سی نقل کی اسکو مسلم نی ف ع اور یہہ واقعہ ہوا حضرت عثمان کی اخیر عہد مین پس یہہ ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہہ جہگڑا شدت میں آویگا مصر والون کی اور ہونگی پیچہی اسکی فتنے اور شرور بسبب ہونی ہماری مانند نکلنی مصریون کے عثمان رضی اللہ عنہ کی قتل کی لیے اور پہر قتل کرنی اونکی محمد بن ابی بکر کو جو حاکم تہی وہ حاکم تہی اونپر حضرت علی کی طرف سے سو حضرت نی فرمایا کہ جب جہگڑا ہونی لگی وہان تو تو احتراز کرنا اونکی مخالطت سی اور پرہیز کرنا اونکی مکانونسی سو ہی کیا اونہون نی و عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اصحابی وفی روایۃ قال فی امتی اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنۃ ولا یجدون ریحہا حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیۃ منہم تکفیہم الدبیلۃ سراج من نار یظہر فی اکتافہم حتی ینجم فی صدورہم رواہ مسلم اور روایت ہے حذیفہ سی وہ نقل کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا میری صحابہ مین اور ایک روایت مین ہے میری امت مین بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگی بہشت مین اور نہ پاوینگی بو اوسکی یہانتک کہ داخل ہووے اونٹ سوئی کی ناکی مین ف ع یہہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی جیسا کہ قرآن مجید مین بہی آیا ہی کفار کی حق مین ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جانا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقون پر کرسکتی ہین اور مراد امت دعوت کی لیکن اطلاق صحابی کا نہین کرسکتی مگر باعتبار ظاہر اور ملی جلی ہنی اونکیکی درمیان صحابہ کی ساتہہ کہنی کلمہ شہادت کی حاصل یہہ ہے کہ یہان اونکو صحابی مجاز لکہا باعتبار ظاہر حال اور اختلاط اونکیکی صحابہ مین اور جو سی امت اجابت بہی مراد ہو سکتی ہین اور آنحضرت نی اپنی بعضی خواص اور معتبر ہونکو اوپر احوال اس فرقہ بدبخت کی اطلاع دی تہی تا اونکی مکر و شر سی پر حذر رہین اور لیلۃ العقبہ مین وقت پہرنی آنحضرت کی غزوہ تبوک سی مکر و خدع اونکا بہ نسبت آنحضرت کی وجود مین آیا جیسا کہ سیر کی کتابون مین مذکور ہی اور ذکر کیا گیا ہی حذیفہ سی کہ وہ چودہ تہی پہر دو نی تو توبہ کرلی تہی اور باقی نفاق ہی پر مرے بموجب خبر مخبر صادق کی ترجمہ آٹہہ اون بارہ منافقون سی دفع کریگا اونکی شر کو اور ہلاک کریگا اونکو دبیلہ ف ع ح دبیلہ ساتہہ پیش دال مہملہ اور زبر با اور جزم ی کی تصغیر دبل کی پہوڑا کہ پیدا ہوتا ہی آدمی کی پیٹ مین اور اکثر ہلاک کردیتا ہی اور قاموس مین دبیل معنی طاعون کی کہا اور معنی حادثہ اور سختی کی بہی آیا ہی ترجمہ شعلہ ہی آگ کا کہ پیدا ہوگا اونکی مونڈہون مین ف ع تفسیر ہی دبیلہ کی

اور ظاہر

اور ظاہر یہی ہے کہ یہ کلام حذیفہ سے ہی کہ گویا مراد درم جار ہی **ترجمہ** یہانتک کہ نمودار ہوگا اثر اوس حرارت کا اونکی سینون مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی یہ بات مین روایت کیا گیا ہی حذیفہ سے کہ آنحضرت نے معلوم کروا دیا تہا مجکو اونکی بتین اور وہ ہلاک ہوئی اوسیطرح کہ جیسی خبر دی تہی حضرت نے **وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِيْ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِيْ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى** اور ذکر کرینگی ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سرا اوسکا یہ ہی لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علی کی اور حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہ ہی من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَّاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ**

روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا نکلی ابو طالب چچا آنحضرت کی طرف شام کی یعنی تجارت کی لیے جیسکہ عادت اہل مکہ کی تہی اور نکلی ساتھ اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان شیخون قریش کی یعنی چند اشخاص سوار یا بڈہی قریش کی ہمراہ تہی اور آنحضرت اوسوقت مین بارہ برس کی تہی پس جبکہ وارد ہوئی راہب یعنی زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا تہا اوترے یعنی اوسکی موضع مین کہ نام اوسکا بصری تہا بلاد شام سی پس کہول ڈالے اپنی پالان یعنی اسباب اپنا اترنے کی لیے پس نکلا طرف اونکی راہب یعنی ملاقات کی لیے اور تہی یعنی لوگ قریش وغیرہ مین سے پہلی اس سی کہ بارہا سفر کرتی گذرتی اوسکی مکان پر نہ نکلتا وہ طرف اونکی کہا راوی نے پس وہ کہولتی تہی کجاوی اپنی پس شروع کیا کہ ڈہونڈتا پہرتا تہا درمیان اونکی راہب یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول خدا صلعم کا کہا یہ ہے سردار عالمین کا یہ ہی رسول رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کی بہیجا ہی اوسکو اللہ تعالی نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کی لوگون کی لیے پس کہا راہب کو بعضی شیخون نے قریش مین سے کہا نسے جانتا ہی تو حال اوسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئی اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑونکی ہی باقی نرہا کوئی درخت اور نہ پتہر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہین سجدہ کرتی ہین پتہر اور درخت مگر نبی پیغمبر کو اور تحقیق مین پہچانتا ہون اوسکو بسبب مہر نبوت کی ہی کہ واقع ہی اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچی مانند سیب کے **ف** ح اور روایتون مین آیا ہی کہ وہ راہب اوٹہا اور آنحضرت کو گلی سی لگایا اور حضرت کی احوال اور صفات شریف پوچہین کہ کسطرح سوتی ہین اور کہاتی پیتی ہین اور کیسی اخلاق رکہتی ہین وغیرہ ذلک سب موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب مین تہا **ترجمہ** پہر گیا راہب یعنی اپنی مکان میں اور تیار کیا واسطی اونکی لیے طعام پس جسوقت کہ لایا طعام راہب اونکی پاس اور تہی حضرت بیچ چرانی اونٹونکی پس کہا راہب نے قریش کو کہ بہیجو کسیکو اونکی پاس کہ مدا کہانیکا او نہین پر پہر پس تشریف لائی حضرت یعنی بعد بہیجنی کسیکی پاس اونکی اور سکی اوپر حضرت کے ایک ابر تہا سایہ کیے ہوئی جبکہ نزدیک ہوئی آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کیے تہی اونہون نے طرف سایہ درخت کی یعنی وہ پہلی سی درخت کی سایہ مین جو بیٹہی تہی پس جبکہ بیٹہی آنحضرت جہک آیا سایہ درخت کا حضرت پر **ف** ح اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تہا لیکن اعلی اعزاز اور امتیاز اونکی مجلس مین صلعم درخت کا بہی ہل آیا یا سایہ ابر کا جاتا رہا ہو اور جہک آیا ہو سایہ درخت کا اظہار معجزہ کی لیے اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سی تہا و لیکن کہتی ہین کہ ہمیشہ سا نہ تہا بلکہ کبہی کبہی ہوتا تہا وقت احتیاج کی **ترجمہ** پس کہا راہب نے کہ دیکہو طرف

سایہ درخت کی کہ جہک آیا ہی انپر **ف** ع یعنی اگر نہین دیکہتی ہو تم سایۂ آسمان کو تو زمین کی سایہ کو تو دیکہو لیکن اللہ سبحانہ نے اونکو اندہا کر رکہا تہا کہ ان کو نہ
ایسا دیکہنا کہ کام آوے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی **وتریہم ینظرون الیك وہم لا یبصرون** پس کہا راہب نے قسم دیتا ہون میں تمکو اسکی بتاؤ کون ہی ہم تم مین ولی اوسکا
یعنی قریب اور متولی امور اوسکی کا کہا لوگون نے ابو طالب پس ہمیشہ یعنی بڑی دیر تک راہب قسم دیتا ابو طالب کو کہ پہیر دے محمد کو مکہ کیطرف یہانتک کہ پہیر یا اور بہیجدیا
ابو طالب نے آنحضرت کو مکہ مین **ف** ح آیا ہی کہ راہب ڈرتا تہا کہ مبادا انکو روم مین لیجاوین اور وہ درپی انکی قتل کی ہون ور ترمذی و حاکم لائی ہین کہ اس
سفر مین سات آدمی روم کی آنحضرت کو ڈہونڈتی پہرتی تہی اور درپی اونکی قتل کی تہی پس میش آیا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہی تمکو اس جگہہ کہا اونہون نی
یہہ پیغمبر اس مہینی مین باہر نکلنی والا ہی پس کوئی راہ نہ رہی کہ لوگون کو وہان نہ بہیجا یا اونہون نی تا گروہ اوسپر توڑ مار ڈالین بحیرا نی کہا خبر دو تم مجکو کہ اگر چاہا ہو
خدا نی ایک امر کو کہ مقدر کری تو کوئی شخص اوسکو تغیر دی سکتا ہی کہا اونہون نے نہین پس کہا راہب نے تو بیعت کرو اوس سے اور محنت کرو ساتہہ اوسکی یعنی وہ نبی ہونیوالا ہے
آدمی تب کا تم ہرگز اوسکو ضرر نہین پہنچا سکنی کی تابعداری اوسکی اختیار کرو اور اس خیال خام سی باز آؤ **ترجمہ** اور جب ابو طالب نی آنحضرت کو مکی کی طرف پہیر تو بہیجا
ساتہہ آنحضرت کی ابوبکر نی بلال کو اور توشہ ہمراہ کردیا اونکی راہب نے کعک اور روغن زیت سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع ح کعک موٹی روٹی ہلذا فی الازہار اور کہا ایک شارح
نی کہ وہ ایک قسم ہی روٹی کی اور روغن زیتون لاون اوسکا تہا اور کہا جزری نے کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہی و رجال اوسکی رجال صحیحین کے یا ایک اون دونون مین
سی ہین لیکن ذکر ابوبکر اور بلال کا اوسمین غیر محفوظ ہی اتنا قصہ کسی راوی کے وہم سی نقل ہوگیا ہی اسلیے کہ سن شریف آنحضرت کا اون ایام مین بارہ برس کا تہا اور ابوبکر
حضرت سی دو یا ڈہائی برس چہوٹی تہی اور بلال تو اون نومین شاید پیدا بہی ہوئی ہونگی انتہی پس ہیچ کہنا کہ ابوبکر نی بلال کو ساتہہ کردیا بن نہین آتا اور اسی لیے ذہبی
نی اس حدیث کو ضعیف کہا ہی اور بعضون نی بطلان اوسکا کیا ہی اور حافظ ابن حجر نی کہا کہ اس حدیث کی رجال ثقات ہین اور منکر نہین ہی اسمین مگر یہہ
لفظ یعنی بہیجنا ابوبکر کا بلال کو انتہی پس محقق یہہ ہوا کہ یہہ حدیث صحیح ہی سوائی جملہ مذکورہ کی کہ وہ وہم راوی سی نقل ہوگیا ہی **وعن علیّ بن ابی
طالب قال کنت مع النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم بمکّۃ فخرجنا فی بعض نواحیہا فما استقبلہ جبل ولا شجر الّا وہو یقول السّلام علیك
یا رسول اللہ رواہ الترمذی والدارمی** اور روایت ہی علی رضی سی کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مین پس نکلی ہم بیچ بعضی گرد نواح مکہ کی پس نہ
سامنی آیا حضرت کی کوئی پہاڑ یعنی پتہر جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور نہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیك یا رسول اللہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور دارمی نے
ف ع ح ظاہر یہہ ہی کہ علی رضی اللہ عنہ سنتی تہی اوسکو پس حدیث معجزہ ہی نبی کی لیی اور کرامت ولی کی لیی اور احتمال ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت کی خبر دینی سی
معلوم ہوا ہو **وعن انس انّ النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم اُتی بالبراق لیلۃ اُسری بہ ملجمًا مسرجًا فاستصعب علیہ فقال
لہ جبریل ابمحمّد تفعل ہذا فما رکبك احدٌ اکرم علی اللہ منہ قال فارفضّ عرقًا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیثٌ غریبٌ**
اور روایت ہے انس سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی براق شب اسرا مین لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نی آنحضرت پر یعنی رام
نہ ہوا اور دشوار ہوا حضرت پر سوار ہونا اوسکا بسبب سرکشی اوسکی کی پس کہا اوسکو جبریل نی آیا ساتہہ محمد کی کرتا ہی یہہ سرکشی یعنی او نہین کے تونی ساتہہ غیر
انکیکے یا اگرچہ کی تونی ساتہہ تمام انبیا کی ایسی چاہیی کرنی پس نہین سوار ہوا تجپر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو اسکی نزدیک اللہ سی **ف** ح اس عبارت سی معلوم ہا ہی
کہ اوس براق پر اور انبیا بہی سوار ہوئی تہی اور باب المعراج مین تحقیق اسکی گذر چکی ہی **ترجمہ** کہا راوی نی پس پسینہ پسینہ ہوگیا براق اور بہنی لگا اوس سے
پسینہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع اسلیکہ وہ چہپتا تہا مارے خوشی کی کہ حضرت مجپر سوار ہونگی اور جبریل نی گمان کیا کہ یہہ
از راہ شوخی کی چہپتا ہی پس اونکی اس گمان لیجانی پر مارے شرم کی وہ پسینہ پسینہ ہوگیا **وعن بُریدۃ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و
سلّم لمّا انتہینا الی بیت المقدس قال جبریل باصبعہ فخرق بہ الحجر فشدّ بہ البراق رواہ الترمذی** اور روایت ہے بریدہ سی کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہنچے ہم طرف بیت المقدس کی اشارہ کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کی پس سوراخ کیا ساتھ اشارہ کی پتھر میں پس باندھا جبرئیل نے یا آنحضرت نے ساتھ اوس پتھر کی براق کو نقل کی یہہ تردنے فـ ع باب المعراج میں حدیث انس سے گذرا کہ براق کو اوس حلقہ سے باندھا کہ جس سے تمام انبیا باندھتے تھے پس اسمین اور اوسمین تطبیق یون دیجاوے کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہہ ہو کہ تھا اوسمین حلقہ اور وہ بند ہو گیا ہوگا پس کھول دیا اوسکو جبرئیل نے

وعن يعلى بن مرة الثقفي قال ثلثة اشياء رايتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا نحن نسير معه اذ مررنا ببعير يسنى عليه فلما راه البعير جرجر فوضع جرانه فوقف عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال اين صاحب هذا البعير فجاءه فقال بعنيه فقال بل نهبه لك يا رسول الله وانه لاهل بيت ما لهم معيشة غيره قال اما اذا ذكرت هذا من امره فانه شكى كثرة العمل وقلة العلف فاحسنوا اليه ثم سرنا حتى نزلنا منزلا فنام النبي صلى الله عليه وسلم فجاءت شجرة تشق الارض حتى غشيته ثم رجعت الى مكانها فلما استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرت له ذلك فقال هي شجرة استاذنت ربها في ان تسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذن لها قال ثم سرنا فمررنا بماء فاتته امرأة بابن لها به جنة فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم بمنخره ثم قال اخرج فاني محمد رسول الله ثم سرنا فلما رجعنا مررنا بذلك الماء فسالها عن الصبي فقالت والذي بعثك بالحق ما راينا منه ريبا بعدك رواه في شرح السنة

اور روایت ہے یعلی بن مرہ ثقفی سے کہ کہا تین چیزیں یعنی معجزات میں سے دیکھیں مینے آنحضرت سے یعنی ایک سفر میں اوس وقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ آنحضرت کے ناگہان گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کھینچا جاتا تھا اوسپر جب دیکھا آنحضرت کو اوس اونٹ نے آواز کی پہر رکھدی گردن اپنی یعنی زمین پر پس ٹہر گئے آنحضرت اوسکے پاس اور فرمایا کہ کہان ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اوسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا حضرت نے بیچ تو میرے ہاتھ اس اونٹ کو پس کہا اوسنے کہ میں نہیں بیچتا بلکہ بخشتا ہون اوسکو واسطے آپ کے یا رسول اللہ یعنی اسلیکے رسالت آپکی مقتضی ہے آپکی تعظیم کی اور حال یہہ ہے کہ یہہ اونٹ ایسے گہر والونکا ہے نہیں اونکی لیے معیشت سوا اسکی فـ ع مراد رکہتا تہا گہر والونسے اپنی تئین اور اپنی عیال کو ترجمہ فرمایا حضرت نے اے جسوقت کہ ذکر کیا تو نے یہہ حال اوسکا یعنی پس جان کہ میں نہیں چاہتا تہا مول لینا اوسکا مگر اسکی خلاصی پانے کی لیئے اور کسی غرض کی لیے اسلیکے تحقیق اسنے گلہ کیا تہا بہت لینے کام کا اور کم دینے چارہ کا پس جبکہ یہہ ہوا کہ بیچتا نہیں ہے تو تم بہلائی کرو اوس سے فـ ع یعنی ساتھہ بہت دینے دانہ چارہ کی اور کم لینے کام کی باوجود جائز ہونے بہت دینے چارہ کی اور بہت لینے کام کی اور قلت اونکی کہ دانہ چارہ کم دیا اور کام بہی کم لے اسلیکے ظلم یہہ ہے کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے ترجمہ پہر چلے ہم یہانتک کہ اوترے ہم ایک منزل میں پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ ڈہانک لیا اوسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پہر پہر گیا وہ درخت طرف جگہہ اپنی کی پس جبکہ بیدار ہوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا مینے آنحضرت سے آنا اور پہر جانا اوس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تہا اسنے اپنی پروردگار سے اسمین کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم پر پس اذن دیا خدا تعالی نے اوسکو یعنی پس آیا تہا سلام کی لیے کہا یعلی نے پہر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر کہ اوسمیں لوگ رہتے تھے پس لائی آنحضرت کی پاس ایک عورت اپنی بیٹے کو کہ اوسکو جنون تہا پس پکڑی آنحضرت نے ناک اوسکی پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی جنونکو یا شیطانکو کہ اوسپر تہا کہ باہر نکل پس تحقیق میں محمد ہون رسول خدا کا پہر چلے ہم پس جبکہ پہرے ہم گذرے ہم اوسی پانی پر پس پوچہا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوس لڑکی کا کہ دیوانہ ہو گیا تہا پس کہا اوس عورت نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آپ کو ساتھہ حق کی نہیں دیکہی ہمنے اوس لڑکی سے کوئی چیز کہ مکروہ رکہیں ہم اوسکو بعد جانے آپکے یعنی بعد جانے آپ کی نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ میں

وعن ابن عباس قال ان امرأة جاءت بابن لها الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابني به جنون وانه لياخذه عند غدائنا وعشائنا فمسح رسول الله صلى الله عليه وسلم صدره ودعا فثع ثعة وخرج من جوفه مثل الجرو الاسود يسعى رواه الدارمي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی

اپنی بیٹی کو آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میری کو جنون ہی اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہی اوسکو وقت سامنے آنی طعام صبح شام کی یا وقت کہانی طعام
صبح وشام کی اور ایک شارح نی کہا صبح وشام پس پھیرا ہاتھہ آنحضرت نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اوس لڑکی نی قی کرنی اور نکلا اوسکی پیٹ سی مانند کالی
پلی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** انس قال جاء جبريل الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس حزين قد تخضب بالدم
من فعل اهل مكة فقال يا رسول الله هل تحب ان نريك اية قال نعم فنظر الى شجرة من وراءه فقال ادع بها فدعا بها فجاء تمشي
فقامت بين يديه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي حسبي رواه الدارمي
اور روایت ہی انس سے کہ کہا آئی جبریل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹھی ہوئی تھی غمگین ساتھ اسکی کہ تحقیق رنگین ہو رہی تھی آنحضرت ساتھہ خون کی سبب کردار اہل مکہ کی
ف ع مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کی ہی کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہنچا پس اوس سی حضرت خون آلودہ ہو رہی تھی **ترجمہ** پس کہا
جبریل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکھلاویں ہم تمکو ایک معجزہ **ف ع** یعنی تمہارا کہ نشانی ہی تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری کہ یہہ محنت سبب
زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہی **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نی کہ ہان کہا اوس نی دیکھا جبریل نی طرف ایک درخت کی پیچھی اپنی سی پس کہا کہ بلاؤ تم اوسکو پس
بلایا آنحضرت نی اوسکو پس آیا اور کھڑا ہوا روبرو حضرت کی یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبریل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پھر جاوی پس حکم کیا اوسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا
نی کفایت ہی مجھکو کفایت ہی مجھکو نقل کی یہہ دارمی نی **ف ح** یعنی یہہ تسلی اور دفع غم اور شدت کی یہہ بزرگی میری پروردگار کی طرف سی اور اسمین دلیل
ہی اسپر کہ ظہور خارق عادت کا موثر ہی بیچ حصول یقین اور دفع غم و حزن کی اور دلیل ہی اسپر کہ جسکو نصرت اور بزرگی درگاہ حق مین ہو اگرچہ کچھ غم و حزن دشمنوں کے
ہاتھہ سے پہنچی تو صبر کرنا چاہیئے واجر بقدر مشقت رنج کی ہوتا ہی **وعن** ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاقبل اعرابي
فلما دنا قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله قال من
يشهد على ما تقول قال هذه السلمة فدعاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بشاطئ الوادي فاقبلت تخد الارض حتى قامت
بين يديه فاستشهدها ثلاثا فشهدت ثلاثا انه كما قال ثم رجعت الى منبتها رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عمر سی
کہ کہا تھی ہم ساتھہ آنحضرت کی ایک سفر مین یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اس بات کی کہ نہین کوئی
معبود سوائی اللہ کی کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہی کہ گواہی دی اوپر اوس خبر کی
کہ کہتی ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتی ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سی بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرت نی یہہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا
اوسکو حضرت نی اسحالمین کہ آنحضرت نالہ کی کنارہ پر ٹھہری ہوئی تھی پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت کی پس گواہی طلب کی
اوس سی حضرت نی تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع مین اسیطرح ہی کہ جیسی حضرت نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہین پھر پھر گیا طرف
جگہہ اپنی کی یعنی جہانسی آیا تہا پھر وہین چلا گیا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابن عباس قال جاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال بما اعرف انك نبي قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة يشهد اني رسول الله فدعاه رسول الله عليه السلام فجعل
ينزل من النخلة حتى سقط الى النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابي رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوس نی کس دلیل سی جانوں مین کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤں مین اس خوشہ کو اس
کھجور کی درخت مین سی اسحالمین کہ گواہی دی کہ مین پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اوسکو آنحضرت نی پس اوترنی لگا وہ خوشہ کھجور سی یہانتک کہ گرا وہ زمین پر طرف
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا حضرت نی پھر جا پس چلا گیا وہ جہانسی آیا تہا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو

وعن ابی ھریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستثفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رأیت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ھذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما ھو کائن بعدکم قال فکان الرجل یھودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی یحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اھلہ بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہی ریوڑ کی یعنی طرف ریوڑ بکریون کی کہ چرواہا اوسکا ساتھہ اوسکی تھا پس لی بھیڑیی نی ریوڑ مین سی ایک بکری پس ڈھونڈا اوس بھیڑیی کو چرواہی نی یہانتک کہ چھڑایا اوس بکری کو بھیڑیی کی موںہہ سی کہا ابوہریرہ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلی پر پس بیٹھا بطور بیٹھنی بھیڑیی کی کہ کولی زمین پر رکھتا ہی اور پانو کھڑی اور دخل کی دم درمیان دونون پانو اپنی کی اور کہا بھیڑیی نی کہ تحقیق قصد کیا مینی قصد کیا تونی طرف رزق کی کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالی نی پکڑا تہا مینی رزق پہر چھڑا لیا تونی اوسکو مجہسی پس کہا اوس شخص نے **ف** ع یعنی چرواہی نی کہ نام اوسکا اہبان بن اوس خزاعی تہا اور کہا جاتا تہا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التوربشتی **ترجمہ** قسم ہی اللہ کی نہین دیکہا مینی اعجوبہ مانند اعجوبہ آجکی دن کی کہ بھیڑیا بولتا ہی یعنی ہین کبھی نہین دیکہا مینی بھیڑیا بولتا مانند آجکی دن کی پس کہا بھیڑیی نی عجب تر اس حال سی حال ایک شخص کا ہی بیچ کہجور کی درختون کی کہ واقع ہین درمیان دو سنگستانکی **ف** ع یعنی مدینہ مین اور مراد شخص سی آنحضرت ہین اور لفظ حرتین ساتہ زبر ح اور تشدید رکی تثنیہ حرۃ کا ہی اور حرہ زمین کالی پتھرون والی درمیان دو پہاڑون کی پہاڑون مدینہ کی سی **ترجمہ** خبرین پہنچاتا ہی تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئی اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی بعد تمہارے **ف** ع یعنی جو کہ پہلی تمہاری گذر گئی ہین اونکی خبرین بتاتا ہی اور جو کہ بعد تمہاری ہونگی دنیا مین اونکی اور احوال عقبی کی خبرین بتاتا ہی **ترجمہ** کہا ابوہریرہ نے پس تہا وہ شخص چرواہا قوم یہود سی **ف** ع اسمین ردہی اوپر کہ جو بعضون نی کہا کہ وہ شخص خزاعی تہا اسلیی کہ خزاعہ نہین تھی یہود مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ وہ یہودی ہوگیا تو **ترجمہ** پس آیا وہ نبی صلعم کی پاس اور خبر دی اونکو یعنی بھیڑیی کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوس کی خبر کو نبی صلعم نی کہ پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جیہلت اور مانند اسکی علامتین ہین پہلی قیامت کی تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنی گہر سی پس نہ پہریگا اور نہ آویگا اپنی گہر کو یہانتک کہ خبر دینگی اوسکو پاپوش اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گہر والون نی پیچہی اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فمما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ھھنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی روایت ہی ابی العلاء سی کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سی کہ کہا تہی ہم سب ساتہہ آنحضرت صلعم کی نوبت بنوبت کہاتی یعنی وقت ظہور معجزہ کی ایک ہی پیالہ مین صبح سی رات تک یعنی تمام روز اوٹہتی دس کہا کر اور بیٹہتی دس کہانیکو کہا ہمنی یعنی سمرہ سی پس کیا چیز تہی کہ مدد کیا جاتا تہا پیالہ ساتہہ اوسکی یعنی کا ہیکی کہانا تہی یا دہ ہوجاتا تہا طعام کہا سمرہ نے کس چیز سی تعجب کرتا ہی تو **ف** ع یہہ خطاب ابو العلاء کو کیا منجملہ کہنی والون سے اسلیی کہ وہ رؤساء تابعین سے ہین یا مراد خطاب عام ہی یعنی تعجب کرتا ہی تو اے مخاطب **ترجمہ** نہ مدد کیا جاتا مگر اسجگہہ سی اور اشارہ کیا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی طرف آسمانکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے **ف** ع یعنی نہین بڑہ جاتا تہا اوسمین طعام مگر عالم بالا سی بسبب اوترنی برکت کی اوسمین آسمان سے اوسمین اشارہ ہی طرف اس قول اللہ تعالی کی وفی السماء رزقکم اور یہہ یا تو قول سمرہ کا ہی اور سائل ابو العلاء جیسا کہ ظاہر ہی اور یا قول آنحضرت کا ہی اور قائل صحابی لیکن یہہ احتمال نہایت بعید و غریب ہے وعن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر قال اللھم انہم حفاۃ فاحملہم اللھم انہم عراۃ فاکسہم اللھم انہم جیاع فاشبعہم ففتح اللہ فانقلبوا وما منہم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوہ بدر کے تین سو پندرہ آدمیون مین ف ح مشہور یہہ ہے کہ نکلے تین سو تیرہ مین کہ ستر مہاجرین مین سے تھے اور دو سو چھتیس انصار مین سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یہ یعنی صحابہ ننگے پانوؤن ہین پس سواری دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہہ ننگے بدن ہین کہ سوا تہبند کے کچھ نہین کہنتے ہین پس لباس دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہہ بھوکے ہین پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر و باطن مین تا قوت پاوین طاعت کی پس فتح دی اللہ تعالی نے واسطے آنحضرت کے یعنی مشرکین پر یہانتک کہ قتل کیے گئے و دشمن سے ستر اور بندی مین آئے ستر پس پھر صحابہ فتح بدر سے اس حال مین کہ نہین تھا اونمین کوئی شخص مگر حال یہہ تھا کہ پھرا ساتھ ایک اونٹ کے اور دو اونٹ کے اور کپڑی پہنے اور سیر ہوئے نقل کی یہہ ابوداود نے ف ع بسبب ہاتھ لگنے اونٹون اور کپڑون اور کہانون کی غنیمت مین مشرکون سے اور سب دعائین آنحضرت کی مستجاب ہوئین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سے ہے خصوصًا اس سرعت و خصوصیات اور یہہ تمام نتیجہ صبر کا تھا جیسے کہ حدیث مین آیا ہے اِنَّ الصبر علٰی مایکرہ فیہ خیر کثیر پھر یہہ تو نتیجہ دنیا مین ہے اور آخرت کا کیا کہنا ہے وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَّكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے اونسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیے جاؤگے یعنی دشمنون پر اور پاؤگے یعنی غنیمت اور فتح کیے جاوینگے تمہارے لیے یعنی شہر اور یہہ بشارت اور خبر دینی ہے صحابہ کو ساتھ فتح کی کہ زمانہ آئندہ مین واقع ہوگی پس جو شخص کہ پاوے یہہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا تم مین سے پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام امور اپنے مین تاکہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کرے ساتھ بھلائی کی اور منع کرے برائی سے نقل کی یہہ ابوداود نے ف ح یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانے مین نہ پڑے اور یہہ اشارہ ہے اس آیہ پر

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِّنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهٗ اَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِّبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ نے اہل خیبر مین سے زہر ملایا بکری بھنی ہوئی مین پھر تحفہ لائی اوسکو روبرو حضرت کے ف ع نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تھا سو وہ مسلمان ہو گئی کہا ہے کہ اوس عورت نے پوچھا کہ آنحضرت بکری مین سے کس جگہہ کی گوشت کو پسند رکھتے ہین لوگون نے کہا کہ دست کے گوشت کو پس وہ ایک بکری کا بچہ رکھتی تھی اوسکو ذبح کیا اور سارے مین ایسا زہر ملایا کہ اوسیوقت ہلاک کر دے اور دست و شانہ مین بہت ملایا اور رکھا سامنے آنحضرت کے اور صحابہ کے کہ حاضر تھے ترجمہ پس لیا آنحضرت نے دست اور کہایا اوسمین سے اور کہایا ایک جماعت نے آنحضرت کے یارون مین سے ساتھ حضرت کے پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ اوٹھالو ہاتھ اپنے یعنی اوس کو ہاتھ لو اور نہ کہاؤ اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کے پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نے کہ زہر ملایا ہے تو نے اس بکری مین پس کہا یہودیہ نے کہ کسنے خبر دی تمکو یعنی اللہ نے یا کسی مخلوق نے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجکو اسنے کہ میرے ہاتھ مین ہے فرمایا یہہ اشارہ کر کر طرف دست کی کہا یہودیہ نے کہ ہان زہر ملایا ہے مینے سمین کہ کہا مینے اگر ہے محمد نبی تو ہرگز نہین ضرر کریگی یہہ بکری زہر آلودہ ف ح بسبب اسکے کہ زہر انبیا مین ایسا تاثیر نہین کرتا ہے کہ مار ڈالے یا سبب اسکی کہ موت آنحضرت کی پہلے تمام کرنے دعوت اور کامل کرنے دین کے متوقع نہین تھی اور احتمال اول مین خلجان کرتا ہے جو کہتے ہین کہ وفات آنحضرت کی بسبب تاثیر

اوس ہرکی ہوئی کہ خیبر مین کہا یا تہا لیکن یہہ روایت صحیح نہین ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ کسی نی کہا آنحضرت سی کہ آپ کو تاثیر کرتا ہی وہ زہر کہ دیا تہا خیبر مین فرمایا نہین پہنچا مجکو مگر جو کچہہ کہ مقدر ہوا اور چاہا ہی خدا نی ترجمہ اور اگر نہین ہی وہ پیغمبر تو آرام پاوینگی ہم اور خلاص ہونگی اوس سی پس درگذر کیا اوس عورت سی پیغمبر خدا صلعم نی اور نہ سزا دی اوسکو فدع اور بعضون نی کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہین کی گئی اور سلیمان تیمی نی مغازی مین لایا ہی بعد اسکی کہنی اوسکی فلن تضرہ یہہ الفاظ وان کنت کاذبا ارحت الناس منک وقد استبان لی انک صادق وانا اشہدک ومن حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ کہا طیبی نی کہ اسمین اختلاف ہی اسلیئی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا اوسکی قتل کرنی کا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان دونون مین یہہ ہی کہ حضرت نی معاف کیا اوسکو ابتدا امر مین پس جبکہ مری بشر بن براء بن معرور اون کہانیوالون مین سی کہ حلق سی اوتارا تہا اوسکو حضرت نی حکم فرمایا اوسکو دیدئی قتل کرنی کا پس قتل کی گئی اوسکی ترجمہ ورثہ میت اصحاب آنحضرت کی کہ کہایا تہا اوسنہون نی اوس بکری مین سی یعنی بعضو مین سے مرا اور وہ بشر ہین اور پچہنی لگی آنحضرت نی درمیان مونڈہون اپنی کی بسبب اوس گوشت کی کہ کہایا بکری زہرآلودہ مین سے پچہنی لگائی اونکی ابو ہند نی کہ نام اونکا یسار حجام تہا ساتہہ شاخ کی اور چہری کی اور وہ ابو ہند غلام آزاد تہا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہی انصار مین سی نقل کی یہہ ابو داود نی اور دارمی نی **وعن** سہل بن الحنظلیۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا انا بہوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال ارکب فرکب فرسا لہ فقال استقبل ہذا الشعب حتی تکون فی اعلاہ فلما اصبحنا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مصلاہ فرکع رکعتین ثم قال ہل حسستم فارسکم فقال رجل یا رسول اللہ ما حسسنا فثوب بالصلوۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی الصلوۃ قال ابشروا فقد جاء فارسکم فجعلنا ننظر الی خلال الشجر فی الشعب فاذا ہو قد جاء حتی وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی انطلقت حتی کنت فی اعلی ہذا الشعب حیث امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبین کلیہما فلم ار احدا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل نزلت اللیلۃ قال لا الا مصلیا او قاضی حاجۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا علیک ان لا تعمل بعدہا رواہ ابو داود اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا تحقیق صحابہ چلی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونیکی طرف حنین کی بہت دراز کیا چلنا یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق مین چڑہا تہا اوپر پہاڑ ایسی اور ایسی پس ناگہان دیکہا مینی ہوازن کو کہ برا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنی کی فدع ح یعنی سب آئی ہین یہہ عبارت مثل کی بیان کیجاتی ہی اوس قوم کی حق مین کہ سب آوین اور کوئی پیچہی نہ جاوے اور اصل اسکی یہہ ہے کہ ایک قوم عرب مین سی ایک جگہہ سی کہ وہان رہتی تہی کوچ کیا اور جو کوئی جہان اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ اونکی باپ کی تہی اور قاضی نی کہا کہ علی یہان بمعنی مع کی ہی اور یہہ ضرب المثل عرب مین سبب اسکا یہہ تہا کہ ایک قوم کو عرب مین سے پیش آیا اونکو کہری ہونا اپنی موضع سی پس کوچ کیا اونہون نی اور نہ چہوڑا پیچہی اپنی کچہہ یہانتک کہ تہا ایک اونٹ اونکی باپ کا لی لیا اونہون نی اوسکو بہی ساتہہ اپنی پس کہا اوروں نی جاؤا علی بکرۃ ابیہم پس ہو گئی یہہ مثل اوس قوم کی کہ آوین سب اگرچہ نہو اونکی پاس اونٹ اور بکرۃ کہتی ہین اونٹ جوان کو اور بعضون نی کہا کہ ایک شخص اپنی اولاد کو اونٹ پر لیئی پہرتا تہا اوسپر یہہ ضرب المثل ہوئی تو دیکہا مینی ہوازن کو ساتہہ عورتون اپنی کی اور جانورون اپنی کی کہ جمع ہوئی ہین طرف حنین کے پس مسکرائی آنحضرت یعنی از راہ تعجب کرنیکی قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہہ غنیمت ہی مسلمانونکی کل کو اگر چاہی اللہ پہر فرمایا کون شخص محافظت کریگا ہماری آجکی رات کہا

انس بن ابی مرثد غنوی نی کہ مین محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نی کہ سوار ہو پس سوار ہوی وہ اپنی گہوڑی پر پہر فرمایا حضرت نی کہ متوجہ ہو اس راہ کو کہ پہاڑ مین ہی یہانتک کہ ہو وی تو بیچ بلندی اوس پہاڑ کی پس جبکہ صبح کی ہمنی نکلی آنحضرت طرف جگہہ نماز اپنی کی یعنی جو جگہہ کہ نماز کی لیی بنا رکہی تہی پس پڑہین آنحضرت نی دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر فرمایا آنحضرت نی کہ کیا معلوم کیا تمنی اپنی سوار کو ساتہہ حس کے یعنی دیکہا تمنی اوسکو یا سنی آواز اوسکی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ نہین پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نی حالت نماز مین دیکہنا کنکہیون سی طرف اوس درہ پہاڑ کی یہانتک کہ جب پڑہ چکی حضرت نماز فرمایا خوش ہو وپس تحقیق آیا سوار تمہارا کہ نگہبانی کرتا تہا پس شروع کیا ہمنی دیکہنا درمیان درختونکی بیچ درہ پہاڑ کی پس ناگہان وہ سوار آیا یہانتک کہ کہڑا ہوا اوپر پیغمبر خدا صلعم کی یعنی سوار رہا اوتر کر پس کہا اوس سوار نی کہ تحقیق مین روانہ ہوا یہانتک کہ پہنچا مین اوپر بلندی اس درہ پہاڑ کی جہان کہ حکم فرمایا تہا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی پس جبکہ صبح کی مینی پایا مین دونون درون پہاڑ کی مین یعنی دونون کا ہوا وراوجانب پہاڑ مین بخوف اسکی کہ ہو اوسمین کوئی چہپا پس نہ دیکہا مینی کسیکو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرت نی کہ کیا اوترا تہا تو آجکی رات یعنی گہوڑی سی کہا اونہون نی کہ نہین اوترا مین مگر نماز پڑہنی کی لیی یا استنجا کرنیکی لیی فرمایا آنحضرت نی پس نہین تجہپر حرج اسمین کہ نہ کری تو بعد اس شب کے نفل کی یہہ ابو داود نی **ف** ع یعنی کوئی عمل قسم نوافل و فضایل سی اسلیے کہ عمل تیرا آج کی رات کا کافی ہی اللہ کی نزدیک ثواب و فضیلت مین عرض کہ مراد عمل سی نوافل و خیرات ہین نہ فرایض کیونکہ وہ نہین ساقط ہوتی اور بعضون نی کہا کہ مراد عمل سی اسمین جہاد ہی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِی فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِی مِزْوَدِكَ کُلَّمَا اَرَدْتَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ فِیْهِ یَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ کَذَا وَکَذَا مِنْ وَسْقٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَکُنَّا نَاْکُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَکَانَ لَا یُفَارِقُ حِقْوِی حَتّٰی کَانَ یَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهُ اِنْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ لایا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کتنی ایک کہجورین یعنی اکیس پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجی انمین ساتہہ برکت کی یعنی مانگیی اللہ سی برکت انمین یا انکی لیی پس لیا اونکو آنحضرت نی اپنی ہاتہہ مین یا رکہا ہاتہہ اپنا اونپر پہر دعا کی آنحضرت نی میری لیی انمین ساتہہ برکت کی یعنی ساتہہ برکت کی انمین اور کثرت خیر کی اونکی کہانی مین یا وجود باقی رہنی اونکی کی فرمایا کہ لی انکو پس رکہہ انکو اپنی توشہ دان مین جب چاہی تو کہ لیوی تو اسمین سی کچہہ پس داخل کر توشہ دان مین ہاتہہ اپنا پس لی کہجور اوسمین سی اور نہ جہاڑ تو اوسکو جہاڑنی کر کہا ابو ہریرہ نی پس تحقیق اوٹہالی مینی اون کہجورون مین سے اتنی وسق راہ خدا مین پس تہی ہم یعنی مین اور یار میری کہاتی اونمین سی اور کہلاتی اور تہا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری کمر سی یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونی حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان کہل پڑا اور جاتا رہا **ف** ع اس سے معلوم ہوتا ہی کہ جب تفرقہ اور فساد شایع ہوتا ہی لوگون مین تو برکت اوٹہہ جاتی ہی آیا ہی کہ ابو ہریرہ اوس وقت کہتی تہی کہ لوگون کو ایک غم ہی اور مجکو دو غم ایک غم جاتی رہنی اوس تہیلی کا اور ایک غم شہید ہونی شیخ عثمان کا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَیْشٌ لَیْلَةً بِمَکَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ یُرِیْدُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ اَخْرِجُوْهُ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِیَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِیٌّ عَلٰی فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِکُوْنَ یَحْرُسُوْنَ عَلِیًّا یَحْسَبُوْنَهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا اِلَیْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِیًّا رَدَّ اللّٰهُ مَکْرَهُمْ فَقَالُوْا اَیْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا اَدْرِیْ فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَیْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰی بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْکَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ یَکُنْ نَسْجُ الْعَنْکَبُوْتِ عَلٰی بَابِهِ فَمَکَثَ فِیْهِ روایت ہی ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نی ایکرات مکہ مین یعنی دار الندوہ مین اور حاضر ہوا ساتہہ اونکی شیطان بصورت شیخ نجدی کی پس کہا بعضون نی اونمین سی جب صبح ہو پس باندہو اوسکو ساتہہ بندہن کی یعنی قید کرو اوسکو مراد رکہتی تہی ساتہہ ونون ضمیر ان ہمتر ور یاد کی صلعم

کہا بعضی مشرکین نی بلکہ مار ڈالو اوسکو اور کہا بعضون نے بلکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی بوجہ امانت کی اور خبر دی اللہ تعالی نی اونکی بدخواہی کی اس آیت مین
وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور یہہ ماجرا یون ہے کہ جب مشرکون نے سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اون کی تو اکٹہی ہوئی در جمع ہوے
دار الندوہ مین مشورہ کرنیکی لیے حضرت کی امر مین پس آیا اونکی پاس ابلیس بصورۃ ایک شیخ کی اور کہا کہ مین نجد سی آیا ہون سنا مینی جمع ہونا تمہارا چاہا مینی
کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ بیخبر ہوگی تم مجسی عقل و خیر خواہی مین پس کہا ابو البختری نی کہ میری رای یہہ ہی کہ قید کرو اوسکو کوٹہری مین اور بند کردو سوراخ
اوسکی سوای ایک موکہی کی کہ ڈالدیا کرو اوسمین سی کہانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوے پس کہا اوس شیخ نی کہ یہہ بری رای ہی آوینگی تمہارے پاس وہ لوگ کہ لڑینگی
تمسی اوسکی قوم مین سے اور چہڑا لیجاوینگی اوسکو تمہارے ہاتہہ سی پہر کہا ہشام بن عمرو نی کہ رای میری یہہ ہی کہ سوار کرو اوسکو اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنی زمین سے
پس نہین ضرر کریگا تمکو جو کچہہ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نی کہ یہہ بہی بری رای ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سوای تمہارے اور فریفتہ ہونگی لوگ اوسکی اور لڑیگا وہ تمسی
ساتہہ لیکر اونکو پہر کہا ابو جہل نی کہ میری رای یہہ ہی کہ لو تم ہر قبیلہ مین سی ایک ایک جوان اور دو تم اونکو تلوارین تا مارین وسکو سب ایکدفعہ پس پہیل جاوی خون
اوسکا سب قبیلون مین یعنی سبکی ذمہ خون اوسکا ثابت ہو پہر بنی ہاشم سب قریش سی لڑ تو سکینی ہی کی نہین ناچار دیت پر راضی ہونگی پس جب طلب کرینگی وہ دیت تو دینگی
ہم دیت اوسکی پس کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نے کہ سچ کہا اس جوان نی پس متفق ہوی لوگ اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نی
اپنی پیغمبر کو اس مشورہ پر ف ع یعنی جبرئیل آئی اور یہہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سلاوین حضرت علی رض کو اپنی بچہونی پر اور نکلین ساتہہ ابی بکر رض کی
طرف غار کی ترجمہ پس سلادیا علیؓ رضی کو اپنے بچہونی پر صلعم نی اوس رات اور نکلی پیغمبر صلعم یعنی ساتہہ ابی بکر کی یہانتک کہ پہنچی غار ثور پر ف ح یعنی ہجرت کر کر پہر توقف کیا غار مین چند روز
اور جب حضرت گہر سی نکلی ہین اور مشرک جو دروازی پر کہڑی تہی اونکی سامنے سے گذری ہین اور وہ مطلع ہوی نہین اور حضرت نے کلام کیا ہی اونسی یہہ قصہ غریب اور معجزہ عجیب ہے کہ شرح عمین ذکر کیا ہے
ہمنے اوسکو اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کے بہی تفصیل لکہدی ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نے اس حال مین کہ نگہبانی کرتی تہی علی رض کی یعنی حضرت علی گہر مین تہے اور وہ باہر کہڑی تہی گمان کرتی
تہی علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ف ح یعنی گمان اونکو یہہ تہا کہ آنحضرت گہر مین سوتی ہین اور صلاح یہہ ٹہری ہوئی تہی کہ رات کو اونکی نگہبانی کیجیی و صبح کو کام اونکا تمام کیجیی
اور حال آنکہ وہ علی رض تہی اور آنحضرت اونکی سامنی سی باہر نکل گئی تہی ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا اونہون نی اوسپر یعنی اوس شخص پر وہ کہ بستر پر تہا یعنی حضرت
علی پر گمان آنحضرت کی پس جبکہ دیکہا علی رض کو یعنی جگہہ حضرت کی رد کی اللہ تعالی نی بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نی یعنی علی رض سی کہ کہان گیا یہہ یار تیرا
یعنی آنحضرت کہا علی رض نی کہ نہین جانتا مین پس چلی مشرک پیچہی حضرت کی نشان قدم پر یعنی کہوج مین لگی حضرت کے پس جب پہنچی مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑہی وہ پہاڑ پر پس گذری غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہین پس دیکہا اونہون نی غار کی دروازہ پر جالا مکڑی کا ف
ح کہ بعد اندر جانی آنحضرت کی اوس غار مین مکڑی نی جالا تنا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہی اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتہہ کی ترجمہ پس
کہا مشرکون نی اگر داخل ہوتی محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکی دروازہ پر پس ٹہری آنحضرت غار مین تین رات دن نقل کی یہہ احمد نی ف ع داخل ہوی آنحضرت
غار مین تو بہیجی اللہ تعالی نی دو کبوتر پس انڈی دی اونہون نی دروازی کی نیچی کی جانب مین اور بہیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنی اوسپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک
چڑہی اوپر غار کی ایسی جگہہ کہ اگر نظر کرتی اپنی قدمون کی طرف تو دیکہہ لیتی آنحضرت اور ابو بکر کو پس ڈری ابو بکر رض آنحضرت کی طرف سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی
گمان تیرا ساتہہ اون دو کی کہ اللہ تیسرا اونکا ہی پس اندہا کردیا اونکو اللہ تعالی نی غار کی دیکہنی سی پس شروع کیا اونہون نے پہرنا گرد اوسکی پس نہ دیکہا اونہون نے
حضرت کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کی لکہا ہی کہ مراد صاحب سے ابو بکر صدیق رض ہین کہ ساتہہ آنحضرت کی نکلکر دونون
صاحب جبل ثور کی غار مین چہپی تہی اوس وقت کہ کفار نی قصد قتل کرنی آن سرور کا مصمم کیا تہا اور کہا ابو بکر نی آنحضرت سی اوس غار مین جس وقت کہ کافر وہان
پہنچی کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سی اپنی زیر قدم نگاہ کری تو ہمکو دیکہہ لیگا آنحضرت نی فرمایا ما ظنک یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہہ سی ثابت ہوتا ہی کہ منکر صحبت

صدیق کا بسبب انکار نص کی کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کی کہ منکر اونکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہؓ سی روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری جب بلوغ
اور عاقل ہونی تھی دیندار تھی اور کوئی روز ایسا نہ گذرتا تہا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتی ہون اور جب مسلمانون کو کفار نی ایذا پہنچائی تو آنحضرت نی فرمایا
کہ دار ہجرت تمہارا مجھکو دکھا دیا ہی کہ کھجورون والا ہی درمیان دو سنگستان کی بعد اوسکی مسلمانون نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کی بھی مدینہ کو پھرے اور ابوبکر
صدیق رضی بھی تیاری مدینہ کی جانی کی کی حضرت نے فرمایا تامل کرو ای ابوبکر امیدوار ہون کہ مجھکو بھی اذن ہجرت کا صادر ہو اوس واسطے ابوبکر نی ملازمت آنحضرت
کی علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینے تک گھر مین سبد سے تیار رکھی پھر ایک دن ٹھیک دوپہر مین آنحضرت ابوبکر کی گھر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ مجھکو اذن
ہجرت کا ہوا ابوبکر نی ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسماء نی زاد راحلہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کے گھر سے برفاقت اونکی آنحضرت مکہ سی
باہر نکلکر جبل ثور کی غار مین چھپی اور اللہ تعالی کی قدرت سی اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کی منہہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نی اوسکی منہہ پر گھونسلا بنا کر انڈی دی اور
مکڑی نی جالا تنا کفار اوس غار کی منہہ پر آکر یہہ علامتین دیکھکر پھری اور جسوقت کہ دونون صاحب مکہ سی باہر نکلے ابوبکر کبھی آگی آنحضرت کی اور کبھی پیچھے آنحضرت کی ہوتے
تھی بسبب اسکی کہ کوئی کافر اونکی آگی پیچھی سی آجاوی اور جب غار پر پہنچی تو آنحضرت کو وہان کھڑا کیا اور اول آپ غار مین جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر لیگئی اور تین
رات تک دونون وہان رہی اور اپنی دونون اونٹونکو حوالہ ایک شخص کے بنی الدئل مین سے کیا بوعدہ اسکی کہ بعد تین رات کی غار کی دروازہ پر حاضر کری اور اوسکو رہبر مدینہ
کا باجرت مقرر کیا تہا اور ان تین شب مین عبد اللہ بن ابی بکر رات کیوقت کفار کی خبرین اونکو پہنچاتی تہی اور بعد تین شب کے وہانسی اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر
براہ کنارہ دریا کے متوجہ مدینہ کی ہوئی جب مدلج مین پہنچی تو سراقہ بن مالک اونکی پیچھی نکلا اس سبب سی کہ کفار مکہ نی اوسکو بہت مال دینا مقرر کیا تہا اگر ان دونونکو یا ایک
کو مار ڈالی غرضکہ جب سراقہ بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کی نکلا اور قریب اونکی پہنچا تو پاؤن اوسکی گھوڑی کا پھسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پھر سوار ہو کر پھر چلا اور
ایسا نزدیک پہنچا کہ قرأۃ پیغمبر کی سنی اوسوقت دونو پانو اوسکی گھوڑی کی گھٹنون تک زمین مین دہنس گئی سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نی متنبہ ہو کر دہائی امان کی
دی آنحضرت اور ابوبکر کھڑی ہوئی اور سراقہ نی ملازمت کی اور حال اپنا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کری قبول نہوا اور یہہ حکم ہوا کہ
امر ہمارا مخفی رکھنا سراقہ وہانسی پھرا اور جو کافر راہ مین ملتا تہا اوسکو پھیر دیتا تہا اور آنحضرت مدینہ مین گئی **وعن ابی ھریرۃ قال لما فتحت**
خیبر اُھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیھا سم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا الی من کان
ھھنا من الیھود فجمعوا لہ فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم عن شیء فھل انتم مصدقی عنہ قالوا نعم
یا ابا القاسم فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا فلان قال کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت وبررت قال فھل
انتم مصدقی عن شیء ان سالتکم عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم ان کذبناک عرفت کما عرفتہ فی ابینا فقال لھم من اھل النار قالوا
نکون فیھا یسیرا ثم تخلفونا فیھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخسئوا فیھا واللہ لا نخلفکم فیھا ابدا ثم قال ھل انتم مصدقی
عن شیء ان سالتکم عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم قال ھل جعلتم فی ھذہ الشاۃ سما قالوا نعم قال فما حملکم علی ذلک قالوا
اردنا ان کنت کاذبا ان نستریح منک وان کنت صادقا لم یضرک رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بھیجی گئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے بکری بھنی ہوئی کہ اوسمین زہر تہا پس فرمایا آنحضرت نے کہ جمع کرو میری لیے جو ہون اس جگہہ یہود دو مین سے پس جمع کیا آنحضرت کی
لیے یہود کو پس فرمایا واسطے اونکی آنحضرت نے کہ تحقیق مین پوچھون تمسے حال ایک چیز کا یعنی یا نہین پس آیا ہووگی تم باور کرنیوالی میری خبر دینی کو اوس چیز مین جسوقت
کہ بتلاؤن مین تمکو بیچ جواب کے کہ دو تم اوس سوال کا جیسیکہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہا اونہون نی ہان باور کرینگی ای ابا القاسم **ف ح** عادت یہود کی
یہہ تہی کہ اکثر آنحضرت کو ساتہہ کنیت اونکی کہ ابو القاسم ہی خطاب کرتی تہی اور محمد نہین کہتی تہی اسلیے کہ ذکر اس نام شریف کا توریت اور انجیل مین شایع اور مشہور تہا

اور دلیل تہا اوپر صحت نبوت اونکی کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ کون ہی باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو پدر قبیلہ کہتی ہین کہا یہود نی فلانا یعنی بطریق کذب کے
اسنی کسی کا نام لیا کوئی اور نام غیر نام جد اپنی کی بتادیا فرمایا آنحضرت نی جہوٹ بولی تم بلکہ باپ تمہارا فلانا شخص ہے کہا یہود نی سچ کہا تمنی اور خوب کہا تمنی فرمایا حضرت
نی پس آیا باور کروگی تم میری خبر دینی کو ایک چیز سی اگر سوال کرونمین تمسی اوس چیز سی یعنی پہر خبر دونمین تمکو ساتہہ اوسکی کہا یہود نی ہان ای ابا القاسم اور اگر
جہوٹ بولین ہم تمسی پہچان لوگی تم جہوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنی اوسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے کی پس فرمایا اور پوچہا یہود سی کہ کون ہین دوزخی کہا اونہون نی کہ رہینگی
ہم دوزخ مین تہوڑے دنون یعنی جیسکہ قرآن مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودات پہر خلیفہ ہوگی تم ہمارے ای گروہ مسلمانونکی دوزخ مین
یعنی بعد نکلنی ہمارے کی تم داخل ہوگی اور ہمیشہ رہوگی اور یہہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تہی فرمایا رسول خدا صلعم نی کلام انکو رد کر یہہ تقدیر
اگلی اور دور ہو تم جہوٹی ہو اپنی خبر مین قسم ہی خدا کی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہارے آگ مین کبہی فرمایا آنحضرت نی کیا تم باور کروگی میری خبر دینی ایک چیز سی
اگر پوچہون مین تمسی اوس سے پس کہا اونہون نی ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی اس بکری مین زہر کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا آنحضرت نی کہ کیا باعث ہوا تمکو اسپر
کہا اونہون نی کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جہوٹی تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسی اگر تم سچی ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح یعنی
زہر سی منتفع ہونگی ہم تمہاری ہدایت سی اور حاصل اسکا یہہ کہ چاہا تہا ہمنی امتحان کرنا یعنی یہہ کہ جانین ہم کہ تم جہوٹی ہو تو تمہارے ہلاک ہونیسی آسایش مین ہو جاوین
اور یا یہہ کہ جانین ہم کہ تم نبی ہو تو پیرو تمہارے کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کی گذری ہی مقابلہ مین اونکی کہہ سکتی ہین کہ زہر نی اونکو
زیان کیا اور صدق ظاہر ہوا پہر کیون نہ ایمان لائی تم **وعن** عمرو بن اخطب الانصاری قال صلی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
یوما الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل
فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیمۃ قال فاعلمنا احفظنا رواہ مسلم
اور روایت ہے عمرو بن اخطب انصاری سی **ف** ع یہہ ساتہہ کنیت کی مشہور تہی کہ اونکو ابو زید اعرج کہتی تہی اور حضرت کی ساتہہ غزوونمین ہی ہین چنانچہ آیا ہی کہ
تیرہ غزوی انہون نی کیی ہین اور آنحضرت نی انکی سر پر ہاتہہ پہیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتی ہین کہ کچہہ اوپر سو برس کی ہوئی تہی اور اونکی سر اور داڑہی مین نہین تہے
سفید بال مگر چند **ترجمہ** کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرت نی ایک روز فجر کی اور چڑہی منبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آیا وقت ظہر کی نماز کا پہر اوترے
اور نماز پڑہی ظہر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پہر اوترے اور نماز پڑہی عصر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے
لیے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقایع اور حوادث اور عجائب
حوادث قیامت تک کی مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس اسمین بہت سی معجزی ہوئی کہا عمرو نی پس دانا تر ہمارا یعنی بہت یاد رکہنی والا ہمارا یعنی وسدن ذکرہ الطیبی اور
کہا سید جمال الدین نی اولی یہہ ہی کہ کہا جاوے بہت یاد رکہنی والا ہمارا اوس قصہ کو دانا تر ہمارا ہی یعنی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** معن بن عبد الرحمن قال
سمعت ابی قال سألت مسروقا من اذن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالجن لیلۃ استمعوا القرآن فقال حدثنی ابوک
یعنی عبد اللّٰہ بن مسعود انہ قال اذنت بہم شجرۃ متفق علیہ اور روایت ہے معن بن عبد الرحمن تابعی سی کہ پوتی
ہین عبد اللہ بن مسعود کی کہا معن نی کہ سنا مینی اپنی باپ سی یعنی عبد الرحمن سی کہ کہا پوچہا مینی مسروق سی کہ کبار تابعین سے ہین کسنی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنی
جنات کی اوس رات کہ سنا تہا اونہون نی قرآن پس کہا مسروق نی عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجکو تیری باپ نی یعنی عبد اللہ بن مسعود نی کہ اونسی کہا خبر دی آنحضرت کو
ساتہہ آنی جنات کی ایک درخت نی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ح یعنی ایک درخت نی خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین
پس آنحضرت باہر گئی اور جنونکو دیکہا اور قرآن اونکی آگی پڑہا **وعن** انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فتراءینا الہلال وکنت رجلا

حدید البصر فرأيته وليس أحد يزعم أنه رآه غيري فجعلت أقول لعمر أما تراه فجعل لا يراه قال يقول عمر سأراه وأنا مستلق
على فراشي ثم أنشأ يحدثنا عن أهل بدر قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرينا مصارع أهل بدر بالأمس يقول هذا مصرع
فلان غدا إن شاء الله وهذا مصرع فلان غدا إن شاء الله قال عمر والذي بعثه بالحق ما أخطأوا الحدود التي
حدها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجعلوا في بئر بعضهم على بعض فانطلق رسول الله صلى الله عليه و
سلم حتى انتهى إليهم فقال يا فلان ابن فلان ويا فلان ابن فلان هل وجدتم ما وعدكم الله ورسوله حقا فإني قد
وجدت ما وعدني الله حقا فقال عمر يا رسول الله كيف تكلم أجسادا لا أرواح فيها فقال ما أنتم بأسمع لما أقول منهم غير أنهم لا يستطيعون
أن يردوا علي شيئا رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہاتہی ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس تلاش کی ہمنی نا
نو کی دیکہنی کی اور تہا مین مرد تیز نظر پس دیکہا مینی چاند اور حال آنکہ نہین تہا کوئی کہ کہی کہ دیکہا ہی اوسکو سوای میری یعنی سوای میرے کوئی کہتا تہا کہ مینی دیکہا ہی
چاند پس شروع کیا مینی کہ کہتا تہا مین عمرؓ کو کہ کیا نہین دیکہتی تم چاند پس وہ نہین دیکہتی تہی اوسکو یعنی مین دیکہتا تہا اور ہرچند عمر کو دکہاتا تہا اونکو نہین نظر آتا تہا
کہا انس نی کہتی تہی عمرؓ نزدیک ہی کہ دیکہینگی ہم اوسکو سوا اسکی کہ مین لیٹا ہونگا اپنی بچہونی پر ف ح یعنی کچہہ حاجت اسکی نہین ہی کہ مین دیکہون اور تعب اور
مشقت اوٹہاؤن اوسکی دیکہنی مین بعد ایک ماہ کی بعد ایک دو رکی روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکہہ لونگا بی مشقت اور اس سی معلوم ہوا کہ خوض کرنی اور سجہنی کہ ضرور نہو
صرف نکری وقت کو مالایعنی مین ترجمہ پہر شروع کیا عمر نی کہ حدیث بیان کرتی تہی ہمارے آگی قصہ اہل بدر کی یعنی مشرکونکی کہ جو بدر مین مارے گئی تہی کہا عمر نی کہ تحقیق
آنحضرت تہی کہ دکہاتی تہی ہمکو جگہیں انکی اور ہلاک ہونی مشرکون کی ایک روز پہلی قضیہ کی یعنی ایک روز پہلی وقوع واقعہ کی اور مارے جانی مشرکونکی خبر دی کہ ہر ایک اون شقیا
مین سے یہان مارے پڑینگی فرماتی تہی آنحضرت یہہ جگہہ مارے جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدانی یہہ جگہہ مارے جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدانی یعنی جگہہ
پڑنی ہر ایک کی جدا جدا متعین کردی کہا عمر نی قسم اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہہ حق کی نہین خطا اور تجاوز کی مارے جانیوالون نی اون جگہونسی کہ بیان کیا تہا
اور معین کیا تہا اونکو آنحضرت نی پس ڈالی گئی کنوین مین کہ پانی نہین بہرا جاتا تہا اوس سی بعضی اونکی بعض پر پس چلی حضرت یہانتک کہ پہنچی طرف اونکی پس فرمایا ای فلانی
بیٹی فلانی کی اور ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا حق پائی اور دیکہی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کی تمسی اللہ نی اور اوسکی رسول نی پس تحقیق مینی حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجسی
کہا عمر نی یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتی ہو تم بدنون سی کہ نہین مین روحین اونمین پس فرمایا کہ نہین تم زیادہ سننی والی ونسی اسطی وسحر کی کہتا ہون مین یعنی یہہ بہت سننی
والی ہین برابر ہین تمہارے سننی مین یعنی یہہ سنتی ہین یہہ کلام کہتا ہون مین سوای اسکی کہ نہین طاقت رکہتی یہہ کہ جواب دین مجکو کچہہ نقل کی یہہ مسلم نی ف ح کتاب
الجہاد مین بیان اسکا ہوچکا ہی **وعن** أنيسة بنت زيد بن أرقم عن أبيها أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على زيد يعوده من
مرض كان به قال ليس عليك من مرضك بأس ولكن كيف لك إذا عمرت بعدي فعميت قال أحتسب وأصبر قال إذا
تدخل الجنة بغير حساب قال فعمي بعد ما مات النبي صلى الله عليه وسلم ثم رد الله عليه بصره ثم مات اور روایت ہی
انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سی کہ روایت کرتی ہی اپنی باپ سی یہہ کہ آنحضرت تشریف لائی زید بن ارقم کی پاس اس حالت مین کہ عیادت کرتی تہی اونکی بسبب بیماری کی کہ تہی
اونکو فرمایا حضرت نی نہین تجہہ پر بسبب بیماری تیری کی ڈر ولیکن کیسا حال ہوگا تیرا اسوقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچہی میرے پس اندہا ہوجاویگا تو کہا زید نی طلب ثواب
کی کرونگا مین و صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نی تب داخل ہوگا تو بہشت مین بیحساب کہا یعنی شخص وہی نی خواہ انیسہ ہو یا غیر اوسکی پس اندہا ہوگیا زید بعد مرنی
پیغمبر خدا صلعم کی پہر پہیر دی اللہ تعالی نی زید پر بینائی اوسکی پہر مرگیا ف ع اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا اونکی لیی پہر بینائی پانی کا اسلیی
کہ ہو مشقت اونکی صبر کی بہت اور اجر جو مرتب ہوگا اوسپر ہو بہت بڑا پہر حاصل ہوئی اونکو مدد اللہ کی بسبب صبر کی **وعن** أسامة بن زيد قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من تقول علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار وذلک انہ بعث رجلا فکذب علیہ فدعا علیہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد میتا وقد انشق بطنہ ولم تقبلہ الارض رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی
اسامہ بیٹی زید کی سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ جھوٹ بولی اوپر میری یعنی قصدًا وہ بات کہ نہیں کہی مینی پس چاہیی کہ تیار کری جگہ اپنی آگ دوزخ سی اور سبب یعنے
سبب فرمانی اس حدیث کا یہہ ہی کہ آنحضرت نی بھیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کی پاس یا کسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندہا اوسنی حضرت پر یعنی پہر منکشف ہوا وہ حضرت
اپنی حضرت کو خبر اوسکی پس بد دعا کی اوسپر آنحضرت نی پس مارا گیا وہ شخص مردہ اس حالمین کہ تحقیق پھٹ گیا تہا پیٹ اوسکا اور نہ قبول کیا اوسکو زمین نے ف ع
اور یہہ نشانی دوزخی کا ہی اور یہہ موید ہی قول جوینی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصدًا کافر ہی ترجمہ نقل کین یہہ دو نو حدیثین بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین
وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ
وامرأتہ وضیفہما حتی کالہ ففنی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تہا حضرت سی پس دیا اوسکو آنحضرت نی آدہا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کہاتا اوس میں سے اور کہاتی ہوی اوسکی بی بی اوس میں سے اور
مہمان اونکی یہانتک کہ ماپا اوس شخص نے اوسکو کہ باقی رہا تہا کہانی سی پس تمام ہوگیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس یعنی اور صورت حال عرض کی پس فرمایا آنحضرت
نی اگر نہ ماپتا تو اوسکو تو البتہ کہاتی رہتی تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیری اوس میں سی ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہارے لیی یعنی ہمیشہ نبی صلعم کی برکت سی
نقل کی یہہ مسلم نی وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ داعی امرأتہ فاجاب ونحن معہ فجیء بالطعام
فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظرنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت
بغیر اذن اہلہا فارسلت المرأۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وہو موضع یباع فیہ الغنم لیشتری
لی شاۃ فلم توجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل بہا الی بثمنہا فلم یوجد فارسلت الی امرأتہ
فارسلت الی بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمی ہذا الطعام الاسری رواہ
ابوداود والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی عاصم بن کلیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی ایک شخص
سی انصار مین سی کہ کہا نکلی ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز جنازہ کی پس دیکہا مینی پیغمبر خدا صلعم کو اسحالمین کہ وہ بیٹھی تہی پاس قبر کی کہودنی والی کو وصیت
کرتی تہی آنحضرت گورکن کو فرماتی تہی فراخ کر قبر کو سمت کی پاؤنکی طرف سی اور فراخ کر اوسکی سرکی جانب سی پس جب پہرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کرکر سامنی
آیا حضرت کی دعوت کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سی پس قبول کی حضرت نی دعوت اوسکی اور گئی اوسکی گہر میں اور ہم ساتہہ آنحضرت کی تہی یعنی ہم بہی
گئی اور طفیلی آنحضرت کی ہوئی یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کی کی تہی پس لایا گیا طعام پس رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام مین کہانیکی لیی پہر
رکہی قوم نی ہاتہہ اپنی پس کہایا قوم نی طعام ف ع ظاہر اس حدیث سی اعتراض وارد ہوتا ہی اون واسطی کہ بیان کی ہیں علمانے مذہب ہمارے نے کہ مکروہ ہے
کہلانا طعام کا پہلی دن یعنی جسدن میت مرا ہی یا تیسری دن یا بعد ہفتہ کی جیسا کہ بزازیہ اور خلاصہ مین ذکر کیا گیا ہی کہ نہیں مباح ہی کرنا ضیافت کا تیسری
دن اور کہا زیلعی نی کہ نہیں مضائقہ ہی بیٹہنی کا مصیبت کے لیی تین دن تک بغیر مرتکب ہونی ممنوع چیزوں کی کہ وہ بچھانا بچھونیکا ہی اور کرنا کہانی کا اہل میت
کیطرف سی اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا اہل میت کیطرف سی اور سہولی علت یہہ بیان کی ہی کہ طعام مشروع ہی سرور مین نہ شرور مین کہا
ابن ہمام نی اور وہ ضیافت بدعت بد ہی روایت کیا امام احمد اور ابن ماجہ نی ساتھہ اسناد صحیح کی جریر بن عبداللہ سی کہ کہا گنتی تہی ہم جمع ہونیکو اہل میت کی پاس

اور کہانا کرتی اونکی کو بنا چہ سی انتہی پس لائق ہی یہہ کہ مقید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتہہ نوع خاص کی کہ وہ ایسا جمع ہونا ہی کہ موجب ہو میت کی گہر والونکی
حیا کرنی کا کہ ناچار مارے حیا کی کہلاوین انکو جبراً تو حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اوپر ہونی بعضی وارثون کی صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوی رضا اوسکی یا ہو
طعام مال میت سے پہلی تقسیم اوسکی کی یا طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال مین سے اور مانند اونکی ورایسے قسمون پر حمل کرنا چاہیے ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام میت اوسپر
حمل کیا جاوی قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہی ناضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیے کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی ون ایام مین وہ چیز کرنی کہ ہو واسطی سرور
کی ور اگر کری کہانا فقرا کی لیے تو اچہا ہی ور ایسی وصیت کرنی ساتہہ کرنی کہانیکی بعد موت کی تاکہ کہلاوین لوگونکو تین دن تک پس باطل ہی موجب صحیح تر
روایت کے اور بعضون نے کہا جائز ہی یہہ تہائی مال مین سی ور یہہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سی کوئی یہہ نہ سمجہہ
لی کہ مطلق طعام میت کے اجازت اونہون نی دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو یہہ تائی طعام مرسومہ ان اقسام سی خارج نہین یا وینگی کہین ایک قسم
پائی جاتی ہی کہین کئی ور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کہانا کہلانا وہ ہی جو قاضی خان نی لکہا ہی کہ اگر کری کہانا فقرا کی لیے تو اچہا ہی پس ظاہر حضرت
کو بطور ہدیہ کے اور اپنی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی اکساتو تہا اسکی لیے کہلایا ہو اور علاوہ اسکی بعضی فقہا لکہتی ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون اونکو
کہانا اوس طعام کا جائز ہی یسے ہی صاحب میت کو دفن کر کر پہری اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکہتی ہین اوس سے خود اونہون نے اسکو مستثنی کر لیا
ہی پس حدیث میں اور نقل روایتون مین کچہہ تعارض نرہا واللہ اعلم بالصواب **ترجمہ** پس دیکہا ہمنی طرف آنحضرت کی کہ چباتی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو اپنی دہن
مبارک مین اور نگلتی نہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہون مین اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لیگئی ہی بے اجازت ور بی رضا مالک اوسکی کی پس بہیجا اوس عورت
نی کسیکو آنحضرت کی پاس درحالیکہ کہتی تہی یا رسول اللہ تحقیق مینی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی ور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہین اوسمین بکریان **ف** ع
یہہ تفسیر مدرج ہی بعض روایت سی ور یہہ نقیع نون سی ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کے ہی مدینہ سی نہ بقیع کی ساتہہ کہ مقبرہ ہی مدینہ کا دہان
ہی **ترجمہ** تاکہ خرید کیجاوی میری لیے ایک بکری پس پائی گئی بکری پس بہیجا مینی کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خریدی تہی اوسنی ایک بکری کہ بہیجدے اوس بکری کو خرید کے
ہوئی کو ساتہہ مول اوسکی کی کہ جس مول کو لی تہی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مینی ہمسایہ کی بیوی کی پاس پس بہیجدی اوسنی طرف میری وہ بکری **ف** ع یہ ظاہر یہہ خریدنا
اوسکا درست نہوا اسلیے کہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہتی ور یہہ قریب بیع فضولی کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اوسکی کی اور بر تقدیر
اوسمین شبہہ قوی تہا **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نی کہلاو یہہ طعام قیدیونکو **ف** ع اسری جمع اسیر کی ہی یعنی بندہ کی اور غالب یہہ ہی کہ وہ فقیر ہونگی اور کہانا طلبی
کہ وہ کافر تہی ور یہہ اسلیے فرمایا کہ حیث پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لین اور بخشواوین اوس سے اور طعام بگڑ جاتا تہا اور اونکو کہلانا بہی ضرور تہا پس حکم
فرمایا اونکی کہلا دینیکا انتہی اور لازم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی بسبب تلف کرنی اوسکی کی اور واقع ہوا یہہ تصدق اوس عورت کیطرف سی **ترجمہ** نقل کی یہہ ابوداود نے
اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وَعَنْ** حِزَامِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ اَخُ اُمِّ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَّكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَمَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ
وَدَلِيْلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ فَسَئَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ
وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَّبَنٍ قَالَتْ هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلُبَهَا قَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ
اُمِّيْ اِنْ رَاَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا
فِيْ شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُّرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا

حتی رویت وسقی اصحابہ حتی رووا ثم شرب آخرهم ثم حلب فیه ثانیا بعد بدء حتی ملأ الاناء ثم غادره عندها وبایعها وارتحلوا عنها رواه فی شرح السنة وابن عبد البر فی الاستیعاب وابن الجوزی فی کتاب الوفاء وفی الحدیث قصة ۔ اور روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ اوسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہشام سے اوسنے نقل کی ہے حزام کے دادا سے کہ نام اوسکا حبیش بن خالد ہے وہ حبیش بھائی ہے ام معبد کا ف ح کہ نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرت راہ ہجرت میں اوسکے خیمہ میں تشریف لائے اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تکیہ لگا کر بیٹھتی خیمہ کے صحن میں اور کھانا پانی دیتی مسافروں و مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہے حبیش یہہ کہ آنحضرت جسوقت کہ حکم کیے گئے نکلنے کا مکہ سے نکلے ہجرت کرنیوالے مکہ سے طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہنما حضرت اور ابی بکر کا عبداللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تھا راہ بتانیکے لیے یہہ چاروں تن براہ مدینہ میں چلے جاتے تھے کہ گذرے اوپر دو خیموں ام معبد کے کہ اوس جنگل میں رہتی تھی پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خریدیں اوس سے پس نہ پایا اوسکے پاس کچھہ اسمیں سے یعنی گوشت و تمر ذکر کیے گئے ہیں اور تھے لوگ بے زاد و بے توشہ قحط زدہ پس دیکھا آنحضرت نے طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کے ایک جانب میں تھی پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا حال ہے اس بکری کا اے ام معبد کہا ام معبد نے کہ چھوڑ رکھا ہے اسکو دبلاپے نے یعنی گلہ کے ساتھہ جانیسے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپے کے ہمراہ بکریوں کے جنگل میں چرنیکو نہیں جاسکتی فرمایا حضرت نے کیا ہے اسکے کچھہ دودہ کہا ام معبد نے کہ یہہ بہت گرفتار مشقت و دبلاپے اور زحمت سے ہے کہ ہو اسکے دودہ یعنی بالکل اسمیں دودہ نہیں فرمایا آنحضرت نے کیا اذن دیتی ہے تو مجھکو یہہ کہ دودہ دوہوں اسکا کہا ام معبد نے کہ باپ و ماں میرے فدا آپکے ہوں اگر دیکھیں آپ اسمیں دودہ تو دوہ لیں یعنی دودہ اسمیں نہیں ہے کیا دوہیں گے آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور ہاتھہ پہیرا اوسکے تہنوں پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیے بکری کے حق میں پس پاؤں کہولے بکری نے دودہ دوہنیکے لیے سامنے حضرت کے جیسے کہ عادت دودہ والے جانوروں کی ہے وقت دوہنے کے دونوں پاؤں کہول دیتا ہے اور دودہ دیا اور جگالی کرنے لگی پس منگوایا حضرت نے ایسا باسن کہ سیراب کرے ایک گروہ کو پہر دوہا بیچ اوس برتن کے دودہ خوب بہتا ہوا یہانتک کہ اوپر آگئی اوسکے جہاگ دودہ کے پہر پلایا اوسکو ام معبد کو تئیں یہانتک سیراب ہوئی اور پلایا ساتھہ والوں اپنے کو یہانتک سیراب ہوئے پہر پیا حضرت نے بعد سبکے یعنی بموجب حدیث ساقی القوم آخرهم شربا کے پہر دوہا اوسمیں دوسری بار بعد پہلی بار کے یہانتک کہ بہرا باسن باقی چہوڑا دودہ ام معبد کے پاس یعنی تاکہ دکھاوے وہ اپنے خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت کی آنحضرت نے ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ میں اور ابن عبدالبر نے استیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں قصہ طویل ہے ف ح اور وہ یہہ ہے کہ جب آنحضرت نے کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد کا آیا اور گہر میں دودہ دیکھا کہا یہہ کیا ہے اور کہاں سے آیا بیان کریں ام معبد نے صفتیں اور شمایل آنحضرت کی خوب فصیح عبارت سے پس کہا ابو معبد نے کہ یہہ ہوگا مگر صاحب قریش کا کہ سنی ہیں ہمنے صفتیں اوسکی مکہ میں واللہ بلاشبہ قصد کرتا ہوں میں کہ پاؤں میں صحبت اوسکی اگر اوسکی راہ پاؤں اور آیا ہے کہ جب آنحضرت ہجرت کر کے نکلے اور اہل مکہ نے نہ جانا کہ کہاں اور کسطرف گئے تو ایک جن پہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کتنی ایک بیتیں پڑہیں لوگ آواز سنتے تھے اور کسیکو دیکھتے نہ تھے اور اسمیں سے دو بیتیں یہہ ہیں قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزائه ۔ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ۔ ہما نزلا ہا بالہدی واہتدت بہ ۔ فقد فاز من امسی رفیق محمد ۔

باب الکرامات

باب ہے یہہ بیان کرامتوں کے ف ع کرامات جمع کرامۃ کی ہے اور وہ اسم اکرام و تکریم سے ہے اور کرامت کہتے ہیں فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتھہ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کے اور اقرار کیا ہے کرامت کا اہل سنت نے اور انکار کیا ہے اوسکا معتزلہ نے ف ح اہل حق اتفاق کہتے ہیں اوپر جائز ہونے وقوع کرامت کے اولیا کے اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کے اور مواظب ہو اوپر کرنے طاعت کے اور ترک کرنے منہیات کے غیر منہمک ہو لذات و شہوات میں اور کامل ہو تقوی و اتباع میں بحسب تفاوت مراتب اوسکے اور دلیل اوپر واقع ہونے کرامت کے کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہے صحابہ سے اور اونکے بعد والوں سے یعنی تواتر معنوی اسطرح کا کہ قدر مشترک میں ان بیانوں کے وقت انصاف اور ترک عناد کے مجال شبہ و انکار کی نہیں ہے خصوصًا بعضی اکابر مشائخ طریقت سے مانند حضرت سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کے کہ بہت ایسی حد کثرت کو پہنچی ہیں کہ ان گنت ہیں چنانچہ بعضی مشائخ اہل زمانہ اونکے سے منقول ہے کہ کرامتیں انکی مانند رشتہ مروارید کی تھیں کہ پے در پے صادر ہوتی تھیں کبھی وہ منقطع ظاہر نہوتیں اور معتزلہ اور بعضے اتباع اونکے منکر ہوے ہیں کرامت کے اور بعضوں نے کہا کہ صادر

نہیں ہوتی کرامت ولی سے بالقصد و اختیار بلکہ بے قصد و اختیار ہوتی ہے بعضے کہتے ہیں کہ جنس معجزہ سے نہیں ہوتی ہے مانند بڑھ جانے طعام قلیل کی اور جوش مارنے پانی کی انگلیوں سے اور مانند اونکی اور حق یہہ ہے کہ جائز ہے واقع ہونا کرامت کا بالقصد و اختیار اور بے قصد و جنس معجزہ اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات کرامت میں مع دلائل اور رفع شبہ مخالفون کی علم کلام کی کتابون میں مذکور ہے لا حاجۃ الی البیان بعد العیان **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَأَضَاءَتْ عَصَا أَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِي ضَوْءِهَا حَتّٰى إِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ أَضَاءَتْ لِلْآخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ أَهْلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونون صحابی جلیل القدر ہیں باتین کر رہے تہے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ کسی حاجت کی کہ تہی ان دونون کی یہانتک کہ گئی باتین سے ایک ساعت طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتین کرنی میں بیچ رات نہایت اندہیری کی پہر باہر نکلے وہ دونون آنحضرت کی پاس سے اصحابین کے پہرے طرف گہر اپنی کی اور بیچ ہاتہہ ہر ایک کی انمین سے لکڑیان تہین پس روشن ہوئی لاٹہی ایک کی اون دونون مین سے واسطی دونونکی یہانتک کہ چلے دونون بیچ روشنی اوس لاٹہی کی یہانتک کہ جب جدے ہوئی راہ دونون کی یعنی ایسی جگہہ پہنچے کہ وہانسے ہر ایک کی گہر کو راہ جدی جاتی تہی روشن ہوئی دوسرے کی ایسی ہی لاٹہی اوسکی پس چلا ہر ایک اون دونون مین سے بیچ روشنی لاٹہی اپنی کی یہانتک کہ پہنچا ہر ایک اپنی اہل مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اور روایت بخاری کی مین یون آیا ہے کہ باہر نکلے وہ دونون صحابی آنحضرت کی پاس سے اندہیری رات مین ساتہہ اونکی ساتہہ مانند دو چراغون کی تہی روشن اور جب جدا ہوئی رہا ساتہہ ہر ایک کی ایک ایک چراغ جدا یہانتک کہ آیا ہر ایک گہر اپنی مین **وعن** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِيْ أَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أُرَانِيْ إِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّيْ لَا أَتْرُكُ بَعْدِيْ أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيْلٍ وَدَفَنْتُهُ مَعَ آخَرَ فِيْ قَبْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا جب آئی جنگ احد بلایا مجکو میرے باپ نے بعض رات مین کہا نہیں گمان کرتا مین اپنی تئین مگر مارا گیا بیچ اول لوگونکی کہ مارے جاوینگے اصحاب آنحضرت کی یارونمین سے یعنی تحقیق مین نہین چہوڑتا پیچہی اپنی کسیکو کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک تجہسے سوای ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہین اور محبوب ہیں نزدیک حتی کہ میری جان سے بہی اور تحقیق مجہپر ہے قرض یعنی بہت سا پس ادا کر یعنی جلد ہی اور قبول کر وصیت میری بہنونکی حق مین کہ ہونسی نیکی کرنا اور تہے وہ نو پس صبح کی ہم نے پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوہ مین اور دفن کیا مینے اوسکو ساتہہ ایک دوسرے شخص کے ایک قبر مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** جمع ہونا موجب حکم آنحضرت کے کہ حکم دیا تہا شہداء احد کی حق مین کہ دو دو کو ایک قبر مین دفن کرین اور وہ شخص دوسرا عمرو بن الجموع تہے یار و الد جابر کی اور بہنوئی انکی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ صورت ضرورت کی جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر مین **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِيْهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوْهُ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ

بَنِی فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَذُكِرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ
اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی سی کہ کہا تحقیق اصحاب صفہ تہی فقیر لوگ ف ع صفہ ایک جگہہ تہی بنی ہوئی مسجد سے کہ وہان کتنی ایک فقرا صحابہ مین سے بات بتر
رہتی تہی پس اوسی کیطرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ مین آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اوسکی پاس اوترتا ورنہ اوترتا وہ صفہ مین اور اونکو ضیاف
المسلمین کہتی تہی گہر اور اہل و عیال اور مال و منال کچہہ نرکہتی تہی اور تہی مشاہیر اونکی ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابو ہریرہ خباب بن ارت
حذیفہ بن الیمان ابو سعید خدری بشیر بن الخصاصیہ ابو موہبہ مولی آنحضرت کی وغیرہم ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نے فرمایا یعنی ایکدن کہ جس شخص کے پاس ہو طعام دو شخصونکا
یعنی اوسکی عیال مین سے پس چاہیے کہ لیجاوے تیسری شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ مین سے اور جسکی پاس ہو طعام چار شخصونکا پس چاہیے کہ لیجاوے پانچوین کو یعنی اگر نہو اوسکی
پاس اسقدر کہ قوت ہو اوسنی زیادہ کا بلکہ اونہین کے قدر ہی لیجاوے چہٹی کو ف ع یعنی اگر ہو اوسکی پاس قوت چہہ کا پس لفظ او تنویع کی لیے ہی یا تخییر کی لیے اور احتمال
ہے یہہ کہ ہو شک کی لیے یا بمعنی بل کی ہی واسطے مبالغہ کی درباب ضیافۃ کی بنا بر اسکی کہ مقتضا اسکا کہ جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسری کو لیجاوے ہی یہہ کہ جسکی پاس طعام
چار کا ہو تو لیجاوے دو کو بلکہ روایت کیا ہی احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے جابر سی بطریق مرفوع کی کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا
کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی چہہ کو اور طعام چہہ کا کفایت کرتا ہی آٹہہ کو ترجمہ اور تحقیق ابو بکر لائی تین شخصونکو اور لیگئی آنحضرت دس شخصونکو اور
ابو بکر صدیق نی کہایا طعام شب کا نزدیک آنحضرت کی پہر ٹہری رہی ابو بکر آنحضرت کی پاس یعنی بعد کہانیکی یہانتک کہ پڑہی گئی نماز عشا کی پہر پہرا ابو بکر طرف گہر آنحضرت کی پس
ٹہری رہی یہانتک کہ کہانا آنحضرت نی کہایا ف ع ح یعنی تنہا یا مہمانون سمیت اور یہہ تکرار واسطی شروع کرنی قصہ کی ہی سرنسی اور یہہ ہی کہ اول جلسہ
مین بیان ابو بکر کی کہانا کہانیکا ہی اور دوسری مین کہانا کہانا پیغمبر خدا صلعم کا اور اس قصہ مین اہل و عیال ابو بکر صدیق کی اور مہمان منتظر ہی ترجمہ پس آئی
ابو بکر صدیق گہر مین بعد گذرنی رات کی اوسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نی کہا حضرت ابو بکر سی اونکی بیوی نی کہ کس چیز نی باز رکہا تمکو تیری مہمانونسی یعنی کیون تاخیر کی تونی
کہ مہمانون نی انتظار تیرا کیا کہا ابو بکر نی کیا نہین طعام کہلایا تونی مہمانونکو کہا حضرت ابو بکر کی بیوی نی کہ انکار کیا اونہون نی کہانیسی یہانتک کہ آو تم یعنی اور شریک ہو و
اونکی ساتہہ کہانی مین پس غصہ ہوئی ابو بکر یعنی اپنی اہل پر بگمان اسکی کہ اونہون نی قصور کیا الحاح و مبالغہ مین اور کہا قسم ہی خدا کی نہ کہاؤنگا مین اس طعام کو ہرگز پس قسم
کہائی ابو بکر کی بیوی نی یہہ کہ نہ کہاویگی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسیکہ ایک نسخہ مین ہی لفظ ابدا کا اور قسم کہائی مہمانون نی یہہ کہ نہین کہانیکی اوسکو یعنی اکیلی
یا مطلق کہا ابو بکر نی کہ ہی یہہ غصہ میرا اور قسم کہانی شیطان سی یعنی اوسکی اغوا سی لیکن اوسوقت غصہ سی زائل ہوا اور استغفار کی پس منگایا ابو بکر نی طعام اور کہایا
اونہون نے اور اونکی اہل و عیال اور مہمانون نی ف ع اگر کوئی کہی کہ حضرت ابو بکر نی خلاف قسم کی کیون کیا تو جواب اسکا یہہ ہی کہ اس سبب سی اونہون نی خلاف قسم کی
کیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ جو کوئی قسم کہاوی ایک امر پر اور دیکہی غیر اوسکا بہتر تو چاہیے کہ کری وہ امر اور کفارہ دے قسم کا ترجمہ پس ہوگئے حضرت ابو بکر اور اونکی مہمان
کہ نہ اوٹہاتی تہی لقمہ یعنی کا بی سی ہی ہونکی طرف مگر کہ بڑہ جاتا تہا طعام اوس لقمہ کی نیچی سی یعنی وہ جگہہ سی کہ لیا جاتا تہا نوالہ وہانسی زیادہ اوس نوالہ سی پس کہا ابو بکر نے اپنی
بیوی سے اے بہن بنی فراس کی کیا ہی یہہ امر عجیب یعنے بڑہنا طعام کا ف ع لفظ فراس ساتہہ زیر ف کی اور سین مہملہ کی نام ایک قبیلہ کا ہی اور حضرت ابو بکر
کی بیوی کا نام اونکا ام رومان تہا اوس قبیلہ مین کے تہین ترجمہ کہا ابو بکر کی بیوی نی قسم اپنی ٹہنڈک آنکہہ کی ف ح مراد اوس سے ابو بکر صدیق ہین اور بعضی کہتی ہین کہ
آنحضرت مراد ہین اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکہنی محبوب کے سی ہی اسلیئی یا تو قر سی ہی ساتہہ پیش قاف کی بمعنی خنکی کی یا قر سی ساتہہ زبر قاف کی بمعنی قرار کی
اور آنکہہ دیکہنی محبوب کے سی خنک ہوتی ہی اور برقرار کہ اہین یا نہین ہیں دیکہتی ترجمہ تحقیق یہہ پیالہ یعنی کہانا کہ پیالہ مین ہی اب سہ چند زیادہ ہی اوس سے کہ پہلی اسکی
تہا پس کہایا سبہون نی اور بہیجا ابو بکر نی اوسکو پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کہایا اوس طعام مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ذکر

کی گئی حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ ابتدا اوسکی یہہ ہی کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشۃ رضی
قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انہ لا یزال یرٰی علی قبرہ نور رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا جب مرے نجاشی تھے ہم آپس مین باتین
کرتی اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکھا جاتا ہی اونکی قبر پر نور نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** ع ح یعنی حبشہ مین اور معنی یہہ ہین کہ یہہ امر مشہور تہا درمیان ہماری اور
ذکر کیا جاتا تہا اوسکو دیکہتی تہی ہم مین سی نور قبر اونکی کا اور نہین تصور ہی متفق ہونا ہمارا جہوٹ پر پس یہہ قریب متواتر کی ہی اور نجاشی ساتھ تخفیف جیم اور
جزم کے نی آخر مین بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی دین نصرانیت پر تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین جا سنا اونکی جنازہ پر نماز پڑہی اور ظاہر یہہ
ہی کہ مراد نور سی نور محسوس ہے مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کی اور ہوسکتا ہی کہ عبارت ہو نورانیت اور تازگی سی کہ پاتی ہون اسی لوگ مین اونکی قبر کی زیارت سے
واللہ اعلم **وعنہا** قالت لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ
کما نجرد موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا وذقنہ فی صدرہ ثم کلمہم مکلم من
ناحیۃ البیت لا یدرون من ہو اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثیابہ فقاموا فغسلوہ وعلیہ قمیصہ یصبون الماء فوق القمیص ویدلکونہ
بالقمیص رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے اوس عائشہ سی کہا جب چاہا صحابہ نی یا اہل بیت نی غسل دینا نبی صلعم کا بعد وفات
کہا نہین جانتی ہم کہ آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑون سی یعنی اور ڈہانکدین ستر اونکا اور کپڑے جیسیکہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیی یا غسل دیوین ہم اونکو حالانکہ ہون
اونکی بدن مبارک پر کپڑی اونکی **ف** ح اور معنی یہہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نے برہنہ کرنا بقیاس اور ونکی اور بعضون نی نہ برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے
ترجمہ پس جب اختلاف کیا صحابہ نی تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اونپر نیند یہانتک کہ نتہا اونمین سی کوئی شخص مگر کہ ٹہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سوگئی
تہی پہر کلام کیا اونسی کلام کرنیوالی نی یعنی حضرت کی گہر کی کونہ مین سی حالانکہ نہین جانتی تہی وہ کہ کون ہے یہہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو حالانکہ ہون اونپر
کپڑی اونکی پس کہڑی ہوئی صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو حالانکہ اونپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی آنحضرت کی بدنکو ساتہہ کرتی کی **ف** ح اور نقل
کیا ہی نووی سی کہ صواب یہی ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا اوسمین اوسکو اوتار ڈالا اوقت کفن دینی کی اور یہہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اوتارا اور کفن کی نیچی تہی یا ضعیف
ہی صحیح نہین دلیل پکڑنی ساتہہ اوسکی **ترجمہ** نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوہ مین **وعن** ابن المنکدر ان سفینۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اخطأ الجیش بارض الروم او اسر فانطلق ہاربا یلتمس الجیش فاذا ہو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد لہ بصبصۃ حتی قام الی جنبہ کلما سمع صوتا اہوی الیہ
ثم اقبل یمشی الی جنبہ حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابن منکدر سے کہ سفینہ
غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول گیا راستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا **ف** ح یہہ شک راوی ہی اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہی اور
یہہ لقب اونکا ہی اور وجہ اس لقب کی یہہ ہے کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہے اور بوجہہ اوٹہائی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہہ اپنا اونپر ڈالدیتا اور وہ بوجہہ سب اونکا
بوجہہ اوٹہائی جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت السفینہ یعنی تو کشتی ہی پس اسی لقب سی وہ مشہور رہا اور جو کوئی اوس سی اصل نام اوسکا پوچہتا تو
کہتا کہ نام میرا وہی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی رکہا **ترجمہ** پس چلی بہاگ کر کہ ڈہونڈہتی تہی لشکر کو پس ناگہان ملی وہ ایک بڑی شیر سی پس کہا اے
ابو الحارث کہ یہہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میرے سی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنا کہہ بولی یا بندی مین پکڑی جانی اور بہاگ آنی کا شیر
سی کہا یہ پیش آیا شیر واسطی اونکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف
اوسکی یعنی تاکہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا درحالیکہ چلتا سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسیکہ عادت رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

پہنچا سفینہ لشکر میں پھر پھر گیا شیر نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ میں **وعن** ابی الجوزاء قال قحط اھل المدینۃ قحطا شدیدا فشکوا الی
عائشۃ فقالت انظروا قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجعلوا منہ کوی الی السماء حتی لا یکون بینہ وبین السماء سقف ففعلوا فمطروا
مطرا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی الجوزا سے کہ تابعی مشہور ہے اور نام اوسکا اوس بن
عبد اللہ ہے کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید میں پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی تا دعا کریں اور کچہہ تدبیر بتاویں پس کہا عائشہ نے دیکھو تم آنحضرت کے قبر کو پس
گردانو حضرت کی قبر شریف سے کئی روشندان طرف آسمان کی یہانتک کہ نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چہت **ف** ح ع یعنی وہاں دو قبر
اور آسمان کی درمیان میں سے حجاب بلفظ کوی ساتہہ زبر کاف کی اور پیش سے بہی آیا ہے جمع کوہ کی ساتہہ زبر کاف اور پیش واو کی اور تشدید واو کی یہہ مفرد اور
جمع کی وزن گہر کا اور معنی یہہ ہین کہ کرد و مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجرہ کی چہت میں کئی سوراخ اور کہا بعضوں نے یہہ سبب کہولدینے قبر شریف کی یہہ آسمان نے
جب دیکہی قبر آنحضرت کی بہنے لگی نالی بسبب رونے آسمان کی فرمایا اللہ تعالی نے فما بکت علیہم السماء والارض یہہ بیان حال کفار کی ہے پس ہوتا ہے مراد اوسکا خلاف دوسکی
یعنی ابرار کی یعنی اونکی لیے روتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہہ طلب شفاعت کے ہے قبر شریف سے اسلیئے آنحضرت کی حیات میں استسقا کرتی تہی ذات شریف سے اور جب ذات شریف
پردہ میں ہوئی تو حکم کیا عائشہ رضی نے کہ کہولی جاوے قبر شریف تا مینہہ برسے گویا ظاہر میں استسقا کیا قبر شریف سے اور حقیقت میں استسقا اور استشفاع ہے آپ کی ذات
شریف سے اور کہولنا قبر کا مبالغہ ہے اوسمیں **ترجمہ** پس کیا لوگوں نے جو کچہہ کہا تہا عائشہ رضی نے پس برسائی گئی مینہہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گہاس اور فربہ ہوئی اونٹ
یہانتک کہ پہول گئیں کوکہیں اونکی چربی سے پس سبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی یہہ دارمی نے **ف** ع ح یعنی سال ارزانی کا کہ باعث ہو فتق کا اور
فتق کے معنی ہین پہول جانا اور بعضوں نے کہا پہٹ جانا اور بعضوں نے کہا پہیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کہایا پیا بسبب کثرت چربی اور گوشت کے پہول گئیں
کوکہیں اونکی یا پہٹ گئیں بدن پہیل گئی اور شفاعت ڈہونڈنا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہے عائشہ رض کی اور حقیقت میں معجزہ ہے حضرت کا اسلیے کہ
کرامتیں سب اولیا کی معجزہ ہین پیغمبر کی **وعن** سعید بن عبد العزیز قال لما کان ایام الحرۃ لم یؤذن فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا ولم
یقم ولم یبرح سعید بن المسیب المسجد وکان لا یعرف وقت الصلوۃ الا بہمہمۃ یسمعہا من قبر النبی ص اور روایت ہے سعید بن عبد العزیز سے کہ تبع تابعین سے تہا فقیہ اور
صحیح روایت کرنیوالا احادیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا در واقعہ حرہ کا **ف** ح لفظ حرہ ساتہہ زبر ح مہملہ اور تشدید رکی نام ہے ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوس میں
کالی پتہر بہت ہین اوسمیں واقع ہوا یہہ واقعہ کہ یزید بن معویہ نے جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سے مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کے حد نہ یاوہ
ہے بیان میں نہیں آسکتی اور اوسکی برائیونمیں سے ایک برائی یہہ ہے **ترجمہ** کہ نہیں اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد میں تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد میں آسکتا
تہا نماز کی لیے اور مسجد سے باہر نہیں نکلی سعید بن مسیب **ف** ع کہ کبار تابعین سے تہے بڑی فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کی تہے اونہون
نے اور وفات پائی سن ترانوین میں **ترجمہ** اور تہے سعید بن مسیب یعنی اوس وقت شدید میں کہ نہیں پہچانتی تہے آنا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کی کہ سنتی تہے اوسکو حجرہ
کی اندر سے کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی یہہ دارمی نے **وعن** ابی خلدۃ قال قلت لابی العالیۃ سمع انس من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خدمہ عشر سنین ودعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان لہ بستان یحمل فی کل سنۃ الفاکھۃ مرتین وکان فیہا ریحان
یجئ منہ ریح المسک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابی خلدہ تابعی سے کہ کہا کہا میں نے
ابی العالیہ کی کہ کبار تابعین سے ہے کہ کیا سنی ہین انس نے حدیثیں آنحضرت کی **ف** ع یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہے اوسکی لیے مراسیل ہین صحابہ سے با وجودیکہ
وہ بہی صحبت میں اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگوں نے انکی حق میں **ترجمہ** کہا ابو العالیہ نے کہ خدمت کی انس نے آنحضرت کی دس برس یعنی
اور عمر اونکی دس برس کی تہی جب حاضر ہوئی تہی اور بعضوں نے کہا آٹہہ برس کے اور دعا کی اونکی لیے آنحضرت نے **ف** ع یعنی اسطرح برکت کی اونکی عمر میں اور مالمین

اور اولاد مین پس ایک سو تین برس کی اونکی عمر ہوئی اور اولاد سو نفر تہتر اونمین سی مرد اور ستائیس عورتین برکت اموال کی یہہ ہی ترجمہ اور تہا انس کے لیی باغ کہ لاتا میوہ ہر برس دو بار اور تہی اوس حدیقہ یعنی باغ مین پہول کہ آتی تہی اونمین سے بو مشک کی **ف** ع حاصل جواب یہہ کہ جسکو ایسا رتبہ اور صحبت ہو حضرت سی اور زمانہ دراز تک اونکی ملازمت اور خدمت مین رہا ہو وہ کیونکر نہ سنی گا اور نہ روایت کریگا حضرت سے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ اَرْوَى بِنْتُ اَوْسٍ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ اَنَّهُ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ اَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ اَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اللّٰهُ اِلَى سَبْعِ اَرَضِينَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا اَسْاَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيدٌ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاَنَّهُ رَآهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ اَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدٍ وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمَتْهُ فِيهَا فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا

روایت ہی عروہ بن زبیر بن العوام سی کہ بڑی تابعین سے ہین اور زبیر والد اونکی عشرہ مبشرہ سی ہین یہہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جہگڑی اونسی اروی بیٹی اوس کی طرف مروان کی **ف** نقیل ساتہہ پیش نون کی اور زبر فا اور جزم ی کی اور سعید بن زید بہی عشرہ مبشرہ سی ہین بہنوئی حضرت عمرؓ کی اور تہی وہ مستجاب الدعوات اور اروی ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم را کی اور زبر واو کی جامع الاصول مین کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ صحابیہ ہی یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتی ہین کہ سعید بن زید سی جہگڑی اروی اور لیگئی اونکو مروان کی پاس کہ حاکم مدینہ کا تہا معاویہ کیطرف سی ترجمہ اور دعوی کیا اروی نی کہ سعید بن زید نی لیلی ہی یعنی از راہ ظلم کی کچہہ زمین اوسکی سی پس کہا سعید نی یعنی بطریق استبعاد و استغراب کی کہ بہلا مین لونگا زمین اوسکی سی کچہہ بعد اسکی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سی کہا مروان نی کیا سنا تونی پیغمبر خدا صلعم سی کہا سعید نی کہ سنا مینی پیغمبر سی فرمائی جو شخص کہ لیوی ایک بالشت کسی کی زمین سی از راہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس بالشت بہر زمین کو طوق اوسکا سات زمین تک پس کہا مروان نی کہ نہین طلب کرتا مین تجہسی گواہ یعنی دلیل بعد اسکی **ف** ع یعنی بعد لانی تیری اس حدیث کو اور معنی یہہ ہین کہ سچا جانتا ہون مین تجکو اور جانتا ہون مین کہ تو غیر ظالم ہی یا نہین شک کرتا مین بیچ نقل کرنی تیری حدیث کو اور نہین محتاج ہوتی ہی روایت کا اسلیئی تو منزلہ دو راویون کے ہی یا زیادہ کی ہی اور ذکر کیا کرمانی نی کہ سعید نی چہوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تہا اوس عورت نی اوسکا جیسکہ شاہد ہی اسکی نقل ہی عروہ کی ترجمہ پس کہا سعید نی خداوندا اگر ہی یہہ عورت جہوٹی تو اندہی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین مین **ف** ح کہ دعوی کرتی ہی اوسکا اور ایک روایت مین آیا ہے واجعل قبرہا دارہا یعنی کر قبر اسکی اسکی گہر مین ترجمہ کہا عروہ نی پس نہ مری وہ عورت یہان تک کہ جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوس وقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس زمین اپنی مین ناگہان گر پڑی وہ بیچ ایک گہڑی گڑہی کی پس مرگئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر تابعی سی معنی اس حدیث کی آئی ہین اور یہہ آیا ہی کہ محمد بن زید نی دیکہا اوس عورت کو اندہی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلتی مین دیوار کی سہاری پر چلتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہنچی مجکو بددعا سعید بن زید کی کہ میری اندہی ہونیکی لیی کی تہی اور تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوی کی یعنی گہری گڑہی پر کہ اوس گہر مین تہا کہ جہگڑی تہی وہ سعید بن زید سی اوسکی مقدمہ مین پس گر پڑی وہ اوسمین پس ہوا وہ کنوا قبر اوسکی یعنی اوسکی لیی جدی قبر نہ بنائی گئی اوسمین گڑی ہی **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِيَنَا عَدُوُّنَا فَهَزَمُونَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ عمرؓ نی بہیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کی اور امیر کیا اوس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تہا اوسکا ساریہ پس جسوقت کہ عمرؓ خطبہ پڑہتی تہی یعنی مسجد مدینہ مین برسر منبر اور اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ اونمین حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ تہی پس شروع کیا چلانا اور کہنا اے ساریہ لازم کر پہاڑ کو اور پناہ پکڑ ساتہہ اوسکی یعنی کر پہاڑ لو اپنی پیٹہہ کی پیچہی پس تعجب کیا لوگون نی پس آیا قاصد لشکر سی اور کہا اے امیر المومنین ملی ہمسی دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئی وہ ہم پر پس شکست دیتی ہمکو پس ناگہان ایک چلانیوالا چلاتا تہا اور کہتا تہا اے ساریہ لازم کر پہاڑ کو پس لگا مین ہمنی پیٹہین اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی اونکو خدا تعالی نی **ف** ع اسمین کئی کرامتین ہوئین حضرت عمرؓ کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سی اور دوسرے پہنچنا اونکی آواز کا اور سننا ہر ایک کا اوسمین سے اوسکو اور تیسرے فتح یاب ہونا اونکا اونکی برکت سی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نبیہہ بیٹی وہب کی سی **ف** ح لفظ نبیہہ ساتہہ پیش نون اور زبر با اور جزم ی کی پیرہ ہی ہیئت مولف نی اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کی اکثر نسخونمین بہی اسیطرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابونمین اور ایک مشکوۃ کی نسخہ مین نبیہہ بدون تے کی لکہی ہی اور بعضون نی کہا یعنی بہی ثواب ہی پس نبیہہ روایت کرتا ہی کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہین پایا اونہون نی زمانہ آنحضرت کا لیکن دیکہا نہین آپ کو اور مسلمان ہوئی حضرت عمرؓ کی زمانہ مین داخل ہوئی حضرت عائشہؓ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نی پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپ کی یا قصیہ آپکے وفات کا پس کہا کعب نی یعنی اگلی کتابونسی دیکہہ یا سنکر اگلی لوگونسی یا از راہ کشف کی اور یہی مناسب ہی اسطی سکی کہ ہو کرامت اون کی کہ نہین کوئی دن کہ ظاہر ہو فجر اوسکی مگر کہ اوترتی ہین ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ گہیر لیتی ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتی ہین بازو اپنی یعنی اڑ نیکی لیے گرد قبر کی یا واسطی تلاش برکت اور قرب اور نور اوسکی کی اور درود بہیجتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہین چڑہ جاتی ہین آسمان پر اور اوترتی ہین آسمان سی مانند اونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتی پس کرتی ہین وہ بہی مانند اوس چیز کی کہ کرتی ہین فرشتی روز کی گہیر لیتی ہین قبر کو اور بازو مارتی ہین اور درود بہیجتی ہین آپ پر یہانتک کہ جب پہٹی گی آنحضرت سی زمین یعنی وقت پہونکنی دوسری نفخہ کی اوٹہین گی آپ قبر شریف سی نکلین گے بیچ ستر ہزار فرشتون کی یعنی ساتہہ اونکی لیجاوینگی فرشتی محبوب کو طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کی نقل کی یہہ دارمی نی **باب** **ف** ح اکثر نسخونمین اسیطرح ہی باب مطلق بی ترجمہ کی اور بعضی نسخونمین باب وفات النبی صلعم اور یہہ اولی اور اظہر ہی سلیئے کہ عادت مولف کی یہہ ہی کہ لکہتا ہی مطلق باب واسطی ذکر کرنی لواحق اور تتمات پہلی باب کی اور یہان ایسا نہین ہے بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو متعلق ہی آنحضرت کی وفات کی پس مناسب ہی ترجمہ کرنا ساتہہ اوسکی اور یہہ بہی ہی کہ بعد اس سب کی ایک باب لایا ہی بی ترجمہ کی متعلق ساتہہ وفات کی پس ظاہر یہہ ہے کہ یہہ باب مترجم ہو ساتہہ وفات نبی صلعم کی اور باب آیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور تتمات اوسکی جاننا چاہیئے کہ ابتدا آنحضرت صلعم کی مرض کی یہہ تہی کہ حادث ہوا درد سر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوسمین سی باقی رہی تہین اور بعضون نی کہا کہ ابتداء مرض اول ربیع الاول مین تہی اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین کہا کہ ابتداء مرض صفر کی مہینی مین تہی کہ دس راتین اوسکی باقی رہی تہین اور وفات آپ کی بارہوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نی کہ ایک شخص ثقات مین سی ہی جزم کیا ہی اسکا کہ ابتداء مرض کا شنبہ کی دن تہی بائیسوین صفر کو اور وفات پیر کے دن دوسری ربیع الاول مین واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علماء نی اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہراؓ کی تیسری رمضان مین ہی اور اتفاق کرتی ہین علماء اسپر کہ وفات اونکی چہہ مہینی بعد آنحضرت کی ہوئی ہی پس شدت سی ہوا درد سر اور تب حضرت ایک کروٹ سی دوسری کروٹ بدلتی تہی بستر اور

فرماتی تہی کہ نہین ہی کوئی کہ سخت ہو بیماری اوسکی ہمسے کہ گروہ انبیا ہین اور بلاشبہ ثواب بہی زیادہ ہی بیماری لیے پس بیمار رہی آنحضرت بارہ دن یا اٹہارہ دن
بنا بر اختلاف کی بیچ زمانہ ابتداء مرض کے ہی اور ازاد کئے آنحضرت نی اپنی بیماری مین چالیس دس اور نماز ادا کرتی تہی اصحاب کے ساتہہ مدت مرض مین سوائی تین روز
کی اور بعضون نی کہا سترہ نمازین نہین پڑہائین ابوبکر رض کو فرمایا کہ لوگونکو نماز پڑہا اور نکلی آنحضرت ایکروز طرف مسجد کے اور نماز ادا کی اور کہا ای گروہ
مسلمانونکی تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خدا یتعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہی تمپر پس میری طرف سی تمکو یہہ نصیحت ہے کہ تقوی کرنا اور
نگاہ رکہنا طاعت اوسکی اسلکی مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کتنی ہی روایتون مین آیا ہی کہ امام ابوبکر رض تہی ابن عباس سے منقول ہی
کہ کہا نماز نہین پڑہی آنحضرت نی پیچہی کسیکی اپنی امت مین سی سوای ابوبکر کی اور سوای عبد الرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچہی ایک رکعت پڑہی اور اون چیزون مین سے
کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہہ تہا کہ بہت ہوا درد اور نکار روز پنجشنبہ کی پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبد الرحمن بن عوف کو
کہ لا شانہ بکری کا یعنی ہڈی اوسکی شانی کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابوبکر کی لیی ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہین اور لاوین فرمایا حاجت نہین ہے خدا اور
مومن نہین اختلاف کرینگی ابوبکر کی حقمین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس رض نی کہا علی رض کو کہ مین پہچانتا ہون چہری عبد المطلب
کی بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اوٹہین پیغمبر خدا اس دردسی چل اور طلب کر اونسی یہہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض نی کہا ایا جانتا ہی تو کہ اگر
طلب کرون مین اور نہ دیوین حضرت یہہ ہی ہین کے لوگ مجکو یعنی ہرگز نہین دینگے مین ہرگز نہین طلب کرتا اور یہہ بہی واقع ہوا حضرت کی مرض مین کہ آنحضرت کی پاس سات
دینار تہی پس خیرات کیی وہ تا کچہہ باقی نہ چہوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین حق نماز اور احسان کرنیکی تہی غلام اور لونڈیون پر اور شرح حیات الحیوان مین
واقدی سی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکہا اسما عمیس کے بیٹی نی ہاتہہ اپنا درمیان دو مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی
رسول خدا صلعم نی اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپ کی مونڈہون سی اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکہا مینی ہاتہہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اوس روز کہ وفات پائی
پس گذری مجپر کئی جمعی کہ طعام کہاتی تہی مین اور رہا تہہ دہوتی تہی اور نہین جاتی تہی میرے ہاتہہ سی بو مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نی حضرت
علی رض سی کہ کیونکر آپ کا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپ کی پلکون مین پس اوٹہالیا مینی اپنی زبان سی اوسکو اور پی گیا مین پس
جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سی اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون مین سوتی مین کہ نہین تہا اوسمین قمیص اور عمامہ اور مختلف آئی ہین روایتین
آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نہتہا اوسمین قمیص اور عمامہ بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ
تین کپڑی تہی سوای قمیص کے اور عمامہ کے کہ مجموع پانچ ہوی اور کہا ہی علمانی کہ صحیح یہہ ہے کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین
نتہا نووی نی کہا کہ جمہور علماء اسیر ہین اسی سبب سی کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ ہی اور شافعی کی نزدیک جائز غیر مستحب ہے مردونکی لیی اور عورتون کی لیی ہو کہ
تر ہی کہ پانچ چاہیین اور حنفیہ کی نزدیک کفن کی تین کپڑی ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون مین ہے اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت
نہین کی کسینی جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنی چادر اپکی نیچی بچہا دی تہی
اور کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہسی لیکن صحابہ کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسکیی علما اتفاق کہتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا
چادر وغیرہ کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی مونہہ بند کرنیکی لیی اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان
اونٹ کی اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہے اور یہی سبب ہے چارون اماموں وغیرہم کا اور وفات ہوی آنحضرت
کی پیر کی دن اور دفن کیی گئی بدہ کی شب مین اور بعضون نی کہا منگل کیدن بعد ڈہلنی آفتاب کے اور اول صحیح تر ہی اور باقی احوال سالہا ثابت بالسنۃ مین
لکہا ہی ا

الفصل الاول

فصل پہلی عن البراء قال اول من قدم علینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب

ابن عُمیرٍ وَابنُ اُمِّ مکتومٍ فجعلا یُقرِئاننا القراٰنَ ثُمّ جاءَ عمّارٌ وبلالٌ وسعدٌ ثُمّ جاءَ عُمرُ بنُ الخطّابِ فی عشرینَ من اَصحابِ النبیِّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ ثُمّ جاءَ النبیُّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ فما رَأیتُ اَہلَ المدینۃِ فرِحوا بشیءٍ فرحَہم بہٖ حتّی رأیتُ الولائدَ والصِّبیانَ یقولونَ ہٰذا رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ قد جاءَ فما جاءَ حتّی قرأتُ سبِّحِ اسمَ ربِّکَ الاَعلیٰ فی سُوَرٍ مثلِہا من المفصّلِ رواہُ البخاریُّ

روایت ہی براءبن عازب سی کہ مشاہیر انصار سی ہین کہا اول وہ شخص کہ آئی ہمپر یعنی انصار پر آنحضرت کی اصحاب مین سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھی **ف** اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار کی التماس سے بعضی اپنی اصحاب کو ہجرت سی پہلی مدینہ کو بہیجا بعضی مصلحتونکی لیی اور تاکہ سکہاوین قرآن شریف اور احکام دین پس سب سے پہلی ان دونون صحابیون جلیل القدر کو بہیجا **ت** پس شروع کیا اونہون نے کہ پڑہاتی تہی ہمکو قرآن پہر آئی عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پہر آئی عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصونکی آنحضرت کی صحابیون میں سے بعد ازان رونق افزا ہوئی آنحضرت صلعم یعنی ساتہہ ابوبکر صدیق کی پہر نہین دیکہا مینی اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئی ہون ساتہہ کسی چیز کی یعنی دنیا مین مانند خوش ہونی اونکی کی بسبب آنے آنحضرت کی مدینہ مین یہانتک کہ دیکہا مینی لڑکیون اور لڑکون کو کہتی یعنی بکمال خوشی کہ یہہ رسول خدا کی ہین تحقیق آئی پس نہین آئے یہانتک کہ سیکہی مینی سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہہ سورۃ آنحضرت کی آنی سی پہلی سیکہہ لی تہی مینی بیچ جملہ اور سورتون کی یا ساتہہ اور سورتون کی کہ مانند اسکی ہین یعنی بمقدار مین مفصل سی یعنی اوساط مفصل سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہی مکہ مین اور اشکال اسپر یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اوتری ہی زکوۃ فطر مین اور واجب ہے ناصدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے سنہ مین ہوئے اس احتمال ہے کہ ہو یہہ سورۃ مکی سوا ان دونون آیتون کی کہ یہہ مدنی ہون اور صحیح تر یہہ ہے کہ یہہ ساری سورۃ مکی ہی پہر بیان کیا آنحضرت نی کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سی زکوۃ فطر اور نماز عید ہی پس نہین ہی آیتین مگر رغبت دلانی زکوۃ وصلوۃ مین بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نی بعد اوسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم

وعن ابی سعیدِ الخدریِّ انّ رسولَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ جلسَ علی المنبرِ فقالَ انّ عبدًا خیّرہُ اللّٰہُ بینَ انْ یُؤتیَہٗ من زہرۃِ الدّنیا ما شاءَ وبینَ ما عندَہٗ فاختارَ ما عندَہٗ فبکیٰ ابوبکرٍ قالَ فدیناکَ بآبائنا واُمّہاتِنا فعجبنا لہٗ فقالَ النّاسُ انظُروا الیٰ ہٰذا الشّیخِ یُخبِرُ رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ عن عبدٍ خیّرہُ اللّٰہُ بینَ انْ یُؤتیَہٗ من زہرۃِ الدّنیا وبینَ ما عندَہٗ وہو یقولُ فدیناکَ بآبائنا واُمّہاتِنا فکانَ رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ ہو المخیَّرُ وکانَ ابوبکرٍ اعلمَنا متّفقٌ علیہِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی منبر پر یعنی مرض الموت مین جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تہا یہہ پانچ رات پہلی وفات سی پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دی وسکو تازہ و نعمت دنیاسی مقدار اوس چیز کی کہ چاہی اللہ تعالی یا چاہی وہ بندہ اور درمیان اوس چیز کی کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندہ نی اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت اسلیی کہ وہ خیر اور پایندہ تر ہی پس روئی ابوبکر **ف** ع یعنی بسبب کمال فہم وادراک کی پہچان لیا اونہون نی مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیاسی بقرینہ مرض کی یا اسلیی کہ اختیار کرنا اوس چیز کا کہ اسکی پاس ہی اور ترک کرنا تازہ ونعمت دنیا کا بحسب ظاہر کی مقدمات مراتب اولیاسے ہی اور وہ جانتی تہی کہ یہہ دنیا کی نعمتین مناسب نہین ہین مقام سید الانبیا کی پس انتقال کیا اونکی ذہن نی طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا ہی **ت** کہا ابوبکر نی یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہون ہم تمپر ساتہہ باپ ماؤن اپنی کی یعنی اگر نفع دی قربان ہونا کہا راوی نی پس تعجب کیا ہمنی واسطی ابی بکر کی **ف** ع کہ کیون قربان کرتی ہین حال آنکہ یہان کوئی باعث نہین ہی کہ مقتضی ہو اسکو اونہین تہا یہہ مگر بسبب سمجہنی اونکی کی اوس چیز کو کہ سمجہی ابوبکر اشارہ سی **ت** پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نی بعضونکی دیکہو طرف اس بوڑہی کی یعنی باوجود بڑہاپی کی کہ مقتضی ہی اونکی وقار اور زیادتی عقل وفہم کا خبر دیتی ہین رسول خدا

صلعم حال ایک بندی غیر معین کسی کا اختیار دیا اوسکو اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دیوی اوسکو ناز و نعمت دنیا سی اور درمیان اسکی کہ ہی نزدیک اوسکی
وہ بوڑہا کہتا ہی کہ قربان ہوں ہم تیری ساتہہ باپون اور ماؤن کی پس تہی آنحضرت وہی اختیار دی گئی ف ع یعنی ظاہر ہوا اسکو آخر امر مین کہ آنحضرت ہی بندی ہی اختیار دی
گئی تہی یعنی آنحضرت نی بندی سی اپنی ذات شریف مراد رکہی تہی ترجمہ اور تہی ابوبکر دانا تر ہم مین کہ سمجہہ گئی اول ہی کہ بندی مخیر آنحضرت ہین وعن
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ
ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ
هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا
اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ
بن عامر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نی اوپر شہیدون احد کی بعد آٹہہ برس کی ف ع یعنی وقت دفن اونکی سی پس کہا بعضون نی کہ پڑہی حضرت
نی اوپر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی ہی یا اون شہدا کی خصوصیت تہی اور کہا شافعی نی کہ مراد صلوۃ سی دعا ہی تہی اور حضرت
شیخ رح نی یون لکہا ہی کہ مراد صلوۃ سی نماز جنازہ کی ہی اور یہہ موید ہی حنفیہ کی کہ وہ قایل ہین نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کی نزدیک کہ وہ قایل نہین ہین
اوسکی مراد دعا ہی ترجمہ مانند رخصت کرنیوالی کی واسطی زندون اور مردون کی ف ع کہا مظہر نی یعنی استغفار کی اونکی لیی مانند رخصت کرنیکی واسطی زندون
اور مردون کی ہی پر رخصت کرنا زندون کی لیی بسبب رحلت کرنی آنحضرت کی تہا دنیا سی اور مردونکی لیی بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کی اونسی اور
یہہ آنحضرت کی آخر زمانہ حیات مین تہا ترجمہ پہر چڑہی آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگی تمہاری فرط ہون ف ح فرط ساتہہ زبر فا اور رکی وہ کہ آگی
جاتا ہی قافلہ مین سی منزل پر واسطی درست اور مہیا کرنی ڈول و رسی اور پاک کرنی کنوین وغیرہ کی اور سامان تیار کرنی منزل کی کہ جسکو میر منزل کہتی ہین
اور یہان مراد آگی جانا آنحضرت کا ہی دار آخرت مین واسطی کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات و شفاعت امت کے حاصل یہہ کہ مین شفاعت کرنیوالا تمہارا
ہون آگی تمہاری جاکر مستعد شفاعت کا رہونگا ترجمہ اور مین تمپر شہید ہون یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلیی کہ عرض کیی جاوینگی مجہپر اعمال تمہاری
یا مین شاہد یعنی گواہ ہون گواہی دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت حاصل کا وعدہ کیا ہی
تمسی محشر مین حوض کوثر ہی ف ع یعنی وہان جاکر تمیز ہو جاویگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سی پس ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیی ترجمہ اور تحقیق
مین البتہ دیکہتا ہون یعنی سطرف حوض کی اسحال مین کہ مین جگہہ اپنی مین ہون ف ع یعنی منبر پر اور یہہ ظاہر ہی معنی پر ہی گویا حضرت کی لیی پردہ اوٹہہ گیا اور
دکہا دیا گیا حوض کو تر اوسحالت مین ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیی خزانی زمین کی بسبب فتح ہونی شہرون مین کی
اور ایمان لانی لوگون اوسکی کی اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تمپر یعنی تم سب پر مشرک و کافر ہونی تمہاری سی پیچہی میری یعنی سلیی کی یہہ منع ہوا بعض سے ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر دنیا سی
کہ رغبت کروگی اوسمین ف ع مانند رغبت کرنیکی نفیس چیزون مین اور میل کروگی اوسمین بہت اسلیی کہ رغبت کرنی نعمتون فانیہ مین نہین مناسب ہی بلکہ رغبت کرنی خاص
اموال باقیہ ہی مین چاہیی اور اسی لیی فرمایا اللہ تعالی نی وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزون مین پس چاہیی کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالی یعنی
کامل ہون ترجمہ اور زیادہ کیا بعضی راویون نی مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگی یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو ملک و مال کی لیی پہر ہلاک
ہو جاؤگی جیسیکہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تمسی ف ع قتل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع کہا نووی نی کہ اسمین کئی معجزی ہین آنحضرت کی اسلیی اسمین خبر دی
حضرت نی یہہ کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانون کی سو واقع ہوا یہہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگی سو بچایا اونکو اللہ تعالی نی اس سی اور وہ رغبت
کرینگی دنیا مین پس یہہ بہی واقع ہوا وعن عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ

وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِي وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا نعمتون خدا کی سی مجہ پر کہ مخصوص کیا مجکو ساتہہ ونکی یہہ ہی کہ آنحضرت وفات کیی گئی میرے گہر مین اور بیچ روز نوبت میری کی **ف ع** یعنی باوجود اسکی کہ آنحضرت مدت مرض مین وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گہر مین تہی یہہ بات بہی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی انکی وفات انکی نوبت ہی کی دن میں ہوئی اور جامع الاصول مین کہی ہے کہ ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت عائشہ کی گہر مین پہر شدت سی ہوا اس حال مین کہ آپ میمونہ رضہ کی گہر مین تہی پہر اذن چاہا اپنی بیویون سی کہ بیمارداری انکی عائشہ کی گہر مین کیجاوی پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی پیر کی دن وقت چاشت کی ربیع الاول کی مہینی مین بعضون نی کہا دوسری تاریخ اور بعضون نی کہا بارہوین تاریخ اور اکثر روایتون سی یہی ثابت ہوتا ہی **ترجمہ** اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی **ف ع** یعنی حضرت کی وفات ہوئی اس حالمین کہ آپ تکیہ کیی ہوئی تہی اونکی سینہ اور گردن سی اور یہہ دلالت کرتا ہی انکی کمال قرب وقربت پر اور ایک روایت مین ہی بین حاقنتی وذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان ہنسلی اور ٹہوڑی میری کی اور نہین معارض ہی اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نی روایت کی ہی طرق کثیرہ سی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی رض کی گود مین اسلیی کہ تمام طرق دونون روایتون کی خالی ایکطرح کی خرابی سی نہین ہین اور برتقدیر صحت اونکی تطبیق یون دیجاوی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین پہلی وفات کی **ترجمہ** اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتون سی مجہ پر یہہ ہے کہ خدا تعالی نی جمع کیا درمیان تہوک میری اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی کی **ف ح** یہہ ہمیشہ نعمت ہی اور وقت موت کی بہت بڑی نعمت ہی کہ وقت انتہا برکتون کا ہی بیان واقع کرتی ہین کہ یہہ نعمت اوس وقت میسر ہوئی بعد ازان بیان کرتی ہین سبب پائی جانی اوس نعمت کا **ترجمہ** کہ داخل ہوئی میری پاس عبد الرحمن بن ابی بکر کہ بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہہ مین مسواک تہی اور مین تکیہ کرنیوالی آنحضرت کی تہی یعنی حضرت میرے سینی سی لگے بیٹہی ہوئی تہی پس دیکہا مینی آنحضرت کو کہ دیکہتی ہین طرف عبد الرحمن کی یا طرف مسواک کی حال آنکہ مین جانتی تہی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتی ہین مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کے پس کہا مینی کیا لونمین مسواک آپ کی لیی پس اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی سر مبارک سی کہ ہان لی پس لے لی مینی مسواک عبد الرحمن سی اور دی حضرت کو اور کی آپنی مسواک پس دشوار ہوئی حضرت پر یعنی بسبب سکی کہ وہ سخت تہی اور کہا مینی کہ نرم کردون مین مسواک کو آپکی لیی پس اشارہ کیا آپ نی سر سی کہ ہان پس نرم کردی مینی مسواک پس پہیری حضرت نی مسواک دانتون پر **ف ع** یعنی پس جمع ہوئی دونون تہوک میری حلق میں اور اسیطرح آنحضرت کی حلق مین وقت وفات اونکی اور اسمین اشارہ ہی طرف راضی ہونی آنحضرت کے عائشہ سے دم مرگ تک **ترجمہ** آنحضرت کے روبرو ایک باسن تہا کہ اوسمین پانی تہا پس شروع کیا حضرت نی کہ داخل کرتی تہی دونون ہاتہہ اپنی پانی مین اور پہیرتی اونکو اپنی چہرہ مبارک پر **ف ع** اس سے معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تہی مزاج مبارک پر اس سے فی الجملہ تسکین ہوجاتی تہی اور یہہ اشارہ طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کی تہا اور یہہ اس سے نکلا کہ یہی فعل ہر مریض اور اگر وہ نہ کرسکی تو کوئی اور کری اسلیی کہ اس سے ایکطرح کی تخفیف ہوتی ہی کہیں مین نہ پانی وغیرہ ٹپکانی کی حلق مین بلکہ واجب ہے ٹپکانا پانی وغیرہ کا جبکہ حاجت ہو اوسکی **ترجمہ** اور کہتی تہی لا الہ الا اللہ تحقیق واسطی موت کی سختیان ہین **ف ع** سکرات ساتہہ زبر رو کے جمع سکرہ کی ہی یعنی سختیان اور بڑی بڑی مشقتین قسم حرارتون اور تلخیون طرح طرح کی سی کہ انبیا اور ابرار کملات کی لیی ہوتی ہین بسبب زیادہ مانگو واسطی ان حالتونکی واسطی طلب کرو اللہ تعالی اوسکی آسانی واسطی اونکی ہوا اور شمایل ترمذی مین عائشہ رض سی روایت ہی کہ دیکہا مینی آنحضرت کو وقت نزع کی اس حالمین کہ اونکی پاس پیالہ پانی کا تہا اور وہ اوسمین ہاتہہ ڈالتی تہی اور پہر پہیرتی تہی منہہ پر پہر کہتی تہی اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ **ترجمہ** پہر اوٹہایا آنحضرت نی دست مبارک اپنا یعنی بطریق دعا کی یا بطور اشارہ کرنیکی طرف آسمان کی پس شروع کیا کہتی تہی یعنی تکرار شامل کر مجکو رفیق اعلی مین یہانتک کہ قبض روح کی گئی حضرت کے اور جہک گئی اور نیچی گر پڑی ہاتہہ مبارک حضرت کی نقل کی یہہ بخاری نی

ف ع ح یعنی داہنی طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف اور مراد رفیق اعلیٰ سے انبیا ہیں کہ ساکن ہیں اعلیٰ علیین میں جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے مَعَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِیْقًا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہے ایک پر بھی اور بہت پر بھی یا مراد ملاء اعلیٰ اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمانوں کے رہنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلیٰ سے حضرت رب العزت ہے اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالیٰ پر آیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا تعالیٰ مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو یہہ رہنے دنیا میں اور آنیکے یہاں فرمایا آنحضرت نے اخترت الرفیق الاعلیٰ واللہ اعلم

وعنہا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ نَبِیٍّ یَمْرَضُ اِلَّا خُیِّرَ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَکَانَ فِیْ شَکْوَاہُ الَّذِیْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِیْدَةٌ فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِیْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ خُیِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا سنا مینے آنحضرت صلعم فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھہ مرض الموت کے مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کے **ف** ع یعنی اوسکو اختیار دیتے ہیں کہ چاہے دنیا میں رہے ایک اور مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبیٰ کی طرف اور اسمیں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہے پچھلے کو کہ اسکے پاس ہے اسلیے کہ وہ بہتر اور پائندہ تر ہے **ترجمہ** اور تھی آنحضرت بیچ اوس بیماری اپنی کے کہ وفات کیے گئی پکڑا حضرت کو سختی آواز نے یعنی مرتے وقت جو بلغم یا سانس آنکر حلق میں اٹک جاتا ہے اور اوس سے آواز بھاری ہو جاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس سنا مینے آنحضرت کو کہ فرماتے ہیں شامل کر مجکو ساتھہ ان لوگونکے کہ انعام کیا تونے اونپر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق اور شہدا اور صالحین **ف** ع اور بعد اسکے یہہ ہے وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھے ہیں وہ رفیق حاصل یہہ کہ رفیق اعلیٰ کے ساتھہ مجکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق بھی حاصل ہو جاتی ہے اس روایت میں اور پہلی روایت میں **ترجمہ** پس سمجھی میں اس عبارت سے کہ آنحضرت اختیار دیے گئے ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ح یعنی درمیان باقی رہنے کی دنیا میں اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبیٰ کی اور یہہ کلام یہہ جواب تخییر کا ہے کہا ہے اختیار کیا دنیا جانیکی شوق کو

وعن اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَتَغَشَّاهُ الْکَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاکَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَیْسَ عَلٰی اَبِیْكِ کَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ یَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ یَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ یَا اَبَتَاهُ اِلٰی جِبْرِیْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ یَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُکُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ شدت سے بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کرتی تھی انکو شدت مرض کے پس کہا فاطمہ رض نے وائے ہے کہ باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض ہے آپ کو پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیرے باپ پر سختی شدت بعد آجکے دن کے **ف** ع یعنی یہہ کرب بسبب شدت دکھہ بیماری کے ہے اور بعد آجکے دن کے نہیں ہونیکا یہہ اسلیے کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کے ہوتا ہے بعد آجکے دن کے منقطع ہو جاینگے یہہ علائق صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ میں تو کرب ہے ہی نہیں **ترجمہ** پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ رض نے ای باپ میرے اجابت کی اور گئے طرف پروردگار کے کہ بلایا اوسکو اپنے حضور میں ای باپ میرے ای وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہہ اوسکی ہے ای باپ میرے طرف جبرئیل کی پہنچاتے ہیں ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیے گئے حضرت کہا فاطمہ رض نے ای انس یا گوارا ہوا تمہارے نفسوں یعنی صحابہ کو یہہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ع یہہ اشعار بھی نسبت کیے جاتے ہیں طرف فاطمہ رض کی کہ حضرت کی ماتم میں کہے ہیں **شعر**

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَا + اِنْ لَّمْ یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا × صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا × صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةِ الدَّارِمِیِّ قَالَ مَا رَاَیْتُ یَوْمًا قَطُّ کَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَاَ مِنْ یَّوْمٍ دَخَلَ عَلَیْنَا فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَاَیْتُ یَوْمًا کَانَ اَقْبَحَ وَلَا اَظْلَمَ مِنْ یَّوْمٍ مَاتَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ رونق افزا ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین خوشی کی تمام لوگون نی حتی کہ کھیلی حبشی ساتہہ نیزون اپنی کی یعنی بسبب عادت اپنی کی جیسی یہان پٹی بازی کرتی ہین ازراہ خوش ہونیکی بسبب تشریف لانی آنحضرت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور دارمی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی کہ نہین دیکھا مینی کوئی دن کبھی کہ ہو خوبتر یعنی خاطر مین اور نہ روشن تر یعنی ظاہر مین اوس دن سی کہ آئی ہمپر اوس دن یعنی مدینہ مین آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا دن تہا وہ اسلیے کہ وہ تہا دن وصال کا مشتاقین جمال کی لیے اور نہین دیکھا مینی کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنیوالا ہو یعنی دلون کو اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھہ مین اوس دن سی کہ وفات پائی اوسمین رسول خدا صلعم نی یعنی اسلیے کہ وہ دن فراق کا تہا عشاق کے اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئی اوسمین رسول خدا صلعم مدینہ مین روشن ہوئی مدینہ مین سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوسمین آنحضرت نی تاریک ہوئی مدینہ مین سی ہر چیز اور نہین جہاڑی تہی ہمنی ہاتہہ اپنی خاک سی حالانکہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنیمین مشغول تہی یہانتک کہ ناآشنا جانا ہمنی اپنی دلونکو **ف** ع یعنی متغیر ہوگئی حال ہماری بسبب وفات رسول خدا صلعم کی پس بسبب ظہور انواع ظلمات کے ہمپر نہین پائی ہمنی دل اپنی اوس حالت پر کہ تہی یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل تہی مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سی اور اوترنی وحی کی سی اوسمین بڑے فرق پڑگیا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيهِ اُدْفُنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا اصحاب نی بیچ دفن کرنی آنحضرت کی **ف** ع یعنی دفن کی جگہہ مین اختلاف کیا کہ کہان دفن کرنا چاہی پس بعضون نے کہا کہ بقیع مین دفن کرین اور بعضون نے کہا کہ حضرت کی مسجد مین اور بعضون نے کہا مکہ مین اور بعضون نے کہا قدس مین کہ وہان قبور انبیا کی ہین یا نفس دفن مین اختلاف کیا کہ آیا دفن کرین یا نہین جیسیکہ شمائل ترمذی مین ہی کہ کہا اصحاب نی حضرت ابوبکر سی کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاوین رسول خدا صلعم یا نہین فرمایا اونہون نی کہ ہان کہا صحابہ نی کہان کہا ابوبکر رض نی اوس مکان مین کہ قبض کی ہی اللہ تعالی نی روح اونکی اسلیے کہ نہین قبض کی ہی اللہ تعالی نی روح اونکی مگر مکان طیب مین پس جانا صحابہ نی کہ سچ کہا ابوبکر نی انتہی اور یہہ منافی نہین ہی اوسکی کہ روایت کیا گیا اوسکی حدیث مین **ترجمہ** پس کہا ابوبکر رض نی کہ سنا ہی مینی آنحضرت سی کچھہ کہ وہ یہہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نی نہین قبض کی اللہ تعالی نی روح کسی پیغمبر کی مگر اوس جگہہ کہ دوست رکھتا ہی وہ پیغمبر یا جانتا ہی اللہ تعالے کہ یہہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اوسمین دفن کرو اونکو بیچ جگہہ بچھونی اونکی یعنی جہان وفات پائی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ اِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نُزِلَ بِهِ وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى قُلْتُ اِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ اِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اس حالت مین کہ وہ تندرست تہی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ ہرگز نہین قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی اوس پیغمبر کو جگہہ اوسکی یعنی جو جگہہ کہ خاص ہی اوسکی لیے بہشت سی یعنی منازل عالیہ اوسکی سی پہر اختیار دیا جاتا ہی اوسکو **ف** ح کہ اگر چاہے ہماری درگاہ مین آوے اور چاہے دنیا مین رہے اور یہہ اختیار دنیا واسطے اظہار شرف

اور عزت انبیا کی ہی درگاہ صمدیت مین و الا جو کچہہ کہ حکم ہی ہوتا وہی ہی مدد وہ بہی ہی اختیار کرتی ہین کہ جو اصل حکم ہی **ترجمہ** کہا عائشہ رض نی پس جبکہ نازل کی
گئی حضرت پر موت یعنی علامتین اوسکی اسحال مین کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی اون پر یعنی بیہوش ہوئی پہر ہوش مین آئی پہر اوٹہائی نگاہ
اپنی طرف چہت کے یعنی اسلیکی وہ چہت ہی آسمانون کی پہر کہا یا الہی اختیار کیا مینی یا مانگتا ہون مین رفیق اعلی کو کہا مینی اب کہ اختیار کرتی ہین حضرت اوس عالم کو اختیار
نہین کرینگی ہمکو کہا عائشہ نی اور پہچانا مینی کہ یہہ قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کہی تہی حالت صحت اپنی مین بیچ کہنی اپنی کے کہ قبض روح نہین کیجاتی
ہی کسی پیغمبر کی کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی جگہہ اوسکی بہشت سی پہر اختیار دیا جاتا ہی **ف** ح یہہ دیکہنا بہشت کیطرف تہا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق
الاعلی جواب اوس تخییر کا تہا **ترجمہ** کہا عائشہ نی پس تہا اخری کلمہ کہ بولی اوسکو آنحضرت یہہ قول حضرت کا یا الہی اختیار کرتا ہون مین رفیق اعلی کو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** ع کہا سہیلی نی اول کلمہ کو کہ بولی ہین آنحضرت حالت شیر خوارگی مین پاس حلیمہ کی اللہ اکبر ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ حسن روایت ربکم کہا
گیا تو اول حضرت ہی نی بلی فرمایا **وعنہا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ
مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اپنی اوس بیماری مین کہ فوت ہوئی اسمین ای عائشہ
ہمیشہ پاتا ہین کہ پاتا تہا مین درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا مینی خیبر مین **ف** ح یعنی وہی جو بکری مین زہر ملا کر دیا تہا آگی کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر
نہین ہوئی اوسکی ہلاک ہونی مین واسطی ظہور معجزہ کی لیکن ایک طرح کا دکہہ اوس سے باقی تہا اور کبہی کبہی ظہور کرتا تہا **ترجمہ** اور یہہ وقت پائی مینی کٹ جانی اپنی رگ جانکی
کاٹی جانی کو اوس زہر کی اثر سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ظاہر حکمت الہی مقتضی اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطی حاصل ہونی مرتبہ
شہادت کی جیسا کہ کہتی ہین کہ ابو بکر صدیق رض سانپ کی زہر کی اثر سی مری کہ غار مین وقت ہجرت کی کاٹا تہا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ
فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ
عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ
لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ
الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا
لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَاْنُهُ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ
فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ بِثَلٰثٍ فَقَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ
الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ
هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جبکہ حاضر کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** ح یعنی حاضر ہوئی اونکو موت مراد ایام
مرض کی ہین کہ اونمین حضور موت کا تہا اور وہ روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی **ترجمہ** اور گہر مین تہی بہت شخص کہ اونمین عمر رض بہی تہی فرمایا آنحضرت نے
آؤ لکہدون مین تمہاری لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اوسکی **ف** ع کہا نووی نی شرح مسلم مین جاننا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تہی جہوٹ بولنی سی اور تغیر کرنی سی کسی چیز کے
احکام شرعیہ مین حالت صحت و مرض مین اور معصوم تہی ترک کرنی بیان اوس چیز کی سی حکم کی گئی ساتہہ بیان کرنی اوسکی اور معصوم تہی ترک کرنی تبلیغ اوس چیز کی کہ واجب تہی اللہ نی

اونپر تبلیغ اوسکی اور نہین تھے وہ معصوم امراض جسمانی سی کہ جس سے نقصان اونکی مرتبہ مین نہین آتا تہا اور نہ فساد پڑتا تہا اونکی شریعت مین اور سحر کیا گیا حضرت پر حتی کہ ہوگئی تہی
ایسی کہ اونکی خیال مین آتا تہا کہ وہ کرچکی ہین ایک کام اور حال آنکہ نہین کیا ہوتا تہا اوسکو اور نہین صادر ہوتا تہا اونسی وسحالمین کوئی کلام احکام مین مخالف اوسکی کہ پہلی کہہ چکی تہی
پس جاننا تو نی یہہ مقدمہ جو ذکر کیا ہمنی تو اب یہہ سن کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ اوس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تہا حضرت نے اوسکی لکہنی کا پس کہا بعضون نی کہ آنحضرت نے
چاہا تہا کہ معین کردین ایک کو صحابہ مین سی واسطی خلافت کی تا کہ واقع نہو نزاع اونمین کہتا ہون مین کہ یہہ بہت بعید ہی اوسطی کہ تعین و تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر یا
عباس یا علی کی نہین محتاج تہی طرف کتابت کی بلکہ زبان سے کہہ دینا کافی تہا اور معہذا حضرت نی اشارہ کر بہی دیا تہا طرف خلافت ابی بکر کی ساتہہ نیابت امامت کے مع تصریح
کرنیکی ساتہہ قول اپنی کی یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہان اگر کہا جاوے کہ حضرت نی ارادہ کیا تہا یہہ کہ لکہین خلافت مستمرہ اپنی
وفات کی بعد کی کہ جو مستحق ہونگی ایک بعد دوسری امام مہدی کی نکلنی تک اور ظہور عیسی تک تو البتہ یہہ ایک وجہ معقول ہی لیکن چاہا اللہ تعالی نی امر خلافت کو شوری
رکہنا پس لکہہ سکی آنحضرت اور بعضون نی کہا کہ چاہا تہا آنحضرت نی نوشتہ لکہنا ایک بیان ہوا اوسمین احکام مہمہ کا بتفصیل و تلخیص تا کہ اوٹہہ جاوی نزاع اور حاصل ہو اتفاق
منصوص علیہ پر کہتا ہون مین کہ نہین تہا حضرت کی زمانہ مین نزاع تا اوٹہہ جاتا اور نہین تہا خلاف نا مندفع ہوجاتا رہا یہہ کہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف
ہر کام مین اوسکی واقع ہونیکی خود حضرت نی خبر دیدی تہی ساتہہ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ اور ساتہہ قول اپنی کی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتہہ قول
اپنی کی علیکم بالسواد الاعظم اور ساتہہ قول اپنی کی استفت قلبک وان فتاک المفتون اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا یَزَالُونَ مُخْتَلِفِیْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ وَلِذٰلِکَ
خَلَقَہُمْ علاوہ یہہ کہ احکام شرعیہ متفرقہ بیس برس کی کیونکر ہون ملخص و منصوص ایک ساعت مین ایسی طرح کہ نہ متصور ہوا اونمین اختلاف بالکل ہان اگر ارادہ
کیا جاوے ساتہہ اسکی یہہ کہ حضرت نی قصد کیا تہا یہہ کہ لکہین ایک نوشتہ کہ اوسمین بیان کرین بعضی ایسی احکام کہ اگلی مانو نمین پائی گئی ہین اونکی کتاب و سنت مین نہین تو کو
ہین تو بعید نہین سے رافت و رحمت سے اوپر تمام امت کے یا ارادہ کیا تہا یہہ کہ لکہین نوشتہ کہ بیان ہو اوسمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین اوسمین احوال گمراہ فرقون کا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض
اور تمام مبتدعہ سی ترحم سی پس کہا عمر رض نی کہ تحقیق غالب ہی آنحضرت پر بیماری اور تمہارے پاس ہی قرآن کفایت کرتی ہی ہمکو کتاب اللہ ف ع ح یعنی امر دین
مین ہو حبل اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا اور سنت تابع اور مفسر و مبین اوسکی ہی اور یہہ خطاب کیا حضرت عمر نی اون کو کہ جو جہگڑ رہی
تہی اونسی اس باب مین پس یہہ رد ہی اونپر نہ نبی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنی سی تخفیف و آسایش دینی آنحضرت کی تہی وقت سختی و درد بیماری کے
اور جان لیا تہا اونہون نی کہ یہہ حکم حضرت کا بطور وجوب و جزم کی نہین ہے بلکہ اونکی مصلحت کی لیی ہی اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نہ کرین تو وہ جانین
اور عادت مستمرہ تہی کہ جب حکم کرتی تہی حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب و الزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتی تہی آنحضرت سے اوسمین پس چہوڑ دیتی تہی آنحضرت
اونکو اونکی رائی اور صوابدید پر اور اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چہوڑتے اونکو اونکی رائی پر اور عمر یہہ بہی سمجہی تہی کہ شاید کوئی امر ہو شاق و سخت صحابہ پر موجب سے اور
امتحان کا اس سبب سی اشارہ کیا کہ ترک اوسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نی بہی ترک کیا اور یہہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب مین بہیجنا ابو ہریرہ کا کہ بشارت دین
لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہی بہشت مین داخل ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نی تا کہ لوگ تکیہ کر بیٹہین اور سست ہو عمل مین ہو اون اور معہذا حضرت عمر کی بہی اتفاقات مین کہ
موافق ہوئی ہین کتنی جگہو نمین مخالفات سی پس ممکن ہے حمل کرنا اس قصیکا موافقت پر پس اوٹہہ جاتا ہی مخالفت اور دلالت کرتا ہی اوپر سکوت آنحضرت کا اس کہنی پر اور ترک کرنا
کتابت کا اور ایک جماعت نی کہا کہ یہہ امر حضرت سی ابتدا نہ تہا بلکہ پہلی بعضی صحابہ نی آنحضرت سے طلب کیا تہا کہ کچہہ لکہین پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکہا کہ
بعضے راغب نہین ہین جیسکہ عمر اور جو کہ موافق اونکی تہی ترک کیا لکہنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفا اور بیہقی نے کہا کہ سفیان بن عیینہ نی اہل علم سی نقل کیا ہی کہ
آنحضرت چاہتی تہی کہ خلافت ابوبکر صدیق کی لیی لکہین بعد از ان ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ سچا و نہین کرینگی اوس سے مومن
جیسکہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر چنانچہ تیسری فصل مین آتا ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سے وصیت کرنی واسطی علی مرتضی

اور خلیفہ کرنا اونکا تہا جاہلی تناقض سے نہین اسلئے کہ یہہ خود کہتی ہین کہ غدیر خم مین خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سے ثابت ہو پس یہہ ہو چکا تہا تو کیا احتیاج لکہنے کی ہی اور تمام یہہ قصہ بیچ باب مناقب
کی آویگا ترجمہ پس اختلاف کیا اونہون نے کہ گہر مین تہے یعنی صحابہ اور اقارب اور جہگڑنے لگی پس بعضے اونمین کہتی تہی دیکہ دو حضرت کے یعنی اسباب لکہنے کا دوات قلم وغیرہ کہ لکہین تمہارے لیے آنحضرت
اور بعضے اونمین سے کہتی تہی وہ بات کہ جو عمرؓ نے کہی یعنی منع کرتی تہی لکہوانے سے بسبب شدت مرض آنحضرت کی پس جب بہت کیا لوگون نے شور وغوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نے اوٹہہ جاؤ
میری پاس سے ف ع یعنی پس چہوڑا اپنی قصد لکہنے کا باعتماد اوس خیر کی کہ ثابت ہوئی تمہارے نزدیک کتاب وسنت سے کہا نووی نے کہ آنحضرت نے قصد کیا تہا لکہنے کا اوس وقت
کہ اون کی رائے مین آیا تہا کہ یہہ مصلحت ہے یا وحی کی گئی تہی طرف اونکی پہر ظاہر ہوا کہ نہ لکہنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہی طرف اونکی اور نسخ کیا گیا امر اول اور
عمرؓ نے جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ یہہ اونکی دلائل فقہ اور دقائق نظر وفہم سے ہی اسلئے کہ وہ ڈرے اس سے کہ مبادا لکہین آنحضرت ایسی
امور کہ عاجز ہین لوگ اونکی کرنے سے اور مستحق ہون عذاب کی بسبب ترک اونکی کی ثابت نص سے کہ نہین گنجایش ہی اوسمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتہہ اس قول
اپنی کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کی ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ
کہا عبید اللہ نے کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس سے پس تہی ابن عباس کہتی کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہی کہ حائل ہوا اور مانع درمیان پیغمبر خدا کی اور درمیان
اسکی کہ لکہین اونکی لیے نوشتہ بسبب اختلاف اونکیکی اور شور وشغب اونکیکی ف ع کاشکی وہ اختلاف اور غل نہ کرتی تا حضرت یہہ لکہتی کہ سبب ہدایت کا ہوتا پس تہی ابن عباس
مائل طرف خلاف اوس خیر کی کہ کہی عمر نے اور اونہون نے کہ تابع تہی اونکی صحابہ مین سے قدر کہا بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین کہ حضرت عمر کو مقصود تہا کہ حضرت کو
تکلیف نہو لکہنی مین شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکہنا کسی چیز ضرور کا تو نہ چہوڑتی اوسکو اونکی اختلاف کرنی کے سبب قول اللہ تعالی کی بلغ ما انزل
الیک مین بہت جیسیکہ نہ چہوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسیکہ حکم کیا یہود کی نکالنے کا جزیرہ عرب سے وغیرہ ذلک وہ چیزین کہ آ آتی ہی
بیان اونکا غرض کہ چونکہ وہ چیز ضروری تہی حضرت عمرؓ سمجہی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض مین تکلیف کیون دین کونسی چیز کلام اللہ مین نہین ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
الیوم اکملت لکم دینکم اس سے جانا گیا کہ نہین واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب وسنت مین بیان اوسکا ہی صراحۃ یا دلالۃ اور یہہ بہی سمجہی
کہ باب اجتہاد کا بند نہو جائی اہل علم واستنباط کین دیکہا عمرؓ نے صواب ترک کرنا کتابت کا واسطی تخفیف آنحضرت کی اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نے جو حضرت
عمر کی بات کا انکار نکیا تو یہہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نے اونکی رائی کو پسند کیا اور تہی عمرؓ بڑی فقیہہ نسبت ابن عباس اور ہمفقین اونکی ترجمہ اور یہہ روایت سلیمان بن ابی
مسلم احول کی کہ ایک شخص ثقات وائمہ دین مین سے ہین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب دن پنجشنبہ کا ف ح اور جو کچہہ کہ واقع ہوئی
مصیبت عجیب اوسمین اشارہ کرتی ہین اوس پنجشنبہ کی طرف کہ قضیہ مذکورہ اوسمین واقع ہوا ترجمہ پہر روئی ابن عباس اتنا روئی کہ تر کر دیا اون کی آنسوون نے
سنگریزون کو کہ وہان پڑی تہی ف ع احتمال ہی کہ روئی ابن عباس بسبب یاد آنی وفات آنحضرت کی یا بسبب اسلئے کہ گمان مین اونکی فوت ہوئی خیر کثیر کہ حاصل
ہوتی بسبب لکہنی نوشتہ مذکور کی اور یہہ احتمال اظہر ہی اس مقام مین ترجمہ کہا مینے ابن عباس اور کیا ہی دن پنجشنبہ ف ح یعنی کیا حال کہتا ہی کیا واقع
ہوا اوسمین ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قول سلیمان احول کا ہو اور یون نہین ہی بلکہ کہنے والی اسکی سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت اونسی
کرتی ہین اور وہ روایت کرتی ہین ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن مین پس فرمایا لاؤ میری پاس ہڈی شانہ کی لکہدون
مین تمہارے لیے ایک نوشتہ نہو گی تم گمراہ بعد اوسکی کبہی ف ح کہا ہی علماء نے کہ یہہ عبارت ظاہر مین اسپر دلالت کرتی ہی کہ مراد لکہنا احکام کا ہو تفصیل سے
واللہ اعلم ترجمہ پس نزاع واختلاف کیا لوگون نے اور نہین لائق نبی کی پاس تنازع اور اختلاف ف ح ظاہر سیاق کلام سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام
ابن عباس کا ہی کہ درمیان حدیث کی داخل کیا اور بعضون نے کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی فافہم ترجمہ پس کہا بعض صحابہ نے کہ کیا ہی حال حضرت کا
کیا ترک کرتی ہین یعنی دنیا کو ف ع یہہ معنی ہجر کی فتح الباری مین قرطبی سے کئی احتمال نقل کیے ہین از انجملہ ایک احتمال یہہ ہے لکہا ہی کہ لفظ ہجر فعل ماضی ہے

ہجر سی کہ ساتھہ زبر اول اور جزم دوسری حرف کی ہی و مفعول محذوف ہی یعنی الحیوۃ انتہی پس صاحب ترجمہ نی موجب اسکی ترجمہ کیا ہی اور ملا علی رح نی ہمقام
کو خوب تفصیل سی لکھا ہی اور شیخ عبد الحق نی یون لکھا ہی کہ کیا ہی حال اونکا اور کیا ہوا ہی ونکو آیا مختلط اور پریشان ہوا ہی کلام اونکا بسبب مرض کے اور یہہ انکاری
اون لوگو نپر کہ کہتی تھی کہ نہ لکھیں یعنی کیون منع کرتی ہو لکھنی سی خیال کرتی ہو کہ مختلط ہوا ہی کلام اونکا یہہ اعتقاد اون جناب کے بہ نسبت کہنا چاہا اونہی ہجر بمعنی فحش
اور ہذیان کی بہی آتا ہی اور یہہ بہی ممتنع ہی آنحضرت سی پس چہوڑ دو کہ لکھیں اور کلام محمول استفہام انکاری پر ہی انتہی **ترجمہ** پہو حضرت سکی کیا فرماتی ہین
اور کیا غرض کہتی ہین پس شروع کیا بعضی صحابہ نی تکرار کرنا حضرت سی پس فرمایا حضرت نی کہ چہوڑو مجکو چہوڑ دو مجکو یعنی اس شور و غوغا کرنی سی پس وہ حالت کہ
مین اوسمین ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کے لیے اور تفکر اوسمین وغیر ذلک بہتر ہی وسکی جسکی بلاتی ہو تم مجکو طرف اوسکی **ف** ع یعنی افضل ہی
او حالت سی کہ تم اوسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہی کہا خطابی نی کہ روایت کیا گیا ہی آنحضرت سی کہ آپ نی فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف
دین مین تین قسم پر ہی ایک تو اثبات صانع مین ہی اور اوسکی وحدانیت مین اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت مین ہی اور انکار
اسکا بدعت ہی اور تیسرا احکام فروع مین ہے کہ جو محتمل ہوتی ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالی نی رحمت و کرامت واسطی علما کی اور کہا مازری نی اگر
کہا جاوی کہ کیونکر جائز ہوا صحاب کی لیے اختلاف اس نوشتہ مین باوجود فرمانی حضرت کی ائتونی بکتب پس جواب اسکا یہہ ہے کہ اوامر کی متعلق ہوتی ہین قرائن کہ نقل
کرتی ہین اوامر کو وجوب سے طرف استحباب کی نزدیک اوس شخص کے کہ کہتا ہی کہ اصل اوامر کی وجوب ہے پس شاید کہ ظاہر ہوئی ہون آنحضرت سی ایسی قرائن کہ دلالت کرتی
ہون اسپر کہ نہین واجب ہے بلکہ سپرد کیا اوسکو اونکی اختیار کیطرف اور یہہ دلیل ہی اوپر رجوع کرنی اونکی طرف اجتہاد کی شرعیات مین اور یہہ تھا اجتہاد عمر کا طرف منع
کرنیکی پس شاید کہ اونہون نی اعتقاد کیا یہہ کہ صادر ہوا ہے یہہ حضرت سی بغیر قصد بالجزم کی اور تہا یہہ کہ یہہ ارادہ عدم وجوب کے واللہ اعلم **ترجمہ** پس جب گذری صحابہ
اس گفتگو سی حکم کیا آنحضرت نی اونکو تین باتونکا پس فرمایا نکالدو مشرکونکو جزیرہ عرب سے **ف** ع ح گذر چکا ہی بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب کے
او معنی جزیرہ عرب کی ابتدا کتاب مین بیچ باب البوسہ کی مذکور ہوئی ہین **ترجمہ** اور اکرام کیا کرو ایلچیونکا کہ امرا اور حاکمون کی پاس آوین اور احسان و
سلوک کیا کرو اونسی مانند اوس چیز کی کہ مین احسان کرتا ہون اونپر **ف** ع یعنی از روی کمیت اور کیفیت کے بوجہ تمیز کی درمیان اونکی بحسب لیاقت اونکی کی اور یہہ
حکم فرمایا حضرت نی اسلیکہ تا ایلچی خوش ہون اور رغبت کرین غیر اونکی مولفۃ القلوب مین سے اور کہا علما نی برابر ہی مسلمان ہوین ایلچی یا کافر سبکے لیے یہی حکم ہی
ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سے یعنی بسبب نسیان کی اوس سے یا واسطی اقتصار کی یاد کر کیا اوسکو ابن عباس نی پس بہول گیا مین اوسکو اور کہا سفیان
بن عیینہ نی کہ یہہ کہنا کہ سکوت کیا یا کہا اور مین بہول گیا قول سلیمان احول کا ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع کہا نووی نی کہ ساکت ابن عباس مین
اور بہول جانیوالی سعید بن جبیر تھی موحش ح ملا علی رح کی لکہا گیا اور حضرت شیخ رح نی فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو لکہا ہی یعنی سکوت کیا آنحضرت نے
تیسری بات سی فرمائی حضرت نی پس بہول گیا مین اور کہا ہی علما نی کہ تیسری بات یہہ تہی کہ سامان درست کے دینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی اسباب کی درستی
کر رہی تہی کہ اوسی اثنا مین بیمار ہوئی یا تیسری بات تہی منع کرنا قبر پرستی سی جیسیکہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ رض
بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا
اِنْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
اِنِّىْ لَا اَبْكِىْ اَنِّىْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبْكِىْ اَنَّ الْوَحْىَ قَدِ
انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سی کہا کہا ابو بکر نی واسطی
عمر رض کی بعد وفات آنحضرت کی کہ چلو ہمکو طرف ام ایمن کی تا ملاقات کرین ہم اونسی جیسیکہ حضرت ملاقات کرتی تہی اونسی **ف** ع ام ایمن یہہ ماں ہین اسامہ بن

زید بن حارثہ کی ور آزاد لونڈی تہین مکہ آنحضرت کی بعد وفات عبد اللہ الد حضرت کی بسبب میراث کی ہاتہہ لگین تہی پہر اونکو آزاد کر دیا تہا اور نام اونکا برکہ تہا اونکا نکاح
کر دیا تہا اونکا زید سی ور وہ پانی پلاتی تہین اور دوا دار و کرتی تہی زخمیونکی اور تہین وہ حبش کی ور وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی بیس روز بعد اور
زید کی مالک تہین خدیجہ کبری پہر حضرت نی اونکو خدیجہ سی مانگا پس ہبہ کیا اونہون نی اونکو آنحضرت کی تئین پہر آزاد کر دیا اونکو آنحضرت نی کذا ذکرہ بعض المحققین ترجمہ
پس جب کہ پہنچی ہم یعنی مین اور شیخین طرف ام ایمن کی روئین ام ایمن پس کہا ابو بکر اور عمر رض نی ام ایمن سی کہ کس چیز نی رلایا تجکو یعنی کیون روتی ہو کیا نہین جانتی تو کہ جو کچہہ کہ
خدا تعالی کی پاس ہی یعنی نجات و ثواب بہتر ہی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ام ایمن نی کہ نہین روتی ہون مین اسواسطی کہ مین نہین جانتی کہ جو کچہہ کہ خدا کی
پاس ہی بہتر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی یعنی اسلیی کہ یہہ امر ظاہر و باہر ہی لیکن روتی ہون مین اسواسطی کہ وحی آنی تحقیق منقطع ہوئی آسمان سی پس باعث ہوا ام ایمن
نی اونکا یہہ کہنا ابو بکر او عمر رض کو رونی پر پس شروع کیا رونا اون دونون صاحبون نی اونکی ساتہہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع اور یہہ رونا نہین منقطع ہونی کا آخر
دنیا تک وعن اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیّ قَالَ خَرَجَ عَلَینَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی مَرَضِہِ الَّذِی مَاتَ فِیہِ وَ
نَحنُ فِی المَسجِدِ عَاصِبًا رَاسَہُ بِخِرقَۃٍ حَتّٰی اَھوٰی نَحوَ المِنبَرِ فَاستَوٰی عَلَیہِ وَاتَّبَعنَاہُ قَالَ وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِہِ اِنِّی
لَاَنظُرُ اِلَی الحَوضِ مِن مَقَامِی ھٰذَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَبدًا عُرِضَت عَلَیہِ الدُّنیَا وَزِینَتُھَا فَاختَارَ الاٰخِرَۃَ
قَالَ فَلَم یَفطِن لَھَا اَحَدٌ غَیرَ اَبِی بَکرٍ فَذَرَفَت عَینَاہُ فَبَکٰی ثُمَّ قَالَ بَل نَفدِیکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاَنفُسِنَا وَاَموَالِنَا
یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ ھَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَیہِ حَتَّی السَّاعَۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا باہر نکلی ہمپر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اوس بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی سحالیکہ ہم مسجد مین تہی باندہی ہوئی سر اپنا کپڑی سی یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نی طرف منبر کی پس چڑہی
اوسپر اور ساتہہ ساتہہ گئی ہم حضرت کی یعنی او ر پیچہی ہم بہی منبر کی متوجہ ہو کر حضرت کیطرف فرمایا حضرت نی یعنی بعد حمد و ثنا کی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری
اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق مین دیکہتا ہون طرف حوض کوثر کی اس جگہہ سی کہ جہان کہڑا ہون پہر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہی وہ روبرو کی گئی او ر دکہائی گئی
اوسپر دنیا اور آرائش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اوسکی بنا پر **ف** ع اور روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہی کہ اگر
چاہی تو دنیا مین رہنا تو خزانی دنیا کی تجکو سونپین ہم اور پہاڑ تیری لیی سونی چاندی کی بنا دین اور ثواب درجہ کہ ہمارے پاس تیری لیی ہی اوسمین سی
کم نکرینگی ہم اور اگر چاہی تو ہمارے پاس آ آنحضرت نی سر جہکایا یعنی بطور متفکرون کی اور کہتی ہین کہ آنحضرت کی غلاموں مین سی ایک غلام حاضر تہا اوسنی عرض
کیا کہ یا رسول اللہ چند روز رہین تاکہ آپ کی دولت سی ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نی جبرئیل کیطرف نگاہ کی اور سمجہی کہ مقصود کیا ہی یعنی
مقصود ملانا ہی ہی اور کہا کہ یہی چاہتا ہون کہ وہان آؤن غرضکہ حضرت نی آخرت ہی کو کہ باقی ہی اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نہ کی کہا بعضی
عارفین نی کہ اگر اختیار دیا جاوی عاقل درمیان دو پیالون کی کہ ایک اونمین ہو مٹی پایدار کا اور دوسرا سونی فانی کا تو اختیار کری پایدار مٹی کو اوپر فانی
سونیکی پس کیا حال ہو جس صورت مین کہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پایدار سونی کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت مین بطریق اولی پایدار سونی کی کو قبول کرنا چاہیی
پس آخرت سونا باقی ہی اور دنیا فانی مٹی جیسکا اشارہ کیا طرف اوسکی اللہ سبحانہ نی ساتہہ قول اپنی کی والاخرۃ خیر وابقی **ف** پس سمجہا اس نکتہ کو کوئی سوای
ابو بکر کی پس جاری ہوئی آنسو ابو بکر کی آنکہون سی پس روئی پہر کہا ابو بکر نی کہ عاشق صادق جمال محمدی کی تہی بلکہ قربان کرتی ہین ہم تیری باپ اور ماؤن اور جانین
اور مال اپنی یا رسول اللہ کہا ابو سعید راوی نی پہر اوترے حضرت منبر سی پس نہ کہڑی ہوئی اوسپر اوس وقت تک یعنی وہ آخری کہڑا ہونا تہا منبر پر نقل کی یہہ دارمی
نی وعن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَت اِذَا جَاءَ نَصرُ اللّٰہِ وَالفَتحُ دَعَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ قَالَ نُعِیَت اِلَیَّ نَفسِی
فَبَکَت قَالَ لَا تَبکِی فَاِنَّکِ اَوَّلُ اَھلِی لَاحِقٌ بِی فَضَحِکَت فَرَاٰھَا بَعضُ اَزوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقُلنَ یَا فَاطِمَۃُ رَاَینَاکِ بَکَیتِ ثُمَّ ضَحِکتِ

قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہا جبکہ اوتری سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنے پاس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہے طرف میری خبر میری موت کی **ف** ح یعنی اس سورہ مین کہ خبر دی ہے نصرت و فتح الٰہی کی اور لوگونکی داخل ہونیکی دین اسلام مین اور حکم کیا مجھکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کارخانہ دعوت کا اور حکم ہے متوجہ اور مستعد ہونے سفر آخرت کا اور رجوع کرنیکا درگاہ عزت مین **ترجمہ** پس روئین فاطمہ رضی اللہ عنہا یعنی اسبات کی سننے سے آنحضرت کی فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہ نہ رو اسلیے کہ میری اہل بیت مین سے اول تو ہی ملیگی مجھسی **ف** ح یعنی بعد میری سب سے پہلی تو ہی مریگی اور میری پاس پہنچیگی اور الم فراق کا بہت نہین دیکھنی کی سو ہی ہوا کہ فاطمہ زہرا نے حضرت کی وفات کی چھہ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہے اور بموجب ایک قول کی آٹھہ مہینے بعد اور بعضون نے تین مہینے اور دو مہینے بھی کہے ہین اور بعضون نے ستر روز **ترجمہ** پس یہہ خبر جلدی پہنچنی کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسین بسبب خوشی کی پس کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا اونہون نے ای فاطمہ دیکھا ہمنے تجھکو کہ روئی تو پہر ہنسی تو **ف** ع مراد بعض ازواج سے عائشہ رضی اللہ عنہا ہین اور جمع جو بولا اونکو بیچ قول فقلن کے تو واسطے تعظیم شان اونکی ذکر کیا طیبی نے اور بعید نہین ہے کہ اور بھی کوئی اونکی ساتھہ شریک ہوئی ہون دیکھنی مین اور یہی ظاہر ہوتا ہے جملہ بعض ازواج النبی سے اور لفظ فقلن سے اور حضرت نے چپکی سے حضرت فاطمہ سے کلام کیا تہا اسلیے دیکھن نہ سنا **ترجمہ** پس کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضرت نے خبر دی تہی مجھکو کہ پہنچائی گئی ہے اونکو خبر موت اونکی پس روئی مین پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ نہ رو اسلیے کہ میری اہل بیت مین سے اول تو ہی ملیگی مجھسے پس ہنسی مین **ف** ح اور بعضی روایتوں مین آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہہ بھید ہے درمیان میری اور رسول خدا صلعم کی مین نہین خبر دیتی کسیکو پہر خبر دی بعد وفات آنحضرت کی **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ پہنچیگی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور آئی اہل یمن **ف** ع کہ ابو موسیٰ اشعری اور گروہ اونکی ہین جاء اہل الیمن کا عطف ہے اوپر جاء نصر اللہ کی اور تفسیر ہے قول اللہ تعالیٰ کی وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا اور اعلام ہے اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہین بعد ازان مدح اہل یمن کے کی فرمایا **ترجمہ** وہ یعنی اہل یمن بہت نرم ہین از روی دلون کی **ف** ح یہہ کنایت ہے اس سے کہ جلدی قبول کرتے مین احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہے دلونکی لوگون مین وعظ و نصیحت کی اور سالم ہین قساوت سے **ترجمہ** اور ایمان یمنی ہے **ف** ح یمن سے آیا ہے اشارہ ہے طرف کمال اہل یمن کی بیچ ایمان اور طاعت اور انقیاد کی پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کی بیچ مدح اور عنایت کی **ترجمہ** اور علم و حکمت کہ عبارت معرفت حقائق اشیاء اور احوال اونکی سے ہے یمنی ہے نقل کی یہہ دارمی نے **ف** ح ع اور بہ نہایت نسبت یمن سے کہتی ہی اشارہ ہے طرف اونکی کہ سوال کیا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے احوال مبدء اور معاد سے اور حقائق اور معارف ابتداء پیدایش کی سے جیسکہ بیچ کتاب بدء الخلق کی گذرا اور بعضون نے کہا کہ نسبت دینی ایمان حکمت کو طرف یمن کے اس سبب سے ہے کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے اور بعضون نے کہا یہہ کلام آنحضرت نے تبوک مین کہا کہ جانب شام کی ہے اور مکہ اور مدینہ وہانسی جانب یمن کے ہے پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کی اور مراد مدح مکہ اور مدینہ کی ہے پوشیدہ نہ رہی کہ سیاق حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کلام حضرت نے اپنی مرض مین فرمایا اگر یہہ کہین کہ راوی نے اس کلام کو بتقریب ذکر اہل یمن کی اس حدیث مین درحدیث سے ملاکر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے کہا کہ مراد انسے انصار ہین کہ اصل مین یمن سے ہین پس نسبت کیا گیا ایمان و حکمت اونکی طرف بسبب مبالغہ کی مدح مین اور غرض یہہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکھتے ہین یہ معنی نہین کہ اونکی ایمانکی نہین ہے پس کچھہ منافات نہین ہے درمیان اسکی اور درمیان حدیث حضرت کی الایمان فی اہل الحجاز پہر مراد اس سے موحد ہین اوس زمانہ کی نہ تمام اہل یمن سب وقتون کی اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتے ہین ہر کلمہ صالحہ کو کہ باز رکہے اپنے کہنے والے کو واقع ہونے سے ہلاکت کی جگہون مین اور بعضون نے کہا حکمت عبارت ہے خوب حاصل کرنے علم و عمل سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا کہا انس نے الْحِكْمَةُ تَزِيدُ الشَّرِيفَ شَرَفًا وَتَرْفَعُ الْعَبْدَ الْمَمْلُوكَ حَتّٰى تُجْلِسَهُ مَجَالِسَ الْمُلُوكِ اور ابو ہریرہ سے ہے کہ حکمت کی دس جزء ہین نو تو اونمین سے عزلت یعنی گوشہ نشینی مین ہین اور ایک چپ رہنی مین **وعن**

عائشۃ انہا قالت وا راساہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک لو کان وانا حی فاستغفر لک وادعو لک فقالت
عائشۃ واثکلیاہ واللہ انی لاظنک تحب موتی فلو کان ذلک لظللت آخر یومک معرسا ببعض ازواجک فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بل انا وا راساہ لقد ہممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر وابنہ واعہد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون
ثم قلت یابی اللہ ویدفع المؤمنون او یدفع اللہ ویابی المؤمنون رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ انہون نی کہا یعنی
آنحضرت کی پاس بسبب شدت درد سر کی ہائی میرا سر دکھتا ہی **ف ح** ظاہرا حضرت عائشہ کا سر دکھتا تہا پس افسوس کیا اوسپر اور بعضی کہتی ہین کہ مراد سر دکھنے سے
اور اشارہ کیا ساتہہ اسکی اپنی موت کیطرف **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو حالیکہ مین زندہ ہون پس بخشش مانگون تیرے
لیے یعنی تیری سیئات کی مٹنی کی لیے اور دعا کرون واسطی تیری یعنی تیری رفعت درجات کی لیے پس کہا عائشہ نی سخت مصیبت مجہی **ف ح** لفظ ثکل ساتہہ
زبر ثلثہ اور پیش اوسکی کی اصل مین معنی مرنی فرزند یا دوست کی ہی اور مراد یہان موت ہی اور ذکر مرض ہجی ت یاد دلاتا ہی رہیہ کلام بولتی ہین عرب کے زبان پر وقت
محنت و مصیبت کی جاری ہوتا ہی بی اسکی کہ معنی حقیقی مراد ہون **ترجمہ** قسم ہی خدا کی تحقیق مین گمان کرتی ہون تمکو کہ چاہتی ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ
نی یہہ خطاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز و نیاز کی کہ درمیان انکی تہا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہوگی تم آخر اوسیدن مین صحبت کرنیوالی ساتہہ کسیکی اپنی بیبیون
مین سی **ف ع** مقصود یہہ ہے کہ اگر مین مرجاونگی اور تم زندہ رہوگی بعد میرے تو مجکو بہول جاوگی اور اور بیبیونکی ساتہہ مشغول ہو جاوگے **بیت** در مردنم این
نالہ از رفتن جانست ✽ از یار جدا میشوم این نالہ از انست **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ چہوڑ ای عائشہ ذکر اپنی درد سر کا اور اپنی موت کی یاد کرنی کا
اور مشغول ہو میرے درد سر مین اور ذکر موت میرے مین **ف ع** کہ مین اس عالم سی جاتا ہون اور تو بعد میری بہت زندہ رہیگی اور اسبات کو حضرت نی وحی سے
معلوم کیا اور دونون صاحبونکی اکٹہی بیمار ہونی مین اشارہ ہی طرف کمال محبت دونون صاحبونکی جیسیکہ خون نکلا مجنون کی ہاتہہ سی وقت فصد لینی لیلی کی
بعد اسکی آنحضرت نی بتقریب ذکر موت اپنی کی خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہی اور اسمین خوش کرنا عائشہ کی دلکا اور بشارت دینی انکو اس دولت و نعمت
کی بہی ہی فرمایا **ترجمہ** البتہ تحقیق قصد کیا تہا مینی یا فرمایا ارادہ کیا تہا مینی یہہ کہ بہیجون مین کسی کو طرف ابوبکر کی اور بیٹی اوسکی کی یعنی عبدالرحمن کہ فرزند رشید
ابوبکر کی تہی اور شفیق عائشہ کی اور وصیت کرون ابوبکر کو یعنی خلافت کی اور ولیعہد اپنا کرون اوسکو تاکہ کہین واسطی خوف اسکی کہ کہین کہنی والی **ف ع**
نہ وصیت کی آنحضرت نی ابوبکر کو خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہی باوجودیکہ اوسمین بہی اشارہ تہا اس خلافت
کبری کا **ترجمہ** یا آرزو کرین آرزو کرنیوالی یعنی خلافت کی غیر ابی بکر کی لیے خواہ اپنی لیے یا غیر اپنی کی لیے پہر کہا مینی یعنی اپنی دل مین یا ظاہر مین کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کے
خلافت کا اور دفع کرینگی مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کی فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگی مومن یہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
ع یعنی بسبب خلیفہ کرنی میرے کی انکو امامت صغری مین لیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسیکہ فرمایا حضرت علی نی وقت منازعہ کی کہ جب اختیار
کیا آنحضرت نی ابوبکر کو امر دین ہمارے کی لیے تو پس کیا نہ اختیار کرین ہم انکو امور دنیا اپنی کی لیے پس یہہ بڑی دلیل ہی انکی خلافت کی صحت کی اور حضرت کے
قول ویابی المؤمنون مین اشارہ ہی طرف تکفیر ان لوگونکی کہ منکر ہین صدیق کی خلافت کی حقیت کی اور حاصل حضرت کی فرمانی کا یہہ کہ پس اس سبب سی
نہ بلایا مینی ابوبکر وغیرہ کو اور وصیت نہ کی مینی اور چہوڑا مینی کہ خلافت انکی ہونیوالی ہی اور واقع مین ویسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نی خبر دی تہی اور یہہ حدیث
اول دلیل ہی اوپر خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی **وعنہا** قالت رجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم من جنازۃ
من البقیع فوجدنی وانا اجد صداعا وانا اقول وا راساہ قال بل انا یا عائشۃ وا راساہ قال وما ضرک لو مت قبلی فغسلتک
وکفنتک وصلیت علیک ودفنتک قلت لکانی بک واللہ لو فعلت ذلک لرجعت الی بیتی فعرست فیہ ببعض

نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا پہری طرف میری آنحضرت ایک روز ایک جنازہ کو دفن کرکر بقیع سی کہ مقبرہ مدینہ کا ہی پس پایا مجکو آنحضرت نی اسحالت میں کہ پاتی
تہی درد سر اور مین کہہ رہی تہی ہای ہی میرا سر دکہتا ہی فرمایا آنحضرت نی بلکہ مین کہتا ہون ای عائشہ کہ میرا سر دکہتا ہی فرمایا آنحضرت نی اور کیا ضرر کرتا ہی تجکو اگر تو
مری تو پہلی میری پس غسل دیتا مین تجکو اور کفن دیتا مین تجکو اور نماز پڑہتا مین تجپر اور دفن کرتا مین تجکو ف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ مرنا اونکا حضرت
کی حیات مین بہتر ہی زندہ رہنی اونکی سی بعد وفات حضرت کی ترجمہ کہا مینی البتہ گویا کہ دیکہتی ہون مین تجکو قسم ہی اسکی اگر کروگی تم یہہ یعنی جو کچہہ ذکر ہوا قسم
غسل وغیرہ سی البتہ پہروگی تم طرف گہر میری کی پس صحبت کروگی اوسمین ساتہہ کسیکی اپنی بیویون مین سی پس مسکرائی آنحضرت صلعم یعنی اسلیی دلالت کرتا ہی کہنا اونکا
اوپر کمال غیرت اونکی کی بعد مرنیکی پہر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ
رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنْ
اَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ تَكْرِيْمًا لَكَ وَتَشْرِيْفًا
لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْاَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ يَقُوْلُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَغْمُوْمًا وَاَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَكْرُوْبًا
ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ اَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ
فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهٗ مَلَكٌ يُقَالُ لَهٗ اِسْمٰعِيْلُ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ
مَلَكٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰى اٰدَمِيٍّ قَبْلَكَ
وَلَا يَسْتَاْذِنُ عَلٰى اٰدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ فَاَذِنَ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ
فَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ تَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ
بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِيْعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ
اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا
الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سی کہ نقل کی یہہ اپنی باپ سی کہ امام محمد باقر ہین یہہ کہ ایک شخص قریش مین سی داخل ہوا اونکی باپ پر کہ علی بن حسین ہین یعنی
امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین رض نی کہ کیا نہ حدیث بیان کرون مین تمہارے آگی پیغمبر خدا صلعم سی کہا اوس
شخص نی کہ ہان بیان کر ہمارے آگی ابی القاسم صلعم سی کہا علی بن حسین نی کہ جب بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس جبرئیل یعنی عیادت اور پرسش
کیلئی لیی پس کہا جبرئیل نی ای محمد بلا شبہ اللہ نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکی واسطی تکریم تمہاری کی اور واسطی تعظیم تمہاری کی درحالیکہ یہہ تکریم و تعظیم مخصوص
ہی تمہارے لیی یعنی اسبات مین کہ پوچہتا ہی اللہ سبحانہ تعالی اوس چیز سی کہ وہ خوب جانتا ہی اوس چیز کو تجسی یعنی اسلیی کہ وہ قریب ہی مرد کی حبل ورید سی فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ کسطرح پاتی ہو تم اپنی تئین یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہون مین ای جبرئیل اپنی تئین غمگین اور پاتا ہون مین اپنی تئین اندوہگین ف شاید کہ غم
و کرب آنحضرت کو بسبب دین اور امت کی تہا کہ دیکہا چاہی بعد اسکی کیا واقع ہو ترجمہ پہر آئی جبرئیل آنحضرت کی پاس دوسری دن پس کہا حضرت سی جیسا کہ کہا تہا

اول دن پس جواب دیا جبرائیل کو آنحضرت نے جیسا کہ جواب دیا تہا اول دن پہر آئی جبرئیل حضرت کی پاس تیسری دن اور کہا حضرت سی جیسا کہ کہا تہا اول دن اور جواب دیا حضرت نی جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تہا اول دن اور آیا جبرئیل کی ساتہہ فرشتہ یعنی سدہ نہین پایا اور دن ملک جاتا تہا اوسکو اسمعیل کہ حاکم ہی لاکہہ فرشتون کا ہر فرشتہ اونمین سے امیر ہی لاکہہ فرشتون پر ف ح کہا ہی علما نی کہ یہہ اسمعیل داروغہ آسمان دنیا کا ہی اور حدیث مین نہین کہ ملک الموت کا نہ کیا سبب ظاہر اور معلوم ہونا ہی و سکتی ہی ہوسکتا ہی کہ ملک الموت بعد آنی جبرئیل کی اور آنی اسمعیل فرشتہ کی اوسیوقت آکر حاضر ہوا ہو اور سیوطی نی نقل کی ہی کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوتری جبرئیل اور اونکی ساتہہ ملک الموت بہی اور اون دونونکی ساتہہ ایک فرشتہ تہا ہوا مین اوسکو اسمعیل کہتی ہین کہ حاکم ہی ستر ہزار فرشتون پر اور ہر فرشتہ اونمین سی امیر ہی ستر ہزار فرشتون پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اوس اسمعیل فرشتہ نی واسطی اونکی حضرت پاس پس پوچہا آنحضرت نی جبرئیل سی حال اوس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نی کہ یہہ ایک فرشتہ ہی ایسا ایسا اور یہہ حدیث مین نہین مذکور ہی پہر کہا یعنی بعد تامل کی جبرئیل نی کہ یہہ فرشتہ موت کا ہی یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہی تمہارے پاس آنی کی نہین پروانگی مانگی کسی آدمی سی پہلی تمہارے اور نہ پروانگی مانگی گا کسی آدمی سے بعد آپکی یعنی یہہ شرف و کرامت مخصوص آپ ہی کی لیے ہی کہ ملک الموت پروانگی آنی کی مانگتا ہی والا اور آدمیون پر یکایک چلا آتا ہی اور جان قبض کرتا ہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ اذن دو اوسکو پس اذن دیا جبرئیل نی ملک الموت کو پس آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرت نی اوسکو پہر کہا ملک الموت نی کہ اے محمد تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا ہی مجہکو طرف آپکی یعنی تاکہ عرض کرون مرضی آپکی اگر فرماؤ تم یہہ کہ قبض کرون مین روح پاک آپکی تو قبض کرونگا مین اوسکو اور اگر فرماؤ تم مجہکو کہ چہوڑ دون مین روح تمہاری تو چہوڑ دون یعنی قبض نکرون پس فرمایا آنحضرت نی کیا تم کرینگا تو یعنی جو کچہہ حکم کرون مین اے ملک الموت کہا اوسنی ہان ایسا ہی یعنی تمہاری اختیار دینی کا حکم دیا گیا ہون میں اور حکم دیا گیا ہون مین کہ اطاعت کرون تمہاری یعنی جو چیز مین کہ اختیار کرو تم اوسکو کہا علی بن حسین نی پس دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف جبرئیل کی یعنی مانند مشورہ چاہنی والی کی کہ کیا کہنی ہو کیا کرنا چاہیی پس کہا جبرئیل نی اے محمد بلا شبہہ خدا تعالی مشتاق ہی تمہاری ملنی کا پس فرمایا آنحضرت نی واسطی ملک الموت کی کہ بجا لا تو اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہی تو ساتہہ اوسکی پس قبض کی ملک الموت نی روح پاک آنحضرت کی ف ح پایا آنحضرت صلعم نی عیان جبرئیل کی اور ملک الموت کی اور تیسری فرشتہ کی اور اس گفتگو کے کہ مذکور ہوئی کچہہ تہوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قضیہ کی بعضی صحابہ کو خبر دی بعد از وفات پائی یا بعضی صحابہ پر یہی کہ جو حاضر تہی یہہ قضیہ منکشف ہوا اور مشاہدہ کیا اونہون نی اور اونمین سی یہہ صحابی یا تابعی تہی کہ اونکو تعبیر کیا ایک مرد کر قریش مین سی اور دل یون کہتا ہی ہوسکتا ہی کہ خضر علیہ الصلوة ہی کہ مرد کی قریش مین سی متمثل ہوکر امام زین العابدین کی پاس آئی ہون اور بیان کی ہو یہہ حدیث اور اسی لیے تعبیر ساتہہ لفظ مبہم کی کیا فقیر والله اعلم اور ایک روایت مین بعد حاضر آمدن کی یہہ آیا ہی قَالَ جِبْرَئِیْلُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا اٰخِرُ مَوْطِئِی الْاَرْضَ اِنَّمَا کُنْتَ حَاجَتِیْ فِی الدُّنْیَا اور حضرت ام سلمہ سی منقول ہی کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کی یہہ ہے اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ترجمہ پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنی ایک شخص واسطی تسلی دینی اہل بیت کی سنی لوگون نی ایک آواز گہر کی کونی مین سی کہ کوئی کہتا ہی سلام تمپر ای اہل بیت پیغمبر کی اور ای جماعت گہر مین ہوا اور مہربانی خدا کی تمپر اور برکتین اوسکی یعنی زیادتیان اوسکی کرم کی تحقیق بیچ خدا کی تسلی ہی ہر مصیبت سے ف ح اس عبارت کے کتنی ہی طرح پر معنی کہی ہین علمانی خدا کی یعنی بیچ کتاب خدا کی تسلی دینی ہی ہر مصیبت سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پس عزا ہیان بمعنی تعزیت کی ہی یا یہہ معنی ہین کہ بیچ دین خدا کی تسلی دینی ہی کہ شارع نی رغبت اوسکی دلائی ہی اور بعضون نی کہا معنی یہہ ہین کہ خدا فرمانیوالا صبر کا اور تسلی دینی والا ہی اور اوسکو زبان علم بیان مین تجرید کہتی ہین جیسی بیت فی اللہ یعنی دیکہا مینی اوس مین شیر کو یعنی زید کو مانند شیر کی پایا مینی اور یہہ مناسب ہی ساتہہ قول کی ترجمہ اور خدا بدلہ دینی والا ہی ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنیوالا ہی ہر چیز فوت ہونیوالی کا ف ح یا یہہ معنی ہین کہ اسکی مین میں یا کتاب مین بدلہ اور تدارک ہی ہر چیز ہلاک اور فوت ہونیوالی کا کیا خوب کہا ہی کسی صاحب دل نی ۵ لکل شیٔ اذا فارقتہ خلف +

دلہس

ولیس میدان فارقت من عوض ترجمہ پس جب مر گیا ہی تو ساتہہ مدد اللہ کی اور حول و قوت اوسکی کی پس تعزی کرو ف ح یعنی بجز جزع و فزع سی اشارہ ہی طرف
قول اللہ تعالی کی کہ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللهِ اور بعضی نسخو مین موافق حصن حصین کے ہی فثقوا ساتہہ زبر ث مثلثہ کی اور تخفیف قاف مضموم کی یعنی اعتماد کرو
اللہ ہی پر اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ترجمہ اور اوسی سی پس امید رکہو یعنی امید رکہو ثواب اوسکی سی پہلی کی لا الہ الا اللہ
یا اوسکی پاس سی پس امید رکہو ثواب کی اور نہین ہی مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے ف ح یعنی دنیا کی مصیبت مصیبت نہین ہے بسبب ملنے ثواب
آخرت کی اور مصیبت حقیقی وہ ہی کہ کوئی صبر نکری اور ثواب سی محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالی کی نزدیک وہ ہی کہ پہلی صدمہ مین ہو ترجمہ پس کہا علی نی کیا جانتی
ہو تم کہ کون ہی یہہ شخص تعزیت کرنیوالا یہہ خضر ہین ف ح کہ واسطی تعزیت اصحاب اور اہل بیت آنحضرت کی آئی ہین ظاہر سیاق کلام سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ مراد
علی سی امیر المومنین علی رض ہین کہ حاضر تہی اوسوقت اور احتمال ہی کہ امام علی بن العابدین ہون کہ وقت روایت کرنی حدیث کی حاضرین مجلس اپنی سی کہ کہا اوسنی واللہ اعلم
ترجمہ نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوة مین ف ح اور حصن حصین مین ساتہہ رمز مستدرک کی لایا ہی کہ جب وفات پائی آنحضرت نی تعزیت کی اصحاب و اہل بیت کی
ملائکہ نی اور ذکر کی یہہ عبارت کہ حدیث مین مذکور ہوئی بعد اوسکی لایا ہی یعنی اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس آیا پہلانگ کر لوگونکی گردنو
سی اور رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ کی اور کہا ان فی اللہ عزاء پس کہا علی اور ابوبکر نی کہ یہہ خضر ہین اور یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد علی سی پہلی حدیث مین علی مرتضی ہین

باب یہہ باب ہی بیچ متممات اور لواحق پہلی باب کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہی عائشہ رض سی کہا نہین چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی بعد وفات کی دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتہہ کسی چیز کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی قسم مال سی کچہہ نہین چہوڑا کہ جسکا
تا وصیت کرین اور جو کچہہ کہ مال بنی نضیر اور فدک اور مانند انکی تہا آنحضرت نے حالت حیات مین صدقہ کر دیا تہا مسلمانو پر بعد نفقہ عیال کی ف ع کہا نووی
نی کہ اور روایت مین آیا ہی کہ ذکر کیا لوگون نی حضرت عائشہ کی آگی کہ علی رض تہی وصی پس کہا عائشہ نی کہ کب وصیت کی اونکو حالانکہ تہی میں تکیہ آنحضرت کی یہانتک کہ
وفات پائی آپ نی پس وصیت کی اور معنی لا اوصی بشیء کی یہہ ہین کہ نہین وصیت کی تہائی مال اپنی کی ورثہ غیر اوسکی کی اسلئیکہ نہین تہا اونکی پاس مال ورثہ وصیت کی
علی کو اور غیر اونکی کو خلاف اوسچیز کی کہ گمان کرتی ہین شیعہ پس ای پر حدیثین صحیحہ بیچ وصیت کرنی آنحضرت کے ساتہہ کتاب اللہ کی اور وصیت کیلئے اونکی واسطی اہل بیت کے اور نکالدینی
یہود کی جزیرہ عرب سے اور واسطی احسان کرنیکی ایلچیون سے نہین ہین مراد اونکی قول سی لا اوصی بشیء اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علماء سیر نی کہ آنحضرت کی لیے بہت سے
اونٹ تہی اور دس اونٹنیان تہین کہ رکہا تہا اونکو نواح مدینہ مین اور لاتی تہی لوگ دودہ اونکا ہر شب اور تہین اونکی لیے سات بکریان پیتی تہین دودہ اونکا پس نہین
صلاحیت رکہتی ہی واسطی معارضہ اس حدیث کی اور اگر صحیح ہی ہو تو حمل کیا جاویگا اسپر کہ وہ تہی اونٹ صدقہ کی اور اصحاب فقراء اہل صفہ وغیرہم مین سے پیا کرتی تہی
دودہ اونکا **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**
اور روایت ہی عمرو بن الحارث سی کہ صحابی تہی بہائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیویون مین سے کہا کہ نہین چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک وفات اپنی کے
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق مین ف ع یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو خبرون مین ذکر حضرت کی بردونکا آیا ہی یا تو وہ مر گئی
ہونگی یا آزاد کر دیا ہوگا اونکو ترجمہ اور نہ اور کچہہ مگر خچر اپنا کہ سفید تہا کہ اوسکو دلدل کہتی تہی مقوقس حاکم اسکندریہ نی بطور تحفہ کی بہیجا تہا اوسکو اور ہتیار اپنے
ف ع یعنی جو کہ خاص تہی حضرت کی پہننی کی مانند تلوار اور نیزی اور زرہ اور خود اور عصا بہالدار کی اور بعضی روایتون مین خاص زرہ ہی واقع ہوئی ہی کہ یہودی
کی پاس گرو تہی اور شاید کہ یہہ حصر اضافی ہی یعنی بہ نسبت اعتبار کرنی اور ایسی چیزون کے مانند کپڑون اور اسباب گہر کی والا ثابت ہوا ہی کہ حضرت نی چہوڑے

کھیتی وغیرہ کہ اپنی جگہہ پیدا کو زمین ترجمہ زمین کردانا تہا اوسکو صدقہ نقل کی یہہ بخاری نی ف ع کہا ایک شارح نی کہ ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی چیزونکی ذکر کی گئی کیطرف یعنی خچر اور ہتیار اور زمین کیطرف اور ظاہر متبادر یہہ ہی کہ ضمیر پہرتی ہی زمین کیطرف کہا عسقلانی نی یعنی تصدق کیا منفعت زمین کو پس ہوا حکم اوسکا حکم وقف کا اور معنی یہہ ہین کہ آنحضرت نی کیا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقیہ وسکی قایم رہنی تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتہہ دوام اوس زمین کی پس نہین منافی ہی اسکی کہواسی مین کی اور املاک اونکی نفس موت سی ہو جاینگی صدقہ کما لا یخفی کہا علامہ کرمانی نی شرح بخاری مین کہ وہ آدہی زمین وادی قری کی تہی اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سی اور ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی طرف تینونکے نظرف مین کی فقط اسلیئے کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ ہم جماعت انبیا کی نہین میراث چہوڑتی ہین جو کچہہ چہوڑتے ہین ہم صدقہ ہوتا ہی تہی ہی قریب ہے کہ اوسکی تحقیق اسکی **وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ متفق علیہ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین بانٹین گی وارث میری بعد مرنی میرے دینار ف ع اسلیئے نہین چہوڑونگا مین بعد مرنی اپنی کی دینار بلکہ اپنی کی زندگی مین بہی یہہ اخبار ہی حقیقۃ اور احتمال یہہ ہے ہی کہ اخبار ہو صورت مین اور نہی ہی معنو مین یعنی نہ بانٹین وارث میری دینار پہر بیان کیا سبب اور علت اسکی بطور استیناف کی کہ جو چیز کہ چہوڑون مین پیچہی خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی پس وہ صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ج ہویان آنحضرت صلعم کی بحکم عدت والی عورتون کی نہین سلیئے نہین جایز تہا اونکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کی پس جاری ہی اونکی لیئے نفقہ اور مراد عامل سی وہ ہین کہ خلیفہ ہوئی بعد حضرت کی پس وہ بہی صرف کرین ترکہ اپنی مصارف مین اور پہنچاوین اوسکو مستحقونکی تئین کہ جن پر آنحضرت صرف کرتی تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنی اہل کا صفایا مین کہ حضرتکی لیئی ہوا بنی نضیر اور فدک سی وہ صرف کرتی باقی مسلمانونکی مصالح مین متولی ہوئی وسکی ابو بکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی پہنچی طرف عثمانکی بی پروا ہوئی وس سبب مال انکے اپنی جاگیر کر دیا اوسکو مروان وغیرہ اقارب اپنی کی لیئی پس ہمیشہ تہا اونکی قبضہ مین یہانتک کہ پہیرا اوسکو عمر بن عبد العزیز نی یعنی بطور سابق پہلی مصارف مین کردیا پس حاصل حدیث یہہ کہ جو کچہہ کہ باقی رہی بعد نفقہ بیویون میریکی اور اجرت عاملون میریکی وہ صدقہ ہی کہ صرف کیا جاوی فقرا پر جیسکہ حالت حیات مین تہا **وعن ابی بکر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ متفق علیہ** اور روایت ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث نہین پائی جاتی ہمسی جو کچہہ چہوڑین ہم یعنی قسم مال سی صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی صرف کیا جاوی فقرا و مساکین پر اسلیئے کہ ہم جماعہ فقرا سی ہین اور شرط فقر سی نزدیک صوفیہ کی یہہ ہے کہ وہ مالک نہو کسی چیز کا پس جو کچہہ کہ اوسکی ہاتہہ مین ہی تہا تو امانت ہی یا وقف ہے اور صدقہ اور بعضونے کہا کہ اسلیئے کوئی اونکا وارث نہین ہوتا کہ ناخوش نہو اونکی مرنی سی کوئی اونکی وارثون مین سی بسبب لینے ترکہ اونکی کی اور یہہ حدیث ابو بکر صدیق نی بیچ وقت طلب کی فاطمہ زہرا کی میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جسجگہہ آنحضرت صرف کرتی تہی مین بہی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری بہی کرتا ہون جیسکہ آنحضرت کرتی تہی اور مینی آنحضرت سی سنا ہی کہ ہماری لیئی یعنی نبیاکی لیئی میراث نہین ہوتی اور یہہ بات نزہی حضرت فاطمہ سے نہین کہی بلکہ ازواج مطہرہ سی بہی کہی جسوقت کہ اونہونے بہی طلب میراث کی کی اور عمر رض نی تولیت اوسکی عباس اور علی رض کو دی تہی اور جب اونمین نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹنا نہین حضرت عمر نی اور بنی ہاشمی درمیان اونکی چہوڑا اور مدتون تک تولیت اوسکی اہل بیت نبوت کی ہاتہہ ہی بعد ازان مروانیونکی ظلم و تعدی سی اونکی ہاتہہ سی جاتا رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونی آنحضرت کا نزی ابو بکر ہی نی نہین دیا بلکہ بڑی بڑی صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچہا سبہونے یہی حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت سی اسیطرح سنا ہی ہمنی و یہی قرار پایا جیسکہ حدیث مین آیا ہی **وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ اذا اراد رحمۃ امۃ من عبادہ قبض نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا وسلفا بین یدیہا واذا اراد ہلکۃ امۃ عذبہا ونبیہا حی فاہلکہا وہو ینظر فاقر عینہ بہلکتہا حین کذبوہ وعصوا امرہ رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی موسے

شعری سی کہ نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہی مہربانی کرنی ایک امت پر اپنی بندونمین سی وفات دیتا ہی اوس امت کی
پیغمبر کو پہلی اوس امت سی یعنی پہلی اوترنی عذاب کی سی او سپس کرتا ہی خدا تعالی پیغمبر کو امت کی لیی میر منزل او پیشرو آگی اوسکی یعنی جبکہ وہ راضی تا ہی
شفیع ہوتا ہی اور جبکہ چاہتا ہی اللہ تعالی ہلاک امت کا عذاب کرتا ہی وس امت کو اسحالین کہ نبی وسکا زندہ ہوتا ہی پس ہلاک کرتا ہی وسکو اس حالین کہ وہ پیغمبر
دیکھتا ہی پس ٹھنڈی کرتا ہی اللہ تعالی آنکھین اوسکی یعنی خوش کرتا ہی وسکو بسبب ہلاک ہونی امت کی جسوقت کہ جھٹلاتی ہین او وسکو اور نافرمانی کرتی ہین اوسکی حکم کی
نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ من اہلہ ومالہ معہم رواہ مسلم** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھ ہی البتہ آویگا ایک تمہاری اوپر ایک دن ورنہ دیکھیگا مجکو پھر البتہ دیکھنا اوسکا
مجکو بہت دوست کہا گیا ہوگا طرف وسکی اہل وعیال وسکی سی اور مال وسکی سی یہ اہل وعیال کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع مراد دیکھنا تو دیکھنا آنحضرت کا ہی وقت حیات
مین او صحبت کہنی او نسی بعد وفات کی سوتی مین یا جاگتی مین بلکہ یہہ مناسب تر ہی ساتھ سیاق کلام کی اور ایسا حال ہی مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہین بیچ
تصور جمال و کمال کی صلی اللہ علیہ وسلم

باب مناقب قریش وذکر القبائل

باب ہی بیچ بیان مناقب قریش کی
او ذکر قبیلون کی ف ع ع مناقب جمع منقبت کی ہی بمعنی شرف وفضیلت کی اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہی عرب مین اور اصل مین نام نضر بن کنانہ کی فرزند
کا ہی نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا نام باپ اپنی کی اور اصل مین نام ایک جانور کا کہ بہت قوی ہوتا ہی دریائی جانورونمین اور قبائل جمع قبیلہ کی ہی بمعنی اولاد
ایک باپ کی اور مراد انکی ذکر سی مدح اور مذمت اونکی ہی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی ہذا الشان مسلمہم تبع لمسلمہم وکافرہم تبع لکافرہم متفق علیہ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع ہین قریش کی اس کار مین مسلمان غیر قریش کے تابع ہین قریش کے مسلمانونکی اور کافر غیر قریش کی تابع ہین قریش
کی کافرون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح مراد مسلم و کافر سی جنس ہین یعنی سب جانا چاہیی کہ بظاہر سیاق حدیث سی یہہ ہی کہ مراد اس کار سی دین ہی
از روی وجود وعدم کی اور قریش اسبق اور اقدم ہین امر دین مین اور پیشوا لوگونکی ہین ایمان و کفر مین پس مسلمان غیر قریش کی تابعدار قریش کی مسلمانونکی
ہین اور کافر غیر قریش کی تابعدار قریش کی کافرون کی اور عرب انتظار کرتی تہی قریش کی اسلام لانی کا اور جبکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوی تو عرب جماعت
جماعت اسلام مین داخل ہوی جیسیکہ سورہ اذا جاء نصر اللہ سی معلوم ہوتا ہی مقصود بیان کرنا تقدم اور ریاست قریش کا ہی بیچ عہد اسلام و جاہلیت کی لیکن فضل
و شرف باعتبار اسلام کی ہی نہ کفر کی مگر یہہ کہ بیان مطلق ریاست کا ہو خواہ سبب دین کی یا باعتبار دنیا کی اور جاہلیت مین بیت اللہ و خدمتین اوسکی قسم دربانی
اور سبیل پلانی وغیرہ کی قریش ہی مین تہین اور مومنین اور بعضون نی کہا مراد شان سی خلافت و امامت ہی جیسیکہ حدیثونمین آتا ہی اور مراد امر قریش کی تابعداری
کرنی کا اور اگر لوگ مخالفت کرین اور تابعداری اونکی قبول نہ کرین تو منافات اسمین نہین کہتا یعنی اسلیی کہ امر کا وقوع ضرور نہین **وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی الخیر والشر رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع
قریش کی ہین خیر و شر مین یعنی اسلام و کفر مین جیسیکہ گذرا او پرکی حدیث مین بیان اسکا نقل کی یہہ بخاری نی **وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ہذا الامر فی قریش ما بقی منہم اثنان متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمیشہ ہوا امر خلافت قریش
مین ف ح یعنی چاہیی کہ انہین مین ہی امر خلافت اور جائز نہین شرعا عقد خلافت غیر انکی کی لیی اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کی زمانہ مین اور اسی سی
حجت کی مہاجرین نی انصار سی **ترجمہ** جب تک کہ باقی رہین انمین سی دو آدمی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ح یعنی سو کہ خلیفہ ایک اور دونون سی

خلیفہ ہوا اور دوسرا تابع اور یہہ مبالغہ ہی فی الامر خلافت دو آدمیوں سی انتظام نہین کرتا ف ع کہا نووی نی کہ یہہ حدیثین اور مانند انکی دلیل ظاہر ہین اسپر کہ خلافت
مختص ہے ساتہہ قریش کی نہین جائز عقد خلافت غیر اونکی کی لیی اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کی زمانہ مین اور بعد اونکی اور جسنی مخالفت کی اسمین اہل بدعت سے
پس وہ حجت لایا گیا ساتہہ اجماع صحابہ کی اور بیان کیا آنحضرت صلعم نی یہہ حکم ہمیشہ کو رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہین لوگوں مین سی دو بہی اور ظاہر ہوا جو
کچھہ کہ فرمایا تہا آنحضرت نی اسوقت تک انتہی اور تحقیق یہہ ہے کہ یہہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی جو کہ مسلمان ہو پس چاہیی کہ اتباع کری اونکا اور نہ خروج کری اون پر والا
جاتا رہا یہہ امر خلافت قریش سی اکثر شہروں مین کچھہ اوپر دو سو برس کی بعد اور احتمال ہی یہہ کہ محمول ہو یہہ اپنی ظاہر پر اور ہو مقید ساتہہ قول حضرت کی کہ حدیث آئندہ
مین ہی اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جبتک کہ برپا رکہینگے دین کو اور نہین نکلا یہہ امر خلافت قریش کی ہاتہہ سی مگر جبکہ رعایت نکی اونہون نی
دین کی حرام چیزون کی **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ
اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی معاویہ سی کہا اونسی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ہی تحقیق یہہ
امر یعنی خلافت قریش مین ہے نہین دشمنی کریگا اونسی کوئی مگر کہ اوندہا ڈالیگا اوسکو اللہ تعالی اوسکی مونہہ کی بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جبتک کہ قایم رکہینگے قریش دین کو
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی تائید و ترویج دینگی احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ نہ کرینگی تو نکل جاویگا یہہ کام اونسی اور مستحق عزل کی ہونگی
اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سی نماز ہی سلیکہ اور روایت مین صریح آیا ہی اقاموا الصلوة اور اطلاق دین کا اور ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضون نی کہا کہ
مراد رغبت دلانی ہی اونکو نماز کی قایم رکہنی پر اور خوف اور دہشت دلانی ہی سی کہ اگر قایم نہ رکہینگی نماز کو تو شاید کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ سی نکل جاوی
اور لوگ اونپر غالب ہوین **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلٰى
اِثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفون تک وہ سب ہونگی قریش
مین سے اور ایک روایت مین ہے کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگون کا یعنی اونکی دین کا کام گذرنیوالا یعنی جاری نسق عدل اور انتظام اور صواب اور حق پر جب تک کہ والی یعنی
حاکم ہونگی اونکی بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین سے ہونگی اور ایک روایت مین ہی ہمیشہ رہیگا دین قایم رہا تا تک کہ قایم ہو قیامت اور ہون لوگون پر حاکم بارہ خلیفہ
سب قریش مین سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حدیث کی بعضی طرق مین آیا ہی کہ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علما نی اس حدیث مین کہ ظاہر اس سی یہہ
معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کی ہونگی ایک دوسری کی پیچہی متصل کہ مستقیم ہوا اونپر امر دین کا اور عزیز ہوا اونکی وجود سی اسلام اور جاری ہون اونکی عدالت
سی احکام باوجود یکہ شہادت نہین دیتی ہی اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہی سلیکہ ہوئی انمین ظالم اور مفسد بنی مروان مین کہ سیرت و طریقہ اونکا اچہا نہین تہا اور یہہ
بہی ہی کہ صحیح روایت مین آیا ہی خلافت بعد میری تیس برس ہوگی پہر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق کرتی ہین علما اسپر کہ بعد تیس برس کی خلفا نہین ہین
بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی اس حدیث کی توجیہہ مین کئی قول پر اول یہہ کہ مراد بارہ نفس ہین کہ قایم ہوئی بعد آنحضرت کی ساتہہ سلطنت اور امارت کی
اور انتظام پایا اونسی ملک سلطنت نی بی نزاع اور بی اختلاف و اختلال بیچ ظاہر امور مسلمانونکی ابدا اور رعایا کی اگرچہ بعضی اونمین سی ظالم و بی انصاف تہی
اور واقع ہوا اختلاف بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی کہ بارہوان تہا اونکا اور اجماع کیا لوگون نی اوسپر جسوقت کہ مرا چچا اوسکا ہشام
قریب چار برس تک لوگ مجتمع رہی اوسکی امارت پر بعد ازان اوٹہی اوسکی مقابلہ کی لیی اور مار ڈالا اوسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوسروز سی حال یہہ کہا
قاضی عیاض مالکی نی اور تحسین کی اسقول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نی اور کہا کہ ظاہر ترین اقوال کا اس حدیث مین اور راجح ترین توجیہات کا اسمین یہہ قول ہی

اور موید اسکا یہہ ہے کہ جو واقع ہوا ہی بیچ بعضی طرق صحیحہ حدیث کی کلہم یجتمع علیہ الناس اور مراد جمع ہونی تہی اوپر اطاعت اور اتفاق ہی اونکی بیعت پر اگرچہ بر است
نہی ہوا اور حدیث جو وارد ہی بیچ مدح اور ثنا ئی اونکی کی نہین ہے باعتبار دین اور عدالت اور حقانیت کی بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام اور اتفاق کی ہی اور وہ
خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نی تمام ہونا اوسکا تیس برس مین وہ خلافت کبریٰ ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہہ خلافت امارت ہی اور مستمر اور بعد خلفاء راشدین کی جو
امر گذری ہین اونکو بہی خلفا کہنا راجح ہے اگرچہ مجاز اہی جیسکہ خلفائی عباسیہ کہتی تہی انتہی پوشیدہ نرہی کہ یہہ قول خالی نہین ہے عدم مناسبت سے ساتہہ سیاق حدیث
کی کہ فرمایا لایزال الاسلام عزیزا و لایزال الدین قایما اگرچہ مناسب ہے ساتہہ روایت لایزال الناس ماضیا کی اور حدیث صریح ہی بیچ مدح اونکی کی ساتہہ صلاح
دین کے اور ظہور حق کی اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ اونکی کی بسبب عدالت اونکیکی واللہ اعلم دوسرا یہہ کہ مراد خلفائی عادل اور امرا صالح ہین کہ مستحق اسم خلافت کی حقیقت
مین ولیکن لازم نہین کہ بعد آنحضرت کی ایک دوسری کی پیچہی متصل ہون شاید کہ یہہ عدد تمام ہو ایک زمانہ تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو تورپشتی نی کہا کہ راہ راست اس حدیث
مین اور اوس حدیث مین کہ اسباب مین وارد ہوئی ہین یہی ہی تیسرا یہہ کہ مراد پائی جانا اونکا ہے بعد موت مہدی کی اور یہہ خبر دی ہے مخبر صادق نی اوس حال سی اور
اور حدیث مین آیا ہی کہ جب مرینگی مہدی مالک ہونگی امر کی پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کے سی پہر مالک ہونگی پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی امام حسین شہید کی
سی پہر وصیت کریگا آخر اونکا ایک شخص کو اولاد حسن سی پہر مالک ہوگا بعد اوسکی فرزند اوسکا اور پورا ہوگا ساتہہ اوسکی عدد بارہ کا اور ہر ایک اونمین سی امام
عادل ہادی مہدی ہوگا اور یہہ ایک توجیہ معقول ہی اگر صحیح ہو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی سین اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کی کہ کہا دور
کریگا اللہ تعالیٰ اوسکی وجود سی ہر غم و اندوہ کو اور رد کریگا اوسکی عدل سی ہر جور و فساد کو بعد ازان والی امر کی بعد اونکی بارہ دیگر سو برس مین ہونگی چوتہا یہہ کہ
مراد وجود اس عدد کا ہی ایک عصر مین کہ اتباع اور اطاعت کرینگی ہر ایک کی ایک جماعت اور موید اسکی یہہ روایت نزدیک ہی کہ ہونگی بعد میری خلیفہ اور بہت ہونگے
مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہی ساتہہ عجیب فتنون کی کہ بعد اونکی ظاہر ہونگی حتی کہ ایک زمانہ مین بارہ خلیفہ ہونگی اور مراد یہہ ہے کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس ما بین تک
اور اس مابین مین اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق مین مضی یہہ ہونگی کہ بیچ زمان دولت بارہ کی انتظام ہوگا اور بعد اوسکی اختلال یہہ ہے جو کچہہ کہ شارحین نی
ذکر کیا ہی بیچ شرح اس حدیث کی واللہ اعلم بمراد رسولہ اور شیعون نی حمل کیا ہی ان بارہ کو اسپر کہ یہہ اہلبیت نبوت سی ہونگی پے در پے عام ہی اس سی کہ ہوا اونکی لیے خلافت
حقیقۃ یا استحقاق پس اول اونکی علی ہین پہر حسن پہر حسین پہر زین العابدین پہر محمد باقر پہر جعفر صادق پہر موسی کاظم پہر علی رضا پہر محمد تقی پہر علی نقی پہر حسن عسکری پہر محمد
مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لہا و اسلم سالمہا اللہ و عصیۃ
عصت اللہ و رسولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ غفار ساتہہ زیر غین معجمہ کی اور ف کی نام
ایک قبیلہ کا ہی اور ابوذر غفاری وہی نہین ہین سے ہین دعا کی آنحضرت نی اونکی لیے اور فرمایا **ترجمہ** کہ بخشی خدا تعالیٰ اونکو **ف** ع چونکہ تہی غفار متہم ساتہہ چوری
کرنی مال حجاج کی پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیے کہ محو کری اونسی یہہ گناہ اور بخشی اونکو اور احتمال رکہتا ہی کہ اخبار ہو مغفرت الہی سی اونکی لیے یعنی بخشا اونکو اللہ نے
ترجمہ اور اسلم ہی **ف** ع نام ایک قبیلہ کا ہی کہ نسبت جو اوسکی طرف رکہتی ہین اونکو سلمی کہتی ہین **ترجمہ** صلح کری اونسی خدا تعالیٰ **ف** ح یعنی معاملہ کری اونسی
ساتہہ ایک چیز کی کہ موافق ہو یعنی سلامت رکہی اونکو آفات سی اور ایذا نہ دی اونکو اور دعا کی اونکی لیے اسطرح اسلیے کہ وہ اسلام لائے تہی بغیر لڑائی کی اور یہہ ہے
احتمال خبر کا رکہتا ہی **ترجمہ** اور عصیہ نے معصیت کی خدا کی اور اوسکی رسول کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح اور یہہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریون کو
بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتی تہی اونپر قنوت مین اور یہہ اخبار ہی قطعا اور احتمال دعا کا نہین رکہتا لیکن اسمین اظہار اونکی شکایت کا ہی کیونکہ مسلم
ہی بد دعا کرنی کو اونپر ساتہہ خوار ہونیکی ساتہہ گناہ کرنیکی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش و الانصار
و جہینۃ و مزینۃ و اسلم و غفار و اشجع موالی لیس لہم مولی دون اللہ و رسولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش یعنی مسلمان اونکے اہل مکہ وغیرہ سے اور انصار یعنی قبیلہ اونکا اہل مدینہ سے اور قبیلہ جہینہ اور مزینہ یعنی مسلمان اونکے اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ او قبیلے ہیں اور مراد یہان اولاد مومن اوسکی ہے مددگار اور دوست میرے ہین **ف** ح لفظ موالی ساتھہ زبر ی مشددہ کے مضاف ہے طرف ے متکلم کی جمع مولی کی ہے اور روایت کیا گیا ہے عوال ساتھہ زبر میم اور زیر لام با تنوین کی یعنی بعضے اونکے دوست اور مددگر ہونیوالے بعضون کی ہین ترجمہ نہین ہے اونکے لئے دوست اور مددگار سوائے خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَیْنَۃُ وَجُھَیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ وَغَطْفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہہ سب قبیلے بہتر ہین بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بہتر ہین دو ہم قسمون سے کہ بنی اسد اور غطفان ہین **ف** ح غطفان ساتھہ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کی اور یہہ دونو قبیلے آپسمین حلیف تہے کہ باہم عہد کرنے اور قسم کہائی تہے جیسیکہ عادت عرب کے تہی اور ان قبیلونکو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچہی ہونی آثار اونکی کی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَازِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْھِمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ھُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَکَانَتْ سَبِیَّۃٌ مِّنْھُمْ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَقَالَ اَعْتِقِیْھَا فَاِنَّھَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ہمیشہ دوست رکہتا ہون مین بنی تمیم کو اوس وقت سے کہ تین خصلتین یا تین کلمے سنے مین مینے آنحضرت سے اونکے حق مین فرماتے سنا مینے آنحضرت سے فرماتے یعنی ایک خصلت یہہ ہے کہ بنی تمیم سخت ترین امت میری کے ہین دجال پر یعنی وقت ظہور اوسکے کے جدال و نزاع اور انکار اور بحث کرینگے اور اس سے معلوم ہوا ہونا اونکا اوسکے وقت تک بکثرت کہا ابو ہریرہ نے دوسری خصلت یہہ ہے کہ آئے صدقے یعنی زکوتین بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ صدقے ہمارے قوم کے ہین یعنی شرافت دی اونکو بسبب اضافت کرنیکے اپنی طرف اور تیسری یہہ کہ تہی ایک لونڈی بندی بنی تمیم مین سے عائشہ کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے کہ آزاد کر اسے عائشہ اوسکو اسلئے کہ یہہ اسمعیل کی اولاد سے ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** ح یعنی عرب ہے اور عرب اولاد اسمعیل سے ہین اگرچہ یہہ صفت مشترک ہے درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہین ہے ساتھہ بنی تمیم کے ولیکن باوجود اسکے اس فرمانے مین ایکطرح کی عنایت اور شرافت دینی ہے اونکو **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُّرِدْ ھَوَانَ قُرَیْشٍ اَھَانَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے سعد سے وہ نقل کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے خواری قریش کی ذلیل و خوار کرے اوسکو خدا تعالی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح قریش خواہ امام ہون یا غیر امام اگر امام ہون تو ظاہر ہے اور اگر غیر امامون کے ہون تو بسبب منسوب ہونے اونکے حضرت رسول سے اور بسبب شرف و فضل اونکے اس نسبت سے ایسا فرمایا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَھُمْ نَوَالًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی چکہایا تو نے اول قریش کو عذاب یعنی روز بدر و خراب کے پس چکہا آخر اونکے کو انعام و عطا نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ عَامِرِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَیُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ وَلَا یَغُلُّوْنَ ھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی عامر اشعری سے کہ چچا ہین ابو موسی اشعری کے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچہا قبیلہ ہے اسد و اشعری **ف** ح اسد ساتھہ جزم سین کے باپ ہے ایک قبیلہ کا ہے ہین کہ وہ قبیلہ اوسکے نام سے مشہور ہے اور اونکو ازد بہی کہتے ہین اور ازد شنوہ بہی تمام انصار اوسکی اولاد سے ہین اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہے اور وہ بہی باپ ایک قبیلہ کا ہے مین سے ابو موسی اشعری اور قوم اونکی اوسکی اولاد سے ہین اور اونکو اشعریون کہتے ہین اور اشعرون ساتھہ حذف ی کی نسبت کی بہی کہتے ہین ترجمہ نہین بہاگتے

ہین وہ نون قبیلی یہہ حال کرینگی ساتہہ کفار کی اور نہ خیانت کرتی ہین غنیمت مین وہ جسی ہین یعنی متبع ہین میری سنت و طریقی کی یا میری دوستون سے ہین یعنی اونسی ہون نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع یعنی اونکی دوستونسی اور اوسمین آگاہ کرنا ہی سیر کہ وہ متقی ہین بموجب قول اللہ تعالی کی اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ترجمہ نہین ہین دوست اوسکی مگر پرہیزگار **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ وَیُرِیْدُ النَّاسُ اَنْ یَّضَعُوْھُمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یَّرْفَعَھُمْ وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَّقُوْلُ الرَّجُلُ یَالَیْتَ اَبِیْ کَانَ اَزْدِیًّا وَیَالَیْتَ اُمِّیْ کَانَتْ اَزْدِیَّۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہے انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ازد شنوہ ازد اللہ کی ہین یعنی لشکر اوسکی اور انصار دین اوسکی کی زمین مین **ف** ح اضافہ کیا اونکو طرف اللہ تعالی کی یا تو بسبب مشہور ہونی اونکی کی ساتہہ اس لقب کے یا واسطی بزرگی کی جیسیکہ ناقۃ اللہ بسبب ہونی اونکی کی لشکر خدا کی اور مددگار دین اوسکی اور رسول اوسکی کی اور بعضون نی کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ کی ہی کہ شیر معرکہ شجاعت و دلاوری کی ہین ترجمہ چاہتی ہین لوگ کہ حقیر و ذلیل کرین اونکو اور انکار کرتا ہی اللہ تعالی یعنی نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کری اونکو اور البتہ آویگا لوگونپر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی وسؔ زمانہ مین کاشکی ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سی کاشکی ہوتی ماں میری ازد سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی مرتبہ ازدیونکا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگی اور آرزو کرینگی کہ کاش ہم بہی اونمین سی ہوتی **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَکْرَہُ ثَلٰثَۃَ اَحْیَاءٍ ثَقِیْفٍ وَبَنِیْ حَنِیْفَۃَ وَبَنِیْ اُمَیَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سی کہ وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالمین کہ وہ ناخوش رکہتی تہی تین قبیلون کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع ح کہا علما نی کہ ناخوش رکہا ثقیف کو اسلیے کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور اونہین مین سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکہا اسلیے کہ مسیلمہ کذاب اونمین سے تہا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا اونمین سے عبید اللہ بن زیاد کہ جو مباشر تہا قتل امام حسین کا مراہی پلید تہا ایسا ہی کہ لایا گیا اوسکی پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس کہا اوسکو ایک طشت مین اور شروع کیا اوسکو چہیڑنا ایک چہڑی سی کہا ترمذی نی جامع مین کہ کہا عمارہ بن عمیر نی کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور ہمراہی اوسکی بیٹہی تہی چبوترہ مسجد پر پس پہنچا مین طرف اونکی پس کہا اونہون نی کہ وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا یہان تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہی مین پس ٹہرا تہوڑی سی دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہان تک کہ غائب ہوا پہر کہا اونہون نی کہ آیا یہہ سانپ پس کیا یہہ دوبار یا تین بار یعنی آیا اور ناک مین گہسا اور نکل گیا دو یا تین بار اسیطرح کیا اور عجب ہے اس کہنی والی کی کہ یزید پلید بہی باوجودیکہ بنی امیہ مین سی تہا اور اوسکو ذکر نکیا چاہیی تہا کہ اوسکو بہی ذکر کرتی کہ امیر عبید اللہ کا تہا اور جو کچہہ عبید اللہ نی کیا اوسکی مرضی سی کیا اور باقی بنی امیہ بہی اپنی بدذاتیون مین کچہہ قصور نہین کیا یزید و عبید اللہ کو کیا کہین اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نی خواب مین دیکہا کہ بندر منبر شریف پر بازی کرتی ہین اور تعبیر اوسکی ساتہہ بنی امیہ کے کی اور بہت سی باتین ہین یہانتک کہین **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عِصْمَۃَ یُقَالُ الْکَذَّابُ ھُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ وَالْمُبِیْرُ ھُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ وَقَالَ ھِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَۃَ اَلْفٍ وَّعِشْرِیْنَ اَلْفًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیْحِ حِیْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اَخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ وَسَیَجِیْءُ تَمَامُ الْحَدِیْثِ فِی الْفَصْلِ الثَّالِثِ

اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جہوٹا اور ایک مفسد و ہلاکو کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نی یعنی یہہ تعین جہوٹی اور ہلاکو کی کہ کہا جاتا ہی یعنی علما کہتی ہین کہ مراد جہوٹی سی مختار بن ابی عبید ہی اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی اور کہا ہشام

ابن حسان تہی کہ فقیہ ہین اور اہل حدیث سی بڑے عالم کہتی تہی حدیث کا اور بہت بزرگ تہی شمار کیا ہی لوگون نی با بقدر لوگ کہ قتل کیا ہی حجاج نی قید اور بند کر
یعنی معرکہ مین پس پہنچا ہی عدد اونکا ایک لاکہہ بیس ہزار کو ف ح سوای اونکی کہ معرکہ مین مارے اور کہتی ہین کہ نکلی اوسکی قیدخانہ مین سی پچاس ہزار آدمی اور چہ ہزار
قیدخانہ مین جیسے تہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی مسلم نی اپنی صحیح مین جس وقت کہ قتل کیا حجاج نی عبداللہ بن زبیر کو کہا اسماء نی یعنی زبیر کی
مان نی کہ بیٹی حضرت صدیق کی ہین کہ آنحضرت نی حدیث کہی ہمکو یہہ کہ ثقیف مین ایک بڑا جہوٹا ہوگا اور ایک مفسد ہلاکو پس ایسے بڑا جہوٹا پس دیکہا ہمنی اوسکو
مراد رکہتی ہین اوس سی مختار ثقفی کو اور ایسی پر مفسد ہلاکو پس نہین گمان کرتی ہین مگر تجکو ای حجاج اور قریب ہی کہ آویگی تمام حدیث تیسری فصل مین ف ع ح
جاننا چاہیی کہ حجاج ساتہہ زبر ح کی ہی مبالغہ حاج کا ہی معنی بہت لانیوالی حجت کی کہا مولف نی کہ وہ عامل تہا عبدالملک بن مروان کا عراق و خراسان پر اور بعد اوسکی
ابن ولید کا عامل ہوا اور مرا واسط مین بیچ مہینی شوال کی سنہ پچانوین ۹۵ مین اور عمر اوسکی چون ۵۴ برس کی تہی اور باقی احوال حجاج کا مشہور ہی حاجت اوسکی ذکر
کرنی کی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہہ ہی کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابیون مین سی تہا اور ولادت مختار کی سال ہجرت مین ہی اور نہین ہی
اوسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہین ہی اور نہ آنحضرت سی حدیث روایت کی اور ابتدا مین وہ مشہور تہا ساتہہ علم اور فضل کی اور خیر کی لیکن باطن اوسکا
برخلاف اسکی تہا یہان تک کہ جدا ہوا عبداللہ بن زبیر سی اور طلب امارت کی کی اور رغبت دنیا مین کی اور ظاہر کی باطن کی خباثتین یعنی فساد رای اور بطلان عقیدہ
تا حدیکہ ظاہر ہوئین اوس سی بہت سی ایسی چیزین کہ مخالف دین کی تہین اور بڑا ہی جہوٹا نکلا یہانتک کہ کہتی ہین کہ دعوی نبوت اور اوترنی وحی کا کیا کہ وہ امین تہا ابتدا
اوسکا امیر سلام مین بیچ زمانہ عمر رض کی اور رہتا تہا مختار بیچ صحبت چچا اپنی کی اور موافقت کرتا تہا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت رکہنی کی ساتہہ اہل بیت کے بعد
اسکی کہ پہلی عداوت رکہتا تہا اونسی اور مشہور تہا اونکی عداوت مین اور بعد از شہادت امام حسین رض اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہدای کربلا کا یزیدیونسی اور بہت
لوگونکو اونمین سی قتل کیا اور کہتی ہین کہ یہہ سب واسطی طلب دنیا اور طلب امارت کی تہا اور سنہ سڑسٹہہ مین مصعب بن زبیر کی امارت مین مارا گیا کوفہ مین اور علما اوسکو
کذابون مین سی شمار کرتی ہین اور اصل حدیث یہ ہی یخرج من ثقیف کذاب و مبیر کو اوسپر اور حجاج پر حمل کرتی ہین واللہ اعلم **وعن** جابر قال قالوا یا رسول اللہ
اَخْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِیفٍ فَادْعُ اللّٰہَ عَلَیْہِمْ قَالَ اللّٰہُمَّ اھْدِ ثَقِیفًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بعض صحابہ نی یا رسول اللہ
جلا دیا ہمکو ثقیف کی تیرون نی پس بد دعا کیجیی اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نی یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کی اور اطاعت احکام کے
نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِیہِ عَنْ مِینَاءَ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَہُ
رَجُلٌ اَحْسِبُہُ مِنْ قَیْسٍ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ الْعَنْ حِمْیَرًا فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ جَاءَہُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ جَاءَہُ
مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ حِمْیَرًا اَفْوَاھُھُمْ سَلَامٌ وَاَیْدِیھِمْ طَعَامٌ وَھُمْ اَھْلُ اَمْنٍ وَاِیْمَانٍ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیثٌ غَرِیبٌ لَا نَعْرِفُہُ اِلَّا مِنْ حَدِیثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَیُرْوٰی عَنْ مِینَاءَ ھٰذَا اَحَادِیثُ مَنَاکِیرُ
اور روایت ہی عبدالرزاق بن ہمام سی کہ بڑی عالم ہین کثیر التصانیف نقل کی اپنی باپ سی یعنی ہمام بن نخعی تابعی سی کہ نقل کی یہہ میناء سی اوسنی ابوہریرہ سی کہ کہا
ابوہریرہ نی تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آیا آنحضرت کی پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہون مین اوسکو قیس سی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس کہا اوسنی یا رسول اللہ
لعنت کرو حمیر پر یعنی بد دعا کرو اور ہٹا دو رحمت سی دور ہونیکی پس منہ پہیر لیا آنحضرت نی اوس شخص کیطرف سی پہر آیا وہ شخص آنحضرت کی سامنی دوسری طرف سی پس منہ
پہیر لیا اوس سی پہر آیا آنحضرت کی سامنی اور طرف سی پس منہ پہیر لیا اوس سی یعنی اعراض کیا اوس سی دونو جانبونسی پہر فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ رحمت کری اللہ تعالی
حمیر پر مونہہ اونکی سلام ہین اور ہاتہہ اونکی طعام ف ح یعنی ایسی ہین منہون سی چرچا کرتی ہین سلام علیک کا اور طعام دیتی ہین لوگونکو اپنی ہاتہونسی یعنی جامع
صفت تواضع اور سخاوت کی ہین کہ اصل بزرگی اور خوبی ہی ادا کرنی حقوق لوگونکی ہی ترجمہ اور وہ ہین اہل امن کے مضرہ سی اور اہل ایمان کی کہ ایمان کامل

رکہتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اوسکو مگر حدیث عبدالرزاق سی و روایت کی جاتی ہین اس مین سی حدیثین منکر یعنی اگرچہ عبدالرزاق فقیہ ہی اور قوی لیکن مینا ضعیف ہی **وعنہ** قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا کُنْتُ اُرٰی اَنَّ فِیْ دَوْسٍ اَحَدًا فِیْہِ خَیْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بھی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کس قبیلہ مین سی ہی تو کہا مینی دوس مین سی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن مین او دسی فرمایا یعنی از راہ تعجب کی نتہا مین گمان کرتا کہ قبیلہ دوس مین کوئی شخص ہو کہ اوسمین بھلائی ہو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح اسمین تعریف ہی ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہوتی تو اوسمین بھلائی نہوتے **وعن** سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِیْ فَتُفَارِقَ دِیْنَكَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰہُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی کہ دشمن نرکہہ تو مجکو پس جدا ہو جائیگا تو اپنی دین سی عرض کیا مینی یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکہونگا مین آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجسی دشمن رکہنا آپکا حال آنکہ آپ حبیب اللہ کی او محبوب اپنے امت کی ہین اور بسبب آپکی راہ دکہائی ہمکو خدا تعالی نی یعنی اسلام کی اور تمام اچھی احکام کی فرمایا حضرت نی دشمن رکہی تو عرب کو دشمن رکہیگا مجکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ع یعنی جبکہ دشمن رکہوگی عرب کو عموما اوسکی ضمن مین مجکو دشمن رکہنا بہی لازم آجائیگا پس دشمن رکہنا تیرا مجکو اس معنی کر ہی کہ دشمن رکہی تو عرب کو حاصل یہہ کہ بغض عرب کبہی ہوتا ہی سبب سید الخلق کی بغض کا پس بچنا چاہیی اس آفت سی تا نہ پڑی خرابی عظیم مین اور ظاہر سلمان سی بسبب عجمیت و فارسیت اصلی اپنی کی کچہہ تکلف و لی دلی بہ نسبت عرب کے یا بعضے اعراب کی سرزد ہوتی ہو والا بغض حقیقی کیونکر متصور ہو اونسی پس چونکہ صورت بغض کے ہوتی ہو آنحضرت نی اونکو متنبہ کر دیا کہ احتیاط کرین او بچین تا نوبت بغض حقیقی کی نہ پہنچی کہ وہ سبب میرے بغض کا ہوگا فافہم **وعن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْہُ مَوَدَّتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حُصَیْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَیْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ بِذَاكَ الْقَوِیِّ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی خیانت کری عرب سی اور خیر خواہی نہ کری اونکی یا ظاہر کری خیر کی کہ دلمین کہتا ہوا و کینہ رکہی اونسی تو داخل ہوگا میری شفاعت مین یعنی شفاعت صغری مین ایسلیی کہ کبری تو عام ہوگی سبکی لیی او نہ پہنچی گی اوسکو دوستی میری **ف** ع یعنی دوست رکہنا میرا اوسکو نہین پہنچیگا او نہین حاصل ہوگا اوسکی لیی دوست رکہنا اوسکا مجکو او مقصود نفی کمال کی ہی **ش** ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث حصین بن عمر کی سی اور نہین وہ نزدیک اہل حدیث کی ایسا قوی **ف** ع کہتا ہو مین پس ہوگی حدیث ضعیف اوسکی طریق سی اور وہ معتبر ہی فضائل مین اور اوسکی موید اور بہت سی حدیثین آئی ہین قریب ہے کہ پہنچین تواتر معنوی کو مانند قول آنحضرت کی حب العرب ایمان و بغضہم نفاق نقل کی یہہ حاکم نی انس سے اور طبرانی نی اوسط مین انس سے روایت کی ہی حب قریش ایمان و بغضہم کفر و حب العرب ایمان و بغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی و من ابغض العرب فقد ابغضنی اور طبرانی نی کبیر مین روایت کی ہی سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانہ من احبہم احبہ اللہ اور روایت کی حاکم نی مستدرک مین ابو ہریرہ سی بطریق مرفوع کی اَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْهُمْ وَاَحِبُّوا الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْیَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ اور حدیث متن کی روایت کی ہی احمد نی اپنی مسند مین بہی او اقل مرتبہ اسکی سند و نکا یہہ ہی کہ ہو حسن بلکہ حسن لغیرہ ہے **وعن** اُمِّ الْحَرِیْرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَایَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ام حریر تابعیہ سی کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہی کہا کہ سنا مینی اپنی مولی سی کہ طلحہ ہی کہتی تہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی قریب قیامت

کی علامت مومنین سے ہلاک ہونا مرکا ہے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی سلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ غیر عرب تابع اونکے ہین اور نہین قائم ہوگی قیامت مگر بُرے لوگون پر اور نہین رہیگا زمین مین وہ شخص کہ کہے اللہ **و عن اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِی الْیَمَنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَوْقُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ** اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت یعنی بادشاہی قریش مین ہے اور قضا انصار مین **ف** مراد قضا سے نقابت ہے اسلئے کہ بارہ نقبا انصار مین سے مقرر کیے تھے اور بعضون نے کہا کہ نہ بلکہ مراد قضا معنی مشہور کی ہے اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کر بھیجا تھا اور یہہ ظاہر تر ہے **ترجمہ** اور بانگ نماز کہنی قوم حبشہ مین ہے یعنی اسلئے کہ رئیس آنحضرت کی موذنونکی بلال تھے اور وہ حبشی تھے اور امین ہونا اور امین کرنا ازد مین ہے یعنی ازد شنوا مین کہ وہ قبیلہ ہے یمن مین اور نہین منافی ہے یہہ قول بعضی اوسکی کہ مراد کہتے تھے حضرت ازد سے یمن کو **ف** لیکن ظاہر تھا در کلام راوی ہے ارادہ عموم اہل یمن کا ہے اسلئے کہ وہ رقیق القلب ہین اور وہ اہل امن و ایمان ہین واللہ اعلم اور مقصود یہہ ہے کہ چاہیے یون کہ یہہ معاملے ان قوموں سے کیے جائین اور امین سے کیے جائین **ترجمہ** اور ایک روایت مین یہہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ پر نقل کی یہہ ترمذی نے کہ روایت اس حدیث کی بطریق وقف کی صحیح تر ہے اسانید سے حدیث مرفوع سے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت کرتے ہین عبداللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سے ہین اپنے باپ سے یعنی مطیع سے کہ صحابی ہین اور نام اونکا عاصی تھا آنحضرت نے مطیع کہا کہا مطیع نے سنا مینے پیغمبر صلعم سے فرماتے دن فتح مکہ کے نہ قتل کیا جاویگا کوئی قرشی جس وقت بند کر کر یعنی بغیر معرکہ مین قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کی روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا حمیدی نے کہ تاویل کی ہے اس حدیث کی بعضی محدثون نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین قتل کیا جاویگا کوئی قرشی بعد اسدن کی قیامت تک صبر کر کر اسحال مین کہ وہ مرتد اسلام سے ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش مین سے ایسے تو پائی گئی ہین کہ قتل کیے گئی ہین حبس کر کر اگلی زمانہ مین کفر پر بعد آنحضرت کی اور نہین پائی گئی ہین مومنین سے ایسے قتل کیے گئے ہون حبس کر کر اسحالت مین کہ مرتد ہون اسلام سے اور ثابت ہون کفر پر انتہی اور معنی یہہ ہین کہ ایسا نہین ہونے کا کہ پایا جاوے قرشی مرتد پس قتل کیا جاوے اور موید ہے اسکی یہہ روایت ان الشیطان قد ایس من جزیرة العرب **و عن اَبِیْ نَوْفَلٍ مُعٰوِیَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَةِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ**

اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ سُوْءٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَاُمَّةُ خَیْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ الْیَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِیَهٗ فَاَعَادَ عَلَیْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْكِ مَنْ یَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِیْكَ حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ یَّسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ سِبْتَیَّ فَاَخَذَ نَعْلَیْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ یَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْهَا فَقَالَ كَیْفَ رَاَیْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَیْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَیْهِ دُنْیَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَیْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهٗ یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ کی **ف**

ع ح یعنی سولی پر اور مراد گھاٹی مدینہ سے گھاٹی مکہ کی ہے کہ واقع ہے بیچ راہ اہل مدینہ کی جس وقت کہ وہ آتے ہیں مکہ میں پس اضافت عقبہ کی مدینہ کیطرف اسی جہت سے ہے اور عبداللہ بن زبیر مکہ میں تھے کہ حجاج ظالم نے اونکو مارا اور جگہہ مذکور میں سولی پر کھینچا اور سلیبی مقرر کی گئی جگہہ اونکی قبر کی حجون میں قریب مکہ عقبہ کی لیکن ثابت نہیں کہ کونسی قبر ہے اونکی اور اسیطرح تمام قبرین صحابہ کی کہ مکہ کی مقبرہ میں ہیں کوئی جگہہ معین اونکی معلوم نہیں بوجہ صحت کی یہانتک کہ تربت حضرت خدیجہ کا بھی یہی حال ہے اور گنبد جو اوسپر بنایا گیا ہے اعتماد رویا بعض اولیا کی بنا پر بنایا گیا ہے فی اللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے کہ گذرتے تھے ابن زبیر پر اور لوگ بھی گذرتے تھے اونپر یہانتک کہ گذرے اونپر عبداللہ بن عمر پس ٹھہرے ابن زبیر کی پاس کہ سولی پر تھے پس کہا ابن عمر نے سلام تجپر اے ابا خبیب تین بار اسیطرح کہا

ف ع خبیب خ کی پیش اور ب کی زبر اور ی کی جزم سے بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہے وسکی نام کر کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلے دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق تھا میں منع کرتا میں تجکو اس کام سے نہیں تا راستی مضمونکو کہا **ف** ح مراد کام سے خروج ساتھہ دعوی خلافت اور امامت کی ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے کیا کہ یزید سے بیعت نہ کی اور مکہ میں جا بیٹھے اور ولایتیں اپنی تحت و تصرف میں لائے اور اسیطرح مروان سے بعد یزید کی اور عبدالملک سے بعد مروان بیعت نہ کی پس عبدالملک نے حجاج کی تئین ابن زبیر پر مکہ میں بھیجا اور حجاج نے اونکو مارا اور سر اونکا مدینہ کو بھیجا اور جسد اونکا مکہ میں سولی پر کھینچا اور یزید نے بھی ایک لشکر مدینہ کی خراب کرنیکے لیے اور وہاں کے رہنیوالونکی قتل کیلیے اوسکو واقعہ حرہ کہتے ہیں بھیجا تھا اور وہی لشکر مکہ کو آیا تا عبداللہ بن زبیر کو مارے اس درمیان میں یزید مرگیا پس ابن عمر نے کہا کہ میں تجکو اے ابا خبیب اس معاملہ سے منع کرتا تھا اور تو نے کہا میرا نہ مانا آخر کو انجام کار یہہ ہوا مقصود اس سے تاسف و تحسر ہے ابن زبیر کی حال پر اور تشنیع و ملامت ہے اوس جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے البتہ تحقیق تھا تو کہ جانتا تھا میں تجکو بہت روزہ رکھنیوالا بہت شب بیدار و شب خیز بہت احسان کرنیوالا اقرابیوں سے **ف** ح آیا ہے کہ ابن زبیر روزے بہت رکھا کرتے تھے اور کبھی بیندران دن تک طی کا روزہ رکھتے اور تمام شب بیدار رہتے اور مراد ابن عمر کی اس کہنے سے یہہ تھے کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تھا عدو اللہ و ظالم اور مانند انکی کی کلام واسطے اونکی تنقیص کیا کرتا تھا اونہوں نے چاہا کہ برائت ابن زبیر کی اوسکی بات سے بیان کیجیے تا لوگونکو خوبیاں اونکی خوبطرح معلوم ہوجائیں ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ برا ہے یعنی بسبب فساد فہم اور بد اعتقادی اپنی کی اور ایک روایت میں بجائے لامۃ سوء کے لامۃ خیر آیا ہے **ف** ح یعنی وہ گروہ کہ تو برا اونکا ہے وہ گروہ خیر ہے معنے روایت پہلی کی یہہ ہیں کہ وہ گروہ کہ تو اونکی گمان و اعتقاد میں جملہ اشرار سے ہے وہ گروہ برا ہے تجہ جیسے شخص کو اشرار سے گنتے ہیں اور معنی دوسری روایت کی یہہ ہیں کہ تجکو کہ یہہ گروہ برا جانتا ہے کیا اچھا گروہ ہے بطریق استہزاء و تعریض کی فرمایا جیسے یہاں بعض اوقات بروں کو از راہ طعن کے اچھا کہتے ہیں کیا تم ہی خوب ہو کہ اسمیں فساد ڈالوا تھے ہو لیکن معنی اول ظاہر تر ہیں ترجمہ پہر چلے گئے ابن عمر وہانسے پس پہنچی حجاج کو خبر عبداللہ بن عمر کی ٹہرنے کی اور کلام مذکور کرنیکی حجاج کی تئین پاس ابن زبیر کی پس بہیجا حجاج نے کسیکو طرف ابن زبیر کی پس اوتاری گئی لکڑی پر سے کہ جسپر سولی دی گئی تہی پس ڈالی گئی یہود یونکی قبرونمیں **ف** ع ح یعنی بیچ جگہہ قبور یہودیوں کے کہ جہاں مکہ کی رہنیوالے یا وارد ہونیوالے یہود دفن کیے جاتے تہے اور یہہ منافی نہیں ہے اوسکی کہ جو اوپر گذرا ابن زبیر دفن کیے گئے بیچ اعلی معلی کی اسلیے کہ وہ اوٹہائی گئی بعد اسکی اس جگہہ دفن سے اور دفن کیے گئے جگہہ اعلی میں اور قبور یہودیوں کی مکہ میں متعارف نہیں ہیں مگر او سوقت میں تہیں تا حکم کیا حجاج نے کہ وہاں لیجاویں اور ڈالیں کہ جہاں قبور یہود کی ہوں واللہ اعلم ترجمہ پہر بہیجا حجاج نے کسیکو ابن زبیر کی ماں کی پاس کہ اسما بیٹی ابو بکر کی ہیں یعنی اونکی بلانیکے لیے پس انکار کیا اسما نے یہہ کہ آوین اوسکی پاس یعنی اور ٹہرین اوسکی پاس اور سلام کرین اوسکو پس پہر بہیجا حجاج نے اسما کی پاس اوس پیامی کو یعنی اور کہلا بہیجا اوسکی زبانی کہ البتہ آ تو میرے پاس نہ خود والا بہیجونگا طرف تیری اوس شخص کو کہ کہینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیاں پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نے کہ پس انکار کیا اسماء نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اسکی نہیں آؤنگی میں تیرے پاس یہانتک کہ بھیجے تو طرف میری اوس شخص کو کہ کھینچ کر لیجاوے مجکو ساتھہ چوٹیوں میری کے
کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجکو پاپوش میری ف ع یعنی لاؤ میری پاپوش لفظ سبتی ساتھہ زبر سین مہملہ اور جزم بے اور زیر تے اور تشدید یے کے تثنیہ کا
مضاف ہے متکلم کی طرف اور سبتیہ کہتے ہیں پاپوش کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اوسکا اور دور کئے گئے ہوں بال اوسکے یعنی جیسے یہاں کی جوتیاں ہوتی ہیں ترجمہ پس لیں حجاج نے پاپوشیں اپنی
یعنی اور پہنا اونکو پھر جلد جلد چلا جاتا تھا بلاتا ہوا اتراتا ہوا یہانتک کہ داخل ہوا اسماء پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تونے مجکو یعنی کیسا پایا تونے مجکو کہ کیا میں نے ساتھ اس دشمن خدا کے یعنی
تیرے بیٹے کے بسبب اعتقاد فاسد اوسکے اونکو دشمن خدا کا کہا اسماء نے کہ دیکھا میں نے تجکو کہ تباہ کی تونے اوسپر دنیا اوسکی کہ مار ڈالا اوسکو اور تباہ کی اوسنے تجپر آخرت تیری کہ
اوسکی قتل کی سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوا تو پہنچی ہے مجکو یہہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیر کو یعنی اوسکی حیات میں یا بعد مرنے اوسکے اے بیٹے دو کمر بند والی کے
ف ع ذات النطاقین لقب اسماء کا ہے کہ آنحضرت نے رکھا تھا بسبب اسکے کہ انہوں نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کی جو توشہ دان باندھنے کی لیے تسمہ وغیرہ بندھن
نہ پایا تو اپنی نطاق کی دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑے سی توشہ دان باندھا اور دوسرا ٹکڑا کمر میں باندھا اور نطاق کمر بند کو کہتے ہیں عادت ہے عرب کی عورتوں کی کہ
کمر بند باندھتی ہیں تا تہ بند پر کام کرنے میں تہ بند کھل نجائے پس یہہ لقب واقع میں تو اونکے لیے موجب فخر کا تھا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کس چیز کو فضیلت ہوگی اور حجاج
نادان اس لقب کو اونکے حق میں حمل مذمت پر کرتا تھا کہ وہ خادمہ ہے باہر نکلنے والی پس اونہوں نے اس لقب اپنی کو تسلیم کیا اور وجہ اوسکی کہ موجب افتخار کے تھی بیانکی ساتھہ
قول اپنے کی ترجمہ قسم ہے اسکی میں ہوں ذات النطاقین یعنی دو کمر بندوں والی ہے پر ایک ان دونوں میں سے پس تھی میں اوٹھاتی ساتھہ اوسکی طعام آنحضرت کا اور
طعام ابو بکر کا واسطے محافظت کی جانوروں سی ف ع لفظ من الدواب تعلق ہے ساتھہ ارفع کی یعنی باندھتی تھی میں اوس سے دسترخوان اون دونو صاحبونکی طعام کا اور
لگاتی تھی اوسکو اونچی پر بخوف جانوروں کی مانند چوہے اور چیونٹی وغیرہ کی ترجمہ اور اے پر کمر بند دوسرا پس کمر بند عورت کا ہے کہ نہیں ہے پروا ہوتی عورت
اوس سے ف یا تو بسبب خدمت کرنیکی کہ متعارف ہے اوسکی گہر میں کہ اچھی ہے لائق تعریف کی عورت کی حق میں یا واسطے باندھنے اوسکی اپنی کمر میں اپنی ہیئت بنی رہنی کی
نہ ہیئت نہ بگڑنے اوسکی یا بسبب عادت عرب کے عورتونکی ہے کہ اگر محتاج ہوتی ہیں تو کمر بند چمڑے کی بنی ہوئی باندھتی ہیں اور غنی ہوتی ہیں تو چاندی سونیکی کمر بند باندھتی
ہیں ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہمکو کہ تحقیق ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا پس بڑا جھوٹا پس دیکھا ہم نے
اوسکو یعنی مختار کو اور اما ہلاک کرنیوالا پس گمان نہیں کرتی میں تجکو مگر وہ ہلاک کرنیوالا کہ آنحضرت نے خبر دی ہے ف ع کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر پر
اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور یہہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ثنا کرنی موتی پر ساتھہ اچھی صفتوں معروفہ اوسکی کے
اور اسمیں منقبت عظیم ابن عمر کی بھی ہے سبب حق گوئی کی اور حجاج کی نہ پروا کرنیکی کیونکہ یہہ تو وہ جانتے ہی تھے کہ میری ان باتوں کی اوسکو خبر پہنچیگی اور
باوجود اسکی نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابو نوفل نے پس اوٹھ کھڑا ہوا حجاج اسماء کی پاس سے اور نہ جواب دیا اونکو نقل کی یہہ مسلم نے ف ع پھر مرگئیں اسماء اپنے
بیٹے کی مرنے سے پس دن بعد اور عمر اونکی سو برس کی تھی اور ایک دانت بھی ٹوٹا تھا اونکا وعن نافعٍ اَنَّ ابن عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ
الزُّبَيْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرَى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ
فَقَالَ يَمْنَعُنِي اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى
تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نافع سے کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہے یہہ کہ ابن عمر کے پاس
آئے دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کے یعنی پہلے قتل ہونے اونکے پس کہا اونہوں نے کہ تحقیق لوگوں نے کیا جو کچھ کہ دیکھتے ہو تم یعنی اختلاف کیا امر امامت میں
اور تم بیٹے عمر کے ہو یعنی اور وہ خلیفہ تھے بعد یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو ف ع یعنی اور حضرت کی یاروں میں سے بھی ہو پس اسمیں کچھ شک نہیں ہے

کہ تم اولی ہو ساتہہ خلافت کی عبد الملک سی کہ جملہ امراء اوسکی سی حجاج بن یوسف ظالم ہی **ترجمہ** پس کیا چیز باز رکہتی ہی تمکو نکلنی سی ساتہہ دعوی امامت اور خلافت کی اور
بدلہ لینی ظالمون کی سی پس کہا ابن عمر نی کہ باز رکہتا ہی مجکو نکلنی اور قتال کرنی سی علم اسبات کا کہ خدا تعالی نی حرام کیا ہی مجپر خون بہائی مسلما کا **ف ح**
اشارہ کیا ساتہہ پرہیز کرنیکی خونسی اور اختیار کرنیکی طریق احتیاط کو والا حاجت لفظ علی کی نہ تہی **ترجمہ** کہا اون دونون نی کہ کیا نہیں فرمایا ہی خدا تعالی
نی اور لڑو تم لوگون سی یہانتک کہ نہ پایا جاوی فتنہ پس کہا ابن عمر نی کہ تحقیق لڑی ہم یعنی ہمراہ آنحضرت کی اور خلفاء راشدین کے یہانتک کہ نہ تہا فتنہ یعنی شرک
اور ہوا دین اسلام خالص خدا کی لیی اور تم چاہتی ہو یہہ کہ لڑو تم یہانتک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانون میں اور ہو وی دین واسطی غیر اللہ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
ع یعنی بسبب تزلزل دین خدا کی اور عدم ثبات امر اوسکی کی اور حاصل یہہ کہ سائل کی اعتقاد میں یہہ تہا کہ قتال کیجی اوس شخص سے کہ مخالف ہوا اوس امر کی کہ اعتقاد رکہتا
تہا اوسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کی حق میں یہہ مناسب جانتی تہی کہ وہ ترک کرتی قتال کو بیچ اوس چیز کی کہ متعلق ہی ساتہہ ملک کی جیسکہ دلالت کرتا ہی قول
ابن عمر کا لقد انہاک عن مثل ہذا **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ**
فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ یَدْعُوْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا
وَاْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ آئی طفیل بن عمرو دوسی **ف ع** کہ یہہ صحابی ہین اسلام لائی مکہ مین پہر گئی اپنی قوم مین
اور وہان رہتی تہی یہانتک کہ ہجرت کی آنحضرت نی پس آئی یہہ آنحضرت کی پاس خیبر مین پس ہمیشہ خدمت بابرکت مین رہتی تہی یہانتک کہ رحلت کی آنحضرت نی
اور اونکا ذوالنور لقب ہی اسلیی کہ جب آنحضرت نی اونکو انکی قوم کیطرف بہیجا تا دعوت کرین یعنی اسلام کیطرف بلاوین انہون نی کہا کہ کیجی میری لیی یا رسول اللہ کوئی نشانی
تا تصدیق میری کرین لوگ پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی اور کہا خدایا بخش اسکی لیی نور پس پیدا ہوا نور اونکی دونون آنکہونکی درمیان کہا طفیل نی کہ ڈرتا ہون
کہ اسکو مثلہ کہین پس پہر اوہ نور درمیان طرف کوڑی اونکیکی پس روشن ہوتا تہا اندہیری راتمین پس گئی طفیل اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف پس اسلام لائی بعضی اونکی اور اونکی
مان نا ایمان لائی پس روایت کرتی ہین ابو ہریرہ کہ آئی یہہ طفیل بن عمرو **ترجمہ** طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنی مستحق ہلاک
کی ہوئی اسلیی کہ نافرمانی کی اور باز رہی طاعت سی پس بد دعا کیجی اللہ تعالی سی اونپر کہ عذاب واقع ہو پس گمان کیا لوگونے کہ آنحضرت بد دعا کرینگی اونپر پس کہا آنحضرت نے
یعنی بسبب ہونی اونکی رحمۃ للعالمین اور ہدایت کرنیوالی لوگون کی خداوندا راہ راست دکہا دوس کو اور لا اونکو یعنی طرف مدینہ کی کہ اوپر ہجرت کر کر یا نزدیک
کر اونکو طرف طریق مسلمین کے اور متوجہ کر دل اونکی طرف قبول کرنی دین کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہو تم عرب
کو تین سبب سے ایک تو اس سبب سی کہ مین عرب سی ہون یعنی اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہی طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہی اور دوسری اس سبب سے کہ قرآن عربی ہی یعنی نازل ہوا ہی
اسلیی کہ اوترا ہی قرآن عرب کے لغت مین اور اونکی لغت سے سمجہائی جاتی ہی فصاحت و بلاغت اوسکی اور تیسری اس سبب سے کہ کلام بہشتیون کا عربی ہی نقل کی یہہ
بیہقی نی شعب الایمان مین **ف ح** یعنی عرب کو فضیلت ہی دنیا اور آخرت مین اور آخر جملہ سی سمجہا گیا کہ کلام دوزخیونکا غیر عربی ہی اور یہہ تین سبب محبت کی کہ اعلی
تہی بیان فرما دی انکی سوائی بہی کئی سبب ہین اونسی محبت رکہنی کی کہ وہ یہہ ہین کہ اونہون نی سیکہی شریعت اور نقل کی طرف ہماری اور ضبط کی اونہون نے قول
اور افعال اور معجزات حضرت کی اور نقل کیی طرف ہماری وہ مادہ ہین اسلام کی اور بسبب اونکی فتح ہوی شہر اور پہیلا اسلام اطراف عالم مین اور وہ اولاد اسمعیل
علیہ السلام کی ہین اور سوال قبر اونکی زبان مین ہوگا چنانچہ اسلیی کہا گیا ہی من اسلم فہو عربی **باب مناقب الصحابة رضی اللہ عنہم اجمعین**
باب ہی بیچ بیان مناقب صحابہ کی راضی ہو اللہ اونسی سب سے **ف ع ح** مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی فضیلت کی اور فضیلت کہتی ہین اچہی خصلت کو کہ حاصل ہو سبب

اوسکی شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالی کی اور یا نزدیک خلق کی اور دوسری بات کا کچھ اعتبار نہین مگر یہہ کہ پہنچاوی طرف اول کی یعنی وسیلہ ہو اول کا پس
جب کہا جاوی کہ فلانا فاضل ہی یعنی فضیلت کہنی والا ہی تو معنی اسکی یہہ ہین کہ اوسکی لیی منزلت ہی اللہ کی نزدیک اور نہین پہنچایا جاتا طرف فضیلت کی مگر ساتہہ نقل کی
رسول خدا صلعم سی یعنی یہہ سمجہنا کہ فلانا شخص ذی منزلت ہی اللہ کی نزدیک سزاوار نہین جب تک کہ حضرت کی فرمانی سی نہ معلوم ہو کذا ذکرہ السیوطی اور صحابی اوس
شخص کو کہتی ہین کہ پایا اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان مین اور رہا دین اسلام پر مرا اگرچہ اس درمیان مین ارتداد بہی متخلل ہوا ہو جیسیکہ اشعث ابن قیس کے
حق مین کہتی ہین قول صحیح تر یہی ہی پہر پہچانا جاتا ہی صحابی ہونا اوسکا ساتہہ تواتر کی مانند ابو بکر اور عمر رض کی پہچانا جاتا ہی ساتہہ خبر مشہور کی یا ساتہہ کہنی صحابی کی
غیر اپنی کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی ہی خود اپنی تئین کہی کہ مین صحابی ہون جسوقت کہ ہو وہ عدل اور صحابہ سب عدل ہین مطلق موجب ظاہر کتاب اور سنت اور اجماع معتبر کی
اور بعضون نے شرط کیا ہی صحابی ہونیکی لیی طول صحبت کو ساتہہ آنحضرت کی کہ وہ خدمت بابرکت مین بہت حاضر رہا ہو اور سیکہا ہو علم حضرت سے اور حاضر ہوا ہو
غزوات مین اور کمتر مدت اوسکی چہہ مہینی کہی ہین لیکن دلیل تعین چہہ مہینونکی معلوم نہین واللہ اعلم جاننا چاہیی کہ اسمین شبہ نہین کہ غالب یہی تہا اوسکا کہ اکثر حضرت کی خدمت
مبارک مین حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کی ساتہہ اون لوگو نپر کہ نہین اکثر رہی حضرت کی خدمت مین اور حاضر نہین ہوے کسی جہاد مین اور نہین دیکہا آنحضرت کو مگر ایک نظر
دور سی اور کلام نہین کیا اونسی مگر کم یا دیکہا حالت طفولیت مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سبکو اور شرح السنہ مین ہی کہ کہا ابو منصور بغدادی نی کہ ہمارے علما کا
اجماع ہی اسپر کہ افضل اونکی خلفاء اربعہ ہین بحسب ترتیب خلافت کی پہر تمام عشرہ مبشرہ پہر بدر پہر احد کی پہر بیعۃ الرضوان کی پہر وہ کہ اونکو مرتبہ ہی اہل عقبتین سے کہ انصار سے
ہین اور ایسی ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہین کہ نماز پڑہی اونہون نے قبلتین کیطرف یعنی کعبہ اور بیت المقدس کیطرف اور ایسے اختلاف کیا ہی علمائی حضرت عائشہ
اور خدیجہ کی حقمین کہ کونسی اون دونومین افضل ہی اور حضرت عائشہ اور فاطمہ کے حق مین اور رہا وہ عدول فضلا اور صحابہ خیار سی ہین اور لڑائیان جو آپسمین اون کی ہوئین
تہا ہر جماعت کو شبہ کہ اعتقاد رکہتی تہی صواب ہونی اپنی کا اور سبب اسی کی سب تاویل کرتی تہی اپنی لڑائیو پر اور نہین نکل گیا کوئی اونمین عدالت سے بسبب اسکی کہ وہ
مجتہد تہے اختلاف کرتی تہی مسائل مین اور نہین لازم آتا اس سے نقص کسیکا اونمین سے غرضکہ طریقہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ زبان اونکی گفتگو سے بند رکہین سوا خیر کی کچہہ نہ کہین اگر کچہہ
خلاف خیر کے منقول ہو اوس سے چشم پوشی کرین کہ سلامتی اسمین ہے

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ برا کہو تم میری صحابہ کو ف
ع یہہ خطاب حضرت نی اپنی صحابہ کو کیا اسلیی کہ وارد ہوا ہی سبب اس حدیث کی فرمانیکا یہہ تہا کہ درمیان خالد بن ولید کی اور عبدالرحمن بن عوف کی کچہہ تنازع تہا اس مین مراد
اصحابی سی صحاب مخصوص ہین اور وہ وہ ہین کہ مخاطبونسی پہلی اسلام لائی تہی اور ممکن ہے کہ یہہ ہو خطاب عام امت کو اسلیی کہ جان لیا تہا حضرت نی نور نبوت سے
کہ مثل اسکی واقع ہوگا اہل بدعت مین یعنی روافض و خوارج مین پس منع فرمایا اونکو اس بات سی شرح مسلم مین ہے جاننا چاہیی کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہی اور اکبر
فواحش سی اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ برا کہنی والا انکا تعزیر دیا جاوی اور کہا بعضی مالکیہ نے کہ وہ قتل کیا جاوی اور کہا قاضی عیاض نے کہ برا کہنا کسیکا
صحابہ مین سے کبائر سی اور تصریح کی ہی بعضی ہمارے علمار نی کہ قتل کیا جاوی آدمی بسبب برا کہنی شیخین کے اور کتاب اشباہ والنظائر کی کتاب السیر مین ہے کہ جو کافر توبہ کری پس توبہ
اوسکی مقبول ہی دنیا مین اور آخرت مین مگر جماعت کفر کرنیوالی کی بسبب برا کہنی نبی کی اور بسبب برا کہنی شیخین کے یا ایک اون دونومین سی یا بسبب سحر کی یا بسبب زندقہ کی
اگرچہ عورت ہو تو توبہ نہین مقبول جبکہ پکڑی جاوی پہلی توبہ کی اور کہا اشباہ والی نی کہ نام اوسکا زین بن نجیم ہی برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی اونکو کفر ہی اور اگر
فضیلت دیوی علی رض کو اونپر تو وہ مبتدع ہی کذا فی الخلاصہ اور یہہ مناقب کردری کی ہی کہ کافر ہوتا ہے جبکہ منکر ہوا ان دونونکی خلافت کا یا دل بغض رکہے اونسی بسبب
دوست رکہنی آنحضرت کی انکو اور اگر دوست رکہی علی رض کو زیادہ اونسی تو نہین ماخوذ ہوگا بسبب اسکے اور شاید کہ وجہ انکی تخصیص کے اسلیی ہی کہ وارد ہوئی ہین انکی

فضیلت

فضیلت میں حدیثیں آنحضرت کی خاص کر علحدہ باب میں جیسیکہ آگی آوینگی یا اسلیئی اجماع ہوا ہی انکی حقیت پر بخلاف خوارج کی بیچ حق عثمان اور علی اور معاویہ وغیرہ کی واللہ اعلم **ف** جناب قبلہ و کعبۃ المحققین سند المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نی لکھا ہی بلا شبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیق کی ہیں اور فقہ کی کتابوں میں لکھا ہی کہ جو کہ انکار خلافت صدیق کی کری منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیریہ میں کہا اَلرَّافِضِیُّ اِذَا کَانَ یَسُبُّ الشَّیْخَیْنِ وَیَلْعَنُهُمَا اَلْعِیَاذُ بِاللّٰهِ فَهُوَ کَافِرٌ وَاِنْ کَانَ یُفَضِّلُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ لَا یَکُوْنُ کَافِرًا لٰکِنَّهٗ مُبْتَدِعٌ وَلَوْ قَذَفَ عَائِشَةَ بِالزِّنَا کَفَرَ بِاللّٰهِ اور یہہ بہی عالمگیری میں ہی مَنْ اَنْکَرَ اِمَامَةَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَهُوَ کَافِرٌ عَلٰی قَوْلِ بَعْضِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ مُبْتَدِعٌ وَلَیْسَ بِکَافِرٍ وَالصَّحِیْحُ اَنَّهٗ کَافِرٌ کَذٰلِكَ مَنْ اَنْکَرَ خِلَافَةَ عُمَرَ رَضِیَ فِیْ اَصَحِّ الْاَقْوَالِ وَیَجِبُ اِکْفَارُ الرَّوَافِضِ فِیْ قَوْلِهِمْ بِرَجْعَةِ الْاَمْوَاتِ اِلَی الدُّنْیَا وَتَنَاسُخِ الْاَرْوَاحِ اِلٰی اَنْ قَالُوْا وَهٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ خَارِجُوْنَ عَنْ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ وَاَحْکَامُهُمْ اَحْکَامُ الْمُرْتَدِّیْنَ تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیئے کہ دلیلیں انکی کفر کی بہت ہیں از انجملہ یہہ کہ حدیثیں جو وارد ہیں خلفاء ثلثہ کی فضائل میں ان گنت ہیں اور بسبب تعدد طرق اور کثرت رواۃ اپنی کی متواتر بالمعنی ہیں پس انکار مدلول ان اخبار کا کفر ہی بلا شبہ اور مثل ان اخبار سی کسی نی مجتہدین میں سے مخالفت نہیں کی ہی بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہاء مجتہدین سی ہیں مقدم کرتی ہیں خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بہی چہ جائے ایسی حدیثیں اور یہہ بہی کہ صحابہ کی حق میں اللہ تعالی نی رضامندی اپنی بیان فرمائی ہی ان آیتوں میں لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الخ اور جائی فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ تا قول اپنی کہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ پس جنکی لیئی اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوی یہہ اونپر لعن کریں بلکہ اونکو غاصب بد کافر جانیں ان دونوں باتوں میں تباین کلی ہی پس اونکی لعنت کرنیوالی اور برا جاننی والی مخالف قرآن کی ہیں اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہی اور یہہ بہی کہ خلافت خلفا کی ثابت ہی قرآن شریف سی کہ فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ الخ کہا مدارک وغیرہ میں یہہ کہ آیۃ واضح تر دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین کی اسلیئی کہ مستخلفین جو ایمان لائی اور عمل صالح کئی وہی ہیں پس منکر صحت خلافت خلفاء کی خارج ہیں دائرہ ایمان سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی بعد آیۃ مذکورہ کی وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی جنہوں نی کفر کیا کہ اسکی وعدہ کو سچ نجانا اور حق نجانا انکو پس وہ فاسق ہیں یعنی کافر ہیں اسلیئی فاسق عرف قرآن میں آتا ہی یعنی فاسق کامل کی وہ کافر ہی جیسی اس آیۃ میں وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور یہہ بہی ہی کہ صحابہ سچی ہیں فرمایا اللہ تعالی نی للفقراء المہاجرین تا قول اپنی کی ہم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفۃ اللہ کہتی تہی شیعہ اونکو کاذب کہتی ہیں اور درمیان صادق اور کاذب کی فرق صریح ہی پس جو کوئی اونکو کاذب کہی دکہ اوسنی قرآن کو اور مخالفت کی اوسکی اور یہہ کفر ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ فلاح پانیوالی ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولئک ہم المفلحون پس کیا کہیگا تو اونکی حق میں کہ جو کہتی ہیں اونکو اولئک ہم الخاسرون اور یہہ بہی ہی کہ ثنا کی ہی حقتعالی نی انکی اپنی کلام شریف میں بہت سی کہ فرمایا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ تا قول اپنی کی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا پس کیا اعتقاد ہی تیرا اونکی حق میں کہ جو اونکو برا کہتی ہیں اور لعنت کرتی ہیں اونکو اور ان آیتوں میں یہہ مضمون بہی ہی کہ صحابہ آپسمیں محبت و مہربانی رکہتی تہی اور کفار پر دشواری اور سختی کرنیوالی تہی پس جو کوئی صحابہ کو آپسمیں دشمنی رکہنیوالی اور بی الفت جانی منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتہہ اونکی بغض اور غصہ کری نہیں آیتوں اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہی کہ فرمایا ہی لیغیظ بہم الکفار یعنی تاکہ غصہ میں لاوی اللہ سبب انکی کافروں کو یعنی کافر اونپر غصہ کرتی ہیں یہہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نی مالابد میں لکھا ہی اور بعد اسکی لکھا ہی کہ صحابہ جامع قرآن و حدیث اور راویان قرآن ہیں جو کوئی منکر صحابہ کا ہوا ایمان ساتہہ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کی اوسکو ممکن نہیں ہے اور اخر آیۃ میں وہی وعدہ ہی کہ جو کہتی ہیں کہ

صحابہ حضرت کی اسوقت مین تو ایسی ہی تہی بعد آنحضرت کی وفات کی یہہ بد دین ہوگئی اسلئے وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا اونہین کی لئے ہوتا ہی کہ جو مرتی دم تک باایمان
اور صالح رہین والعیاذ باللہ جہل نسبت باریتعالی کی لازم آتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ جنسی مخلفین کو جو اعراب مین سے دعوت طرف جہاد کی کی باتفاق اہل سنت کی
ابوبکر ہین اور شیعہ کو گنجائش انکار کی بہی نہین کما لا یخفی فرمایا اللہ تعالی نی قل للمخلفین من الاعراب تا قول اپنی کی وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن
ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغیرہم نی کہا ہی کہ خلافت صدیق کی قرآن مین اس آیہ سی ثابت ہوتی ہی اور روگردانی کرنیوالا اونکی دعوت
یعنی بلانی سی عذاب دیا جاویگا ساتہہ عذاب الیم کی پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ جو لعن کریں اونکو اور نسبت کفر کی کریں اور یہہ بہی ہی کہ بہشتی ہونا اونکا نصوص قطعیہ سی
ثابت ہی فرمایا اللہ تعالی نی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح تا قول اپنی کی وکلا وعد اللہ الحسنی پس انکار اونکی بہشتی ہونی کا لازم
کرنیوالا انکار نصوص کا ہی اور یہہ کفر ہی اور جاننا چاہیی کہ جو کوئی جھٹلاوی قرآن کی ایسی مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہین رکہتا وہ کافر جاحد ہی اور رد کی
کئی مرتبی ہین ایک تو اونمین سی رد صریح ہی مثل رد کرنی اہل جاہلیت کی قرآن کو ایک اونمین سے رد غیر صریح ہی مانند سند پکڑنی کی ساتہہ ایسی تاویل کی کہ اجماع کیا ہی
اہل حق نی اوسکی بطلان پر مانند سند پکڑنی مانعین زکوۃ کی اور یہہ دونون قسمین رد کی کفر ہین بالاجماع اور اسمین شک نہین کہ شیعہ رد کرتی ہین قرآن و حدیث
کو ساتہہ اسی قسم اخیر رد کی پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہہ بہی ہی کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سی ہین سبب رفع درجات کا جانتی
ہین اور صرف استحلال معصیت کفر ہی چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنین اور اللہ تعالی تو حضرت ابوبکر کی شان مین فرماوی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول
لصاحبہ لا تحزن پس جب اللہ اونکی یاری و جان نثاری کا حال بہ نسبت حضرت کی بیان فرماوی دیکہا چاہیی کہ اونکی برا کہنی والی خبیثون کا کیا حال ہوگا اور فرمایا
اللہ تعالی نی ولا یأتل اولوا الفضل منکم اور یہہ صاحب فضل ابوبکر ہین باتفاق اہل سنت کی پس منکر اونکی فضل کا صریح رد کرتا ہی قرآن عظیم کو اور
فرمایا اللہ تعالی نی وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی یہہ آیت بہی ابوبکر رض کی شان مین ہی اور علی رض کی شان مین نہین ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہہ بات پوشیدہ
نہین ہی اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکہی تو اوسپر بوجہ احسن یہہ بات ظاہر ہو جاوی پس جسکو اللہ تعالی اتقی فرماوی وہ مستحق رحمت و رضوان ہی یا مستحق لعن و خذلان
اگر کوئی شیعہ کہی کہ شرح عقائد نسفی مین مشکل جانا ہی کافر کہنا بسبب برا کہنی شیخین کے اور صاحب جامع الاصول نی شیعہ کو فرقون اسلامیہ مین گنا ہی اور اسیطرح
صاحب مواقف نی اور شیخ ابو الحسن اشعری و غزالی نی بہی نہین مناسب جانی اہل قبلہ کی کافر کہنی کو پس جو کافر کہتی ہین شیعہ کو قول اونکا موافق سلف اہل سنت کے نہین ہے
تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسیکہ عبد اللہ بن مسعود کو اشتباہ ہوا بیچ اطباق یدین کی نماز مین اور علی مرتضی رض کو بیچ بیع امہات اولاد کی اور
جلا دینی زندیقون کی آگ مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم مین واسطی جنبی کی وغیر ذلک نظیرین اسکی بہت ہین گویا کہ نظر ان بزرگون کی اوپر اہل قبلہ ہونی اونکی کی
لگی اور اوپر نرمی کلمہ کہنی شیعہ کی التفات کیا جیسی حضرت عمر اور حضرت علی رض کہ مانعین زکوۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کر کر سفارش کو اوٹہی اور کہا کہ کیونکر قتال کرین ہم
اونسی حالانکہ فرمایا آنحضرت نی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ کہا ابوبکر نی کہ مین قتال کرونگا اونسی کہ جو فرق کرینگی درمیان نماز اور
زکوۃ کی بعد حضرت عمر نی کہا کہ دیکہا مینی کہ کہولدیا اللہ نی سینہ ابوبکر کا قتال کی لیئی پس جانا مینی کہ یہی حق ہی پس ان بزرگوارون نی اون رافضیون کی حق مین فرمایا ہے
کہ وہ ایسی خبیث نہون جیسی اسوقت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ملا علی قاری کا کہ مرقاۃ مین لکہا ہی قلت وھذا فی حق الرافضۃ والخارجۃ
فی زماننا فانہم یعتقدون کفر اکثر اکابر الصحابۃ فضلا عن سائر اہل السنۃ والجماعۃ فہم کفرۃ بالاجماع
بلا نزاع انتہی اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ مین غور کرنا چاہیی کہ انسی کیا ثابت ہوتا ہی کفر انکا یا ایمان عن عویمر بن ساعدۃ
انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منہم وزراء وانصارا واصہارا فمن سبہم
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا روایت کی یہہ محاملی اور طبرانی اور حاکم نی

وعن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سياتي من بعدي قوم يقال لهم الرفضة فإن أدركتهم فاقتلهم فإنهم
مشركون قال قلت يا رسول الله ما العلامة فيهم قال يفرطونك بما ليس فيك ويطعنون على السلف

نقل کی یہہ دارقطنی نے اور ایک روایت دارقطنی کی مین ہے وذلك انهم يسبون ابا بكر وعمر ومن سب اصحابي فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اور اسیطرح منقول ہی انس سے اور عیاض انصاری و جابر اور حسن بن علی و ابن عمر اور ابن عباس و فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرت نے من
ابغضهم فقد ابغضني ومن اذاهم فقد اذاني ومن اذاني فقد اذى الله اور روایت کی ابن عساکر نے ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال حب ابي بكر وعمر ايمان وبغضهما كفر اور روایت کی عبداللہ بن احمد نے انس سے بطریق مرفوع کہ انی لارجو لامتی فی حبهما لابي
بكر وعمر ما ارجو لهم في قول لا اله الا الله اور اونکی بغض کا حال سمجھا جاتا ہی اونکی محبت کی حال سے اسلیے کہ دونون نقیض ہین پس بغض کا کفر ہوگا
اور یہہ ہی کہ تکفیر مومنین کے کفر ہی اسلیے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ جو کوئی کسیکو کافر کہے یا کہے عدو اللہ اور وہ ایسا ہو وے نہین تو رجوع کرتا ہی کفر کہنے والی پر پس
مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہی پس کافر کہنا اونکا رجوع کریگا اوسکی کہنے والی کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نے کہ اجلہ شیوخ مسلم سے ہین کہ اگر کوئی کسیکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب مین سے ناقص کہے پس جان کہ بلاشبہہ وہ زندیق ہی اور یہہ اس سبب سے ہی کہ قرآن حق ہی اور رسول حق ہی اور جو کچھ لیکر آئی ہین رسول
وہ حق ہی اور نہین روایت کیا یہہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جسنے عیب لگایا اونکو اوسنے ارادہ کیا باطل کرنی کتاب و سنت کا پس عیب اوسکو لگیگا اور
حکم زندقہ اور ضلالت کا اوسپر راست و درست آویگا اور سہل بن عبداللہ تستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اوسنے اونکی اصحاب کے
اور محیط مین ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نہین جائز ہی نماز پیچھے رافضیونکی اسلیے کہ وہ منکر ہین خلافت صدیق رض کی اور اسیطرح بیچ کتاب اصل محمد بن حسن کے ہی جلا
مین ہے جس نے انکار خلافۃ الصدیق فهو کافر اور مرغینانی مین ہی کہ مکروہ ہی نماز پیچھے صاحب ہوا ی و بدعت کی اور نہین جائز ہی پیچھے رافضیونکی نہ کہا قاضی نے
شفا مین کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نے من ابغض الصحابة وسبهم فليس له في فيء المسلمين حق اور یہہ بھی کہا من غاظه اصحاب محمد
صلى الله عليه وسلم فهو كافر قال الله تعالى ليغيظ بهم الكفار اور قاضی ابوبکر باقلانی نے مثل اسکی کہا اور بیہقی نے امام اعظم سے مثل
اسکی نقل کیا اور ظاہر یہہ ہے کہ فقہا حنفیہ نے اخذ کیا ہی قول کافر کہنی شیعہ کا امام اعظم سے اور امام اعظم دانا تر ہین رافض کے حال کے اسلیے کہ وہ کوفی ہین اور کوفہ منبع
رفض کا ہی پس جب امام اعظم نے تکفیر منکر امامۃ صدیق کی تو پس تکفیر اونکی لعنت کرنیوالی کی اونکی نزدیک بالاولی ہوگی مگر یہہ کہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت اجماع
کو کہین و ہر منکر اجماع کا کافر ہی چنانچہ مشہور ہے یہہ اصولیون کی نزدیک اور کہا مالک نے کہ جسنے برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب مین سے ابوبکر کو یا عمر کو یا عثمان کو
یا علی کو تا قول اپنی کی فان قال كانوا على ضلال او كفر قتل تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کی قول سے ارتداد اونکا سمجھا جاتا ہی اور سوای
ان دلیلونکی اور بہت دلیلین ہین انکے کفر کی خوف درازگی کی سے اکتفا کیا سو یہہ بہائی مسلمانون کی خیرخواہی کی لیے لکہتا انکو عظمت صحابہ کے اور برائی اس فرقہ خبیثہ
کی معلوم ہوجائی اور اونکی کید سے بچتی رہین اور اپنا عقیدہ خراب نہ کرین اور اونسے ملاپ نہ کہین اور انقطاع کرین ناتا رشتہ کرنا انسے اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق
الہی رفیق ہو انکی فضائل کی آیتین حدیثین دیکہہ کر تو وہ توبہ کری اللهم اهدنا الصراط المستقيم آمین یا رب العالمين ت پس اگر ثابت ہو کہ ایک تم مین سے خرچ کری راہ خدا
مین مانند کوہ احد کی سونا پہنچی ثواب اوسکا ثواب مد ایک اونکیکو اور نہ آدہی مد کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف ع مد نام ایک پیمانہ کا ہی کہ قریب سیر بہر کی
اوسمین جو وغیرہ آتی ہین اور اتنا ثواب اونکو ملتا تہا بسبب خوش نیتی اور خوش وقتی اونکی کی اور اس سبب سے کہ اونکا مال طیب ہوتا تہا اور کم ہوتا تہا اور حاجت بہت
ہوتی تہین با وجود اسکی جو اللہ کی محبت مین خالص نیت سے دیتی تہی ایسا ثواب پاتی تہی اور یہہ حال تو اونکی ادنی کا تہا پس دیکہا چاہیے کیا کچھ ثواب ملتا ہوگا
اونکی جہاد کا اور نثار کرنی جانونکا راہ خدا مین آگی رسول خدا کی اور ابتدا حدیث مین معلوم ہوا کہ یہہ حدیث خاص صحابہ کبار کی حق مین فرمائی لیکن جانا گیا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولی سلبی کہ مقصود زجر و منع کرنا ہی برا کہنے وں لوگوں کی سی کہ سبقت لیگئی ہیں اسلام میں اور فضل ہرکیہ واجب ہے تعظیم اونکی اور روایت کیا علی بن حرب طائی او خیثمہ بن سلیمان نی ابن عمر سی کہ کہا لَا تَسُبُّوا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمْرَهُ اور روایت کی عقیلی نی ضعفا میں کہ فرمایا آنحضرت نی اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي اَصْحَابًا وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا وَسَيَاْتِي قَوْمٌ يَسُبُّوْنَهُمْ وَيَسْتَنْقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ **وعن** اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مَّا يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی بردہ سی کہ روایت کی اپنی باپ سی کہ ابو موسی اشعری ہی کہا اونکی باپ نی کہ اوٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا طرف آسمان کی اور تھی حضرت بہت اوٹھاتی سر مبارک اپنا طرف آسمان کی یعنی بجہت انتظار وحی کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ستارے سبب امن کے ہیں آسمان کی لیے پس جس وقت مٹ جاتی ہیں ستارے **ف** ع کہ شامل ہیں آفتاب چاند کو اور مراد جاتی رہنی ستاروں کی سی تکویر اور تکدر اور منعدم ہونا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت **ترجمہ** آوے گی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہی اور تقدیر کی گئی واسطی اوسکی یعنی پھٹنا اور لپٹنا روز قیامت کے جیسیکہ فرمایا اذا السماء انفطرت و اذا السماء انشقت اور میں سبب امن کا ہوں اپنی اصحاب کے لیے پس جبکہ جاؤنگا میں اس عالم سے آوی گی میرے اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتی ہیں یعنی فتنی اور لڑائیاں اور اختلافات اور مرتد ہو جانا بعضے اعراب کا اور اصحاب میری سبب امن کے ہیں میری امت کے لیے پس جبکہ جاتی رہینگی اصحاب میرے آوی گی امت میری کو وہ چیز کہ وہ وعدہ دیے جاتی ہیں نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع یعنی جاتی رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قایم ہونی اوپر اون کی اور واقع ہونا فتنوں اور بدعتوں اور حوادث کا اشارہ ہے اسطرح **ف** ابی شر کی وقت جاتی رہنی اہل خیر کی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک زندہ تھے تو بیان کر دیتی تھی اونکی لیے چیزیں اختلاف کرتی تھی اوسمیں جب وفات پائی حضرت نے لوگ خود رای ہوئے لوگ اور مختلف ہوئیں خطرہ نفسانی ہوئی صحابہ کہ سند پکڑتی تھی ہر امر میں آنحضرت کی ساتھ قول و فعل یا دلالت حال کی پس جبکہ مفقود ہوئی صحابہ کم ہوئی انوار اور قوی ہوئیں تاریکیاں اور ایسی ہے حال آسمان کا بھی وقت باقی رہنی ستاروں کی چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت نی اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيْ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْكُمْ مَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ اَحَدًا رَاٰى مَنْ رَاٰى اَحَدًا رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ اور روایت ہے ابو سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سی پس کہینگی جہاد کرنیوالی اپنی جماعت سے یعنی آپسمیں کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتھ آنحضرت کی پس کہینگی ہاں یعنی جواب

دینگی کہ ہان ہی ہم مین وہ شخص کہ صحبت رکھی ہی ساتہہ آنحضرت کی پس کہولا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگی او سپر یعنی بہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پہر آویگا لوگو نپر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سی پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہاری وہ شخص
کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تابعین ہین تم مین پس کہین گی ہان پس فتح کیجاوی گی واسطی اونکی پہر آویگا لوگون پر
ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سی پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہاری وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اسکی کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ
اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہین گے ہان پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی **ف** ع اس حدیث مین معجزہ ہی آنحضرت کا اور
فضیلت اونکی اصحاب کی اور تابعین کے اور تبع تابعین کے یعنی قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آیندہ مین صراحۃ مذکور ہی **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم
کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ آویگا لوگو نپر ایک زمانہ کہ بہیجا جاویگا یعنی اوسمین لوگو نمین سی لشکر پس کہینگی لشکر کی لوگ دیکہو آیا پاتی ہو اپنی
مین کسی کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سی پس فتح کیجاوی گی بسبب اونکی یعنی اون صحابی کی برکت سی پہر بہیجا
جاویگا دوسرا لشکر یعنی اور وقت مین اور جماعت کیطرف پس کہینگی کہ آیا ہی انمین وہ شخص کہ دیکہا ہو آنحضرت کی اصحاب کو **ف** ح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تابعین مین دیکہنا
اصحاب کا کافی ہی جیسیکہ صحابہ مین دیکہنا آنحضرت کا معتبر ہی اور بعضون نے کہا کہ صحابہ مین تو دیکہنا کافی ہی لیکن تابعین مین صحبت اور ملازمت چاہیئے جیسیکہ پہلی روایت
مین گذرا مگر یہہ کہ یہان دیکہنا ساتہہ صحبت کے مراد ہو **ترجمہ** پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی پہر بہیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا دیکہو آیا پاتی ہو انمین اوس شخص کو کہ دیکہا
اوسنی اوسکو کہ دیکہا ہی اونسی آنحضرت کی یارونکو پہر ہوگا بہیجنا چوتہی لشکر کا یعنی چوتہی مرتبہ مین پس کہا جاویگا کہ دیکہو آیا دیکہتی ہو انمین کسیکو کہ دیکہا ہو اوسکو
کہ دیکہا ہو کسیکو کہ دیکہا ہو اوسنی اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکی **ف** ح ع اور ایک نسخہ مین لہم ہی بدلی لہ کی یعنی واسطی اونکی
برکت اوسکی اور اس حدیث مین چار قرن کو ہوئی اصحاب و تابعین و تبع تابعین و تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بہی یہہ حدیث خیر القرون کی چار درجے مذکور ہوئے
ہین اور چونکہ اہل خیر نادر تہی چوتہی قرن مین اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایتونمین بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کی اور قلت بیوقوفی اور فساد کی
اونمین پس صحیح مسلم مین عائشہ سی ہی بطریق مرفوع کی خیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نی ابن
مسعود سے بطریق مرفوع کی خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم تجیٔ قوم لا خیر فیہم **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَہُمْ قَوْمًا یَّشْہَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْہَدُوْنَ
وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَنْذِرُوْنَ وَلَا یَفُوْنَ وَیَظْہَرُ فِیْہِمُ السِّمَنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یُّحِبُّوْنَ السَّمَانَۃَ اور روایت ہی عمران
بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین امت میری قرن میری ہی یعنی اصحاب میرے پہر بہترین امت کی وہ لوگ ہین کہ متصل اونکی ہین یعنی تابعین پہر وہ
لوگ کہ متصل ہین اونکی یعنی تبع تابعین **ف** ع قرن ہر زمانہ کی لوگ اور وہ مقدار توسط کی ہی بیچ عمر اہل زمانہ کی لیا گیا ہی یہہ لفظ اقتران سی پس گویا وہ اسی مقدار
کی نزدیک ہوتی ہین اوسمین اوس زمانہ کی لوگ اپنی عمرونمین اور احوال مین اور بعضون نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا اسی برس کا اور بعضون
نے کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہی کہ مضبوط و معتبر اوسمین کچہہ کوئی عدد معین زمانہ سی نہین ہی پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہین اور تہی مدت اونکی وفات رسالت سے تا
آخر مرنی صحابہ کی ایکسو بیس برس اور قرن تابعین سنہ سوسی قریب ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا وہانسی لیکر قریب دو سو برس تک اور اوسوقت مین ظاہر ہوئی
بدعتین اور پیدا ہوئین چیزین غریب اور سر اوٹہائی فلاسفہ نی اور کہولین زبانین معتزلہ نی اور امتحان کیی گئی اہل علم ساتہہ کہنی خلق قرآن کے اور متغیر ہوئی احوال
اور پہیلی اختلافات اور ناقص ہونی لگی احکام سنت کی روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا **ترجمہ** یہہ تحقیق بعد ان تین قرنون کی ہوگی ایک قوم کہ

گواہی دینگی سچائین کہ نہین طلب کیجاویگی اونسی گواہی ف ح یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ گواہی دینی پہلی طلب کرنیسی بری ہی لیکن اشکال اٹہتا ہی ان باتسی کہ علما نی کہا اور حدیث
مین آیا ہی کہ بہترین گواہ وہ ہوگا وہ شخص ہی کہ گواہی دی پہلی اسکی کہ طلب کیجاوی وہ اوس سی گواہی اور وجہ جمع کی درمیان ان دونون حدیثونکی یہہ ہی کہ گواہی دینی پہلی طلب
کی بری وہ جگہہ ہی کہ معلوم ہو گواہ ہونا اوسکا اسلیئی وہان گواہی دینی پہلی طلب کے ضائع ہی در محمول ہی غرض اور اچہی وہ جگہہ ہی کہ معلوم نہین گواہ ہونا اوسکا اور
خبر دیتا ہی مین گواہ ہون یا وقت طلب گواہی کے قاضی کی پاس اگر گواہی ہی یا حدیث گواہی دینی کی پہلی طلب کے مبالغہ ہی بیچ ادای گواہی کی اور جلد قبول کرنیکی بعد
از طلب کرنیکی جیسیکہ کہتی ہین جو اد وہ شخص ہی کہ پہلی سوال کی دیتا ہی یا برای محمول ہی کہ اہل شہادت نہو یا محمول ہی جہوٹی گواہی پر یہی لوگونکی حقوق مین نہ اللہ
تعالی کی حقوق مین وہ ہی حسب کہ مصلحت اوسکی چہپانی مین نہو اور بعضون نی کہا کہ مراد شہادت سی یہان سوگند ہی یعنی قسم جہوٹی کہا دینگی پہلی اسکی کہ کوئی انکو قسم
دی اور قسم اونسی طلب کری جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی ت اور خیانت کرینگی اور امین نکری جاوینگی اور اعتماد نکیا جاویگا اونپر ف ح اور مراد یہہ ہی کہ خیانت
اونکی ظاہر وفاش ہوگی کہ اصلا محل امانت نہونگی اور اگر کبہی واقع کچہہ تہوری سی خیانت ہو تو اعتبار نہین کہتی ت اور نذر مانینگی اور وفا نکرینگی
ف ع اور نہ پروا کرینگی اوسکی ترک کی بخلاف نیکونکی کہ اونکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ
مُسْتَطِيْرًا ت اور پیدا ہوگا اونمین موٹاپا ف ح لفظ سمن ساتہہ زبر سین اور زبر میم کی فربہی کہ بسبب بہت کہانی اور پینی و تنعم و ترفہ کی پیدا ہوگی یہہ کہ خلقی
اور طبعی ہو اور بعضی کہتی ہین کہ مراد فربہی سی فربہی حال ہی یعنی تکبر کرینگی اور دعوی کرینگی و بیجا کہ نہین ہی اونمین قسم کمال و شرف سی اور بعضون نی کہا کہ
مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہی اور کہا تورپشتی نی کہ یہہ کنایہ غفلت سی و قلت اہتمام سی ساتہہ امر دین کے اسلیئی کہ غالب فربہ ہون پر یہہ ہی کہ نہین اہتمام کرتی اسکا
کہ ریاضت مین ڈالین نفسونکو بلکہ بڑی ہمت اونکی حظوظ نفسانی اور سونا ہی اور شرح مسلم مین ہی کہا علما نی کہ فربہی مذموم وہ ہی کہ قصد کر کر حاصل کری اور جو کہ خلقی ہی اسمین
نہین داخل اور ظاہر یہ ہوا ہی اس معنی پر روایت کے کہ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِيْنَ ت اور ایک روایت مین ہی کہ قسم کہا دینگی اور نہ قسم لائی جاوینگی یعنی
قسمین کہا وینگی بلا ضرورت و بعض حب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ابوہریرہ سی یون آیا ہی کہ پہر پیچہی انکی آویگی ایک قوم کہ دوست رکہی گی فربہی
کو ف ح اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ سبقت کریگی گواہی ایک کی قسم سی اوسکی قسم پر اور سبقت کریگی قسم اوسکی گواہی اوسکی پر مقصود بیان کرنا حرص کا ہی
پروا نی دینکا ہی امور دین مین کہ بسبب حرص کی ایسی بی پروائی امور دین کی ہوگی کہ کبہی وہ کریگا اور کبہی یہہ

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ
ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا مَنْ سَرَّهٗ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ
الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَاءَتْهُ
سَيِّئَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ
الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهٗ لَمْ يُخَرِّجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تعظیم
کرو میری یارونکی یعنی حالت زندگی اور موت مین اسلیئی کہ وہ نیکتر اور برگزیدہ تمہاری ہین ایسا ہی ت ف ح اور کیونکر نہون کہ مصاحب اور ملازم اور حاضر بارگاہ
رسالت کی اور تربیت یافتہ علم و عمل اونکی ہین اور اونمین سی جنہون نی کہ ملازمت و صحبت نہین کی دیکہنی ہی جمال باکمال اونکی مین شرف مطالب سی ہی کہا کہ ایک
نظر کرنی جمال مصطفی پر ایسا کچہہ حاصل ہوتا تہا اور کشود کار ہوتا تہا کہ اور ونکو چلونمین خلوتونمین نصیب ہوتا اور ایمان عیانی و یقین شہودی کہ لوگونکی تئین ہی کسیکو وہان شرکت
نہین ت پہر وہ لوگ کہ قریب اونکی ہین یعنی تابعین پہر وہ لوگ کہ قریب اونکی ہین ف ح یعنی تبع تابعین یعنی تینون گروہ بہترین امت اور سرداران کے ہین بنابر غایت اونکی زمانی مین اور اس زمانی کی لوگونکی
صدق اور دیانت اور عفت اور امانت تہی دستور احوال اونکی حکم کیگئی ساتہہ عدالت کی ہین مگر نادر بسبب معصوم ہونیکی اور بعد انکی امر بالعکس ہی جیسیکہ فرمایا

ترجمہ پہر ظاہر اور شایع ہوگا جہوٹ در خیانت دین و دنیا مین **ف** ح اشارہ ہی طرف ظہور اور شیوع بدعتون اور خواہشون نفسانی کی کہ اگرچہ حادث بعضی ان امور کا مانند قدر اور اعتزال ورارجا رکی اواخر قرون مین ہوا ولیکن ظہور اور شیوع انکا بعد اونکی ہوا **ترجمہ** یہانتک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کہاویگا ہو قسم نہین دیاجاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہین طلب کیا جاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگی وسکو بیچون بیچ بہشت کا یعنی چاہی کہ بیچون بیچ بہشت مین ہی کہ بہترین جگہون بہشت کا ہی پس چاہیئے کہ لازم پکڑی جماعت کو **ف** ع یعنی سواد اعظم کو اور اوسیخیر کو کہ اوسپر جمہور مین صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سی اور متابعت اونکی کری پس داخل ہی ہمین محبت اونکی ور اکرام اونکا **ترجمہ** اسو اسطی کہ تحقیق شیطان ساتہہ تنہائی کی ہی یعنی جو کہ خود رائی ہی ور متابعت جماعت کی نہین کرتا او رشیطان د وشخصونسی دور ہی اور ہرگز ہو مرد ساتہہ عورت اجنبیہ کے اسلیی کہ شیطان تیسران مین شخصونکا ہی کہ مرد اور عورت اور شیطان مین سر ضرور ہی کہ بہکاویگا اون دونونکو اور جسکو خوش کری نیکی اوسکی اور غمگین کری اوسکو بدی اوسکی پس وہ مومن ہی **ف** ح ع یعنی علامت مومن کامل کی یہہ ہی کہ نیکی کرنی سی خوش ہو اگر بدی جو دمین آوی غمگین و ناخوش ہووی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ نشان زندگی دل کا ہی اور منافق جو ایمان قیامت پر نہین کہتا برابر ہی اوسکی نزدیک نیکی ور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہی لیکن حاشیہ مین لکہا ہی النَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ وَرِجَالُہٗ رِجَالُ صَحِیْحٍ اِلَّا اِبْرٰہِیْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِیَّ فَاِنَّہٗ لَمْ یُخْرِجْ لَہُ الشَّیْخَانِ وَہُوَ ثِقَۃٌ ثَبْتٌ ذَکَرَہُ الْجَزَرِیُّ **وعن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْرَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر رضی سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی نہ لگی گی آگ اوس مسلمانکو کہ دیکہا ہی مجکو یا دیکہا ہی اوسکو کہ دیکہا ہی مجکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع یعنی اور مراد اسلام پر پس اس تقدیر پر صحابی ور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت مین ہے لیکن صحابی اور تابعی اور مسلمان و ہمہ کہ اسلام پر مرا اور یہہ ہی مخبر صادق کی اور خوشخبری ہی اونکی ساتہہ اوسکی معلوم نہین ہوتا اسی جہتہ سی مخصوص ہی وہ جماعت کہ اونکو بشارت پہنچی ہی اور چونکہ پایا دالی آنحضرت کو وہ لوگ کہ محروم تہے اوس جناب کی خدمت سی اور روایت اصحاب سی اونکی تسلی کی لیی فرمایا طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ مَرَّۃً وَّطُوْبٰی لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کی یہہ احمد نی اور بخاری نی اپنی تاریخ مین اور ابن حبان نی اور حاکم نی ابی امامہ سی اور روایت کی یہہ احمد نی بہی انس سے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْہُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّہُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّہُمْ وَمَنْ اَبْغَضَہُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَہُمْ وَمَنْ اٰذَاہُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈرو اللہ سی پہر ڈرو اللہ سی بیچ حق اصحاب میرے کی تین بار مکرر فرمایا واسطی تاکید و مبالغہ کی یعنی یاد کرو اونکو سوائی تعظیم و توقیر کی اور ادا کرو حق صحبت اونکی کا ساتہہ میرے نگہہ رکہنا اور نہ کرنا اونکو مانند نشانہ کی بعد میری کہ ڈالو اونکی طرف تیر بدکہا دکی اور عیب گیر ہو اونکی پس جو شخص کہ دوست رکہتا ہی اونکو پس بسبب دوست رکہنی میری کی اونکو دوست رکہتا ہی اونکو یا یہہ معنی ہین کہ بسبب دوست رکہنی اوسکی کی مجکو دوست رکہتا ہی اونکو اور یہہ مناسب تر ہی ساتہہ قول اونکی اور جو شخص کہ دشمن رکہتا ہی اونکو پس بسبب دشمنی میری کی دشمن رکہتا ہی اونکو **ف** ع حاصل یہہ کہ دوست رکہنا ہی اونکو اسلیی کہ وہ دوست رکہتا ہی مجکو اور دشمن رکہتا ہی اونکو اسلیی کہ وہ دشمن رکہتا ہی مجکو عیاذاً باللہ منہ پس حق ہی بسبب اسکی قول اوس شخص کا کہ کہتا ہی جسنی برا کہا اونکو پس واجب القتل ہوا دنیا مین جیسا کہ ہی مذہب مالکیہ کا اور کہا ہی علمانی کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہہ ہی کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کری طرف متعلقون اوسکی کی پس نشان محبت حق جل و علا کا محبت رسول اسکی ہی اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کی ہی اور اسیطرح سمجہلی **سکوت** اور جو شخص کہ ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو یعنی حکما اور جو شخص کہ ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہی کہ پکڑیگا خدا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ

حدیث غریب ہے **ف** ع یعنی عذاب کریگا اوسکو دنیا میں یا آخرت میں شاید کہ نکالی گئی یہہ حدیث اس قول اللہ تعالے کی سی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا
بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا
یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَہَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل اصحاب میری کی درمیان امت میری کی مانند نمک کی ہی طعام میں نہیں سنورتا کہانا مگر ساتھہ نمک کی
کہا حسن بصری نی یعنی بعد سننی اس حدیث کی پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنورین ہم **ف** ح یعنی حال ہمارا یہہ حسرت کہاتی ہین اوپر گذرنی بعضی صحابہ کی با وجودیکہ
انکی زمانہ میں جو دصحابہ کا تہا اور وفات حسن بصری کی اکیسویں سن ہے کہتا ہوں میں کہ سنورتی ہین ہم اونکی کلام سی اور روایتوں سی اور معرفت مقامات اور حالات اون کی سی اور
اونکی اخلاق و صفات کی پیروی کرنی سی اسلیئی اعتبار ان چیزونکا ہی ذاتوں ونکی کا ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ میں **ف** ع یعنی اپنی اسناد سی اور
اسیطرح روایت کیا اوسکو ابو یعلی نی اپنی مسند میں انس سی مرفوع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی ابو موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں
ہی کوئی اصحاب میرے میں سی کہ مری کسی زمین میں مگر کہ اوٹھایا جاویگا وہ قبر اپنی سی حالیکہ کہینچنی والا ہوگا اوس زمین والونکا بہشت کیطرف اور سبب روشنی کا ہوگا اونکی لیی
یعنی ہادی ہوگا اونکا روز قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ اور ذکر کی گئی حدیث
ابن مسعود کی کہ سر اوسکا یہہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کی کہ اوسمین ذکر صحابہ کا ہی مصابیح میں اس باب میں ذکر کی ہی مولف نی ذکر اوسکا وہان مناسب
دیکہا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ
فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ —— روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہو تم اون لوگونکو
کہ برا کہتے ہین میرے صحابیون کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر **ف** ع ح اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ لعنت اونکی پہرتی ہی اونہین کیطرف اسلیئی وہ
اہل شر و فتنہ ہین اور صحابہ اہل خیر سی کہ مستحق ہین صلواۃ و رحمت کی اور اشارہ ہی اس کیطرف کہ اگر لعنت فعل پر کرین ذات پر تعریض ہو بسبب احتیاط تو ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی
نی **ف** ع اور ایسے ہی خطیب نے اور روایت کی ابن عدی نی عائشہ سی مرفوع اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَؤُہُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ اور حدیث مرفوع میں ہے یَکُوْنُ فِیْ
اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمُّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْہُمْ فَاِنَّہُمْ مُشْرِکُوْنَ ایک روایت میں ہی وَیَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَہْلِ الْبَیْتِ وَلَیْسُوْا کَذٰلِکَ
وَاٰیَۃُ ذٰلِکَ اَنَّہُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ یہہ روایت صواعق محرقہ میں ہی اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنی روافض کی بعضی صحابہ کو اور برا کہنی خوارج
کی بعض اہل بیت کو یہہ ہے کہ جب منقطع ہوئی اونکی اعمال اونکی بسبب مرنی کی تو چاہا اللہ تعالے نی کہ ہمیشہ ہی اونکی لیئی ثواب اسطرح بڑہی رہی ملنی حسنات کی اور اونکی دشمنون
کو عذاب شدید ہو **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ
مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُہَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَّلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّمَّا ہُمْ
عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِہِمْ فَہُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ہُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمُ
اہْتَدَیْتُمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی پوچہا مینی
اپنی پروردگار سی اختلاف صحابہ اپنی سی پیچہی میری یعنی یہہ جو اختلاف کرینگی یہ اسمین فروع شرایع میں بعد میرے اسمین کیا حکمت ہی پس وحی کی اللہ تعالی نی طرف

میری کہ اے محمد بلا شبہہ اصحاب تیری نزدیک میری بمنزلہ ستارونکی ہین سمانمین **ف** ع یعنی یہہ ظاہر کرنی ہدایت اور باطل کرنی ضلالت کی مانند ستارونکی ہین کہ جیسی ستارون سے راہ بر و بحر کی معلوم ہو جاتی ہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالے نی وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ویسی ہی انسی راہ حق معلوم ہوتی ہی اور بری راہ باطل ہوتی ہی **ترجمہ** یعنے اون ستارونمین سے قوی تر اور روشن تر ہین بعضی سی اور واسطی ہر ایک کی نور ہی یعنی اوسیطرح واسطی ہر ایک کے اصحاب مین سے نور ہی بقدر استعداد اوسکی کہ جس شخص نے کہ لیا کچھہ اوسچیز سی کہ وہ اوسچیز پر ہین اختلافات اپنی سی یہہ مسائل علم و فقہ کی پس وہ نزدیک میری ہدایت پر ہین **ف** ع اور اس سے معلوم ہوا کہ اختلاف امت کا رحمت ہے واسطے امت کے لیے کہا طیبی نی کہ مراد اس سے اختلاف فروع مین ہے نہ اصول مین جیسکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فھو عندی علی ھدی کہا سید جمال الدین نے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مراد وہ اختلاف ہی کہ دین مین ہوا نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہین اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنی بعضی صحابہ کی بعض سے خلافت و امارت مین کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہے کہ اختلاف خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کیسی تہا کہ صادر ہوا ہر ایک کی اجتہاد سی غرض دنیوی سی کہ صادر ہوتا ہی حظ نفسانی سی پس یہہ اختلاف بادشاہونکا سا نہہا **ترجمہ** کہا عمرؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اصحاب میرے مانند ستارونکی ہین یعنی پس پیروی کرو تم اون سبکی یا اکثر کی اور اگرچہ میسر ہو سایہہ جس سبکی وصحبت میں سے پیروی کروگی راہ پاوگی نقل کی یہہ رزین نے **ف** ح ع جیسکہ اشارہ کیا ساتہہ قول اپنی کی ولکل نور رزین روایت بقدر علم و فقہ کی ہی کہ نزدیک اوسکی تہی باوجود تفاوت مراتب اوسکی کی اور اس معنی سی کوئی صحابی خالی نہین بالضرور علم دین و شریعت کا اوسکی پس ہے اور جاننا چاہیے یہہ حدیث اصحابی کالنجوم آخر کی کلام کیا ہی علما نی چنانچہ ابن حجر نی تقریر طویل لکھی ہی سیوطی نے ذکر کیا کہ یہہ حدیث ضعیف و اہی ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم نی کہ یہہ موضوع باطل ہی لیکن ذکر کیا بیہقی نے کہ اوسکی کہا کہ حدیث مسلم سی بعض معنی اسکی سمجھی جاتی ہین مراد حدیث مسلم سے یہہ حدیث آنحضرت کی ہی النجوم امنة للسماء الحدیث

باب مناقب ابی بکر

باب ہے مناقب ابی بکر رضی اللہ کا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالی لوگونمین سی مجہپر یا بہت خرچ کرنیوالی اونمین سے بسبب میری اپنی صحبت مین یعنی دوام ملازمت اپنی مین ساتہہ لگائی کہ نہی نفس اپنی کی میری خدمت مین اور اپنی مال مین یعنی خرچ کرنی مال اپنی مین میری راہ مین ابو بکر ہین اور نزدیک بخاری کی ابا بکر واقع ہوا ہی اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا مین ابو بکر کو ایسا دوست ولیکن برادری بسبب مسلمانی کی ہی اور محبت اوسکی باقی اور ثابت ہی **ف** ح خلیل خلت سی ہی ساتہہ پیش خ کی بمعنی صداقت و محبت متخلل کی یعنی در آنیوالی اندر قلب محب کے کہ داعی ہی طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کے یعنی اگر روا ہوتا مجکو کہ پکڑون مین کوئی دوست خلق مین سے باین صفت کہ محبت اوسکی میری دل کی اندر آتی اور مطلع وہ میری سر پر ہوتی تو ابو بکر کو ایسا دوست پکڑتا مین کہ لائق اور قابل اس صفت کی ہی ولیکن نہین ہی میری لیی محبوب باین صفت مگر حق سبحانہ و تعالی دوست کہنا میرا خلق کو اوپر ظاہر دل میری کی ہی اور آگاہ نہین میری سر پر سوائے حقتعالی کی اور یا خلیل خلت سی ہی ساتہہ زبر خ کی بمعنی حاجت کی یعنی اگر پکڑتا مین کوئی دوست کہ رجوع کرتا مین اوسکی طرف اپنی حاجتونمین اور اعتماد کرتا مین اوسپر اپنی مہمات مین تو ابو بکر کو پکڑتا مین ولیکن اعتماد میرا تمام امورمین اور رجوع میری تمام احوال مین خدا ہی کیطرف ہی اور وہی ہے ملجا اور ملاذ میرا اور یہہ معنی اقرب و انسب ہین ساتہہ سیاق حدیث کی ولیکن محدثین نی حکم کیا ہی کہ معنی اول اوجہ اور اولی ہین فافہم **ترجمہ** باقی چہوڑی جاوی مسجد مین کوئی کہڑکی یا روزن دیوار مین مگر کہڑکی کہ ابو بکر کی دیوار مین ہے **ف** خوخہ ساتہہ زبر دو خ معجمہ کی اور واو ساکن کی درمیان اونکی روزن کہ چہوڑا جاوی دیوار مین تا روشنی گہر مین آوی یعنی و شندان اور بعضونے کہا کہڑکی کو کہتی ہین اور جو گہر کہ ملی ہوئی مسجد شریف سی تہی اونمین کہڑکیان تہین کہ اونمین سی مسجد شریف مین آتی تہی روزن تہی کہ اونمین سے مسجد مین نگاہ کرتی تہی کہ آنحضرت مسجد مین آئی یا نہین پس حکم فرمایا آنحضرت نی کہ تمام کہڑکیان یا روزن بند کردی جاوین مگر کہڑکی یا روزن ابو بکر کا ازراہ تکریم و تفضیل انکی کی کہلا رہی رہیہ تہا

آخر خطبہ مین کہ آنحضرت نی پڑہا کہ اسمین کنایہ ہی ساتہہ خلافت صدیق کی اور روکنا گفتگو اور ونکا اسباب مین اور جب لوگون نی کلام کیا اسباب مین تو فرمایا
حضرت نی کہ مینی یہہ کام اپنی طرف سی نہین کیا ہی بلکہ بامر خدا عز وجل کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عمر رضی نی درخواست کی کہ اپنی دیوار مین ایک روزن چہوڑین تاکہ دیکہہ
لیا کرین آنحضرت کو اوسوقت کہ آوین مسجد مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہ چہوڑین اگرچہ مقدار ناکہ سوئی کی ہو **ت** اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر ہوتا مین پکڑنیوالا
دوست کسیکو سوای اپنی رب کی تو البتہ پکڑتا مین ابو بکر کو دوست نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی **ف** جاننا چاہیے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نی بیچ شرح صحیح بخاری کی کہا کہ
آئی ہین ساتہہ مین حدیثین بطریق متعددہ کہ ظاہر مین مخالف معلوم ہوتی ہین اس حدیث مذکور کی کہ ابو بکر رض کی باب مین آئی ہی از انجملہ حدیث سعد بن وقاص کے کہ حکم کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ بند کرنی دروازون کی کہ جانب مسجد کی تہی مگر دروازہ علی کا کہلا رکہا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نی اور اسناد اسکی قوی ہی
اور روایت کی طبرانی نی اوسط مین ساتہہ نقل ثقات کی کہ صحابہ جمع ہوئی اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نی ساتہہ بند کرنی اصحاب کے دروازونکی اور کہلا رکہا دروازہ علی
کا فرمایا آنحضرت نی کہ مینی نہین بند کیی ہین اور نہ کہلا رکہا ہی بلکہ خدا نی بند کیی اور کہلا رکہا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی دروازونکی سوائی دروازہ علی کی اور
اسیطرح روایت کی احمد اور نسائی نی ابن عباس اور ابن عمر سی کہا شیخ ابن حجر نی کہ ہر ایک ان حدیثون سی لائق حجت کی ہی خصوصًا کہ قوت پائی ہی بعض نی اونمین
سی ساتہہ بعض کے اور کہا ابن حجر نی کہ ابن جوزی نی حکم کیا ہی اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہی علی رض کی شان مین ساتہہ وضعی ہونیکی اور کلام کیا ہی اسکی بعض طرق مین بسبب مخالف
ہونی اوسکی حدیثون صحیحہ کو کہ وارد ہوئی ہین ابو بکر رض کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو روافض نی اونکی مقابلہ مین اور رد کیا شیخ ابن حجر نی ابن جوزی پر بیچ
حکم کرنی اوسکی ساتہہ وضعی ہونی اس حدیث کی بمجرد توہم معارضہ اوسکی ساتہہ حدیث ابو بکر کی اور کہا کہ حدیث علی رض کی طرق کثیرہ ہین بعضی اونمین سے حد صحت کو پہنچی
ہین اور بعضی مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان اس حدیث علی اور اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی ابو بکر کی شان مین نہین ہی اور وجہ توفیق کی یہہ ہے کہ حکم ساتہہ بند کرنی او ر
دروازونکی اور کہلی رہنی دروازہ علی کی اول امر مین تہا وقت بنانی مسجد کی اور تہا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کی کہ جاتی تہی اور نکلتی تہی اوسمین سے اور صحت کو
پہنچا ہی آنحضرت سی کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی جنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتہہ بند کرنی کہڑکیونکی سوای کہڑکی ابو بکر کی آخر امر مین تہا آنحضرت کی مرض مین
کہ باقی رہی تہی آنحضرت کی وفات مین تین دن اور دلیل اس کلام کی یہہ ہے کہ وارد ہوا ہی کہ حکم کیا آنحضرت صلعم نی ساتہہ بند کرنی دروازونکی سوای دروازہ
علی کی آئی حمزہ بن المطلب اسکی کہ ظاہر ہوا اونسی امتثال امر مین کچہہ توقف اور اونکی آنکہین کہتی تہین اور پانی جاتا تہا اونسی کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپ
نی اپنی چچا کو اور درلائی چچا کی بیٹی کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی ای چچا میری حکم کیا گیا مین ساتہہ اسکی اور مجکو اسمین کچہہ اختیار نہین پس ذکر کرنی حمزہ کی اس قصہ مین جانا
گیا کہ یہہ مقدم تہا اسلیی کہ حمزہ رض غزوہ احد مین شہید ہوئی **و**عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهُ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابو بکر کو دوست ولیکن
ابو بکر میرا بہائی ہی اور یار میری **ف** ح ع اور احمد کی روایت مین ہی اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ اور ابو یعلی کی سند مین ابن عباس سے ابو بکر صاحبی و
مونسی فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ ابی بکر کہا ابو حاتم نی کہ یہہ قول حضرت کی سد و ابخ دلیل ہی اوپر قطع طمع تمام لوگون کی خلافت سی سوای ابی بکر کے
ت اور تحقیق دوست پکڑا ہی مینی تمہاری صاحب کو کہ عبارت ہی اونکی ذات شریف سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح پہلی حدیث سی دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سی دوست پکڑنا اللہ تعالے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہے مرتبہ محبوبیت کو پہنچتا ہی
یحبہم ویحبونہ ؎ ہر کہ او در عشق صادق آمدہ است ٭ بر سرش معشوق عاشق آمدہ است ٭ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تہی اور حبیب اوس محب کو کہتی ہین کہ مرتبہ
محبوبیت کو پہنچی اور بعضی خلت کو اعلی اخص کہتی ہین اور آنحضرت کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کی اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور کامل تر کہتی ہین

میرے دل میں تمہاری محبت پیدا ہو گئی ہے (?)

خلت ابراہیم سی کذا قال الغزالی اور یہہ حدیث دلیل ظاہری ہے کہ ابوبکر ہین افضل صحابہ مین **وعن** عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ ادعی لی ابابکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا ولا ویابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر رواہ مسلم وفی کتاب الحمیدی انا اولی بدل انا ولا اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی مرض الموت مین کہ بلاو واسطی میری ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہی اور بلا اپنی بہائی کو یعنی عبدالرحمن کو تاکہ حکم کرون مین نامہ سکی لکہنیکا اسلیے کہ مین ڈرتا ہون یہہ کہ آرزو کری کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکہنی کی اور کہتا ہون یہہ کہ کہی کہنی والا کہ مین مستحق ہون واسطی خلافت کی حالانکہ نہین ہوگا مستحق خلافت کا باوجود ابی بکر کی اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہی سیر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہین چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ کتاب حمیدی کی واقع ہوا بیچ انا اولی بجای انا ولا کی یعنی مین لائق تر ہون ساتہہ خلافہ کی اور نہین مستحق ہی دوسرا غیر میرا **ف** ع اور طیبی نی قاضی عیاض سے نقل کیا کہ یہہ روایت اجود ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتی ہین حضرت علی رض کی خلافت پر اور وصیت کرنیکا اونکی حقین محض باطل ہی کچہہ اصل اوسکی نہین باتفاق مسلمانونکی اور اول جو جہٹلایا اونکو علی رض نی جہٹلایا ہی جس وقت کہ پوچہی گئی کہ کیا تمہاری پاس کوئی چیز ہی کسی نہین وہ قرآن مین فرمایا علی رض نی کہ نہین ہی میری پاس مگر اس صحیفہ مین تہا اور اگر اونکی پاس نص ہوتی تو فرماتی ہی **وعن** جبیر بن مطعم قال اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ فکلمتہ فی شیء فامرھا ان ترجع الیہ قالت یا رسول اللہ ارایت ان جئت ولم اجدک کانھا ترید الموت قال فان لم تجدینی فاتی ابابکر متفق علیہ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہا جبیر نی کہ آئی آنحضرت کی پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سی کسی چیز مین یعنی کچہہ حاجت چاہیی کوئی بات پوچہی پس حکم کیا آنحضرت نی اوس عورت کو اور وقت آوی طرف آنحضرت کی یعنی تاکہ دیوین اوسکو کچہہ یا جواب دین اوسکی باتکا کہا اوس عورت نی یا رسول اللہ خبر دیجیی مجکو کہ اگر آؤن اور نپاؤن آپکو یعنی اور شاید کہ یہہ مکان اوسکا دور تہا مدینہ سی کہا جبیر نی گویا کہ وہ عورت مراد رکہتی تہی ساتہہ نپانی آنحضرت کے اونکی موت کو **ف** ح ظاہرا یہہ عورت آنحضرت کی ایام وفات کی قریب آئی تہی **ت** فرمایا آنحضرت نی پس اگر نپاوی تو مجکو پس آ تو ابوبکر کی پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع ظاہرا اس حدیث سی اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص قطعی نہین ہی اور باوجود اسکی دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت و منقبت اونکی کی اور جمہور علما اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنی پر کسی جانب مین نہین ہی اور صحت خلافت ابی بکر رض کی باجماع صحابہ کی ہی اور شیخ ابن ہمام نی مسایرہ مین دعوی نص کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہی اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہا بیچی ایک اعرابی نی آنحضرت کی ہاتہہ کچہہ اونٹ وعدہ پر پس کہا حضرت علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسی کہ اگر آؤن مین آپکی پاس وقت وفات آپکی تو کون ادا کریگا قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجکو ابوبکر پس پہر آیا وہ اعرابی علی رض کی پاس اور خبر دی اونکو پس کہا علی رض نی کہ پہر جا اور پوچہہ اونسی کہ اگر آؤن مین ابوبکر کی پاس وقت انتقال اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کی پاس اور پوچہا آپسی پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عمر پس کہا علی رض نی کہ پوچہہ عمر کی بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عثمان پس کہا علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسی کہ اگر آؤن مین عثمان کی پاس وقت انتقال اونکی کی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچہا اعرابی نی آنحضرت سی کہ جب مرجاوین ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مر سکی تو تو مرجا روایت کی یہہ اسمعیل نی اپنی معجم مین **وعن** عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ علی جیش ذات السلاسل قال فاتیتہ فقلت ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت من الرجال قال ابوھا قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسکت مخافۃ ان یجعلنی فی آخرھم متفق علیہ

اور روایت ہی عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا اونکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کی ذات السلاسل کو بہیجا تہا کہ نام ایک زمین کا ہی کہا آیا مین آنحضرت کی پاس یعنی پہلی سفر کی یا بعد اوسکی پس کہا مینی آنحضرت سی کہ کون محبوب ہی طرف آپکی **ف** ح ع یعنی اون لوگونمین سی کہ موجود ہین آپ کی زمانہ مین یا مرد ہین

اونسی لشکر والی اور یہہ اس لیی ہی کہ سبب اونکی سوال کا یہہ تہا کہ جب اونکو لشکر کا امیر کر کر بہیجا بعد اونکی بہیجنی کی اونکی کمک کی لیی ابو عبیدہ بن الجراح کو بہیجا ساتہہ دوسو بزرگون کی انصار و مہاجرین مین سے کہ ابوبکر و عمر بہی اونمین تہی لیکن امامت عمرو رض ہی کرتی رہی پس فتح ہوئی مسلمانونکی اور کافر بہاگی اوسوقت عمرو بن العاص کے خیال مین یہہ آیا کہ مین مقدم ہون مرتبہ مین انسی کہ میری ساتہہ اونکو بہیجا پس جب پہر کر آئی تو آنحضرت سی یہہ پوچہا آنحضرت نی ایسا جواب دیا کہ طمع اونکی منقطع ہوگئی لیکن ہو یہ بہی احتمال دل کو مراد عام آنحضرت کی اہل زمانہ مین یہہ جواب حضرت کا تہا کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب تر ہین لوگونکی طرف میری عورتون مین سی کہا مینی مردونمین سی یعنی سوال میرا اونسی ہی تہا نہ بیبیون سی کہ مردونمین سی کون بہت محبوب ہی طرف تمہاری کہا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابوبکر کہا مینی پہر کون بہت محبوب ہی فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نی اور مردونکو یعنی بعد اور سوا اونکی پس خاموش ہوا مین یعنی اس سوال سی بسبب خوف اسکی کہ گردانین آپ مجکو بیچ آخر لوگون کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی یعنی مطلق آخر اون لوگونکی کہ پوچہون مین اونکو اگر پوچہتا مین آپ سی **وعن محمد بن الحنفیة قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین رواہ البخاری**

اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ بیٹی ہین علی رض کی غیر فاطمہ زہرا رض سی کہ کہا کہا مینی اپنی باپ یعنی علی رض سی کہ کون لوگونمین سی بہتر ہی بعد آنحضرت کی کہا علی رض نی ابوبکر بہتر ہین کہا مینی پہر کون ہی کہا عمر اور ڈرا مین کہ کہین عثمان یعنی پوچہا مینی کہ بعد عمر کی کون بہتر ہی بخوف اسکی کہ عثمان کو افضل فرمائین گی پس عدول اس سوال سی کر کر یون کہا مینی کہ پہر تم بہتر ہو کہا علی رض نی کہ نہین ہون مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یہہ اونہون نی از راہ تواضع کی فرمایا والا وقت اس سوال کی سب لوگونسی وہ بہتر تہی اسلئی کہ یہہ ذکر عثمان کی قتل ہونیکی بعد کا ہی ذو النورین تفضیل برعلی علاء الدین ہم است در میان علماء **وعن ابن عمر قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینہم رواہ البخاری وفی روایة لابی داود قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امة النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ برابر نہین کرتی تہی ہم ساتہہ ابی بکر کی کسیکو یعنی صحابہ مین سی بلکہ اونکو فضیلت دیتی تہی اور پہر ساتہہ عمر کی برابر نہین کرتی تہی کسیکو پہر ساتہہ عثمان کی پہر چہوڑ دیتی تہی ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہین فضیلت دیتی ہم درمیان اونکی ایک کو دوسری پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح مراد یہہ ہی کہ ہم فضیلت دینا شل اونکی کا بلکہ ایکطرح کی صحابہ کو ہمین فضیلت دیتی تہی ایک کو دوسری پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعة الرضوان اور تمام علماء صحابہ افضل ہین شاید کہ یہہ تفاضل درمیان اصحاب کی مراد ہی اور اسی پر اہل بیت پس وہ خصر ہین اونسی اور حکم اونکا مغایر ہی اونکی پس نہین وارد ہوگا اعتراض بسبب ذکر کرنی علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کی کہ حمزہ اور عباس ہین رضی اللہ عنہم اور کہا مظہر نی کہ مراد ابن عمر کی بڈہی اور مسن ہین اصحاب مین سے کہ جبکوئی امر درپیش آتا تو مشورہ کرتی آنحضرت اونسی اور حضرت علی رض آنحضرت کی زمانہ مین جوان نو عمر تہی والا اونکی فضیلت کا بعد ان تین کی کسی کو کوئی منکر نہین اور نیز یہہ ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کی بیچ جیسیکہ اہل بدر اور اہل بیعة الرضوان اور علماء صحابہ کو فضیلت ہی اورون پر تو بیچ روایت ابی داود کی ہی کہ کہا ابن عمر نی تہی ہم کہ کہتی تہی اس حالمین کہ آنحضرت زندہ تہی بہترین امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم **ف** ح اور امام احمد ابن عمر سی لائی ہین کہ کہا تہی ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کی جانتی بہترین لوگونکا ابوبکر کو پہر عمر کو اور کہا ای علی تحقیق دی گئی ہین تین خصلتین کہ اگر ایک اون تین مین سی میری لیی ہو تو بہتر جانونمین دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی نکاح کر دیا آنحضرت نی اونسی اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ رض ہین اور حاصل ہوئی آنحضرت کی لیی اونسی اولاد اور بند کیی دروازی سبکی سوائی دروازہ علی کی اور دیا اونکو نیزہ اپنا روز خیبر کی اور نسائی نی روایت کیی کہ پوچہی گئی ابن عمر کہ کیا کہتی ہو بیچ حق عثمان اور علی کی پس بیان کی یہہ حدیث بعد اوسکی کہا مت پوچہو حال علی رض کا اور قیاس کرو کسیکو اونپر بند کیی دروازی سبکی سوائی دروازہ اونکی کی کذا ذکرہ الشیخ فی فتح الباری

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی

اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِئُہُ اللّٰہُ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ
اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی کسیکی لیی نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلہ اوتارا ہی
ہمنی اوسکا یعنی جو نکا تو ن ہا زیادہ سوائی ابو بکر کی پس تحقیق ابو بکر کی لیی نزدیک ہمارے نعمت نیکی ہی کہ بدلہ دیگا اوسکو خدا تعالی عوض اوس نعمت کے دن قیامت کے
ف ع یعنی بدلہ کامل کہا بعضون نے کہ مراد یدسی نعمت ہی اور وہ مال ہی اور نفس اور اہل اور اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی مین صرف کیی اور احتمال ہی کہ مراد اس
نعمت یدسی آزاد کرنا بلال کا ہو جیسیکہ اشارہ ہی کیطرف اس آیۃ مین وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی الخ ت اور نہین نفع دیا مجکو کسیکی مال
نی مانند مال ابی بکر کی ف ح کہ جو کچھ گھر مین رکھتی تہی خدمت با برکت مین لی آئی اور گھر مین کچھہ نہ چھوڑا اور ذو الخلال ساتھہ زیرخ کی لقب ابو بکر رض کا ہی جب تمام
مال راہ خدا مین صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجائی تکمونکی خلال یعنی کانٹی لگائی ت اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا مین ابو بکر کو دوست جانی
آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوائی خدا کی دوست حقیقی نہین رکھتا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع کتاب ریاض الصالحین مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہین
نفع دیا مجکو کسیکی مال نی کبھی وسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نی پس روئی ابو بکر اور کہا کہ نہین مین اور مال میرا مگر ملک آپ کی اور موافقات مین ہی کہ فرمایا آنحضرت
نی نہین ہے مال کسی شخص مسلمانکا نافع تر میری لیی مال ابی بکر سی اور تہی آنحضرت حکم کرتی ابو بکر کی مال مین جیسیکہ حکم کرتی اپنی مالمین اور آیا ہی کہ خرچ کین ابو بکر نی آنحضرت
پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتی ہین کہ اسلام لائی ابو بکر اس حال مین کہ اونکی لیی چالیس ہزار درہم تہی سب خرچ کیی آنحضرت کی عہد مین فی سبیل اللہ اور
عروہ سی ہی کہ کہا آزاد کروائی ابو بکر نی سات بردی کہ عذاب دی جاتی تہی اسکی راہ مین اونمین سی بلال اور عامر بن فہیرہ تہی وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ
سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہا کہ ابو بکر سردار
ہمارے ہین یعنی نسب و حسب مین اور افضل ہمارے ہین یعنی عمل مین اور کرنی بھلائیو نمین اور بہت پیاری ہماری ہین طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی یہہ ترمذی نی
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن
عمر سی کہ روایت کرتی ہین پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا واسطی ابی بکر کی کہ تو یار اور مصاحب میرا ہی غار مین اور یار و مصاحب میرا حوض پر نقل کی یہہ ترمذی نے ف
ح ع یعنی دنیا اور آخرت مین یار و ہمراہی میرا ہی اور غالبا کہ یار غار جو کہتی ہین اسی جگہہ سی کہتی ہین اور مراد غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ قریب مکہ کی ہی آنحضرت ہجرت کرکر اول
وہین جا کر چھپے تہے اور یہی مراد ہی آیت میں ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ہُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا پس معنی یہہ ہین کہ تو ایسا یار مخصوص
میرا ہی کہ اللہ نی تیری یاری پر گواہی دی اسلیی کہ اجماع ہی مفسرونکا کہ مراد صاحبہ سی اس آیۃ مین ابو بکر ہی ہین اسلیی کہا ہی علمانی کہ جو کوئی انکار کری صحبت ابو بکر کا و
کافر ہوتا ہی اسلیی کہ اوسنی انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنی صحبت غیر اونکیکی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْہِمْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّہُمْ غَیْرُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق ہی واسطی اوس قوم کی کہ اونمین ابو بکر ہون یہہ کہ امامت کری اوس قوم کی غیر ابو بکر کی
نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع اور اسیکی حکم مین ہی وہ شخص کہ افضل قوم غیر اونکا ہو اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ ابو بکر افضل ہین سب صحابہ سی
پس جب ثابت ہوا یہہ ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کی لیی اور نہین لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ با وجود ہونی فاضل کے چنانچہ اسلیی سیدنا علی
نی فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نی تمکو امر دین ہمارے مین یعنی امام کیا نماز مین کون ہی کہ پیچھی ڈالی تمکو امر دنیا ہمارے مین یعنی خلافت مین وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْیَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَکْرٍ اِنْ

سبقتہ یوما قال فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاہلک فقلت مثلہ واتی
ابو بکر بکل ما عندہ فقال یا ابا بکر ما ابقیت لاہلک فقال ابقیت لہم اللہ ورسولہ قلت لا اسبقہ الی شیء ابدا
رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی عمرؓ سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ تصدق کرین ہم یعنی راہ خدا مین کچھہ مال صرف کرین
ہم اور موافق پڑا یہہ حکم کرنا آنحضرت کا ساتھہ تصدق کرنیکی نزدیک میری مال کثیر کو یعنی اتفاقا اوس وقت مین بہت سا مال میری پاس تہا پس کہا مینی کہ آج کی دن
سبقت لیجاؤنگا مین ابو بکر سی اس امر خیر مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اوپر انکی دن یعنی کوئی دن مین سی کہا عمر نی پس لایا مین آدہا مال اپنا پس فرمایا آنحضرت نی کس قدر
باقی رکہا تو نی اپنی اہل و عیال کی لیے پس کہا مینی کہ باقی چہوڑا مینی اپنی اہل و عیال کی لیے مانند اسکی کہ لایا ہون مین یعنی آدہا لایا ہون اور آدہا باقی کہا اور لائی
ابو بکر جو کچہہ تہا اونکی پاس **ف** ح اور یہان ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فرضا آدہا مال عمر کا زیادہ تہا اوس چیز سی کہ ابو بکر لائی لیکن چونکہ جو کچہہ رکہتی تہی لائی اسی فضیلت
اونکی عمر پر باقی رہی جیسکہ حدیث مین آیا ہی افضل الصدقۃ جہد المقل پس فرمایا آنحضرت نی کہ ای ابو بکر کیا چہوڑا تو نی اپنی اہل و عیال کی لیے کہا ابو بکر
نی کہ باقی چہوڑا ہی مینی اونکی لیے خدا کو اور رسول خدا کو **ف** ح یعنی خدا اور رسول کی رضا چہوڑی ہی یا یہہ معنی ہین کہ کچہہ مال مین سی باقی نہین چہوڑا ہی مینی
فضل خدا کا اور رزاقیت اوسکی اور امداد و اعانت رسول خدا کی اونکی لیے بس ہی اگر کل مال ابو بکر کا زیادہ تہا آدہی مال عمر کی سی تو کچہہ شبہہ نہین ہی اونکی فضیلت مین
اور اگر کم ہی تو خرچ کرنا کل کا افضل تہا **ت** کہا مینی کہ سبقت نہین لیجا سکتا مین ابو بکر پر ہرگز نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** ح یعنی آج کہ باوجود
موجود ہونی سبب سبقت کی سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اوپر سبقت نہ لیجاونگا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا دونونکی لیے مابینکما کما بین
کلمتیکما یعنی فرق درمیان تمہاری بیچ فضل کی ایسا ہی جیسا درمیان قول تمہاری کی ہی جو مذکور ہوا **وعن** عائشۃ ان ابا بکر دخل علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انت عتیق اللہ من النار فیومئذ سمی عتیقا رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ ابو بکر حاضر
ہوئی آنحضرت کی پاس پس فرمایا آنحضرت نی اونکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سی پس اوس دن نام رکہی گئی یعنی لقب دی گئی ابو بکر عتیق نقل کی یہہ ترمذی
نی **ف** ح ع وجوہ تسمیہ عتیق کی اور بہی علماء بیان کرتی ہین کہ عتیق معنی حسن اور جمال اور کرم اور نجابت اور خیریت کی بہی آتا ہی لیکن حدیث مین صریح اسکی
ہی یعنی آزاد کئی گئی آگ سی ہی ونیز اسی طور روایت مین آیا ہی قال صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر
اور نام اونکا عبد اللہ بن عثمان ابی قحافۃ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جا کر انکا نسب صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب مین ملتا ہی
اور حاضر ہوئی یہہ آنحضرت کی ساتہہ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئی آنحضرت سی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور مردونمین اول یہی اسلام لائی ہین اور تہی
یہہ سفید رنگ دبلی خفیف جسد اور نکی خوبصورت دہسی ہوئی تہین آنکہین بلند پیشانی اور انکی ماں باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہہ بات کسی صحابی کے
ہی حاصل نہین ہوئی اور پیدائش انکی مکہ مین ہی سال فیل کی دو برس اور چار مہینی بعد اور مری مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ
تیرہ ہجری مین درمیان مغرب اور عشا کی اور عمر انکی ترسٹہہ برس کی تہی اور وصیت کی تہی یہہ کہ غسل دین اونکو بیوی اونکی اسماء بنت عمیس پس غسل دیا اونکو اسماء نی
اور نماز پڑہی ونیز عمر بن الخطاب نی اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور روایت کی اونسی خلق کثیر نی صحابہ و تابعین مین سی اور نہین روایت کی گئی
اونسی حدیث مگر تہوڑی بسبب قلت مدت اونکی کی بعد آنحضرت کی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من
تنشق عنہ الارض ثم ابو بکر ثم عمر ثم اتی اہل البقیع فیحشرون معی ثم انتظر اہل مکۃ حتی احشر بین الحرمین رواہ
الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول اون شخصونکا ہون کہ پہٹی گی اونسی زمین یعنی
قبر اونسی جو لوگ اوٹہین گی زمین سی اول مین ہی اوٹہونگا بعد میری ابو بکر بعد اونکی عمر کہ ایک حجری مین حضرت کی ساتہہ مدفون ہین پہر آؤنگا مین بقیع کی

مدفون ہونگی پاس پس لیں وہماں اور جمع کئی جاوینگی ساتہہ میری پہر انتظار کرونگا مین اہل مکہ کا یہانتک کہ جمع کیا جاونگا مین درمیان نقل کی یہہ مذی نی **ف** ع یعنی درمیان اہل مکہ کی اور مدینہ کی محشر قیامت مین حضرت انتظار کرینگی اہل مکہ کا بقیع مین یہانتک کہ جمع ہونگی پہر متوجہ ہونگی طرف محشر کی کہ وہ زمین شام کی ہی پس جمع ہونگی وہان ساتہہ تمام خلائق کی **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْہُ اُمَّتِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَکَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میری پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتہہ میرا **ف** ح اور یہہ شب معراج مین تہا یا اور وقت کہ بہشت مین جاتی تہی **ت** پس دکہایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی وس سی امت میری پس کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ دوست رکہتا ہون مین کاشکی ہوتا مین ساتہہ آپکی تا دیکہتا مین طرف وس دروازہ کی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ ہوا ای ابوبکر کہ تو اول اون شخصونکا ہی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سے نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ع یعنی پس دیکہیگا تو دروازہ اوسکا اور داخل ہوگا سبکی پہلی پہر مراد یہہ کہ بہشت کے دروازہ دیکہنی کی کیا آرزو کرتا ہی تیری لیی ایسی چیز ہی کہ اعلی اور افضل ہی اس سی ور وہ درانا تیرا ہی ساتہہ میری بہشت مین ور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین امت مین والا کاہی کو سبقت کرتی اونسی بیچ دخول جنت کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عُمَرَ ذُکِرَ عِنْدَہٗ اَبُوْبَکْرٍ فَبَکٰی وَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّہٗ مِثْلُ عَمَلِہٖ یَوْمًا وَّاحِدًا مِّنْ اَیَّامِہٖ وَلَیْلَۃً وَّاحِدَۃً مِّنْ لَّیَالِیْہِ اَمَّا لَیْلَتُہٗ فَلَیْلَۃٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ فَلَمَّا انْتَھَیَا اِلَیْہِ قَالَ وَاللّٰہِ لَا تَدْخُلُہٗ حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَکَ فَاِنْ کَانَ فِیْہِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَکَ فَدَخَلَ فَکَسَحَہٗ وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِہٖ ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَہٗ وَسَدَّھَا بِہٖ وَبَقِیَ مِنْھَا اثْنَانِ فَاَلْقَمَھُمَا رِجْلَیْہِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَاْسَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ فَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِہٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّکْ مَخَافَۃَ اَنْ یَّنْتَبِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُہٗ عَلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبَ مَا یَجِدُہٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَیْہِ وَکَانَ سَبَبَ مَوْتِہٖ وَاَمَّا یَوْمُہٗ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّیْ زَکٰوۃً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاھَدْتُّھُمْ عَلَیْہِ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِھِمْ فَقَالَ لِیْ اَجَبَّارٌ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ اِنَّہٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّیْنُ اَیَنْقُصُ وَاَنَا حَیٌّ رَوَاہُ رَزِیْنٌ روایت ہی عمر رضہ سی کہ ذکر کئی گئی نزدیک اونکی ابوبکر پس رو ئی عمر اور کہا دوست رکہتا ہون مین کاشکی عمل میری تمام عمر کی مانند عمل ابی بکر کی ہوتی بیچ ایک دن کے دنون عمر اونکی سی یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت کی یا مانند عمل ایک رات اونکی کی ہوتا راتون اونکی سی یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت کی اہی پہر رات ابوبکر کی پس وہ رات کہ سفر کیا اور ہجرت کی اوسمین ابوبکر نی ساتہہ آنحضرت کی طرف غار کی پس جبکہ پہنچی آنحضرت اور ابوبکر طرف غار کی یعنی اور چاہا آنحضرت نے جانا اوسمین کہا ابوبکر نی قسم ہے خدا کی نہ داخل ہو تم غار مین یہانتک کہ داخل ہون مین پہلی آپکے اسلیکی اگر ہوا اوسمین کچہہ یعنی موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض سی مانند سانپ اور بچہو وغیرہ کی تو پہنچی مجکو ضرر اوسکا نہ آپکو پس داخل ہوئی ابوبکر غار مین پہلی آنحضرت کی پس جہاڑا اوسکو ابوبکر نی اور پائی بیچ ایک جانب غار کی کئی سوراخ پس پہاڑا ابوبکر نی تہبند اپنا اور بند کیا سوراخون کو تہبند کی چیتہڑونسی اور باقی رہی اون سوراخون مین سی دو سوراخ پس دیدیی اونمین دونون پاؤن اپنی مانند لقمہ کی موہنہ مین یعنی جبکہ تہبند مین سے کچہہ اون سوراخونکی اندر بہرنی کو نہ بچا تو دونون پاؤن اڑا دیی تاکہیں راہ موذی جانور کی نرہی پہر کہا ابوبکر نی آنحضرت کو کہ آئی پس داخل ہوئی آنحضرت اور رکہا سر مبارک اپنا گود مین ابوبکر کی اور آرام کیا **ف** ع پس سونا عالم کا عبادت ہی جیسی کہ سونا ظالم کا عبادت ہی ساتہہ دو اعتبارون مختلف کی **ت** پس کاٹی گئی ابوبکر بیچ پاؤن اپنی کی سوراخ سی یعنی سانپ نی کاٹا اونکی پاؤ ونمین اور نہ ہلی ابی بکر واسطی خوف اسکی کہ جاگ اوٹہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گری آنسو ابوبکر کی پیغمبر خدا صلعم کی چہرہ مبارک پر یعنی

پس بیدار ہوئی اور دیکہا روتا ابوبکر کا پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ کیا ہوا تجکو ای ابوبکر کہا ابوبکر نی کہ کاٹا گیا مین فدا ہون تیر ماں باپ میری پس ڈالا آپ دہن مبارک
آنحضرتؐ نی پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتی تہی وسکو ابوبکر یعنی درد اوسکا پہر رجوع کیا اثر زہر تی ابوبکر پر اور ہوا ہی سبب موت ابی بکر کا ف ع آخر عمر مین کہ سبب
زہر کی اثر سی مری پس حاصل ہوئی اونکو بہی شہادت فی سبیل اللہ اس حالت مین کہ رفیق تہی آنحضرتؐ کی راہ مین یہہ ایسا تہا کہ جیسی حضرتؐ کو بیچ خیبر کی کہ زہر دیا تہا
اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوا تہا اور ای پر دن ابی بکر کا کہ آرزو رکہتا ہون کہ عمل تمام عمر میری کی مثل عمل اوس روز کی ہون وہ دن کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا
نی مرتد ہوئی بعضی عرب اور کہا کہ نہین دینگی ہم زکوٰۃ ف ع یہہ کہنا بطور انکار کی تہا کہ منکر ہوئی وجوب زکوٰۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوٰۃ مین
گذر چکی ہی کہا بعضی علما ہماری نی کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کر زکوٰۃ اور وہ کہی نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ہی ت پس کہا ابوبکر نی اگر نہ دینگی مجکو رسی اونٹ کی پانو
باندہنی کی البتہ جہاد کرونگا مین اونپر یعنی اوسکی لینی پر یا بسبب دینی اوسکی کی ف ع مراد عقال عین کی زیر سی رسی ہی کہ باندہا جاتا ہی وس سی اونٹ لیا جاتا
زکوٰۃ مین اسلیکے اونٹ کی مالک پر سپرد کرنا اونٹ کا بغیر رسی واقع ہوتا ہی قبض ساتہہ باندہنی کی اور بعضون نے کہا عقال زکوٰۃ یکسالہ اونٹ یا بکری کی عقال کی دونون معنی
آئی ہین اور مشہور معنی اول ہین یعنی رسی مذکور اور زعم مین معنی ثانی کی لایا ہی اور کہا کہ یہہ ہی مراد ساتہہ قول ابی بکرؓ کی لو منعونی عقالا اور ایک روایت
مین عناقا آیا ہی یعنی بکری کی بچہ کی کہ پورا برس کا نہو ت پس کہا مین نی ای خلیفہ رسول اللہ کی موافقت اور الفت کرو لوگونسی اور نرمی کرو ساتہہ اونکی پس کہا
مجکو آیا تو شجاع اور قوی اور زبردست اعتبار زمانہ جاہلیت مین اور سست نامرد ہوگیا اسلام مین یعنی ایام اسلام مین اور بیچ احکام اوسکی ف ع حضرت ابوبکرؓ نی نہایت غصہ
کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابوبکر کی ہی باوجود یکہ آیا ہی کہ حضرت علی بہی ساتہہ عمر کی شریک تہی اس رائ مین لیکن کچہ
خیال نکیا اونہون نے ت تحقیق شان یہہ ہی کہ تحقیق منقطع ہوگئی وحی یعنی پس نہین پہنچ سکتی ہین ہم طرف تعین کے پس ضرور ہی ہماری ابی خوب اجتہاد کرنا اور
تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہووی دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

باب مناقب عمرؓ

یہہ باب ہی بیچ بیان مناقب عمرؓ کی ف ح مناقب عمرؓ کی بہت ہین اور بس ہی اونکی منقبت مین کہ تائید کی خدا تعالی نی دین کی بسبب اونکی ساتہہ
قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب سے اعلی اور افضل یہہ ہی کہ الہام کی جاتی تہی ساتہہ صواب کے اور ڈالا جاتا تہا اونکی سینہ مین حق اور موافق پڑتی تہی
رائی اونکی ساتہہ وحی اور کتاب کی اور رائی اونکی دلیل حقیت خلافت صدیق کی ہی جیسی کہ قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی اللہ
عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نی مجاہد سی کہا تہی عمر اپنی عقل سی کہتی ایک بات پس نازل ہوتا ساتہہ اوسکی قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی سی
لایا ہی کہ قرآن ایک رائی عمر کی رائی مین سی ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نی فرمایا کہین لوگ ایک بات ایک چیز مین اور کہی عمر اوسمین مگر کہ اوتری قرآن
ساتہہ مانند اوسچیز کی کہ کہی عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سی گر کہی ہین علمائی اور مینی یعنی شیخ عبدالحق رح نی شرح
مین اونکو ذکر کیا ہی وہان دیکہنا چاہیی **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ كَانَ فِیْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَكُ اَحَدٌ فِیْ اُمَّتِیْ فَاِنَّهٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تہی الہام کئی گئی بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی امتوں مین سے ف ع لفظ محدث یا تہہ
زبر دال مشدد کی معنی ملہم کی ہی گویا ساتہہ اوسکی بات کیا جاتا ہی اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایہ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ شخص کہ ڈالی جاتی
ہی اوسکی دل مین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتہہ اوسکی ساتہہ حدس اور فراست ایمانی کی مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتہہ اوسکی جسکو چاہتا ہی اپنی بندون مین سے
اور بعضون نے کہا کہ محدث وہ کہ جب ظن کری ساتہہ ایک چیز کی صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہی ساتہہ اوسکی اور بعضون نی کہا کہ کلام کرتی ہین ساتہہ اوسکی
ملائکہ اور ایک روایت مین مکلمون ساتہہ تشدید لام کی بجای محدثون کی آیا ہی ت پس اگر ہو میری امت مین کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا نقل کی یہہ بخاری

اور سلم نی ف ح مقصود شک و تردید وجود محدث کی اس امت مین نہین ہی اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتون کی ہی اور جبکہ اگلی امتون مین موجود ہون تو اس امت
مین بطریق اولی ہونگی بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسیکہ کہتی ہین کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا مین ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص فلان کا ہی تہکمال دوستی کے

وعن سعد بن ابی وقاص قال استاذن عمر بن الخطاب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعنده نسوة من قریش
یکلمنه ویستکثرنه عالیة اصواتهن فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول الله صلی الله علیه وسلم
یضحک فقال اضحک الله سنک یا رسول الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم عجبت من هؤلاء اللتی کن عندی
فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب فقال عمر یا عدوات انفسهن اتهبنني ولا تهبن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلن
نعم انت افظ واغلظ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایه یا ابن الخطاب والذی نفسی بیده مالقیک الشیطن
سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک متفق علیه وقال الحمیدی زاد البرقانی بعد قوله یا رسول الله ما اضحکک

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا پروانگی مانگی عمر رض نی واسطی درانیکی آنحضرت کی پاس اور آنحضرت کی پاس تہی کتنی ایک عورتین قریش مین سی کہ کلام کرتی
تہین آنحضرت سی اور عورتون سی ازواج مطہرات مین کہ نفقہ طلب کرتی تہین آنحضرت سی اور بہت طلب کرتی تہین نسبت اوسکی کہ آنحضرت انکو پہنچاتی تہی حالیکہ بلند تہین آوازین ان
عورتونکی ف ع احتمال ہی کہ یہہ بلند کرنا آواز کا ہو پہلی نہی کی بلند کرنی آواز کی سی اوپر آواز نبی صلعم کی اور احتمال ہی کہ بلندی آواز اون کی کی ہوئی ہو بسبب اجتماع
اونکی کی آوازمین نہ یہہ کہ کلام ہر ایک کا بانفرادہ بلند تہا آنحضرت کی آواز سی کہتا ہون مین کہ نہین ہی کلام مین دلیل اسپر کہ آوازین اونکی آنحضرت کی آواز سی بلند تہین تاکہ
وارد ہو اشکال ساتہہ قول اللہ تعالی کی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ بلکہ مراد یہہ ہی کہ اونہون نی اوس حالت مین برخلاف
عادت پست آوازی اپنی کی بلند کین تہین آوازین اپنی کلام کرنی مین ساتہہ آنحضرت کی باعتماد حسن خلق آپ کی کی ت پس جبکہ اذن چاہا عمر نی اور چاہا
درانا اونہین دو عورتین اور دوڑین طرف پردہ کی یعنی تاکہ چہپین پس داخل ہوئی عمر اس حالت مین کہ آنحضرت ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی سبب اوٹہنی اور بہاگنی
عورتونکی پس کہا عمر نی کہ ہمیشہ ہنساوی اللہ دانت آپکی ف ع یعنی ہمیشہ خوش رکہی باعث ہی آپکے دانتونکی کہل جانیکا ولیکن بالضرور کچہہ سبب ہے اسکا اور ظاہر ہوا ہی
کوئی امر عجیب پس مطلع کیجیی مجکو اوسپر ت پس فرمایا آنحضرت نی کہ تعجب کیا مینی ان عورتون سی کہ تہین میری پاس اور غوغا کرتی تہین پس جبکہ سنی آواز تیری
جلدی سی ہو گئین پردہ مین یعنی تیری ڈر سی کہا عمر نی یعنی خطاب کرکر اون عورتونکو کہ ای دشمنون اپنی جانونکی آیا ہیبت رکہتی ہو اور ڈرتی ہو مجسی اور ہیبت نہین
رکہتی ہو پیغمبر خدا صلعم سی کہا عورتون نی کہ ہان ڈرتی ہین ہم تجہسی کہ تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہی ف یہہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور
ملا علی رح نی عکس اسکی لکہا ہی یعنی تو برا بد کلام اور بہت سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کی کہ وہ خوش خلق ہین جیسیکہ خبر دی اللہ سبحانہ نی وانک لعلی خلق عظیم
اور فرمایا ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ت پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اور کلام کر اور نہ التفات کر انکی جواب کیطرف ای ابن خطاب کے
قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی ہرگز نہین ملتا تجہسی شیطان اس حالت مین کہ تو چلنی والا ہوتا ہی راہ مین مگر کہ چلتا ہی شیطان اور راہ مین غیر
راہ تیری کی ف ح اور تیری ساتہہ ایک جا نہین جمع نہین ہوتا اور تیری سامنی نہین ٹہیر سکتا جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ شیطان بہاگتا ہی عمر کی سایہ سے
لفظ فج ساتہہ زبر فی اور تشدید جیم کی راہ کشادہ گویا مراد یہہ ہے کہ باآنکہ راہ کشادہ ہوتی ہی اور ہو سکتا ہی کہ اوسکی ایک جانب سے گذر جاوی لیکن باوجود اوسکی خوف وہیبت سے
نہین چہوڑتی اوسکو کہ اوسطرف آوی یا مراد فج سی یہان راہ مطلق ہی ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور کہا حمیدی نی یعنی اپنی جامع بین الصحیحین مین
زیادہ کیا برقانی نی بعد قول اونکی کی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا تجکو ف ح برقانی ساتہہ زبر ب اور زیر اوسکی کی اور بعضون نی ساتہہ پیش
کی بہی کہا ہی نام ایک محدث کا ہی منسوب طرف برقان کی کہ ایک قریہ ہی خوارزم مین وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ھذا فقال ھذا بلال ورایت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ملا مین ساتھ رمیصا کی **ف** رمیصا ساتھ پیش را اور زبر میم اور جزم ی کی اور صاد مہملہ ممدودہ کی بیوی تہین ابوطلحہ انصاری کی اور مان انس بن مالک کی اول مالک کی نکاح مین تہین پہر ابوطلحہ کی نکاح مین آئین اور اونکو غمیصا ساتھ غین معجمہ کی بہی کہتی ہین اور رمص چیپر سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہو اور اگر جاری ہو اوسکو غمص کہتی ہین **ت** اور سنی مینی آواز پانو کی پس کہا مینی کہ کون ہی یہہ بہت والا پس کہا کہنی والی نی یعنی جبرئیل نی یا اور کسی فرشتہ نی یا بہشت کی داروغہ نی کہ یہہ بلال ہی اور دیکہا مینی ایک محل کہ اوسکی جانب صحن مین ہی ایک عورت نوجوان یعنی ملوکہ یا حور پس کہا مینی کہ واسطی کسکی ہی یہہ محل اور جو کچہہ کہ اسمین ہی اور گرد اسکی پس کہا ایک جماعت نی جنتیونمین سی یا محل کی رہنی والون مین سی کہ یہہ عمر بن الخطاب کی لیی ہی پس چاہا مینی کہ داخل ہوئون اوس محل مین پس دیکہون طرف اوسکی یعنی اندر سی جیسی کہ دیکہا مینی باہر سی پس یاد کی مینی غیرت تمہاری یعنی شدت غیرت پس کہا عمر نی قربان ہون تجہ پر باپ مان میری یا رسول اللہ کیا تمہاری داخل ہونی پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضون نی کہا کہ کلام مین قلب ہی اور اصل یون ہی اغار منک وبعضی روایتونمین آیا ہی کہ عمر رض نی کہا دھل رفعنی اللہ الا بک دھل ھدانی اللہ الا بک

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین متفق علیہ

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ مین سوتا تہا دیکہتا ہون مین لوگونکو کہ روبرو لائی جاتی ہین اور کہائی جاتی ہین مجکو اور اونپر کرتی ہین بعضی ونمین سے ایسی ہین کہ پہنچتی ہین سینہ تک اور بعضی ونمین سی ایسی ہین کہ کمتر ہین اوس سی **ف** یعنی کوتاہ تر اوس سی کہ سینہ سی اونچی ہتی اسیطرح تفسیر کیا ہی سکو شیخ نی اور ملا علی قاری نی کہا یعنی کوتاہ تر اوس سی یا دراز تر اوس سی **ت** اور روبرو لائی گئی مجپر عمر بن الخطاب اس حال مین کہ اونپر تہا کرتہ کہ کہنچتی تہی وسکو یعنی زمین پر بسبب درازگی اوسکی کی کہا بعضی صحابہ نی پس کیا تعبیر لی آپ نی عمر کی اس کرتہ کہینچنی کی فرمایا آنحضرت نی کہ تعبیر کیا مینی اوسکو ساتھ دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور معنی یہہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اونکی مین باوجود دراز ہونی زمانہ امارت اونکی کی اور فتوحات خوب آتی رہین گی اونکی حالت حیات مین یا اسلیی دین کو تشبیہ دی کرتی کی ساتہہ کہ دین شامل ہی انسان کو اور محافظ ہی اوسکا اور بچاتا ہی انسانکو آفات دارین سی جیسی بچانی کپڑی کی اور شمول اوسکی کی اوسکو

وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری یخرج فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اوس وقت کہ مین سوتا تہا لایا گیا مین ایک پیالہ دودہ کا یعنی پیالہ دودہ کا بہرا ہوا مجکو لا کر دیا پس پیا مینی وہ دودہ یہانتک کہ تحقیق مینی البتہ دیکہی سیرابی کہ نکلتی ہی میری ناخنونمین یعنی بسبب کثرت اوس دودہ کی پہر دیا مینی بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو **ف** یعنی بہت سا خالص چہوٹا بچا ہوا اپنا عمر کو دیا پس نہین منافی ہی اسکی کہ چہوٹا اونکا حاصل ہوا صدیق کو بہی سلیی کہ وہ بہت تہوڑا تہا اور نہین منافی ہی اسکی کہ ہو اونکا عثمان اور علی رض کو بہی پہنچا اسلیی کہ اونکی لیی نہین تہا صاف **ت** کہا بعضی صحابہ نی کہ پس کیا تعبیر دی تمنی دودہ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر دی مینی اوسکی علم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع لکہا ہی علمائی کہ صورت مثالیہ علم کی اوس عالم مین دودہ ہی جو کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتی تو تعبیر اوسکی یہہ ہی کہ علم خالص نافع نصیب اوسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودہ اور علم کی یہہ ہی کہ دودہ اول غذا بدن کی ہی اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اول

غذاء روح کی ہی اور سبب اصلاح اوسکیکا اور بعضون نے کہا کہ تجلی علمی نہین واقع ہوتی ہی مگر بیچ چار صورتونکی پانی اور دودھ اور شراب و شہد کی کہ شامل انکو
وہ آیۃ کہ جسمین ذکر کی گئین ہین نہرین جنت کی پس جسنی پیا پانی دیا جاویگا علم لدنی اور جسنی پیا دودھ دیا جاویگا علم اسرار شریعت کا اور جسنی پی شراب دیا جاویگا علم
کمال کا اور جسنی پیا شہد دیا جاویگا علم بطریق وحی کی اور کہا بعض عارفین نی کہ چارون نہرین عبارت ہین چارون خلیفون سی اور مطابق ہی اسکی تخصیص دودھ کی
ساتھ عمر رض کی اس حدیث مین اور منقول ہے ابن مسعود سی کہ اونہون نی کہا اگر جمع ہو علم عرب کے قبیلونکا ترازو کی ایک پلہ مین اور رکہا جاوی علم عمر کا ایک پلہ مین تو
البتہ غالب آویگا علم عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکہتی تہی کہ عمر علم کی دس حصونمین سی نو حصی لی گئی ہین وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رأیتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا ابن ابی قحافۃ فنزع منہا ذنوبا
او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ضعفہ ثم استحالت غربا فاخذہا ابن الخطاب فلم ار عبقریا
من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن وفی روایۃ ابن عمر قال ثم اخذہا ابن الخطاب من ید ابی بکر
فاستحالت فی یدہ غربا فلم ار عبقریا یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن متفق علیہ
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا سنا مینی آنحضرت سی فرماتی اوس وقت کہ مین سوتا تہا دیکہا مینی اپنی تئین اوپر کنوئین بی من کی کہ اوسپر ایک ڈول ہی ف قلیب قاف
کی زبر اور لام کی زیر سی وہ کنوان کہ جسکا من بنا نہو اور اوسکی مقابلہ مین طوی ہی کہ جسکا من تپہر اور اینٹ کا بنا ہوا اور کہا علمانی کہ قلیب یکہا نہ طوی تا معلوم ہو
کہ بہت اہل دین کی موقوف اوپر معانی مطلوبہ کی ہی اوپر قالبون نبی ہولی کی ت پس کہینچا مینی پانی اوس کنوئین مین سی جسقدر چاہا اللہ نی پہر لیا ڈول ابن
ابی قحافہ نی یعنی ابوبکر صدیق نی پس کہینچا ابوبکر نی اوس کنوئین مین سی ایک ڈول یا دو ڈول ف ح ع یہہ شک راوی ہی اور صحیح روایت ذنوبین کی
ہی اشارہ ہی طرف قلت زمانہ خلافت اونکی کی کہ کچہہ اوپر دو برس ہین اور ذنوب ساتہہ زبر ذال معجمہ کی ڈول پانی کا بہرا ہوا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ لفظا و معنی ڈول کی
ہی پس نہین احتیاج طرف تخطئہ راوی کی اور طرف شک و تردد اوسکی کی ت اور بیچ کہینچنی ابی بکر کی سستی اور ناتوانی ہی ف ح اسمین نقصان اور کمی ابی بکر
کی نہین ہی اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اونپر بلکہ خبر دینی ہی کمی مدت ولایت اونکی سی اور کثرت انتفاع لوگونکی سی عمر کی ولایت مین اور بعضون نی تفسیر کیا ہی
ضعف کو ساتہہ نرمی اور مہربانی کی سستی اور ناتوانی کی ت اور اللہ بخشی ابوبکر کی سستی اونکی کو ف ح اسمین ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا
طرف ابی بکر کی نہین ہی بلکہ یہہ کلمہ یون ہی بان دعرف و عادت لوگونکی ہی کہتی ہین فلانی نی ایسا کیا خدا بخشی اوسکو ت پہر ہوگیا وہ ڈول چرس پس لیا اوسکو
عمر ابن خطاب نی پس نہین دیکہا مینی کسی قوی شخص کو لوگونمین سی کہ کہینچتا ہو کہینچنا عمر کا سا یہانتک کہ سیراب کئی لوگون نی اونٹ اپنی اور بٹہائی اونٹ
سفر کی اونٹونکی بیچ عطن ف ع عطن کہتی ہین اونٹونکی بیٹہنی کی جگہہ کو گرد پانی کی کہا قاضی نی کہ شاید کہ کنوان اشارہ ہی طرف دین کے
کہ جو منبع ہی اون چیزونکا کہ اونکی سبب سے زندہ ہوتی ہین نفوس اور تمام ہوتا ہی امر معاش اور کہینچنا پانی کا اشارہ ہی طرف اوسکی کہ یہہ امر دین پہنچا رسول
خدا سی طرف ابوبکر کی اور اونسی طرف عمر کی اور کہینچنا ابوبکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہی طرف کوتاہی مدت خلافت اونکی کی کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ مین برس
یا دو برس رہیگا پہر منتقل ہوگا طرف عمر کی اور ہوئی مدت خلافت اونکی کی دس برس اور تین مہینی اور ضعف اونکا اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگا اونکی ایام خلافت مین
اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہی طرف اسکی کہ متواضع ہونگی اور مدارات لوگونکی کرینگی اور سیاست اونکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول
حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہہ جملہ دعائیہ معترضہ ہی ذکر کیا اوسکو آنحضرت نی تاکہ جانا جاوی کہ یہہ معاف اور مغفور ہی اور اونسی غیر خارج ہی اونکی منصب مین اور
ہوجانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کی اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگی ایام خلافت اونکی مین تعظیم دین کی اور بول بالا اسلام کا اور اوسکی کہینچنی مین قوت سی اشارہ
ہی طرف اسکی کہ کوشش کرینگی وہ بیچ ترقی دین کی اور پہیلانی اوسکی کی مشارق و مغارب مین ایسی کوشش کہ نہین اتفاق ہوئی کسیکو پہلی اونکی اور نہ بعد

اونکی اور کہا نووی نی یہہ قول حضرت کی پس کہینچا مینی اوس سی جسقدر چاہا اللہ نی پہر لیا اوسکو ابن ابی قحافہ نی اشارہ ہی طرف نیابت ابی بکر کی اور خلافت اونکی
بعد حضرت کی اور راحت پانی آنحضرت کی بسبب وفات کی رنج دنیا سی اور مشقتون لوگ سکی سی اور یہہ قول آنحضرت کی پہر لیا اوسکو ابن الخطاب نی ابی بکر کی ہاتہہ
سی تہا قول اونکی کی سیراب کیی اونٹ اشارہ ہی طرف اسکی کہ ابوبکر نی قلع وقمع مرتدونکا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانونکا اور شروع ہوئین فتوح لوگ اور تمام و کامل
ہوئی ثمرات اوسکی عمر رض کی زمانہ مین انتہی اور شیخ رح نی لکہا ہی کہ اشارہ ہی طرف انتفاع صغیر و کبیر کی یہہ زمانہ خلافت عمر کی تہا اور یہہ روایت ابن عمر کی یون
آیا ہی پہر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کی ہاتہہ سی پس ہو گیا وہ ڈول عمر رض کی ہاتہہ مین چرس پس نہین دیکہا مینی کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا یہانتک
کہ سیراب کیا لوگونکو اور مقر کیی لوگون نی اونٹونکے لیی عطن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ ـــ روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہ اللہ تعالی نی پیدا کیا اور جاری کیا ہی حق اوپر زبان عمر کی اور دل اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور یہہ روایت ابی داود کی ابی ذر سی یون آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت نی بلا شبہ اللہ تعالی نی رکہا ہی حق اوپر زبان عمر کے کہتا ہی ساتہہ حق کی یا تقدیر یہہ ہی کہ کہتا ہی حق بسبب اوس کہنی کی **وعن** عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنَّا
نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہ تہی ہم یعنی اہل بیت
یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہی اوپر زبان عمر رض کی **ف ع** یعنی عمر بولتی ہین ایسی بات کہ آرام پکڑتی ہین اوس سے نفوس اور مطمئن ہو جاتی ہین
اوس سے دل اور یہہ امر غیبی تہا کہ ڈالا گیا تہا عمر رض کی زبان پر اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد سکینہ سے فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نی کہ نہین دیکہا مینی عمر کو کبہی کہ ہو تا ہے
درمیان دونون آنکہون اونکی کی فرشتہ کہ سیدہی راہ بتاتا ہے اونکو نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہا یعنی دعا کی خداوندا عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابو جہل بن ہشام کی یا بسبب عمر بن الخطاب کے یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سی
تا بسبب انکی اسلام قوت پکڑی پس صبح کی عمر نی یعنی بعد دعا کرنی آنحضرت کی پس آئی عمر اول روز مین آنحضرت کی پاس پس لائی اسلام پہر نماز پڑہی آنحضرت
نی مسجد مین آشکارا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف ع ح** اور پہلی اسلام لانی اونکی کی کوئی نماز آشکارا نہین پڑہ سکتا تہا اور آنحضرت چہپی ہوئی تہی اور ارقم
مین روایت کی حاکم ابو عبد اللہ نی دلائل النبوۃ مین ابن عباس سی کہ ابو جہل نی کہا کہ جو کوئی قتل کری محمد کو پس واسطی اوسکی ہی میری طرف سی سو اونٹنیان ہین اور
ہزار اوقیہ چاندی کی پس کہا عمر نی الضمان صحیح یعنی تاوان صحیح ہی پس کہا ابو جہل نی ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کی پس نکلی عمر پس ملا اون سی ایک شخص
اور کہا کہا کا ارادہ رکہتا ہی تو پس کہا عمر رض نی کہ ارادہ رکہتا ہون محمد کی پاس جانیکا تاکہ قتل کرون اونکو کہا اوس شخص نی کیا ڈرتی ہی تو بنی ہاشم سے
کہا عمر نی کہ مین گمان کرتا ہون تجکو کہ اپنی دین سی نکل گیا تو کہا اوس شخص نی کہ کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سی عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیرے
اپنی دین سی نکل گئی ساتہہ محمد کی پس متوجہ ہوئی عمر اپنی بہن کی مکان کیطرف اور وہ پڑہ رہی تہین سورہ طہ پس ٹہر کر سننی لگی پہر کہٹکہٹایا دروازہ
اور بہن کے پاس گئی اور کہا کہ کیسی تہی یہہ آواز یعنی پڑہنی کی پس ظاہر کیا اونکی بہن نی اسلام پس یہانتک گذاری عمر رض نی غمگین ہیانتک کہ اوٹہی بہن و بہنوئی
اونکی پڑہنی لگی طہ ما انزلنا پس جبکہ سنا عمر نی کہا دی مجکو کتاب تاکہ دیکہون مین اوسکو پس جبکہ پہونچا اوسکو اس آیتہ تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا پایا خدا
یہہ لائق ہی اسکی کہ نہ عبادت کیا جاوے سوائی اوسکی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس رات گذاری عمر نی جاگ کر پکارتی تہی ہر ساعت وا شوقاہ

الی محمد یہانتک کہ صبح کی پس آئی اونکی پاس خباب بن ارت اور کہا ای عمر تحقیق رسول خدا نی رات گذاری جاگ کر مناجات کرتی تہی اللہ عزوجل سی یہہ کہ
غالب کری اسلام کو بسبب تیری یا بسبب ابی جہل کی اور مین امید کہتا ہون یہہ کہ اونکی دعا نی سبقت کی ہو تیری حق مین پس نکلی عمر گلی مین ڈالکر تلوار اپنی
یہن جبکہ پہنچی طرف اوس مکان کی کہ اوسمین رسول خدا تہی نکلی طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا ای عمر اسلام لاو الا البتہ اوتاریگا اللہ تجہپر
جو کچہہ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنی لگی مونڈہی عمر کی اور گر پڑی تلوار اونکی ہاتہہ سی اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پہر کہا عمر نی
کہ لات وعزی کو پوجتی تہی ہم پہاڑون پر اور زنا لونکی اندر اور اللہ کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہین عبادت کرینگی ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آجکی
دنکی اور کنیت حضرت عمر کی ابو حفصہ ہی اسلام لائی سنہ چہہ مین نبوۃ سی اور بعضون نی کہا کہ سنہ پانچ مین بعد چالیس مردون اور گیارہ عورتون کی اور فاروق
انکا لقب اسلیی ہوا کہ ایک منافق جہگڑا ایک یہودی سی پس بلایا اوسکو یہودی نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نی طرف
کعب بن اشرف کی کہ سردار تہا مشرکین قریش کا پہر دونون قضیہ لائی طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نی واسطی یہودی کی یعنی حق پر
وہی تہا اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم بدین ہم عمر کو پس کہا یہودی نی عمر سی کہ حکم کیا میری لیی آنحضرت نی پس نہین راضی ہوا منافق
حضرت کی حکم سی اور رجوع کی ہی طرف تمہاری پس کہا عمر نی واسطی منافق کی کہ اسیطرح ہی بات کہا منافق نی ہان پس کہا عمر نی کہ یہین ٹہری ہو تم
دونون یہانتک کہ نکلون مین طرف تم دونون کی پس داخل ہوئی عمر اور لی تلوار اپنی پہر نکلی پس ماری ساتہہ اوسکی گردن منافق کی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا
اور کہا کہ اسیطرح حکم کرونگا مین اوسکی لیی کہ نہ راضی ہو ساتہہ حکم اللہ کی اور رسول اوسکی کی پس اوتری آیہ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ اور کہا جبرئیل نی کہ عمر فرق کرنیوالی ہین میان
حق اور باطل کی پس لقب مقرر ہوا اونکا فاروق وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ
مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا کہا عمر نی واسطی ابی بکر کی ای بہترین لوگونکی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس کہا ابوبکر نی آگاہ ہو ای عمر تحقیق تو نی اگر کہا مجہکو بہترین لوگونکا تو تحقیق سنا ہی مینی آنحضرتؐ سی کہ فرماتی تہی نہین طلوع ہوا آفتاب اوپر
کسی شخص کی کہ بہتر ہو عمر سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یہہ یا تو محمول ہی اوپر ایام خلافت اونکی کی کہ اون ایام مین
سب سی بہتر تہی اور یا مقید ہی ساتہہ بعد ابی بکر کی یا مراد ہی باعتبار عدالت مین یا طریق سیاست مین درمیان انکی کی کہین گے واسطی تطبیق دینی کی درمیان
حدیثون کی وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا بالفرض والتقدیر پیچہی میری
کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب ف ح اور اس عبارۃ کو محال مین بہی استعمال کرتی ہین مبالغۃ اور گویا یہہ اس سبب سی ہی کہ عمر کو الہام ہوتا ہی اور القا
کرتا ہی فرشتہ اونکی دل مین حق اور انکو ایک طرح کی مناسبت ہی عالم وحی سی واللہ اعلم وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِیَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا
اَنْ اَضْرِبَ بَیْنَ یَدَیْكَ بِالدُّفِّ اَتَغَنّٰی فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ
تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ
اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَخَافُ مِنْكَ

یا عُمَرُ اِنّیْ کُنْتُ جَالِسًا وَھِیَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَھِیَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ یَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ نکلی آنحضرت بیچ بعض جہادون اپنی کی پس جبکہ پہری آنحضرت جہاد سی آئی آپ کی پاس ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تہی یا زنگ اوسکا کالا تہا پس کہا اوسنی یارسول اللہ تحقیق مینی نذر کی تہی کہ اگر پہیر لیگا آپ کو اللہ تعالی سفر سی فتح یاب تو بجاؤنگی مین آپ کی آگی دف ف ع دف ساتہہ پیش دال اور تشدید فا کی فصیح تر اور مشہور تر ہی ور روایت کیا گیا ہی ساتہہ زبر دال کی بہی اور مراد دف سی وہ دف ہی کہ متقدمین کی زمانہ مین تہا اور جسمین کہ جہانج ہوتا ہی وہ مکروہ ہی اتفاقا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہی اور خوشی کرنی ساتہہ آنی آنحضرت کی قربت ہی خصوصا کہ آنا جہاد سی ہو جسمین کہ جانین ہلاک ہوتی ہین ت اور گاؤنگی مین یعنی بسبب خوشی آنی آپ کی کی پس فرمایا اوسکو آنحضرت نی کہ اگر تو نی نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین کی ہی تو پس نہ بجا دف ف ع اسمین دلالت ظاہرہ ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتہہ نذر کی اور مانند اوسکی کی اوس جگہہ کہ وارد ہوا ہی اوسمین اذن شارع کا مانند بجانی اوسکی کی اعلان نکاح مین پس یہہ جو رواج دیا ہی بعض مشائخ مین نی کہ بجاتی ہین دف حالت ذکر مین پس یہہ بدترین برائیونکی ہی واللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مترجم لطف اللہ کہ یہہ جو بعض صاحبون نی اس سی جواز عورت کی راگ سنی کا ثابت کیا ہی جبکہ امن ہو فتنہ سی اور بعضون نی اعراس اعیاد مین جائز اور مختار کہا ہی تو یہہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بسبب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہی جیسیکہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہ مین ہی بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکہا ہی اگرچہ اپنی دلکی خوشی کی لیے ہو اور حدیثین جواز کی اونکی نزدیک منسوخ ہین ت پس شروع کیا اوس چہوکری نی بجانا دف کا پس آئی ابوبکر مسجد مین اس حال مین وہ چہوکری بجاتی تہی دف بعد از ان آئی علی رض اور وہ چہوکری بجاتی تہی دف پہر آئی عثمان رض اور وہ بجاتی تہی ف پہر آئی عمر رض ڈال دیا دف اوس لڑکی نی نیچی چوتڑون اپنی کی پہر بیٹہی چوتڑون پر یعنی تاکہ چہپاوی عمر سی از راہ ہیبت کی اونسی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجہسی ای عمر ف ع مراد شیطان سی وہ کالی عورت تہی اسلیی کہ وہ شیطان الانس تہی کرتی تہی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اوسکا ہی کہ جو باعث ہوا تہا اوسکو اوپر کرنی امر مکروہ کی کہ وہ زیادہ بجانا دف کا ہی کہ وہ جنس لہو سی ہی بنا بر اسکی کہ حاصل ہوا بسبب اوسکی اظہار خوشی کا ت تحقیق مین بیٹہا تہا اس حال مین کہ وہ بجاتی تہی دف پس آئی ابوبکر اور وہ بجاتی رہی پہر آئی علی اور وہ بجاتی رہی پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمر ڈالدیا اوسنی دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہی ف ح ع اشکال اس حدیث مین یہہ ہی کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نی فعل اوس عورت کا پہلی بلکہ حکم کیا اوسکو ساتہہ اوسکی اور ایسی ہی وقت داخل ہونی ابی بکر اور علی اور عثمان رض کی اور نام رکہا اوسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتی ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نی آنحضرت کی پہرنیکو سلامتی سی ایک نعمت خدا کیطرف سی موجب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع ہوئی اسیطرح ہی حکم کیا آنحضرت نی اوسکو ساتہہ پورا کرنی نذر اوسکی کی اور نکل گیا دف بجانا صنف لہو سی طرف صفت حقانیت کی اور کراہت سی طرف استحباب کی ولیکن یہہ حاصل ہوتا تہا ساتہہ ادنی اور کمتر اوسکی کی اور جب زیادہ ہوا اور حد سی تجاوز کیا اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وہ وقت آنی عمر کی فرمایا حضرت نی جو کچہہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتہہ منع ہونی زیادتی اوسکی کی اور کرنی اوسکی کی بی ضرورت و صریح منع کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچی ذکر کیا ہی تورپشتی نی اور بعید نہین ہی یہہ کہ ہوا تہا زیادت بجانی دف کی بطریق عرف کی وقت ابتدا آنی عمر کی مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہون مین کہ یہہ ظاہر تر اور اولی ہی اوس تقدیر سی کہ اوپر گذری ہی سوجہی مجہکو ایک وجہ اور وہ یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ عمر رض نہین دوست رکہتی تہی اوس چیز کو کہ صورت اوسکی مشابہ باطل کی ہو اگرچہ ہو من وجہ حق اور موید ہی اسکی بعضی روایتین چنانچہ وہ مرقاۃ مین مذکور ہین

وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى راسه فقال لي اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتي عنده اذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لانظر الى شياطين الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی آنحضرت بیٹہی ہوئی پس سنی ہمنی ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنی شور وغوغا اور سنی ہمنی آواز لڑکونکی پس کہڑی ہوئی آنحضرت پس ناگہان ایک عورت حبشہ اچہلتی کودتی تہی اور لڑکی گرد اوسکی تہی یعنی تماشا دیکہتی تہی پس کہا فرمایا آنحضرت نے کہ ای عائشہ آ اور دیکہہ تماشا پس آئی مین اور رکہی مینی کلّی اپنی آنحضرت کی کندہی پر پس شروع کیا مینی دیکہنا طرف حبشیہ کی درمیان کندہی اور سر آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی مجکو یعنی بعد ایک ساعت کی کہ کہتی جاتی تہی مجکو کیا سیر نہین ہوئی تو اس تماشا دیکہنی سی کیا نہا یہہ پس شروع کیا مینی کہ کہتی تہی مین نہین سیر ہوئی ہون تاکہ دیکہون مین منزلت اپنی یعنی نہایت مرتبہ اپنا اور غایت محبت اپنی نزدیک حضرت کے ف ع یعنی یہہ کہنا میرا کہ نہین سیر ہوئی بسبب حرص دیکہنی اوسکی کی نہ تہا بلکہ مقصود مجکو اس کہنی سی یہہ تہا کہ دیکہون حضرت کی نزدیک میرا مرتبہ کیا ہی اور کتنا چاہتی ہین مجکو ترجمہ ناگہان نمودار ہوئی عمر پس متفرق ہوئی لوگ دیکہنی والی گرد اوس عورت کی سی یعنی بسبب ہیبت عمر کی اور ڈر انکار کرنی عمر کی سی ونیز پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون طرف شیاطین جن وانس کی کہ تحقیق بہاگتی ہین عمر سی کہا عائشہ نی پس پہری مین اور چہوڑ دیا مینی دیکہنا اونکا ف ح گویا یہہ کہنا باعتبار ہونی اوسکی کی ہی یہہ صورت لہو ولعب کے والا کیونکر دیکہتی اوسکو آنحضرت اور دکہاتی عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی بہی مثل توجیہ حدیث سابق کی ہی اور اوسمین دلیل ہی اوپر عظمت خلق آنحضرت کے اور غلبہ صفت جمال کی اونپر جیسیکہ دلالت کرتی ہی اوپر غالب ہونی صفت جلال کی عمرؓ پر ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ع جاننا چاہیی کہ حدیث لعب اور رقص حبشیونکی صحیحین مین اور طریق سی بہی آئی ہی کہ حبشی مسجد مین نیزہ بازی کرتی تہی اور آنحضرت عائشہؓ کو دکہا رہی تہی پس عمر آئی اور منع کیا اونپر مارنی شروع کیی پس آنحضرت نی فرمایا کہ چہوڑ دی ای عمر کہ آج دن عید کا ہی یعنی عید کی روز کچہہ جنس لہو ولعب سے مباح ہی اس حدیث مین ذکر عورت حبشیہ کا اور لڑکونکا ہی احتیاج اسکی نہین کہ کہا جاوی کہ عائشہ کیون دیکہتی تہین اجنبیونکو اور جواب یا جاوی کہ وہ چہوٹی تہین اوس زمانہ مین اور شاید کہ یہہ واقعہ دوسری ترمذی نی روایت کیا اور وہ اور ہی کہ شیخین نے روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری عن انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربي في ثلث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى وقلت يا رسول الله يدخل على نسائك البر والفاجر فلو امرتهن يحتجبن فنزلت اية الحجاب واجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم في الغيرة فقلت عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت كذلك وفي رواية لابن عمر قال قال عمر وافقت ربي في ثلث في مقام ابراهيم وفي الحجاب وفي اسارى بدر متفق عليه

روایت ہی انس اور ابن عمرؓ سی کہ عمرؓ نی کہا کہ موافقت کی مینی پروردگار اپنی کی تین چیزونمین ف ع کہا حافظ عسقلانی نی کہ یہان خاص تین چیزونکی ذکر کرنی سی نفی زیادتی کی نہین لازم آتی اسلیی کہ کتنی ہی چیزونمین اونکو موافقت حاصل ہوئی ہی چنانچہ مشہور اونمین سے قصہ قیدیون بدر کا اور نماز پڑہنی کا منافقون پر ہی اور اکثر جو واقف ہوئی ہین ہم اونمین سی پندرہ ہین کہا صاحب ریاض نی کہ نو تو اونمین سی نقلی ہین اور چار معنوی ہین اور دو توریت مین ترجمہ ایک تو یہہ کہ کہا مینی یا رسول اللہ اگر ٹہرا لیتی ہم مقام ابراہیم کو جائی نماز تو بہتر ہوتا یعنی صلوۃ الطواف کی جگہہ وہ ہو کہ اوسکی گرد مین افضل ہو پس اوتری یہہ آیت اور ٹہراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ ف ع مراد مقام ابراہیم سی وہ پتہر ہی کہ جسمین نشان ہین حضرت ابراہیمؑ کی قدم کی کہ وقت بنانی خانہ کعبہ کی اوسپر کہڑی ہو کر

بنائی تہی وسمین نشان اونکی قدم کی پڑ گئی تہی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی عمرؓ کا ہاتہہ پکڑا اور کہا یہہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نی کہ کیا نہ ٹہراوین ہم اوسکو
جگہہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہین حکم کیا گیا ہون مین اسکا پس غروب ہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری آیہ مذکورہ اور مراد یہہ ہی کہ دو رکعت طواف کی وہان پڑہو
کہ دو رکعتین پڑہنی بعد ہر طواف کی واجب ہین اور امر اس آیہ مین استحباب کی لیی ہی اور بعضون نی کہا وجوب کی لیی یعنی مطلق دو رکعتین پڑہنی تو واجب ہین اور پڑہنی
خاص مقام ابراہیم مین پڑہنین مستحب اور امام شافعی کی نزدیک بیچ وجوب دو رکعتونکی دو قول ہین ترجمہ اور دوسری چیز یہہ ہی کہ کہا مینی یا رسول اللہ داخل ہوتی
ہین آپکی بیویون پر نیک اور بد یعنی یہہ مناسب آپکی شان وعظمت کی نہین دیکہتا ہون مین پس اگر حکم کرتی آپ اپنی بیویونکو پردہ مین رہنی اور لوگونکی سامنی آنی سے تو
بہتر ہوتا پس اوتری آیہ پردہ کی ف ع یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۤءِ حِجَابٍ اور یہہ حجاب آنحضرت کی بیویونپر واجب تہا سوای اوس ستر
عورت کی ہی کہ تمام عورتونپر واجب ہی اوس تفصیل سی کہ فقہ مین مذکور ہی یعنی اونکی لیی یہہ حکم تہا کہ بالکل لوگونکی سامنی نہ آوین اگرچہ کپڑون مین پوشیدہ اور مستور
ہون یہہ حکم خاص ازواج مطہرات کی لیی تہا اور اونکو درست ہی کہ خوبطرح اپنی تئین ڈہانککر اگر نکلین تو درست ہی اور تیسری یہہ کہ مجتمع اور متفق ہوئین
عورتین آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کی ف ع مراد قصہ غیرة سی ہی قصہ آنحضرت کی شہد پینی کا ہی حضرت زینبؓ کی یہان کہ بااحتمال وہ قصہ یون ہی کہ آنحضرت
صلعم کو شہد پسند تہا حضرت زینبؓ کی ہان کہین سی شہد آیا تہا حضرت جو اونکی نوبت کی دن تشریف لاتی تو اونہون نی حضرت کو پلایا اور حضرت کچہہ زیادہ ٹہرتی اونکی
ہان تو بسبب اسکی دونون کی یعنی حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکی پاس ہم مین سی آوین تو کہی کہ آپ مین بو مغافیر کی آتی ہی
اور مغافیر ایک قسم ہی گوند کی بدبودار پس آنحضرت نی شہد کو اپنی پر حرام کیا بلحاظ اوسکی کہ یہہ بدبو اوسکی ہوا اور اون بیویون نی یہہ اٹکل کیا کہ آنحضرت زینب کی ہان
شہد پینی کی لیی بہت ٹہرتی ہین چنانچہ یہہ قصہ بیچ تفسیر سورہ تحریم کی اور حدیث مین مفصل مذکور ہی ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو ای بیویو تو شتاب ہی
کہ پروردگار اونکا بدلا دیگا اونکو بیویان بہتر تمسی پس اوتری یہہ آیہ اسیطرح یعنی موافق اونکی کلام کی لفظ ومعنی مین اور بیچ ایک روایت ابن عمر کی یون آیا ہی کہ
کہا ابن عمر نی کہا عمر نی کہ موافقت کی مینی اپنی پروردگار کی بیچ تین چیزونکی ایک تو نماز ادا کرنی مین بیچ مقام ابراہیم کی دوسری حکم کرنی مین پردہ کرنیکا آنحضرت کی بیویونکو
تیسری بیچ قیدیون بدر کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی ف ع حکم کیا مینی غزوہ بدر کی قیدیونکی قتل کرنیکا اور آنحضرت نی مشورہ ابی بکر کی فدیہ لیا اور خلاص
کیا پس آیہ نازل ہوئی موافق رای میری کی **وعن** ابن مسعود قال فضل الناس عمر بن الخطاب باربع بذکر الاسارٰی یوم بدر
امر بقتلہم فانزل اللہ تعالٰی لولا کتٰب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم وبذکرہ الحجاب امر نساء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان یحتجبن فقالت لہ زینب وانک علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل فی بیوتنا فانزل اللہ تعالٰی
واذا سالتموہن متاعا فسئلوہن من وراء حجاب وبدعوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اللہم اید الاسلام بعمر وبرایہ فی ابی بکر کان اول ناس بایعہ رواہ احمد اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فضیلت
دی گئی ہی آدمیونپر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بسبب چار چیزون کی ایک تو بسبب ذکر کرنی اونکی قیدیونکو روز بدر کی حکم کیا عمر نی اونکی قتل کرنیکا پس اوتاری اللہ
تعالی نی یہہ آیہ اگر نہوتا لکہا ہوا یا حکم اللہ کیطرف سی تو البتہ لگتا یعنی پہلی سی لوح محفوظ مین یا علم الہی مین ثابت ہی کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین نہین عذاب
کیا جاویگا یہہ کہ اہل بدر معذور ہین اگر ایسا نہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اوس چیز کی کہ لیا تمنی یعنی فدیہ عذاب بڑا ف ع یعنی دنیا مین پہلی آخرت کی اور فدیہ جو
اونہون نی لیا دن بدر کی کفار سی تو خطا اجتہادی ہوئی اونکو لیا تہا اونہون نی فدیہ یہہ سمجہکر کہ لینا مال کا اونسی اسلیی ہی تاکہ تقویت پاوین ہم مسلمان بسبب اوسکی اور
شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب لینی کی بعد اوسکی اور یہہ رای تہی ابوبکر کی اور اور بعضون کی کہ تابع ہوئی تہی اونکی صاحب صفت جمال سی اور بعضی کہتی تہی کہ
قتل ہی کرنا چاہیی اونکو اسلیی کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کی اور یہہ قول تہا عمر کا اور اونکا کہ موافق تہی اونکی صاحب صفت جلال سی اور ہرگاہ کہ تہی آنحضرت

مایل ہین کمال سی طرف صفت جمال کی اختیار کیا قول صدیق کا فی الحال اور تفضیل اسکی باب الصالحین مین حضرت عمرؓ سی یون لکہی ہی کہ جبکہ ہوا دن بدر کا
فرمایا آنحضرت نی کہ کیا رای ہی ان قیدیونکی حق مین پس کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ چچا کی بیٹی اور کنبی کی بیٹی اور بہائیونکی بیٹی ہین سوائی اسکی نہین لیوینگی
ہم اونسی فدیہ پس ہوگی ہماری لیی قوۃ شر کو نیز اور شاید ہی کہ ہدایت کری اونکو اللہ طرف اسلام کی اور ہوویں ہماری مددگار فرمایا حضرت نے پہر کیا رای ہی تیری
ای ابن الخطاب کہا مینی یا رسول اللہ نہین مناسب دیکہتا مین وہ چیز کہ مناسب دیکہی ابوبکر نی ولیکن یہہ پیشوا الکفر کی اور سردار اونکی ہین پس مار ین ہم اونکی گردنین اور
گردنین اونکی کہا عمر نی پس قصد کیا آنحضرت نی اوس چیز کا کہ کہی ابوبکر نی اور نہ قصد کیا اوس چیز کا کہ کہی مینی اور لیا اونسی فدا اس جبکہ صبح کی مینی آیا مین صبح کو آنحضرت
کی پاس پس ناگہان آنحضرت اور ابوبکر بیٹہی ہوئی روتی تہی کہا مینی یا نبی اللہ کس چیز سی روتی ہو تم اور یار تمہاری پس اگر رونا آوی رونا روؤنگا تکلف
رونیکی صورت بناؤنگا پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق سامنی لایا گیا میری عذاب انکا ایک درخت سی اور ایک درخت اس درخت سی زیادہ قریب
تہا پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْآخِرَةَ
ترجمہ اور فضیلت دی گئی عمر سبب ذکر کرنی اونکی پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیونکو یہہ کہ پردہ کرین پس کہا عمر نی زینب بنت جحش نے
کہ ازواج مطہرات سی ہین کہ تحقیق تو البتہ حکم کرتا ہی ہمیری بیٹی خطاب کی اور حالانکہ وحی اوترتی تہی ہماری گہر وںمین پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ وَ اِذَا
مانگو تم آنحضرت کی بیبیونسی کچہہ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اونسی پردہ کی پیچہی سی اور فضیلت دی گئی عمر سبب قبول ہونے دعاء آنحضرت کی اونکی حق مین کہ دعا کی
خداوندا قوی کر دین اسلام کو سبب اسلام لانی عمر کی اور فضیلت دی گئی عمر سبب رای اونکی یعنی اجتہاد اپنی کی بیچ بیعت ابی بکرؓ کی یعنی وقت خلیفہ ہونے
اونکی تہی عمر پہلی آدمیونمین سی کہ بیعت کی ابو بکرؓ سی یعنی اول وہ ہوئی بیعت کی پہر اورون نی باتباع اونکی نقل کی یہہ احمد نی **وعن** ابی سعید
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نَرٰى ذٰلِكَ الرَّجُلَ
إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ شخص بہت بلند ہی از
میری مین ازروی مرتبہ کی بہشت مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسطرح آنحضرت نی مبہم فرمایا اور تعین نکی کہ وہ شخص کون ہی اور مقصود یہہ تہا کہ تا کوشش
اور جد وجہد کرین لوگ طاعات مین تا وہ مرتبہ پاوین اور وہ مرتبہ پایا نہین جاتا ہی مگر بسبب نہایت جد وجہد کی اور مواظبت کی طاعات وعبادات پر اور بسبب
متصف ہونیکی ساتہہ اخلاق وکمالات کی یا ذکر کسی شخص کا ہوا ہو کہ متصف ہی تہا ان صفتون کی پس اشارہ کیا آنحضرت نی کہ جو کوئی متصف ہو ان صفات
کر بلند تر ہی رتبہ اوسکا بہر تقدیر **ترجمہ** کہا ابو سعید نے قسم خدا کی نہ تہی ہم کہ گمان لیجاوین اوس شخص کو کہ کون ہی مگر عمر بن الخطاب پر یہانتک کہ گذر گئے
عمر ساتہہ راہ اپنی کی **ف** یعنی وفات پائی اور اسمین دفع توہم ہی اسکا کہ واقع ہوا اونکی لیی تغیر اخیر عمر مین اور اگر کہی تو کہ لازم آتا ہی اس سی یہہ کہ عمر افضل تہی
ابو بکر سی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ قول آنحضرت کا ذاک الرجل اشارہ ہی طرف مبہم کی اور مقصود اسمین یہہ ہی کہ کوشش کری طاعات مین ہر ایک اونکی امت مین سے
تا کہ پہنچی اس مرتبہ کو اور نہین پہنچتا ہی اس مرتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنیکی عمل مین اور اچہی اخلاق حاصل کرنیکی اور اجتہاد کرنی کی دین مین اور مواظبت کرنی
کی بہلائیونپر اور نہین مشاہدہ کیجاتی تہی یہہ خصال کسی مین جیسے کہ مشاہدہ کیجاتی تہی عمرؓ مین ابتدا عمر سی انتہا تک اسواسطے سب نے گمان کیا اونہون نے
کہ مشار الیہ عمر ہین نہ غیر اونکا اور اسکی مانند ہی اخفا لیلۃ القدر کا اور تو نمین پس نہین لازم آتا ہی اس سی یہہ کہ ہون عمر افضل ابو بکر سی اور حاصل کلام یہہ ہوا
مراد اس شخص سی عمر امر ظنی ہی بعضونکی نزدیک بالجزم پس نہین دلالت کرتی ہی اسپر کہ عمر افضل تہی ابو بکر سی اور جمہور کے نزدیک یہی ہی کہ عمر افضل نہ تہی ابو بکر
سی اور یہی اعتقاد ہی اہل سنت کا معہذا یون بہی کہہ سکتی ہین کہ عمر افضل تہی اپنی زمانہ کی لوگونمین حالت خلافت اپنی مین پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سے
وعن اسلم قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهٖ يَعْنِيْ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

حِیْنَ قُبِضَ کَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰی انْتَهٰی مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اسلم سی کہ کہا سوال کیا مجہسی ابن عمر نی بعض حال اونکا یعنی عمر کا پس خبر دی مینی اونکو کہا اسلم نی یعنی بیچ بیان و سحبر کی کہ خبر دی حال عمر سی نہین دیکہا مینی کسیکو ہرگز بعد آنحضرت کی یعنی بعد وفات آنحضرت کی اوسوقت سی کہ وفات پائی آنحضرت نی کہ ہووے وہ بہت کوشش کرنیوالا اور نیکتر عمر سی یعنی عمال خیر مین یہانتک کہ نہایت کو پہنچی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی آخر عمر تک اور کہاہی علمانی کہ یہہ محمول ہی و پر زمانہ خلافت عمر کی تا ابوبکر رض اس عموم سی نکلجاوین **وعن** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا جسوقت کہ زخمی کئی گئی عمر ہوئی عمر کہ درد ظاہر کرتی تہی **ف** یعنی اثر زخم کی دکہنی کا ظاہر کرتی تہی ساتہہ کرنی آہ وغیرہ کی اور ابو لولو نی کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تہا زخمی کیا تہا اونکو مدینہ مین چہار شنبہ کی دن ستائیسوین ذیحجہ کی سنہ تیئیس مین **ترجمہ** پس کہا ابن عباس نی اور گویا کہ ابن عباس نسبت کرتی تہی عمر کو طرف جزع فزع کی اور ملامت کرتی تہی اونکو اور تسلی دیتی تہی اونکو ای امیر المومنین او رنہیہ سب جزع فزع کرنا چاہیی یعنی مبالغہ کر دیبیچ جزع فزع اور بیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکہی تمنی آنحضرت سی پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی یعنی ساتہہ رعایت حقوق و آداب کی پہر جدی ہوئی آنحضرت تمسی اس حال مین کہ وہ تمسی راضی تہی کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پہر صحبت رکہی تمنی ابوبکر سی پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی پہر جدی ہوئی وہ تمسی اس حال مین کہ وہ تمسی راضی تہی یعنی باین حیثیت کہ کیا تمکو امیر المومنین پہر صحبت رکہی تمنی مسلمانون سی یعنی ایام خلافت اپنی کی مین پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی کہ خوب عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئی تمہاری اور البتہ اگر جدی ہوگی تم اونسی البتہ جدی ہوگی اونسی اس حال مین کہ یہہ تمسی راضی ہین **ف** یعنی اور یہہ کلمہ دلالت کرتاہی سپر کہ اللہ تمسی راضی ہی اور تم اوس سے راضی پس تم بشارت دیئی گئی ہو ساتہہ قول اللہ تعالی کی يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور موت تحفہ ہی مومن کا اسلیی کہ ہی سبب ملنی ہولی کا مقام اعلی مین **ترجمہ** کہا عمر نی ایپروہ چیز کہ ذکر کی تمنی آنحضرت کی صحبت سے اور اونکی رضا سی پس سوا اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہی خدا کیطرف سی کہ احسان کہا ساتہہ اوسکی مجہپر یعنی تفضل کیا مجہپر ساتہہ اوسکی بغیر کسب کے پر نہین مُراجا بتا مین اوسکی کسب کو بلکہ شکر و حمد کرتاہون مین اوسکی اور ای پروہ چیز کہ ذکر کی تمنی صحبت ابی بکر سی اور اونکی رضا سی پس سوا اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہی اللہ کیطرف سی کہ احسان کہا ساتہہ اوسکی مجہپر اور ای پروہ کچہہ کہ دیکہتی ہو تم بی صبری میری پس وہ بسبب تیرا اور بسبب یارون تیرکی ہی **ف** یعنی ڈرتا ہون واقع ہونی فتنونکی سی درمیان تمہاری اسلیی کہ یہہ تہی مانند دروازہ کی کہ روکتی تہی محنتین و معہذا اپنی نفس پر بہی ڈرتاہون اور نہین نڈر ہون عذاب رب اپنی سی اسلیی کہ **ترجمہ** قسم ہی اسکی اگر تحقیق ہو میری لیی بقدر زمین کی سونا البتہ اللہ تعالی کی عذاب کی بدلہ دونمین اوسکو پہلی اسکی کہ دیکہون مین اوسکو یعنے اللہ کو یا اوسکی عذاب کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ کہا اونہون نی بسبب غلبہ خوف کی کہ واقع ہوا اونکو اوسوقت بخوف قصور کرنیکی اللہ تعالی کی حقوق مین کذا فی فتح الباری اور استیعاب مین ہی کہ عمر رض جسوقت کہ زخمی کئی گئی کہتی تہی اسحالمین کہ سر اونکا اونکی بیٹی عبد اللہ کی گود مین تہا ظلوما لنفسے غیر انی مسلم اصلی صلاتی کلہا و صوم کہا مولف نی کہ دفن کیی گئی عمر رض دن اتوار کی دسوین محرم کو سنہ چوبیس مین اور صحیح یہہ ہے کہ عمر اونکی تریسٹھ

برس کی تہی اور رہی خلافت اونکی ساڑہی تین برس اور نماز پڑہی اونپر صہیب نی اور روایت کی اون سی ابوبکر نی اور باقی عشرہ مبشرہ نی اور خلق کثیر نی صحابہ
اور تابعین مین سی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جملہ کرامات انکی سی ایک یہہ ہی کہ جب مصر فتح ہوئی تو آئی وہان عامل ہوکر عمرو بن العاص کہا
وہان کی رہنے والون نی کہ یہہ نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال مین طرف ایک لڑکی باکرہ کی خوبصورت لڑکیون مین سی ڈال دیتی ہین ہم اوسکو اوسمین اور نہین تو
یہہ جاری نہین ہوتا اور خراب ہو جاتی ہین شہر اور قحط پڑتا ہی پس بہیجی عمرو بن العاص نی یہہ خبر عمرؓ کو پس بہیجا اونہون نی ایک پرچہ کہ اوسمین لکہا تہا بسم اللہ
الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کی یہہ پیام ہی بندی اللہ عمر بن الخطاب کیطرف سی بعد حمد وصلوۃ کی پس اگر جاری ہوتا ہی تو از خود نہین حاجت ہمکو طرف تیری اور
اگر جاری ہوتا ہی تو اللہ کی حکم سی تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بہیجا حضرت عمر نی عمرو کو کہ ڈالدی تو اوسکو نیل مین پس جاری ہوا نیل اوس رات سولہ گز پہر
بڑہتا گیا ہر سال مین چہہ گز

باب مناقب ابی بکر وعمر

باب ہی بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی

ف ح چونکہ واقع ہوا ہی کر شیخین کا معا بیچ بعض حدیثونکی عہد کیا مولف نی ایک باب ور بیچ ذکر کرنی اون حدیثونکی اور بلاشبہ ذکر کیجاتی تہی یہہ دونون
صاحب معًا اکثر احوال مین بسبب ہونی دونونکی وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تقرب وقت بیوقت درگاہ کی اور مشیر تدبیر اور امین امور مین اور مصاحب اور ہمنشین
حضرت کے تمام اوقات واحوال مین

الفصل الاول

فصل پہلی عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يسوق بقرة إذ أعيى فركبها فقالت إنا لم نخلق لهذا إنما خلقنا لحراثة الأرض فقال الناس سبحان الله بقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإني أومن به أنا وأبو بكر وعمر وما هما ثم وقال بينما رجل في غنم له إذ عدا الذئب على شاة منها فأخذها فأدركها صاحبها فاستنقذها فقال له الذئب فمن لها يوم السبع يوم لا راعي لها غيري فقال الناس سبحان الله ذئب يتكلم فقال أومن به أنا وأبو بكر وعمر وما هما ثم متفق عليه روایت ہی ابوہریرہ سے
اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی اوسوقت کہ ایک شخص ہانکتا تہا ایک گائین کو ناگہان تہک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اوسپر بولی گائین
کہ ہم نہین پیدا کیگئی ہین اسکی لیے یعنی سوار ہونی کی لیے سوائی اسکی نہین کہ ہم پیدا کیگئی ہین واسطی کشت وکار زمین کی ف ح اسمین دلیل ہی اسپر کہ سوار ہونا
گائین پر اور بوجہ لادنا اوسپر خوب نہین ہی اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ چارپایہ استعمال نہ کیے جاوین مگر اوسچیز مین کہ جاری ہوئی
ہی عادت ساتہہ استعمال کرنی اونکی اوسچیز مین اور احتمال رکہتا ہی کہ یہہ اشارہ ہی طرف اولی اور افضل کی یعنی بہتر یہہ ہی کہ جن چیزونکی لیے پیدا ہوئی ہین
اونمین سی جو چیز عمدہ ہو اوسمین استعمال کیے جاوین و فی الحقیقت حصر کی مراد نہین ہے کہ فقط کہیتی ہی مین استعمال کرین اسلیے کہ جملہ اون چیزونمین سے کہ پیدا کیگئی ہین
وہ واسطی اونکی ذبح کرنا اور کہانا ہی بالاتفاق ت پس کہا لوگون نی یعنی جو کہ حاضر تہی از راہ تعجب کی سبحان اللہ گائین بولتی ہی یعنی حال آنکہ وہ حیوانات
بی زبان سی ہی پس فرمایا آنحضرت نی پس تحقیق مین ایمان لاتا ہون ساتہہ اسکی ف ح یعنی اسبات کی کہ کلام کرنا گائین کا حق ہی اور جملہ وہم وخیال یا القاء
شیطان سی نہین ہے یا اسبات کی کہ اوسنی کہا کہ یہہ مخلوق نہین ہے مگر واسطی کہیتی کی ت اور ایمان لاتی ہین ابوبکر اور عمر ف ح خاص انہین کا ذکر کرنا واسطی
اشارہ کی ہی طرف قوت اور کمال انکی اگرچہ نہین کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نی اوسکو نہ جانا اور نہ سنا اور نہ صادر ہوا اونسی ایمان لانا اوسپر پس کیونکر فرمایا کہ ایمان
لاتی ہین اسپر ابوبکر اور عمر جواب اسکا یہہ کہ مراد یہہ ہی کہ یہہ ایسا امر ہی کہ اونکی شان سی یہہ ہے کہ اگر مطلع ہون وہ اسپر تو ایمان لاوین اسپر اور تردد اور شک نہ کرین اسمین
ت اور نہین تہی ابوبکر اور عمر اوسجگہہ ف ح یعنی اوس مکان مین کہ فرمایا حضرت نی یہہ کلام پس یہہ مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمانی انکی یعنی اگر حاضر
ہوتی تو احتمال تہا کہ تخصیص اونکی ذکر کی بتقریب حضور اونکی ہوتی اور جب یہہ ح اور ذکر اونکا اس باب مین غائبانہ کیا تو اوسکو بڑا دخل ہوا مقصود مین اور صریح
دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمانی اونکی ہی فافہم ت اور کہا ابوہریرہ نی اوسوقت کہ ایک شخص تہا اپنی ریوڑ مین ناگہان حملہ کیا بہیڑیی نی ایک

بکری پر ریوڑ مین سی پس پکڑا بہیڑیی نی بکری کو پس پہنچا بکری پر مالک وسکا اور چہڑا لیا بکری کو بہیڑیی سی پس کہا اوس شخص سے بہیڑیی نی کہ پس کون نگہبان
ہوگا اس بکریکا یعنی جنس اس بکری کا دن سبع کی وسدن کہ نہین ہوگا کوئی چرانیوالا اوسکا سوای میری **ف** ح لفظ یوم السبع ساتھہ جزم
ب اور پیش اوسکی کی دونون طرح روایت کیا گیا ہی اور متعدد اور مختلف آئی ہین اوسکی بیان مین قوال ای پس ساتھہ جزم کی کہا ہی علمانی کہ مراد اوس سے فتنہ ہین
کہ لوگ آپسمین جنگ کرینگی اور بکریان بغیر چرانیوالی کی چہوڑ دینگی اور سبع اور سباع بمعنی ترک اور مہمل چہوڑ دینیکی آیا ہی اور سبع بمعنی مہمل کی آیا ہی اور چونکہ بغیر
آنیوالونکی چہوڑی جاوینگی گویا چرانیوالی اونکی بہیڑیی ہونگی پس یہہ خبر دی بہیڑیی نی ساتھہ وجود شدائد اور فتنونکی کہ واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یوم السبع
ساتھہ جزم کی نام ایک عید کا ہی اونکی لیی تہا جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین کہ جمع ہوتی تہی اوسمین اسطی ہوکر کہ بازر کہتا تہا اونکو ہر چیز سی اور چہوڑ دیتے تہے
اوسمین مواشی کو پس کہا تے تہی اوسکو بہیڑیی پس گویا خبر دی بہیڑیی نی گذشتہ سی کہ اوس روز کون نگہبان بکریونکا ہوتا تہا کہ آج نگہبانی اونکی کرتا ہی تو یا روز
عیدکا کہ باقی اور دایم ہی کون نگہبانی اونکی اوس روز کریگا اور ای پر ساتھہ پیش کے بمعنی درندہ کی ہی اور یہہ ہے انہین معانی کا احتمال کہتا ہی اور راجح اونکی
طرف ہوسکتا ہی اور بعضونے کہا کہ ساتھہ پیش کی ہی بمعنی ورعید کی ہی اور مشارق مین کہا کہ بعضونے کہا کہ یہہ لفظ یوم السبع ہی ساتھہ کے معنی ضایع ہونیکی
اور سبع بمعنی ضیاع کی ہی **ث** پس کہا لوگون نی ازراہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بہیڑیا بولتا ہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ایمان لاتا ہون مین اسپر اور ابوبکر اور
عمر اور نہین تہے وہ دونون اوس جگہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابنِ عبّاسٍ قالَ اِنّی لَواقِفٌ فِی قَومٍ فدعَوا اللّٰہَ لِعُمرَ وَقَد وُضِعَ
علیٰ سریرِہٖ اِذا رَجُلٌ مِن خَلفِی قَد وَضَعَ مِرفَقَہٗ علیٰ مَنکِبی یقُولُ یرحَمُکَ اللّٰہُ اِنّی لَاَرجُو اَن یجعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صاحِبَیکَ
لِاَنّی کَثِیرًا ماکُنتُ اَسمَعُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یقُولُ کُنتُ وَاَبُوبَکرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلتُ وَاَبُوبَکرٍ وَعُمَرُ وَانطَلَقتُ وَ
اَبُوبَکرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلتُ وَاَبُوبَکرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجتُ وَاَبُوبَکرٍ وَعُمَرُ فَالتَفَتُّ فَاِذا عَلِیُّ بنُ اَبِی طالِبٍ
مُتَّفَقٌ عَلَیہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا ایک قوم مین یعنی حضرت عمر کی وفات کی روز پس دعا خیر کی
اوس قوم نی واسطی عمر کی اسحال مین کہ تحقیق رکہی گئی تہی عمر اپنی تخت پر یعنی نہلانیکی لیی بعد وفات کی اور حاضر تہی وہ ایک جماعت اونکی گرد مین ناگہان ایک
شخص نے پیچہی میری سی تحقیق رکہی کہنی اپنی میری مونڈہی پر کہتا ہی وہ شخص یعنی خطاب کر کر عمر کیطرف رحمت کری تجکو اللہ بلاشبہ مین البتہ امید رکہتا ہون یہہ کہ
گردانی تجکو اللہ تعالی ساتہہ دونون یار تمہاری کی یعنی آنحضرت کی اور ابی بکر کی قبر مین یا جنت مین اسواسطی کہ مین بہت تہا سنتا آنحضرت سے فرماتی تہا مین یعنی
فلانی مکان مین اور ابو بکر اور عمر اور کیا مینی اور ابو بکر اور عمر نی یعنی فلانا امر مور عبادت سی یا رسوم عادت سی اور چلا مین اور ابو بکر اور عمر یعنی طرف فلانی مکان
کی اور داخل ہوا مین اور ابو بکر اور عمر یعنی مسجد وغیرہ مین اور نکلا مین اور ابو بکر اور عمر یعنی گہر وغیرہ سی کہا ابن عباس نے پس پیچہی پہر کر دیکہا مینی پس ناگہان
وہ شخص علی مرتضی تہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ قالَ اِنَّ اَهلَ الجَنَّۃِ لَیَتَراءَونَ اَهلَ عِلِّیِّینَ کَما تَرَونَ الکَوکَبَ الدُّرِّیَّ فِی اُفُقِ السَّماءِ وَاِنَّ اَبابَکرٍ
وَعُمَرَ مِنهُم وَاَنعَما رَواہُ فِی شَرحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی نَحوَہٗ اَبُوداوٗدَ وَالتِّرمِذِیُّ وَابنُ ماجَۃَ
روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکہینگے اہل علیین کو یعنی دیکہی گا بعض اونکا بعض کو یعنی مقام و مرتبہ اونکی کو نہایت بلندی
مین جیسیکہ دیکہتی ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان مین کہ ستارہ کنارہ سما مین بہت روشن معلوم ہوتا ہی بلاشبہ ابو بکر اور عمر اہل علیین مین سے ہونگی
اور زیادہ ہین یہہ دونون درجہ اور رتبہ مین اور بڑہ گئی ہین مرتبہ مین اس سی کہ ہو وین وہ اہل علیین سے **ف** ح علیین ساتھہ زیر عین اور لام کی اور تشدید یی پہلی
اور جزم دوسری کی ایک مقام ہی ساتوین آسمان مین کہ زیر عرش ہی سکیطرف ارواح مومنونکی اور بعضون نی کہا کہ نام ہی دیوان ملائکہ حفظ کا کہ اوٹہائی

جاتی ہین اوسکیطرف اعمال صالحہ اونکی اور لفظ دری ساتہہ پیش دال اور زیر رمشددہ کی اور ی نسبت کی ہی تشبیہ دی ساتہہ در کی یعنی مروارید کی بیچ روشنی اور صفائی
کی ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی اور روایت کی مانند اسکی ابو داؤد اور ترمذی وابن ماجہ نی وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر وعمر سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین
رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن علی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ابوبکر اور عمر دونون سردار ہین ادہیڑون
اہل بہشت کی پہلونمین سی اور پچہلونمین سے سوای نبیونکی اور پیغمبرون کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی حضرت علی رضی اللہ سے ف ح وصف کرنا لوگونکا ساتہہ ادہیڑ
ہونیکی باعتبار حال اونکی کی دنیا مین ہے والا بہشت مین ادہیڑ نہین ہونیکا پس معنی یہہ ہین کہ سردار اونکی ہین کہ ادہیڑ مری دنیا مین اور پہلونسی مراد ہین اگلی امتونکی پس
ہونگی افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون اور خضر یہی بموجب قول اونکی کہ ولی کہا ہی اونکو اور پچہلون سے مراد ہین اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے اور نبیون
اور رسولونکی استثنا کرنی سی نکل گئی عیسی اور ایسے خضر بحسب قول اونکی کہ نبی کہا ہی اونکو وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا باللذین من بعدی ابوبکر وعمر رواہ الترمذی اور روایت ہی
حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین نہین جانتا مین کہ کتنی ہی زندگانی اور باقی رہنا میرا درمیان تمہاری یعنی کم مدت ہی یا بہت پس
پیروی کرو اون دو شخصونکی کہ پیچہی میرے ہونگے خلیفہ میری ہونگی کہ وہ ابوبکر اور عمر رض ہین نقل کی یہہ ترمذی نی وعن انس قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد لم یرفع احد رأسہ غیر ابی بکر وعمر کانا یتبسمان الیہ ویتبسم الیہما رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتی مسجد مین نہ اوٹہاتا
کوئی یعنی صحابہ مین سی سر اپنا یعنی مارے ہیبت کی اور بپاس ادب کے سوای ابی بکر اور عمر رض کی تہی یہہ دونون کہ مسکراتی تہی دیکہہ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتی تہی
آنحضرت دیکہہ کر طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ح یہہ خاصیت محبت اور عادت محبوبونکی ہی کہ جب آپس مین ایک کی دوسرے پر نظر
پڑتی ہی تو بی اختیار مسکرانی لگتی ہین اور شاد ہو جاتی ہین وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج ذات یوم ودخل
المسجد وابوبکر وعمر احدہما عن یمینہ والآخر عن شمالہ وہو آخذ بایدیہما فقال ہکذا نبعث یوم القیمۃ رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک دن یعنی حجرہ شریفہ سی اور داخل ہوئی مسجد مین اور ابوبکر اور
عمر ایک دونونمین سی داہنی طرف آنحضرت کی تہی اور دوسری بائین طرف اونکی اور آنحضرت پکڑی ہوئی تہی ہاتہہ دونون صاحبونکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ اسیطرح
اوٹہائی جاوینگی ہم یعنی قبرون سے نکلینگے طرف محشر کی روز قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وعن عبد اللہ بن حنطب
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی ابابکر وعمر فقال ہذان السمع والبصر رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہی عبد اللہ بن حنطب تابعی
سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ابا بکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ دونون بمنزلہ شنوائی اور بینائی کی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی طریق
ارسال کی ف ح یعنی یہہ دونون درمیان مسلمانونکی مشابہ کان اور آنکہہ کے ہین جسد مین نسبت تمام اعضا کی شرف ونفاست مین اور قریب اس معنی کی ہی
یہہ کہ بعضونی کہا کہ مثل انکی دین مین بمنزلہ سمع وبصر کی ہی جسد مین یا یہہ بہ نسبت میرے بمنزلہ سمع اور بصر کی ہین کہ سنتا ہون مین بواسطہ انکی اور دیکہتا ہون مین
بواسطہ انکی اور یہہ مضمون راجع ہوتا ہی طرف معنی وزارت وکالت کی یا مراد بیان کرنا شدت حرص اونکی ہی اوپر سننی حق کی اور اتباع اوسکی کی اور مشاہدہ
حق کی انفس اور آفاق مین وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا ولہ وزیران
من اہل السماء ووزیران من اہل الارض فاما وزیرای من اہل السماء فجبرائیل ومیکائیل واما وزیرای

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا اونی
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی کوئی پیغمبر مگر واسطی اوسکی ہوتی ہین دو وزیر آسمانکی فرشتون مین سی کہ امداد و اعانت کرتی ہین اوسکی
عالم ملکوت سی اور دو وزیر ہوتی ہین زمین والون مین سی ف ع یعنی اوسکی یارون مین سی کہ خدمت و نصرت اوسکی کرتی ہین عالم ناسوت مین اور جب پیش آتا ہی اوسکو
کوئی امر تو مشورہ کرتا ہی ونسی جیسیکہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہی اپنی وزیر سی ت پس ای پر دو وزیر میری آسمان والون مین سی
پس جبرئیل و میکائیل ہین ف ع اسمین دلیل ظاہر ہی اسپر کہ آنحضرت افضل ہین جبرئیل و میکائیل سی ت اور ای پر دو وزیر میری زمین والون مین سی
پس ابوبکر اور عمر ہین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ یہہ دونون صاحب افضل ہین اور صحابہ مین سی حال آنکہ صحابہ افضل ہین ساری امت
مین اور دلالت ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین عمر سی سلفکی واو اگرچہ ہی مطلق جمع کی لیئی لیکن ترتیب اوسکی لفظ کلام حکیم مین ضروری ہی کہ اوسکی لیئی اثر عظیم ہو وَعَنْ
اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ
فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی یہہ کہ ایک شخص نی کہا پیغمبر خدا صلعم سی کہ خواب مین دیکھا مینی گویا ایک ترازو اوتری ہی آسمان سی
پس تولی گئی آپ اور ابوبکر پس غالب آئی آپ اور تولی گئی ابوبکر اور عمر پس غالب آئی ابوبکر اور تولی گئی عمر اور عثمان پس غالب آئی عمر پہر اوٹہائی گئی ترازو ف
ح اور اوس شخص نی جو تلنا حضرت علی و عثمان رض کا نہ دیکھا گویا اسمین اشارہ ہی اسطرف کہ ان دونون صاحبونکی تفاضل مین اختلاف ہی سلف مین جیسیکہ کتب
کلامیہ مین مذکور ہی ت پس غمگین ہوئی آنحضرت بسبب اس خواب دیکہنی اوس شخص کی جیسیکہ راوی نی تفسیر کی ساتہہ قول اپنی کی پس غمگین کیا آنحضرت کو اس بات
کی سننی نی ف ع یعنی بسبب اسکی کہ معلوم کیا آنحضرت نی کہ تعبیر اسکی یہہ ہی کہ بعد خلافت عمر کی ظہور فتنونکا ہوگا اور ان امور کی پست ہوجاینگی ت پس فرمایا
آنحضرت نی کہ یہہ جو تونی دیکھا خلافت نبوت ہی یعنی ان دونون صاحبونکی خلافت خلافت نبوت ہی کہ اوسمین اصلا آمیزش بادشاہت اور خلاف نہوگا پہر دیگا
اللہ تعالی ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف ح ع تعبیر کی آنحضرت نی اوٹہجانی ترازو کی یہہ کہ زمانہ خلافت کا خالص اور منتہی ہوگا
ابوبکر اور عمر پر کہ اتفاق ہوگا اوسپر اور بعد اوسکی آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور تحریر خلاف اور بی انتظامی راہ پاویگی اور بعد از خلافت چارون کے بادشاہت
ہوگی گزندہ جیسیکہ حدیث مین آیا ہی اور سمجہنا اس تعبیر کا اوٹہجانی میزان کی سی اس سبب سی کیا کہ اسمین تولنا رعایت کیا جاتا ہی ان چیزونمین کہ اسمین
نزدیک ایک دوسری کی ہین اور جب اسمین بعید اور متباین ہوئین تو اسمین تولنا کچہہ معنی نہین رکہتا پس اوٹہایا گیا اور برطرف کیا گیا اسمین تولنا یہہ خواب
دلالت کرتا ہی اوپر انحطاط امر خلافت کی بعد از ابوبکر اور عمر رض کی اور معنی غالب آئی ہر ایککی دوسری پر میزان مین یہہ ہین کہ راجح افضل ہی جو ع سی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اور خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت مین سی پس آئی ابوبکر
پہر فرمایا کہ آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت مین سی پس آئی عمر رض نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ح حدیثون مین بشارت جنت کی ایک جماعت
کی لیئی صحابہ مین سی واقع ہوئی ہی اور چونکہ اس حدیث مین واسطی ابوبکر اور عمر رض کی اکٹہی واقع ہوئی ہی اس باب مین ذکر کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ

لاحدٍ من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمر قلت فاین حسنات ابی بکرٍ قال انما جمیع حسنات عمر کحسنةٍ
واحدةٍ من حسنات ابی بکرٍ رواہ رزین اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوسوقت کہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری گود مین تہا بیچ
چاندنی رات کی ناگہان کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہوگی کسیکی ایسی نیکیان موافق گنتی ستارون آسمان کی فرمایا کہ ہان وہ عمر ہی کہ نیکیان اوسکی موافق گنتی
آسمان کی ستارونکی ہین کہا مینی پس کیا حال ہی ابوبکر کی نیکیونکا فرمایا آنحضرت نی نہین ہین تمام نیکیان عمر کی مگر مانند ایک نیکی کی ابوبکر کی نیکیون مین سے نقل
کی یہہ رزین نی **ف** ح یعنی ابوبکر کی نیکیان اونکی نیکیونسی کہین زیادہ ہین اور اگر فرض کیا جاوی کہ نیکیان عمر کی ابوبکر کی نیکیون سی زیادہ ہون تو بہی ابوبکر
افضل ہین بسبب قوت حسنات اونکی کی از راہ کیفیت اور نفاست کی بسبب پائی جانی کمال اخلاص اور شہود معرفت کی جیسیکہ روایت کیا ہی ایک حدیث سی کہ نہین
ہی فضیلت ابوبکر کی تمپر بسبب کثرت نماز اور روزہ کی بلکہ بسبب اوس چیز کی کہ رکہی گئی ہی اونکی دل مین ذکر کیا ہے اس حدیث کو غزالی نی

باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ

باب ہی بیچ مناقب عثمان رضہ کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطجعًا فی بیتہ کاشفًا عن فخذیہ او ساقیہ فاستاذن ابوبکرٍ فاذن لہ وھو علی تلک
الحال فتحدث ثم استاذن عمر فاذن لہ وھو کذلک فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسوی ثیابہ فلما خرج قالت عائشة دخل ابوبکرٍ فلم تھتش لہ ولم تبالہ ثم دخل عمر فلم تھتش لہ ولم تبالہ
ثم دخل عثمان فجلست وسویت ثیابک فقال الا استحیی من رجلٍ یستحیی منہ الملٰئکة وفی روایةٍ
قال ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحالة ان لا یبلغ الی فی حاجتہ
رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹی ہوئی اپنی گہر مین کہولی ہوئی رانین اپنی یا
پنڈلیان اپنی **ف** ع کہا نووی نی کہ دلیل پکڑا ہی اس حدیث کو مالکیون وغیرہ نی کہ جو کہتی ہین ران ستر نہین حالانکہ یہہ حدیث دلیل نہین ہوسکتی اسلیے
کہ شک کیا ہی راوی نی عضو کہلی ہوئی مین کہ آیا وہ رانین تہین یا پنڈلیان پس لازم نہین آتا ہی اوس سے جزم جواز کہولنی ران کا اور جائز ہی یہہ کہ مراد کہولنی
ران کی سی کہولنا اوسکا قمیص سے نہ ازار سی یعنی تہہ بند بندہا ہوا تہا اور دامن قمیص کا اوپر تہا سمٹا ہوا تہا جیسیکہ آگی آتا ہی کلام عائشہ کا کہ مشعر ہی اسپر
اور یہی ظاہر ہی آنحضرت کی احوال سی در حالت مخالطت کی ساتہہ آل و اصحاب کے **ترجمہ** پس اذن چاہا ابوبکر نی آنیکی لیے پس اذن دیا آنحضرت نی اون کو حال انکہ وہ
اوسی حال پر تہی یعنی ڈہنکی پنڈلی وغیرہ پس باتین کین ابوبکر نی یعنی بیٹہا ابوبکر کا کچہہ دیر تک ہوا پہر اذن چاہا آنی کا عمر نی پس اذن دیا آنحضرت نی عمر کو
اور آنحضرت اوسی حال پر تہی پس باتین کین عمر نی پہر اذن چاہا عثمان نی یعنی اور آئی پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اور درست کی کپڑی اپنی **ف** ع اسمین اشارہ ہی طرف
اسکی کہ نہین تہے کہولی ہوئی نفس ایک دونون عضو ونمین سی بلکہ سوائی تہہ بند کی اور کپڑا نہ تہا اسلیے کہا و ستر فخذہ پس وہ اوٹہہ گیا ساتہہ اسکی اشکال اور دفع ہوگیا
استدلال مذکور واللہ علم بالاحوال **ت** پس جبکہ نکلی یعنی عثمان اور وہ کہ ساتہہ اونکی تہی یا تقدیر یہہ ہے پس جبکہ نکلی قوم کہا عائشہ نی کہ داخل ہوئی ابوبکر پس
نہ جنبش کی آپنی واسطی اونکی اور نہ پروا کی آپنی اونکی یعنی یون ہی لیٹی رہی اور کپڑی نہ سمیٹی پہر داخل ہوئی عمر پس حرکت کی آپ نی واسطی اونکی اور نہ پروا کی
آپ نی اونکی پہر داخل ہوئی عثمان پس اوٹہہ بیٹہی آپ اور درست کیی کپڑی آپ نی اپنی پس فرمایا آنحضرت نی کیا حیا نہ کرون مین اوس شخص سے کہ حیا کرتی ہین
اوس سے فرشتی **ف** ع کہا نووی نی کہ اسمین فضیلت ظاہر ہے عثمان رضہ کی اسلیے کہ حیا اچہی صفت ہی صفتون ملائکہ کی سی وہ اونکی لیے ثابت ہوئی کہا مظہر نی
کہ اسمین دلیل ہی اوپر توقیر عثمان رضہ کی نزدیک آنحضرت کی لیکن اس سی کچہہ ابوبکر اور عمر رضہ کی منصب مین نزدیک آنحضرت کی فرق نہین آیا اور کم التفاتی آپکی نسبت
اونکی لازم نہین آتی اسلیے کہ محبت جب کامل اور بہت ہوتی ہی تو تکلف اوٹہہ جاتا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی اذا حصلت الالفة بطلت الکلفة کہتا ہون مین پس منقلب

ہو گئی حدیث کہ دلیل ہوئی ان دونو صاحبونکی فضیلت پر مگر چونکہ ظاہر سمجھی جاتی تہی اس سے تعظیم و توقیر عثمان ؓ کی ذکر کی ہیہ ونکی مناقب کے باب مین و حقیقت مین جس پر
جو صفت غالب ہوتی تہی اوسکی رعایت آنحضرت فرماتی تہی حضرت عثمان ؓ مین صفت حیا غالب تہی اس سے لحاظ اونکا کرتی تہی اور اون صاحبونسی بی تکلفی تہی اونسی معاملہ
بی تکلفی کا کرتی تہی اور ملائکہ نی جن مواضع مین حضرت عثمان سے حیا کی ہی از انجملہ بعضون نے ایک جگہہ یہہ نقل کی ہی کہ حضرت عثمان ایک مدینہ کی ایک قصہ مین جو آگ لگی تہی تو
انکا سینہ کہلا ہوا تہا پس ملائکہ پیچہی ہٹ گئی پس حکم کیا اونکو آنحضرت نی سینہ کی ڈہانکنی کا پس عود کیا ملائکہ نی اپنی جگہہ پس پوچہا اونسی آنحضرت نی سبب اونکی
ہٹ جانیکا اونہون نے کہا کہ بسبب حیا عثمان کے ہٹ گئی تہی ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی تحقیق عثمان ایک مرد بہت شرمناک ہی اور
تحقیق مین ڈرا کہ اگر اذن دونمین عثمان کو آنیکا اوس حالت پر یعنی حالت کہلی ہنی ران یا پنڈلی پر رہے تو یہہ نہ پہنچی طرف میری یہہ حاجت اپنی کی یعنی ڈرا مین کہ اگر محکو اس حالت
پر دیکہیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کی میری پاس نہین آ سکیگا اور عرض حال نہین کرسکنی کا نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ روایت ہی طلحہ بن عبید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی ہر پیغمبر کی رفیق یعنی ہمراہ
اور یار مہربان ہی اور رفیق میرا یعنی بہشت مین عثمان ہے ف یعنی فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا خبر کی کلام ہی طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سی سمجہ کر
بیان کیا ہی پر یہہ نہین منافی ہی اسکی کہ ہو اونکا کوئی اور بہی رفیق سوای عثمان ؓ کی جیسیکہ وارد ہوا ہی ابن مسعود سے روایت طبرانی مین کہ ہر نبی کی لیی مخصوص ہی
اوسکی اصحاب مین سی اور میری مخصوص میرے اصحاب مین سے ابو بکر اور عمر ہین ہان البتہ اس سی یہہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کی لیی ایک رفیق تہا اور آنحضرت کی کئی رفیق نقل کی یہہ
ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی اور نہین ہی اسناد اسکی قوی اور یہہ منقطع ہی ف غرابت نہین منافی
ہی صحت کو سلیمی کہا نہین ہی اسناد اسکی قوی اور یہہ حدیث یعنی اسناد اسکی منقطع ہی پس حاصل ہوا اس سے یہہ کہ حدیث ضعیف ہی لیکن اعتبار کیجاتی ہی قوی یہہ فضائل
کی اور مویدہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہے ابن عساکر نی ابو ہریرہ سی مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان ؓ **وعن عبد الرحمٰن بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَىٰ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلَىٰ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلَىٰ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عبد الرحمن بن خباب سی کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حالت مین کہ وہ رغبت دلاتی تہی یعنی لوگون کو اوپر خرچ کرنیکی لشکر تبوک پر کہ اوسکو جیش العسرۃ کہتی ہین ف عسرۃ کہتی
ہین تنگی کو پس جیش العسرۃ اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ اوسمین مسلمان بڑی تنگی اور سختی مین تہی بسبب اسکی کہ مسلمان تہوڑی تہی اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز
تہی اور تہا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کی اور ایام قحط کی اور کمی زاد راہ اور پانی کی اور سواریکی اور کمی کہانی اور پانی کی ایسی تہی کہ پتی درختونکی کہاتی تہی اور
اوجہہ اونٹونکی نچوڑتی تہی اور موہنہ تر کرتی تہی غرضکہ بی سامانی اور تنگی حد سی زیادہ تہی اوسمین اسلیی یہہ نام اوسکا ہوا ت پس کہڑی ہوئی عثمان ؓ
اور عرض کیا یا رسول اللہ میری ذمہ مین سو اونٹ مع جہولون اور کجاوون اونکی کی یعنی سو اونٹ معہ سامان کے دونگا بیچ راہ خدا کی پہر رغبت دلائی آنحضرت نی
اوپر سامان درست کرنی لشکر کی یعنی دوسری بار بیان یا اور وقت پس اٹہی ہوئی عثمان اور کہا میری ذمہ مین دو سو اونٹ مع جہولون کی اور کجاوون اونکی کی

بیچ راہ خدا کی ف ع یعنی سوائی اون سو کی دو سو اور ہین یہ اون سمیت جیسیکہ وہم جاتا ہی اللہ اعلم ت پہر رغبت دلائی آنحضرت نی اوپر سامان درست کرنی لشکر
کی پس کہڑی ہوئی عثمان اور کہا میری ذمہ ہین تین سو اونٹ مع جہولون اور کجاوون اونکی کی بیچ راہ خدا کی ف ع پس حضرت عثمان نی چہہ سو اونٹ اپنی ذمہ لازم کیے
پہلی بار مین سو دوسری بار مین دو سو تیسری بار مین تین سو اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ غزوہ تبوک مین حضرت عثمان نی ساڑہی نو سو اونٹ دیی اور تمام کیا ہزار کو ساتہہ
پچاس گہوڑونکی اور کہا طلحہ نی ت پس مینی دیکہا آنحضرت کو اوترتی تہی منبر سی حال یہ کہ کہتی تہی نہین ضرر کریگی عثمانکو وہ چیز کہ کرین یعنی تمام عمر مین بعد اس
نیکی کی کہ کی نہین مضر عثمانکو وہ چیز کہ کرین بعد اسکی ف ع یعنی یہہ نیکی مکفر ہی اونکی گناہون گذشتہ کی ساتہہ زیادتی برائیون آیندہ اونکی کی جیسیکہ وارد ہوا ہے
بیچ ثواب نماز جمعہ کی اور مکرر فرمایا یہہ تاکید کی لیی اور اسمین اشارہ ہی طرف بشارۃ کی اونکی لیی ساتہہ خاتمہ بخیر ہونیکی اور کہا مظہر نی یعنی ضرر نہین ہی اوسپر کہ
نہ کرین بعد اسکی قسم نوافل سی فرائض سے اسلیی کہ یہہ نیکی کافی ہی اونکو تمام نوافل سی وعن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت
ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا لائی عثمان رض نزدیک آنحضرت کی ہزار دینار اپنی آستین مین اوس وقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نی یا عثمان نی لشکر تبوک
کا پس بکہیری ہزار دینار حضرت کی گود مین پس دیکہا مینی آنحضرت کو کہ اولٹ پلٹ کرتی تہی اونکو اپنی گود مین اور فرماتی تہی نہین ضرر کریگی عثمان کو وہ گناہ کہ کرین
بعد عمل آجکی دن کی نہین ضرر کریگی اونکو گناہ سابق ولاحق دو بار فرمایا یہہ کلمہ نقل کی یہہ احمد نی ف ع ریاض مین عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہی کہ کہا حاضر ہوا
مین آنحضرت کی پاس اس حال مین کہ لائی عثمان بن عفان جیش العسرۃ مین نو سو اوقیہ سونیکی اخرجہ الحافظ السلفی اور یہہ اختلاف روایات وہم دلاتا ہی تناقض کا
روایات مین اور تطبیق اسمین اسطرح ہو سکتی ہی کہ پہلی حضرت عثمان نی چہہ سو اونٹ مع جہولون اور کجاووں کی دیی ہون جیسیکہ پہلی حدیث مین گذرا پہر لائی ہون
ہزار دینار واسطی خرچ ضروری مسافرون کی پہر جبکہ مطلع ہوئی اسپر کہ یہہ نہین کفایت کریگی زیادتی کی اونٹونمین بہی نہ ہزار پوری کردی اور زیادتی کی یہانتک
مین بہی کہ نوبت سونی کی نو سو اوقیہ کی پہنچی وعن اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ
رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ
رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو ساتہہ بیعۃ الرضوان کے ف ع کہ حدیبیہ مین ہوئی نیچی درخت کی سال حدیبیہ
اور یہہ نام اسکا اسلیی کہا گیا کہ نازل ہوئی اوسکی حقمین یہہ آیۃ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ت تہی عثمان ایلچی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اہل مکہ کی ف ح کہ بہیجا تہا اونکو حدیبیہ سے اہل مکہ کی پاس تا مکہ مین آنی دین عمرہ کی لیی پس مشہور ہو گیا کہ مکہ والون نی عثمانکو
مار ڈالا ت پس بیعت لی آنحضرت نی لوگون سی یعنی بیعت خاص ہوئی برین بیعت کی صحابہ نی حضرت سی اور عثمان رض وقت بیعت کی حاضر نہ تہی پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کی یعنی نصرۃ دین اوسکی کی اور کام رسول اوسکی کی ہی پس مارا آنحضرت نی ایک ہاتہہ اپنا اوپر ہاتہہ دوسرے
اپنی کی ف یعنی اپنا ہاتہہ نائب عثمان کی ہاتہہ کا کیا اور عثمان رض کیطرف سی بیعت کے بعضی کہتی ہین وہ ہاتہہ کہ عثمان کی ہاتہہ کا نائب کیا وہ بایان تہا اور بعضی
کہتی ہین دایان اور یہی صحیح ہی ت پس تہا ہاتہہ آنحضرت کا واسطی عثمان کی بہتر ہاتون اور صحابہ کی سی واسطی اپنی پس غایب ہونا اونکا نہین تہا سبب نقصان
اونکی کا بلکہ سبب منقبت تہا نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ
اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ

غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ثمامہ بن حزن قشیری کی سی کہ کہا حاضر ہوا مین حضرت عثمان کی گہر مین اوس وقت کہ اوپر سی جہانکا عثمان نی اوس قوم پر کہ اونکی گہر کو گہیر تہا اور قصد اونکی قتل کا رکہتی تہی پس کہا عثمان نی کہ سوال کرتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی مدینہ مین اور نہین تہا مدینہ مین کوئی پانی شیرین سوائی پانی کنوئی رومہ کی **ف** ع ح رومہ ساتہہ پیش اور حزم واو کی اور بعضون نی ہمزہ سی بہی کہا ہی کنوان بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق مین کہ پانی اوسکا نہایت شیرین اور لطیف اور پاکیزہ ہی عوام اوسکو بیر جنت کہتی ہین بسبب بشارت ہونی دخول جنت کی عثمان رض کی لیئی ویر خریدنی اور وقف کرنی اوسکی کی اور حضرت عثمان نے خریدا تہا اوسکو لاکہہ درہم کو **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نی کون شخص ہے کہ خریدی بیر رومہ کو اور گردانی ڈول اپنا ساتہہ ڈولون مسلمین کی **ف** ح ع یعنی وقف کری اوسکو اور کری ڈول اپنا برابر مسلمانون کی ڈولون کے اور اپنی ملک سی نکالدی مخصوص اپنی لیئی نرکہی اور اسمین دلیل ہی اوپر جواز وقف سقایات کی اور دلیل ہی سپرکہ وقف کی ہوئی چیز وقف کرنیوالی کی ملک سی نکلجاتی ہی **ترجمہ** بدلی نیکی اور ثواب کی کہ اوس خریدنیوالی کی لیئی ہو اوس کنوئین سے یعنی خریدنی اور وقف کرنی اوسکی کی بہشت مین پس خریدا مینی اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی اور تم آجکی دن منع کرتی ہو مجکو اوسکی پانی پینی سی یہانتک کہ پیتا ہو مین پانی کہاری یعنی پیتا ہون کہاری پانی کہ مانند پانی سمندر کی ہی شیرین آب اور میٹہی نہین پس کہا لوگون نی خداوندا ہان جانتی ہین ہم مقرر خرید انہون نی یعنی بتصدیق عثمان کے کی اس کلام مین اور پہلی لانا اللہم کا واسطی تاکید اور تبرک کی ہی ساتہہ اسم الہی کے پہر کہا عثمان نی کہ پوچہتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ مسجد یعنی مسجد نبوی تنگ ہوئی مصلیون پر پس فرمایا آنحضرت نی کون شخص ہی کہ خریدی جگہہ اولاد فلانی کی **ف** ح مراد ایک جماعت انصار کی ہی قریب مسجد کی رہتی تہی اور ایک زمین کہتی تہی کہ اگر اوسکو داخل مسجد کی کرتی تو مسجد فراخ ہو جاتی پس حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہی کہ جگہہ اوس جماعت کی خریدی **ترجمہ** پس زیادہ کری اوس جگہہ کو مسجد مین بدلی ثواب اور نیکی کی کہ اوس خریدنیوالی کی لیئی ہو خریدنی اور وقف کرنی اوسکی کی بہشت مین پس خریدا مینی اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی **ف** ع بیس ہزار یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمان رض نی خرید کے کما رواہ الدار قطنی اور روایت کی بخاری نی ابن عمر سی یہہ کہ مسجد آنحضرت کی عہد مین بنائی گئی تہی اینٹ کی اور چہت اوسکی کہجور کی ٹہنیون کی تہی اور ستون اوسکی کہجور کی لکڑی کی پس نہ زیادہ کیا اوسمین ابوبکر نی کچہہ اور زیادہ کیا اوسمین عمر نی اور بنایا اوسکو آنحضرت کے عہد کے بنا پر ساتہہ اینٹ اور ٹہنیون کہجور کے اور پہر ستون چوبی نصب کیے پہر تغییر کی حضرت عثمان نے پس بہت کچہہ زیادہ کیا اوسمین اور بنائی دیوار اوسکی منقش پتہرون کے اور چہت اوسکی ساکھو کی **ترجمہ** پس تم آجکی دن منع کرتی ہو مجکو اس سی کہ پڑہون مین دو رکعت نماز اوس جگہہ مین یعنی جو جا مسجد مین پس کہا لوگون نے یا الہی ہان جانتی ہین ہم کہا حضرت عثمان نے کہ پوچہتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ تحقیق مینی سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنی تبوک کا اپنی مال سی یعنی اور فرمایا حضرت نی میری حق مین جو کچہہ فرمایا کہ دلالت

اکرتا ہی وپرسش حال ورمال ہیرکی چنانچہ اوپر بند کو راوسکا ہوچکا ہی کہا لوگون نی یا الہی ہان جانتی ہین ہم کہا حضرت عثمان نی کہ پوچہتا ہون مین تمسی
سوگند خدا اور اسلام کی آیا جانتی ہو تم یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی تہی اوپر شبیر مکہ کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی اور ساتہہ آنحضرت کی ابوبکر اور عمر اور مین تہی
کہڑی تہی پس ہلا پہاڑ یعنی بسبب جوش کی یہانتک کہ گرنی لگی بعضی پتہر اوسکی پستی زمین اور دامان کوہ مین پس ماری اوسکو آنحضرت نی لات اپنی فرمایا ٹہر او رہل
ای شبیر اسلیے کہ نہین ہی تجپر مگر پیغمبر اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید **ف** ع یعنی حقیقی اسلیے کہ قتل کیے گئی ساتہہ زخم کی اور مری قریب اثر ضرب سی اور وہ عمر اور عثمان
ہین پس نہین منافی ہی اسکی یہہ کہ آنحضرت اور صدیق شہید حکمی ہین اسلیے کہ سبب اونکی موت کا اثر زہر قدیم کا تہا **ترجمہ** کہا لوگون نی یا الہی ہان اسیطرح ہی کہا
عثمان نی اللہ اکبر گواہی دی انہون نی قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ مین شہید ہون تین بار کہا یہہ کلمہ نقل کی یہہ ترمذی نی و نسائی اور دارقطنی نی **ف** ع یعنی
اللہ اکبر الخ واسطی یاد دہی مبالغہ کی بیچ ثابت کرنی حجت کی خصم پر اور از راہ تعجب کے اقرار کرنی اونکی سی اونکی صدق پر اور جرات کرنی اونکی سی اوپر فساد اور
ہلاک اونکیکی **وعن مُرَّةَ بنِ كعبٍ قالَ سَمِعتُ مِن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الفِتَنَ فَقَرَّبَها فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوبٍ فَقالَ هٰذا يَومَئِذٍ عَلَى الهُدىٰ فَقُمتُ إلَيهِ فَإذا هُوَ عُثمانُ بنُ عَفّانَ قالَ فَأقبَلتُ عَلَيهِ بِوَجهِهِ فَقُلتُ هٰذا قالَ نَعَم رَواهُ التِّرمِذِيُّ وَابنُ ماجَةَ وَقالَ التِّرمِذِيُّ هٰذا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ** اور روایت ہی مرہ بن کعب سی کہ کہا سنا مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی حالت مین
کہ ذکر کیا آنحضرت نی فتنون کا یعنی جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہونگی بعد آنحضرت کی امت مین پس نزدیک کیا آنحضرت نی اون فتنونکو یعنی فرمایا کہ نزدیک ہی وقوع اونکا
پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑہی ہوئی سرپر پس فرمایا آنحضرت نی یہہ شخص اوس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتی ہین پس اوٹہا مین اور گیا
طرف اوس شخص کی تا دیکہون مین کہ کون ہی وہ کہا مرہ نی پس ناگہان وہ شخص عثمان بن عفان تہی کہا مرہ نی پس متوجہ کیا مینی طرف آنحضرت کی مونہہ عثمان کا یعنی دکہایا
مینی آنحضرت کو مونہہ عثمان کا پس کہا مینی یہہ شخص ہدایت پر ہوگا اوسدن فرمایا آنحضرت نی ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ
حدیث حسن صحیح ہی **وعن عائِشَةَ أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قالَ يا عُثمانُ إنَّهُ لَعَلَّ اللهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإن أرادُوكَ عَلَى خَلعِهِ فَلا تَخلَعهُ لَهُم رَواهُ التِّرمِذِيُّ وَابنُ ماجَةَ وَقالَ التِّرمِذِيُّ فِي الحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ**
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ آنحضرت نی فرمایا یعنی عثمان سی ایکدن کہ ای عثمان تحقیق شان یہہ ہے کہ شاید خدا تعالی پہناوی تجکو ایک کرتہ یعنی خلعت
خلافت پس اگر چاہین لوگ اور جبر کرین تجپر اوپر اوتار ڈالنی کرتہ کی پس نہ اوتارنا تو اوسکو واسطی اونکی **ف** ع یعنی اگر قصد کرین لوگ تیری معزول کرنی کا تو نہ معزول
کرنا تو اپنی نفس کو خلافت سی واسطی اونکی بسبب ہونی تیری حق پر اور ہونی اونکی باطل پر اور اسی حدیث کی سبب سی معزول نہ کیا عثمان نی اپنی نفس کو جسوقت کہ محاصرہ
کیا لوگون نی اونکو روز دار کی ہرچند کہ بجد ہوئی لوگ **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ اس حدیث مین قصہ دراز ہی **ف** ح اور وہ قصہ
آنی مصریون کا ہی واسطی استغاثہ کی مصر کی عامل کی ہاتہہ سی عثمان کی پاس اور بہیجنا محمد بن ابی بکر کا ولایت مصر کو اور پہرنا اونکا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کی اور
محاصرہ کرنا اور قتل کرنا عثمان رض کا اور یہہ قصہ نہایت موحش اور مولم ہی جیسا کہ سیر کی کتابون مین لکہا ہی اور یہہ اول فتنہ ہی کہ دین اسلام مین واقع ہوا انا للہ وانا
الیہ راجعون **وعن ابنِ عُمَرَ قالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِتنَةً فَقالَ يُقتَلُ هٰذا فِيها مَظلُومًا لِعُثمانَ رَواهُ التِّرمِذِيُّ وَقالَ هٰذا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إسنادًا** اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہہ اوس
فتنہ مین بظلم کہا یہہ واسطی عثمان کی اور اشارہ کیا طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی از روی سند کی **وعن أبِي سَهلَةَ قالَ قالَ لِي عُثمانُ يَومَ الدّارِ إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَد عَهِدَ إلَيَّ عَهدًا وَأنا صابِرٌ عَلَيهِ رَواهُ التِّرمِذِيُّ وَقالَ هٰذا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ** اور روایت ہی ابو سہلہ عثمان کی مولی سی کہا کہ کہا واسطی میرے عثمان نی روز دار کی کہ روز وقعہ

قتل اونکی کا تہا اور مراد اس سی یہہ کہ عثمان کا حق اوسمین گہری ہوئی تہی اور شہید ہوئی تحقیق آنحضرت نی کی تہی مجہکو وصیت یعنی یہہ کہ معزول کرنا تو ہی نہین جیسا کہ اوپر حدیث مین گذرا یا وصیت کی تہی صبر و تحمل کرنیکی اوپر جفاء قوم کی اور نہ لڑنیکی اونسی اور مین تحمل کرنیوالا ہون اوس عہد یعنی وصیت پر اور لڑتا نہین اونسی والا بعض اصحاب وغیرہ نی کہا تہا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو اونسی کہ مجال تمہاری مقابلہ کی نہین پاینگے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی +

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ مَكَانَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عثمان تابعی بیٹی عبد اللہ بیٹی موہب کے سی کہ کہا آیا ایک شخص اہل مصر سی یعنی مکہ مین اس حالمین کہ ارادہ رکہتا تہا حج کعبہ کا پس دیکہا ایک جماعت کو بیٹہی ہوئی پس کہا اوسنی کہ کون ہی یہہ قوم کہا بعضی لوگون نی کہ یہہ قریش ہین یعنی کابر اونکی کہا اوس شخص نی پس کون ہی شیخ یعنی عالم معتبر اور مقتدا انمین کہا اونہون نی کہ شیخ انمین عبد اللہ بن عمر ہین کہا اوس شخص نی ای ابن عمر تحقیق مین پوچہتا ہون تجہسی کچہہ پس جواب دے مجہکو آیا جانتی ہو تم کہ عثمان بہاگ گئی تہی روز احد کی یعنی اور بہاگنا کفار کی مقابلہ سی بہت برا ہی کہا ابن عمر نی ہان بہاگی کہا اوس شخص نی آیا جانتی ہو تم کہ عثمان غائب تہی غزوہ بدر سی اور وہان حاضر نہوئی یعنی اور قوت نہ پائی اونہون نی فضیلت اہل بدر کی کہا ابن عمر نی ہان حاضر نہوئی عثمان وہان کہا اوسنی آیا جانتی ہو تم کہ عثمان غائب تہی بیعت رضوان سی کہ حدیبیہ مین ہوئی اور نہ حاضر ہوئی وہان کہا ابن عمر نی ہان حاضر نتہی بیعت رضوان مین اور جب سب جگہہ ابن عمر نی تصدیق اوس شخص کی کی تو کہا اوسنی **اللہ اکبر** یعنی یہہ کہا اوسنی از راہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونی اعتراض کی عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ شخص اعتقاد فاسد رکہتا تہا عثمان رضی اللہ عنہ کی حقمین **ترجمہ** کہا ابن عمر نی کہ آ بیان کرون مین تجہسی حقیقت حال کی ای پر بہاگنا عثمان کا روز احد کی پس گواہی دیتا ہون مین کہ خدا تعالی نی معاف اور درگذر کیا اونسی **ف** ع اور یہہ بات معلوم ہی کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہی عیب مین شمار کرنی سی اور ابن عمر نی جو یہہ کہا گویا اشارہ کیا اس آیت کیطرف اِنَّ الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعٰن انما استزلهم الشیطٰن ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم ان اللہ غفور حلیم جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی روز احد کی ایک جماعت کو ایک جگہہ ٹہرایا اور حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ سی ہلنا نہین پس کافرون نی جو شکست پائی اوس جماعت نی پیچہا کافرون کا کیا اور بقصد غنیمت کی نکلی اور کار جنگ ابتر ہوا پس حق سبحانہ تعالی اونکی شکایت کرتا ہی پہر فرماتا ہی کہ عفو کیا خدا تعالی نی اونسی اور یہہ مخصوص حضرت عثمان ہی کی لیی نتہا جو کوئی داخل اس تقصیر کے تہا خدا تعالی نی عفو کیا اوسی **ترجمہ** اور اسکی غائب ہونا عثمان کا بدر سی بسبب اسکے تہا کہ تہین اونکی نکاح مین رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تہین وہ بیمار پس فرمایا عثمان کی لیی آنحضرت نی کہ تیری لیی ثواب ایک شخص کا ہی اون لوگون مین سی کہ حاضر ہوئی بدر مین اور حصہ اوسکا ہی **ف** ع یعنی تو حکم حاضرین بدر کا رکہتا ہی بیا اور آخرت مین پس غائب ہونا اونکا بدر سی

نہین ہی نقصان اونکی حق مین ہرگز اور تہا غائب ہونا اونکا مانند غائب ہونی حضرت علی کی تبوک سی بلکہ اونکو خبرگیری اہل بیت کیلیے حضرت چہوڑ گئی تہی لیکن یہہ نہین معلوم
کہ آنحضرت نی اونکی لیی بہی حصہ غنیمت مین سے لگایا تہا یا نہین واللہ اعلم اور حضرت رقیہ بیمار ہوئی تہین یہہ مین اور حضرت عثمانکو آنحضرت نی اونکی خبرگیری کی لیی چہوڑا تہا
اور رقیہ نی مدینہ ہی مین وفات پائی اور یہہ علامت تہی کمال رضامندی آنحضرت کی عثمان سی کہ اپنی ایک بیٹی اونکی نکاح مین دیکر پہر دوسری یعنی ام کلثوم بعد وفات رقیہ
کی اور اسی سبب سے اونکو ذی النورین کہتی ہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا مین اوسکا اونسی اور ریاض مین ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا
آنحضرت نی ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور ایک غائب ہونا عثمانکا بیعۃ الرضوان سی اس سبب سی تہا کہ اگر ہوتا کوئی بہت
عزت والا یعنی کنبہ کی جہت سے باقی صحابہ مین سی اندر مکہ کی عثمان سی تو البتہ بہیجتی آنحضرت اوسکو ف ع یعنی بجائی عثمان کی لیکن جبکہ نپایا کوئی عزت والا اونکی برابر
کہ نہ گئی بعضی صاحب بخوف اپنی جان کی یہہ عذر بیان کرکر کہ یارسول اللہ نہین ہی میری لیی قوم مکہ مین کہ مدد کرین میری اور محافظت کرین میری کشتی بان ہو کر ترجمہ
پس بہیجا رسول خدا صلعم نی عثمانکو ف ع یعنی طرف مکہ کی تا مشرکون سی آنحضرت کیطرف سی گفتگو کرین اور اونکو آنحضرت کی تعرض کرنی سی باز رکہین پس استقبال
کیا اونکا اونکی اہل اور گروہ نی اور آگی اپنی لی چلی اونکو سوار کرکر اور اپنی پناہ مین لیا اونکو کہ کوئی تعرض کری اونسی اور کہا اونہون نی کہ طواف کرو خانہ کعبکا
واسطی عمرہ اپنی کی پس کہا عثمان نی حاشا کہ مین طواف کرون آنحضرت کی غیبت مین ترجمہ اور تہی بیعت رضوان حدیبیہ مین پیچہی جانی عثمانکی مکہ کو ف ع یعنی
جب خبر مشہور ہوئی مسلمانون مین کہ مشرک لڑنیکو آتی ہین مسلمانونسی تو مستعد کیا آنحضرت نی مسلمانونکو لڑنیکی لیی اور بیعت لی اونسی پیچہی درخت کے اسبات پر کہ بہاگین نہین
اور بعضون نے کہا بلکہ آئی خبر یہہ کہ عثمان قتل کئی گئی ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرت نی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اس حال مین کہ کہا یہہ ہاتہہ میرا نائب ہی عثمانکی ہاتہہ کا پس مارا
داہنا ہاتہہ اپنا اوپر بائین ہاتہہ اپنی کی اور کہا یہہ بیعت یا یہہ ہاتہہ واسطی عثمان کی ہی اونکی طرف سی ہی پہر کہا ابن عمر نی کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیری سوالون کی جواب
مین کہی مینی اپنا تہا اپنی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یعنی پس نہین ضرر کرینگی سکو بلکہ تجہی کو ضرر کرینگی یا یہہ مراد ہی اب جو مینی کلمات حق اور مفصل بیان کر دئی
ہین اونکو اپنی ساتہہ لیجا اور چہوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان مین وعن ابی سہلۃ مولی عثمان قال جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یسر الی عثمان ولون عثمان یتغیر فلما کان یوم الدار قلنا الا نقاتل قال لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عہد الی امرا فانا صابر نفسی علیہ اور روایت ہی ابی سہلہ مولی عثمان کی سی کہ کہا شروع کیا آنحضرت نی کہ سرگوشی کرتی تہی عثمان سی یعنی چپکی
سی کچہہ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ اونپر برپا ہوگا اور قتل کرینگی لوگ اونکو اور صبر کرنا چاہیی اونکو اوسمین اور رنگ عثمانکا متغیر ہوتا تہا یعنی سفید اور
سرخی سی طرف زردی کی پس جبکہ ہوا واقعہ دن دارکا کہا ہمنی کیا نہ لڑین ہم اونسی کہا عثمان نی نہ لڑو سلیئی کہ تحقیق آنحضرت نی وصیت کی ہی طرف میری ایک
امر کی پس مین وکنی والا ہون اپنی نفس کو اوس امر پر وعن ابی حبیبۃ انہ دخل الدار وعثمان محصور فیہا وانہ سمع ابا ہریرۃ یستاذن
عثمان فی الکلام فاذن لہ فقام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
انکم ستلقون بعدی فتنۃ واختلافا او قال اختلافا وفتنۃ فقال لہ قائل من الناس فمن لنا یا رسول اللہ
او ما تامرنا بہ قال علیکم بالامیر واصحابہ وھو یشیر الی عثمان بذلک رواھما
البیھقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی ابی حبیبہ تابعی سی کہ وہ داخل ہوئی عثمان رض کی گہر مین اس حال مین کہ عثمان گہیری
گئی تہی گہر مین اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتی ہین عثمان سی کلام کرنی مین یعنی اونکی خدمت مین گہیرنیوالون مین سی جو حاضر تہی اونسی کلام
کرنیکی لیی اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نی ابو ہریرہ کو کہ کہو کیا کہتی ہو پس کہڑی ہوئی ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسیکہ خطبہ کی لیی کرتی ہین
پہر کہا ابو ہریرہ نی کہ سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی کہ تحقیق تم دیکہو گی پیچہی میری بلائین کہ اوسمین آزمایش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف وجنگ کروگی اسمین

یا فرمایا آنحضرت نے پہلی لفظ اختلاف کا اور پہر فتنہ کا پہر جلس پہلی روایت کی پس کہا آنحضرت سے کہنے والی نے لوگو نمین سے پس کون ہے ہماری لیئے رسول اللہ یعنی کسکی متابعت کرین کہ اوسکی متابعت مین فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اوس کہنے والی نے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کی اور یارون اوسکیکی اور وہ یعنی ابوہریرہ اور اظہر یہہ ہے کہ آنحضرت اشارہ کرتے تہے طرف عثمان کی ساتہہ اسکی یعنی لفظ امیر کی کہنے مین اشارہ کیا عثمان کیطرف کہ وہ حاضر تہے اوس مجلس مین روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **ف** ع کہا مولف نے کہ مسلمان ہوئی عثمان رضہ ابتداء اسلام مین ابوبکر کی ہاتہہ پر پہلی داخل ہونی آنحضرت کی دار ارقم مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی دو ہجرتین اور تہے وہ گورے میانہ قد خوبصورت گہنکی ڈاڑہی والی خلیفہ ہوئی محرم کی اول روز مین سن چوبیس مین اور قتل کیا اونکو اسود تجیبی نے کہ اہل مصر سے تہا اور بعضون نے کہا اور کوئی تہا قاتل اونکا اور دفن کئی گئی رات ہفتہ کی شب بقیع مین اور اوسدن عمر اونکی بیاسی برس کی تہی اور بعضون نے کہا اٹہاسی برس کے اور رہی خلافت اونکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کین اونسے حدیثین خلق کثیر نے

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب ہے مناقب ان تینون کی **ف** ع یعنی بعضی حدیثین بیچ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی مجتمع ہے وارد ہوئی ہین اس باب مین وہ حدیثین مذکور ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے **عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت ہے انس سے کہ تحقیق آنحضرت چڑہے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ مطہرہ مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بہی چڑہے ساتہہ آنحضرت کی پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانی آنحضرت کی پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتہہ پانو اپنے کے اور فرمایا ٹہر تو اے احد پس نہین ہے تجپر مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابوموسی اشعری سے کہ کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ مین باغون مدینہ کیسے یعنی وہ باغ تہا کہ جسمین ہر اس تہا پس آیا ایک شخص یعنی ہمنے نہین پہچانا اوسکو کہ کون ہے پس کہلوایا اوسنے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کہولدے اوسکی دروازہ اور بشارت دے اوسکو بہشت کے یعنی بہشت عالیہ کی پس کہولا مینے واسطی اوسکی دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تہے پس بشارت دی مینے اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر نے اللہ کا یعنی اس نعمت بشارت پر پہر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کہلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہولدے اسکی لیئے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کی پس کہولدیا مینے دروازہ اوسکی لیئے پس ناگہان وہ شخص عمر تہے پس خبر دی مینے اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے خدا تعالی کا پہر کہلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجکو کہ کہولدے دروازہ اوسکی لیئے اور بشارت دے اوسکو بہشت کے ساتہہ بلاء عظیم کی کہ پہنچے گی اوسکو پس کہولا مینے پس ناگہان وہ عثمان تہے پس خبر دی مینے اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نے اللہ تعالی کا پہر کہا اللہ سے طلب مدد کی کیجاتی ہے کہ صبر عطا کرے تلخی اوس بلا پر اور اوس مصیبت پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسرے **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کہتے تہے ہم

اس حال

سحال مین کہ آنحضرت زندہ تہی ابوبکر او عمر او عثمان راضی ہو اللہ اونسی یعنی اس ترتیب سی ان تینونکو باہم ذکر کرتی تہی ہم وقت ذکر کرنی خوبیونکی او بیان کرنی
امراونکی او ریہہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کی تہی او رمشہور تہی صحابہ کی درمیانمین اور ممتاز و مذکور تہی درمیان اون کی نقل یہہ ترمذی نے **الفصل**
الثالث فصل تیسری عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح کان ابا بکر نیط
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما نوط بعضہم ببعض فہم ولاۃ
الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داود روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہلا
گیا خواب مین آج کی رات یکمرد صالح یعنی ایک مرد صالح نی خواب مین دیکہا یعنی مینی خواب مین دیکہا گویا کہ ابوبکر لٹکالی گئی اور پیوست کئی گئی ہین ساتہہ
پیغمبر خدا صلعم کی اور لٹکائی گئی اور پیوست کیی گئی عمر ساتہہ ابی بکر کی اور لٹکالی گئی عثمان ساتہہ عمر کی کہا جابر نی پس جب اوٹہی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس سی کہا ہمنی یعنی اجتہاد سی و ظن غالب سی آپ مرد صالح کہ آنحضرت نی فرمایا رسول خدا خود ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور اپر تعلق اور اتصال بعض اونکی کا
ساتہہ بعض کی معنی اسکی یہہ ہین کہ یہہ والی اوس کام کی ہین کہ بہیجا ہی خدا تعالی نی ساتہہ اوس کام کی اپنی پیغمبر صلعم کو یعنی خلفا اونکی ہین جو جاری کرنی حکام
دین اور شریعت کی ساتہہ ترتیب مذکور کی نقل کی یہہ ابو داود نی

باب مناقب علی بن ابی طالب

یہہ باب ہی بیچ مناقب علی
بن ابیطالب کی **ف ح** مناقب حضرت علی رض کی بہت ہین بیشمار و بیچ حدیث کے کتابونمین مناقب اونکی جو مذکور ہین زیادہ ہین بہ نسبت مناقب و صحابہ کی
اور بعضی روایتین اونمین سی وضعی بہی ہین چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی نی چہیکہ بیچ بعضی حدیثونکی کہ نقل کی گئی ہین بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے حکم وضعی
ہونیکا کیا ہی اور کہا ہی کہ بطلان اسکا ساتہہ بداہتہ عقل کی معلوم ہی اسجگہہ سے کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی حدیثین بیشمار وضع کی ہین
لوگون نی اور خاص کر ین اونکی وہ حدیثین ہین کہ ایک کتاب مین جمع کی ہین اور اوسکا وصایا نام رکہا ہی اول ہر حدیث کی یا علی ہی اور اونمین سی ایک حدیث
ثابت ہی یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسیطرح ذکر کیا ہی علما نی واللہ اعلم انتہی اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سی منقول ہی کہ اونہون نی کہا کہ بیچ
مناقب علی کی حدیثین آئی ہین ساتہہ اسانید جید کی زیادہ تر اون حدیثونسی کی اور صحابہ کی حق مین آئے ہین و سیوطی نی کہا کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ علی رض متاخرین اور اونکی
زمانہ مین اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوئی اور بہت سی مخالفین کہ اونکی ساتہہ جنگ کی اور اونپر خروج کیا پس علمانی چاہا کہ منتشر کرین مناقب اونکی واسطی
رد کرنیکی مخالفونپر اس سبب سے بہت صحابہ اونکو روایت کرتی تہی و الا خلفاء ثلثہ کی بہی مناقب بہت ہین برابر اونکی بلکہ زیادہ اونسی اور حضرت علی کا نام حیدر ہے
تہا اصل مین حیدر نام تہا اسد کا کہ جو نانا تہا حضرت علی کا پس جب اونکی ماں نی کہ فاطمہ بنت اسد تہی اونکو جنا تو اپنی باپ کی نام پر اسکا نام رکہا پس جب آیا ابوطالب
تو یہہ بدل کر کیا اوس سے اسد نی پس نام اونکا علی رکہا اور کہا سہل نی کہ نہین تہا علی رض کی نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابوتراب سے اور سبب اسکا یہہ تہا کہ ایک روز آنحضرت
تشریف لائی حضرت فاطمہ کے گہر مین پس نہ پایا علی رض کو گہر مین پس فرمایا کہ کہان ہی تیری چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رض نی کہ مجہہ مین اور اونمین کچہہ بیزاری ہوئی تہی پس خفا
ہو کر نکل گئی اور میری پاس قیلولہ نہین کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انس کو کہ دیکہہ کہان ہین وہ پس کہا اونہون نی کہ یا رسول اللہ مسجد مین سوتی
ہین پس تشریف لائی حضرت مسجد مین دیکہا کہ وہ لیٹی تہی اس حال مین کہ گر پڑی تہی چادر اونکی کندہی پر سی اور لگ رہی ہے اونکی پہلو مین مٹی پس پونچہتی تہی اونسی آنحضرت
مٹی اور فرماتی تہی اوٹہہ ای اباتراب **الفصل الاول** فصل پہلی عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی رض کی کہ تو مجہسی بمنزلہ ہارون کے ہی موسی سی **ف ع ح** یعنی آخرت مین اور قرب مرتبہ مین اور بیچ مددگار ہونیکی امر دین مین کذا قالہ

شارح مین علما سنا اور تورپشتی وغیرہ نی کہا کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اوسوقت فرمائی تہی کہ خلیفہ کیا تہا علی رضؓ کو اپنی اہل وعیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیگئی
تہی کہ آخری غزوہ آنحضرتؐ کا تہا پس منافقون نی طعن کیا کہ اونکو حقیر و سبک جانکر آنحضرتؐ چہوڑ گئی ہین حضرت علی رضؓ نی جو یہہ سنا تو ہتیار باندہکر نکلی یہانتک کہ آنحضرت سی ملے
اسحالمین کہ آنحضرتؐ اوتری ہوئی تہی موضع جرف مین پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کچہہ کہتی ہین آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جہوٹ کہتی ہین نہین چہوڑا ہی مینی
تمکو مگر واسطی محافظت اونکی کہ چہوڑ آئی ہین اونکو پیچہی پس پہر جاو تم اور خلیفہ رہو میرے میری اہل مین اور اپنی اہل مین کیا نہین راضی ہی تو ای علی کہ ہووی تو
جیسی منزلہ ہارون کی موسی سی کہ جب موسی میقات کو گئی ہارونکو خلیفہ کیا اپنی قوم مین اور اس حدیث کی پیچہی چمٹی ہین شیعہ اور دلیل پکڑا ہی اسکو اسمین کہ خلافت بعد
آنحضرتؐ کی حق علی کا ہی اور آنحضرتؐ نی وصیت کی اونکو خلافت کی پس روافض نی اپنی کہڑائی سی یہہ سمجہہ کر نسبت کفر کی کی ہی تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنی غیر علی کی
اور بعضون نی نسبت کفر کی حضرت علی کیطرف بہی کی ہی اسلیے کہ یہہ نہین قایم ہوئی واسطی طلب حق اپنی کی پس یہہ نہین شک ہی اسی احمقونکی کفر مین اسلیے کہ جنہون نی کافر
کہا تمام امت کو خصوصا صدر اول کو پس باشبہہ باطل کیا شریعت کو اور ڈہایا اسلام کو اور اونکی دلیل پکڑنیکا جواب علما اہل سنت و جماعت کی یہہ کہتی ہین کہ دلیل نہین
ہی اونکی لیی اسمین بلکہ ظاہر حدیث یہہ ہے کہ علی رضؓ کو آنحضرت نی خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکہنی اپنی کی غزوہ تبوک مین جیسا کہ موسیٰ نی ہارون کو خلیفہ اپنا کیا مدت غایب
رہنی اپنی مین واسطی مناجات کی طور پر اور نہین تہی ہارون خلیفہ بعد موسی کی اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلی وفات حضرت موسیٰ کی ہی اور آنحضرت صلعم نی اسی
مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگون کی امامت کرنی کی لیی نماز مین پس علی رضؓ خبرگیری پیغمبر کی اہل بیت کی کرتی تہی اور ابن ام مکتوم امامت لوگونکی اگر خلافت مطلق
ہوتی تو امامت نماز کی بہی ہی حضرت علی رضؓ کو حکم فرماتی بلکہ اولی و اہم تہا انتہی اور کہا طیبی نی چونکہ اسمین تشبیہہ ہے اور وجہہ تشبیہ کی سمجہی نہین جاتی تہی آنحضرت نے کاہی
مین تشبیہہ دی اونکو ساتہہ ہارون علیہ السلام کی پس بیان کیا آنحضرت نے اوسکو ساتہہ قول اپنی کی **ترجمہ** الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہی کہ نہین ہی پیغمبر بعد میری
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ح ع اور ہارون پیغمبر تہی اور تو پیغمبر نہین ہی یعنی اتصال اونکا ساتہہ حضرت کی نہین ہے جہتہ نبوت سی لیکن باقی رہا اتصال
جہتہ خلافت سی اسلیے کہ وہ قریب نبوت کی ہی مرتبہ مین یا تو ہو حالت حیات اونکی مین یا بعد وفات اونکی لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات اونکی اسلیے کہ
ہارون مر گئی پہلی وفات موسیٰ کی پس متعین ہوا یہہ کہ تہی خلیفہ حالت حیات آنحضرت کی بیچ وقت جانی آپکی کی طرف غزوہ تبوک کی انتہی اور خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ خلافت
جزئیہ حضرت کی حیات مین نہین دلالت کرتی ہی اوپر خلافت کلیہ کی بعد وفات حضرت کی خصوصا جبکہ معزول ہوئی ہون اوس خلافت سی ہی بسبب رجوع کرنی
آنحضرتؐ کی طرف مدینہ کی اور شرح مسلم مین ہی کہا بعضی علما نی کہ حضرت کی اس قول مین لا انہ لا نبی بعدی دلیل ہی اوپر کہ عیسی بن مریم جب اوترینگی تو اوترین گی حاکم
ہوکر حکام اس امت سے بلاوینگی لوگونکو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہین اوترینگی نبی ہوکر کہتا ہون مین کہ نہین منافات بیچ اسمین کہ ہون نبی اور ہون
تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بیان کرنی احکام شریعت اونکی اور مضبوط کرنی طریقہ اونکی اگرچہ ساتہہ وحی کی ہو طرف اونکی پس معنی جملہ مذکورہ کی یہہ
ہین کہ نیا نہین پیدا ہوگا بعد حضرت کی کوئی نبی اسلیے کہ آنحضرت ختم کرنیوالی اگلی نبیون کی ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اگر ہوتا بعد حضرت کی نبی تو ہوتی
علی اور یہہ منافی نہین ہی واسطی حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی حضرت عمرؓ کی حق مین صریحا اسلیے کہ یہہ حکم فرضی و تقدیری ہی پس گویا کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر متصور
ہوتا نبی ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب میری نبی لیکن نہین ہے نبی بعد میرے اور یہی معنی ہین حدیث کی کہ جو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل جو ہی تصریح
کی ہی حفاظ نی مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کی کہ کچہہ اصل نہین ہی واسطی **وعن** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ
الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہ کہا حضرت علی نی قسم ہی اوس خدا کی کہ پہاڑا دانہ کو یعنی اوگایا اور نکالا اوس سے درخت اسلیے کہ دانہ اوگنی مین پہاڑا جاتا ہی اور
پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف میرے یہہ کہ دوست نہین رکہیگا مجکو مگر مومن **ف** ع یعنی

مومن کامل جیسی محبت شروع مطابق واقع کی رکھیگا بغیر زیادتی اور نقصان کی تاکہ نکل جاوین لضیری اور خارجی پس جسنی دوست رکھا حضرت علی کو اور بغض کیا شیخین سے مثلا پس دوستی رکھی اونسی دوستی شروع پس نہین نقص وارد ہوگا ساتہہ اوس شخص کے کہ دوست رکھے حضرت علی کو اور بغض رکھے ابوبکر اور عمر سے رحمہ اور دشمن نہین رکھیگا مجکو مگر منافق نقل کی ہے مسلم نی ف ح ع پس محبت علی رض کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت اونکی نشانی نفاق کی اور حضرت علی سی روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی قال ہذا حدیث غریب اور روایت کی ابن عدی نی انس سی حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نی جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَءَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ اور روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن غزوہ خیبر کی ف ح خیبر ایک منزل ہی مدینہ سی جانب شام کی اور یہہ غزوہ سن سات مین تہا ترجمہ کہ دونگا مین یہہ نشان کہ علامت سرداری کی ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالی قلعہ خیبر کو اوسکی ہاتہوں یعنی بسبب اوسکی دوست رکھیگا وہ شخص خدا اور رسول خدا کو اور دوست رکھیگا اوسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کی لوگون نی یعنی صحابہ نی آئی آنحضرت کی پاس صبح کو سب حال مین کہ صحابہ امید رکھتی تہی کہ دیا جاوی نشان اونکو ف ح آیا ہی کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکہی یہہ نعمت کل نصیب کسکی ہو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہان ہین علی بن ابی طالب ف ح اور وہ پیچہی رہ گئی تہی بسبب آنکہونکی دکہنی کی بعد ازان اثناء راہ مین یا بعد یعنی کی خیبر مین آنحضرت سی جا ملی ترجمہ پس کہا صحابہ نی کہ وہ یا رسول اللہ شکایت رکھتی ہین اپنی آنکہونکی یعنی اونکی آنکہین دکہتی ہین یعنی بسبب علت کی حاضر نہین ہوئی فرمایا آنحضرت نی پس بہیجو کسیکو طرف اونکی کہ بلا لاوی اونکو پس لی گئی علی رضی اللہ عنہ پس لعاب دہن ڈالا اونکی آنکہونمین پس تندرست ہوئی علی یعنی آنکہون کیطرف سی یہانتک کہ گویا نہتہا اونکی کچہہ درد یعنی اور نہ سبب درد قسم مدسی ورنہ ضعف بصر اصلا پس دیا اونکو نشان پس کہا علی رض نی کہ یا رسول اللہ لڑونمین اونسی یہانتک کہ ہون وہ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہون فرمایا آنحضرت نی جا اور گذر اوپر نرمی اور آہستگی اپنی کی یہانتک کہ اوترے تو اونکی زمین مین پہر بلا اونکو طرف اسلام کی یعنی اول اور خبر دی اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ واجب ہی اوپر حق خدا سے اسلام مین ف ع اور یہان یہہ محذوف ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اوس سے تو پس طلب کر جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اونسی یہانتک کہ مسلمان ہون حقیقۃ یا حکما یعنی جزیہ دینا قبول کرین یا معنی مسلمان ہونیکی فرمان بردار ہونا ہین ترجمہ پس قسم خدا کی یہہ کہ ہدایت کرے حق تعالی بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہی اس سے کہ ہون تیری لیے چار پای سرخ اور اونٹ سرخ ف ع حضرت نی جو رہنمائی کی حضرت علی کو واسطی بلانی کفار کی طرف اسلام کی اوسکی تاکید کی لیے یہہ بات قسم کہا کر ارشاد فرمائی اسلیے کہ یہہ اکثر سبب مجتے تا ہی ونکی ایمان کا بغیر قتال ونکیلی کہ متفرع ہوتا ہی وسیر حصول غنایم کا قسم سرخ چار پایون وغیرہ سی پس پیدا کرنا ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنی ہزار کافر کی سی جیسیکہ تصریح کیا ہی وسکو ابن ہمام نی اول کتاب النکاح مین ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ اوسمین

فرمایا ہی آنحضرت نی علی مرتضی کو کہ تو مجھسی ہی اور مین تجھسی ہیہ باب بلوغ صغیر کی **ف** ع یعنی اسلیکہ اوسکو تعلق ہی اوسا تہہ خضانتہ کی اور وہ حدیث ہی مشتمل اوپر فضیلت علی و جعفر اور زید بن حارثہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن رواہ الترمذی** روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے **ف** ح یہہ کنایہ ہی کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور مشارکت سی نسب مین **ترجمہ** اور علی دوست و ناصر مومنین کا ہی یعنی اسمین اشارہ ہی طرف اس آیت کی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الخ **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی** اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ہوں مین دوست اوسکا پس علی دوست اوسکا ہی یعنی جسکو مین دوست رکہتا ہوں پس علی دوست رکہتا ہی اوسکو یا یہہ معنی ہین کہ جو شخص کار پرداز اور مددگار میرا ہوتا ہی پس علی کار پرداز اور مددگار اوسکا ہوتا ہی اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی **ترجمہ** نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی **وعن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی رواہ الترمذی ورواہ احمد عن ابی جنادۃ** اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سی ہوں نہ ادا کری میری طرف سی یعنی نبذ عہد کو لیکن مین یا علی نقل کی یہہ ترمذی نی اور احمد نی ابی جنادہ سی **ف** ح ع عادت عرب کے تہی کہ جب درمیان اونکی گفتگو ہوتی تہی بیچ نقض امر اور صلح اور نبذ عہد کی تو ادا نہین کرتا تہا یہہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اوسکا ہوتا اوسکی قرابتیوں اور اپنوں مین سے اور نہین قبول کرتی تہی غیر اونکی سی پس جبکہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نی ابو بکر صدیق رض کو حج کی لیے بہیجا تہا اور امیر حاجیوں کا کیا تو بعد اونکی نکلنی کی اونکی پیچہی علی مرتضی کو بہیجا تا نقض کرین مشرکون کی عہد کو اور سورہ براۃ کہ اوسمین اس باب مین آیتین اوتری ہین مشرکون پر پڑہین اور ندا کرین کہ مشرک نجس ہین نزدیک نہوں مسجد حرام کی بعد اس سال کی اور سوا اسکی اور احکام بیان کرین پس اوس وقت یہہ حدیث فرمائی حضرت علی رض کی تکریم کی لیے اور حقیقت مین عذر بیان کرنا ہی تہا حضرت ابو بکر کی لیے اوس مقام مین چنانچہ اسلیئے کہا حضرت صدیق نی حضرت علی سی جسوقت کہ جا ملی علی اونسی پیچہی سی کہ تم امیر ہو یا مامور پس کہا حضرت علی نی کہ امیر نہین بلکہ مامور ہوں اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سی چنانچہ یہہ امر مخفی نہین ہے محققین پر **وعن ابن عمر قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال اخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان یاروں اپنی کی **ف** ع یعنی دو دو صحابیوں مین آپسمین بہائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان آپسمین دینی بہائی ہوئی اسیطرح اور اور یہہ پانچ مہینی بعد مدینہ کی آنیکی تہا **ترجمہ** پس آئی علی اسحالمین کہ آنسو بہاتی تہین آنکہین اونکی پس کہا علی نی کہ بہائی چارہ کروایا آپ نی درمیان یاروں اپنی کی اور نہ بہائی چارہ کروایا آپ نی درمیان میرے اور درمیان کسیکی پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ تو بہائی میرا ہی دنیا اور آخرت مین یعنی تجھکو کیا حاجت ہی کہ کسی اور سی بہائی چارہ کرواؤں **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ھذا الطیر فجاءہ علی فاکل معہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب** اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا نزدیک آنحضرت کی ایک جانور پرند یعنی بہنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نی خداوندا لا میرے پاس اوسکو کہ بہت پیارا ہو نزدیک تیری تیری مخلوق مین سی کہا وے میرے ساتہہ اس جانور کو پس آئی آنحضرت کی پاس علی رضہ اور کہایا ساتہہ اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف**

ع ح کہا ابن جوزی نی کہ یہہ حدیث موضوع ہی اور کہا حاکم نی کہ موضوع نہین ہے اور مختصر مین کہا کہ طرق اسکی بہت ہین لیکن سب ضعیف ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کی تہی نزدیک خدا کی اور شارحین خصوصیتین اور قیدین لگاتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ محبوب ترین خلق سی تہی یا محبوب ترین خلق کی آنحضرت کی چچا کی بیٹون مین سے تہی یا قرابتیون قریب مین سے یا یہہ مراد ہے کہ جو اولی اور اقرب اور احق ہین ساتہہ احسان کرنی میری کی اور نیز علی محبوب ترین ادمین سے نزدیک خدا کی اور غالبا یہہ تخصیصات اس سبب سے ہین کہ حضرت علی کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سی لازم نہ آوی اور حقیقت مین حاجت ان تخصیصات کے کچہہ نہین ہے اسلیے کہ یقین ہے کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیے کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صحابہ مین اگر بعضونکو محبوبیت بعض وجوہ اور حیثیات سی کہین تو کیا ہوتا ہی اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کی منافات اوس سے نہین کہتی ہی اسلیے کہ مراد بجمیع وجوہ نہین جیسکہ یہہ مسئلہ افضلیت اور احبیت کے بعضی علمائی کہا ہی غرضکہ یہہ حدیث دلیل نہین ہو سکتی مبتدعین کے کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابوبکر کی خلافت پر کرین اور بعضے حدیثون مین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور او جگہہ ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہے اور مقام وسیع ہی ایسی تنگی کیون کیجی **وعن** علی قال کنت اذا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب ــــــ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہا مین جب مانگتا آنحضرت سی کچہہ دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتی مجکو بی سوال کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ وعلی بابہا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وقال روی بعضھم ھذا الحدیث عن شریک ــــــ ولم یذکروا فیہ عن الصنابحی ولا نعرف ھذا الحدیث عن احد من الثقات غیر شریک

اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا **ف** ع ح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینۃ العلم اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین یہہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیأتہ من بابہ اور معنی یہہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون اوسکی سی ولیکن خاص اونکی ذکر کرنیسی یکطرح کی تعظیم اونکی نکلی اور واقع مین حضرت علی ہین ایسی ہی اسلیے کہ وہ بہ نسبت بعضے صحابہ کی بہت بزرگی اور علم رکہتی ہین اور اون حدیثون مین سی کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازونکی ہین یہہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ متحقق ہو چکی ہی یہہ بات کہ تابعین نے بہی ہین طرح بہ طرحکی علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سی پس جانا گیا عدم انحصار بابیۃ کا علی کی حقمین لیکن ہان مختص ہون وہ ساتہہ باب قضا کی تو البتہ ہو سکتا ہی کہ وارد ہوا ہی اونکی شان مین انہ اقضاکم جیسکہ آئی رض کی حق مین آیا ہی انہ اقرأکم کہ وہ بڑی قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کی حقمین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نے کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہین اس تمثیل سی یہہ کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت سی مختص ہے ساتہہ علی کی نہین ہاتہہ لگ سکتا وہ کسی اور کی واسطہ سی سوائی واسطہ علی رض کی اسلیے کہ گہر مین نہین داخل ہوتی مگر اوسکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نی فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حالانکہ نہین ہے اونکی لیی حجت اسمین اسلیے کہ جنت کا فراختر نہین ہے حکمت کی گہر سی اور اوسکی آٹہہ دروازہ ہین اور اصل حدیث کی ابی الصلت عبد السلام بن صلاح مروی سی ہی کہ شیعہ ہی ولیکن ہی سچا اور اس حدیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نے بعضون نے تصحیح کی ہی اور بعضون نے تحسین اور بعضون نی ضعیف کہا اور بعضون نے کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچہہ اصل نہین ہے اسکی اور ایک جماعت نے نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نے کہ یہہ حسن ہے باعتبار طرق کی نہ صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ موضوع ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور کہا ترمذی نی کہ روایت کی ہی بعضے علمائی یہہ حدیث شریک تابعی سی اور نہین ذکر کیا اونہون نی اسناد اس حدیث مین صنابحی سی جیساکہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہین پہچانتی ہین ہم اس حدیث کو کسی سی ثقات مین سے سوائی شریک کی **ف** ع اور مسند فردوس مین یہہ حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی
جابر سی کہ کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی علی کو دن غزوہ طائف کی پس سرگوشی کی اونسی پس کہا لوگون نی یعنی مناقون نی یا عوام صحابہ نی البتہ تحقیق دراز
ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھہ چچا کی بیٹی بیٹے کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خاص کیا مینی اونکو ساتھہ سرگوشی کی ولیکن اسنی سرگوشی کی اونسی
ف ع یعنی پہنچایا مینی اونکو اللہ تعالی کیطرف سی جو کچھہ حکم کیا تھا مجکو اوسکی پہنچانیکا بطریق سرگوشی کی پس اس صورت میں گویا سرگوشی کے اونسی اللہ نی مینی نہین کے
پس یہہ مانند قول اللہ تعالی کی ہی ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی او ظاہر یہہ ہے کہ اس سرگوشی مین حضرت نی کچھہ مصلحت اوس غزوکی او رمانند اوسکی اسرار دنیویہ
مین سے کہ متعلق ہین ساتھہ اخبار دنیہ کے کہی ہون نہ یہہ کہ دین کے بات اونسی چپکی سی کہی اور او رونسی چہپائی اسلیے کہ ثابت ہو چکا ہی صحیح بخاری مین کہ حضرت علی سے پوچھا
گیا کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہی کہ جو قرآن مین نہین اونہون نی کہا قسم ہی اوس ذات کی کہ پہاڑا دانہ او رپیدا کیا جاندار نہین ہے ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن
مین سے سمجھہ دیا جاتا ہی آدمی کتاب الہی مین او رجو کچھہ کہ صحیفہ مین ہے کہ اوسمین دیت وغیرہ کی احکام لکہی تہی **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرَكَ قَالَ
عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا
غَيْرِيْ وَغَيْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی واسطی علی کی کہ ای علی روا نہین ہی واسطی کسیکی کہ جنبی ہو اوسکو جنابت یہہ کہ گذری اس مسجد مین سوای میرا اور سوای تیرے **ف** ح اتفاقا دروازہ آنحضرت
کا او ر دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ اونکی مسجد نبوی مین واقع ہوئی تہی **ترجمہ** کہا علی بن منذر نی پس کہا مینی واسطی ضرار ابن صرد کی کہ کیا ہین معنی اس حدیث
کی **ف** ع منذر ساتھہ پیش میم او ر جزم نون او ر زیر ذال معجمہ کی بیٹا اونکا علی ایک مرد مشہور ہے علما وغیرہ سی کہتی ہین کہ اوسنی یحیی بن جحر کیا و ر حدیث سنی اور
جماعت آئمہ سی روایت کی شیعہ محض ہے ولیکن فقیہ صدوق ہے اور ابن حبان نی اونکو ثقات مین ذکر کیا **ترجمہ** کہا ضرار نی نہین حلال ہی کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد
کو او رگذرے بیچ حالت جنابت مین سوای میرے او رسوای تیرے نقل کی یہہ ترمذی نی او رکہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ع او ر کہا جزری نی یہہ حدیث
ضعیف ہی اتفاق محدثین کی وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ
فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ام عطیہ سی کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کہ اونمین علی تہی کہا ام عطیہ نی پس سنا مینی آنحضرت سی اس حال مین کہ اوٹہانیوالی
تہی دونون ہاتھہ اپنی دعا کی لیے فرماتی تہی یعنی وقت بہیجنی اونکی یا نزدیک توقع آنی اونکی یا الہی مار مجکو یہانتک کے دکہاوی تو مجکو علی کو کہ سلامتی سی پہرا وین
نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکہتی تہی حضرت علی سی اور رنج ہوتا تہا آپکو انکی مفارقت سے الْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت نی نہین دوست رکہتا علی کو منافق اور نہین دشمن رکہتا
اونکو مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہہ احمد او ر ترمذی نی او رکہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کی وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جسنی برا کہا علی کو یعنی نسب کے جہت سی پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہہ احمد نی **ف** ع یعنی جسنی اونکو برا کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہہ کہ ہو مومن کہ

علی رض کا کفر یا یہہ محمول ہو تہدید و وعید پر یا مبنی ہو حلال جاننی پر واللہ علم بالحال اور یہہ حدیث حاکم نی بہی روایت کی ہی اور روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے
من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت مین آیا ہی حضرت علی سی من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد **وعن**
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهُ
وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّضُنِيْ
بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَاٰنِيْ عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا
مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تجہمین ایک مشابہت ہی عیسی سی دشمن رکہا اونکو یہود نی یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی اونکی ما نکو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا کی
لگائی اور دوست رکہا اونکو نصاری نی یعنی بہت یہانتک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہین ہے اونکی لیے اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا پہر کہا حضرت علی
نی کہ ہلاک ہونگی یعنی گمراہ ہونگی میری حق مین دو شخص بسبب میرے ایک تو محبت رکہنی والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتہہ او چیز کی کہ نہین ہے مجہمین یعنی تفضیل دیگا مجکو تمام صحابہ
پر یا انبیا پر یا اللہ کہیگا مجکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجہپر نقل کی یہہ احمد نی **ف** ح ع اس سے معلوم
ہوا کہ محبت و اعتقاد محمود وہی کہ حد سی گذری اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سی زیادہ ہو گمراہی کی طرف کہینچ لیجاتی ہی اور راہ مستقیم عدالت
سی باہر ڈالتی ہی اور منسوب طرف گمراہی کی کرتی ہی اور متصف ساتہہ اس صفت کی اہل سنت و جماعت ہین کہ دونون طرفون افراط و تفریط سی اسباب مین
محفوظ ہین خصوصا وہ لوگ کہ گرد تعصب کے جنکی چہرہ حال پر نہین بیٹہی ہی حاصل یہہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزین ہین محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب آنحضرت
کو سعی کرنی چاہیے کہ یہہ دو چیزین جمع کری بوجہ اعتدال کی رزقنا اللہ اور حضرت علی سی منقول ہی کہ کہا یحبنی اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی ویبغضنی اقوام
حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہہ احمد نی اور سند سی ہی کہ کہا علی نی اللہم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی یہہ احمد نی مناقب مین **وعن**
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ
اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ
مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ
فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ
مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی برا ابن عازب اور زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
اوترے غدیر خم پر **ف** ع یعنی وقت پہرنیکی حجۃ الوداع سی اور غدیر خم نام ہی ایک بستی کا کہ تین کوس ہے حجفہ سی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور غدیر اصل مین
کہتی ہین پانی کی تالاب کو اور اسوقت مین صحابہ بہت کثرت سی آنحضرت کی ساتہہ جمع تہی **ترجمہ** پکڑا آنحضرت نی ہاتہہ علی مرتضی رض کا پہر فرمایا **ف** ح جمع
بعد اسکی جمع کیا اصحابہ کو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی ایک منبر بنایا اونٹونکی پالانو کا اور اوسپر چڑہ کر فرمایا **ترجمہ** کیا نہین جانتی ہو تم کہ مین
نزدیکتر اور دوستتر ہون ساتہہ مومنون کے اونکی نفسون سی یعنی جیسیکہ قرآن مجید مین مذکور ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار یہ کرر فرمایا عرض کیا صحابہ
نی کہ مقرر فرمایا آنحضرت نی یعنی بعد اسکی کہ علی العموم مومنونکو فرمایا ہر مومن کو بہی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتی تم کہ مین اولی اور اقرب ہون ساتہہ ہر مومن کے
اوسکی نفس سے **ف** ح یعنی مین حکم نہین کرتا ہون مومنونکو مگر اوس چیز کا کہ اوسمین بہلائی اور درستی اور خیریت دنیا اور آخرت اونکی ہو بخلاف اونکی نفسونکی
کہ کبہی طرف شر اور فساد کی بہی بلاتی ہین **ترجمہ** کہا صحابہ نی مقرر آپ ایسی ہی ہین پس فرمایا آنحضرت نی بار خدایا جو شخص کہ ہو مین دوست اوسکا پس علی دوست
اوسکا ہی خداوندا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی علی کو **ف** ح ع اور ایک روایت مین ہے کہ احب من احبہ

وابغض من ابغضه وانصر من نصره واخذل من خذله وادر الحق معه حیث دار یعنی دوست رکہہ اوسکو جو دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی اونکو
اور مدد کر اوسکی کہ مدد کری علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کری علی کی اور پہیر حق کو ساتہہ علی کی جسطرف کہ پہری وہ ترجمہ پس ملاقات کی حضرت علی رض سی حضرت
عمر رض نی بعد اسکی پس کہا عمر رض نی واسطی علی رض کی کہ خوشی ہی تمہاری لیی یا جلیی ہو جیتی ہو تم اے بیٹی ابو طالب کی صبح کی تم نی اور شام کی تم نی یعنی ہوئی تم
ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** جاننا چاہیی کہ شیعون نی جو تمسک کیا ہی ساتہہ بعضی واقعون کی حضرت علی کی احق
ہونی پر ساتہہ خلافت کی ونمین سی یہہ حدیث اونکی نزدیک قوی تر دلیل ہی کہتی ہین کہ یہہ صریح دلیل ہی اونکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتی ہین کہ مولی یہان
معنی اولی ساتہہ امامت کی ہی دلیل قول کی الست اولی بکم نہ معنی ناصر و محبوب کے والا احتیاج نتہی صحابہ کی جمع کرنیکی اور اونکی خطاب کرنیکی اور اس مبالغہ کرنیکی اور دعا
کرنیکی حضرت علی کی لیی اسلیی کہ جانتی تہی اور پہچانتی تہی اسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کی لیی پس ہوئی علی رض کی لیی وہی ولا کہ جیسی
آنحضرت کی لیی تہی امت پر پس یہہ نص صریح ہی اونکی خلافت پر اور بیشک یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نی مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کی اور طرق اسکی
بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نی اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سی تیس صحابیون نی اور گواہی دی اونہون نی اسکی علی رض
کی لیی اوسوقت کہ نزاع کی گیی خلافت مین ساتہہ اونکی ایام خلافت اونکی مین اور بہت اسکی اسنادونمین سی صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہیی اونکی
قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نہ اون بعضونکی قول پر کہ کہا ہی اونہون نی کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلیی کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سی کہ تصحیح
کی ہی اسکی اکثر کی ذہبی نی کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکی کہا ولیکن ہم کہتی ہین شیعہ سی بطریق الزام کی کہ اونہون نی اتفاق کیا ہی کہ اعتبار تواتر
کا ہی بیچ دلیل امامت کی کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتہہ اوسکی استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہیی اور یقین ہی کہ یہہ حدیث متواتر نہین ہی باوجود خلاف کی اوسمین
اگرچہ وہ خلاف مردود ہی بلکہ طعن کرنیوالی اسمین بعضی ائمہ حدیث سی اور عادل اونکی ہین کہ رجوع ہی اونکی طرف اس امر مین مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی
و رسوائی اونکیکی اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نی اہل حفظ و اتقان مین سی کہ جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پہرتی تہی مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوائی
اونکیکی اکابر اہل حدیث سی اور یہہ بات اگرچہ مخل نہین ہی صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا اصلیت مین عجیب تر ہی اور اونہون نی شرط کیا ہی تواتر کو حدیث امامت
مین پس سوچنا چاہیی اسکو اور اہل سنت و جماعت نی رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ مذکور ہی اور ہم کچہہ اسمین سی بطور
اختصار کی ذکر کرتی ہین کہ کہا ہی اہل سنت نی کہ نہین مانتی ہم کہ مولی یہان معنی حاکم و والی کی ہی بلکہ معنی محبوب و ناصر کی ہی اسلیی کہ لفظ مولی کی کئی معنی آئی ہین معتق
اور عتیق و متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور متعین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ مین سی بی دلیل کی اعتبار نہین رکہتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی مراد رکہنا
محبوب و ناصر کیونکہ علی رض سید ہمارے اور پیارے اور مددگار ہمارے ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت اسی معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا معنی امام کی معہود و معلوم نہین ہی
لغت مین اور نہ شرع مین اور کسی نی اہل لغت کی اماموں مین سی نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل معنی افعل کی آتا ہی اور کہتی ہین کہ یہہ چیز اولی ہی فلانی چیز سی اور یہہ نہین کہتی ہین
کہ مولی ہی اوس سی پس غرض موالات کی بیان کرنی سی تنبیہ اور پرہیز کرنیکی اونکی بغض سی اسلیی کہ اسکی بیان کرنیمین زیادہ ہی رگی اونکی ثابت ہوئی اسلیی اسکی پہلی فرمایا
الست اولی بالمؤمنین من انفسہم اور دعا ہی اسی جہت سی ہی و بعضی طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموماً اور ذکر علی رض کا خصوصاً آیا ہی جیسا کہ طبرانی وغیرہ کی نزدیک
ساتہہ سند صحیح کی آیا ہی اور یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی انکی محبت پر ہی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ بعضی صحابہ ساتہہ علی رض
کی یمن مین تہی اونہون نی کچہہ شکایت اونکی بعضی امور مین کی اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تہا از انجملہ بریدہ اسلمی تہی اور صحیح بخاری مین آیا ہی اور ذہبی نی تصحیح
اسکی کی ہی کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا ای بریدہ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بہی جمع کیا تہی تا تاکید ابن بالمین کی اور
کہا شیخ ابن حجر نی کہ مانا ہم نی کہ مولی معنی اولی کی ہی مگر لیکن یہہ کہان لازم آتا ہی کہ اولی ساتہہ امامت کی مراد ہی بلکہ ساتہہ قرب اور اتباع کی جیسی کہ قرآن مجید مین

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اوپر نفی اس احتمال کی نہیں کہتی ہیں ہم لیکن معنی کہ مراد اولی ساتھ امامت کی ہیں کہ
کوئی دلیل نہیں ہے اوپر امامت فی الحال کی بلکہ مآل میں اور بیچ وقت عقد بیعت اونکی کی مراد ہو اور تقدیم تینون خلفا کی اجماع ہی اور علی رضی اللہ عنہ بھی بیچ اجماع میں
داخل ہیں اور بقرینہ اور روایتوں کی کہ مصرح ہیں ساتھ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر حالانکہ دلیل نہیں لائی
اسکو علی اور عباس رضی اللہ عنہما اور نہ غیر اونکی وقت حاجت کے ساتھ اسکی بلکہ دلیل لائی اوسکو علی رضی اللہ عنہ وقت خلافت اپنے کی پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانے سے ایام خلافت سے پہلے
دلیل ہے اسپر جاننا اونہونے کہ نص اسمین اوپر خلافت اونکی کے متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے نہیں ہے اور باوجود اسکی علی رضی اللہ عنہ خود تصریح کی ہی کہ کوئی نص
نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکی اور نہ خلافت غیر اونکی جیسا کہ اخبار صحیحہ میں آیا ہی اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہی کہ علی و عباس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس سے اوٹھے اونکی مرض الموت میں اور عباس نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ طلب کر اس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم میں ہو تو جانین ہم اوسکو آنحضرت کے فرمانے
سے اور علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں طلب کرتا میں الحدیث پس اگر یہہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی رضی اللہ عنہ کی تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنے
کی اونسے اور کیون کہتے عباس کہ اگر یہہ امر ہم میں ہو تو جانین ہم اوسکو باوجود قرب زمانیکی ساتھ روز غدیر کی کہ دو مہینے یا کچھہ کم یا زیادہ گذرے تھے اور بہول جانا
تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چھپانا اونکا اوسکو باوجود جاننے کی اوسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہیں تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکی ابو بکر سے یاد رکھتے تھے
اوسکو اور جانتے تھے اوسکو اور باوجود اسکی جو اونہونے کچھہ تعرض نہ کیا اور دلیل نہ لائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھے کہ مراد اس سے خلافت علی رضی اللہ عنہ کی نہیں ہے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از روز غدیر کی خطبہ پڑہا اور انکار کیا حق ابی بکر اور عمر کا اور کہا کہ امیر ہووے نہ کوئی شخص جیسا کہ اخبار میں آیا ہے اور تحقیق ثابت ہوچکا
کہ آنحضرت نے رغبت دلائی ہی اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہی درمیان محبت اور خلافت کی اور شیعہ کہتے ہین کہ یاد رکہتے تھے صحابہ اس نص کو ولیکن اونہونے
نے اتباع نکیا اسکا اور فرمان برداری نکی ساتھ اسکی بذریعہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کی تہا اور یہہ
کذب و افترا ہی اوپر علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکہتے تہے اور کثرت بی اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہی اور باوجود اسکی حضرت پیغمبر خدا صلعم سے اونہونے
نص سنے ہو اور اوسکو دلیل نہ لاوین اور عمل اوسپر نہ کرین یہہ بات محالات سے ہی اور جب ابو بکر رضی اللہ عنہ دلیل لائی ساتھہ حدیث الائمہ من قریش کیونکر نہ کہا صحابہ نے کہ نص خاص
علی رضی اللہ عنہ کی لیے واقع ہی احتجاج ساتھہ اس عموم کی کیون کرتی ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سے لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو
گمراہ کہتے ہیں اور روافض قائل ہیں اونکی تکفیر کی اور کہتے ہیں کہ سب صحابہ سوا ان چند تنونکی کافر ہو گئے ہیں نعوذ باللہ اور قاضی ابو بکر باقلانی نے کہا کہ جس چیز کی
طرف گئے ہیں روافض بسبب اسکے باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہے اسلیے کہ چھپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جھوٹ بیچ اول احکام اسلام کی بسبب غرض
نفسانی کی اونسے واقع ہوا تو اور جو کچھہ حدیثین اور اخبار اونسے روایت کی گئی ہیں جھوٹ اور باطل ہوئین بلکہ تعصب رجوع کرتا ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کیطرف کہ اونکی صحبت میں ایسے لوگ آئی اور حضرت علی مرتضی کیطرف ہے کہ اونہونے سستی اور تقصیر کے بیچ طلب حق اور تائید اوسکی کی اور یہہ کلام شیخ ابن حجر
کا ہی صواعق محرقہ میں کہ اونہونے بہت طول طویل ذکر کیا ہی وہان اور جو کچھہ اوسمین سے یعنی بطریق اختصار کی یہان ذکر کیا ہی کافی ہی باللہ التوفیق

وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِیْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِیٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی بریدہ اسلمی سے کہ کہا پیغام بھیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابو بکر و عمر نے فاطمہ سے پس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چھوٹی ہی **ف ع** اور ایک روایت میں آیا ہی فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہہ محمول ہو اوپر دفعہ
پر یعنی ایکبار سکوت کیا ہو اور پہر دوسرے بار میں یہہ فرمایا ہو کہ وہ چھوٹی ہی **ترجمہ** پہر پیغام بھیجا فاطمہ کا علی رضی اللہ عنہ نے پس نکاح کر دیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے رضی اللہ
عنہما نقل کی یہہ نسائی نے **ف ح** اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ کہا ام ایمن نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ تم کیون نہین خواستگاری کرتے فاطمہ کی حال آنکہ تم آنحضرت کے

چچا کی بیٹی ہو کہا علی نی کہ مجکو شرم آتی ہی کہ آنحضرت کی سامنی یہہ کلام عرض کرون پس آنحضرت نی سنا اور راضی ہوئی اور جب علی نی سنا آنحضرت کی معلوم کو تو کہا
کیا اسکا پس نکاح کردیا آنحضرت نی فاطمہ کا اونسی **ف** ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نی انس بن مالک سی کہ کہا خواستگاری کی ابوبکر نی آنحضرت سی فاطمہ کی
حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوبکر نہین اوترا ہی حکم تا ہنوز پہر خواستگاری کی ونکی عمر نی اور اور بعضی قریش نی اور حضرت نی وحی آب یا جو کہا ابوبکر
کو دیا تہا پہر کہا بعضون نے علی سی کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فاطمہ کی تو شاید امید ہی کہ تمسی نکاح اونکا کردینگی کہا علی نی یہہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ
کہ خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نی اور حضرت نے نکاح کیا اونکا پہر خواستگاری کی ونکی علی نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو
رب عزوجل میری نی اسکا کہا انس نے پہر بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد چند روز کی اور فرمایا ای انس نکل اور بلا لا میری پاس ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور عثمان
بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار مین سی کہا انس نی کہ بلا لایا مین اونکو پس جبکہ جمع ہوے وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور بیٹھی اپنی اپنی جگہو پر اور علی غائب ہو گئے ہوئی تہی آنحضرت کی کام کی لیی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ
المطاع بسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ تبارک اسمہ وعظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا و
صہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضائہ یجری الی قدرہ ولکل قضاء قدر ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ
ام الکتاب پہر فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کردون مین اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہین علی بن ابی طالب سی پس گواہ رہو تم کہ مینی نکاح
کیا اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہو اس سی علی بن ابی طالب پس گواہ رہو تم کہ مینی نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پہر منگایا طباق کہجور ونکا اور
رکہا اوسکو آگی ہماری پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹا ہمنی پس جس وقت کہ ہم لوٹ رہی تہی ناگہان آئی علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سامنی علی کی پہر فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالے نی حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کردون تجسی فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووی تو ساتہہ اسکی پس کہا علی نے
کہ تحقیق راضی ہوا مین ساتہہ اسکی یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم اللہ کی البتہ تحقیق نکالی اللہ نے
اون دونوسی اولاد بہت پاکیزہ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ساتہہ بند کردینی دروازونکی سوائی دروازہ علی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث
غریب ہی **ف** ع یعنی بعضی صحابیونکی گہرکی دروازی مسجد نبوی مین تہی حضرت نی فرمایا کہ دروازی مسجد کیطرف سی بند کرلو تا کہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی مرد
جنبی مسجد مین ان دروازون سی آوی مگر دروازہ علی کا کہلا رہا کہ جنابت سی اونکو آنا مسجد مین درست تہا اور یہہ خصوصیت اونکی تہی بسبب قربانی آنحضرت کی
اور نہین اشکال آتا ہی اس حدیث سی اس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر مین کہ آنحضرت نی حکم کیا سب دروازونکی بند کرنیکا سوائی دروازہ ابی بکر کی اسلیے کہ اوس مین
تصریح ہی اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نی اونکو دروازونکی بند کرنیکی بحالت مرض الموت اپنی مین اور اسمین یہہ نہین پس حمل کیا جاویگی یہہ حدیث حالت بیماری کی پہلی زمانہ
پر اور اسی واضح ہوتا ہی قول علماء کا کہ اوس حدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی علاوہ یہہ کہ وہ حدیث صحیح تر ہی اس سی اور مشہور تر اسلیے کہ وہ متفق علیہ ہی کہ
یہہ ترمذی نی روایت کی ہی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے یعنی از راہ متن اور اسناد کی یا معنونکی لیکن روایت کیا احمد اور ضیائی نی زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بلا شبہ مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی ان دروازونکی سوائی دروازہ علی کی اور ریاض مین ہے کہ روایت کیا اوسکو احمد نی زید بن
ارقم سی کہ کہا تہی واسطی ایک جماعت کی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سی دروازی جاری مسجد مین کہا زید نی پس فرمایا آنحضرت نی ایک دن کہ بند کردو یہہ
دروازی سوائی دروازہ علی کی پس کہا زید نی کہ گفتگو کی اسمین لوگون نی پس کہڑی ہوئی آنحضرت خطبہ کی لیی اور حمد و ثنا کی اللہ کی پہر فرمایا اما بعد پس تحقیق

ہین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی ان دروازونکی سوای دروازہ علی کی پس گفتگو کی اسمین گفتگو کرنی والی تمہاری نی اور تحقیق مینی قسم اسکی نہین بند کیا کچہ اونکو
کہولا مینی اوسکو یعنی از خود ولیکن حکم کیا گیا مین ساتہہ ایک چیز کی پس پیروی کی مینی اوسکی اور ابن عباس و جابر سی بہی حدیث روایت کی گئی ہی لیکن صحیح نہین اور
صحیح نہین ہی مگر وہی روایت کہ نقل کی گئی ہی صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد غیر باب ابی بکر اور اگر صحیح بہی ہو حدیث
علی کی تو حمل کیجاوینگی دونو حدیثین اوپر دو حالون مختلف کی واسطی تطبیق دینی کی درمیان دونو حدیثونکی واللہ اعلم **وَعَنْ عَلِیٍّ** قَالَ کَانَتْ لِیْ
مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی علی سی کہ کہا
تہا میری لیی ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی کہ نہ تہا کسیکی لیی خلایق مین سی آتا تہا مین حضرت کی پاس اول وقت سحر کی **ف ع** اور سحر کہتی ہین آخر شب کی
چہٹی حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف **ترجمہ** پس کہتا تہا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تہا پس اگر کہنکارتی آنحضرت **ف ع** یعنی ساتہہ جواب
سلام کی یا بدون اوسکی بنا بر اسکی کہ سلام استیذان کی لیی جواب ہی یا نہین **ترجمہ** پہر جاتا مین طرف گہر والون اپنی کی یعنی یہہ سمجہہ کر کہ حضرت یہان کسی کام مین
مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہی اور اگر نہ کہنکارتی حاضر ہوتا مین آنحضرت کی پاس نقل کی یہہ نسائی نی **ف ح** اور یہہ مرتبہ کسیکی لیی نہ تہا سوای
انکی اسلیی کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تہی آنحضرت کی گہر مین اور اخوۃ اور اختلاط مصاحبت رکہتی تہی بسبب نسبت فاطمہ رض کی **وَعَنْهُ** قَالَ
كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ
وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَغْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ
عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوِ اشْفِهٖ شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہا مین بیمار پس گذری مجپر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تہا یعنی بسبب شدت بیماری کی الہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہی پس راحت دی مجکو یعنی مار تا راحت پاؤنمین اور خلاص ہوون سختی اس درد کی
سی اور اگر اجل مین ڈہیل ہی تو پس فراخ کر زندگانی میری **ف ع** لفظ فارفغنی ساتہہ زبر فا و سکون غین معجمہ کی ہی یعنی فراخی کر میری لیی زندگانی مین بسبب دینی
صحت کی اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہہ عین مہملہ کی ہی **ترجمہ** اور اگر ہی یہہ بیماری واسطی امتحان و آزمایش میری کی تو پس صبر دی مجکو کہ جزع فزع نہ کرون پس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کہا تونی پہر کہنا پس پہر پڑہی حضرت علی نی سامنی آنحضرت کی وہ دعا کہ پہلی پڑہی تہی پس مارا آنحضرت نی اونکو ساتہہ پانوں اپنی کی **ف**
ع یعنی تاکہ متنبہ ہووین غفلت امر اپنی سی اور تاکہ باز آوین شکایت حال اپنی سی اور تاکہ پہنچی اونکو برکت قدم مبارک کی اور تاکہ حاصل ہووی اونکی لیی کمال متابعت
حضرت کی قدم بقدم **ترجمہ** اور دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا عافیت دی اوسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا ہی راوی نی **ف ع** کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہہ کلام
کسی نیچی کی راوی کا ہی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہیی کہ کہی اپنی بیماری مین اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کی اسلیی کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہی
ترجمہ کہا علی رض نی پس نہ بیمار ہوا مین ساتہہ اوس درد کی بعد اوس دعا کرنی حضرت کی کی ہرگز نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف ع**
امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب رض قریشی ہین کنیت تہی اونکی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لائی ہین مردون مین سی اور اختلاف ہی انکی سن مین اوسدن بعضون
نی کہا کہ پندرہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کی اور بعضون نی کہا دس برس کی حاضر ہوئی تہی ساتہہ آنحضرت کی تمام غزوونمین سوای تبوک کی کہ اوسمین انکو
آنحضرت خلیفہ کر کر چہوڑ گئی تہی اپنی اہل مین اور اسمین فرمایا اونکی لیی کہ کیا نہین راضی ہی تو یہہ کہ ہووی تو مجہسی بمنزلہ ہارون کی موسی سی اور تہی حضرت علی نہایت
گندم گون بڑی آنکہونکی قریب تر طرف ٹہنگنی پن کی اور پیٹ آپکا بڑا تہا اور بال اوپر چوڑے تہی ڈاڑہی ور کشادہ تہا دہن آپکا اور سر اور ڈاڑہی آپکی سفید تہی

خلیفہ ہوئی وہ دن شہید ہونی عثمان رضی اللہ عنہ کی کہ روز جمعہ کا تہا اور اٹہارویں تاریخ ذی حجہ کی پینتیس پینتیس کی اور زخمی کیا اونکو عبدالرحمن بن ملجم مرادی نی کوفہ میں جمعہ کی صبح کو سترہویں تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کی زخمی کرنی سی اور غسل دیا اونکو اونکی دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نی او عبد اللہ بن جعفر نی اور نماز اونکی پڑہی اونکی بیٹی حضرت حسن نی اور دفن کیا اونکو وقت سحر اور عمر اونکی ہوئی تریسٹہہ برس کی اور بعضوں نی کہا پینسٹہہ برس کی اور بعضوں نی کہا ستر برس کی اور بعضوں نی کہا اٹہاون برس کی اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینی **باب مناقب العشرۃ رضی اللہ عنہم** باب ہے بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کی **ف** ع کہ وہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید ہیں یہہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتہہ عشرہ مبشرہ کی بسبب بشارت دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکو ساتہہ جنت کی اور یہہ سب قریشی ہیں اور اونکی لیے تقدم اور مناقب ہے حدیثیں ہیں کہ اوروں کی لیے نہیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہہ بشارت خاص انہیں کے لیے نہیں ہے بسبب دینی اونکی اہل بیت نبوت کی لیے ہے کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہیں اور سوا انکی اور اصحاب کے لیے ہے اور ارادہ کیا ساتہہ ذکر کرنی انکی عام اس سے کہ ہوں مجتمع ایک حدیث میں یا متفرق حدیثوں میں اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ افضل صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ باقی دس کی ہیں جیسیکہ تصریح کی اسکی سیوطی نی کتاب نقایہ میں

الفصل الاول فصل پہلی **عن عمر** قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا یعنی وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنیکی ساتہہ خلافت کی صحاب شوری کو نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتہہ اس کار کی یعنی خلافت کی ان چند نفر سی کہ وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ اونسی راضی تہی **ف** ع یعنی نہایت راضی تہی کہ ہر ایک کو معلوم تہا بلا شبہہ ایسا رضا مخصوص کہ جسکی سبب سے مستحق ہوں خلافت کی یہہ ہلی کہا کہ حضرت تو سب صحابی سی راضی تہی ایسی یہاں مراد زیادہ راضی ہونا ہی بہ نسبت اور صحابہ کی بسبب لکہوانی کی اونکی عہدہ ہا پیشہ ہے ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع حضرت عمر نی جو ان چہہ کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو پہلی آپ اور ابوبکر تو ان میں فضل تہی سب جانتی ہیں کہ کیا حاجت تہی اونکی ذکر کرنیکی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو آنحضرت نی امین امت اور امین حق الامین کہا تہا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سی پہلی فوت ہوگئی تہی اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکی چچا کی بیٹی اور بہنوئی تہی متہم ہونیکی لیے اونکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تہا اونمیں سے اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ عمر نی ذکر کیا سعید کو اون لوگوں میں کہ آنحضرت جنسے راضی تہی اور نہیں ولیکن اہل شوری میں داخل کیا پہر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہی یا تو ساتہہ عقد ہونی اونکی اہل حل و عقد سی جو لائق خلافت کی لیے عقد کیجیے واسطی ابی بکر کی اور یا ثابت ہوتی ہی بسبب تصریح کرنی امام کی اوپر خلیفہ کرنی ایک کی جو کہ لائق اوسکی ہو مانند عمر کی اور جائز ہی نصب کرنا مفضول کا باوجود ہونی اوسکی کہ وہ فضل ہو اوس سے کسبب اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کی اوپر امامت بعضونکی قریش میں سے باوجود موجود ہونی فضل کی اور نہیں الکبی غیر افضل کہیے خوف فیصلت رکہنا ہی یہہ کہ نی امور دین کی اور خوب جانتا ہی تدبیر ملک کی اور خوب خبرگیری کرتا ہی رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہی فتنہ کی دفع کرنیمیں اور نا یہہ کہ شرط کرنا عصمت کا امام میں اور ہونا اوسکا ہاشمی اور ظہور معجزہ کا اوسکی ہاتہہ پر کہ جسمیں جانا جاوی صدق اوسکا پس یہہ خرافات شیعہ کی ہی جہالات انکی سے اور توطیہ اور تمہید ہی انکی گمراہیونکی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہی باوجود نہ ہونی ان چیزوں کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں سے **و** **عن قیس بن ابی حازم** قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہا دیکہا میں نی ہاتہہ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کارسی اور شل ہوگیا تہا بسبب اسکی کہ بچایا تہا ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع طلحہ نی روز احد کی اپنی تئیں آنحضرت کی سپر کیا تہا اور اونکی بدن میں کچہہ اوپر اسی زخم لگی تہی یہانتک کہ عضو مخصوص اونکا بہی

زخمی ہو گیا تہا اور صحابہ جب ذکر روز احد کا کرتی تو کہتی کہ وہ دن پورا دن طلحہ کا تہا اور طلحہ بیٹی عبید اللہ کی ہین کنیت انکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام مین حاضر
ہوئی سب غزوہ مین سوای بدر کی کہ حضرت نے کسی کام کی لیے بہیجا تہا اونکو اور تہی میانہ قد گندم گون بہت بال والی خوبصورت قتل کیے گئے دن جمل کے پنجشنبہ مین بیسوین
تاریخ جمادی الثانی کی سن چہتیس مین اور دفن کیے گئے بصرہ مین اور عمر انکی چونسٹہ برس کی ہوئی **وعن** جابرٍ قال قال النبی صلی اللہ علیہ و
سلم من یاتی بخبر القوم یوم الاحزاب قال الزبیر انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ احزاب کے کہ اوسکو غزوہ خندق بہی کہتی ہین کون ہے کہ لاوی میرے پاس خبر قوم کی **ف** ع یعنی کفار کی احزاب جمع
حزب کی ہے یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہود تہے قریظہ اور بنی نضیر جمع ہو کر اور آپس مین اتفاق کرکر آنحضرت سے لڑنے کو لیے آئی تہی کفار بارہ ہزار تہے اور مسلمان تین
ہزار قریب ایک مہینے کی گرد مدینہ کی پڑے رہے تہا اور آنحضرت نے گرد مدینہ کی خندق کہود لی تہی اور مسلمان بہت تنگدل تہی اور صف جنگ نہین ہوئی فقط
کچہ پتہراو اور تیر اندازی ہوئی تہی پہر اللہ تعالی نے ہزار ملائکہ مدد کی لیے بہیجی اور ہوا تند کہ اونہی تمام خیمہ وغیرہ اونکے اکہیڑ ڈالی اور شکست ہوئے کفار کے لشکر مین آنحضرت
نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ خبر قوم کی لاوے اور جانا اونمین دشوار تہا کہ تا خبر تحقیق لاوے پس اوس حالت مین **ترجمہ** کہا زبیر نے کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے
کہ تحقیق ہر نبی کی لیے مددگار ہوتی ہین اور مددگار میرا زبیر ہے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع زبیر بیٹی عوام کی کنیت انکی ابو عبد اللہ قرشی اور مان انکی
صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پہوپہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام تہے سولہ برس کی عمر مین اسلام لائے اور عذاب دیا اونکو اونکے چچا نے دہوین کا تاکہ اسلام
چہوڑ دین لیکن نہ چہوڑا اونہوں نے اور حاضر ہوئی وہ تمام غزوہ مین آنحضرت کی ساتہہ اور راہ اللہ مین اول تلوار انہون نے کہینچی ہی اور ثابت رہے
آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور تہی گوری دراز قد کچہہ مائل دبلی پن کیطرف قتل کیا اونکو عمر بن جرموز نے سفوان مین کہ نام ایک موضع کا ہے بصرہ مین جمادی الاول سن چہتیس
مین اور عمر انکی چونسٹہ برس کی ہوئی اور دفن کیے گئے وادی سباع مین پہر نقل کیے گئے طرف بصرہ کے اور قبر انکی مشہور ہی وہمین **وعن** الزبیر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاتی بنی قریظۃ فیاتینی بخبرھم فانطلقت فلما رجعت جمع لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال فداک ابی وامی متفق علیہ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کون ہی کہ جاوی بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہی یہود کے رہنی والے گرد مدینہ کی پس لاوی میری پاس خبر اونکی پس چلا مین **ف** ع یعنی
تاکہ لاؤن خبر اونکی جانا چاہی کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کے متوجہ بنی قریظہ کیطرف ہوئی اور پندرہ روز تک اونکو گہیری رکہا اور پہر فتح پائی پس یہہ بات
وہان فرمائی یا غزوہ احزاب مین ہے پس تو قریظہ تہی وہان خبر اونکی منگائی ہو زبیر کہتی ہین **ترجمہ** پس جبکہ پہر کر آیا مین جمع کیے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مان باپ اپنے پس فرمایا قربان ہو تیری باپ میرا اور مان میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اور اسمین تعظیم ہی اونکے قدر کی اور اعتبار ہی اونکے عمل کا
اور یہہ ایسی ہی کہ انسان نہین کہتا ہی ایسا مگر اوسکی لیے کہ تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہے زبیر سے کہا اونہون نے کہ جمع کیے میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مان
باپ اپنے دو بار احد مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور آیا ہی کہ زبیر نے اپنی بیٹی عروہ سے کہا ای بیٹی میرے نہین ہے کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہی ساتہہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی **وعن** علیٍّ قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد الا لسعد بن مالک فانی سمعتہ
یقول یوم احد یا سعد ارم فداک ابی وامی متفق علیہ اور روایت ہی علی سے کہ کہا نہین سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے ہون
مان باپ اپنے کسیکی لیے مگر واسطی سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا مین نے حضرت سے فرماتی دن غزوہ احد کی یعنی سعد کو اوسوقت کہ وہ تیر مارتی تہی کافرونکو ای سعد
پہینک تیر قربان ہون تیری باپ مان میرے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہین اسلیے کہ مالک بن وہیب نام ابی وقاص
کا ہی اور اوسکی روایت مین جمع کرنا مان باپ کا آنحضرت سے زبیر کی لیے بہی ثابت ہوا اور یہان حضرت علی نے ایسا کچہہ فرمایا پس تطبیق اسمین اور

درمیان خبر زبیر کی یہہ ہی کہ حضرت علی کو اطلاع نہو زبیر کی لیے فرمانیکی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد علی رض کو یہہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسیکی کہتے نہیں سنا مینی اور یہہ منافی
نہیں ہے اسلیکہ مطلع ہو وی ہون وہ زبیر کی حق مین کہنی پر بواسطہ غیر کی کہا مولف نی کہ کنیت سعد کی ابو اسحق ہی زہری قرشی ہین قدیم الاسلام کہ اسلام لائے
سترہ برس کی عمر مین اور کہا سعد نے کہ تہا مین اسلام ثالثہ مین یعنی دو شخصونکی بعد مین اسلام لایا اور اول تیر مینی ہی راہ جہاد مین اور حاضر ہوئی ہین سعد تمام
غزوہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور تہی سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تہی اسمین کہ ڈرتی تہی لوگ انکی بددعا سے اور امید رکہتی دعاء خیر کی سبب مشہور ہونے قبولیت
دعاء انکیکی لوگون کی نزدیک اور یہہ اس سبب سے تہا کہ آنحضرت نی فرمایا انکی حق مین اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیی آنحضرت نی انکی لیی اور زبیر کی لیی ماں باپ
اپنی کہو مایا دونونکی لیی فداک ابی وامی اور نہین کیا یہہ کسیکی لیی سوا ان دونون کی اور تہی یہہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہے مری اپنی قصر مین بیچ عقیق
کی قریب مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نی کہ وہ اون ایام مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور
عمر اونکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سے انکا انتقال ون سبکی بعد ہوا ہی رحاکم کیا تہا اونکو کوفہ کا عمر اور عثمان رض نی اور روایت کین انسی حدیثین
خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سے **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی سعد سی کہ کہا تحقیق مین اول عربونکا ہون کہ پہینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یعنی سب سے پہلی کسی نی تیر جہاد مین نہین
مارا اور یہہ ماجری سنہ تہا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت نی ابو عبیدہ بن الحارث کو ساتہہ ساٹہہ سوارونکے واسطی جنگ ابو سفیان بن حرب اور مشرکونکی بہیجا
پس اوسمین کچہہ لڑائی نہین واقع ہوئی بجز اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر اون کیطرف پہینکا اور یہہ اول تیر تہا کہ اسلام مین راہ خدا مین ڈالا گیا **وعن**
عَائِشَۃَ قَالَتْ سَہِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَہُ الْمَدِیْنَۃَ لَیْلَۃً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ اِذْ سَمِعْنَا
صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِکَ قَالَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُہٗ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سوے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنی اپنی کی مدینہ مین یعنی کسی غزوہ سی ایک رات یعنی بخوف اعداء دین کے پس فرمایا آنحضرت نی کاشکی ایک مرد نیکبخت نگہبانی
کری میری ناگہا سنی ہمنی آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کہٹ کہٹ بولتی ہین پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت نے لی کیا چیز لائی
تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نی کہ واقع ہوا میری جی مین خوف بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تنہا ہین مبادا اعدا دین کچہہ ضرر پہنچاوین پس آیا مین نگہبانی کرنی
اونکی اور خدمت بجا لاوں پس دعا کی سعد کی لیی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آرام فرمایا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَّاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
واسطی ہر امت کی ایک امانت دار ہی کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کے خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** ع اور خاص کیا اونکو ساتہہ امانت کے باوجودیکہ امانت اور صحابہ مین بہی تہی اسلیکہ امین غالب تہی یہہ صفت بہ نسبت اور ونکی یا یہہ کہ یہہ صفت
امین غالب تہی بہ نسبت انکی اور صفتونکی اور انکی مدح مین کتنی ہی حدیثین آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکہی ہین اونکی نصایح مین سے یہہ ایک نصیحت کیا خوب ہے
بادروا السیئات القدیمات بالحسنات الحادثات الا رب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الا رب مکرم لنفسہ وہو لہا مہین کہا مولف نی کہ وہ ابو عامر عبد اللہ بن الجراح
فہری قرشی ہین اسلام لائی ساتہہ عثمان بن مظعون کی اور پہلی ہجرت کی طرف حبشہ کی اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئی سب جہادون مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ساتہہ اور ٹہری رہی آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور کڑیان خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئین تہین روز احد کی انہون نی دانتونسی
پکڑ کر کہینچین جسکی دو دانت آگی کی انکی گر پڑی تہی یہہ دراز قد خوش رو سبک گوشت مری طاعون عمواس مین بیچ اردن کے سنہ اٹہارہ مین اور دفن کیی گئی

ستان مین او نماز پڑہی انپر معاذ بن جبل نی اور عمر انکی اٹہاون برس کی ہوئی **وعن ابن ابی مُلَیکَةَ قَالَ سَمِعتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَت مَن کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مُستَخلِفًا لَوِ استَخلَفَهُ قَالَت اَبُوبَکرٍ فَقِیلَ ثُمَّ مَن بَعدَ اَبِی بَکرٍ قَالَت عُمَرُ قِیلَ مَن بَعدَ عُمَرَ قَالَت اَبُو عُبَیدَةَ بنُ الجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسلِمٌ** اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سی کہ کہا سنا مینی عائشہ رضی اللہ عنہا سے حالانکہ پوچھی گئین تہین وہ کہ کسکو آنحضرت خلیفہ اپنا کرتی اگر فرضا اپنی سامنی خلیفہ کرتی کسکو صریحا صحابہ مین سے کہا عائشہ نی کہ ابوبکر کو خلیفہ کرتی پس کہا گیا اور پوچہا گیا کہ پہر کسکو کرتی بعد ابی بکر کی کہا عائشہ نی کہ عمر کو کرتی کہا گیا کون ہی بعد عمر کی کہ اوسکو خلیفہ کرتی کہا عائشہ نی کہ ابوعبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع کہ امین تہی اور لائق اس کار کی اور ابوبکر صدیق رضی نی بہی کہا اوسوقت کہ خلیفہ کرتی تہی انکو کہ مجکو خلافت سی کیا کام ہی یہہ جلے ہی اور عمر ہی اور ابوعبیدہ بن الجراح ہی جسکو چاہو اسمین خلیفہ کرو پس کہا صحابہ نی کہ تمسی زیادہ کون لائق ہی پیش کیا تمکو آنحضرت نی واسطی کار دین ہمارے کی یعنی امامت کی پس کون ہی کہ موخر کری تمکو کار دنیا مین اور اسسے یہہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہہ تہا کہ ابوعبیدہ اولی تہی ساتہہ خلافت کی بعد شیخین رض کی بقیہ اصحاب شوری سی **وعن اَبِی هُرَیرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوبَکرٍ وَعُمَرُ وَعُثمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلحَةُ وَالزُّبَیرُ فَتَحَرَّکَتِ الصَّخرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اهدَأ فَمَا عَلَیکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَو صِدِّیقٌ اَو شَهِیدٌ وَزَادَ بَعضُهُم وَسَعدُ بنُ اَبِی وَقَّاصٍ وَلَم یَذکُر عَلِیًّا رَوَاهُ مُسلِمٌ**

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پہاڑ حرا پر آنحضرت تہی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی و طلحہ اور زبیر پس ہلا پتہر حرا کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہر جا پس نہین تجہہ پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضو نی راویونمین سے یہہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بہی حرا پر تہی ہمراہ آنحضرت کی اور ذکر نہین کیا اوس بعض نی علی کا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع مراد شہید سی علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ہین کہ سب شہید ہوئی ہین اور شہادت طلحہ اور زبیر کی بیچ واقعہ حرب جمل کی ہی عین حرب مین بلکہ باہر اوس سی راہ ظلم کی ماری گئی اور یہہ ثابت ہی ہی کہ جو کوئی قتل کیا جاوی راہ ظلم کی تو وہ شہید ہے اور ذکر نہین کیا اوس بعض نی علی کا اسکی پہلی جو لفظ زاد کا کہا اسمین مسامحہ ہی اسلیکی اسمین معارضہ و مبادلہ ہوا نہ زیادہ اور اور اشکال سے لازم آتا ہی کہ سعد بن ابی وقاص قتل نہین کیی گئی ہین وہ اپنی قصر مین مری ہین کہ وادی عقیق مین تہا پس توجیہ اس روایت کی یا تو یہہ ہی کہ یہہ فرمایا تغلیبا یعنی اکثر انمین شہید تہی پس باعتبار اللاکثر حکم الکل کی ایسا کچہہ فرمایا اور یا جیسکہ سید جمال الدین نی کہا کہ لائق یہہ ہے کہ کہا جاوی کہ تہی موت اونکی بسبب کسی مرض کی ایسی امراض مین سے کہ باعث ہوتی ہین حکم شہادت کی مانند درد پیٹ کی بیماری وغیرہ کی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَوفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوبَکرٍ فِی الجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الجَنَّةِ وَعُثمَانُ فِی الجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الجَنَّةِ وَطَلحَةُ فِی الجَنَّةِ وَالزُّبَیرُ فِی الجَنَّةِ وَعَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ عَوفٍ فِی الجَنَّةِ وَسَعدُ بنُ اَبِی وَقَّاصٍ فِی الجَنَّةِ وَسَعِیدُ بنُ زَیدٍ فِی الجَنَّةِ وَاَبُو عُبَیدَةَ بنُ الجَرَّاحِ فِی الجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابنُ مَاجَهَ عَن سَعِیدِ بنِ زَیدٍ** روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابوبکر بہشت مین ہے اور عمر بہشت مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور عبدالرحمن بن عوف بہشت مین اور سعد بن ابی وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور ابوعبیدہ بن الجراح بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی ابن ماجہ نی سعید بن زید سی **ف** ع ح سعید بن زید بہنوئی ہین حضرت عمر کی کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انسی منسوب تہین اور بسبب فاطمہ کی اسلام لائی حضرت عمر سنہ اکیاون ہجری مین وفات ہوئی انکی اور مدفون ہوئی وہ بقیع مین کچہہ اوپر ستر برس کی عمر تہی انکی اور ایک وجہ وجہون شہرت اور امتیاز ان دس بزرگوار ونکی سی اور بشارت جنت کی یہہ ہی کہ انکی بشارت ایک حدیث مین واقع ہوئی اور اور بہی کئی وجہین علما نی لکہی ہین و الا بشارت مخصوص اور منحصر انہین مین نہین ہے اور ونکی سوا بہی کئی ہی صرح بذلک العلماء اور

یہان ایک نکتہ ہی کہ اوسپر تنبہ ہونا چاہیی کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہہ حدیثون مین واقع ہوا ہے سبکا بالعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہی اوراس سے حقیقت مذہب اہلسنت و جماعت کے ثابت ہوتی ہی اوراپر یہہ گمان کرنا کہ راوی ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کی لائی ہون بس حاشا وکلا کہ وہ تہوڑی سی تغیر اور تقدیم و تاخیر کی عادت کرتی ہین کہ جہان مقصود مین فرق نہین آتا یہان کیونکر تغیر کرینگی جسطرح ہی ویسیطرح اداکرتی ہین **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِیْہِ وَاَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ اور روایت ہی انس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مہربان ترین امت میرے کا میری امت پر ابوبکر ہی کہ نرمی اور لطف وپند سی لوگونکو خدا کیطرف بلاتی ہین اور پہنچاتی ہین اور سخت ترین امت میرے کا بیچ کار دین خدا کی عمر ہی کہ تشدد و سختی سی امر معروف ونہی عن المنکر کرتی ہین اور بہت سچا اونکا حیا مین عثمان ہی **ف** صفت حیا کو عثمان رضی کی ساتہہ ایکطرح کی خصوصیت اور امتیاز تہا اور حیا شعبہ عظیم ہے ایمان کا اور ظاہرا بہت سچا اسلیئے کہا کہ حیا کبہی بحکم طبیعت بشری کی بہی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہ ہی کہ موافق شریعت کی اور مطابق حق کی ہو **ترجمہ** اور بہت فرائض دان اونکی زید بن ثابت ہین **ف** یعنی علم فرائض ومیراث یہہ خوب جانتی تہی اور بڑے فقہا صحابہ مین سے تہی اور لکہنی والی وحی کی اور جمع کرنیوالی اور لکہنی والے قرآن کے بہی تہی ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت مین **ترجمہ** اور بہت پڑہنی والا قرآن کا اور بہت ماہر تجوید قرآن مین ابی بن کعب ہے **ف** یہہ بہی کاتب وحی تہی اور اون چہہ صحابہ مین کی تہی کہ جنہون نی قرآن یاد کیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین انکو سید القراء کہتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آنکا سید الانصار نام رکہا تہا اور عمر رضی سید المسلمین کہتے تہی اور جب سورہ لم یکن الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نی فرمایا کہ خدا نی حکم کیا ہی کہ اسکو تجہپر پڑہون اور تجہی سناؤن انہون کہا کہ کیا خدا نی میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا ہان میرا نام لیا ہے بس وہ روئی آنحضرت صلعم بہی رونے لگی اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین سنہ انیس ۱۹ مین حدیثین روایت کین انسی خلق کثیر نی **ترجمہ** اور بہت جاننے والا اونکا حلال وحرام کو معاذ بن جبل ہی **ف** یہہ جناب رضی اللہ عنہ انصار مین سے ہین اور اون ستر تو مین کے تہی کہ حاضر ہوئی عقبہ کو اور آنحضرت نی بہائی چارہ کر دیا تہا انمین اور عبداللہ بن مسعود مین اور بعضون نی کہا انمین اور جعفر بن ابے طالب مین اور بہیجا آنحضرت نے انکو معلم اور قاضی کر کر یمن مین اور یہہ سوقت مین اٹھارہ برس کے تہی طاعون عمواس مین وفات پائی سنہ اٹھارہ مین اور عمر اونکی اٹہاسی برس کی ہوئی اور اوسوقت کہتی تہی خداوندا یہہ رحمت ہے تیری پس نہ دے نصیب خداوندا معاذ کو اور اوسکی اہل وعیال کو اس سی محروم نہ رکہہ اور آیا ہی کہ وقت جانی کی اس عالم سی کہتی تہی خفہ کر جتنا کہ چاہتی تو قسم ہی تیری عزت کی جانتا ہی تو کہ مین تجکو دوست رکہتا ہون اسیطرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نے کہا تہی ہم تشبیہ دیتی معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتہہ بیچ مضمون اس آیت کی کان امة قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تہی معاذ آنحضرت کی زمانہ مین اور ابوبکر کی زمانہ مین اور جب یمن مین گئے تو کہتی تہی عمر رضی کہ خالی چہوڑا معاذ نی اہل مدینہ کو فقہ سی اور حاضر ہوئی وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر مین اور رہا دو دن وغیرہ مین اور وقت رحلت کے کہا اپنی یارونکو جسوقت کہ وہ روئی کیون روتی ہو اور کس چیز نی رولایا تمکو کہا لوگون نی کہ روتی ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب موت تمہاری کی کہا علم وایمان قدیم مین روز قیامت تک لوگو تم حق کو جس جگہہ ہو اور رد کرو باطل کو جسپر کہ ہو مناقب انکے بہت ہین زیادہ از حد **ترجمہ** اور ہر امت کی لیئی امین ہے اور امین اس امت کا ابوعبیدہ بن الجراح ہی **ف** ایک روایت مین ہی کہ ہر پیغمبر کی لیئی ایک امین ہے اور امین میرا ابوعبیدہ ہے اور اونکی کمال دیانت پر دلالت کرتا ہی یہہ قصہ جو ریاض مین مذکور ہی کہ کہا عروہ بن الزبیر نی جبکہ آئی عمر بن الخطاب شام سی ملاقات کی بڑی بڑی امراء پس کہا عمر نی کہ کہان ہین بہائی میری لوگون نی کہا کون کہا عمر نی ابوعبیدہ کہا لوگون نی کہ اب آتی ہین

تمہاری پاس پس جبکہ آئی اونکی پاس تری عمر سوار سے اور گلی لگایا اونکو پہر اونکی گہر مین گئی پس نہ دیکہی جسیدہ کی گہر مین مگر ایک چہوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اور
اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر نی کہا ابوعبیدہ کو کہ ہمکو اپنی گہر لیچلو پس لی گئی اونکی گہر مین پس نہ دیکہا کچہہ کہا کہان ہے اسباب تمہارا نہین دیکہتا ہون مین مگر ایک نمدہ اور
رکابی اور تلوار حالانکہ تم امیر ہو آیا تمہاری پاس کچہہ کہانا ہی پس اوٹہی ابوعبیدہ اور گہر کی اندر گئی اور لی آئی وہانسی کچہہ چہوٹی چہوٹی ٹکڑی روٹی کی پس روئی عمر
اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیانی سوای تیری ای ابوعبیدہ اور یہہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین ہفت واسطہ ساتہہ آنحضرت کی فہر بن مالک مین جمع ہوتی ہین حاضر ہوئی
تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روز جنگ بدر کی اپنی باپ کو خدا و رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہے ساتہہ آنحضرت کی روز احد کی
اور کہینچی دو حلقی خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسارہ مبارک مین گر گئی تہی اپنی دانتونسی اور دو دانت انکی گر پڑی بسبب نکالنی کی منہ سے اور
انہون نی بہی طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمر کی عہد مین اور نماز انکی پڑہی معاذ بن جبل نی اور فرماتی تہی حضرت عمر اپنی وفات کی دن کہ اگر ابوعبیدہ بن
جراح ہوتی تو سپرد کرتا مین یہہ کار اونکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار رکو اونکی مشاورت کی ہاتہہ تفویض کرتا مین واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی معمر سی قتادہ سی بطریق ارسال کی اور معمر کی حدیث مین آیا ہی اور حکم بحق زیادہ کرنیوالا میرے امت
مین سی علی ہی **ف ع** اور پہلی حضرت عمر نی مشاورت اور بی فتوی انکی حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتی اور ظاہر
تر یہہ ہے کہ معنی اقضاہم کی ہین خوب جانتی والی احکام خصومتہ کی کہ محتاج ہی طرف قضا کی اور اس روایت سے افضلیت حضرت علی کی ابوبکر و عمر پر ثابت
نہین ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اونکی شان مین اور بہت نصوص آئے ہین چنانچہ یہہ آیۃ صریح حضرت ابوبکر کی فضیلت پر دلالت کرتی
ہی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہہ خاص ابوبکر ہی کی شان مین نازل ہوئی ہی پہلی فتح
مکہ کی انہون نی اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نی کہ انکی برابر کوئی نہین ہوسکتا اور بہت روایتین انکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین
حاصل یہہ کہ حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض پس اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نی اور اجماع کیا اوسپر اہل سنت نی اور وہ یہہ ہے کہ بعد نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل حضرت ابوبکر ہین باعتبار کثرت ثواب کے اور پہر عمر رضی اللہ عنہم پہر عثمان جاننی تو کہ علی و معویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ و خصومت واقع
ہوئی اور تہین دونو جانبین کہ برا کہتی تہے بعض انکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسینی اونمین سی ساتہہ کفر دوسرون کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی پس نہین نسبت
کفر کی کرسکتی ہین ہم کسیکو بسبب جہل و برا کہینگی اور اعتقاد کرنا چاہیی کہ امیر المومنین علی نی اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیب ہوئی اجتہاد مین اور تہی وہ
سزاوارتر ان لوگونکی ساتہہ خلافت کی اوسوقت مین اور معاویہ نے اجتہاد کیا اوسمین اور خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علی کی ہوتی واللہ تعالی
نفعنا بحبہم ویحشرنا فی زمرتہم **وعن** الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ
فَقَعَدَ طَلْحَۃُ تَحْتَہٗ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ
طَلْحَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہین روز احد کی **ف ع** بسبب مبالغہ کی بیچ امتثال
قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاو اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیارون کا اور لینا اسباب محافظت کا
جنگ مین منافات ساتہہ توکل کی نہین رکہتا ہی اور ہوسکتا ہی کہ ایسی امور واسطے تعلیم امت کی کرتی ہون ترجمہ پس اٹہے آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک بڑی
پتہر کی کہ وہان تہا تا اوسپر چڑہین اور دیکہین طرف کفار کی اور اونچی سی دکہائی دین ابرار کو پس نہ چڑہ سکی یعنی بسبب بوجہہ کی پس بیٹہی طلحہ نیچی آنحضرت کی یہانتک
کہ چڑہی اور قرار پکڑا آنحضرت نی اوس پتہر پر پس سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی واجب کی طلحہ نی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ع** یعنی جنت جیسا کہ ایک روایت
مین ہے اور معنی یہہ ہین کہ اونہون نی ثابت کی بہشت اپنی لیی بسبب اس عمل کی یا بسبب اس چیز کی کہ کی اوسدن کہ اپنی اوپر چوٹین اوٹہائی کہ اپنی تئین سپر

آنحضرتؐ کی سپر کیا یہانتک کہ تیر لگی اونکی بدن مین اور زخمی ہوا تمام جسد اونکا یہانتک کہ شل ہوگیا ہاتہہ اونکا اور زخم لگی اونکی کچہہ اوپر اسی حتی کہ ستر مین ہی ونہی صحابہ کہ جب ذکر کرتی روز احد کا کہتی کہ یہہ دن سارا تہا واسطی طلحہ کی اور ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ عتبہ بن وقاص نی تہمارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپ کا اور زخمی ہوا نیچی کا ہونٹ اور عبد اللہ بن شہاب مری نی زخمی کی پیشانی اونکی اور زخمی ہوا رخسار مبارک اپکا کہ بیٹہ گئین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑی رسول خدا صلعم ایک گڑہی مین اون گڑہوں مین سی کہ کہودی تہی جاں مرنی ابو عامر نی تاکہ گر پڑین اونمین مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نی ہاتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹہایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نی یہانتک کہ سیدہی کہڑی ہوئی اور چوسا ابو سعید خدری کے باپ نی خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی چوسا خون میرا نہین مس کریگی اوسکو آگ ؎

وعن جابر قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی طلحۃ بن عبید اللہ قال من احب ان ینظر الی رجل یمشی علی وجہ الارض وقد قضی نحبہ فلینظر الی ھذا وفی روایۃ من سرہ ان ینظر الی شہید یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابرؓ سی کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی فرمایا آنحضرت نی کہ جو کوئی دوست رکہی کہ دیکہی طرف اوس شخص کے کہ چلتا ہی روی زمین پر اس حال مین کہ تحقیق مر چکا ہی یا منتظر مرنیکی ہی یعنی اگر کوئی چاہی کہ مردہ کو دیکہی روی زمین پر چلتا ہی تو بس چاہیئی دیکہی طرف اسکی یعنی طلحہ کی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جسکو خوش لگی کہ دیکہی طرف شہید کی کہ چلتا ہو روی زمین پر تو چاہیی کہ دیکہی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح اور تحقیق لفظ نحب کے یہہ ہی کہ نحب ساتہہ نون اور ح مہملہ اور ب موحدہ کی بمعنی نذر اور موت اجل کی آتا ہی اور بیچ آیۃ کریمہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کی ساتہہ دونون معنونکی تفسیر کیا ہی مفسرین نی یعنی مسلمانونمین سی ایسی مرد ہین کہ سچ کر دکہایا جو کچہہ عہد باندہا تہا ساتہہ خدا کی بس بعضونی اونمین سی لڑائی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری کی راہ خدا مین کی تہی یعنی شہید ہوئی راہ خدا مین اور بعضی انتظار اوسکا کر رہی ہین اور حدیث مین بہی حمل کرنا دونو معنونپر درست ہی اور ظاہر دوسری معنی ہین جیسکہ دوسری روایت مین آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہہ کہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگون مین سی ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکہی موت اوسکی راہ مین اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نی اپنی تئین سپر آنحضرت کی کیا تہا اور بہت گہایل ہوئی تہی روز احد کے چنانچہ اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہو چکا ہی اور حقیقت مین یہہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہے اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سے غائب ہونا ہی عالم شہادت سی بسبب مستغرق ہونی کی ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب کی طرف اللہ تعالی کی اور یہہ نتیجہ موت اختیار یکا ہی اور احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونی شہادت کی مآل کار مین کہ دلیل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی وعن علیؓ قال سمعت اذنی من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طلحۃ والزبیر جاری فی الجنۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا سنا میری کان نی آنحضرت کی موہنہ سی کہ فرماتی تہی طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہین بہشت مین ف ع یہہ کنایہ ہی اونکی کمال قرب سی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وعن سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یومئذ یعنی یوم احد اللہم اشدد رمیتہ واجب دعوتہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی اونکی لیی اوسدن یعنی روز احد کی خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف ح مناسبت اجابت دعا کی ساتہہ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہی کہ تعبیر دعا کو ساتہہ تیر کی کرتی ہین جیسکہ کہا کسی بزرگ نی مصرع از ہر کرا ز تیر دعا میکنم رولن اور گویا اجابت اونکی دعا کی ایک اثر اونکی تیر مارنی کی تہی کہ پہلی خدا مین اونہون نی ہی تیر مارا وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال اللّٰھم استجب لسعدٍ اذا دعاک رواہ الترمذی اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی دعا کی الٰہی قبول کر
یعنی دعا واسطی سعد بن ابی وقاص کی جسوقت کہ دعا مانگی تجہسی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن علیٍّ قال ماجمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اباہ وامہ الا لسعدٍ قال لہ یوم احدٍ ارم فداک ابی وامی وقال لہ ارم ایھا الغلام الحزور
رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہین جمع کیا آنحضرت نی اپنی باپ اور ماںکو مگر واسطی سعد کی یعنی روز احد کی
فرمایا واسطی اوسکی روز احد کی پہینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطی اوسکے پہینک تیر اے نوجوان قوی نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ح تہی یہہ جوان قوی اسلام لائی ابوبکر رض کی ہاتہہ پر اوسوقت مین یہہ ستراں برس کی عمر مین تہی اور ایک وقت مین لازم کیا تہا انہون نی اپنی گہر
مین رہنا کہ ایک قبہ مین بیٹہی رہتی تہی اور اپنی گہر کی لوگونکو کہدیا تہا کہ مجہسی لوگونکی خبر کچہہ نہ کہا کرو یہانتک کہ جمع ہوا امت کسی امام پر وعن جابرٍ قال
اقبل سعدٌ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خالی فلیرنی امرءٌ خالہ رواہ الترمذی وقال کان سعدٌ من بنی زھرۃ وکانت
ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی زھرۃ فلذلک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خالی وفی المصابیح فلیکرمن
بدل فلیرنی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ ہی ماموں میرا یعنی میری ماںکی قوم
مین سی ہی پس چاہیی کہ دکہاوی مجہکو کوئی شخص ماموں اپنی کو ف ح یعنی برابر اور مانند اس ماموںکی کہ مین کہتا ہوں تاکہ کہل جاوی کہ کیسا ماموں مانند ماموں میری کی
نہین ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یعنی بیچ توجیہہ فرمانی آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تہی سعد بنی زہرہ مین سی کہ قبیلہ قریش مین سی اور تہین والدہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بنی زہرہ سی ف ع ورزہرہ مثل زفر سی نام ہی عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ ماموں
میرا ہی اور مصابیح مین ہی پس چاہیی کہ اکرام کری مرد ماموں اپنی کا جیسیکہ مین اکرام کرتا ہوں اپنی ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کی ف ع کہا ابن حجر نی کہ یہہ تصحیف ہی
کہتا ہوں مین بلکہ یہہ تحریف ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن قیس بن ابی حازمٍ قال سمعت سعد بن ابی وقاصٍ
یقول انی لاول رجلٍ من العرب رمی بسہمٍ فی سبیل اللہ ورایتنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ومالنا طعامٌ الا الحبلۃ وورق السمر وان کان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ مالہ خلطٌ ثم اصبحت بنو اسدٍ
تعزرنی علی الاسلام لقد خبت اذًا وضل عملی وکانوا وشوا بہ الی عمر وقالوا لا یحسن یصلی
متفقٌ علیہ روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ کہا سنا مینی سعد بن ابی وقاص سے کہتی تحقیق مین اول اون شخصوں کا ہوں عرب مین
سی کہ پہینکا تیر راہ خدا مین اور دیکہا مینی اپنی تئین اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتی تہی ہم ساتہہ ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہین تہی ہماری لیی کچہہ
خوراک مگر پہل کیکر کی کہ مشابہ لوبیا کی ہوتا ہی اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پہرتا تہا جیسی مینگنیاں کرتی ہین بکریاں یعنی خشک ہوتا تہا مانند مینگنیونکی
درحالیکہ نہین تہی واسطی اوسکی آمیزش یعنی جز اوسکی بعضو نسی ملتی نہین تہی بسبب خشکی کی پہر ہوئی بنو اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب سکہاتی ہین مجہکو یا توبیخ کرتی ہین
مجہکو اسلام پر ف ع یعنی نماز پر اسلیی کہ نماز ستون ہی اسلام کا یا تقدیر ہی اسکی علی عمدۃ شرایعہ اور مراد یہہ ہی کہ وہ ادب سکہاتی ہین مجہکو اور تعلیم کرتی ہین مجہکو نماز اور
عار دلاتی ہین مجہکو یہہ کہ اچہی نہین پڑہتا ہوں مین نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا مین اوسوقت یعنی جبکہ اچہی پڑہی مینی نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا اور گم
ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدی میری اور سبقت میری اسلام مین اور ثابت قدمی میری دین مین اور تہی بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تہی سعد
بن ابی وقاص کی نزدیک عمر رض کی یعنی جبکہ حاکم کیا تہا اونکو حضرت عمر نی کوفہ کا اون ایام مین وہ انکی شکایت کر بہیجتی تہی لوگونکی طرف تہہ بالکہہ بہیجتی اور کہا تہا کہ نہین
اچہی طرح پڑہتی نماز نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی شرایط یا ارکان یا سنتین نماز کی اچہی طرح نہین ادا کرتی اور رعایت اوسکی احوال کی نہین کرتے

پس حضرت عمر نے تہدید کرکے بھی اونکو اور اونہون نے حضرت عمر سے حقیقت حال ظاہر کی کہ مین تو انکو آنحضرت کی سی نماز پڑہاتا ہون کہ درازگی کرتا ہون پہلی دو
رکعتون مین اور تخفیف کرتا ہون دو رکعت اخیر مین پس حضرت عمر نے تصدیق کی اونکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی تہا جیسا کہ تم کہتی ہو اور رد کیا انہی سے کچھ باتونکو
اور مراد بنی اسد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہی اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ فخر کرنا ساتھہ علم و فضل کی اور ظاہر کرنا اپنی کمال کا ساتھہ بیان واقعی
کی واسطی مصلحت دینی کی اور دفع کرنی عار و نقصان کی دین مین جائز ہی اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین فخر کیا کرتی تہی بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کی **وعن** سعد
قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي
لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سعد سے کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہو مین اپنی تئین اور مین تیسرا
تہا اہل اسلام کا **ف ح** یعنی دو شخص مسلمان ہو چکی تہی تیسرا مین مسلمان ہوا اور مراد دو سے ابوبکر اور خدیجہ رضی اللہ عنہما ہین اور کلام انکا بالغون یا اجنبیون مین سے ہے تاکہ
حضرت علی نکل جاوین کلام مذکور سے **ت** اور نہین اسلام لایا کوئی یعنی اون لوگون مین سے کہ اسلام لائی پہلی میری مگر بیچ اوس دن کی کہ اسلام لایا مین اوس مین اور
البتہ تحقیق ٹہرا مین سات دن اس حالت پر کہ تحقیق مین البتہ تہا تیسرا اہل اسلام کا تہا نقل کی یہہ بخاری نے **ف ح ع** یعنی مین اسلام لایا بعد دو شخصونکی اور بعد
ازان سات روز گذری کہ کوئی اون سات دنو مین اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کی اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعضی محققین نے کہ تطبیق اسمین اور درمیان خبر عمار کی کہ
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما معہ الا خمسۃ اعبد وامرأتان وابوبکر ساتھہ اس طرح کی ہی کہ حمل کیا جاوی قول سعد کا بیچ احرار بالغین کی تاکہ نکل جاوین غلام مذکور اور
علی یا یہہ کہ نہ مطلع ہوئی ہون یہہ اوپر **وعن** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ
مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ
لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہین عائشہ رضی اللہ عنہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اپنی بیبیونکو کہ تحقیق کار تمہارا اور حال تمہارا اوس قسم سے ہی کہ فکر مین ڈالتا ہی مجکو بعد میری **ف ح ع** یعنی بعد وفات میری کی کہ میراث چہوڑی
نہین ہے تمہاری لیے اور تمنی اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جس وقت کہ اختیار دی گئی پس دیکھا چاہیے کہ بعد میری حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمسے کیا معاملہ کرینگی اور کون
متکفل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی پاویگا **ت** اور صبر نہین کرینگی اوپر تفقد احوال تمہاری کی مگر صبر کرنیوالی **ف ع** یعنی جو کہ صبر کرتی ہین مخالفت
نفس پر کہ اختیار کرتی ہین قلت کو اور دیتی ہین زیادت کو **ت** اور صدیق **ف ع ح** یعنی جو کہ کامل ہین صدق معاملہ مین اور ادا حقوق مین اور کثیر
التصدق خرچ کرنی مین اور سخاوت مین **ت** کہا عائشہ نے کہ مراد کہتی تہی آنحضرت ان صابرون اور صدیقون سے صدقہ دینی والی اور خیر کرنیوالی تہی کہ
سوق کلام واسطی نفقات انکی کی ہی پہر کہا عائشہ نے یعنی واسطی شکرگذاری اور اظہار منت داری عبدالرحمن بن عوف کی ساتہہ بیٹی اونکی کہ ابوسلمہ ہی اور کبار تابعین سے
ہی پلاوی خدا تعالی تیری باپ کو سلسبیل سے کہ نام ایک چشمہ کا ہی بہشت مین اور تہا عبدالرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تہا آنحضرت کی بیبیون پر ایک باغ کہ
بیچا گیا چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف ع** اور اور روایت مین آیا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتہہ دینی ایک باغ کی واسطی ازواج
مطہرات کی کہ بیچا گیا چار لاکہہ کو اور روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سے ہی کہ کہا اللہ دیا عبدالرحمن بن عوف نے آنحضرت کی عہد مین
آدہا مال اپنا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پہر تصدق کیی چالیس ہزار دینار پہر اللہ دیی پانسو گہوڑی جہاد مین پہر اللہ دیی ڈیڑہ ہزار اونٹنیان جہاد مین اور
تہا اکثر مال اونکا تجارت سے اور ایک روز عبدالرحمن نے اللہ دین صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک سو اور پچاس ہزار دینار پہر جب بات ہوئی بیٹہی اپنی گہر مین اور لکہی ایک فرد ساتہہ تقسیم
کرنی تمام مال کی مہاجرین و انصار پر یہان تک کہ لکہا کہ قمیص جو میری بدن پر ہی فلانی شخص کے لیی اور عمامہ میرا فلانی کی لیی اور نہین چہوڑا کچہہ اپنی مال مین مگر کہ

لکہا اوسکو فقرا کی لیے پہر جبکہ صبح کی نماز پڑہی پہیجی رسول خدا صلعم کی اوتری جبرئیل اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ کہہ میری طرف سے عبد الرحمن کو سلام اور قبول کر اوس سے فرد پہر پہیر دے اوسکو اور کہا گیا اوسکی لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہی اور وکیل رسول اوسکیکا اور چاہیے کہ کری اپنی مال مین جو کچہہ چاہی اور تصرف کری اوسمین جیسیکہ تصرف کرتا تہا پہلی اسکی اور نہین حساب ہے اوسپر اور بشارت دی اوسکو جنت کی اور آیا ہی کہ تیس ہزار بردی اونہون نے ازاد کیے اور بعد وفات کے چار بیویان چہوڑین تہین اور ہر بیوی کی حصہ مین اسی اسی ہزار درہم آئے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ مین دو دو لاکہہ درہم **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ اِنَّ الَّذِيْ يَحْثُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی واسطی بیویون اپنی کی کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتہہ لپون اپنی کی یعنی سخاوت کری تمپر خرچ کری تمپر بعد وفات میرے وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان یا الہی پلا عبد الرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سے نقل کی یہہ احمد نی **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ یہہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسیکہ پہلی حدیث مین عائشہ سے مذکور ہوا اور بعضون نی کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی اسلیکی آنحضرت نی جانا تہا کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے احسان بہ نسبت ازواج مطہرات کی وجود مین آویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت کا ہی **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کبار صحابہ سے ہین اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئے اہل نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **ف** ح نجران ساتہہ زبر نون اور جزم جیم کی نام ایک موضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال مین فتح ہوا اور نہایہ مین ہے کہ وہ موضع ہی درمیان حجاز اور شام کی ترجمہ پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ بہیج طرف ہماری ایک شخص امانت دار کہ ہماری حق مین خیانت نہ کری تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نی کہ البتہ بہیجونگا مین طرف تمہاری ایک شخص امانت دار لائق اسکی کہ کہا جاوی اوسکو امانت دار پس منتظر و متوقع ہوئے واسطی امارت کی لوگ **ف** ع کہ دیکہین اس منصب کو مشرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہہ بات اونکو فقط از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطے یعنی امارت کی ترجمہ کہا حذیفہ نی پس بہیجا آنحضرت نی ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اُرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کرین ہم اپنی پر بعد وفات آپکی فرمایا آنحضرت نی کہ اگر امیر کروگی تم بعد میری ابوبکر کو پاؤگی تم اوسکو امانت دار یعنی حقوق دین مین یعنی نہین حکم کریگا مگر ساتہہ عدل کی بی رغبت دنیا مین راغب آخرت مین **ف** ع اسمین آگاہ کرنا ہی طرف اسکی کہ لائق یہہ ہے کہ ہو خلیفہ ساتہہ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطی اوسکی اخلاص کہ موجب ہی خلاص کا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤگی اوسکو قوی بیچ امر خدا کی ضعیف بیچ نفس کی جمین ترجمہ اور اگر امیر کروگی تم عمر کو پاؤگی تم اوسکو قوی یعنی قادر اوپر اوٹہانی بوجہہ امارت کی امین یعنی نہین سرزد ہوگی اوس سے خیانت نہین ڈرتا ہی بیچ جاری کرنی احکام دین خدا کی ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی سی **ف** ع یعنی رعایت نہین کرتی کسیکی امر دین مین اور معنی یہہ ہین کہ وہ سخت ہین دین مین جب شروع کرتی ہین کوئی کام اپنی کاموں سے تو نہین ڈرتی ہین انکار کسی منکر کی سی وہ کام کیے جاتے ہین اور نہین مٹاتا ہی اونکو قول کسی قایل کا ॥

ہو نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کی ملامت کرنیوالی کی اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ قویا فی نفسہ **ترجمہ** اور اگر امیر کروگی تم علی کو حالانکہ تحقیق مین
نہین گمان کرتا ہون تمکو کرنیوالا یعنی امیر اونکو ملاخلاف حال خلافت اونکی مین پاؤگی اوسکو راہ راست کہانیوالا یعنی مرشد مکمل راہ راست پانیوالا کامل پکڑیگا اور
لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہہ احمد نی **ف ع** یعنی یہہ امر سپرد ہی تمہاری طرف امت اسلیکی تم امین ہو مجتہد حق کو پہنچنی والی اجتہاد مین نہین جمع
ہوتی تم مگر حق پر صرف پر اور اس حدیث مین ذکر حضرت عثمان رض کا نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ شاید آنحضرت نی ذکر کیا ہو اور راوی بہول گیا ہو اور بعضون
نی کہا کہ ابوبکر کی پہلی ذکر کرنی مین اشارہ ہی طرف مقدم ہونی اونکی اور نہین ذکر کیا عثمان کو صریحا لیکن لا اراکم کہنی مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ مقدم ہین حضرت
علی پر اور ممکن ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ معنی لا اراکم فاعلین کے یہہ ہین کہ مین نہین گمان کرتا ہون کہ تم امیر کروگی علی کو پہلی سب سے اسلیکی مین جانتا ہون قضاء و قدر الہی
سی کہ عمر علی کی بہت دراز ہی اور مذکورین کی عمر ونسی پس اگر وہ مقدم کیی جاوین تو فوت ہو اور ونکی خلافت باوجود اسکی کہ مقدر ہی اونکی لیی بہی خلافت
پس یقین ہی کہ علی کو تم سب سے پہلی امیر نہین کرنیکی پس ظن یہان بمعنی یقین کے ہی انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی تنصیص و تعیین نہین کی کسیکی خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد ساتہہ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بیواسطہ **وَعَنْهُ** قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ
وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ
يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بہی حضرت علی رض سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ ابوبکر کو کہ نکاح کر دیا مجہسی
اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجہکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی **ف ح** یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابوبکر صدیق رض نی دو اونٹنیان پال کر اور تیار کر رکہہ چہوڑی تہین کہ
تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اسکو قبول کیجئی اور سوار ہو جیی فرمایا آنحضرت نی کہ مین سوار نہین ہونیکا مگر یہہ
کہ ہنیچی تو میری ہاتہہ اور بدون اسکی قبول نہین کرنیکا مین پس آٹہہ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نی خریدی فرضو نکو **ترجمہ** اور ساتہہ رہا میری غار مین یعنی وقت
ہجرت کی اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سی یعنی اور کیا اونکو خادم آنحضرت کا رحمت کری اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگی کسیکو کر دیا اوسکو حق گوئی نی
اس حال میں کہ نہین اسطی اوسکی کوئی دوست **ف ع** یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطی مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ اسمین تو شک
ہی نہین کہ صدیق اکبر دوست جانی تہی اونکی **ترجمہ** رحمت کری اللہ تعالی عثمان کو حیا کرتی ہین اوس سے فرشتی رحمت کری خدا تعالی علی کو خداوندا پہیر حق کو
ساتہہ علی کی جدہر کہ پہری علی **ف ح** یہہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہی کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر کی ہی القرآن مع علی و علی مع القرآن یعنی قرآن
ساتہہ علی کی ہی اور علی ساتہہ قرآن کی **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر والونکی تعریف مین جاننا چاہیی کہ اطلاق اہل بیت کا کتنی ہی معانی
مین آیا ہی ایک تو وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ لینی اور وہ بنی ہاشم ہین اور یہہ شامل ہین آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو رضی اللہ عنہم سب سے
اور کبہی معنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہین اونمین ازواج مطہرات بہی اور نکالدینا آنحضرت کی بیویونکا اہل بیت مین سی کابرہ
ہی اور مخالفت ہی ساتہہ آیۃ کریمہ کی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اسلیی کہ خطاب انہین
کی ساتہہ ہی اول آیۃ مین اور آخر آیۃ مین پس نکالنا اونکا اس مضمون مین سی کہ درمیان مین واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق و انتظام سی امام محمد
فخر الدین رازی نی کہا کہ یہہ آیۃ شامل ہی آنحضرت کی بیویونکو اسلیی کہ سیاق آیۃ پکار رہا ہی اسکو پس نکالنا اونکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتہہ غیر اونکی صحیح نہوگا

اور یہہ بہی کہا کہ اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی اہل بیت اولاد اور بیویان آنحضرت کی ہین اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بہی ونہین سی ہین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ بہی اونکی اہل بیت مین سی ہین بسبب معاشرت اور ملازمت اونکی ساتہہ آنحضرت کی اور کبہی اطلاق اہل بیت کا اسطرح آیا ہی کہ ظاہر مین سمجہا جاتا ہی خاص ہونا اوسکا ساتہہ فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتی ہین انس رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت گذرتی تہی حضرت فاطمہ کی گہر پر جب نماز فجر کی لیے مسجد کو آتی تہی اور کہتی تہی الصلوٰۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا تہی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خادم آیا اور خبر کی کہ علی اور فاطمہ گہر کی آستانہ پر کہری ہین پس فرمایا آنحضرت نی مجکو کہ کنارے ہو جا پس مین گہر کی اندر چلی گئی پس آئی علی اور فاطمہ اور اونکی ساتہہ حسن اور حسین تہے اور وہ دونون لڑکی چہوٹی تہی پس بٹہایا آنحضرت نی حسن اور حسین کو اپنی گود مبارک مین اور پکڑا علی کو اپنی ایک ہاتہہ سی اور پکڑا فاطمہ کو دوسرے ہاتہہ سی اور چہپایا اپنی سی اور لپیٹی اونپر کملی سیاہ کہ اوڑہی ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہہ اہل بیت میری ہین ملا طرف اپنی نہ طرف آگ کی مجکو اور اہل بیت میری کو اور یہہ بہی ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی یہہ مسجد میرے حرام ہی ہر حائض عورت پر نہین سی اور ہر جنبی پر مرد نہین سی مگر محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہین نہین حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور تضعیف کیا حاصل یہہ کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علمانی بیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہی کہ بیت تین ہین بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبد المطلب کے اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین نسب کی جہت سی اور جد قریب کے اولاد کو بیت کہتی ہین اور کہتی ہین فلانی کا گہر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہین اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورتون پر بہت خاص اور بہت مشہور ہی بحسب عرف وعادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہین اور باوجود شامل ہونی اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اونکی درمیان مین سی بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہین اور بیچ فضائل و مناقب اور بزرگیون اونکی کی حدیثین بیشمار وارد ہوئی ہین اور مولف نی ذکر کیا ہی اس باب مین بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور ذکر کیا ابرہیم بن رسول اللہ کو اور زید بن حارثہ اور اوسکی بیٹی اسامہ بن زید کو بہی ذکر کیا تقریبا واسطی کمال محبت و عنایت آنسرور کی انپر بسبب داخل کرنی اونکی اہل بیت مین اور ذکر نہ کیا ازواج مطہرات کو اور عقد کیا اونکی لیے ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سے کہ وہ مستقل مین ساتہہ مناقب مخصوصہ کی یا اس سبب سے کہ نہ داخل کیا اونکو اہل بیت مین بنا بر رعایت متعارف کی کہ عرف مین اطلاق اہل بیت کا اونہین چار تن پر ہوتا ہی واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَیْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَیْتِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا جب اوتری یہہ آیت بلاوین ہم اپنی بیٹونکو اور تمہاری بیٹونکو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پس کہا آنحضرت نی خداوندا یہہ مین اہل بیت میرے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ اس آیت کو آیت مباہلہ کہتی ہین اور بہل بمعنی لعنت کرنیکی ہی اور بہلہ ساتہہ پیش اور زیر کی بمعنی لعنت کی اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اصل ابتہال کی تو یہہ ہی بعد اوسکی اطلاق کیا گیا اوپر اوس دعا کی کہ کوشش کیجاوی اوسمین اور عادت عرب کی تہی کہ جب کوئی قوم اپسمین اختلاف اور تکذیب ایک دوسرے کی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسرے کو اور کہتی لعنۃ اللہ علی الکاذب والظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سی کہ مباہلہ کرو ساتہہ نصاری کی اور یہہ آیت اوتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کری تجسی اس قرآن یا دین مین پیچہی اسکی کہ آیا ہی تجکو علم و شریعت پس کہہ آؤ بلاوین ہم اپنی بیٹونکو اور بلاؤ تم اپنی بیٹونکو اور بلاوین ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی ذاتونکو

اور تمہاری ذات کو پہر دعا بد کرین ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کے جہوٹون پر ہم ہون یا تم اتہی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود مین لیے ہوئی حسن
اور حسین کو کہ چہوٹی تہی اون دنون مین اور فاطمہ تہین پیچہی آنحضرت کی اور علی پیچہی فاطمہ کے اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو کہ جب مین دعا کرون تو تم آمین کہنا
پس جب پیشوای ترسایون نی اونکو دیکہا تو کہا اپنی قوم سی البتہ مین دیکہتا ہون ان مونہون کو کہ اگر خدا سی درخواست کرین کہ پہاڑ کو اوسکی جگہہ سی اکہاڑ
دی تو اوکہاڑ دی دیکہا چاہیی کہ کیا انوار تجلی اوسوقت اونکی مونہو پر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نی اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا مومن محب یگانہ
کا کا اوس نور سی آشنا ہی کہ کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسائی کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتہہ انکی وگرنہ ہلاک ہو جاؤگی اور جڑ سی اوکہڑ جاؤگی پس جزیا
قہر افرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین نہ رکہتی تہی مسلمان نہ ہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر مباہلہ کرتی وہ
مسخ کیی جاتی بصورت بندرون اور سورون کی اور آگ ہو جاتا اونپر تمام جنگل اور جڑ سی اوکہیڑی جاتی اور جل جاتی ساتہہ پرندونکی
کہ درختون پر ہین **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ
قَالَ اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
عائشہ سی کہ کہا باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح مین اسحالمین کی آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالونسی پس آئی الحسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت
نی اونکو یعنی کملی مین پہر آئی امام حسین پس داخل ہوئی امام حسین ساتہہ امام حسن کی پہر آئین فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نی فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا اونکو
پہر پڑہی یہہ آیۃ نہین چاہتا ہی خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کری ناشستگی گناہونکی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نی
ف ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیویان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہی اونکی اہل بیت سی ہین اسلیئی کہ اسکی پہلی بہی ذکر بیویون کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من
النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن مایتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس مین یا تو تعظیم کی لیی ہی یا واسطی غلبہ دینی مردون اہل بیت
کی جیسا کہ سمجھی جاتی ہی یہہ بات حدیث سی اور پاک کری تمکو یعنی آلودہ ہونیسی ساتہہ پلیدیون کی اور میلونکی کہ مبتلا ہوتی ہین اوسمین اکثر لوگ **وعن**
الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ صحابی مشہور ہی کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی نی کہ ماریہ قبطیہ سی تہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ تحقیق اوسکی لیی دودہ پلانیوالی ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یعنی اوسکو بہشت مین داخل کیا دودہ پلانیوالی اوسکی لیی مقرر ہوئی
اور انہون نی مدت شیر خوارگی مین وفات پائی تہی اور بعضون نی تاویل کیا دودہ پلانی کی تمام کرنیکو ساتہہ تمام کرنی حقتعالی کی لذت جنت و نعمتون
اوسکیکو اونکی لیی گویا کہ بجای دودہ پلانیکی ہی لیکن ترک مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کی اور لفظ مرضع ساتہہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنی
دوایہ کہ پوری کری رضاعت اونکی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودہ پلانیکا کامل کی جنت مین ہی یا مصدر ہی یعنی دودہ پلانیکی و اسمین دلیل
ظاہر ہی اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتی ہین جنت مین فی الحال بعد انتقال کی اور دلیل ہی اسپر کہ جنت وعدہ کی گیی پیدا ہو چکی ہی اور موجود ہی **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ
فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ
قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِي قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهُ اَخْبَرَنِي اَنَّ جِبْرِيلَ

كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي
فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ
أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ
فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ
سے کہ کہا تھیں ہم کہ بیبیاں پیغمبر خدا کی ہیں ہم نزدیک آنحضرت کی بیٹھی ہوئیں پس آئیں فاطمہ رض یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت میں نہیں چھپتی ہے
ہیئت اور روش چال فاطمہ کی ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ف ع یعنی کچھ بھی جیسا کہ ایک روایت میں لفظ شیئا کا آیا ہے
یعنی امتیاز نہ ہو سکتا تھا اونکی اور حضرت کی چال میں دونوں صاحب ایک ہی طرح چلتی تھی ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے فاطمہ رض کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی
میری کو پھر بٹھایا آنحضرت نے فاطمہ کو ف ع یعنی حکم کیا اونکو بیٹھنے کا پاس اپنے اور ایک روایت میں آیا ہے عن یمینہ او عن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف ترجمہ
پھر بات کی اونسے چپکی سے پس روئیں فاطمہ رونا شدید سے پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے بہت غمگینی فاطمہ کی کچھ چپکی سے کہا اونسے دوسری بار پس ناگہان وہ ہنسنے لگیں پس جبکہ اوٹھے
پیغمبر خدا یعنی اوس مجلس سے طہارت و نماز کے لیے پوچھا میں نے فاطمہ سے اور کہا میں نے کیا سرگوشی کی آنحضرت نے تم سے کہا فاطمہ نے نہیں ہوں میں کہ پراگندہ اور ظاہر کروں
بھید آنحضرت کا ف ع ح یعنی جو چیز اونہوں نے چھپائی میں اوسکو کیونکر ظاہر کروں ایسلیے کہ وہ اگر چاہتے ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چھپاتے اوسکو اور اس سے معلوم
ہوا کہ مستحب ہے چھپانا بھید غیروں اور دوستوں کا غیروں سے ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا میں نے یعنی فاطمہ رض سے قسم دیتی ہوں میں تجکو ساتھ اوس حق کے
کہ واسطے میرے ہے اوپر تمہارے کہ وہ حق مادری ہے یا اخوۃ یا محبت نہیں طلب کرتی میں تم سے مگر یہہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکی سے کہی تجسے آنحضرت نے کہا فاطمہ نے
اب پر ایک آنحضرت اس عالم سے گئے پس ہاں کہتی ہوں میں او تفصیل اوسکی یہہ ہے اوپر جس وقت کہ چپکی سے کہا آنحضرت نے مجسے اول بار میں پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی
مجکو کہ جبرئیل دور کرتے تھے مجسے قرآن کا ہر برس میں ایکبار یعنی رمضان میں اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قرآن کا اس سال میں مجسے دو بار ف ع یعنی جتنا قرآن
نازل ہوتا تھا برس روز میں رمضان میں اوس سب کا دور کرتے تھے یادداشت کے لیے اور تا کہ ظاہر ہو جاوے ناسخ و منسوخ دور میں اور اس میں اشارہ ہے طرف استحباب دور
کی اور یہہ بھی اس میں اشارہ ہے کہ یہہ حدیث آنحضرت نے اپنی عمر کے اخیر رمضان کے بعد فرمائی ترجمہ اور نہیں گمان کرتا ہوں میں اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی ف ح ایسلیے کہ دو
بار دور کرنا برخلاف معتاد کے مشعر ہے اوپر وصیت کرنیکے ساتھ حفظ قرآن کے اور یاد کرنے احکام اوسکے کے تا کامل ہو امر دین کا اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر اے
فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہو سکے اور صبر کر یعنی طاعت پر اور معصیت سے اور بلاؤں میں خصوصا میرے مفارقت پر پس تحقیق میں اچھا پیش رو ہوں
واسطے تیرے یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نے خبر دی اپنی وفات کی تو روئی میں پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے بے صبری میری تو سرگوشی کی مجسے دوسری بار فرمایا اے فاطمہ راضی
نہیں ہے تو کہ ہووے تو بہترین عورتوں کی بہشت کی عورتوں میں سے یعنی تمام عورتوں سے بہتر ہووے تو یا خاص اس امت کی عورتوں سے یا فرمایا ہووے تو [illegible]
کی عورتوں کی سردار یعنی دلتنگ مت رہ اور بعد میرے راضی اور شاکر رہ کہ تجکو یہہ مرتبہ دیا ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی کی آنحضرت نے مجسے
پس خبر دی مجکو کہ وفات پاوینگے اس بیماری میں پس روئی میں پھر سرگوشی کی آنحضرت نے مجسے پس خبر دی مجکو کہ میں اول اہل بیت اونکی ہوں کہ اونکے پیچھے جاؤنگی
میں ف یعنی بعد اونکے جلدی اس عالم سے جاؤنگی میں پس ہنسی میں جاننا چاہیے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت فاطمہ رض کی تمام مومن بیویوں پر حتی کہ
مریم اور خدیجہ اور عائشہ رض سے بھی اسیطرح کہا ہے سیوطی نے اور بعضی حدیثوں میں مریم بنت عمران کو عموم نساء سے کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اونپر فضیلت دی
ہے استثنا کیا ہے اور اور حدیث میں آیا ہے کہ مثل فاطمہ کی اس امت میں مثل مریم کی ہے بیچ قوم اپنی کی یعنی فاضلہ غیر نبی سے اور ہو سکتا ہے کہ اختلاف
ان چیزوں کا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو اوپر فضیلت فاطمہ کے ساتھ وحی کی اور اعلام پروردگار کے تو آخر کو عموم فضل

اونکا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضے عالم عائشہؓ کو فضیلت دیتے ہیں فاطمہؓ پر بسبب اسکی کہ عائشہؓ پیغمبر کی ساتھ بہشت میں ہونگی اور فاطمہ علی رضؓ کی ساتھ
اور اسمیں شبہہ نہیں کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی اور اشرف ہوگا مقام علی سے لیکن حدیثوں میں واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نے فاطمہؓ کو خطاب کیا کہ میں
اور تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام میں ہونگے اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ عائشہؓ مجتہدہ نہیں خلفاء اربعہ کی زمانہ میں فتوی دیتی تہیں اور اجتہاد کرتی
تہیں اور سیوطی فتاوی میں کہتے ہیں کہ یہان تین مذہب ہیں صحیح تر مذہبوں کا یہہ ہے کہ فاطمہؓ افضل ہیں عائشہؓ سے اور بعضے کہتے ہیں کہ برابر ہیں فاطمہؓ اور عائشہؓ اور
بعضے توقف میں ہیں اور استروشنی حنفیہ میں سے اور بعضے شافعیہ توقف کی طرف بہت مایل ہیں اور جب امام مالک رح سے پوچہا تو اونہوں نے کہا کہ فاطمہؓ پیغمبر کی گوشت
کا ٹکڑا ہی اور نہیں فضیلت دیتا ہوں میں کسیکو رسول اللہ کی گوشت کی ٹکڑی پر اور امام سبکی نے فرمایا ہی کہ جو کچہہ کہ مختار ہمارا اور دین ہمارا ہے یہہ ہی کہ فاطمہ
افضل ہیں بعد اونکی مان اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہؓ اور عائشہؓ میں اختلاف رکہتی ہیں اور حق یہہ ہی کہ حیثیتیں مختلف ہیں
اور بعضے افضلیت بمعنی کثرت ثواب کی مراد رکہتی ہیں کہ علماء نے اعتبار کیا ہی لیکن کوئی بسبب شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی فاطمہ اور
حسن اور حسین کو نہیں پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہہ فاطمہ کبری ہیں بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مان انکی خدیجہ ہیں اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیوں میں
چہوٹی بیٹی ہیں بموجب ایک قول کی اور یہہ سردار ہیں تمام عالم کی بیبیونکی نکاح کیا اونسے علی بن ابیطالب نے سنہ دوسری ہجری میں رمضان کی مہینے میں اور بنا کیا
اونپر یعنی شب زفاف ہوا انسے ذیحجہ میں پس جنے اونسے حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مرین پیچہ آنحضرت کے وفات کی چہہ مہینے بعد اور
بعضوں نے کہا تین مہینے بعد اس حالیکہ عمر اونکی اٹہائیس برس کے تہی اور غسل دیا اونکو علی نے اور نماز پڑہی اون پر اور دفن کی گئیں رات کو اور روایت
کین اونسے حدیثیں علی نے اور اونکی بیٹوں حسن اور حسین نے اور اور جماعت نے سوائے انکی کہا عائشہ رضؓ نے کہ نہیں دیکہا میں نے کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سے سوائے
باپ اونکی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّيْ
فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی ہے
کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہی **ف** ع ح یعنی وہ جزو میں مجہسے اور کیا خوب کہا ہی امام مالک نے ولا افضل احدا
علی بضعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** پس جسنے غصہ میں ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ میں ڈالا مجکو **ف** ح ع یعنی بسبب حرمت اتحاد کی پس اسمیں ایک
طرح کی تشبیہ بلیغ ہی پس نفع ہوا دلیل پکڑنا سہیلی کا اسپر کہ جسنے برا کہا فاطمہؓ کو کافر ہوتا ہی سہیلی کی ظاہر یہہ ہے اسطرح کا کلام محمول ہی اوپر کمال اتحاد و اختلاط
کی اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنے ایذا دی مسلمانکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہہ ابن عساکر نے علی رضؓ
سے اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہی کہ جسنے دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نے اور جسنے دشمن رکہا انصار کو دشمن رکہا اوسکو
اللہ نے اور اسی قبیل کی ہی یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہی اور دوست رکہنا عرب کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا
اونکا کفر ہی پس جسنے دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنے دشمن رکہا عرب کو پس تحقیق دشمن رکہا مجکو **ترجمہ** اور ایک روایت میں ہی یعنی
بعد قول آنحضرت کی فمن اغضبها اغضبني یا زیادہ اوسپر قلق میں ڈالتی ہی مجکو یعنی ظاہر میں وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجکو یعنی باطن میں
وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع روایتوں میں آیا ہی کہ حارث بن ہشام ابوجہل کی بہائی نے چاہا کہ نکاح کردی ابوجہل
کی بیٹی کا کہ نام اوسکا عورا تہا ساتہہ علی بن ابیطالب کی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ علی نے خواستگاری کی اوسکی اوسکی چچا سے کہ حارث بن ہشام نام
تہا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے آپ نے فرمایا کہ ہرگز اذن نہیں دیتا میں اوسکا اور غصہ ہوئے آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا میں حرام نہیں کرتا
حلال کو اور حلال نہیں کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہیں ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہہ پس علی مرتضی آئے اور عذر خواہی کی

اور کہا مین ہرگز نہین کرینگا وہ چیز کہ ناخوش آوے یا رسول اللہ اس حدیث کی بہت طرق ہین اور روایت مین اس حدیث کا یون آیا ہے کہ کہا مسور نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا مین نے وہ منبر پر تھے یہ کہ بیٹے ہشام بن مغیرہ کی مین اذن چاہتے ہین مجھسے یہ کہ نکاح کر دین ابو جہل کی بیٹی کا علی بن ابیطالب سے اور نہین اذن دیتا مین پھر نہین اذن دیتا مین مگر یہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابو طالب کا یہ کہ طلاق دیدے بیٹی میری کو اور نکاح کر لے بیٹی اوسکی سے پس سوا اسکی نہین کہ فاطمہ ٹکڑا ہے میری قلق میں ڈالتی ہے مجھکو الخ اور شرح مسلم مین لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہر حال اور ہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہوا ایذا اوسچیز سے کہ ہو اصل اوسکی مباح اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خواص سے ہے اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بسبب دو وجہون کی ایک تو یہ کہ نکاح کرنا اونکا باعث تہا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سے ایذا پاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتے علی آنحضرت کی ایذا سے پس منع فرمایا اوس سے بسبب اپنی شفقت کی علی پر اور دوسرے یہہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضون نے کہا کہ نہین تہی مراد آنحضرت کی قول سے لا اذن منع کرنا جمع کرنے اوسکی سے بلکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ آنحضرت نے خبر دی قضا الٰہی کی کہ مقدر یہہ ہے کہ دونون نہین جمع ہونگی اور یحیی بیٹی سعید بن القطان سے منقول ہے کہ کہا ذکر کیا مینے عبد اللہ بن داؤد سے قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی و ینکح ابنتہم کہا ابن داود نے کہ حرام کیا اللہ تعالی نے علی پر یہہ کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہ پر اونکی حیات مین ساتہہ قول اپنی کی و ما اتیکم الرسول فخذوہ و ما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی اور جو کچھ دیوے تمکو رسول اسپے لو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین اذن دیتا مین نہو حلال ہوا علی کو یہ کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا مینے عمر بن داؤد سے کہ کہتے تہے جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ ٹکڑا میرے گوشت کا ہے قلق مین ڈالتی ہے مجھکو وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہے اوسکو اور ایذا دیتی ہے مجھکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اوسکو حرام کیا اللہ نے علی پر یہہ کہ نکاح کرین فاطمہ پر اور ایذا دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ قول اپنی کی و ما کان لکم ان توذوا رسول اللہ یعنی نہین لائق ہے تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو نقل کی یہہ دونون روایتین حافظ ابو القاسم دمشقی نے اور جامع مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہ مجھسے ہے روکدیتی ہے دل میرا وہ چیز کہ روکدیتی ہے فاطمہ کی دلکو اور کشادہ دل کر دیتی ہے مجھکو وہ چیز کہ کشادہ دل کر دیتی ہے فاطمہ کو اور نسب منقطع ہو جاوینگی روز قیامت کی سوا نسب میری کی اور سبب میری کی اور سسرال میری کی صواعق مین روایت ہے ابی ایوب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہو ویگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کے اندر سے یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم و غضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی اے اہل محشر جہکا لو تم سر اپنے اور بند کرو آنکہین اپنی یہانتک کہ گذر جاوے فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذرینگی فاطمہ ساتہہ ستر ہزار لونڈیون کی حور عین سے مانند گذرنے بجلی کی اور ثوبان سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب سے ملکر اخیر کو فاطمہ سے ملتے کو آتے اور جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلی فاطمہ کی پاس آتے **وعن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا اونسے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرمانے ایک پانی پر یعنی ایک موضع مین کہ اوسمین پانی تہا نام رکھا جاتا تہا اوس پانی کا یا اوس مکان کا خم **ف** خم ساتہہ پیش خ اور تشدید میم کی ایک موضع ہے جحفہ مین **ترجمہ** درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف** اور او پر گذرا کہ یہہ تہا وقت رجوع کرنے آنحضرت کی مکہ سے اور

متوجہ ہوئی اونکی طرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین اتہی اور شیخ نے نی لکہا ہی کہ غدیر خم کہ ادپر بیچ باب مناقب علی مرتضی کی مذکور ہوا عبارت اوس سی ہی غدیر جو نام
پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہی اور اوس پانی کو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی حجفہ مین کہ نام ایک موضع مشہور کا ہی ترجمہ
پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو یعنی ساتہہ اوس چیز کی کہ نفع دے اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب اللہ تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو نیند غفلت سے
پہر فرمایا آنحضرت نے ای پر بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہو ای لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن امتیاز میرا انسی یہہ ہے کہ وحی آتی ہی طرف میری قریب ہے
کہ آوی میری پاس بہیجا ہوا پروردگار میرے کا ف ع یعنی جبرئیل ور اونکی ساتہہ عزرائیل ہون یا مراد بہیجی ہوی سی ملک الموت ہی یعنی عزرائیل کہ جان
لینی کو آوی ترجمہ پس قبول کرون مین امر پروردگار کو ف ع واقع مین قریب ہے اجل آنحضرت کی کیونکہ یہہ واقعہ اخر ذی الحجہ مین تہا بعد پہرنیکی حجۃ الوداع سی
اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چہوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری ف ع ح کہ کتاب اللہ اور اہل بیت رسول اللہ ہین
جیسیکہ آگی بیان فرماوینگی ثقل ساتہہ زیر کی گرانی اور بوجہہ ور ساتہہ دو زبرون کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس اسیطرح ہی قاموس مین
اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد مین یعنی چیز نفیس اور بعضون نی کہا کہ ثقلین معنی دو امر دن عظیم کی ہی کتاب اللہ اور اہل بیت کو امر عظیم کہا بسبب بڑی ہونی
قدر اونکی یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اونپر بہاری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہ اوسکا نہین اوٹہا سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتی ہین کہ بوجہ زمین کے ہین
جیسیکہ جانور پر بوجہ لادتی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ اونکی سبب سے زمین آبادی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست اونکی بہ نسبت اور حیوانات کی اور مشابہت
دی گئی ساتہہ اونکی اوس کتاب اللہ اور اہل بیت اس باتمین کہ دین سنورتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکے جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی جن و انس کے بعد
ازان بیان کیا ثقلین کو اور فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت تک پہنچاتا ہی اور اوسمین نور ہی
ف ح ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب ہے واسطی استقامت کے یا سبب ظاہر ہونی
نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قرآن کی نام مومنین سی ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اوس مین سے اور یاد کرو اوسکو اور علم حاصل کرو اوسکا
اور چنگل مارو ساتہہ اوسکی ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جملہ کتاب اللہ سی عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب فرمانی حق
سبحانہ تعالی کی وما آتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو اوس سے اور فرمایا
ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس بتحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ یعنی کہو اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا یعنی
پس چنگل مارو ساتہہ کتاب اللہ کی اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس رغبت دلائی آنحضرت نی صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کی ف ع یعنی محافظت اوسکی اور رعایت کرنی
الفاظ و معانی اوسکی اور عمل کرنی ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو کوئی
پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتہہ اوسکی اوسکو دونون حاصل ہونگی پہر ممکن ہے کہ آنحضرت نی ڈرایا ہو ساتہہ عذابونکی ہی واسطی اوسکی کہ ترک کری متابعت آیتون
کی اور ممکن یہہ بہی ہی کہ آپ نی اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطی اشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور امت
اونکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے اور دوسری چیز بہاری اور نفیس اہل بیت میرے ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کی تئین اور ڈراتا ہون مین اوسکی
عذاب سے اوپر قصور کرنی تمہارے بیچ حق اہل بیت میرے کی ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہین ہے یہہ کہ ہو مراد ایک سے
آل اونکی اور دوسری سی بیبیان اونکی جیسی کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونو پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ ثلاث مرات یعنی
فرمایا اسکو آپ نی تین بار ترجمہ اور ایک روایت مین یعنی بدلے اولہما کتاب اللہ کی یون آیا ہے کہ کتاب خدا کی سی خدا کی ہی ف ع حبل رسی کو کہتی ہین اور معنی

عہد اور امان اور اوس چیز کی ہی کہ پہنچاوی بندہ کو اوسکی رب کیطرف اور وسیلہ ہو اوسکی قرب کا یعنی قران عہد اور امان اوسکا ہی اور وسیلہ ہی اوسکی قرب کا جو
کوئی ساتہہ اوسکی چنگل مارے عذاب خدا سے نڈر ہوا اور پہنچے جناب قرب حق مین اور ترقی کری مدارج قدس پر **ت** جو کوئی پیروی کری کتاب خدا کی **ف** ع یعنی
ایمان لاوی اوسپر اور یاد کری اوسکو اور علم حاصل کری اوسکا اور عمل کری اوسپر اور اخلاص پیدا کری **ت** ہو وی راہ راست پر اور جو کوئی چہوڑ دی اوسکو یعنی
کسی جہت کر جہات متعددہ سی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہوگا گمراہی پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع پس قران مانند سی ذو وجہتین کے ہی ایک وجہ کر وسیلہ ہی ترقی کا ایک
وجہ کر سبب ہے تنزل کا مانند نیل کی کہ پانی تہا محبوبین کیلیے اور خون تہا محجوبین کیلیے یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نی القران حجۃ لک او علیک یعنی
قران دلیل ہوگا تیری نفع کیلیے یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالی نی وننزل من القران ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اوتارتی
ہین ہم قرآن سی وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہے مومنونکیلیے اور نہین زیادہ کرتا ہی ظالمونکو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ ورفعنا بسببہ آمین رب العالمین **وعن**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی
یعنی موقوفا کہ تحقیق وہ تہی جب سلام کرتی عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب پر کہتی سلام تجہپر ای بیٹی صاحب دو بازوون کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع
ذو الجناحین لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بعد شہید ہونیکی غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کی شہرون مین سے ہے مدینہ مین دیکہا کہ دو بازو
رکہتا ہی اور ملائکہ کی ساتہہ اوڑ رہا ہی حیران ہوئی کہ یہہ کیا حال ہی بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئی اور اوس روز سی اونکو جعفر طیار کہتی تہی اور ذو الجناحین
لقب رکہا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکہا مینی جعفر کو بہشت مین کہ اوڑ رہا ہی ساتہہ ملائکہ کی انہی اور اسلام لائی جعفر بعد کتیس آدمیون
کی اور دس برس بڑی تہی اپنی بہائی علی بن ابیطالب سے اور آنحضرت سی خلق اور خلق مین بہت مشابہ تہی اور روایت کین حدیثین اونسے اونکی بیٹی نی
کہ وہ عبداللہ ہین اور اور بہت سی صحابہ نی اور وہ شہید ہوئی روز موتہ کی سنہ آٹہہ مین اکتالیس برس کے عمر مین اور اونکی بدن پر نوی زخم لگی تہی نیزی اور تلوار
کے **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا دیکہا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسحالمین کہ حسن بن علی اونکی کندہی پر تہی در حالیکہ
کہتی تہی آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور شک نہین ہی اسمین
کہ اونہون نی دوست رکہا اونکو پس واجب ہے تخلق ساتہہ اخلاق خدا کی اور تعلق ساتہہ شمایل رسول اسکی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ فی جمیع احیانہ واحوالہ
کہا مولف نی کہ کنیت اونکی ابو محمد تہی اور تہی وے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ریحان یعنی پہول اونکی اور سردار جوانون اہل جنت کی پیدا ہوئی پندرہوین
رمضان کو سن تین ہجری مین اور یہہ صحیحتر روایتونکی ہی کہ نقل کی گئین اونکی ولادت مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ پچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ
اٹہاون مین اور بعضون نی کہا سنہ اونچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین روایت کین حدیثین اونسے اونکی بیٹی
حسن بن حسن نے اور ابو ہریرہ نی اور بہت سے جماعت نی اور جب قتل کیی گئی باپ اونکے علی بن ابیطالب کوفہ مین بیعت کی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون سی زیادہ
نی اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہوین مین بیچ سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین کی کنیت ابو عبد اللہ ہے پیدا
ہوئی پانچوین شعبان مین بیچ سنہ چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا اونکا حضرت حسن کی جننی کی پچاس شب بعد اور قتل کیی گئی روز جمعہ کی عاشورے کی دن
سنہ اکسٹہہ مین بیچ کربلا کی کہ زمین عراق سی ہی اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نی اور بعضون نی کہا کہ قتل کیا اونکو شمر ذی الجوشن نی اور خولی لیکر آیا
اونکی نعش اور اہل بیت کو عبد اللہ بن زیاد کی پاس اور کہا بعضون نی کہ قتل کی گئی ساتہہ حسین کے اونکی اولاد اور بہائیون اور اہل بیت اونکی سی تئیس مرد اور عمر
حسین کے روز قتل اونکی اٹہاون برس کے تہی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰى

فی خباء فاطمۃ اثم لکع اثم لکع یعنی حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ متفق علیہ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑی کی دن سی یہانتک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گہر مین پس فرمایا کیا یہان لڑکا ہی مکرر فرمایا یہہ مراد رکہتی تہی آنحضرت لڑکی سی امام حسن کو اور ڈہونڈتی تہی اونکو ف ح لفظ لکع ساتہہ پیش لام اور زبر کاف بتخفیف کی کہتی ہی معنو یا یا ہی ایک اون معنوئین سی معنی صغیر کی بہی ہی اور یہان یہی مراد ہی ترجمہ پس درنگ کی آنحضرت نی یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسکہ عادت لڑکونکی ہی یہانتک کہ گلی سی لگ گئی ہر ایک دونو مین سی صاحب اپنی سی یعنی آنحضرت امام حسن کی گلی سی لگی اور وہ آنحضرت کی گلی سی پس فرمایا آنحضرت نے خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو پس دوست رکہہ تو بہی اسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یا اللہ کر تو ہمکو محب انکا اور نہ کر ہمکو مبغض انکا کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی مہربانی کرنی لڑکونپر گلی سی لگانی اونکو اور پیار کرنی از راہ شفقت و محبت کی اور مستحب ہی تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سی **وعن** ابی بکرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہ وہو یقبل علی الناس مرۃ وعلیہ اخری ویقول ان ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین رواہ البخاری اور روایت ہی ابو بکرہ سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی داہنی طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگونپر ایکبار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگونکی طرف دیکہتی تہی بطور وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کیطرف از راہ شفقت و محبت کے اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہی ف سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضون نی کہا سید وہ کہ غالب آوی اوسپر غضب اوسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنون پر آیا ہی مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس و مقدم ترجمہ اور امید ہی کہ خدا صلح کروادی بسبب اسکی درمیان دو جماعتون بڑی کی مسلمانون سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح یہہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانونکی سی دو فرقون پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتہہ ہوگا اور ایک فرقہ معویہ کی ساتہہ اور امام حسن اوس دن احق تہی ساتہہ خلافت کی اسلئی کہ چہہ مہینی باقی رہی تہی تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتہہ قول اپنی کی الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اوپر امت جد اونکی کی اوپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اوس جہان مین کے اور نہین تہا یہہ امر بسبب علت اور ذلت کی اسلئے کہ بیعت کی تہی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون نی اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نے واللہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خون کا امت محمد سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی اونکی ہواخواہون پر یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو حمایت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونی کی اون پاس السلام علیک یا عار المومنین پس کہا حضرت حسن نے العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجود اسکی کہ ایک فرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی لئی صلح امام حسن کی دلیل ہی اوپر حقیت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونونسی اللہ تعالی نی پاک رکہا ہماری ہاتہونکو پس کیون ملوث کرین ہم ساتہہ اوسکی اپنی زبانونکو اور حضرت امام حسن کی شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا انکو سید اور ابی بکرہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتی تہی ہمکو اور حسن آتی تہی اور حالانکہ چہوٹی سی تہی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتی تو یہہ آنحضرت کی گردن اور پیٹہہ پر چڑہہ بیٹہتی پس اوٹہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہانتک کہ اوتار دیتی اونکو پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپ کو کہ کرتی ہین آپ اس لڑکیکی لیی ایسی چیز کہ نہین دیکہا ہمنی آپکو کرتی ہوئی کسیکی لیی فرمایا کہ یہہ پہول ہی میرا دنیا سی بلاشبہ یہہ بیٹا میرا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ صلح کروادیگا بسبب اسکی درمیان دو فرقون کی

مسلمانون سی اور معاویہ کی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوستی تہی زبان حسن کی یا ہونٹ اونکی اور بلاشبہ ہرگز نہین عذاب کریگا اللہ دونون ہونٹ
کو کہ چوسا ہو اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اوسکو احمد نے **وعن عبد الرحمن بن ابی نعم قال سمعت عبد الله بن عمر**
سالہ رجل عن المحرم قال شعبة احسبه يقتل الذباب قال اهل العراق يسالوني عن الذباب وقد قتلوا ابن بنت رسول
الله صلى الله عليه وسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحانتاي من الدنيا
رواه البخاري اور روایت ہی عبد الرحمن بن نعم سی کہا سنا مینی عبد اللہ بن عمر سی اس حال مین کہ سوال کیا تہا اونسی ایک شخص نے یعنی اہل عراق
مین سی حکم محرم سی کہا شعبہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی عبد الرحمن سی گمان کرتا ہون مین سایل کو کہ پوچہا اونسی حکم محرم سی کہ مارتا ہی مکہی کو **ف** ع ح یعنی
اگر محرم مکہی کو مارے تو جائز ہی یا نہین اور بدلہ اوسکا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی وے سیر دم یا صدقہ یا کچہہ نہیں **ترجمہ** کہا ابن عمر نے اہل عراق یعنی اہل
کوفہ پوچہتی ہین مجسے مکہی کی مارنی سی اور اوسکی بدلہ دینی سی یعنی وہ ظاہر کرتی ہین کمال رعایت تقوی کی حال انکہ قتل کیا اونہون نی رسول خدا کی بیٹی کے
بیٹی کو حال انکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی حق مین کہ یہہ دونون یعنی حسنین دو پہول میری ہین دنیا سی یا اسکی رزق سی ہین کہ دیا مجکو وہ دنیا نے
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہی اور فرزند کو بہی ریحان یا تہہ اس معنی کی کہتی ہین اور ریحان بمعنی گہاس
خوشبودار کی بہی آتا ہی ورسا تہہ ان معنونکی بہی از راہ تشبیہ کی اطلاق فرزند پر کرسکتی ہین اور جائز ہی کہ مراد ریحان سی مشموم یعنی سونگہنی کی چیز مانند پہول
وغیرہ کی ہو پس انکو ریحان اسلیے کہا کہ اولاد کو بہی سونگہتی ہین اور بوسی لیتی ہین اونکی اور ریحانا ی اور ریحانی ساتہہ زیر نون اور جزم ی کی بہی روایت ہے
وعن انس قال لم يكن احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي وقال في الحسين
ايضا كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہین تہا کوئی بہت
مشابہ ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن بن علی سی اور کہا انس نی بیچ حسین کے بہی کہ تہی وہ مشابہ ترین لوگونکی ساتہہ رسول خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم نقل
کی یہہ بخاری نی **ف** ع دوسری فصل مین بیچ حدیث علی رض کی تفصیل اسکی آتی ہی کہ حسن مشابہ تر ہی ساتہہ آنحضرت کی سینہ سی سر تک اور حسین نیچی کی بدن مین
وعن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم الى صدره فقال علمه الحكمة وفي رواية علمه الكتاب رواه
البخاري اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ملایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الہی سکہلا اوسکو حکمت اور ایک روایت مین ہی
کہ سکہلا اوسکو کتاب اللہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع سینہ سی لگانا اشارہ تہا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہی اور حکمت ہی دخوب علم و عمل
سی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی دیتا ہی اللہ حکمت جسکو چاہتا ہی اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت پس
تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہی مراد حکمت سی حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نے کہا حکمت سی مراد ہی پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوسپر کہ سزاوار ہی اور بعضون
نی کہا حکمت راست کرداری ہی اور راست گفتاری اور بعضون نے کہا مراد حکمت سی سنت ہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمہم الکتاب والحکمۃ اور پیدا ہوئی ابن عباس
تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا پندرہ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے اور تہی وہ بہترین اس
امت کے اور بڑے عالم اس امت کے دعا کی اونکی لیئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی ملنی کی اور دیکہا اونہون نے جبرئیل کو دو بار اور نابینا ہوئی
وہ اخیر عمر مین اور مری طائف مین سنہ ۶۸ اڑسٹہہ مین بیچ ایام ابن زبیر کی اس حال مین کہ عمر اونکی کہتر برس کی تہی روایت کین اونسی حدیثین خلق کثیر نی صحابہ
اور تابعین مین سے **وعنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل الخلاء فوضعت له وضوء فلما خرج قال من وضع هذا فاخبر**
فقال اللهم فقهه في الدين متفق عليه اور یہہ بہی روایت ابن عباس سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی پاخانہ مین پس کہا مینی

واسطی آنحضرت کی پانی وضو کا **ف** ح یہہ اوس رات کا احوال ہی کہ ابن عباس بیچ گہر میمونہ خالا اپنی کی کہ ازواج مطہرات سی تہین رات کو رہی تہی اور آنحضرت
تہجد کی لیی اوٹہی اور ابن عباس چہوٹی تہی جیسیکہ باب قیام اللیل مین گذرا **ت** پس جب آنحضرت نکلی پائخانہ سی فرمایا کسنی رکہا ہی یہہ پانی پس خبر کی
گئی یعنی گہر کی لوگون نی کہا کہ یہہ ابن عباس نے رکہا ہی پس دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا سمجہہ دی ابن عباس کو دین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف ع یعنی کر اوسکو عالم سمجہہ والا دین مین کہ اصول و فروع اوسکی جانی اور نہین ہے مراد اس سے فقہ متعارف کہ مخصوص ہے ساتہہ فروع معاملات اور خصومات کی
کہا نووی نی کہ اسمین فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کے لیی اور مستحب ہونا دعا کا اوسکی لیی کہ کری خیر اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا آنحضرت
کی ابن عباس کے حقمین کہ بڑی فقیہہ ہوئی اور حقیقت مین یہہ علم اور فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمت گذاری سی حاصل ہوئی خدمت کرنی
چاہیی مصرعہ کہ مردان ز خدمت بجای رسند **وعن** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ
اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي
عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا
فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتی ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنحضرت لیتی تہی اونکو اور امام حسن کو پہر کہتی خداوندا
دوست رکہہ تو ان دونون کو اسلیی کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون ان دونون کو **ف** ح ع زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کی تہی اور
اسامہ بیٹی اونکی تہی اور اونکی ماں کا نام تہا برکہ اور وہ خادمہ خاص تہین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تہین حضرت کے والد عبد اللہ بن المطلب کی اور آنحضرت
بعد دوست رکہنی زید کی اونکی بیٹی اسامہ کو دوست رکہتی تہی کہ امام حسن کے ساتہہ ایک جا ہی جمع کرتی اور شریک ونکا کرتی اور ایسا کچہہ فرماتی اور تہی اسامہ
رضی اللہ عنہ ایک لڑکی سیاہ رنگ حبشیہ خانہ زاد ہوئی ہین **بیت** زانکہ ترا بر من مسکین نظرست ۔ آثارم از آفتاب مشہور ترست ۔ اور جب آنحضرت کی وفات
ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تہی اور اوتری وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضوں نے کہا سنہ چون مین کہا ابن عبد البر نی
کہ یہہ نزدیک میری صحیح ہی اور حضرت نی جو ان دونون صاحبوں کی حقمین کچہہ فرمایا اسمین بڑی منقبت اونکی ثابت ہوئی **ت** اور ایک روایت مین ہے
کہ کہا اسامہ بن زید نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتی مجکو اور بٹہاتی مجکو اپنی رانون پر یعنی داہنی ران پر بائین پر اور بٹہاتی حسن بن علی کو اوپر
دوسری ران پر پہر ملاتی دونوکو یعنی مجکو اور حسن کو ساتہہ اپنی دونون رانونکو پہر فرماتی خداوندا مہربانی کر ان دونو پر اس واسطے کہ مین مہربانی کرتا ہون ان دونونپر
نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ
زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ
تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا
لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ
أُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ اور روایت کی عبد اللہ ابن عمر نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر
اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضی لوگون نی یعنی منافقون نی یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی اگر ہو تم کہ
طعن کرتی ہو اونکی امارت مین پس تحقیق تہی تم کہ طعن کرتی تہی تم بیچ امارت باپ اونکی کے پہلی اس سے **ف** ح یہہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کی امارت کی طرف بیچ غزوہ
موتہ کی کہ اوس غزوہ مین زید کو آنحضرت نی امیر کیا تہا باوجودیکہ اوس مین اچہی اچہی صحابہ تہی اور نسائی مین عائشہ سی آیا ہی کہ نہ بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اونکو اوس پر **ت** اور قسم خدا کی تحقیق تہا باپ اوسکا لائق امارت کی **ف** ع یعنی بسبب بزرگی اوسکی اور قدیمی

اوسکی اسلام مین اور بسبب قرابت اوسکی محبتی اور ان دونونکی امارت مین طعن ہلی کرتی تہی بعضی لوگ یہہ موالی ہی ہین اور عرب مناسب نہین جانتی تہی امیر کرنا موالی کا اور عار ہیت کرتی تہی انکی اتباع سی پس جبکہ لایا اللہ اسلام اور بلند کی قدر اونکی کہ نہین تہی قدر اونکی اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام کی اور ہجرت کے اور علم کی اور تقوی کی اور پہچانا تاحق اونکا دینداروں نی تو جو لوگ کہ پابند عادت کی تہی اور دوست رکہتی تہی ریاست کو اعراب مین سے اور قبائل کی سرداروں مین سی اونکی دلونمین اس سے خلجان ہی رہتا تہا خصوصا منافقین کہ وہ بہت سے طعن کرتی تہی اور نہایت انکار کرتی اوپر اور آنحضرت نی زید کو کتنے ہی لشکر ونپر امیر کرکے بہیجا اور بڑا لشکر اونمین سی موتہ کا تہا اور اوس لشکر مین انکی نشان کی نیچی اچہی اچہی صحابی تہی چنانچہ جعفر بن ابی طالب سے تہی اونمین پہر اوپہی تہی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو اپنی مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اونمین ایک جماعت تہی بڑی بڑی صحابہ اور فضلاء صحابہ کی تہی ترجمہ اور تحقیق تہا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوبترین لوگونسی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ ہی جملہ محبوبترین لوگونسی ہی نزدیک میرے پیچہی باپ اپنی کی **ف** حجب زید غزوہ موتہ مین شہید ہوئی تو آنحضرت نی اسامہ کو امیر کیا تو جاوین اور اوس قوم سی بدلا اپنی باپ کا لیوین اور بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ اونمین ابو بکر اور عمر بہی تہی ہمراہ اسامہ کی مقرر کیا پس کتنی ایک لوگون نی اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اثنا اسی الیمن بیمار ہوئی کہ درد سر شروع ہوا جب لوگونکی یہہ گفتگو سنی تو سرپر پٹی باندہی اور برآمد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس آخر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہہ امر تمام نہوا اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر جائز ہونی امارت مولی کی اور حاکم ہونی چہوٹونکی بڑونپر اور مفضول کی فاضل پر بحسب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکی ہی اور آخر حدیث میں لایا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتہہ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتہہ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے سے ہے **ف** کہا مولف نی کہ زید بیٹی حارثہ کی ہین اور اونکی مانکا نام سعدٰی بیٹی ثعلبہ کے کہ قبیلہ بنی معن مین سے تہی نکلی تہی اونکو لیکر مان انکی اپنی قوم کی ملاقات کی لیے پس آنحضرت کی لوگ جو ادہر گذری ایام جاہلیت مین تو زید کو اوٹہا لائی اور یہہ اون دنونمین لڑکی تہی آٹہہ برس کے پس انکو بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس خریدا اونکو حکیم بن حزام بن خویلد نی پہوپہی خدیجہ کی لیے چارسو درہم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہبہ کیا اونہون نی زید کو حضرت کی تئین پس آنحضرت نی قبض کیا اونکو پہر اونکی خبر اونکی اہل کو پہنچی پس آیا باپ اونکا حارثہ اور چچا اونکا کعب انکے چہڑانیکی لیے کچہہ دیکر پس آنحضرت نی زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہان رہو میرے پاس اور چاہو اپنی اہل مین چلی جاو پس زید نی آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اوسکے کہ دیکہا تہا سلوک و احسان آنحضرت کا بہ نسبت اپنی اہل کے اوسوقت نکلی آنحضرت ساتہہ زید کی طرف حجر کی اور کہا ای لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہی وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوگئی وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہہ آیۃ ادعوہم لابائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتہہ نام باپون اونکی یہہ فضل ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی اونکو زید بن حارثہ اور اول مردون مین اسلام بہی لائی ہین بموجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تہی زید سی دس برس اور بعضون نے کہا بیس برس اور نکاح کر دیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سے پس پیدا ہوا ہے اوس سے اسامہ پہر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی پہوپہی کی بیٹی تہین پہر طلاق دیدی زید نی زینب کو بسبب ناموافقی کی پہر نکاح کر لیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اللہ تعالی نی قرآن شریف مین کسی صحابی کا نام نہین لیا ہی سوائے زید کی اس آیۃ مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی اسامہ نی اور اور صحابہ نی بہی اور قتل کیی گئی وہ غزوہ موتہ مین مسلمین کے امیر لشکر کی تہی جمادی الاول کی مہینی مین سنہ آٹہہ مین اور عمر اونکی پچپن برس کے تہی **وعنہ** قَالَ اِنَّ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کُنَّا نَدْعُوْہُ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَائِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحِضَانَتِہٖ اور یہہ بہی عبد اللہ بن عمر سی منقول ہے

کہ کہا اونہون نی کہ زید بن حارثہ غلام ازاد پیغمبر خدا صلعم کی تہی ہم پکارتی اوسکو مگر زید بن محمد ف ح ع یعنی ونکو آنحضرت کا بیٹا کہتی تہی اسلیی کہ آنحضرت نی
اونکو مونہہ بولا بیٹا کر لیا تہا اور عرب مونہہ بولی بیٹی کو بیٹا کہتی تہی اور میراث دیتی تہی اوسوقت مین ورلانا اس حدیث کا اس باب مین واسطی آگاہ کرنی اس بات کی ہی
کہ مولی آدمی کا اوسکی اہل بیت سی ہی ترجمہ یہانتک کہ اوترا قران یعنی آیۃ اوسکی ادعوہم لاباۓہم نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ساری آیۃ یون ہے وما جعل
ادعیاءکم ابناءکم ذلکم قولکم بافواھکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ادعوھم لاباۓھم ھو اقسط عند اللہ فان
لم تعلموا اباءھم فاخوانکم فی الدین وموالیکم الخ یعنی نہین ٹہیرایا مونہہ بولی بیٹون تمہارے کو بیٹی تمہارے یہہ باتین تمہارے مونہونکی ہین اور اللہ
فرماتا ہی حق بات اور وہ دکہاتا ہی راہ حق پکارو اونکو اونکی باپون کی نامونکی ساتہہ یہہ بہت عدل کی بات ہے اللہ کی نزدیک پہر اگر نجانو تم اونکی باپونکو پس بہائی
ہین تمہارے دین مین اور دوست تمہارے یعنی اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو اوی بہائی یا ای دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیۃ کی اوترنی کی پہلی زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی
تہی جب یہہ آیۃ اوتری تو اس کہنی سی منع کی گئی اور حکم ہوا کہ اگر اونکی باپونکی نام جانتی ہو تو کہا کرو ای فلانی کی بیٹی اور اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا
ای دوست کہا کرو ترجمہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ذکر کی گئی حدیث برا کی کہ جسکا سر یہہ ہی بنت ہی بیچ باب بلوغ صغیر اور حضانۃ اوسکی **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علی ناقتہ القصواء
یخطب فسمعتہ یقول یا ایھا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی رواہ الترمذی روایت ہی جابر سی کہا دیکہا مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفی اس حالمین کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تہی کہ نام اوسکا قصوا تہا خطبہ پڑہتی تہی
ف ح قصوا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ کونہ اوسکی کان کا کٹا ہوا اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تہی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی کہ قصوی ہو یعنی اور ہو نکی
کہ نہایت دوڑتی تہی اور دوپہنچتی تہی ترجمہ پس سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی تہی آگاہ رہو ای لوگو تحقیق مینی چہوڑی ہی درمیان تمہارے وہ چیز کہ اگر پکڑی ہوگی
تم اوسکو اور عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی بعد پکڑنی اور سکی چہوڑی ہی مینی تم مین کتاب اللہ و عترت اپنی کو یعنی اہل بیت اپنی کو نقل
کی یہہ ترمذی نی ف ع ح عترت قوم اور قرابتی اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی اہل بیتی بسبب اشارہ کرنی کی ساتہہ اسکی کہ مراد یہان عترت
سی خاص قوم اور اقربا سی ہی کہ اولاد جد قریب کی ہون یعنی اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نی کہ ہی تمسک ساتہہ کتاب کی عمل کرنا ہی
اوسپر کہ اوسمین ہے یعنی اوسکی حکمونکو بجالاوی اور جن چیزونسی منع فرمایا ہی اونسی باز رہی اور معنی تمسک کی ساتہہ عترت کے محبت اونکی ہی اور اختیار کرنا طریقہ اور
سیرت اونکی کا **وعن** زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی
احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا
علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین چہوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر پکڑی ہوگی اوسکو ہرگز گمراہ نہین ہونگی پیچہی میرے یعنی بعد وفات میری کی ایک اونمین سے کہ وہ کتاب اللہ
ہی دوسری سی بڑی جیسیکہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی چہوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کے ہی دراز کی گئی آسمانسی طرف زمین کے
اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑین اور آسمان قدس پر چڑہین اور عہد دامان اوسکا ہی بند ونکی لیی اور چہوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میری ہین
ف ع اس طرح فرماتی ہین گویا اشارہ ہی اسپر کہ بعد میرے رعایت اونکی حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہی جیسی باپ مشفق کہتا ہی اپنی اولاد کی حق مین
کہ مین تم مین اپنی اولاد چہوڑی جاتا ہون یعنی خوب رعایت انکی حقوق کی کرتا رہنا ترجمہ اور ہرگز نہین جدا ہونگی کتاب اللہ و عترت میری یہانتک کہ اومین تیری
میری پاس حوض کوثر پر ف ح ع یعنی مواقف قیامت مین یہہ دونون ایک دوسرسی جدا نہین ہونگی یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر پر آوینگی اور

جسنی عایت انکی حقوق کی کی ہی اوسکی شکر ادا کرینگی آنحضرت سی پس اوسوقت آنحضرت مکافات کرینگی اوس سے یعنی اوسکی بدلہ مین سلوک و احسان کرینگی اور
اللہ تعالی جزا کامل عطا فرماویگا اور جسنی ضائع کیا اونکی حقوق کو اور کفران نعمت کی اوسکی ساتہہ معاملہ برعکس اسکی ہوگا اور اس تاویل پر چہا ہوا موقع حضرت کا
قول کا ترجمہ فانظروا الخ پس نظر کرو ف ع ح یعنی تامل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتی ہو تم میری کتاب و عترت مین ایا خلف صدق ہوتی ہو یا بد حاصل
یہہ کہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرتی ہو اور تمسک کرتی ہو ساتہہ اونکی بعد میرے اچہا یا برا ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی
زید بن ارقم سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکی حق مین فرمایا کہ مین لڑنیوالا ہون اوس شخص سی کہ لڑی اونسی
اور صلح کرنیوالا ہون اوس شخص سی کہ صلح کری اونسی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع معنی اسکی یہہ ہین کہ جسنی دوست رکہا انکو دوست رکہا مجہکو اور جسنی مبغوض رکہا
انکو مبغوض رکہا مجہکو اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دوست رکہا مجہکو اور دوست رکہا ان دونون یعنی حسنین کو اور ان دونون
کی باپ کو اور ان دونونکی مان کو ہوگا ساتہہ میری بیچ درجہ میری کی روز قیامت کی روایت کیا اسکو احمد نی اور کہا ترمذی نی کہ ہوگا ساتہہ میرے
جنت مین **وعن** جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جمیع بن عمیر سی
کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پہوپہی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مینی کونسا لوگونمین بہت پیارا ہی طرف رسول خدا صلعم کی کہا عائشہ نی کہ فاطمہ بہت پیاری
تہین نزدیک آنحضرت کی پس پوچہا گیا عائشہ سی کہ مردونمین سی کون بہت پیارا تہا یعنی یہہ جواب تمہارا عورتونمین سے ہی پس مردون مین سی بہت پیارا اونکا
کون تہا کہا عائشہ نی خاوند اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یعنی علی مرتضی ہین یہان انصاف عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکہا چاہیے کہ کیا
کہا باوجودیکہ جگہہ سکے تہی کہ کہتی مین اور باپ میرا بہت پیاری تہی اور بعید نہین ہی اگر حضرت فاطمہ زہرا رضی ہوتی تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ انکی بہت
پیاری تہی برخلاف زعم متعصبونکی اور کجرو ون کی کہ انکو آپسمین مخالف و معاند خیال کرتی ہین حاشا ثم حاشا ثم حاشا یہہ جاننا چاہیے کہ نہین لازم آتا ہی زیادہ
ہونی محبت کے سی تحقیق افضلیت کا اسلیے محبت اولاد کی اور بعضی اقارب کے امر جبلی ہی کہ باوجود یقیناً جانی اسبات کی کہ غیر اولاد کی افضل اونسی ہین
محبت اولاد سی زیادہ رکہا کرتا ہی آدمی لیکن بہ نسبت اجنبیونکی افضلیت موجب زیادتی محبت کی ہوتی ہی پس اس سے دفع ہوجاتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال
وعن عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ
فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ
الْاِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ
صِنْوُ اَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سی کہ
تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس حالیکہ بیچ غضب کے لائی گئی تہی یعنی کسینی انکو غصہ دلایا تہا اور کچہہ ایسا کام کیا تہا
یا کہا تہا کہ موجب عباس کی غضب کا ہوا اور مین تہا پاس آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی کس چیز نی غضب مین لائی تجہکو کہا عباس نی یا رسول اللہ کیا حال
ہی واسطی ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کی اور واسطی قریش کی یعنی قبیلہ اونکی کہ جسوقت ملتی ہین وہ آپسمین تو ملتی ہین ساتہہ چہرون تروتازہ اور خوش کی اور
جسوقت کہ ملتی ہین ہمسی ملتی ہین ساتہہ غیر اس صفت و حال کی یعنی بغیر خوشی و کشادہ روئی کی پس غصہ ہوئی آنحضرت یعنی اظہار اس حال سی اصل اس

صفت بدسی یہانتک کہ بہت سرخ ہوگیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کثرت غصہ سے پہر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میرا اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین داخل ہوگا کسی شخص کی دلمین ایمان **ف** ع یعنی مطلق اور مراد ہی اس سے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اوسکا ہی بوجہ تاکید کی **ترجمہ** یہانتک کہ دوست رکہی تمکو یعنی اہل بیت کو واسطی محبت خدا اور رضا ا وسکیکی اور محبت رسول وسکیکے **ف** ع یعنی اس جہتہ سی کہ رسول تم مین سی ہوا اور اللہ جنہین سی رسول کرنا مناسب جانتا ہی اونہین مین سے کرتا ہی اور ابو جہل انکی نفی کرتا تہا کہ کہتا تہا جبکہ لیا بنو ہاشم نی نیزہ اور خدمت سبیل پلانی کی اور نبوت اور رسالت پس کیا باقی رہا واسطی قریش کی لیی **ترجمہ** پہر آیا فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہو ای لوگو جو کوئی ستاوی میرے چچا کو یعنی خصوصاً پس گویا کہ ایذا دی مجکو اسلیی کہ نہین ہے چچا مرد کا مگر مانند باپ اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح مین مطلب سے ہی یعنی بجای عبد المطلب بن ربیعہ کی مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عباس مجہسی ہے یعنی میری اقربا سی یا میری اہل بیت سی اور میں اوس سے ہون نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع لکہا ہی علمائی کہ آنحضرت اصل ہین باعتبار شرف اور فضل اور نبوت کی اور عباس اصل ہین بسبب نسب اور چچا ہونیکی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت اور اخلاص سی جیسیکہ امیر المومنین علی سے کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب اونکی سی یہہ ہے کہ جب کہا گیا اونسی انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑی ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اونہون نی کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑی ہین باعتبار مراتب کے اور مین مسن ہون یعنی باعتبار عمر کی بڑا ہون کہا مولف نی اور مان اونکی ایک رہ تہی قبیلہ نمر بن قاسط سی اور وہ اول عرب ہے کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کی کپڑونکا اور یہہ اس سبب سے تہا کہ عباس جاتی رہی تہی لڑکپن ہی مین پس منت مانی تہی اونکی مان نی اور اگر وہ ملجاوینگی تو مین بیت الحرام پر غلاف چڑہاؤنگی پس جب وہ پاگئی تو اونکی مان نی غلاف چڑہایا اور عباس رئیس تہی جاہلیت مین اور منسوب تہی اونکی طرف عمارۃ اور سقایہ مراد عمارۃ سی یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتی تہی اوسکی بنانی اور آباد کرنی اور بہلائی کرنی اور شرک کرنی سبات کی اور کلام بیہودہ کرنیکی اوسمین اور مراد سقایہ سی یہہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتی تہی اور کہا مجاہد نی کہ آزاد کیی عباس نی نزدیک مرنی اپنی کی ستر بردہ اور پیدا ہوئی وہ پہلی سال فیل کی اور مری روز جمعہ کی بارہوین تاریخ رجب مین بیچ سن بتیس کے اور عمر اونکی اٹہاسی برس کے ہوئی دفن کیی گئی بقیع مین اور اسلام رکہتی تہی بہت مدت سی لیکن چہپاتی تہی اوسکو اور نکلی ساتہہ مشرکون کی روز بدر کی جبر آپس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ملی عباس سے پس نہ قتل کری اوسکو اسلیی کہ وہ نکلی ہین جبرا پس قید کیا اونکو ابو الیسر بن کعب بن عمرو نی پس اونہون نی اپنی بدلہ مین کچہہ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ کیطرف پہر اوسطرف مدینہ کی ہجرت کر کر **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهٗ وَاَلْبَسَنَا كِسَاءَهٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کی دنکی پس آتو میری پاس اور اولاد تیری یہانتک کہ دعا کرون مین واسطی تمہاری ساتہہ دعا کی کہ نفع دی تجکو اللہ بسبب اوسکے اور نفع دی تیری اولاد کو کہا ابن عباس نی پس صبح کو آئی عباس آنحضرت کی پاس اور آئی ہم یعنی سب اولاد اونکی ہمراہ اونکی اور اوڑہائی آنحضرت نی ہمکو چادر اپنی **ف** ح گویا یہہ اشارہ تہا اسپر کہ پہیلا دی خدا تعالی اوپر رحمت اپنی جیسیکہ پہیلائی ہی مینی چادر اپنی **ت** پہر کہا یا الہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد اوسکیکی بخشش ظاہر اور باطن کہ نہ چہوڑی کسی گناہ کو

یا الہی نگاہ رکہہ اوسکو بیچ اولاد اوسکیکی **ف** ع یعنی اکرام کر اوسکا اور نگاہ رکہہ اوسکو آفات و بلیات سے کہ نہ ضائع ہووی وہ بیچ حق اولاد اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ ایک شخص سے ائمہ حدیث سی اپنی روایت مین اس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک و دولت بیچ اولاد اوسکیکی **ف** ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کتنی ہی برس خلافت عباسیونکی گہر مین رہی یا حقیقت مین یہہ حکم ہی امت کو کہ خلافت حق اونکا ہی چاہیی کہ سوا اونکی کسیکو نصب نہ کرین واللہ اعلم ترجمہ اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **وعنه** أَنَّهُ رَأَى جِبْرِئِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی دیکہا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی دو بار نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح دیکہنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نی جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نے گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑے پہنی اور آنحضرت راز کہہ رہی تہی وحیہ کلبی سی یعنی جبرئیل بصورت وحیہ کلبی کے آئی تہی اونسی آپ سرگوشی کر رہی تہی اور مینی نجانا کہ وہ جبرئیل تہی پس کہا جبرئیل نی آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ یہہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہمپر تو جواب اوسکی سلام کا دیتا مین اوسکی کپڑی بہت سفید ہین اور پہنیگی اولاد اوسکی بعد اوسکی سیاہ کپڑی اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہری تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کسنی باز رکہا تجکو سلام کرنی سی جسوقت کہ گذرا تو ہمپر کہا مینی یا رسول اللہ آپ بات کر رہی تہی اور راز کہہ رہی تہی وحیہ کلبی سی پس ناخوش رکہا مینی کہ قطع کرون مین آپکی راز کہنی کو ساتہہ جواب دینی تمہاکی سلام کا فرمایا آنحضرت نی کہ وہ جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عساکر نی اور ترمذی نی کہا کہ یہہ قضیہ دو بار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین کاتب ان حروف عبدالحق بن سیف الدین نے کہ پوشیدہ نہین ہے کہ جبرئیل آنحضرت کی پاس بیچ صورت وحیہ کلبی کی آتی تہی اور صحابہ اونکو دیکہتی تہی پس وجہ تخصیص ابن عباس کے ساتہہ کی کیا ہوگی پس ظاہر یہہ ہے کہ ابن عباس نے جبرئیل کو دیکہا متمثل بصورت وحیہ کلبی کے ولیکن عالم ملکوت مین سوا اونکی صحابہ سے کسی نے نہین دیکہا اور دیکہنا اور صحابہ کا عالم ناسوت مین ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نی ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوا پیغمبر کے دیکہا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینائی تیری بہی ای ابن عباس نہ جانیوالی ہی ولیکن روز وفات تیری کی بینائی تیری پہر ملجائیگی تجکو آیا ہی کہ جب ابن عباس مر اور اونکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور سفید آیا اور کفن مین آنکر غائب ہوا ہر چند ڈہونڈا نپایا پس عکرمہ مولی ابن عباس کی نی کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اوسکی تہی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نی کہ روز وفات اوسکیکی اوسکو پہیر دینگی اور جب ابن عباس کو لحد مین رکہا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبہون نی سنی یا ایتہا النفس المطمئنہ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اخیر حدیث تک بیان کیا اور اپیر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیی دو بار یہہ تہی کہ جو کچہہ گذرا اونکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نی لگایا اونکو اپنی سینہ سی اور کہا اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب ور دوسری بار کی دعا ہی اونکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پائخانہ مین اور مینی پانی وضو کا رکہا پوچہا کسنی رکہا یہہ پانی کہا لوگون نی کہ ابن عباس نے رکہا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یعنی یا اللہ سمجہہ دے اوسکو دین مین اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کرتی ہو اوسوقت کہ آنحضرت میمونہ کی گہر مین رات کو رہی تہی اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نی عباس اور اونکی اولاد کی لیی دعا کی **وعنه** أَنَّهُ قَالَ دَعَا لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی کہا دو بار دعا کی میرے لیی رسول خدا صلعم نی یہہ کہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایکبار ساتہہ لفظ حکمت کے اور ایکبار ساتہہ عبارت فقہ کی یا ظاہر یہہ ہے کہ دونو دعائین دو مجلسونمین کین جیسیکہ اوپر گذرا واللہ اعلم **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ تہی جعفر دوست رکہتی یعنی بہت مسکینونکو اور بیٹہتی اونکی پاس اور باتین کرتی اونسی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتین کرتی اونسی اور کنیت کرتی تہی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع

یعنی بسبب کثرت چیزوں مذکورہ کی جیسی حضرت علی کو ابو تراب کہتی تھی بسبب بہت بیٹھنی اور لیٹنی اونکی کی مٹی پر اور جیسیکہ صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت اور مسافر کو ابن السبیل کہتی ہین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلٰئِکَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور یہہ بھی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکھا مینی جعفر کو اوڑتی ہوئی بہشت مین ساتہہ فرشتونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ع جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئی تہی لشکر کی نیزہ اسلام کا اونہین کی ہاتہہ مین تہا بعد زید بن حارثہ کی پس لڑی اسکی راہ مین یہانتک کہ کاٹی گئی دونو ہاتہہ اور پانو اونکی پس کہا گئی آنحضرت حالت مکاشفہ مین یا خواب مین کہ اونکی دو پر جوہرین کی ہوئی کہ اوڑتی ہین اونسی جنت مین ساتہہ فرشتونکی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسن اور حسین دونو سردار ہین بہشت کے جوانون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ یہہ افضل ہین اونکی جوان مرنی ہاروں مین اور اس کلام مین نظر ہی اسلیے کہ نہین ہی وجہ تخصیص فضیلت انکی اون لوگونپر کہ جوان مرے بلکہ یہہ افضل ہین بہت سے اون لوگونسی کہ بڈہی مرے ہین اولی یہہ ہے کہ جو بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ یہہ سردار اہل جنت کی ہین اسلیے کہ اہل جنت سب جوان ہونگی لیکن انبیا اور خلفاء راشدین مستثنی ہین یعنی اونسی افضل نہین اور کہا ہی بعضون نے کہ ہوسکتا ہی کہ شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمرد ونکی ہین سوائے انبیا اور خلفاء راشدین کے یا نام رکہنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کے ہو جیسیکہ باپ بیٹی کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی وغیرہ لیا لکہتا ہی اگرچہ مسن اور بڈہا ہو **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ سَبَقَ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حسن اور حسین وہ دونون پہول ہین میرے دنیا سی نقل کی یہہ ترمذی نے اور تحقیق گذری یہہ حدیث پہلی فصل مین **ف** ع کہا سید جمال الدین نے کہ اسمین اشارہ ہی طرف اعتراض کی صاحب مصابیح پر کہتا ہون مین کہ دفع ہوتا ہی اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری کی ہی کہ واقع ہوئی اپنی محل مین اور یہہ روایت ترمذی کی ہی کہ آئی اپنی جگہہ پر پس نہین ہی تکرار باوجودیکہ لفظ دونونکی متغایر ہین فی الجملہ **وعن** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَۃِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا ھُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْہِ فَکَشَفَہٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی وَرِکَیْہِ فَقَالَ ھٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت کی اسامہ بن زید نی کہ رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک رات بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی کہ رکہتا تہا مین پس نکلی آنحضرت یعنی اپنی گہر سی اس حال مین کہ وہ لپیٹی ہوئی تہی ایک چیز پر کہ نہین جانتا تہا مین کہ کیا ہی وہ چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سی کہا مینی کیا ہی یہہ چیز کہ تم لپیٹی والی ہوا سپر پس کہولا آنحضرت نی اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین اوپر دونون کولون اونکی کی تہی یعنی دونو صاحبزادونکو دونون طرف گود مین لیکر چادر سی لپیٹ لیا تہا جیسیکہ چیز نفیس و محبوب کو لپیٹکر چلتی ہین پس فرمایا یہہ دونون بیٹی میری ہین یعنے حکما اور بیٹی بیٹی میری کی یعنی حقیقۃً **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکما جیسیکہ بیٹی کا بیٹا اور اسمین ثابت ہونا شرف نسب کا ہی ان بطن سی ہی ترجمہ خداوندا بلاشبہہ مین دوست رکہتا ہون ان دونکو پس دوست رکہہ تو ان دونون کو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع شاید کہ مقصود اس دعا سی رغبت دلانی ہی اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین کی **وعن** سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہِ التُّرَابُ

فقلتُ مالكَ یا رسولَ اللهِ قال شهدتُ قتلَ الحسینِ انفًا رواه الترمذی وقال هذا حدیثٌ غریبٌ

اور روایت ہی سلمی زوجہ ابو رافع کی سی کہا داخل ہوئی مین اوپر ام سلمہ کی کہ سو ہی تہین آنحضرت کی اسحالین کہ وہ رو رہین تہین پس کہا مینی کس چیزنی رولایا تمکو کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکہتی تہین ام سلمہ دیکہنی سی دیکہنا خواب مین یعنی آنحضرت کو خواب مین دیکہا مینی سحالین کہ اونکی سر اور ڈاڑہی مبارک پر خاک تہی پس کہا مینی کیا ہوا ہی تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نی کہ حاضر ہوا تہا مین حسین کی قتل مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ف ح ا ب پوشیدہ نرہیو کہ موت ام سلمہ کی سنہ اونسٹہہ مین ہی اور بعضون نے کہا سنہ باسٹہہ مین اور قول اول صحیح تر ہی اور شہادت حضرت امام حسین رض کی سنہ اکسٹہہ مین ہے اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچہہ اشکال نہین اور بموجب قول اول کی بہی کچہہ اشکال نہین اسلیے کہ ہو سکتا ہی کہ پہلی وقوع اس واقعہ کی اونکی خواب مین معاملہ کیا ہوا اور انفا یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اوسکی کی ہی وسوقت مین **وعن** انسٍ قال سُئلَ رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیهِ وسلمَ ایُّ اهلِ بیتِكَ احبُّ الیكَ قال الحسنُ والحسینُ وكان یقولُ لفاطمةَ ادعی لی ابنیَّ فیشمُّهما ویضمُّهما الیهِ رواه الترمذیُّ وقال هذا حدیثٌ غریبٌ اور روایت ہی انس سے پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا شخص تمہاری اہل بیت مین سی محبوب تر ہی طرف تمہارے فرمایا حسن اور حسین اور تہی آنحضرت کہ فرماتی فاطمہ کو بلا میرے لیے دونو میری بیٹونکو پس سونگہتی آنحضرت حسن و حسین رض کو یعنی سلیی کہ وہ پہول تہی اونکی اور گلیسے لگاتی اونکو طرف اپنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** بُریدةَ قال كان رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیهِ وسلمَ یخطُبُنا اذ جاءَ الحسنُ والحسینُ وعلیهما قمیصانِ احمرانِ یمشیانِ ویعثُرانِ فنزلَ رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیهِ وسلمَ منَ المنبرِ فحملهما ووضعهما بینَ یدیهِ ثمَّ قال صدقَ اللهُ انَّما اموالُكم واولادُكم فتنةٌ نظرتُ الی هذینِ الصبیَّینِ یمشیانِ ویعثُرانِ فلم اصبرْ حتی قطعتُ حدیثی ورفعتُهما رواه الترمذیُّ وابو داودَ والنسائیُّ اور روایت ہی بریدہ سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑہتی تہی ہماری آگی ناگہان آئی حسن اور حسین تہی اون دونو پر کرتی سرخ چلتی تہی دونون اور گر گر پڑتی تہی زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کمزوری کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سی پس اوٹہا لیا اونکو اور رکہا اون دونونکو آگی اپنی پہر کہا سچ فرمایا اللہ نی سوای اسکی نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہین یعنی محل آزمائش و امتحان تمہاری ہین دیکہا مینی طرف ان دونون لڑکونکی کہ چلتی تہی اور گر گر پڑتی تہی پس نہ صبر کر سکا مین یعنی بسبب محبت اونکی یہانتک کہ موقوف کی مینی بات اپنی کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام دین مرونواہی کرتا تہا اور اوٹہا یا مینی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** ف ح اور یہہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کی بیچ قلب مبارک آنحضرت کی تہا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ مین جائز ہی پس یہہ قسم نداخل سی عبادات مین ہوا اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تہا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اوپر ارتکاب ایسی عمل کی عادت نہ پکڑین اور سہل نجانین اور بہانہ نہ پکڑین مقام عالی سی او ترنی مین اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہہ کہ علو مقام قرب سی اور خلوت حقیقی سی کچہہ تنزل واقع ہوا ہوا اور ہمکو مجال کلام کرنی کا احوال شریف مین نہین ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم **وعن** یعلی بنِ مُرّةَ قال قال رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیهِ وسلمَ حسینٌ منی وانا من حسینٍ احبَّ اللهُ من احبَّ حسینًا حسینٌ سبطٌ من الاسباطِ رواه الترمذیُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسین مجہسی ہی اور مین حسین سے **ف** ف ع کہا قاضی نی کہ گویا آنحضرت نی معلوم کیا نور نبوت سی وہ چیز کو کہ حادث ہونی تہی کہ قریب ہے کہ حادث ہوئیگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید اور یزیدی لڑینگی انسی اور شہید کرین گی اونکو پس خاص کر اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونون مانند شی واحد کی ہین بیچ وجوب محبت اور حرمت تعرض اور لڑنیکی اور تاکید لائی اسکی ساتہہ قول اپنی کی

ترجمہ دوست رکھا اللہ تعالی کو اوس شخص نے کہ دوست رکھا حسین کو **ف** یعنی اسلیے کہ محبت اونکی محبت رسول کی ہی اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہی یہہ طیبی
نی لکھا ہی بموجب اسکے لفظ اللہ احب اللہ مین ہ کی زبر سی پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ نی اور مولانا اسحق نی ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکھی خدا تعالی اوسکو
دوست رکھتا ہی حسین کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش پڑہینگی واللہ اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع سبط ساتھہ زیر سین اور زبر
ب کے یعنی بیٹا ہی بیٹی کا ماخذ اسکا سبط بالفتح سی ہی اور سبط اوس درخت کو کہتی ہین جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت کی ہی
اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون اوسکی و بعضون نی سبط من الاسباط کی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ امت ہی امتون مین سے خیر مین کہا قاضی نی کہ سبط بمعنی ولد کی ہی یعنی وہ میری اولاد
کی اولاد سے ہی اور قبیلہ کو بہی سبط کہتی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی مقرر کی ہمنی بنی اسرائیل کی بارہ قبیلا اور احتمال ہی کہ مراد
یہہ ہو کہ منشعب ہوگا اوسی ایک قبیلا اور پیدا ہوگی ونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل انکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگی اور ہوا امر ایسا ہی اخیر
اور حضرت شیخ نی یون لکہا ہی کہ سبط ساتھہ زیر سین اور جزم بے کے فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کے علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل سی مانند قبائل کی ہین
عرب سے اور سبط اصل مین ساتھہ زبر کی درخت کہ اوسمین شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک اور نام رکھنا امام حسین کا سبط اشارہ ہی اسکی طرف کہ نکلیگی اونکی
نسل سی خلق کثیر **وعن** عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاسِ وَالْحُسَيْنُ
اَشْبَهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی علی سی کہ حسن مشابہ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس چیز مین کہ درمیان سینہ کے ہی سر تک اور حسین مشابہ ہے آنحضرت کی اوس چیز مین کہ ہی
سینہ سی نیچی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا یہہ دونون شاہزادی ملکر ساری آنحضرت تہی اور وجود شریف
آنحضرت کی نی تقسیم پائی تہی درمیان ان دونو کی **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّيْ دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى
صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ
لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا مینی اپنی مان سی کہ چہوڑ دی مجھکو یعنی اون دے مجھکو کہ جاؤن مین
آنحضرت کے خدمت مین اور نماز پڑہون مین اوسکے ساتھہ مغرب کی **ف** ع شاید کہ وہ مان انکی اونکو منع کرتی ہوگی اوس وقت کی جانے سی بسبب دور ہونی مکان کے اور واسطی
خوف کی بہ نسبت ہمکو ہے پایا بہ نسبت اونکی ترجمہ اور سوال کرون مین اوسی یہہ کہ طلب بخشش کے کرین خدا سے واسطی میری اور واسطی تمہارے یعنی پس اذن دیا مان نے اونکو
مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور ادا کی مینی اونکی ساتھہ نماز مغرب کی پہر ادا کیی آنحضرت نی نوافل یہانتک پڑہی نماز عشا کی **ف** ح اور اسحدیث مین فضیلت مشغول
رہنی کی ہی ساتھہ نوافل کی مابین مغرب و عشا کی اور مشائخ اوسکو احیاء مابین العشائین کہتی ہین ترجمہ پہر پہرے آنحضرت نماز سی اور رجوع کی گہر کی طرف
پس پیچہی پیچہی چلا مین آنحضرت کی پس سنی آنحضرت نی آواز میری **ف** ع آواز پانو اور پاپوش کی مراد ہی یا کچھہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نی اوسکو
سنا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مینی ہان حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کیا
کہتا ہی تو اور کیا چاہتا ہی تو بخشی اللہ تجھکو اور تیری مان کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اوترا طرف زمین کے کبہی پہلی اس رات کی **ف** ع اسمین اشارہ
ہی طرف بڑے ہونی اوس امر کی کہ اوترا وہ اوسکی لیی ترجمہ پروانگی طلب کے اوسنی اپنی پروردگار سی کہ آوی اور سلام کری مجہپر اور خوشخبری دے مجھکو ساتھہ
اسکی کہ فاطمہ سردار ہے بہشت کی عورتونکے اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حامل الحسن بن علي على عاتقه فقال رجل نعم المركب ركبت يا غلام فقال النبي صلى الله عليه وسلم ونعم الراكب هو رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہائی ہوئی حسن بن علی کو اپنی کندہ پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری سوار ہوا تو اوٹہی کی پس فرمایا نبی صلعم نی اور اچہا سوار ہی وہ نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی سواری تو اچھی ہی ہی اور سوار بہی اچہا ہی اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہے حسن رض کی

وعن عمر انه فرض لاسامة في ثلثة الاف وخمسمائة وفرض لعبد الله بن عمر في ثلثة الاف فقال عبد الله بن عمر لابيه لم فضلت اسامة علي فوالله ما سبقني الى مشهد قال لان زيدا كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابيك وكان اسامة احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منك فاثرت حب رسول الله صلى الله عليه وسلم على حبي رواه الترمذي اور روایت ہی عمر رض سی یہہ کہ اونہون نی معین کی یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کی لیی بیت المال سی اسطی قوت اونکیکی اور اذن دیا یہہ سار ہے تین ہزار درہمونکی اور معین کی اپنی بیٹی کی لیی کہ عبد اللہ بن عمر ہی اور اذن دیا اونکی لیی یہہ تین ہزار درہمونکی یعنی بہ نسبت اسامہ کے اپنی بیٹی کی روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیی پس کہا عبد اللہ بن عمر نی اپنی باپ سی کہ کس سبب سی فضیلت دی تمنی اسامہ کو مجہپر یعنی اونکا روزینہ مجسی کیون زیادہ کیا کہ قسم ہی خدا کی فضیلت پر پس قسم ہی خدا کی نہین سبقت کی ہی اوسنی مجسی طرف کسی مشہد کی **ف** ع یعنی جگہہ حاضر ہونیکی خیر سی از روی علم وعمل کی اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سی جگہہ حاضر ہونی کی قتال کی لیی و معرکہ کفار کا ہی **ترجمہ** کہا عمر نی اس سبب سے فضیلت دی مینی اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تہا محبوبتر تہا نزدیک پیغمبر خدا کی تیری باپ سے اور تہا اسامہ محبوبتر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تجسی **ف** ع اور سبب اسکا یہہ تہا کہ یہہ دونون اہل بیت مین سی تہی اسلیے کہ مولی قوم کا اونہین مین سی ہوتا ہی **ترجمہ** پس اختیار کیا مینی یعنی ترجیح دی مینی پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہی اپنی محبوب پر تو ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی قطع نظر فضیلت سی کر کر مینی عایت کے آنحضرت کی محبت کی بہ نسبت اونکی

وعن جبلة بن حارثة قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ابعث معي اخي زيدا قال هو ذا فان انطلق معك لم امنعه قال زيد يا رسول الله والله لا اختار عليك احدا قال فرايت راي اخي افضل من رايي رواه الترمذي اور روایت ہے جبلہ بن حارثہ سی کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ بہیجو میری ساتہہ میری بہائی زید کو فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی زید یہہ ہی یعنی حاضر ہی اختیار رکہتا ہی پس اگر جاوی تیری ساتہہ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو **ف** ع ح یعنی اسلیے کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانی سی اور نہ کہون جانی کو وہ جانی چاہیے جاوے چاہیے جاوے **ترجمہ** کہا زید نی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تمپر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بہائی کو اور نہ ماں باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نی پس جانی مینی یعنی بعد اسکی عقل اپنی بہائی کی یعنی زید کی در باب اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی فاضل تر اور بہتر اپنی عقل سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح یعنی در باب لیجانی اوسکی اپنی ساتہہ اسلیے کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا اور آخرت کی حاصل تہی اور اصل قصہ اونکا اور زید کا یہہ ہی کہ زید سہنی والی تہی یمن کی لڑکپنی مین کہ آٹہہ برس کی تہی پکڑی آئی بندی مین ایک قوم کی کہ عرب کے تہی پس اونکو بازار مین لائی یعنی بیچنی کی لیی اور حکیم بن حزام نی کہ بہتیجی خدیجہ رض کی تہی اپنی پہپہی خدیجہ کی لیی اونکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح مین آئین زید کی تئین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نی اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن سی کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہین نکاح انکا کر دیا اور اوس سی اسامہ پیدا ہوی بعد ازان زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کے

بہیں کی بیٹی تہیں نکاح انکا کیا اور بعضونکی نزدیک اول اسلام ہی لائین ہین اور آنحضرت سی سن مین چہوٹی تہی اور بعضی کہتی ہین کہ دس برس چھوٹی تہی حاضر ہوئی بدر مین اور غزوون
مین اور نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہوا ہی انکی نام کی آیت ہی فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت نی جعفر بن ابیطالب کی ساتہ بہائی
چارہ انکا کر دیا تہا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئی پچپن برس کی عمر مین قصہ مختصر اون ایام مین کہ آنحضرت نی زید کو آزاد کر دیا تہا اونکی بہائی جبلہ لینی کو آئی اور
کلام مذکور درمیان مین پایا انکو لذت خدمت بابرکت کہان جانی دیتی تہی **وعن** اسامة بن زيد قال لما ثقل رسول الله صلى الله
عليه وسلم هبطت وهبط الناس المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اصمت فلم يتكلم فجعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يديه على ويرفعهما فاعرف انه يدعو لي رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا اسامہ نی جبکہ ضعیف ہوئی آنحضرت اوس بیماری سی کہ وفات پائی اوس سے اوترا مین اور اوترے لوگ مدینہ مین **ف** ح یعنی
اوس لشکر سی کہ آنحضرت نی مجکو ساتہ مہاجرین اور انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا مین بعد از چند روز کی بسبب سننی خبر بیماری آنحضرت کی کی مدینہ مین
پہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ معنی اوترنی نیچی کی آنیکی ہی اس سبب سی ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کی ہی کہ اسکو حرف کہتی
ہین جیسیکہ عرفات مکہ مین جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرنی مین رعایت علو اور سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسیکہ اگر مکہ سی عرفات کو جاوین تو
کہین گے صعدنا الی عرفات یعنی چڑہی ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی مکہ کو آوین تو کہین گے ہبطنا الی مکة یعنی اوترے ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سی حرف کو
جانا صعود ہی اور وہان سی مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین کہ طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین انتہی
اور ملا علی نی یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ مین و ہبط الناس یعنی اور اوترے صحابہ اپنی مکانون سی طرف مدینہ کی
ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ تحقیق چپ کی گئی تہی وہ اور طاقت بات کرنی کی نہین رکہتی تہی پس نہ بولی آنحضرت پہر
شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہتی تہی دونون ہاتہہ اپنی مجپر اور اوٹہاتی تہی اون دونون کو یعنی مجپر سی پس پہچانا مینی یعنی ساتہہ نور
ولایت او ظہور فراست کی یہہ کہ وہ دعا کرتی ہین میری لیی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ع ح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کے
اور یہہ نہایت کرم و شفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حق مین کہ ایسی وقت مین بہی مہربانی کی دینی اور دعا کی اونکی لیی **وعن** عائشة قالت اراد النبي
صلى الله عليه وسلم ان ينحي مخاط اسامة قالت عائشة دعني حتى انا الذي افعل قال يا عائشة احبيه فاني
احبه رواه الترمذي اور روایت ہی کہا عائشہ نی ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دور کرین اسامہ کا آب بینی یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسیکہ لڑکون
کی ناک پونچہتی ہین اور وہ اوسوقت مین چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑو مجکو تو کہ مین کرون یہہ کام یعنی مین ناک پونچہون اوسکی گویا حضرت عائشہ نی
رعایت ادب کی ناک پونچہنا آنحضرت کا مناسب جانا فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیی کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** ح یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سے دوست رکہہ کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت یہہ ہے کہ محبوب سے گذر کر اوسکی متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکی قسم رو دیار سی +
وعن اسامة قال كنت جالسا اذ جاء علي والعباس يستاذنان فقالا لاسامة استاذن لنا على رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله علي والعباس يستاذنان فقال اتدري ما جاء بهما قلت لا قال لكني ادري
ائذن لهما فدخلا فقالا يا رسول الله جئناك نسالك اي اهلك احب اليك قال فاطمة بنت محمد صلى الله عليه
وسلم قالا ما جئناك نسالك عن اهلك قال احب اهلي الي من قد انعم الله عليه وانعمت عليه اسامة بن زيد قالا

ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ
بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی اسامہ نی کہا تہا مین بیٹہا ہوا یعنی آنحضرت کی دروازہ پر ناگہان آئی علی و عباس رضی اللہ عنہما
اس حال مین کہ چاہتی تہی طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی لیی پس کہا دونون نی واسطی اسامہ کی کہ اذن طلب کر ہمارے لیی آنحضرت سی **ف** ع اور شاید کہ اسامہ
اون دونو مین چہوٹی ہونگی **ترجمہ** پس کہا مینی یا رسول اللہ علی و عباس و انگی ہانگتی ہین آنیکی لیی پس فرمایا آنحضرت نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا چیز لائی ہی ان
دونونکو یعنی کیون آئی ہین کہا مینی نہین جانتا مین فرمایا آنحضرت نی لیکن مین جانتا ہون کہ کس تقریب سے آئی ہین و انگی دی اون دونونکو آوین پس داخل
ہوئی دونون اور عرض کیا یا رسول اللہ آئی ہم آپکی پاس کہ پوچہین ہم آپ سی کون شخص آپکی اہل بیت مین سی محبوب تر ہی نزدیک آپ کی فرمایا آنحضرت نی کہ
محبوب تر بین اہل بیت میری کی نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمد کی ہی کہا علی و عباس نی کہ نہین آئی ہین ہم تمہارے پاس کہ پوچہین ہم حال اہل بیت تمہارے کی سی یعنی اولاد
و ازواج تمہارے کی سی بلکہ پوچہین ہم حال اقارب و متعلقین آپکی سی فرمایا محبوب تر بین اہل میری کا نزدیک میری یعنی مردو نمین سی وہ شخص ہی کہ تحقیق انعام و
احسان کیا خدا تعالی نی اوسپر یعنی ساتہہ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام و احسان کیا مینی اوسپر یعنی ساتہہ آزاد کرنی اور متبنی کرنی اور تربیت کرنیکی وہ
شخص اسامہ بن زید ہی **ف** ح ع جاننا چاہیی کہ انعام حق جل و علا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن مین نسبت زید کی کہ باپ اسامہ کا ہی مذکور ہین و لیکن
انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹی پر ہی اس اعتبار سی آنحضرت نی مصدوق آیہ کریمہ کو اوتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اوسکی بیٹی اسامہ کو حاصل ہے کہ اگرچہ مورد
آیہ کا بیچ حق زید کی ہی و لیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہی بیچ حاصل ہونی دونون انعامونکی **ترجمہ** کہا علی و عباس نی بعد اونکی کون ہی فرمایا آنحضرت نی علی بن
ابی طالب سے **ف** ع پس یہہ نص جلی ہی اسپر کہ نہین لازم آتی ہی احبیت سی افضلیت اسلیی کہ علی افضل ہین اسامہ اور زید سی بالاجماع **ترجمہ** پس کہا عباس نی
یا رسول اللہ کیا آپ نی اپنی چچا کو آخر اہل بیت اپنی کا یعنی اگر بعد اسکی پوچہون تو آپ مجکو فرما دینگی فرمایا آنحضرت نی کہ بلاشبہ علی نی سبقت کی ہی تمپر ساتہہ ہجرت
کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع اور ایسی ہی ساتہہ اسلام کی پس یہہ واجب کرتا ہی تقدیم احبیت کو کہ مترتب ہی اوپر افضلیت کی اور نظیر اسکی یہہ ہی کہ
آئی عباس اور ابو سفیان اور بلال اور سلمان طرف دروازہ عمر کی اس حال مین کہ اذن چاہتی تہی و لیکن اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نی بعد آگاہ کرنی اونکی کی
ساتہہ اس جماعت کی کہ داخل ہون بلال پس کہا ابو سفیان نی عباس سے کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ یہہ مقدم کرتا ہی ہمپر ہمارے موالی یعنی غلامون آزاد کو پس کہا عباس
نی کہ ہمنی تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت مین پس یہہ جزا ہمارے ہی **ف** ح اسلام عباس رض کا بعد از واقعہ بدر کی ہی و بعضی کہتی ہین کہ عباس ہی مکہ مین مسلمان
تہی و لیکن مشرکونسی اسلام چہپانی تہی اور باوجود اسکی ہجرت بعد اسکی کی پوشیدہ نہین ہی اگر تعدد وجوہ مسطورہ کا ملحوظ نہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ حیثیت ایت
کی مشکل ہوتا ہی فافہم و باللہ التوفیق پس البتہ اس مقام مین تعداد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہی یعنی اسامہ بسبب خدمتگذاری وغیرہ کی احب تہی اور حضرت
علی باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کی پس اسامہ اوس جہت سی احب تہے اور حضرت علی اوس جہت سی **وَذُكِرَ** اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ
اور ذکر کیی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس رض کی واقع ہی بیچ کتاب الزکوۃ کی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ فَرَاَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ
وَقَالَ بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن الحارث سے کہا اوس نے کہ نماز پڑہی ابو بکر نی عصر کی یعنی
ایام خلافت اپنی مین یا پہلی اوسکی پہر نکلی اس حال مین کہ راہ چلتی تہی اور اونکی ساتہہ علی رض تہی پس دیکہا ابو بکر نی حسن کو کہ کہیل رہی ہین ساتہہ لڑکونکی پس اوٹہا لیا ابو بکر نی
حسن کو اپنی کندہی پر اور کہا ابو بکر نی یعنی از راہ خوش طبعی کہ فدا ہو باپ میرا یہہ مشابہ ہے پیغمبر کی نہین مشابہ ہے ساتہہ علی کی اور علی ہنستی تہی یعنی از راہ خوشی کے نقل کی یہہ دارمی نے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا قَالَ اَنَسٌ

فَقُلْتُ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ کَانَ اَشْبَھَھُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ
التِّرْمِذِیِّ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِیَادٍ فَجِیْءَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجَعَلَ یَضْرِبُ بِقَضِیْبٍ فِیْ اَنْفِہٖ وَیَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ
مِثْلَ ھٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ مِنْ اَشْبَھِھِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سی کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کی سر مبارک حضرت حسین رض
کا **ف** ع کہا مولف نی کہ یہہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطی قتل کرنی حسین رض کی اور وہ اون
ایام مین امیر تہا کوفہ کا ہی یزید بن معویہ کیطرف سی پہر قتل کیا گیا زمین موصل مین ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی ہاتہہ سی بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے
سن چہیاسٹہ مین **ترجمہ** پس کہا گیا سر حسین کا بیچ طاش کی پس ہوا وہ شقی کہ چہیڑتا تہا اونکی سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی یعنی سر اچہڑیکا
اونکی بینی مبارک پر مارتا تہا اور کہا بیچ حسن امام حسین کی کچہہ **ف** ح یعنی عیب کیا اونکی حسن مین اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی اور
مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال مین لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کی کہ حاصل ہوئی اوس بد بخت کو بسبب قتل اونکی ہ **ترجمہ** کہا انس نی پس
کہا مینی قسم خدا کی تحقیق یہہ تہی بہت مشابہ اہل بیت مین ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک اونکا رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کی نقل کی یہہ بخاری نی اور ترمذی
کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی تہا مین نزدیک ابن زیاد کی پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکی پاس پس شروع کیا مارنا ساتہہ چہڑی کی امام حسین کے
ناک مین اور کہتا تہا نہین دیکہا مینی مانند اسکی حسن مین پس کہا مینی خبردار ہو تحقیق یہہ تہا مشابہ ترین لوگونکی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث صحیح
حسن غریب ہے **ف** ع اور طبرانی نی یون روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نی کہ رکہتا تہا چہڑی کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی بیچ آنکہہ اونکی کی اور ناک اونکی پس
کہا مینی یعنی انس نے اوٹہا چہڑی اپنی اسلیئی کہ تحقیق دیکہا ہے مینی مونہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت مین یون ہی کہ کہا انس نی پس کہا
مینی عبید اللہ کو کہ بلا شبہہ یعنی دیکہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتی تہی جہان کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس نی پس ہٹالی اوسنی چہڑی اور
دخا مین ہی عمارہ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکی یارونکا یعنی بعد مار ی جانیکی پس تہا مین مسجد مین چبوترہ پر پس پہنچا مین طرف
لوگونکی اسحال مین کہ وہ کہہ رہی تہی وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا کہ گہستا تہا سرونمین یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی مین اور ٹہیرا تہوڑی دیر
پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غایب ہو گیا پہر کہا لوگون نی کہ وہ آیا پس کہا یہہ دو بار یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **وعن**
اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّھَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلْمًا مُنْکَرًا
اللَّیْلَۃَ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَتْ اِنَّہٗ شَدِیْدٌ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَتْ رَاَیْتُ کَاَنَّ قِطْعَۃً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَۃُ الْحُسَیْنَ
وَکَانَ فِیْ حِجْرِیْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہٗ
فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ کَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَۃٌ فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُھْرِیْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَالَكَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ ھٰذَا فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ
وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ مِنْ تُرْبَتِہٖ حَمْرَاءَ اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کی سی کہ وہ آئین پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی
دیکہا ہی ایک خواب برا آجکی رات فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی وہ خواب کہا ام فضل نی تحقیق وہ خواب سخت ہے یعنی سنا اوسکا ناگوار ہی نہین کہہ سکتی ہین پہر فرمایا آنحضرت نے کیا ہی وہ کہا ام فضل نے
دیکہا مینی گویا ایک ٹکڑا آپکی بدن مبارک سی کاٹا گیا ہی اور رکہا گیا ہی میری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا تونی خواب اچہا جنیگی فاطمہ بیٹا اگر چاہا ہی خدا نی ہوگا وہ تیری

گود مین یعنی رکھینگی وسکو تیری گود مین بسبب قرابت کی تو اوسکو تربیت کر تیو پس جنی فاطمہ حسین کو پس تہا وہ میری گود مین جیسا کہ فرمایا تہا حضرت نی پس آئی مین
ایک روز آنحضرت کی پاس پس رکہدیا مینی حسین کو آنحضرت کی گود مین پہر ہوا مجہسی دیکہنا اور طرف یعنی مین دیکہنی لگی دوسری طرف پہر دیکہا مینی اونکیطرف پس ناگہان
آنکہین آنحضرت کی ڈالتی تہین آنسو کہا ام الفضل نی پس کہا مینی ای پیغمبر خدا قربان ہون ماں باپ میرے تم پر کیا ہوا آپکو کہ روتی ہو فرمایا آنحضرت نی آئی میرے پاس جبرئیل اور
خبر دی مجکو کہ تحقیق امت میری یعنی امت اجابہ نزدیک ہے کہ قتل کریگی اس بیٹی میرے کو یعنی از راہ ظلم کی پس کہا مینی یعنی بطریق تعجب و استبعاد کی کہ اس بیٹی کو کہا ہان
فی ہان اور دی مجکو جبرئیل نی مٹی اوسکی مٹی سی سرخ **ف** ع یعنی اوس جگہہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگی اور ذخایر مین ہی ملتی ہی کہ کہا آئی مین ام سلمہ کی پاس
اسحالمین کہ وہ روتی تہین پس کہا مینی کس چیز نی رولایا تجکو کہا ام سلمہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اسحالمین کہ اونکی سر اور ڈاڑہی
مبارک پر مٹی تہی پس کہا مینی کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا مین قتل حسین مین ابہی نقل کیا اسکو ترمذی نی اور کہا حدیث غریب ہے اور روایت
کی بغوی نی حسان مین **وعن** ابن عباس انہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار اشعث
اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی انت وامی ما ہذا قال ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ
الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت رواہما البیہقی فی دلائل
النبوۃ واحمد الآخر اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اونہون نی دیکہا مینی آنحضرت کو بیچ اوس حالت کی کہ دیکہتا ہی سونیوالا ایک
روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتہہ مین ایک شیشہ ہی کہ اوسمین خون ہے پس کہا مینی باپ میرا اور ماں میری قربان ہون تمہاری
کیا حال ہی یہہ اور کیسا ہی یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نی یہہ خون حسین کا اور اوسکی یارونکا ہی ہمیشہ رہا مین چنتا اوسکو ابتدا آجکی روز سی یعنی صبح سی اب
تک چنتا تہا مین خون حسین کا اور اوسکی یارونکا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مینی اوسکو ابن عباس نی کہا پس یاد رکہا مینی وسوقت کو پس پایا مینی یعنی دریافت
کیا کہ قتل کئی گئی حسین اوسیوقت روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نی حدیث اخیر **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمۃ واحبونی لحب اللہ واحبوا اہل بیتی
لحبی رواہ الترمذی اور یہہ بہی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہو خدا کو بسبب اوس چیز کی کہ
غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سی **ف** ع یعنی طرح برطرح کی نعمتونسی بموجب قول اللہ تعالی کی فما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہی
نعمت پس اللہ ہے کیطرف سی ہی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اگر نہین دوست رکہتی ہو تم اللہ تعالی کو مگر اسلیکی دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو والا
اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دے یا نہ دے پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کی ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس
دوست رکہو مجکو یعنی جب ثابت ہو اسبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجکو بسبب دوستی خدا کی **ف** ع اسلیکی محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہی اور اسلیکی فرمایا ہی اللہ
تعالی نی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ نی لحب اللہ کی شرح مین یہہ لکہا ہی یعنی بسبب دوست رکہنی تمہاریکی خدا کو یا بسبب
دوست رکہنی خدا کی مجکو ترجمہ اور دوست رکہو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری کی یعنی بسبب دوست رکہنی میرے اونکو یا بسبب دوست رکہنی تمہاریکی مجکو نقل کی ترمذی نی
وعن ابی ذر انہ قال وہو آخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثل اہل بیتی فیکم
مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر غفاری
سی یہہ کہ اونہون نی کہا اسحالمین کہ وہ پکڑنیوالی تہی کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی آگاہ رہو حال و مثل اہل بیت میرے کی
تم مین مثال کشتی نوح کی ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچہی رہا اور سوار نہوا اوسمین ہلاک ہوا نقل کی یہہ احمد نی **ف** ع یعنی

پس اسیطرح جسنی لازم پکڑی محبت و متابعت اونکی نجات پائی اوسنی دارین مین و الا ہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال و جاہ یا ایک ان
دونون مین سے مشابہت دی نیا کو اور اوسچیز کو کہ دنیا مین ہی قسم کفر اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور ہوا و زائغہ سی ساتہہ دریاء عمیق کی اوس مین
موج پر موج ہو اور اوپر اوسکی ابر ہو کتنی ہی طرح کی تاریکیان ہون اوپر تلی اور گہیر رکہا ہو اوس دریا نی ساری مین اور نہین ہے اوس سی خلاصی مگر بسبب
اوس کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگا وہی وسکو ساتہہ اس قول آنحضرت کی مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشیء منہ
اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کی سوار ہوئی اہل بیت کی محبت کے کشتی مین اور راہ پائی ہمنی ساتہہ
ستاری ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس امید رکہتی ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کی سی او طبقات دوزخ کی سی اور امید رکہتی ہین راہ پانی
کی طرف پہنچنی درجات جنتون کی اور نعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتہہ ہالکین کے اول وہلہ مین
اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکہی ساتہہ ستارون صحابہ کی مانند روافض کی وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کہ نہین نکل سکی گا اون سی انتہی
اور روایت کی احمد نی انس سے بطریق مرفوع کی کہ مثل علماء کی زمین مین مانند مثال ستارونکی ہی آسمان مین کہ راہ دکہاتی ہین بر و بحر کی تاریکیون مین پس جب
مٹ جاوینگی ستاری ہلکتی پہرینگی راہونکی چلنی والی

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہی بیچ بیان مناقب بیبیون صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ف ح جانا چاہیی کہ بیبیان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تہین اور ایک وقت مین گیارہ
اور اور ایک وقت مین زیادہ اس سے اور ایک وقت مین کم اس سے جامع الاصول مین لایا ہی کہ علما اختلاف کرتی ہین بیچ عدد بیبیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے
اور بیچ ترتیب اونکی کی اور بیچ عدد اونکی کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد اون کی کہ دخول کیا ہی ساتہہ اونکی اور اون کے
کہ نہین دخول کیا ہی ساتہہ ونکی اور ایک جماعت عورتون سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپنے اور نکاح مین نہین لائی اونکو اور بعضی ایسی تہین
کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سی اور کہا صاحب جامع الاصول نی کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچہہ کہ مشہور ہی اقوال علماء سی
سی بعد ازان ذکر کیی نام اونکی اور کاتب حروف نی بیچ شرح اسماء کی تاریخ نکاح اور وفات اونکی ذکر کی ہی اور تکملہ شرح کی مین احوال ہر ایک کا لکہا ہی اور
یہان اوپر ذکر کرنی نامون اور تاریخ کے اقتصار کیا اول ازواج مطہرات مین سی ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اونسی آنحضرت نی اس حال مین
کہ خدیجہ چالیس برس کے تہین اور آنحضرت پچیس برس کے وفات پائی اونہون نے تین برس پہلی ہجرت سی موجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا
سودہ بیٹی زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ چون مین پہر عائشہ صدیقہ ابو بکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ مین اس حال مین کہ وہ چہہ برس کی تہین اور بنا
یعنی صحبت وغیرہ کی ساتہہ اونکی نو برس کی عمر مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ چپن یا اٹہاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سی نکاح کیا دوسرے
سال یا تیسری سال ہجری مین اور مرین وہ سنہ سینتالیس یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کی بیٹی سی نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ
بیٹی امیہ مخزومی کی سی نکاح کیا سن چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ انسٹہہ مین اور بعضون نی کہا سن باسٹہہ مین اور اول صحیح تر ہے اور زینب جحش کی بیٹی سی
نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین سن مین اور بعد آنحضرت کی آپ کی بیویون مین سی اول انہین کے وفات ہوئی ہی اور ام حبیبہ ابو سفیان کی بیٹی
اور معویہ کے بہن کا حال یہ ہے کہ صحیح تر اور مشہور تر یہہ ہی کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نی آنحضرت کی لیی ساتہہ مہر چار ہزار درہم کی سن چہہ مین بیچ حبشہ کی
کہ اوسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبد اللہ بن جحش کی گئی تہین اور عبد اللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہہ اپنی دین پر قایم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بندی
مین پکڑا آنحضرت نی غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چہٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسی اور مرین وہ سنہ پچپن مین
اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات مین اور مرین وہ سن اکسٹہہ یا اکیاون مین اور وہ خالا ابن عباس کے ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سی نکاح

کیا سنہ سات مین بیچ غزوہ خیبر کی اونکو بندی مین پکڑا اور آزاد کرکی کہ نکاح کیا اور وہ اوسوقت مین ستران برس کی تہین وفات پائی سن پچاس مین اور بعضون
نی کہا سنہ باون مین اور بعضون نی اور او رکچہہ کہا اور ریحانہ بیٹی زید کی یہود یہ بندی مین آئین اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نی اور نکاح کیا اونسی حجۃ الوداع مین
اور مرین وقت پہرنیکی حجۃ الوداع سی اور ان گیارہ عورتونسی نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتونمین سے مقدار بیس کے یا زیادہ اونسی تہین کہ
اونسی نکاح کیا حضرت نی اور پہلی دخول سی مفارقت کی اور بعضون کو پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نی وقت اوترنی آیۃ کریمہ یا
ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کی دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کی پاس سی اور تفصیل اونکی جامع الاصول مین مذکور ہی اور ای حرمین بعضون
نی کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولا مین مرین اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ
مذکور ہوئین بعضون نی کہا کہ اونکو آزاد نہکیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی تہی کہ زینب بنت جحش نی بخشی تہی اور ایک اور تہی کہ قیدیون
سی بند مین آئی تہی واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
خَیْرُ نِسَائِہَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ
وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ روایت ہی امیر المومنین علی رض نی کہا سنا مینی آنحضرت کو فرماتی
بہترین عورتون اوس امت کی سی کہ مریم اوسمین تہین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہترین عورتون اس امت کی سی خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نی اور اشارہ کیا وکیع نی کہ حفاظ حدیث سی ہی اور بیچ مرتبہ مالک اور اقران اونکیکی ہی طرف آسمان
اور زمین کے **ف** ح واسطی بیان معنی دنیا کی یعنی بہتر ہی اونسی کہ آسمان و زمین کی نیچی ہین اور اس حدیث سی ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین اپنی
اپنی امتونمین ہی لیکن معلوم نہوئی نسبت درمیان ان دونونکی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سی کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم
سی موجب قول صحیح کی ایسلیے کہ مریم پیغمبر تو مین نہین اور یہہ بہی مقرر ہی کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتونسی پہر عائشہ اور خدیجہ مین بہی اختلاف کیا ہی اور ایسی
ہی ہی بیچ فضیلت فاطمہ کی عائشہ پر اور مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نے کہا کہ فاطمہ جگرپارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کی جگرپارہ پر کسیکو فضیلت نہین دیتا ہون
اور باقی کلام باب مناقب اہل بیت کی پہلی فصل مین گذر چکا وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْ مَعَہَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَیْہَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّہَا وَمِنِّیْ
وَبَشِّرْہَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت کی ابو ہریرہ نی کہ کہا آئی جبرئیل
آنحضرت کی پاس پس کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین مکہ سی ساتہہ اونکی ہی باسن کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتہہ روٹی کی یا طعام
ہی یعنی مشتمل سالن روٹی پر **ف** ح یہہ شک راوی سی ہی اور آنا خدیجہ کا مکہ سی تہا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت مین تہی اور توشہ چند روزہ
اپنی ساتہہ لیجاتی ایک روز خدیجہ آپ لی گئین اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحین نی پوشیدہ نرہی کہ مشہور یہہ ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا پہلی اوترنی جبرئیل کی سی تہا ظاہر بعد اوترنی جبرئیل کی ہی کچہہ دنون وہان رہی ہون اور خدیجہ اون دنونمین طعام آنحضرت کی لیے لی گئین یا یہہ
طعام لانا اور وقت مین ہو واللہ اعلم غرضکہ بہر صورت یہہ خبر جبرئیل نی دی اور کہا **ترجمہ** پس جسوقت کہ آوین خدیجہ آپ کی پاس پس کہو اوسیر سلام اوسکی
پروردگار کیطرف سی اور میری طرف سی **ف** ع لکہا ہی علما نی کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ رض پر کہ عائشہ کی حدیث مین جبرئیل کی سلام
پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالے کی طرف سی بہی سلام کیا **ترجمہ** اور خوشخبری دو اونکو ساتہہ ایک گہر کی بہشت مین موتی سی کہ اندر سی
خالی ہی فراخ مقدار ایک محل کی **ف** ح اور بہشت مین گنبد ہونگی موتی کی اور قصب جواہر کی وہ ہوتا ہی کہ دراز اور اندر سی خالی ہو اور حدیثونمین

صریح ذکر ہوتی کا آیا ہی **ترجمہ** اور نہ شور و شغب ہوگا اوس گھر مین اور نہ رنج و تعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع نفی ان دونون چیزون کی ایسی کردینا کی گھر مین جو لوگ رہتی ہین تو شور و شغب وہان ہوتا ہی اور اوسکی بنانی سنوارنی مین رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نی کہ محل جنت کی خالی ہونگی ان آفات سی اور کہا ہی علما نی کہ یہہ جزا اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تہین بخوشی خاطر بغیر جلانی اور منازعت و تعب کے

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین غیرت کی مینی اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیویون سی جسقدر کہ رشک لگتی مین خدیجہ پر حالانکہ نہین دیکھا تہا مینی خدیجہ کو ولیکن تہی آنحضرت بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر کہ ذبح کرتی بکری کو پہر بہت سی ٹکڑی کرتی اوسکی کہ کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہیجتی آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکی اعضا کو اور بانٹتی اوسکو بیچ اون عورتونکی کہ دوستدار خدیجہ کی تہین پس اکثر اوقات کہتی تہی مین آنحضرت کو گویا نہ تہی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کی مگر خدیجہ پس فرماتے یا آنحضرت یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی اور ایسی اور یہ ایسی اور ایسی اور ہی ایسی اور ایسی **ف** ح ع یعنی روزی رکہتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنیوالی تہی وغیر ذلک اور اوسکو مبہم فرماتی واسطی مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اسکے کہ بیان اوسکی صفتونکا حد و اندازہ سی باہر تہا اور فرماتی **ترجمہ** اور تہی میری لیے اوس سے اولاد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سی تہی رضی اللہ عنہم سوائی ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تہی اور فاطمہ بہی انہین سی تہین کہ کیا کچہہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور اسمین تعریض ہے عائشہ کو کہ اونسی کوئی فرزند نہوا اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ خاص غرض عورتون سی اور سب سے زیادہ فائدہ اونکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نی کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹی اسدکی قرشیہ تہین اول نکاح میں تہین ابن ہالہ بن زرارہ کی پہر نکاح کیا اونسی عتیق بن عائذ نی پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اونکی عمر تہی چالیس برس کی اور نہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی اونکی کسی عورت سے اور نہ نکاح کیا اونپر کسی اور سی یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب مردون اور عورتون سی پہلی ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلی ہجرت سے اور بعضون نی کہا چار برس پہلی اور بعضون نے کہا تین برس پہلی اور گذری تہی نبوت سے دس برس اور عمر اونکی تہی پینسٹہہ برس کے

وعن اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ تحقیق عائشہ نی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ صلعم نی ای عائشہ یہہ جبرئیل ہین پہنچاتی ہین تمکو سلام کہا عائشہ نی یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کے اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نی اور آنحضرت دیکہتی تہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تہی مین اوسکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ آنحضرت دیکہتی تہی اور عائشہ نہین دیکہتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهٖ اِمْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نی کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب مین تین شب لاتا تہا تجکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑی بہت اچہی ریشمی کپڑی کی **ف** ح اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نی کہ لائی جبرئیل صورت میری اپنی ہتیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نکاح کرین مجہسی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہہ ہے کہ صورت حریر مین تہی اور حریر ہتیلی مین اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ دو بار

لائی ہون جبرئیل صورت انکی ایکبار حریر مین اور ایکبار ہتیلی مین یا یہہ کہ جبرئیل ہتیلی مین لائی ہون اور فرشتہ حریر مین **ت** پس کہا فرشتہ نی یہہ صورت بیوی تیری ہی یعنی صورت اونکی ہی پس اوٹہایا مینی تیری صورت کی مونہہ سی کپڑا پس ناگہان تو اب وہ صورت ہی کہ دیکہی تہی مینی یا یہہ معنی ہین کہ کہولا مینی کپڑا تیری مونہہ سی جوقت دیکہنی تیری کی پس ناگہان تو مثل اوسی صورت کے ہی کہ دیکہی تہی مینی خواب مین پس کہا مینی یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب نزدیک خدا کے سی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہنچا ویگا اوسکو مجہہ تک اگر کہا جاوے کہ شک پیم ہونی کا خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی الہی کہ انبیا کا خواب وحی ہی خصوصًا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی علمانی کہ اگر یہہ واقعہ خواب کا پہلی نبوت سی ہو تو کچہہ اشکال ہی ہی نہین اور اگر بعد نبوت کے ہو تو مراد یہان شک نہین ہے بلکہ اسطرح فرمانا واسطی تقریر وقوع اور تحقیق اسکی ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہی جیسیکہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ کرونگا تجسے پہر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونی اوسکی پہلی نبوت سے تو جواب اسکا یہہ ہی کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نہین ہی کی ساتہہ نہین ہے خصوص خواب مین مخصوص جو ہی تو لانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کیطرف سے یعنی وحی پیغمبر پر لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نی کہا کہ اصل اس خواب کے حق ہی و لیکن شک اوسکی تعبیر مین ہے کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد اسکے دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نی کہ خواستگاری کی عائشہ نفسی ہی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی مکہ مین شوال کی مہینی مین بیچ دسوین سال کی نبوت سے اور تین برس پہلی ہجرت کے اور بعضون نے اور اور کچہہ بہی کہا ہی اس باب مین اور عروسی کی اونسی یعنی آپکی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کی سر اٹہارہوین مہینی پر اور اوسوقت مین عمر اونکی نو برس کی تہی اور بعضون نے کہا کہ دخول کیا حضرت نی ساتہہ اونکی مدینہ مین بعد سات مہینی کی وقت آنی اپنی سی اور رہین وہ ساتہہ آنحضرت کی نو برس اور جب آنحضرت کی وفات شریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کے تہین اور نہین نکاح کیا آنحضرت نی کسی باکرہ سی سوا انکی اور تہین یہہ فقیہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت حدیثین یاد تہین انکو آنحضرت کی اور عارفہ تہین ایام اور اشعار عرب کے اور روایت کین حدیثین انسے جماعت کثیرہ نی صحابہ اور تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سنہ ۵۷ ستاون مین اور بعضون نی کہا سن اٹہاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنی ستراں دن کی رمضان سے اور حکم کیا تہا اونہون نی اپنی دفن کرنیکا رات کو پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑہی اونپر ابوہریرہ نی اور اون دنون مین مروان خلیفہ تہی مدینہ پر معاویہ کی زمانہ مین **وعنہا** قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هَذِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ ثواب ساتہہ تحفون اپنی کی بیچ روز نوبت میری کی یعنی پیشکش جو حضرت کے لیے لانی چاہتی تو رکہ چہوڑتی اوس روز تک نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اونکی پاس ہون خدمت بابرکت مین لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی زیادتی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نی کہ بیویان آنحضرت کی دو گروہ تہین متفق

تہا مزاج ہر گروہ کا اور رائی اوسکی بیچ عشرت وصحبت کے پس ایک گروہ تہا کہ اوسمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تہین
ف ح حضرت عائشہ سردار انکی تہین بسبب محبت رسول خدا کی اور وہ اور حفصہ آپسمین موافق و رفیق ایک دوسرکی تہین جیسیکہ ابو بکر و عمر متفق و متحد تہی ترجمہ
اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بویان پیغمبر خدا صلعم کی تہین یعنی اور ام سلمہ اونکی سردار تہین پس گفتگو کی ام سلمہ کی گروہ نی یعنی ام سلمہ سی پس کہا ام سلمہ سی کہ عرض
کرو پیغمبر خدا صلعم سی کہ کلام کرین لوگونسی پس فرماوین کہ جو کوئی چاہی کہ تحفہ بہیجی طرف آنحضرت کی پس چاہیئی کہ بہیجی تحفہ طرف اونکی جس جگہہ کہ ہون یعنی خواہ
عائشہ کی گہر مین خواہ کسی اور کی گہر مین اور تخصیص عائشہ کی گہر کی نکرین تو کہ اوٹہہ جاوی تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہی پس کلام کیا ام سلمہ نی آنحضرت سی اسباب
مین پس فرمایا آنحضرت نی ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجکو عائشہ کی مقدمہ مین اور بسبب حال عائشہ کی اسلیئی کہ وحی نہین آتی ہی مجکو اسحال مین کہ مین بیچ لحاف کسی بیوی کی ہون
سوای عائشہ کی ف ع یعنی انکی لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اور کی لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نی کہ نازل ہوئی آیہ انک لاتہدی من احببت
اسحالمین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی لحاف مین کہا ام سلمہ نی توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کی آپکی ایذا سی یعنی اوس چیز سی کہ باعث آپکی ایذا کی ہو یا رسول
سپہر ان عورتون نی کہ ام سلمہ کی گروہ کی تہین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بہیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سی اس قضیہ مین پس کلام کیا فاطمہ
نی آنحضرت سی ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کی پہلی قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ای بیٹی میری کیا نہین دوست رکہتی تو جسکو دوست
رکہتا ہون مین کہا فاطمہ نی ہان دوست رکہتی ہون مین جسکو آپ دوست رکہتی ہین فرمایا حضرت نی پس دوست رکہہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور نہ ذکر کر اس چیز کو کہ سبب کراہت خاطر اوسکی ہو نقل کیا یہہ بخاری و مسلم نی
ف ح اور آنحضرت نی حکم نہ کیا تہا کسیکو کہ عائشہ کی باری مین لاوے اور حق اون عورتون کا ساتہہ اوسکی متعلق نہوا تہا اگر کوئی آپسی لاوی منع کیون کرین وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ
فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ فِي بَدْءِ الْخَلْقِ بِرِوَايَةِ ابی موسیٰ ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہہ ہی فضل عائشہ علی النساء ف ع اوسکی بعد یون ہے کفضل الثرید علی سائر
الاطعمہ ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کی ساتہہ روایت ابو موسی اشعری کی ف ع اور پہلی گذر چکا ہے اختلاف اسکا کہ مراد عورتون سی جنس عورتونکی ہین یا ازواج آنحضرت کی علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر یہی ہے
کہ عائشہ فضل سب عورتونسی ہین چنانچہ ظاہر اطلاق اسکی دلالت کرتا ہی بسبب جامع ہونیکی اوسکی کمالات علمیہ اور عملیہ کی کہ جنکو تعبیر کیا ہی تشبیہ مین ساتہہ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج
مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سرباب وغیرہ مین ذکر ہو چکا ہی اور کچہہ باقی ضروری یہان لکہا جاتا ہی پس حضرت سودہ پہلی تہین سکران کے کہ جو انکی چچا کا بیٹا تہا
جب وہ مرا تو حضرت نی اونسی نکاح کیا پہلی عقد عائشہ کی اور ہجرت کی اونہون نے طرف مدینہ کی پہر جب بڑی عمر ہوئی اونکی تو حضرت نی ارادہ اونکی طلاق دینی کا کیا
پس انہون نی سوال کیا حضرت سی کہ یہہ نکرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کی لیی مقرر کی پس حضرت نی رہنی دیا اونکو نکاح مین اور وفات ہوئی اونکی مدینہ مین بیچ
مہینی شوال کی اور حضرت حفصہ کی مان تہین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلی نکاح مین تہین خنیس بن حذافہ سہمی کے ہجرت کر آئین ساتہہ خاوند کی طرف مدینہ کی اور
مرا خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کی پہر پیام اونکی نکاح کا کیا حضرت عمر نی حضرت ابو بکر اور عثمان سی پس اونہون نے قبول نکیا پہر پیام نکاح کا کیا اونسی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی سن تین مین بعد ازان ایک طلاق دی پہر رجوع کی اونسی بسبب آنے وحی کی کہ رجوع کر تو حفصہ سی اسلیئی کہ وہ بڑی روزہ دار
اور شب بیدار ہی اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی اونکی شعبان مین بیچ سن پینتالیس ۴۵ھ کے
ساٹہہ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل مین سی تہین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سی اور پہلی نکاح مین تہین کنانہ ابن ابی الحقیق کی پہر جب وہ قتل
کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کی اور پکڑی آئین بندی ہو کر تو اونکو آنحضرت نی خاص اپنی لیئی لیا اور بعضون نی کہا کہ آئین وہ دحیہ کلبی کی حصہ مین پہر
خرید اونکو آنحضرت نی اونسی پس سلام لائین پہر آزاد کیا حضرت نے اونکو اور نکاح کیا اونسی اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئین بقیع
مین اور ام سلمہ کا نام ہند تہا اور تہین وہ پہلی رسول خدا صلعم کی ابو سلمہ کی نکاح مین اور دفن کی گئین بعد وفات کی بقیع مین بیچ عمر چوراسی برس کی
اور زینب بنت جحش کی مان عبد المطلب کی بیٹی تہین اور پہی آنحضرت کی اور تہین پہلی نکاح مین زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد ہی آنحضرت کی پس طلاق دی

زینب انکو پھر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نی زینب نام رکہا کہا عائشہ نی اونکی حقمین کہ نہین تہی کوئی عورت بہتر اونسی
دین مین اور بہت ڈرنیوالی اللہ سی اور بہت سچ بولنیوالی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتی دارونسی اور بہت صدقہ دینیوالی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنی نفس کو
اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اوس سے مرین وہ مدینہ مین تیپنتیس برس کی عمر مین اور ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر بن
حرب ورمان اونکی تہین صفیہ بیٹی ابو العاص کے پہپی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جنگ وہ مریسیع مین سندی مین آئین تو ثابت بن قیس کی حصے مین آئین
پھر اونہون نے مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت نی دین بدل کتابت اونکی طرف سی ادا کیا پھر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے تغیر کر کر جویریہ
نام رکہا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹھہ برس کے اور میمونہ کا نام بہی وہ تہا پس نام رکہا حضرت نے اونکا میمونہ اور تہین وہ پہلی نکاح مین مسعود بن عمرو ثقفی کی ایام
جاہلیت مین پس مفارقت کی اونسی اور نسی پہر نکاح کیا اونسی ابو رہم نی پہر جب وہ مرا تو آنحضرت نی نکاح کیا اونسی ماہ ذی قعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا کی سرف مین کہ دس کوس سے
مکہ سی اور قضاء الہی سی مرین بہی وہ اوسی مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کی اور بہن ہین اسماء
بنت عمیس کے اور وہ آخری بیوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وآسية امرأة فرعون رواه الترمذي ٭ روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہانکی عورتونسی پہچاننا
مناقب فضائل ان چار عورتونکا اپنی غیرسی افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** ح ع ظاہر یہہ ہے کہ مراتب انکی موافق ذکر انکی کی ہون اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کرنیکی ساتھہ ذکر اونکی کی اور حدیثون مین یا یہہ کہ
شاید یہہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی اور پہنچنی اونکی کی طرف وصال حضرت کی فرمائی ہو پہر دیکہا مینی جامع الاصول مین کہ روایت کی احمد نی اور شیخین نی
اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ابی موسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مردونسی بہت اور نہین کامل ہوئی عورتونسی مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران
اور بلاشبہہ فضیلت عائشہ کی سب عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہی انس سے کو ہی یعنی کافی ہی تجکو پہچاننا تر
ان چار عورتونکی فضیلت کا پہچاننی سب عورتونکی سی کہا سیوطی نی نقایہ مین کہ اعتقاد رکہتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل امہات
المومنین کی یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کی درمیان خدیجہ اور عائشہ کی کئی قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون مین یعنی
ملا علی کہ توقف سبکی حقمین اولی ہی اسلیئے کہ نہین ہے اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنی دلیلین متعارض ہین نہین مفید واسطی عقائد کی کہ مبنی ہی یقینیات پر **وعن** عائشة ان جبريل جاء بصورتها في خرقة حرير خضراء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذه زوجتك في الدنيا والآخرة رواه الترمذي ٭ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ جبریل لائی
صورت اون کی بیچ کپڑی ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح اس سے معلوم
ہوا کہ سر توجہ اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتہہ حریر سفید کی نہین ہی قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم **وعن** انس قال بلغ صفية ان حفصة قالت لها بنت يهودي فبكت فدخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم وهي تبكي فقال ما يبكيك فقالت قالت لي حفصة اني ابنة يهودي فقال النبي صلى الله عليه وسلم انك لابنة نبي وان عمك لنبي وانك لتحت نبي ففيم تفخر عليك ثم قال اتقي الله يا حفصة رواه الترمذي والنسائي ٭ روایت ہی انس سی کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نی کہا اونکی
حقمین بیٹی یہودی کی یعنی بنظر اونکی باپ حیی بن اخطب کی کہ یہود تہا پس روئین صفیہ پہر داخل ہوئی اوپر نبی صلعم اس حالمین کہ وہ رو رہی تہین پس فرمایا آپ نی

کس چیز نے رلایا تجکو پس کہا صفیہ نے کہ کہا میری حق مین حفصہ نے کہ مین بیٹی یہودی کی ہون پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہی اور بلاشبہہ چچا
تیرا البتہ نبی ہی **ف** ح ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد تہا اور حضرت ہارون بہائی تہی حضرت موسی کی
پس اس حساب سے باپ یعنی جد اعلی ونکی پیغمبر ہوئی اور چچا بہی پیغمبر ہوئی یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا ترجمہ
اور تحقیق تو ای صفیہ نیچی پیغمبر کی ہی یعنی بیوی اونکی ہی اب مراد اپنی ذات شریف رکہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز مین اور بسبب کونسی فضیلت کے فخر کرتی
ہی حفصہ تجپر **ف** ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہے صفیہ سی کہ وہ جامع صفات فضل و کرم کی ہین تفضیل اونکی اور ونپر پس یون کہنا چاہیی کہ یہہ صفات
مخصوص ساتہہ صفیہ کے نہین ہین بلکہ تمام ہوویان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرشتہ مین شریک ہین ان صفات مین اسلیے کہ بیٹیان اسمعیل کی ہین کہ بہائی
اسحق کی ہین اور نیچی آنحضرت کی ہین **ترجمہ** پہر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینی صفیہ کے ای حفصہ ڈر تو خدا سی یعنی اونکی مخالفت سے یا اونکی عداوت کے
ساتہہ ترک کرنی ایسی کلام کی کہ عادات جاہلیت سی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نسائی نے **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ
ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنی پاس بیچ سال فتح مکہ کی پس سرگوشی کی اوسنی پس روئین فاطمہ پہر بات کی
اوسنی یعنی خفیہ پس ہنسین فاطمہ **ف** ع اور اوپر گذری ہی جگا ہی کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ سی یہہ ماجرا پوچہا آنحضرت کی حیات مین اونہون نے نہ بتایا اور بعد
وفات کی بتایا جیساکہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتہہ قول اپنی کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہے کہ فتح مکہ مین اس قضیہ کا کہنا وہم ہی اسلیے کہ نہین
ثابت ہوا مورخین کے نزدیک وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ مین بلکہ تہا یہہ حجۃ الوداع مین یا آنحضرت کی مرض الموت مین **ترجمہ** پس جب وفات پائی
آنحضرت نے پوچہا مینی فاطمہ سی رونی اونکی سی پہلی اور ہنسنی اونکے سی دوسری بار یعنی ان دونون چیزونکا سبب پوچہا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجکو آنحضرت نے
کہ وہ وفات پاوینگی یعنی عنقریب پس روئی مین پہر خبر دی مجکو کہ مین سردار ہون بہشت کی عورتون کی سوای مریم بنت عمران کی پس ہنسی مین نقل کی یہہ حدیث
ترمذی نے **ف** ع اور یہہ منافی نہین ہے اوس روایت کی کہ کہا فاطمہ کو یہہ بہی کہ اول میرے اہل بیت مین سے تو ہی ملیگی مجہسی جیسیکہ اوپر مذکور ہوئی یہہ روایت اور
مناسبت اس حدیث کی ساتہہ اس باب کے ظاہر نہین ہے بلکہ مناسبت باب مناقب اہل بیت کی ساتہہ رکہتی ہی لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کی اس فصل کہ جسمین ذکر کیا
اونمین فاطمہ کا ساتہہ ذکر خدیجہ اور مریم کی اور یہہ ایک فن ہی بدیع کلام سے پس گویا یہہ تفصیل واسطے بعض اوس چیز کی کہ اوپر گذری اور نہین بعید ہی کہ یہہ ہو اشارہ
طرف اوس مضمون کی کہ وارد ہوا ہی کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت مین **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ
مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا نہین مشتبہ ہوئی ہمپر کہ صحابہ آنحضرت کی ہین کوئی حدیث اور کوئی بات ہرگز پس
پوچہا ہمنی حضرت عائشہ سے مگر کہ پایا ہمنی عائشہ کی پاس اوس حدیث سی اور متعلقات اوسکی سی علم کہ حل اوس اشکال کا کردیتی تہین بسبب وفور علم اپنی کی کہ بسبب کثرت صحبت
آنحضرت کے اور قوت اجتہاد کے حاصل ہوا تہا کہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **وعن** مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ
عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی موسی بن طلحہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو بہت فصیح عائشہ
سی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ح یہہ مبالغہ کہا یا حقیقۃ کہ انہون نے نہ دیکہا ہو کسیکو فصیح زیادہ عائشہ سی

باب جامع المناقب باب جامع مناقب کا **ف ح** یعنی ذکر کئین ہین مولف نی اس باب مین مناقب بعضون کی مشاہیر صحابہ سی بی تخصیص جماعت مخصوصہ کی اونسی اور بی تخصیص لکہنی باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب کی لیی مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت اور عشرہ مبشرہ اور ازواج اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عبد اللہ بن عمر قال رایت فی المنام کان فی یدی سرقۃ من حریر لا اھوی بہا الی مکان فی الجنۃ الا طارت بی الیہ فقصصتہا علی حفصۃ فقصتہا حفصۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخاک رجل صالح او ان عبد اللہ رجل صالح متفق علیہ**

روایت ہی عبد اللہ بن عمر الخطاب سے **ف ع** یہہ قریشی عدوی ہین اسلام لائی اپنی باپ کے ساتہہ مکہ مین چہوٹی سی عمر مین اور حاضر ہوئی مابعد خندق کی جہاد ونمین اور تہی اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبد اللہ نی کہ نہین تہا ہم مین سے کوئی مگر کہ جہکی اوسپر دنیا اور جہکا وہ طرف دنیا کی سوا عمر کی اور اونکی بیٹی یعنی عبد اللہ کے کہا نافع نی کہ نہین مرا ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیی ہزار انسان یا زیادہ اور سب جاجیونسی پہلی جاتی اون جگہون مین کہ جہان حضرت ٹہرتی تہی عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نی تاخیر کی نماز فجر یا عصر مین پس کہا ابن عمر نی کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کرنی کا پس کہا اونکو حجاج نی کہ بلا شبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت دونمین اوس چیز کو کہ تیری آنکہون مین ہے یعنی مغز دہیلی نکال ڈالون کہا ابن عمر نی کہ اگر تو احمق مسلط ہوا ہے اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی سی یہہ بات کہی کہ حجاج نی نہین سنی پس حکم کیا حجاج نی ایک شخص کو کہ اوسنی لیجا نیزہ اوسکا اوپر زہر آلود کیا اونکو مارا ہین اور رکہی نیچی کی پہال اونکی اپنے قدم مین اور ولادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت اونکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کی مارے جانیکی تین مہینی پیچہی اور وصیت کی تہی کہ مجکو دفن کرنا حل مین پس نہو سکا یہہ بسبب حجاج کی اور دفن کیی گئی ذی طوی مین مہاجرین کے مقبرہ مین اور چوراسی برس کے عمر ہوئی اونکی **ت** کہا ابن عمر نی کہ دیکہا مینی خواب مین گویا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑیکا قصد نہین کرتا ہون ساتہہ اوس ٹکڑیکی طرف کسی مکان کی بہشت مین یعنی جس جگہہ اونچا کر کر جانیکا قصد کرتا ہون مگر کہ اوڑتا ہی وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہی طرف اوس مکان کی یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بازوی پرندہ کیکی ہو اپس بیان کیا مینی یہہ خواب حفصہ سی کہ بہن ابن عمر کی تہین پہر عرض کیا حفصہ نی یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپنے کہ بہائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا یہہ کہ عبد اللہ مرد نیک بخت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ع** گویا تعبیر دی آپنے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اوسکی ہین کہ منازل جنت کو پہنچاوینگی **وعن حذیفۃ قال ان اشبہ الناس دلا وسمتا وھدیا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن ام عبد من حین یخرج من بیتہ الی ان یرجع الیہ لا ندری ما یصنع فی اھلہ اذا خلا رواہ البخاری** اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تحقیق مشابہ تر ین لوگونکا از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی اپنے گہر سی اوسوقت تک پہرتا ہی طرف گہر کی نہین جانتی ہم کیا کرتا ہی اپنی گہر والون مین اوسوقت کہ تنہا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف ع ح** یعنی ساتہہ گہر والون کی اور نہین ہوتا اور کوئی وہان اور لفظ دل ساتہہ زبر دال اور تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضون نی کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہی یہہ دلالت سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر اور قاموس مین کہا کہ دل مانند ہدی کی ہی سکینہ اور وقار اور خوبصورت اور مجمع البحار مین کہا دل شکل وشمائل آور سمت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کی طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح مین کہا سمت راہ اور روشن نیک اور ہدی ساتہہ زبر ہ اور جزم دال کی طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہہ کہ یہہ تینون لفظ قریب قریب ہین معنی مین اور تینون آپمین ملکر ہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی سی مراد عبد اللہ بن مسعود ہین کیونکہ اونکی ماکی کنیت ام عبد تہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی الخ یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہمپر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خوب مستقیم ہونی اوسکی کرتا ہی اور اوسکی ہم گواہی دیتے ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہی آئندہ باطن کا حال ہم جانتے نہین الغیب عند اللہ **وعن ابی موسی الاشعری قال قدمت انا واخی من الیمن فمکثنا حینا ما نری**

الا ان عبد اللہ بن مسعود رجل من اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما نری من دخولہ ودخول امہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا آیا مین اور بہائی میرا مین سی یعنی مدینہ مین پس ٹہری ہم ایک مدت تک مدینہ مین آنحضرت کی دربار پر نہین گمان کرتی تہی ہم مگر یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سی بسبب اسکی کہ دیکہتی تہی ہم داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی ماں کا آنحضرت کی پاس ہر وقت بیوقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع آیا ہی کہ آنحضرت نی عبد اللہ بن مسعود کو حکم دیدیا تہا کہ اگر ایک وشخص کو دیکہی تو کہ میری پاس ہی تو چلی آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہین ہی اور کہا مولف نی کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہذلی تہی تہا اسلام اونکا قدیم اول اسلام مین مسلمان ہوئی تہی پہلی داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین اور چندروز پہلی اسلام لانی عمر کی اور بعضون نی کہا کہ پانچ شخصونکی بعد چہٹی یہہ مسلمان ہوئی تہی پہر سپرد کی آنحضرت نی اونکو مسواک اور پاپوشین اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر مین اور ہجرت کی اونہون نی طرف حبشہ کی اور حاضر ہوئی بدر مین پہر اوسکی بعد کی غزوونمین اور گواہی دی اونکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی مینی اپنی امت کی لیی وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نی اور ناپسند رکہی مینی اونکی لیی وہ چیز کہ ناپسند رکہی ابن ام عبد نی اور تہی وہ گندم گون دبلی پہتلی نحیف قریب تہا کہ لنبی آدمی برابر ہوتی اونکی بیٹہی ہوئی میں والی ہوئی قضا کی کوفہ مین اور اوسکی بیت المال کی حضرت عمر کی خلافت مین اور حضرت عثمان کی ابتدا خلافت مین پہر آئی مدینہ مین اور وفات پائی وہان سنہ بتیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور عمر ہوئی اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کے روایت کین اونسی حدیثین ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اور بہت سی صحابہ اور تابعین نے انتہی اور وہ ہماری اماموںکی نزدیک بڑی فقیہہ تہی سب صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کی **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استقرؤا القران من اربعۃ من عبد اللہ بن مسعود وسالم مولی ابی حذیفۃ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طلب کرو اور سیکہو قرآن کو ان چار سی عبد اللہ بن مسعود سی اور سالم مولی حذیفہ کی سی اور ابی بن کعب سی اور معاذ بن جبل سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ح ع ان چارون صاحبون رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نی تہا قرآن آنحضرت سی بالمشافہ سیکہا تہا اور حافظ قرآن تہی اور اورون نی اقتصار کیا تہا او پر سیکہنی بعض کی بعض سے پس آنحضرت نی انکی فضیلت پر آگاہ کردیا لوگون کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تہی اہل فارس سے شہر اصطخر کی رہنی والی اور تہی فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئی بدر مین اور امامت کرتی تہی مہاجرین اولین کی جسوقت کہ آئی مہاجر مدینہ مین باوجودیکہ اونمین عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتی اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہے فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سی تہی اور اسلام لائی پہلی داخل ہونی آنحضرت کی دار ارقم مین اور عبد اللہ بن مسعود بڑی قاری تہی اور باقی احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بہی بڑی قاری ہی صحابہ مین انکو لوگ سید القرا کہتی تہی اور حضرت عمر نی انکا نام سید المسلمین کہا تہا اور کاتب وحی تہی اور معاذ بن جبل کی مناقب بہی بی نہایت ہین اور آنحضرت نی انمین اور عبد اللہ بن مسعود مین بہائی چارہ کروادیا تہا **وعن** علقمۃ قال قدمت الشام فصلیت رکعتین ثم قلت اللھم یسر لی جلیسا صالحا فاتیت قوما فجلست الیھم فاذا شیخ قد جاء حتی جلس الی جنبی قلت من ھذا قالوا ابو الدرداء قلت انی دعوت اللہ ان ییسر لی جلیسا صالحا فیسرک لی فقال من انت قلت من اھل الکوفۃ قال اولیس عندکم ابن ام عبد صاحب النعلین والوسادۃ والمطھرۃ وفیکم الذی اجارہ اللہ من الشیطن علی لسان نبیہ یعنی عمارا اولیس فیکم صاحب السر الذی لا یعلمہ غیرہ یعنی حذیفۃ رواہ البخاری اور روایت کی علقمہ تابعی نی کہ آیا مین شام مین پس نماز

پڑہی مینی دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد مین پہر دعا کی مینی کہ خداوندا میسر کر میری لیے ہمنشین نیکبخت یعنی عالم عامل یاد کرنیوالا حق اللہ کا اور اوسکی بندونکا پہر
آیا مین ایک قوم کی پاس اور بیٹہا مین اونکی پاس پس ناگہان ایک بڈہا یا بزرگ قدر تحقیق آیا یہانتک کہ بیٹہا طرف پہلو میری کی **ف** ع روایت کی گئی ہی ان اللہ
ملائکۃ تجر الاہل الی الاہل **ت** کہا مینی یعنی لوگونسی کہ کون ہی یہہ کہا لوگون نی یہہ ابو درداء ہین کہا مینی یعنی ابو درداء سی کہ بلاشبہہ مینی دعا کی تہی اللہ
تعالی سی یہہ کہ میسر کری میری لیے ہمنشین نیکبخت پس میسر کیا تجکو میری لیے پس کہا ابو درداء نی کہ تو کون ہی اور کہانسی آیا ہی کہا مینی کہ ایک شخص ہون اہل کوفہ سی
کہا ابو درداء نی کیا نہین ہی تمہاری پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود رکہنی والا حضرت کے پاپوشین اور تکیہ اور چہاگل **ف** ع ح مراد یہہ ہی کہ
عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتی تہی سو نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہہ رہتی تہے حضرت کی تمام حالتونمین پس یہہ رہتی تہے حضرت کے مجلسونمین اور لی لیتی پاپوشین آپکی جب بیٹہتی آپ اور پہناتی
پاپوشین جب اوٹہتی اور رہتی تہی ساتہہ حضرت کی خلوتونمین پس درست کرتی بستر شریف آپکا اور رکہتی تکیہ آپ کا جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آپ کی
لیے پانی وضو کا جب اوٹہتی آپ وضو کی لیے اور اوٹہا لی رکہتی اپنی ساتہہ چہاگل یعنی سفر وغیرہ مین او حاصل یہہ کہ عبد اللہ بسبب شدت ملازمت آنحضرت کی ان
امور مین لائق ہین اسکی کہ ہو اونکی پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کری طالب علم کو غیر اونکی سی اور اسمین اشارہ ہی طرف اوس مضمونکی کہ ذکر کیا گیا ہی یہہ ادب
علم سیکہنی والونکی کہ طالب اول بہت علم سیکہی علماء شہر اپنی کا پہر کوچ کری اور شہرون کیطرف واسطے طلب زیادتی علم کی اور الا کیون نظر کر کر اپنی کو رنج مین ڈالی اور
یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیے کہ اگر دوسری کو اپنی سی افضل جانی تو طالب کو حوالہ اوسکا دی **ت** اور کیا نہین ہی تم مین وہ شخص کہ امان دے
ہی اوسکو خدا تعالی نی شیطان سی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی مراد رکہتی تہی ابو درداء ساتہہ اوس شخص کے عمار بن یاسر کو **ف** ح کہ آنحضرت نی اونکو طیب
مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دیی اور دعا کی اونکی لیے اوس وقت کہ عذاب کرتی تہی ونیز مشرک اور جلاتی تہی اور کہا سرد و سلامت ہو جائیگا اوسپر
جیسیکہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مارینگی تجکو ای عمار گروہ باغیونکی بلاویگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگی وہ تجکو آگ کی طرف اور یہہ پیچ معنی امان
دینی کی شیطان سی ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کی رہی اور بسبب وسوسہ شیطان کی بہٹکی نہین **ف** ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نی یون لکہا ہی
کہ عمار بن یاسر مولی یعنی غلام آزاد تہی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئی مکہ مین اور حلیف یعنی ہم قسم ہوئی ابو حذیفہ
بن المغیرہ سی پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نی اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سی اوس سے عمار پیدا ہوئی پہر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نی پس عمار مولی ہوئی اسی سبب
سی اور عمار قدیم الاسلام تہی اور تہی اون مستضعفین مین سی کہ عذاب دیی گئی مکہ مین توکہ پہر جاوین اسلام سی اور جلایا اونکو مشرکون نی ساتہہ آگ کی پس
آنحضرت عمار پر گذرتی تہی اور پہیرتی تہی ہاتہہ اپنا اوپر اوس اور فرماتی تہی یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی ای آگ ہو جا تو ٹہنڈی اور سلامتی
عمار پر جیسیکہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سی ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور سب جہادونمین اور قتل کیی گئی
عمار جنگ صفین مین ہمراہ علی بن ابیطالب کی سن سینتیس مین اور عمر اونکی ترانوین برس کی ہوئی **ت** کیا نہین ہی تم مین بہید جاننی والا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہین جانتا ہی اوس بہید کو سوائی اوسکی مراد اس بہید جاننیوالی سی حذیفہ بن الیمان ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح
ع کہ اونکو صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی اور اون بہیدونمین سی یہہ تہا کہ آنحضرت نی اونکو نام منافقونکی اور نسب اور علامتین اونکی
بتا دین تہین کہ یہہ بہید سوائی انکی کوئی نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمر رض نی ایک روز اونسی پوچہا کہ ایا کچہہ دیکہتا ہی ای حذیفہ مجہہ مین نشانی
نفاق کی کہا حذیفہ نی قسم خدا کی کچہہ نہین دیکہتا مین سوائی اسکی کہ لوگ کہتی ہین کہ تمہاری دسترخوان رنگ برنگ کی کہانی موجود ہوتی ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈی تہی اونکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتی تہی وفات پائی اونہون نی مدینہ مین سن چہتیس مین اور وہین قبر ہی اونکی
وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیْتُ الْجَنَّۃَ فَرَاَیْتُ امْرَاَۃَ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَۃً اَمَامِیْ فَاِذَا بِلَالٌ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہائی گئی مجکو بہشت پس دیکہی مینی بیوی ابوطلحہ کی اور سنی مینی آہٹ پانوکی آگی اپنے پس ناگہان بلال تہا کہ آگی آگے بہشت مین جاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ۶ ابوطلحہ کی بیوی سی مراد ام سلیم ہی مان انس کے اور اونکی نام مین اختلاف ہی پہلی نکاح کیا اونسی مالک بن نضر نی اوس سے انس پیدا ہوئی اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی ام سلیم اور ابوطلحہ نی پیغام نکاح کا کیا اونسی اور وہ جبتک مشرک تہی پس انکار کیا ام سلیم نی اور دعوت کی اونکو اسلام کیطرف پس قبول کیا ابوطلحہ نی اسلام پہر ام سلیم کا نکاح ہوا اونسی اور کہا ام سلیم نی کہ مینی تیری اسلام پر اپنے تئین نہ وجیت مین دیا مہر میرا یہی ہی اسلام تیرا اور بلال بیٹی ابورباح کی ہین موالی ابوبکر صدیق کی ہین قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہون نی کیا مکہ مین حاضر ہوئی بدر مین اور سب مشاہد مین اونکی بعد جہاد کیلئے رہی اور سکونت کی شام مین اخیر کو اور کوئی وارث نہین چہوڑا انہون نی بعد اپنی روایت کی اونسی حدیثین ایک جماعت نی صحابہ اور تابعین مین سی اور وفات ہوئی اونکی دمشق مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی باب الصغیر مین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کی ہوئی اور تہی بلال اون لوگون مین سی کہ عذاب کیا اونکو اہل مکہ نی اسلام لانی پر اور عذاب دیا کرتا تہا اونکو امیتہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سی یہہ ہوا کہ روز بدر کی بلال نے ہی کی ہاتہہ سی وہ مارا گیا کہا جابر نی کہ عمر کہتی تہی ابوبکر سیدنا و اعتق سیدنا یعنی ابوبکر سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہماری سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نی روایت کیا اپنی مسند مین کہ اول جنہون نی اسلام ظاہر کیا وہ سات تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمار اور مان اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکہا اللہ تعالی نی رسول خدا صلعم کو ساتہ اونکی چچا ابوطالب کے سبب سے اور ابوبکر کو بچایا اونکی قوم کی سبب سے رہی اور سب پکڑا اونکو مشرکون نی اور پہنایا مین اونکو لوہی کی زرہین اور تپایا اونکو دہوپ مین پس نہین تہا اونمین سے کوئی مگر کہ خلاص فدی غرض کیا اوسکو اللہ نی سوائے بلال کی کہ یہہ حقیر ہی اللہ عزوجل کی راہ مین کہ حقیر جانتی تہی اونکو قوم اونکی پس پکڑا انہون نی اونکو اور حوالہ کر دیا لڑکون کی پس پہرتی تہی اونکو لڑکی کوچون مین مکہ کی اور وہ کہتی تہی احد احد کذا فی الریاض

وعن سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت کی سعد بن وقاص نی کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین کہا کہ تہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چہہ شخص پس کہا مشرکون نی یعنی قریش کی بعضی سرداروں نی واسطی نبی صلعم کی دور کر تو یعنی اوٹہا دی اپنی مجلس سے ان لوگون کو یعنی موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کرین ہم پر **ف** ۶ یعنی نہو جسارت اونکو ہم پر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونیکی ساتہہ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاوین ہم تمپر اور آوین تمہارے پاس **ترجمہ** کہا سعد نی یعنی بیچ بیان چہہ شخصون کے کون تہی وہ اور تہا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سی اور بلال اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا اونکا **ف** ۶ اور کہا ہی علما نی کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہین اور یہہ جو کہا کہ نام نہین لیتا مین اونکا بسبب مصلحت کے تہا کہ کچہہ مصلحت تہی اوسمین کلام کرنیوالی کی لیی اور بعضون نے کہا کہ بسبب نسیان کی نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہی عبارت سے کہا مولف نی خباب بن ارت کے کنیت تہی ابو عبد اللہ تمیمی اور بندی مین پکڑی آئی تہی یہہ جاہلیت مین پس خریدا اونکو ایک عورت نی خزاعہ مین سے اور آزاد کیا اونکو اسلام لائی پہلی داخل ہونی نبی صلعم کی دار ارقم مین اور یہہ ہی اون لوگون مین سی تہی کہ جو عذاب کیے گئی اللہ کی راہ مین اسلام لانی پر پس صبر کیا انہون نے اور اوتری کوفہ مین اور مری وہین سن سینتیس مین تہتر برس کی عمر مین اور روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی **ترجمہ** پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین جو کچہہ چاہا خدا نی کہ واقع ہو یعنی چاہا آنحضرت نی کہ دور کرین اونکو بسبب طمع مشرکون کی دل کی طمع اسکی کہ ایمان لاوین پس سوچا آنحضرت اپنی دلمین **ف** ۶ یعنی اونکی تالیف کیلئے یہہ کہ دور

احوال ابوطلحہ و ام سلیم رضی اللہ عنہما

احوال بلال رضی اللہ عنہ

کرین اونکو صورۃ مین کہ نہ آوین وہ حضرت کی پاس جبکہ سردار مشرکونکی بیٹھی ہون یا اوٹھ جاوین سلمان حضرت کی پاس سی جبکہ وہ بیٹھین پس ایسی کچھ تدبیر
حضرت سوچ رہی تہی واسطی رعایت جانبین کے **ترجمہ** کہ پس اوتاری اللہ تعالی نی آنحضرت پر یہہ آیۃ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اوسکا یہہ ہی اور نہ ہٹا اون
لوگونکو کہ پکارتی ہین اور یاد کرتی ہین اپنی رب کو صبح وشام اس حال مین کہ چاہتی ہین اپنی عبادت سی رضامندی اللہ تعالی کی نہ اور کچھہ غرض دنیا کی
نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ
دَاوٗدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی ابی موسی سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو ای ابو موسیٰ تو دیا گیا ہی خوش آوازی خوش آوازی اور کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف ع لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتی ہین آلہ زمر کو کہ معنی گانیکی ہی مانند نی اور دف اور طنبور اور مانند انکیکی کہ نہ ساتھہ زبان کی ہو اور
یہان مراد آواز خوب ولحن خوش ہی اور آل داود سی مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہین لفظ آل کا زاید ہی اسلیکی مشہور ساتھہ خوش آوازی کی
حضرت داود ہین نہ آل داود اور بعضون نی کہا کہ آل یہان بمعنی ایک شخص کے ہی اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تہی جسوقت کہ زبور خوش آوازی سی
پڑہتی جنازہ کی جنازہ اونکی مجلس سے نکلتی اور ابو موسی اشعری بہی نہایت خوش آواز خوشخوان تہی چنانچہ باب تلاوت مین ایک حدیث گذر چکی ہی
کہ ایک دفعہ یہہ قرآن پڑہتی تہی اور آنحضرت سنتی تہی اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائی مکہ مین اور ہجرت کی طرف زمین حبش کی پہر آئی اہل
کشتی کی ساتھہ اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہی آئی کیا اونکو عمر بن الخطاب نی ملک کا سنہ بیس مین اور ہمیشہ یہہ بصرہ ہی مین رہے حضرت عثمان کے
ابتداء خلافت تک پہر معزول ہوئی بصرہ سی اور انتقال کیا طرف کوفہ کی پس اقامت کی وہان اور اہل کوفہ پر والی یعنی حاکم رہی یہانتک کہ قتل کیی گئی حضرت
عثمان پہر انتقال کیا ابو موسی نی طرف مکہ کی بعد کرنی حکومتونکی پہر ہمیشہ مکہ مین رہی یہانتک کہ مری سن باون مین **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ
عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَیْدٍ قِیْلَ لِاَنَسٍ مَّنْ اَبُوْ زَیْدٍ
قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی انس سی کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو
آنحضرت کی زمانہ مین چار شخصون نی ابی بن کعب نی اور معاذ بن جبل نی اور زید بن ثابت نی اور ابو زید نی کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نے ابو زید
ایک میری چچاؤن مین سے تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ع** ابو زید کی نام مین اختلاف ہی بعضون نی کہا سعید بن عمیر اور بعضون نی کہا قیس بن
سکن اور مراد چار شخص انصار مین سی ہین بلکہ خزرج مین سی کہ قوم انس کے ہین اور انس نی اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جسوقت کہ اوسنی افتخار کیا ساتہہ
اوسیونکی اپنی قوم مین سے اور اگر عام بہی کہین ہم تو اسمین تصریح نہین ہی سکی کہ سوای ان چار کی نہین ہین اسلیکی مفہوم عدد کا ایسی مقام مین معتبر نہین ہی
اور بلا شبہ ثابت ہوا ہی حدیثون صحیح سی یاد کرنا بہتونکا صحابہ مین سی تمام قرآن کو از انجملہ صحیح حدیث سی ثابت ہوا ہی کہ روز یمامہ کی قتل کیی گئی ستر
صحابی ونمین سی کہ جنہون نی سارا قرآن یاد کیا تہا اور از انجملہ خلفاء اربعہ ہین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور تمام کلام اس مقام کا سیوطی کی اتقان
مین ہے **وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَوَقَعَ
اَجْرُنَا عَلَی اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰی لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ یُوْجَدْ لَهٗ مَا یُکَفَّنُ فِیْهِ
اِلَّا نَمِرَةٌ فَکُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ یَهْدِبُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ**
اور روایت کی خباب بن ارت نی کہ کہا ہجرت کی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ طلب کرتی تہی ہم ذات خدا کی اور رضا اوسکی پس واقع
اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخرت کا خدا تعالی کی نزدیک یعنی اوسکی فضل وکرم سی پس بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ گذر گئی اس عالم سی یعنی مر گئی

اور نہین کہا یا اپنی اجر سی یعنی دنیا کی اجر سی کچہہ **ف** ع یعنی قسم غنایم وغیرہ سی کہ جو کچہہ لیا اون لوگون نی کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر اونکا کامل
ترجمہ منجملہ اونکی مصعب بن عمیر ہین مارے گئی روز احد کی پس نہ پایا گیا اونکی لیئی کپڑا کہ کفن دی جاوین اوسمین مگر ایک کملی سیاہ وسفید مانند رنگ نمر یعنی
چیتی کی اور وہ بہی پوری نہ تہی کہ سر سی پاؤن تک ڈہک جاتی پس تہی ہم جسوقت ڈہانکتی سر اونکا یعنی ول اوس کملی سی تو کہلی رہتی پانو اونکی اور جسوقت
ڈہانکتی ہم پانو اونکی تو کہلا رہتا سر اونکا یعنی پس متحیر ہوتی ہم اونکی امر مین پس فرمایا نبی صلعم نی ڈہانکدو اوس سے سر اونکا اور رکہدو اونکی پانو پر اذخر اور اذخر نام ایک
گہانس کا ہی کہ مکہ مین ہوتی ہی اور بعضی ہم مین کام آتی ہی اور بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ پختہ ہوا واسطی اونکی میوہ اونکا پس وہ چنتی ہین اوس میوہ کو نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یہہ کنایہ ہی غنیمتون سی کہ پایا اوسکو اون لوگون نی کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کی تہی اور یہہ فقرہ لگتا ہی اوس فقرہ کی ساتہہ
فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضی اونمین سی وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنی ثواب مین سی کچہہ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضی وہ ہین
کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی کہ جہاد کرے اللہ کی راہ مین پہر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا دو تہائی
اجر اپنا اور باقی رہا اونکی لیئی تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہی مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ اونمین سی تہی کہ نہین ناقص ہوا اونکی لیئی
ثواب آخرت سی کچہہ کہا مولف نی کہ مصعب قرشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلا سی اونکی سی ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی اون لوگونکی ساتہہ کہ اول ہجرت
کی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی بدر مین اور آنحضرت نی بہیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کیطرف مدینہ کی پڑہاتی تہی اہل مدینہ کو قرآن اور سمجہاتی تہی اونکو دین
اور مدینہ مین اول جمعہ اونہون ہی نی پڑہا ہی پہلی ہجرت کی اور ایام جاہلیت مین یہہ بڑے چین مین تہی اور بہت اچہا لباس پہنتی تہی جب مسلمان ہوئی تو زہد نہایت حاصل
ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اس حال مین کہ تسمہ بکری کی چمڑے کا کمر مین باندہی ہوئی تہی پس آنحضرت نی فرمایا
کہ نگاہ کرو اس شخص کیطرف کہ روشن کیا ہی خدا تعالی نی دل اسکا نور ایمان سی میں نی دیکہا ہی اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکی کہلاتی پلاتی تہی اوسکو بہترین
کہانا پینا اور دیکہا ہی مینی اسپر جوڑہ کہ دو سو درہم کو خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا و رسول کی اس حالت کی تمہین کہ دیکہتی ہو تم اور بعضون
نی کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نی یعنی مدینہ مین بعد اسکی کہ بیعت لی عقبہ اولی مین پس آتی تہی یہہ انصار کی پاس اونکی گہرون مین اور بلاتی تہی اونکو طرف
اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پہیلا اسلام اونمین پس مصعب نے لکہہ کر آنحضرت سی اذن لیا جمعہ پڑہنی
کا اہل مدینہ کو پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ اون ستر آدمیونکی کہ آتی تہی حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ مین پہر اقامت کی مکہ مین تہوڑے
دنون اور اونکی حق مین نازل ہوئی یہہ آیۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تہا اسلام اونکا بعد داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین

وعن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اهتز العرش لموت سعد بن معاذ وفی روایۃ اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ متفق علیہ اور روایت کی جابر نی کہا سنا مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی ہلا عرش بسبب مرنی سعد بن معاذ کی اور ایک روایت مین ہی کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب مرنے سعد بن معاذ کی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** ع ح شارحین نی اختلاف کیا ہی عرش رحمن کے ہلنی کی بیان معنی مین اور اوسکی سبب مین بعضون نی تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہی فرح
ونشاط عرش کی سی بسبب آنی روح پاک اونکی کی حقیقۃً یا مجازاً اور صواب ومختار یہہ ہے کہ محمول حقیقت ہی پر ہی اسلیئی کہ حق جل وعلا نی جمادات مین علم
وتمیز رکہا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اور آنحضرت نی فرمایا کوہ احد کی حق مین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور
بعضون نی کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضون نی کہا کہ عرش ہلنی کو علامت کیا سعد کی مرنی پر یا یہہ عبارت کنایہ ہی عظم شان
وفات اونکی سی جیسیکہ کہتی ہین قیامت اوٹہی خلائق کی مرنی سی اور کلام اس حدیث مین بیچ اوائل کتاب کی تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کی

کذا

گذرا ہی اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سی ہین اسلام لائی مدینہ مین مصعب بن عمیر کی ہاتہہ پر دعوت
کہ بہیجا تہا اونکو آنحضرت نی پہلی ہجرت کرنی اپنی کی مدینہ مین پس مسلمان ہوئی بسبب اسلام اونکی کی بنی عبد الاشہل اور آنحضرت نی اونکو سید الانصار فرمایا
حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور روز خندق کی اونکی اکحل مین ایک تیر لگا اور نہ تہما خون اون کا
حتی کہ بعد ایک مہینی کی وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچ مین سینتیس برس کے عمر مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور فرمایا آنحضرت نی کہ اوتری اونکی موت پر ستر
ہزار فرشتہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب مرنی سعد بن معاذ کی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ
فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ
خَيْرٌ مِنْهَا وَاَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی براء بن عازب نی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہا پیشکش بہیجا گیا واسطی آنحضرت کی
جوڑا ریشمی کپڑی کا ف ح ظاہرا ایک بادشاہ نی عجم کی بادشاہون مین سی بہیجا تہا ترجمہ پس ہوئی یار آنحضرت کی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی اوسپر اور تعجب کرتی
تہی اوسکی نرمی پر ف ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہتی تہی یعنی ازراہ تعجب اور نہ دیکہتی مانند اوسکی کہ بہیجا گیا ہی حضرت پر آسمان سی پس فرمایا
آنحضرت نی کہ تعجب کیا کرتی ہو تم نرمی سکی سی البتہ رومال سعد بن معاذ کی جنت مین بہتر ہین اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع منادیل
جمع مندیل کی ہی اور مندیل کہتی ہین رومال کو کہ جس سے ہاتہہ وغیرہ پونچہہ لیتی ہین پس ذکر کرنی مندیل مین مبالغہ ہی کہ جب ایسی کپڑی یہان کی افضل کپڑون سی
افضل ہونگی تو وہان کی افضل کپڑونکا کیا پوچہنا ہی وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ
اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ
لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی ام سلیم نی ف ح ام سلیم ساتہہ پیش سین کی مان
ہین انس کی کہ اونہون نی انس کو صغر سن مین آنحضرت کی خدمت بابرکت مین چہوڑا تہا ترجمہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ انس خادم آپ کا ہی دعا کرو
اللہ تعالی سی واسطی اوسکی لیی یعنی دنیا کی برکتونکی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی کی حاصل ہوتا ہی کہا آنحضرت نی یا الہی بہت کر
مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دی واسطی اوسکی بیچ اوس چیز کی کہ دی ہی تو نی اوسکو یعنی نعمتین اپنی قسم آل وغیرہ سی کہا انس نی پس قسم خدا کی بلا شبہہ
مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہی اور تحقیق اولاد میری یعنی بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہین گنتی مین مانند سو سی آجکی دن نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح یعنی اوس وقت کہ یہہ حکایت کرتا ہون عدد اس مقدار کو پہنچا ہی بعد ازین زیادہ بہی ہون چنانچہ روایت کیا گیا ہی کہ
انس نی کہا یعنی بہت دنون بعد نقل کرنی مضمون سابق کی کہ دی گئی ہین مجکو میری صلب سی سوای اولاد کی اولاد کی ایک سو پچیس کہ سب لڑکی ہین سوائی
دو لڑکیون کی یہہ بحسب قول بعض کی ہی اور بلا شبہہ مین ثمر البتہ پہل دیتی ہی سال مین دو بار ذکر کیا یہہ ابن حجر نی اور اوسکی بیٹی نی کہا کہ بیتی دفن کیی ہین
اونکی اولاد صلبی سی قریب سو کی اور یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ اموال و اولاد نعمت الہی ہین اگر موجب غفلت کی نوکر حق سی اور باعث گناہ کی نہون او انس بن
مالک بن النضر خزرجی ہین کنیت اونکی ابو حمزہ حاضر ہوئی آنحضرت کی خدمت فیضدرجت مین بیچ مدینہ کی بارہ برس کے عمر مین اور انتقال کیا انس نے طرف
بصرہ کی حضرت عمر کی خلافت مین تو کہ علم دین سکہلاوین لوگون کو اور یہہ آخر اون صحابہ کی ہین کہ مری بصرہ مین سن اکیانوین مین اور عمر اونکی ایک سو تین
برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نی اور یہہ بہت صحیح ہی کہ کہتی ہین پیدا ہوئی اونکی ہان پر سو فرزند اور بعضون نی کہا اسی تہی اونمین اٹہتر لڑکی اور دو لڑکیان
اور روایت کین حدیثین انس سی خلق کثیر نی انتہی پس جو کچہہ کہ ذکر کیا ابن حجر نی ظاہر اوسکا مخالف ہی اس نقل کی اور ایسی مخالف ہی ظاہر حدیث کی اسلیی کہ دلالت
کرتی ہی اس پر کہ مجموع اولاد اونکی اور اونکی اولاد کی اولاد تجاوز نہین سو سی نہ اولاد اونکی و اللہ اعلم اور کہا نووی نی کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے

انسانیون مین سی ہی اور اسمین دلیل ہی اونکی نیکی جو فضیلت دیتی ہین غنی کو فقرا پر اور جواب اسکا یہہ پایا گیا ہی کہ یہہ مخصوص ہی ساتہہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت
کی دعا سی کثرت ہوئی اونکی مال ہین اور جبکہ ہوئی برکت اوسمین تو فتنہ اوسمین سی مفقود ہوا پس حاصل ہوا اسبب اوسکی ضرر اور نہ تقصیر بیچ ادا حق خدا کی اور اس سے
یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہے جسوقت کہ دعا کری کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا کی تو لائق ہی کہ ملا لیوی اوس دعا کی ساتہہ طلب برکت کو کہ یا اللہ اس چیز مین برکت ہو
اور محفوظ رہون آفات سی **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ یَمْشِیْ
عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَنَّہٗ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد بن ابی
وقاص سے کہ کہا نہیں سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی ہون واسطی اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہہ کہ وہ اہل بہشت سی ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی
ف ع یہہ انکار ہیوے اور علما اونکی سی اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سی ہین اور یہہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہہ صفت احترازیہ ہی کہ نکل جاوین اس سے
عشرہ مبشرہ مین سی وہ کہ تہی پہلی اونکی پس گویا کہ کہا نہیں سنا مینی واسطی اوس شخص کے کہ وہ زندہ ہی روئی زمین پر اور کہا نووی نی کہ نہیں ہی یہہ مخالف آنحضرت
کی اس قول کی ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابہ کی جنتی ہونیکی اور اور بعضونکی جنتی ہونیکی بشارت دی ہی اسلیکی سعد نی نفی اپنی سننی کی کی اور
نفی انکی سننی کی نہیں دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کی غیر کی لیے اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر انتہی
یا نفی کی سنی کی واسطی مکروہ جانی تزکیہ نفس اپنی کی یا یہہ کلام سعد کا پہلی بشارت دینی اور ونکی سی ہو یا بعد موت مبشرین کے اور ظاہر یہی ہی اسلیکی عبد اللہ
بن سلام جنتی ہی بعد اونکی اور نہین باقی رہا عشرہ مین سی بعد اونکی سوای سعد و سعید کی اور مؤید ہی اسکی حدیث دارقطنی کی ماسمعت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ من اہل الجنۃ رہا یہہ کہ سعد نی اپنی تئین نہین ذکر کیا اسلیی کہ اونکی بشارت دینی پہنچی ہو کسی اور سی اور
یہہ سنی بذات خود جیسا کہ ابتدا حدیث سی معلوم ہوا یا کسر نفسی سی اپنی تئین نہین ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کی زندہ موجود ہوتی مین پس اوسکا دفع
یون ہو سکتا ہی کہ مراد اونکی قول یمشی سی یہہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کی لیی اوسوقت کہ چلتی ہون زمین پر بخلاف بشارات
غیر اونکیکی اور اس سی جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال **وعن** قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ فَدَخَلَ رَجُلٌ
عَلٰی وَجْہِہٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا ہٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ تَجَوَّزَ فِیْہِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّکَ حِیْنَ دَخَلْتَ
الْمَسْجِدَ قَالُوْا ہٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَقُوْلَ مَا لَمْ یَعْلَمْ فَسَاُحَدِّثُکَ لِمَ ذَاکَ رَاَیْتُ
رُؤْیَا عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُہَا عَلَیْہِ وَرَاَیْتُ کَاَنِّیْ فِیْ رَوْضَۃٍ ذَکَرَ مِنْ سَعَتِہَا وَخُضْرَتِہَا
وَسَطُہَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِیْدٍ اَسْفَلُہٗ فِی الْاَرْضِ وَاَعْلَاہُ فِی السَّمَاءِ فِیْ اَعْلَاہُ عُرْوَۃٌ فَقِیْلَ لِیْ اِرْقَہْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ
فَاَتَانِیْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِیَابِیْ مِنْ خَلْفِیْ فَرَقِیْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلَاہُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَۃِ فَقِیْلَ اسْتَمْسِکْ فَاسْتَیْقَظْتُ
وَاِنَّہَا لَفِیْ یَدِیْ فَقَصَصْتُہَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْکَ الرَّوْضَۃُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِکَ
الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْکَ الْعُرْوَۃُ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی فَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ وَذٰلِکَ الرَّجُلُ
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی قیس بن عباد تابعی ثقہ سی کہ تہا مین بیٹہا ہوا مسجد مدینہ مین پس آیا ایک شخص کہ اوسکی چہرہ پر نشان
خشوع کا تہا یعنی سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضی حاضرین نی یہہ شخص اہل بہشت سی ہی پس پڑہین اوسنی دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز اختصار
کیا اونمین یعنی ہلکی پڑہی قرارت پہر باہر نکلا وہ اور پیچہی پیچہی اوسکی چلا مین پس کہا مینی یعنی اوس سے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئی مسجد مین تو بعضون نی کہا کہ یہہ شخص
اہل جنت سی ہی کہا اوس شخص نی قسم خدا کی نہین لائق واسطی کسیکی یہہ کہ کہی اوس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا مین تجہسی کہ کیونکر ہی یہہ انکار فع

کہانو وہی نے کہ یہہ انکار عبداللہ بن سلام نے اوپر اس جہت سے کیا کہ اونہون نے حکم کیا اونکے لیے قطعی جنتی ہونیکا پس احتمال ہی کہ لوگون کو انکو پہنچی ہو خبر سعد
بن ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سے ہین اور ابن سلام نے نہ سنی ہو یہہ خبر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ابن سلام نے مکروہ رکہی تعریف اپنی بسبب اپنے نہایت زیر نشینی
کی از راہ تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہنی شہرت کی کہا طیبی نے پس بنا بر اسکی اشارہ ساتہہ قول اوسکیکی فسا حدثک لم ذاک طرف انکار اوسکیکی
ہی اونپر یعنی مین بیان کرتا ہون تجہسی سبب اپنی انکار کا اونپر اور وہ یہہ ہی ایت رویا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر نص قطعی ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اسپر کہ مین اہل جنت سے ہون جیسیکہ نص فرمائی میری غیر کی لیے حاصل یہہ کہ اگرچہ مین بسبب بشارت آنحضرت کی امیدوار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و
شہرت کو مکروہ رکہتا ہون اسلیے کہ جسو میرے لیے بشارت دی اور اونکی لیے بہی دی ہی مجہہ مین کیا ہی کہ مین مشہور ہون اور ممکن ہی کہ مراد ابن سلام کی تصدیق
لوگونکی ہو اس بات مین کہ کہی اور اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول اونکیکی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہین لائق ہی اوس کسیکو کہ پائی ہو صحبت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ کہی وہ چیز کہ نہین جانتا ہی پس وہ جانتی ہی ہونگی اس بات کو کہ کہی اور مین بہی کچہہ اوسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہی **ترجمہ**
دیکہا مینی ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مینی وہ خواب روبرو حضرت کی اور دیکہا مینی یعنی خواب مین گویا کہ مین بیچ ایک
باغچیکی ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبداللہ بن سلام نے کشادگی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچ مین اوس باغ کی ایک ستون لوہی کا کہ نیچی کی جانب اوسکی زمین مین
ہی اور اوپر کی جانب اوسکی آسمان مین اوسکی اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطی میری چڑہہ پس کہا مینی نہین طاقت رکہتا مین یعنی چڑہنی کی پس آیا
میری پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنی کپڑی میرے پیچہی میرے سے پس چڑہا مین یہانتک کہ پہنچا مین اوپر اوسکی پس پکڑا مینی حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجکو مضبوط
پکڑی رہ اوسکو پس جاگا مین اسحالمین کہ وہ حلقہ میری ہاتہہ مین تہا **ف ع** یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنی مین بغیر فاصل کی پس نہین مراد ہی یہہ کہ وہ اونکی
ہاتہہ مین بحالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوی ظاہر پر تو ممتنع بہی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہی خلاف اسکا اور احتمال ہی کہ
مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا میری ہاتہہ مین بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو ہاتہہ کی مٹہی بند ہی ہوئی تہی **ترجمہ** پس بیان کیا مینی اوسکو روبرو
نبی صلعم کی پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کی وہ باغ کہ دیکہا تو نے دین اسلام ہی کہ فراخ اور تروتازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہی
احکام و ارکان اوسکی سے کہ بنائی مسلمانی کی اونپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکہا تو نے اور پکڑا تو نے اوسکو عروہ وثقی ہی کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی
اشارہ ہی اوسیپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ جنگل اوسپر مارا اور مقام عالی پر چڑہا **ف ع** تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے **ترجمہ** اور وہ شخص
عبداللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف ع** اور یہہ بہی دور نہین ہی کہ ہو یہہ عبداللہ بن سلام کی قول سے کہ اونہون نے خبر دی اپنی
نفس سے اور اپنی کو غایب کر کر تعبیر کیا **وعن انس** قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَأْنُ ثَابِتٍ أَيَشْتَكِي فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ثابت بن قیس
خطیب انصار کی **ف ع** یعنی فصیح اونکی نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہی نظم مین کلام کرنیوالی کو ایسا ہی خطیب کہتی ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالیکو
ترجمہ پس جبکہ اوتری یہہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی اے ایمان والو نہ بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز نبی کی آخر آیۃ تک تو بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

اور بند کیا اپنی تئین آنحضرت کی پاس آنی جانی سی پس پوچھا آنحضرت نی سعد بن معاذ سی یعنی اسلیی کہ وہ رئیس اونکی تہی پس فرمایا کیا حال ہی ثابت کا کہ نہین آتا اور نہین دکہائی دیتا کیا بیمار ہی **ف** ح ع ظاہر اصدق حال ثابت کی نی تاثیر کی و رباعث آنحضرت کی خبر پوچہنی کا ہوا کہ اونکا حال پوچہا

بیت حالت خویش چہ حاجت کہ بوی شرح دہم ٭ گریۂ سوز دلی ہست اثر خواہد کرد ٭ پس گویا سعد متحیر ہوئی جواب مین کچہہ جواب خویش اون کو نہ سوجہا

ترجمہ پس آئی سعد ثابت کی پاس اور ذکر کیا اونسی قول آنحضرت کا کہ تمکو آپ پوچہتی تہی کہ کیا حال ہی اوسکا بیمار ہی کہ نہین آتا پس کہا سعد نی کہ نازل ہوئی ہیہ آیۃ یعنی یا ایہا الذین امنوا الخ کہ جو او پرگذری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنی سی اوپر آواز آنحضرت کی اور تحقیق تم جانتی ہو ای یارو کہ مین بہت بلند ہون تم مین از روی آواز کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بحسب جبلت کی پس مین اہل دوزخ سی ہون **ف** ع ح کہ حبط ہوئی عمل اون کی جیسکہ حکم کرتی ہی آیۃ کریمہ پس ثابت یہہ بات سمجہہ کر بیٹہہ رہی اور یہہ نہ سمجہی کہ مراد اس سی بلند کرنا آواز کا ہی باختیار وقصد کہ مقتضی ہی بی ادبی کا ت بین کر کیا سعد نی یہہ قول ثابت کا رو بروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی ایسا نہین ہی بلکہ وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع یعنی اس جہت سی کہ مبالغہ کیا ادب مین حتی کہ نہ جائز رکہا بلند کرنا آواز جبلی کا بہی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئی جنگ یمامہ مین ہمراہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پاہی کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کی واقع ہوئی تو سیا ثابت نی کفن لیا اور اوسکو پہنکر لڑی اور کفن ہی مین ماری گئی رضی اللہ تعالی عنہ اور اس حدیث مین اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیۃ مذکورہ اوتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مری پہلی اوسکی سن پانچ مین اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ جو کچہہ کہ نازل ہوا بیچ قصہ ثابت کی فقط ذکر نہ بلند کرنی آواز کا تہا یعنی یا ایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین امنوا لاتقدموا بین یدی اللہ الخ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالُوا مَنْ هَؤُلَاءِ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا تہی ہم بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ناگہان اوتری سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہہ آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیۃ کا یہہ ہے کہ اوس جماعت سی کہ بہیجا ہی خداوند تعالی نی پیغمبر کو طرف اونکی وہ ہین کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ساتہہ جماعت اصحاب کی کہ امی ہین **ف** ع یعنی عرب مین اور اوٹہائی گئی ہین درمیان اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا طیبی نی یعنی بہیجا اللہ تعالی نی آنحضرت کو بیچ امیون کی کہ جو حضرت کی زمانہ مین تہی اور بیچ اونکی جو امیون سی کہ نہین ملی وہ ساتہہ اونکی اب تک اور خلیفہ ہونگی وہ صحابہ کی اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی ہین یعنی تابعین **ترجمہ** کہا صحابہ نی کون ہین یہہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی یا رسول اللہ کہا ابوہریرہ نی کہ بیٹہی تہی درمیان ہماری سلمان فارسی کہا ابوہریرہ نی پس کہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکی مونڈہی پر پہر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کی تحقیق لیتی اور پاتی اوسکو کتنی شخص انمین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع یعنی قوم فارس مین سے اور مراد مطلقا عجم ہین غیر عرب کی مقصود یہہ ہے کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ہین اہل عجم مین تابعین سی اور وہ ساتہہ اس صفت کی ہین کہ اگر دین و ایمان آسمان پر ہو تو پاوین اور پہنچین اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہی کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین عجم سی ہین اور صحابہ عرب سے اور بلاشبہہ ظاہر ہوئی ایسی فراخی علم و اجتہاد کی تابعین مین کہ ویسی ظاہر نہین ہوئی اونکی غیرون مین یعنی بعد صحابہ کی اور باوجود اسکی خصوصیت و بزرگی جو صحابہ کی نزدیک رکہتی ہین ظاہر ہی اور کنیت سلمان کی ابوعبداللہ ہی غلام آزاد تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ یہود سی اونکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفا صحابہ سی ہین اصل اونکی فارس سی ہی قوم رام ہرمز سی کہ گہوڑی ابلق پوجتی تہی اور وہ دین کی طلب مین ہتی تہی پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑہی کتاب اور صبر کیا

اوسمین وہ پرشقتون پی درپی کی پہر پکڑا اونکو ایک قوم نی عرب مین سی اور بیچ ڈالا اونکو یہود کی ہاتہہ اور کہتی ہین کہ وہ بکہا او پر دس شخصون کی ملک
مین آئی نوبت بنوبت یہانتک کہ پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جبکہ رونق افروز ہوئی آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرت نی کہ سلمان اہل جنت سی ہی اور یہ ایک
ہی تین مین سی کہ مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بڑی عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین ڈہائی سو برس کی اور صحیح یہی ہی
پس آخر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہہ اپنی ہاتہہ کی کسب سی کہایا کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی عطا اپنی اور مناقب
اور فضائل اونکی بہت ہین تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مری وہ مداین مین سنہ سینتیس مین **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَکَ ھٰذَا یَعْنِیْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَاُمَّہٗ اِلٰی عِبَادِکَ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیْھِمُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی محبوب کر دان اس چہوٹی سی بندی کو
یعنی ابو ہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماں کو طرف مسلمانونکی یعنی ایسا کر کہ یہہ محبوب مسلمانون کی ہون کہ سبکی مراد ہین اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانونکو
کہ یہہ مسلمانونکو دوست رکہین اور محبوب و محب مسلمانون کی ہون نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَتٰی عَلٰی سَلْمَانَ
وَصُھَیْبٍ وَبِلَالٍ فِیْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاْخَذَھَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ
ھٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ وَسَیِّدِھِمْ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَھُمْ
لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَھُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ فَاَتَاھُمْ فَقَالَ یَا اِخْوَتَاہُ اَغْضَبْتُکُمْ قَالُوْا لَا یَغْفِرُ
اللّٰہُ لَکَ یَا اَخِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابو سفیان بن حرب اموی الدمعاویہ کا آیا یعنی گذرا حالت کفر مین
سلمان اور صہیب رومی اور بلال حبشی پر کہ تہی بیچ جماعت اور صحابہ کی **ف** اور یہہ آنا ابو سفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کی واسطی تجدید و
مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ مشرکان قریش نی تقدیم عذر اور عہد شکنی کی برپا کئی تہی پس آیا ابو سفیان اور اوس جماعت صحابہ نی دیکہا اوسکو ترجمہ پس کہا
اونہون نی کہ نہین لیا خدا تعالی کی تلوارون نی یعنی بندگان خدا کی تلوارون نی کہ بحکم خدا کام کرتی تہی گردن اس دشمن خدا کی سی جگہ یہہ یعنی اپنی
کی کو یعنی اپنی حق کو اوسکی گردنسی یعنی حیف کہ یہہ مشرک یعنی ابو سفیان اب تک ہماری ہاتہہ سی نہین مارا گیا پس کہا ابو بکر نی یعنی اونسی کہ آیا کہتی ہو تم اسبات کو
واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کی کہ ابو سفیان ہی **ف** اور حضرت ابو بکر نی یہہ بات کہی واسطی مایل کرنی ابو سفیان کی دل کی اور رعایت حق
امان طلب کرنیکی جیسیکہ آنحضرت بہی کبہی استمالہ خاطر بعضی مشرکونکا کہ سردار قبیلکی ہوتی تہی کیا کرتی تہی ترجمہ پہر آئی ابو بکر صدیق حضرت کی پاس
پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابو بکر شاید غصہ دلایا تو نی اونکو البتہ قسم خدا کی
اگر غصہ دلایا تو نی اونکو یعنی اس جہت سی کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نی اپنی پروردگار کو یعنی اس جہت سی کہ رعایت کی
تو نی جانب کافر کی پس آئی ابو بکر اونکی پاس یعنی عذر خواہی کی لیی پس کہا ای بہائیو میری کیا غصہ دلایا مینی تمکو اور رنجیدہ ہو تم کہا اونہون نی نہین غصہ دلایا
تمنی ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم تم سی بخشی تمکو خدا تعالی ای بہائی میری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** شرح ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنی ای بہائی ہمارے
اور شاید کہ یہہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کی کہا نوویؒ نی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علمانی ساتہہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر ہمزہ کی ہی اور تہی اور بیچ
نسخہ سید جمال الدین کی اور بہتونکی اصول معتمدہ سی ساتہہ تصغیر کی اور زبری کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم ی کی ہی اور جائز ہی زبر اوس کا
بہی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی فقرا صحابہ کی اور رغبت دلائی اسمین اونکی تعظیم و تکریم کرنیکی اور رعایت خاطر اونکی کی **بیت** ہلا خوش باش کان سلطان
دین را بہ درویشان و مسکینان سری ہست **و** صہیب بن سنان ہوں یعنی غلام آزاد عبد اللہ بن جدعان تیمی کی ہین کنیت اونکی تہی ابو یحیی ہکان اونکی

تہی زمین موصل مین درمیان دجلہ اور فرات کی پس لوٹا روم نی اوس جانب کو اور بندی مین پکڑ لیگئی اونکو اور یہہ لڑکی تہی خوردسال پس مشابہ ہوئی روم کی
پہر خریدا اونکو رومیوں سی قبیلہ کلب نی پہر لائی کلب انکو مکہ مین پس خریدا انکو عبداللہ بن جدعان نی اور آزاد کردیا اونکو پس ہی یہہ اوسکی ساتہہ یہانتک کہ مرگیا وہ اور
بعضی کہتی ہین کہ جب بڑی ہوئی یہہ روم مین اور عقل آئی اونکو تو بہاگی اونکی ہاں سی اور آئی مکہ مین اور ہم قسم ہوئی عبداللہ بن جدعان کی ساتہہ اور اسلام
لائی یہہ ابتداء اسلام مین بیچ مکہ کی کہتی ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئی ایک دن مین اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین تہی بعد کچہہ اوپر
تیس شخصونکی اور تہی یہہ اون ضعیفون مین سی کہ عذاب دی جاتی تہی اسکی راہ مین بیچ مکہ کی پہر ہجرت کی اونہون نی طرف مدینہ کی اور نازل ہوئی انکی حق مین یہہ
آیت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور مری یہہ سن اڑتیس مین بیچ مدینہ کی ستر برس کی عمر مین اور دفن کئی گئی بقیع مین اور ابو سفیان
کا حال آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ النفاق بغض الانصار متفق
علیہ اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نشانی یعنی کمال ایمان کی محبت انصار کی ہی یعنی سب انصار کی اور نشانی نفاق کی
دشمنی انصار کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ع** انصار جمع ناصر کی اور یا نصیر کی اور مراد نصرت یعنی مدد کرنیوالی آنحضرت کی ہین اور انصار دو قبیلہ ہین
اوس اور خزرج کہ دو بہائی تہی کہ انصار اولاد اونکی ہین اور اونکی درمیان ہین ایکسو بیس برس تک جنگ و عداوت تہی اور ساتہہ علاقہ اسلام و توحید کی عداوت مبدل
ساتہہ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نی اونکا لقب انصار رکہا کہ ساتہہ اوسکی مشہور و ممتاز ہوئی اور بعد اونکی اونکی اولاد اور موالی پر یہہ نام باقی رہا اور اونکی
تعریف قرآن مین موجود ہی اور یہہ درجہ پایا اونہوں نی بسبب ٹہکانا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مدد کرنی اونکی اور مدد کرنی اونکی آنحضرت کی سبب عداوت
کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتہہ اونکی پس ضرور ہوئی یہہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت اونکی موجب
کمال ایمان کی اور نقصان محبت اونکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر بسبب مدد کرنی اونکی عداوت کہی تو یقین ہی کہ موجب کفر حقیقی کی ہوگی **وعن** البراء
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم احبہ اللہ
ومن ابغضہم ابغضہ اللہ متفق علیہ اور روایت کی براء بن عازب انصاری نی کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انصار نہیں دوست رکہتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہین بغض رکہتا اونسی مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہی
مشابہ منافق کی پس جو کوئی دوست رکہی انصار کو دوست رکہیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکہی اونکو دشمن رکہیگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **و**
عن انس قال ان ناسا من الانصار قالوا حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من قریش
المائۃ من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائہم فحدث
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتہم فارسل الی الانصار فجمعہم فی قبۃ من ادم ولم یدع معہم احدا غیرہم
فلما اجتمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنکم فقال فقہاءہم اما ذووا رأینا
یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثۃ اسنانہم قالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی
قریشا ویدع الانصار وسیوفنا تقطر من دمائہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی رجالا حدیثی عہد
بکفر اتالفہم اما ترضون ان یذہب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا
بلی یا رسول اللہ قد رضینا متفق علیہ اور روایت کی انس نی کہ کہا تحقیق بعضی آدمیوں نی انصار مین
سی کہا جسوقت کہ غنیمت دی اللہ نی اپنی رسول کو اموال ہوازن سی کہ نام ایک قبیلہ مشہور کا ہی وہ چیز کہ دی **ف ح** اس عبارت مین اشارہ ہی کثرت اوس

اموال پر اسلیے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اوس قبیلہ سے بہت تہی چنانچہ روایتو نمین آیا ہی کہ چہہ ہزار بندی تہی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچہ اوپر چالیس ہزار بکریان تہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریون کے خارج از حصر تہی **ترجمہ** پس شروع کیا دینا کتنی ایک شخصونکو قریش مین سے سو سو اونٹ **ف** ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تہی اور تہی نو مسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائی تہی اور ہنوز ایمان نے اونکی دلونمین قرار نہ پکڑا تہا اور انکو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس انکو حضرت نی دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطی تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام کی اونکو پیدا ہو اور اونمین ابو سفیان والد معاویہ کی بہی تہی اور دیتی تہی صادقین کو مہاجرین اور انصار مین سی سو سو سی کم اور یہہ تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پہرنی حضرت کی طائف سے **ترجمہ** پس کہا ایک جماعت نی انصار مین سی کہ بخشی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچہہ اور ترک کرتی ہین ہمکو یعنی نہین دیتی ہین ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتی ہین اون کی خونون سی **ف** ع یعنی ٹپکتی ہین خون قریش کی ہماری تلوارون سی سبب لڑنیکی اونسی اسلام لانی کی لیے اور یہہ کہا اونہون نی بگمان اسکی کہ آنحضرت رعایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریش مین سی **ترجمہ** پس خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نی کہ بعضی انصار یون کہتی ہین پس کسیکو بہیجا آنحضرت نی انصار کے پاس اور جمع کیا اونکو اپنی بیچ خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑی سی اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوای اونکی پس جب جمع ہوئی انصار آئی اونکی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سے پس کہا دانایون اور علما اونکی نی ہاں یہ عقلمندون ہمارے نے یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچہہ یعنی ان باتون مین سے اور لیکن کتنی ایک لوگون نی ہم مین سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نو عمر اور نوجوان ہین کہا کہ بخشی اللہ رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش کو اور چھوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اونکی خونون سی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بلا شبہہ دیتا ہون مین یعنی اس مال مین سی کتنی ایک شخصونکو کہ حدیث العہد ہین ساتہہ کفر کی یعنی نو مسلم ہین طلب کرتا ہون مین الفت اونکی اسلام سی یعنی بسبب دینی مال کی نہ کچہہ اور غرض کی لیے دیتا ہون کیا نہین راضی ہو تم اے انصار اس سے کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مولفۃ القلوب اور پہرو تم طرف مکانون اپنی کی مدینہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہون نی ہان یا رسول اللہ تحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع کیا خوب کہا ہی کسینی **بیت** رضینا قسمۃ الجبار فینا ٭ لنا علم وللاعداء مال ٭ فان المال یفنی عن قریب ٭ وان العلم باق لایزال

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِیْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار مین سی **ف** ع ح نہین مراد ہی اس سی انتقال نسب ولادی سی اسلیے کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگتر ہی سب نسبونمین بلکہ مراد اس سی نسب بلادی ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دین سی اور نہوتی نسبت اوسکی دینی کہ نہین گنجائش کہتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیے کہ ہجرت ایسی عبادت ہی کہ حکم کیا گیا تہا مین ساتہہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمہاری کی اور پہرتا اس اسم سی طرف اسم تمہاری کی حاصل یہہ کہ اگر نہوتا شرف نسبت ہجرت کا اور فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا مین ساتہہ انصار کی اور دیار اونکی کی اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی اسمین بیان ہی اکرام انصار کا اور فضیلت نسبت نصرت کا اور باوجود اسکی اسمین اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے اسلیے کہ اونہون نے چہوڑا وطن اور اہل اور اولاد اپنی خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کا تو کہ ہی لیکن ساکن تہی انصار اپنی وطن اور قبیلہ اور قرابتیونمین پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت کے ہی اور بعد مہاجرین کے انصار کی اور بعضونی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہون انصار سی مگر بسبب فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک ہوتا مین انہین سی اور

اور برابر اور مثل انکی ہو تمام مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی **ترجمہ** اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی راہ حسی یا معنوی
مین اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ مین تو چلونمین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین **ف** ع ح اور چھوڑ دونمین چلنا تمام
لوگونکی راہ مین کا وادی فرجہ یعنی کاواک درمیان دو پہاڑون اور ٹیلونکی جمع اوسکی ودیہ ہی اور شعب ساتہہ زیر شین اور جزم عین کے راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان
پہاڑ کی اور مراد یہہ ہے کہ حجاز کی زمین مین وادے اور شعب بہت ہوتی ہین پس جب کسی شعب مین چلتا ہی تو اوسکی قوم بہی اوسکی پیچھی پیچھی ہی چلتی ہی یہانتک کہ
پہنچی دگری پر پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلینگے اور لوگ اور راہونمین تو مین اوسی راہ مین چلون جسمین انصار چلی اسمین بیان ہی کمال عنایت کا
اونکی حال پر اور دوسری وجہ اسمین یہہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سی رای اور مذہب ہے یعنی اگر اختلاف کرین لوگ ارا و مذہب مین تو اختیار کرون مین انصار کی
رائی مذہب کو اور موافق ہونمین ساتہہ اونکی مقصود حسن موافقت اور مرافقت ہی ساتہہ اونکی بسبب اسکی کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور اچہی خدمتگذاری نہ
یہہ مراد ہی کہ مین اتباع اونکا کرون اور محتاج ہون اونکا اسلیئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع اون کی **ترجمہ** انصار بمنزلہ
شعار کی ہین اور باقی لوگ مانند دثار کی **ف** ع شعار شین کی زیر سی کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہی اور دثار دال کی زیر سی کپڑا
باہر کا کہ شعار کی اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی کی تشبیہہ دی انصار کو ساتہہ شعار کی بسبب راسخ ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی اور معنی
یہہ ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری سب لوگونمین باعتبار مرتبہ و منزلت کی **ترجمہ** تحقیق تم ای انصار دیکہوگی پیچھی میری ترجیح اور اختیار کرنا
لوگونکا پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح اور اثرہ ساتہہ زبر ہمزہ اور ثاء مثلثہ کی اور ساتہہ پیش ہمزہ اور جزم ثاء مثلثہ
کی اور ساتہہ زبر اوسکی کی بہی اسم ہی ایثار سی بمعنی اختیار کرنیکی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم رکہینگے تمپر اور آپ امرا ہونگی اور وہ لوگ کہ کم رتبہ ہین
تمسی لائق تر اور زائد تر ہونگی بسبب امارت کی اور بلاشبہہ یونہی واقع ہوا جو کچہہ خبر دی تہی اون مخبر صادق نی خصوصا امیر المومنین عثمان رض کی زمانہ مین اور
اور بعضی عصرون مین کہ بنی امیہ غالب آئی یا یہہ معنی ہین کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لی لیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح فضیلت دینگی تمپر یا تمسی کم رتبہ کو تمپر
فضیلت دینگی **ترجمہ** پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض کوثر پر **ف** ع ح یعنی پس اوس وقت جبر نقصان تمہاری خاطر شکستہ کا ہو جائیگا
کہ میری زیارت اور وہانکی نعمتونسی مسرور ہوگی اور یہہ بشارت ہی اونکی لیی ساتہہ داخل ہونی جنت کی بدلی مین اونکی صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار
معویہ کی پاس اونکی امارت کی زمانہ مین بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچہہ تدبیر نہ کی اونہونے اوسکی پس کہا انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم
نی کہ دیکہوگی تم پیچھی میری اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معویہ رض نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبر کرنیکا معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم
کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا **وعنه** قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ
آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ
عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ
وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہوا
ابو سفیان کی گہر مین پس وہ امن مین ہی **ف** ح آیا ہی کہ جب ابو سفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہہ ایک شخص ہے کہ دوست رکہتا ہی فخر و
بزرگی کو پس مقرر کیجئی اوسکی لیی ایک چیز کہ اوس سی مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گہر مین الخ اور یہہ جو کہتی ہین کہ ابو سفیان نے

بیچ ایام ایذا رسانی قریش کی آنحضرتکو امن دیا تہا اور آیا تہا آپکو اپنی گہر مین پس یہہ مکافات اوسکی تہی آنحضرت کیطرف سی ابو سفیان کی لیی اور ابو سفیان
بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قرشی رضی الله عنه اور معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلی سال فیل کی اور تہا اشراف قریش سی ایام جاہلیت مین اسلام لائی روز فتح مکہ کی اور تہا مولفۃ
القلوب سی اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دیی اوسکو نبی صلی الله علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ القلوب کی اور پہوٹی آنکہہ اونکی جنگ طائف
کی پس ہمیشہ کانی رہی و زیر موک تک پہر لگا اونکی دوسری آنکہہ مین تیر پس وہ بہی پہوٹ گئی مری سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کی اور دفن کیی گیی بقیع مین
ترجمہ جو کوئی کہ مشرکونمین سی ڈالدی ہتیار پس وہ بہی امان مین ہی پس کہا انصار نی یعنی بعضی انصار نی یہہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہی اوس کو مہربانی نی
اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی والون یعنی اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کی ف ح سبب انصار نی دیکہی عنایت و رعایت آنحضرت کی بہ نسبت ابو سفیان
کی کہ نہایت عداوت رکہتا تہا پہلی حضرت سی اور اب اوسکی حق مین ایسا کچہہ فرمایا متحیر ہوئی اور تعجب کیا اور از روی غیرت اور سادگی کی کلام مذکور کیا ترجمہ اور آئی
وحی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچہہ کہتی ہین فرمایا آنحضرت نی انصار سی کہ کہا تمنی ایسا یہہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت
یعنی محبت نی اپنی بستی والونمین ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہے ف ع یعنی نہین ہی مرا ایسا کہ جیسا کہ تمہاری گمان مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلیی کہ ہجرت
میری طرف مدینہ کی خالص الله ہی کی لیی ہوئی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ بلا شبہہ مین بندہ الله کا ہون اور رسول اوسکا ف ع یعنی
ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ نہ عود کرونمین طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا مینی اوسکو الله کی لیی اور نہ رغبت کرونمین اوس شہر مین کہ ہجرت کی مینی
اوس سے طرف اسکی ترجمہ ہجرت کی مینی طرف اسکی یعنی طرف ثواب اوسکی کیا اور اوسکی اور طرف تمہاری ف ع یعنی طرف دیار تمہاری کی واسطی
میل خاطر ہونی تمہاری کی طرف میری اور طرف اور مہاجرین کی جیسیکہ فرمایا الله تعالی نی والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم و خلاصہ
اوسکا یہہ ہے کہ قصد ہجرت کرنی مین تہا طرف الله کی اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی دار سی طرف دار تمہاری کے ترجمہ زندگانی میری یا جگہہ زندگانی میری کے
زندگانی تمہاری یا جگہہ زندگانی تمہاریکی ہی ف ح یعنی جدا نہین ہونگا مین تمسی نہ حیات مین اور نہ ممات مین مین ساتہہ تمہاری ہون اور تم ساتہہ میرے
خاطر اپنی جمع رکہو ترجمہ عرض کیا انصار نی قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچہہ کہا مگر بسبب بخل کرنیکی ساتہہ خدا کی یعنی ساتہہ نعمت اور فضل اوسکی
ہمپر اور رسول اوسکی کی ف ح یعنی شرف ہمسائگی اور صحبت اونکی کی اور غیرت کرنی اور روا نہ رکہنی میل و محبت تمہاریکی ساتہہ اوروں کی کہ مبادا عنایت اور
محبت اور ہمسائگی اور صحبت آپکی سی محروم ہو وین ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور محبت ہرگز نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کے غیر و پر پڑی بیت غیرتم
با تو چنانست کہ گر دست دہد • نہ گذارم کہ درا ئی بخیال دگران • حاصل یہہ کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ تم جیسی نعمت الله نے ہمین دی اور آدمی مجبول ہی اقارب
اور وطن کی محبت پر پس ڈری ہم اس سی کہ میل کرو تم ہمسی طرف اونکی پس تحریک کی ہمنی آپ سی ساتہہ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہہ چاوی ہمیر مقصد
پس نہین وارد ہوتا ہی اعتراض اوپر کہ کیونکر کہا اونہون نی یہہ قول با وجود فرمانی الله تعالی کی لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی مقرر
کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعض تمہاریکی بعض کو ترجمہ فرمایا حضرت نی پس تحقیق الله اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری اور راستگو جانتی ہین
تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم رای صبیانا ونساء مقبلین
من عرس فقام النبی صلی الله علیه وسلم فقال اللهم انتم من احب الناس الی اللهم انتم من احب الناس الی یعنی الانصار
اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی الله علیہ وسلم نی دیکہا لڑکون اور عورتونکو یعنی انصار کی پہرتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ کی سی پس کہڑی ہوئے
نبی صلی الله علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر یا اونکی ملنی کی لیی پہر خطاب کیا اونکی طرف ساتہہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگونمین سے طرف میری خداوندا تم
محبوب ترین ہو لوگونمین سی طرف میری ف ع مکرر کہا اسکو تاکید کی لیی اور بعضی نسخونمین الی الله ہی بجائی الی کی اور صحیح بخاری مین کہا کہ اسکو تین بار فرمایا

متفق علیہ

اور یہہ بدیہی وایت الی کی ترجمہ مراد رکہتی تہی آنحضرت ساتہہ قول اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** ح اور معنی اللھم کی یا تو قسم کی ہین یا یہہ معنی ہین اسکی کہ خداوندا تو جانتا ہی میری صدق کو اور سچ ہین کہ کہتا ہون کہ جب دیکہا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکہنی سی اور جوش محبت ہوا خبر دی آنحضرت نی وسکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اوسپر بسبب کمال عنایت اور مکرر کے **وعنہ** قَالَ مَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی انس سی کہ کہا گذری ابوبکر اور عباس ایک مجلس انصار کی مجلسون مین سی اس حال مین کہ اہل مجلس رو رہی تہی یعنی آنحضرت کی ایام مرض مین پس کہا ابوبکر وعباس نی کہ کس چیز نی رلایا تمکو یعنی کیون روتی ہو کہا انصار نی اس سبب سے روتی ہین ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت کی بہ نسبت اپنی پس آئی ایک اون دونون مین سی یعنی عباس یا ابوبکر آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کی رونیکی بسبب یاد آئی مجلس شریف کی پس باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حالمین کہ تحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی بہیت عصابہ یعنی پٹی کی واسطی دفع دردسر کی بسبب شدت کی پس چڑہی آنحضرت منبر پر یعنی خطبہ پڑہنی کی لیی اور نہ چڑہی منبر پر اور نہ پڑہا خطبہ بعد اوسدنکی یعنی یہہ آخری خطبہ پڑہا پس حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتون کا اور ثنا کی اوسپر یعنی کامل پہر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہون مین تمکو ای لوگو یا مہاجرون عنایت اور حمایت اور احسان کرنیکی انصار پر اسلیی کہ وہ شکنبہ اور جامدانی میری ہین **ف** ح ع کرش ساتہہ زبر کاف اور زیر کی اور بروزن کتف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ جزم رکی شکنبہ گائین بیل وغیرہ کا مانند معدہ کی آدمی کی لیی یعنی اوجہ اور عیبہ ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ہی اور زبر ب کی جامہ دان کہ اوسکو بقچہ کہتی ہین اور مراد یہہ ہی کہ انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میری ہین تمام امور مین ان چیزونکی ساتہہ مشابہت اسلیی دی کہ گائین بیل وغیرہ جمع کرتی ہین چارہ اپنا اوجہ مین اور لوگ رکہتی ہین کپڑی اپنی جامہ دانی مین اور عرب بکنایہ کہتی ہین قلب اور سینہ سی ساتہہ عیبہ کی اور کرش معنی عیال مرد اور اولاد چہوٹی اور جماعت کی بہی آیا ہی اور حمل کرنا اس معنی پر بہی درست ہی یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میری ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چہوٹی میری کی ہین کہ محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہین ترجمہ اور تحقیق ادا کیا اونہون نی اوس حق کو کہ اونپر تہا **ف** ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال جان یہہ کہ پورا کیا اونہون نی اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلۃ العقبہ مین جہانپر اوتری اس آیت کی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یعنی اللہ نی خرید لیا مومنون سی اون کی جانون اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیی جنت ہو کہ بیعت کی اونہون نی کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کی طرف سی وعدہ جنت ملنی کا ہوا تہا پس فرماتی ہین پورا کیا اونہون نی وعدہ اپنا کہ مددگاری ترجمہ اور باقی رہا جو کچھ کہ اونکی لیی ہی خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو اون کی نیک کارونسی یعنی عذر اگر پیش کرین وہ اوس بات مین کہ صادر ہوئی اونسی اور درگذر کرو اونکی بدکارونکی کار بد سی کہ صادر ہوا اونسی یعنی اگر خاطی ہون حدسی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری مین کہ وفات پائی اوسمین یہانتک کہ بیٹہی منبر پر پس حمد کی اللہ کی اور

ثنا کہی اوسپر پہر کہا اسکی بعد حمد و ثنا کی جاتو کہ لوگ یعنی مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کر کر آوینگی اپنی اپنی وطن چہوڑ کر اور کم
ہونگی انصار **ف ح** اسلیکی بدل بنا نہین کہتی کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سی ہی کہ جگہہ دی آنحضرت کو اور مدد کی اون کی اور مسلمانون کی اور
یہہ ایک چیز ہی جو چلی گئی جو مر ا ہر وہ کہان اور یہہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سی ہمراہ آنحضرت کی آئی قایم ہی پس ظاہر یہہ ہے کہ یہہ خبر دینی غیب کی ہی آنحضرت کیطرف
سی ساتہہ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکی اور فراخی اونکی شہرونمین اور ٹہرنی اور ملک گیری کرنی اونکی بخلاف انصار کی کہ کم ہوگا وجود اونکا اور
نہین باقی رہین گے وہ اور بلا شبہہ واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اوسکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا **ترجمہ** یہانتک کہ ہونگی لوگونمین بمنزلہ نمک کی طعام
مین **ف ح** اس تشبیہ مین بہی بیان ہی قلت انصار کا اور بہی اشارہ ہی اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہی ویسا ہی وجود انصار کا
سنوار نیوالا اہل اسلام کا ہوگا **ترجمہ** پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سی یعنی اے مہاجرون مثلا کسی چیز کا کہ ضرر پہنچاوی اوسمین کسی قوم کو یعنی بد کارونکو اور
نفع پہنچاوی اوسمین اور قوم کو یعنی نیکوکارونکو پس چاہیی کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیک کارسی یعنی نیکی اونکی اور چاہیی کہ درگذر کری اونکی بدکاری سی یعنی اونکی
بدی کو نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ
وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی یا الہی بخش دے انصار کو اور واسطی بیٹون انصار کی اور واسطی پوتون انصار کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع** پہلی درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری درجہ کی
تابعین اور تیسری درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کی لیی کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد انسی بیٹی اور بیٹی ہون واسطون کر
قیامت تک بلکہ اگر ابناء کو اوپر معنی اولاد کی حمل کرین تو بہی ورنہ نہین یعنی اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بہی داخل ہو جاینگے **وعن** أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ بہترین گہر انصار کی یعنی افضل قبایل اونکی بنو نجار ہین پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی
ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ع** یعنی سب افضل ہین بہ نسبت اہل مدینہ کی اور یہہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی اور عسقلانی نی کہا کہ خیر اول بمعنی افضل کی ہی
اور خیر دوسرا بمعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کی سی بہترین قبایل اونکی ہین اور ہر قبیلہ
رہتا تہا ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ ساتھ بنی فلان چنانچہ اسلیکی آیا ہی بہت سی روایتونمین بنو فلان بغیر ذکر دار کی لکہا ہی علمانی کہ بزرگی دینی اونکی
بقدر سبقت اونکی ہی اسلام مین اور اسمین دلیل ہے اوپر جائز ہونی تفضیل قبایل اور اشخاص کے بغیر عداوت و خواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہہ غیبت
وعن عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَبَا مَرْثَدٍ
بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰى
بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى أَتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ
الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ
حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَءًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ

أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت کی علی رض نے کہا بہیجا مجہکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہی وابا المرثد بدلی والمقداد کی یعنی بہیجا ابو مرثد کا مذکور ہی بدلے مقداد کی **ف** ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین اور چہٹی ہین اسلام مین اور مری جرف مین کہ تین کوس ہی مدینہ سی اور اونکو لوگون نی لاکر بقیع مین دفن کیا سن پینتیس مین اور وہ ستر برس کی تہی اور ابو مرثد بیٹی حصین غنوی کی حاضر ہوئی بدر مین وہ بہی اور اونکا بیٹا بہی یعنی مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ سی ہین کہا محمد بن سعد نے کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادونمین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت ابو بکر رض کی خلافت مین چہاسٹہ برس کی عمر مین **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نے کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر **ف** ع کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی قریب ہی مدینہ کی اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتہہ خائین معجمتین کے شفتالو کو وہان درخت شفتالو کی بہت تہی • **ترجمہ** اسلئی کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوی مین بیٹہی ہوئی اوسکی پاس ایک خط ہی پس لے لینا وہ خط اوس سی **ف** ع نام اوس عورت کا سارہ تہا اور بعضون نی کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تہی اور خط اوسکی پاس تہا اہل مدینہ کا کہ مکہ والونکو لکہا تہا **ترجمہ** پس روانہ ہوئی ہم درحالیکہ جلد لیکر تی تہی ساتہہ ہمارے یعنی دوڑتی تہی گہوڑے ہمارے یعنی گہوڑی دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک نا گہان پہنچی ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنے نکال تو ای عورت خط کو کہا اوس عورت نی کہ نہین ہے میری پاس کوئی خط کہ نکالون مین پس کہا ہمنی کہ البتہ نکالیگی تو خط کو یا اوتارینگی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو نکال والا ننگا کردینگی تجکو تو کہ حقیقت حال کہل جاوی پس نکالا اوس عورت نی وہ خط اپنی چوٹی مین سی **ف** ع اور روایت مین آیا ہی کہ اوسنی وہ خط اپنی کمر مین سی نکالا اس تطبیق اوس روایت مین اور اس روایت مین یہہ ہے کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچی ہوگی پس باندہا اوسنی وہ نامہ چوٹی میں اور اوڑس لیا اوسکو اپنی کمر مین **ترجمہ** پس لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان اوسمین کہ یہہ عبارت یہہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتہہ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت کا تہا طرف اہل مکہ کی فتح کی لیئی اور آنحضرت نی اوس ارادہ کا اخفا کیا تہا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سی ہی الا حاطب نی یہہ خط اہل مکہ کو اونکی خوش آمد و استمالت قلوب کیلئی لکہا تہا اس عبارت سی کیونکر لکہتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہہ ہے کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کیطرف متوجہ ہوئی تہی اور کسیکو اس حال کی حقیقت سی اطلاع نہ کی تہی اور یہہ اوس مکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی فیما بین مین مباح ہی جیسیکہ کہا ہی حضرت نظامی رض نی **ف**

سکندر کہ با شرقیان حرب داشت • در خیمہ گویند در غرب داشت • اور یہہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تہی اونہون نی اہل مکہ کو یہہ خبر لکہی اور حقیقت حال سی آگاہی دی کہ پیغمبر تمہاری اوپر آتی ہین ہشیار رہنا پس اوتری جبرئیل اور آنحضرت کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت نی وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا **ترجمہ** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای حاطب کیا ہی یہہ لکہنا تیرا اور خبر دینی تیری حقیقت حال سی پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ جلدی نہ کیجئی مجہ پر یعنی حکم کرنیکی ساتہہ کفر کی اور سزا دینی کی اس عمل پر بلا شبہہ مین ہون ایک شخص چمٹا یا گیا قریش مین یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہون اونکی نہین ہون مین

خاص اونمین سی اور ہین وہ لوگ کہ آپ کی ساتھ ہین مہاجرین ہین سے اونکی لیے قرابت ہی اہل مکہ کی ساتھ نگہبانی کرتی ہین وہ مشرک بسبب اوس قرابت کی مال مہاجرونکی اور اہل و عیال اونکی کی مکہ مین پس چاہا مینی کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سے قریش مین یہہ کہ کرون مین اونکی حق مین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ بسبب اسکی میری قرابت کی کہ مکہ مین ہی **ف** ع ح کہا طیبی نے کہ مضمون صفۃ ہی ید اکی اور مراد ید سی یدانعام ہی یا قدرت یعنی ہون مین اونسی نعمت یا قدرت گو کہ حمایت کرین بسبب اسکی میرے قرابت یا میری قرابتیون کی یعنی یہہ امر کیا مینی واسطی غرض و مصلحت اپنی لوگون کی کہ مکہ مین ہین تو مشرک بسبب اس خوش آمد کی میرے لوگون سی خبردار ہین **ترجمہ** اور نہین کیا مینی یہہ امر بسبب اس کی کہ مین کافر و منافق ہون کہ ایمان نہین لایا مین اور نہ اسلیے کیا ہی کہ مین مرتد ہو گیا یعنی بعد ایمان لانی کی کافر و منافق ہو گیا اور اپنی دین سی نکل گیا اور نہ کیا ہی یہہ بسبب راضی ہونیکی ساتھہ کفر کی بعد اسلام کی کہ چاہتا ہون نکلنا دین اسلام سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نی بلا شبہہ سچ کہا تمسی یعنی حقیقت حال یہی ہی جو اسنی کہی پس کہا عمر رض نی کہ چھوڑو مجکو یا رسول اللہ کہ مارون مین گردن اس منافق کی **ف** ع اور یہہ کہا عمر نی باوجود تصدیق کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ خطاب کیا اونکی تصدیق عذر مین اسلیے کہ عمر دین مین بہت قوی تھی اور اوس وقت مین بعضی لوگ تھی ہی ایسی کہ منسوب تھے طرف نفاق کی پس اونہون نی گمان کیا کہ جسنی مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مستحق ہو قتل کا لیکن یقین نہین کیا اونہون نے اسی پس اسی لیے پروانگی چاہی اونکی قتل کرنیکی اور اطلاق کیا اوپر منافق ہونی کا اسلیے کہ شاید اونہون نی دلمین اور کچھہ کہا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر ندکور کیا ہو کچھہ تاویل کر کر انتہی اور حضرت شیخ نی کہا کہ شاید سچ بیان کرنی اس قصہ کے تقدیم و تاخیر ہی الا کہنا عمر کا اسبات کو بعد تصدیق آنحضرت کی حاطب کے بعید ہے **ترجمہ** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین **ف** ح گویا کہ عمر نی کہا کہ کیا ہوا اگر چہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت نے **ترجمہ** اور کیا چیز معلوم کرواوی تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانی تو کہ وہ مستحق قتل کا ہی شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کی اور نظر رحمت و مغفرت کے کی ہو طرف اونکی پس فرمایا اللہ تعالی نی کرو جو کچھہ چاہو کہ واجب ہوئی تمہاری لیے بہشت **ف** ع کرو جو کچھہ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نا خالص تھوڑے ہون یا بہت واجب ہوئے یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کی کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکھنی کی راجع ہین طرف عمر کی والا یہہ امر محقق تہا آنحضرت کی نزدیک اور اقرب یہہ ہے کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اوپر اعتماد تکیہ کرین اور عمل سی باز رہین بسبب فرمانی اعملوا ما شئتم کی اسلیے کہ مراد اس سی ظاہر کرنا کرم و عنایت کا ہی نہ رخصت دینی اونکی لیے ہر فعل مین اور چھوڑ دینا کہ جو کچھہ چاہین سو کرین **ترجمہ** اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای فقد وجبت لکم الجنۃ کی فقد غفرت لکم **ف** ع یعنی حقتعالی نی نظر رحمت و مغفرت کی کی اوپر اور اسمین امید زیادہ ہی بہ نسبت جملہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہی یہہ بات اور کہا نووی نی کہ یہہ حکم آخرت کا ہی ورای پر دنیا مین حد وغیرہ متوجہ ہو گی چنانچہ آنحضرت نی مسطح پر حد قذف کی قایم کی حال آنکہ وہ بدری تہا اور اس حدیث مین معجزہ ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری جاسوسونکی اور پڑھہ لینا اونکی خطونکا اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کے مقصود اس لکھنی سی ایذا دینی آنحضرت کے نتھی و الا کفر لازم آتا اونکی پر نسبت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تہا اپنی قرابتیونسی بگمان اسکی کہ نہین ضرر کریگا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کے اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اسبات پر ان قصور کیا اونہون نی اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ خفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس فعل کی کرنی مین واللہ اعلم **ترجمہ** پس نازل کی خدا تعالی نی یعنی بیچ زجر و منع کی اس فعل سی کہ کہا حاطب نی اور مانند اسکی نی یہہ آیت یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاءَ یعنی اے ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنونکو یعنی جنکو مین دشمن کہتا ہون اور اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکھتی ہین تمسی اور وہ کافر ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع اور بعد اسکی یہہ ہی تُلْقُوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ

وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي
وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ
السَّبِيلِ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ لَنْ
تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
آخر آیۃ تک اور خطاب عام کیا اسلیے کہ داخل ہوں اسمین حاطب جیسے لوگ بھی اور اسی لیے کہا گیا ہے العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب یعنی یہہ قاعدہ ہی اصول
کا کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیۃ مثلا ایک قصۂ خاص یا شخص خاص کے لیے اوتری تو یہہ نہین کہ وہ اوسیکے لیے خاص ہو بلکہ سبکی حقمین ہول ہی
ہی جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہوویگا گویا اوسیکے لیے وہ اوتری ہے تنبیہ اس سے رد ہوا قول اون بزرگوارونکا کہ جو کہتے ہین کہ یہہ آیتین تو بت پرستونکے لیے
اوتری ہین بزرگونکے بیچارونکے حقمین کیون انکو بیان کرتے ہو پس وہ جاہل ہین اس قاعدہ مذکورہ سے اور مقام سوچنے کا ہے اکثر آیتین اوتری ہین وہین کی
کفار کے حقمین پس کل کو کہین گے صاحب ایمان لاینگے اور گہر سے بچنے کا وہین کے لوگونکے لیے حکم ہے ہمارے لیے نہین عیاذا باللہ منہ بچاوے اللہ تعالی اس نفسانیت سے
ہمسبکو اور راہ حق دکہاوے وعن رفاعۃ بن رافع قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما تعدون اہل بدر
فیکم قال من افضل المسلمین او کلمۃ نحوہا قال وکذلک من شہد بدرا من الملائکۃ رواہ البخاری اور روایت ہے رفاعۃ
بن رافع سے کہ آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جبرئیل نے کس مرتبہ مین گنتے ہو تم اور کس جماعت سے گنتے ہو تم اہل بدر کو اپنے بیچ مین فرمایا آنحضرت نے
گنتے ہین ہم اونکو اپنے مین افضل مسلمانونکا یا فرمایا آنحضرت نے جبرئیل کے جواب مین کچہ اور کلمہ کہ وہ مانند اوس کلمہ کے ہے ف ع اور ظاہر یہہ ہے کہ یون فرمایا
ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل نے اور ایسے ہی یعنی ہمارے نزدیک حکم اون ملائکہ کا ہے جو حاضر ہوے وہ بدر مین نقل کی یہہ بخاری نے ف ع یعنی وہ افضل
ہین اون ملائکہ سے کہ نہین حاضر ہوے اونمین سے بدر مین پس ہونگے وہ افضل ملائکہ کے اونکے افضلونمین سے وعن حفصۃ قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان لا یدخل النار ان شاء اللہ احد شہد بدرا والحدیبیۃ قلت یا رسول اللہ
الیس قد قال اللہ تعالی وان منکم الا واردہا قال فلم تسمعیہ یقول ثم ننجی الذین اتقوا وفی روایۃ لا یدخل
النار ان شاء اللہ من اصحاب الشجرۃ احد الذین بایعوا تحتہا رواہ مسلم
اور روایت ہے حفصہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ مین البتہ امید رکہتا ہون کہ نہین پیٹہیگا آگ دوزخ مین اگر چاہے خدا تعالی نے
کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہے بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا نہین ہے کہ تحقیق کہا ہے خدا تعالی نے اور نہین کوئی تم مین سے مگر
وارد ہوگا دوزخ پر ف ع یعنی حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گذرنے پلصراط پر سے کہا نوویؒ نے کہ صحیح یہہ ہے کہ مراد وارد ہونے سے گذرنا ہے پلصراط پر سے جیسے گذرینگے اوسپر سے تو دوزخی
دوزخ مین گر پڑینگے اور جنتی نجات پاوینگے اور حفصہ نے گمان کیا کہ معنی واردہا کے داخلہا ہین یعنی داخل ہوگا اوسمین اور جب داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا
سب آدمیونکے لیے تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سے کیونکر صادق آوے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے پس نہین سنا تو نے خدا تعالی کو کہ فرماتا ہے یعنی بعد اوسکے
پہر نجات دینگے ہم یعنی داخل ہونے سے اون لوگونکو کہ تقوی کیا ہے ف ع حضرت حفصہ نے مشکل جانی معنی حدیث کی اس جہت سے کہ ظاہر حدیث کا موجب
گمان اونکے کے غیر موافق تہا آیۃ کے پس سوال کیا نفع حاصل کرنیکے لیے نہ بطریق اعتراض کے جیسے کہ طریق ارباب مناظرہ کا ہے بلکہ بطریق اوسکے کہ واجب ہے اوس
شخص کہ سمجہے معنی آیۃ کے یا حدیث کی یا تطبیق درمیان آیۃ وحدیث کی وغیرہ ذلک یہہ کہ سوال کرے کسی عالم سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے فسئلوا اہل الذکر ان کنتم

لاتعلمون یعنی پس پوچھو تم اہل ذکر سے یعنی علما سے اگر نہیں ہو تم جانتے **ترجمہ** اور ایک روایت میں یون آیا ہے کہ نہیں پہنچیگا دوزخ میں اگر چاہا ہے خدا تعالے
نے اصحاب شجرہ سے کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہیں کہ بیعت کی ساتھ آنحضرت کی نیچے درخت کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ح لفظ الذین سے تفسیر ہے اصحاب
شجرہ کی اور یہہ حدیبیہ میں تہے **و** عن جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربعمائۃ قال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم
خیر من اہل الارض متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا تہے ہم روز حدیبیہ کے ایکہزار اور چارسو **ف** ع اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذر چکی
ہے **ترجمہ** فرمایا واسطے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم آجکے دن بہترین اہل زمین کی ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اور اسیکی موجب کہا بعضے
علمانے چنانچہ اونمیں سے سیوطی بہی ہیں یہہ کہ افضل صحابہ کی خلفاء اربعہ ہیں پہر باقی عشرہ کی پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر اہل حدیبیہ **و** عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل فکان
اول من صعدہا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم مغفور
لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان اجد ضالتی
احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ اوپر چڑہے یا کون شخص ہے
کہ چڑہے پہاڑ پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہے **ف** ح ثنیہ ساتہہ زبر ثے مثلثہ کی اور زیر نون کی اور تشدید ی کی راہ بلند پہاڑ میں اور مرار ساتہہ پیش میم
کی اور یہہ مشہور ہے کما فی النہایہ اور بعضون نے میم کی زیر سے اور بعضون نے میم کی زبر سے کہا وہ ایک موضع ہے درمیان مکہ اور مدینہ کی گرد حدیبیہ کی راہ سے آوے پس
آنحضرت نے جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ میں تو ثنیۃ المرار کی پاس پہنچے رات کو پس لوگونکو رغبت دلائی اوسپر چڑہنے کی اسلیے کہ وہ اوچہی گہاٹی تہی یا ظاہر رغبت
دلانیکی یہہ تہا کہ تو مطلع ہو احوال کہ کی حال پر کہ کہین گہات لگائی نہ بیٹہی ہون اور بداندیشی نکی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑہے **ترجمہ** پس تحقیق شان یہہ ہے کہ جہاڑے
جاوینگے اوس سے گناہ جیسے جہاڑے گئے بنی اسرائیل سے **ف** ح اسمین اشارہ ہے طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور قصہ اسکا یہہ ہے کہ
بنی اسرائیل کو بعد اسکی کہ نکالی گئی جنگل سے کہ چالیس برس اوس میں صابر رہے اور سایہ کیا اوپر ابر نے اور بہیجا گیا اوپر من و سلوی حکم کیا گیا اریحا میں جانیکا
کہ نام ایک قریہ کا ہے متعلقات شام سے کہ اوسمین جاوین ساتہہ سجدہ اور دعا اور طلب ورہونی گناہون کی اور استغفار کی تو کہ بخشے جاوین گناہ اونکی لیکن
اونہون نے بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتہہ طلب کرنی مشتہیات اپنی کی اغراض دنیا سے پس نازل کیا گیا اوپر عذاب پس مراد ساتہہ جہاڑے جانے گناہ
کی بنی اسرائیل سے وعدہ جہڑنی گناہ او مغفرت کا ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کہ جو کوئی چڑہے ثنیہ مرار پر بخشے جاوینگے اور جہاڑے جاوینگے گناہ اوسکے
جیسے وعدہ کیا گیا تہا جہڑنے گناہ کا بنی اسرائیل سے اگر وہ حکم بجالاتے پس جابر کہتے ہیں **ترجمہ** پس تہے اول اون لوگونکی کہ چڑہے اوس ثنیہ پر گہوڑے ہمارے یعنی گہوڑے
یعنی سوار بنی خزرج کی **ف** ح کہ ایک قبیلہ ہے انصار میں سے اور جابر اونہین میں سے تہے اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تہے اوس و خزرج کہ بہائی تہے بعضے قبیلہ اوس سے تہے
بعضے خزرج سے **ترجمہ** پہر لے درپے چڑہے لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ہے تم میں سے بخشا گیا ہے اوسکو مگر صاحب اونٹ سرخ کا **ف** ع اور وہ
عبداللہ بن ابی رئیس منافقونکا تہا **ترجمہ** پس آئے ہم اوسکی پاس کہا ہمنے آتو کہ بخشش مانگیں تیرے لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اوس سرخ اونٹ والے نے
کہ تحقیق اگر پاؤنمین گم ہوئی اپنی کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر ہے طرف میری اس سے کہ بخشش چاہے میرے لیے یار تمہارا نقل کی یہہ مسلم نے
ف ع اور یہہ کفر صریح ہے اوس سے اور اوسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی کی اس قول نے واذا قیل لہم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لووا
رءوسہم ورأیتہم یصدون وہم مستکبرون سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم
لن یغفر اللہ لہم **و** ذکر حدیث انس قال لابی بن کعب ان اللہ امرنی

اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یہہ ہی کہ کہا آنحضرت نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی
نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہوں مین تجپر سورہ الم یکن الذین کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضایل القران کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نی اوس حدیث کو
اس فصل مین ذکر کیا ہی مولف نی اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا
بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ
ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
پیروی کرو تم اون دو شخصونکی کہ بعد میری خلیفہ ہونگی میری یارونسی کون ہین وہ شخص ابوبکر او عمر **ف** یہہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی او بموجب
شرح ملا علی کی یون چاہیی کہ پیروی کرو اون دو شخصونکی بعد وفات میری کی یا بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میری سی کہ وہ ابوبکر او عمر ہین پس ابوبکر
و عمر بدل ہی یا بیان الذین کا **ترجمہ** اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدہی چلو ساتہہ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کی **ف** ع اور اقتدا اعم ہی
اہتدا سی اس جہت سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتہہ اوس کی قول و فعل بخلاف اہتدا کی کہ وہ مختص ہی ساتہہ فعل
کی یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنی کو کہتی ہین خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنے کو
کہتی ہین او اس جملہ مین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی **ترجمہ** او چنگل مارو ساتہہ عہد ابن ام عبد کی
ف ع یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اسلیی اختیار کی ہی ہماری امام اعظم صاحب نی روایت اونکی او قول اونکا تمام صحابہ پر بعد خلفا
اربعہ کی بسبب کمال فقاہت اور خالص ہونی وصیت اونکی کی او تورپشتی نی ایسی ہی کچہہ معنی بیان کر کر کہا کہ اولی میری نزدیک یہہ ہی کہ مراد اونکی عہد
امر خلافت ہی پس اول وہ ہون ہی نی گواہی دی ہی صحت خلافت کی او مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نی بجا ہونی خلافت اونکی کا او قایم کی اسپر دلیل کہ کہا ہین
پسند کیا ہی نبی نی ہمارا وسکو کہ مقدم کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیی اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت نی ہماری دین کی لیی
اور یہی مضمون حضرت علی رض سی بہی منقول ہی او موید اس معنی کی مناسبت ہی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی او آخر اوسکی کی اسلیی کہ اوسکی اول مین
ہی اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر او اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد او تمنی جو لکہا کہ مراد عہد ابن ام عبد سی وصیت و قول ابن مسعود کا
او سیہ دلالت کرتا ہی یہہ قول **ترجمہ** او بیچ روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچہہ حدیث کری تمکو او خبر دی تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام
اوسکی سی پس راست گو جانو اوسکو اور یہہ عبارت بدلی اس عبارت کی ہی و تمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنیوالا کسیکو بغیر مشورہ
کی تو البتہ سردار کرتا مین اونپر بیٹی ام عبد کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ح یعنی عبد اللہ بن مسعود کی امیر کرنی مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین
او کہا ہی علما نی کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہی لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کی یا امر من امور دین سوا الخلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی مخصوص
ساتہہ قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش نہین تہی **وَعَنْ** خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا
صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ
اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ

الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ
صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی خیثمہ بن ابی سبرہ نے کہ کبار تابعین اور
ثقات اونکی سی ہی کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مینی اسسی کہ میسر کری میری لیی ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت لکہی اسکی کہ بیٹہون اوسکی ساتہہ
اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سی پس میسر کیا خدایتعالی نی میری لیی ابو ہریرہ کو پس بیٹہا مین اونکی پاس اور کہا مینی کہ مینی درخواست کی تہی خدایتعالی سی کہ میسر
کری ہمنشین نیک پس میسر کیا میری لیی پس موافق کیا گیا تو میری لیی اور اتفاق ہوا میری لیی ہمنشینی تیرکا **ف** ح لفظ وفقت ساتہہ تخفیف ف کی صیغہ
مجہول کا دوفوں سی ہی یعنی ساز وار پڑ نیکی اور بعضون نسخون مین جملہ فیسر لے پہلی وفقت لی کی نہین ہے **ترجمہ** پس کہا ابو ہریرہ نی کہا نکا ہی تو کہا مینی اہل کوفہ مین
سی آیا ہون مین درحالیکہ ڈہونڈتا ہون مین خیر کو ساتہہ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنی نفس کی لیی **ف** ع مراد خیر سی علم یا عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتہہ
حکمت کی اللہ تعالی کی کلام پاک مین ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی اور جو کوئی دیا جاوی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبہی کہا جاتا ہی لا خیر
خیر منہ یا لا خیر غیرہ یعنی نہین ہی کوئی خیر بہتر علم سی یا نہین ہے خیر سوائی اوسکی **ترجمہ** پس کہا ابو ہریرہ نی کیا نہین ہی تم مین یعنی تمہاری شہر مین سعد بن
مالک مستجاب الدعوۃ **ف** ح یہہ وہی سعد بن ابی وقاص ہین مالک انکی باپ کا نام ہی یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر انکا اور بیان اونکی مستجاب الدعوۃ ہونیکا
ہو چکا ہی **ترجمہ** اور دوسرے عبداللہ بن مسعود آنحضرت کی وضو کا پانی رکہنی والی اور نعلین رکہنی والی **ف** ع ایسی ہی تکیہ وغیرہ بہی حضرت کا ان
پاس رہتا تہا **ترجمہ** اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی منافقونکا حال جانتی تہی اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نی اوسکو شیطان سی
اوپر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہی کہ خدایتعالی عمار کو شیطان سی اور اوسکی اتباع سی نگاہ رکہی اور سلمان صاحب
دو کتابونکی یعنی انجیل اور قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع اسلیی کہ اونہون نی انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لائی پہلی اوترنی قرآن کی اور
عمل کیا اوسپر پہر قرآن پر ایمان لائی آنحضرت کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر اسلام لائی اور قرآن پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی ڈہائی سو برس کی
تہی اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتی انا ابن الاسلام یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ
نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو
بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ اچہا شخص ہے ابوبکر اچہا شخص ہے عمر اچہا شخص ہے ابوعبیدہ بن جراح اچہا شخص ہے اسید بن حضیر اچہا شخص ہے ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہے
معاذ بن جبل اچہا شخص ہے معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع ح ابوعبیدہ تک جو یہہ صاحب ہین کو ہولی
انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اسید بن حضیر ساتہہ تصغیر کی انصاری ہین قبیلہ اوس مین سی اور تہی اون صحابہ مین سی کہ حاضر ہولی عقبہ مین اور بدر مین اور
اونکی مابعد کی جہاد و غیرہ وایت کین حدیثین اونسی ایک جماعت نی صحابہ مین سی اور مری وہ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور
ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی اوپر ہو چکا ہی ہی معاذ بن عمرو بن الجموح یہہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سی حاضر ہولی عقبہ اور بدر مین
اور مری یہہ حضرت عثمان کی زمانہ مین اور غالباً یہہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سی رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہونگی پس ہر ایک کو ساتہہ
مدح اور ثنا کی مشرف کیا یا کچہہ اور تقریب ہولی ہو اونکی ذکر کرنی مین **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَةٍ عَلِیٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلاشبہہ جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق ہی طرف تین شخصونکی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی سید یکہ بہت مشتاق ہی ورتیار اور منتظر ہی کہ کب یہہ جنت مین آوین اور بعضون نی کہا کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمان سی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا ان تینونکی لیی ایسا ہی جیسی ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہوچکا ہی **وعن علی** قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی مرتضیٰ سی کہ کہا پروانگی مانگی عمار بن یاسر نی آنحضرت کی پاس حاضر ہونیکی لیی پس فرمایا آنحضرت نی کہ پروانگی دو اوسکو خوشخبری ہو پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی باعتبار جوہر ذات کی اور پاک کیی گئی کو ساتہہ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی اور ملا علی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی نسد طل طلیل کی **وعن عائشة** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامونکی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت ترین اون دونونکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت جو بہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی و سہل کرنیکی امت پر کرتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دی گئی عمار درمیان دو کامونکی مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونونکا پس منافات ہوئی اوس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ بنظر نفس اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی **وعن انس** قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ اوٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹھایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون نی عجب سبک جاتا ہی جنازہ اوسکا اور کہا اونہون نی کہ یہہ ہلکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکیکی ہی بنی قریظہ مین **ف** ح کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی قصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کی تہا پس سبب عہد اونکی قلعہ سی اوترے اور قرار دیا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیی اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت نی اوسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نی حکم کیا موجب حکم خداوند تعالیٰ کی کہ جو کچہہ ساتون آسمانونکی اوپر سی کہا پس منافقون نی بعد اونکی انتقال کی راہ کلام کرنیکی پائی اور زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ ہلکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا غرضکہ نسبت جو سبکی کی اونکی طرف حال آنکہ یہہ بات بیہودہ تہی کہ جو اونہون نی بہی سبکی جنازہ کی ساتہہ اس معنی کی کیا مناسبت رکہتی ہی **ترجمہ** پس پہنچی یہہ بات منافقونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نی کہ فرشتی اوٹہالیی جاتی تہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی اس سبب سی جنازہ اوسکا ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہہ بہی کہا ہی مناسبت کا شعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکیکی طرف دنیا کی اور سبکی اوسکی شعر ہی طرف قوت شوق اوسکیکی واسطی ہونیکی اور جلد اوڑنی روح اوسکیکی حضرت حق علی کی غرضکہ منافقونکو اوس کہنی مین حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تہی پس جواب دیا آنحضرت نی اسطرح کہ لازم آوی اوس سبکی سی تعظیم شان اونکی فرمایا اللہ تعالیٰ نی ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنفقين لا يعلمون یعنی اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی رسول کی لیی اور مومنونکی لیی ولیکن منافق نہین جانتی **وعن عبد الله بن عمرو** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ

الخضراءُ وَلَا اَقَلَّتِ الغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِی ذَرٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت عبد اللہ بن عمرو سی کہا
سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین سایہ کیا آسمان سبز نی یعنی کسی پر اور نہین اوٹہایا زمین گرد آلود نی کسیکو کہ بہت سچا ہووی ابوذر سی نقل کی یہہ
ترمذی نی ف ح ع کہ بزرگان صحابہ اور فقرا اور مجردون اونکی سی ہین چنانچہ احوال اونکا اپنی محل پر مذکور ہی اور مراد اس حصر سی تاکید و مبالغہ
ہی ابوذر کی سچ بولنی مین نہ یہہ کہ وہ بہت سچی ہین اپنی غیر سی مطلقا اسلیئی کہ نہین لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ ابوذر زیادہ سچی ہین ابوبکر سی حال آنکہ وہ صدیق
ہین اس امت کی اور بہترین اس امت کی بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سچی تہی ابوذر وغیرہ سی لیسا ہی کہا ہی علمانی **وعن** اَبِی ذَرٍّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ
اَبِیْ ذَرٍّ شِبْهِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّهْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین سایہ کیا آسمان نی اور نہین اوٹہایا زمین نی کسی صاحب بانکو یعنی بولنی والی کو راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنیوالا ہو حق خدا
اور رسول خدا کو اور بعضون نی کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچہہ اوسمین سے فروگذاشت نکری ابی ذرسی ف ح ع یعنی ابوذر کچہہ چشم پوشی اور لور
مداہنت نہین کرتی تہی حق گوئی مین حق ہی کہدیتی تہی اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑی فرمانبردار تہی یا اپنی بات کی پوری تہی کہ وعدہ اور عہد کو پورا
کرتی تہی یا کلام واضح اور پورا کرتی تہی حاصل یہہ کہ آسمان کی نیچی اور زمین کی اوپر کوئی شخص ابوذر کی برابر راست گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور
رسول کا حق ادا کرنیوالا یا فصیح اللسان نہین ہی **ترجمہ** مشابہہ عیسی بیٹی مریم کی یعنی زہد مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع بڑی بی رغبت تہی وہ دنیا
کی لذتون سی اور مجرد تہی اور جمع کرنا مال کا اونکی نزدیک حرام تہا اگرچہ حق مال یعنی زکوۃ وغیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہی کہ ایکدفعہ ابوذر حضرت عثمان کی پاس آئی
اور اونکی ہاتہہ مین عصا تہا پس کہا عثمان نی یعنی کعب سی کہ وہ بہی وہان بیٹہی تہی ای کعب تحقیق عبد الرحمن مرا ہی اور چہوڑا ہی اوسنی مال بہت پس کیا دیکہتا
ہی تو اوسکی حق مین یعنی کثرت مال اوسکی گمان کی بی مضر تہی یا نہین پس کہا کعب نی کہ اگر دیتا تہا عبد الرحمن اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوۃ وغیرہ تو کچہہ ڈر نہین ہی
پس اوٹہایا ابوذر نی عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین دوست رکہتا مین اگر ہو میری لیی یہہ پہاڑ یعنی
پہاڑ احد اور پہاڑ سونی کا کہ خرچ کرون مین اوسکو یعنی اللہ کی راہ مین اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی وہ مجہسی یہہ کہ چہوڑ جاؤن مین اوسمین سی چہہ اوقیہ یعنی
دوسو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی ای عثمان تمنی بہی سنا ہی اس حدیث کو تین بار کہی ابوذر نی یہہ بات کہا حضرت عثمان نی کہ ہان انتہی حضرت
شیخ و ملا علی ؒ نی اسکی شرح یون لکہی ہی کہ ابوذر فقرا اور زہاد صحابہ سی تہی مذہب اونکا یہہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہہ جمع نہ کیجی سب دیدی الیی جنون پر غالب
آیا اور مار بیٹہی کعب کو اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچہہ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی
اسمین مبالغہ ہی تنا دون اور باوجود اسکی بہی کا شکی قبول ہو اور حاصل ساری جملہ کا یہہ کہ اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو
بہی نہین دوست رکہتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی پیچہی چہوڑ جاؤن انتہی اور استیعاب مین مولف اوسکا ایک حدیث لایا ہی کہ جسکو خوش لگی یہہ کہ دیکہی طرف
تواضع عیسی بن مریم کی تو چاہی کہ دیکہی طرف ابی ذر کی انتہی پس موجب اسکی تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد ہی اور منطبع
ہونی اوسکی کی حدیث مذکور پر باوجودیکہ منافات نہین ہی درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہی تواضع کا یہہ قول اوسکا یعنی فی
الزہد نہین ہی مصابیح مین بلکہ صاحب مشکوۃ نی زیادہ کیا ہی **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ
عِنْدَ عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ کَانَ یَهُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ
فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِی الْجَنَّةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب آئی اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصوں کی **ف** ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا اور یہہ
ظاہر تر ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور ساتہہ اسکی ظاہر ہوتی ہی وجہ خصوصیت کی ہی **ترجمہ** نزدیک
عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی ف ط ح مشہور ہوئی یہہ ساتہہ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہین اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ عالم زاہد
حکیم اہل صفہ سی بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی عویمر نی شام مین اور مری دمشق
مین سنہ بتیس مین **ترجمہ** اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کی مناقب اونکی مشہور و مذکور ہین اور نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک عبد اللہ بن
سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی **ف** ح اول وہ ہین کہ آنحضرت مدینہ مین تشریف لائی بسبب سابقہ علمی و معرفت کی کہ حال شریف کی ساتہہ رکہتی
تہی بسبب پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی **شعر** عمرہا بود کہ مشتاق لقایت بودم + لاجرم روی ترا دیدم و از جان رفتم و پس تحقیق سنا
ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی وہ مانند دسوین دس
شخصون کی ہی کہ بہشتی ہین اسلیئی کہ وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہی کذا قال الطیبی و سید جمال الدین نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ داخل ہونگی وہ بعد دس شخصون کی
صحابہ مین سی جنت مین اور اسپر یہہ نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی اس سی پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہہ ہون کہ وہ دسوین
ہین اون لوگون مین سے کہ اسلام لائی یہود مین سے یا دسوین دس کی ہون سوائی عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انہیں صحابہ کی واللہ اعلم **وعن**
حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِذَا اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ
وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو صحابہ مین سے
اسلئی ہی تو بہتر ہوتا یا یہہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو کیون ہوتا فرمایا آنحضرت نی اگر خلیفہ کرون مین کسیکو تم پر پس نافرمانی کرو تم اوسکی اور خلافت اوسکی قبول نکرو عذاب کئی جاؤگی تم
ولیکن جو کچہہ حدیث کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح یہہ قبیل اسلوب
الحکیم کی سے ہی گویا آنحضرت نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہین تمکو مجہسی سوال خلیفہ کرنی کا کرو اسلئی کہ وہ حاصل ہوگا ساتہہ اتفاق اور اجماع تمہاری اوس شخص
پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اور سکو عہد خلیفہ مقرر کرنی سی ایک مانع ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑو اوسکو اور دہن باندہو کتاب و سنت کی عمل کرنی پر
اور تمسک کرنیکی ساتہہ اوسکی کہ اہم و ضروری یہہ ہی اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ زیادتی فضل اور مزیت اونکی کی
علم و یقین مین اور اوسچیز مین کہ اجتناب کرنا چاہیئی اوس سے کہ وہ نفاق ہی اور اوسکا علم حذیفہ کو تہا بسبب تعلیم نبی اونکی کی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور اونکو علم منافقون کا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور اوسچیز مین کہ بجالانا چاہیئی اوسکا وہ احکام ہین او یہہ ابن مسعود خوب جانتی تہی اسلئی کہ فرمایا ہی آنحضرت
نی رضیت لامتی ما رضی بہ ابن ام عبد یعنی راضی ہوا مین اپنی امت کی لیئی ساتہہ اوس چیز کی کہ راضی ہوا ساتہہ اوسکی عبد اللہ بن مسعود اور فرمایا تمسکوا بعہد ابن ام
عبد یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علمانی کہ اس حدیث مین اور فضل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ کرنی ابی بکر کا بہی ہی اسلئی کہ روایت
کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم کیا آنحضرت نی ابوبکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس موخر نہین کرینگی ہم اونکو کار دنیا اپنی مین
وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ اور یہہ بہی روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا اوسنی نہین ہے کوئی آدمیون مین سے
کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی بلا دنیوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیئی کہ مینی سنا ہی آنحضرت سی فرماتی محمد بن مسلمہ کی تئین ضرر نکریگا تجکو فتنہ **ف**
ع اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اسہلی ہین حاضر ہوئی تمام غزوون مین سوائی تبوک کی اور بعضی کہتی ہین خلیفہ کر گیا اونکو آنحضرت نی سال تبوک مین اور تہی فضلا صحابہ سی اول اسلام

مصعب بن عمیر کی ہاتہہ پر مدینہ مین اور مری تینتالیسوین سال یا چہالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوی ایام فتنہ مین ساتہہ حلم نیکی اور رسالت رہی
اوسکی شر او ضرر سی ترجمہ روایت کیا اوسکو ابوداؤد نی اور سکوت کیا اوس سے ف ح یعنی طعن کیا اسمین نہ تصحیح و تحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت
کیا ہی ابوداؤد نی اوس سے صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنی کی جب کہ بر محل اوسکی غور ہی سکا ترجمہ اور مقرر کیا اور ثابت کہا اس حدیث کو منذری
نی ف ح کہ علما حدیث سی ہی اور اصل مشکوۃ مین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سی لکہا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ
وَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ ف ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت کی پہوپی یعنی صفیہ کی بیٹی اور داماد ابوبکر صدیق کی خاوند
اسما ابوبکر کی بیٹی کی کہ بہن تہین عائشہ رض کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسما کو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اس وقت
جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسما جو حاملہ تہی جنی ہی اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکے کا یہانتک کہ مین نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت نی عبداللہ و تحنیک
کیا اوسکو ساتہہ کہجور کی اپنی دست مبارک سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح تحنیک کہتی ہین اوسکو کہ کہجور یا اور کچہہ چبا کر بچہ کی تالو مین لگا دیتی ہین اور یہہ
سنت ہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی درخواست کری یہہ کہ لڑکی کا نام رکہدی اور تحنیک کردی اوسکو ساتہہ کہجور یا
تہہلی اور مانند اوسکی کی قسم شیرینی سی واسطی برکت حاصل ہونیکی اوسکی تہوک سی کہا مولف نی کہ عبداللہ اسدی قرشی ہین کنیت مقرر کی تہی انکی آنحضرت نے ساتہہ
کنیت نانا اونکی کی یعنی ابوبکر صدیق کی اور نام ہی کہا اونکا اور نہین کے نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی اونمین اول یہی پیدا ہوئے
ہین مدینہ مین پہلی سال ہجری مین اور ابوبکر رض نی اونکی کانمین اذان دے اور جنا اونکو اسما نے قبا مین اور لائین آنحضرت کی پاس اور آپکی گود مین دیا اون کو
پس منگائی آنحضرت نی کہجور پہر چبایا اوسکو پہر اونکی موہنہ مین لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت کا تہوک ہی گیا ہی پہر دعا کی
اونکی لیے اور برکت طلب کی اونکی لیے اور عبداللہ کی چہرہ پر بال نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی لانے والی تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور ناتی داروں سی
سلوک کرنیوالی اور باپ اونکی زبیر خیر خواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی اور عبداللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل کی
دن ستر ہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کیی گئی اونکی خلافت پر برس چونسٹہہ مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کئی جاتی تہی ساتہہ خلافت
کی پس جمع ہوئی اونکی فرمانبرداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ذلک سوای شام کی یا بعض اوسکی کی اور حج کیی ساتہہ لوگون کی
آٹہہ حج اور روایت کین حدیثین اونسی خلائق کثیر نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن عمیرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی یہہ کہ آپ نی فرمایا واسطی معویہ کی یا الہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہی پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو بسبب اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف
ح اور اسمین شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہوا ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شامنین کہا قرشی نی کہ وہ اموی
ہین اور مان اونکی ہند بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابوسفیان روز فتح کی مسلمان ہوئی اور وہ نہین سی ہیں مولفۃ القلوب مین سے اور وہ ایک تہی
اونمین کی کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا کی لیے اور بعضون نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سی کچہہ لیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت کی ہان منشی تہی
اور حاکم ہوئی وہ شام کی حضرت عمر کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مرے رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس کی ہوئی اور آخیر عمر مین لقوہ ہوگیا
تہا اونکو اور کہتی تہی کاش مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی ایک جگہہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر سی یعنی

حکومت سی کچھہ اور تہا اونکی پاس تہہ بند رسول خدا صلعم کا اور چادر اور قمیص اور کچھہ موی مبارک آپکی اور ناخن آپکی پس کہا اونہون نی کہ کفنانا مجکو آنحضرت کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو آپکی چادر مین اور تہہ بند آنحضرت کا باندہنا میری اوپر اور باندہنا میری حلق کی گرہی مین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہون پر بال اور ناخن آنحضرت کے اور تخلیہ کر دینا درمیان میری اور درمیان ارحم الراحمین کی یعنی دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی **ف** مراد لوگون سی وہ لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام لائی روز فتح مکہ کی بجبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان اونکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص برس دن پہلی فتح مکہ کی یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت چالیس کہ ہجرت کیطرف مدینہ کی پس یہہ فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوی از راہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت یہہ طیبی وغیرہ نی ذکر کیا اور ابن ملک نی کہا تخصیص عمرو کی ساتھہ ایمان لانیکی برغبت اسلیے کی کہ واقع ہوا اسلام اونکی دل مین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی آنحضرت کی نبوت کا پس متوجہ ہوی بارادہ ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکی کہ بلاوی کوئی اونکو طرف ایمان کی پس آئی یہہ طرف مدینہ کی فی الفور دوڑتی ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق بہی تہی اور یہہ اسلیے کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی اور بہت دری تہی آنحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان لائی یہہ تو آنحضرت نی چاہا کہ زایل کرین اون کی دلسی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہون آنحضرت کیطرف سی اور نا امید نہون اللہ تعالی کی رحمت سی اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہہ کہینچ لیا اونہون نی آنحضرت نی فرمایا کہ کیون ہاتہہ کہینچا تو نی ای عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون مین یا رسول اللہ فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان لاتا ہون مین بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اس سی کیی ہین مینی فرمایا نہین جانتا ہے تو ای عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہی اور ڈہانیتا ہی گناہ کو کہ پہلی اسکی کئی گئی اور ہجرت دور کر دیتی ہی اور ڈہانپتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اسے کئی گئی اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور بہائی اونکا ہشام بن العاص دونو مومن ہین اور یہہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہہ بہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی اونکو انک الرشید یعنی بلاشبہہ تو ارجمند ہی اور فرمایا آنحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہر اور روشنی لاتا ہی واللہ اعلم اور تہی عمرو بن العاص عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق و غبی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ عمرو وقت گذرنیکی اس عالم سی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکہتی تہی پس کہا اونسی اونکی بیٹی عبد اللہ نی ای باپ یہہ تمام گہبراہٹ کسواسطی ہی صحبت رکہی تمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تمنی ساتہہ اونکی کہا ای بیٹی میری مجہپر تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی کہتا تہا رسول خدا سی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین اور صحبت کی مینی ساتہہ اونکی پہر تہا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اوسمین اور پہنچا مجکو بسبب دنیا کی جو کچہہ کہ پہنچا نہین جانتا مین کہ ساتہہ کس حالت کی ان حالتون میں سی میرے ساتہہ معاملہ کرینگی اور کیا پیش آتا ہی **وعن** جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا

ف احوال عمرو بن العاص

ف احوال عبد اللہ پدر جابر

ملی مجہسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای جابر کیا ہی مجکو کہ دیکہتا ہون تجکو شکستہ اور دلگیر یعنی غمگین کہا مینی شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبد اللہ غزوہ احد مین
اور چہوڑ گئی وہ بہت سی عیال یعنی بہت اور قرض یعنی پس جمع ہوئی ہین کئی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری ندون مین تجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ پیش آیا خدا عز وجل
او معاملہ کیا ساتہہ اوسکی تیری باپ سی **ف** ح یعنی بسبب غم و اندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہہ آسان ہوجائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا قرض کی ولیکن بشارت دیتا ہون
ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین قرب و کرامت ہوئی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل و کرامت باپونکی سرایت کرتی ہی اون بیٹون مین کہ سید ہی راہ پر ہون او
اشارہ ہی اسپر کہ بیٹونکو ساتہہ خوشی دینی باپونکی خوش ہونا چاہیی **ترجمہ** کہا مینی ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالی
نی کسی سی ہرگز مگر پردہ کی پیچہی سی **ف** ع کسی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل ہین تمام اگلی
شہیدونسی اس جہت سی کہ نہین کلام کیا اللہ نی کسی سی اونمین سی مگر پردہ کی پیچہی سی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ قول اللہ تعالی کا وما کان لبشر ان یکلمہ
اللہ الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیۃ تک مقید ہی ساتہہ دنیا کی واسطی قول آنحضرت کے **ترجمہ** اور زندہ کیا خدا تعالی نی تیری باپ کو پس کلام کیا اوس سی رو برو
کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول **ف** ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم اسلیی کہ
تقدیر اسکی یہہ ہی ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نی کہ گردانی اللہ تعالی روح بیچ بدن جانور سبز کی پس زندہ کیا اوس جانور کو بسبب
اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنی سی زیادتی قوت روح اوسکیکی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب اوس قوت کی **ترجمہ** فرمایا خدای
تعالی نی ای بندی میری یعنی خاص بندی آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل و کرامت میری کی جو چاہ دونگا مین تجکو کہا تیری باپ نی ای پروردگار میری یہہ آرزو
رکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کری تو مجکو اور بہیجی تو دنیا مین پس مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی توکہ ہو وسیلہ زیادتی رضا مندی تیری کا فرمایا
پروردگار تبارک و تعالی نی تحقیق شان یہہ ہے کہ تحقیق گذرا ہی حکم میرا کہ مردی نہین پہر کر آوینگی دنیا مین **ف** ع اسطرح کہ وہ جیتی رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتی رہین اوسمین
طاعات پس نہین منافی ہونیکا زندہ ہونا بعضی مردونکا بسبب عیسی وغیرہ کی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین پہر کر آوینگی مردی ساتہہ التماس
اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتہہ شہید دجال کی بہی اور کہا سید جمال الدین نی کہ ضمیر انہم کی پہرتی ہی اہل احد کیطرف یا مطلق شہدا
کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتہہ قصہ عزیر کی **ترجمہ** پس اوتری یہہ آیۃ یعنی اوسکی حق مین او سا اوسکی یارونکی حق مین کہ جو شہید ہوئی تہی احد مین اور گمان
نہ کر تو مردہ اون لوگونکو کہ ماری گئی راہ خدا مین اخیر آیۃ تک نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع کہ اسکی آگی یون ہی بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ
فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
یعنی بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی دی جاتی ہین اسحال مین کہ خوش ہین بسبب ملنی نعمتون الہی کی اونکو اور وہ خوشی کر رہی ہین ساتہہ
اون پسماندون کی کہ نہین ملی اونسی یعنی او مومن بہائی کہ زندہ ہین بسبب اسکی کہ نہین ڈر ہی اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین معنی یہہ ہین کہ وہ
خوش ہوتی ہین بسبب امن و سرور اونکی کی **وعنہ** قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی جابر سی کہ کہا بخشش چاہی میری لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہہ ترمذی نی
ف ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین اور مؤید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین استغفر لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مولف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سی ہین اور
روایتین بہت انسی منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹہارہ غزوونمین اور گئی شام او مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا
ہوگئی تہی روایت کین حدیثین اونسی خلق کثیر نی مری وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوین برس کے عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مری ہین اون مین

سب سی خیر ہی مری ہیں موجب برکت کی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من اشعث اغبر ذی
طمرین لا یؤبہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ منہم البراء بن مالک رواہ الترمذی والبیہقی فی دلائل النبوۃ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانی کپڑونکی نہیں پروا کی جاتی اونکی اور نہ التفات کیا جاتا ہی
طرف اونکی بسبب حقارت اونکی کی اگر قسم کہا بیٹہیں خدا پر اعتماد کر کر یعنی قسم کہا وین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی اونکو اوس قسم مین اور کر دیتا ہی وہی
کام کو یا قسم کہا وین اپنی فعل پر کہ ایسا کچہہ کرینگی ہم تو مہیا کر دیتا ہی اللہ تعالی اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہی اونکو کہ کرین وہ فعل ترجمہ اونہین مین سی
براء بن مالک ہین ف ع یہہ بہائی ہین انس بن مالک کی ماں اور باپ سی فضلاء صحابہ اور دلیرون اور پہلوانون اون کی سی ہین حاضر ہوئی احد مین
اور اور جہادون مین کہ بعد احد کی ہوئی اور یہہ بڑی قوی و شجاع تہی کہ سو شخص کو نکو مقابلہ کی حالت مین اونہون نی مارا ہی سوای اونکی کہ شریک
اور وں کی ہوکر مارا انکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ شدید بروز یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسویں سال مین ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ
مین وعن ابی سعید قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ان عیبتی التی اوی الیہا اھل بیتی وان کرشی
الانصار فاعفوا عن مسیئہم واقبلوا عن محسنہم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا کہ فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہو تحقیق خاص میرا اور محل میری امانت میری کہ ٹہکانا پکڑتا ہون میں طرف اونکی اہل بیت میری ہین ف ح
یعنی مفصل عیبتی کی پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کی لکہی جا چکی ہین اور وہان یہہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہہ منافات نہین رکہتا کہ اونکی
غیر کی حق مین بہی ارادہ ہو خصوصا اہل بیت کہ بہت خاص ہین ساتہہ اس صفت کی ت اور تحقیق دوست میری نصاری ہین پس عفو کرو تم اونکی کار و نسی اور قبول
کرو اونکی نیک کار و نسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبغض
الانصار احد یؤمن باللہ والیوم الاخر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دشمن نہین رکہتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی اور روز آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن
صحیح ہی وعن انس عن ابی طلحۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرا قومک السلام فانہم ما علمت
اعفۃ صبر رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی وہ نقل کی ابو طلحہ سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سی سلام اسلیی کہ تحقیق وہ جو کچہہ کہ جانتا ہون مین پارسا ہین صبر کرنیوالی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن جابر ان
عبدا لحاطب جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشکو حاطبا الیہ فقال یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبت لا یدخلہا فانہ قد شہد بدرا والحدیبیۃ رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ
کا آیا آنحضرت کی پاس اس حالمین کہ شکایت کرتا تہا حاطب کی نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نی کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین یعنی
بسبب کثرت ظلم کرنیکی مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہوٹا ہی تو یعنی اس سبب سے کہ جزم کیا تو نی اور تاکید کر کر کہا تو نی نہین داخل ہوگا
آگ مین اسلیی کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہہ مسلم نی ف ع یعنی اور جو کوئی حاضر ہوا ہی ان دونون مین نہین داخل ہوگا آگ
مین خبر ہا یا رجا ہی یا اس سبب سی کہ دلالت کرتا ہی اوسکی ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالی کا اوسکو بیچ عتاب کرنی اوسکی کی ساتہہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنی
کی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء آخر آیت تک وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تلا ہذہ الایۃ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم قالوا یا رسول اللہ من ہؤلاء الذین ذکر اللہ

اِنْ تَوَلَّيْنَا اُسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کرتی ہین ابو ہریرہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیتہ اور اگر موندہ پہیرو تم یعنی ایمان لانی سی محمد پر کہ اور مدد کرنی دین اوسکی سی لاویگا خدا تعالی تمہاری بدلہ مین ایک گروہ کو سوای تمہاری پہیر وہ گروہ نہین ہونگی مانند تمہاری یعنی بلکہ بہتر ہونگی تمسی عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نی کہ اگر روگردانی کرین ہم تماری بدلی مین اور بجای ہماری لائی جاوین وہ پہر نہین ہونگی وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کے پہر فرمایا کہ وہ لوگ یہہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی و عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمان مین تو البتہ لیتی اوسکو کتنی اشخاص فارس مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ع** لفظ فرس ساتہہ پیش فا اور جزم ر کی یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کی ہین اور اول ظاہر تر ہی اسلیکی دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث آگی کی **وعنہ** قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا ذکر کیی گئی اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی تحقیق ساتہہ ان عجمیونکی یا بعض اونکی زیادہ اعتماد رکہتا ہون یعنی محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تماری یا بعض تماری نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ح** یعنی عربونکی طیبی نی کہا کہ خطاب یہان قوم خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی خرچ کرنی کو جہاد مین پس اونہون نی تقاعد و تکاسل کیا اوسمین پہر تقدیر اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہی بہ نسبت اونکی اور ملا علی نی اسکی شرح بسط و تفصیل سی مع سندکی آیتونسی لکہی ہی بخوف درازگی کتاب کی اسمین نہین لکہا گیا

الفصل الثالث فصل تیسری **عن علیٍّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہہ ہر پیغمبر کی لیی سات آدمی ہوتی تہی بزرگ برگزیدہ صحاب مین سی اونگہبان احوال ظاہر و باطن اوسکی کہ اوسکی ساتہہ ہوتی تہی اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد کہ نجبا و رقبا میری ہین یعنی محکو دو چند ملی ہین از راہ تفضلات کہا ہمنی کون ہین وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نی وہ مین ہون اور دونون بیٹی میری یعنی حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابو بکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو ذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ع** کہا مولف نی کہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کی ہین کنیت اونکی ابو عمارہ ساتہہ پیش عین کی چچا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہ شریک بہائی بہی تہی دودہ پلایا تہا دونو صاحبون کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نی اور وہ اسد اللہ تہی اسلام قدیمی رکہتی تہی کہ دوسری سال مین بعد نبی ہونیکی مسلمان ہوئی اور بعضون نی کہا کہ اسلام لائی حمزہ بعد داخل ہونی رسول خدا صلعم کی دار ارقم مین بیچ چوتہی سال کی نبی ہونی سی پس عزت دیا اللہ تعالی نی اسلام کو بسبب اسلام اونکی کی اور حاضر ہوئی بدر مین اور شہید ہوئی روز احد کی قتل کیا اونکو وحشی بن حرب نی اور آنحضرت سی چار برس بڑی تہی عمر مین کہا ابن عبد البر نی کہ نہین صحیح ہی یہہ میری نزدیک اسلیی کہ وہ دودہ شریک تہی رسول خدا صلعم کی پس یہہ کیونکر ہی مگر یہہ کہ دودہ پلایا ہو ثویبہ نی دونو صاحبونکو دو وقتونمین اور بعضون نی کہا کہ دو برس بڑی تہی حضرت سی انتہی اور باقی صاحبونکا احوال اوپر مذکور ہوچکا ہی **وعن خالد بن الولید** قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ

يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ

اور روایت ہی خالد بن ولید سی کہ کہا تہا درمیان میرے اور درمیان عمار کی کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مینی عمار سی کلام کرنی مین **ف** ح خالد بن ولید اکابر قریش سی تہی اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سی خالد نی اوسکو چشم حقارت سی دیکہا اور سختی کی وسیر خالد کہتی ہین **ترجمہ** پس گئے عمار بارادہ اسکی کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سی پس آئی خالد **ف** ع یہہ کلام راوی کا ہی کہ جو خالد سی روایت کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نی کہا احتمال ہی کہ یہہ کلام خالد سی بطریق التفات کی **ترجمہ** اور عمار شکوہ کر رہی تہی خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نی پس ہو نی خالد کہ سخت کہتی تہی اور زیادہ نہین کرتی تہی مگر سختی کو اور حال آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپکی بیٹہی تہی بولتی نہ تہی پس روئی عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنی کی اور سکوت کرنی آنحضرت کی اور کہا عمار نی یا رسول اللہ کیا نہین دیکہتی ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کری عمار سی یعنی ساتہہ زبان کی دشمن رکہیگا اوسکو خدا اور جو کوئی بغض رکہی عمار سی یعنی ساتہہ دل کی بغض رکہیگا اوس سی اللہ کہا خالد نی پس باہر نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سی بقصد راضی کرنی عمار کی پس نہ تہی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میری راضی ہونی عمار کی سی یعنی ایسا کام کرون کہ عمار مجہسی راضی ہو تو مجہمین اور اوسمین محبت پیدا ہو پس ملا مین عمار سی ساتہہ تواضع اور انکسار اور تحفہ بہیجنی اور عذر کرنی اور گلی لگنی وغیرہ اسباب رضا کی پس راضی ہوئی عمار رضی اللہ عنہما **وَعَنْ** أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیروں مین سی یعنی مانند شمشیر کی ہی کہ کہینچا اوسکو اللہ نی مشرکون پر اور مسلط کیا اوسکو کافرونپر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہہ کہ جو لڑتی ہین کافرون سے اسکی ہاتہہ مین اور اچہا جوان اپنی قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سی تہی کہ نام ہی ایک شاخ کا قریش سی روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد نی **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو ساتہہ دوستی چار شخصونکی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ وتعالی دوست رکہتا ہی انکو عرض کیا اصحابہ نی کہ نام بیان کیجئی انکا ہماری لئی یعنی تو کہ ہم بہی دوست رکہین انکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایک ہی انمین سی درحالیکہ فرماتی تہی آنحضرت اسکو تین بار یعنی واسطی آگاہ کرنیکی ساتہہ اسکی کہ وہ افضل ہین انمین یا اسامی تین بار فرمایا کہ دوست رکہو انکو یعنی انکی اور ابو ذر اور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجکو خدا نی ساتہہ محبت انکی اور خبر دی مجکو کہ وہ دوست رکہتا ہی انکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب حسن ہی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی عمر کہتی ابو بکر سردار ہماری ہین یعنی بہتر اور افضل ہماری ہین اور آزاد کیا ابو بکر نی سردار ہماری کو مراد رکہتی تہی عمر سردار دوسری بلال کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح یہہ حضرت عمر نی بطریق تواضع کی کہا اسلیے کہ عمر افضل ہین بلال سی بالاجماع اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جملہ سردارون سی ہی اور بعضون نی کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت

کو نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر کی واجب نہین ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کی ہی اور ضمیر کنایت صحابہ سی ہی پس اول مین شامل
کل ہین اور ثانی مین اکثر اور اضافہ اس فقرہ مین واسطی تخصیص کے ہی یعنی سید ہی درمیان ہمارے **وعن** قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ
لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ بلال نی کہا واسطی ابی بکر کی **ف** ع ح جسوقت کہ ابو بکر نی بعد وفات آنحضرت صلعم کی کہا بلال کو اور
درخواست کے کہ میری صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیی کہتا تہا اور بلال کو ابو بکر نی خریدا تہا اور کافرونکی ہاتہہ سی چہٹا کر آزاد کیا
تہا اور اونہون نی بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونی کا کیا تہا بسبب صبر کرسکنی اوپر دیکہنی مسجد نبوی کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور
نہ کہہ سکنی اذان کی اوسمین اوپر آگی او سکا کہ بلال سید الابدال ہوی اور جگہہ اونکی غالباً شام ہی حاصل یہہ کہ بلال نی ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت
کی اور ابو بکر مانع ہوی اوسوقت مین بلال نی ابو بکر سی کہا **ترجمہ** اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نی مجھکو مگر اپنی نفس کے لیی یعنی نفس کے خوشی کی لیی تو نگاہ
رکہہ مجھکو یعنی اپنی پاس خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نی مجھکو مگر واسطی خدا کی واسطے رضا اور ثواب کی اوسکی پس چہوڑ دو مجھکو ساتہہ عمل خدا کی
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یعنی چہوڑ مجھکو تو خدا کی لیی کام کرتا رہون اور خلق سی کچہہ سروکار نرکہون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نی
مجھکو طاقت پیغمبر کی جگہہ دیکہنی کی بدون اونکی نہین اور بغیر اونکی یہان نہین رہ سکتا مین **بیت** چہ مشکل تر ازین بر عاشق زار + کہ بی دلدار بیند جای دلدار
پس گئی بلال ہمراہ ایک لشکر کی کہ شام کو جاتا تہا اور دمشق مین بیسوین یا اٹہارہوین سال مین وفات پائی اور ایسی حدیث کو نحو کرنی بلال کی پہر رجوع کرنیکی طرف مدینہ
کی بعد دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین اور اذان دینی اونکی اوسمین اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکی پس کچہہ اصل نہین اوسکی وضعی معلوم ہوتی ہی
ذکرہ السیوطی فی الذیل **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى
بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ أَنَا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتَ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ
فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَأَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا
أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ
وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلعم کی پاس پس کہا اوسنی کہ مینی رنج و مشقت کہینچی ہی یعنی فقیر ہون رنج و مشقت اوٹہاتا ہون بہوک
وغیرہ سی کچہہ دو مجھکو پس بہیجا آنحضرت نی کسیکو اپنی کسی بیوی کی پاس یعنی اسلیی کہ دریافت کری اگر کچہہ اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیی پس کہا اون بیوی
نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپ کو ساتہہ حق کی نہین ہی میری پاس یعنی قسم کہانی پینی کی چیز سی مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نی کسیکو دوسری بیوی کی پاس پس
کہا اون بیوی نی بہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نی یعنی اور اسیطرح سب بیویونکی پاس بہیجا اور کہا سب بیویون نی مانند اوسکی **ف** ع اور شاید کہ یہہ
حال ہوا ابتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ کی اور حاصل ہونی غنایم اور اموال کی **ترجمہ** پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ جو کوئی مہمانی کری اوسکی رحمت
کریگا خدا تعالی اوسپر پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سی کہا جاتا تہا اوسکو ابو طلحہ **ف** ع ح نام اونکا زید بن سہل انصاری ہی خاوند ام سلیم کی کہ
جو ماں تہی انس کی **ترجمہ** پس کہا ابو طلحہ نی مین ضیافت کرونگا اس شخص کے یا رسول اللہ پس کہا لیگئی ابو طلحہ اوس شخص کو طرف گہر اپنی کی پس کہا ابو طلحہ نی

واسطی بیوی اپنی کی کہ وہ ماں انس کی تہین کیا ہی تیری پاس کچھ طعام کہا اوسنی نہین ہی کچھ ہماری پاس طعام مگر موافق قوت لڑکون میری ف ع یعنی
چہوٹی لڑکون کی لیی کچھ کہ چہوڑا ہی کی اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات اور دن مین والا معلوم ہی کہ نہین جائز ہی بہوکا رکہنا بچونکا اور کہلانا مہمانونکا ترجمہ
کہا ابوطلحہ نی یعنی اپنی بیوی سی پس بہلا دی اونکو ساتہہ کسی چیز کی اور سلادی اونکو ف ع گویا ابوطلحہ نی قصد کیا کہ بچی نہ دیکہین کہانا مہمان کا تو کہ
خواہش کرین جیسیکہ عادت بچونکی ہوتی ہی ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکہلاو اوسکو ظاہر مین کہ ہم کہاتی ہین ف ع یعنی اوس طعام مین سے
اسلیے کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو اور مہمانکی سامنی آنا اونکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ پہلی تہین اور
یہہ قضیہ پردہ کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کری مہمان اور پہیلاوی ہاتہہ اپنا تو کہاوی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اوسکی
سنوارنی اور بتی اوکسانیکی لیی پہر بجہا دینا تو اوسکو یعنی تو کہ اندہیرا ہو جاوے اور وہ ہماری کہانی سی مطلع نہون پس کیا اوس عورت نی ایسا ہی پس
بیٹہی وہ یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کہایا مہمان نی اور رات گذاری ابوطلحہ نی اور اونکی بیوی نی بہوکی پس جب صبح کی ابوطلحہ نی
آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی بسبب معلوم کرنی کی نور کشف سی یا طریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نی
یا کہا راوی نی کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سی یعنی نام ابوطلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابوہریرہ سے
مانند اس حدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نی یعنی اوس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابوطلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کے
یہہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اور فقیرونکو اپنی نفسونپر اگرچہ ہوا اونکو حاجت و بہوک نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ
عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا اوتری ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک منزل مین پس گذرنی لگی لوگ یعنی
ہمپر ہر جانب سی پس فرماتی پیغمبر خدا صلعم اور پوچہتی کہ کون ہی یہہ کہ گذرتا ہی ای ابوہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا میں اوسکا نام و وصف پس فرماتی
آنحضرت اچہا بندہ خدا کا ہی یہہ اور فرماتی آنحضرت اور شخص کے لیی کہ گذرتا کون ہی یہہ پس کہتا مین یہہ فلانا ہی پس فرماتی آنحضرت برا بندہ خدا کا ہی یہہ
ف ح شاید کہ یہہ فرماتی اوس کسی کی لیی کہ جانتی کہ وہ منافقون سی ہی اسلیی کہ مومن کے لیی فرمانا اسبات کا آنحضرت سی دور تہا اور معمول تہا آپکا اگرچہ
راہ روش بد پر ہو وہ مومن خود اوس وقت مین ایسی برے نتہی کہ آپ ایسا کچہہ فرماتی اونکی حق مین اور اگر ہون تو نہایت کم واللہ اعلم پس ہمیشہ اسیطرح ہوا فرمانا
جواب کا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی یہہ خالد بن ولید ہی ف ع اور اس مین اشعار ہی
اسپر کہ آنحضرت خیمہ مین تہی اور ابوہریرہ باہر تہی خیمہ کی والا خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچہا بندہ خدا کا ہی خالد بن الولید
ایک تلوار ہی اسکی تلوارون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ
اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن
ارقم صحابی سی کہ کہا انصار نی ای پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیی تابعدار تہی اور تحقیق ہمنی تابعداری کی آپکے پس دعا کرو خدا سی کی کری ہمارے تابع ہم مین سی
ف ح یعنی ہماری خلفا اور موالی کو بہی ہم مین سی کری کہ اونکو بہی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہماری حق مین احسان کرنیکی کی ہی اون کو
بہی شامل ہو جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوای اسکی جو مناقب و فضایل و عنایتیں اور کرامتیں

ہماری لیے فرمائی ہین وہ ہی وہمین شریک ہون یا معنی یہہ ہین کہ دعا کیجے کہ کری ہماری تابعونکو ہمسی یعنی متصل ساتہہ ہماری و پیرو ہمارے یعنی کہ ہمین اوپر
طریقہ اور سیرت ہمارے کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والتابعین لہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نی ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ کرنی اتباع اونکی اونسی
نقل کی یہہ بخاری نی **وعن قتادۃ قال ما نعلم حیا من احیاء العرب اکثر شہیدا اعز یوم القیمۃ من الانصار قال وقال
انس قتل منہم یوم احد سبعون ویوم بئر معونۃ سبعون ویوم الیمامۃ علی عہد ابی بکر
سبعون رواہ البخاری** اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین جانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبائل عرب سی کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت
عزیز ہون روز قیامت کی انصار سی کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز ہونگی یعنی روز قیامت کی متحقق ہوگا کہ کس کثرت سی وہ ماری گئی ہین اور کیا عزت
ہوگی اونکو اور کہا انس نے ماری گئی انصار سی روز احد کی ستر شخص **ف** ع ظاہر مراد یہہ ہے کہ انصار اور مہاجرین کی لوگ ملکر ستر ماری گئی اسلیے کہ
روایت کی ہی ابن مندہ نی کہ علماء حدیث اور سیر سی ہی حدیث ابی سی کہ قتل کیے گئی انصار مین سے روز احد کے چونسٹہہ شخص اور مہاجرین سے چہہ شخص ترجمہ
اور مارے گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو قرا کہتی تہی اور قصہ اونکا سیر کی کتابونمین مذکور ہی اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابوبکر
کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب کے قوم کی ساتہہ لڑنیکو گئی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن قیس بن ابی حازم قال کان عطاء البدریین
خمسۃ الاف وقال عمر لافضلنہم علی من بعدہم رواہ البخاری** اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی
کہ کہا تہی عطا بدر والونکی پانچ پانچ ہزار یعنی جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئی تہی اونکی ہر ہر شخص کو بیت المال مین سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا
عمر نی البتہ فضیلت دیتا ہون مین اونکو اونکی غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یعنی عطائین اونکی کامل ہونگی بخلاف غیر اونکی اور مین ہی
فضیلت دیتا ہون اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کرونمین اس مقدار پر **تسمیۃ من سمی من اہل بدر فی الجامع**
یہہ باب ہی بیچ بیان ذکر کرنی نامون اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیے گئی ہین بیچ کتاب جامع کی واسطے بخاری کی **ف** ح جاننا چاہیے کہ بخاری نام
ایک جماعت کی اہل بدر سی کہ اپنی کتاب مین اونکو ذکر کیا ہی اور اونسی حدیثین لایا ہی ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال مفصل کی لایا ہی تو ساتہہ معرفت
فضیلت سبقت اور رجحان اونکی کی اوپر غیر اپنی کی حد ہی اوپر دعا ساتہہ رحمت و رضوان کی کیجاوے اور کہا ہی علما نی کہ دعا وقت ذکر
اونکی کی صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوای رسول خدا صلعم اور خلفاء اربعہ کی کہ اون کو مقدم کیا ہی اور
باقی کو ترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مولف نی بہی اسی روش پر اتباع اوسکا کیا ہی انتہی اور ملا علی قاری نی کہا کہ یعنی یہہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا
نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہون عثمان بہی اونکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین ورنہ اون کا کہ نہین ذکر کیے گئی وہین
اصلا کہا میرک نی کہ مراد اونسی کہ جنکی نام ذکر کئی گئی ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری مین خواہ روایتا اون سی ہی یا اون کی غیر سی ہین
بیچ کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین نہ ذکر اونکا بدون صریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین اور ساتہہ اسکی جواب پایا گیا ہی نہ ذکر کرنی اونکی سی
عبیدۃ بن الجراح کو سلیے کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری مین کتنی جگہہ مگر یہہ کہ نہین
واقع ہوا ہی اسمین صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داؤد کی ابن عمر سی کہ آنحضرت
صلعم نکلی روز بدر کی ساتہہ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تہی اور صحابہ تین سو اور تیرہ پس اول اون کی اور اشرف
اور سردار اونکی اور تمام عالم کی لوگونکی **النبی محمد بن عبد اللہ الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم** ت نبی محمد بیتی عبد اللہ کے ہاشمی **ف** ع ح شروع کیا مصنف نے
ذکر سی تیما اور تبرکا یا واسطے دفع توہم سکی کہ وہ نہین نہی ساتہہ اونکی ولادت آپکی سال فیل مین اور بعثت آپکی شروع چالیس برس پر ہوئی اور دور نبوت آپکی کا تیئیس برس

اور عمر شریف انکی تریسٹھ برس کی آپ سردار سب لوگوں کی اور خاتم النبیین تھے صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحابہ واتباعہ واحزابہ اجمعین عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ الْقُرَشِیُّ
ت عبد اللہ بیٹے عثمان کے ابو بکر صدیق قرشی تیمی ف تیم بن مرہ سے ہین جمع ہوتا اونکا ساتہہ آنحضرت کے پانچوین واسطے پر ہے یعنی پانچوین پشت مین نسب اونکا اور حضرت کا ملا ہے نام اونکا
جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تہا اور آنحضرت نے اونکا نام عبد اللہ و عتیق رکہا اور کنیت اونکی ابو بکر اور بعضون نے کہا کہ عتیق قدیمی نام اون کا ہے آیا ہے کہ
اونکی ماں کی ہان بچہ نہ جیتا تہا اور جب یہہ پیدا ہوئے تو ماں انکی انکو خانہ کعبہ کی آگی لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سے آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون نے
کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن و جمال کے اور اچہی ہونی قوم اونکی کہتی تہی اسلیے کہ عتق بمعنی کرم اور جمال اور نجابت کی بہی آتا ہے اور اتفاق کیا ہے
امت نے اوپر نام رکہنے اونکی کی ساتہہ صدیق کی بسبب جلدی تصدیق کرنے اونکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنے اونکی سچ کو تمام احوال
مین رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تہا بیچ سال فتح مکہ کی ایمان لائے اور چودہوین سال مین حضرت ابو بکر کی چہہ مہینے اور چند روز بعد
وفات پائی اور عمر اونکی ستانوین برس کی تہی اور خلافت صدیق کی دو سال اور چند مہینے ہے اور عمر اونکی تریسٹھ برس کی موافق عمر آنحضرت صلعم کے
اور تہی وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش روی تابان جمال نحیف البدن خفیف خسارہ اور اونکی خسارون مین گین تہین سنہ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
الْعَدَوِیُّ ت عمر بیٹے خطاب کے عدوی ف ح اولاد عدی بن کعب سے ہین اور ساتہہ پانچ واسطونکی آنحضرت کی ساتہہ جمع ہوتے ہین اور اشراف قریش سے تہی اور جاہلیت
مین سفارت اور رسالت اونہین کی نام مقرر تہی یعنی نامہ و پیغام انہین کی ہاتہہ سردارون وغیرہ پاس کفار بہیجتی تہی اور سفید روی سرخ چشم بلند قد
تہی اور اونچی تہی لوگون سے ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور وہب بن منبہ نے کہا کہ وصف اونکا توریت
مین یون آیا ہے کہ قرن حدید شدید امین یعنی وہ بمنزلہ چہوٹی پہاڑ کی ہے تیز ہے سخت ہے اور امانت دار ہے اور فاروق لقب اونکا ہے بسبب فرق کردینے
اونکی درمیان حق و باطل کی اور کفر اور اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانے اونکی اور مہیب اور شجاع تہی پہلی آنحضرت سے بحکم آپکے
ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلی مین ڈالی اور کمان کا چلہ چڑہایا اور ہاتہہ مین تیر لیے اور کعبہ مین آئے سردار قریش کی سب وہان حاضر
تہی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش کی حلقونپر جدا جدا آئے اور کہا بری ہون مونہہ تمہارے جو کوئی چاہے کہ روؤے وسکو ماں اوسکی
اور یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ ہو بیوی اوسکی تو چاہیے کہ آوے اور ملے مجسے پیچہی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچہے نجاسکا خلافت اونکی دس برس
ہے اور عمر اونکی تریسٹھ سال کی ہوئی بحسب قول مشہور کے عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِیُّ خَلَّفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ابْنَتِہٖ رُقَیَّۃَ وَضَرَبَ لَہٗ
ت عثمان بیٹے عفان کے قرشی پیچہے چہوڑ گئے تہی انکو حضرت مدینہ مین دیکے بیٹی اپنی کے نام اونکا رقیہ تہا اور لگایا اونکی لیے حصہ اونکا ف ح حضرت رقیہ حضرت عثمان کی نکاح مین تہین جب
حضرت بدر کو جانے لگی تو حضرت رقیہ بیمار تہین پس عثمان رض کو آنحضرت نے واسطے بیمارداری اور خبر گیری کے رقیہ کی چہوڑا اور بدر کے غنیمت مین انکا حصہ بہی لگایا اور اپنی
اعتبار کر اونکو اہل بدر سے گنا اور تولد اونکا چہٹی سال مین ہے سال فیل سے اسلام لائے پہلے داخل ہونے کی دار ارقم مین بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی
اور اسلام اونکا ابو بکر کی دعوت یعنی ترغیب سے تہا اور جب اسلام لائے تو اونکی چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نے اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا باپ دادون کے
دین سے نئی دین مین آیا تو واللہ نہین چہوڑونگا مین تجکو جب تک نہ چہوڑے تو اس دین کو کہا عثمان رض نے اس دین کو ہرگز نہین چہوڑنے کا اور اس سے
جدا نہین ہونیکا تو جو کچہہ چاہے کر جب حکم نے سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکہی تو چہوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلعم کی پہلے زمان نبوت سے حضرت
عثمان کی نکاح مین تہین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد اونکی ام کلثوم سے آنحضرت نے نکاح کردیا اور نوین سال ہجری مین وہ بہی مرین پس کہا آنحضرت نے اگر
ہوتی میرے پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوائے اونکی ایسا نہ تہا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح مین ہون اور اسی
سبب سے ذو النورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تہی حضرت عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور اونکی مونہہ پر نشان تہی چیچک کی بزرگ ریش

تہی خوبصورت لوگونمین اور فرمایا آنحضرت نی ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مینی تیرا ساتہہ اوسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگونمین ساتہہ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتہہ
باپ تیری محمد کی صلعم اور تہی حیا اونکی اسدرجہ کی کہ گہر کی اندر دروازہ بند کرکر غسل کرتی تہی اور حیا سی پیٹہہ اپنی سیدہی نہین کرسکتی تہی اور شہید ہوئی درمیان
مین ایام تشریق کی سنہ پینتیس مین اور خلافت اونکی تیران سال ہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسئی برس کی اور بعضون نی تراسئی برس اور چہاسی برس کی بہی کہی
ہی عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الہَاشِمِیُّ ت علی بیٹی ابی طالب کے ہاشمی **ف** ع پیغمبر خدا کے چچا کی بیٹی اور بہائی اونکی ساتہہ ہوا حاکے یعنی بہائی چارہ بہی انسی ہوا تہا اور
خاوند فاطمہ زہرا رضی کی اور باپ حسن اور حسین کی اور اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئی دو ہاشمیونسی اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعہ کثیر کی صحابہ سی اول اسلام
لائی ہین اور کہا ہی علمانی کہ نبی ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی رض منگل کو اور عمر اونکی اوسوقت تین برس کی تہی یا سات برس کی
اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانین اور ابو تراب اونکی لقبونمین سی ہین اور تہی وہ رض میانہ قد نہایت گندم
گون مایل بسرخی کشادہ دہن بدن پر بال بہت تہی روشن چہرہ چمکتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گہنکی تہی ڈاڑہی اونکی اور طویل اور عریض تہی
خوب صورت خندہ دہن تہی مانند چاند چودہوین رات کی قوی دل شجاع منصور یعنی اسکی مدد ہوتی تہی اور فتح یاب ہوتی تہی جہان لڑنی کو جاتی واسع
العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ ابن عباس سے روایت ہی کہ علی رض نی نیزہ لیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روز بدر کی اور کہا حکم نی کہ
نیزہ لیا اونہون نی روز بدر کی اور سب غزوونمین روایت کیا اوسکو احمد نی مناقب مین مدت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی شب جمعہ کو وقت
سحر کی سترہوین رمضان سن اکتالیس ہین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کی صحیح و مختار یہی ہی پہر جاننا چاہیے کہ مصنف نی یہان تک رعایت کی مراتب کی پہر اعتبار
کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا اِیَاسُ بْنُ بُکَیْرٍ ت ایاس بیٹے بکیر کی **ف** ح اور بعضی نسخونمین البکیر الف لام سی ہی اور ایاس ساتہہ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر
مین سین مہملہ اور بکیر ساتہہ پیش اور بعد فتح کاف اور جزم تحتانیہ کی تصغیر بکر کی اور بعضون نی روایت بخاری سی بکیر ساتہہ زیر ب اور تشدید کاف کی ضبط
کیا ہی بہہ لیثی ہین مہاجرین اولین سی حاضر ہوئی بدر مین اور اون جہادونمین کہ بعد بدر کی ہین اور تہا اسلام اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین
اور وہ اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تہی اور اہل بدر سے وفات اونکی سن چونتیس مین ہوئی بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ ت
بلال بیٹی رباح کی غلام آزاد ابو بکر صدیق کے **ف** ح موذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہے اور بعضون نے ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نے ابو عبد الکریم
اور بعضون نی ابو عامر اور ماں اونکی حمامہ ساتہہ زیر ح مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام مین پہلی اسلام مکہ مین اونہون ہی نی ظاہر کیا اور عذاب کئی گئی دین
خدا مین اور آسان ہوا اونپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کی ہاتہہ سی مارا گیا اسکا
قصہ طویل ہی اور کہینچتا تہا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا تہا آفتاب مین اور کوٹتا تہا اونکو لکڑی سی پس ابو بکر صدیق نی اونکو خرید کیا
اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو بیچ سال فتح کی ساتہہ کہنی اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہین اور بس ہی اونکی فضیلت مین کہ آنحضرت
نی فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تہی بلال رض سخت گندم گون دراز قد
بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نے کہا اٹہارہوین سال مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی تہی اور بعضون نے کہا ستر
برس کی اور کچہہ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل مین بہی گذرا ہی حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْہَاشِمِیُّ ترجمہ اور حمزہ بیٹی عبد المطلب
کی ہاشمی **ف** ح اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ بہی آیا ہی اور ماں اونکی ہالہ بیٹی وہیب کے بہن آمنہ بنت وہب کے کہ جو والدہ تہین آنحضرت کی
پس بہہ خالہ زاد بہائی بہی تہی حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دیکہا
مینی ملائکہ کو کہ غسل دیتی ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہہ بہی آیا ہی کہ لکہی ہوئی ہین وہ نزدیک خدا تبارک و تعالی کی ساتوین آسمان

مین حمزۃ بن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ حَلِیْفٌ لِقُرَیْشٍ ترجمہ حاطب بیٹی ابی
بلتعہ کی ہم قسم قریش کی ف ح کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہی حاضر ہوئی بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد انکی ہوئی وفات پائی سال
تیسری مین بیچ مدینہ کی اور عمر اونکی پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب مین گذر چکا اَبُوْ حُذَیْفَۃَ بْنُ عُتْبَۃَ بْنِ
رَبِیْعَۃَ الْقُرَشِیُّ ترجمہ ابو حذیفہ بیٹی عتبہ بن ربیعہ کی قریشی ف ح اور اونکی نام مین خلاف ہی اور مشہور یہہ ہی کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن
عبد شمس ہے فضلا صحابہ سی اور مہاجرین اولین سی تہی دونون قبلونکی طرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف اور تہا اسلام اونکا
پہلی داخل ہونیکی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اوسکی بعدکی غزوونمین شہید ہوئی روز یمامہ کی اور عمر اونکی ترپن یا چون برس کی تہی حَارِثَۃُ
بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَّهُوَ حَارِثَۃُ بْنُ ترجمہ حارثہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح ربیع ساتہہ پیش را اور زبر با اور زیر یی مشددہ کی
اور بعضون نی ساتہہ زبر را اور زیر با اور تخفیف کی بہی ضبط کیا ہی اور صحیح اول ہی ہی ترجمہ شہید ہوئی روز بدر کی اور یہہ حارثہ ہی بیٹا سراقہ کا
تہا یعنی وقت شہید ہونی کی بیچ نظر کرنیوالونکی ف ح ربیع نام اونکی مان کا ہی اور سراقہ نام اونکی باپ کا اور تہا حارثہ نظر کرنیوالونمین قتال کرنیوالون
مین جیسکا احمد و نسائی نی روایت کیا ہی اور حواشی مین لکہا ہی کہ تہا وہ اون لوگون مین سی کہ بلند جگہہ پر کہڑی تہی تو اوپر احوال دشمنون کی نظر
کرین اور خبر دین نظارہ ساتہہ زبر نون کی اور تشدید ظا کی وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور یہہ حارثہ نوجوان تہی کہ واسطی نظارگی کی معرکہ مین
کہڑی تہی ناگہان ایک تیر پہنچا کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نہ تہا حلق مین اونکی لگا پس مان اونکی آنحضرت کی پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق جانتی ہو
تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میری کہ کسقدر چاہتی تہی مین اوسکو اور کسقدر تعلق تہا مجکو ساتہہ اوسکی اگر بہشت مین گیا تو مین صبر کرون اور اگر دوزخ
مین گیا تو روونمین اوسپر جتنا ہو سکی مجہسی اور ایک روایت مین ہی اگر دوزخ مین ہی تو دیکہیگا خدا مجہسی جو کچہہ کہ روونگی مین اوسپر پس فرمایا آنحضرت نی ای
ام حارثہ وہان ایک بہشت نہین ہی کتنی ہی بہشتین ہین بیچ اونکی اور تیرا بیٹا فردوس اعلی مین ہی پس کہا اوسکی مان نی کہ صبر کرونگی مین اوسپر خُبَیْبُ
بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ خبیب بیٹی عدی کی انصاری ف ح ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر بہلی کی اور جزم یی کی حاضر ہوئی بدر
مین اور قید کیی گئی غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسری ہجرت سی اور مکہ مین لیگئی اونکو مشرک پس خریدا اونکو حارث بن عامر کی بیٹون نی اور خبیب نی قتل کیا تہا
حارث کافر کو روز بدر کی پس خریدا خبیب کو حارث کی بیٹون نی تو کہ قتل کرین اوسکو پس رہی وہ قید اونکی پاس پہر سولی پر کہینچا اونکو تنعیم مین اور
اول سولی پر اسلام مین یہی کہینچی گئی ہین اور اول وہی ہین نی جاری کیا طریقہ ادا کرنی دو رکعت کا وقت قتل کی اور قصہ اوسکا عجیب ہے چنانچہ مذکور ہے
وہ صحیح بخاری مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وقت قتل کی کہتی تہی خداوندا مین کسیکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہنچا دے تو پہنچا سلام میرا
اونکو صلی اللہ علیہ وسلم پس جبرئیل آنحضرت کی پاس آئی اور سلام اونکا پہنچایا ساری حدیث نقل کی راوی نی خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَۃَ السَّہْمِیُّ
ترجمہ خنیس بیٹی حذافہ سہمی کی ف ح خنیس ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر نون کی اور جزم یی کی اور سین مہملہ کی آخر مین قریشی تہی اور مہاجرین مین
سی تہی حاضر ہوئی بدر مین بعد ہجرت کرنیکی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی احد مین پہر مدینہ مین آئی اور بسبب زخم کی کہ کہتی تہی جان دی اور وہ خاوند تہے
حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی کی پہلی آنحضرت صلعم کی رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی رافع کی انصاری ف ع رفاعہ کی
سی بدری ہین اور باپ اونکی سردار تہی اپنی قوم کی اور بہائی اونکا مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور تمام جہادونمین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور حاضر ہوئی ساتہہ علی ع کی جنگ جمل اور جنگ صفین مین اور مری بیچ اول امارت معویہ کی رِفَاعَۃُ بْنُ عَبْدِ
الْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی المنذر کی ابو لبابہ انصاری ف ع یہ اوسی ہین اور سردارونمین سے تہی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور تمام

اور

اور بعضوں نے کہا کہ بدر میں حاضر ہوئے بلکہ امیر کیا تھا آنحضرت نے اونکو مدینہ میں رکھا اور اونکا حصہ صحابہ بدر کی ساتھ جیسا کہ حضرت عثمان کی بھی لگایا تھا اور وفات اونکی
حضرت علی کی خلافت میں ہوئی اور قصہ اونکی بدعہدی کا اپنی تئیں ستون مسجد سے باندھنا اور قبول توبہ کی دس تقصیر سے کہ واقع ہوئی تھی اونسے یہہ قصہ بنی نضیر کی مشہور
ہے اور آنحضرت کی مسجد میں ایک ستون ہے کہ اوسکو ستون ابولبابہ کہتے ہیں یہہ نام اوسکا اوسی تقریب سے ٹھہرا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ زبیر
بیٹے عوام کے قریشی ف ح عوام ساتھ فتح عین اور تشدید واو کے ہے اور زبیر عشرہ مبشرین سے ہیں جمع ہوتے ہیں ساتھ آنحضرت کے قصی میں چار پشت اوپر اور اونکی ماں صفیہ بیٹی عبدالمطلب کے
پھوپھی آنحضرت کی ہیں اور سام المومنین خدیجہ پھوپھی اونکی ہیں اور اسماء بیٹی ابوبکر کی جورو اونکی اسلام لائے وہ اور ماں اونکی صفیہ ابوبکر صدیق کی ہاتھ پر اوسوقت
میں سولہ برس کی تھی اور بعضے کہتے ہیں پچیس برس کی اور عذاب کیا اونکو اونکی چچا نے ساتھ دہوین کی تو کہ ترک کریں دین اسلام کو لیکن ترک کیا اونہوں
نے اور ہجرت کی حبشہ کیطرف اور حاضر ہوئے بدر میں اور اور غزوں میں ہمراہ آنحضرت کے اور ٹھہرے رہے ساتھ آنحضرت کی روز احد کی اور اول تلوار اونہوں
نے کھینچی ہے راہ خدا میں اور تھے وہ سفید رو دراز قد سبک گوشت بہت بال والے ہلکے رخسارہ شہید ہوئے روز جمل کی سن چھتیس میں اور عمر اونکی چونسٹھ برس
کی تھی اور دفن کئے گئے وادی السباع میں پھر لائی گئی بصرہ میں اور قبر اونکی وہاں مشہور ہے اور مارا اونکو عمرو بن جرموز نے کہ امیر المومنین علی کے لشکر
میں سے تھا اور ابن جرموز حضرت علی کی پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتھ قتل زبیر کی حضرت علی نے کہا بشارت ہو تجکو بھی ساتھ آگ دوزخ کی اور قصہ اونکی قتل کا احادیث و سیر کی کتابوں
لکھا ہے زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ زید بیٹے سہل کی کنیت اوسکی ابوطلحہ انصاری نسب ف ح ع حاضر ہوئے عقبہ میں ساتھ ستر نفر کے اور حاضر
ہوئے بدر میں اور اور غزوں میں کہ بعد بدر کے ہوئی اور وہ کنیت سے کہ ابوطلحہ ہے مشہور تھے اور خاوند ہیں ام سلیم کے کہ ماں انس بن مالک کی ہیں اور تیراندازی
میں مشہور تھے اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر میں بہتر ہے ایک گروہ سے اور ایک روایت میں سو مرد سے اور اور روایت میں ہے ہزار مرد سے بھائی
چارہ کردیا تھا آنحضرت نے درمیان اونکی اور ابوعبیدہ کی اور تھے یہہ انصار کی سرداروں میں سے اور اونکی تونگروں میں سے اور اونکی بھی فضائل بہت ہیں
اور وفات ہوئی اونکی سن اکتیس میں اور عمر اونکی ستر برس کے تھی أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ ابوزید انصاری ف ح ع یہہ بھی ایک صحابی ہیں اون میں سے کہ
جنہوں نے قرآن کو جمع کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد میں اور انس کی چچاؤں میں سے ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور مشہور تھے ساتھ سعد قاری کی اور
اونکی نام میں اختلاف کیا گیا ہے بعضوں نے کہا سعد بن عمیر اور بعضوں نے کہا قیس بن سکن سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ سعد بیٹے مالک کے زہری
ف ح یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سے تھے اور مالک نام ابو وقاص کا ہے زہری قریشی تھے اسلام لائے سعد ابتداء اسلام میں ابوبکر صدیق کے
ہاتھ پر ستراں برس کی عمر میں اور بعضوں نے کہا اونیس برس کی عمر میں اور اونہوں نے کہا کہ میں تیسرا اسلام کا ہوں یعنی دو کی بعد تیسرا میں اسلام لایا اور
اول میں ہی تیر پھینکا راہ خدا میں حاضر ہوئے وہ بدر میں اور سب دو نمین ہمراہ آنحضرت کی اور جمع کیا آنحضرت نے اونکی لیے اپنی ماں اور باپ کو روز احد کی کہ فرمایا
تیر پھینک ماں اور باپ میری فدا ہوں تجپر اور تھے وہ ٹھنگنی فربہ کلان سر سخت اونگلیاں تھیں اونکی گندم گوں پست بینی بہت بال تھے بہت مرے اپنی محل میں
کہ عقیق میں تھا نزدیک مدینہ کی دس کوس پر پھر اوٹھا کر لائی گئی مدینہ میں اور دفن کئی گئے بقیع میں سن پچپن میں اور تھا وہ نمین معویہ کی عہد میں کچھہ اوپر
ستر برس کی تھی اور بعضوں نے کہا بیاسی برس کی اور عشرہ مبشرہ میں سب سے پیچھے یہی مرے ہیں اور فتح کئی گئی اونکی ہاتھ پر ملک عجم کی اور گری اونکی سعی سے
بنیاد کسریٰ کی سردار اونکی اور مناقب اونکی بہت ہیں سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعد بیٹے خولہ کی قریشی ف ح ساتھ زبر خ معجمہ اور جزم
واو کی بنی عامر بن لوی سے تھے اور بعضوں نے کہا حلیف یعنی ہم قسم اونکی تھے اور تھے حبشہ کی ہجرت کرنیوالوں سے ہجرت ثانیہ میں اور بعضوں نے کہا حاضر
ہوئے بدر میں اور مرے مکہ میں بیچ حجۃ الوداع کی سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعید بیٹے زید کی بیٹا عمرو بن نفیل کی قریشی ف
ح نفیل ساتھ پیش نون اور زبر فا اور جزم ی کی اور کنیت سعید کی ابوالاعور ہے اور وہ قریشی عدوی ہیں عشرہ مبشرہ سے بہنوئی عمر بن الخطاب کی

قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی نبی کی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی تمام جہادونمین ہمراہ آنحضرت کی اورتہی غزوہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ کی کہ واسطی خبر لینی
قافلہ قریش کی گئی تہی گندم گون دراز قد جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت کی کیارہوین پشت مین بیچ کعب بن لوی کی اور اسلام لائی وہ بیس برس کی عمر مین
اورکہا دیکہا مینی اپنی کو کہ باندہا تہا مجکو عمر نی اسلام لانی پر اور اسلام لائمین بیوی اونکی فاطمہ بیٹی خطاب کی پہلی اپنی بہائی عمر بن الخطاب کی اور مرد عشرہ مبشرہ
مین قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ستر برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نی جاہلیت مین دین ابراہیم اختیار کیا
تہا اور ذبایح مشرکون کی سی پرہیز کیا تہا اور آنحضرت سی بہی پہلی اوترنی وحی کی ملاقات کی اور اونکو موحد الجاہلیت کہتی تہی سَہْلُ بْنُ حُنَيْفِ
الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ سہل بن حنیف انصاری **ف** ح بدر اور احد اور اورجہادونمین حاضر ہوئی اور روز احد کی ساتہہ آنحضرت کی ثابت رہی اور
بعد آنحضرت کے مصاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رہی امیر المومنین نی اونکو مدینہ مین خلیفہ کیا پہر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین بیچ سن اڑتیس کے
وفات پائی اور علی رضی نی اونپر نماز ادا کی ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَاَخُوْهُ ترجمہ ظہیر بیٹی رافع کی انصاری اور بہائی اونکی **ف** ح ظہیر
ساتہہ زبرظ معجمہ کی اور ملا علی نی کہا ساتہہ تصغیر کی اور بہائی ظہیر کی خدیج بن رافع اور ملا علی نی کہا مظہر نام تہا اونکا ساتہہ پیش میم اور زبر ظ کی اور
زیر ہ مشدد کی دونون اہل بدر سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور جہاد دون مین کہ بعد بدر کی ہوئی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيُّ ترجمہ عبد اللہ
بن مسعود ہذلی **ف** ع ساتہہ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہی طرف قبیلہ بنی ہذیل کی غیر قبایل قریش سی اور احوال انکا اوپر مذکور ہوا عَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ عبد الرحمن بیٹی عوف کی زہری **ف** ح اولاد زہرہ بن کلاب سی جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت صلعم کی کلاب
بن مرہ مین جہہ و اصلی کر اور تہا نام اونکا جاہلیت مین عبد الکعبہ پیدا ہوئی دس برس بعد سال فیل کی اسلام لائی ابوبکر صدیق کی ہاتہہ پر ابتدا اسلام
مین اور اونکی مان بہی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی انہون نی حبشہ کو دو ہجرت اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادونمین ساتہہ آنحضرت کی اور ثابت
رہی روز احد کی اور پہنچی اونکو بیس زخمون سی زیادہ اور ادا کی رسول خدا نی اونکی پیچہی نماز ایک سفر مین اور تمام کی آپ نی نماز جو کچہہ کہ باقی رہی تہی جیسی کہ
حکم مسبوق کا ہی مگر غزوہ تبوک مین نہین گئی اور تلافی کی اوسکی ساتہہ تصدق کرنی چار ہزار دینار کی راہ خدا مین بعد از ان ساتہہ چالیس ہزار دینار
کی اور سوار کیا لوگونکو پانسو گہوڑون پر راہ خدا مین پہر پانسو اونٹون پر اور خبرگیری کی ازواج مطہرات کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا
اکثر اموال اونکا تجارت سی اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہی وہ مرد دراز قد تنگ چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہو گئی تہی بسبب تیرون کی کہ اون کے
پاؤنمین لگی تہی اور تہی غنیا صحابہ سی اور وقت ہجرت کرنیکی مدینہ کو فقیر تہی اور یہہ خیر و برکت اونکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار
بیویان رکہتی تہی اور صلح کی گئین وہ جو تہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک
کی لیئی اہل بدر مین سی چار چار سو دینار کی دینی کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی ایک ہزار اور ساتہہ نفر پر پس پہنچی ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب
سنی انہون نی حدیث عائشہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا دیکہا مینی عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہین بہشت مین اور پیٹہتی ہین اوسمین
بطریق حبو کی کہ ڈر کونکی چال ہی سرین پر تصدق کیئی ساتہہ تمام قافلہ کی کہ شام سی آیا تہا سات سو اونٹ پالانون اور جہولون سمیت بسبب شکرانہ
اوس بشارت دخول جنت کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتی تہی نماز کو پہلی ظہر سی اور روایت ہی کہ وقت وفات کی وہ بیہوش ہوئی اور جب
ہوش مین آئی تو کہا کہ آئی میری پاس دو فرشتی سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی حاکم عزیز امین کی لیجاتی ہین ہم پس دو فرشتی اور آئی اور کہا
کہ انکو کہان لیی جاتی ہو انہون نی کہا لیجاتی ہین ہم اسکو آگی عزیز امین کی اون فرشتون نی کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہی سعادت نی اسمین
جسوقت کہ ماںکی پیٹ مین تہا روایت کیا اسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نی اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی عہد مین

اور وفات

اور وفات پائی حضرت عثمان کی خلافت مین اور جب وفات پائی تو حضرت علی رض نی کہا کہ جا ای ابن عوف کہ صاف چشیدی تو دور ہی را مذ بدی مناقب اونکی
بہت ہین اور اونکی اسلام لانیکا قصہ عجیب ہے اسماء الرجال مین اوسکو نقل کیا ہی ہمنی عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ عبیدہ بیٹی
حارث کی قریشی ف ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضون نی کہا کہ ابو معویہ عبیدہ بیٹی حارث کی بیٹی عبد المطلب کے بیٹی عبد مناف کی آنحضرت سی
دس برس بڑی تہی اسلام لائی پہلی آنکی دار ارقم مین اور ہجرت کی اونہون نی ساتہہ دو بہائیون اپنی کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتی تہی اور لڑی روز
بدر کی ولید بن عتبہ سی اور دو دو چوٹین ہوئین درمیان اونکی اور مری عبیدہ اوس سی اور مارا گیا ولید بہی اوسی روز روایت کی اون سی علی
بن ابی طالب نی عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عبادہ بیٹی صامت کی انصاری ف ح انصار کی سردارون مین سی تہی حاضر ہوئی
عقبہ اولی اور ثانیہ اور ثالثہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور یہہ ایک شخص تہی اونمین سی کہ جنہون نی جمع کیا قران کو رسول خدا
صلعم کی عہد مین اور تہی دراز قد جسیم خوبصورت بہیجا اونکو عمر رض نی شام مین قاضی و معلم کر کر پس حمص مین اقامت کی بعد ازان فلسطین مین آئی اور
رملہ مین وفات پائی اور بعضون نی کہا بیت المقدس مین سن چونتیس مین اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور بعضون نی کہا کہ معویہ کی زمانہ تک باقی تہی
عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی ف ح ع انصاری ہین حاضر ہوئی بدر مین اور سکونت
اختیار کی مدینہ مین اور لا ولد مری مدینہ ہی مین بیچ آخر ایام معویہ کی اور تہی قدیم الاسلام اور یہہ اون لوگونمین سی ہین کہ نازل ہوئی اونکی حقمین تولوا و
اعینہم تفیض من الدمع یعنی اور دیکہتا ہی تو انکہین اونکی کہ جاری ہین اونسی آنسو اور روایت کی حضرت سے ایک حدیث کہ فرمایا نہین ڈرتا ہون مین تم پر فقر سی
ڈرتا ہون مین فراخی دنیا سی الخ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عقبہ بیٹی عمرو کی انصاری ف ع ح کنیت اونکی ابو مسعود ہی اور
بدری ہین مشاہیر صحابہ سی حاضر ہوئی عقبہ ثانیہ مین اور جمہور اسپر ہین کہ نسبت اونکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہی کہ وہان ہتی نہ بسبب حاضر ہونیکی
جنگ بدر مین وفات پائی حضرت علی کی خلافت مین اور بعضی کہتی ہین بعد اوسکی سن اکتالیس یا بیالیس مین عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ ترجمہ
عامر بیٹی ربیعہ کی عنزی ف ح ساتہہ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کی اور زی نسبت ہی عنزہ کیطرف کہ اونکی جد ہی اور جامع الاصول مین العنوی
ساتہہ غین معجمہ اور واو کی حلیف بنی عدی ہی اور اسلیی اوسکی نسبت مین عدوی بہی واقع ہوا اور کاشف مین حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونون
ہجرتین اور حاضر ہوئی بدر مین اور سب جہادونمین اور اسلام لائی پہلی عمر رض کی اور وفات پائی سن بتیس یا تینتیس یا بینتیس مین اور قول اول مشہور تر ہی
اور ثانی موافق تر ہی ساتہہ اوس مضمون کی کہ کاشف مین کہا کہ مری پہلی عثمان کی عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عاصم بیٹی ثابت کی انصاری
ف ع حاضر ہوئی بدر مین اور وہ شخص ہین کہ نگاہ رکہا اونکو زنبورون یعنی بہڑون نی جسوقت کہ چاہا مشرکون نی کہ سر اونکا کاٹ لین بسبب اسکی
کہ مار ڈالا تہا اونہون نی کسی سردار کو اونکی سردارونمین سی اور اونہون نی دعا کی تہی خدا عز وجل سی کہ ہاتہہ مشرک کا مجکو نہ پہنچی پس بہیجا خدا تعالے
نی زنبورونکو پس بچایا اون کو مشرکونکی ہاتہہ سی اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور اونکو لیگئی اور یہہ قصہ غزوہ رجیع مین ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن
عمر بن الخطاب کے ہین رضی اللہ عنہما عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عویم بیٹی ساعدہ کی انصاری ف ح حاضر ہوئے دونون عقبون اور
بدر مین اور تمام غزوونمین اور وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور عمر اونکی پینسٹہ یا چہاسٹہ برس کی ہوئی رضی اللہ عنہ
عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عتبان بیٹی مالک کی انصاری ف ح حاضر ہوئی بدر مین روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سی اور اونسی روایت کی انس بن مالک اور محمود بن ربیع نی اور تہی وہ نابینا اور قصہ اونکی عذر کرنیکا آنی سی مسجد مین اور آنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا اونکی گہر مین اور ادا کرنی نماز کا اوسمین تو کہ اوسکو جگہہ نماز کی پکڑین مذکور ہی صحیح بخاری مین اور وہ خزرجی سلمی ہین معویہ کی زمانہ مین وفات پائی

قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ ترجمہ قدامہ بیٹی مظعون کی ف ح ساتہہ زبر میم اور جزم ظ معجمہ کے اور عین مضموم کی اور قدامہ ساتہہ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کی
قرشی ہین ماموں عبد اللہ بن عمر کی رضی اللہ عنہم ہجرت کی حبشہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حاکم کیا
اونکو عمر بن خطاب نی بحرین کا بعد ازان معزول کیا روایت کی ہی اونسی عبد اللہ بن عمر نی اور وفات پائی سن چھتیس مین اڑسٹھہ برس کی عمر مین قَتَادَةُ
بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيِّ ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری ف ح ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا حافظ
مفسر حافظہ خوب رکہتی تہی اپنی زمانہ مین کہ جو سنتی تہی بہولتی نہ تہی روایت رکہتی ہین انس بن مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سی اور یہہ قتادہ
صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی جہادونمین بہی سنہ تیئیس مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رضہ نی اور تہی فضلاء صحابہ سی مُعَاذُ بْنُ
عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ح ع ساتہہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر
مین وہ اور باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتہہ معاذ بن عفراء کی ابو جہل کو چنانچہ ذکر اوسکا باب قسمۃ الغنائم مین ہو چکا ہی
مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ ترجمہ معوذ بیٹی عفراء کی اور بہائی اونکی ف ح یعنی معاذ بن عفراء اور معوذ ساتہہ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد
کی اور عفراء ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ف کی اور ممدودہ کی نام اونکی ماں کا ہی اور نام اونکی باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابو جہل کا ہی
با عانت اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور ماری گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادونمین لڑی پس معوذ اور معاذ بیٹی عفراء کی دونون
اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بہائی اور ہی کہ نام اوسکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کی ابو
اسید انصاری ف ح ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کی ابو اسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتہہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون
مین اور وہ ساعدی ہین مری سنہ ساٹہہ مین ستتر یا اٹہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونیکی اور بدریون مین سب سی پیچہی یہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ
عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کی بیٹی عبد مناف کی ف ح ع مسطح ساتہہ زیر میم اور جزم سین
اور زبر ط کی اور اثاثہ ساتہہ پیش ہمزہ کی اور دو ثاء مثلثہ کی اور عباد ساتہہ زبر عین اور تشدید ب کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور اور جہادونمین
بعد اونکی ہوئی اور یہہ وہی ہین کہ کہا عائشہ رضہ کی حقمین جو کچہہ کہا قصہ افک یعنی بہتان زنا مین اور دری ماری اونکو نبی صلعم نی اون لوگونمین کہ دری
لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی چہپن برس کی ہوئی مُرَارَةُ بْنُ
الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح مرارہ ساتہہ پیش میم کی اور تخفیف رے مہملہ کی اور ربیع ساتہہ زبر را اور زیر ب کی مرارہ بنی
عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہہ وہ ہین تینونمین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچہی رہ گئی تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسری ہلال
بن امیہ اور تیسری یہہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عز وجل نی اور نازل کی آیتین قرآنکی اونکی حقمین اور اسی سبب سی نام رکہا گیا اوسکا سورہ توبہ مَعْنُ بْنُ
عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ح معن ساتہہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتہہ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کی یہہ
ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کی اور اسی سبب سی کہا جاتا ہی اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادونمین کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین
اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کی کہ جو بہائی تہی حضرت عمر کی اور شہید ہوئی دونو معرکہ یمامہ کی حضرت
صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ کی ف ح ع مقداد ساتہہ زیر میم کی
اور کندی ساتہہ زبر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی تہی اور کندی اس سبب سی کہتی تہی کہ باپ اونکا عمرو ہم قسم کندہ کا تہا اور
ہم قسم ہوئی وہ خود اسود بن عبد یغوث زہری کی اس سبب سی زہری کہا اور اونکو ابن الاسود بہی اسی سبب کہتی تہی اور قدیم الاسلام تہی وہ اور بعض کہتی ہین

بعد پانچ آدمیوں کی جیسی پہلے اسلام لائی اور بہت نیک اور نیک تہی اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں روایت کی ہین اون سی حدیثین علی بن ابیطالب اور طارق بن شہاب وغیرہ نی اور وفات پائی جرف میں کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سی اور انہا کر لائی گئی طرف مدینکی اور دفن کئی گئی بقیع مین سنہ تینتیس مین اور عمر اونکی ساٹہہ برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اونپر عثمان بن عفان نی **هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ** ترجمہ ہلال بیٹی امیہ کی انصاری **فـ** ح ایک صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی اور قذف یعنی تہمت لگائی اپنی بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئی بدر مین روایت کی اونسی جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نی **رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ** تمت راضی ہو اللہ اون سی سب سے **فائدہ جلیلہ** جاننا چاہیے کہ اہل بدر کی ناموں کی گنتی میں اختلاف ہی بعضوں نی تین سو پندرہ اور بعضوں نی تین سو تیرہ چنانچہ تین سو پندرہ اور ستر کی روایتیں اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کئی ہین پینتالیس تو یہی ہین اور باقی اور داؤد جعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ متضمن اسماء مبارک انکی مع فضائل و فوائد اونکی کی مسمی بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکہا ہی وہ بیچ سنہ لکہی ہین گنتی ہی کتابونسی لیکن لکہا ہی کہ مرجح اقوال سی بیچ گنتی اشخاص بدر کی یہہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب نی لکہا ہی پس اس عاجز نی اسماء مبارک مذکورہ استیعاب سی نقل کئی اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کئی اور اسماء مبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن بلفظ دعاء و توسل کر کے لکہا ہی مینی بہی اسیطرح لکہا اور اخیر مین اسکی ایک دعاء طویل مشکل المعانی لکہی تہی اس عاجز نی بجائی اوسکی ایک دعاء جامعہ حدیث شریف کی لکہدی ہی تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کہنا اونکی فضائل مین سی سنا چاہیے کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی اونکو جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبان پر کہ فرمایا اونکی حق مین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہوئی تمہارے لیے جنت اور اور اونکی فضائل مین سے یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی بخشدی اونکی لیے اگلی پچہلی گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سے اونمین سے تو حاجت توبہ کی نہین تہی اوسکو اسلیے کہ جب واقع ہوا واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہوا اوسکی فاعل پر حکم شرعا دنیا مین اور اونکی فضائل مین سی یہہ ہی کہ حاضر ہوئی ملائکہ ساتہہ اونکی جنگ بدر مین اور قتال کیا اوسمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکی کی احد و حنین مین اختلاف ہی اور خواص اونکی اسماء کی یہہ ہین کہ کہا برہان حلبی نی اپنی سیرت مین اور ذکر کیا داؤدی نی کہ اونہون نی سنا مشائخ حدیث سی یہہ کہ دعا وقت ذکر ہونی اہل بدر کی قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہی اور کہا شیخ عبد اللطیف نی اپنی رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضی صالحان کہ بہت اولیا دی گئی ہین ولایت ساتہہ برکت ناموں اونکی کی اور بلاشبہ بہت مریضون نی مانگی اللہ تعالی سی شفا بوسیلہ اہل بدر کی بیچ شفا بیماریوں اپنی کی پس شفا دی گئی وسی اور کہا بعضی عارفین نی کہ نہین کہا مینی ہاتہہ اپنا بیمار کی سر پر اور پڑہی مینی نام اونکی بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہوتی اجل اوسکی تو تخفیف دیتا اللہ اوس سے اور کہا بعضون نی کہ تجربہ کیا مینی اونکی ناموں کا بیچ امور مہمہ کی اندر وی پڑہنی اور لکہنی کی پس نہین دیکہی مینی کوئی دعا جلد تر اوس سے قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر بن عبد اللہ رح سی کہ اونہون نی کہا وصیت کی مجکو میری والد نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنی کی ساتہہ اہل بدر کی بیچ تمام مہمات کی اور کہا مجکو کہ ای بیٹی میری دعا وقت ذکر کرنی اونکی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گہیر لیتی ہین بندی کو جبکہ ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کرنی کی ساتہہ ناموں اونکی کی اور تحقیق جسنی ذکر کیا اونکو ہر روز مین اور سوال کیا اللہ تعالی سی بوسیلہ اونکی حاجت مین روا کیجاتی ہی حاجت اوسکی لیکن لائق ہی اوسکی لیی کہ ذکر کری اونکا بیچ قصار ہمم کی یہہ کہ رضی اللہ عنہ کہی وقت ذکر کرنی نام ہر ایک کی اونمین سی پس پہلا کہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اونکی آخر تک پس اس سے بہت دعا قبول ہوتی ہی اور بہت سی حکایات قبولیت دعا کی برکت ناموں اونکی کی لکہی ہین بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہی اونکی اسماء مبارکہ کا

بسم الله الرحمن الرحيم اللهم اسالك بسيدنا محمد المهاجري صلى الله عليه وسلم وبسيدنا عبد الله بن عثمان
ابي بكر الصديق القريشي و بسيدنا عمر بن الخطاب العدوي و بسيدنا عثمان بن عفان القرشي خلفه النبي
صلى الله عليه وسلم على ابنته وضرب له بسهمه و بسيدنا علي بن ابي طالب الهاشمي و بسيدنا اياس بن البكير
و بسيدنا بلال بن رباح مولى ابي بكر الصديق القرشي و بسيدنا حمزة بن عبد المطلب الهاشمي و بسيدنا
حاطب بن ابي بلتعة حليف لقريش و بسيدنا ابي حذيفة بن عتبة بن ربيعة القرشي و بسيدنا حارثة بن الربيع الانصاري
قتل يوم بدر وهو حارثة بن سراقة وكان في النظارة و بسيدنا خنيس بن حذافة السهمي و بسيدنا رفاعة بن رافع الانصاري و بسيدنا
رفاعة بن عبد المنذر ابي لبابة الانصاري و بسيدنا الزبير بن العوام القرشي و بسيدنا سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل القرشي
و بسيدنا سهل بن حنيف الانصاري و بسيدنا زيد بن سهل ابي طلحة الانصاري و بسيدنا ابي زيد الانصاري و بسيدنا
سعد بن مالك الزهري و بسيدنا سعد بن خولة القرشي و بسيدنا ظهير بن رافع الانصاري واخيه و بسيدنا عبد الله بن
مسعود الهذلي و بسيدنا عتبة بن مسعود الهذلي و بسيدنا عبد الرحمن بن عوف الزهري و بسيدنا عبيدة بن
الحارث القرشي و بسيدنا عبادة بن الصامت الانصاري و بسيدنا عمرو بن عوف حليف بني عامر بن لوي و بسيدنا
عقبة بن عمرو الانصاري و بسيدنا عامر بن ربيعة العنزي و بسيدنا عاصم بن ثابت الانصاري و بسيدنا عويم
بن ساعدة الانصاري و بسيدنا عتبان بن مالك الانصاري و بسيدنا قدامة بن مظعون و بسيدنا قتادة بن النعمان
الانصاري و بسيدنا معاذ بن عمرو بن الجموح و بسيدنا معوذ بن عفراء واخيه و مالك بن ربيعة و بسيدنا ابي اسيد
الانصاري و بسيدنا مسطح بن اثاثة بن المطلب بن عبد مناف و بسيدنا مرارة بن الربيع الانصاري و بسيدنا
معن بن عدي الانصاري و بسيدنا مقداد بن عمرو الكندي حليف بني زهرة و بسيدنا هلال بن امية الانصاري
و بسيدنا ابي عمرو بن سعد بن معاذ الاشهلي الانصاري و بسيدنا اسيد بن حضير الانصاري الاشهلي و بسيدنا
اسيد بن ثعلبة الانصاري و بسيدنا انيس بن قتادة الانصاري و بسيدنا انس بن معاذ النجاري و بسيدنا انس بن
اوس الانصاري الاشهلي و بسيدنا اوس بن ثابت النجاري الانصاري و بسيدنا اوس بن خولي الانصاري و بسيدنا
اوس بن الصامت الخزرج الانصاري و بسيدنا اسعد بن زرارة النجاري الانصاري الخزرجي و بسيدنا
الاسود بن زيد بن غنم الانصاري و بسيدنا اياس بن ودقة الانصاري من بني سالم بن عوف الخزرجي و بسيدنا
الارقم بن ابي الارقم الهاشمي و بسيدنا براء بن عازب الخزرج الانصاري و بسيدنا بشر بن البراء بن معرور الانصاري
الخزرجي و بسيدنا بشير بن سعد الخزرجي الانصاري و بسيدنا بشير بن ابي زيد الانصاري و بسيدنا بحير بن
ابي بحير الجهني النجاري و بسيدنا بشعش بن عمرو الخزرجي الانصاري و بسيدنا بحاث بن ثعلبة الانصاري الخزرجي
و بسيدنا تميم بن يعار الانصاري الخزرجي و بسيدنا تميم الانصاري مولى بني غنم و بسيدنا تميم مولى خراش
بن الصمة و بسيدنا ثابت بن الجذع الانصاري الاشهلي و بسيدنا ثابت بن هزال بن عمرو الانصاري العوفي و بسيدنا
ثابت بن عمرو بن زيد النجاري و بسيدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن النعمان النجاري الانصاري و بسيدنا

ثَابِتِ بْنِ الْخَنْسَاءِ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ اَقْرَمَ الْاَنْصَارِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ زَيْدٍ الْاَشْهَلِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ غَنَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ سَاعِدَةَ السَّاعِدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرٍو النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَقْفِ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا جَابِرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَامِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا جَبَّارِ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا جُبَيْرِ بْنِ اِيَاسٍ الْاَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثِ بْنِ حُمَيْرٍ الْاَشْجَعِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ حُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ عَتِيْكٍ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ اَنَسٍ الْاَشْهَلِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ الْقَيْسِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ خَزْمَةَ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حُرَيْثِ بْنِ زَيْدٍ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَلَمِ بْنِ عَمْرٍو الثُّمَالِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَبِيْبٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ وَبِسَيِّدِنَا الْحُصَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُطَّلِبِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْسِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَرَامِ بْنِ مِلْحَانَ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيِّ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ الْعَاصِيْ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَبِسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ الْعَجْلَانِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الْعَجْلَانِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ حُمَيْرٍ الْاَشْجَعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ الْخُزَاعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَبَّابٍ مَوْلٰى عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَبِسَيِّدِنَا خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَوْلِيِّ بْنِ خَوْلِيٍّ الْعِجْلِيِّ الْجُعْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ اِسَافٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خُثَيْمَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَلِيْفَةَ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خُلَيْدَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ذَكْوَانَ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ذِيْ مِخْبَرٍ الْجُشَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ذِي الشِّمَالَيْنِ الْخُزَاعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰى الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ عُنْجُدَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْجُهَنِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِبْعِيِّ بْنِ اَكْثَمَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَبِيْعِ بْنِ اِيَاسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَخِيْهِ وَبِسَيِّدِنَا رُخَيْلَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْبَيَاضِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الْكَلْبِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ الْعَجْلَانِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ الْاَنْصَارِيِّ الْبَيَاضِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْبَيَاضِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَاهِرِ بْنِ حَرَامٍ الْاَشْجَعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا طُلَيْبِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُطَّلِبِيِّ وَاَخِيْهِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَبِسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا

كعب بن عمرو الانصاري السلمي وبسيدنا كعب بن زيد النجار الانصاري وبسيدنا كعب بن حمار الانصاري وبسيدنا
كناز بن حصن الانصاري وبسيدنا محمد بن مسلمة الانصاري وبسيدنا معاذ بن عفراء الانصاري
وبسيدنا عوف بن العفراء قتل يوم بدر وبسيدنا معوذ وبسيدنا معاذ بن ماعص الانصاري وبسيدنا مالك
بن نميلة العبدري وبسيدنا مالك بن قدامة الانصاري وبسيدنا مالك بن رافع العجلاني وبسيدنا مالك بن عمرو
السلمي وبسيدنا مالك بن امية بن عمرو السلمي وبسيدنا مالك بن ابي خولي العجلاني وبسيدنا مالك بن نميلة
الانصاري وبسيدنا معمر بن الحارث الجمحي وبسيدنا محرز بن نضلة الاسدي وبسيدنا محرز بن عامر الانصاري
وبسيدنا معن بن يزيد السلمي وبسيدنا معبد بن قيس الانصاري وبسيدنا المنذر بن عمرو الانصاري الخزرجي و
بسيدنا المنذر بن الاوسي الانصاري وبسيدنا المنذر بن قدامة الانصاري وبسيدنا معتب بن الحمراء الانصاري
وبسيدنا معتب بن بشير الانصاري وبسيدنا مصعب بن عمير القرشي وبسيدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسي
وبسيدنا مليل بن وبرة الانصاري وبسيدنا مهجع بن صالح مولى عمر بن الخطاب وبسيدنا مدلاج بن عمرو السلمي
وبسيدنا نوفل بن ثعلبة الانصاري وبسيدنا النعمان بن عبد النجاري وبسيدنا النعمان بن عصر الانصاري وبسيدنا
النعمان بن عمرو الانصاري وبسيدنا النعمان بن ابي خزمة الانصاري وبسيدنا النعمان بن سنان الانصاري وبسيدنا
نضر بن الحارث الانصاري الظفري وبسيدنا نحاث بن ثعلبة الانصاري وبسيدنا نعيمان بن عمرو النجاري وبسيدنا صهيب
بن سنان الرومي وبسيدنا صفوان بن امية بن عمرو السلمي واخيه مالك بن امية وبسيدنا الضحاك بن حارثة الانصاري
وبسيدنا الضحاك بن عبد الانصاري النجاري وبسيدنا عبد الله بن ثعلبة الانصاري وبسيدنا عبد الله بن جبير
الانصاري وبسيدنا عبد الله بن الحمير الاشجعي وبسيدنا عبد الله بن رواحة الانصاري وبسيدنا عبد الله بن رافع
الانصاري وبسيدنا عبد الله بن ربيع الانصاري وبسيدنا عبد الله بن طارق الانصاري وبسيدنا عبد الله بن
كعب الانصاري وبسيدنا عبد الله بن مظعون الجمحي وبسيدنا عبد الله بن النعمان الانصاري وبسيدنا عبد الله بن
عبد الله بن سلول الانصاري وبسيدنا عبد الله بن عمرو بن حرام الانصاري وبسيدنا عبد الله بن عامر الانصاري
وبسيدنا عبد الله بن عمير الانصاري وبسيدنا عبد الله بن عبس الخزرجي وبسيدنا عبد الله بن سلمة العجلاني و
بسيدنا عبد الرحمن بن كعب المازني وبسيدنا عبد الرحمن بن جبير الانصاري وبسيدنا عبد الرحمن بن عبد الله الانصاري
وبسيدنا عبد الرحمن بن سهل الانصاري وبسيدنا عبيد بن اوس وبسيدنا عبيد بن زيد الانصاري وبسيدنا
عبد ربه بن حق الانصاري وبسيدنا عبد ياليل بن ناشب الليثي وبسيدنا عباد بن عبيد التيهان وبسيدنا عباد بن
قيس الانصاري وبسيدنا عمير بن حرام الانصاري وبسيدنا عمرو بن قيس الانصاري وبسيدنا عمرو بن ثعلبة الانصاري
وبسيدنا سفيان بن بشر الانصاري وبسيدنا سالم بن عمير الانصاري وبسيدنا سنان بن سنان الاسدي وبسيدنا
سماك بن خرشة الانصاري وبسيدنا سهل بن عتيك الانصاري وبسيدنا سهيل بن رافع الانصاري وبسيدنا السائب بن
مظعون الجمحي وبسيدنا ابي بن كعب الانصاري النجاري وبسيدنا ابي معاذ النجاري وبسيدنا اسيرة بن عمرو الانصاري النجاري

وَبِسَيِّدِنَا [٢٤١] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٢] عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٣] عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٤] عُكَّاسَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٥] عَتِيْكِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٦] عَشْرَةَ السَّلَمِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٧] عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٨] فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٩] غَنَامِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٠]
الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥١] قَيْسِ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٢] قَيْسِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٣]
قَيْسِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٤] قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٥] سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٦] سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٧] سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٨] سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَنْصَا
الزُّرَقِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٩] سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٠] سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦١]
سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٢] سُلَيْمِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٣] سُلَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٤] سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٥] سُلَيْمِ بْنِ مِلْحَانَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٦] سَلَمَةَ بْنِ سَدَ
الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٧] سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٨] سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٩]
سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ الْقُرَشِيِّ الْفِهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٠] سُوَيْدِ بْنِ مَخْشِيٍّ الطَّائِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧١] سُلَيْطِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٢]
سُلَيْطِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٣] سُرَاقَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٤] سُرَاقَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ
النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٥] سُبَيْعِ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٦] سَوَادِ بْنِ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ السَّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٧] سُعَيْدِ بْنِ
سُهَيْلٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٨] شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُوْمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٩] شُجَاعِ بْنِ اَبِيْ وَهْبٍ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ عَبْدِ شَمْسٍ
وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٠] هَانِئِ بْنِ نِيَارٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨١] هِلَالِ بْنِ الْمُعَلَّى الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٢] هِلَالِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٣]
هُمَامِ بْنِ الْحَارِثِ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٤] وَهْبِ بْنِ اَبِيْ شَرْحٍ الْفِهْرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٥] وَدِيْعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٦] يَزِيْدَ بْنِ
الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٧] يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٨] اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٩] اَبِي الْحَمْرَاءِ مَوْلَى الْعَفْرَاءِ
وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٠] اَبِي الْخَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩١] اَبِيْ خُذَيْمَةَ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٢] سُلَيْمٍ
اَبِيْ كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْسِيٍّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٣] اَبِيْ مُلَيْلٍ الضَّبْعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٤] اَبِي الْمُنْذِرِ بْنِ بَدْرِ
بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٥] اَبِيْ نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٦] اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِيِّ
الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٧] اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَزِيْدَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٨] اَبِيْ عَيْشٍ
الْحَارِثِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٩] يَزِيْدَ بْنِ الْاَخْنَسِ السَّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٠] اَبِيْ اُسَيْدٍ
السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠١] اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٢] اَبِي الْاَعْوَرِ
بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٣] سَعْدِ بْنِ سُهَيْلٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٤] سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٥] سَعْدِ بْنِ خَوْلِيٍّ مَوْلٰى حَاطِبِ
بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٦] سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٧] سَلَمَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٨] اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٩] اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ

وَ بِسَیِّدِنَا اَبِیْ فُضَالَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَ بِسَیِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ یَاسِرِ الْمُهَاجِرِیِّ وَ بِسَیِّدِنَا طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْقُرَشِیِّ وَ بِسَیِّدِنَا سِمَاکِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَهٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

باب ذکر الیمن والشام وذکر اویس القرنی

یہہ باب ہی بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کی **ف ح** یمن ساتہہ دور ہرونکی وہ شہر کہ جانب یمین یعنی داہنی کعبہ کی ہین اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتہہ تخفیف ہی کی منسوب طرف یمن کی اور بعضون نی ساتہہ تشدید ی کی کہا ہی اور شام وہ شہر کہ بائین طرف کعبہ کی ہین اور شام جانب چپ کو کہتی ہین جیسکہ یمین جانب راست کو اور شام ساتہہ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونون طرح آیا ہی اور قرن ساتہہ زبر ق کی اور ر ی کی ایک شہر ہی یمن کی شہرون مین سی اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہی ساتہہ جزم ری کی ہی اور وہ ایک قریہ ہی نزدیک طائف کی اور نام ہی وہان کی ساری جنگل کا اور خطا کی ہی جوہری نی بیچ حرکت دینی اوسکی اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اوسکی سلیئی کہ اویس منسوب ہین طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد کی کہ ایک شخص ہی اونکی دادون مین سی کذا فی القاموس **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَّاْتِیْکُمْ مِّنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَهٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ کَانَ بِهٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰہَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِیَهٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَهٗ اُوَیْسٌ وَلَهٗ وَالِدَۃٌ وَکَانَ بِهٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمر بن خطاب سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کی جانب سی کہا جاویگا اوسکو اویس نہ چہوڑیگا یمن مین سوا ماں اپنی کی **ف ع** معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین ہی اوسکی لیی اہل و عیال یمن مین سوا ماں کی اور نہین باز رکہا ہی اوسکو آنی سی طرف ہماری مگر خدمت اوسکی نی **ترجمہ** تحقیق تہی اوسکی بدن مین سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سی پس دور کیا اللہ تعالی نی اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی **ف ع** یہہ شک راوی ہی کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکہنا علامت کی لیی ہو جیسکہ کہا گیا ہی بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تہی اونکی جلد سابق کی یا کچہہ اوسمین سی چہوڑا گیا تو کہ ہو سبب شکر اونکا یعنی لوگون سی مارے شرم کی اور اسلیی وہ دوست رکہتی تہی گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکہتی تہی شہرت و خلط کو **ف ح** اور ایک روایت مین آیا ہی کہ یہہ سبب دعا کرنی اونکی تہا کہ دعا کی تہی خدا و ندا چہوڑ میری جسم مین کچہہ اوسمین سے کہ یاد کروں مین سبب اوسکی نعمت تیری **ترجمہ** پس جو شخص ملی اویس سی تم مین سی اسے چاہیئے کہ بخشش طلب کری تمہاری لیی یعنی چاہیئے کہ درخواست کرے وہ شخص اوسی کہ بخشش طلب کرے وہ اوسکی لیی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا عمر نی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق بہترین تابعین کا ایک شخص ہی کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور اوسکی لیی ماں ہی اور تہی اوسکی پیس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوسی کہ استغفار کری تمہاری لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ح** ع بہترین تابعین کا اس سبب سے کہ حضرت کی زمانہ مین تہی اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنی سی محروم رہی تہی اور اسمین تعریف ظاہری اویس قرنی کی لیی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیئی اہل خیر و صلاح سی اگرچہ ہو طالب افضل اونسی بعضون نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ اسلیی خوش کرنی اویس کے دل کی فرمایا اور واسطی دفع توہم اوسکی کہ توہم کری کہ اویس نی تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیی کہ وہ نہ آئی آنحضرت کی پاس بسبب خاطرداری ماں کی اور نیکی کرنیکی ساتہہ اوسکی اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین

ہین اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہی کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہین اور یہہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرایع کی ہی اور یہہ منافات نہین رکہتا
ہی خیریت اور افضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کی اور قاموس مین کہا کہ اویس بن عامر سادات تابعین سے ہین اور شاید کہ لفظ حدیث
بہی محمول ہی اسپر اور جاننا چاہیی کہ اخبار و آثار بیچ شان اویس قرنی رض کی آئی ہین کہ سیوطی نے جمع الجوامع مین ذکر کئی ہین مینے بہی اونکا ترجمہ کیا ہی اگرچہ
باعث طوالت کا ہو اسلیئی کہ نزدیک ذکر کرنے اولیائے خدا کی رحمت اوترتی ہی پس کہا سیوطی نے روایت کی اسیر بن جابر نے کہ کہا تہی عمر بن الخطاب رض کہ
جب آتی اونکی پاس امداد اہل یمن سے پوچہتی اونسے کہ آیا تم مین اویس بن عامر ایک شخص ہے اوس وقت تک کہ اویس درمیان اونکی ہوئے کہا عمر نے کیا تو اویس بن
عامر ہی کہا اویس نے ہان مین اویس بن عامر ہون کہا عمر نے قبیلہ مراد سے ہی تو پہر قرن سے کہا ہان اسطرح ہی کہا کیا تہی تجکو برص پس اچہا ہوا تو اوسسے مگر
جگہہ درہم کی کہا ہان کہا کیا تیری لیی مان ہی کہا ہان کہا عمر رض نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی تہی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر
ساتہہ امداد اہل یمن کی مراد سے پہر قرن سے تہی اوسکی برص پہر جاتی رہی اوس سے مگر جگہ ایک درہم کی اوسکی لیی مان ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوسسے اگر قسم کہاوی خدا
پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہو سکی تجسی تو استغفار طلب کرنا اوسسے پس استغفار کر میری لیی ای اویس کہا اویس نے کہ مجہہ جیسا استغفار کرے آپکے لیی ای امیر المومنین
کہا البتہ استغفار کر میری لیی پس استغفار کی اویس نے عمر رض کی لیی پہر کہا عمر رض نے کہ ای اویس کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو جاون
کہا کیا کچہہ لکہون تیری لیی حاکم کوفہ کو کہا اگر بیچ پسماندونکی یعنی عاجزون اور گمنام ہون بیچ لوگون سے ہون تو بہتر ہی نزدیک میرے پس سال آیندہ ایک
شخص اشراف یمن سے حج کو آیا اور ملاقات کی عمر رض سے اور عمر نے حال اویس کا پوچہا کہ کیا حال ہی کہتا ہی کہا اوسنے کہ چہوڑا مینے اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر رض نے
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکے آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کی پاس آیا اور استغفار طلب کی اوسنے اویس نے کہا تو بہی استغفار کر میری لیی کہ سفر صالح
سے آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نے کہ استغفار کر میری لیی بہی اور حدیث عمر رض کی پڑہی اور استغفار کی اویس نے اوسکی لیی پس پہچانا لوگون نے اویس کو اور دریافت
کی حقیقت حال اونکی پس وہ ہان سے باہر نکلی اور روایت کی یہہ ابن سعد نے طبقات مین اور ابو عوانہ اور رویانی نے اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلایل مین
اور ایک اور روایت مین ہے اسیر بن جابر سے آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسی جب فارغ ہوتا وہ حدیث سے تو متفرق
ہوتی لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہہ بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک مرد تہا کہ ایسی باتین کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتین کرتے نہین سنا مینے پس
جایا کرتا مین اوسکی پاس پس ایک روز نہ پایا مینے اوسکو پس کہا مینے اپنی یارونسے کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہہ ہماری اور باتین کرتا تہا ایسی
اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے کہ ہان پہچانتا ہون مین اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا مینے پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا پہچانتا ہون پس گیا مین
ساتہہ اوسکی اور کہٹکہٹایا مینے دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سے کہا مینے ای بہائی میری کس چیز نے باز رکہا تجکو ہمسی کہا برہنگی نے اور تہی یار اوسکی
کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سی اور ستاتی تہی اوسکو کہا مینے لی یہہ چادر اوڑہہ کہا مت دی یہہ اسلیئی جب لوگ دیکہین گی اس کپڑیکو میری تن پر تو ایذا
دینگی مجکو پس مبالغہ کیا مینے یہانتک کہ اوڑہی اوسنے وہ چادر پہر باہر آیا لوگونکی سامنی پس کہا لوگون نے کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑیسی اور کس سی چہین
لیا ہی یہہ کہا اویس نے یعنی اسیر بن جابر راوی سے کہ دیکہا تو نے کہ کیا کہتی ہین پس کہا مینے لوگون سے کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سے اور کیون ایذا دیتے
ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑی پہنتا پس بہت ڈانٹ ڈپٹ کی مینے اونکو اپنی زبانسے پہر بقضاء الہی اہل کوفہ حضرت عمر کے پاس آئی پس آیا درمیان
اونکی ایک شخص اون مین سے کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوسسے پس کہا عمر رض نے کہ آیا اہل قرن مین سے کوئی ہی پس لائی وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سے
پس پڑہی عمر رض نے حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تہی کہا عمر نے کہ سنا ہی مینے کہ وہ آیا ہی تمہاری پاس کوفہ مین اوس شخص
نے کہا کہ نہین ہی ایسا شخص درمیان ہماری اور نہین پہچانتی ہین ہم اوسکو کہا عمر نے کہ ہان ایک شخص ہی ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کیا اوس شخص نے

کہ درمیان ہماری ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہین ہم اوسی کہا عمر نی کہ مل تو اوسی اور نہین دیکہتا ہون مین تجہکو کہ ملیگا تو اوسی پس متوجہ ہوا وہ
شخص اویس کیطرف یہانتک کہ آیا وہ اونکی پاس پہلی اسکی کہ جاوی اپنی اہل و عیال مین پس کہا اوسکو اویس نی کہ یہہ عادت تیری ساتہہ میری کہانسی
ہی کہا اوسنی کہ امیر المومنین سی تعریف تیری سنی ہینی کہ تیری حق مین ایسا ایسا کچہہ کہتی تہی بخش مجکو ای اویس جو کچہہ کہ کیا ہی مینی ساتہہ تیری قسم اللہ کی تہی اور
بی ادبی سی اور استغفار کر میری لیی کہا اویس نی کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہی کسی سی جو کچہہ کہ سنا ہی تو نی عمر سی پس استغفار کی اوسکی لیی کہا اسیر نی کہ راوی
اس خبر کا ہی بعد اسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا اوسکو ابن سعد نی طبقات مین اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلایل مین اور ابن عساکر نی تاریخ
مین اور اور روایت مین آیا ہی یحیی بن سعید سی کہ اونہون نی سعید بن المسیب سی اونہون نی عمر بن الخطاب سی نقل کی کہ کہا عمر رض نی کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز ای عمر عرض کیا مینی لبیک و سعدیک یعنی حاضر ہون اور جو حکم ہو بجا لاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مینی کہ کسی کام کو
بہیجین گی مجکو آنحضرت فرمایا ای عمر میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اوسکو اویس قرنی کہینگے پہونچیگی اوسکو ایک بلا جسد مین یعنی برص پس دعا کریگا
خدا سی پس دور کردیگا اوسکو خدای تعالی مگر ایک درہم اوسکی پہلو مین رہ جائیگا جب دیکہیگا اوسکو تو یاد کریگا خدا عز و جل کو پس جب ملی تو اوس سی تو کہنا
اوسکو میری طرف سی سلام اور کہنا اوسکو کہ دعا کری تیری لیی سلبی کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنی پروردگار کی نزدیک اگر قسم کہاوی خدا پر سچا کری اوسکو
خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کی لیی کہ نام دو قبیلونکی ہین کہ بہت لوگ تہی اونمین یعنی بہت سی لوگونکی شفاعت کریگا عمر رض کہتی ہین کہ پس طلب کیا
مینی اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر اور طلب کیا مینی اوسکو ابو بکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر
اور طلب کیا مینی اوسکو اپنی امارت مین پس ڈہونڈہتا تہا مین قافلون کو کہ شہر ونسی آتی تہی اور کہتا تہا مین کہ آیا ہی مراد سی آیا ہی قرن سی درمیان مین
تمہاری کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نی قوم قرن مین سی کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچہتا ہی تو حال ایک مرد پستہ اور
خوار و دنی کا اور نہین ہی وہ ایسا شخص کہ تجہہ جیسا شخص اوسکا حال پوچہی کہا مینی کہ دیکہتا ہون مین تجہکو اوسکی مقدمہ مین ہلاک ہونیوالونسی پس مین ذکر
کر رہا تہا ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس سیدہا چلا آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مینی ای بندہ خدا توہی ہی اویس قرنی
کہا ہان کہا مینی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام کہا تہا تجہکو کہا علی رسول اللہ السلام و علیک یا امیر المومنین کہا مینی کہ حکم کیا تہا تمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ دعا کرو میری لیی بعد ازان ملاقات کرتا تہا مین اوسی ہر سال یعنی حج مین پس کہتا مین احوال و اسرار اپنی اوسی اور کہتا وہ مجہسی روایت ابو القاسم عبد العزیز
بن جعفر الحرمی فی فوائدہ و الخطیب و ابن عساکر نی تاریخہ اور اور روایت مین حسن بصری سی آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئی تو پوچہا امیر المومنین
عمر رض نی اونسی کہ آیا تمہاری درمیان مین ایک شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی کہا ایک شخص نی اونمین سی کہ کیا چاہتی ہو تم ای امیر المومنین اوسی وہ تو
ایک شخص ہی کہ کہنڈر ونمین رہتا ہی اور لوگونمین نہین آتا کہا عمر رض نی میری طرف سی اونکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجسی پس پہونچایا اوس شخص نی
پیغام عمر رض کا اونکو پس آئی اویس عمر کی پاس کہا عمر نی کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیری بدن پر سفیدی تہی اور دعا کی تو نی خدا سی دور
دور کیا اوسنی اوسکو تجہسی پہر دعا کی تو نی کہ باقی رہی کچہہ اوسمین سی تیری بدن پر کہا ہان تجہکو کسنی خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرون تجہسی کہ دعا کری تو میری لیی پس دعا کی اویس نی حضرت عمر کی لیی اور کہا حاجت میری تم سی ہی ای امیر المومنین یہہ
ہی کہ چہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤن مین یہانسی پس ہمیشہ رہی اویس پوشیدہ لوگونمین یہانتک کہ شہید ہوئی روز نہاوند کی روایہ ابن عساکر
اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر ابن الخطاب نی منبر پر منی مین اور فرمایا ای اہل قرن پس اوٹہی بڈہی اوس قوم کی اور کہا ہم حاضر ہین ای امیر المومنین
کہا فرماتی ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی پس کہا ایک بڈہی نی اونمین سی نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک

دیوانی کا نام ہی کہ جنگلونمین رہتا ہی کسیکو اوسکی ساتھہ الفت اور نہ اوسکو کسیکی ساتھہ صحبت پس کہا عمر رض نی اوسیکو چاہتا ہونمین جب تو منی جاؤ تو اوسکو ڈہونڈہنا اوسلام میرا اوسکو پہونچادینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ کہونمین تجکو سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب وہ پہنچی قوم تو منین تو ڈہونڈا اونکو اور پایا ریگستانمین پڑا ہوا پس پہونچایا اونکو سلام عمر کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نی کہ شہرت دی مجکو امیر المومنین نی اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلی گئی جنگل تو ود ق مین اور پایا نگیا اونسی کچہہ نشان یہانتک کہ پہر آئی حضرت علی رض کی ایام مین پس لڑی سامنی اونکی اور شہید ہوئی جنگ صفین مین رواہ ابن عساکر اور صعصعہ بن معویہ سی منقول ہی کہ تہی عمر ابن الخطاب کہ پوچہا کرتی تہی قافلہ اہل کوفہ کی سی جسوقت کہ آتا تہا اونکی پاس آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتی تہی کہ نہین پہچانتی ہین ہم اور اویس ایک شخص تہی کہ رہا کرتی تہی کوفہ کی ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتی تہی اوسی اور اونکا ایک چچا کا بیٹا تہا کہ ایذا دیا کرتا تہا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا اونکا اونلوگون مین کہ آئی اہل کوفہ سی پس کہا عمر رض نی کہ آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹی نی کہ ای امیر المومنین نہین ہی اویس ایسا شخص کہ اوس مرتبہ کو پہونچی کہ پہونچو تم اور پہچانون تم اوسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمتر آدمیونمین سی اور وہ میری چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمر نی وائی تجپر ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ مین پہر پڑہی عمر نی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتی تہی اونکی حق مین اور کہا جب پہونچی تو وہان تو سلام میرا اوسکو پہونچانا پس مشہور ہوا امر اویس کا پہر گم ہوا وہ اور نہ کیا رواہ ابو یعلی وابن مندہ وابن عساکر اور ایک روایت مین ابن عباس رض سی آیا ہی کہ کہا دیر کی عمر رض نی کہ نہ پوچہا احوال اویس قرنی کی سی برس تک یہانتک کہ کہا موسم حج مین آئی اہل یمن جو کوئی تم مین سی قبیلہ مراد سی ہی کہڑا ہو پس کہڑی ہوئی وہ لوگ کہ مراد سی تہی اور بیٹہی رہی اور لوگ پس کہا عمر نی کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نی ای امیر المومنین نہین پہچانتی ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بہتیجا میرا ہی کہ اوسکو اویس کہتی ہین اور وہ نہایت ضعیف وخوار ہی اس سی کہ تجہہ جیسا پوچہی ایسی کا حال کہا عمر نی وہ حرم مین ہی کہا ہان وہ اراک عرفہ مین ہی چراتا ہی اونٹ قوم کی یعنی سلیمی کہ لوگ جانین کہ اونٹونکا چرانیوالا ہی پس سوار ہوئی عمر اور علی رض ذوگدہو پر پہر روانہ ہوئی یہانتک کہ آئی اراک کو ناگہان دیکہا اوسکو کہڑا نماز پڑہتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکہا اونکو عمر اور علی رض نی کہا کہ جسکو ہم ڈہونڈہتی ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنی آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سی پس سلام علیک کی عمر اور علی رض نی اوسنی پہر اونہون نی جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور کہا عمر اور علی رض نی کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کری تجکو خدا تعالی کہا اونہون نی عبد اللہ کہا علی مرتضی رض نی جانتا ہونمین کہ جو کوئی آسمان وزمین مین ہی عبد اللہ یعنی بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری مان نی رکہا ہی کہا کیا چاہتی ہو تم نام میرا اویس بن مراد ہی کہا عمر اور علی رض نی کہ کہول بایان پہلو اپنا پس کہولا اور دیکہا اونہون نی کہ ایک دہبہ سفید ہی بقدر درہم کی پس دوڑی عمر اور علی کہ بوسہ دین اوس دہبہ کو پہر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہین تجکو یعنی آپ کیطرف سی اور سوال کرین تجسی کہ دعا کری تو ہماری لیی کہا اوسنی دعا میری تمام مشرق ومغرب کی مرد وزن مسلمانونکی لیی ہی کہا ان دونون صاحبون نی کہ دعا کرو ہماری لیی بالخصوص پس دعا کی اویس نی اونکی لیی اور تمام مومنین ومومنات کی لیی پہر کہا عمر رض نی کہ دون مین تجکو کچہہ اپنی رزق سی یا اپنی عطا سی کہا دو کپڑی میری پرانی ہو گئی ہین اور دونون پاپوشین کانٹہی گئی ہین اور میری پاس چار درہم ہین جب ہو چکین گی یہہ لیلونگا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینی کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہی مہینی کی آرزو کرتا ہی سال بہر کی یعنی حرص وآرزو بڑہتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان سپرد کئی قوم کو اونٹ اونکی اور باہر گئی وہانسی پہر دیکہی نگئی بعد اوسکی رواہ ابن عساکر فی تاریخہ واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ

اَفْئِدَةً وَّاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَّالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ وَّالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَةُ

اسیر ذریعن پیچھی

وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی وسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا یعنی جبکہ آئی ابوموسی اشعری اور قوم اوسکی آئی تمہارے پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہین از روی دل کی اور بہت نرم ہین از روی قلب کی **ف** ع یعنی نسبت تمام اون لوگون کی کہ آتی ہین تمہارے پاس اور ارق افئدۃ جو فرمایا رقت ضد قساوۃ اور غلظت کی ہی اور فواد معنی دل کی اور بعضون نی کہا باطن دل کا اور بعضون نی کہا ظاہر اوسکا اور معنی یہہ ہین کہ وہ بہت نرمی اور رحمت رکہتی ہین جہت باطن کی سی الین قلوبا یعنی بہت نرم دل ہین واسطی قبول نصیحت و مواعظت کی تمام لوگونکی دلونسی بحسب ظاہر کی اور بہت سی اقوال اسکی معنی مین نقل کیی ہین ملا علی ق نی اور شیخ عبد الحق رح نی لکہا ہی کہ افئدۃ جمع فواد کی ہی ساتہہ پیش ف کی اور ہمزہ کی معنی دل کی اور قلوب جمع قلب کی ہی تقلب سے معنی پہرنیکی ایک حال سی طرف دوسری حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نی ساتہہ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور مکرر لانا اوسکا حدیث مین تاکید کی لیی ہی اور یہہ حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذری ہی مگر ان فقط ارق افئدۃ مذکور ہی اور الین قلوبا نہین اوسی بہی متحد ہونا دونونکا ظاہر ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ فواد پردہ دلکا ہی کہ جب باریک ہوتا ہی جاتی ہی اور پیٹہتی ہی بات حق اوسمین اور یہہ سختی ہی دل کو اور دل جب نرم ہوتا ہی اور آتی ہی بات حق اندر اوسکی اور رقت ضد غلظت کی ہی اور لین ضد صلابت کی مثلا شیشہ رقیق ہی اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہے آیتون اور ڈرانیوالونسی وصف کیا جاتا ہی اوسکو ساتہہ غلظت و صلابت کی اور جب متاثر ہوتا ہے وصف کیا جاتا ہی ساتہہ رقت و لین کی اور طیبی نی کہا احتمال رکہتا ہی کہ مراد ساتہہ رقت کی جودت فہم اور ساتہہ لین کی قبول کرنا حق کا ہو پہر جبکہ وصف بیان کیا اونکا یہہ کچہہ اوسکی بعد بیان فرماتی ہین وہ مانند نتیجہ اور غایت کی ہی ساتہہ قول اپنی کی **ترجمہ** ایمان یمن کا ہی اور حکمت بہی یمن کی ہی **ف** ح یمانیہ ساتہہ تخفیف ی کی ہی اور ساتہہ تشدید اوسکیکی بہی منقول ہی نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کی واسطی کمال ایمان کی وہانکی رہنی والون مین بیچ اوسوقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اور اوسکی اور بہت وجہیں ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین اور جب ابوموسی اشعری اپنی قوم کی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوی اور پیدایش عالم اور بدایت کا رسی پوچہا اور حکمتون اور اسرار اونکی سی استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نی اونکو سامنی اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق مین گذرا اور ظہور اور وصول اوسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری مین کہ رئیس اہل سنت و جماعت کی اور اولاد ابوموسی اشعری سی ہین ہوا رحمۃ اللہ علیہ اور کہا بعضون نی کہ مراد حکمت سی فقہ ہی دین مین اور بعضون نی کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکہی اپنی صاحب کو پڑنی سی مہلکہ مین **ترجمہ** اور فخر یعنی تعریف کرنی اپنی ساتہہ مال و جاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہی چلنی آہستگی اور بوجہہ وقار بکری والون مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع جاننا چاہیی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس مین اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور ہیئتین کہ مناسب اونکی طبیعتونکی ہین پس چرانیوالیکا خلق و خو مناسب خو وغیرہ اون جانورونکی ہوتی ہین کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین قساوت و غلظت ہی اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہہ صفتین اونکی چرواہون اور مالکون مین اور اسکی حکم مین ہی گہوڑا بلکہ زیادہ اسی اور بعضون نی کہا کہ چونکہ بکری والی قریب آبادی کی رہتی ہین اور اختلاط وہانکی رہنی والونسی کہتی ہین کیونکہ بکریان صبر نہین کرتی ہین پانی سی اور تحمل نہین کرتین جاڑیکا انکی طبیعتون مین نرمی اور سکونت ہی اور یہہ باعث ہی فرمان برداری کی اور نکلنی کی اطاعت امام سی اور اونٹ والی دور ہونا اون کا آبادی سی اور رہنا جنگل مین اور کم ملنا اونکا خلق سی باعث ہوتا ہی اور سختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنی کی اطاعت و انقیاد سی ایسا ہی کہا ہی شراح نی بیچ شرح اس حدیث کی اور کہا مینی خدا کی توفیق سی ظاہر یہہ ہی کہ مال و منال جو اونٹ مین بہت ہی باعث ہوتی ہین سختی کی بخلاف بکریونکی کہ اتنی مالیت نہین رکہتین **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور یہہ بہی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے سر کفر کا طرف مشرق کی ہے **ف** ع ح سر کفر سے مراد رأس الکفر ہے کہ السیوطی اور اظہر یہہ ہے کہ کہا جاوے یہہ کہ منشا کفر کا جانب مشرق کی ہے طیبی
نے یہہ ایسا ہی جیسے فرمایا راس الامر الاسلام یعنی ظہور کفر کا جانب مشرق سے ہوگا کہا ابن ملک نے یعنی مشرق سے ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال و یاجوج
اور ماجوج وغیرہما کی کہا نووی نے مراد ساتھہ اختصاص مشرق کی ساتھہ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہے اہل مشرق پر اور تہا یہہ آنحضرت کے عہد میں اور
آئندہ بہی ہوگا جسوقت کہ نکلے گا دجال مشرق سے پس وہ منشا فتنہ عظیم کا ہے اور سیوطی نے باجی سے نقل کیا ہے کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہے یا اہل نجد اور
بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہے ابلیس کے طرف جیسکہ آیا ہے کہ طلوع کرتا ہے آفتاب درمیان دو قرن شیطان کی **ترجمہ** اور فخر و تکبر بیچ گہوڑے والون کی اور
اونٹ والون اور چلانیوالون کے ہے کہ اونٹ کی پشم کی خیمون کی رہنے والی ہین یعنی رہنے والی جنگل کی اور صحرا نشین اسلیے کہ اونکی گہر اکثر بالون کی خیمونکی ہوتی
ہین اور آرام و نرمی بکریوالون مین ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم **وعن ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال**
من ہہنا جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب فی الفدادین اہل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر فی ربیعۃ ومضر
متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود انصاری سے وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہہ آئی ہین فتنہ یعنی
جو چیزین باعث شور و شر کی ہین دین مین اور باعث امتحان لوگونکی ہین دین مین درحالیکہ اشارہ کرنے والے تہے آنحضرت ساتھہ لفظ ہہنا کی
طرف مشرق کی اور سخت زبانی اور سخت دلی بیچ چلانیوالون خیمہ نشینونکی ہین کہ جو پیچھے لگے ہے ہین اونٹون اور گایونکی دمونکی **ف** ع کہ جاتے
ہین پیچھے چرانے کی لیے مراد انسے اعراب ہین یا اوجنگلی اور مذمت کی اونکی بسبب دور رہنی ونکیلی شہرون اور گانون سے کہ موجب قلت علم کا ہے جس سے
حاصل ہوتی ہین اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کی فرمایا اللہ تعالی نے الاعراب اشد کفرا و نفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ **ترجمہ**
یہہ جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم غلظ القلوب والجفاء**
فی المشرق والایمان فی اہل الحجاز رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی دلونکی اور سختی زبان کی مشرق مین
ہے یعنی بسبب ہونے اوسکیکی محل کفر و فتنونکا اور ایمان اہل حجاز مین ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ع ح مراد ہے حجاز سے مکہ اور مدینہ اور طائف و متعلقات
انکی اور کہا ابن ملک نے مراد ہین اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتے ہین کہ گویا حاجز ہے درمیان نجد اور تہامہ کی اور نجد نام اوس زمین کا ہے
کہ بلند ہے اور وہ مخصوص ہے سوای حجاز کی جو زمین کہ متصل ہے ساتھہ عراق کی اور اسکی مقابل ہین زمین پست کو تہامہ کہتے ہین **وعن ابن عمر**
رضی اللّٰہ عنہما قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللّٰہ
وفی نجدنا قال اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللّٰہ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ
ہناک الزلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطان رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہماری کی **ف** ع شاید کہ پہلے ذکر کرنا شام کا اشارہ ہے اسپر کہ شام مبارک ہے باصلہ بموجب فرمانے اللہ تعالی کے
الذی بارکنا حولہ اور انبیا ہے وہان بہت مدفون ہین اسلیے اوسے پہلے ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سے یا دینی برکت ہے یا برکت کہ حاصل ہو واسطے اہل
مدینہ کی اور تمام مومنونکی علی الخصوص **ترجمہ** یا اللہ برکت دے ہماری لیے بیچ یمن ہمارے کی **ف** ع مراد ہے برکت ظاہریہ و معنویہ اور اسلیے بہت
ہوتی ہین دنیا اوسمین اور ظاہر ان دونون مکانون کی لیے دعا برکت کی اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انہین دونون مکانون سے آتا ہے **ترجمہ** کہا بعضے
صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیے برکت دے ہماری بیچ نجد مین **ف** ع تو کہ حاصل ہو برکت ہماری لیے اوسکی جانب سے بہی اور معنی نجد کی اوپر کی حدیث کی شرح مین لکہی گئی ہین **ترجمہ**
کہا یا الہی برکت دے ہماری لیے ہماری شام مین یا الہی برکت دے ہماری لیے ہماری یمن مین کہا بعضے صحابہ نے کہ کہیے برکت دے ہمارے نجد مین ابن عمر کہتے ہین پس گمان

کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار مین یعنی یا دوسری بار مین اوس جگہہ ف ع یعنی جانب نجد مین اور وہی مراد ہی ساتہہ قول
آنحضرت کی نحو المشرق ت زلزلہ ہونگی ف ع یعنی حسی یا معنوی اور وہ ہنا دلونکا ہی بیقرار ہونا اہل کو کیات اور فتنی ف ع یعنی بہایات اور مختلیکی یا غیبتون
ضعفوں کی اور جلد دیانت کے بین ہندین ہنا سبب دعا برکت کی اوسکی لیی ت اور زمین نجد مین اور اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطانکا نقل کے یہہ بخاری نی ف ع
یعنی جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نی کہ دعا کی آنحضرت نی یمن اور شام کی لیی برکت کی اسلیے کہ جگہہ آنحضرت کی پیدایش کی مکہ ہی اور وہ یمن
مین سی ہی اور جگہہ رہنی اور دفن ہونی اونکی کی مدینہ ہی اور وہ شام مین سی ہی اور یہہ دونون چیزین کافی ہین اونکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطی تعظیم کی اور مکرر کی دعا تین بار **الفصل الثانی** فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہین انس زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کی لیی کہا یا الہی
متوجہ کر اونکی دلونکو ف ع یعنی طرف ہماری تو کہ آوین ہماری طرف یہہ دعا کی اسلیی کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تہا یمن سی اور اسلیی اسکی بعد دعا کی برکت
صاع اور مد کی واسطی غلہ کی کہ آوی طرف اونکی یمن سی پس کہات اور برکت دی واسطی ہماری بیچ صاع ہماری کی اور مد ہماری کی نقل کی یہہ
ترمذی نی ف ع مراد ہی ان دونون سی غلہ جو ناپا جاتا ہی ونمین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب سا ڑہی تین سیر کی غلہ آتا ہی اور
مد مین چوتہائی اوسکا اور کہا توربشتی نی کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلونکی یعنی دونون جملون کی کہ ایک اللہم اقبل بقلوبہم اور دوسرا و
بارک لنا الخ یہہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتی تہی پس جب دعا کی اللہ تعالی سی اہل یمن کی دلونکی متوجہ ہونی کی طرف دار الہجرۃ
کی اور وہ بہت تہی اور اونکی آنی سی زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی اہل مدینہ کی لیی تو کہ فراخی ہی ہاتکی ہنی اونکی لیی
بہی اور اونکی لیی بہی کہ وارد ہون وہان پس نہ تو تنگ ہو مقیم آنی والی کی سبب سی اور نہ دشوار ہو اقامت اوسپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلٰٓئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشحالی ہی واسطی اہل
شام کی عرض کیا ہمنی کس سبب سی فرمایا آپ نی یہہ یا رسول اللہ فرمایا اسلیی کہ فرشتی رحمن کی پہیلائی ہوئی ہین بازو اپنی زمین شام پر اور اوسکی
اہل پر نقل کی یہہ احمد ترمذی نی ف ع واسطی محافظت کرنیکی کفر سی اور لفظ رحمن مین اشارہ ہی اسپر کہ مراد فرشتونسی فرشتی رحمت کی ہین انتہی اور حضرت
شیخ نی کہا کہ بازو پہیلانا فرشتون کا کنایہ ہی چہا جانی رحمت و برکات الہی سی اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہان کی
رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوون سی صفات اور قوای ملکیہ ہین اور قیاس نہ کرنا چاہیی اون کو پرندون کی بازوون پر
اسلیی کہ پرندونکی سوای تین چار بازوونکی نہین ہوتی ہین چہ جائی چہہ سو بازو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور
حاصل کلام یہہ کہ بازو ملائکہ کی لیی ثابت کرنی چاہیین لیکن اونکی کیفیت کی بیان کرنی سی باز رہنا چاہیی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت
کیطرف سی یا حضرموت سے ف ع یہہ شک راوی ہی اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہی ظاہر مین لیکن مقدر ہی یعنی من نحو ہا او من جانبہا
اور مراد آگ سی یا تو یہی آگ ہی حقیقۃ چنانچہ ظاہر یہی ہی اور یا مراد اوسی فتنہ ہین اور حضرموت ساتہہ زبر حاء مہملہ اور جزم ضاد معجمہ و زبر راء اور میم کی ویش

یہی کہا ہی نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن سی ت جمع کریگی وہ آگ لوگونکو اور ہانکی گی اونکو کہا ہمنی یا رسول اللہ پس کیا فرماتی ہو ہمکو یعنی کیا کرین ہم اوسوقت اور کہان جاوین ہم فرمایا آنحضرت نی لازم ہی تمکو جانا شام کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یعنی اسلیے کہ وہ سلامت رہینگے یہنی آگ جسیہ یا حکمیہ کیسبب محافظت کرنی ملائکہ رحمت کی اور امارات ساعت مین گذرچکا ہی ذکر آگ کا کہ ہانکیگی اونکو محشر کیطرف کہ مراد اوس سے شام ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ہانکیگی اونکو طرف شام کی بی اختیار اونکی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرٰهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرٰهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی قصہ یہہ ہے کہ ہوگی ہجرت پیچھی ہجرت کی ف ع ح معنی اسکی یہہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کی کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضون نی کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہی اور یہہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث سی اور سیاق حدیث سے اور یہہ اوس اوقات مین ہی کہ بہت ہونگی فتنہ بندونمین اور غالب ہونگی کافر شہرونمین اور کم رہین گی حمایت کرنیوالی دین کی اور قایم امر خدا پر دار الاسلام مین اور باقی رہینگے شہر شام کی محروس و محفوظ کہ نگہبانی کرینگی اوسکی لشکر اسلام کی کہ جو غالب اور مدد کرنیوالی حق کی ہونگی یہانتک کہ قتال کرینگی دجال سی جو کوئی چاہی کہ نگاہ رکھی اپنی دین کو ہجرت کری اون شہرون کیطرف بعد ازان مفصل فرمایا اس مجمل کو ساتھہ قول اپنی کی ت پس بہترین لوگون کا وہ ہوگا کہ ہجرت کری طرف ہجرت کی جگہہ ابراہیم کی کہ شام ہی اسلیے کہ جب نکلی ابراہیم عراق سی تو گئی طرف شام کی اور ایک روایت مین ساتھہ اس عبارت کی آیا ہی پس بہترین اہل زمین کی وہ ہونگی کہ بہت لازم پکڑینگی ابراہیم کی ہجرت کی جگہہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگے زمین مین بدترین اہل اوسکی کی یعنی کفار و فجار پہینکدینگی اونکو زمینین اونکی معنی اسکی یہہ ہین کہ پہینکدینگی بدترین لوگونکو زمینین اونکی ایکجانب سی طرف دوسری جانب کی کہا شارحین نی یعنی انتقال کرینگی بہترین اہل زمین کی اون مینونسی کہ غالب ہونگی اونپر کافر پس باقی رہینگے ناکارہ لوگ جانشین ہونگی ہجرت کرنیوالونکی واسطی رغبت کرینکی دنیا مین اور واسطی ڈرنی کی لڑائی سی اور واسطی حرص کرینکی اون چیزونپر کہ ہونگی اونکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سی پس وہ بسبب خست نفسون اپنی اور ضعف دین اپنی کی مانند چیز خوار گنہاونی کی ہونگی نزدیک نفسون پاکیزہ کی لعد گویا زمینین بیزار ہونگی اونسی پس پہینکدینگی اونکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکھیگا پس دور رکھیگا اونکو مکان حمت اپنی سی اور محل کرامت اپنی سی مانند دور رکھنی اوس شخص کے کہ گھن کہاتا ہی کسی چیز سی اور نفرت کرتی ہی اوس سی طبیعت اوسکی پس اسیلیے دور رکھیگا اونکو نکلنی سی اور بیٹھا رہنی دیگا اونکو ساتھہ دشمنان دین کی مانند قول اللہ تعالی کی ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنی ولیکن مکروہ رکھا اللہ تعالی نی اوٹھنا اونکا پس ٹھہرا رہنی دیا اونکو ت مکروہ رکھیگی اونکو ذات اللہ کی ملازم رہی گی اونکی ساتھہ آگ رات اور دن اور جمع کریگی اونکو ساتھہ کافرونکی کہ وہ باعتبار چہپائی اور برائی اپنی کی مانند سورون اور بندرونکی ہونگی ف یہہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی کی لکھا گیا اور شیخ رح نی کہا ہانکی گی اور جمع کریگی اونکو آگ فتنکی کہ وہ نتیجہ اعمال بد اونکی کی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اوسوقت ساتھہ بندرونکی اور سورونکی مراد یا تو حقیقت اور صورت اونکی ہی یا معنی ہونی کی ساتھہ اونکی متخلق ہونا ساتھہ اخلاق اونکی کی اور متصف ہونا ساتھہ صفات اونکی کی یعنی مراد آدمی بدخوی اور کافر ہین کہ مانند بندر اور سور کی ہین ت رات گذاریگی وہ آگ ساتھہ اونکی جسوقت کہ رات کرینگی وہ اور قیلولہ کریگی وہ آگ ساتھہ اونکی جسوقت کہ قیلولہ کرینگی وہ نقل کی یہہ ابو داودنی ف ح قیلولہ کہتی ہین دوپہر کی سونی کو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور مصاحب حال اونکی کی ہوگی نعوذ باللہ من ذلک **وعن** اِبْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ

اَنْ تَکُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَۃً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْیَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَۃَ خِرْلِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ اَدْرَکْتُ ذٰلِکَ فَقَالَ عَلَیْکَ بِالشَّامِ فَاِنَّہَا خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنْ اَرْضِہٖ یَجْتَبِیْ اِلَیْہَا خِیَرَتَہٗ مِنْ عِبَادِہٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَیْتُمْ فَعَلَیْکُمْ بِیَمَنِکُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ تَوَکَّلَ لِیْ بِالشَّامِ وَاَہْلِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ

اور روایت ہی ابن حوالہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ ہوجاویگا کاروبار دین کا اسطرح پر کہ ہوگی تم لشکر جمع کئی گئی یعنی کلمہ الاسلام مین اور مختلف یعنی بیچ مراحات احکام کی ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین **ف** ع یعنی عراق عرب مین اور وہ بصرہ اور کوفہ ہی یا عراق عجم مین اور وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراء النہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نی کہ اختیار کرو میری لیی یارسول اللہ کہ ان لشکرون مین سی کس لشکر کی ساتہہ رہون مین اگر پاؤن مین اوسوقت کو پس فرمایا آنحضرت نی لازم پکڑ تو شام کو اسلیی کہ شام برگزیدہ خدا کی ہی زمین خدا سی یعنی پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سی واسطی بہنی کی آخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اوس زمین کی خدا تعالی برگزیدون کو اپنی بندون مین سی پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا تمپر لازم ہی اپنی یمن مین رہنا **ف** ح اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکی ہی کہ مخاطب عرب مین اور یمن اونکی زمین سی ہی اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہی کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپ کی علیکم بالشام اور درمیان قول آپ کی **ت** واسقوا الخ یعنی لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئین اور اپنی جانور ونکو اپنی حوضون سی **ف** ح غدر ساتہہ پیش غین معجمہ اور زے دال مہملہ کی جمع غدیر کی بمعنی حوض کی یعنی چاہیی کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سی کہ مخصوص ہے ساتہہ اوسکی اور مزاحمت اور معارضہ نکری ساتہہ غیر کی خصوصا اونسی کہ سرحد اسلام پر بیٹھی ہین تو نہو سبب نزاع اور اختلاف اور فتنہ انگیز کا **ت** اسلیی کہ اللہ عزوجل متکفل ہوا ہی بسبب میری یعنی بیچ حق امت میری کی کہ محافظت کری شام کی اور اوسکی رہنی والونکی کفار کی شر سی اور اونکی غالب آنی سی اوس دیار پر نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ شُرَیْحِ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ ذُکِرَ اَہْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقِیْلَ الْعَنْہُمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ لَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَبْدَالُ یَکُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَہُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا کُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَکَانَہٗ رَجُلًا یُسْقٰی بِہِمُ الْغَیْثُ وَیُنْتَصَرُ بِہِمْ عَلَی الْاَعْدَاءِ وَیُصْرَفُ عَنْ اَہْلِ الشَّامِ بِہِمُ الْعَذَابُ

روایت کی شریح بن عبید تابعی نی کہا کہ ذکر کیی گئی اہل شام نزدیک علی رض کی **ف** ح مراد اہل شام سی یہان مخالف علی رض کی ہین معاویہ رض اور جو کہ اونکی ساتہہ تہی شام مین کہ حاکم ملک شام کی تہی عمر کی زمانہ سی آخر تک پس اونکا ذکر ساتہہ برائی کی کیا گیا حضرت علی کی سامنی **ت** اور کہا گیا حضرت علی سی کہ لعنت کرو اونکو ای امیر المومنین کہا علی رض نی کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ابدال ہوتی ہین شام مین **ف** ح یعنی کیونکر لعنت کرون مین اونکو کہ ابدال وہان ہوتی ہین پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بہی علماء اہل سنت کی کہتی ہین کہ یہہ دفع کرنا ہی علی رض سی اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطی دفع مجادلہ کی اور یہان سے لازم نہین آتا ہی جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سی جیسا کہ ابتداء سمجہا جاتا ہی اور یہہ کیونکر ہو سکا لعین کہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین رض سی کہ فرمایا یہہ بہائی ہمارے ہین کہ بغی کی ہی ہمپر اور آیا ہی کہ ایکبار ایک شخص کو مخالفونکی لشکر والون مین سی پکڑ لائی ایک شخص نے کہا او عجب مین جانتا تہا کہ وہ مسلمان ہی علی رض نی فرمایا کیا کہتا ہی تو اب بہی تو مسلمان ہی اور سوا اسکی آثار و اخبار ہین کہ دلالت کرتی ہین انکی اسلام پر بعد ازان بیان ابدال کا کرتی ہین **ت** اور ابدال چالیس مرد ہین جسبکہ مرتا ہی ایک مرد لاتا ہی خدا تعالی اوسکی بدل مین ایک اور مرد کو اونکی وجود و برکت سی مینہہ برستا ہی اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتہہ مدد اونکی کی دشمنون یعنی کفار سی اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سی ساتہہ برکت اونکی کی عذاب **ف** ع ح یعنی عذاب

شدید اور تخصیص اہل شام کی بسبب قرب جوار اور زیادتی ارتباط اونکی ہوگی والا برکت و نصرت اونکی عالم کو شامل ہی اور وجود ابدال کا احادیث
مین اور اور حدیثون مین بہی علی رض سی آیا ہی اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنی ان حدیثون کی ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی لائی ہی
کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین پس نہ یہہ پانسو کم ہوتی ہین اور نہ یہہ چالیس جسوقت مرتا ہی ایک ابدال بدل کرتا ہی
خدا تعالی ایک کو پانسو مین سی جگہہ اوسکی پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ بیان فرمایی ہمسی عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہین کہ ہر سبب کو پہنچتی ہین فرمایا
وہ عفو کرتی ہین اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتی ہین اوس شخص سے کہ بدی کرتا ہی ونسی اور خبرگیری فقرا کی کرتی ہین اونسی جو کچھ دیا خدا تعالی نی
اونکو اور تصدیق خدا تعالی کی کتاب مین ہی کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانیوالی غصہ کی اور عفو کرنیوالی لوگون سی اور اللہ دوست
رکہتا ہی نیکی کارونکو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نی عبد اللہ بن مسعود سی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کی لیی تین سو شخص مین آدمون کی لیی اور اوسکی لیی
چالیس ہین کہ دل اونکی موسی کی دل پر ہین اور اوس کی لیی سات شخص ہین کہ دل اونکی حضرت ابراہیم کی دل پر ہین اور اوسکی لیی پانچ شخص ہین کہ دل
اونکی جبرئیل کی دل پر ہین اور اوسکی لیی تین شخص ہین کہ دل اونکی میکائیل کی دل پر ہین اور اوسکی لیی ایک شخص ہے کہ دل اوسکا اسرافیل کی دل پر ہی جسوقت مرتا ہی
وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین مین سی اور جسوقت مرتا ہی ایک تین مین سی بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی پانچ مین سے اور جسوقت مرتا ہی پانچ مین سے ایک تو
بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی سات مین سی اور جسوقت مرتا ہی ایک سات مین سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی چالیس مین سے اور جسوقت مرتا ہی ایک چالیس مین سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ
اوسکی تین سو مین سے اور جسوقت مرتا ہی ایک تین سو مین سی تو بدل دیتا ہی اللہ اوسکی جگہہ عوام مین سی بسبب اونکی دفع کیجاتی ہی بلا اس امت سی کہا بعضے عارفین نی کہ نہین
ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو آنحضرت کی دل پر ہو اسلیے کہ نہین پیدا کیا اللہ نی عالم خلق و امر مین کسیکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سی پس نہین برابر و مقابل ہی اونکی دل کی دل کسیکا اولیا مین سے برابر ہی کہ وہ ابدال ہون یا اقطاب **وعن رجل من الصحابة**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستفتح الشام فاذا خيرتم المنازل فيها فعليكم بمدينة يقال لها دمشق
فانها معقل المسلمين من الملاحم وفسطاطها منها ارض يقال لها الغوطة رواهما احمد
اور روایت ہی ایک شخص سے صحابہ مین سے ف ع کہ نام اوسکا معلوم نہین ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ مین نقصان نہین کرتی کہ صحابہ سب عدول ہین
ت یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نزدیک ہی کہ فتح کیی جاوینگی شہر شام مین پس جب اختیار دیی جاو تم مکانونکا اون شہرون مین پس تمپر
لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق ف ح ساتہہ زیر دال اور زبر میم کی بموجب قول اکثر و افصح کی کہ پای تخت شام کا ہی ترجمہ
پس تحقیق شہر دمشق جگہہ پناہ مسلمانون کی ہی لڑائیونسی ف ح لفظ معقل ساتہہ زبر میم اور جزم عین کی اور زیر قاف کی عقل سی بمعنی حصن و پناہ
کی اور معنی یہہ ہین کہ داخل ہوتی ہین اوسمین مسلمان اور پناہ لاتی ہین طرف اوسکی جیسیکہ پناہ لاتی ہی بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم
جمع ملحمہ کے ہی بمعنی جنگ و قتال کی ت اور دمشق شہر جامع شام کا ہی ف ح فسطاط ساتہہ پیش ف کی اور جزم سین کی اور کبہی ف کی زیر سے
بہی آتا ہی بمعنی شہر جامع کی کہ جمع کری لوگونکو اور اسیلیی مصر کو بہی فسطاط کہتی ہین اور فسطاط بمعنی خیمہ کی بہی آتا ہی ت دمشق کی زمینون
مین سی ایک زمین ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ ف ع ساتہہ پیش غین معجمہ کی اور جزم واو کی اور ط مہملہ کی نام باغون کا اور پانیون کا ہی کہ گرد دمشق
کی ہین اور بعضون نی کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کی ت روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد نی یعنی اپنی مسند مین **وعن**
ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بالمدينة والملك بالشام اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت مدینہ مین ہی ف ع یعنی غالبا اسلیی کہ علی رض کوفہ مین رہتی تہی یہہ زمانہ خلافت اپنی کی یا مراد یہہ ہی کہ

خلافت مستقرہ مدینہ مین ہی ت اور ملک یعنی بادشاہت شام مین ہی ف ع ح اور اسمین اعلام ہی ساتھہ اسکی کہ حسن رضی نی جب خلافت ترک کی
اور کاروبار سپرد معاویہ کی کیا تو وہ نہین ہوی خلیفہ اور موید ہی اسکو جو کچھہ کہ روایت کی احمد اور ترمذی ور ابو یعلی ور ابن حبان نی کہ خلافت بعد
میری بیچ امت میری کی تیس برس ہوگی پہر بادشاہت ہوگی بعد اسکی کہا بعضون نی کہ اسمین اشارہ ہی علی رض کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی
طرف اور پر ملک کہ اور حدیث مین انحضرت کی صفتونمین واقع ہوا ہی کہ مولد یعنی جگہہ پیدایش اونکی کی مکہ ہی اور مہاجر یعنی جگہہ ہجرت اونکی کی مدینہ اور
ملک اونکا شام ہی مراد اوس سے نبوت و دین ہی اسلیے کہ وہ شام مین اغلب و اکثر تہا والا ملک و دین اونکا تمام عالم مین ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اونکی
قول سی الملک بالشام یہہ ہی کہ جہاد و قتال وہان ہی اسلیے کہ منقطع نہین ہوتا جہاد بلاد شام مین اور اسمین رغبت دلانی ہی شام کی مسافرت کی واسطی
پانی فضل جہاد و رباط کی واللہ اعلم **وعن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت عمودا من نور
خرج من تحت رأسي ساطعا حتى استقر بالشام رواهما البيهقي في دلائل النبوة** اور روایت ہی عمر رضی اللہ
عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی ایک ستون نور سی کہ باہر نکلا میری سر کی نیچی سی درحالیکہ اوٹہنی والا ہوا یہانتک کہ
ٹہیرا شام مین نقل کی یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلایل النبوہ مین ف ح دلالت کرتا ہی یہہ اوپر ثابت رہنی دین اور قرار پکڑنی اور
غلبہ اوسکی کی شام مین اور اسی قبیل سی ہی نکلنا نور کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سی وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام
کی مکانونکا اوس سی **وعن ابي الدرداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان فسطاط المسلمين يوم الملحمة
بالغوطة الى جانب مدينة يقال لها دمشق من خير مدائن الشام رواه ابو داود** اور روایت ہی ابی درداء سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ جگہہ اجتماع مسلمانونکی روز جنگ کی یعنی جنگ دجال کی غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق کہ بہترین
شہرون شام کی سی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح من خیر مداین الشام صفت دمشق کی ہی اور غوطہ ہی ایک جگہہ نزدیک اوسکی جیسا کہ گذرا اور اگلی
حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کی ہی اور مضافات اور توابع اوسکی سی ہی کچھہ خلاف درمیان ان دونون حدیثونکی نہوا
**وعن عبد الرحمن بن سليمان قال سيأتي ملك من ملوك العجم فيظهر على المدائن كلها الا دمشق رواه
ابو داود** اور روایت ہی عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سی کہا نزدیک ہی کہ اویگا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہونسی پس غالب ہوگا تمام
شہرون سوای دمشق کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح بیان نہین کیا شارحون نی کہ وہ بادشاہ کون ہی **تنبیہ** جانا چاہیی کہ حدیثین بیچ فضیلت شام
اور بیت المقدس و صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق سوائی انکی کی آئی ہین اور محدثون نی حکم کیا ہی اوپر اکثر اونکی کی ساتہہ ضعف
کی واللہ اعلم کذا فی سفر السعادت

باب ثواب هذه الامة

یہہ باب ہی بیچ بیان ثواب اس امت کی ف ع ح یعنی ایسی جماعت کے
کہ جامع ہی درمیان اجابت و متابعت کی کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتی ہین پس تنقیح مین ہی کہ مبتدع نہین ہی امت سی علی الاطلاق کہا توضیح مین مراد امت
مطلقہ سی اہل سنت و جماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ اونکا ہی مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اونکی کی رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت
کہا صاحب تلویح نی اسلیے کہ مبتدع اگرچہ ہون اہل قبلہ سی پس وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کی ف ح فضیلت اس امت مرحومہ کی اور
کثرت ثواب انکی بنسبت اور امتون کی خارج حد حصر و حیطہ بیان سی ہی اور اوسکی ثابت کرنی مین بس ہی قول حق سبحانہ کا **كنتم خير امة
اخرجت للناس** یعنی تہی تم بہترین امت کہ نکالی گئی لوگونکی لیی اور قول اوس تعالی کی **وكذلك جعلناكم امة وسطا
لتكونوا شهداء على الناس** اور بس ہی یہہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل الخلائق ہین کہ تمام انبیا

اور رسولون کی آرزو کی ہی کاشکی اونکی امت ہوتی اور یہہ کہ ثابت ہین اونکی لیی کمالات اور کرامات اور فضایل ایسی ایسی طرح کی کہ نہی
امم سابق مین اللہم اجعلنا من امتہ وارزقنا محبتہ وتوفنا علی دینہ وملتہ برحمتک یا ارحم
الرحمین **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم
فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل
استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط
ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النہار الی صلوۃ
العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین
تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل
عطاء قال اللہ تعالی فہل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال اللہ تعالی فانہ فضلی اعطیہ من شئت رواہ البخاری
روایت ہی ابن عمر سی کہ اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین ہی مدت عمر تمہاری کی نسبت عمرون اون لوگونکی کہ گذری ہین
امتون سی مگر مقدار اوس زمانکی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونی تک ہی ف ع اجل کہتی ہین ایک مدت کو کہ تعین کی گئی ہو ایک
چیز کی لیی فرمایا اللہ تعالی نی لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہی انسان کی موت پر پس کہا جاتا ہی دنا اجلہ یعنی قریب پہونچی موت
اوسکی ملا علی نی یہہ توطیبی سی لکہا ہی اور بعد اسکی لکہا ہی کہ توضیح اسکی یہہ ہی کہ اجل کبھی تعبیر کیجاتی ہی تمام وقت سی کہ تعین کئے عمر کی لیی
برابر ہی کہ ہو معلق یا مبرم جیسیکہ بیچ قول اللہ تعالی کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہی اوپر انتہا مدت کی اور آخر اوسکی
کی اور یہی مراد ہی ساتہہ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب اونکی موت آویگی نہ تاخیر کرین گی ایک
ساعت اور نہ پہل کرینگی اور مراد اجل سی بیان معنی اول ہی ہین فرماتی ہین مدت عمرون قلیل تمہاری کی بیچ مقابلہ عمرون امتون سابقہ کی
مقدار اوس وقت کی ہی کہ نماز عصر سی مغرب تک ہی بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک اور باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سی زیادہ ہی
خلاصہ یہہ کہ مدت تمہاری عمل مین تہوڑی ہی اور ثواب تمہارا بہت پہر بیان کی نسبت جو درمیان اس امت کی اور درمیان
یہود و نصاری کی ہی ساتہہ قول اپنی کی ت اور نہین ہی قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتہہ
رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند ایک مرد کی کہ کام فرمایا کرنیوالون اور مزدورون کو پس کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کری میری لیی
دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ف ح یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتی ہین آدہی دانگ کو اور دانگ چہٹا حصہ
درہم کا ت پس کام کیا یہود نی دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ف ح یعنی عمل کیا موسی علیہ السلام کی تابعون نی عمر دراز مین ثواب
قلیل پر پس مشابہ ہین ساتہہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ت پہر کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کری میری
لیی دوپہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نی یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعون نی بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر
ف ح یعنی انہون نی کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کی مشابہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دوپہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر ت پہر
کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کرتی میری لیی نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتہہ
انہین لوگون کی کہ کام کیا مثلا نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیی اجر ہی دو چند ف ع یعنی

بہ نسبت یہود و نصاریٰ کی اور گویا کہ یہہ مضمون نکالا گیا ہی اللہ تعالیٰ کے اس قول سی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ
کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور ایمان لاؤ ساتہہ رسول اوسکی کی پس دیگا تمکو دو چند اپنی رحمت سی پس اس
امت نی تصدیق کی اپنی نبی کی اور اگلی نبیون کی بہی اسلیئی دوہرا ثواب ملا **ت** پس غصہ ہوئی یہود و نصاریٰ پس کہا اونہون نی کہ ہم زیادہ ہین
از روی عمل کی اور کمتر ہین از روی ثواب کی **ف** ع یعنی کہا اہل کتاب نی ای رب ہمارے یا تو نی امت محمد کو ثواب بہت با وجود قلت اعمال
اونکی کی اور دیا تو نی ہمکو ثواب کم با وجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہین گے یہہ روز قیامت کے یا صادر ہوا اونسی مثل اسکی جبکہ مطلع ہوئی
اوپر فضائل اس امت کی اپنی کتابون میں یا زبانی رسولون اپنی کی اور بہر تقدیر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہی بقدر رنج اور تہکانی
کی اور نہ بجہت استحقاق کی اسلیئی کہ بندہ نہین مستحق ہوتا اپنی مولیٰ کی نزدیک بسبب خدمت اپنی کی ثواب کا بلکہ مولیٰ دیتا ہی اوسکو اپنی فضل سی اور
بخشتا ہی اوسکو بہہ کہ بہت تفضل کری جسپر چاہی اپنی بندون مین سی فانہ یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی ہماری
علمائی واسطی قوت دینی قول ابی حنیفہ کی یہہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونی سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیئی کہ نہین متصور ہی یہہ کہ
ہون نصاریٰ زیادہ تر عمل مین اس امت سی مگر باعتبار اس مدت کی **ت** فرمایا اللہ تعالیٰ نی پس کیا ظلم کیا مینی تمپر یعنی کیا کم کیا مینی کچہہ
تمہاری حق سی کہ جو مقرر کیا تہا اور وعدہ کیا تہا اوسکا کہا اہل کتاب نی کہ نہین ظلم کیا تو نی ہمارے حق مین سے کچہہ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تو نی
فرمایا اللہ تعالیٰ نی پس تحقیق یہہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچہہ چاہتا ہون
کرتا ہون نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع مراد یہود و نصاریٰ سی یہان وہ یہود و نصاریٰ ہین کہ ثابت رہی دین حق پر نہ کفار اون مین کے
اسلیئی اونکی لیئی نہین ہی ثواب کچہہ بہی اور اسمین شبہہ نہین ہی کہ نصاریٰ جو ایمان لائی حضرت عیسیٰ اور انجیل پر با وجود ایمان لانی حضرت
موسیٰ اور توریت پر تو نہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائی تہی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُہُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَہْلِہٖ وَمَالِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ سخت ترین اور خوب ترین امت میری کی بیچ محبت
رکہنی کی مجہسی وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی پیچہی وفات میری کی دوست رکہیگا ایک اونمین سی اور آرزو کریگا کہ دیکہی مجکو فدا کری اپنی اہل اور اپنی
مال کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح یعنی آرزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کری اگر اتفاق ہو میری دیکہنی کا اور پہنچنی کا طرف
میری جانا چاہیئی کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثون کا کہ اس باب مین آتی ہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہوسکتا ہی کہ بعد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
کی کوئی آوی کہ مساوی ہووی اونکی فضیلت مین یا افضل ہو اونسی اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماء حدیث سی ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتہہ ان
حدیثون کی کیا ہی اور شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین اسکو لائی ہین با وجود اسکی کہ اجماع رکہتی ہین علماء اسپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور حمل
کیا ہی علمائی ان حدیثون کو اوپر ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت سی لیکن فضل کلی کہ عبارت ہی اکثریت ثواب سے ثابت ہی صحابہ ہی کی لیئی لیکن کہا ہی
اونہون نی کہ مراد صحابہ سی یہان اخص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سی بہت سیکہا ہو اور غزوات مین حاضر ہوئی ہون ادائی
معنی اعم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی اسی جگہہ
پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر
ہو مخصوص ہی ساتہہ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچہہ شرکت نہین ہی ورا اسکے اور فضائل علمی و عملی مین مجال سخن کی واسع ہی اور اولیٰ یہہ ہی

کہ مطلق حکم کیا جاوی کہ صحابہ افضل ہین سب امت مین **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معویہ سی کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی ہمیشہ رہیگا امت مالا جانب میری سی ایک گروہ قایم ساتھ حکم اللہ کی **ف** ع یعنی ساتھ امر دین اوسکی کی اور احکام شریعت اوسکی کی کہ یاد کرنا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سی اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ اور خیر خواہی کرنی اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالی کی وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی اور چاہیی کہ ہو تم مین سی ایک جماعت کہ بلاوین طرف بہلائی کی اور حکم کرین اچھی باتونکا اور منع کرین بری باتون سی **ترجمہ** نہین ضرر کریگا اونکو یعنی اونکی دین و امر کو وہ شخص کہ ترک کری مددگاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کری اون کی یعنی نہ موافقت کری اونکی امر کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضای عہد اونکا اور وہ اوپر اوسی کار اپنی کی ہونگے **ف** ع یعنی قایم ہونگی امر خدا پر اور تائید دین پر اور اس مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ روی زمین خالی نہین ہوگا صلحا سی کہ ثابت ہین اوامر خدا پر دور ہین نواہی اوسکی سی قایم ہین امور شریعت پر برابر ہی اون کی نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت اونکی اونسی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتھ قیامت کی لیکن اوسپر اشکال آتا ہی ساتھ حدیث لا تقوم الساعۃ حتی لا یکون فی الارض من یقول اللہ یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہان تک کہ نہو زمین مین وہ شخص کہ کہی اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنی قائمۃ بامر اللہ کی یہہ ہین کہ جنگل مارینگی ساتھ دین اوسکی کی اور بعضون نی کہا مراد اس گروہ سی تعلیم کرنیوالی حدیث اور علوم دینیہ کی ہین کہ ترویج سنت و تجدید دین کرینگے اور بعضون نی کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگی اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قایم ہوگا اوسکی بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتھ جہاد کرنی کی کفار سی تقویت اور تائید دین کی کرتی ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کی سرحدون کی نگہبانی کرینگے اور بعضی روایتون مین آیا ہی وہم بالشام یعنی اور وہ شام مین ہونگی اور بعضی روایتون مین آیا ہی حتی یقاتل آخرہم مسیح الدجال یعنی یہانتک کہ قتال کرینگی اخیر اونکی مسیح دجال سی یہہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی **وذکر** حَدِيثُ أَنَسٍ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد اللہ لو اقسم علی اللہ لابرہ

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قصہ اور حال میری امت کا مشابہ قصہ اور حال مینہ کی ہی نہین جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع جاننا چاہیی کہ ظاہر اس حدیث سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ شک اور تردد اور عدم یقین اسمین ہی کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت مین یہان یہہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہی اس سی کہ تمام امت بہتر ہی جیسی کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہی پس سمجہا جاتا ہی کہ سب برابر ہین خیر اور نافع ہونی مین پس خیر معنی اسم تفضیل کی نہین ہے دین مین پس اگلون نے صحبت کہی ساتھہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پہنچایا ملانا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکہی اونکی قواعد دین کی اور تقویت کی اور مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچہلون نی نگاہ رکہا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکی منار کو اور پہیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیون کو اور اگر حمل اوپر معنی اسم تفضیل کی کرین تو بہی درست ہوسکتا ہی باعتبار تعدد

وجود خیریت کی حاصل یہہ کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونی یا تفاضل کی وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کے یہہ ہے کہ فضل کلی ثابت ہے
صحابہ کی لیے اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہہ ثابت ہونے فضل کی وجوہ جزئیہ کر اونکی لیے اور مراد فضل کلی سی اکثریت ثواب کی ہی اللہ تعالی کی نزدیک ف ع کہا توریشتی نے
کہ نہین حمل کیجاوے گی یہہ حدیث اوپر تردد کی بیچ فضیلت اول کی آخر پر اسلیے کہ قرن افضل ہین سب قرنون سے بلا شک و بلا شبہہ بہر وجہ کہ قریب و نکی ہین بہر وجہ
کہ قریب اونکی ہین اور جو تہی بیچ اشتباہ ہی راوی کی جانب سی لیے نہین مراد ہی اس سی مگر نافع ہونا اوسکا شریعت کے پہیلانی مین اور ایسا ہی قال قاضی کا طول و طوا الکلام
کہ حاصل اسکا یہہ کہ جیسا کہ نہین حکم کیا جاتا ہی ساتہہ وجود نفع کی بیچ بعض مینہون کی نہ بعض کے ایسا ہی نہین حکم کیا جاتا ہی ساتہہ وجود خیریت کے بیچ بعض افراد
امت کی نہ بعض کے جمیع وجوہ سی اسلیے کہ حیثیتین مختلفۃ الکیفیات ہین و لکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات اور باوجود اسکی پس فضل مقدم کی لیے ہی اور نہین ہے
یہہ مگر تسلی پچہلون کی لیے اشارہ کرتی کر طرف اسکی کہ دروازہ اللہ کا کہلا ہوا ہی واسطے طلب کرنا فیض کا اوسکی جناب سی متوقع ہی کہا طیبی نے کہ تمثیل امت
کی ساتہہ مینہ کی نہین ہی مگر بسبب ہدایت اور علم کی جیسی کہ تمثیل دی آنحضرت نی مینہ کو ساتہہ ہدایت اور علم کی پس مختص ہوگی یہہ امت مشابہت دی
گئی ساتہہ مینہ کی ساتہہ علما کی اور کاملین کی اونمین سے اور کامل کرنیوالونکی واسطے غیر اپنی کی پس مستدعی ہی یہہ تفسیر اوسکو کہ ارادہ کیا جاوے ساتہہ خیر کی نفع پس
نہین لازم آتی ہی اس سی مساوات بیچ افضلیت کی انتہی مختصراً اور خلاصہ یہہ کہ یہہ امت ساری نہین خالی ہی خیر سی جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نے ساتہہ
قول اپنی کی ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن نبی اوسکا نبی الرحمۃ ہی بخلاف تمام امتونکی کہ خیر منحصر ہی اونکی اگلون ہی مین پہر آئی شر اونکی پچہلونمین کہ بدل ڈالین اونہون نے
کتابین اپنی اور تحریف کر ڈالا اوس طریق کو کہ تہی اوپر اول اونکی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جعفر عن ابیہ عن جدہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابشروا وابشروا انما مثل امتی مثل الغیث لا یدری آخرہ خیر ام اولہ او کحدیقۃ
اطعم منہا فوج عاما ثم اطعم فوج عاما لعل آخرہا فوجا ان یکون اعرضہا عرضا واعمقہا عمقا واحسنہا حسنا کیف تہلک
امۃ انا اولہا والمہدی وسطہا والمسیح آخرہا ولکن بین ذلک فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منہم رواہ رزین

روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کی اونہون نی اپنی باپ سی یعنی امام محمد باقر سی اونہون نے نقل کی امام جعفر کی دادا سی یعنی امام زین العابدین علی بن
الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہو اور خوش ہو ف ع مکرر فرمایا اوسکو تاکید کی لیے یا ایک دنیا کی لیے اور دوسرا
آخرت کی لیے **ترجمہ** سوای اسکی نہین کہ حال اور قصہ امت میری کا مشابہ حال اور قصہ مینہہ کی ہی یعنی مشابہ حال اور قصہ انواع مینہہ کی بیچ حصول
منفعت کی نہین جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا یا مانند ایک باغ کی ہی ف ع او تنویع کی لیے ہی یا تخییر کی لیے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ مانند
مثال ایک باغ درختوں والی کی ہی مشابہت دیا گیا ساتہہ اوسکی دین باعتبار شرایع اور ارکان اور شعبوں اوسکی **ترجمہ** کہ کہلائی گئی اوس سے ایک
فوج یعنی نفع اوٹہایا بعض اوسکی سی ایک جماعت نی ایک سال پہر کہلائی گئی بعض دوسرا اوس باغ کی سی جماعت دوسرا ایک اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا از رو
جماعت کی یعنی جماعت آخرین کہ باغ سی کہایا ہووے چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ جماعتونکا از روے چوڑائی کی اور ہووے گہرا زیادہ از روے گہرائی کی ف ع اور معنی
چوڑائی اور گہرائی جماعت کی کثرت اور ہجوم اوسکا ہی او طول نہ کہا اسلیے کہ عرض و عمق بعد طول کی ہوتا ہی پس وجود انکا مستلزم اوسکا ہی **ترجمہ** اور بہت
اچہا اوسکا از روی خوبی کی کیونکر ہلاک ہو یعنی بالکل وہ امت کہ مین اول اوسکی ہوں اور ہوگا مہدی بیچ مین اوسکی اور ہونگے عیسیٰ آخر اوسکی لیکن درمیان اسکی
یعنی جو کچہ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اوسکا کہ متصل ہی ساتہہ آخر اوسکی کی ایک جماعت ہوگی کج وہ نہین ہونگی وہ مجہسی یعنی میری تابعین سے
اور میری راہ و روش پر اور نہ مین اونسی ہون ف ع یعنی راضی اونسی اور مددگار اونکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہون اون سی بسبب فسق
وظلم اونکی کی **ترجمہ** نقل کی یہہ رزین نی **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الخلق اعجب اليكم ايمانا قالوا الملئكة قال وما لهم لا يؤمنون وهم عند ربهم قالوا فالنبيون
قال وما لهم لا يؤمنون والوحي ينزل عليهم قالوا فنحن قال وما لكم لا تؤمنون وانا بين اظهركم
قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعجب الخلق الي ايمانا لقوم يكونون
من بعدي يجدون صحفا فيها كتاب يؤمنون بما فيها اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونسی نقل کی اپنی باپ سی اونسی
نی دادا سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی پوچھا صحابہ سی کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہی نزدیک تمہارے از روی ایمان کی یعنی ایمان
اونکا مخلوقات مین سی بہت قوی اور اچھا جانتی ہو کہا بعضی صحابہ نی فرشتی ہین کہ اونکی ایمانکو بہت اچھا اور قوی جانتی ہین ہم فرمایا آنحضرت نی کیا ہی
واسطی فرشتونکی کہ ایمان نہ لاوین حالانکہ وہ نزدیک پروردگار اپنی کی ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکھتی ہین عجایب و غرایب جبروت کی پس کیا عجب و
غرابت ہی اونکی ایمان مین کہا اونہین بعض صحابہ نی یا اور بعضون نی پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل و قوی جانتی ہین ہم ف ح اور اس سے
لازم نہین آتی ہی فضیلت ملائکہ کے انبیا پر اسلیے کہ فضیلت وہان یعنی کثرت ثواب کی ہی عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی پیغمبرونکو کہ
ایمان نہ لاوین اور شک و شبہ مین پڑین حالانکہ وحی آسمان سی اوترتی ہی اونپر ف ح اور فرشتہ روح الامین آتا ہی اور بواسطہ پیام پروردگار
تعالی کا پہنچاتا ہی اور مشاہدہ ملکوت اور معاینہ اوسکی انوار کا کرتی ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دل مین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہی اور جو کچہہ کہ
دوسریکو بہیجی تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتی ہین پیام حق کو کہ جبرئیل مین لاوین پیغمبر پر ترجمہ کہا اونہون نی پس ہم کہ اصحاب آپکی ہین بہت قوی
ہی ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نی اور کیا مانع ہی تمکو کہ ایمان نہ لاو ساتہہ خدا کی اور یقین نہ کرو ساتہہ احکام اور اوامر و نواہی کی حالانکہ مین
درمیان تمہاری ہون ف ح اور مشاہدہ کرتی ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکھتی ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتی
ہو جمال باکمال میری سی انوار حق کی اور سرایت کرتی ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سی اسرار حقیقت کی اور پیدا ہوتی ہین تصرف اور
ارشاد میری سی بیچ ظاہر و باطن تمہاری کی کمالات و کرامات ترجمہ کہا راوی نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پسندیدہ
خلق کی نزدیک میری از روی ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی بعد میری یعنی بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی
روز قیامت تک پاوین گی مصحف اور اجزا کہ اوسمین لکہی ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوین گی ساتہہ اوس چیز کی کہ بیچ
اون صحفونکی ہی ف ح ع یعنی غائبانہ ایمان لاوین گی ساتہہ سننی اخبار و آثار کی بی مشاہدہ اور معاینہ انوار کی اور یہی مراد
ہی ساتہہ قول حق سبحانہ کی یومنون بالغیب ساتہہ بعضی وجوہ تفسیر اوسکی کی اور موید ہی اوسکو یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ
بن مسعود کی یارون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اون کی ایمان کا پس کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق تہا امر
محمد کا اور حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا اوسکی لیی کہ دیکہا تہا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہی کوئی معبود
سوا اوسکی نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سی پہر پڑہی یہہ آیۃ یعنی یومنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین
پر بہی انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلایل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکی
مصرع از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ ✦ حاصل یہہ کہ اگرچہ صحابہ کا ایمان بہی بالغیب تہا لیکن باعتبار بعضی مومن بہ
کی یعنی جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہی اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتی تہی بخلاف تابعین اور اون کی بعد کے
لوگون کی کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہی پس اس حیثیت سی ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہی و عن عبد الرحمن

بن العلاء الحضرمی قال حدثنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی اٰخر ہذہ الامۃ
قوم لہم مثل اجر اولہم یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر ویقاتلون اہل الفتن رواہما البیہقی
فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی عبدالرحمن بیٹی علاء کیسی حضرمی ہی کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے
تحقیق شان یہہ ہے کہ نزدیک ہی کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کی ایک قوم کہ ہوگا ثواب اونکی لیے مانند ثواب اول اونکی کہ صحابہ ہین حکم کرینگی ساتھہ شرعی باتون کی کہ پہچانا
گیا ہی وجود اونکا دین مین اور منع کرینگی لوگونکو خلاف شرع سی کہ وجود اوسکا ناآشنا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی ہاتون یا زبانون
فتنہ والونسی کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کی یہہ دونو حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن ابی امامۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال طوبی لمن راٰنی وطوبی سبع مرات لمن لم یرنی واٰمن بی رواہ احمد
اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکہا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات
بار اوسکی لیے کہ نہ دیکہا مجکو اور ایمان لایا مجپر نقل کی یہہ احمد نی ف ح اور تعین عدد سات کا سپرد ہی شارع کی علم پر یا بسبب ہی اوسکی عدد مبارک
متعارف بیچ مبالغہ و تکثیر کی پس مراد اس سی تکثیر ہی نہ تحدید وعن ابن محیریز قال قلت لابی جمعۃ رجل من الصحابۃ حدثنا
حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم احدثک حدیثا جیدا تغدینا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ومعنا ابو عبیدۃ بن الجراح فقال یا رسول اللہ احد خیر منا اسلمنا وجاہدنا
معک قال نعم قوم یکونون من بعدکم یؤمنون بی ولم یرونی رواہ احمد
والدارمی وروی رزین عن ابی عبیدۃ من قولہ قال یا رسول اللہ احد خیر منا الی اٰخرہ اور روایت ہی ابن محیریز تابعی سی کہ کہا
کہا مینی واسطے ابی جمعہ کی کہ ایک شخص تہا صحابہ مین سی روایت کر میری لیے ایک حدیث کہ سنی ہو تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان روایت کرونگا
مین تجہسی ایک حدیث خوب کہ فائدہ دی تجکو اور بشارت بخشی خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا کہایا ہمنی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہے
ساتھہ ہماری ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سی ہین پس کہا ابو عبیدہ نی یعنی واسطے اظہار شکر نعمت الہی کی اور احسان ماننی انعام حضرت رسالت
پناہی کی یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہمسی اسلام لائی ہم یعنی آپکی ہاتہہ پر اور جہاد کیا ہمنی ہمراہ آپکی فرمایا آنحضرت نی ہان بہتر ہین تم سی وہ لوگ کہ
ہونگی پیچہی تمسی ایمان لاوینگی مجپر حالانکہ نہین دیکہا مجکو ف ع معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ بہتر ہونگی تمسی اس حیثیت سی اگرچہ تم بہتر ہو اونسی بسبب
مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سی ترجمہ روایت کی یہہ حدیث احمد اور دارمی نی یعنی ابن محیریز سی اور روایت کی ابو عبیدہ سی قول اون کی سی قال
یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی وہ حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی وعن معویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسد اہل الشام فلا خیر فیکم ولا یزال طائفۃ من امتی منصورین لا یضرہم من خذلہم
حتی تقوم الساعۃ قال ابن المدینی ہم اصحاب الحدیث رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
حسن صحیح اور روایت ہی معویہ بن قرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی ف ح یعنی قرہ بن ایاس سی کہ صحابی ہی اور معاویہ مذکور
تابعی ہی عالم عامل فقیہ پیدائش اونکی روز جمل کی ہوئی اور وفات اونکی ایکسو تیرہوین سن مین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت
کہ تباہ ہو وین اہل شام پس نہین بہلائی ہوگی تم مین ف ع یعنی رہنی کی لیے یا متوجہ ہونیکی لیے طرف اوسکی انتہی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی ظاہر
یہہ ہی کہ مراد یہہ ہی کہ اہل شام قایم ہونگی مرضا پر آخر زمانہ مین پس جب وہ تباہ ہونگی اور یہہ ہوگا بیچ وقت قایم ہونی قیامت کی جسوقت کہ باقی

نہین ہی گا کوئی کہ کہی لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قایم نہین ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کی پس خیر نہین ہوگی اسلیے کہ باقی نہین رہیگا اوسوقت کوئی اہل خیر مین سی ترجمہ اور ہمیشہ رہی گی ایک جماعت میری امت مین سی مدد کی گئی یعنی غالب اعدا دین پر نہین ضرر کریگا اونکو وہ شخص کہ نہ مدد کری اونکو کہ عنایت الہی اونپر بیشمار ہوگی یہانتک کہ برپا ہو قیامت **فـ ع** یعنی قرب قیامت ہو اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ نہین قایم ہوگی قیامت اس عالمین کہ زمین مین ہو اللہ کہنے والا ترجمہ کہا ابن مدینی نے کہ اکابر محدثین سی ہی وہ جماعت اصحاب حدیث ہین **فـ ع** یعنی محدث کہ حفاظ حدیث کی ہین اور راوی اون کی او عمل کرنیوالی سنت پر کہ بیان کرنیوالی ہی کتاب کی پس مراد اونسی اہل سنت و جماعت ہین ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلى الله عليه وسلم قال ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرھوا علیہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے معاف کیا میری امت سی خطا اور نسیان کو اور اوسچیز کو کہ زبردستی کی گئی ہین بیچ اوسکے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نے **فـ ح ع** جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب کی ہی صراح مین ہی خطا ناراست نقیض صواب کی او مقصور و ممدود دونون طرح آیا ہی خطیہ یعنی گناہ کی اور جو گناہ کہ بے قصد کی ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتہہ زیر خ اور جزم ط کی ہی یعنی گناہ کی اور بعضون نی کہا خطا کہتی ہین اوسوقت کہ قصدًا کری اور اخطا اوسوقت کہ بقصد نہ کری اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکہی اور غیر صواب مین پڑ جاوی اور خاطی او رہ شخص کہ قصد کری اوسچیز کا کہ نکرنی چاہیی اور کہتی ہین اوس شخص کو کہ چاہتا ہی ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اوسچیز مین پڑ گیا خطا کی اور ساتہہ اس معنی کی خطا مقابل عمد کی آتا ہی جیسیکہ چاہا کہ تیر مارے شکار کو ناگہان آدمی [illegible] کیا اور مار ڈالا اوسکو بخطا یا قصد کلی کرنی کا رکہتا تہا ناگہان پانی حلق مین اوتر گیا اور مراد اسحدیث مین یہی معنی ہین [illegible] حفظ کیا ہی یعنی [illegible] کی اور سہو ہی یعنی نسیان کی ہی بولتی ہین کہ سہو کیا فلانی کام مین یعنی نسیان کیا اوس سی اور غافل ہوا اوس سی اور گیا دل [illegible] تجاوز کرنا خطا اور نسیان سی یہہ ہی کہ گناہ نہین اونمین اور گنہگار نہین ہونا بسبب اونکی نہ یہہ کہ مواخذہ نہین مطلقا اسلیے کہ بیچ قتل خطا کی ثابت ہی دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنیکی ساتہہ خطا کی واجب ہی قضا روزہ کی اور بیچ نسیان کی کہ واجب نہین ہی قضا روزہ کی بسبب اسکی ہی کہ صاحب حق کی جانب سی ہی [illegible] حدیث مین آیا ہی کہ تمام کر اپنی روزی کو اسلیے کہ نہین کہلایا اور نہین پلایا ہی تجکو مگر خدا نی اور بیچ نسیان اور سہو نماز کی واجب ہوتا ہی سجدہ اور بیچ تلف کرڈالنی مال لوگون کی ساتہہ سہو کی واجب ہوتا ہی ضمان اور لفظ وما استکرھوا علیہ ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی وہ گناہ کہ طلب کیی گئی اونسی بوجہ اکراہ یعنی زبردستی کی یعنی باعث ہوا انسانکو کوئی اوسچیز کی کرنی پر کہ مکروہ رکہی وہ اوسکو اور نہ ارادہ کری اوسکی کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتہہ وعید کی مانند قتل کرنیکی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لیی بہی تفصیل ہی بیچ حق اللہ اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابونمین وہ تفصیل لکہی ہوئی ہی اور باوجود اس کی گناہ مرتفع ہی اور مراد تجاوز سی یہی ہی **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ سمع رسول اللہ صلى الله عليه وسلم یقول فی قولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ تعالی رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن اور روایت ہی بہز بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حیدہ قشیری بصری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی حکیم بن معویہ سی اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی معویہ بیٹے حیدہ کی سی کہ اونسی سنا آنحضرت سے کہ فرماتی تہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی کہ فرمایا ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تہی تم بہترین امت کی کہ ظاہر کی گئی لوگونکی لیی **فـ ع ح** یعنی تہی وہ ایسی ہی بیچ علم اللہ تعالی کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتون کی اور مراد تمام مومنین اس امت کے ہین خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہی اگلی امتون پر

یح حسن اعتقاد اور ثبات قدم کی ایمان میں اور زیادتی محبت کی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونیکی اور نہ نکلنی کی ربقۂ اسلام سی اور مانند انکیکی اور بعضون نی کہا کہ مخصوص ہی یہہ ساتھہ علماء اور شہدا اور صالحین کی اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوصہ ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد مہاجرین اور وجہ تخصیص کی ظاہر نہین ہی اور حق یہہ ہی کہ عام ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی تم پورا کرتی ہو ستر امتون کو کہ تم بہترین اونکی اور بہت گرامی قدر اونکی ہو اسکی نزدیک نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہی **ف** ع مراد عدد ستر سی تکثیر ہی نہ تحدید اور یہہ عدد بمعنی تکثیر کی بہت آتا ہی یا یہہ کہ ستر امتین جو بڑی بڑی گذری ہین وہ مراد ہین اور مراد ساتھہ اتمام کی ختم ہی یعنے جیسیکہ پیغمبر تمہاری خاتم النبیین اور سردار رسولون کی ہین تم بھی خاتم امتونکی اور اکرم اور اتم اونکی ہو اور ذکر کیا بغوی نی ساتھہ سند اپنی کی بطریق مرفوع کی قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتِيْ یعنی فرمایا آنحضرت نی کہ بلاشبہہ جنت حرام ہی سب انبیا پر یہانتک کہ داخل ہوؤن مین اوسمین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہانتک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہہ اشارہ ہی طرف حسن خاتمہ کی کہ مبنی ہی حسن بدایہ پر جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی حق سبحانہ نی اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى پس ہم آخرین پیدایش مین اور اول ہین تبہ مین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَبِشُكْرِهٖ تَزِيْدُ الْبَرَكَاتُ وَالْخَيْرَاتُ اور ختم ہونا کتاب کا ساتھہ اس حدیث کی کہ مشعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کی ہی عنایت اور کرم ختم کرنیوالی کی سی ہی یعنی اللہ تعالے کی سی ہی اور حدیث پہلی کہ ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان بہی مناسب ہی واسطی عذر کرنی کی اوس چیز سی کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا و سہو و نسیان سی خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰى وَتَجَاوَزَ عَنَّا مَا وَقَعَ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ بِحُرْمَةِ نَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ذَوِي الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ انتہی جاننا چاہیی کہ مشکوۃ کی شرحونمین تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہی اور بعضی نسخونمین یہہ عبارت بہی لکہی ہی ثُمَّ قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَاَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهٗ وَوَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ پہر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کی نی قدردانی کری اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کری اوسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنی حدیثون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی آخر دن جمعہ رمضان کی نزدیک دیکہنی ہلال شوال کی سات سو سینتیسوین برس مین ساتہہ حمد اللہ تعالی کی اور نیک توفیق اوسکی کے سب تعریف واسطی اللہ کی کہ پالنی والا عالمون کا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل اونکیکی اور اصحاب ونکیکی اور تابعون اونکی کی اور فریق اونکی کی سب پر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ تمام ہوا یہہ ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کی ای مولی میری کیا بعید ہی تیری رحمت واسعہ سی کہ اس میری سعی کو قبول فرما دی اور اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بہول چوک سی درگذر فرما دی اور مجکو اور میری اوستاد کو ماں باپ کو روز قیامت کی بخشدی اور ذلیل نہ فرما دی یارب العلمین مکرر یہہ عرض ہی کہ مجہہ شرمسار کو اور میری اوستاد مولانا اسحق صاحب مہاجر فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ کو اور میری ماں باپ و سب مسلمانونکو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہماری حال پریشان بال پر ہو اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا

یارحم

یا ارحم الراحمین اللّٰہم انا نسألک من خیر ما سألک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم و
نعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانت المستعان وعلیک
البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بیت از گدایان تو عالم شاہ بنر مانده کہ چون غاز حسم در حرت حاکم رسیم الٰہی نجنی من کل ضیق
بجاہ المصطفی مولی الجمیع × وھب لی فی مدینتہ قرارًا × بایمان ودفن بالبقیع ×
ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما اللّٰہم صل وسلم علی سیدنا
محمدن النبی الامی وعلی الہ واصحابہ واھل بیتہ وبارک وسلم اللّٰہم صل وسلم علیہ وعلیہم اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمہ کلام ملک العلام از فکر گرامی کرسی صدر نشین بزم کمال خورشید سپہر افضال حلال نکات ادق جناب حکیم غلام مولی قلق دام ولنہ وقام قیامہ

رباعی

تفسیر محبوبات خدا کی ہی حدیث | القصہ طلسم فرق ہی ہیہ ہے | بینائی چشم موسیائی ہی حدیث | ہان ہیر راہ رہنمائی ہی حدیث

دیدہ سرمہ سائی حقیقت خاطر عرفان زای معرفت سعی لاہوت شکار تردد ناسوت طلبگار ملکہ گنجینہ ملکوت سواد سفینہ جبروت فطرت
اسرار [illegible] وسائط معاد منظور فکر مفاد گنجور کو تامل اعتبارات کونی سی عیان اور تفکر مظہرات الٰہی سی نمایان ہی کہ اگر
نقاب [illegible] کشود بلی تحریک نسیم کلام صورت پذیر ہو نہو سکی اور دیدہ دل تماشا دوست کا پردہ آرزو بی حجنبش شمیم
حدیث یکسو نہوا جبتک الست بربکم کی اغوش شفقت نہ وا تہی قالو ابلی کی پہلوی رافت مین نہ جاتہی پس نکتہ یاب کلام و نفخت فیہ
من الروحی کی معنی کما ینبغی سمجہا ہی بنا برعلیہ اس دقیقہ قدرت کا حیات ابدی نام رکہا ہی علی الخصوص کلام خلاصہ موجودات و اجب التحیات
مسجود طلاقت معبود بلاغت جوامع الکلم برہان الحکم مصحف آغوش احدیت نقش ناصیہ صمدیت مروج لوح و قلم مطرح حدوث و قدم
خاتم المرسلین اقدم النبین مالک یثرب و بطحی محمد مصطفی الوف الوف تحیات و صلوۃ علیہ و آلہ الاطہار و اصحابہ الکبار رجا شاو کلا نقش اولین
نگارستان ہدایت اور مہر خاتمہ دفتر نہایت ہی لہذا اقدم فرسایان عرفات جستجو اور طواف آرایان کعبہ تگ و پو کو صلای عام آسودہ نشینی اور
مژدہ دوام راحت گزینی ہی کہ کنوز معرفت و خزینہ حقیقت نور دیدہ عرفان سواد خاطر ایمان دزنامہ کون و فساد آئین معاش و معاد
دستور العمل طریقت واجب الحفظ حقیقت قاعدہ اشکال ہدایت قاید اعمی ضلالت ہدیہ عرب و عجم مشکوۃ شریف مترجم مولفہ فرشتہ خصلت
قدسی مرتبت کریم الذات جمیل الصفات مستند علمای مستندین جناب مولانا نواب **محمد قطب الدین خان** صاحب دہلوی ام فیوضہ السامی
اس جناب ستودہ تذکار نے بنظر ہدیہ ہدایت خاص و عام اور رفع شکوک و اوہام ترجمہ کتاب مسطور مین عجب التزام کیا ہی کہ کام کیا ہی ایک
تو ترجمہ سلیس زبان اردو کی معنی مین عام فہم کیا اور پہر عمدہ مضامین کو مقامات مختلف سی چن کر محلہای مناسب مین فواید کی قید
سی علیحدہ متمیز فرمایا اور ہر باب مین تا وسع امکان غوامض تفسیریہ اور دقایق فقہیہ بطور شایستہ بیان کئی اور ماسوای ازین طبق
طبق درر غرر نکات ورق ورق مین بہردی گویا افادہ کا دریای ناپیدا کنار ہر کوزہ نقطہ مین بہرا اور ہر سطر کو تفسیر ہفت قلزم
بنایا اگرچہ یہہ کتاب ایک وقت دہلی مین ملازمان مومی الیہ کی اجازت سی دو مطبع کی اندر فرادہ فرادہ چہپ کر ہدیہ ارباب ارادت ہوئی

تہی لیکن وہ انتظام اپنی بدنظمی سی ایسا پریشان تہا کہ شایق کی نظر جہان تک پہنچی خیرہ ہوکر رہگئی اور بعد ازان بمقام میرٹھ مطبع مجتبائی مین پہر چہپی تو بندگان افادت پناہی نظر ثانی پسند ہوئی لیکن اب کہ بافضال ایزدی و تائید سرمدی حضرت مولف مسبوق الموح نی بذاتہ نظر ثانی فرماکر اور بہت کچہہ مطالب بڑہاکر نور ناصیہ سعادت عرق پیشانی باعث بوی عطر ایمان نکہت ریاض عرفان نشاہ جام الست خاطر خدا پرست ناظم نظم اہلیت آدم اعلام آدمیت جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول محی سنت سنیہ حامی حمایت دینیہ ماحی بدعات ساحی شہوات ناشر روایح ازلی جناب مولانا **محمد ہاشم علی** صاحب بقاہ اللہ بکمال فضلہ کو وہ سرمایہ قدسی عطا فرمایا اور ارشاد انطباع ہوا اس جناب کی ضوت بیجاب کو سعادت دنیوی و بضاعت اخروی سمجہکر اہتمام مین وہ جد و جہد کی کہ چشم ہر نقطہ مین سرمہ سواد دیدہ بہر پایا اور دہن دایرہ مین نور چشم کو پر کیا صحت کی وہ صورت کہ اگر لوح محفوظ مقابلہ کو آئی تو انکہون سی عیادہ کری اور رفع اغلاط کی وہ کیفیت کہ اگر حافظہ جبرئیل اسکو سن پائی تو اپنی سہو کو یاد کری آب و تاب کتاب مین وہ ساعقہ ہی کہ اگر حاسد دیکہتی انکہون دیکہی تو چاند نا ہوجائی اور ربط و ضبط تحریر مین وہ قرینہ کہ اگر رشید سر پر چڑہائی تو کرسی استادی سی گرجائی جوانکہ اسکی مطالعہ سی نور پذیر ہوا اوسکی عالم نور جاگیر ہوا **ابیات** چہپی ہی عجب شکل کی یہہ کتاب • کہ ہر نقطہ مین ہی نہان آفتاب • ہر ایک حرف کی وہ کشش دل ربا • کہ رشک اشارات ابروی یار • ہر ایک دامن دایرہ نور خیز • ہر اک مد خوش قطع شمشیر تیز • بہر کیف اس صحیفۂ دلکش کی بی مثالی کی سوا تلاش مثال محال اور بی ہمتائی کی ماورا جستجوئی ہمتا خواب و خیال بعد ازین بامید ذخیرہ آخرت قلق ناکام کشتہ تا قدر ایام ایک قطعہ تاریخ انطباع بطور یادگار بر لب اظہار رکہتا ہی اور شرکای اہل خطا پوشی بیہودہ خروشی چاہتا ہی ہو بذہ **قطعہ** بسکہ مطبوع ہی مظاہر حق • صافی طبع ہی پسند ہمین • دیکہکر دل بہی فرحگین ہی • اپنا آئینہ سا آئین سے • سر آمد ہی ای **قلق** لکہہ دی • لوح محفوظ حاصل دین ہے

التماس بخدمت صاحبان ناظرین

بعد حمد و صلوۃ کی یہہ احقر العباد **محمد ہاشم علی** عفی اللہ عنہ مہتمم مطبع ہاشمی بیچ خدمت ارباب دین اور صاحبان یقین کی ملتمس ہے کہ یہہ کتاب لاجواب یعنی مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ شریف تالیف عالم باعمل مقبول بارگاہ لم یزل متبع سید المرسلین جناب مولوی **محمد قطب الدین خان** صاحب کی پہلی اسی دو تین مرتبہ حسب الاجازت جناب ممدوح کی طبع ہوئی لیکن باوجود کوشش و سعی کی اوسکی اہتمام مین بمقتضائی بشریت ان الانسان یخطی و یصیب اوسمین غلطیان فاحش رہ گئین جیسی مجا بتمام و کمال حدیث کا معہ ترجمہ و فایدہ کی علی ہذا القیاس اسکی تفصیل کہ سہو کاتب ہی یا چوک مصححین لاحاصل ہی دراسمین تقریر محض لاطائل بمفحوای حدیث شریف فنسی آدم و نسیت ذریتہ پس چونکہ یہہ کتاب فن حدیث شریف

[illegible] کتاب نہین جسقدر کتابین طبع ہوئین تہین ہاتون ہات بدیہ ہوگئین اور شایق اوسکی ہاتہہ ملتی رہ گئی اوسوقت عزیز القدر عزیز از جان منشی [illegible] تالیف اس کتاب کا بخوف اسکی کہ کوئی اور چہاپی لیوی مولف ممدوح سی حاصل کرکی ساتہہ امداد و اعانت مشفقی محبی حافظ **رفیع الدین** و **عزیز الدین** خلف حافظ **سراج الدین** صاحب مرحوم سوداگران کتب میرٹھ کی بنظر فوائد عام چہاپنا شروع کیا اس زمانہ مین حسن اتفاق سی احقر بیت اللہ شریف مین اترتا جب بعد الفراغ حج و زیارات حرمین شریفین چہہ برس کے وطن مالوف آیا تو یہہ کتاب قریب نصف کی طبع ہوچکی تہی لیکن اسکی اہتمام کی ہر ایک کی زبان سی تحسین سنی پہر مینی جو بغور سعی و کوشش عزیز مسطور کی دیکہی فی الواقع جیسی سنی تہی ویسی پائی جزاہ اللہ تعالی اور جو اسکی مصحح بے مثل جناب مخدومی مکرمی مولوی **وصیت علی** صاحب و مولوی **امین الدین** صاحب گرامی کی جانفشانی و خونریزی خیال کی شکریہ بجا لایا کہ دل و جان سی اسکی صحت مین مصروف ہین جن غلطیون اور ونکی نظر جو کی تہی اونہون نے نکالین علاوہ اوسکی خاص مولف ممدوح نی بہی نظر ثانی کتاب مطبوعہ سابق فرمائی سوا کثر غلطیان اہل مطابع کی عدم پیروی سے داخل کتاب ہوگئین تہین اونکو نکالکر محکوذ بن مینی ہوبہو اوسکی مطابق اس کتاب مین درست و صحیح کرادین اور جو غلطیان کتب مطبوعہ مطابع سابق مین ہوگئی ہین اپنی دعوی کی دلیل کی واسطی چند غلطیون فاحش کا یہہ ایک نقشہ واسطی حجت صحت کتاب اپنی کی لکہا

جلد	صفحہ	سطر	غلطیان مظاہر حق مطبوعہ مجتبائی وغیرہ	صحیح مطابق اس خانہ کی ہونا چاہیی
چہارم	۵۶۲	۶	پس حکم کیا گیا مین ساتہہ پانچ نمازونکی ہر روز کہا موسی نی	پس حکم کیا گیا مین ساتہہ پانچ نمازونکی ہر روز پس آیا مین موسی کی پاس پس کہا ساتہہ کس چیز کی حکم کیا گیا تو کہا مینی حکم کیا گیا مین ساتہہ پانچ نمازونکی ہر روز کہا موسی نی
سوم	۸۹	۳	پس حق عصوبت کا پوتی کو پہنچیگا اور وہ پوتا بیچی کی درجہ کا ساقط ہوگا اور اگر پوتا برابر کی درجہ کا ہوگا تو تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی	پس حق عصوبت کا پوتا پوتی کو پہنچیگا تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی
سوم	۳۷۱	۱۷	ایک حدیث معہ ترجمہ اور فایدہ کی رہ گئی ہی	وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ نحر جزورا او بقرۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائی مدینہ مین تو ذبح کیا اونٹ یا گائے ف دلالت کیا اس حدیث نی اسپر کہ ضیافت کرنی بعد آنی کی سفر سی سنت ہی